ذیابیطس

خطرناک مرض ھے اس کا جلد علاج کرو

علامات مرض : جن لوگوں کو پیشاب بار بار آتا ہو یا پیاس زیادہ لگتی ہو - منہ کا ذایقہ خراب رھتا ھو - رات کو کم خوابی ستاتی ھو - اعضاء شکنی - لاغری جسم - ضعف مثانہ ھونے سے روز بروز قوت میں کمی اور خرابی پیدا ھوتی جاتی ھو اور چلنے پھرنے سے سر چکراتا ھو - سر میں درد اور طبیعت میں غصہ آجاتا ھو - تمام بدن میں یبوست کا غلبہ رھتا ھو - ھاتھہ پانوں میں خشکی اور جلن رھے جلد پر خشونت وغیرہ پیدا ھوجاے اور ٹھنڈے پانی کو جی ترسے - معدہ میں جلن معلوم ھو - بیوقت بڑھاپے کے آثار پیدا ھو جائیں اعضاے رئیسہ کمزور ھوجائیں - ....

.... تو سمجھہ لوکہ مرض ذیابیطس ھے -

جن لوگوں کے پیشاب میں شکر ھوتی ھے انکو مندرجۂ بالا آثار دیے بعد دیگرے ظاھر ھوتے ھیں - ایسے لوگوں کا خاتمہ علی العموم کار بنکل سے ھوتا ھے - دنبل پشت پر کبھی گردن میں پیدا ھوتا ھے - جب کسی کو کار بنکل ھو تو اُسکے پیشاب میں یقیناً شکر ھونے کا خیال کرلینا چاھیے - اس راج پھوڑے سے سیکڑوں ھونہار قابل لوگ مرچکے ھیں -

مرض کی تشریح اور ماھیت : ذیابیطس میں جگر اور لبلبہ کے فعل میں کچھہ نہ کچھہ خرابی ضرور ھوتی ھے اور اس خرابی کا باعث اکثر دماغی تفکرات شبانہ روز کی محنت ھے بعض دفعہ .... کثرت ادرار کا باعث ھوتا ھے - صرف فرق یہ ھے کہ اس حالت میں پیشاب میں شکر نہیں ھوتی بلکہ مثانہ کے ریشہ وغیرہ پاے جاتے ھیں - کبھی ابتداے عمر میں شروع ھوتا ھے -

اگر آپ چاھتے ھیں کہ راج پھوڑا کاربنکل نہ نکلے تو علاج حفظ ماتقدم یہ ھے کہ ھماری ان گولیوں کو کھاؤ - شیرینی - چاول ترک کردو - ورنہ اگر سستی کروگے تو پھر یہ ردی درجہ ذیابیطس میں اس وقت ظاھر ھوتا ھے جبکہ تمام اندرونی اعضاء گوشت پوست بگڑ جاتے ھیں - جو لوگ پیشاب زیادہ آنے کی پروا نہیں کرتے وہ آخر ایسے لاعلاج مرض میں پھنستے ھیں جن کا علاج پھر نہیں ھوسکتا - یہ گولیاں پیشاب کی کثرت کو روکتی ھیں اور تمام عوارض کمی قواء اور جملہ امراض ردیہ سے محفوظ رکھتی ھیں -

ذیابیطس میں عرق ماء اللحم اسلئے مفید ھوتا ھے کہ بوجہ اخراج رطوبات جسم خشک ھوجاتا ھے - جس سے غذائیت کی ضرورت زیادہ پڑتی ھے - یہ عرق چونکہ زیادہ مقوی اور مولد خون ھے اسلیے بہت سہارا دیتا ھے غذا اور دوا دونوں کا کام دیتا ھے -

حب دافع ذیابیطس

یہ گولیاں اس خطرناک مرض کے دفعہ کے لئے بارھا تجربہ ھوچکی ھیں اور صدھا مریض جو ایک گھنٹہ میں کئی دفعہ پیشاب کرتے تھے تھوڑے دنوں کے استعمال سے اچھے ھوگئے ھیں یہ گولیاں صرف مرض کو ھی دور نہیں کرتیں بلکہ انکے کھانے سے گئی ھوئی قوت باہ حاصل ھوتی ھے - انکھوں کو طاقت دیتی اور منہ کا ذائقہ درست رکھتی ھیں - جسم کو سوکھنے سے بچاتی ھیں - سلسلہ بول - ضعف مثانہ - نظام عصبی کا بگاڑ - اسہال دیرینہ یا پیچش یا بعد کھانے کے فوراً دست آجاتے ھوں یا درد شروع ھوجاتا ھو یا رات کو نیند نہ آتی ھو سب شکایت دور ھوجاتے ھیں -

قیمت فی تولہ دس روپیہ

میر محمد خاں - ٹالپٹر والئی ریاست خیرپور سندھہ — پیشاب کی کثرت نے مجھے ایسا حیران کردیا تھا اور جسم کو بے جان اگر میں حکیم غلام نبی صاحب کی گولیاں ذیابیطس نہ کھاتا تو میری زندگی محال تھی -

محمد رضا خاں - زمیندار موضع چتہ ضلع اٹاوہ — آپ کی حب ذیابیطس سے مرض کو فائدہ معلوم ھوا - دن میں ۱۶ بار پیشاب کرنے کی بجاے اب صرف ۵ - ۶ دفعہ آتا ھے -

عبدالقادر خاں - محلہ غرقاب شاہ جہاں پور — جو گولیاں ذیابیطس آپ نے رئیس عبدالشکور خاں صاحب اور محمد تقی خاں صاحب کے بھائی کو زیادتی پیشاب کے دفیعہ کے لئے ارسال فرمائی تھیں وہ اور بھیجدیں -

عبد الوھاب ڈپٹی کلکٹر - غازیپور — آپ کی بھیجی ھوئی ذیابیطس گولیاں استعمال کررھا ھوں - بجاے ۴ - ۵ مرتبہ کے اب دو تین مرتبہ پیشاب آتا ھے -

سید زاھد حسن ڈپٹی کلکٹر الہ آباد — مجھے عرصہ دس سال سے عارضہ ذیابیطس نے دق کر رکھا تھا - بار بار پیشاب آنے سے جسم لاغر ھوگیا قوت مردمی جاتی رھی - آپ کی گولیوں سے تمام عوارض دور ھوگئے -

رام ملازم پوسٹما سٹر جنرل — پیشاب کی کثرت جاتی رھی - مجھہ کو رات دن میں بہت دفعہ پیشاب آتا تھا - آپ کی گولیوں سے صحت ھوگئی -

اِنکے علاوہ صدھا سندات موجود ھیں -

مجرب و آزمودہ شرطیہ دوایں جو بادائی قیمت نقد تا حصول صحت دیجاتی ھیں

— * —

زود کن

داڑھی مونچھہ کے بال اسکے لگانے سے گھنے اور لنبے پیدا ھوتے ھیں - ۲ تولہ - دو روپے -

---

سر کا خوشبودار تیل

دلربا خوشبو کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ھونے دیتا نزلہ و زکام سے بچاتا ھے شیشی خورد ایک روپیہ آٹھہ آنہ کلاں تین روپے -

---

حب قبض کشا

رات کو ایک گولی کھانے سے صبح اجابت با فراغت اگر قبض ھو دور - ۲ درجن - ایک روپیہ -

---

حب قائممقام افیون

انکے کھانے سے افیم چاندو بلا تکلیف چھوٹ جاتے ھیں فی تولہ پانچ روپے -

---

حب دافعہ سیلان الجسم

لیسدار رطوبت کا جاری رھنا عورت کے ادبار جان ھے اس دوا سے آرام - دو روپے -

---

روغن اعجاز

کسی قسم کا زخم ھو اسکے لگانے سے جلد بھر جاتا ھے بدبو زائل - ناسور بھگندر - خنازیری گھاؤ - کاربنکل زخم کا بہترین علاج ھے - ۲ تولہ دو روپے -

---

حب دافع طحال

زردی چہرہ - لاغری کمزوری دور مرض تلی سے نجات - قیمت دو ھفتہ دو روپے -

---

برء الساعة

ایک دو قطرے لگانے سے درد دانت فوراً دور - شیشی چار سو مریض کے لئے ایک روپے -

---

دافع درد کان

شیشی صدھا بیماروں کے لئے - ایک روپیہ -

حب دافع بواسیر

بواسیر خونی ھو یا بادی ریحی یا سادی - خون جانا بند اور مسے خود بخود خشک - قیمت ۲ ھفتہ دو روپے -

---

سرمہ ممیرا کراماتی

مقوی بصر - محافظ بینائی - دافع جالا - دھند - غبار - نزول الماء سرخی - ضعف بصر وغیرہ * فیتولہ معہ سلائی سک یشب دو روپے -

---

پتہ —

حکیم غلام نبی زبدۃ الحکماء - لاھور

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنين — القرآن الحکيم

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ١٢

مقام اشاعت
٧ - ١ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

المجلد الثانی

مقصد وحید :

امر بالمعروف و نہي عن المنکر

وجاهدوا في الله حق جهاده ، هو اجتباكم ، وما جعل عليكم في الدين من حرج ، ملة ابيكم ابراهيم ، هو سماكم المسلمين من قبل وفی هذا ، ليكون الرسول شهيدا عليكم ، و تكونوا شهداء على الناس ، فاقيموا الصلوة و اتوا الزكواة ، و اعتصموا بالله ، هو مولاكم ، فنعم المولى و نعم النصير! (٢٢ : ٧٨)

اور الله کي راه میں جہاد کرو ، جو حق جہاد کرنے کا ہے - اس نے تم کو تمام دنیا کي قوموں میں سے برگزیدگي اور امتیاز کیلئے چن لیا - پھر جو دین تم کو دیا گیا ہے ، وہ ایک ایسي شریعت فطري ہے جسمیں تمہارے لیے کوئي رکاوٹ نہیں - یہي ملت تمہارے مورث اعلی ابراهیم خلیل کي ہے ، اور اس نے تمہارا نام " مسلمان " رکھا ہے ، گذشتہ زمانوں میں بھي اور اب بھي - تاکہ رسول تمہارے لیے ، اور تم تمام عالم کي هدایت اور نجات کے لیے شاهد هو - پس الله کي رشتے کو مضبوط پکڑ رو جان اور مال دونوں کو اسکي عبادت میں لٹار ، وهي تمہارا ایک آقا اور مالک ہے اور پھر جسکا خدا مالک و حاکم هو ، اسکا کیا اچھا مالک ہے اور کیسا قوي مددگار !

قیمت فی جلد مجلد آٹھہ روپیہ

فہرس المجلد الثانی

از

جنوري : سنه ۱۹۱۳

تا

جون سنه ۱۹۱۳

القسم المنثور

الف

صفحه

ب

ت

ج

چ

ح

خ

د

ر

س

صفحہ

القسم المنظوم

الف

صفحہ

الرسوم والصور

تصحیح و تنبیہ

الہلال میں صحت طبع کے انتظام کا یہ حال ہے کہ ۳۵ روپیہ ماہانہ تنخواہ کی ایک جگہ مصحح کیلیے رکھی گئی ہے، اور انسے الہلال کی تصحیح اور نگرانی کمپوز کے سوا اور کوئی کام نہیں لیا جاتا - اسکے علاوہ ایڈیٹوریل اسٹاف بھی کافی وقت اسمیں صرف کرتا ہے، اور خود یہ عاجز بھی اکثر آخری مرتبہ پروف ضرور دیکھ لیتا ہے - تاہم نہایت سخت ندامت کے ساتھ معترف ہوں کہ با ایں ہمہ غلطیوں سے اسکا کوئی صفحہ خالی نہیں رہتا -

عبارت اور کمپوز کی غلطیوں کا غلط نامہ بنانا مشکل، اور پھر شاید غیر ضروری بھی ہے -

اس طرح کی غلطیاں عموماً سیاق و سباق و قرائن و قیاس سے قاری خود محسوس کرلیتا ہے، مگر در جگہ قرآن کریم کی آیات میں غلطیاں رہگئی ہیں اور انکی طرف اشارہ بہت ضروری ہے، جلد اول میں بھی بہت سی غلطیاں رہگئی ہیں مگر اسکی فہرست مرتب کرتے وقت غلط نامہ کا خیال نہ ہوا -

صفحہ (۳) سطر (۵) میں " الا الراسخون " چھپ گیا ہے مگر در اصل " الا اللہ و الراسخون " ہونا چاہیے -

صفحہ (۴۳۴) سطر (۳۶) میں " من دفسہ " ہے - اسکو " من سیئۃ " پڑھنا چاہیے -

امید ہے کہ یہ دونوں غلطیاں درست کرلی جائینگی -

(ایڈیٹر)

الهلال

۱۰ شوال ۱۳۳۱

فتح قسطنطنیه

عزل و نصب

غلبت الروم فی ادنی الارض (۱)

۸۰۰ - ھ

دو تصویریں

آجکی اشاعت کے ساتھہ دو تاریخی مرقع صفحۂ تصاویر خاص پر شائع کیے جاتے ہیں - بظاہر دیکھیے تو زمانۂ قدیم کے ایک معرکۂ انقلاب کی تصویریں ہیں ' مگر غور کیجیے تو عبرت و بصیرت کا ایک پیام منقوش اور خطبۂ مصورہ ہے ' جو انقلاب امم کے افسانۂ غیر مختتم کا دفتر آپکے سامنے کھول دیتا ہے !

مسلمانوں کی خلافت و نیابت الہی ' اور وعدۂ ربانی کے ظہور و تکمیل کے صدہا مرقعات میں سے یہ بھی ایک مرقع عبرت ہے -

* * *

دنیا کو شعرا و صوفیا نے عموماً کسی کاروانسرا یا مسافر خانے سے تشبیہ دی ہے - بعضوں نے اِسے ایک پل قرار دیا ہے جو رہنے کیلیے نہیں بلکہ صرف ایک بار گذر جانے کیلیے ہے - حکومتوں اور قوموں کے عروج و زوال ' اور ایاب و ذہاب پر نظر ڈالیے ' تو یہ تشبیہ بالکل صحیح ہے - اس کاروانسراے ارضی میں حکمرانی و تاجداری کے مسافر یکے بعد دیگرے آتے ہیں اور جاتے ہیں - اپنی اپنی باری سے ہر قوم تاج حکومت پہنتی اور تخت اقبال پر متمکن ہوتی ہے - پھر قانون انقلاب فیصلہ صادر کرتا ہے اور کسی دوسرے کیلیے جگہ خالی کر کے راہی فنا ابد آباد ہوجاتی ہیں :

یکے ہمی رود و دیگرے ہمی آید

انقلاب امم

قران کریم نے اسی حقیقت کی طرف یہ کہکر اشارہ کیا ہے کہ :

و تلك الايام نداولها بين الناس !

دوسری جگہ زیادہ تصریح کی کہ :

و ما اهلكنا من قرية الا و لها كتاب معلوم - ما تسبق من امة اجلها و ما يستاخرون (۱۵ : ۵)

اور ہم نے کبھی کوئی انسانی آبادی غارت نہیں کی مگر اسکی تباہی کیلیے ایک میعاد مقررہ پہلے سے لکھی ہوئی تھی - کوئی قوم نہ اپنے زوال و فنا کے مقررہ وقت سے آگے بڑھسکتی ہے اور نہ پیچھے رہسکتی ہے - جو وقت اسکے لیے مقرر ہے ' ضرور ہے کہ اسی وقت وہ دوسروں کیلیے جگہ خالی کردے ! "

قانون انقلاب

لیکن وہ قانون انقلاب امم ' اور اجل مقدرۂ الہی کیا ہے ؟ اسکا جواب خود قران کریم نے بار بار اور بہ اعادہ و تکرار دیا ہے :

ذالك بان الله لم يك مغيراً نعمة انعمها على قوم حتى يغيروا ما بانفسهم و ان الله سميع عليم - (۸ : ۵۵)

" یہ انقلاب حالت اسلیے ہوا کہ یہ اللہ کا قانون ہے - وہ کسی قوم کو نعمت تاج و تخت اور عظمت و جبروت دیکر پھر اسکو نہیں بدلتا ' جب تک کہ وہ قوم خود اپنی صلاحیت کو بدل نہ ڈالے اور بیشک وہ سمیع و علیم ہے "

دوسری جگہ فرمایا :

فسيروا في الارض فنظروا كيف كان عاقبة المكذبين ؟ (۳ : ۱۳۱)

" تم سے پہلے بھی اس دنیا میں بہت سے انقلابات و حوادث گذر چکے ہیں - پس زمین کی سیاحت کرو اور دیکھو کہ جن قوموں نے اپنے اعمال سے احکام الہی کو جھٹلایا ' انکا کیا نتیجہ نکلا ؟ "

ایک اور موقعہ پر فرمایا :

و ما كنا مهلك القرى الا و اهلها ظالمون - (۲۸ : ۶۰)

" اور ہم انسانی بستیوں کو کبھی تباہ و ہلاک نہیں کرتے ' مگر صرف اس حالت میں کہ وہ لوگ قوانین و احکام الہی سے سرتابی کرتے ہیں "

سورۂ (ہود) میں کہا :

و ما كان ربك ليهلك القرى بظلم و اهلها مصلحون (۱۱ : ۱۱۹)

" اور تمہارا پروردگار ایسا بے انصاف نہیں ہے کہ کسی آبادی کو ناحق برباد کردے اور وہاں کے لوگ خوش اعمال اور نیکو کار ہوں "

اسکے علاوہ اور بہت سے مقامات میں اس طرف اشارہ کیا ہے - پس یہی وہ قانون الہی ہے ' جسکے بموجب قوموں اور ملکوں کے انقلابات ہوتے رہتے ہیں - دنیا خدا کا ایک گلہ ہے - اور وہ نوبت بہ نوبت مختلف قوموں کو اپنی نیابت دیکر بھیجتا ہے تاکہ اس گلے کی حفاظت کریں -

کلکم راع وكلكم مسئول عن رعيته (الحديث)

تم سب کی حیثیت کسی گلے کے چرواہے کی سی ہے ' اور ہر چرواہا اپنے گلے کی حالت کا ذمہ دار اور مسئول ہوتا ہے "

جو قوم اس فرض الہی کو ادا کرتی ہے ' تاج اقبال اور سریر عظمت پر اسکا قبضہ رہتا ہے - لیکن جب احکام الہیہ کی سرکشی اور نا فرمانی میں مبتلا ہوجاتی ہے ' تو خدا اپنی دنیا کو حکم دیدیتا ہے کہ اسکی فرماں برداری سے سرکش و متمرد ہوجاے - جو شخص اپنے حاکم کا مطیع نہیں ' اُسے کیا حق ہے کہ اسکے ماتحت اُسکی اطاعت کریں ؟ ولكل درجات مما عملوا ' وما ربك بغافل عما يعملون (۲ :)

پھر اُس قوم کا دور اقبال ختم ' اور آفتاب حیات غروب ہوجاتا ہے ' اور حکمۃ الہیہ کسی دوسری قوم کو بھیج دیتی ہے ' تا اسکے گلے کی حفاظت کرے ' اور اسکے آگے جھک کر تمام انسانوں کو اپنے آگے جھکاے :

وربك الغني ذوالرحمة ' تمہارا پروردگار بے نیاز و رحمت فرما

(۱] یہ آیہ کریمہ فتح قسطنطنیہ کا مادہ تاریخ ہے " فی ادنی الارض " سے ۸۰۰ - کا تخرجہ کیا گیا ہے - کیونکہ " ارض " کا " ادنے (ض) ہے اور اسکے عدد ۸۰۰ ہیں -

ان يشا يذهبكم و يستخلف من بعدكم ما يشاء ' كما انشاكم من ذرية قوم آخرين !

هے - اگر چاهے تو تم کو چهوڑ دے اور تمهارے بعد جس قوم کو چاهے تمهارا جانشين بنا دے ' جيسا که دوسري قوموں کي نسل سے تم کو پيدا کرچکا هے -

ايک اور مقام پر صاف تصريح کردي که اسکي نظر اعمال صالحه پر هے - اگر تم سرکشي کروگے تو وہ تم سے اپنا رشته کاٹ ليگا اور تمهاري جگهه کسي دوسري قوم کو عزت و حکمراني کا وارث بنا ديگا :

يا ايها الناس ! انتم الفقراء الي الله و الله هو الغني الحميد - ان يشا يذهبكم ويات بخلق جديد و ما ذلك علي الله بعزيز (٣٥ : ١٦)

اے لوگو ! تم الله کے فضل کے محتاج هو - الله تو غني و حميد هے - وہ اگر چاهے تو تم کو هٹادے اور تمهاري جگه کسی نئي مخلوقات کو لا کهڑا کرے ' اور ايسا کرنا الله کيليے کچهه مشکل نهيں !

اس قانون کي بنا پر آغاز عالم سے کتني قوميں خدا کي زمين کي وارث هوئيں اور پهر دوسروں کيليے جگه چهوڑ کر خود ظلمت گمنامي ميں چهپ گئيں ؟ يهي قانون الهي تها ' جس نے بني اسرائيل کي عظمت و جبروت کا مسلمانوں کو جانشين اور وارث بنايا ' اور داؤد (ع) کے هيکل ميں جو کچهه تها ' وہ ابراهيم (ع) کي قربانگاہ کو نصيب هوا ' تاکه آزمايا جاے که مسلمان اس امانت کي کيونکر حفاظت کرتے هيں ؟

ثم جعلناکم خلائف في الارض لننظر من بعدهم کيف تعملون ؟ (١٠ : ١٥)

پهر بني اسرائيل کے بعد هم نے تم کو زمين کي خلافت عطا کي ' تاکه ديکهيں که تمهارے اعمال کيسے هوتے هيں ؟ "

ظهور و تکميل وعدۂ الهي

اس وعدۂ الهي کا ظهور دنيا کے گوشے گوشے ميں هوا - تيرہ سو برس کے اندر صدها تخت بچهے اور الٹے - کتني سلطنتيں قائم هوئيں اور مٹيں - ليکن اس کاروان سراے اقبال کا آخري قافله وہ تها ' جو سنه ٦٨٧ - ميں وسط ايشيا سے چلا اور بالاخر سنه ١٤٥٣ - ميں يوناني اور روماني عظمت کے مدفن ' يعنے قسطنطنيه ميں پهنچکر مقيم هوگيا - يه بهي انقلاب آباد عالم کا ايک عجيب و غريب تماشا ' اور اس قانون الهي کي ايک عبرت انگيز تعميل تهي ' جب بيزنطاني حکومت کا مغرور تاج عين اپني عظمت گاہ کے دروازے پر قسطنطين دريگا سيس (آخري فرماں رواے قسطنطنيه) کے سر سے اتارا گيا تها ' اور (محمد فاتح) کے سر پر رکها گيا تها - پهلا سر خدا کے آگے مغرور تها ' اسليے اسکي زمين پر بهي ذلت کے ساتهه ٹهکرايا گيا - دوسرا اسکے سامنے سربسجود تها ' اسليے اسکي زمين پر بهي سربلند و مغرور هوا - وہ جب ١٤ - مئي سنه ١٤٥٣ - کو (سينٹ رومانس) کے عظيم الشان پهاٹک سے شهر ميں داخل هوا تو اپنے گهوڑے کي پشت پر سجدۂ عبوديت ميں جهکا هوا تها !

فتح قسطنطنيه

اس مرقع ميں دو تصويريں هيں - پهلي تصوير فتح قسطنطنيه کا آخري معرکه هے ' جب دروازۂ شهر کي ديوار پر يوناني و رومانی عظمت کي الوداع تهي ' اور چند گهنٹوں کے بعد اس انقلاب کي گهڑياں پوري هوجانے والي تهيں ' جو (سينٹ سوفيا) کے مسيحي معبد کو خداے واحد کي پرستش گاہ کي صورت ميں بدل دينے والا تها -

دوسري تصوير (سلطان محمد فاتح) کے اولين داخلۂ شهر کي هے ' جس نے (سنيٹ سوفيا) کے دروازے کے سامنے پهنچکر اپني سواري روک لي تهي - کيونکه اسکے اندر شهر کي بقيه آبادي جمع هوکر (مريم) کے خاموش بت کے آگے چيخ رهي تهي ' تاکه وہ انکي سن لے اور اپنے آسماني فرشتے کو انکي مدد کيليے بهيج دے -

ليکن (مريم) کا مسکين بت بدستور چپ رها ' کيونکه وہ پرستاران حي و قيوم کے نيزوں سے خود بهي محفوظ نه تها -

جسطرح که اسکا بيٹا پيلاطوس کي عدالت سے بچنے کيليے اپنے باپ کے سامنے بهت گڑگڑايا تها که " ايلي ايلي لما سبقتني " خدايا ! ميرے منهه سے موت کے پيالے کو هٹالے ! (مرقس ١٤ : ٣٦) ليکن بالاخر وہ نه هٹا اور رومي سپاهيوں نے اسکي هتيليوں ميں ميخيں ٹهونک کر صليب پر چڑها ديا !

اسي طرح آج اسکي ماں بهي بے بس تهي - وہ جو اپنے بيٹے کو نه بچا سکا ' اپنے بيٹے کے پرستاروں کي مدد سے بهي غافل هوگيا - عين اس وقت ' جبکه وہ اسماني فرشتے کيليے چشم براہ تهے ' دروازہ ٹوٹا اور فاتحوں کي مهيب صورتيں انکي طرف بڑهتي هوئي نظر آئيں ! جن ميں سب سے آگے نوجوان (سلطان محمد) تها -

وہ آسمان کا فرشته نه تها ' مگر زمين کا ايک رحم دل فرزند ضرور تها - اور آسمان کے فرشتوں نے نهيں بلکه هميشه زمين کے فرشته خصلت انسانوں هي نے زمين پر کام کيا هے !!

اس نے آتے هي تمام باشندگان شهر کو امان ديدي - اسکے رحم و انصاف کا سخت سے سخت متعصب مسيحي مورخوں کو بهي اعتراف کرنا پڑا هے -

توصيۂ عبرت

غرضکه يه تصويريں قومي عروج و زوال ' اياب و ذهاب ' اور عزل و نصب الهي کا ايک عبرت انگيز مرقع هيں ' جنميں ايک قوم عظمت و کمال کي متاع تاراج کرکے اپنے سرير فرماں روائي سے رخصت هو رهي هے ' اور شهر کے دروازے پر جو کچهه هو رها هے ' يه گويا جانے والے قافلے کا آخري نظارہ هے ' جهاں حسرت و نامرادي اسکي مشائعت کيليے موجود هيں !

دوسرا مرقع فتح يابي و فيروز مندي کا نيا قافله هے جو انهي راهوں سے گذر کر شهر ميں داخل هو رها هے ' جهاں سے کچهه دير پهلے اسکے پيشرو نکل چکے هيں ' اور پچهلے قافلے کي خونين نشانياں جا بجا ابهي باقي هيں !

لتفتحن القسطنطنيه

ساڑهے چار سو برس گذر گئے ' مگر اب تک يه قافله يهيں مقيم هے - انقلاب و تغيرات کے کتنے هي اوراق هيں جنکو دست حوادث نے الٹا ' مگر يه مرقع اياب و ذهاب امم ' ابتک بدستور انظار عالم کے سامنے توصيۂ عبرت و بصيرت کيليے موجود هے !!

امام (احمد) نے مسند ميں ايک حديث روايت کي هے :

لتفتحن القسطنطينه ' ولنعم الامير اميرها ' ولنعم الجيش جيشها ! (الحديث)

قسطنطنيه فتح کيا جائيگا - کيا اچها وہ امير هے جو اس فوج کا امير هو ' اور کيا اچهي هے وہ فوج جو اس فتح عظيم کو حاصل کرے !

پهلي صدي هي سے قسطنطنيه پر اسلامي فوجکشي شروع هوگئي تهي - امير معاويه کے عهد ميں اسي کي ديواروں کے نيچے حضرت ابو ايوب انصاري نے راہ الهي ميں جام شهادت پيا ' اور اپنے بعد آنے والے مجاهدين اسلام کے استقبال کيليے وهيں رهے - بالاخر آٹهويں صدي ميں (سلطان محمد فاتح) کے هاتهوں يه بشارت نبوي پوري هوئي ' اور ابتک اسکي صداقت غير متغير هے !

يوناني نبوت

فتح قسطنطنيه کے زمانے میں ایک عجیب یوناني پیشین گوئي شہر میں پھیل گئي تھي - مشہور (گبن) نے اسکو نقل کیا ھے - نادان مفتوحوں کو یقین تھا کہ ترک شہر پر قابض ھو جائیں گے - لیکن جب وہ (سینٹ ایا سوفیا) کے میدان میں پہنچیں گے تو ایک تلوار بکف فرشتۂ غیبي اتریگا ' اور انکو قتل کرتا ھوا سرحد ایران تک بھگا دیگا !

رومیوں کو اسکا یہاں تک یقین تھا کہ فتح قسطنطینه کے بعد (سینٹ سوفیا) میں جمع ھوگئے اور غافل فرشتے کو چیخ چیخ کر بلانے لگے - فرشته تو ضرور رایا - اُس نے اپنے ملکوتي رحم و انصاف سے انکو پناہ بھي دي ' لیکن فاتح قسطنطینه ' سرحد ایران تک نہ بھگاے گئے !

یہ فرشتۂ فتح و نصرت ' یعنے (سلطان فاتح) جب داخل ھوا ' تو کہتے ھیں کہ (سینٹ سوفیا) کا پادري نماز میں مصروف تھا - نصف پڑھچکا تھا اور نصف باقي تھي - لیکن ترکوں کے داخل ھوتے ھي دیوار شق ھوئي اور پادري اُسکے اندر غائب ھوگیا - مشرقي عیسائیوں کو یقین ھے کہ کسي نہ کسي دن مقدس پادري اپني بقیه نصف نماز پوري کرنے کیلیے دیوار سے نکلے گا اور وھي دن ھوگا ' دہ پھر شاخ زرین ھلال سے نکل کر صلیب کے قبضے میں آگئي اور قدیمي مسیحي دارالحکومت مسیحیوں ھي کیلیے ھوجائگا -

انتظــار غیــر مختتم

صدیوں پر صدیاں گذر گئیں مگر انتظار اب تک باقي ھے - دیوار شق نہیں ھوتي ' اور مقدس ولي اپني بقیه نماز کے پورا کرنے کا چنداں خواھشمند معلوم نہیں ھوتا - نامرادیوں اور مایوسیوں کے بعد (جنگ بلقان) نے مسیحي امید کي ایک نئي شعاع روشن کي تھي ' اور ۹ - نومبر سنه ۱۹۱۲ - کو (گلڈ ھال) لندن میں (مسٹر ایسکویتھ) نے فتح قسطنطنیه کا ترانۂ صلیبي گایا تھا -

مسٹر ایسکویتھ کا صلیبي خواب

وہ دیکھہ رھے تھے کہ " باب مسیحیت " کھل چکا ھے ' سینٹ سوفیا کي دیواریں شق ھوگئي ھیں ' صلیبي جنگ کي فراموش شدہ مقدس گیتوں کي متبرک صدائیں گھنٹے کے شور میں ملي ھوئي بلند ھورھي ھیں ' " پر اسرار پادري " اپني انگلیوں سے صلیب کا لاھوتي نشان بناتا ھوا نکلا ھے ' اور روح القدس کا " کبوتر " بنکر صوفیا کے منارے پر بیٹھا رقص نشاط کر رھا ھے !

لیکن افسوس کہ اس صلیبي خواب کي تعبیر بھي اُلٹي نکلي - بلقاني کروسیڈ کي تقدیس قبل از وقت ثابت ھوئي ' " ثمرات فتح " سے اپنے دامن بھر بھر کر مسٹر ایسکویتھ نے " فتح مند " بلغاریا کي طرف پھینکے ' مگر اُس بد نصیب کے ھاتھہ ایک دانه بھي نه آیا - ایڈریا نوپل ھاتھہ آکر پھر نکل گیا ھے - " سینٹ سوفیا " اب تک " جامع ایا صوفیا " ھے - ناقوس کي صدا اب تک اُسے نصیب نہ ھوئي ' اور " فتح مند " بلغاریا کي نامرادانہ شکست پر انگلستان خون کے آنسو رو رھا ھے !

و انه لحسرة علي الکافرین '	اور اسمیں کچھہ شک نہیں کہ یہ جو
و انه ھو الحق الیقیــن '	کچھہ کہ ھوا ' کافروں کیلیے موجب
فسبح باسم ربک العظیم !	ماتم و حسرت ھے ' اور اسمیں بھي
(۲۵ : ۶۹)	شک نہیں کہ یہ ایک یقیني صداقت

الہي کا ظہور ھے - پس اپنے پروردگار کي حمد و ثنا کرو ' جس نے دشمنان اسلام کو شادماني کي جگہہ حسرت نامرادي میں مبتلا کردیا "

همــوا بمــا لم ینالــوا !

خدا تعالے نے دنیا میں اپنے کاموں کو اپنا نشان قرار دیا ھے - سورۂ (توبہ) میں جہاں کفار و منافقین کا ذکر کیا ' وھاں انکي ایک مخصوص حالت یہ فرمائي کہ :

و ھموا بما لم ینالــوا	اور ان لوگوں نے اسلام کي مخالفت میں
(۹ : ۷۵)	وہ کام کرنا چاھا ' جس کو وہ نہ کر سکے !

اس صداقت کي حقیقتیں ظہور اسلام سے لیکر اس وقت تک ھمیشہ ظاھر ھوئیں - ممکن ھے کہ اپني بد اعمالیوں سے مسلمان اسکے مصداق ثابت نہوں ' لیکن اسلام تو ھمیشہ اپنے اس معجزہ کے عجائب دکھلاتا رھیگا -

پس خدا نے دشمنان اسلام کے ارادوں کي نا کامي و نا مرادي کا خاص طور پر ذکر کیا ھے ' اور موجودہ جنگ اس نامرادي کي ایک نئي شہادۃ عظیمه ھے - جبکہ ترکوں کي نا کامي حد انتہا تک پہنچ چکي تھي ' جبکہ مسٹر ایسکویتھ فتح قسطنطنیه کي خبر چند گھنٹوں کے اندر سننا چاھتے تھے ' جبکہ بلغاریا جرمني کي طرح قسطنطنیه میں داخل ھونا چاھتي تھي ' تاکہ عالم اسلامي سے اپني عظمت کا اقرار کرالے ' جبکہ انگلستان مضطرب تھا کہ " باب مسیحیت " کو کھولنے والے " ثمرات فتح " سے محروم نہ رھیں ' جبکہ انکے تمام شیطاني مظالم سے انکار ' اور جبکہ انکي تقدیس و تعظیم سے تمام انگلستان گونج رھا تھا ' اور پھر جبکہ اسلام کیلیے خود مسلمانوں کي تمام انساني کوششیں ختم ' اور ھر طرف سے کامل مایوسي اور انتہائي نا کامي کا ظہور ھوچکا تھا ' تو یکایک اُس بادل کي طرح ' جو انتہائي طپش و حرارت کے وقت یکایک پھیلتا اور نا امیدیوں کو پیغام رحمت الہي سے بدل دیتا ھے ' واقعات کا صفحہ الٹا ' اور عقلوں کو متحیر اور ادراک انساني کو عاجز کرتي ھوئي آیۃ نصرۃ الہیہ کا ظہور ھوا - چند گھنٹوں کے اندر ھي دنیا پلٹ گئي - انسان جب اپني کوشش سے نا کام رھکر تھک گیا تھا ' تو خدا کا ھاتھہ اپني عزت کي حفاظت کیلیے بڑھگیا - جہاں کل تک امید کي شادمانیاں تھیں ' وھاں آج نا مرادي کا ماتم ھے ' اور جہاں نا کامی کی مایوسی تھی ' وھاں کامیابی کی برکتیں ھیں :

مستھم البأســاء	یہ وہ لوگ تھے کہ نہایت شدید سختیوں
و الضــراء و زلــزلــوا '	اور مشکلوں میں پھنس گئے اور انکے
حتی یقــول الــرســول	پاے ثبات ھل گئے ' یہاں تک کہ اللہ کا
و الــذین آمنــوا :	رسول اور مسلمان چیخ اُتھے کہ آخر اللہ
متــی نصـــر اللــه ؟	کي مدد کب آئیگي اگر ایسي سخت
الا ! ان نـصـــر اللــه	مایوسي کے وقت بھي نہ آئي ؟ جواب
قـــــــریـــب !	ملا کہ کیوں مایوس ھوگئے ھو ؟ سن
(۲ : ۲۱۰)	رکھو کہ اللہ کي مدد کا وقت قریب آگیا !

جنگ (بدر) میں مسلمانوں نے مایوس ھوکر نصرۃ الہي سے پھر کامیابي حاصل کي تھي ' اور یہي امید بعد از یاس ' انکي ائندہ استقامتوں کا وسیلہ بني : ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلة - (۳ : ۱۱۹) -

موجودہ جنگ کے ان حوادث کے اندر بھي ھمارے مستقبل کے لیے ایک درس بصیرۃ موجود ھے - اپني آخري فرصت سے فائدہ اُٹھانا ھے تو اُٹھا لیں - ایڈریا نوپل ھاتھہ سے جا چکا تھا اور کامل پاشا کي وزارت نے انگلستان کے آگے سر تسلیم خم کر دیا تھا - اُس وقت کہا جاتا تھا کہ اِن نا کامیوں اور مایوسیوں کے بعد اسکے سوا چارۂ کار ھي کیا ھے ؟

لیکن خدا کی نصرت نے (انور بے) کی صورت میں ظہور کیا ' اور ۲۳ - جنوری کو انجمن اتحاد و ترقی نے زمام حکومت پھر اپنے ہاتھوں میں لی - اتحادی وزارت مایوسیوں سے بے خبر نہ تھی ' مگر اس نے دیکھا کہ اگر آخری ناکامی مقدر ہو ہی چکی ہے ' تو خود اس کو لینے کیلیے کیوں دوڑیں ؟ جتنی مہلت اور ملے سعی و جہد سے باز نہ آئیں - کسے معلوم کہ کل کیا ہونے والا ہے ؟ ممکن ہے کہ کوئی سبیل نجات پیدا ہو جاے :

چوں دمبدم عنایت توفیق ممکن ست
در تنگ نائے نزع نہ کوشد کسے چرا ؟

پھر جو کچھ ہوا وہ ظاہر ہے - مایوسی کامل پاشا کیلیے بھی تھی اور مرحوم شوکت کیلیے بھی - پہلے نے سررشتۂ صبر و استقلال ہاتھ سے دیدیا - اسکا نتیجہ جو کچھ تھا ' معلوم ہے - دوسرے نے صبر و استقامت کی راہ اختیار کی - اسکا نتیجہ آج تمام عالم کو حیرت و تعجب کا پیغام دے رہا ہے !! فای فریق احق بالامن ان کنتم تعلمون ؟

مشہد اکبر

آج (شہادت اد کانپور) کے حوادث خونیں ہمارے سامنے ہیں - اگر مسلمانوں نے " استعینوا بالصبر و الصلواۃ " پر عمل کیا اور سررشتہ صبر و استقامت اور جد و جہاد کو ہاتھ سے ندیا ' تو انکی کامیابی یقینی و قطعی ہے ' اور مایوسیوں ہی کے اندر سے بشارت امید ملنے والی ہے -

پر اگر ہمت ہار بیٹھے ' اور خداے عزیز و حکیم کا ' جو انکا ہر حال میں ساتھ دیتا ہے ' ساتھ نہ دیا ' تو پھر آن نتائج محزنہ اور عواقب الیمہ کیلیے ہندوستان کے ہر مسلم باشندہ کو طیار رہنا چاہیے ؟ جن کو اس وقت صرف عاقبت بینی ہی کی دوربین سے دیکھا جاسکتا ہے : فبائی حدیث بعد اللہ و ایاتہ یومنون ؟

آج کی اشاعت کے " برید فرنگ " میں ایک نوٹ " ہموا بمالم ینالو " کے عنوان سے درج کیا گیا ہے - اس میں " ریویو اف ریویوز " لندن کے ایک مضمون کا اقتباس ہے - نہ صرف انگلستان ' بلکہ تمام یورپ کا یہ مشہور رسالہ بلغاریا کی ناکامیوں پر ماتم کرتا ہے ' اور متحسر و متالم ہے کہ بلغاریا کو فتح مندی کے بعد پھر ذلت و نامرادی نصیب ہوئی - اس مضمون کی تحریک انہیں سطور کو پڑھکر ہوئی تھی اور اسی لیے اسکا عنوان بھی " ہموا بمالم ینالوا " قرار دیا گیا -

معاہدہ رومانیا و بلغاریا

چونکہ حکومت بلغاریا نے رومانیا کے مطالبات سے اصولاً اتفاق کرلیا تھا ' اسلیے بخارست میں اس خط (لائن) کے متعلق صاف صاف گفتگو کرنے میں تاخیر نہیں کی گئی ' جو آیندہ سرحد ڈوبرڈجا (Dobrudja) کو نشانزد کرنے والی ہے -

ایک ہی جلسہ نے دونوں ملکوں میں اختلافات باہمی کے تصفیہ کی طرف رہنمائی کی - ترتوکائی (Turtukai) ڈوبریچ (Baltchik) اور بالچک (Baltchik) ان تینوں شہروں سے مغرب و جنوب میں ' دس اور پندرہ میل کے مابین ' نئی سرحد شروع ہوتی ہے -

اسطرح رومانیا کو ایک دفاعی سرحد مل گئی ہے ' اور وہ اب قلعہ ہاے شملا (Shumla) اور رستچک (Rustchuk) کے انہدام کی بابت اپنا دعوی واپس لیتی ہے -

اس اتفاق (اگریمنٹ) کے شرایط اس عہد نامۂ عام میں شامل کردیے جاینگے ' جو پانچوں سلطنتوں کی تصدیق کے بعد بخارست میں پیش کیا گیا تھا -

حادثۂ کانپور

زمیندار لاہور میں حسب ذیل مراسلہ شائع ہوا ہے :

جناب ایڈیٹر صاحب - تسلیم - میرا ایک مقدمہ اپیل رام ناتھ اپیلانٹ بنام درگا پرشاد وغیرہ رسپانڈنٹان عدالت ججی کانپور میں تھا - میں یکم اگست سے ۱۸ - اگست تک کانپور میں رہا ۳ - اگست کا واقعہ مسلمانوں کا نسبت مسجد مچھلی بازار میرے سامنے ہوا - ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جاے وقوعہ کے علاوہ شہر میں جہاں مسلمان نظر پڑے بندوقوں کی فیر سے ہلاک کر ڈالے گئے ' اور جاے وقوعہ یعنے مسجد میں تو بے انتہا مسلمانوں کو گولیوں نے فنا کر ڈالا اور کوئی ڈیڑھ سو لاشیں بوروں میں بند کر کے جبکہ ہم اشنان کرتے تھے دریا میں عجلت کے ساتھ پھینکدی گئیں - یہ بات قابل مشتہر کرنے کے ہے - اگر آپ لوگ یا وکیل ملزمان کانپور اس امر کا کافی اطمینان ہم کو دلائیں کہ سچی بات کہنے میں گورنمنٹ ہم سے ناخوش نہ ہوگی تو ہم شہادت دینگے اور یہ سب حال مفصل جو ہم نے دیکھا تھا بیان کرنے کے لیے تیار ہیں - صرف ہم یہ خیال کرتے ہیں اور ڈرتے ہیں کہ گورنمنٹ و حکام ہم سے بہت ناراض ہونگے -

پنڈت رام ناتھ اوستھی زمیندار موضع مینڈھا پرگنہ کروال - ضلع باندہ

انگلستان بلغاریا کو اشتعال دلا رہا ہے

مسألۂ سرحد میں ترکی کی طرف دول یورپ کے میلان کا محور بعض ممالک پر اسکے قبضہ کے جواز و عدم جواز کے اندر نہیں ہے ' بلکہ صرف وہ امید ہے ' جو ترکی کی حکومت ان ممالک کے بقاء و قیام کے لیے رکھتی ہے -

۸ - اگست سنہ ۱۹۱۳ ع کے (نیر ایسٹ) کی راے میں یہ دعوی بیکار ہے کہ انجمن اتحاد و ترقی ان ممالک کے کسی حصہ کی حکومت کے بارے میں بھی اعتبار پیدا کرسکتی ہے جو معاہدۂ لندن کی رو سے ترکوں کے لیے چھوڑ دیے گئے ہیں - وہ بلغاریا کو اشتعال دلاتا ہے کہ بلغاریا اپنے حکام کی مجذونانہ و بے اصول ڈپلو میسی کے خمیازے میں ان مصائب سے دوچار ہوئی ہے " با ایں ہمہ اس قوم کی روح اور قابلیت ابھی باقی ہے - اگر ضرورت ہوئی تو وہ صحیح ترین نگرانی کی ماتحتی میں کسی دن اس فیصلہ کی تنسیخ کی کوشش کے لیے اپنے آپ کو مدعو محسوس کریگی ' جسمیں ناانصافی یا انتہائی تذلیل کی بو آتی ہے "

یہ ہے اسلام و اہل اسلام کی خدمت ' جو نیر ایسٹ کر رہا ہے ' اور جس کے عوض میں گورنمنٹ اس کو ہندوستان کے خزانے سے امداد دے رہی ہے ! و ان الظالمین بعضہم اولیاء بعض ' و اللہ ولی المتقین (۸۱ : ۵۴)

تاریخ اسلام کا ایک غیر معروف صفحہ

ملک حبش میں ایک اسلامی حکومت

(۲)

دربار حبش مین دعوة اسلام

حبش میں ایک اسلامي حکومت کے ظہور و قیام کے حالات لکھنا مقصود ہیں ' ورنہ ہجرة حبشہ کے واقعات میں بہت سے امور تفصیل طلب تھے -

علي الخصوص قریش مکہ کے معاندانہ مساعي و تدابیر' اور باوجود مسلمانوں کي منتہا درجہ بے سروسامانی و بیکسي کے کامیابي و فتح یابي -

پروف دیکھتے ہوے گذشتہ نمبر میں خیال ہوا تھا کہ واقعۂ ہجرة حبشہ کي کسي قدر مزید تفصیل کردیں اور اسکے بعد آگے بڑھیں - لیکن وقت بہت کم تھا ' اسلیے مرتب صفحات میں ترمیم نہ ہوسکي - آج چاہتے ہیں کہ گذشتہ نمبر کے بقیہ حصے کو شروع کرنے سے پہلے بطور تتمۂ و تعلیق ' ہجرة حبشہ کي تشریح مزید کردي جاے - گذشتہ نمبر کے دوسرے کالم میں جہاں ہجرة کا ذکر ہے ' مندرجۂ ذیل سطور کو اسکا بقیہ تصور کیا جاے -

(ابن ہشام) نے اپني سیرة میں حضرة ام سلمہ سے اس بارے میں روایات نقل کي ہیں ' جو منجملہ مہاجرین حبش کے تھیں - وہ کہتي ہیں کہ نجاشي نے ہمارے ساتھہ نہایت عمدہ سلوک کیا - ہم بارادي اپنے اعمال مذہبی ادا کرتے تھے اور چین اور ارام سے رہتے تھے - ہمارے خلاف وہ کوئي بات نہ سنتا ' اور نہ ہمیں کوئی مخالف اذیت پہنچا سکتا تھا -

لیکن جب قریش نے ہمیں ایک گوشۂ عافیت میں محفوظ دیکھا ' تو یہاں بھي ظلم و ستم سے باز نہ رہے - انہوں نے حجاز کي بہتر سے بہتر اور قیمتي سے قیمتي اشیا تحائف کیلیے جمع کیں ' اور نہ صرف نجاشي کیلیے ' بلکہ حبش کے تمام بطریقوں اور پادریوں کیلیے بھي طرح طرح کے ہدایا فراہم کیے - اس سے مقصود یہ تھا کہ تمام ملک کو وہ ہمارے برخلاف سازش کرنے کیلیے آمادہ کرسکیں -

جب سامان فراہم ہوگیا تو عبد اللہ بن ربیعہ اور عمر ابن العاص کو اس مہم کیلیے منتخب کیا اور وہ تمام تحائف و ہدایا لیکر حبش پہنچے -

قریش مکہ نے ان لوگوں کو ہدایت کردي تھي کہ حبش پہنچکر پہلے نجاشي سے ملاقات نہ کریں ' کیونکہ ممکن ہے کہ وہ اعیان دربار و رؤساء دینیہ سے مشورہ کرے اور مشورہ کا نتیجہ ہمارے خلاف نکلے - پہلے کچھہ دنوں قیام کرکے ملک کے تمام بطریق و رؤساء کلیسا سے ملاقات کرلینا - ان میں سے ہر ایک شخص کو تحفہ تحائف دیکر موافق بنا لینا ' اور جب یہ سازش مکمل ہوجاے تو پھر دربار کا رخ کرنا !

چنانچہ اس وفد نے بھي طریقہ اختیار کیا اور تمام بطریقوں سے ملکر کہا :

" ہمارے ملک کے چند سفیہہ اور مفسد لڑکے ہیں جنہوں نے ہمارا دین چھوڑدیا اور آپ لوگوں کا دین بھي اختیار نہیں کیا - ایک نیا مذہب انہوں نے نکالا ہے جس سے آپ اور ہم ' دونوں بالکل ناواقف ہیں ' اور کبھي اسکے احکام سننے میں نہیں آے - وہ بھاگ کر آپکے ملک میں آگئے ہیں - انکے بارے میں پادشاہ سے التجا کرینگے - آپ اسے مشورہ دیں کہ آن لوگوں کو ہمارے حوالے کردے " -

اسکے بعد وہ دربار نجاشي میں پیش ہوے اور تحائف کے گذراننے کے بعد انہي الفاظ میں اپني خواہش ظاہر کي - نیز کہا کہ " ہمیں ان لوگوں کي قوم کے اشراف و اعیان اور اباؤ اعمام نے بھیجا ہے تاکہ آپ انہیں ہمارے حوالے کردیں "

تمام بطریقوں نے بھي انکي تائید کي اور کہا کہ انکي درخواست لایق پذیرائي اور انکي خواہش بالکل حق بجانب ہے -

لیکن نجاشي یہ سنتے ہي غضب ناک ہوگیا - اس نے اپنے درباریوں پر نظر ڈالي اور کہا کہ یہ کیسي بات ہے جو تم مجھسے چاہتے ہو؟ میں ایسے لوگوں کو بغیر تحقیق و تفتیش کیونکر انکے حوالے کردوں جو میرے ملک میں پناہ لینے کیلیے آئے ہیں ؟ میں انکو بلاتا ہوں اور انکے مقابلے میں اصل حقیقت پوچھتا ہوں - اگر ان لوگوں کا بیان صحیح ثابت ہوگیا تو پھر البتہ انکي درخواست لائق قبول ہوگي -

چنانچہ نجاشي نے مسلمانوں کو طلب کیا اور پوچھا :

" وہ کونسا دین ہے جو تم نے اختیار کیا ' جسکي وجہ سے تم نے اپني قوم کے دین کو بھي ترک کردیا اور ہمارے دین مسیحي کو بھي اختیار نہیں کیا ؟ "

مہاجرین مسلمین کي جماعت میں سے جعفر بن ابی طالب (حضرة امیر علیہ السلام کے بھائي) کھڑے ہوے اور انہوں نے جواب میں تقریر کي :

ساتویں صدي کے ایک داعي اسلام کي تقریر

" اے پادشاہ ! ہم ایک وحشي قوم تھے - بتوں کو پوجتے تھے ' مردار کھاتے تھے ' فواحش میں مبتلا تھے ' قطع رحم اور قمار بازي ہمارا شیوہ تھا ' اور ہم میں سے ہر قوي ضعیف کو تباہ کردیتا تھا -

یہ حالت تھي کہ رحمت الہي جوش میں آئي اور خدا نے ایک مقدس رسول ہماري طرف بھیجا ' جو ہم ہي میں کا ایک فرد تھا - جسکے نسب کي بزرگي ' خصائل کي پاکیزگي ' اخلاق حسنہ کي عظمت کا ہم میں سے ہر شخص کو علم اور اعتراف ہے - پس وہ آیا اور اس نے اللہ کي طرف ہم سب کو دعوت دي کہ اسکي یگانگت کا اقرار کریں ' اس کے آگے جبین نیاز جھکائیں - اسکے سوا ان سب معبودان باطل کو چھوڑ دیں ' جنکي جہل و نادانی سے ہم اور ہمارے آباؤ اجداد پوجا کرتے آئے ہیں - اس نے

هم کو حکمت و دانائي کي تعليم دي - اچھے کاموں کا حکم ديا - اُس نے بتلايا کہ سچائي کو اختيار کرو - کسي کي امانت لو تو ادا کردو - اپنے اعزا و اقارب کے حقوق کو نہ بھولو - همسايہ کے ساتھہ بھلائي کرو - فواحش کے نزديک نہ جاؤ - انسان کا خون نہ بهاؤ - فتنۂ و فساد سے بچو - يتيموں کا مال نہ کھاؤ - کسي پر تہمت نہ لگاؤ - صرف الله هي کي پرستش کرو - پانچ وقت نماز ادا کرو - اپنے مال ميں فقرا کا بهي ايک حصہ سمجھو - اور اسي طرح اور تمام برائيوں سے بچنے اور بھلائيوں کے اختيار کرنے کي طرف اس نے هم سب کو بلايا -

يهي دين جديد هے جسکو وہ ليکر آيا ' اور يهي تعليم هے جسکے ليے هم نے اپني قديمي بت پرستي اور جهالت و ناداني کو خير باد کها - اسپر همارى قوم همارى دشمن هوگئي اور هم پر طرح طرح کے ظلم و ستم کرنے لگي - يهاں تک کہ هم پر عرصۂ حيات تنگ هوگيا اور بے بس هوکر ترک وطن پر مجبور هوگئے - پھر بهي هم کو چين سے الله کي بندگي کرنے کي مهلت نهيں ملتي ' اور اے بادشاه حبش ! يہ لوگ يهاں بهي پهنچ گئے هيں تا کہ هم کو پھر وهاں ليجائيں اور پتھر کي پوجا چھوڑ کر آسمان و زمين کے مالک کي پرستش کرنے کا هم سے انتقام ليں "

نجاشي پر نزول روح القدس

حضرۃ جعفر تقرير کر رهے تھے اور صداقت الهي اندر هي اندر چپکے چپکے اپنا کام کر رهي تهي - جب وہ خاموش هوے تو نجاشي پر ايک عالم مدهوشي طاري تها - اُس نے پوچھا کہ تمهارے نبي پر کوئي کتاب بهي اُتري هے ؟ اور اگر اُتري هے تو تم اسميں سے کچھہ سنا سکتے هو ؟

حضرت جعفر نے سورہ مريم کي تلاوت شروع کی اور نجاشي پر جوش تاثر سے عالم رقت طاري هوگيا - وہ بے اختيار چيخ اُٹھا :

" بيشک بيشک ! يہ وهي صداقت کي روشني هے جو مسيح ابن مريم کي صورت ميں چمکي تهي ' اور يہ دونوں نور ايک هي مشکواۃ قدس سے نکلے هيں - قسم خدا کي - ميں اِن پرستاران خدا کو کبهي تم ظالموں کے حوالے نهيں کرسکتا - جاؤ اور اپني درخواست واپس ليجاؤ ! "

(سيرۃ ابن هشام بر حاشيۂ زاد المعاد - جزء اول صفحه ۱۸۰]

اعــــلان

صدارت اجلاس هفتم آل انڈيا شيعہ کانفرنس

شيعہ کانفرنس نے عالي جناب آغا حسن صاحب قبلہ مد ظله العالی کو اجلاس هفتم شيعہ کانفرنس کيلئے صدر تجويز کيا تها - جناب موصوف نے اپنا قائمقام عالي جناب معلی القاب انريبل نواب سيد محمد صاحب بالقابہ مدراس کو قرار ديکر صدر نشين اجلاس مذکورہ کا تجويز فرمايا هے اور جناب نواب صاحب ممدوح نے منظوري بهي بهيجدي هے -

(سيد علی غضافر عفی عنہ)

ترجمــہ اُردو تفسيــر کبيــر

جسکي نصف قيمت اعانۂ مهاجرين عثمانيہ ميں شامل کي جائيگي - قيمت حصۂ اول ۲ - روپيہ - ادارۂ الهلال سے طلب کيجيے -

اختـــلال تـــوازن دول

اثر ا کاتب سياسي شهير : مسٹر هوالس دارکر

ايک بڑي ضروري چيز يہ بهي هے کہ موجودہ زمانے کے اهم سياسي مسائل کي ' جنکا ذکر کثرت کے ساتھہ عام مباحث ' واقعات ' تار برقيوں ' اور اخبارون ميں هوتا هے ' ايک مرتبہ اس طرح تشريح کردي جاے کہ اخبار بين طبقہ کي معلومات انپر حاوي هوجاے اور پھر وہ هر معاملہ پر فہم و واقفيت کے ساتھہ غور کر سکيں -

" توازن دول " کا ذکر آجکل اکثر هوتا هے مگر بهت سے لوگ اس کي پوري حقيقت سے واقف نهونگے - آج هم ايک مشرح مضمون اس کے متعلق شائع کرتے هيں -

وہ سياست ' جسکا مرکز نظر توازن قوی هے ' نهايت قديم و ديرينہ سال هے ' بلکہ اسکي ابتدا عمران و آبادي عالم کے آغاز سے هے - اسکا مقصد سادہ و صاف الفاظ ميں يہ هے کہ " کسي ايک سلطنت کي قوت اتني نہ بڑھے کہ وہ تمام عالم کو اپنے زير نگيں کرلے "

اس سلسلہ ميں وليم فريڈرک اعظم شاہ پروشيا کے چند فقرے قابل اقتباس هيں جو گو تعداد ميں کم اور مختصر هيں ' مگر اس سياست کے اکثر پهلوؤں پر مشتمل هيں - اس نے ايک موقع پر کها تها :

" امن يورپ کے حفظ و بقا کا سب سے بڑا سبب قواء دول کا توازن يعنے هم وزن رهنا هے - اسکي وجہ سے قوي ضعيف کو پامال نهيں کرنے پاتا کيونکہ وہ قوي کے خلاف متحد و متفق هوکر اسکي قوت کي شر انگيزيوں سے محفوظ و مامون هو جاتے هيں -

مگر جب يہ توازن فنا هونے لگتا هے تو دنيا ميں عالمگير غدر کا انديشہ پيدا هوجاتا هے - ايسي حالت ميں ممکن هے کہ موجودہ سلطنتيں جو اپنے اندر تنها مقاومت و مدافعت کي قوت نهيں رکھتيں ' مٹجائيں ' اور انکے انقاض و اثار پر ايک نئي قوي وسيع سلطنت قائم هو -

روميوں کے عهد عروج ميں اگر مصر و شام و مقدونيہ کي سلطنتيں متحد هوگئي هوتيں تو کبهي مغلوب نہ هوتيں اور اسکے پيروں ميں غلامي کي وہ زنجيريں نہ پڑتيں جو بعد کو روميوں نے ڈاليں - "

اصل سياست توازن تو قديم هے ' مگر موجودہ توازن دول اپنے مخصوص حالات و اثرات کے لحاظ سے بالکل نيا هے - اس کا آغاز اسوقت سے هوتا هے جب کہ جرمني ' آسٹريا ' اور اطاليا نے ايک طرف ' اور فرانس و روس نے دوسري طرف باهم محالفت کي - اسوقت تک ان پانچوں سلطنتوں کے قوی کا يہ تناسب تها کہ محالفت روس و فرانس ' محالفت ثلاثہ کے همسنگ سمجھي جاتي تهي - انگلستان اسوقت تک ناطرفدار تها ' کيونکہ براعظم يورپ ميں اسکے اسدرجہ عظيم الشان مصالح نہ تھے ' جنکے ليے انگلستان اختلال توازن سے ڈرتا -

مگر جرمني نے انگلستان کے ساتھہ چھيڑ چھاڑ شروع کردي - اس کا ديباچہ وہ تار تها ' جو جرمني نے سنہ ۱۸۹۶ ع يعني آغاز جنگ ٹرنسوال ميں کروجر بهيجا تها -

اسکے بعد اس نے اپني بحري قوت کي ترقي کي طرف توجہ کي - اس ترقي کا مقصد اعلي يہ تها کہ بحري طاقت ميں وہ انگلستان کے هم پايہ هوجائے - ذيل کے نقشے سے معلوم هوگا کہ سنہ ۱۹۰۰ - سے ۱۹۱۲ - ع تک انگلستان اور جرمني نے اپنے اپنے

بیڑوں پر کتنا روپیه صرف کیا ' اور اس بارہ سال کے اندر دونوں کي بحري طاقت میں ترقي کي نسبت کیا رهي ؟

قواء بحریه انگلستان و جرمني

۱۹۰۰ - سے ۱۹۱۳ - تک

سنه	انگلستان	جرمني
۱۹۰۰	۹۷۸۸۱۴۶ پونڈ	۳۴۰۱۹۰۷ پونڈ
۱	,, ۱۰۴۲۰۲۵۶	,, ۴۹۲۱۰۳۶
۲	,, ۱۰۴۳۶۵۲۰	,, ۵۰۳۹۷۲۵
۳	,, ۱۱۴۷۳۰۳۰	,, ۴۳۸۸۷۴۸
۴	,, ۱۳۵۰۹۱۷۶	,, ۴۲۷۵۴۸۹
۵	,, ۱۱۲۹۱۰۰۲	,, ۴۷۲۰۲۰۶
۶	,, ۱۰۸۵۹۵۰۰	,, ۵۱۶۷۳۱۹
۷	,, ۹۲۲۷۰۰۰	,, ۵۹۱۰۹۵۹
۸	,, ۸۶۶۰۲۰۲	,, ۷۷۹۵۴۹۹
۹	,, ۱۱۲۲۷۱۹۴	,, ۱۰۱۷۷۰۶۲
۱۰	,, ۱۳۲۷۹۸۳۰	,, ۱۱۳۹۲۸۵۶
۱۱	,, ۱۵۰۶۳۸۷۷	,, ۱۲۲۵۰۲۶۹
۱۲	,, ۱۳۹۷۲۵۲۷	,, ۱۱۷۸۷۵۶۵

اس نقشه کو بنظر امعان دیکھیے - صاف نظر آئیگا که جرمني نے سنه ۱۹۰۰ ع میں جسقدر روپیه (یعني ساڑھے تین ملین پونڈ) صرف کیا تها ' سنه ۱۹۱۲ ع میں اُس سے سه چند بلکه اُس سے بهي زائد (یعني قریباً ۱۲ - ملین پونڈ) صرف کیا - اُسکے مقابلے میں انگلستان نے سنه ۱۹۰۰ - سے سنه ۱۹۱۲ - تک صرف چار ملین پونڈ صرف کیے !

اسکا قدرتي نتیجه یهي تها که جرمني کے بحري قوی میں ۲۴۷ - في صدي ' مگر انگلستان کے بحري قوی میں صرف ۳۳ - في صدي کا اضافه هوا -

ضرور تها که جرمني کے یه سرگرم مساعي انگلستان ایسے بیدار اور عاقبت اندیش ملک کي نظروں میں کهٹکتے اور وہ کم ازکم علي وجه الظن و التخمین ' اس غایت اصلي کو ضرور معلوم کرلیتا جو اسمیں پوشیدہ تهي -

اسپر طرہ یه هوا که جرمني نے اپنے مقصد کا بالکل اعلان شروع کردیا - ترقي کے پہلے هي سال یعني سنه ۱۱ - ع میں جب بحري لائحه (پروگرام) جرمن مجلس النواب (ریشتاگ) میں پیش کیا گیا تو اسمیں جنگي جہازوں کے لیے مبلغ خطیر کا مطالبه کرتے هوے وزیر جنگ نے کہا :

" جرمني کو اتنے بڑے بیڑے کي ضرورت هے که اگر کبهي دنیا کي سب سے بڑي بحري طاقت سے بهي جنگ هو جاے تو اسکے تفوق و برتري کو معرض خطر میں ڈالدے "

جرمني کے اس اهتمام و اعتناء اور مجاهر عزم مساوات و همسري نے انگلستان کو مجبور کیا که وہ اپني ناطرفداري کو خیرباد کہکے محالفت روس و فرانس میں شامل هو جاے -

انگلستان کو یه ترغیب اسلیے اور بهي هوئي که جنگ روس و جاپان نے اتحاد فرانس و انگلستان کو کمزور کردیا تها - پس اگر انگلستان روس کے ساتهه شامل نه هوتا ' تو اس صورت میں جرمني کي طاقت اپنے حلیفوں کي بنا پر انگلستان اور محالفت روس و فرانس ' دونوں کي علحدہ علحدہ طاقتوں سے زیادہ هوجاتي اور ظاهر هے که یه صورت یورپ کے لیے عموماً اور انگلستان کے لیے خاصکر کسدرجه خطرناک تهي ؟ -

سنه ۱۹۰۷ع میں انگلستان با قاعدہ محالفت روس و فرانس میں داخل هوگیا ' اور یه محالفت ثلاثیه ' " مفاهمت ثلاثیه " کے نام سے موسوم هوئي -

محالفت ثلاثیه صرف ان تین حکومتوں هي کي نه تهي ' بلکه در اصل رباعیه بلکه خماسیه تهي - اسلیے که جرمني کو دولت عثمانیه اور رومانیا کي دوستي پر بهي اعتماد تها - اسکو یقین تها که اگر یورپ میں جنگ چهڑ گئي تو یه دونوں محالفت ثلاثیه کي مدد کرینگے - جرمني ' آسٹریا ' اور اطالیا نے اپنے اپنے سفیر بخارست بهیجے که محالفت ثلاثیه کے ساتهه رومانیه کے رشتۂ الفت و مودت کو قائم رکهیں - جرمني نے اپنے اشخاص ' اسلحه ' اور مال سے ترکوں کي مساعدت کي ' اور جب قیصر جرمني سنه ۱۸۹۹ ع میں دمشق گیا تو ایک دعوت میں جو خاص اسکے لیے کی گئي تهي ' یہاں تک کہدیا که وہ آل عثمان اور ان تمام لوگوں کا دوست هے جو انکي خلافت کا اعتراف کرتے هیں " ! !

جرمني برابر دولت عثمانیه کي تقویت کي کوشش کرتي رهي کیونکه اسکو یقین تها که جس طرح روس کي نقصان رساني کا ذریعۂ وحید رومانیا هے ' اسیطرح اسکا عقیدہ تها که شاهنشاهي انگلستان کی تهدید و تضعیف پر قادر وحید صرف دولت عثمانیه هے -

جرمن ڈاکٹروں میں جنرل وان برنهارڈي کا پایه سب سے زیادہ بلند هے - اُسے امور جنگ کے متعلق مهارت تامه ' اور اس موضوع پر تصنیف و تالیف اور انشاء فصول و مقالات میں قدرت کامله حاصل هے - وہ اپني ایک نو تالیف کتاب میں لکهتا هے :

" ترکي هي ایک ایسي سلطنت هے جو انگلستان کو نقصان پہنچا سکتي هے - کیونکه نہر سویس شاهنشاهي برطانیا کے جسم کي شه رگ هے "

ایک دوسري کتاب میں لکهتا هے :

" جرمني کے لیے ترکي کا رشته لازمي هے - اسکو چاهیے که ترکي کو محالفت ثلاثیه میں داخل کرلے اور اطالیا کو جنگ سے باز رکهے - کیونکه یهي ایک سلطنت هے جو مصر میں انگلستان کے موقف (پوزیشن) اور هندوستان کے مختصر سے راستے کو خطرے میں ڈالسکتي هے - روس اور انگلستان کے ساتهه همیں جنگ کي تیاري کرني هے تو ترکی کو اپني جماعت میں ملالینا بهي ضروري هے "

ڈاکٹر باک ایک بہت بڑا سیاح هے - وہ اپني کتاب میں جو سنه ۱۹۱۱ ع میں شائع هوئي هے ' لکهتا هے :

" انگلستان پر جرمنی کی کامیابی کی یه صورت نہیں هے که جرمنی اس پر بحر شمال کی طرف سے فوجکشی کرے - بلکه اسکی تدبیر یه هے که اسکے هاتهه سے مصر نکال لے - کیونکه جب مصر اسکے هاتهه سے نکل جائیگا تو نہر سویس پر اسکا اقتدار بهی فنا هو جائیگا - اور جب نہر سویس اسکے اقتدار و تسلط سے نکل آئیگي تو هندوستان اور مشرق قریب کا مختصر ترین راسته بهی اس کے لیے بند هو جائیگا - ان مقامات میں اسکا موقف شاهنشاهی کا مخدوش اور خطرات میں محصور هو جانا بالکل آسان هے - اغلب یه هے که اس کا اثر افریقیه کي برطاني مستعمرات (نوآبادي) پر بهي پڑے - پهر اگر دولت عثمانیه مصر پر دوبارہ قابض هوگئي ' تو یقیناً هندوستان کے ۶۰ - ملین مسلمانوں پر اسکے غلبه و تسلط کو ایک سخت دهکا لگے گا ' اور ایران و افغانستان میں بهي اسکا موقف تنگ هو جائگا - پس عثماني فوج کي تقویت و تنظیر اور دولت عثمانیه کي مالي مساعدت همارا ایک اهم فرض هے - عثماني قوت جتني زیادہ هوگي ' انگلستان اتنا هي زیادہ ضعیف هوگا "

جرمن ارباب قلم کے ان خیالات نے ترکوں کو انگلستان کی نظروں میں سخت خطرناک بنادیا اور انکی تضعیف کی فکر دامنگیر ہوگئی - سب سے پہلے اس نے آل عثمان کے عدو لدود یعنی روس سے تعلقات بڑھاے' اور اسکی رضا وخوشنودی کیلیے حریت و انسانیہ کے تمام مایۂ افتخار و مباہات مفاخر کو بھی قربان کردیا ' تا کہ ترکی کے جواب کے لیے روس اسکے ہاتھہ آجاے !

اس نے عالم اسلامی میں جہاں جہاں استقلال وخود مختاری تھوڑی بہت باقی تھی' اسکی پامالی میں شرکت کی' تاکہ اگر آیندہ ترکوں سے جنگ چھڑجاے اور اسلام کی اخوت ملی کی بناء پر یہ جنگ ترکوں کے بدلے اسلام سے جنگ سمجھی جاے ' تو اس صورت میں ترکوں کو عالم اسلامی سے کوئی حقیقی اور موثر مدد نہ پہنچ سکے - ایران کی بابت ہماری موجودہ سیاست خارجیہ (فارن پالیسی) کے اصول اساسی یہی دو امر ہیں -

جرمنی کے مشہور اہل قلم ترکوں کی دوستی اسکے لیے اسدرجہ نا گزیر بتاتے چلے آے تھے ' مگر جب اطالیا نے طرابلس پر حملہ کرنا چاہا تو جرمنی نے بالکل نہ روکا - اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ترکوں کے افکار و خواطر میں ایک ہیجان عظیم' اور انکی سیاست میں ایک اضطراب شدید پیدا ہوگیا -

اطالیا کے بعد ریاستہاے بلقان نے علم جنگ بلند کیا - یہ جرمنی کی دوستی کی دوسری آزمایش تھی ' مگر اس موقع پر بھی خلاف امید وہ ناطرفدار بنکے صرف تماشہ ہی دیکھتی رہی !!

اس موقع پر جرمنی اور آسٹریا نے یہ پالیسی اسلیے اختیار کی کہ انہیں یقین کامل تھا کہ میدان ترکوں کے ہاتھہ رہیگا' اور اصل یہ ہے کہ یہ یقین تو مفاہمت ثلاثیہ کو بھی ' جو پردہ کے پیچھے سے انکو لڑا رہی تھی' اچھی طرح تھا - کیونکہ اگر اسے یقین نہ ہوتا تو "جغرافیۂ یورپ کے بدستور بقا" کی سیاست کا اعلان نہ کیا جاتا -

لیکن واقعات کی باگ انسانی دماغ کے ہاتھہ میں نہیں ہے - اعلان جنگ کے بعد جب واقعات تماشہ گاہ وجود پر یکے بعد دیگرے آے ' تو تمام دنیا کے یقین سے بالکل مختلف تھے !

ترکوں کو پیہم شکستیں ہوئیں - یورپین ترکی کا بیشتر حصہ انکے ہاتھہ سے نکل گیا - چند چھوٹی چھوٹی ریاستیں جو ہمیشہ روس کا کلمہ پڑھا کرتی تھیں اور رومانیا و آسٹریا کے ساتھہ بغض و عداوت کے اظہار میں مشہور تھیں' یکایک معزز و سر بلند ہوگئیں !

محالفت ثلاثیہ ابھی تک محو تفرج و تماشہ فرمائی تھی ' مگر اب اسکی آنکھیں کھلیں - اس نے محسوس کیا کہ سر زمین بلقان میں جو خونین افسانہ (ٹریجیڈی) تمثیل کیا جا رہا تھا ' وہ افسانہ نہ تھا بلکہ ایک اصلی ہنگامۂ کارزار تھا' جسمیں وہ اور مفاہمت ثلاثیہ معرکہ آرا تھیں ' اور بالاخر اسکی غفلت سے اسکو شکست ہوئی -

ترکی کی شکست سے محالفت ثلاثیہ کے دو اعضا کو خاص طور پر صدمہ پہنچا - یہ دونوں اعضا جرمنی اور آسٹریا ہیں - جرمنی نے انگلستان کی تخویف و تہدید کے لیے ترکی کو تجویز کیا تھا مگر یہ اب کہاں ممکن تھا ؟ جرمنی کے اجنبی وار تماشہ دیکھنے نے ترکی کا دل توڑ دیا - ایندہ کیلیے وہ اسکی مودت و صداقت کا کیونکر اعتبار کرسکتی تھی ؟ پھر وہ خود بھی کمزور ہوگئی ' اسکے حریف دیرینہ روس کی قوت بڑھگئی ' اور وہ اور انگلستان اسوقت دست بدست ہیں -

آسٹریا میں اسوقت ۲۵ - ملین سلافی رہتے ہیں جنمیں صرف سروی ساڑھے پانچ ملین ہیں -

ان اسٹروی سرویوں کی آبادیاں انکے ہم نسل سرویا کے جوار میں واقع ہیں اور جیسا کہ معلوم ہے' روس اور آسٹریا کے تعلقات نہایت تلخ ہیں - پس اگر کسی وقت ان دونوں سلطنتوں میں جنگ چھڑگئی تو سرویا نصف ملین فوج میدان جنگ میں بھیج سکے گی اور یقیناً اس صورت میں آسٹریا کے سروی بھی روس ہی کے ساتھہ ہونگے -

مختصراً یہ کہ محالفت ثلاثیہ نے اسوقت ایک طرف تو ترکی کی دوستی کھوئی - دوسری طرف ریاستہاے بلقان کی عداوت مول لے لی - خصوصاً ان کارروائیوں کی وجہ سے جو آسٹریا نے سرویا اور جبل اسود کے ساتھہ کیں ہیں -

جو کچھہ میں کہہ رہا ہوں' اسمیں منفرد نہیں ہوں - ایک ذی اثر جرمن پارٹی کے لسان الحال یعنی اخبار " جرمانیا " کا بھی یہی خیال ہے - وہ اپنی ایک تازہ اشاعت میں لکھتا ہے :

" ہم باربار کہہ چکے ہیں کہ ریاستہاے بلقان کی کامیابی دراصل روس کی کامیابی ہے' پس اگر عام جنگ یورپ چھڑ گئی اور مفاہمت ثلاثیہ' محالفت ثلاثیہ کے مقابلے میں کھڑی ہوگئی تو ریاستہاے بلقان مفاہمت ثلاثیہ سے قطعا مل جائیں گی - آج تک ہمارا خیال تھا کہ ہمیں انگلستان کے ساتھہ جنگ کے لیے تیار ہونا چاہیے ' لیکن ان اخری مہینوں میں حالات بالکل بدلگئے ہیں' اور اب ہمارا فرض یہ ہے کہ انگلستان کی جگہ روس سے جنگ کے لیے تیار ہوں - کیونکہ اب " مسئلہ شرقیہ " نے " منازعۂ جنس جرمنی و سلافی " کی شکل اختیار کرلی ہے "

حال میں جرمنی نے ہسپانیہ کو ملانے کی کوشش بھی کی ہے مگر اثار و علائم سے معلوم ہوتا ہے کہ اسمیں کامیاب نہ ہوگی اور ہسپانیہ مفاہمت ثلاثیہ میں شامل ہو جائیگی -

---

المراسلة والمناظرة

الفتنـــــة اللـغــــويه

" حظ و كــرب " يا " لـذت و الـم "

از : الهـــلال

(۱)

و ما لهم به من علم ان يتبعون الا الظن و ان الظن لا يغني من الحق شئيا - (۵۳ : ۳۰)

اس بارے میں انکے پاس کوئي علم اور ذريعۂ تحقيق و يقين نہيں - محض اپنے گمان پر چل رہے ہيں اور راہ ظن و تخمين کا يہ حال ہے کہ وہ حقيقت و علم کے سامنے کچھہ بکار آمد نہيں !

جمع اضداد کي لوگوں نے عجيب عجيب مثاليں دي ہيں - ايک زمانے ميں مسيح رکنا کاشي کے اس مصرعہ پر تمام اساتذۂ عجم نے طبع آزمائياں کي تھيں :

روے دريا سلسبيل و قعر دريا آتش ست !

يہ تو خيالستان شعر کے افسانے تھے ' مگر ميں واقعي مثاليں ديسکتا ہوں - ميرے سامنے مسلمانوں کا نيا تعليم يافتہ فرقہ ہے -

يورپ کي ترقيات نے عجائب و غرائب کو واقعات بنا ديا ہے - ضرور تھا کہ اس خصوصيت عجيبہ کا اثر اسکے پيروؤں ميں بھي کرشمہ ساز عجائب ہوتا کہ يہ بھي آسي آفتاب تا بندۂ فضل و علو کے ذرے ' اور اسي شجر کمال و رفعت کے برگ و بار ہيں :

گرچہ خورديم ' نسبتي ست بزرگ
ذرۂ آفتــــاب تــا بــا نـيـــم !

ايک مرتبہ ميں نے انہيں صفحات پر اس فرقے کے " جہل و علم " کے اجتماع نقيضين پر مرثيہ خواني کي تھي - احباب کرام کو ياد ہوگا - آج " تقليد و اجتہاد " کے اجتماع ضدين پر متحير ہوں کہ ان ہذا لشي عجاب !

ہمارے تعليم يافتہ دوستوں کا کچھہ عجيب حال ہے انکے پانوں کو ديکھيے تو يورپ کي نا فہمانہ و کورانہ تقليد و عبوديت فکري کي زنجيريں لپٹي نظر آتي ہيں ' مگر چہرے کي طرف نظر اٹھائيے تو زبان کو ادعاء اجتہاد سے فرصت نہيں ! اس سے بڑھکر دنيا ميں جمع اضداد کا اور کونسا تماشا ہوسکتا ہے کہ ايک شخص آپکے سامنے آے ' اور عين اس وقت جبکہ اسکے پانؤں ميں تقليد و استعباد کي زنجيريں پازيب کي طرح صدا دے رہي ہوں ' اجتہاد فکر اور حريت راے پر بے تکان ليکچر دينا شروع کردے !!

ہمارے دوستوں کا بھي يہي حال ہے - انکا سرمايۂ علم و دانش يورپ کي اسمي و سطحي تقليد سے زيدہ اور کچھہ نہيں ' تا ہم جن چيزوں ميں وہ اپنے ائمۂ ہدي کي تقليد کرنا چاہتے ہيں ' انھي ميں اولين شے اجتہاد تھي اور ضرور تھا نہ اس نئے مجتہدانہ کا سفر اسي منزل سے شروع ہوتا - قينچي ہاتھہ ميں ہو تو خواہ مخواہ جي چاہنے لگتا ہے کہ کسي چيز کو تراشيے - اس اجتہاد کي قينچي ہمارے چابک دست دوستوں کے ہاتھہ آگئي تو بيکار بيٹھا نہ گيا - يورپ کے علم و عمل کے سررشتوں پر تو کيا چلتي کہ وہيں کے کارخانے کي بني ہوئي تھي - پس اپنے يہاں کي جو چيز سامنے آگئي ' وہي بلا تامل آلۂ مشق بني - پھر اسکي رواني بے پناہ ' اور اسکي کاٹ بے روک تھي !

سب سے پہلے مشرقي علوم و فنون ' تہذيب و تمدن ' اور اخلاق و اداب قومي سے اسکي آزمايش شروع ہوئي ' اور تھوڑے ہي دير ميں سيکڑوں برسوں کے صفحات و اوراق قديمہ پرزے پرزے تھے !

پھر غريب مذہب کي باري آئي - يہ کپڑا دبيز تھا ' اسليے مقراض اجتہاد کي رواني بھي زيادہ تيز و شديد تھي - پھر اسکا بھي وہي حشر ہوا ' جو پہلي آزمائش کا ہوچکا تھا - اور جو کچھہ باقي رہگيا ہے ' نہيں معلوم اور کتني گھڑيوں کا مہمان ہے ؟

کچھہ دنوں سے يہ قينچي زنگ آلود سي ہوگئي تھي ' مگر ميں ڈرتا ہوں کہ اب ايک نئي آزمايش شايد شروع ہونے والي ہے ' اور مذہب و علم کے بعد " زبان " کا ميدان جولا نگاہ اجتہاد بننے والا ہے -

ايک نيـــا فتنـــۂ لغـــويـــه !

تمہيد کي ان چند سطروں ميں جو اشارات کيے گئے ' يہ حالت عام تعليم يافتہ فرقے اور انکے بعض صناديد و ائمۂ طريقت کي ہے ' ليکن آجکل کے نوجوان تعليم يافتہ اصحاب ميں بعض اشخاص يقيناً ايسے بھي ہيں ' جنکو اس عام حالت ميں حق امتياز و استثنا حاصل ہے ' اور ہماري عام مايوسيوں ميں وہ اپنے اندر ايک نماياں نشان اميد رکھتے ہيں -

ميں انکي وقعت کرتا ہوں اور ميري بہترين خواہش يہ ہے کہ انکے ذريعہ قوم کي وہ نا مراد اميديں زندہ ہوسکيں ' جو ۴۰ سال سے نئي تعليم کے ساتھہ وابستہ رہي ہيں اور مايوسي کے سوا انہيں کچھہ نصيب نہيں ہوا ہے - اس طبقہ کي اس تعجب انگيز خصوصيت سے بھي ' جو ميرے ليے "جہل و علم" کے اجتماع نقيضين کي صورت ميں ہميشہ درد انگيز رہي ہے ' الحمد اللہ کہ يہ نفوس معدودۂ و قايلہ مستثنیٰ ہيں اور مطالعۂ علوم و ذوق تصنيف و تاليف سے نا آشنا نہيں -

انہيں چند لوگوں ميں ميرے عزيز دوست مسٹر " عبد الماجد " بي - اے - بھي ہيں - مجکو يقين ہے کہ انکا ذوق علمي اردو زبان کو انشاء اللہ بہت فائدہ پہنچاے گا ' اور علوم حديثہ کے تراجم ميں ان سے بہت مفيد مدد مليگي جو اب تک اردو زبان ميں گويا مفقود محض ہيں -

ليکن مجکو نہايت افسوس اور رنج ہے کہ " حظ و کرب " کے معاملے ميں وہ ايک نہايت سخت غلطي ميں مبتلا ہوگئے ہيں اور بجاے اسکے کہ جو مشورہ انکو ديا گيا تھا ' اسکو تسليم کرليتے ' محض لا حاصل بحث و مناظرے ميں پڑگئے ہيں - حالانکہ يہ معاملہ انکے بس کا نہ تھا ' نہ تو انکو اس بارے ميں معلومات حاصل ہيں اور نہ انکے مذاق و مطالعہ کي يہ چيز ہے - انکو انگريزي سے ترجمہ کرنا چاہيے اور بس - اصطلاحات کے باب ميں واقف کاروں کے مشورے کو قبول کرلينا ہي بہتر ہے - انہوں نے زبان کے متعلق ايک عجيب و غريب اجتہاد کيا ہے - يہ اجتہاد جسقدر غلط ہے ' اتنا ہي متعدي ہونے کي صورت ميں زبان اردو اور ادبيات علميہ کيليے مضر بھي ہے - انکي دوسري تحرير ميں نے کلکتہ آکر پڑھي اور ميں انکو يقين دلاتا ہوں نہ يہ ايک فتنۂ لغويہ ہے ' جسکي ابتدا کا بار وہ اپنے سر لے رہے ہيں ' اور خدا نہ کرے کہ وہ زيادہ متعدي ہو -

علم و اخلاق میں اجتہادات ہوچکے ہیں - مذہب اسی خنجر اجتہاد کا قتیل ہے - میں سمجھتا ہوں کہ آپ لوگوں کے مشق اجتہاد کیلیے یہ میدان کافی تھے - غریب زبان کو تو اب چھوڑ ہی دیجیے - پچھلے اشغال اجتہادیہ میں اب بھی مصروفیت کی آور گنجایش نکل سکتی ہے - اگر اس نئے مشغلہ کو از راہ ترحم ملتوی کردیا گیا تو کچھہ آپ لوگ بالکل بیکار نہو جائیں گے -

مسئلۂ وضع اصطلاحات

اور حظ و کرب

ایک وقت میں انسان کس کس چیز کو لکھے ؟ مجھے اس بارے میں دفتر کے دفتر لکھنے ہیں مگر مجبور ہوں - میں آج پھر اپنے گذشتہ جملے کو دھراتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اس مسئلے کو لوگوں نے اپنی نا واقفیت و عدم جامعیت لسانین کی وجہ سے جیسا کچھہ مشکل سمجھہ رکھا ہے ' ویسا نہیں ہے - گو مشکل ضرور ہے مگر اشکال سے تو کوئی کام بھی خالی نہیں ہوتا -

سردست " حظ و کرب " اور (Pleasure) اور (Pain) ہی کو ایک مثال قرار دیجیے اور کچھہ وقت عنایت فرمائیے -

میں نے اپنے دوسرے نرٹ میں حسب ذیل امور پر توجہ دلائی تھی :

(۱) عربی میں لذت و الم بعینہ انہی معنوں میں بولا جاتا ہے جنکی انہیں تلاش ہے -

(۲) حظ کا لفظ لذت کے معنے میں بالکل غلط ہے - لغت میں بھی اور اصطلاح میں بھی ' نیز اسکے معنی کو مفہوم ما نحن فیہ سے کوی قرب و تعلق بھی نہیں - پھر کونسی مجبوری ہے کہ " لذت و الم " کو چھوڑکر " حظ و کرب " اختیار کیا جاے ؟

(۳) عربی کے بہت سے الفاظ ہیں ' جو فارسی میں آکر اپنے اصلی معانی لغویہ سے الگ ہوگئے - لیکن حظ فارسی میں بھی بمعنے لذت نہیں بولا جاتا - چنانچہ اشعار اساتذہ سے متحقق کہ حظ نصیب ہی کے معنی میں مستعمل ہے -

(۴) اردو ' فارسی کی طرح اپنے علمی ادبیات میں اب تک عربی کے ماتحت ہے - اسکا کوی خاص علمی لٹریچر نہیں - اپنی اصطلاحات نہیں - جتنی علمی اصطلاحات ہماری زبانوں پر ہیں ' سب کی سب عربی ہیں - پس اردو کے تراجم علوم میں الفاظ عربیہ کا استعمال ناگزیر ' اور اسلیے سند کیلیے اردو بول چال نہیں بلکہ عربی لغت و اصطلاح علوم کا حوالہ مطلوب - اگر لوگ حظ بمعنیے لذت بولتے ہیں تو بولیں - شعر میں ہم بھی کہدینگے - لیکن علم النفس کے مترجم کو اس سے کیا تعلق ؟

(۵) فرہنگ آصفیہ کے حوالے پر افسوس ہے -

(۶) لوگوں نے اپنی نا واقفیت سے مسئلہ اصطلاحات کو کچھہ سے کچھہ بنا دیا - فلسفہ میں ہرطرح کی عربی اصطلاحات ملسکتی ہیں -

مجھے افسوس ہے کہ آپ نے ان تمام امور میں سے کسی اک پر بھی توجہ نہیں کی ' اور جبکہ آپ غلط فہمیوں کو دور کرنے کی فکر میں سرگرم جواب ہوے تو ان دفعات میں سے ہردفعہ کے متعلق غلط فہمیوں ہی سے اپنے استقبال کا کام بھی لیا !

آپ نے اپنے جواب میں میری معروضات کی جس قدر تشریح کی ہے - وہی غلط ہے تا با صل بحث چہ رسد ؟

امر اول کی نسبت آپ لکھتے ہیں :

" سوال یہ ہے اور " صرف یہ ہے " (؟) کہ Pleasure اور Pain کا صحیح ترجمہ اردو میں کونسے الفاظ ادا کرتے ہیں ؟ جناب کا ارشاد ہے کہ لذت و الم ' اور میرا خیال ہے کہ حظ و کرب - آپ اپنے پر دعوے عربی لغت سے حجت لاتے ہیں ' میں اپنی تائید میں محاورہ و لغت کو پیش کرتا ہوں "

لیکن گذارش یہ ہے " اور صرف یہی نہیں بلکہ آور بھی اسکے بعد گذارشیں ہونگی " کہ آپنے دعوا ' حجت ' لغت ' اور استشہاد کے الفاظ کا خواہ مخواہ اسراف بیجا کیا - یہاں نہ توجہ و براہین پیش کیے گئے ہیں ' اور نہ کسی استشہاد و استدلال کی ضرورت -

ان چیزوں کی وہاں ضرورت ہوتی ہے جہاں کسی بحث میں کسی اختلاف کی گنجایش ہو - حظ کے لفظ کیلیے نہ تو میں نے عربی لغت کا حوالہ دیا اور نہ کوئی شہادت پیش کی - حظ کے معنے اس آسمان کے نیچے صرف ایک ہی ہیں - یعنی قسمت و نصیب اور بس - قلیوبی اور دراسۃ الادب کا طالب العلم بھی اسکو جانتا ہے - ایک ایسی کھلی اور عام بات کیلیے مجھے کیا پڑی تھی کہ جوہری اور فیروز ابادی کی شہادتیں پیش کرتا ؟ پس نہ میں " حجت لایا ہوں " اور نہ دعوے کی کوئی اصطلاحی شکل در پیش ہے -

میں قطعی فیصلہ نہیں کرسکتا کہ آپکو جو غلطی اصل مسئلہ میں ہوئی ہے ' وہ زیادہ سخت ہے ' یا جو متواتر و مسلسل غلط فہمیاں میری تحریر کے سمجھنے میں ہوئی ہیں ' وہ زیادہ سنگین ہیں ؟ تا ہم میرے ہی لیے تو دوسری صورت اب پہلی صورت سے زیادہ درد انگیز ہوگئی ہے -

میں نے لکھا تھا کہ " فرہنگ آصفیہ کے والے پر افسوس اور کیا کہوں ؟ " اور اسطرح بلا ضرورت کسی صاحب کے متعلق جرح و تنقیض کو بہتر نہ سمجھکر ٹالدیا تھا - مگر آپ نے اسکا یہ مطلب قرار دیا کہ مجھکو اردو لغت کے حوالے پر تعجب و افسوس ہے !

سخن شناسی نۂ دلبرا خطا اینجاست !

اب مجھکو کھولکر کہنا پڑا - اصل یہ ہے کہ میں " فرہنگ اصفیہ " کو اردو لغت کے اعتبار سے بھی قابل سند کتاب نہیں سمجھتا ' اور بالکل پسند نہیں کرتا کہ اپ کسی حوالۂ و سند کیلیے اسکی ورق گردانی کریں - افسوس اسپر نہ تھا کہ اردو لغت سے کیوں استشہاد کیا گیا - افسوس آپکی نا واقفیت پر تھا کہ فرہنگ اصفیہ کو اردو زبان کا معتبر لغت سمجھتے ہیں ' اور اس طرح بیفکر ہوکر اسکا حوالہ دیتے ہیں گویا وہ ایک مسلم و معروف کتاب ہے !

آگے چلکر آپنے " حظ " بمعنی مفروضۂ " لذت " کو اردو قرار دیا ہے ' اور غیر زبان کے مہند و متغیر المخارج والمعانی الفاظ کے اردو ہونے کو ایک ایسا نکتۂ نادر و بدیع ' و تحقیق غریب و عجیب سمجھا ہے کہ میں اسے سنکر بے اختیار چونک اٹھونگا اور حیران و پریشان ہوکر شور مچانے لگونگا - چنانچہ آپ لکھتے ہیں :

" آپ حیرت سے فرمائینگے کہ حظ تو عربی لفظ ہے اسے اردو کہنا کیونکر جائز ہے ؟ "

یاللعجب ! آپ کبھی تو مجھے غلط فہمیوں میں مبتلا دیکھکر دست تحقیق و رہنمائی بڑھاتے ہیں ' کبھی خود ہی اپنی طرف سے مجھے " حیران " فرض کر لیتے ہیں - الحمد للہ - نہ تو میں غلط فہمیوں میں مبتلا ہوں اور نہ ان حقائق غریبہ اور نکات عجیبۂ لغویہ پر متحیر ہوں - بغیر کسی " حیرانی " کے ہر شخص جانتا ہے کہ ہر زبان میں باہر کے الفاظ آکر بہ تغیر مخارج و معانی اس زبان میں شامل ہوجاتے ہیں - در اصل یہی تغیر نئی زبانوں کو پیدا کرتا ہے ' اور اردو تو مختلف زبانوں کے الفاظ کے مجموعہ ہی کا نام ہے - جو الفاظ عربی و فارسی یا انگریزی کے بادنے تغیر رائج ہوگئے ہیں

وہ یقیناً اردو ہیں - یہ کوئي "حیراني" و سرگرداني کي بات نہیں - میں مدت سے اس "نکتۂ نادر" کو جانتا ہوں اور با وجود جاننے کے ابتک میں نے کوئي "حیراني" اپنے اندر نہیں پائي ہے - البتہ میري نئي "حیراني" یہ ہے کہ آپ حرف مقصد سے خواہ مخواہ اعراض کرتے ہیں اور دقت نظر سے کام نہیں لیتے - اس اصول سے ما نحن فیہ کو کوئي تعلق نہیں' اور تحقیق و معارف کے سفر میں بڑي چیز یہي ہے کہ مختلف راہوں کے حدود کو ہمیشہ ملحوظ رکھا جاے اور ہر اصول کو اُسکي اصلي جگہ ملے -

یہی سبب ہے کہ میں نے "عام النفس اور زہر عشق" کا سوال پیش کیا تھا مگر اپني نا رسائی عرض مدعا پر متاسف ہوں کہ شرف استماع و فہم سے محروم رہا -

آپ صرف اس پر زور دیتے ہیں کہ میں علم النفس کو عربي میں نہیں بلکہ اردو میں لکھہ رہا ہوں' اور اردو میں حظ لذت کے معنوں میں بولا جاتا ہے - پس میں "لذت" کو کہ عربي ہے' اپني اقلیم قبولیت سے خارج البلد کرتا ہوں - اور اسکي جگہ "حظ" کو کہ اردو ہے' خلعت قبولیت سے سرفرازي بخشتا ہوں - اگر اس رد و قبول مختارانہ اور عزل و نصب مجتہدانہ پر کسي کو اعتراض ہے تو "دعوئے اجتہاد' عام بول چال' اور فرہنگ آصفیہ" کي عدالت کھلي ہوئي ہے !

دارو گا ہے بنا فرمود' و در وے ہرسہ را

منصف و صدر امین و صدر اعلي کردہ است !

اس مقدمے کي عاجلانہ ترتیب اور فیصلے کي جلدي تو قابل داد ہے مگر شاید عدالت کے کاروبار میں ایک شے انصاف نامی کو بھی ضروري سمجھا گیا ہے -

اپ نے غلطیوں کا ایک اولجھا ہوا مجموعہ سامنے رکھدیا ہے -

یہ اصول بالکل صحیح ہے کہ اردو میں جو الفاظ دخیلہ موجود ہیں' وہ تغیر معانی یا تغیر حروف و حرکات و صوت کے بعد اردو ہوگئے - یہ بھی مسلم سہي کہ بول چال میں حظ لذت کے معنوں میں بولا جاتا ہے' تا ہم اپکي قائم کردہ عدالت میں جانے کی کوئي ضرورت پھر بھي پیش نہیں اتی - کیونکہ میرا سوال یہ نہیں تھا کہ الفاظ عربیۂ داخلیۂ اردو کو انکے اصلی معانیے لغویہ ھی میں استعمال کرنا چاھیے اور ھماري بول چال کوئي چیز نہیں - بلکہ یہ تھا " اور صرف یہ تھا " کہ اردو میں جب کسي علم و فن کو لکھیں گے تو چونکہ اردو اپني علمي ادبیات میں عربي کے زیر اثر اور بکلي ماتحت ہے - اسلیے لامحالہ ھمیں عربي اصطلاحات کو مقدم رکھنا پڑیگا اور جب اصطلاحات عربیہ سے کام لیں گے تو اسکے وھي معاني معتبر ہونگے جو عربي میں لیے جاتے ہیں - اصطلاحات دوسري چیز ہیں اور شعر و ادب دوسري شے - اگر عربي میں ہم کو اصطلاحات نہ ملیں (لیکن نہ ملنے کا حق ادعا علم و تلاش کے بعد ہے نہ کہ پہلے) مثلاً بعض علوم حدیثہ و طبعیات جدیدہ کي شاخوں میں' تو اُس صورت میں ہم کو نئے الفاظ وضع کرنا چاھئیں - لیکن انکي بھي دو صورتیں ہیں - یا تو اصل انگریزي اصطلاحات لے لیں - یا انکي جگہ خود نئے الفاظ بنائیں - آخري صورت میں اگر عربي الفاظ سے مدد لي گئي' تو اسمیں بھي عربي زبان و لغت کا لحاظ رکھنا ضرور ہوگا - کیونکہ ہم اردو میں علوم و فنون مرتب کر رہے ہیں - " مثنوي زہر عشق نہیں لکھہ رہے "

ذرا تامل کو کام میں لائیے - دو چیزیں ہیں اور دونوں بالکل مختلف حکم و حالت رکھتي ہیں - ایک مسئلہ تو عام طور پر اردو زبان میں الفاظ کے استعمال اور انکے معاني کے قرار دینے کا ہے -

وثائق و حقائق

انسانیۃ کا ماتم !!

کیا دنیا کے استعباد کا ناسور بھر گیا ؟

ایک زمانا تھا جب شہنشاہوں کے تخت مطلق العناني بچھے تھے' اور خدا کے بندوں کو خدا کي جگہ اُسکے بندوں کي پرستش کرني پڑتي تھي - اُس زمانے میں پادشاہ ہوتے تھے جو انسانوں کو غلام بنا کر انکي گردنوں میں اپني خود مختارانہ و معبودانہ فرماں روائي کي رسي باندھدیتے تھے - اس رسي کا سرا انکي اُن طلائي کرسیوں کے پاے میں بندھا ہوتا تھا' جو بسا اوقات انساني خون پر کشتي کي طرح تیرتي' اور انسانوں کي لاشوں پر منارے کي طرح نصب کي جاتي تھي !

هندؤں نے انکو خدا کا اوتار سمجھا تھا - مسلمانوں نے اپنے دور جہل و اسلام فراموشي میں اُنہیں "ظل اللہ" کا خطاب دیا تھا - انکی خلقت عام انساني خلقت سے ارفع و اعلی' اور ملکوتیت و قدوسیت سے ممزوج یقین کي جاتي تھي - خدا کا عام قانون رحم و محبت' اور فطرۃ کي بخشي ہوئي حریت و زندگي انکے لیے بالکل بے اثر تھي - انکو مخاطب کرتے ہوے "مالک رقاب الامم" کہا جاتا تھا - یعني بندگان الہی کي گردنوں کے وہ مالک ہیں' اور گو خدا کا عام قانون یہ ہے کہ انسان کو زندہ رہنے دو اور قتل نہ کرو' مگر اس سے بھي بالا تر انکي حکمراني ہے' جو اپنے ایک اشارۂ ابرو پر صدہا انسانوں کے سر گردنوں سے جدا کر سکتے ہیں !

خدا زندگي کا خالق تھا پر اسکي زمین پر پادشاہان عالم موت اور خون کے دیوتا تھے' جو اسکي طرح روحوں کو پیدا تو نہیں کرتے تھے' مگر اس سے بالا تر ہوکر اسکے پیدا کردہ انسانوں کو مار ڈالتے تھے !!

انساني دماغ کے خصائص ردیہ سے انکا دامن قدوسیت پاک تھا - انکا ہر حکم قانون' اور انکا ہر فعل شریعت' بلکہ شریعتوں کا بھي ناسخ تھا - خدا کے تصور کا ترقي یافتہ اور انتہائي درجہ یہ ہے کہ اسکو تمام صفات حدوث سے منزہ' اور تمام اوصاف مخلوقیت سے پاک سمجھا جاے - اسي طرح صرف فضائل و

[بقیہ پہلے کالم کا]

دوسرا علمي اصطلاحات کا - خدا را میرے مطلب کے سمجھنے سے اب زیادہ اعراض نہ فرمائیے گا - میں نے یہ کہا تھا کہ دوسري صورت میں اردو اب تک تابع عربي ہے - اور عربي الفاظ کو عربي ہي کے متعارف معاني میں استعمال کرنا پڑیگا - اسکے لیے "عام بول چال" کي سند بالکل بے معنی، و بے اثر ہے -

جس اصول پر آپنے از راہ نوازش میري مفروضہ "حیراني" دور کرني چاھي ہے - وہ پہلي صورت کے تعلق ہے' اور ہماري موجودہ صحبت صورت ثاني سے تعلق رکھتي ہے -

اگر آپ بحث صاف کرنا چاھتے ہیں تو اسپر غور فرمائیے - یہ بہت صاف بات ہے اور اصل راہ فیصلۂ و تحقیق - فرہنگ آصفیہ اور غیاث اللغات کي ورق گرداني میں بیکار وقت ضائع نہ کیجیے -

و مناقب هي انكي طرف منسوب هوسكتے تيے اور صرف اچھائیوں اور نیکیوں هي کے وہ مضاف اليه تيے - برائیاں اسي وقت تک برائیاں تهیں ' جب تک که وہ انسانوں سے سرزد هوتي تهیں - پر اگر پاشاهوں کي قدوسیت کا دست ارادہ انکي طرف بڑھا ' تو پهر وہ یکسر حسن و صواب هو جاتیں !

ظلم و جبر ' غصب حقوق و مال ' تعذیب وحشیانه اور خونریزي سفاکانه : یه تمام سخت سے سخت انساني جرائم و معاصي هیں جن پر قانون کي طرح پادشاهوں کے درباروں سے بهي سزائیں دي جاتي تهیں - تاهم پادشاہ کیلیے سب جائز تها - اگر ایک ڈاکو کسي ایک انسان کو زخمي کر دے تو اسکو بادشاہ سولي پر چڑهاتا تها ' لیکن اگر وہ خود هزاروں انسانوں کا خون سیلاب کي طرح بها دے ' تو کوئي نه تها جس کو اسپر حق حرف گیري هو - کیونکه ظلم اسي وقت تک ظلم تها ' جب تک که پادشاہ کي جگه کسي دوسرے سے سرزد هو - پادشاہ اگر ظلم کرتا هے تو وهي عدل و انصاف هے -

تاریخ میں فراعنۂ مصر کے حالات لکھے هیں ' اور جبا برۂ بابل وکلدان کي مطلق العنانیوں اور معبودانه اختیارات کے نقوش و اثار اب تک دریاے فرات کے کنارے کے کهنڈروں اور تیلوں کے اندر سے برامد هو رهے هیں - علم آثار عتیقۂ مصر (اجپٹیا لوجي) میں ایسے نقوش و رسوم هم نے دیکھے هیں ' جنمیں فراعنه کے طریق تعذیب و قتل کے عجیب عجیب آلات کے نظارے دکھلاے گئے هیں -

انے انے قصوروں پر تا تاریوں نے بڑي بڑي آبادیوں کے قتل عام کا حکم دیدیا تها !

همارے کتب کلام و عقائد میں عدل باري تعالے کے مباحث طلباء علوم اسلامیه نے پڑھے هونگے - معتزله کہتے هیں که الله تعالی پر عدل واجب هے - شیعه عام کلام میں بهي توحید و نبوت و امامت کے ساتهه عدل کو تسلیم کیاگیا هے ' مگر اشاعرہ کہتے هیں که خدا پر کوئي شے واجب نہیں هوسکتي - وہ ظلم بهي کرے تو ظلم نہیں - ظلم اسي وقت تک ظلم هے ' جبکه دوسرے کي ملکیت میں تصرف هو - دنیا میں جو کچھه هے وہ اسي کا ملک هے - اپني ملکیت میں وہ جو چاهے کرسکتا هے - لا یسئل عما یفعل -

پادشاهت کے اختیارات بهي ایسے هي تیے - جبکه پاشاہ " مالک رقاب الامم " یعنے انسانوں کي گردنوں کا مالک تها - اسکے ملک میں جو کچھه تها ' وہ اسي کا اور اسي کیلیے تها ' تو پهر بقول اشاعرہ ' اپني ملکیت میں تصرف خواہ کسي عنوان سے هو ' ظلم سے موسوم کیونکر هو تا یفعل ! ما یشاء و یختار

دنیا کي یه غلامي عام اور انساني حکمراني کا تسلط بے روک تها ' مگر چهٹي صدي عیسوي میں جبکه روم و یونان اور مصر و اسکندریه جیسے مراکز علم و تمدن گرفتار تعبد انساني تھے ' عرب کے گمنام و مجهول خطے سے یکایک انساني حکومت کي جگه خدا کی حکومت کا اعلان هوا -

یه اسلام کی آواز تهی ' جس نے ایک طرف تو ان بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا ' جو حجاز کے معبد ابراهیمی کے اندر رکھے گئے تیے - دوسري طرف ان انساني بتوں کو بهي سرنگوں کر دیا جو طلائي کرسیوں پر بیٹهکر بندگان الہی کو اپنے آگے سر بسجود دیکھنا چاهتے تیے - اسکا اعلان عام یه تها که : " ان الحکم الا لله " حکومت کسي کیلیے نہیں - صرف الله هي کیلیے هے !!

اس سے بهي بڑهکر یه که اس نے صاف صاف هر طرح کے انساني اختیارات ملک و حکم کے ادعا کو شرک قرار دیا :

ما کان لبشر ان یوتیه الله الکتاب و الحکم و النبوۃ ' ثم یقول للناس کونوا عبادا لي من دون الله (۳ : ۷۴)	کسي انسان کو یه حق نہیں که الله اسکو کتاب یا حکم یا نبوت عطا کرے اور وہ انسانوں کو اپنے سامنے جهکاکر گویا انسے کہے که الله کو چهوڑکر میري پوجا کرو !

تاریخ نے اس دور حکمراني و حکومت کے حالات محفوظ رکھے هیں مگر وہ اسپر ماتم کرتي هے که یه دنیا کا بدترین عهد وحشت و ظلمت تها - اور پهر مژدہ سناتي هے که " انقلاب فرانس " کي چمکائي هوئي شمشیر حریت و مساوات نے انسان کے پانوں کي وہ تمام زنجیریں کاٹ دیں ' جو شخصي حکمراني کي جباري ' اور پادشاهوں کے خود مختارانه اختیارات نے ڈهالي تهیں - اب قانون و دستور ' اور مساوات و جمهور کا دور دورہ هے - تخت فرماں روائي الٹ گئے هیں ' اور پارلیمنٹیں کهل گئي هیں - اشخاص کي جگه قانون کي ' اور زور و قوت کي جگه حق و برهان کي حکمراني هے !

پهر کیا یه سچ هے ؟

کیا واقعي دنیا کي مصیبتیں ختم هوگئیں ؟ کیا اسکی غلامی و مظلومی کا پرانا ناسور بهرگیا ؟ کیا حق اور قانون نے انسان کو اسکی چهنی هوي عزت واپس دلا دي ؟ اور کیا اب وہ سیلاب خونین بند هوجائیں گے - جو انسان کی گردنوں سے بهه کر کرۂ ارضی کے ذرے ذرے میں جذب هو چکے هیں ؟

حقیقت یه هے که تاریخ نے دنیا کو مژدۂ امن سنانے میں جلدي کي - دنیا کي مصیبتیں ابهي کہاں ختم هوئیں ؟ اسکي پیشاني کے ناسور کو کس نے مندمل دیکها ؟ شاید اسنے اپنے سوگ کے کپڑے اتار دیے هوں ' مگر اسکي صورت تو ابتک ماتمي هے ! قانون اور اخلاق کي گردن پر انساني ظلم و تعدي کي چهري جس تیزي سے چل رهي تهي ' اب بهي چل رهي هے - البته پہلے ظلم و جبر کا دیو اپني اصلي صورت میں آکر اسے ذبح کرتا تها ' اب عدل و انصاف کے فرشته کا بهیس بدلکر چهري تیز کرتا هے !

هر شے کي صورت بدل گئي هے ' هر جسم نے نئے کپڑے پہن لیے هیں - هر چیز کا نام بدل دیا گیا هے - هر سطح متغیر ' اور هر ظاهر متبدل هے - لیکن حقیقت کو دیکھیے - تو اب بهي وهي هے جو پہلے تهي !!

دنیا جب تاریکي میں مبتلا تهي تو قتل وغارت کرتي تهي - لیکن اب که روشن هوچکي هے ' کن مشغلوں میں رهتي هے ؟

پہلے انسان انسانوں سے لڑتے تھے ' لیکن اب کیا جنگل کے درندے انسان کا خون بهاتے هیں ؟ کیا اس خونریزي میں ' جو صلیب کے نام سے کي جاے ' اور اس خونریزي میں ' جو تمدن کے دیوتا کي قربانیوں کیلیے هو ' کچهه بهت زیادہ فرق هے ؟

پهر وہ ازادي و مساوات اور حریت و انصاف کہاں هے ' جس کا فرشته ' امن کي منادي کررها هے ؟ کبهي اسکا مراکش کے خرابے پر بهي گذر هوا ؟ کبهي ایران کي ویرانیوں پر بهي اس نے نظر ڈالي ؟ وہ خون جو طرابلس میں بها ' وہ لاشیں جو بلقان اور روميلي کے دیهاتوں اور قصبوں میں تڑپیں ' کیا اس نوع انساني کي نه تهیں ' جسکو عدل و امن کا پیغام دینے کیلیے وہ زمین پر اترا هے ؟

هم کو اسکا جواب عدالتوں کي محرابوں ' پارلیمنٹوں کے دروازوں ' قانون کي مجلدات ' اور قلم و سیاهي کے نقوش سے نه دو ' بلکه

سطح زمین پر گذرنے والے واقعات کے اندر دکھلاو - جبکہ ۳ - اگست کو کانپور کے اندر چند اینٹوں کے جمع کرنے کے جرم میں معصوم بچوں اور نہتي رعایا کا بے دریغ قتل عام کیا جا سکتا ہے' تو ہندوستان کي آئیني حکومت ' حکام کي مسئولیت ' قانون کا حکم عام ' اور کونسل کے پر شوکت ہال کا حوالہ دینا بیکار ہے ! -

دنیا کے تغیرات پر ساري دنیا کا ایمان ہے' مگر سچ یہ ہے کہ اس پتھر سے بڑھکر اور کسي شے میں انجماد نہیں - یہ کبھي نہیں بدلتي - تغیرات اسکے لیے بے اثر ہیں - وہ اپني چادر بدل ڈالتي ہے مگر اپني صورت نہیں بدلتي - یہ ضرور ہے کہ جمہوریت و قانون نے شخصي پادشاہتوں کے تخت الٹ دیے ہیں جو زمین پر بچھاے جاتے تھے - لیکن وہ دل تو اب تک نہیں نہیں بدلے ' جو انساني خود پرستي و استبداد کے سینوں میں محفوظ ہیں !

اب وہ تخت زرنگار کم ہو گئے ہیں ' جن پر مطلق العناني کے دیوتا بیٹھکر اپني پرستش کراتے تھے - لیکن اُن مغروروں کي تعداد میں کچھہ بھي کمي نہیں ہوئي جو بغیر تاج و تخت کے اپني خود پرستي اور حاکمانہ گھمنڈ کي پوجا کرانا چاہتے ہیں - لوگوں کے سر پر تاج نہیں ' لیکن دماغوں میں حاکمانہ نخوت بدستور باقي ہے - پادشاہ کي زبان کي طرف اب ظلم منسوب نہیں ہوتا مگر قانون کے نام سے ظلم کیا جاسکتا ہے - پہلے تخت مطلق العناني پر بیٹھکر پادشاہت ہوتي تھي - اب قانون کے کتب خانوں میں بیٹھکر شہنشاہي کي جاتي ہے !

کیا ہوا اگر تاریخ قدیم کے مشہور شہنشاہ دنیا میں نہ رہے - (سر جمیس مستن) بالقابہ تو موجود ہیں - شہنشاہي کچھہ سر پر تاج رکھنے ہي سے نہیں ہوتي - شہنشاہوں کا سا ادعا اور فرماں روائي کي سي ضد اُس سر میں ہوني چاہیے ' جو تاج سے چھپاے جاتے تھے - تاریخ قدیم کو اگر اپنے دور شخصیت کے ایسے شہنشاہوں پر ناز ہو جنھوں نے اپني خواہش کے آگے تمام درباریوں کي آہ و زاري اور سعي و سفارش کي پروا نہ کي ' تو آپ بھي (سر جمیس مستن) کو بلا تامل پیش کر دے سکتے ہیں' جو اس دور قانون و آئین میں کروروں انسانوں کي منت و التجا کو بے نیازانہ ٹھکرا دینے کا فخر کرسکتے ہیں -

ایک مطلق العنان شہنشاہي کے ضروري اجزا کیا ہیں ؟ اچھي طرح تلاش کرکے چند لازمي اوصاف چھانٹیے اور پھر ایک ایک کرکے سامنے لائیے - ایک شہنشاہ کیلیے پہلي بات یہ ہے کہ اسپر قانون کي حکومت نہو بلکہ قانون اسکي زبان کے ماتحت ہو - وہ اپنے ارادے میں مطلق العنان ' اور اپني رائیوں میں انساني مشورے سے بے پروا ہو - وہ جو چاہے کر گزرے مگر رعایا کو کوئي حق نہو کہ اپني خواہش کي تعمیل کا مطالبہ کرے - اسکي ہر راے صواب ' اور اسکا ہر فعل عدل ہو -

قانون کہتا ہے کہ مساجد محفوظ ہیں مگر سر جمیس مستن کے لیے یہ بالکل بے اثر ہے' کیونکہ مسجد کے ہونے نہونے کا فیصلہ انکے ہاتھہ میں ہے نہ کہ کسي اور کے - وہ چونکہ کہتے ہیں کہ کانپور کي مسجد کا متنازعہ فیہ حصہ مسجد نہیں ہے ' اسلیے اُنکے اوپر کوئي نہیں جو کہے کہ ایسا نہیں ہے -

مطلق العناني کے یہي معني ہیں کہ جو چاہیں کر گزریں اور اس شہنشاہ اعظم نے بھي جو چاہا کیا -

ایک پوري قوم کہتي ہے کہ یہ مسجد ہے اور مقدس - مگر وہ بالکل مجبور نہیں کہ کسي انساني راے کو تسلیم کرنے کیلیے مجبور کیے جائیں - علماے دیني کا فتوا بھي بیکار ہے - کیونکہ پادشاہ کي

[بقیہ پہلے کالم کا]

مرضي سب سے بالا ہے اور وہ اُسے تسلیم کرنا نہیں چاہتا - لوگ اسکے سامنے جاتے ہیں اور عاجزي سے التماس رحم کرتے ہیں ' مگر ذات اقدس شاہانہ کے طرف سے جواب ملتا ہے کہ رحم سے بھي مقدم چیز شہنشاہي رعب و عظمت کي شان جلال و جبروتي کا تحفظ ہے ' پس اب انسانوں کو صبر ' اور زمین کے بسنے والوں کو سر اطاعت خم کردینا ہي چاہیے -

وہي شیخ الاسلام ہے جو مسلمانوں کے مذہبي مسائل کي نسبت فتوا دیگا ' اور اس مجتہد اعظم اور صاحب امر آگے تمام علما کے فتوے بیکار ہیں - کیونکہ وہ پادشاہ ہے اور بادشاہ جو چاہے کر سکتا ہے !

ھموا بمالم ینالو!

انگلستان کا مشہور رسالہ (ریویو اف ریویوز) اپني تازہ اشاعت میں لکھتا ہے :

" تاریخ عالم میں مشکل سے ایسي کوئي خطرناک اور جانفرسا نظیر مل سکتي ہے ' جیسي کہ پچھلے مہینے بلقان میں انقلابہ کي حالت میں ظاہر ہوئي - اگرچہ موسم گرما ہي میں اس خطرہ کے آثار پائے جاتے تھے' تاہم امید باقي تھي کہ حلفاے بلقان امن سے اپنے مال غنیمت کو تقسیم کرینگے - روس نے پیشقدمي کرنے والے کو دھمکي دي تھي اور اسي وجہ سے سینٹ پیٹرز برگ میں جو کانفرنس منعقد ہونیوالي تھي' اس میں انفصال معاملات کي توقعات عام طور پر امید افزا تھیں - بہادرانہ و نمایاں فتوحات کي ثمر چیني کا وقت ' اور ترکونکو ہمیشہ کے لیے یورپ سے نکالہ دینے کي آرزو پوري ہونیکا زمانہ آگیا تھا -

جو جوہر مردانگي انہوں نے میدان جنگ میں دکھائے تھے اُنکو اپني اندروني ترقي اور دیگر معاملات میں بھي صرف کرتے تھے - مگر بلغاریہ کے دل میں ہوس کا شیطان حلول کرگیا اور تمام جزیرہ نما پر قبضہ کرنے کے خیال میں پڑگئي - اس بیہودہ کوشش میں اس نے افسوس کہ سب کچھہ کھودیا - سرویا سے لڑي اور رومانیا جو موقع کي منتظر تھي' بیچ میں کود پڑي اور بلغاریہ اپنے ساتھیوں سے نہایت درجہ احمقانہ اور ذلیل طریقہ سے دست و گریباں ہوگئي -

مگر اس سے بھي زیادہ سخت خطرناک اور افسوسناک واقعہ وہ تھا' جو ترکوں کے دوبارہ قبضۂ ادرنہ سے ہمارے سامنے آیا - ترکوں نے لندن کي صلح کانفرنس کا کچھہ خیال نہیں کیا - اپني کھوئي ہوئي زمین بہت تھوڑي کوشش سے واپس لے لي - انھوں نے حقیقتاً باغاریہ پر حملہ ہي کر دیا - کوئي مورخ اور نکتہ چیں بلغاریہ کے اس جرم کي معذرت نہیں کرسکتا کہ اس نے فتح کے بعد ذلت و نامرادي کي شکست کھائي - اُسکي تقدیر کا فیصلہ واقعات کے نہایت سخت الفاظ میں ہوچکا ہے - افسوس صد افسوس غریب بلغاریا ! تجھہ پر جس قدر افسوس کیا جاے کم ہے ! تین سو برس تک ترک تجھپر ظلم کرتے رہے - آخر کار تجھے گلیڈسٹن کي اعلی فصاحتوں نے اور وکٹر ہیگو (Victor Hugo) کي موثر تقریروں

نے چونکا کر آزاد کرایا - یورپ کے اخبار نویسوں کی جماعت نے تیرا ساتھ دیا' اور اس سے بھی زیادہ یہ کہ روس نے تجھکو اپنے خزانے' اپنے سامان' اور اپنے آدمیوں سے مدد دی - لیکن افسوس کہ تو نے وقت کی قدر نہ کی' اور آزاد ہوکر پھر غلام بن گئی !! "

مسئلۂ عرب

الفتنه نائمة' لعن الله من ایقظها

عمان کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت تک امام عمان برابر فتوحات حاصل کر رہا ہے - لزوا کے قریب کے چند مقامات' جیسے استک' ذکی' اولی' وغیرہ پر قبضہ کر چکا ہے - دو موخر الذکر شہروں کے قلعے سختی کے ساتھہ حملہ آوروں کا مقابلہ کرچکے ہیں - اس کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ وہ سمیل پر بھی حملہ کی تیاری میں ہے - سمیل ایک اہم مقام ہے اور مسقط کے درۂ خاص پر حکمراں ہے -

اپنی جگہ پر سعید فیصل بھی دوسرے ساحلی مقامات سے فوج فراہم کرکے اپنی اگن بوٹ "نور البحر" پر سمیل کے قریب بھیج رہا ہے تا کہ اسکی قلعہ بندی کرکے اپنے دار السلطنت اور انقلابیوں کے درمیان ایک سد حائل کردے - سید محمد سعید (نامہ نگار نیر ابست کا عمانی دوست) اپنے ایک خط میں لکھتا ہے :

" حالات بد سے بدتر ہو رہے ہیں - نئے امام نے سمیل پر قبضہ کر لیا ہے - معلوم ہوتا ہے کہ جب سید فیصل نے تھوڑی سی فوج کے ہمراہ اپنے لڑکے سید نادر کو ازو کی تسخیر کے لیے روانہ کیا تھا' تو اسی وقت اس کوشش کی قسمت میں ناکامی لکھدیگئی تھی - سید نادر یہ دیکھکے کہ تعلیمات کی بجا آوری ناممکن ہے' سمیل چلا گیا - جہاں اس نے اس فتنہ کے دبانے کی کوشش سے پہلے مزید کمک کا انتظار کیا - لیکن اس عرصہ میں امام نے کئی شہروں پر قبضہ کرکے حیرت انگیز کامیابی حاصل کرلی تھی - ۴ - جولائی کو امام اور اسکی فوج نے باشندوں کی معیت کی بدولت شہر پر قبضہ کرلیا - سید نادر اور اسکی فوج نے قلعہ میں پناہ لی - وہ اس مراسلت کی تحریر کے وقت ساعت بساعت اپنی گرفتاری کی توقع کر رہا ہے "

اپنے آپ کو بے بس دیکھکر سید فیصل نے حکومت ہند سے درخواست کی ہے کہ اسکو مدد دیجاے' تا کہ وہ اپنے لڑکے کی مدد اور مسقط کی مدافعت کرسکے - اس موقع پر عمانیوں نے یہ ظاہر کیا کہ انمیں اپنے سلطان کے ساتھہ وفاداری بالکل نہیں رہی - انمیں سے ایک بھی اسکی مدد کرنا نہیں چاہتا - سلطان کی درخواست پر بو شہر سے چار سو سپاہی آگئے ہیں - انکے علاوہ بمبئی سے بھی ایک ہزار سپاہیوں کے آنے کی امید ہے -

یہ فتنۂ خوابیدہ کی ایک نئی مگر بے وقت کی بیداری ہے' جسکا سامان مدتوں سے موجود تھا' اور اب انگلستان کیلیے مسئلۂ عرب کے متعلق بہت سے عمدہ کام شروع ہو جائیں گے -

فانا لله وانا الیه راجعون !

دعوت و تبلیغ اسلام

ایڈیٹر الہلال اور اشغال سیاسیه

(از جناب نواب حاجی محمد اسماعیل خاں صاحب رئیس دتاولی)

میں نے الہلال کے اکثر مضامین کو بغور پڑھا ہے اور مجھکو اس کے عرض کرنے میں بالکل تامل نہیں ہے کہ آپکا طرز تحریر اور طرز اداے خیالات نہایت اعلی اور موثر ہے - آپکی معلومات دینی نہایت وسیع ہیں - اور مسلمانوں میں ایسا وسیع المعلومات اور فصیح اللسان بزرگ انکے واسطے باعث فخر ہے - مگر میں اس عرض کرنے کی معافی چاہتا ہوں کہ اپکے سیلاب بیان کا بہاؤ فائدہ رساں شکل اور صورت میں نہیں ہے' اور اس لحاظ سے میں قابل عفو ہوں اگر اپنی راے کا خلاصہ عرض کروں -

چونکہ جناب کے خیالات کا رجحان مذہب کی طرف خاصکر ہے اسواسطے اگر جناب اوسی حصۂ کار کو جو مذہب اسلام کی اشاعت سے تعلق رکھتا ہے' اختیار فرمالیں' تو بالیقین آپکی ذات ستودہ صفات مسلمانوں کے واسطے بے حد مفید ہوگی - مجھکو نہایت افسوس ہے کہ ہمارے علمی یا مذہبی ذوات اپنا حصۂ زندگی پالیٹکس میں جلد صرف کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں - مثلاً خود جناب' یا جناب مولانا شبلی اسکی مثال ہوسکتے ہیں - کاش اگر آپ حضرات اپنی قابلیت صرف اعلاے کلمة الله کے واسطے وقف کردیں تو پالیٹکس کی نسبت بہت زیادہ مفید ثابت ہو - علی الخصوص اسوجہہ سے کہ شاہ راہ ترقی اسلام بالکل ویران ہے -

ندوۃ العلما کی وجہ سے مجھکو بہت امید بندھی تھی کہ ہم میں روشن خیال عالم پیدا ہو جائینگے - مگر افسوس ہے کہ مسلمانوں کی بد نصیبی کا بادل اوسپر بھی برسے بغیر نہ رہسکا - بظاہر چند سالوں میں یہ انسٹی ٹیوشن بند ہو جائیگا یا مسلمانوں کے کاموں کے قابل مضحکہ ہونے کی ایک جدید مثال بنجائیگا - یہ تو ایک جملہ درمیانی تھا - میں نے چونکہ جناب کی خدمت والا میں عرض کرنے کو قلم اوٹھایا ہے' لہذا اسکی بابت میں ختم کلام کرونگا - یعنے اس زمانہ میں اشاعت مذہب اسلام کی ہندوستان کے اندر اور دوسرے ملکوں میں سخت ترین ضرورت ہے اور مذہب اسلام کی سادگی کے اعتبار سے مجھکو تو یقین کامل ہے کہ یہ تعلیم ممالک متمدنہ میں ضرور قابل توجہ اور لائق قبول ہوگی - بشرطیکہ موزوں اور مناسب طریقوں سے واقف اور ماہر علوم و روشن خیال بزرگوں کے ذریعہ اونکے روبرو پیش ہو -

پس میری راے میں آپ اپنی قابلیت' اولو العزمی' اور قوۃ تحریر و تقریر کے لحاظ سے اگر اس کام کو شروع کریں تو اوسکے واسطے سرمایہ بہم پہنچ سکنا آسان ہے' اور نیز یہ کام بھی چل نکلے کا - اور نہایت خوشی ہوگی کہ آپکی قوت بجاے بیجا خرچ ہونے کے برمحل اور کار آمد ہوجائے گی -

میں اپکو یقین دلاتا ہوں کہ میں نے نیک نیتی سے یہ عریضہ لکھا ہے' اور میں اپ سے محبت رکھتا ہوں اور اپکی دل سے تعظیم کرتا ہوں -

مجهکو یاد نهیں که جناب سے نیاز حاصل هے یا نهیں ؟ لیکن اب میں " الهلال " کے سبب سے جناب کو ضرور اچهي طرح جاننے کا فخر کرسکتا هوں ' اور هم دونوں کے الحمد لله مسلمان هونے اور اس وجه سے که مسلمانوں پر یه سخت وقت ایسا هے که اگر اب بهي غفلت اور غرور کیا گیا تو شاید ایندہ تباهي هي تباهئ نظر اتي هے ' میں نے ان سطروں کے لکهنے کي ڈرتے ڈرتے جراُت کي هے - کاش جناب مجهه سے اتفاق کرلیں ' اور اپکا دریاے خیال اوس طرف بهنے لگے ' جس طرف پاني کي ضرورت هے تو مسلمانوں کا بے حد فائدہ هو -

میري صغر سني میں ایک زمانه تها جب پبلک معاملات کو گورنمنٹ کے حضور میں پیش کرنے والے ناپید تهے ' اگر اوس زمانه میں جناب الهلال کو پالیٹکس کے واسطے نکالتے تو شاید موزوں هوتا مگر اب تو ایسے لوگوں کي کمئ نهیں هے بلکه شاید ضرورت سے زاید وہ اشخاص پیدا هوگئے هیں جو اس کام میں لگ رهے هیں - بدیںوجه اگر جناب اسي میں انحصار وقت کر دینگے تو کوئي مفید اضافه نه هوگا - بلکه اگر اپ حلم و برد باري سے سننا چاهیں تو بادب گذارش کرونگا که کبهي کبهي جناب کا جوش و خروش اپنے بیگانوں کي راحت میں خلل انداز بهي هو جاتا هے - الغرض جناب کي توجه اشاعت اسلام کے واسطے محدود هو جاے تو بے حد فایدہ رساں مسلمانوں کے واسطے هو - میري راے میں یه ایک فرض کفایه هے جس سے سبکدوشي اوس وقت تک نه هوگي جب تک که کچهه مسلمان اس کام کے واسطے اپنے تئیں وقف نه کردینگے - اور جناب کا وجود باجود اس بار کے اوٹهانے کے هر طرح قابل اور اسکا هر طرح اهل هے - آپکا ادنی خادم اور دیني نیازمند

اسماعیل

الهــــلال

نهایت ممنون هوں که جناب نے ایک نهایت مفید اور ضروري مبحث چهیڑ دیا - انشاء الله عنقریب تفصیلي طور پر اپني معروضات خدمت والا میں پیش کرونگا -

---

تاریخ حیات اسلامیه

مسلـــمانان هند کا ایک ورق

شهــــداء کانپور اعلی الله مقامهـــم

تقاضا کر رهي هے مجهسے یه میري پریشاني
مسلمانوں کي حالت پر کروں کچهه مرثیه خواني
تماشا دیکهیے اندوہ و حرماں بڑهتے جاتے هیں
سرشک خوں سے کس کس کي جائیگي مهماني ؟
شهیدان ستم کا خوں بول اٹهے گا لاکهوں میں
چهپاے سے نهیں چهپنے کي ظالم کي ستم راني
بهاهے خوں پاني هوکے کسکا آج مسجد میں ؟
هوئي هے مذبح هندوستاں میں کسکي قرباني ؟
مسلمانو یه گهر میں بیٹهه کر رونیسے کیا حاصل
یهي اسلام کا شیوہ ' یهي هے کیا مسلماني ؟
کمر همت کي باندهو ' اٹهه کهڑے هو تم حق لیکر
تمهارا فرض هے اپني مساجد کي نگهباني
خدا کی راہ میں جو جان تک قربان کر بیٹهے
تمهارا فرض هے انکے لیے اب زر کي قرباني
هوے میں مصائب اسقدر اب اور بهي هوگے
نه چهوڑی ایسي حالت میں بهي گر تم نے تن آساني

(سید محمد قمرالدین قمر حیدرآبادي - منیجر انصاریه مڈیکل)
(هال بمبئي)

مصیبت زدگان کانپور کي دائمي اعانت

دائمي اعانت کي پهلي مثال جلیل

از جناب مولانا محمد علي صاحب طبیب سیشن جج صوبه ورنگل علاقه نظام

شهدائے موصوف کے بیوگاں اور اشخاص زیر کفالت کے لیے اور ان کے یتیم اطفال کے لیے تا ختم تعلیم و عمر رشد ' کفالت کرني چاهیے - اسوقت جوش میں امدادي رقوم کا جمع هو جانا ممکن هے - اوس سے کوئي مکان یا دکانات یا باغات الغرض کوئي جائداد غیر منقوله لیلي جاے - یا کسي تجارت میں شرکت کي جاے اور اسکي امدني سے همیشه انکي اعانت هوتي رهے -

میں اپني ذات سے اتنا کرسکتا هوں که حتے الامکان اپنی حیات تک پانچ روپیه ماهانه دیتا رهونگا ' لیکن ایسے انتظام کی توقع همارے دوسرے مسلماں بهائیوں کے مذاق کے لحاظ سے کسیقدر دشوار هے - اور اگر خدمت گزاران ورثاء شهدا کو ایسي توفیق خدا کرامت فرماے ' تو زهے قسمت - اسکا جواب جلد عنایت هو -

مین ایک ضعیف القلب اور کثیر الهموم اور وسیع الصوا یج شخص هوں - اسوجه سے میرے مزاج میں سراسیمگي کي حالت رها کرتي هے اور کسي ادنے سے واقعه کي خبر سے بهي غیر معمولی طور پر متاثر هوجایا کرتا هوں - آپکي آزادانه اور بے باکانه حق گوئي دیکهکر میرے قلب کي حالت دگرگوں هوجاتي هے -

میں اس بات کے مکرر عرض کرنے کي معافي چاهتا هوں که جناب اپنے اظهار آرا میں کسیقدر لینت استعمال ضرور فرما یا کریں که زمانه حق گوئي کا نه رها - تاکه آپکا هلال زیاده عمر تک قوم کے کان کهولتا رهے - هملوگ هنوز خواب غفلت سے کسیقدر چونکے هیں - همکو بیدار کرنے اور اٹهاکر کهڑا کرانیوالے کي سخت ضرورت هے - هماري رفتار میں ابهي هزاروں رکاوٹیں هیں - الغرض حالات زمانه کي رعایت سے همکو غافل نهونا چاهیے - والسلام - ناچیز سید محمد علي طبیب سیشن جج صوبه ورنگل

انجمن رفاه المسلمین تندوره لعل گنج ضلع پرتاب گڈه کا ایک جلسه ۵ - ستمبر بروز جمعه سنه ۱۹۱۳ع کو منعقد هوا - مولوي سید محمد اختر صاحب مدرس مدرسه تبلیغ الاسلام اور مولوي حبیب الله صاحب صدر انجمن نے وعظ بیان فرمایا اور واقعه کانپور کا نهایت وضاحت کے ساتهه تذکره کرکے زر اعانت امداد مظلومان کانپور کي تحریک کي - مبلغ ۱۲۵ روپیه ۶ - آنه علاوه زیورات اور کپڑے کے اسیوقت وصول هوگیا - مولوي محمد یوسف شاه صاحب متعلم عربي گانوں میں گشت لگا کر نهایت درد ناک آواز میں شعر ذیل پڑهتے هوے دروازه دروازه گئے اور لوگوں سے وصول کیا :

اے خاصهٔ خاصاں رسل وقت دعا هے
امت په تیري آکے عجب وقت پڑا هے

یه عجیب موثر سماں تها - اس مناجات سے سارا گاؤں گونج رها تها - انجمن کے طرف سے چنده کي برابر کوشش جاري هے - جناب شمشیر خانصاحب رئیس کیمیه کي محنت وجاں فشاني کا شکریه ادا نهیں هو سکتا -

خادم قوم - محمد یوسف - سکریٹري انجمن رفاه المسلمین تندوره لعل گنج ضلع پرتاب گڈه

شهداء کانپور کا ماتم

زمین و آسمان نے تیري بربادي کي ٹهاني هے
سنبهل مسلم ! یه قرب روز محشر کي نشاني هے
جو جینا هے تو مرنا هے جو مرنا هے تو کیا ڈرنا ؟
سرائے دهر فاني میں هر اک شے آني جاني هے

دنیا دیکهه رهي هے که تمام روے زمین کے مسلمانوں پر مظالم و مصائب کي آگ برس رهي هے -

مراکو کے مسلمان' فرانس کے آتشکده کا ایندهن بن رهے هیں - عربوں کي هڈیاں صحراء طرابلس میں ٹهوکریں کها کر گم هوگئیں - پهر مسیح کے مسکین و غریب بلقاني بهیڑوں کے رحم و انصاف کا سیکلوں اٹها' جس سے هزاروں خان و مان والوں کو بے سرو سامان کردیا' اور بیگناهوں کے خون کي ندیاں بهادیں !

ابهي ابهي کانپور میں جو شعبان هي میں محرم آگیا' اسے دیکهکر رونگٹے کهڑے هوجاتے هیں - اس خونین منظر کا درد ناک نظارا' قرعهٔ داري کي شکل اختیار کرکے' مدتوں اسلامي دنیا کے دلوں میں آتش ماتم کو مشتعل رکهے گا ! !

تمام دنیا اپني حکومتوں کو اپنے مال سے خراج اور ٹیکس دیتي هے - مگر مسلمان خون سے بهي خراج ادا کیا کرتے هیں -

افسوس اے کانپور کے شهیدو ! تم اپني مظلومیت لیکر عالم بالا کو چلے - زمین پر تمهارا خون کبوتروں مکوڑوں کے حوالے هوا اور تمهاري نعش کو پهولوں کي چادر نصیب نه هوي - تمهاري روح پاک ضرور رب العالمین کي بارگاه میں داد خواهي کے لیے حاضر هوگي - یاد رکهو که تمهارے بهائیوں کے دلوں پر تمهارے یوں چلے جانے سے جو کاري زخم لگا هے' وه همیشه ناسور بنا رهیگا - مسٹر ٹائلر کي گولیوں کي دهواں دار بوچهاڑ' اور اس کے سنگینوں کي چمک بجلي کي طرح مدتوں تک ان کے کانوں میں گونجتي اور آنکهوں میں چمکتي رهیگي - ان کے دل همیشه تمهاري یاد میں بیتاب و بیقرار رهینگے - تمهاري بیکسي اور بے بسي کي حالت ان کي آنکهوں کو مدتوں خون کے آنسو رولائیگي ! !

(خان محمد قریشي از کاساره شریف)

فهرست زر اعانهٔ مهاجرین عثمانیه

(۱۲)

	پائي	آنه	روپیه
جناب محمد جان ازدهلي	•	•	۲
جناب خیر الدین صاحب - قصور - لاهور	•	•	۴
جناب عبدالکریم خانصاحب - ویرارا جندراپیٹ - کورگ	•	•	۵
جناب محمد ابراهیم صاحب - بلڈانه	•	•	۲
جناب معین الدین احمد صاحب قدوائي - ندوه لکهنؤ	•	•	۳
ایک بزرگ از بجرنگ گڈه	•	۴	۶
ازوقف شیخ ولایت علي صاحب مرحوم شهر لکهنو	•	•	۱۰۰
میزان	•	۴	۱۲۲
سبق	•	۶	۹۱۱۲
میزان کل	•	۱۰	۹۲۳۴

فهرست زر اعانهٔ دفاع مسجد مقدس کانپور

(۳)

	پائي	آنه	روپیه
جناب بزرگان سبینه (پٹنه) بذریعه انجمن امداد	۶	۴	۲۳
جناب محمد جان صاحب ازدهلي	•	•	۵
جناب مستري غلام محمد صاحب کهڑي ساز بهارل پور	•	•	۱
جناب غلام نبي صاحب خیاط بهارل پور	•	۸	•
جناب جلال الدین صاحب	•	۹	•
میزان	۶	۵	۳۰
سابق	•	۱۴	۸۷۶
میزان کل	۶	۳	۹۰۷

فهرست زر اعانهٔ همدرد و کامرید دهلي

	پائي	آنه	روپیه
ایڈیٹر الهلال	•	•	۱۰۰
جناب محمد افضل خانصاحب وردي میجر کچهه بلوچستان	•	•	۱
جناب سید قمر الدین صاحب قمر بمبئي	•	۲	•
جناب صغیر احمد صاحب بمبئي	•	۲	•
جناب سید باقر حسین صاحب بمبئی	•	۱	•
جناب سید محي الدین صاحب بمبئي			
جناب جان محمد صاحب - ٹونجي - برهما	•	•	۱
میزان	•	۵	۱۰۲

PRINTED & PUBLISHED BY A K AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PBLG. HOUSE, 7/1 McLEOD STREET, CALCUTTA

[۱۹]

مسیحا کا موهني کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تہذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تهي تو تیل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجها جاتا تها مگر تہذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کانٹ چهانٹ کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جویاں ہے بنابریں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں کو جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي ہے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بهی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئي کام چل نہیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب کهلے اُگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں هوتے درد سر' نزله' چکر' اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکي خوشبو نہایت خوشگوار و دل اویز هوتي ہے نه تو سردي سے جمتا ہے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا ہے
قیمت فی شیشي ۱۰ آنه علاوه محصولڈاک -

مسیحا مکسچر

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایا کرتے هیں' اسکا بڑا سبب یه بهي ہے که اُن مقامات میں نه تو دواخانے هیں اور نه ڈاکٹر' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي ہے - همنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتہارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت ہے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم دعوے کے ساتهه کہه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے

هر قسم کا بخار یعني پُرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهر کر آنے والا بخار - اور وه بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو' یا وه بخار' جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹیاں بهي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجاے تو بهوک بڑه جاتي ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي ہے' نیز اُسکي سابق تندرستي از سر نو آجاتي ہے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هوجاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه
چهوٹي بوتل باره - آنه

* پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي ہے

المشتہر ویرونرائٹر

ایچ - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولوٹوله اسٹریٹ - کلکته

[۳۶]

خضاب سیه تاب

همارا دعوی ہے که جتنے خضاب اسوقت تک ایجاد هوے هیں' اُن سب سے خضاب سیه تاب بڑهکر نه نکلے تو جو جرمانه هم پر کیا جاویگا هم قبول کرینگے - دوسرے خضابوں سے بال بهورے یا سرخي مائل هوتے هیں - خضاب سیه تاب بالوں کو سیاه بهونرا کردیتا ہے - دوسرے خضاب مقدار میں کم هوتے هیں - خضاب سیه تاب اُسي قیمت میں اسقدر دیا جاتا ہے که عرصه دراز تک چل سکتا ہے - دوسرے خضابوں کي بو ناگوار هوتي ہے - خضاب سیه تاب میں دلپسند خوشبو ہے - دوسرے خضابوں کي اکثر دو شیشیاں دیکهنے میں آتي هیں' اور دونوں میں سے دو مرتبه لگانا پڑتا ہے - خضاب سیه تاب کي ایک شیشي هوگي' اور صرف ایک مرتبه لگایا جائیگا - دوسرے خضابوں کا رنگ دو ایک روز میں پهیکا پڑجاتا ہے' اور قیام کم کرتا ہے - خضاب سیه تاب کا رنگ روز بڑهتا جاتا ہے' اور دو چند قیام کرتا ہے - بلکه پهیکا پڑتا هي نہیں - کهونٹیاں بهي زیاده دنوں میں ظاهر هوتي هیں - دوسرے خضابوں سے بال کم اور سخت هوجاتے هیں - خضاب سیه تاب سے بال نرم اور گنجان هوجاتے هیں - بعد استعمال انصاف آپ سے خود کہلائیگا که اسوقت تک ایسا خضاب نہیں ایجاد هوا - یه خضاب بطور تیل کے برش یا کسي اور چیز سے بالوں پر لگایا جاتا ہے - نه باندهنے کي ضرورت نه دهونیکي حاجت - لگانے کے بعد بال خشک هوئے که رنگ آیا - قیمت فی شیشي ایک روپیه زیاده کے خریداروں سے رعایت هوگي - محصول ڈاک بذمۂ خریدار - ملنے کا پته :

کارخانه خضاب سیه تاب کٹره دل سنگه - امرتسر

ریویو اف ریلیجنز - یا مذاهب عالم پر نظر

اردو میں هندوستان اور انگریزي میں یورپ امریکه و جاپان وغیره ممالک میں زنده مذهب اسلام کي صحیح تصویر پیش کرنے والا - معصوم نبي علیه السلام کي پاک تعلیم کے متعلق جو غلط فہمیاں پهیلائي گئي هیں - ان کا دور کرنے والا اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کا دنداں شکن جواب دینے والا یہي ایک پرچه ہے جس کو دوست دشمن دنیا کے سامنے پیش کرنے کے قابل سمجها ہے - اس رسالے کے متعلق چند ایک راؤں کا اقتباس حسب ذیل ہے :-

البیان لکهنو - ریویو آف ریلیجنز هي ایک پرچه ہے جس کو خالص اخلاقي پرچه کہنا صحیح ہے - عربي میں المنار اور اردو میں ریویو آف ریلیجنز سے بہتر پرچے کسي زبان میں شایع نہیں هوتے - اس کے زور آور مضامین پر علم و فضل کو ناز ہے -

کریسنٹ لورپول - ریویو آف ریلیجنز کا پرچه دلچسپ مضامین سے بهرا هوا ہے - همارے نبي کریم صلے الله علیه وسلم کي ذات پاک کے متعلق جو جاهل عیسائي الزام لگایا کرتے هیں - ان کي تردید میں نہایت هي فاضلانه مضمون اس میں لکها گیا ہے - جس سے عمده مضمون آج تک همارے نظر سے نہیں گذرا -

مسٹر ووب صاحب امریکه - میں یقین کرتا هوں که یه رساله دنیا میں مذهبي خیال کو ایک خاص صورت دینے کے لیے ایک نہایت زبردست طاقت هوگي - اور یہي رساله ان روکوں کے دور کرنے کا ذریعه هوگا - جو جہالت سے سچائي کي راه میں ڈالي گئي هیں -

ریویو آف ریویو - لنڈن - مغربي ممالک کے باشندوں کو جو مذهب اسلام کے زنده مذهب هونے کے مضمون سے دلچسپي رکهتے هیں چاهیے که ریویو آف ریلیجنز خریدیں -

وطن لاهور - یه رساله بڑے پایه کا ہے - اس کي تحقیقات اسلام کے متعلق ایسي هي فلسفیانه اور عمیق هوتیں ہے - جیسي که اس زمانه میں درکار ہے سالانه قیمت انگریزي پرچه ۴ روپیه - اردو پرچه ۲ روپیه - نمونه کي قیمت انگریزي ۴ آنه - اردو ۲ آنه - تمام درخواستیں بنام منیجر میگزین قادیان - ضلع گورداسپور آني چاهیئیں ۔

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۱۹ | کلکتہ : چہار شنبہ ۵ - ذی الحجہ ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۳

Calcutta: Wednesday, November 5, 1913.

اطلاع

(۱) اگر کسی صاحب کے پاس کوئی پرچہ نہ پہنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو هفتہ کے اندر اطلاع دیں ' ورنہ بعد کو فی پرچہ چار آنے کے حساب سے قیمت لی جائیگی -

(۲) اگر کسی صاحب کو ایک یا دو ماہ کے لئے پتہ کی تبدیلی کی ضرورت هو تو مقامی ڈاکخانہ سے بندوبست کرلیں ' اور اگر تین یا تین ماہ سے زیادہ عرصہ کے لئے تبدیل کرانا هو تو دفتر کو ایک هفتہ پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچہ کے لئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پتہ خاصکر ڈاکخانہ کا نام همیشہ خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداري کے نمبر اور نیز خط کے نمبر کا حوالہ ضرور دیں -

(۶) مني آڈر روانہ کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پتہ ' رقم ' اور نمبر خریداري (اگر کوئي هو) ضرور درج کریں -

نوٹ ــــ مندرجہ بالا شرائط کي عدم تعمیلي کي حالت میں دفتر جواب سے معذور هے اور اس وجہ سے اگر کوئي پرچہ یا پرچے ضائع هوجائیں تو دفتر اسکے لئے ذمہ دار نہ هوگا

(منیجر)

شــرح اجــرت اشتــهــارات

—*—

میعاد	في صفحہ	في کالم	نصف کالم	چوتھائي کالم	چوتھائي کالم سے کم في مربع انچ
مرتبہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ	روپیہ آنہ
ایک	۱۵	۱۰	۷	۵	۰ ۸
۴	۵۰	۳۰	۲۰	۱۵	۱ - ۸
۱۳	۱۲۵	۷۵	۴۵	۳۰	۴ - ۸
۲۶	۲۰۰	۱۲۵	۷۵	۵۰	۶ - ۸
۵۲	۳۰۰	۲۰۰	۱۲۵	۸۰	۹ - ۸

(۱) ٹائیٹل پیج کے پہلے صفحہ کے لیے کوئي اشتہار نہیں لیا جائیگا - اسکے علاوہ ۳ صفحوں پر اشتہارات کو جگہہ دیجائیگي -

(۲) مختصر اشتہارات اگر رسالہ کے اندر جگہہ نکال کردیے جائیں تو خاص طور پر نمایاں رهیں گے لیکن انکی اجرت عام اجرت اشتہارات سے پچاس فیصدي زائد هوگي -

(۳) همارے کارخانہ میں بلاک بھي طیار هوتے هیں جسکي قیمت ۸ آنہ في مربع انچ هے - چھاپنے کے بعد یہ بلاک پھر صاحب اشتہار کو واپس کردیا جایگا اور همیشہ انکے لئے کارآمد هوگا -

شرائــــط

(۱) اسکے لئے هم مجبور نہیں هیں کہ آپکي فرمایش کے مطــابق آپکو جگہہ دیں ' البتہ حتي الامکان کوشش کي جاے گي -

(۲) ایک سال کے لئے اشتہار دینے والوں کو زیادہ سے زیادہ ۴ اقساط میں ' چھہ ماہ کے لئے ۲ اقساط میں ' اور سہ ماهي کے لئے ۳ اقساط میں قیمت ادا کرني هوگي اس سے کم میعاد کے لئے اجرت پیشگي همیشہ لي جائیگي اور وہ کسي حالت میں پھر واپس نهوگي -

(۳) منیجر کو اختیار هوگا کہ وہ جب چاهے کسی اشتہار کی اشاعت روک دے ' اس صورت میں بقیہ اجرت کا روپیہ واپس کردیا جاے گا -

(۴) هر اُس چیز کا جو جوے کے اقسام میں داخل هو ' تمام منشي مشروبات کا ' فحش امراض کي دواؤنکا اور هر وہ اشتہار جسکي اشاعت سے پبلک کے اخلاقی و مالی نقصان کا ادنی شبہہ بھی دفتر کو پیدا هو ' کسي حالت میں شائع نہیں کیا جاے گا -

نوٹ ـــــ کوئی صاحب رعایت کے لئے درخواست کی زحمت گوارا نہ فرمائیں - شرح اجرت یا شرائط میں کسی قسم کا رد و بدل ممکن

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكیم)

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,

7-1, Macleod Street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

الهلال

ایک ہفتہ وار مصوّر رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماهی ۴ روپیہ ۱۲

نمبر ۱۹ — کلکتہ : چہار شنبہ ۵ - ذی الحجہ ۱۳۳۱ هجری — جلد ۳

Calcutta: Wednesday, November 5, 1913.

فہرس

شذرات

گم شدہ امن کي واپسي

(۳)

مجلس دفاع مسجد کانپور

اجتماع ٹون هال کلکتہ - ۱۹ - اکتوبر

اسکے بعد مولانا سید سلیمان صاحب دسنوي نے تیسرا رزولیوشن پیش کیا :

" جو ڈیپوٹیشن ۱۴ - اکتوبر کو کانپور میں حضور ویسرائے کي خدمت میں مسلمانان کانپور کي جانب سے پیش ہوا تھا ' یہ جلسہ نہایت افسوس اور کمال تاسف کے ساتھہ اُس کي اس کارروائي کو دیکھتا ھے کہ اپنے ایڈریس میں اُن سفاکانہ مظالم کا کچھہ ذکر نہیں کیا ' جو ۳ - اگست کو مقامي حکام اور پولیس نے ایک بے ضرر اور غیر مسلح جماعت پر کیے تھے "

اس تجویز کو پیش کرتے ہوے محرک نے تفصیل کے ساتھہ تجویز کے مقصد کي تشریح کي ' جس کا خلاصہ میں اپنے لفظوں میں لکھتا ھوں :

" حضرات ! حضور ویسرائے نے کانپور میں بار بار اس موثر خواهش کو دھرایا ھے کہ مسلمان گذشتہ واقعات بھلا دیں - ھم اس امن فرمایانہ اور صلح جویانہ خواهش کي پوري قدر و قیمت محسوس کرتے ھیں ' تاهم حضور وبسرائے کي نظر سے یہ بات مخفي نہوگي کہ دنیا میں دنیا کا ھر واقعہ جلد سے جلد بھلا دیا جا سکتا ھے ' لیکن " خون " کے دھبے جلد محو نہیں ھوتے -

هم مسجد كانپور كي تاريخ كے هر واقعة كو بهلانے كي كوشش كرينگے ليكن شايد ۱۴ - اگست كو جلد بهول جانے ميں تعميل حكم سے مجبور هوں - يه هماري طاقت سے باهر هے كه هم معصوم بچوں كي چيخوں ' اور بے دست و پا مظلوموں كي آخري فريادوں كو بهلا سكيں -

ليكن اے حضرات ! يه امن جويانه خواهش حضور ويسراے كيليے ضرور موزوں تهي جو پيام صلح ليكر آئے تهے' مگر هندوستان كا هر مسلمان اس واقعة پر اپنے نفرت آميز تعجب كو ظاهر كيے بغير نہيں رهسكتا كه جو ايڈريس كانپور كے وفد نے حضور ويسراے كي خدمت ميں پيش كيا ' اسميں بهي اس نا قابل فراموش واقعة كو بهلا نے كي كوشش كي گئي تهي - حالانكه هم " بهولنے " كي تعليم لارڈ هارڈنـگ سے لے سكتے هيں مگر كانپور كے چند افراد اور متوليان مسجد سے لينے كيليے طيار نہيں -

حضرات ! يه وفد واقعات كا خاتمة الباب تها اور اسليے پيش هوا تها كه حضور ويسراے سے انصاف حاصل كرے - پس اگر اسكو ۳ - اگست كے بعض قانون شكنانه افعال پر اظهار نفرت كرنا آتا تها ' تو اس سفا كانه خوں ريزي اور ظالمانه استعمال قوت اسلحه كے متعلق بهي اسكي زبان نے كيوں ياري نه دي ؟ اور كيوں اس چيز كو اس نے ياد ركها ' جس كو بصورت ثبوت دنيا بهلا سكتي هے ' اور اس چيز كو بهول گيا ' جس كو خدا بهي كبهي نہيں بهلائيگا ؟

حضرات ! هم نے اس معاملے ميں سب كچهه كهويا - هم نے اپنے مقدس خانۂ الهي كي بے حرمتي ديكهي ' هم نے اسكے صحن كے اندر اپنے بهائيوں كي لاشوں كو ديكها ' هم نے زخمي بچوں كو تڑپتے اور جانكني ميں ايڑياں رگڑتے ديكها - هم نے وہ تمام سختياں جهيليں ' جو كانپور سے باهر بهي همارے ساتهه كي گئيں - اخبارات سے ضمانتيں لي گئيں ' پريسوں كو بند كيا گيا - رسائل ضبط كيے گئے -

ان تمام حوادث ظلم و جبر كے بعد بهي هم طيار هوے كه اگر هم كو امن و صلح كا پيام ديا جاے' اور انصاف و راستي كي ايک نظر بهي ميسر آجاے ' تو تمام معاملے كو ختم كرديں' اور صلح كے علم كو جنگ كے هتياروں پر ترجيح ديں - پهر كيا ايسي حالت ميں ' جبكه سب كچهه كهو دينے كے بعد انصاف كي عدالت ميں پورا پورا همارا حق بهي نہيں ملتا ' هم اسكا بهي حق نہيں ركهتے تهے كه ايک لمحه كيليے ظلم و خونريزي كي زباني شكايت كرے ' اپنے زخمي دلوں كو تسكين ديسكيں ؟

اگر صلح كے موقعة پر گذشته كي ياد بهتر نه تهي ' اور واقعي ماضي كو بهلا هي دينا چاهيے ' تو پهر ڈيپوٹيشن كو كيا حق حاصل تها كه اس نے ان واقعات پر اظهار نفرت كيا ' جنكا اشارہ مشكوک ' جنكے الفاظ مبهم' اور جنكي نسبت اس وقت تـک عدالت كا كوئي فيصله موجود نہيں ؟

يه صرف كانپور كا مقامي مسئله نه تها ' يه ايک عام اسلامي مسئله اور تمام مسلمانان عالم كے حق ديني و ملي كا سوال تها - اسليے كانپور كا وفد يقيناً مسلمانوں كے سامنے جوابدهي كي پوري ذمه داري ركهتا هے "

ديگر متعدد اصحاب نے اسكي تائيد ميں تقريريں كيں اور بالا- تفاق پاس هوا -

(قانون حفظ عمارات دينيه)

اسكے بعد چوتها رزوليوشن پيش هوا :

" يه جلسه نظر به حالات گذشته' اسكي سخت ضرورت ديكهتا هے كه آئندہ عمارات دينيه اور اوقاف خيريه كي حفاظت كيليے ايک مستقل اور علحدہ قانون نافذ كيا جاے - كيونكه تازہ حالات نے ثابت كر ديا هے كه موجودہ قوانين و اعلانات كے ابهام و تاويل سے هر وقت معابد دينيه كي حفاظت خطرے ميں هے "

(ايڈيٹر الهلال) نے اس تجويز كو پيش كيا اور پيش كرتے هوے مصالحة كانپـور كي نسبت دوسري تقرير كي - يه تقرير پہلي تقرير سے زيادہ مبسوط اور مفصل تهي - مضمون كے آخر ميں درج كي جائيگي -

(جرائد و مطابع اسلاميه)

پانچويں تجويز جرائد اسلاميه كي ضمانت كے متعلق تهي :

" يه جلسه هز ايكسلنسي كي اس موثر خواهش كو پيش نظر ركهتے هوے كه " گذشته واقعات بهلا ديے جائيں " گذشته كے بهلا نے كيليے ضروري سمجهتا هے كه جن اسلامي جرائد و مطابع سے محض اس بنا پر ضما نتيں طلب كي گئيں كه انهوں نے مسئلۂ مسجد كانپـور كي نسبت مسلمانوں كے حقيقي جذبات و خيالات كي ترجماني كي تهي ' انكي ضما نتيں واپس كر دي جائيں' ورنه يه واقعه من جمله ان نا قابل فراموش ياد گاروں كے هوگا ' جو هميشه حادثۂ كانپور كو تازہ كرتي رهيں گي "

(ايک غـلـط فهمي)

اس موقعه پر يه ظاهر كر دينا ضروري هے كه بعض اصحاب كو اس تجويز كي نسبت چند غلط فهمياں پيدا هوگئي هيں - انكا خيال هے كه اس تذكرہ كو مسئلۂ كانپور كے ضمن ميں ظاهر كرنا ضروري نہيں - يه پريس ايكٹ كا نتيجه هے اور اسي حيثيت سے اسكا مطالبه بهي كرنا چاهيے -

ليكن شايد وہ بهول گئے كه اگر يه خلط مبحث كي غلطي هے' تو اسكي ابتدا خود گورنمنٹ هي نے كي هے - پس كچهه هرج نہيں اگر غلطي كا مقابله غلطي هي سے كيا جاے - كيا خود پريس ايكٹ كا استعمال مسجد كانپور هي كے ضمن ميں نہيں كيا گيا ؟ اور كيا يه واقعه نہيں هے كه زميندار لاهور سے صرف انهي مضامين كي بنا پر دس هزار كي ضمانت طلب كي گئي ' جو مسجد كانپور كے متعلق شائع هوے تهے ؟

جسقدر ضمانتيں لي گئي هيں' انكے سركاري اعلانات گزٹ ميں تلاش كيجيے - هر ضمانت كے ساتهه جو سبب بيان كيا گيا هے وہ كسي نه كسي حيثيت سے مسجد كانپور هي كے متعلق هے - پهر كونسي وجه هے كه اس واقعـه كو بهي منجمله ان شدائد كے نه قرار ديا جاے ' جو مسئله كانپور كي بدولت عمل ميں آے ' اور كيوں نے اسي معامله كے ذيل ميں اسكا مطالبه بهي كيا جاے ؟

على الخصوص " زميندار " سے دس هزار روپيه كي ضمانت لينا ' ايک ايسا اهم واقعه هے ' جس كو كبهي بهي بهولنا نہيں چاهيے - يه قانون كے احترام كا علانيه خون هے ' اور ايک آئيني گورنمنٹ كے ليے ناقابل تاويل استبداد

(مجلس حفظ و دفاع عمارات دينيه و خيريه)

چهٹا رزوليوشن ايک نهايت هي اهم اور اقدم ترين تجويز تهي- در اصل موجودہ حالات كا اصلي علاج اسي ميں پوشيدہ هے ' بشرطيكه ارادے كے ساتهه عمل كي بهي توفيق رفيق حال هو -

هماري غفلت پيشگيوں كا عام حال يه هے كه هميشه خواب و سرشاري ميں ايک جسم بے روح اور ايک نعش سـرد كي طرح

ساکن و جامد پڑے رہتے هیں - نه زبان حرکت کرتي هے اور نه دماغ کام کرتا هے - لیکن جب اپني هي غفلتوں اور اپني هي ضلالت کاریوں کے نتائج کسي مهیب و مہلک صورت میں ظهور کرتے هیں ' تو اُس وقت شور مچاتے هیں اور آه و فغاں کرتے هیں - مگر جب صداؤ حرکت کا دور ختم ' اور سفر همت کسي منزل نا تمام تک پهنچ جا تا هے ' تو پهر:

مست خسپند بغفلت کده تا سال دگر!

عمارات دینیه و اوقاف خیریه کا مسئله برسوں سے فغاں سنج اعانت هے - کوئي سال ایسا نہیں جاتا که کوئي نه کوئي درد انگیز واقعه اسکي فریادوں کو همارے غفلت پیشه کانوں تک نه پهنچاتا هو ' لیکن اب تک کوئي انجمن ' کوئي با قاعده جماعت ' کوئي مستقل فنڈ ' ایسا قائم نهوا جو سرزمین هند میں اسلام کے احترام اور اسکے پیروؤں کے کروڑها روپیے کي موقوفه املاک کے حفظ و دفاع کے کام کو دائمي طور پر اپنے هاتهوں میں لے لیے -

کاش اگر کانپور کے واقعه سے یهي ایک نتیجه همیں حاصل هو جاے که عمارات دینیه و اوقاف خیریه کے تحفظ کا با قاعده کام شروع کر دیں ' تو سمجهیں که جو خون ۳ - اگست کو همارا بها تها ' آور نہیں تو کم از کم اسکے معاوضے میں همیں یهي سبق عبرت و وسیلهٔ عمل هاتهه آ گیا!

مجلس " دفاع مسجد مقدس کانپور " کلکته نے قائم هو کر الحمد لله که اپنے فرائض سے غفلت نه کي - مقامي تحریک جس قوت و وسعت سے جاري کي گئي ' وه هماري انجمنوں کیلیے ایک عمده مثال هے - باهر کا کام بهي پوري توجه سے شروع کیا گیا تها ' ابتدائي اعلان شائع هوگیا تها - خاص مقامات میں شاخیں قائم هو رهي تهیں - دوره کیلیے خود صدر مجلس اور سکریٹري آماده تهے ' مگر اسي اثنا میں واقعات متغیر هوگئے -

تاهم کام باقي ' اور فی الحقیقت اصلي کام تو بالکل هي باقي هے ' اسلیے ۱۴ - اکتوبر کے بعد انجمن کو اپنا کام ملتوي کر دینے کي جگه' ضرورت تهي که زیاده وسیع و دائمي صورت میں جد و جهد شروع کي جاتی

اس تجویز کے الفاظ یه تهے :

" یه جلسه تجویز کرتا هے که " انجمن دفاع مسجد کانپور " کلکته کو آینده " حفظ و دفاع عمارات دینیه و اوقاف خیریه " کے نام سے بدستور قائم رکها جاے - اور وه زیاده وسیع و دائمي صورت میں اپنا کام جاري رکهے "

(شکریهٔ معاونین کرام)

آخري تجویز مرزا احمد علي صاحب نے پیش کي :

" یه جلسه اُن تمام بیرسٹرز ' وکلا ' مجالس ' اور جرائد اسلامیه کا نہایت خلوص و احترام سے شکریه ادا کرتا هے ' جنهوں نے مسئله " مسجد کانپور " کي نسبت یادگار خدمات انجام دیں ' اور جو فی الحقیقت قوم کي دیني و ملي خدمات کا ایک پر فخر کارنامه هے - علی الخصوص مسٹر مظهر الحق بیرسٹر اٹ لا بانکي پور کا ' جنهوں نے اس حادثے میں اپنے عدیم النظیر ایثار نفس اور جوش حق پرستي کا نا قابل فراموش ثبوت دیا ' اور نیز سید فضل الرحمن صاحب وکیل کانپور کا ' جنهوں نے مقدمات حادثه ۳ - اگست میں نہایت سخت صعوبات اور محنتیں برداشت کي هیں "

مسٹر مظهر الحق کا نام جونهي رزو لیوشن میں اول بار آیا ' هال چیرز کي آواز سے گونج اٹها :

اجرش دهد خداے که کر دست یاوري
با آں کساں که یاور و ناصر نه داشتند

و من الناس من یشري نفسه ابتغاء مرضات الله ' والله رؤف بالعباد

حقیقت یه هے که مسٹر مظهر الحق نے ایثار و فدویت کي جو مثال اس حادثے میں پیش کي هے ' وه انجمنوں اور جلسوں کي تعریف و ثنا سے ارفع و اعلی هے - تاریکي جتني زیاده سخت هوتي هے ' اتني هي روشني کي قدر بهي بڑهجاتي هے - شب ماه میں چراغ سے بے نیازي کي جاے ' مگر محاق کي آخري راتوں میں ٹمٹما تا هوا دیا بهي کم از درخشندگي آفتاب نہیں هوتا - هماري خود غرضي و نفس پرستي کي انتہا هوگئي هے - عشق حق و صداقت ' محبت و ملک و ملت ' اور لقاء وجه رب کے شوق کو هم بهول گئے هیں - اغراض کے تعبد اور طلب نفع کي بندگي همارے ایمان و خدا پرستي تک پر غالب آگئي هے - کتنے مقد مے هیں جو همیشه پیش آتے هیں ' جن میں مسلمانوں کي کوئي نه کوئي دیني و قومي مصیبت مضمر هوتي هے ' لیکن همنے وکیلوں کو آزمایا هے ' هم نے بیرسٹروں کا امتحان لیا هے - کم از کم مجهے تو اس وقت استثنی کیلیے ایک واقعه بهي یاد نہیں آتا ' جس میں بغیر فیس لیے هوے کسي مسلمان قانون پیشه شخص نے اپنا تهوڑا سا وقت بهي صرف کیا هو - کلکته کے متعدد واقعات میرے سامنے هیں - بنگالي وکلا نے اسلامي معاملات کے لیے ایثار کیا هے ' مگر مسلمانوں نے ذرا بهي دلچسپی ظاهر نه کی ! علی گڈه میں ایک عیدگاه کا مقدمه در پیش تها ' وهاں کے بعض مشهور " قوم پیشه " وکلا و بیرسٹرز کے پاس لوگ گئے اور روے دهوے ' مگر اُن مدعیان خدا پرستي کو همیشه " لکشمی " کی پوجا پاٹ هی میں مصروف پایا !!

میرے سامنے کي بات هے که لکهنو میں اسي معامله کانپور کیلیے ایک صاحب لکهنو میں نکلے ' اور ایک مشهور مسلمان بیرسٹر کے پاس فیس لیکر گئے که کانپور چلیے - مگر انهوں نے معذرت کي که " یه معامله اب آور طرح کا هوگیا هے ' میں کس طرح جاؤں ؟ "

وه شخص عند الاستفسار تفصیلي حالات بیان کر سکتا هے - جبکه اغراض پرستي کي تاریکي اس درجه شدید هو ' تو جو روشني همیں مسٹر مظهر الحق کے جهاد في سبیل الله میں نظر آئي ' وه کیوں نه همارے ایسے ایک آفتاب عز و کمال هو؟

کونسل کي ممبري کي وجه سے مجهے معلوم هے که مسٹر مظهر الحق کي پریکٹس کو ایک گونه نقصان پهنچا تها ' کیونکه یه پیشه کمال درجه صرف وقت اور مسلسل توجه کامل کا طالب هے - اختتام میعاد ممبري کے بعد وه متوجه هوے ' اور اپني گذشته مصروفیت کے ساتهه کام کرنے لگے - ایسي حالت میں ضرور تها که پهر درمیان میں دو باره انقطاع نهوتا - کیونکه یه انقطاع موکلوں کو مایوس کرنے والا هوتا هے ' اور مایوسي کي اشاعت اس کام کیلیے سخت مضر هے -

جس وقت وه کانپور گئے ' مجهے معلوم هے که ایک بہت بڑا کیس لے چکے تهے - یه کیس بیس پچیس هزار روپیه سے کم کا نه تها ' لیکن جب کانپور کے متعلق انکو تار ملا تو انهوں نے مقدمه کي بریف واپس کردي اور کانپور چلے گئے -

بهر حال مسٹر مظهر الحق نے انسانوں سے اپنا کاروبار چهوڑ کر خدا سے یه معامله کیا هے : الیه یصعد الکلم الطیب و العمل الصالح یرفعه - اور وه یقیناً مطمئن هونگے که خدا اپنے معامله داروں کو کبهي

نقصان نہیں پہنچاتا - دنیا کی کوئی بھی تجارت نقصان سے خالی نہیں ' لیکن خدا کے ساتھہ لین دین کی تجارت ھی وہ تجارت ھے ' جس میں اصل اور نفع ' دونوں محفوظ رھتے ھیں :

ان الذین یتلون کتاب اللہ و اقاموا الصلوۃ و انفقوا مما رزقنا ھم سرا و علانیۃ ' یرجون تجارۃ لن تبور - لیو فیھم اجورھم ویزیدھم من فضلہ ' انہ غفور شکور (۳۵ : ۲۸)

"جو لوگ اللہ کی کتاب کو پڑھتے ھیں اور صلوۃ الہی کو قائم کرتے ھیں ' اور جو چیز بس ھم نے انہیں دے رکھی ھیں ' اُن میں سے ظاھراً اور باطناً ' کسی نہ کسی صورت میں اللہ کیلیے خرچ کرتے ھیں ' تو بیشک وہ ایک ایسے کاروبار کے نتائج کی امید رکھتے ھیں ' جس میں کبھی گھاٹا ھو ھی نہیں سکتا - کیونکہ اللہ انکا اجر انہیں پورا پورا دیگا و اور انکے اجر کے علاوہ (کہ بمنزلۂ اصل کے ھے) اپنے فضل و کرم سے نفع مزید بھی عطا کریگا (کہ ارباب کرم کا یہی شیوہ ھے) اور وہ بڑا ھی صاحب فضل اور اعمال حسنہ کی قدر کرنے والا ھے"

یہ اللہ کا وعدہ ھے اور دنیا اسکی ھر آن و ھر لمحہ تصدیق کرتی ھے - انہوں نے اپنے مال و وقت کا یقیناً بہت ھی نقصان کیا ' اور ایسے وقت میں ' جبکہ بڑے بڑے مدعیان جرأت و صداقت قریب آتے ڈرتے اور لرزتے تھے - لیکن اسکا بدلہ بھی دور نہیں :

و من یتق اللہ ' یجعل لہ مخرجاً ' و یرزقہ ' من حیث لا یحتسب ' و من یتوکل علی اللہ فھو حسبہ (٦۵ : ۳)

جو شخص راہ تقوی اختیار کریگا ' خدا اسکے لیے نجات کی راہ نکال دیگا ' اور اسکو وھاں سے رزق پہنچائیگا ' جدھر کا اُسے وھم و گمان بھی نہوگا - اور جو شخص اللہ پر بھروسہ رکھے گا ' تو خدا اسکے لیے بس کرتا ھے -

میں اس تذکرے کو بار بار چھیڑتا ھوں تو معذور ھوں - من احب شیأً اکثر ذکرہ - جو کام جس کو محبوب ھوتا ھے ' اس کا اکثر ذکر کرتا ھے - مجھکو آج قربانی و ایثار سے بڑھکر اور کسی چیز کی تلاش نہیں - اور خاک برسرم - میں کیا شے ھوں ؟ خود اسلام بھی آج اسی متاع کا متلاشی ھے - میں جب ایثار و قربانی کی ایک مثال سامنے دیکھتا ھوں ' تو جی چاھتا ھے کہ بار بار اُسکا تذکرہ کروں - بار بار اسکی تعریف کروں - بار بار لوگوں کو اسکی تقلید و اتباع کی دعوت دوں : لعلھم یتذکرون و لعلھم یتفکرون !!

مسٹر مظہر الحق کا ساتھہ ایک جماعت نے بھی دیا اور اُن سب کی خدمات کا احترام بھی ھم پر فرض ھے - علی الخصوص سید فضل الرحمن صاحب وکیل کانپور کا ' جو آغاز مقدمے سے اسکے روح رواں رھے ھیں -

(تشکر رئیس مجلس و حاضرین)

آخر میں ایڈیٹر الھلال نے بہ حیثیت صدر (انجمن دفاع مسجد کانپور) رئیس مجلس کا شکریہ ادا کرتے ھوے ووٹ اف تھینکس کی تحریک ' اور مولوی ابو القاسم نے تائید کی - رئیس مجلس نے حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ھوے اختتام مجلس کا اعلان کیا -

افکار و حوادث

اسلام و علوم اسلامیہ کی واقفیت و اطلاع میں انگریز دیگر اقوام یورپ سے ھمیشہ پیچھے رھے ھیں - انگلینڈ میں مستشرقین کبھی پیدا بھی ھوئے ھیں ' تو وہ بھی عموماً اور علی الاکثر نسلاً انگریز نہ تھے ' بلکہ فرنچ ' جرمن ' یونانی ' اور یہودی ھیں - یہ قوم بغیر فوائد تجاریہ و منافع سیاسیہ کسی کام میں ھاتھہ نہیں ڈالتی کہ نفع عاجل اوسکے قانون سیاست کی پہلی دفعہ ھے - یہی سبب ھے کہ نیولین ھمیشہ انگریزوں کو ایک دکاندار قوم کہا کرتا تھا -

لیکن انقلابات حاضرہ نے اب انگلستان کی بھی آنکھیں کھولدی ھیں اور سیاست کا اشارہ ھے کہ اسلام و علوم اسلامیہ سے اطلاع حاصل کی جاے -

انگلستان میں پچھلے ھفتے یہ تحریک پیدا ھوئی ھے کہ :

" اسلام کو سمجھنے کے لیے علوم اسلامیہ کی ایک درسگاہ قائم کرنی چاھیے - جس کا اساس گاہ قاھرہ ھو ' اور جسمیں انگریز علوم اسلامیہ کی تعلیم حاصل کریں "

اسکے محرک کو جن کا نام مسٹر (جیمس برائس) ھے ' اس کی ضرورت محسوس ھوئی ھے کہ :

" اسلام کی وسعت کا ' جہاں تک کہ اوس کا تعلق مغربی تہذیب و تمدن سے ھے ' سمجھنا نہایت ضروری ھے "

وہ یہ بھی اُمید رکھتے ھیں کہ :

" یہ درسگاہ عالم اسلامی کے لیے اوسی قدر مفید و نافع ھوگی جس قدر روما کی درسگاہ اٹلی کے لیے "

ھم ممنون ھیں اپنے دوستوں کے جو ھم کو سمجھنا چاھتے ھیں لیکن ھم کو خود ھم سے نہیں سمجھنا چاھتے ' بلکہ خود اپنے سے - کیونکہ ظاھر ھے کہ اس قسم کی درسگا ھوں کے اساتذہ ھمیشہ یوروپین ھونگے - اس لیے ھم نہیں سمجھتے کہ آیا وہ اس کے نظام تعلیم سے ھم کو سمجھینگے یا کہ خود اپنے کو ؟

مسٹر (برائس) کے خیال میں اس زیر تجویز درسگاہ کا مطمح (آئڈیا) نہایت درجہ بلند ھے - وہ یقین کرتے ھیں کہ تمام دنیاے اسلام کے لیے ایک مفید نمونہ اور عجیب و غریب مثال اسکے ذریعہ پیش کی جاسکے گی - حالانکہ یورپ اور علی الاخص انگلینڈ اطلاعات اسلامیہ میں جو درجہ رکھتا ھے ' اسکے لحاظ سے وہ سر دست ایک ابتدائی مکتب کا محتاج ھے ' جس میں اسلام کی ابجد کی تعلیم دی جاے ' نہ کہ کسی "تعجب انگیز درسگاہ" کا !

مسٹر برائس کو یہ بھی یقین ھے کہ " مصر و ھندوستان کے لوگ اس حسن خدمت و حسن نیت کا نہایت تپاک سے استقبال کرینگے اور ان دونوں مقامات سے تجویز مذکور کے لیے مالی اعانتیں بھی حاصل ھوں گی "

انگلینڈ کا اصول کار ھمیشہ سے رھا ھے کہ وہ اپنے دائمی فوائد و منافع کی تصویر اس طرح کھینچتا ھے کہ نادان دیکھنے والے کو اسمیں اپنے فوائد کے خال و خط نظر آنے لگتے ھیں مستشرقین یورپ کے حسن نقد و نیت کا اب تک جو تجربہ ھم کو ھوا ھے ' اوسکی تلخی جب تک مسلمانوں کو یاد رھیگی ' وہ کبھی اس قسم کے ارادوں کا استقبال نہیں کرسکتے - پس نہایت افسوس کے ساتھہ کہنا پڑتا ھے کہ مصر و ھندوستان کو اس قدر فہمی کے حسن ظن سے ابھی معاف ھی رکھا جاے -

۲۹ اکتوبر کو ریوٹر نے لندن سے تار دیا کہ " مسٹر وزیر حسن ' مسٹر امیر علي ' اور سر آغا خاں میں ایک پولیٹکل ڈنر کے متعلق اختلاف راے اس حد تک ہوا کہ بالاخر مسٹر امیر علي اور سر آغا خاں نے لیگ کي صدارات سے استعفا دیدیا "

سب سے پہلے ٹائمز نے مختلط اور غیر محتاط اطلاعات کي آواز بلند کي جسکے صداے بازگشت ریوٹر کے ذریعہ ۳۱ اکتوبر کو تمام انگلو انڈین جرائد میں پھیل گئي

ریوٹر کا بیان ہے :

" مسٹر وزیر حسن اور مسٹر محمد علي نے مسٹر امیر علي سے چا ھا تھا کہ وہ ان کو ایک پولیٹیکل ڈنر دیں ' مسٹر امیر علي نے بمشورۂ لارڈ چانسلر بدین سبب اس سے انکار کیا کہ کہیں فتح کانپور کي یہ خوشي نہ سمجھي جاے ' اسپر مسٹر وزیر حسن نے مسٹر امیر علي کو ایک سخت خط لکھا جس میں ایک فقرہ یہ بھي تھا کہ " یا تو آپ مستقل اور قوي دل ہوکر کام کیجیے یا دیگر ضعیف اور کمزور لوگوں کي طرح قوم کو چھوڑ دیجیے " اس خط سے متاثر ہوکر مسٹر امیر علي نے استعفا دیدیا - آغا خاں بھي مستعفي ہوگئے ہیں "

ریوٹر نے شام کے تار میں یہ تسلیم کیا ہے کہ سر آغا خاں کے استعفے کو مسٹر امیر علي کے استعفے سے کوئي تعلق نہیں ' آغا خاں کا استعفا اس بنا پر ہے کہ وہ لائف پریسیڈنٹ شپ کے اصول کو اب جبکہ قوم میں جمہوریت پیدا ہوگئي ہے ' مناسب نہیں سمجھتے ' اور اب وہ چاھتے ہیں کہ اس عہدے کا انتخاب صرف ایک ھی سال کے لیے ہوا کرے -

---

مگر پرسوں مسٹر محمد علي کا ایک خاص تار لندن سے آیا ہے جس سے واقعات زیادہ واضح اور منکشف ہوجاتے ہیں بشرطیکہ یہ بیان مکمل ہو ' اون کا بیان ہے کہ :

مراسلۂ نگار ٹائمز نے مسلمانان ہند کے موجودہ اضطراب سیاسي کے متعلق جو خیالات ظاھر کیے تھے ' انکي تردید کے لیے آغا خاں کي راے تھی کہ ایک سیاسي ڈنر آغا خاں اور مسٹر امیر علي کي طرف سے انگلینڈ کے ارباب اعزاز و ارکان سیاست کو دیا جاے ' جسمیں موجودہ اتہامات کي تکذیب کي جاے ' اور اسي کے ضمن میں دیگر خیالات بھي ظاھر کیے جائیں ' مسٹر امیر علي نے اس قسم کے ڈنر میں شرکت سے انکار کیا - یہہ ایک واقعہ مستقل ہے ' جس سے استعفا کو کوئي تعلق نہیں

دوسرا واقعہ یہہ ہے کہ مسٹر امیر علي نے مسٹر وزیر حسن کے نام ایک خط میں حسب ذیل امور کا مطالبہ کیا :

(۱) - لندن مسلم لیگ ' آل انڈیا مسلم لیگ سے بالکل الگ اور مستقل ایک سے ہے ' وہ اوس کي پالیسي کے اتباع پر مجبور نہیں -

(۲) آل انڈیا مسلم لیگ کو ۱۸۰۰ پونڈ سالانہ لندن مسلم لیگ کے مصارف کے لیے بلا قید و شرط دینا چاھیے -

(۳) آل انڈیا مسلم لیگ صداقت اور خلوص نیت کے ساتھہ گورنمنٹ کا ساتھہ نہیں دیتي -

مسٹر وزیر حسن نے اس کے جواب میں لکھا کہ ان امور کے فیصلے کا حق مسلم لیگ کو ہے ' اور بھي کچھہ باتیں جواباً لکھي تھیں ' مسٹر امیر علي کو ان جوابات سے تسلي نہیں ہوئي ' اور استعفا دے دیا "

بہر حال خواہ کچھہ ھي سبب ہو ' مگر ہمارے جھگڑوں کی یہ تشہیر افسوس ناک ہے - ممکن ہے کہ اس ہفتے مزید اطلاعات حاصل ہوں اور اسکے بعد زیادہ محتاط راے دي جاسکے -

ادبیات

ہمارا طرز حکومت

کبھي ہم نے بھي كي تھي حكمراني ، اِن ممالک پر * مگر وہ حكمراني ، جسكا سكہ جان و دل پر تھا

* * *

قرابت راجگان ھند سے (اكبر) نے جب چاھي * كہ یہ رشتہ عروس كشور آرائي كا زیور تھا
تو خود فرمانده (جے پور) نے نسبت كي خواھش كي * اگرچہ آپ بھي وہ صاحب دیہیم و افسر تھا
ولي عہد حكومت اور خود شاهنشہ اكبر * گئے انبیر تک ، جو تخت گاہ ملک و كشور تھا
اُدھر راجہ كي نور دیدہ گھر میں حجلہ آرا تھي * اِدھر شہزادے پر چتر عروسي سایہ گستر تھا
دلہن كو گھر سے منزل گاہ تک اس شان سے لائے * كہ كوسوں تک زمیں پر فرش دیباے مشجر تھا
دلہن كي پالكي خود اپنے كاندھوں پر جو لائے تھے * وہ شاهنشاہ اكبر اور جہانگیر ابن اكبر تھا (۱)

* * *

یہي ھیں وہ شمیم انگیزیاں عطر محبت كي * كہ جن سے بوستان ھند برسوں تک معطر تھا
تمھیں لے دیكے ساري داستاں میں یاد ھے اتنا * كہ " عالمگیر ھندو كش تھا ، ظالم تھا ، ستمگر تھا " !!

(۱) مآثر الامرا میں یہ واقعہ تفصیل سے منقول ھے -

(شبلي نعماني)

فکاہات

کان پور میونسپلٹی کا خطاب

مسجد مچھلي بازار کان پور سے

اے مسجد شكستہ ! كنوں دل گراں مدار * كا مادہ گشت چارہ درد نہان تو
تا دور چرخ و قاعدۂ آسمان بجاست * پاینده باد نام تو و هم نشان تو
ہرگز (بہ جان تو) كہ گوارا نہ كردہ ام * اندیشہ كہ سود من است و زیان تو
اكنوں برادرانہ بیا ، قسمتے كنیم * تا بانگ مرحبا شنوم از زبان تو
ہیچم دریغ نیست كہ درجاے اولین * برپا كنند بام و در و سایہ بان تو
اما بشرط آں ، كہ گذارند بہر من * از خاک ، تا بلندي سقف مكان تو
" از صحن خانہ تا بہ لب بام از آن من * و از بام خانہ تا بہ ثریا از آن تو "

(وصاف)

فریب لطف

بسملوں كي اس تنک ظرفي كو دیكھا چاھیے * اک ذرا سے لطف میں ، ممنون قاتل ہوگئے
یا تو وہ وسعت طلب كي ، یا پھر اتنا اختصار ! * اس قناعت پیشگي كے ہم تو قایل ہوگئے
منحرف تھے كسقدر عشاق ، لیكن پیش دوست * پھر اُسي شان تغافل را بہ مایل ہوگئے
رنج بیكاري اُٹھائے دست سعي ناخدا * ولولے موجوں كے پھر پابوس ساحل ہوگئے
كر دیا مجبور كتنا اُن كي پرسش نے (نیاز) * چھٹكے ہم تو اور پابند سلاسل ہوگئے

(نیاز فتحپوري)

تاریخ حیات اسلامیہ

الہلال اور پریس ایکٹ

" الہلال " جو از سرتا پا ایک مجموعۂ ہدایت الہي ہے ' علاوہ اپنے مقصد اصلي کے بجاے خود بھي ایک ایسي نعمت گراں قدر ہے ' جو ہر مسلم ہستي کو اپني جان سے زیادہ عزیز ہونا چاھیے ' مجھے بھی کہ بالطبع خصائص پسند ہوں ' وہ ابتدا سے بے حد عزیز رہا ہے - اسکي اداے خود داری تو آور بھي میرے لئے دیوانہ کن اور مجنوں فرما شے ہے -

ایک سب سے بڑي بات الہلال مین یہ ہے کہ اُس کي ہر بات اپنے رنگ میں خاص ' اور اُس کي ہر ادا اپنے انداز میں بے نظیر ہوتي ہے - کوئي بات ہو' لیکن وہ عام رنگ سے الگ اپني راہ پیدا کرتا ہے اور مطالب وارا ' بحث و مباحثہ ' الفاظ و اصطلاحات ' عنوانات و ترتیبات ' طرز تحریرو طریق بیان ' کس شے میں بھي آورروں کي تقلید نہیں کرتا بلکہ خود آورروں کیلیے مجتہد ہے -

" الہلال " سے ضمانت طلب ہوئي ' اچھا ہوا - اور اگر ایسا نہ ہوتا تو خود ہمارا ہي نقصان مقدر تھا - لیکن " چندہ ضمانت " ؟ اسمیں کچھہ ایسي عمومیت تھي جو اُس کي شان یکتائي سے گری ہوئي تھي - نیز اسکي خود داري بھي اس سے بہت ارفع و اعلی تھي - پھر یہ بھي سوچتا تھا کہ بھلا یہ ضمانت فنڈ کہانتک جاري ہونگے ؟ بقول جناب کے کہ " یہ وبا تو عالمگیر ہے " پھر بھلا ایک کے علاج سے کہیں شہر اور ملک صحت پاسکتے ہیں ؟

میں نے نہایت جوش و مسرت سے وہ مضامین پڑھے ' جن میں " دفاع جرائد " کي تاسیس کا اعلان کیا گیا ہے - صاف نظر آگیا کہ ضمانت فنڈ کے بارے میں بھي الہلال کا ایثار عام حالت سے کس درجہ مختلف ہے ؟

الحمدالله کہ اگر چہ مسلمانان ہند ایک مدت تک نا آشناے سیاسیات رہے ' تاہم اُنھوں نے گذشتہ دوسال کے اندر اپني مخصوص قومي اور ملکي مصلحتوں کے سمجھنے میں اپني ہونہاري کا پورا ثبوت دیدیا ہے -

کیا کوئي صاحب الراے انکار کر سکتا ہے کہ " الہلال " کي تحریک " دفاع مطابع ہند " ایک اہم ترین سیاسي تحریک نہیں ہے ؟

کاش مشیران و مصلحان قوم اس باریک نکتہ تک پہنچے ہوتے کہ اتحاد قومي کي اتحاد مطابع کے حاصل ہوے بغیر سعي بالکل فضول ہے !

مفصلۂ ذیل رقوم بہ مد " ضمانت الہلال " اسي اہم ملکي خدمت کے لیے جمع ہوئي ہیں جو ارسال خدمت ہیں ' اور خداے برترو قادر سے اُمید ہے کہ وہ آیندہ بھي اس سلسلے کو جاري رکھنے کي توفیق دیگا - نیز مجھے یقین ہے کہ تعلیم یافتہ مسلمان اپني حاصل کردہ عزت کو کھودینے کے بجاے اُسکو با عظمت بنانے میں کوشاں ہونگے ' اور دفاع مطابع کے فنڈ کو فوراً مکمل کر دیں گے -

تفصیل چندہ حسب ذیل ہے :

ایس محمد بخش صاحب ۲۵ - روپیہ - منشي رفیع الدین صاحب - ۵ - روپیہ - غفور خانصاحب - ۲ - روپیہ - حافظ مہتاب صاحب - ۲ روپیہ - جمعدار داود صاحب - ۱ - روپیہ - عبدالرزاق صاحب - ۸ آنہ - شہاب الدین احمد صاحب - ۸ - آنہ - محمد ہاشمي احمد صاحب - محمد یوسف صاحب - ۸ - آنہ - لطیف الدین صاحب - ۵ - روپیہ -

اپکا ادنی ترین نیاز مند : لطیف الدین از دھاراوہ بمبئي

~~~~~~~~~~~~~~~~~~

بخدمت اقدس حضرت مولانا صاحب دام مجدکم - یہ مژدہ سن کر کہ جناب نے سرچشمۂ ہدایۃ و ارشاد یعني الہلال کیلیے ضمانت کا روپیہ قوم سے لینا منظور فرما لیا ہے ' جو دفاع مطابع کے فنڈ میں جمع ہوگا ' بڑي خوشي حاصل ہوئي - ایک ناچیز رقم پیش خدمت ہے - امید کہ اس خیال سے واپس نکرینگے کہ یہ ایک غریب طالب العلم کا روپیہ ہے - کیونکہ احقر کا دل ہرگز قبول نہیں کرتا کہ اسوقت کي اس سب سے بڑي دیني خدمت سے بالکل محروم رہوں -

نجم الحسین چودھري - کلکتہ مدرسہ کا ایک طالب علم -

~~~~~~~~~~~~~~~~~~

جناب سے دو ہزار کي ضمانت طلب ہوئي ہے - عرض نہیں کرسکتا کہ اس سے کس قدر صدمہ ہوا ؟ آپ جیسے اِسلام کے دوست اس دنیا میں خال خال پائے جاتے ہیں - میں نے حضور کي خدمت با برکت میں ایک اچکن سلک کي روانہ خدمت کي ہے - امید ہے کہ اس اچکن کو نیلام کرکے جو قیمت وصول ہو ' اسے فنڈ میں جمع کر دیں - یہ اچکن ابھي سلکر آئي تھي مگر چونکہ میرے پاس دوسري اچکن بھي ہے ' اسلیے میں نے اسي نئي کو بھیجنا مناسب سمجھا - امید ہے کہ جب نیلام فرمائیں تو یہ بھي فرما دیں کہ یہ ایک عاشق اسلام و رسول اسلام کي اچکن ہے ! !

اور بھي کئي چیزیں اور تھوڑا سا روپیہ میرے پاس اسي کے متعلق موجود ہے اسکو بھي روانہ کرونگا -

شیخ محمود حسن خان - ضلع پٹنہ

~~~~ ~~

(اعانۂ شہداے کانپور)

جناب مولانا - ہم دونوں بھائي طالب علم ہونے کي حیثیت سے یہ حقیر رقم اُن معصوموں کي مدد کے واسطے دیتے ہیں جنکے باپوں نے شربت شہادت پیا اور اُنپر کسي کا سایہ سواے الله کے نچھوڑا - اُن بدھے ماں باپوں کي مدد کے واسطے ہم یہ ناچیز رقم پیش کرتے ہیں ' جنکے جوان لڑکوں نے شہادت کا مرتبہ حاصل کرکے اپنے ماں باپ کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا !

اسکا اظہار فضول ہے کہ ہم نے یہ ناچیز رقم کیونکر جمع کي ؟

محمد منیرالزماں و متین الزمان صفوي - اسیون ضلع اوناؤ - اودھ

~~~~~~ ~~~ ~~~

انجمن "اتحاد و ترقی" کا اجلاس

فرانس کا مشہور افسانہ نویس: پیر لوتی
جو ترکوں کي حمایت میں بارہا مشہور ہوچکا ہے -
جس نے موجودہ جنگ کے زمانے میں متعدد
مضامین مسیحي مظالم کے خلاف لکھے - اور
جسکا حال میں ترکوں نے نہایت شاندار
استقبال اپنے دار الخلافۃ میں کیا -

۵ ذی الحجہ : ۱۳۳۱ ہجری

مساجد اسلامیہ اور خطبات سیاسیہ

اسلام میں مساجد کی حیثیت دینی

انجمن اسلامیہ لاہور کا رزولیوشن

(۵)

(پانچویں آیت)

مساجد کے متعلق ایک اور آیت قابل غور ھے - لیکن قبل اسکے کہ اس آیت کو پیش کیا جاے ' اس سے پہلے کی ایک آیۃ پڑھہ لینی چاھیے :

ان اللہ یدافع عن الذین آمنوا ' ان اللہ لا یحب کل خوان کفور - اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا ' و ان اللہ علی نصرھم لقدیر - الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ ! (۳۹ : ۲۲)

" خدا مسلمانوں کے دشمنوں کو انسے ھٹاتا رھتا ھے - وہ کسی خائن اور نا شکر گذار کو کبھی پسند نہیں کرتا - جن مسلمانوں پر کافروں نے قاتلانہ حملے کیے ' اب مسلمانوں کو بھی ان سے لڑنے کی اجازت ھے ' اس لیے کہ ان پر ظلم ھو رھا ھے اور کچھہ شبہہ نہیں کہ اللہ انکی مدد کرنے پر قادر ھے - یہ وہ مظلوم لوگ ھیں کہ انکا کوئی قصور نہ تھا - صرف اس اقرار پر کہ ھمارا پروردگار اللہ ھے ' وہ ناحق اپنے گھروں سے نکال دیے گئے اور اپنے وطن سے انکو ھجرت کرنی پڑی "

اسکے بعد مساجد و عمارات مقدسہ کا ذکر ھے :

و لولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض ' لھدمت صوامع و بیع و صلوات و مساجد یذکر فیہا اسم اللہ کثیرا ' و لینصرن اللہ من ینصرہ ' ان اللہ لقوی عزیز - (۴۰ : ۲۲)

" اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ھاتھہ سے دفع کرتا نہ رھتا ' تو انسانی ظلم و تعصب سے دنیا کا امن و سکون کبھی کا غارت ھوگیا ھوتا - تمام مسیحی صومعے اور گرجے ڈھا دیے جاتے ' یہودیوں کے عبادت خانے منہدم ھو جاتے ' اور مسلمانوں کی وہ مسجدیں بھی ' جن میں کثرت سے خدا کا ذکر کیا جاتا ھے - جو اللہ کی مدد کریگا ' یقیناً اللہ بھی اس کی مدد کریگا - کچھہ شبہہ نہیں کہ اللہ صاحب قوت و احاطہ ھے اور وھی عزیز ھے "

پھر اسکے بعد زیادہ تشریح و تفصیل فرمائی ھے :

الذین ان مکنا ھم فی الارض اقاموا الصلواۃ و اتو الزکواۃ و امروا بالمعروف و نہوا عن المنکر ' و للہ عاقبۃ الامور ! (۴۱ : ۲۲)

" یہ وہ لوگ ھیں کہ اگر انکی حکومت و فتح یابی کو زمین پر قایم کردیا جاے تو انکا کام یہ ھوگا کہ صلواۃ الہی کو قایم کرینگے ' زکواۃ ادا کرینگے ' امر بالمعروف انکا شعار ھوگا اور نہی عن المنکر میں ساعی و مجاھد رھیں گے ' اور تمام باتوں کا انجام کار اللہ ھی کے ھاتھہ میں ھے "

(تشریح و تفسیر)

یہ آیات کریمہ سورۂ (حج) کی ھیں ' جس کو باستثناء بعض آیات ' اکثروں نے مکی اور بعض نے مدنی کہا ھے - یہ آیتیں اس زمانے کے حالات کی خبر دیتی ھیں ' جو اسلام کے ابتدائی دور غربت و مظلومی کا زمانہ تھا ' اور اسکا تخم ظہور و عروج ابھی خاک پامالی میں مدفون تھا - جو لوگ اسلام لا چکے تھے ' ان پر طرح طرح کے مظالم و شدائد کیے جاتے تھے ' حالانکہ انکا جرم اسکے سوا کچھہ نہ تھا کہ اللہ کو اپنا پروردگار سمجھتے ' اور اسکی توحید پر یقین رکھتے تھے - یہاں تک کہ شدت مظالم و شدائد سے ترک وطن پر مجبور ھوے - خود حضرۃ داعی علیہ الصلواۃ و السلام نے ھجرت فرمائی - اور رفتہ رفتہ مسلمانوں کے اکثر خاندان مدینۂ منورہ میں آکر پناہ گزیں ھوگئے - تمام مفسرین صحابۂ و تابعین کا بالاتفاق بیان ھے کہ یہ آیات اسی موقعہ پر نازل ھوئیں - امام (طبری) نے تمام روایات جمع کر دی ھیں : (۱۷ : ۱۲۴) -

پہلی آیت میں فرمایا کہ اپنی غربت و مظلومیت کو دیکھکر مسلمان دل شکستہ نہوں اور اپنے عظیم الشان مستقبل کی طرف سے مایوس نہو جائیں - یہ قانون الہی ھے کہ اللہ تعالی ھر دور و ھر عہد میں اپنی صداقت و حق پرستی کو ظالموں کے حملوں سے بچاتا ھے ' اور وہ مومنوں کے لیے ایسے اسباب دفاع و حفظ فراھم کرتا رھتا ھے ' جن سے دشمن انکی دعوت کو ضرر پہنچانے میں ناکام و نا مراد رھتے ھیں -

خود مکۂ معظمہ کے قیام میں باوجود کمال غربت و مظلومیت ' و قلت انصار ' و عدم وسائل حفظ و دفاع مادیۂ ' اللہ تعالی نے مومنوں کے لیے جو اسباب دفاع فراھم فرمائے ' وہ تاریخ اسلام کے قارئین سے پوشیدہ نہیں ھیں -

اسکے بعد فرمایا کہ : " اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا (الخ) " جن لوگوں نے مسلمانوں پر ظلم کیے ' انسے قتال و جہاد کی مسلمانوں کو بھی اب اجازت ھے -

تمام مفسرین صحابۂ و تابعین و عموم ارباب تفسیر و تاویل کا اتفاق ھے کہ یہ آیۃ اولین آیت جہاد ھے - اس سے پہلے جس قدر احکام نازل ھوے ' صبر و استقامت اور انتظار ما بعد پر مبنی تھے - سب سے پہلی بار اسی آیت کے ذریعہ مسلمانوں کو اجازت دی گئی کہ ظالموں کے حملوں کے جواب میں وہ بھی قتال و جہاد جاری کر دیں -

بعضوں نے ان آیات کو شمار کیا ھے جو اس سے پہلے صبر و سکوت اور تحمل و منع قتال کے بارے میں نازل ھوئی تھیں اور انکی تعداد ستر سے زیادہ بتلائی ھے ! اس سے اندازہ کیا جا سکتا ھے کہ اسلام نے کیسی شدید مجبوری کے عالم میں تلوار کے فساد کا علاج تلوار کی دواء آخری سے کرنا گوارا کیا ؟

امام (طبری) نے قتادہ کا قول نقل کیا ھے :

قال ھی اول آیۃ انزلت فی القتال ' فاذن لہم ان یقاتلوا (۱۲۳ : ۱۷)

" یہ پہلی آیت ھے جو قتال و جہاد کیلیے نازل ھوئی - اس آیت کے ذریعہ اللہ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ وہ بھی اپنے حملہ آوروں کو قتل کریں "

یہي قول دیگر اجلۂ صحابۂ و تابعین مفسرین رضوان اللہ علیہم کا بھي ھے ' جیسا کہ حافظ (ابن کثیر) نے لکھا ھے :

قال غیر واحد من السلف کابن عباس و مجاھد و عروۃ بن الزبیر و زید بن اسلم و مقاتل ابن حیان و قتادۃ وغیرھم : ھذہ اول آیۃ نزلت في القتال - و استدل بھذہ الایۃ بعضھم علی ان السورۃ مدنیۃ (حاشیہ فتح البیان - ۷ : ۳۴۵)

" سلف میں سے ایک سے زیادہ مفسرین کا قول ھے مثل ابن عباس و مجاھد ' عروۃ بن زبیر ' زید بن اسلم ' مقاتل ابن حیان ' اور قتادہ و غیرھم کے ' کہ یہ پہلي آیت ھے جو لڑائي کے بارے میں اتري ھے - چنانچہ اسي آیت کي بنا پر بعض نے استدلال کیا ھے کہ سورۃ حج مکي نہیں ھے مدني ھے "

چنانچہ حضرۃ ابن عباس نے روایت کي ھے کہ جب انحضرۃ صلي اللہ علیہ وسلم نے ھجرت کي اور مکہ سے نکلے ' تو حضرۃ ابوبکر نے کہا : " انا للہ و انا الیہ راجعون - لیہلکن جمیعاً ! " یعني جب آنحضرۃ یہاں سے تشریف لے جا رھے ھیں تو پھر مکہ کا خدا حافظ ! یقیناً اب مشرکین مکہ ھلاک ھونگے - پھر جب یہ آیت نازل ھوئي تو وہ سمجھہ گئے کہ اب قتال و جہاد شروع ھوگا - (طبري ۱۷ : ۱۲۳) بہر حال مقصود یہ ھے کہ یہ آیت اولین آیت حکم قتال ھے -

اسکے بعد اس حکم و اجازت کي توضیح کي کہ " الذین اخرجوا من دیارھم (الخ) " یعني یہ مسلمان جنکو اب قتال و دفاع کي اجازت دي جاتي ھے ' وہ لوگ ھیں ' جنکو بغیر کسي جرم و حق کے ' محض خدا پرستي کي وجہ سے دشمنوں نے گھروں سے نکال دیا اور ھجرت پر مجبور کیا - ایسے ظلم و عدوان کے مقابلے میں اب حکم قتال ناگزیر ھے - اور گو انکي حالت بیکسانہ اور مظلومانہ ھے ' لیکن یقین رکھو کہ اللہ انکو فتح و نصرۃ دینے پر قادر ھے -

ان تمام تصریحات کے بعد پھر مسلمانوں کے ظہور کي علت غائي ' حکم قتال کي ضرورت و مصلحت ' اور اسکے آئندہ ظاھر ھونے والے نتائج عظیمہ کي طرف اشارہ کیا کہ : ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض ' لھدمت صوامع و بیع و صلوات و مساجد یذکر فیھا اسم اللہ کثیرا - اگر اللہ تعالی لوگوں کي ایک دوسرے کے ھاتھہ سے مدافعت نہ کراتا رھتا ' تو تمام عبادت کدے منہدم ھو جاتے اور اللہ کے گھروں کا کوئي محافظ نہ رھتا !

اس آیت میں معابد دینیہ کیلیے متعدد نام آئے ھیں اور آخر میں " مسجد " کا لفظ بھي ھے - مفسرین کرام نے اسپر غور کیا ھے کہ ان الفاظ سے مقصود کیا ھے ؟ اور کیا وہ مختلف مذاھب کے معابد کے اسماء ھیں ' یا مقصود صرف مساجد ھي ھیں ؟ اکثر مفسرین نے " صوامع " اور " بیع " کو عیسائیوں کا گرجا بتلایا ھے - پہلا خانقاہ کے معني میں جو شہر سے باھر راھبوں اور عزلت گزینوں کیلیے ھوتا ھے - اور دوسرا کنیسہ اور چرچ کے معنوں میں ' جو شہروں میں روزانہ اور ھفتہ وار نماز کیلیے بنائے جاتے ھیں - " صلواۃ " کو یہودیوں کا گرجا بتلاتے ھیں اور (امام طبري) نے ضحاک کا ایک قول نقل کیا ھے کہ " صلوات یہودیوں کا معبد ھے - وہ اپنے معبد کو " صلوتا " کہتے ھیں " (؟)

بعضوں نے صلوات کو (صائبین) کي نماز قرار دیا ھے - لیکن ایک جماعۃ قلیلہ کي راے ھے کہ صلوات سے مقصود خود مسلمانوں ھي کي نماز ھے اور ھدم سے مراد اسکے قیام کا ممنوع ھونا ھے - امام (رازي) نے ایک وجہ اس قول کي یہ بھي قرار دي ھے اور متعدد اقوال نقل کیے ھیں : (تفسیر کبیر : ۴ - ۵۶۴)

بہر حال یہ آیت نہایت اھم ھے ' اور ھم کو الفاظ کي جگہ اسکے مطلب پر تدبر و تفکر کرنا چاھیے -

(حاصل تفسیر)

اس سے پیشتر خدا تعالی نے مسلمانوں کي ابتدائي مظلومي و بیکسي کي طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اللہ انکي حفاظت کیلیے دفاع کرتا رھتا ھے -

اسکے بعد قتال و جہاد کي اجازت دي اور فرمایا کہ مسلمانوں کا کوئي جرم بجز اسکے نہ تھا کہ وہ اللہ کے پرستار ھیں اور غیروں کي پوجا سے انکار کرتے ھیں - لیکن انپر ظلم کیا گیا اور انکو گھروں سے نکالا گیا - جب حالت ایسي ھو تو کیوں نہ اب انھیں بھي لڑنے کي اجازت دي جاے ؟

لیکن اس حکم قتال میں بھي مصالح الہیہ ' اور اس جنگ و دفاع میں بھي ایک حکمۃ عظیمہ پوشیدہ ھے - یہ اجازت اس قانون الہي کے ما تحت ھے ' جس کا ھمیشہ ظہور ھوا ھے ' اور اس عظیم ترین مصلحت و حکمت کا ظہور ھے ' جس کو حفظ امنیت ' و دفع فساد و طغیان ' و قیام عدل و انسانیۃ ' و ثبات مدنیۃ صحیحہ ' و نظام و قوام عالم کیلیے قدرۃ الہیہ نے ھمیشہ ظاھر کیا ھے -

(علۃ ظہور امۃ مرحومہ)

وہ مصلحت کونسي ھے ' اور وہ حکمت کیا ھے ؟ وہ کونسا قانون الہي ھے جسکے ما تحت اس اجازت کا نزول ھوا ؟

اسي کا جواب ھے جو ان لفظوں میں دیا گیا کہ " لولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض " یعني وہ مصلحت و حکمت یہ ھے کہ دنیا کي مختلف اقوام ' مختلف جماعتیں ' مختلف مذاھب و ملل ؛ اللہ کو یاد کرتے اور اسکي عبادت کیلیے گھر بناتے ھیں ' لیکن تاھم ظالمانہ تعصب میں سرشار ' اور ایک دوسرے کے قتل و ھلاکت ' اور اسکي دیني عمارات و معابد کے ھتک و انہدام کیلیے مستعد رھتے ھیں - پھر جس کو قوت اور ساز و سامان دنیوي حاصل ھو جاتا ھے ' وہ ظلم و خوں ریزي کے شیطان کا حکم لیکر اپنے سے ضعیف و کمزور پر غالب آجاتا ھے اور اسکي دیني عمارتوں کي ھتک کرتا ' مذھبي اعمال میں مانع ھوتا ' بلکہ اسکے معابد کو یکسر منہدم کر دیتا ھے -

یہ ظلم آباد ارضي کي سب سے بڑي مصیبت ' انسانیت کي مظلومیت ' اور سلطان عدل کي ھزیمت کا سب سے بڑا ماتم ھے ! !

پس حکمۃ الہیہ اسکي مقتضي ھوئي کہ زمین کي امنیت اور ظلم و طغیان کے انسداد کیلیے وہ ھمیشہ اپنے بندوں کو چنے ' اور اپني قوموں کو بھیجے جو دنیا میں اسکي قوت و نصرت کي فوج لیکر ظہور کریں ' تا کہ مذاھب کیلیے امن اور معابد کیلیے حفاظت ھو - وہ اُن ظالموں سے عدل و حقوق کي راہ میں لڑیں ' جو اپني شیطاني قوتوں سے مغرور ھوکر اللہ کے گھروں کي بے حرمتي کرتے اور خدا کي عبادت گاھوں کو ڈھاتے ھیں - اور انسانوں کو چین و آرام کے ساتھہ ' بے خوف و بے خطر ' اپنے خدا کي یاد کرنے اور اپنے اپنے معابد میں اسکو پکارنے کا موقع ملے -

اگر وہ ایسا نہ کرتا ' اگر وہ ایک قوم کے دست تظلم سے دوسري قوم مظلوم کو نجات نہ دلاتا ' اگر وہ ضعیف کو نصرت نہ بخشتا ' تا وہ قوي کے طغیان و فساد سے محفوظ ھو جاے ' تو دنیا کا چین اور سکھہ ھمیشہ کیلیے غارت ھو جاتا - قوموں کي راحت ھمیشہ کیلیے اُنسے روٹھہ جاتي ' اللہ کي سر زمین پر وہ تمام بلند منارے گرا دیے جاتے جو اسکے گھر کي عظمت کا اعلان کرتے ھیں ' اور

وہ تمام مقدس عمارتیں خاک کا ڈھیر ھو جائیں ' جنکے اندر اسکے نام کی پرستش ' اور اسکے ذکر کی پاک صدائیں بلند ھوتی ھیں !

پس فرمایا کہ مسلمانوں کو قتال و جدال کی جو اجازت دی گئی ھے ' تو یہ اسلیے نہیں ھے کہ خون کی ندیاں آور زیادہ تیزی سے بہیں ' بلکہ صرف اسلیے ھے کہ قانون دفاع مذاھب و معابد ' و ظہور امنیت و قیام عدل کے ماتحت ' اللہ تعالی نے اُن کو اقوام عالم میں سے چن لیا ھے ' اور انکے قتال و فدویت کے ذریعہ وہ اپنی مساجد و معابد کو محفوظ ' اور اقوام کے باھمی ظلم و عدوان کا انسداد کرنا چاھتا ھے - انکو صرف اسلیے دنیا میں بھیجا گیا ھے کہ ظلم کے تخت کو الٹ دیں ' عدل الہی کی قدوس پادشاھت کا اعلان کریں ' اور خدا کی مساجد و معابد کو ھتک و انہدام سے بچائیں -

پس وہ گو ابھی مظلوم نظر آ رھے ھیں ' سامان دفاع و قتال سے محروم ھیں ' تاھم وہ ' جو ھمیشہ اپنے اس قانون کے معجزات دکھاتا آیا ھے ' جس نے زمین کے ھر دور طغیان و فساد میں اپنی نصرت کی تلوار چمکائی ھے ' اور اپنی حکمۃ کے صحائف کا ورق الٹا ھے ؛ ضرور ھے کہ انکی مدد کریگا اور انکے قتال و جہاد سے اس اعظم ترین خدمت عالم اور اس اشرف ترین دفاع انسانیت کا کام لیگا ' کیوں کہ وہ قوی و عزیز ھے : ولینصرن اللہ من ینصرہ ان اللہ لقوی عزیزا !

چنانچہ اسکے بعد کی آیت میں اچھی طرح اسکی تشریح کر دی ' اور یہ وہ آیۃ عظیمہ و جلیلہ ھے جو مسلمانوں کے مقصد ظہور اور انکے نصب العین کے تعین کیلیے ایک عجیب و غریب تصریح الہی ھے :

الذین ان مکنا ھم فی الارض اقاموا الصلواۃ و اتوا الزکواۃ و امروا بالمعروف و نہوا عن المنکر' وللہ عاقبۃ الامور!

" یہ وہ لوگ ھیں کہ اگر ھم نے انکی قوت و خلافت کو دنیا میں قایم کر دیا تو انکا کام یہ ھوگا کہ صلواۃ الہی کو قایم کرینگے ' اپنے مال کو اللہ کی راہ میں نوع انسانی کی اعانت کیلیے خرچ کرینگے ' نیک کاموں کا حکم دینگے' اور برائیوں سے روکیں گے - اور انجام کار تمام امور کا اللہ ھی کے ھاتھہ ھے "

یہ آیت گذشتہ آیات سے متصل اور انکی تشریح کرتی ھے - امام (طبری) نے تقدیر عبارت یوں کی ھے کہ :

اذن للذین یقاتلون با نہم ظلموا ' الذین ان مکنا ھم فی الارض - (۱۷ : ۱۲۶)

"جن لوگوں سے کافروں نے قتال کیا ھے' انکو بھی قتال کرنے کی اجازت ھے - اسلیے کہ وہ مظلوم ھیں - اور یہ مظلوم وہ مسلمان ھیں کہ اگر اللہ انکو دنیا میں قائم کر دے تو وہ صلواۃ الہی کو قائم کریں گے " (الخ)

(نتائج بحث)

بظاھر آیات متعلقۂ مساجد کے ذکر میں قارئین کرام کو بہت سی تفصیلات' غیر متعلق اور خلاف موضوع بحث نظر آتی ھونگی' لیکن اگر وہ غور فرمائیں گے تو معلوم ھوگا کہ یہ اطناب مصالح سے خالی نہیں -

پھر اس قسم کے جرائد و مجلات کے مباحث و مقالات میں یہ خیال بھی پیش نظر رکھنا چاھیے کہ ضمناً جس قدر مفید بیانات آجائیں' بہتر ھے - نہیں معلوم پھر فرصت اور مہلت نظر و تحریر ملے یا نہیں ؟

یہ خیال الہلال کے اکثر مقالات و مباحث میں فقیر کے پیش نظر رھتا ھے کہ ارادے وسیع ھیں اور مہلت قلیل -

اب غور فرمائیے کہ اِن ایات سے کیا نتائج پیدا ھوتے ھیں ؟

(۱) سب سے پہلا نتیجہ و حاصل بحث جو سامنے آتا ھے ' وہ اُس قانون الہی اور حکمۃ ربانیہ کا ظہور ھے ' جسکے ماتحت فی الحقیقت امنیت ملل و مذاھب کا نظام و قیام ھے ' اور جو اگر نہوتا تو نہیں معلوم دنیا کا کیا حال ھوتا ؟ وہ دنیا ' جسپر طرح طرح کے رنگ و اشکال کی قومیں بستی ' اور مختلف صورتوں کی آباد و پر رونق عمارتیں کھڑی ھیں ' جس کی سطح پر زندگی پرورش پاتی' اور انسانیت سکھہ اور چین کی راحت سے شاد کام ھے' جسکے اوپر عظیم الشان گرجے ھیں ' اور انکی قربان گاھوں پر خدا کو پکارا جاتا ھے ' جو اپنی ابادیوں کی عمارتوں کے سلسلوں کو مندروں کے کلس اور مسجدوں کے میناروں سے رونق دیتی ھے ' اور انکے اندر اپنی اپنی زبانوں اور اپنے اپنے طریقوں سے انسان اپنے خالق سے عشق و محبت کا تذکرہ کرتا ' اور اسکے سامنے اپنے تئیں عجز و بندگی سے گراتا ھے ' غرضکہ وہ حسین و جمیل دنیا ایک ایسی ماوراء تصور ھلاکت و بربادی کا منظر ھو جاتی ' جس کی سطح پر خونریز انسانوں کی بوسیدہ ھڈیوں ' اور منہدم عمارتوں کی اڑتی ھوئی خاک کے سوا آور کچھہ نہ ھوتا !!

یہ انقلابات جو قوموں اور ملکوں میں ھوتے رھتے ھیں ' یہ جو پرانی قومیں مرتی اور نئی قومیں اُنکی جگہ لیتی ھیں ' یہ جو قوی کمزور ھوجاتے ھیں اور ضعیفوں کو با وجود ضعف ' غلبہ کے سامان میسر آجاتے ھیں ؛ یہ تمام حوادث اسی حکمۃ و قانون الہی کا نتیجہ ھیں -

وہ ایک ملک کے ظلم و استیلا کو دوسرے ملک کی اعانت سے دفع کراتا ' اور ایک قوم کی زیادتی کا دوسری قوم کے ھاتھوں انتقام لیتا ھے - اسی کا نتیجہ ھے کہ [illegible]وں کو زمین پر بسنے کی مہلت حاصل ' اور مذاھب کو زندگی و امنیت نصیب ھے -

(۲) نیز اس آیت نے صاف صاف بتلا دیا کہ دنیا میں مسلمانوں کے ظہور و قیام کی علۃ اصلی کیا ھے ؟ اور وہ کونسا کام ھے ' جسکے انجام دینے کیلیے خدا نے انھیں دنیا میں فتح و نصرت کا علم دیکر بھیجا ؟

یہ سب سے پہلی آیت ھے جس میں قتال کا مسلمانوں کو حکم دیا گیا - چونکہ پہلا حکم تھا ' اسلیے ضرور تھا کہ ساتھہ ھی حکم کی علت بھی بتلا دی جاتی - پس فرمایا کہ صداقت اور خدا پرستی مظلوم ھوگئی ھے اور ظلم و ضلالت کی قوت کا غلبہ و استیلا بڑھ گیا ھے - وہ زمین جو اسلیے بنائی گئی تھی کہ خدا کی پرستش کا معبد ھو' اب خدا پرستوں پر ایسی تنگ ھوگئی ھے کہ اللہ کو پکارنا اور " ربنا للہ ! " کہنا سب سے بڑا انسانی جرم ھوگیا ھے اور ایک قوم اپنی قوت کے گھمنڈ سے مغرور ھوکر دوسری قوم کے مذھب اور اسکی عبادت کو روکنا چاھتی ھے -

ایسی حالت میں ضرور ھے کہ حسب قانون الہی ' خدا ایک نئی قوم کو بھیجے' تا وہ قوموں اور مذھبوں کو امن کا پیغام پہنچاے' اور ظالموں سے قتال کرکے ' مظلوموں کو انکے دست تظلم سے نجات دلاے - ایسا ھونا نظم عالم کیلیے ضروری ھے - کیونکہ اگر اللہ ایک قوم کے ھاتھوں دوسری جابر قوم کو ھٹاتا نہ رھتا تو :

" لھدمت صوامع و بیع و صلوات و مساجد یذکر فیھا اسم اللہ کثیرا " !

عبادت کدے منہدم ھو جاتے اور وہ مسجدیں گرا دی جاتیں جنکے اندر نہایت کثرت سے خدا کی عبادت ' اور اسکے نام کی تقدیس کی جاتی ھے !

(۲) پھر فرمایا کہ گو مسلمان مظلوم ہیں مگر ہم انکو نصرت بخشیں گے کیونکہ یہ اللہ کی سلطنت کو قائم کرانا ' اور اسکی پرستش و عدالت کو نصرت دلانا چاہتے ہیں - اسکے بعد مسلمانوں کے ظہور کے نتائج بتلائے کہ یہ مظلوم مسلمان جنکو جہاد کی اجازت دی جا رہی ہے' وہ قوم ہے کہ فتح و نصرت اور قیام و تمکن کے بعد اسکا کام عیش و عشرت ' ملک گیری ' اور محض تخت فرمائی نہوگا ' بلکہ وہ دنیا میں صفات الہیہ کا مظہر اور اسکے عدل و صداقت کی نعمت کی حامل ہوگی - وہ ضلالتوں اور گمراہیوں سے دنیا کو روکیگی - اعمال حسنہ کا حکم دیگی - عبادت مالی و بدنی اسکا شعار ہوگا !

ان ترتیبات سے کیا نتیجہ نکلتا ہے ؟ کیا تم نہیں دیکھتے کہ مطالب مضطرفہم اور نتائج منتظر درس و بصیرت ہیں ؟

اس سے ثابت ہوا کہ مسلمان دنیا میں صرف اسلیے آے کہ اللہ کے عبادت خانوں کی حفاظت کریں ' اور انکو انسانی ظلم و سرکشی کی شرارتوں سے بچائیں - انکو ستر مرتبہ کہا گیا کہ صبر کرو - اکھتر ویں مرتبہ تلوار کے مقابلے میں تلوار اتھانے کی اجازت دی تو بتلا دیا کہ یہ اجازت صرف اسلیے ہے کہ ایسا نہوتا تو اللہ کی عبادت کے گھر ڈھا دیے جاتے اور مسجدیں منہدم کر دی جاتیں ' جنکے اندر نہایت کثرت سے اسکا ذکر ہوتا ہے -

یہ سرسری مطالعہ کا نہیں بلکہ نہایت غور و تدبر کا موقعہ ہے - مسلمانوں نے جب سب سے پہلی مرتبہ تلوار کے قبضے پر ہاتھہ رکھا' تو انکے سامنے مساجد کی حفاظت اور اسکے انہدام ہی کا مسئلہ تھا - انھوں نے اس دنیا میں قتال و دفاع کا پہلا قدم اٹھایا تو وہ اپنے گھروں کی حفاظت کیلیے نہیں بلکہ خدا کے گھر کی حفاظت کی راہ میں تھا - وہ صبر و ضبط کے ساتھہ مدت تک بیٹھے رہے ' پر اٹھے تو مسجد کیلیے اٹھے ' اور بڑھے تو مسجد ہی کی راہ میں !

(۳) خدا نے بھی انکا سب سے بڑا شرف یہی بتلایا کہ انکے ذریعہ اپنے معابد کی حفاظت کا کام لے گا ' اور اگر انکو نہ ظاہر کرتا ' اور اپنی نصرت و فتح کی بخشش کیلیے نہ چن لیتا تو اسکی زمین پر اسکے مقدس معابد منہدم ہوجاتے -

(۴) صرف اسلام ہی کی مساجد کیلیے نہیں ' بلکہ تمام عبادت خانوں کی بلا استثنا حفاظت انکا مقصد بتلایا کہ وہ مذاہب کو امن دینے والے اور اقوام کو ظلم و تعصب سے بچانے والے ہونگے - یہ در اصل ایک طرح کی پیشین گوئی تھی ' لیکن ایک چوتھائی صدی کے اندر ہی واقعات نے اسکی تصدیق کردی !

جبکہ ایک مذہب دوسرے مذہب کو برباد کرنا چاہتا تھا ' جب کہ ہر قوم چاہتی تھی کہ خدا کی زمین صرف ہمارے ہی لیے ہوجاے اور کسی دوسری قوم کے مذہب اور مذہبی عمارات کو اسپر جگہ نہ ملے ' تو مسلمانوں ہی کی تلوار تھی جس نے انکو ظلم و استیلا سے بچایا اور بربادی و ہلاکت سے نجات دلائی - جزیرۂ عرب و یمن کے اندر مسلمانوں کی وجہ سے عیسائیوں کو بمجرد ظہور جو نفع عظیم پہنچا ' اسکا تذکرہ طولانی اور محتاج تمہید ہے ' لیکن یہ کون نہیں جانتا کہ مصر میں قبطیوں کو جس قوم نے عیسائیوں کے مذہبی ظلم سے نجات دلائی اور قبطی معابد کو آزادی بخشی وہ مسلمان ہی تھے ؟ خود عیسائیوں ہی کے اندر چھٹی صدی عیسوی میں انتہا درجہ کی مذہبی تفریق اور تعصب و جنگ و جدال تھا - ایک چرچ دوسرے چرچ کے پیرو کی تکفیر کرتا ' جلا وطنی کی سزا دیتا ' اور بسا اوقات زندہ جلا دیتا تھا - علی الخصوص گریک و رومانی چرچ ' جسکے ہاتھوں مشہور یعقوبی فرقے کو کیسی کیسی درد انگیز مصیبتیں جھیلنی پڑیں ؟ لیکن صرف مسلمان ہی تھے جنھوں نے مصر و اسکندریہ میں اس فرقے کو پناہ دی ' اسکے معابد محفوظ ہوگئے ' اور بکمال آزادی اپنے گرجوں کے اندر اقرار توحید کے ساتھہ ' خداے مسیح کی پرستش کرنے لگا !

پھر اسلامی حکومتیں قائم ہوئیں اور گو اسلام کی شرعی خلافت کا یہ دور نہ تھا ' تاہم امویہ و عباسیہ کے عہد پر نظر ڈالو اور اس پیشین گوئی کی صداقت کو یاد کرو - کس طرح تمام مذاہب و ملل کو اسلامی حکومتوں میں آزادی دیدی گئی اور علی الخصوص عیسائیوں کے فرقے کس طرح مسلمانوں کی بدولت بربادی سے بچ گئے ؟

مسلمانوں کی حکومت میں خود مختلف اسلامی مذاہب کو آزادی حاصل نہ تھی - شوافع حنابلہ کے دشمن تھے - اور حنابلہ شوافع کو ہلاک کرنا چاہتے تھے - اشاعرہ نے ایوبیہ کی قوت پاکر معتزلہ کے ساتھہ جو کچھہ کیا ' سب کو معلوم ہے - سنیوں اور شیعوں کا باہمی قتال بجاے خود ایک داستان خونین ہے - خوارج و قرامطہ کے حالات تاریخ میں تلاش کرو - ہمیشہ ایک فرقے نے دوسرے فرقے کو تباہ کیا ہے ' اور دوسرے نے انتقام کا موقع پایا ہے تو کسی طرح کی کمی نہیں کی ہے - تاہم یہ کیسی عجیب بات ہے کہ مسلمان خود تو باہم ایک دوسرے کو برباد کرتے تھے ' لیکن غیروں کو انھوں نے ہمیشہ پناہ دی اور ذمیوں کے حقوق دینیہ کی کبھی بے احترامی نہ کی - شوافع نے حنابلہ کا محلہ بغداد میں لوٹ لیا ' لیکن عیسائیوں کے گرجوں کی برابر حفاظت ہوتی رہی !

صلاح الدین عیسائیوں کے خونی جہاد کا میدان میں جواب دیتا تھا ' جبکہ وہ بیت المقدس کی مسجد عمر کو ڈھا چکے تھے ' لیکن خود اسکی حکومت کے اندر عیسائیوں کو پوری آزادی تھی اور مسجد عمر کی طرح مسیحی گرجا نہیں ڈھایا جاتا تھا ! !

حضرۃ عمر (رض) کے دنیا میں آخری الفاظ یہ تھے کہ غیر مذہب رعایا کے حقوق کی حفاظت کرنا - انھوں نے اپنی آخری وصیت میں کہا تو یہی کہا کہ انکو دشمنوں کے حملے سے بچایا جاے اور انکے معابد محفوظ رہیں ! (طبری وغیرہ)

جب کوئی فوج حرکت کرتی تھی تو اسکے تمام افسروں کو نصیحت کی جاتی تھی کہ پادریوں کو قتل اور گرجوں کو منہدم نہ کرنا !

کیا یہ سب کچھہ اسی کا ظہور نہ تھا کہ : " و لولا دفع اللہ الناس بعضہم ببعض' لہدمت صوامع و بیع و صلوات و مساجد یذکر فیہا اسم اللہ کثیراً " ؟ فہل من مدکر ؟

(۵) پس اگر آج مسلمان اپنی وسیع زمینوں کی حفاظت نہیں کرسکتے جس پر انکے تخت حکومت بچھے ہوے اور انکا تمام فرمان روائی نصب ہے ' تو کچھہ افسوس نہیں ' لیکن اگر وہ زمین کے اس چھوٹے سے چھوٹے ٹکڑے کی بھی حفاظت نہ کرسکیں ' جو خدا کی عظمت و جلال کا تخت ہے ' اور جسکے معمارے اسکی قدوسیت کے علم ہیں ' تو انکے لیے افسوس ہے !

کیونکہ یہ انکا مقصد ظہور ہے اور اگر وہ اپنے مقصد حقیقی کو بھول جائیں تو یہ مقصد کی موت ہوگی جس کے بعد زندگی ممکن نہیں !

(۶) مسجد مقدس کانپور کا معاملہ ایک تازیانہ تھا ' جس نے مسلمانان ہند کو انکا مقصد عظمی یاد دلانا چاہا - پس مبارک ہیں وہ جو اس تنبہ سے عبرت پکڑیں ' اور آیندہ اپنی قوتوں کو اس راہ میں وقف کر دیں ! !

مصالحۂ مسئــلۂ اســلامیــۂ کانپور

. (۲)

اس حال کو پہنچے ترے قصے سے کہ اب هم
راضي هیں گر اعــدا بهيؓ کریں فیصــله اپنا

معلوم هوتا ھے که فیصلۂ مسئلۂ اسلامیه کانپور کي نسبت مجهے بہت کچهه لکهنا پڑیگا ' علاوہ اسکے جو میں لکهنا چاهتا تها -

میں نے گــذشته اشاعت میں مولانا محمد رشید صاحب کي تحریر کے ضمن میں اس صورت فیصله کا ذکر کیا تها ' جسکي مجهے اطلاع دي گئي تهي - یه زباني گفتگو تهي - تحریر کي صورت میں بعینه وهي صورت جناب مولانا عبد الباري صاحب نے بهي اپنے خط مورخه ۳ - اکتوبر میں تحریر فرمائي تهي - مسٹر مظہر الحق سے ملاقات غالباً ۲۸ یا ۲۹ - کو هوبي ' اور یه خــط ۳ - اکتوبر کو لکها گیا تها -

یه خط در اصل ایک پرایویٹ تحریر ھے مگر اسلیے شائع کر دیتا هوں که :

(۱) خود مولانا موصوف نے حال میں جو ایک تحریر شائع کرائي ھے ' اسمیں بهي قریب قریب یہي امور درج هیں -

(۲) اس خط میں انهوں نے لکها تها که " تا افشاي معامله یه تحریر بصیغۂ راز رکهي جاے " اب چونکه معامله هوچکا - اسلیے اسکي اشاعت میں کوبي هرج نہیں -

(۳) میري نسبت مشهور کیا گیا ھے اور بار بار مجهے خطوط و تلغرافات میں یاد دلایا گیا ھے که تم سے مشورہ کرلیا گیا تها ' اب کیوں مسئلۂ زمین مسجد میں اختلاف کرتے هو؟ ایسي حالت میں اپني بریت اور کشف حقیقت کیلیے جائز وسائل کے استعمال کا حق ضرور مجهے حاصل هونا چاهیے -

(نقــل خــط)

" میں نے اس راے کو تسلیم کر لیا ھے که حصه متنازعه فیه جزو مسجد ھے - وہ کسي حــالت میں سوائے مسجد کے کسي دوسرے کام میں صــرف نہیں هوسکتا ھے ' اس پر بهي اگــر مسلمانان کانپور اور علماے کــرام صلح کو پسنــد کــریں ' تو میں اس مخمصے سے چهٹکارے کي بہتــرین صورت یه تجویز کــرتا هوں که مسجد پهر سے مستحکم و مضبوط بنائي جائے - اور اوسکي کرسي اقلا ۸ - فٹ بلند هو ' مگر زمین حصۂ منہدمه کي اپني موجودہ حالت پر رهے -

اس زمین کے تین حصے هیں : ایک حصه مهري کا ' دوسرے پر دیوار مکان متصل کي تهي ' تیسرا حصــه مسجــد کا دالان ھے - جو حصه دالان مسجد کا ھے ' وہ ایک چبوترے کي صورت پر قائم کردیا جائے -

جو پیــدل چلنے کا راسته ھے ' اوسکي بلندي سے اس چبوترے کي بلنــدي کم ازکم ایک فٹ هو - اور اوس مهــري کے حصه پر تین در کا برامدہ قائم کیا جائے - یه بر آمدہ سڑک کي طرف هوگا - اوسکے اور ســڑک کے درمیان میں دیوار کي زمین اور کچهه مقــدار پیدل راسته کي بهي هوگي ' اوسکي بلندي پیدل راسته کے برابر هو؛ او ر یه برامدہ اسقدر بلند هو که مجلس صحن سے اوسکي چهت مساوي هو جــاوے ' اور درمیان اس برآمــدے کے بلــکه بیچ میں دروازہ مسجد کا هو - خواہ دوسرا دروازہ هو - یا جو اسوقت موجود ھے وهي رهے -

پهر جو رخ اس بــرامــدہ کا سڑک کي طــرف هو ' وہ جالي سے بند کردیا جاے - یه جالي لوهے کي هو خواہ پتهر کي - اس برامدہ کے دونوں بازونکے در کهلے رهیں یا لوهے کے دروازے اوسمیں لگا دیے جائیں - پیدل راہ جسوقت تنگ هو تو مسجد کے آنے والونکے لیے اصالةً ' اور دوسرے لوگونکے لیے ضمنا اسقدر اجازت هوگي که بازونکے دروازون سے مسجد میں داخل هوں یا ایک طرف سے دوسري طرف نکل جائیں - یه برآمدہ همیشه مسجد کي ملک رهیگا ' اور اوسکے اندر خرید و فروخت کے معاملات کسي طرح نہیں هوسکتے - کوئي سواري یا جانور نہیں گذر سکتا - مسلمانوں کو حالت نا پاکي میں جانا شرعاً ممنوع ھے -

اس صــورت کي مسجــد بنانے کا هم نے ارادہ کیا ھے اور اسکو هم ظاهــر کرتے هیں - مگر هم مسجد کے مغصوبه زمین کو بلا شــرط حاصل کرنا چاهتے هیں -

یه مصالحت اوسوقت کر سکتے هیں جب گورنمنٹ بلا توسط مقامي حکام همارے تمام مطالبات قبول کرے :

اولاً همارې زمین جو که جزو مسجد ھے همکو واپس کردي جائے -
ثانیا همارے جمله ماخوذین متعلق مسجد بري کردیے جائیں -
ثالثا ایک عام قاعدہ تحفظ مقامات متبرکه کا اجرا کردیا جائے -

علاوہ انکے حسب ذیل امور بهی هماري خواهشات سے هیں :

(۱) جهانتک هو گورنر جنرل خود آکے همارے قیدي رها کردیں اور هماري مسجد همکو واپس دیدیں -

(۲) جسقدر ضمانتیں اخبارات سے اس بارہ میں لیگئي هیں ' وہ منسوخ کردي جائیں -

(۳) جن حکام نے ظلم کیا ھے ارنکي معقول تنبیه هو تا که آیندہ ایسے مظالم کا سد باب هو جائے -

اور اعانت مصیبت زدگان کي تائید گورنمنٹ خود بهي کرے که اکثر حضرات اسکي حرکت کو ناراضگي گورنمنٹ کا باعث سمجهتے هیں - اوسکي صورت یه ھے که جسقدر چندہ اس فنڈ کا موجود ھے وہ گورنر جنرل کی آمد کانپور کے وقت پیش کردیا جاے - اور اونسے خواهش کیجائے که خود بهي اوسکي شرکت کریں اور گورنمنٹ سے بهي شرکت کرائیں تاکه مستقل امداد اس طور پر هوسکے "

الهــلال :

اس خط میں مولانا نے جو صورت بیان کي ھے ' قریب قریب یہي صورت انهوں نے اپنے اُس مضمون میں بهي بیان کي ھے جو انجمن موید الاسلام میں پیش کیا گیا - مسٹر مظہر الحق جب مشورہ کیلیے تشریف لاے تو انهوں نے اسي کا خلاصه بیان فرمایا - البته آخر میں جو تین مطالبات اور مزید کیے هیں ' ان میں سے دفعه (۱) کے علاوہ اور کسي دفعه کو انهوں نے شرایط فیصله میں شامل نہیں کیا تها ' اور در اصل اصلي مسئله زمین مسجد اور متهمین حادثه هي کا تها - یه امور اسکے علاوہ هیں -

میں نے جب اس صورت مجوزہ کو سنا ' نیز معلوم هوا که جناب راجه صاحب محمود اباد کا بیان ھے که هز ایکسلنسي کسي ایسي صورت کو منظور کرلینے کیلیے طیــار هیں ' تو گو آخري مشورہ اور قطعي راے کي صورت میں گفتگو نه تهي ' تا هم میں نے کہا که

ریسرا اسے منظور کرلیں تو پھر تمام معاملہ کا خاتمہ ہے - کیونکہ اصولاً اس صورت میں اور زمین پر مثل سابق دالان تعمیر کر دینے میں کچھہ بھی فرق نہیں ہے -

(اصلی سوال)

تمام معاملے کی بنیاد یہ امر ہے کہ مسجد کی زمین کا ایک حصہ مسجد کی ملکیت اور قبضے (باصطلاح قانون) ' اور تصرف (باصطلاح فقہ) سے نکالکر سڑک میں شامل کردیا گیا ہے - مسلمان کہتے ہیں کہ یہ جزو مسجد ہے ' اسلیے سڑک میں شامل نہیں کیا جا سکتا -

پس قانون اور فقہ ' دونوں کے لحاظ سے یہ سوال (ملکیت) اور (تصرف) کا ہے - نہ کہ کسی هئیت و شکل عمارت کا -

(مجوزہ صورت)

مولانا نے فیصلے کی صورت یہ تجویز کی کہ :

" گورنمنٹ بلا کسی شرط کے زمین مغصوبہ واپس کردے اور جس طرح مسجد کی ملکیت میں تھی' اسی طرح دیدی جاے"

اس دفعہ نے (ملکیت) کا مسئلہ صاف کردیا اور مسجد کی زمین آسے بجنسہ واپس ملگئی -

یہ اصول ٹھیک ٹھیک قائم رہا کہ " مسجد کی زمین کا ہر حصہ مقدس ' اور وہ کسی حال میں مصالح مسجد کے سوا کسی دوسرے کام میں نہیں آسکتا "

اب دوسرا مسئلہ (تصرف) کا رہا - کیونکہ قانوناً بھی ملکیت بغیر حق تصرف کے مفید دعوی نہیں -

اسکا فیصلہ اس طرح ہوا کہ حق تصرف بھی مسجد اور اسکے متولیوں یا امام جماعت کو ملیگا - لیکن اب چونکہ آس جانب سڑک نکلی ہے جو پہلے نہ تھی' اور مسجد کی نئی تعمیر درپیش' لہذا اس تعمیر کا نقشہ متولیان مسجد اپنے جدید مصالح اور فوائد کے لحاظ سے یہ تجویز کرتے ہیں کہ آس جانب مسجد کا صدر دروازہ بنایا جاے - صدر دروازے کیلیے برامدہ ضروری ہے - اسلیے اوپر تو صحن مسجد کی وسعت اور اسکا دالان بدستور رهیگا ' لیکن اسکے نیچے دروازہ کی وجہ سے ایک سہ درہ بنایا جایگا ' اور وہ بالکل اسی طرح زمین کی مسجد پر ہوگا ' جیساکہ صدھا مساجد میں مثل مکانات کے کچھہ جگہ چھوڑ دی جاتی ہے ' اور اسپر یا تو سیڑھیاں ہوتی ہیں ' یا بطور برامدے کے جگہ خالی رہتی ہے - بمبی اور کلکتہ کی مساجد میں یہ صورت بکثرت ہے -

یہ جو جگہ خالی چھوڑ دی جاتی ہے تو مسجد ھی کی زمین ہوتی ہے ' لیکن مصالح مسجد کیلیے اسکو الگ سا کردیا جاتا ہے -

(سڑک اور زمین مسجد)

ایک اہم سوال جو اب فیصلہ کے اثر کیلیے مہلک ہو رہا ہے ' آس حالت میں بھی پیدا ہوسکتا تھا ' یعنے یہ برامدہ یا سہ درہ سڑک میں شامل ہوگا - اور گو مسجد کے دروازے کے سامنے کی زمین کو دھوپ اور بارش سے بچانے اور آنے جانے والے نماز- یوں کے خیال سے اسکی تعمیر عمل میں آئی ہو' لیکن اسکا کیا علاج کہ عام راهگیر بھی ہر حالت میں اسپر سے گذریں گے ' اور اسکا احترام مثل مسجد کے محفوظ نہ رهیگا ؟

یہی سوال ہے جو موجودہ صورت میں ہر شخص کے دل میں پیدا ہوتا ہے -

لیکن اسکا علاج بھی اس صورت میں موجود تھا - مولانا نے صاف صاف لفظوں میں لکھدیا تھا کہ دروازے کے سامنے کا حصہ فٹ پاٹ' سے ایک فٹ اونچا بنا یا جایگا ' اور جو رخ اسکا سڑک کی جانب ہوگا ' اسے جالی سے بند کر دیا جایگا - دونوں جانب کے در لوہے کے دروازے سے بند ہوسکیں گے - - - - - - - -

اسکے اندر خرید فروخت نہوسکے گی ' کوئی سواری یا جانور وہاں سے نہیں گذر سکیگا' مسلمانوں کو حالت نا پاکی میں وہاں جانا مثل مسجد کے شرعاً ممنوع ہے "

(گورنمنٹ کی خاطر نہیں بلکہ مسجد کیلیے)

رہی یہ بات کہ ہم دروازہ کیوں بنائیں ؟ کونسی وجہ ہے کہ پہلی سی حالت باقی نہ رکھی جاے ؟ تو اسکے لیے نہایت معقول وجوہ ہیں :

(۱) مسجد از سر نو تعمیر کرینگے تا کہ زیادہ خوش قطع ' زیادہ مستحکم ' اور زیادہ آرام دہ ہو - مسجد کو از سر نو تعمیر کرتے ہوے بحفظ رقبۂ زمین' ہمیں اختیار حاصل ہے کہ بر بناے مصالح و فوائد' نقشۂ عمارت میں تبدیلی کریں - اس تبدیلی سے آس اصول پر کوئی اثر نہیں پڑتا ' جسکا تعلق مساجد اور گورنمنٹ سے ہے -

(۲) پہلے حالت اور تھی - اب آس جانب سے ایک بڑی سڑک نکل رہی ہے - لہذا ضرور ہے کہ اب مسجد کا صدر دروازہ سڑک کی جانب ہو - اگر یہ قضیہ نہ بھی پیش آتا' جب بھی نئی سڑک کی صورت میں آس جانب صدر دروازے کا رکھنا ضروری تھا -

(۳) دروازہ کے آگے برآمدے کا ہونا علاوہ عمارت کی حسن و خوشنمائی کے ' نمازیوں کیلیے بھی آرام دہ ہوگا - کیونکہ بارش کے وقت دروازہ کی پانی سے حفاظت ہوگی - دھوپ میں سایہ ہوگا - یہی مصالح ہیں جنکی وجہ سے بڑے بڑے مکانوں میں برآمدے نکالے جاے ہیں اور مساجد میں بھی موجود ہیں -

" مسجد کی از سر نو تعمیر " - " ایک فٹ کی بلندی " - " سہ درہ " - " لوہے یا پتھر کی جالی " - " زمین کی بلا شرط واپسی " وغیرہ وغیرہ' مولانا کی تحریر کے اهم الفاظ ہیں - ان پر دوبارہ نظر ڈال لیجیے -

(مجوزہ فیصلہ بالکل کامیابی تھی)

اب آپ انصاف فرمائیں کہ اس صورت اور مسجد کو بحالت اولی چھوڑ دیدے میں اصولاً ' شرعاً ' قانوناً ' کیا فرق ہے ؟ بلکہ فی الحقیقت پہلی صورت سے بھی زیادہ بہتر و انفع -

اس معاملہ کی اصلی روح حفظ زمین مساجد کا اصول تھا - اور وہ بمجرد اعتراف ملکیت حاصل پھر تصرف میں میونسپلٹی کو کوئی دخل نہیں !

یقینا میں نے اس صورت کو سنکر ایک ابتدائی گفت و شنود کی طرح اتفاق ظاہر کیا ' اور کچھہ عرصہ تک مختلف پہلوؤں پر گفتگو کرنے کے بعد کہا تھا کہ " اگر ایسا ہوا تو میں مخالفت نہیں کرونگا "

مگر اب کہتا ہوں کہ اس صورت سے تو کوئی بھی مخالفت نہیں کرسکتا - کیونکہ یہ تو بالکل سر جیمس مسٹن کے حکم کو خاک میں ملانا اور مطالبۂ مسلمین کی بہ اعلی فتح تھی -

مسٹر مظہر الحق نے خود بار بار کہا : میری سمجھہ میں یہ بات نہیں آتی کہ اس صورت کے منظور کرلینے کے بعد سر جیمس مسٹن کیلیے کیا باقی رهجایگا ؟ انکو تعجب تھا اور میںنے بھی اس تعجب میں شرکت کی -

مولانا عبدالباري نے اس صورت مجوزہ کے واضح کرنے کیلیے مجوزہ نوتعمیر مسجد کا ایک نقشہ بھي قلم سے کھینچ کر بھیجا تھا - بہتر ہے کہ اُسے بھي نقل کردیا جاے ' تاکہ صورت مجوزہ اچھي طرح سمجھہ میں آجاے - نیز معلوم ہوسکے کہ میرا اتفاق کس صورت میں تھا ؟

(نقشۂ نو تعمیر حصۂ متنازعہ فیہ)

جو پہلي صورت مجوزہ کي حالت میں ہوتا

(ایک ضروري مکالمہ)

یہ گفتگو محض ایک ابتدائي مشورہ تھا - آخري مشورہ اور قطعي و اختتامي راے کا موقعہ بعد کیلیے چھوڑ دیا گیا تھا تاہم اللہ تعالی کي کچھہ عجیب حکمت ہے کہ چند خیالات اُس وقت مجھے پیدا ہوے ' اور میں نے مسٹر مظہرالحق پر ظاہرکیے - بالاخر وهي صورت پیش آئي -

میں نے کہا " کسي امر کے نیک و بد اثر کیلیے بڑي چیز اسکے ساتھہ کے اور حالات و حوادث بھي ہوتے ہیں - اثر مجموعي طور پر پڑتا ہے اور بعض حالتوں میں ضمني باتیں اسطرح غالب آجاتي ہیں کہ نفس مسئلہ مغلوب ہوجاتا ہے -

حضور ویسراے کہتے ہیں کہ میں خود آؤنگا - مسجد دیکھونگا اور خود اپني زبان سے تمام امور کا اعلان کرونگا ' لیکن ایک اہم سوال یہ ہے کہ وہ کس عالم میں آئیں گے ؟ اور کیسے خیالات ظاہر کرینگے ؟

فیصلہ اور مضی ما مضی کي تجویز ہورهي ہے ' لیکن کہیں ایسا نہو کہ مسلمانوں کي دل شکني یا رنجیدگي کي کوئي بات ہوجاے - کہیں گذشتہ واقعات کا جانب دارانہ تذکرہ نہ نکل آے - کہیں جرم و بے جرمي کا سوال نہ چھڑ جاے - اگر ایسا ہوا تو پھر اصل مسئلہ کا اثر ان باتوں کے ساتھہ شامل ہوکر پبلک کے سامنے آیگا اور فیصلہ کنندوں کي حالت نازک ہوجا یگي -

جب ویسراے فیصلے کي غرض سے آئیں گے تو کانپور میں جوش و محبت کے ساتھہ خیر مقدم ہوگا ' لیکن اگر انکی تقریر میں کوئي بات ایسي ہوگئي ' تو جن لوگوں نے ایسا کرایا ہے ' انکو ملامت کیجائیگی "

لیکن مسٹر مظہرالحق نے کہا کہ " ایسا کیوں ہونے لگا ؟ حالات وایسراے کي نظر سے پوشیدہ نہیں " سچ یہ ہے کہ مسٹر مظہرالحق کے ہاتھہ میں فیصلہ نہ تھا ' اور نہ وہ اسکے باني تھے - وہ اسکي نسبت کہتے تو کیا کہتے ؟

لیکن اب میں دیکھہ رہا ہوں کہ میرا خیال بالکل غلط نہ نکلا - حضور وایسراے اگر سر جیمس مسٹن کي بے موقع تعریف نہ کرتے ' اگر جرم و بے جرمي کا سوال نہ چھیڑتے ' اگر زمین کي ملکیت کو ایک غیر ضروري سوال قرار نہ دیتے ' اور اگر اُن لفظوں کے ساتھہ رہائي کا حکم نہ دیتے ' جن کے ساتھہ دیا گیا ' تو شاید عام مسلمانوں کے دلوں میں زیادہ طمانیۃ اور شکرگزاري ہوتي - علم اس سے کہ اصل مسئلہ کي حالت کیسي هي کیوں نہ ہوتي !

ہر شے کا حکم اسکے گرد و پیش اور حوالي کے تغیرات کے بعد بدل جاتا ہے - کیونکہ جماعت پر اثر مجموعي حالات کا ہوتا ہے - عام نظریں ایک کیمسٹ کي طرح تفرد کیمیاوي کے بعد حوادث پر نظر نہیں ڈالتیں -

یہ ایک نہایت اہم نکتۂ سیاست اور صرف اعلی حکام کے سمجھنے هي کي بات ہے - تعجب ہے کہ حضور وایسراے نے اسپر غور نہ فرمایا :

ربط نہان غیر کا پردہ ہے ' ورنہ آپ
دشمن کے ساتھہ صرفہ کریں رسم و راہ میں ؟

(تغیر اور تنسیخ و ترمیم)

گفتگو کا اغاز اسی صورت سے ہوا - جبکہ شملہ اور لکھنو میں نامۂ و پیام اور گفت و شنید ہو رہی تھی ' تو یقیناً یہی صورت سب کے پیش نظر تھی - خود مسٹر مظہرالحق کو بھی یہی معلوم تھا ' اور مولانا عبدالباري بھی اسی خیال میں ہونگے ' لیکن (جیسا کہ خود مولانا نے اپني تحریر میں لکھا ہے) جب معاملہ زیادہ وقیع حد تک پہنچا اور سرکاري حلقہ میں آخري راے کسي نہ کسي طرح قرار پاگئي ' تو لکھنو میں ایک صحبت شوری قرار پائي - منگل کے دن ویسراے آئے ہیں - جمعرات کو یہ صحبت منعقد ہوئي تھي -

یہی صحبت شوری ہے ' جس نے معاملات کی صورت یکا یک متغیر کر دي - مولانا عبد الباري اپنی تحریر میں لکھتے ہیں کہ تمام مطالبات میں سے صرف مسجد اور متہمین کی رہائی کے مسائل فیصلے کیلیے لیے گئے - معلوم ہوتا ہے کہ اسی مجلس میں کہدیا گیا تھا کہ ویسراے اس سے زیادہ اور کچھہ نہیں کر سکتے کہ چھجہ نکال لینے کی اجازت دیدیں ' اور ایک طرح کا مبہم قبضہ زمین کی مسجد پر ہوجاے - قیاس کہتا ہے کہ عدم ملکیت کے سوال پر

اس صحبت میں زور نہ دیا گیا ہوگا ' اور جناب راجہ صاحب اور مولانا عبد الباری نے اپنی جگہ یہی سمجھا ہوگا کہ زمین کی ملکیت بھی مسجد کو دیدی جا رہی ہے -

میرا اختلاف یہیں سے شروع ہوتا ہے کہ زمین کی ملکیت اور تصرف ' دونوں کی وہ صورت قائم نہ رہی جو پہلے پیش کی گئی تھی - اور حفظ زمین مسجد کا اصل الاصول خطرہ میں پڑگیا جسکے لیے یہ تمام حوادث خونین پیش آئے تھے -

(اختلاف کا مبدء)

(۱) اول تو اس تغیر صورت کی اُن لوگوں کو بالکل اطلاع نہیں دی گئی ' جنکو پہلی صورت کی اطلاع دی گئی تھی - مجھے معاف رکھا جاے اگر میں کہوں کہ یہ وہی شخصیت ہے ' جس پر ہمیشہ لوگوں کو ملامت کی گئی ہے - مسئلہ کی اہمیت اور اسکا عام اسلامی مسئلہ ہونا اخر کچھہ بھی وقعت ضرور رکھتا تھا ' اور ویسراے سے یہ کہنے کا موقعہ پورا پورا حاصل تھا کہ " اب ہمیں اس آخری صورت کی نسبت مسلمانوں سے اخری مشورہ کر لینے کی مہلت ملنی چاہیے - ہم ثالث بالخیر ہیں ' لیکن اصلی فیصلہ کنندہ قوت نہیں ہیں "

(۲) پھر سب سے بڑھکر اصولی سوال یہ ہے کہ پہلا مشورہ بھی آخری اور قطعی نہ تھا - خود مجھسے جس طرح گفتگو ہوئی تھی ' میں سمجھتا ہوں کہ اوروں سے بھی اسی طرح ہوئی ہوگی - ایک منٹ اور ایک نصف لمحہ کیلیے بھی میرے ذہن میں یہ خیال نہیں آیا کہ صرف اسی ابتدائی مشورے کی بنا پر خانمۂ کار ہوجائیگا - میرے محترم دوست مسٹر مظہر الحق اس سے اچھی طرح واقف ہیں میں نے مولانا عبد الباری صاحب کو تار دیا تھا کہ " معاملہ اہم و نازک ' کمال حزم مطلوب ' پس اپنی ذمہ داری کی نزاکت کو محسوس کرکے قدم بڑھانا چاہیے " اور انہوں نے اطمینان دلایا تھا - خدا بہتر جانتا ہے کہ آغاز گفتگو سے میں مضطرب اور نتیجہ کی طرف سے مشوش خاطر تھا - مشورہ میں رازداری کی شرط لگا دی تھی ' اور ابتدائی گفتگو کا عام اعلان کسی طرح مناسب بھی نہ تھا - کسے معلوم تھا کہ فیصلہ ہوگا بھی یا نہیں ؟ اسی لیے میں نے راجہ صاحب سے بالمشافہ گفتگو کرنا چاہی لیکن اتوار کے دن روانہ ہوکے صرف پیر ہی کے دن میں لکھنو پہنچ سکتا تھا ' اور انہوں نے تار دیا کہ اُس دن میں لکھنو میں نہوزگا - پھر باوجود اپنی مستہلک مصروفیت اور نا قابل بیان انہماک اشغال کے ' مسٹر مظہر الحق سے ملا - لیکن انکو خود بھی بہ کب معلوم تھا کہ منگل تک معاملات کا خاتمہ ہے ؟

پس ضرور تھا کہ آخری مشورہ بھی کرلیا جاتا اور جیسا کہ خیال تھا ' صحیح معنوں میں ایک وسیع تر مشورہ اس معاملہ کو اپنے ہاتھوں میں لیتا - اس صورت میں مولانا عبد الباری کی ذمہ داری بھی نہ رہتی اور شاید موجودہ حالت سے زیادہ بہتر حالت میں تمام معاملات نظر آتے -

(مشکلات کار)

میں مشکلات سے بھی بے خبر نہیں ' اگرچہ عام معترضین بے خبر ہوں - یہ بالکل سچ ہے کہ حضور ویسراے کسی وجہ سے اس معاملہ کو جلد سے جلد ختم کردینا چاہتے تھے ' اور اس کی علت پر غور کرنے کیلیے ہمیں زیادہ دماغ سوزی کی ضرورت نہیں - ہر شخص اُسے سمجھہ سکتا ہے ' اور اسی کی بنا پر مسلمان اس فیصلے کو اصولاً اپنے حق طلبانہ ایجی ٹیشن کی کامیابی اور حضور ویسراے کی یادگار دانشمندی اور مصلحت شناسی سے تعبیر کرتے ہیں - تاہم ہمارے لیے کوئی مجبوری نہ تھی کہ چند دنوں کی اور تاخیر گوارا کرلیتے ' اور کہدیتے کہ جب تک اس اخری صورت کی نسبت مشورہ نہ کرلیا جاے ' اُس وقت تک کچھہ نہیں کیا جاسکتا - حضور ویسراے چاہتے ہیں تو بغیر انتظار نتائج جو فیصلہ چاہیں کردیں - لیکن اگر مسلمانوں کی دلجوئی اور امنیت عامہ مقصود ہے تو صرف ایک شخص اپنی ذمہ داری پر کیونکر اتنے بڑے خونین معاملہ کے فیصلۂ آخری کو لیلیے سکتا ہے ؟

میں سمجھتا ہوں کہ سنیچر اور اتوار کے دن شملہ میں ایسا کہنا کچھہ بھی مشکل نہ تھا - جیساکہ دنیا کے ہر حصے اور ہر آبادی میں کہا جا سکتا ہے -

جمعرات سے پیشتر تک جسقدر گفتگو ہوئی تھی ' غالباً جناب راجہ صاحب اور حضور ویسراے میں ہوئی تھی - جمعرات کے دن یا جمعہ کے دن آخری راے کا مراسلہ دیکر انریبل سید رضا علی کو شملہ بھیجا گیا اور اسکے ساتھہ ہی ہز ایکسلنسی کی حرکت ظہور میں آئی - یہی آخری وقت مہلت لینے اور حزم و احتیاط کا تھا -

* * *

یہ واقعات تھے جو میرے علم میں ہیں ' اور یہ راے ہے جس کا اظہار میں نے اپنا فرض سمجھا - یہی سبب ہے کہ میں نے فیصلہ ہی کے دن اپنی راے سے حضرات متعلقین فیصلہ کو اطلاع دیدی ' اور اسی بناپر (ٹون ہال) کلکتہ کے جلسہ میں بھی سب سے پہلا رزولیوشن زمین مسجد کے متعلق رکھا گیا کہ اس سے حفظ مساجد کا بنیادی اصول خطرہ میں ' اور آئندہ کے لیے نظیر ہونے کا خوف سامنے تھا -

(گذشتۂ و آیندہ)

یہ قطعی اور نا قابل تاویل ہے کہ مسلمانوں کی حق طلبی نے تعجب انگیز صورت میں فتح مندی حاصل کی - اسی حق طلبانہ ایجی ٹیشن کی کامیابی کی یہ صورت پوری تاریخ ہند میں یادگار اور آیندہ کیلیے سبق عبرت رہیگی - لیکن یہ فتح مندی زمین کے فیصلہ میں نہیں ہے بلکہ اس اصولی صورت معاملہ میں ہے کہ بالاخر اغماض و بے دردی کی جگہ حکومت کو اعتراف کرنا پڑا ' اور جبکہ تمام عرضداشتیں اور درخواستیں رد کر دی گئی تھیں ' تو خود ویسراے آتے اور اس معاملہ میں مداخلت کے سوا چارۂ کار نظر نہ آیا : فوقع الحق و بطل ما کانوا یعملون ! !

اب آیندہ کیا کرنا چاہیے ؟ اسپر میں پانچ چھہ دن اور غور کرنے کی مہلت چاہتا ہوں اور ۱۴ - نومبر سے منصل غور کر رہا ہوں - آیندہ نمبر میں اپنا خیال شاید ظاہر کرسکوں : و ما تشاؤن الا ان یشاء اللہ ' ان اللہ کان علیما حکیما !

ترجمہ اردو تفسیر کبیر

جسکی نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کی جائیگی - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیہ -

ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

عالم اسلامی

شروط صلح دولت علیه و بلغاریا

تفصیلي بیان عربي ڈاک سے

ستمبر میں دولت علیه عثمانیه اور حکومت بلغاریا کے مابین معاهدہ صلح ختم هوگیا ' اور طرفین کے دستخط ثبت هوگئے - لیکن اب تک سواے بعض دفعات ' شروط صلح کا کامل مسودہ شایع نہیں هوا تھا - اس هفتے کي ڈاک کے جرائد آستانه و قاهرہ میں اسکي تفصیل آگئي هے - کل ۲۰ - دفعات هیں جن میں سے ضروري مواد کا خلاصه حسب ذیل هے :

(۱) دونوں حکومتوں کي سرحد کي ابتدا نهر (روز وایا) سے شروع هوکر ساحل بحر ایجین پر ختم هوگي - دهانه نهر (روز وایا) کا خط حدود مجمع انهار (بیسرگو) و نهر (ڈیلیوا) سے ملتا هوا جنوب غربي اور شمال غربي کو قطع کریگا - اس مجمع النهرین سے گزر کر (نهر ڈیلیوا) کے ساتهه ساتهه آگے بڑهکر ' نهر (گولیما) سے مل جاے گا ' پهر نهر (گولیما) کي دهني شاخ سے ملکر اوس نهر سے متصل هوگا ' جو (ترک خلطي) کي طرف سے آتي هے ' یہاں قدیم و جدید حدود متحد هوجائینگے ' اور یہاں سے قدیم حدود کے ساتهه ساتهه (بالا بان باشی) تک جدید خط سرحد متحد رهے گا ' اسکے بعد سے جدید خط براہ راست (نهر طاحون) تک آے گا ' اور نهر (طاحون) سے جانب شمال نهر (مریم) تک ' جو مصطفی پاشا کے مشرق میں بہتي هے -

نهر (مریم) کے مغربی رخ سے بخط مستقیم اوس ریلوے پل تک یه خط ائے گا ' جو نهر (جرمن) پر واقع هے ' اور دهانۂ نهر (جرمن) کے شمال سے اوس جنگل تک ' جس کا نام (تازي) هے اور جس کا نمبر (۹۱۳) هے - یہاں سے خط تحدید قریه (یا بلاحق) اور قریه (عولجق) سے جو عثماني حدود میں هیں ' نخل زار (نمبر ۴۴۱) اور (نمبر ۳۶۷) سے گذرتا هوا ' نهر (اردا) تک اے گا ' نهر (اردا) کے ساتهه ساتهه مشرق کي جانب نهر (غاجو حور) - نهر (اترن) - دهانه نهر (الکائن) - دهانۂ نهر (ماندرا) اور نهر (ماریقا) سے پیچ و خم کے ساتهه گزرتا هوا ' ساحل نهر (ایجین) پر پہنچ کر ختم هو جاے گا -

(۲) دستخط سے (۱۰) دن کے بعد ایک دوسرے کے حدود سے دونوں حکومتوں کي فوجیں هٹ جائینگي - اور اسکے بعد (۱۵) روز کے اندر هر حکومت کے عہدہ دار حسب قوانین و رسوم جاریه ایک دوسرے کو اوسکي ملکیت پر قبضه دیدینگے اور (۳) هفته کے اندر دونوں حکومتیں ایک دوسرے کے اسیران جنگ کو رها کردیں گي -

(۳) بمجرد ثبت دستخط ' فریقین میں ڈاک ' تاغراف ' اور ریلوے کے تعلقات شروع هوجائینگے -

(۴) ایک سال کے اندر فریقین میں تجارت اور جہاز راني کا وہ معاهدہ جو ۱۹ جنوري سنه ۱۹۱۱ ع میں طے هوچکا هے ' از سر نو شروع هوجائیگا ' اور چنگي کا محصول جو عموماً حسب قواعد رائج هے ' اور مصنوعات کا ورود و صدور جائز هوگا - اور نیز تعیین سفرا کے متعلق ۲ - دسمبر سنه ۱۹۰۹ ع میں جو فرامین صادر هوچکے هیں ' وہ بدستور قائم رهینگے -

(۵) دستخط سے ایک مہینے کے اندر دونوں طرف کے اسیران جنگ رها هو جائینگے ' ان کے مصارف وهي حکومت قبول کرے گي جن کے پاس وہ قید تھے ' البته تنخواهیں هر حکومت اپنے اپنے اسیرون کے لیے آپ ادا کریگي -

(۶) طرفین کے وہ تمام اشخاص جنہوں نے اس جنگ میں کسي طرح کا مخالفانه حصه لیا اور وہ ایک دوسرے کے قبضه میں آگئے هیں ' ان سب کے لیے حکم عفو عام صادر هونا هے -

(۷) وہ زمینیں جو دولت عثمانیه کي طرف سے حکومت بلغاریا کو ملي هیں ' وهاں کے باشندے بلغاري رعایا هوجائیں گے ' لیکن چار سال کے اندر تک ان کو حق حاصل هے که بلغاري رعایت سے نکل کر رعایت عثمانیه میں داخل هو جائیں ' اس کے لیے حکومت بلغاریا اور ترکش کونسل کو پہلے اطلاع دیني چاهیے ' اور جو ابهي بچے هیں وہ سن رشد و بلوغ کے چار سال بعد تک اس اختیار سے مستفید هو سکیں گے -

ان اطراف و جہات کے مسلمان باشندے ' جو اب بلغاري رعایا هو جائیں گے ' چار سال تک فوجي خدمت اور فوجي محصول سے بالکل مستثنی رهینگے -

اگریه مسلمان عثماني رعیت هونے کو ترجیح دیں گے تو چار سال کے اندر بلغاري علاقے سے مع اپنے سامان و اسباب کے نکل جائینگے ' اور اسکے لیے ان کو چنگي کا کوئي محصول ادا کرنا نه پڑے گا ' نیز یه بهي ان کے لیے جائز هوگا که اپني زمین و زراعت و جائداد اپني ملکیت میں باقي رکهیں اور اپنے طرف سے کسي دوسرے کو ان کا اهتمام و انتظام سپرد کردیں -

(۹) بلغاري مسلمانوں کو وهي حقوق عطا هونگے جو خود بلغاریوں کو حاصل هوں گے ' اور ان کو عقائد و عبادات و رسوم دینیه کے قیام و ادا میں کامل حریت هوگي - رسوم و عوائد اسلامیه کا احترام هوگا - سلطان کا نام بحیثیت خلافت دیني خطبوں میں پڑها جاے گا -

اوقاف اور مجالس دینیۂ اسلامیه جو اس وقت موجود هیں یا آیندہ کبهي قائم هوں ' اپنے قواعد و نظام عمل کے ساتهه حکومت بلغاریا میں بلا قید و شرط اور بغیر مداخلت ' محترم و معتبر هوں گے ' اور بلا قید و شرط ' انمیں مداخلت صرف علما اور پیشوایان مذهبي کے ساتهه مخصوص رهے گي -

اوقاف و مجالس بلغاریه جو دولت عثمانیه میں موجود هیں ان کو بهي وهي حقوق عطا هوں گے ' جو دیگر مسیحي اوقاف و مجالس کو حاصل هیں -

(۱۰) وہ اوقاف جو اب بلغار حکومت میں داخل هوگئے هیں ' ان میں بهي وهي قوانین جاري رهینگے جو اس وقت دولت عثمانیه میں جاري هیں - اور ان کے انتظام و اهتمام کے لیے خاص عہدہ دار متعین هونگے - ان میں کسي طرح کا اوس وقت تک تغیر

و تبـدل نه هوگا ' جب تـک که اون کا کافی معـاوضه ادا نه کردیا جاے . اور ان اوقاف کي رقميں جن ضرورتوں میں پہلے صرف هوتي تهیں' اونہیں ضرورتوں میں اب بهي صرف کي جائیں گي -

(۱۱) خاص سلطاني اور ارکان خاندان سلطاني کي جاگیر جو اب بلغاري علاقے میں واقع هوگئي هیں' اپنے قدیم مالکوں کے قبضے میں علی حالة باقي رهیں گي - اگر ان کا فروخت کرنا منظور هوگا تو هر حال میں بلغاري رعایا کو دوسروں پر ترجیح دي جائیگي -

(۱۲) بلغاري حکومت میں ایک رئیس المفتیین کا عهده قائم کیا جائیگا جو مسلمانان بلغاریا کے انتخاب ' شیخ الاسلام قسطنطنیه کي منظوري' اور حکومت بلغاریا کے قبول سے نامزد هوگا ' اوس کے ماتحت هر صوبه میں مفتي رهینگے ' جو مسلمانوں کے تمام مذهبي و دیني احکام و فتـاوي کو جاري و نافذ کرینگے ' ان تمام مذهبي عهده دارون اور اونکے ماتحت نظـارت محررین و وکلا کے وظائف اور تنخواهیں حکومت بلغـاریا ادا کریگي - ان کي تغییر و تبدیل کا حق صرف رئیس المفتیین کو هوگا -

(۱۳) حکومت بلغاریا رئیس المفتیین کي هدایت و مشوره سے مسلمانوں کے لیے خاص مدارس قائم کریگی - مدارس کي زبان ترکي هوگي ' اور بلغاري زبان بهي اوس میں پڑهائي جاے گي - رئیس مدراس مسلمانوں کے تعلیمي امور و مسائل کے متعلق حکومت بلغاریا سے براه راست گفتگو کرے گا -

(۱۴) هر صوبه میں جهاں مسلمـان هوں ' اوقاف و مدارس و مجالس اسلامیه کی نگراني و انتظام کے لیے ایک مجلس هوگي' جس کے ممبر صرف مسلمان هوں گے - اس قسم کي مجلسوں کا حکومت پورا احترام و اعتبار کرے گی -

---

فیصلـــه مسجـــد کانپـــور

از جناب مولوي محمد وحید الدین صاحب (علي گڈهه)

۲ - ذیقعده سنــه ۱۳۳۱ هجري روز چهار شنـبه کا "الهـلال" میں نے دیکها' اوس میں مسجد کانپور کے مضمون کو دیکهکر مجهکو بهت حسرت هوئي - اب تـک تو یه سنا تها که مسجد کانپور کي زمین گورنمنٹ نے چهوڑ کر مسجد کو دیدي مگر آپ کے اخبار سے معـلوم هوتا هے که مسجـد کو زمین متنازعــه فیه واپس نہیں دي گئي ' بلـکه یه حکم دیا گیا هے کــه اوس زمین میں آٹهــه فٹ کي محـراب قایم کـرکے اوسپـر مسجد کے متعلق سه دره تعمیر کرلیا جاے - اگر یه خبر صحیح هے اور غالباً صحیح هوگي جب تو رسالـهٔ "الهلال" اور نیز اخبار "وکیل امرتسر" میں درج هوئي هے - تو اس بنا پر یه بالکل صاف بات هے که یه زمین هرگز ابهي تک مسجد کو نہیں ملي کیونکه کتب فـقه کے دیکهنے سے ظاهر هو جاے گا که جو زمین که اوسمیں مسجد کا سامان رکها جاے' یا وه زمین جو مسجد کی ضـروریات کے واسطے هو' قطعا مسجد میں داخل هے ' غسل خانه وغیره جو مسجد کي ضروریات میں سے هے اوسکي زمین بهي مسجد هي میں داخل هوگي .

پس زمین متنازعــه فیه میں جب ایک محـراب اس غـرض سے بنائي گئي که لوگوں کي آمد و رفت کے واسطے راسته هو اور اوس محراب پر سه دري بناکر مسجد کے متعلق کردي گئي' تو کیا اس زمین کو یه کها جاسکتا هے که یه زمین مسجد کے متعلق هے ؟

میں نے جو عرض کیا هے وه موافق تحریرات اخبارات هے اگــر تحریرات اخبارات غلـط هیں تو میـري عرضي بهی بنـاء الفاسد علی الفاسد کی صورت اختیار کرکے غلط هوگی' ورنه نہیں -

دولـــة علیـــه کا مستقبل

(نیرایسٹ) کي تازه اشاعت میں ایک نہایت باخبر شخص کي مراسلة شائع هوئي هے ' جو لکهتا هے :

"نہایت عیارانه مخفي تدبیریں یونان کے ایجنـٹوں کے ذریعــه عمل میں آرهي هیں - انـکي غرض یه هے که اسطـرح عام خیال کو ترکي و یونان کي موجوده گفت و شنید کي طرف متوجه کیا جائے اور اصلي امور سے جو اس میں پوشیده هیں' پهیرکر' کسي اور طرف مائل کیا جاے - یه لوگ ترکوں کے مظالم کي قدیم فرضي اور مصنوع داستانیں سرزمین برطانیه میں شائع کر رهے هیں - حالانکه وه نہیں جانتے که سب سے مخفي رازهاے سربسته جنکا انکشاف اب هوا هے ' ملـک کو ایسي باتوں کے قبول کرنے کا کبهي موقع نه دینگے - اگر اب کوئي تیسري جنـگ بلقان میں چهڑ جاے تو ترک اپنے دشمنوں کے ساتهه اسي انصاف پژوهي سے ساتهه پیش آئیں گے جو انهوں نے سنه ۱۸۹۷ - کے جنگ میں دکهلائي تهي - اور همیں یقین هے که وه ایسا نکرینـگے جیسا که یونان نے اپنے حلیف بلغاریا کے ساتهه کیا -

ترکوں کے طرز عمل کے متعلق دو ابتدائي باتیں بطور اصول کے قابل لحاظ هیں -

(۱) ترکوں کو ضرورت هے که بیروني حملوں کے خوف سے بالکل مامون هوجائیں اور

(۲) ملـک کي اندروني ترقي و ترفه کے متعلق تدابیر عمل میں لائیں -

یه دو امور ایسے هیں جن پر برطانیه عظمی بلکه تمام یورپ کا مفاد منحصر هے - ترکوں نے جو جنـگي صدمات پہلي جنگ بلقان میں اٹهاے وه یورپ کے لیے بڑا موثر سبق هونا چاهے - اس جنـگ کي وجه سے اسٹریا کو اکیس ملین پونڈ صرف اپني فوج کي گرد آوري پر خرچ کرنا پڑا ' اسي کي وجه سے جرمني کو ایک خاطر خواه تعداد کا اضافه اپني فوج میں کرنا پڑا ' اسي طرح کي کوشش اسي قدر فرانس کو بهي کرني پڑي' غرضکه اس جنگ کي وجه سے ایک عالمگیر مالي بے اطمینانی اور اقتصادي تنگي ممالـک میں پهیل گئي - یه جنـگ اپنے ساتهه نا محدود مصائب لائي اور سب سے ادنی تخمینه ان جانوں کا جو اس کي قربانگاه پر چڑهائي گئیں' سات لاکهه پچاس هزار هے !!

نه صرف برطانیه بلکه تمام یورپ کے لیے نہایت ضروري هے که ترکوں کو بلا خوف و خطر نہایت اطمینان کے ساتهه مذکوره بالا مقاصد کے حصول کے واسطے کام کرنے کي مہلت دیدي جاے - ترکي اگر خطره میں پڑ جاے تو اسکے یه معني هیں که تمام یورپ کا امن خطره میں پڑ جاے گا -

چوس Chios اور میتي لین Mitylene ان دونوں ' اور انکے علاوه ان جزیروں پر جن سے درہ دانیال پر زد آسکتي هے ' قبضه کرلینا سلطنت عثمانیه کے لیے نہایت اهم هے - ترکي کا ان جزیروں پر قبضه نه رکهنا ویسا هي هے ' جیسا که برطانیه کا جزیرهٔ سکیلی Scilly اور ویگٹ Wight سے دست بردار هو کر جرمني کے حواله کر دینا - ان جزیروں کا جو ترکوں کے ایشیائی مقبوضات کے تحفظ کے

[illegible] یونان کے طرف سے شد و مد کے ساتھہ مطالبہ کرنا ہر ایک [illegible] انسان کو یقین دلانے کے لیے کافي ہے کہ اسمیں [illegible] بعید اُسکے پیش نظر ہے ' اور یہ غرض ایسي ہے کہ [illegible] توازن [illegible] قائم رکھنے میں ممد نہیں ہوسکتي ' جو [illegible] دماغ میں موجود ہے - اور نیز یہ کسي طرح [illegible] نہیں لاسکتا جسکے لیے سر اڈورڈ گرے کي زیر ہدایت [illegible] ہیں -

قارئین اب خیال کرسکتے [illegible] کہ [illegible] جزائر کا کیا مصرف لیگا ؟ اور پھر وہ کسطرح ترکوں [illegible] دائمي خطرہ کا باعث ہونگے ؟

ہم سب اُس حوصلہ سے بے خبر [illegible] ہیں ' جو یونانیوں کو قسطنطنیہ کے متعلق ہے -

اس کي تشریح کے لیے میں صرف اتنا کہنا کافي سمجھتا ہوں کہ ابھي گذشتہ شب کو ایک انگریز نے ایک خط یونان سے پایا ہے جسمیں بیان کیا گیا ہے کہ وہاں ایک تیسري لڑائي اور قسطنطنیہ پر حملہ کرنیکا چرچا چھڑا ہوا ہے - شاہ یونان کا حوصلہ صرف اتني سي بات سے نہ مٹیگا کہ اُسے بلغاریا کا سزا دہندہ کہا جائے - اسنے قسطنطین دوازدہم کا خطاب اختیار کیا ہے ' تا اپنے آپ کو اُس قسطنطین کا خلیفۂ بلا فصل ظاہر کرے جس نے بازنطیني Byzantine سلطنت کو اپنے ہاتھہ سے کھویا تھا - جب ہم اس بیجا حوصلہ کو سمجھتے ہیں اور اس امر کو بھي بخوبي جانتے ہیں کہ اسمیں کیا کیا خطرات یورپ کے امن عام کے لیے پوشیدہ ہیں ؟ تو ہمیں یقین ہو جاتا ہے کہ بڑي طاقتیں ایک منٹ کے لیے بھي نہ تو یونان کے مطالبات کا ساتھہ دینگي اور نہ اُسکے مخفي کید و مکر کو نظر استحسان سے دیکھیں گي -

یونان ان جزیروں سے جو کام لیگا ' ہم نہایت صفائي کے ساتھہ دیکھہ رہے ہیں - اس کے پاس وہ جزیرے سیاسي مفسدہ پردازیوں کا سرچشمہ ہوجائینگے اور تمام قسم کي ممنوعات قانوني کے ایشیائي ممالک عثمانیہ میں جانیکا ذریعہ بن جایگا - یہ حالت نہایت ہي نا قابل برداشت ہوگي - اِسکا انجام جنگ اور ہلاکت کے سوا اور کچھہ نہیں ہوسکتا -

---

الهلال کي ایجنسي

ہندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' گجراتي ' اور مرہٹي ہفتہ وار رسالوں میں الهلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے ' روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي ہیں تو اپنے شہر کے لیے اسکے ایجنٹ بن جائیں -

عید کی خوشی

از جناب سید غوث محي الدین صاحب مینیجر ایجوکیشنل پبلیشنگ ہاؤس ریاست میسور -

ہمارے ہاں ہر سال بہت سي عیدیں آتي ہیں ' اِن موقعوں پر ہم کیا کرتے ہیں ؟ نئے کپڑے پہنتے ہیں ' لذیذ کھانے کھاتے اور کھلاتے ہیں اور پھر خوشیاں منانے لگتے ہیں -

مہذب ممالک کے لوگ بھي یہ سب کچھہ کرتے ہیں مگر وہ چند اور سبق آموز کام بھي کرتے ہیں جو ہم نہیں کرتے - ان ممالک کے ارباب فکر نے سونچا کہ عید کے دن خوشي منانے کے ذریعے ایسے ایجاد کیے جائیں جن سے ظاہري اور باطني ' دونوں مسرتیں حاصل ہوسکیں ' اِن لوگوں نے اِس سوال کو بڑي عمدگي کے ساتھہ حل کرلیا - عید کے دن ایک دوست دوسرے دوست کو " عید کارڈ " روانہ کرتا ہے جس سے ظاہري خوشي بھي حاصل ہوتي ہے اور اسکے مضامین سے فائدہ بھي پہنچتا ہے - اس سے بھي بڑھکر یہ کہ اِس موقع پر کتابیں دوستوں کو بطور تحفہ بھیجتے ہیں جو خاص طور پر مہیا کي جاتي ہیں - آجکل ہندوستان میں بھي مہذب ممالک کے لوگوں کي طرح عید کارڈ رائج ہوگیا ہے لیکن افسوس کہ اس سے بجز نمایش و تفریح کے اور کوئي فائدہ نہیں - اِس سے کاتب اور مکتوب الیہ کو کیا خوشي میسر آتي ہوگي ! میرے دوستو ! خوشي تو وہي سچي اور اصلي ہے جبکہ ہم بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے عید کے کل احکام بھي باقاعدہ ادا کریں ' اُس دن اپنے ارادوں اور ہمتوں کو مستقل اور وسیع کریں ' اپني اور اپني قوم کي سچي ترقي کے وسایل پر غور کریں ' اور کوئي تدبیر اپني بگڑي کے بنانے کي نکالیں ' صرف کارڈوں کي بھرمار سے یہ ساري باتیں حاصل نہیں ہو جاتیں -

دیکھتے ہو کہ کرسمس میں کئي لاکھہ کتابیں چھپتي ہیں ' بچوں کیلیے چھپتي ہیں ' لڑکوں کیلیے چھپتي ہیں ' لڑکیوں کیلیے چھپتي ہیں - اور عام مذاق کے لوگوں کیلیے چھپتي ہیں - اور پھر کیسي چھپتي ہیں ؟ کہ حقیقةً تحفہ میں دیجا سکیں - قیمتي کاغذ پر خوشنما حروف ایسے معلوم ہوتے ہیں ' گویا موتي جڑ دیے ہیں - سنہري کنارے کتاب کو سچ مچ سونے کي اینٹ بنا دیتے ہیں - اِن تمام خوبیوں پر جلد کي دل فریبي مستزاد ہوتي ہے - ایک ایک شخص درجنوں کتابیں خریدتا ہے ' اپنے بچوں اور اپنے دوستوں کے بچوں کو دیتا ہے - یہي کتابیں ہیں جو اِن لوگوں میں اعلی خوشي پیدا کرکے اُنکو مستقل مزاج ' اولوالعزم اور ہمدرد قوم بنا دیتي ہیں !

ایک عرصہ سے ہم دیکھتے ہیں کہ عید کے دن ہماري خوشیوں کا پیمانہ صرف ایک عید کارڈ کے ملنے ہي سے چھلکنے لگتا ہے - ہم اب تک عید کي اصلي خوشیوں سے محروم ہیں - ریاست

(میسور) سارے هندوستان میں " ماڈل اسٹیٹ " مشہور ہے - مجکو نہایت خوشي هوئي جب میں نے دیکھا که یہاں کے زندہ دل اهل اسلام نے گذشته عید الفطر کے موقع پر عید کارڈوں کے علاوہ سبق آموز و دلچسپ کتابیں بھي دوستوں کو بطور تحفه بھیجیں اور اس طرح ایک عمدہ رسم کي بنیاد ڈالي -

هندوستان میں (ٹائمز آف انڈیا) کرسمس کے موقع پر اس قسم کے متعدد تحائف تیار کرتا ہے اور اس اخبار کا کرسمس نمبر بھي بڑي آن بان سے شائع هوتا ہے - اردو میں ٹائمز آف انڈیا کے مقابله میں اگر کوئي جرنل پیش کیا جا سکتا ہے تو وہ صرف (الهلال) هي ہے ' اور هماري خوش قسمتي سے اس کے فاضل ایڈیٹر کے کلام میں وہ تاثیر اور شیریني ہے که کیا بچے کیا بڑے ' سبھي مزے لے لے کر پڑھتے هیں - اگر دفتر الهلال سے عید کے موقعوں پر عید اور خاص اُسي وقت تحفه میں دیے جانے کے قابل کتابیں طبع هونے کا انتظام هو ' تو کل اهل اسلام کو بے حد فائدہ پہنچ سکتا ہے -

امید ہے که فاضل ایڈیٹر الهـلال اور دیگر خیر خواهان قوم اس ضروري التماس پر خاص توجه مبذول فرما کے اس رسم کي اجراء کے متعلق اپني اپني آراء ظاهر فرمادیں گے - کم از کم اتنا تو هو که الهـلال کا ایک خاص عید نمبر مرتب هو کر شائع هو - اگر ابکے اس کا انتظام کیا جاے تو چار هزار کاپیوں کا میں اسي وقت آرڈر دیتا هوں -

الهـــلال :

آپکي تجویز اور برادران میسور کي عملي تحریک نہایت مبارک ہے - لیس العید لمن لبس الجدید ' انما العید لمن خاف یوم الوعید ! افسوس که آپنے دیر میں اطلاع دي - اسلیے اس عید کے موقع پر تو تعمیل سے مجبور هوں - البته بشرط زندگي آینده انتظام کیا جائگا -

---

اعانۂ مسجـــد کانپـور کا ایک مصرف

از جناب مولانا نجم الدین احمد صاحب - ریٹائرڈ ڈپٹي کلکٹر - کلکته

مولانا ! السلام علیکم - آپ مجھے اجازت دیں که آپکے بیش بہا رسالے کے ذریعه سرمایۂ مسجد کانپور کي ایک عمدہ صورت مصرف پیش کروں اور آپ از راہ نوازش اپني راے سے بھي مطلع فرمائیں - یه کہنے کي ضرورت نہیں که کانپور کي مسجد کے معامله میں جو آواز اُٹھي ' وہ بہت کچھه آپکے ذات بابرکات کي مساعي کا نتیجه تھي اور اس ایجي ٹیشن میں الهلال کي خدمت یاد گار رهیگي - هندوستان کے لیے آپ کي ذات غنیمت ہے اور قوم کي مذهبي تعلیم کے لیے الهلال - یه تحریک اگر الهلال کے ذریعه مقبول طبع عام هو تو قوم کو کیا عذر هوگا -

میں یه تجویز پیش کرتا هوں که اس سرمایه کا ایک حصه جنوبي افریقه کے مصیبت زدہ مسلمان بھائیوں کي امداد کے لیے دیا جائے جو اپنے ملک اور مذهب کي عزت کے لیے جیل خانه جارہے هیں اور هر طرح کي تکالیف برداشت کر رہے هیں - جناب کو معلوم ہے که عدالت جنوبي افریقه نے حکومت کے اشارہ سے مسلمانوں کے تعداد ازدواج کے قانون کو جایز نہیں قرار دیا ' یعني ' ایک سے زاید بي بي نا جائز هوگي اور اُنکے بچے ناجائز مانے جائینگے - ایسي عورت کو اپنے شوهر کے ساتھه رهنے کا بھي حکم نہیں - یه صریحاً همارے مذهب کي توهین عظیم ہے اور همارا فرض ہے که هم اپنے مذهب کي حفاظت کے لیے هر طرح کي کوشش کریں اور جس طریقه سے جہاں تک هوسکے ' اسمیں مدد کریں - برٹش حکومت کي انصاف پسندي ضرب المثل ہے - اگر ٹرانسول کي عدالت سے کوئي زیادتي هوگئي تو اُسکے خلاف کارروائي کرنا برٹش گورنمنٹ کے انصاف کو برقرار رکھنا ہے - همارے هندي بھائي اپنے ملک اور مذهب کي آبرو رکھنے کے لیے کیسا ایثار نفس کر رہے هیں ؟ پھر کیا همارا فرض نہیں که هم دامے ' درمے ' آنکے کام آئیں ؟ یه [illegible] تحریک [illegible] هندو مسلمانوں کے رشته اتحاد کو اور زیادہ کر دیگي

مجلس [illegible]

بـه تقـ[illegible] الهـلال

نام	پائي	آنه	روپیه
ایک فیاض و غیور [illegible] جناب حاجي مصلح الدین صاحب [illegible]	٠	٠	۱۰۰
ایم - ایچ - ایس - مالی [illegible]	٠	۴	۵
بذریعه جناب لطف الدین صاحب چودهار وار بمبئي [illegible] منیي آڈر فیس	٠	۸	۴۶
جناب ایس محمد بخش صاحب	٠	٠	۲۵
جناب منشي رفیع الدین صاحب	٠	٠	۵
جناب غفور خان صاحب	٠	٠	۵
جناب عبد الوهاب صاحب	٠	٠	۲
جناب حافظ مہتاب صاحب	٠	٠	۲
جناب لطیف الدین صاحب	٠	٠	۵
جناب جمعدار داؤد صاحب	٠	٠	۱
جناب عبد الرزاق صاحب	٠	۸	٠
جناب شہاب الدین احمد صاحب	٠	۸	٠
جناب محمد احمد صاحب هاشمي	٠	۸	٠
جناب محمد یوسف صاحب	٠	۸	٠
جناب محمد اسمعیل سیٹ صاحب سمبوداس اسٹریٹ مدراس	٠	٠	۵
جناب رومیس احمد صاحب لاهیر پور - سیتا پور	٠	٠	۱۰
ایس - ایم - اے - جلیل چوک مسجد - آرہ	٠	٠	۵
جناب حافظ عبد الوهاب صاحب کوہ ندا پوري - اعظم گڈہ	٠	٠	۵
جناب محمد الدین صاحب سائنس ماسٹر هوشیار پور	٠	٠	۲
جناب خدا دوست صاحب هوشیار پور	٠	٠	۲
ایک بندۂ خدا " "	٠	٠	۱
جناب سید احمد حسین صاحب گیا	٠	٠	۴
جناب عبد الحي خان صاحب حیدر آباد - دکن	٠	٠	۱
جناب کبیر احمد صاحب بہا دلپور	٠	٠	۳
جناب محمد بیگ صاحب اورنگ آباد	٠	٠	۱
جناب مسعود احمد صاحب لاهر پور سیتاپور	٠	٠	۱
ایک بزرگ شاهجہانپور	٠	٠	۲
جناب محمد ابراهیم دارجلنگ	٠	٠	۱
جناب مولوي عبد السلام ندوي لکھنو	٠	۸	٠
" جناب امام الله خانصاحب ندوي "	٠	۸	٠
" جناب محمد سعید خانصاحب ندوي "	٠	۸	٠
جناب دین محمد ماسٹر دار العلوم ندوہ	٠	۴	٠
" جناب فضل الرحمن مدرس "	٠	۴	٠
" جناب اشفاق حسین صاحب ندوي "	٠	۴	٠
" جناب محمد سعید - متعلم ندوہ "	٠	۲	٠
جناب خواجه سید منظور احمد صاحب آرہ	٠	٠	۱

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 McLEOD STREET, CALCUTTA.

عرق پودینہ

هندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بوڑھے تک کو یکساں فائدہ کرتا ہے هر ایک اهل وعیال والے کو گھر میں رکھنا چاهیے - تازی ولایتی پودینہ کی هری پتیوں سے یہ عرق بنایا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے : نفخ هوجانا ' کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بدهضمی اور متلی - اشتها کم هونا ریاح کی شکایت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگوا کر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — هر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

اصلی عرق کافور

[۱]

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر هوجاتے هیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں هوئی تو هیضہ هوجاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل هوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصلی عرق کافور همیشہ اپنے ساتھہ رکھو - ۳۰ برس سے تمام هندوستان میں جاری ہے ' اور هیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے - قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

---

[۱۹]

مسیحا کا

موهنی کسم تیل

سر کے بالوں کے لیے

نہایت مفید اور خوشبودار

مسیحا کا موهنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هی کرنا ہے تو اسکے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود هیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاهری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو لغو ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں هم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موهنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی هی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیر پا هونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتی هیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں هوتے درد سر ' نزلہ ' چکر ' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز هوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا ہے

قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

مسیحا مکسچر

هندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے هیں ' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دواخانے هیں اور نہ ڈاکٹر ' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - همنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردی هیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ هوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے هزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی هیں اور هم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے هیں کہ همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق هو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلی اور قے بھی آتی هو - سردی سے هو یا گرمی سے - جنگلی بخار هو - یا بخار میں درد سر رهتی هو - کالا بخار - یا آسامی هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتھہ کھانسی

بھی هو گئی هو - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے ' نیز اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا هو اور هاتھہ پیر ٹوٹتے هوں ' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاهلی رهتی هو - کام کرنے کو جی نہ چاهتا هو - کھانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتی هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی هو جاتے هیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ

چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے همراہ ملتا ہے

تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتی ہے

المشتہر وپروپرائٹر

ایچ - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۷۲ و ۷۳

کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

گھر بیٹھے روپیہ پیدا کرنا !!!!

مرد ' عورتیں ' بڑے لڑکے ' فرصت کے اوقات میں روپیہ پیدا کرسکتے هیں - تلاش ملازمت کی حاجت نہیں اور نہ قلیل تنخواہ کی ضرورت - ایک روپیہ سے ۳۰ - تک روزانہ - خرچ برائے نام - چیزیں دور تک بھیجی جاسکتی هیں - نہ سب باتیں همارا رسالہ بآسانی بغیر اعانت استاد اپنا دیتا ہے ! !

تھوڑا سا روپیہ یعنی ۱۲ بٹلی نٹ کٹنیگ مشین پر لگائیے - پھر اس سے روپیہ روزانہ حاصل کرسکتے هیں - اور اگر کہیں آپ ادارشا کی خود باف مشین ۱۰۵ - کو منگالیں

تو ۳ - روپے اور اس سے بھی کچھہ زیادہ حاصل کرسکتے هیں - اگر اس سے بھی زیادہ چاهیے تو چھہ سو کی ایک مشین منگائیں اور ۳۰ - روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کرلیں

یہ مشین موزے اور هر طرح کی بنیائین وغیرہ بنتی ہے -

هم آپ کی بنائی هوئی چیزوں کے خرید نے کی ذمہ داری لیتے هیں - نیز اس بات کی کہ قیمت بلا کم و کاست دیدی جائیگی !

هر قسم کے کاتے هوئے اون ' جو بتد میں ضروری هوں ' هم مہیا کردیتے هیں - محض تاجرانہ نرخ پر - تاکہ روپیوں کا آپ کو انتظار هی کرنا نہ پڑے - کام ختم هوا ' آپ نے روانہ کیا ' اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف دہ کہ سادھہ هی بننے کے لیے اور چیزیں بھی بھیج دی گئیں !

ادھرشا نیٹنگ کمپنی - نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ - کلکتہ

اطلاع

(۱) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پہنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع دیں ' ورنه بعد کو في پرچه چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -

(۲) اگر کسي صاحب کو پته کي تبدیلي کرانا هو تو دفتر کو ایک هفته پیشتر اطلاع دیں -

(۳) نمونے کے پرچه کے لیے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

(۴) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام همیشه خوش خط لکھیے -

(۵) خط و کتابت میں خریداري کے نمبر اور نیز خط کے نمبر کا حواله ضرور دیں ورنه عدم تعمیل حکم کي شکایت نه فرماویں - *

(۶) مني آڈر روانه کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پته ' رقم ' اور نمبر خریداري (اگر کوئی هو) ضرور درج کریں

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs.8

Half-yearly „ „ 4-12.

الهلال

مدیر مسئول و محرر خصوصی

[illegible] الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاؤڈ اسٹریٹ

کلکته

قیمت

سالانه ۸ روپیه

ششماہی ٤ روپیه ۱۲ آنه

نمبر ۲٦ — کلکته : چہارشنبه ۲۵ محرم الحرام ۱۳۳۲ ہجری — جلد ۳

Calcutta: Wednesday, December 24, 1913.

فہرست

تصاویر

جنوبی افریقه

مجلس تعتیش کی ترکیب عمداً جسقدر ناقص رکھی گئی ہے اسکا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ اسکے ایک ممبر مسٹر وبلی بھی ہیں جو ان افواج کے لفٹنٹ کرنل ہیں جنکے طرز عمل کی تحقیقات یه مجلس کریگی ، نیز حال میں تین پونڈ ٹیکس کی علانیه تائید بھی کرچکے ہیں - ظاہر ہے که ایسی مجلس پر جسمیں ایک طرف تو ایک فریق کی نیابت کا نام صفر ہو ، دوسری طرف ایک فریق کا افسر بالا عضو مجلس ہو ، عدم طمانیت ایک متوقع بلکه ناگزیر امر تھا - گذشته ہفته اس مجلس کے خلاف کیپ ٹاؤن ، جو ہانسبرگ ، کمبرلی ، پریچف اسٹروم وغیرہ وغیرہ تمام ہندوستانیوں کے مرکزوں میں احتجاجی جلسے ہوے - ڈربن کے جلسے میں صدر نے مسٹر وبلی کی خبر عضویت مجلس پر سخت اعتراض کیا - ٹھیٹروں اور کانوں میں ہندوستانیوں کے مصائب و مشکلات کی تحقیق اور مجلس تفتیش میں انکی کافی نیابت کے متعلق رزولیوشن پاس ہوے -

مگر جیسا که مسٹر گوکھلے کے نام نٹال انڈین اسوسی ایشن کے تار سے معلوم ہوتا ہے ، که حکومت جنوبی افریقه ان تمام احتجاجات و مطالبات کے جواب میں مہر بلب ہے - جسکے معنی یه ہیں وہ اس ضوضاء و غوغا اور شور و فغاں کو ایک مرغ بے بال و پر کی فغاں سنجی سمجھتی ہے اور اسلیے اسکو کوئی وزن دینا نہیں چاہتی ا

اگرچه بظاہر ریوٹر ایجنسی محض قاصد و خبر رساں ہے ، لیکن واقعه یه ہے که وہ ترویج کذب و خدع کا بھی کبھی کبھی آله بن جاتی ہے - اگر آپ وہ تار بھولگئے ہیں جو اس نے جنگ طرابلس و بلقان کے اثناء میں بھیجے تھے ، تو یقیناً ابھی وہ تار تو نه بھولے ہونگے جو اس نے جنوبی افریقه میں ہندوستانیوں کی بغاوت و سرکشی اور حمله و قانون شکنی ، حکومت کے ناگزیر تدابیر حفظ امن و نظام ، اور مراسله نگار ڈیلی ٹیلیگراف کی شہادت برأت حکومت کے متعلق دیے تھے -

۱۷ - دسمبر کو اس نے ایک نیا شگوفه کھلایا - جنوبی افریقه میں دوبارہ اسٹرائک کے احتمال اور بشرط وقوع اسکی وسعت و حسن تنظیم کا ذکر کرتے ہوے اپنی لسان تلغرافی میں مسٹر گوکھلے کے تار اور اسکی غلط تفسیر کا اسطرح ذکر کیا ، جس سے ہر پڑھنے والے پر یه اثر پڑتا تھا که اگر ایکی اسٹرائک ہوئی تو اسکا باعث مسٹر گوکھلے کا تار ہوگا -

مسٹر گوکھلے نے اسکی تردید شائع کی ہے - وہ کہتے ہیں که ان تاروں کے علاوہ جو بغرض استفسار حال بھیجے گئے ہیں ، ۱۹ کی صبح سے میں نے کوئی تار اس موضوع پر نہیں بھیجا - ۱۹ کو جو تار بھیجا ہے وہ نٹال انڈین ایسوسی ایشن کے تار کا جواب ہے - یه تار بھی مسٹر گوکھلے نے شائع کردیا ہے - اسمیں انہوں نے آیندہ پالیسی کے متعلق اظہار تردد ، سخت حزم و تحوط کی تاکید ، اور سر فیروز شاہ مہتا سے ملنے کے بعد تار دینے کا وعدہ کیا ہے -

۱۸ - دسمبر کو مجلس تفتیش نے نشست شروع کی - جج سالومن نے کہا که " تحقیقات کو حتی الامکان مکمل بنانے کے لیے مجلس نے حکومت سے سفارش کی ہے که وہ مسرس گاندھی ، پولک ، کیلن بیچ ، اور ان تمام اسٹرائک کے لیڈروں کو چھوڑ دیے ، جو اسوقت جیل میں ہیں - اگر یونین گورنمنٹ ، نٹال انڈین اسوسی ایشن ، اور وہ تمام لوگ ، جنکو اس معامله سے دلچسپی ہے ، کونسل کے ذریعه اپنے خیالات کا اظہار کریں ، تو اس سے کام بہت آسان ہوجائے - اگر حکومت ہند اپنا وکیل بھیجنا چاہتی ہے تو اس کو حق حاصل ہے " -

مجلس کا آیندہ اجلاس ۱۲ - جنوری کو ڈربن میں ہوگا -

غالباً یه مجلس کی سفارش ہی تھی جسکی بناء پر مسرس گاندھی ، پولک ، کیلن بیچ وغیرہ کو زبانی وعدہ پر چھوڑ دیا گیا ہے - اسٹیشن پر ان اسیران راہ شرف و انسانیت کے استقبال میں وہ تمام جوش و خروش دکھایا گیا ، جسکے نمونے ہم ہندوستان کے مسلمانوں میں ہر مدعی لیڈری کے استقبال میں دیکھتے ہیں - اس موقعه پر جو امر قابل خصوصیت و قابل ذکر ہے وہ مسٹر گاندھی کا ثبات و استقلال ہے -

یه مجسمه شرف و فضل جب اپنے وطن عزیز کی مظلومیت کے ماتم اور اپنے اخوان وطن کے ساتھه مساوات و ہمسری کے اظہار کے لیے مزدوروں کا لباس پہنے ہوے ڈربن کے جلسے میں آیا ، در مجمع جسکی تعداد پانچ ہزار تھی ، بکسر جوش و خروش ہوگیا - مسٹر گاندھی ، پولک ، اور کیلن بیچ نے نہایت آتشیں تقریریں کی - ایک رزولیوشن مجلس تفتیش میں ہندوستانیوں کی عدم شرکت کے خلاف پاس ہوا - دوسرے رزولیوشن میں حکومت پر زور ڈالا گیا که وہ کمیشن میں ایسے یورپین اشخاص مقرر کرے ، جنہیں ہندوستانی بھی مانتے ہوں - آخر میں یه طے ہوا ، که اگر یه مطالبات پورے کیے جائیں ، تو مقاومت مجہول تا فیصله مجلس تفتیش ملتوی رکھی جائے ، ورنه از سر نو زور و شور کے ساتھه شروع کی جائے -

مسٹر گاندھی نے یہی خیالات ریوٹر کے وکیل سے بھی ظاہر کیے ہیں -

اگر آپ ذوق آشناے درد ہیں اور اس لذت کو ضائع کرنا نہیں چاہتے تو ضرور ہے که ناخن زخم کی جگر کاوی کرتے رہیں ، ورنه اگر زخم خشک ہوگیا تو نه پھر وہ لذت درد ہوگی ، نه وہ شورش جنوں -

مسٹر گاندھی که جامع شرائط و صفات قیادت ہیں ، اس نکته سے غافل نہیں - انہوں نے طے کرلیا ہے که اپنے وطن عزیز و محبوب کے ماتم میں مزدوروں کے لباس میں رہنے کے علاوہ ۲۴ گھنٹه میں صرف ایک بار کھانا کھائینگے ثبت الله اقدامه و عظم اجورہ و رزقنا من امثاله -

تیسری ششماہی

کا

اختتام

الہلال کی تیسری جلد کا یه آخری نمبر ہے - سال تمام کی تعطیل میں آیندہ نمبر نہیں نکلے گا - جن مشترکین کرام کا نیا سال اشتراک آیندہ جنوری سے شروع ہوگا ، براہ کرم وہ دفتر کو مطلع فرمائیں که آیندہ انکی خدمت میں وی - پی روانه کیا جاے یا نہیں ؟ و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین -

اجتمـــاع عظيـــم

دعـوة و تبليـــغ اســـلام

اجتماع - ٢١ - دسمبر - ٹون هال - کلکته

كنتم خير امة أخرجت للناس، تامرون بالمعروف و تنهون عن المنكر وتومنون بالله ' ولو امن اهل الكتاب لكان خيراً لهم ' و منهم المومنون و اكثرهم الفاسقون - (٣ : ١٠٦)

تم دنیا کي تمام اُمتوں سے بہترین امت هو که نیک کاموں کا حکم دیتے هو ' برائیوں سے روکتے هو ' اور الله پر ایمان رکھتے هو ' اور اگر اسي طرح یہود اور نصارٰی بهي سب کے سب ایمان لے آتے تو یه اُنکے حق میں بہتر تها ' مگر اُن میں سے بعض ایمان لے آئے اور افسوس که اکثر مبتلاے ضلالت هیں !

گذشته اشاعت میں دعوة و تبلیغ اسلام کے متعلق جس جلسے کے انعقاد کي خبر دي گئي تهي ' وہ ٢١ - دسمبر کو بعد ظہر ٹون هال میں منعقد هوا -

اعلان میں دو بجے کا وقت مقرر کیا گیا تها ' مگر قبل اسکے که دو بجیں ' تمام هال حاضرین سے رک چکا تها ' اور ایک کرسي بهي خالي نه تهي جو تازہ واردین کي منتظر هو -

تلاوت مقدسۂ قرآن کریم سے جلسه کا افتتاح هوا ' اور مسٹر سید محمد شریف بیرسٹر ات لا کي تحریک اور مسٹر محمد محسن سپرنٹنڈنٹ فشریز کي تائید سے جناب مولوي نجم الدین احمد صاحب ریٹائر ڈپٹي کلکٹر کلکته صدارت کیلیے منتخب هوے -

جناب مولوي صاحب کي افتتاحي تقریر مختصر ' مگر جامع تهي - انهوں نے سب سے پہلے مسئلۂ اشاعت و تبلیغ اسلام کي اهمیت کي طرف حاضرین کو توجه دلائي ' پهر اسلام کي اُس تبلیغي قوة الهیه کي طرف اشاره کیا جو خود بخود بغیر کسي خارجي سعي و کوشش کے اسکي صداقت کو مختلف شکلوں اور هیئتوں میں پهیلاتي ' اور دنیا کے دور دراز حصوں سے اپني حقانیت کا اعتراف کراتي هے - انهوں نے کہا که اسلام انسانیت کي جسماني و معنوي اصلاح و فلاح کا ایک ایسا ساده و فطري دستور العمل هے جسکے اعتقاد و اعتراف کیلیے کبهي بهي تلوار اور جبر کي ضرورت نہیں هوئي بلکه طبیعت بشري نے همیشه خود بخود اسکا استقبال کیا هے ' اور انسان خواه تمدن و علوم میں کتنا هي ترقي کر جاے ' لیکن اسکي احتیاجات حیات جسماني و روحاني اسے مجبور کرتي هیں که مذهبي صداقت کو تلاش کرے اور وہ ایک هي هے : و ان الدین عند الله الاسلام !

اسکے بعد انهوں نے اُس غفلت و سرشاري کي طرف توجه دلائي جو صدیوں سے عالم اسلامي پر طاري هے اور جسکا حسرت انگیز نتیجه یه هے که جو قوم اصلاح عالم کیلیے دنیا میں آئي تهي ' وہ خود اصلاح کي محتاج هو گئي هے ' اور جو هاته بلند کیے گئے تهے تا که تمام دنیا کیلیے اشارۂ هدایت کا کام دیں ' وہ

خواجه کمال الدین

بد بختانه خود دوسروں کے دست هدایت کا انتظار کر رهے هیں !

انهوں نے کہا که " غفلت انتہائي اور تاریکي شدید هے ' فرض بهلادیا گیا اور مقصد گم هے ' ایسي حالت میں انگلستان کے طبقۂ امرا میں سے ایک صاحب فکر و فضل شخص کا ' یعنے لارڈ هیڈلي بالقابه کا مشرف به اسلام هونا ' یقیناً ایک ایسي خبر هے جو نه صرف اسلام کي تاثیر صداقت و حقانیت هي کي ایک تازه ترین مثال هے بلکه صداقت کے اس قدیمي اور دائمي معجزے کو بهي واضح کرتي هے که جس درجه حق کي معیت کیلیے انسان مجبور هے ' اتنا هي حق اپنے کاروبار صداقت میں اُسکي اعانت سے بے پروا هے ' اور وہ اپنے اندر ایک ایسي قوت رکهتا هے جو خود هي نشو و نما پاتي هے -

" میں اُس پامال اور فرسوده اعتراض کي طرف متوجه نہونگا ' جس کا بار بار جواب دیا جا چکا هے ' اور جو اب هر صاحب فکر و علم کي نظر میں اپنا اثر کهو چکا هے - یعني اسلام کي اشاعت بزور شمشیر ' لیکن کم از کم اُن متعرضین کو سر دست یه یاد دلا دینا بہتر هوگا که لارڈ هیڈلے کو مجبور کرنے کیلیے کوئي خوں ریز تلوار نہیں چمکي تهي !

لارڈ موصوف انگلستان کے امراء میں ایک صاحب فکر شخص هیں ' جو متصل تیس چالیس سال سے اسلام کا مطالعه کر رهے تهے - انهوں نے اعلان اسلام کے بعد جو تصریحات اپنے بارے میں کي هیں ' اس سے انکے اس مقدس اجتہاد فکر کا اندازه کیا جا سکتا هے - پس هماري موجوده مسرت صرف اس بنا پر نہیں هے که حلقه بگوشان اسلام میں ایک یورپین امیر کا اضافه هو گیا ' بلکه صرف اسلیے که ایک متلاشي روح بغیر کسي خارجي تحریک و سعي کے محض اپنے طلب صادق اور جستجوے حقیقت سے منزل هدایت تک پہنچي ' اور اُن تمام بیڑیوں کے توڑ دینے میں کامیاب هوئي جو سوسائٹي اور رسم و رواج کے تعبد کي انسان کے اپنے پاؤں میں پہن لي هے -

حضرات ! همارا فرض هے که هم اپنے مہمان کا خیر مقدم بجا لائیں اور ساته هي جہاد حق اور ایثار و مدوست کي اُس مثال عظیم کي وقعت کے اعتراف میں بخل نه کریں جو جناب خواجه کمال الدین بي - اے - مقیم لندن نے اس بارے میں همارے سامنے پیش کي هے جیسا که آپ تمام لوگوں پر واضح هے ' خواجه صاحب بغیر کسي جماعتي اور قومي اعانت کے محض اپنے ذاتي ولوله و شوق سے انگلستان گئے ' اور اشاعت اسلام کا کام شروع [illegible] [illegible] کام جو اپنے اندر [illegible] [illegible] [illegible] ماه کے قیام کے بعد هي انهوں نے ثابت کر دیا [illegible] اس درجه بہترین توقعات کا مستحق هے - [illegible] لارڈ هیڈلي جو عرصے سے اپنے اندر اسلام کي صداقت کا اعتراف رکهتے تهے ' ایک ایسے رفیق کے منتظر تهے ' جو انکے بعض شکوک کا ازاله کر دے ' اور

جسکي رفاقت اس جنگ عظیم میں انکے لیے معین و مددگار ہو" جو صداقت اور بند رسم و رواج و تقلید ابا ؤ اجداد میں انکے سامنے برپا تھي - پس خواجہ کمال الدین کے مشن کو خدا نے عین موقعہ پر بھیجدیا تا کہ وہ اس خدمت کو انجام دے -

حضرات ! ہمارا مقدم فرض ہے کہ اس موقعہ پر ہم سب خواجہ صاحب کي اعانت کیلیے اٹھہ کھڑے ہوں' اور انھیں اس مقدس راہ میں تنہا نہ چھوڑ دیں' جو في الحقیقت ہم سب کي راہ ہے "

اسکے بعد پہلا رزولیوشن پیش کیا گیا :

" مسلمانان کلکتہ کا یہ جلسہ خواجہ کمال الدین بي - اے - کا دلي شکریہ ادا کرتا ہے کہ وہ اسلام کو اقوام یورپ کے سامنے اسکي اصلي روشني میں پیش کررہے ہیں' اور جو غلط فہمیاں اور توہمات یورپ میں صدیوں سے قائم ہیں' اسکے استیصال کیلیے کوشش کررہے ہیں - نیز یہ جلسہ انھیں مبارک باد دیتا ہے کہ انکي ابتدائي کوششوں کے نتائج نہایت امید افزا ہیں "

ایڈیٹر الہلال نے اس رزولیوشن کو پیش کرتے ہوے مسئلۂ اشاعت و تبلیغ اسلام کے موضوع پر کامل ایک گھنٹے تک تقریر کي' اور بالتفصیل اُن تمام موانع کارکو بیان کیا' جنکي وجہ سے یہ مسئلۂ باوجود ایک تسلیم کردہ اور ضروري العمل مسئلہ ہونے کے' اب تک ہندوستان میں' عملي نمونے پیش نہ کرسکا -

تقریر کے آغاز میں انھوں نے کہا کہ :

" کاموں کیلیے وقت محدود' لیکن ضرورتیں نہایت وسیع ہوتي ہیں - میں اگر مسئلۂ دعوت اسلام کي ضرورت و اہمیت کے متعلق کچھہ عرض کرنا چاہوں تو یہ خود ایک موضوع مستقل ہے - اگر میں کہوں کہ اسلام کا اصل اساس اعلان حق اور امر بالمعروف ہے تو اسکي تشریح و توضیح کیلیے کئي مبسوط تقریروں کا مجموعي وقت مطلوب ہے - اگر آپکو یاد دلانا چاہوں کہ دنیا کي ہر قوم اسلیے آئي تا کہ اپني ہستي قائم کرے' لیکن مسلمانوں کا ظہور صرف اسلیے ہوا تا کہ دنیا کے تمام انسانوں کو حق و صداقت کے لیے ایک قوم بنا دیا جاے' تو اس افسانے کیلیے بھي شب ہاے طویل و روز ہاے دراز چاہئیں :

فرصت دیدن گل آہ کہ بسیار کم ست
آرزوے دل مرغان چمن بسیار است

پس میں وقت کي ضرورت پر نظر رکھکر صرف ایک ہي پہلو پر چند کلمات عرض کرنا چاہتا ہوں' یعنے " مسئلۂ تبلیغ اسلام کے وسائل عمل و موانع کار "

آج تعریباً یک قرن سے ہندوستان کے اندر بار بار اسکا غلغلہ بلند ہوچکا ہے - بکثرت انجمنیں اس غرض سے قائم ہوئیں' اور متعدد اشخاص نے نہایت عظیم الشان اعلانات کے ساتھہ انظار و قلوب کو اپني طرف متوجہ کیا - با ایں ہمہ اس مسئلہ کے ابتدائي عقدے بھي اب تک لاینحل ہیں' اور اجتماعي و مشترکہ اعمال ملت کے اس عصر پر شور میں ایک انجمن' ایک مدرسہ' ایک کانفرنس' اور ایک مختصر سي جماعت بھي ایسي نہیں ہے' جسکي نسبت بغیر کسي شرمندگي کے دعوا کیا جاسکے کہ اُس نے اس مسئلہ کي حقیقت عملیہ کو پالیا ہے -

دنیا میں عمدہ افکار اور نیک ارادوں کي کبھي بھي کمي نہیں رہي - اصلي سوال عمل اور کار فرمائي کا ہے - مسئلۂ اشاعت اسلام کي ضرورت مسلم و معروف ہے - ہر مسلمان کو اسکا اعتراف ہے' اور ہر شخص چاہتا ہے کہ اسکے بہترین نتائج اُسکے سامنے موجود ہوں - لیکن دیکھنا یہ ہے کہ با ایں ہمہ اعتراف و اذعان' وہ کیا موانع کار ہیں' جنکي وجہ سے اب تک سررشتۂ عمل تک ہمارے ہاتھہ نہ پہنچ سکے "

اسکے بعد نہایت تفصیل کے ساتھہ اُن تمام موانع کارکو ایک ایک کرکے بیان کیا' اور چونکہ مسئلۂ اشاعت اسلام پر ایک مبسوط مقالۂ افتتاحیہ عنقریب الہلال میں لکھنا ہے' اسلیے اسکا اعادہ یہاں ضروري نہیں -

آخر میں مقرر نے کہا :

" یہي اسباب و موانع تھے' جنکي وجہ سے آج تک میں نے اس مسئلۂ کے متعلق کسي اعلان میں حصہ نہ لیا' اور ہمیشہ اسي پر نظر رکھي کہ جو لوگ گرمي کے متلاشي ہیں اُنھیں پہلے ایندھن کي تلاش میں نکلنا چاہیے -

لوگوں نے مجھپر اعتراضات کیے' اور کبھي غفلت' اور کبھي اعراض کے الزام کا مورد قرار دیا - بعض نے کہا کہ میں سیاست کو مذہب پر ترجیح دیتا ہوں' اور بعض نے الزام کو اس حسن ظن بیجا کي آمیزش سے ممزوج کیا کہ جس کام کیلیے موزوں ہوں' اُسے نہیں کرتا' مگر جس کام کیلیے مضر ہوں' اسکے انہماک سے باز نہیں آتا -

لیکن اے حضرات ! ما لہم بذالک من علم ان یتبعون الا الظن' و ان الظن لا یغني من الحق شیئا - وہ جس سیاست کو مذہب پر ترجیح دینے کا سوء ظن رکھتے ہیں' میں اُسے عین مذہب سمجھتا ہوں' پھر میں نہیں جانتا کہ میں جو کچھہ کر رہا ہوں یہ مذہب ہے یا سیاست' اور وہ کہ مجھے پالیٹکس میں دیکھکر متاسف ہیں' اور چاہتے ہیں کہ اس معرکہ زار میں میرے حملوں سے امان پائیں' اور اس لیے میري دیني قابلیتوں کے اعتراف میں نہایت فیاض ہیں - افسوس کہ انکے لیے بھي میرے پاس کوئي تشفي نہیں' کیونکہ میں جو کچھہ کر رہا ہوں' اسکے لیے میرے پاس بصیرت موجود ہے' اور معترضین کو صرف یہي چاہیے کہ صبر کریں' تا خدا کا ہاتھہ انھیں وہ دکھلا دے' جو آج میں انھیں سمجھا نہیں سکتا : و لو انہم صبروا' حتی تخرج الیہم' لکان خیراً لہم -

یہ میرے اختیار میں تھا کہ میں اشاعت اسلام کي اُن صداؤں میں حصہ لیتا' جو نہایت غلغلہ انداز اور موثر ہیں لیکن اس سے زیادہ انکے اندر اور کچھہ نہیں ہے - بہت آساني سے ممکن تھا کہ میں فورا ایک انجمن کے قائم کردینیکا اعلان کر دیتا' اور ایک مشن امریکہ کو' ایک انگلینڈ کو' اور ایک جاپان کو روانہ کرنے کے خواب سے ہر شخص مسرور ہو جاتا لیکن میں نے اِن باتوں میں سے ایک بات بھي نہیں کي بلکہ کبھي اشاعت اسلام کا تذکرہ بھي نہیں کیا - یہ صرف اسي لیے تھا کہ اس مسئلہ کي حقیقت مجھپر منکشف تھي' یہ تمام موانع نظروں کے سامنے تھے' اور میں جانتا تھا کہ اس کام کیلیے علم اور ایثار' یا دماغ اور دل' دونوں کي ضرورت ہے' اور بدبختي یہ ہے کہ ان دونوں میں سے ایک شے بھي ہمارے پاس نہیں -

لیکن برادران ملت ! با وجود ان تمام حالات کے میں اب بالکل تیار ہوں کہ اشاعت اسلام کي صدا بلند کروں' اسلیے کہ اس تاریکي میں مجھے ایک روشني نظر آئي ہے' اور تاریکي جتني شدید ہو' اتني ہي روشني کا چہرہ بھي زیادہ جمیل و محبوب ہوتا ہے - میں اہلیت اور صلاحیت کو بھي اپنے سامنے دیکھتا ہوں' اور ایثار و خلوص بھي کہ شرط اولین راہ تھي' میرے سامنے موجود ہے - یعني میں خواجہ کمال الدین بي - اے - مقیم انگلستان کي نسبت کچھہ کہنا چاہتا ہوں "

اسکے بعد مقرر نے خواجہ صاحب کے ضروري حالات بہ تفصیل بیان کیے' اور کہا کہ سب سے بڑي توقع جو اس جہاد حق کے

واقعه نے پیدا کردی ہے ' وہ یہ ہے کہ بغیر کسی اعلان و اظہار کے ' بغیر کسی ادعاؤ مواعید کے ' اور بغیر کسی قومی اعانت کی طلب کے ' وہ خود بخود انگلستان چلے گئے - اپنا روپیہ صرف کیا اور مقیم ہوگئے ' اور حقیقت یہ ہے کہ یہ راہ بغیر ذاتی قربانی کے طے نہیں ہوسکتی ' اور محض انجمنوں کے غلغلے وہ کام نہیں کرسکتے ' جسکے لیے جاں نثار دلوں کے خاموش اضطراب کی ضرورت ہے :

کاں را کہ خبر شد ' خبرش باز نیامد

اسکے بعد لارڈ هیڈلے کا ذکر کرتے ہوے کہا کہ " صدر مجلس نے اپنی تقریر میں ایک اہم امر کی طرف اشارہ کیا ہے ' اور میں مزید توضیح کرونگا - اسلام اس سے بہت ارفع و اعلی ہے کہ وہ انسانوں کے اعتراف و انقیاد سے متاثر ہو - اگر ایک لارڈ هیڈلے کی جگہ تمام یورپ اور امریکہ کے اُمرا اور صاحبان تاج و سریر اسکے آگے جھک جائیں ' تو اسکی عظمت و جبروت میں ایک ذرہ بھر اضافہ نہیں کرسکتے ' اور اگر تمام دنیا اس سے منحرف ہو جاے ' جب بھی اسکی صداقت کی عزت نقص و زوال سے مبرا و منزہ ہے - خدا کی صداقت انسانوں کی اعانت کی محتاج نہیں - اگر انسانوں کی زبانیں اسکا اعتراف نہ کریں ' تو وہ سمندر کے ہر قطرے اور خاک ارضی کے ایک ایک ذرہ سے گواہی دلا سکتا ہے :

گر من آلودہ دامنم ' چہ عجب ؟
همہ عالم گواہ عصمت اوست !

مسلمان خواب غفلت میں سرشار ہیں تو کیا دین حق کی اشاعت رک گئی ہے ؟ کون سا مشن ہے جو افریقہ کی وحشی آبادیوں میں کام کررہا ہے ' اور کونسی تبلیغی مہم ہے جس نے اقصاے سوڈان اور شمالی نائجیریا کے تمام باشندوں کو اسلام کا حلقہ بگوش بنا دیا ہے ؟ کیا یہ صداقت کا اصلی معجزہ ' اور خدا کے ہاتھہ کی ایک قدوس نمایش نہیں ہے ؟

پس اگر لارڈ هیڈلے یا بعض دیگر امراے مغرب اسلام قبول کرتے ہیں تو فی نفسہ پیروان اسلام میں چند افراد کا اضافہ کوئی ایسا واقعہ نہیں جو ہمارے لیے عجیب ہو - اس کاروبار کی تاریخ تو ابتدا ہی سے عجیب رہی ہے ' اور تاریخ اسلام کا پڑھنے والا ایسے ایسے عجیب منظروں کا خوگر ہے کہ اب دنیا میں اسکے لیے کوئی شے عجیب نہیں !

البتہ ہم لارڈ موصوف کو مبارک باد دیتے ہیں کہ وہ تلاش حق میں کامیاب ہوے ' جو روح انسانی کا ایک مقدس فرض ہے ' اور نہایت مسرت و ابتہاج سے ایک ایسے برادر دینی کا خیر مقدم بجا لاتے ہیں ' جس کی تلاش یکسر مجتہدانہ تھی ' اور جس نے بغیر کسی خارجی تحریک و اثر کے منزل ہدایت کو پا لیا ! '

تقریر کا اختتام ان کلمات پر تھا کہ :

" وقت آگیا ہے کہ مسلمانان ہند وقت کی مساعدت ' موسم کی موافقت ' اسباب کی فراہمی ' اور توفیق الہی کی بخشش کے اس بہترین وقت کو سمجھیں ' اور خواجہ کمال الدین کو اس راہ میں تنہا نہ چھوڑیں - خدا کے کاروبار ہماری اعانت کے محتاج نہیں - انتم الفقراء الی اللہ ' و اللہ هو الغني الحمید - اور ایثار و خلوص ایک طاقت ہے ' جسکی عزت کو خدا کبھی بھی شرمندۂ ناکامی نہیں کرتا ' اسکا وعدہ ہے کہ : انی لا اضیع عمل عامل منکم من ذکر و انثی - پس آج مسلمانان ہند خواہ اس مشن کی مدد کریں ' خواہ اُسے تنہا چھوڑ دیں - اگر پیغام سچ ہے ' اور پیغام بر مخلص ' تو یاد رکھو کہ اُسکی کامیابی بھی قطعی ہے - البتہ اگر تم نے اسکی اعانت و خدمت کی سعادت حاصل نہ کی ' تو یہ شرمندگی و رسوائی کا ایک داغ سیاہ ہوگا ' جو مسلمانان ہند کے چہروں پر ہمیشہ کیلیے لگ جائیگا - فبشر عبادی الذین یستمعون القول ' فیتبعون احسنہ ' اولائک الذین ھداھم اللہ ' و اولائک هم اولوا الالباب -

(سید محمد توفیق بے)

اسی تجویز کے سلسلے میں حاضرین کے اصرار و اشتیاق سے جناب فاضل محترم ' سید محمد توفیق بے نے مسئلۂ اشاعت و تبلیغ اسلام پر فارسی میں تقریر کی -

سید موصوف ایک عثمانی اہل قلم ' اور انجمن اتحاد و ترقی کے فدا کار شرکا میں سے ہیں - سلطان عبدالحمید مخلوع کے زمانے میں بجرم حریت خواہی جلا وطن ہوے ' اور اُن مصائب و متاعب میں حصۂ کافی لیا ' جو راہ ملت پرستی کیلیے شرط کار ہیں - انقلاب دستوری کے بعد ایک عرصے تک مشہور ترکی اخبار (طنین) کے محررین میں شامل رہے ' اور آجکل (سبیل الرشاد) کے ایک ممتاز مقالہ نگار ہیں -

انکی تقریر نہایت موثر و دلنشیں تھی - انھوں اس تاسف کا اعتراف کیا کہ دولۃ عثمانیہ کو جنگی اشتغال و استغراق نے ہمیشہ اس خدمت جلیل و اقدم سے باز رکھا ' حالانکہ ہمارا فرض تھا کہ تیغ کے سایے اور خون کے سیلاب میں بھی اپنے اس فرض حقیقی کو فراموش نہ کرتے - تاہم وقت آگیا ہے کہ پچھلی غفلتوں کا کفارہ ہو - اسلام کی اصلی فتوحات اخلاقی و قلبی ہیں - دنیا میں آج قرآن کے سوا کوئی زندہ الہامی کتاب نہیں ' اور نہ کوئی زندہ مذہب موجود ہے - تمام مذاہب کے الہامی کتب کی زبانیں السنۂ میتہ (ڈیڈ لنگویجز) میں شمار کی جاتی ہیں - صرف قرآن کریم ہی کو یہ شرف حاصل ہے کہ اب تک اُسکی زبان دنیا کے کروڑوں نفوس پر حاکم ' اور اُسکے بیانات لاکھوں صفحات صدور پر منقش ہیں -

انھوں نے کہا کہ آج یورپ تعلیم اسلامی کیلیے تشنہ ہے مگر پانی پلانے والے بے خبر ہیں - خواجہ کمال الدین کے رسائل و مضامین میں نے پڑھے ہیں ' انکے خلوص و ایثار کی میرے دل میں بڑی عظمت ہے - بلا شبہ تمام عالم اسلامی کا فرض ہے کہ انکی مادی و معنوی اعانت کیلیے آمادہ ہوجاے - میں انشاء اللہ بلاد عثمانیہ میں بھی عنقریب اس مسئلۂ عظیم کی تحریک کرونگا ' اسکے بعد حسب ذیل دو تجویزیں بالترتیب منظور ہوئیں :

(۱)

" یہ جلسہ مبارکباد دیتا ہے لارڈ هیڈلے کو کہ انہوں نے ایک عرصے کے مجتہدانہ غور و فکر کے بعد اسلام قبول کیا ' اور اسلام کے دائرۂ اخوت میں انکا خیر مقدم بجا لاتا ہے "

(۲)

" یہ جلسہ التجا کرتا ہے تمام مسلمانان ہند ' علی الخصوص مسلمانان کلکتہ سے ' کہ خواجہ کمال الدین مقیم ووکنگ لندن کی مادی و معنوی اعانت کیلیے مستعد ہوجائیں ' اُس مقدس و اشرف کام میں ' جو انہوں نے کامل ایثار نفس اور خلوص و للہیت کے ساتھہ شروع کیا ہے "

آخر میں تجویز نمبر (۲) کی بنا پر ایک سب کمیٹی کی تحریک کی گئی ' جو ۲۵ ممبروں پر مشتمل ہو ' لیکن ممبروں کے انتخاب کو ایک دوسرے جلسے پر ملتوی کردیا گیا -

آخری تجویز یہ تھی کہ تمام تجاویز کی نقل خواجہ صاحب اور لارڈ هیڈلے کی خدمت میں روانہ کردی جاے

اِن تجویزوں کے متعلق ڈاکٹر عبد اللہ سہروردی ' مولوی محمد نسیم وکیل مونگیر ' مولوی واحد حسین بی - اے وکیل ہائی کورٹ کلکتہ ' نواب سلطان عالم صاحب اکرنی ' مولوی مجیب الرحمن صاحب ایڈیٹر " مسلمان " ' مولوی محمد اکرم صاحب ایڈیٹر محمدی وغیرہ بزرگوں نے اُردو اور انگریزی میں تقریریں کیں -

۲۰ محرالحرام

مستقبــل بــلاد عثمانيــه

حسنات و سئيات !

مسئلۂ عــراق

عراق ایک سر سبز اور شاداب ملک ہے - اسکا چپہ چپہ بلکہ ذرہ ذرہ اپنے اندر قوت نمو کا ایک مخفي خزانہ رکھتا ہے - بہار کے زمانے میں اسکي شادابي کا یہ عالم ہوتا ہے کہ ایک انچ زمین بھي سبزے سے خالي نہیں ہوتي - اسکي پیداوار صدھا قسم کے اجناس پر مشتمل ہے' اور استعداد کي یہ حالت ہے کہ بہت سي گراں بہا و کم قیمت اجناس تھوڑي سي کوشش سے پیدا ہوسکتي ہیں - مختصراً یہ کہ عراق کي' سر زمین میں دولت و ثروت کا ایک گنج بیکراں مدفون ہے-

اور اگر آج آبپاشي کا عمدہ انتظام ہو جائے تو یہ یہي سر زمین بلا مبالغہ و اغراق سیم و زر اگلنے لگے -

یــہ بھي شومي قسمت یا جہل و غفلت کا ایک کرشمہ ہے کہ اس خزینہ مدفون کے بارجود دولت عثمانیہ ہمیشہ تہیدست اور فارغ الجیب رہتي ہے' اور ایک ایسے سوال کے لیے فرنگي بنکوں کے آگے ہاتھہ پھیلاتي ہے' جو اگر پورا بھي ہوگا تو اسطرح کہ غلامي کا کوئي نہ کوئي حلقہ تازہ زیب گوش ہوگا -

ترکوں کي خوش قسمتي سے انکي ایشیــائي مقبوضات کا بیشتر حصہ سیر حاصل و کثیر الخیرات ہے' اسکي موجودہ پیدا وار دنیا کے بازاروں میں بکسکتي ہیں' اور انمیں بہت ایسي چیزوں کا اضافہ ہوسکتا ہے جنکي آج ہر جگہ مانگ ہے -

مگر باشندے جاہل اور تہیدست' حکمراں بے توجہ ہیں' غیر ملکي سرمایہ دار وسائل سفر و نقل کي عدم موجودگي کیوجہ سے وہاں اپنا روپیہ نہیں لگاسکتے - نتیجہ یہ ہے کہ تمام دفینے سربستہ پڑے ہیں - اگر آج ان ممالک کي مدفون پیداوار منڈي میں آنے لگے تو یقیناً انکي اقتصادي حالت میں ایک انقلاب عظیم ہوجائے -

اس کا علاج وحید ریل اور اسکے وسیع خطوط ہیں -

آبپــاشي عــراق اور بغداد ریلوے ان تمام اعمال ہندسیــہ (انجینیرنگ) میں سب سے زیادہ کامیاب اور نفع خیز ثابت ہونگے' جو کبھي ایشیائي ترکي میں انجام دیے جائیں -

مگر دونوں کاموں کے لیے واقف کار اشخاص اور سرمایہ کي ضرورت ہے' اور افسوس ہے کہ آج دولت عثمانیہ دونوں سے خالي ہے - پھر اگر اول الذکر نقص کي تلافي اس طرح کیجئے کہ اجنبي انجینیروں کي خدمات حاصل کرلي جائیں تو سرمایہ کا سوال باقي رہجاتا ہے - روپیہ کا قرض ملنا آسان نہیں اور خصوصاً ایسي حالت میں کہ دولت عثمانیہ جنگ کے زخموں سے چور ہو رہي ہو اور اسکي مقبوضات کا ایک معقول حصہ نکل چکا ہو-

غالباً بغداد ریلوے تو نہ رکیگي کیونکہ اسکي تیاري ترکوں پر موقوف نہیں - وہ اب جرمن ہاتھوں میں ہے اور انکے لیے روپیہ کي فراہمي کچھہ بھي مشکل نہیں' لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ترکوں کے حق میں یہ بغداد ریلوے واقعي بغداد ریلوے رہیگي ؟

البتہ عجب نہیں کہ عراق کا بخت ابھي عرصہ تک یونہیں سوتا رہے کیونکہ آبپاشي کے لیے روپیہ لگانے والا کوئي بھي نظر نہیں آتا - ممکن ہے کہ کوئي انگریزي سرمایہ دار اسکے لیے بڑھے تو یقیناً حکومت برطانیہ اسکو مدد دیگي' کیونکہ عراق عرصہ سے اسکي نظروں میں ہے اور برابر اپنے دسائس و مکائد میں مشغول ہے' مگر اسکے لیے دولت عثمانیــہ کے ساتھہ جرمني کا راضي ہونا بھي ضروري ہے اور یہ ابھي یقیني نہیں -

(شــام و حجاز)

شام کي سر سبزي کے متعلق کچھہ کہنا فضول ہے - یہ تو وہ سر زمین ہے جسکو خداے قدیر و کریم نے ان امکنۂ الہیہ مخصوصہ میں شمــار کیا ہے' جو اس نے بني اسرائیــل کو عطا کیں تھیں : بارکنا حولہ -

حجــاز بیشک ایک ریگزار اور بے برگ و گیــاہ ہے' وہاں خام پیداوار کے یہ خیرات و حواصــل نہیں - لیکن کیا ہر ملــک کي دولتمندي اسکي خام پیدا وار ھي پر موقوف ہے ؟ دولت و ثروت کا سر چشمہ خام پیداوار نہیں ہوتیں بلکہ مصنوعات ہیں' اور یورپ کے موجودہ تمول و اثراء کا یہي راز ہے - پس اگر حجاز کي سر زمین کے اندر روپیہ نہیں نکلسکتا' تو کون امر مانع ہے کہ اسکي سطح پر روپیہ تیار بھي نہ کیا جاے ؟

اشخاص کي کثرت اور مشاغــل کي قلت قدرتاً مزدوریوں کي ارزاني کا باعث ہوگي' اور اجرت کي کمي صنعت کي کامیابي کے لیے اولین فال نیک ہے - لیکن اگر یہ بھي فرض کرلیا جاے تو دولت عثمانیہ کي ضرورتوں کا انحصار روپیہ ھي میں نہیں ہے - وہ ایسے ہوسناک و آزمند اعــداء میں گھري ہوئي ہے جو بھوکے بھیڑیوں کي طرح شکار پر ٹوٹ پڑنے کے لیے اولین فرصت کے منتظر ہیں - ظاہر ہے کہ انکے حملوں کو روپیہ نہیں توڑ سکتا بلکہ تلوار کے وار روکسکتے ہیں' پھر کون ہوگا جو سر بکف بڑھیگا ؟

حجاز اگر چاندي اور سونے کے ٹکڑوں سے خلافت اسلامیہ کي مــدد نہیں کرسکتا تو کچھہ غم نہیں کہ وہ اپنے فرزنــدوں کے قوي و شدید بازؤں اور بے خوف و ہراس دلوں سے تو مدد کرسکتا ہے - اور یہ خدمت جلالت و شرف میں تمام خدمات سے کہیں زیادہ ہے -

لا یستوي القــاعــدون من المومنین غیر اولی الضرر و المجاهدین في سبیل اللہ باموالهم و انفسهم ' فضل اللہ المجاهدین باموالهم و انفسهم علی القاعدین درجہ (۹۷ : ۴)

شام و عراق اگر دو ایسے چشمے ہیں جہاں سے دولت عثمانیہ کے لیے سیم و زر کے فوارے نکلینگے' تو حجاز ایک آتشکدہ ہے جسکے شعلے تمام یورپ کو خاکستر کرنے کے لیے کافي ہیں' اور اگر دولت عثمانیہ نے انکو اپنے قبضہ اقتدار میں کرلیا تو اسکے ہاتھہ میں ہروقت اعداء خلافت کے لیے ایک خانماں سوز مبگزین رہیگا -

(اصلی مصیبت)

یہ دولت عثمانیہ کے مقبوضات پر ایک اجمالي نظر تھي اس سے اندازہ ہوگیا ہوگا کہ ترکوں کي مصیبت یہ نہیں کہ انکے پاس کام کرنے کے لیے کوئي امید افزاء میدان نہیں ہے ' بلکہ یہ ہے کہ انکے یہاں کام کرنے والے اشخاص نہیں هیں ' اور یہ بدترین بد بختي ہے جو کسي قوم کیلیے ہوسکتي ہے -

لیکن اسکا علاج ترکوں سے باہر نہیں بلکہ خود انہي میں ہے ' اور اگر وہ آج غفلت و اہمال کے خواب نوشیں سے بیدار ہوجائیں اور حالات سازگار ہوں ' یعني یورپ عوائق و موانع پیدا نہ کرے ' تو چند دنوں کے اندر دولت عثمانیہ ایک وسیع و قوي ' اور متمول سلطنت ہوسکتي ہے -

با ایں همه اس راہ میں چند پتھر بھي هیں ' جنکي ٹھوکر سے بچنا بہت ضروري ' مگر افسوس کہ بہت مشکل بھي ہے -

(شش صد سالہ غلطي)

ترک کا خمیر سپہگري ہے ' اور اسي لیے وہ سپاهیانہ اوصاف کا بہترین پیکر ہے - جب وہ اپنے وطن صحراء تاتار سے نکلا تھا تو

هوتیں انکو اسطرح کمزور کردیتا کہ ایک طرف تو انکي مستقل هستي باقي نہ رهتي ' دوسري طرف اسکے ہاتھہ میں آلۂ عمل بن جاتیں ' اور پھر جو قومیں اسوقت بے اعوان و انصار توحش میں غرق تھیں ' انکو یا تو مٹا دیتا یا انمیں اسطرح اپنا تمدن پھیلا دیتا کہ بالاخر اسي میں جذب هوکر رهجاتیں -

مگر اس نے اپني سپاهیانہ کم بیني و ترکانہ تغافل سے ان سانپوں کو اپني آستین میں پلنے دیا - یہي هیں جو آج اسکي موت کا باعث هو رہے هیں -

بہت سي ایسي قومیں تھیں جنکے حق میں یہ دونوں تدبیریں ناکام رهتیں - انکو اسطرح کمزور کرنا چاهئے تھا کہ ایک طرف تو انکي مستقل هستي نہ رهتي اور دوسري طرف انکے ہاتھہ میں خود بخود آلۂ عمل بن جاتیں ' مگر انکو مطیع و منقاد رکھنے کے لیے تدبیر و سیاست کے بدلے همیشہ شمشیر سے کام لیا گیا -

جن ممالک میں ترک گئے ' انمیں کوئي ایسا مدني و اجتماعي انقلاب پیدا نہیں کیا جس کي وجہ سے لوگ عہد ماضي کو بھول جاتے ' بلکہ اکثر کو بدستور رهنے دیا ' اور مسیحي آبادیاں تو همیشہ مسیحي گورنروں کے ماتحت رهیں ' جو گورنر نہ تھے ' خود مختار پادشاہ تھے -

شط " دجلہ " بغداد

ایک سپاهي کي حیثیت سے نکلا تھا ' اور آج چھہ سو برس گذرنے کے بعد بھي وہ " دنیا کا بہترین سپاهي ہے " یہ محض حوادث و انقلابات کي کرشمہ سازي تھي کہ تلوار کے قبضہ کے ساتھہ حکومت کي باگ بھي اسکے ہاتھہ آگئي - طبیعت اصلي کیونکر بدل سکتي ہے ؟ وہ اپنے مفتوحہ شہروں میں بھي رہا تو اسطرح رہا ' گویا ایک اسلحہ بند سپاهي ہے جو جرس رحیل کے انتظار میں پا برکاب کھڑا ہے ' اسلیے اس نے ایک مقیم کي طرح ملک اور اهل ملک میں انقلاب عام پیدا کرنے کي کبھي بھي کوشش نہ کي -

وہ سپاهي تھا اسلیے اس نے حیلہ و تدبیر اور دهاء و سیاست کے بدلے تلوار کي دھار پر اپني حکومت کي بنیاد رکھي - اس نے اپني رعایا کو اس طرح مطیع و منقاد رکھا کہ همیشہ انکے سر پر اپني شمشیر علم کیے رہا - یہ نہیں کیا کہ انکو اسطرح هر طرف سے گھیرتا کہ وہ بالاخر اپنے آپ کو اسکے ہاتھہ میں ڈالدیتے ' پھر ایک طرف تو انکو اتنا کمزور کردیتا کہ وہ اپني مستقل هستي قائم نہ کرسکتے ' اور دوسري طرف انکو اس طرح تیار کرتا کہ وہ اسکا آلۂ عمل بنکر رهتے -

صدها قومیں اسکے زیر نگیں هوئیں - انمیں سے بہت سي چھوٹي قوموں کو وہ اپنے اندر جذب کرسکتا تھا اور جو جذب نہ

غرض کہ وہ سپاهي تھے - تلوار کے زور سے حکومت لي تھي - اسي پر اسکي بنیاد رکھي اور جب تک انکي تلوار کا دور دورہ رہا ' اسوقت تک انکي حکومت میں بھي فرق نہ آیا -

ترکوں کي مفتوح قوموں میں سے اکثر قومیں جنگي قومیں تھیں اسلیے جنگي قومي خصوصیات یعني درشتي ' تند خوئي ' عدم انقیاد وغیرہ انمیں موجود تھے - ممکن تھا کہ وہ اسطرح رام هو جاتے کہ تعلیم و تمدن کے مختلف اشغال کے انہماک سے انکے خصائص قومي بدل دے جاتے ' لیکن یہ موقع شمشیر کے بدلے سیاست و تدبیر کا تھا اور ' جس ہاتھہ کي انگلیاں آهنیں قبضہ کي گرفت کي عادي هوجاتي هیں ' وہ سیاست کے جال نہیں پھیلا سکتیں - ترکوں نے انکي تضعضع و تسخر کي ' تیغ استعمال کي جواب میں بھي تیغ نکلي ' مگر نتیجہ یہ هوا کہ فاتح و مفتوح همیشہ برسرپیکار رهنے لگے -

اس قسم کي دست و گریباني کا نتیجہ همیشہ حکمراں قوم کے حق میں برا هوا ہے - مفتوح کے دل میں فاتح کي طرف سے نفرت ' جو قدرۃ پہلے سے موجود هوتي ہے ' اسکي جنگي قوت کے ساتھہ ملکر برابر قائم رهتي ہے - جب فاتح قوم کمزور هوجاتي ہے ' تو یہي دو جذبے مفتوح قوم کو اسکے خلاف کھڑا کردیتے هیں -

(اقوام عثمانیه)

آج ترکوں اور انکي زیر نگیں اقوام کي بعینه یہي حالت ہے - گو یه صحیح ہے که کردوں کے متعلق یورپین ارباب قلم جسقدر لکھتے هیں' اسمیں بڑا حصه متعصبانه اغراق کا بھي ہے' تاهم اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا که وہ ایک جنگجو اورخونریز قوم ضرور ہے - ان میں ان دونوں اوصاف کے علاوہ سرکشي رعدم انقیاد بھي ہے اوراسکے ساتھه هي جب یه بھي بیان کردیا جاے که بادیه نشیں عربوں کي طرح ان کا مشغله محض باهمي جنگ و جدل اور تاخت و تاراج ہے تو پھر انکي اصلي تصویر سامنے آجاتي ہے -

مگر یاد رکھنا چاهیے که ان صفات کے لیے تفریق مـذهب و جنس کوئي شے نہیں - کرد جسطرح ارمنیوں کے حق میں خونریز و غارتگر هیں اسیطـرح وہ ترک' عرب' بلکه خود کرد کے حق میں بھي هیں - جنگ کا هنگامه کار زار گرم هو تو اسکي نظر میں نصراني' ارمني' مسلم' ترک' اور امت نبي عرب' تینوں ایـک هي سطح پر هیں' تیدوں کے قتل کرنے کے لیے اسکي تیغ یکساں سرعت کے ساتھه نیام سے نکلتي ہے - پس یه یورپ کا جہل یا تجاهل ہے که وہ ارمنیوں پر کردوں کي دست درازي کو حـرارت ملي اور جوش اسلامي کي طرف منسوب کرتا ہے -

خیر' یه جمله معترضه تھا - ان کردوں نے سلطان عبد الحمید کے عہد میں ایک دفعه علم بغاوت بلند کیا - استیم کا قاعدہ ہے که اگر اسکا کوئي مخرج پیدا نہیں کیا جاتا تو وہ جس ظرف میں هوتي ہے اسي پر اپنا عمل شروع کردیتي ہے - عبد الحمید داهي وقت تھا - اس نے اس استیم کو تلوار کي آب سے بجھانے کے بدلے اپنے هاتھوں میں لیلیا' اور بقول یورپ' اسکا رخ ارمنیوں کي طرف پھیر دیا - یورپ کا یه الزام صحیح هو یا نه هو' مگر یه واقعه ہے که پہلی بغاوت کے بعد پھر کردوں نے دوسري بغاوت نہیں کي -

اعلان دستور کے بعد انجمن اتحاد و ترقي نے بعض کارروائیاں محض یورپ کی خوشنودي و همدردي حاصل کرنے کے لیے کیں' حالانکه

ولن ترضي عنـك الیهـود ولن النصاری' حتی تتبع ملتهم' قل ان هدی الله هو الهدی ! پس اسکے هر فعل کے متعلق یه نہیں کہا جاسکتا که یه محض دولت عثمانیه هی کی ضرورت سے تھا -

عہـد دستور کا پہلا کارنامه کردوں کے سردار ابراهیم پاشا کي

جلا وطني ہے - یورپ کا راضي هونا تو معلوم' مگر اس کارروائي سے انجمن اور کردوں کے جیسے کچھه تعلقات هوگئے' آنکے نتائج قارئین جرائد سے مخفي نہیں - اگر انجمن اصلاح داخلي کي طرف متوجه هوئي تو صرف کردوں هي کي وجه سے اسکو سخت مصیبت کا سامنا هوگا - (لا قـدر الله)

(عرب)

مذهبي ارادتمندیوں سے قطع نظر عربي سرشت کا خمیر بعض بہترین صفات سے ہے - اس کا خون ایک طرف تو اسقـدر گراں بہا ہے که ایک شخص کي دیت میں قاتل کے سارے قبیلے کا خون نا کافي هوتا ہے' مگر دوسري طرف اس درجـه ارزاں بھي ہے که میدان جنـگ میں اسکے سیلاب بہه جاتے هیں' مگر اسکو اتني بھي تو پروا نہیں جتني پاني کے ایک مشکیزہ کي هوتي ہے ؟

اگر ایک گم کردہ راہ مسافر اسکے دروازہ پر آجاے تو اسکے لیے وہ اپني عزوجاہ' مال و منال' بلکه دیدہ و دل تک فرش راہ کردیتا ہے' اور اسطرح خدمت کرتا ہے گویا وہ صاحب خانه کا ایک غـلام زرخریـد ہے' لیکن ساتھه هي غیرت کا یه حال ہے که وہ اپنے همسروں سے ایک قـدم بھي پیچھے چلنـا گوارا نہیں کرتا -

وہ گلیم پشمیں بلکه بارها ریگ بے فرش پر بیٹھتا ہے' مگر اسکا دماغ همیشه عرش پر هوتا ہے' اور ایک سریر آراے سلطنت سے اپنے آپ کو کم نہیں سمجھتا -

متاعب و شدائد کے تحمل میں وہ نہایت بے جگر ہے - آفتاب کي تپش' باد گرم کے جھونکے' تشنگي کي شدت' فاقه کا ضعف' تیغ نیـز کے وار' اور گولوں کي بارش' غرضکه سخت سے سخت مصیبت وہ برداشت کرسکتا ہے' مگر ظلم و تعدي کے نام سے پھول کي ایک چھڑي بھي نہیں سہسکتا - اسوقت وہ غیظ و غضب سے ایک دبو آتشیں بنجاتا ہے' اور اسکي ایک اور صرف ایک هي خواهش یه هوتي ہے که اس هستي کو مٹا دے' جس نے ظلم کے لیے اپني انگلي کو بھي جنبش دي ہے !

قبیلے کے شیخ کے سامنے اسکي گردن همیشه جھکي رهتي ہے - اسکي ایک جنبش ابرو کسي کام کے هوجانے کے لیے کافی ہے' مگر یہی گردن جب کسی بڑے سے بڑے شہنشاہ کے آگے آتی ہے' تو برابر تنی رهتی ہے' اور بڑے سے بڑا فرمان بھي واجب الامتثال نہیں هوتا -

" ناج " آگــره کا ایک سـتون
جہاں دسمبر کے آخری هفته میں مسلمانوں کا تعلیمی و سیاسی اجتماع هوگا

وہ آزاد ہے - آزادي پر مرتا ہے - جان دیسکتا ہے ' مگر حریت محبوبہ کو اپنے هاتهہ سے نہیں دیسکتا -

غرضکہ وہ بالطبع دستوري و جمهوري ہے - اسي لیے آج تک اس پر کوئي غیر قوم حکومت نہ کرسکي ' بلکہ هم قوم سلاطین میں بهي جب استبداد و شخصیت شروع هوگئي ' تو وہ بهی اس پر حکمراني نہ کرسکے -

(ترک و عرب)

ایک طرف تو عربوں کا یہ قومي کیریکٹر ہے ' دوسري طرف ترکوں نے سیاست و حکمراني کي نہایت غلط راہ اختیار کي - مثلاً تمام ملکي عہدوں پر فوجي افسر بهیجے - ظاہر ہے کہ فوجي افسروں میں عموماً درشتي ' عجلت ' اور نا انجام اندیشي هوتي ہے - وہ کسي کام کے لیے تدبیر و مصلحت فرمائي کے بدلے عموماً زور و طاقت کے استعمال کے عادي هوتے هیں - اس پر طرہ یہ کہ وہ سخت جابر اور رشوت ستاں هوتے تھ ' اور شاید اسکے لیے وہ مجبور تھ - جب سال سال بهر تنخواہ نہ ملے ' تو مصارف کہاں سے آئیں ؟

پهر حفظ امن ' انسداد جرائم ' انتظام محاصل ' فراهمي وسائل سفر و نقل و اخبار و اعلام ' آرایش و ترقي شہر ' غرضکہ نہ نظم و نسق کے متعلق کوئي ایسا کام کیا ' جس سے عربوں کے دلوں پر انکي انتظامي قابلیت کا نقش بیٹهجاتا ' اور نہ علم و فضل هي کے اعلي و ارفع نمونے پیش کیے جس سے عرب انکے دماغي تفوق و برتري کو تسلیم کرتے -

پس عربوں کے آئینہ اعتقاد میں ترکوں کي جو تصویر اتري ' اسکے خط و خیال صرف جور و ظلم ' سفاکي و خونریزي ' اور حرص و طمع تهي - اسي لیے عربوں کي نظروں میں ترک نہایت درجہ ممقوت و مبغوض تھ -

(حجاز)

یہاں تک تمام تر بحث عربي قوم سے تهي ' جو جزیرہ نماے عرب کے علاوہ شام و عراق میں بهي آباد ہے ' مگر خود اس جزیرہ نما میں تو کچهہ اور هي عالم ہے - ترکوں نے عرب پر استیلا کي بارها کوشش کي ' اور قریباً همیشہ ناکام رہے - سب سے آخري سعي محمد علي پاشا موسس خاندان خدیو مصر نے کی - اسمیں اسقدر کامیابي هوئي کہ یمن اور حجاز تابع هوگئے ' مگر نجد پهر بهي خود مختار رہا -

یمن کے خضوع و تبعیت کا اندازہ ان لوگوں کو خوب هوگا جنکي اخبار بیني کي تاریخ جنگ طرابلس سے پہلے شروع هوتي ہے - رہا حجاز تو اسکے زیر نگیں هونے کے یہ معني هیں کہ چند مقامات مکہ معظمہ ' مدینہ منورہ ' اور طائف میں محافظ فوج رہتي ہے ' اور دولت عثمانیہ کو جسقدر وصول هوتا ہے اس سے کہیں زیادہ اس پر صرف کرنا پڑتا ہے -

تمام عالم اسلامي کي طرح اب عرب بهي غفلت کے خواب نوشیں میں نہیں ' حوادث کے تازیانے انہیں جگا دیا ہے ' اور کروٹوں کے ایسے تے صدیوں کے خوابیدہ هاتهہ پیروں میں حرکت سی پیدا هو چلي ہے -

لیکن افسوس کہ با خبر رهزن اس قافلہ کو لوٹنے کی تیاریاں کر رہے هیں -

ترکوں کو صرف دعوي سلطنت هي نہیں ہے بلکہ دعوي خلافت بهي ہے - اس شرف جلیل میں انکا رقیب اگر کوئي هوسکتا ہے تو وہ عرب ہے - اور اگر عرب دعوی کریں تو یقیناً عالم اسلامي کا ایک حصہ انکے ساتهہ هو -

پس اگر (خاکم بدهن) ایسا هوا یہ آخري تیغ بهي دو نیم هوجائیگي ' اور پهر همیشہ کے لیے اسلام کا هاتهہ خالي هوجائیگا -

کچهہ بعید نہیں ہے کہ نادان دوستوں کے مشورے یا دوست نما دشمنوں کے افواہ سے وہ قوم یہ سب کچهہ کرگزرے ' جو ابهي نو گرفتار سیاست ہے اور اس عالم کے کاروبار سے ناواقف -

(مسئلۂ ارامنہ)

ارمني اگر تنہا هوں تو ترکوں کے لیے کوئي خطرہ نہیں ' کیونکہ جسقدر بهي وہ هیں ' اسکے لیے کرد کافي هیں - مگر وہ اپني پشت پر یورپ کي دو عظیم الشان طاقتیں روس و انگلستان و رکهتے هیں - انگلستان کي همدردي کا یہ عالم ہے اگر کسي ارمني کے پیر میں کانٹے کے چبهنے کي خبر آتي هي تو هر انگریز اپنے دل میں اسکي خلش محسوس کرتا ہے ' اور انکي مظلومیت کي داستان تو خواہ کتني هي ناقابل اعتناء هو ' مگر انگلستان بهر میں آگ لگا دینے کے لیے کافي ہے - هر انگلشمین کي آنکهوں سے شرارے اور زبان سے شعلے نکلنے لگتے هیں ' اور ظلم ! ظلم !! کي صداے بازگشت سے تمام ملک گونج اٹهتا ہے -

ایشیاء میں روس کے کیا عزائم و مقاصد هیں ؟ اسکي تفصیل کا یہ موقع نہیں - بهر حال ایشیاء کوچک عرصے سے اسکي نظر میں ہے اور اپني فوج اتارنے کے لیے وہ کسي ادنی حیلے کا منتظر ہے - روس کے زیر علم ارمنیوں کي ایک کثیر تعداد ہے ' اور گو خود انکي حالت زبوں عثماني ارمنیوں کے لیے اسدرجہ عبرت بخش و سبق آموز ہے کہ وہ روس کي حمایت میں آنے کے لیے تیار نہیں ' مگر با ایں همہ روس نے ارمنیوں کي حمایت کے لیے ایشیاء کوچک کو تاراج کرنے کي دهمکي دي ہے - ارباب نظر کا بیان ہے کہ ایک دن روسي فوج کا سیلاب آئیگا ' اور اسي راہ سے آئیگا - پس اگرچہ ارمني خود خطرہ نہوں مگر شدید ترین خطرات کا سرچشمہ ضرور هیں -

سب سے آخري سوال یہ ہے کہ آیندہ نظام حکومت کیا هو ؟ عرب اور ارمني لامرکزیت کے خواستگار هیں ' اور ترک مرکزیت پسند کرتے هیں - مرکزیت کا تجربہ هوچکا ہے ' اور لامرکزیت کا تجربہ اگرچہ ابهي تک نہیں هوا ' مگر قرائن و آثار سے اسکا انجام معلوم ہے -

چه دیدم ؟

در هندوستان

اثر حضرة کاتب ادیب و خبیر محترم عثمانی ' السید محمد توفیق بے -
که از دو ماه بر سبیل سیاحت مشرف فرماے سواد هند اند -

(سیاست بریطانیه در هند)

اکثر بلاد اسلامیه که دور از هندوستان واقع اند ' باشندگان شان را از ارضاع و جریانهاے مختلفهٔ متعددہ هند ' چنانکه باید و شاید ' خبر و اطلاع درستي درکار نیست - آنچه درخصوص هندوستان مي شنوند و واقف مي گردند ' همهٔ منابع آن اطلاعات از جرائد و صحائف فرنگ ' و بالخاصه انگلستان مي باشد که مبني برحقائق و صحت نیست -

علة این را اگر بخواهیم دریابیم ' همانا خواهیم دید که خبر نگار هاے روز نامه هاے ایشان در هندوستان بسبب ندانستن زبان و عرف و عادات ' و عدم اختلاط با بومیان و اهل کشور ' هیچ وقت واقف از حقائق و حسیات عناصر و اقوام نمي شوند -

(سوء تفاهم و عدم طمانیة)

بلکه بعقیدهٔ عاجزانه ام ' رؤساء و وزراے انگلستان که خود را مالک رقاب اهل هند و صاحب الامر و النهي در هندوستان مي شمرند' آنان هم بخوبی و بدقت از حسیات و اخطار تبعه و رعایاے خود خبر ندارند - ازین جهت از روے عقل و بصیرة ' حکومت در هندوستان با رعایاے خود تطبیق سیاست و تعقیب معاملاتے که باعث امتنان وخوشنودي اهالي ملک باشد ' نمي کنند -

مسئلهٔ مسجد مقدس کانپور ' اضطراب هندیهاے جنوبي افریقه' عدم ممنونیت سکان ایالة بنگاله' اضطرار صحف و مطبوعات ' و نتائج و اطراف امثال این مسائل مهمه ' دلیل و شاهد مدعا ست -

بعکس ' لوردها و ارباب سیاست انگلستان همیشه دربارهٔ هندوستان اهمیت و اعتنا به راپورت ها و آراء مامورین سفید پوست (Englo-Indian) خود داده ' و بر طبق آن اسفارات خارج از صحت' با اهل هند معامله و توزیع سیاست مي نمایند که تمام عدم خوشنودي و طمانیة را سبب یگانه همین است - ازین جهت میان حکام و تبعه یک سوء تفاهم بسیار بدے جاري و حاصل شده است - حکام انگلیسي و طبیبان را بعدم صداقت ' و بومیان ' حکومت را به نفهمیدن جریانها و عوامل و موثرات حقیقیه ' الزام مي دارند !

(از ماست که بر ما ست)

گذشته ازاں ' یکي از غلطي ها و خطا هاے مامورین و حکام انگلیس این ست که بواسطهٔ اعداد قلیلي که به لقب هائے متنوعه و به عناوین شتی معنون و ملقب اند ' و همیشه چاپلوسي و تملق

حضرة کاتب خبیر ' السید محمد توفیق بے ' نزیل هند

انگلیسان را داب و عادت دیرینهٔ مستمرهٔ خود قرار داده ' حسیات و افکار تبعه و رعایا را فهمیده و تقیین کرده ' سیاست خود شان را بران محور غلط دائر نموده اند - و نمي دانند که حسیات وطنیان را از اشخاص ملقب و متملق فهمیدن و بر آراء غیر صحیحه و نیات غیر صادقهٔ آنها عمل کردن ' نتیجهٔ وخیم دارد - زیرا که این متملقین و معرضین را با اهالي وطن مادةً و معناً هیچ گونه سروکارے و رابطهٔ نبوده و نیست - و هیچ وقت اهل کشور به آراء و افکار این عدد قلیل معدود ' رفتار و حرکت نخواهند کرد -

(نهضهٔ علمیهٔ حاضرهٔ هند)

بحمد الله ' درین آوان سعد و مبارک تمام مسلمانان عالم - لا سیما مسلمانان هندوستان - همه از خواب غفلت دیرینه برخاسته ' و دامن همت بکمر بسته ' شاهراه تعالي و ترقي را پیش گرفته ' عقب مقصد مشروعي مي روند که نتیجه و ثمرهٔ آن عائد بصوالح و مصالح خود شان ست -

آن روزے که مسلمانان جاهل ' واقف سیاست و اوضاع حالیهٔ پولتیک نبودند ' گذشت - آن غاشب و ظلمات ' و آن تیرگي و تاریکي '

از پرتو تحصیل علوم و فنون عصریه ، و اشتمال علوم دینیۂ اسلامیه ، لا سیما از حس غفلت و بے خبری دبرینه ، و طلوع آفتاب جهان تاب ملت پرستی و اسلام خواهی حقیقیه ، مبدل به نورانیت و درخشانی گردیده :

آن سبو بشکست و آن پیمانه ریخت !

امروز صدها مسلمانان منور الفکر ، عالم بانواع علوم و سیاست ، و اراء افکار صحیحۂ حریت و صداقت موجود اند - اکثرے ازیناں در ممالک فرنگ و مشرق سیاحت کرده و به مقتضیات عصریه واقف گشته اند - غث را از سمین و صالح را از سقیم دریافته اند -

(صحیفۂ الهـلال)

مطبوعات اسلامیه و بیانات و مقالات شاں دلیل معروضات عاجزانۂ این بنده ، ست - از جملۂ آنها جریدۂ فریدۂ (الهلال) غراء محترم ست که یکی از صحیفۂ مزینه و مرصع و معتبرۂ عالم اسلامیه بشمار ست ، و صاحب فاضلش یکی از علما و فضلاے عصر می باشد که في الحقیقت نه محض مسلمانان هند را ، بلکه بوجودش تمام عالم اسلامی را افتخار ست -

و همچنان روز نامه هاے (زمیندار) و (همدرد) و (کومراد) وغیرها همه ناصح حکومت و صادق ملت خود می باشند -

تمام مقالات و بیانات این جرائد و مجلات اسلامیه مبنی بر صدق و راستی ، و مسلک شاں راست و استوار ست -

ولے افسوس که حکومت محلیه را با این جرائد اسلامیه ارتباط و ائتلافی در میان نمی باشد - بجاے اینکه محتویات روزنامه هاے فوق را معبر حسیات و افکار تبعه دانسته ، و بموجب آن عمل کنند ، افسوس ست که روز بروز ، ساعت بساعت ، بر ضغط و تشدید ، و زجر و تهدید آن صحائف و مطبوعات همت گماشته اند - این تشدید و تضئیق از طرف دولت فخیمۂ انگلیس که خودش را یگانه حر و آزاد و محافظ حریت و انسانیۂ ادعا می دارد ، خیلے عجیب ست !

(یک منظر بسیار مدهش و محزن هند)

یکی دیگر انچه موجب تاسف و تاثر قلبی این مسافر عاجز گشته عدم رفق و رافت رؤساے مصادر ، و عدم استحصال رفاه و منفعت طبقۂ فقرا و عامۂ اناس است - هزارها مسلمانان در شهرها و قریه ها از بی نوائی و بے بضاعتی در کوچه و بازار خفته ، و روزانه بیک مشت نخود خام معدۂ خود را سیر می کنند - گویا این بے چارگان از نسل بشر و از سلالۂ انسان نبوده و نیستند ! فیا للاسف و یا للعار !

از کثرت خرائب مالیات و موارد ، اغلب مسلمانان هند محکوم بفقر و فاقه گشته و هیچ وقت آمل به بختیاری و سعادت نیستند ! اگرچه بد بختانه داغ فقر و اسر ، نشان ناصیۂ ما مسلمانان عالم گشته ، اما در ممالک عثمانیه و سائر بلاد اسلامیه حالت فقرا باین درجه نیست - عجب ست که دولۂ فخیمۂ انگلیس که خود را همیشه اعدل و آزاد ترین دول کرۂ ارضی می شمرد ، و گاهے به حمایت غلامان ابیض و اسود در بحور و انهار مراقب ، و گاهے در ممالک مشرقیه در فکر اصلاح انسانیۂ و قیام امنیت و عدالت پیوسته مشغول سیاست بجلوه می آید ، خود از رعایاے هندوستان تا این درجه غافل ، و ازین هزارها افراد انسانیت که بظاهر در کسوت حریت حیات ملبوس و بباطن در اسر فقر و فاقه مقید اند ، به هیچ وجه متوجه اصلاح حال شاں نیست ؟ ان هذا لشي عجاب !

بر اولیاء حکومت محلیه فرض و الزم ست که اندکے برفاه احوال فقراء هندوستان ساعد همت را بالا کنند - وگرنه با این اوضاع و اطوارے که دولۂ فخیمۂ بریطانیه در هندوستان دارد ، بنام عدالت و حریت حق مداخله در شئون دول اسلامیه ندارد !

السید محمد توفیق بے بصری بے نائب قنصل عثمانیه بمبی - شمس العلما مولانا شبلی نعمانی

(بریطانیۂ عظمی و عالم اسلامی)

دولت انگلیس اگر جداً رجال با سیاست ما آگاه و خبیر داشت ، البته با دولۂ علیۂ عثمانیۂ و ایران ، و با کافۂ مسلمین هند و ملحقاتش بخوبی و انسانیت معامله و رفتار می نمود - بدین وسیله جذب قلوب و جلب افکار مسلمین را نموده ، یوماً فیوماً بر قدرت و قوتش می افزود ، و هیچ وقت از هجوم المان (جرمنی) یا روسیه بر هند نمی ترسید - مسلمانان صداقت شعار سینۂ خود شاں را براے حفاظت و دفاع از و سپر می نمودند -

ولے هزاران افسوس ، بل صد هزار تاسف ، که دولۂ بریطانیۂ عظمی به بند بوسیدۂ سوء سیاست ، و رهنمائی جناب (سر ادوارد گراے وزیر خارجیه) یوماً فیوماً نفوذ و اهمیت خود را درمیان تمام طبقات مسلمین ضائع و مفقود نموده است - اتفاق دولۂ انگلیس با روس که دشمن قدیم اوست ؛ دربارۂ ایران ، و نیت تقسیم آن بلاد اسلامیه ، و با فرانسه و اسپین بر سر مراکش ، و با فرانسه و روس در معاضدت و معاونت ریاست هاے بالقان ، و ایجاد حروب بالقانیه ، و خونریزی بی جهت ، و قتل نفوس

و نہب اموال و هتک اعراض مسلمین ' در آخر کار موجب سلب اطمینان قلوب و توجه انظار مسلمین گشته -

حتی سبب بیداري و تیقظ اسلامیان ' و گرد اتفاق و اتحاد گشتن ایشان ' همانا معاملات حاضرہ و سیاست سقیمۂ سرادوارد گرائي مي باشد -

با ایں حرکات مخالف عقل و حکمت ' دولت انگلیس هیچ وقت خود را در آیندہ از هجمات آلمان و روس ایمن و آسودہ نخواهد داشت - از بیم استیلاے آلمان و روس وقتے انکلسیاں آزاد و آرام خواهند شد که سینه ها و شمشیر هاے مسلمانان سپر آں گردد!

حسبت شیئاً و غابت عنک اشیاء!

(روابط اُخوۃ مسلمانان هند و عثمانیه)

دیگر آنچه بسیار اسباب ممنونیت و تاثر خاطر گشته ' همانا خرط ارتباط و تعلق مسلمانان هندوستان ' و معاونت و یاري ایشاں به مجاهدین و برادران عثمانی خود شان در انسامان ست - جداً ایں حسیات و عواطف و علاقات در آیندہ مایۂ هزاراں امید واري ' و فلاح عالم اسلامي ' و تمرکز مرنز حقیقیۂ خلافۃ اسلامي است -

دریں شکي نیست که مسلمانان عثمانیه هم به همیں حسیات و علائق قلبیه مربوط اند - دراں سرزمین فردے و جریدۂ نیست که همۂ آن از احسانات عمیمه و همدردي اخوان عزیز و محترم هند متشکر و متحسس نباشد -

ایں حسیات خود شان را در هنگام مواصلت و معاودت وفود طبیۂ هلال احمر از هندوستان ؛ به برادران اسلامي خود ' مادۃً و معناً ابراز و اثبات نمودہ اند -

وفد هاے مذکورہ را با اعلی حضرۃ سلطان المعظم ' وزراے عظام ' رجال کبار ' جمیع طبقات ملت ' ملاقات حاصل شد - انواع عزت و اکرام و تعظیم و احترام ' دربارۂ ایشان مجري و معمول گشت - از فداکاري و برادري ایشان تقدیم تشکرات بے غایات نمودند -

(ختم مقاله)

لله الحمد ' همه پیر و یکتا کیش و آئین ' و همه باهم در دیانت مبجلۂ اسلامیه برادریم - آیۂ کریمۂ " انما المومنون اخوۃ " و کلمۂ جلیلۂ " لا اله الا الله محمد رسول الله " تمام مسلمانان را زیر یک کلمه و یک لواء الحمد جمع کردہ است !

پس باید در تائید و تقویت این اخوۃ و تاکید این روابط جلیله همۂ مسلمین مومنین بیش از بیش بکوشند ' تا از شر اعداء دین مقدسۂ الهي بتوانیم ' در امان و حفظیت زندگاني بنمائیم -

این فدوي جان نثار که بغیر از خیرخواهي و خدمت اخوان مسلمین تا اکنون مسلکے و پیشۂ تعقیب نه کردہ ' و سالیان دراز حبس و فقر و همه گونه متاعب و مصائب را در راہ ملت پرستي و حریت خواهي متحمل گشته ' (و الحمد لله علی ذلك) بکمال سعي و جهد بتقویت این حسیات شریفه خواهم کوشید ' و حسیات و افکار محترمۂ برادران هند خود را بذریعه قلم و مقالات خود به عثمانیان بخوبي خواهم فهمانید - همچنان افکار آن دیار را نیز بواسطۂ صحائف معتبرۂ اسلامیۂ هند به مسلمانان هند معرفي خواهم نمود -

بدین مقالۂ حقیرانۂ خود دو بارہ عرض تشکرات از اخوان دین خودم نمودہ ' سعادت و موفقیت ایشان را از درگاہ ایزد متعال التماس مي کنم -

و نیز کمال احترام و ثنا ' و بغایت ستایش وافر خود را ' با برادر با جان برابر محترم و غیور خودم (مولانا ابو الکلام آزاد) متع الله المسلمین بطول حیاته ' عرض و تقدیم نمودہ ' صحت و سلامتي حضرتش را از حضرۃ واهب العطایا مسئلت مي نمایم !

" خذ ما صفا و دع ما کدر "

س - م - توفیق

نگارندۂ و مراسله نگار جریدۂ اسلامیه " سبیل الرشاد " آستانۂ علیه - نزیل کالکونه

برید فرنگ

مسئلۂ شام

مطامع فرانسه در شام

سرزمین شام میں نئي ریلوے رعایت کے لیے فرانس کي موجودہ سرگرمیوں سے ان اعلانات کی پورے طور پر تائید هوتي هے جو اس سرزمین میں فرانس کے اقتصادي مصالح کي اهمیت ' اور انکے حفظ و ترقي کے عزم کے متعلق چند ماہ هوے ' موسیو پوانکارے رئیس جمهوریت فرانس نے کیے تھے -

یه واقعه هے که شام میں صرف فرانس هي کے مصالح غالب و بالا تر نہیں هیں بلکه کہنا چاهیے که ابتک وهي ایک ایسي یوروپین قوم هے ' جس نے اسکے اقتصادي سرچشموں کو آشکارا کیا هے !

حجاز ریلوے اور اسکي موجودہ و آیندہ پیش نظر توسیع سے قطع نظر ' شام کے تمام ریلوے خطوط فرانسیسي هیں - اسي طرح بیروت کا بندرگاہ ' کو اے کمپني اور گیس کمپني بھي فرانسیسي هیں ' اور غیر فرانسیسي ناموں میں بیروت کي آب رساں کمپني جو کبھي شام میں برطانیه کے اقتصادي مصالح کي یادگار وحید تھي ' اب وہ بھی فرانسیسي هاتھوں میں آ کے ختم هوگئي هے -

تعلیم کے میدان میں بھي فرانسیسي پیش پیش هیں - اصلي مرکز یعني بیروت کا امریکن کالج امریکه کے کرور پتي دولتمندوں کي فیاضي اور صدر کي غیر معمولي سر گرمي کے باوجود ' اس یونیورسٹی سے پیچھے رها جاتا هے ' جسکو گورنمنٹ سے مدد بھی ملتي هے ' اور جیسویٹ فرقه کے پادري چلا رهے هیں - یه فرانسیسي یونیورسٹي حال میں قانون اور انجینیري کا ایک ایک کالج کھول کے امریکن کالجوں سے آور آگے بڑھ گئي هے - فرانس سے آئے هوے مذهبي مناصب و مجالس کے سیلاب نے شام میں مزید فرانسیسي سرمایه اور دماغوں کي آمد کا فیصله کردیا هے - مگر حکومت فرانس کے لیے دماغوں اور سرمایه کي یه معقول مقدار تسلي بخش نہیں هے ' اور اسلیے وہ نہایت زور کے ساتھ مشن لیک (Mission Lapue) کي تعلیمي سر گرمیوں کي مدد کررهي هے -

فرانس کي اخلاقي سرگرمیاں صرف شام هی تک محدود نہیں ' بلکه تمام مشرق ادنی کو اپنے آغوش میں لے رهي هیں - اقتصادي میدان میں تو یه حالت هے که اسکا دعوي برتري و تفوق جس درجه بھي هو ' بالکل ظاهر و مدلل هے -

شام کے ریلوے خطوط کا نقشه درج ذیل هے - اس سے فرانس کے اقتصادي مصالح کي اهمیت اور بالاتري و استحقاقي حقوق کے متعلق اسکے دعوے کي صحت کا اندازہ هوجائیگا :

نام	کیلومیٹر
بیروت و دمشق لائن	۱۴۹
دمشق و مزریب لائن	۱۰۳
رایق وا لبیرو لائن	۳۳۱
حمص و طرابلس لائن	۱۰۲
بیت المقدس و یافا لائن	۸۷

بیروت ماملیتن لائن	۱۹
ما ملیتن و جبل لائن (جسکي تعمیر عنقریب دو ماہ میں شروع ہوگي)	۱۵
کل	۸۰۶

شام میں غیر فرانسیسي ریلوے خطوط صرف وهي هیں ' جو ریلوے کے متعلق هیں - اور وہ حسب ذیل هیں

کیفا و دمشق لائن	۲۸۵
کیفا و عکوي لائن	۲۳
عفولي و بیت المقدس لائن (جو ابھي زیر تعمیر ھے اور جسمیں سے ۲۳ کیلو میٹر تیار ہوچکي ھے)	۱۲۰
	۲۵۸

ان دعوؤں کي برتري بالاخر جرمني کو بھي ماننا پڑیگي -

اس ابتدائي گفتگو سے قطع نظر جو شاهي عثماني بنک اور ڈچ اور نیشنل بنک میں بغداد ریلوے کے متعلق ہوئي ھے اور جسپر یورپ کے پریس نے اسقدر انتقاد کیا ھے - الیپو سے مسکینی تک توسیع خط آهن کي رعایت کي خبر سے بھي اس امر کي تصدیق ہوتي ھے کہ ایشیائي ترکي میں اپنے اپنے حلقھاے اثر کے تعین کے متعلق جرمني اور فرانس میں مفاهمت کا سلسلہ جاري ھے -

فرنچ ریلوے بھي جو پي - ایچ - ڈي کے نام سے مشہور ھے ' الیپو بریجک تک توسیع کا حق رکھتي ھے - مسکینی بریجک سے جنوب میں سو میل پر واقع ھے ' اور غالباً یہ فرض کرنا بیجا نہیں کہ بریجک جو ایشیاے کوچک کا ایک جزو ھے اور جرمني کے حلقہ اثر میں واقع ھے ' مسکینی کا قائم مقام بنایا گیا ھے -

بیان کیا جاتا ھے کہ برطانوي فریب سیاست توسیع خط مسکینی کے ساتھہ غیر همدردانہ رهي ھے ' لیکن اس امر کے باور کرنے کے لیے کہ اس رعایت کي تصدیق ہوگئي ھے ' اسباب موجود هیں -

اس امر کے فرض کرنے کے بھي وجوہ موجود هیں کہ هر ایک ریلوے کي اسکیم عالم خیال سے عالم حقیقت میں داخل ہوگئي ھے اور حکومت عثمانیہ کو بالاخر خط وادي جردان Jordanvalley Trace کو منظور کرنا پڑا ھے -

مجھے کم و بیش مستند ذریعہ سے معلوم ہوا ھے کہ اس طرح کي ریلوے بنانے والي کمپني نے ایک انجنیر کو جو پہلے کمپني میں ملازم تھا ' حال میں یہاں مامور کیا ھے - بیان کیا جاتا ھے کہ اس زمانہ میں اسي قسم کي ایک تقرري پیرس میں بھي ہوئي ھے - یہ پیش بندانہ تقرریاں ضرور ایک خاص امر کي علامت قرار دیجا سکتي هیں - کمپني چاهتي ھے کہ جونہي ترکي اپنے بلقاني همسایوں کے ساتھہ قطعي صلح کرلے ' فوراً هي کام شروع کردیا جائے -

خط وادي جردان کے متعلق سرکاري منظوري کے حصول کو اس طویل گفتگو کا خاتمہ فرض کیا جا سکتا ھے جو فرنچ کمپني اور محکمۂ حجاز ریلوے کے درمیان اول الذکر شاخ کیفا و دیرا کے لینے کے متعلق ہو رهي تھي - واقعي فرنچ ریلوے کمپني کے لیے شاخ کیفا و دیرا کے لینے کا سوال نہایت شدید اهمیت رکھتا ھے ' کیونکہ حجاز ریلوے کے شرح کرایہ کو معمولي کردینے سے دمشق و بیروت اور دمشق میزرب لائنیں لنگڑا رهي هیں ' اور بالواسطہ بیروت کے پورٹ کمپني کو بھي نقصان پہنچ رہا ھے -

دندانہ دار پہیوں والي ریلوے (Cog Wheel Railway) اپنے ڈھالوں راستوں کے ناگزیر صرف عظیم ' اور اس شکست و فرسودگي کے ساتھہ جو ریلوے کے منقولہ و غیر منقولہ ذخیرے میں پیدا ہوتي ھے ' ایک ایسي لائن ھے جو اقتصادي حیثیت سے بھي بالکل ناقص ھے ' اور ایک ایسي سرکاري لائن کے مقابلہ میں شاید هي کسي نے ثبات و پامردي کا فیصلہ کیا ھے ' جسے کوئي اپنا سرمایہ خطرہ میں ڈالنا نہو ' جیسے کہ حجاز ریلوے ھے -

اگر شاخ کیفا و دیرا بھي فرانس کے هاتھہ پہنچگئي تو پھر شام میں ریلوے کا موجودہ اور مجوزہ جال بتدریج عملاً بالکل فرانس کے هاتھہ میں چلا جائیگا - حجاز ریلوے کے مرکزي لائن کا وہ حصہ جو دمشق سے دیرا اور شام کے آگے مدینہ تک چلا گیا ھے ' شام میں معمولي تجارت کے بدلے زیادہ تر حاجیوں اور سپاهیوں کے لیجانے کے لیے ہوگا -

رهي شاخ افولي و بیت المقدس جو هنوز زیر تعمیر ھے تو اسکي قسمت میں بھي بالاخر فرانس هي کے هاتھہ جانا ھے - اور غالباً مع اسکے متعلقہ لائن کے ' جو کیفا و ایکر کے درمیان میں ھے اور جسکے آیندہ ترکوں کے هاتھہ میں رهنے کے لیے (اگر فوجي اقتدار کي خیالي وجہ نہ ہوئي تو) کوئي اور معقول سبب نہ ہوگا-

ابھي یہ کہنا محض جرأت ہوگا کہ شام میں فرانس کي سیاسي سرگرمیاں اسکي اقتصادي سرگرمیوں کے ساتھہ ساتھہ جائینگي - بمشکل یہ امید کي جاسکتي ھے کہ مراکش میں عمل استعماري کے ساتھہ ' جو هنوز غیر مختتم ھے ' وہ شام میں ایک دوسري مہم استعماري میں اپنے آپ کو پھنسائیگا - اور خصوصاً بالفعل - کیونکہ فرانس کے متعلق شامي مسلمانوں کي راے اچھي نہیں ' اور ممکن بغاوتوں کي پیش اندیشي کي ضرورت اور اپنے جرمن رقیب سے ' جو ایک موثر قرب میں یعنے الیگزنڈرنیا میں موجود ھے ' ممکن تصادم کے لیے تیاري ' ایک ایسي حالت ھے جو اسکي فوجي طاقت کے بیشتر حصہ کو اپني طرف پھیر لیگي -

لیکن صورت معاملہ انگلستان کے حق میں اس سے بالکل مختلف ھے ' جسکو تمام آبادي کي همدردي حاصل ھے ' جسکے قدم مصر اور سینا میں کم و بیش استحکام کے ساتھہ جمے ہوے هیں ' اور جسکے هاتھہ میں مالطہ ' قبرص ' اور اسکندریہ کي وجہ سے سمندر کي بھي کمان ھے - برطاني احتلال (Occupation) یا برطاني حمایت (Protection) شام کو سرسبزي کے اعلی درجہ پر پہنچا دیگا ' اور اقتصادي حیثیت سے فرانس فوائد اندوز ہوگا -

شام کے متعلق برطاني ارباب استعمار کي دلچسپیوں میں طویل جمود کے بعد اب ایک نمایاں حرکت ہوتي ھے - بیان کیا جاتا ھے کہ شام کي ترقي کے لیے مالي مجالس حکام (سنڈیکیٹس) زیر ترتیب هیں - شمال لبنان میں تقسیم آب و آبپاشي کي اسکیم ' جو مشہور فرم سر جان جیکس لیمیٹڈ نے اپنے هاتھہ میں لي ھے ' اور فلسطین میں تیل نکالنے کا کام جو ایک برطاني مجلس حکام (سنڈیکیٹ) لیگي اور جس نے تلاش مقامات کا کام نہایت حوصلہ افزا نتائج کے ساتھہ شروع کر دیا ھے ' ان دونوں کاموں کو ایسا ابتدائي تجربہ خیال کیا جاسکتا ھے ' جو اسلیے هیں کہ بالاخر شام میں فرانس کے پہلو بہ پہلو برطانیہ کے اقتصادي مصالح کے پیدا کرنے کي طرف رهنمائي کریں -

شام میں سرمایہ لگانے کے لیے وسیع میدان هیں ' اور برطانیہ اور فرانس دونوں کے سرمایہ دار طرفین کے فوائد کے لیے ان میدانوں میں کام کر سکتے هیں -

(مراسلہ نگار نیر ایسٹ)

طبقـــات الارض

استـــدراک بر " تقـــدم علوم "

الهلال نمبر ۲۳ میں بسلسلۂ تقدم علوم ز معارف " علم الانسان کے عنوان سے ایک عجالۂ مختصرہ شائع هوا تھا ' جسمیں بربنا ے علم الارض (جیوا لوجبي) تکوین زمین کے مختلف طبقات و مراتب کي طرف اشارہ کیا تھا - چونکه مقصود اختصار تھا ' اسلیے پوري تشریح کے ساتھه یه موضوع بیان نه کیا جاسکا ' اور اختصار بیان سے مطلب میں ایک حد تـک خلط مبحـث سا هوگیا -

زمین کے طبقات کي تقسیم کئي حیثیتوں سے کي جاتي ہے - ایک تقسیم بلحاظ مختلف ادوار و ازمنۂ تکوین کے ہے - ایک بلحاظ طبقات و مدارج کے ' اور پھر تیسري تقسیم بلحاظ آثار حیات و نشؤ حیات کے -

ان میں سے هر تقسیم مستقـل ہے ' اور هر قسم کے مختلف مدارج و ترتیبات هیں -

اس مضمون کا اصل موضوع چونکـه طبقـات الارض نه تھا ' اسلیے صرف مختلف تقسیمات ارض کا حاصل اور خلاصه بیان کردیا گیا - بہت ممکن ہے که بعض قاریین کرام پر معلومات ارض مشتبه هوجائیں ' اسلیے چاهتا هوں که ایک مختصر تحریر طبقات الارض کے متعلق بھی شائع کردي جاے -

میں مولوي محمد قاسم صاحب عثماني کا ممنون هوں جنهوں نے چند مستند کتـابوں کا مطالعة کرکے اس تحریر کا مواد مهیا کردیا -

علماے ارض نے اب تـک تین قسم کي زمینیں دریافت کي هیں -

(۱) Igneons (اگنینس) یه زمین اگنینس اسوجهه سے کہلاتي ہے که حرارت زمین کي تدریجي تبرید کے بعد سب سے پہلے بني ہے - پس هـم اسکو " ارض آتشیں " یا " ارض ناریه " کہه سکتے هیں -

تشـــجـــرہ طبقـــات الارض

(۲) Sedimentry (سیڈیمنٹري) جو شي کسي سیـال چیز کے نیچے جم جاتي ہے ' اسے سي ڈي منٹ (Sediment) کہتے هیں - چونکه یه زمین پاني کے نیچے صدها قسم کي مختلف چیزوں کے بیٹھه جانے سے بني ہے ' اسلیے اسـکا نام (Sedimentry) رکھا گیا -

(۳) Metamorphic تحـول پذیر شے کو میٹـا مور فـک (Metomorphic) کہتے هیں - مگر اس لفظ کا اطلاق علم الارض میں زمین کي اس تغیر شدہ صورت پر هوتا ہے جو زمین کي حرارت یا اسکے دباؤ کي وجه سے وقوع پذیر هوتي ہے -

قسم سوم کي زمین یعني میٹامورفک (Metomorphic) قسم اول (اگنیس Igneons) و قسم دوم (سي ڈي منٹري Sedimentry) سے بنا کرتي ہے -

قسم دوم (Sedimentry) کي تین قسمیں هیں اور پھر هر قسم کي تقسیم مختلف حیوانات کے وجود کے اعتبار سے مختلف طبقات یا ادوار میں کي گئي ہے -

(قسم دوم Sedementry کے اقسام ثلاثه)

(۱) Primory or Palaeozic - يه لفظ يوناني زبان کے دو الفاظ (Paleo) اور (Zoe) سے مرکب ہے Paleo بمعني قديم اور (Zoe) بمعني زندگي - اس زمين کو Palaeozoic اسوجه سے کہتے هيں که اس ميں سب سے پہلے جاندار چيزوں کے آثار پائے جاتے هيں - اس زمين کو Primory Rock بهي کہتے هيں يعني ابتدائي زمين - هم اپني اصطلاح ميں " حيات قديم " يا " عهد اول " کہيں تو بہتر ہے -

(۲) Messziicor Secondory يه لفظ بهي يوناني زبان کے دو لفظوں Meso اور Zoe سے مرکب ہے - Meso بمعني اوسط اور Zoe بمعني حيات - اس زمين کو Mesozoic اس وجه سے کہتے هيں که اس قسم کے زمين ميں " حيات قديم " کي ذي روح اشياء سے نسبتاً زيادہ نشو پذير جاندار آثار پائے جاتے هيں - اس زمين کو Secondry يعني دوسرے قسم کي ميں بهي کہتے هيں - اسکا لفظي ترجمه " حيات اوسط " يا " عهد ثاني " ہے -

(۳) Cainozoic or Tertiary يه لفظ بهي يوناني کے دو الفاظ Cano اور Zoe سے مرکب ہے - Cano بمعني نو ساخته يا جديد اور Zoe بمعني حيات - اس زمين کو Canozoic اسلئے کہتے هيں که اس زمين ميں موجودہ ذي روح اشياء کے آثار پائے جاتے هيں - Tertiary بهي کہتے هيں ' يعني تيسرے قسم کی زمين -

(حيات قديم يا عهد اول کے طبقات سته)

(۱) Cambarian اُس طبقه ارض کا نام ہے جس ميں شل Shell والے جانوروں کے آثار پائے جاتے هيں - شل سے مراد وہ جانور هيں جسکے جسم پر خار دار اور سنگين جلد هوتي ہے -

(وجه تسميه) اس طبقة ارض کو Sedgwick نامي ايک عالم طبقات الارض نے ۱۸۳۶ ميں دريافت کيا - ويلز کي زمين ميں اس قسم کے جانوروں کے نشانات ملے - چونکه ويلز کو Cambaria بهي کہتے هيں' اسليے اُس نے اس طبقه کا نام اسي سر زمين کے نام پر رکها -

(۲) Ordovician اس طبقه ارض ميں Cylindrical يعني وہ جانور جنکا جسم طول ميں هوتا ہے مثلاً مچهلي سانپ وغيرہ اور خار دار جانوروں کے نشانات ملتے هيں -

(وجه تسميه) Ordovices (اور ڈو ويسس) ايک فرقه کا نام ہے - جس جگه يه فرقه آباد تها - اوسي جگه مسٹر- سي - ليپ ورتهه (C. Lapworh) نے اس طبقه کو دريافت کيا ' اسليے اس فرقــه کے نام پر اس طبقه کا نام رکها گيا -

(۳) Silurian اس طبقه ميں مچهليوں کے آثار ملتے هيں - اس طبقة ارض کو Murchion نامي ايک ارضي نے سنه ۱۸۳۵ع ميں دريافت کيا - فرقه سلورس Silures کے ملک Siluria ميں اس طبقه کے آثار پائے گئے تهے - پس اس محقق نے اسکا نام اسي ملک کے نام پر رکهديا -

(۴) Devonian اس طبقه ميں سيپ وغيرہ پاے جاتے هيں - اس طبقه کے آثار Devonshire نامي برطانيه کے ايک صوبه ميں پائے گئے تهے - پس اسکا نام بهي اُسي صوبه کے نام پر رکها گيا -

(۵) Carboniferons اس طبقه ارض ميں رينگنے والے جانوروں کے نشانات ملتے هيں -

چونکه اس طبقه ميں کوئله Coal بہت پايا جاتا ہے اسلئے اسکو Carboniferons کہتے هيں يعني " کوئله کا طبقه "

(۶) Permian يه حيات قديم يا عهد اول کے اُس آخري طبقه کا نام ہے جس ميں رينگنے والے جانوروں کے نشانات ذات الثدي جانوروں کے مشابه ملتے هيں - چونکه اس طبقه کي زمين ايشيا کے صوبه پرم ميں پائي گئي اس لئے اس طبقه کا نام Permian پرمين رکها گيا -

(حيات اوسط يا عهد ثاني کے طبقات ثلاثه)

(۱) Triassic اس طبقــه ميں ذات الثدي جانوروں کے نشانات ملتے هيں - يه طبقه پہلے تين الگ الگ طبقوں ميں منقسم تها - مگر جديد تحقيق کي بنا پر جرمني کے علمائے ارض نے اسکا نام Triasic رکها - يعني " اتفاق ثلاثه " -

(۲) Jurassic - اس طبقه ميں اُن رينگنے والے جانوروں کے نشانات ملتے هيں جو پرند کے مشابه هوتے تهے -

چونکه اس طبقه کي زمين کوہ جورہ ميں پائي گئي - اس ليے اس طبقه کا نام اسي پہاڑ کے نام پر رکها گيا -

(۳) Cretaceons اس طبقــه ميں سب سے پہلے پرند کا نشان پايا جاتا ہے - چونکه اس طبقه ميں سفيد مٹي زيادہ پائي جاتي ہے اس وجهه سے اسکے Cretaceons کہتے هيں ' يعني " خاک سفيد کا طبقه " -

(حيات جديدہ يا عهد ثالثــه کے طبقات خمسه)

(۱) Eocene يه حيات جديدہ يا عهد ثالث کا وہ قديم ترين طبقه ہے ' جس ميں موجودہ عهد کے نباتات کے نشانات ملتے هيں -

چونکه موجودہ عهد کي ذي روح اشياء کے آثار اسي طبقه سے ملنا شروع هوئے ' اس ليے اس طبقه کو Eocene کے نام سے موسوم کيا - يه لفظ يوناني زبان کے دو لفظوں سے مرکب ہے - اسکا لفظي ترجمه " صبح جديد " ہے -

(۲) Oligocene اس طبقه ميں موجودہ پالتو جانوروں کي کسي ابتدائي نسل کے آثار پائے جاتے هيں -

يه لفظ بهي يوناني کے دو لفظوں : Oligo اور Cene سے مرکب ہے - جنکے معني علی الترتيب کم اور جديد کے ہے -

(۳) Miocene اس طبقــه ميں موجودہ ذات الثدي جانوروں کے آثار ملتے هيں - يه لفظ بهي يوناني کے دو الفاظ Mio اور Cene سے مرکب ہے - Cene کے معني اوپر بيان هوچکے ' Mio کے معني کمتر يا مختصر تر کے هيں -

(۴) Pliocene اس طبقه ميں خار دار اور ذات الثدي ' دونوں قسم کے جانوروں کے نشانات پائے جاتے هيں -
Plio بمعني بيش تر اور زيادہ کے هيں -

(۵) Pleiostocene يهي طبقــه ہے که جس طبقے ميں انسان کے آثار پاے جاتے هيں - Pleisto کے معني بالکل نئے کے هيں -

المراسلة والمناظرة

طریق تسمیه و تذکرہ خوانین

(مسٹر عبدالوالي - بي - اے (علیگ) از بارہ بنکي)

الهـلال کے پچھلے پرچه میں ح - الف بیگم صاحبه کے خط پر آپ کا طویل مگر دلچسپ نوٹ دیکھکر مجھے خوشي هوئي که آپ کي توجه مسئلهٔ حقوق نسواں پر بھي هوئي - امید که یه توجه قایم رهیگي اور اسکے متعلق دلچسپ اور مفید خیالات دیکھنے میں آئینگے -

اسمیں کوئي شبهه نہیں که یورپ کي تهذیب یا عیسائي مذهب نے جو درجه عورت کا سوسائٹي میں قایم کیا هے وہ بہت کم هے به نسبت اسکے ' جو اسلام نے عورت کو دیا هے - اسنے خوش آیند الفاظ میں خوشامد کرکے اسکي اصلي آزادي چھین لي هے - اور یـه سخت تعجب کي بات که باوجود اسقدر تعلیـم اور روشن دماغي کے یورپ کي عورتوں نے اس زمانه سے بہت پیشتر آزادي حاصل کرنے میں جدو جهد کیوں نه کي -

یورپ اپني عورتوں کے ساتھه پیار کي باتیں کرتا هے' انکو نفیس اور پیاري جنس کہتا هے ' انکي عزت کرنیکا دعوی کرتا هے ' لیکن اگر پوچھا جاے که انکو کچھه بھي اقتصادي آزادي دینیکو طیار هے ؟ تو صاف انکار کر جائیگا -

یورپ کي عورت واقعي اپنے شوهر کي غلام هے - وہ اپني ملکیت کا حق کسي چیز پر بحیثیت زوجه هونیکے نہیں رکھه سکتي' لیکن مسلم عورت اپنے والدین کا حصه پاتي هے - اپنے شوهر سے مهر لیتي هے ' اسلیے اقتصادي طور پر وہ بہت آزاد هے -

یورپ کي وہ عورت جسکو کسي وجهه سے شوهر نے طلاق دیدي هو ' اسکے اگر کوئي دوسرا شوهر نه ملجاے تو سواے محتاج خانه کے دوسرا سہارا نہیں رکھتي ' لیکن مسلمان عورت طلاق کے بعد بھي اپني گذر کرسکتي هے -

دنیا میں اصلي آزادي اقتصادي آزادي هے که انسان اپني گذر اوقات کا کوئي ذریعه قائم کرے ' جو کچھه حقوق اور مطالبات هیں وہ اسکے بعد هیں - اگر یه آزادي انسان سے لیلو اور دنیا بھر کے حقوق دیدو تو سب خاک هیں - وہ غلام کا غلام هي بنا رهیگا -

آپ نے " آجکل کے متفرنجین مارقین " کو یه الزام دیا هے که وہ یورپ کي کورانه تقلید کرتے هیں - یه الزام بالکل ٹھیک هے ' مگر معاف فرمائیگا که اسي قسم کي تقلیـد کي جھلـک " محترم جنس " کے الفـاظ میں بھي نظـر آتي هے ' جو آپ نے استعمـال فرمائے هیں - میري سمجھه ، میں ابتک نہیں آتا که جنس اناث ' محترم جنس کیوں سمجھي جاے ؟ خاصکر ایسي حالت میں جبکه دوسري جنس کي فوقیت کے بھي آپ قائل هیں -

الهـــلال :

حقوق نسواں کا غلغله گذشته بیس برس کے اندر بہت بلند هوچکا هے ' اور گو تحقیق کے ساتھه بہت کم لـکھا گیا هے ، مگر نفس موضوع سے سبھوں کو اتفاق هے - با ایں همه عمل و نتائج معدوم -

اگر آپ چاهیں تو میرے پاس ایک لنبي چوڑي فہرست ان تعلیم یافته لوگوں کي موجود هے ' جو باوجود ادعاء روشن خیالي و منور الفکري ' و با همهٔ لوازم تهذیب جدیـد و مدینـۃ فرنـگ ' اپني زندگي کے انـدر عورتوں کي غلامي و مملوکیـۃ کے ایسے آثار مظلمه و محزنه رکھتے هیں که انسانیۃ کیلیے ماتم کبری ' اور اسلام کیلیے ننـگ و عار هے ! !

آپ کیا پنجاب کے اُس بد بخت بیرسٹر سے واقف نہیں هیں' جسنے با ایں همه مقاله نگاري و صحافي ' و طنطنهٔ سفر فرنـگ ' و فخفخهٔ لیڈري و رهنمائي ' اپني مظلوم بیوي اور بچوں کو طعمهٔ هلاکت بننے کیلیے چھوڑ دیا ' اور خود ایک متمول بیوہ کي دولت حاصل کرکے پیوسته مشغول شرب خمر ' و علی الدوام مشغوف به تعطل و عیش کاري هے ؟

پھر وہ حر الفکر' منور الخیال' تعلیم یافته' مدنیۃ پرست' آزاد عمل' ماتم گذار مظلومیت انسانیۃ' اور ناصر حقوق نسوانیه فرقه کہاں هے ' جو هندوستان کي عورتوں کو ظلم و جبر سے نجات دلانے کیلیے مبعوث هوا هے ؟ اور کہاں هے وہ نئي مهذب و آزاد سوسائٹي ' جو قدامت پرست طبقه کے مظالم سے نفور' مغربي خواتین کي جلوہ آرائیوں پر متحسر' اور اُسر و تقید اور حجاب نسواں پر همیشه مرثیـه خواں هے ؟ اتامرون الناس بالبر و تنسون انفسکم ؟

آپ خوش هیں که میں مسئلهٔ حقوق نسواں پر بھي متوجه هوا - گذارش هے که آپ تو مجھے برسوں سے جانتے اور میرے خیالات سے واقف هیں - میں اگر اس مسئله پر متوجه نه تھا ' تو یه کسي غفلت و اغماض کا نتیجه نه تھا ' اور نه اسکا که میرے دل میں اس جنس اشرف و اعلی کے مصائب کا کوئي درد نہیں - یه کیونکر ممکن هے ' جبکه یورپ کے ادعا اور نمونے کي بنا پر نہیں بلکه حضرۃ داعي اسلام کے اسوۂ حسنه کي بنا پر اس قول کو اپنے سامنے پاتا هوں که "خیارکم خیارکم لنسائکم" البته اسکے کچھه اور هي اسباب هیں - اصل یه هے که یه تمام منزلیں جو آپ حضرات کے سامنے هیں ' مجھے بھي پیش آچکي هیں' فرق صرف اتنا هے که آپ اب تـک اُنھي کو دیکھه رهے هیں اور میں الحمد لله اُنسے آگے بڑھچکا هوں :

راهے که خضر داشت ز سر چشمه دور بود
لب تشنـگي ز راہ دگـر بـردہ ایـم ما !

اگر عورتیں مظلوم هیں تو انھیں ڈرایئنـگ روم کي ادعائي صحبتوں سے حقوق نہیں ملسکتے - بلکه گھر کي عملي زندگي اور حسن معاشرت و سلوک کے نمونے پیش کیجیے - اسکا طریقه یه نہیں هے که صرف مضامین لکھتے رهیے یا ایک اخبـار عورتوں کیلیے جاري کردیجیے - یه تو ابتدائي منزلیں تھیں - موجودہ منزل یه هے که همارے اندر نمونه پیدا هو' نیز ایک ایسي اخلاقي و ایماني قوت ' جو اُن ظالموں کو کوئي معاشرتي سزا دیسکے' جو با وجود ادعاء حریت جدیدہ' عورتوں کیلیے برابرۂ و وحوش سے بھي بدتر هیں -

یهي هے که توفیق الهي نے اصل منزل حقیقت دکھلا دي ' اور اُس ایک هي سرچشمهٔ مقصود تـک پہنچا دیا جس سے اصلاح و فلاح ملت کي هر شاخ کي تشنگي دور هوسکتي هے - میں یه نہیں کہتا که تعلیم کیلیے کوشش کرو' میں اسکا وعظ نہیں کرتا که محاسن اخلاقي حاصل کرو' میري دعوت به نہیں هے که پالیٹکس میں ترقي کرو ' او ر یقیناً میں نے کبھي بھي بحث نه کي که عورتوں کو انکے طبیعي اورعقل و شرع کے بخشے هوے حقوق واپس کر دو '

کیونکہ یہ میری وہ چھوٹی ہوئی منزلیں ہیں ' جنکو الحمد للہ میلوں اور کوسوں پیچھے چھوڑ آیا ہوں -

میری دعوت اب صرف ایک ہی ہے یعنے امر بالمعروف و النہی عن المنکر ' اور یقین کیجیے کہ آپ لوگوں کے پیش نظر کوئی بھی شے ایسی نہیں ہے جو اسمیں نہو - البتہ اسمیں جو کچھہ ہے ' وہ دوسری صداؤں کو میسر نہیں :

یک چراغ ست دریں خانہ کہ از پرتو آں
ہر کجا می نگری ' انجمنے ساختہ اند !

یہ کیا ہے کہ تعلیم کی ضرورت آشکارا ہے ' اعمال حسنہ کا جمال سب کو مرغوب ہے - اخلاق کی خوبیوں سے کسی کو انکار نہیں - بد عملی و فسق و فجور کی کوئی بھی تعریف نہیں کریگا - عورتوں کے حقوق پر ایک ہنگامۂ لسان و قلم برپا ہو چکا ہے - اصلاح اصلاح ! ترقی ترقی ! اور عمل عمل ! سب کی زبانوں پر ہے ' تاہم جو گرفتار جہل و غفلت ہیں ' انکی سرشاری جہالت بدستور ' جو مبتلاے فسق و فجور ہیں ' انکی جسارت و جرأت علی حالہا ' اور جو مبتلاے بد عملی و ترک اخلاق حسنہ ہیں ' انکی حالت بد سے بد ترین ' کیا یہ اسی کا نتیجہ نہیں ہے کہ ہم میں دباؤ اور طاقت نا پید ہے ' اور کوئی قوت ایسی نہیں رہی جو ہمیں قول و عمل کی تطبیق پر مجبور کرے ؟

یہ دباؤ اور طاقت آج یورپ میں اجتماعی اور معاشرتی صورت میں ہے ' یعنے " سوسائٹی " اور اسکے اداب و رسوم (ایٹی کٹ) ایک ایسی طاقت رکھتے ہیں کہ ہر شخص خواہ کیسا ہی جری اور نڈر ہو ' لیکن اگر سوسائٹی میں کوئی ادنی سی جگہ بھی رکھتا ہے تو اسکے تحفظ کیلیے مجبور ہے کہ اپنے ظواہر اعمال میں کوئی بات ایسی نہونے دے جسکی بنا پر اپنے جگہ ضائع کردے -

مسلمانوں میں یہی چیز زیادہ قوت و اثر کے ساتھہ کار فرما تھی ' البتہ اسلام کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ ہر انسانی اثر و عمل کو رشتۂ الہی سے وابستہ کردیتا ہے - یہی قوت ہے جس کو لسان شرع نے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے لفظ سے تعبیر کیا ہے یعنی ہر مسلمان اسکے لیے مجبور تھا کہ وہ اعمال صحیحہ و حسنہ اختیار کرے ' اور اگر نہ کرے تو مسلمانوں کی سوسائٹی میں کسی عزت و وقار کے حاصل کرنے کا مستحق نہیں ہوتا تھا - یہ ایک احتساب عمومی کی قوت تھی جو ہر فرد کو دوسرے فرد کیلیے ایک قوۃ محتسبہ بنا دیتی تھی ' اور ممکن نہ تھا کہ اس احتساب عام سے کوئی بڑے سے بڑا فرد بھی بچ سکے -

پس آج اصلی ضرورت صرف اسکی ہے کہ قوم میں ایک دینی احتساب کی قوت پیدا کی جاے ' جو ہر عمل صالح و احسن کیلیے مقوم و مظہر ' اور ہر فعل زشت و بد کیلیے اپنے اندر ایک سخت معاشرتی سزا رکھتی ہو ' جب تک کہ ہماری سوسائٹی ایک ایسا قوی دباؤ پیدا نہ کریگی ' اُس وقت تک محض دعوت و غلغلہ بیکار ہے -

ایک شخص جو اپنی جانثار بیوی کیلیے خونخوار درندہ ہے ' ایک نا عاقبت اندیش جو اپنے ذاتی مصالح کیلیے یا اپنے بعض نادان اعزا کی پر معصیت خوشی کیلیے اپنے لڑکیوں کو ازدواج غیر مناسب کے ذریعہ قتل کر رہا ہے ' ایک نفس پرست جو اپنے گھر سے باہر کی زندگی میں حسن و جمال کی زیادہ بہتر نظیریں دیکھکر آمادہ ہو گیا ہے کہ اس عورت کی رفاقت ازدواجی سے اپنے تئیں آزاد کرالے ' جس بد بخت کے سامنے کوئی ایسی نظر فریب دنیا نہیں ہے ' میں آپسے پوچھتا ہوں کہ ایسا نہ کرنے کیلیے اُسکے نفس شریر

کو کیا مجبوری ہے ' جبکہ سوسائٹی ہر حال میں اسکی پرستش کیلیے طیار ہے ' اور اسکے لیے نور و ظلمت میں کوئی فرق نہیں ؟

جو لوگ کہ معصیت و بد اخلاقی اور ظلم و عدالت کشی کے مجسموں کو انکی سزا دینے کیلیے طیار نہیں ' انہیں کسی فرقے کی اعانت کرنے اور اسکے حقوق کی وکالت کا کیا حق ہے ؟

قوم میں صحیح دینی حسیات پیدا کیجیے ' امر با لمعروف و نہی عن المنکر کی سنت رفتہ کو پھر زندہ کیجیے - اپنے اعمال کی بنیاد کسی قوم کی تقلید پر نہیں ' بلکہ خود اپنی تعلیمات صحیحہ پر رکھیے ' اور اپنے اندر اتنی قوت پیدا کیجیے کہ ہر تعلیم نمونے کے ساتھہ ہو اور ہر اعلان عمل کے بعد - جب تک کوئی ایسی تبدیلی پیدا نہوگی اُس وقت تک محض ادعائی مباحث و ہنگامہ آرائیوں سے کچھہ حاصل نہیں ہوسکتا -

آخر میں آپنے ظاہر کیا ہے کہ متفرنجین ہند کو ملزم قرار دینے میں آپ میرے ساتھہ ہیں ' مگر " محترم جنس " کی ترکیب میں خود یورپ کا اتباع موجود ہے ' اور نیز یہ کہ جنس اُناث کے احترام و شرف کا سبب سمجھہ میں بالکل نہیں آتا -

میں نے اگر جنس اناث کو " جنس محترم " لکھا تو یقین کیجیے کہ اُس فرض تعبد و پرستش سے مرعوب ہوکر نہیں لکھا ' جو یورپ اپنی زندگی کے بیرونی مناظر میں ظاہر کرتا ہے - بلکہ میرے سامنے اسلام و داعی اسلام (علیہ الصلوۃ والسلام) کا اُسوۂ حسنہ موجود ہے اور وہی مجبور کرتا ہے کہ فطرۃ انسانی کے اس اجمل ترین مظہر کے " احترام " کا اعتراف کروں -

" الرجال قوامون علی النسا " اسکے منافی نہیں ' بلکہ اسی کا نتیجہ ہے - فطرۃ نے عورت کے ذمے حفظ و تکثیر نوع انسانی کی خدمت اقدس و اعلی سپرد کی ' اور اسکا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ مردوں کو اسکے قیام حیات اور ضروریات معیشت کے فراہم کرنے پر مجبور کیا جاتا - اس اختلاف حالت سے مردوں کو جسمانی قوت عورتوں کے مقابلے میں قدرتی طور پر زیادہ حاصل ہے : و للرجال علیہن درجۃ -

بہر حال اب اس مبحث نے جنسی مساوات و عدم مساوات کے موضوع بحث کی صورت اختیار کرلی ہے - بہتر ہے کہ چند دیگر مکاتیب و رسائل جو اس بارے میں آچکے ہیں ' پہلے شائع کر دیے جائیں ' اسکے بعد بہ تفصیل اپنے خیالات شائع کروں -

دولت اسلامیه کے ایک عضو مقطوع کا انجام

تخت البانیا پر ایک نصرانی شہزادہ

آزادي کے لیے البانیوں کي قابلیت' یورپ کا اس سے مقصود' ایک بہترین انتظام کا ترک

انگلستان کي مایۂ ناز خدمت امن یعني لندن کي موتمرالسفراء کامیاب سمجھي جاتي ہے گو وہ جنگ کے اهوال و فظائع میں شمه بھر بھي تخفیف نه کر سکي - یه کیوں ؟ اسلیے که اس نے طاقت کے عفریت یعني دول یورپ کو دست و گریباں ہونے نه دیا ' اور مسئله البانیا کي گرہ کو تیغ کي نوک کے بدلے قلم کي نوک سے سلجھا دیا - مگر کیا یه صحیح ہے ؟ کیا انگلستان نے امن کي کوئي حقیقي خدمت کي ؟ یا صرف هنگامي و فوري ؟ کیا قواء دول کا توازن برهم نہیں هوگیا ؟ اور هر سلطنت کو اپني جنگي طاقت میں اضافه کرنا پڑا ؟ اور کیا در حقیقت مسئلۂ البانیه حسب دل خواہ حل هوگیا ؟ ان سوالات کا جواب دینا اس شخص کے ذمے ہے جو موتمر السفراء (سفرا لي کانفرنس) پر ایک عام نظر ڈالنا چاهتا هو -

مگر هم اسوقت یه دیکھنا چاهتے هیں که اس موتمر نے اسلام اور البانیا کے لیے کیا کیا ' اور کیوں کیا ؟

اتحاد دول در حقیقت حکومت اسلامیه کے لیے ایک پیغام مرگ تھا ' جو وقت کے آنے سے پہلے اسے پہنچا دیا گیا ہے - اس اتحاد نے یه بتلا دیا که دول کي باهمي رقابت اور عداوت کا جو تنکا اس غریق بحر فنا کیلیے سہارا تھا ' وہ بھي اب بر سر زوال ہے ' اور وہ وقت دور نہیں جب اس جسم کي جگه سطح آب کے بدلے قعر دریا هو ' اور عرصه کے منتظر حریفوں میں بصلح و آشتي تقسیم هو جائے -

اگر (خاکم بدهن) حکومت اسلامیه کي تقسیم کے لیے کبھي آخري اتحاد هوا تو اسکي تاریخ کا آغاز اسي موتمر سے هوگا ' اور اسکے مولد و منشا هونے کا شرف انگلستان هي کو حاصل هوگا -

البانیا کے لیے اس موتمر نے کیا کیا ' اور کیوں کیا ؟ اسکا جواب هم انگلستان کے ایک مشہور کاتب سیاسي لوئس ولف کي زبان سے دینا چاهتے هیں - کاتب مذکور نے البانیا لي حکمراني پر ایک مضمون لکھا ہے جو گریفک کي تازہ اشاعت میں شایع هوا ہے - اس مضمون میں ان تمام نقطوں پر بحث کي گئي ہے ' جو هم لکھنا چاهتے تھے - مضمون کے ترجمے کے بعد کسي ملاحظه کي ضرورت نه تھي ' مگر بد قسمتي سے همارے ملک میں مقالات و رسائل کو ایک غلط انداز نظر سے زیادہ توجه نصیب نہیں هوتي ' اور مقالات سیاسیه تو شاید اس سے بھي محروم رهتے هیں - اسلیے پہلے چند امور کي طرف قارئین کرام کي توجه مبذول کر دینا ضروري ہے -

دنیا همیشه یه سمجھتي تھي که حقائق پر اقلیم و ملک کے تغیر کا اثر نہیں پڑتا ' مگر یورپ کي سیاست نے ثابت کردیا که ایام کي طرح حقائق کي دنیا بھي ان تغیرات سے متاثر هوتي ہے -

یعنے اگر بلقان میں دو اور دو چار هیں ' تو ممکن ہے که وہ هندوستان میں دو اور دو پانچ هوں -

" وطن صرف اهل وطن کے لیے ہے " یه وہ اصول ہے جسکي تبلیغ همیشه دولت عثمانیه کي عیسائي رعایا میں یورپ نے کي ہے - عثماني مسیحي رعایا میں سے جب کبھي کسي فرقه نے حریت و استقلال کا مطالبه کیا ہے تو یورپ نے همیشه اسکو مطالبۂ مشروع اور حق طبیعي کا سوال قرار دیا ہے ' لیکن اگر یہي سوال هندوستان ' مصر ' یا مغرب اقصی کي سرزمین سے بلند هوا تو وہ یکسر بغاوت اور جرم سمجھا گیا - یه کیا ہے که جو شے هندوستان میں بغاوت و سرکشي ہے ' وهي بلقان اور آرمنیه میں مطالبۂ مشروع اور حیات قومي کا ایک ثبوت طبیعي ہے ؟

انگلستان کو چونکه دهاء و سیاست سے نصیب وافر ملا ہے اسلیے اس نے همیشه ایسے مواقع پر دو جماعتیں کر دي هیں ' کارکن اور سرگرم جماعت کو فوضوي (انارکسٹ) قرار دیکے انکے ایذات و استیصال کے لیے قانون کي تیغ بے پناہ سے کام لیا ہے ' اور دوسرے کو یه کہکے سمجھا دیا ہے که ابھي تم تیار نہیں هو ' جب وقت آئیگا تو هم خود دیدینگے -

لیکن اگر البانیا کي خود مختاري کا وقت آگیا ہے جہانکي زندگي اب تک خانه بدوشانه اور قبیله وار ہے تو هندوستان اور مصر میں کیوں خود مختاري کا وقت نہیں آیا ؟ حالانکه یه دونوں مقامات تہذیب و تمدن اور تعلیم و تربیت نیز ادارت و انتظام میں یقیناً البانیا سے بدرجہا بہتر هیں -

یه کیا اسلیے ہے که البانیا دولت عثمانیه کا جزء ہے ' اور یه دونوں مقامات دولۃ برطانیه کے اجزاء هیں ؟

یورپ کي سیاست کا قوام دو جزو سے ہے ' ایک خود کامي اور دوسرا نفاق - اسکے جس عمل سیاسي کو دیکھو گے ' اسمیں یه دونوں چیزیں ضرور موجود پاؤ گے - کسي قوم کو غلامي کي بیڑیوں سے آزاد کرنا ایک نہایت مقدس کام ہے مگر یورپ جب اسے انجام دیتا ہے تو وہ بھي خود غرضي و نفاق سے آلودہ هوتا ہے - البانیا کو آزاد کرایا گیا ' مگر اسلیے نہیں که وہ ایک کامیاب و قوي سلطنت هو بلکه اسلیے که وہ ایک برزخ هو جو یونانیوں اور سلافیوں اور استریا اور اطالیا میں حائل رہے اور انکو باهم ٹکرانے نه دے !

گو یورپ کہتا ہے که اسکا دامن مذهبي تعصب کے کانٹوں میں الجھا هوا نہیں ہے اور بعض سادہ لوح باور بھي کرلیتے هیں ' مگر کیا کیجیے ' واقعات همیں عدم یقین پر مجبور کرتے هیں - هم جب کبھي یورپ کے اعمال سیاسیۃ کو دیکھتے هیں تو صاف نظر آتا ہے که اسکا مقصد وحید محض اسلامي نفوذ و اقتدار کا مٹانا ' اور اسکي جگه مسیحي مغربي اثر کو قائم کرنا ہے - یورپ نے ابتک عثماني رعایا میں سے جن جن اقوام کو مثلاً بلغاریا ' یونان ' رومانیا کو آزاد کیا ہے ' نه انمیں تعلیم تھي نه تمدن اور نه اداري و سیاسي قابلیت ' مگر با ایں همه یورپ نے انہیں آزاد کرایا اور انتظام کے لیے اپنے یہاں کے اشخاص اور

حکمراني کے لیے اپنے یہاں کے خانداني شہزادے بھیجے اور اسطرح حکومت اسلامیہ کے اعضاء سے نئي مستقل عیسائي ریاستیں قائم کیں -

ہم یہ نہیں کہنا چاھتے کہ قرون مظلمہ کي طرح آج بھي یورپ اپنے اعمال میں نصرانیت پرست ھے' مگر یہ ہم جانتے ہیں کہ وہ اسلامي نفوذ کے مٹانے اور عیسائي نفوذ کي توسیع میں پوري طرح سرگرم ھے - پس یا تو یہ اسلیے ھے کہ یورپ آج بھي اسیطرح عیسائیت پرست ھے جسطرح کہ پہلے تھا مگر اپنے جوش ملي کو از راہ نفاق چھپاتا ھے ' یا وہ خود تو مسیحیت کي حلقہ بگوشي سے آزاد ھے' مگر اسکي سیاست آزاد نہیں -

اسکي تازہ ترین مثال البانیا ھے - البانیا کے لیے بہترین انتظام یہ تھا کہ کوئی امیر عبد الرحمن تلاش کیا جاتا ' اور چاھا جاتا تو غالباً اسعد پاشا اس خدمت کو انجام دیسکتا ' مگر ایسا نہیں کیا گیا اور عیسائي شہزادہ یورپ سے بھیجا گیا ' تاکہ یہ زمین کا ٹکڑا جو ہلال کے نیچے سے نکل آیا ھے ' پوري طرح صلیب کے قبضے میں آجائے ' اور اسطرح عیسائي ریاستوں کي تعداد میں ایک اور اضافہ ہو جائے !

بہرحال مسٹر اوبس ولف لکھتے ہیں :

" تیز اور درخشاں واقعات کے اس عہد میں زندہ رھنا ہر انسان کا طبیعي حق ھے "

یہ وہ فقرہ ھے' جو " ڈسرا ایلي " نے مسز رجس ولیمس کو سنہ ۱۸۶۲ ع میں اسوقت لکھا تھا' جب یوناني لارڈ اسٹینلي کو اپنا بادشاہ بنانا چاھتے تھے -

اس عہد کو مطلب پرست کہنا کتني سنگین غلطي ھے یہ ایک بے پایاں داستان ھے جسکے چھیڑنے کا یہ موقع نہیں - آجکل تو یہ حالت ھے کہ کہانیوں کي طرح دفعۃً تخت الٹتے اور تاج ملتے ہیں !

سر ایڈورڈ گرے اور وزارتہاے عظمیٰ (چانسلرز) کے دوسرے بھیگے ہوے کماوں کے علی الرغم ' ابھي تک ہم اسي داستان بے پایاں کے عہد میں ہیں - اخبارات سریرھاے سلطنت کي سرنگوني اور تاجہاے شاھي کي دریوزہ گري کي خبروں کے علاوہ دوسري خبروں میں بہت ھي کم دلچسپي لیتے ہیں - مثال کے لیے ایک مختصر سے ہفتہ کي دو دھشت انگیز افواھیں ہیں - " بلغاري تخت کا انقلاب ' اور " پوسٹڈم " کي المن بارک سے ایک اہم خبر" یعني شاہ البانیا کا اعلان !

اگر مسکین ڈزري اسوقت زندہ ہوتا ' تو جسطرح وہ لارڈ اسٹینلي پر' جسکو اس کا باپ کتاب ارزق بر جیس Blue Book in breeches میں کہا کرتا تھا اور جس کے لیے تاج یونان کي خدمت کي مہم کوئي دلکشي پیدا نہ کر سکي ' رحم اور رشک کرتا تھا ' اسیطرح وہ شاہزادہ واڈ پر رشک کرتا ' جسکے حصے میں البانیا کا تخت آیا ھے ' اور اس حکمراني البانیا کي طلائي فرصت پر پرجوش نظمیں لکھتا رہتا -

ڈزري سنہ ۱۸۳۰ ع میں رشید پاشا سے یا نیا میں ملا تھا' جسطرح کہ چند سال پہلے بائرن اسي شہر دامنان میں علي اعظم سے ملا تھا اور ایک لحظے کے لیے قیام البانیا کا خیال خام رکھتا تھا - " ممکن ھے کہ ہوچکا ہوتا " اسکي کتاب کا یہ باب بھي کیا باب ھے ! یہ وہ دن تھے کہ یہ " عجیب و غریب بچہ " مشرق درخشاں میں الوہي یا اسکندر کے طرز عمل کے دو بارہ جاري کرنے سے کہیں کم ' انگلستان کي وزارت عظمی کے خواب دیکھتا تھا !

واڈ کا شاہزادۂ ولیم غالبا مدرسہ خیالیہ Romantic School کا متبع نہیں ' اور نہ پوسٹڈم میں اس قسم کے خیالات کي حوصلہ افزائي کي جاتي ھے -

پھر تخت البانیہ کي امید واري کے لیے کیا شرائط ہیں ؟ یہ ایک راز سربستہ ھے' ابھي اسي دن ٹیمس کے ایک ظریف مراسلہ نگار نے مشورہ دیا تھا کہ پرنسیس میوکل " ایٹ ہومس " کي کامیابي نے دول میں یہ خیال پیدا کیا ھے کہ اسکا شوہر ان باہم جنگ آرا البانیوں میں اتحاد و اتفاق کے روشناس کرنے کے لیے بخوبي موزوں ہوگا -

بہرنوع یہ تاریخ کي عجیب و غریب بازگشت ھے - کیونکہ البانیا کی روایات (Tradition) کا آغاز کیڈ مس (Cadmns) اور ہارمونیا (Harmonia) کے قصے سے ہوتا ھے جنکے یہاں الیریا (Illyria) پیدا ہوا ' جو تمام البانیوں کا مورث اعلی ھے -

آیا ایک ایسے تجربہ کا اعادہ مناسب ھے جسکو خدا علم السیاسہ کے عہد طفلي میں کامیابی نہ دیسکے ؟ یہ ایک علحدہ سوال ھے -

در حقیقت سچ یہ ھے کہ شاہزادۂ واڈ کا انتخاب نہیں ہوا ھے اور نہ وہ کسي خاص طریقہ پر البانیہ کي حکمراني کے لیے تیار کیا گیا ھے' بلکہ اسکا انتخاب محض اسلیے ہوا کہ یورپ کے طبقہ شاہزادگان میں وہ ایک ایسي ذات ھے جو یہ کوشش کرکے دیکھنا چاھتي ھے' اور اسکے ساتھہ ھي نہ تو وائنا اور روما میں اسکے متعلق شکوک ہیں اور نہ وہ دول یورپ کي وسیع الاختلاف سرد مہریوں کیلیے اسمیں کوئی بر انگیختگي رکھتا ھے - فہم و ہمت کا یہي ثبوت ہو سکتا ھے اور امید ھے کہ ایسا ھے - اخر رومانیا اور بلغاریا کے بادشاہوں کے متعلق بھي تو کچھہ زیادہ معلوم نہ تھا جو اسي منصب کے لیے انتخاب کیے گئے تھے' اور ابھي تک اپنے اپنے تاجوں کو برقرار رکھے ہوے ہیں ؟

تاہم البانیا کي قسمت کے متعلق پیشینگوئی کرنے میں ان گذشتہ مثالوں پر اعتماد مناسب نہیں - یہ ملک رومانیا اور بلغاریا بلکہ عثماني شاھنشاھي کي تمام سرحدي جاگیروں سے بالکل مختلف ھے - تقسیم اقوام اجتماعي' اور نیز تاریخي حیثیت سے یہ ایک دوسري ھي دنیا کا قلعہ ھے - نہ تو سلافیوں سے اسکو کوئي نسبي تعلق ھے اور نہ یونانیوں سے' اور نہ ترک ھي اسکو پوري طرح کبھي مطیع کرسکے - اجتماعي حیثیت سے یہ اب تک عہد قبائل میں ھے' البتہ یہ خیال کہ نہ کبھي وہاں ایک قوم ہوئي ھے اور نہ کبھي ہوگي' ضرور ایک مغالطہ ھے - ایک زمانے میں اسي طرح ایک قوم تھي جسطرح انگلستان انجیون بادشاہوں کے زمانے میں ایک تھا -

اسکے جاگیر دار نوابوں نے (Fendel Barons) بارہا بیروني دشمنوں کے مقابلہ میں اپنے وطن عزیز کي متحدہ طور پر مدافعت کي' مثلا انکی جنگ زیر قیادت سکندر اعظم (یہ اسکندر مقدوني نہیں بلکہ اسکندر الباني ھے) - بارہا یہ بھي ہوا کہ خود انمیں سے کسي با شوکت و صولت شخص نے (جیسے محمد شوتي یا مشہور و معروف علي پاشا) بزور و جبر انمیں اتحاد قومي کي سي کیفیت پیدا کردي ' مگر یہ طریقہ اتحاد ہمیشہ داخلي رہا ' کبھي خارجي نہ ہوا ' یعني اس شبیہ اتحاد کا موسس ابھي بھي غیر الباني ہاتھہ نہ ہوا -

بیشک یہ ممکن ھے کہ البانیا کو فتح کرکے مثلا آسٹریا کا ایک صوبہ بنا دیا جائے ' جیسا کہ وہ کسي زمانے میں رومي سلطنت کا ایک صوبہ تھا ' مگر ایک بین القومي معاھدہ اور ایک اجنبي شاہزادے کے زیر حکومت اسکو ایک قوم بنانا ' ایک مشکوک

تجربه ہے - جب یونانیوں، بلغاریوں، اور رومانیوں کے لیے یه تدبیر اختیار کی گئی تھی، تو وہ پشتہا پشت سے ترکی پاشاوں کے ہاتھوں پس چکے تھے جنکے زیر حکومت انھوں نے ایک اجتماعی و سیاسی یک جنسی اور اجنبی محکومی کی عادت اختیار کرلی تھی، مگر البانیا میں انمیں سے ایک بات بھی نہیں ہوئی ہے -

میں شاہزادہ وائڈ کے متعلق کوئی بری پیشینگوئی کرنا نہیں چاہتا، مگر مجھے خوف ہے که البانیه میں اسکا طرز عمل اسی پامال راسته کو اختیار کریگا، جو شاہ اوٹو نے یونان میں شاہزادہ کوزا نے مولڈو و ایشیا میں، اور بیٹنمبرگ کے شاہزادہ اسکندر نے بلغاریا میں اختیار کیا تھا -

سچ یه ہے که سریرہاے سلطنت پر نئے حکمرانوں کے جوڑنے کا طریقه بالکل نیم حکمی ہے، اور کامیابی کی منزل تک پہنچنے کے لیے اسکو بہت سی ناکامیوں میں سے گزر کے جانا پڑتا ہے -

غالباً دول یورپ کا یه خیال بیجا نہیں که البانیا بہت جلد یورپ کے ذریعه مہذب و منتظم بنایا جا سکتا ہے - لیکن جب انکی ہر دلعزیز امیدیں ناکام ہونگی تو بالکل ایک دوسرے نقشه عمل کی آزمایش کرنا پڑیگی -

اخلاقی اور اجتماعی لحاظ سے البانی ایک یورپین قوم نہیں ہیں - وہ بحیرہ ایڈریا تک (اسود) کے افغان ہیں - سیاسی حیثیت سے بھی وہ افغان ہیں، کیونکه انکے متعلق جو کچھه چاہا جاتا ہے اسکا مقصد یہی ہے که وہ ایک درمیانی سلطنت کا کام دیں - یونانیوں اور سلافیوں کو اڈریا تک سے روکیں، اور اطالیا اور سرویا کے رقیبانه حوصلوں کو ہمیشه پس و پیش میں رکھیں - یه نہیں که وہ خود ایک طاقتور اور آزاد قوم بنجائیں -

جبکه یه حالات ہیں تو البانیا کی حکومت کا مسئله اس طرح بہتر طور پر حل ہوتا که عبد الرحمن (امیر افغانستان) کی طرح کوئی وطنی شخص تلاش کیا جاتا جو افغانستان کے اور عبد الرحمن کے پر از فراست خیال کے ساتھه حکمرانی کرتا -

مجھے تو یه نظر آتا ہے که مسئله البانیا کا یه حل نہایت ہی امید افزا ہوتا - شاید عبد الرحمن کا طرز حکومت ہمارے انسانیت پرست اور خیال پرستوں کو ناگوار معلوم ہو، مگر جیسا که علی پاشا نے ایک فرانسیسی تارک الدین ابراہیم افندی سے کہا تھا، یہی ایک طریقه ہے جس سے البانیا میں امن رہسکتا ہے اور البانیوں کو بین القومی فتنه بننے سے بچایا جا سکتا ہے "

خطـــوط جہنـــم سے

اصل مصنف ان خطوں کا ایک جرمن فاضل ہے - جس نے قلم سے جہنم کے ایسے حیرت انگیز اور پر تاثیر نقشے کھینچے که یورپ کی تمام زبانوں نے اسے اپنی آغوش میں جگہه دی -

یورپ کے بعض اعلی تعلیم یافته نے مجھے اس ترجمے کی داد دی اور ہندوستان کے بعض مشہور انشا پردازوں نے اس پر صاد کیا - بہر صورت کتاب قابل ملاحظه ہے -

کل خطوط تیس ہیں جو سلسله وار شائع ہو رہے ہیں - پورے مجموعے کی قیمت معه محصول ڈاک مبلغ ۴ - روپیه - ۱ - آنه ہے - ہر خط کی جداگانه قیمت ۲ - آنه - محصول ڈاک کا اس کے علاوہ ہے -

شرف الدین احمد

محله کھاری کنواں - رام پور اسٹیٹ - یو - پی

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس میں سر تھیو ڈر ماریسن

محمڈن کالج علیگڈھه کے سابق طلباء و دیگر بہی خواہان قوم اس خبر کو سنکر بہت خوش ہونگے که ہمارے کالج کے سابق پرنسپل سر تھیوڈر ماریسن - کے - سی - آئی - ای - جو بحیثیت ممبر شاہی کمیشن کے ہندوستان تشریف لائے ہوے ہیں - محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی شرکت اور اپنے پرانے شاگردوں اور احباب سے ملنے کے واسطے کانفرنس کے زمانه میں آگرہ میں تشریف لائینگے - سر تھیوڈر ماریسن کو محمڈن کالج اور اوس کے طلباء کے ساتھه جو دلچسپی اور ہمدردی ہے، وہ ظاہر ہے - اون کا بڑے دن کے زمانه میں کلکته سے آگرہ کے سفر کی تکلیف گوارا کرنا ہی اونکی دلچسپی کا بین ثبوت ہے - امید ہے که سر تھیوڈر ماریسن کی موجودگی کانفرنس میں ایک خاص دلچسپی پیدا کردیگی -

برادران کالج سے پوشیدہ نہیں ہے که بد قسمتی سے کالج کے معاملات میں آجکل کچھه پیچیدگیاں واقع ہوگئی ہیں - اونکے متعلق سابق طلبائے کالج کو باہم مشورہ کرنے کی سخت ضرورت ہے، اور کانفرنس کا زمانه اس مشورہ کے واسطے بہترین موقعه ہے - خاصکر تھیوڈر ماریسن کا اوس زمانه میں آگرہ تشریف رکھنا اور شریک مشورہ ہونا ایک نعمت غیر مترقبه ہے - جس سے فائدہ حاصل کرنا ہمارا فرض ہے - اسواسطے برادران کالج سے نہایت التجا کے ساتھه یه استدعا ہے که وہ ضرور بالضرور اس مرتبه آگرہ تشریف لاکر کانفرنس میں شریک ہوں - اگر کالج کے سابق طلباء کثرت سے اس موقعه پر تشریف لے آئے، اور اونکی یه خواہش ہوئی تو ہمارے خیال میں اس موقعه پر کالج کے معاملات پر بحث کرنے کے واسطے سابق طلبائے کالج کا ایک خاص جلسه کرنا نہایت مفید ہوگا - بانی کالج علیه الرحمۃ کی زیادہ تر امیدیں کالج کے ہی طلبه سے وابسته تھیں - ہمکو امید ہے که ہمارے برادران کالج سرسید علیه الرحمۃ کی ان امیدوں کو حتی الامکان ضرور پورا کرینگے، اور اس نازک موقعه پر اپنے پیارے کالج کو مشکلات سے بچانے کے واسطے پوری کوشش اور توجه فرمائینگے -

خاکســـــاران

سید نبی اللہ - بیرسٹر ایٹ لا لکھنو، احسان الحق - بیرسٹر ایٹ لا جالندھر، شوکت علی - بی - اے - سکرٹری اولڈ بوائز ایسوسی ایشن دھلی، ظہور احمد - بیرسٹر ایٹ لا - الہ آباد، عامر مصطفی خاں - علیگڈہ، محمد فائق بی - اے - ایل - ایل - بی - وکیل فیض آباد، ناظر الدین حسن - بیرسٹر ایٹ لا لکھنو، محمد یعقوب - وکیل مراد آباد، رضا علی - وکیل مراد آباد -

---

باجلاس جناب قاضی عبد العزیز خاں صاحب نائب تحصیلدار پشین ضلع کوئٹه بلوچستان -

بمقدمه اتن مل موہن مل بذریعه اتن مل دکاندار بازار سرنان تحصیل پشین ضلع کوئٹه ملک بلوچستان - مدعی بنام سلطان بخش ولد نا معلوم ذات درزی ساکنه بازار سرنان مدعا علیه

دعوی مبلغ ۳۷ روپیه - ۳ آنه

مقدمه مندرجه صدر میں مدعا علیه رو پوش ہے اور باوجود تلاش کے کچھه پته مدعا علیه کا نہیں ملا اسلیے یه اشتہار دیا جاتا ہے که اگر مدعا علیه صدر بتاریخ ۲۰ جنوری سنه ۱۹۱۴ ع اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہوکر پیروی مقدمه نہیں کریگا - تو بموجب دفعه (۱۰۰) ضابطه دیوانی تجویز مقدمه یکطرفه عمل میں آویگی،

دستخط اور مہر عدالت سے آج بتاریخ ۱۱ ماہ دسمبر سنه ۱۹۱۳ ع جاری ہوا، (مہر عدالت)

مکتوب مدینۂ منورہ

مدینہ یونیورستي

جناب مخدومي مکرمي مولانا مولوي ابوالکلام صاحب مالک وایدیٹر اخبار الهلال کلکته - سلام علیکم ورحمة الله وبرکاته - آج اوس امرکا ظهور هوا جس کے لیے مدت سے قلوب مشتاق اور البصار بر سر انتظار تھے - یعني یونیورستي مدینه منوره کا سنگ بنیاد رکھا گیا - یه تقریب بڑے جلوس اور رعب و زینت اور آرایش کے ساتھه آج ادا کي گئي - جناب حسن بصري پاشا والي مدینه اور جناب زہور پاشا شیخ الحرم' اور قاضي بلدہ' اور مفتي احناف و شافعیه ' اور تمام عمائد اور امراے مدینه شریک جلسه تھے - افواج ترکي مع بینڈ صف بسته استادہ تھیں - تماشائیوں کي وہ کثرت تھي که تل رکھنے کي جگه نه تھي - جناب شیخ عبد العزیز صاحب جاوش نے منجانب اعلی حضرت سلطان المعظم ایک خطبه فصیح و بلیغ بزبان عربي سنا یا ' جس میں اس یونیورستي کے مقاصد اور اغراض اور منافع اور فوائد بتفصیل بیان فرمائے ' اوسکے سننے سے تمام حاضرین خوشي کے مارے جامه میں پھولے نہیں سماتے تھے - آخر سنگ بنیاد بڑے اهتمام اور شادماني سے نصب کیا گیا جس کا مضمون یه تھا که یه مدرسۂ کلیه اعلی حضرت سلطان محمد رشاد خاں خامس نے سنه ۱۳۳۲ هجري کے پہلے دن میں قائم کیا - تمام حاضرین نے حضرت سلطان المعظم کے طول عمر اور ازدیاد جاہ و اقبال کے لیے دعا کي - آمین کي آواز سے سارا میدان گونج گیا - منجمله مسلمانان هند جناب مولوي محبوب عالم صاحب مالک و اڈیٹر پیسه اخبار لاهور شریک جلسه تھے - اختتام جلسه پر خاکسار نے اپني کل خدمات لائقه بلا معاوضه حسبة لله اس یونیورستي کے نذر کیں - الله تعالی قبول فرمائے - (کثر الله امثالکم - الهلال)

اب آپ سے اور تمام اسلامي اخبارات هند سے بادب یه استدعا ہے که اس یونیورستي کي تائید کے لیے مهما امکن هر ایک مسلمان باشندہ هند کو تحریص اور ترغیب دلائیں - اسطرح تمام برادران اسلامي ساکنین هند سے توقع ہے که وہ اس اسلامي یونیورستي کي دامے ' درمے ' سخنے و قدمے هر طرح کي امداد سے دریغ نه فرمائینگے - حق تعالي کي قدرت عجیب ہے که اسلام کے نشر کي ابتدا بھي اسي مدینه مبارکه سے هوئي' اور اس آخري زمانه میں علوم و معارف کي اشاعت بھي یہیں سے شروع هوئي فقط -

آپکا نیازمند

(نواب) وقار نوار جنگ - از مدینه منوره

ترجمہ اردو تفسیر کبیر

جسکی نصف قیمت اعانۂ مهاجرین عثمانیه میں شامل کي جائیگی - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیه - دارۃ الهلال سے طلب کیجئے -

شهادة اعداء

بقیہ برید فرنگ

سرویونکا وکیل ' ایم - مجا توروچ M. Majatovitch جو صلح کانفرنس لندن اور قسطنطنیه کے اجلاس میں شامل تھا ' حسب ذیل خیالات کا ایک موقع پر اظهار کرتا ہے -

" سیاسي اغراض کیوجه سے بلقاني ریاستوں نے ترکونکو رنگ آمیزي کرکے انتها درجه کا ایشیائي ظالم ظاهر کیا ہے ' اُنکو هم نے اسطرح ظاهر کیا که یه ظالم قوم کسي طرح یوروپین تهذیب کو قبول کرنیکي صلاحیت هي نہیں رکھتي - اگر غیر متعصبانه نظروں سے تاریخ کا مطالعه کیا جاے تو معلوم هوگا که ترک یوروپین خصوصیات بمقابله ایشیائي خصوصیات کے زیادہ رکھتے هیں - وہ ظالم هرگز نہیں هیں ' بلکه برخلاف اسکے انصاف اور حق پسندي کے دلي طرفدار اور پسند کرنیوالے هیں - اسکے علاوہ اُنمیں اکثر وہ خوبیاں بھي هیں جو قابل تعظیم هیں -

ترکونکي سلطنت کي موجي شان و شوکت کا آفتاب حقیقت میں اس شکست بلقان سے غروب نہیں هوا ہے ' بلکه اس شکست میں ابھي قدرت کو ایک اهم تاریخي کام اس قوم سے لینا باقي ہے - ترکونکي سلطنت ایک لڑي ہے جو یورپ اور ایشیا کو ملاتي ہے ' اور اسلام اور عیسائیت کو متحد کرتي ہے - اسي سلطنت کے ذریعه سے مسیحیت اور اسلام ایک دوسرے سے مصافحه کرینگے ' اور علحدہ علحدہ ترقي کرینگے' اور اس علحدگي میں بھی ایک مشارکت و امداد هوگي - "

مستر آرتھه فیلڈ Mr. Arthw Field جو عثماني کمیٹي کے ایک رکن هیں' برطانوي اور ترکي اتحاد کیلیے اپیل کرتے هوے کہتے هیں :

" ترک ایک با مروت مخلص قوم ہے - ایسي قوم سے دول یورپ کو اپنے قدیم معاهدہ توڑنے نہیں چاهئیں - بلکه اُن معاهدوں کو مضبوط رشتوں سے اور زیادہ مستحکم کرنا چاهیے - ان عهد شکنیوں میں جو یورپ نے همیشه کي هیں ' ترکوں کے نقصان کا پہلو رکھا گیا ہے - برطانوي پالیسي کي بدل جانیسے جذبات اور نیک ارادونکو سلطنت برطانیه نے کھو دیا - انکا حصول صرف اسي صورت میں هوسکتا ہے که برطانوي ترکونکو اپنا دوست بنا لیں - "

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILALA ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA

عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بوڑھے تک ... فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل و عیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے - تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے: نفخ ہوجانا ' کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بدہضمی اور متلی - اشتہا کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ٥ - آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -

عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ہیضہ ہوجاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھہ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے ' اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے - قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ٥ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

مسیحا کا موھنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موھنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیر پا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اُگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

مسیحا مکسچر

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ اُن مقامات میں نہ تو دواخانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پُرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھی ہو گئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز اسکی سابق تندرستی از سرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر ویرویرائٹر
ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولوٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

گھر بیٹھے روپیہ پیدا کرنا !!!!

مرد' عورتیں ' لڑکے ' فرصت کے اوقات میں روپیہ پیدا کر سکتے ہیں - تلاش ملازمت کی حاجت نہیں اور نہ قلیل تنخواہ کی ضرورت - ایک سے ۳۰ روپیہ تک روزانہ - خرچ ' براے نام - چیزیں دور تک بھیجی جاسکتی ہیں - یہ سب باتیں ہمارا رسالہ بغیر اعانت استاد بآسانی سکھا دیتا ہے جو مشین کے ساتھہ بھیجا جائیگا - پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر طلب فرمائیے -

تھوڑے سے یعنی ۱۲ روپیہ بٹل نٹ کٹنگ (یعنی سپاری تراش) مشین پر لگائیے - یہ اس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرسکتے ہیں - اور اگر کہیں آپ آدرشہ کی خود باف موزے کی مشین ۱۵۵ - کو منگالیں

تو ۳ روپے - اور اس سے بھی کچھہ زیادہ حاصل کرسکتے ہیں - اگر اس سے بھی زیادہ چاہیے تو چھہ سو کی ایک مشین منگائیں جس سے موزہ اور گنجی دونو تیار کی جاتی ہے اور ۳۰ روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کرلیں یہ مشین موزے اور ہر طرح کی بنیاین (گنجی) وغیرہ بنتی ہے -

ہم آپ کی بنائی ہوئی چیزوں کے خرید نے کی ذمہ داری لیتے ہیں - نیز اس بات کی کہ قیمت بلا کم و کاست دیدی جائیگی !

ہر قسم کے کاتے ہوئے اون' جو ضروری ہوں' ہم محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتے ہیں - تاکہ روپیوں کا آپ کو انتظار ہی کرنا نہ پڑے - کام ختم ہوا' آپ نے روانہ کیا ' اور اُسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے اور چیزیں بھی بھیج دی گئیں !

آدرشہ نیٹنگ کمپنی - نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ - کلکتہ
سب ایجنٹ ... کمپنی - نمبر ۸۰ نذیر بازار - ڈھاکہ

تجارت گاہ کلکتہ

یوں تو ہر قسم کا مال روانہ کیا جاتا ہے۔ مگر بعض اشیا ایسے ہیں جنکی ساخت اور تیاری کے لیے کلکتے هي کي آب و ہوا موزون ہے۔ اسلیے وہ یہان سے تیار ہو کر تمام هندوستان مین روانہ کي جاتي هیں - همارے کارخانے میں ہر قسم کي وارنش مثلاً روغني بچھیلا ، ہوۃ ، براون ، زرد ، نیلی ، کالی اور بھیڑي کے، گائے کے سر کا چمڑا ، رشین لیدر وغیرہ وغیرہ تیار ہوتے ہیں - اسکے علاوہ گھوڑے کے ساز بنانیکا گائے اور بھینس کا سفید اور لال رنگ کا وارنش بھي تیار ہوتا ہے - یہي سبب ہے کہ ہم دوسروں کي نسبت ارزان نرخ پر مہیا کرسکتے ہیں - جس قسم کے چمڑے کي اپکو ضرورت ہو منگا کر دیکھیں ، اگر مال خراب ہو تو خرچ آمد و رفت همارے ذمہ ، اور مال واپس

منیجر اسٹنڈرڈ تنیري نمبر ۲۲ - کنٹوفر لین پوسٹ انٹالی کلکتہ

THE MANAGER, STANDARD TANNERY.
22, Cantophers Lane, P. O. Entally, Calcutta.

ایک مسلمان ڈاکٹر

(پنشن یافتہ سب اسسٹنٹ سرجن) کسي ایسے مقام پر بود و باش کرنا چاہتا ہے جہان وہ انگریزي دوا خانہ کھولکر علاج معالجہ سے اپني گذران کر سکے - ابتدءً اگر ڈاکٹري یا غیر ڈاکٹري خدمت کا برائے نام معاوضہ ملسکے تو سہارے کو کافي ہوگا - بفضلہ تعالی اپنے کام میں ہوشیار ، بیس سال کا تجربہ محنتي ، دیانت دار ، ہر کام میں مستعد ، انگریزي کي لیاقت انٹرنس تک ، ڈاکٹري میں سوا سو روپیہ ماہوار تک تنخواہ پائي ہے - علاوہ ڈاکٹري کے ایک بڑي تجارتي کارخانہ کا عرصہ تک منتظم رہا - اگر کوئي صاحب مطلع کرینگے کہ انکے یا کسي دوسرے قصبہ یا موضع میں ایک ڈاکٹر کے پریکٹس کي گنجایش ہے یا ضرورت ہے تو باعث مشکوري ہوگا -

پتہ

ڈاکٹر صولت - مقام آرون - براہ گونا - ریاست گوالیار - وسط ہند

خیالات آزاد

جو اودھ پنچ کے مشہور اور مقبول نامہ نگار عالیجناب نواب سید محمد خان بہادر - آئي - ایس - او - (جنکا فرضي نام ۳۵ برس سے اردو اخبارات میں مولانا آزاد رہا ہے) کے پر زور ظرافت رقم کا نتیجہ اور اپني عام شہرت اور خاص دل چسپي میں اردو کے عالم انشا میں اپنا آپ ہي نظیر ہے بار دیگر نہایت آب و تاب سے چھپکر سرمہ کش دیدۂ اولا بصار ہے - ذیل کے پتے سے بذریعہ ویلو پے ایبل پارسل طلب فرمائیے اور مصنف کي جادو بیاني اور معجز کلامي سے فائدہ اٹھائیے خیالات آزاد ۱ روپیہ ۴ آنہ - سوانحعمري آزاد ۱۲ آنہ علاوہ محصول -

المشتہر

سید فضل الرحمن نمبر ۶۲ ڈالتلا لین کلکتہ -

دنیا میں سب سے زیادہ قیمتي کیا شے ہے ؟

بینائي

اگر آپ اپني بینائي کي حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمائے - ہم اپنے تجربہ کار ڈاکٹروں کي صلاح سے قابل اعتماد اصلي پتھر کي عینک واجبي قیمت پر بذریعہ وي - پي - ارسال خدمت کردینگے - اسپر بھي اگر آپ کے موافق نہ آئے تو بلا اجرت کے بدلدیجائیگي -

نوٹ — اگر کوئي صاحب یہ ثابت کر سکیں کہ همارے کارخانہ کي عینک اصلي پتھر کي نہیں ہیں تو دو چند قیمت واپس کیجائیگي -

مسـرز ایـم - ان - احـمـد اینـڈ سنـس
معالجین چشـم و تـاجـران عیـنـک وغیرہ
نـمـبـر ۱ / ۱۵ ریـپـن اسـٹریـٹ ڈاکخانہ ویلسلي کـلـکـتـہ -

Messrs M, N. Ahmed & Sons,
Ophthalmic Opticians & Importers of Optical goods,
15/1 Ripon Street, P. O. Wellesley, Calcutta.

۱ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ مثال چاندي - ڈبل و خوبصورت کیس - و سچا ٹائم - گارنٹي ایک سال معہ محصول پانچروپیہ -

۲ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ خالص چاندي ڈبل منقش کیس سچا ٹائم - گارنٹي ایکسال معہ محصول نو روپیہ -

۳ - ۱۵ سائز ہنٹنگ کیس سلنڈر واچ جو نقشہ مد نظر ہے اسے کہیں زیادہ خوبصورت سونیکا پائدار ملمع دیکھنے سے پچاس روپیہ سے کمکی نہیں جچتي - پرزے پائدار - سچا ٹائم - گارنٹي ایکسال معہ محصول نو روپیہ -

۴ - ۱۷ سائز - انگما سلنڈر واچ - فلیٹ (پتلي) - نکل - کیس اوپن فیس (کھلا منہ) کسي حرکت سے بند نہ ہو گي - گارنٹي ایکسال معہ محصول پانچروپیہ -

London Watch Syndicate Lever 10 years guarantee Nickel Case size 18 Rs. 6/- only including postage.

۵ - ۱۸ سائز - دس سال گارنٹي لیور لنڈن واچ معہ محصول چھہ روپیہ -

۶ - ۱۶ سائز - راسکوف - پٹنٹ لیور واچ - مضبوط - سچا ٹائم - گارنٹي ایک سال معہ محصول تین روپیہ آٹھہ آنہ

۷ - ۱۹ سائز - راسکوف لیور واچ سچا وقت برابر چلنے والي - گارنٹي ایکسال معہ محصول دو روپیہ آٹھہ آنہ -

المشتہر :— ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلي اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلہ کلکتہ

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.

تار کا پتہ
"الہلال کلکتہ"
ٹیلیفون نمبر - ٦٣٨

Telegraphic Address,
"Alhilal Calcutta"
Telephone, No. 648

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ٨ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ١٢ آنہ

مقام اشاعت
٧ - ١ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ١٢ — کلکتہ : چہارشنبہ ٢٧ ربیع الثانی ١٣٣٢ ہجری — جلد ٤

Calcutta: Wednesday, March 25 1914.

مکتب حربیہ قسطنطنیہ کا ایک داخلی منظر

قیمت فی پرچہ — ساڑھے تین آنہ

الهلال كي شش ماهي مجلدات بجاے آٹهه روپيه کے پانچ روپيه

الہلال کي دوسري اور تيسري جلديں مکمل موجود هيں - جلد نہايت خوبصورت ولايتي کپڑے کي - پشته پر سنہري حرفوں ميں الہلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زيادہ کي ايک ضخيم کتاب جسميں سو سے زيادہ هاف ٹون تصويريں بهي هيں - کاغذ اور چهپائي کي خوبي محتاج بيان نہيں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فيصله بس کرتا ہے - ان سب خوبيوں پر پانچ روپيه کچهه ايسي زياده قيمت نہيں ہے - بہت کم جلديں باقي رهگئي هيں -

(منيجر)

خيـــالات آزاد

جو اودهه پنچ کے مشهور اور مقبول نامه نگار عاليجناب نواب سيد محمد خان بهادر - آئي - ايس - او - (جنکا فرضي نام ۳۰ برس سے اردو اخبارات ميں مولانا آزاد رها ہے) کے پرزور قلم جادو رقم کا نتيجه اور اپني عام شهرت اور خاص دل چسپي سے اردو کے عالم انشا ميں اپنا آپ هي نظير ہے بار ديگر نہايت آب و تاب سے چهپکر سرمه کش ديدة اولا بصار ہے - ذيل کے پتے سے ويلو پے ايبل پارسل طلب فرماليے اور مصنف کي سحر بياني اور معجز کلامي سے فائده اٹهاليے خيالات آزاد ۱ روپيه ۴ آنه - سوانحعمري آزاد ۱۲ - آنه علاوه محصول -

المشتهر

سيد اختر حسن نمبر ۹۲ تالتلا لين - کلکته

[8] هندوستاني دواخانه دهلي

جناب حاذق الملک حکيم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستي ميں يوناني اور ويدک ادويه کا جو مهتم بالشان دوا خانه ہے وه عمدگي ادويه اور خوبي کار و بار کے امتيازات کے ساتهه بهت مشهور هوچکا ہے - صدها دوائيں (جو مثل خانه ساز ادويه کے صحيح اجزاء سے بني هوئي هيں) حاذق الملک کے خانداني مجربات (جو صرف اس کارخانه سے مل سکتے هيں) عالي شان کار و بار، صفائي ستهرا پن ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظه کريں تو آپ کو اعتراف هوگا که :

هندوستاني دوا خانه تمام هندوستان ميں ايک هي کارخانه ہے -

فہرست ادويه مفت (خط کا پته)

منيجر هندوستاني دوا خانه - دهلي

[5]

1 ــــ سستم راسکوپ ليور واچ خوبصورت مضبوط برابر چلنے والي گارنٹي ايک سال قيمت معه محصول دو روپيه آٹهه آنه
2 ــــ امير واچ سلنڈر خوبصورت ڈبل مٹل کيس ٹهيک ٹائم دينے والي گارنٹي ايک سال قيمت معه محصول پانچ روپيه
3 ــــ چاندي ڈبل کيس ليور واچ نہايت مضبوط هر جرزو پر ياقوت جڑا هوا گارنٹي ايک سال قيمت معه محصول باره روپيه
4 ــــ چاندي کي ليڈي واچ يا هاتهه کو زيب دينے والي اور خوبصورتي ميں يکتا معه تسمه گارنٹي ايک سال قيمت معه محصول چهه روپيه
5 ــــ چاندي ڈبل کيس منقش علاوه خوبصورتي کے ٹايم ميں آزموده گارنٹي ايک سال قيمت معه محصول سات روپيه
6 ــــ پٹنٹ راسکوپ سستم ليور واچ بهت چهوٹي اور خوبصورت گارنٹي ايک سال قيمت معه محصول تين روپيه آٹهه آنه
7 ــــ کرو وائزر سلنڈر واچ چاندي ڈبل کيس اسکي مضبوطي کي شهرت عام ہے گارنٹي ۳ سال قيمت معه محصول پندره روپيه

نوٹ خدا کا شکر ہے که جسقدر همارے معزز خريدار اس اشتہار سے گهڑياں منگائے هيں آجتک کسي نے شکايت نہيں کي •

المشتهر :ــــ ايم - اے - شکور اينڈ کو نمبر ۱ - ۵ ويلسلي اسٹريٹ پوسٹ آفس دهرمتله کلکته

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.

فہرس المجلد الرابع

از
جنوري سنہ ۱۹۱۴ ع
تا
جون سنہ ۱۹۱۴ ع

القسم المنثور

الف

ب

پ

ت

ن

ه

ی

القسم المنظوم

الرسوم و الصـــور

الف

ب

پ

ت

ث

ج

AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8
Half yearly „ 4-1 2

الهلال

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۲ | کلکتہ : چہارشنبہ ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری | جلد ٤
Calcutta: Wednesday, March 25 1914.

قوموا یا عباد اللہ!

" ولا تکونوا کالذین قالوا سمعنا و هم لا یسمعون ! ! "

مسجد مقدس سنئی بازار کلکتہ

جس کو پورٹ کمشنر کلکتہ نے دیگر مساجد و مقابر کے ساتھہ خرید لیا ہے
اور خطرہ میں ہے !

یہ مسجد ابھی محفوظ ہے لیکن اگر مسلمان کونسلوں میں بل پیش کرنے والوں اور حکام کے اعلانات کو وحی و الہام کی طرح چشم و سر پر جگہ دینے والوں کے اعتماد پر رہے ، تو اس کی کیا ضمانت ہے کہ اسکے ساتھہ بھی وہ سب کچھہ نہوگا جو لشکرپور کی ایک مسجد کے ساتھہ ہوچکا ہے ؟ ہاں ، مسلمان ایک ایسی قوم ہے جو بدبختی سے اکثر سوئی رہتی ہے ، لیکن یہ یاد رہے کہ وہ جاگ بھی سکتی ہے - علی الخصوص اسی حالت میں کہ مچھلی بازار کانپور کی ارواح شہداء کی صدائیں ابھی بالکل چپ نہیں ہوئی ہیں - گورنمنٹ اور اسکے ہر حاکم کو یاد رکھنا چاہیے کہ ایک مسلمان اسکو گوارا کرلے سکتا ہے کہ اسکے پہلو کو چیر کر دل نکال لیا جاے ، یا اسکی دونوں آنکھوں کے ڈیلوں کو نشتر کی نوک سے ترش کر اسکی ہتیلیوں پر رکھدیا جاے ، پر یہ اسے کبھی گوارا نہیں ہوسکتا کہ اسکی عبادت گاہ کی ایک اینٹ بھی اسکے سامنے زخمی ہو - مبارک ہے وہ حکومت جو ٹھوکر نہ کھا کر سنبھل جاے !!

(نہایت مفصل و تعجب انگیز حالات مع بعض سرکاری مراسلات کے آیندہ)

شذرات

مسئلۂ بقاء و اصلاح ندوۃ العلما

طلبائے دارالعلوم کی اسٹرائک

پچھلے ہفتے موجودہ مدعی نظامت (کیونکہ حسب دستورالعمل ندوۃ العلما کا کوئی شخص ناظم نہیں ہوسکتا جب تک کہ جلسۂ علم منظور نہ کرے) کی جانب سے ایک رپورٹ واقعات اسٹرائک کے متعلق چھاپکر شائع کی گئی ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ کسی مدرسہ یا انجمن کے عہدہ داروں کا کوئی بیان انکے مدرسہ اور انجمن کے متعلق سب سے زیادہ معتبر بیان سمجھا جاسکتا ہے، مگر چونکہ موجودہ معاملہ خود حکام ندوہ اور طلبائے دارالعلوم کے باہمی مناقشہ کا ہے، اسلیے انکی حیثیت ایک فریق سے زیادہ نہیں، اور جس طرح ایک غیر جانب دار شخص کیلیے خود طلبا کا تنہا بیان ایک فریق کا بیان ہے اسی طرح یہ رپورٹ بھی دوسرے فریق کی ہے، اور قوم کے لیے حقیقت صرف اسی حالت میں منکشف ہوسکتی ہے جبکہ باہر کے لوگوں کا ایک کمیشن نہ صرف وجوہ اسٹرائک بلکہ تمام مفاسد ندوہ کی تحقیقات کرے۔

لیکن ہر تحریر خود اپنی اندرونی شہادتوں سے بھی جانچی جاسکتی ہے اور اس بنا پر اگر اس رپورٹ کو دیکھا جائے تو وہ ان نادانوں کی حماقت کا ایک تازہ ترین ثبوت ہے جو سمجھتے ہیں کہ اس طرح کی تحریریں شائع کرکے قوم کو دھوکا دیدینگے، اور اصلاح مفاسد کی جو موجیں انکی طرف بڑھنے لگی ہیں، اور جو انکے اغراض مفسدہ و باطلہ کو پیغام موت دے رہی ہیں، انسے اپنی شخصیت کی کشتی بچا لیجائیں گے گو خود مسلمانوں کی ایک عظیم الشان دینی تحریک غرق ہلاکت و تباہی ہو جائے!

لقد استکبروا فی انفسہم وعتو عتوا کبیرا

لیکن یہ بالکل مسخر انگیز ہے۔ اگر ان لوگوں کو ہدایت ملنے والی ہوتی تو یہ اب بھی سنبھلنے کی کوشش کرتے، اور مسلمانوں کی حالت پر رحم کرتے جاکے لیے ندوہ کی بربادی بڑی ہی مصیبت انگیز ہے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ دلوں کا مرض اور بڑھگیا ہے: فی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضا۔ بجائے انابت و اعتراف اور سعی اصلاح کے یہ اپنے نفس خادع کے دھوکے میں آگئے ہیں، اور اس شریر قوت نے انکو یہ پٹی پڑھا دی ہے کہ اس قسم کی رپورٹیں چھاپکر اور اسٹرائک کو محض ایک خاص لڑکے کا معاملہ بنا کر یا اپنے مقامی معبودوں کے آگے سجدہ ہائے مشرکانہ کرکے، اور انہیں پالیٹکس کا فرضی خطرہ دکھلا کر حق کی صداؤں کو شکست دیدینگے: و یحسبون انہم علی شی، الا انہم ہم الخاسرون!

خیر، بہتر ہے۔ اپنی آخری کوشوں کو بھی آزما لیں۔ حق کی جو آواز بڑی بڑی عظیم الشان فوجوں کو لمحوں اور منٹوں کے اندر شکست دیسکتی ہے وہ شاید چند بر خود غلط اور نا آزمودہ ہستیوں کا فیصلہ کرنے سے عاجز نہیں، اور اگر ندوہ کی اصلاح چاہنے والے اپنی کسی ذاتی غرض سے نہیں بلکہ صرف حق اور صداقت کیلیے آٹھے ہیں تو عنقریب نتیجہ خود فیصلہ کردیگے:

و یحق اللہ الحق بکلمتہ و لو کرہ المجرمون!

(یہاں تک لکھا تھا کہ ایک تحریر طلبائے دارالعلوم کی طرف سے پہنچی جو انہوں نے اس رپورٹ کے جواب میں شائع کی ہے۔ اسکی اشاعت ضروری سمجھتا ہوں کیونکہ رپورٹ تمام اخبارات میں شائع ہوچکی ہے اور ضروری ہے کہ خود طلباء کا بیان بھی شائع ہوجائے۔ چونکہ اخبار مرتب ہوچکا ہے اور زیادہ گنجائش ابتدائی صفحات میں نہیں رہی ہے اسلیے خود اپنی تحریر کو ملتوی کرتا ہوں۔ آئندہ ہفتے جو کچھ لکھنا ہے لکھونگا۔)

معروضات طلبائے دارالعلوم

بجواب

واقعات اسٹرائک مرتبۂ ناظم صاحب ندوۃ العلما

اسٹرائک کے جو واقعات اور ہمارے جو بیانات دفتر نظامت کی طرف سے شائع ہوئے ہیں، انکے متعلق ہماری معروضات بدفعات ذیل ہیں:

(۱) ہمارا یہ بیان ہماری تمام شکایتوں پر حاوی نہیں ہے، کیونکہ ارکان نے ہمکو انکے بیان کرنیکے لیے کافی وقت نہیں دیا، اسلیے ہماری دوسری شکایات پر اس کا اثر نہیں پڑسکتا۔

(۲) جناب مہتمم صاحب نے ناظم صاحب کی خدمت میں جو رپورٹ مولوی محمد حسن کے اخراج کی بھیجی ہے وہ نہایت مبالغہ آمیز ہے، اور جن باتوں سے اس کا اثر کم ہوسکتا تھا اوسکو بالکل چھوڑ دیا ہے۔ مولوی محمد حسن کس غرض سے انکی خدمت میں گئے؟ سلسلۂ کلام کیونکر شروع ہوا؟ انہوں نے کن باتوں کی طرف توجہ دلائی؟ جناب مہتمم صاحب نے اس موقع پر طلباء کی نسبت کیا الفاظ استعمال فرمائے؟ مولوی محمد حسن کے وہ کیا الفاظ تھے جنکو درشت کلامی سے تعبیر کیا گیا ہے؟ فیصلہ اور صحیح رائے قائم کرنیکے لیے ان باتوں کو روشنی میں لانے کی ضرورت تھی۔ مولوی محمد حسن اور تمام طلباء نے جو درخواست اس معاملے کے متعلق دی ہے، اور اوس میں واقعہ کی تحقیقات کے متعلق جو زور دیا ہے، اوس کا مقصد صرف یہی تھا کہ ان باتوں کی تحقیقات کرکے فیصلہ کیا جائے۔ لیکن جناب مہتمم صاحب ہر موقع پر اس سے تحاشی کرتے ہیں۔ اب ہمارے عرضداشت سے یہ باتیں روشنی میں آجائینگی، اسلیے قوم کو ہماری عرضداشت کے شائع ہونے سے پہلے اس کے متعلق کوئی رائے نہیں قائم کرنی چاہیے۔ (یہ شائع ہوگئی ہے اور آج کی اشاعت کے آخر میں درج ہے۔ الہلال)

(۳) طلباء نے جناب ناظم صاحب کی خدمت میں جو درخواست دی، اوس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ پہلے جناب مہتمم صاحب کی خدمت میں ایک مفصل درخواست دے چکے تھے۔ واقعات اسٹرائک میں اوس درخواست کو شائع نہیں کیا گیا، اسلیے اس سے طلباء کی درخواست دینے کے وجوہ اور اونکی موزونیت نہیں معلوم ہوسکتی۔

(۴) طلباء کی جو درخواست مع رپورٹ مہتمم، ناظم صاحب نے ارکان کی خدمتمیں بھیجی اوسمیں مولوی نسیم صاحب لکھتے ہیں کہ "اگر طلبا اسٹرائک کریں تو درس گاہ برائے چندے بند کردینا چاہیے"۔ مولوی اظہر علی کی رائے بھی مولوی نسیم کے مطابق ہے۔ مولوی ظہور احمد صاحب نے بھی اپنی رائے میں اسٹرائک کا ذکر کیا ہے۔ ان تمام رایوں سے ثابت ہوتا ہے کہ ارکان کو پہلے ہی سے طلبہ کی طرف سے بدگمان کردیا گیا تھا جس سے اونکی رائے کی وقعت کم ہوجاتی ہے۔ حکیم عبد الولی صاحب لکھتے ہیں کہ معاملہ غور طلب ہے۔ اور یہ ضرور نہیں کہ میری رائے اور انکے موافق ہی ہو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض ارکان نے اس اثر کو قبول نہیں کیا تھا۔

(۵) مولوی نسیم صاحب کی رائے سے ظاہر ہوتا ہے کہ طلباء احکام کی مخالفت کرتے رہتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسکے پہلے قابل مخالفت احکام جاری کیے گئے، اور طلباء نے اونکی مخالفت کی۔ ہم نے اپنی عرضداشت میں لکھا ہے کہ جن طلباء نے انکی مخالفت کی وہ ناظم صاحب کی نگاہ میں کھٹکنے لگے۔ اس رائے سے معلوم ہوتا ہے کہ خاص خاص ارکان کو بھی اسکی

اطلاع دیجاچکي تهي ' جس سے همارے دعوے کي تصدیق هوتي هے -

(۶) ان واقعات سے ثابت هوتا هے که ناظم صاحب نے لڑکونکو بیهوده کها اور نکل جانیکا حکم دیا - هم نے اپني عرضداشت میں لکها هے که ناظم صاحب سخت کلامي کرتے هیں اور اون سے اشتعال پیدا هوتا هے ' اس سے اسکي تصدیق هوتي هے - کها جا سکتا هے که لڑکونکو ناظم صاحب کے پاس جانیکا کیا حق تها ؟ یه اونکو ناگوار هوا هوگا اور اسکو انهوں نے درخواست پر حکم لکهوانیکا جبري طریقه سمجها هوگا ' لیکن اسکي وجه یه تهي که مهتمم صاحب نے اپني راے میں لکهدیا تها که میرے نزدیک ناظم صاحب کي خدمت میں اس درخواست کا پیش هونا مناسب نهیں ' اسلیے اونکو اب مهتمم کے توسط کا سهارا نهیں رها ' اور وه بذات خود مجبوراً ناظم صاحبکي خدمت میں درخواست لیکر گئے -

(۷) مولوي محمد حسن نے ناظم صاحب کي خدمت میں جو درخواست ۵ - مارچ کو بتوسط مهتمم صاحب دی ' اوسکو مهتمم صاحب نے ۷ - مارچ کو بهیجا جب که اسٹرائک هوچکي تهي - اس سے معلوم هوتا هے که وه درخواست کو دبالینا چاهتے تهے ' لیکن بعد اسٹرائک اسلیے بهیجدي که اون پر یه الزام نه آنے پاے - طلباء نے اسي بنا پر زور دیا که یه درخواست دبائي نه جا سکے -

(۷) مهتمم صاحب نے اپني رپورٹ کا یهه فقره نقل کیا هے : " اوس کا (محمد حسن کا) طرز عمل جمیع اساتذه کیلیے ' باعث توهین و هتک هے " لیکن اگر مولوي محمد حسن کا طرز عمل جمیع اساتذه کو ناگوار هوتا تو وه اُنکے داخل کرنیکي سفارش کیوں کرتے ؟ حالانکه متعدد مدرسین نے اُونکي سفارش کي تهي اگر جمیع اساتذه سے صرف انگریزي اسٹاف مراد هے تو کیا اسکے پہلے بهی مولوي محمد حسن کے طرز عمل کی کسی ماسٹر نے شکایت کی تهی ؟

(۹) هم نے بیان کیا هے که هم نے مسجد کانپور کے فیصله سننے کیلیے وهاں جانیکي یا مسٹر محمد علي کے استقبال کي کوئي خواهش نهیں کي ' اسلیے اسکے ممانعت کا آڈر بلا وجه تها ' لیکن با ایں همه اخبار آئي ' ڈي ' ٹي کو یه اطلاع دیگئي که هم نے یه اسٹرئک اس بنا پر کي هے که همکو پولیٹیکل شرکت سے روکا گیا تها ! اس سے صرف یه مقصود هے که همارے مطالبات کي بے وقعتي ثابت کي جاے اور هماري نسبت سرکاري حکام کے خیالات سیاسی سوء ظن کي بنا پر خراب هوجائیں -

(۱۰) مدرسین کي رپورٹ سے معلوم هوتا هے که وه جب اسٹرئک کے بعد سمجهانے آئے تو طلباء نے اونکے سانهه گستاخي کي ' مگر اسکے متعلق امور ذیل کا لحاظ رکهنا چاهیے :

(۱) مدرسین نے عین حالت هیجان میں طلباء کو بغیر کسي همدردي کے سمجهانا شروع کیا تها ' ایسي حالت میں اگر کسي طالب العلم نے اونکے ادب کا خاص لحاظ نه کیا هو تو اوسکو معذور رکها جا سکتا هے -

(۲) مدرسین نے ظاهر کیا تها که هم بطور خود سمجهانیکے لیے آتے هیں ' حالانکه اونکو پرنسپل نے بهیجا تها - اس بیان کي وجه سے طلبا پر انکا اثر اچها نهیں پڑ سکتا تها -

(۳) مدرسین نے کها تها که تعلیم جاري کردو تمام شکایتیں رفع کردیجائینگي ' لیکن وه اسکے ذمه دار نه تهے ' اسلیے طلباء نے اسکو قابل التفات نه سمجها -

(۴) مهتمم صاحب نے مدرسین سے بجبر ایسی سخت رپورٹ لکهوائی هے اور دستخط دینے کیلیے مجبور کیا هے اور کها هے که اگر تم ایسا نه کروگے تو اسکے یه معني هیں که تم بهي طلباء کے ساتهه شریک هو -

(۵) مهتمم صاحب نے بعض مدرسین پر بهي شرکت اسٹرائک کا الزام لگایا تها ' اسلیے انهوں نے اپني برأت کیلیے اس رپورٹ پر دستخط کردیا - یه رپورٹ مولوي عبد الکریم صاحب نے مرتب کی تهی - وه سرحدي ملک کے رهنے والے هیں ' اونکي تحریر و تقریر عموماً سخت هوتي هے ' جس مدرس کي نسبت اس رپورٹ میں لکها هے که نهایت شسته تقریر کی ' وه مولوي عبد الکریم صاحب هي تهے - طلبه کے فقرونکے نقل کرنے میں اُن باتونکو حذف کردیا هے ' جنکے جواب میں وه کهے گئے تهے ' مثلاً عبد الجلیل کا یه فقره که جو شخص جس طریقه سے همارا مقابله کریگا ' هم اوس کا اسي طور سے مقابله کرینگے ' اسوقت کها گیا جب مولوي عبد الکریم صاحب نے یه کها که اگر هم پولیس یا فوج کو بلائیں ' تو کیا تملوگ همارا مقابله کرسکتے هو ؟

(۱۲) ان تمام واقعات سے ثابت هوتا هے که اسٹرائک صرف مولوي محمد حسن کے اخراج نام پر کي گئي هے ' اور یه ایک شخصي بحث هے جسمیں طلباء کو مداخلت کرنا مناسب نهیں ' لیکن یه بالکل غلط هے ' اسٹرائک ان تمام شکایتوں کي بنا پر کي گئي هے جنکي نسبت مولوي نسیم صاحب فرماتے هیں که طلباء احکام کي مخالفت کرتے هیں - مولوي محمد حسن کا واقعه جیسا که هماري عرضداشت سے ثابت هوگا ' ان مسلسل شکایات کي آخري کڑي تها ' اسلیے یه اسٹرائک شخصي نهیں ' بلکه اس کا اثر تمام طلباء پر پڑسکتا تها ' مولوي محمد حسن کا نام جس بنا پر خارج کیا گیا تها ' اوس کا تعلق بهی عام طلباء سے تها -

اس تحریر سے همارا مقصد یه هے که بزرگان قوم ان واقعات پر هماري عرضداشت اور هماري اس تحریر کو پیش نظر رکهکر کوئي راے قائم کریں ' ورنه انکا فیصله بالکل عاجلانه هوگا جو هماري موت کا باعث هوسکتا هے - (طلباء دار العلوم ندوه لکهنو)

جماعة احمدية

گذشته اشاعت میں هم مولوي حکیم نور الدین صاحب رئیس جماعة احمدیه کے انتقال کی خبر درج کرچکے هیں جو رسالے کے مرتب هونے کے بعد پهنچی تهی ' اب جو واقعات شائع هوے هیں اُنسے معلوم هوتا هے که اس جماعت میں مسئلۂ خلافت اور تکفیر و عدم تکفیر مسلمین کی بنا پر باهم اختلاف و نزاع پیدا هوگیا هے -

ایک عرصے سے اس جماعت میں مسئله تکفیر کی بنا پر دو جماعتیں پیدا هوگئی تهیں - ایک گروه کا یه اعتقاد تها که غیر احمدي مسلمان بهی مسلمان هیں گو وه مرزا صاحب کے دعوؤں پر ایمان نه لاے هوں - لیکن دوسرا گروه صاف صاف کهتا تها که جو لوگ مرزا صاحب پر ایمان نه لائیں وه قطعي کافر هیں : ان لله و انا الیه راجعون - آخري جماعت کے رئیس صاحبزاده بشیر الدین محمود هیں - اس گروه نے انهي کو اب خلیفه قرار دیا هے ' مگر پهلا گروه تسلیم نهیں کرتا -

مولوي محمد علی صاحب ایم - اے نے اس بارے میں جو تحریر شائع کي هے ' اور جس عجیب و غریب جرأت اور دلاوري کے سانهه قادیان میں رهکر اظهار راے کیا هے جهاں زیاده تر پہلے گروه کے روسا هیں ' وه فی الحقیقت ایک ایسا واقعه هے جو همیشه اس سال کا ایک یادگار واقعه سمجها جائیگا !

اس جماعت کا بیان هے که انکي تعداد کم از کم تین لاکهه هے ' لیکن مسلمانان عالم کي تعداد آج چالیس کروڑ تک اندازه کي گئي هے -

پس اگر غیر احمدیوں کو کافر سمجهه لیا جاے تو اس نئي مردم شماري کي بنا پر چالیس کروڑ میں سے انتالیس کروڑ ستانوے لاکهه کي تعداد نکال دیني پڑیگي - پهر افسوس اُس دین الهي پر جس کا درخت خدا نے لگایا ' پر آج اُسکي شاخوں میں صرف تین هي لاکهه پهل باقي رهگئے هیں !!

۲۷ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری

صدا بہ صحرا !!

مسئلۂ قیام الہلال کا آخری فیصلہ

(۲)

پہلو بشگافید و بہ بینید دلم را
تا چند بگویم کہ چنانست چناں نیست !

گذشتہ اشاعت کے مقالۂ افتتاحیہ میں مختصراً اپنے حالات و افکار کی سرگذشت لکھہ چکا ہوں اور بعض اُن اسباب کی تفصیل کی ہے جنکی وجہ سے ابتک الہلال کے مالی مسئلہ کی طرف سے بالکل خاموشی اختیار کی گئی - حتی کہ کبھی اسکے نقصانات کا بھی تفصیل کے ساتھہ تذکرہ نہیں کیا گیا ' اور دنیا میں جسقدر متعارف وسائل و ذرائع اس طرح کے کاموں کو فروغ دینے کے ہیں ' اُن میں سے کسی ایک ذریعہ کو بھی اختیار نہیں کیا -

لیکن فی الحقیقت اس خاموشی اور استغناء کا سبب صرف یہی نہیں ہوسکتا - یہ سچ ہے کہ ایک انسان بہتر سے بہتر اور اولو العزم سے اولو العزم ارادے کرسکتا ہے ' لیکن وہ اپنے ارادوں کی کشتی کو کنارے تک لے جانے پر قادر نہیں ' اور اس بارے میں وہ عالم خلقت کا سب سے زیادہ کمزور جانور ہے - وہ موجیں جو باہر کی مشکلات سے اٹھتی ہیں اور پھر ہمارے اندر کے اٹھنے والے طوفانوں میں ملجاتی ہیں ' انکے آگے صبر اور ارادوں کے بڑے بڑے پہاڑ بھی قائم نہیں رہسکتے ' اور جلب نفع اور دفع ضرر کی طبیعی خواہش کا بھونچال دماغ کی بنائی ہوئی عمارتوں کیلیے بڑا ہی خوفناک ہوتا ہے -

پھر یہ بھی ہے کہ انسانوں کی اعانت سے بے پروا ہوجانے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ آزادانہ وسائل ترقی و فلاح کے اختیار کرنے سے بھی آدمی دست بردار ہوجاے - ایک شخص سب سے بے پروا و مستغنی رہکر بھی اپنے کاموں کو اعلی قسم کے تجارتی وسائل سے فروغ دیسکتا ہے - لیکن غور فرمائیے کہ الہلال نے ایسا بھی تو نہیں کیا ؟ نہ تو کبھی بڑے بڑے اشتہارات دیے گئے ' نہ دورہ کرنے کیلیے ایجنٹ بھیجے گئے ' نہ تمام شہروں میں ایجنسیاں قائم کرنے کیلیے خاص طور پر کوششیں کیں ' نہ اشتہارات حاصل کرنے کیلیے بکثرت خط و کتابت کی گئی ' نہ پرائیوٹ خطوں کے ذریعہ خریداروں کو توسیع اشاعت پر توجہ دلائی ' حتی کہ شاید ہی کسی معمول عام کم میں استدرجہ اغماض اور بے پروائی کی گئی ہوگی ' جیسی کہ الہلال کیلیے برابر ہوتی رہی ہے - [illegible] دفتر کے کسی شخص کی غفلت سے ایسا ہوا کہ [illegible] خریداری کی درخواست دی ' اور اس سے [illegible] - یہاں تک کہ اس نے رجسٹرڈ خطوط بھیجے اور [illegible] کے ذریعہ توجہ دلائی !

لوگ چونکہ میری طبیعت سے واقف نہیں ہیں اور عام حالت کے خوگر ہیں ' اسلیے سفر میں اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ ہر روز دو چار شخص مجھسے فرمایش کردیتے ہیں کہ ہمارے نام اخبار جاری کردیجیے گا ' اور سمجھتے ہیں کہ انہوں نے مجھپر احسان کیا ' حالانکہ مجھے اس سے اسقدر تکلیف ہوتی ہے کہ بیان نہیں کرسکتا - میں کچھہ الہلال کا ایجنٹ نہیں ہوں کہ اسکی خریداری کی درخواست مجھے دیکر خوش کیا جاے - یہ امور دفتر کے منتظمین سے متعلق ہیں اور جسکو خواہش ہو وہ ایک پیسے کا کارڈ بھیجکر اخبار منگوا سکتا ہے - بہر حال کئی سو اشخاص ایسے ہیں جنھوں نے مجھسے زبانی کہا ' اور میں نے اس غلطی کا یوں کفارہ کیا کہ کبھی انکے نام اخبار جاری نہ کریا :

ہمارا بھی تو آخر زور چلتا ہے گریباں پر !

اسی طرح بے شمار واقعات ہیں جنکو بیان کیا جاے تو لوگوں کو نہایت تعجب و تحیر ہو - پس ان تمام حالات کا سبب اصلی صرف ایک ارادہ ہی نہیں ہو سکتا جو کسی کمزور انسانی دماغ کے اندر پیدا ہوا ہو -

* * *

اصل یہ ہے کہ اسکا سبب نہ تو محض کوئی الوالعزمی کا ارادہ ہے اور نہ کوئی نا دانستہ غفلت ' نہ تو اسکے اندر انسانی ارادہ کا کوئی شرف ہے اور نہ محض ارادے کے استقلال کا کوئی جوہر ' وہ نہایت ہی ادنی قسم کا انسانی عمل ہے جو ایک عاجز و درماندہ بندہ کرسکتا ہے ' اور ایک بہت ہی معمولی درجے کا اعتماد ہے جو ہر ایسی روح کو ہونا چاہیے جو اپنے تئیں ایمان اور یقین کے دروازے پر گرا دے -

میرا اشارہ اُس یقین قلبی اور ایمان روحی کی طرف ہے ' جو ہر صداے حق اور دعوۃ صداقت کی کامیابی اور فتح و نصرۃ کیلیے ابتداے کار سے اس عاجز کو دیا گیا ہے ' اور جس کے ذکر کو آغاز اشاعت الہلال سے اس وقت تک اتنی مرتبہ دہرا چکا ہوں کہ بہت سے لوگ شاید سنتے سنتے اُکتا گئے ہونگے ' مگر کچھہ ایسا ہر آن اُبلنے والا جوش اور ہر دم بھڑکنے والی آگ اپنے دل میں پاتا ہوں کہ کسی طرح بھی اسکے بار بار کہنے سے مجھے سیری نہیں ہوتی - حتی کہ جی چاہتا ہے کہ اگر بن پڑے تو تمام باتوں اور تذکروں کو نوک قلم چھوڑ دوں ' دیوانوں اور پاگلوں کی طرح شہروں کی گلیوں اور بازاروں میں نکل جاوں ' اور اپنے خداے قدوس کی اس شان صدق نواز کا گیت گاؤں کہ وہ کیسا سچائیوں کا مالک اور راست بازوں کا پروردگار ہے ' اور اسکے سوا کون ہر طرح کی عاجزیوں اور ہر طرح کی چاہتوں اور محبتوں کا مستحق ہوسکتا ہے ' جو سچائی کی صداؤں کو اپنے پیاروں کی طرح ہمیشہ پالتا ' اور اپنی صداقت کی طرف بلانے والوں کے ساتھہ دوستوں اور یاروں کی طرح ہمیشہ وفاداری کرتا ہے !! سبوح قدوس ' ربنا و رب الملائکۃ والروح !!!

* * *

سورج ہر روز مشرق کی جانب سے نکلتا دکھائی دیتا ہے ' اور رات جب آتی ہے تو وہ پچھم کی طرف ڈوب جاتا ہے - پانی کی خاصیت ہے کہ ہر بوجھل شے اُسمیں ڈوب جاتی ہے ' اور آگ کا کام یہی ہے کہ وہ گرم کرتی اور جلادیتی ہے - ہر شخص دنیا میں ان مشاہدات طبیعۃ اور قوانین فطرۃ کو دیکھتا ہے ' اور ایک بچہ بھی اسپر اسی طرح عملاً اعتقاد رکھتا ہے ' جیسا کہ ایک حکیم علماً اور حکما -

یقین کرو کہ ٹھیک اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ محکم اور غیر متغیر یقین کے ساتھہ میں بھی دیکھتا اور جانتا ہوں کہ سچائی نکلتی ہے ' اور اپنے کاموں کو ایک یکساں قانون فطرۃ کی طرح ہمیشہ انجام دیتی ہے - جسطرح آگ کا خاصہ ہے کہ وہ جب تک آگ ہے

اُس وقت تک ضرور هي جلا ئيگی - بالکل اِسی طرح میں سچائي کے اس خاصه کو بهي دیکهتا هوں که وہ جب تک سچائی ہے' اُس وقت تک ضرور هي کامیاب هوگي - اگر دنیا کے تمام شهنشاہ جمع هوکر کوشش کریں ' اگر دنیا کی تمـام فوجیں لڑنے کیلیے اکٹهی هوجائیں ' اگر خزانے راستوں میں بچها دیے جائیں ' اور دنیا کے هر بسنے والے کے هاتهه میں تلوار دیدي جاے' اور پهر یه سب کچهه کرکے تم چاهو که ایک دن' ایک گهنٹے ' ایک لمحه کیلیے بهي آگ اپنـا خاصه چهوڑ دے ' تو کیا ایسا هوسکے گا ؟ اگر نهیں هوسکیـگا تو یقین کرو که ایسا هی مجهے بهي یقین دیا گیا ہے که اگر دنیـا کی تمام دماغي اور مادي قوتیں اکهٹي هوکر سچائي کے کاموں کو فا کام کرنا چاهیں ' جب بهي ایک ساعت ' ایک لمحے ' بلـکه ایک لمحے کے دسویں حصے کیلیے بهي اسـکا الهي خاصه اُس سے الـگ نهیں هوسکتا - یه بهي اُسي خدا کا ایک قانون ہے جسنے آگ کو گرمی اور پاني کو برودت بخشي ہے : ولن تجد لسنة الله تحویلا !

* * *

پس چونکه الـهلال کوئی تجارتي دفتر نه تها جو عـلم کاروباري اصولوں پر قائم کیا گیا هو ' بلکه ایمان با لله اور عمل بالاسلام کی ایک دعوۃ دیني تهي جو چند مقاصد کو اپنے سامنے رکهتي تهي ' اور خدا کے حکموں اور حکموں کے پیغام بروں کے طریقے کے ما تحت قوم کو انکي طرف بلاتي تهي ' اسلیے مجهے اسکي طرف سے ایک بے پروا دل اور ایک بے خوف روح دي گئي' اور مجهے پورا اطمینان هوگیا که اگر یه بیج کهوٹ اور نقص سے خالي ہے ' تو بغیر پهل پیـدا کیے اور سر سبز و تنـاور هوے نهیں رهیـگا -

و البلد الطیب یخـرج نباته باذن ربه' و الذي خبث لا یخرج الا نکدا - کذالـک نصرف الایات لقوم یشکرون (۱۷ ۵۵)

جو جگه ایسي ہے که زمین اُسکي عمدہ ہے تو اسکے پروردگار کے حکم سے اسکي پیدا وار بهی عمدہ هي نکلتي ہے - اور جو زمین ناقص اور خراب ہے اُسکي پیدا وار بهي ناقص هوتي ہے - یه در اصل ایک مثال ہے اور اسي طرح هم اپني حکمت کي نشانیاں اُن لوگوں کیلیے مثالوں میں بیان کرتے هیں جو فضل الهي کا شکر ادا کرنے والے هیں -

* * *

اگر تجارت کي دکان هوتي تو میں تاجروں کي طرح کام کرتا ' اگر کار و باري معاملات هوتے تو میں اپنے کام کے فروغ و ترقي کیلیے هر خریدار کے آگے منت کرتا ' اگر میري معاش هوتي تو مجهے اسکے بڑهنے سے خوشي اور گهٹنے سے دکهه پهنچتا ' اور اگر میري محنت اسکے لیے سبب اور میري دوڑ دهوپ اسکے لیے وسیله هوتي تو میں خدا کا نا فرمان هوتا اگر ایسا نه کرتا ' لیکن جبکه میں چیخ چیخ کر کهتا تها که اسکي سچائي کی دعوت اور اسکے دین مبین کي پکار ہے' اور جبکه مجهے یقین تها که ایسا کهنے میں میں غلطي پر نهیں هوں اور جو کچهه کهه رها هوں صرف اسي میں سچ ہے ' تو پهر میں دیوانه نه تها که هشیاروں کي طرح اعتماد نه کرتا ' اور بے هوش نه تها که هوش والوں کي طرح اُسکے وعدے کو نه سمجهتا - دنیا میں ایک شخص چند روپیوں کي تنخواہ دیکر کسي انسان کو اپنا کام سپرد کر دیتا ہے' اور پهر بے پروا هو جاتا ہے که خود مجهے فکر کرنے اور فکر میں گهلنے کي ضرورت نهیں - پس اگر انسانوں کے اعتماد پر ایک انسان بے فکر هونا جانتا ہے تو کیا مجهے خدا پر اعتماد کرکے بے فکر و بے پروا هونا نهیں آتا تها ؟ جبکه کام اُسي کا تها ' اور جبکه اسکے وعدوں کا اُس وقت سے اعلان هو رها ہے ' جس وقت سے که وہ بندوں سے کلام کرتا اور اپنی مقدس شریعتوں کو بهیج رها ہے تو میں کیا کرتا اگر ایسا نه کرتا ؟ اور اگر میں نے ایسا کیا تو یه ایک ایسا کام تها جو ایک بچه بهي کرتا ' اور ایک نادان سے نادان انسان بهي اسکے لیے شهادت دیتا -

هاں ' کام اسي کا تها ' وہ سچ تها ' اسکا وعدہ بهی سچ ہے ' اور اعتماد کیلیے اس سے بڑهکر کوئي نهیں ' پس مجهے کیا پڑي تهي که اپنے تئیں تاجروں کي طرح گرفتار غم رکهتا ' اور مزدوروں کی طرح محنت و مشقت اُٹهاتا جبکه کام کرنے والا خود هي اپنے کاموں کو انجام دے دیگا ؟

* * *

الحمد لله که میرے اعتماد نے مجهے دهوکا نهیں دیا ' اور اگر اعتماد کا یه ایک هي دروازہ بند هو جاے تو پهر آسمانوں اور زمینوں میں انسان کیلیے کوئي جگهه اعتماد کي نه رهے - مشیت ایزدي اسي کي مقتضي هوئي که الهلال نکلے اور جو کچهه اُسے کرنا ہے وہ کرے - پس وہ نکلا اور ایک بے پروا اور بے فکر روح کی طرح اپنے کاموں کو انجام دیتا رها - نه تو اُس نے کسي سے مدد چاهي اور نه کسی کي مدد قبول کي - نه تو کاروبار کي طرح کبهي اپنے لیے فکر و جستجو کي ' اور نه کبهي انسانوں کے آگے عاجزي کا سوال کیا ' اور نه هي کبهي اُنکے شکر کا ترانه گایا - یهاں تـک که اقل قلیل مدت کے اندر جو اسطرح کے کاموں کیلیے ایک نهایت نا قابل ذکر مهلت ہے ' اسکا بیج پهوٹا اور اسکي شاخیں اسقدر دور پهیل گئیں که انکے خیال سے تعجب اور انکے ذکر سے حیراني پیدا هوتي ہے - اس نے دنیا میں قدم رکهنے کے وقت ایک دعا مانگی تهی ' اور نه تو وہ اپنے حریفوں سے هراساں تها اور نه اپنے نقصانوں اور مشکلوں سے متفکر تها ' بلکه صرف اپني اُس دعا کے نتائج کا منتظر تها - اُس نے خدا سے مهلت مانگي تهي که اپنے بعض مقاصد کو اپنے سامنے دیکهه لے ' اور اگر وہ سچی باتوں کي طرف دعوۃ دینے والا ہے تو کامیابي سے پہلے هلاک نهو - پس دعا قبول هوئي اور اسے هلاکت کي جگه زندگي کا پهل ملا : ذالـک بان اللـه هو الحق ' وان ما یدعون من دونه الباطل ' وان الله هو العلي الکبیر ! (۳۱ : ۳۰)

* * *

بس اب دیکهتـا هوں تو الهـلال اپنا کام پورا کرچـکا ہے اور اپنے " بعض مقاصد " کو اپنے سامنے دیکهه رها ہے - میں اسکي تفصیل نهیں کرونگا ' مگر صرف اتنا اشارہ کرونگا که وہ اصلي کام نه تها بلکه کام کي پکار تهي ' تا لوگ متوجه هوں اور راسته صاف هو - وہ لوگوں کی غفلت کو دور کرنا چاهتا تها ' اور انکے دلوں میں اُن پراني امیدوں کو زندہ کرنا چاهتا تها جو افسوس ہے که بهلا دي گئي تهیں - وہ صرف " دعوۃ " تهی ' جو لوگوں کے اندر ایک نئي آرزو پیدا کرنا چاهتی تهي ' اور اپني ملت کي حسیات اور جذبات میں خدا پرستي کی لگن اور دین الهي کي محبت اور اطاعت کا شوق دیکهنا چاهتي تهي - وہ عمارت نه تهي بلکه اسکے لیے داغ بدل تهي ' اور آفتاب مقصود نه تها بلکه صبح صادق کي روشني تهی جسکے بعد روشني کو بڑهتے بڑهتے بالکل اُجالا هو جانا چاهیے : یقلب الله اللیل والنهار ' ان في ذالک لعبرۃ لاولي الابصار - (۲۴ : ۳۵)

* * *

الحمد لله که تائید الهي سے یه سب کچهه هوچکا ہے ' اور الهلال کا کام اپنی " پهلی منزل دعوۃ " سے گذر چکا ہے - اب اسکے بعد " دوسري منزلیں " هیں اور اُنکي راہ پهلي منزل کي راہ سے مختلف ہے - اگر اسکے بعد بهي الهـلال قائم رهے' اور ابتدائي جو محکم اور طلب

و جسلنھو کو پائدار بنانے کا وسیلہ ثابت ہو تو یہ اُس کریم و حکیم کا مزید لطف و احسان ہے' اور اسکا قاعدہ یہي ہے کہ شکر نعمت سے اسکا لطف ہمیشہ بڑھتا' اور عاجزیوں اور التجاؤں سے دوگنا ہوتا ہے:

ولئن شکرتم لازیدنکم' ولئن کفرتم' ان عذابي لشدید!

یہی سبب ہے کہ گذشتہ فاتحۂ جلد جدید میں اس عاجز نے اس دعا کو دھرایا اور یاد دلایا اور پھر بہت سے بیانات کاروبار دعوۃ کے ظہور و تکمیل کے متعلق حوالۂ قلم ہوے کہ اُن سے مقصود در اصل پہلی منزل کار تک پہنچنے کا اعلان تھا: فسبح بحمد ربک و استغفرہ' انہ کان توابا-

* * *

پس اب چونکہ الہلال اپنے مقصد کو پورا کر چکا ہے اور اپني "پہلي منزل" سے گذر چکا ہے' اور خود اُس نے اپنے کاروبار کي جو مدت قرار دي تھی' وہ الحمد للہ کہ صرف اسکي التجا اور حضرۃ ایزد برحق کی قبولیت سے بلا منت غیرے پوري ہوچکي ہے- اسلیے وقت آگیا ہے کہ احباب و مخلصین اور مومنین مہتدین کے آگے الہلال کے آیندہ قائم رکھنے کے مسئلہ کو چند لفظوں میں صرف ایک بار پیش کردیا جاے' تاکہ جو لوگ اُسکي محبت اپنے اندر رکھتے ہیں اور اسکے کاموں کو ملک و ملت کیلیے ضروري اور مفید یقین کرتے ہیں' صرف وہي لوگ اسپر غور کریں' اور ایک قطعي فیصلہ کرنے میں میرے ساتھہ شریک ہو جائیں - خواہ اسے تکبر سمجھا جاے یا غرور بیجا' لیکن میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اب بھي نہ تو کسي سے التجا ہے اور نہ کسي کے آگے سوال' نہ کسی پر بار ڈالنا مقصود ہے اور نہ کسي کیلیے بار خاطر بننا گوارا - میں تن تنہا بغیر دولت و ثروت' بغیر حصول اعانت' بغیر استمداد و استعانت اشخاص و جماعت' تمام مشکلوں کو برداشت کرکے اور تمام موانع و مصائب سے بے پروا رہکے' محض نصرۃ الہي سے اپنا "پہلا کام" پورا کرچکا ہوں' اور اب میرے آگے "دوسري منزلیں" موجود ہیں اور انکے لیے "الہلال" کي اشاعت کا محتاج نہیں ہوں - الہلال کے مالي نقصانات اگرچہ انتہائي حد تک پہنچ گئے ہیں اور مجھے تن تنہا رہنے کي وجہ سے اتني محنت کرني پڑتي ہے کہ میري صحت نے جواب دیدیا ہے اور میري آنکھوں کي بصارت یکایک ضعیف سے ضعیف تر ہوگئي ہے - اس سے بھي زیادہ یہ کہ میں اب متصل چند گھنٹے کام کرتا ہوں تو سر میں درد شروع ہوجاتا ہے اور رات کو جاگ کر کام کرنے کي میري محبوب و لذیذ عادت مجھسے مفارقت چاہرہي ہے - تاہم مجھپر میرے خدا کا کچھہ ایسا فضل و کرم ہے کہ اگر الہلال کا کام نا تمام رہا ہوتا اور مجھے میري "پہلي منزل" دکھائي نہ دیتي' تو اب بھي پوري خاموشي کے ساتھہ برسوں کام کرتا رہتا اور کبھي بھي ان سرگذشتوں کے پڑھنے کي تمہیں تکلیف نہ دیتا - کیونکہ خدا حکیم و قدیر ہے اور اسکا فضل اور اُسکی ربوبیت ہمارے تمہارے اندازے سے بہت زیادہ ہے: وان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا!

* * *

لیکن چونکہ "پہلا کام" ہوچکا ہے اسلیے میں مجبور نہیں کہ الہلال کو موجودہ حالت میں جاري رکھوں - یہي وجہ ہے کہ اپنے کسی فیصلے سے پہلے اپنے دوستوں کو فیصلہ کرنے کي صرف ایک بار دعوت دیتا ہوں:

فان کنت لا تدري فتلک مصیبۃ
وان کنت تدري فالمصیبۃ اعظم!

(خلاصۂ مطالب)

الہلال اپنے اہتمام و انتظام کے لحاظ سے اردو پریس میں بالکل ایک نئي چیز ہے' اور بڑي مشکل یہ ہے کہ آپ اسکے مصارف کا اندازہ کر ہي نہیں سکتے- اسلیے یہ لا حاصل ہوگا اگر میں کہوں کہ اُسکي قیمت بارہ روپیہ سالانہ ہوتي جب بھي وہ اسقدر ارزاں تھا کہ اس سے زیادہ ارزاني ممکن نہیں -

اسکے مالي مسئلۂ کي درستگي کي پہلي صورت یہ ہے کہ آیندہ سے اسکي قیمت بڑھا دي جاے - چنانچہ اس کیلیے معاونین الہلال کا بڑا حصہ بالکل طیار ہے' اور بغیر اس عاجز کي تحریک اور خواهش کے صدہا بزرگوں نے خود بخود لکھا ہے کہ قیمت پندرہ روپیہ یا اقلاً بارہ روپیہ کردي جاے -

لیکن حقیقت یہ ہے کہ میرے لیے الہلال کي قیمت کي زیادتي کا خیال نہایت تکلیف دہ ہے اور جو چیز لوگوں کو مفت دیني تھی' اسکي قیمت کو دوسرے ملکوں کي نظیر میں زیادہ کرنا کسی طرح گوارا نہیں ہوسکتا - میري کوشش ہمیشہ یہي رہي ہے کہ کسي نہ کسي طرح قیمت کم کي جاے' زیادہ تو کسي حالت میں نہ ہوني چاہیے -

پس یہ صورت تو سردست بھلا ہي دي جاے - اسکے بعد الہلال کي توسیع اشاعت کا سوال آتا ہے - اگر الہلال کو آیندہ بحالت موجودہ قائم رکھنا ہے تو بس اسي صورت کو حل کرنا چاہیے - میں نے مصارف کیلیے ایک نیا بجٹ قرار دیا ہے اور حتی الامکان پوري سعي کي ہے کہ کم سے کم خرچ سے آیندہ الہلال نکل سکے - **پس اگر ہم کوشش کرکے الہلال کیلیے دو ہزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آٹھہ روپیہ سالانہ قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الہلال کا مالي مسئلہ بغیر قیمت کے بڑھاے حل ہوجائیگا' اور صرف یہي نہیں کہ وہ قائم رہیگا بلکہ اسکے ہر صیغے میں کافی وسعت اور ترقی ہوجائیگي -**

سردست یہي حل الہلال کے مالي مسئلہ کے عقدۂ مشکل کا ہے اور چونکہ اسکي قیمت بہت کم اور مصارف نہایت زیادہ ہیں اسلیے موجودہ تعداد اشاعت میں اسکے نقصانات آیندہ کسي طرح برداشت نہیں ہوسکتے - میں اُن تمام بزرگوں اور دوستوں کے سامنے جو الہلال کو آیندہ بھی اسي حالت میں بلکہ اس سے بہتر حالت میں دیکھنے کي خواهش رکھتے ہیں' آخري مرتبہ اس حل کو پیش کردیتا ہوں - اگر خدا کي مرضي ہوئي اور نئے خریداروں کي فراہمي کیلیے کوشش کي گئي تو میں الہلال کو موجودہ حالت سے بہتر حالت میں جاري رکھونگا' اور اگر ایسا نہوا تو نہ تو کسي کي شکایت ہے اور نہ کسي کیلیے گلہ - نہ تو انسانوں پر اعتماد ہے اور نہ انکي توجہ کي آرزو - میں اپنا "پہلا کام" کرچکا ہوں اور اب میرے لیے زیادہ تر خاموش کاموں کی "دوسري منزلیں" آنے والي ہیں - پس میں صرف اُنہي کاموں میں مشغول ہوجاؤنگا - میرے پاس ایک ہي زندگي ہے اور میں نے بہت چاہا لیکن ایک زندگی بہت سے کاموں کیلیے طیار نہوسکی اور اب تک جو کچھہ ہوا یہ محض اللہ کا ایک مخصوص فضل تھا:

خوش ست افسانۂ درد جدائي مختصر غالب
بمحشر مي تواں گفت انچہ در دل ماندہ است امشب!

مدارس اسلامیه

نـــدوة العلمـــا

مـــاضي و حـــال

(۷)

حيـــات بعـــد المـمـــات

(کتب خانه)

اس سلسلے میں ایک قابل ذکر شے آور رهگئي هے - دارالعلوم ندوة العلما کي علمي حيثيت کچهه بهي نهوتي اگر علوم اسلامیهٔ و عربیه کا ایک عمده ذخیره اسکي ملکیت میں نهوتا - بعض ارباب خیر نے شاهجهانپور اور پٹنه وغیره کے اجلاس میں کتابین وقف کیں لیکن آن میں زیاده تر عام مطبوعات اور متداول کتب کا ذخیره تها - غالباً سنه ۱۹۰۶ میں مولانا شبلي نے ندوه کے متعلق ایک عظیم الشان کتب خانه قائم کرنے کي تحریک کي اور سب سے پہلے اپنــا پورا کتب خانه جو ایک عمده منتخب ذخیرهٔ علوم اسلامیه و مشرقیه کا تها ' ندوه کو دیدیا -

آسکے بعد انهوں نے نواب سید علی حسن خاں صاحب کو آماده کیا که وه اپنا کتب خانه بهي ندوه کیلیے وقف کردیں - انکے پاس انکے والد مرحوم نواب صدیق حسن خاں صاحب کے کتب خانه کا بڑا حصه محفوظ تها اور مطبوعات کے علاوه بہت سي نادر قلمي کتابیں بهي تهیں' مثلاً متاخرین ائمهٔ حدیث یمن کي تصنیفات جو نواب صـاحب مرحوم نے خاص کوشش سے حاصل کي تهیں - از انجمله امام شوکاني اور امیر اسماعیل یماني رحمة الله علیهما کي اکثر غیر مطبوعه کتابیں هیں که انــکا حاصل کرنا اب بہت دشوار هے - امام شوکاني کي تفسیر فتح القدیر تفسیر بالحدیث کا ایک بہترین مجموعه هے - اور اسکا مکمل نسخه اسمیں موجود هے -

چنانچه نواب صاحب نے اپنا کتب خانه بهي بعض شرائط کے ساتهه اسمیں شامل کردیا - اسی طرح مولوي سید حسین بلگرامي نے بهي اپني تمام کتابیں بهجوادیں - اور به حیثیت مجموعي ایک عمده ذخیرهٔ علوم و فنون اسلامیه و عربیه کا هوگیا -

(خلاصهٔ مطالب)

یه ایک اجمالي نظر تهي آن واقعات پر جو سنهٔ ۱۹۰۶ سے که ندوه کي نئي حیات عمل کا آغاز هے ' گذشته سال تــک ظهور میں آے اور یہي آس کي حیات بعد الممات اور عروج بعد از زوال کي سرگذشت هے - اس سے مقصود یه تها که ندوه کے گذشته کاموں کي نسبت لوگوں کو ایک مکمل و مرتب معلومات حاصل هو جاے اور وه اندازه کرسکیں که کس قدر کام هوچکا هے ؟ یہي سبب هے که موجوده حالات کے نقائص کا تفصیلی بیان میں نے ملتوي کردیا تها اور چاهتا تها که سب سے پہلے ندوه کي غرض تاسیس اور گذشته کاموں کي مقدار بیان کردي جاے -

ایک صحیح اور مکمل واقفیت کے بعد جو راے قائم هوتي هے وهي صحیح راے هوتي هے - ندوه اب ایسي هي رایوں کا محتاج هے -

دنیا عالم اسبــاب هے اور کوئي فعــل وجــود میں آ نہیں سکتا جب تک که آسکے تمام اسباب جمع نه هوجائیں - پس مولانا شبلي نے دار العلوم کیلیے یه جو کچهه کیا ' اسکي اصلي علت صرف انهي کي کوششیں نہیں هوسکتیں - یقیناً بہت سے اسباب و علل اسکے لیے فراهم هوے - لیکن اگر اس تعلیل کا مطلب یه هو که پیش نظر نتائج کو انکي طرف منسوب نهونا چاهیے تو یه ایک ایسي سوفسطائیت هوگي جسکے بعد دنیا میں کوئي نسبت فعل و کار جائز نهوسکے گي !

دنیا جانتي هے که میں مداح نہیں بلکه معترض هوں - الحمد لله که میرے اعتراف و اقرار کي گردن میرے خداے قدوس نے بہت هي متکبر بنائي هے ' اور مجهے انسانوں کے آگے جهکنے کا سبق نہیں ملا هے - میں سچ سچ کہتا هوں که میرے لیے انسانوں کي تعریف سے بڑهکر کوئی بهي مکروه و غیر مطبوع کام نہیں هوتا - اگر میں ایسا کرنا چاهوں بهي تو خود میرا دل مجهے ملامت کرنے لگتا هے' اور میرا ضمیر کچهه اسطرح خود بخود محجوب هوجاتا هے گویا آس سے کوئي بڑا هي شرمناک جرم سرزد هو رها هے ! و ذلک فضل الله یوتیه من شاء والله ذوالفضل العظیم - عیوز و الوالعزم عرفي نے میري زباني کہا هے :

قصیــده کار هــوس پیشــگاں بود عــرفی
تو از وظیفهٔ عشقي وظیفه ات غزل ست !

لیکن با این همه میں پورے اطمینان اور کامل راحت ضمیر کے ساتهه مولانا شبلي کي ان خدمات کا اعتراف کرتا هوں جو انهوں نے ندوة العلما کیلیے انجام دیں اور تسلیم کرتا هوں که ان کاموں میں ایک بــڑا هي قیمتی جوهر ایثار نفس کا تها جو آجکــل بہت کم یاب هے -

مجهے مولانا شبلي کي کمزوریاں بهي معلوم هیں - میں جانتا هوں که انمیں کہا خوبیاں هیں اور اسکے ساتهه هي کیا اوصاف نہیں هیں جنکے لیے انهیں متاسف هونا چاهیے - میں ندوه کے متعلق آخري مباحث میں بتلاونــگا که دار العلوم کیلیے انکا وجود کن کن امور میں رحمت الهي تها' کن کن امور میں بے سود' اور وه کونسي باتیں هیں جنکي انمیں کمي تهي ؟ میں اپنے اظہارات میں بے خوف هوں ' اور الله کے فضل سے میري حق گوئي کي چٹان اتني بلنــد هے جہاں سے اشخاص کی تمدیح و تقبیح کي باتیں چیونٹي کے وجود سے بهي زیاده حقیر و صغیر نظر آتي هیں - جو خدا کي صـداقت کے آگے جهکنا اور حکومتوں اور گورنمنٹوں کے دبدبهٔ و سطوت کو ٹهکرا دینے کي توفیق کا طــالب هو' اسکے آگے چنــد انسانوں کي هستیوں کے مباحث کیا چیز هیں ؟

مبیں حقیر گدایان عشق را کین قوم
شهان بے کمر و خسروان بے کله اند !

لیکن کمــزوریوں سے کوئي انسان خــالي نہیں - دیکهنا یه هے که ندوه جس غرض سے قائم هوا' جس مقصد کا آس نے اعلان کیا ' جو مقصد وه کهو رها تها ' جس کهوے هوے کو آٹها نے والا ' اور گمنامي و فنا سے زندگي و شهرت میں لانے والا کوئی نه تها ' اسکے لیے کس کا وجود موجب نجاح هوا ' اور کس نے اپنا وقت ' اپنی قابلیت ' اپنا دماغ ' صرف کرکے پورے ایثار کے ساتهه دارالعلوم ندوه کو موت کے منه سے نکالا ' اور موجوده حالت تــک پهنچایا ؟

صداقت کا اعتراف ' اسکا قدرتي حق هے ' اور دماغ و عقل مجبور هے که سفید کی سفیدي کا اقرار کرے - پس یه کهنا پڑتا هے که یه سب کچهه مولانا شبلي نے کیا ' اور انکے وجود سے ندوه کي گذشته هستی کو الگ کرکے دیکهیے تو صــرف گوشهٔ گمنام لکهنو کا ایک ویرانه باقي رهجاتا هے ' جسکے اندر تباهي و بربادي کي خاک اڑ رهی هے !

مفاسد و فتن

یہ تصویر کا روشن رخ تھا - اب اسکے تاریک رخ پر نظر ڈالیے - یہاں تک تو اُن کاموں کی تفصیل بیان کی گئی جو ندوہ کی تکمیل کیلیے انجام پاے' مگر اب ان مفاسد کی طرف متوجہ ہونا چاهیے جو ندوہ کی تخریب و هلاکت کیلیے مختلف اسباب سے پیدا ہوے اور جنکی اصلاح کیلیے مولانا شبلی نے اپنی پوری قوت صرف نہ کی - وہ خود بھی دبتے رہے اور باہر کے ان لوگوں کو بھی دباتے رہے جنکو اصلاح کا خیال پیدا ہوتا تھا - انکے سامنے فساد و فتن کا شجرۂ خبیثہ نشو و نما پا رہا تھا اور آنے والے وقت کی پیشین گوئی کررہا تھا - انکا فرض تھا کہ یا تو اسکا پورا استیصال کرتے اور اگر اشتعال فتنہ و طغیان کے خوف اور اپنے کاموں میں تنہا ہونے کی وجہ سے ایسا نہیں کر سکتے تھے' تو کم ازکم قوم کو اس سے مطلع کردیتے تا کہ آنکی ذمہ داری باقی نہ رہتی - مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا - وہ ہمیشہ اُس کام کیلیے قوم کا نہایت قیمتی انیٹ چونا فراهم کرتے رہے' جسکی نسبت انہیں علم تھا کہ اسکی بنیاد ہی یکسر کھوکھلی ہے !

علاوہ ان اصولی مفاسد کے جو ندوہ کو اسکی حقیقی روح ہی سے خالی کر دینے والے ہیں' اور بھی متفرق واقعات ایسے پیش آتے رہے جو دیانت و صداقت اور اصول و قواعد کے بالکل خلاف تھے - جلسۂ انتظامیہ کی مجارٹی انکو پسند کرتی اور مولانا شبلی مخالفت کرکے پھر اپنی کمزوری سے خاموش رهجاتے - مثلاً کرنیل عبد المجید صاحب پٹیالوی کا مولوی غلام محمد شملوی سے اپنے اغراض شخصیہ کیلیے گورنمنٹ کی پرستش و بندگی کا سالہا سال وعظ کرانا اور اسکی تنخواہ ندوہ کے خزانے سے دلانا جسکی پوری تفصیل آگے آئیگی' اور جو اس داستان کی ایک بڑی ہی دلچسپ فصل ہے - یا دار العلوم کی عمارت پر دار الاقامۃ کا روپیہ صرف کردینا اور کوئی صحیح جواب اسکے متعلق نہ دینا - یہ سچ ہے کہ مولانا شبلی نے ندوہ کو بالکل بربادی کے عالم میں پایا اور وہ آسے رفتہ رفتہ درست کرنا چاهتے تھے - نیز اصلاح کا عنصر قلیل اور مادۂ افساد و شرارت کثیر و وسیع تھا - تاہم یہ مفاسد ایسے تھے جنپر کسی طرح بھی چشم پوشی جائز نہیں ہوسکتی اور جبکہ خود اسی کام کے اندر یہ سب کچھ ہو رہا تھا' جسکے وہ خود بھی ایک رکن رکین تھے' اور جسپر صرف انہیں کی وجہ سے قوم کو اعتقاد تھا تو ایسی حالت میں آنکی ذمہ داری بہت بڑھجاتی ہے اور وہ معاف فرمائیں اگر میں کہوں کہ ان پر باطل کی اعانت اور فساد پر سکوت کا الزام عائد ہوتا ہے - ہاں' یہ سچ ہے کہ وہ صرف دار العلوم کے سکریٹری تھے - ان کاموں میں شریک نہ تھے اور انکو اندر ہی اندر روکنا بھی چاهتے تھے' مگر صحیح مسلم کی حدیث " من رئ منکم منکراً الخ " کے آخری درجے " و ان لم تستطع فبقلبه " کا یہ موقع نہ تھا' اور وہ بھی " اضعف الایمان " میں داخل ہے !

(ندوہ کا قانون اساسي)

افساد و فتن کی پہلی تخم ریزی ندوہ کی بنیادی چٹان' یعنے دستور العمل سے شروع ہوئی - جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ سرے سے ندوے نے اپنا مقصد ہی کھودیا -

ندوۃ العلما کا مقصد تاسیس اس سلسلے کی ابتدائی صحبتوں میں آپ معلوم کرچکے ہیں - وہ اصلاح دینی کی ایک تحریک تھی جو علوم اسلامیہ کے درس صحیح کے ذریعہ قوم میں مرشدین و مصلحین کا ایک ایسا گروہ پیدا کرنا چاهتی تھی جسکی تعلیم و مساعی سے ارشاد و دعوت دینی کا سلسلۂ حقہ قائم ہو کہ تمام امراض ملت کا یہ ایک ہی علاج ہے -

لیکن بدبختی یہ تھی کہ یہ خیال معدودے چند اشخاص کا تھا جو ندوہ کے بانی اور روح رواں تھے - باقی زیادہ تر هجوم اُن لوگوں کا تھا جو یا تو سرے سے " اصلاح " کے مخالف و منکر شدید تھے - یا ایک بھیڑ اکٹھی ہوتی دیکھکر خود بھی شامل ہوگئے تھے مگر کچھ نہیں جانتے تھے کہ اسکا اصلی مقصد کیا ہے ؟ کوئی سمجھا کہ شہرت و نمایش کا وسیلہ ہے - کسی نے خیال کیا کہ ارباب دستار کی مقبولیت اور مرجع خلائق بننے کا اچھا آلہ ہے - کوئی آیا کہ اپنی وعظ طرازی اور ترانہ سنجی کا اشتہار دے' اور کسی نے اسکے سفرۂ ضیافت کے طول و عرض کو ناپا اور بے اختیار ہوگیا !

پس کچھ تو وہ لوگ جو آسے بالکل نہ سمجھے' اور کچھ وہ جو آسے سمجھے ہوں یا نہ سمجھے ہوں مگر اعتقاداً " مسئلۂ اصلاح " کے سخت مخالف و منکر تھے' مثل اُس گھن کے جو درخت کی جڑ میں لگ گیا ہو' ابتدا سے اسکے اندر رہے' اور جماعۃ مصلحین کی قلت و کمزوری اور زیادہ تر اسکے مرکز میں نہ رہنے کی وجہ سے متصل نشو و نما پاتے رہے - انکا مقصد ہمیشہ یہ رہا کہ ندوہ سے " اصلاح " کا عنصر نکالدیا جاے' اور جہاں تک ممکن ہو' اپنی تنگ خیالی اور تقشف و جمود کے رنگ میں آسے رنگ دیا جاے - چنانچہ اسکو عمدہ فرصتیں ملیں اور سب سے پہلے ندوہ کے قانون اساسی (کانسٹی ٹیوشن) میں متعدد اصولی تبدیلیاں کردی گئیں جسکی وجہ سے قوم کی نیابت اور جمہور کا اشتراک مفقود ہوگیا اور صرف چند آدمیوں کے ہاتھ میں سیاہ و سفید کا اختیار آگیا -

اسکی پہلی بربادی کے بعد جب مولانا شبلی لکھنو میں آے تو انکے متعلق صرف دارالعلوم کی معتمدی کی گئی - ندوہ کی مجلس انتظامیہ کیلیے کوئی سکریٹری ہاتھ نہ آیا جو اسکی اصلی مشین کے پرزوں کا زنگ دور کرتا - وہ تمام تر دار العلوم کی اصلاح و تکمیل میں مشغول رہے اور یہ عنصر فساد مجلس انتظامی میں اپنے اعمال مفسدہ برابر انجام دیتا رہا - وہ اگر چاهتے تو اصلاح کی قوۃ سے فساد کو شکست کامل دیسکتے تھے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا اور ہمیشہ اپنے کاموں میں موانع و افساد دیکھکر خاموش ہوتے رہے -

وہ سمجھے کہ کسی کام کے اندر رہکر آهستہ آهستہ اصلاح کرنے کا اصول اختیار کرنا چاهیے حالانکہ اسکا موقع نہ تھا -

(تفصیل اجمال)

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے :

ندوۃ العلما مسلمانان ہند کی آیک عظیم الشان دینی تحریک تھی' اور وہ ایک ایسا مرکز بننا چاهتی تھی جو انکی تمام ضروریات و معاملات مذہبی کی کفیل ہو - وہ جماعتی کاموں کے اصول پر ایک قومی مجلس تھی اور قوم ہی کے سرمایہ سے اپنے تمام کاموں کو انجام دینا چاهتی تھی - اس بنا پر ضرور تھا کہ اسکا نظام عمل بالکل اسی طرح جمہوری اور اشتراکی اصول پر ہوتا' جیسا کہ ہر قومی انجمن کا ہونا چاهیے' اور شخصی اقتدار اور محدود جماعتوں کے قبض و تسلط سے وہ ہمیشہ آزاد رہتی -

اسکی شاخیں تمام ضلعوں میں قائم کی جاتیں اور ہر صوبے سے اسکے لیے ممبر منتخب ہوتے اور جو کچھ ہوتا' جلسۂ عام میں ہوتا -

صرف یہی نہیں کہ آجکل تمام جماعتی کاموں کا یہی اصول ہے' بلکہ در اصل شریعۃ حقۂ اسلامیہ کا اصل الاصول " شوریٰ "

يهي تعليم ديتا هے ' اور همارے نظر غيرونكي تقليد پر نهيں بلكه اپنے الهامي اصولوں پر هوني چاهيے -

چنانچه ندوه جب قائم هوا تو يه امور اسكے پيش نظر تهے اور جو قانون اساسي بنايا گيا اسميں جماعتي كاموں كے نظام صحيح كے مطابق پوري وسعت اور جمهوريت ركهي گئي - اس قسم كے كاموں ميں سب سے بڑا اهم مسئله عهده داروں كے تقرر اور ممبران خاص كے انتخاب كا هوتا هے كه اصلي كاركن قوت وهي هوتے هيں - ندوه كے اصلي قانون اساسي كي دفعات اس بارے ميں يه تهيں :

(دفعه ۲۷) اركان جلسهٔ انتظاميه كا انتخاب هر سال جلسهٔ عام ميں اس طرح هوا كريگا كه موجوده مجلس انتظاميه ايك فهرست به پابندي قواعد دستور العمل هذا مرتب كركے پيش كيا كريگي جس ميں كمي بيشي اور تغير و تبدل كا اختيار جلسهٔ عام كو هوگا

(دفعه ۳۶) ندوة العلما ميں ايك ناظم اعزازي (آنريري سكريٹري) جلسهٔ عام سے منتخب هوگا -

(دفعه ۲۸) عموماً صرف ناظم ندوة العلما كي معزولي جلسهٔ عام سے هوسكےگي اور ديگر عهده داران ندوة العلما كي معزولي جلسهٔ انتظاميه سے هوگي - "

ندوه كا نظام (كانسٹي ٹيوشن) اس اصول پر تها كه تمام حق نظم و اداره اور قوة نافذه و آمره ايك منتخب مجلس كو دي گئي تهي جس كا نام " مجلس انتظاميه " ركها گيا تها (" مجلس انتظاميه " ايك لغو اور مهمل تركيب هے - نهيں معلوم كس نے وضع كي) - يهي مجلس سب كچهه تهي اور اب تك هے -

پس دفعات كے اُن الفاظ پر غور كيجيے جن پر خط كهينچديا گيا هے - اِن دفعات سے صاف طور پر واضح هوتا هے كه ندوه نے اپني مجلس انتظاميه اور اپنے سكريٹري كا حق انتخاب جلسهٔ عام كو ديا تها جسميں هر حصے اور هر طبقه كے افراد ملت جمع هوں اور نيابتي اصول پر ممبر اور سكريٹري منتخب كيا جاے - پهر سكريٹري كي معزولي كا حق بهي جلسهٔ عام كو ديا تها كه جو قوت كسي عهده دار كو نصب كرسكتي هے ' اسي كو حق عزل بهي ملنا چاهيے -

يهي اسلام كا صحيح اصول شوري اور نظام اجتماعي هے اور كوئي حكومت ' كوئي رياست ' كوئي انجمن ' كوئي جماعت ' كبهي اسلامي نهيں كهي جاسكتي ' جب تك كه وه اس اصل شرعي و ديني اور حكم مقدس الهي كي پيرو نهو - الهلال اس اصل ديني كا اسقدر اعلان كرچكا هے كه مزيد تفصيل كي يهاں ضرورت نهيں -

ليكن بدبختانه سب سے پہلے خنجر فساد و ضلالت نے ندوه كي اسي شه رگ كو زخمي كيا اور " ملك غصوض " كي بعض ارواح مفسده ايسي پيدا هوگئيں جنهوں نے ندوه كے نظام جمهوري و شرعي كو يكايك حكومة مطلقهٔ و شخصيه كے نظام باطل و بدعة سے بدل ديا ' اور اس طرح ندوه كي وه بنيادي چٹان هي شق هوگئي جس پر كبهي اُسكي سربفلك عمارتيں كهڑي كي جاتيں !

انهوں نے ديكها كه ندوه كي اصلي قوة حاكمه مجلس انتظاميه هے - اسكے ممبر اگر جلسهٔ عام ميں منتخب كيے گئے تو قوم كا ايك بڑا حصه اسميں شامل هوگا اور هر حصے اور طبقے سے اشخاص ليے جائيں گے - پس ندوه كي حكومت قوم كے هاتهوں ميں چلي جائيگي - جس كو وه چاهيگي سكريٹري بنائيگي اور جس كو چاهيگي معزول كرديگي - اس طرح كي حكومة راشده سے شخصي اقتدار و مطلق العنانه حكمرانيوں كا دروازه بند هو جايگا اور ندوه كو اپني جائداد بنا كر كوئي نهيں ركهه سكے گا - پس سب سے پہلے مجلس انتظامي كے انتخاب كا حق جلسهٔ عام سے غصب كر لينا چاهيے - چنانچه نئے دستور العمل ميں جلسهٔ عام كي قيد اڑا دي گئي -

اسي طرح سكريٹري كي معزولي كا جو حق شرعي و ديني جلسهٔ عام كو حاصل تها ' وه بهي اس سے چهين ليا گيا - يعني جن مسلمانوں كو حضرة ابو بكر اور حضرة عمر (رضي الله عنهما) كي معزولي كا حق حاصل تها اور انكے اس حق كو خود يه جانشين پيغمبر تسليم كرتے تهے ' انهيں ندوة العلما نامي ايك انجمن كے سكريٹري كو معزول كرنے كا حق نهيں هو سكتا !

درحقيقت اس كارروائي كے بعد ندوه ايك اسلامي انجمن هي نه رها - كيونكه ميں كسي جماعت كو جو اپنے اندر اسلام كے اصل الاصول شوري اور اشتراك جمهور كے قاعدے كو نه ركهتي هو ' ابداً اسلامي جماعت تسليم نهيں كرسكتا - وه شايد اس ملت كي پيرو هوگي جسميں كسرى اور قيصر گذرے هيں ' مگر وه اسلام جسكے پيرو ابوبكر و عمر تهے (رضي الله عنهما) اور جسكے قرآن ميں سورهٔ شوري موجود هے ' اس سے انهيں كچهه تعلق نهيں -

(مجلس خاص)

اسكے بعد اپنے تمام استبدادي اغراض مفسده كي تكميل اور خود مختارانه اعمال سئيه كي تحصيل كيليے ايك قدم ضلالت اور آگے بڑهايا اور دستور العمل ميں " مجلس خاص " كے نام سے ايك مجلس كا اضافه كيا جو في الحقيقت اپنے خواص و اوصاف كے لحاظ سے عجائب خانهٔ ندوه كا سب سے زياده عجيب الخلقت جانور هے - شايد هي دنيا كي كسي مجلس ميں جو ايك قومي مجلس كے نام سے مشهور هو ' ايسي صريح خود مختاري اور شخصي استبداد و حكومة مطلقه سے كام ليا گيا هوگا جيسا كه اس خانه ساز مجلس كے وضع كرنے ميں ليا گيا - وه قطعاً عجيب الخواص هے - كيونكه جهل و فساد ' دونوں كا مجموعه هے - ايك طرف تو اسكو ديكهكر اُن احمقوں كي بے وقوفي پر هنسي آتي هے جو ايك عظيم الشان مجلس كو چلانے اور قائم ركهنے كے وهم ميں گرفتار تهے مگر انهيں اتني بهي خبر نه تهي كه دنيا بهر ميں مجلسوں اور جماعتي كاموں كے عام اصول كيا هيں ؟ دوسري طرف انكے اس افساد و شر عظيم پر متاسف هونا پڑتا هے كه كس طرح قوم كي غفلت سے فائده اٹهاكر انهوں نے ندوه كے جسم سے يكسر روح حيات و عمل كهينچ لي اور پهر اسكي بيجان لاش پر گدوں كي طرح گر كر پنجے مارنے لگے !

اس " جلسهٔ خاص " كو ايك طرف تو اسقدر وسيع اختيارات ديدیے گئے كه ندوه كي هستي يكسر اسكے قبضه ميں چلي گئي - يعني قانون اساسي اور تمام قواعد و ضوابط متعلق ندوه كي تبديل و ترميم بلكه يكقلم منسوخ كر دينے كا اختيار بهي اسي كو ديديا گيا (ديكهو دفعه ۳۵ دستور العمل حال) دوسري طرف اسكے انعقاد كو تمام مجلسي قواعد و شرائط كي پابندي سے بالكل آزاد كرديا تاكه اسكے مطلق العنانه كاموں ميں كسي طرح كي ركاوٹ پيدا نهوسكے '

چنانچه دستور العمل حال كي دفعه ۲۹ ميں هے :

" جلسهٔ خاص كيليے كوئي وقت اور كوئي زمانه معين نهيں هے - حسب تحريك اركان مجلس انتظامي ' يا ناظم ' يا نائب ناظم ' جب ضرورت پيش آے ' منعقد هوسكتا هے "

اصول اور حق جماعت كو شايد هي دنيا ميں اسطرح كسي نے غارت كيا هوگا ! ايك عظيم الشان قومي انجمن كے انتظام كيليے ايك مجلس مقرر كي جاتي هے جسكے خدمات كا ...

[illegible]نسٹي ٹيوشن تک کو بدل ڈال سکتي ہے - ليکن [illegible] عام انتخاب کو دخل ہے ' نه اسکے ممبروں کي تعداد [illegible] وسعت ہے ' نه اسکے ليے قابل اطمينان ضوابط و قواعد هيں - کوئی شرط ' کوئی مهلت ' کوئی زمانه اسکے ليے معين نہيں - جب کبھی دو چار انتظامي ممبروں کے نام سے ايک درخواست حاصل کرلی جاسکے يا سکريٹري اپني کسی خاص غرض سے ايسا کرنا چاہے ' فوراً چند اشخاص کي ايک مجلس منعقد کرکے ايک حکمران و فعال ما يريد کي طرح ندوہ کے تمام قوانين و ضوابط کو منسوخ کردے سکتا ہے !

پھر صرف سکريٹري هي تک آکر معامله ختم نہيں هو جاتا - نائب سکريٹري بھي اگرچاہے تو دستور العمل نے اُسے پورا حق ديديا ہے !

(شجرۂ فساد کا دوسرا تخم)

يه ظاهر ہے که ندوة العلما کا مقصد صرف ايک عربي مدرسه قائم کرنا نه تها - وہ ايک عظيم الشان ديني تحريک تهي جو حفظ کلمۂ اسلام کيليے تمام علماء ملت کو متفقه و متحده جد و جهد کرنے کي دعوت ديتی تهی ' اور ايک ايسا عام مذهبی مرکز بنانا چاهتی تهی جو اسي خاص گروہ کے ليے مخصوص نهو' بلکه وہ تمام عظيم الشان تحريکيں جو کل مسلمانوں سے تعلق رکھتی هوں اسکے اندر انجام پا سکيں - يہی سبب تها که اس نے ابتدا هي سے اپنے اهم مقاصد يه قرار دیے که حفظ کلمۂ توحيد و خدمت اسلام کيلئے تمام علما کا اجتماع ' اور اصلاح نصاب و تعليم قديم -

پہلے مقصد کی بعض حلقوں سے سخت مخالفت هوئی اور بہت سی غلط فهمياں پيدا هوگئيں - بعض علما نے رفع نزاع باهمی اور اتحاد علما کا يه مطلب سمجها که ندوہ اسلام کے مختلف فرقوں کے عقائد کو باهم ملاکر ايک نيا معجون مرکب بنانا چاهتا ہے اور اسکا مقصود يه ہے که هر فرقه اپنے اُن مخصوص عقائد کو ترک کردے جنهيں وہ حق سمجهتا ہے ' ليکن ندوہ نے اپنے مقصد کو زيادہ واضح کيا که اسکا مقصود اختلافات باهمي سے دست بردار هونا نہيں ہے اور نه اس طرح کا اتحاد حق پرستي اور امر بالمعروف کے ساتھ بھي هوسکتا ہے - وہ صرف يه چاهتا ہے که جو امور تمام مختلف گروهوں اور جماعتوں کے مشترک معتقدات هيں مثلاً حفظ بيضۂ شريعت و دفع هجوم منکرين اسلام ' و اصلاح عموم مسلمين ' و تبليغ کلمۂ توحيد و رسالت ' ان مقاصد کيليے تمام پيروان کلمۂ شهادت متفق هوکر اپني قوتوں کا ايک مشترک مرکز بنائيں - جديد علوم ماديه نے ' آريا سماج کے مشنريوں نے ' عالم مسيحي کے عالمگير ديني حملوں اور متواتر کوششوں نے جو نقصان اسلام کي قوت ديني و تبليغي کو پهنچايا ہے ' اسکا اثر اسلام کے هر فرقے پر يکساں پڑتا ہے - اگر کلمۂ اسلام سب کو محبوب ہے ' تو اسکے ليے سب کو اپني قوت صرف کرني چاهيے -

اسي طرح بہت سے مذهبي معاملات ايسے هيں جنکا تعلق گورنمنٹ سے ہے اور انکے ليے کسي ايک فرقے کي نہيں بلکه عموم اهل اسلام کے طرف سے صدا بلند هوني چاهيے - ندوہ صرف اسليے قائم هوا ہے که ان مشترک مقاصد کو انجام دے - باقی رہے هر گروہ کے مخصوص کام ' تو انکے ليے پہلے سے مختلف انجمنيں قائم هيں اور هر فرقه اپنے مخصوص اعتقادات پر پوري طرح قائم رهکر هر طرح کے کام انجام دے سکتا ہے -

ندوہ کيليے يه اصول ابتدا سے بمنزلۂ ايک بنياد اور اساس کے تها اور اسکے قديمي دستور العمل ميں کوئي قيد کسي خاص گروہ کيليے نه تهي ليکن بعد کو يه عموميت بالکل نکالدي گئي اور ايک دفعه يه بڑها دي گئي که ندوہ کے ارکان انتظامي صرف ايک هي گروہ سے ليے جائيں گے اور اسطرح اسکا دائرہ سمٹ کر بالکل محدود هوگيا -

چهوٹي چهوٹي انجمنيں جو آج ملک ميں قائم هيں ' انکے دستور العملوں ميں اس سے زيادہ وسعت و عموميت هوگي جتني که موجودہ حالت ميں عظيم الشان ندوہ ميں ہے !

طلبـــاء دارالعلـــوم کی اسٹرائــک

ان تاريخوں ميں برابر اسٹرائک جاري رهي - ۱۲ کي شام کو جناب خان بهادر نهال الدين صاحب و جناب مسٹر مختار حسين صاحب بيرسٹرايٹ لا و جناب مولوي نظام الدين حسن صاحب وکيل تشريف لائے -

مگر طلبا سے چند سوالات کرنے کے بعد يه فرما کر واپس تشريف ليگئے که کل بعد نماز جمعه هم مفصل شکايات سنينگے طلبا نے شکريه ادا کيا ' اور بخوشي اسکو منظور کيا - حسب قرارداد دوسرے دن اصحاب مذکورۂ بالا ميں سے دو صاحب اور ڈاکٹر ناظر الدين حسن صاحب بيرسٹر تشريف لائے - خان بهادر کسي وجه سے نه آسکے -

طلباء نے شکريه کے بعد اپني شکايات زباني هي کہيں جنکو ان حضرات نے نهايت توجه کے ساتھ سنا ' اور ضروري نوٹ بھي کيے - بعد کو بطور مشورہ يه فرمايا که آپ لوگ اپني تعليم کا سلسله بطور خود جاري رکهيں - بڑے درجه کے طلبا ابتدائي درجونکو تعليم ديں يا کوئي اور دوسري صورت اختيار کيجيے ' بهرحال مشغله علمی جاري رهنا چاهيے - اسکے بعد واپس تشريف ليگيے ' هم نہيں کهه سکتے که ان حضرات نے کيا رائے قائم کي -

۱۴ کي شام کو منشي اعجاز علي صاحب رئيس کاکوري جو ندوہ کے ممبر هيں تشريف لائے ' اور چند طلباء سے گفتگو کرنے کے بعد واپس گئے - همکو معلوم هوا ہے که گفتگو کا طرز جانبين سے بہت کچهه مناظرانه رها - اسکي وجه غالباً يه ہے که مسلم گزٹ کي کسي اشاعت ميں انهوں نے کل طلباے دارالعلوم پر دهريت کا الزام لگايا تها ' جسکے متعلق ايڈيٹر مسلم گزٹ نے ايک نوٹ بھي لکها که اس الزام سے طلباے دارالعلوم ميں نهايت برهمي پهيلي ہے -

همکو جهانتک معلوم هوا ہے اب تک منتظمين کيطرف سے کوئي ايسا طريقه نہيں اختيار کيا گيا جس سے يه جوش فرو هو - منتظمين کا يه طرز عمل ديکهکر سخت افسوس هوتا ہے که بجائے اسکے که وہ اسکی اصلاح کي کوشش کريں اسکو اور زيادہ اهم بنا رہے هيں ' اب تمام کوشش اس بات پر صرف کيجا رهي ہے که اس اسٹرائک کو پوليٹکل ثابت کيا جائے جيسا که انڈين ڈيلي ٹيلي گراف سے ثابت هوتا ہے -

اکابرين قوم کو بہت جلد اس طرف متوجه هونا چاهئے ورنه بيچارے غريب الوطن طالبعلمونکو اس ناعاقبت انديش گروہ سے بہت کچهه نقصان پهونچنے کا انديشه ہے ' اسوقت طلبا کی حالت بہت نازک ہے ' وہ عجيب کشمکش ميں مبتلا هيں -

ايک نامه نگار از لکهنؤ

ترجمـه اردو تفسيـــر کبير

قيمت حصه اول ۲ - روپيه - ادارۂ الهلال سے طلب کيجيے -

حقیقة الصلاة

(۳)

ان الصلوة تنهي عن الفحشاء و المنكر ' و انها لكبيرة الا على الخاشعين

(۸)

حقیقت یہ ہے کہ نماز میں سب سے بڑي مہم اطمینان قلب ' و حضور نفس ' و خشوع طبیعت ' و خضوع جوارح ہے کہ انسان اپنے تمام اعضا اور تمام قوی و جذبات سے خدا کي جانب متوجہ ہو جاے ' اور جن اغراض کے لیے نماز کي تاکید کي گئي ہے اُن کو نہایت مکمل طریق پر بجا لاے - حدیث میں ہے :

خمس صلوات افترضهن اللہ تعالی : من احسن وضوهن و صلاهن لوقتهن و اتم رکوعهن و خشوعهن كان له على الله عهد ان يغفر له ' ومن لم يفعل فليس له على الله عهد - ان شاء غفر له ' و ان شاء عذبه (۱)

خدا نے پانچ نمازیں فرض ٹھہرائي ہیں - جس نے اچھي طرح وضو کیا وقت پر نماز پڑھي اور کامل طریق پر رکوع و خشوع کے حقوق سے ادا ہوا تو اللہ کا وعدہ ہے کہ ضرور اُس کی مغفرت ہوگي ' لیکن جس نے ایسا نہ کیا تو کوئي وعدہ نہیں ' چاہے تو اللہ اُس کو بخشدے اور چاہے عذاب میں ڈالے (۱)

یہي وہ نماز ہے جسے کامل طریق پر ادا نہ ہوتے دیکھکر ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ وسلم ٹوکتے رہے - اُس نے تین چار مرتبہ نماز پڑھي مگر ہر مرتبہ آنحضرت (ص) نے یہي ارشاد فرمایا : قم فصل فانك لم تصل (اُٹھو اور پھر نماز پڑھو ' اس لیے کہ جو نماز تم نے پڑھي ہے وہ نماز ہي نہ تھی (۲)) -

وہ نماز جو انسان میں ایک ذرہ برابر اشراق و نورانیت نہ پیدا کرسکے ' وہ خواہ کسي وقت کي نماز ہو مگر اُس میں صلاۃ وسطی کا درجہ کیونکر آسکتا ہے ؟ روز مرہ جو نمازیں فرض ہیں یہي صلاۃ وسطی بھی ہیں - شرط یہ ہے کہ ہر ایک شرط کي تکمیل در نظر ہو ' نماز کے اغراض و مقاصد ان سے حاصل ہوسکیں ' قلب میں طہارت پیدا ہو ' بطون میں نورانیت کا ظہور ہو ' روحانیت بڑھے ' نفس میں تہذیب خصائل بلند ہو ' اور انسان اس قابل ہوسکے کہ جب نماز پڑھے تو ملکوت السماوات والارض کے اسرار اُس پر افشا ہوجائیں : لو كشف الغطاء لما ازددت يقينا (قدرت کے تمام پردے اگر کھل جائیں جب بھی میرا یقین اس درجہ بلند ہے کہ اُس میں کوئی اضافہ نہ ہوسکیگا) علماے حقیقت لکھتے ہیں :

القلب هو الذي في وسط الانسان بين الروح و الجسد فكانه قيل :

" قلب وہ چیز ہے جو شرف مرتبت و شرف محل ہر حیثیت سے انسان کے وسط جسم میں واقع ہے - یہ روح اور جسم میں ٹھیک درمیان کي حالت رکھتا ہے -

حافظوا على صورة الصلوات بشرائطها ' حافظوا على معاني الصلوات بحقائقها بدوام شهود القلب للرب في الصلاة و بعدها " (۱)

گویا نماز وسطی کي محافظت کا حکم دیتے ہوے یہ کہا گیا کہ صورت نماز کي محافظت کرو ' شرائط نماز کي محافظت کرو ' معاني و اغراض نماز کي محافظت کرو ' حقیقت و حکمت نماز کي محافظت کرو ' اور وہ محافظت اس طرح کرو کہ نماز میں اور نماز کے بعد ہر حالت میں قلب کو بطریق دوام و استمرار پروردگار عالم کا شہود حاصل رہے (۱)

وسطی وہي نماز ہوگي جو فضل و شرف میں سب پر فائق ہو - ایسي نماز جو دیني و دنیوي ہر قسم کي ترقیوں کي بہترین تحریک اپنے اندر رکھتي ہو ' اس کي فضیلت میں کیا کلام ہوسکتا ہے ؟ یہي نمازیں ہیں جن کو قرآن کریم کي اصطلاح میں وسطی کا لقب دیا گیا اور انکي محافظت کي تاکید کي گئي تاکہ انسان اس طریق پر زمانہ بھر کی نعمتوں اور برکتوں کا احاطہ کرسکے ' اُس کے تفوق کي سارے عالم پر حکومت ہو -

(۹)

اس تمام مذکور کا ما حصل یہ ہے :

(۱) نماز اور اجزاے نماز سے محض خشوع و خضوع و طہارت نفس مقصود ہے - یہ چیز ہي حاصل نہو تو وہ نماز بھي مشرکین قریش کی نماز جیسی ہوگي جو انسان کو دوزخ میں لے جانیوالی چیز ہے -

(۲) نماز وہی ہے جو حقیقي معنوں میں ادا کی جاے ' ایسي نماز سے انسانکي ہر مشکل آسان ہوسکتي ہے -

(۳) نماز کی حقیقت یہ ہے کہ فواحش و منکرات سے روکے اور انسان کي زندگي کو پاک اور ستھرا بنا سکے ' جس نماز سے یہ خصوصیت حاصل نہ ہو وہ نماز ' نماز ہی نہیں ہے -

(۴) نماز کی مواظبت سے انسان درست ہوتا ہے ' خدا کي بارگاہ میں تقرب بڑھتا ہے اور اس درجہ بڑھتا ہے کہ دنیا کي تمام چھوٹي ہستیاں ہیچ نظر آنے لگتی ہیں !

(۵) وہ نماز جو ان اوصاف کي جامع ہو ' شریعت کی اصطلاح میں وہی نماز وسطی ہے - حدیثوں پر تدبر کرو - جب کسی نماز کا وقت تنگ رہا تو یہی شکایت ہوئی کہ نماز وسطی جاتی رہي ' یعني اب اتنی گنجائش باقي نہیں کہ تمام حدود و شرائط کے ساتھہ یہ نماز ادا کی جاتی - جس نماز میں ایسی شان فضیلت دیکھي اُسي کو وسطی سمجھہ لیا ' نہ کسی صلاۃ معین کی تخصیص ' فضیلت صلاۃ وسطی ہي کے لیے ہے -

(۶) نماز وسطي کی ایک صفت یہ ہے کہ معتدل ہو ' اسی لیے مغرب و ظہر و عشاء وغیرہ نمازوں کو وسطی کہنے لگے تھے -

(۷) نماز وسطی کے لیے دعاي قنوت مشروط نہیں ہے ' قنوت البتہ مشروط ہے جس کے معنے خضوع کے ہیں -

(۱) رواہ احمد و ابو داؤد عن عبادة بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس صلوات الخ -

(۲) رواہ البخاري و مسلم عن ابوهريرة و قال ان رجلا دخل المسجد و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس الخ -

(۲) نیسابوری - ج ۱ - ص ۳۹۰ -

(۸) نماز وسطي کے لیے تمام نمازوں کے وسط میں هونا ضروري نهیں٬ اور نه یه ضروري هے که اوقات خمسه کے علاوه یه کوئي مستقل و جدا گانه نماز هو -

(۹) نماز وسطی کي محافظت لازم هے٬ نه اسلیے که ایک رسم پوري هو٬ بلکه اس لیے که ان میں نماز کي مواظبت سے وه خصوصیت پیدا هو که سارے جهان کو چهالے اور هر جگهه آسیکي حکومت هو :

و نرید ان نمن علی الـذین استضعفـوا في الارض و نجعلهـم ایمـة و نجعلـهـم الوارثیـن٬ و نمکن لهـم في الارض و نری فرعون و هامان و جنودهما منهم ما کانوا یحـذرون (۲۸ : ۵)	جو لوگ ملک میں کمزور هو گئے هم چاهتے هیں که اُنپر احسان کریں٬ اُن کو سردار بنالیں٬ اُنهیں سلطنت کا وارث ٹهرائیں٬ ملک میں اُنکا قدم جمالیں٬ اور فرعون اور هامان اور اُن کے لشکر کو دکها دیں که جس بات کا اُنهیں خطره تها وه اُنهیں کمزوروں کے هاتهه سے آنکے آگئي -

(البقية تتلى)

ڈسٹرکٹ و سیشن جج کے خیالات

[ترجمه از انگریزي]

مسٹر بي - سي - متر - آئي - سي - ایس ڈسٹرکٹ
و سیشن جج هوگلي و هوڑه

میرے لڑکے نے مسرز ایم - ان - احمد اینڈ سنز [نمبر ۱ / ۱۵ رپن اسٹریٹ کلکته] سے جو عینکین خریدي هیں٬ وه تشفي بخش هیں - همنے بهي ایک عینک بنوائي هے جو اعلی درجے کي تیار هوئي هے - یه کارخانه موجوده دور میں ایمانداري و ارزاني کا خود نمونه هے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کهولنا یقیناً هماري همت افزائي کا مستحق هے "

کون نهیں چاهتا که میري بینائي مرتے دم تک صحیح رهے اگر آپ اسکي حفاظت کرنا چاهتے هیں تو صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمائیں تاکه لائق و تجربه کار ڈاکٹرونکي تجویز سے قابل اعتماد اصلي پتهر کي عینک بذریعه وي - پي - کے ارسال خدمت کیجاے - اسپر بهي اگر آپکے موافق نه آئے تو بلا اجرت بدلدیجائیگي -

نکل کي کماني مع اصلي پتهر کي عینک ۳ روپیه ۸ آنه سے ۵ روپیه تک - اصلي رولڈگولڈ کي کماني یعنے سونے کا پترا چڑها هوا مع پتهر کي عینک کے ۶ روپیه سے ۱۵ روپیه تک محصول وغیره ٦ آنه -

مینیجر

الهــــلال کي ایجنسي

هندوستان کے تمام اُردو٬ بنگله٬ گجراتي٬ اور مرهٹي هفته وار رسالوں میں الهــلال پهلا رساله هے٬ جو باوجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ایک عمده اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو ایجنسی کی درخواست بهیجیے -

حیـات و موت کی تـعـریـف

از جناب مولانا عطا محمد صاحب رئیس امرتسر-

عناصـر کي ترکیب کیمیاوي سے کسي جسم میں جو استعداد نشو و نما کي اندر سے باهر کي طرف بذریعه اخذ یا انجذاب بیروني عناصر کے پیدا هوتي هے٬ وه اُس جسم کے لیے حیات هے٬ اور جب وه استعداد کسي انـدروني یا خارجي اثر سے معدوم یا فنا هوجاتي هے تو وه اس جسم کے لیے موت هے -

میرے خیال میں حیات و موت کي یه تعریف جامع و مانع هے -

(روح کي تـعـریـف)

حیات حیواني میں جو قوت صاحب تعقل و اراده هے٬ اور ارکان و اعضاء جسم حیواني و حواس کے استعمال پر بموجب انکي ساخت کے قادر هے٬ وه روح هے -

روح٬ عناصـر کی ترکیب کیمیاوي کا اثر نهیں هے - یه ذیل کي چند منطقي شکلوں سے ثابت هے :

(شـکـل اول)

(۱) جو اثر عناصـر کی ترکیب کیمیاوي سے پیـدا هوتا هے وه اس وجود کے لیے امر طبیعي هوتا هے -

(۲) جب تک وه ترکیب عناصر اُس وجود میں باقي رهتي هے وهي اثر پیدا هوتا رهتا هے٬ اور اسکا نه پیدا هوتے رهنا محال هے-

(۳) اسلیے اس وجود کے اختـیار میں یـه امر نهیں هے که جب تک وه ترکیب کیمیاوي اس وجود میں باقي رهے٬ کبهي اُس اثر کو ظاهر هونے دے اور کبهي ظاهر نه هونے دے -

(مـثـال شـکـل اول)

(۱) مقناطیس میں ترکیب کیمیاوي عناصر سے جذب آهن کا اثر پیدا هوا هے - یه اثر مقناطیس کا طبیعي امر هے -

(۲) جب تـک مقناطیس میں یه ترکیب کیمیاوي عناصر کي باقي رهیگي٬ یه اثر جذب آهن کا پیدا هوتا رهیگا٬ اور اس اثر کا نه پیدا هوتے رهنا محال هے -

(۳) اسلیے مقناطیس کے وجود کے اختیار میں یه امر نهیں هے که جب تک عناصر کي ترکیب کیمیاوي اس میں باقي رهے٬ وه اس اثر جـذب آهـن کو کبهي ظاهر هونے دے اور کبهي ظـاهر نه هونے دے -

(شـکـل دوم)

(۱) حیوان میں اراده و اختیار هے که جس کام کو چاهے کرے چاهے نه کرے -

(۲) کیمیاوي ترکیب عناصر سے جو اثر پیدا هوتا هے٬ اُس کے اختیار میں نهیں هوتا که کبهي اُس اثر کو ظاهر هونے دے اور کبهي ظاهر هونے نه دے (دیکهو شکل اول کا نتیجه) -

(۳) اسلیے حیوان میں جو ارادہ اور اختیار ہے وہ کسي کیمیاوي ترکیب عناصر کا نتیجہ نہیں ہوسکتا ' کیونکہ اگر اسکا نتیجہ ہوتا تو لازم آتا کہ کیمیاوي ترکیب عناصر کا یہ اختیار ہے کہ کبھي اس نتیجہ کو ظاہر ہونے دے اور کبھي ظاہر ہونے نہ دے جو محال ہے (دیکھو شکل اول کا نتیجہ) -

(مثال شکل دوم)

(۱) زید عمرو کے مارنیکو لکڑي اوٹھاتا ہے ' اور پھر اسیوقت بلا کسي خارجي اثر کے اس کو رکھدیتا ہے اور عمرو کا مارنا ترک کردیتا ہے -

(۲) زید کا لکڑي اوٹھانا عمرو کے مارنے کے لیے اور پھر اسیوقت اس کا رکھدینا ترک ارادہ سے ' یہ دو متضاد افعال زید کے اختیار سے ہیں -

(۳) اسلیے زید کے ہر دو متضاد افعال عناصر کي کسي ترکیب کیمیاوي کا اثر نہیں ہیں ' کیونکہ اگر اس ترکیب کا یہ اثر ہوتے تو لازم آتا کہ اس ترکیب کو اس امر کا اختیار ہے کہ کبھي اپنے اثر کو ظاہر ہونے دے ' اور کبھي ظاہر ہونے نہ دے (دیکھو شکل دوم کا نتیجہ) -

(شکل سوم)

(۱) حیوان میں بعض افعال جیسے دوست دشمن کو تمیز کرنا - اشیاء کي شناخت ' خیال وغیرہ یعني تعقل موجود ہے -

(۲) عناصر کي کسي ترکیب کیمیاوي کا اصول ابتک اسبات پر قائم نہیں ہوا کہ یہ تعقل عناصر کی کسي ترکیب کیمیاوي کا اثر ہے -

(۳) اسلیے لازمي طور پر حیوان میں کوئي ایسی شے موجود ہے جو ان نتائج یعني تعقل کا باعث ہے ' اور جو کچھہ وہ شے ہو وهي روح ہے -

(مثال شکل سوم)

(۱) حیوان کي آنکھہ کے سامنے شعاع میں جو چیزیں ہوں ان کے عکس کا طبقات چشم پر منقش ہونا عناصر کی کیمیاوي ترکیب اور ترتیب طبقات کا اثر ہے -

(۲) لیکن ان اشیاء کي شناخت ' دوست دشمن میں تمیز ' ان اشیاء کا بھلا یا برا لگنا ' وغیرہ وغیرہ ' عناصر کي ترکیب کیمیاوي کا کوئي اصول اسپر دال نہیں ہے -

(۳) اسلیے لازمي طور پر یقین کیا جاتا ہے کہ حیوان میں کوئي اور شے بھي موجود ہے جو ان نتائج کا باعث ہے ' اور جو کچھہ وہ شے ہو وهي روح ہے -

(شکل چہارم)

(۱) فطرت انساني کسي چیز کي موجودگي ثابت کرسکتي ہے -

(۲) لیکن کسي شے کي ماهیت کا جاننا خواہ وہ چیز کیسي هي عام ہو ' انساني فطرت سے خارج ہے -

(۳) اسلیے فطرت انساني حیوان میں روح کي موجودگي ثابت کرسکتی ہے لیکن روح کي ماهیت کا جاننا فطرت انساني کے اختیار سے خارج ہے -

(شکل پنجم)

(۱) حیوان میں همکو روح کا وجود ثابت ہوا ہے (دیکھو شکل سوم کا نتیجہ) -

(۲) لیکن کسي اور وجود کا ثبوت نہیں ہوا جسکے ساتھہ روح اسطرح وابستہ ہو کہ اگر وہ نہو تو روح بھي نہو -

(۳) اسلیے روح جوهر قائم بالذات ہے -

(شکل ششم)

(۱) همارا تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ کوئي جوهر قائم بالذات کبھي فنا نہیں ہوتا -

(۲) روح جوهر قائم بالذات ہے (دیکھو شکل پنجم کا نتیجہ)

(۳) روح فنا نہیں ہوگي -

جسقدر اقسام مادہ کے همکو معلوم هیں ' روح ان اقسام مادہ سے نہیں ہے ' لیکن اگر روح کسي ایسے قسم مادہ سے ہو جو همکو معلوم نہیں ہے تو اسکا مادي ہونا اسلام کے کسي مسئلہ کي صداقت پر حرف نہیں لا سکتا -

حدوث مادہ کے ثبوت میں

(شکل اول)

(۱) مادے کے لیے صورت کا ہونا لازمي امر ہے - یعني - مادے کا بدون صورت پا یا جا نا محال ہے -

(۲) مادے کي تغیر حالت سے پہلي صورت معدوم ہو جاتي ہے ' اور دوسري صورت پیدا ہوجاتي ہے -

(۳) اسلیے صورت حادث ہے یعني نو پیدا شدہ ہے -

(شکل دوم)

(۱) صورت حادث ہے (دیکھو شکل اول کا نتیجہ)

(۲) مادے کے لیے صورت کا ہونا لازمي امر ہے -

(۳) اسلیے وہ بھي حادث ہے -

(شکل سوم)

(۱) فرض کرو کہ مادہ قدیم ہے -

(۲) مادے کا بدون صورت کسي حالت میں پا یاجانا محال ہے -

(۳) اسلیے صورت بھي قدیم ہے - لیکن یہ محال ہے کیونکہ صورت کا حادث ہونا بہ تغیر حالت مادہ کے بداهةً ظاہر ہے - اسلیے صورت ایک هی حال میں حادث بھي ہے اور قدیم بھي ہے پس یہ فرض کہ مادہ قدیم ہے ' غلط ہے -

صانع عالم کا ثبوت

شکل اول

(۱) مادے میں حرکت اور قوت طبیعي امور هیں لیکن ارادہ نہیں ہے -

(۲) مادے میں غیر محدود تغیرات مرتب اور منتظم اشکال میں ظاہر ہوتے هیں - اتفاقیہ نہیں هیں کیونکہ وہ تغیرات پر خاص معلولوں کے لیے بطور علت کے ہوتے هیں - و هلم جرا -

(۳) اسلیے ان مرتب اور منتظم تغیرات کي علت مادہ کي حرکت اور قوت نہیں ہوسکتي بلکہ کوئي اور موثر صاحب ارادہ ہے جو ان مرتب اور منتظم تغیرات کا باعث یا علت ہے اور وهی صانع عالم ہے -

(شکل دوم)

(۱) جو چیز مرتب اور مستمر النظام ہے ' اور اس ترتیب اور نظام سے ارادہ کیے ہوے نتائج پیدا ہوتے هیں ' وہ کسي صاحب ارادہ کي پیدا کي ہوئي چیز ہے -

(۲) عالم مرتب اور مستمر النظام ہے ' اور اس ترتیب اور نظام سے جو اس میں ہے ' ارادہ کیے ہوے نتائج پیدا ہوتے هیں -

(۳) اسلیے عالم کسی صاحب ارادہ کا پیدا کیا ہوا ہے -

(شکل سوم)

(۱) ارادہ صنعت کي حیات ہے -

(۲) عالم کسي صاحب ارادہ کا پیدا کیا ہوا ہے (دیکھو شکل دوم کا نتیجہ)

(۳) اسلیے عالم کا پیدا کرنے والا کوئي حیات ہے - مردہ نہیں ہے -

(شکل چہارم)

(۱) عالم کا پیدا کرنیوالا کوئي حیثیت اور صاحب ارادہ ہے - (دیکھو شکل دوم ، سوم کے نتائج)

(۲) مادہ کوئي [illegible] نہیں ہے اور نہ صاحب ارادہ -

(۳) اسلیے مادہ عالم کا پیدا کرنے والا نہیں ہے -

کارزار طرابلس

غزوۂ طرابلس اور اسکا مستقبل

افریقہ کا "سر مخفی"

براعظم افریقہ میں اسلام کی بقیہ امیدیں

شیخ سنوسی اور طریقۂ سنوسیہ

گذشتہ اشاعت سے ما قبل اشاعت میں " چند قطرات اشک " کے عنوان سے غزوۂ طرابلس کی ختم شدہ داستان پھر از سرنو چھیڑی گئی تھی کہ ایک ختم شدہ اقبال کے ماتم گساروں کے لیے گذری ہوئی داستانوں کی یاد' اور آیندہ کی حسرت کے سوا اب اور کام ہی کیا باقی رہگیا ہے ؟

اے جنوں باز بتاراج گریباں برخیز !

اس مضمون میں جنگ طرابلس کی بعض خصوصیات پر توجہ دلائی تھی جو عرصے سے اعداء اسلام اور فرزندان اسلام کے باہمی جنگ و قتال میں ناپید ہوگئی ہیں اور لکھا تھا کہ اسلام نے اپنا نظام اجتماعی و ملکی اس اصول پر رکھا ہے کہ حفظ ملت و وطن کی امانت مقدس حکومتوں کی تنخواہ دار فوجوں کی جگہ تمام افراد ملت کے سپرد کی ہے اور اسی کا نام جہاد دینی ہے - جنگ طرابلس کیلیے کچھہ ایسے اسباب جمع ہوئے کہ دولۃ علیہ کی جگہ بادیہ نشین عربوں کو میدان کارزار میں آنا پڑا اور اس طرح جنگ طرابلس ایک غزوۂ دینی بنکر ان تمام گرانقدر اور مقدس جذبات و حسیات کے ظہور کا باعث ہوگئی جسے سرزمین اسلام عرصے سے محروم تھی -

* * *

لیکن بالآخر اس کا نتیجہ کیا نکلا ؟ وہ فرزندان اسلام جنھوں نے باوجود بیچارگی و بے سامانی کے اس طرح حفظ اسلام کیلیے اپنی جانوں کو وقف کیا کہ اٹلی کی توپخانہ اور انسان کش توپوں کے آگے اپنے سینوں کو ڈھال بنایا' اور اسکی ڈھائی لاکھہ سے زیادہ متمدن اور باسامان فوجوں کو اپنی زنگ آلود تلواروں اور پرانی قسم کی فرسودہ بندوقوں لیکر اس طرح روک دیا کہ اٹلی کیلیے آگ میں کودنا اور سمندر کی موجوں میں غرق ہوجانا آسان تھا' پر ان بادیہ نشین فقرا کی سرزمین میں ایک قدم بڑھنا محال ہوگیا تھا' کیا بالآخر اپنے مقدس فرض کے دوش پر سے اتار گئے اور انھوں نے دشمنان ملت اور اعداء الہی کے آگے سر جھکا دیا ؟

کیا مقدس جذبات ملی اور خصائص عجیبۂ اسلامیہ کے ایسے روشن و منور جذبات جنکی نظیر پچھلی کئی صدیوں میں نہیں ملسکتی' بالآخر ناکامی و نامرادی' اور اطاعت و تذلل کی تاریکی میں ہمیشہ کیلیے گم ہوگئے اور اب انکا سراغ کبھی نہیں ملے گا ؟

* * *

جنگ بلقان کی مشغولیت نے ہمیں ان سوالات پر غور نہیں کرنے دیا مگر اب غور کرنا چاہیے - اسی لیے کارزار طرابلس کا عنوان اب مکرر شروع کیا گیا ہے - سب سے پہلے ہم نے شیخ سلیمان البارونی کی مراسلات کا ترجمہ شائع کیا جو انھوں نے مسٹر درے محمد کے نام بھیجی تھیں - یہ ایک سب سے زیادہ مفصل بیان تھا جو آخری حالات کے متعلق شائع ہوا لیکن عزیز بک مصری کے بیانات اسکے مخالف ہیں' اور فرہاد بک نے جو تحریریں بعض عثمانی جرائد میں روانہ کی ہیں اور جن میں شیخ سنوسی اور انکی جماعت کے تمام حالات بالتفصیل درج کیے ہیں' انسے کچھہ دوسرے ہی قسم کے حالات معلوم ہوتے ہیں -

ہم نے ان بیانات پر اکتفا نہ کرکے خود درنہ کے بعض ذرائع موثقہ سے صحیح حالات کا علم حاصل کرنا چاہا ہے اور ہمیں امید ہے کہ ایک دو ہفتہ کے اندر ہم ان حالات کے متعلق بعض مستند مراسلات شائع کرسکیں گے -

* * *

اندرون طرابلس کا ایک نخلستان جسکی زمین خون شہادت سے ابتک تر ہے !

لیکن آج چاہتے ہیں کہ اس سلسلے میں پہلے شیخ سنوسی اور انکی جماعت کے حالات شائع کریں جنکے علم کے بغیر اندرون طرابلس کی موجودہ حالت اور غزوۂ طرابلس کی اصلی حیثیت منکشف نہیں ہو سکتی - شیخ اور انکی جماعت کے حالات بھی ہمیشہ مثل ایک سر مخفی کے رہے ہیں اور طرح طرح کی غلط روایتیں انکے متعلق شائع ہوگئی ہیں - یورپ کے نامہ نگاروں نے انھیں " افریقہ کے سر مخفی " کے لقب سے یاد کیا ہے اور ہندوستان میں بہت سے لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ کوئی پر اسرار طلسم ہیں جنھیں آگ اور پانی سے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا - حالانکہ نہ تو وہ کوئی سر مخفی ہے اور نہ زمانۂ قدیم کی روایات کا کوئی طلسم - بلکہ اسلام کے سچے پیروں کا ایک محفوظ گروہ جس نے بہت سی بدعات و زوائد سے اپنے تئیں الگ رکھا ہے اور زمانے کے تغیرات انکی طبیعۃ عربیہ و اسلامیہ کے خواص میں وہ تبدیلیاں پیدا نہیں کرسکے ہیں جنکی وجہ سے اسلام کی قوت کا عظیم الشان طلسم ٹوٹ کر اپنے عجائب و خوارق سے محروم ہوگیا ہے !

(آغاز دعوۃ سنوسی)

" سنوسیہ " فی الحقیقت اصلاح اسلامی اور ارشاد و ہدایت دینی کی ایک افریقی تحریک ہے جو صوفیانہ طریق بیعت کے

ساتھہ تیرھویں صدی ہجری کے اوائل میں شروع ہوئی اور آهستہ آهستہ افریقہ کے تمام اسلامی حصص میں پھیلتی رہی ۔ یہ تحریک ایک ایسے ملک میں شروع ہوئی تھی جو دنیا کے متمدن و معروف حصوں سے بالکل الگ تھلگ ہے اور نئے تمدن کے اثرات وہاں تک پہنچنے میں ہمیشہ ناکام رہے ہیں -

اسلیے قدرتی طور پر اُسے خاموشی و سکون کی قیمتی مہلت متصل ملتی رہی ' اور اعلان و ہنگامہ سے جو مقابلے ہر تحریک کو پیش آجاتے ہیں ' اور جنکی وجہ سے اُنکی قوتیں جماعت کے پیدا کرنے کی جگہ اسکے حفظ و دفاع میں صرف ہونے لگتی ہیں ' اُن سے وہ بالکل محفوظ رہی -

نہ تو وہاں اخبارات تھے جو اسکا تذکرہ کرتے ' نہ اس قسم کا ملک تھا جو خارجی سیاحوں کا جولانگاہ ہوتا - دولت عثمانیہ کے انحطاط اور اسکے مرکزوں کے اختلال کا دور تھا - مصر میں خدیوی خاندان کی بنا پڑچکی تھی مکۂ معظمہ میں ترکوں کے خلاف منشور اصلاح کی بنا پر بغاوت ہو چکی تھی - ایران و ٹرکی کا سرحدی مسئلہ جنگ تک پہنچ گیا تھا - سلطان محمود مصلح کی اصلاح اور ینگچریوں کے فتنہ نے قسطنطنیہ کو بالکل اپنے اندر مشغول کر رکھا تھا اور روس کی پیش قدمی روز بروز جنگ کا پیام دے رہی تھی - ان تمام اسباب کی وجہ سے سنوسی تحریک کو پھیلنے اور ترقی کرنے کی پوری مہلت ملگئی ' اور اسکے لیے خاموشی اور سکون کے ایسے اسباب مہیا ہوگئے کہ بغیر بیرونی دنیا کے خبردار ہوے وہ پوری قوۃ کے ساتھہ اپنا کام کرتی رہی -

دولۃ عثمانیہ کا وجود جہاں گذشتہ چھہ صدیوں میں اسلام کی پولیٹکل قوت کا محافظ رہا ہے ' وہاں بہت سی ایسی تحریکوں کیلیے مہلک و قاتل بھی ہوا ہے جنکے اندر مسلمانوں کے اصلاح حال اور عروج بعد از زوال کیلیے بہت سی قیمتی قوتیں مخفی تھیں ' اور جنھیں اگر دولۃ عثمانیہ اپنے سیاسی خطروں سے گھبرا کر ہلاک نہ کرڈالتی تو وہ اصلاح دینی و تجدید سیاست اسلامی کی عظیم الشان جماعتیں پیدا کردیتیں -

لیکن سنوسی دعوۃ خوش قسمتی سے افریقہ کے غیر معروف حصص میں قائم ہوئی اور ایسے زمانے میں پھیلی جو دولۃ علیہ کے مرکزی اختلال و اغتشاش کا وقت تھا - اسلیے اراباء حکومت کو اسپر متوجہ ہونے کی مہلت نہ ملی اور سرزمین افریقہ کے قدرتی خصائص نے اسکے مرکز کو ہمیشہ دنیا کی مہلک نظروں سے چھپاے رکھا - یہاں تک کہ اسکا اثر افریقہ اور صحرا کے مجمعی رنگزاروں سے نکلکر مصر و حجاز اور شام تک پہنچ گیا !

(سنوسی اول)

الجزائر کے اطراف میں ایک چھوٹا سا صحرائی قریہ " بادیہ مستغانم " ہے جس میں عرب و اندلس کے مہاجرین اولین کے چند خاندان کئی صدیوں سے آباد ہیں - اسی قریہ کے ایک فاطمی النسب خاندان میں ایک لڑکا پیدا ہوا ' جس کا باپ اپنے شدید مذہبی اعمال کی وجہ سے مشہور اور حسنی النسل سید تھا - یہ واقعہ سنہ ۱۲۰۴ ہجری کا ہے -

بچپن ہی سے اس لڑکے کے عادات و اطوار غیر معمولی تھے ' اور وہ اپنے خاندان اور قوم کی موجودہ حالت پر غیر قانع نظر آتا تھا - وہ جب سن تمیز کو پہنچا تو تحصیل علوم دینیہ کے شوق میں ترک وطن پر آمادہ ہوا اور سب سے پہلے مراکش کے دار الحکومت شہر " فاس " میں آیا جو اب بھی افریقہ میں علوم عربیہ کا ایک بہت بڑا مرکز اور اپنی قدیمی یونیورسٹی " جامع ابن خلدون " کی وجہ سے مشہور و ممتاز ہے -

یہاں وہ عرصے تک مقیم رہا اور تحصیل علوم کے ساتھہ علم فقر و سلوک و مجاہدات صوفیہ کی طرف بھی متوجہ ہوکر طریقۂ " درقاویہ " میں داخل ہوگیا جو مثل دیگر طرق تصوف مشہورہ کے ایک غیر معروف طریقہ ہے اور زیادہ تر بلاد مغرب و مراکش میں رائج ہے -

جربوب میں جماعۃ سنوسیہ کی مرکزی خانقاہ اور قلعہ

خود حضرۃ شیخ سنوسی کا بھی قیام بہت رہتا ہے

شاذلی طریقہ کے ایک صاحب طریقت بزرگ شیخ درقاوی گذرے ہیں جو گیارھویں صدی کے اوائل میں افریقہ گئے اور اپنے طریقہ کے ارشاد و دعوۃ میں مشغول ہوگئے - جس طرح ہندوستان میں حضرۃ شیخ احمد سرہندی (رح) نے طریق سلوک و تصوف کو ظواہر شرع کے تحفظ کے ساتھہ رائج کیا اور متصوفین مبتدعین کی تمام بدعات و خرافات کی اصلاح کی ' جنانچہ طریقۂ نقشبندیۂ مجددیہ تمام طرق معروفہ میں محفوظ و مصئون ترین طریقہ ہے ' اسی طرح معلوم ہوتا ہے کہ شیخ درقاوی نے بھی اصلاح و تجدید کے بہت سے مراحل طے کیے تھے اور اپنے طریقہ کی بڑی خصوصیت اعمال شرعیہ و سنت نبوی و آثار سلف صالح کی پیروی قرار دی تھی -

یہ نوجوان حسنی سید مراکش میں اخذ علوم کے ساتھہ اس طریقہ کے ذکر و فکر سے بھی مستفید ہوتا رہا ' اور اسکے بعد مکۂ معظمہ کا قصد کیا تا کہ علماے حجاز کی خدمت میں علوم دینیہ کی تکمیل کرے -

مکۂ معظمہ میں وہ ایک نہایت متقی اور صاحب ورع و صلاح صوفی سے ملا جنکا نام شیخ احمد بن ادریس فاسی تھا اور جو اُس وقت اپنے کمالات باطنی اور طریق سلوک کی عظمت کے لحاظ سے تمام حجاز و یمن میں بڑی شہرت رکھتے تھے - وہ اس نوجوان مغربی کو دیکھتے ہی گرویدہ ہوگئے اور اسکے شوق علم و ورع و زہد کا اُن پر [illegible] کہ پھر وہ بڑے بڑے مجمعوں میں اسکی [illegible] ایک معمولی شخص کی طرح اعتراف کرنے لگے !

مکتب حربیہ

ترکي کے گذشته عهد استبداد میں ترقي و تنزل ' علم و جهل ' نور و ظلمت ' دونوں ایک هي وقت کے اندر موجود تھے !

ایک سیاح جب قسطنطنیه پہنچتا تھا ' سراے یلدزکي طلسم سرائیوں کو دیکھتا تھا ' سلا ملق کے جلوس میں سلطاني باڈي گارڈ کے طلا پوش سوار اور حمیدیه رجمنٹ کے انا دولي سپاهي اپني پر شوکت وردیوں میں نظر آتے تھے ' یا " خسته خانهٔ همایوني " اور " مکتب حربیه " کي عظیم الشان ' اور ترقي یافته اسباب و ادوات سے لبریز عمارتوں کے سامنے سے گذرتا تھا ' تو وہ متعجب هوکر اپنے دلسے پوچھتا تھا که جو حکومت نئي ترقیات کي تحصیل میں اس درجه سریع السیر ھے ' کیونکر جائز هو سکتا ھے که اسکے تنزل کا ماتم کیا جاے ؟

لیکن اسکے بعد هي جب وہ اپنے اُسي رهنما سے جو حکم سلطاني سے اسکے لیے مامور کیا گیا تھا ' پوچھتا که دار الخلافة عثمانیه کي یونیورسٹي کہاں ھے ؟ عام تعلیم کیلیے کتنے کالج قائم هوے هیں ؟ صنعت و حرفت کي درسگاهیں کہاں هیں ؟ بڑے بڑے اخبارات کے دفاتر کا مجھے پته بتلاؤ - میں تخت گاہ بار بنطیني کي بڑي بڑي انجمنوں اور کلبوں کو دیکھنا چاهتا هوں - تو اِن تمام سوالوں کے جواب میں غریب رهنما حسرت کے ساتھه ایک نگه خاموش اُٹھاتا ' اور پھر ایک پر اسرار اشارے کے بعد بغیر کسي جواب کے اس صحبت کو ختم کر دیتا !

اصل یه ھے که بادشاہ عبد الحمید ایک عجیب طرح مصیبت میں مبتلا هوگیا تھا - ایک طرف تو یه حالت تھي که وہ بیسیوں صدي کے یورپ کے قلب میں تھا ' اور چوبیس گھنٹے کي مسافت کے بعد علم و مدنیة کي وہ لہریں اُٹھه رهي تھیں جنکي روک زمانه کي قاهر و مقتدر هوا بڑھنے اور پھیلنے کا حکم دے رهي تھي - پس وہ مجبور تھا که ترقي کا اپنے تئیں دشمن ثابت نه هونے دے اور کچھه نه کچھه اسکے ایسے مناظر اپنے یہاں طیار کر دے جن کے نظارے سے اسکي ترقي خواهي کیلیے استدلال کا کام لیا جاسکے -

دوسري طرف وہ دیکھه رها تھا که علم و تمدن اور استبداد و شخصیت ایک لمحه کیلیے بھي باهم جمع نہیں هوسکتے - اور اگر ترکي میں نئي ترقیات و اصلاحات کا دروازہ کھول دیا گیا ' آزادانه تعلیم کي درسگاهیں قائم هوگئیں ' اجتماع و اتحاد کے وسائل رائج هوگئے ' کتب خانے قائم هوے ' انجمنیں منعقد هونے لگیں ' پریس کے بڑے بڑے دفتر کھل گئے ' تو ان سب کا اولین نتیجه یه هوگا که تخت قسطنطنیه تو بلکے سنور جائیگا مگر تخت حمیدي قائم نه رهیگا اور میري شخصیت اور مطلق العناني کیلیے پیام اجل آ پہنچے گا -

پس وہ ایک ناقابل حل کشمکش میں مبتلا هوگیا - مجبوراً یه طریقه اختیار کیا که ملکي تعلیم و تربیت کے علاوہ جو میدان اظہار ترقي و تمدن کے تھے ' انکو تو یورپ کي بہتر سے بہتر ترقي یافته حالت تک پہنچا دیا تاکه دیکھنے والا به یک نظر نئي ترقیات کے مناظر سے مرعوب هوجاے - لیکن وہ تمام چیزیں جو ملک میں اعلی تعلیم و تربیت پھیلانے والي تھیں اور آزادانه اشغال و اعمال کا اُنسے دروازہ کھلتا تھا ' اُن سب کو اسطرح بھلا دیا اور لوگوں کو بھول جانے پر مجبور کیا ' گویا ترکي کے آسمان کے نیچے عالم انسانیت کو اُن چیزوں کی ضرورت هي نہیں ھے !

(۱) مکتب حربیه کا ایک بورڈنگ هاؤس
(۲) مکتب حربیه کا اصطبل

اس قسم کے اظہار ترقیات کے جو مناظر مدهشه طیار کیے گئے ' ان سب میں دو چیزیں سب سے زیادہ قابل تذکرہ هیں : شفا خانه اور فوجي درسگاہ -

---

[بقیه مضمون صفحه ۱۵ کا]

یہاں تک که وہ با قاعدہ انکے سلسلے میں داخل هوگیا - شیخ نے بھي اپني خلافت اُسکے سپرد کردي اور اپنے تمام پیروؤں کو حکم دیا که ایندہ سے اُسکے تمام احکام کو مثل شیخ کے احکام کے تصور کریں -

اسکے بعد اُس نے آبادي کا قیام ترک کردیا اور جبل بوقبیس کي مقدس اور الہام سرا گھاٹیوں میں ایک خانقاہ بنا کر رهنے لگا !

* * *

اس نوجوان جزائري کا نام محمد بن علي تھا جو آگے چلکر " الاستاذ محمد بن علي السنوسي الکبیر " مشہور هوا ' اور یہي جماعة سنوسیه کا باني اول ھے -

(البقیة تتلي)

ان چیزوں کو یورپ کي موجودہ ترقیات کے اصول پر خــواہ کتني هي ترقي دي جاتي مگر یه براہ راست سیاست حمیدیه کے لیے مضر نه تهیں -

" خسته خانه " ترکي میں شفا خانے کو کہتے هیں - یه گویا قدیم ترکیب " بیمارستان " کا لفظي ترجمه هے جسے عــربوں نے " مارستــان " کہنا شروع کردیا تها - سلطــان عبد الحمیــد نے ایک شاهي خسته خانه قائم کیا ' اور ایسے وسیع پیمــانے پر که آج یورپ کي بڑے بڑے دار الحکومتوں میں بهي شایــد اُس درجه کا کوئي هاسپٹل تازہ ترین ترقیات طبي و تیمار داري کے ساتهه نهوگا - اسکي سالانه رپورٹیں با تصویر نکلتي تهیں - میرے پاس کئي رپورٹیں هیں اور ترقیات عصریه کا ایــک عجــائب خــانه نظر آتي هیں !

یهي حــال " مــکتب حربیه " یعنے فوجي تعلیم کے کالج کا هے - اس کو سب سے پہلے سلطان عبد المجید نے قائم کیــا تها ' مگر سلطــان عبد الحمید کے زمانے میں وہ انــتهــائي ترقي تــک پهنچ گیا -

یه موجودہ زمانے میں عسکري تعلیــم کي ایــک بهترین درسگاہ هے جسمیں آجکــل کا تعلیم یافتــه ترک سپاهي نشو نما پاتا هے اور اول سے لیکر انتهائي مدارج تــک کي تعلیم حاصل کرتا هے - وہ ایک وسیع قطعهٔ زمین پر قائم هے جس کے اندر متعدد بورڈنگ هاؤس مختلف درجوں اور قسموں کے بنــائے گئے هیں اور انکا هر کمرہ صفائي و نفاست اور نظم و باقاعدگي کا بهترین نمونه هے - ایک ایک بورڈنــگ میں بہ یک وقت آٹهه آٹهه سو طالب علم رهسکتے هیں اور هــر بورڈنــگ کي ضــروریات و نــگراني کیلیے الگ الگ انتظامي دفاتر قائم هیں - تمام عمارتوں میں موجودہ زمانے کي آخري علمي ایجــادات کو استعمــال کیــا گیــا هے اور هر عمارت اپنے وسعت اور خوبصورتي کے لحاظ سے شاهي محلات کا مقابله کرتي هے - گهوڑوں کے لیے بڑے بڑے اصطبــل هیں اور انکي صفــائي کا ایسا عمدہ انتظــام هے که دنیا کے مشهور صحافي مسٹر اسٹیڈ نے انهیں دیکهکر کہا تها که انگلستان کے قصر بکنگهم کا اصطبل بهي اسدرجه صاف و نظیف نهیں هے !

درس و تعلیم کي متعدد عمارتیں هیں اور نصاب تعلیم اور طریق تعلیــم میں زیادہ تر جرمني کا اسکول موثر هے - موجودہ ترکي کے بهترین تعلیم یافته فوجي اسي کے تربیت یافته هیں - تعلیم ابتدا سے هوتي هے اور تمام مصارف کالج کے ذمے هوتے هیں - اُسکے تمام پروفیسر ترک هیں -

انقلاب دستور کے بعد اسکي حالت میں اور ترقیات بهي هوئي هیں - گذشته عثماني ڈاک سے معلوم هوتا هے که اسکي شاخیں تمام بلاد عثمانیه میں کهل رهي هیں - داخله کي شرطیں پہلے کسي قدر سخت تهیں مگر اب عام کردي گئي هیں - جسقدر وظائف طلبا کو یه درسگاہ دیتي هے ' شاید هي کسي دوسرے کالج میں ملتے هیں - یہاں کے طلبا کا تمام ملک میں احترام کیا جاتا هے -

کالج کي وردي نهایت خوشنما اور قیمتي هوتي هے - کوٹ کے کالر پر کالج کا نام سنهري کلابتوں سے لکها هوتا هے - جب لڑکے شهر کي کسي سڑک سے گزرتے هیں تو تمام راهگیر محبت و احترام سے انکے لیے راسته چهوڑ دیتے هیں اور دکاندار سلام کرتے هیں !

یورپ کے بڑے بڑے سیاحوں نے اسے دیکها اور اسکي عظمت کا اعتراف کیا - حال میں اسکي ایک سه ساله رپورٹ شائع هوئي هے - اسمیں نامورانِ عالم کي رائیں ترجمه کرکے درج کي هیں جو سو صفحه سے زیادہ میں آئي هیں !

اس وقت هندوستان کے بهي دو طالب علم اس درسگاہ میں تعلیم حــاصل کررهے هیں !

مرحوم حقي بک

مشهور عثماني اهل قلم ' حقي بک ' جنکے انتقــال کي خبر تار برقیوں میں آئي تهي ' گذشته عثماني ڈاک میں انکے تفصیلي حالات آگئے هیں - تمام معاصرین آستانه نے اس حادثه کو " حادثهٔ ملت " اور " ضائعهٔ ملي " سے تعبیر کیا هے :

انا لله و انا الیه راجعون !

" بابان زادہ حقي بک " جدید سیاست نگاران عثمانیه اور نشئهٔ حدیثهٔ آستانه کے اعلی ترین مجمع صحــفیه کا ایک ممتاز رکن تها - انقــلاب دستوري کے بعد مشهور روزانه اخبـار " اقدام " میں اسکی نشریات سیاسیه نے هلچل مچا دي تهي - بڑے بڑے ارکان انــقــلاب معترف هیں که اگر حقي بــک کا حقائق نگار قلم مساعد نهوتا ' تو عثماني دستور کو عام افکار ملت میں اس درجه مقبولیت حاصل نهوتي !

[۱] مکتب حربیه کا ڈائننگ هال

[۲] مرحوم بابان زادہ حقي بک

اسکے بعد " طنین " کي ریاست تحریر اسے حاصل هوئي اور تمام اولیاء حکومت اسکے قلم کي جنبش سے هراساں رهنے لگے - اسکے مقالات کي بڑي خصوصیت یه تهي که انشاء و حقائق ' دونوں کا مجموعه هوتے تهے -

وہ ایک خالص علمي اور تدرسي زندگي رکهتا تها - ایک طرف تو اُسکی پبلک زندگي جرائد و مجلات کے دفتر میں نظر آتي تهي ' دوسرے طرف " دار الفنون " قسطنطنیه کا وہ ایک محترم معلم تها ' اور اسکے علمي درس کي سماعت کیلیے باهر سے لوگ آ آکر شریک جماعت هوتے تهے !

اسکي فعالیت سیاسي اور جرءت قلمي کا یه حال تها که ایک مقاله نگار کي زندگي سے چند مہینوں کے اندر وزارت تک پهنچا اور محض اُن مقالات کے اثر سے جو " طنین " میں شائع هوتے تهے "

صوبجات متحدہ اور اردو پریس

براہ کرم مجھے اجازت دیجیے کہ آپکے محترم رسالے کے ذریعہ اپنے صوبے کی حالت زار پر قوم کو توجہ دلاؤں - میرا مقصود صوبہ متحدہ آگرہ و اودہ سے ہے - باوجودیکہ یہی صوبہ مسلمانوں کا سب سے بڑا تعلیمی مرکز رکھتا ہے ' انکی کُلّی عظیم الشان انجمنیں اسی میں ہیں ' تعلیمی کانفرنس ' ندوۃ العلما ' مسلم لیگ ' اور اسی طرح کے متعدد اہم کام یہیں ہو رہے ہیں ' مگر کیسے افسوس کی بات ہے کہ پریس جو قومی بیداری کی اصلی قوت ہے ' اسکے لحاظ سے تمام صوبے کی حالت افسوس ناک ہو رہی ہے - مسلمانوں کے ہاتھہ میں کوئی اردو کا ایسا عمدہ آرگن نہیں ہے جیسے کہ متعدد صوبۂ پنجاب میں موجود ہیں - انگریزی میں آئی - ڈی - ٹی نکلتا ہے مگر وہ محض بیکار ہے - مسلم گزٹ ایک اچھا اخبار نکلا تھا لیکن اسکا بھی خاتمہ ہو گیا - علی گڈہ گزٹ جو سرسید مرحوم کا قائم کیا ہوا ہے اور تعلیمی مرکز سے نکلتا ہے ' اسکی ایسی ردی حالت ہے کہ دیکھکر نفرت ہوتی ہے - میں صوبے کے ارباب درد کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ لکھنو یا الہ آباد سے عمدہ پیمانے پر ایک روزانہ اخبار یا اقلاً ہفتہ وار نکالنے کا انتظام کریں اور اسکے لیے ایک کافی سرمایہ کی کمپنی قائم ہو - اگر ایسا کیا جائے تو میں پانچ سو روپیہ کا حصہ خریدنے کیلیے طیار ہوں -

خریدار الہلال نمبر ۴۰۱)

الہــلال :

جناب کا جوش کار قابل تعریف ہے اور وسیع پیمانے پر اخبارات کو نکلنا چاہیے مگر میں آپکے اس خیال سے متفق نہیں ہوں کہ صوبۂ متحدہ سے کوئی اچھا اخبار نہیں نکلتا -

لکھنؤ سے " ہندوستانی " ایک سنجیدہ اور پر مواد اخبار نکلتا ہے اور ہمیشہ اسکی تعریف کرتا ہوں - گورکھپور سے " مشرق " حکیم برہم صاحب نکالتے ہیں جو قیمت کے لحاظ سے اور اس ' چھپائی لکھائی کے لحاظ سے نہایت عمدہ ' اور ہر طرح کے مواد اور معاملات و اخبار کا بہت اچھا مجموعہ ہوتا ہے - ضخامت اور کثرت اخبار کے لحاظ سے اس صوبے میں کوئی اخبار اسکا مقابلہ نہیں کرسکتا - اسکے علاوہ اور بھی بہت سے اخبار نکلتے ہیں اور اپنی مقدور بھر کام کر رہے ہیں - البشیر اس صوبے کا قدیمی اخبار ہے اور اسوقت سے کام کر رہا ہے جبکہ اردو پریس ابتدائی حالت میں تھا - اردو اخباروں میں شاید وہی ایک اخبار ہے جس کے ابتدی کوششوں سے ایک عمدہ ہائی اسکول بورڈنگ سسٹم پر قائم کر دیا جسے حال میں ہز آنر سر جیمس مسٹن نے ۲۵ ہزار روپیہ اور زمین دینے کا کانپور کے قیام میں حکم دیا ہے -

الہ آباد سے ایک نیا اخبار مساوات نامی بھی نکلا ہے -

بہر حال اخبارات تو نکل رہے ہیں البتہ روزانہ اخبار کوئی نہیں - اگر کوئی کمپنی قائم ہو تو وہ روزانہ نکالے - یا موجودہ اخبارات ہی میں سے کوئی دفتر اس کام کو اپنے ذمے لے - دفتر مشرق گورکھپور جس نے پریس کے کاموں میں بہت ترقی کی ہے ' مشرق کو روزانہ کرنے کیلیے کوشش کرے تو بہتر ہے - آپ دفتر مشرق سے خط و کتابت کیجیے -

عرضداشت

جو طلباے دار العلوم ندوہ نے تمام ارکان ندوہ و عموم بزرگان ملت کی خدمت میں بھیجی

بخدمت جناب بزرگان قوم و ارکان ندوۃ العلما مد ظلہم العالی - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - جنابعالی ! ہم طلباے دار العلوم جناب کی خدمت میں یہ عرض کرنے کی اجازت چاہتے ہیں کہ جسقدر جلد ممکن ہو جناب اپنی توجہ ندوۃ العلما کے معاملات کیطرف مبذول فرمائیں کیونکہ ندوہ کی تعلیمی و انتظامی خرابیاں روز بروز ترقی پر ہیں - جن معاملات کا تعلق ندوہ کے نظام سے ہے اُنسے ہمیں یہاں بحث نہیں - اسکا تعلق عام مسلمانوں سے ہے - البتہ تعلیمی نقائض اور اندرونی معاملات کا تعلق خاص ہماری ذات سے ہے - اسلیے ہم مدت تک ان نقصانات کو برداشت کرتے رہے ' اور دائرۂ قانون مدارس کے اندر رہکر کوشش کی لیکن اصلاح کی کوئی صورت نہ نکلی -

اب معمولی معمولی معاملات میں روک ٹوک ہونے لگی ' اور ہماری جائز آزادی بالکل سلب کر لی گئی - ہمارے تمام حقوق پامال کر دیے گئے ' اور ہمکو گستاخ اور سرکش قرار دیا گیا - ہمنے اسپر بھی صبر کیا اور باقاعدہ درخواست دیکر اپنے خیالات کو ظاہر کیا - اسکے جواب میں ہمسے نہایت سخت کلامی کی گئی اور ہمکو دھمکی دی گئی کہ تمہارا نام خارج کر دیا جائیگا -

جب ہمنے دیکھا کہ مرض لا علاج ہے اور اصلاح کی توقع مفقود ' تو تنگ آکر تعلیم بند کر دی - اسکے جواب میں دار الاقامۃ بند کر دیا گیا - اب ہم غریب الوطن طلبا کو یہ دھمکی دیجاتی ہے کہ بورڈنگ چھوڑ دو ' ہمکو یہ بھی پیام دیا گیا ہے کہ پولیس کے ذریعہ نکالدیے جاؤگے - خدا کے لیے جلد ہماری مدد کیجیے ورنہ ہم تمام طلبہ دار العلوم کو خالی کر کے اپنے اپنے گھروں کو چلے جائیں گے -

طلباے دار العلوم ندوۃ العلما لکھنؤ

اشتہــار

طب جدید اور اپنے چالیس سالہ ذاتی تجربے کی بنا پر دو کتابیں تیار کیں ہیں - صحت النساء میں مستورات کے امراض اور محافظ الصبیان میں بچوں کی صحت کے متعلق موثر تدابیر سلیس اردو میں چکنے کاغذ پر خوشخط طبع کرائی ہیں - ڈاکٹر کرنیل ریاض احمد صاحب نے بہت تعریف لکھہ کر فرمایا ہے کہ یہ دونوں کتابیں ہر گھر میں ہونی چاہیں - اور جنابۂ ہر ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال دام اقبالہا نے بہت پسند فرما کر کثیر جلدیں خرید فرمائی ہیں بنظر رفاہ عام چھہ ماہ کے لیے رعایت کی جاتی ہے طالبان صحت جلد فائدہ اٹھائیں -

صحت النساء اصلی قیمت ۱ روپیہ - ۱۰ آنہ - رعایتی ۱۲ آنہ
محافظ الصبیان ' اصلی قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ - رعایتی ۱ روپیہ - اردو میڈیکل جورس پروڈنس معہ تصاویر اس میں بہت سی کارآمد چیزیں ہیں اصلی قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ - رعایتی ۱ روپیہ علاوہ محصولڈاک وغیرہ -

ملنے کا پتہ :- ڈاکٹر سید عزیز الدین گورنمنٹ پنشنر و میڈیکل ایڈوائزر دوجانہ - ڈاکخانہ بیری ضلع رہتک -

مسئلــه بقاء و اصــلاح ندوه

پیلــي بهیــت

هم حسب ذیل اصحاب سے درخواست کرتے هیں که وه بهت جلد اپني توجه اسطرف منعطف فرما کر قوم کو مشکور فرمادیں : سر راجه صاحب محمود اباد ' صاحبزاده افتاب احمد خانصاحب ' حاجی شمس الدین صاحب سکریٹري نجمن حمایت اسلام لاهور ' مسٹر محمد علي خاں صاحب ایڈیٹر همدرد ' انریبل مسٹر مظهر الحق صاحب بیرسٹر ایٹ لا بانکي پور ' ایڈیٹر صاحب الهلال کلکته ' جناب وزیر صاحب بهارل پور ' حاجي حافظ حکیم اجمل خاں صاحب ' حاجی نواب محمد اسحاق خاں صاحب سیکریٹري علی گڈه کالج ' ناظم صاحب مدرسه عالیه دیوبند -

راقــم محمد عزیز الله خاں و دیگر اصحاب جلسه

پیلي بهیت صوبه ممالک متحده اوده

بمبــئـــی

ذیل میں اس ریزرلیوشن کي نقل درج کرتا هوں جو انجمن ضیاء الاسلام میں ندوة العلماء لکهنؤ کے متعلق منظور هوا هے ' براه کرم اخبار میں شائع فرما کر ممنون فرمائیں :

" انجمن ضیاء الاسلام کا یه جلسه طلباء ندوة العلماء لکهنؤ کي اسٹرائک پر دلي رنج ظاهر کرتا هے ' اور اس امر کو بڑے زور کے ساتهه پیش کرتا هے که اکابرین قوم کا ایک قائم مقام کمیشن نــدوة العلمــاء کي خرابیوں کي تحقیقات کیلیے مقرر کیا جاے ' اور پوري سرگرمی کے ساتهه اس امر کي سعي کیجاے که مذکورۂ بالا افاده گاه محفوظ و مامون رهے " راقــم نیاز مند - عبد الرؤف خاں

آنریري سکریٹري انجمن ضیاء الاسلام بمبئی

دهــلــی

تیلی گرام :

مسلمانان دهلي کا ایک عام جلسه آج کالي مسجد میں منعقد هوا اور یه ریزرلیوشن باتفاق راے پاس هوا :

" یه جلسه ندوة العلما کے موجوده حالات سے ناراضي ظاهر کرتا هے اور یه تجویز کرتا هے که ایک کمیشن مقرر کیا جاے جسکے ارکان سارے هندوستان کے چیده اصحاب سے لیے جائیں ' اور وه اسکي موجوده بدنظمي کي تحقیقات اور اسکے دفعیه کي کوشش کرے "

قـــصـــور

قصور کے معزز مسلمانوں کا ایک جلسه ندوة العلما کي موجوده نازک حالت کو اخبارات کے ذریعه معلوم کر کے مولوي عبد القادر صاحب وکیل چیف کورٹ کے مکان پر ۱۳ مارچ سنه ۱۹۰۱۳ ع کو بعد نماز مغرب منعقد هوا ' جسمیں بالاتفاق حسب ذیل ریزرلیوشن پاس هوے -

اول - مسلمانان قصور کا یه جلسه دار العلوم ندوه کے موجوده نازک حالت اور اسکي نسبت موجوده بے اطمینانی کو نهایت رنج اور تشویش سے دیکهتے هوے اراکین ندوه سے استدعا کرتا هے که ایک غیر جانب دار قائمقام کمیشن کے ذریعه ان تمام حالات کي تحقیقات کرائي جاوے ' اور کمیشن مذکور کي رپورٹ کو آگاهي اور فیصله کیلیے مشتهر کیا جاوے -

محرک مولوي غلام محي الدین صاحب وکیل - موید مولوي محمد داؤد صاحب - حاجی عبد الرحیم صاحب رئیس -

دوم - یه جلسه تجویز کرتا هے که یه ریزرلیوشن اراکین ندوه کي خدمت میں بذریعه ناظم صاحب ' نیز اشاعت کیلیے اخبارات میں بهیجدیا جاے -

(عبد القادر وکیل)

لکھنؤ

انجمن اصلاح ندوة

۱۶ مارچ کو لکھنؤ اور باهر کے مسلمانوں کا ایک جلسه نواب سید علي حسن خاں بهادر کي کوٹھي پر منعقد هوا - مولوي نظام الدین حسن صاحب بي - اے - ایل - ایل - بي - صدر منتخب هوے اور ندوة العلما کے مفاسد اور خرابیوں کے انسداد کي تدابیر پر غور کیا گیا - مولوي محمد نسیم صاحب وکیل و رکن ندوه نے یه تجویز کي که " اصلاح ندوه " کي جگه " معین الندوه " کے نام سے ایک کمیٹي بنائي جاے ' لیکن مجاریٹي نے اسے منظور نهیں کیا کیونکه اس سے مقصود ندوه کي قابل اصلاح حالت کو تاریکي میں ڈالنا تها - بالاخر کثرت ارا سے طے پایا که " چونکه ندوة العلما کي بد انتظامي اس حد تک پهنچ گئي هے که جب تک تمام قوم اسکي طرف متوجه نهوگي اسکا درست هونا دشوار هے - اسلیے ایک انجمن " اصلاح ندوه " قائم کي جاتي هے جو جمله حالات کي تحقیق کرے اور تمام مسلمانان هند کے قائم مقاموں کو مدعو کرکے ایک جلسۂ عام منعقد کرے " اس انجمن کے ممبر وه تمام اصحاب قرار دیے گئے جنکي فهرست موجود تهي -

(مراسله نگار)

چهاوني ملتان

ندوة العلما کي جدید نظامت کے متعلق جو خیالات قوم میں پیدا هوے تهے' اور جو بدگمانیاں پیدا هورهي تهیں ' طلباے ندوه کے اسٹرائک سے درجه یقین کو پهنچ گئیں - عام مسلمان بے حد مشوش تهے - آخر ۱۵ - مارچ سنه ۱۳ع کو انجمن نصرة الاسلام چهاؤني ملتان کا غیر معمولي جلسه هوا جس میں مندرجه ذیل رزولیوشن پاس هوئے :

(۱) یه انجمن مسلمانان ملتان کي طرف سے استدعا کرتي هے که ندوه کے هر صیغه میں جس قدر جلد ممکن هو اصلاح کي جائے ' اور جدید ناظم صاحب یعني مولوي خلیل الرحمن پر قوم کو مطلق اعتماد نهیں هے - اس لیے عدم اعتماد کا ووٹ پاس کرتي هے -

(۲) یه انجمن مناسب سمجهتي هے که طلبا کے اسٹرائک کے متعلق اور جدید اصلاحات پر غور کرنے کے لیے مندرجه ذیل اصحاب کي کمیٹي منتخب کي جائے جو بعد تحقیقات اپني رپورٹ پبلک کے سامنے پیش کریں ' نیز مجوزه اصلاحات کو عمل میں لانے کیلیے سعي بلیغ فرمائیں -

(صوبه پنجاب کي طرف سے)

ڈاکٹر محمد الدین صاحب ڈائرکٹر تعلیمات بهاولپور - کرنل عبد المجید خاں پٹیاله - حاجي شمس الدین صاحب انجمن حمایت الاسلام لاهور -

(دهلي)

حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب - مسٹر محمد علي ایڈیٹر " کامریڈ " -

(صوبجات متحده)

آنریبل خواجه غلام الثقلین وکیل میرٹھ - آنریبل سید رضا علي وکیل مراد آباد - صاحبزاده آفتاب احمد خاں صاحب بیرسٹرایٹ لا علیگڈه - مسٹر وزیر حسن سکریٹري آل انڈیا مسلم لیگ لکھنو - راجه صاحب محمود آباد مولانا عبد الباري صاحب فرنگي محل لکھنو - نواب وقار الملک صاحب امروهه -

(بهار)

مسٹر مظهر الحق بیرسٹرایٹ لا بانکي پور -

(بنگال)

مولانا ابو الکلام آزاد - کلکته -

(دیوبند)

مولانا سید احمد صاحب -

مسئلۂ بقاء و اصلاح ندوۃ العلما

طلباء دارالعلوم ندوہ نے اپنی شکایتوں اور اسٹرائک کے اسباب کے متعلق مندرجۂ ذیل تحریر شائع کی -

حامداً و مصلیاً

جناب والا !

هم طلباء دار العلوم کے اسٹرائک کا جو معاملہ آپ کے سامنے پیش ہے ' جبتک آپکو اسکی ترتیب و تاریخ و علل و اسباب دریافت کرنیکا کوئی قابل وثوق ذریعہ هاتھہ نہ آے ' آپ اسکا منصفانہ فیصلہ جیسا کہ آپ کی ذات سے توقع ہے نہیں کرسکتے - اس بنا پر هم طلبا آپکی خدمت میں یہ تفصیلی عرضداشت پیش کرنیکی اجازت چاهتے هیں :

دنیا میں واقعات پر مختلف حیثیتوں سے نگاہ ڈالنے سے جو مختلف نتائج مستنبط ہوتے هیں' همارا معاملہ اسکی بہترین مثال ہے - اس معاملہ کا ایک پہلو یہ ہے کہ یہ اسٹرائک هماری سرکشی کا نتیجہ ہے ' لیکن واقعہ پر جب اس حیثیت سے نگاہ ڈالی جاتی ہے کہ کیا ایک ضعیف اور محکوم گروہ ایک صاحب اقتدار مہتمم یا ناظم کے ساتھہ بغیر سخت ناگوار برتاؤ کے سرکشی کرنیکی جرأت کرسکتا ہے ؟ تو واقعہ کی حیثیت بدلجاتی ہے ' اور خود بخود سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کیا شکایات هیں جنہوں نے اس ضعیف گروہ کو اس خود کشی پر آمادہ کیا ؟ هم جناب کی خدمت میں اس معاملہ کو اسی حیثیت سے پیش کرتے هیں -

لیکن آپ کو هماری شکایتوں سے پہلے یہ پیش نظر رکھنا چاهیے کہ ندوہ کیساتھہ قوم کو کسقدر دلچسپی ہے ؟ دار العلوم کن اصولوں پر چل رہا تھا ؟ دار العلوم کی امتیازی خصوصیات کیا هیں ؟

یہ عام طور پر مسلم ہے کہ ندوہ کیساتھہ قوم کو کوئی خاص دلچسپی نہیں ہے - سالانہ جلسے عموماً بند هوگئے هیں ' چندوں کی مقدار کم هوگئی ہے' لوکل ارکان کا خود یہ حال ہے کہ معمولی انتظامی جلسوں میں کورم پورا هوتا ہے -

یہ بھی آپ کو معلوم ہے کہ اب دار العلوم کی تعلیمی حالت بہت ترقی کرگئی تھی' درجۂ تکمیل کھلگیا تھا ' نصاب تعلیم میں بہت کچھہ تغیر کردیا گیا تھا ' طریق تعلیم بہت کچھہ بدل گیا تھا طلباء میں مجتہدانہ تعلیم حاصل کرنیکا ذوق پیدا هوگیا تھا ' علمی مسائل پر برجستہ تقریر کرنیکی خاص طور پر کوشش کیجاتی تھی -

مسودۂ دار العلوم' قواعد ندوۃ العلماء ' روئداد جلسہائے انتظامیہ نے تمام طلباء کو عزت نفس ' مساوات ' بلند همتی کا عام سبق دیا ہے' اور یہی دارالعلوم کی امتیازی خصوصیات هیں - چنانچہ جلسہ دهلی میں دار العلوم کی جو رپورٹ پیش کی گئی تھی اوسمیں اسپر خاص طور پر فخر کیا گیا تھا - انہیں خصوصیات نے هماری حالت کو عام مدارس عربیہ کے طلباء سے مختلف کردیا ہے ' اور هماری معروضات کے سننے میں جناب کو خاص طور پر اس کا لحاظ کرنا چاهیے -

ان مقدمات کے عرض کرنے سے همارا مقصد یہ ہے کہ آپ کو نتائج ذیل کیطرف توجہ دلائیں :

(۱) جبکہ ندوہ کے ساتھہ قوم کو کوئی دلچسپی نہیں ہے تو ایسی حالت میں هم کو قوم کی توجہ و حمایت کی توقع بہت کم تھی اسلیے یہ اسٹرائک سخت مایوسی اور مجبوری کی حالت میں کیگئی ہے ' بلکہ درحقیقت یہ ایک قسم کی خود کشی ہے -

(۲) تعلیمی حالت جن اصول پر قائم هوگئی تھی طلباء کو اوسکے قائم رکھنے یا ترقی دینے کا جائز حق حاصل تھا اسلیے اگر اسمیں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا کیجاتی ہے تو اوس سے قدرتی طور پر مایوسی پیدا هوتی ہے -

(۳) اگر طلباء کیساتھہ ناظم یا مہتمم یا مدرسین ایسا برتاؤ کرتے جو عزت نفس کے منافی هوتا ' یا اونمیں ذلت آمیز تفریق و امتیاز پیدا کرتا ' تو یقیناً یہ طرز عمل مایوسی بخش هوتا -

ان نتائج کے بعد اب هم ان شکایات کو بہ تفصیل آپکی خدمت میں پیش کرتے هیں - همکو مذهبی' تعلیمی' انتظامی ' اخلاقی هر قسم کی شکایتوں کے پیش کرنیکا افسوسناک موقع پیش آ گیا ہے ' اسلیے هم هر ایک کا ذکر جدا جدا عنوانات کے تحت میں کرتے هیں - جناب سے توقع ہے کہ آپ ان تمام پہلوؤں کا لحاظ فرما کر هماری زندگی کو اور دار العلوم کی انتظامی حالت کو ایک ایسے معیار پر لانیکی کوشش کرینگے ' جو دار العلوم کے شایان شان هوگا -

(تعلیمی شکایات)

تعلیمی حیثیت سے مستطیع و غیر مستطیع طلبا میں سخت تفرقہ قائم کیا گیا ' چنانچہ یہ حکم جاری کیا گیا کہ طلباء غیر مستطیع کو یہ معاهدہ کرنا پڑیگا کہ وہ بعد فراغ پانچ سال تک بلا معاوضہ (بیس ۲۰ روپیہ ماهوار) مدرسے کی خدمت پر اپنی زندگی وقف کردینگے ' نیز اگر بغیر تکمیل پاس کیے یہاں سے چلے جاوینگے تو اونپر جو کچھہ خرچ کیا گیا ہے وہ واپس دینا پڑیگا ' طلباء غیر مستطیع نے اس ناگوار تفریق کو محسوس کرکے ایک درخواست دی ' جسکا خلاصہ یہ تھا کہ قواعد دارالعلوم میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے' اور نہ یہ تجویز کسی جلسہ میں منظور هوئی ہے ' اور نہ کبھی اس پر عمل کیا گیا -

مہتمم صاحب نے ناظم صاحب کی خدمت میں طلباء کے عذرات پیش کیے - اونہوں نے جواب دیا کہ یہ تجویز منظور هوچکی ہے ' میں وہ تحریر بھیجدونگا - مہتمم صاحب نے جب دوبارہ ناظم صاحب نے اسکی تعمیل پر اصرار کیا تو اونہوں نے حسب وعدہ تحریر مانگی ' لیکن اونہوں نے تحریر نہیں بھیجی ' اور فرمایا کہ آپ کو میرے حکم کی تعمیل کرنی هوگی - اب مہتمم صاحب نے طلباے غیر مستطیع کو بلاکر فرمایا کہ میں اسکی تعمیل پر مجبور هوں ورنہ آپ لوگوں کو اخراج کی تکلیف گوارا کرنی هوگی - طلبا نے اب مجبوراً ناظم صاحب کی خدمت میں درخواست دی جسکا جواب ابتک نہیں دیا گیا - اس حکم کی ناگواری کا ایک بڑا سبب یہ تھا کہ دار العلوم میں مصارف طعام کے علاوہ اور تمام مصارف تعلیم سے مستطیع اور غیر مستطیع برابر فائدہ اٹھاتے هیں ' اسلیے اسکی کوئی وجہ نہیں کہ طلباء مستطیع بالکل آزاد کردیے جائیں اور غیر مستطیع طلباء کو ایسی سخت پابندی پر مجبور کیا جائے - بعض [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] دلانیکي کوشش کي ' مگر اونکو نا کامیابي هوئي - [illegible]صاحب نے بهي درجه انٹرنس کے کهلنے پر اعتراض کیا ' اور کہا [illegible] درجه انٹرنس کیلیے موجوده اسٹاف نا کافي هے اور اب یونیورسٹي اله آباد نے پرائیوٹ طریقه امتحان قائم نہیں رکها ' لیکن با این همه وه درجه ابتک قائم هے ' اور طلباے درجهٔ اعلی انگریزي سے محروم هیں -

انگریزي اسٹاف کي بے توجهي اور نا مناسب برتاؤ کي همیشه سے طلباء کو شکایت رهي ' جسکي وجه یه هے که یه اسٹاف همیشه اپنے آپ کو پرنسپل کے اثر سے خارج سمجهتا رها - چنانچه بعض ماسٹرونکے متعلق جب عام شکایت پیدا هوئي که وه وقت پر نہیں آتے ' اور پورے گهنٹے میں تعلیم نہیں دیتے ' تو مہتمم صاحب نے اسکا انتظام سختي سے کرنا چاها ' اسپر بجائے اطاعت کے وه مہتمم صاحب کے ساتهه نا مناسب طریقه سے پیش آئے - اس خیال کا یه اثر تها که انگریزي اسٹاف نے طلبا پر اس قسم کي ناجائز سختیاں کیں که اونکي زبان بند هوجائے ' تاکه مہتمم صاحب کو مداخلت کي ضرورت هي پیش نه آئے - اس غرض سے مہتمم صاحب و ناظم صاحب کي خدمت میں طلباء کي سرکشي کي شکایتیں شروع کیں ' جنکا مقصد یه تها که اونکي آواز بے اثر هوجائے - عملا اونکي سختي کي نوبت یہانتک پہونچي که هیڈ ماسٹر نے ایک لڑکے کو بوٹ سے ٹهوکر لگائي ' حالانکه وه اوسوقت دوسرے کلاس میں حساب سیکهه رها تها - سیکنڈ ماسٹر نے ایک طالب علم کو دوڑا کر مارا ' اور پهر هیڈ ماسٹر سے شکایت کي که یه لڑکا بد تہذیب هے - اس کا نام خارج کردیا جائے -

مولانا شبلي نے اپنے استعفا کے بعد همکو یقین دلایا تها که وه اب بهي هماري خدمت کیلیے تیار هیں ' چنانچه انکي یه تحریر اخبار وکیل میں شائع هوچکي هے - اس توقع کي بناپر جب وه تشریف لائے تو همنے اونسے بخاري پڑهنے کي درخواست کي ' اور وه بمجبوري تمام آماده هوے - مہتمم صاحب اسپر بالکل راضي تهے - چنانچه جن طلبا نے کتب خانه سے بخاري شریف لینے کي عرضي دي ' اوسکي اجازت اونهوں نے بخوشي دي - لیکن چند هي روز کے بعد معلوم هوا که ناظم صاحب اسکو پسند نہیں کرتے - مہتمم صاحب کا بیان هے که اس سبق کے نه روکنے کیلیے اونهوں نے ایک حد تک اونسے اصرار کیا - طلباء کے ساتهه بعض مدرسین بهي شریک درس هوتے تهے ' اونکي نسبت مہتمم صاحب سے ناظم صاحب نے فرمایا که میں اون مدرسین کو نکال دونگا - آپ طلباء کو روکیے - جب یه دهمکیاں کارگر نه هوئیں ' اوسوقت یه حکم جاري کیا گیا که طلباء بجز درسي کتابوں کے کوئي غیر درسي کتاب کسي غیر مدرس سے نہیں پڑهسکتے - جب همنے اسپر عذر کیا تو مہتمم صاحب کے ذریعه سے دهمکي دیگئي که جو طلباء سرکشت درس سے باز نه آوینگے ' اونکا نام خارج کردیا جائیگا ' همنے باوجود اس اشتعال انگیز طرز عمل کے صرف یه کیا که سکے خلاف ایک عرضي بهیجي ' اور با انتظار جواب درس بند رکها - جب جواب میں دیر هوئي تو همنے مہتمم صاحب سے اسکي درخواست کي ' انهوں نے فرمایا که ناظم صاحب نے نہایت مجمل جواب دیا هے ' جسکي توضیح کي ضرورت هے ' وه اسوقت یہاں نہیں - اونکے آنے کے بعد اسکي توضیح هوسکیگي - میں اس درمیان میں سبق جاري کرنے کي زباني اجازت دیتا هوں -

اب آپکو اس واقعه پر مختلف حیثیتوں سے غور کرنا چاهیے - پہلا سوال یه هے که بخاري کے درس سے [illegible] طلباء روکے گئے تهے - اس سے عام ناراضي کیوں پیدا هوئي ؟ [illegible] هے که یه حکم عام تها اسلیے اس کا اثر عام طلبا پر پڑتا تها - دارالعلوم [illegible] بلکه تمام مدارس [illegible] یه طریقه جاري هے که جو طلباء

کسي خاص کتاب یا فن میں کمزور هوتے هیں ' یا اونکے اسباق چهوٹ جاتے هیں ' یا تیاري امتحان کا زمانه هوتا هے ' یا کسي مشهور یا صاحب فن عالم کي ذات سے فائده اوٹهانیکا موقع ملتا هے ' ایسي حالت میں اون طلبا کو مدرسین کے علاوه دوسرے لوگوں سے درس حاصل کرنیکي ضرورت هوتي هے - اسلیے اس قسم کا حکم طلباء کیلیے ایک ایسي بندش تهي جس کا اثر اونکي عام علمي زندگی پر پڑسکتا تها - چنانچه اس حکم کے بعد هي تمام طلبا کے خارجي اسباق بند هوگئے - یهي وجه هے که تمام طلباء نے اس حکم پر متفقه طور سے عام ناراضي ظاهر کي - بعض اساتذه میں پارٹي فیلنگ کا ایسا شدید احساس پیدا هوگیا هے که وه اپنا تمام وقت اسي مشغله میں صرف کرتے هیں ' جس کا نتیجه یهه هے که پہلے سے کتابوں کا مطالعه کرکے نہیں آتے ' درجه میں آکر اکثر اسی قسم کي گفتگو کرتے هیں ' جس کا مقصد یهه هوتا هے که همکو اپنا هم آواز بنالیں ' اسلیے همارا سخت تعلیمي نقصان هوتا هے ' اور همارے جذبات میں هیجان پیدا هوتا هے -

سکنڈ ماسٹر صاحب عموما اپنے وقت مقرره پر تشریف نہیں لاتے ' جس سے روزانه تعلیم کا حرج هوتا هے ' اور انکے زیر تعلیم درجونکو مسلسل تعلیمي نقصان برداشت کرنا پڑتا هے -

علم ادب کا ذوق جو خصوصیات دارالعلوم میں هے ' کلیةً مفقود هوگیا هے - عربي تحریر کي مشق کي طرف سے بالکل بے پروائي کیجاتي هے ' خطابت کي طرف مطلق توجه نہیں ' درجه اعلي کیلیے خاص ادب کا کورس مقرر هے ' یهه درجه صرف اسي فن کي تعلیم حاصل کرتا هے ' لیکن اوسکي حالت بهي عام درجوں سے کچهه ممتاز نہیں - اس سے ابتدائي اور متوسط درجوں کي تعلیم کا اندازه کرلینا چاهیے -

علوم دینیه کي تعلیم نہایت معمولي پیمانے پر دیجاتي هے ' اساتذه بجاے اهم اور نتیجه خیز باتوں کے رکیک اور دور از کار قصوں سے طلباء کے دلونکو مرعوب کرتے هیں ' اصولي مباحث کو چهوڑ کر طلباء میں جزئیات فقه کے متعلق لقب پیدا کرایا جاتا هے ' جو مقاصد دارالعلوم کے بالکل خلاف هے -

تحریر و تقریر کا کمال خصوصیات دارالعلوم میں هے ' لیکن اب اس کا کوئي سامان نہیں - مدت تک همکو عربي اخبارات و رسائل کے ذریعه سے اسکے تکمیل کا موقع ملتا تها ' لیکن اب یه سامان بالکل مفقود هے - مجلس مکالمه چند دنوں سے کرائي جاتي هے ' لیکن اوسمیں نه تو همکو طرز تقریر بتایا جاتا هے ' اور نه هماري معلومات میں کسي قسم کے اضافه کي کوشش کیجاتي هے - جو اساتذه اسمیں شریک هوتے هیں ' وه عام سامعین کے طرح همارا بیان سنکر چلے جاتے هیں -

ادبي ذوق بڑهانیکے لیے هم نے بار بار خواهش ظاهر کي که همارا درس عربي زبان میں هو ' درجه تکمیل کے معلم اگرچه ایک زباندان عرب هیں ' تاهم هماري اس درخواست کي طرف توجه نہیں کیجاتي ' تعلیم بالکل کتابوں تک محدود هوگئي هے ' مجتہدانه تعلیم کي طرف کسیکو توجه نہیں - اس کا ایک طریقه یه تها که مدرسین کسي خاص موضوع پر پہلے سے تیار هوکر آتے ' اور کم از کم هر مہینے میں اوس پر ایک لکچر دیتے ' پہلے هي سے اس طرز تعلیم کي داغ بیل پڑ چکي تهي ' مگر اب یهه طریقه بالکل [illegible] دیا هے -

[illegible] کا یهه دستور تها که وه هر مہینے میں کسي نه علمي مسئله پر مجتہدانه لکچر دیتے تهے ' جو طلباء کے علاوه مدرسین کي رهنمائي کا بهي کام دیتا تها - همارے مستقبل اور طرز تعلیم کے متعلق مفید هدایات کرتے تهے جو همیشه مدرسین و طلباء کے پیش نظر رهتي تهیں - اب یه طریقه بالکل ناپید هوگیا هے -

(مــذهبي شــكايات)

مذهبي زنــدگی اور اشاعــة اسلام کا ابتدائي خاکه قائم کرنیکے لیے چند طلباء کو خاص پابندي کے ساتهه تمام طلـبـاء سے الگ کرلیا گیا تها - وہ ایک مدرس کي نـگراني میں علحده مـکان میں رکهے جاتے تهے - ان طلباء نے اپني زنـدگي اس مقدس کام کیلیے وقف کردي تهي' اور انکے والدین بهي اس پر راضي تهے - اونمیں تقریر کرنیـکا ماده بهي پیدا هوگیا تها' عین اوس حالتمیں جبکه یه طلباء اس زندگي کے خوگر هوچکے تهے' یه انتظام درهم برهم کردیا گیا' اور اُن طلباء کو عام طلباء کے ساتهه مخلوط کردیا گیا' جس سے اونـکی مذهبي خصوصیت فنا هوگئی' اور دار العـلوم کا بهت بڑا مقصد جسکي ابتدا هوچکي تهي دفعة برباد هوگیا -

عموماً ربیع الاول میں هملوگوں کي طرف سے ایک مجلس ذکر مولد مرتب کي جاتي هے' امسال بهي هم نے حسب معمول قدیم مجلس مولد مرتب کرني چاهي' اور خیال تها که اس مجلس میں تقریر کرنیکي مولانا شبلي کو تکلیف دیجاے - چونکه اسمیں کبهي کسي قسم کي رکاوٹ نهیں پیدا کي گئي تهي' کارڈ پہلے هي سے چهپوا لیے تهے' اور چنده بهي جمع کرلیا تها' لیکن جب هــم نے مهتـمم صاحب سے اسکي اجـازت طلب کي تو انهوں نے لیت و لعـل کیا - اسي اثناء میں وہ لاهور تشریف لیگئے' اور مولوي عبد الـکریم صـاحب قائـم مقام کے طور پر عارضي مهتـمم قرار پاے -

چونکه وقت گذرا جاتا تها هم نے قائم مقام مهتمم صاحب سے اجــازت مانـگي - انهوں نے جواب دیا که مهتـمم صاحب نے مجهکو اجازت مولود نه دینے کي خاص طور پر هدایت کردي هے' اسلیے میں اجازت دینے سے مجبور هوں -

هم نے مهتمم صاحب کي خدمت میں بـذریعه ڈاک بغرض حصول اجازت خط بهیجا - جب وہ لاهور سے تشریف لاے' تو هم نے پهر اسکي درخواست کي - انهوں نے چند شرائط پر اجازت دي' جو انهیں کے الفاظ میں حسب ذیل هیں -

(۱) " اجـازت مجلس میـلاد کي دي جاتي هے بشرطیکه شمس العـلما مولوي محمد شبلي صاحب نعماني کي تشریف آوري اور تشریف لیجانیکي وهي صورت هو' جیسے سادگي میں انکے زمانے میں هوني تهي -

(۲) یه که بجز مولانا موصوف کے اور کوئي تقریر نکرسکیگا' کوئي نظم پڑهني هو تو وہ پہلے سے صاف مهتمم صاحب کو دکهلا کر اجازت لیلیني چاهیے' اور کار روائي مجلس میلاد کا نگراں مهتمم هوگا -

هم نے یه تمام شرطیں منظور کیں' جس سے ثابت هوتا هے که اس سے همارا اراده کسي قسم کا ناجائز فائده اٹهانیکا نه تها' لیکن آخر اس رکاوٹ کا کیا سبب تها ؟ کیا یه مولود کي رسم کوئي جدید رسم تهي ؟ کیا مولانا شبلي نے کبهي اس مجلس میں اس سے پہلے تقریر نهیں کي تهي ؟ کیا اسکے لیے اون سے زیاده کوئي اور شخص موزوں هوسکتا تها ؟ کیا جلسه کانفرنس آگره میں مولانا شبلي سے سیرة نبوي پر تقریر کرنیکي درخواست نهیں کي گئي تهي ؟ اگر کانفرنس نے اونکو اس کام کیلیے [illegible] سمجها تها' تو همارا انتخاب کوئي جرم تها ؟ جسکو اس قدر [illegible] اور پیچیده بنا کر همارے مذهبي جذبات میں اشتعال پیدا کیا [illegible] -

نظـام مذهبي' اور مـذهبي - اسپرٹ کي پائمـالي کي نهایت درد انگیز مثال یه هے که زنوں کي [illegible] کے زمانے میں هم طلباء نے ایک مهینے تک آنحضرت [illegible] کے جو رقم جمع کي تهي' اور جسکي مقدار تخمیناً [illegible] تک پہونچي تهي وہ بارجود همارے تقاضے کے بلقل [illegible] نهیں کي گئي

بلکه مصارف بورڈنگ میں صرف کردیگئي - کیا همارے فاقه کشي کا یهي صله هوسکتا تها ؟ کیا بد دیانتي کي اس سے بڑهکر کوئي نظیر ملسکتي هے ؟

(انتظـامي شـكايات)

طلبه کے اشتعال کا سب سے بڑا سبب وہ انتظامي طریقه تها جو ان رکاوٹوں کے پیدا کرنے میں عمل میں لایاجاتا تها - طلباء کے اخراج نام کي دهمکي ناظم صاحب کا تکیه کلام تهي - شاید کلامي سے کوئي بات خالي نهیں هوتي تهي' بخاري کے درس کے روکنے پر صاف الفاظ میں ناظم صاحب نے فرمایا که میں اُن مدرسین اور طلباء کو نکالدونگا جو شریک درس هوتے هیں -

طلباء غیر مستطیع نے جو درخواست دي اوسکے آخري جواب میں مهتمم صاحب نے فرمایا : اب میں مجبور هوں ورنه آپ لوگوں کو اخراج نام کي تکلیف گوارا کرني هوگي -

مولانا شبلي کے استقبال پر تدارک کي دهمکي دیگئي' اور اسکو شورش پسندي سے تعبیر کیا گیا' کیا یه طرز عمل اوس مدرسه کیلیے موزوں تها' جسمیں عزت نفس کي تعلیم دیجاتي هے ؟

(۲) اشتعال کا ایک بڑا سبب ناظم صاحب کي وہ خفیه و علانیه مداخلت هے' جو انهوں نے پرنسپل کے اختیارات میں هر موقعه پر کي' اور جس کا اثر طلباء کي حالت پر پڑا' اور جس نے مهتمم و طلباء میں سوء ظن پیدا کیا -

هم اوپر بیان کرچکے هیں که بخاري کا درس ناظم صاحب کے اصرار سے روکا گیا' ورنه جناب مهتمم صاحب کو اس پر کوئي اصرار نه تها - مولود میں بهي جناب ناظم صاحب کے اشارہ سے اس قسم کي رکاوٹیں پیدا کي گئي تهیں' چنانچه جب اسکي اجازت کي درخواست پیش هوئي تو ناظم صاحب موجود نه تهے' مهتمم صاحب نے اسکي اجازت جناب ناظم صاحب کے آنے پر بشرط اجازت دیدي -

ناظم صاحب کے صاحبزاده نے واپسي چنده کیلیے طلباء کو جو خطوط لکهے اونسے ثابت هوتا هے که ناظم صاحب کو یه مولود کس قدر ناگوار تها - اس مداخلت کي نوبت یهانتک پهونچي که ایک طالب علم درجه تـکمیل نے کتاب لینے کیلیے مهتمم صاحب کي خدمت میں عـرضي دي' اوس وقت جناب ناظـم صاحب موجود تهے' اونهوں نے عرضي اٹها کر پهینکدي' اور غصه آمیز لهجه میں فرمایا که اس وقت نهیں دیکهي جاسکتي - خود جناب پرنسپل صاحب کو یه حرکت ناگوار هوئي' اور انهوں نے طالب علم مذکور کو سمجهایا که ناظم صاحب کي موجودگي میں آپلوگ عرضیاں نه لایا کریں - مجهے آپلوگوں کي توهین سے تکلیف هوتي هے -

ڈاک همیشه پرنسپل کے یهاں آتي تهي' ناظم صاحب نے اپنے یهاں منتقل کرائي' اور اب ڈاک کي بد عنواني کي طلباء و مدرسین کو عام شکایت پیدا هوگئي -

یه مداخلت خود جناب مهتمم صاحب کو ناگوار هوئي' اور انهوں نے ڈاک خانه کو اطلاع دي که ڈاک پرنسپل کے پاس آني چاهیے - ڈاکخانه سے اسکے تصدیق کے لیے ایک شخص آیا' تصدیق هونے پر اس نے وعده کیا که اب ڈاک پرنسپل کے پاس آئیگي' لیکن جب ناظم صاحب کو یه معلوم هوا تو انهوں نے اس پر ناراضي ظاهر کي' اور مهتمم صاحب سے ڈاکخانه میں دوسري اطلاع دلوائي که ڈاک ناظم کے پاس آني چاهیے -

(اخلاقي شكايات)

(۱) ان مذهبي [illegible] کے ساتهه [illegible] جو عصمت انسانیت [illegible] شبلي نے دار العلوم پر جو احسانات

[illegible] نہیں بتا سکتے کہ قوم اور ارکان کو اس کا اعتراف [illegible] لیکن انہوں نے ہماری جو علمی خدمت کی ہے ہم [illegible] احسان سے سبکدوش نہیں ہو سکتے۔ لیکن اوس کے اظہار کیلیے انکی تشریف آوری پر ہم نے انکا جو استقبال کیا ' اور انکے احترام میں جو پارٹی دی ' اوسکو جناب ناظم صاحب نے نہایت ناگواری کے ساتھہ دیکھا - بلکہ یہ پہلا موقع ہے جس نے ناظم صاحب کے دلمیں ہماری طرف سے مخاصمانہ خیالات پیدا کیے ' اور اسی دن سے ناظم صاحب کی سخت کلامی اور ذلت آمیز برتاؤ کی ابتداء ہوئی - اسلیے جناب کو سب سے پہلے اس مسئلہ پر غور کرلینا چاہیے کہ کیا یہ استقبال ہمارے طرز عمل کے خلاف تھا ؟ انتظامی ' قانونی ' تمدنی ' کسی حیثیت سے ناموزوں تھا ' کیا یہ دار العلوم کے عام طرز عمل کے خلاف تھا ؟

پہلے سوال کا جواب خود ہمارے طرز عمل سے ملسکتا ہے ' دار العلوم میں جب مولانا شبلی کے استعفاء کی خبر مشہور ہوئی ' اوس وقت ہم نے جلسہ کرکے بذریعہ تار درخواست کی کہ وہ استعفاء واپس لیں ' بالآخر جب استعفاء منظور ہوا ' تو ہم نے اظہار افسوس کا جلسہ کیا ' اور اخبارات میں اسکی رپورٹ شائع کی ' مولانا شبلی کے منصب میں اضافہ ہوا ' تو ہم نے اظہار خوشی میں ایک جلسہ کیا ' اکثر ان جلسوں کے پریسیڈنٹ جناب مہتمم صاحب تھے -

ان واقعات سے ثابت ہوتا ہے ' کہ طلباء کو ابتدا ہی سے مولانا شبلی کے ساتھہ عقیدتمندی ہے ' اور اونکے اس استقبال میں بھی اس قدیم عقیدتمندی کا اظہار کیا گیا - مولانا شبلی کے آنر میں جو پارٹی دیگئی ' اسمیں مہتمم صاحب تمام مدرسین اور اکثر ارکان مثلاً (مولوی عبد الحی صاحب ' مولوی اظہر علی صاحب ' مسٹر نسیم صاحب اور خود مسٹر نسیم صاحب نے اسکی صدارت فرمائی) شریک تھے ' جس سے ثابت ہوتا ہے کہ طلباء کی یہ روش انتظامی اور قانونی حیثیت سے قابل اعتراض نہ تھی - دوسرے سوال کا جواب بھی صاف ہے ' جس شخص نے اپنی عمر کا بہترین حصہ ہماری علمی خدمت اور دار العلوم کی ترقی میں صرف کردیا ہو ' جس شخص نے بعد استعفاء بھی ہماری خدمت کرنیکا وعدہ کیا ہو ' کیا وہ ہماری اس اظہار عقیدتمندی کا مستحق نہ تھا ؟

(مسلسل شکایات کا آخری نتیجہ)

ہمنے ان تمام مظالم کو اگرچہ نہایت صبر و تحمل کے ساتھہ برداشت کیا ' تاہم ہر موقع پر نہایت آزادی کے ساتھہ ان احکام کی ناموزونیت ثابت کی ' ان رکاوٹوں پر ناراضی ظاہر کی ' ان کو نظام دار العلوم کے مخالف ثابت کرنیکی کوشش کی ' جسکا مخالف نتیجہ یہ ہوا کہ جن طلبا نے ان موقعوں پر عام طلبا کی وکالت کا فرض ادا کیا تھا ' وہ جناب ناظم صاحب کی نگاہ میں کھٹکنے لگے ' اور واقعات کی پیچیدگی نے ہمکو خود یہ یقین دلا دیا کہ معاملات کو اسی غرض سے اسقدر طول دیا جاتا ہے کہ نمایاں اور پرجوش اور سریع الانفعال طلباء کا پیمانۂ صبر لبریز ہوجائے ' اور اونکی کوششوں کو کسیطرح قانون کے تحت میں لاکر اونکا نام خارج کردیا جائے - مولوی محمد حسن طالبعلم درجۂ تکمیل اس قسم کے طلبا میں امتیاز خاص رکھتے تھے - طلباء غیر مستطیع سے معاوضہ لینے کا جو حکم صادر ہوا تھا اوسکے مخالفت میں انہوں نے نمایاں حصہ لیا تھا - بخاری کے درس [illegible] انہوں نے شرکت کی تھی ' اور اوسکی رپورٹ بھی خاص طور [illegible] کی تھی ' مولود کے معاملے میں بھی اونہوں نے [illegible] درجۂ [illegible] سے [illegible] خود [illegible] ہوگئے تھے ' [illegible] سے [illegible] - اب [illegible] انہوں نے مہتمم

صاحب کی خدمت میں ایک عرضی دی جسکا مقصد یہ تھا کہ اگر امتحان انگریزی میں طلباے درجہ اعلی کی شرکت ضروری ہو تو اونکو اسکی تیاری کا موقع ملنا چاہیے ' ورنہ اسکا قطعی فیصلہ ہونا چاہیے - مہتمم صاحب نے آٹھہ روز تک اسکا کوئی جواب نہیں دیا ' آخری مرتبہ اونہوں نے اسکا جواب مانگا ' اور اس افسوس ناک طرز عمل کیطرف توجہ دلائی کہ طلبا کی درخواستوں کے جواب میں غیر معمولی تعویق وتساہل سے کام لیا جاتا ہے ' اونہوں نے مثال کے طور پر بخاری کے درس ' اور مولود کے معاملہ کو پیش کیا جنکا ابتک کوئی فیصلہ نہیں ہوا - انہوں نے یہ بھی کہا کہ فرنگی محل کے مولود و دعوت کی شرکت کیلیے مدرسہ چار گھنٹے کیلیے بند کردیا گیا ' اور خود ہمکو مولود کی اجازت دینے میں اسقدر لیت و لعل کیا جاتا ہے - اونکے اس اصرار اور آزادی پر مہتمم صاحب کو غصہ آگیا ' اور اونہوں نے اونکو ناقابل برداشت گالیاں دیں - طالب علم مذکور نے بھی اس طرز خطاب کا کسی قدر غصہ آمیز لہجے میں جواب دیا - مہتمم صاحب نے ناظم صاحب کی خدمت میں رپورٹ کی اور اونکا نام خارج کردیا گیا - ہم طلبا کو متعدد وجوہ کی بناپر یہ سزا سخت معلوم ہوئی : مولوی محمد حسن متعدد حیثیتوں سے طلباے دار العلوم میں ممتاز خیال کیے جاتے ہیں - تقریر کرنیکا اونمیں خاص طور پر ملکہ پیدا ہوگیا تھا ' اونکی تعلیم ختم کرنیکا زمانہ قریب تھا ' اونکی سزا کا یہ طریقہ بھی ہوسکتا تھا کہ اونکا وظیفہ بند کردیا جاتا ' اسکے ساتھہ بدگمانی بھی ہوئی کہ نمایاں طلبا کے اخراج کی جو فکریں ہو رہی تھیں اس واقعہ میں اونکا کافی اثر موجود ہے - تاہم ہمنے ابتک اسکے متعلق خود کوئی کارروائی نہیں کی - سب سے پہلے طالب علم مذکور نے خود مہتمم صاحب کی خدمتمیں اپنے اخراج نام کے بعد درخواست دی جو نا منظور ہوئی - اونہوں نے ناظم صاحب کی خدمت میں اسکا اپیل کیا جسکو اونہوں نے قبول نہیں کیا - متعدد مدرسین نے بھی ناظم صاحب اور پرنسپل صاحب کی خدمت میں اونکے نام داخل کرنیکی سفارشیں کیں ' وہ بھی بے اثر رہیں - اب ہم تمام طلبا نے وجوہ بالا کی بنا پر مہتمم صاحب کی خدمت میں متفقہ درخواست دی ' جسکا جواب اونہوں نے یہ دیا کہ " میں اپنے فیصلہ پر نظر ثانی نہیں کرسکتا " ہمنے ناظم صاحب کی خدمت میں اسکا اپیل کیا - لیکن دو تین روز تک اسکا جواب نہیں دیا ' یہ انتظار شاق گذر رہا تھا ' اسلیے چند طلبا نے ناظم صاحب کے دفتر میں جاکر اسکا جواب طلب کیا ' اونہوں نے طلبا کے ساتھہ نہایت سخت کلامی کی ' اور اونکو اپنے کمرے سے نکلوا دیا ' جسکے بعد ہم سب طلبا نے اسٹرائک کردی -

اسٹرائک کے بعد جو واقعات پیش آے وہ بھی کچھہ کم اشتعال انگیز نہ تھے - اسٹرائک کے روکنے کیلیے سب سے پہلا جبری طریقہ یہ اختیار کیا گیا کہ کھانا بند کردیا گیا ' اور باورچی خانہ ابتک بند ہے - شام کے وقت چند ارکان جمع ہوے ' جنہوں نے سرسری طور پر ہمارے عذرات سنے اور حکم دیا کہ اگر تمنے کل تک درس کی شرکت نہ کی تو تمہارا نام خارج کردیا جائیگا ' دوسرے روز ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کرنیکیلیے چند ارکان کا نام پیش کیا گیا - طلباء چونکہ غیر [illegible] چاہتے تھے انھوں نے اسکو نامنظور کیا ' [illegible] کہ پولیس کے ذریعہ سے اونکو نکلوا دیا جائیگا - [illegible] دستور [illegible] کے نام خطوط جاری کیے گئے کہ اگر [illegible] بعد کام [illegible] روکا تو انکے وظائف بند [illegible] (۲۵۰ روپیہ [illegible] ہدایات [illegible] میں [illegible] تھیں - اب یہ [illegible] گیا کہ اسٹرائک پولیٹکل [illegible] ہے -

مولوي چراغ علي صاحب مرحوم المخاطب به نواب اعظم يار جنگ بهادر كي

لا جواب كتاب

"كريٹكل اكسپوزيشن آف دي پاپولر جهاد"

كے أردو ترجمه

تحقيق الجهاد

مترجمه مولوي غلام الحسنين صاحب - پاني پتي مترجم "فلسفه تعليم" هربرٹ اسپنسر پر حكيم سيد شمس الله قادري - ايم - آر - اے - ايس - ايف - آر - ايچ - ايس - عالم آثار قديمه كا

ريويو

عيسائي مصنفين اسلام پر هميشه سے يه اعتراض كرتے چلے آئے هيں كه "مذهب اسلام دنيا ميں به زور شمشير پهيلايا گيا هے" اسلامي تاريخ ميں جو واقعات - غزوات - سرايا اور بعوث كے نام سے مشهور هيں إن كو يه لوگ كچهه ايسي رنگ آميزي و ملمع سازي سے بيان كرتے هيں' جس بنا پر يه مشهور هوگيا هے كه باني اسلام اور إن كے اتباع نے "ايك هاتهه ميں تلوار اور دوسرے ميں قرآن ليكر مذهب اسلام كي اشاعت كي" - مسئله جهاد كے ساتهه غلامي و تسري وغيره پر بهي عيسائي دنيا كي طرف سے اعتراضات هوا كرتے هيں' جن كي ترديد هميشه مسلمانوں كي طرف سے هوتي رهي هے - هندوستان كي مسلمه مشتركه زبان أردو ميں بهي اس موضوع پر متعدد اصحاب تصنيف و تاليف كر چكے هيں - مثلاً مولوي رحمت الله مرحوم - مولوي آل حسن مرحوم - مولوي عنايت رسول مرحوم - هندوستان ميں مشهور مناظر گذرے هيں - فخر قوم سر سيد احمد خان مرحوم نے بهي عيسائيوں كے اعتراضات كے نهايت عالمانه و محققانه جوابات ديے هيں - اعظم يار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم نے بهي مذهب اسلام كي حمايت ميں هميشه بے مثل كتب و رسائل تاليف كئے هيں - إن سب مصنفين كي كتابيں بجائے خود نهايت عمده اور بهت قدر كے قابل هيں - مگر "هر گلے را رنگ و بوے ديگر است" مولوي چراغ علي صاحب مرحوم كي تحرير ميں ايك تو يه خصوصيت هے كه طرز ادا نهايت ساده اور طريقه استدلال نهايت مستحكم هوتا هے - دوسرے ان سے پہلے به ظاهر اسي مصنف نے مسئله جهاد پر كوئي مستقل كتاب نهيں لكهي - سر سيد مرحوم كي تفسير القرآن جلد چهارم ميں اگرچه غزوات كا ذكر بهت كچهه هے' مگر وه محض نوٹ هيں جو تفسير كي جلدوں ميں محسوب اور شامل هيں - سنه ۱۸۸۵ع ميں مولوي چراغ علي صاحب نے خاص اسي موضوع پر مندرجه عنوان مستقل كتاب تصنيف كي - اسكے تين حصه هيں :

(۱) حصه اول ميں مقدمه مصنف هے جس ميں وه تمام وجوه و اسباب درج هيں جنهوں نے جناب رسالت مآب اور آن كے اصحاب كو لڑائيوں پر مجبور كيا - اس كے ضمن ميں مسلمانوں كي ابتدائي تاريخ اور مشركين عرب كے مظالم كو مفصل بيان كيا هے' جن كي مدافعت كے لئے مسلمان تلوار اٹهانے پر مجبور هوے - اس كے بعد اشاعت اسلام كے واقعات بيان كئے هيں - اسلام كي تعليم اور تمدن پر گهري نظر ڈالي هے - اوامر و نواهي خصوصاً مسئله جهاد كے فلسفه كو سمجهايا هے اور يه نتيجه نكالا هے كه مذهب اسلام اصول انصاف اور قوانين فطرت كے مطابق هے' اسلئے آساني كے ساتهه لوگوں كے دلنشيں اور دنيا ميں مروج هوا - يه مقدمه (۱۲۸) صفحات كا هے -

(۲) حصه دوم - مقدمه كے بعد اصل كتاب شروع هوتي هے - جس ميں تمام غزوات كے حالات درج هيں - قرآن' حديث' فقه اور تاريخ كے نا قابل ترديد حوالوں سے ثابت كرديا هے كه باني اسلام كي تمام لڑائياں دفاعي تهيں - اشاعت اسلام ميں آپنے كبهي جبر و اكراه سے كام نهيں ليا - اسيران جنگ كے متعلق يوروپين مورخوں كي افترا پردازيوں كي قلعي كهولدي هے اور پورے طور پر ثابت كرديا هے كه آنحضرت نے اسيران جنگ كے ساتهه نهايت رحيمانه و منصفانه برتاؤ كيا -

(۳) - حصه سوم ميں تين ضميمه هيں - پہلے ضميمه ميں جهد - جهاد كي صرفي - نحوي اور فقهي قواعد سے تحقيق كركے يه ثابت كيا هے كه قرآن مجيد ميں يه الفاظ بمعني جنگ و جدل استعمال نهيں هوئے - دوسرے ضميمه ميں لونڈي غلام اور حرم بنانے كي ترديد كي هے - تيسرے ضميمه ميں ان آيات كلام مجيد كے حوالے درج هيں جن ميں دفاعي لڑائيوں كا ذكر وارد هوا هے - ان مباحث كے ذيل ميں علامه مصنف نے تاريخ' تفسير' اور فقه كے اكثر مسائل حل كئے هيں - مثلاً قبائل عرب كے انساب و مواطن كي تحقيق - رجم و رجوم كي لغوي تعريف' بنو نضير' بنو قريظ اور دوسرے يهوديوں كے قتل كي فرضي داستانيں' غزوهٔ خندق كے متعلق نعيم بن مسعود كي تقرير پر بحث' جنگ بدر كے اسباب' تعدد زوجات' غلامي تسري كے مباحث خاص طور پر پڑهنے كے قابل هيں - ريحانه - ماريه قبطيه اور بي بي زينب كے حالات پر روشني ڈالي هے - غرض كه يه كتاب مسئله جهاد اور اسكے متعلقات پر اس خوبي سے لكهي گئي هے جس كي مثال نهيں مل سكتي -

اس كتاب كے پبليشر مولوي عبد الله خان صاحب كے نام سے علم دوست اصحاب بخوبي واقف هيں جنهوں نے گلشن هند اور مآثر الكرام جيسي عمده لٹريري كتابيں اور اعظم الكلام في ارتقاء الاسلام" - اور "تحقيق الجهاد" جيسي عالمانه اور مذهبي كتابيں شايع كركے ملك و قوم كي عظيم الشان علمي خدمت انجام دي هے - خان صاحب موصوف نے اس كتاب "تحقيق الجهاد" كو بصرف زر كثير شايع كركے اسلامي لٹريچر ميں ايك قابل قدر اضافه كيا هے -

مولوي غلام الحسنين صاحب پاني پتي كا نام نامي ترجمه كي خوبي و عمدگي كے ليے ايك قابل اطمينان ضمانت هے - فاضل مترجم نے جا بجا نهايت عمده اور قيمتي نوٹ بهي لكهے هيں' اور اس كے بے مثل هونيكا مزيد استحكام اور وثوق اس سے هے كه يه ترجمه عالي جناب شمس العلما مولانا الطاف حسين صاحب پاني پتي كي نظر سے گذرا اور ان كي اصلاح سے مزين هوا هے -

خود پبليشر يعني مولوي عبد الله خان صاحب نے بهي خاص طور پر نهايت توجه و اهتمام كے ساتهه اس كي تهذيب و ترتيب كي هے - مصنف مرحوم نے انگريزي ميں جو حوالے ديے تهے خان صاحب موصوف نے آن كے صفحات بهي بتائے هيں تاكه تلاش كرنيوالے كو آساني هو' اور خود دوسرے حوالے تلاش كركے بكثرت اضافه كرديے تاكه مصنف كے بيان كو مزيد تقويت و تائيد هو - انگريزي ميں آيات قرآن كا فقط ترجمه تها' خان صاحب نے ترجمه ميں اصل و متن كو جمع كرديا' اور نصف كام ميں اصل آيت لكهه كر مقابل ميں اس كا فصيح و صحيح اردو ترجمه لكها هے - انگريزي سے عربي اسماء و اعلام كے نقل هونے ميں جس قدر دشوارياں هيں اس كو صرف علمي مذاق ركهنے والے سمجهه سكتے هيں - خان صاحب نے نهايت قابليت و محنت كے ساتهه سيدوں عربي كتابوں كي مدد سے ان مشكلات كو بهي حل كيا - غرضكه آپنے اس كتاب كي تصحيح و تحشي ميں نهايت جانكاهي و عرق ريزي اور كمال تحقيق و تدقيق سے كام ليا هے' اور حقيقت يه هے كه يورپ ميں جو كام بڑي بڑي جماعتوں كے هاتهه سے هوتا هے وه انهوں نے تن تنها انجام ديا' جسكے لئے وه مبارك باد و شكريه كے مستحق هيں' اور حقيقت يه هے كه اگر كتب خانهٔ آصفيه كا ايسا عظيم الشان بے مثل اور نادر خزانه كتب اگر موجود نه هوتا تو يه مرحله كسي طرح طے هونا ممكن نه تها -

اب پبلك كو اس لاجواب كتاب كي خريداري اور كے قدر داني و امداد كرني چاهيے تاكه خان صاحب موصوف اور دوسري مفيد كتابوں كے شايع كرنے كا آينده حوصله هو - صرف مولوي چراغ علي صاحب مرحوم كي بے مثل اور قابل قدر (۳۴) چهوٹي بڑي مذهبي كتب و رسائل قابل اشاعت موجود هيں -

اس كتاب كے شروع ميں مولانا عبد الحق صاحب كا لكها هوا مختصر مگر دلچسپ و مفيد مقدمه شامل هے' اور اس كے علاوه اصل كتاب كے (۴۱۲) صفحات هيں' اور نهايت عمدگي سے مطبع رفاه عام لاهور ميں چهپي - اس كے دونوں حصوں كے صفحات ميں نهايت كم يعني فقط (۳) روپيه قيمت - محصول ڈاك مفرز هے - اور كتب خانهٔ آصفيه حيدر آباد دكن سے مولوي عبد الله خان صاحب كے پته سے مل سكتي هے -

المشتهر عبد الله خان بك سيلر اينڈ پبليشر كتب خانهٔ آصفيه حيدر آباد دكن

خریداران الهـــلال کے لئے

خـــاص رعایت

یہ گھـڑیاں سویس واچ کمپنی کے یہاں اسي قیمت میں ملتي هیں جو یہاں اصلي قیمت لکھي گئي ہے - میري رعایتي قیمت صرف اسوجـه سے ہے کہ میں نے کمیشن سے زیادہ حصہ خریداران الہلال کو دیدیا - اسکي قدر اسي طرح هوسکتي ہے کہ هر خریدار کم سے کم ایک گھڑي خرید لے -

سسٹم راسکوپ - سایز ۱۸ - بغیر ڈھکنے کے - انامل ڈایل - مع قبضہ - نکل کیس - بلا کنجي گارنٹي تین سال - اسکے ساتھہ ایک اسپرنگ اور گلاس مفت -

قیمت اصلي ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتي ۲ - روپیہ -

اوربانـہ اکسٹـرا مـلاٹ ڈرس واچ - سنہري سرفین - سایز ۱۸ - اسکرو بالنس - لیور اسکیپمنٹ - پن سٹ - هاؤنی اکشن - متل سلور ڈایل - سکنڈ اسٹیل هانڈ - پلین کیس - گارنٹي ۲ سال - مخمل کے بکس میں مع اکسٹرا اسپرنگ اور گلاس -

اصلي قیمت ۶ - روپیہ ۲ - آنـہ رعایتي قیمت ۴ - روپیہ ۲ - آنہ

بمبئي میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجي - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامـل ڈایل - گـلاس ڈرم - هنج باک - پن هانڈس سٹ اکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کي تصویر کے -

اصلي قیمت ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتي قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنہ -

بمبئي میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجي - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ انامـل ڈایل - گـلاس ڈرم - هنج باک - پن هانڈس سٹ اکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کي تصویر کے -

بالکل نمبر ۳ کي طرح فرق اتنا ہے کہ سکنڈ کي سوئیں زاید -

اصلي قیمت ۳ - روپیہ ۲ - آنہ رعایتي قیمت ۲ - روپیہ ۹ - آنہ -

جن فرمائشوں میں الہلال کا حوالہ نہیں هوگا - اُس سے پوري قیمت لیجاوئیگي - اور آیندہ کسي قسم کي سماعت نہیں هوگي -

یہ گھڑي نہایت عمـدہ اور مضبوط - لیور اسکیپمنٹ - اوپن فیس -

اصلي قیمت ۸ - روپیہ ۱۲ - آنہ رعایتي قیمت ۶ - روپیہ ۹ - آنہ -

متل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلٹ - اوپـن فیس - تین چوتھائي پلیٹ مور منٹ سیلنڈر اسکیپمنٹ - پن هانـڈسٹ مکانیزم - کیس وایندنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل اسٹـیل هانـڈس - بـزل سٹ اور مصنوعي جواهـرات - اسپانـڈنـگ برسلٹ بغیر ڈرم - اسنپ باک -

اصلي قیمت ۷ - روپیہ ۸ - آنـہ رعایتي قیمت ۵ - روپیہ -

متل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلٹ - اوپـن فیس - تین چوتھائي پلیٹ مور منٹ سلینڈر اسکیپمنٹ - پن هانـڈسٹ مکانیزم - کیلس وایندنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل اسٹـیـل هانـڈس ' بـزل سٹ اور مصنوعي جواهـرات - اکسپانـڈنـگ برسلٹ بغیر ڈرم اسنپ باک -

بالکل نمبر ۶ کي طرح بغیر جواهرات -

اصلي قیمت ۶ - روپیہ رعایتي قیمت ۴ - روپیہ ۸ - آنہ -

المشتهـر کے - بی محمد سعیـد اینـڈ کمپنی پوسٹ بکس ۱۷۰ کـلـکـتـہ

15

جام جهــاں نمــا

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھي نه هوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسي قیمتي اور مفیده کتاب دنیا بھرکي کسي ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک هــزار روپیــه نقد انعــام

ایسي کار آمد ایسي دلفــریب ایسي فیض بخش کتاب لاکھه روپے کو بھي سستي ہے - یــه کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھه لیے - دنیا کے تمام سر بسته راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کي موجودگي میں گویا ایک بڑي بھاري لائبریري (کتبخانه) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانه تمام زمانه کي ضروریات کا نایاب مجموعه

— * —

فهرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عــروض - علــم کیمیا - علــم بــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - کیان سرود - قیافه شناسي اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیره هر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈهنگ سے لکھا ہے کہ مطالعه کرتے هي دلمیں سرور آنکھونمیں نو پیدا هو' بصارت کی آنکھیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کےمشہور آدمي آنکے عهد بعهد کے حالات سوانحعمري: و تاریخ دائمي خوشي حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستي کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکه معظمه و مدینه منوره کي تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کي فهرست ' آنکي قیمتیں' مقام اشاعت وغیره - بھي کھاته کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازي طب انساني جسمیں علم طب کی بڑي بڑي کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج هاتھي ' شتر' گائے بھینس' گھوڑا' گدھا بھیڑ' بکري ' کتا وغیره جانورونکي تمام بیماریونکا نهایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکي هوا نباتات و جمادات کي بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر (جن سے هــر شخص کو عموماً کام پــڑتا ہے) ضابطه دیواني فوجداري ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹــري اسٹامپ وغیره وغیره تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالــک کي بولي هر ایک ملک کی زبان مطلب کي باتیں اردو کے بالمقابل لکھي هیں آج هی وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملــک کے آدمي سے بات چیت کرلو سفــر کے متعلق ایسي معلومات آجتــک کہیں دیکھي نــه سنی هونگي اول هندوستان کا بیان ہے هندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وهاں کي تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگــه کا کرایه ریلوے یکه بگھي جهاز وغیره بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اس ملک کي معاشرت کا مفصل حال یاقوت کي کان (روبي واقع ملک برهما) کے تحقیق شده حالات وهاں سے جواهــرات حاصل کرنے کي ترکیبیں تھوڑے هي دنوں میں لاکھه پتي بننے کي حکمتیں دلپذیر پیرایه میں قلمبند کي هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفــر کا بالتشریح بیان ملــک انگلینڈ - فرانس - امریکه - روم - مصــر - افــریقه - جاپان - اسٹریلیا - هر ایک علاقه کے بالتفسیر حالات وهانکي درسگاهیں دخانی عــادیر اور تمدن و حرفت کي باتیں ریل جهاز کے سفــر کا مکمل حوال کرایه وغیــره سب کچھه بتلایا ہے [illegible] میں دلچسپ مطالعه دنیا کا خاتمه) طرز تحریر ایسي دلپذیر که [illegible] جسے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر [illegible] لیجیے لکھی ایک کتاب منگاؤ اسي وقت تمام احباب کي خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیه - ۸ - آنه محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گھڑي

گارنــٹي ۵ سال قیمت صرف چھه روپے

ولایت والوں نے بھي کمال کر دکھایا ہے اس عجائب گھڑي کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کي تصویر بني هوئي ہے - جو هر وقت آنکھه مٹکاتي رهتي ہے! ' جسکو دیکھکر طبیعت خوش هو جاتي ہے - ڈائل چیني کا' پرزے نهایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتي - وقت بهت ٹھیک دیتي ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستي چھین نه لیں تو همارا ذمه ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھه روپیه -

آٹھه روزه واچ

گارنــٹی ۸ سال قیمت ٦ چھه روپیه

اس گھڑي کو آٹھه روز میں صرف ایک مرتبه چابي دیجاتي ہے - اسکے پرزے نهایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتي ہے نه کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگــڑنیکا نام نہیں لیتي - قیمت صرف چھه روپے - زنجیر سنهــري نهایت خوبصورت اور بکس همراه مفت -

چاندي کي آٹھه روزه واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کی آٹھه روزه واچ - جو کلائي پر بندھسکتی ہے مع تسمه چرمی قیمت سات روپے

بجلي کے لیمپ

یه نو ایجاد اور هر یک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابھي ولایت سے بنکر همارے یہاں آئي هیں - نه دیا سلائی بضرورت اور نه تیل بتي کي - ایک لمپ راتکو اپني جیب میں یا سرهانے رکھلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشني موجود ہے - رات کیوقت کسي جگه اندھیرے میں کسي موذي جانور سانپ وغیره کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کرکے خطرے سے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم کسیوجه سے آٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفه ہے - منگوا کر دیکھیں تب خوبي معلوم هوگی - قیمت ۱ معه محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کي روشني هوتي ہے ۳ روپیه ۸ آنه -

ضروری اطلاع ـــ علاوہ انکے همارے یہاں سے هر قسم کی گھڑیاں' کلاک و. گھڑیونکی زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنما مل سکتي هیں - اپنا پتــه صاف اور خوشخط لکھیں اکثها مال منگوانے والوں کو خاص رعایت کی جاویگی - جلد منگوا لیجیے -

منیجر گپتــا اینــڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقــام توهانه - ایس - پی - ریلــوے

TOHANA. S. I. Ry, (Panjab)

هر فرمـــايش ميں الهـــلال كا حوالہ دينا ضروری هے

رينلڈ لی مسٹر يز اف دی كورٹ آف لندن

يہ مشہور ناول جو ١٨ سولہ جلدوں ميں هے ابهي چهپ كے نكلي هے اور تهوڑي سي رهگئي هے - اصلي قيمت كي چوتهائي قيمت ميں ديجاتي هے - اصلی قيمت چالس ٤٠ روپيہ اور اب دس ١٠ روپيہ - كپڑے كي جلد هے جسميں سنهري حروف كي كلابت هے اور ٢١٤ هاف ٹون تصوير هيں تمام جلديں دس روپيہ وی - پي - اور ايک روپيہ ١٤ آنہ محصول ڈاک -

Imper.l Book Depot, 6) Sr g pal Mulik Lane, Bowbazar Calcutta.

پوٹـــن ٹانـــن

—*—

معجز نما ايجاد اور حيرت انگيز شفا - دماغ كي تسكين ... مرجهاے هوئے ...

نصف قيمت پسند نہونے سے واپس

مہرے نئے چالس كي جيب گهڑياں ٹهيک وقت دينے

والي اور ديكهنے ميں بهي عمدة فائدة عام كے واسطے تين ماه تک نصف قيمت ميں دي جارهي هيں جسكي گارنٹي تين سال تک كے ليے دي جاتي هے -

اصلي قيمت سات روپيہ چودة آنہ اور نو روپيہ چودة آنہ نصف قيمت تين روپيہ پندرة آنہ اور چار روپيہ پندرة آنہ هر ايک گهڑي كے همراه سنهرا چين اور ايک فونٹين پين اور ايک چاقو مفت دیے جائينگے -

كلائي واچ اصلي قيمت نو روپيہ چودة آنہ اور تيرة روپيہ چودة آنہ نصف قيمت - چار روپيہ پندرة آنہ اور چهه روپيہ پندرة آنہ باندهنے كا فيتہ مفت ملیگا -

كمپيٹيشن واچ كمپني نمبر ٢٠ مدن متر لين كلكتہ -

Competition Watch Company
No, 20 Madun Mitter Lane. Calcutta.

پسند نہونے سے واپس

همارا من موهنی ملوڈ هارمونيم سرِدست فائدة عام كے واسطے تين ماه تک نصف قيمت ميں دي جاوگي يہ ساگن كي لكڑي كي بني هے جس سے آواز بهت هي عمدة اور بهت روز تک قائم رهنے والي هے -

سينگل ريڈ قيمت ٣٨ - ٤٠ - ٥٠ - روپيہ اور نصف قيمت ١٩ - ٢٠ - اور ٢٥ - روپيہ ڈبل ريڈ قيمت ٦٠ ٧٠ و ٨٠ روپيہ نصف قيمت ٣٠ و ٣٥ و ٤٠ روپيہ هے آرڈر كے همراه ٥ - روپيہ پيشگي روانہ كرنا چاهيئے -

كمرشيل هارمونيم فيكٹري نمبر ١٠/٣ لوئر چت پور روڈ كلكتہ -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10/ 3 Lover Chitpur Road
Calcutta

عجيب و غريب مالش

بادشاہ و بيگموں كے دائمي شباب كا اصلي باعث - يونانی مڈيكل سائنس كي ايک نماياں كاميابي يعني - ممسک سنڈيكا — جسكے خواص بهت سے هيں جس ... دائمي اور جسم كي راحت - ايک گهنٹہ كے استعمال ميں اس دوا كا اثر آپ محسوس كرينگے - ايک مرتبہ كي آزمايش كي ضرورت هے -

... تيلہ اور ... تيلا - اس دوا كو ميں نے اپنے آباؤاجداد سے پايا جو شهنشاه مغليہ كے حكيم تهے - يہ دوا فقط همكو معلوم هے اور كسي كو نهيں ' اور درخواست پر تركيب استعمال ديجائيگي -

١٠ ونڈرفل كاليهور" كو بهي ضرور آزمايش كريں - قيمت دو روپيہ ... آنہ -

ممسک پلس اور الكٹرك ونڈر پرسٹ پانچ روپيہ بارہ آنہ محصول ڈاک ٧ آنہ -

يونانی ... كا ساميل يعني سر كے درد كي دوا لكهنے پر مفت بهيجي جاتي هے - فوراً لكهيے -

حكيم مسيح الرحمن - يونانی ميڈيكل هال - نمبر ١١٤/١١٥ مچهوا بازار اسٹريٹ - كلكتہ

تار كا پتہ " بيگم بہار "

Hakim Masihur Rahman
Yunani Medical Hall No. 114/115
Machuabazar Street Calcutta.

پچاس برس كے تجربہ كار

راے صاحب ڈاكٹر كے - سی داس كا آرا لا ساهاے - جو مستورات كے خاص بيماري كے لئے عجيب دوا مبتلاے ايام كے زمانہ ميں وغيرة -

گوليـــاں — ايک بكس ٢٨ گوليونكي قيمت ايک روپيہ -

مستورات كے بيماريونكے ليے نهايت مفيد دوا - خط كے آنے سے پوری كيفيت سے اطلاع كيجائيگي -

سواتيسهـــاے گوليـــاں

مردونكے نروس بيماري كے ليے نهايت مفيد اور مجرب هے اب ايک مرتبہ استعمال كريں اگر فائدة نہو تو ... -

Swasthasahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road, Calcutta

... ايک عجيب اثر پيدا كرتا هے ... شادي شدہ سب كے ليے -

S. C. Roy M. A.

N.o. 36 Dhurumtala

Street, Calcutta

PRINTED & PUBLISHED BY ... K AZAD, ... Calcutta

[1]

جسکا درد وهی جانتا هے - دوسرا کیونکر جانسکتا هے -

یه سخت سردي کے موسم میں تندرست انسان جان بلب هو رها هے - سردي هٹانے کیلیے سر سو بندوبست کرتے هیں - لیکن بد قسمتي سے دمه کے مرض کي حالت ناگفته به هے - تکلیف دمه سے پریشان هوتے هیں - اور رات دن سانس پهولنے کیوجه سے دم نکلتا هے - اور نیند تک حرام هوجاتي هے - دیکهنے تکلیف هے - لیکن افسوس هے که اس لا علاج مرض کا بازاري ادویه زیاده تر نشیلي اجزاء دهتورا پوٹاسراي ' اوڈائڈ دیکر بنتي هے - اسلیے فائده هونا تو در کنار مریض بے موت مارا جاتا هے - کیمیائي اوصول سے بني هوئي - دمه کي دوا انمول جوهر هے - یه صرف هماري هي بات نه هزاروں مریض اس مرض سے شفاء پاکر اسکے مداح هیں - آپنے بهت کچهه خرچ کیا هوگا - ایک مرتبه آزما لیں - اسمیں نقصان هي کیا هے ' پوري حالت کي فهرست بلا قیمت بهیجي جاتي هے - قیمت ۴ آنه محصول ۵ پانچ آنه -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکته

[8]

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بهت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تهذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تهي تو تیل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجها جاتا تها مگر تهذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چهانٹ کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جویاں هے بنابریں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بهي جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئي کام چل نهیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیا گیا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیر پا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نهیں هوتے درد سر ' نزله ' چکر ' اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید هے اسکي خوشبو نهایت خوشگوار و دل آویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت في شیشي ۱۰ آنه علاوه محصولڈاک -

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایا کرتے هیں ' اسکا بڑا سبب یه بهي هے که ان مقامات میں نه تو دوا خانے هیں اور نه ڈاکٹر ' اور نه کوئي حکیمي اور معید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتهارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کرچکے هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجائے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم دعوے کے ساتهه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهرکر آنے والا بخار - اور وه بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو ' یا وه بخار ' جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹیاں بهي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے ' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجائے تو بهوک بڑه جاتي هے ' اور تمام اعضا میں خون سالم پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي هے ' نیز اسکي سابق تندرستي ازسرنو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں ' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هوجاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه
" چهوٹي بوتل باره - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

المشتهر پروپرائٹر
ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹوله اسٹریٹ - کلکته

---

[24]

یوناني فارمیسي کي نایاب دوائیں

حب حیات یه دوا اکسیر هے ان لوگوں کے لیے جنهوں نے ایام شباب میں بدپرهیزي کے وجه سے کسي مرض میں مبتلا هوگئے - چاهے وه مرض پرانا هو یا نیا - هر قسم کے مزاج والیکو نهایت مفید هے نه عمر اور موسم کي قید هے عورتوں کے لیے بهي از حد مفید هے ۲۱ روز میں صحت کامل هو جاتي هے اور فائده دائمي هوتا هے - قیمت في شیشي چار روپیه علاوه محصول ڈاک -

حب بواسیر - اس زمانه میں نوے في صدي اس مرض موذي میں مبتلا هیں - اس خاص مرض میں یه گولیاں عجیب الاثر هیں - خوني هو یا بادي هو ' نئي هو یا پراني سب کو جڑ سے کهو دیتي هے ' اور خالص نباتاتي اجزا سے تیار کیگئي هے - پندره دن کے استعمال میں بالکل زائل هو جاتي هے -

قیمت في ڈبه ۳ روپیه آٹهه آنه علاوه محصول ڈاک

سفوف مفرح - دل ' دماغ ' معده ' جگر ' اور تمام اندروني اور عام نقاهت جسماني کیلیے از حد مفید هے - خون کے پیدا کرنے میں نهایت موثر - اور بد هضمي معده کے لیے از حد مفید - تمام اطباء اسکي تصدیق کرچکے هیں زیاده تفصیل کي ضرورت نهیں هے - قیمت في ڈبه ۵ روپیه علاوه محصول ڈاک

نـــوٹ - تمام مذکوره بالا ادویه زهریلے اور رسائن اجزا سے پاک هیں

پرچه ترکیب همراه ادویه - قیمت پیشگي - یا وي - پي بشرطیکه چوتهائي قیمت پیشگي آئے - اخبار کا حواله ضرور دیں - فرمایش اس پته سے هوں :

مینیجر یوناني فارمیسي - دیل بگه و افضل گنج - حیدر آباد دکن

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحکیم)

تار کا پتہ
"الہلال کلکتہ"
ٹیلیفون نمبر - ۶۴۸

Telegraphic Address,
"Alhilal Calcutta"
Telephone, No. 648

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۱۲ | کلکتہ : چہارشنبہ ٤ جمادی الاول ۱۳۳۲ ہجری | جلد ٤

Calcutta: Wednesday, Aprail 1 1914.

اڈارشہ نیٹنگ کمپنی

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاهتي هے کہ هندوستان کي مستورات بیکار بیٹھي رهیں اور ملک کي ترقي میں حصہ نہ لیں لهذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتي هے :—

(۱) یہ کمپني آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاري تراش) مشین دیگي ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپني آپکو ۱۵۰ روپیہ میں جورہ باف موزے کي مشین دیگي ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کهیل هے -

(۳) یہ کمپني ۶۰۰ روپیہ میں ایک ایسي مشین دیگي جس سے موزہ اور گنجي دونوں تیار کي جا سکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپني آپکي بنائي هوئی چیزوں کے خرید نے کي ذمہ داري لیتي هے -

(۵) یہ کمپني هر قسم کے کاتے هوے اون جو ضروري هوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتي هے - کام ختم هوا - آپنے روانہ کیا اور اسی دن روپے بهی مل گئے ! پهر لطف یہ کہ ساتهہ هي بننے کے لیے چیزیں بهي بهیج دي گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت هیں -

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علي چودهري (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپني کی چند چیزیں خریدیں مجهے اُن چیزونکي قیمت اور اوصاف سے بہت تشفي هے -

اي - گرونه راؤ پلیڈر - (بلاري) میں کنز ریلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا هوں -

مس کشم کماري دیوي - (ندیا) مبں خوشي سے آپکو اطلاع دیتي هوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماهواري آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی هوں -

---

شمس العلما مولانا عطاء الرحمن صاحب کیا فرماتے هیں ؟

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپني کے موزہ بہاچهے اور مجهے اس ماننے کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ اسکي بناوٹ یورپ کی ساخت سے کسی طرح کم نہیں - میں نے مشین کو چلتے دیکها هے اور میرا خیال هے کہ هر شخص بآساني اسے سیکهہ سکتا هے -

---

چند مستند اخبارات هند کی راے

—*—

بنگالي — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپني کے بنائے هوے هیں جو سودیشي میلہ میں نمائش کے واسطے بهیجے گئے تهے نہایت عمدہ هیں اور بناوٹ بهی اچهی هے - قیمت بهی بہت کم هے اور ولایتی موزوں سے کچھ فرق نہیں -

انڈین ڈیلي نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کے موزہ نہایت عمدہ هے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا هے -

اس کمپني کي پوري حالت آپکے سامنے موجود هے اگر اب ایسا موقعہ چهوڑ دیں تو اس سے بڑهکر افسوس اور کیا هوسکتا هے -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کلکتہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد مکتی ابو الکلام الدهلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاود اسٹریٹ
کلکته
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت
سالانه ۸ روپیه
ششماهی ٤ روپیه ۱۲ آنه

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8
Half yearly „ 4-1 2

نمبر ۱۳ — کلکته : چهارشنبه ٤ جمادی الاولی ۱۳۳۲ هجری — جلد ٤
Calcutta: Wednesday, Aprail 1 1914.

دهلي ڈیپوٹیشن

نازم فریب صلح که غالب زکوے دوست
ناکام رفت و خاطر امید وار برد!

بالاخر وه ڈیپوٹیشن جسکا تذکره بعض اخبارات میں شروع هوگیا تها' ۲۵ مارچ کي سه پهرکو هز اکسلنسي لارڈ هارڈنگ کے سامنے پیش هوا:

بتوں کي دید کو جاتا هوں دیر میں قائم
مجهے کچهه آور اراده نهیں خدا نه کرے!

ایک مفصل ایڈریس کے ذریعه مسلمانوں کي امن پسندي اور وفا داري کے میثاق قدیم کي زبان معترف اور سر اطاعت کے ساتهه تجدید کي گئي:

یقین عشق کن و از سر گماں برخیز!

ایڈریس میں اسکے سوا آور کچهه نه تها اور هونا بهي نهیں چاهیے تها:

جز سجده متاعے دگر از کس نه پذیرفت
خاکے که ز نقش قدم او اثرے داشت!

ایک واقعي بات کے دهرا دینے میں چنداں هرج نهیں اور ارباب محبت جانتے هیں که کسی کے لب جاں بخش سے اگر ایک بار بهي جواب مهر ملنے کي امید هو تو سودائیان عشق کو هزار مرتبه پکارنے سے بهي انکار نهیں هوتا:

گو وه سنتے نهیں پر هم تو کسي حیلے سے
ایک دو بات محبت کي سنا آتے هیں!

سوال عجز کے جواب میں جتنی مرتبه نگاه مهر کا نظاره حاصل هوجاے' عشق کا اندوخته اور امیدوں کا خزانه هے:

یاں عجز بے ریا هے نه واں ناز دلفریب
شکر بجا رها گلۂ بے سبب تلک!

تاهم موقعه پر کوئي دل پسند شعر یاد آجاے تو ضیافت ذوق سے باز نهیں رهسکتا - مولانا فیض الحسن مرحوم عربي کے ادیب تهے - اردو کے شاعر نه تهے - تاهم کبهي کبهي اچهے شعر بهي کهه جاتے تهے - ایک انکا پر معامله شعر مجهے نهیں بهولتا:

پہلے هي اپني کونسي تهي قدر و منزلت
پر شب کي منتوں نے ڈبودي رهي سهي!

ڈیپوٹیشن کي طویل فهرست هم نے کسي دوسري جگه انگریزي معاصر دهلي سے نقل کردي هے - اس سے معلوم هوتا هے که بهت وسیع مجمع تها' اور تقریباً هر صوبے اور هر طبقه کے اشخاص شامل تهے - اگرچه:

سر رشته در کف ارني گوے طور بود!

خاص امتیاز کي بات یه هے که اس عطر مجموعه میں هر طرح کي خوشبوئیں شامل تهیں - پیران کهن سال بهي تهے' اور جوانان عهد بهي - خرقۂ زهد بهي تها' اور قبائے رندي بهي - سرهاے سجود پیشه بهي تهے اور نگه هاے عشوه طراز بهي - پہلے کیلیے عذر کي ضرورت نهیں - دوسرے سے اگر سوال و جواب کي ضرورت هو تو مفتی آزرده مرحوم کي زباني جواب پہلے سے سن لیجیے:

میں اور بزم باده کشي ؟ لیگئیں مجهے
یه کم نگاهیاں تیري بزم شراب میں

مجهے معلوم هوا هے که ممبران وفد میں سے اگرچه صرف ۸۴ حضرات موقعه پر جمع هوسکے' لیکن اصلي فهرست دو سو ممبروں پر مشتمل تهي - یه تمام لوگ ڈیپوٹیشن میں شرکت کیلیے آماده تهے مگر کسي وجه سے شریک نهو سکے - البته صرف دو آدمیوں کي نسبت جانتا هوں جنهوں نے شرکت سے باوجود عزم شکن اصرار کے قطعي انکار کر دیا:

بندۂ را که بفرمان خدا راه رود   نگزارند که در بند زلیخا ماند

ایڈریس میں بنیاد کار یه قرار دي گئي تهي که مسلمان اپنے کاموں میں مصروف تهے - یکایک ٹرکي کے مصائب پیش آگئے - اس سے انکے حواس مختل اور دل بے قابو هوگئے - یه بڑا نازک وقت تها اور:

هست ابن قصۂ مشهور و تو هم مي داني!

لیکن با این همه اختلال حواس' و پراگندگي طبع' و تعطل دماغ' و هجوم آلام و مصائب' وفاداري و اطاعت کیشي کي "حبل المتین" انکے هاتهوں سے نه چهوٹي' اور جادۂ رضا و تفویض پر پورے ثبات و استقامت سے قائم رهے - گویا و اعتصموا بحبل الله جمیعا و لا تفرقوا - انکے نامۂ اعمال کا عنوان جلي اور دفتر عقیدت کا سرخط الهامي هے:

شنیده ام که سگاں را قلاده مي بندي
چرا به گردن حافظ نمي نهی رسنے ؟

جواب میں ارشاد هوا که هاں سچ هے - اپني نظر هوشمند و دانا سے یه امر مخفي نهیں - آپ نه کهیں جب بهی معلوم هے:

در حضرت کریم تقاضا چه حاجتست ؟

البته یه جو کهیں کهیں "سخت الفاظ" بهي استعمال کیے گئے تو اس عرض نیاز اور قبولیت خسروي سے آنے مستثنی نه کیجیے - ایسا نهو' تو بهتر نه' ده آئینۂ عبودیت کیلیے یه حرف گراں بهي

سخت تیے :

نسیم صبح جو چھوجاے ' رنگ ھو میلا ! !

یہ ایک واقعي بات تھي جو ایڈریس میں کہي گئي ' لیکن اگر آپ چاھتے تو دوسري سچائیوں کو صدمہ پہنچاے بغیر بھي اسے پیش کرسکتے تیے - یہ کہنا کہ مسلمانوں کی پچھلي بے چیني کا سبب اصلی صرف باھر کے اسلامی مصائب تیے ' محض غلط ھے ' او ر اتنا غلط کہ دروغ مصلحت آمیز بھي نہیں ھے - مسلمان اسقدر احمق اور عقل باختہ نہ تیے کہ اٹلي اور ریاست ھاے بلقان کا غصہ انگلستان پر نکالتے - ایسا کہنا خود اپني زبان سے اپنے پاگل ھونے کا اقرار کرنا ھے - انکي بے چیني باھر کے مصائب سے بھي تھي ' اور اندروني مصیبتوں سے بھي - وہ سر ایڈورڈ گرے کو اٹلي اور بلقان کے دعوے میں شریک پاتے تیے' اور مسٹر ایسکوئتھ ایک صلیبي مجاھد کي طرح اس جنگ کو اسلام اور مسیحیت کے رنگ میں ظاھر کرکے خوشیاں مناتے تیے- پہلے خود کہا کہ یہ جنگ جغرافیۂ سیاسي نہیں بدل سکتي - پھر خود ھي " ثمرات فتح" چُن چُن کر بلغاریا کے صلیبي دامن میں پھینکنے لگے - یہ سچ ھے کہ مسیح خود اپني جان کي طرح انکي بھي مدد نہ کرسکا ' اور بد بخت بلغاریا کے دامن میں فتح کا ایک دانہ بھي نہ آیا - تاھم انھوں نے تو اس چیز کے لیے کوشش کي جسے وہ نہ پاسکے' اور حق کے مقابلے میں کفر کي یہي علامت ھے - فھموا بما لم ینالو - و کان عاقبة امرھا خسرا !

اس سے بھي بڑھکر یہ کہ کانپور کا واقعۂ خونین پیش آیا - ایک ایسي ظالمانہ خونریزي کي گئي جس کا سرخ دھبہ کبھي بھي دامن حکومت سے محو نہیں ھوسکتا - پھر کیا کانپور کي مسجد اور پیروان اسلام کي خونچکاں لاشوں کا نظارہ بھی صرف " باھر ھي کے مصائب اسلامي " میں داخل ھے ؟ اور اسکے لیے جسقدر بے چیني مسلمانوں میں پیدا ھوئي ' کیا وہ بھي ترکوں ھي کي ھمدردي کي وجہ سے تھي ؟ فو یل لھم مما کتبت ایدیھم و ویل لھم مما یکسبون !

ولا تلبسو الحق بالباطل	حق کو باطل کے ساتھہ مشتبہ نہ کرو
و تکتمو الحق و انتم	اور حق کو نہ چھپاؤ حالانکہ تم سب
تعلمـــون (۲ : ۴۰)	اُسے جانتے ھو !

ایڈریس کے جواب میں ھز اکسلنسي نے مرحوم سر سید احمد کي پالیسي کا بھي ذکر کیا ھے ' اور ھم خوش ھیں کہ ھندوستان کے ایک بہت بڑے آدمی کا انھوں نے عمدہ تخاطب کے ساتھہ ذکر کیا - لیکن اگر اس سے انکا مقصود مرحوم کي پولیٹکل پالیسي ھے تو افسوس کے ساتھہ کہنا پڑتا ھے کہ ھمارا نیک دل ویسراے ایک ایسي بات کي امید رکھتا ھے جسکے رکھنے کا وقت گذر گیا - مسلمانوں کي اس سے پہلے کوئي بھي پولیٹکل پالیسي نہ تھي ' اور اگر تھي بھي تو الحمد للہ کہ مرچکي ھے ' اور وہ جنت نصیب اب دوبارہ دنیا میں نہ آئیگی :

نکل گئی ھے وہ کوسوں دیار حرماں سے !

جواب کا خاتمہ ان لفظوں پر ھوا :

" مجھے پوري امید ھے کہ خدا کي وحدانیت اور حکمراں کي وفاداري کي بابت آپکے پاک اور خالص مذھب کا جو عقیدہ ھے وہ ھمیشہ ایک شعلے کے مانند روشن رھیگا "

ھم مسلمان ھیں اور تیرہ سو برس سے صرف اسلیے ھیں کہ خدا کي وحدانیت کا وعظ کریں اور ھر طرح کی باطل پرستیوں کو جو اس راہ میں مانع ھوں ' اپني خدا پرستانہ طاقت سے متادیں ' پس اپنے نیک دل اور انصاف دوست حاکم کي زباني عقیدۂ توحید کے ایسے سچے اعتراف کو سنکر ھمیں جسقدر بھي فتح مندانہ خوشي ھو وہ کم ھے - ھم ان قیمتی جملوں کي اپنے دل میں پوري محبت و وقعت محسوس کرتے ھیں -

تاھم ایک غلط فہمي جو اسکے ساتھہ ملگئي ھے' اس سے معلوم ھوتا ھے کہ ھزیکسلنسي کو اسلام کے بنیادي عقائد کي صحیح خبر نہیں دي گئي - انھوں نے عقیدۂ توحید کے ساتھہ " حکمران کي وفاداري" کابھي اس طرح ذکر کیا ھے' گویا یہ بھي مثل عقیدۂ توحید کے اسلام کا کوئي اساسي اعتقاد ھے - حالانکہ یہ صحیح نہیں اور بہت جلد اسکي غلطي انھیں محسوس فرما لیني چاھیے - اسلام کا اصل اصول صرف عقیدۂ توحید ھے - اسکے بعد اعتقاد رسالت و قران ' اور بعض ضروري اعمال و عبادات - " حکمران کي وفاداري " اُن میں داخل نہیں ھے اور نہ تو قران میں بتلائي گئي ھے اور نہ احادیث میں اسے مسلمانوں کا بنیادي اعتقاد قرار دیا ھے - البتہ بعض جاھل اور خبیث روحیں کبھي کبھي کسي کو خوش کرنے کیلیے کہدیا کرتي ھیں کہ اسلام کا بنیادي اصول " وفاداري" ھے' مگر : کبرت کلمة تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا -

بیشک " وفاداري " ھي وہ چٹان ھے جسپر اسلام کي عمارت قائم کي گئي ھے' مگر خداے واحد کي وفاداري' نہ کہ کسی اور کي -

البتہ مسلمانوں کو امن پرستي ' اور حق کے تحفظ کے ساتھہ اطاعت کیشي کا حکم مثل اور صدھا جزئي اور عام اخلاقي احکام کے دیا گیا ھے' مگر نہ تو یہ کوئي اسلام کا بنیادي عقیدہ ھے اور نہ عقیدۂ توحید کي حرمت اسکو گوارا کرسکتي ھے کہ خدا کي وفاداري کے ساتھہ اسکے بندوں کي وفاداري کا ذکر کیا جاے :

صنمے در دل ما یافتہ راہ * نحـــن لا نعبـــد الا ایاہ

بھر حال اب ان باتوں کا کون موقع ھے ؟ سوال و جواب ' شکوہ و شکایت ' اور عرض و قبول تو ھوچکا - اب بہت سے لوگ منتظر ھیں کہ دست شوق کیلیے اسکے بعد بھي کوئي مرحلہ باقي ھے یا نہیں ؟ کیا پوري رات صرف اسي میں بسر ھوجائیگي ؟

بوسۂ لب تو دیا ' کیا کہنا
کہیے ' کچھہ بڑھکے بھي ھمت ھوگي ؟

بیچارے غالب کي بھي ایک رات اسي طرح سوال و جواب میں ضائع جارھي تھي - بالاخر غریب سے صبر نہوسکا اور چیخ اٹھا :

گـذشتم ازگلـہ ' در وصل فرصتم بـادا
زبـان کوتـہ و دست دراز مي خـواھم !

اچھا - گاہ گاہ یہ بھي ھوتا رھے - جو جانا چاھتے ھیں' آپ انھیں کیوں روکیں ؟ اعتراف وفاداري میں حرج ھي کیا ھے' اور مقصود اپنے اعتراف سے کہیں زیادہ انکا اقرار تازہ تھا - یہ بھي ھوگیا - چلیے فرصت ھوئي - ھر گروہ کو اپنا اپنا کام کرتے رھنا چاھیے :

درخور عشق حقیقي ھیں یہ اھل تقوی
ھم سے لوگوں کیلیے عشق بتاں اچھا ھے

البتہ ڈیپوٹیشن گیا اور واپس آیا - اب خدا را اسکي تبریک و تہنیت کو بھي اسي طرح جلد ختم کردیجیے - بے فائدہ اس سے طبیعت کو خلجان ھوتا ھے - نہیں معلوم کیوں ' مگر آج جی چاھتا ھے کہ صرف شعر ھي پڑھتا رھوں :

بالتفات نگارم چہ جاے تہنیت ست ؟
دعا کنیـد کہ نوعے ز امتحـاں نبـود

و تلك الدار الاخرة نجعلھا للذین لا یریدون في الارض علوا و لا فسادا - و العاقبة للمتقین !

مسئلۂ اسلامیہ " لشکر پور "

صوبے کي گورنمنٹ کیلیے آخري فرصت

هز اکسلنسی لارڈ کارمائیکل

بالاخر مساجد و قبور کلکتہ کا مسئلہ خطرناک حد تک پہنچ گیا - درخواستوں سے اغماض کیا گیا' عرضداشتیں شنوائي سے محروم رهیں' مہلتیں ضائع کي گئیں اور فرصت کي قدر نہ کی - گذشتہ تجارب سامنے هیں اور عبرتوں کي صدائیں غفلت شکن' مگر نادان انسان کي خمیر میں ٹھوکریں کھانے کے سوا کچھہ نہیں ہے' اور شاید عبرت کي ایک نئي عمارت اُس گرد و خاک اور ٹوٹي هوئي اینٹوں سے بنائي جائیگی' جو ۲۳ فروري کو مسجد لشکرپور کي محترم برجیاں گرا کر جمع کي گئي ہے : وذلک یوم الخروج !

پھر کیا وقت آگیا ہے کہ هم مایوس هوجائیں اور قانون اور سرکاري وعدوں کي بے اثري کا آخري فیصلہ کرلیں ؟

اسمیں شک نہیں کہ اس سوال کے آخري جواب کا وقت آگیا ہے - انتظار تا بکے اور التوا تا چند ؟ حادثہ سر پر ہے اور خدا کي مقدس عبادت گاهیں انہدام و بربادي کو اپنے سامنے دیکھہ رهي هیں' پس ضرور ہے کہ جو کچھہ کرنا ہے' کیا جاے - اب یہ معاملہ کلکتہ سے گذر کر تمام اسلامي هند تک پہنچ گیا ہے - اور همارے لیے مشکل هوگیا ہے کہ پبلک کو صرف خاموش بیٹھے رهنے هي کي تلقین کرتے رهیں - تاهم قبل اسکے کہ خطرہ کا سررشتہ بالکل هاتھہ سے نکل جاے' بہتر ہے کہ گورنمنٹ کو دانشمندي و فرزانگي کے بہترین اور موثر اظہار کا ایک موقعہ اور دیا جاے' اور اسي لیے تمام کاموں کو اُس ڈیپوٹیشن کے جواب پر ملتوي کردیا گیا ہے جو " انجمن دفاع مساجد و عمارات دینیہ " هز اکسلنسي لارڈ کارمائیکل کي خدمت میں بھیجنا چاهتي ہے' اور جسکے متعلق ایک ریزولیوشن ۲۹ مارچ کے عام جلسۂ انجمن میں منظور هوا ہے - یہ آخري موقعہ ہے کہ گورنمنٹ همارے خیرخواهي اور دوستي پر یقین کرے' اور سمجھہ لے کہ جو مشورہ دیا جا رها ہے' وهي عاقبت اندیشي اور امن پرستي کا تنہا مشورہ ہے' اور غریب مسلمانوں کو اسقدر جلد جلد اپنے مذهبي جذبات کي حفاظت پر مجبور کرنا کوئي اچھي بات نہیں ہے -

اس موقعہ پر ایک نہایت اهم سوال یہ ہے کہ کیا جو کچھہ هوا یہ صرف پورٹ کمشنر هي کي کارروائي ہے' اور صوبے کي گورنمنٹ اس امر سے بالکل بے خبر تھي کہ مسجدیں منہدم اور قبریں اُکھاڑي جائینگي ؟

اگرچہ گورنمنٹ کسي ایک شخص کا نام نہیں ہے بلکہ حکومت کے اُس تمام کار فرما مجمع سے عبارت ہے جو نیچے سے لیکر اوپر تک چلا گیا ہے' اور اگر قانون کي خلاف ورزي کسي خاص صیغہ کے حکام کے سر تھوپ کر گورنمنٹ بري هوجا سکتي ہے تو اسکے یہ معنی هیں کہ پینل کوڈ کوئي شے نہیں' اور برٹش گورنمنٹ میں رهنے والوں کو اپني جان و مال کي طرف سے بھي مطمئن نہونا چاهیے - کیونکہ بہت ممکن ہے کہ باوجود چوري کے جرم هونے کے کسي خاص صیغہ کي کارروائي سے چوري هوجاے' اور اسکے بعد کہدیا جاے کہ گورنمنٹ اسکے لیے کچھہ نہیں کرسکتي' یا صبر کرو اور چھوڑ دو - آئندہ غور کیا جائیگا !!

تاهم واقعات کے دیکھنے سے معلوم هوتا ہے کہ یہاں یہ صورت بھی نہیں ہے - هم پہلے لکھہ چکے هیں کہ اس زمین کے متعلق صوبے کي گورنمنٹ سے سنہ ۱۹۰۹ اور سنہ ۱۹۱۰ میں مراسلات هوئي تھیں جبکہ یہ زمین مع مسجدوں کے خرید کي گئي تھی - اب اُن سرکاري مراسلات کا خلاصہ دینا چاهتے هیں جو هم نے حاصل کیے هیں' اور جنسے پبلک اندازہ کرسکے گي کہ گورنمنٹ خطرہ سے پہلے کس طرح خطرہ کي اطلاعات کو بے پروائي سے ٹالدینا چاهتي ہے' اور پھر جب اسکے افسوس ناک نتائج ظاهر هوتے هیں تو کہا جاتا ہے کہ یہ بد امني ہے' یہ شورش ہے' اور اس الزام کے مٹانے کیلیے ایک بہت بڑے وفاداري کے پیامبر ڈیپوٹیشن کي ضرورت ہے جو دهلی میں آکر سر اطاعت خم کرے !

مگر اندراں دیارے نہ تولي وفا نہ باشد !

(سنہ ۱۹۱۰ کي مراسلات)

اپریل سنہ ۱۹۱۰ میں جب لشکرپور' اندری' مرچي کھولا' کرسٹوپور' اور سنگي بازار وغیرہ کي زمینیں مع مساجد و قبور کے پورٹ کمشنر نے خرید لیں اور چند زر پرست و ایمان فروش متولیوں نے (قبحهم اللہ) حکام پورٹ کمشنر کا ساتھہ دیا' تو ان آبادیوں کے مسلمانوں نے ایک میموریل هز آنر سر بیکر لفٹنٹ گورنر بنگال کي خدمت میں روانہ کیا جسکا خلاصہ یہ تھا :

" پورٹ کمشنر کلکتہ نے چھہ هزار بیگہ زمین مندرجہ صدر موضعوں کي خضرپور ڈک کي وسعت کیلیے لي ہے جسمیں متعدد مسجدیں اور مسلمانوں کے قبرستان واقع هیں -

میموریل بھیجنے والوں نے معتبر علماء اسلام سے فتوی طلب کیا اور قانون اسلامي کي کتابیں بھي دیکھیں - وہ پوري قوت اور اطمینان سے ظاهر کرتے هیں کہ شریعت اسلامي کے مطابق مسجدوں اور قبروں کي زمین پر اور کوئي دوسري عمارت نہیں بن سکتي - بعض قبریں اُن بزرگان دین کي بھي هیں' جنکي مسلمان بہت عزت کرتے هیں' اور انکا منہدم کردینا انکے جذبات کیلیے بہت درد انگیز هوگا -

هم چند قریبي مثالیں اسي شہر کي پیش کرتے هیں - کلکتہ مڈیکل کالج کے احاطے کے اندر ایک مسجد آگئي تھي لیکن اسے بجنسہ چھوڑ دیا گیا' اور وہ باوجود احاطہ کے اندر هونے کے آباد و قائم موجود ہے - اسي طرح سیالدہ میں بھی اسکي نظیر دیکھلي جاسکتي ہے -

هم نہایت عاجزي اور ادب سے درخواست کرتے هیں کہ حضور اس درخواست پر توجہ فرمائیں اور مسجدوں اور قبرستانوں کو محفوظ کردیں "

(جواب)

۲۶ - اپریل سنہ ۱۹۱۰ کو گورنمنٹ بنگال کے سکریٹري نے اسکا جو جواب دیا وہ نہایت غور و فکر کے ساتھہ مطالعہ کرنے کي چیز ہے -

درخواست یه تھی که شریعت اسلامیه کا لحاظ رکھا جاے جیسا که متعدد مقامات پر کیا گیا ہے - اسکے جواب میں ارشاد ہوتا ہے :

" آپکے میموریل کے جواب میں یه کہنے کی مجھے ہدایت ہوئی ہے که اُن افسروں نے جوزمین کے متعلق کام کر رہے ہیں' پورٹ کمشنر کی راے سے اس بارے میں پوری طرح تشفی کرلی ہے' اور وہ اُن آدمیوں سے بھی گفتگو کرچکے ہیں جو اُن مسجدوں کے متولی ہیں - گورنمنٹ یقین کرتی ہے که آیندہ کچھه مشکلات نہیں ہیں اور اگر اسپر بھی کوئی بات ہوئی تو مقامی کلکٹر درست کرلیے گا "

(گورنمنٹ کی پالیسی)

اس خط کے پڑھنے کے بعد بھی کیا کسی کو اس بات کے باور کرنے میں شک باقی رہیگا که وقت سے پہلے خطرہ اور مشکلات کی اطلاع اعلی حاکموں کیلیے محض بے سود ہوتی ہے' تاوقتیکه وہ خطرہ' کانپور کے سے حالات کے ساتھه سر پر نه آجاے ؟

جو بے پروائی اور غفلت اس جواب سے مترشح ہوتی ہے' وہی بنیاد ہے ان مسائل کی ساری مصیبتوں کی' اور اگر ایسی ہی غفلتیں اور لاپروائیاں قائم رہیں تو ہمیں ہر مہینے کانپور کے سے واقعات کا منتظر رہنا چاہیے -

(حادثه کی سرکاری رپورٹ)

گذشته ۲۳ فروری کو جب رات کی جرائم پوش تاریکی میں چھپ کر پورٹ کمشنر کے آدمی پہنچے اور مسجد کو منہدم کرنا شروع کیا' تو اسکے بعد مسلمانوں نے ایک باقاعدہ درخواست حادثے کے متعلق مقامی مجسٹریٹ مسٹر ڈنلاپ کو دی' جو ایک نہایت دانشمند اور انصاف دوست حاکم ہیں' اور جنکی بر وقت مداخلت اور ہمدردانه رویه نے تمام مسلمانوں کے دلوں میں انہیں محبوب بنا دیا ہے -

انہوں نے اس حادثه کے متعلق فوراً ایک سرکاری رپورٹ گورنمنٹ میں بھیج دی - رپورٹ کی مستند نقل ہم نے حاصل کرلی ہے اور وہ حسب ذیل ہے :

" ۱۳ ماہ گذشته کو ایک درخواست مجھے ملی' جس پر مسلمانان مواضع لشکرپور وغیرہ کے دستخط تھے - اسمیں لکھا تھا که پورٹ کمشنر کے قلی مسجدوں کو منہدم کر رہے تھے اور قبروں کو اکھاڑ رہے تھے جس سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات نہایت درجه زخمی ہیں' اور وہ باقاعدہ داد خواہی چاہتے ہیں -

میں نے صدر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کو موقع واردات پر متعین کیا - وہ فوراً وہاں گیا اور چند انسان کی کھوپڑیاں اور ہڈیوں کے ٹکڑے جو ایک قبر کو کھود کر نکالے گئے تھے' اُس نے منتشر پاے' اور قبیلوں کو دیکھا که زمین کھود رہے ہیں - اُسکا یه بھی بیان ہے که چند مسلمان جو اُس وقت موجود تھے' اُن میں کچھه ایسا جوش نه تھا' تاہم بہت زیادہ ممکن ہے که اطراف کے مسلمان کسی وقت جوش میں آجاتیں' اور ایسا ہوا تو امن میں سخت خلل پڑتا -

آپ اس واقعه کو پورٹ کمشنر کے سامنے پیش کریں تاکہ وہ مسجدوں اور قبروں کو ہاتھه نه لگائیں اور بجنسه چھوڑ دیں -

میں ممنون ہونگا اگر آپ جلد جواب دیں اور بتلائیں که پورٹ کمشنر نے اس بارے میں کیا راے قائم کی ہے ؟ "

(دستخط) جے - سی - ڈنلوپ - مجسٹریٹ

مسئلهٔ بقاؤ اصلاح ندوہ

کلکته میں جلسه

نہایت مختصر لفظوں میں تین باتیں کہنی ہیں کیونکه ڈیپوٹیشن کے افسانے نے جگه لیلی ہے اور اشاعۃ آئیه میں " مدارس اسلامیه " کے علاوہ بھی ایک مفصل تحریر نکلنے والی ہے -

(۱) ۲۶ کو ارکان دارالعلوم نے اسٹرائک کا فیصله کرنے کیلیے انتظامی ارکان کو بلایا تھا - اسکی تفصیلی روئداد ابتک معلوم نہیں ہوئی - البته اسقدر معلوم ہوا که وہی فیصله ہوا جسکی توقع تھی - یعنے چند آدمی اکھٹے ہوے اور کہدیا که شکایات کوئی نہیں سنتا - طلبا چپ چاپ داخل ہوجائیں ورنه سب کے نام کاٹ دیے جائیں -

جلسهٔ انتظامیه کی حقیقت آپ " مدارس اسلامیه " کے سلسله میں پڑھیے - میں بحالت موجودہ اُسے کوئی چیز نہیں سمجھتا - تاہم عقل کو ہر مغز میں ہونا چاہیے' اور جہل و ناعاقبت اندیشی کی بھی ایک حد ہوتی ہے - بہتر تھا که یه لوگ سمجھه سے کام لیتے - ایسا فیصله کرکے انہوں نے سچ مچ دارالعلوم کو غارت کردیا - اس سے کیا فائدہ که تمام طالب علم اپنے گھروں کو چلے جائیں اور مدرسے میں خاک اڑنے لگے ؟

(۲) میں ابھی ندوہ کے متعلق صرف اصول و قواعد کی بحث کررہا ہوں' لیکن اب بہت جلد ایک ایک شخص کے متعلق لکھنا پڑیگا - خدا جانتا ہے که یه میرے لیے بہت ہی مکروہ کام ہے اور اپنے وقت کی ایک بہت ہی ادنی قسم کی بربادی - تاہم کیا کیجیے که ایسا ہونا ناگزیر ہے -

(۳) کلکته میں ندوۃ العلماء کے معاملات کے متعلق کل شام کو ایک جلسه زیر صدارت جناب انریبل چودھری نواب علی صاحب منعقد ہوا - سب سے پہلے صدر صاحب نے نواب بہادر سر سلیم خاں بالقابه (ڈھاکه) کا تار پڑھکر سنایا' جسمیں انہوں نے جلسے کے اغراض سے پوری ہمدردی اور اتفاق ظاہر کیا تھا - اُسکے بعد حسب ذیل دو تجویزیں منظور کی گئیں :

(الف) یه جلسه انجمن " اصلاح ندوہ " لکھنو کی بروقت کوششوں کا شکریه ادا کرتا ہے' اور اُس سے درخواست کرتا ہے که بہت جلد تمام صوبوں کی باقاعدہ اسلامی انجمنوں سے نیابتی اصول پر ناموں کو طلب کرکے ایک ہئیۃ تفتیش (کمیشن) مقرر کرے - تاکه وہ تمام معاملات ندوہ کی باقاعدہ تحقیقات کرے -

محرک ـــ جناب مولانا نجم الدین احمد صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر و آنریری مجسٹریٹ کلکته -

موید ـــ اے - احمد اسکوائر بیرسٹر ایٹ لا -

(ب) یه جلسه منتظمین و ارکان دار العلوم سے درخواست کرتا ہے که وہ خدا را مسلمانوں کے ایک عظیم الشان دینی مدرسه کو موجودہ مشکلات سے نکالنے کیلیے دانشمندی اور عاقبت بینی سے کام لیں اور اپنی بزرگانه حیثیت کو ملحوظ رکھتے ہوے محمد حسین طالب العلم کی درخواست معافی کو (جو وہ بارہا پیش کرچکا ہے) منظور کرلیں - ساتھه ہی یه جلسه طلباے دار العلوم سے بھی امید رکھتا ہے که اس صورت میں وہ ایثار اور بے نفسی سے کام لیں گے' اور مجوزہ کمیشن پر اعتماد کرکے اسٹرائک ختم کردینگے -

محرک ـــ ڈاکٹر عبد الله سہروردی ایم - اے - بیرسٹر اٹ لا -

موید ـــ مولانا ہدایت حسین صاحب پروفیسر عربی پریسیڈنسی کالج کلکته -

آخر میں قرار پایا که صدر مجلس اس بارے میں ارکان دار العلوم اور طلبا سے مراسلات کریں -

۴ جمادی الاول ۱۳۳۲ هجری

مدارس اسلامیه

نـــدوة العلمـــا

مـــاضي و حـــال

(۸)

" ان ارید الا الاصلاح ما استطعت "

(استبداد و افساد کار کا نتیجه)

ان تغیرات مفسده و بدعات منکرۂ سئیه کا نتیجه یه نکلا که ندوة العلما سے روح عمل و اصلاح بالکل مفقود هوگئی' اور جیسا که یه مفسدین مضلین چاهتے تھے' وہ محض چنـد آدمیوں کا ایک خانه ساز کھلونا بنکر رهگیا - پبلک اسکے نام کو عزت کے کانوں سے سنتي تھي' لوگ اسکے مقاصد کو یاد کر کے اس سے حسن ظن رکھتے تھے' ارباب فکر و صلاح سمجھتے تھے که وہ اصلاح دیني کا تمام عـالم اسلامي میں ایک هی عملي کام هے - حتی که قسطنطنیه کي مشیخت اسلامیه اُسکے حالات تحقیق کرتي تھي' اور سید رشید رضا اپنے تمام مقاصد اصلاح کیلیے اسکو ایک اُسوۂ حسنه بتلا تا تھا' لیکن جبکه یه سب کچھه سمجھا جاتا تھا اور کہا جاتا تھا' تو عین اسي وقت خود ندوہ کے ارباب حل و عقد کا یه حـال تھا که اصلاح کے نام پر تبرا بھیجتے تھے' اور انکے نفوس مفسده سے بڑھکر دنیا میں کوئي گروہ اصلاح و دعوة کے عمل صالح اور اقدام صحیح کا الدالخصام دشمن نه تھا ! فسبحان الذي هو اسعد و اشقي !

قبله گم شد' محتسب میخانه را آباد کن !

متضاد صورتوں اور متخالف حقیقتوں کا شاید هي کوئي ایسا تمسخر انگیز اجتماع هوگا جیسا که بدبخت ندوة العلما تھا ! تھوڑي دیر کیلیے اس منظر کا تصور کرو ! ایک طرف تو ندوہ کي ظاهري مصلحانه صورت تھي' جسکي زبان پر هر دم اصلاح اور عمل کا ورد جاري تھا - اسکي صدائیں قسطنطنیه تک پہنچتي تھیں' اور قاهرہ کے اندر اسکي تقلید میں ایک نئي بنیاد ڈالي جا رهي تھي - اُسکے جلسے هوتے تھے اور اسکے سب سے بڑے کام یعنے دار العلوم کا سکریٹري مسئلۂ اصلاح تعلیم اور اجتماع نتائج قدیم و جدید پر تقریر کرتا تھا - لوگ سنتے تھے اور آمال اصلاح و قرب حصول نتائج کے تصور سے خوش هوتے تھے - اسکے بعد بعض اُن فارغ التحصیل طلبـا کي صورتیں تھیں جو دار العلوم کے اولین دور کے نتائج قائمه هیں' اور جو اپني ممتاز خصوصیات کے اندر لوگونکے لیے ایک دعوت جالب اور پیغام جاذب تھے -

لیکن دوسري طرف جب ظواهر و صور کا پردہ اُٹھتا تھا اور خود ندوہ کا باطن سامنے آتا تھا' تو اُسکي جماعت حل و عقد اپنے تمام آلات مفسدہ اور اسلحۂ باطله کے ساتھه جلوہ فروش هوتي تھي- اور ان نبرد آزمایان فضیلت و تقدس میں کا هر مجاهد فخر کرتا تھا که اسکي سیف غزاء جهل نے " اصلاح و عمل " کي کسي نه کسي ایک هستي کو عین اسکي پیدایش کے وقت ضرور هي خاک و خون میں تڑپایا هے !!

آنچه بود ایں شکار افگن کزیں صحرا گذشت !

ایسا هونا ناگزیر تھا کیونکه جماعۃ مفسدین نے انهی مقاصد کیلیے ندوہ میں جماعت اور جمهور کی شرکت کا موقعه نکالدیا' اور اسکي مجلس انتظامیه کو اس خود مختارانه اسلوب پر ڈالدیا' جسکے بعد سوا چند خاص مذاق اور عقیدے کے لوگوں کے اور کوئي گروہ اسمیں شریک هي نہیں هوسکتا تھا - اب جو کچھه تھا' وہ انهي لوگوں کے هاتھه میں تھا - ارباب فکر و اصلاح ابتدا هي سے قلیل و مغلوب تھے' اور نئي شرکت کي راهیں بالکل بند کردي گئي تھیں -

یه جب هي هوتا جب جلسۂ عـام میں انتخـاب هوتا اور مسلمانوں کي راے عام کو اسمیں دخل دیا جاتا' لیکن اسکي قید اوڑا دي گئي تھي' اور " جلسۂ خاص " کے نام سے ایک اموي تخت گاہ دمشق بنا لیا گیا تھا' جو جو کچھه چاهتا تھا چشم زدن میں کرلے سکتا تھا -

پس ضرور تھا که صرف چند آدمیوں کي اکثریت قابض هوجاے' اور وہ جو کچھه چاهے پاس کرالے' یا اصـلاح اور عمل کے جس کام کو روکنا چاهے روکدے - جب " قواعد " اور " قانون " کو اسطرح چند لوگوں نے شکست دیدي تھي' تو اب قانون خود انـکا دماغ تھا' اور قاعدہ کے معني ایک جتھے کے تھے جو ایسے موقعوں کیلیے بنا لیا جاتا تھا -

سب سے بڑي نا جائز طاقت جو اس " حزب الافساد " کے هاتھه آگئي' وہ یه تھي که " جلسه انتظامیه " کے ممبروں کے انتخاب اور شرکت کے مسئله پر قابض هوگئے' اور اس طرح کارداں' روشن خیال' اور اصلاح طلب لوگوں کي شرکت کا دروازہ بند کردیا گیا -

(ارکان مجلس انتظامیه)

مجلس انتظامیه کے ارکان میں بلا شبه متعدد اشخاص اصلاح کو پسند کرنے والے اور استبداد و مطلق العناني کے مخالف تھے اور هیں - میں سمجھتا هوں که پنجـاب کے اکثر ممبروں کا یهي حال هے - خود مقامي ممبروں میں بھي بعض اشخاص مستبدین و مفسدین کي کار روائیوں کے همیشه مخالف رهے' اور اس طرح ممکن تھا که آهسته آهسته خود اندر هي سے اصلاح کا سامان پیدا هوجاتا - لیکن چند اسباب ایسے پیدا هوگئے جنکي وجه سے " حزب الافساد " همیشه نشو و نما پاتا رها -

سب سے اول تو میں افسوس کے ساتھه اسکا سبب مولانا شبلي کي کمزوري خیال کرونگا' کیونکه وهي ایک شخص تھے جو سب سے زیادہ ان کاموں کا درد رکھتے تھے' اور ضرور تھا که وهی سب سے زیادہ کمزوري اور عدم استعمال وسائل کار کے جوابدہ بھي هوں - انهوں نے نه تو کبھی اپني پوري قوت کا استعمال کیا' اور نه وہ وسائل اختیار کیے جنسے ندوہ کي مجلس انتظامی کے اندر هي ایک قوي حزب الاصلاح پیدا هوجاتي - جو لوگ عمدہ خیالات رکھتے تھے نه تو انسے

کبهي انهوں نے مراسلات کیں ‘ نه خاص مشورہ و صحبت کا سلسله قائم کیا ‘ اور نه هي باهر سے لوگوں کو اپنے ساتهه لینے کي کوشش کي - برخلاف اسکے وہ لوگ پوري سازشیں کرتے رهتے تهے ‘ اور سعي و کوشش کا کوئي دقیقه اٹها نهیں رکهتے تهے -

دوسرے نمبر پر اسکا سبب یه بهي تها که لوگوں کو کاموں کا ذوق کم ‘ اور ایثار کي عادت ناپید هے - عموماً جلسۂ انتظامیه میں باهر کے لوگ کم شریک هوتے تهے ‘ اور زیادہ تر ایک هي خیال کے آدمي بلا لیے جاتے تهے - صحیح الخیال ممبروں میں کوئي شخص با همت اور کارداں نه تها جو اس طرح کے کاموں سے بهي واقف هو - ایک جماعت ضعیف القلب اور تذبذب مشرب لوگوں کي تهي : لا الی ها ولاء ولا الی ها ولاء - وہ عین موقعه پر مفسدین کا ساتهه دیدیتی تهي ‘ اور اسطرح کوئي اصلاح نهیں هوسکتي تهي -

تیسرا سبب یه بهي تها که مفسدین کے کاموں کو دیکهکر بهت سے لوگ افسردہ هوگئے اور انهوں نے دلچسپي لینا چهوڑ دیا - پس اس طرح اس تخم فساد کی بار آوری کي راہ میں کوئي بهي قوي روک پیدا نهوئي -

(حــزب الافساد کا دوسرا دور)

کاش ” حزب الافساد “ کي باطل پرستانه امنگیں اتنے هي تک پهنچکر ختم هوجاتیں ‘ مگر جس بیج کیلیے پاني اور دهوپ کے ملنے میں روک نهوگي وہ یقیناً بڑهتا هي رهیگا - اس جماعت نے دیکها که با ایں همه ابتک اُنکي حالت ایک مفسد اور سنگ راہ هستي سے زیادہ نهیں هے - وہ کاموں میں دقتیں اور الجهاؤ پیدا کردینے میں تو کامیاب هوجاتے هیں ‘ پر انکو کامیابي کے ساتهه نابود نهیں کردیسکتے - کیونکه مجلس انتظامیه میں اصلاح طلب اور عمل خواہ عنصر بهي موجود هے ‘ اور اسکي موجودگي هر موقعه پر سامنے آجاتي هے -

پس اُس شریر قوت نے جو انسانوں کو اپنا مرکب بناکر همیشه دنیا میں حق و صداقت کا مقابله کرتی هے ‘ انکے نفس پر یه القا کیا که اب کوئي نه کوئي ایسي چال چلني چاهیے جس سے مجلس انتظامیه میں نهایت کافي اور قطعي الثبوت حدتک ” حزب الافساد “ کي اکثریت (مجارٹي) پیدا هوجاے ‘ اور پهر بے فکر و مطمئن هوکر اپنے ارادوں کو پورا کریں -

حسب دستور العمل ندوة العلما ‘ مجلس انتظامیه کے ممبروں کي تعداد ٣٥ رکهی گئي تهي ‘ اور همیشه یهي تعداد قائم رهي تهي - لیکن لکهنؤ میں یکایک ایک جلسه منعقد کراکے اپني سازش کي تکمیل کے بعد یه ترمیم پیش کردي ‘ اور خود هي منظور بهي کرلي ” که آیندہ سے ممبرونکی تعداد بجاے ٣٥ کے ٥١ هو “

حالانکه یه ظاهر هے که ایسا کرنا بالکل قانون کے خلاف تها - نه تو ممبروں کو ایک لمحه پہلے اسکي خبر دي گئي تهي ‘ اور نه اسطرح کرنے کا کسي کو حق تها - اس جلسے میں مولانا شبلي نه تهے - اور لوگونکي مخالفت کي شنوائي نه هوئی ‘ اور ضعفاء و مذبذبین نے خاموشي اختیار کي -

پهر اس پر بهي اکتفا نه کیا - اُسي وقت اپنے ڈهب کے پندرہ نام بهي منتخب کرلیے ‘ اور کسي کو قانون اور قواعد کي اس شرمناک توهین پر شرم نه آئي - اس طرح انکا جتها کامل درجے پر قوي اور غالب هوگیا ‘ اور وہ اس طرح مضبوط هوگئے که جب تک مجلس انتظامیه کي از سر نو اصلاح نهو ‘ اسکے اندر رهکر انهیں کوئي مغلوب نهیں کرسکتا -

افسوس که اسکے بعد بهي مولانا شبلي هشیار نهوے ‘ اور صاف صاف قوم کو حالت بتلاکر غل نه مچایا - حالانکه اس آخري کارروائي کے بعد اندروني اصلاح کي امیدیں بالکل خواب و خیال هوگئی تهیں ‘ اور مجلس انتظامیه بالکل مفسدین کے هاتهه چلي گئي تهي -

انکو سمجهنا تها که اب اسکے بعد رها هي کیا جسکي بنا پر کوئي امید قائم کي جاے ؟ مجلس انتظامیه میں باهر کے ممبر همیشه آ نهیں سکتے - صرف ندوہ هي نهیں بلکه تمام کاموں کا یهي حال هے که زیادہ تر مقامي اور قریب تر مقامات کے لوگ عموماً جلسوں کا کورم هوتے هیں - اس بنا پر ” حزب الافساد “ پیشتر هی سے پورا قوي تها ‘ مگر اب تو یه کیا گیا که پندرہ ممبر خاص اس طرح کے چهانٹ کر منتخب کیے گیے جو زیادہ تر مقامي اور ایک هي حلقه کي متنوع الاشکال کڑیاں تهیں - باهر کے بهي رهي لوگ تهے جو بالکل انکے هم خیال اور انکي ایک صدا پر لبیک کناں دوڑنے والے تهے - پس اسطرح انهوں نے اپنا جتها اس درجے قوي و غالب بنا لیا که اگر مجلس انتظامیه کا پورا جلسه هو ‘ جب بهي اُنهیں اپنے مقاصد کے هاتهه سے جانے کا کچهه خوف نهیں : یمکرون و یمکر الله ‘ والله خیر الماکرین -

” حزب الافساد “ کي ان کارروائیوں نے ندوہ کو جس طرح قوم کي عین توجه اور عهد عروج میں تباہ و برباد کیا ‘ اسکا افسانه بهت طویل هے ‘ اور اگر اُسکے مختلف مالي ‘ انتظامي ‘ تعلیمي ‘ صیغوں کي تمام ابتریاں ایک ایک کرکے بیان کي جائیں تو ان میں سے هر واقعه کے لیے پوري ایک صحبت چاهیے - میں ان سب کو انشاء الله بیان کرونگا کیونکه عمارت اندر سے کهوکهلي هے اور باهر کي دیواروں کے بچانے سے اب کوئي فائدہ نهیں - لیکن چونکه موجودہ سلسلۂ بحث ندوہ کے اصول و قوانین اور کانسٹي ٹیوشن کي ایک اصولي مبحث هے ‘ اسلیے پہلے اس سلسلے کو آخر تک پهنچا دینا ضروري هے - اس بربادي کا انتهائي اور آخري منظر نئے عهدہ داروں کے تقرر کا عجیب و غریب تاریخي افساد هے -

مولـــود فســاد کا کامل بلــوغ

نئے عہدہ‌داروں کا انتخاب

مزعومہ ومفروضہ نظامت ندوۃ العلماء

ناجواں مرداں فــراهــم کردہ بودنـد انجمن
زود درهنگامـۂ بطلاں فتـور انـداختیم

بالا خرہ تخم فساد جسکو انسان کے سب سے بـڑے قدیمي دشمن نے ندوہ کي بنیاد کي سطح پر بویا تھا ' بڑھتے بڑھتے برگ وبار لایا اور اسکي سب سے بڑي اونچي ٹہنی کا پہلا پھل ' نئے عہدہ داروں کا خود مختارانہ تقرر تھا : انا للہ و انا الیــہ راجعون اب ابلیس افساد کي امیدیں پوري ھوگئیں جس نے پہلے ھی دن حلف اٹھا کر کہا تھا : فبعزتک لاغوینھم اجمعین - الا عبادک المخلصین

(مسئـلۂ نظامت نـــدوہ)

ندوۃ العلما جب قائم ہوا تو مولوي محمد علي صاحب اسکے ناظم تھے - وہ مستعفي ھوگئے اور ندوہ کا دور فلاکت و معتوبي شروع ہوا - وقت کسي نہ کسي طرح کاٹنے کیلیے مولوي مسیح الزمان مرحوم کے سر نظامت ڈالي گئي کہ حیثیت دنیوي بھي رکھتے تھے - اسکے بعد جب وہ بھي مستعفي ھوگئے تو ماہ صفر سنہ ١٣٢٣ ھجري کے جلسۂ انتظامیہ نے یہ طے کیا کہ آیندہ کیلیے بجاے ناظم کي تلاش کے تین مختلف صیغوں کے علحدہ علحدہ سکریٹري مقرر ھوجائیں اور اپنے کاموں کو جاري کریں -

في الحقیقت یہ ایک نہایت عمدہ تقسیم عمل تھي' اور مسئلۂ نظامت کي تمام مشکلات کا اس سے خاتمہ ھوجاتا تھا -

میں نے یہاں " مشکلات " کا لفظ لـکھا - شاید بہت سے لوگ اسے نہ سمجھیں اور معترض ھوں کہ اسمیں مشکـلات کیا تھیں ؟ علي گڈہ کالج کو سکریٹري ملجاتا ھے - حمایت اسـلام لاھور کیلیے سکریٹري شپ کوئي مصیبت نہیں - مسلم لیگ کیلیے سکریٹري مل ھي گئے - اسي طرح ندوۃ العلما کیلیے بھي ایک سکریٹري منتخب کرلیا جاتا -

لیکن افسوس ھے کہ ایسے اصحاب اپني بد بختیوں کو نظر انداز کردینگے اگر ایسا سمجھیں گے - ندوۃ العلما کیلیے في الحقیقت سکریٹري شب کا مسئلہ لا ینحل نہ تھا گو بہت ھي اھم اور عظیم النتائج تھا ' لیکن جن افسوس ناک حـالات سے ھم گھرے ھوے ھیں ' انھوں نے اسے مشکـل سے مشکل تر بنا دیا - غریب ندوہ بد قسمتي سے ندوۃ العلما ھے' یعنے علما کي مجلس ھے - پس اسکے سکریٹري کو فرقۂ علما میں سے ھونا چاھیے -

حضرات علماء میں سے جو لوگ ندوہ کے ساتھہ موجود تھے اُن میں کوئي بھي نہ تھا جو علم و فضل اور وقعت و عزت کے ساتھہ ندوہ کے مقـاصد کا بھي اندازہ داں ھوتا ' اور ساتھہ ھي قوۃ نظـم و ادارہ بھي رکھتا ھوتا - پھر جـو لوگ موجود تھے' ان میں سے متعدد اشخاص با وجود کمال نا اھلي و ھیچ کاري ' اس " سقیفۂ بني ساعدہ " کے مدعی خلافت تھے ' اور صرف اتنا ھي نہیں کہ " منا امیر و منکم امیر " پر اکتفا کرلیں ' بلکہ ان میں کا ھر فرد بیعت لینے کیلیے اپنا ھاتھہ ھر دم بڑھاے ھوے تھا - ایسي حالت میں محال تھا کہ ندوہ کی زندگي کے تحفظ کے ساتھہ اسکي نظامت کا مسئلہ بھي طے ھوجاتا - اسمیں شک نہیں کہ یہ بڑي ھي رنج کی بات ھے' مگر حقیقت ھے اور اسکا اظہار ناگزیر - اگر ایسا نہوتا تو یہ حالت بھي نہوتی جسکے ماتم کیلیے ھم سب جمع ھوے ھیں - حیران ھوں کہ مرحوم طالب آملي نے ندوۃ العلما کے متعلق کیونکر سو برس پہلے پیشین گوئي کردي حالانکہ وہ کہتا ھے :

خانـۂ شرع خـرابست کہ ارباب صلاح
در عمارت کـسري گنبـد دستـار خـودند !

اس بنا پر اس مشکل کا بہترین حل یہي تھـا جو کیا گیا کہ سرے سے اسکي ضرورت ھي باقي نہ رھي - تین کام جلسے ندوہ عبارت ھے ' الگ الگ اپني اپني معتمدیوں میں چلنے لگے -

چنـانچہ جب کبھي جلسۂ انتظـامیہ کے اجـلاس ھوے اور یہ مسئلہ چھیڑا گیا تو باوجود بعـض مفسدین و اشـرار کـي مخالفانہ جاں توڑ کوششوں کے ' بالاخر یہي فیصلہ ھوا کہ یہی انتظام قائم رھے -

نومبر ١٩٠٨ میں جلسۂ انتظامیہ کا ایک کامل جلسہ ھوا جسمیں تمام ممبر شریک تھے - اس جلسے نے رزولیوشن پاس کیا کہ " تینوں معتمد ابتک جو کام کرتے آے ھیں ھمیں اُنپر پورا اعتماد ھے "

پھر ٢٣ جولائي سنہ ١٩١٠ کو جلسۂ انتظامیہ نے یہ تجویز پاس کي کہ " اسوقت کوئي شخص موجود نہیں جو ناظم مقرر کیا جا سکے' پس جب تک کوئي ایسا شخص نہ ملے' اس وقت تک اس مسئلے کو ملتوي کر دینا چاھیے اور جس طرح کام چل رھا ھے اسي طرح چلتا رھے "

ان حوالوں کو جلسہ ھاے انتظامیہ کي روئدادوں میں دیکھہ لیا جاسکتا ھے -

اسقدر معلوم کر لینے کے بعد اب بعد کي سرگذشت غور سے سنیے :

(گذشتہ انتظام میں انقلاب)

٢٠ جولائي سنہ ١٩١٣ کو ایک جلسۂ خاص منعقد کیا گیا ' جس میں ٥١ ممبران ندوہ میں سے صرف گیارہ ممبر موجود تھے -

اس جلسے میں مولوي سید عبد الحي صاحب نے ایک تحریري تجویز پیش کي کہ :

(١) تینوں معتمدیاں توڑ دي جائیں -

(٢) ایک پیڈ مددگار ناظم قرار دیا جاے -

(٣) صیغۂ تعلیم کے سکریٹري کے فرائض پرنسپل دار العلوم کو تفویض ھوں ' اور صیغۂ مال اور مراسلات براہ راست ناظم کے متعلق ھو جائیں -

(٤) البتہ منشي احتشام علي بدستور صیغۂ تعمیرات کے انچارج رھیں -

چنانچہ فوراً اسکو منظور کیا گیا - اسکے بعد ھي " حسب تجویز بالا طے پایا کہ مولوي خلیل الرحمن سہارنپوري نـدوۃ العلما کے ناظم قرار پائیں " اور وہ قرار پا گئے :

عیشم بکام ست با یار دلخواہ
الحمد للہ ' الحمـد للــہ ! !

اسکے بعد ھي مـددگار ناظـم کا بھي تقرر کیا گیا' اور مولوي عبد الرحیم نامي کوئي بزرگ چالیس روپیہ ماھوار تنخواہ پر بحال کردیے گئے :

بردنـــد و برادرانـــہ قسمت کردنــد !

چنانچہ اس وقت سے مولوي خلیل الرحمن صاحب کا خیال ھے کہ وہ ندوہ کے ناظم ھیں -

(اصـولـي بحـث)

نہایت ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاھیے کہ اگر ایک باھر کا خالي الـذھن شخص بالـکل بے طرفانہ اور محض ایک تیسرے شخص

کي حیثیت سے اس واقعه پریا مثل اسکے کسي دوسرے واقعه پر نظر ڈالے ' تو اسکے لیے قدرتي طور پر طریق نظر و بحث کیا هوگا ؟

فرض کرو که یه کار روائي ندوہ میں نہیں هوئي بلکه کسي دوسري باقاعدہ انجمن میں هوئي - ایسي حالت میں اگر هم اسکے جواز و عدم جواز پر بحث کرنا چاهینگے تو صحیح اسلوب بحث کیا ہے ؟

میں سمجھتا هوں که هر صاحب فہم اس بارہ میں میرے ساتھه هوگا که اس کار روائي پر مندرجهٔ ذیل طریقوں سے بحث کي جاسکتي ہے - اسکے سوا جانچنے کا اور کوئي محتاط و بے خطر طریقه هو نہیں سکتا :

(۱) سب سے پہلے محض بربناے حقیقت و اصلیت غیر اضافي و مطلق حیثیت سے نظر ڈالني چاهیے ' نه که بر بناے قواعد و قوانین رسمیه - یعني اس لحاظ سے که جو کار روائي کي گئي وہ قطع نظر عام قواعد مجالس و اصول کار کے في نفسه کیسي ہے اور از روے عقل و نقد حکمت جائز و انسب تهي یا نہیں ؟

اس حیثیت بحث میں مقدم سوال یه هوگا که ندوة العلما ایک عظیم الشان مجلس ہے ' جسکے خاص خاص اساسي و اصولي مقاصد هیں ' اور ندوہ اسي وقت تک باقي ہے جب تک که ان مقاصد کو قائم رکھا جاے - علمي ' تعلیمي ' اصلاحي ' انتظامي ' اور اخلاقي حیثیتوں سے بھي وہ ایک خاص حیثیت رکھتي ہے اور وهي حیثیت اسکي اصلي روح ہے - پھر مختلف شاخوں میں اسکے مختلف کام هیں جنمیں ایک سب سے بڑا کام دار العلوم اور اسکي خاص طرز کي تعلیم ہے -

پس جو شخص اسکا سکریٹري منتخب کیا گیا - آیا اس عہدہ کیلیے واقعي صلاحیت و اهلیت بھي رکھتا ہے یا نہیں ' اور جن جن اوصاف و امور کی قدرتي اور لازمي طور پر اسکے لیے ضرورت ہے ' وہ بھي اسمیں هیں یا نہیں ؟

(۲) اسکے بعد عام قوانین و قواعد کا سوال سامنے آتا ہے - ندوة العلما محض چند آدمیوں کي ایک نا جائز بھیڑ یا چند یاران صحبت کا صحن مکان نہیں ہے جسکے کاموں کیلیے " قاعدہ " اور " قانون " کا لفظ غیر ضروري هو ' بلکه مثل تمام با قاعدہ مجالس و مجامع کے وہ بھي ایک مجلس ہے ' اور اس طرح کي مجلسوں کیلیے عام طور پر قوانین و قواعد موجود هیں - پس مان لیجیے که اهلیت و استحقاق کوئي شے نہیں ' اور قابلیت و اوصاف یا مقاصد ندوہ کے تحفظ و بقاء کے خیال کي بھي یہاں کوئي سماعت نہیں هوني چاهیے ' لیکن تاهم یه تو ضروري ہے که جو شخص بھي سکریٹري منتخب کیا جاے ' قاعدے اور قانون کے مطابق کیا جاے اور استحقاق و اهلیت کي بنا پر نہو تو اقلاً قانون کي بناپر تو هو ؟ شخصي حکومتوں میں اپني اغراض شخصیه سے بسا اوقات لوگ پادشاهوں کو معزول کرکے چھوٹے بچوں کو تخت پر بٹھا دیتے تھے ' اور دنیا جانتي تھي که یه بچه تخت پر بیٹھنے کے سوا اور کسي کام کا نہیں - تاهم اسکي تخت نشیني اسي طرح کرائي جاتي تھي جیسے کسي عاقل و بالغ اور مستحق تاجگزار بادشاہ کي هوا کرتي ہے - یه ایک کھیل هوتا تھا مگر با قاعدہ کھیل تھا اسلیے لوگ گردن جھکا دیتے تھے -

ندوة العلما کے تخت نظامت کیلیے بھي هم نه صرف استحقاق و صلاحیت سے بلکه درجهٔ انسانیت سے بھي قطع نظر کیے لیتے هیں - آپ ایک بیل کے سر پر نظامت کي پگڑي باندھدیجیے ' اور اسکے گلے میں ایک گھنٹي ڈالدیجیے - وہ سر هلائیگا اور گھنٹي کي آواز سنکر هم سب وجد کرینگے که ناظم صاحب ندوہ کي ضرورت پرکیا دلکش وعظ فرما رهے هیں - یه نہیں تو ایک کاٹھه کا پتلا بنا کر اسي کو رب الندوہ یقین کیجیے - همیں کوئي عذر نہیں - اسي کو مسند نظامت پر بیٹھا دیکھکر روز صبح سلام کر آئیں گے - لیکن خدارا قاعدہ اور قانون کو تو هاتھه سے ندیجیے اور جو کچھه کیجیے اصول اور ضابطهٔ عمومي کے ماتحت کیجیے - گذشته عہد کے ایک حکیم صاحب اپنے مریضوں کو هلاک بھي کرتے تھے تو قاعدے کے ساتھه ' آپ غریب ندوہ کا بھي قواعد کے ساتھه چلکر خاتمه کیجیے :

آدمي چاهیے کرے کچھه تو ؟

(۳) خیر ان دونوں دفعات بحث کو بھي جانے دیجیے - استحقاق و اهلیت ایک مہمل لفظ ہے - ندوہ کے مقاصد اور اسکے تعلیمي اور دیني کاموں کا بقا کوئي شے نہیں - عام مجالس و مجامع کے قواعد و قوانین کو کوئي نہیں پوچھتا - خود ندوہ کا قدیمي دستور العمل بھي تقویم پارینه ہے ' اور اسکي دفعات کو یاد کرنا نري حماقت :

رسمے کہنے بود بعہدے تو برافتاد !

تاهم خود ندوة العلما کا جو دستور العمل اس وقت بھي هم سب ماتم گذاران ندوہ کے هاتھه میں موجود ہے ' اور جسپر آجکل ندوہ کے تمام کام چل رہے هیں ' آخر وہ بھي کوئي شے ہے یا نہیں ؟ جانے دیجیے دنیا کي تمام مجلسوں کے قواعد کو - لیکن خود آپنے جو قواعد اپنے هاتھه میں رکھے هیں اس کار روائي کو کم از کم اسکے تو مطابق هونا چاهیے ؟ آپ ایک اونٹ کو کہدیجیے که یهي ندوہ کا مالک ہے - هم مان لیتے هیں - لیکن آخر کوئي مہار تو اسکے لیے هو ؟ اگر نہیں تو صرف ندوہ کے موجودہ اور آپکے قرار دادہ دستور العمل هي کے مطابق اس کار روائي کو جائز معلوم کرکے فتواے جواز دیں -

* * *

میں نہیں سمجھتا که اس کے علاوہ اور بحث و نظر کا کیا پہلو هوتا ہے ' اس طریقهٔ بحث کے اختیار کرنے میں خاتمهٔ سخن کي انتہائي سے انتہائي سرحد تک پہنچ گئے ' اور اگر اس سے بھي اور نیچے اترنے کي فرمایش کي جاے ' تو پھر کسي بحث و نظر کي ضرورت هي کیا ہے ؟ جلسوں کے قائم کرنے اور انتظامي ممبروں کے اجلاس منعقد کرنے کي زحمت کیوں گوارا کي جاے ؟ سب سے بہتر اور آسان بات یه ہے که قدیم روایتوں کے لاوارث تاج و تخت کي طرح باهم ملکر قرار دیدیجیے که آج صبح طلوع آفتاب کے بعد سب سے پہلے جو حیوان گوله گنج لکھنو سے گذریگا ' ندوہ کي نظامت کا تاج اسي کے سر پر رکھدیا جایگا - پھر آگے ندوہ کي قسمت ' جو متحرک صورت آپکو سب سے پہلے بڑھتي هوئي نظر آے ' اسي کا هاتھه پکڑیے اور ندوہ کي نظامت کي پگڑي حوالے کیجیے :

سپردم بتو مایهٔ خویش را !

اگر آپ کہیں که اصول کي بحث ہے - تمسخر کا کون موقع ہے ؟ تو میں کہونگا که تمسخر نہیں بلکه حقیقت ہے - اگر آپ ایسا نہیں کرتے اور باقاعدہ کاموں کي طرح کارروائي کرتے هیں تو پھر کسي نه کسي اصول اور قاعدے کے ماتحت تو ضرور هي رهنا پڑیگا - کوئي نه کوئي اصول ضرور آپکے ساتھه هونا چاهیے - آخر براے خدا جواز و عدم جواز کا کوئي میعار بھي ہے یا نہیں ؟ سب سے پہلے استحقاق اور صلاحیت ہے اور فی الحقیقت یهي اصل شے ہے اور یهي اصول انتخاب حقیقي کا ہے - لیکن اسکو بھي چھوڑ دیے - عام قواعد اور خود ندوہ کا اصلي دستور العمل لیجیے - یه بھي نسهي تو موجودہ دستور العمل هی سهي - اگر یه آخري طریق بحث بھي آپکے لیے موثر نہیں تو پھر خدا کیلیے با قاعدہ کاموں کا نام لیکر دنیا کو مبتلاے مصیبت نه کیجیے - یا تو صبح پہلي آنے والي چیز کیلیے وصیت کر دیجیے - یا کسي جسیم و فربه خرگوش کو مسند نظامت پر لاکر بٹھا دیجیے - اسمیں اور آپکي نام نہاد با قاعدہ کار روایوں میں کوئي فرق نه هوگا - سرکاري انسپکٹر دارالعلوم کو " خرگوش خـانه " قرار دے هي چکا ہے -

جربوب میں قبائل سنوسیــه کا اجتمــاع

غــزوه طــرابلــس اور اسکا مستقبــل

شمالي افریقة کا ”سرمخفي“

براعظم افریقة میں اسلام کي بقیة امیدیں

شیــخ سنــوسي اور طریقــۂ سنــوسیه

(۲)

محمد بن علي السنوسي عرصے تـک جبل بو قبیس کي خانقاہ میں مقیم رہا - اسکي طبیعت ابتدا سے زاهدانه و رازدارانه واقع هوئي تهي ' اور اب اسکي نشو و نما کا اصلی موقعه آگیا تھا - وہ اکثر تنہا رهتا - صرف هفتے میں ایک بار باهر نکلتا تاکه ارادت مندوں کو اصلاح و تزکیۂ نفس کیلیے اپني صحبت میں شریک کرے -

اسي اثنا میں اوسکا دماغ بہت سے مہتم بالشان امور پر غور و خوض کرتا رہا - اسنے بعض مقاصد کے ظہور و تکمیل کا ارادہ کیا ' اور یکا یک مکه معظمه سے مصر روانہ هو گیا - اسکندریه پهنچ کر ایک خانقــاہ بنائي اور اسمیں مقیم هوکر دعوت و ارشاد کا سلسله شروع کرنا چاها -

شیخ الاسلام کي مخالفت ،

مکۂ معظمه کے قیام کے زمانے میں گــو وہ محض ایک گوشــه نشیں اور خالص دیني زندگي رکھتا تھا ' مگر اسکا اثر اسدرجه بڑھگیا تھا که حج کے ایام میں هزاروں آدمي اسکي زیارت کیلیے جمع هوتے اور ایک نظر دیکھ لینے کي تمنا رکھتے - استبدادي حکومتوں میں کسي شخص کا مرجع خلائق هونا سب سے بڑا جرم هوتا ہے - گورنر مکه کو یه بات خوش نه آئي اور اس نے حــکام قسطنطنیه کو بہت سي خلاف اطلاعات دیکر شیخ کا مخالف بنادیا - مکۂ معظمه میں تو اسکا ظہور نہیں هوا مگر اسکنــدریه پهنچکر شیخ کو خبر ملي که شیخ الاسلام قسطنطنیه سخت مخالف هوگیا ہے - تھوڑے هي دنوں کے بعد قسطنطنیه سے شیخ الاسلام کا حکم پهنچا که محمد بن علي السنوسي کي خانقــاہ میں شریــک هونا کسی شخص کیلیے جائز نہیں -

اس فتوے نے عوام و خواص سب کو بھڑکا دیا ' اور شیخ مجبور هوا که فوراً مصر چھوڑ دے - چنــانچه وہ اسکندریه سے پوشیدہ قاهرہ آیا ' اور قاهرہ سے براہ سلوم و درنه شمالي افریقه کي سرزمین میں پهنچا جو همیشه اولو العزم ارادوں کا مامن و ملجا رهي ہے -

(شمالي افریقه میں آغاز دعوة)

طرابلس الغرب کا ایک بڑا حصه جبل الاخضر کے کنارے واقع ہے اور اسکے بعد هي بنغازي کا ساحلی حصه ہے - دولــة عثمانیه نے اسے برقه کے ضلع میں شامل کردیا ہے اور طرابلس کا اطلاق اسکے علاوہ دیگر حصص ملـک پر کیا جاتا ہے - سنه ۱۲۶۵ هجري میں شیخ محمد بن علي جبـل الاخضر پهنچا ' اور اس سرزمین کي گمنامي ' علحدگي ' اور قدرتي حفاظت [illegible] بہت هی پسند آئي - اس نے سب سے پہلے اس حصے میں اپنے افریقي اعمال کي اولین بنیاد ڈالي اور متعدد خانقاهیں بنا کر مقیم هوگیا - وہ اطراف کے تمام بادیه نشین قبائل کو جمع کرتا اور اوقات نماز کے علاوہ تمام وقت انکي تلقین و هدایت میں صرف کردیتا - یهیں اسنے ایک سید زادي سے نکاح بهي کرلیا ' اور سنه ۱۲۶۱ - اور سنه ۱۲۶۳ میں بالترتیب دو لڑکے پیدا هوے ' جنمیں سے پہلے کا نام ” محمد المهدي “ رکھا اور دوسرے کا ” محمد الشریف “

(حجاز کا دوسرا سفر)

سات برس تک وہ مسلسل یہاں مقیم رہا - اسکے بعد جب تحریک پوري طرح قائم هوگئي تو پھر نکلا ' اور حجاز کا دوسرا سفر

کیا - مکۂ معظمه میں پہنچتے ھي " جبل بو قبیس کے گوشه نشین " کي آمد کي خبر تمـام حجاز و یمن میں پھیل گئي اور نجد تک سے لوگ اسکی زیارت کیلیے آنے لگے - اس مرتبه بھي وہ اپني اُسي خانقاہ میں رھتا تھا جو جبل ابو قبیس میں پہلي مرتبه بنا چکا تھا ' اور رجوع خلائق و ھجوم مسترشدین و مریدیں پہلي مرتبه سے بھي دو چند ھوگیا تھا - اس مرتبه سلوک و تصوف کے ساتھه فقه و حدیث کا درس بھي شروع کردیا - اسکا انداز درس عام طریقوں سے بالکـل مختلف تھا ' اور اپني جاذبیت و تاثر اور حسن بیان و جمع لطائف کے لحاظ سے حجاز کے تمام بڑے بڑے حلقه ھاے درس پر فوقیت رکھتا تھا -

اسکي شہرت اس سرعت کے ساتھه تمام عرب میں پھیل گئي که اب اسکا روکنا حکومت کي طاقت سے بھی باھر ھوگیا تھا - لوگ یمن کے اندروني حصوں اور نجد و حساء کے دور دراز خطوں سے کشاں کشاں شوق و ارادت میں کھینچتے تھے' اور جبل بوقبیس کي خانقاہ کو اپنا محبوب و مطلوب سمجھتے تھے !!

(یمن میں تاسیس دعوت)

لیکن اسي اثنا میں شیخ کے مرشد احمد بن ادریس نے دیار یمن کا سفر کیا اور شیخ کو بھي اپنے همراہ چلنے کیلیے کہا - ایک بہت بڑي جماعت کے ساتھه یه دونوں بزرگ مکۂ معظمه سے روانه ھوگئے ' اور کچھه عرصے تـک صرف شیخ احمد بن ادریس اور محمد السنوسي تنہا یمن کے مختلف شہروں میں پھرتے رھے - اس سفر کا خاتمه شیخ احمد کي وفات پر ھوا - شیخ محمد سنوسي نے وھاں خانقاہ بنائي - اسي کے ایک حصے میں اپنے مرشد کو دفن کیا اور پھر مکۂ معظمه کي طرف روانه ھوگیا -

جربوب میں طریقۂ سنوسیه کا پہلا زاویه

شیخ احمد کا مقبرہ اور خانقاہ اب تک یمن میں موجود ھے' اور هزارھا اشخاص دور دور سے اسکي زیارت کیلیے آتے ھیں - یمن میں سنوسي طریقه کي اشاعت کا مرکز یہي خانقاہ ھوئي -

(نور حجـــاز سنه ۵۷ - ع)

کیسي عجیب بات ھے که جس سال ھندوستان کا مشہور غدر ھوا ھے یعنے سنه ۱۸۵۷ - ٹھیک اُسي زمانے میں مکۂ معظمه کے اندر بھی ایک بہت بڑا ھنگامۂ قتل و خون ھوا' جو " نور حجاز " کے نام سے مشہور ھے - میں نے اُسکے عجیب و غریب حالات حضرت والد مرحوم کی زباني سنے ھیں: جو اسکے آٹھه سال بعد پہلی بار مکۂ معظمه گئے تھے -

اس غدر کے اسباب مختلف قسم کے تھے اور انکا سرچشمه بھی ایک ھی نه تھا - یه غدر ترکوں کے خلاف اعراب حجاز نے کیا اور شریف عبد المطلب اسکے سرغنـه سمجھے گئے گو اس سید عظیم و جلیل (نور الله مرقدہ) نے همیشه اس سے انکار کیا -

یه زمانه سلطان محمود مصلح کا تھا جس نے عثماني ممالک میں متعدد نئی اصلاحات سب سے پہلے جاري کیں - ازانجمله یورپین لباس کا اختیار کرنا ' نئے طریق پر عدالتوں اور دفاتر کا کھولنا ' اور فرانسیسي اصول پر سب سے پہلے فوج نظام مرتب کرني - وغیرہ وغیرہ -

اِن اصلاحات کا آخري درجه وہ " منشور اصلاح " تھا جو سلطان محمود کے دستخط سے تمام ممالک عثمانیه میں شائع کیا گیا ' اور جسمیں لکھا تھا که ممالک حربیه سے زمانۂ امن میں لونڈي غلاموں کو لانا اور فروخت کرنا شریعۃ اسلامیه کے خلاف ھے -

یه فرمان جب مکۂ معظمه پہنچا اور حرم شریف میں پڑھکر سنایا گیا تو تمام عربوں میں سخت ناراضي اور مخالفانه جوش پھیل گیا - ساتھه ھي بجلي کي سرعت سے یه خبر تمام اطراف و قبائل حجاز میں پہنچ گئي اور بدؤں کے گروہ مکه میں پہنچکر چلانے لگے که " سلطان نصراني ھوگیا اور نصرانیوں کے حکموں کے آگے جھک گیا "

یه تو ایک سبب ظاھري تھا جو اعراب حجاز کي سرکشي کا موجب سمجھا جاتا ھے - مگر اسکے علاوہ اور بھي بہت سے اسباب تھے جو مدت سے اندر ھي اندر جمع ھو رھے تھے اور کسي قوي محرک کے منتظر تھے - دولۃ عثمانیه کا بیان ھے که اِن اسباب مخفیه میں ایک سبب اُس وقت کے شریف " عبد المطلب " کا ارادۂ خروج تھا ' اور دوسرا جبل بوقبیس کي پر " اسرار خانقاہ " کا سر مخفي -

لیکن شریف عبد المطلب نے آخر تـک اس سے انکار کیا - وہ اس تحریک کے وقت مکه میں موجود بھي نه تھا - طائف میں تھا - اسکے بے طرفانه حالات جس قدر معلوم ھوے ھیں اُنسے معلوم ھوتا ھے که ایک مصلح خیال ' اولو العزم ' اور شجاع و جانباز سید تھا ' اور جس قدر اثر اور نفوذ اسکی ذات کو تمام قبائل حجاز اور اعراب بادیه میں حاصل تھا ' آجتک کسي شریف کو حاصل نہیں ھـوا ' اور نه ھي کوئي شریف اس درجه صاحب علم و فضل اور جامع قابلیت صوري و معنوي مکه میں آیا ھے -

بہر حـال اس واقعـه کي زیادہ تفصیل یہاں غیر ضروري ھے - تمـام قبـائل اعراب مکـه و اطراف مکه میں بہت جلد برھمي پھیـل گئي اور بعض تـرک افسروں کے بے موقعه سلوک نے اُسے اور تیز کردیا - یہاں تـک که موسم حج کے قریب ھی قتـل و غـارت کي آگ بھڑکي' اور بدؤں نے ترکوں کو قتل کرنا شروع کردیا - ترک گورنر بھاگ گیا ' فوج برباد ھوگئی اور تمام مکه پر بدؤں کا قبضه ھوگیا -

بعض اسباب کي وجه سے دولت عثمانیه شریف عبد المطلب سے پہلے ھي بر انگیخته تھي مگر اسکے اثر و نفوذ کی وجه سے معزول نہیں کرسکتي تھي - شریف اُس وقت طائف میں تھا - غدر کے بعد اس نے بالا ھي بالا نکل جانے کي کوشش کی' مگر بدؤں نے جاکر گھیر لیا اور مجبور کیا که آپ همارے امیر و شریف ھیں - هم کو چھوڑ کر نہیں جاسکتے - مجبوراً اُسے مکه معظمه آنا پڑا -

حج کا موسم شروع ھوا تو تمام حجاز میں ترکي حکومت کا نام و نشان نه تھا - بدؤں نے ترک حاجیوں کو اس شرط سے آنے کي اجازت دي که حاکمانه اقتدار کو خیر باد کہکے آئیں ' اور سلطان کا نائب جبل عرفات پر خطبه نه پڑھے جیسا که همیشه پڑھا کرتا ھے - ایک رقم بطور ٹیکس کے بھي ترکوں کیلیے لگا دي تھی جو تمام ترک حاجیوں کو دینی پڑي -

---

ترجمـه اردو تفسیر کبیـر

قیمت حصه اول ۲ - روپئه - ادارۂ الهلال سے طلب کیجیے -

عثمانی طیارہ جی : فتحی بے

طیارہ جی صادق بے

شہداء راہ کشف وسیاحت

نور اللہ مرقد ہما

جبکہ یورپ کی سرزمین جانفروشان ملت و فدا کاران کشف و علم کی بکسر شہادتگاہ ہے ، اور جبکہ پیروان اسلام اپنی جانفروشی کے اولین سبق کو بھلا چکے ہیں ، تو ان جانفروشان سیاحت ، ان شہداے علم ، ان فدا کاران ملت و وطن ، یعنی الوالعزم فتحی بے و صادق بے کی روحیں سامنے آکر ماتم گذاران ملت کومایوسی سے روکتی ہیں !

اخبارات میں انکی سیاحت اور درد انگیز شہادت کا حال چھپ چکا ہے ، اور الہلال میں مرحوم فتحی بے کی تصویر بلقیس شوکت خانم کے ہوائی جہاز کو چلاتے ہوے آپ دیکھہ چکے ہیں - یہ دونوں جانباز قسطنطنیہ سے روانہ ہوے تاکہ افریقہ تک کا سفر ہوائی جہاز میں سب سے پہلے طے کریں -

بلاد اسلامیہ کی آس ساکن اور افسردہ فضا میں جو فتح یاب جھنڈوں ، اور بلند قامت نیزوں کو دیکھنے کی جگہ اب عرصے سے صرف نا کامی کی آہوں اور مظلوموں کی چیخوں ہی کو سن رہی ہے ، بکایک ہواے عزم و الوالعزمی کے دو آسمان پیما عقاب طیران علم و اکتشاف کے پروں سے بلند ہوتے ہوے اور اڑتے ہوے نظر آے :

و یصعد حتی یظن الوری
بان لہ حاجۃ فی السماء !

یہ سیاح فضائی مختلف شہروں میں قیام کرتے ہوے بیروت پہنچے اور ہر جگہ انکے استقبال کا عظیم الشان اہتمام کیا گیا - مصر میں خبر پہنچی کہ عنقریب تخت گاہ فراعنہ کی پر اسرار فضا میں بھی نمودار ہونے والے ہیں - اس خبر نے تمام ادنی و اعلی حلقوں میں ایک ہنگامۂ انتظار پیدا کر دیا - پرنس عمر طوسون پاشا کی زیر ریاست ایک کمیٹی قائم ہوئی تاکہ ان اولو العزم مہمانوں کا استقبال کرے -

لیکن عین شوق و انتظار کے اس ہجوم میں تار برقیوں نے خبر سنائی کہ بیت المقدس کی طرف اڑتے ہوے مقام سمرا کے قریب ایک خانمہ کن حادثہ ہوگیا ، اور ۱۵۸ کیلیومیٹر کی بلندی سے دونوں سیاح گر کر شہید ہوگئے ! انا للہ و انا الیہ راجعون !

اس خبر نے تمام بلاد عثمانیہ میں تہلکہ مچا دیا - قسطنطنیہ میں چار ستون انکی یادگار میں نصب ہونگے - مصر کی کمیٹی چندہ جمع کر رہی ہے تاکہ دو ہوائی جہاز دولت عثمانیہ کو نذر کرے - انمیں سے ایک کا نام "فتحی" اور ایک کا "صادق" ہوگا -

یہ ہوائی سیاحت تاریخ طیران انسانی میں ہمیشہ یادگار رہیگی - جرمنی اور فرانس کے بڑے بڑے ماہرین فن طیران کی رائیں شائع ہوئی ہیں جنمیں اس سیاحت کی اولو العزمی کا اعتراف کیا ہے - ایک جرمن اخبار لکھتا ہے کہ "جسقدر مسافت فتحی بے نے ایک ہی سفر میں طے کی ، آجتک ہم بھی نہ کر سکے - آس نے ۹۸ - کیلو میٹر صرف ۵۳ منٹ میں طے کیا ! "

ایک امریکن نامہ نگار لکھتا ہے :
" میں نے ایسی خوفناک پہاڑیوں کے اندر سے اسے اڑتے ہوے دیکھا ، جنکے تصور سے انسان کانپ اٹھتا ہے - وہ جس حدت انگیز مستعدی سے پیچھے اڑ تا تھا ، اسکی نظیر یورپ میں بھی اب تک نہیں دیکھی گئی "

فهرست ممبــران مسلــم وفــد

جو ۲۵ مارچ کو دهلي ميں پيش هوا

(۱) نواب ذو الفقار علي خاں سي' اِس' آئي - ماليرکوٹله - (۲) ڈاکٹر ناظر الدين حسن بيرسٹر ايٹ لا - لکھنؤ (۳) آنريبل راجه سر محمد علی محمد خاں بهادر کي - سی - آئی - اے - محمود آباد (۴) حاجی محمد موسیٰ خاں صاحب دتارلي - (۵) منشی محمد احتشام علي صاحب لکھنو - (۶) پرنس غلام محمد صاحب سابق شريف کلکته خاندان ميسور - (۷) آغا سيد حسين صاحب شوسٹري کلکته - (۸) پرنس افسر الملک اکرم حسين صاحب کلکته - (۹) پرنس احمد حليم الزماں خاندان ميسور - (۱۰) حاجي بخش الهي خانصاحب سي - آئي - اي - دهلي - (۱۱) شفاء الملک حکيم رضي الدين احمد خاں صاحب دهلي - (۱۲) آنريبل کپتان ملک عمر حيات خاں توانه - سی - آئی - ايي - دهلي - (۱۳) مفتي فدا محمد خاں بيرسٹر ايٹ لا - پشاور (۱۴) مسٹر مظهر الحق بيرسٹر ايٹ لا بانکي پور - (۱۵) محمد علي اسکولر ايڈيٹر کامريڈ و همدرد دهلي (۱۶) شوکت علي اسکولر معتمد خدام کعبه دهلي (۱۷) چودهري غلام حيدر ايڈيٹر " زميندار " لاهور (۱۸) ايم - غلام حسين سب ايڈيٹر کامريڈ (۱۹) مولانا عبد الباري صاحب فرنگي محل (۲۰) سيد وزير حسن بي - اے آنريري سکريٹري آل انڈيا مسلم ليگ لکھنو (۲۱) ميجر سيد حسن بلگرامي علي گڈھ (۲۲) آنريبل سر ابراهيم رحمت الله بمبئي - (۲۳) منشي محمد اظهر عليصاحب بي - اے جائنٹ سکرٹري آل انڈيا مسلم ليگ - (۲۴) ڈاکٹر مختار احمد انصاري - دهلي - (۲۵) خاں بهادر الله بخش خانصاحب لاهور سابق پوليٹکل اسسٹنٹ - (۲۶) کپتان نواب احمد نواز خاں سدوزئي ڈيره اسمعيل خاں - (۲۷) نواب عبد المجيد صاحب سي - آئي - اي بيرسٹر ايٹ لا اله آباد - (۲۸) آنريبل خاں بهادر خواجه يوسف شاه امرتسر - (۲۹) خاں بهادر شيخ غلام صادق صاحب امرتسر - (۳۰) سيد عبد الرشيد بي - اے - ايل - ايل - بي اجمير (۳۱) آنريبل مسٹر غلام حسن - بی - اے - ايل - ايل - بي - حيدر آباد سنده صدر انجمن انجمن اسلاميه - (۳۲) حاجي يوسف حاجي اسمعيل ثعباني صدر انجمن ' انجمن اسلاميه بمبئي - (۳۳) مولوي سيد ابو العاص صاحب آنريری مجسٹريٹ پٹنه - (۳۴) خاں بهادر نواب سرفراز حسين صاحب پٹنه - (۳۵) محمد علي طيب جي قادر بهائي بيرسٹر ايٹ لا صدر انجمن ضياء الاسلام بمبئي (۳۶) سبحٰ محمد فايق صاحب بی - اے - ايل - ايل - بي - فيض آباد (۳۷) حافظ محمد عبد الحليم صاحب کانپور - (۳۸) سيد فضل الرحمن صاحب بی - اے - ايل - ايل - بی - کانپور - (۳۹) آنريبل خاں بهادر مير اسد علي مدراس - (۴۰) آنريبل سيد قمر الهدی بيرسٹر ايٹ لا بختيار پور - پٹنه - (۴۱) محمد علي جناح اسکوائر بيرسٹر ايٹ لا بمبئي (۴۲) مولوي حبيب الرحمن خاں صاحب شرواني عليگڈه - (۴۳) صاحبزاده آفتاب احمد خاں اسکوئر بيرسٹر ايٹ لا علي گڈه (۴۴) شيخ عبد الله اسکوائر بي - اے - ايل - ايل - بي علی گڈه (۴۵) خاں بهادر مولوي مقبول عالم صاحب وکيل بنارس - (۴۶) تصدق احمد خاں اسکوائر بيرسٹر ايٹ لا عليگڈه - (۴۷) آنريبل مسٹر جي - ايم بهرگری بيرسٹر ايٹ لا سنده - (۴۸) محمد عبد العزيز اسکوائر بيرسٹر ايٹ لا پشاور - (۴۹) شمس العلما مولوي شبلی نعماني - (۵۰) نواب محمد جعفر علي خانصاحب شيش محل لکھنو - (۵۱) نواب زاده محمد سيد علي خاں بي - اے شيش محل لکھنو - (۵۲) مولوي غلام محي الدين خاں صاحب وکيل قصور پنجاب (۵۳) خاں بهادر مولانا ابو الخير صاحب شمس العلما غازي پور (۵۴) مسعود الحسن اسکوائر بيرسٹر ايٹ لا مراد آباد (۵۵) آنريبل مولوي سيد محمد طاهر صاحب وکيل مونگير (۵۶) چودهري محمد امير الحق صاحب بختيار پور مونگير (۵۷) مولوي شيخ کمال الدين احمد صاحب امين دار مشکی پو[ر] مونگير - (۵۸) شيخ ظهور احمد اسکوائر بيرسٹر ايٹ لا مراد آباد (۵۹) خاں صاحب مولوي بشير علی خانصاحب آنريری سکرٹری انجمن اسلاميه لاهور (۶۰) نواب محمد علي خانصاحب قزلباش لاهور (۶۱) عبد المجيد خواجه اسکوائر کينٹب بيرسٹر ايٹ لا عليگڈه (۶۲) سيد علي عباس بخاري اسکوائر (آکسن) سکرٹري پراونشل مسلم ليگ پشاور - (۶۳) آنريبل نواب محمد ابراهيم عليخاں کنجپورة پنجاب - (۶۴) سيد ظهور احمد اسکوائر بي - اے - ايل - بی - جائنٹ سکرٹري پراونشل مسلم ليگ لکھنو (۶۵) سيد عبد العزيز اسکوائر بيرسٹر ايٹ لا بانکي پو[ر] (۶۶) سيد علي حسن خاں صاحب خان بهادر سابق ممبر کونسل اندور اسٹيٹ و سابق مدار المهام رياست جاوره (۶۷) احسان الحق اسکوائر بيرسٹر ايٹ لا جالندهر (۶۸) مولوي محبوب عالم صاحب اڈيٹر پيسه اخبار لاهور (۶۹) مولوي محمد يعقوب صاحب وکيل مراد آباد (۷۰) خان بهادر مولانا ايم - ايم ملک ناگپور پريسيڈنٹ سي - پي مسلم ليگ (۷۱) آنريبل عبد الحسين آدم جي پير بهائي جي بمبئي (۷۲) حاذق الملک حکيم حافظ محمد اجمل خان صاحب دهلي (۷۳) خواجه گل محمد خان صاحب پليڈر چيف کورٹ پنجاب - (۷۴) آنريبل سر فاضل بهائي کريم بهائي ابراهيم کے - سي - آئي - اي بمبئي (۷۵) آنريبل راجه سيد ابو جعفر صاحب پيرپور فيض آباد (۷۶) آنريبل خان بهادر نواب سيد نواب علی چودهري بنگال - (۷۷) خان بهادر شيخ رحيد الدين صاحب ميرٹهه (۷۸) سيد آل محمد اسکوائر بيرسٹر ايٹ لا سابق ڈپٹي کمشنر صوبجات متوسطه (۷۹) مولانا سيد کرامت حسين صاحب سابق جج اله باد هائی کورٹ - لکھنؤ (۸۰) آنريبل شيخ شاهد حسين صاحب بيرسٹر ايٹ لا لکھنؤ تعلقدار گدیا (۸۱) نواب محمد اسحاق خانصاحب سکربٹري ايم - اے - او - کالج - علي گڈه (۸۲) شمس العلماء مولوي سيد احمد صاحب امام جامع مسجد دهلي (۸۳) قاضي نجم الدين احمد صاحب ميرٹهه (۸۴) خواجه حسن نظامي دهلی

هوائي جنگ

ابھي کل کي بات ہے جب هم کہتے تھے کہ " فلاں شخص هوا میں لڑتا ہے " اسکے معني هر شخص یہ سمجھتا تھا کہ وہ اپني قوت کو ایک ایسی جد و جہد میں ضائع کرتا ہے جو وهمي ، خیالي ، اور بے بنیاد و لا حاصل ہے -

لیکن کیا آج بھي هوا میں لڑنے کے یہي معني هیں ؟

* * *

اسرار و نوامیس فطرت کے انکشاف نے نوع انسان کي تاریخ میں کسقدر حیرت انگیز انقلاب پیدا کردیا ہے ! انسان کے هزارها خیالات جنکي وہ کل تک نہایت شغف و شیفتگي کے ساتھہ تمنا کرتا تھا ، اور انکو اپنے دسترس سے باهر پاکر اپنے تخیل سے مدد لیتا تھا ، وهي خیالات واقعیت کے لباس میں آج اسکي روزانہ زندگي کے اندر موجود هیں ، اور اسدرجہ معمولي اور پیش پا افتادہ معلوم هوتے هیں ، گویا ان میں کوئي اعجوبگي و حیرت افزائي نہیں یا وہ همیشہ سے اسي طرح هوتے آئے هیں !

تبارک الذي بیدہ الملک وهو علی کل شی قدیر !

مثال کے لیے کھربا یا بخار کي طرف اشارہ کافي ہے - کیا آج سے چند صدي قبل کسي بڑے سے بڑے حکیم کے تخیل میں بھي یہ آسکتا تھا کہ ایک شخص جس پر نہ ملائکۂ آسماني نازل هوتے هوں ، نہ جن و عفریت اسکے تابع هوں ، اور نہ نجوم و رمل کے حساب و نقوش سے واقف هو ، ایسا شخص صرف پانچ منٹ میں ۸ هزار میل کا قطر رکھنے والے کرہ کے هر گوشے کي خبر معلوم کرسکتا ہے ؟

یا یہ کہ باد رفتار گھوڑے جس راہ کو هفتوں میں طے کرتے هوں انکو ایک بے روح و رواں آهني جسم بغیر کسي طاقت معجزہ نما کے چند گھنٹوں میں قطع کرسکتا ہے ؟

هاں اسوقت کے ایک بڑے سے بڑے حکیم کے تخیل میں بھي یہ نہیں آسکتا تھا ، لیکن اب ٹیلیگراف آفس کے ایک کلرک اور ٹرین کے ایک ڈرایور کي کم قیمت زندگي کا ایک معمولي مشغلہ ہے !

* * *

بیشک ابھی چند سال قبل تک " هوائي جنگ " محض ایک خیالي استعارہ تھا مگر اب ایک حقیقت ہے جو اگر آج واقع نہیں هوئي تو کل ضرور هي هوکر رهیگي -

جسطرح کہ بخار (اسٹیم) کے اکتشاف اور فن جہاز سازي کي تازہ اختراعات نے انساني هستي کے لیے موت کا نیا دروازہ کھولدیا تھا ، اسیطرح هوائي جہازوں کي اختراع نے بھي کشت و خوں اور قتل و سفاکي کا ایک نیا دروازہ کھولدیا ہے جو گذشتہ تمام دروازوں سے کہیں زیادہ هولناک اور فظیع و مہیب ہے - یہ ایک عالمگیر خیال ہے کہ اگر هوائي جنگ هوئي (اور ایک نہ ایک دن یقیناً هوگي) تو اسوقت اتني شدید خونریزي هوگي جسکي نظیر انسان کے اس دور زندگي میں بھي نہیں ملسکتي جسکي تاریخ کا هر صفحہ میدان جنگ کے خون سے رنگین ہے !

سلطنتوں میں عام طور پر دهشت و خوف اور سرگرمي و مستعدي کي هوا چل رهي ہے - هر سلطنت اپنے انسان پاش اور جہنمی سامان جنگ کے لیے هوائي جہاز اور هوائي جہازرانوں کے انتظام میں مصروف و منہمک ہے -

* * *

هوائي جہاز میں معتدل اور ممزوج هوا کے حاصل کرنے کا آلہ جو تیارچي ناک سے لگا لیتا ہے

اس استعداد و تیاري میں فرانس کا قدم سب سے آگے ہے - اس نے سنہ ۱۱ ع میں ۲۴۸۰۰۰ پونڈ ، اور سنہ ۱۲ میں ۱۸۰۰۰۰۰ پونڈ آلات پرواز پر صرف لیے - اس سال ۱۷۰۰۰۰۰ صرف کریگي -

فرانس کے بعد جرمني کا نمبر ہے - جرمني اس سال اپنے آلات پرواز پر ۱۸۰۰۰۰۰ پونڈ صرف اپنے خزانے سے اور اسکے علاوہ ۳۵۰۰۰۰ - اس چندہ سے صرف کریگي جو قوم نے هوائي بیڑے کے لیے کیا ہے !

جرمني کے بعد برطانیہ کا نمبر ہے - اس نے بھي اپنے سالانہ بجٹ میں ایک کثیر رقم آلات پرواز کے لیے رکھی ہے -

ان حالات کو دیکھتے هوے معلوم هوتا ہے کہ وہ وقت دور نہیں جب هوائي جہازوں کا بھي ایک خاص جنگي صیغہ هوگا ، اور اس پر کم و بیش اسیقدر صرف هوگا جسقدر کہ اسوقت جہازوں پر صرف هورها ہے -

* * *

اسوقت تک جسقدر هوائي جہازوں کا تجربہ هوچکا ہے وہ پانچ قسموں کے اندر بیان کیے جاسکتے هیں :

(۱) وہ جنکے دونوں پہلوؤں کي کمانیاں (جنکو ضلع یا پسلي کہتے هیں) سخت هوتي هیں -

(۲) جنکے پہلو میں یہ پسلیاں یا کمانیاں نہیں هوتیں -

(۳) ایک درجہ والے " ایرو پلین "

(۴) دوسرے درجے والے " ایرو پلین "

(۵) وہ " ایرو پلین " جو مسطح آب پر گهومتے هیں اور اسکے بعد هوا میں بلند هوتے هیں -

ان پانچ قسموں میں سے دو اول الذکر قسم کے جہاز خود نہیں اڑتے بلکه ایک ایک غبارہ ان میں اُڑتا ہے -

ان غباروں سے اڑنے والے جہازوں میں ایک قسم زمین کے جہازوں کي هے - زمین کے جہازوں کی حقیقت یہ هے که پہلے ایک غبارہ گیس سے بهرا جاتا هے - اس غبارہ میں ایک هوائي جہاز بندها هوتا هے - اس میں ایک پنکها هوتا هے جو نہایت تیز چلتا هے - غبارہ جب چهوڑا جاتا هے تو وہ هوا میں بلند هوتا هے' اور اپنے ساتهه اس جہاز کو بهي بلند کردیتا هے - جب جہاز سطح زمین سے کسیقدر اونچا هوجاتا هے تو یہ پنکها چلنے لگتا هے - اس پنکهے کے چلنے سے جہاز آگے بڑهتا هے - اس طرز کے هوائي جہاز کي شرح رفتار پچاس میل في گهنٹه هے -

پہلے حکومت جرمني نے تمامتر توجه اسي طرز کے جہاز پر کي ' مگر اب وہ ایک اور قسم کا جہاز تیار کرا رهي هے جسکي رفتار امید هے که ۵۵ میل فی گهنٹه هوگي - یعني ریل کي تیز ترین میل کے برابر اور دریائي جہازوں سے دو چند تیز !

جرمني نے اس سے پہلے ایک اور آهن پوش هوائي جہاز بنایا تها - اسکي شرح رفتار ۵۰ میل في گهنٹه تهي - ابهی اسمیں ترقي کی کوشش هو رهي هے اور امید هے که ۶۰ میل تک اسکي شرح رفتار هوجائیگي -

اسوقت هوائي جہازوں کے لیے آندهي ایک شدید ترین خطرہ هے لیکن اگر ترقي رفتار کي کوشش میں کامیابي هوئي اور حسب امید هوائي جہاز ۶۰ میل فی گهنٹه چلنے لگے تو پهر غالباً یه خطرہ باقي نه رهیگا' اور فضاء جو کي حالت خواہ کتنی هي ناسازگار کیوں نه هو' مگر هوائي جہاز بے خوف و هراس سفر کرسکینگے -

* * *

جسطرح که دریائي جہازوں میں توپیں رهتي هیں' اسیطرح هوائي جہازوں میں بهي توپیں رکهي جاتي هیں - اُنکے گولے فضا میں پهٹتے هیں اور ان سے لوهے کے ٹکڑے نکلکے پهیلتے هیں - ان گولوں میں گیس هوتا هے ' اور اُن کے پهٹنے کے بعد ایک دهواں سا پهیل جاتا هے اور سامنے کي چیزیں نظر نہیں آتیں - نیز وہ گولے بهي پهینکے جا سکتے هیں جنمیں ڈاینا میٹ هوتا هے - غرضکه هر قسم کے گولے ان توپوں سے پهینکے جاسکتے هیں -

یہاں قدرتاً سوال پیدا هوتا هے که اسقدر بلندي اور بعد مسافت کے با وجود کیا توپوں کي شست صحیح بندهسکتی هے ؟ بیشک بظاهر به مشکل معلوم هوتا هے - صحراء لیبیا میں هوائي جہازوں کو اسي لیے کامیابي نه هوئي مگر اب کوشش نے اس مشکل کو بهي آسان کر دیا هے - اب شست نہایت آساني سے باندهي جاسکتي هے' اور اگر پہلي دفعه نشانه خطا کریگا تو دوسري مرتبه یا تیسري مرتبه ضرور هي لگیگا -

هوائي جہاز رانوں کے پاس ایک آله هوتا هے جسکو ارتفاع نما (اسٹیٹوسکوپ) کہتے هیں - اس آله سے نہایت صحیح طور پر معلوم هو جاتا هے که اب جہاز سطح آب سے کسقدر بلندي پر هے - اس آله سے جہاز کو حسب ضرورت پست و بلند کرنے میں بهي بہت مدد ملتي هے -

جیسا که هم نے ابهي بیان کیا هے پہلے جرمني نے هوائي جہازوں کي تمام قسموں سے صرف زپلن طرز کے اُن جہازوں کي طرف توجه کي تهی جو غبارہ کے ساتهه اُڑتے هیں ' اور فرانس نے اسکے جواب میں ایرو پلین کو اپني کوششوں کا مرکز قرار دیا تها ' مگر چونکه دونوں سلطنتوں میں عداوت شدید اور مقابله و همسري کا سخت جوش هے ' اسلیے اب ان میں سے هر ایک اسي قسم کے جہازوں کے انتظام میں سرگرم هے جو دوسرے نے بنوائے هیں تا که اگر مبادا جنگ کے وقت ایک قسم کے جہاز نا کامیاب ثابت هوں تو حریف بازي نه لیجا سکے' اور فوراً دوسرے قسم کے جہازوں سے اسکا مقابله کیا جاسکے -

برطانیه ایک بحري سلطنت هے اسلیے قدرتاً وہ ان هوائي جہازوں کي طرف مائل هے جو مسطح آب پر گردش کرکے هوا میں بلند هوتے هیں - امید هے که اس سال کے ختم هوتے هوتے اُسکے پاس اس قسم کے ۷۵ جہاز هوجائینگے -

برطانیه اپنے آپ کو ایرو پلن اور زپلین ' دونوں سے بے نیاز سمجهتي هے - اسکا خیال هے که اگر اسکے بیڑے کے پاس ان گردش کن جہازوں کي کافي تعداد هو جاے تو پهر اسے دشمن کا خطرہ نہیں ' چنانچه اسکا ارادہ هے که اپني مقبوضات میں اس ترتیب سے هوائي جہازونکے اسٹیشن بنائیگي که اسکے تمام مقبوضات کے گرد ایک منطقه یا دائرہ سا بنجائیگا اور جسطرح که قلعوں میں دشمن کي نقل و حرکت کي نگراني هوتي رهتي هے ' اسیطرح ان اسٹیشنوں سے دشمن کے هوائي جہازوں کي نقل و حرکت کي نگراني هوتي رهیگي -

دولت عثمانیه کا نیا زیپلن قسم کا هوائي جہاز

برطانیه اپنے حریف جرمني اور اپنے حلیف فرانس ' دونوں سے هوائي جہازوں میں پیچهے هے' حالانکه دونوں اسکے گهر کے دروازے پر هیں اور هر وقت حمله کر سکتے هیں - اسلیے انگریزي اخبارات مضامین اور تصاویر کے ذریعه اپني قوم کو اس اهم نقص کي طرف متوجه کر رهے هیں - کوئي هفته ایسا نہیں آتا که انگریزي ڈاک میں هوائي جہازونکے متعلق مضامین یا طرح طرح کي تصاویر نه هوں -

انگریزي اخبارات کا خیال هے که غباروں سے اُڑنے والے هوائي جہازوں کی نسبت ایرو پلین زیادہ قابل اعتماد هیں - کیونکه ایک غبارے والا جہاز جتنے صرف سے تیار هوتا هے ' اتني رقم میں ۳۵ ایرو پلین بنتے هیں - اسکے علاوہ ایرو پلین کا بنانا آسان هے اور ایک وقت میں بہت سے بن جا سکتے هیں ' لیکن غبارے والے جہازوں میں یه دونوں امر مفقود هیں -

ایک اور بہت بڑا فرق یه بهي هے که غبارے والے جہاز میں جہاں گولي لگي اور سارا جہاز برباد هوگیا - لیکن اگر ایرو پلین کے دونوں

بازو گولیوں سے چهلنی بهي هوجائیں' جب بهي اس کے باقي حصے پر کوئي اثر نہیں پڑتا -

پهر یه کچهه ضروري نہیں که هوائي جهاز دن هي کو اڑیں - کبهي شب کو بهي تو ضرورت هوگي ؟ مگر روشني صرف ایرو پلین هي میں هوسکتي هے - ایرو پلین میں نہایت آساني سے برقي روشني کا سامان رکها جاتا هے اور اس سے آپ زمین کو پوري طرح دیکهکر جہاں مناسب موقع محل هو وهاں اتر سکتے هیں - مگر غبارے والے جهازوں میں دونوں باتیں ممکن نہیں - خصوصاً آترنا اسوقت تک ممکن هي نہیں جب تک که زمین پر چند آدمي موجود نه هوں اور اسکي مهار کو نه کهینچیں - اگر اتفاق سے کسي ایسي جگـه اترنا هے جہاں کوئي مهار کهینچنے والا نہیں هے تو اترنا محال هوگا -

البته غبارے والے جهاز میں یه فائده بہت بڑا هے که جنگ میں پانچ ڈاینامیٹ تک اپنے ساتهه رکهسکتا هے' حالانکه اتنے ڈاینامیٹ کے لیے کم از کم ۳۵ ایروپلینوں کي ضرورت هوگي -

لیکن ایرو پلین مسلسل ۹ سو میل کا سفر بهي کرسکتا هے - یعني یه بالکل آساني سے ممکن هے که وہ دشمن کي قلمرو میں دور تک چلا جائے' گوله باري کرے' اور پهر بغیر اترے واپس چلا آئے - یه صحیح هے که کبهي کبهي دشمن کو اسکا علم هوجاتا هے اور اپني توپوں کے دهانے اسکي طـرف پهیر دیتا هے' مگر یه نقصان غبارے والے جهازوں کے متعدد نقصانات کے مقابلے میں بالکل هیچ هے - فرض کرو که دس ایرو پلین دشمن پر حمله کرنے گئے جنمیں سے پانچ کو اس نے ضـائع کردیا' تو اس صورت سے تو یه بهر حال بهتر هے که ایک هي غبارے والا جهاز گیا اور ضـائع هوگیا - کیونـکه هم پہلے بیان کرچکے هیں که ایک غبارے والے جهاز اور ۳۵ ایرو پلینوں کے مصارف یکساں هوتے هیں -

* * *

آجکل فرانس اور جرمني کی تمامتر توجه کا محور و مرکز هوائی جهاز هیں اور دونوں سلطنتوں میں نہایت زور و شور اور سرگرمي و انهماک سے تیاریاں هو رهي هیں - فرانس نے مقام تول' وردین' شانوں' سیرین' بالو دیک' اور ابینال میں ایرو پلین کے استیشن بنوائے هیں - انکے علاوہ جا بجا کثرت سے غبارے والے جهازوں کے بهي استیشن' گیس کے سفري کارخانے' نیز ان جهازوں کے رکهنے کے لیے سفري گهر طیار کرائے هیں -

با ایں همه جرمني اس میدان میں فرانس سے آگے هي هے - اسکے پاس اسوقت زمین کے طرز کے چار بڑے آهن پوش غبارے والے جهاز هیں' جو اسطرح هر وقت اڑتے رهتے هیں گویا دشمن دروازوں تک آگیا هے !

ان چار جهازوں میں سے دو فرانسیسي سرحد پر رهتے هیں اور دو روسي سرحد پر - ان میں سے هر جهاز هر وقت اسطرح تیار رهتا هے که دشمن پر حملے کے لیے ایک معمولي اشارہ کافي هے - جرمني اس سال ۹ غبارے والے جهاز اور بنانا چاهتي هے اور غالباً آینده سال اس سے دو چند بنائیگي -

مصـــــر

علـم آثار مصـر

اجٹیـا لوجیـا

درآبهٔ دجله و فرات کي طرح مصر بهي تمدن کا دیرینه گهوارہ اور عجائب و غرایب تعمیر کا ایک شهر آباد هے - البته آثار درابه کے برخلاف مصر کے تمام آثار زیر خاک مدفون نہیں هیں بلکه اُس کے سب سے بڑے آثار سطح زمین پر سر بفلک استادہ صلاے نظارگي دے رهے هیں جسکے جواب میں هزارها سیاح اکنـاف و اقطار عالم سے هر سال مصر آتے رهتے هیں -

تمام قـدیمي سر زمینوں میں مصر کو متعدد وجوہ سے خـاص خصوصیات حاصل هیں جو نه یونان کو حاصل هوئیں' نه هندوستان کو' اور نه رومة الکبری کے پر عظمت تمدن کو:

(۱) جسقدر کثرت کے ساتهه مختلف قدیمي تمدنوں کے آثار یہاں هیں اسدرجـه کہیں نہیں - یـه پوري سر زمین ایک شهـر آثار هے -

(۲) اسکے زیـادہ تر آثار فن تعمیر سے تعلق رکهتے هیں جو عرصے سے حوادث کے حملوں سے اپنے تئیں بچائے هوے هیں - برخلاف دیگر مقامات کے که غیر تعمیري آثار زائد تے اور اسلیے ضائع هوگئے -

(۳) فن تعمیر کے جو نمونے مصر پیش کرتا هے' استحکام اور عظمت کے لحاظ سے دنیـا کا کوئي تمدن اسکا مقابله نہیں کرسکتا -

(۴) اسکي تعمیرات اسدرجه بلند و محکم' یا زمین کي بلند ترین حصوں پر' یا سر بفلـک میناروں کي صورتوں میں هیں جنکو ارضي تغیرات اپنے اندر چهپا نه سکے - اسلیے وہ اب تک انسان کي نئي تعمیرات کي طرح زمین کے اوپر قائم هیں - حفریات (یعني زمین کهودنے اور نقب لگانے) کي مصیبتوں کي اسکے لیے ضرورت نہیں -

(۵) ممي کرکے انهوں نے لاشوں کو محفوظ رکها جو اب عصر قـدیم کا سب سے زیادہ قیمتي خـزانه هے - ایسا قیمتي اثر کوئي ملک نہیں رکهتا -

(۶) اسکي اکثـر تعمیرات منقش هیں جنسے تمدن قدیم کے معمے حل هوتے هیں - باستثنـاے ایران' کوئي ملک اسقدر منقوش و مکتوب عمارتیں نہیں پیش کرسکتا - اسي بنا پر علمـاے آثار نے "آثار مصر" کي خاص طور پر تحقیقات کي اور اسکو ایک خاص فن بنا دیا جو اجپٹیا لوجي کے نام سے مشهور هے -

لیکن ابتـک اُردو کا خزینهٔ علم آثار مصر کے نوادر و غرائب سے خالي هے' اور گو بعض اثار کے حالات شائع هوے هیں مگر انسکا ماخذ تمامتر قدیم تصانیف هیں - اسلیے هم آج آثار مصریه کا ایک سلسله شروع کرتے هیں' جنمیں زیادہ تر ان حالات کا ذکر کرینگے جو تازہ حفریات کے نتائج هیں' اور یورپ کے وقیع و مقتدر مصور و غیر مصور رسائل میں شائع هوے هیں -

(ابو الهول)

اس سلسلے کی ابتداء هم ابو الهول سے کرتے هیں - سلسلۂ کوہ لوبیا کے امتداد سے فیوم اور نیل کے مثلث جزیرے (Delta) کے مابین ' اور رود نیل کی معاذات میں ' ایک وسیع میدان نوے میل تک پهیلتا هوا چلا گیا ہے ' اور دریا کی طرف سے ایک عظیم الشان مجسمے تک پہنچ کر ختم هوتا ہے - یهی وہ مجسمہ ہے جسے عربی میں ابو الهول اور انگریزی میں (Sphinx) کہتے هیں - قدیم مصری اسے صرور نعس کہتے تھے -

ابو الهول مصری بت تراشی کا ایک بہترین نمونہ ہے - یہ ایک عظیم الشان چٹان کو تراش کے بنایا گیا ہے جو دامن کوہ میں واقع تھی - یہ بت گردن تک انسان کا سا ہے اور اسکے نیچے سے اسکی شکل شیر کی ہے - اسکی بلندی چوٹی سے لیکے زمین تک ۷۰ فیٹ اور تھتی تک ۳۰ فیٹ ہے - اسکا مجموعی قطر ۱۵۰ فیٹ ہے ' اور چاروں ٹانگیں اور پنجے ۵۰ فیٹ کی هیں - عرض ۳۳ فیٹ ہے - چہرہ ۱۴ فیٹ ' منہہ ۷ فیٹ ' ناک ۵ فیٹ ۶ - انچ ' اور کان ۴ فیٹ ۶ - انچ کے هیں !!

ابو الهول کے دیکھنے والے کو سب سے پہلی شے جو اپنی طرف متوجہ کریگی وہ اسکی عظمت اور اسکا لازمی نتیجہ هیبت اور هولناکی ہے ' لیکن اسکے بعد وہ ایک اور شے بھی محسوس کریگا جو اسے حیرت و اعجاب میں ڈالدیگی -

ابو الهول جسقدر عظیم الشان ہے ' اسکا اندازہ آپنے اس تفصیل سے کرلیا هوگا جو ابھی اسکے ابعاد ثلاثہ کے ذکر میں گذر چکی ہے ' مگر با ایں همہ اسکے تمام اعضاء میں ایک عجیب و غریب تناسب ہے جو بالکل ویسا هی ہے جیسا کہ خود قدرت شیر کے جسم اور انسان کے چہرہ میں رکھتی ہے !

ابوالهول موجودہ حالت میں

حیوان کے چہرہ میں آنکھہ ' ناک ' کان ' منہہ وغیرہ ' ان تمام اعضاء میں نہایت دقیق و نازک تناسب هوتا ہے ' اور در حقیقت اسی تناسب کا دوسرا نام حسن ہے - ابو الهول کے چہرہ میں یہ تناسب بتمامہ محفوظ ہے ' اور اسی لیے دور سے دیکھنے والے کو معلوم هوتا ہے کہ یہ چہرہ اپنی اصلی حالت میں هوگا تو نہایت جمیل و خوش منظر هوگا - چنانچہ جب ایک بہت بڑے اثری (ارکیالوجسٹ) سے یہ دریافت کیا گیا کہ اس نے مصر میں سب سے عجیب شے کون سی دیکھی ؟ تو اس نے ابو الهول کا نام لیا ' اور جب ابو الهول کی ترجیح کی وجہ دریافت کی گئی تو اس نے کہا کہ با ایں همہ عظمت جثہ و کبر حجم ' اسکے اعضاء میں ایسا عجیب و غریب تناسب ہے کہ آج تک میری نظر سے نہیں گذرا - اس نے کہا کہ مجھے سخت حیرت ہے کہ اسکا بنانے والا اس دقیق و نازک تناسب کو اتنے بڑے بت میں کیونکر محفوظ رکھہ سکا ' جسکو قدرت انسان اور شیر کے مختصر اور چھوٹے سے جسم میں محفوظ رکھتی ہے ؟

معلوم هوتا ہے کہ بناتے وقت مرد کا چہرہ پیش نظر رکھا گیا تھا کیونکہ تمام مراعات حسن و جمال کے ساتھہ ٹھڈی کے نیچے ڈاڑھی بھی تھی جسکو انگریزوں کی وطن پرستی مصر سے انگلستان لیگئی ہے ' اور جبکہ خود مصر کا عجائب خانہ خالی ہے تو برطانی عجائب خانہ کی گیلریاں اس سے آراستہ هیں !

دنیا میں کتنی چیزیں هیں جو زمانے کے دست برد سے محفوظ رہسکی هیں ؟ ابو الهول کے چہرہ کو کچھہ تو طول عہد اور امتداد زمانہ نے بگاڑا اور کچھہ بعض لوگوں کے جاهلانہ اقدامات نے جنہوں نے اس اثر قدیم کی قدر و قیمت نہ سمجھی -

سنہ ۷۸۰ میں محمد نامی ایک شخص تھا جسکا تعلق خانقاہ صلاحیہ سے تھا - اس شخص کو خیال هوا کہ ابو الهول کی اهل مصر پرستش کرتے هونگے ' بہتر ہے کہ اس بت کو توڑ دیا جائے - توڑنا تو آسان نہ تھا مگر اس نے اسکا چہرہ بگاڑ دیا -

بد قسمتی سے اس اثر علمی کا مٹانے والا صرف یہی نہ تھا بلکہ اس عہد کے بعض پادشاہ بھی اس اثم علمی میں شریک تھے - یہ زمانہ اُمراے ممالیک کا تھا - یہ جاهل اسکے سر کو نشانہ بنا کے تیر اندازی کی مشق کیا کرتے تھے !

جیسا کہ آپنے اس تصویر میں دیکھا هوگا جو آج شائع کی جاتی ہے ' اب ابو الهول کا چہرہ بالکل بگڑ گیا ہے - ناک اور کان ٹوٹگئے هیں - آنکھیں بالکل بگڑ گئی هیں اور کنپٹی ' گال ' اور گردن میں خطوط پڑگئے هیں - جب کہ خود چہرہ هی درست نہیں تو اس روغن کا کیا ذکر جو اسکے گالوں پر لگا هوا تھا اور جسکی وجہ سے ڈینون نے (جو سنہ ۱۷۴۷ اور سنہ ۱۸۲۵ کے درمیان میں تھا) ابو الهول کا حلیہ بیان کرتے هوے لکھا کہ یہ " گوشت اور زندگی ہے " -

(ابوالهول اور حوادث ارضیہ)

آپ جانتے هیں کہ مصر افریقہ میں ہے اور سرزمین افریقہ کے میدانوں میں بحر انطلانطیق کی طرح ریگ کے طوفان اٹھتے رهتے هیں - اسلیے قدرتاً ابو الهول کے اکثر حصونکو بارها تودہ هاے ریگ نے چھپادیا اور هر بار کسی نہ کسی شخص کی همت نے تودوں کو صاف کیا -

ابو الهول کی یہ خدمت جس شخص نے سب سے پہلے انجام دی وہ مصر کا قدیم بادشاہ تھوتمس (Thotmes) رابع ہے - وہ تھوتمس (Smenhetcp II) کا بیٹا تھا مگر اسکی ماں شاهی خاندان سے نہ تھی ' اسلیے اسکو امید نہ تھی کہ باپ کا تخت لے سکے گا - ایک دن تھوتمس شکار کھیلتا هوا نکلا اور کھیلتے کھیلتے ادھر آ نکلا - وہ ماندگی سے چور چور هو رها تھا اسلیے استراحت کے واسطے لیٹگیا - اتنے میں اسکی آنکھہ لگ گئی - خواب میں دیکھا کہ واسلفکس اسکی ماں آئی ہے اور اس سے کہتی ہے کہ اگر تو اسکو صاف کر دیگا تو اس خدمت کے صلے میں تجھے باپ کا تخت حکومت ملیگا - تھوتمس کی آنکھہ کھلگئی اور اسکے بعد هی اس نے اسکی صفائی شروع کرائی - جب بالو بالکل هٹا دیا گیا اور ابو الهول کا هر حصہ نظر آنے لگا ' تو اس نے ایک ۱۴ فیٹ کی آهنی تختی میں یہ تمام واقعہ خط تصویری (هیرو گیلیفی) میں کندہ کراکے اسے ابو الهول کی چاروں اگلی ٹانگوں کے درمیان نصب کرا دیا جو اس وقت تک موجود ہے - اسکے بعد یہ وعدہ پورا هوا اور

مسئلۂ بقاء و اصلاح ندوة

پٹنــة

مسلمانان پٹنہ کا ایک جلسہ بمکان جناب انریبل مولوي فخر الدین صاحب وکیل بتاریخ ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۱۴ ع منعقد ہوا اور اسمیں مندرجہ ذیل تحریکیں بہ اتفاق راے پاس ہوئیں :

(۱) چونکہ مسلمانان پٹنہ نے طلباء دار العلوم ندوة العلماء کی اسٹرائک کي خبر نہایت رنج و افسوس کیساتھ سني ہے جس سے احتمال ہے کہ اس بڑے اسلامي درسگاہ میں نقصان عظیم واقع ہو' اسلیے اس جلسہ کي راے ہے کہ ایک کمیشن ایسے اشخاص کا جنکو ندوة العلماء کے انتظامات سے کوئي سروکار نہ رہا ہو' اس غرض سے مقرر کیا جاے کہ تمام امور متعلق ندوة العلماء کي تحقیقات کرے اور ایک اسکیم بغرض اصلاح اسکے تیار کرکے نہایت جلد قوم کے سامنے پیش کرے -

معرک ــ جناب مسٹر مظہر الحق صاحب بیرسٹر -

موئدین ــ جناب خان بہادر آنریبل مولوي فخر الدین صاحب و جناب مولوي محمد حسین صاحب وکیل -

ایک عام جلسہ معاملات ندوہ کے تصفیہ کیلیے طلب کیا جاے -

معرک ــ جناب مولوي مبارک کریم صاحب -

موئدین ــ جناب مسٹر مظہر الحق صاحب بیرسٹر' سید نور الحسن صاحب وکیل -

انجمن خادم الاسلام گودھرا

انجمن خادم الاسلام گودھرا کا ایک جلسہ بتاریخ ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۱۴ کو منعقد ہوا جسمیں مندرجۂ ذیل ریزولیوشن پیش ہوکر باتفاق راے پاس ہوے :

(۱) یہ جلسہ طلباء ندوة العلماء لکھنؤ کي اسٹرائک پر اپنا دلي رنج و افسوس ظاہر کرتا ہے -

(۲) یہ جلسہ اکابرین قوم سے بادب مگر پر زور درخواست کرتا ہے کہ ہمدردان قوم کا ایک قائمقام کمیشن ندوة العلماء کي موجودہ خرابیوں کي تحقیقات کیلیے مقرر کیا جاے اور پوري سعي و کوشش کیجائے کہ قوم کي یہ مفید درسگاہ آفات سے محفوظ رہے -

(۳) یہ جلسہ مولوي خلیل الرحمن صاحب مدعی ناظم جدید ندوہ کے طریقۂ جبر واستبداد کو نہایت افسوس و حقارت کي نظر سے دیکھتا ہے -

(۴) یہ جلسہ علامہ شبلی نعماني کي اسلامي اور قومي خدمات کا دل سے معترف ہے' اور انپر اپنا دلی اعتماد ظاہر کرتا ہے -

خاکسار یحیی آنریري سیکریٹري انجمن

دسٹرکٹ مسلم لیگ بریلي

دسٹرکٹ مسلم لیگ بریلي کا ایک جلسہ بتاریخ ۲۱ مارچ سنہ ۱۹۱۴ع زیر صدارت جناب مولوي ظہور الدین صاحب بي - اے - ایل - ایل - بي - وکیل ہائي کورٹ منعقد ہوا' اور بالاتفاق مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس کیے گئے -

(۱) یہہ جلسہ انجمن اصلاح ندوہ کے اغراض و مقاصد سے دلي ہمدردي ظاہر کرتا ہے جو حال میں اصلاح ندوة العلماء کے لیے لکھنؤ میں قائم کي گئي ہے' اور اس امر کي سخت ضرورت محسوس کرتا ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو مسلمانان ہند کا ایک قائم مقام جلسہ طلب کیا جاے جو ندوہ کي موجودہ خرابیوں اور بد انتظامیوں کے رفع کرنیکی تجاویز پر غور کرے -

(۲) دسٹرکٹ مسلم لیگ بریلي نے لشکر پور کلکتہ کی مسجد اور قبرستان کي توہین کے حادثہ کو سخت افسوس کے ساتھہ سنا - یہہ لیگ نہایت زور کیساتھہ اپنے اس احساس کو معرض تحریر میں لانا چاہتي ہے کہ یہ سخت بدنصیبي کي بات ہے کہ کانپور کا المناک حادثہ بے احتیاط حکام کے لیے سبق آموز نہ ہو سکا -

دسٹرکٹ مسلم لیگ بریلي ان مسلمان لیڈروں کي غفلت شعاري پر نہایت افسوس ظاہر کرتي ہے' جنہوں نے فیصلۂ کانپور کے وقت اور اس کے بعد مسلمانان ہندوستان کو یہہ یقین دلایا تھا کہ عنقریب امپیریل کونسل میں مسودۂ قانون تحفظ معابد پیش کیا جائیگا' اور انسے یہہ دریافت کرنا چاہتي ہے " کہ ان کے ان خوش آیند وعدوں کے پورا ہونیکا وقت کب تک آنیوالا ہے ؟ "

ردولــي

مسلمانان ردولي ضلع بارہ بنکي کا ایک جلسہ بصدارت مولوي فرید الدین صاحب نعماني بتاریخ ۲۲ مارچ سنہ ۱۴ع منعقد ہوا' جس میں بکثرت ہر طبقہ کے حضرات شریک تھے - بالاتفاق تجویز ہوا کہ یہ جلسہ ندوة العلما کي حالت کو سخت نازک و پرخطر دیکھکر بیحد متاسف ہے' اور اراکین ندوة العلما سے مستدعي ہے کہ براہ خدا قوم پر رحم فرماکر اور فوراً ایک غیر جانبدار کمیشن کے ذریعہ بے لاگ تحقیقات فرماکر اس کے نتیجہ سے قوم کو آگاہ فرماویں' اور بعد اس کے اراکان ندوہ ایک جلسہ عام منعقد فرمائیں جس میں تمام دلچسپي لینے والے حضرات شریک ہوکر ایک قطعی فیصلہ ندوہ کے متعلق فرماویں کہ قوم کو آے دن کے روح فرسا واقعات سے نجات ملے کیونکہ مایوسی بھي ایک سکون ہے - بیدار اقوام کو مسرت و انبساط کے جلسے مبارک - ہم کو جلسۂ عزاداري ہي سہي -

انک ہنگامہ پہ موقوف ہے گھر کی رونق
نوحۂ غم ہی سہی نغمۂ شادي نہ سہی

اکبـــر پـور

ضلع فیض آباد کے مسلمانوں نے ۲۰ - مارچ ســـنه ۱۴۱۹ ع کو ایک جلسه عام منعقد کرکے حسب ذیل رزولیوشن پاس کیے :

(۱) هم مسلمانان اکبرپور' لشکرپورکي مسجد کے انهدام پر سخت رنج و اندوہ کا اظهار کرتے هیں اور امید کرتے هیں که حضور وایسرائے هند اس پر توجه مبذول فرماویں گے -

(۲) طلباء دارالعلوم ندوہ کي اسٹرائک اور اراکین کي باهمي مخالفت اور قومي ایوان کو نقصان پهونچنے پر اظهار غم و الم کرتے هیں -

(۳) هم قوم کے بهي خواہ اور سچے دردمندوں سے بالتجا ملتمس هیں که دارالعلوم میں جاکر غیر جانبدارانه طریق سے طلبه کي شکایت کو سنیں اور رفع کرنے میں کوشش فرمائیں اور پردۂ حجاب کو جو متعلمین اور اراکین کے درمیان حایل هوگیا هے اٹھادیں - نیز اس امر میں سعي بلیغ فرمائیں که دارالعلوم کا حال قابل اطمینان اور اسکا مستقبل شاندار نظر آئے -

دســـنه

ندوہ کي موجودہ حالت زار سے متاثر هوکر سکریٹری انجمن الاصلاح دسنه نے ۲۰ مارچ کو ایک جلسه منعقد کیا اور مندرجۂ ذیل رزولیوشن پاس هوے :

(۱) یه جلسه طلباے دارالعلوم کي اسٹرائک کو دارالعلوم کے حق میں فال بد تصور کرتا هے - اس اسٹرائک کے اسباب میں معلمین اور منتظمین کے ناجایز دباؤ اور غیر اخلاقي برتاؤ کو داخل سمجهتا هے -

(۲) یه جلسه ان لوگوں کا صدق دل سے شکریه ادا کرتا هے جن کي توجه سے ایک کمیٹي بنام " اصلاح ندوہ " قائم هوئي هے - اور امید کرتا هے که جلسه عام میں هر صوبه سے کثرت سے لوگ شریک هوکر ندوہ کي اصلاح و فلاح کي بهترین صورت قائم کرینگے -

(راقم عبد الحکیم)

گــیـــا

ندوہ کے موجودہ خطر ناک حالات اخبارات سے معلوم کرکے معززین شهر گیا کا ایک عام جلسه خاص طور پر انجمن ترجمة القرآن معروف گنج کے زیر اهتمام گیا کے مشهور وکیل جناب مولوي نورالدین صاحب بلخي کے مکان پر ۲۲ مارچ سنه ۱۹۱۴ ع کو منعقد هوا - جسمیں علاوہ دیگر حضرات کے شاہ عبد العزیز صاحب کلرک ڈسٹرکٹ بورڈ - جناب مولوي اکرم صاحب پیشکار - جناب مولانا مولوي ابو المحاسن محمد سجاد صاحب سکریٹري مدرسه انوار العلوم - جناب مولوي حکیم قطب الدین صاحب - جناب مولوي انجم صاحب شریک تھے - جلسه مذکور میں جو رزولیوشن باتفاق راے پاس هوے یه هیں :

" یه جلسه طلباے ندوہ کے افسوسناک واقعه اسٹرائک پر اظهار رنج و افسوس کرتا هوا یه تجویز کرتا هے که ایک غیر جانب دار تحقیقاتي کمیشن تفتیش معاملات کے لیے جلد از جلد مرتب هو -

محرک - جناب مولانا مولوي ابو المحاسن محمد سجاد صاحب -

موید ـــ جناب مولوي حکیم قطب الدین صاحب -

(۲) یه جلسه مولانا ابو الکلام و دیگر اصحاب کے اس طرز عمل سے اختلاف راے ظاهر کرتا هے که کمیشن کے ارکان مشخص کرتے هوے کسي عالم کا نام نهیں لیا ' یا لیا بهي تو دیوبند کے صرف ایک عالم کا - (یه صحیح نهیں - مولانا عبد الباري کا بهي نام لیا گیا تها - الهـــلال)

محرک ـــ جناب سید شاہ عبد العزیز صاحب کلرک -

موید ـــ جناب مولوي انجم صاحب -

(۳) یه جلسه تجویز کرتا هے که کمیشن میں فدایان قوم و علما کی تعداد مساوي هو - اس کے خلاف صورت میں قوم کو کمیشن کي کار روائیوں پر هرگز پورا اعتماد نه هوگا -

محرک ـــ جناب سید مولوي نورالدین صاحب بلخي وکیل -

موید ـــ مولوي اکرم صاحب پیشکار -

(۴) یه جلسه طلباء کے ان نقصانات کے متعلق جو ان کو اسٹرائک کے باعث هرج اسباق کی صورت میں اٹھانا پڑا هے

اظهار همدردي كرتا هے - اور ساتهه هي ان كي اس حركت كو جو
كالجوں اور سكولوں كي كورانه تقليد ميں عمل ميں آئي هے نفرت
كي نگاه سے ديكهتا هے - كيونكه وه اپني تمام شكايات قوم كے سامنے
بلا اسٹرائك كے بهي پيش كر كے اصلاح كے ليے اپيل كرسكتے تهے -
محرك — جناب منشي نظام الدين صاحب پنجابي -
مويد — جناب حكيم سعيد الحسن صاحب -
سكريٹري انجمن ترجمة القران معروف گنج - گيا

ملتان

انجمن اسلاميه ملتان كے جلسۂ منعقده ٢٢ مارچ ميں حسب
ذيل رزوليوشن پاس كيا گيا :
" معزز مسلمانوں كا ايك كميشن اس امر كے ليے مقرر كيا
جاے كه متعلمين ندوة العلما كے اسٹرائك كے متعلق پوري تحقيقات
كرے تجاويز اصلاح قوم كے سامنے پيش كرے -
سيد مير حسن وايس پريسيڈنٹ انجمن اسلاميه ملتان -

پيغام سفارة عليۂ سابقه

بنام مسلمانان هند

جميع برادران اسلام ! قسمت اسكے خلاف هے كه ميں آينده
آپ لوگوں ميں رهكے كام كروں - جب سے بمبئي آيا هوں مجهے
كبهي صحبت نصيب نه هوئي - اسليے عثماني سفارت عامه سے
مستعفي هونے پر مجبور هوں - مجهے سخت افسوس هے كه ميں
هندوستان سے جاتا هوں ' مگر آپ يقين كريں كه ميں هميشه
مسلمانان هندوستان كے معاملات ميں همدردانه دلچسپي ليتا
رهونگا ' اور جهاں جاؤنگا وهاں اسلام كے نشات ثانيه كے ليے وقف
خدمت رهونگا - ميں اب معاملات سفارت كا ذمه دار نهيں هوں -
آپ سب كو ميرے سلامهاے محبت آگيں -
پكا برادر ملي - خليل خالد بے

ايك ضروري جلسه

روز يكشنبه ٢٢ - ماه مارچ سنه ١٩١٤ع كو ايك اهم جلسه
احمديه بلڈنگز لاهور ميں منعقد هوا ' جسميں سلسلۂ احمديه كے
بهت سے اعيان و اكابر و وكلا و بعض عهده داران انجمن هاے پنجاب
و سرحد شامل هوے - علاوه ديگر حضرات كے سات ٹرسٹياں
صدر انجمن احمديه قاديان بهي شامل تهے ' يه جلسه بهت
كاميابي سے هوا - بهت سے حضرات نے تقريريں فرمائيں اور اصحاب
مضافات كے خطوط اور تاريں جو موصول هوئيں تهيں پڑهكر سنائي
گئيں اور ذيل كے رزوليوشن متعدد طور پر منظور هوے -
مجلس نے صاحبزاده صاحب كے انتخاب ميں جو يك طرفه
كارروائي هوئي اسكو ناپسند كيا - (رزوليوشن حسب ذيل هيں)
(١) الوصيت كي رو سے چاليس مومنوں كے اتفاق راے سے
بيعت لينے والے بزرگوں كا انتخاب هو سكتا هے - اور جماعت كي
راے ميں يه ضروري هے كه بڑي بڑي جماعتوں ميں ايسے بزرگ
بيعت لينے كے ليے منتخب كيے جائيں -
(٢) صاحبزاده صاحب كے انتخاب كو اس حد تك جايز سمجهتے
هيں كه وه غير احمديوں سے احمد كے نام پر بيعت ليں يعني سلسله
احمديه ميں انكو داخل كريں ' ليكن احمديوں سے دوباره بيعت
لينے كي هم ضرورت نهيں سمجهتے - اس حيثيت سے هم
تسليم كرنے كے ليے طيار هيں - ليكن اسكے ليے بيعت كي ضرورت
نه هوگي ' اور نه يه امير اس بات كا مجاز هوگا كه جو حقوق
واختيارات صدر انجمن احمديه كو ابتدا سے حاصل هيں ' اسميں
كسي قسم كي دست اندازي كرسكيں -
مندرجه بالا رزوليوشنوں كو عملي جامه پنهانے كے ليے مفصله
ذيل ديگر رزوليوشن بهي اتفاق راے سے پاس هوے :
(٣) ايك وفد منتخب احباب كا صاحبزاده صاحب كي
خدمت ميں حاضر هوكر مذكوره بالا رزوليوشن پيش كرے اور
انكو ان رزوليوشنوں سے اتفاق كرنيكي درخواست كرے - ممبران
ڈپوٹيشن كو تعداد بڑهانے كا بهي اختيار ديا گيا هے -

(۴) بموجب السوصیت جناب خان صاحب غلام حسین خاں صاحب کو جوکہ ہمارے سلسلہ کے ایک پاک نفس رکن ہیں - بیعت لینے کے لیے منتخب کیا گیا جو اتفاق راے سے پاس ہوا -

(۵) سید حامد شاہ صاحب کو جو سلسلہ کے ایک مہم پارسا اور متقی بزرگ ہیں وہ بھی کلي اتفاق راے سے اسکے مجاز قرار دیئے گئے -

(۶) ایسے ہي خواجہ کمال الدین صاحب بھی بیعت لینے کے منصب کے لیئے معین کیے گئے -

(۷) چونکہ بعض احباب نے بیان فرمایا ہے کہ صاحبزادہ صاحب نے احباب سلسلہ کو کہا ہے کہ ترسیل زر انکے نام ہونی چاهیئے ٬ اور جس بات کی میر قاسم علي صاحب اڈیٹر الحق نے تصدیق فرمائي اسلیے اتفاق راے سے یہ فیصلہ قرار پایا کہ جبتک نتیجہ ڈیپوٹیشن سے اطلاع نہ ہو - ارکان انجمن مضافات سے روپیہ ارسال نہ کریں -

(۸) یہ بھی اتفاق راے سے پاس ہوا کہ در صورت انکار جناب صاحبزادہ صاحب ممبران ڈیپوٹیشن حضرات ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب مولوي محمد علي صاحب ایم اے - شیخ رحمت اللہ صاحب و ڈاکٹر سید محمد حسن شاہ صاحب سے ملکر جو فیصلہ سلسلہ کے انتظام کے متعلق قرار دیں وہ قوم کیلیے - واجب العمل سمجھا جاوے -

راقـــــــــــم

سکریٹري مجلس شوری لاہور

علمی ذخیــــرہ

(۱) - مآثر الـکرام - حسان الہند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کي تصنیف ہے - جس میں ہندوستان کے مشاہیر فقرا وعلما کے حالات ہیں - مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ - صفحہ قیمت ۲ روپیہ -

(۲) - سروآزاد - مآثر الـکرام کا دوسرا حصہ ہے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے ہیں - مطبوعہ رفاہ عام اسٹیم پریس لاہور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیہ -

مولانا شبلي نعماني تحریر فرماتے ہیں کہ سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابي اشعار ہیں اعلی درجہ کے ہیں - مآثر الـکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات ہیں جو ابتداے عہد اسـلام سے اخیر زمانہ مصنف تک ہندوستان میں پیدا ہوے -

(۳) گلشن ہند - مشہور شعراے اردو کا نادر ونایاب تذکرہ جس کو زبان اردو کے مشہور محسن وسرپرست مسٹر جان گلـکرسٹ نے سنـہ ۱۸۰۱ ع میں میرزا علي لطف سے لکھوایا ہے - بوقت طبع شمس العلا مولانا شبلي نعماني نے اس کي تصحیح کي ہے اور مولوي عبد الحق صاحب بي - اے - نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے - جس میں زبان اردو کي ابتدائي تاریخ اور تذکرہ ہذا کے خصوصیات مذکور ہیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیہ -

(۴) تحقیق الجہاد - نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم کی کتاب ” کریٹکل اکسپوزیشن آف دي پاپیولر جہاد “ کا اردو ترجمہ - مترجمہ مولوي غلام الحسنین صاحب پاني پتي - علامہ مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ہے کہ مذہب اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے - قرآن ‘ حدیث ‘ فقہ اور تاریخ سے عالمانہ اور محققانہ طور پر ثابت کیا ہے کہ جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات وسرایا وبعوث محض دفاعي تہے اور ان کا یہ مقصد ہرگز نہ تھا کہ غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۵) زرتشت نامہ - قدیم پارسیوں کے مشہور پیغمبر اور ریفارمر کي سوانح عمري جس کو مشہور مستشرق عالـم جیکسن کي کتاب سے اقتباس کر کے مولوي خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیہ -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني کي لا ثاني تصنیف جس میں حضرت عمر رضي اللہ عنہ کي مفصل سوانح عمري اور اُن کے ملکي ‘ مالي ‘ فوجي انتظامات اور ذاتي فضل وکمال کا تذکرہ مندرج ہے - قیمت ۳ روپیہ -

(۷) نعمت عظمی - امام عبدالـوہاب بن احمد الشعراني المتوفي سنـہ ۹۷۳ ہجري کی کتاب لواقح الانوار في طبقات الاخیار کا ترجمہ جس میں ابتداے ظہور اسـلام سے دسویں صدي کے اواسط ایام تک جس قدر مشاہیر فقرا گذرے ہیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور ہیں - مترجمہ مولوي عبد الغني صاحب وارثی قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کي مشہور تصنیف جس میں دہلی کي تاریخ اور وہاں کے آثار وعمارات کا تذکرہ مندرج ہے نامي پریس کانپور کا مشہور اڈیشن - قیمت ۳ روپیہ -

(۹) - قواعد العروض - مصنفہ مولانا غلام حسین قدر بلگرامي - علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتھہ عربي و فارسی میں بھي کوئی کتاب لکھي نہیں گئي ہے - اس کے آخیر میں ہندي عروض وقافیہ کے اصول وضوابط بھي مذکور ہیں ‘ اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي نے اپنے اہتمام سے چھپوایا ہے - حجم ۴۷۴ صفحہ - قیمت سابق ۴ روپیہ - قیمت حال ۲ روپیہ

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنے طب متعلقہ مقدمات فوجداري ہے - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - اس کا مفصل ریویو الہلال میں عرصہ تک چھپ چکا ہے - قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۱) - تمدن ہند - موسیو گستاو لیبان کي فرانسیسی کتاب کا ترجمہ - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي یہ کتاب تمدن عرب کي طرز پر ہندوستان کے متعلق لکھي گئي ہے - اور اس میں نہایت قدیم زمانہ سے لیکر زمانہ حال تک ہندوستان میں جسقدر اقوام گذرے ہیں اُن کي تاریخ ‘ تہذیب وتمدن اور علوم وفنون کے حالات لکھے ہیں خصوصاً مسلمانان ہند کا حال تفصیل کے ساتھہ مندرج ہے - قیمت (۵۰) روپیہ -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیہ - قیمت حال (۳۰) روپیہ -

(۱۳) - داستان ترکتازان ہند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائي حملوں سے دولت مغلیہ کے انقراض تک تمام سلاطین ہند کے مفصل حالات منضبط ہیں - اعلی کاغذ پر نہایت خوش خط چھپي ہے - حجم (۲۰۵۶) صفحہ قیمت سابق ۲۰ روپیہ - قیمت حال ۶ روپیہ -

(۱۴) مشاہیر الاسلام - قاضي احمد ابن خلکان کي مشہور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمہ جس میں پہلی صدي سے ساتویں صدي تک کے مشاہیر علما وفقہا ومحدثین ومورخین وسلاطین وحکما وفقرا وشعـرا وضاع وغیرہ کے حالات ہیں - اس کتاب کے انگریزي مترجم موسیوڈي سیلان نے ابتدا میں چار عالمانہ مقدمے اور کثیر التعداد حواشي لکھے ہیں - مترجم نے ان کا بھي اردو ترجمہ اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۱۵) الغزالي - مصنفہ مولانا شبلي نعماني - امام ہمام ابوحامد محمد بن محمد الغزالي کي سوانح عمري اور ان کے علمي کارناموں پـر مفصل تبصرہ - حجم (۲۷۲) صفحہ طبع اعلی - قیمت ۲ روپیہ -

(۱۶) جنـگل میں منـگل - انگلستان کے مشہور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کي کتاب دي جنـگل بک “ کا ترجمہ - مترجمہ مولوي ظفر علي خان بي - اے جس میں انوار سہیلي کي طـرز پـر حیوانات کي دلچسپ حکایات لـکھي گئي ہیں - حجم ۳۶۴ صفحہ قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۷) وکرم اروسي - سنسکرت کے مشہور ڈراما نویس کالیداس کے ڈرامائین کا ترجمہ - مترجمہ مولوي عزیز میرزا صاحب بي - اے مـرحوم - ابتدا میں مـرحوم مترجم نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے جس میں سنسکریت ڈراما کي تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحي حالات مذکور ہیں قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۱۸) حکمت عملي - مصنفہ مولوي سجاد میرزا بیگ صاحب دہلوي - فلسفہ عملي پر مبسوط اور جامع کتاب ہے - جس میں افراد انسانی کي روحاني ارتقا کي تدابیـر کے ساتھہ ساتھہ قومي ترقي اور عـزت حـاصل کرنے کي اصول و ضوابط بیـان کئے ہیں حجم ۴۵۰ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۱۹) افسر اللغات - عربي فارسي کي متداول الفاظ کي کارآمد ڈکشنـري حجم (۱۲۲۶) صفحہ - قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۲۰) قـران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکھے ہیں ‘ اور کئي ہزار الفاظ کي تذکیـر و تانیث بتلائي گئي ہے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود ہیں مطبوعہ مفید عام پـریس آگـرہ - حجم (۴۲۰) صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۲۲) دربار اکبري - مولانا آزاد دہلوي کي مشہور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اہل دربار کا تذکرہ مذکور ہے قیمت ۳ روپیہ -

(۲۳) فہـرست کتب خانہ آصفیہ - عـربي فارسي و اردو کي کئي ہزار کتابوں کي فہرست جس میں ہر کتاب کے ساتھہ مصنف کا نام سنہ وفات - کتابت کا سنہ - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیرہ مندرج ہے - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیرہ چھوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق ہیں اُنھیں اس کا مطالعہ کرنا لازمي ہے - حجم ۵۰۰ صفحہ - قیمت ۲ روپیہ -

(۲۴) دبدبہ امیري - ضیاء الملۃ والدین امیر عبد الرحمن خاں غازی حکمران دولت خدا داد افغانستان کی سوانح عمري - مترجمہ مولوی سید محمد حسن صاحب بلگرامی - نہایت خوشخط طبع اعلی - حجم (۵۶۲) صفحہ (۸) تصاویر عکسی - قیمت ۴ روپیہ -

(۲۵) معاني ایران - مسٹر سوسر کي مشہور کتاب ” اسٹرینگتھ آف پرشیا “ کا ترجمہ - حجم (۵۰۰) صفحہ (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیہ -

المشتہر عبد اللہ خان بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانہ آصفیہ حیـدر آباد دکن

خریداران الهـــلال کے لئے

خـــاص رعایت

یہ گھـڑیاں سوئس واچ کمپنی کے یہاں اُسی قیمت میں ملتی هیں جو یہاں اصلی قیمت لکھی گئی ہے - میری رعایتی قیمت صرف اسوجہ سے ہے کہ میں نے کمیشن سے زیادہ حصہ خریداران الہلال کو دیدیا - اسکی قدر اسی طرح هوسکتی هے که هر خریدار کم سے کم ایک گھڑی خرید لے -

سسٹم راسکوپ - سایز ۱۸ - بغیر ڈھکنے کے - انامل ڈایل - مع قبضہ - نکل کیس - بلا کنجی گارنٹی تین سال - اسکے ساتھ ایک اسپرنگ اور گلاس مفت -

قیمت اصلی ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتی ۲ - روپیہ -

اُربانہ اکسٹرا فلاٹ ڈرس واچ - سنہری سرلین - سائز ۱۸ - اسکرو بالنس - لیور اسکیپمنٹ - پن ست - ناٹ ونڈنگ اکشن - سکنڈ اسٹیل هانڈ - پلین فیس - گارنٹی ۲ سال - مخمل کے بکس میں مع اکسٹرا اسپرنگ اور گلاس -

اصلی قیمت ۶ - روپیہ ۶ - آنہ رعایتی قیمت ۴ - روپیہ ۲ - آنہ

بمبئی میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجی - وائنڈنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامل ڈایل - گلاس ڈوم - هنج باک - پن هانڈس ست اکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کي تصویر کے -

اصلی قیمت ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتی قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنہ -

بمبئی میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجی - وائنڈنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ انامل ڈائل - گلاس ڈوم - هنج باک - پن هانڈس ست اکشن - اسٹامپ ریگیولیٹر - مع ریلوے انجن کی تصویر کے -

بالکل نمبر ۳ کی طرح فرق اتنا هے که سکنڈ کی سوئیں زائد -

اصلی قیمت ۳ - روپیہ ۲ - آنہ رعایتی قیمت ۲ - روپیہ ۹ - آنہ -

جن وی پی‌ئیوں میں الہلال کا حوالہ نہیں هوگا - اُس سے پوری قیمت لیجاویگی - اور آیندہ کسی قسم کی سماعت نہیں هوگی -

یہ گھڑی نہایت عمدہ اور مضبوط - لیور اسکیپمنٹ - اوپن فیس -

اصلی قیمت ۸ - روپیہ ۱۲ - آنہ رعایتی قیمت ۶ - روپیہ ۹ - آنہ -

مثل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلٹ - اوپن فیس - تین چوتھائی پلیٹ مرو منٹ سیلنڈر اسکیپمنٹ - پن هانڈسٹ مکانیزم - کیس وائنڈنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل اسٹیل هانڈس - بزل ست اور مصنوعی جواهرات - اکسپانڈنگ برسلٹ بغیر ڈوم - اسنپ باک -

اصلی قیمت ۷ - روپیہ ۸ - آنہ رعایتی قیمت ۵ - روپیہ -

مثل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلٹ - اوپن فیس - تین چوتھائی پلیٹ مرو منٹ سلنڈر اسکیپمنٹ - پن هانڈسٹ مکانیزم - کیس وائنڈنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل اسٹیل هانڈس - بزل ست اور مصنوعی جواهرات - اکسپانڈنگ برسلٹ بغیر ڈوم اسنپ باک -

بالکل نمبر ۶ کی طرح بغیر جواهرات -

اصلی قیمت ۶ - روپیہ رعایتی قیمت ۴ - روپیہ ۸ - آنہ -

المشتهر کے - بی محمد سعید اینڈ کمپنی پوست بکس ۱۷۰ کلکته

هر ڈپیٹیشن میں الهلال کا حواله دینا ضروری هے

پبلک کي مستریز اف دي کورٹ أف لندن

یه مشہور ناول جو که سولہ جلدوں میں هے ابهي چهپ کے نکلي هے اور تهوڑي سي رهگئي هے - اصلي قیمت کي چوتهائي قیمت میں دیجاتي هے - اصلي قیمت چالیس ۴۰ روپیه اور اب دس ۱۰ روپیه - کپڑےکي جلد هے جسمیں سنهري حروف کي کتابت هے اور ۴۱۲ هاف ٹون تصاویر هیں تمام جلدیں دس روپیه وي - پي - اور ایک روپیه ۱۴ آنه محصول ڈاک -

امپیریل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بہو بازار - کلکته

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

پوٹن ٹائن

— * —

معجز نما ایجاد اور حیرت انگیز شفا - دماغ کي شکایت کو دفع کرنے کیلیے - مرجهاے هوئے دلکو تازہ کرنیکے لیے - هسٹریه اور کلرو ٹیک کے تکلیفونکا دفعیه نرو میں قوت پہونچانا - بڑهاپے کو جوانيسے تبدیل - ایام شباب کے مرضوں کا خاص علاج - مرد اور عورت دونوںکے لیے مفید - قیمت دو روپیه فی بکس جسمیں چالیس گولیاں هوتي هیں -

زیفوٹن - ضعف باہ کا اصلي علاج - اور نهایت تیز پہدف دوا اسکے استعمال کرتے هي آپ فائدہ محسوس کرینگے -

قیمت ایک روپیه آٹهه آنه -

هایڈرولین — هایڈ روسیل کا نهایت مجرب دوا - مس دفعکے لیے چار روپیه اور ایک مهینه کے لئے مس

ڈاٹین اینڈ کمپني - پوسٹ بکس ۱۴۱ کلکته -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

دماغي قوت کا مجرب دوا

— * —

ڈاکٹر ڈبلو - سي - روي کي مجرب دوا سے فوراً دماغي خرابي جاتي رهتي هے - درخواست پر پوري کیفیت سے اطلاع دیجاویگي - پانچ روپیه مي شیشي -

S. C. Roy M. A. 1C7/3 Cornwallis Street, Calcutta.

پسند نهونے سے واپس

صرف ڈیڑه روپیه

یه خوبصورت کي جیب گهڑیاں ٹهیک وقت دینے والي اور مضبوطي میں بهي عمدہ فائدہ عام کے واسطے تین ماہ تک نصف قیمت میں دي جارهي هیں جسکي گارنٹي تین سال تک کے لیے کي جاتي هے -

اصلي قیمت سات روپیه چودہ آنه اور نو روپیه چودہ آنه نصف قیمت تین روپیه پندرہ آنه اور چار روپیه پندرہ آنه هر ایک گهڑي کے همراہ سنهرا چین اور ایک فونٹین پین اور ایک چاقو مفت دیے جاوینگے -

کلائي واچ اصلي قیمت نو روپیه چودہ آنه اور تیرہ روپیه چودہ آنه نصف قیمت - چار روپیه پندرہ آنه اور چهه روپیه پندرہ آنه باندهنے کا فیته مفت ملیگا -

کمپٹیشن واچ کمپني نمبر ۲۰ مدن متر لین کلکته -

Competition Watch Company
No, 20 Madun Mitter Lane. Calcutta.

پسند نهونے سے واپس

همارا مس مرهني فلوٹ هارمونیم سریلا فائدہ عام کے واسطے تین ماہ تک نصف قیمت میں دي جاویگي یه ساگون کي لکڑي کي بني هے جس سے آواز بهت هي عمدہ اور بهت روز تک قائم رهنے والي هے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیه اور نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیه ڈبل ریڈ قیمت ۶۰ ۷۰ و ۸۰ روپیه نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیه هے آرڈر کے همراہ ۵ - روپیه پیشگي روانه کرنا چاهیئے -

کمرشیل هارمونیم فیکٹري نمبر ۱۰/۳ لوئر چیت پور روڈ کلکته -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10/ 3 Lover Chitpur Roud
Calcutta

عجیب و غریب مالش

جسکے

استعمال سے مردہ لوگوں میں تازگي آجاتي هے - اور کهوئي قوتیں پهرپیدا هوجاتي هے اسکے خارجي استعمال سے کسی طرحکي تکلف نہیں هوتی هے - قیمت دو روپیه فی شیشي - محصول ڈاک علاوہ -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمال سے بغیرکسی تکلیف کے تمام روئیں اڑجاتے هیں -

آر - بی - گهوس

دس بکس آٹهه آنه علاوہ محصول ڈاک

نمبر ۳۰۶ اپر چت پور روڈ - کلکته

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road.

بادشاہ و بیگموں کے دائمي شباب کا اصلي باعث - یوناني میڈیکل سائنس کي ایک نمایاں کامیابي یعنی - ممسک سپلیکا — جسکے خواص بهت سے هیں جس میں خاص خاص [illegible] - جواني دائمي - [illegible] میں اس [illegible] مخصوص [illegible] کي آزمایش کي ضرورت هے -

راما نرنجن تیله اور برنمیرانجن تیلا - اس دوا کو میں نے ابا و اجداد سے پایا جو شهنشاہ مغلیه کے حکیم تهے - یه دوا فقط همکو معلوم هے اور کسي کو نہیں ؛ اور درخواست پر ترکیب استعمال بهیجي جائیگي -

۱۰ ونڈر فل کائیور" کو بهي ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیه بارہ آنه -

ممسک پلس اور الکٹریک ریگر پوسٹ پانچ روپیه بارہ آنه محصول ڈاک ۶ آنه -

یوناني قوت باؤڈر کا سامپل یعنی سر کے درد کي دوا لکهنے پر مفت بهیجي جاتي هے - فوراً لکهیے -

حکیم مسیح الرحمن - یوناني میڈیکل هال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچهوا بازار اسٹریٹ - کلکته

تار کا پته " بیگم بہار"

Hakim Masihur Rahman
Yunani Medical Hall No. 114/115
Machuabazar Street Calcutta.

پچاس برس کے تجربه کار

راے صاحب ڈاکٹر کے - سی داس کا آوا لا ساهاے - جو مستورات کے خاص بیماري کے لیے عجیب دوا مبتلاے ایام کے زمانه میں وغیرہ -

گولیاں — ایک بکس ۲۸ گولیونکی قیمت ایک روپیه -

مستورات کے بیماریونکے لیے نهایت مفید دوا - خط کے آنے سے پوري کیفیت سے اطلاع کیجائیگي -

سواتیسهاے گولیاں

مردونکے نروس بیماري کے لیے نهایت مفید اور مجرب هے اپ ایک مرتبه استعمال کریں اگر فائدہ نہو تو میرا ذمه -

Swasthasahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road, Calcutta.

سال ویلني یه دو ایک عجیب اثر پیدا کرتا هے - نوجوان بوڑها - مجرد هو یا شادي شدہ سب کے لیے یکساں اثر -

S. C. Roy M. A.
N.o. 36 Dhurrumtala
Street, Calcutta.

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRT. & PUBLG. HOUSE, 7 [illegible] STREET, CALCUTTA.

[۱]

جسکا درد وهی جانتا هے - دوسرا کیونکر جانسکتا هے -

یہ سخت سردي کے موسم میں تندرست انسان جاں بلب هو رها هے - سردي هٹانے کیلیے' سر سو بندوبست کرتے هیں - لیکن بد قسمتي سے دمہ کے مرض کي حالت ناگفتہ بہ هے - تکلیف دمہ سے پریشان هوتے هیں - اور رات دن سانس پهولنے کیوجہ سے دم نکلتا هے - اور نیند تک حرام هوجاتي هے - دیکهیے ! آپ اوسکو کسقدر تکلیف هے - لیکن افسوس هے کہ اس لا علاج مرض کا بازاري ادویہ زیادہ تر نشیلي اجزاء دهتورہ بهنگ - بلدونا ' پوٹاسراي ' اؤڈائڈ دیکر بنتي هے - اسلیے فائدہ هونا تو درکنار مریض بے موت مارا جاتا هے - ڈاکٹر برمن کي کیمیائي اوصول سے بني هوئي - دمہ کي دوا الدول جوهر هے - یہ صرف همارا هي بات نہیں هے - بلکہ هزاروں مریض اس مرض سے شفاء پاکر اسکے مداح هیں - آپنے بہت کچهہ خرچ کیا هوگا - ایک مرتبہ اسکو بهي آزما لیں - اسمیں نقصان هي کیا هے' پوري حالت کي فہرست بلا قیمت بهیجي جاتي هے - قیمت ۴ روپیہ ۴ آنہ محصول ۵ پانچ آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

[3]

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تہذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تهي تو تیل - چربي - مسکہ - گهي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجها جاتا تها مگر تہذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کانٹ چهانٹ کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلدادہ رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتهہ فائدے کا بهي جویاں هے بنابریں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے اسمیں نہ صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بهي جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئي کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیا گیا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیر پا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اُگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں هوتے درد سر' نزلہ' چکر' اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید هے اسکي خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز هوتي هے نہ تو سردي سے جمتا هے اور نہ عرصہ تک رکهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت في شیشي ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

هندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجا یا کرتے هیں' اسکا بڑا سبب یہ بهي هے کہ ان مقامات میں نہ تو دواخانے هیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئي حکیمي اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبي مشورہ کے میسر آسکتي هے - همنے خلق اللہ کي ضرورتوں کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ هوجائے [illegible] هے کہ خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم دعوے کے ساتهہ کہہ سکتے هیں کہ همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو' یا وہ بخار' جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهہ گلٹیاں بهي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجہ سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجاے تو بهوک بڑه جاتي هے' اور تمام اعضا میں خون سالم پیدا هونے کي وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي هے' نیز اسکي سابق تندرستي از سر نو آجاتي هے - اگر بخار نہ آتا هو اور هاتهہ پیر ٹوٹتے هوں' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نہ چاهتا هو کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یہ تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هوجاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چهوٹي بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے همراہ ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

المشتہر و پروپرائٹر
ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ ۲۲۰ و ۷۳
کولوٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[24]

یوناني فارمیسي کي نایاب دوائیں

حب حیات یہ دوا اکسیر هے ان لوگوں کے لیے جنهوں نے ایام شباب میں بدپرهیزي کے وجہ سے کسي مرض میں مبتلا هوگئے - چاهے وہ مرض پرانا هو یا نیا - هر قسم کے مزاج والیکو نہایت مفید هے نہ عمر اور موسم کي قید هے عورتوں کے لیے بهي از حد مفید هے ۲۱ روز میں صحت کامل هوجاتي هے اور فائدہ دائمي هوتا هے - قیمت في شیشي چار روپیہ علاوہ محصول ڈاک -

حب بواسیر - اس زمانہ میں نوے في صدي اس مرض موذي میں مبتلا هیں - اس خاص مرض میں یہ گولیاں عجیب الاثر هیں - خوني هو یا بادي هو' نئي هو یا پراني سب کو جڑ سے کهو دیتي هے' اور خالص نباتي اجزا سے تیار کیگئی هے - پندرہ دن کے استعمال میں بالکل زائل هوجاتي هے -

قیمت في ڈبہ ۳ روپیہ آٹهہ آنہ علاوہ محصول ڈاک

سفوف مفرح - دل' دماغ' معدہ' جگر' اور تمام اندروني اور عام نقاهت جسماني کیلیے از حد مفید هے - خون کے پیدا کرنے میں نہایت موثر - اور تبخیر معدہ کے لیے از حد مفید - تمام اطباء اسکي تصدیق کرچکے هیں زیادہ تفصیل کي ضرورت نہیں هے - قیمت في ڈبہ ۵ روپیہ علاوہ محصول ڈاک

نوٹ - تمام مذکورہ بالا ادویہ زهریلے اور نشیلے اجزا سے پاک هیں

پرچہ ترکیب همراہ ادویہ - قیمت پیشگي - یا وي - پي بشرطیکہ چوتهائي قیمت پیشگي [illegible] حوالہ ضرور دیں - فرمایش اس پتہ سے هو

[illegible] افضل گنج - حیدر آباد دکن

الهلال کی شش ماهی مجلدات بجاے آٹهه روپیه کے پانچ روپیه

الہلال کي دوسري اور تیسري جلدیں مکمل موجود هیں - جلد نہایت خوبصورت ولایتي کپڑے کي - پشته پر سنہري حرفوں میں الہلال منقش پانچ سو صفحوں سے زیادہ کي ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ هاف ٹون تصویریں بهي هیں - کاغذ اور چهپائي کي خوبي محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصله بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیه کچهه ایسی زیاده قیمت نہیں ہے - بہت کم جلدیں باقي رهگئی هیں - (منیجر)

[80] خیـــالات ازاد

جو اردهه پنچ کے مشہور اور مقبول نامه نگار عالیجناب نواب سید محمد خان بہادر - اي - ایس - او - (جنکا فرضی نام ۳۵ برس سے اردو اخبارات میں مولانا آزاد رہا ہے) کے پرزور قلم جادو رقم کا نتیجه اور اپنی عام شہرت اور خاص دل چسپی سے اردو کے عالم انشا میں اپنا آپ هی نظیر ہے بار دیگر نہایت آب و تاب سے چهپکر سرمه کش دیدهٔ اولا بصار ہے - ذیل کے پتے سے ویلو پے ایبل پارسل طلب فرمائیے اور مصنف کی سحر بیانی اور معجز کلامي سے فائده اوٹهائیے خیالات آزاد ۱ روپیه ۴ آنه - سوانحعمری آزاد ۱۲ - آنه علاوه محصول -

المشتہر

سید اخفر حسن نمبر ۹۲ بالتلا لین - کلکته

[8] هندوستاني دواخانه دهلي

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کی سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویه کا جو مہتم بالشان دوا خانه ہے وہ عمدگی ادویه اور خوبی کار و بار کے امتیازات کے ساتهه بہت مشہور هوچکا ہے - عمده دوائیں (جو مثل خانه ساز ادویه کے صحیح اجزاء سے بنی هوئی هیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اِس کارخانه سے مل سکتے هیں) عالي شان کار و بار' صفائي' ستهرا پن ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظه کریں تو آپ کو اعتراف هوگا که :

هندوستانی دوا خانه تمام هندوستان میں ایک هي کارخانه ہے -

فہرست ادویه مفت، (خط کا پته)

منیجر هندوستانی دوا خانه - دهلی

[5]

1 — سستم راسکوپ لور واچ خوبصورت مضبوط دیر تک چلنے والی گارنٹی ایک سال قیمت معه محصول دو روپیه آٹهه آنه
2 — امبر واچ سلنڈر خوبصورت ڈائل مثل کمس ٹهیک ٹائم دینے والی گارنٹي ایک سال قیمت معه محصول پانچ روپیه
3 — چاندي ڈائل ایس لور واچ نہایت مضبوط هر جوڑ پر یاقوت جڑا هوا گارنٹي ایک سال قیمت معه محصول نو روپیه
4 — چاندي کي لیڈي واچ یا هاتهه کو وقت دینے والي اور خوبصورتی میں یکتا معه تسمه گارنٹي ایک سال قیمت معه محصول چهه روپیه
5 — چاندي ڈائل ایس منقش علاوه خوبصورتی کے پایه میں آزموده گارنٹي ایک سال قیمت معه محصول سات روپیه
6 — پیتل راسکوپ سستم لور واچ بہت چهوٹی اور خوبصورت گارنٹي ایک سال قیمت معه محصول تین روپیه آٹهه آنه
7 — کرو والرر سلنڈر واچ چاندي ڈائل کمس اسکی مضبوطی کي شہرت عام ہے گارنٹي ۳ سال قیمت معه محصول پندره روپیه

نوٹ خدا کا شکر ہے که حسقدر هماری معزز خریدار اس اشتہار سے گهڑیاں منگاتے هیں آجتک کسی نے شکایت نہیں کی

المشتہر :— ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلی اسٹریٹ پوسٹ آفس دهرمتله کلکته

M A Sh koor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dhurumtollah Calcutta

تار کا پتہ
« الہلال کلکتہ »
ٹیلیفون نمبر - ۶۴۸

Telegraphic Address
"Alhilal Calcutta"
Telephone, No. 648

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۱۴ | کلکتہ : چہارشنبہ ۱۱ جمادی الاولی ۱۳۳۲ ہجری | جلد ٤

Calcutta : Wednesday, Aprail 8 1914.

مملکت چین اور پیروان اسلام

پیکن دارالحکومت میں " مکتب رشادیہ " کی تاسیس
جسمیں چینی زبان کے علاوہ زبانِ عربی اور علوم اسلامیہ کی بھی تعلیم دی جاتی ہے

اڈرشہ نیٹنگ کمپنی

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاھتی ہے کہ ھندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رھیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا تہیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۶۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی آپکی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتی ہے -

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - آپنے روانہ کیا اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے اُن چیزونکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

ای - گرونڈ راؤ پلیڈر - (بلاری) میں کنز ریلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

---

شمس العلما مولانا عطاء الرحمن صاحب کیا فرماتے ہیں ؟

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کے موزہ پہنچے اور مجھے اس بات کے کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ اسکی بن[illegible]رپ کی ساخت سے کسی طرح کم نہیں - میں نے مشین کو چلاتے دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ ہر شخص بآسانی اسے سیکھہ سکتا ہے -

---

چند مستند اخبارات ھند کی راے

— —

بنگالی — موزہ [illegible] ۲۰ [illegible] سودیشی میلہ میں نمائش کے واسطے بھیجے گئے تھے نہایت عمدہ ہیں [illegible] بہت کم [illegible] سے سرمو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز [illegible] -

ھتل [illegible] تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

[illegible] افسوس اور بیا ہوسکتا ہے -

[illegible] نیٹنگ [illegible] ۲۰ کالیج اسٹریٹ کلکتہ

AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8
Half yearly ,, 4-1 2

الهلال

3

مدیر مسئول و محرر خصوصی
ابوالکلام الدهلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاؤڈ اسٹریٹ
کلکته
ٹیلیفون نمبر ۶۳۸
قیمت
سالانه ۸ روپیه
ششماہی ۴ روپیه ۱۲ آنه

نمبر ۱۴ — کلکته : چہارشنبه ۱۱ جمادی الاولی ۱۳۳۲ هجری — جلد ٤
Calcutta: Wednesday, Aprail 8 1914.

فہرس

تصاویر

اطلاع

اگر معاوین الهلال کوشش کرکے الهلال کیلیے دو هزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آٹھه روپیه سالانه قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الهلال کا مالي مسئله بغیر قیمت کے بڑھاے حل هوجائیگا ، اور صرف یهي نهیں که وه قائم رهیگا بلکه اسکے هر صیغے میں کافی وسعت اور ترقی هو جائیگی "
منیجر

افکار و حوادث

مسئلۂ بقاؤ اصلاح ندوه

" شریعت " اور علماے ندوه

تعالوا الی کلمه سواء بیننا و بینکم !

۲۶ کو موجوده حکام ندوه نے جلسۂ انتظامیه کے ممبروں کو جمع کیا تها تاکه طلبا کے اسٹرائک کے قضیه کا فیصله کریں - یه جلسه بهي عجیب تها جسمیں خود مدعا علیه جج بنکر آے تهے - یه سارا فساد اسی عجیب و غریب جلسۂ انتظامیه کا نہیں هے تو اور کس کا هے ؟ اگر ایک با قاعده مجلس آمره و نافذه موجوده هوتی تو بد بخت ندوه کا یه حال هي کیوں هوتا ؟

خود کوزه و خود کوزه گر و خود گل کوزه !

یهي سبب هے که سب سے پہلے میں نے " جلسۂ انتظامیه " کي حالت پر توجه کی اور اسکي حقیقت سے ارباب کار کو واقف کردیا - میں عدالة ' قانون ' قواعد ' اور جماعت کے نام سے یه عقیده رکهنے کا حق رکهتا هوں که ندوۃ العلما کي موجوده مجلس انتظامي ایک بے قاعده بهیڑ سے زیاده نہیں هے ' جو چند شخصوں نے قانون و جماعت کي بدترین توهین کرکے ایک خانه ساز صحبت باده ؤ طرب کي طرح بنا لي هے - اور کسي گهر کی تقریب پر محلے والوں کو نیوته بهیجکر نه بلایا ' ندوه کے " عظیم الشان انتظامي ممبروں " کو کرایه بهیجکر جمع کرلیا - فرق هے تو صرف اتنا هے که وهاں دلفریب مشاغل اور دلپسند مناظر تا بهی دار العلوم کے سابق مکان کي صحبتوں کي طرح کچهه سامان هوجاتا هے - اس بے قاعده بهیڑ کي بے لطف عرض پرستیوں اور بے مزه نفسانیت کے هنگامۂ باطل میں یه بهی نهیں !

ایک نواب صاحب کے هاں مجلس طرب منعقد تهي ' اور شہر کی ایک نستعلیق اور بذله سنج طوائف مجرا کر رهي تهی - جلسے میں ایک مقدس صورت مولوي صاحب بهي کہیں سے آ نکلے تهے - کبهي کبهي ایسے اتفاقات حسنه بهی پیش آجایا کرتے هیں - ابهی کل کي بات هے که دار العلوم ندوه کے سابق مکان میں دفته گراں بازاري کا اجتماع هوا تها ' اور مقدس ناظم صاحب ندوه مع حلقۂ

[illegible] محفوظہ کے رونق افروز تھے شاید اسلیے کہ [illegible] مدرسے کے بھی گاہ گاہ ہو جایا کریں تو خشکی [illegible] و یبوست طبع کیلیے اچھا نسخہ ہے :

یارب بہ زاہدان چہ ہمی خلد را سپاری ؟
ذوق بتـــاں نہ دیدہ و وصل حور نکردہ کس !

بہر حال مجلس طرب گرم تھی - طوائف گاتے گاتے ایک پر معاملہ شعر پر پہنچی اور اسکے بتانے کیلیے کسی قدر بے پردہ اور زہد شکن اشارات سے کام لینا پڑا - بھلا مولانا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فرض مقدس سے کیونکر غفلت کرتے ؟ واعظانہ و مفتیانہ فتوا دیا کہ یہ حرکت بالکل شرع کے خلاف ہے - طوائف نے ہاتھہ باندھکے عرض کیا کہ " قبلہ وکعبہ ! اگر یہ شرع کے خلاف ہے تو اور جو کچھہ ہو رہا ہے یہی کون مستحب اور سنت ہے ؟ "

~~~~~~~~~~~~

یہی حال اس جلسۂ انتظامیہ کا بھی تھا جو ۲۶ کو لکھنو میں کرایہ کے ممبروں سے بھری گئی تھی - سنا گیا ہے کہ سب سے پہلے ممبران کرام نے یہ بحث کی کہ اسٹرائک شرع کے مطابق بھی ہے یا نہیں ؟ پھر خود ہی فتوا دیا کہ بالکل شرع کے خلاف ہے - لیکن سوال یہ ہے کہ سرے سے خود جلسۂ انتظامیہ جو کچھہ کر رہا ہے ' وہی کونسا شریعت کا اسوۂ حسنہ ہے ؟

~~~

جو جلسۂ انتظامیہ سرے سے شریعۂ اسلامیہ کے اصل اصول " شوری " کا تباہ کن ہو ' جس نے " و شاورہم فی الامر " اور " امرہم شوری بینہم " کے مقدس احکام کی ایسی منکرانہ توہین کی ہو جس سے بڑھکر اور کوئی توہین نہیں ہوسکتی ' جس نے ندوہ کی ریاست و نظامت کے حق شرعی کو جماعت اور اجماع امت سے غصب کر کے چند مفسدین و اشرار کے سپرد کردیا ہو ' جسکی مجلس انتظامی کے ممبروں کے انتخاب میں عام مسلمانوں کی آواز کو کوئی حق نہ دیا گیا ہو جو انکا حق دینی ہے ' جو شریعت کے احیاء کے دشمن اور امۃ مرحومہ کی اصلاح و ارشاد صحیح کے اعدی عدو ہوں ' جسکے صیغۂ مال کو بغیر مشورہ و حصول آرا محض ایک شخص اپنی ذاتی جائداد کی طرح بے دریغ خرچ کرڈالے ' حالانکہ بیت المال سے ایک بالشت کپڑا لینے کا بھی عمر فاروق اعظم (رضی اللہ تعالی عنہ) کو حق نہو ' جسکی تعمیرات کا حساب مانگتے مانگتے لوگ تھک جائیں مگر انہیں نہ دکھلایا جاے اور آجتک شائع نہوا ہو ' جسکا ناظم نوجوان طالب علموں کو لیکر رنڈیوں کے جمگھٹے میں بیٹھنے سے نہ شرماے اور ادنی اس محفل طرازی سے طالب علموں کے پر آرزو دلوں کو جرأت دلاے ' جسکے ممبر بڑی بڑی رقمیں لیکر اور ندرانے وصول کرکے جلسوں میں آئیں اور اس طرح ندوہ کا تمام اندوختہ اسی میں اڑ جاے ' جس کے ارکان کے اخلاق دینی کا یہ حال ہو کہ ندوہ سے کرایہ دیکر روپیہ وصول کریں [illegible] تمہاری طرف سے لکھنو کانفرنس میں داخل کرکے [illegible] اور نواب محسن الملک سے بھی کرایہ منگوائیں کہ کانفرنس بلانے آے ہیں ! جو برسوں تک کرنل عبد المجید کے ذاتی [illegible] [illegible] ایک بڑے [illegible] [illegible]

[illegible]

اور ہم بہ حیثیت علماے دین اور مفتیان شرع متین ہوے کے اس کے خلاف فتوی دیتے ہیں ؟ سبحان اللہ ! ندوہ کے ممبروں اور حکم کو آج برسوں کے بعد شریعت یاد آگئی ' اور صرف اسی کے تحفظ کیلیے طلبا کے خلاف فیصلہ کرنے پر مجبور ہوے ! وہ ندوہ کہ سر سے لیکر پیر تک اسکا وجود شریعت کی توہین اور دین مقدس کے احکام الہیۃ کی تذلیل ہے ' طلبا کی اسٹرائک کو خلاف شرع قرار دینے کا اپنے تئیں اہل سمجھتا ہے ! اگر آج شریعۂ اسلامی کا سررشتۂ افتا ایسے ہی ہاتھوں میں ہے ' تو اس شریعت پر ہزار افسوس اور اس دین کیلیے صد ہزار حیف جسکے حامل و مفتی احبار و رہبان یہود کے ایسے بروز ہوں ! اتامرون الناس بالبر و تنسون انفسکم ' و انتم تتلون الکتاب افلا تعقلون ؟

~~~~~~~~~~~~

قران کریم نے جا بجا علماے یہود و نصاری کے اخلاق و عادات بتلاے ہیں ' اور مسیح نے اپنے زمانے کے صدوقیوں اور فریسیوں کی تصویر کھینچی ہے - میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ ان لوگوں سے کچھہ بھی برے نہ تھے ' جو آجکل باوجود ادعائے علم و ریاست دینی ' خود تو شریعت کے مقدس احکام کو ٹھکرا رہے ہیں مگر دوسروں کو شریعت کی خلاف ورزی کا مجرم بتلاتے ہیں - غرور باطل اور نفس خادع نے انہیں یہ پٹی پڑھا دی ہے کہ چونکہ ہمارے سروں پر پگڑیاں اور ہمارے کاندھوں پر جبے ہیں ' اور زمانۂ مسیح کے فریسیوں کی طرح ہم عوام ملت کے سامنے مقدس و محترم سمجھے جاتے ہیں ' اسلیے ہم جو چاہیں کرسکتے ہیں -

مسیح نے کتنی سچی بات کہی تھی : " شریعت اسلیے ہے تاکہ اسکے ذریعہ یہ دوسروں کو سزا دیں ' پر اسلیے نہیں ہے کہ اسکے حکموں کی بنا پر خود انہیں بھی سزا دی جاے " قران حکیم نے بھی انکا قول نقل کیا ہے کہ " یقولون سیغفر لنا " وہ شریعت کو توڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے لیے گناہ کوئی شے نہیں - وہ تو معاف ہی ہو جائیگا : اولائک الذین طبع اللہ علی قلوبہم و سمعہم و ابصارہم ' و اولائک ہم الغافلون ! (۱۶ : ۱۰۹)

~~~~~~~~~~~~

آہ ' اے کرداران نفس و مدعیان شریعت ! یہ تم نے کیا کہا کہ شریعت کے خلاف ہے ؟ کیا واقعی تمہارے دل میں شریعت کا درد ہے ؟ اور کیا سچ مچ تم اس شریعت پر ایمان رکھتے ہو جو محمد بن عبد اللہ علیہ الصلوۃ و السلام پر نازل ہوئی ہے ؟ اگر ایسا ہی ہے تو پھر یہ کیا ہے جو ہو رہا ہے ؟ ندوہ کی ساری مصیبتیں کس کے ماتم میں ہیں ؟ آہ ' اگر ایک لمحہ اور ایک عشر لمحہ کیلیے بھی تمہیں خدا کی شریعت اور خدا کی قائم کی ہوئی امت کا پاس ہوتا تو ندوۃ العلما کو یہ روز بد کیوں دیکھنا پڑتا ؟ تم اپنے پاؤں سے تو شریعت کو [illegible] رہے ہو ' پر زبان سے کہتے ہو کہ ہم شریعت کا حکم چاہتے ہیں - تمہارے تمام کام یکسر شریعت کی توہین ہیں ' مگر طلبا سے کہتے ہو کہ اپنی اسٹرائک کو شریعت سے ثابت کریں - یاد رکھو کہ جس شریعت کا مقدس نام لیکر تم نے دوسروں کو زخمی کیا ہے ' میں بھی صرف اسی شریعت کے تمہارے آگے ہاتھہ جوڑتا ہوں کہ خدا را فساد سے باز آجاو - یہ ممکن ہے کہ مولانا شبلی کو دار العلوم کی تعلیم کا غم ہو - ممکن ہے کہ منشی نظام الدین صاحب کو حساب و کتاب کا رونا ہو - بہت ممکن ہے کہ ساری دنیا مجلسی قواعد و اجتماعی اصولوں کی [illegible] ' مگر یقین کرو کہ مجھے ان تمام باتوں میں سے [illegible] ہے - تم دو سال سے دیکھہ رہے ہو کہ میں کسی

کام کو بھی عام انسانی قواعد و اصولوں کی بنا پر نہیں کرنا چاہتا ' اور میرے تمام کاموں اور صداؤں کا محور صرف شریعت ہی کا حکم ہے ' اور کچھه نہیں - بہت سی ایسی باتیں ہیں جنکے کہنے میں نئے دور کے بعض ارباب اصلاح بھی میرے شریک ہیں' مگر مجھه میں اور انمیں بڑا فرق یہی ہے کہ وہ قانون ' سیاست ' حریت ' اجتماعیت ' اور آداب و تمدن کی بنا پر کہتے ہیں' پر میں صرف شریعت کی بنا پر - میں سچ سچ کہتا ہوں (و اللہ علی ما اقول شہید و ہو یعلم سری و علا نیتی) کہ جب کبھی کوئی معاملہ ملک میں چھڑتا ہے تو میں عرصے تک خاموش رہتا ہوں ' اور اپنے دل سے فتوا طلب کرتا ہوں کہ ایمان اور شریعت کیا کہتی ہے ؟ پھر جب پوری طرح مطمئن ہو جاتا ہوں تو اپنی آواز بلند کرتا ہوں - وہ آواز میری نہیں ہوتی بلکہ حق اور شریعت کی آواز ہوتی ہے' اور دنیا میں کوئی نہیں جو صداے شریعت کو شکست دیسکے : بل نقذف بالحق علی الباطل ' فیدمغہ فاذا ہو زاہق ' و لکم الویل مما تصفون ! (۲۱ : ۱۹)

ندوۃ العلما کے متعلق بھی تم جانتے ہو کہ میں عرصے تک خاموش رہا اور اپنے ضمیر سے سوال کرتا رہا - جبتک مجھے حالات شخصی جھگڑوں اور فریقانہ تنازعات کی شکل میں نظر آے میں کچھه نہ بولا اور ایک حرف بھی نہیں لکھا ' کیونکہ خدا تعالی کے فضل نے مجھے جو فرصت کار عطا فرمائی ہے' یقین کرو کہ میں اسے چند حقیر اور فانی ہستیوں کے منافع کیلیے ضائع نہیں کر سکتا ' اور اگر ایسا کروں تو خدا مجھسے اپنا رشتہ کاٹ لے ' اور مجھے جنگل کی ایک سوکھی لکڑی کی طرح آگ میں ڈالدے - میں حق کی خاطر دشمنوں میں گھرا ہوا ہوں ' اور ایسی ایسی قوتیں میری دشمن ہیں جنکے ہاتھه میں قانون کا آلہ ' جیلخانے کی کوٹھریاں' اور سولی کے تختے ہیں - پر باوجود اسکے کہ اس نصف صدی کے اندر کسی انسان کو بھی ایسی بے پردہ صاف بیانی کی توفیق نہیں ملی جیسی کہ اس عاجز کو بارگاہ الہی سے مرحمت ہوئی ہے' وہ مجھپر قابو نہ پا سکے اور خدا نے مجھے چھوڑ دیا تا کہ میں اپنے کاموں کو پورا کرلوں - انھوں نے اُن لوگونکو پکڑا جنھوں نے کوئی ادنی سا اشارہ کر دیا تھا ' پر وہ اس سے متعرض نہوے جسنے صاف صاف انا الحق کے نعرے لگاے تھے - بہت ممکن ہے کہ اب ایسا ہو' مگر بیج بونے کی فرصت تو مجھے مل ہی گئی - وعلی اللہ فلیتوکل المومنون !

پھر کیا تمہاری عقل اسے قبول کرتی ہے کہ جس شخص کا یہ حال ہو' وہ چند انسانوں کی خاطر اپنے کاموں کو بالکل بھلا دیگا ' اور لوگوں کو اس شے کی طرف بلائیگا ' جسکی تصدیق اسکے اندر سے نہیں ہوتی ؟ فہل عندکم من علم فتخرجوہ لنا ؟

ہاں' تم شریعت کے حامل اور مفتی ہو تو میں بھی صرف شریعت ہی کیلیے رو رہا ہوں - اسکے سوا میرا کوئی مطالبہ نہیں - میں دیکھه رہا ہوں کہ ندوۃ العلما کے کاموں میں شریعت کو [illegible] رہا ہے ' اور وہ سر سے لیکر پیر تک اپنے کسی کام میں بھی شریعت کے مطابق نہیں - جب مجھے اسکا اطمینان ہو گیا تو میں نے زبان کھولی اور قلم کو دل سے آتشے حریت افکار کا تابع کر دیا - اب میرا اور تمہارا معاملہ صرف شریعت ہی کا ہے - جب تک شریعت کے احترام کا ندوہ یقین نہ دلائیگا ' میں تمہیں چھوڑ نہیں سکتا - تم کسی طرح بھی مجھسے بھاگ نہیں سکتے - مجھسے [illegible]

تمہارے پاس کوئی گوشہ نہیں - میں جو کچھه سمجھه رہا ہوں اگر یہ غلط ہے تو خدارا شریعت ہی کے نام پر آؤ اور مجھے بتلا دو - میں خداے شریعت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر تم نے اپنے تئیں شریعت کے مطابق ثابت کر دکھایا تو سب سے پہلے جو شخص تمہارے ہاتھوں پر جوش احترام سے بوسہ دیگا وہ میں ہوں - چھوڑ دو مولانا شبلی کی معتمدی کے قصے کو اور انکی سرگذشتوں کو - جماعت کا سوال اس سے بہت زیادہ محترم ہے کہ ایک دو ہستیوں کا نام لیا جاے ' اور میرے عقیدہ میں تو وہ بھی تمہارے ساتھه ان تمام مفاسد کے جوابدہ ہیں - آؤ' صرف اسی شریعت کے نام پر ہم تم فیصلہ کرلیں جسکی بنا پر تم نے اسٹرائک کیلیے فتوا دیا ہے - ہم میں اور تم میں شریعت کے سوا کوئی حکم نہو : تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم ! آؤ اور اٹھو ' تا کہ اس دور رسوم میں حق اور راست بازی کے سچے فیصلوں کی ایک نئی نظیر قائم کردیں اور دنیا کو دکھلا دیں کہ مدعیان علم و پیشوائی میں اب بھی خوف الہی اور راست بازی باقی ہے ' اور انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء کا حکم اب بھی انکے دلوں کو نرم کرسکتا ہے - ساری تجویزوں اور تمام اخبارات کے مضامین کو یک قلم ملتوی کر کے ہم تم ایک مقام پر جمع ہو جائیں' اور شریعت کی کتاب کو سامنے رکھکر اسپر قسم کھائیں کہ " اللہ کو حاضر و ناظر سمجھکر اور ہر طرح کی نفسانیت اور ذاتی غرضوں کی نجاست سے ضمیر کو پاک کرکے ' شریعت اور امت کی بہتری کو اپنے سامنے رکھیں گے ' اور سچی روحوں اور راست باز انسانوں کی طرح جو کچھه کھلا کھلا شریعت کا حکم ہوگا' اُسے فوراً مان لینگے - اگر ایسا نہ کریں تو : لعنۃ اللہ علی الکاذبین ! "

اگر تم نے ایسا کیا تو سارے جھگڑے لمحوں میں ختم ہو جائینگے - پھر اے وہ لوگو کہ اپنی شریعت پرستی پر مغرور ہو' کیا تمہیں یہ فیصلہ منظور ہے ؟

آخر میں اُن علماء سے جنھوں نے ۲۶ کے جلسے میں اسٹرائک کو خلاف شریعت قرار دیا ہے ' درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنا فتوا شائع کر دیں تا کہ معلوم ہو کہ قران و حدیث کے کن دلائل کی بنا پر یہ فتوا دیا گیا ہے ؟

سات نئے طلبا کے اخراج کا حکم

جلسۂ انتظامیہ کے فیصلے کا بقیہ حصہ اب معلوم ہوا ہے کہ علاوہ مولوی محمد حسین صاحب کے سات دیگر طلبا کیلیے بھی اخراج کا فیصلہ کیا گیا ہے - انا للہ و انا الیہ راجعون - خیر' یہ جو کچھه کرنا چاہتے ہیں کریں - چند روزہ حکومت اور باقی ہے - عنقریب کھل رہیگا کہ اپنی قوت کی نسبت یہ کیسے دھوکے میں گرفتار ہیں ؟ طلبا نے اسٹرائک کرنے کے بعد ایک نہایت امن پسندی اور عمدہ روش کا ثبوت دیا ہے - انھیں قوم پر اعتماد کرنا چاہیے اور [illegible] چاہیے [illegible] بہت سی [illegible] باقی ہیں' اور یہ جو کچھه ہوا قانون نہیں بلکہ قانون کا مضحکہ تھا - [illegible] مجلس کے اسٹرائک کے حکم [illegible] محمد حسین کے داخل [illegible] مشورہ [illegible] موجودہ اس سے زیادہ [illegible] ایک حکم [illegible] - [illegible] خسران کے [illegible] کچھه [illegible]

مسئلۂ قیام الهلال

الهلال میں " مسئلۂ قیام الهلال کا آخري فیصله " پڑھکر اس نیازمند کو اور نیز تمام احباب شهر کو جس قدر صدمه هوا اسکا بیان کرنا الفاظ کي قدرت سے باهر ہے - حضرت خود اندازہ فرمالیں که جن گم گشتگان ضلالت کو عرصے کي تاریکي کے بعد ایک هدایت کا ستارہ نظر آیا هو ' اسکے بهي غروب هوجانے کي خبر سنکر اسکے دلوں کا کیا حال هوگا ؟

یه بالکل سچ ہے که الهلال اپني دعوۃ مقدسه کا فرض اولین ایک معجزانه قوۃ الهي کے ساتهه تهوڑے هي عرصے میں ادا کرچکا ' اور یه بهي بالکل درست ہے که ایک عام بیداري اور ولولۂ عمل بالاسلام اوس نے قوم کے هر طبقه میں پیدا کردیا ہے ' اور کوئی نهیں جسکے سامعه تک ایک مرتبه بهي اسکی صداء حق پهنچي هو اور اسکے دلوں نے اسکا استقبال نه کیا هو - تاهم الهلال کا صرف اتنا هي کام نه تها ' اور جهاں اس تحریک کي عملي تکمیل کیلیے بعد کي خاموش منزلوں کی ضرورت ہے ' وهاں اسکي بهي تو ضرورت ہے که صداء غفلت شکن جاري رہے ' اور جو آگ سلگ آٹهي ہے اسے برابر هوا ملتي رهي ؟ پهر اس سے بهي قطع نظر الهلال صرف ایک دعوۃ دیني هی کي حیثیت نهیں رکهتا ' بلکه وہ تمام قوم میں ایک هی ادبي رساله ' ایک هي علمی رساله ' ایک هی آزاد سیاسی آرگن ' اور ایک هي یوروپ کے اعلی نمونے کا جرنل ہے - اس وقت تک جس جس شاخ پر اوس نے توجه کي ہے ' اس سے بڑهکر مضامین کسی دوسرے قلم سے نهیں نکلے هیں - پهر اگر جناب کا اولین فرض دعوۃ پورا هوچکا ' تو کیا قوم کیلیے ایک بهترین علمی ' ادبی ' اخلاقي اور سیاسی جرنل کي ضرورت بهي ختم هوگئي - حالانکه الهلال کو الگ کردینے کے بعد تمام ملک میں ایک رساله بهي اس درجه کا نهیں نظر آتا -

میري معلومات ممالک اسلامیه کي نسبت زیادہ نهیں ہے ' مگر جهاں تک مجهے معلوم ہے ترکی اور مصر سے بهي کوئي ماهوار رساله اسقدر مختلف مذاقوں اور مختلف حیثیتوں کا جامع نهیں نکلتا -

پس فی الحقیقت الهلال نه صرف هندوستان بلکه تمام عالم اسلامي میں ایک هي هفته وار رساله ہے - خدا کیلیے ' اسکے رسول مقدس کیلیے اس دین برحق کیلیے جس سے بڑهکر آپکو دنیا میں کوئي شے محبوب نهیں ' اس قرآن کریم کیلیے جسکے عشق میں آپ کا ایک ایک حرف ڈوبا هوا ہے ' هم عاجزوں کي اس درخواست کو منظور کیجیے که الهلال برابر اسی آب و تاب سے جاري رکها جاے ' اور حضرت کی زندگی تک (جسکي طوالت و برکت کیلیے [illegible]) [illegible]

[illegible]

[illegible]

کرلیجیے - بڑي مصیبت یه ہے که آپ کسي کو خدمت کا موقع دیتے هي نهیں - میں تو قسم خدا کي الهلال کیلیے اپنا سب کچهه لٹانے کیلیے هر وقت طیار هوں ' اور یقین فرمائیے که جو کچهه جناب نے اپنے سلسلے کے خاص خدام کا حال لکها ہے ' اس سے بڑهکر هم مجبور طیار و آمادہ هیں - میں جس مکان میں رهتا هوں وہ تقریباً دس هزار روپے میں بنکر طیار هوا تها - میں بخوشي اسے الهلال کي خدمت کیلیے نذر کرتا هوں - آپ مجهے اجازت دیجیے میں اسے فروخت کرکے روپیه بهیج دیتا هوں ' اور خود کرایه دیکر مکان میں رهتا هوں -

آہ مولانا ! آپکو ابهي اپنا اثر اور اپني قوت معلوم نهیں - اگر خدا نے کوئي امتحان کا موقعه دیا تو آپکو معلوم هوگا که جو لوگ آپسے صدها کوس کے فاصلے پر هیں ' وہ شب و روز آپکا تصور اور آپکي یاد اپنے لیے کس طرح عبادت سمجهتے هیں ؟

مضمون کے آخر میں آپنے دو هزار نئے خریداروں کیلیے لکها ہے - میں نهیں سمجهتا که صرف اس سے کیا هوگا ' اور کب تک آپ اسکا انتظار کرینگے - جي ڈر رها ہے که کهیں جلد آپ کوئی فیصله نه کر بیٹهیں - هم تو اپني جان و مال لٹانا چاهتے هیں ' اور آپ صرف خریداروں کا ذکر کرتے هیں - خیر دس خریداروں کی فهرست منسلک عریضه هذا ہے ' انکے نام وي - پي - بهیجدیجیے - گرمیوں کي پوري تعطیل میں دورہ کرونگا اور گانوں گانوں پهرونگا - لیکن ان باتوں سے میرے خیال میں تو کچهه هوتا نهیں - الهلال کے مصارف بے شمار هیں ' اور ضرورت ہے که ایک بار کئي لاکهه روپیه صرف کرکے آپ اسکو اسدرجه وسیع و قوي کر دیں که همیشه کیلیے وہ مستحکم هو جاے - آخر میں پهر به هزار منت و عجز سائل هوں که میري درخواست بالا کو قبولیت عطا هو -

محمد حسین هڈ کلرک صاحب انجنیر بمبئی -

الهلال :

پچهلے هفته سے جو تحریرات آ رهي هیں اون میں سے صرف اس تحریر گرامي کو درج کیا گیا - جزا کم الله خیر الجزاء - آپکي محبت دیني اور جوش فدا کاري کا صله صرف خدا هي سے ملسکتا ہے - لفظوں میں میں کیا لکهوں ؟ باقي جو عطیۂ محبت آپنے پیش کیا ہے ' اسکي سر دست کوئی ضرورت نهیں ہے - جس حال میں هوں مجهے اسي میں رهنے دیجیے - صرف خریدار بهم پهنچا کر آپ اس مسئله کو بهتر طریقه سے حل کر دینگے - اس سے زیادہ کا طالب نهیں اور نه ضرورت ہے - اپنے اصول سے مجبور هوں ' ورنه آپکي محبت فرمائي بڑي هی کشش رکهتي ہے - الله اسے قدرتي جذبات سے بهت جلد کام لے که ملۃ قوبمه کا اصلي خزانه یهی ہے -

---

الهلال کي ایجنسي

هندوستان کے تمام اردو ' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں میں [illegible] پهلا رساله ہے ' جو باوجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا ہے - اگر آپ [illegible] تجارت کے متلاشي هیں تو ایجنسی کي درخواست بهیجیے -

الهلال

۱۱ جمادی الاولی ۱۳۳۲ ہجری

مدارس اسلامیه

به سلسلهٔ "ندوة العلما"

مولود فساد کا کامل بلوغ

نئے عہدہ داروں کا سازشی تقرر

مزعومه و مفروضه نظامت ندوة العلماء

(۲)

اے معتکف زاویهٔ ندوه کجائی ؟
از پردہ بروں آے که ما محرم رازیم !

گذشته اشاعت میں بحث و نظر کیلیے بالترتیب تین طریقے پیش کرچکا هوں جنکے علاوہ دنیا میں جواز و عدم جواز کے معلوم کرنیکا آور کوئی طریقه نہیں هوسکتا - آج چاهیے که بالکل اصول اور بحث حقیقت پر نظر رکھکر اس کاروائی کو الگ الگ اِن هر طریقه سے جانچیں -

ابھی بحث و انکشاف کا بہت بڑا میدان باقی ہے - علی الخصوص صیغهٔ مال اور تعمیرات کی داستان ' اسلیے بحث مختصر هوگی اور بالکل دفعه وار ' تاکه نتیجه بہت جلد سامنے آ جاے -

۲۰ جولائی کے جلسهٔ انتظامیه میں نئے عہدہ داروں کو مقرر کیا گیا ہے - اس کارروائی کی صحت و عدم صحت اور جواز و عدم جواز کو تین حیثیتوں سے جانچنا چاهیے جو در اصل دو اصولوں سے عبارت هیں - یعنی :

(۱) استحقاق و اهلیت کے لحاظ سے -
(۲) قوانین و قواعد کی بنا پر : ایک قواعد عمومی هیں - ایک خود ندوہ کے قواعد -

(۱)

اهلیت کے معنی یه هیں که جس کام کیلیے جس شخص کو مقرر کیا جاے ' اسکے انجام دینے کی اقلاً ضروری قابلیتیں اسمیں موجود هوں -

یه ایک ایسی بات ہے جسکے ماننے سے کسی صاحب عقل کو انکار نہوگا -

قابلیتوں پر نظر ڈالنے کی بھی دو صورتیں هیں - ایک یه که اس قسم کے کاموں کیلیے عام اوصاف و صفات جو هونے چاهئیں ' انکی جستجو میں نکلیں -

دوسری یه که هر کام اپنے اندر بعض خصوصیتیں رکھتا ہے ' اور وهی خصوصیات اس کام کو دوسرے کاموں سے الگ کرتی هیں اور اسکی هستی کی اصلی روح هوتی هیں - منطق کی اصطلاح میں انہیں " فصل " کہتے هیں -

انجمن ' مدرسه ' کلب ' مسجد ' تھیٹر ' سب کے سب انسانوں کے جمع هونے کے مقامات هیں - لیکن انجمن کا اجتماع اور ہے ' مدرسه کا اور ' مسجد کا اور ' اور تھیٹر کے میدان کا اور -

پھر ان میں بھی هر قسم کا اجتماع باهم یکدگر خصوصیات رکھتا ہے - انجمن حمایت اسلام ' ندوة العلما ' ایجوکیشنل کانفرنس ' مسلم لیگ ' سب انجمنیں هی هیں - لیکن ان میں سے هر انجمن کی الگ الگ خصوصیات بھی هیں ' اور وهی انکی زندگی کی بنا اور انکی هستی کی ضرورت هیں -

پس اهلیت اور قابلیت کے جانچنے کیلیے همیشه یهی دو طریقے هونگے که علم حیثیت سے ایسے کاموں کیلیے جس قسم کی قابلیتوں کی ضرورت هو ' پہلے انکو تلاش کیا جاے - اسکے بعد اس کام کی خصوصیات اور مخاص امور کو پیش نظر لاکر اسکے انجام دینے کی قابلیت جانچی جاے -

میں شرمندہ هوں که ایسی بے حقیقت کارروائیوں کیلیے ایسی اصولی اور عظیم الشان تمہیدوں کے بیان کرنے میں وقت ضائع کر رها هوں اور اسطرح نا اهلوں کو انکی حیثیت سے زیادہ اهمیت دے رها هوں ' مگر کیا کروں که قوم کی غفلت سے یه معامله یہاں تک پہنچ گیا ہے اور اب اسکو صاف کرنے کے لیے قیمتی وقت اور باتوں کو ضائع کرنا هی پڑتا ہے -

بہرحال اهلیت جانچنے کے یهی دو قدرتی وسائل هیں - البته همیں یاد رکھنا چاهیے که قوم میں قحط الرجال ہے ' اور هماری موجودہ قابلیتیں ایسی نہیں هیں که هم کسی انجمن کا عہدہ دار تلاش کرنے کیلیے بہت هی بلند معیار اپنے سامنے رکھیں - ایسا کرینگے تو همیں آدمیوں کا ملنا مشکل هو جائیگا - پس ندوة العلما کے ناظم کیلیے بھی گو بحث اصول کی بنا پر هو ' لیکن قابلیت کا معیار بہت بلند نه رکھا جاے ' اور ادنی سے ادنی درجه کا مستحق ناظم بھی اگر همیں ملجاے تو بلا تامل قبول کر لینا چاهیے -

آخر علی گڈہ کالج کو هر سکریٹری سر سید احمد کا سا تو نہیں ملا ؟ حقیقت اور قابلیت کا کہاں تک پاس کیجیگا ؟ جی تو چاهتا ہے که آج قوم کا هر فرد غزالی و رازی هو ' اور اپنی هر انجمن کا ناظم ایسے کو بنائیں جو سر سے لیکر پیر تک علم و اهلیت کا پیکر و مجسمه هو ' لیکن ایسا چاهنے سے کیا هوتا ہے ؟ جب قابلیتوں کا قحط ہے اور هر جانے والا اپنی خوبیوں کو اپنے ساتھه لے جاتا ہے تو اسکے سوا چارہ کیا ہے که اپنی نظر بلند نه کیجیے اور خود هی معیار انتخاب آسان بنا دیجیے - کم سے کم بھی جو کچھه ملجاے ' اسے اس طرح پسند کر لیجیے ' گویا آپکے لیے بہتر سے بہتر یہی ہے -

(نظامت عام نظر سے)

یه سب کچھه سمجھه لینے کے بعد اب غور کیجیے که ندوة العلما کیلیے ناظم قرار دیا جاتا ہے - ندوہ عام حیثیت سے ایک انجمن ہے ' اور اپنی خصوصیات کے لحاظ سے احیاء ملت و دعوت دین کی ایک تحریک جو علوم قدیمه و جدیدہ کی اصلاح شدہ تعلیم کے ذریعه موجودہ زمانے کی جامع حیثیات علما پیدا کرنا چاهتی ہے - اس ارادہ سے ایک مدرسه قائم کیا ہے - مقاصد :

(۱) نصاب قدیم کی اصلاح -
(۲) علوم قدیمه و جدیدہ کی ... خصوصی تعلیم کیا ہے -
(۳) اسکی ضروریات ... علوم اور زبانوں کو شامل کیا ہے

وہ باقاعدہ انجمن ہے - مسلمانوں کا ایک عظیم الشان کام ہے - قوم کي خدمت کرنے والوں کا میدان عمل ہے - مختلف شاخوں کے عملہ اور کارکنوں کا مجموعہ ہے - مدرسہ ہے - تعلیم و تربیت کی جگہ ہے - اور اپني خاص و ممتاز خصوصیات بھي رکھتا ہے -

پس ضرور ہے کہ اسکا ناظم ایسا شخص منتخب کیا جاے جو صاحب علم و فضل ' منتظم و مدبر' کاردان و باخبر' اور قوۃ عملي و اداري رکھتا ہو - نیز قوم کي نظروں میں اپنے ان اوصاف کے لحاظ سے معروف ہو تا کہ وہ اسپر اعتماد کر سکے -

سب سے زیادہ یہ کہ قوم کي خدمت کا سچا ولولہ اسکے اندر ہو - ایثار اور قرباني کیلیے طیار ہو - قوم اور اسکے کاموں کیلیے کچھہ نہ کچھہ اپنا کھو سکے - کیونکہ یہ نہیں تو پھر بارجود ہر طرح کي قابلیتوں کے ایک جسد بے روح ہوگا -

ساتھہ هی اسکي بھي ضرورت ہے کہ وہ ایک انجمن کا افسر اعلی ہوکر ایسا بے دست و زبان نہو کہ محض ایک ملبوس پتلے کی طرح جلسوں میں بٹھا دیاجاے - وہ ایک قومی انجمن کا سکریٹري ہوگا جسکے تما کام قوم کي توجہ اور تعلقات هي سے چل سکتے ہیں -

پس ضرور ہے کہ صاحب قلم و صاحب زبان ہو - اعلے درجہ پر نہیں تو سیدھے سادے طریقہ هي سے لکھہ سکے اور بول سکے - علی الخصوص ایسي حالت میں کہ وہ ملک کی ایک عظیم الشان کانفرنس کا سکریٹري اور ایک تعلیمي مجلس کا افسر کل ہوگا -

یہ اوصاف عام حیثیت کے لحاظ سے ہیں کہ تعلیمي و دیني انجمنوں کے ناظم میں ان اوصاف کا ہونا ضروری ہے -

(خصــوصیـــات نـــدوہ)

آسکے بعد ندوہ کی خصوصیات سامنے آتي ہیں - نـدوہ محض انجمن هی نہیں ہے بلکہ ایک خاص طرح کی انجمن ہے - پس اسکے سکریٹري میں بھی اوصاف مندرجۂ صدر ایک خاص صورت میں ہونا چاهئیں - معیـار ادنی سے ادنی درجے کا قائم کیجیے جب بھي اقلاً ندوہ کے ناظم کیلیے ضروري ہوگا کہ وہ " مسئلۂ تعلیم علوم اسلامیہ " اور " مسئلۂ اصلاح " کا اندازہ داں ہو جو ندوہ کے سب سے بڑے کام کا جوهر اصلی ہے - دار العلوم ندوہ دعوا کرتا ہے کہ وہ اپنے اصلاح یافتہ طریق تعلیم اور نصاب کتب سے ایسے علما پیدا کریگا جو قدیم مدارس عربیہ سے پیدا نہیں ہوسکتے - فن ادب اور فن تفسیر کے قدیم طریق تعلیم پر وہ معترض ہے اور اپنا ایک خاص طریقہ پیش کرتا ہے - پس یہ بھي ضروري ہے کہ اقلاً و تنزلاً وہ ایسا شخص ہو جو دار العلوم کی تعلیم و طرز تعلیم کي نگرانی کرسکے -

(موجودہ مدعي نظامت)

اب ہم دیکھتے ہیں کہ مولوي خلیل الرحمن صاحب نامی ایک بزرگ کو ندوہ کا ناظم قرار دیا جاتا ہے - یہ کون صاحب ہیں ؟ کوئی مشہور صاحب علم و فضل ہیں ؟ نہیں - کسي درسگاہ کے معلم ہیں ؟ نہیں - کسي انجمن کے مشہور عہدہ دار ہیں ؟ نہیں - عربی کے ماهر ہیں ؟ نہیں - انگریزي کے گریجویٹ ہیں ؟ نہیں - مسئلہ تعلیم و مسئلہ اصلاح سے خاص دلچسپي رکھنے والے ہیں ؟ نہیں - خیر کم ازکم اصلاح اور تجدید کے معتقد ہیں ؟ نہیں - اچھا قوم انکو ان کاموں کی حیثیت سے جانتي ہے ؟ یہ بھي نہیں - آخر وہ کیا ہیں ؟ یہ بھي معلوم نہیں - پھر کہاں جائیں ؟ اسکا بھي جواب یہی ہے کہ نہیں !

خیر - اگر قوم انہیں اب تک نہیں جانتي تھي تو اب جان سکتي ہے ' اور یہ کچھہ ضروري نہیں کہ صرف صاحب شہرت اشخاص هي صاحب حقیقت بھي ہوں - کتني شہرتوں کے غلاف ہیں جنکے اندر کچھہ نہیں ہے' اور کتنی هي علم و اہلیت کے خزانے ہیں جو خاک گمنامی کے اندر چھپے ہوے ہیں ؟ ہمیں فیصلہ کرنے میں جلدي نہیں کرني چاهیے - جتنے حالات معلوم ہو سکے ہیں انکو سامنے لانا چاهیے ' اور مزید حالات آن لوگوں سے پوچھنا چاهیے جنھوں نے انکي آرزوے نظامت کو شرف قبولیت عطا فرمایا ہے -

پس جسقـدر معلوم ہے پہلے آسے سن لیجیے - اسکے بعد غیر معلوم فضائل کیلیے محرک و مویدین کی خدمت میں چلیے گا -

(مولوي خلیل الرحمن صاحب)

(۱) مولوي خلیل الرحمن صاحب کے متعلق جسقدر حالات عام طور پر معلوم ہیں وہ یہ ہیں کہ انکے والد ایک مشہور عالم مولانا احمد علي مرحوم سہارنپوري تھے جنھوں نے صحیح بخاري کو ایڈٹ کرکے شائع کیا ' اور پھر صحیح مسلم مع شرح نووي کے اپنے مطبع میں صحت و خوبي کے ساتھہ طبع کي - لیکن میں جہاں تک سمجھتـا ہوں اس وصف سے ندوہ کي نظامت کے مسئلہ میں کچھہ مدد نہیں ملسکتي -

آسکے بعد وہ تاجر ہیں - " خلیل الرحمن منظور النبي " نامي فرم کے مالک ہیں اور لکڑي کا کاروبار کرتے ہیں - بہت دولت مند ہیں ' مگر دولت کي صحیح مقدار کے تعین میں اختلاف ہے - منشي محمد علي محرر مال ندوہ کي روایت سات لاکھہ کي ہے - لیکن مولوي صاحب کے ایک دوست جو اس وقت میرے سامنے بیٹھے ہیں ' اس روایت کو موقوف قرار دیکر جرح کرتے ہیں ' اور خود انکي مرفوع متصل روایت یہ ہے کہ چار لاکھہ روپیہ سے زیادہ بینک میں نہیں ہے - الهم زد فزد -

میں یقین کرتا ہوں کہ اس وصف سے بھی مسئلۂ نظامت کے حل کرنے میں کوئي مدد نہیں ملسکتي ' اور اگر مدد لیجاے تو کلکتہ کا ایک معمولی مارواري جو لفظ " ندوہ " کا تلفظ بھي ٹھیک نہیں کرسکتا ' مولوي صاحب سے زیادہ نظـامت نـدوہ کا مستحق ہے -

قوت انتظامي کے معلوم کرنے کا کوئي ذریعہ نہیں کیونکہ وہ ابتـک کسي جماعتي کام کے رکن کارفرما رہے هي نہیں - قوم میں انکا وقار نہیں ' کیونکہ قوم انہیں کسي پبلـک کام کي حیثیت سے جانتي هي نہیں ہے - لکھہ وہ نہیں سکتے ' بول وہ نہیں سکتے ' چار آدمیوں کے سامنے اگر اپنی مجلس هی کو پیش کرنا پڑے تو سواے ایک تنحنح مسلسل اور صوت منحنی منقطع کے آور کچھہ سنائي نہ دیگا :

اے هم نفس ! نزاکت آواز دیکھنا !

رهی علمي قابلیت تو جہاں تـک مجھے معلوم ہے میں بہت شـک کے ساتھہ لکھتا ہوں کہ وہ کسی لڑکے کو کافیہ بھي اچھي طرح پڑھا سکتے ہیں یا نہیں ؟ اور اگر وہ اپنے حدود سے باهر قدم نہ نـکالیں تو یہ آنکے لیے کوئي عیب کي بات نہیں ہے - جو شخص جس کام میں نہیں رهتا آس سے بے خبر هي رهتا ہے - وہ اگر مولانا عبد اللہ ٹونکي سے لکڑي کی قسمیں دریافت کریں تو شاید چار نام بھي نہیں بتلا سکیں گے - في نفسہ انکے لیے یہ تعریف کي بات ہے کہ انھوں نے بارجود علما کے خاندان سے ہونے کے اپنا بار علماے ندوہ کي طرح قوم کے اندوختہ پر نہ ڈالا ' اور ایک شریف شہري کي طرح کاروبار تجارت میں مشغول رہے -

جب حالت یہ ہو تو علوم عربیہ و دینیہ کا تو اس مبحث میں نام لینـا بھي علم کی ایک ایسي بے حرمتی ہے جس سے زیادہ تصور میں آ نہیں سکتي - عمر بھر وہ اپنے کار و بار میں رہے - نیپال کے جنگلوں میں درخت چرواے اور سہارنپور میں لاکر آنہیں فروخت کیا - علمي زندگي کا کبھي آن پر سایہ بھي نہیں پڑا - نہ تو کسي فن کو حاصل کیا ہے اور نہ کتابوں کو دیکھا ہے - نہ وہ جانتے ہیں کہ درس و تـدریس کیا شے ہے' اور تعلیم و نصاب تعلیم کس قسم کي لکڑي کا نام ہے اور آسکا نرخ کیا ہے ؟

(۲) جب ایک شخص کي علم قابلیت کا یہ حال ہو تو پھر ندوہ کي خصوصیات کے لحاظ سے بحث کـرنا محض فضول ہے -

میں پورے اطمینان کے ساتھہ کہتا ہوں کہ یہ لکھہ پڑھی قلجسر اتنا بھی نہیں جانتا کہ ندوہ کے مقاصد و اغراض کیا کیا ہیں ؟ اور اصلاح دینی و تعلیمی سے مقصود کیا ہے ؟ انکو سمجھنا اور انکے مطابق ندوہ کو چلانا تو ایک بہت ہی بڑی بات ہے - البتہ یہ ضرور جانتا ہے کہ ندوہ میں اصلاح کے نام سے کچھہ باتیں ہیں ' اور جہاں تـک ممکن ہو مجے انکی مخالفت کرنی چاہیے ' اور انہیں مٹا نا چاہیے - چنانچہ اصلاح کی ہر تحریک و تجویز کا وہ ہمیشہ اشد شدید منکر و عدو رہا ' اور اسکی ایک بڑی فہرست عند الضرورت پیش کی جاسکتی ہے -

اسکے معلوم کرنے کا ایک آسان طریقہ یہ ہے کہ اهل علم کی ایک مجلس منعقد کی جاے اور اس دولت مند آدمی سے کہا جاے کہ ندوہ کے اغراض و مقاصد بیان کرے - ساتھہ ہی ایک دن پیشتر سے اُسے خبر بھی دیدی جاے ' اور کہدیا جاے کہ جس کسی سے پوچھہ سکتا ہے پوچھہ لے ' اور جسقدر ندوہ کی رپورٹیں اور تقریریں چھپی ہیں ' اُن سب کو چاٹ لے - میں سچ سچ کہتا ہوں کہ باوجود اسکے بھی وہ اس شے سے اسقدر ابعد و اجہل ہے کہ کسی طرح بھی بیان نہ کرسکے گا - اور گو چیختے چیختے تھک جاے ' اور اُسکی گردن کی رگیں زخمی ہو جائیں ' مگر پھر بھی ندوہ کی حقیقت اسکے گلے سے نہ نکل سکے گی !

(سو روپیہ کا انعام)

مجھے اس پر اسدرجہ وثوق ہے کہ اگر مولوی خلیل الرحمن صاحب اِسے منظور کرلیں تو میں سو روپیے کے انعام کا اعلان کرتا ہوں - جلسے سے پہلے منشی احتشام علی صاحب یا مولوی محمد نسیم صاحب کے پاس (کہ موجودہ نظامت کی گاڑی اسی جوڑی سے چل رہی ہے) امانت رکھوا دونگا - انعام کا ذکر اسلیے کیا کہ مولوی صاحب کو یہ شے ندوہ کی نظامت سے بھی زیادہ محبوب ہے ' اور جب کبھی حضرت کے دونوں معشوقوں کے حسن میں مقابلہ آپڑتا ہے ' تو اول الذکر ہی کی محبوبیت آنکے عشق کہن سال پر فتح یاب ہوتی ہے !

هست ایں قصۂ مشہور و تو هم می دانی !

یا سبحان اللہ ! انقلاب دھر کا اس سے بڑھکر اور عبرت انگیز منظر کیا ہوگا کہ ندوۃ العلما کی نظامت کا دعوا ایک ایسے شخص کو ہو جو تمام اوصاف و فضائل ضروریہ ایک طرف رہے ' بدبخت ندوہ کی حقیقت ہی سے بے خبر ہو ' اور جسقدر جانتا بھی ہو اسکا اشد شدید منکر و مخالف ہو ' پھر مولوی عبد الحی صاحب تحریک کریں اور دس آدمی بیٹھکر (جنکو غریب قوم کا جمع کردہ روپیہ کرایے کیلیے دیکر بلایا گیا ہو) منظوری کا پروانہ لکھدیں ؟

مدار روزگار سفلہ پرور را تماشا کن !

(اخــــلاق و ایثـــار)

(۲) خیر - اسکو بھی جانے دیجیے - اگر علم و قابلیت نہیں ہے تو نسہی - ایک دوسرا عالم اقلیم اخلاق و جذبات کا بھی ہے جس کا ایک ذرۂ فضل بھی حاصل ہو جاے تو دماغی قابلیتوں کے بڑے بڑے خزانے اُسپر نثار کر دینے چاہئیں - ہر شخص عالم نہیں ہوتا مگر ہر شخص کے پہلو میں دل ضرور ہوتا ہے - ایک جاهل شخص بھی اپنے اندر اسے اخلاقی جوہر رکھہ سکتا ہے جسکے آگے بڑے بڑے عالموں اور فاضلوں کے دعوے ہیچ ہوں - مان لیجئے کہ وہ اُن دماغی قابلیتوں سے محروم ہیں جو نـدوہ کی سکریٹری شپ کیلیے ضروری ہیں ' لیکن اگر اُن میں قومی خدمت کا سچا ولولہ ہے ' اگر قوم کی شیفتگی و محبت نے انکے دل پر قبضہ کر لیا ہے ' اگر وہ اُسکی راہ میں قربانیوں کیلیے طیار ہیں ' اگر اُسکے لیے اپنے مال و متاع کا ایک تھوڑا سا حصہ بھی نثار کرسکتے ہیں ' یعنی اگر اُن میں ایثار و فدویت کا جذبہ موجود ہے ' تو پھر اُنسے بڑھکر اس میدان کا مرد اور کون ہو سکتا ہے ؟ فی الحقیقت نہیں نہ

کہیں مل ہی جائیگی - لیکن یہ متاع عزیز تو بڑی ہی نایاب ہے - اسے کہو دینگے تو پھر کہاں سے ہاتھہ آئیگی ؟ ایک شخص قابل آدمیوں کو اپنے ماتحت رکھکر کام نکالیلے سکتا ہے - مصر کے تخت پر کافور حکومت کرتا ہی رہا جو ایک حبشی خواجہ سرا تھا ' اور متنبی جیسے مغرور عرب بادیہ نے اُسکی مدح میں قصیدے لکھے - یہ کوئی ایسی بات نہیں جس کا اسدرجہ خیال کیا جاے - اصل شے سچے جذبات اور جوش ایثار و جاں نثاری ہے - یہ اگر ملجاے تو پھر تمام باتوں سے آنکھیں بند کر لیجیے -

اچھی بات ہے - آئیے - اب اسی راہ چلکر دیکھیں کہ ہمارے " ناظم صاحب " کہاں تشریف رکھتے ہیں ؟ اگر ایک جلوۂ حقیقت بھی نظر آگیا تو کم از کم میں تو وعدہ کرتا ہوں کہ ندوہ کی نظامت بلا غل و غش و بلا شرکت غیرے آنکے حوالے کر دینے کا مشورہ دونگا - اور اتنا ہی نہیں بلکہ انکے سپرد کرکے اندر سے کنڈی بھی لگا دونگا تا کہ آور کوئی دوسرا قبضہ نہ کرلے - پھر سکندر اعظم اگر ارسطاطالیس کو بھی بھیجیگا کہ دروازہ کھولدو ' جب بھی دروازہ نہیں کھلے گا :

متفق گردید راے بو علی با راے من !

مولوی صاحب کا اولین وصف امتیازی جو تمام جنس علما میں انکے لیے بمنزلۂ فصل کے ہے ' یہ ہے کہ وہ دولت مند ہیں ' اور باختلاف روایت چار سے سات لاکھہ روپیہ تـک انکا بینک میں موجود ہے - نـدوہ کی نظامت کے وہ ایسے عاشق زار ہیں کہ برسوں سے اسکے فراق میں مضطر و بیقرار ہو رہے ہیں ' اور بارہا حاشیہ نشینان بارگاہ کے آگے آہ و زاری کرچکے ہیں کہ خدا را ' اور نہیں تو صرف ایک ہی رات کیلیے اس شاهد بے پروا کو میرے حوالے کردو کہ برسوں کی دبی ہوئی حسرتوں کیلیے ایک شب خلوت بھی بہت ہے !

ایک بوسے پہ یہ لـڑائی ؟ حیف !

دس نہیں ' سو نہیں ' ہزار نہیں !

پس اس راہ میں ایثار جان سے پہلے ایثار مال کی جستجو کرنی چاہیے کہ آجتک کسقدر انفاق ندوہ کیلیے کیا جاچکا ہے ؟

افسوس کہ ہمارے مولانا گو عشق پیشہ ہیں لیکن عمل اس پر ہے :

گر جـاں طلـبد مضائقـہ نیست

زر می طلـبد ' سخن دریں است !

دنیا نہایت تعجب اور حیرت سے سنے گی کہ جس ندوہ کی شیفتگی میں حضرت کا یہ حـال ہے ' اُس بد بخت کے دامن محبوبیت کو آنکی جیب عشق سے آجتـک ایک پھوٹی کوڑی بھی نصیب نہیں ہوئی ہے ' اور اب مفروضہ نظامت کے حصول کے بعد تو دست شوق کی جگہ دست سوال بے غل و غش بڑھ رہا ہے !

ان هـذا من اعـاجیب الـزمن !

اصل یہ ہے کہ دولت سے کہیں زیـادہ اس جگہ نثـار نـدوہ و خدمت ملت کے بخل کا ہے ' اُسکی دولت بینک میں رہتی ہے مگر بخل کا آشیانہ اسکے دل میں ہے ' اور زر پرستی جب ایسی تو دولت طبائع میں بڑھتی ہے تو لازمی نتیجہ بخل ہی ہوتا ہے :

زر پرستی می کنـد دل را سیاہ

آخر ایں صفرا بہ سودا می کشد !

یہ سچ ہے کہ ندوہ کی نظامت کے جتنم و ابرو بڑے ہی دلربا ہیں ' مگر محبوبۃ المشمی کی تلکھی چتونوں کے معاینے میں [illegible] حسن مولانا [illegible] کچھ نہیں ہوسکتے !

[illegible]

اس شخص کے [illegible] سکتے ہیں [illegible]

[illegible] صرف ہوجائیں - اسکا صحیح اندازہ صرف [illegible] بات سے کرلیجیے کہ نـدوہ کی نظامت

کا شوق اسے جنوں کي حد تـک پہنچ گیا ہے - کئي بار مجھے خیال ہوا کہ لاکھہ بخیـل سہي ' مگر اس شوق کے ہیجـان میں آکر کچھہ نہ کچھہ خـرچ کر ھي بیٹھے گا - لیکن کئي سال ہوگئے - بارہا سخت سے سخت مواقع ندوہ کي مالي ضرورتوں کے پیش آے - مفلس اور بے زر ارکان نے اپني گرہ سے رقمیں پیش کیں - لیکن اس شیخ البخلاء نے جسکے کئي لاکھہ بینک میں جمع ہیں ' کبھي بھولے سے اتنا بھي نہ کیا کہ ایک ہزار روپیہ کا چند گھڑي کیلیے اعلان ھي کردیتا جیسا کہ بنارس کے اجلاس ندوہ میں بعض مولویوں نے جھوٹے اعلان کیے تھے -

" ایک ہزار روپیہ !! " الله اکبر !! ہزار کا لفظ سنکر تو میں نہیں سمجھہ سکتا کہ اس شخص کے ہوش و حواس بھي قائم رہینگے یا نہیں ؟ اسکے بخل کا تو یہ حـال ہے کہ دس بیس روپیے بھي ندوہ کیلیے خـرچ کرنا پڑیں تو اسي دن سے اُن تمام حرفوں کا بولنا چھوڑ دے جو " ندوہ " کے جاں طلب نام میں آتے ہیں ! نعوذ با لله من عذاب البخل ! یہي وہ دولت کے پجاري ہیں جنکے لیے خدا نے سـورۂ نساء میں فرمایا ہے : الذین یبخلون و یامرون النـاس با لبخل (۴ : ۴۱) مگر انہیں یاد رکھنا چاھیے کہ جس دولت کو وہ اسقدر چھپا چھپا کر اور اپني ساري عمر تکلیف و مشقت میں بسر کرکے جمع کرتے ہیں ' اور جسمیں خدا کیلیے اور اسکے کاموں کیلیے کوئي حصہ نہیں ' وہ انکے لیے دولت و نعمت نہیں ہے بلکہ ایک بہت بڑا فتنہ ہے اور قریب ہے کہ اُس سے بجبر جدا کیے جائیں :

و لاتحسبن الذین یبخلون بما اتاهم الله من فضله هو خیـر لهم ' بل هـو شـر لهـم ' سیطوقـون ما بخلـوا به یوم القیامه و لله میراث السمـاوات والارض - و الله بما تعملون خبیـر - (۳ : ۱۷۵)

جن لوگوں کو خدا نے اپنے فضل و کرم سے مقـدور دیا ہے ' اور باوجود اسکے راہ خدا میں خرچ کرنے سے بخل کرتے ہیں ' تو وہ اس کو اپنے حق میں بہتر سمجھکر خوش نہوں - بہتر نہیں بلکہ انکے حق میں نہایت ھي برا ہے - کیونکہ جس مال کیلیے بخل کرتے ہیں ' عنقریب قیامت کے دن اُسکا طوق بنا کر انکے گلے میں پہنایا جائیگا - اور آسمان اور زمین ' سب کا وارث خدا ھی ہے اور جو تم کچھہ کررہے ہو ' اُس سے وہ بے خبر نہیں ہے !

(دو واقـعـے)

چنانچہ حضرت کے انکسار نفس اور انفاق مال کا پہلا کارنامہ یہ ہے کہ جب تک نظامت پر قبضہ نہیں ہوا تھا ' اُس وقت تـک صرف اسي کا رونا تھا نہ ندوہ کو کچھہ ملتا نہیں ' لیکن ناظم ہونے کے بعد بڑي مصیبت یہ آگئي کہ جو کچھہ بھي بچاکھچا پرانا غریب کے پاس رہگئي ہے ' وہ بھي اب اس لکھہ پتي ناظم کی راہ فتح یابي میں قربان ہورہی ہے !

ندوہ کے ناظم یا معتمد کے قیام کا اب تک کوئي بار ندوہ کے سر نہ تھا - مولوي سید عبد الحي صاحب اپنے مکان کا کرایہ نہیں لیتے تھے - منشي احتشام علي صاحب کو اسکي ضرورت ھي کیا تھي - مولانا شبلي لکھنؤ میں ندوہ کیلیے رہنے لگے تو اپنے مکان کا کرایہ ہمیشہ خود دیا - اور سب نے یہي سمجھا کہ بیس پچیس روپیہ کي ادنی اور ذلیل رقم کیلیے ندوہ کے سر پر آفت ڈالنا کوئي شرافت کي بات نہیں ہے - البتہ مجبوري ہو تو یہ دوسري بات ہے -

مولانا عبد الحی اگر لیتے تو ایک بات تھی - انکا مطب ابتدا سے اسقدر کامیاب نہ تھا - انکی زندگي محض فقیرانہ تھی - مولانا شبلی کو صرف سو روپیہ حیدر آباد سے ملتے تھے - پندرہ بیس روپیے ہر ماہ وہ کیوں خرچ کرتے ؟ تاہم ان لوگوں نے ایسا نہیں کیا - لیکن جس دن سے مولوي خلیل الرحمـن صاحب ناظم سمجھے گئے ہیں ' اسی دن سے پندرہ بیس روپیہ ماہوار کرایہ کا ایک مکان

دفتر نظامت کے نام سے لیا گیا ہے - اسمیں وہ خود بھي رہتے ہیں اور انکا لڑکا بھي رہتا ہے اور اُسکا کرایہ غریب ندوہ سے وصول کیا جاتا ہے ' جسکي آمدني بند ہوگئي ہے اور جسکي عمارت نا تمام پڑي ہے ! اور پھر یہ وہ حیسا فروش شخص ہے جسکے کئي لاکھہ روپیے بینک میں محفوظ ہیں !

تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو !

آگے سنیے - حضرت کے سفر کے تمام مصارف بھي غریب ندوہ ھي کے سر ڈالے گئے ہیں - اس دور نظامت میں جو مصیبت آتي ہے وہ سب سے پہلے بد بخت الوري ھي کا گھر تلاش کرتي ہے :

هـر زمیں نا رسیدہ مي پـرسـد :
خانـۂ انـوري کجـا باشـد ؟

ڈسمبر میں لیگ اور کانفرنس کا آگرہ میں اجلاس تھا - مولوي صاحب کو خوف ہوا کہ کہیں میري نظامت کے خلاف وہاں کوئي تجویز پاس نہ ہوجاے - لکھنؤ سے چلکر آگرہ آے ' اور اسکا کرایہ ۳۶ روپیہ ندوہ کے سر ڈالا گیا - پھر صرف اپنا ھي نہیں بلکہ اپنے ساتھہ اپنے ایک مصاحب کا بھي !

اب ذرا اس ایثار کي تشریح بھي سن لیجیے - حضرت کے بخل کا یہ حال ہے کہ اسقدر مدارج قارونیت طے کرنے کے بعد بھي جب کبھي اپني گرہ سے سفر کرتے ہیں تو تھرڈ کلاس میں کرتے ہیں ' یا بہت جوش فیاضي و امارت نے بے قابو کردیا تو انٹر کلاس میں - لیکن ناظم ہونے کے بعد جب غریب ندوہ کے سر بارڈالکر سفر کیا جاتا ہے تو سکینڈ کلاس میں ' اور اس دولت مند بخیل کو ذرا شرم نہیں آتي کہ اگر میں نے تیس چالیس روپیے جیسي حقیر و نا قابل ذکر رقم قوم کے مال سے نہ لي تو میرا کونسا دیوالہ نکل جائیگا ؟

یا للعجب ! دل کا تو یہ حال کہ چالیس روپیے بھي ندوہ کیلیے گرہ سے نہیں نکلتے ' اور اسپر ولولوں کا یہ ہجوم کہ ندوہ کے ناظم بنکر نازو کرشمہ دکھلائینگے ! نادان اور زر پرست انسان ! اس چیز کیلیے کیوں اپنے تئیں رسوا کرتا ہے جسکے لیے تیـرا دل نہیں بنایا گیا ہے ؟ یہ ایک قومي انجمن ہے - یہاں اپنے تاجرانہ حساب و کتاب کو پہلے خیر باد کہہ لے ' پھر قدم رکھہ - ایک ایک ٹکے اور ایک ایک پائي کا جمع و خرچ یہاں نہیں چل سکتا :

تو دولت حسني ! زتو این کار نیاید !

ندوہ کي نظامت کا آغاز مولوي محمد علي صاحب سے ہوتا ہے - انکا یہ حال تھا کہ نواب وقار الامرا نے سو روپیے انکے لیے مقرر کیے - انہوں نے اپنے نام کي جگہ ندوہ کے نام مقرر کرا دیے - حالانکہ بینک میں چار لاکھہ کي جگہ شاید چار ہزار بھي انکے نہ تھے - آج ندوہ کے ناظم مولوي خلیل الرحمن ہیں جو با وجود لکھہ پتي ہونے کے ۳۶ روپیہ دیکر اسکے لیے سفر بھي نہیں کر سکتے ' اور لطف یہ کہ اسکے لیے سفر تھا بھي نہیں !

افسوس کہ ندوہ کا تمام اندوختہ ابتدا سے اسي میں برباد ہوا - نہ تو اونکی کام بنا ' اور نہ کوئي آرزو اُسکي پوري ہوئي - جو کچھہ ملا وہ یا تو علما نے اپنے کرایوں میں لٹا یا یا واعظوں کے نام ایسے مني آرڈر بھیجے گئے ' جنکي رسید تو آگئی مگر خود واعظ صاحب نہ آسکے : ان کثیرا من الاحبار و الرهبان لیاکلون اموال الناس با لباطل ' و یصدون عن سبیل الله - فبشرهم بعذاب الیم !

یہ تو استحقاق و اہلیت کا حال تھا - اب آیندہ نمبر میں قواعد و ضوابط اور علی الخصوص خود ندوہ کے موجودہ دستور العمل کی دفعات پر نظر ڈالي جائیگی - مجھے مولوي صاحب سے کوئي خصومت نہیں ہے مگر ایک عظیم الشان کام کي محبت ضرور ہے - میں ایک شخص کي خاطر کروروں مسلمانوں کے کام کو غارت نہیں کرسکتا - انہوں نے خود ھي اپنے تئیں پبلک حیثیت میں رو نما کیا ہے - پس اب انکا سوال شخص کا نہیں ہے بلکہ جماعت کا ہے -

مذاكرۂ علميه

ابتــــدائـــي تعلــيــم

ميــري مونســتــوري

(مقتبس از سائنٹفک امريکا)

اگر مشرق و مغرب كي تعليم اور اسكے نتائج كا موازنه كيا جائے يعني يه ديكها جائے كه دونوں جگه تعليم كتني هے اور نتائج كا كيا اوسط هے تو غالباً مشرق كے نام صفر نكليگا -

اسكا ايک بهت بڑا سبب يه هے كه مشرق ميں ابتـدائي تعليم كو كـوئي اهميت نهيں ديجـاتي ' اسليے قدرتـاً يه كام ايسے لوگوں كے هاتهه ميں رهتـا هے جو ناقابـل اور نا اهـل هـوتے هيں ' يـا ذي علم و صاحب كمـال مگـر پريشان روزگار اور آشفتـه حـال هوتے هيں - وه اس ميـدان ميں آتے هيں مگـر اسليے نهيں كه يه ميـدان عمل و شعبۂ ستعمـال مواهب طبيعي هے ' بلكـه اسليے كه يه كسب معاش و حصـول ما يحتاج كا آخـرين و سهـل ترين ذريعه هے -

مگـر مغـرب كي حالت بالكـل اسكے بـرعكس هے - وه ابتـدائي تعليـم كي اهميت كو سمجهتـا هے اور نـه صـرف سمجهتـا هے بلكـه اسكي اس حيثيت كو هميشـه ملحـوظ ركهتـا هے - اسكے بازار قدردانـي ميں اس شعبۂ عمل كي بهي وهي قيمت هے جو دوسـرے شعبـه هاے كاركي هے - اسليے وهاں جو لوگ اس ميـدان ميں اترتے هيں وه صرف اسليے نهيں اترتے كه يهاں انكے ليے اپنے نفس اور اپنے خاندان كے تكفل كا سامان هوگا - بلكه اسليے كه يه بهي سعي و عمل اور استعمال قوى كا ايک نهايت اهم و ضروري ميدان هے ' اس ميدان ميں طبع آزمائي كرتے هيں - قوم اور ملک كو [illegible] نسل كو فائده پهنچاتے هيں ' اور اسكے صلے ميں خلود [illegible] دوام حاصل كرتے هيں -

قوم كو ايک بازار سمجهيے - بازار ميں جب عمده جنس كي مانگ هوگي تو بهتر سے بهتر [illegible] ضرور آئيگا - ليكن [illegible] عمدگي كے بدلے قيمت كي ارزاني كا سوال هوگا ' تو [illegible] جنس بدتر سے بدتر هوگي - قوم جب [illegible] كم پايه هيچمیرز سمجهتي هے - تو اس [illegible]

هوتے هيں جنكے ليے كام كي اور راهيں مسدود هوتي هيں ' اور گو انميں سے بعض افراد با ايں همه عسر و تنگي و سوء حال و واژوں طالعي بهت كچهه كرسكتے هيں ' مگر نهيں كرتے كه اپني محنت و سعي كو نذر ناقدري و بے اعتنائي سمجهتے هيں -

ليكن اگر قوم ميں اس شعبه كے متعلق كم بيني و بے اعتنائي كے بدلے قدر شناسي اور حوصله افزائي هے ' تو پهر بهت سے صاحب فضل و كمال دل و دماغ اس شعبه ميں قدم زن هوتے هيں -

اسليے قدرتاً يورپ ميں بهت سے اشخاص پيدا هوے جنكا ميـدان عمـل ابتـدائي تعليم تها - انهوں نے اس ميـدان ميں كارهاے جليـل انجـام ديے اور تاريخ نے از راہ قـدرداني انهيں دوام ذكـر اور بقاء نام كا صله ديا -

نعليم و تربيت اطفال كا طبيعي طريقه

ميڈم ميريا مونٹسوري كا مدرسه جس ميں نه بچوں كے سامنے كتاب هے اور نه كنڈرگارٹن كے تعليمي كهلونے - بلكه [illegible] كے ساتهه انهيں چهوڑ ديا گيا هے اور صرف [illegible] هيں [illegible] اس [illegible] كے اندر هي انكو اسي پائدار تعليم دي جا رهي هے [illegible] ساده و [illegible] ميں [illegible] رهي هے

* * *

اسي گـروه ميں سے وه اطـالي خـاتوں هے جسكا طريق تعليـم اس مضمون كا عنوان بحـث هے -

اس اطالي خاتون كا نام ميريا مونٹسوري (Maria Montessori) هے - يه سنه ۱۸۷۰ ميں روما ميں پيـدا هوئي اور وهيں كي يونيـورسـٹي ميں پڑهنـا شـروع كيا - سنه ۱۸۹۴ع ميں اس نے ڈاكـٹـري كا تمغـه (ڈپلوما) حـاصل كيـا - اور اسي يونيـورسـٹي ميں اس ڈاكـٹـر كي مـددگار مقـرر هوئي جو امراض عقلي كا علاج كرتا تها -

ايک عرصه تـک وه اسي شاخ عـلاج ميں رهي - اسي اثناء ميں امراض عقلي كے هزارها بيمـار اسكي نظر سے گزرے ' مگر ان گـونه گـوں امراض ميں سے اسے سب سے زياده دلچسپي [illegible] يعني ساده لوحي اور بيـوقوفي كے مريضوں سے هوئي تهي [illegible] و اهتمام سے ديكها كرتي تهي -

سنه ۱۸۹۸ع ميں تعليم و تربيت كے متعلق [illegible] ميں ايک تعليمي [illegible] ([illegible]) منعقد هوئي [illegible]

[illegible]

هونے لگي حالت يه تهي كه لڑكے اسپتال سے لائے جاتے تے اس مدرسه ميں پڑهنے تے اور جب امتحان ميں شريک هوتے تے تو ذهين اور عقلمند لڑكوں كے دوش بدوش هوتے تے-

اس كاميابي سے اسكا خيال عقلمند بچوں كي تعليم كي طرف متوجه هوا - وه ايک مقام پر لكهتي هے :

" ميں اپني كوششوں كي بارآوري اور بيوقوف بچوں كي تعليمي كاميابي پر غور كر رهي تهي كه دفعتاً ميرے دل ميں خيال آيا كه آخر عقلمند اور ذهين لڑكے بيوقوف اور كند ذهن لڑكوں سے كيوں نهيں بڑهسكتے ؟ حالانكه انهيں يقيناً آگے هونا چاهيے كيونكه فطرت نے انهيں ذهن رسا اور عقل سليم بخشي هے "

غور كرنے كے بعد اسے خيال آيا كه كند ذهن بچوں كو يهاں مدرسے ميں اسطرح تعليم ديجاتي هے كه اس سے انكے عقلي قوی كو نشو و نما ميں مدد ملتي هے ' مگر غالباً عام مدارس كا طريق تعليم اپنے نقص كي وجه سے دماغي قوي كو مدد دينے كے بدلے انكي باليدگي كو روكتا هے ' اور اسليے وه اپني طبيعي حد تک بهي نهيں پهنچ سكتے - پس اگر عام طريق تعليم كی اصلاح كی جاے اور اسميں بهی وه اصول روشناس كيے جائيں جن كے مطابق اسوقت كند ذهن بچوں كي تعليم هو رهي هے تو يقيناً نتائج اس سے بهتر هونگے -

* * *

اسكے دل ميں يه خيال كچهه ايسا جاگزيں هوگيا كه اس نے صحيح العقل اور ذهين لڑكوں كي تعليم كے با قاعده مطالعه كا عزم كرليا - چنانچه اس نے مدرسه كو خير باد كهكے روما كي يونيورسٹی ميں فلسفه پڑهنا شروع كيا ' اور علم النفس كے عملی مباحث پر خاص طور سے توجه كي - اسی اثناء ميں وه ابتدائي مدارس ميں تعليم كا تجربه بهي حاصل كرتي جاتي تهي -

چند سال تک تعليم كے تجربه اور بچوں كي طبيعت كے مطالعه كے بعد اسے معلوم هوا كه بچوں كو اس طرح تعليم دينا چاهيے كه خود ان ميں حقائق كے سمجهنے اور دريافت كرنے كي استعداد قابليت پيدا هو ' نه يه كه وه استاد كے كورانه پيرو هوں ' اور اونٹ كي طرح جدهر ساربان ليجاے ادهر چلے جائيں !

اب وه شب و روز ايک ايسے طريق تعليم كي پخت و پز ميں رهنے لگي جو بچے كے دماغ كے ليے صرف معين و مددگار هو نه كه ايک زبردستي كهينچنے والي رسي - يعني اس تعليم كا مقصد صرف يه هو كه دماغ كو اپنے نشو و نما ميں مدد ملے رهي يه بات كه اس نمو كي رفتار كا رخ كيا هو ؟ اسميں وه اپنے ميلان طبيعی كا پيرو هو ' نظام تعليم يا معلم كو اس سے كوئی سروكار نه هو - جسطرف وه جائے نظام تعليم اور معلم دونوں اسي طرف هي كو ليجائيں -

* * *

حسن اتفاق سے سنه ۱۹۰۷ ع ميں اپنے اس خيال كي تكميل كا ايک عجيب و غريب موقعه هاتهه آگيا - مكان والوں نے شهر كے محلے ميں نهايت عاليشان اور پر تكلف عمارتيں بنوانا شروع كيں - اس اميد پر كه يهاں امراء و روساء رها كرينگے ' انميں مقابله شروع هوگيا ' اور عمارتوں كی وسعت و تكلف ميں ايک دوسرے سے مسابقت كي كوشش هونے لگی ' ليكن جب عمارتيں بنكے تيار هوئيں تو يه خيال غلط ثابت هوا اور بالآخر انهيں فوراً تمام عمارتيں مزدوروں اور غريبوں كو كرايه پر دينا پڑيں -

تهوڑے هي عرصے ميں وه محله جسكے متعلق اميد تهي كه دولتمندی كے ساز و سامان زندگي اور حاذقانه تعيش و طرب سے

جنت كا نمونه بنيگا ' فقر و فاقه ' گندگي و ناپاكي ' اور بدبختي و بد اخلاقي سے جهنم كا ٹكڑا بنگيا - يه حالت ديكهكے روما كے اهل درد نے ايک انجمن اس محله والوں كي اصلاح و فلاح كے ليے قائم كي - اس انجمن نے اپنے يهاں ايک صيغه خاص ان بچوں كي تعليم كے ليے بهي ركها جنكي عمر تين اور نو سال كے درميان تهي - اسكے ليے چند مدرسے قائم كيے - ان مدارس كا انتظام اسي اطالي خاتون كے هاتهه ميں ديا گيا - اب اسے اپنے مجوزه طريق تعليم كے تجربه كا پورا موقعه تها - چنانچه ان مدارس ميں اس نے وهي طريقه رائج كيا ' اور هر معلم كے ليے لازمي قرار ديا كه جس خاندان كے لڑكوں كو پڑهائے اسي كے قريب رهے بهي -

عام مدارس كا قاعده يه هے كه درس كے چند مقرره گهنٹے هوتے هيں - ان گهنٹوں ميں چند مخصوص عنوانوں كے متعلق استاد درس ديتا هے - جو بچے محنتی اور شوقين هوتے هيں انكي تحسين و تعريف هوتي هے ' اور جو بد شوق اور سست يا كند ذهن هوتے هيں انكي سرزنش بيد ' رول ' يا گوش مالي سے هوتي هے -

يعني بچه جو كچهه پڑهتا هے وه اسليے پڑهتا هے كه استاد بهي پڑها رها هے - استاد جو كچهه پڑهاتا هے وه اسليے پڑهاتا هے كه حسب قاعده آج كا يهي سبق هے - سبق كے ياد كرنے كے ليے جو شے محرک هے وه زياده تر سرزنش كا خوف اور كمتر تحسين و تعريف كا شوق هوتا هے - غرضكه عام طريقه ميں جو روح كار فرما هوتي هے وه جبر و اكراه اور مجبورانه پابندي نظام و آئين هے -

ليكن دماغ كا اقتضاء اسكے بالكل برعكس هے - اس كي حالت بالكل معده كي سي هے - جسطرح معده صرف اسي غذا كو قبول كرتا هے جو انسان كو مرغوب هوتي هے ' اور اسيوقت غذا كو پوري طرح هضم كرسكتا هے جبكه بهوک كے وقت اور بقدر خواهش ديجاتي هے اسي طرح دماغ بهي صرف انهي معلومات كو ليتا هے جو ميلان طبع كے موافق هوتي هيں ' اور ذهن كي بهوک اور مدركه كي پياس كے وقت سامنے آتي هيں -

عام طريقه تعليم ميں ايک طرف تو بهت سے پوشيده قوی اسليے ظاهر نهيں هوتے كه انكو اظهار كا موقع هي نهيں ملتا - دوسري طرف بعض قوی جو ظاهر بهي هوتے هيں ' انپر اتنا بار پڑ جاتا هے كه اپنے طبيعي حد نمو و ترقي تک نهيں پهنچ سكتے ' اور ساده و عام زبان ميں ٹهٹهر كے رهجاتے هيں !

ايسي حالت ميں خلاف طبيعت و استعداد فطري بچه جو كچهه سيكهه ليتا هے ' اسے ريگ رواں پر ايک سبكرو مسافر كا نقش پا سمجهيے ' جسے مرور ايام ' هوا كے جهونكے ' اور دوسرے راهرو كے نقش قدم بآساني مٹا ديسكتے هيں -

اور يه نتيجه ناگزير هے كيونكه عام طريقه تعليم اس قدرتي طريقه تعليم كے بالكل خلاف هے جسكے مطابق انسان ماں كی آغوش سے ليكے قبر كي خوابگاه تک تعليم حاصل كرتا رهتا هے -

انسان پيدايش سے ليكے موت تک برابر درس ليتا رهتا هے مگر يه درس آموزي و تعليم تحديد وقت ' تعين موضوع ' اعانت كتب ' اور خوف تعذيب يا اميد تحسين سے آزاد هوتي هے - اس سلسلۂ درس كا ماحصل يه هے كه جو چيزيں انسان كے حواس خمسه كے سامنے آتي هيں ' وه اپنا اپنا عمل كركے اسكے نتائج سے دماغ كو اطلاع ديدتي هيں - دماغ اگر ان نتائج كو سمجهه جاتا هے تو فوراً ان اطلاعات كو اپنے خزانے يعني حافظه ميں بهيجديتا هے ' اور اگر شكوک پيدا هوے تو پهر كاوش و تلاش شروع هوجاتي هے -

اس قدرتي طريق تعليم ميں قابل لحاظ امر يه هے كه يه طبيعت پر بار نہيں هوتا - اس سے نه تو كوئي قوت پا مال هوتی هے اور نه افسرده - بلكه جو قوىٰ پوشيده هيں وه آشكارا ' اور جو آشكارا هيں وه نمو پذير هوجاتے هيں -

اس اطالی خاتون كی حقيقت شناس طبيعت نے اس اصلي رخنے كو پا ليا جو عام طريق تعليم ميں هے - يعني قدرتی طريق تعليم كی مخالفت هوتي هے - اسليے اس نے اپنے طريق تعليم كا سنگ بنياد يه قرار ديا كه " بچه جو كچهه سيكهے وه از خود سيكهے " -

" بچه جو كچهه سيكهے وه از خود سيكهے " اس كا يه مطلب نہيں هے كه وه اعانت استاد كا منت كش بهي نه هو - بلكه اس سے مقصد يه هے كه نه تو وقت كی تحديد هو نه عنوان كا تعين - نه كتابت كي قرات هو نه استاد كي تلقين - نه سرزنش كی تخويف هو اور نه تحسين و آفرين كی تشويق ' بلكه صرف ايسے مواقع پيدا كيے جائيں جهاں بچه آئے اور اپنے پسند كي چيزوں ميں مصروف هو جائے - استاد نگرانی كے ليے موجود هوں - بچه جو كچهه از خود سمجهلے اسميں مداخلت نه كريں ' جو نه سمجهه سكے اسے سمجها ديں - جن امور كی طرف اسكي توجه نه هو انكي طرف اسے متوجه كريں - اس مشغول كا محرك اميد و بيم نه هو ' بلكه وه تجسس جو انساني خاصه هے ' اور وه مسرت جو مساعي علميه كا بهترين اور حقيقي صله هے !

چنانچه ميريا مونٹسوري كے طريق تعليم كے مطابق جو مدارس قائم هوے ' انكي يه حالت تهي كه انميں هر لڑكے كو اختيار تها كه جو چاهے كرے -

اب ايک لڑكا آيا - اس نے ديكها كه لڑكوں كي چهوٹي چهوٹي ٹولياں ادهر ادهر پهيلی هوئی كهيل رهي هيں - پس كهيل سے اسے زياده رغبت هوئی اور وه اسي طرف چلا گيا اور انهيں كے ساتهه كهيلنے لگا - اس كهيل سے بهي گهبرايا تو وه دوسرے كهيل ميں شريک هوگيا - هر طرف استانياں موجود هيں - جو بات ديكهي كه لڑكوں كے سمجهه ميں نہيں آتي ' وه انهيں سمجها رهي هيں - بچے هيں كه كهيل ميں لگے هوے هيں - نه اكتاتے هيں اور نه تهكتے هيں - گويا بهشت كي حقيقي زندگي كا ايک نمونه هے ' جسكے اندر يه روحاني اجسام معصومه دايه فطرة كي گود ميں كهيل رهے هيں !

يه مدارس عبارت تهے چند كمروں سے جنميں چهوٹي چهوٹي اور هلكي پهلكي كرسياں پڑي رهتی تهيں - كرسيوں كے علاوه زمين كا فرش بهي تها كه لڑكے چاهے بيٹهيں ' چاهے ليٹيں ' چاهے ٹيک لگاے كهڑے رهيں - كرسيوں كے علاوه چهوٹی چهوٹی ميزيں بهي هوتی تهيں - چند كمروں ميں سامان تعليم هوتا اور چند كمرے خالي پڑے رهتے تا كه اگر زياده كشاده جگه ميں اور لڑكوں سے علحده بيٹهكر كهيلنا چاهيں تو كهيل سكيں -

ميريا مونٹسوري نے ان علمي كهيلوں كی طرح هزارها كهلونے بناے هيں ' مگر انكي تفصيل اس مختصر مضمون ميں ناممكن هے - اسليے هم اسے قلم انداز كرتے هيں اور نفس طريق تعليم كا بيان شروع كرتے هيں - (باقي آئنده)

انجمـــن اصـــلاح نـــدوة

" ان اريد الا الاصلاح ما استطعت "

[از جناب صفي الدوله حسام الملک ' سيد علي حسن خانصاحب خلف الصدق نواب صديق حسن خاں مرحوم ركن انتظامي ندوة العلما و سابق ممبر مجلس تعميرات دار العلوم - سكريٹري " انجمن اصلاح ندوه]

حـــامـــداً و مصليــا

ندوة العلما ميں اگرچه مدت سے متعدد خرابياں پيدا هوگئيں تهيں جنكي اصلاح ضروري تهي ' ليكن چونكه عام طور پر انكا كوئي اثر محسوس نہيں هوتا تها اسليے كسی نے انكي طرف توجه نہيں كي - اس بے توجهي كا نتيجه يه هوا كه دفعتاً ان كے مخفي اثر نے ندوة العلما كے نظام كو درهم برهم كرديا - اب يه كوئي مخفي راز نہيں رها هے - اسليے پبلک نے اسكي طرف توجه كي هے - اخبارات نے اس انقلاب كے متعلق مضامين لكهے هيں - كلكته ' امرتسر ' پونا ' قصور ' دهلي ' بانكی پور ' بمبئی ' بريلي ' ملتان ' اور دوسرے مقامات ميں پبلک جلسوں كے ذريعه ندوه كي موجوده حالت پر بے اطميناني ظاهر كي گئي هے - انسپكٹر تعليمات نے دار العلوم ندوة العلماء كا معائنه كيا ' اور اس معائنه كي نهايت افسوس ناک رپورٹ لكهي ' جسكا اندازه صرف اس فقرے سے هو سكتا هے :

" اگر يهي ردی حالت قائم رهي تو گورنمنٹ اپنا ايڈ زياده عرصے تک نہيں ديسكتي "

اب ندوة العلماء كي اصلاح كا مسئله خاص طور پر قوم كي توجه كا مستحق تها - اسليے خيال پيدا هوا كه كه اسكے ليے ايک خاص كميٹي قائم كرنے كي اشد ضرورت هے ' چنانچه ميں نے اور جناب حكيم حافظ عبد الولي صاحب ممبر ندوه نے گذشته تجارب و معلومات كي بنا پر خاص طور پر اسكی ضرورت محسوس كی ' اور اسكے متعلق بتدريج عملی كام كرنا شروع كيا - پہلے متعدد اركان ندوة العلماء سے اسكي ضرورت و مقاصد كے متعلق ۲۴ جنوري سنه ۱۹۱۳ع كو بذريعه خط كے استصواب كيا جسكي نقل حسب ذيل هے :

" جناب من —— السلام عليكم و رحمته الله و بركاته - اسوقت ميں آپ كی توجه ايک نهايت ضروري قومي معامله كي طرف منعطف كرنا چاهتا هوں - آپ كو معلوم هے كه ندوة العلماء پر قوم كا لاكهوں روپيه صرف هوچكا هے ' اور موجوده حالت ميں اسكی هزار روپيه ماهوار مستقل آمدني اور ايک لاكهه كي لاگت كي عمارت موجود هے - ندوه سے بهت كچهه توقعات تهيں ' ليكن پچهلے ايک دو سالوں سے جو ابترياں پيدا هوئيں ' اور اب اسكی جو موجوده حالت هے ' اس نے تمام قوم ميں بے اعتباري پهيلا دي هے - ميں ايک زمانه دراز سے ندوة العلماء كا ممبر هوں اور انتظامی ممبر هونے كی وجه سے ندوه كے تمام حالات سے مطلع هونے كا مجهكو موقع ملتا رها هے - اس لئے ميں چاهتا هوں كه ايک اصلاحي كميٹي قائم كی جائے جسكے حسب ذيل كام هوں :

(۱) معاملات ندوہ کی تحقیقات کرے -

(۲) ارکان اور غیر ارکان دونوں قسم کے لوگ کمیٹی میں انتخاب کیے جائیں ' اور ایک مشترکہ کمیٹی تحقیقات کامل کے بعد ایک رپورٹ مرتب کرے کہ بدنظمی اور ابتری کے کیا وجوہ ہیں ' اور اون کی کیونکر اصلاح ہوسکتی ہے ؟

(۳) یہ کمیٹی فریقین کی جنبہ داری سے بالکل آزاد رہکر کام کرے -

(۴) یہ رپورٹ تمام اخبارات میں شائع کیجاے ' اور قوم کو متوجہ کیا جاے کہ وہ اپنی قومی عظیم الشان درسگاہ کو خطرہ میں نہ آنے دیں - والسـلام

راقـم ـــ محمد علی حسن خاں - حکیم محمد عبد الولی "

(ضرورت اصلاح کا اعتراف)

اس خط کے جواب میں ارکان ندوہ کی جو رائیں موصول ہوئیں آن میں سے بعض یہ ہیں :

(جناب مولوی محمد الدین صاحب جج چیف کورٹ بہاول پور)

مجھے اس امر میں آپ کے ساتھہ پورا اتفاق ہے کہ ندوۃ العلماء کی حالت قابل اصلاح ہے ' اور تجویز اصلاح صرف اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ ایک کمیٹی بلا رو رعایت تحقیقات کرے اور اسکے نتائج بغرض آگاہی عام شائع کیے جائیں -

(جناب نواب اسحاق خاں صاحب انریری سکریٹری علیگڈہ کالج)

مجھے آپ کی اس راے سے اتفاق ہے - البتہ میں اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر یہ ظاہر کرنا چاھتا ہوں کہ اس اصلاح کی نیت سے جو کمیٹی مرتب ہو ' اوسکے مقصد کی واقعی کامیابی کا مدار اسپر ہوگا کہ منتظمین ندوۃ العلماء کی ہمدردی یا کم سے کم اونکا مشورہ بھی شامل حال ہو - میرا دوسرا مشورہ یہ ہے کہ درمیانی اصلاحی کارروائیوں کو قبل از وقت اخبارات میں شائع نہ کیا جاے ' ورنہ بحث کا طولانی سلسلہ شروع ہو جائیگا -

(جناب مولوی حمید الدین صاحب پروفیسر میور کالج الہ اباد)

جس کمیٹی کے متعلق جناب نے لکھا ہے امید ہے کہ نہایت مفید ہوگی اور بہرحال اوسکی ضرورت ظاہر ہے - مگر میں اسکا رکن بننا اپنے خاص حالات کے لحاظ سے مناسب نہیں سمجھتا -

(جناب حاذق الملک حکیم اجمل خاں صاحب دہلی)

آپنے ندوہ کے متعلق ایک کمیٹی قائم کرنیکی راے ظاہر فرمائی ہے - میں اس تجویز کے ساتھہ بالکل متفق ہوں -

(جناب شمس العلماء مولوی سید احمد صاحب امام جامع مسجد دہلی)

سواے اس تجویز کے کہ ایک کمیٹی بغرض اصلاح مقرر ہو اور وہ نہایت آزادی اور ایمانداری سے تمام معاملات ندوہ کی تحقیقات کرے اور اوسکی اطلاع برابر پبلک کو دے اور پوری قوت سے تمام خرابیاں عملی طور سے دور کرنیکی کوشش کرے ' اور کوئی صورت اب ندوہ کے بقا کی خیال میں نہیں آتی -

میں ایسی کمیٹی کے مقرر ہونے سے دل سے متفق ہوں اور ہر طرح آپ کی اس تجویز کا شریک ہوں -

(جناب بابو نظام الدین صاحب تاجر چرم امرتسر)

تجویز جناب کی نہایت معقول ہے ' اسے ضرور عملی جامہ پہنایا جاے ' ندوہ میں پیش کر کے کمیٹی قائم کرا دیجیے - ندوہ کو سخت نقصان پہونچ رہا ہے -

(جناب مولانا عبد السبحان صاحب تاجر مدراس)

میں آپ بزرگواروں کے ساتھہ پورے طور سے اتفاق کرتا ہوں کہ ندوہ کی موجودہ مشکلات میں اوسکی اصلاح کرنا نہ صرف اپنا منصبی فرض ہے بلکہ بہت بڑا قومی فریضہ ہے - آپنے جو واقعات اوسکی اصلاح کے متعلق قلم بند کیے ہیں اور جس پیرایہ میں " اصلاحی کمیٹی " قائم کرنے کا خیال ظاہر فرمایا ہے ' اوس سے مجھے سر مو اختلاف نہیں -

(جناب مولوی حافظ فضل حق صاحب پرنسپل مدرسہ عالیہ رامپور)

بیشک آپ کی اس بارہ میں جو راے ہے وہ نہایت مناسب ہے ' پورے طور پر مجھے ان امور سے اتفاق ہے -

(جناب مولوی سید محمد صاحب اوجین)

جو اسکیم اصلاح و ترقی کے متعلق آپ نے قائم کی ہے خاکسار اس سے متفق ہے -

(جناب خان بہادر سید جعفر حسین صاحب انجنیر ریاست بھوپال)

بذریعہ تار مینے اپنے اتفاق راے سے اطلاع دی ہے ' اور امید ہے کہ خداوند کریم اس جلسہ کو کامیاب کریگا -

(انجمن اصلاح ندوہ)

جب یہ ابتدائی مراتب طے ہوچکے اور حالات زیادہ ابتر ہوتے گئے ' تو زیادہ التوا مناسب نظر نہ آیا ' اور ۱۵ - مارچ کو غور و مشورہ کیلیے ایک جلسہ منعقد کیا گیا - اس جلسے کی روئداد اخبارات میں چھپ چکی ہے - یہاں وہ تحریر درج کرتا ہوں جو میں نے اس جلسے میں حضرات شرکاء مجلس کے سامنے پیش کی تھی :

(تقریر جلسۂ ۱۵ مارچ)

نالہ را ہـرچند می خواہم کہ پنہاں برکشم
سینہ می گوید کہ من تنگ آمدم فریاد کن !!

جناب صدر انجمن !

قبل اسکے کہ جو مدعا آج کے جلسہ کا ہے وہ بیان کیا جاے ' میں یہ عرض کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ شکستہ دلوں کی ایک ناچیز کمزور صدا کو جس دلی توجہہ کے ساتھہ آپ بزرگوں نے اپنے گوشۂ دل میں جگہ دی ' اسکا شکریہ کسیطرح زبان و قلم سے ادا نہیں ہوسکتا - یہ محض ایک رسمی شکریہ نہیں ہے بلکہ صحیح واقعہ کا اظہار ہے - فجزا کم اللہ خیر الجزاء -

(گذشتہ پر ایک نظر)

حضرات ! آپ کو یاد ہوگا کہ ندوہ کو قائم ہوے ابھی صرف بیس اکیس سال ہوے ہیں - وہ مبارک زمانہ ابھی تک ہماری آنکھوں میں پھر رہا ہے جبکہ چند روشن ضمیر علماء نے سنہ ۱۸۹۴ع میں باضابطہ مجلس ندوہ کے قائم ہونے کا اعلان کیا ' اور جنـاب مولانا محمد علی صاحب اسکی مسند نظامت پر متمکن ہوے - ندوہ کے وہ رفیع الشان مقاصد جو بمنزلہ بنیادی اصول کے ہیں ' ابھی تک ہم سب کے دلوں پر نقش ہیں ' آن مقاصد کو تین مختصر جملوں میں ادا کیا جا سکتا ہے :

(۱) اصــلاح نصاب تعليـم (۲) دارالافتـا کا قائـم هونا - (۳) رفع نزاع باهمي -

يه تين جمـلے جسقدر مختصر هيں ' اوسيقدر اپنے مفهوم اور معني کے اعتبار سے نهايت وسيع اور عظيم و اهم هيں - جسوقت اِن مقاصـد کا ندوه نے اظـهار کيا ' اسوقت ملـک ميں مختلف وسائل ترقي پهيلے هوے تهے - بعض لوگ مغربي زبان و علوم کي تحصيل ميں سرگرم و مشغول تهے ' بعض تحصيل صنعت و حرفت پر زورد ے رهے تهے ' بعض لوگ سياسي معلومات کو معيار ترقي قرار ديـتے تهے ' بعض مذهبي تعليم کے طريقهٔ قديم هي کو مايهٔ ناز سمجهه رهے تهے - يه سب چيزيں ايک حد تـک بجاے خود بلا شـبه مخصوص لوازم ترقي سے هيں ' مگر وه اصل چيز جسميں حقيقي ترقي کا راز مضمر هے اور يه سب لوازم اسکے فروعات ميں سے هيں ' خود انکے پاس موجود تهي ' مگر خود انکو اسکي مطلق خبر نه تهي - يعني مذهب اسلام کی حقيقي اور صحيح دعوة و ارشاد جو صرف اصلاح نصاب تعليم هي سے حاصل هو سکتا هے -

سـالها دل طلب جام جم ازما مي کرد
انچه خود داشت ز بيگا نه تمنا مي کرد

اسکي عملي تدبير وهي تهي جو ندوه نے سوچي ' يعني غير ضروري رسمي علوم کے بجاے ضروري اور حقيقي علوم رائج کيے جائيں ' اور ايک عظيم الشان دارالعلوم اس غرض سے قائم کيا جائے تا که علوم دينيه ميں تازه جان پيدا هو ' اور اُس دارالعلوم سے ايسے طلباء نـکليں جو ايک نه ايک فن ميں مجتـهدانه کمال رکهـتے هوں - نيز وسيع الخيال هوں ' جديد علوم سے بهي آشنا هوں ' اپنے ملـک اور بيروني ملکوں ميں اسلام کی خدمت انجام ديسکيں -

دوسرا مقصد رفع نـزاع باهمي تها - اسکا طريقه ندوه نے يه ٹهرايا که بذريعهٔ جلسهاے عام علماء ميں ربـط و اتحاد کا سلسله قائم کيا جاے ' اور طلباء ميں تهذيب نفس اور شائستگي اخلاق پيدا کيجاے تا که اظهار عقائد و مسائل کے وقت اور مناظروں ميں لعن و طعن ' سب و شتم ' اور تـکفير سے زبان و قلم کو پاک رکهيں -

سنه ۱۸۹۸ع ۱۳۱۶ه ' ميں دارالعلوم کي ابتدائي ساخ کا لکهنؤ ميں افتتاح هوا - سنه ۱۹۰۰ع مطابق سنه ۱۳۱۸ه ' ميں تجويز هوئی که انگريزي زبان بطور زبان ثاني داخل درس کيجاے - بعض معزز ارکان ندوه نے اسکي سخت مخالفت کی دارالعلوم کے توڑ دينے کي دهمکی دي ' با ايں همـه روشـن ضميرانـه استقلال سطحي مخالفت پر غالب آيا ' اور سنه ۱۹۰۱ع مطابق سنه ۱۳۱۹ ه ' ميں انگريزي زبان کي تعليم بهي جاري هوگئي ' اور کچهه دنوں کے بعد لازمي کرديگئی -

(ابتـــلاء عظيـم)

يهاں يه بهي ظاهر کرديتا ضروري هے که بعض اسباب سے جنکي تفصيل کا يه موقع نهيں ' صوبـه کي گورنمنٹ کو ندوه کی جانب سے سياسي بدگمانياں پيدا هوگئيں ' جسکا نتيجه يه هوا کـه ايک ايک کرکے مدعيان حمايت ندوه جـدا هونے لگے ' خطباء اور واعظين نے اپنا عصا سنبهالا ' اور صدارت مجالس کے دعوے داروں نے ندوه سے کناره کهينچا - جناب مولانا محمد علي صاحب بعد فراغ حج واپس آکر نظامت سے مستعفي هوگئے ' اور جناب مسيح الـزمان خانصاحب مرحوم ناظم قرار پاے - اسوقت سے ندوه کي حالت بد سے بدتر هونا شروع هوئي - آمدنی پہلے سے بهی کچهه نه تهي - اب عـام چندوں کا سلسله بهي ٹوٹنا شروع هوگيا - محض اتفاقي چندوں پـر اجراے کار موقوف رها -

(عروج بعد از زوال)

يهانتک که ندوه کي خوش قسمتي سے وه زمانه آيا جبکه مولوي مسيح الزمان خانصاحب نے لکهنؤ ميں قيام نه کرسکنے کي وجه سے عهده نظامت سے استعفا ديديا اور حسب اقتضاے وقت بجاے مستقل ناظم مقرر هونے کے تقسيم عمل کي بنا پر تين معتمدياں قائم کيگئيں :

(۱) معتمد دارالعلوم جناب علامه شبلي نعماني (۲) معتمد مراسلات جناب مولوي عبد الحي صاحب (۳) معتمد مال جناب منشي احتشام علي صاحب -

اس زمانے کو ندوه کے سنبهالا لينے کا زمانه سمجهنا چاهيے - اس زمانے ميں اور اسکے مابعد کے زمانے ميں بهوپال اور بهاولپور سے بيش قرار عطيات و وظائف مقرر هوے - پچاس هزار روپيه کي رقم جناب بيگم صاحبه بهاولپور نے بغرض تعمير دار العلوم مرحمت فرمائی - صوبے کے گورنمنٹ نے بهي از راه مهرباني ندوه کي جانب اپني توجه مبذول کي ' اور ايک قطعهٔ اراضي جو لکهنؤ ميں آهني پل کے دهني جانب واقع هے ' دار العلوم کے ليے عطا کرنے کا حکم ديـا ' اور هز آنر سر جان هيوٹ صاحب بهادر نے اپنے دست خاص سے دارالعلوم کا سنگ بنياد نصب فرمايا - سنه ۱۹۰۸ ع ميں بمزيد عنايت گورنمنٹ نے اس فياضانه اصول پر که ندوه کي طرز تعليم اور نصاب تعليم ميں کسي قسم کے تغير و تبدل کي گورنمنٹ کي جانب سے خواهش نه کيجاويگي ' پانسو روپيه ماهوار کا عطيه دينـا منظور فرمايا - سنه ۱۹۰۹ ع ميں درجهٔ تکميل کهولا گيا اور علم کلام اور علم ادب کا نصاب مقرر هوا ' اور بهت سے همدرد اور مقتدر حضرات نے مثل جناب علامهٔ شبلي اور جناب نواب عماد الملک بهادر نے اپنے قابل قدر کتب خانے مرحمت فرماے (خود جناب مقرر نے بهي اپنا گرانقدر کتب خانه مرحمت فرمايا - الهلال)

غرض بيکس مريض ندوه نے بظاهر تندرست هوکر اپنے آثار حيات نماياں کرنا شـروع کيے اور پهـر وهی اگلي سے چهل پهل نظر آنے لگي ' بلکه اوس سے بهي کهيں زياده عشاق علم و قوم کے ساتهه بوالهوسان شهرت و نمود کي جماعت نے بهي ملکر دو بالا گرمي بازار پيدا کردي ' مگر افسوس اور کمال افسوس کے ساتهه مجهکو کهنا پڑتا هے که:

خواب تها جو کچهه که ديکها ' جو سنا افسانه تها !

ندوه کي اس ترقي کے جسم ميں بهي هلاکت کي جراثيم پوشيده تهے - اس زمانے کو اسکی خرابي اور نکبت کا پيش خميه سمجهنا چاهيے - قطع نظر ان خرابيوں کے جو دستور العمل ندوه اور اسکي انتظامی کارروائيوں سے علاقه رکهتے هيں ' بد ترين خرابی يه تهی که خود کارکنوں اور ندوه کے ذمه دار افسروں ميں مقاصد ندوه کے متعلق کوئی متفـق عقيده موجـود نه تها ' اور نه کوئی متحده اصول انـکي کارروائيوں کي ته ميں پايا جاتا تها ' بلـکه اُن نا بينا لوگوں کي طـرح جو هاتهي کو اپنے هاتهه سے ٹـٹول ٹـٹول کر هر ايک اپني ايک نئي تشخيص کا طـالب داد هوتا تها ' ان لوگوں ميں بهی خود مقاصـد ندوه کے بارے ميں سرتا سر اختلاف خيالات موجود تها - اس امر کا اندازه کارکنان ندوه اور ارکان سے ملکر اور گفتـگو کـرنے کے بعد اب بهي غالباً بخوبي هوسکتا هے - کسقـدر مضحکه انگيز اور تعجب خيز بات هے که وه جماعت جو اصلاح نصاب تعـليم اور نشر علوم رباني کي علم بردار بنـکر اٹهي تهي ' وه خود اپني تصحيح خيالات نه کرسکي ' اور وه جماعت جسنے رفع نـزاع باهمي اپنا اهم مقصد قرار ديا تها ' خود هي آپس ميں نزاع و فساد کي تخم ريزي کي باني هوئی !

(البقية تتلی)

مشــرق اقصــی اور دعوۃ اســــلام

مسلمانان چین کي تعلیمي ترقیات

جاپان میں تبلیغ اسلامي کي تحریک

آجکي اشاعت میں تین تصویریں علی الترتیب شائع کي جاتي هیں - پہلا گــروپ دار الحکومت چین یعنی پیکن کے ایک اسلامي مــدرسے کا هے، جسمیں مسلمان لڑکے علوم دینیه کي تعلیم حاصــل کرتے هیں - پہلي صف اساتذہ کي هے جو چیني هیں اور سب کے سب مسلمان هیں - اسکے بعد کی دو تصویریں جاپان کے متعلق هیں جو انگریزي رسالے " اسلامک یونیٹي " یعني " الواحدۃ الاسلامیه " سے نقل کیے جاتے هیں - اس رسالے کے ایڈیٹر مسٹر حسن یوھٹانو ایک جاپاني نو مسلم هیں - سالانه قیمت صــرف دو روپیه هے اور اس پته سے خط و کتابت کي جاسکتي هے :

Hosan U. Hatano No. 41, Daimachi Akasaka, Tokyo
JAPAN

ان دو تصویروں میں پہلا مرقع جاپان کي مجلس اسلامی کے ایک ڈنــر کا هے، جسمیں بڑے بڑے مشاهیر وقت شریک هوے تھے، جن میں سے بعض کے نام یه هیں:

مسٹر ٹویا ما (ایک مشہور جاپاني عالم اور لیڈر) ڈاکٹر ٹورابو- (هاؤس آف پیرس کے لیڈر) کاونٹ ٹیراشمیر (ایک ملکي افسر) بائرن - ان کدڈا ، آنریبل سوگیورہ ، ڈاکٹر کوکو ، جنرل جے - دبکی - مسٹر اوٹبک (ممبر پارلیمنٹ) مسٹر اٹو (ممبر پارلیمنٹ) انکے علاوہ بہت سے ترک ، مصري ، اور هندو معززین شریک تھے -

سب سے زیادہ نمایاں حیثیت اس مجمع میں ڈاکٹر سدک رلدنڈ کي تھي، جو امریکه سے صلح و یگانگت کا پیغام لیکر تمام عالم کا سفر کر رہے هیں، اور جو اس مجلس اسلامي سے یه معلوم کرکے نہایت متاثر هوے که یه پیغام وحدت و صلح اب سے تیرہ سو برس پہلے

ریگستان حجاز میں اولین مرتبه سنایا جا چکا هے : ان هــذہ امتــکم امة واحدۃ و انا ربکم فاعبدون !

ڈاکٹر موصوف ٹوکیو سے پکینــگ هوکر هندوستان آئینگے اور یہاں سے مصر جائینگے -

دوسرا مرقع ایک نہایت محترم اور مقدس مجمع کا عکس گرامي هے جو مجمع الجزائر جاپان میں فرزندان توحید کي پہلی جماعت کو هم سے روشناس کرتا هے - کثــر الله امثـالهـم : ومــن احســن قــولا ممــن دعــا الی اللــه وعمل صــالحــا وقال انــني مــن المسلمین ؟ (۴۱ : ۳۴)

یه جاپاني مومنین اولین کا مجمع اس تقــریب سے منعقد هوا تھا که ایک نئے طالب حق ڈاکٹر ڈالفرڈ ولسنھارپ کے قبــول اســلام کے موقعه پــر موجود رهے - ڈاکٹــر موصوف کا اسلامي نام " عبد الصمد " رکھا گیا - وہ بائیں جانب کي آخري کرسي پر رونق افروز هیں -

یه تمام نتائج حسنه در اصل ڈاکٹر برکت الله کي کوششوں کے ابتدائي ثمرات هیں جنکو خدا تعالی نے جاپان میں اولین تخم توحید کے ڈالنے کیلیے چن لیا تھا -

جاپان ، انگلستان ، امریکه ، جزائر فیلي پائن ، اور سب سے پہلے خود هندوستان دعوۃ و تبلیغ اسلام کیلیے تشنه هو رها هے ، اور فضل الهي نے خود بخود ان ممالــک کے دروازے کھول دیے هیں - پھر کیا اب بھي ایک عظیم الشان مرکزي مشن کے قائم کرنے کا وقت نہیں آیا ؟ اور کیا مسلمانوں کو باهمی تکفیر و تفسیق سے مہلت نه ملیگي ؟

کوش اگر گــوش توؤ ، نالــه اگر نالــهٔ من ،
آنچه البته بــه جاے نــه رسد فریــادست !

فہل من مجیب ؟

تــرجمــه اردو تفسیر کبیــر

قیمت حصه اول ۲ - روپیه - ادارۂ الهلال سے طلب کیجیے -

غزوۂ طرابلس اور اسکا مستقبل

شمالی افریقہ کا " سر مخفی "

شیخ سنوسی اور طریقۂ سنوسیہ

(۳)

شریف عبد المطلب کی گرفتاری

حج ختم ہوا - مکہ معظمہ شریف عبد المطلب کے ہاتھہ میں تھا اور دولۃ علیہ اس خوف سے کہ کہیں تمام بدو بھڑک نہ اٹھیں ' کوئی کارروائی نہیں کرسکتی تھی - آخر جنگ و حرب کی جگہ مکر و خدع سے کام نکالنا چاہا ' اور اسکے سوا چارۂ کار بھی نہ تھا - عثمان پاشا ایک جنگی جہاز بغیر فوج اور سامان جنگ کے لیکر جدہ آیا ' اور مشہور کیا کہ محض رسد لینے اور زیارت کرنے کی غرض سے لنگر انداز ہوا ہے - اس وقت جنگی جہاز اہل عرب کیلیے ایک عجیب و غریب تماشا تھا - عثمان پاشا نے جدے سے شریف کے پاس ایک خط بھیجا ' جسمیں بطور ایک عالیشان پادشاہ کے اسکو مخاطب کیا تھا ' اور بڑی لجاجت اور عاجزی سے مکے آنے اور حرم کی زیارت کی اجازت طلب کی تھی - شریف نے اجازت دی ' اور وہ مکے پہنچا - وہاں روز شریف کی صحبت میں شریک ہونا اور بحری لڑائیوں کے تعجب انگیز واقعات بیان کرنا - ایک دن کہا کہ جس جہاز میں آیا ہوں ' وہ اتنا بڑا ہے کہ ایک پورا شہر معلوم ہوتا ہے ' اور اسمیں عجیب عجیب طرح کے سامان راحت و عیش مہیا کیے گئے ہیں - شریف کو تعجب ہوا اور وہ تعجب بڑھاتا رہا - یہاں تک کہ ایک دن شریف نے جہاز دیکھنے کی خواہش کی اور اپنے ساتھ صرف بارہ خاص غلام لیکر جدہ آیا - عثمان پاشا نے دعوت و ضیافت کا بڑے تکلف سے اہتمام کیا تھا ' جوں ہی وہ جہاز کے اندرونی حصے میں پہنچکر کھانے پینے میں مشغول ہوا ' کپتان نے لنگر کھولکر قسطنطنیہ کا رخ کردیا !

جہاز بہت بڑا تھا - عرصے تک شریف کو حرکت محسوس نہ ہوئی - اسکے بعد چلنے کا قصد کیا تو عثمان پاشا نے رات بھر قیام کی درخواست کی - صبح کو سادہ دل شریف اٹھا تو سمندر کی موجوں میں جہاز تیزی سے جا رہا تھا !

قسطنطنیہ پہنچکر شریف عبد المطلب نظر بند کردیا گیا ' اور ایک محل اسے رہنے کیلیے دیدیا -

(عود الی المقصود)

شیخ محمد بن علی السنوسی جبن اسی زمانے میں مشغول دعوۃ تھے ' اور انکی خانقاہ مرجع خلائق تھی - دولۃ عثمانیہ کو کسی وجہ سے یقین ہوگیا کہ شیخ کا ہاتھہ بھی اس غدر میں ہے اور اس نے شریف عبد المطلب کی پوشیدہ اعانت کی ہے -

جب شریف قسطنطنیہ میں نظر بند ہوگیا اور دوبارہ ترکی حکومت نئے شریف کے تقرر کے بعد مکہ میں قائم ہوئی ' تو قسطنطنیہ سے تحریک کی گئی کہ شیخ کی خانقاہ کے اثر کو کسی طرح کم کیا جائے ' اور کسی نہ کسی بہانے خود شیخ کو بھی گرفتار کرلیا جائے - لیکن قبل اسکے کہ ایسا ہو ' خود شیخ کو اسکا علم ہوگیا ' اور وہ دوبارہ مکہ معظمہ سے دیار مصر کی طرف روانہ ہوگیا -

جر بوب کی جامع مسجد جو شیخ سنوسی اول نے تعمیر کی

(مصر میں دوسرا قیام)

اُس زمانے میں مصر کي عنان حکومت عباس پاشا الاول کے هاتهه میں تهي - وہ سید محمد بن علي کے فضائل کا غلغله سن چکا تها - مصر پہنچتے هي خدیو مصر کي جانب سے نہایت شاندار استقبال عمل میں آیا ' اور " قریۂ شیخ قللی " کے قریب اس نے ایک زاریه بنا دیا که یہاں مقیمً رهیے' اور اپنے اعمال و اشغال کو شروع کیجیے -

مگر شیخ نے حکومت کا احسان لینا گوارا نہیں کیا ' اور قاهرہ کے قریب ایک گانوں میں جس کا نام " کرداسه " هے خود اپنے لیے خانقاہ بنائي - ابهی چند ماہ هي گـذرے تهے که اسکي شهرت سے تمام وادیِ نیل گونج اُٹها ' اور هزاروں آدمي اطراف اور قاهرہ و اسکندریه سے آکر اسکے درس اور حلقۂ مجاهدات میں شریک هونے لگے - اُسکي صحبت عجیب و غریب تهي' اور اُسکي تقریر کي فعالیت کا بڑے بڑے زبان آور مقابله نہیں کر سکتے تهے - جو شخص ایک مرتبه بهی اُسکی آواز سن لیتا تها ' پهر اُسکے اختیار سے باهر تها که دوبارہ اسکی طرف نه کهنچے !

لیکن معلوم هوتا هے که یہاں کا قیام اُسے اپنے مقاصد کے حصول کیلیے بے سود نظر آیا ' اور وہ بہت جلد برداشتۂ خاطر هوکر دوبارہ طرابلس کي طرف روانه هوگیا -

(العزبات کی آبادي)

اس مرتبه اُس نے اپني قدیمي خانقاہ کو تو بدستور رهنے دیا لیکن اسکے علاوہ جبل اخضر کے قریب ایک دوسري وسیع اور محفوظ جگه تلاش کي' جہاں کوئي وسیع آبادي بس سکے -

طرابلس کا اندروني حصه ایک تاریخي سرزمین هے ' جہاں اب تک گذشته قرون مدنیۃ کے بہت سے آثار باقي هیں - کارتهیج یہیں آباد تها ' سارانیکا یونانیوں کي ایک بہت بڑي مملکت اسي سرزمین میں تهي ' اور فتح مند رومیوں نے بڑي بڑي عمارتیں اسي کے ریگ زار پر کهڑي کي تهیں - جبل اخضر کے قریب اب تک سارانیکا کے بڑے بڑے کهنڈر باقي هیں - ازانجمله ایک بہت بڑا قلعه هے جو کسي وقت دنیا کے بڑے بڑے قلعوں میں سے هوگا - سید محمد بن علي السنوسي نے اسي قلعه کے کهنڈروں کو اپني خاص آبادي کیلیے پسند کیا ' اور چند نئی عمارتیں بنا کر اُسکا نام " عزبات " رکها -

عزبات کي آبادي روز بروز بڑهنے لگي' اور " شیخ سنوسي اول" کي صحبت اور حصول قرب کی کشش نے تمام افریقه و عرب اور یمن و حجاز سے هزارها ارادتمندوں کو وهاں جمع کردیا - یہاں تک که وہ اندرون طرابلس اور صحرا کي ایک بہت بڑي آبادي هوگئي جو اب تک موجود هے' اور گذشته غزوہ طرابلس کے دوران میں بارها اُسکا نام لیا گیا هے -

(جـربـوب)

عزبات ایک آباد مقام هوگیا ' مگر در اصل ابادي سے بڑهکر شیخ کے مقاصد کیلیے آور کوئي شے مضر نه تهي -

تین چار سال کے عرصے میں تمام شمالي افریقه پر شیخ کي روحاني حکومت قائم هوگئي ' صحراے لیبیا کے تمام قبائل اُسکے مرید هوگئے ' اور اُسکے خلفاء اور داعي دور دور تک پهیل گئے' جو شیخ کي جانب سے عمل بالکتاب و السنۃ کیلیے هر طالب سعادت مسلم سے بیعت لیتے تهے - یہاں تک که جاوی اور سینگا پور میں اُسکے داعي پہنچے ' اور جزیرۂ سیلون اور کولمبو میں اُسکے نام پر بیعت لي گئي -

یه حالت دیکهکر حکومت عثمانیه کو ازسرنو توجه هوئي' اور طرابلس اور مصر سے بڑي بڑي رپورٹیں قسطنطنیه روانه کي گئیں - شیخ کے عقیدت مند مصر اور قسطنطنیه هر جگه موجود تهے - انهوں نے خبر دي که حکومت کسي مخالفانه کارروائي کا عزم کر رهي هے -

یه حالت دیکهکر شیخ نے ارادہ کرلیا که آبادي اور شہروں سے اپنے مرکز کو بالکل الگ کرلے' اور عزبات ایک صدر مقام کي حیثیت سے رهے' مگر خود اُسکي قیامگاہ اس سے بهي زیادہ دور اور محفوظ تر گوشے میں هو - پس اُس نے صحراء لیبیا کے مهلک اور بحر ریگ کے حصے کي طرف توجه کي -

" صحراء لیبیا " کرۂ ارضي کے اُن عجیب و غریب مقامات میں سے هے جسکي مهلک خصوصیات پر آجتک انسان کی قوتیں فتح نه پاسکیں - یه سب سے بڑا صحراء هے جو شمالي افریقه کے خوفناک ترین قطعه سے عبارت هے ' اور ریگ محض کا ایک ایسا سمندر هے' جسکے طوفان ریگ و غبار کے آگے اقیانوس اور انطلانطیک کے بحري طوفان کچهه حقیقت نہیں رکهتے - وہ یک سر ریگستان هے - نباتات اور آثار حیات کا اسکے کسي گوشے میں پته نہیں - مہینوں سفر کرتے جائیے مگر پانی کا ایک قطرہ میسر نه آئیگا - شمالي افریقه میں بڑي بڑي اولوالعزم قومیں آباد هوئیں - رومن امپائر اور یونانیوں نے عظیم الشان شہر بسائے ' لیکن صحرا کے اندر قدم رکهنے کي کسي کو جرأت نہیں هوئي ' اور نه کوئي آبادي آجتک وهاں قائم هوسکی -

اگر نقشه آپکے پاس هو تو اپنے سامنے رکهه لیجیے - آپ بنغازي کے قریب " جبل مشرق " کي چوٹیوں کو دیکهیں گے اور اُسکے قریب هي برقه کي سرحدي آبادي " اولاد حرابي " نظر آئیگي - پس اسکے بعد هي صحراے کبری کا حصه شروع هو جاتا هے' اور کچهه دور تک چهوٹي چهوٹي آبادیاں بادیه نشین قبائل کي ملتي هیں جو " واحه " کے نام سے مشہور هیں' اور اُنهی کے مجموعه کو " الواحات صحرا " کہتے هیں جو لیبیا کي اصلي آبادي هے -

اسي سلسلے میں ایک مقام " جغبوب " یا " جربوب " هے جو " العزبات " سے دس دن کے مسافت پر اور صحرا کي اولین ابادي " الواحه سیوا " سے تین دن کے فاصلے پر واقع هے - صحراء میں هونے کي وجه سے قدرتي طور پر یه ایک محفوظ مقام تها -

" سنوسي اول " نے عزبات کا قیام ترک کردیا ' اور آیندہ کیلیے اپني قیام گاہ اسي مقام پر قرار دي - یه واقعه سنه ۱۲۷۳ هجري کا هے -

سب سے پہلے اس نے ایک نہایت عالیشان اور وسیع مسجد بنائي' جسکے صحن کے اندر ایک لاکهه سے زیادہ آدمي به یک وقت سما سکتے هیں' اور جسکي چار دیواري مثل قلعه کے نہایت بلند اور محکم هے - اُسکے صحن کي تینوں جانب محراب دار برامدہ هے' اور هر محراب کے اندر ایک وسیع حجرہ جسمیں کئي شخص بآرام و راحت رهسکتے هیں' اسي طرح صرف مسجد هي کے اندر کئی هزار آدمیوں کے رهنے کا سامان هوگیا -

مسجد کے ساتهه هي اُس نے ایک بہت بڑي خانقاہ بهی بنائي' جسکے اندر نئی نئي عمارتوں اور زاویوں کا سلسله برابر جاري رها - اب وہ بالکل مطمئن هوکر یہیں مقیم هوگیا تها' اور اپنے افکار میں غرق تها - لوگ هر طرف سے کهنچتے هوے جربوب آتے' اور یه اپنے طریقه کے وعظ و هدایت اور ارشاد و سلوک میں مشغول رهتا - تمام قبائل پیشتر هی سے مرید هوچکے تهے - باهر کیلیے صدها داعي اور خلفاء بهیجتے جاتے تهے' اور نو وارد مسافروں کیلیے مختلف اقطاع افریقه میں رهنما متعین تهے' جو انهیں بآرام و راحت

جربوب تک پہنچا دیتے - نه تو اُسے کسی دنیاوي حکومت سے اب خوف تها اور نه جاسوسوں کي مراقب نظروں سے -

(وفـات اور تصنیفـات)

اُس نے اپنی زندگي هی میں اپني دعوت کو کمال عروج و رفعت ذکر کے عالم میں دیکهه لیا' اور سنه ۱۲۸۹ هجري میں جب پیام اجل پہنچا تو وہ نہایت طمانیة اور دل جمعي کے ساتهه اسکے استقبال کیلیے طیار تها -

شیخ سنوسي اول کے علم و فضل اور دعوة و طریق ارشاد کا اندازہ اُسکي تصنیفات سےهوسکتا هے جن میں سے بعض حسب ذیل هیں:

(۱) ایقاظ الوسنان في العمل بالسنة و القران - مصر میں چهپ گئي هے' مگر اب مطبوعه نسخه نہیں ملتا - میرے کتب خانے میں موجود هے - والد مرحوم نے قسطنطنیه میں ایک سنوسی داعي سے لي تهي - اس کتاب سے شیخ کي دعوة کا پورا پورا اندازہ هوتا هے' اور یہي کتاب هے جس نے سب سے پہلے میرے دل میں انکي نسبت حسن ظن پیدا کیا - موضوع یه هےکه صدر اول کے بعد سےمسلمانوں میں عملي تنزل شروع هوا' تا آنـکه بدعات و زوائـد اور خرافـات و سئیات نے اعمال صحیحهٔ شرعیه کي جگه لیلي - اب پوري سعي اسمیں صرف هوني چاهیے که قران و سنت کي تعلیم کا احیاء کیا جاے - اس کتاب پر آگے چلکر بحث کرونگا -

(۲) الشموس الشارقة فی سماء مشائخ المغاربة و المشارقه - بمبئي میں ایک سنوسي کے پاس اسکا قلمي نسخه دیکها تها' مگر اُسکا بیان هے که تیونس میں چهپ گئي هے - یه تصوف اور سلاسل سلوک کي ایک نہایت هي جامع کتاب هے - تمام طریقوں کا مختلف ابواب و فصول میں تذکرہ کیا هے' اور علی الخصوص اُن طریقوں کا جو بلاد مغرب و افریقه میں رائج هوے -

(۳) العقیدہ - عقائد محدثین و سلف صالح میں ایک چهوٹي سي کتاب هے - عبارت نہایت صاف هے - کہیں کہیں متکلمین کا رد بهي کرتے گئے هیں - مصر میں چهپ گئي هے اور ملتي هے -

(۴) المعین فی الطریق الاربعین - میں نے نہیں دیکهی - نام سے جو کچهه معلوم هو سمجهه لیجیے -

(۵) المنهل الرائق في الاسانید و الطرائق - اس کتاب میں وہ تمام اسانید جمع کیے هیں' جنسے شیخ نے سلوک و تصوف اور مختلف علوم دینیه حاصل کیے - اساتذہ کے حالات بهي دیے هیں - انداز تصنیف وهي هے جو حضرة شاہ ولي الله قدس الله سرہ کے اُستاذ شیخ ابراهیم کردي المدني نے اپنی اسانید میں اختیار کیا هے - تیونس میں چهپ گئي هے' اور میرے پاس موجود هے -

اسکے علاوہ آور بہت سي تصنیفات هیں جو تیونس اور الجزائر کے پریسوں میں چهپوائي گئیں' مگر انکا حال معلوم نہیں - فرانس میں بهي ایک مختصر رساله چهپا هے جسمیں نئے مریدوں کیلیے ضروري تعلیمات هیں - مدت هوئي اُسکا خلاصه ایک شخص نے اخبار المؤید مصر میں چهپوایا تها' اور میں نے اُسکا خلاصه اخبار وکیل کے کسي نمبر میں دیا تها -

مسئلۂ بقـاء و اصـلاح نـدوہ

میــرٹهـه

مسلمانان میرٹهه و بیرونجات کا ایک عام جلسه زیر صدارت مولوي محمد علي صاحب اڈیٹر کامریڈ و همدرد هجوم نوچندي میں منعقـد هوکر نـدوة العلما لکهنؤ کے متعلق حسب ذیل رزولیوشن پاس هوا:

" مسلمانان میرٹهه ندوة العلما لکهنؤ کي موجودہ شورش اور بدنظمي پر دلي تاسف کا اظهار کرتے هیں' اور اُنکی خواهش هے که ندوہ کے معاملات کي جانچ و پرتال ونیز درستي کیلیے - مسلمانوں کا قائمقام مگر آزاد کمیشن مقرر کیا جاے' جسمیں حسب ذیل اصحاب شامل هوں:

سرراجه صاحب محمود آباد' نواب وقارالملک بهادر امروهه' مسٹر محمد علي اڈیٹر کامریڈ' حکیم محمد اجمل خانصاحب دهلي' مسٹر مظهر الحق بیرسٹر ایٹ لا بانـکي پور' حاجي رحیم بخش صاحب بہاولپور' خواجه حسن نظامي صاحب دهلی' آنریبل سر ابراهیـم رحمت الله بیرونٹ بمبئي' مولانا ابوالکلام صاحب آزاد کلکته' مولانا عبد الباري صاحب فرنگی محل لکهنؤ'

نـــدوہ کا جلســۂ انتظـــامیـــه

اور

طلبـــاء کے قسمـــت کا آخـــري فیصلـــه

۲۶ - مارچ سنه ۱۹۱۴ع گو کسي خاص تقریب سے هندوستان میں ممتاز نہو' لیکن وہ اس حیثیت سے ایک قابل یادگار تاریخ هے که اوس دن همارے قسمت کا اخري فیصـله هونیوالا تها - اخر کار بهزار انتظار و هزار کشمکش امید و یاس یهه یوم الفصل آگیا' اور اوس نے هماري تقدیر کا یکطرفـه فیصله سنا دیا -

اس یادگار تاریخ کے شام کو جلسه انتظامیه هونیوالا تها' لیکن ۲۵ مارچ کے شام هي سے ارکان کے تشریف آوري کا سلسله شروع هوا' اور ۲۶ مارچ کي صبح تـک هماري نـگاهیں مولوي عبد الرحیم ریوا ڑوي' مولوي نظام الدین جهنجهري' مولوي ناظـر حسین جهتّاروي' مولوي احمد علي محدث میرٹهي' مولوي ظهور الاسلام فتحپوري' مولانا سیف الرحمن پشاوري' قاري عبد السلام پاني پتی' مولانا فضل حق صاحب رامپوري کے عقیدتمندانـه زیارت سے نور افروز هو چکیں - یهه وہ بزرگ تهے' جنکي ذات سے همکو منصفانه فیصله کے ساتهه رفق و ملاطفت اور ذاتی دلجوئی کي بهي توقع تهي - انـکے علاوہ نواب اسحاق خان' کرنل عبد المجید خان' مولوي حبیب الرحمن خان شیروانی' شـریک جلسه هوئے - خاندان کاکوري کے تمام ممبر منشي احتشام علی صاحب کے کوٹهي میں پہلے هي سے موجود تهے - قانون داں ممبروں کا سلسله جنمیں مولوي نسیم صاحب' مولوي

ظہور احمد صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں ' انسے الگ تھا - اس مختلف الاوصاف اجتماع سے ہمکو ایک ایسے فیصلے کي توقع تھي ' جو قانون ' انتظام ' شریعت ' رفق و ملاطفت کا بہترین مجموعہ ہو سکتا تھا ' لیکن مولانا فضل حق صاحب رامپوري کي ہمدردي ' مولانا حبیب الرحمن خان شیروانی کے محبت آمیز نصیحت کے الگ کرنیکے بعد ہماري دامن امید میں کیا ایا واقعات کي ترتیب اسکا فیصلہ کر سکتي ہے -

ترتیب نزول کے لحاظ سے ۲۶ - کي صبح تک علماء کا اجتماع ہو چکا تھا - یہ تمام بزرگ دار العلوم کے متصل فروکش تھے - صبح سے شام تک طلبا سے ملنے جلنے اونکے خیالات کے دریافت کرنیکا کافي موقع مل سکتا تھا ' لیکن ایک بزرگ بھي ایسے نہ تھے ' جو دار العلوم میں آتے ' اور طلبا کي اخلاقي دلجوئي کرتے - اس بنا پر طلباء انکے اخلاقي کشش سے متمتع نہوسکے ' جو قانوني فیصلہ سے بہت زیادہ موثر ہوسکتي تھي - دوسرے ممبروں کو انسے بھي بالاتر سمجھنا چاہیے - چار بجے شام کو ان بزرگوں کا اجتماع ہوا ' اور سب سے پہلے اسٹرائک کا معاملہ پیش کیا گیا - اس معاملہ کے فیصلہ کیلیے یہ بحث چھڑي گئي کہ شرعي حیثیت سے اسٹرائک جائز ہے یا نہیں - تمام لوگوں نے متفقہ فتوي دیا کہ اسٹرائک ناجائز ہے - اس فتوی کے حاصل کرنیکے بعد یہہ یکطرفہ فیصلہ کر دیا گیا کہ طلباء کو بلا شرط اطاعت قبول کر لینی چاہیے ' ورنہ انکا نام خارج کر دیا جائیگا - یہہ اس معاملے کا آخري فیصلہ تھا ' لیکن با ایں ہمہ دار العلوم کي قومي خصوصیت کا اس قدر لحاظ رکھا گیا کہ اخلاق آمیز تمہید کے ساتھہ طلباء کو سنایا گیا - اس غرض سے کرنل عبد المجید خاں صاحب ' حکیم عبد الولي صاحب ' مولوي حبیب الرحمن خاں صاحب شیرواني ' مولوي فضل حق صاحب رامپوري ' مولوي احمد علي صاحب محدث میرٹھي ' دار العلوم میں تشریف لاے - طلباء اس فیصلہ ناطق کے سنے کیلیے پہلے سے موجود تھے - کرنل صاحب نے سب سے پہلے تقریر شروع کي ' اور تمہید میں اپني عظیم الشان شخصیت کو نمایاں کیا ' دار العلوم پر اپنے احسانات گناے ' گورنمنٹ کے تعلقات بتاے ' اسٹرائک کو شرعي حیثیت سے ناجائز قرار دیکر یہہ فیصلہ سنایا - اسکے بعد حکم عبد الولي صاحب نے تقریر کي . حکیم صاحب نے اگرچہ انتظامي حیثیت سے اسٹرائک کو ایک مضر چیز ثابت کیا ' تاہم انہوں نے موجودہ دور کي خصوصیت کو نظر انداز نہیں کیا ' جس نے جذبات و خیالات میں آزادي پیدا کردي ہے ' اسلیے انہوں نے اسٹرائک کو اس قدر قابل نفرت اور حقیر چیز ثابت کرنیکي کوشش نہیں کي ' جس کا اثر کرنل صاحب کے تقریر کے ہر لفظ سے ظاہر ہوتا تھا - حکیم صاحب کے بعد مولوي حبیب الرحمن خاں صاحب شیرواني نے ایک موثر تقریر کي ' اور کرنل صاحب کي تقریر پر سنجیدہ نکتہ چیني کے بعد وہ طریقہ اختیار کیا ' جو طلباء پر اثر ڈال سکتا تھا - انہوں نے بہت سے تاریخي واقعات سے ثابت کیا کہ علماء کا کام صرف طلب علم تھا ' اور طلباء دار العلوم کو اسی غرض کیلیے موجودہ ناگوار حالت چھوڑ کر اپنے بہترین سلسلہ تعلیم کو شروع کر دینا چاہیے - ارکان کے تقریر کا سلسلہ ختم ہوا ' تو طلباء کي طرف سے مولوي حسن اٹھے اور تقریباً دو گھنٹے تک ایک پر اثر تقریر کي - اس تقریر کا بعض ارکان پر یہہ اثر ہوا کہ مولوي فضل حق صاحب نے اوسی وقت اعتراف کیا کہ طلباء کا بیان بھی قابل لحاظ ہے ' اور اکثر ارکان نے مختلف طریقوں سے ظاہر کیا کہ طلباء کے شکایات نظر انداز کرنیکي قابل نہیں ' بلکہ قابل تحقیقات ہیں - بہر حال چونکہ جلسہ میں طلباء کے عذرات نہیں سنے گئے ' اور نہ کمیشن تحقیقات کے بٹھانیکا وعدہ کیا گیا ' بلکہ کرنل صاحب نے صاف طور پر ظاہر کیا کہ یہہ قطعي فیصلہ ہے ' اسلیے طلباء نے اس یکطرفہ فیصلہ کے قبول کرنے سے انکار کیا ' لیکن مولوي فضل حق صاحب نے اپني ذاتي ہمدردي کی بناپر طلباء کو امید دلائي کہ وہ جلسہ میں انکے شکایات سنے کي تحریک کرینگے ' چنانچہ صبح کو جب جلسہ شروع ہوا ' تو دو طالب العلم کو بحیثیت قائم مقام طلبہ بلایا گیا - ان طلبہ نے جلسہ میں شکایات بیان کیں ' لیکن جلسہ میں خاندان کا کوري ' اور طبقہ علماء کے بعض ممبروں کي حالت بالکل فریقانہ حیثیت رکھتي تھي - یہہ لوگ انکے بیانات پر جرح و گرفت کرنیکي لیے مسابقت کرتے تھے - جلسہ میں اسقدر بدنظمي پیدا کردي کہ مولانا حبیب الرحمن خاں صاحب کو صاف صاف کہنا پڑا کہ " راتکو طلباء نے اپنے جلسہ میں جس تربیت و حسن نظام کو قائم رکھا تھا ' افسوس ہے کہ اپ اس قدر ترتیب بھي قائم نہیں رکھہ سکتے - اخري نتیجہ یہہ

نکلا کہ طلبہ کو نواب اسحاق خانصاحب پریسیڈنٹ جلسہ نے یہہ فیصلہ سنادیا کہ اگر اپ لوگوں نے بلا شرط اسٹرائک نہ ختم کردی، تو اپلوگوں کے نام خارج کر دیے جائینگے، طلباء نے اس حکم کو نہایت ضبط و تحمل کے ساتھہ سنا، اور در حقیقت یہہ انکے استقامت کا اخری امتحان تھا - اب صرف اخلاقی قوت کا اثر ڈالا جاسکتا تھا - اسلیے صرف ان ارکان نے اسی موثر قوت سے کام لینا چاہا جنکو طلباء کے ساتھہ همدردی تھی - چنانچہ اس غرض سے مولوی حبیب الرحمن خانصاحب شیروانی اور مولوی فضل حق صاحب رامپوری بعد نماز جمعہ دارالعلوم میں تشریف لاے - مولوی عبد الرحیم صاحب بھی ساتھہ آے تھے - ان بزرگوں نے چند طلباء کو ایک کمرہ میں جمع کرکے پرائوٹ طریقہ سے گفتگو کی، اور امید دلائی کہ اگر وہ فیصلہ قبول کرلیں تو وہ لوگ شکایات کی تحقیقات پر جلسہ کو توجہ دلائینگے، لیکن چونکہ انہوں نے ذاتی همدردی سے یہ طریقہ اختیار کیا تھا، اسلیے طلباء کو ان بزرگوں کی همدردی کے اعتراف کے ساتھہ اس پر تسکین نہیں ہوئی - اب بھی فیصلہ قائم رکھا گیا ہے اور طلباء کو ارکان و جلسہ انتظامیہ کے [illegible] فیصلہ سے بالکل مایوسی ہوگئی ہے، انکو اب صرف قوم کا بھروسہ ہے - یہ ارکان کا آخری فیصلہ تھا، جسمیں ڈیسپلن، قانون، انتظام، جلسہ و ارکان کی پوزیشن، غرض مختلف خارجی اسباب کا لحاظ رکھا گیا، لیکن طلباء کے مطالبات کا رجوہ اسٹرائک کا، مہتمم اور ناظم کی حیثیت کا، ارکان کے انفرادی حالت کا اثر اس سے بالکل مختلف ہے - اکثر ارکان نے ذاتی حیثیت سے احساس کیا، اور بعض دلیر طبع لوگوں نے اس کو ظاہر بھی کردیا کہ طلبہ کے مطالبات قابل لحاظ ہیں، اور مہتمم و ناظم میں طلباء پر اثر ڈالنے اور انتظام قائم رکھنے کی قابلیت نہیں -

(طلباء دار العلوم ندوۃ العلما - لکھنؤ)

زندہ درگور مریضوں کو خوشخبری

یہ گولیاں ضعف قوت کیلیے اکسیر اعظم کا حکم رکھتی ہیں، زمانۂ انحطاط میں جوانی کی سی قوت پیدا کردیتی ہیں، کیساهی ضعف شدید کیوں نہو دس روز کے استعمال سے طاقت آجاتی ہیں، اور ہمارا دعوی ہے کہ چالیس روز حسب ہدایت استعمال کرنیسے اسقدر طاقت معلوم ہوگی جو بیان سے باہر ہے - ٹوٹتے ہوے جسم کو دوبارہ طاقت دیکر مضبوط بناتی، اور چہرے پر رونق لاتی ہے - علاوہ اسکے اشتہا کی کمی کو پورا کرنے اور خون صاف کرنے میں بھی عدیم النظیر ہیں، ہر خریدار کو دوائی کے همراہ بالکل مفت. بعض ایسی ہدایات بھی دیجاتی ہیں، جو بجائے خود ایک وسیلۂ صحت ہے - قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول بذمہ خریدار چھہ شیشی کے خریدار کے لیے ۵ روپیہ ۸ آنہ - ۳ آنہ کا ٹکٹ بھیجدیں آپکو نمونہ کی گولیوں کے ساتھہ ساتھہ راز بھی تحریر کیا جائیگا -

المشتہر

مینیجر کارخانۂ حبوب کایا پلٹ پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکتہ

دیار حبیب (صلعم) کے فوٹو

گذشتہ سفر حج میں میں اپنے همراہ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے بعض نہایت عمدہ اور دلفریب فوٹو لایا ہوں - جن میں بعض تیار ہوگئے ہیں اور بعض تیار ہو رہے ہیں - مکانوں کو سجانے کے لئے بیہودہ اور مخرب اخلاق تصاویر کی بجاے یہ فوٹو چوکھٹوں میں جڑوا کر دیواروں سے لگائیں تو علاوہ خوبصورتی اور زینت کے خیر و برکت کا باعث ہونگے - قیمت فی فوٹو صرف تین آنہ - سارے یعنے دس عدد فوٹو جو تیار ہیں اکٹھے منگانے کی صورت میں ایک روپیہ آٹھہ آنہ علاوہ خرچ ڈاک - یہ فوٹو نہایت اعلی درجہ کے آرٹ پیپر پر ولایتی طرز پر بنوائے گئے ہیں - بمبئی وغیرہ کے بازاروں میں مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے جو فوٹو بکتے ہیں - وہ ہاتھہ کے بنے ہوئے ہوے ہیں - اب تک فوٹو کی تصاویر اُن مقدس مقامات کی کوئی شخص تیار نہیں کرسکا - کیونکہ بدوی قبائل اور خدام حرمین شریفین فوٹو لینے والوں کو فرنگی سمجھکر انکا خاتمہ کردیتے ہیں - ایک ترک فوٹو گرافر نے وہاں بہت رسوخ حاصل کرکے یہ فوٹو لئے - (۱) کعبۃ اللہ - بیت اللہ شریف کا فوٹو سیاہ ریشمی غلاف اور اسپر سنہری حروف جو فوٹو میں بڑی اچھی طرح پڑھے جاسکتے ہیں (۲) مدینہ منورہ کا نظارہ (۳) مکہ معظمہ میں نماز جمعہ کا دلچسپ نظارہ اور ہجوم خلایق (۴) میدان منا میں حاجیوں کے کمپ اور مسجد حنیف کا سین (۵) شیطان کو کنکر مارنے کا نظارہ (۶) میدان عرفات میں لوگوں کے خیمے اور قاضی صاحب کا جبل رحمت پر خطبہ پڑھنا (۷) جنت المعلی واقعہ مکہ معظمہ جسمیں حضرت خدیجہ حرم رسول کریم صلعم اور حضرت آمنہ والدہ حضور سرور کائنات کے مزارات بھی ہیں (۸) جنت البقیع جسمیں اهل بیت و امہات المومنین و بنات النبی صلعم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہداے بقیع کے مزارات ہیں (۹) کعبۃ اللہ کے گرد حاجیوں کا طواف کرنا (۱۰) کوہ صفا و مروہ اور وہاں جو کلام ربانی کی آیت منقش ہے فوٹو میں حرف بحرف پڑھی جاتی ہے -

مینیجر صوفی پنڈی بہاؤ الدین - ضلع گجرات - پنجاب

امیروں کیلیے موسم سرما کا عجیب تحفہ

مفرح بے نظیر

شافی مطلق نے عجیب اثر اِس جوہر بے نظیر میں مخفی رکھا ہے - نازک مزاج آدمی یا اُمرا جنکی طبیعت قدرتی طور پر موسم گرما کی شدت کی متحمل نہیں ہو سکتی طرح طرح کے امراض مثلاً ڈھرکا - گرمی حرارت مثانہ - وجع المعدہ - خفقان - مالخولیا - غشی - خرابی خون پریشانی - اداسی - کاهلی اور تساهلی میں مبتلا ہو جاتے ہیں - اس شربت کے استعمال سے یہ تمام شکایات بالکل رفع ہو جاتی ہیں - اگر حالت صحت میں اس شربت کو استعمال کیا جاے تو موسم گرما کی گرمی قطعی اثر نکرے - طبیعت میں ہر وقت سرور و نشاط رہے اداسی و کاهلی نام کو بھی نہ آئے - غم و الم پاس نہ بھٹکے - دل و دماغ میں طرب و نشاط کا جمگھٹا رہے - یہ شربت ذائقہ میں نہایت لذیذ اور شیریں ہے - عہدہ داروں - ججوں - کلرکوں - استادوں اور دماغی محنت کرنے والوں کے لیے نعمت عظمی ہے - قیمت تین پاؤ شربت تین روپیہ صرف محصول ڈاک ۱۲ - آنہ نصف قیمت پیشگی آنی چاہیے -

المشتہر

مولوی غلام حیدر اینڈ کو منڈیالہ ضلع گجرات پنجاب

حرم مدینہ منورہ کا سطحی خاکہ

حرم مدینہ منورہ کا سطحی خاکہ یا (Plan) ہے جو ایک مسلمان انجنیر نے موقعہ کی پیمایش کرکے پیمانے سے بنایا ہے نہایت دلفریب متبرک اور عجیب چیز ہے - مسجد نبوی میں جہاں جہاں ستون ہیں نقشے میں ان جگھوں پر چھوٹے چھوٹے دایرے بنے ہوئے ہیں جہاں نقشے میں ستونوں کا رنگ گلابی ہے - مسجد میں بھی وہ گلابی رنگ کے ہیں - ریاض جنتہ کا ٹکڑا جسکے ستون موقعہ پر زرد رنگ کے ہیں نقشے میں بھی انکو زرد رنگ دیا ہے - حضرت سرور کائنات رسول کریم صلعم کے عہد مبارک میں مسجد کی جسقدر حد تھی اسکو سبز رنگ دیا ہے - حضرت عمر خطاب - عثمان غنی - اور دیگر خلفاے کے وقت میں مسجد کے ساتھہ جسقدر جگہ ایزاد کرکے ملائی گئی ہر ایک علاحدہ رنگ سے دیکھائی گئی ہے - بیر فاطمہ - بستان فاطمہ - باب الرحمت - باب النسا - باب مجیدی باب الجبریل - منبر - جاے تکبیر روضہ شریف - مزار حضرت عمر - حضرت ابابکر صدیق - محراب النبی صلعم دیگر سب ضروری مقامات نقشہ میں صاف طور سے دکھا دی گئی ہیں - روغنی نقشہ معہ رول وکپڑا پانچ رنگوں سے چھپا ہوا - پیمانہ صحیح طور پر مطابق موقعہ تیار کیا قیمت صرف ایک روپیہ علاوہ محصول میں ملتا ہے -

دیگر کتابیں

(۱) مشاهیر اسلام چالیس صوفیاے کرام کے حالات زندگی دو ہزار صفحہ کی کتابیں اصل قیمت معہ رعایتی ۲ روپیہ ۸ آنہ ہے - (۲) مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی پندرہ سو صفحے ڈمئی کاغذ بڑا ساید قیمت ۶ روپیہ ۱۲ آنہ

ملنے کا پتہ — منیجر رسالہ صوفی پنڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات پنجاب

ایک تعلیمگاہ علوم معاش کی تجویز

خادم الاسلام خاکسار محبوب الرحمن جملہ اهل اسلام کیخدمت میں عرض پرداز ہے کہ ضروریات زمانہ کے لحاظ سے کچھہ عرصہ سے همارا یہ خیال ہے کہ دیوبند جیسے متبرک مقام پر جوکہ بفضلہ تعالی شہرۂ آفاق ہے' ایک ایسی تعلیمگاہ قایم کی جارے جس کے ذریعہ علوم معاش کی عملی تعلیم مسلمانوں کو دیجارے - اس تعلیمگاہ میں حسب ضرورت زمانہ و وسعت سرمایہ مختلف شعبے صنعت وحرفت زراعت وتجارت ودستکاری وغیرہ کے قرار دیے جاریں و بلا لحاظ ذات و پیشہ وغیرہ مسلمانوں کو عملی طور پر اس تعلیمگاہ میں کام سکھا یا جارے - یہ تعلیمگاہ اپنے فوائد اور داخلہ طلبہ کے لحاظ سے عام هوگی - یعنی هر مسلمان خواہ کسی صوبہ کا هو بلا لحاظ عمر و سکونت وغیرہ اس میں داخل هوسکے گا' اور جس صیغہ کام کے قابل سمجھا جاریگا اسمیں تعلیم پا سکے گا - اس معروضہ بالا مفید تجویز کو همنے حتی الامکان عملی طور پر پورا کرنیکا عزم کرلیا ہے' مگر چونکہ اِس کام میں سرمایہ کی بہت زیادہ ضرورت ہے لہذا جمیع اهل اسلام کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھہ استدعا ہے کہ حتی الوسع امداد سے دریغ نہ فرماویں-

یہ مجوزہ تعلیم گاہ علوم معاش مدرسہ عالیہ عربیہ دیوبند کی طرف سے نہیں ہے بلکہ علحدہ مستقل کام ہے -

خاکسار محبوب الرحمن قادری وچشتی دیوبندی
دیوبند ضلع سہارنپور

ترکی سے پیغام

برادران اسلام کی خدمت میں

هم بذریعہ اعلان هذا اپنے هندوستانی مسلمان بھائیوں کو آگاہ کرتے هیں - کہ همارے پہلے پنجاب کے ایجنٹ جنکا نام "کامرید" میں مشتہر هوچکا ہے - اب با قاعدہ طور پر تمام هندوستان کے سول ایجنٹ مقرر کر دیے گئے هیں - آپکا اسم شریف شیخ سلطان محمد مالک تجارت خانہ سلطان هوشیار پور ہے -

چشتی اینڈ کمپنی دھلی جو همارے پہلے سول ایجنٹ تھے اب وہ سول ایجنٹ نہیں رہے' اور آن کے جو اشتہارات اس دعوے کی تائید میں شایع هوں وہ جھوٹے تصور لئے جائیں' کیونکہ اس سے آن کی غرض محض دھوکا دینا هوگی اس مسلمان پبلک کو جس نے همارے خالص ترکی اور اسلامی صنعت مثلاً ترکی ٹوپیاں اور دوسری خالص ترکی اشیاء کی ترویج کے لئے نہایت ایثار سے کام لیا ہے - آیندہ جو چیز ترکی سے آئے گی وہ شیخ سلطان محمد مالک تجارت خانہ سلطان هوشیار پور سے مل سکے گی -

ترکی ٹوپیوں اور دیگر ترکی ساخت اشیاء کے بارے میں جملہ استفسارات شیخ صاحب موصوف سے یا آن کے مقرر کردہ ایجنٹوں سے هونے چاهئیں -

هم امید کرتے هیں کہ همارے هندوستانی بھائی اس خالص اسلامی صنعت کو فروغ دینے میں کوشش فرمائینگے -

آپ کا مخلص

ظفر کامل مینیجنگ ڈایرکٹر شرکت ملیہ عثمانیہ سول ایجنٹ
کارخانہ شاهی هرکہ - قسطنطنیہ

اطلاع

برادر من تحیت و سلام !

برادران دور افتادہ کے اجتماع و ارتباط کی جو تحریک میں نے کی تھی اور آپ نے جسکا خیر مقدم کیا تھا' اسکے استحکام کےلیے ۱۳-۱۴-۱۵ - اپریل سنہ ۱۹۱۴ ع کو ایک عظیم الشان جلسہ کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا ہے' جسمیں آپکی شرکت کی ضرورت صرف اسلیے نہیں کہ آپ اس سلسلہ ربط واتحاد کی ایک کڑی هیں بلکہ اسکے لیے بھی کہ اس جلسہ میں نہایت ضروری مسائل طے کئے جالینگے جنکا اثر هماری ذات سے متعدی هوکر ندوہ پر بھی پڑیگا' اور وہ مسائل حسب ذیل هیں :

(۱) انجمن کے لئے قواعد کی ترتیب سکرٹری اور عہدہ دارونکا باضابطہ انتخاب -

(۲) معاملات اسٹرائک پر غور و فکر کرنا اور معاملات کے اصلاح کی کوشش کرنا -

(۳) اپنے حقوق کو متعین کر کے ارکان ندوۃ العلماء کی خدمت میں پیش کرنا -

امید کہ آپ اس جلسہ میں تشریف لاکر مجھے ممنون اور ان مقاصد کو کامیاب بنانیکی کوشش کرینگے تشریف آوری کی اطلاع تاریخ جلسہ سے ایک هفتہ پیشتر هونی چاهئے اور جو تجاویز آپ پیش کرنا چاهیں اوسکو بھیجدیجیے *

مسعود علی ندوی عارضی سکریٹری
انجمن طلباء قدیم دارالعلوم
احاطہ خام فقیر محمد خان - لکھنو

علمی ذخیره

(١) - مآثر الکرام - حسان الهند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کي تصنیف هے - جس میں هندوستان کے مشاهیر فقرا وعلما کے حالات هیں - مطبوعه مفید عام پریس آگره حجم ٣٣٨ صفحه قیمت ٢ روپیه -

(٢) - سرو آزاد - مآثر الکرام کا دوسرا حصه هے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے هیں - مطبوعه رفاه عام استیم پریس لاهور - صفحات ٤٢٢ قیمت ٣ روپیه -

مولانا شبلي نعماني تحریر فرماتے هیں که سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکره هے یه تذکره جامعیت حالات کے ساتهه یه خصوصیت رکهتا هے که اس میں جو انتخابي اشعار هیں اعلی درجه کے هیں - مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیه کے حالات هیں جو ابتداے عهد اسلام سے اخیر زمانه مصنف تک هندوستان میں پیدا هوے -

(٣) گلشن هند - مشهور شعراے اردو کا نادر ونایاب تذکره جس کو زبان اردو کے مشهور محسن وسرپرست مستر جان گلکرست نے سنه ١٨٠١ ع میں میرزا علي لطف سے لکهوایا هے - بوقت طبع شمس العلا مولانا شبلي نعماني نے اس کي تصحیح کي هے اور مولوي عبد الحق صاحب بي - اے - نے ایک عالمانه مقدمه لکها هے - جس میں زبان اردو کي ابتدائي تاریخ اور تذکره هذا کے خصوصیات مذکور هیں - صفحات ٢٣٢ قیمت ایک روپیه -

(٤) تحقیق الجهاد - نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دي پاپیولر جهاد " کا اردو ترجمه - مترجمه مولوي غلام الحسنین صاحب پاني پتي - علامه مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا هے که مذهب اسلام بزور شمشیر پهیلایا گیا هے - قرآن ' حدیث ' فقه اور تاریخ سے عالمانه اور محققانه طور پر ثابت کیا هے که جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات وسرایا وبعوث محض دفاعي تهے اور ان کا یه مقصد هرگز نه تها که غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ٤١٢ صفحه قیمت ٣ روپیه -

(٥) زر تشت نامه - قدیم پارسیوں کے مشهور پیغمبر اور ریفارمر کي سوانح عمري جس کو مشهور مستشرق عالم جیکسن کي کتاب سے اقتباس کر کے مولوي خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا هے - صفحات ١٩٨ - قیمت ایک روپیه -

(٦) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني کي لا ثاني تصنیف جس میں حضرت عمر رضي الله عنه کي مفصل سوانح عمري اور اُن کے ملکي ' مالي ' فوجي انتظامات اور ذاتي فضل وکمال کا تذکره مندرج هے - قیمت ٣ روپیه -

(٧) نعمت عظمی - امام عبد الوهاب بن احمد الشعراني المتوفي سنه ٩٧٣ هجري کی کتاب لواقح الانوار فی طبقات الاخیار کا ترجمه جس میں ابتداے ظهور اسلام سے دسویں صدي کے اواسط ایام تک جس قدر مشاهیر فقرا گذرے هیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور هیں - مترجمه مولوي عبد الغني صاحب وارثی قیمت هر دو جلد ٥ روپیه -

(٨) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کي مشهور تصنیف جس میں دهلی کي تاریخ اور وهاں کے آثار وعمارات کا تذکره مندرج هے نامي پریس کانپور کا مشهور اڈیشن - قیمت ٣ روپیه -

(٩) - قواعد العروض - مصنفه مولانا غلام حسین قدر بلگرامي - علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتهه عربي و فارسي میں بهي کوئي کتاب لکهي نهیں گئي هے - اس کے آخیر میں هندي عروض وقافیه کے اصول وضوابط بهي مذکور هیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي نے اپنے اهتمام سے چهپوایا هے - حجم ٤٧٤ صفحه - قیمت سابق ٤ روپیه - قیمت حال ٢ روپیه

(١٠) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنے طب متعلقه مقدمات فوجداري هے - مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - اس کا مفصل ریویو الهلال میں عرصه تک چهپ چکا هے - قیمت سابق ٦ روپیه قیمت حال ٣ روپیه -

(١١) - تمدن هند - موسیو گستا ولیبان کي فرانسیسي کتاب کا ترجمه - مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - یه کتاب تمدن عرب کي طرز پر هندوستان کے متعلق لکهي گئي هے - اور اس میں نهایت قدیم زمانه سے لیکر زمانه حال تک هندوستان میں جسقدر اقوام گذرے هیں اُن کي تاریخ ' تهذیب وتمدن اور علوم وفنون کے حالات لکهے هیں خصوصاً مسلمانان هند کا حال تفصیل کے ساتهه مندرج هے - قیمت (٥٠) روپیه -

(١٢) - تمدن عرب - قیمت سابق (٥٠) روپیه - قیمت حال (٣٠) روپیه -

(١٣) - داستان ترکتازان هند - جلد ٥ جس میں مسلمانوں کے ابتدائي حملوں سے دولت مغلیه کے انقراض تک تمام سلاطین هند کے مفصل حالات منضبط هیں - اعلی کاغذ پر نهایت خوش خط چهپي هے - حجم (٢٦٥٦) صفحه قیمت سابق ٢٠ روپیه - قیمت حال ٦ روپیه -

(١٤) مشاهیر الاسلام - قاضي احمد ابن خلکان کي مشهور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمه جس میں پهلی صدي سے ساتویں صدي تک کے مشاهیر علما و فقها و محدثین و مورخین وسلاطین وحکما و فقرا و شعرا وضاع وغیره کے حالات هیں - اس کتاب کے انگریزي مترجم موسیو ڈي سیلان نے ابتدا میں چار عالمانه مقدمے اور کثیر التعداد حواشي لکهے هیں - مترجم نے ان کا بهی اردو ترجمه اس کتاب میں شامل کردیا هے - قیمت هر دو جلد ٥ روپیه -

(١٥) الغزالي - مصنفه مولانا شبلي نعماني - امام همام ابو حامد محمد بن محمد الغزالي کي سوانح عمري اور ان کے علمي کارناموں پر مفصل تبصره - حجم (٢٧٢) صفحه طبع اعلی - قیمت ٢ روپیه -

(١٦) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشهور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کي کتاب دي جنگل بک " کا ترجمه - مترجمه مولوي ظفر علي خان بي - اے جس میں انوار سهیلي کي طرز پر حیوانات کي دلچسپ حکایات لکهي گئي هیں - حجم ٣٦٢ صفحه قیمت سابق ٤ - قیمت حال ٢ روپیه -

(١٧) وکرم اروسي - سنسکرت کے مشهور ڈراما نویس کالیداس کے ڈرامائین کا ترجمه - مترجمه مولوي عزیز میرزا صاحب بي - اے مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانه مقدمه لکها هے جس میں سنسکریت ڈراما کي تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحي حالات مذکور هیں قیمت ایک روپیه ٨ آنه -

(١٨) حکمت عملي - مصنفه مولوي سجاد میرزا بیگ صاحب دهلوي - فلسفه عملي پر مبسوط اور جامع کتاب هے - جس میں افراد انسانی کي روحاني ارتقا کي تدابیر کے ساتهه ساتهه قومي ترقي اور عزت حاصل کرنے کي اصول و ضوابط بیان کئے هیں حجم ٤٥٠ صفحه قیمت ٣ روپیه -

(١٩) افسر اللغات - عربی فارسي کي متداول الفاظ کي کارآمد ڈکشنري حجم (١٢٢٦) صفحه - قیمت سابق ٦ روپیه قیمت حال ٢ روپیه -

(٢٠) قران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکهے هیں ' اور کئي هزار الفاظ کي تذکیر و تانیث بتلائي گئي هے - قیمت ایک روپیه ٨ آنه -

(٢١) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود هیں مطبوعه مفید عام پریس آگره - حجم (٤٢٠) صفحه قیمت ٣ روپیه -

(٢٢) دربار اکبري - مولانا آزاد دهلوي کي مشهور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اهل دربار کا تذکره مذکور هے قیمت ٣ روپیه -

(٢٣) فهرست کتب خانه آصفیه - عربي فارسي و اردو کي کئي هزار کتابوں کي فهرست جس میں هر کتاب کے ساتهه مصنف کا نام سنه وفات - کتابت کا سنه - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیره مندرج هے - جس سے معلوم هوتا هے که بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیره چهوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق هیں انهیں اس کا مطالعه کرنا لازمي هے - حجم ٥٠٠ صفحه - قیمت ٢ روپیه -

(٢٤) دبدبه امیري - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خاں غازي حکمران دولت خدا داد افغانستان کي سوانح عمري - مترجمه مولوي سید محمد حسن صاحب بلگرامي - نهایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (٥٦٢) صفحه (٨) تصاویر عکسي - قیمت ٤ روپیه -

(٢٥) فغان ایران - مستر سوستر کي مشهور کتاب " استرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمه - حجم (٥٠٠) صفحه (٥٠) تصاویر عکسی قیمت ٥ روپیه -

خریداران الہلال کے لئے خاص رعایت

یہ گھڑیاں سوبس واچ کمپنی کے یہاں اُسی قیمت میں ملتی ھیں جو یہاں اصلی قیمت لکھی گئی ہے - میری رعایتی قیمت صرف اسوجہ سے ہے کہ میں نے کمیشن سے زیادہ حصہ خریداران الہلال کو دیدیا - اسکی قدر اسی طرح ہوسکتی ہے کہ ہر خریدار کم سے کم ایک گھڑی خرید لے -

سسٹم راسکوپ - سائز ۱۸ - بغیر ڈھکنے کے - انامل ڈایل - مع قبضہ - نکل کیس - بلا کنجی گارنٹی تین سال - اسکے ساتھ ایک اسپرنگ اور گلاس مفت -

قیمت اصلی ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتی ۲ - روپیہ -

بمبئی میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجی - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامل ڈایل - گلاس ڈرم - ھنج باک - پن ھانڈس سٹ اکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کی تصویر کے -

اصلی قیمت ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتی قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنہ -

یہ گھڑی نہایت عمدہ اور مضبوط - لیور اسکیپمنٹ - اوپن فیس -

اصلی قیمت ۸ - روپیہ ۱۲ - آنہ رعایتی قیمت ۶ - روپیہ ۹ - آنہ -

متل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلٹ - اوپن فیس - تین چوتھائی پلیٹ مور منٹ سبلنڈر اسکیپمنٹ - پن ھانڈسٹ مکانیزم - کیس وائنڈنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈائل اسٹیل ھانڈس - بزل سٹ اور مصنوعی جواھرات - اکسپانڈنگ برسلٹ بغیر ڈرم - اسنپ باک -

اصلی قیمت ۷ - روپیہ ۸ - آنہ رعایتی قیمت ۵ - روپیہ -

آربانہ اکسٹرا فلاٹ ڈرس واچ - سنہری سرفیس - سائز ۱۸ - اسکرو بالنس - لیور اسکیپمنٹ - پن سٹ - ھانڈ اکشن - متل سلور ڈایل - سکنڈ اسٹیل ھانڈ - پلین کیس - گارنٹی ۲ سال - مخمل کے بکس میں مع اکسٹرا اسپرنگ اور گلاس -

اصلی قیمت ۶ - روپیہ ۲ - آنہ رعایتی قیمت ۳ - روپیہ ۲ - آنہ

بمبئی میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجی - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ انامل ڈایل - گلاس ڈرم - ھنج باک - پن ھانڈس سٹ اکشن - اسٹامپ ریگولیٹر - مع ریلوے انجن کی تصویر کے -

بالکل نمبر ۳ کی طرح فرق اتنا ہے کہ سکنڈ کی سوئیں زاید -

اصلی قیمت ۳ - روپیہ ۲ - آنہ رعایتی قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنہ -

بالکل نمبر ۲ کی طرح بغیر جواھرات - اصلی قیمت ۶ - روپیہ رعایتی قیمت ۴ - روپیہ ۸ - آنہ -

جن فرمایشوں میں الہلال کا حوالہ نہیں ہوگا - اُس سے پوری قیمت لیجاویگی - اور آیندہ کسی قسم کی سماعت نہیں ہوگی -

المشتہر کے - بی محمد سعید اینڈ کمپنی پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکتہ

15

جام جہــاں نمــا

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نہ ہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بھرکی کسی ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک ھــزار روپیــہ نقد انعــام

ایسی کار آمد ایسی دلفــریب ایسی فیض بخش کتاب لاکھہ روپے کو بھی سستی ہے - یــہ کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھہ لیے - دنیا کے تمام سر بستہ راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کی موجودگی میں گویا ایک بڑی بھاری لائبریری (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذھب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کی ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عــروض - علــم کیمیا - علــم بــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - گیان سرود - قیافہ شناسی اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ هر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے کہ مطالعہ کرتے هی دلمیں سرور آنکھونمیں نو پیدا ہو' بصارت کی آنکھیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کےمشہور آدمی آنکے عہد بعہد کے حالات سوانحعمری: و تاریخ دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستی کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کی فہرست ' آنکی قیمتیں' مقام اشاعت وغیرہ - بھی کھاتہ کے قواعد طرز تحریر اشیا بروــے انشاپردازی طب انسانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج هاتھی ' شتر' گائے بھینس' گھوڑا' گدھا بھیڑ' بکری ' کتا وغیرہ جانورونکی تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکی دوا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوہر (جن سے هــر شخص کو عموماً کام پــڑتا ہے) ضابطہ دیوانی فوجداری' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹــری اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالــک کی بولی هر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں آردو کے بالمقابل لکھی هیں آج هی وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملــک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفــر کے متعلق ایسی معلومات آجتــک کہیں دیکھی نــہ سنی هونگی اول هندوستان کا بیان ہے هندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وهاں کی تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگــہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگھی جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اُس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (روبی واقع ملک برهما) کے تحقیق شدہ حالات وهاں سے جواهــرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تھوڑے هی دنوں میں لاکھہ پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر پیرایہ میں قلمبند کی هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفــر کا بالتشریح بیان ملــک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصــر - افــریقہ - جاپان - آسٹریلیا - هر ایک علاقہ کے بالتفسیر حالات وهانکی درسگاهیں دخانی کانیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جہاز کے سفــر کا مجمل حوال کرایہ وغیــرہ سب کچھہ بتلایا ہے اخیر میں دلچسپ مطالعہ دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسی دلاویزکہ پڑھتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاــے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیہ - ۸ - آنہ محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گھڑی

کارنــٹی ٥ سال قیمت صرف چھہ روپے

ولایت والوں نے بھی کمال کر دکھایا ہے اس عجائب گھڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی هوئی ہے - جو هر وقت آنکھہ مٹکاتی رهتی ہے ' جسکو دیکھکر طبیعت خوش هو جاتی ہے - ڈائل چینی کا' پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - وقت بہت ٹھیک دیتی ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستی چھین نہ لیں تو همارا ذمہ ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھہ روپیہ -

آٹھہ روزہ واچ

کارنــٹی ۸ سال قیمت ٦ چھہ روپیہ

اس گھڑی کو آٹھہ روز میں صرف ایک مرتبہ چابی دیجاتی ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتی ہے کہ کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگــڑنیکا نام نہیں لیتی - قیمت صرف چھہ روپے - زنجیر سنہــری نہــایت خوبصورت اور بکس همراہ مفت -

چاندی کی آٹھہ روزہ واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کی آٹھہ روزہ واچ - جو کلائی پر بندھ سکتی ہے مع تسمہ چرمی قیمت سات روپے

بجلی کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کار آمد لیمپ ' ابھی ولایت سے بنکر همارے یہاں آئی هیں - نہ دیا سلائی کی ضرورت اور نہ تیل بتی کی - ایک لمپ ڈانکو

اپنی جیب میں یا سرھانے رکھلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ہے - رات کیوقت کسی جگہ اندھیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کر کے خطرہ سے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم کسیوجہ سے اُٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفہ ہے - منــگوا کر دیکھیں تب خوبی معلوم هوگی - قیمت ۱ معہ محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کی روشنی هوتی ہے ۳ روپیہ ۸ آنہ -

ضروری اطلاع ـــ علاوہ انکے همارے یہاں سے هر قسم کی گھڑیاں' کلاک اور گھڑیونکی زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنــما مل سکتی هیں - اپنا پتــہ صاف اور خوشخط لکھیں اکٹھا مال منگوانے والوں کو خاص رعایت کی جاویگی - جلد منــگوا لیجیے -

منیجر گپتــا اینــڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقــام توھانہ - ایس - پی - ریلــوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

ھر فرمـایش میں الهـــلال کا حوالۂ دینا ضروری ھے

رینلڈ کي مسٹر یز اف دي کورٹ اُف لندن

یہ مشہور ناول جو کہ سولـہ جلدونمیں ھے ابھي چھپ کے نکلي ھے اور تھوڑي سي رھگئي ھے - اصلي قیمت کي چوتھائي قیمت میں دیجاتي ھے - اصلي قیمت چالیس ۴۰ روپیہ اوراب دس ۱۰ روپیہ - کپڑونکي جلد ھے جسمین سنھري حروف کي کتابت ھے اور ۲۱۶ ھاف ٹون تصاویر ھیں تمام جلدین دس روپیہ وي - پي - اور ایک روپیہ ۱۴ آنـہ محصول ڈاک -

امپیرئیل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بھو بازار - کلکتہ

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

پـوٹـــن ٹائـن

—*—

معجز نمـــا ایجـــاد اور حیـــرت انگیز شفـــا - دماغ کي شـــکایت کو دفع کرنے کیلیے - مرجھائے ھوئے دلکو تازہ کرنیکے لیے - ھسٹریہ اور کمرو ٹیک کے تکلیفونکا دفعیہ نرو میں قوت پہونچانا - بڑھاپے کو جوانی سے تبدیل - ایام شبـاب کے مرضوں کا خـاص علاج - مـرد اور عورت دونوںکے لیے مفید - قیمت دو روپیہ فی بکس جسمیں چالیس گولیاں ھوتي ھیں -

زیفوٹن - ضعف باہ کا اصلي علاج - اور نہایت تیر بہدف دوا اسکے استعمـــال کرتے ھي آپ فائدہ محسوس کرینگے -

قیمت ایک روپیہ آٹھہ آنہ -

ھایڈرولین — ھایڈ روسیل کا نہایت مجرب دوا - دس دنکے لیے چار روپیہ اور ایک مہینہ کے لئے دس ڈاٹین اینڈ کمپني - پوسٹ بکس ۱۴۱ کلکتہ -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

اِنسانٹي

یعني جنون کي معرب دوا

ڈاکٹر ڈبلو سی راے کي بچاس برس کي آزمودہ دوا یہ دوا ھر قسم کے مجنونیت کیلیے مخصوص ھے بے عقل والیکو عقلمند بناتي ھے کم خوابی کو دور کرکے ابدل لاتی ھے - اور ھر طرح کے رعشہ کو چند خوراک میں دور کرتا ھے بہت مفید ھے جلد طلب کرو قیمت فی سیشي پانچ روپیہ -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta.

نصف قیمت پسند نہونے سے واپس

ھمارے نئے چالان کي جیب گھڑیاں ٹھیک وقت دینے والي اور دیکھنے میں بھي عمدہ فائدہ عام کے واسطے تین ماہ تک نصف قیمت میں دي جارھي ھیں جسکي گارنٹي تین سال تک کے لیے کي جاتي ھے -

اصلي قیمت سات روپیہ چودہ آنہ اور نو روپیہ چودہ آنہ نصف قیمت تین روپیہ پندرہ آنہ اور چار روپیہ پندرہ آنہ ھر ایک گھڑي کے ھمراہ سنہرا چین اور ایک فونٹین پین اور ایک چاقو مفت دیے جائینگے -

کلائي واچ اصلي قیمت نو روپیہ چودہ آنہ اور تیرہ روپیہ چودہ آنہ نصف قیمت - چار روپیہ پندرہ آنہ اور چھہ روپیہ پندرہ آنہ باندھنے کا فیتہ مفت ملیگا -

کمپٹیشن واچ کمپني نمبر ۲۰ مدن متر لین کلکتہ -

Competition Watch Company
No, 20 Madun Mitter Lane, Calcutta.

پسند نہونے سے واپس

ھمارا من موھني فلوٹ ھارمونیم سریلا فائدہ عام کے واسطے تین ماہ تک نصف قیمت میں دی جاونگي یہ ساگن کي لکڑی کي بني ھے جس سے آواز بہت ھي عمدہ اور بہت روز تک قائم رھنے والی ھے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیہ اور نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیہ ڈبل ریڈ قیمت ۶۰ و ۷۰ و ۸۰ روپیہ نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیہ ھے آرڈر کے ھمراہ ۵ - روپیہ پیشگی روانہ کرنا چاھئے -

کمرشیل ھارمونیم فکٹري نمبر۱۰/۳ لوئر چیت پورروڈ کلکتہ -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10/ 3 Lover Chitpur Roud
Calcutta

عجیب و غریب مالش

جسکے

استعمال سے مردہ لوگوں میں دزگی اجاتي ھے - اور کھوئي قوتیں پھرپیدا ھوجاتی ھے اسکے خارجي استعمال سے کسي طرحکي تکلیف نہیں ھوتی ھے - قیمت دو روپیہ ۴ آنہ فی شیشي - محصول ڈاک علاوہ -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمـال سے بغیرکسی تکلیف کے تمام روئیں اڑجاتے ھیں -

آر - پی - گھوس

فی بکس آٹھہ آنہ علاوہ محصول ڈاک

نمبر ۳۰۶ اپر جیت پور روڈ - کلـکتہ

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road.
Calcutta.

سنـکاری فلوٹ

تین سال کي گارنٹي

بہترین اور سریلي آواز کي ھارمونیم سنگل ریڈ C سے تک C یا F سے F تک

قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیہ

ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیہ

اسکے ماسوا ھرقسم اور ھر صفت کا ھرمونیم ھمارے یہاں موجود ھے -

ھر فرمایش کے سـاتھہ ۵ روپیہ بطور پیشگي آنا چاھیے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

پچـاس برس کے تجـربہ کار

راے صاحب ڈاکٹر کے - سی داس کا آرالا ساھاے - جو مستورات کے خاص بیماري کے لیے عجیب دوا مبتلاے ایام کے زمانہ میں وغیرہ -

گولیـاں — ایـک بکس ۲۸ گولیونـکی قیمت ایک روپیہ -

مستورات کے بیماریونکے لیے نہایت مفید دوا - خط کے آنے سے پوری کیفیت سے اطلاع کیجائیگی -

سواتیسھـــاے گولیـاں

مردونکے نروس بیماري کے لیے نہایت مفید اور مجرب ھے اپ ایک مرتبہ استعمال کریں اگر فائدہ نہو تو میرا ذمہ -

Swasthasahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road, Calcutta.

سلوائنٹ

بہت قوت دار ھے اور ضعف کیلئے بہت مفید ثابت ھوا ھے جسم کو قوت بخشتا ھے جوان اور سن رسیدہ اور لڑکوں کیلئے غرض کے ھرعمر والوں کو نہـایت فائدہ مند ثابت ھوا ھے ھر ایک شخص کو فائدہ کریگا کسیکو نقصان نہیں کرتا ھے قیمت فی شیشی ایک روپیہ

S. C. R. ay, M. A.
36 Dharamtallah Street,
Calcutta.

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 14 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

[30] خیـــالات ازاد

جو اودھ پنچ کے مشہور اور مقبول نامہ نگار عالیجناب نواب سید محمد خان بہادر - آئی - ایس - او - (جنکا فرضی نام ۳۵ برس سے اردو اخبارات میں مولانا آزاد رہا ہے) کے پرزور قلم جادو رقم کا نتیجہ اور اپني عام شہرت اور خاص دل چسپي سے اردو کے عالم انشا میں اپنا آپ ہي نظیر ہے بار دیگر نہایت آب و تاب سے چھپکر سرمہ کش دیدۂ اولا بصار ہے - ذیل کے پتے سے ویلو پے ایبل پارسل طلب فرمائیے اور مصنف کی سحر بیاني اور معجز کلامي سے فائدہ اوٹھائیے خیالات آزاد ۱ روپیہ ۴ آنہ - سوانحعمري آزاد ۱۲ - آنہ علاوہ محصول -

المشتہر

سید اختر حسن نمبر ۹۲ تالتلا لین - کلکتہ

[8] هندوستاني دواخانہ دهلي

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستي میں یوناني اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبی کار و بار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور ہوچکا ہے - صدھا دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بني ہوئی ہیں) حاذق الملک کے خانداني مجربات (جو صرف اِس کارخانہ سے مل سکتے ہیں) عالي شان کار و بار' صفائي' ستھرا پن اِن تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا کہ :

هندوستانی دوا خانہ تمام هندوستان میں ایک هي کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت، (خط کا پتہ)

منیجر هندوستاني دوا خانہ - دهلی

ڈسٹرکٹ اور سشن جج کے خیالات

[ترجمہ از انگریزي]

مسٹر بي - سي - متر - آئي - سي - ایس ڈسٹرکٹ و سیشن جج هوگلي و هوڑہ

میرے لڑکے نے مسرز ایم - ان - احمد اینڈ سنز [نمبر ۱ / ۱۵ رپن اسٹریٹ کلکتہ] سے جو عینکیں خریدي ہیں' وہ تشفي بخش ہیں - ہمنے بھي ایک عینک بنوائي ہے جو اعلی درجے کي تیار ہوئي ہے - یہ کارخانہ موجودہ دور میں ایمانداري و ارزاني کا خود نمونہ ہے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھولنا یقیناً ہماري ہمت افزائي کا مستحق ہے "

کون نہیں چاہتا کہ میري بینائي مرنے دم تک صحیح رہے - اگر آپ اسکي حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمائیں تاکہ لائق و تجربہ کار ڈاکٹروںکي تجویز سے قابل اعتماد اصلي پتھر کي عینک' بذریعہ وي - پي - کے ارسال خدمت کیجاے - اسپر بھي اگر آپکے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدلدیجا ئیگي -

نکل کي کماني مع اصلي پتھر کي عینک ۳ روپیہ ۸ آنہ سے ۵ روپیہ تک - اصلي رولڈگولڈ کي کماني یعني سونے کا پترا چڑھا ہوا مع پتھر کي عینک کے - ۲ روپیہ سے ۱۵ روپیہ تک محصول وغیرہ ۲ آنہ -

منیجر

الهـــلال کي ششماهی مجلدات

— * —

قیمت میں تخفیف

الهلال کي شش ماهي جلدیں مرتب و مجلد ہونے کے بعد آٹھہ روپیہ میں فروخت ہوتي تھیں لیکن اب اس خیال سے کہ نفع عام ہو' اسکي قیمت صرف پانچ روپیہ کردي گئي ہے -

الهـلال کي دوسري اور تیسري جلدیں مکمل موجود ہیں - جلد نہایت خوبصورت ولایتي کپڑے کي - پشتہ پر سنہري حرفوں میں الهـلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیادہ کي ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ ہاف ٹون تصویریں بھي ہیں - کاغذ اور چھپائي کي خوبي محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصلہ بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیہ کچھہ ایسي زیادہ قیمت نہیں ہے - بہت کم جلدیں باقي رهگئي ہیں -

(منیجر)

(1) راسکوپ ملبور واچ گارنٹي ۲ سال معہ محصول دو روپیہ آٹھہ آنہ
(2) متاک بلائیس سلنڈر واچ گارنٹي ۳ سال معہ محصول پانچ روپیہ
(3) چاندنکبڈ بلائیس سلنڈر واچ گارنٹي ۳ سال معہ محصول دس روپیہ
(4) نکلکیس انگما سلنڈر واچ گارنٹي ۳ سال معہ محصول پانچ روپیہ

نوٹ حضرات اپکو خوبصورت مضبوط سچا وقت برابر چلنیوالي گھڑیوں کي ضرورت ہے تو جلد منگا لیں اور نصف با رعایتي قیمت اور دس بارہ سالکي گارنٹي کے لالچ میں نہ پڑیں -

ایم - اے شکور اینڈ کو نمبر ۵/۱ ویلسلی اسٹریٹ دھرم تلا کلکتہ -

M. A. Shakoor & Co 5/1 Wallesly Street P. O Dhrumtalla Calcutta.

مـژدہ وصـــل

یعني عمل حب وبغض بہ هر دو عمل ایک بزرگ کامل سے مجھکو عطا ہوئي ہیں لہذا بغرض رفاہ عام نوٹس دیا جاتا ہے اور خاکسار دعوی کے ساتھہ عرض کرتا ہے کہ جو صاحب بموجب ترکیب کے عمل کرینگے ضرور بالضرور کامیاب ہونگے - هدیہ هر ایک عمل بغرض فاتحہ آں بزرگ ۱ روپیہ - ۴ آنہ معہ محصول ڈاک -

اسم اعظم — یا بدوح یعني بیس کا نقش اس عمل کي زیادہ تعریف کرنا فضول ہے کیونکہ یہ خود اسم باثر ہے - میرا آزمودہ ہے جو صاحب ترکیب کے موافق کرینگے کبھي خطا نکریگا اور یہ نقش هر کام کیواسطے کام آتا ہے هدیہ بغرض فاتحہ آں بزرگ ۱ روپیہ ۴ آنہ معہ محصول ڈاک -

(نوٹ) فرمایش میں اخبار کا حوالہ ضرور دینا چاهیے -

خادم الفقرا فیض احمد محلہ تلیسا جهانسي

لا تہنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین (القرآن الحکیم)

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

Telegraphic Address,
"Alhilal Calcutta"
Telephone, No. 648

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

جلد ۴ | کلکتہ : چہارشنبہ ۱۸ - ۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۲ ہجری | نمبر ۱۵ - ۱۶

Calcutta: Wednesday, Aprail, 15 - 22. 1914.

قیمت فی پرچہ — ساڑھے تین آنہ

دونوں نمبر، ڈبل نمبر ہونے کی وجہ سے قیمت ۱ - آنہ

آدرشہ نیٹنگ کمپنی

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے : —

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں حرد ہاف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کہیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۴۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اورگنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی آپکی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتی ہے -

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - آپنے روانہ کیا اور اسی دن روپے بہی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے چیزیں بہی بہیج دی گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجہے اُن چیزونکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

اے - گرونڈ راؤ پلیڈر - (بلاری) میں گنز ویلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

---

شمس العلما مولانا عطاء الرحمن صاحب کیا فرماتے ہیں ؟

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کے موزے پہنچے اور مجہے اس بات کے کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ اسکی بناوٹ یورپ کی ساخت سے کسی طرح کم نہیں - میں نے مشین کو چلاتے دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ ہر شخص باسانی اسے سیکھہ سکتا ہے -

---

چند مستند اخبارات ہند کی راے

— * —

بنگالی — موزے جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سودیشی میلہ میں نمائش کے واسطے بھیجے گئے تھے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بہی اچھی ہے - قیمت بہی بہت کم ہے اور ولائتی چیزوں سے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز - ادرش نٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

ہتوادی — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپنی کی چیزیں عالیشان ہیں اگر آپ ایسا موقعہ ہاتھہ سے کہو دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

آدرشہ نیٹنگ کو — ۲۰ کالج اسٹریٹ کلکتہ

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8
Half yearly „ 4-12

مدیر مسئول و محرر خصوصی
ابوالکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلیفون نمبر ۶۳۸
قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۵ - ۱۶ | کلکتہ : چہارشنبہ ۱۸ - ۲۵ جمادی الاولی ۱۳۳۲ ہجری | جلد ۴

Calcutta : Wednesday, Aprail, 15 - 22. 1914

ندوۃ العلمـا کی قسمت کا فیصلـہ

۱۰ مئي کو معاملات ندوہ کیلیے دھلي میں عظیم الشان اجتماع

احساس دیني و فرض ملي کے اظہار کا اصلي موقعہ !!

ندوہ کے معاملات پر غور کرنے اور اسکی اصلاح کي تجاویز سونچنے کیلیے مسلمانوں کا ایک عام جلسہ (جسمیں مختلف اسلامي انجمنوں کے قائم مقام اور صوبوں کے سر بر آوردہ اهل الراے جمع ہونگے) ۱۰ مئي سنہ ۱۹۱۴ کو صبح ۷ بجے دھلي میں منعقد ہوگا - جن حضرات کو ندوہ سے ہمدردي ہے ' امید ہے کہ وہ اپني شرکت اور اظہار راے سے فائدہ پہنچائینگے ' اور ہمیں ممنون فرمائینگے -

الـداعیـان

خان صاحب بشیر علیخان سکریٹري انجمن اسلامیہ لاهور - حاجي شمس الدین سکریٹري انجمن حمایت اسلام لاهور - میجر سید حسن بلگرامی (علي گڈہ) - قادر بھائي پریسیڈنٹ انجمن ضیاء الاسلام بمبئي - حاجي یوسف سوباني ' پریسیڈنٹ انجمن اسلام بمبئي - آنریبل چودھري نواب علي ممبر کونسل بنگال - نواب سید علي حسن خان - (لکھنو) - حکیم عبد الولي (لکھنو) - حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان (دھلي)

اطـلاع

(۱) آجکي اشاعت دو نمبروں کي یکي اشاعت ہے -

(۲) ٹائیٹل پیج پر جو تصویر چھپ گئي ہے وہ اس ہفتہ کے مضامین سے تعلق نہیں رکھتی - غلطي سے دیدي گئي - آئندہ اشاعت میں اسکا تذکرہ ہوگا -

(۳) اس ہفتہ ضروري مضامین کي کثرت کي وجہ سے تمام تصویریں نہیں دي جا سکیں اور با تصویر مضامین کي گنجایش بھي نہیں نکلي - ورنہ آجکي اشاعت کیلیے دس سے زیادہ تصویریں الگ کردي گئي تھیں :- انشاء اللہ آیندہ اشاعت میں اسکي تلافي ہوجائیگی -

(۴) مجھے یہ بات پسند نہیں کہ الہلال کے زیادہ صفحات ایک ہي موضوع میں صرف ہوجائیں - کچھہ دنوں سے ندوۃ العلما کے معاملات بہت بڑا حصہ رسالے کا لے لیتے ہیں - کئي ہفتہ سے مدارس اسلامیہ کے علاوہ مقالۂ افتتاحیہ لکھنے کی بھي مہلت نہ ملي - بہت ممکن ہے کہ بعض احباب کرام اسے محسوس فرماتے ہوں - لیکن انہیں الہلال کي معذوریوں پر بھي نظر رکھني چاہیے - جب تک کسي معاملے کے متعلق پوري طرح مراد بہم نہ پہنچایا جاے ' اس وقت تک اسکي تحریک سے کوئي نتیجہ حاصل نہیں ہوسکتا - ندوۃ العلما کو میں اپنے عقیدے میں ایک اہم کام سمجھتا ہوں - نیز مجھے یقین ہوگیا ہے کہ وہ برباد کیا جا رہا ہے - عرصے تک کی خاموشي کے بعد اس معاملے کو چھیڑنا پڑا ' اور جب شروع ہو چکا اب درمیان میں نہیں چھوڑ دیا جاسکتا تاوقتیکہ تحریک اصلاح ایک عملی صورت اختیار نہ کرلے - جب تک اپني دلچسپیوں کا کچھہ ایثار نہ کرینگے' کوئي اہم کام انجام نہیں پاسکتا - امید ہے کہ ۱۰ - مئي کا جلسہ کسي عملي تجویز تک پہنچنے میں کامیاب ہو' اور اس بحث کا حصول مقصود کے ساتھہ جلد خاتمہ ہوجاے -

(ایڈیٹـر)

اعـلان

رپورٹ انجمن ہلال احمر قسطنطنیہ

انجمن ہلال احمر قسطنطنیہ نے اپني تمام کارگزاریوں کي ایک جامع رپورٹ ترکي زبان میں شائع کي ہے جسمیں حضور سلطان المعظم' ولي عہد عثمانیہ ' اور بانیان انجمن کی تصویریں بھي دي گئي ہیں' اور ابتدا میں ہلال احمر اور صلیب احمر کي تاریخ بھي درج کي ہے -

گو یہ کتاب ترکي میں ہے تاہم مسلمانان ہند اس خیال سے خرید سکتے ہیں کہ اسکی فروخت سے جسقدر روپیہ حاصل ہوگا وہ کار خیر ہی میں صرف ہوگا - انجمن ہلال احمر نے ہمیں اس اعلان کی اشاعت کیلیے لکھا ہے - کتاب کي قیمت دو روپیہ ہے - سکرٹري انجمن سے ملسکتی ہے ' غالباً اسکے کچھہ نسخے فروخت کیلیے دفتر الہلال میں بھی کسی آیندہ ڈاک سے پہنچ جائینگے - (منیجر)

مسئلـۀ بقـاؤ اصـلاح نـدوه

فریب سکوت اور فساد تجـاهل !

سب سے بڑي مصیبت ارباب راے کي بے خبري' و غلط فهمي هے اور وه معذور هیں -

۱۰ مئي کو دهلي میں عام جلسه

ندوة العلما کے موجوده معاملات کے متعلق چند امور غور طلب هیں' بغرض اختصار و عدم گنجایش صفحات دفعه وار عرض کرونگا :

(۱) پوري چالاکي اور مفسدانه هوشیاري سے کوشش کي جا رهي هے که کسی طرح ندوه کی اصلاح اور اسکے اصلی مفاسد کے مسئله کو قوم کی نظروں سے هٹا لیا جاے اور اسکي جگه محض طلبا کی اسٹرایک کے معاملے کو یا بعض دوسرے حالات کو پیش کردیا جاے - اس سے مقصود یه هے که تمام لوگ ان معاملات میں اولجهه جائینگے اور حزب الافساد کے اصلي مفاسد کي طرف کسي کو توجه نهوگی -

صیغۀ تعمیرات اور مال کے متعلق بار بار کها جاتا هے مگر اسکا کچهه جواب نهیں دیا جاتا - معتمدیوں کے توڑ دینے کي ناجائز کارروائي پر اعتراض کیا جاتا هے مگر اسکا کوئي تذکره نهیں کرتا - نئے عهده داروں کے تقرر کو دستور العمل کے خلاف اور بالکل سازشي بتلایا جاتا هے' مگر گویا انهوں نے سنا هي نهیں - جلسۀ انتظامیه منعقد بهی هوتا هے تو صرف اسٹرائک پر بحث کي جاتي هے' اور خطوط پڑهے جاتے هیں که اسٹرائک مولانا شبلي کي ایما سے هوئي یا مولوي عبد السلام نے خط لکها -

مولانا شبلی نے اخبارات میں ایک تحریر شایع کرائي هے اور خط کے اُس ٹکڑے سے انکار کیا هے جسمیں مولوي عبد السلام نے انکي طرف اپنے مطالب کو نسبت دي هے' اور ساتهه هي لکها هے که لعنة الله علی الکاذبین -

پهر یه خطوط بهت پیشتر کے هیں - اسٹرائک اب هوئی هے اور طلبا نے اپني شکایتیں بیان کردي هیں جنکا جواب ملنا چاهیے - تاهم هم تسلیم کیے لیتے هیں که واقعي اسٹرائک انهیں کارروائیوں کا نتیجه هے' اور بعض لوگوں نے طلبا کو ابهار ابهارکر اسٹرائک کیلیے آماده کیا' لیکن اس واقعه سے دوسرے واقعات تو مٹاے نهیں جا سکتے ؟ کیا صیغۀ تعمیرات و مال کے مسائل اُسي وقت تک قابل اعتراض تهے' جب تک که اسٹرائک بغیر کسي کی تحریک کے ثابت هو؟ اور کیا دستور العمل ندوه کے بموجب مولوي خلیل الرحمن کا ناظم نهونا' اور محض چند آدمیوں کا سازش کرکے ندوه کے اصلي مقاصد کو مٹانے کیلیے انهیں ناظم بنا دینا بهي اُسي وقت تک قابل لحاظ هے' جس وقت تک اسٹرائک بغیر مولوي عبد السلام کے خط لکهنے کے سمجهي جاني ؟

کیا دستور العمل ندوه کي تنسیخ' حق انتخاب و عزل کی تحریف' ایک ناجائز اور خلاف اصول کمیٹي کي باسم " مجلس خاص " تاسیس' اور بابو نظام الدین صاحب کے صیغۀ مال کے متعلق تمام اعتراضات بهي اس وجه سے مٹ جاسکتے هیں که مولوي عبد السلام صاحب نے اسٹرائک کرا دي ؟

(۲) یه بالکل ویسي هي بات هے جیسے مچهلي بازار کانپور کی مسجد کی دیوار کو مسٹر ٹائیلر نے گرا دیا اور هز آنر سر جیمس مسٹن نے کها که کانپور کے مسلمانوں میں کوئی جوش نهیں - صرف باهر کے چند مفسدین هیں جو کانپور کے مسلمانوں کو بهڑکا رهے هیں - حالانکه اگر مسجد کي زمین کا مطالبه شرعي و قانوني مطالبه تها تو وه اس الزام کے مان لینے کے بعد بهي ویسا هي قابل جواب تها جیسا که دوسري صورت میں -

مولوي عبد السلام صاحب کے خط میں دو باتیں واقعي قابل اعتراض هیں - ایک تو انکا غلط طور پر اپنے بیانات کو مولانا شبلي کي طرف نسبت دینا جسکا وه خود اقرار کرتے هیں - یقیناً ایسي غلط بیانی بڑے هي افسوس بلکه شرم کي بات هے - دوسرا خط کا طرز بیان که جتنے لفظ لکهے هیں' انمیں سے کوئي لفظ بهي کسي عقلمند آدمی کا لکها هوا معلوم نهیں هوتا - رهی یه بات که انهوں نے طلبا کو اپنے حقوق کے مانگنے پر ابهارا' تو دنیا میں فرضي اخلاق' رعب و نظام' اور ادب و نگونساري کا وعظ کرنے والے تو بهت هیں اور یه واعظ خوشنما بهي معلوم هوتا هے' لیکن اصلیت یه هے که ایسي حالت خود اُن واعظوں یا انکے دائرۀ کار کی عمارتوں کو پیش آجاے تو اُس وقت حقیقت کهلے که خود اِنکا مشوره بهي ایسا هي هوتا هے یا نهیں ؟

یه سب کهنے کی باتیں هیں اور ان میں حروف و اصوات کے علاوه مفهوم عملي کچهه بهی نهیں هے -

جس دن طلبا نے اسٹرائک کی' اُسي دن میں نے الهلال میں لکها که یه اچها نهیں کیا - " مدرسه مثل ایک مملکت کے هے - جس طرح شخصي حکومت کا جبر و استبداد ملک کو خراب کرتا هے اسی طرح طوائف الملوکی اور بے حکومتي بهي اسکے لیے مهلک هے" - نیز یه لکها که " اسٹرائک امن و نظام کي ایک ایسی غارت هے جسکو کسی حالت میں بهي اچها نهیں کها جاسکتا "

تاهم جو واقعات دنیا میں هوتے هیں' انهیں صرف اخلاق کي کتابوں کے اندر هي نهیں ڈهونڈهنا چاهیے' اور کسي شخص کو اسکا حق حاصل نهیں هے که حق و باطل' انصاف اور بے انصافی' عدل و ظلم' اور طلب و داد کو کسی خاص گروه کیلیے مخصوص کردے - ندوه کے طالب علموں نے اخبارات میں مضامین لکهے - اخبار وکیل امرتسر نے قابل صد تعریف مستعدي سے اپنے صدها صفحات اس بحث کیلیے وقف کر دیے' اندروني طور پر هر شکایت کیلیے حکام ندوه کو عرضیاں دي گئیں اور بار بار جواب طلب کیا گیا - لیکن ان تمام باتوں کا کوئی نتیجه نهیں نکلا اور وه هر طرف سے مایوس هوگئے - سب سے بڑهکر یه که ایک پوري پارٹي ندوه پر قابض تهي' اور دوسرے خیال کے لوگ اصلاح کي طرف سے مایوس هوکر تهک گئے تهے' اور اسلیے کچهه دلچسپي نهیں لیتے تهے - ایسي حالت میں اگر طلبا نے آخري علاج سے کام لیا' اور خرابي و بد نظمي کا علاج بالمثل خرابی هی سے کرنا چاها' تو گو هماري اخلاقی مصطلحات کتنی هی همیں برگزیده رکهیں تاهم همیں انکی نسبت فیصله کرنے میں زیاده سختی نهیں کرنی چاهیے' اور انکی مجبوري و بے بسی پر بهی نظر رکهنی چاهیے -

اگر اسٹرائک اچهی چیز نهیں تو اسکا سب سے پهلے الزام قوم کے سر' اور علی الخصوص قوم کے ان نمایاں اشخاص کے سر هے جو همیشه ان معاملات میں پهلي صف هوتے هیں - کیوں انهوں نے اخبارات کے مضامین نهیں پڑهے ؟ کیوں اخبار وکیل کے بے شمار کالموں پر کبهي نظر نهیں ڈالي ؟ کیوں اُن انصاف طلب صداؤں سے کان بند کرلیے جو هر هفتے مصائب ندوه کیلیے بلند هوتے تهے ؟ جب ایک شے پبلک میں آگئي اور اخبارات میں مسلسل مضامین لکهے جاتے هیں تو پهر بے خبري کا عذر مسموع نهیں هوسکتا - جب کسي نے خبر نه لي تو انهوں نے اپنی قسمت کو خود اپنے هاتهوں میں لیا' اور وه آخري علاج کرنا چاها' جو گو کیسا هي برا هو لیکن اسکي علت خود هماري هي غفلت تهي - یه علاج کارگر هوا اور اب سرگشتگان غفلت نے دو چار کروٹیں لیں - پس جن لوگوں نے یه آخري علاج کرکے تمهیں هوشیار کیا هے' انکي بخشي هوئي هشیاري سے بیدار هوکر سب سے پهلے اُنهي کو الزام دینا انصاف سے بعید هے !

خود مولانا شبلي نے ندوہ کے معاملات سے قوم کو بے خبر رکھا ' اور اسکا سب سے بڑا الزام اُنھي کے سر ہے - اسکے بعد اخبارات هیں - زمیندار ' همدرد ' پیسہ اخبار ' وطن ' الهـــلال ' ان میں سے کسي نے بهي وقت سے پہلے خبر نہ لي - اب یہ کوئی انصاف کي بات نہیں ہے کہ اپنی غفلت کي نـدامت صرف طلبـا کو الـزام دیکر مٹائي جاے -

جلسـۀ انتظـامیـہ ۲۶ مـارچ

(۴) کذب بیاني ' باطل انـدیشي ' مکـر و حیل ' فـریب و دسائس کا ایک پورا مجموعہ وہ رپورٹ ہے جو ۲۶ مارچ سنہ ۱۴ کے جلسۀ انتظامیہ کی فرضي ناظم ندوہ نے شائع کي ہے - اب میں کہاں تک اپنے وقت اور الهـــلال کے صفحات کو ان لوگوں کے پیچھے خراب کروں ؟ مختصراً چند کلمے لکھونگا :

اس رپورٹ سے معلوم هوتا ہے کہ نہ تو باهر کے لوگوں کو اصلي حالات کے معلوم کرنے کا موقعہ دیا گیا اور نہ اصلی مسائل انکے سامنے پیش هوے - نہایت چالاکي سے صرف اسٹرائک هی کے معاملہ کو پیش کیا گیا ' اور کہـدیا کہ اسکے سوا قوم میں اور کوئی بے چینی نہیں -

اس رپورٹ سے معلوم هوتا ہے کہ جلسے میں مندرجۀ ذیل امور بیان کیے گئے :

(۱) مولوي عبد السلام اور مولانا شبلي کے دو خط جسکا حال اوپر لکھا جا چکا ہے -

(۲) ایک نیا عہدہ " حامي ندوہ " کا وضع کیا گیا ' اور اسپر کرنیل عبد المجید پٹیالہ کا تقرر هوا - اس خدمت عظیم کے صلے میں تین چار سال سے وہ مولوي غـلام محمـد شملوي سے چھاونیوں میں گورنمنٹ کي غلامي کا وعظ کراتے هیں' اور ۸۰ - روپیہ انکي تنخواہ بدبخت ندوہ دیتا ہے !

(۳) ایک کاکوروي ممبر نے کہا کہ ندوہ سے " ابتک معزز حضرات کو ویسي هي همدردي ہے' جیسي پہلے تھی " تعجب ہے کہ اسقدر صریح غلط بیاني کیونکر ایک تعلیم یافتہ شخص نے جائز رکھي - معزز حضرات سے اگر مقصود کاکوري کا خاندان اور مولوي خلیل الرحمن اور انکے حواري هیں' تو اسمیں شک نہیں کہ نہ صرف پیشتر جیسی هي همدردي ہے بلکہ هزار درجہ المضاعف هو گئي ہے' مگر اسکے لیے " معزز حضرات " کي تلمیح ضروري نہ تھي -

لیکن اگر معزز حضرات سے مقصود وہ لوگ هوں جو کسي نہ کسي حیثیت سے قوم میں "معزز" تسلیم کیے جاتے هیں تو ان میں جن لوگوں کو صحیح حالات کے معلوم کرنے کا موقعہ ملا ہے ' وہ سب کے سب موجودہ حالات پر متاسف ' اور اصلاح کي ضرورت سے مضطرب هیں - اگر میں انکي فہرست یہاں دوں تو کئی کالم صرف هو جائیں - انجمن اصلاح ندوہ کي رپورٹ اٹھا کر دیکھیے - خود ندوہ کے ارکان انتظامي کا کیا خیال ہے ؟ یقیناً هر هائنس بیگم صاحبہ بھوپال دام اقبالها بهي اس شخص کے خیال میں " معزز " نہونگی' جنھوں نے اپنا ماهوار عطیہ تا اصلاح ندوہ ملتوي کر دیا ہے !

(۴) یہ بهي اسي ممبر نے کہا کہ " ناظم اور پرنسپل پر کوئي اعتراض صحیح نہیں کیا گیا " لیکن " ناظم پر بہ حیثیت ناظم تو بعد کو اعتراض هوگا ' پہلے انکي نظامت کو تو جائز ثابت کردیا جاے -

(۵) ایک اور ممبر نے کہا کہ میرٹھہ میں قاضي نجم الدین صاحب ایک خط لاے جسمیں جلسہ کرنے کي تحریک تھي - لیکن سمجھہ میں نہیں آتا کہ اس سے ندوہ کے مسائل پر کیا اثر پڑتا ہے ؟ اگر کچھہ لوگ ایک مسئلہ کو از روے ایمان و بصیرت ضروري سمجھتے هیں' تو انکا فرض ہے کہ اسکي طرف قوم کو توجہ دلائیں' اور غفلت دور کرائیں - میں نے بلقان و طـرابلس ' کانپور و معاملۀ زمیندار' اور خود ندوہ کے متعلق علانیہ الهلال میں بار بار لـکھا کہ هر شہر کے مسلمان جلسے کـریں اور اپني زندگي اور احساس کا ثبوت دیں -

(۶) ایک تیسرے ممبر نے کہا کہ " جو جلسے هوے هیں وہ ضلع بارہ بنـکي کے چھوٹے چھوٹے مواضعات میں کیے گئے هیں " کیا کوئي وقت ایسا بهي آنے والا ہے جب ان لوگوں کو اپني کـذب بیانیوں کي جرأت پر ندامت هوگي ؟ ندوہ کي اصـلاح کیلیے اس وقت تـک پچاس کے قریب جلسے تمام هندوستـان میں هوچکے هیں - بمبئي ' کلکتہ ' دهلی' ملتان ' بانکي پور' مدراس ' قصورؒ بریلي' گیا ' میرٹھہ' گودھرا ' پیلي بھیت ' لکھنو' یہ تمام مقامات شاید ندوہ کے جغرافیۀ هند میں بارہ بنـکي هي کے مواضع هیں !

(۷) ایک سب سے زیادہ دلچسپ لطیفـہ یـہ ہے کہ جو لوگ طلبا کو سمجھانے گئے تھے ' انسے طلبا نے خواهش کي کہ ایک غیر جانب دار کمیشن قائم کیا جاے - اسکے جواب میں سفراء ندوہ نے کہا : " ارکان انتظامیہ ملک کے منتخب اصحاب هیں اور تمام ذمہ داري کا ملک نے ارکان انتظامیہ پر بھروسہ کیا ہے "

مگر افسوس ہے کہ ایسي شاندار اور مسکت دلیل کو بھی " طلبہ نے نہیں مانا "

یا للعجب ! ندوۃ العلما کي سرزمین میں بهي " ملـک کے انتخاب کردہ اصحاب " کا لفظ بولا جاتا ہے' اور ایسے ارکان ندوہ دل کے جري اور همت کے مضبوط موجود هیں جو ندوہ کے ارکان انتظامیہ کو " ملـک کي انتخاب کردہ " جماعت کہنے کي جرأت رکھتے هیں ! پھر طلبا کے جواب میں متحیر هیں کہ اُنھوں نے ایسي صریح اور سچي بات کو بهي منظور نہیں کیا ؟

یا سبحان اللہ ! جس جلسۀ انتظامي کے ممبروں کے انتخاب کرنے میں نہ تو قوم کي آواز کو دخل هو اور نہ قوم کو کسي طرح کا حق دیا گیا هو ' حتی کہ برسوں سے قوم کو یہ بهي نہ معلوم هو کہ کب انکے نائب منتخب هوتے هیں' اور کون اُنھیں منتخب کرتا ہے ؟ جنکے انتخاب کا یہ حال هو کہ هر تین سال کے بعد اُنھي میں کے چند آدمي بیٹھکر پچھلے آدمیوں کو اپني مرضي کے مطابق دهرا لیتے هوں' اور جب چاهتے هوں " مجلس خاص " کا تخت بچھا کر اپنے پندرہ پندرہ آدمیوں کو صرف ایک شخص کي تحریک پر ممبر بنا لیتے هوں' جنکے لیے نہ تو کوئي قاعدہ ہے اور نہ قانون' نہ کوئي اصول ہے اور نہ کوئي راے' آج اس مجلس انتظامي کے ممبر بے دھڑک طلبا کے سامنے یہ دلیل پیش کرتے هیں کہ قوم کے انتخاب کردہ نائب هم سے بڑھکر اور کون هونگے' اور پھر اتنا هي نہیں بلکہ غریب قوم کي جانب سے " بھروسہ " کا پروانہ بهي اپنے جیب میں ٹٹولنے لگتے هیں ! ان هذا لشيء عجاب !

غفلـت و بے خبـری

(۸) اصلي مصیبت یہ ہے کہ لوگوں کو اصلي حالات معلوم نہیں - ندوہ سے دلچسپي لینے والے همیشہ خاص خاص لوگ تھے - نہ تو لوگوں نے اسکي رپورٹیں پڑھي هیں نہ دستور العمل دیکھا ہے' اور نہ کبھي اُن مضامین کو پڑھا ہے جو نـدوہ کے معاملات کے متعلق اخبارات میں نکلتے رہے هیں - اب ندوہ کا معاملہ انکے سامنے آیا ہے اور وہ راے دیتے هیں تو ادھر ادھر کي سنی هوئي باتوں پر مجبوراً اعتماد کرلیتے هیں' اور بالکل سمجھہ نہیں سکتے کہ اصلي مانع کیا ہے ؟

دهلي میں جو جلسہ ابھي ۱۳ - اپریل کو منعـقد هوا تھا اسمیں مولانا عبید اللہ صاحب سابق ناظم جمعیۃ الانصار دیو بند نے اپنی تقریر میں کہا : " میں ایک مرتبہ ندوہ کے انتظامي جلسے میں بلایا گیا تھا تا کہ بعض حضرات کے موافق راے دوں' لیکن جب

پهنچا تو اصلي حالت دوسري هي نظر آئی' اور میں بغیر کارروائي میں حصه لیے واپس آیا "

اسي جلسے میں اصول و قواعد کي بنا پر ندوہ کے مفاسد بیان کیے گئے تو میرے عزیز دوست مسٹر محمد علي نے کہا کہ میرے لیے یہ تمام معلومات بالکل نئي هیں - اب تک یہ باتیں بالکل معلوم نہ تهیں -

مجهکو یقین ہے کہ خود ندوہ کے غیر مقامي ارکان انتظامیہ بهي جو گاہ گاہ جلسوں میں آکر شریک هوجاتے هیں' ندوہ کے مفاسد سے بالکل بے خبر رکهے گئے هیں' اور بالکل یہي وجہ ہے کہ وہ انکا ساتهہ دیدیتے هیں یا خاموش هورهتے هیں - مولانا سیف الرحمن صاحب جو پچهلے جلسۂ انتظامیہ کے صدر بنائے گئے تهے' مولانا فضل حق صاحب مدرس اعلے مدرسہ عالیہ رامپور جو ایک بہت هي معاملہ فہم اور صاحب فکر و راے بزرگ هیں' نواب محمد اسحاق خاں صاحب سکریٹري کالج' مولوي احمد علي صاحب میرٹهي' اور اسي طرح بعض دیگر ارکان انتظامی کو میں شخصاً جانتا هوں' اور یقین کرتا هوں کہ ندوہ میں جو کچهہ هو رہا ہے' اگر اسکے معلوم کرنے کا انهیں موقعہ دیا جاے یا ندوہ کے مفاسد کے مضامین اول سے اخر تک وہ دیکهہ ڈالیں' تو ایک لمحہ کیلیے بهي مفسدین ندوہ کا ساتهہ نہیں دینگے -

لیکن اصلي مصیبت یہ ہے کہ واقعي حالات معلوم نہیں - ندوہ کے موجودہ حکام کے هاتهہ میں ایک بڑا حربہ مذهبي الزام کا ہے - جب کبهي علما سے ملتے هیں تو فوراً کہدیتے هیں کہ هم صرف طلبا کو الحاد و نیچریت سے بچانے کیلیے ایسا کررهے هیں اور همیں خواہ مخواہ الزام دیا جاتا ہے - یہ سنکر وہ لوگ متاثر هو جاتے هیں اور کہتے هیں کہ واقعی آپ لوگ بڑے هي اچهے آدمي هیں !

اُردو اخبارات کا بهي یہي حال ہے - ان میں سے بعض خاموش رهجاتے هیں - ایک دوے ضرورت اصلاح سے انکار کردیا ہے - مجهکو یقین ہے کہ ان لوگوں کو بهي اصلي حالات معلوم نہیں اور اس دهوکے میں ڈالدیے گئے هیں کہ محض شخصي معاملہ ہے - اگر ندوہ کے مفاسد سے یہ لوگ واقف هو جائیں تو پهر مجهہ سے بهي بڑهکر اصلاح کیلیے سعي کریں -

الهلال کے سلسلۂ مضامین کو اگر یہ اصحاب مطالعہ فرمائیں تو انهیں واقعات معلوم کرنے میں مدد ملیگي -

درحقیقت ان تمام دقتوں کا علاج بحالت موجودہ ایک هی تها' اور الحمد للہ کہ بزرگان دهلی نے قابل صد تعریف مستعدي کے ساتهہ اسے پورا کردیا یعنے جلسۂ عام کا انعقاد - جب تک عام لوگوں کا یک جا اجتماع نہو اور اپنا وقت صرف اسي مسئلے کیلیے صرف نہ کریں' اس وقت تک محض اخبارات میں لکهنے سے کچهہ نہیں هوسکتا -

ریاست بهوپال اور ندوہ

(۵) لیکن پچهلے دو هفتوں کا سب سے زیادہ قابل ذکر واقعہ یہ ہے کہ ڈهائی سو روپیہ ماهوار کی جو رقم ندوۃ العلما کو ریاست بهوپال سے ملتي تهي' وہ هر هائنس سرکار عالیہ دام اقبالهـا نے (تا اصلاح ندوہ) ملتوي کردي -

جو سرکاري خط پریسیڈنٹ انجمن اصلاح ندوہ لکهنؤ کے نام آیا ہے' اسمیں لکها ہے کہ چند ماہ سے ندوہ کے حالات نہایت افسوس ناک هو رهے هیں' اور ایسے تغیرات هوے هیں جنکي وجہ سے اسکی حالت قابل اصلاح ہے' اسلیے ریاست کي ماهوار رقم ملتوي کردي جاتي ہے تا آنکہ ندوہ کی اصلاح هوجاے -

یہ واقعہ سرکار عالیہ کي روشن ضمیري اور تدبر و عالي دماغي کا سب سے آخري مگر سب سے زیادہ موثر ثبوت ہے' اور ایک ایسا احسان عظیم ہے جسکا تمام مسلمانوں کو صدق دل سے شکریہ ادا کرنا چاهیے - انهوں نے ندوہ کی اُس وقت مدد کی جب کوئي اُسکا پرسان حال نہ تها - پهر انهوں نے اپنے عطیہ میں اضافہ کیا اور ۵۰ کي جگہ ڈهائی سو تک مقرر هوگئے - بلا شبہ یہ ایک ایسی شاهانہ فیاضی تهي جو صرف ریاست بهوپال هي سے هو سکتي ہے - لیکن تاهم میں پورے یقین کے ساتهہ انکي خدمت میں عرض کرونگا کہ ندوہ کی حقیقي زندگي اور مسلمانوں کی دیني تحریک کی اصلي هستی' اُس ڈهائی سو میں اسدرجہ نہ تهی جو وہ برسوں سے عطا فرما رهی هیں' جسقدر اس ڈهائي سو کے بند کردینے میں ہے جو انهوں نے آج سے شروع کیا ہے -

اخلاق کا هر جوهر اعراض و اثرات سے وابستہ ہے - فیاضي کے یہ معنی نہیں هیں کہ روپیہ دیا جاے - في نفسہ روپیہ دینا کوئي تعریف کي بات نہیں ہے - ڈاکوونکا سردار اپنے ماتحت چوروں کو روپیہ دیتا ہے - کئي قمار باز دولت مندوں نے بڑے بڑے چندے دیکر کارلو کا قمار خانہ قائم کر رکها ہے - ایک ظالم حکمراں جب مظلوموں کو برباد کرنا چاهتا ہے تو قتل و خونریزي کیلیے خزانے کا منہ کهولدیتا ہے -

پس محض روپیہ دینا کوئي تعریف کی بات نہیں - اصلي شے اسکا طریق صرف و بخشش ہے کہ کار خیر و عمل صحیح کیلیے دیا جاے - اگر ایسا نہیں ہے تو ایک بخیل جو مسجد بنانے کیلیے روپیہ نہیں دیتا' یقیناً اُس فیاض سے هزار درجہ بہتر ہے جسکے روپیہ سے قمار خانہ چل رہا هو - پہلے نے کار خیر کو روکا پر دوسرے نے هزاروں انسانوں کو ٹهوکر کهلائي -

آج هندوستان کي مصیبت یہ نہیں ہے کہ فیاضی نہیں کي جاتي - مصیبت یہ ہے کہ فیاضي کا صحیح مصرف و موقعہ لوگوں کو معلوم نہیں - اگر یہ مصیبت دور هوجاے تو یقین کیجیے کہ هماري ضرورتوں سے زیادہ قومي روپیہ اس وقت خرچ هو رہا ہے -

سرکار عالیہ کا جود وسخا جس طرح تمام رؤساء و ارباب همم کیلیے ایک اسوۂ حسنہ تها' ٹهیک اسي طرح انکا اس عطیہ کو روک دینا بهي همارے لیے ایک بہترین درس حقیقت ہے' اور انهوں نے جس قدر احسانات اس وقت تک عطا فرما کر قوم پر کیے هیں' ان سے کہیں زیادہ اس بندش و التوا کے ذریعہ احسان فرمایا ہے - جو متاع جتني نایاب هو اتني هي قیمتي بهي هوتی ہے - دینے والے اور بهي هیں' لیکن دینے کا صحیح محل و طریقہ بتلانے والا کوئي نہیں -

حقیقت یہ ہے کہ سرکار عالیہ موجودہ اسلامي نسل کی ایک غیر معمولي فرد هیں اور میں سچ سچ کہتا هوں کہ روز بروز میرے دل میں انکي عزت بڑهتي جاتي ہے - میں رؤسا اور ارباب دول سے (الحمد للہ) ایک مستغني اور بے پروا زندگي رکهتا هوں اور میري مذمت کے اسراف کے بعض لوگ شاکي هیں' مگر میں تعریف میں کبهي بهي اسراف نہیں کر سکتا -

اگر اسي طرح هندوستان کي ریاستیں قومي درسگاهوں کے حالات پر نظر رکهیں اور انهیں اصلاح کیلیے مجبور کریں تو هزار جلسوں کے رزولیوشن اور اخباروں کے صفحات ایک طرف اور ایک بخشش گاہ کا عارضي کا سد باب ایک طرف ! ندوہ کي زندگي کا سہارا گورنمنٹ کي اعانت کے بعد ریاست بهوپال کي اعانت تهي - اسکے بعد ریاست رامپور کي ماهوار مدد ہے' اور حیدر اباد سے بهي سو روپیے ملتے هیں - کاش یہ دونوں ریاستیں بهي اس طرف متوجہ هوں' علی الخصوص ریاست رامپور جیسے کاردان و دانشمند مجمع اعیان و حکام میسر ہے -

مفسدین ندوہ کو یاد رکهنا چاهیے کہ وہ ندوہ کو کسي طرح نہیں مٹا سکتے مگر خود یقیناً مٹ جائیں گے -

قوم دوسرا ندوہ بنا سکتي ہے لیکن وہ اس قوم کي آواز کو ذلیل کرکے دوسري قوم اپنے لیے نہیں لا سکتے -

۱۸ - ۲۵ جمادی الاولی ۱۳۳۲ هجری

مدارس اسلامیه

مولــود فساد کا کامل بلوغ

عهدہ داروں کا سازشی تقرر

مزعومه ومفروضه نظامت ندوۃ العلماء

(۳)

ایک ایسا شخص فرض کیجیے جو نئے عهدہ داروں کا نه صرف دوست و رفیق بلکه شیفتۂ و فدا کار هو ' اور اُنکي نظامت و نیابت کو اپنے ایمان و ضمیر سے بهي زیادہ محبوب رکهتا هو - نیز اُس نے قسم کها لی هو که جب تـک بحث و ثبوت کا ذرا سا سهارا بهي باقي رهیگا ' مولوي خلیل الرحمن صاحب کي نظامت کو هاتهه سے ندونگا :

یا تن رسد بجاناں ' یا جاں ز تن بر آید !

اچها ' تو اب فرض کیجیے که وہ ایسے موقعه پر کیا کریگا جبکه اُسکے سامنے اهلیت اور استحقاق علمي و اخلاقي کي وہ تمام بحث پیش کي جائیگي جو پچهلي اشاعت میں نکل چکی هے ؟

یقیناً وہ جوش حمایت میں کهے گا که خیر ' مان لیجیے که مولوي خلیل الرحمن صاحب نه تو علمي قابلیت کے لحاظ سے اس عهدے کیلیے کوئي چیز هیں ' اور نه هي کسی اخلاقي خوبي کے اعتبار سے مستحق هیں - لیکن آخر مجلسوں اور انجمنوں کے قوانین و قواعد بهي کوئي شے هیں یا نهیں ؟ اگر وہ قانون و قواعد کے مطابق ناظم بنادیے گئے هیں ' اور ایک انجمن کي ایگزیکیٹو کمیٹی نے اُنهیں قانوناً عهدہ دار تسلیم کرلیا هے ' تو پهر خواہ وہ کیسے هي نااهل کیوں نهوں ' لیکن قاعدہ چاهتا هے که اُنهیں تسلیم کرهي لینا چاهیے - نه کیجیے گا تو دنیا میں قانون اور قواعد کي توهین کي ایک بهت هي بري مثال قائم هوجائیگی - استحقاق نهیں ' نسهي ' کم ازکم قانون تو هے ؟ اُنهوں نے استحقاق و صلاحیت کا پاس نهیں کیا - آپ قانون کي عزت پر نظر رکهیے - کسي کي علمي و اخلاقی حالت پر بحث کرنیکا آپکو کس نے حق دیدیا هے ؟ یه تو " ذاتیات " هے - جو کچهه کهنا هے قاعدہ اور قانون کي بنا پر کهیے -

غرضکه استحقاق و اهلیت کے بعد گو اصلاً بحث کا خاتمه هوجاتا هے لیکن ایک ایسے شخص کیلیے جو اصول کی بنا پر نهیں ' بلکه اپنے کسي ذاتي فیصلے کي بنا پر اُنکي نظامت کا خواهشمند هو ' کهنے کیلیے قانون اور قواعد کا سهارا ابهی باقي هے -

اچهي بات هے - آئیے اپنے تـئیں ایک ایسا هي ارادت کیش شخص فرض کرلیں اور پوري کوشش کریں که کسي نه کسی طرح مولوي صاحب کو ندوہ کا ناظم بنا نا هي چاهیے - استحقاق و اهلیت کي بنا پر نا کامي هوگي تو قانون اور قواعد کا گوشه ڈهونڈهیں گے - یہاں سے بهي نـکالے گئے تو خود ندوہ کے دستور العمل کی دهائي دینگے - یهاں بهی شنوائی نه هوگي تو اسکے محرف و موجودہ دستور العمل کا دروازہ کهٹکٹائینگے - اگر یه بهي نه کهـلا تو پهر یا قسمت یا نصیب !

کیا شکوہ تم سے ' روییے اپنے نصیب کو !

بهر حال میں تسلیم کیے لیتا هوں که پچهلی اشاعت میں جو کچهه لکها گیا ' یکسر لغو اور بے معني تها - استحقاق اور اهلیت کیا شے هے اور ایثار و اخلاق کو کون پوچهتا هے ؟ اصل شے قانون اور قاعدہ هے - فاستغفرالله ربي من کل ذنب و اتوب الیه !

کردیم هـزاربار توبـه !

صرف مجالس و مجامع کے قوانین عمومي اور خود ندوہ کے دستور العمل هي کے مطابق اب نظر ڈالتا هوں :

گر تو دامن بکشي ' دست کسے کوتـه نیست !

(نظامت جدید اور قواعد مجالس)

قواعد کا یه حال هے که ایک تو عام طور پر با قاعدہ انجمنوں کے قوانین هیں اور تمام مجلسوں کیلیے بطور ایک مشترک اصول کے تسلیم کیے جاتے هیں - ایک خود نـدوہ کا دستور العمل هے - عام قوانین کا اگر ذکر کیا گیا تو یه کهکر بآساني ٹالدیا جائیگا که ندوہ عام قوانین مجالس کي پیروي پر مجبور نهیں - اگر تمام دنیا میں ایسا هوتا هے تو کیا ضرور هے که ندوہ بهی ایسا هي کرے ؟

پس بهتر هے که صرف نـدوہ هي کے دستور العمـل کے مطابق نظر ڈالی جاے -

لیکن ندوہ کا دستور العمل بهي دو مختلف صورتوں میں موجود هے - ایک تو اُسکا اصلي اور قدیمي دستور العمل هے دوسرا محرف موجودہ دستور العمل جس پر آجکل ادعائی عمل کیا جاتا هے -

کسي گذشته صحبت میں تفصیل کے ساتهه لـکهه چکا هوں که اصلي دستور العمـل کي دفعات مهمه کیا تهیں ' اور پهر کس طرح اُن میں نئي نئي ترمیمیں اور اضـافے کیے گئے ؟ پس موجودہ حالت میں در اصـل ندوہ کا دستور العمـل کوئي چیز نهیں ' اور مسئلۂ اصلاح ندوہ میں اصلي ما به النـزاع وهي دستور العمل هے - تاهم جو کچهه بهي هے ' چاهیے که صرف اُسی کو پیش نظر رکهـا جاے - کیونکه اگر اصلي دستور العمل کي بنا پر بحث کیجیگا تو کهدیا جائیـگا که اس منسوخ شدہ دستور العمل کو اب تسلیم هي کون کرتا هے ؟

ذکـر تو منسوخ کـرد عشق اوائـل !

(رعایت کي انتهـــا)

غور کیجیے که نقد و محاکمه میں اس سے زیادہ رعایت اور نرمي کیا هوسکتي هے ؟ عـام قوانین اصل بحث هیں - اگر اُنسے کام لیا جاے تو ایک منٹ کے انـدر پوري کارروائي کو ناجائز قـرار دیسکتے هیں - لیکن اُن سے بالکل قطع نظر کرلي جاتي هے - اُسکے بعد نـدوہ کا اصلي دستور العمل هے اور اسمیں جسقـدر تبدیلیاں کي گئی هیں ' یکسر نا قابـل تسلیـم و خـلاف قانون هیں ' لیکن آپکي خاطر سے اُسے بهي چهوڑ دیا گیا - صرف وهي محرف و مبدل دستور العمل اپنے سامنے رکهتے هیں جو ندوۃ العلما کا موجودہ مسلمه نظام هے اور ندوہ کي طرف سے چهاپکر تقسیم کیا جاتا هے !

(انتخاب نظامت حسب دستور العمـل)

۱۸ سے ۲۰ - جولائي تـک ایک جلسۂ انـتظامیه لـکهنؤ میں منعـقد هوا ' اور اسي میں گذشته نظام عمـل کو توڑکر نیا ناظـم منتخب کیا گیا - یه کارروائي جو قانون اور قاعـدہ کے نـام سے کي گئي ' قاعدہ اور قانون کی بدترین توهین تهي - ایسي توهین جس سے زیادہ کوئي ناجائز مجمع اور بے قاعدہ جتها نهیں کرسکتا -

اسلیے نہیں کہ حقیقت و قوانین عمومي کے خلاف تھي ' بلکہ صرف اسلیے کہ اس طــرح کي کار روائي کرکے جلسۂ انتظامیہ نے خود ندوہ کے دستورالعمل کو پرزے پرزے کردیا -

(دفعہ ۲۲ دستور العمل)

(۱) دستورالعمل حال کي دفعہ ۲۲ میں ھے :

" مجلس ھــاے انتــظامیہ کي تاریخ کا تعین ناظم ندوۃ العلما کرکے فہرست امور تصفیہ طلب کي دو ہفتہ پہلے ارکان انتظامیہ کے پاس بھیج دیگا "

عام طور پر تمام انجمنوں کي منیجنگ کمیٹیوں کا قاعدہ ھے کہ فیصلہ طلب امور کو ایک دو ہفتے پہلے ممبروں کے پاس بھیج دیتے ھیں جسکو اجنڈا کہتے ھیں ' تاکہ وہ اُن پر غور و فکر کرکے بحث و راے کیلیے مستعد ھوجائیں - ندوہ کے دستورالعمل نے اسکے لیے دو ہفتے کی مدت قرار دي ھے -

اب تحقیق طلب یہ ھے کہ ۲۰ جولائي کے انتظامي جلسے میں ایک ایسا اھم اور عظیم الشان مسئلہ پیش ھونے والا تھا جو ندوۃ العلما کے ھشت سالہ طریق انتظام کو منسوخ کرکے اور تینوں معتمدیوں کو توڑ کے ایک شخص کو ناظم قرار دینا چاھتا تھا ' اور یہ وہ کار روائي تھي جس پر ندوہ کي انتظامي و تعلیمي ھستي کا دارو مدار تھا - پس ضرور تھا کہ حسب دفعہ ۲۲ دستور العمل ندوہ دو ہفتہ پہلے اسکي اطلاع تمام ممبروں کو دیدي جاتي ' اور لکھدیا جاتا کہ معتمدیوں کے توڑنے اور فلاں شخص کے ناظم مقرر ھونے کي نسبت آنھیں اپني راے دیني پڑیگي ' لیکن اس قسم کي کوئي اطلاع ممبروں کو نہیں دي گئي ' اور نہ اجنڈا میں ناظم کا ذکر کیا گیا - دفعتاً ایک ممبرنے تجویز کي کہ معتمدیاں توڑ دي جائیں اور ۵۱ ممبروں میں سے دس یا گیــارہ حاضر الوقت ممبروں نے اسیوقت منظوري بھي دیدي ! اسکے بعد معاً ایک شخص کو نظامت کے لیے پیش کیا گیا ' اور وہ ناظم بھی قرار پا گیا !!

کیا حسب قاعدہ دستور العمل دفعہ ۲۲ کسی جلسۂ انتظامیہ کي ایسي ناگہاني کارروائي جائز قرار دي جاسکتي ھے ؟ کوئي شخص بھي جسے مجلسوں کے قواعد و قوانین کا علم ھو' کیا اس درجہ شرم و حیا کو خیــرباد کہہ سکتــا ھے کہ اس کھلي سازش کو با قاعدہ قرار دیسکے ؟

اگر باقاعدہ طور پر سچائي اور حقیقت کے ساتھہ کام کرنا تھا تو کیا وجہ ھے کہ دو ہفتہ پہلے ممبروں کو اطلاع نہیں دي گئي ' اور اجنڈے میں اس تجویز کي تصریح نہیں کي ؟ کونسي ضرورت اخفــا اور پردہ داري کي پیش آگئي تھي ؟ اور وہ کونسا عذر ھے جسکي بنا پر ایک ایسے اھم اور عظیم الشــان انقــلابي مسئلہ کو یکا یک پیش کرکے منظور کرا لیا گیا ؟

اصل یہ ھے کہ یہ لوگ فساد و ضلالت میں کتنے ھي پختہ مغز ھوں ' مگر معلوم ھوتا ھے کہ ان کاموں میں ابھي نا تجربــہ کار ھیں - اگر ایسا نہوتا تو ایسي صریح اور کھلي بے ضابطگي کرکے اپني ھلاکت کا سامان خود فراھم نہ کرتے ' اور صبر و احتیاط کے ساتھہ ایک کامل درجہ کي قاعدہ نما بے قاعدگي کرتے جیسا کہ اور بہت سے مقامات میں کیا جاتا ھے -

(حادثۂ غریب)

(۲) پھر یہ بھي واضح رھے کہ معتمدیوں کي تقسیم اور نظامت ندوہ کا مســئلہ کوئي نیا مسئلہ نہیں ھے - خود جلسۂ انتظامیہ میں بارھا پیش ھوچکا ھے - اور ایسے جلسوں میں جو جلسۂ عام کے موقع پر منعقــد ھوے اور اسلیے صــرف کورم ھي کے جلسے نہ تھے بلکہ تقریباً تمام ممبروں کا کامل اجلاس تھا -

نومبر سنہ ۱۹۰۸ میں مجلس انتظامیہ کا ایک وسیع اجلاس ھوا جسمیں مولوي خلیل الرحمن اور مولوي سید عبد الحي صاحب بھي موجود تھے - جلسے نے بالاتفاق یہ تجویز پاس کی کہ تینوں معتمدیاں قائم رھیں ' اور جلسۂ انتظامیہ اس انتظام پر پورا اعتماد کرتا ھے -

پھر ۲۳ جولائي سنہ ۱۹۱۰ کے جلسے میں بھي یہي مسئلہ پیش ھوا اور بالاتفاق طے پایا کہ :

" اس وقت کوئی شخص ایسا موجود نہیں ھے جسکا تقرر خدمت نظامت کیلیے ھوسکے - پس جس طور پر کام چل رھا ھے ' یعني تین معتمدیوں کي تقسیم میں ' اسی طرح چلتا رھے "

جلسۂ انتظامیہ کا یہ رزو لیوشن قابــل غور ھے - یہ جس جلسے نے بالاتفاق منظور کیا اسمیں مولوي خلیل الرحمن ' مولوي سید عبد الحي ' مولوي شاہ سلیمان پھلواروي ' اور مولوي مسیح الزمان مرحوم شاھجہانپوري موجود تھے - اسلیے اس سے صاف صاف ثابت ھوتا ھے کہ ان اشخاص میں سے کوئی شخص جلسۂ انتــظامیہ کے نزدیک ناظــم بننے کے لائق نہ تھا ' کیونــکہ اگــر لائق ھوتا تو وہ ان اشخاص کی موجودگي میں یــہ رزو لیوشن کیوں منظور کــرتا کہ " کوئي شخص خدمت نظامت کیلیے نظر نہیں آتا " ؟

پس معتمدیوں کي تقسیم ایک ایسا انتظام تھا جو برسوں سے چــلا آتا تھا اور اسکو جلسہ ھاے انتظامیہ نے بارھا قابــل اعتماد و عمل تسلیم کــرلیا تھا - جن جلسوں نے اسپر اعتــماد و قیــام کے ووٹ پاس کیے ' وہ کامل اور عظیــم الشان اجلاس تھے' یعني انمیں تقریباً تمام ممبران انتظامي شریک تھے - ایک ایسے مسلم و معتمد انتظام کو یکا یک توڑ دینے کا ایک ایسے جلسے کو کیا حق ھوسکتا ھے جو محض کورم کا ایک رسمي مجمع تھا ' اور سب سے زیادہ یہ کہ اسکي کوئي اطلاع حسب قاعدہ دستورالعمل ممبروں کو نہیں دي گئی تھي ؟

اگر اسي طرح ایک شخص دس بارہ ممبروں کو اکٹھا کرکے انجمنوں کا کانسٹي ٹیوشن اولٹ دیا کرے تو پھر قاعدہ اور قانون ایک ایسا لفظ ھے جسکے کوئي معني سمجھہ میں نہیں آسکتے !

اول تو یکایک معتمدیوں کو توڑ دینے کي تجویز پیش کي گئي اور منظور کرلي گئي - حالانکہ یہ جلسۂ انتظامیہ کا ایک مسلمہ و معتمدہ انتظام تھا ' اور اسکے توڑ دینے کیلیے ایک کامل اجلاس کي ضرورت تھي نہ کہ چھہ سات آدمیوں کی سازش کی -

پھر اسپر بھي اکتفا نہ کرکے ایک شخص کو نظامت کیلیے تجویز بھی کردیا گیا -

یہ کون شخص ھے ؟ علم و صلاحیت کا کوئي نو مولود مخلوق ھے جو یکایک مولوي سید عبد الحي صاحب کو اپنے مطب میں کھیلتا ھوا ملگیا ھے' اور وہ جلسۂ انتظامیہ کے سامنے اٹھا کے لے آے ھیں ؟ یا دار العلوم ندوہ میں کوئي نئی تربیت گاہ کھل گئي ھے جو کہن سال ممبران ندوہ کو بھي چند سالوں کے اندر اپنے نفوذ علمي و اخلاقی سے بالکــل بدل دیا کرتي ھے ' اور اس تربیت گاہ میں ایک شخص علم و صلاحیت کا چولا بدلکر جلسۂ انتظامیہ کے سامنے آگیا ھے ؟

نہیں ' یہ مولوي خلیل الرحمن صاحب سہارنپوري ھیں جو ابتدا سے ندوۃ العلما کي مجلس انتظامیہ کے ممبر ' اور برسوں سے نظامت ندوہ کے غزال رعنا کے پیچھے کوہ و بیابان مساعی و متاعب کي ٹھوکریں کھا رھے ھیں :

کہ سر بکوہ و بیاباں تو دادۂ مارا !

لیکن یہ بزرگ تو اس وقت بھي جلسۂ انتظامیہ میں موجود تھے' جب وہ یہ رزولیوشن پاس کر رھا تھا کہ " کوئي شخص عہدۂ نظامت کیلیے موزوں موجود نہیں ھے' اسلیے تین معتمدیوں کي تقسیم کے ساتھہ ھي کام جاري رکھا جاے " ؟

کیوں اُس جلسۂ انتظامیہ نے جسمیں خود مولوي خلیل الرحمن

اور انکے اعوان و انصار قدیمۂ وجدیدہ شریک تھے' علی رغم انف خلیل الرحمن و اخوانہ' ایسا رزولیوشن پاس کیا' اور کیوں خود مولوی خلیل الرحمن نے اپنے ادعاے "انا احق بالخلافۃ" سے کفارۂ کشی کرلی؟ اگر ۲۴ جولائی سنہ ۱۹۱۰ تک جلسۂ انتظامیہ میں کوئی شخص ناظم بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا تھا' حالانکہ مولوی خلیل الرحمن' مولوی شاہ سلیمان' مولوی مسیح الزمان' مولوی سید عبدالحی صاحب' وغیرہ وغیرہ حضرات اسمیں موجود تھے' تو ۱۸ جولائی سنہ ۱۹۱۳ کو وہ کونسا انقلاب انسانی ذهن و جذبات کے اندر هوگیا کہ یکایک انھیں میں سے ایک شخص تمام آلات و اسلحۂ نظامت سے لیس هوکر سامنے آ گیا؟ اور پھر اسطرح سامنے آیا کہ جلسۂ انتظامیہ کے تمام منکر ومتمرد ارکان اپنے انکار و تمرد گذشتہ کو بھول کر یہ کہتے هوے سجدے میں اوندھے هوگئے کہ "تا للہ لقد آثرك اللہ علینا' وان کنا لخاطئین" اور گویا مولوی خلیل الرحمن صاحب نے مولوی سید عبد الحی صاحب سے مخاطب هوکر کہا: "یا ابت! ھذا تاویل رویای من قبل' قد جعلها ربی حقا"؟

(التحول الفجائی)

جن حضرات کو "قانون ارتقا" کے مباحث سے دلچسپی ھے انھیں معلوم ھوگا کہ اس نظریہ کے بنیادی مسائل مہمہ میں سے ایک مسئلہ انقلاب طبیعی اور تحول یعنی Metamor Phasıs کا بھی ھے -

اس سے مقصود وہ تغیرات و انقلابات ھیں جو حسب سنن طبیعۃ موجودات عالم کے آثار و خواص' اور اشکال و اجسام میں هوتے رهتے ھیں' اور پھر رفتہ رفتہ انکا مجموعی نتیجہ ایک نوعی تغیر تک پہنچ جاتا ھے -

ان تحولات میں سے ایک انقلاب "تحول فجائی" کا ھے - یعنے ایسے مستثنیات تحول جو یکا یک اور ناگہانی ظہور میں آجاتے ھیں - اخیر دور کے علماء ارتقا نے اس تحول کا وجود اکثر حالتوں میں تسلیم کیا ھے' اور پچھلے دنوں ڈاکٹر شیفر نے اسپر لیکچر دیتے هوے اسکے نظائر و مشاهدات گنوائے ھیں -

میں سمجھتا هوں کہ تحول فجائی کی ایک عمدہ نظیر ۲۰ مارچ کے جلسۂ انتظامیہ ندوۃ العلما کی یہ کارروائی بھی ھے جس سے لندن کی امپریل اکاڈیمی کا بے خبر رهنا (جسمیں ڈاکٹر شیفر نے لیکچر دیا تھا) اسکی بہت بڑی بد قسمتی هوگی - ایسی کھلی اور انسانی تحول فجائی کی شہادت اور کہیں نہیں ملسکتی! واقعہ یہ ھے کہ سنہ ۱۹۱۳ سے پیشتر تک جسقدر ارکان ندوہ بشمولیت مولوی خلیل الرحمن صاحب موجود تھے' جلسۂ انتظامیہ نے بشمولیت مولوی خلیل الرحمن و مولوی سید عبد الحی و منشی احتشام علی و مولوی شاہ سلیمان صاحب وغیرہ وغیرہ اُن ضروری شرطوں سے اُنھیں کلاً یا جزاً خالی پایا جو ندوہ کی نظامت کیلیے مطلوب ھیں' اور بار بار یہی فیصلہ کیا کہ معتمدیاں قائم رهیں کیونکہ انپر اعتماد ھے اور کوئی شخص ایسا موجود نہیں جو ندوہ کا ناظم هوسکے -

لیکن: این قصۂ عجب شنو از دور انقلاب:

کہ ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۱۳ کی صبح کو تحول فجائی کا ایک عجیب و غریب نمونہ نظر آیا کہ وهی مولوی خلیل الرحمن صاحب جنکی موجودگی میں جلسۂ انتظامیہ عہدۂ نظامت کیلیے ناظم کی تلاش میں ناکام رهچکا تھا' اور اسطرح بار بار تسلیم کرچکا تھا کہ وہ باوجود خواهش و طلب شدید' اس عہدے کیلیے اهل نہیں ھیں' یکایک کسی قوۃ انقلاب مخفی' اور قانون تحول فجائی کے ماتحت آکر اس طرح منقلب اور متغیر و متحول هوگئے' گویا وہ کل تک کے مولوی خلیل الرحمن هی نہیں ھیں' اور مذهب ارتقا نے انھیں یکسر پیکر انقلاب و تغیر کردیا ھے!! فسبحان الذی اذا اراد شیئاً ان یقول لہ کن! فیکون!!

(معتمدیوں کی شکست)

یہ کار روائی بے قاعدگی اور بے نظمی کا ایک ایسا کامل درجہ کا نمونہ ھے' جسکی نظیر پیدا کرنے کیلیے بڑی جد و جہد کرنی پڑیگی - معتمدیوں کے توڑنے کا جلسۂ انتظامیہ کو اس طرح قانوناً کوئی حق هی نہ تھا - اگر معتمدین نے اپنے اپنے استعفے بھیج دیے تھے تو جلسۂ انتظامیہ صرف اس ایک هی فیصلہ کیلیے مجبور تھا کہ جلسۂ عام تک انکی منظوری و عدم منظوری کو ملتوی کر دیتا' اور جلسۂ عام کا انتظام کرتا - اس عرصے میں سابق انتظام برقرار رکھا جاتا - دنیا جہان کی انجمنوں کا یہی قاعدہ ھے' اور خود ندوہ کا دستور العمل بھی یہی ھے - لیگ کی صدارت سے هز هائنس سر آغا خان نے بارها استعفا دیدیا' لیکن لیگ کی کونسل اسکے سوا اور کچھ نہ کر سکی کہ جلسۂ عام میں پیش کردے - جلسۂ عام کے انتہائی اختیارات تمام انجمنوں میں صرف اسی لیے رکھے گئے ھیں تاکہ اشخاص و محدودہ جماعت کو کسی طرح کی سازش کا موقع نہ ملے جیسا کہ بد بخت ندوہ سازش کا شکار هوا -

پس اول تو جلسۂ انتظامیہ اسکے سوا اور کوئی کار روائی کر هی نہیں سکتا تھا' لیکن چونکہ هماری بحث ابتدا سے اس روش پر ھے کہ هر موقعہ پر آخری سے آخری صورت جواز کو بھی تسلیم کرکے مسئلہ کے عدم جواز کو ثابت کر دیتے ھیں' اور ابتدا هی میں لکھ آئے ھیں کہ آجکی صحبت میں همارا پوزیشن ایک ایسے شخص کا هوگا جو تغیر نظامت کا نہایت خواهشمند ھے' اور ایک ذرا سا سہارا بھی ناخن اٹکانے کا ملجاے تو اسپر اپنے مقصود و مطلوب کے جواز و ثبوت کا ایک پہاڑ کھڑا کردینا چاهتا ھے' اسلیے علی سبیل الفرض تسلیم کیے لیتے ھیں کہ جلسۂ انتظامیہ معتمدین کی علحدگی کے مسئلہ کا فیصلہ کر سکتا تھا' اور ایسا کرنے کیلیے صحیح وجوہ اپنے سامنے رکھتا تھا' لیکن پھر بھی انتخاب نظامت کا عقدہ حل نہیں هوتا' کیونکہ اسکے سامنے ایک صاف اور باقاعدہ کار روائی کا راستہ کھلا تھا - وہ ان معتمدوں کی جگہ عارضی طور پر دوسرے معتمد مقرر کر دیتا اور آیندہ کیلیے معتمدیوں کے قیام و عدم قیام یا تقرر نظامت کے مسئلہ کو حسب قاعدہ جلسۂ عام میں پیش کرتا -

اسکی مجبوری کونسی آپڑی تھی کہ چپ چپاتے یکا یک ایک ایسے شخص کو ناظم مقرر کردیا جاے' جو برسوں سے اپنے تئیں ناظم بنانے کی آرزو رکھتا ھے مگر هر مرتبہ جلسۂ انتظامیہ اسے ناظم تسلیم کرنے سے انکار کردیتا ھے' اور کسی جلسۂ عام میں اسکی نظامت کا مسئلہ پیش نہیں کیا جاسکتا؟ اور پھر جسکی موجودگی اور خواهش جنون نماے نظامت کے باوجود' جلسہ انتظامیہ یہ فیصلہ کردیتا ھے کہ "عہدۂ نظامت کیلیے سر دست کوئی شخص موجود نہیں"؟

اُس شخص نے ناظم بننے کیلیے کیا کیا کوششیں نہیں کیں' اور کیسی کیسی سازشیں نہیں هوئیں؟ نا جائز طور پر لوگوں کو جمع کیا گیا' راز دارانہ خطوط لکھ لکھ کر اور دورے کر کرکے آدمی بلاے گئے' اور ایک مرتبہ تو وہ قیامت برپا کی جس کی ناکامی کا ایک لمحہ کیلیے بھی "حزب الافساد" کو خوف نہ تھا - تاهم قانون' قاعدہ' اهلیت' استحقاق' اور حق کی بمقابلۂ باطل قدرتی طاقت نے همیشہ تمام کوششوں کو ناکام رکھا' اور خود جلسہ هاے انتظامیہ نے فیصلہ کیا کہ ناظم بننے کیلیے کوئی شخص اهل موجود نہیں ھے - موجودہ انتظام جس طرح چل رها ھے اُسی طرح چلنا چاهیے -

(۲۰ مارچ کا عجیب و غریب جلسہ)

جس جلسۂ انتظامیہ میں کار روائی کی گئی' اسکی چھپی هوئی رپورٹ میرے سامنے ھے - اسمیں شرکاء مجلس کی جو فہرست دی گئی ھے' اسکو نہ کوئی گھٹا سکتا ھے اور نہ بڑھا سکتا ھے - اسمیں

۱۵ ممبران انتظامیه میں سے صرف حسب ذیل ۱۲ - اشخاص شریک هوئے تھے :

(۱) منشي احتشام علي صاحب کاکوروي (۲) منشی اعجاز علي صاحب کاکوروي (۳) منشی اظهر علي صاحب کاکوروي (۴) مولوی محمد نسیم صاحب (۵) مولوی خلیل الرحمن صاحب (۶) مولوي سید عبد الحی صاحب (۷) حکیم عبد الرشید صاحب (۸) مولوي سید ظهورالاسلام صاحب (۹) مولوي عبد الحي صاحب وکیل چندوسي (۱۰) مولوي عبد الرحیم صاحب ریواڑي (۱۱) قاري عبد السلام صاحب (۱۲) سید ظهور احمد صاحب وکیل -

ان بارہ میں سے دو شخص نکالدیجیے جو عهدۂ نظامت و نیابت پر فائز هوے' یعنی مولوي خلیل الرحمن اور مولوي عبد الرحیم - اب باقي اشخاص جنهوں نے انکي نسبت فیصله کیا' صرف ۹ رهگئے - ان نو میں بھی ایک تهائي تو صرف ایک هي خاندان کاکوري کي ممتوع الاشکال صورتیں هیں :

هر لحظه بطرز دگر اں یار بر آمد !

اس اقانیم ثلاثه کو مسیحی علم ریاضی کے اصول پر ایک هي سمجھیے :

ما سه جانے آمده در یک بدن !

اب باقي جسقدر حضرات تشریف فرما هیں انهیں شمار کیجیے - کلهم چھه باقي رهگئے - ان چھه میں ایک تو مولوي سید عبد الحي صاحب هیں جنهوں نے تجویز پیش کي :

در پس آئینه طوطي صفتم داشته اند

باقي پانچ میں سے تین مقامي ممبروں اور دو بیروني ممبروں نے' اور کاکوري کے اقانیم ثلاثه کے تعداداً تین مگر حکماً ایک نے تجویز سنی' اور ندوۃ العلما کي سکریٹري شپ کا' اُس ندوہ کی سکریٹري شپ کا جو تمام عالم اسلامي میں اصلاح دیني اور احیاء علوم اسلامیه کی ایک هی تحریک هے' ایک آن واحد میں فیصله کردیا !

پھر لطف یه هے که یه چھه حضرات بھی در اصل ایک صداے واحد سے زیادہ حقیقت نهیں رکھتے' کیونکه فی الحقیقت یه سب کے سب معاملات ندوہ میں ایک هی اصول اور اعتقاد کے اخلاف اور ایک هی شجر طریقت کے برگ و بار هیں - اسی لیے نه تو کسی نے مخالفت کی اور نه کسی کو ندوۃ العلما کے مسلمه دستور العمل کی اس کھلی توهین پر کچھه شرم و حیا آئی - اِدھر تجویز پیش هوئی اور ادھر سب لبیک کهتے هوے دوڑے :

بیار باده که ما هم غنیمتیم بسے !

خدا را لوگ انصاف کریں که یه کون لوگ هیں جو اسطرح علانیه قانون اور قواعد کو پاؤں تلے روند رهے هیں اور پھر یه کهتے هوے نهیں شرماتے که جلسۂ انتظامیه نے ایسا کیا ؟ کیا اس سے بھی بڑھکر قوم کو احمق بنانے کی کوئی مثال ملسکتی هے ؟ اگر جلسۂ انتظامیه ایسے هی جلسوں کا نام هے اور باقاعده کارروائیوں کا یهی مطلب هے تو اس جلسۂ انتظامیه سے دهقانیوں کی وہ بھیڑ هزار درجه افضل و ارجح هے جهاں شام کو ایک حقه لیکر کاشتکار جمع هوجاتے هیں اور مل جلکر بغیر کسی سازش اور ایمان فروشی کے اپنے جھگڑوں کو مٹا دیتے هیں -

(آخري اور فیصله کن سوال)

(۴) اچھا' اِن تمام باتوں کي بھی جانے دیجیے - صرف ناظم کے انتخاب کے مسئله کو لیجیے - عام قوانین مجالس میں نهیں' ندوہ کے پرانے دستور العمل میں نهیں' خود موجوده دستور العمل میں دفعه ۱۱ - موجود هے جو اوپر گذر چکي هے :

" ناظم کا انتخاب کامل جلسۂ انتظامیه کي تجویز اور جلسۂ عام کی منظوري سے تین سال کیلیے هوا کریگا -

ندوۃ العلما کا کانسٹي ٹیوشن مثل عام مجالس کے یوں هے که اسکے دو طرح کے ممبر هوتے هیں - ایک وہ جو دو روپیه سالانه دیتے هیں اور عام جلسے میں شریک هوتے هیں - دوسرے وہ ارکان انتظامي جو اسکي منیجنگ کمیٹي یا ایگزیکیٹو کونسل کے ممبر هیں - ندوہ کے اصلی دستور العمل میں تھا که جلسۂ عام ناظم کو منتخب کریگا نیز اسے معزول کردینے کا بھی حق اُسي کو هے - نئے دستور العمل میں معزولی کے حق کو تو سلب کرلیا هے لیکن اتنا ٹکڑہ بجنسه موجود هے که " منیجنگ کمیٹي که کامل اجلاس تجویز کرے اور جلسۂ عام منظور کرے "

پس اس سے صاف ظاهر هے که سرے سے ناظم کي منظوري کا اختیار جلسۂ انتظامیه کو هے هي نهیں - اسکا کامل اجلاس کسی شخص کو تجویز کر سکتا هے - لیکن نصب اُسي وقت هوسکتا هے جبکه سالانه جلسۂ عام میں کثرت راے اسکا ساتھه دے -

اگر في الحقیقت یه دفعه دستور العمل میں موجود هے' اور میں غلط حواله نهیں دے رها تو وہ تمام ارکان انتظامي جنهوں نے ۲۹ مارچ کو یه سازشي ایمان فروشي کی هے' باهر نکلیں اور مجھے بتلائیں که کیونکر انهوں نے بغیر کامل جلسۂ انتظامی کي تجویز اور بغیر جلسۂ عام کي منظوري کے ایک شخص کو ناظم قرار دیدیا ؟ اور کیوں نه انکي اس تمام کارروائی کو قوم ایک بد ترین قسم کي شرمناک بے قاعدگي قرار دے ؟

کیا اُنهیں اس دفعه کی خبر نه تھی ؟ اگر خبر نه تھي تو هزار شرم اُن ارکان مجلس کیلیے جو صاحبان حل و عقد بنکر ندوہ کي قسمت کا فیصله کرتے هیں' مگر اتنا بھي نهیں جانتے که خود ندوہ کا دستور العمل کیا کهتا هے ؟

نه تو مجلس انتظامي کا کامل اجلاس هوا' اور نه جلسۂ عام نے نئے ناظم کو منظور کیا - پھر کس قانون کي بنا پر مولوي خلیل الرحمن اپنے تئیں ناظم سمجھتے هیں اور اپنی فرضی نظامت کے مصارف کی لعنت ندوہ کے سر ڈالتے هیں ؟ اور کیوں اس نام نهاد جلسۂ انتظامیه کي پوري کار روائي کو حق' قانون' اور دستور العمل ندوہ کے نام سے هم کالعدم نه سمجھیں ؟

یقیناً کالعدم هے - اُس جلسے کو جو اسدرجه قوانین مسلمۂ مجلس کي علانیه خلاف ورزي کرے' جلسۂ انتظامیه کهنا انتظام کے لفظ کي صریح توهین هے - یهي سبب هے که میں ابتدا سے ندوہ کے جلسه انتظامیه کو ایک جتھا اور چند یاران سازش کا مجمع نا جائز کهتا آیا هوں' اور عام اعلان کرتا هوں که اگر میرے بیانات صحیح نهیں هیں اور نئے ناظم کے تقرر کی کارروائي کسی طرح بھي دستور العمل ندوہ کے مطابق ثابت هو سکتی هے تو خدا را کوئی شخص بھی سامنے اجاے' اور صرف اتنا هی کرے که خود ندوہ کے دستور العمل سے ثابت کر دے - ذاتی خصوصیت کا کوئی معامله نهیں هے - قاعدے اور قانون کی بحث هے - میں اُسی وقت مولوي خلیل الرحمن کی نظامت کا اعتراف کرلونگا' اور پھر اگر استحقاق و اهلیت اور لیاقت و صلاحیت کا نام بھی لوں تو مجھسے بڑھکر کوئي مجرم نهیں -

رهي یه بات که خواہ اهلیت و لیاقت هو یا نهو' قواعد اور قانون کے مطابق تقرر کیا جاے یا نه کیا جاے' مگر تاهم مولوي خلیل الرحمن ندوہ کے ناظم هیں' کیونکه وہ برسوں سے اپنی نسبت ایسا سوء ظن رکھنے کے مرض میں گرفتار هیں اور بعض ستم ظریفوں نے بھي انهیں ناظم صاحب' ناظم صاحب' کهه کهه کے همیشه بنایا هے اور اس طرح انکا مرض مزمن هوگیا هے' تو اسکا جواب واقعي کوئي نهیں - "النبي نبي ولو کان في بطن امه" سنا هے' لیکن یه ابتک نهیں سنا که کسي مجلس کا ناظم بھي بنا بنایا' ترشا تراشا ماں کے پیٹ سے پیدا هوسکتا هے - ویسے عجائب آباد ندوہ میں کوئي خرق عادت هوا هو تو معلوم نهیں -

انجمــن اصــلاح نــدوہ

" ان اریــد الا الاصــلاح ما استطعت "

[از جناب صفي الدولہ حسام الملک ، سید علي حسن خانصاحب خلف الصدق نواب صدیق حسن خاں مرحوم رکن انتظامي ندوۃ العلما و سابق ممبر مجلس تعمیرات دار العلوم - سیکریٹري " انجمن اصلاح ندوہ "]

(۲)

(تـکمیــل تخــریب)

چونکہ ہر شے کي ایک انتہا ہوا کرتي ہے' ان مخالفتوں کا بھي آخري نتیجہ ایک جدید انقلاب کي صورت میں نمودار ہوا ' جسکو ابھي چند مہینےھي ہوے ہیں اور جسنے ملـک کے مختلف حصوں میں بیچینی پیدا کردي ہے - مطالعــۂ اخبارات اور موجودہ حالات سے واضح ہے کہ اکثر مقامات میں اس جدید انقلاب پر بے اطمینانی کا اظہار کیا گیا ہے' اور متعدد انجمنوں نے اس جدید انقلاب پر اظہار ناراضی کے رزو لیوشن پاس کیے ہیں - انہیں وجوہ کی بنا پر ہم خادمان قوم کو یہ خیال پیدا ہوا کہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ ندوہ کی تحقیق حال اور اسکی صلاح و فلاح کی جلد تر کوشش کیجاے - چنانچہ آپ حضرات تک ہم لوگوں نے اپني ناچیز صدا پہونچانا اپنا فرض سمجھا - خدا کا شکر ہے کہ ہماري صدا رائگاں نہ گئي' اور مصلحان و ہمدردان قوم و اسلام نے اپنی قومي اور اسلامی تعلیم گاہ ندوہ کے ساتھہ دلي سرگرمي کا اظہار کیا - جو خواہش در بارۂ اصلاح ندوہ پیش کیگئي تھي' اسکی تائید میں بکثرت جلسےہو چکے ہیں' اور بہ تعداد کثیر خطوط موصول ہوے ہیں -

(آینــدہ کي مہمات اصــلاح)

اس موقع پر بغرض مزید آگاھي سرسري طور پر اُن مشہور اور زبان زد خرابیوں کا بھي بیان کر دینا ضروري ہے جنھوں نے ملک میں بے اطمینانی اور بیدلي پھیلا رکھي ہے- یہ خرابیاں جو عرصے سے قائم ہیں اور بڑھتی ھی چلي جاتی ہیں ' ندوہ کے نشو و نما اور اسکی ترقی کي راہ میں ایک دیوار آھنی کا حکم رکھتی ہیں :

(۱) نــدوہ کا کانستیٹوشن ناقص ہے اور خود جلسۂ انتــظامیہ نے اسکو ناقص تسلیم کیا ہے اور اسکی اصلاح کے متعلق تقریباً دو سال سے زاید ہوا کہ تجویزیں بھی پاس کی گئیں ' مگر افسوس کہ ہنوز روز اول ہے' اور معلوم نہیں کہ کن وجوہ کی بنا پر اسقدر صریح بے اعتنائی روا رکھی گئی ہے -

(۲) معتمدیوں کی شکست کا جو واقعہ ظہور میں آیا وہ نہایت عجیب و غریب ہے - عجیب تر یہ کہ اس معاملہ میں ایک ایسي فوري تجویز اور ساتھہ ھي اسکے منظوري عمل میں لائی گئي جو بلاشبہ کمیٹي اصلاح کي سب سے زیادہ توجہ اور تحقیق کے قابل ہے -

(۳) اگر آپ آغاز قیام ندوہ سے اسوقت تـک ندوہ کے دستور العمل اور اسکے نظام و اصول کار پر غور کرینگے تو آپ کو نمایاں طـور پر معلوم ہوجائیگا کہ کہاں تـک اسپر ایک پبلـک انستیٹوشن ہونیکا اطلاق ہوسکتا ہے ؟ سچ یہ ہے کہ اپني نوعیت اور بناے اعتبار سے تو وہ پبلـک انستیٹوشن کہا جا سکتا ہے لیکن عمل درآمد کے اعتبار سے وہ محض چند اشخاص کي ملکیت نزاعي اور مجلس خانہ ساز ہے -

(۴) مجلس تعمیرات کے رکن ہونے کي تو مجھکو بھي عزت حاصل رھي ہے' مگر میں اپنے ذاتي تجربہ کي بنا پر عرض کرسکتا ہوں کہ جب تـک میں ممبر رہا ' باوجود متواتر تحریري یاد دہانیوں کے کبھی ایک جلسہ بھي کمیٹی تعمیرات کا منعقد نہیں ہوا ' اور نہ اسکے مصارف کے تفصیلی حالات کا علم پورے طور پر ہوسکا - آخر کار میں مستعفي ہونے پر مجبور ہوا - میں اپنی حد تحقیق اور معلومات کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ شاید اسوقت تـک کوئی حساب بھی شائع نہیں ہوا ہے' اور نہ غالباً اسوقت تـک کوئی اسکا جلسہ منعقد ہوا ہے - غور کیا جاے کہ دنیا میں اس سے بڑھکر بھی کسی پبلـک انجمن کیلیے بد نظمی اور خود مختاري ہوسکتی ہے کہ نہ تو اسکا حساب کبھی شائع کیا جاے اور نہ کبھی براے نام ممبروں کو جمع کیا جاے ؟

(۵) مختلف معطیوں نے جو روپیہ بغرض تعمیر بورڈنـگ وغیرہ وقتاً فوقتاً دیا ہے ' اسکے متعلق یہ امر تحقیق طلب ہے کہ آیا وہ روپیہ انہیں کاموں کے لیے محفوظ ہے یا خلاف مرضي معطیوں کے اور خلاف قاعــدہ جلسۂ انتظامیہ کے صرف کیا گیا ہے ؟ ایسا باور کرنے کے وجوہ موجود ہیں کہ جواب نفي میں ہے -

(۶) سنا جاتا ہے کہ دار العلوم کی تعمیر کا کام (جسکو ۴ سال گزر چکے ہیں اور ہنوز ناتمام ہے) اب بہت آہستگي کے ساتھہ جاري ہے' مگر عملے کي تنخواہوں میں بلا ضرورت کثیر روپیہ بدستور صرف ہورہا ہے' اور چونکہ محض شخصي اقتدار ہے اسلیے کوئي پرسان حال نہیں -

(۷) مالي صیغہ کي ابتري اخبارات میں شائع ہوچکي ہے' اور بابو نظام الدین صاحب جو ایک سرگرم رکن ندوہ ہیں' انکی رپورٹ قابل ملاحظہ ہے -

(۸) بورڈنــگ اور دار العلوم کي موجودہ حالت اسقدر خراب ہے کہ انسپکٹر صاحب مدارس جو حال میں معائنۂ دارالعلوم کیلیے تشریف لاے تھے ' اونھوں نے اسکو " خرگوش خانہ " سے تعبیر کیا ہے' اور اپني رپورٹ میں لکھا ہے کہ اگر ایسی ھي خراب حالت رھي تو سرکاري اعانت زیادہ دیر تـک قائم نہیں رہ سکتي - ظاہر ہے کہ اسکا اثر ندوہ کے حق میں کسقدر مضر اور پبلـک میں کسقدر باعث بے وقعتي اور بد نامي ہوگا ؟

(خــاتمہ)

حضرات ! یہ وہ سرسري خرابیاں ہیں کہ اگر انمیں سے دو چار بھي تسلیم کرلیجاویں تو وہ فوري تدارک و اصلاح کے قابل ہیں' اور اگر انکا بڑا حصہ یا کلیۃ سب خرابیاں صحیح ہوں تو اس سے زیادہ داغ رسوائي قوم کے لیے کیا ہوسکتا ہے ؟ مجھکو امید ہے کہ آپ حضرات بست سالہ روایات ندوہ اور اسکے معتد بہ سرمایہ کو حالت خطرہ میں رکھنا اور اسکا غارت ہوجانا کبھي گوارا نہ فرماوینگے' اور اپنی اسلامی اور تعلیمي درسگاہ کو تباھي و بربادی سے بچانے میں پوری کوشش سے کام لینگے : و اخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین - و العاقبۃ للمتقین -

باب التفسـیر

اسـاطیـر الاولیـن

[از جناب مولانا السید سلیمان الندوي پروفیسر پونا کالج]

یورپ جسطرح علم کا مخزن ہے وہ جہل کا بھي مرکز ہے ' جس ذرہ سے اوسکو اپنے ادعا میں کچھہ بھي فائدہ کي توقع ہوتي ہے اوسکو وہ پتھرکي چٹان نظر آتا ہے' اورجس پتھر کے چٹان سے اوسکے شیشۂ ادعا کو ذرا بھي ٹھیس لگنے کا خطرہ ہوتا ہے وہ اوسکو ذرہ سے بھي کم نظر آتا ہے - اوسکے نزدیک صحت واقعہ کا معیار دلائل کا ضعف و قوت نہیں ہے' بلکہ یہ ہے کہ اس واقعہ کي تسلیم و انکار سے اوسپر یا اوسکے حریف پر کیا فوائد و نقصانات مرتب ہونگے ؟

سر ولیم میور کو ینابیع القران (Sources of Alkoran) کا انگریزي میں ترجمہ کرتے ہوے اس ثبوت سے ایک خوشي محسوس ہوتي ہے کہ "قران مختلف ادیان و مذاہب کے خیالات و اعتقادات کا مجموعہ ہے " لیکن اس واقعہ کو اگر ہم یوں دہراتے ہیں کہ اوقات مختلفہ میں دنیا کے ہرگوشہ میں خدا کا ایک منادي اور داعي آیا' وان من امۃ الا خلا فیہا نذیر (۳۵ - ۲۴) اور قران ان تمام منادیوں اور دعوتوں کا مجموعہ ہے: وانہ لفي زبر الاولین (۲۶ - ۱۹۶) تو دفعۃً ہم دیکھتے ہیں کہ یورپین نصراني کا سرخ و سفید چہرہ زرد پڑجاتا ہے کہ کہیں اس چٹان سے اوسکے نازک شیشۂ اعتقاد کو ٹھیس نہ لگ جاے -

مشہور مورخ گبن نے ایک موقع پر لکھا تھا :

" محمد کا مذہب شک و شبہہ سے پاک ہے ' اور قران خدا کي وحدانیت پر ایک شاندار شہادت ہے - پیغمبر مکہ نے ' بتوں کي ' آدمیوں کي ' ستاروں کي اور سیاروں کي پرستش اس دلیل سے رد کردي کہ جو طلوع ہوگا وہ غروب ہوگا ' جو پیدا ہوگا وہ مریگا ' اور جو حادث ہوگا وہ فاني ہوگا ...... عقل کے اصول اول یعني توحید کي تائید میں محمد کي آواز بلند ہوئي ' اور اوسکے پیرو مراکش سے ہندوستان تک ' موحدین " کے لقب سے ممتاز ہیں ' اور بت پرستي کا خوف اب محمد کے پیرو ؤں سے بالکل دور ہے(۱) - (خلاصہ) "

ہمارے ایک نصراني دوست اولیفنٹ سمیٹن - ایم - اے - (Oliphant Smeaton, M. A.) جنہوں نے تاریخ زوال روم کي تصحیح و تحشیہ کي تکلیف اٹھائي ہے' حقیقت و صداقت کے اس چٹان کو دیکھکر کانپ اٹھے' اور چاہا کہ اس اساس محکم اور بنیاد غیر متزلزل کو آلات جہل و افترا سے منہدم کردیں ' وانی لہم التناوش من مکان بعید -

ہمارا یورپین نصراني محقق' گبن کے ان منصفانہ الفاظ سے بیتاب ہوکر اس موقع پر حسب ذیل حاشیہ لکھتا ہے :

" گبن کا بیان محمد (صلعم) کے نظام مذہب اور اسکي جدت کي نسبت نہایت مہربانانہ ہے' حالانکہ محمد (صلعم) نے تو سادگي سے ایک نظام میں ان امور کو جمع کر دیا جو اوسکے چاروں طرف دماغوں میں پھیلے ہوے تھے- قریش خود محمد (صلعم) کو الزام دیتے تھے کہ اوسکي تمام تعلیمات ایک کتاب سے ماخوذ ہیں جسکا نام " اساطیر الاولین" ہے ' جسکا چند مقامات میں قران میں ذکر آیا ہے' اور جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حشر و معاد کے واقعات پر مشتمل ہے "

(۱) تاریخ زوال روم ج ۵ ص ۲۳۶ '

اس غریب نصراني کو کیا معلوم کہ اوسکے قلم سے جو حرف نکل رہا ہے وہ جہل و نامعلومي کا ایک دفتر ہے !

قران میں بیشک لفظ " اساطیر الاولین " متعدد مقامات پر آیا ہے ' لیکن تمکو کسنے بتایا کہ یہ ایک کتاب کا نام ہے ؟ اگر یہ استدلال صحیح ہے کہ قران میں کسي لفظ کا متعدد بار استعمال اس بات کي دلیل ہے کہ وہ کسي قدیم کتاب کا نام ہے تو خود لفظ اسلام ' رسول اللہ ' اور صلوۃ کو کسي قدیم کتاب کا نام کیوں نہیں قرار دیتے کہ لفظ اساطیر سے زیادہ تو یہ الفاظ قران میں بار بار آے ہیں ؟

(اساطیر الاولین کي لفظي تشریح)

" اساطیر الاولین " " دو لفظوں سے مرکب ہے " " اساطیر " اور " اولین "

اساطیر ' اسطور کي جمع ہے جسکے معني داستان اور قصہ کے ہیں " اولین " " اول " کي جمع ہے جسکے معني گذشتہ' پہلے' اور اگلے کے ہیں- دونوں لفظوں کے مرکب معني ہیں' اگلوں کے قصے' پہلوں کي کہانیاں ' گذشتہ اقوام و اشخاص کي داستانیں !

قال الراغب ما سطر الاولون فی الکتاب من القصص و الاحادیث قال الجوہري الاساطیر الاباطیل الترہات قال السدي اساجیع اولین' قال ابن عباس احادیث الاولین و قال قتادۃ کذب الاولین و باطلہم -

امام راغب اصفہانی اساطیر کے معني لکھے ہیں' پہلوں نے کتابوں میں جو قصے کہانیاں لکھیں' امام لغت جوہري کہتا ہے' اساطیر کے معني " بیہودہ اور خرافات باتیں " سدي کہتا ہے کہ اسکے معني " اگلوں کے قوافي " ہیں ' ابن عباس فرماتے ہیں " اگلوں کي باتیں " اور قتادہ کہتے ہیں کہ " اگلون کے جھوٹ اور کذب " اسکے معني ہیں -

اور تعجب ہے کہ اسطور جو اساطیر کا واحد ہے کوئي ایسا لفظ نہیں جس سے ایک یورپین محقق نا آشنا ہو - کیا اوسنے اسي لفظ کو انہي معاني کے ساتھہ لاطیني اور جرمني میں ہسٹوري (Historia) اور انگریزي میں ہسٹري (History) اور اسٹوري (Story) کي صورت میں نہیں پڑھا ہے اور گر پڑھا ہے اور یقیناً پڑھا ہے تو یہ کیا تعصب و عداوت ہے کہ قران کے اس لفظ کو اس معني میں نہیں لیتے -

(اساطیر الالین کي معنوي تشریح)

انسان کي فطرت یہ ہے کہ واقعات ماضیہ کي تاریخ ' اقوام فانیہ کي سرگذشت' اور اشخاص گذشتہ کي داستان زندگي سے نہایت دلچسپي لیتا ہے ' اور اوس سے عبرت و نصیحت حاصل کرتا ہے - یہي سبب ہے کہ دنیا میں جس کثرت سے تاریخ اقوام اور سرگذشت اشخاص کي کتابیں پڑھي جاني ہیں کسي دوسرے علم و فن کي کتابیں نہیں پڑھي جاتی ہیں - اسي بنا پر قران مجید میں بغرض اعتبار و استبصار نہایت کثرت سے اقوام ماضیہ کے اخبار تاریخي' اشخاص گذشتہ کے واقعات زندگی' اور ممالک فانیہ کے حالات بقاؤ فنا بیان ہوے ہیں - کفار و ملحدین جو چشم بصیرت اور گوش اعتبار سے محروم تھے ' کہتے تھے کہ قران میں قصص پارینہ اور افسانہ ہاے کہنہ کے سوا اور کیا دھرا ہے ؟ قیامت ' معاد' اور حالات ماوراے مادہ کو بعید از عقل سمجھکر اونکو " داستان کہن " کے نام سے تعبیر کرتے تھے - جنانچہ بہ ترتیب قران سب سے پہلي آیت جسمیں " اساطیر الاولین" کا لفظ ہے' سورۃ انعام کي آیت ہے - جسکی شان نزول میں مذکور ہے :

قال ابن عبــاس حضر عنــد رسول الله صلعـم ابو سفيــان والوليـد بن المغيرة والنضربن الحارث و عقبة و عتـبة وثبيبة ابنا ربيعة و امية وابی ابنــا خلف والحــارث بـن عــامـر واستمعوا الی حديث الرسول صلعم فقــالوا لــلنضر ما يقول محمد - فقال لا ادري ما يقول لكني اراه يحرک شفتيه و يتكلم باساطير الاولين كالــذي كنت احدثــكم بــه عن اخبار القرون الاولی - قال ابوسفيان اني لاری بعض مايقــول حقــاً فــقــال ابوجهل كلا ' فانزل الله تعالی تلك الايه -

ابن عباس فرماتے هيں (شديد ترين كفار مكه) ابوسفيان ' وليد' نضر ' عقبه ' عتبه ' شبيه ' اميه ' ابی اور حارث آ حضرت کےپاس آئے اور آپکا كلام سنا ' لوگوں نے نضر سے پوچها كه محمد كيا كهتا هے؟ اوسنے جواب ديا كه يه تو ميں نهيں جانتا كه وه كيا كهتا هے ليكن ميں سمجهتا هوں كــه وه لب هلا تا هے ' اور اگلوں کے قصے كهتا هے' جسطرح ميں تمكو گذشتوں کے قصے بيان كيا كرتا تها - ابو سفيان نے كہا كه محمد جو كهتــا هے اسميں سے بعض باتيں تو سچي معلوم هوتي هيں - ابو جهل نے كہا هرگز نهيں اس واقعــه پر يه آيت نازل هوئي -

خود اون آيات پر غور كرنا چاهيے جن ميں يه الفاظ آے هيں -

(اساطير الاولين کے مواقع)

قرآن مجيد ميں يه لفظ نو جگهه آيا هے' ليكن هر جگهه اون معانی کے سوا جو هم نے بيان كيے هيں كوئي اور معني نهيں بن سكتے ' چه جائيكه كسي كتاب کے نام كي طرف اشارہ هو - هم آن تمام آيتوں كو نقل كرتے هيں :

(۱) يقول الذين كفروا ان هذا الا اساطر الاولين-

(۱) كافر كهتے هيں كه يه (قرآن) تو صرف اگلوں كی كهاني هے-

(۲) و اذا تــتــلـــی عليهم آياتنــا قالوا قد سمعنا لو نشاء لقلنا مثل هذا ان هذا الا اساطير الاوليــن (۸ - ۳۲)

(۲) جب اونكو هماري آيتيں پڑهكر سنائي جاتي هيں تو كهتے هيں هم سن چكے ' اگر هم چاهتے تو هم بهي ايسا كهه سكتے ' يه تو صرف اگلوں كي كهاني هے -

(۳) و اذا قيل لهم ماذا انزل ربكم ' قالوا اساطير الاولين - (۱۶ - ۲۶)

(۳) ان منافقين سے جب پوچها جاتا هے كه تمهارے خدا نے كيا نازل كيا تو كهتے هيں وهی اگلوں كی كهانياں -

(۴) قالوا اذا متنا وكنا ترابا و عظاماء انا لمبعوثون لقد وعــدنا نحــن و آباؤنا ' هــذا من قبل ' ان هذا الا اساطيــــر الاوليـــــن - (۱۳ - ۸۵)

(۴) (حيرت سے) كهتے هيں كه كيا جب هم مرجائينگے اور مركر صرف متي اور هڈي رهجائينگے ' تو كيا هم پهر اٹهاے جائينگے ' يه تو هم سے اور اس سے پہلے همارے بزرگوں سے بهي كہا گيا تها - يه كچهه نهيں يه خيالات تو صرف پرانے لوگوں كي قصه كهاني كي باتيں هيں-

(۵) قال الذين كفروا ان هذا الا افك افترا به و اعانه عليه قوم آخرون' وقالــوا اساطير الاولين اكتبتها ' فهی ' تملی عليــــه بكرة و اصيـلا (۲۵ - ۶)

(۵) كافر كهتے هيں كه يهه قران اختراع هے ' خدا كي طرفسے نهيں ' محمد نے خود گڑها هے ' اور كچهه دوسرے لوگوں نے اسكو مدد دي هے ' اور وه يهه بهی كهتے هيں كه يه تو پهلوں كي كهانی هے جسكو محمد نے لكها ليا هے اور صبح و شام اوسكو پڑهكر سنايا جاتا هے -

(۶) وقال الذين كفروا و إذا كنا ترابا و آباء نا ائنا لمخرجون' لقــد وعــدنا هــذا نحــن و آباؤنا من قبل ' ان هذا الا اساطير الاولين - (۲۷ - ۷۰)

(۶) كافر كهتے هيں كه كيا جب هم اور همــارے اسلاف متی هو جائينگے ' هم پهر قبر سے نكالے جائينگے ؟ ' تو هم سے اور هم سے پهلوں سے بهی وعده جب كئے تهے ' كچهه نهيں ' يه تو صرف اگلوں كي كهاني هے -

(۷) والذي قال لوالديه أف لكمــا ' اتعدانني ان أخرج ' وقد خلت القرون من قبلي وهما يستغيثن الله ويلک آمن ' ان وعدالله حق ' فيقول ما هذا اساطير الاولين ' اولئک الذين حق عليهم القول (۴۶ - ۱۶)

(۷) جس كافر بيٹے نے اپنے مسلمان ماں باپ كو جهڑک كر كہا ' كيا تم دونوں اسكا مجهسے وعده كرتے هو كه قبــر سے اٹهايا جاؤنگا ' مجهسے پہلے كتنی قوميں گذر گئيں' (اور اونــكا نشان بهــي نهيں) اوسكے ماں باپ اوسكـو خدا كا واسطه ديكر كہا كه اے بد بخت ايمان لا ! خدا كا وعده سچا هے' بيٹا كهتا هے' كه يه صرف پرانے لوگوں كي كهاني هے ' يهي وه لوگ هيں جنپر خدا كا عذاب واجب هوچكا -

(۸) ولاتطع كل حلاف مهين - هماز مشاء بنميم ' منــاع للخير معتد اثيم ' عتل بعد ذلک زنيم ' ان كان ذا مال وبنيــن ' اذا تتلــی عليــه آياتنــا قال اساطيــر الاولين (۹۸ - ۱۵)

(۸) تو انكي اطاعت نكر جو ذليل هيں اور قسميں بهت كهايا كرتے هيں ' جو عيب جو اور غماز هيں جو اسليے كه صاحب فرزند و مال هيں ' نيكي سے لوگوں كو روكتے هيں ' جو حد سے متجاوز هيں' جو گنهگار هيں' اور جو بد نهاد و بد اصل هيں ' اونكو جب هماري آيتيں پڑهكر سنائي جاتی هيں تو (بے پروائي سے) كهتے هيں كه يهه اگلوں كي كهانياں هيں -

(۹) ومايكذب به الا كل معتد اثيم ' اذا تتلی عليه اياتنا قال اساطير الاولين (۸۳ - ۱۳)

(۹) قران كي تكذيب وهي كرتے هيں جو ظالم اور گنهگار هيں ' اونكو جب هماري آيتيں پڑهكر سنائي جاتي هيں تو كهتے هيں كه اگلوں كي كهانياں هيں -

(خــــلاصــــه)

قران مجيد كي ان آيات كريمه سے صاف ظاهر هوتا هے كه اساطير كسي كتاب ديني كا نام نهيں هے' جس سے قران ماخوذ هو' بلكه كفار كا اس سے مقصود كهيں تو يه هے كه اسميں قصے اور كهانيوں کے سوا اور كچهه نهيں ' اور كهيں يه مقصود هے كه قيامت معاد اور حيات بعد الموت ' كچهه معقول بات نهيں - صرف اگلوں كي بيهوده كهانی هے - جس پر پرانے لوگ اپنی بيوقوفي سے يقين ركهتے تهے -

بد قسمتي ديكهو كه يه بعينه وهي اعتقاد فاسد هے جو كبهي كفار كا تها ' اور آج ان مسلمان متفرنجين كا هے جو قيامت کے دن پر يقين نهيں ركهتے ' جو خدا کے ظهور جلال کے منكر هيں ' جو اعمال کے مواخذه سے بے پروا هيں ' مرنے والو ! كيا موت تمهيں كبهي نه آئيگي ؟ هاں ايک بار آئيگي ' جسكے بعد تمكو زنده چهوڑ كر پهر كبهی نه آئيگي :

قد خسر الذين كــذبوا بلقاء الله حتی اذا جاءتهم الساعة بغتــة ' قالوا ياحسرتنا علي مافرطنا فيه ' يحملون اوزارهم علی ظهــورهم ' الا ساء ما يزررن ' وما الحيوة الدنيا الا لعب ولهــو ' وللدار الاخرة خير الذين يتقون ' افلا تعقلون (انعام ركوع ۳)

جو قيامت کے منكر هيں وه يقيناً نقصان اٹهائينگے - جب نا گهاں وه گهڑي آجائيگي تو حسرت سے كهينگے ' اس گهڑي كي نسبت هماري سست اعتقادي پر افسوس (خاموش ! كه اب افسوس و حسرت كا وقت نهيں) آج اونكي پشت گناه کے بوجهه سے گراں هے - كيا برا بوجهه هے - مغرورو ! تم جس دنيا كي زندگي پر مغرور هو اوسميں لهو ولعب کے سوا اور كيا دهرا هے - دار آخرت نيــک لوگوں كيليے بهترين محل اقامت هے ' نادانو ! كيا نهيں سمجهتے ؟

وثائق و حقائق

نفس انسانی کا ناقابل پیمایش عمق

[اثــر ادیب فاضل خواجه ابو العــلاء ندوي]

(متــرجـم از نــوا لیـم)

(۱)

غالبــاً همیــشه سے ارباب تفــکر کو یه شک ہے که هم (نوع انساني) جسقدر بڑے معلوم هوتے هیں' اس سے زیادہ بڑے هیں - یه خیال اولاً تو همارے قدرتي غرور' اور اگر اسکي تعبیر نــرم و عنایت آمیز الفــاظ میں کي جاے تو هماري امیــدوں ' خواهشوں ' اور حوصلوں کي خوشامد کرتا ہے - اسکے علاوہ یه ایک مهمان نواز پنــاہ گاہ ہے - جهــاں مصائب و شدائــد کے وقت ' جو هماري پابندیوں کا نتیــجه هیں' همیں بکثرت هوا اور وسیع گنجایش ملتي ہے -

اس خیال کا اظہار گونه گونه شکلوں میں بهت سے مواقع پر هوا ہے - انجیل میں انسانوں کا ذکر خداوند کي حیثیت سے کیا گیا ہے - مسیحي متــکلمین نے خدا اور انسانوں کو ملا دیا ہے ' اور پهر نه صــرف کسي فقید المثــال موقع پر بلکه هر جگه - افــلاطون کي " جمهوریت " میں روح انساني آسماني سلطنتوں سے آتي ہے' اور دریاے لیتهي (Lethe یوناني میتهولوجي میں ایک دریا ہے' جو شخص اس دریا کا پاني پیتــا ہے اسکے حافظے سے تمام باتیں محو هو جاتي هیں) اُسکا پاني پیکر اپنے تمام گذشتــه تجربات کو بهول جاتا ہے -

یه نظریه هندوں کے یهاں بعض تعلیمات سے بهت مشابه ہے -

اس خیال کي موجودہ بلند پایه تعبیر وہ ہے جو وررڈس ورتهه نے Words worth اپنے قصیدے (ode) میں کی ہے - چنانچه وہ کهتا ہے :

هم خدا کے پاس سے آئے هیں جو همارا گهــر ہے' نه بالــکل فراموشي کے عالم میں اور نه همه تن عریاني کي حالت میں بلکه عظمت و شان کے بادل اپنے پیچهے کهینچتے هوے -

یهي شاعر ایک اور سانت کو (انگریزي نظم کي ایک قسم ہے) اس کثیر الاستشهاد فقرہ پر ختم کرتا ہے " هم محسوس کرتے هیں که اپنے آپ کو هم جسقدر بڑا سمجهتے هیں اس سے زیادہ بڑے هیں "

اب تــک یه خیالات فلاسفه ' شعرا ' اور انبیا کي قلمرو میں داخل سمجهے جاتے تهے' مگر گذشته ربع صدي یا اس سے کم و بیش عرصــه میں انهوں نے ارباب علم (سائنس) کي توجه پر استحقاق کے دعوي پر دعوے کیے هیں' اور اس باب میں انهیں ایسے واقعات سے مدد پر مدد ملي ہے جو اصلي هیں اور علمي (سائنٹفــک) طور پر مشاهدہ میں آئے هیں -

(۲)

اگر درحقیقت همارے اندر کوئي ایسي جسماني یا دماغي شے ہے جو همارے روح یا نفس سے خارج ہے جیسا که همیں خود آگهي (Self consciousness) کي حالت میں محسوس هوتا ہے تو اسے هم کیونکر دریافت کرسکتے تهے ؟

یه ایک سوال ہے جس کا جواب گونه گوں واقعات کا ذکر اور پهر ان سے نتائج مستنبط کریگا -

(اوساس مخفي)

اگر ایک چهوٹی سي مکهي همارے هاتهه کی پشت پر چلتي ہے تو اسکي رفتــار همارے احساس میں کسي قسم کا هیجان پیدا نهیں کرتي' بلکه اسکي رفتار محسوس تــک نهیں هوتي - لیکن اگر ایک کے بجاے چهه هوں تو وہ همیں ضرور محسوس هونگي - تو گویا " لاشے " جب چهــه گونــه هو تو اس سے " شے " پیــدا هو جاتي ہے یا یوں کهیے که احساس کي ایــک مقررہ مقدار ایک محرک سے پیدا هوتي ہے ' لیکن جب اس محرک میں سے پانچ ســدس (چهٹا حصه) کم کرلیے جائیں تو احساس کے ایک سدس باقي رهنے کے بجاے کچهه بهي نهیں رهتا -

با لفاظ دیگر ایک دهلیز ہے بظاهر اس دهلیز کے نیچے ایک محرک کوئي احساس پیدا نهیں کرتا ' لیکن همارا قیاس ہے که یه محرک گو " محسوس " احساس پیدا نه کرسکے' مگر ایک غیر محسوس اور مخفي احساس (Sublimnal Sens atior) ضرور پیدا کرتا ہے -

هم میں کوئي ایسي شے ضرور ہے جو ایک مکهي کو بهي محسوس کرتي ہے گو معمولي نفس اسے محسوس نهیں کرتا - یه شے خواب مقناطیسي کے مختلف تجربات سے ظاهر هوئي ہے جسمیں بقول پروفیسر جیمس (Prof. James) اشیاء سطح عام پر آجاتي هیں - (پروفیسر موصوف کے خاص الفاظ "on tap" هیں) " اگهي " (Consciousness) ایک اسپیکٹرم بینڈ ہے (Spectrum-band) ایک آله ہے جسمیں نور کے وہ الوان منتشر بهي آجاتے هیں ' جنکو یوں نظریں نهیں دیکهسکتیں) جسطرح روشني کي بهت سي ایسي شعاعیں هیں جنکو آنکهیں نهیں دیکهسکتیں' اسیطرح بهت سے احساسات هیں جن سے معمولي طور پر هم آگاہ نهیں هوتے' مگر روشنی کي ان غیر مرئي شعاعوں کي طرح وہ بهي اس احساسات کے اس اسپیکٹرم بینڈ (احساس مخفي) میں اتر آتے هیں -

(ادراک مخفي)

ادراک مخفي (Sublimnal Intellection) کے لیے بکثرت شهادت موجود ہے - اس میں تو شک هي نهیں که هم میں ایک ایسي قوت موجود ہے جو " معمولی آگهي " کي محض لا علمي میں سونچتي ہے ' دلائل قائم کرتي ہے ' اور پهر انکے نتائج نکالتي ہے - اس نقــطه بحث کے متعلق ڈاکٹــر برممیویــل (پورا نام Dr. J. Milne Bramwel ہے) کے تجربات سب سے زیادہ حیرت انگیز هیں - ڈاکٹر موصوف نے اپنے معمولوں کو حکم دیا که وہ فلاں کام اپنے خواب سے بیدار هونے کے اتني دیر کے بعد کریں - مثلاً یه که کاغذ کے ایک پرزے پر چیلــک بنائیں - بیداري کي معمولی حالت میں تو معمول کو حکم کا ذرا بهي علم نه تها مگر ایک مخفي طبقه دماغ (Mental stratum) اس سے با خبر تها ' اور وقت مقررہ کا انتظار کر رها تها - جب اسے محسوس هوا که وقت مقررہ آگیا ہے تو اس نے معمول سے وہ حکم پورا کرالیا - وقت مقررہ کي مقدار منٹوں سے لیکر مهینوں تــک تهي - مثلاً ایک دفعه ڈاکٹر موصوف نے اپنے ایک معمول سے کہا که تمهیں فلاں وقت یه معلوم هوگا که جیسے کاغذ کے پرزے پر چیلــک بنانے کے لیے کوئي مجبور کر رها ہے اور تم بناوگے - اسکے ساتهه انهوں نے وقت بهي بتادیا - چنانچه انهوں نے

کہا کہ یہ واقعہ ۲۴ گھنٹے اور ۲۸۸۰ منٹ پر ہوگا - یہ وقت کا تعین بھی منجملہ اسباب اصلیہ کے ہے- یہ حکم اٹھارویں دسمبر یوم شنبہ کو ۳ بجکے ۴۵ منٹ پر دیا گیا تھا' اور اکیسویں دسمبر کو ٹھیک ۳ بجکے ۴۵ منٹ پر اسکی تعمیل ہوئی - دوسرے تجربوں میں ۴۴۱۷' ۸۹۵۰' ۸۷۰۰' ۱۱۴۷۰' ۱۰۰۷۰ منٹ کی مدت مقرر کی گئی تھی - ان تمام احکام کی تعمیل عین وقت پر ہوئی -

ہم میں سے اکثر اشخاص کی طرح معمول بھی بیداری کے عالم میں اس قابل نہ تھا کہ وہ دماغی طور پر حساب لگا کے معلوم کرسکتا کہ یہ مدت کب ختم ہوگی؟ مگر طبقہ خواب مقناطیسی (Hypnotic stratum) اس قابل ضرور تھا' اور وہ اس امر کی ضمانت کرسکا کہ جونہی وقت مقررہ آئیگا' فوراً حکم کی تعمیل ہوجائیگی - ایک تجربہ میں یہ وقت رات کو آیا' معمولہ نے (اس تجربہ میں معمول ایک عورت تھی) ٹھیک اسی وقت چیلک کا نشان کاغذ کے ایک پرزے پر بنایا جو اسکے پلنگ کے پاس پڑا تھا - بظاہر وہ اسوقت بیدار نہیں ہوئی کیونکہ جب وہ اٹھی ہے تو اسے چیلک بنانا یاد نہ تھا (۱)

اس بنا پر ہم کہسکتے ہیں کہ صرف یہی نہیں کہ نفس کا ایک ایسا مخفی حصہ ہے جو حساب لگا سکتا ہے' بلکہ یہ حصہ عالم بیداری کی " معمولی آگہی " سے بہتر حساب لگا سکتا ہے -

یہی نتیجہ حساب کے عجیب و غریب سوالات کے حل پر غور کرنے سے نکلتا ہے - بارہا دیکھا گیا ہے کہ ان عجیب المواہب اشخاص نے (یعنی وہ لوگ جنہیں قدرت نے عجیب و غریب دماغی قوی عطا کیے ہیں) چند سکنڈ کے اندر ایسے سوالات حل کردیے ہیں جن کے آگے معمولی تعلیم یافتہ اشخاص کی عقلیں خیرہ رہجاتیں اور متوسط درجہ کے حساب داں کو بھی انکے حل میں کاغذ' پنسل' اور جلد جلد حساب لگانے کے باوجود نصف گھنٹہ لگے - تاہم یہ عجائب المخلوقات لوگ (جنکا وجود خلقت انسانی کی عبارت میں بطور جملۂ متعرضہ کے ہے) جیسے بکسٹن (Buxton) داس (Dase) ماینڈیو (Mandeux) ذرا نہیں بتا سکتے کہ وہ کیونکر اسقدر جلد حساب لگا لیتے ہیں؟ کیونکہ وہ جو کچھہ کرتے ہیں دانستہ نہیں کرتے بلکہ سوالات کو اپنے نفس کے اندر اترنے دیتے ہیں اور اسکے بعد اندر سے جواب کے آنے کے منتظر رہتے ہیں - یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ پلم پڈینگ کو (ایک قسم کا انگریزی کھانا ہے) گرم چشمہ میں جوش دینے کے لیے رکھیے' یا بکری کے بچے کو چکا کو مشین میں ڈالیے کہ اندر جاتا ہوا تو بکری ہے مگر نکلتا سنبوسا ہے! درمیان کی تمام کار روائی ہم سے پوشیدہ رہتی ہے - علی ہذا حساب بھی " معمولی آگہی " کی دہلیز کے نیچے ہی لگتا ہے!

(حافظۂ مخفی)

تجارب خواب مقناطیسی کے نتائج' اور شکستہ شخصیتوں کے تشخیصی حالات کا مطالعہ اس امر کے اثبات کے لیے کافی ہے کہ معمولی حافظے سے حافظۂ مخفی (Sublimnal memory) کا وسیع تر ہونا سوال کی سرحد سے باہر ہے -

بہت سی باتیں جو ہم " بھول جاتے ہیں " معلوم ہوتا ہے کہ سرک کے " دہلیز " کے نیچے آ رہتی ہیں' اور اسطرح گو ہماری " معمولی آگہی " کے لیے وہ " گم شدہ " ہوجاتی ہیں مگر خواب مقناطیسی کی ان تک رسائی ممکن ہوتی ہے - یا یوں کہیے کہ عالم خواب میں جب خود " آگہی " غائب اور دوسرے طبقات نفس

[۱] دیکھو روائداد سوسائیٹی فور فزیکل ریسرچ صفحہ ۱۸۹

برسر کار ہوتے ہیں تو یہ " گم شدہ " چیزیں پھر واپس آجاتی ہیں - یا پھر وہ لوح صغیر (Planchette) (۱) کی ایک غیرارادی Automaic (۲) تحریر کی صورت میں منتقل ہوجاتی ہیں - چنانچہ حال کے ایک واقعہ میں جسکی اطلاع سوسائٹی فور فزیکل ریسرچ کو دی گئی ہے' ایک کاتب غیر ارادی (Automist) اور ایک " روح " سے سلسلہ مخابرات تھا جو اپنے آپ کو (Blanche Pnoyings) کہتی تھی' اور بہت سے ایسے تاریخی واقعات کی تفصیل بیان کرتی تھی جس سے یہ شخص خود واقف نہ تھا - بعد کو معلوم ہوا کہ یہ روح ایک ناول کا کیریکٹر ہے جسے عرصہ ہوا اس لکھنے والے نے پڑھا تھا' اور یہ تمام تفصیل اسمیں موجود تھی - یہ شخص اس کو بھول گیا تھا مگر وہ سرک کے " دہلیز " کے نیچے آگئی تھی - مخفی طبقات نے انہیں محفوظ رکھا تھا اور جب ایسا سوراخ کیا گیا جو آگہی کی بالائی سطح سے پار ہوگیا (یعنی " آگہی " کا پردہ بیچ سے ہٹ گیا) تو پھر ان طبقات نے اسے غیر ارادی تحریر کے ذریعہ حاضر کردیا!

(جذبات کا ہیجان مخفی)

جذبات کا مخفی ہیجان (Sublimnal Emotion) بھی ایک حقیقت ہے اگرچہ شاید بہت کم قابل ثبوت ہے - ضروری شہادت کی ایک دلچسپ مثال وہ واقعہ ہے جو چند دن ہوے مسز ویرل کو غیر ارادی تحریر کے ایک تجربہ میں پیش آیا تھا - (مسز ویرل کمبرج میں السنہ قدیمہ کی خطیبہ یعنی کلاسکل لیکچرر ہیں اور (Pausanias) کی مترجمہ ہیں - انکے متوفی شوہر انگریزی پرروفیسر شپ موسومہ باسم بادشاہ ایڈورڈ ہفتم پر مامور تھے) مسز موصوفہ جب اپنی نیم آگہی (Semi-cansciousness) کے عالم سے نکلیں جسمیں کہ وہ بلا ارادہ (Automacically) لکھہ رہی تھیں تو باوجودیکہ انکے جذبات میں خبردارانہ ہیجان (Conscious emotion) نہیں ہوا تھا' مگر پھر بھی انکے رخسارے سرشک آلود تھے - امتحان

[۱] جاندار اور بیجان چیزوں میں ایک وجہ امتیاز یہ ہے کہ جاندار چیزوں کے کام ارادہ اور علم کی حالت میں ہوتے ہیں - لیکن بیجان چیزوں کے کسی ایک کام میں بھی ارادہ یا علم کو دخل نہیں ہوتا - فونو گراف اور انسان' دونوں بولتے اور دونوں کی گفتگو معنی خیز اور قابل فہم ہوتی ہے' اور بعض بہتر قسم کے فونو گرافوں کی تو یہ حالت ہے کہ اگر سننے والے کو معلوم نہ ہو کہ فونو گراف بج رہا ہے تو وہ بھی سمجھتا ہے کہ کوئی انسان بول رہا ہے - مگر انسان کے بولنے میں علم و ارادہ کو دخل ہوتا ہے اور فونو گراف کے بولنے میں نہ ارادہ ہوتا ہے اور نہ علم - اسی لیے ایک آہن گویا اور دوسرا صرف آہنگ ساز ہے -

لیکن کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انسان اپنی اس مزیت سے علحدہ ہوجاتا ہے - وہ سب کچھہ وہی کرتا ہے جو پہلے کرتا تھا' مگر اسکی اس حالت کے تمام حرکات و سکنات کا شمار ایک جاندار کے حرکات و سکنات میں نہیں ہوتا - وہ اسوقت بالکل ایک مشین کی طرح ہوتا ہے جو گو ایک جاندار کی طرح کام کرتی ہے مگر زندگی کی اصلی مزیت یعنی علم و ارادہ سے محروم ہوتی ہے -

کچھہ انسان ہی کی خصوصیت نہیں - یہ حالت دوسرے جانداروں کی بھی ہوتی ہے - کوئی جاندار شے جب اس حالت میں ہو تو اسکو (Automaton) کہتے ہیں اور اس حالت کے حرکات و افعال کو (Automatic) - آٹو میٹن کا لفظی ترجمہ خود رو ہے لیکن ہماری زبان میں خود رو دوسرے معنی میں مستعمل ہے - عربی میں آٹو میٹن کا ترجمہ متحرک بلا ارادہ ہوا ہے - ایسی حالت میں آٹو میٹک کا ترجمہ غیر ارادی کیا جاسکتا ہے -

[۲] یہ ایک فرانسیسی نژاد لفظ ہے جسکے لغوی معنے چھوٹا سا تختہ ہیں مگر اصطلاح میں ایک خاص قسم کی تختی کو کہتے ہیں - یہ ایک قلب نما یا مثلث لکڑی کا تختہ ہوتا ہے - اسکے نیچے تین پائے ہوتے ہیں - ان پایوں میں دو پہیے لگے ہوتے ہیں اور ایک نوکدار پنسل - جب پنسل کے بالائی سرے پر ہاتھہ رکھا جاتا ہے تو وہ اس طرح چلنے لگتی ہے گویا از خود چل رہی ہے - پنسل کی رفتار سے نیچے کے کاغذ میں نقوش بنتے جاتے ہیں - خواب مقناطیسی کے معمول کو یہی تختی دی جاتی ہے - عربی میں اسکا ترجمہ " لوح صغیر " ہوا ہے جو اصل لفظ کا بعینہ ترجمہ ہے -

الحریـــة فـي الاســلام

حریت اور حیات اسـلامی

قـران حکـیـم کي تصریحات

یا ایها الذین آمنوا کونوا قوا مین بالقسط شهداء لله ولو علي انفسکم او الوالدین والاقربین (نساء)	مسلمانو ! تم انصاف پر قائم اور (زمین میں) خدا کے گواہ رهو ' گو یه گواهي خود تمهارے اپنے نفس یا والدین یا عزیز و اقارب کے خلاف هي کیوں نهو -

اگر یه سچ هے که قومي زندگي کي جان اخـلاق هے تو یه بهي سچ هے که اخـلاق کي جان حریت راے ' استقلال فکر ' اور آزادي قول هے - لیکن اخلاق ملي کي یه روح مهالک و خطرات کي موت سے گهري هوئی هے : حفت الجنة بالمکاره - اس آب حیات کے حصول کیلیے زهر کا پیاله بهي پینا پڑتا هے : الموت جسر الي الحیاة !

قوم کے نظـام اخـلاق و نظام عمـل کیلیے اس سے زیاده کوئي خطر ناک امر نهیں که موت کا خوف ' شدائد کا ڈر ' عزت کا پاس ' تعلقات کے قیود ' اور سب سے آخر قوت کا جلال و جبروت ' افراد کے افکار و آرا کو مقید کردے - اونکا آئینۂ ظاهر ' باطن کا عکس نهو ' اونکا قول اونکے اعتقاد قلب کا عنوان نهو ' اونکي زبان اونکے دل کي سفیر نهو - یه وهي چیز هے جسکو اسلام کي اصطلاح میں " نفاق " اور " کتمان حق " کهتے هیں اور جس سے زیاده مکروه اور مبغوض شے خداے اسلام کي نظر میں کوئي نهیں - اسلام کي بے شمار خصوصیات میں سے ایک خصوصیة کبری یه هے که اسکي هر تعلیم موضوع بحث کے تمام کنـاروں کو محیط هوتي هے - هم نے تورات کے اسفـار دیکهے هیں ' زبور کي دعائیں پڑهي هیں ' سلیمان (عم) کے امثال نظر سے گذرے هیں ' یسوع کي تعلیمات اخلاقیه کے وعظ سنے هیں - هم نے ان میں هر جگهه خاکساري ' انکساري ' تحمل ظلم ' درگذر ' تسامح اور عفو و کـرم کے ظاهر فریب اور سراب صفت مناظـر کا تماشا دیکها هے ' لیکن کیا ان میں اون اصول اخلاق کا بهي پته لگتا هے جو قوموں میں خود داري ' سر بلندي ' اور حق گوئي کا جوهر پیدا کرتے هیں ؟

[بقیه مضمون صفحه ۱۳ کا]

کرنے پر معلوم هوا که تحریر میں دو دوستوں کا تـذکره هے جنهیں نهایت غمناک حالات میں موت آئي تهي - لیکن خود مسز ویرل نے جب تـک اپني تحریر نهیں پڑهي ' اسوقت تـک وه اسکے مضمون سے واقف نه هوئیں - اِس سے ظاهر هے که نفس کا کوئي حصه صرف یهي نهیں کرتا که خبردارانه هدایت Camacious direction کے بغیر سونچتا ' یاد کرتا ' اور انگلیوں کو لکهواتا هے ' بلکه بغیر اسکے که نفس آگاه Canscious mindy کو سبب معلوم هو ' وه آنکهوں سے آنسو کے دریا بهي بهادیتا هے ! (دیکهو روئداد سوسائٹي فور فزیکل ریسرچ ۲۰ صفحه ۱۵)

(باقي آینده)

جنکي نظر میں بمقابلۂ حق ' آقا و غلام ' باد شاه و گدا ' عالم و جاهل ' قریب و بعید ' اور سب سے بڑهکر یه که خود اپنا نفس اور غیر ' سب برابـر نظر آتا هے ؟ جنکي راستـگوئي ' حریت پسنـدي ' اور حق پرستي کي عروة الوثقی کو نه تو تلوار کاٹ سکتي هے ' نه آگ جـلا سکتي هے ' اور نه محبت و خوف کا دیو توڑ سکتا هے ؟

فقد استمسک بالعروة الوثقی التي لا انفصـام لهـا (بقره)	کیونکه اوسنے وه مضبوط قبضه پکڑا هے جسکے لیے کبهي ٹوٹنا هے هي نهیں -

اسلام ایک طرف مسلمانوں کي تعریف یه بتا تا هے که :

المسلم من سلم المسلم من لسانه و یـده (بخـاري)	مسلمان وه هے جسکے هاتهه اور زبان سے مسلمانوں کو تکلیف نه پهونچے -

دوسري طرف مسلمانوں کي حقیقت یه ظاهر کرتا هے که اگر خدا و شیطان ' حق و باطل ' معروف و منـکر ' اور خیر و شر کا مقابله هو تو وه رضاے خدا ' نصرت حق ' امر معروف ' اور دعوت خیر کیلیے :

لا یخـا فـون لومـة لائـم (مـا ئـده)	آسـمان کے نیچے کي کسي هستي کي پروا نهیں کرتے !

غربت سراے دهر میں حق کا ٹهکانا صرف ایک مسلمان هي کا سینه هونا چاهیے ' لیکن کیا بد بختي هے که آج همارے سینے باطل کا نشیمن ' همارے دل نفاق کا مامن ' اور همارا باطن اخفاے حق کا ملجا بنگیا هے ' حالانکه هم وهي هیں جنهیں حکم دیا گیا تها که :

کونوا قوامین بالقسط شهداء الله (نساء)	دنیا میں خدا کے گواه رهیں -
لـم تقولـون ما لا تفعلـــون ؟	اونکا قول و عمل همیشه برابر هو -
تخشي الناس و الله احق ان تخشاه	اونکا دل اور زبان همیشه ایک هو ' جنکو خدا کے سوا کوئي هستي مرعوب نهیں کرسکتي -

(تسـامـح اور قـــول حـــق)

عفو و درگذر ' عیب کو ڈهانـکنا ' خطاؤں سے چشم پوشي کرنا ' بلا شبـهه ایک بهترین وصف هے ' لیکن اگر کسي شهر کي پولیس ان مسامحانه اخلاق پر عمل شروع کردے یا بڑے بڑے مجرموں کي طاقت سے مرعوب هوکر اپنے فرائض میں کوتاهي کرے تو اسکا نتیجه یه هوگا که نهوڑے هي دنوں میں نظام و امن درهم و برهم هوجائیگا ' اور معمورۂ شهر مٹي کا ڈهیر بن جائیـگا - هر آزاد راے اور حر الفکر انسان خدا کي آبادي کا کوتوال هے - اوسکا فرض هے که هر غلط رو کو روکدے ' هر خطا کار کو ٹوکدے ' اور حمایت حق و نصرت خیر کیلیے همه تن آماده رهے تاکه حق و باطل کے جور و ستم سے اور نور ظلمت کے حمله سے محفوظ رهے ' اور سوسائٹي کا شیرازۂ نظام منتشر نهو جاے -

شریعت اسلامیه نے اسي خاص فرض کا نام امر بالمعروف اور نهي عن المنکر قرار دیا هے ' اور ملت اسلامیه کا خاص وصف یه بیان کیا هے که :

کنتم خیر امـة اخرجت للناس تامرون بالمعروف	تم بهترین قوم هو جو دنیا میں لوگوں کیلیے نمونه بنائي گئي - اچهي باتوں

و تنهـــون عن المنـكـــر

کي هدايت کرتے هو اور بري باتوں سے منع کرتے هو -

ولتكن منـكم امة يدعون الى الخيـر و يـامـــرون بالمعروف و ينهون عن المنـكر و اولئـك هــم المفلحون (ال عمران)

تم ميں ايک گروہ ايسا هونا چاهيے جو لوگوں کو نيکی کي دعوت دے' اچهي باتـــوں کي هـــدايت کـــرے ' بـــري باتـــوں سے روکے ' اور يهي گـــروہ کامياب هے -

(ايک شبـهـــه کا ازالـــه)

غلط هے جو يه سمجهتے هيں که صـــداقت اور حقـگوئي ' امر بالمعروف اور نهي عن المنكر ' دعوت الى الخير اور منع عن الشر کے سلسله ميں اگر دوسروں کے حرکات و افعال کا نقد کيا جاے تو وہ اوس تجسس احوال غير کا ملزم هوگا جسکو قران نے منع کيا هے :

يا ايهاالذين آمنوا اجتنبوا كـثـيـرا مـــن الظـــن ان بعض الظن اثم - ولا تجسسوا ولايغتب بعضكم بعضا - ايحب احدكم ان يا كل لحم اخيه ميتـــاً فـكرهتموہ ؟ واتـــقو الله - ان الله تـــواب رحـيـــم (حجرات)

مسلمانوں ! بهت بدگمانياں کرنے سے اجتناب کيا کرو! دوسروں کے حالات کي جاسوسي نکيا کرو ' ايک دوسرے کي پيڇهے ميں بدگوئي نه کرو! کيا تم پسند کرتے هو که کسي بهائي کي لاش پڑي هو اور تم اوسکا گوشت نوچ نوچ کهاؤ؟ کيا تمکو گهن نه آئيگي ؟ خدا کا خوف کرو که خـــدا توبـــه قبول کرنے والا اور رحمت والا هے -

ليکن اس سے مـــراد وہ شخصي حالات هيں جو امور دين اور مصالح ملت ميں موثر نهوں' ورنه مريضۂ امر معروف اور نهي منكر کيليے کيا چيز باقي رهجائيگي ؟ اور معاشرت کي اصلاح ' معائب کے ازاله ' اور منـــكرات کے ابطال کيليے کونسا هتيـــار همارے پاس هوگا ؟ اگر همارے عظمـــاے محدثين حديث ميں رواۃ کے معائب و اخلاق کي تنقيد نکرتے اور رحق کے مقابله ميں بڑے بڑے ارباب عمائم اور جبا برۂ حکومت کے زور و قوت سے مرعوب هوجاتے تو کيا آج همـــارے پاس اقوال حـــقه کے بجـــاے صـــرف روايات کا ذبـــه کا ايک ڈهير نهوتا ؟

اس سلسله ميں همکو يهه بهي بالا عـــلان کهنا چاهيے که سب سے پهلی هستي جس سے سب سے پہلے محاسبه کرنا چاهيے ' جسکے افعال کي سب سے پہلے تنقيد کرني چاهيے ' جسکے معائب کي سب سے پہلے مذمت کرنی چاهيے ' وہ خود اپني هستي هے - بهادر وہ نهيں هے جو ميدان قتال ميں دشمن سے انتقام لے - جب تم کسي دوسرے کي اخلاقي صورت کي هجو کر رهے هو تو ذرا اپنے دل کے آئينه ميں بهی ديکهه لو که خود تمهاري صورت نو ويسي نظر نهيں آني ؟ جب حق کے اظهار کيليے تمهاري زبان دلائـــل کا انبار لگا رهي هو تو جهانککر ديکهه لو که کهيں تمهارے خرمن دل ميں تو يهه جنس موجود نهيں هے ؟ کيونکه :

لم تقولون ما لا تفعلون' (الصف) -

کيوں کهتے هو جو تم خود کرتے نهيں ؟

كبر مقـــتـــاً عنـــد اللـــه ان تقولوا ما لا تفعـــلون (الصف)

خدا کو يهه بات نهايت ناپسند هے کـــه جو تمهارا قول هو وہ فـــعـــل نهو -

اتامـــرون النـــاس بالـــبر وتنسون انفسكم (بقرہ)

تم دوسروں کو تو نيکی کي بات بتاتے هو ليکن خود اپنے کو بهول جاتے هو؟

اسليے مسلمان کا ظاهر و باطن ايک هو - وہ زبان سے جسکا اقرار کرتا هو دل سے اوسکا اعتقاد بهي رکهتا هو' ورنه وہ منافق هے جو :

يقولون بافوا ههم ماليس في قلوبهم (آل عمران)

منـــه سے وہ بـــات کهتـــا هے جو اوسکے دل ميں نهيں هے -

(حريت راے اور قول حق کي تعريف)

حريت راے اور قول حق کيا شے هے ؟ اسکا جواب آيات سابقه نے بتايا هے - يعني جو بات حقيقتاً صحيح هو - دل سے اوسکا اعتقاد' زبان سے اوسکا اقرار' اور هاتهه سے اوسپر عمل - اگر غلطي سے حق کي ماهيت اوس سے مخفي هو تو جب اوسکا علم هو اپني غلطيوں کا اعتراف کرلے - غير اگر اس حق کا معارض اور اس صداقت کا دشمن هو تو اوسکي عظمت و جبروت سے اوسکے هاتهه ميں رعشه ' اوسکے پاؤں ميں لغزش ' اوسکي زبان ميں لکنت ' اور اوسکے قلب ميں خوف نهو - سوسائٹي کي شرم اور اقارب و احباب کي محبت اوسکی زبان حق کو اور اوسکے دست صداقت شعار کو بيکار نکردے - دولت و مال کي حرص اور عزت و جاہ کی طلب اوسکي جادۂ حريت پرستي اور راہ صداقت پسندي ميں سنگ گراں بنکر حائل نهو - اغراض ذاتي اور هواے نفساني کے سحر سے مسحور نهو - رضاے خدا اور طلب حق کے سوا اوسکا کوئی مطلوب نهو که مذهب حق پرستي ميں يهي شرک هے : و ان الشرك لظلم عظيم -

(هر مسلمان کو فطرتاً آزاد گو اور حق پرست هونا چاهيے)

هر مسلم موحـــد هے اور هر موحد آستانـــۂ احديت کے سوا تمام آستانوں سے بے نياز اور واحد القهار کے سوا هر هستي سے بے خوف هے' اسليے وہ فطرتاً اپنے کسي قول و فعل ميں آزادي و حقگوئي سے نهيں ڈرتا - صحابۂ کرام کو ديکهو که يه خاک نشيں قيصر و کسری کے دربار ميں بے دهڑک جاتے هيں ' اور قاقم و حرير کي مسندوں کو اُلٹ کر زمين پر بيٹهه جاتے هيں - وہ فرش دربار جو روم و ايران کا سجدہ گاہ تها ' برچهي کي انی اور گهوڑوں کے سموں سے اونکے جبروت و استبداد کے پرزے اڑا دیے گئے - جن درباروں ميں زبان کي حرکت بهي سوء ادب تهي ' وهاں حمايت حق کيليے ٹوٹے هوے قبضے اور چتهڑوں سے بندهي هوئي تلوار جنبش ميں آجاتي هے ! اور پهر کيوں ايسا نه هو جبکه ايک موحد کا اعتقاد يه هے که " لا نافـــع ولا ضـــار الا اللـــه " خدا کے سوا نفع و ضرر کسي کے هاتهه ميں نهيں -

(هر مسلم خدا کا گواہ صادق هے)

هر مسلم خدا کي طرفسے دنيا ميں ايک گواہ صادق اور شاهد حال هے که :

وكذلك جعلناكم امة وسطاً لتكونوا شهـــداء على النـــاس (بقرہ)

خدا نے تمکو ايک شريف قوم بنايا هے تا که لوگوں پر گواہ رهو -

کيا اوس سے زيادہ کوئي بدبخت هوسکتا هے ' جسکو خدا نے محکمۂ عالم ميں اپني طرفسے گواہ بنا کر بهيجا هو اور وہ اس حق کی گواهي سے خاموش رهے يا اوسکے اخفا کي کوشش کرے ؟

و من اظلم ممن كتم شهادة عنـــدہ من اللـــه (بقرہ)

اور اوس سے بڑهکر کون ظالم هوگا ' جسکے پاس خدا کي کوئی گواهي هو اور وہ اوسکو چهپاے ؟

کيونکه مسلم کے خدا کا حکم هے که :

ولا تكتمـــو الشهادة (بقرہ)

شهادت ربانی کا اخفا نکرو !

(اداے شهادت رباني اور حريت راے ايک شے هے)

پس جو شخص شهادت رباني کا اخفا نهيں کرتا ' اور خدا کي طرف سے جو علم اوسکے قلب ميں القا کيا گيا هے وہ علی الاعلان اور بلا خوف لومة لائم اوسکا اظهار کرتا هے ' وهي هے جسکو دنيا صادق

اللهجه ' مستقل الفکر ' حر الضمیر ' اور آزاد گو کهتي هے - پهر کیا جو شخص حر الضمیر اور آزاد گو نهیں ' وه ' وه نهیں جو شهادت کو چهپاتا هے اور حق کي گواهي سے اعراض کرتا هے ؟ حالانکه وه وجود اقدس جو عالم الغیب و الشهادة هے ' بتصریح فرماتا هے :

یا ایها الذین آمنوا کونوا قوامین بالقسط شهداء للـه ولو علی انفسکم او الوالدین والاقربین ان یکن غنیاً او فقیراً فالـلـه اولی بهما ' فلا تتبعو الهوی ان تعدلوا و ان تلوا او تعرضوا فان الـلـه کان بما تعملون خبیراً (نساء)

مسلمانو ! انصاف پر مضبوطي سے قائم رهو اور خدا کیطرفسے حق کے شاهد رهو ' گو یهه شهادت خود تمهاري ذات کے یا تمهارے اعزۂ و اقارب کے خلاف هي کیوں نهو ' اور وه خواه دولتمند هوں یا فقیر ' اداے شهادت میں اونکي پروا نکرو که خدا دونونکو بس کرتا هے ' اور نه متبع هوی هوکر حق سے انحراف کرو - اگر تم بالکل انحراف کروگے یا دبي زبان سے شهادت دوگے تو جان لو که خدا سے کوئي امر مخفي نهیں - وه تمهارے هر عمل سے واقف هے "

الله اکبر ! آج مسلمان خدا کے اتنے بڑے فرض کو بهولے هوے هیں ! وه مسلمان جنکو صرف ایک سے ڈرنا تها ' اب هر ایک سے ڈرنے لگے هیں - وه اظهار حق میں دولتمند سے ڈرتے هیں که شاید اوسکي جیب کرم بارکي چند چهینٹیں همارے دامن مقصود میں کبهي پڑ جائیں ! اے دولت کے دیوتاؤں سے ڈرنے والو ! کیا تم تک رزاق عالم کا یه فرمان نهیں پهونچا که : نحن نرزقهم و ایا کم (الانعام) " هم هیں جو اونکو اور تمکو ' دونوں کو رزق پهونچاتے هیں " ؟ وه حمایت حق کیلیے کمزوروں کا ساتهه نهیں دیتے - لیکن اے کمزوروں کی مدد نکرنے والو ! جانتے هو که کمزوروں کا سب سے بڑا مدد گار کیا کهتا هے ؟

ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض و نجعلهم ائمة و نجعلهم الوارثین - (القصص)

هم ان لوگوں پر احسان کرنا چاهتے هیں جو دنیا میں کمزور سمجهے گئے اور انهیں کو اب دنیا کا پیشرو اور زمین کا وارث بنائینگے -

وه حکومت کي تلوار سے ڈرتے هیں - مگر اے حکومت کي تلوار سے ڈرنے والو ! کیا تم نے نهیں سنا که حق پرستان مصر نے فرعون کو کیا کها تها ؟

فاقض ما انت قاض - انما تقضي هذه الحیوة الدنیا - (طه)

تو جو کر سکتا هے وه کر گذر ' اور تو بجز اسکے که هماري اس ذلیل دنیوي زندگي کو ختم کردے اور کرهي کیا کرسکتا هے ؟

همارا دل کیوں آزاد نهیں ؟ هم حق کے کیوں حامی نهیں ؟ هم استقلال فکر کے کیوں طالب نهیں ؟ تقلید اشخاص کی زنجیروں کو کیوں هم اپنے پاؤں کا زیور سمجهتے هیں ؟ هم طوق غلامي کو تمغاے شرف کیوں جان رهے هیں ؟ اسلیے که حسن اعتقاد کو هم نے معصومیت کی سدرة المنتهی تک پهونچا دیا هے ' حالانکه ایک هی هے (یعني خدا) جسکی ذات هر نقص سے پاک اور هر خطا سے مبرا هے ' اور ایک هي جماعت هے (یعني انبیا) جو گناهوں سے معصوم بنائي گئی هے - اور پهر اسلیے که غیر کی محبت نے همارے احساس حق کو مسلوب کرلیا هے ' حالانکه وه جو سراپا محبت هے ' اوسکي رضا جوئي میں هر محبت غیر همرتبۂ عداوت هے - اور اسلیے که هم دنیا کے ذره ذره سے خوف کرتے هیں حالانکه ایک هی هے جسکا آسمان و زمین میں خوف هے - یعنی وه " جو دنیا کے ذره ذره پر قابض هے - اور اسلیے که انسانوں سے همکو طمع خیر هے ' حالانکه خیر کي کنجیاں صرف ایک هي کے هاتهه میں هیں -

همکو اکثر عداوت اور ضد بهي حق بیني سے محروم کر دیتي هے - حالانکه مسلم کا دل حق پرست اپنے نفس سے بهي انتقام لیتا هے اور حق کیلیے دشمن کا بهي ساتهه دیتا هے -

(موانع حق گوئي)

هم نے بتا یا که وه کیا چیزیں هیں جو هماري زبان کو حقگوئي سے ' همارے پاؤں کو حق طلبي سے باز رکهتي هیں ؟ نا جائز حسن اعتقاد ' محبت باطل ' خوف ' طمع ' اور عداوت - قران مجید نے مختلف مقامات میں نهایت شدت کے ساتهه ان موانع حریت اور عوائق حق کو بیان کیا هے اور تنبیه کی هے که کیونکر هم ان سے محفوظ ره سکتے هیں -

(نا جائز حسن اعتقاد)

حسن اعتقاد کوئي بري شے نهیں ' لیکن انبیا علیهم السلام کے سوا جو سفیر اوامر رباني هیں ' کسي انسان کو اتنا رتبه دینا که اوسکا هر قول و فعل آئین تسلیم اور معیار صحت هو ' در حقیقت شرک في النبوت هے - اعیان کرام کي عزت انسان کا ایک جوهر هے ' لیکن یهه حق کسیکو نهیں پهونچتا که وه همارے قلوب پر اس حیثیت سے حکمراني کریں که وه انسان کي ایک ایسي نوع هیں جنکے احکام دائرۂ انتقاد سے خارج اور ضعف بشري سے مبرا هیں - اور اگر یهه سچ هے تو پهر اوس احکم الحاکمین کیلیے کیا ره گیا ' جسکا اعلان هے که ان الحکم الا لله (الانعام) حکومت صرف خدا هي کي هے ؟ کیا خدا نے اُن نصاری کو جو پوپ اور قسیسین کے احکام کو بلا حجت تسلیم کرتے تهے اور اونکے اقوال و اعمال کو بري عن الخطا اور خارج از نقد سمجهتے تهے ' یه نهیں کها :

اتخذوا احبارهم و رهبانهم اربابا من دون الـلـه (توبه)

نصاری نے خدا کو چهوڑ کر اپنے عالموں اور راهبوں کو خدا بنا لیا هے -

اور کیا قران نے اونکو دعوت توحید اسطرح نهیں دي ؟

قل یا اهل الکتاب تعالوا الی کلمة سواء بیننا و بینکم الا نعبد الا الله ولانشرک به شیئاً ولا یتخذ بعضنا بعضاً ارباباً من دون الـلـه (آل عمران)

اے آسماني کتاب والو ! آؤ ایک امر جو هم میں تم میں اصولاً متفق علیه هے ' اسپر عمل کریں که هم صرف خدا هي کو پوجیں ' اور کسیکو اوسکا شریک نه بنائیں ' اور نه خدا کو چهوڑ کر هم ایک دوسرے کو خدا بنائیں -

ایک دوسرے کو خدا بنانا کیا هے ؟ یه هے که هم اپنے قواے فکر کو معطل کردیں ' اور حق و باطل کا معیار صرف اشخاص معتقد فیه کے غیر رباني و غیر معصوم حکموں کو قرار دیدیں - هماري پچهلي چند صدیوں کا زمانه ایک بهترین مثال هے ' جب هم پُر رعب ناموں سے مرعوب هو جاتے تهے ' اور جب هم حق و باطل کا معیار افراد کي شخصیت قرار دیتے تهے - تمام امور سے قطع نظر کرکے دیکهو که همارے علوم و فنون کو اس سے کتنا نقصان پهونچا ؟ هر علم و فن میں همارا وجود ' وجود معطل ره گیا ' زبانیں تهیں لیکن بولتے نه تهے ' دل تهے مگر سمجهتے نه تهے - قید تحریر میں جو چیز آگئي وه تنسیخ کے لائق نه تهي - هر کتابي مخلوق جو کسي خالق ممکن کي طرف منسوب تهي ' صداقت و معصومیت کا پیکر تهي - هر سابق العهد وجود انساني ' بعد کے آنے والوں کي عقول و آرا پر حکومت کرتا تها ' الغرض هر سابق هستي کا حکم اوس قدیم هستی کے حکم کیطرح تسلیم کیا جاتا تها جسکی شان یه هے که :

لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه -

باطل نه اسکے آگے آسکتا هے اور نه اسکے پیچهے آسکتا هے -

اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارا ہر علم و فن دست شل ہوکر رہگیا - پہلوں نے جو کچھہ لکھا ' بعد والے اوسپر ایک حرف نہ بڑھا سکے - پھر کیا اگر ایک فقیہہ تاتارخانیہ کو ' ایک طبیب سدیدي و قانون کو ' ایک نحوي کافیہ و مفصل کو ' ایک متکلم مواقف و مقاصد کو ' ایسي کتاب فرض کرتا ہے کہ باطل جسکے نہ آگے ہے نہ پیچھے - نہ داھنے ہے نہ بائیں ' تو کیا یہ شرک في القران نہیں ' اور ہم نے اونکے مصنفین کو ایسي ھستي نہیں تسلیم کر لیا ' جنکو قرآن پاک نے اربا با من دون اللہ کہا ہے ؟

ہماري گذشتہ چہل سالہ عمر جو ہماري قومیت کا دور طفولیت تھي ' بدترین زمانہ استبداد اور بدترین مثال حسن اعتقاد تھی - ہم ہر تیز زبان کو مصلح اکبر اور ہر تیز رو کو رھبر سمجھتے تھے ' اور اوسکے ہر حکم و فرمان کو اسي خشوع و خضوع کے ساتھہ تسلیم کرتے تھے ' جس خشوع و خضوع کے ساتھہ قران مجید نے بتایا ہے کہ یہود و نصاری اپنے احبار اور پوپ کے احکام کی تعمیل کرتے تھے - پس اب وقت آگیا ہے کہ ہم تمام مسلمانوں کو یہ دعوت الہی دیں :

تعالوا الی کلمة سواء بیننا و بینکم الا نعبد الا اللہ ولانشرک بہ شیئاً ولا یتخذ بعضنا بعضاً اربابا من دون اللہ ' (آل عمران)

اے کتاب والو ! آؤ ایک امر جو ہم میں متفق علیہ ہے ' اوسپر عمل کریں - اور وہ یہ ہے کہ غیر خدا کی پرستش نکریں ' اور نہ اسکے حکم میں کسیکو شریک بنائیں ' اور نہ خداے حقیقي کو چھوڑکر ایک دوسرے کو خدا بنائیں -

دار العلوم ندوہ

مولوی محمد حسین طالب العلم کا قصور جو کچھہ بھی ہو اُسکي تحقیق و تفتیش ضرور ہوني چاھیے کہ آیندہ پھر ویسی حرکات کا طلبا میں سے کوئي مرتکب نہ ہو - مگر سوال یہ ہے کہ مولوي محمد حسین کے اخیر امتحان کا زمانہ ایسا محدود ہے کہ اگر کمیشن کی نشست کے انتظار و قوم کے فیصلہ پر یہ معاملہ رکھا گیا تو مدت گذر جائیگی ' اور غریب محمد حسین کي تمام عمر کي محنت رائگاں جائیگي - اسواسطے میري ناچیز راے یہ ہے کہ تفتیش و تحقیق کے انتظار میں اس معاملہ کو نچھوڑا جاے - محمد حسین بدستور دارالاقامہ و دارالعلوم میں داخل کر لیا جاے - اور امتحان میں شریک کیا جاے - فیصلہ جو کچھہ بھي ہو اسکي تعمیل لازمي ہوگي - اگر ایسا نہ ہوا اور فرض کیا کہ محمد حسین بعد تحقیق و تفتیش بیقصور ثابت ہوا ' تو اس کے انتظار میں جو کچھہ خرابی اور تباھي بد نصیب طالب علم کي ہوجائیگي اوسکی تلافي غیر ممکن و محال ہوگي - مجھے امید ہے کہ ناظم صاحب و پرنسپل صاحب دارالعلوم اپنے شاگرد پر نظر رحم و محبت کي ڈالکر اسکی ادخال دارالعلوم و دار الاقامة و شرکت امتحان کا حکم دینگے - بلا انتظار فیصلہ اخیر جس کي پابندي متخاصمین پر لازمی ہودي -

آخر میں التجا کرتا ہوں کہ آپ میري ناچیز راے کی تائید فرماوینگے اور غریب محمد حسین کے داخلہ و امتحان کا انتظام شروط فیصلہ اخیر فرماوینگے اور امید کرتا ہوں کہ پرنسپل صاحب مدرسہ ندوہ بحق طالب علم مولوي محمد حسین طرز رحم و درگذر سے دریغ نہ فرماوینگے -

ڈ یارمند شیخ احمد حسین خان بہادر آنریري مجسٹریٹ فتحپور-

ھوائي جنگ

(۲)

جنگ میں ھوائي جہازوں کا ایک بہت بڑا استعمال یہ ہے کہ دشمن پر اوپر سے گولہ باري کي جاے - آپ نے جنگ طرابلس کے حالات میں پڑھا ہوگا کہ بارہا اطالیوں نے عثماني مجاھدین پر اوپر سے گولے برساۓ - ان اطالی تجارب کا نتیجہ تو ناکامي نکلا کیونکہ قریباً ہر نشانے نے خطا کي اور ہر وار خالي گیا - البتہ جرمني کے تجارب اس باب میں کامیاب ثابت ہوے ' گو ابتدا میں اسے بھي ناکامي کا منہ دیکھنا پڑا - بحیرۂ جنیوا میں ایک کشتي کھڑي کي گئي اور جنگي جہاز نے تین ہزار فیت بلندي پر سے گولے آتارنا شروع کیے - پہلا اور دوسرا گولا تو نشانہ پر نہیں پڑا مگر اسکے بعد جتنے گولے پھینکے گئے ' سب ٹھیک نشانے پر لگے - اس تجربہ سے یہ بھي معلوم ہوگیا کہ آندھي شست کے صحیح بندھنے یا گولے کے نشانے پر پڑنے سے مانع نہیں ہوتي -

اس سلسلے میں ایک اور واقعہ قابل ذکر ہے - زپلن کے تیسرے جہاز نے ۶ ہزار فیت کے بلند نشانے پر گولے پھینکنا شروع کیے - یہ نشانہ ایک بڑے گاؤں کا نقشہ تھا - ۱۷ منٹ میں اسکے پرزے پرزے اُڑ گئے !

تجربے سے یہ بھی ثابت ہوگیا ہے کہ اوپر سے جو گولیاں پھینکي جاتي ھیں ' وہ اس فولاد کو توڑ کے نکل جاتي ھیں جو آھن پوش اور مجوف ہوتے ھیں :-

* * *

ایروپلین اور غبارے والے جہازوں سے ڈاینامیٹ کے گولے پھینکنا اب ایک عام بات ہے - اسمیں بڑي سہولت یہ ہے کہ پھینکنے والا شست نہایت صحیح باندہ سکتا ہے ' اور اگر قادر انداز ہو تو دعوے کے ساتھہ کہہ سکتا ہے کہ اسکا گولا ضرور ھی نشانے پر بیٹھیگا - اسیلیے کارخانۂ اسلحہ سازي کي توجہ اس طرف ہوئي اور بالاخر کارخانہ کرپ نے ایک خاص قسم کا گولہ ایجاد کیا - یہ گولہ جب زمین پر گرتا ہے تو کرکے روشن ہو جاتا ہے ' اور یہ روشني اسقدر تیز ہوتي ہے کہ اسکے گرد و پیش جتني چیزیں ہوتي ھیں وہ سب غبارے والوں کو نظر آجاني ھیں - اس گولے کي ایجاد سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ سخت سے سخت تاریکي میں بھي اب گولے اتارے جا سکتے ھیں - کیونکہ جب گولہ انداز کو یہ معلوم ہوگیا کہ اسکے نشانے کا مقصود فلاں جگہہ ہے تو وہ پھر کامیابي کے ساتھہ اس پر گولے پھینک سکتا ہے -

اسکے علاوہ روشني کا ایک اور انتظام بھي کیا گیا ہے - جہازوں میں ایک برقي لمپ آویزاں کیا جاتا ہے - یہ چراغ اس قسم کا ہوتا ہے جسکي روشني نیچے کي طرف منعکس ہوتي ہے -: لیمپ جہاز سے سو فیت کے فاصلے پر رہتا ہے -

آپ سوچتے ہونگے کہ چراغ کو جہاز سے ۵ سو فیت دور رکھنے سے کیا حاصل ؟ مگر اس لیمپ کا کمال اس دوري ھي میں مضمر ہے - ہم ابھي لکھہ آئے ھیں کہ لیمپ کي ساخت اسطرح کي ہوني ہے کہ اسکي روشنی نیچے کي طرف منعکس ہوني ہے ' اسلیے اوپر والے تو نیچے کي ہر چیز دیکھہ لیتے ھیں مگر نیچے والوں کو اوپر کی کوئي شے نظر نہیں آتي - اسلیے اس لیمپ کي بدولت اہل جہاز کے لیے تو رات دن ہوجاتي ہے مگر زمین والوں کیلیے رات ھي رہتي ہے - اہل جہاز جہاں چاھتے ھیں

جاسکتے ہیں اور جس پر گولے پھینکنا چاہیں پھینک سکتے ہیں ' مگر زمین والے کچھہ نہیں کرسکتے ' کیونکہ اولاً تو انہیں یہ غلط فہمی ہوتی ہے کہ جہاں یہ لیمپ ہے وہیں جہاز بھی ہوگا ' اور اگر کسی طرح یہ معلوم بھی ہوگیا کہ یہ روشنی اس خاص لیمپ کی ہے تو پھر بھی یہ پتہ نہیں چلتا کہ اس سے جہاز کتنے فاصلے پر ہے ؟ اسلیے کہ جہاز کا ۵ سو فیٹ پر ہونا کچھہ ضرور نہیں - ممکن ہے کہ اس سے کم فاصلہ پر ہو-

پھر اگر یہ بھی فرض کر لیا جاے کہ نہیں' جہاز ۵ سو فیٹ ہی پر ہے' جب بھی یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ وہ ہے کہاں ؟ اور جب تک یہ معلوم نہو اسوقت تک کچھہ بھی نہیں ہو سکتا - توپ خواہ کتنی ہی ہو عمدہ ہو اور توپچی خواہ کتنا ہی قادر انداز' مگر جب تک اسے یہ معلوم نہ ہو کہ اسکا نشانہ فلاں جگہ ہے ' اسوقت تک شست نہیں باندہ سکتا ' اور بغیر شست باندھے گولے پھینکنا اپنے سامان کو ضائع کرنا ہے -

* * *

اب تک تو ہم نے یہ بیان کیا تھا کہ اگر تاریکی ہو تو اسمیں روشنی کا انتظام کیا گیا ہے - مگر یہ بھی تو ہے کہ ہمیشہ روشنی ہی کی ضرورت نہیں ہوتی - بسا اوقات تاریکی بھی درکار ہوتی ہے - مثلاً فرض کرو کہ ایک ہوائی جہاز اڑتا ہوا آرہا ہے اور نیچے دشمن کی فوج توپیں لیے مستعدی سے کھڑی ہے کہ جہاز زد پر آجاے اور وہ فائر کریں - وہ دیکھتا ہے کہ ان پر سے ہوکے گذرنا ناگزیر ہے - جب ان پر سے گزریگا تو لامحالہ زد پر ہوگا ' اور ادھر وہ زد پر آیا نہیں کہ توپیں ایک دم سے سر ہوگئیں - پھر کیا اتنے گولوں میں سے ایک بھی نہ لگیگا ؟ اگر ایک بھی لگ گیا تو اسکے تباہ ہونے کے لیے کافی ہے - ایسی حالت میں قدرتاً وہ چاہیگا کہ کسی طرح میں اپنے دشمنوں کی نظر سے چھپ سکتا -

مگر رات نہیں ہے جسکی قدرتی تاریکی پردہ پوشی کرے - پھر کیا وہ یہ نہ چاہیگا کہ کسی طرح تھوڑی دیر کے لیے اس دن کو رات بنا سکتا ؟

ایجاد جو ہر موقع پر انسان کی دستگیری کرتی ہے' اس نے اس محال کو بھی واقع کر دیا - اہل جرمنی نے جو ہوائی جنگ میں غیر معمولی سرگرمی و شغف دکھا رہے ہیں' آخر ایک قسم کا گولہ بنا لیا جو ایسے نازک مواقع پر پردہ پوشی کرسکے - یہ گولہ جب پھینکا جاتا ہے تو ہوا ہی میں پھٹتا ہے اور اسمیں نہایت کثیف دھواں نکل کے تمام فضاء میں پھیل جاتا ہے - فضاء بالکل تیرہ و تار ہو جاتی ہے اور اسمیں خواہ کتنی بڑی شے کیوں نہ ہو' مگر زمین والوں کو نظر نہیں آتی - جہاز اس عالم ظلمت میں انکے سروں پر سے گذرتا ہوا چلا جاتا ہے' اور وہ بھری ہوئی توپیں لیے کے لیے رہجاتے ہیں - دھوین کا ابر غلیظ جب تک چھٹے' اسوقت تک جہاز انکی زد سے بہت دور نکلجاتا ہے !

* * *

لیکن یہ تمام ایجادیں اس ایجاد کے مقابلہ میں محض ہیچ ہیں' جسکے متعلق یورپ کے پیش بین و انجام اندیش فسانہ نگار فرض کیا کرتے تھے مگر اب وہ عالم خیال سے عالم وجود میں آگئی ہے - یہ ایجاد کیا ہے ؟ گولے ہیں جنمیں نہایت سمی گیس بھرے ہوتے ہیں - جب یہ پھینکے جاتے ہیں تو پھٹتے ہیں اور ان سے زہریلا گیس نکلکے چاروں طرف پھیل جاتا ہے - اسکا دائرۂ انتشار سو میٹر بلکہ اس سے بھی زیادہ وسیع ہوتا ہے - اس دائرہ کے اندر جتنے ذی حیات وجود ہوتے ہیں' وہ جب سانس لیتے ہیں تو یہ گیس ہوا کے ساتھہ ملکے انکے اندر چلا جاتا ہے' اور جاتے ہی انہیں ہلاک کر دیتا ہے !

نعوذ باللہ من شر الانسان و من شر العلم !

* * *

اس ذیل میں ٹوکیو کا ایک واقعہ کا تذکرہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا - ٹوکیو میں ایک کتا ایک ٹوکری میں رکھا گیا ' اور ٹوکری جہاز میں اس طرح لٹکائی گئی کہ وہ جہاز سے ۳ سو فیٹ پر رہتی تھی - اسکے بعد جہاز اڑا - جب جہاز کسیقدر بلند ہوگیا تو نیچے سے گولا پھینکا گیا - گولا حسب قاعدہ پھٹا اور اسکا زہریلا گیس پھیلا - گیس کے پھیلتے ہی کتا مرگیا - کتے کا جسم جب چیرا گیا تو اسکے دونوں پھیپڑے اس گیس سے پر تھے -

غبارہ والا طیارہ جو اپنی قسم کا سب سے زیادہ کامیاب جہاز ہے

مگر اس ایجاد میں ابھی ایک بڑا نقص باقی ہے - جو توپیں ان لوگونکو پھینکتی ہیں' انکی طاقت زیادہ نہیں ہے - یہ گولے صرف ۲ ہزار فیٹ تک جا سکتے ہیں - لیکن ایجاد ' جس نے ہزار ہا اعجاز نما کرشمے دکھائے ہیں' اس سے کچھہ بعید نہیں کہ جلد یا بدیر اس نقص کی بھی تلافی کر دے -

* * *

ہوائی جہازوں کے متعلق ایک اہم سوال یہ ہے کہ آیا بلندی کی زیادتی اور کمی کا اثر نشانے کی صحت و خطا پر پڑتا ہے یا نہیں ؟ اہل جرمنی کے تجارب نے یہ ثابت کردیا ہے کہ اگر جہاز ۵ ہزار فیٹ تک بلند ہو تو اس کا اثر نشانے کی صحت یا غلطی پر نہیں پڑتا - چنانچہ زیپلین قسم کا ایک بہت بڑا جہاز فضا میں ٹھہرا - اسکی بلندی ۴ اور ۵ ہزار فیٹ کے درمیان تھی - اس نے ایک لشکر گاہ پر گولہ باری شروع کی - گولے بالکل تیار تھے اور سپاہی نشانوں کے پاس کھڑے تھے - ہر گولہ ٹھیک نشانے پر آکے لگتا تھا - مگر با وجود کوشش کے ان سپاہیوں کو جہاز نظر نہیں آیا -

وکٹوریا لوئس نامي جهاز جو فضا میں پوري حکومت رکهتا ہے !

گیا - بلکه موم کي طرح پگهل کے اس پر پهیلجاتا ہے - اسکے علاوہ اس پر گولے مارے بهي نهیں جا سکتے - کیونکه اگرچه اسکا طول دو سو فیت تک هوتا ہے مگر جب وہ بہت اونچا هو جاتا ہے تو زمین سے ایک معمولي پنسل سا معلوم هوتا ہے ' اور ایک لحظه بهي ایک جگه نهیں تهیرتا -

* * *

هوائي جهاز کی ضرر رسانی گوله باري تک محدود نهیں ' بلکه وہ اس سے بهي کہیں زیاده خطرناک طور پر نقصان پهنچا سکتا ہے - مثلاً یه که اوسمیں مشعلیں باندهدیجائیں ' اور وہ کهیت ' گاؤں ' اور شهروں کو جلاتا هوا چلا جائے - باشندے بجهانا چاهیں تو اپني انسان پاش توپوں کے دهانے کهولدے ' یا یه که اسمیں تار اور تاروں میں آنکڑے بندهے هوں ' اور وہ لکڑي کے مکانات اور ریل کي پٹریوں کو اکهیڑتا هوا چلا جاے - یا یه که ان آنکڑوں کے ساتهه مشعلیں بهي هوں که ایک طرف توان پٹریوں کو گرما کے از کار رفته کردے - دوسري طرف انکو الٹ پلٹ کر برباد کر دے - اسٹیشنوں کے چوبي مکانات ' بارود خانوں ' اور گیس کے کارخانوں میں آگ لگاتے هوے نکل جانا اسکے لیے ایک ادنی قسم کا مشغله هوگا ! !

غرضکه هوائي جهاز کي ایجاد اپنے جلو میں انسان کے لیے تباهي و بربادي کي فوج درفوج لائي ہے ' اور جو کچهه اسوقت تک هوا ہے ' وہ اسکے مقابله میں کچهه بهی نهیں جو آئنده هوتا نظر آتا ہے - فتربصوا اني معکم من المتربصین -

* * *

مگر اس واقعه سے آپ یه نتیجه نه نکالیں که هوائي جهاز کی انتہاء پرواز ۵ هزار فیت هي ہے ' کیونکه وکٹوریا لوئس نامي جهاز ۷ هزار فیت تک اُڑ چکا ہے - اُترتے وقت وکٹوریا لوئس نے عجیب کمال دکهایا - پہلے تو وہ زاویه حاده (Seul) پر نهایت تیزي کے ساتهه اُتر رها تها - مگر آتے آتے جب زمین کے قریب پهنچا تو بجاے زمین پر آنے کے وہ پلٹکر امیرکا نامي جرمني جهاز پر جا پهنچا - اُسے یه دیکهنا منظور تها که اگر وسط دریا میں کسي قسم کے سامان کي ضرورت هو تو یه ضروري نهیں که وہ زمین هي پر آئے ' بلکه اگر کوئي سامان کا جهاز دریا میں کهڑا هو تو وہ اسي جهاز سے سامان لیسکتا ہے - بغیر اسکے که زمین تک پهنچے ! !

* * *

جرمني کے هوائي بیڑے میں هنسا نامي جهاز بهي قابل ذکر ہے - جب یه تیار هوگیا تو کونٹ زپلن اس میں اُڑا اور بحر شمال کو عبور کرتا هوا کونیا گن ' لمو ' اور اسوج تک پهنچگیا - اسکي شرح رفتار ۳۷۵ میل في یوم تهي - اس سفر کے خاتمے پر تمام جرمني سے شادماني و کامراني کے غلغلے بلند هوے - اور اخبارات نے لکها که یه جهاز جب چاهے ' لندن یا کسي اور انگریزي شہر پر سے بلا مزاحمت گزر جا سکتا ہے !

* * *

یه صحیح ہے که جرمني غبارے والے جهازوں کو پایه تکمیل تک پهنچانے میں سرگرم ہے - مگر با ایں همه ایروپلین سے غافل بهي نهیں - کونٹ زپلن اب یه انتظام کر رها ہے که اسکے هر غبارے والے جهاز کے ساتهه ایروپلین بهي هو - یه ایروپلین اسے چهوڑ کے جهاں چاهیں چلے جائیں ' اور پهر اسکے پاس واپس آجا سکیں - گویا جسطرح که بڑے بڑے جهازوں کے ساتهه چهوٹي چهوٹي دخاني کشتیاں هوتي هیں ' اسیطرح غبارے والے هوائي جهازوں کے ساتهه ایروپلین بهی هوا کریں ' اور ان میں دور انداز توپیں هوں که اگر دشمن کے هوائي جهاز غبارے والے جهاز پر حمله کرنا چاهیں ' تو قبل اسکے که وہ اپنے اس ارادے میں کامیاب هوں ' یه انهیں برباد کردیں -

* * *

زیپلن کے جهاز میں تین توپیں هوتي هیں - ان توپوں میں ایک عجیب و غریب خصوصیت یه ہے که جس زاویه پر چاهیں اسکي شست باندهسکتے هیں - ان توپوں ' انکي برجوں ' اور غبارے کي جهاز پر ایک خاص قسم کا فولاد منڈها هوتا ہے - یه فولاد نهایت هي باریک ہے ' مگر با ایں همه اسمیں یه معمولي گوله اثر نهیں

ایرو پلین قسم کا ایک جنگی طیاره جو اس وقت تک چار کامیاب سفر کرچکا ہے اور جسکي شرح رفتار ۳۸۵ میل في یوم ہے -

جربوب میں قبائل سنوسیه کا سالانه اجتماع جو پہلی شوال کو منعقد هوتا ھ

شمالی افریقه کا سر مخفی

شیخ سنوسی اور طریقۂ سنوسیه

(۴)

(شیخ محمد المهدي السنوسي)

شیخ سنوسی اول کے انتقال کے بعد اسکا بڑا لڑکا " محمد المهدي " سلسلۂ سنوسیه کا جانشین ہوا - جانشیني کے وقت اسکی عمر صرف سوله برس کی تھی !

شیخ اول نے اپنے دونوں لڑکوں کی تعلیم و تربیت خود کی تھی - اس نے اپنی تصنیفات میں جا بجا تصریح کی تھی که میری ذریت ضائع نه هوگی اور اس سے خدا تعالی بڑے بڑے کام لیگا - اسکی حسن تعلیم و تربیت کا اس سے اندازہ کیا جا سکتا ھ که بڑے لڑکے کی عمر سوله برس کی اور چھوٹے " محمد الشریف " کی صرف تیرہ برس کی تھی ' مگر تاهم شیخ کے انتقال کے بعد انھوں نے پورے سلسله کو سنبھالے رکھا ' اور درس و تدریس ' ارشاد و هدایت ' بیعت و مبایعة ' دعوت و تبلیغ ' اور ترقی و استحکام جماعة کا کار و بار پہلے سے بھی زیادہ وسیع و قوی هوگیا !

پندرہ برس کی عمر میں وہ تمام علوم دینیه کی تعلیم حاصل کرچکا تھا ' اور سولھویں برس جب شیخ اول نے انتقال کیا ' تو وہ انکی زندگی هی میں درس و ارشاد شروع کرچکا تھا -

جانشیني کے بعد پانچ برس تک مجاهدات و ریاضات میں مشغول رہا - وہ همیشه جامع سنوسی کے ایک حجرے میں تنہا رهتا اور صرف نماز کے اوقات میں باهر نکلتا - صبح کي نماز کے بعد درس دیتا ' ظهر کے بعد وعظ کرتا ' عصر کے بعد جماعت کے مختلف کاموں کی نسبت احکام دیتا ' اور مختلف اطراف کے داعیوں اور خلفاء کی معروضات سنتا - مغرب کے بعد نئے طالبین کو مرید کرتا ' اور عشاء کے بعد حلقۂ ذکر و فکر قائم هوتا -

ان اشغال کے معین اوقات کے بعد اسکي صورت باهر نظر نه آتی اور نه کوئی شخص اس سے ملسکتا -

پانچ سال کے بعد (جبکه اسکی عمر اکیس بائیس برس کي تھی) اس نے خلوت گزینی کو کسی قدر کم کیا اور جماعت کي توسیع اور سلسلے کے رفع ذکر کیلیے زیادہ وقت صرف کرنے لگا - پہلي شوال سنه ۱۲۹۲ کو ایک عظیم الشان جلسه جامع سنوسی میں منعقد هوا جسمیں تمام داعیان طریقة اور مبشرین سلسلۂ سنوسی جمع هوے تھے ' اور اطراف و جوانب کے شیوخ قبائل اور صنادید جماعة کو بھی مدعو کیا گیا تھا - شیخ نے اس مجلس میں شیخ اول کے حالات زندگي بیان کیے ' اور انکی دعوة کے مقاصد کی تشریح کي - پھر ارکان جماعة سے درخواست کي که ان مقاصد کے حصول و تکمیل کو اپنا نصب العین بنائیں ' اور ایک نئی مستعدي اور جوش کار سے سنوسی دعوة کا اعلان شروع کردیں - اسی صحبت میں طے پایا که داعیوں کی جماعت کو زیادہ وسیع کرنا چاهیے ' اور عرب و افریقه سے باهر بھی کام اسی مستعدي سے هونا چاهیے ' جیسا که خود شمالی افریقه کے اندر هو رها ھ - پھر ایسے لوگوں کا انتخاب هوا جو بیعت لینے اور ارشاد و هدایت کرنے کی اهلیت رکھتے هیں ' اور اس طرح جماعۂ سنوسیه میں جوش کار کی ایک نئي تحریک پیدا هوگئی -

چند برسوں کے اندر هی نئے تحریک کے نتائج عظیمه ظاهر هونا شروع هوگئے - شیخ اول کے عهد میں سلسله بہت وسیع هوچکا

تھا اور دور دور تک معتقد موجود تھے ' مگر اب اُسکي تعداد حد شمار و قیاس سے بھی افزوں ھوگئي ' اور داعیان سنوسیہ کی خاموش کوششوں نے ان مقامات تک اپنا اثر پہنچا دیا ' جو صحراء جربوب سے کئي کئي ماہ کے فاصلے پر واقع تھے ' اور جنکو جغرافیۂ ارضي کي تقسیمات نے نا پیدا کنار سمندروں ' بڑے بڑے صحراؤں ' اور سر بفلک پہاڑوں کے سلسلوں کے ساتھہ افریقہ و عرب سے بالکل جدا کردیا تھا !!

خود افریقہ کا یہ حال ھوا کہ جنوب کی طرف کی تمام آبادیاں اور قبائل اسکے زیر اثر آگئیں - صحراے کبری اور ما وراے صحراء میں اسکے مریدین ودایي ' کانم ' باجرمي ' اور دار فور تک پھیل گئے - طرابلس الغرب ' تیونس ' الجزائر' مراکش ' اور سوڈان میں تو یہ بتلانا مشکل ھوگیا کہ کون شخص اور قبیلہ ایسا ھے جو اپنے اندر مذھبی جوش اور عملی زندگی رکھتا ھے اور باوجود اسکے سنوسی نہیں ھے ' اور ایک مخفي رشتۂ ارادت جربوب کي خانقاہ اعظم سے نہیں رکھتا ؟

(افریقي زوایا کي تاسیس)

اسکے بعد شیخ سنوسي دوم اپنے سلسلے کے بقا اور استحکام کی طرف متوجہ ھوا ' اور حکم دیا کہ تمام شمالی افریقہ اور اندرون صحراء میں سنوسی طریقہ کی خانقاھیں بنائی جائیں جنکو عربی میں " زاویہ " کہتے ھیں -

" زاویہ " ایک وسیع عمارت مثل مسجد یا مدرسہ کے ھوتی ھے جسمیں رھنے کیلیے کم و بیش بہت سے حجرے بنائے جاتے ھیں' اور وسط میں شیخ زاویہ کیلیے ایک مخصوص حجرہ ھوتا ھے - باھر سے ایک اونچی چار دیواری اسکی حفاظت کرتی ھے ' اور دیکھنے والا قیاس کرتا ھے کہ شاید یہ کوئی صحرائی گڑھی اور چھوٹا سا ایک قلعہ ھے -

چنانچہ تمام قبائل اور شیوخ مریدین نے اسکا اھتمام شروع کر دیا اور رفتہ رفتہ سیکڑوں چھوٹے چھوٹے قلعے زاویہ کے نام سے تعمیر ھوگئے - بڑے بڑے شہروں میں جیسے تیونس ' فاس ' اور الجزائر ' یا اسکندریہ و قاھرہ میں جو زاویے بنائے گئے' وہ مثل مدرسے اور مساجد کے تھے - انکی وسعت و استحکام میں قلعہ نما صورت ملحوظ نہیں رکھی گئی کیونکہ یہ مصالح کے خلاف تھا ' مگر اندرون افریقہ و صحراء کے تمام زاویے قلعہ نما تعمیر ھوے اور انکی تعداد برابر بڑھتی گئي ' حتی کہ اب صحیح تعداد کا بتلانا مشکل ھوگیا ھے !

ان زاویوں کی صورت یہ ھے کہ اطراف کی تمام آبادي کیلیے ایک مرکزي عمارت کی حیثیت رکھتے ھیں' اور اپنے اپنے حلقوں کی جماعت کی تعلیم و ارشاد اور نظم و ادارہ کی تمام قوت و حکومت اسی کے اندر ھوتي ھے- ھر زاویہ میں سلسلے کا ایک شیخ ھوتا ھے جسے شیخ اعظم سے ریاست وخلافت کی اجازت ملتی ھے ' اور وہ اپنے حلقہ کے تمام معاملات کا مدبر و افسر کل ھوتا ھے - لوگ اُسے " خلیفہ " کے لفظ سے پکارتے ھیں اور وہ نئے آدمیوں سے شیخ اعظم کی نیابت میں بیعت بھی لے سکتا ھے -

عمارت کی تقسیم یہ ھے کہ سب سے پہلے مسجد بنائي جاتی ھے تا کہ پانچ وقت کي نماز جماعت کے ساتھہ ادا کی جاسکے - اسکے ساتھہ ایک مدرسہ ھوتا ھے جسمیں علوم دینیہ کی آسان اور سادہ تعلیم دي جاتی ھے - یہ تعلیم اکثر حالتوں میں ابتدائی ھوتی ھے اور تمام سنوسی جماعت اور اُسکي اولاد کیلیے جبري ھے - قران کریم آسان و سادہ تشریح کے ساتھہ ' ضروري مبادي صرف و نحو و ادب ' اخلاق و تزکیۂ نفس کے بعض رسائل جو اس سلسلے کیلیے تصنیف کیے گئے ھیں ' بس یہي کورس ھے جسکو بہت جلد ھر صحرائي و شہري سنوسي ختم کر لیتا ھے - اس سے زیادہ کي اگر اُسے خواھش ھو تو مرکزي درسگاہ یعني جامع جربوب کا قصد کرے -

ھر زاویہ کے ساتھہ ایک بہت بڑا ٹکڑہ زرعي زمین کا ھوتا ھے جسمیں ملکي پیداوار کي کاشت کي جاتي ھے - اسکا حق تصرف صرف شیخ کو ھوتا ھے جو حسب حالت و ضرورت تقسیم کرتا ھے - اُسکے شاگرد و مریدین اور طلباء مدرسہ اسمیں کاشتکاري کرتے ھیں اور تمام خدمات زراعت انجام دیتے ھیں - جب زراعت کا موسم آتا ھے تو تعلیم و ارشاد کے اوقات کے بعد طلبا اور مرید نکل جاتے ھیں اور دن بھر کام کرتے رھتے ھیں - یہی سب سے بڑي انکي ریاضت ھے -

اس زمین کي پیداوار سے جو کچھہ حاصل ھوتا ھے' اُسکو شیخ زاویہ دو حصوں میں تقسیم کرتا ھے - ایک حصہ خود اپنے اور اپنے زاویہ کے متعلقین کیلیے رکھتا ھے - دوسرا حصہ مرکز یعنے جربوب میں بھیج دیتا ھے تا کہ سنوسي بیت المال میں جمع کیا جاے - اس طرح ھر سال شیخ اعظم کے پاس ایک مرکزي خزانہ قائم رھتا ' اور روز بروز بڑھتا جاتا ھے - اسکے ایجنٹ شہروں میں آتے ھیں اور جنس و اشیاء کو چاندي سونے کے سکوں میں بدل لیتے ھیں -

(بعض مشہور افریقي زاویا السنوسیہ)

اِن زاویوں کی پوري تعداد کا پتہ لگانا دشوار ھے- افریقۂ و عرب اور یمن وسواحل کے تمام بڑے بڑے شہروں ' قصبوں ' قریوں میں سنوسي زاویے موجود ھیں اور نہایت خاموشی اور سکون سے ایک دیني و صوفیانہ زندگی کے کاروبار میں مشغول نظر آتے ھیں- مگر خاص برقۂ و طرابلس اور بنغازي اور حدود مصر کے درمیاني حصے میں جو مشہور زاویے ھیں ' اور جو غزوۂ طرابلس کے دوران میں عظیم الشان خدمات انجام دیچکے ھیں ' اُن میں سے بعض کے نام یہاں درج کیے جاتے ھیں :

نام زاویہ	خلیفۂ زاویہ	قبیلہ
بنغازي	صالح العوامی	
درفنہ	محمد الغمري	غفیفہ
سقہ	علی الغمري	عبادلہ
الھویس	تواتي الخلیلی	عائلۃ داغر
ام شیخنـد	محمد ابن علي	فوارس
تو قرہ	عبد اللہ الفضیل	برغتۃ
طولمیئۃ	الامین الخیلی	عائلۃ الشلماني
سدوث	ابو زد	دورسۃ
ھانیۃ	احمد العیساوي	د ورسہ
حمامہ	السنوسی الغروي	"
سوسہ	حاج محمد کور	حسا
مرج	عمران الشکوري	عرفۃ
کسردن	محمد العریبی	دور سۃ
کوسور	عمر المنفي	عبید
بیت عمار	حبیب	عبیدات
ارغوب	جاد اللہ بن عمور	دورسۃ
مار	احمد بن ادریس	عبیدات
بشری	ابن عمور	عبیدات
تارت	محمد العزالی	"
شاھات	محمد الدرفی	حسا
الفدفا	صالح بن اسماعیل	براسۃ
البیضاء	رفاعہ العلمي الغمري	"

مراسلات

نام زاویــہ	خلیفۂ زاویہ	قبیلــہ
غفنتــہ	حميدة بن عمور	”
درنــة	محمد الخواجه	ابي منصور
مرتوبا	عبد الله فرقاس	بزيزات
دفنــہ	حسن الغرياني	عبيدات
المخيلي	الامين الغمري	”
الازيات	الحسين	”
ام رجل	موسي	”
حجاج آغابا	سالم الجروي	قطعان
المتنان	محمد علي	”
امكابا	رفاعــة	”
نخيله	صالح الخواجه	حواطه
اغبا	موسى	اولاد علي
زميمة	عبد الله فخري	” دستور
طورفافا	عبد الله ابو عامر	عشيبات
الحوش	محمد المحسن	اولاد علي
تلمون	مصطفي محجوب	عواجر
أم سوس	سنوسى	”
كتفية	عبد الله نعاس	اغاربه
سرت	محمد بن الشفيع	”
ارجيلة	صالح بو شوشة	—
جالو	عبد الله طواني	—
بشر	محمد علي	—
جفارة	عبد الكريم بن احمد	زاوية
الكفرة	احمد الشريف المهدي	” مغبرا
أو جنيقا	الغربية عبد ربه	عبيد
”	الشرقية عبد الرزاق	”
قارو	محمد سقفة	”
عوان	عبد الحفيظ	”
عراضة	القادر محمد رعبيد	”
القلعة	البراني	”
كافي ورسى صالم		”
حرسي	الاشعث	”
المساليط	محمد المنفى	”
رادي	محمد الفضيل	”

الهــلال كـي ايجنسـي

هندوستان کے تمام اردو ' بنگله ' گجراتی ' اور مرهٹی هفته وار رسالوں میں الهـلال پہلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ایک عمده اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو ایجنسی کی درخواست بهیجیے -

تاریخ حیات اسلامیہ

مسئلـــۂ قیام الهــلال

سب سے پہلے دو چـار ماہ قبـل ” صدا به صحـرا “ کے عنوان سے جو مضمون الهلال میں شایع هوا تها نهایت معنی خیز تها - میں نے ایک خط کے ذریعه گذارش کي تهي که في الحال خریداران ” الهلال “ دو روپیه چنده میں اضافه کریں ' اور اسکی تعمیل خود اس خادم نے بهي کردي ” الهلال “ کي مهتمم بالشان خدمات کا تمام ملک صدق دل سے اعتراف کر رها هے - اسلیے توقع تهي که قوم خود بخود اضافه چنده میں پیش قدمي کریگي ' اور اوس مضمون سے زیاده واضح مطالب کے لکهنے کي نوبت نه آئیگي ' مگر اب دو سلسلوں سے جو مضامین نکل رهے هیں ' ان سے ثابت هوتا هے که قوم نے ابهي تـک اس جانب پورا التفات نهیں کیا ' حالانکه اوسکي حیات اسي تحریک میں پنهاں تهي که زندگي بڑهانے کا پر تاثیر علاج ” الهلال “ هي سے هوسکتا هے - اگر قوم ” الهلال “ کو کهو دیگي تو پهر ترقي رفتار میں هزاروں میل پیچهے پڑجائیگي - کیا غضب کي بات هے که ایک ایسے شخص کي خالص و بے ریا پکار پر ابتک کان نه لگاے گئے ' جو اونکي صلاح و فـلاح کے لیے خـود کو هزاروں مصائب و آلام کے لیے وقف کر دیتا هے ؟

حضرت من ! بلا شبه آپ حق پرست هیں اور حق کي وه صحیح تعلیم دے رهے هیں جس سے مسلمان بدبختانه محروم هیں - آپکا ولوله دیني هے ' آپ کے جذبات پاک هیں ' آپکا دل وه تڑپ رکهتا هے جسکي لذت دردمند هي جانتا هے - بے شک صداقت کبهي بے اثر نهیں رہ سکتی - دو هزار خریداروں کا پیدا هونا کیا بڑي بات هے ؟ اگر هر خریدار ” الهلال “ تهوڑي سي سعي کرے تو هر شخص دو دو خریدار بهم پهونچا سکتا هے - اسطرح دو هزار بلکه اس سے بهي زیاده تعداد ایک ماہ کے اندر فراهم هوسکتي هے -

هم کو نه بهي یاد رکهنا چاهیے که الهـلال نے پهلي مرتبه اپني مالي حالت کے مسئله کو همارے سامنے پیش کیا هے اور سخت افسوس کی بات هو اگر هم اسکا استقبال نه کریں -

میں تمام خریداران ” الهــلال “ و نیز تمام مسلمانوں کي خدمت میں عاجزانه التماس کرتا هوں که وه خدارا اس عظیم الشان مقصد کے طرف فوراً متوجه هو جائیں - اپنے دوست و احباب اور شناساؤنکي خدمت میں خطوط لکهکر اور هر موثر ذریعه سے اس امر کی کوشش کریں که بهت جلد یهاں تک که دو تین هفته کے اندر تین چار هزار خریداروں کو پیدا کر کے اپنے خدا و رسول کي سچي محبت اور نیز اپني قومیت کا ثبوت پیش کریں - اگر هم اس بزرگ

تریں خدمت کي انجام دهي سے بے فکر هو جائیں' تو سمجهه جاؤ که همارا خدا هي حافظ هے -

میں نے اپني کوشش شروع کردي هے' اور به تائید کردگار امید هے که نه صرف دو خریدار بلکه جسقدر هو سکیں فراهم کرلونگا واللہ الموفق و نعم الوکیل -

ایک خادم الهـــلال از حیدرآباد دکن

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

توسیع اشاعت کے متعلق جو تحریک کیگئي هے اسکو دیکهکر نهیں کهه سکتا که کسقدر اضطراب و الم هوا ؟ خیر في الحـال ایک صاحب آمادہ هوے هیں انکے نام الهـلال جاري فرما دیجیے -

الراقم عارف - فتح پور -

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

سردست دو خریدار حاضر هیں -

محمد انور علي فاروقي دکن خریدار نمبر ۳۱۴۶

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

مجهکو افسوس هے که ایسے رسالہ کے واسطے بهي جد و جهد کي ضرورت هے - حالانکه اسکي خوبیوں کے اعتبار سے چاهیے تها که اسکي اشاعت اسقدر هوتي که اسکي آمدني سے بہت سے مفید مذهبي کاموں میں آپ اعانت کر سکتے - بهرحال یه رساله همیشه کے لیے جاري رهنا چاهیے اور اسکے بند کرنیکا خیال تک بهي کسي دماغ میں آنا نچاهیے - سردست جو دو هزار کي اشاعت کا اعلان منیجر صاحب نے کیا هے امید هے که جلد پورا هورهیگا - چار صاحبوں کے نام الهـلال جاري فرماویں اور هر ایک صاحب کے نام تمام رسائل الهـلال جلد چهارم کے وي - پي - بهیجکر مشکور فرمائیں - میں امرتسر میں کوشش کرونگا که اور خریدار بهم پہنچا سکوں -

خاکسار عطا محمد عفي عنه گورنمنٹ پنشنر - امرتسر

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

میں چاهتا هوں کے الهـلال قائم رهے' اور آپ کے دو هزار مطلوبه خریداروں کے فراهم کے سعي میں اپنا نام پیش کرتا هوں -

راقم نیاز شیخ احمد حسین وکیل هائیکورٹ حیدرآباد

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

الهـلال کا فیصله اضافۂ قیمت یا مزید خریدار پیدا کرنے پر رکها گیا هے - اضافۂ قیمت بهي منظور هے اور توسیع اشاعت کیلیے بهي حاضر هوں - سردست ایک خریدار حاضر هے -

خاکسار علي شاہ نائب تحصیلدار - پاک پٹن

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

مضمون دربارہ توسیع اشاعت اخبار الهلال پڑها - آہ ! مضمون تها یا ایک پیام اضطراب ! مطالعه سے دل کو ایسي چوٹ لگي که انکهوں سے بے اختیار آنسو نکل آے - دو خریدار سردست حاضر هیں - اب سے اس نیازمند نے قطعي ارادہ کرلیا هے که آپ کے اخبار کي توسیع میں لگا تار کوشش جاري رکهونگا - مجهے قران حکیم کا عشق هے' میں نے الهلال میں اسکے ایسے ایسے عجیب نکات دیکهے هیں که نه کبهي پڑهے اور نه کبهي سنے - سبحان اللہ ! احقر دعوی سے کہتا هے که اگر تمام هندوستان میں ایسے اخبار دو چار اور هوں تو مسلمانوں کي قسمت خفته بیدار هو جاے - کوئي شک نهیں که آپ اپنا کام پوري طرح انجام دے رهے هیں - محبت کرنے سے آپ محبوبیت کے درجه پر پهونچ جاوینگے - مندرجه ذیل چار اصحاب کے نام اخبار جاري فرماویں -

غلام حسین کلرک محکمه نهر مالاکنڈ خریدار نمبر ۲۸۴۰

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

السلام علیکم - بجواب "صدا بصحرا" [illegible] قیام الهلال" پانچ اصحاب کے نام ارسال خدمت [illegible] نام ایک سال کیلیے الهلال بذریعه وي - پي - جاري فرماکر ممنون فرماویں' نیز خاکسار کو مطلع فرماویں - که کس کس تاریخ کو وي - پي - بهجواے گئے هیں - میں ان شاء اللہ مزید کوشش کرکے بعد میں بهي اطلاع دونگا - ایک بات ضروري قابل التماس یهه هے که الهلال کي ترقي رفتار خریداران یا تمام حالت کي بابت اگر کم از کم ماهواري رپورٹ شائع هوا کرے تو میرے خیال میں بہت مناسب هے [illegible] سے شائقین الهلال کو اپنے عزیز پرچه کي حالت کا صحیح اندازہ [illegible] معلوم هوتا رهیگا' اور یه انکے لیے مزید تحریک و کوشش کا باعث هوگا - زیادہ طول طویل امور کي ضرورت نهیں هے - صرف اسقدر کافي هوگا که ماہ گذشته [illegible] تعداد خریداران یه تهي - ماہ زیر رپورٹ میں اسقدر جدید خریدار هوے' اور اسقدر خارج هوے - باقي تعداد یه هے - اسقدر گنجایش تو هرماہ کے آخري پرچه یا دوسرے ماہ کے شروع کے پرچه میں ضرور نکال لي جاے - والسلام -

خریدار نمبر ۳۸۹۱

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

السلام علیکم - مسئله قیام الهـــلال کے اشارات سے معلوم هوا که اسکا قیام خطرے میں هے - خدا ایسا نه کرے -

لیاقت کي حد پر ذمه‌داري کي حد منحصر هے - اگر اسوقت تک صرف آپ هي بهترین خدمت (مسلمانوں کي موجودہ ضرورت کے لحاظ سے) ادا کرسکتے هیں تو اسکے معنے یه هیں که آپ هي میں اسوقت تک اسکي بهترین لیاقت ثابت هوئي هے' اور میں اسکا گواہ هوں که هاں ایسا هي هے - پس معاف فرمائیے اگر میں یه عرض کروں که آپ خدا کے سخت گنهگار هونگے اگر خدا کي عطا کي هوئي امانت یعنے خدا داد لیاقت سے بني آدم کي آسي نسبت سے خدمت کرنا چهوڑ دیں - مسئله مالي ایک نهایت ذلیل اور آسان کام هے بمقابله اس قابل قدر قدرت ایزدي کے جسکي جهلک آپکے قلم سے وقتاً فوقتاً نظر آتي رهتي هے -

چندہ آپ لینا چاهتے نهیں - صرف خریدار هي آپ چاهتے هیں - اگر آپ چندوں کو (جو قیام الهـــلال یعنے اهم ترین اغراض قوم کے خیال سے جمع کیا جاسکتا هے) قبول فرمائیں تو مجهے یقین هے که نهایت کم میعاد میں اتنا روپیه جمع هو جسکي سالانه آمدني سوله هزار روپے کے قریب قریب هو جاے - مگر آپ صرف خریدار هي چاهتے هیں' اور وہ دو هزار کم از کم - خیر' اسکو آپ پهر سونچیے -

کاغذ کي' تصویر کي' ٹائپ کي' وغیرہ وغیرہ کي خوبیوں کے لیے اسمیں شک نهیں که زیادہ مالي آمدني کي ضرورت هے - لیکن قوم کو جسکي ضرورت هے اور آپکي جو فضیلت هے' وہ مضامین هي کي هے' اور خصوصاً آپ کے قلم سے آشکارا هوتي رهتي هے -

لهذا ملتمس هوں که جب تک آپ میں اس خاص مذکورہ قوت کو تندرستي حاصل هے آپکا فرض هے که آپ الهـلال کو جاري رکهیں - خواہ وہ بلا تصویر هو' یا ارزاں کاغذ پر چهپے' یا لیتهو گراف سے چهپے -

مجهے امید هے که اس عریضه کو آپ اپنے اخبار میں شائع فرماوینگے - میں یه خصوصاً اسلیے چاهتا هوں که شائع هوچکنے کے بعد آپ کو اپنا احساس فرض اور بهي زیادہ محسوس هوتا رهیگا -

خاکسار آپکا خیر اندیش -

غلام مصطفی خطیب از تهانه - بمبئي

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

مسئلۂ بقاء و اصلاح ندوہ

عظیم الشان جلسے کا انعقاد

۱۰ - مئي کو دهلي میں عام جلسہ

جناب من تسلیم - ۱۳ اپریل کي شام کو معززین دهلی کا ایک جلسہ عالیجناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب کے دولت خانہ پر منعقد هوا تا کہ ندوۃ العلماء کی اصلاح کے مسئلہ پر غور و مشورہ کرے - شمس العلماء مولانا سید احمد صاحب امام مسجد جامع صدر منتخب هوے -

سب سے پہلے جناب حاذق الملک نے جلسہ کے اغراض و مقاصد پر تقریر فرمائي - اوسکے بعد مندرجہ ذیل رزولیوشن پیش کیا گیا :

" یہ جلسہ دار العلوم ندوہ کي سٹرائک سے نہایت افسردہ ہے ' اور امید کرتا ہے کہ طلباء پوري کوشش کے ساتھہ سٹرائک ختم کردینگے - نیز یہ جلسہ منتظمین ندوہ سے درخواست کرتا ہے کہ وہ مہرباني فرماکر طلبا کیلیے سہولتیں بهم پہونچائیں "

مولانا عبد الاحد صاحب مالک مجتبائی پریس نے تائید کي اور منظور کیا گیا - اسکے بعد جناب مولانا مولوي عبد الله صاحب ناظم نظارۃ المعارف القرآنیہ دهلي نے دوسرا رزولیوشن پیش کیا :

" یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ ۱۰ مئي کو ایک عام جلسہ دهلی میں منعقد کیا جاے اور اوسمیں تمام صوبوں کے اهل الراے اصحاب جمع هوں تاکہ ندوۃ العلما کی اصلاح کیلیے ایک اختتامي تجویز عمل میں لائي جاے - "

جناب مؤلوي محمد میاں صاحب نے اسکي تائید کي - مسٹر محمد علي صاحب ایڈیٹر کامریڈ نے ترمیم پیش کي کہ بجاے کسي ایسے جلسہ کے خود ندوہ کے عام جلسہ کیلیے درخواست و سعي کیجاے کہ وہ لکھنؤ کے علاوہ کسي دوسرے مقام پر منعقد هو - مگر کثرت راے اصل تجویز کي تائید میں تھي اسلیے منظور کی گئي -

اسکے بعد مجوزہ جلسہ کیلیے ایک سب کمیٹي مندرجۂ ذیل حضرات کي قرار پائی اور انهیں اختیار دیا گیا کہ اور حضرات کو بھي شریک کرسکتے هیں :

حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب ' مسٹر محمد علی ایڈیٹر کامریڈ ' شمس العلما مولوي سید احمد صاحب ' ڈاکٹر مختار احمد صاحب انصاري ' مولوي عبد الاحد صاحب مالک مجتبائی پریس ' مولانا عبد السلام صاحب ' مولانا عبد الله صاحب ناظم نظارۃ المعارف ' پیر زادہ مولوي محمد حسین صاحب ایم - اے ' حاجي عبد الغني صاحب میونسپل کمشنر ' حکیم احمد علي صاحب ' نواب سراج الدین احمد صاحب سائل ' مرزا محمد علي صاحب ' مولوي محمد میاں صاحب ' ماسٹر فضل الدین صاحب ' شیخ عطا الرحمن صاحب وکیل ' مولوي قطب الدین صاحب ' پیر جي مظفر علي صاحب ' شیخ عزیز الدین صاحب -

انجمن ضیاء الاسلام بمبئی

نے حسب ذیل تجویز منظور کي :

انجمن ضیاء الاسلام بمبئي کا یہ جلسہ اصلاح ندوہ کي کمیٹي سے نہایت خلوص سے یہ درخواست کرتا ہے کہ وہ تحقیقات حالات ندوۃ العلماء میں اپنا فرض منصبي نہایت ایمانداري و دیانت وجرأت اسلامي سے ادا کرے تا کہ ندوۃ العلماء جیسا دار العلوم ذاتي اثرات سے محفوظ رهکر قوم و مذهب کیلیے مفید ثابت هو - نیز دیگر انجمنہاے اسلامیہ سے بھي درخواست کرتا ہے کہ وہ بھي اس قسم کا ریزولیوشن جلد پاس کر کے اس ریزولیوشن کو مناسب وقت تقویت بخشیں - راقم نیاز مند عبد الرؤف آنریري سکریٹري

دسنہ

جناب من ! کل شام کو انجمن الاصلاح دسنہ کا ایک غیر معمولی جلسہ زیر صدارت مولوي شمس الحق صاحب (علیگ) معاملات ندوہ پر غور کرنے کے لیے منعقد هوا - سب سے پہلے طلبا کي اسٹرایک پر نظر ڈالي گئي - مولوي سعید رضا صاحب نے اپني ذاتي واقفیت کي بنا پر اسٹرائک کے وجوہ حقیقي کو بیان کیا - کل حاضرین نے متفقہ طور پر طلبا کو اسٹرائک کرنے میں حق بجانب ٹہرایا - مولوي عبد العظیم صاحب هیڈ مولوي مدرسۃ الاصلاح دسنہ کی تحریک اور جملہ حاضرین کي تائید سے مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس هوا :

" یہ جلسہ اس امر کے باور کرنے میں کہ طلباے دار العلوم کی موجودہ اسٹرائک ناظم و مہتمم کي مستبدانہ روش اور ناجایز دباؤ کا نتیجہ ہے ' ذرہ برابر شک وشبہ کي گنجایش نہیں پاتا ' اس لیے ۲۶ مارچ کے جلسہ انتظامیہ کے فیصلہ کو منصفانہ تصور نہیں کرتا ' اور امید کرتا ہے کہ انجمن اصلاح ندوہ اسٹرایک کے معاملہ کو اپنے هاتھہ میں لیگي اور طلبا کے اخراج کو تا انعقاد جلسہ عام اپنے اُن اختیارات سے کام لیکر جو تمام صوبوں کي باقاعدہ اسلامي انجمنوں نے نیابتي اصول پر اسکو بذریعہ رزولیوشن تفویض کیے هیں ' رکوا دیگي "

مولوي محمد یونس صاحب کي تحریک اور جمیع حاضرین کی تائید سے دوسرا رزولیوشن یہ پاس هوا :

" یہ جلسہ طلبا کے اخراج جبریہ کے لیے پولیس بلانے والے کي حرکت کو نہایت حقارت اور رنج و غصہ کي نظر سے دیکھتا ہے ' اور جمیع هوا خواهان ندوہ کي خدمت میں یہ تحریک پیش کرتا ہے کہ قبل اس کے کہ ندوہ کا خرگوش خانہ " حزب الافساد " کي ناجایز طاقت اور خود غرضانہ پالیسي کے هاتھوں ایکدم ویرانہ هو جاے ' اسکو قبضہ نا جایز سے جلد از جلد آزادي دلانے کے لیے زبردست سے زبردست متفقہ آواز سے کام لینا چاهیے ' اور عام راے کي جو بے وقعتي کیجارهي ہے ' اسکي حفاظت جلد کرني چاهیے "

(سید عبد الحکیم سکرٹري انجمن الاصلاح دسنہ)

مسلمانان ریاست میلا راٹگنج

آج ۲ - اپریل سنہ ۱۹۱۴ع کو بصدارت حکیم مظهر حسین صاحب انجمن اخوان الصفا کا جلسہ منعقد هوا جسمیں حسب ذیل رزولیوشن پاس هوے :

(۱) یہ جلسہ طلباء ندوہ کے ساتھہ اظہار همدردي کرتا ہے اور خواهش کرتا ہے کہ مندرجۂ ذیل اشخاص کا ایک غیر جانب دار کمیشن طلباء کی شکایات سننے کیلیے بہت جلد مرتب کیا جاے :

نواب وقار الملک بہادر ' مولانا ابوالکلام صاحب ازاد ' مولوي حبیب الرحمن خاں صاحب شرواني ' مولانا عبد الباري صاحب فرنگي محلی ' راجہ صاحب محمود آباد ' حکیم اجمل خاں صاحب - مسٹر مظهر الحق صاحب بانکي پور ' حکیم عبد الولي صاحب ' نواب علي حسن خاں صاحب ' محمد علي صاحب ایڈیٹر همدرد -

(۲) یہہ جلسہ ان اصحاب کا شکریہ ادا کرتا ہے جنھوں نے ندوہ کي اس ناگفتہ بہ حالت پر تاسف کر کے براہ فلاح و همدردي " انجمن اصلاح ندوہ " کي بنا ڈالي ہے ' اور امید کرتا ہے کہ اصلاح کي هر بہترین صورت کو عمل میں لائینگے -

(۳) یہ جلسہ موجودہ نظامت پر بے اعتمادي ظاهر کرتا ہے -

" هادي ــــ "

اســـلام لنـــدن میـــں

میں گذشتہ جمعہ کو آخری ڈاک سے ایک لمبا مضمون حسب عادت الهــلال کو بھیج چــکا ھوں - میں نے اوسی دن عجلت میں گھسیٹ دیا تھا اور جو کچھہ کہنا چاھا تھا اوسے ختم نہ کر سکا تھا - اب مجھے اس هفتہ الهلال کا وہ مضمون ملا جس میں مسئلہ تبلیغ اسلام کے ذیل میں مختار احمد خاں صاحب لکھنوی کے جواب میں خود مولانا ابو الکلام نے اس مسئلہ کو لکھا ھے - مولانا نے جس صفائی اور مضبوطی سے اصولی بحث کی ھے ' یقین ھے کہ مختار احمد خاں صاحب اور دیگر حضرات کو تسکین ھو گئی ھوگی -

میں نے گذشتہ خط میں لکھا تھا :

(۱) اس کام کا انــدازہ محض اوس تعداد سے نہ کرنا چاھیے جو یہاں مسلمانوں کی اس کے ذریعہ پیدا ھوئی -

(۲) فرقہ بنــدی کے مسئلہ کو بالکل الــگ رکھنا چاھیے - اس فرقہ بندی کی اصولی بحث کو میں اپنے سے زیادہ قابل لوگوں پر چھوڑتا ھوں - البتہ خود میرا عقیدہ یہ ھے کہ قران کریم اور نبی (صلعم) کی تعلیم نے اسلام اور اصول اسلام کو ایسا بین اور واضح کر دیا ھے کہ کوئی گنجائش اصولاً فرقہ بندی کی اسلام میں نہیں ھے ' اور یورپ میں اگر کسی اسلام کو پیش کرنے کی ضرورت ھے تو اوسی اسلام کی -

چنانچہ جب ڈاکٹر سہروردی اور میں نے یہاں چند سال ھوے صـدائے اســلام بلنـد کی تو ھمارے ساتھــہ کئی شیعہ مسلمان بھی تھے - سید امیر علی گو اپنے اپ کو معتزلی کہتے ھیں مگر وہ شیعی اعتقــاد کے مسلمان ھیں - ھم سب اُن دنوں میں ایک ھی امام کے پیچھے نماز پڑھتے تھے ' اور یہاں آکر اپنی قدیمی اور کہنا چاھیے کہ خاندانی پشتینی فرقہ بندی کو بالکل بھول گئے تھے - آج کل یہ صورت ھے کہ ھم لوگ سب خواجہ کمال الدین صاحب کے پیچھے نماز پڑھتے ھیں ' اور خود اونھوں نے نماز عید گذشتہ ایک حنفی امام کے پیچھے مع اپنے رفقا کے پــڑھی - پچھلے جمعہ کو (خواجہ صاحب) بوجہ علالت نہ آسکے تو عثمانی امام خیر الدین افندی نے نماز پڑھائی ' اور خواجہ صاحب کے ایک ساتھی چوھدری فتح محمد احمدی ایمُ - اے اور ایک احمدی طالب علم چودھری ظفر اللہ خاں صاحب بی - اے نے بھی اوسی امام کے پیچھے نماز پڑھی - یہاں عملی صورت میں بھی فرقہ بندی کا نام نہیں ھے ' اور مساوات کا اصول اسلامی ھی نمایاں رھتا ھے -

گو سید امیر علی صاحب یا توفیق پاشا یا مشیر الملک اپنا مذھبی فرض ادا کرنے نہیں آتے ' مگر مسلمانان ھند یہ سنکر خوش ھونگے کہ مرزا عباس علی بیگ صاحب جو انــڈیا کونسل میں مسلمــانوں کے نائب ھیں ' اکثــر شــریک جمعــہ ھــوتے ھیں - خوجــہ کمــال الدین صــاحب جب ھــوتے ھیں تو وہ خــود ' ورنہ کوئی اور قران کریم کی کوئی آیت یا کوئی جزو عربی میں تلاوت کر کے اوسکا انگریزی میں ترجمہ کرتا ھے جس سے یہاں کے باشندوں پر اچھا اثر پڑتا ھے - عموماً عیسائی اور اسلام کے اصولوں کا مقابلہ اور اسلام کے محاسن اور اُن باتوں کی تردید ھوتی ھے جو پادریوں نے یہاں اسلام کے خلاف شائع کر رکھی ھیں - حسب طریق ماثورہ تھوڑا سا قیام ھوتا ھے - پھر خطیب قرآنی دعاؤں اور درود شریف پر خطبہ کو ختم کرتا ھے - بعد میں نماز ادا ھوتی ھے - نماز کے بعد خیر الدین افندی عثمانی امام عربی میں اسلام اور خلیفۃ اسلام کے لیے دعا مانگتے ھیں - خاتمہ پر لارڈ ھیڈ لے بالقابہ انگریزی میں دعا مانگتے ھیں جو مسلم انڈیا کے جنوری سنہ ۱۴ نمبر میں چھپی ھے - میرے سامنے خواجہ صاحب نے ایک عیسائی خاتون کو مسلمان کیا ' اور ذیل کے الفاظ اونھوں نے نو مسلمہ سے بطور اقرار دھرائے :

" لاالــہ الا اللــہ محمد رسول اللــہ

میں شہادت دیتی ھوں کہ میں سوائے اللہ کے اور کسی کو پرستش اور عبادت کے قابل نہیں مانتی - میں شہادت دیتی ھوں کہ محمد (صلعم) اللہ کے رسول تھے - میں مسیح کی الوھیت پر ایمان نہیں رکھتی بلکہ میں مسیح کو جناب ابراھیم ' نوح ' داؤد ' و سلیمان وغیرہ کی طرح خدا کا ایک نبی مانتی ھوں ' اور اون خدا کے مرسلوں میں جن میں مسیح بھی شامل ھے میں کوئی تمیز اور فرق نہیں کرتی - میں یہ بھی اقرار کرتی ھوں کہ میں ایک مسلمہ زندگی اختیار کرونگی اور اون تمام احکام پر چلونگی جو قران کریم میں ھے ھیں - خدا میری مدد کرے - آمین "

اب رها یه سوال که ایا جو لوگ خواجه کمال الدین صاحب کي کوشش سے مسلمان هوے هیں یا هوتے هیں وہ قادیاني هیں یا کیا ؟ اسکا جواب یه هے که وہ صرف مسلمان اور مومن هوتے هیں - اگر خواجه صاحب ارن سے فرقه بندي اسلام کا نام بھی لیں تو میں سمجھتا هوں که وہ اسلام اختیار کریں هي نہیں - وہ تو اسلام کو نہایت سادہ ' نہایت مضبوط ' اور بلا تفریق کا مذهب سمجھکر اعتقاد لاتے هیں - هندوستان کے مسلمان شاید اس فرقه بندي کي بحث سے اونھیں بد راہ کر کے خواجه صاحب کے واسطے میں روڑے اٹکا دیں تو اٹکا دیں - وہ تو یه دیکھکر مسلمان هوتے هیں که اسلام ژولیدہ اعتقادات سے پاک هے - "خدا انسان میں اور انسان خدا میں" کے معمه سے بري هے - ایک شخص کي مصلوبیت سے دوسروں کي نجات کا عقیدہ اوس میں نہیں هے - اسلام میں خدا کو خدائے کامل دکھلایا هے جسکے سامنے انسان خواہ کتنا هي عقلمند اور فرزانه هو اور کتنا هي معظم اور مقدس ' مگر بے اختیار جھک سکتا هے - وہ تو اسلام کے اصول مساوات اور اسلام کے جهانگیر اوصاف سے مسلمان هوتے هیں - ارن پر تو رسول الله صلعم کے اخلاق کا اثر پڑتا هے - وہ تو " انما انا بشر مثلکم " کے اعلان پر جان دیتے هیں - " لا نفرق بین احد من رسله " کے گرویدہ هوتے هیں !

جب موجودہ زمانه کي مادي هوا اونھیں پریشان کر دیتي هے - جب وہ هوا ارن سے. عیسائیت کے اعتقادات تک کو اوڑا لیجاتي هے ' جب ارن میں سے بعض حضرت عیسی کے وجود کو تاریخي طور پر پالنے سے رہ جاتے هیں - جب وہ انسان کے مقصود و مسجود حال پر غور کر کے گھبرا اوٹھتے هیں ' تب ارنکو اسلام کي صدا پر کان لگانے کا خیال هوتا هے - تب اسلام کا نور' اسلام کی صلح جوئي ' اور اوسکے تسکین قلب اور طمانیت روح بخشنے والے اصول کام کرتے هیں - الغرض یہاں یه سوال پیدا هی نہیں هوتا که حضرت ابوبکر' عمر' عثمان ' علي' رضي الله عنهم کو خلیفه مانتے هو یا نہیں ؟ سوڈان کے مهدي یا مرزا غلام احمد کي مهدویت و مسیحیت کے قائل هو یا نہیں ؟ اگر یہاں سوال هوتا هے تو یه که هیوم' مل' یا هکسلے نے جو تلواریں مذهب پر ماري هیں' ارنکا جواب مذهب دے سکتا هے یا نہیں ؟

عیسائیت پر دهریت غالب آگئي هے ' کیونکه یہاں کے عقلا عیسائیت کے سوا دوسرے مذاهب سے ناواقف هیں - اسلیے ارن کے نزدیک دهریت اور مادیت مذهب پر غالب هے - اوس شخص کو جو یہاں تبلیغ اسلام کرنا چاهے ' ان معاملات کو مد نظر رکھنا ضروري هے - یه ظاهر هے که فرقه بندي کا سوال لیکر یہاں کوئي بھی تبلیغ اسلام نہیں کر سکتا -

میں کہتا هوں که اگر خواجه کمال الدین صاحب کبھي اینده ایسا چاهیں بھي تو وہ اپني کامیابي کو جواب دے بیٹھینگے -

مشیر حسن قدوائی

عصـــر جـديـد

جامعـهٔ اسـلامیه کی هیئت فعال کا آرگن

هفته وار اخبارکی صورت میں دو بارہ جاری هوتا هے

زمانه میں سیکڑوں نئے نئے خیالات اور نئی نئی تحریکیں پیدا هو رهی هیں - ملک اور قوم میں مختلف اور ایک دوسرے سے مخالف آوازوں نے پبلک کے کانوں کو بہرا کردیا هے - اخباروں اور رسالوں ' لکچروں اور تحریروں - خوالدہ آدمیوں کے خیالات اور ناخواندہ لوگوں کے توهمات سے ایک عجیب هنگامه برپا هے - کسی کو خبر نہیں که هم کیا هیں ' کدھر جا رهے هیں ' کیا کرتے هیں ' اور در اصل کس راسته پر چلنا همارا فرض هے ؟

مگر امید جو ایمان کا ایک جزو اور زندگی کا سکان هے ' هم کو اطمینان دلاتی هے که اگر ایک بنا کن پروگرام قوم کے سامنے آئے اور پبلک کو قومی مقاصد و اغراض بخوبی سمجهادے ' اور اپنے خلوص کا یقین دلانے کے بعد ایک زبردست قومی آرگن کے ذریعه سے عملی کام شروع کردے تو قوم نه صرف غفلت کی موت سے بچ جائیگی بلکه اوسکا جوش صحیح اور فعال طریقوں پر چلکر باقی اسلامی دنیا کیلیے رهبری کا کام کریگا -

اس خیال سے همنے خداے تعالی کی توفیق اور پبلک کی تائید پر بهروسه کر کے ارادہ کیا هے که پانچ برس کی خاموشی کے بعد رساله عصر جدید کو هفته وار اخبار کی صورت میں دو بارہ جاری کیا جاے - خواهش یه هے که عصر جدید هر ایسے پڑھے لکھے مسلمان کے هاتھه میں پہنچے جو قوم کا درد رکھتا اور اسکے لیے کچھه کرنا چاهتا هے - یه ظاهر کرنیکی ضرورت نہیں که هم کسی دوسرے اخبار یا رسالے کی رقابت میں داخل نہیں هوتے - وہ سب اپنا اپنا فرض اب سے بهتر ادا کرسکینگے' اور هم بهی اپنے مقدور کے موافق اظهار حق میں دریغ نه کرینگے - عصر جدید کے سابق ایڈیٹر آنریبل خواجه غلام الثقلین صاحب بی - اے - ایل - ایل - بی دیگر مصروفیتوں کی وجه سے اگرچه ایڈیٹری کیلیے کافی وقت نہیں دیسکینگے' مگر اخبار کی عام پالیسی کی باگ بدستور سابق انهیں کے تجربه کار هاتهه میں رهیگی - لائق اور گریجوایٹ ایڈیٹر اور صائب الراے اهل قلم آنکی ماتحتی میں اور آنکے مشورہ سے کام کرینگے -

همارا یقین یه هے که سعی تن آسانی سے ضرور بهتر هے' خواہ اس سعی میں کتنی هی ناکامیابی کیوں نه هو - مقصد میں کامیاب هونا انعام نہیں هے' بلکه کامیاب هونے کی کوشش میں جو جفا کشی اور تهذیب نفس هوتی هے وہ خود ایک اجر هے - پهر یه بهی ممکن هے که آج جو چیز قوم و ملک کو بے فائدہ معلوم هوتی هے کل وهی اسکو مفید ثابت هو' اور همارا بویا هوا تخم ایک زمانه کے بعد پهل لائے ' جبکه شاید همارا نام بهی صفحه هستی پر نرهے -

عصر جدید کا پهلا نمبر انشاء الله یکم مئی کو شائع هو جائیگا فی الحال ۱۸ - ۲۲ کے ۲۴ صفحے رهینگے - کاغذ لکهائی چهپائی ولایتی رسالوں کی طرح اعلی درجه کی هوگی - قیمت پیشگی معه محصول سالانه ۴ روپیه ۸ آنه - ششماهی ۲ روپیه ۱۰ - سه ماهی ۱ روپیه ۸ آنه - رکهی گئی هے -

درخواستیں بنام محمد انوار هاشمی منیجر عصر جدید - سعید منزل میرٹھه - آنی چاهئیں -

آفتاب صداقت کلـکته کی اُفق سے

عنقریب طلوع هوگا - جو اخباری صورت میں اولاً هفته میں ایکبار' پهر دوبار' اور بالاخر روزانه حریت اور صداقت کی خالص روشنی سے هند کے تمام تیرہ و تاریک ظلمت کدوں کو روشن کریگا - وہ راستی و صداقت کا حامی هوگا حریت و آزادی کا علم بردار هوگا - ملک و ملت کی مخلصانه خدمات اپنا نصب العین بنائیگا - وہ ملک و قوم کا سچا خادم هوگا - اور آنمیں زندگی اور بیداری کی مخلصانه روح پهونکیگا - وہ تاج اور حکومت کا دلی خیر خواہ هوگا اور فرو گذاشتوں پر جرأت اور دلیری سے متنبه کریگا وہ همیشه قوم کا هوگا - اسکی حیات و ممات محض قوم کیلیے هوگی - وہ اپنے معاصرین کا قوت بازو بنے گا اور حریت و صداقت میں همیشه انکی همنوائی کریگا - وہ ابتداً اسی ناچیز کے ایڈیٹری سے نکلیگا - اور پهر اسمیں ملک کے مایهٔ ناز احرار اور قابل ترین نوجوانوں کی متفقه طاقت کام کریگی - اسکی سالانه قیمت ۳ تین روپیه هوگی - اسکے اجرا اور پریس کیلیے درخواست دیدی گئی هے جو انشا الله منظور هوکر رهیگی -

اب دیکهنا هے که ملک کے کتنے حریت اور صداقت پسند اصحاب اس جاں فروشانه سعی و کوشش کو بار آور بنانے میں عملی حصه لیتے هیں ؟ جو صرف یهی هے که پیشتر سے درخواست خریداری ارسال فرمائیں (تمام درخواستیں اور جمله خط و کتابت ذیل کے پته پر کیجاے) -

حکیم رکن الدین دانا - نمبر ۱۶۹ لور سرکلر روڈ کلکته

15

جام جهـــاں نمـــا

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھي نه هوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسي قیمتي اور مفیده کتاب دنیا بھرکي کسي ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک هـــزار روپیـــه نقد انعـــام

ایسي کار آمد ایسي دلفـریب ایسي فیض بخش کتاب لاکھه روپے کو بھي سستي ہے - یـه کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھه لیے - دنیا کے تمام سر بسته راز حاصل کر لیے صرف اس کتاب کي موجودگي میں گویا ایک بڑي بھاري لائبریري (کتبخانه) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانه تمام زمانه کي ضروریات کا نایاب مجموعه

— * —

فهرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عـروض - علـم کیمیا - علـم بـرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - گیان سرود - قیافه شناسی اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیره هر ایک کا حقیقي راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے که مطالعه کرتے هي دلمیں سرور آنکھونمیں نو پیدا هو بصارت کی آنکھیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کےمشهور آدمي آنکے عهد بعهد کے حالات سوانعمري: و تاریخ دائمي خوشي حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستي کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکه معظمه و مدینه منوره کي تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کي فهرست ' آنکی قیمتیں' مقام اشاعت وغیره - بهي کهاته کے قواعد طرز تحریر اشیا برے انشاپردازي طب انساني جسمیں علم طب کی بڑي بڑي کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج هاتھی ' شتر ' گائے بھینس' گھوڑا ' گدھا بھیڑ' بکري ' کتا وغیره جانورونکي تمام بیماریونکا نهایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکي دوا نباتات و جمادات کي بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر (جن سے هـر شخص کو عموماً کام پـڑتا ہے) ضابطه دیوانی ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹـري اسٹامپ وغیره وغیره تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالـک کي بولي هر ایک ملک کی زبان مطلب کي باتیں اُردو کے بالمقابل لکھی هیں آج هی وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملـک کے آدمي سے بات چیت کرلو سفـر کے متعلق ایسي معلومات آجتـک کہیں دیکھي نـه سني هونگي اول هندوستان کا بیان ہے هندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وهاں کي تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگـه کا کرایه ریلوے یکه بگھی جهاز وغیره بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح لکھے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اس ملک کی معاشرت کا مفصل حال بافوت کي کان (روبی واقع ملک برهما) کے تحقیق شده حالات وهاں سے جواهـرات حاصل کرنے کي ترکیبیں تھوڑے هي دنوں میں لاکھه پتي بننے کي حکمتیں دلپذیر پیرایه میں قلمبند کي هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفـر کا بالتشریح بیان ملـک انگلینڈ - فرانس - امریکه - روم - مصـر - افـریقه - جاپان - اسٹریلیا - هر ایک علاقه کے بالتفسیر حالات وهانکی درسگاهیں دخانی کلیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جهاز کے سفـر کا مجمل احوال کرایه وغیره سب کچھه بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعه دنیا کا خاتمه) طرز تحریر ایسي دلاویز که پڑھتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اسي وقت تمام احباب کي خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیه - ۸ - آنه محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گھڑي

گارنـٹي ٥ سال قیمت صرف چھه روپے

ولایت والوں نے بھي کمال کر دکھایا ہے اس عجائب گھڑي کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کي تصویر بني هوئي ہے - جو هر وقت آنکھه مٹکاتي رهتي ہے! ' جسکو دیکھکر طبیعت خوش هوجاتي ہے - ڈائل چیني کا' پرزے نهایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتي - وقت بهت ٹھیک دیتي ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستي چھین نه لیں تو همارا ذمه ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھه روپیه -

آٹھه روزه واچ

گارنـٹی ۸ سال قیمت ٦ چھه روپیه

اس گھڑي کو آٹھه روز میں صرف ایک مرتبه چابي دیجاتي ہے - اسکے پرزے نهایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتي ہے که کبھی ایک منٹ کا فرق نهین پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگـڑنیکا نام نهیں لیتي - قیمت صرف چھه روپے - زنجیر سنهـري نهـایت خوبصورت اور بکس همراه مفت -

چاندي کي آٹھه روزه واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کي آٹھه روزه واچ - جو کلائی پر بند هسکتي ہے مع تسمه چرمی قیمت سات روپے

بجلي کے لیمپ

یه نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابھي ولایت سے بنکر همارے یهاں آئی هیں - نه دیا سلائي کي ضرورت اور نه تیل بتي کي - ایک لمپ راتکو اپني جیب میں یا سرهانے رکھلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفید روشني موجود ہے - رات کیوقت کسي جگه اندھیرے میں کسی موذي جانور سانپ وغیره کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کر کے خطرے سے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم کسیوجه سے اٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفه ہے - منـگوا کر دیکھیں تب خوبي معلوم هوگی - قیمت ۱ معه محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید

سرخ اور زرد تین رنگ کي روشني هوتي ہے ۳ روپیه ۸ آنه -

ضروری اطلاع — علاوه انکے همارے یهاں سے هر قسم کی گھڑیاں' کلاک اور گھڑیوںکی زنجیریں وغیره وغیره نهایت عمده و خوشنما مل سکتی هیں - اپنا پتـه صاف اور خوشخط لکھیں اکٹھا مال منـگوانے والوں کو خاص رعایت کی جاویگي - جلد منـگوا لیجیے -

منیجـــر گپتـــا اینـڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقـــام ٹوهانه - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

زبان خلق

قول و فعل کی مطابقت کی جستجو بھی انسان کا فطرتی حق ہو جس میں ہر وضع و خیال کا آدمی شریک ہوتا ہے۔ جب آپ کسی سے کوئی بات ادعا کہتے ہیں تو وہ اندازہ کرنا چاہتا ہے کہ آپکا فعل قول کے مطابق ہے یا نہیں۔ اور اسی نتیجہ پر قائل کی وقعت کا فیصلہ ہو جاتا ہے قبل اس کے کہ امر واقعہ بیان کریں۔ ہم پہلے چند نام پیش کرتے ہیں۔

جناب نواب وقار الملک بہادر

جناب نواب حاجی محمد اسحق خانصاحب۔

جناب آنریبل سید شرف الدین صاحب جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ۔

جناب لسان العصر سید اکبر حسین صاحب۔ اکبر الہ آبادی

جناب مولانا مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال صاحب۔ اقبال۔ ایم۔ اے۔ لاہور۔

جناب مولانا مولوی محمد عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی۔

جناب حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب دہلوی

جناب شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی

جناب لفٹنٹ کرنل۔ ڈاکٹر زیڈ۔ اے۔ احمد صاحب ایم۔ ڈی آئی ایم۔ ایس

جناب حکیم حافظ محمد عبد الولی صاحب لکھنوی

جناب پنڈت مان سنگھ صاحب وید سکریٹری آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلوی۔

ایڈیٹر صاحبان اخبارات۔ الہلال۔ زمیندار۔ وطن۔ پیسہ

اودھ۔ توحید۔ یونین۔ افغان۔ دلگداز۔ اردوئے معلے

ان ناموں کی عظمت اور راؤں کی اہمیت مفصل بیان کرنا ہمارے موضوع سے علیحدہ ہے اسلئے کہ وہ بذات خود ایک اہم ترین جزو تاریخ ہو تاہم اتنا کہدینا بھی ازحد ضروری ہے کہ عام دلچسپی کے کاموں میں آپ ان اصحاب کی امامت کو تسلیم کرتے ہیں پھر آپکو یہ بھی اچھی طرح معلوم ہو کہ آج اہل المشرقین میں شاید ہی کوئی مہذب گھرانہ ایسا ہو جہاں سر میں ڈالنے کے تیلوں کا رواج نہ ہو اور بات ہو کہ وہ بالوں کو محض چکنا کرنے کیلئے عارضی خوشبو کے تیل ہیں یا تاج روغن گیسو دراز پھر آپ کو یہ بھی بخوبی معلوم ہو کہ آج نہ صرف ہندوستان کی عام آبادی کی زیادہ تعداد بلکہ ان سب سے یہ مختصر مگر منتخب ترین حصہ ملک کی رائے اکثر اخبارات میں پیش کیجا چکی ہو اور عند الطلب ہر ترتیب پر پھر بھی روانہ کیجا سکتی ہے جو تاج روغن گیسو دراز کی معجز نمائی کی بہترین تصدیق ہے۔

ظاہر ہو کہ فریفتگی کا تو کچھ علاج ہی نہیں اس کثرت سے دوائیں موجود ہیں کہ جہاں کوئی چاہے سر تھوپ لے لیکن اگر آپ کو حسن قبول اور شہرت عام کا کچھ پاس ہو بجز ہندوستان سیلون بہا عرب وغیرہ وغیرہ ممالک کے اہل نظر اور دوربین اصحاب کی پیروی کرنا مقصود ہو تو یاد رکھئے کہ جسطرح انسان کے کاندھوں پر ایک سر کا ہونا۔ اور سر میں دماغ اور دماغ میں جودت کا ہونا لازمی ہے اسیطرح بقاء دماغ اور اسکی کیفیات و جذبات کیلئے تاج روغن گیسو دراز کا استعمال بھی ضروری ہے۔

البتہ بعض اصحاب کی یہ شکایت عرصہ سے چلی آتی تھی کہ تاج ہیر آئل نسبتاً قیمت میں قدرے زیادہ ہو۔ اور کئی بھی رفع شکایت کے عدیم المثال موقعے ملے تھے مثلاً بادشاہ سلامت کا بہ نفس نفیس قدم رنجہ فرمانا جو سلاطین مغرب کیلئے سکندر اعظم کے بعد دوسرا تاریخی واقعہ ہے پھر ہندوستان کے ہر دلعزیز وائسرائے یعنی لارڈ ہارڈنگ بہادر بالقابہ کا ایک حادثہ جانکاہ کے بعد غسل صحت فرمانا اور کیا۔ اور کیا!۔

یہ تمام مواقع اگرچہ انتہا مسرت کے مواقع تھے لیکن تاج روغن گیسو دراز کی قیمتوں میں کچھ کمی نہ ہوئی اور ہوتی کیونکر تاج محل آگرہ جس سے کہ یہ ترتیب منسوب ہی کی قیمت تو کم ہو نیسے رہی اور اگر گیسوئے دراز خدانخواستہ کوتاہ ہوے۔ تو پھر پریشان ہو کر شانوں پر بجاتے اور کمر کا ہاتھ آنا معلوم غرضیکہ ان وجوہ سے چشم بصیرت کا تو یہی اشارہ تھا ۔

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

لیکن ہمارے بعض دلسوز مربی اور بہی خواہ احباب موجودہ میدان مقابلہ سے پکار پکار کر کہہ رہے تھے کہ

پکھنہ پہونچے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے

حسن اتفاق سے اس مرتبہ کچھ نیت ہی بندھ گئی۔ اور صاحب دفتر نے بھی ایک جدید تجربہ کی اجازت دیدی۔ کہ برائے چندے پچھلی قیمتوں میں اور کمپنی کی شرائط میں کچھ تخفیف کر دیجائے اور ساتھ ہی خوشبوؤں میں بھی کچھ اضافہ کر دیا جائے۔

جن مرکبات پر ادویہ کی قدرتی بو اور فطرتی اثر چھایا ہوا ہو۔ ان پر ایک دلفریب انکشام کے ساتھ خوشبوؤں کا جانا ایک محال حکمت ہی نہیں ہے جو صرف اہل فن کی مخصوص داد کی باعث ہوتی ہو بلکہ مقابلۃً ایک صرف کثیر کا باعث بھی۔

احباب نے یہ تو اندازہ کیا ہی ہوگا۔ اور اگر نہیں کیا تو اب کر لیجئے کہ تاج روغن گیسو دراز کی خوشبو کسی پھول کی بجائے ایک کلی کی خوشبو سے بہت زیادہ مشابہ ہے جو تھوڑے ہی وقفہ میں کچھ سے کچھ ہو جایا کرتی ہے اور در اصل یہ تاج میں آمیز کی ہوئی ادویہ کی بو کا ایک قدرتی تغیر ہے جو اس کی مہک کو ایک خاص وقفہ تک کلی کی طرح اپنے دامن میں چھپائے رکھتا ہے لیکن بعض دوستوں کا شدید تقاضا تھا کہ اس مرتبہ موجودہ خوشبو میں بھی کچھ اضافہ کر دیا جائے۔ اور شکر ہے کہ اس حکم کی تعمیل بھی بوجہ احسن کر دیگئی سابقہ شیشی کی مقدار گنجائش سے موجودہ شیشی کی مقدار گنجائش $\frac{1}{5}$ حصہ پہلے ہی سے بڑھا دی جانیکی تجویز مکمل ہو چکی تھی۔ تاہم۔

قیمتوں میں موجودہ تخفیف

محض بلسے چندے اور صرف اس امید پر کیجاتی ہے کہ پھر کوئی شریف اور مہذب گھرانہ تاجدار ہونے سے خالی نہ رہجائے

یہاں یہ عرض کر دینا بھی شاید بے موقع نہ ہوگا کہ جیسے عارضی طور پر مستعمل دواؤں کے فوائد سے معجزہ کی سی امید رکھنا قرین عقل نہیں ہے بعینہ اسی طرح سے تاج کے فوائد کا عدیم المثال اندازہ جواب محتاج تفصیل نہیں رہا ہے۔ صرف ایک دو یا تین ہی شیشیوں کے بعد لگا تار ملک کی ایک درد انگیز فروگذاشت ہوگی۔ جسکا خمیازہ نسبتاً اس ناچیز کارخانہ کو زیادہ برداشت کرنا پڑیگا۔

تاج روغن گیسو دراز تین مختلف الفوائد اور صاف مختلف خوشبو اور مختلف تخفیف شدہ قیمتوں کے حسب ذیل روغن ہیں۔

تاج روغن زیتون و یاسمن — قیمت یا دو روپیہ فی شیشی

تاج روغن آملہ و بنولہ ۱۲/ فی شیشی

فی شیشی (۱۰/ر)

تمام بڑے بڑے سوداگروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

(نوٹ) کارخانہ کو قیمت طلب پارسل کی فرمائش وصول ہونے پر خرچہ پیکنگ و محصول ڈاک جو ایک شیشی پر ۵ دو شیشیو نپر ۸ اور تین شیشیو نپر ۱۲ بذمہ خریدار مقرر ہو ان اخراجات کی کفایت کی نظر سے یہ بہتر ہو کہ کارخانہ کو فرمائش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگروں میں تاج ہیر آئل یا تاج روغن گیسو دراز کے نام سے ان تیلوں کو تلاش کر لیجئے اس لئے کہ باستثنائے چند مقامات کے قریب قریب تمام اطراف ہند کی مشہور دوکانوں پر یہ مال کارخانہ کی قیمت پر باسانی دستیاب ہو سکتا ہے۔

(نوٹ) جن مقامات پر باقاعدہ ایجنٹ موجود نہیں وہاں سے دو درجن شیشیوں کی فرمائش پر خرچہ پیکنگ و محصول ریل اور ایک درجن شیشیوں پر صرف خرچہ پیکنگ معاف اور فرمائش کی یک ثلث قیمت پیشگی آنے پر بذریعہ ویلیو پی مالتوں ہیں (یعنی دو درجن کی فرمائش خواہ ایک درجن کی فرمائش پر ایک شیشی [illegible] پیش کیجاتی ہے۔

تجارت پیشہ اصحاب مزید تخفیف شدہ شرائط جلد منگائیں اس لئے کہ ضروری مقامات ہیں جہاں مال خریدنے والے ایجنٹوں کی ضرورت ہے

(اخبارات کا حوالہ دیکر فرمائش مفصل اور خوشخط نہ ہونیکی حالت میں تعمیل حکم یقینی نہیں ہے)

المشتہر

مینیجر دی تاج مینوفیکچری بمبئی و دہلی صدر دفتر دہلی

تار کا پتہ "تاج" دہلی

اکسیر شفا دافع طاعون و وبا

ایک کرور انسان کو یہ مرض مار چکی ہے

یہی ایک دوا ہے جس کے استعمال سے ہزاروں مریض تندرست ہو چکے ہیں اگر وبا زدہ مقامات میں بطور حفظ ماتقدم ہر روز ۵ بوند استعمال کی جائے تو پینے والا حملہ مرض سے محفوظ رہتا ہے - ہدایات جس سے مرض دوسرے پر حملہ نہیں کرتا ' اور مفید معلومات کا رسالہ ایک سو صفحہ کا مفت

آب حیات

کا قصہ مشہور ہے اب تک کسی نے اسکی تحقیقات نہیں فرمائی محققان یورپ حکماء سلف خلف کے تحقیق کردہ مسایل وغیرہ و علمی تجربات و مشاہدات اور مختلف عوارض کس طرح دور ہوسکتے ہیں اس کی علمی عملی ثبوت -

ایک سو ۳۲ صفحہ کی کتاب

لا علاج کہنہ بیماریوں -. مثلاً کمزوری - ہر طرح کے ضعف باہ - عقر - بواسیر - نواسیر - ذیابیطس - درد گردہ ' ضعف جگر کا شرطیہ ٹھیکہ پر علاج ہوتا ہے فارم تشخیص منگواؤ -

پتہ حکیم غلام نبی زبدۃ الحکما مصنف رسالہ جوانی دیوانی - ذیابیطس نقرس درد گردہ ضیق النفس وغیرہ لاہور موچی دروازہ لاہور۔

ایک سنیاسی مہاتما کے دو نادر عطیئہ

حبوب مقوی — جن اشخاص کی قوی زائل ہوگئے ہوں وہ اس دوائی کا استعمال کریں - اس سے ضعف خواہ اعصابی ہو یا دماغی یا کسی اور وجہ سے بالکل نیست نابود ہو جاتا ہے - دماغ میں سرور و نشاط پیدا کرتی ہے - تمام دلی دماغی اور اعصابی کمزوریوں کو زائل کرکے انسانی ڈھانچہ میں معجز نما تغیر پیدا کرتی ہے - قیمت ۵۰ گولی صرف پانچ روپیہ -

منجن دندان — دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا ہے - امراض دندان کا قلع قمع کرتا ہے - ہلتے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے - دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑھوں پر ملا جاوے تو بچہ دانت نہایت آسانی سے نکالتا ہے - منہہ کو معطر کرتا ہے - قیمت ایک ڈبیہ صرف ۸ آنہ -

تریاق طحال — تپ تلی کیلیے اس سے بہتر شاید ہی کوئی دوائی ہوگی - تپ تلی کو بیخ و بن سے نابود کرکے بتدریج جگر اور قوی کی اصلاح کرتا ہے - قیمت فی شیشی ۱ روپیہ ۴ آنہ -

ملنے کا پتہ - جی - ایم - قادری اینڈ کو - شفاخانہ حمیدیہ منڈیالہ ضلع گجرات پنجاب

علمی ذخیـــرہ

(۱) - مآثر الـکرام - حسان الهند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کي تصنیف ہے - جس میں ہندوستان کے مشاہیر فقرا و علما کے حالات ہیں - مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحہ قیمت ۲ روپیہ -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الـکرام کا دوسرا حصہ ہے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے ہیں - مطبوعہ رفاہ عام اسٹیم پریس لاہور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیہ -

مولانا شبلي نعماني تحریر فرماتے ہیں کہ سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابي اشعار ہیں اعلی درجہ کے ہیں - مآثر الـکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات ہیں جو ابتداے عہد اسـلام سے اخیر زمانہ مصنف تک ہندوستان میں پیدا ہوے -

(۳) گلشن ہند - مشہور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکرہ جس کو زبان اردو کے مشہور محسن و سرپرست مسٹر جان گلـکرسٹ نے سنـہ ۱۸۰۱ ع میں میرزا علي لطف سے لکھوایا ہے - بوقت طبع شمس العلما مولانا شبلي نعماني نے اس کي تصحیح کي ہے اور مولوي عبد الحق صاحب بي - اے - نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے - جس میں زبان اردو کي ابتدائي تاریخ اور تذکرہ ہذا کے خصوصیات مذکور ہیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیہ -

(۴) تحقیق الجہاد - نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دي پاپیولر جہاد " کا اردو ترجمہ - مترجمہ مولوي غلام الحسنین صاحب پاني پتي - علامہ مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ہے کہ مذہب اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے - قرآن، حدیث، فقہ اور تاریخ سے عالمانہ اور محققانہ طور پر ثابت کیا ہے کہ جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات و سرایا و بعوث محض دفاعي تھے اور ان کا یہ مقصد ہرگز نہ تھا کہ غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۵) زرتشت نامہ - قدیم پارسیوں کے مشہور پیغمبر زرتشت کي سوانح عمري جس کو مشہور مستشرق عالـم جیکسن کي کتاب سے اقتباس کر کے مولوي خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحہ ۱۹۸ - قیمت ایک روپیہ -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني کي لا ثاني تصنیف جس میں حضرت عمر رضي اللہ عنہ کي مفصل سوانح عمري اور اُن کے ملکي، مالي، فوجي انتظامات اور ذاتي فضل و کمال کا تذکرہ مندرج ہے - قیمت ۳ روپیہ -

(۷) نعمت عظمی - امام عبدالـوهاب بن احمد الشعراني المتوفي سنـہ ۹۷۳ ہجري کی کتاب لواقح الانوار في طبقات الاخیار کا ترجمہ جس میں ابتداے ظہور اسـلام سے دسویں صدي کے اواسط ایام تک جس قدر مشاہیر فقرا گذرے ہیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور ہیں - مترجمہ مولوي عبد الغنی صاحب وارثی قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کي مشہور تصنیف جس میں دہلی کي تاریخ اور وہاں کے آثار و عمارات کا تذکرہ مندرج ہے نامي پریس کانپور کا مشہور اڈیشن - قیمت ۳ روپیہ -

(۹) - قواعد العروض - مصنفہ مولانا غلام حسین قدر بلگرامي - علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتھہ عربي و فارسي میں بھي کوئی کتاب لکھي نہیں گئي ہے - اس کے آخیر میں ہندي عروض و قافیہ کے اصول و ضوابط بھي مذکور ہیں، اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي نے اپنے اہتمام سے چھپوایا ہے - حجم ۴۷۴ صفحہ - قیمت سابق ۴ روپیہ - قیمت حال ۲ روپیہ

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنے طب متعلقہ مقدمات فوجداري ہے - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - اس کا مفصل ریویو الہلال میں عرصہ تک چھپ چکا ہے - قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۱) - تمدن ہند - موسیو گستا والیبان کي فرانسیسی کتاب کا ترجمہ - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - یہ کتاب تمدن عرب کي طرز پر ہندوستان کے متعلق لکھي گئي ہے - اور اس میں نہایت قدیم زمانہ سے لیکر زمانہ حال تک ہندوستان میں جسقدر اقوام گذرے ہیں اُن کي تاریخ، تہذیب و تمدن اور علوم و فنون کے حالات لکھے ہیں خصوصاً مسلمانان ہند کا حال تفصیل کے ساتھہ مندرج ہے - قیمت (۵۰) روپیہ -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیہ - قیمت حال (۳۰) روپیہ -

(۱۳) - داستان ترکتازان ہند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائي حملوں سے دولت مغلیہ کے انقراض تک تمام سلاطین ہند کے مفصل حالات منضبط ہیں - اعلی کاغذ پر نہایت خوش خط چھپي ہے - حجم (۲۰۵۶) صفحہ قیمت سابق ۲۰ روپیہ - قیمت حال ۶ روپیہ -

(۱۴) مشاہیر الاسلام - قاضي احمد ابن خلکان کي مشہور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمہ جس میں پہلی صدي سے ساتویں صدي تک کے مشاہیر علما و فقہا و محدثین و مورخین و سلاطین و حکما و فقرا و شعـرا وضاع وغیرہ کے حالات ہیں - اس کتاب کے انگریزي مترجم موسیو ڈي سیلان نے ابتدا میں چار عالمانہ مقدمے اور کثیر التعداد حواشی لکھے ہیں - مترجم نے ان کا بھي اردو ترجمہ اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۱۵) الغزالي - مصنفہ مولانا شبلي نعماني - امام ہمام ابو حامد محمد بن محمد الغزالي کي سوانح عمري اور ان کے علمي کارناموں پـر مفصل تبصرہ - حجم (۲۷۲) صفحہ طبع اعلی - قیمت ۲ روپیہ -

(۱۶) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشہور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کي کتاب دي جنگل بک " کا ترجمہ - مترجمہ مولوي ظفر علي خان بي - اے جس میں انوار سہیلي کی طـرز پـر حیوانات کي دلچسپ حکایات لـکھي گئي ہیں - حجم ۳۶۲ صفحہ قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۷) وکرم اروسي - سنسکرت کے مشہور ڈراما نویس کالیداس کے ڈراما کا ترجمہ - مترجمہ مولوي عزیز میرزا صاحب بي - اے مـرحوم - ابتدا مین مـرحوم مترجم نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے جس میں سنسکرت ڈراما کي تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحي حالات [illegible] ہیں قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۱۸) حکمت [illegible] - مصنفہ مولوي سجاد میرزا بیگ صاحب دہلوي - فلسفہ عملي [illegible] مبسوط اور جامع کتاب ہے - جس میں افراد انساني کي [illegible] ارتقا کي تدابیـر کے ساتھہ ساتھہ قومي ترقي اور عـزت حـاصل کرنے کي اصول و ضوابط بیـان کئے ہیں حجم ۴۵۰ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۱۹) امیر اللغات - عربي فارسي کي متداول الفاظ کي کارآمد ڈکشنـري حجم (۱۲۲۶) صفحہ - قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۲۰) قـران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکھے ہیں، اور کئي ہزار الفاظ کي تذکیـر و تانیث بتلائي گئي ہے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود ہیں مطبوعہ مفید عام پـریس آگـرہ - حجم (۴۲۰) صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۲۲) دربار اکبري - مولانا آزاد دہلوي کي مشہور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اہل دربار کا تذکرہ مذکور ہے قیمت ۳ روپیہ -

(۲۳) فہـرست کتب خانہ آصفیہ عـربي فارسي و اردو کي کئي ہزار کتابوں کي فہرست جس میں ہر کتاب کے ساتھہ مصنف کا نام سنہ وفات - کتابت کا سنہ - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیرہ مندرج ہے - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیرہ چھوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق ہیں [illegible] اس کا مطالعہ کـرنا لازمي ہے - حجم ۵۰۰ صفحہ - قیمت ۲ روپیہ -

(۲۴) دبدبہ امیري - ضیاء الملة والدین [illegible] عبد الرحمن خاں غازي حکمران دولت خدا داد افغانستان کی [illegible] عمري - مترجمہ مولوي سید محمد حسن صاحب بلگرامي [illegible] خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۶۲) صفحہ (۸) تصاویر عکسي - قیمت ۴ روپیہ -

(۲۵) فغان ایران - مسٹر شوسٹر کي مشہور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمہ - حجم (۵۰۰) صفحہ (۴۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیہ -

خریداران الہلال کے لئے خاص رعایت

یہ گھڑیاں سویس واچ کمپنی کے یہاں اُسی قیمت میں ملتی ھیں جو یہاں اصلی قیمت لکھی گئی ہے - میری رعایتی قیمت صرف اسوجہ سے ہے کہ میں نے کمیشن سے زیادہ حصہ خریداران الہلال کر دیدیا - اسکی قدر اسی طرح ھو سکتی ہے کہ ہر خریدار کم سے کم ایک گھڑی خرید لے -

سسٹم راسکوپ - سایز ۱۸ - بغیر ڈھکنے کے - انامل ڈایل - مع قبضہ - نکل کیس - بلا کنجی گارنٹی تین سال - اسکے ساتھ ایک اسپرنگ اور گلاس مفت -

قیمت اصلی ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتی ۲ - روپیہ -

بمبئی میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجی - وائنڈنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامل ڈایل - گلاس ڈرم - ھنج باک - پن ھانڈس سٹ اکشن - اسٹامپ ریگیولیٹر - مع ریلوے انجن کی تصویر کے -

اصلی قیمت ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتی قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنہ -

یہ گھڑی نہایت عمدہ اور مضبوط - لیور اسکیپمنٹ - اوپن فیس -

اصلی قیمت ۸ - روپیہ ۱۲ - آنہ رعایتی قیمت ۶ - روپیہ ۹ - آنہ -

مٹل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلٹ - اوپن فیس - تین چوتھائی بٹ مورو منٹ سیلنڈر اسکیپمنٹ - پن ھانڈس سٹ مکانیزم - کیس وائنڈنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل اسٹیل ھانڈس - بزل سٹ اور مصنوعی جواھرات - اکسپانڈنگ برسلٹ پر ڈرم - اسنپ باک -

اصلی قیمت ۷ - روپیہ ۸ - آنہ رعایتی قیمت ۵ - روپیہ -

آربانہ اکسٹرا فلاٹ ڈرس واچ - سنہری سرئین - سایز ۱۸ - اسکرو بالنس - لیور اسکیپمنٹ - پن سٹ - ھانڈ اکشن - مٹل سلور ڈایل - سکنڈ اسٹیل ھانڈ - پلین کیس - گارنٹی ۲ سال - مخمل کے بکس میں مع اکسٹرا اسپرنگ اور گلاس -

اصلی قیمت ۶ - روپیہ ۲ - آنہ رعایتی قیمت ۴ - روپیہ ۲ - آنہ

بمبئی میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجی - وائنڈنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ انامل ڈایل - گلاس ڈرم - ھنج باک - پن ھانڈس سٹ اکشن - اسٹامپ ریگیولیٹر - مع ریلوے انجن کی تصویر کے -

بالکل نمبر ۳ کی طرح فرق اتنا ہے کہ سکنڈ کی سوئین زاید -

اصلی قیمت ۳ - روپیہ ۲ - آنہ رعایتی قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنہ -

بالکل نمبر ۲ کی طرح بغیر جواھرات -

اصلی قیمت ۲ - روپیہ رعایتی قیمت ۴ - روپیہ ۸ - آنہ -

جن فرمایشوں پر الہلال کا حوالہ نہیں ہوگا - اُس سے پوری قیمت لیجاویگی - اور آیندہ کسی قسم کی سماعت نہیں ہوگی -

المشتہر کے - بی محمد سعید اینڈ کمپنی پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکتہ

PRINTED & PUBLISHED BY A. K AZAD, AT THE HILAL E... ...G, HOUSE, 14 MOLEOD STREET, CALCUTTA.

جسکا درد وهی جانتا هے - دوسرا کیونکر جانسکتا هے -

یه سخت سردي کے موسم میں تندرست انسان جان بلب هو رها هے - سردي هٹانے کیلیے سو سو بندوبست کرتے هیں - لیکن بد قسمتي سے دمه کے مرض کي حالت ناگفته به هے - تکلیف دمه سے پریشان هوتے هیں - اور رات دن سانس پھولنے کیوجه سے دم نکلتا هے - اور نیند تک حرام هو جاتي هے - دیکھیے ! آپ اسکو کسقدر تکلیف هے - لیکن افسوس هے که اس لا علاج مرض کا بازاري ادویه زیاده تر نقلي اجزاء دهتوره - بھنگ - بلادونا ' پوٹاسیراني ' اوڈائڈ دیکر بنتي هے - اسلیے فائده هونا تو در کنار مریض بے موت مارا جاتا هے - ڈاکٹر برمن کي کیمیائي اوصول سے بني هوئي - دمه کي دوا انمول جوهر هے - یه صرف هماري هي بات نهیں هے - بلکه هزاروں مریض اس مرض سے شفاء پاکر اسکے مداح هیں - آپنے بهت کچهه خرچ کیا هوگا - ایک مرتبه اسکو بھي آزما لیں - اسمیں نقصان هي کیا هے ' پوري حالت کي فهرست بلا قیمت بھیجي جاتي هے - قیمت ۲ روپیه ۴ آنه محصول ۵ پانچ آنه -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکته

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بهت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تهذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تھي تو تیل - چربي - مسکه - گھی اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجھا جاتا تها مگر تهذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چھانٹ کي تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بھي جویاں هے بنابریں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بھي جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئي کام چل نهیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیا گیا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اُگتے هیں - جڑیں مضبوط هو جاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نهیں هوتے درد سر ' نزله ' چکر ' اور دماغي کمزوریوں کے لیے ازبس مفید هے اسکي خوشبو نهایت خوشگوار و دل آویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکھنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت في شیشی ۱۰ آنه علاوه محصولڈاک -

دعوے کے ساتهه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وه بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھي لاحق هو ' یا وه بخار ' جسمیں متلي اور قے بھي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بھي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹیاں بھي هو گئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے ' اگر شفا پانے کے بعد بھي استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتي هے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي هے ' نیز آسکي سابق تندرستي ازسرنو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں ' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بھي اسکے استعمال کرنے سے رفع هو جاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هو جاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه
چھوٹي بوتل باره - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

المشتهر ویرو پرائٹر

ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۲۲ و ۳
لولو ٹوله اسٹریٹ - کلکته

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مر جایا کرتے هیں ' اسکا بڑا سبب یه بھي هے که اُن مقامات میں نه تو دواخانے هیں اور نه ڈاکٹر ' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتهارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هو جاے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم

[30] خیـــالات ازاد

جو اردھــہ پنچ کے مشہور اور مقبول نامــہ نگار عالیجناب نواب سید محمد خان بہادر - آئی - ایس - او - (جنکا فرضی نام ۳۵ برس سے اردو اخبارات میں مولانا آزاد رہا ہے) کے پرزور قلم جادو رقم کا نتیجہ اور اپني عام شہرت اور خاص دل چسپي سے اردو کے عالــم انشا میں اپنا آپ هي نظیر ہے بار دیگر نہایت آب و تاب سے چھپکر سرمہ کش دیدۂ اولو الابصار ہے - ذیل کے پتے سے ویلو پے ایبل پارسل طلب فرمائیے اور مصنف کی سحر بیاني اور معجز کلامي سے فائدہ اوٹھائیے خیالات آزاد ۱ روپیہ ۴ آنہ - سوانحعمري آزاد ۱۲ - آنہ علاوہ محصول -

المشـــتـــهر

سید اختر حسن نمبر ۶۲ تالتلا لین - کلکتہ

[8] هندوستاني دواخانه دهلي

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبي کار و بار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور ہوچکا ہے - صدہا دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بنی ہوئی ہیں) حاذق الملک کے خانـداني مجربات (جو صرف اِس کارخانــہ سے مل سکتے ہیں) عالي شان کار و بار ' صفائي ' سنہرا پن اِن تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا کہ : هندوستانی دوا خانہ تمام هندوستان میں ایک هي کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت، (خط کا پتــہ)

منیجر هندوستاني دوا خانہ - دهلی

ڈسٹرکٹ اور سشن جج کے خیالات

[ترجمہ از انگریزي]

مسٹر بي - سي - مٹر - آئي - سي - ایس ڈسٹرکٹ و سیشن جج هوگلي و هوڑہ

میرے لڑکے نے مسرز ایم - این - احمد اینڈ سنز [نمبر ۱ / ۱۹ رپن اسٹریٹ کلکتہ] سے جو عینکیں خریدي هیں ' وہ تشفي بخش هیں - هنے بھي ایک عینک بنوائي ہے جو اعلی درجے کي تیار ہوئی ہے - یہ کارخانہ موجودہ دور میں ایمانداري و ارزاني کا حود نمونہ ہے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھولنا یقیناً همارې همت افزائي کا مستحق ہے "

کون نہیں چاهتا کہ میري بینائي مرنے دم تک صحیح رہے - اگر آپ اسکي حفاظت کرنا چاهتے هیں تو صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائی کي کیفیت تحریر فرمائیں تاکہ لائق و تجربہ کار ڈاکٹروںکي تجویز سے قابل اعتماد اصلي پتھر کي عینک بذریعہ وي - پي - کے ارسال خدمت کیجائے - اسپر بھي اگر آپکے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدلدیجا ئیگي -

نکل کي کماني مع اصلي پتھر کي عینک ۳ روپیہ ۸ آنہ سے ۵ روپیہ تک - اصلي رولڈگولڈ کي کماني یعنے سونے کا پترا چڑھا ہوا مع پتھر کي عینک کے - ۲ روپیہ سے ۱۵ روپیہ تک محصول وغیرہ ۲ آنہ -

منیجــــر

الهـــلال کي ششمــاهي مجلــدات

— * —

قیمــت میں تـخفیف

الهلال کی شش ماهي جلدیں مرتب و مجلد ہونے کے بعد آٹھہ روپیہ میں فروخت ہوتی تھیں لیکن اب اس خیال سے کہ نفع عام ہو ' اسکي قیمت صرف پانچ روپیہ کردي گئي ہے -

الهــلال کي دوسري اور تیسري جلدیں مکمل موجود ہیں - جلد نہایت خوبصورت ولایتي کپڑے کي - پشتہ پر سنہري حروف میں الهــلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیادہ کي ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ هاف ٹون تصویریں بھي هیں - کاغذ اور چھپائي کي خوبي محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصلہ بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیہ کچھہ ایسي زیادہ قیمت نہیں ہے - بہت کم جلدیں باقي رهگئي هیں -

(منیجــر)

(1) راسکوپ ملبور واچ گارنٹي ۲ سال معہ محصول دو روپیہ آٹھہ آنہ

(2) مٹلک بلکیس سلنڈر واچ گارنٹي ۳ سال معہ محصول پانچ روپیہ

(3) چاند نکیڈ بلکیس سلنڈر واچ گارنٹي ۳ سال معہ محصول دس روپیہ

(4) نکلکیس انگما سلنڈر واچ گارنٹی ۳ سال معہ محصول پانچ روپیہ

نوٹ حضرات اپکو خوبصورت مضبوط صداقت برابر چلنیوالي گھڑیوں کي ضرورت ہے تو جلد منگا لیں اور نصف یا رعایتی قیمت اور دس بارہ سالکي گارنٹي کے لالچ میں نہ پڑیں -

ایم - اے شکور اینڈ کو نمبر ۵/۱ ویلسلی اسٹریٹ دھرم تلا کلکتہ -

M. A. Shakoor & Co 5/1 Wellesly Street P. O Dhrumtalla Calcutta.

مـژدہ وصـــل

یعنی عمل حب وبغض یہ هر دو عمل ایک بزرگ کامل سے مجھکو عطا هوئي هیں لهذا بغرض رفاہ عام نوٹس دیا جاتا ہے اور خاکسار دعوی کے ساتھہ عرض کرتا ہے کہ جو صاحب بموجب ترکیب کے عمل کرینگے ضرور بالضرور کامیاب هونگے - هدیہ هر ایک عمل بعوض فاتحہ آں بزرگ ۱ روپیہ - ۴ آنہ معہ محصول ڈاک -

اسم اعظم ــــ یا بدوح یعني بیس کا نقش اس عمل کي زیادہ تعریف کرنا فضول ہے کیونکہ یہ خود اسم باثر ہے - میرا آزمودہ ہے جو صاحب ترکیب کے موافق کرینگے کبھي خطا نکریگا اور یہ نقش هر کام کیواسطے کام آتا ہے هدیہ بغرض فاتحہ آں بزرگ ۱ روپیہ ۴ آنہ معہ محصول ڈاک -

(نوٹ) فرمایش میں اخبار کا حوالہ ضرور دینا چاهیے -

خادم الفقرا [illegible] احمد محلہ تلیسا جھانسي

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحکیم

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

Telegraphic Address,
"Alhilal Calcutta"
Telephone, No. 648

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ — ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۱۷ — کلکتہ : چہارشنبہ ۳ جمادی الثانی ۱۳۳۲ ہجری — جلد ۴

Calcutta · Wednesday, April, 29. 1914

قیمت فی پرچہ — ساڑھے تین آنہ

آدرشہ نیٹنگ کمپنی

— :*: —

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لهذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں نئل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۵ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا تعجب ہے -

(۳) یہ کمپنی ۹۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی آپکی بنائی ہوئی چیزوں کے خرید نے کی ذمہ داری لیتی ہے -

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - آپنے روانہ کیا اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی نئے کے ایسے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

— :*: —

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے اُن چیزونکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

اے - گروانہ راؤ پلیڈر - (بللاری) میں گنز زیلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

---

شمس العلما مولانا عطاء الرحمن صاحب کیا فرماتے ہیں ؟

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کے موزہ پہنچے اور مجھے اس بات کے کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ اسکی بناوٹ یورپ کی ساخت سے کسی طرح کم نہیں - میں نے مشین کو چلاتے دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ ہر شخص باسانی اسے سیکھہ سکتا ہے -

---

چند مستند اخبارات ہند کی راے

— * —

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سودیشی میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تھے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - محنت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزونسے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کلکتہ

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad.
7-1 McLeod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8
Half yearly „ 4-12

مقـام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸
قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۷ — کلکتہ : چہارشنبہ ۳ جمادی الثانی ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤
Calcutta: Wednesday, April, 29. 1914

" مسئلۂ ندوہ " کے متعلق ۱۰ مئي کو دهلي میں عام اجتماع ! !

بالاخر قوم کي صدائیں بیکار نہ گئیں ' ارباب اصلاح کي سعي ضائع نہوي ' ندوہ کا دم واپسین بے اثر کیے نہ رہا ' مسلمانوں کي سب سے بڑي اصلاح دیني کي تحریک مٹنے اور برباد ہونے کیلیے نہیں چھوڑ دي گئي ' اور وقت آگیا کہ اسکي داستان الم سننے کیلیے همدردان ملت یک جا جمع هوں ' اور دهلي مرحوم کي اس خاک مقدس پر جہاں علوم اسلامیہ کے خزائن پیشیں مدفون هیں ' اپني اُن امیدوں کو ایک بار اور دهرا لیں جو بیس سال سے احیاء علوم اسلامیہ اور دعوۃ اصلاح دیني کیلیے " ندوۃ العلما " کے نام سے غلغلہ انداز عالم اسلامي هیں !

تمام ارباب درد کیلیے پیام کار اور مدعیان خدمت ملت کیلیے دعوۃ عمل ہے - یہ آخري فرصت ہے جو ندوہ کے بقا کیلیے همیں دي گئي ہے اور اگر اس موقعہ پر بھي قوم نے خبر نہ لي تو پھر رشتۂ کار همیشہ کیلیے هاتھہ سے نکل جائیگا - ندوہ کے معاملات محض اخباروں کے مضامین اور انجمنوں کي تجویزوں سے حل نہیں هو سکتے تھے - اسکي صرف ایک یہي تدبیر تھي کہ تمام ارباب فکر و راے ایک مقام پر جمع هوں اور ایک اختتامي تجویز اصلاح کیلیے عمل میں لائیں - خدا جزاء خیر دے تمام بزرگان دهلي کو اور علي الخصوص جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب کو' جنھوں نے ایک ایسے عام جلسے کا دهلي میں انتظام کیا ہے اور تمام بزرگان ملت کو دعوت دي ہے - اعلان سے معلوم هوتا ہے کہ بزرگان دهلي کے علاوہ دیگر صوبوں کے بھي بعض سربرآوردہ اشخاص شریک دعوت هیں' اور اگر اللہ کا فضل معین و موفق هوا تو امید ہے کہ یہ اجتماع نتیجہ خیز اور موصل الي المقصود هو -

في الحقیقت اِن بزرگوں نے اپنا فرض ادا کردیا - اب همدردان ملت کا فرض ہے کہ وہ ایک عظیم الشان اسلامي کام کیلیے اپنے وقت ' اپنے ارام ' اور اپنے مال کا تھوڑا سا ایثار گوارا فرمائیں اور اس جلسے میں شریک هوکر حصول مقصد کیلیے سعي کریں - هم نے گذشتہ دو تین سالونکے اندر پولیٹکل کاموں سے اپني سچي دلچسپي کے متعدد ثبوت دیے هیں - هم آگرہ میں بکثرت جمع هوے هیں تاکہ لیگ کي پالیسي کو آزادانہ اقدام سے هٹنے نہ دیں اور اگست کي گرمیوں میں علي گڈہ پہنچے هیں تاکہ مسلم یونیورسٹي کے آخري فیصلہ کیلیے کسي ایک جماعت کو تنہا نہ چھوڑ دیا جاے -

لیکن آج وقت ہے کہ ایسي هي دلچسپي کا ثبوت ایک سچے دیني کام کیلیے بھي دیا جاے جو في الحقیقت مسلمانوں کي احیاء و ترقي کیلیے اصلي اور حقیقي کام ہے اور هماري غفلتوں سے سنبھل کر پھر گرجانے والا ہے -

یہ پہلے سے معلوم ہے کہ جلسے کیلیے وقت موزوں نہیں - کوئي سرکاري تعطیل نہیں ہے اور گرمي بھي شدت سے شروع هوگئي ہے - تاهم کام کرنے والوں کیلیے ایسي رکاوٹیں دامنگیر نہیں هوسکتیں اور درد مند دلوں کے اندر محبت ملت کي جو حرارت هوتي ہے' اسکے آگے موسم کي گرمي کي کوئي حقیقت نہیں - هم ایک ایسے عهد میں هیں جبکہ هم نے کام کرنے کا نیا نیا دعوا کیا ہے - پس کچھہ عرصے تک ضرور ہے کہ اسکي آزمایشوں سے بھي کامیاب گذریں - اگر ایسے عذر هماري راہ میں مانع هوسکتے هیں تو همارے لیے اپنے شاندار دعوونکے واپس لے لینے کا دروازہ کھلا ہے - کوئي همیں سولي پر نہیں چڑھا دیگا اگر هم کہدیں گے کہ قوم و مذهب سے اپنے ارام و راحت کو زیادہ عزیز رکھتے هیں !

ندوہ کے موجودہ ارکان و منتظمین اگر اب بھي اصلاح و تلافي مافات کیلیے آمادہ هو جائیں تو انکے لیے وقت باقي ہے - انھیں چاهیے کہ اِس جلسے میں سب سے پہلي صف اپنے تئیں ثابت کریں ' اور اس طرح صداقت و حسن نیت کے ساتھہ طریق اصلاح و دفع مفاسد کیلیے متحدہ و متفقہ کوشش کي جاسکے - اسي میں هم سب کیلیے بہتري ہے : هذہ تذکرۃ ' فمن شاء اتخذ الی ربہ سبیلا !

اطلاع

۱۰ مئي کے جلسے کے انتظام کیلیے معززین دهلي کي ایک استقبالي کمیٹي قائم هوگئي ہے -

جو حضرات شریک جلسہ هونا چاهیں وہ اپنے ارادے کي نسبت فوراً " سکرٹري استقبالي کمیٹي - دولت خانہ جناب حاذق الملک - دهلي " کو اطلاع دیں تاکہ انکے قیام کا بندوبست کیا جاے -

شذرات

مسئلۂ بقا و اصلاح نـدوه

فریب سکـوت و افســان تجـاهل

غلط بیالیونکی انتہا - ادعـاے باطل - اشاعات مفسدہ - ارباب راے کي بیخبري و غلط فہمي -

(اتمـــام حجـــت)

شاید هي آجتـک کسي قومي مجلس کے متعلق اسقدر مفصل ٬ اسقدر مدلل ٬ اسقدر واشگاف ٬ اسدرجه مسکت و ملزم ٬ اور سب سے زیادہ یہ کہ اسدرجه علانیه حقیقت طلب اور جواب خواه بحث کي گئي هوگي ٬ جیسی که بحمد الله ندوة العلما کے متعلق کی جا چکي هے ٬ اور شاید هي کسی جماعت نے ایتـک اسدرجه بے پردہ سکوت الزامات صریحه کے مقابلے میں کیا هوگا ٬ جیسا که حکام ندوہ (هداهم الله تعالی) کر رهے هیں - سکوت بہت سي بلاؤں کو ٹالنے والا هے ٬ اور داناؤں نے ضرور نصیحت کی هے که مصیبتوں سے چپ رهکر محفوظ رهو ٬ تاهم ندوہ کا معامله تو اب اس حد سے گذر چـکا هے - یه نسخه همارے نادان دوستوں کو کچهه فائده نہیں پہنچا سکتا - چپ رهکر آپ سب کچهه کرسکتے هیں پر واقعات کو نہیں بدل سکتے - اور حق جب ظاهر هوجاے ٬ تو باطل کو اپنا دهن فساد بند هي کرنا پڑتا هے - تم اگرچه چپ رهکر صرف اپنی زبان کو بند دکهلانا چاهتے هو ٬ مگر مــدت سے میں تمهارے دلوں کو بھي مقفل اور تمهارے کانوں کو بھي بهرا یقین کرچکا هوں : صم بكم عمي فهم لا يبصرون ! اگر ایسا نه هوتا تو اپنے جهـل و اصلاح دشمني ٬ اور ولولۂ اغراض شخصیه پر اس جرأت باطـل ٬ اس جسارت افساد ٬ اور اس بے پردہ دلیري کے ساتهه مسلمانوں کے ایک بہت هی قیمتی کام کو قربان نه کرتے : و هو الذي جعل لكم السمع و الابصار والافئدة ٬ قليل ما تشكرون !

پس مجهے بے اختیار هنسکر کہنا پڑتا هے که یه فریب سکوت اور افساد تجاهل بالکل بے فائده هے ٬ اور صداے حق و اصلاح کي اٹل قوتوں کا کبهي بهی ان بچوں کي سی بے جهت ضد اور شوخ عورتوں کي سی بلا دلیل " نہیں " کے حربے سے مقابله نہیں هوسکا هے - جب که وقت آجاے اور حق کهل جاے ٬ جبکه سچی نیتوں اور صادقانه اغراض کے ساتهه اصلاح کی سعی هو ٬ جبکه واقعات اور حقیقت اصلاح طلبوں کا ساتهه دے ٬ تو پهر وہ سمندرونکي موجوں اور پہاڑوں کی چٹانوں کی سی قوت هے ٬ جسے بڑي بڑي انسانی دانائیاں اور شہنشاهیاں بهي نہیں روک سکتیں - چـه جائیکه غرور باطل اور فساد جهل کا ایک شر ذمۂ قلیل جسکو خود همارې هي غفلت اور زمـانے کی جهـل پروري نے اسـکا موقعه دے دیا اور بد بختانه اسکو مخاطب کرکے اپنا وقت صرف کرنا پڑا ٬ ورنه وہ اتنے کا بهي اهل نه تها !

پس معاملے کا فیصلے آسان ٬ اور حکم دینے کا وقت قریب هے - میں ندوہ کے متعلق جو کچهه لکهه رها هوں ٬ اگر اسمیں شخصي اغراض کي خباثت کا کوئي جزو بهي شامل هے ٬ اور اگر اسکي بنیاد علم صحیح ٬ بصیرة قلبي ٬ حق و صـداقت ٬ واقعیت و خلـوص کي جگه کوئي دوسري شے هے ٬ تو بہت جلد دنیا کو فیصلے کا موقعه مل جائیگا ٬ اور خـدا کي عطا کردہ کامیابي و ناکامي خود هي آکر بتلا دیگي که حق کس کے ساتهه هے ؟ یه میرا ایمان هے ٬ اور یهي عقیدہ میري زندگي کي اصلی روح هے جو اگر مجهسے لیلي جاے تو میں اسي وقت هـلاک هوجاؤں - هر چهوٹے سے چهوٹے معاملے کو بهي میں اسي عقیدۂ ایماني کي روشني میں دیکهتا هوں - گذشته دو تین سال کے اندر الهـلال کي اس دعوة کے بہت سے تجربے اهل بصیرت دیکهه چکے هیں - اگر آنکهیں هوں تو اب کسي مزید روشني کي ضرورت هي نہیں هے -

(ایـک جـواب)

هاں اس تمام مدت کي پوري خاموشي کے بعد ایک جواب مجهے ضرور مـلا هے ٬ اور یه جهوٹ هوگا اگر کلیتاً نفي کردوں که مجهے مضامین اصلاح کا کوئي جواب نہیں ملا -

یه ایک گمنـام خط هے اور لکهنؤ سے آیا هے - اسمیں اول سے لیکر آخر تـک مجهے مخاطب کرکے نہایت فحش اور ادنی درجه کي بازاري گالیـاں دي هیں ٬ اور اسکا لـکهنے والا اس فن میں اس شخص سے بهي بازي لیگیا هے جس نے مـدت هوئي لکهـنؤ سے ایک گمنام خـط لکها تها - گالیوں سے اگر کچهه جگه بچي هے تو وہ صرف چند مقامات هیں جہاں مولوي خلیل الرحمن صاحب کا نام مجبوراً آگیا هے ٬ اور مجهے جرم کي نوعیت بتلانے کیلیے ضرور تها که ایسا کیا جاتا -

اسمیں لـکها هے که تم مولوي خلیل الرحمن پر اعتراض کرتے هو ٬ اور لکهـتے هو که وہ بڑے دولت مند هیں مگر ندوہ کو آجتـک ایک ٹـکه بهي نہیں دیا بلکه خود اسیکي کمائي کها رهے هیں - تم ایسا کہـنے والے کون هو ؟

اسکے بعد یکسر ماں بہن کی گالیاں هیں -

یه بهي لکها هے که اگر ابکے لکهنو آے تو همارې ایک جماعت تمهیں خوب پیٹیگي - وغیرہ وغیرہ -

بہر حال غنیمت هے که خاموشي ختم هوئي اور کچهه تو جواب ملا - رهي جواب کي نوعیت ٬ تو یه اپنا اپنا اصول هے اور اپنا اپنا طـریقه - جن لوگوں کے پـاس اسکے سوا اور کچهه جواب نهو وہ دوسرا جواب کہاں سے لائیں ؟ اسکي نسبت تو کچهـه کہنے کي ضـرورت نہیں - البته اس اخبار کے ذریعه لـکهنؤ کي اس جماعت کو خبر دیدیتا هوں که میں عنقریب یعنے مئي کے پہلے هفتے میں لکهنو آنے والا هوں - ۵ مئي کے بعد سے وہ انتظار کریں -

اس ڈهائي سال کے اندر کتنے هي لوگوں اور جماعتوں نے اس طرح کي اطلاعیں دیں ٬ پر افسوس که شرافت و انسانیت ایک طرف ٬ رذالت کي شرم رکهنے والا بهي کوئي نه نکلا !

میں ایسے لوگوں کو جو گمنام خطوط یا مضامین لکهیں ٬ بالکل هي ناکارہ سمجهتا هوں - علم و قابلیت اور شرافت و اخلاق کے کام تو یه کیا کرینگے ؟ بدمعاشي اور پاجي پنے کے کاموں میں بهي مجهے انسے کسي بلنـد اور بڑے کام کي توقع نہیں - اسکے لیے بهي همت چاهیے - قول کا پاس چاهیے - نڈر اور بے خوف دل کی ضـرورت هے - یه جوهـر ان میں هوتے تو پهر آدمي هي نه بن جاتے ؟

ندوہ کے متعلق بعض اشخاص اخباروں میں اِدهر اودهر کي باتیں اٹهي کرکے کچهه بهیجتے بهی هیں تو وہ بهي گمنام ٬ اسی سے اندازہ کرلیجیے که اصلیت کیا هے ؟ جن لوگوں کو اتنی همت بهی نهو که اپنا نام ظاهر کریں ٬ انکے ضمیر کے اطمینان کا کیا حال هوگا ؟

اصلاح ندوہ کے مسائل میں مسئلۂ نظامت ختم هوگیا - اب آیندہ نمبر سے دیگر مسائل کے طرف متوجه هونگے : فبشـر عبـادي الذين يستمعون القول فيتبعون احسنه ٬ اولائك الذين هداهم الله و اولائك هـم اولـو الالبـاب !!

ریاســـت بھـوپال اور مسئـــلۂ نــدوہ

" ندوہ کی بد انتظامیاں اور مفسدانہ تغیرات اس درجہ آشکارا ہوگئے کہ ریاست بھوپال نے اپنا ماہوار عطیہ تا اصلاح حالات ملتوی کردیا -

چاهیے تھا کہ موجودہ حکام ندوہ اب بھی اپنے مفسدانہ اعمال سے باز آ جاتے' اور ندوہ پر رحم کرتے جسکی بربادی کے بعد انہیں کچھہ دین و دنیا کے خزانے نہیں ملجائینگے بلکہ دائمی ذلت و خسران هي میں گرفتار ہونگے' لیکن نفس خادع جسکی شرارت بے پناہ اور جسکے مکر ان گنت ہیں' اس موقعہ پر بھی سامنے آیا اور اس نے بجاے شرمساری و خجالت کے آور خیرہ سری کی تعلیم دی:

فـویل لہم ثـم ویل لہم !

انہوں نے دیکھا کہ ندوہ کی سب سے بڑی غیر سرکاری اعانت کا بند ہو جانا' مفاسد ندوہ کا ایک کھلا ثبوت ہے جسکے بعد فریب دینے کیلیے کوئی شرارت کارگر نہیں ہوسکتی - پس ضرور ہے کہ بہت جلد کوئی ایسا جھوٹا قصہ گھڑ کے مشہور کر دیا جاے جس سے اپنی رو سیاهی دوسروں کے حصے میں آجاے - چنانچہ ایک گمنام مراسلت ایک اخبار میں شائع کی گئی ہے جسمیں لکھا ہے کہ ایڈیٹر الہلال نے مخفی کوششیں کر کے یہ رقم بند کرائی' اور ثبوت یہ دیا ہے کہ اسکی اطلاع صرف (فرضی) ناظم ندوہ کے پاس آئی تھی - ایڈیٹر الہلال نے بعینہ اسکے الفاظ کیونکر معلوم کر لیے اور اخبارات کو تار دیدیے اگر وہ خود اس کام میں نہ تھا ؟ سبحانک هذا بهتان عظیم !

میں نہیں سمجھتـا کہ یہ لوگ کیوں شر و فسـاد کے بت کے آگے اس طرح اندھے بہرے ہوکر اوندھے ہوگئے ہیں ؟

ان نادانوں کو معلوم نہیں کہ اگر میں اپنی علانیہ اور بے پردہ کارروائیوں کے علاوہ کسی مقصد کیلیے مخفی کوشش کرنا بھی جائز رکھوں' تو الحمد للہ فضل الہی سے اتنا اثر ضرور رکھتا ہوں کہ بہت سے معاملات زیادہ عرصے تـک طول ہی نہ پکڑیں -

مگر اس طرح کرنے کی مجھے ضرورت هي کیا ہے جب میں علانیہ سب کچھہ کہنے کی قوت رکھتا ہوں ؟ میں ندوہ کی موجودہ حالت کو علانیہ پر از مفاسد بتلا رہا ہوں - میں اسکے کانسٹی ٹیوشن کو قاعدے اور اصول کی بنا پر لغو و نامعقول کہتا ہوں' اور نام نہاد مجلس انتظامی کی کارروائیوں کو خود ندوہ کے دستور العمل کی بنا پر باطل ثابت کرتا ہوں - علانیہ خود بھی کوشش کرتا ہوں اور لوگوں سے بھی کہتا ہوں کہ ہر جگہ جلسے کریں' مضامین لکھیں' اور پوری طرح ساعی ہوں کہ انکی ایک قیمتی متاع چند مفسد و ہوا پرست اور اعداء اصلاح و تجدید لوگوں کے ہاتھوں برباد نہو -

میں اپنی بصیرت اور اپنے ایمان کی بنا پر ندوہ کو وہ ندوہ هي نہیں سمجھتا جو ایک اچھی چیز ہے' اسلیے علانیہ میرا مشورہ گورنمنٹ کو' والیان ریاست کو' اور تمام قوم کو یہی ہے کہ جب تـک ندوہ درست نہو' اسوقت تـک ایک کوڑی اسے نـہ دیں اور اپنی تمـام اعـانتیں بند کردیں - اگر موجودہ دارالعلوم درست نہو تو انہیں اعانتوں سے (بقول مسٹر محمد علی) دوسرا نـدوہ بنالیں' اور اسطرح روپیہ کو ایک بیکار و لغو شے کے پیچھے ضائع نہ کیا جاے -

جبکہ میں یہ سب کچھہ علانیہ لکھتا ہوں اور کہہ سکتا ہوں اور مجھے ڈرنے' گمنام مراسلات کے لکھنے' منہہ پر ستر و اخفا کا برقع ڈالنے' اور شرمیلی عورتوں کی طرح پیچھے رہکر اشارے کرنے کی ضرورت نہیں ہے' تو پھر کونسی وجہ ہے کہ میں ریاست بھوپال کی اعانت کو ملتوی کرانے کیلیے چوروں کی طرح مخفی کوششیں کرتا ؟

نادانو ! یہ کچھہ ضرور نہیں ہے کہ تمہاری طرح ہر شخص بزدل ہو' اور جہل و باطل جس طرح قدرتاً لرزاں و ترساں رہتا ہے' اسی طرح صدا فرمایان حق و حقیقت بھی ڈرتے ہوے اور مجرموں کی طرح کام کریں - تم اپنی حالت پر دوسروں کو قیاس نہ کرو اور مان لو کہ دنیا میں قوت' اطمینان' اور روشنی کے ساتھہ کام کرنے والے انسان بھی بستے ہیں - انسانیت کا پیمانۂ اخلاق صرف تمہارے هی دل کو ناپ کر نہیں بنایا گیا ہے !

واقعہ یہ ہے کہ ندوہ کے تغیرات باطلہ عرصے سے آشکارا ہیں - اخبارات میں برابر تذکرہ ہو رہا ہے' اور علی الخصوص وکیل امرتسر میں مہینوں تک مضامین نکلتے رہے ہیں - مسئلہ کانپور کی مشغولیت اور بعض اور وجوہ سے دیگر اخبارات نے اسپر توجہ نہ کی تھی' اور میں نے خود بھی متوجہ ہونے میں بہت دیر کر دی -

بالاخر توجہ ہوئی اور لکھنو میں نواب علی حسن خان اور حکیم عبد الولی صاحب جو کوشش پیشتر سے کر رہے تھے' وہ بھی اس منزل تک پہنچ گئی کہ باقاعدہ انجمن اصلاح ندوہ کا اعلان ہوگیا -

یہ حالات دیکھکر ہر ہائنس سرکار عالیہ بھوپال دام اقبالہا' جو ایک نہایت ہوشمند و مدبر اور اصلاح پسند و حقیقت شناس فرماں روا ہیں اور ہمیشہ ملک کے حالات پر نظر رکھتی ہیں' اور زیادہ مفاسد ندوہ پر خاموش نہ رہسکیں' اور انہوں نے بلا کسی مخفی تحریک کے خود بخود ایک راے قایم فرما کے ماہوار اعانت بند کردی - فی الحقیقت یہ انکی قابلیت و روشن ضمیری کا سب سے بڑا ثبوت تھا' اور اس کے ذریعہ انہوں نے ایک نہایت اعلے اسوۂ حسنہ تمام والیان ملک کیلیے قائم کر دیا ہے - انکی نظر ہوشمند اس سے ارفع و اعلی ہے کہ وہ کسی کی مخفی تحریکوں کی محتاج ہو -

التوا کی اطلاع ریاست نے دفتر ندوہ کو دی' اور بجنسہ اسکی ایک نقل صدر انجمن اصلاح ندوہ لکھنو کو بھی بھیجدی - میں جب لکھنو پہنچا تو واقعہ معلوم ہوا اور اسکی اطلاع اوسی وقت اخبارات کو دیدی - کیونکہ میں جانتا تھا کہ حکام ندوہ اس واقعہ کو بالکل چھپا دینے کی کوشش کرینگے -

یہ سچ ہے کہ سرکار عالیہ اس عاجز کی نسبت حسن ظن رکھتی ہیں جیسا کہ ارباب فضل و کرم کا شیوہ ہے اور آج برسوں سے میرے بعض اعزا انکی ملازمت میں ہیں' تاہم بھوپال کے تمام احباب جانتے ہیں کہ باوجود ان تعلقات کے میں آجتک کبھی بھوپال گیا بھی نہیں' اور کبھی سرکار عالیہ کیخدمت میں حاضر ہونے کی کوشش بھی نہیں کی -

اصلاح ندوہ مجھے عزیز ہے مگر اس سے بھی بالا تر اپنی زندگی کے چند اصول رکھتا ہوں - انہیں اسکے لیے نہیں توڑ سکتا - میں ہمیشہ ایسے مقامات سے بھاگتا ہوں جہاں میری موجودگی کو مخاطب کسی ذاتی غرض یا طلب و سوال پر محمول کرسکے اور مجھے اسکی تغلیط کرنی پڑے - میں ندوہ کیلیے ریاستوں میں مارا مارا نہیں پھر سکتا -

البتہ یہ مقام دوسرا ہے جسے میرے مخاطب ابھی برسوں تـک نہیں سمجھہ سکتے -

مولانا شبلی اور مسئلۂ ندوہ

سچ یہ ہے کہ حق کے کاموں میں ذاتی محبت و عداوت سے بڑھکر کوئی سنگ راہ نہیں - . . .

ندوہ کی اصلاح اور دفع مقاصد و مفسدین کا مسئلہ چھڑا - اسکا جواب مفسدین کے پاس کچھہ نہ تھا - پس مجبور ہوکر انھوں نے دوسروں کے سہارے اٹھنا چاہا - انھوں نے دیکھا کہ بعض لوگ مولانا شبلی کے مخالف ہیں - سوچا کہ اقلاً انہی لوگوں کی ہمدردی حاصل کرلو - پس مشہور کرنا شروع کیا کہ یہ تو صرف مولانا شبلی کی معتمدی کا سوال ہے : و اللہ یعلم انہم لکا ذبون !

ان لوگوں کی حماقت و نادانی پر رونا چاہیے - کیونکہ وہ حق اور حقیقت کی طاقت کے متعلق بالکل دھوکے میں ہیں - وہ نہیں جانتے کہ اس طرح کی کذب بافیوں سے واقعہ اور حق چھپ نہیں سکتا -

ممکن ہے کہ ندوہ کے متعلق مولانا شبلی کی معتمدی کا کوئی سوال ہو لیکن کیا الہلال جو کچھہ لکھہ رہا ہے ' وہ بھی اس سوال سے متاثر ہوسکتا ہے ؟ کیا کانسٹی ٹیوشن کی بحث کا کوئی جواب ہے ؟ کیا ندوہ کے دستور العمل کے بدلدینے کی کوئی تاویل ہوسکتی ہے ؟ کیا مجلس خاص کی غیر شرعی و قانونی کار روائی صرف قانون اور حقیقت کا سوال نہیں ؟ کیا ناظم کے انتخاب کی کار روائی بد ترین قسم کی شرمناک قانون شکنی نہ تھی ؟ کیا فرضی نظامت کیلیے مکان کا کرایہ لینا کوئی غلط واقعہ ہے جسکی تغلیط کی جائیگی ؟ کیا صیغۂ مال کے وہ تمام مباحث مٹ سکتے ہیں جو بابو نظام الدین کرچکے ہیں اور آور کرنے کیلیے طیار ہیں ؟

پھر آج سے چھہ سات ماہ پیشتر سرکاری انسپکٹر کا آنا اور دار العلوم کو خرگوش خانہ سے تشبیہہ دینی اور رپورٹ کرنی کہ مدرسہ سرکاری اعانت کے لائق نہیں ہے ' اور اسکی اطلاع خود مولوی خلیل الرحمن صاحب کا ارکان کو دینا ' کیا یہ واقعہ بھی مولانا شبلی کی شخصیت ہی کا سوال ہے ؟

اصل یہ ہے کہ میری پوری بحث اصول اور حقیقت کی بنا پر ہے اور میں نے پہلے ہی دن کہدیا ہے کہ یہ تمام خرابیاں خود مولانا شبلی کی کمزوری اور باطل پر سکوت کا نتیجہ ہیں اور سب سے پہلے قوم کے آگے وہی اسکے لیے جواب دہ ہیں کیونکہ انھوں نے ان مفاسد سے قوم کو مطلع نہیں کیا - اگر دل کی طرح آنکھوں پر بھی پردہ نہیں پڑگیا ہے تو الہلال کے پرچے اٹھا کر دیکھہ لو -

دھلی کے جلسے میں مولانا نے اسکا یہ جواب دیا کہ میں ناظم نہ تھا - صرف دار العلوم کا معتمد تھا - لیکن افسوس ہے کہ یہ جواب قابل تسلیم نہیں - مانا کہ وہ ناظم نہ تھے لیکن اسی مجلس کے ایک رکن عامل تو ضرور تھے جو شریعت اسلامی اور قانون مجلس اور حق و جماعت کے سچے اصولوں کو ٹھکرا رہی تھی ؟ پھر کیا عند اللہ و عند الناس انکا فرض نہ تھا کہ قوم کو با خبر کرکے بری الذمہ ہو جاتے ؟

یہ سچ ہے کہ انھوں نے دار العلوم کو زندہ کیا اور اسکو لڑ جھگڑ کے ہمیشہ نام نہاد مجلس انتظامی اور حزب الافساد کے حملوں سے بچایا ' لیکن ساتھہ ہی انہیں سوچنا تھا کہ قوم صرف میرے ہی اعتماد پر ندوہ کی مدد کر رہی ہے اور جب اسکی اصلی کل ہی اکھڑی ہوئی ہے تو اس طرح للو پتو کرکے کب تک کام چلے گا ؟

بہر حال میں تو ندوہ کو وہ ندوہ دیکھنا چاہتا ہوں جسکا اسنے اعلان کیا - اور اس کام میں جن جن لوگوں سے قصور ہوے ' میرے نزدیک سب یکساں جوابدہ ہیں - اگر کوئی کہے کہ یہ سب کچھہ مولانا شبلی کا کیا دھرا ہے تو جب بھی چشم ما روشن اور دل ما شاد - لیکن سوال یہ ہے کہ اب اصلاح کیوں نہ کی جاے ؟

اسی اخری سوال پر آکر مفسدوں کے دل ہل جاتے ہیں اور رنگ فق ہوجاتا ہے - حالانکہ ابتو یہ سوال چھڑ ہی گیا ہے اور آج جس خوف سے انکا رنگ فق ہے ' کل اسکا پنجہ انکی گردنوں تک پہنچکر رہیگا - فانتظروا ' انی معکم من المنتظرین ! !

معاصر اٹاوہ

اس عاجز کا ہمیشہ سے یہ اصول رہا ہے کہ جب تک کوئی قابل توجہ بات معاصرین کے صفحوں میں نہیں آتی ' اپنا وقت عمل انکے قال اقوال میں ضائع نہیں کرتا - مسئلۂ ندوہ کے متعلق ابتک کسی نے بھی اصل امور کا جواب نہیں دیا ' اسلیے میرا عمل بھی : و اذا مرو باللغو مروا کراما - پر رہا - لیکن پچھلے ہفتہ جناب مولوی بشیر الدین صاحب ایڈیٹر البشیر نے چند نوٹ لکھے ہیں جنمیں مولانا شبلی کے بعض خطوط کا ذکر کیا ہے جو انکے ہاتھہ آگئے ہیں اور ابھی صرف دھمکی ہی دی ہے کہ اگر مسئلہ اصلاح ندوہ سے ہاتھہ نہ اٹھا یا تو انہیں شائع کردیا جائیگا -

معلوم نہیں وہ کونسے خطوط ہیں اور اسسے مسئلۂ اصلاح پر کیا اثر پڑتا ہے ؟ تاہم چونکہ بحث چھڑ گئی ہے ' اسلیے سب کچھہ پبلک کے سامنے آ ہی جاے تو بہتر ہے - پس میں اپنے معزز دوست کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ خدا کیلیے ان خطوں کی اشاعت میں جلدی کریں اور صرف انذار و تخویف ہی میں معاملے کو نہ ٹالیں - اب قوم کو ندوہ کے متعلق سب کچھہ معلوم ہوجانا چاہیے - یہ بہت بڑا احسان ہوگا اگر آئندہ اشاعت کے البشیر میں وہ تمام خطوط شائع کردے جائینگے -

اگر مولانا شبلی نے بھی ندوہ کے کاموں میں ایسے ہی خلاف قانون کام کیے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ انسے بھی باز پرس نہ کی جاے - لیکن پہلے ان خطوط کی اشاعت سے واقعات تو سامنے آجائیں -

ان خطوں کے ذکر میں بعض بعض اشارے ایسے موجود ہیں جنسے میں سمجھہ گیا ہوں کہ کن واقعات کا انسے تعلق ہے ؟ میں یہ سمجھکر اپنے جی میں خوب ہنسا اور افسوس ہوا کہ مولوی بشیر الدین صاحب کو اصلی حالات معلوم نہیں ہیں ' اور بعض ارکان فساد نے انہیں غلط سلط باتیں کہکر دھوکے میں ڈالدیا ہے - وہ خطوط شائع ہو جائیں - پھر خود ہمارے تجربہ کار دوست پر اصلیت منکشف ہو جائیگی -

ندوہ کی اصلی مصیبت یہ ہے کہ باہر کے لوگوں کو حالات معلوم نہیں - اسی کا نتیجہ ہے کہ وہ مفسدین کے دھوکے میں آجاتے ہیں - مولوی بشیر الدین صاحب ایک با اصول آدمی ہیں مگر نا واقفیت کی وجہ سے سمجھتے ہیں کہ ندوہ کی موجودہ حالت بڑی اچھی ہے اور یہ سب کچھہ مولانا شبلی کا سوال ہے - مجھے یقین ہے کہ انپر اصلیت ظاہر ہوگی تو وہ قطعاً راے بدلنے پر مجبور ہو جائینگے -

۳ - جمــادي الاخـــر ۱۳۳۲ هج

عـالم اسـلامی

آثـار قــونیـه

تـاریخ آل سلجوق کا ایـک صـفحه

آثار ملوکانه و علمیه - خانقاه مولویه - جامع علاء الدین -

دولة عثمانیه کو یورپ ' ایشیا ' افریقه ' تینوں براعظموں کے سب سے زیادہ عظیم الشان ' متمدن ' اور پراز آثار و نوادر حصهٔ زمین کو زیر نگیں رکھنے کي عظمت حاصل هوئي - وہ ایک هي وقت میں یورپ ' ایشیا ' اور افریقه کي بهترین زمینوں کو اپنے قبضهٔ حکومت میں دیکھتي تھي -

یورپ میں رومن امپائر اور یونان تمدن و علوم کا منبع و مولد تھے -

ایشیا میں سرزمین دو آبه عراق ' بابل و نینوا کي پر عظمت داستانوں کي راوي ہے - شام کي مقدس سرزمین بني اسرائیل کي تاریخ کا دفتر مکمل اور سریاني اقوام کا موطن ہے جو قرون متوسطه میں یورپ اور ایشیا کے تمدني تعلقات کا ایک ضروري حلقه رهي ہے - اسي طرح یمن کا پر اسرار خطه جو روز بروز اپنے اسرار علمیه پر سے پردهٔ اخفا الٹ رہا ہے ' اور مملکت معینیه اور تمدن حمورابي کے آثار نے تاریخ قدیم کے مسلمات کو منقلب کر دیا ھے - پھر عرب کا ریگ زار حجاز جو چھٹي صدي

قونیه کا منارهٔ سابق (کـلاک تـاور)
بنا کردهٔ سـنه ۶۵۴ هجـري

کے سب سے بڑے انقلاب عالم کا سرچشمه ہے ' اور جسکے اندر ہو قبیس اور ثور کي وہ پہاڑیاں موجود هیں ' جنکي غاروں کے اندر کی روشنی نے ایک طرف الپس کے چوٹیوں تک اپنی شعاعیں پہنچائیں اور دوسري طرف همالہ کے سب سے بڑے کوهی طول و عرض کی تاریکي کو روز روشن کی طرح منور کردیا !

افریقه میں شمالی افریقه عهد قدیم کے تمدنوں کا سب سے بڑا گہوارہ رہا ہے - کارتھیج کی حکومت اسی سرزمین پر عرصے تک قائم رہی - یونانی دولة سارانیکا نے اپنی عظیم الشان عمارتیں یہیں کھڑي کیں - رومیوں کے فتح یاب غول اسی پر سے گذرے اور اپنی ایسی پائدار اور مستحکم یادگاریں چھوڑ گئے کہ آج بھی اسکے ریتلے تودوں کے اندر سے عظیم الشان ستونوں کے ٹکڑے ' اور منقش و مخطط محرابوں کے حلقے برآمد ہو رہے ہیں !

اس سے بھی بڑھکر مصر کی پر هیبت و عجائب سرزمین جس کی تاریخی اور تمدنی حیثیت کے لیے کچھه کہنا فضول ہے -

کرهٔ ارض کے تینوں براعظموں کے یہ پر عظمت ٹکڑے دولة عثمانیه کے حصهٔ فتح و اقبال میں آے ' اور اس جامعیت کے لحاظ سے اگر دیکھا جاے تو دنیا کی کوئی موجودہ حکومت اسکی اس خصوصیت میں شریک و مقابل نہیں هو سکتی -

لیکن افسوس که غفلت و تنزل نے گذشته ایک صدي کے اندر یورپ کا سب سے بڑا حصه اُس سے چھین لیا ' اور افریقه کي تقریباً تمام عثماني مقبوضات دول یورپ کے قبضے میں چلي گئیں - مصر کے بعد سب سے بڑا افریقي علاقه طرابلس کا تھا ' لیکن پچھلي جنگ نے اسکا بھي تمام ساحلي حصه اٹلي کے سپرد کردیا !

تاهم اب بھي یورپ کا سب سے بڑا تاریخي شہر اسکا دار الحکومت ہے ' اور ایشیا میں بڑے بڑے آثار و نوادر کی سرزمینیں اسکے زیر حکومت باقي هیں - یورپ کے سیاح اور محققین آثار آتے هیں اور ان خزائن تاریخ و علم کو کوڑیوں کے مول لیجاتے هیں - اگر دولت عثمانیه نے اپنے عهد عروج میں علم و تمدن کي طرف توجه کی هوتی ' تو آج اس سے بڑھکر دنیا کے آثار علم و تمدن کے خزائن کا مالک اور کوئي نہوتا ' اور لنڈن ' پیرس ' وائنا ' بوڈ ابسٹ ' اور

سلطان علاء الدین کا کوشک اور شکسته برج
بنا کردہ سنه ۶۵۴ - هج

برلن کے عجائب خانوں کي گیلریوں کا سب سے بڑا حصه قسطنطنیه کے " عتیق خانه " میں نظر آیا -

(آثـار و تمـدن اسـلامي)

تمدن قدیم سے قطع نظر' خود عهد اسلامی کے جو آثار قدیمه جابجا مملکت عثمانیه میں موجود هیں ' علی الخصوص اواخر عهد عباسیۃ سے لیکر دور اخیرۂ اسلامیه تک کے آثار و نوادار' اگر صرف آنهي کے جمع و تحقیق کی کوشش کی گئی هوتی' تو آج تاریخ اسلام کے بهت سے غیر معلوم سلسلے مکمل هوجاتے - لیکن وہ صرف تلوار هي کي دوست رهي' کیونکه اسنے اپنے دشمنوں کو کبهي بهي تلوار کے بغیر نه دیکها - افسوس که اس ایک هی رفیق نے بهی اسکے سانهه حق رفاقت ادا نه کیا !

(عثماني دار الآثار)

انقلاب دستوري کے بعد جو مختلف علمي صیغے نئے کهولے گئے تهے' ان میں ایک خاص صیغه اس غرض سے بهی قائم هوا تها که عثماني ممالک کے بقدہ آثار و نوادر کی تفتیش کرے' اور انکے متعلق سالانه رپورٹیں مرتب کرتا رهے - لیکن بدقسمتی سے اسکے بعد هی یورپ کے حملوں کا سلسله شروع هوگیا' اور دولت و ملک کی تمام قوت جنگ طرابلس اور بلقان کی نا کامیوں کی نذر هوگئی -

بربادیوں اور تباهیوں کے بعد اب امن و فرصت کا ایک نیا دور شروع هوا هے جو نهیں معلوم کتنی عمر لیکر آیا هے - تاهم کام کرنے والے اپنی هوشیاري اور مستعدي کا ثبوت برابر دے رهے هیں - صرف یهی نهیں هے که " رشادیه " اور " عثمان اول " تعجب انگیز آمادگي سے خریدا گیا هے' بلکه علمی صیغے بهی نهایت تعجب انگیز سرعت سے ترقی کررهے هیں !

حال میں عثمانی تفتیش آثار عتیقه کے صیغے نے ایشیاے کوچک کی بهت سی تاریخي اسباب کا پته لگایا هے اور انکے حالات و نتائج مرتب هو رهے هیں - اسی سلسلے میں مشهور تاریخی مقام " قونیه " کے آثـار اسـلامیه هیں - علی الخصوص حضـرت مولانا

جامع مسجد سلطان علاء الدين بغداد کے ایک برج کا کتبه

جلال الدین رومی صاحب مثنوي معنوي کی خانقاه اور اسکے آثار -

(اجمال تاریخي)

قونیه ایشیاے کوچک کا ایک مشهور صدر مقام اور تاریخی حیثیت سے کئی اسلامی حکومتوں کا دار الحکومت هے - تمدن اسلامی کے عهد متوسط کے متعدد صاحبان علم و کمال اسکی خاک سے اٹهے' اور تقریباً هر علم میں اپنی بیش بها خدمات یادگار چهوڑیں -

مگر ان سب میں جو شهرت حضرت مولانا روم کو انکی مثنوي کي وجه سے هوئي' وہ کسي کو نهوئي - " روم " کي نسبت سے وہ اسی لیے مشهور هیں که قونیه میں چلے آے اور مقیم هوگئے - ایشیاء کوچک کا یه حصه بلاد اسلامیه میں روم کے لقب سے پکارا جاتا تها -

(دولۃ سلجوقیه)

چوتهی صدي هجري میں جبکه بغداد کا سیاسی مرکز ضعیف هوگیا' تو جیسا که عام قاعدہ هے' تمام بلاد اسلامیه میں نئی نئی حکومتیں قائم هونے لگیں' اور بعینه وهی حال هوگیا جو سترهویں صدي عیسوي میں دهلی کے ضعف سے هندوستان کا هوگیا تها - هر شخص جو تلوار کے قبضے کو مضبوطی سے پکڑ سکتا تها' حکومت کے ولولے اور فرمانروائی کی امنگیں لیکر اٹهتا' اور خلافۃ بغداد کا ایک رسمی تعلق و اعتراف قائم رکهکر اپنی نئی حکومت جمالیتا -

ان حکومتوں میں سب سے زیادہ قوي اور متمدن حکومت' خاندان آل سلجوق کا سلسله تها -

ایک تاتاري خاندان اپنی حکومت سے ناراض هوکر بخارا چلا آیا اور مسلمان هوگیا - اسکے مورث اعلی کے مرنے کے بعد اسکا لڑکا اپنی جماعت کا سردار هوا - یه وقت تاتاریوں کے ظهور اور آهسته آهسته عروج کا تها - تمام سرحدي ممالک انکي تاخت و تاراج کا جولانگاہ تهے - یه تاتاري نو مسلم خاندان انکے حملوں کا جواب دینے لگا' اور اس طرح ایک جنگی جماعت طیار هوگئی

جو روز بروز بڑھنے لگی - پھر وہ مرگیا اور بیگو، طغرل، داؤد اسکے جانشین ہوے - وہ تاتار گئے - مسعود بن سلطان محمود غزنوي سے مقابلے ہوے - اور متعدد تغیرات و حوادث کے بعد ایک مستقل حکومت قائم ہوگئی - مشہور الپ ارسلان اور اسکا وزیر نظام الملک سلجوقی اسي خانـدان کا ایک حکمراں اور وزیر تھا جسکے بعد ملک شاہ سلجوقی تخت نشیں ہوا -

یہ خاندان سلجوقیۂ ایران کي نسبت سے تاریخ میں مشہور ہے - لیکن ایک دوسرا سلجوقی سلسلہ ایشیاء کوچک کا بھي ہے - یہ خاندان پہلے خاندان کی شاخ ہے، اور اس طرح قائم ہوا کہ ایک سلجوقي ترک قتلمش نامي ایشیاے کوچک میں چلا آیا اور قونیہ پر قابض ہوگیا - یہي وجہ ہے کہ اس خاندان کو " بنوقتلمش " بھی کہتے ہیں -

یہ سلجوقي خاندان سنہ ۴۵۶ ہجری سے سنہ ۷۱۸ ہجري تـک قائم رہا - البتہ اسکا آخري زمانہ محض براے نام تھا، کیونکہ

(عـــلاء الـــدین سلجـــوقي)

اس سلسلہ کا ایک فرمانروا علاء الدین ابوالفتح کیقباد بن کیخسرو ثاني بھي تھا - ثاني اسلیے کہ ایک کیقباد اس سے پہلے بھي اسي خاندان میں گذر چکا ہے، اور اسي کا زمانہ اس خاندان کا پورا عہد عروج تھا -

علاء الدین اپنے والد کیخسرو کے انتقال کے بعد سنہ ۶۵۴ میں تخت نشین ہوا - یہ زمانہ تاتاري فتـنہ کے انتہاے عروج کا تھا - منـکو خان قراقرم میں تخت نشین ہوچکا تھا اور اسکا بھائي ھـلاکو خان خون اور ہلاکت کا پیغام لیکر بـلاد اسلامیہ کي طرف بڑھ رہا تھا - اسي اثنا میں عـراق عـرب و عجم کي تسخیر کي خبر مشہور ہوئي، اور اسکے بعد ہی تاریخ اسلام کا وہ حادثۂ کبری ظہور میں آیا، جسمیں شش صد سالہ مرکز اسلامي یعنی دار الخـلافۃ بغداد کا تمام خشک و تر حصہ انسانی لاشوں اور خون کے سیلابوں سے معمور ہوگیا تھا :

فلا تسالن عماجری یوم حصرهم و ذلک مما لیس یدخل فی حصرا

قونیہ کی خانقاہ مولویہ میں حضرۃ مولانا روم کا مخطوط و مقدس سجادۃ

تاتاري کفار تمام عالم اســلامی پر قابض ہوگئے تھے - آخري فرما نروا مسعود بن کیکاوس تھا جسکی براے نام حکومت کے بعد پوري طرح تاتاري مسلط ہوگئے -

لیکن پھر اسکے بعد ہی انقلاب ہوگیا اور موجودہ دولت عثمانیہ ایشیاے کوچک میں شروع ہوکر رفتہ رفتہ تمام اطراف و ملحقات پر قابض ہوگئی -

اس سلجوقی خاندان کا دار الحکومۃ ہمیشہ قونیہ رہا اور اکثر بادشاہ علم پرور اور علما دوست ہوے - وہ گو تاتاري النسل تھے جنکا کام وحشت و جہل کے سوا کچھہ نہ تھا، مگر اسلام نے انکے خواص قومي کو بـدل دیا تھا - اور قوموں اور جماعتوں کی قلب ماہیت کردینا اسکي تعلیمات کا اصلي جوہر ہے - موجودہ دولت عثمانیہ کي بنیاد بھي وہیں پڑي، اور گویا وہ اسی خاندان کي بـلا فصل جانشین ہوئي - اسلیے قونیہ اور اسکے آثار دولت عثمانیـہ میں ایک خاص تاریخي اثر رکھتے ہیں -

اسی زمانے میں خان تاتار منـکو خان نے اپنا ایک امیر ایشیا ے کوچک بھی بھیجا اور وہ اکثر شہروں پر قابض ہوگیا - یہ حالت دیکھکر عـلاء الدین کیقباد مضطرب الحال ہوا، اور ہر طرف سے مجبور ہوکر قصـد کیا کہ تاتاري دار الحکومـۃ میں پہنچے، اور خاص تاتار کو اپنی اطاعت کا یقین دلاکر اپني حکومت کي حفاظت کا پروانہ لے آے -

چنانچہ وہ تحفہ تحا ئف لیکر روانہ ہوا - لیکن قبل اسکے کہ قراقرم تـک پہنچے، راہ ہی میں پیـام اجل آ پہنچا اور اسکے ساتھی قونیہ واپس آ گئے -

(مـــولانا روم)

حضرۃ مولانا روم کا سال وفات ۶۷۰ ہے - وہ علاء الدین کیقباد کے عہد سے پہلے قونیہ آے، اور غیاث الدین کیخسرو بن رکن الدین قلیج ارسلان کے عہد تـک زندہ رہے - علاء الدین کے بعد اسکا بھائي عز الدین تخت نشین ہوا - عز الدین کے بعد رکن الدین قلیج

ارسلاں، اور اسکے بعد غیاث الدین - گویا انہوں نے تخت قونیہ کے پانچ حکمرانوں کا زمانہ پایا -

(خـانقـاہ مولویہ)

مثل دیگر سلاسل تصوف کے ایک سلسلہ "مولویہ" بھی ہے جو مولانا روم کی طرف منسوب ہے اور ابتک اسکا مرکز ارشاد خانقاہ مولویہ ہے - بلاد روم و ایشیاء کوچک میں اس طریقہ کے ارادتمند ہزارہا مسلمان ہیں - خود قسطنطنیہ میں مولویہ درویشوں کا رقص کناں ذکر تکیۂ مولویہ میں ہوا کرتا ہے اور یوروپین سیاحوں نے ہمیشہ تعجب و شوق سے اسکا ذکر کیا ہے -

خانقاہ مولویہ قونیہ کی بہت بڑی تاریخی عمارت ہے جسمیں حضرت مولانا روم کا خاندان ابتک سجادہ نشین چلا آتا ہے - مولانا کے مزار کے علاوہ اسمیں ایک بہت بڑی مسجد بھی ہے جو علاء الدین کیقباد نے بنائی تھی، اور اپنی وسعت اور طرز عمارت کے لحاظ سے ایک مخصوص شکل کا اثر تاریخی ہے -

(آثـار قونیـہ)

حال میں قونیہ کے جن آثار پر توجہ کی گئی ہے، انمیں سب سے زیادہ قیمتی شے ایک طلائی شمعدان ہے جسے سلطان علاء الدین کیقباد نے بنایا تھا اور جامع علاء الدین میں ابتک موجود ہے -

اسکی شکل اسکی تصویر سے معلوم ہو جائیگی - وہ بالکل مرصع اور منقش ہے اور اسقدر نازک اور باریک نقش و نگار کیا گیا ہے کہ موجودہ زمانے کی بہتر سے بہتر صناعی بھی اسکے آگے ہیچ نظر آتی ہے - اسکے چارونطرف مجوف حرفوں میں سلطان کا نام اور دعائیہ فقرے کندہ ہیں، اور انسے جسقدر جگہ بچی ہے، اسمیں طرح طرح کے بیل بوٹے کھود کر بنائے گئے ہیں -

اسی طرح اوپر کے درجہ پر جو خاص شمع کی نشست کی جگہ ہے، ابھرے ہوے نقش و نگار ہیں، اور درمیانی گردن پر دونوں طرف خط کوفی میں مقدس اسماء کے دو دائرے منقش ہیں -

(مولانا کا سجادہ)

دوسرا تاریخی اثر، مولانا روم کا وہ سجادہ ہے جو آنکی درگاہ میں ابتک موجود ہے، اور جو یکسر آیات و سور کلام اللہ اور اسماء متبرکہ سے منقش و مخطوط ہے -

اسکا عکس بھی شائع کیا جاتا ہے - فی الحقیقت یہ فن پارچہ بافی کی اعلی ترین صنعت کا ایسا نمونہ ہے جسکی نظیر شاید دوسری نہیں ملیگی -

یہ خطوط و حروف جو اسمیں نظر آتے ہیں، در اصل اسکی بناوٹ میں مختلف رنگ کے ابریشم اور اون کی آمیزش سے بنے گئے ہیں - اسطرح کی بناوٹ تو ایک عام بات ہے لیکن جیسا اعلی ترین خط نسخ و ثلث مع حرفوں کے دوائر اور انکے نازک نوک و پلک کے قائم رکھا گیا ہے، وہ اس فن کی نہایت تعجب خیز صنعت ہے، اور جس عہد میں یہ کام ہوتا تھا یقیناً اس صناعی کا سب سے زیادہ ترقی یافتہ عہد تھا -

غور سے دیکھیے - اسکے چاروں طرف سورۂ فتح کی ابتدائی آیات ہیں - درمیان میں اسماء متبرکہ کے دوائر ہیں - انسے بنی ہوئی جدولوں کے اندر پوری سورۂ فاتحہ لکھی ہوئی ہے - کاغذ اور وصلی پر بھی ایسا اعلی ترین خط نسخ و ثلث ہر خوشنویس نہیں لکھہ سکتا - چہ جائیکہ کپڑے کے اندر بنا جائے ؟

(جامع سلطان علاء الدین)

سلطان علاء الدین تخت نشین ہوتے ہی فتنۂ تاتار میں مبتلا ہو گیا - تعجب ہے کہ ایک بہت بڑی عظیم الشان مسجد کے بنانے کا اسے کب وقت ملا ؟ بہر حال یہ مسجد اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھہ ابتک موجود ہے، اور عربی و ایرانی طرز عمارت کی ممزوج خصوصیات کا ایک عجیب و غریب نمونہ ہے !

اسکے گنبد نصف دائرہ کے بالکل ایرانی طرز کے ہیں، لیکن محرابیں اور منارے عربی طرز کے بنائے گئے ہیں - ایک سب سے بڑا برج جو صدر دروازے پر ہے، اسپر منارۂ قطب دہلی کی طرح ابھرے ہوے حرفوں میں کتبے کندہ ہیں - انسے معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۶۵۴ ہجری میں (کہ یہی اسکا سال جانشینی ہے) سلطان علاء الدین کیقباد کے حکم سے تعمیر ہوا -

چنانچہ ایک جانب کے کتبے کا عکس لیا گیا ہے جسکی نقل ہم بھی شائع کرتے ہیں - ایک لفظ نہیں پڑھا جاتا - باقی عبارت حسب ذیل ہے :

" بنی ہذا البرج و...... بامر السلطان العظیم علاؤ الدین الدنیا والدین ابوالفتح کیقباد بن کیخسرو ناصر امیر المومنین "

[البقیۃ تتلی]

سلطان علاء الدین کا طلائی شمعدان جو جامع قونیہ کے آثار عتیقہ میں ابتک محفوظ ہے - (سنہ ۶۵۴ ہجری)

الحـــريـــة فـــي الاســـلام

حريت اور حيـات اسلامي

قرآن حكيـم كي تصـريحات

(۲)

(محبت بـاطـل)

دنيا ميں محبت باطل سے بڑهكر پاے حق كوش كيليے كوئي سخت زنجير نهيں كه "حبك الشي يعمي و يصم" (حديث صحيح) محبت باطل قبول حق سے آنكهوں كو اندها اور كانوں كو بهرا كرديتي هے - هم اپنے نفس كو محبوب ركهتے هيں اسليے هم اپنے نفس كے مقابله ميں شهادت حق سے عاجز هيں - هم عزيز و اقارب سے محبت باطـل ركهتے هيں اسليے هم اونكے خلاف حق كيليے گواهي دينے پر آماده نهيں هوتے حالانكه اس شاهد حقيقي كا فرمان هے :

و اذا قلتم فاعـدلوا ولو كان ذا قـربى (انعام)	جب بولو انصاف كي بات بولو اگرچه تمهارے كسي عزيز كے مخالف هي كيوں نهو -
يا ايها الـذين آمنـوا كونوا قوامين بالقسـط شهداء للـه ولـو على انفسكم او الـوالـدين والاقـــربين (نساء)	مسلمانو ! اپنے نفس كے مقابله ميں' اپنے ماں باپ كے مقابله ميں ' اور اپنے اعزۂ و اقارب كے مقابله ميں بهي انصاف پر مضبوطي سے قائم رهو اور خدا كے گواه بنے رهو-

اسليے سرگروه احرار اور سر خيل قائلين حق وه هے جو اس راه ميں اثر محبت سے مسحور نهيں' جو ان علائق ظاهري سے آزاد هے' جو اپنے نفس سے بهي حق كيليے اوسيطرح انتقام ليتا هے جسطرح اپنے دشمن سے - جو اپنا سر حق كے سامنے اوسيطرح جهكا ديتا هے ' جسطرح وه غير كا سر جهكا هوا ديكهنا چاهتا هے - كتنے انسان هيں جو جادۂ حق كوئي ميں خطرات و شدائد سے نهيں ڈرتے ؟ اور كتنے هيں جو آزادي حق كيليے اپني جان فديه ميں دينے كيليے طيار هيں ' ليكن اس آيت پاك نے صدق پسندي اور حريت پرستي كي جو راه قرار ديدي هے اوسپر چلتے هوے اكثر پاؤں كانپ گئے هيں اور اكثر دل بيٹهه گئے هيں ' فان ذلك هو البلاء المبين ' كيونكه يه سب سے بڑي آزمايش هے - اس آزمائش ميں جو پورے اترے اور اس امتحان ميں كامياب هو' وهي ميدان حريت كا شهسوار اور معـركۂ حق و صداقت كا فاتح هے :

رجال صـدقوا ما عاهدو الله عليـه (احـزاب)	يهي وه لوگ هيں جنهوں نے خدا سے جو عهد كيا تها اوسپر پورے اترے-

(خــوف)

هـم غير سے ڈرتے هيں اور ڈركر حق كي گواهي سے باز آجاتے هيں' حالانكه ايك هي هے جس سے ڈرنا چاهيے- كيا همارا يه اعتقاد نهيں كه دنيا كي هر چيز جس سے هم ڈرتے هيں خـدا كي مخلوق هے ؟ دلوں كي عنان حكومت صرف ايك كے هاتهه ميں هے هو القاهر فوق عباده اور وه جدهر چاهتـا هے اوسكـو پهير ديتـا هے يقلب كيف يشاء ؟ پهر كيوں همارے دل اپنے هي جيسي بے بس اور بے اختيار مخلوقوں سے ڈرجاتے هيں ؟ هم مصائب سے ڈرتے هيں ليكن كيا همارا يه اعتقاد نهيں كه ما اصاب من مصيبة الا باذن الله (تغابن) هر مصيبت خدا هي كے حكم سے آتي هے ؟ هم موت سے ڈرتے هيں پهر كيا همارا يه ايمان نهيں كه :

اذا جـاء اجـلـهـم لا يستقدمون ولا يستاخرون	جب موت آتي هے تو نه آگے بڑه سكتے هيں نه پيچهے ؟

اور جو راه صـداقت پرستي ميں مرجاتے هيں' وه مرتے كب هيں ؟ وه تو فاني زندگي چهوڑ كر دائمي زندگي حاصل كرليتے هيں - كيا تم اسكو مرنا كهتے هو؟ نهيں :

لا تقولوا لمن يقتل في سبيل الله امـوات بل هـم احيـاء (بقره)	شهداے راه خدا كو مرده نه كهو- وه تو زنده هيں !

وه دنيا ميں بهي زنده هيں - قوم اونكے نام كا ادب كرتي هے' دنيا زبان احترام سے اونكا نام ليتي هے' تاريخ اونكے نام كو بقاے دوام بخشتي هے - وه نه صرف خود هي زنده هيں بلكه اونكا مسيحانه كارنامه دوسروں كو بهي زنده كرتا هے (باذن الله) قوم اونكے مرنے سے جيتي هے - ملـك اونكي موت سے زندگي حاصل كرتا هے كيونكه :

يخرج الحي من الميت ويخرج الميت من الحي (انعـــام)	خـدا مـرده شے سے زنـده شے اور زنـده شے سے مـرده شے كو پيـدا كرتا هے -
اتخشى النـاس والله احق ان تخشاه (احزاب)	(پهر) كيا انسانوں سے ڈرتے هو؟ حالانكه سب سے زياده خدا كو اسكا حق حاصل هے كه اس سے تم ڈرو!
و من يعمل من الصالحات و هو مومن فلا يخاف ظلما ولا هضما (طه)	اور جو نيكو كار اور با ايمان هے اوسكو كسي ظـلم و نا انصـافي سے ڈرنـا نه چاهيے -

(طمـع)

سالـك راه حريت و صداقت كے پاؤں ميں اسكے دشمن لوهے كي زنجيريں ڈالديتے هيں تا كه وه آينده كے منازل طے نكرسكے ' ليكن اكثر ايسا يه زنجير لوهے كي جگه سونے كي بهي هوتي هے - وه اس طلسمي زنجير كو ديكهكر راه و رسم منزل صداقت پرستي سے بيخبر هو جاتا هے ' اسكے ليے دوڑتا هے اور مسكراتا هوا خود دشمن كے هاتهه سے ليكر اپنے پاؤں ميں ڈال ليتا هے - يه طلسمي زنجير كيا هے ؟ اميد زر اور طمع جاه !

ليكن آه ! كس قدر دني الوجود اور كم ظرف هے وه انسان ' جو صرف حب مال اور الفت زر كيليے خدا كي محبت كو ٹهكراديتا هے ' اور ايك فاني شے كيليے حق و صداقت كي باقي اور لازوال دولت كو هميشه كيليے كهو ديتا هے ! وه چاندي سونے كے سكوں

کو اگر خدا کیلیے اور اسکي سچائي کیلیے کهو دے تو خدا آسے سچائی کے ساتهه واپس دلا سکتا ہے ' پر جس خدا کي محبت کو دولت کیلیے کهوتا ہے ' وہ تو اسے دولت نهیں دلا سکتي ؟ پهر انسانیت کیلیے کیسی درد انگیز موت ہے کہ انسان آسمان کي سب سے بڑي عزت کو زمین کي سب سے زیادہ حقیر شے کیلیے کهودے ؟

وہ دولت اور دولت کے کرشمے جس سے طمع کي لعنت اور لالچ کی پهٹکار نکلتی ہے ' کیا ہے ؟ کیا انسان کي عمر کو بڑها دینے والي اور عیش حیات کو موت کے ڈر سے بے پروا کر دینے والي ہے ؟ کیا وہ زندگي کي تمام مصیبتوں کا علاج اور انسان کي تمام راحت جوئیوں کا وسیلہ ہے ؟ نهیں ! ان میں سے کوئی بات بهي اسمیں نهیں ہے - چاندي اور سونے کے محل سراؤں میں رهنے والے بهي اسي طرح موت کے پنجہ میں گرفتار ' مصائب حیات کے هجوم سے محصور ' تکلیف اور دکهہ کے حملوں سے زخمي ' اور تڑپ اور بے چیني کي چیخوں سے الم ناک دیکهے جاتے هیں ' جیسا کہ ایک فقیر و مفلس فاقہ مست ' یا ایک پتوں کے جهونپڑے میں بیماري کے دن کاٹنے والا محتاج و بیکس مسکین !

پهر کیا ہے جسکے لیے حق کي عزت کو برباد ' اور خدا کی صداقت کو ذلیل کیا جاتا ہے ؟ وہ کونسي ایسي طاقت ہے جو خدا کو چهوڑ کر هم حاصل کرلینگے ؟ روپیہ نہ تو همیں زمین کي رسوائي سے بچا سکتا ہے اور نہ آسمان کی لعنت سے ' مگر حب زر سے فرض صداقت کي خیانت همیں دونوں جهانوں میں عذاب دیسکتي ہے -

کتنے بڑے بڑے تاجدار ' پر هیبت فاتح ' عظیم الشان سپہ سالار ' نامور محب وطن ' اور محبوب القلوب و ملت پرست انسان هیں ' جنکے حق پرستانہ عزائم کي استقامت کو اسي لعنت طمع نے ڈگمگا دیا - انهوں نے اپنے ملک ' اپني قوم ' اپني فوج ' اور در اصل اپنے خدا اور اسکي صداقت سے غداري کي ' اور دشمنوں کیلیے دوستوں کو ' غیروں کیلیے اپنوں کو ' ظالموں کیلیے مظلوموں کو ' بے رحم فاتحوں کیلیے بیکس مفتوحوں کو ' اور شیطان کے تخت کی زیب و زینت کیلیے خداے رحمان کے دربار اجلال کي عزت و عظمت کو چهوڑ دیا ! تاریخ کے صفحات همیشہ سے اسي درد کے ماتمي هیں - قوموں اور ملکوں کي داستانیں همیشہ اسی ناپاک سرگذشت پر خوں کے آنسو بهاتي هیں ' اور دولت پرستی کی ملعون نسل آغاز عالم سے ناصیۂ انسانیت کیلیے سب سے بڑا بے عزتي کا داغ رهي هے !

فی الحقیقت راہ حق پرستي کي سب سے بڑي آزمایش چاندي کي چمک اور سونے کي سرخی هي میں ہے ' اور اگر اس منزل پر خطر سے تم گزر گئے تو پهر تمهاري همت بے پروا اور تمهارا عزم همیشہ کیلیے بے خوف ہے - یهي طمع کا خبیث دیو ہے جسکا پنجہ بڑا هي زبردست اور جسکي پکڑ قلب انساني کیلیے بڑي هی مضبوط هوتي ہے - اسي نے فرزندان ملت سے غیروں کے آگے مخبري کرائي ہے - یهي پکڑ پکڑ کے ابناے وطن کو لے گیا ہے ' اور غیروں کے قدموں پر اخلاق کی ناپاکي اور جذبات کي کثافت کے کیچڑ میں گرا دیا ہے ' تاکہ اپنے وطن ' اپني سرزمین ' اپنے مذهب ' اپني قوم ' اور اپنے بهائیوں کے خلاف جاسوسي کریں ! اسي نے بڑے بڑے مدعیان خدمت ملک و ملت کي برسوں کي کمائي ایک آن کے اندر ضائع کردي ہے ' اور انهیں چار پایونکي طرح گرا دیا ہے تاکہ برسوں کي سچائي کو ایک لمحہ کي طمع پر قربان کردیں - آہ ! یهي انسانیت کیلیے وہ روح خبیث ہے جو بڑے بڑے پاک جسموں ' بڑي بڑي مقدس صورتوں ' بڑے بڑے پر از علم و عمل دلوں کے اندر حلول کرگئی ہے ' اور فرشتہ سیرتوں نے شیطانوں کے ' اور ملکوتي صفات هستیوں نے خونخوار عفریتوں کے سے کام کیے هیں !

وہ مقدس عالم جو کتب فقہ کو حیلہ تراشیوں کیلیے اولٹتا ہے ' وہ مفتی شریعت جو جرائم و معاصي کو جائز بنا دینے کیلیے ابلیسانہ فکر و غور کے ساتهہ نئی نئی پرفریب تاویلیں سونچتا ہے ' وہ واعظ جو سامعین کے آگے ان تعلیمات کے پیش کرنے سے گریز کرتا ہے جو انکے اعمال سیئہ کی مخالف هیں ' وہ صاحب قلم جو اپنی حق پرستانہ سختي کو نفاق آمیز نرمي سے ' اور حریت خواهانہ جهاد حق کو زمزمۂ صلح باطل سے بدلدیتا ہے ' آخر کس سحر و افسوں سے مسحور اور کس دام سخت کا شکار ہے ؟ کونسا جادو ہے جو اسپر چل گیا ہے ' اور خدا سے روٹهہ کر شیطان کے تخت کے آگے سجدہ کرنا چاهتا ہے ؟ کونسی قوت ہے جسکے آگے شریعت کے احکام ' ضمیر کا فتوا ' اور حق کا الہام بیکار هوگیا ہے ؟

آہ ! کوئی نهیں مگر طمع کا افسون باطل ' اور کچهہ نهیں مگر زر پرستی ' حب مال ' جاہ طلبی ' کا عمل السحر : اولائک الذین یلعنهم اللہ و یلعنهم اللاعنون !

من کان یرید العاجلة عجلنا لہ فیها ما نشاء لمن نرید ' ثم جعلنا لہ جهنم یصلها مذموماً مدحوراً (اسرائیل)	جو دنیا کے خیر عاجل کا طالب هو تو هم جسے چاهتے هیں اور جتنا چاهتے هیں اسي دنیا میں دیدیتے هیں ' مگر آخر کار اوسکے لیے جهنم هي ہے جسمیں وہ حقیر و ذلیل هوکر رهیگا !

(عداوت)

لیکن یاد رہے کہ جسطرح محبت آنکهوں کو بصارت حق سے اندها اور شنوائي صداقت سے بهرا کردیتي ہے ' بالکل اوسیطرح عداوت بهي آنکهوں کو اندها اور کانوں کو بهرا بنا دیتی ہے - صداقت کی روشني نظر آتی ہے لیکن وہ نهیں دیکهتا ' حق کی آوازیں بلند هوتی هیں لیکن وہ نهیں سنتا ' کیونکہ عداوت نهیں چاهتي کہ انسان غیر کي صداقت و حقیقت کا اعتراف کرے - سفر حریت کی ایک پرخطر اور دشوار گذار منزل یہ بهي ہے جسکو صرف وهی قطع کرسکتا ہے جو اس میدان کا مرد اور اس معرکہ کا بهادر ہے - اگر انسان کیلیے یہ دشوار ہے کہ اپني غلطي اور انحراف عن الحق کا اعتراف کرے ' تو یہ دشوار تر ہے کہ اپنے دشمن کي سچی راے اور سچے عمل کا اپنے دست و زبان سے اقرار کرے -

لیکن مسلم و مومن زندگي کے فرائض حریت کي ایک دفعہ یہ بهي ہے کہ اگر انصاف و عدل اور حق و صداقت اوسکے سب سے بڑے دشمن کے پاس بهي هو ' جب بهي اوس روح ایمان کیلیے جو اوسکے ساتهہ ہے ' اپنا سر نیاز اوسکے آگے جهکا دے کہ " در مع الحق کیفما دار " :

یا ایها الذین آمنو کونوا قوامین للہ شهداء بالقسط ولا یجرمنکم شنآن قوم علی الا تعدلوا - اعدلوا هو اقرب للتقوی - ان اللہ خبیر بما تعملون (المائدہ)	مسلمانو ! خدا کیلیے آمادہ اور حق کیلیے گواہ رهو ! دیکهو کسي قوم کي عداوت و دشمنی تمکو حق و عدل سے کهیں باز نہ رکهے - حق و عدل سے کام لو کہ وہ تقوی سے قریب تر ہے اور خدا تمهارے اعمال سے خوب واقف ہے -

کیا اسکے بعد بهي کسي مسلمان کو عداوت و کینہ پروري اعتراف حق سے باز رکهہ سکتي ہے ؟ اگر رکهہ سکتي ہے تو وہ خصائص و امتیازات اسلام سے محروم ہے -

(خلاصۂ مطالب)

ان تمام مباحث کا نتیجه یه هے که هر حقیقی مسلم کا وجود دنیا میں حق کي شہادت اور حریت کا نمونه هے - نه تو ناجائز حسن اعتقاد اوسکي عقل صداقت شعار کو سلب کرسکتا هے نه محبت اوسکو حق گوئی سے اندها اور بهرا بنا سکتي هے - نه خوف جان و مال اوسکو حق سے باز رکهه سکتا هے ' اور نه حرص و طمع اور حب زر و جاه کے سحر سے مسحور هوکر منکر صداقت هوسکتا هے - نه هي کسیکي عداوت و دشمنی سلوک راه حق میں اوسکے لیے زنجیر پا هوسکتي هے - وه حق کا شیدا هے اور حق کا طالب - وه حریت کا دلداده اور حریت کا جویاں هے - وه هر جگه ' جہاں اوسکو پاسکتا هے اوسکے لیے جاتا هے - اور جس طرح وه مطلوب حقیقي اوسکو ملسکتا هے اوسکے لیے کوشاں هوتا هے - ایک مسلم کي شان یه هے که اوسکو همیشه باطل سے نفرت اور حق کي جستجو رهتی هے - دنیا میں اسکي متاع مطلوب اور معشوق اصلي سچائي اور حق کے سوا اور کوئي نہیں هے !

اگر آج هم حقیقی طور سے مسلم هوں ' حق کے طالب هوں ' حریت کے دلداده هوں - حق کیلیے اور اداے شہادت کیلیے جو هر مسلم کے وجود کا مقصد هے ' نه تو هم دوستوں کي محبت کي پروا کریں اور نه جبابرۂ حکومت کے جبروت و جلال سے مرعوب هوں - نفاق کا هم میں وجود نه هو - طمع و خوف هماري استقامت کو متزلزل نه کرسکے تو حسب وعدۂ الهی اسکا نتیجه یه هوگا که همارے تمام اعمال صالح اور همارے تمام گناه مغفور هونگے -

یا ایها الذین آمنوا اتقوا الله مسلما نو ! خدا سے ڈرو اور سچي بات وقولوا قولاً شدیداً یصلح لکم کهو ' تا که خدا تمهارے اعمال کو صالح اعمالکم و یغفرلکم ذنوبکم کردے اور تمهارے گناه بخشدے !

(۳۳ - ۷)

پریس نوٹ

بجاے چهاپه سنگي (لیتهو گراف) ٹائپ استعمال کرنیکا مسئله ایک عرصه سے سرکار عالي (هزهائنس) نظام گورنمنٹ کے زیر غور هے ' مگر چونکه نستعلیق ٹائپ کے اعلی درجه کے نمونے دستیاب نہیں هوے ' لهذا اس خصوص میں کوئي کارروائي نهوسکي - حال میں چند اولو العزم کمپنیوں نے عمده نستعلیق ٹائپ ایجاد کیے هیں ' اور خاص وضع کے ٹائپ ڈهالنے پر بهي آماده هیں - اسلیے سرکار عالي نے ایک کمیٹي زیر صدارت معتمد صاحب عدالت و کوتوالي و امور عامه (ایجوکیشنل سیکرٹري) قائم کي هے جو موجوده نستعلیق ٹائپ کے نمونوں کے حسن و قبح و دیگر ضمني مسائل کے متعلق تفصیلي تحقیقات کرکے رپورٹ پیش کریگي -

چونکه یه ایک ایسا مسئله هے جسمیں زبان اردو کے تمام بهي خواهوں کو دلچسپي هے ' اس لیے کمیٹي نهایت خوشي سے ان اصحاب کي آراء پر غور کریگي جنهیں اس مسئله پر غور کرنیکا اتفاق هوا هے - ٹائپ کے فروخت کرنے اور بنانے والے اور ٹائپ ڈهالنے کي مشین بنانے والے بهي اپنے ٹائپ کے نمونے وغیره بهیجسکتے هیں -

بشیر احمد مددگار معتمد

الهلال کي ایجنسي

وثایق و حقایق

نفس انسانی کا ناقابل پیمایش عمق

(مترجم از نوالیج)

(۲)

(تخلیق مخفي)

تخلیق مخفي Sublimnal creation سب سے زیاده ثابت هے کیونکه هم میں هر شخص هر شب کو اس کا ثبوت دیتا هے - وه عالم خواب میں ایک ناول یا ڈراما نویس بنجاتا هے اور ایسے ایسے حالات تراشتا هے جو بیداري کي حالت میں نفس کو بالکل لغو معلوم هوتے هیں اور همارے تجربه کے لحاظ سے بالکل انوکهے هوتے هیں !

اسکي تصدیق اسکاٹ بهی کریگا جس نے برائڈ آف لمیر مور (Bride of Lammermoor) اپنے مرض اور دماغ کي غیر معمولي حالت میں لکهوائي ' اور جب یه قصه کتاب میں پڑها تو اس کا بڑا حصه اسے بالکل نیا معلوم هوا !

اگر دعوے کي اس سے بلند تر سطح پر قدم رکهنا هو تو بلا خوف رد کہا جاسکتا هے که ذهن کے تمام اعمال اور تخلیقات انهي مخفي چشموں سے جوش زن هوتے هیں - یه چیزیں خیالات کے اخذ سے پیدا نہیں هوتیں - معلوم هوتا هے که اسکا طریقه اس قوة کے طریقه سے بالکل مختلف هے جو دانسته سونچتی اور دلائل قائم کرتي هے - یہاں عمل سے زیاده انتظار هوتا هے - گیٹے (Goethe) کہتا هے که " گویا سب کچهه دیا هي گیا هے (Alles ist als wie ge schenkt) اور الهام " دهلیز " کے نیچے سے آتا هے - بہت سے اجلۂ اهل قلم گیٹے کے مقولے کي تائید کرتے هیں -

چنانچه اسبین (Isbeen) نے سخت بخار کي حالت میں تین هفته کے اندر برینڈ (Brand) لکهي - وه نیم خوابي کے عالم میں اپنے بستر مرض سے ان سطروں کے لکهنے کے لیے هاتهه بڑها یا کرتا تها جو هنگامه محشر بپا کرتي هوئي اسکے نفس کي سطح تک آجاتي تهیں - شیرلٹ برونٹے (Charlotte Bronte) کي یه حالت تهي که وه پہلے تو چند دنوں تک نهایت آزادي سے لکهتي تهي ' مگر اسکے بعد تحریر ملتوي هو جاتي تهي اور هفتوں تک دوباره جاري هونے کا نام نہیں لیتی تهي -

مگر اسکے بعد پهر کوه آتش فشاں پهٹتا تها اور وه نهایت جوش و خروش کے ساتهه لکهنا شروع کرتي تهي - یہانتک که وه کثرت محنت کي وجه سے آخر بیمار پڑ جاتي تهی - اس نے " ایمیلیز ویتهرنگ هائٹس " (Emilys wuthiring Hhieghts) میں جہاں یه بحث کي هے که هیتهکلف (Heathcliff) کے سے کریکٹر کا پیدا کرنا بجا هے ' وهاں وه اپني بہترین زبان میں اس واقعه کو یوں بیان کرتي هے :

" مگر اسکو میں جانتي هوں جو انشا پرداز که قوت تخلیق رکهتا هے - اسکے پاس ایک ایسي شے هوتي هے جس کا وه همیشه مالک نہیں هوتا - جو بسا اوقات نهایت عجیب و غریب طور پر چاهتي هے اور اپنے ایسے کام کرتي هے - وه قواعد بنا سکتا هے ' اصول وضع کرسکتا هے ' شاید سالها سال تک انکی محکومي میں پڑا بهي رهے ' لیکن پهر ایک وقت آتا هے جب یه قوت بغاوت کي اطلاع کے بغیر وادیوں کي جتی هوئی زمین میں هیفگا یا سرازن پهیرنے یا هل میں جتنے کو قبول نہیں کرتي - جبکه یه شهر کے مجمع پر خنده

زن هوتی ھے اور هنکانے والے کي آواز کے ساتهه بے پروائي کرتي ھے - جبکه وه سمندرکي ریت کي رسیاں (ریت کي رسي یعني کمزرر ار ر غیر استوار رشته یا رابطه) بنانے سے انکار کرتي ھے اور بت تراشي شروع کردیتي ھے - چنانچه تمهیں " قسمت " یا " الهامي هادي " کي حیثیت سے ایک (Pluto) یا ایک (Jove) یا ایک (Tisiphone) یا ایک (Psyceh) یا ایک (Mermaid) یا ایک (Madonna) ملیگا - یه کام خواه هیبت ناک هو یا شاندار' ابلیسی هو' یا قدوسي ' تمهیں انتخاب کا اختیار نهیں - تمهارے لیے صرف یهي رهگیا ھے که اسے خاموشي کے ساتهه اختیار کرلو - رهے تم ' تو ایک براے نام صناع کي حیثیت سے تمهارا حصه صرف اتنا هي ھے که خاموشي کے ساتهه ان هدایات کے اندر کام کرو جو نه تو تم نے دیے هیں اور نه جنکے متعلق تم دریافت کرسکتے هو- جو نه تو تمهاري نماز جنازه میں بیان کیے جائینگے اور نه تمهارے خیال کے وقت چهپاے یا بدلے جائینگے - نتیجه دلچسپ هوا تو دنیا تمهاري تعریف کریگي - تم که تعریف کے مستحق نهیں هو دنیا تمهاري تعریف کریگي ' اور اگر نا پسند هوا تو تم تعریف کي طرح الزام کے بهي سزا وار نهیں - دنیا الزام دیگي ! " -

اسکاٹ کي طرح اسٹیوینسن (Stevenson) بهي اسکي تائید کریگا ' جسکا بیان ھے که اس نے " ٹریژر آئیلینڈ " (Treasure Island) کے پندره باب پندره دن میں لکهه ڈالے - مگر اسکے بعد یه کار روائي رک گئي ' اور خاص اُسکے الفاظ میں " میرا منهه بالکل خالي تها اور میرے سینے میں ٹریژر آئیلینڈ کا ایک حرف بهي نه تها " مگر اس جزر کے بعد پهر مد هوا ' اور " دیکهو! وه میرے اندر سے چهوٹي چهوٹي نالیوں کي طرح جاري هوئي " چنانچه اس نے هر روز ایک باب کے حساب سے کتاب پوري کر دي !

اس سلسلے میں یه امر بهي یاد رکهنا چاهیے که وه اپنے افسانوں کے خاکے (پلاٹ) خواب میں دیکها کرتا تها ' جیسا که اس نے ایکروس دي پلینس (Across the Plains) میں بیان کیا ھے -

اس قسم کے تجربے دوسرے فنوں کے میدانوں سے بهي منتخب کیے جاسکتے هیں جهاں قوت تخلیق کام کرتي ھے- غالباً یه فن ادب سے زیاده موسیقي میں نظر آئیگا - مثلاً (Mozart) کے ذهن میں الهام کي اجنبیّ (کیونکه الهام " نفس آگاه " کے لیے اجنبي هي ھے) نوعیت کا ایک روشن تخیل تها - مصوررں میں سے Watteau ایک عجب انداز کے ساتهه کهتا ھے که وه اپني نادره روزگار صناعي پر خود ششدر ھے ! یه ظاهر ھے که وه ذرا بهي نهیں جانتا که وه کیونکر کرتا ھے ؟

في الواقع کوئي ذهن نهیں جانتا که " وه کیونکر کرتا ھے ؟ " اگر وه جانتا تو دوسروں کو بهي بتاسکتا - مگر یه شے تو نه نفس کا جاننے والا حصه ھے ' اور نه کوئي دوسرا حصه جسے " آگهي " سمجهه سکے - یه تو ایک قوت ھے جو مخفي طبقات میں بهت نیچے مدفون ھے ' اور یه جو همیں نظر آتا ھے صرف اسکے نتائج و آثار هیں -

غرض اب یه ثابت هوگیا ھے که احساس ' ادراک ' حافظه ' هیجان ' جذبات ' تخلیق ' وغیره وغیره کے متعلق ایسے اعمال جسماني و دماغي هوسکتے هیں جو ان تمام چیزوں سے بالا تر هوں جن سے نفس آگاه واقف ھے - سائنس نے یه ثابت کردیا ھے که هم اپنے آپ کو جسقدر جانتے هیں' اس سے زیاده بڑے هیں - نفس کے اشار فرما ابر کے ٹکرے چهٹ گئے هیں ' اور ما بعد الطبیعی میں نئے مناظر کا دروازه کهلا ھے - هماري روح بے پایاں اور ناقابل پیمایش نکلي ھے' اور دفعاً همیں ته خانوں سے نکالکر ناپیدا کنار مرغزاروں میں لیا گیا ھے - هم صرف یهي نهیں جانتے که هم آینده چلکے کیا هونگے ؟ بلکه هم کو یه بهي نهیں معلوم که هم کیا هیں ؟

اسلیے هم (Malvolio) کي طرح روح کا تصور عزت کے ساتهه کرتے هیں - صاحب اناشید ' جس سے مسیح نے اتفاق کیا ھے اور اسکا قول نقل کیا ھے ' کهتا ھے که " هم خدا هیں " یعني ایک نظر خیره کن هستي ' اور ایک نقش حیرت خیال !

لیکن خواه هم اسقدر بلند جائیں یا نه جائیں ' لیکن بهر حال یه کوئي ایسي بهت بڑي بات نهیں کهی گئي ھے- کیونکه هم یونان اور ناررے کے بهت سے معبودوں سے کهیں زیاده تعجب انگیز مخلوق هیں - هم کم از کم ذیل کے دانشمندانه مثلث (Triplet) میں ایمرسن (Emorson) کے هم نوا هوسکتے هیں جو ان امور کے متعلق انبیاء کا سا احساس رکهتا ھے - وه کهتا ھے :

" اگر تجهسے هوسکے تو تو وه پر اسرار خط کهینچ جو صحیح طور پر " تجهے " " اس " سے جدا کردے اور یه بتادے که کون انسان ھے اور کون خدا ؟ "

(۳)

متوفي پرو فیسر ولیم جیمس کها کرتا تها که فلسفه کا سب سے اهم مسئله وحدت و کثرت کا ھے - یه کیسے هوسکتا ھے که جو " کل " یا " ایک " هو' وهي ایک " عالم " بهي هو جسمیں مادي اور غیر مادي هر قسم کي چیزیں شامل هیں ؟ یه کیسے ممکن ھے که ایک هي شے ایک هي وقت میں ایک بهي هو اور کئي بهی ؟ اگر اسکے بر عکس هم کثرت کي طرف سے شروع کرتے هیں - مثلاً یه اور وه ' درخت اور مکان ' پهاڑ اور ملک' خورد بیني کیڑے اور گهانس کي پتیاں یا تتلي' تو یه چیزیں جو بلا اختلاف ایک دوسرے سے علحده هیں ' انهیں هم کیونکر " ایک " دیکهه سکتے هیں ؟ اسوقت یه مسئله نا قابل حل ھے - هم دونوں سروں میں کسي ایک سے شروع کرسکتے هیں مگر مشکل یه ھے که درمیان میں کوئي ملتقی (Mitting place) نهیں ھے - " ایک " همیشه ایک رهیگا اور " کئي " همیشه کئي رهینگے -

لیکن اس مسئله کے حل کي طرف کم از کم اشاره تو ضرور روح' نفس' یا ذات مخفي (Sublimnal self) کے جدید اصول میں موجود ھے جسے ۲۵ برس هوے' سب سے پہلے میرس (Myers) نے پیش کیا تها ' جسکا استقبال جیمس نے علم النفس میں " سب سے بڑي جدید ترقی " کے نام سے کیا ' اور جسکي تائید تازه ترین واقعات سے هو رهي ھے -

یه صحیح ھے که نفوس انسانیه بهت هیں ' مگر انمیں بهت هي مشابهت ھے اور ان تمام علوم میں جنکا تعلق علم الحیات سے ھے' یه دیکها گیا ھے که مشابهت کا اشاره ایک عام سرچشمه کی طرف هوتا ھے - اسلیے ایک طرح سے یه نتیجه نکالنا چاهیے که تمام نفوس انسانیه کا سرچشمه صرف ایک هی ھے -

مگر تحقیقات طبیعي کے مشاهدات جیسے (Telepathy) سے یه معلوم هوتا ھے که تمام نفوس انسانیه جو یهاں هیں اور اسوقت موجود هیں ' ان میں باهم کچهه اسطرح کا تعلق کامل ھے که وه ان تمام طریقوں سے خارج اور بالا تر ھے جنکو حواس معلومه سمجهتے هیں - اس یقین کے لیے وجوه موجود هیں که وه اور اسکے همرشته مشاهدات میں اصلي کار فرما وهی نفس کا حصۂ مخفي ھے - یه دلائل اسقدر پیچیده هیں که انکي تفصیل یهاں نهیں هو سکتي -

یه اور اسي قسم کے غور و فکر کا اشاره اس طرف ھے که گو هماري معمولي طبیعی آگهي ایک دوسرے سے جدا اور بظاهر ممتاز نظر آتي ھے ' اور اسلیے مخابرات میں نطق اور تحریر کے ذرائع سے بے حد کام لینا پڑتا ھے ' تاهم مخفي سطحوں میں هم باهم یکدگر وابسته هیں -

بتغیر استعاره ' هم میں سے هر شخص پاني کي ایک دهار ھے جو ایک شهر کي هزارها نلوں میں سے کسي ایک نل سے جاري ھے ' مگر پاني وهي ھے اور اسي ایک خزانۂ آب (Reservoir) سے آرها ھے - اسي طرح وهي ایک روح ھے جو هم سب کو پهنچي

ہے - " ایک " " کئی " ہے اور " کئي " " ایک " - ممکن ہے کہ کہاجاے ' یہ ایک ایسا نتیجہ ہے جسکا مبنی خیال اور جسکا وجود صرف ذہن میں ہے ' مگر اسکے برعکس حالت یہ ہے کہ یہ بالکل عملي شے ہے ' کیونکہ اسے اعمال انسانیہ سے بہت بڑا تعلق ہے -

دیکھو ! ہم اپنے بھائی اور بہنوں کا کیسا درد رکھتے ہیں ؟ کیا انکے دوش بدوش نہیں کھڑے رہتے کہ خاندان کا فائدہ ایک عام فائدہ ہے ' اور اسکے لیے کیا ہم میں سے ہر شخص کو اس کار زار ہستي میں جنگ نہیں کرنا چاهیے ؟ دیکھو ' کسیقدر توسع کے ساتھہ کہا جاسکتا ہے کہ افراد کي بہبودي خاندان کی بہبودي کے ساتھہ وا بستہ ہے ' اور جو ایک جزء کے لیے بہتر ہے رهي دوسرے اجزاء کے لیے بھی بہتر ہے ؟ پس اب غور کرو کہ کیا سے کیا ہو جائے اگر سب لوگ یا کم از کم متمدن اور تعلیم یافتہ آدمي سمجھنے لگیں کہ انسانیت ایک بڑا خاندان ہے اور فوائد کے لحاظ سے نیز اصلیت و حقیقت کے لحاظ سے " ایک " هي ہے - جو فرق ہمیں نظر آتا ہے وہ افرادی نفس آگاہ کا فریب ہے - اسکا سبب صرف هماري اصلی فطرت کا جہل ہے - اگر واقعی ایسا هوجاے توکیا اس سے ایک انقلاب برپا نہ هوجائیگا ؟ مجھے تو یقین ہے کہ جلد یا بدیر ایسا ضرور هوگا -

مذهب کي تعلیم اخوت ایک شریفانہ اخلاقی ترغیب تھی مگر اسکي اپیل محبت کے جذبات سے تھي - اسلیے وہ سرد مہر دماغ کے مقابلے میں بے اثر ثابت هوئي - لیکن اب اسے علم (سائنس) سے مدد مل رهي ہے - اب علم عقیدہ اور محبت کے هاتھہ میں هاتھہ ڈالکر چل رہا ہے اور مشرق میں اسکي شعاعیں پہنچنے کے لیے ایک نئي پو پھٹ رهی ہے - اب نیکی کا دور قریب هی ہے - .... اب همیں یہ نظر آنے لگا ہے کہ هم " معرکہ آرا اجزاء دي مقراطي " کا ایک انبار هي نہیں هیں بلکہ اجزاء وسیع کا ایک مجموعہ هیں جو آپسمیں لڑتے اور ایک جسم تیار کرتے هیں - پس جو اس جسم کے لیے اچھا یا برا ہے ' وہ اجزاء کے لیے بھی اچھا یا برا ہے - همارا شعار هم جنسي اور یکجہتي هونا چاهیے - شخصیت حد سے زیادہ تیز هوگئي ہے - همیں انسانیت کو استقلال کے ساتھہ پیش نظر رکھنا چاهیے اور اسکے ایک ایک مجموعہ کو تمام کائنات کے وسیع تر مجموعہ کے لحاظ سے مجموعہ در مجموعہ سمجھنا چاهیے -

الہلال :

یہ تحریر اس عظیم الشان روحاني لٹریچر کے علمي مباحث کا نمونہ ہے جو یورپ اور امریکہ کي موجودہ روحانیات (اسپیریچولزم) کے معتقدین نے مرتب کیا ہے اور اسی لیے بجنسہ ترجمہ کردیا گیا ہے ' لیکن قارئین کرام اسکے دعاوي اور اظہارات کی نسبت راے قائم کرنے میں جلدی نہ کریں اور اس مضمون کا انتظار کریں جو اس موضوع پر الہلال میں نکلنے والا ہے - اسکی تصویریں مدت سے بنی پڑي هیں اور بکثرت مواد سامنے ہے لیکن ابتک لکھنے کی مہلت نہیں ملي - یہ گویا اس مضمون کا تتمہ ہوگا جو پچھلے دنوں ڈاکٹر رسل ویلس ایک طبیعی روحانی کے متعلق شائع ہوا تھا -

ابتدائی تعلیم

میري مونسٹوري

(۲)

سلسلے کیلیے جلد حال ملاحظۂ هو الہلال نمبر (۱۴)

اس طریق تعلیم میں سب سے پہلے جس شے پر توجہ کي جاتي ہے ' وہ اولاً قوت لامسہ ' اور اسکے بعد قوت باصرہ و سامعہ کی ترقي ہے - اسکے لیے پہلے مختلف قسم کے کھیل بچوں کو کھلاے جاتے هیں - اسکے بعد جو اشیاء کہ ان کھیلوں میں استعمال هوتي هیں ' انکی اور انکے ناموں اور عقلی صورتوں کے باهمي ربط و تعلق کی طرف بچونکی قوت انتباہ کو متوجہ کیا جاتا ہے - مثلاً ایک استانی نے چند بچونکو بلایا کہ آؤ پانی سے کھیلیں ' اور ایک جگ میں ٹھنڈا یا گرم پاني لیکے انکے هاتھہ پر ڈالنا شروع کردیا - اب بچے خوش هوکے نیچے طشت میں هاتھہ دھو رہے هیں - جب وہ پاني ختم هوگیا تو اور منگوایا - مگر ابکي دفعہ پہلی مرتبہ کے برعکس گرم کے بدلے ٹھنڈا یا ٹھنڈے کے بدلے گرم منگوایا - ظاهر ہے کہ جب جلد پر دو متضاد کیفیتیں یکے بعد دیگرے طاري هونگی تو قوت لامسہ میں ایک قسم کا هیجان یا انتباہ شدید پیدا هوگا - چنانچہ بچوں میں ایک خفیف سي حرکت پیدا هوئي اور بعض کي زبان سے چند غیر موضوع آوازیں نکل گئیں - معلمہ نے فوراً پوچھا کہ کیا ہے ؟ وہ بچے کیا بتا سکتے هیں جنہوں نے ابھي اپنی عمر کا تیسرا سال بھی پورا نہیں کیا ہے ؟ (کیونکہ اس طریقہ تعلیم میں داخلہ کی عمر صرف ڈھائي سال ہے) اسلیے استانی نے استفہام تقریري کی صورت میں دریافت کیا کہ کیا پانی گرم ہے ؟ بچوں نے سر هلا دیا کہ هاں ! پھر پوچھا کہ پہلے بھی ایسا هی تھا ؟ انھوں نے سر کے اشارے سے کہا " نہیں " یا کہا : هاں وہ ٹھنڈا تھا -

یا مثلاً اس نے مختلف قسم کي دفتیاں (پیسٹبورڈ) لیں - بعض نرم اور لچکتی هوئي ' بعض سخت جیسے لکڑي کا تختہ - اور یہ بچوں کو دیں کہ انہیں لچکاؤ - نرم تو لچک گئي مگر سخت نہیں لچکی - ان سے پھر کہا اور بچوں نے بار بار کوشش کي ' مگر انکي سختی انکے نرم و نازک هاتھوں کي طاقت سے زیادہ تھی - وہ اس استانی کا منہہ دیکھنے لگے - استاني نے سمجھایا کہ پہلي دفتي نرم تھي اسلیے لچک گئي - دوسري سخت ہے - وہ تم سے نہیں لچکے گی -

(قوت باصرہ کي تربیت)

اب فرض کرو کہ قوت باصرہ کو ترقي دینا منظور ہے ' اور اسمیں بھي خصوصاً مختلف شکلوں کا باهمی امتیاز اور انکے اسماء تعلیم ' تو اسکے لیے وہ مختلف شکلوں کے لکڑي کے ٹکڑے اور انکے خانے لائیگي - یہ خانے اسطرح بنے هوتے هیں کہ انمیں سے هر ایک میں وهي ٹکڑا جا سکتا ہے جسکے لیے وہ خانہ بنایا گیا ہے - وہ بچوں سے کہیگی کہ ان ٹکڑوں کو ان خانوں میں ڈالو ! کئي بچے ایک کیس میں لپٹ گئے اور اسکے خانوں میں لکڑي کے ٹکڑے ڈالنا شروع کیا - جس نے اپنا ٹکڑا ٹھیک اسکے خانے میں ڈالدیا وہ تو پڑگیا ' اور جس نے دوسرے خانے میں ڈالنا چاها اس سے نہیں پڑا -

مس مونٹسوری کی ابتدائی تعلیم

اس طریقہ کے سب سے بڑے کامیاب اسکول کے چھہ کلاس جسکی معلمہ مس جارج ہیں

یہ پانچ تصویریں مس مونٹسوری کی ایجاد کردہ ابتدائی تعلیم کے متعلق ہیں -

(۱) مس جارج معلمہ بیٹھی ہیں بچوں کے سامنے کاغذ کے کٹے ہوے حروف رکھدیے ہیں جنسے الفاظ ترکیب پاتے ہیں - بچوں کو بتا رہی ہیں کہ الفاظ کے کیونکر ھجے کیے جائیں ؟

دو خانے اسکے ایسے بنائے جاتے ہیں جنکے اندر تمام حروف کاغذ کے ترشے ہوے آجاتے ہیں ' اور تعلیم حروف میں ابجد کے پانچ ست استعمال کیے جاتے ہیں -

(۲) معلمہ بچوں کو بتا رہی ہے کہ ضخامت ' قد ' اور قطر و عرض کی بنا پر کیونکر اشیا کو شناخت کیا جا سکتا ہے ؟ موضوع تعلیم یہ ہے کہ قوۃ لامسہ کے ذریعہ مختلف اشیا کی شکلیں معلوم کی جائیں - طریقہ تعلیم یہ ہے کہ بچے کی آنکھوں پر پٹی باندہ دیتے ہیں اور اسکو کوئی تعلیمی چیز دیکر پوچھتے ہیں کہ کیسی ہے ؟ اسکے بعد پٹی کھول دی جاتی ہے ' اور بچہ دیکھکر معلوم کرلیتا ہے کہ اسکا اندازہ صحیح تھا یا نہیں -

(۳) بہت سے چھوٹے چھوٹے لکڑی کے ٹکڑے ہیں جنکی بلندی اور عرض باہم مختلف ہے - معلمہ بچوں سے کہتی ہے کہ انہیں تلے اوپر رکھتے چلے جاؤ - اسطرح انکو طول و عرض اور حجم و ضخامت اشیا کے علم کی مشق کرائی جاتی ہے -

(۴) رنگوں کے بکس ہیں جنکے عکس سے مختلف قسم کے ملے جلے رنگوں کے تماشے اور کھیل بنتے ہیں اور بچہ نہایت دلچسپی سے ان میں مشغول ہو جاتا ہے - رنگوں کی تعداد ۸ ہے - اور انکے عکس اپنی اصلی ترتیب میں اسطرح نظر آتے ہیں کہ یکے بعد دیگرے انکا باہمی تدریجی فرق نمایاں ہو جاتا ہے - موضوع تعلیم رنگوں کی شناخت اور انکی ترکیبی حالتوں کا علم ہے - رنگوں

کا فطری حسن خود بخود بچے کو اپنی طرف متوجہ کرلیتا ہے !

(۵) اس مرقع میں بائیں جانب کا بچہ واٹرکلر سے رنگ بھر رہا ہے - درمیان میں جو لڑکی بیٹھی ہے وہ لیس بن رہی ہے - تیسری لڑکی بٹن لگا رہی ہے - اس کھیل کا موضوع درس یہ ہے کہ انگلیوں کی مشترکہ حرکت کو ضمناً ترقی دی جاے - اس طریق تعلیم میں ریاضی ورزش کی ابتدا انگلیوں سے کرائی جاتی ہے کیونکہ تمام اعمال ید میں انگلیاں ہی اصلی قوت کار ہیں -

(۶) لکڑی کے نو ٹکڑے ہیں جنپر مختلف رنگوں میں ایک سے لیکر نو تک کے عدد منقوش ہیں - معلمہ پہلے ان ٹکڑوں کو باہم ملا کر رکھدیتی ہے اور بچے کو انکے خوشنما و مختلف رنگوں کی ترتیب دکھلا دیتی ہے - بچہ جب اچھی طرح دیکھ لیتا ہے تو پھر اس سلسلے کو منتشر کردیتی ہے اور اس سے کہتی ہے کہ اب اسی طرح تم بھی ملا کر دکھلاؤ - رنگوں کا اختلاف ' انکی باہمی آمیزش کی طبعی خوشنمائی ' انکی ترتیبی حالت کا سلسلۂ الوان ' اسقدر دلفریب ہوتا ہے کہ بچہ پوری دلچسپی سے از خود انہیں جوڑ کے رکھنے کا شائق ہو جاتا ہے - موضوع تعلیم علم حساب کا ابتدائی درس ہے - اس رنگین کھیل سے بچوں کو خود بخود تعداد اور ابتدائی عشرۂ حساب کا علم حاصل ہو جاتا ہے -

کامیاب خوش و خرم اور ناکام کھسیانے ہوے - استانی نے ان ناکام بچوں کو تسلی دی' اور چمکار کے ایک لڑکے سے کہا کہ تمہارا ٹکڑا اس طرح کا مثلاً گول ہے - جب گول خانے میں ڈالوگے جب ہی پڑیگا' - پھر کہا کہ دیکھو اس کیس میں گول خانہ کہاں ہے ؟ اس نے تھوڑی دیر تک تلاش کیا' اور اسکے بعد ڈھونڈھ نکالا - اس بچے کو کہا کہ اسمیں ڈالدو - بچے نے جب ٹکڑا ڈالا تو اندر چلا گیا - وہ باغ باغ ہوگیا - اسی طرح اور بچوں کو بھی بتایا' یہاں تک کہ سبکی شرمساری و ناکامی کامرانی کی مسرت سے بدلگئی' اور اسطرح بغیر کسی باقاعدہ تعلیم کے انہیں ریاضی و اقلیدس کے بڑے بڑے مسائل معلوم ہوگئے !

یا مثلاً شکل کے بدلے رنگوں کے باہمی فرق اور انکے نام بتانا مقصود ہیں - وہ لکڑی کی رنگیں تختیاں بچوں کے آگے رکھدیگی اور رنگ برنگ کی ریشمی پٹیاں انکو دیگی کہ ان تختیوں پر باندھ دیں - پٹیوں کے دینے میں ایسی ترتیب ملحوظ رکھیگی کہ بندھنے کے بعد ایک عجیب دلفریب منظر پیدا ہوجاے - بچے اسے دیکھ دیکھکے خوش ہونگے' اور اسی سلسلہ میں انہیں ایک ایک رنگ کا نام یاد کرا دیگی !

(لامسہ و سامعہ)

اس طریق تعلیم میں بعض کھیل ایسے ہیں جن سے قوت لامسہ اور قوت سامعہ' دونوں کی ایک ساتھ پرداخت و بالیدگی ہوتی ہے - یہ کھیل اندھیرے میں ہوتا ہے - اسکے تمام کھلونے پتھر یا کسی اور وزن دار شے کے ہوتے ہیں -

فرض کرو کہ استانی یہ کھیل کھلانا چاہتی ہے تو وہ ایک بچے کو بلالیگی' اور اسے ایک ایسی میز کے پاس کھڑا کرائیگی کہ اس لڑکے کا ہاتھ ایک طرف سے دوسری طرف جاسکے - اسکے بعد اسکی آنکھوں پر پٹی باندھدیگی' اور اس میز پر پتھر کے چند ٹکڑے جو ایک دوسرے سے وزن اور قد و قامت میں مختلف ہوتے ہیں' لڑھکا کر بچے سے کہیگی کہ انہیں چنکے اس طرح رکھدو کہ جو پتھر جس پتھر سے وزن میں کم ہو وہ اسکے بعد ہی رکھا جاے - بچے کی آنکھیں بند' وہ نہیں جانتا کہ کون ٹکڑا کدھر گیا ہے ؟ پھر وہ کیونکر معلوم کریگا کہ سب سے زیادہ وزندار ٹکڑا کون ہے اور کدھر گیا ہے ؟

استانی بچے کو ہدایت کریگی کہ وہ ان ٹکڑوں کی آواز غور سے سنے - ظاہر ہے کہ جو شے بھاری ہوگی اسکے گرنے کی آواز بھی بھاری ہوگی' اور جو چیز ہلکی ہوگی' اسکے گرنے کی آواز بھی ہلکی ہوگی - اسی آواز سے بچہ نہ صرف ٹکڑوں کی جگہ کو بلکہ انکا وزن بھی معلوم کرلیگا' اور اگر وہ اسمیں کامیاب نہ ہوا تو پھر وہ ٹٹولکے جمع کریگا اور دونوں ہاتھوں میں تولکے انکے وزن کو معلوم کرلیگا -

غرض اس کھیل میں قوت لامسہ اور قوت سامعہ' دونوں کی تربیت و ترقی ہونی ہے -

(جسمانی ورزش)

اس طریق تعلیم میں صرف حواس ہی کی پرداخت و بالیدگی پر توجہ نہیں کی جانی' بلکہ حواس کے ساتھ ساتھ اعضا و جوارح یعنی ہاتھ پیر وغیرہ کے نشو و نما کا بھی پورا پورا لحاظ رکھا جاتا ہے -

ہر بچے کے کھلونے اور دوسری ضرورت کی چیزیں ایک جگہ قرینے سے رکھی ہوتی ہیں -

انکے لانے کے لیے نوکر نہیں ہوتا - بچہ اپنے کھلونے خود ہی اٹھا کر لاتا ہے - جب کھیل سے فارغ ہوجاتے ہیں تو جہاں سے وہ شے لاتے ہیں وہیں رکھ آتے ہیں - کام کی عادت ڈالنے اور ہاتھ پیروں کی نادانستہ ورزش کے لیے یہاں تک کیا جاتا ہے کہ کپڑے پہننا' جوتوں کی لیس باندھنا' ہاتھ منھ دھونا' نہانا وغیرہ وغیرہ تمام کام استانیاں اپنی موجودگی میں ان بچوں سے لیتی ہیں - جو کام ایسے ہیں جنہیں ہر بچہ خود کرلے سکتا ہے' وہ تو خود کرتا ہے اور جو کام وہ تنہا نہیں کرسکتا' اسمیں دوسرے بچے اسکی مدد کرتے ہیں -

(طریق کتابت)

یہ اس طریق تعلیم کی اولین منزل ہے - عام طور پر ابتدا پڑھانے سے کی جاتی ہے' مگر اس تعلیم میں کتابت قرات پر مقدم ہے - اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ ہندوستان کی طرح بچونکو حروف کی شکلیں بنا کے دیدی جاتی ہیں اور ان سے کہا جاتا ہے کہ انکے نام' شکل' اور پھر لکھنا' یہ تینوں کام ایک ساتھ ہی کرو -

نہیں' اس تعلیم کی تمام چیزوں کی طرح کتابت کی تعلیم بھی کھلونے ہی کے ذریعہ دیجاتی ہے - دفتی کے ٹکڑوں پر ورق سنبادہ (emery paper) کے حروف کٹے ہوے چسپاں ہوتے ہیں - یہ حروف بچوں کو دیدیے جاتے ہیں - وہ ان سے کھیلتے ہیں - کھیل اس انداز سے ترتیب دیے گئے ہیں کہ بچوں کو ان حروف پر لازمی طور پر انگلی پھیرنا پڑتی ہے - اسطرح قبل اسکے کہ بچہ قلم اور روشنائی لیکر لکھنے بیٹھے' اسکی انگلیاں ان تمام گردشوں کی عادی ہوجاتی ہیں' جنکی ضرورت حروف کے لکھنے میں پڑتی ہے !!

پھر صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا جاتا' بلکہ جسطرح ہمارے یہاں قدیم طرز تعلیم میں میانجی بچوں کو کٹکھنے بنا کے دیتے ہیں کہ بچے اس پر ہاتھ [illegible]' اسیطرح ان لڑکوں کو بھی بڑے بڑے حروف دیے جاتے ہیں جنکا جوف خالی ہوتا ہے - وہ انمیں رنگ بھرتے ہیں - جب بچے اچھی طرح حرفوں کی شکلیں پہچاننے لگتے ہیں تو پھر مرکبات بتاے جاتے ہیں -

(تعلیم کتابت کی مدت)

مسٹر ہولمز مفتش (انسپکٹر) تعلیمات انگلستان لکھتے ہیں :

" لکھنے کے لیے اسطرح سے تیار ہونے میں ان بچوں کا ڈیڑھ مہینے سے زیادہ صرف نہیں ہوتا جنکی عمر ابھی صرف چار ہی سال کی ہے - جب یہ مدت گذر جاتی ہے تو وہ روشنائی سے سادہ اور بسیط مرکبات لکھنا شروع کرتے ہیں - اگر مشق جاری رہے تو تین مہینے نہیں گذرنے پاتے کہ بچے کا خط نہایت خوشنما ہوجاتا ہے !

جب بچے کو لکھنا آجاتا ہے تو اسے پڑھنے پر لگایا جاتا ہے - پڑھنے میں وہ صرف انہی الفاظ کو نہیں پڑھتا جنکو وہ خود لکھتا ہے' بلکہ اسے ہر قسم کی تحریر پڑھائی جاتی ہے' خواہ وہ مطبوعہ ہو یا قلمی' اور خود اسکی لکھی ہوئی ہو یا غیر کی -

بچے کو جس زبان کی تعلیم دی جاتی ہے' وہ اگر ایسی زبان ہے جسمیں تمام حروف پڑھے جاتے ہیں - یعنی کوئی حرف بھی سائیلینٹ یا غیر ملفوظ نہیں ہوتا' تو اسکے سیکھنے میں بچے کو بہت سہولت ہوتی ہے - چنانچہ تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ بچونکو اطالی زبان انگریزی' فرانچ' اور جرمن وغیرہ کی نسبت جلد آجاتی ہے - کیونکہ اطالی میں سائیلینٹ (حروف غیر ملفوظ) کا جھگڑا نہیں ہے "

پڑھنے کی ابتدا مفرد اسماء سے کرائی جاتی ہے - اسکے بعد مفرد صفات اور صفات کے بعد جملے بتائے جاتے ہیں - تمام الفاظ

کارڈوں پر لکھے ہوتے ہیں - کارڈ کی بھی شکل ہوتی ہے جو اس پر لکھے ہوے لفظ کے مطلب کی ہوتی ہے - مثلاً ایک کارڈ پر کتا لکھا ہوا ہے، تو یہ کارڈ خود بھی کتے ہی کی شکل کا ہوگا - و قس علی ہذا -

جب تک مفردات کی تعلیم ہوتی رہتی ہے، اسوقت تک ان بچوں کی کتاب بھی کارڈ ہوتے ہیں - لیکن جب یہ دور ختم ہوجاتا ہے اور جملوں کا وقت آتا ہے تو ان کارڈوں کے بدلے سیاہ تختے استعمال کیے جاتے ہیں - جملے زیادہ تر کھیل کے سوالات یا احکام ہوتے ہیں - استانی اس قسم کے جملے تختے پر لکھکے بچوں سے پڑھوا تی ہے، اور پھر اسکی تعمیل کراتی ہے -

اس طریق تعلیم میں غیر معمولی کامیابی ہوی ہے - چنانچہ وہ بچے جنکی عمر ابھی ساڑھے تین برس کی تھی، بغیر اسکے کہ وہ ایک منٹ کے لیے بھی یہ سمجھکر دل گرفتہ ہوں کہ وہ پڑھ رہے ہیں، انہوں نے انگریزی لکھنا اور پڑھنا سیکھ لیا !!

یہ کوئی مستثنی واقعہ نہیں بلکہ اس تعلیم کا ایک مسلم نتیجہ ہے - چنانچہ مسٹر ہولمز، جنہوں نے اس طریق تعلیم کو نہایت دقت نظر سے دیکھا ہے، کہتے ہیں کہ اس تعلیم کے بعد یہ کوئی تعجب انگیز امر نہیں کہ بچہ اسقدر جلد نوشت و خواند سیکھ لیتا ہے - یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ وہ چلنا پھرنا اور بولنا چالنا ہے !

(حســـاب)

پڑھنے کے بعد حساب کی باری آتی ہے - حساب بھی بالکل کھیل ہی کھیل میں سکھایا جاتا ہے - میری مونٹسوری نے بعض ایسے کھیل ایجاد کیے ہیں جنمیں گنتی کا ہونا ناگزیر ہے - اس قسم کے کھیلوں کے لیے اس خاتون نے بعض خاص قسم کے کھلونے بھی بنائے ہیں جن پر گنتی لکھی ہوتی ہے - یہ کھلونے بچوں کو دیدیے جاتے ہیں اور وہ ان سے کھیلنا شروع کرتے ہیں - یہی کھیل اُنہیں حساب سیکھا دیتا ہے !

اس طریق تعلیم کا تجربہ اسوقت صرف ان لڑکوں پر کیا گیا ہے جو ابھی طفولیت کے دور میں تھے، لیکن امید ہے کہ اُن لڑکوں کی تعلیم میں بھی کامیاب ہوگا جو اس منزل عمر سے گزر چکے ہیں -

(معــلـمــات)

یہاں تک تو فن تعلیم کے متعلق بحث تھی - اب ہم چند کلمات اُستادوں اور اُستانیوں کے متعلق کہنا چاہتے ہیں -

عام طور پڑھانے والوں کا قاعدہ ہے کہ جب وہ بچے کو کوئی نئی چیز شروع کراتے ہیں تو پہلے اسے بتادیتے ہیں، پھر اس سے کہتے ہیں کہ اسکی نقل کرے - یا اگر دیکھتے ہیں کہ بچہ ایک کام کررہا ہے مگر اس سے نہیں ہوتا، تو فوراً اسکی مدد کرنے لگتے ہیں - یا اگر اس نے کرتو لیا مگر اسمیں کسی قسم کی غلطی رہگئی ہے، تو خود ہی اُسے درست کردیتے ہیں -

لیکن اس طریقہ تعلیم کی اُستانی جب کوئی نئی شے شروع کرانا چاہتی ہے تو ایسے مواقع پیدا کرتی ہے کہ بچے کو خود بخود کام کی طرف توجہ ہو - جب انکو متوجہ دیکھتی ہے تو منتظر رہتی ہے کہ وہ خود بخود اسکو کرنا چاہے - البتہ جسوقت اسے یہ محسوس ہوتا ہے کہ بچہ خود نہیں کرسکتا کیونکہ اپنی کوشش ختم کرچکا ہے، تو پھر اسوقت بتادیتی ہے -

اسی طرح اگر وہ غلطی کرتا ہے تو کوشش کرتی ہے کہ خود اپنی غلطی پر متنبہ ہو جاے - اگر نہیں ہوتا تو پھر ٹوکتی ہے اور کوشش کرتی ہے کہ وہ خود ہی اسے درست کردے - جب اسمیں بھی کامیابی نہیں ہوتی تو پھر مجبوراً خود ہی بتا دیتی ہے -

اسلیے قدرتاً اس طریق تعلیم کی کامیابی کا دار و مدار پڑھانے والوں کی لیاقت و قابلیت پر ہوتا ہے، اور اس کے لیے جس قسم کی نوعیت اور جس مقدار کی قابلیت کی ضرورت ہے وہ اس سے بالکل مختلف اور بہت زیادہ ہے، جو عام مدارس کے لیے درکار ہوتی ہے -

چنانچہ جس مدرسہ کو بدقسمتی سے قابل استانیوں یا استادوں کی کافی تعداد نہیں ملتی، اسے مجبوراً بند کر دیا جاتا ہے - مسٹر ہولمز کہتے ہیں :

" میں نے پانچ مدرسے جو اس طریق تعلیم کے لیے قائم کیے گئے، دیکھے - مگر اُن میں سے چار کو کامیاب اور ایک کو ناکام پایا - اسکی وجہ مہتممہ کا اس طریقہ کے تفصیلی حالات سے جہل تھا - میں نے اسکی اصلاح کی بہت کوشش کی مگر بالآخر مدرسہ بند ہی کر دینا پڑا "

(موانع رواج تعلیم جدید)

قابل استانیوں کے قحط کے علاوہ اس طریق تعلیــم کی راہ میں ایک دوسرا سنگ گراں اسکی گرانی بھی ہے - سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اسمیں عام طریق تعلیم کی نسبت جگہ زیادہ درکار ہوتی ہے - عام تعلیم میں فی بچہ ۹ فیٹ جگہ کافی ہوتی ہے مگر اسکے لیے کم از کم ۱۵ فیٹ چاہیے - کیونکہ اول تو یہاں بچے آزاد اور خود مختار ہوتے ہیں - چلنے پھرنے اُٹھنے بیٹھنے کے متعلق کسی قسم کی روک ٹوک نہیں ہوتی - دوسرے اس کے لیے ساز و سامان بھی بہت ہوتا ہے جسکے لیے وسیع جگہ کی ضرورت ہے - پھر اِسمیں استانیاں بھی بہت چاہییں کیونکہ ایک استانی مشکل سے بیس لڑکوں کو پڑھا سکتی ہے -

با ایں ہمہ امید ہے کہ بہت جلد یہ طریقہ تمام یورپ اور امریکہ میں رائج ہو جائیگا - کیونکہ یہ اب تجربہ کی حد سے گزر چکا ہے اور اُسکے فوائد منظر عام پر آچکے ہیں -

(گورنمنٹ ہنــد اور مسئلۂ تعلیم)

لیکن کیا گورنمنٹ ہند بھی اس طریق تعلیم کے فوائد معلوم کرکے بدبخت ہندوستانیوں تک اُسے پہچانے کی کوشش کریگی ؟ کیا جو گورنمنٹ اپنے تئیں ہندوستان کا تربیت فرما بیان کرتی ہے، وہ چند امتحان لینے والی یونیورسٹیوں کو قایم کرکے تمام فرائض تربیت سے سبکدوش ہوگئی ہے ؟ افسوس کہ اسکے جواب میں بحالت موجودہ مایوسی کے سوا اور کچھ نہیں ہے !

مسئـلـۂ اصـلاح نـــدوہ

بتاریخ ۳ - اپریل جامع مسجد کھــل گاؤں میں بعد نماز جمعہ ایک عام جلسہ مسلمانان کھـل گاؤں کا زیر صــدارت جناب ابو نعیم صاحب بی - اے بدیں غرض منعقد ہوا کہ ندوہ کی موجودہ حالت کے متعلق قوم کو توجہ دلائے -

لائق صدر انجمن نیز جناب حافظ مولوی منظر علی صاحب نے بہت ہی اچھے پیرایہ میں ندوۃ لعلما کی سرگذشت اور اغراض و مقاصد بیان کیے - اسکے بعد حسب ذیل تجویزیں باتفاق رائے منظور ہوئیں جو بغرض آگاہی قوم روانہ کیجاتی ہیں :

(۱) یہ جلسہ طلبائے دارالعلوم ندوۃ العلما کی اسٹرائک کو نہایت افسوس کی نظر سے دیکھتا ہے، اور اس نازک وقت میں بہت ہی غور طلب معاملہ سمجھتا ہے -

(۲) یہ جلسہ بہی خواہان قوم سے درخواست کرتا ہے کہ وہ بعد کافی اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کے اپنی توجہ اصلاح و استقلال ندوہ کی طرف منعطف فرما کر قوم کو مشکور فرمائیں -

(۳) یہ جلسہ موجودہ ناظم ندوۃ العلما سے غیر مطمئن ہے اور اُنہیں اس عہدہ کیلیے موزوں نہیں سمجھتا -

ناچیز شرف الدین

اردو پریس کی تنظیم

ایک اهم تجویز

صوبهٔ پنجاب و اگرہ و اودهه کے اسلامي اخبارات

جناب نے از راہ نوازش نیازمند کي تحریر الهلال جلد حال نمبر ۱۲ میں درج فرماکر جو جواب مرحمت فرمایا هے ' اسکا شکریه ادا کرتا هوں - میں نے لکها تها که صوبهٔ متحدہ مسلمانوں کے بڑے بڑے کاموں کا مرکز هے مگر یہاں سے کوئي با وقعت اخبار نہیں نکلتا - جناب نے اس پر تعجب کیا هے اور لکها هے که اخبارات تو نکل رهے هیں - پهر خود هي یه راے دي هے که روزانه کیلیے کوشش کرني چاهیے اور بہتر هے که اخبار مشرق یا کوئي اور اخبار روزانه هو جاے -

لیکن گذارش هے که میں اسقدر دنیا سے بے خبر نہیں هوں که مجهے ایک صوبے کے مشہور اخباروں کا حال معلوم نهو اور سمجهتا هوں که وهاں سے کوئي اخبار نہیں نکلتا - مجهے معلوم هے که علی گڈہ گزٹ اردو کا سب سے پہلا وقیع اخبار وهیں سے نکلتا هے - البشیر اور مشرق بهي وهیں سے نکلتے هیں - جناب نے انکي تعریف کي هے - ممکن هے که ایسا هی هو مگر میرا مقصد تو یه تها که گو بہت سے اخبار نکل رهے هیں ' لیکن همارے لیے انکا وجود و عدم برابر هے - کوئی آزاد مسلمان اخبار نہیں نکلتا - ان سب کي پالیسی کا حال دنیا کو معلوم هے -

میں چاهتا هوں که اس صوبے میں ایک کمپنی قائم کی جاے لیکن اسے نیا اخبار نکالنا چاهیے - ایک هفته وار ایک روزانه - ملک میں اب ازاد اخبارات کا کافي ذوق پیدا هوگیا هے ' اور ارزاں قیمت هو تو کمپنی کو نقصان کا خوف بهي کسي طرح نہیں هو سکتا - آپ جن اخبارات کو بتلاتے هیں' انسے مسلمانوں کي موجودہ سیاسي حالت کو نفع نہیں پہنچ سکتا - وہ آنهیں آگے لیجانے سے قاصر هیں اور اپني اغراض کي بنا پر سعی کرتے هیں که هوسکے توپهر پیچهے لیجائیں - مجهے آپکا ایسا خیال پڑهکر سخت تعجب هوا ....

میرا تو یه خیال هے که اب حالت بدل گئي هے ' اور اسلامي پریس کا صرف اشخاص کي قوت پر چهوڑ دینا ٹهیک نہیں - چاهیے که هر صوبے میں کمپنیاں کهل جائیں - هر کمپني ایک روزانه اور ایک هفته وار اخبار ایک هي اصول اور پالیسي کے ماتحت جاري کردے - اسطرح تمام مسلمانان هند ایک هي طرح کي صدائیں سننے لگینگے - ایسا هونا کچهه مشکل نہیں هے - جو لوگ زمیندار فنڈ میں بار بار چندہ دیکر اپني بیداري کا ثبوت دیچکے هیں ' کیا وہ ایک مرتبه سو پچاس روپیه دیکر کمپني میں شریک نہیں هوسکتے ؟

میں پہلے لکهه چکا هوں اور اب پهر اعادہ کرتا هوں که اگر کمپني قائم هو تو صوبجات متحدہ کی کمپني میں ایک معقول حصه سب سے پہلے میں خریدونگا - جناب اس تجویز پر غور فرمائیں اور اهل الراے بزرگوں سے مشورہ کریں - اگر آپکا قلم ساتهه دے تو ایسے صدها کام هوسکتے هیں -

نیاز مند - ن - ح -

الهـلال :

اس عاجز کا بهي یه مقصد نه تها که آپ کو ان اخبارات کي خبر نہیں' لیکن چونکه آپنے مطلق نفی سے کام لیا تها ' اسلیے میں نے بهي صرف اثبات هي کو کافي سمجها -

آپکا یه خیال که " صوبجات متحدہ سے جو مسلمان اخبارات نکل رهے هیں انکا وجود و عدم برابر هے " میرے عقیدے میں اسدرجه افسوس ناک خیال هے که اگر اسکي تغلیط کردینے کا ارادہ نهوتا تو میں اسے شائع بهي نه کرتا جیسا که آگے چلکر دس بارہ سطریں مجبوراً کاٹ دي هیں - اختلاف راے دوسري چیز هے - همکو اپني بصیرت کے مطابق اپنی راے کو ترجیح دینے یا حق سمجهنے کا پورا حق حاصل هے - مگر دوسروں کي نسبت یه سمجهه لینے کا که انکا وجود محض بیکار و لا حاصل هے' کسي کو حق نہیں پہنچتا - صوبجات متحدہ سے جسقدر اخبارات نکل رهے هیں' وہ بهي مثل تمام اخبارات کے بقدر اپني طاقت او ر سمجهه کے ملک و قوم کي خدمت کر رهے هیں' اور جب تک صریح واقعات سامنے نه هوں اس وقت تک نیتوں کے لیے عدالت کهولنا اور فیصله کرنا بہت نازیبا انساني جسارت هے -

بیشک میں نے البشیر اور مشرق وغیرہ کي تعریف کی تهي لیکن اسکے وجوہ بهي لکهدیے تهے' اور ان اعتبارات سے اب بهي ان اخبارات کو اچها سمجهتا هوں اور یقین کرتا هوں که انکا وجود مفید هے اور وہ اپني قوت کے مطابق خدمت کر رهے هیں -

اسی طرح مسارات ' قیصر هند ' مسلم گزٹ بار دوم ' یه تمام اخبارات بهي اسي صوبے سے نکل رهے هیں ' اور میں نہیں سمجهتا که آپکے پاس اسکے لیے کیا وجوہ هیں که آنهیں کلیتاً نظر انداز کردیں ؟ میں ان سب میں کچهه نه کچهه خوبیاں پاتا هوں ' اور ان میں هر شخص اسي طرح خدمت قوم کي سعي کررها هے جس طرح آپکے پیش نظر اشخاص -

رهی پالیسي اور اصول نگارش وآراء ' تو یه اپنی اپنی سمجهه هے اور اپنی اپنی بصیرت - جس طرح اور جس قوت سے ایک شے آپکو مفید نظر آرهی هے ' بہت ممکن هے که بالکل اسی طرح دوسرے کو مضر نظر آتي هو - آپکو چاهیے که آپ جس عقیدہ کو حق سمجهتے هیں اسکا اعلان کیجیے ' اسکے مخالف خیالات کا پوري قوت سے رد کیجیے ' معروف کی دعوۃ دیجیے اور منکر سے لوگوں کو بچائیے اور اسمیں کسی کی پروا نه کیجیے - لیکن یه اسکے لیے مستلزم نہیں که آپ انکی دوسري خوبیوں سے انکار کردیجیے یا انکے وجود هی کو کالعدم سمجهیے -

البته اگر آپکے پاس ایسے وجوہ موجود هیں جنکی بنا پر آپ نیتوں کو اغراض سے آلودہ پاتے هیں' تو ایسی راے رکهه سکتے هیں' مگر میرے سامنے تو ابهي وہ وجوہ نہیں هیں -

رها اردو پریس کی تنظیم و وحدت کا خیال تو بلا شبهه یه بہترین خیال هے - متعدد واقعات نے بتلا دیا هے که اخبارات کو اشخاص کے هاتهه میں چهوڑ دینا بہتر نہیں - پریس ایکٹ ایک شخص کے پریس کو ضبط کرنے کی جگه بہتر هے که صدها اشخاص کے مشترکه مال کو ضبط کرے ' اور اس طرح جو کچهه نقصان هو وہ هر شخص

بانت کر برداشت کرے - پھر خیالات کی طوائف الملوکی سے بہتر ہے کہ کم ازکم کسی ایک اصول میں تو لوگ متحد ہو جائیں -

(تجــویز)

میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب اور صوبجات متحدہ سے اس کام کو شروع کیا جاے ' اور اس طرح کیا جاے کہ جو عمدہ اخبارات اِس وقت نکل رہے ہیں' وہ سب' یا ان میں سے جو منظور کریں' ایک خاص قرار دادہ شرط کے ماتحت یک جا ہو جائیں' اور اعلان کردیا جاے کہ یہ سب ایک هي سلسلہ کے اخبارات هیں - هر اخبار کوئي خاص خصوصیت اپنے اندر رکھتا ہے - جس شخص کو وہ خصوصیت مطلوب ہو وہ اسي اخبار کو خریدے - کچھہ ضرور نہیں کہ وہ هر معاملہ میں متحد الراے بھي هوں - ایسا ہونا ممکن نہیں اور حق پرستي کے ساتھہ جائز بھي نہیں - البتہ قرارداد کے مطابق ایک اصول مشترک ان میں ضرور ہونا چاهیے -

مثلاً لاهور میں عمدہ حلقۂ اشاعت رکھنے والے اخبارات بہت سے هیں - اخبار وطن لاهور اسلامي ممالک کے عام حالات' عربي اخبارات کے اقتباسات' اور انگریزي جرائد کے عثمانی و مشرقي مراسلہ نگاروں کے تراجم جس کثرت کے ساتھہ دیتا ہے کوئي نہیں دیتا' اور اس شاخ میں وہ سب سے زیادہ دلچسپ ہے - روزانہ پیسہ اخبار ایک عام روزانہ اخبار کی حیثیت سے هر طرح کا مواد بہم پہنچاتا ہے' اور تمام روزانہ معاملات پر چھوٹے چھوٹے نوٹ دیتا ہے - زمیندار اپني خصوصیات معلومہ و شہیرہ کے لحاظ سے پوري شہرت رکھتا ہے اور لوگ اسکے بہت گرویدہ هیں - یہ تینوں اخبار تین مختلف مذاق کي جماعتوں کیلیے هیں اور کوئی وجہ نہیں کہ باهم رقیب هوں - جس شخص کو جس طرح کے اخبار کی ضرورت ہو خریدے - یہ سب ایک ایسوسي ایشن کے ماتحت ہو سکتے هیں -

وطن اور پیسہ اخبار ملک کو تعلیم دیں - زمیندار ملک کي شکایتیں گورنمنت کے آگے پیش کرے -

اگر هم چاهیں تو سب کچھہ کرسکتے هیں اور بہت تھوڑے سے ایثار کي ضرورت ہے - قوم کی خدمت کا سب کو درد ہے - نہ تو وہ صرف زمیندار کے دفتر میں مقفل ہے' نہ کارخانہ وطن اور پیسہ اخبار میں ' یہ تمام لوگ اپنے اپنے دائرۂ خدمت کو مشخص کرکے بغیر تصادم کے خدمت کر سکتے هیں -

اسي طرح صوبجات متحدہ کے کچھہ اخبار باهم متحد هو جائیں - پھر آور صوبوں کے - لیکن بمبئي ' بنگال ' مدراس ' اور بہار سے اخبارات نہیں نکلتے - وهاں نئے بھي جاري کرنے چاهئیں -

میں سمجھہ نہیں سکتا کہ آپ ایسا تعلیم یافتہ اور صاحب اثر بزرگ کیوں علانیہ سعي نہیں کرتا ؟ آپ اپنے صوبے میں کام شروع کردیں - سب سے پہلے موجودہ اخبارات کے مالکوں سے ملیں اور مشورہ کریں - اگر آپکا مقصد حاصل نہو تو پھر دوسري راہ اختیار کریں - پتھر کي چھپائي بہت ارزاں ہے' اور ایک عمدہ هفتہ وار اخبار پانچ چھہ هزار روپیے کے ابتدائي سرمایہ سے نکل سکتا ہے -

---

مسئلۂ بقــاء و اصلاح ندوہ

مولوی عبدالسلام صاحب کا خط

از جناب مولانا سید فضل الحسن صاحب حسرت موهاني

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الهـــلال - تسلیم !

معاملات ندوہ کے متعلق آجکل تقریباً کل اسلامي اخبارں میں جو بحث جاري ہے باوجود دیگر مشاغل' راقم حروف نے بڑي دلچسپي کے ساتھہ مطالعہ کیا - میں اس موقعہ پر علامہ شبلي یا اُنکے مخالف گروہ کي تائید یا تردید کرنا نہیں چاهتا' لیکن سلسلۂ بحث میں دو ایک باتیں ایسي پیش آگئي هیں جنکي نسبت چند کلمے عرض کرنا ضروري معلوم ہوتے هیں - کیونکہ اُنکے متعلق میرے خیال میں اسوقت تک کسي نے بے لاگ راے قائم نہیں کي ہے -

مثلاً مولوي عبد السلام صاحب ندوي نے اپنے ایک خط میں طلباے ندوہ کو اسٹرائک کرنے کي جو تحریک کي ہے اُسے تمام لوگوں نے' عام اس سے کہ وہ مولوي شبلي صاحب کے موافق هوں یا مخالف' حد درجہ مذموم اور قابل ملامت فعل قرار دیا ہے - اور الهلال نے بھي سخت ملامت کي ہے -

مجھکو چونکہ بفضلہ تعالے کسي گروہ سے تعلق نہیں ہے اسلیے بلا خوف تردید و لومۃ لائم اس راے کا ظاهر کرنا اپنا فرض سمجھتا هوں کہ تحریک اسٹرائک کو علامۂ شبلي کے ایما سے منسوب کرنے کے سوا باقي اور کوئي بات مولوي عبد السلام صاحب کے خط میں قابل اعتراض نہیں ہے -

جو لوگ اُنکي تحریر کو جنون' شکایت' یا فتنہ پردازي قرار دیتے هیں' اُنھیں پہلے یہ بات ثابت کرنا چاهیے کہ بحالت مجبوري اسٹرائک کرنا یا اسکي تحریک کرنا کوئي نا معقول فعل ہے - هم کہتے هیں کہ زبردست کے مقابلے میں کمزوروں کا اسٹرائک کرنا اُنکا ایک قدرتي حق ہے جسکو بلا دلیل نا جائز قرار دینے کا کسي شخص کو کوئي منصب حاصل نہیں - اگر کسي کو اس بات کا دعوی هو تو وہ اُسے پیش کرے - اُسکا مسکت جواب دیا جائیگا - انشاء اللہ تعالے -

مولوي عبد السلام صاحب نے اسٹرائک کی جو تحریک کي تھي وہ بالکل صحیح تھي' اور اگر وہ پختہ کار یا صاحب استقلال هوتے تو اپني تحریر پر اطمینان اور صداقت کے ساتھہ قائم رہ سکتے تھے - لیکن افسوس کہ اعتراض کي کثرت سے گھبرا کر انھوں نے خود هی اپنے ایک بالکل جائز فعل کو ناروا تسلیم کرلیا - تحریک اسٹرائک کو مولوي شبلی صاحب کے نام سے منسوب کرنے کو هم اچھا نہیں کہتے' لیکن وہ بھي کوئي اسدرجہ مذموم فعل نہیں ہے کہ اسکي بنا پر مولوي عبد السلام صاحب پر گالیوں کي بوچھاڑ کردي جاے - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تحریک اسٹرائک کے متعلق مولوي شبلي صاحب نے کوئي علانیہ ایما نہ کیا هوگا' لیکن فحواے کلام سے ایسا ضرور دریافت هوسکتا هوگا کہ مولانا اس تحریک کو قابل اعتراض نہیں سمجھتے' جیسا کہ اب بھي انکي تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بحالت مجبوري اسٹرائک کو جائز قرار دیتے هیں - پس ایسي حالت میں اپني تحریک کو پرزور بنانے کے لیے علامۂ شبلي کے نام کا حوالہ دے دینا گناہ کبیرہ یا کفر کي حد تک نہیں پہنچتا -

---

حرم مدینہ منورہ کا سطحي خاکہ

بلکه میرا گمان تو یه هے که جو لوگ مولوي عبد السلام صاحب کو محض اس بنا پر گالـیاں دے رهے هیں وہ خود اس قسم کے گناهونکا ارتکاب بارها کرچکے هونگے ' اور میرا دعوی هے که غالباً آینده بهی ضرورکرینگے - مثال کے لیے دهلي مسلم ڈیپوٹیشن کا واقعه کافي هے - میں سمجهتا هوں که مختلف الخیـال لوگوں کو شمول ڈیپوٹیشن کي ترغیب و تحریص میں جو پرائیوٹ خطوط لکهے گئے هونگے یا زباني گفتگو کي گئي هوگي' آسمیں اس سے زیاده دروغ مصلحت آمیز حرف پیش آیا هوگا - اور یقیناً یه ظاهر کیا گیا هوگا که خود وایسراے کا منشـا هے که ایک ایسا ڈیـپوٹیشـن آئے' یا سر علي امام کي گفتـگو سے معلوم هوا که وایسراے کي یه خواهش هے - وقس علی هذا -

اصل یه هے که هم لوگ دوسروں کي اخلاقي کمزوریوں پر طعن کرنے میں بہت بے باک هیں لیکن خود أسي قسم کي کمزوریوں میں مبتلا هوجانے کیلیے ادني تحریک آماده رهتے هیں - مثلاً کیا یه واقعه حیرت انگیز نہیں هے که نواب صاحب رامپور کے ڈیپوٹیشن کے متعلق جن جن باتوں پر سنگین سے سنگین اعتراض کیے جاتے تہے' بعینه أسي قسم کي باتوں کي تائیـد میں اب جدید دهلي ڈیپوٹیشن کے ضمن میں قوي سے قوي دلائل پیش کیے جا رهے هیں ؟

الله تعالے مسلمانوں کو حق کي اعانت اور اسپر استقلال کي توفیق اور تلون سے احتراز کا حوصله عطا فرماے -

دهـلي مـیں جلـسه

ندوہ کے متعلـق ۱۰ مئي کا اجتمـاع

(از حاذق الملک حکیم محمد اجمـل خانصاحب)

۱۰ - مئي کو دهلي میں جو جلسه هونے والا هے ' اوسکے متعلق مختلف قومي جرائد میں موافق اور مخالف بحثیں هو رهی هیں جنہیں میں قومي بیداري کي ایک علامت سمجهتا هوں - میرا خیال هے که کسي مسئله میں جب اختلاف هوتا هے تو عام طور سے یه اختلاف کبهي تو واقعات پر کم غور کرنیکي وجه سے هوتا هے' اور کبهي اسلیے هوتا هے که دو گروہ جو مختلف خیالات کے هوتے هیں ' اپنے اپنے نصب العین کي روشني میں اُس مسئله کے مختلف پہلؤں کو دیکهتے هیں -

میں ان سطور میں یه کہنا نہیں چاهتا که ندوۃ العلما کے اصلاحی جلسه کے متعلق جو اختلاف هے ' وہ ان دونوں قسموں میں سے کس قسم کا هے ؟ کیونکه اسے میں آپ کے اخبار کے پڑهنے والوں کیلیے چهوڑتا هوں ' اور سمجهتا هوں که یهي طریقه زیاده بهتر اور زیاده مناسب هے -

ندوۃ العلما اس لیے قائم کیا گیا تها که اسکے طلبه ایک اعلی نصاب تعلیم اور اعلی تربیت سے مستفید هوسکیں' اور اسکے بعد وہ خدمت اسلام کو مختلف ضرورتوں کے لحاظ سے انجام دیسکیں - یه شریف اور اعلي مقصد اس وقت پورا هو رها هے یا نہیں ؟ اور اسکے پورا هونیکي هندوستان کے اهل اسلام توقع کر سکتے هیں یا نہیں ؟ اس کا فیصله صرف مسلمانوں کے هاتهه میں هے -

گو ندوۃ العلما کا انتظام پست حالت میں هو ' گو قواعد کي خلاف ورزي بهي اسمیں هوتي هو' اور گو اسکا مالي انتظام بهي قابل اطمینان نهو' لیکن سب سے زیاده اس بات کا فکر هے که وہ اپنے اساس سے روز بروز دور هوتا جاتا هے' اور اس بات کے خوف کرنیکے وجوہ پاے جاتے هیں که وہ ایک معمولي مدرسه کي صورت نه اختیار کرلے - اگر اس خیال سے چند اهل الراے ایک جگه جمع هوں اور ندوہ کي بهتري کے ذرائع پر غور کریں ' تو میرے خیال میں ایسے جلسے کو بے ضرورت یا مضر بتانے سے یه بهتر هوگا که اس میں شرکت کیجاے ' اور صرف انصاف اور اعتدال کے ساتهه مخالف اور موافق بیانات کو سن کر اُن پر صحیح راے قائم کیجاے -

میں یه بهي ظاهر کرنا ضروري سمجهتا هوں که سب سے پہلے دوستانه تبادلۂ خیالات کي کوشش کیجائیگي - اگر اسمیں بدقسمتي سے کامیابي نهوي تو انصاف کیساتهه راے قائم کرکے (خدا همیں اسمیں توفیق عطا فرماے) اصلاح کا مطالبه کیا جاے کا (بشرطیکه اسکي ضرورت هوئي) - اور مطالبه اصلاح کا طریقه بهي امید هے که معتدل هي هوگا -

میں نہایت افسوس کے ساتهه اُن معزز دوستوں سے جن کا یه خیال هے که قوم کو ندوہ سے مطالبه کرنے کا کوئي حق نہیں هے ' اختلاف کرتا هوں - مطالبه قوم کو کرنیکا پورا حق حاصل هے جسطرح که اس مطالبه کو قبول کرنے یا نه کرنے کا ارکان ندوہ کو حق حاصل هے - اگر اسکے عوض یه کہا جاتا که قوم کو ارکان ندوہ کے مجبور کرنیکا حق حاصل نہیں هے تو بے شک میں بهي اسکے ساتهه اتفاق کرتا -

اس وقت جن بزرگوں کے هاتهه میں ندوہ کے انتظام کي باگ هے ' وہ سب خدا کے فضل سے مسلمان اور همارے اخوان دین هیں' اور ندوہ کے ساتهه دل چسپي بهي رکهنے والے هیں - اسلیے همیں پوري امید هے که وہ مهرباني فرماکر اصل مسئله پر غور کریں گے - اور حق پسندي کي راہ کو هر حال میں ترجیح دینگے -

مجهے اس کے ساتهه هي اُن بزرگوں سے جو ۱۰ - مئي سنه ۱۴ کو دهلي میں تشریف لائینگے ' اُمید هے که وہ بهي فرقه بندي کے خیالات سے پاک هونگے اور صرف انصاف اور راستي کی پیروي کرینگے -

علي گڈہ کالج هر لحاظ سے باقي اسلامی درسگاهوں میں ایک بهتر کالج هے جو بهتر انتظام اور بهتر سرمایه کیساتهه بهتر منتظمین کے زیر سایه چل رها هے - لیکن میں نہیں سمجهه سکتا که اگر اسمیں کوئي بات بنیادي اصول کے خلاف هو تو کیوں قوم کو اصلاحي مطالبه سے محروم رکها جاے جب که اوس کا تمام سرمایه قومي سرمایه هے ؟

حال هي میں اهل اسلام کے ایک چهوٹے گروہ نے اپنے حقوق کے متعلق مطالبات پیش کرتے هوے (یہاں اس بات کا موقع نہیں هے که مطالبات سے بحث کیجاے) ایسي خواهشیں بهي کي هیں جو کالج کے اندروني انتظام سے تعلق رکهتي هیں - لیکن میرے معزز دوست نواب محمد اسحاق خاں صاحب ' آنریري سکرتري نے ان مطالبات کے جواب میں یه نہیں کہا' اور نه ابهي تک کسي اهل الراے نے ایسا ظاهر کیا هے که اهل تشیع کو کوئي حق ان مطالبات کا نہیں هے - بلکه برخلاف اسکے ان کے مطالبات پر غور هو رها هے' اور کوشش کیجا رهي هے که صحیح مطالبات کو منظور کیا جاے - ایسي حالت میں ندوہ کے مطالبات کے متعلق یه کہنا که آنکا حق قوم کو حاصل نہیں هے کم سے کم میرے خیال میں کسي صحیح دلیل پر مبني نہیں هے -

میري راے میں ۱۰ - مئي کے جلسه کے متعلق اس وقت کوئي موافق یا مخالف راے دینے سے یه بهتر هوگا که اسکي روئداد پڑهنے یا اسمیں شریک هونے کے بعد کوئي خیال ظاهر کیا جاے ممکن هے که یه جلسه جو اسوقت غیر ضروري سمجها جاتا هے ۱۰ مئي کو مفید ثابت هو -

اسکے علاوہ مجهے یه بهي کہنا هے که دهلي کي انتظامی کمیٹي ارکان ندوہ میں سے بهي ایک جماعۃ کو دعوت بهیج رهي هے ' اور یهه تجویز اگرچه همارے بعض معزز اسلامی پرچے بهی پیش کر رهے هیں لیکن خود کمیٹي کا اس سے پہلے بهي یہی خیال تها - امید هے که اس جلسه میں هر گروہ کے اصحاب موجود هونگے ' اور هر ایک گروہ کے بیانات روشنی میں آنے کے بعد جلسه کوئی مناسب راے قائم کرے گا -

زبان خلق

قول و فعل کی مطابقت کی جستجو بھی انسان کا فطرتی حق ہو جس میں ہر دور و خیال کا آدمی دیا ہوا ہے جب آپ کسی سے کوئی بات اور عادۃ کہتے ہیں تو وہ اندازہ کرنا چاہتا ہے کہ آپکا فعل قول کے مطابق ہے یا نہیں۔ اور اسی نتیجہ پر قائل کی وقعت کا فیصلہ ہو جاتا ہے قبل اس کے کہ امر واقعہ بیان کریں۔ ہم پہلے چند نام پیش کرتے ہیں۔

جناب نواب وقار الملک بہادر

جناب نواب حاجی محمد اسحق خانصاحب۔

جناب آنریبل سید شرف الدین صاحب جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ۔

جناب لسان العصر سید اکبر حسین صاحب۔ اکبر الہ آبادی

جناب مولانا مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال صاحب۔ اقبال۔ ایم۔ اے۔ لاہور۔

جناب مولانا مولوی محمد عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی۔

جناب حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب دہلوی

جناب شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی

جناب لفٹننٹ کرنل۔ ڈاکٹر زیڈ۔ اے۔ احمد صاحب ایم۔ ڈی آئی ایم۔ ایس

جناب حکیم حافظ محمد عبد الولی صاحب لکھنوی

جناب پنڈت مان سنگھ صاحب سیکرٹری آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلوی۔

ایڈیٹر صاحبان اخبارات۔ الہلال۔ زمیندار۔ وطن۔ پیسہ اودھ۔ توحید۔ یونین۔ افغان۔ دلگداز۔ اردوئے معلّٰی

ان ناموں کی عظمت اور رایوں کی اہمیت مفصل بیان کرنا ہمارے موضوع سے علیحدہ ہے اسلئے کہ وہ بذات خود ایک اہم ترین جزو تاریخ ہو تاہم اتنا کہدینا بھی ضروری ہے کہ عام دلچسپی کے کاموں میں آپ ان اصحاب کی امامت کو تسلیم کرتے ہیں پھر آپکو یہ بھی اچھی طرح معلوم ہو کہ آج اس بین المشرقین میں شاید ہی کوئی مہذب گھرانہ ایسا ہو جہاں سر میں ڈالنے کے تیلوں کا رواج نہ ہو اور بات ہو کہ وہ بالوں کو محض چکنا کرنے کیلئے عارضی خوشبو کے تیل ہیں یا تاج روغن گیسو دراز۔ پھر آپ کو یہ بھی بخوبی معلوم ہو کہ آج نہ صرف ہندوستان کی عام آبادی ہی زیادہ تعداد بلکہ ہی ہیں سے یہ مختصر مگر منتخب ترین حصہ ملک کی رائے اکثر اخبارات میں پیش کیجا چکی ہو اور عند الطلب پیر تریر بھی روانہ کیجا سکتی ہے جو تاج روغن گیسو دراز کی معجز نمائی کی بہترین تصدیق ہے۔

لگا ہو کہ فرنگی کا تو کچھ علاج ہی نہیں۔ اس کثرت سے دوائیں موجود ہیں کہ جہاں کوئی چاہے سو چھ پیٹے۔ لیکن اگر آپ کو حسن قبول اور شہرت عام کا کچھ پاس ہو یعنی ہندوستان سیلون برہما عرب و غیرہ و غیرہ ممالک کے اہل نظر او ددین اصحاب کی پیروی کرنا مقصود ہو تو یاد رکھئے کہ جس طرح انسان کے کانوں پر ایک سر کا ہونا۔ اور سر میں دماغ اور دماغ میں جودت کا ہونا لازمی ہے اسیطرح بقاء دماغ اور اسکی کیفیات و جذبات کیلئے تاج روغن گیسو دراز کا استعمال بھی ضروری ہے۔

البتہ بعض اصحاب کی یہ شکایت عرصہ سے چلی آتی تھی کہ تاج ہیر آئل نسبتاً قیمت میں قدرے زیادہ ہو۔ اور ہمیں بھی رفع شکایت کے عدیم المثال موقع ملے تھے۔ مثلاً بادشاہ سلامت کا بہ نفس نفیس قدم رنجہ فرمانا جو سلاطین مغرب کیلئے سکندر اعظم کے بعد دوسرا تاریخی واقعہ ہے پھر ہندوستان کے ہردلعزیز وائسرائے یعنی لارڈ ہارڈنگ بہادر بالقابہ کا ایک حادثہ جانکاہ کے بعد غسل صحت فرمانا اور کیا۔ اور کیا!

یہ تمام مواقع اگرچہ انتہاء مسرت کے مواقع تھے لیکن تاج روغن گیسو دراز کی قیمتوں میں کچھ کمی نہ ہوتی اور ہوتی کیونکر۔ تاج محل آگرہ جس سے کہ یہ ترتیب منسوب ہے کی قیمت تو کم ہونے سے رہی اور اگر گیسوئے دراز خدا نخواستہ کوتاہ ہوئے۔ تو پھر پریشان ہو کر شانوں پر بجاتے اور کمر کا ہاتھ آنا معلوم غرضیکہ ان وجوہ سے چشم بصیرت کا تو یہی اشارہ تھا کہ

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

لیکن ہمارے بعض دلسوز مربیانہ اور غیور احباب موجودہ میدان مقابلہ سے پکار پکار کر کہہ رہے تھے کہ

کچھ نہ پہونچے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے

حسن اتفاق سے اس مرتبہ کچھ نیت سی بندھ گئی۔ اور محاسب دفتر نے بھی ایک جدید تجربہ کی اجازت دیدی۔ کہ برائے چندے پچھلی قیمتوں میں اور ایجنسی کی شرائط میں کچھ تخفیف کر دیجائے اور ساتھ ہی خوشبوؤں میں بھی کچھ اضافہ کر دیا جائے۔

جن مرکبات پر ادویہ کی قدرتی بو اور فطرتی اثر چھایا ہوا ہو۔ ان پر ایک دلفریب انضمام کے ساتھ خوشبوؤں کا چھانا ایک محال حکمت ہی نہیں ہے جو صرف اہل فن کی مخصوص داد کی باعث ہوئی ہو بلکہ مقابلۃً ایک صرف کثیر کا باعث بھی۔

احباب نے یہ تو اندازہ کیا ہی ہوگا۔ اور اگر نہیں کیا تو اب کرلینگے کہ تاج روغن گیسو دراز کی خوشبو کسی پھول کی بجائے ایک کلی کی خوشبو سے بہت زیادہ مشابہ ہے جو تھوڑے ہی وقفہ میں کچھ سے کچھ ہو جایا کرتی ہو اور در اصل یہ تاج میں آمیز کی ہوئی ادویہ کی بو کا ایک قدرتی تغیر ہو جو اس کی مہک کو ایک خاص وقفہ تک کلی کی طرح اپنے دامن میں چھپائے رکھتا ہے لیکن بعض دوستوں کا شدید تقاضا تھا کہ اس مرتبہ موجودہ خوشبو میں بھی کچھ اضافہ کر دیا جائے۔ اور شکر ہے کہ اس حکم کی تعمیل بھی بوجہ احسن کر دیگئی سابقہ شیشی کی مقدار گنجائش سے موجودہ شیشی کی مقدار گنجائش $\frac{1}{5}$ حصہ پہلے ہی بڑھا دی جانیکی تجویز مکمل ہو چکی تھی۔ تاہم۔

قیمتوں میں موجودہ تخفیف

محض برائے چندے اور صرف اس امید پر کیجاتی ہے کہ پھر کوئی شریف اور مہذب گھرانہ تاجدار ہونے سے خالی نہ رہ جائے۔

یہاں یہ عرض کر دینا بھی شاید بے موقع نہ ہوگا کہ جیسے عارضی طور پر مستعمل دواؤں کے فوائد سے معجزہ کی سی امید رکھنا قرین عقل نہیں ہے بعینہ اسی طرح سے تاج کے فوائد کا عدیم المثال اندازہ جواب محتاج تفصیل نہیں رہا ہے۔ صرف ایک دو یا تین ہی شیشیوں سے بعد لگانا ملک کی ایک دردانگیز فروگذاشت ہوگی۔ جسکا خمیازہ نسبتاً اس تاچیز کارخانہ کو زیادہ برداشت کرنا پڑیگا۔

تاج روغن گیسو دراز تین مختلف الفوائد و اوصاف مختلف خوشبو اور مختلف تخفیف شدہ قیمتوں کے حسب ذیل روغن ہیں۔

تاج روغن زیتون یاسمین قیمت بجائے عہ؍ صرف ۱۲؍ فی شیشی

تاج روغن آملہ و بنولہ فی شیشی (۱۰؍)

تمام بڑے بڑے سوداگروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

(نوٹ) کارخانہ کو قیمت طلب پارسل کی فرمائش وصول ہونے پر خرچہ پیکنگ و محصول ڈاک ایک شیشی پر ۵؍ دو شیشیوں پر ۸؍ اور تین شیشیوں پر ۱۰؍ مزید خریدار کے ذمہ ہوں ان اخراجات کی کفایت کی غرض سے بہتر ہو کہ کارخانہ کو فرمائش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگروں کے یہاں تاج ہیر آئل یا تاج روغن گیسو دراز کے نام سے ان تیلوں کو تلاش کیجئے اس لئے کہ بجز چند مقامات کے قریب قریب تمام اطراف ہند کی مشہور دوکانوں پر یہ مال کارخانہ کی قیمت پر باسانی دستیاب ہو سکتا ہے۔

(نوٹ) جن مقامات پر باقاعدہ ایجنٹ موجود نہیں وہاں سے دو درجن شیشیوں کی فرمائش پر خرچہ پیکنگ و محصول ریل اور ایک درجن شیشیوں پر صرف خرچہ پیکنگ معاف اور فرمائش کی ایک ثلث قیمت پیشگی آنے پر ہر دو حالتوں میں (یعنی دو درجن کی فرمائش خواہ ایک درجن کی فرمائش پر) ایک شیشی بلا قیمت پیش کیجاتی ہے۔

تجارت پیشہ اصحاب مزید تخفیف شدہ شرائط جلد منگائیں اس لئے کہ چھوٹے مقامات میں جہاں مال خریدنے والے ایجنٹوں کی ضرورت ہے

(اخبارات کا حوالہ دیکر فرمائش مفصل اور خوشخط نہ ہونیکی حالت میں تعمیل حکم یقینی نہیں ہے)

المشتہر

مینیجر دی تاج مینوفیکچرنگ کمپنی دہلی صدر دفتر دہلی

تار کا پتہ ”تاج“ دہلی

دیگر کتابیں

(۱) حالات و مکتوبات حضرت سید احمد صاحب بریلوی مجدد رحمۃ اللہ علیہ معہ سوانح حضرت اسمعیل شہید و دیگر خلفاء حضرت صاحب اس کا ایک نسخہ سو روپیہ کو بھی نہ ملتا تھا ، ہم نے بڑی محنت سے ایک نسخہ تلاش کرکے طبع کرایا ہے - قیمت ۲ روپیہ - [۲] مذاق العارفین ترجمہ اردو احیاء العلوم مولفہ حضرت امام غزالی قیمت ۹ روپیہ - تصوف کی نہایت نایاب اور بے نظیر کتاب [۳] ہشت بہشت مجموعہ حالات و ملفوظات خواجگان چشت اہل بہشت اردو قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ - [۴] رموز الاطبا علم طب کے بے نظیر کتاب موجودہ حکماء ہند کے باتصویر حالات و مجربات ایک ہزار صفحہ مجلد قیمت ۴ روپیہ - [۵] نفحات الانس اردو حالات اولیائے کرام مولفہ حضرت مولانا جامی رح قیمت ۳ روپیہ -

(۶) مشاہیر اسلام چالیس صوفیائے کرام کے حالات زندگی دو ہزار صفحہ کی کتابیں اصل قیمت معہ رعایتی ۲ ۰ روپیہ ۸ آنہ ہے - (۷) مکتوبات و حالات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی پندرہ سو صفحے ڈمئی کاغذ بڑا سایز ترجمہ اردو قیمت ۶ روپیہ ۱۲ آنہ

دیار حبیب (صلعم) کے فوٹو

گذشتہ سفر حج میں میں اپنے ہمراہ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے بعض نہایت عمدہ اور دلفریب فوٹو لایا ہوں - جن میں بعض تیار ہوگئے ہیں اور بعض تیار ہو رہے ہیں - مکانوں کو سجانے کے لئے بیہودہ اور مخرب اخلاق تصاویر کی بجائے یہ فوٹو چوکھٹوں میں جڑوا کر دیواروں سے لگائیں تو علاوہ خوبصورتی اور زینت کے خیر و برکت کا باعث ہونگے - قیمت فی فوٹو صرف تین آنہ - سارے یعنی دس عدد فوٹو جو تیار ہیں اکٹھے منگانے کی صورت میں ایک روپیہ آٹھ آنہ علاوہ خرچ ڈاک - یہ فوٹو نہایت اعلی درجہ کے آرٹ پیپر پر ولایتی طرز پر بنوائے گئے ہیں - بمبئی وغیرہ کے بازاروں میں مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے جو فوٹو بکتے ہیں - وہ ہاتھ کے بنے ہوئے ہوتے ہیں - اب تک فوٹو کی تصاویر ان مقدس مقامات کی کوئی شخص تیار نہیں کرسکا - کیونکہ بدوی قبائل اور خدام حرمین شریفین فوٹو لینے والوں کو فرنگی سمجھکر انکا خاتمہ کردیتے ہیں - ایک ترک فوٹو گرافر نے وہاں بہت رسوخ حاصل کر کے یہ فوٹو لئے - (۱) کعبۃ اللہ - بیت اللہ شریف کا فوٹو سیاہ ریشمی غلاف اور اسپر سنہری حروف جو فوٹو میں بڑی اچھی طرح پڑھے جاسکتے ہیں (۲) مدینہ منورہ کا نظارہ (۳) مکہ معظمہ میں نماز جمعہ کا دلچسپ نظارہ اور ہجوم خلایق (۴) میدان منا میں حاجیوں کے کیمپ اور مسجد خیف کا سین (۵) شیطان کو کنکر مارنے کا نظارہ (۶) میدان عرفات میں لوگوں کے خیمے اور قاضی صاحب کا جبل رحمت پر خطبہ پڑھنا (۷) جنت المعلی واقعہ مکہ معظمہ جسمیں حضرت خدیجہ حرم رسول کریم صلعم اور حضرت آمنہ والدہ حضور سرور کائنات کے مزارات بھی ہیں (۸) جنت البقیع جسمیں اہل بیت و امہات المومنین و بنات النبی صلعم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ شہدائے بقیع کے مزارات ہیں (۹) کعبۃ اللہ کے گرد حاجیوں کا طواف کرنا (۱۰) کوہ صفا و مروہ اور وہاں جو کلام ربانی کی آیت منقش ہے فوٹو میں حرف بحرف پڑھی جاتی ہے -

ملنے کا پتہ ــــ مینیجر رسالہ صوفی پنڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات پنجاب

جام جهــاں نمــا

— * —

بالکل نئی تصنیف کبهی دیکهي نه هوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے که اگر ایسي قیمتي اور مفید کتاب دنیا بهرکي کسي ایک زبانمیں دکهلا دو تو

ایک هــزار روپــه نقد انعــام

ایسي کار آمد ایسي دلفــریب ایسي فیض بخش کتاب لاکهه روپے کو بهي سستي ہے - یــه کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکهه لیے - دنیا کے تمام سر بسته راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کي موجودگي میں ریا ایک بڑي بهاري لائبریري (کتبخانه) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانه تمام زمانه کي ضروریات کا نایاب مجموعه

— * —

فهرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عــروض - علــم کیمیا - علــم بــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - گیان سرود - قیافه شناسي اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیره هر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈهنگ سے لکها ہے که مطالعه کرتے هي دلمیں سرور آنکهونمیں نو پیدا هو بصارت کی آنکهیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کےمشهور آدمي أنکے عهد بعهد کے حالات سوانعمري: و تاریخ دائمي خوشي حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستي کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکه معظمه و مدینه منوره کي تمام واقفیت - دنیا بهر کے اخبارات کي فهرست ، آنکي قیمتیں، مقام اشاعت وغیره - بهي کهاته کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازي طب انساني جسمیں علم طب کي بڑي بڑي کتابونکا عطر کهینچکر رکهدیا ہے - حیوانات کا علاج هاتهي ، شتر ، گائے بهینس، گهوڑا ، گدها بهیڑ، بکري ، کتا وغیره جانوروںکي تمام بیماریونکا نهایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکي هوا نباتات و جمادات کي بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر (جن سے هــر شخص کو عموماً کام پــڑتا ہے) ضابطه دیواني فوجداري ، قانون مسکرات ، میعاد سماعت رجسٹــري اسٹامپ وغیره وغیره تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالــک کي بولي هر ایک ملک کي زبان مطلب کي باتیں اُردو کے بالمقابل لکهي هیں آج هی وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملــک کے آدمي سے بات چیت کرلو سفــر کے متعلق ایسي معلومات آجتــک کهیں دیکهي نــه سني هونگي اول هندوستان کا بیان ہے هندوستان کے شهرونکے مکمل حالات وهاں کي تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگــه کا کرایه ریلوے یکه بگهي جهاز وغیره بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اُس ملک کي معاشرت کا مفصل حال یاقوت کي کان (روبي واقع ملک برهما) کے تحقیق شده حالات وهاں سے جواهــرات حاصل کرنے کي ترکیبیں تهوڑے هي دنوں میں لاکهه پتي بننے کي حکمتیں دلپذیر پیرایه میں قلمبند کي هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفــر کا بالتشریح بیان ملــک انگلینڈ - فرانس - امریکه - روم - مصــر - افــریقه - جاپان - اسٹریلیا - هر ایک علاقه کے بالتفسیر حالات وهانکي درسگاهیں دخاني کلیں اور صنعت و حرفت کي باتیں ریل جهاز کے سفــر کا مجمل احوال کرایه وغیره سب کچهه بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعه دنیا کا خاتمه) طرز تحریر ایسي دلاویزکه پڑهتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کهلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اسي وقت تمام احباب کي خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیه - ۸ - آنه محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گهڑي

گارنــٹي ٥ سال قیمت صرف چهه روپے

ولایت والوں نے بهي کمال کر دکهایا ہے اس عجائب گهڑي کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کي تصویر بني هوئي ہے - جو هر وقت آنکهه مٹکاتي رهتي ہے ، جسکو دیکهکر طبیعت خوش هو جاتي ہے - ڈائل چیني کا ، پرزے نهایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نهیں لیتي - وقت بهت ٹهیک دیتي ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستي چهین نه لیں تو همارا ذمه ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چهه روپیه -

آٹهه روزه واچ

گارنــٹي ۸ سال قیمت ٦ چهه روپیه

اس گهڑي کو آٹهه روز میں صرف ایک مرتبه چابي دیجاتي ہے - اسکے پرزے نهایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتي ہے که کبهي ایک منٹ کا فرق نهیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پهول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگڑنیکا نام نهیں لیتي - قیمت صرف چهه روپے - زنجیر سنهــري نهــایت خو بصــورت اور بکس همراه مفت -

چاندي کي آٹهه روزه واچ - قیمت - ۹ روپے چهوٹے سائز کي آٹهه روزه واچ - جو کلائي پر بندهسکتي ہے مع تسمه چرمي قیمت سات روپے

بجلي کے لیمپ

یه نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ، ابهي ولایت سے بنکر همارے یهاں آئي هیں - نه دیا سلائي کیضرورت اور نه تیل بتي کي - ایک لمپ راتکو اپني جیب میں یا سرهانے رکهلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفید روشني موجود ہے - رات کیوقت کسي جگه اندهیرے میں کسي موذي جانور سادپ وغیره کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کر کے خطرہسے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم کسیوجه سے آٹهنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفه ہے - منــگوا کر دیکهیں تب خوبي معلوم هوگی -

قیمت ۱ معه محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کي روشني هوتي ہے ۳ روپیه ۸ آنه -

ضروري اطلاع — علاوه انکے همارے یهاں سے هر قسم کي گهڑیاں، کلاک اور گهڑیونــکي زنجیریں وغیره وغیره نهایت عمده و خوشنــما مل سکتي هیں - اپنا پتــه صاف اور خوشخط لکهیں اکٹها مال منــگوانے والوں کو خاص رعایت کي جاویگي - جلد منــگوا لیجیے -

منیجر گپتــا اینــڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقــام توهانه - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

علمی ذخیرہ

(۱) - مآثر الکرام - حسان الهند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کي تصنیف ہے - جس میں هندوستان کے مشاهیر فقرا وعلما کے حالات هیں - مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحہ قیمت ۲ روپیہ -

(۲) - سروآزاد - مآثر الکرام کا دوسرا حصہ ہے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے هیں - مطبوعہ رفاہ عام اسٹیم پریس لاهور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیہ -

مولانا شبلي نعماني تحریر فرماتے هیں کہ سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابي اشعار هیں اعلی درجہ کے هیں - مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات هیں جو ابتداے عهد اسلام سے اخیر زمانہ مصنف تک هندوستان میں پیدا هوے -

(۳) گلشن هند - مشهور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکرہ جس کو زبان اردو کے مشهور محسن وسرپرست مسٹر جان گلکرسٹ نے سنہ ۱۸۰۱ ع میں میرزا علي لطف سے لکھوایا ہے - بوقت طبع شمس العلا مولانا شبلي نعماني نے اس کي تصحیح کي ہے اور مولوي عبد الحق صاحب بي - اے - نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے - جس میں زبان اردو کي ابتدائي تاریخ اور تذکرہ هذا کے خصوصیات مذکور هیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیہ -

(۴) تحقیق الجهاد - نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دي پاپیولر جهاد " کا اردو ترجمہ - مترجمہ مولوي غلام الحسنین صاحب پاني پتي - علامہ مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ہے کہ مذهب اسلام بزور شمشیر پهیلایا گیا ہے - قرآن ' حدیث ' فقہ اور تاریخ سے عالمانہ اور محققانہ طور پر ثابت کیا ہے کہ جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات وسرایا وبعوث محض دفاعي تھے اور ان کا یہ مقصد هرگز نہ تها کہ غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۵) زرتشت نامہ - قدیم پارسیوں کے مشهور پیغمبر اور ریفارمر کي سوانح عمري جس کو مشهور مستشرق عالم جیکسن کي کتاب سے اقتباس کرکے مولوي خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیہ -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني کي لا ثاني تصنیف جس میں حضرت عمر رضي الله عنہ کي مفصل سوانح عمري اور اُن کے ملکي ' مالي ' فوجي انتظامات اور ذاتي فضل وکمال کا تذکرہ مندرج ہے - قیمت ۳ روپیہ -

(۷) نعمت عظمی - امام عبدالوهاب بن احمد الشعراني المتوفي سنہ ۹۷۳ هجري کی کتاب لواقح الانوار في طبقات الاخیار کا ترجمہ جس میں ابتداے ظهور اسلام سے دسویں صدي کے اواسط ایام تک جس قدر مشاهیر فقرا گذرے هیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور هیں - مترجمہ مولوي عبد الغني صاحب وارثی قیمت هر دو جلد ۵ روپیہ -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کي مشهور تصنیف جس میں دهلی کي تاریخ اور دهلی کے آثار و عمارات کا تذکرہ مندرج ہے نامي پریس کانپور کا مشهور اڈیشن - قیمت ۳ روپیہ -

(۹) - قواعد العروض - مصنفہ مولانا غلام حسین قدر بلگرامي - علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتھہ عربي و فارسي میں بهي کوئي کتاب لکهي نهیں گئي ہے - اس کے آخر میں هندي عروض و قافیہ کے اصول وضوابط بهي مذکور هیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي نے اپنے اهتمام سے چهپوایا ہے - حجم ۴۷۴ صفحہ - قیمت سابق ۴ روپیہ - قیمت حال ۲ روپیہ

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنے طب متعلقہ مقدمات فوجداري ہے - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - اس کا مفصل ریویو الهلال میں عرصہ تک چهپ چکا ہے - قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۱) - تمدن هند - موسیو گستاولیبان کي فرانسیسي کتاب کا ترجمہ - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي یہ کتاب تمدن عرب کي طرز پر هندوستان کے متعلق لکهي گئي ہے - اور اس میں نهایت قدیم زمانہ سے لیکر زمانہ حال تک هندوستان میں جسقدر اقوام گذرے هیں اُن کي تاریخ ' تهذیب وتمدن اور علوم وفنون کے حالات لکهے هیں خصوصاً مسلمانان هند کا حال تفصیل کے ساتھہ مندرج ہے - قیمت (۵۰) روپیہ -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیہ - قیمت حال (۳۰) روپیہ -

(۱۳) - داستان ترکتازان هند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائي حملوں سے دولت مغلیہ کے انقراض تک تمام سلاطین هند کے مفصل حالات منضبط هیں - اعلی کاغذ پر نهایت خوش خط چهپي ہے - حجم (۲۶۵۶) صفحہ قیمت سابق ۲۰ روپیہ - قیمت حال ۶ روپیہ -

(۱۴) مشاهیر الاسلام - قاضي احمد ابن خلکان کي مشهور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمہ جس میں پہلی صدي سے ساتویں صدي تک کے مشاهیر علما و فقها و محدثین و مورخین وسلاطین و حکما و فقرا و شعرا وضاع وغیرہ کے حالات هیں - اس کتاب کے انگریزي مترجم موسیوڈي سیلان نے ابتدا میں چار عالمانہ مقدمے اور کثیر التعداد حواشي لکهے هیں - مترجم نے ان کا بهي اردو اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت هر دو جلد ۵ روپیہ -

(۱۵) الغزالي - مصنفہ مولانا شبلي نعماني - امام همام ابوحامد محمد بن محمد الغزالي کي سوانح عمري اور ان کے علمي کارناموں پر مفصل تبصرہ - حجم (۲۷۲) صفحہ طبع اعلی - قیمت ۲ روپیہ -

(۱۶) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشهور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کي کتاب دي جنگل بک " کا ترجمہ - مترجمہ مولوي ظفر علي خان بي - اے جس میں انوار سهیلي کی طرز پر حیوانات کي دلچسپ حکایات لکهي گئي هیں - حجم ۳۶۲ صفحہ قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۷) وکرم اروسي - سنسکرت کے مشهور ڈراما نویس کالیداس کے ڈرامائین کا ترجمہ - مترجمہ مولوي عزیز میرزا صاحب بي - اے مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانہ مقدمہ لکها ہے جس میں سنسکرت ڈراما کي تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحي حالات مذکور هیں قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۱۸) حکمت عملي - مصنفہ مولوي سجاد میرزا بیگ صاحب دهلوي - فلسفہ عملي پر مبسوط اور جامع کتاب ہے - جس میں افراد انسانی کي روحاني ارتقا کي تدابیر کے ساتھہ ساتھہ قومي ترقي اور عزت حاصل کرنے کي اصول و ضوابط بیان کئے هیں حجم ۴۵۰ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۱۹) امسر اللغات - عربي فارسي کي متداول الفاظ کي کارآمد ڈکشنري حجم (۱۲۲۶) صفحہ - قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۲۰) قران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکهے هیں ' اور کئي هزار الفاظ کي تذکیر و تانیث بتلائي گئي ہے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود هیں مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ - حجم (۴۲۰) صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۲۲) دربار اکبري - مولانا آزاد دهلوي کي مشهور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اهل دربار کا تذکرہ مذکور ہے قیمت ۳ روپیہ -

(۲۳) فهرست کتب خانہ آصفیہ - عربي فارسي و اردو کي کئي هزار کتابوں کي فهرست جس میں هر کتاب کے ساتھہ مصنف کا نام سنہ وفات - کتابت کا سنہ - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیرہ مندرج ہے - جس سے معلوم هوتا ہے کہ بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیرہ چهوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق هیں اُنهیں اس کا مطالعہ کرنا لازمي ہے - حجم ۵۰۰ صفحہ - قیمت ۲ روپیہ -

(۲۴) دبدبہ امیري - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خاں غازي حکمران دولت خدا داد افغانستان کی سوانح عمري - مترجمہ مولوی سید محمد حسن صاحب بلگرامی - نهایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۶۲) صفحہ (۸) تصاویر عکسي - قیمت ۴ روپیہ -

(۲۵) مغان ایران - مسٹر شوسٹر کي مشهور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمہ - حجم (۵۰۰) صفحہ (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیہ -

المشتهر عبد الله خان بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

خریداران الہلال کے لئے خاص رعایت

یہ گھڑیاں سویس واچ کمپنی کے یہاں اُسی قیمت میں ملتی ہیں جو یہاں اصلی قیمت لکھی گئی ہے - میری رعایتی قیمت صرف اسوجہ سے ہے کہ میں نے کمیشن سے زیادہ حصہ خریداران الہلال کو دیدیا - اسکی قدر اسی طرح ہوسکتی ہے کہ ہر خریدار کم سے کم ایک گھڑی خرید لے -

سسٹم راسکوپ - سایز ۱۸ - بغیر ڈھکنے کے - انامل ڈایل - مع قبضہ - نکل کیس - بلا کنجی گارنٹی تین سال - اسکے ساتھہ ایک اسپرنگ اور گلاس مفت -

قیمت اصلی ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتی ۲ - روپیہ -

بمبئی میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجی - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامل ڈایل - گلاس ڈوم - ہنج باک - پن ہانڈس ست اکشن - اسٹامپ ریگیولیٹر - مع ریلوے انجن کي تصویر کے -

اصلي قیمت ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتي قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنہ -

یہ گھڑي نہایت عمدہ اور مضبوط - لیور اسکیپمنٹ - اوپن فیس -

اصلي قیمت ۸ - روپیہ ۱۲ - آنہ رعایتي قیمت ۶ - روپیہ ۶ - آنہ -

مٹل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلٹ - اوپن فیس - تین چوتھائي پلیٹ مرو منٹ سیلنڈر اسکیپمنٹ - پن ہانڈسٹ مکانیزم - کیس وایندنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل اسٹیل ہانڈس - بزل ست اور مصنوعي جواہرات - اکسپانڈنگ برسلٹ بغیر ڈوم - اسنپ باک -

اصلي قیمت ۷ - روپیہ ۸ - آنہ رعایتي قیمت ۵ - روپیہ -

آربانہ اکسٹرا فلاٹ ڈرس واچ - سنہري سوئیں - سایز ۱۸ - اسکرو بالنس - لیور اسکیپمنٹ - پن ست - ہانڈ اکشن - مٹل سلور ڈایل - سکنڈ اسٹیل ہانڈ - پلین کیس - گارنٹي ۲ سال - مخمل کے بکس میں مع اکسٹرا اسپرنگ اور گلاس -

اصلي قیمت ۶ - روپیہ ۶ - آنہ رعایتي قیمت ۴ - روپیہ ۶ - آنہ

بمبئی میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجی - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ انامل ڈایل - گلاس ڈوم - ہنج باک - پن ہانڈس ست اکشن - اسٹامپ ریگیولیٹر - مع ریلوے انجن کی تصویر کے -

بالکل نمبر ۳ کی طرح فرق اتنا ہے کہ سکنڈ کی سوئیں زاید -

اصلي قیمت ۳ - روپیہ ۲ - آنہ رعایتي قیمت ۲ - روپیہ ۶ - آنہ -

بالکل نمبر ۶ کي طرح بغیر جواہرات -

اصلي قیمت ۶ - روپیہ رعایتي قیمت ۴ - روپیہ ۸ - آنہ -

جن فرمایشوں میں الہلال کا حوالہ نہیں ہوگا - اُس سے پوري قیمت لیجاویگي - اور آیندہ کسی قسم کی سماعت نہیں ہوگی -

المشتہر کے - بی محمد سعید اینڈ کمپنی پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکتہ

هر فرمـــایش میں الهــلال کا حوالهٔ دینا ضروری هے

Printed & Published by A. K. Azad, at the HILAL Electrical Prtg. & Publg. House, 14 McLeod Street, CALCUTTA

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا ' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں حرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ دو دوائیں ہمیشہ اپنے پاس رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سرکی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں حجت پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو ہوائی کردیگی -

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۲ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

[8]

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی ' مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمائش کو لکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اُگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مر جایا کرتے ہیں ' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر ' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمدردی خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں - اور اعصاب کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بہت بہتر ہوجاتی ہے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے ' نیز اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں ' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر — پروپرائٹر

ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ ۲۲ و ۷۳
لوئر چتپور روڈ اسٹریٹ - کلکتہ

[6]

اطــــلاع

اگر معاونین الہلال کوشش کرکے الہلال کیلیے دو ہزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آٹھہ روپیہ سالانہ قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الہلال کا مالی مسئلہ بغیر قیمت کے بڑھاے حل ہو جائیگا - منیجر

ایک سنیاسی مہاتما کے دو نادر عطیئہ

حبوب مقوی — جن اشخاص کی قوی زائل ہوگئے ہوں وہ اس دوائی کا استعمال کریں - اس سے ضعف خواہ اعصابی ہو یا دماغی یا کسی اور وجہ سے بالکل نیست نابود ہو جاتا ہے - دماغ میں سرور و نشاط پیدا کرتی ہے - تمام دلی دماغی اور اعصابی کمزوریوں کو زائل کرکے انسانی ڈھانچہ میں معجز نما تغیر پیدا کرتی ہے - قیمت ٥٠ گولی صرف پانچ روپیہ -

منجن دندان — دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا ہے - امراض دندان کا قلع قمع کرتا ہے - ہلتے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے - دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑھوں پر ملا جاوے تو بچہ دانت نہایت آسانی سے نکالتا ہے - منھہ کو معطر کرتا ہے - قیمت ایک ڈبیہ صرف ٨ آنہ -

تریاق طحال — تپ تلی کیلیے اس سے بہتر شاید ہی کوئی دوائی ہوگی - تپ تلی کو بیخ و بن سے نابود کرکے بتدریج جگر اور قوی کی اصلاح کرتا ہے - قیمت فی شیشی ١ روپیہ ٤ آنہ -

ملنے کا پتہ - جی - ایم - قادری اینڈ کو - شفاخانہ حمیدیہ منڈیالہ ضلع گجرات پنجاب

ڈسٹرکٹ اور سشن جج کے خیالات

[ترجمہ از انگریزی]

مسٹر بی - سی - متر - آئی - سی - ایس ڈسٹرکٹ و سیشن جج ہوگلی و ہوڑہ

میرے لڑکے نے مسزز ایم - این - احمد اینڈ سنز [نمبر ١ / ١٥ رپن اسٹریٹ کلکتہ] سے جو عینکیں خریدی ہیں ' وہ تشفی بخش ہیں - ہمنے بھی ایک عینک بنوائی ہے جو اعلی درجے کی تیار ہوئی ہے - یہ کارخانہ موجودہ دور میں ایمانداری و ارزانی کا خود نمونہ ہے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھولنا یقیناً ہماری ہمت افزائی کا مستحق ہے "

کون نہیں چاہتا کہ میری بینائی مرنے دم تک صحیح رہے - اگر آپ اسکی حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمائیں تاکہ لائق و تجربہ کار ڈاکٹروںکی تجویز سے قابل اعتماد اصلی پتھر کی عینک بذریعہ وی - پی - کے ارسال خدمت کیجاے - اسپر بھی اگر آپکے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدلدیجا ئیگی -

نکل کی کمانی مع اصلی پتھر کی عینک ٣ روپیہ ٨ آنہ سے ٥ روپیہ تک - اصلی رولڈگولڈ کی کمانی یعنے سونے کا پترا چڑھا ہوا مع پتھر کی عینک کے - ٦ روپیہ سے ١٥ روپیہ تک محصول وغیرہ ٦ آنہ -

منجــــر

مــژدہ وصــــل

یعنی عمل حب وبغض بہ ہردو عمل ایک بزرگ کامل سے مجھکو عطا ہوئی ہیں لہذا بغرض رفاہ عام نوٹس دیا جاتا ہے اور خاکسار دعوی کے ساتھہ عرض کرتا ہے کہ جو صاحب بموجب ترکیب کے عمل کرینگے ضرور بالضرور کامیاب ہونگے - ہدیہ ہر ایک عمل بغرض فاتحہ آں بزرگ ١ روپیہ - ٤ آنہ معہ محصول ڈاک -

اسم اعظم — یا بدوہ یعنی بیس کا نقش اس عمل کی زیادہ تعریف کرنا فضول ہےکیونکہ یہ خود اسم باثر ہے - میرا آزمودہ ہے جو صاحب ترکیب کے موافق کرینگے کبھی خطا نکریگا اور یہ نقش ہر کام کیواسطے کام آتا ہے ہدیہ بغرض فاتحہ آں بزرگ ١ روپیہ ٤ آنہ معہ محصول ڈاک -

(نوٹ) فرمایش میں اخبار کا حوالہ ضرور دینا چاہیے -

خادم الفقرا فیض احمد محلہ تلیسا جھانسی

(1) راسکوپ ملیور واچ گارنٹی ٢ سال معہ محصول دو روپیہ آٹھہ آنہ
(2) متلکبلکیس سلنڈر واچ گارنٹی ٣ سال معہ محصول پانچ روپیہ
(3) چاندیکیڈبلکیس سلنڈرواچ گارنٹی ٣ سال معہ محصول دس روپیہ
(4) نکلکیس انگما سلنڈر واچ گارنٹی ٣ سال معہ محصول پانچ روپیہ

نوٹ حضرات اپکو خوبصورت مضبوط سچارقت برابر چلنیوالی گھڑیوں کی ضرورت ہے تو جلد منگا لیں اور نصف یا رعایتی قیمت اور دس بارہ سالکی گارنٹی کے لالچ میں نہ پڑیں -

ایم - اے شکور اینڈ کو نمبر ١/٥ ویلسلی اسٹریٹ دھرم تلا کلکتہ -

M. A. Shakoor & Co 5/1 Wellesly Street P. O. Dhrumtalla
Calcutta.

انجن مارک — رجسٹری شدہ

شیخ غوث علی حاجی وارث علی ... کلکتہ

عرق جوہر گلاب | عرق جوہر کیوڑہ | گل بہار تیل | بادامی جوہری تیل | روغن مولسری | الہی بلاس | نوٹ

لا تہنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین (القرآن الحکیم)

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
ٹیلیفون نمبر - ۶۴۸

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

ایک ہفتہ وار مصوّر رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

Telegraphic Address,
"Alhilal Calcutta"
Telephone, No. 648

مقام اشاعت
۷ ـ ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۱۸ — کلکتہ : چہارشنبہ ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤

Calcutta: Wednesday, May, 6. 1914

ادرشه نیٹنگ کمپنی

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل نٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۵ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۹۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی آپکی بنائی ہوئی چیزوں کے خرید نے کی ذمہ داری لیتی ہے -

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - آپنے روا نہ کیا اور اُسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے اُن چیزونکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

ای - گورنڈ راؤ پلنڈر - (بلاری) میں گنز ریلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

---

شمس العلما مولانا عطاء الرحمن صاحب کیا فرماتے ہیں ؟

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کے موزہ بھیجے اور مجھے اس باتکے کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ اسکی بناوٹ یورپ کی ساخت سے کسی طرح کم نہیں - میں نے مشین کو چلاتے دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ ہر شخص باسانی اسے سیکھہ سکتا ہے -

---

چند مستند اخبارات ہند کی راے

— * —

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سودیشی میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تھے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - محنت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزونسے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۹ گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription Rs. 8
Half yearly ,, 4-12

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلیفون نمبر ۹۳۸
قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۸ — کلکتہ : چہارشنبہ ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤
Calcutta: Wednesday, May, 6. 1914.

اطلاع

الہلال کا آیندہ نمبر نہیں نکلیگا

(۱) گو احباب کرام اسے محسوس نہ فرماتے ہوں اور گو الہلال کی مالی حالت کیسی ہی کیوں نہو، تاہم مجھسے دیکھا نہیں جاتا کہ الہلال نکلے، اور اسکی صوری و معنوی خصوصیات میں تھوڑا سا نقص بھی پیدا ہوجاے - یہی وجہ ہے کہ گذشتہ ڈھائی سال کے اندر متعدد گراں قیمت تغیرات اسکے اندر کیے گئے اور اکثر ایسا ہوا کہ لوگوں کو انکی خبر بھی نہیں دی گئی -

(۲) ٹائپ کی چھپائی میں سب سے بڑا اہم اور گراں مسئلہ حروف کی خوبی اور خوش سوادی کا ہے - جس قسم کی خوبی میں چاہتا ہوں وہ چھہ مہینے کے بعد باقی نہیں رہتی - اسی لیے الہلال کا ٹائپ ہر شش ماہی کے بعد بدل دیا جاتا ہے، اور ابتک تین مرتبہ بدلا جاچکا ہے - جس ٹائپ میں آجکل الہلال چھپتا ہے یہ گذشتہ نومبر کے آغاز میں لیا گیا تھا - اب پورے چھہ مہینے اسپر گذر گئے -

(۳) گو اب تک ٹائپ صاف ہے اور غیر دقیق نظر سے کچھہ ایسا زیادہ بدنما نہیں ہوا ہے، تا ہم پچھلا نمبر دیکھکر میں نے فیصلہ کرلیا کہ اب الہلال کو بالکل نئے ٹائپ میں چھپنا چاہیے - پچھلی اشاعت کی بد نمائی و بد خطی کا مجھے سخت رنج ہے -

(٤) نیا ٹائپ ایک ہی مرتبہ نہیں مرتب ہوجاتا بلکہ رفتہ رفتہ اسے حسب ضرورت ترتیب دیا جاتا ہے - اقلاً ایک ہفتہ اسمیں ضرور لگے گا - علاوہ اسکے پریس کا ایک مکان بھی بعض وجوہ سے بدلا گیا ہے، اور تمام سامان دوسری جگہ رکھا جا رہا ہے - اسکی وجہ سے بھی انتظامات ابتر اور بے نظم ہورہے ہیں -

ان مجبوریوں کی وجہ سے دفتر ایک ہفتہ کی مہلت کا طالب ہے، تا کہ نیا ٹائپ مرتب ہوجاے، اور پریس کے انتظامات بھی درست ہولیں - پس آیندہ ہفتہ کی اشاعت کا قارئین کرام انتظار نہ کریں - اسکے بعد دو پرچوں کی یکجا ضخامت میں نئے ٹائپ اور نئے انتظامات صوری و معنوی کے ساتھہ انشاء اللہ حاضر ہوگا -

(۵) یہ سچ ہے کہ احباب کرام کو یہ غیر حاضری بہت شاق گذریگی - مجھے ایسے سچے دوستوں اور مخلصوں کے دل کا حال معلوم ہے، جنھیں الہلال کے آنے میں ایک دن کی دیر بھی بہت دکھہ پہنچاتی ہے - مگر کیا کروں مجبور ہوں - بری حالت اور مسخ حرفوں میں میں الہلال کے صفحات دیکھکر سخت صدمہ پہنچتا ہے - اور ایسی حالت میں اسکا نکلنا مجھے برداشت نہیں ہوسکتا - امید ہے کہ ان امور کو پیش نظر رکھکر جو معذرت کی گئی ہے وہ قبول کی جائیگی - احباب کرام نے ہمیشہ میری کمزوریوں اور معذوریوں کو سنا ہے اور اپنے لطف و کرم سے معاف فرمایا ہے -

(ایـڈیٹـر)

بریلی میں عام جلسہ

مسئلۂ ندوہ

۳۰ - اپریل سنہ ۱۹۱۴ ء کو مسلمانان راے بریلی کا ایک عام جلسہ ندوۃ العلماء کے موجودہ معاملات پر غور کرنے کیلیے بمقام مسجد دائرہ منعقد ہوا - جسمیں ہر طبقہ کے لوگ شریک تھے - بہ تحریک جناب حافظ سید محمد صاحب و بتائید جناب منشی حبیب احمد صاحب جناب کپتان علی محمد خانصاحب سردار بہادر - آنریری مجسٹریٹ و ممبر میونسپل بورڈ و رئیس راے بریلی بالاتفاق صدر جلسہ قرار پاے، اور حسب ذیل رزولیوشنز پیش ہوکر بالاتفاق پاس ہوے :

(۱) اس جلسہ کو اس بات کا نہایت صدمہ ہے کہ ایک مذہبی درسگاہ میں ایسا ناگوار واقعہ پیش آیا - یہ جلسہ ان ذمہ دار حضرات سے جنکی کارروائی کا یہ نتیجہ ہے، نہایت منت و التجا کے ساتھہ درخواست کرتا ہے کہ حسبۃ للہ اپنی ذاتی خواہشات کو چھوڑ دیں اور معاملہ کو خوش اسلوبی سے طے کردیں -

محرک — جناب صدر جلسہ

(۲) یہ جلسہ طالب علموں کو مشورہ دیتا ہے کہ اسٹرائک ختم کردیں، اور منتظمین دارالعلوم ندوۃ العلماء سے درخواست کرتا ہے کہ وہ قوم کی موجودہ حالت اور اس بات کا خیال کرکے کہ کسی طالب علم کا نکالنا سخت نقصان کا باعث ہوگا، کل طالب علموں کو بلا استثناء داخل کرلیں، اور طلباء کی شکایات و اسباب اسٹرائک کی تحقیقات کے لیے ایک بے تعلق کمیشن مقرر کردیں -

محرک — جناب شیخ شہاب الدین احمد صاحب وکیل -

موید — جناب شیخ سجاد حسن صاحب ہیڈ کلرک عدالت سیشن جج -

(۳) یہ جلسہ ندوۃ العلماء کی اصلاح کے لیے ضروری سمجھتا ہے کہ ندوۃ العلماء کے معاملات کی تحقیقات کے لیے ایک پبلک آزاد کمیشن بٹھائی جاوے -

محرک — جناب شیخ محمد شعیب - بی - اے - ایل - ایل - بی -

موید — جناب حکیم مولوی سید اسرار حسن صاحب چشتی -

(٤) یہ جلسہ اُن تمام کارروائیوں پر جو خلاف قاعدہ دستور العمل کی گئی ہیں، اظہار افسوس کرتا ہے اور موجودہ نظامت پر جو خلاف قاعدہ دستور العمل وجود میں آئی ہے، بے اعتمادی ظاہر کرتا ہے -

محرک — جناب منشی سجاد حسین صاحب -

موید — جناب منشی حبیب احمد صاحب محافظ دفتر عدالت سشن جج بہادر -

(۳) یہ جلسہ ان تمام بزرگان قوم و اخبارات کا جنھوں نے نیک نیتی سے معاملات ندوۃ العلماء پر بحث کی ہے اور اصلاح ندوۃ العلماء کے خواہشمند ہیں، دلی شکریہ ادا کرتا ہے -

محرک — جناب منشی نعمت خانصاحب

موید — جناب منشی حبیب احمد صاحب

مسئلۂ بقا و اصلاح ندوہ

مسئلۂ اصلاح کے مہمات امور

اتقو اللہ یا اولی الالباب !!

قبل اسکے کہ میں ندوہ کے متعلق بقیہ مسائل و مباحث کو شروع کروں ' چاھتا ھوں کہ جو کچھہ لکھا جا چکا ھے ' اسکا خلاصہ ایک جا جمع کردوں ' تا کہ بیک نظر ارباب فکر و راے کو معلوم ھو سکے کہ ندوہ کے متعلق کیا کیا امور توجہ طلب ھیں ؟

میں ایک حرف نہیں لکھتا جب تک کہ اسکے تمام پہلو میرے سامنے نہیں ھوتے ' اور وہ عالم السرائر خوب جانتا ھے کہ اپنی غلطی کے اعتراف اور حق کے آگے جھک جانے کیلیے ھمیشہ طیار رھتا ھوں بشرطیکہ حق اپنے تئیں مجھے دکھلا دے -

الھلال میں ندوہ کے متعلق سلسلۂ مضامین گذشتہ جنوری سے شروع ھوا ھے - اسکو پورے چار مہینے ھوگئے - سب سے پہلا مضمون ١٦ - جنوری کی اشاعت میں نکلا تھا -

میں نے اسی لیے ندوہ کے متعلق ابتدا سے جامع بحث کی - سب سے پہلے اسکے مقاصد پر نظر ڈالی - پھر اسکے تغیرات ماضیہ کی سرگذشت لکھی - اسکے بعد اسکے کانسٹی ٹیوشن کو پیش کیا ' اور اُن نقائص کو دکھلایا جنکی وجہ سے وہ جماعت کی جگہ محض چند اشخاص کے ھاتھوں میں پڑگیا ھے اور اپنے مقاصد کے حصول سے بالکل محروم ھے -

پھر اس جماعت کے کاموں پر نظر ڈالی جو مجلس انتظامیہ کی فرضی نسبت سے اپنے مخفی و شخصی مقاصد انجام دیتی ھے ' اور علی الخصوص نئے عہدہ داروں کے تقرر کے مسئلہ کو استحقاق و اھلیت اور قوانین و قواعد ' دونوں پہلوؤں سے علی الاعلان باطل قرار دیا -

جن لوگوں کو مسئلۂ ندوہ کے متعلق الھلال کی معروضات سے اختلاف ھے ' انکا فرض تھا کہ اس تمام سلسلۂ مضامین پر ایک نظر ڈال لیتے جو ندوہ کے مقاصد ' اصلاح دینی کی تاریخ ' اور خود ندوہ کے گذشتہ حالات کے متعلق نکل چکے ھیں ' اور پھر اپنے بیانات میں انھیں ملحوظ رکھتے - صدق نیتوں سے اگر بحث کی جاے اور مقصود محض انکار و جحود نہو ' تو ایسا ھی ھونا چاھیے - نیکی اور انصاف کی طلب ھر انسان کا قدرتی حق ھے - مگر افسوس کہ بعض لوگ ایسی باتیں کہہ اُٹھتے ھیں جنکے متعلق نہایت تفصیل سے الھلال لکھہ چکا ھے اور پھر اسکے دھرانے کی کوئی حاجت نہیں ھے - اس سے معلوم ھوتا ھے کہ یا تو انھوں نے اُن مضامین کو نہیں دیکھا ھے - یا دانستہ ایسا کر رھے ھیں -

مثلاً ایک صاحب فرماتے ھیں کہ اگر یہ مفاسد ندوہ میں موجود تھے ' تو مولانا شبلی پر سب سے پہلے الزام آتا ھے کہ کیوں انھوں نے دور نہیں کیا ؟

گویا انکے خیال میں اس بارے میں الھلال نے کچھہ نہیں لکھا ھے اور اسکے لیے یہ بالکل ایک نئی دلیل قاطع ھے !

ایک دوسرے صاحب کہتے ھیں کہ اگر ندوہ میں خرابیاں تھیں تو یہ کیا بات ھے کہ آج ھی انکا افسانہ سنایا جاتا ھے ؟

گویا اس شخص کے خیال میں الھلال نے اسکے وجوہ و اسباب کی نسبت ابتک ایک حرف نہیں لکھا ھے ' اور اب ضرورت ھے کہ اسکا جواب دیا جاے !

پھر کہا جاتا ھے کہ جب مولوی عبد السلام کا خط نکل آیا تو اب اسکا جواب کیا ھے ؟

گویا الھلال ندوہ کے جو مفاسد بیان کر رھا ھے ' وہ یہ ثابت ھونے کے بعد بالکل معدوم ھوگئے کہ مولوی عبد السلام نے ایسے چھہ سات مہینے پہلے استدراک کرنے کیلیے خط لکھا تھا !

حقیقت میں یہ بہت ھی افسوس کی بات ھے اور اس سے یہ درد انگیز نتیجہ نکلتا ھے کہ ان لوگوں میں سچائی کی طرف کوئی جنبش نہیں پائی جاتی - اگر انھوں نے الھلال کے تمام مضامین نہیں پڑھے ھیں تو انکی غفلت پر افسوس ' اور اگر باوجود علم و مطالعہ کے ایسا کر رھے ھیں تو اللہ انکے دلوں کو صداقت کی قبولیت کیلیے کھولدے !

(٢)

پھر ان مباحث کے ضمن میں مفاسد ندوہ کی تاریخ ' مولانا شبلی کی معتمدی دارالعلوم ' اصلاح کی کوششیں ' انکی نا کامیاں ' قوم کو بے خبر رکھنا ' مستبدانہ قانون کی وجہ سے مجلس انتظامیہ کا نا قابل مقابلہ ھونا ' اندرونی اصلاح کی تمام کوششوں کا نا کام رھنا ' تا ھم مولانا شبلی کی کمزوری اور باطل پر سکوت ' اور اسکے افسوس ناک نتائج کا ظھور ' یہ اور اسی طرح تقریباً تمام وہ مطالب جو اب بعض لوگوں کو یاد آے ھیں ' پوری تفصیل و توضیح سے پہلے ھی بیان کردیے گئے ھیں -

اب ایک طالب حق کا کام یہ ھونا چاھیے کہ وہ انھیں پڑھے ' اور جن جن مطالب کو جن جن دلائل کے ساتھہ پیش کیا گیا ھے ' ویسے ھی دلائل سے انکا جواب بھی دے - اگر ندوہ کے مقاصد اور مسلمانوں کی اصلاح و تجدید کی بحث ھے ' تو وہ بتلاے کہ کیوں وہ صحیح نہیں ؟ اگر ندوہ کے مختلف عہدوں کی تاریخ بیان کی گئی ھے تو وہ ثابت کرے کہ بیان کردہ واقعات غلط ھیں اسی لیے انکے نتائج بھی قابل تسلیم نہیں ! اگر ندوہ کے نظام و اساس (کانسٹی ٹیوشن) پر بحث کی ھے ' تو وہ سچائی اور دلیلوں کی روشنی میں آے اور دکھلا دے کہ حق و جماعت اور شریعت و قوانین کے نام سے جو کچھہ پیش کیا گیا ھے ' وہ انھیں صداقتوں کی بنا پر بالکل رد کر دینے اور جھٹلا دینے کا مستحق ھے !

پھر اسی سلسلے میں چند آدمیوں کی ایک جماعت سے قوم کا تعارف کرایا گیا ھے ' اور علانیہ اسے اصلاح دینی کے مقاصد صالحہ و اغراض صحیحہ کا منکر و مخالف بتلایا ھے - پس اگر یہ سچ نہیں ھے تو وہ ویسے ھی دلائل و استشہادات کے ساتھہ جیسے کہ اس بیان میں موجود ھیں ' آئے اور انکی غلط بیانی آشکارا کردے !

اسکے بعد ٢٠ جولائی سنہ ١٩١٣ کی کارروائی پر بحث کی ھے جبکہ چند آدمیوں نے جمع ھوکر ندوہ کا انتظام درھم برھم کر دیا اور ایک شخص کو آیندہ کیلیے ناظم مقرر کیا - اس بحث کے طے کرنے کیلیے صرف دو ھی طریقے ھو سکتے تھے : استحقاق و اھلیت اور قواعد و قوانین - پس سب سے پہلے استحقاق و اھلیت کی بنا پر بحث کی گئی ' اور ندوہ کی نظامت کیلیے ادنی سے ادنی معیار قرار دیکر دیکھا گیا کہ مقرر کردہ ناظم کسی طرح بھی اس خدمت کیلیے موزوں ھوسکتا ھے یا نہیں ؟ اس حصہ میں اول سے لیکر اخر تک جسقدر لکھا گیا ھے ' صرف اصول اور واقعات کی بنا پر لکھا گیا ھے - اسکے بعد قوانین و قواعد کی طرف توجہ کی ' اور خود ندوہ ھی کے دستور العمل کو ھاتھہ میں لیکر اس کار روائی پر نظر ڈالی ' نیز جن جن واقعات کی بنا پر بحث کی ' انکا برابر حوالہ دیا -

پھر ان تمام مباحث کے بعد علانیہ یہ نتیجہ نکالا گیا کہ کسی معیار ' کسی اصول ' کسی قانون ' اور جواز و عدم جواز کے کسی طریق بحث سے بھی جو دنیا میں انسانوں کیلیے ذریعۂ حصول صحت اور وسیلۂ علم و اطلاع صداقت ھو ' یہ کارروائی درست ثابت نہیں ھوسکتی ' اور ان تمام واقعات و شہادات اور دلائل صریحہ و براھین واضحہ کی بنا پر جو ان بیانات میں پیش کیے گئے ھیں ' از سرتاپا باطل اور یکسر نا جائز و کالعدم ھے - استحقاق و اھلیت کی بحث میں علم ھے ' فضیلت ھے ' واقفیت ھے ' تجربہ ھے ' اور ان سب سے بڑھکر ایثار نفس و جذبۂ خدمت ملک و ملت ھے - اسی طرح

قانونی بحث میں مسلمہ قواعد مجالس ہیں اور خود ندوۃ العلما کا دستور العمل ہے - لیکن فلاں فلاں دلائل اور فلاں فلاں واقعات کی بنا پر بغیر کسی تاویل و بحث کے ثابت ہوتا ہے کہ کسی حیثیت سے بھی یہ کار روائی جائز نہیں سمجھی جاسکتی -

پس اگر اُس طالب حق کو راستبازی کے ساتھہ کشف حقیقت اور حصول حق و صداقت کی تلاش ہے' توچاہیے کہ جن جن دلائل اور واقعات کو پیش کیا گیا ہے اور جن جن اصولوں کے ماتحت نتائج نکالے ہیں' اُن سب کو اپنے سامنے لاے اور انکی غلطی کو اُسی طرح ثابت کردے -

(۳)

کوئی چیز ہو' ضرور ہے کہ کسی نہ کسی معیار اور اصول کے ماتحت ہوگی - ندوۃ العلما کے کاموں کیلیے بھی کوئی نہ کوئی اصول قرار دینا پڑیگا - اِن مضامین میں اصول پیش کیے گئے ہیں' اور کارروائی کے جواز و عدم جواز کیلیے معیار سامنے رکھا ہے - پس چاہیے کہ ان اصولوں کو غلط ثابت کیا جاے' اور ان معیاروں کے مقابلے میں دوسرے معیار پیش کیے جائیں - دنیا میں یہی ایک طریقہ اختلاف اور نزاع کے فیصلہ کرنے کا ہے -

پھر واقعات کی قوت سب سے بالا تر ہے' اور جب وہ سامنے آجائیں' تو جب تک انکے وجود کا بطلان نہوجاے' انکے حکم سے انکار نہیں کیا جا سکتا - ندوہ کے مباحث میں جا بجا واقعات پیش کیے گئے ہیں' اور اسکے تمام صیغوں کے متعلق ابتری و بے قاعدگی کا دعوا مطبوعہ کاغذوں اور پبلک تحریرات میں کیا گیا ہے - پس ہر اُس شخص پر جو اصلیت و حقیقت کا جویاں ہو' فرض ہے کہ یا تو اُن واقعات کے واقع ہونے سے علانیہ انکار کرے' یا انکی واقعیت کے آگے نیک روحوں اور سچے مومنوں کی طرح سر جھکا دے -

(۴)

رہی یہ بات کہ جو کچھہ لکھا گیا' اسکا طرز تحریر و الزام سخت تھا یا نرم ؟ تو اسکے متعلق مجھسے شکایت کرنا لا حاصل ہے' اور میری نسبت یہ رونا ابھی نہیں ہے بلکہ آغاز اشاعت الہلال سے ہے - اس مسئلہ کو بھی میں الہلال میں اتنی مرتبہ اور اتنی تفصیل سے لکھہ چکا ہوں کہ اب زیادہ لکھنا تکلیف دہ اعادہ ہے' اور تعجب ہے کہ لوگ بہت کہنے سے پہلے تھوڑا سا پڑھہ کیوں نہیں لیتے ؟ خواہ اسے کچھہ ہی سمجھا جاے لیکن میں ایک یقین بخش بصیرۃ کے ماتحت اپنے اصولوں کو قرار دیچکا ہوں' اور جن لوگوں کو حق اور صداقت کا مخالف یقین کرلیتا ہوں' انکے بارے میں جو کچھہ میرے خیالات ہوتے ہیں' خواہ وہ اندرائن کے پھل سے زیادہ کڑوے اور تلوار کے زخم سے زیادہ تکلیف دہ کیوں نہ ہوں' لیکن بغیر کسی نفاق اور ظاہر آرائی کے سچ سچ اور صاف صاف کہدیتا ہوں -

میں نے اپنی بصیرۃ کے مطابق اطمینان کرلیا ہے کہ اسلام کا بھی حکم ہے' اور شریعت کے پاک حاملوں اور سچائی کے برگزیدہ نمونوں کی یہی تعلیم رہی ہے - جبتک کہ میرے اس عقیدے کی غلطی مجھپر واضح نہ کر دی جاے' میں اسکے مطابق کام کرنے پر مجبور ہوں' اور کسی اعتراض اور کسی مخالفت سے متزلزل نہیں ہوسکتا : فالحمد للہ الذي ہدانا لہذا وما کنا لنہتدي لولا ان ہدانا اللہ !

اب ہر شخص سمجھہ سکتا ہے کہ اگر یہ تمام بیانات صحیح نہ تھے' تو جب غیر صحیح باتوں کو اس دعوے اور علانیہ طریقہ سے بیان کیا جا سکتا ہے' تو صحیح باتوں کا ظاہر کرنا تو بالکل ہی آسان تھا ؟ اور جب حق پر چلنے والوں کو اسطرح باطل پرست جھٹلا دیسکتے ہیں' تو حق والوں کیلیے تو اپنی حقانیت کا دکھلا دینا کچھہ بھی مشکل نہ تھا - علی الخصوص ایسی حالت میں جبکہ اسکا علانیہ مطالبہ کیا جاے' اور غلطی پر ٹوکنے والے کیلیے بڑی آرزؤں اور التجاؤں سے پکار ہو !

اگر یہ سب کچھہ سچ نہیں ہے تو کیوں جرأتیں مفقود ہوگئی ہیں' صورتیں مستور ہیں' اور زبانیں خاموش ؟

(۵)

البتہ کچھہ اور لوگ ہیں جو ندوہ کے معاملات کے متعلق لکھتے ہیں - میں نے ان کو بھی دیکھا اور خدا جانتا ہے کہ طلب حق اور تلاش جواب کی نظر سے دیکھا' لیکن افسوس کہ انکے پاس بھی ان امور کا کوئی جواب نہیں پایا - یہ تمام لوگ زیادہ تر فریب بیانیوں کا شکار ہوے ہیں' اور اصلیت انسے چھپا دی گئی ہے - وہ عموماً انہی باتوں کو لکھنا شروع کردیتے ہیں جنکو میں پہلے ہی بار بار لکھہ چکا ہوں' یا پھر ایسی افسوسناک غلط بیانیوں کو صحیح سمجھکر درج کردیتے ہیں جنکو پڑھکر سوا اسکے کہ افسوس کیا جاے اور کچھہ نہیں کہا جاسکتا -

(٦)

سچ یہ ہے کہ حقیقت اور واقعات کا کوئی جواب نہیں - اگر ایسا نہوتا تو دنیا میں کبھی بھی نفس انسانی کو اپنی شرارتوں کی سزا نہیں ملتی - مجھے گمنام خطوط کا لکھنا اور گالیاں دینا بالکل بے فائدہ ہے - اگر اس سے لکھنے والوں کو کچھہ دیر کیلیے خوشی اور راحت مل جاتی ہو تو میں انکی خوشی میں خلل ڈالنا پسند نہیں کرونگا - دوسروں کی اُس خوشی پر مجھے کیوں اعتراض ہو جو میری خوشی کو کچھہ نقصان نہیں پہنچا سکتی ؟ تاہم اگر وہ اپنی خوشی کے اس عمدہ ذریعہ کو جاری رکھکر' ساتھہ ہی میری غلطیوں کو ظاہر کرنے اور میری غلط بیانیوں کو واضح کرنے کیلیے بھی ایک سطر لکھدیتے تو میں انکا سچے دل سے شکر گذار ہوتا -

میرے اطمینان کیلیے یہ کافی ہے کہ میں جو کچھہ کر رہا ہوں اسمیں الحمد للہ میرے ضمیر کیلیے کوئی شرمندگی نہیں - میں خدا کے وجود پر ایمان رکھتا ہوں' اور اُسے انسان کے چھپے ہوے رازوں اور دل کے اندر کے بھیدوں کا جاننے والا یقین کرتا ہوں - میرے دل میں کاموں کی محبت ڈالی گئی ہے' اور مجھے مضبوط ارادہ اور راسخ اعتقاد بخشا گیا ہے - مجھکو یقین ہے کہ ندوہ ایک مفید کام تھا مگر اسے برباد کیا جارہا ہے' اور اسکی بربادی مسلمانوں کیلیے درد انگیز ہے - پس میں جن لوگوں کو ایسا کرنے والا دیکھتا ہوں' انکی مخالفت کرتا ہوں' اور انسے مسلمانوں کے فوائد کو بچانا چاہتا ہوں - اگر اس جذبہ و اعتقاد کے سوا اس کام میں اور بھی کوئی خیال شامل ہے' اور اشخاص کے موئد کی خباثت اور ہٹ دھرمی اور فساد طبعی کی لعنت کو میں نے حق جوئی کی چادر ڈالکر چھپادیا ہے' تو بہت جلد دنیا اسے دیکھہ لیگی - کیونکہ ناپاکی اور غلاظت کو کیسے ہی خوبصورت دوشالے سے چھپا یا جاے' پر وہ زیادہ عرصے تک نہیں چھپ سکتی - یا تو ہوا کا جھونکا اسے الٹ دیگا یا خود ہی اسکی بدبو لوگوں سے مخبری کر دیگی !

(۷)

ہاں' میں اپنے نفس سے دھوکا کھا سکتا ہوں' اور میری قوۃ فیصلہ مجھے فریب دیسکتی ہے - میں ایک عاجز انسان ہوں اور انسان ہی ہمیشہ ٹھوکر کھاتا ہے - لیکن اگر ایسا ہی ہے تو کیوں میری غلطی مجھپر نہیں کھول دی جاتی ؟ اور کیوں مجھے میرے غلط بیانات سے واقف نہیں کر دیا جاتا ؟ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ مجھے غلطی کے مان لینے میں کوئی شرم نہیں - اگر مجھے بتلا دیا جاے کہ میرا یقین غلط اور میرا اعتقاد باطل ہے' تو آج میں نے جن لوگوں کو مفسد اور مخرب سمجھکر برا کہا ہے' یقین کرو کہ کل انہیں مصلح سمجھکر معافی مانگونگا' اور انکے ہاتھوں کو بوسہ دونگا -

پھر ایسا کیوں نہیں کیا جاتا ؟

و لم قبل المدعين !

الهلال

۱۰ - جمـــادي الاخـــر ۱۳۳۲ هجري

اسئلة واجوبتها

بعض احادیث مشـــهورة

موضـوعـات کـي اشاعت

احادیث مندرجهٔ احیاء العلوم

حضرت مولانا - السلام علیکم - چند احادیث کي صحت و عدم صحت کے متعلق بعض علما سے دریافت کیا لیکن مختلف اور متضاد باتیں کہی گئیں - یعنے اکثر نے تو صحیح کہا اور بعض نے ضعیف - یه حدیثیں حضرة امام غزالي رحمة الله علیه کي احیاء العلوم میں میں نے پڑھي هیں' اور اکثر واعظان دین نے بھي بیان کیا ہے - اب جناب سے ملتمس هوں که انـکي نسبت محققانـه جواب مرحمت هو - کیونکه بعض علما فرماتے هیں که بڑي بڑي مشہور کتابوں میں یه حدیثیں موجود هیں جو تمهاري نظر سے نہیں گذریں - آپ جو کچھه فرمائینگے اس پر سب سے زیادہ مجھے اعتماد ہے - (اسکے بعد وہ احادیث نقل کي هیں اور بعض کا صرف مطلب لکھدیا ہے - چونکه جواب میں وہ سب آجائینگي اسلیے یہاں مکرر نقل نہیں کي گئیں - الهـلال)

خاکسار محمد علي پیش امام و خطیب - از بهاؤ نـگر -

الهـــلال :

احادیث کی صحت و عدم صحت کا معامله بہت نازک اور محتاج علم و نظر ہے - جب تـک اس فـن عظیم و مقدس سے واقفیت نہو' اور تمام علوم متعلقهٔ حدیث پر نظر نہو' نیز تمام کتب معتبرهٔ قوم و طبـقات محدثین و رواة پیش نظر' و تصریحات ائمهٔ فن و طرق تخریج و نقد و درایت کی پوري پوري من الباب الی المحراب خبر نہو' اس وقت تـک کچھه پتـه نہیں چلتا - محض چند کتب حدیث کا سامنے رکھه لینا اس بارے مفید نہیں -

آجکل بڑی مصیبت یه ہے که علـم و جهل میں کچھه تمیز نہیں رهي - هر واعظ محدث اور هر خوانده زبان محقق ہے - نتیجه یه ہے که عوام میں اس کثرت سے موضوع و بے اصل حدیثیں مشہور هوگئي هیں که اگر اُن سب کو جمع کیا جاے تو ایک نئی کتاب الموضوعات لکھني پڑے - یه ایک بڑي آفت ہے اور قوم کي ضلالت دیني کا بہت بڑا سبب قوي - پھر اس سے بھی بڑھکر آفت یه ہے که هر عربي کا جمله جو کسي واعـظ کی زبان سے نکل جاے اور اس نے کتب مواعظ و قصص میں پڑھه لیا هو' اسدرجه اصح الحدیث اور کالوحی و القران سمجھا جاتا ہے که اگر انکو بے اصل کہیے تو لوگ جنـگ و جدل کیلیے آستینیں چڑھا لیـتے هیں !

(قصـــاص و واعظیـــن)

یه قصاص و وعاظ کئی صدیوں سے مسلمانوں کیلیے سب سے بڑي مصیبت هیں اور موجودہ عصر جهل نے اس مصیبت کو اور زیادہ عام و شدید کر دیا ہے - نه تو اُنهیں قران کی خبر ہے نه حدیث و آثار کی - نه کتابیں پڑھی هیں اور نه علم و فن کی صورت دیکھي ہے - صرف چند قصے اور اشعار یاد کرلیے هیں جو یا تو اپنے بزرگوں سے سنتے آے هیں یا کسی وعـظ کی کتـاب میں دیکھه لیے هیں !

وعظ کی اصلی قوت دماغ کی جگه انکے گلے میں هوتی ہے - ایک مطرب و مغنی کي طرح گانا شروع کر دیتے هیں' اور پھر عربی کا هر غلط سلط جمله جو انکي زبان سے نکل سکتا ہے' بے تکلف اور بے خوف "حدیث" کے لقب سے بیان کردیا جاتا ہے - غریب سننے والے جو موسیقی کے قدرتي تاثر سے پہلے هی مرعوب هوچکے هیں' شوق اور عقیدت سے سنتے هیں' اور انکي تمام خرافات کو حدیث رسول یقین کر لیتے هیں ! فنعوذ بالله من شر الجهل و الفساد !

آج اصلی مصیبت یہی ہے که قران و حدیث هی اسلامي تعلیم کا اصلی سر چشمه هیں مگر انکی صحیح و حقیقي تعلیمات حاصل کرنے کا عوام بیچاروں کے پاس کوئی وسیله نہیں - واعظین جاهلین اور قصاص دجالین نے هر طرف سے انکا محاصرہ کر لیا ہے - علماء حق اول تو قلیل هیں' پھر جتنے بھی هیں' اصلاح عوام کي اصلی تدابیر سے بے پروا :

کار از دوا گذشته و افسوں نکردہ کس !

(احـــادیث احیـــاء)

آپنے حضرة حجة الاسلام امام غزالی رحمة الله علیه کي احیاء علوم الدین کا ذکر کیا ہے' اور اُن احادیث کی نسبت خاص طور پر پوچھا ہے جو بکثرت اسمیں درج کي گئی هیں - احیاء العلوم ایک ایسي کتاب جلیل و عظیم ہے که اگر تاریخ اسلام کی تمام تصنیفات سے صرف اعلی ترین کتابوں کي ایک بہت هی منتخب فہرست بنائي جاے' تو بلا شبه احیاء العلوم ان سب میں ایک خاص ممتاز کتاب هوگی -

تا هم یه یاد رکھنا چاهیے که هر عالم و مصنف کي حیثیت علمي کا ایک خاص دائرہ هوتا ہے اور اس سے باهر اسکی وہ حیثیت باقي نہیں رهتي - امام مالک محدث تھے اور فقیه' لیکن مورخ نه تھے - پس تاریخ میں انکا قول بمقابله مورخ کے ارجح نہوگا - اسی طرح ابن خلدون بہت بڑا مورخ ہے' لیکن اگر حدیث و فقه میں اسکي سند دي جاے تو اسے کوئي بھي تسلیم نہیں کریگا - ابن خلدون نے مقدمه میں لکھدیا ہے که حضرة امام ابو حنیفه کو صرف سترہ حدیثیں معلوم تھیں مگر آپ اُسے تسلیم نہیں کرسکتے - هرفن اپنی بحث و نظر کیلیے ایک خاص جماعت رکھتا ہے اور اسکے خاص خاص اصول هیں - فن تاریخ کي بحث هو تو مورخین کي سند لائیے - ادب کے مسائل هوں تو ائمهٔ ادب کي طرف رجوع کیجیے - یه نه کیجیے که بحث تو فقه کي هو' لیکن معتبر سمجھیں آپ کسائی اور سیبویه کو کیونکه وہ فن نحو میں امام تھے ! اکثر لوگ اس نکتے کو بھول جاتے هیں اور سخت ٹھوکر کھاتے هیں -

حضرة امام غزالی فلسفهٔ و کلام کے ماهر' منقول و معقول میں تطبیق دینے والے' تصوف و سلوک کے سب سے بڑے اور سب سے بہتر معبر و ترجمان' اور علم اسرار الدین کے بہترین ذخیرہ کے جامع هیں' مگر محدث نہیں هیں - محدثین و ارباب نقد نے صاف صاف

کہدیا ہے کہ احیاء العلوم میں اکثر حدیثیں ضعیف ‘ اور بہت زیادہ بے اصل و سند ہیں - اسي لیے شارحین احیاء نے اُن احادیث کی تخریج میں بڑي محنت اٹھائي‘ اور صحیح کو ضعیف سے اور حدیث کو غیر حدیث سے الگ کرنا چاہا - علامۂ ابن تیمیہ کا یہ قول احیاء کی نسبت مشہور ہے :

کلامه فی الاحیـاء غالبه جید لیکن فیه اربع مواد فـاسدة : مادة فلسفیه و مادة کلامیـــه و ترهات الصوفیه و الاحادیث الموضوعه -

امام غزالي کا اکثر بیان احیاء العلوم میں عمدہ اور معتبر ہے الا چار باتیں جو بطور مواد فاسد کے اسمیـں شامل ہوگئي ہیں : فلسفیانہ مطالب‘ کلامیہ انداز‘ ترہات صوفیہ ‘ اور موضوع حدیثیں -

علامۂ موصوف کو مسلمان فلسفیوں اور متکلموں کے گروہ سے سخت نفرت تھي ‘ اور انکی غیرت شریعت بعض متصوفین کے ترہات و شطحیات کي سماعت کي متحمل نہیں ہوسکتي تھي‘ اسلیے انھوں نے ابتدائی تین چیزوں کو بھي احیاء کا مواد فاسد قرار دیا ‘ مگر در حقیقت یہ رائے زیادتی سے خالی نہیں - البتہ آخري چیز یقیناً قابل ذکر ہے‘ یعنے نقل احادیث میں بے احتیاطي -

حضرت امام هي پر موقوف نہیں - عموماً صوفیاء کرام نے نقل احادیث میں بڑي بد احتیاطیاں کي ہیں‘ اوریہي سبب ہے کہ انکے مخالفین کو تشدد و تعصب کا زیادہ موقع ملگیا ہے‘ اور حق یہ ہے کہ محدثین کرام اپنے اس تشدد میں حق بجانب ہیں -

(کتب موضوعات)

پس آپ احیاء العلوم وغیرہ پر اس بارے میں اعتماد نہ کریں‘ اور اقلاً بعض کتب موضوعات ضرور پیش نظر رکھہ لیں - حضرۃ شاہ ولي اللہ قدس اللہ سرہ نے حجة اللہ البالغہ میں طبقات حدیث و محدثین پر جو کچھہ لکھا ہے بہت نافع ہے - محدث ابن جوزي‘ حافظ سیوطي ‘ ملا علي قاري ‘ اور امام شوکاني کي کتب موضوعات چھپ گئي ہیں‘ اور ان میں عام زبانوں پر چڑھی ہوئی حدیثوں کا تذکرہ آگیا ہے - صاحب سفر السعادۃ کے تشدد کي اس بارے میں شکایت کی جاتي ہے مگر حقیقت اسکے خلاف ہے - شیخ عبد الحق محدث دهلوي کی شرح سفر السعادۃ منگوا لیجیے - مع رد کے اسکا خاتمہ نظر سے گذر جائیگا اور فائدہ بخشے گا - شیخ عبد الرحمن بن علی شیبانی کی " التمیز في ما یدور علی السنة الناس من الحدیث " بھي چھپ گئي ہے ‘ اور اسمیں تمام مشہور حدیثوں کي کامل طریقہ پر تخریج کي گئي ہے - علامۂ ابن تیمیہ اور ابن قیم کي تصنیفات میں بھي اسکا مواد بہت ہے - علي الخصوص مجمع الفتاوی اور مجموعۂ رسائل جلد اول ودوم میں جو حال میں مصر میں چھپ گئے ہیں -

امام شوکاني کي موضوعات میں قدما کي تمام کتابوں کو ضبط و اعتدال کے ساتھہ جمع کرنے کي کوشش کي ہے - اگر اسے آپ دیکھہ لیں تو عام و مشہور احادیث کے متعلق اچھي بصیرت حاصل ہوجائیگي -

(احادیث مسئولہ عنہا)

اب میں فرداً فرداً آپکي تحقیق کردہ احادیث کي نسبت عرض کرتا ہوں :

(۱) حب الدنیا راس کل خطیئة - یعني دنیا کي محبت تمام خطاؤں کي جڑ ہے -

بیہقي نے شعب الایمان میں حسن بصري سے روایت کي ہے - ابو نعیم حلیة الاولیا میں اسے حضرت عیسی کا قول کہتے ہیں (دیکھو حلیہ ترجمۂ ابو سفیان) مالک ابن دینار کي طرف بھي منسوب ہے - علامۂ ابن تیمیہ نے اسے جندب البجلي کا قول کہا ہے -

بہر حال یہ جملہ معناً تو بالکل صحیح ہے‘ مگر لفظاً حدیث نہیں ہے -

(۲) ما وسعني ارضی و لا سمائي و لکن وسعنی قلب عبدی المومن - یعني خدا کہتا ہے کہ نہ تو مجھے زمین اٹھا سکي نہ آسمان‘ مگر میرے مومن بندے کے دل میں میں سماگیا :

در دل مومن بگنجم اے عجب
گر مرا جوئي دران دلہا طلب

معناً یہ جملہ بہت صحیح اور قرآن کریم کي اس آیت کا بیان ہے : انا عرضنا الامانة علی السموات و الارض و الجبال فابین ان یحملنہا فاشفقن منہا فحملہا الانسان - لیکن حدیث نہیں ہے - کسي کا قول ہے - محدثین نے تو اسے اسرائیلیات میں سے شمار کیا ہے -

(۳) " گوشت کو چھري سے کاٹ کر کھانے کي ممانعت "

غالباً اپ کا مقصود اس حدیث سے ہوگا : لا تقطعوا اللحم بالسکین فان ذلک من صنیع الاعاجم - یعني گوشت کو چھري سے کاٹ کر نہ کھاؤ کیونکہ یہ عجمیوں کي ایجاد ہے -

بیہقی نے شعب الایمان میں اسے روایت کیا ہے - نیز ابو داود نے سنن میں‘ لیکن امام شوکاني لکھتے ہیں :

قال احمـــد : لیـــس بصحیح و قد کان النبي یحتز من لحـــم الشاة

امام احمد کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں کیونکہ آنحضرۃ کا بکري کے گوشت کاٹنا ثابت ہے -

پھر اس کي روایت میں ابو معشر ہے اور امام احمد کہتے ہیں کہ " لیس بشي " وہ کوئي چیز نہیں -

(۴) العلم علمان . علم الابدان و علم الادیان - علم دو ہیں : ایک وہ علم جس سے بدن انساني کا تعلق ہے یعنے فن طب‘ اور ایک وہ جو شریعتوں اور دینوں کا علم ہے -

اسکي بھی کوئي اصلیت نہیں - ضعیف سے ضعیف سند سے بھي کسي نے روایت نہیں کیا - تعجب ہے کہ کیونکر یہ جملہ حدیث مشہور ہوگیا ؟

(۵) " رجب خدا کا مہینہ ہے اور شعبان پیغمبر کا اور رمضان میري امت کا "

فضائل ایام و شہور میں موضوعات کا بڑا ذخیرہ ہے - غالباً آپکا مقصد اس حدیث سے ہوگا : رجب شهر اللہ و شعبان شهری و رمضان شهر امتی‘ فمن صام فی رجب یومین فله من الاجر ضعفان الخ -

لیکن محققین و نقات فن نے اسے موضوع قرار دیا ہے - اسکے اسناد میں ابوبکر بن الحسن النقاش ہے جو متہم ہے - اور کسائي نامي بھی ایک راوي ہے جو مجہول ہے -

(صلـــواۃ التسبیـــح)

(۶) " صلوۃ التسبیح اور اسکے فضائل "

" صلوۃ التسبیح " سے مقصود ایک خاص نماز نفل ہے جو چار رکعتوں میں ختم ہوتي ہے - ہر رکعت میں فاتحہ اور سورۃ کے بعد " سبحان اللہ ‘ و الحمد للہ ‘ و لا الہ الا اللہ ‘ و اللہ اکبر " پندرہ پندرہ مرتبہ پڑھتے ہیں - پھر رکوع اور قومہ اور دونوں سجدوں میں بھي دس دس مرتبہ یہی کلمات پڑھے جاتے ہیں - اس طرح ہر رکعت میں ۷۵ مرتبہ کلمۂ تسبیح پڑھا جاتا ہے -

اس نماز کے متعلق متعدد طرق سے حدیث مروي ہے - سب سے زیادہ مشہور دو طریقہ ہیں : ایک حضرت ابن عباس کي روایت سے‘ دوسرا ابي رافع کي روایت سے - پہلي روایت کو

ابو داؤد' ابن ماجه ' اور حاکم نے درج کیا ہے - دوسري ترمذي اور ابن ماجه میں ہے - دار قطني نے بهي حضرة عباس سے مرفوعاً روایت کیا ہے -

لیکن اس حدیث کے متعلق محققین فن میں اختلاف ہے - محدث ابن جوزي نے موضوعات میں شمار کیا ہے - حافظ ابن حجر اسکا رد کرتے هیں اور لکهتے هیں که ابن عباس والي روایت مضبوط اور شرط حسن پر ہے - نیز ابن داؤد نے اسے اسناد " لا باس" به سے روایت کیا ہے' اور فضل بن عباس' ابن عمرؓ علي ابن ابی طالب' جعفر ابن ابي طالب ' ام سلمه ' ان سب سے روایتیں موجود هیں - ایسي حالت میں ابن جوزي کا موضوع کهنا کس قدر زیادتی کي بات ہے ؟ چنانچه لکها ہے که " و قد اساء ابن الجوزي يذكره في الموضوعات "

علاوہ حافظ ابن حجر کے ابن منده ' خطیب ' ابن الصلاح' اور نووي نے بهي اسے صحیح یا حسن قرار دیا ہے اور اُسکي تصریح کي ہے - تاهم ایک بڑي جماعت محدثین کي اسے ضعیف بهي کهتي ہے' اور موضوع کهنے والوں میں ابن جوزي کے علاوہ عقیلي بهي هیں :

و قال العقيلي : ليس فى صلواة التسبيح حديث يثبت -	اور عقیلي نے کہا که صلواة تسبیح کے بارے میں کوئی حدیث ثابت نہیں -
و قال ابن العربي : ليس فيها حديث صحيح و لا حسن (الفوائد المجموعه للشوكاني)	نیز ابن عربي کهتے هیں که اس بارے میں نه توکوئي حدیث صحیح مروي ہے اور نه حسن -

حتی که حافظ سیوطي اللالي میں لکهتے هیں :

و الحق ان طرقه كلها ضعيفة و ان حديث ابن عباس يقرب من شرط الحسن الا انه شاذ لشدة الفردية فيه و عدم المتابع و الشاهد من وجه معتبر ' و مخالفة هيئتها لهيئة باقي الصلوة -	" اور حق یه ہے که اس حدیث کے تمام طریقے ضعیف هیں - ابن عباس والي حدیث البته شرط حسن کے قریب پهنچتي ہے مگر اسمیں بهي یه کمي ہے که شاذ ہے ' کیونکه کمال درجه اپنے بیان میں فرد ہے' اور اسکا تابع اور شاهد کوئی نہیں جوکوئي وجه معتبر رکهتا هو - نیز یه بات بهي ہے که جس نماز کی اسمیں ترکیب بتلائي گئی ہے اسکي صورت باقي نمازوں کے مخالف ہے"

حافظ موصوف کا قول اس حدیث کیلیے سب سے بهتر اور معتدل قول فیصل ہے - اسي سے آپ راے قائم کر لیں - رها صلوة تسبیح کا حکم اور فضائل ' تو وہ بهرحال ایک نفل نماز ہے اور اس طریق تسبیح سے عبادت کرنا کسي دوسرے نص کا معارض بهي نہیں - مختصر یه که اسپر عمل کرنا قابل اعتراض نہیں هوسکتا ! و هذا هو الحق عندي -

(بعض دیگر موضوعات مشهورة)

(۷) " حب الوطن من الايمان " محبت وطن کي ایمان میں سے ہے -

یه ایک اچها اور صحیح جمله ہے' مگر اسے حدیث کهنا بالکل کذب و افترا ہے - کسی غیر معروف سند سے بهي مروي نہیں -

(۸) " علماء امتي كانبياء بني اسرائيل" میري امت کے علماء ایسے هیں جیسے بني اسرائیل کے نبي -

بالکل بے اصل ہے - حافظ ابن حجر نے صاف لکهه دیا ہے که " لا اصل له " البته " العلماء ورثة الانبياء " کو احمد اور ابو داؤد اور ترمذي نے روایت کیا ہے -

حکم نماز قصر بحالت امن و راحت

فقه و حدیث کي ایک بحث

ریل کے سفر میں نماز کا قصر کرنا

ایک مستند اور بزرگ عالم نے نماز قصر کے متعلق فرمایا که ریل کے سفر میں قصر کرنا جائز نہیں ' کیونکه قصر کا حکم اُس وقت هوا تها جبکه خوف و جنگ اور شدائد و تکالیف کے ساتهه سفر هوتا تها - اب ریل کے سفر میں وہ حالت کہاں باقي رهي ہے ؟ اسکي نسبت احقر نے جناب سے استفسار کیا تها - جناب نے ارقام فرمایا که احادیث صحیحه سے قصر کرنا هر حال میں ثابت ہے - چنانچه میں نے اسے بیان کیا - لیکن اسکے جواب میں انهوں نے کہا که احادیث میں تو اختلاف ہے - حضرة عثمان اور حضرت عائشه کي نسبت ثابت ہے که وہ قصر نہیں کرتے تهے - انکے بڑے جلیل القدر اصحاب نے جب قصر نہیں کیا تو پهر کیونکر سنت هوسکتا ہے ؟ میں نے آپکا حواله دیا تو انهوں نے کہا که انهیں حدیث کي کچهه خبر نہیں - وہ اس بحث سے واقف هي نہیں هیں - انکے مقابلے میں ایک آور عالم مصر هیں که قصر کرنا واجب ہے اور ثابت ہے - اب احقر نیز یہاں کے مسلمان حیران هیں که کیا کریں ؟ امید ہے که جناب میري تشفي فرمائینگے اور خط کي جگهه الهلال میں مفصل بحث کرینگے -

احقر العباد احمد علي

الهـــلال :

جواب کو چند دفعات میں بالترتیب عرض کرونگا :

(القران الحکیم)

(۱) قرآن کریم میں سفر اور خوف کے وقت نماز کے قصر کرنے کا حکم سورۂ نساء میں به تصریح موجود ہے :

و اذا ضربتم في الارض فليس عليكم جناح ان تقصروا من الصلوة ان خفتم ان يفتنكم الذين كفروا - ان الكافرين كانوا لكم عدوا مبينا -	اور مسلمانو ! جب تم جهاد کیلیے سفر کرو اور تم کو خوف هو که نماز پڑهنے میں کافر حمله کر بیٹهیں گے تو تم پر کچهه گناه نہیں اگر نماز میں سے کچهه گهٹا دیا کرو - بے شک کفار تمهارے کهلے دشمن هیں -

پهر اسکے بعد جنگ اور خوف کي حالت کے متعلق به تفصیل فرمایا :

و اذا كنت فيهم فاقمت لهم الصلوة فلتقم طائفة منهم معك و لياخذوا اسلحتهم ' فاذا سجدوا فليكونوا من ورائكم ' ولتات طائفة أخرى لم يصلوا فليصلوا معك و لياخذوا حذرهم و اسلحتهم -	" اور اے پیغمبر ! جب تم فوج کے ساتهه هو اور نماز پڑهانے لگو تو اس ترتیب سے نماز پڑهي جاے : پہلے ایک جماعت تمهارے ساتهه کهڑي هو اور اپنے هتهیار لیے رهے - جب وہ سجده کر چکیں تو پیچهے هٹ جائیں اور دوسري جماعت جو اب تک شریک نماز نہیں هوئي تهي ' آگے بڑهکر تمهارے ساتهه نماز میں شریک هوجاے اور هوشیار رهے - نیز اپنے اسلحه بهي لیے رهے "

اس آیۂ کریمه سے معلوم هوتا ہے که سفر اور خوف ' دونوں حالتوں میں نماز کو گهٹا کر یعني قصر کر کے پڑهنا چاهیے -

سفر کي تصريح " و اذا ضربتم في الارض " میں موجود ہے -

لیکن چونکہ اسکے بعد حالت خوف و جنگ کا ذکر کیا گیا ہے اسلیے ثابت ہوتا ہے کہ یہاں سفر سے مقصود خاص وہي سفر ہوگا جو جہاد و قتال کفار کي غرض سے کیا جاے -

اس آیت سے ضمناً یہ بھي ثابت ہوتا ہے کہ قصر کي حالت میں دو رکعتیں پڑھنی چاہئیں' کیونکہ فرمایا کہ ایک جماعت جب سجدہ کرچکے تو ہٹ جاے اور دوسري جماعت آکر پڑھے - ایک سجدہ سے مقصود ایک رکعت ہي ہوگا -

نماز کا جب حکم ہوا تو صرف دو رکعتیں ہي فرض ہوئي تھیں - احادیث سے ثابت ہے کہ ہجرۃ تک آنحضرت نماز مغرب کے سوا اور تمام نمازیں دو دو رکعت پڑھتے تھے - ہجرۃ کے بعد چار رکعت قرار دي گئي - پس چونکہ اصل نماز کي دو رکعت تھي' اور اصل کسي حالت میں بھي ساقط نہیں ہوسکتي' اسلیے جنگ اور خوف کے وقت میں بھي وہ قائم رہي -

چنانچہ عروہ بن زبیر کي روایت سے حضرۃ عائشہ کا قول مشہور ہے :

فرضت الصلوۃ رکعتین رکعتین في الحضر و السفر' فاقرت صلاۃ السفر و زید فی صلاۃ الحضر (صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین صفحہ ۲۵۷)

نماز دو اصل دو دو رکعتیں ہی فرض ہوئي تھي - لیکن اسکے بعد وہ سفر کي حالت میں قرار پائي' اور قیام کي حالت میں زیادہ ہوگئي -

معلوم ہوتا ہے کہ جن بزرگ نے آپسے نماز قصر کي نسبت کہا ہے' انکی نظر صرف اس ایت ہی کے طرف ہے' اور بلا شبہہ یہ درست ہے کہ قصر کا حکم جنگ اور خوف ہی کی وجہ سے ہوا' کیونکہ لڑائی کے عالم میں زیادہ عرصے تک نماز میں مصروف رہنا ہوشیاري اور حفاظت کے خلاف تھا -

لیکن جو نتیجہ انھوں نے اس سے نکالا ہے' وہ کسیطرح صحیح نہیں -

(سنۃ ثابتۃ اور اثار صحیحہ)

(۲) بلا شبہ اس آیت میں جنگ اور خوف کي حالت کا ذکر اور حکم ہے' لیکن یہ بہی بالکل قطعی اور یقیني طور پر احادیث و آثار سے ثابت ہے کہ آنحضرۃ صلے اللہ علیہ و سلم نے ہمیشہ سفر کي حالت میں نماز قصر پڑھی' گو وہ سفر امن اور بغیر جنگ ہي کے ہو- کبھی بھي چار رکعت پڑھنا آنسے ثابت نہیں - اسي طرح خلفاء اربعہ کي نسبت بھي ثابت ہے کہ آنھوں نے ہمیشہ اور ہر طرح کے سفر میں قصر کیا' اور یہ امر اس درجہ حد تواتر و شہرت تک پہنچا ہوا ہے' اور صدر اول و عہد صحابہ کا تعامل اسدرجہ متیقن ہے کہ اس سے انکار کرنا کسی طرح ممکن نہیں - اور جس شخص نے ایک نظر بھي کتب حدیث پر ڈالي ہے وہ اسکی کبھي جرات نہیں کرسکتا -

یہ صحاح ستہ کے ابواب صلاۃ میرے سامنے ہیں اور اسکے شواہد کثیرہ سے لبریز ہیں - پھر قول جمہور بھي اسی کا موید ہے' اور تمام ائمۂ و فقہا کا بھي یہي مذہب ہے - میں کتني حدیثیں نقل کرونگا' اور ایک صریح اور مسلم بات کیلیے دلائل تلاش کرنے سے کیا فائدہ؟ حضرت انس ہي کي روایت اس بارے میں کافي ہے اگر وہ حدیث کے طالب ہیں :

خرجنا مع النبي (صلعم) من المدینۃ الی مکۃ' فکان یصلي رکعتین رکعتین حتی رجعنا الی المدینۃ - قلت اقمتم بمکۃ شیئاً؟ قال اقمنا بہا عشراً (بخاري جزء ثاني باب ماجاء فی القصر)

ہم آنحضرۃ (صلعم) کے ساتھ مدینہ سے مکہ روانہ ہوے - وہ برابر دو دو رکعت نماز پڑھتے رہے- یہاں تک کہ مکہ میں قیام کرکے پھر مدینہ واپس پہنچ گئے (یعنے مدینہ آنے تک یہی حالت رہي - یحیي بن ابي اسحاق راوي نے پوچھا کہ مکہ میں کچھہ قیام بھي کیا تھا؟ کہا ہاں ایک عشرہ -

صرف صحیحین' ہي کو اٹھا کر دیکھہ لیجیے - خلفاء اربعہ اور تمام اجلۂ صحابہ کا ہمیشہ ایک عمل اسي پر رہا -

مسلم میں بروایت مجاہد حضرۃ ابن عباس کا قول صاف صاف موجود ہے : فرض اللہ الصلوۃ علی لسان نبیکم فی الحضر اربعا و فی السفر رکعتین' وفی الخوف رکعۃ - (کتاب صلوۃ المسافر و قصرہا)

(حکمت بقاء حکم قصر مع فوت علت)

(۳) البتہ یہ سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ جب قصر کا حکم ایک خاص علت کي وجہ یعنے جنگ و خوف کے سبب سے ہوا تھا' تو پھر دفع علت کے بعد کیوں قائم رہا؟ - آپکے سوال میں اسي پر زور دیا گیا ہے - لیکن قبل اسکے کہ آج اس کي نسبت شبہ پیدا ہو' خود آسي عہد مقدس میں یہ شبہہ پیدا ہوا اور اسکا جواب بھی دیا گیا - یعلی بن امیہ نے یہي سوال حضرۃ عمر فاروق رضي اللہ عنہ سے کیا تھا :

عن یعلي بن امیہ قال : قلت لعمر ابن الخطاب : " لیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوۃ ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا " فقد امن الناس - فقال : عجبت مما عجبت فسالت صلے اللہ علیہ و سلم عن ذالک' فقال : صدقۃ تصدق اللہ بہا علیکم فاقبلوا صدقۃ -

" یعلي بن امیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرۃ عمر سے پوچھا : قران میں تو یہ ہے کہ اگر تمہیں کا فروں کي طرف سے خوف ہو تو کچھہ مضائقہ نہیں اگر تم نماز کو قصر کر لو- اس سے معلوم ہوا کہ حکم صرف بے امني اور خوف کي وجہ سے ہے' لیکن اب تو امن ہوگیا ہے اور وہ حالت باقي نہیں رہي - اب کیوں قصر کیا جاتا ہے؟ حضرۃ عمر نے فرمایا کہ جسطرح تمھیں اس آیت کي بنا پر تعجب ہوا ہے' مجھے بھي ہوا تھا - چنانچہ میں نے آنحضرۃ سے دریافت کیا - انھوں نے جواب دیا کہ یہ خدا کا تم پر صدقہ ہے - اسکے بخشے ہوے صدقے کو قبول کرلو "

یہ حدیث میں نے صحیح مسلم سے نقل کي ہے - لیکن نسائي نے بھي اسے یعلي بن امیہ کي روایت سے باختلاف رواۃ مابعد لیا ہے-

اصل یہ ہے کہ شریعت کے تمام احکام میں آساني اور سہولت ملحوظ رکھي گئي ہے - " الدین یسر " شریعۃ حقہ کي بڑي پہچان ہے - خدا تعالی اپنے بندوں کي کمزوري پر جب رحم فرماتا ہے تو پھر اسے واپس نہیں لیتا - اس حدیث کا مطلب یہي ہے - گو حکم جنگ اور خوف کي بنا پر ہوا تھا' لیکن جب خدا نے آساني عطا فرما دي تو یہ اسکي بخشش ہے' اور خدا کی بخشش کو کون ہے جو رد کرنے کي جرات کر سکتا ہے؟ یرید اللہ بکم الیسر و لا یرید بکم العسر! و قال ایضاً سبحانہ و تعالی : وما جعل علیکم في الدین من حرج - انسان کیلیے سچا قانون وہی ہوسکتا ہے جو اسکے ضعف' اسکي مجبوریوں' اور اسکي طبیعي احتیاجات و داعیات کا پورا پورا لحاظ کرے -

(حضرۃ عثمان اور حضرۃ عائشہ)

(۴) نماز قصر کے متعلق صحابۂ کرام کے اس عام اجماع سے صرف حضرۃ عثمان اور حضرۃ عائشہ مختلف پاے جاتے ہیں اور بوجہ نا واقفیت و عدم نظر کے بزرگ موصوف نے اس سے احتجاج کیا ہے لیکن اس اختلاف کي حقیقت انہیں معلوم نہیں- اس اختلاف میں بھي پہلا اختلاف محض جزئي ہے -

حضرۃ عثمان کو حالت سفر میں قصر سے اختلاف نہ تھا - مثل حضرات شیخین و اجلۂ صحابہ کے وہ بھي قصر کیا کرتے تھے - صحیح مسلم میں عاصم بن عمر کا قول ہے کہ میں نے آنحضرۃ کے ساتھہ نماز پڑھي' حضرۃ ابوبکر کے ساتھہ پڑھي' حضرۃ عمر کے ساتھہ

پڑھي ' ليکن يه سب قصر کيا کرتے تھے ' اور آخري وقت تک اُنکا عمل اسي پر رہا - روايت ميں حضرة عثمان کی نسبت بھي اسي جزم و يقين کے ساتھه بيان کيا هے که " فلم يزد علي رکعتين حتي قبضه الله " يعنی ميں نے حضرة عثمان کي بھي صحبت پائي ' ليکن انھوں نے بھي سفر کی دو رکعتوں کو کبھی زيادہ نہيں کيا ' يہاں تک که وفات پا گئے !

پس ديکھو ' اس روايت سے کس طرح صاف صاف ثابت هوتا هے که عام طور پر نماز قصر کے متعلق انهيں کوئي اختلاف نه تھا - وہ اسي طرح قصر کرتے تھے جسطرح که حضرات شيخين رضی الله عنهما کرتے رهے ' اور نيز يه که وہ آخر تک اسی پر قائم رهے -

البته اپني خلافت کے دوسرے سال انهيں ايک جزئي اختلاف اس مسئلے ميں پيدا هوا ' اور وہ بھي قصر کے ايک خاص موقعه اور سفر کي ايک مخصوص صورت کي نسبت - انحضرة کا طرز عمل ديگر اجلهٔ صحابه کے سامنے يه تھا که وہ منیٰ ميں بھي مثل ديگر مواقع سفر کے قصر پڑھا کرتے تھے - حضرة عثمان بھي اپني خلافت کے ابتدائي عهد ميں ايسا هي کرتے رهے - مگر دوسرے سال انھوں نے اختلاف کيا اور منیٰ ميں پوري نماز پڑھی - صحيحين ميں عبد الله بن عمر اور عبد الرحمان بن يزيد وغيرہ سے مروي هے :

صليت مع النبي بمني رکعتين و ابی بکر و عمر ' و مع عثمان صدراً من امارته ثم اتمها (بخاري - ما جاء في التقصير)

ميں نے انحضرة کے ساتھه منیٰ ميں دو رکعت پھر ابوبکر کے ساتھه اور عمر کے ساتھه - اسی طرح عثمان کے ساتھه بھي انکي خلافة کے ابتدائي عهد ميں - اسکے بعد انکی راے بدل گئی اور پوري پڑھنے لگے -

پس حضرة عثمان کا جو اختلاف هے ' وہ عام مسئلهٔ قصر پر کچھه موثر نہيں - صرف قصر الصلاة بمنیٰ کي نسبت انھوں نے راے بدل دي تھی اور اسکي ايک تاويل کرلی تھي جسکي تفصيل کتب شهيرهٔ فقه و حديث ميں موجود هے -

همارے ليے اسقدر کافي هے که مني ميں بھي انحضرة اور شيخين کا قصر ثابت هے - نيز اجلهٔ صحابه مثل ابن مسعود و ابن عمر بھي اسي پر عامل تھے - صرف ايک حضرة عثمان کا اجتهاد اس بارے ميں کيا موثر هو سکتا هے ؟

(حضرة عائشه رضي الله عنها)

(٥) البته حضرة عائشه کا اختلاف اس معاملے ميں بہت مضطرب اور عجيب هے - ايک طرف تو خود انکا قول اوپر گذر چکا هے که : فرضت الصلوة رکعتين رکعتين في الحضر و السفر ' فاقرت صلوة السفر و زيد في صلاة الحضر - (نماز اصل ميں دو دو رکعت فرض هوئی تھي - پھر وہ سفر ميں قرار پا گئي اور حضر ميں زيادہ يعنے چار رکعت هوگئی) دوسري طرف يه بھي ثابت هوتا هے که وہ قصر کي قائل نه تھيں !

حضرة عائشه رضی الله عنها جنکا اجتهاد اور بصيرة و علم تمام صحابه ميں امتياز خاص رکھتا تھا ' سخت تعجب هے که اس صاف اور صريح مسئله ميں بغير کسي سبب قوي کے ايسا مضطرب عمل رکھيں ! ميں سمجھتا هوں که حضرة عائشه کو بھی مثل حضرة عثمان کے صرف منیٰ هي کے قصر ميں اختلاف هوگا - عام طور پر نفس قصر سے اختلاف نه فرماتي هونگي - اس کي تائيد مسلم کي ايک مشهور حديث سے بھي هوتي هے - زهري سے حضرة عروہ بن زبير نے حضرة عائشه کا يه مشهور قول جب نقل کيا که " سفر ميں دو رکعت نماز قرار پائي " تو زهري نے سوال کيا :

فقلت ما بال عائشه تم في السفر ؟ قال انها تاولت کما تاول عثمان (کتاب صلوة المسافرين)

زهري کہتے هيں که ميں نے يه سنکر عروہ سے کہا که پھر عائشه کو کيا هوگيا تھا که وہ سفر ميں پوري پڑھتي تھيں ؟ انھوں نے کہا که عائشه نے بھي اسکي تاويل کرلي تھي جيسي که عثمان نے کي تھي -

عروہ کے قول ميں حضرة عائشه کي تاويل کو حضرة عثمان کي تاويل سے تشبيه دي هے - يه تشبيه نفس تاويل ميں بھي هوسکتي هے که جسطرح حضرة عثمان نے قصر الصلوة بمنیٰ ميں تاويل کي تھي ' ويسي هي حضرة عائشه نے نفس مسئلهٔ قصر ميں بھی کي - اور اسي طرح مسئله قصر ميں بھي هوسکتي هے که جسطرح حضرة عثمان نے تاويل کر کے منیٰ ميں قصر ترک کرديا تھا ' اسي طرح حضرة عائشه نے بھي منیٰ کے قصر کي تاويل کر لی -

(٦) اگر اس حديث ميں عروہ کے قول کا آخري مطلب سمجھا جاے تو نفس قصر کے متعلق حضرت عائشه کا اختلاف باقی نہيں رهتا - اس صورت ميں ايک اور حديث سامنے آئيگی جو امام شافعی نے روايت کی هے : " کل ذلک قد فعل النبی قصر الصلوة و اتم " ليکن اس حديث کی صحت بالکل مشتبه هے - اسکی روايت يوں هے : " شافعي عن ابراهيم بن محمد عن طلحه بن عمرو عن عطاء " ليکن ابراهيم بن محمد اور طلحه بن عمر باتفاق محدثين ضعيف الرواية هيں ' اور ان دونوں کا ايک روايت ميں جمع هوجانا اسکي تضعيف کيليے کافي سے بھی زيادہ هے ' جيسا که ارباب فن پر مخفی نہيں -

بهرحال حضرة عائشه کا اختلاف اگر صريح و عمومی صورت ميں متحقق بھی هو جاے ' جب بھي تمام اجلهٔ صحابه اور احاديث معروفه و مشهورهٔ نبويه کے مقابلے ميں صرف انکا اختلاف کيونکر مقبول هو سکتا هے ؟ علی الخصوص جبکه خود انکا قول موجود هے که سفر کی حالت ميں دو رکعت قرار دي گئی ' اور خود انکے بھانجے (يعنی عروہ) نے جو اس بارے ميں اعلم الناس هيں ' صاف صاف کہديا که وہ کسی تاويل کی بنا پر ايسا کرتی تھيں ' نه که کسی سنت کی بنا پر ؟ اگر حضرة عائشه کے پاس کوئی دليل سنت موجود هوتی ' تو عروہ اس سے کيونکر بے خبر رهتے ؟ فتامل و تدبر -

(حکم نماز قصر)

(٧) اس بارے ميں اختلاف هے که حالت سفر ميں قصر کرنا کس حکم ميں داخل کيا جاے ؟ اور اگر پوري چار رکعت کوئي پڑھلے تو اسکا حکم کيا هے ؟ آيا وہ حرام هوگا ' مکروہ هوگا ' يا يه که اسکا ترک اولیٰ هے ؟ امام شافعي کا مذهب انکے ايک قول کے بموجب يه هے که قصر جائز هے مگر اتمام افضل - ليکن اس سے زيادہ معتبر و مسلم قول انکا وہ هے جسميں قصر کو افضل بتلايا گيا هے -

امام مالک سے بھي دو مختلف قول منقول هيں - ايک ميں قصر و اتمام دونوں کو يکساں بتلايا هے - ايک ميں قصر کے وجوب کے قائل هيں - امام سحنون کي روايت وجوب هي کي تائيد کرتي هے - امام احمد بھي ايک قول ميں قصر کو افضل اور دوسرے ميں اتمام کو مکروہ بتلاتے هيں - امام ابوحنيفه قصر کے وجوب کے قائل هيں - يعلي بن اميه کي حديث ميں انحضرة نے مثل امر کے فرمايا هے که قبول کرلو - اسليے احناف کہتے هيں که وجوب ثابت هوگيا -

ليکن " فاقبلو " کو اس طرح کا امر نصي قرار دينا جسکو وجوب کيليے مستلزم قرار ديا گيا هے ' ضروري اور قطعي نہيں - سب سے زيادہ اصح اور اوسط مسلک يهي هے که قصر سنت هے اور اتمام مکروہ - ائمهٔ مذاهب کے مختلف اقوال ميں سے ايک ايک قول سب کا بالاتفاق اسي کي تائيد کرتا هے - حضرة امام ابو حنيفه باوجود وجوب کے فرماتے هيں که قصر کي نيت واجب نہيں - اگر نيت واجب نہيں تو وجوب قطعي تو نه هوا -

(ريل ميں نماز)

(٨) الحاصل آجکل کے سفر ميں بھي قطعاً نماز قصر کا حکم باقي و قائم هے ' اور حالت خوف اور شدائد کا نهونا اسپر کچھه موثر نہيں هو سکتا - انحضرة صلی الله عليه وسلم سے اونٹ کي پيٹھه پر جب نماز ثابت هے تو ريل کے اندر کيوں جائز نهوگي

اسرار اسلام

الحریة فی الاسلام

احادیث و اثار

قال النبی (صلعم) من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ و من لم یستطع فبلسانہ و من لم یستطع فبقلبہ و ذلك اضعف الایمان (الترمذي و المسلم)	رسول الله فرماتے هیں : جو مسلمان کسي برائي کو دیکھے ' چاهیے که اپنے هاتهه کے زور سے اوسے مٹادے - اگر یه نهوسکے تو زبان سے برا کہے - یه بھي نهوسکے تو دل سے برا سمجھے - اور یه ضعیف ترین درجۂ ایمان هے -

گذشته نمبر میں تصریحات قرانیه کي بنا پرهم نے ایک اجمالي نظر حریت و فرائض حریت پر ڈالی تھي - آج احادیث و اثار کي بعض اهم تصریحات پیش کرنا چاهتے هیں -

(سوسائٹي اور امر بالمعروف)

ایک حقگو اور راستباز انسان ' هیئت اجتماعی اور مجتمع انساني (یعني سوسائٹي) کا محافظ اور نگراں کار هے - اگر ملک و حکومة کو حفظ امن اور تهدید اشرار کیلیے پولیس کي ضرورت هے ' تو یقیناً مجتمع انساني اور هیئت اجتماعي کے بد کار اور شریر هستیوں کي تهدید و تخویف کیلیے حقگو اور راستباز انسانوں کي بھي سخت ضرورت هے - وہ راست باز انسان جنکي آواز حق کو دلوں کو تھرا دے ' جنکي راستبازي شریروں کو مرعوب کردے ' جنکي صدق شعاري مبتلایان اعمال سیئه کیلیے ایک صداے تنبه هو ' جو عملاً اس عقیدے کي تصویر هوں که هر تنهائي اور تاریکی میں ایک ایسا حاضر اونکے پاس موجود هے جو کبھي غائب نہیں هوتا ' اور هر پردے اور دیوار کي اوٹ میں ایک ایسا ناظر اونهیں دیکهه رها هے جسکی نظر سے کبھي اوجهل نهیں هوسکتے - ان ربک لبالمرصاد !

افسوس هے اوس هیئت اجتماعي پر ' اور هزار حیف هے اوس مجتمع انساني پر ' جسمیں کسي حقگو اور راستباز روح کا وجود نهو ' جس کي آواز سوسائٹي کیلیے باعث حفظ امن اور موجب قلع وقمع مفاسد و ضلالت نه هو - اوسکي هلاکت نزدیک آئي اور اوسکي بربادي کے دن قریب آگئے :

عن ابي بکر رض : اني سمعت رسول الله یقول ان الناس اذ رأو الظالم فلم یاخذوا علي یدیه ' اوشک ان یعمهم الله بعقاب منه (رواہ الترمذي)	ابو بکر صدیق فرماتے هیں : میں نے رسول الله صلی الله علیه وسلم کو کهتے سنا هے که " لوگ جب ظالم و بدکار کو دیکهیں اور اوسکا هاتهه نه پکڑیں ' تو عنقریب خدا اپنا عذاب ان سب پر نازل کریگا "

(راست بازي کي هیبت اور خدا کا ڈر)

قوموں کي حیات و ممات سوسائٹي کي زندگي اور بربادي پر موقوف هے ' اور سوسائیٹوں کی زندگي و بربادي افراد کے صلح و فساد اور معاشرت و اخلاق پر مبني هے - اخلاق و آداب معاشرت کی نگراں و محافظ صرف دو هی چیزیں هیں : خشیت الهی اور خوف انساني - مبارک هیں وہ جنکے قلوب خشیت الهي کے نشیمن هیں ' اور هر حال میں اون آنکهوں کو دیکهتے هیں جو تاریکي و روشني دونوں حالتوں میں یکساں دیکهنے والي هیں ' اور جو خلوت و جمعیت ' دونوں میں یکساں نظر رکھتے هیں !

لیکن وہ جو خشیت الهي سے محروم هیں ' اونکا نگران اعمال کون هوگا ؟ اگر اونمیں کوئي راستباز نہیں ' اگر اونمیں وہ نهیں جو امر بالمعروف اور نهی عن المنکر کي خدمت انجام دیتا هے ' تو پهر آن شریر روحوں کو هدایت پر مجبور کرنے والي قوت اور کون هوسکتي هے ؟ پس ضرور هے که هر جماعت میں نوع انساني کے ایسے سچے خدمت گذار موجود هوں جو هر باطل و ضلالت کو هاتهه سے مٹا دینے پر آمادہ هوں - یهه نهوں تو وہ هوں جو انکو زبان سے برا کهکر هدایت کرتے هوں - اگر ایسے بھي نهوں تو پهر غضب الهي کي روک ' انسانیت کے بقا ' اور فطرة کے غصه سے بچنے کیلیے کم از کم ایسے تو هوں جو طاقت اور اختیار نه پاکر دل هي دل میں برائي کو برا سمجهیں ' اور اسطرح بروں میں هیں ' پر نیکي کے لیے بروں سے اپنے تئیں الگ کرلیں ؟ یهي معني هیں مسلم اور ترمذي کي اس مشهور حدیث مقدس کے که :

من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ و من لم یستطع فبلسانه و من لم یستطع فبقلبه و ذلک اضعف الایمان (رواہ الترمذي)	جو مسلمان کسي برائي کو دیکھے وہ اُسے اپنے هاتهه کے زور سے مٹادے - اگر یه نهوسکے تو زبان سے برا کہے - اگر یهه بھي نهوسکے تو دل سے برا سمجھے ' مگر یه پست ترین درجۂ ایمان هوگا -

(فرد کي محبت اور قوم سے عداوت)

جو لوگ حق گوئی سے نفرت کرتے هیں کیونکه اس سے بدکار انسانوں کے دل دکھتے هیں ' اور خائنین ملت کو برا کهنا برا جانتے هیں که اس سے بعض گنهگاران ملت کے دلوں میں ٹیس اٹھتي هے - کیا اُنهیں یه نهیں معلوم که چند بد کاروں اور گنهگاروںکے ساتهه محبت کرنا پوري قوم و ملک کے ساتهه عداوت کرنا هے ؟ کیا تم چپ رهکر مالک مکان کے ساتهه دشمني نهیں کر رهے هو ' جبکه تم دیکهه رهے هو که چور قفل توڑ چکا هے اور اندر داخل هونا چاهتا هے ؟ تم اوس چور پر رحم کرتے هو اور مالک مکان کو نهیں جگاتے ' مگر اس طرح صرف ایک مالک مکان کے ساتهه هي عداوت نهیں کرتے هو ' بلکة اس شهر کے تمام انسانوں کے ساتهه عداوت کر رهے هو ا چور کی همت کو تم نے بڑها دیا - خوف انساني جو پہلے ڈرا دیتي تهي اب نهیں ڈرائیگي !

(کشتي کي تمثیل)

کشتي جب ایک معصوم اور نیک کردار انسانوں کي جماعت کو لیے هوے ساحل کي طرف آهسته آهسته آ رهي هے تو تم ایک خائن و گنهگار انسان کو دیکهتے هو که اپني نا جائز عداوت کي بنا پر کشتي کے ایک تختے میں سوراخ کر رها هے - لیکن تم ترس کهاتے هو اور اُسکا هاتهه نهیں پکڑتے - کیا اسکا نتیجه یه نهیں که ایک گنهگار انسان کے ساتهه محبت کرکے تم سینکڑوں قابل رحم اور نیک انسانوں کے ساتهه عداوت کررهے هو ؟ کیا تم یه سمجهتے هو که کشتی ڈوب جائیگي پر تم محفوظ رهوگے ؟ دیکهو ' تمهارا رهنماے سفینۂ نجات اپنی مبارک تمثیل میں کیا بتاتا هے ؟

قال النبي صلي الله علیه و سلم مثل القائم علي حدود الله و المداهن فیها کمثل قوم استهموا علي سفینة في البحر فاصاب بعضهم اعلاها و اصاب بعضهم اسفلها ' فکا...	ان لوگوں کي تمثیل جو حدود خداوندي میں مداهنت کرتے هیں اور بیجا رعایت ' ایسي هے جیسے ایک جماعت جس نے ایک کشتي میں حصه لگایا - بعضوں کے حصے میں اوپر کا طبقه آیا اور

الذين في البحــر اسفلهــا يصعدون فيستقــون المــاء فيصبون على الذين اعلا ها - فقال الذين في اعلاها لا ندعكم فتصعدون فتوذوننا ' فقــال الــذين في اسفلهــا فانا ننقبها في اسفلها ' فان اخذوا على ايديهم فمنعوهم' نجــوا جميعاً ' وان تركوهم غرقــوا جميعــا ! (رواه البخاري و الترمذي و احمد)

بعضوں کے حصے میں نیچے کا طبقه - نیچے والے پانی وغیرہ کي ضرورت سے اوپر کے طبقــه میں جاتے تهے اور اون پر چهینٹیں ڈالتے تهے - اسپر اوپر والوں نے کہا کہ اب هم تمکو اوپر نه آنے دینگے - تم همکو تکلیف پهنچاتے هو - نیچے والوں نے کہا اگر تم اوپر نه آنے دوگے تو ' نیچے کے تختے میں هم سوراخ کردیتے هیں - اب اگر لوگوں نے انکا هاتهه پکڑلیا اور اونکو اس سے بازرکها تو سب محفوظ رهینگے - اور اگر چهوڑ دیا تو سب هي ڈوب جائینگے "

(امم گذشته اور عذاب الهي)

تم سے پہلے بهي دنیا میں قومیں پیدا هوئیں اور اپنے اعمــال سئیه کي پاداش میں آخر کار تباه و برباد هوگئیں - انکے حالات و واقعات همارے لیے تازیانۂ تنبیه و عبرت هیں' لیکن کیا تمنے کبهي جاننے کی کوشش کي که انکي بربادي اور هلاکت کا سبب کیا تها ؟ ایک قوم کے چند افراد پہلے عصیان الهي ' خیانت ملي ' اور منافقت قومي کے مرتکب هوتے هیں - قوم کے اهل دانش و فهم اور ارباب ایمان و اخلاص اگر اسي وقت متنبه هوجائیں ' اور فرض الهي جو انکے ذمه عائد هے اوسکے ادا کرنیکي کوشش کریں ' تو یقیناً یه سیل بلا چند لمحوں میں تهم جائیگا ' اور سفیــنۂ نجات قومي ' غــرق هونے سے محفــوظ رهیــگا ' لیکن اگر سوء اعمــالي نے بد بختي اور سیه کاري نے سیه نصیبي کي صورت اختیار کرلي هے ' تو اداے فــرض کي جگــه مسامحت و مساهلت لے لیگي ' جو گنــهگاروں کو بے باک اور بــد کاروں کو دلیــر بنــا دیگی ' اور اسطرح اس تاریکي کا باریک پردہ جسنے پہلے صرف چنــد قلوب هی کو فرض شناسي ' اطاعت رباني ' اور ایثار ملي سے محروم کیا تها ' اب آور زیادہ غلیظ و کثیف هو جائیگا - تا آنکه آنکهیں دیکهنے سے ' هاتهه ٹٹولنے سے ' پاؤں چلنے سے مجبور هو جائینگے ' اور پهر اسي پردۂ ظلمت میں صاعقۂ عذاب چمک چمک کر اور کڑک کڑک کر هلاکت کي خبر دیگا اور تمــام قوم پر گرکے موت اور بربادي پهیــلا دیگا - بني اسرائیل کی هلاکت و بربادي کا افسانه تم نے سنا هے ؟

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ان اول ما دخل النقص على بني اسرائيل ' كان الرجل يلقى الرجل ' فيقــول يا هذا اتق الله و دع ما تصنع فانــه لا يحل لك ' ثم يلقاه من الغد ولا يمنعه ذلك ان يكون اكيله و شريبه وقعيده ' فلما فعلوا ذلك ضرب الله قلوب بعضهــم على بعض - ثم قال " لعن الذين كفروا من بني اسرائيل على لســان داؤد و عيسى بــن مــريم " الى قوله " فاسقون ثم قال : كلا و اللــه لتــامرن بالمعروف و تنهون عن المنكر ' و لتــاخذن على يدي الظالم و لتا طــرنه على الحق اطرا ' و تقصرنه على الحــق قصرا !

آنحضرت صلعم نے فرمایا : سب سے پہلے بني اسرائیل میں جو نقص پیدا هوا وہ یه تها که ایک شخص دوسرے شخص سے ملــتــا جو مبتلاے گناہ تها اور کہتا که اے شخص خــدا سے ڈر ' اور اس کام سے باز آجا که تجهے جائز نہیں - پهر جب اُس گنهگار سے ملاقات هوتی تو اُسے گناہ سے روکنا ترک کردیتا کیونکه وہ اُسکا هم نواله و هم پیاله هو جاتا - جب بني اسرائیــل ایسا کرنے لگے تو خدے (اثر صحبت سے) اونکے دل یکساں کر دیے - پهر آنحضرت نے قران کي یه آیۂ پڑهي " داؤد اور عیسی ابن مریم کي زبان سے وہ ملعون کیے گئے جنهــوں نے بني اسرائیل میں سے کفر کیا "

(رواه ابــو داؤد)

پهر فرمایا : خــدا کي قسم تم اے مسلمانوں ! امر بالمعروف او ر نهي المنکر کا فرض ادا کرو ' اور ظــالموں کا هاتهه پکڑو اور اونکو حق و انصاف پر چلنے کیلیے مجبور کرو !

پهر کیا [illegible] جو اس صداے حق کو جو قلب نبوۃ سے اٹهي [illegible] اور اس زبان [illegible] نکلي [illegible] " ما ینطق عن الهوى " کي شهادت رباني سے مقدس اور " ان هو الا وحي یوحى " کي توثیق سے پاک کی گئی تهی ' سنے ' اور اُس اطاعت معصیت اور وفاداري ظلم و عدوان کے پردۂ فریب کو چاک کردے ' جسنے آج کروڑوں پیروان اســلام کي نظروں سے خــدا اور اسکي عدالت کي صورت چهپا دي هے ؟

کیا تم نہیں سنتے که اسلام کا داعي مقدس تم سے کیا کهه رها هے ' اور تم کو قائم کرنے والا تم سے کیا چاهتا هے ؟ کیا صاف صاف وہ نہیں کہتا که ظالموں کا هاتهه پکڑو ' اور انهیں حق اور عدالت پر چلنے کیلیے مجبور کرو ؟ پهر کیا تم نے کبهی انکا وہ هاتهه پکڑا جو خدا کے بندوں پر ظلم و جبر کیلیے اٹهتا هے ؟ اور کیا کبهی اپنے جهاد صداقت و حریت سے انکا مقابله کیا که وہ حق کی پامالی سے باز آجائیں اور خدا کی پاک عدالت کیلیے مجبــور هوں ؟ اگر تم مومن و مسلم هو ' تو تم کو وہ هونا چاهیے جنهیں اس حکم الهی کے تخاطب سے پاک بنایا گیا - نه که وہ ' جو معصیت کی اطاعت اور ظلم و عدوان کی وفاداري کی لعنت سے نا پاک کیے گئے ؟ تم حق کیلیے بنائے گئے هو - پس حق هی کے هو کر رهو ! تم کو ظلم و ضلالت پر چیخنے ' چلانے ' هاتهه کو حرکت دینے ' اور زبان کو وقف جهاد لسانی کر دینے کا حکم دیا گیا هے - پس خدا کی مغضوب و مردود قوموں کی طرح شیطانی وسوسوں کے ماتحت نه آؤ اور اپنے کاموں کو انجام دو ! سچا مسلم وهی هے جو اس حکم پر عامل هو ' اور وہ ظلــم پرست روح کبهی مومن نہیں هوسکتی - جو فاطر السماوات و الارض کے حکم اور ختم المرسلین کی دعوۃ کو بهلا دے - تم سے پہلے جتنے برباد هوے انکي بربادي صرف اسي کا نتیجه تهي که انهوں نے اس حکم الهي کو بهلا دیا ' اور ظلم کے دوست اور غاصب و جابر قوتوں کے غلام بنگئے - بني اسرائیل کي رحمت لعنت سے بدل گئي ' اور سلیمــان کا تخت اور داؤد کا هیکــل خونخوار ظالموں سے بهر گیا - یه سب کیوں هوا ؟ صرف اسلیے که انهوں نے ٹهیک ٹهیک اُسي طرح خدا اور اسکے مقدس رسولوں کا حکم حق پرستي و حق پژوهي بهلا دیا جسطرح که اے روے زمین کے سب سے بهتر انسانوں تم بهلا رهے هو ! !

اور اے علماے اُمت محمدیه ! و اے رؤسا ملت اسلامیه ! ! اُٹهو که وقت آگیا ' هاتهه بڑهاؤ که صداقت طالب اعانت اور اسلام اپنے فرض کیلیے پکار رها هے ! سنو ' صداے حق کیا کہتي هے ؟ کیا علماؤ رؤساے بنی اسرائیل کي طرح تمهارا بهي اراده اِس عهد شرور و شر میں خاموشی وسکوت کا هے تاکه تمام قوم کي هلاکت و بربادي کا سامان هو ؟ کیا تم سب سے پہلے اِس بات کیلیے جوابدہ نہیں هو جسکے لیے تمام امت جوابدہ هے ؟ کیا تمهیں معلوم نہیں که بني اسرائیل کا پهلا گناہ اسکے عالموں اور پیشواؤں هي سے نکلا تها ؟ آہ سنو که مخبر صادق کي آواز بے ایف کیا کهه رهي هے ؟

والذي نفس محمد بيده لتامرن بالمعروف و تنهون عن المنكر او ليوشكن الله ان يبعث عليكم عقاباً من عنده ثم لتدعونه فلا يستجاب لكم (رواه احمد و الترمذي)

اوس ذات اقدس کي قسم جسکے هاتهه میں محمد کي جان هے ' تم فرض امر بالمعروف اور نهي عن المنکر ادا کرو ' ورنه خــدا تم پر اپنا عــام عذاب بهیجیگا پهر تم پکاروگے ' لیکن قبول نه کیا جائیگا !

یــورپ اور قــدیــم تصــاویــر

چند مہینوں کي بات هے - ریوٹـرنے سفریجٹ عورتوں کے جنگی اقدامات کے سلسلے میں یه خبر سنائي تهي که لنڈن کے شاهي عجائب خانے کي گیلري پر حمله کیا گیا اور ایک نهایت قیمتي قدیم تصویر خراب کردي گئي جسکي قیمت ایک لاکهه پاونڈ کے قریب تهي -

اس تار برقي کو پڑهکر بہت سے لوگوں کو تعجب هوا تها که کیا ایک پراني تصویر اتني قیمت کي بهي هوسکتی هے ؟

اسي زمانے میں همنے چا ها تها که قدیم تصاویر کے متعلق ایک مضمون شائع کیا جاے اور اسکے اهم واقعات جمع کریں تاکه قارئین الهلال کو موجوده یورپ کی اس سب سے بڑي قیمتي جنس اور تجارت کا حال معلوم هوجاے - آج اس مضمون کو شایع کرتے هیں -

* * *

ابهي چند دنوں کي بات هے که یورپ پر فلاکت و افلاس چهایا هوا تها ' اور هزارها انسان ایک گلاس بیر یا ایک انگیٹهي کوئلے کے نه ملنے سے بیکسانه دم توڑکر راهی ملک عدم هوتے تهے !

مگر اب موسم بدل گیا هے ' اور وہ نسیم مراد جو کل تک ایشیا میں چلتي تهي ' آج مغرب میں چلرهي هے - دولت کے چشمے جو ایشیاء میں کبهي ابلا کرتے تهے ' اب بهي جوشزن هوتے هیں ' مگر ان سے جو سیلاب جاري هوتا هے اسکا رخ صرف یورپ هی کي طرف هے - صنعت و تجارت اپنی مقناطیسي کشش سے ایک ایک چپه کو ایشیا کے گوشے گوشے سے کهینچکر مغرب پہنچا رهي هے ' اور آج مغرب میں بے شمار انسان ایسے موجود هیں جنکي آمدنی کا حساب ایک ایک گهنٹے کي آمدني سے لگایا جاتا هے !

اس غیر معمولي دولتمندي کا قدرتي نتیجه هے که ضروریات اور کمالیات تمدن سے گزر کے اب امتیازات میں مسابقت و مباهات شروع هوگئي هے - ایک شے گو کتني هي بیکار هو لیکن اگر اپنے اندر کوئی ندرت یا اعجوبگی رکهتي هے تو اسکي قیمت میں اتني بڑي بڑي رقمیں دیجاتي هیں که اگر وہ بدبخت انسانوں کے اطعام و فاقه شکني میں صرف هوتیں تو ایشیاء کي وہ هزارها هستیاں راتوں کو آرام سے سو سکتیں ' جنکی شب هاے حرماں کروٹیں بدلتے یا ستارے گنتے بسر هوا کرتي هیں !!

* * *

اس قسم کي چیزیں زیاده تر عام نیلاموں میں فروخت هوتي هیں - گذشته ربع صدي میں اس قسم کے جو بڑے بڑے نیلام هوے هیں ' انمیں سے بعض یه هیں :

نیلام	تاریخ	مقدار اشیا	ایام	قیمت بحساب پونڈ
جاک ڈوسے	۱۹۱۲	۳۶۷	۴	۵۵۵۳۰۰
قصر هملٹن	۱۸۸۲	۲۲۱۳	۱۷	۳۹،۵۹۲
میکم یولج	۱۹۰۲۳	۲۸۲۰	۳۰	۳،۹۳۱۴
ایریڈرک استپزر	۱۸۹۳	۳۳۶۹	۳۷	۳۶۴۳۱
جون ٹیلر	۱۹۱۲	۱۵۴۵	۱۲	۳۵۸۴۹۹
پارکس	۱۹۱۰	۱۹۸	۳	۳۰۵۳۳۵
ایڈر ڈریر	۱۹۱۲	۳۶۴	۳	۲۱۹۵۲۵

مشہور ریفیل مصور کي بنائي هوئي ایک تصویر جو ایک لاکهه ۴۰ هزار پونڈ کو فروخت هوئي !

نیلام	تاریخ	مقدار اشیا	ایام	قیمت بحساب پونڈ
میکم رسل	۱۹۱۲	۳۱۳	۴	۲۱۸۸۲۹
سرکیڑ کارکنیو	۱۹۱۲	۲۷۲	۳	۱۵۷۷۹۱
الگزینڈر نونگ	۱۹۱۰	۶۸۳	۳	۱۵۳۸۹۱
جان ڈلفس	۰۰۱۲	۵۹۴	۶	۱۴۱۰۰۴
استیفن	۱۸۹۵	۱۲۴۹	۹	۱۴۱۰۰۴
هولنڈ	۱۹۰۸	۴۳۲	۳	۱۳۸۱۱۸
بیرن شروڈر	۱۹۱۰	۴۲۳	۳	۱۳۰۰۵۸
ورتهیمر	۱۹۱۲	۱۷۶	۲	۱۳۲۰۲۱
لارڈ ڈیڈلي	۱۸۹۲	۱۹	۱	۱۰۱۳۲۰

یه صرف چند تاریخي نیلاموں کی فہرست هے ورنه اس قسم کے عام نیلام تو همیشه هوا کرتے هیں -

(قدیم تصــاویر)

اس قسم کے نیلاموں میں جو چیزیں زیاده تر فروخت هوتي هیں ' وہ قدیم تصویریں اور پراني قلمي کتابیں هیں - اسوقت هم صرف تصاویر کو لیتے هیں اور کتابوں کو آینده فرصت کے لیے ملتوي رکهتے هیں -

نام تصویر	نام مصور	نیلام	قیمت
مریم اور مسیح (علیهما السلام)	انڈریا منانیا	ویر	۲۹۵۹۰
ایک بڑهیا	فرنیس هوس	برکس	۹۷۴۶۰
تیر اور انوار نیلگون	ٹرنر	,,	۲۵۸۹۰
دي وال لابنیوي	دي لاٹور	ڈوسے	۲۴۴۰۰
مسز ولیمس	ریبرن	•	۲۳۴۱۵
مسز هاے	,,	•	۲۲۲۶۰
ایک بڑهیا جو پرند کے پر نوچ رهي هے	رمیرنٹ	لیوتها	۱۹۸۰۰
سالومي	رنیهابٹ	درکانو	۱۹۲۰۰
امیرہ ٹیلیرنڈ ںیکم ریٹبرن	ڈوسے		۱۶۰۰۰

لیڈي ڈریل	رینرن	-	۱۷۰۰
همشیر رمبرنٹ (مشهور مصور رمبرنٹ)	کارکانو		۱۴۶۰۰
ایک لڑکي مع بچه	-	هوکر	۱۴۱۰۰
خلوت	کوارڈ	کارکانو	۱۴۰۰۰
بیٹا	منڈانیا	رنڈي	۱۲۹۱۵
بازار جانا	ٹررن	یارکس	۱۲۱۰۰
سینٹ زینو بیرس کي زندگي -	بوچلے	ایڈمي	۱۱۳۴۰
ایک یهودي ربي	رمبرنٹ	یارکس	۱۰۲۸۰
تعلیم سب کچهه کرتي هے	ڈرو	رسل	۱۰۰۰۰

اس فهرست میں آپنے دیکھا هوگا که بعض بعض تصویروں کي قیمت ... ۲۹ پونڈ سے زیادہ دي گئي - آپ شاید اسي قیمت کو انتها کي خیال کرینگے ؟ مگر ذرا انتظار کیجیے - عنقریب ایک اور تصویر کا تذکرہ آپکي نظر سے گزریگا جسکے متعلق خود یورپ نے تسلیم کرلیا هے که یه گران ترین تصویر هے جو آج تک فروخت هوئي هے -

(قدیم تصاویر کي تجارت)

قاعدہ هے که جب کوئي کام چلنے لگتا هے تو پھر لوگ اسے بطور پیشے کے اختیار کرلیتے هیں - چنانچه جب بعض لوگوں نے دیکھا که نوادر و تحف کا مذاق بڑھرها هے اور لوگ عام طور پر اسکے متلاشي و جویا هوتے هیں ' تو انھوں نے پیشه کے طور پر یه کام شروع کردیا - اسوقت یورپ اور امریکه میں بهت سي کمپنیاں نهایت وسیع پیمانے پر قائم هیں - جهاں صرف نوادر و عجایب فروخت هوتے هیں - انکے وکیل (...) تمام اقطار عالم میں پھیلے هوے هیں - جهاں کوئي عجیب یا نادرہ روزگار شے انھیں نظر آجاتي هے' فوراً اپني کمپني کو اطلاع دیدیتے هیں -

نوادر و عجائب کي تجارت کسقدر نفع بخش هے ؟ اسکا اندازہ ذیل کي فهرست سے هوسکتا هے جسمیں صرف چند تصاویر کا ذکر هے جو ان نوادر فروشوں نے لي تھیں اور اسکے بعد پھر فروخت کیں :

نام تصویر	نام مصور	خرید بحساب پونڈ	فروخت بحساب پونڈ
مریم (علیها السلام)	انڈریا منڈانیا	۴۰۰۰	۲۹۵۰۰
مدیشي	انجیلو بر نزینو	۷۰۰۰	۱۱۳۴۰
ایک جوان	,, ,,	۲۰۰۰	۶۰۹۰
مسیین	پولس ویرونیز	۱۲۰۸	۷۲۲۰
زمین اور انسان -	ٹچیان	۲۱	۱۱۲۵
مریم (علیها السلام)	کارلوکریولي	۹۰	۲۸۰۰
,, ,,	ڈي بلٹو منیارڈي	۱۹۹	۲۵۰۰
وینس کے قریب ایک جزیرہ -	فرنسکو گارڈي	۱۷	۲۱۰۰

اس فهرست میں ۹۰ پونڈ کو جو تصویر خریدي گئي تھي وہ اٹھائیس سو پاؤنڈ کو فروخت کي گئي !

غرضکه یورپ کي تمام تجارتوں میں نوادر فروشي کي تجارت سب سے زیادہ نفع بخش هے - اسکي بڑي وجه یه هے که بعض نوادر نهایت کم قیمت ملجاتے هیں - کیونکه انکے بے خبر مالک انکی قیمت سے واقف نهیں هوتے - تھوڑے عرصة کے بعد جب وہ بکنے لگتے هیں تو اصلي قیمت سے اتنے زیادہ داموں پر فروخت هوجاتے هیں که دوسري تجارتوں میں اتنے نفع کا تصور بھي نهیں هوسکتا - بعض تصویرونکي تو یه حالت هے که انکي قیمت ایک ایک لاکهه پونڈ ملي هے - چنانچه آپ ابھي پڑھ آے هیں که " ارض و اشخاص " تصویر ۲۱ پونڈ کو لي گئي تھي اور ۱۱۲۵ کو فروخت هوئي !

ایک اور تصویر جو لیریه کے نیلام میں ۵۹۰ پونڈ کو ایگئي تھي' ۱۹۸۰۰ پونڈ کو فروخت هوئي - کارکانو کے نیلام میں جو تصویر ۱۴۶۰۰ پونڈ کو فروخت هوئي' وہ دراصل ۸۸۴ پونڈ کو خریدي گئي تھي - ویر کے نیلام میں جس تصویر کے ۲ هزار پونڈ آے ' وہ صرف ۲۳۱ پونڈ کو خریدي گئي تھي !!

(تصاویر کي انتهائي قیمت)

میدان عمل میں هزاروں آدمي اترتے هیں اور ان میں بهت سے ایک حد تک کمال بھي پیدا کرلیتے هیں - مگر ایسے لوگ جنھیں انتهاء کمال اور قبول عام کي سند ملے صرف چند هي هوتے هیں - لیکن جنھیں یه مرتبۂ بلند ملتا هے انکي قدرداني کا یه عالم هوتا هے که کسي شے کا انکي طرف منسوب هو جانا هي اس شے کے بیش بها هونے کے لیے کافي هوتا هے - چنانچه هولینڈ ' امریکا ' ڈینمارک ' جرمني ' اطالیا وغیرہ کے جن مصوروں نے شهرت کمال حاصل کي هے ' انکی تصویرونکي قیمتوں میں برابر اضافه هوتا رهتا هے - مثلاً یورپ میں رمبرنٹ مصور بهت مقبول هے - اسکي تصویروں کي جو قیمت چند روز پهلے تھي وہ آج نهیں ' اور جو آج هے وہ یقیناً کل نه هوگي - مارکوئس آف لینڈرن کے یهاں رمبرنٹ کی تصویر تھي جو اُس نے نهایت بڑي قیمت پر لی تھي - اسکے بعد جب فروخت کي گئي تو ایک لاکهه پونڈ کو فروخت هوئي ! یه تصویر فیور شام کے پاس پهنچي اور جب اُس نے فروخت کي تو اسکی قیمت ۵ لاکهه پونڈ ملی !

جان اسٹین بھي ایک مشهور مصور هے - اسکي ایک تصویر سنه ۱۸۷۷ ع میں ۸۷۰ پونڈ کو فروخت هوئي تھي ' مگر سنه ۱۹۱۳ ع کے موسم گرما میں ۲۱۵۲ پونڈ کو بکي ! گیرارڈ ڈیوڈ کي ایک تصویر سنه ۱۸۹ ع میں ۱۲۰ پونڈ کو فروخت هوئي تھي لیکن گذشته سال ڈیفرس کے نیلام میں اسکي قیمت ۱۴۹۰ پونڈ ملي !

ان تمام واقعات سے بھي زیادہ تعجب انگیز یه هے که مریا ٹریزا جو البین کے ایک مشهور مصور ریلا سکوئا کي لڑکي تھي' اسکی تصویر بیسویں صدي کے آغاز میں ۲۰ پونڈ کو خریدي گئي تھی - اب وهي ویر کے نیلام میں ۲۲۵۰ کو فروخت هوئي هے !

ذیل میں ایک فهرست دي جاتي هے جس سے معلوم هوسکیگا که ان کن مصوروں کی تصویرونکی کیا کیا قیمت ملي هے ؟

نام تصویر	نام مصور	خرید	فروخت
ڈي وال ڈي بوني	ڈي لاٹور	۲۰۸	۲۳۰۰۰
امیرہ ٹلیرنڈ	میڈم ڈی برون	۹۴۰	۱۶۰۰۰
قرباني	فراگونار	۲۱۲	۱۴۴۰۰
تعلیم	"		۱۰۰۰۰
تعظیم	"	۸۰۰	۲۸۴۰
شاگرد	ڈرو	۴۸	۸۲۰۰
باني قصور	شارڈن	۴	۷۲۰۰

(مصورین انگلستان)

هم نے ابھي تک انگریزوں کي تصاویر کا ذکر نهیں کیا هے - اس سے آپ یه نتیجه نه نکالیں که انگریز اس میدان میں بالکل نهیں اترے یا اترے مگر کوئي کمال پیدا نه کرسکے - صرف ایک گذشته سال کے اندر انگریز مصوروں کي کھینچي هوئي تصویریں جو فروخت هوري هیں' انکی فهرست یه هے :

کارزار طرابلس

نام تصویر	نام مصور	خرید بحساب پونڈ	فروخت بحساب پونڈ
خروج	پونکٹن		۳۴۰۰
مصور کی لڑکیاں	گانیبرو	۵۸۸۰	۸۴۰۰
مسز پول بیچلي	"		۴۶۲۰
جان الڈ	"		۴۲۰۰
مسز گرانفل	جان هیز		۳۵۷۰
کوینٹهه و ملٹهن	سر طامس لارنس		۱۷۴۰۰
سر چارلس لاڈر	"		۴۶۴۰
مسز هاے	سر ایچ بریبرن		۲۲۲۶
جنرل هاے	"		۵۲۵۰
مسز لونی ڈیوڈ سن	"		۳۲۶۰
مسز طامسن	"		۴۶۷۲
لارڈ نیوٹن	"		۷۱۲۰
مس مانٹلو	"		۵۰۴۰
مسز آگینس لو	"		۴۹۰۵
ایک لیڈي کي تصویر	"		۳۹۹۰
مسز میکرٹني	"		۳۳۶۶
مسز ڈنکن	"		۳۳۲۰
حنه لیڈي اسٹهاپ	سر بریگلڈز		۶۴۰۵
لیڈي سارا ریلبري	"		۸۶۱۰
لیڈي بلیک	"		۵۲۵۰
تابین رتعزیت کي لڑکیاں	"		۹۰۳۰
بونس میں ایک بڑا تالاب	ٹرنر	۳۱۰	۳۲۸۰

اس فہرست سے جو صرف سال گذشته کي فروخت شدہ تصاویر کي ھے' آپکو اندازہ ھوگیا ھوگا که انگریزي قوم باکمال اور مقبول عام مصوروں سے خالي نہیں ھے - گذشته صفحات میں آپنے پڑھا ھوگا که بعض بعض تصاویر کي قیمت ایک ایک لاکھه پونڈ ھے مگر جیسا که هم لکھچکے ھیں' اسکو گراں بہائي کي انتہائي سرحد تصور کرنا درست نہوگا - ابھي حال میں ایک تصویر (جو آپکو اس مضمون کے صفحه اول کي ابتدا میں نظر آتي ھے) ایک لاکھه ۴۰ هزار پونڈ کو فروخت ھوئي ھے - یه تصویر پنیشیگبر میڈونا کي ھے اور اسکے بنانے کا فخر ریفیل کے قلم کو حاصل ھے - یه تصویر لیڈي کوپر کے پاس تھي - لیڈي کوپر کے پاس سے لیڈي ڈیونشائر کے پاس پہنچي جو لیڈي کوپر کي رشته دار ھیں - اور لیڈي ڈیونشائر سے ڈیوربن کي معرفت امریکه کے مشہور اور بہت بڑے دولتمند تاجر مسٹر پي - اے - بي - وئڈر نے خریدي ھے -

---

افریقـــه کا سر مخـــفی

شیخ سنوســي اور طریقـــهٔ سنوسیـــه

(۲)

(شیخ سنوسي دوم اور متمهدي سوڈاني)

شیخ سنوسي دوم کے عهد کے سب سے بڑے واقعات دو ھیں :

(۱) محمد احمد سوڈانی کا ادعاے مہدویت اور سوڈانی تحریک -

(۲) فرانسیسي سرحد تک سنوسي حکومت کا پہنچنا اور باهمي جنگ و پیکار -

مہدي سوڈاني اور شیخ کے تعلقات کا واقعه اس لحاظ سے بہت اهم ھے که شیخ اول و دوم کی نسبت بھی ادعاء مہدویت کا گمان کیا جاتا تھا - نیز اس لیے بھی که اس سے شیخ کے طریقه اور مقصد دعوۃ پر روشنی پڑتی ھے -

محمد احمد سوڈانی نے جب مہدویت کا دعوا کیا' اور تمام سوڈان اور اطراف افریقیۂ شمالي میں اسکے خلفا پھیلنے لگے تو شیخ نے ایک نا طرفدرانه اور خاموش حالت اختیار کرلي - نه تو انھوں نے اسکو روکنا چاھا' اور نه اپنے عظیم الشان حلقه اثر کو اسکي اعانت کا حکم دیا - وہ دیکھه رہے تھے که یه ابتدا ھی سے ایک جنگی تحریک ھے' اور اسکا اجتماع دفع کفار و اعداء اسلام کیلیے بهر حال مفید ھے - پس اسکو روکنا اور اسکي عملاً مخالفت کرني مصلحت ملي کے خلاف ھے - البته اسکي اعانت بھي نہیں کي جاسکتي کیونکه اسکی بنیاد دعوے پر رکھي گئي ھے اور وہ دعوا صحیح نہیں ھے -

لیکن سوڈانی کیلیے ضروري تھا که وہ شمالي افریقۂ و مصر' بلکه تمام عالم اسلامي اور تمام براعظم افریقه و جزیرۂ عرب کے اس عظیم الشان حلقۂ دعوۃ کي طرف جلد سے جلد متوجه ھوتا اور اس سے فائدہ اٹھانے کي کوشش کرتا - خود شیخ سنوسي اول کي نسبت ادعاء مہدویت کا ذکر کیا جاتا تھا' اور بہت سے لوگ آیندہ ظہور میں آنے والے واقعات کی نسبت اسکي پیشین گوئیاں بیان کیا کرتے تھے - یه بھي مشہور تھا که وہ خود اپنے تئیں موعود و منتظر قرار نہیں دیتا' لیکن علم الہی کي بنا پر کہتا ھے که اسي کے نسل سے کوئي ظہور ھوگا - ان حالات میں محمد سوڈانی نے سمجھا که اگر یه سلسله اسکا ساتھه دے' تو وہ اپنے کاموں کیلیے تمام دنیا سے مستغنی ھوجائیگا' اور ایسا ھونا ممکن بھی ھے - کیونکه اسی قسم کے خیالات اسکی نسبت بھی بیان کیے جاتے ھیں -

چنانچه سنه ۱۸۸۳ میں جبکه سوڈاني دي تحریک ابتدائي منزلوں سے گذر چکي تھي' اُسنے ایک لنبا چوڑا خط شیخ سنوسي کے نام لکھا' اور اسمیں اُسے دعوت دي که اگر وہ ساتھه دیگا تو سوڈاني اسے اپنے مخصوص ترین خلفا میں جگه دینے کیلیے طیار ھے - یه مراسله شیخ عبد الله نامي ایک سوڈاني عالم کے ذریعه روانه کیا گیا تھا -

(سوڈانی کا خط شیخ کے نام)

یہ خط اُن مختلف کتابوں میں نقل کیا گیا ہے جو فتح سوڈان کے بعد مصر میں شائع کی گئیں - نعوم بک نے تاریخ سوڈان گورنمنٹ مصر کے سرکاری کاغذات سے مرتب کی ہے' اور اس خط کی نسبت لکھا ہے کہ اسکی نقل خرطوم میں سنوسی کے خزائن سے ملی - ہمیں اُس دینی و سیاسی تعصب کا حال بھی معلوم ہے جو گورنمنٹ مصر اور مصر کے انگریزی اثر کے حلقوں میں سوڈانی تحریک کی نسبت قدرتاً موجود ہے' اور اسلیے پورے وثوق سے نہیں کہا جا سکتا کہ ان نیم سرکاری کتابوں کے پیش کردہ کاغذات کہاں تک صحیح اور درست ہیں ؟ تاہم اس واقعہ کی صحت میں بھی شک نہیں - کیونکہ خود سنوسی اعیان و اکابر نے اس واقعہ کو بیان کیا ہے' اور ظن غالب یہی ہے کہ اِس خط کی نقل بھی صحیح ہوگی -

اس خط میں حمد و نعت کے بعد پہلے اپنے اُن حالات کو لکھا ہے جو ادعاء مہدیت سے پہلے پیش آے اور جو آنے والے ظہور کی خبر دیتے تھے - اسکے بعد حکم الہی سے دعوا کرنے کا حال لکھا ہے

یہ پہلی اور ایک ہی تصویر ہے جو موجودہ حضرة شیخ سنوسی اور انکے خلفاء خاص کی لی گئی ہے -
موجودہ شیخ بالکل درمیان میں کھڑے ہیں

اور وہ تمام دلائل لکھے ہیں' جو اُسکے خیال میں اثبات مہدیت کیلیے قاطع ہیں - مثلاً یہ کہ میرا نام محمد ہے - میری ماں کا نام آمنہ تھا اور باپ کا عبد اللہ - حدیثوں میں آیا ہے کہ آنے والے مہدی کا نام اور اسکے والدین کا نام وہی ہوگا جو انحضرة صلے اللہ علیہ وسلم اور انکے والدین کا ہے - وغیرہ وغیرہ

اسکے بعد شیخ سنوسی کو مخاطب کر کے کہتا ہے :

"و اعلم یا حبیبی قد کنا و من معنا من الاعوان' ننتظرک لاقامة الدین قبل حصول المهدیة للعبد الذلیل' وقد کاتبناک لما سمعنا باستقامتک و دعایتک الی اللہ علی السنة النبویة وتأهبك لاحیاء الدین لنجتمع معك - ولیکن لم ترد لنا المکاتبة وأ ظن ذالك من عدم وصولها الیکم - حتی انی ذاکرت جمیع من اجتمعت معة من اهل الدین والشیوخ و الامراء المشهورین فابوا ذلك لهوان الدین عند هم و تمکن حب الوطن و الحیاة فی قلوبهم وقلة توحیدهم حتی یا یعنی الضعفاء علی الفرار بالدین ' و اقامتة علی ما یطالب رب العلمین' و قنعت نفوس من بایعناه من الحیاة الدنیا لما درون للدین من الممات -

ولا زال المساکین الذین لم یبالوا باللہ بما فاتهم من المحبوبه یزدادون' وفیما عند اللہ یرغبون -

حتی هجمت المهدیة الکبری من اللہ و رسوله علی العبد الحقیر - فاخبرنی سید الوجود (صلعم) بانی المهدی المنتظر وخلفنی علیه الصلاة والسلام علی کرسیه مراراً بحضرة الخلفاء الاربعة والاقطاب و الخضر علیه السلام -

ولازال التاییـد یزداد من اللہ و رسوله و انت منا علی بال حتی جاء نا الاخبار فیك من النبی (صلعم) انك من الوزراء لی - ثم ما زلنا ننتظرك حتی اعلمنا النبی الخضر علیه السلام باحوالهم وبما انتم علیه - ثم حصلت حضرة عظیمة عن النبی (صلعم) فما خلفه من اصحابه و من اصحابی فاذ اجلس احد اصحابی علی کرسی ابی بکر الصدیق وأحدهم علی کرسی عمر' وأوقف کرسی عثمان فقال هذا الکرسی لابن السنوسی الی ان یاتیکم بقرب او طول - وأجلس احد اصحابی علی کرسی علی رضوان اللہ علیهم' ولازالت روحانیتك تحضر معنا فی بعض الحضرات مع اصحابی الذین هم خلفاء رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم -

فاذا بلغك جوابی هذا' اما ان تجاهد فی جهاتك الی مصر و نواحیها ان لم یسلموا' واما ان تهاجر الینا - ولکن الهجرة احب الینا لما علمت من فضل الهجرة من زیادة الثواب و المقابلة ان تیسرت - و علی کل حال ترد الینا منك الافادة بما سیصیر الیه عزمك من جهاد او هجرة و مثلك تکفیه الاشارة "

خط کا خلاصہ یہ ہے کہ "قبل اظہار مہدیت کے میں اور میرے اعوان واحباب آپکا انتظار کرتے تھے اور اسی لیے ایک خط بھی آپکی طرف' بھیجا گیا تھا - اسکا سبب یہ تھا کہ ہمنے آپکی استقامت اور خدمت دین و ملت کا حال سنا ہے' اور ہم جانتے ہیں کہ آپ دین اسلام کو زندہ کرنے اور سنت نبوی کی تازگی کیلیے نہایت استقامت اور قوت سے کوشش کر رہے ہیں' اور اس لیے ہمارا اور آپکا اس مقصد کیلیے جمع ہو جانا بہت مبارک اور بہتر تھا - ہم اُس خط کے جواب کے منتظر تھے لیکن غالباً وہ آپ تک نہیں پہنچا اور اسی لیے کوئی جواب حاصل نہیں ہوا -

اسکے بعد میں نے اس مقصد کیلیے بڑے بڑے لوگوں سے ذکر کیا - لیکن حب دنیا دین پر غالب آئی اور سوا غریب اور مسکین لوگوں کے کسی نے میرا ساتھ نہ دیا - یہاں تک کہ مہدیة کبری کا ظہور ہوا - اللہ اور اسکے رسول کے طرف سے یہ درجہ مجھے عطا کیا گیا' اور حضرة سید الوجود صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ میں ہی مہدی منتظر ہوں - چنانچہ بار بار مجھے آنحضرة نے خلفاء اربعہ' اقطاب و اولیا' اور خضر علیہ السلام کے حضور میں کرسی مہدیة پر بٹھایا' اور روز بروز میری قوت بڑھتی جاتی ہے -

اسی اثنا میں مجھے آپکی نسبت بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ وہ تیرا وزیر ہوگا - میں برابر ظہور خبر کا انتظار کر رہا تھا کہ پھر خضر علیہ السلام نے آپکے تمام حالات مجھے

بتلائے' اور اسکے بعد خود آنحضرة صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں مجھے حضوری نصیب ہوئی اور میں نے دیکھا کہ انکے اصحاب کے ساتھہ ساتھہ میرے اصحاب کے مقامات بھی قرار دیے گئے ہیں - چنانچہ مجھے نظر آیا کہ حضرة ابوبکر صدیق کی کرسی پر میرے ایک اصحابی کو جگہ دی گئی ہے' اور اسی طرح حضرة عمر کی کرسی پر میرے دوسرے صاحب کو - حضرة عثمان کی کرسی کی نسبت مجھسے کہا گیا کہ وہ ابن السنوسی کیلیے ہے - (یعنے آپکے لیے)

پھر میں نے حضرة علي کي جگہ دیکھي اور اسپر اپنے ایک دوسرے رفیق کو متمکن پایا -

میں نے ہمیشہ آپکي روحانیة کو اپنے بعض اصحاب کے ساتھہ اپنے همراہ پایا ہے "

آخر میں لکھا تھا :

" جب میرا یہ خط آپکو ملے تو چاہیے کہ دو راستوں میں سے ایک راستہ اختیار کریں - یا تو آپ مصر اور اسکے نواحي کي طرف متوجہ هوں - یا همارے طرف ہجرت کریں - یہ دونوں صورتیں آپکے سامنے هیں -

البتہ مجھے ہجرت زیادہ محبوب ہے اور آپکو معلوم ہے کہ ہجرت کا ثواب سب سے زیادہ ہے "

(شیـخ سنــوسي کا جــواب)

شیخ سنوسي نے اس خط کو پڑھکر کیا جواب دیا ؟

یہ ظاہر ہے کہ یہ موقعہ شیخ کي صداقت اور راست بازي کے لیے ایک کامل درجہ کي آزمایش تھي - اگر اسکے دل میں جھوٹے دعووں اور غلط اعلانات کا کچھہ بھي کھوٹ ہوتا تو وہ اس موقعہ پر یا تو سوڈاني کا ساتھہ دیتا یا اسکے سامنے ایسے هي روحاني دعوے پیش کرتا -

سوڈاني اسکي نسبت شہادت دے رہا تھا کہ اُسکا مرتبہ غیر معمولي اور علم انساني کمالات سے ارفع ہے' اور اُسکي جگہ آنحضرة صلے اللہ علیہ و سلم کے اصحاب اور خلفاۓ جانشین میں اُسے نظر آئي ہے - پس اگر اسکے دل میں سچائي نہوتي تو ضرور تھا کہ اس بڑي شہادت سے فائدہ اٹھانے کي کوشش کرتا -

لیکن جونہي اُسنے خط کو پڑھا اور اُس حصے تک پہنچا جہاں سوڈاني نے لکھا تھا کہ " میرے ساتھیوں کو انحضرة کے خلفاء و اصحاب کي جگہ دي گئي " تو وہ غصہ سے بھر گیا' اور اسکے بعد جب یہ پڑھا کہ " حضرة عثمان کي کرسي تمھارے لیے مخصوص کي گئي ہے " تو اسکے غیظ و غضب کي کوئي انتہا نہیں رهي - اُس نے خط پھینک دیا اور چلاکر کہا :

" استغفر اللہ ! جس خاک پر سے اصحاب رسول اور حضرة عثمان گذرے هیں' هم تو اسکا درجہ بھي حاصل نہیں کر سکتے - کچھہ نہیں - یہ هفوات و خرافات هیں ہے' دین کي تحقیر' اور شارع مقدس کا مقابلہ ! ! "

اُس نے سوڈاني ایلچي کو نا کام واپس کردیا اور کہا کہ میرے پاس تمھارے متمهدي کیلیے کچھہ نہیں ہے - اگر وہ کفار سے مقابلہ کي طیاري نہ کرتا اور سر زمین اسلام کو دشمنان ملت سے پاک کرنے کي تحریک نہوتي تو میں اسکي پوري پوري مخالفت کرتا -

ایـــڈیٹـر الهـــلال کی رائے

میں همیشہ کلکتہ کي یوروپین فرم جیمس مرے کے یہاں سے عینک لیتا هوں - اس مرتبہ مجھے ضرورت هوئي تو مسز ابم - این - احمد اینڈ سنز (نمبر ۱۵/۱ - رپن اِسٹریٹ کلکتہ) سے فرمائش کي - چنانچہ دو مختلف قسم کي عینکیں بنا کر انھوں نے دي هیں اور میں اعتراف کرتا هوں کہ وہ هر طرح بہتر اور عمدہ هیں' اور یوروپین کارخانوں سے مستغني کر دیتي هیں - مزید براں مقابلتاً قیمت میں بھي ارزاں هیں - کام بھي جلد اور وعدے کے مطابق هوتا ہے -

(ابو الکلام آزاد - ۲ مئي سنہ ۱۹۱۳ع)

مسئلۂ قیــام الهــلال

الهلال کي گذشتہ اشاعتوں میں " مسئلۂ قیام الهلال کا آخري فیصلہ " دیکھکر بے حد رنج هوا -

قوم کي اس تیرہ و تاریک گھٹا میں الهلال اور صرف الهلال هي کي روشني ایسي ہے جو گم گشتگان بادیۂ گمراهي کي صحیح رهنمائي کرسکتي ہے - الهلال اور صرف الهلال هي ایک سچا هادي اور ایک ایسا رهبر و رهنما ہے جو کشتي قوم کو گرداب ضلالت سے نکالکر سچي راہ پر لگا سکتا ہے' اور جسکے سچي اور بے لاگ صلاح پر قوم کي دیني و دنیاوي فلاح منحصر ہے - اگر اسکي ضرورت ہے کہ مسلمان زندہ رهیں' اگر یہ ضروري ہے کہ اسلام صرف نام هي کو باقي نہ رہے بلکہ هر مسلم هستي کو سچا مسلمان هونا چاهیے' تو یقین فرمائیے کہ میرا یہ ایمان ہے کہ الهلال کو زندہ رهنا اور قوم کي رهنمائي کرنا چاهیے !

مانا کہ الهلال اپني " پہلي منزل دعوة " سے گذر چکا ہے' لیکن قوم ابھي پوري طرح سے بیدار نہیں هوئي اور میں اُس تباہ کن غفلت کے خیال سے لرز رها هوں جو نیم بار آنکھوںپر چھا جایا کرتي ہے - پس قطعي ضروري ہے کہ یہ صداے غفلت شکن برابر جاري رہے -

آنجناب نے جو صورت الهلال کے مالي مسئلہ کي درستگي کي تجویز فرمائي ہے' وہ اس خیال سے کہ مسلم پبلک شاید زیادتي قیمت کي متحمل نہ هوسکتي' نہایت مناسب ہے' لیکن میں چونکہ اپنے زمانۂ قیام کلکتہ میں (جب ڈاکٹري و علم حیوانات پڑھتا تھا) الهلال پریس کے وسیع انتظامات دیکھہ چکا هوں' اسلیے میري راے یہ ہےکہ زیادتي قیمت هي بہتر تھي اور الهلال آٹھہ روپیہ میں بالکل مفت ہے - بہر حال میں کوشش میں هوں کہ خریدار پیدا کروں اور میرا ارادہ ہے کہ ان اطراف میں دورہ کروں اور لوگونکو خریداري پر آمادہ کروں - بہتر تھا کہ جناب قواعد ایجنسي بھي روانہ کرنیکي هدایت فرما دیتے تاکہ شہروں میں ایجنسیاں قائم کرانے کي کوشش کرتا - مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ دو هزار خریدار بہت جلد پیدا هوجائینگے اور خدا آپکے مشن کو هر طرح سے کامیاب کریگا -

نیاز مند رحم حسین قدوائي - بارا بنکي -

گذشتہ الهلال میں (صدا بہ صحرا) کے عنوان سے جو مضمون شایع هوا ہے اُسنے همدردان ملت اور علی الخصوص ناظرین الهلال کے دل دهلادیے' اور ابتک بھي اسکا انتشار باقي ہے - لیکن خداے قادر و توانا سے همیں امید کامل ہے کہ مولانا کے خیالات کے موافق دو هزار خریدار دو هفتہ میں ملجائینگے' بشرطیکہ هر ناظر الهلال اس رسالہ کي سچي خدمت پر کمر بستہ هو (جو میرے خیال ناقص میں اُسکا فرض اولین اسلامي ہے) کیونکہ یہي ایک وہ اخبار ہے جو احیاء شریعت کا موید اور صداے حق سے ممجد ہے -

همارے مردہ دل اس کي آواز سے زندہ هیں - اگر یہ نہوگا (خدا نخواستہ) تو دیکھہ لینا هم پھر مردہ هوجائنگے - هم اس کي توسیع کے لیے هزار جاں سے کوشاں هونگے - اگر سو مرتبہ بھي هوسکے تو اسکے خریدار کا شرف غلامي حاصل کرنے کے لیے تیار هوں !

بہر حال میرے ایک عزیز اسوقت ایک پرچہ کے خریدار هوچکے هیں ایک اور اخدار ذیل کے پتہ پر ارسال فرما دیجیے -

سید امیر الدین وکیل مدهول علاقہ نظام دکن

(بقیہ مضمون کے لیے صفحہ ۱۸ ملاحظہ هو)

هوائي جنگ

(۳)

هوائي جنگ کے عنوان سے جو دو نمبر الهلال میں نکلے هیں ' یه دو تصویریں انکا تتمه هیں - پهلي تصویر سب سے زیادہ طاقتور ایروپلین کوالیرجین سن نامی کي هے جو حال میں فرانس نے طیار کیا هے - اسکی شکل کشتي کي سي هے ' اور تصویر اس طرح لی گئي هے که اسکي اندروني حالت نظر آجاے - اسمیں برخلاف عام هوائي جهازوں کے دو انجن هیں ' اور انکي مجموعي طاقت چار سو گهوڑ ونکي هے - هوائي جهازوں میں سب سے زیادہ اهم آله پراپلر (Prapeller) نامي هوتا هے جو جهازکو آگے بڑھا تا هے - اسمیں پراپلر کے آگے ایک اور آله بهی لگا یا گیا هے جس سے مستقیم شعاعیں نکلتي هیں - اسلیے تاریکي میں وہ هوائي جنگ کو جاري رکهه سکتا هے اور اپنی شعاعوں کے اندرکي هرچیز دیکهه سکتا هے -

دوسري تصویر سے یه دکهلا نا مقصود هے که هوائي جهازوں میں کس طرح توپوں سے کام لیا جا تا هے ؟ یه ایک ایروپلین هے اور اسکي بالائي سطح پر پروں کے آگے ایک مشین گن رکهي گئی هے - توپچي کهڑا هے تاکه اپنا کام شروع کرے - وہ هوائی سفر کا لباس پهنا هوا هے - طیارہ چي (ڈرائیور) اسکے پیچهے سر نکالے ' اور هوائی سفرکي عینک چڑهاے غور سے دیکهه رها هے -

یه تجربه گذشته فروري کو کپتان ڈاوشے (Destawches) نے ویلا کوربلا واقع جرمني میں کیا تها ' اور فائرکرنے اور گولوں کے ٹهیک اتارنے میں پوري کامیابي هوئي تهی -

یه سب سے آخري خدمت هے جو بني نوع انساني کي هلاکت کیلیے علم و تمدن نے انجام دي هے ! !

آثار عتیقہ

آثار قونیہ

(۲)

آثار ملوکانہ و علمیہ

(منارۂ ساعت)

ایک عجیب عمارت منارۂ ساعت ہے جو اسی علاؤ الدین نے تعمیر کیا تھا - اور جسکی تصویر گذشتہ نمبر کے مضمون میں پہلے صفحہ پر نکل چکی ہے -

نیچے ایک بہت بڑی کرسی قلعہ کے دروازوں اور حصار کے برجوں کی طرح تعمیر کی ہے - اسکے اوپر دو درجے محرابوں کے بنائے ہیں - تیسرا درجہ اس سے چھوٹا ایک مربع کمرہ کی شکل کا ہے - اسکے اوپر گھڑی کا برج ہے -

کلاک ٹاور آجکل کی ایجاد ہے اور جہانتک میرا خیال ہے دمشق اور بغداد کی دو عجیب و غریب گھڑیوں کے سوا عام طور پر قدیم عمارتوں میں اسکی نظیر نہیں ملتی -

زیادہ تر برج بنائے جاتے تھے جنپر ہر ایک پہر کے بعد یا ایک ایک گھنٹے کے بعد نوبت بجتی تھی ' لیکن اسمیں گھڑی کا لگانا اُسی وقت سے رائج ہوا ہے ' جس وقت سے کہ موجودہ گھڑیاں ایجاد ہوئی ہیں -

غالبا ابن جبیر نے دمشق کی جامع اموی کی ایک طلسمی گھڑی کا حال لکھا ہے ' اور خطیب نے بغداد کے ایک برج کی نسبت بھی روایت کی ہے جسمیں ایک عجیب الهئیۃ گھڑی لگائی گئی تھی - جامع اموی کی گھڑی فن آلات و حیل (مشینری اور میکانک) کا عجیب و غریب نمونہ تھی - اسکے اندر چند پتلے بنائے گئے تھے جو گھنٹہ بجا کر پھر اپنے خانے کے اندر واپس چلے جاتے تھے -

لیکن اس منارے کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ گھڑی کا وجود اُس زمانے میں اسقدر محدود و خاص نہ تھا جیسا کہ عام طور پر سمجھا جاتا ہے - اس منارہ میں چاروں طرف مختلف اللون شیشے لگے تھے - اُسکے اندر شب کو روشنی کی جاتی تھی اور بالکل آجکل کی بڑی بڑی گھڑیوں کی طرح اس قسم کے آلات لگائے گئے تھے کہ ہر گھنٹے کے بعد نہایت بلند اور دور دور تک پہنچنے والی آواز میں خود بخود گھنٹا بجتا تھا !

حوادث و تغیرات نے اس گھڑی کو اب نا پید کر دیا ہے لیکن سرکاری کاغذات سے معلوم ہوتا ہے کہ اب سے دو سو برس پہلے تک موجود تھی - متعدد مورخین عثمانیہ نے اپنی اپنی تاریخوں میں اسکا حال لکھا ہے - قدیم شعراے ترک نے آواز کی بلندی ' دائمی ہوشیاری ' تغیر الوان ' اور شب بیداری کیلیے اس گھڑی کے وجود سے ایک محسوس تمثیل کا کام لیا ہے - سلطان سلیم کے عہد کے مشہور مصنف شیخ زادہ بروسہ لی نے خاص اسکے حالات میں ایک مختصر رسالہ بھی لکھا تھا جسکا احمد مدحت نے اپنی تاریخ آل عثمان میں تذکرہ کیا ہے -

(کوشک سلطانی)

اُس عہد کی اولوالعزمیوں کا تصور کرو کہ امن و فرصت کے ایام راحت و عیش ہی میں نہیں ' بلکہ جنگ و خوف اور بے امنی و سراسیمگی کی پر آشوبیوں میں بھی عظیم الشان محل سراؤں کی تعمیر ' مدارس و مساجد کی بنا ' اور بڑے بڑے تمدنی و علمی کاموں کا سلسلہ برابر جاری رہتا تھا !

وہ لوگ حوادث و مصائب سے کس درجہ نڈر تھے ' اور مصیبتیں اور پریشانیاں کس طرح انکے ارادوں کو معطل کردینے میں ناکام رہتی تھیں ؟ انکی ہمتوں کو دیکھو جو بالکل نڈر تھی ' اور انکے عزموں کو یاد کرو جو کسی وقت بھی بیکار نہیں ہوتے تھے !

ایک نوجوان پادشاہ جسے تخت پر بیٹھتے ہی پیام جنگ سننا پڑا ' اور بربادی و ہلاکت کا وہ سیلاب عظیم اسکی طرف امنڈ آیا جو تمام عالم اسلامی کی بڑی بڑی شہنشاہیوں کو تنکوں اور خشک پتوں کی طرح بہا لے گیا تھا ' پھر اس عالم میں بھی چند مہینوں سے زیادہ مہلت اُسے نہ ملی اور وہ اپنا تخت چھوڑ کر دور دراز سفر پر نکل گیا - تاہم ایسی پر آشوب ' ہمت فراموش ' عزائم شکن ' ہوش و حواس افگن ' اور پر از آلام و مصائب زمانے میں وہ ایک طرف جنگ و مقابلہ کی طیاریاں بھی کرتا ہے ' اور دوسری طرف بڑی بڑی عظیم الشان عمارتوں کو مکمل بھی کردیتا ہے !!

یہ وہ اولوالعزمی تھی جسکے نظائر و شواہد سے تاریخ اسلام بھری پڑی ہے ' اور جسکا آج کل کے عالم اسلامی کی منقلب و مبدل حالت سے مقابلہ کرنا چاہیے - فشتان ما بین الیوم و الامس !

سلطان علاء الدین کے اقل قلیل اور پر اشوب زمانے کی یادگار ہی کیا ہوسکتی تھی ؟ مگر اِن دو چار مہینوں کے اندر ہی اس نے عظیم الشان جامع مسجد بنائی ' منارۂ ساعت تعمیر کیا ' اور اس سے بھی زیادہ تعجب انگیز یہ کہ ایک وسیع و عظیم قصر سلطانی بنایا جو ابتک "علاء الدین کوشک" کے نام سے قونیہ میں موجود ہے اور جسکی تصویر گذشتہ نمبر میں پانچویں صفحہ پر نکل چکی ہے -

یہ کوشک دراصل ایک ناتمام قلعہ ہے - معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اپنے رہنے کا محل بناکر اسکے بعد رفتہ رفتہ پورا قلعہ تعمیر کرنے کا ارادہ تھا - عمارت کے اندر داخل ہوکر سب سے پہلے ایک شکستہ برج ملتا ہے جسکے پہلے درجہ کی صرف ایک محراب ہی باقی رہگئی ہے - اسکے بعد دروازۂ قلعہ کی طرح نشیب میں اترکر صدر دروازہ ملتا ہے اور اندر کا حصہ مختلف عمارتوں اور محل سراؤں میں منقسم ہے - عمارت میں ایرانی طرز غالب ہے جسکی بنیاد اس وقت پڑچکی تھی - البتہ ایک چیز بالکل نئی قسم کی ہے - یعنی مخروطی شکل کا ایک مدور گنبد جو مثل ہندوستان کے مندروں کے معلوم ہوتا ہے - تمام بلاد اسلامیہ کے آثار ابنیہ میں کہیں بھی اس طرز کا گنبد نہیں پایا جاتا -

اسلامی طرز تعمیر میں گنبد کی دو ہی شکلیں تھیں : ایرانی اور عربی - ایرانی طرز کا گنبد کرہ کا نصف اول یا اس سے بھی کچھ کم ہوتا تھا ' جیسا کہ جامع اصفہان ' مساجد قسطنطنیہ ' اور اثار شاہان مشرقیۂ جونپور میں پایا جاتا ہے - عربی طرز میں کرہ کا دو تہائی حصہ یا نصف سے زائد لیا جاتا تھا اور بہت خوشنما ہوتا تھا - تاج آگرہ ' جامع مسجد دہلی ' مقبرۂ منصور ' اور الحمراء اندلس وغیرہ کے گنبد اسی طرز کے ہیں -

لیکن مخروطی مدور گنبد کہیں بھی نہیں بنائے گئے -

حکومۃ عثمانیہ نے حکم دیا ہے کہ ان تمام آثار کی حفاظت ایک مستقل محکمے کے سپرد کی جائے ' اور ہمیشہ انہیں اصلی حالت میں برقرار رکھا جائے -

بقیــۂ " مسئلــۂ قیــام الهــلال "

میں نے دو آدمیوں سے ذکر کیا - انہوں نے خواهش کی که میں آنکے لیے اپکی خدمت میں تحریر کردوں -

محمد اکبر خاں - ارشد منزل - کیمبل پور -

سردست تین خریدا حاضر هیں -

نذر محمد کورٹ انسپکٹر هوشیار پور

۴ جمادی الاولی کا پرچه پڑهنے سے کمال پریشانی هوئی که بوجه نقصان مالی کے کہیں ایسا نهو که الهلال بند هي هو جاے ' پهر آگے جب خریداروں کی بابت پڑها تو اُس سے بهی زیاده گهبراهٹ هوئی - میں به حیثیت ایک مسکین هونے کے اپنے مال سے امداد کرنے پر طیار هوں - اگر اجازت هو تو حاضر خدمت کیا جاے -

نیز یه بهی عرض هے که آپ نے جو حضور وایسراے کے جواب ایڈریس میں اشاره اسطرف کیا هے که حاکم کی وفاداری کوئی جزؤ اسلام یا احکام قران میں داخل نهیں ' اور نه قرآن میں اسکا ذکر آیا هے ' تو عرض هے که میں کچهه زیاده علم نهیں رکهتا - صرف ترجمه لفظی پڑها هے - مگر جو همارے مولویصاحبان هیں ' وه آیت کریمه اطیعو الله و اطیعو الرسول و الامر منکم کی تفسیر میں یهي تعلیم دیتے هیں که حاکم کی اطاعت محکوم پر فرض هے ' بلکه جس طرح خدا و رسول کي اطاعت فرض هے اوسي طرح یه بهي فرض هے - اب میري سمجهه میں یه نهیں آیا که آپکا اشاره غیر اسلام حاکم کیطرف هے یا که عام طور پر - تفسیر آیت کریمه کی کس طرح هوگي ؟ آپ غلام کو جواب باصواب سے بذریعه اخبار مشکور فرماویں -

حافظ چراغ الدین قریشی از تراب تحصیل تله ضلع اٹک

الهــلال :

جواب تفصیل کا طالب هے - اس آیت کو اس موقعه سے کوئي تعلق نهیں - اسکی ایسي تفسیر کرنا بڑي هي سخت باطل پرستانه جسارت هے - میں اینده کسي اشاعت میں فرصت پاتے هی مفصل جواب دونگا - ایک مرتبه اس مسئله کو بالکل صاف کردینا چاهیے -

مسیحاے ملت - روحی فداک - الهلال اسلام اور فرزندان اسلام کی جو کچهه گرانقدر خدمت انجام دے رها هے ' وه اهل بصیرت سے پوشیده نهیں - کوئي مسلم قلب یه سننے کی تاب نهیں لاسکتا که خدا نخواسته الهلال کي اشاعت بند هوجائیگی -

میرے خیال میں جن دلوں میں درد هے وه کب کے صدا بصحرا کے گوش زد هوتے هی بیچین هوگئے هونگے ' بلکه عملی طور سے مصروف هونگے که مسئله قیام الهلال کے متعلق جو کچهه جناب نے تجویز فرمائي هے ' اوسکی تکمیل هوجاے - اس قصبه میں مسلمانوں کی تعلیمی حالت نهایت ابتر هے - اور قومي احساس کیسے هوسکتا هے جبتک که انکو علم نهو ' تاهم میں شبانه روز اسي فکر میں هوں که جهاں تک هوسکے اس مفید تجویز کي تکمیل میں کچهه خدمت کروں - مجهے اس کا خیال بهت دنوں سے هے که الهلال هر مسلم هاتهه میں رهنا چاهیے اور کم ازکم جنکو کچهه بهی علمي مذاق هے یا اخباري ذوق اور مذهبی احساس ' اونکے هاتهه تو کبهي بهي الهلال سے خالي نرهیں - بحمده که جناب کي اس مفید تجویز نے اور آماده اور طیار کردیا ' انشاء الله میں برابر کوشش کرونگا - لیکن خدا کیلیے آپ کوئی فیصله ایسا نه کر بیٹهیگا که مسلمانوں کی آرزؤں کی خلاف هو - سردست سات خریدار حاضر هیں -

انور علی فاروقی از پربهنی ' دکن -

اطـــلاع

انجمن اصلام المسلمین قصبه گنیشپور ضلع بستي کا پہلا جلسه بتاریخ ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ مئی سنه ۱۹۱۴ع یوم جمعه و شنبه و یکشنبه قرار پایا ہے - علماء کرام و ملک کے قابل حضرات کے خدمت میں استدعا ہے کہ شریک جلسه هوکر کارکنان انجمن کو مشکور فرمایں -

جو صاحب کوئي مضمون نثر یا نظم انجمن میں پڑهنا چاهیں - وه دو هفته قبل سکرٹری انجمن کو عنوان مضمون سے اطلاع دیدیں -

شریک هونے والے حضرات کے قیام و طعام کا انتظام منجانب انجمن هو گا بشرطیکه ایک هفته قبل اطلاع دیجائے

قصبه گنیشپور استیشن بستي سے قریب ہے -

المـعلن

ابو الاعجاز عرشی - سکرٹري انجمن اصلاح المسلمین قصبه گنیشپور ضلع بستي پوسٹ صدر - یو - پی -

ایک اهم خوشخبری

حضرت مولانا و مقتدانا - السلام علیکم و رحمته الله و برکاته !

غالباً آپ اس خبر مسرت اثر سے بہت هی خوش هونگے که ۲۴ - اپریل جمعه گذشته کو مسجد گیان باپی میں ایک اعلی تعلیم یافته یورپین شخص اور بنارس اسٹیٹ کا چیف انجنیر مسٹر سي - ایف - لنٹن صاحب بہادر بعد نماز جمعه ایک بہت بڑے عظیم الشان مجمع کے سامنے مشرف به اسلام هوے ' اور انهوں نے خود اپنا اسلامي نام محمد اسمعیل پسند فرمایا - اس سارے واقعه کی کامیابي کا سہرا جناب مولانا مولوي محمد عظیم صاحب متوطن ککهڑ ضلع گوجرا نواله (پنجاب) کے سر ہے - جن کي فیض صحبت سے متاثر هوکر صاحب موصوف نے اسلام قبول فرمایا - صاحب موصوف ایک معزز انگریز خاندان سے هیں - اور خاص علمی مذاق رکهنے کے علاوه بہت بڑے انجینر هیں - چنانچه آجکل بنارس اسٹیٹ ریلوے کی تعمیر کا کام اُن کے سپرد ہے - جسمیں انهیں باره سو روپے ماهوار تنخواه علاوه الاؤنس کے ملتی ہے - قبول اسلام سے پہلے تلاش حق میں مصروف تہے - اتفاقاً مولوي صاحب سے سابقه پڑ گیا - اور یه سعادت خداوند کریم کے فضل سے انهیں نصیب هوی -

نیاز مند نذیر علی - نمبر ۴۳ - چهاؤني بنارس -

الهـــلال کي ششمـاهی مجلـدات

— * —

قیمـت میں تـخفیف

الهلال کی شش ماهي جلدیں مرتب و مجلد هونے کے بعد آٹهه روپیه میں فروخت هوتي تهیں لیکن اب اس خیال سے که نفع عام هو ' اسکي قیمت صرف پانچ روپیه کردي گئي ہے -

الهـلال کي تیسري جلد مکمـل موجود ہے - جلـد نهایت خوبصورت ولایتي کپڑے کي - پشته پر سنہري حرفوں میں الهـلال منقش پانچ سو صفحـوں سے زیاده کي ایـک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیاده هاف ٹون تصویریں بهي هیں - کاغذ اور چهپائي کي خوبي محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصله بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیه کچهه ایسي زیاده قیمت نہیں ہے - بہت کم جلـدیں باقي رهگئي هیں -

(منیجـر)

دیگر کتابیں

(۱) حالات ومکتوبات حضرت سید احمد صاحب بریلوی مجدد رحمۃ اللہ علیہ معہ سوانح حضرت اسمعیل شہید و دیگر خلفاے حضرت صاحب اس کا ایک نسخہ سو روپیہ کو بھی نہ ملتا تھا ، ہمنے بڑی محنت سے ایک نسخہ تلاش کرکے طبع کرایا ہے قیمت ۲ روپیہ - [۲] مذاق العارفین ترجمہ اردو احیا العلوم مولفہ حضرت امام غزالی قیمت ۹ روپیہ - تصوف کی نہایت نایاب اور بے نظیر کتاب [۳] ہشت بہشت مجموعہ حالات و ملفوظات خواجگان چشت اہل بہشت اردو قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ - [۴] رموز الاطبا علم طب کے بے نظیر کتاب موجودہ حکماے ہند کے باتصویر حالات و مجربات ایک ہزار صفحہ مجلد قیمت ۴ روپیہ - [۵] نفحات الانس اردو حالات اولیاے کرام مولفہ حضرت مولانا جامی رح قیمت ۳ روپیہ -

(۶) مشاہیر اسلام چالیس صوفیاے کرام کے حالات زندگی دو ہزار صفحہ کی کتابیں اصل قیمت معہ رعایتی ۲ روپیہ ۸ آنہ ہے - (۷) مکتوبات و حالات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی بدرہ سو صفحے ٹمٹی کاغذ بڑا سائز ترجمہ اردو قیمت ۶ روپیہ ۱۲ آنہ

ملنے پتہ — منیجر رسالہ صوفی پنڈی بہاؤ الدین
ضلع گجرات پنجاب

جام جہاں نما

— * —

بالکل نئي تصنیف کبھی دیکھي نہ ہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسي قیمتي اور مفیدہ کتاب دنیا بھرکي کسي ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک ہزار روپہ نقد انعام

ایسي کارآمد ایسي دلفریب ایسي فیض بخش کتاب لاکھہ روپے کو بھي سستي ہے - یہ کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھہ لیے - دنیا کے تمام سر بستہ راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کي موجودگي میں گویا ایک بڑي بھاري لائبریري (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

ہر مذہب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کي ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم ہئیت - علم بیان - علم عروض - علم کیمیا - علم برق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - گیان سرود - قیافہ شناسي اہل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ ہر ایک کا حقیقي راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے کہ مطالعہ کرتے ھي دلمیں سرور آنکھونمیں نو پیدا ہو بصارت کي آنکھیں وا ہوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشہور آدمي آنکے عہد بعہد کے حالات سوانحعمري: و تاریخ دائمي خوشي حاصل کرنے کے طریقے ہر موسم کیلیے تندرستي کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کي تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کي فہرست ' آنکي قیمتیں' مقام اشاعت وغیرہ - بہي کھاتہ کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازي طب انساني جسمیں علم طب کي بڑي بڑي کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج ہاتھي ' شتر' گائے بھینس' گھوڑا ' گدھا بھیڑ' بکري ' کتا وغیرہ جانوروںکي تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکي دوا نباتات و جمادات کي بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوہر (جن سے ہر شخص کو عموماً کام پڑتا ہے) ضابطہ دیواني فوجداري ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹري اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالک کي بولي ہر ایک ملک کي زبان مطلب کي باتیں اُردو کے بالمقابل لکھي ہیں آج ہی وہاں جاکر روزگار کر لو اور ہر ایک ملک کے آدمي سے بات چیت کرلو سفر کے متعلق ایسي معلومات آجتک کہیں دیکھي نہ سني ہونگي اول ہندوستان کا بیان ہے ہندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وہاں کي تجارت سیر گاہیں دلچسپ حالات ہر ایک جگہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگھي جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے ہیں اسکے بعد ملک برہما کا سفر اور اُس ملک کي معاشرت کا مفصل حال یاقوت کي کان (روبي واقع ملک برہما) کے تحقیق شدہ حالات وہاں سے جواہرات حاصل کرنے کي ترکیبیں تھوڑے ھي دنوں میں لاکھہ پتي بننے کي حکمتیں دلپذیر پیرایہ میں قلمبند کي ہیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفر کا بالتشریح بیان ملک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصر - افریقہ - جاپان - اسٹریلیا - ہر ایک علاقہ کے بالتفسیر حالات وہانکي درسگاہیں دخاني کلیں اور صنعت و حرفت کي باتیں ریل جہاز کے سفر کا مجمل احوال کرایہ وغیرہ سب کچھہ بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعہ دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسي دلاویزکہ پڑھتے ہوے طبیعت باغ باغ ہو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اسي وقت تمام احباب کي خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیہ - ۸ - آنہ محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

---

تصویر دار گھڑي

گارنٹي ۵ سال قیمت صرف چھہ روپے

ولایت والوں نے بھي کمال کردکھایا ہے اس عجائب گھڑي کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کي تصویر بني ہوئي ہے - جو ہر وقت آنکھہ مٹکاتي رہتي ہے ' جسکو دیکھکر طبیعت خوش ہو جاتي ہے - ڈائل چیني کا' پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتي - وقت بہت ٹھیک دیتي ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستي چھین نہ لیں تو ہمارا ذمہ ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھہ روپیہ -

---

آٹھہ روزہ واچ

گارنٹي ۸ سال قیمت ۶ چھہ روپیہ

اس گھڑي کو آٹھہ روزمیں صرف ایک مرتبہ چابي دیجاتي ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار ہیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتي ہے کہ کبھي ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے ہیں - برسوں بگڑنیکا نام نہیں لیتي - قیمت صرف چھہ روپے - زنجیر سنہري نہایت خوبصورت اور بکس ہمراہ مفت -

چاندي کي آٹھہ روزہ واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کي آٹھہ روزہ واچ - جو کلائي پر بندھ سکتي ہے مع تسمہ چرمي قیمت سات روپے

بجلي کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور ہر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابھي ولایت سے بنکر ہمارے یہاں آئي ہیں - نہ دیا سلائي کیضرورت اور نہ تیل بتي کي - ایک لمپ راتکو اپني جیب میں یا سرہانے رکھلو جسوقت ضرورت ہو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفید روشني موجود ہے - رات کیوقت کسي جگہ اندھیرے میں کسي موذي جانور سانپ وغیرہ کا ڈر ہو فوراً لیمپ روشن کرکے خطرے سے بچ سکتے ہو - یا رات کو سوتے ہوے ایکدم کسیوجہ سے آٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفہ ہے - منگوا کر دیکھیں تب خوبي معلوم ہوگي - قیمت ۱ معہ محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کي روشني ہوتي ہے ۳ روپیہ ۸ آنہ -

ضروري اطلاع — علاوہ انکے ہمارے یہاں سے ہر قسم کي گھڑیاں' کلاک اور گھڑیونکي زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنما مل سکتي ہیں - اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھیں اکٹھا مال منگوانے والوں کو خاص رعایت کي جاویگي - جلد منگوا لیجیے -

منیجر گپتا اینڈ کمپني سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقام توہانہ - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry. (Punjab)

علمی ذخیــــرہ

(۱) - مآثر الـكرام - حسان الهند مولانا مير غلام علي آزاد بلگرامي كي تصنيف هے - جس ميں هندوستان كے مشاهير فقرا وعلما كے حالات هيں - مطبوعه مفيد عام پريس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحه قيمت ۲ روپيه -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الـكرام كا دوسرا حصه هے - اس ميں شعراے متاخرين كے تذكرے هيں - مطبوعه رفاه عام اسٹيم پريس لاهور - صفحات ۴۲۲ قيمت ۳ روپيه -

مولانا شبلي نعماني تحرير فرماتے هيں كه سرو آزاد خاص شعراے متاخرين كا تذكرہ هے يه تذكرہ جامعيت حالات كے ساتهه يه خصوصيت ركهتا هے كه اس ميں جو انتخابي اشعار هيں اعلى درجه كے هيں - مآثر الـكرام ميں اُن حضرات صوفيه كے حالات هيں جو ابتداے عهد اسلام سے اخير زمانه مصنف تک هندوستان ميں پيدا هوے -

(۳) گلشن هند - مشهور شعراے اردو كا نادر وناياب تذكرہ جس كو زبان اردو كے مشهور محسن وسرپرست مسٹر جان گلكرست نے سنه ۱۸۰۱ ع ميں ميرزا علي لطف سے لكهوايا هے - بوقت طبع شمس العلا مولانا شبلي نعماني نے اس كي تصحيح كي هے اور مولوي عبد الحق صاحب بي - اے - نے ايک عالمانه مقدمه لكها هے - جس ميں زبان اردو كي ابتدائي تاريخ اور تذكرہ هذا كے خصوصيات مذكور هيں - صفحات ۲۳۲ قيمت ايک روپيه -

(۴) تحقيق الجهاد - نواب اعظم يار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم كی كتاب "كريٹكل اكسپوزيشن آف دي پاپيولر جهاد" كا اردو ترجمه - مترجمه مولوي غلام الحسنين صاحب پاني پتي - علامه مصنف نے اس كتاب ميں يوروپين مصنفين كے اعتراض كو رفع كيا هے كه مذهب اسلام بزور شمشير پهيلايا گيا هے - قرآن ' حديث ' فقه اور تاريخ سے عالمانه اور محققانه طور پر ثابت كيا هے كه جناب رسالت مآب صلعم كے تمام غزوات وسرايا وبعوث محض دفاعي تهے اور ان كا يه مقصد هرگز نه تها كه غير مسلموں كو بزور شمشير مسلمان كيا جاے - حجم ۴۱۲ صفحه قيمت ۳ روپيه -

(۵) زرتشت نامه - قديم پارسيوں كے مشهور پيغمبر اور ريفارمر كي سوانح عمري جس كو مشهور مستشرق عالم جيكسن كي كتاب سے اقتباس كر كے مولوي خليل الرحمن صاحب نے تاليف كيا هے - صفحات ۱۹۸ - قيمت ايک روپيه -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني كي لا ثاني تصنيف جس ميں حضرت عمر رضي الله عنه كي مفصل سوانح عمري اور اُن كے ملكي ' مالي ' فوجي انتظامات اور ذاتي فضل وكمال كا تذكرہ مندرج هے - قيمت ۳ روپيه -

(۷) نعمت عظمى - امام عبد الوهاب بن احمد الشعراني المتوفي سنه ۹۷۳ هجري كی كتاب لواقح الانوار في طبقات الاخيار كا ترجمه جس ميں ابتداے ظهور اسلام سے دسويں صدي كے اواسط ايام تک جس قدر مشاهير فقرا گذرے هيں ان كے حالات اور زرين اقوال مذكور هيں - مترجمه مولوي عبد الغنى صاحب وارثى قيمت هر دو جلد ۵ روپيه -

(۸) - آثار الصناديد - مرحوم سر سيد كي مشهور تصنيف جس ميں دهلى كي تاريخ اور وهاں كے آثار وعمارات كا تذكرہ مندرج هے نامي پريس كانپور كا مشهور اڈيشن - قيمت ۳ روپيه -

(۹) - قواعد العروض - مصنفه مولانا غلام حسين قدر بلگرامي - علم عروض ميں اس توضيح و تفصيل كے ساتهه عربي و فارسي ميں بهي كوئي كتاب لكهي نهيں گئي هے - اس كے آخير ميں هندي عروض وقافيه كے اصول وضوابط بهي مذكور هيں ' اور اس كو شمس العلما ڈاكٹر سيد علي بلگرامي نے اپنے اهتمام سے چهپوايا هے - حجم ۴۷۴ صفحه - قيمت سابق ۴ روپيه - قيمت حال ۲ روپيه

(۱۰) - ميڈيكل جيورس پروڈنس - يعنے طب متعلقه مقدمات فوجداري هے - مترجمه شمس العلما ڈاكٹر سيد علي بلگرامي - اس كا مفصل ريويو الهلال ميں عرصه تک چهپ چكا هے - قيمت سابق ۶ روپيه قيمت حال ۳ روپيه -

(۱۱) - تمدن هند - موسيو گستاو ليبان كي فرانسيسي كتاب كا ترجمه - مترجمه شمس العلما ڈاكٹر سيد علي بلگرامي - يه كتاب تمدن عرب كي طرز پر هندوستان كے متعلق لكهي گئي هے - اور اس ميں نهايت قديم زمانه سے ليكر زمانه حال تک هندوستان ميں جسقدر اقوام گذرے هيں اُن كي تاريخ ' تهذيب وتمدن اور علوم وفنون كے حالات لكهے هيں خصوصاً مسلمانان هند كا حال تفصيل كے ساتهه مندرج هے - قيمت (۵۰) روپيه -

(۱۲) - تمدن عرب - قيمت سابق (۵۰) روپيه - قيمت حال (۳۰) روپيه -

(۱۳) - داستان تركتازان هند - جلد ۵ جس ميں مسلمانوں كے ابتدائي حملوں سے دولت مغليه كے انقراض تک تمام سلاطين هند كے مفصل حالات منضبط هيں - اعلى كاغذ پر نهايت خوش خط چهپي هے - حجم (۲۹۵۶) صفحه قيمت سابق ۲۰ روپيه - قيمت حال ۹ روپيه -

(۱۴) مشاهير الاسلام - قاضي احمد ابن خلكان كي مشهور عالم كتاب وفيات الاعيان كا ترجمه جس ميں پهلى صدي سے ساتويں صدي تک كے مشاهير علما و فقها و محدثين و مورخين وسلاطين و حكما و فقرا و شعرا وضاع وغيرہ كے حالات هيں - اس كتاب كے انگريزي مترجم موسيو ڈي سيلان نے ابتدا ميں چار عالمانه مقدمے اور كثير التعداد حواشي لكهے هيں - مترجم نے ان كا بهي اردو ترجمه اس كتاب ميں شامل كرديا هے - قيمت هر دو جلد ۵ روپيه -

(۱۵) الغزالي - مصنفه مولانا شبلي نعماني - امام همام ابو حامد محمد بن محمد الغزالي كي سوانح عمري اور ان كے علمي كارناموں پر مفصل تبصرہ - حجم (۲۷۲) صفحه طبع اعلى - قيمت ۲ روپيه -

(۱۶) جنگل ميں منگل - انگلستان كے مشهور مصنف اڈيارڈ كپلنگ كي كتاب دي جنگل بک " كا ترجمه - مترجمه مولوي ظفر علي خان بي - اے جس ميں انوار سهيلي كی طرز پر حيوانات كي دلچسپ حكايات لكهي گئي هيں - حجم ۳۶۲ صفحه قيمت سابق ۴ - قيمت حال ۲ روپيه -

(۱۷) وكرم اروسي - سنسكرت كے مشهور ڈراما نويس كاليداس كے ڈرامائين كا ترجمه - مترجمه مولوي عزيز ميرزا صاحب بي - اے مرحوم - ابتدا مين مرحوم مترجم نے ايک عالمانه مقدمه لكها هے جس ميں سنسكريت ڈراما كي تاريخ اور مصنف ڈراما كے سوانحي حالات مذكور هيں قيمت ايک روپيه ۸ آنه -

(۱۸) حكمت عملي - مصنفه مولوي سجاد ميرزا بيگ صاحب دهلوي - فلسفه عملي پر مبسوط اور جامع كتاب هے - جس ميں افراد انساني كي روحاني ارتقا كي تدابير كے ساتهه ساتهه قومي ترقي اور عزت حاصل كرنے كي اصول و ضوابط بيان كئے هيں حجم ۴۵۰ صفحه قيمت ۳ روپيه -

(۱۹) امسر اللغات - عربي فارسي كي متداول الفاظ كي كارآمد ڈكشنري حجم (۱۲۲۶) صفحه - قيمت سابق ۶ روپية قيمت حال ۲ روپيه -

(۲۰) قران السعدين - جس ميں تذكير و تانيث كے جامع قواعد لكهے هيں ' اور كئي هزار الفاظ كي تذكير و تانيث بتلائي گئي هے - قيمت ايک روپيه ۸ آنه -

(۲۱) كليات قدر بلگرامی - جس ميں جميع اصناف سخن كے اعلى نمونے موجود هيں مطبوعه مفيد عام پريس آگرہ - حجم (۴۲۰) صفحه قيمت ۳ روپيه -

(۲۲) دربار اكبري - مولانا آزاد دهلوي كي مشهور كتاب جس ميں اكبر اور اس كے اهل دربار كا تذكرہ مذكور هے قيمت ۳ روپيه -

(۲۳) فهرست كتب خانه آصفيه - عربي فارسي و اردو كي كئي هزار كتابوں كي فهرست جس ميں هر كتاب كے ساتهه مصنف كا نام سنه وفات - كتابت كا سنه - تصنيف - مقام طبع و كيفيت وغيرہ مندرج هے - جس سے معلوم هوتا هے كه بزرگان سلف نے علم و فن كے متعلق اخلاف كے ليے كس قدر ذخيرہ چهوڑا - جو لوگ كتابيں جمع كرنے كے شايق هيں انهيں اس كا مطالعه كرنا لازمي هے - حجم ۵۰۰ صفحه - قيمت ۲ روپيه -

(۲۴) دبدبه اميري - ضياء الملة والدين امير عبد الرحمن خاں غازي حكمران دولت خدا داد افغانستان كي سوانح عمري - مترجمه مولوي سيد محمد حسن صاحب بلگرامي - نهايت خوشخط كاغذ اعلى - حجم (۵۶۲) صفحه (۸) تصاوير عكسي - قيمت ۴ روپيه -

(۲۵) فغان ايران - مسٹر شوستر كي مشهور كتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشيا " كا ترجمه - حجم (۵۰۰) صفحه (۵۰) تصاوير عكسي قيمت ۵ روپيه -

المشتهر عبد الله خان بک سيلر اينڈ پبليشر كتب خانه آصفيه حيدر آباد دكن

خریداران الہلال کے لئے خاص رعایت

یہ گھڑیاں سویس واچ کمپنی کے یہاں اسی قیمت میں ملتی ہیں جو یہاں اصلی قیمت لکھی گئی ہے - میری رعایتی قیمت صرف اسوجہ سے ہے کہ میں نے کمیشن سے زیادہ حصہ خریداران الہلال کو دیدیا - اسکی قدر اسی طرح ہوسکتی ہے کہ ہر خریدار کم سے کم ایک گھڑی خرید لے -

یہ گھڑی نہایت عمدہ اور مضبوط - لیور اسکیپمنٹ - اوپن فیس -

اصلی قیمت ۸ - روپیہ ۱۲ - آنہ رعایتی قیمت ۶ - روپیہ ۹ - آنہ -

بمبئی میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجی - وائنڈنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامل ڈایل - گلاس ڈرم - ہنج باک - پن ہانڈس سٹ اکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کی تصویر کے -

اصلی قیمت ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتی قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنہ -

سسٹم راسکوپ - سائز ۱۸ - بغیر ڈھکنے کے - انامل ڈایل - مع قبضہ - نکل کیس - بلا کنجی گارنٹی تین سال - اسکے ساتھ ایک اسپرنگ اور گلاس مفت -

قیمت اصلی ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتی ۲ - روپیہ -

متل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلٹ - اوپن فیس - تین چوتھائی پلیٹ مرو منٹ سیلنڈر اسکیپمنٹ - پن ہانڈسٹ مکانیزم - کیس وائنڈنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل اسٹیل ہانڈس - بزل سٹ اور مصنوعی جواہرات - اسپانڈنگ برسلٹ بغیر ڈرم - اسنب باک -

اصلی قیمت ۷ - روپیہ ۸ - آنہ رعایتی قیمت ۵ - روپیہ -

بمبئی میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجی - وائنڈنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ انامل ڈایل - گلاس ڈرم - ہنج باک - پن ہانڈس سٹ اکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کی تصویر کے -

بالکل نمبر ۳ کی طرح فرق اتنا ہے کہ سکنڈ کی سوئین زاید -

اصلی قیمت ۳ - روپیہ ۲ - آنہ رعایتی قیمت ۲ - روپیہ ۹ - آنہ -

اربانہ اکسترا فلاٹ ڈرس واچ - سنہری سوئین - سائز ۱۸ - اسکرو بالنس - لیور اسکیپمنٹ - پن سٹ - ہانڈ اکشن - متل سلور ڈایل - سکنڈ اسٹیل ہانڈ - پلین کیس - گارنٹی ۶ سال - مخمل کے بکس میں مع اکسترا اسپرنگ اور گلاس -

اصلی قیمت ۶ - روپیہ ۶ - آنہ رعایتی قیمت ۴ - روپیہ ۹ - آنہ

بالکل نمبر ۶ کی طرح بغیر جواہرات -

اصلی قیمت ۶ - روپیہ رعایتی قیمت ۴ - روپیہ ۸ - آنہ -

جن فرمایشوں میں الہلال کا حوالہ نہیں ہوگا - اُس سے پوری قیمت لیجاویگی - اور آیندہ کسی قسم کی سماعت نہیں ہوگی -

المشتہر کے - بی محمد سعید اینڈ کمپنی پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکتہ

20

ہر فرمـــایش میں الہـــلال کا حوالہ دینا ضروری ھے

رینلڈ کي مسٹر یز اف دي کورٹ اُف لنڈن

یہ مشہور ناول جو کہ سولہ جلدونمیں ہے ابھي چھپ کے نکلي ھے اور تھوڑي سي رھگئي ھے - اصلي قیمت کي چوتھائي قیمت میں دیجاتي ھے - اصلي قیمت چالیس ۴۰ روپیہ اوراب دس ۱۰ روپیہ - نہرنگي جلد ھے جسمیں سنہري حروف کي کتابت ھے اور ۳۱۶ ہاف ٹون تصاویر ھیں تمام جلدین دس روپیہ وي - پي - اور ایک روپیہ ۱۴ آنہ محصول ڈاک -

امپیرئیل بک ڈیپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بہو بازار - کلکتہ

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

یوٹین ٹائین

ایک عجیب و غریب ایجاد اور حیرت انگیز شفا ' یہ دوا کل دماغی شکایتونکو دفع کرتی ھے - پژمردہ دلونکو تازہ کرتي ھے - یہ ایک نہایت موثر ٹانک ھے جوکہ ایکسان مرد اور عورت استعمال کر سکتے ھیں - اسکے استعمال سے اعضاء رئیسہ کو قوت پہونچتی ھے - ھسٹریہ وغیرہ کو بھی مفید ھے چالیس گولیونکی بکس کی قیمت دو روپیہ -

زینو ٹون

اس دوا کے بیرونی استعمال سے ضعف باہ ایک بارگی دفع ھو جاتی ھے - اس کے استعمال کرتے ھی آپ فائدہ محسوس کرینگے قیمت ایک روپیہ آٹھہ آنہ -

ھائی ڈرولن

اب نشتر کرانے کا خوف جاتا رھا -

یہ دوا آب نزول - فیل پا وغیرہ کے واسطے نہایت مفید ثابت ھوا ھے - صرف اندروني و بیروني استعمال سے شفا حاصل ھوتی ھے -

ایک ماہ کے استعمال سے یہ امراض بالکل دفع ھو جاتی ھے قیمت دس روپیہ اور دس دن دوا کی قیمت چار روپیہ -

Dattın & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

ھر قسم کے جنون کا مجرب دوا

اسکے استعمال سے ھرقسم کا جنون خواہ نوبتي جنون ' مرگی والہ جنون ' غمگین رھنے کا جنون ' عقل میں فتور ' بے خوابي و مزمن جنون ' وغیرہ وغیرہ دفع ھوتي - ھے اور وہ ایسا صحیح و سالم ھوجاتا ھے کہ کبھي ایسا گمان تک بھي نہیں ھوتا کہ وہ کبھي ایسے مرض میں مبتلا تھا -

قیمت في شیشي پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta.

نصف قیمت پسند نہونے سے واپس

ھمارے نئے چالان کي جیب گھڑیاں ٹھیک وقت دینی والي اور دیکھنے میں بھي عمدہ فائدہ عام کے واسطے تین ماہ تک نصف قیمت میں دي جارھي ھیں جسکي گارنٹي تین سال تک کے لیے کي جاتي ھے -

اصلي قیمت سات روپیہ چودہ آنہ اور نو روپیہ چودہ آنہ نصف قیمت تین روپیہ پندرہ آنہ اور چار روپیہ پندرہ آنہ ھر ایک گھڑي کے ھمراہ سنہرا چین اور ایک فونٹین پین اور ایک چاقو مفت دیے جائینگے -

کلائي واچ اصلي قیمت نو روپیہ چودہ آنہ اور تیرہ روپیہ چودہ آنہ نصف قیمت - چار روپیہ پندرہ آنہ اور چھہ روپیہ پندرہ آنہ باندھنے کا فیتہ مفت ملیگا -

کمپٹیشن واچ کمپني نمبر ۲۰ مدن متر لین کلکتہ -

Competition Watch Company
No, 20 Madun Mitter Lane. Calcutta.

پسند نہونے سے واپس

ھمارا من موھني فلوٹ ھارمونیم سردلا فائدہ عام کے واسطے تین ماہ تک نصف قیمت میں دي جاویگي یہ ساگون کي لکڑي کي بني ھے جس سے آواز بہت ھي عمدہ اور بہت روز تک قائم رھنے والي ھے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیہ اور نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیہ ڈبل ریڈ قیمت ۶۰ ۷۰ و ۸۰ روپیہ نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیہ ھے آرڈر کے ھمراہ ۵ - روپیہ پیشگي روانہ کرنا چاھیئے -

کمرشیل ھارمونیم فیکٹري نمبر ۱۰/۳ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10/ 3 Lover Chitpur Roud
Calcutta

عجیب و غریب مالش

اس کے استعمال سے کھوئي ھوئي قوت پھر دوبارہ پیدا ھوجاتي ھے - اسکے استعمال میں کسی قسم کي تکلیف نہیں ھوتی - مایوسي مبدل بخوشي کر دیتي ھے قیمت فی شیشی دو روپیہ چار آنہ علاوہ محصول ڈاک -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمال سے بغیر کسی تکلیف اور بغیر کسي قسم کی جلد پر داغ آنے کے تمام بال اڑجاتي ھیں - قیمت تین بکس آٹھہ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

آر - پي - گھوش

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road.
Calcutta.

سنـکاری فلوٹ

تین سال کي گارنٹي

بہترین اور سریلي آواز کي ھارمونیم سنگل ریڈ C سے تک C یا F تک

قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیہ

ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیہ

اسکے ماسوا ھر قسم اور ھر صفت کا ھرمونیم ھمارے یہاں موجود ھے -

ھر فرمایش کے ساتھہ ۵ روپیہ بطور پیشگي آنا چاھیے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

پچاس برس کے تجربہ کار

ڈاکٹر رائے - صاحب کے - سي - داس کا ایجاد کردہ - آرالا سہائے - جو مستورات کے کل امراض کے لیے تیر بہدف ھے ' اسکے استعمال سے کل امراض متعلقہ مستورات دفع ھوجاتي ھے ' اور نہایت ھي مفید ھے - مثلاً ماھوار نہ جاري ھونا - دفعتاً بند ھو جانا - کم ھونا - بے قاعدہ آنا - تکلیف کے ساتھہ جاري ھونا - متواتر یا زیادہ مدت تک نہایت زیادہ جاري ھونا - اس کے استعمال سے بانجھ عورتیں بھي باردار ھوتي ھیں -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کي قیمت ایک روپیہ -

سـوا تسھائے گولیـان

یہ دوا ضعف قوت کے واسطے تیر بہدف کا حکم رکھتي ھے - کیسا ھي ضعف کیوں نہ ھو اسکے استعمال سے اسقدر قوت معلوم ھوگي جوکہ بیان سے باھر ھے - شکستہ جسموں کو از سرنو طاقت دیکر مضرط بناتي ھے ' اور طبیعت کو بشاش کرتي ھے -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کی قیمت ایک روپیہ

Swasthasahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road, Calcutta.

سـلـوائـت

اس دوا کے استعمال سے ھرقسم کا ضعف خواہ اعصابي ھو یا دماغي یا اورکسي وجہ سے ھوا ھو دفع کردیتي ھے ' اور کمزور قوی کو نہایت طاقتور بنا دیتي ھے - کل دماغي اور اعصابي اور دلي کمزوریونکو دفع کرکے انسان میں ایک نہایت ھي حیرت انگیز تغیر پیدا کردیتي ھے - یہ دوا ھر عمر والے کے واسطے نہایت ھی مفید ثابت ھوئي ھے - اسکے استعمال سے کسي قسم کا نقصان نہیں ھوتا ھے سوائے فائدہ کے

قیمت فی شیشي ایک روپیہ

S. C. Roy, M. A. 36 Dharamtallah Street,
Calcutta.

Printed & Published by A. K. Azad, at the Hilal Electrical Prtg. & Pub'g. House, 14 McLeod Street, Calcutta

اطـــلاع

اگر معاونین الہلال کوشش کرکے الہلال کیلیے دو ہزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آتھہ روپیہ سالانہ قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الہلال کا مالی مسئلہ بغیر قیمت کے بڑھاے حل ہو جائیگا - منیجر

ایک سنیاسی مہاتما کے دو نادر عطیئہ

حبوب مقوي ـــ جن اشخاص كي قوىل زائل هوگئے هوں وہ اس دوائي كا استعمال كريں - اس سے ضعف خواہ اعصابي هو يا دماغي يا كسي اور وجه سے بالكل نيست نابود هو جاتا ہے - دماغ ميں سرور و نشاط پيدا كرتي ہے - تمام دلي دماغي اور اعصابي كمزوريوں كو زائل كرکے انساني ڈهانچه ميں معجزنما تغير پيدا كرتي ہے - قيمت ٥٠ گولي صرف پانچ روپيه -

منجن دندان ـــ دانتوں كو موتيوں كيطرح آبدار بناتا ہے - امراض دندان كا قلع قمع كرتا ہے - هلتے دانتوں كو مضبوط كرتا ہے - دانت نكلتے وقت بچے كے مسوڑهوں پر ملا جاے تو بچه دانت نهايت آساني سے نكالتا ہے - منهه كو معطر كرتا ہے - قيمت ايک ڈبيه صرف ٨ آنه -

ترياق طحال ـــ تپ تلي كيليے اس سے بہتر شايد هي كوئي دوائي هوگي - تپ تلي كو بيخ و بن سے نابود كرکے بتدريج جگر اور قوىل كي اصلاح كرتا ہے - قيمت في شيشي ١ روپيه ٤ آنه -

ملنے كا پته - جي - ايم - قادري اينڈ كو - شفاخانه حميديه منڈيالہ ضلع گجرات پنجاب

ڈسٹرکٹ اور سشن جج کے خیالات

[ترجمه از انگريزي]

مسٹر بي - سي - متر - آئي - سي - ايس ڈسٹرکٹ و سيشن جج هوگلي و هوڑہ

ميرے لڑكے نے مسرز ايم - ان - احمد اينڈ سنز [نمبر ١ / ١٥ ربن اسٹريٹ كلكته] سے جو عينكيں خريدي هيں ، وہ تشفي بخش هيں - ميںنے بهي ايک عينک بنوائي ہے جو اعلى درجے كي تيار هوئي ہے - يه كارخانه موجودہ دور ميں ايمانداري و ارزاني كا خود نمونه ہے - ملک ميں اسطرح كے كارخانوں كا كهولنا يقيناً همارے همت افزائي كا مستحق ہے "

كون نهيں چاهتا كه ميري بينائي مرتے دم تک صحيح رہے - اگر آپ اسكي حفاظت كرنا چاهتے هيں تو صرف اپني عمر اور دور و نزديک كي بينائي كي كيفيت تحرير فرمالیں تاكه لائق و تجربه كار ڈاكٹرونكي تجويز سے قابل اعتماد اصلي پتهركي عينک بذريعه وي - پي - كے ارسال خدمت كيجاے - اسپر بهي اگر آپكے موافق نه آئے تو بلا اجرت بدلديجا ئيگي -

نكل كي كماني مع اصلي پتهركي عينک ٣ روپيه ٨ آنه سے ٥ روپيه تک - اصلي رولڈگولڈ كي كماني يعني سونے كا پترا چڑها هوا مع پتهركي عينک كے ٦ روپيه سے ١٥ روپيه تک محصول وغيرہ ٦ آنه -

مـــژدہ وصـــل

يعني عمل حب و بغض به هر دو عمل ايک بزرگ كامل سے مجهكو عطا هوئے هيں لهذا بغرض رفاہ عام نوٹس ديا جاتا ہے اور خاكسار دعوىل كے ساتهه عرض كرتا ہے كه جو صاحب بموجب تركيب كے عمل كرينگے ضرور بالضرور كامياب هونگے - هديه هر ايک عمل بغرض فاتحه آں بزرگ ١ روپيه - ٤ آنه معه محصول ڈاک -

اسم اعظم ـــ يا بدوح يعني بيس كا نقش اس عمل كي زيادہ تعريف كرنا فضول ہے كيونكه يه خود اسم باثر ہے - ميرا آزمودہ ہے جو صاحب تركيب كے موافق كرينگے كبهي خطا نكريگا اور يه نقش هر كام كيواسطے كام آتا ہے هديه بغرض فاتحه آں بزرگ ١ روپيه ٤ آنه معه محصول ڈاک -

(نوٹ) فرمايش ميں اخبار كا حواله ضرور دينا چاهيے -
خادم الفقرا فيض احمد محله تليسا جهانسى

(1) راسكوپ فليور واچ گارنٹي ٢ سال معه محصول دو روپيه آٹهه آنه
(2) مٹلگ بلكيس سلنڈر واچ گارنٹي ٣ سال معه محصول پانچ روپيه
(3) چاندي كيڈ بلكيس سلنڈر واچ گارنٹي ٣ سال معه محصول دس روپيه
(4) نكلكيس انگما سلنڈر واچ گارنٹي ٣ سال معه محصول پانچ روپيه

نوٹ حضرات اپكو خوبصورت مضبوط سچا وقت برابر چلنيوالي گهڑيوں كي ضرورت ہے تو جلد منگا ليں اور نصف يا رعايتي قيمت اور دس بارہ سالكي گارنٹي كے لالچ ميں نه پڑيں -

ايم - اے شكور اينڈ كو نمبر ٥/١ ويلسلي اسٹريٹ دهرم تلا كلكته -

M. A. Shakoor & Co 5/1 Wellesly Street P. O. Dhrumtalla
Calcutta.

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الكريم)

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
ٹیلیفون نمبر - ۶۳۸

Telegraphic Address,
"Alhilal Calcutta"
Telephone, No. 6 8

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ١٢ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۱۹ - ۲۰ کلکتہ : چہارشنبہ ۱۷ - ۲٤ جمادی الثانی ۱۳۳۲ ہجری جلد ٤
Calcutta: Wednesday, May, 13 & 20. 1914.

قیمت فی پرچہ ـرت — ڈبل نمبر ہونے کی وجہ سے قیمت ۵ - آنہ - ساڑھے تین آنہ -

اڈرشہ نیٹنگ کمپنی

— :*: —

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے : —

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۵ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۶۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اورگنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی آپکی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتی ہے -

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - آپنے روانہ کیا اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

— :*: —

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں اڈرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے اُن چیزوںکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

ای - گورنڈ راؤ پلیڈر - (بلاری) میں گنز ریلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

---

شمس العلما مولانا عطاء الرحمن صاحب کیا فرماتے ہیں ؟

—(*)—

اڈرشہ نیٹنگ کمپنی کے موزہ پہنچے اور مجھے اس بات کے کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ اسکی بناوٹ یورپ کی ساخت سے کسی طرح کم نہیں - میں نے مشین کو چلاتے دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ ہر شخص باسانی اسے سیکھہ سکتا ہے -

---

چند مستند اخبارات ہند کی راے

— * —

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ تالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سودیشی میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے ' نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - محنت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزوں سے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — اڈرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے - اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

اڈرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۱/۲ ایچ - گورنمنٹ اسٹریٹ کلکتہ

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street.
CALCUTTA.
Yearly Subscription Rs. 8
Half yearly „ 4-12

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکته
ٹیلیفون نمبر ۶۳۸

قیمت
سالانه ۸ روپیه
ششماہی ٤ روپیه ۱۲ آنه

نمبر ۲۰-۱۹ کلکته: چہارشنبه ۲۲ - ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۳۲ ہجری جلد ٤
Calcutta: Wednesday, May, 13 & 20. 1914

فہرس

تصاویر

شذرات

مسئلۂ قیام الهلال

" صدا به صحرا " کے عنوان سے الهلال کے مالي مسئله پر نظر ڈالي گئي تهي - احباب کرام اور مخلصین ملت نے جس درد اور محبت کے ساتهه اسکا جواب دیا ' وہ اس امر کا ایک تازہ ترین ثبوت هے که احیاء ملت اور دعوۃ دیني کے اعلان و اشاعت کا احساس اب اپني ابتدائي منزلوں سے گذر چکا هے ' اور میري امیدیں کچهه بیجا نہیں اگر میں سمجهتا هوں که موسم میں تبدیلي هوگئي هے اور الهلال کي دعوۃ نے اپنے پہلا کام پورا کر دیا هے - ولله در ما قال :

کسیکه محرم باد صباست ' مي داند
که با وجود خزاں بوے یا سمن باقیست !

جو خطوط اور مفصل مکاتیب اس بارے میں بکثرت دفتر میں پہنچے ' افسوس هے که انکي اشاعت کیلیے کافي جگهه نه نکل سکي ' اور صرف گذشته دو تین اشاعتوں میں بعض مکاتیب کے مقتبس ٹکڑے شائع کر دیے گئے - اُن سے ایک سرسري اندازہ احباب و معاونین کرام کے جوش و محبت کا کیا جا سکتا هے - فالحمد لله علی ذلک -

اُن مضامین میں ظاہر کیا گیا تها که الهلال کي اشاعت سے مقصود جس تیقظ و بیداري کا پیدا کرنا اور جس فراموش کردہ سنت مقدس حریت و دعوۃ اسلامیه کي طرف توجه دلانا مقصود تها ' الحمد لله که وہ اس اقل قلیل مدت هي میں فضل الهي سے حاصل هوگئي هے ' اور اس طرح دعوۃ دیني اپني پہلي منزل سے گذر چکي هے - اسکے بعد زیادہ تر خاموش اور مستغرق کاموں کي منزلیں هیں ' اور میں مضطرب هوں که کسي طرح جلد یکسوئي حاصل کر کے صرف آنے والي منزلوں هي کي طرف متوجه هو جاؤں -

پس جبکه میري محسوسات کا اس بارے میں یه حال هے ' تو میں اپنے مقصد حقیقي کي بنا پر مجبور نہیں که آئنده بهي الهلال کو جاري هي رکهوں - رها اعلان و دعوۃ کا تسلسل ' اور ایک اعلی مذاق اور پیمانے کے علمي و مذهبي رسالے کي ضرورت ' نیز اُن تمام صوري و معنوي خصوصیات کے بنا بلکه ترقي کا سوال جو الحمد لله الهلال کو حاصل هیں ' تو یه سب باتیں دنیا میں تقسیم عمل کے قدرتي اصول هي پر هوسکتي هیں - ایک فرد واحد کئي سال تک مختلف کاموں کو ایک هي وقت میں انجام دینے کیلیے هاتهه پاؤں مارتا رها ' اور جو کچهه اُس سے هوسکا

خریداران الهلال

جن حضرات کي قیمت آئنده جون میں ختم هوجائیگي ' انکي خدمت میں اطلاعي کارڈ حسب معمول روانه کیے جا رہے هیں تاکه جون کا پہلا پرچه وي - پي روانه کرنے کي اجازت دیدیں - جن صاحبوں کو کسی وجه سے آئنده الهلال کي خریداري منظور نهو ' اگر وہ ایک کارڈ لکهکر دفتر کو اطلاع دیدینگے تو باعث تشکر و ممنونیت هوگا -

ایسے مواقع پر دفتر نے کبهي بهي احباب کرام سے اصرار نہیں کیا که وہ آئنده بهي الهلال کو ضرور هي خریدیں - یه امر صرف دلي خواهش اور طبیعت کے پسند پر موقوف هے اور اسمیں کسي دوسرے کو مداخلت نہیں کرني چاهیے - تاهم چونکه آجکل قیام الهلال کا مسئله درپیش هے اور اکثر ارباب درد توسیع اشاعت کیلیے سعي فرما رهے هیں ' اسلیے بیجا نہوگا اگر اُن دوستوں کو بهي اس طرف توجه دلائي جائے جنکي سابقه قیمت ختم هوگئي هے - الهلال مقررہ قیمت کے سوا اور کسي اعانت کا طالب نہیں هے - اگر اسمیں بهي تساهل و انکار هو تو کچهه نه کچهه افسوس ضرور هونا چاهیے -

(منیجر)

آس نے کیا - لیکن اب کہاں تک ضمني فوائد کے آگیے اپنے سب سے بڑے مقصد کو فراموش کردے ' اورکب تک اصلي اور حقیقي کاموں کي عدم تکمیل کے تصور سے بیقراري و بیتابي کے انگاروں پرلوٹے ؟ اس شب فراق و اضطراب کي سحرکب هوگي ؟ اور اس انتظار و جستجو کي تاریکي میں کب تک طلیعۂ مقصود و صبح مطلوب کیلیے چشم و دل وقف امتحاں رهیں گے ؟ ولنعم ما قیل :

فراق دوست اگر اندک ست اندک نیست
درون دیدہ اگر نیم مو ست ' بسیار ست !

مالی مسئله اصلاً کوئي شي نہیں ہے ' اور زمانه جانتا ہے که اس بارے میں توفیق الہي سے الهلال نے همیشه غیورانه خاموشي کے نقصانات کو گدایانه طلب و سوال کے انعامات پر ترجیح دي ہے ' لیکن اب که اپنے اولین کام کو مکمل پا تا هوں جسکے بعد آس اصل مقصد کے لحاظ سے الهلال کي اشاعت ناگزیر نہیں رهي ہے - نیز نقصانات بھي حد برداشت و تحمل سے افزوں هوگئے هیں ' اسلیے میں نے ضروري سمجھا ہے که اسکے قیام و عدم قیام کا مسئله ایک بار احباب کرام کے سامنے پیش کردوں ' اور صاف صاف عرض کردوں که آیندہ قیام بغیر مالي مسئله کي درستگي کے ممکن نہیں -

اسکي مختلف صورتیں تھیں - از انجمله یه که قیمت میں اضافه کیا جاے ' لیکن میں نے اسے پسند نہیں کیا ' اور صرف اسیکي خواهش کي که دو هزار نئے خریدار الهلال کے فراهم هو جائیں - کیونکه اگر ایسا هوا تو دفتر کي بعض جدید تخفیفات کے ساتھه ملکر الهلال کا جمع خرچ برابر هو جائیگا -

بلا شبه احباب کرام کے لطف و محبت کا اعتراف کرنا چاهیے ' جنہوں نے اس تحریر کو پڑھتے هي توسیع اشاعت کي سعي شروع کردي اور اسکا سلسله برابر جاري ہے - حتی که بعض بعض ارباب درد نے پہلے هي خط میں سات سات اور دس دس خریداروں کے نام روانه کیے ' اور بعض حضرات نے تو خریداروں کي جگه اپني جانب سے اعانت مالي یا اضافۂ قیمت کي نسبت بھي مزید اصرار کیا - اسکے لیے میں تہه دل سے اُنکا شکرگذار هوں اور ایسے دوستوں کي موجودگي کو اپنے لیے الله تعالی کا سب سے بڑا احسان یقین کرتا هوں ' اگرچه اسکي تعمیل نہیں کرسکتا -

تاهم جو رفتار توسیع اشاعت کي اس تمام عرصے میں رهي ہے ' اسکي نسبت اتنا عرض کردینا ضروري و ناگزیر ہے که وہ اس درجه تک نہیں پہنچي جو اس مسئله کے کسي انقطاعي فیصله کیلیے معین هوتي - بہر حال مشیت الہي کو جو کچھه منظور هوگا وہ هر حال میں هو رهے گا - سر دست میں نے آخري راے قائم کرلي ہے که آئندہ جولائي سے نئي ششماهي جلد شروع هونے والي ہے ' اور درمیان میں ایک مہینه اور دو هفتے فرصت کے موجود هیں - اگر اس عرصے میں مطلوبه تعداد کا ایک بڑا حصه پورا هو گیا تو بہا - نہیں تو ایک بار اور عام مشورہ کرکے اپني راہ اختیار کرونگا :

آن نیست که من هم تفسان را نه شناسیم
با آبله پایاں چه کنم ' قافله تیز ست !

روزانه معاصر دهلي

"همدرد" کو بالاخر ٹایپ سے کنارہ کش هوکر پھر وهي قدیم راہ اختیار کرني پڑي ' جسمیں انقلاب پیدا کرنے کي دیرینه آرزوئیں لیکر هم اور وہ نکلے تھے :

نا روا بود به بازار جہاں جنس وفا
رونقے گشتم و از طالع دکاں رفتم !

چنانچه اس نے اعلان کر دیا ہے که بہت جلد پتھر کي چھپائي میں نکلنا شروع هو جائیگا - اسکے لیے نئي لیتھو مشینین خریدي گئي هیں اور نئے انتظامات هورهے هیں -

اصل یه ہے که کوئي انقلاب بھي هو لیکن انقلاب کي بے مہر دیبي بغیر قربانیوں کے راضي نہیں هوتي - انسان کیلیے رسم و رواج کي زنجیریں سب سے زیادہ بوجھل هیں ' اور رسم کہن کي محبت اسدرجه اسکے اندر رکھي گئي ہے که مذهب کي بھي اسکے آگے بسا اوقات نہیں چلتي - انا وجدنا اٰبائنا علي امة و انا علي اثارهم مہتدون کي صدائیں گو مذهبي انقلابات کے سلسلے میں سني گئي هیں مگر صرف اسي عالم تک محدود نہیں - انسان اپني هر عادت اور هر خواهش میں رسم پرستي کا بندہ ہے :

خلاف رسم دریں عہد خرق عادت داں
که کارهاے چنیں از شمار بوالعجبي ست !

دفتر همدرد غیر معمولي ارادوں اور انتظامات کے ساتھه وجود میں آیا ' اور اُسنے اردو طباعة کے انقلاب کي راہ میں اپنے تئیں مالي قرباني کیلیے پیش کردیا - یقیناً هر شخص اس قابل تعریف همت کا اعتراف کریگا جسکا نمونه مسٹر محمد علي نے اس راہ میں پیش کیا ہے ' اور واقعي بات یه ہے که محض ایک خاص طرح کي چھپائي کو رواج دینے کیلیے شدید ترین مالي نقصانات کو مردانه وار برداشت کرنا ایک ایسا شاندار اور موثر واقعه ہے ' جسکو معمولي باتوں کي طرح نہیں دیکھنا چاهیے -

مگر معلوم هوتا ہے که ٹائپ کے مسئله کیلیے یه ابتدائي قربانیاں کافي نہیں ' اور اس شاهد امتحاں طلب کے رام کرنے کیلیے ابھي اور بہت کچھه لٹانا پڑیگا :

عالمے کشته شد و چشم تو درناز هماں !

اس سوال نے همدرد میں ٹائپ اور لیتھو کے موازنه کي بحث چھیڑ دي :

فاذا هم فریقان یختصمون (۲۷ : ۴۶) پس معاً دو فریق هوگئے اور آپسمیں بحث کرنے لگے -

ان میں سے جو لوگ ٹائپ کي چھپائي کے مخالف تھے ' وہ اُن دقتوں کو پیش کرتے تھے جو همدرد کے مطالعه میں آنھیں پیش آتي هیں ' اور جو موافق تھے وہ اصولاً ٹائپ کي وہ خوبیاں پیش کرتے تھے جو پتھر کے مقابله میں انکي سمجھه میں آتي تھیں - یه بحث ضرور دلچسپ تھي ' مگر دفتر همدرد جو هزارها روپیه کے نقصانات برداشت کرتے کرتے عاجز آ گیا تھا ' اتني فرصت اور انتظار کہاں سے لاتا که اس دلچسپ اور طولاني مناظرہ کے آخري نتیجه کا انتظار کرتا ؟

اس بحث ناصواب میں کیونکر نه جاے دل
میں دل کو آزماؤں ' مجھے آزماے دل !

در حقیقت اس بحث میں بڑي غلطي یه تھي که همدرد کي موجودہ حالت کو ٹائپ کا نمونه قرار دیا جاتا تھا ' حالانکه اول تو

وہ ایک خاص قسم کا ٹائپ ھے ' پھر بہت گھس جانے کي وجہ سے بالکل نا قابل قرأت ہوگیا ھے - اگر ٹائپ کي چھپائي آیندہ جاري رکھي جاتي تو یقیناً ٹائپ بدلا جاتا - ایسي حالت میں جو اصحاب ہمدرد کي تبدیلي سے آزردہ تھے ' انکا فرض صرف یہي نہ تھا کہ اس کاغذي مناظرہ میں سرگرم حصہ لیں ' بلکہ ہمدرد کے مالي مسئلہ کے حل کرنے کیلیے بھي کچھہ نہ کچھہ کرنا ضروري تھا جو اس راہ میں بڑي سے بڑي قرباني کرچکا -

اصل یہ ھے کہ اس بارے میں ابتدا ھي سے ھمارے دوست نے غلطي کي اور ٹائپ کا سر رشتہ اپنے حد رسائي کے اندر رکھنے کي جگہ سمندر پار کي سرد مہر مخلوق کے رحم پر چھوڑ دیا - ٹائپ جس قسم کا بھي ہو ' اسکي اصلي مصیبت یہ ھے کہ جلد جلد بدلنا چاھیے اور اسکا حقیقي طریقہ ذاتي فونڈري کا قیام ھے یا اقلاً ایسے ٹائپ کو اختیار کرنا جو ہمیشہ بآساني ملسکے - جو لوگ ہمدرد کے ٹائپ سے گھبرا گئے تھے ' انکے حق بجانب ہونے میں کچھہ شک نہیں - واقعي اسکا ٹائپ بہت ھي خراب ہوگیا تھا ' اور حرفوں کے دوائر و اشکال اسدرجہ مندرس ہوگئے تھے کہ انکا پڑھنا مشکل ہوگیا تھا - مگر ہمدرد بھي اس مشکل میں گرفتار تھا کہ پرانے ٹائپ کو بدلے تو کیونکر بدلے ؟ نیا ٹائپ اگر بیروت سے منگوایا جاے تو اسکے لیے علاوہ مصارف کثیرہ کے صبر و انتظار کي ایک نئي عمر کہاں سے لاے ؟ خود فاونڈري قائم کرے تو اسکے لیے بھي کئي ماہ مطلوب اور پھر بھي نمونے کے مطابق ٹائپ کا ڈھلنا مشکوک !

غرض دوگونہ عذا بست جان مجنوں را !

بہر حال ٹائپ کتنا ھي ضروري ہو ' مگر تین سال کے اولین تجربے کے بعد خود ھماري بھي راے یہي ھے کہ پتھر کے مقابلے میں اسکا صرف نہایت کثیر اور مشکلات طباعۃ و تفریق کار و تعدد مطلوبات کي دقتیں بہت زیادہ ھیں ' پس بحالت موجودہ وھي فیصلہ بہتر تھا جو دفتر ہمدرد نے کیا ' اور آئندہ کیلیے پتھر کي چھپائي منظور کرلي -

ہمدرد کي اشاعت کي تجویز جن بلند ارادوں پر مشتمل تھي ' اور جیسا وسیع پیمانہ اُسکے بلند نظر مجوز کے پیش نظر تھا ' اگر اسکي تکمیل کے سامان میسر آجاتے تو في الحقیقت اردو پریس کي سب سے بڑي ضرورت پوري ہوتي - روزانہ اخبارات پریس کي پہلي منزل ھیں ' اور ھمارا پریس ابتک اسی اولین راہ میں درماندہ ھے -

لیکن افسوس کہ جسقدر اسباب و وسائل اس مقصد کي تکمیل کیلیے ضروري تھے ' اُن میں سے ایک بھي وقت پر میسر نہ آیا - سب سے پہلے ٹائپ کے مصائب شروع ہوے - پھر ٹائپ وغیرہ سے بھي اہم تر بلکہ جان مقصد ایڈیٹوریل اسٹاف کا مسئلہ تھا - اخبار صرف عمدہ چھپے ہوے اوراق ھي کا نام نہیں ھے بلکہ اصلي شے وہ معنوي روح ھے جو اسکے جسم صورت میں زندگي پیدا کرتي ھے - لیکن یہ وہ مسئلہ ھے جو شاید ابھي برسوں تک حل نہوگا - اس کي دقتیں کوئي ہم سے پوچھے :

کہ من بخویش نمودم صد اہتمام و نشد !

ایک تنہا مسٹر محمد علي کي اولو العزمي کیا کرسکتي تھي ؟ انکي مشغولیت کیلیے کامریڈ پہلے ھي سے زنجیر پا ھے - نتیجہ یہ نکلا کہ پبلک نے ہمدرد کو توقع سے کم پایا ' اور دنیا میں ضائع کي مصیبتوں کو محسوس کرنے والے کم سکر رد و قبول کا فیصلہ کرنے والے بہت ہوتے ھیں :

نوا گران نخوردہ گزند را چہ خبر ؟

اسمیں شک نہیں کہ پبلک کي شکایت درست ھے مگر ھم میں سے ہر شخص صرف سعي و کوشش ھي کرسکتا ھے - ضرورتوں کے پورا کرنے کیلیے اپني مطلوبات کا خالق نہیں بن سکتا - بڑے ارادے پہلے ھي دن پورے نہیں ہوتے ' اور تنہا کام کرنے والوں کے قصوروں کیلیے چاھیے کہ صبر اور برداشت کے ساتھہ فیصلہ کیا جاے :

نفس نہ انجمن آرزو سے باہر کھینچ !
اگر شراب نہیں انتظار ساغر کھینچ ! !

اب ھمیں معلوم ہوا ھے کہ ادارۂ ہمدرد صرف ٹائپ ھی کي تبدیلي کا نہیں بلکہ اخبار کے مضامین اور انکي کمیت و حیثیت میں بھي بہت بڑي تبدیلي کرنے کا انتظام کر رہا ھے - ھماري دلي التجا ھے کہ وہ اپنے ارادوں میں احسن و اکمل طریقہ سے جلد کامیاب ہو ' اور ہم تمام ہمدردان ملت کا ایک اہم فرض یہ سمجھتے ھیں کہ اس موقع پر اسکي توسیع اشاعت اور اعانت مالي کیلیے بڑي سي بڑي کوشش عمل میں لائیں تاکہ اردو پریس کي ترقي کا ایک بہت بڑا عزم خدا نخواستہ ناکام رھکر قوم کیلیے داغ خجالت ثابت نہو -

مکتــوب لنــدن

مسٹر مشیر حسین قدوائي بیرسٹر ایٹ لا اس مرتبہ جب سے لندن گئے ھیں اکثر مراسلات لکھتے رھتے ھیں - اشاعت اسلام کے کاموں کے متعلق انکي بعض دلچسپ تحریریں الہلال میں نکل چکي ھیں - پچھلي ڈاک میں مسلم ڈیپوٹیشن دھلي کے متعلق انکا ایک سخت مخالفانہ مضمون پہنچا ھے جسے ہم بلا تامل حسب عادت شائع کردیتے ھیں - مگر ھمیں تعجب ھے کہ ھمارے دوست کو اس مضمون کي اشاعت کے متعلق کیوں شبہ ہوا اور خط میں کیوں اصرار کیا گیا ؟ حالانکہ ہم نے مختلف مسائل کے متعلق اس سے بھي زیادہ سخت تحریریں شائع کردي ھیں -

ڈیپوٹیشن کا واقعہ گذر چکا اور اخبارات میں اسکي بحثیں ہوچکیں ' البتہ مسٹر قدوائي مسٹر شوکت علي معتمد خدام کعبہ کے متعلق شخصاً معترض ھیں کہ وہ اس حیثیت سے کیوں شریک وفد ہوے ؟

مسٹر موصوف ھي اسکو بہتر سمجھہ سکتے ھیں ' تاہم جہاں تک ھمیں علم ھے ' ہم کہہ سکتے ھیں کہ انکي شرکت غالباً ایک تعلیم یافتہ مسلمان اور عام طور پر قومي کاموں میں سرگرم حصہ لینے والے شخص کي حیثیت سے تھي ' نہ کہ معتمد خدام کعبہ ہونے کی حیثیت سے ' اور جبکہ جناب مولانا عبد الباري صاحب کی نسبت تعدد حیثیات کو اس بارے میں خود ھمارے دوست قابل اعتراف تسلیم کرتے ھیں تو پھر مسٹر شوکت علی اگر اپنی عام حیثیت سے ڈیپوٹیشن میں شریک ہوے ھوں تو یہ کیوں قابل اعتراض سمجھا جاے ؟

بہر حال مسٹر قدوائي خود بھي خدام کعبہ کے بانیوں اور عہدہ داروں میں سے ھیں اور انھیں ذمہ دارانہ حیثیت سے لکھنے کا حق حاصل ھے ھمارا خیال جو کچھہ تھا وہ ہم نے ظاہر کردیا -

مسلـــم گـــزٹ

عین اُس وقت جبکہ پریس ایکٹ کي سختیوں سے ھندوستان کي عدالت ھاے عالیہ ' کونسل کے ھال ' اور پارلیمنٹ کے ایوان یکساں طور پر گونج چکے ھیں ' یہ خبر تعجب اور عبرت کے کانوں سے سني جائیگي کہ ابھي ایک مذبح پر اور نئي قربانیوں کي ضرورت

باقي هے' اور جب تک یه ایکٹ قائم هے اس وقت تک پالیسي کي تبدیلیوں کے سر گوشانه مواعید اور صلح و صفائي کے بڑے بڑے کام کچهه بهي مفید نہیں هوسکتے !

مسلم گزٹ لکهنؤ کے نذر استبداد غیر قانوني هونے کے بعد کئي صاحبوں نے اسکے دوباره اجرا کي کوششیں کي تهیں - بالاخر بعض حضرات کي سعي سے دو باره جاري هوا - هم نے اسکا پہلا نمبر دیکها تها مگر اسکے بعد اخبارات دیکهنے کي مہلت نه ملي -

اب ایک تار سے معلوم هوتا هے که اسکي پچهلي اشاعت کے کسی مضمون کی بنا پر دو هزار روپیه کی ضمانت طلب کی گئی هے - جب تک وه مضمون هم دیکهه نه لیں کوئی قطعی راے نہیں دیسکتے - تاهم پریس ایکٹ کے گذشته تجارب سامنے هیں اور پنجاب اور یوپی کی گورنمنٹوں کا اصول حکومت همیں معلوم هے - یه ظاهر هے که اُس مضمون میں بغاوت اور قتل و غارت کا اعلان نہیں کیا هوگا' اور نه غریب مسلم گزٹ نے بم بنانے کا حکم دیاهوگا - زیاده سے زیاده کسي معامله پر غیر عاجزانه نکته چیني کي هوگي - مگر جس ایکٹ نے هر مقامي حاکم کو مالک رقاب امم بنا دیا هے' اسکے لیے یقیناً هر آواز جرم اور هر راے بغاوت هوسکتی هے !

هم آینده تفصیلی بحث کرینگے - سر دست اسکے سوا اور کیا کہیں که هم دفتر مسلم گزٹ کی خدمت کیلیے هر طرح طیار هیں اگر وه ضمانت کی رقم کا بندوبست کرنا چاهے -

مسئلۂ مساجد و قبور لشکر پور

ڈیپوٹیشن کی ملاقات سے انکار !

اتمام حجت

اس مسئله پر بظاهر خاموشي کے چند هفتے گذر گئے' مگر در اصل هم اُس کارروائي کے نتائج کا انتظار کررهے تے جو " انجمن دفاع مساجد و عمارات دینیه کلکته " اس بارے میں کررهي تهي' اور جو در اصل امن و سکون اور صلح جویانه کوششوں میں سب سے زیاده قیمتي اور شاید آخري کوشش تهي -

قارئین کرام کو یاد هوگا که انجمن مذکور کے ایک عام جلسه کے متعلق الهلال میں اطلاع دي گئي تهي' جسمیں باتفاق عام یه تجویز منظور هوئي تهي که اس مسئله کے متعلق منتخب مسلمانوں کا ایک وفد هز اکسلنسي لارڈ کارمائیکل بهادر کي خدمت میں حاضر هو' اور اس فیصله کے حاصل کرنے کي کوشش کرے جو اس مسئله کا ایک هي فیصله هے' اور خواه وقت سے پہلے غور و فکر اور دانشمندي و عاقبت بیني کے ساتهه کیا جاے' یا گذشته تجربوں کي طرح وقت کے گذر جانے کے بعد' جو گورنمنت اور رعایا' دونوں کیلیے سخت افسوس ناک واقعه هوگا -

چنانچه ایڈیٹر الهلال نے به حیثیت صدر انجمن مذکور اس بارے میں گورنمنت سے مراسلت کي' اور اس تجویز کي نقل بهیجکر درخواست کي که ایک ڈیپوٹیشن کو حاضر هونے کي اجازت دي جاے -

۹ - مئي کو دارجلنگ سے حسب ذیل جواب چیف سکریٹري گورنمنت بنگال کي جانب سے اس مراسلت کا موصول هوا :

" ازجے - جي - کمنگ سي - آئي - اي آئي - سي - ایس - چیف سکریٹري گورنمنت اوف بنگال -

بنام پریسیڈنت دي مسلم ڈیفنس ایسوسي ایشن کلکته -
دارجلنگ ۴ - مئي سنه ۱۹۱۴ع :

جنابمن !

آپ کے خط مورخه ۲۸ - اپریل بنام پرائیوٹ سکریٹري هز اکسلنسي گورنر کا جواب دینے کیلیے مجهے هدایت کي گئي هے' جسمیں آپ نے تحریر کیا هے که هز اکسلنسي کیخدمت میں ایک وفد قائم مقام مسلمانوں کا قانون اسلامي متعلق مساجد کیلیے حاضر هونا چاهتا هے - هز اکسلنسي اس مجوزه وفد کا کوئي فائده مند نتیجه نہیں خیال کرتے' کیونکه هز اکسلنسي کے پاس کل واقعات موجود هیں' اور قانون اسلامي متعلق مسئله هذا کے متعلق انهوں نے کافي اطلاعات حاصل کرلي هیں -

اس پر بهي هز اکسلنسي قانون اسلامي متعلق مساجد کے متعلق هر قسم کي تحریرات کو دیکهکر بہت خوش هونگے جو آپکي ایسو سي ایشن انکے پاس روانه کریگي "

همارے لیے اس خبر سے بڑهکر اور کوئي مسرت انگیز خبر نہیں هوسکتي که گورنمنت بنگال کے سامنے لشکر پور کي مساجد کے تمام واقعات موجود هیں' اور اسلامي قانون کي آسے پوري اطلاع حاصل هے جسکا اس چٹهي میں اعتراف کیا گیا هے - یقیناً اسکے معني وهي هونگے جو اس بارے میں ایک اور صرف ایک هي هوسکتے هین - کیونکه قانون اسلامي کے احکام واضح اور غیر مشتبه هیں' اور انکے متعلق کبهي بهي مختلف قسم کي صحیح اطلاعات نہیں هوسکتیں - اُسکا صاف منشا جیسا که اس قانون کے تمام پیرو یقین کرتے هیں' یهي هے که جو زمین مسجد کے نام سے وقف کردي گئي اور خدا کي عبادت کیلیے پکار دي گئي' وه نه تو فروخت کي جاسکتي هے اور نه کسي دوسرے کام میں لائي جا سکتي هے - پس همیں یه معلوم کرکے نہایت خوشي هوئي که هز اکسلنسي کي گورنمنت کو اس قانون اسلامي کا پوري طرح علم حاصل هے -

لیکن اسکے ساتهه هی هم نہیں سمجهه سکتے که اس علم صحیح کا کوئی فیصله کن نتیجه کیوں نہیں ظاهر هوتا' اور کیوں تمام مسلمانوں کو اضطراب و پریشانی کے عالم میں مبتلا چهوڑ دیا گیا هے ؟ وه اطلاع جو هز ایکسلنسي نے حاصل فرمائی هے' بلاشبه نہایت قیمتی وسائل سے ملی هوگي اور اسکی صحت و واقعیت کا بهی هم بلا تامل اعتراف کرتے هیں - تاهم صرف اطلاع کامل اور معلومات مرتقه کے وجود کا علم اس زخم کا اصلی مرهم نہیں هے جو مسجد لشکر پور کے مناروں کے انهدام سے تمام مسلمانوں کے دلوں پر لگا هے' اور جسے پوري بے پروائي کے ساتهه چهوڑ دیا گیا هے تاکه اچهي طرح گہرا هوکر نا قابل اندمال ناسور بن جاے !

مجوزه ڈیپوٹیشن اسلیے نہیں جاتا تها که اُس نے فرض کرلیا تها که هز ایکسلنسي کو واقعات کا علم نہیں هے' اور نه اسکا حاضر هونا اس امر کیلیے مستلزم تها که گورنمنت کے پاس قانون اسلامي کے متعلق اطلاعات حاصل کرنے کے ذاتي ذرائع نہیں هیں' بلکه مقصود اُس مسئله کو پیش کرنا تها جو باوجود ان اطلاعات و معلومات کے خطروں اور بے چینیوں کیلیے چهوڑ دیا گیا هے' اور جسکے آخري فیصلے کے انتظار میں عام پبلک کے جوش کو ذمه دار لوگوں نے اس وقت تک بمشکل روکا هے -

بہتر تها که گورنمنت انجمن دفاع مساجد کي اس سعي کو اسکي اصلي جگه دیتی' اور اُن امن دوست اور خیر طلب مسلمانوں کے وفد کی ملاقات سے انکار نه کرتی جو اس بارے میں نہایت قیمتی مشورے اپنے ساتهه رکهتے هیں - اس کارروائی کے بعد معامله کی صورت دوسري هوگئی هے' اور اصلاح و درستگی کی نہایت قیمتی فرصت افسوس ناک نا عاقبت اندیشی کے ساتهه ضائع کی جارهی هے - هم اینده نمبر میں اسکے متعلق مفصل طور پر لکهینگے -

۱۷ - ۲۴ جمادي الاخــر ۱۳۳۲ هج

اسـئلة واجوبتهـا

اصول رد و دفـاع مطـاعن منکریـن

واقـعـه ایـــلاء و تخـییـر

روایــات ضعیفـه و موضوعـه

انکار حدیث و مصلـحین متفرنجـین

حضرت مولانا - السلام علیکم - میرے ایک نوجوان دوست (جنکا نام لکھنا ابھي مناسب نہیں سمجھتا اور غالباً انکے خاندان سے جناب بھي ضـرور واقف ھیں) آجکل عیسائي مشنـریوں کے دام میں پھنس گئے ھیں' اور رفتہ رفتہ انھیں اسلام کي جانب سے بدظن کیا جارھا ھے - وہ روز اپنے نئے عیسائي رفیقوں کے یہاں سے کوئي نہ کوئي اعتراض سیکھہ کر آتے ھیں' اور ھم لوگوں سے جواب طلب کرتے ھیں - ایک کتاب اردو کی ٹائپ میں لندن کی چھپي ھوئي بھي انھیں دي گئي ھے جسکو وہ بطور حرز جاں کے ھر وقت اپنے ساتھہ رکھتے ھیں اور اسمیں بھي اسیطرح کے اعتراضات جمع کیے گئے ھیں - الحمد للہ کہ آجتک انکے ھر اعتراض کا میں نے مسکت جواب دیا اور اسکا جواب وھانسے وہ کوئي نہ لا سکے - البتہ ایک واقعہ انھوں نے ایسا بیان کیا جسکے متعلق بوجـہ عـدم علم و واقفیت میں پوري طرح تشفي نہ کرسکا لیکن چونکہ اسکا حوالہ احادیث کی بنا پر دیا گیا تھا اسلیے میں نے صاف کہدیا کہ ھم صرف اُنھی اعتراضات کے جوابدہ ھیں جو قران کریم کی بنا پر کیے جائیں - صرف وھی حقیقی اور ایک ھی مجموعہ ھمارے تمام اعتقادات و عبادات کا ھے - حدیثوں کو کوئی یقینی درجہ حاصل نہیں اور اسلیے اُس - کے ھم ذمہ دار نہیں ھیں - یہي زریں اصول سر سید احمد خاں مرحوم نے خطبات احمدیہ اور مضامین تہذیب الاخلاق میں قائم کیا ھے - اسپر انکے عیسائي دوست نے جواب میں کہلایا کہ قران میں بھي اسکا ذکر کیا گیا ھے -

انھوں نے حضرۃ سرور کائنات (صلی اللہ علیہ و سلم) کے متعلق بیان کیا ھے کہ ایک مصري عورت حضور کے پاس آئي تھي' اور اُسے بطور لونڈي کے آپنے رکھہ لیا تھا - ایک دن آپ اسکے ساتھہ خلوت میں تھے کہ یـکایک آپکي بیویوں میں سے ایک بیـوي چلي آئیں اور دیکھکر سخت ملامت کي' اسپر اپنے معذرت کي اور کہا کہ اس واقعہ کا ذکر دوسري بیویوں سے نہ کرنا ورنہ مشکل ھوگي - مگر انھوں نے ذکر کردیا اور آپ ایک مہینے تـک اپني تمام بیویوں سے ناراض ھوکر بالکل الگ رھے' اور اسقدر اسکا صدمہ ھوا کہ مہینے بھر تـک اپني کوٹھري سے بالکل نہ نکلے -

وہ کہتا ھے کہ یہ واقعہ معتبر کتب میں موجود ھے' اور اس بنا پر اعتراض کرتا ھے کہ کیا ایسا اخلاق انبیا کا ھو سکتا ھے ؟ میں نے اپنے یہاں کے بعض علما سے دریافت کیا تو انھوں نے کہا کہ ھاں بیشک یہ واقعہ کتب معتبرہ میں آیا ھے - پھر جناب .... کو لکھا انھوں نے بھي اسکي تصدیق کي - اب جناب سے مستدعي ھوں کہ خدا را اپنا تھوڑا سا وقت صرف کرکے مجھے واقعہ کي حقیقت سے مطلع فرمائیں بلکہ الھـــلال میں درج کریں تا کہ تمام مسلمـانوں کیلیے ذریعـۂ علـم ھو اور مخـالفوں کے دام تزویر سے بچیں - نیـز اسکي نسبت بھي تحـریر فـرمائیں کـہ کیـا احادیث کے متعلق اس اصول کو آپ تسلیم کرتے ھیں جو میں نے مخالف کے سامنے پیش کیا ؟

خاکسار غلام سرور شاہ عفي اللہ عنہ

الھـــلال :

(۱) آپنے جس کتاب کو اپنے قابل رحم دوست کے ھاتھہ میں دیکھا ھے وہ غالباً پادري عماد الدین کي میزان الحق وغیرہ ھوگي جو لندن میں چھپي تھي - ازالۃ الاوھام' استفسار' لسان الصدق' اظہار الحق وغیرہ انھي کتابوںکا جواب ھے - لیکن جس واقعہ کا آپنے ذکر کیا ھے اسے ان کتابوں سے کوئي تعلق نہیں -

(۲) جن لفظوں اور جس صورت میں آپـکے دوست نے یہ واقعہ بیان کیا ھے' وہ قطعاً بے اصل اور حتماً کذب و افترا ھے - آب پورے وثوق اور تحدي کے ساتھہ انکار کر دیں اور ثبوت طلب کریں - جن حضرات علما سے آپنے تحقیق فرمایا اور انھوں نے اِس واقعہ کي تصدیق کي' انکي نسبت بجز اسکے کیا کہوں کہ اللہ انپر رحم کرے - ایسے اپنوں کا وجود دشمنوں سے زیادہ مہلک ھے - فنعوذ باللہ من شر الجھل و الجاھلین -

(۳) البتہ بیان کردہ صورت واقعہ سے اگر قطع نظر کرلي جاے' تو یہ در اصل واقعۂ ایلا و تخییر کي بعض روایات کي ایک مسخ شدہ صورت ھے' اور جس مصري لونڈي کي طرف اشارہ کیا ھے اس سے مقصود ماریہ قبطیہ ھیں - بلاشبہ کتب سیر و تفاسیر میں بعض روایات ایسي موجود ھیں جنسے معلوم ھوتا ھے کہ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلـم نے بعض ازواج کي خـاطر ماریہ قبطیہ کو اپنے اوپر حرام کرلیا تھا' اور حضرت حفصہ یا حضرت زینب سے کہا تھا کہ اس واقعہ کا ذکر کسي سے نہ کرنا - انھوں نے حضرت عائشہ سے ذکر کردیا اور اسپر سورۂ تحریم کي آیات نازل ھوئیں -

لیکن اول تو آپـکے دوست کے مسیحي معلم کا یہ کہنا کہ یہ واقعہ قران کریم میں بھی موجود ھے' بالکل غلط ھے - قرآن کریم میں کوئي واقعہ بیان نہیں کیا گیا' بلکہ صرف ایک راز کا ذکر کیا گیا ھے جو آنحضرت نے بعض ازواج پر ظاھر کیا تھا اور اسکا ذکر دوسروں سے کردیا گیا' پھر جو روایتیں اس بارے میں موجود ھیں انکا کتب معتبرۂ حدیث میں کہیں ذکر نہیں - صحاح کے تمام ابواب نکاح و طلاق و ایلا و تفسیر انسے خالي ھیں' اور طبري وغیرہ میں انکا ھونا کوئي دلیل صحت نہیں جب تک کہ اصول مقررۂ حدیث کے مطابق ثابت نہو جاے - علاوہ بریں متعدد وجوہ ایسے موجود ھیں جنسے یہ تمام روایات موضوع اور پایۂ اعتبار سے ساقط ثابت ھوتي ھیں اور محققین فن کي بھي یہي راے ھے - کما سیاتي انشاء اللہ -

لیکن آپنے ساتھہ ھي ایک نہایت اھم اور اصولی موضوع بھي چھیڑ دیا ھے یعنے احادیث کے انکار و تسلیم کا سوال - بغیر ایک مستقل مبسوط مضمون کے اسکا تشفي بخش جواب تو ممکن

نہیں - البتہ اصل سوال کے جواب سے پہلے سرسري طور پر کچھہ اسکي نسبت بھي عرض کرتا ھوں -

(معترضین اسلام کي ایک اصولي تقسیم)

مخالفین و اعداء اسلام جسقدر اعتراضات اسلام اور حضرة داعي اسلام کے متعلق کرتے ھیں ' خواہ وہ آج پادري عماد الدین ' پادري فنڈر ' سر ولیم میور ' اور مارگولیتھہ وغیرہ نے کیے ھوں ' یا اب سے صدھا سال پہلے اُن معترضین نے جنکے جوابات ابن حزم نے ملل و النحل میں ' غزالي نے تحفة الاریب میں ' ابن تیمیہ اور ابن قیم نے ارشاد الحیاری وغیرہ میں دیے ھیں (رحمہم اللہ) مگر اصولاً انکي دو ھي قسمیں ھیں :

(الف) وہ اعتراضات جو محض سوء تفہم یا دانستہ تلبیس و اعراض عن الحق کا نتیجہ ھیں - مثلاً قران کریم کے احکام جہاد ونکاح وطلاق وغیرہ کے متعلق جسقدر اعتراضات کیے جاتے ھیں ' یا اختلاف بیانات قران و کتب مقدسہ کي بنا پر جو کچھہ کہا جاتا ھے انکي بنیاد ایک صحیح اور واقعي تعلیم پر ھے ' اور یقیناً وہ احکام قرآن کریم میں موجود ھیں ' لیکن یا تو انکي نسبت تعصب و جہل سے غلط فہمیاں پیدا ھوگئي ھیں - یا دانستہ انکے رد و بطلان کي کوشش کي گئي ھے - یا سرے سے اس اصل ھي کو قابل اعتراض قرار دیدیا ھے جسپر وہ تمام تعلیمات و احکام متفرع ھیں - غرضکہ اسلام کو اُن باتوں کیلیے الزام دیا ھے جنکے وجود سے تو وہ منکر نہیں ' لیکن جن وجوہ و دلائل کي بنا پر الزام دیا گیا ھے انکا منکر و مبطل ھے -

(ب) یا پھر وہ اعتراضات ھیں جنکي بنا نہ تو کسي اسلامي تعلیم پر ھے ' اور نہ کسي اسلام کے مسلمہ واقعہ پر - نہ تو خود قرآن کریم میں انکا وجود ھے ' اور نہ احادیث صحیحہ و معتبرہ میں - انکا دار و مدار صرف اُن بیانات اور روایات پر ھے جو بعض مسلمان مصنفوں نے اپني کتابوں میں کسي نہ کسي حیثیت سے درج کردیے ھیں یا عام طور پر مسلمانوں میں بیان کي جاتي ھیں ' اور افواہ عوام پر چڑھگئي ھیں - مثلاً قصۂ غرانیق اور واقعۂ حضرة زینب وغیرہ ' یا مثلاً یہي واقعۂ ماریہ قبطیہ جو آپکے دوست کو ایک نہایت مکروہ و معترف صورت میں دکھلایا گیا ھے -

اِن دو قسموں کے علاوہ بے شمار اعتراضات ایسے بھي ھیں جو محض افترا و بہتان ھیں ' جیسے صلیبي لڑائیوں کے زمانے میں مشرقي پادریوں نے مسلمانوں کي بت پرستي کے اکاذیب مشہور کردیے تھے ' اور جنکو موسیو داستري نے " اسلام اور باني اسلام " میں مفصل بیان کیا ھے - یا آج بھي ایسي صدھا باتیں اسلام کي طرف منسوب کردي جاتي ھیں جنکي کوئي ادنی اور ضعیف اصلیت بھي روایات اسلامیہ میں نہیں ھے - لیکن یہ تمام اعتراضات یکسر عداوت و تعصب اور جہل و فساد کا نتیجہ ھیں جنکو خود صاحب نظر معترضین بھي تسلیم نہیں کرتے ' اور یہاں مقصود صرف قابل توجہ اعتراضات ھیں نہ کہ افتراء محض و بہتان صرف -

(سب سے زیادہ خطرناک قسم)

جن لوگوں نے مخالفین و معترضین کے اسفار و کتب سے واقفیت حاصل کي ھے ' وہ تسلیم کرینگے کہ اعتراضات کا سب سے زیادہ حصہ در اصل دوسرے ھي قسم پر مشتمل ھے ' اور پہلي قسم کے اعتراضات گو اصلاً زیادہ اھم ھیں ' لیکن انکي تعداد بہت کم ھے اور اعداء اسلام کو اسلام کي تضحیک و تحقیر میں بھي انسے نسبتاً بہت کم مدد ملتي ھے - یہ صدھا کتابیں جو اسلام کي مخالفت میں لکھي گئي ھیں یا لکھي جا رھي ھیں ' انھیں اٹھا کر دیکھیے ' اور اُن تمام اعتراضات پر نظر ڈالیے جو ان میں پیش کیے گئے ھیں - ان میں بہت تھوڑا حصہ اِن اعتراضات کا ھوگا جو براہ راست قرآن کریم کي تعلیمات یا احادیث معتبرہ و مسلمہ کي بنا پر کیے گئے ھیں ' اور تمام مجلدات یکسر انھي مطاعن و معائب سے لبریز ھونگي ' جو عام روایات مفسرین ' و کتب سیرۃ و مغازي کي بنا پر کیے گئے ھیں ' اور جنمیں ضمناً یہ مقدمہ تسلیم کرلیا گیا ھے کہ اسلام و پیروان اسلام کیلیے ھر مسلمان مصنف کا بیان حجة اور برھان ھے !

سب سے بڑا ابلیسي دسیسہ اعداء اسلام کے پاس یہ ھے کہ حضرة داعي اسلام علیہ الصلوۃ والسلام کي حیات طیبہ و مقدسہ کو دنیا کے سامنے ایسي مکروہ و معیوب شکل میں پیش کیا جاے جسکے دیکھتے ھي طبائع میں نفرت و کراھیت پیدا ھو جاے ' اور اسلام کے متعلق کسي حسن ظن کے پیدا کرنے کا موقعہ ھی نہ ملے !

یہ مقصد پہلي قسم کے اعتراضات سے حاصل نہیں ھوسکتا - قرآن کریم میں جہاد کا حکم ھے - تعدد ازدواج کي اجازت ھے - طلاق کو جائز بتلایا ھے - قوم عاد و ثمود کے تاریخي مقامات کا ذکر ھے - حضرة ابراھیم و اسماعیل علیہما السلام کا خانۂ کعبہ بنانا بیان کیا گیا ھے - حضرة مریم علیہا السلام کو ملامت کرنے والوں نے " یا اخت ھارون " کہا ھے - معترضین انپر نکتہ چیني کرتے ھیں - احکام جہاد کو ظالمانہ بتلاتے ھیں - تعدد ازدواج اور طلاق کو اخلاقاً معیوب کہتے ھیں - قوم عاد و ثمود کے متعلق تاریخي ثبوت طلب کرتے ھیں - حضرة ابراھیم کے بناے کعبہ کا ثبوت تورات سے مانگتے ھیں - حضرة مریم کا " اخت ھارون " ھونا انکي سمجھہ میں نہیں آتا - تاھم ان تمام اعتراضات سے اسلام کے محاسن و فضائل پر بالکل پردہ نہیں پڑ جا سکتا ' اور سننے والے کیلیے یہ باقي رھجاتا ھے کہ وہ اسکے دیگر احکام و تعلیمات کے متعلق حسن ظن قائم کرے ' یا بعض دیگر شرائع سے مقابلہ کرکے تسلي حاصل کرلے - حضرة موسی نے تلوار سے کام لیا - حضرة داؤد و سلیمان نے صدھا بیویاں رکھیں - اگر مخاطب ان الزامات کو صحیح مان بھي لے جب بھي زیادہ سے زیادہ یہي نتیجہ حاصل کر سکتا ھے کہ قران کریم اور کتب مقدسۂ عتیقہ کو ایک درجہ میں رکھنا چاھیے -

لیکن برخلاف اسکے دوسري قسم کے اعتراضات و مطاعن اپني معاندانہ تاثیر و نفوذ میں ان اعتراضات سے بالکل مختلف ھیں - ان میں اُس زندگي کي تصویر دکھلائي جاتي ھے جو تعلیمات اسلامیہ کا حامل ھے ' اور جسکي رسالت و نبوت کي صداقت پر قران و اسلام کي حقانیت موقوف ھے - یہ تصویر نہایت مکروہ ھوتي ھے ' اور شیطان کفر و ضلالت اعداء اسلام کے اندر حلول کرکے اسکے خال و خط درست کرتا ھے - نعوذ باللہ انساني معاصي و رذائل کے تمام اعمال سئیہ اسمیں جمع کیے جاتے ھیں ' اور ایسے ایسے قبائح و فضائح کو اسکي طرف منسوب کیا جاتا ھے جو انساني بد اخلاقي کي انتہا ھیں ' اور درجۂ نبوت و رسالت تو بہت ارفع و اعلی ھے ' ایک شریف و نیک اعمال شخص کي زندگي بھي انسے ملوث نہیں ھوسکتي -

کذالک یو فک الذین کانوا بایات اللہ یجحدون (۴۰ : ۶۵)

آج یورپ اور امریکہ میں عام طور پر جو توحش و تنفر اسلام کي طرف سے پھیلا ھوا ھے ' وہ زیادہ تر اسي تلبیس و شیطنت کا نتیجہ ھے - اِن مفتریات کو سنکر ایک سادہ ذھن مخاطب اسدرجہ اسلام سے متوحش ھوجاتا ھے کہ اُسکے کسي حسن و فضیلت کا اسے تصور بھي نہیں ھوسکتا - اور ھمیشہ کیلیے حسن ظن و تلاش حقیقت کا سد باب ھوجاتا ھے -

پس في الحقیقت قسم اول کے اعتراضات اسدرجہ اسلام کیلیے مضر نہیں ھیں جسقدر دوسري قسم کے ' اور آج اعداء اسلام کے ھاتھہ میں سب سے زیادہ خطرناک حربہ یہي مفتریات ھیں - کسي

مذهب کے متعلق یه کهنا که وہ بزور شمشیر پهیلا ' سننے والے کو سدرجه متاثر نهیں کرسکتا جسقدر اس افترا کا پیش کرنا که (نعوذ الله) اسکا باني اپنے متبنی کي بیوي کو برهنه غسل کرتے دیکهکر ریفته هوگیا ' اور بالاخر اس سے طلاق دلاکر خود اپنے نکاح میں لے آیا -

یه ایک نهایت دقیق نکته ہے جو میں کهه رها هوں اور اس قت تک بہت کم اسپر توجه کی گئي ہے -

(ان مطاعن کا سر چشمه)

اس قسم کے تمام مطاعن و معائب میں جو واقعات بیان کیے جاتے هیں' انکا ایک بڑا حصه تو خود معترضین کے القاء کفر و ضلالت کا نتیجه هوتا ہے جسکي کوئي اصلیت نهیں' البته معاندانه حذف و اضافه اور تحریف و تلبیس کو الگ کردینے کے بعد دیکها جاے تو اسکي بنیاد میں کوئي بات ایسي ضرور نکل آتي ہے' جو یا تو کسي مسلمان مصنف کا بیان ہے' یا کوئي روایت اور اثر ہے' یا پهر کوئي قصه ہے جو عام مسلمانوں کي زبانوں پر چڑهگیا ہے -

معترضین عموماً یه کرتے هیں که اسلامي تصنیفات کے متعلق ایک سطحي اور سر سري واقفیت حاصل کرکے چند کتابیں تفسیر اور سیرۃ یا قصص و فضائل کي اپنے سامنے رکهه لیتے هیں' اور اسمیں جسقدر روایتیں اس قسم کي پاتے هیں جنکي بنا پر اسلام کی صداقت اور بانی اسلام کی زندگی پر طعن و قدح کیا جاسکتا ہے' انهیں کامل ابلیسانه هوشیاري اور پوري مفتریانه چالاکی کے ساتهه یک جا کر لیتے هیں - پهر اپنے اکاذیب و مفتریات کا انپر اضافه کرتے هیں ' اور مفید مطلب توجیهه و تعلیل کے ساتهه ترتیب دیکے اس طرح پیش کر دیتے هیں که ناواقف انکے استدلال اور استشهاد سے مرعوب هو جاتا ہے -

وہ عموماً کتابوں کا حواله دیتے هیں اور بعض اوقات اُن روایات کو نقل بهي کر دیتے هیں جنسے انکا استدلال هوتا ہے - امریکن مشن نے عربي زبان میں جو کتاب بلاد مصر و شام کیلیے شائع کي تهي' جو چار ضخیم جلدوں میں ختم هوئي ہے اور جسکا نام الهدایه ہے' اسمیں اول سے لیکر آخر تک هر اعتراض کے ساتهه کوئي نه کوئي روایت بهي پیش کي ہے - غیروں کے علاوہ خود نا واقف مسلمانوں پر بهي ان حوالوں کا بہت اثر پڑتا ہے' اور وہ کهتے هیں که جب خود اسلامي روایات میں یه واقعات موجود هیں تو انسے کیونکر انکار کیا جاسکتا ہے ؟

اس قسم کي روایات زیادہ تر تفاسیر اور عام کتب سیر و تاریخ میں هیں' یا حضرۃ شاہ ولي الله کي تقسیم مدارج کتب حدیث کے مطابق ' تیسرے اور چوتهے درجے کي کتابوں سے لي جاتي هیں -

(فتنۂ اصلاح و اجتهاد جدید)

یه ایک نهایت اهم اور اصولي بحث ہے که اس قسم کے اعتراضات اور مطاعن کیلیے صحیح اور حقیقي طریقه جواب و رد کا کیا ہے ؟

همارے زمانے میں ایک نیا گروہ مصلحین و متکلمین کا پیدا هوا ہے جس نے اپني قابل تعریف بیداري و باخبري سے پہلے پہل ان اعتراضات سے واقفیت حاصل کي' اور چاها که ان مطاعن کي آلودگي سے اسلام کے دامن کي تنزیهه و تقدیس ثابت کرے - اسکي مستعدي مستحق اعتراف ہے' اور اسکي نیت سعي قابل تحسین ' لیکن افسوس ہے که جس کام کو وہ کرنا چاهتا تها ' اسکے لیے مستعدي اور آمادگي تو اسکے پاس ضرور تهي' پر اسباب و وسائل یکسر مفقود تهے - اسکا دماغ کا رکن اور اسکا فهم طالب اجتهاد تها' لیکن نه تو اسکے پاس نظر علم پیما تهي جو معین مقصد هوتي' اور نه هي فکر واقف کار تها جو سامان مهیا کرتا - نه تو اُسے علوم اسلامیه کي خبر تهي نه فن حدیث و اثر پر نظر تهي - نه اصول فن سے اسنے واقفیت حاصل کي اور نه اسفار و مصنفات محققین و ائمۂ قوم پر نظر ڈالي - جس طرح اسلام کے حریفوں نے اسپر طعن کرتے هوے اپنے جهل پر اعتماد کیا ' اسي طرح اسلام کے ان حامیوں نے انکا جواب دیتے هوے صرف اپنے بے خبرانه اجتهاد هي کو کافي سمجها - چونکه انهیں اپني قوت کي خبر نه تهي اور صرف اپني فکر و راے هي پر اعتماد تها' اسلیے وہ حریفوں کي سطوت سے مرعوب هوگئے ' اور قابل اعتراض روایات و بیانات کا انبار دیکهکر اس طرح گهبرا گئے که ان میں رد و تحقیق کیلیے کوئي قوۃ فعال باقي نه رهي - اور انکا رشتۂ کار حریفوں کي قوت اور استیلاء اثر کے هاتهوں میں چلا گیا -

اس گهبراهٹ میں انهوں نے اپنے تئیں بالکل مجبور پایا ' اور اسکے سوا کوئي چارہ نه دیکها که اپنے کسي جدید خود ساخته اصول کي بنا پر احادیث و روایات کي صحت هي سے قطعي انکار کردیں ' اور اسطرح انکے جواب کي ذمه داري سے بآساني سبکدوش هوجائیں - پس بجاے اسکے که وہ ان روایات کي حقیقت و اصلیت کو واضح کرتے ' انهوں نے اس قسم کے مجتهدانه اصول وضع کرنا شروع کردیے جنکو اگر صحیح تسلیم کرلیا جاے تو معترضین کے فتنه سے بهي بڑهکر ایک داخلي فتنۂ عظیم اسلام میں پیدا هو جاے - اعاذنا لله من شرها و من شر الجهل والفساد !

مثلاً انهوں نے اُن اعتراضات سے بچنے کیلیے جو احادیث کي بنا پر کیے جاتے هیں ' سرے سے فن حدیث هی کي تضعیف و تحقیر شروع کردي' حتی که صاف فیصله کر دیا که چونکه حدیثیں اکثر خبر احاد هیں اور خبر احاد مفید یقین نهیں - اسلیے حدیث في الحقیقت کوئي شے نهیں ہے - اسکے جواب کے هم ذمه دار نهیں ! انا لله و انا الیه راجعون -

اسطرح انهوں نے ایک فتنه سے بچنے کیلیے اپنے وجود کو دوسرا فتنه بنا دیا' اور دشمن نے چونکه مکان کے شاگرد پیشه پر قبضه کرلیا تها' اسلیے اسکے هلاک کرنے کیلیے پوري عمارت میں آگ لگادي !

عزیز من ! یه اسلام کي حمایت نهیں ہے : بل هي فتنة ' ولکن اکثر الناس لا یعلمون -

وقت تفصیل کا متحمل نهیں اسلیے میں نهایت سر سري اشارات کرونگا - اگر فن و ارباب فن پر ان بے خبروں کي نظر هوتي تو وہ سمجهتے که مخالفین کے حملوں سے بچنے کیلیے اس مهلک اجتهاد کي کوئي ضرورت نهیں ہے - ایک محفوظ و مصئون طریق کار پیشتر سے موجود ہے ' اور بغیر اسکے که کسي جدید مصلح و مجدد کو اپنے غزاء اجتهاد کے اعلان کي ضرورت هو' خود محققین فن نے اس بارے میں جو اصول و قواعد وضع کردیے هیں اُنهی کے مطابق چلکر هم بهتر سے بهتر حق تحقیق و دفاع ادا کر سکتے هیں -

(اصول بحث و مسلک صحیح و مستقیم)

اصل یه ہے که یه تمام نتائج جهل و بے خبري کے هیں' اور وہ بے خبري همارے مخالفین اور همارے نئے حماۃ و مصلحین ' دونوں کے حصے میں آئی ہے همارا اولین فرض یه ہے که هم معترضین کو بتا دیں که قرآن کریم کے بعد همارے لیے حجۃ و دلیل کون کون سے مصادر علم و اعتماد هو سکتے هیں ؟ نیز یه که کیا کسي روایت کا کسي کتاب میں درج هونا اسکے لیے کافي ہے که وہ مسلمانوں کیلیے حجۃ هو سکے اور اس بارے میں ائمۂ سلف نے کچهه اصول مقرر کیے هیں یا نهیں ؟

در حقیقت انهي دو سوالوں کا جواب آجکل کے صدها داخلي و خارجي مباحث و اختلافات کیلیے بمنزله اصل و اساس کے ہے

اور جسقدر مشکلات همیں نظر آتي هیں اور جسقدر ٹھوکریں نئے مصلحین نے کھائي هیں ' وہ تمام تر اسی اصولي بحث کے افراط و تفریط کا نتیجہ ہے -

ان دو سوالوں کا مختصر جواب یہ ہے کہ قران کریم کے بعد یقیناً اور حتماً احادیث صحیحہ کا درجہ ہے ' اور بغیر کسي خوف اور تامل کے اسکا اعتراف کر لینا چاهیے کہ حدیث صحیح ایک ایسا مصدر علم ضرور ہے جو همارے لیے دلیل اور حجة هوسکتا ہے - اور جس طرح هم اپنے داخلي اعمال میں احادیث کے معترف و معتقد هیں ' بالکل اسي طرح خارج کے اعتراضات میں بھي انکي حقیقت کو تسلیم کرتے هیں -

لیکن حدیث ایک مدون و منضبط فن ہے جسکے اصول و قواعد هیں' اور اسکي جمع و ترتیب کا کام صدیوں تک جاري رہا ہے - اس لیے صحت و اعتبار کے لحاظ سے مختلف طبقات و مدارج میں منقسم هوگیا ہے - اسکي بنیاد انسانوں کي روایت پر تھي اسلیے اصول شہادت و روایت کي بنا پر ضرور تھا کہ نقد و درایت کے اصول وضع کیے جاتے اور وضع کیے گئے - اس پورے کرۂ ارضي کے اندر جسمیں انسان نے هزارها برس کے تجارب و محن کے بعد صدها علوم و فنون تک رسائي حاصل کي ہے ' اور هر قوم نے علم کي تفتیش و تدوین میں حصہ لیا ہے' بے خوف دعوے کے ساتھہ کہا جا سکتا ہے کہ کسي علم و فن کو بھي انساني دماغ نے اسدرجہ منضبط ' اور سعي انساني کي انتہائي حد تک مرتب و مہذب نہیں کیا جیسا کہ علماے سلف نے فن حدیث کو' اور یہ ایک مخصوص شرف و مزیت علمي ہے امة مرحومہ کي جسمیں دنیا کي کوئی قوم شریک و سہیم نہیں - والقصة بطولها -

پس ضرور ہے کہ جس حدیث سے همارے سامنے استدلال کیا جاے' اسکي صحت اصول و قواعد مقررۂ فن اور علوم متعلقۂ حدیث سے ثابت بھي کردي جاے - اگر ایسا نہ کیا گیا تو همارے لیے کسي طرح بھي دلیل و حجة نہیں هوسکتي -

(ایک عام غلط فہمي)

ایک بہت بڑي غلط فہمي یہ پھیل گئي ہے کہ فن حدیث کے طبقات و مدارج اور محدثین کے طریق جمع و اخذ پر لوگوں کي نظر نہیں - عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ تفسیر و سیر اور مغازي و ملاحم کي کسي کتاب میں بسلسلۂ اسناد کسي روایت کا درج هونا اسکے لیے کافي ہے کہ آسے تسلیم کرلیا جاے - حالانکہ یہ صریح غلطي ہے ' اور خود محدثین نے اس غلطي کو کبھي جائز نہیں رکھا - حضرة شاہ ولي اللہ رحمة اللہ علیہ نے حجة اللہ البالغہ وغیرہ میں جو تصریحات اس بارے میں کردي هیں' وہ قدما کي تصنیفات سے مستغني کر دیتي هیں - انہوں نے باعتبار صحت و شہرت و قبول کتب احادیث کو چار درجوں میں تقسیم کیا ہے - اول درجے میں وہ موطاء امام مالک اور صحیحین کو قرار دیتے هیں' اور بقیہ کتب صحاح ستہ کو دوسرے درجے میں رکھتے هیں- اسکے بعد دارمي' ابو یعلي ابن حمید ' طیالسی ' کے مسانید اور عبد الرزاق ' ابن ابي شیبہ ' حاکم ' بیہقي ' اور طبراني وغیرہ کے مجموعے هیں - انھیں تیسرے درجے میں قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ اسمیں رطب و یابس هر طرح کا ذخیرہ ہے' یہاں تک کہ موضوع حدیثیں بھي شامل هیں - شاہ صاحب نے سنن ابن ماجہ کو بھی اسي درجہ میں قرار دیا ہے - مگر اسکے خلاف رائیں زیادہ ملیں گي -

چوتھے درجے میں کتب حدیث کا تمام بقیہ حصہ داخل ہے - علی الخصوص تصانیف حاکم ابن عدي ' ابن مردویہ ' خطیب ' تفسیر ابن جریر طبري' فردوس دیلمي ' ابو نعیم صاحب حلیہ ' ابن عساکر وغیرہ وغیرہ - عام کتب تفاسیر و دلائل و خصائص و قصص کا سر چشمہ یہي کتابیں هیں -

ان بزرگوں نے اپنا مقصد کتب صحاح کے جامعین سے بالکل مختلف قرار دیا تھا - اس مقصد کي بے خبري هی سے تمام مشکلات پیدا هوتي هیں - انھوں نے کبھي بھی یہ دعوا نہیں کیا کہ جسقدر حدیثیں وہ پیش کرتے هیں' سب کي سب قابل اعتماد هیں - انکا مقصد صرف احادیث کو کسي خاص سلسلے سے جمع کر دینا تھا' اور اسکے نقد و بحث کو انھوں نے دوسرونکے لیے چھوڑ دیا تھا -

چنانچہ اسکا سب سے بڑا واضح ثبوت یہ ہے کہ محققین فن حدیث نے همیشہ اپنی تصنیفات میں انکی جمع کردہ حدیثوں کو آسی وقت قبول کیا جبکہ وہ اصول مقررۂ حدیث کے مطابق جانچ لی گئیں ' اور همیشہ ان پر اپنے اپنے اصولوں کے ماتحت رد و قدح اور نقد و جرح کرتے رہے - سب سے بڑا ذخیرۂ حدیث اس قسم کا امام ابن جریر طبري کی تفسیر ہے جنھوں نے قرآن کریم کی هر آیت کے نیچے روایات کے جمع کرنے کا التزام کیا ہے' اور واقعۂ ماریۂ قبطیہ کے متعلق جو روایت آپکے دوست نے نسخ و اضافہ کے بعد پیش کي ہے' وہ بھی امام موصوف هي نے سورۂ تحریم کی تفسیر میں درج کی ہے - یا پھر طبرانی کے معاجم هیں' اور حاکم کي مستدرک' ابن حمید و دارمی کی مسانید ' اور ابونعیم و دیلمی کی تصنیفات هیں - لیکن هم دیکھتے هیں کہ حافظ ابن حجر عسقلاني اور حافظ ذهبی جیسے مسلم محدثین اپنی تصنیفات میں جا بجا انکی مرویات پر جرح و نقد کرتے هیں' اور کسی روایت کو بحث و نظر کے بعد قبول اور کسی کو مردود قرار دیتے هیں - صرف فتح الباري اور عینی هی اٹھاکر دیکھہ لیجیے کہ اس رد و قبول کا کیا حال ہے ؟

امام ابن تیمیہ سے بڑھکر فن حدیث کا اور کون حامی اور غواص هوگا' جنھوں نے اس راہ میں بے شمار متاعب و شدائد بھی فقہاء متقشفین کے هاتھوں برداشت کیے ' مگر جن خوش نصیبوں کو امام موصوف کی تصنیفات کے مطالعہ کرنے کی توفیق ملی ہے ' وہ اندازہ کرسکیں گے کہ میں کیا کہہ رہا هوں ؟ منہاج السنہ وغیرہ میں صحاح کی متعدد احادیث کو انھوں نے صاف صاف رد کردیا ہے !

یہ همارے پاس علامۂ ابن قیم کی زاد المعاد اور اعلام الموقعین وغیرہ مصنفات شہیرہ موجود هیں - ایک نہیں متعدد مقامات پر علامۂ موصوف ان کتابوں کی بیان کردہ احادیث کو بلا تکلف رد کردیتے هیں - صرف اتنا هی نہیں بلکہ کتب صحاح کی مرویات پر بھی روایت و درایت کے مقررہ اصول کے بموجب نظر انتقاد ڈالتے هیں ' اور کسی سے استدلال کرتے هیں اور کسی کو اعتماد کیلیے غیر مفید بتلاتے هیں - پھر فقہاء حنفیہ کا طرز عمل تو اس بارے میں ایک صاف شہادت ہے جو احادیث صحیحین تک کو بلا تکلف اپنے قیاس و درایت کے مقابلہ میں تسلیم نہیں کرتے -

پس یہ ایک صریح اور مسلم بات ہے کہ احادیث کے تسلیم کرنے کیلیے طریق نقد و نظر سے کام لینا ضروري اور ناگریز ہے اور اس بارے میں همیشہ اکا بر فن کا یکساں طرز عمل رہا ہے - اس امر کیلیے کسي شہادت کے پیش کرنے کي ضرورت نہ تھي - میں نے اسلیے زور دیا تا کہ مخالفین اسلام یہ نہ سمجھیں کہ انکے اعتراضات سے بچنے کیلیے یہ کوئي نیا اصول قرار دیا جا رہا ہے - یہ اصول همیشہ سے موجود ہے' اور جس طرح هم اب سے اٹھہ سو برس پہلے صرف انھي احادیث کو تسلیم کرتے تھے جو قواعد مقررۂ فن سے ثابت هو جائیں ' اسی طرح آج بھی صرف انھي روایتوں کو تسلیم کرینگے جو خود ان روایات کے جمع کرنے والوں کے مقررہ اصول کے مطابق ثابت کر دي جائیں -

یه بالکل ایک کھلی هوئي بات هے - علی الخصوص کتب تفسیر و سیرة و مغازي اور قصص انبیاء سابقین و اسرائیلیات کے متعلق ابتدا سے ائمۂ فن نے یہی راے دي هے' اور حضرة امام احمد کے زمانے سے جبکه انہوں نے " ثلاثة کتب لیس لها اصل : المغازي و الملاحم و التفسیر " کہا تھا' حفاظ حدیث کے آخري عهد تک جبکه ابن حجر' ابن تیمیه' ابن قیم' اور حافظ ذهبی رحمهم الله نے کتابیں تصنیف کیں' تمام محققین فن کا طرز عمل اسی کا موید رها هے -

(خلاصۂ مطالب)

پس ضرور هے که اس امر کو اچھی طرح معترضین اسلام پر واضح کردیا جاے اور اسکے اصول و قواعد انکے سامنے پیش کردیے جائیں اسکے بعد اُنسے بحث کی جاے - اگر ایسا کیا جاے تو باوجود اُس واقفیت کے جو مجھے معترضین کے ذخیرۂ کثیرۂ مطاعن و معائب سے هے' اور باوجود اُن مشکلات کا کامل اندازہ کرنے کے جو همارے نئے مصلحین و مجتهدین اور متکلمین قرن جاري کو رد مطاعن اور دفع اعتراضات و شکوک میں پیش آئی هیں' میں پورے طمانیة قلب اور وثوق کامل کے ساتھه کہتا هوں که احادیث معتبرہ کی بنا پر کوئی دقت همیں اس راہ میں پیش نہیں آئیگی' اور نئے اجتہادات و تجدیدات کا طوفان مہلک و هادم اُٹھا نے کی بالکل ضرورت نه هوگی -

یہی وہ مقام هے جہاں آکر باوجود اتحاد مقصد و علم ضرورت' مجھے نئے مصلحین متفرنجین سے علحدہ هوجانا پڑتا هے' اور باوجود انکے کاموں سے غیر جامدانه و غیر متقشفانه واقفیت کے' میرے دل میں انکے لیے کوئی حسن اعتقاد و اعتماد پیدا نہیں هوتا - بلاشبه ضرورتیں شدید اور نظر و تحقیق کی داعیات ناگزیر هیں' یقیناً همارا مقابله سخت اور بہت سے عوارض و جزئیات میں بالکل نئے قسم کا هے' اور یه بھی بالکل سچ هے که جو لوگ سب سے پہلے حریف کے وجود سے خبردار هوے اور میدان کار زار میں نکلے' انکی مستعدي و هوشیاري اور سعی و محنت کا پوري طرح اعتراف کرنا چاهیے' لیکن تاهم ان میں سے کوئي بات بھی اسکے لیے مستلزم نہیں هے که نا واقفیت کو مجتهد العصر اور لا علمي و بے خبري کو صاحب الامر تسلیم کرلیا جاے' اور بلا ضرورت دشمنوں کے مقابلے میں ایسا اسلحه اٹھایا جاے جسکا پہلا وار خود اپنے هی گردن پر پڑے ؟

جبکه هم اصول و قواعد فن کے مطابق چلکر بعینه وهی مقصد حاصل کرسکتے هیں جو ان لوگوں کے پیش نظر هے تو پھر اسکی کیا ضرورت هے که محض اپنے فہم و قیاس شخصی کا نام " درایت واحتجاج عقلی " رکھکر اُن علوم مسلمۂ اسلامیه کی تضعیف و تحقیر بل انکار و انهدام کے درپے هو جائیں' جو خزائن امة کا راس المال' و اشرف ترین مصادر علوم دینیه' و سرچشمۂ معارف و حقائق اسلامیه' و تاریخ صدر اول و سیرة حضرة ختم المرسلین هے' اور جسکے لیے خود صحابۂ و تابعین' ائمۂ مهتدین' اور تمام سلف صالح' بل اجماع جمیع امة مرحومه' من بدایة عهدها الی زماننا هذا' قولاً و فعلاً همارے سامنے موجود هے ؟ درحقیقت ایسا کرنا اصول متفقه امة اور مصادر شریعة و علوم شرعیه میں ایک سخت اختلال و اغتشاش پیدا کرنا هے جسکا نتیجه مہلک اور جسکے عواقب فساد آلود هیں -

مکتوب استانه علیه

نا خلف شاگرد

یه امر اب عام طور پر مسلم هے که یورپ (یا نصرانیت) اپني تمام اقسام کي ترقیا میں مسلمانوں کا ممنون احسان هے - جسقدر علوم اسوقت رایج الوقت هیں' یا جو کچھه اکتشافات زمانه حال میں هو رهے هیں' انکي ابتدا اسلام هي کے کسي قابل فرد کي کوشش کا نتیجه هے - یه ضرور ماننا پڑیگا که بعض اکتشافات میں مسلمانوں نے بالکل نقش اول چھوڑے' اور یوروپین اقوام نے انہیں اپني ترقیا سے نقش بنا دیا - لیکن " الفضل للمتقدم " ابتداء کا فخر مسلمانوں هی کو هے' اور موجودہ دنیاے نصرانیت بھا طور پر مسلمانوں کي شاگرد هے -

مسلمانوں نے اپنے زمانۂ عروج میں غیر مذاهب کے ساتھه جو نیک سلوک کیا' اسکي مثال غیر مسلمانوں میں' آجکل کے مهذب ترین زمانه میں بھي نہیں پائي جاتي - یہي وہ تعلیم تھي جو اسلام نے اپنے پیروؤں کو دي تھي' اور یہي وہ تعلیم تھي جس پر عمل پیرا هونے سے مسلمان دنیا کے تخت و تاج کے مالک بنے تھے - اب چونکه مسلمانوں نے اس تعلیم کي پیروي چھوڑ دي هر جگه قعر مذلت میں گر رهے هیں -

بر خلاف اسکے غیر مسلمانوں علی الخصوص یوروپین عیسائیوں نے جو سلوک اپنے استادوں (مسلمانوں) کے ساتھه کیا' اسپر نظر ڈالنے سے رونگٹے کھڑے هو جاتے هیں - صرف چند تاریخي واقعات کے صرف اشارہ کرتا هوں -

ان دنوں آپ جا کر اسپین (اندلس) کي سیر کیجیے - آپ کو تمام سفر میں کوئي چیز بھي ایسي دکھائي نه دیگي' جس سے اسکا پته چلے که اس علاقے میں کبھي بھی مسلمانوں کا قدم آیا تھا - تاریخ میں جو واقعات آپنے ملاحظه کیے هونگے' اس سے آپ ضرور نتیجه نکالینگے که مورخین نے مبالغه سے کام لیا - لیکن حقیقت یه هے که ان تاریخي واقعات میں ذرا بھي مبالغه نہیں - غرناطه جو اندلس میں مسلمانوں کا دار الخلافة سات سو بیاسي سال تک رها' اور سنه ۸۹۷ھ میں ایک عرصه دراز کے محاصرہ کے بعد انکے هاتھه سے نکلا' اب اسمیں سواے قصر الحمراء کے کوئي علامت مسلمانوں کي باقي نہیں هے - وهاں کي بے نظیر جامع مسجد کو گرجا بنادیا گیا' جسمیں اب تک توحید کي جگه تثلیث کي تعلیم دي جاتي هے !

اسي طرح " اشبیلیه " کي جامع مسجد کو گرجا بنادیا گیا' جو اسوقت کلیساے اعظم روم کے بعد دوسرے درجه پر دنیا میں شمار هوتا هے - بلکه بقول بعض دنیا میں سب سے بڑا گرجا هے !

عبد الرحمن بن معاویه بن هشام نے (جسنے اندلس میں پچاس سال کے قریب حکومت کي) اپنے دار الخلافة قرطبه میں ایک عالي شان مسجد کي بنا ڈالي - جسے اسکے بیٹے نے سنه ۱۸۳ میں پورا کیا - اسکے بعد تمام مسلمان سلاطین اسپر کچھه نه کچھه

ایـکریـا نـوپـــل کي ایک یادگار مسجد

جسے بلغاریا کے صلیبوں نے اپنے قیام کے زمانے میں گرجا بنا دیا تھـا اور فتح ادرنه کے بعد دوبارہ صـداے توحید سے مقدس کي گئي !

انه کرتے رهے - آج وهي مسجد گرجا کا کام دے رهي هے ! اس
سجد کي وسعت کا اندازہ اس سے هوسکتا هے که اسکا طول تین سو
س گز اور عرض دو سو پچاس گز هے - اور چودہ سو ستون سنـگ
رمر وغیرہ کے منقش و مشجر اسمیں استعمال کیے گئے هیں !

غرناطه اندلس میں آخري شہر تھا جو مسلمانوں کے هاتھه
گیا - چونکه محاصرہ نے بہت طول پکڑا ' اسلیے مسلمانوں نے
سائیوں کے ساتھه ۹۷ شرایط منظور کر کے اپنے آپکو ان کے حواله
دیا - ان میں سے بعض شرایط یه هیں :

(۱) تمام مسلمان امان میں رهیں - ان کي جان و مال کي
ظت کي جاے -

(۲) مسلمان اپنے مذهب میں آزاد رهیں ' اور انپر اسلامي
ع کے مطابق حکومت کي جاے -

(۳) مساجد اور دیگر اوقاف بدستور قایم رهیں -

(۴) اسلامي احکام کي نگهداشت کي خاطر انپر کوئي یهودي
یسائی حاکم مقرر نه کیا جاے -

(۵) ان کے کل سیاسي قیدي آزاد کیے جائیں -

(۶) انکو اجازت هو که اگر چاهیں تو یہاں سے هجرت کرجائیں -

(۷) ایام جنگ میں اگر کوئي عیسائي کسي مسلمان کے
ہوں مارا گیا هو تو اس سے مواخذہ نه کیا جاے - وغیرہ وغیرہ -

اب غور کرو که صلح کے بعد کہانتک ان شرایط پر عمل کیا گیا ؟
وس که بجاے ان شرایط پر عمل کرنے کے مسلمانوں کو جبراً
سائي بنایا گیا اور یہاں تک سختي کي گئي که بحکم شاهي جو
لمان عیسائي هونا منظور نه کرتا ' بے دریغ قتل کیا جاتا -
ظالمانه حکم سے جو مسلمان پہاڑي علاقه میں پناهگزین هوگئے
ان کو بهي بالاخر اس علاقه سے بهاگنا پڑا - پهر اس پر بهي
ا نه کي گئي ' بلکه نئے عیسائي شدہ مسلمانوں کی نسبت شبه
گیا که وہ دل سے مسلمان هیں اور اسیلیے انهیں طرح طرح کے
ب دیے گئے - یہاں تک که بعضوں کو زندہ جلا دیا گیا !!

۱۰۱۰ هجري سے اب وهاں ایک فرد متنفس بهي
مان نظر نهیں آتا جہاں آٹھه سو برس تک توحید کي حکومت
!!

لطف یه هے که مسلمانوں پر یه لوگ اسلام کو بزور شمشیر
نے کا ناپاک الزام لگانے سے نہیں چوکتے - حالانکه یوروپین
پر آٹھه سو سال سے مسلمان قابض هیں ' لیکن ابهي تک
کي تعداد میں کثرت عیسائیوں هي کي هے - هندوستان پر
هي سال مسلمانوں نے حکومت کي ' لیکن کثرت هندوؤں

هي کي رهي - حالانکه اسپین پر جب عیسائي قابض هوے تو
نصف صدي کے اندر هي اندر مسلمانوں کے نام سے بهي ملک
خالي کردیا گیا -

دوسرا علاقه جو عیسائیوں کي مهرباني سے اسوقت اسلام کے
پیروؤں سے خالي هے ' جزیرہ سسلي (صقلیه) هے جو از روے
مساحت گیارہ هزار دو سو اکیانوے مربع میل هے ' اور
مامون الرشید کے زمانه میں فتح هوا هے - آهسته آهسته وهاں کے
باشندوں نے خوشي سے اسلام قبول کیا ' اور اس جزیرہ میں بهت
سي عالیشان مساجد بنائي گئیں - تقریباً دو سو سال یعنے
سنه ۲۰۹ هجري سے سنه ۳۹۳ ھ تک مسلمانوں نے اس جزیرہ
پر حکومت کي - لیکن رفته رفته ان سے چهینا گیا ' اور سنه ۴۸۴
هجري میں باضابطه مسلمان اس سے بے دخل هوگئے - یه جزیرہ
اجکل اٹلي کے زیر حکومت هے - اب اگر کوئي سیاح اس جزیرہ
میں جاکر تلاش کرے تو اسے اسلام کي کوئي علامت نظر نه آئیگي '
وہ گمان بهي نه کرسکیگا که اس زمین پر کبهي مسلمان بهي
حکومت کرچکے هیں !

اسیطرح الجزایر کو لیجیے جسکي آبادي چهه کروڑ کي کهي
جاتي هے - سنه ۱۲۴۷ هجري میں اسپر فرانس نے قبضه کیا اور
بے انتها مظالم کرنا شروع کیے - مسلمانوں کي طاقت کم کرنے کے
لیے انکو شہروں سے نکالکر خود فرانسیسي قابض هوگئے -

اسیطرح تیونس پر جب فرانس نے سنه ۱۲۹۹ هجري میں
قبضه کیا ' اور اصلاح و تهذیب کے مشهور بهانے سے دست ظلم
دراز کیا تو ان سے بهي وهي سلوک کیا گیا جو الجزایر میں هوا تها -
فرانس جو جمهوریت کے لباس میں هے ' جب اسکا یه حال
هے تو روس جو کرے کم هے - چنانچه روس کے قرم اور قازان کے
علاقه میں مسلمانوں کو عربي ترکي یا فارسي میں گفتگو کي اجازت
نهیں - اسلامي نام وہ نهیں رکهه سکتے - اگر رکهیں تو اسکا تلفظ
روسي طرز سے هونا چاهیے - کوئي نئي مسجد مسلمان نهیں
بنا سکتے - بلکه اس علاقه میں مرمت طلب مساجد کي مرمت
کي بهي اجازت نهیں - اکیس برس کي عمر سے پہلے اولاد کو ختنه
کرنے کی بهي اجازت نهیں هے - اکیس سال کي عمر کے بعد لڑکے
کو عدالت میں حاضر کیا جاتا هے اور اس سے کها جاتا هے که عیسائیت
اور اسلام میں سے جس مذهب کو چاهے اختیار کرے - اسکو طرح
طرح سے عیسائي هونے کي ترغیب دي جاتي هے - یهانتک که

مسیحي وحشت کا ایک نیا منظر !

یعني سلانیک کي ایک قدیمي اور تاریخي مسجد جو اب گرجا بنا دي گئي هے !

اس سے کہا جاتا ہے کہ اگر عیسائی ہوگا تو حکومت کي طرف سے اسپر مہرباني کي جائيگی - اور اگر مسلمان رهیگا ' تو سب سے اول جو سلوک اس سے کیا جائیگا وہ یہہ ہوگا کہ بیدردي کے ساتهہ اسکا ختنہ کیا جایگا -

الغرض ان ناخلف شاگردوں نے جو سلوک اپنے استادوں کي اولاد کے ساتهہ یورپ ' ایشیا ' اور افریقہ میں کیا یا کر رہے ہیں ' وہ انسانیت اور تہذیب کیلیے باعث ہزار شرم ہے -

مرا کو میں اب کیا ہوگا ؟ اٹلي تریپولي میں کیا سلوک کریگي ؟ جن اصلاحات کي بنیاد طرابلس میں ابراهیم پاشا نے قایم کي تهي ' انکا کیا حشر ہوگا ؟ ریاستہاے بلقان نو مفتوحہ علاقوں پر کسطرح حکومت کرینگی ؟ البانیہ کا مستقبل کیسا ہوگا ؟ ان سوالوں کے جوابات واقعات سے ظاهر هیں - اور جو کچهہ ڈهکا چهپا رهگیا ہے وہ عنقریب معلوم ہو جائیگا :

عروس ملک کسے تنگ در کنار زند
کہ بوسہ بر لب شمشیر آبدار زند

(مراسلہ نگار خصوصي - آستانہ علیہ)

انجمن ترقي اردو

جناب من تسلیم ـــ گذشتہ اجلاس انجمن ترقي اُردو میں جو ۲۶ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ ع کو بمقام آگرہ زیر صدارت جناب انریبل خواجہ غلام الثقلین بي - اے - اِل - اِل - بي - وکیل میرٹهہ منعقد ہوا تها حسب ذیل رزولیوشن بالاتفاق پاس ہوا تها -

رزولیوشن نمبر (۸) " یہ انجمن تمام مالکان اخبار و مطابع و دیگر مصنفین اور اهل قلم سے درخواست کرتي ہے کہ وہ اپنے اخبارات و رسایل اور تالیفات ' انجمن کے دفتر میں ارسال فرمایا کریں تاکہ جدید ادبي تحریک کے متعلق جامع اور مکمل معلومات جمع کرنے میں مدد ملے "

آپ کي خدمت میں اس رزولیوشن کي بناء پر التماس ہے کہ آپ جو کچهہ شایع فرمائیں اُسکا ایک نسخہ دفتر انجمن میں ارسال فرماتے رہیں تاکہ جو مفید مقصد انجمن کے پیش نظر ہے اوسمیں آپ کي توجہ و امداد سے کامیابي ہو سکے ' اور خود آپ کي مطبوعات انجمن کي رپورٹوں کي ذریعہ سے ملک میں عام طور پر مشتہر ہو سکیں - انجمن کي رپورٹ میں جہاں اُوسکي سال بهر کي کارگذاري کا بیان ہوگا وہاں ارادہ یہ ہے کہ رپورٹ کو خاص طور پر دلچسپ بنانے کیلئے اُردو زبان کے متعلق ہر قسم کا ذخیرہ معلومات بهي جمع کیا جاے ' تاکہ رپورٹ کے ناظرین کو اُوسکے مطالعہ سے اپني مادري زبان کے متعلق کافي واقفیت ہو جاے ' اور جن لوگوں کو اپنی ملکي علم ادب کي ترقي اور نشو و نما سے دلچسپي ہو اُون کے لیے یہ رپورٹ بمنزلہ تاریخي سرمایہ کے بن جائے -

لیکن کوئي کام ایک شخص کي کوششوں سے سرانجام نہیں پا سکتا ' اسلیے ناممکن ہے کہ آپ کي توجہ اور عنایت کے بغیر یہ مقصد پورا ہو سکے - پس امید ایںکہ از راہ نوازش و کرم و همدردي زبان اُردو آپ اِس قسم کي امداد دینے سے دریغ نہ فرمائینگے ' جس کي اس رزولیوشن میں آپ سے درخواست کیگئي ہے - انجمن آپ کي اس عنایت کي دل سے قدر کریگي اور آیندہ اجلاس میں جو رپورٹ پیش ہوگي اُس میں اُوس امداد و اعانت کا بتفصیل ذکر کیا جائیگا ' جو اِس معاملہ میں آپ سے ملیگی فقط -

آنریري سکرٹري -

الحریة فی الاسلام

احادیث و اثار

(۲)

(امر بالمعروف اور رشتۂ الٰهي)

کیا تم اظہار حق ' اعانت حریت ' اور اعلان صداقت میں اونسے ڈرتے ہو جو اس دنیا میں بڑے هیں ؟ آہ ' نڈرو کہ وہ آخرت میں چهوٹے ہونگے - کیا تم اسلیے ڈرتے ہو کہ تم چهوٹے ہو ؟ مگر یقین کرو کہ مستقبل میں تم هي بڑے ہوگے - پهر کیا تم اسلیے حق سے باز رہتے ہو کہ انسانوں سے ڈرتے ہو ' لیکن کیا تم انسانوں کے مالک سے نہیں ڈرتے جسکا مقدس پیغامبر فرماتا ہے ؟

لایحقرن احدکم نفسہ ان یری امر اللہ تعالی علیہ فیہ مقال فلا یقول فیہ فتلقي اللہ وقد اضاع ذلک فیقول اللہ ما منعک ان تقول فیہ ؟ فیقول یا رب خشیة الناس - فیقول فایای کنت احق ان تخشی (رواہ احمد و ابن ماجة)

تم میں سے کوئي اپنے آپکو اس امر میں حقیر نہ سمجهے کہ وہ کسی بات کو دیکهے جسکے متعلق اسکا فرض ہو کہ امر حق کو ظاهر کرے مگر اپني کمزوري کے خیال سے چپ رہے - قیامت میں خدا کے روبرو جب حاضر ہوگا اور وہ اس موقع کو بهول چکا ہوگا ' تو خدا اُس سے پوچهیگا کہ تونے کیوں راستي اور صداقت کي بات نہ کہي ؟ وہ کہیگا : " پروردگارا ! لوگوں کے خوف سے " خدا فرمائیگا کہ " کیا خدا تیرے سامنے نہ تها جس سے تو ڈرتا ؟ "

اسوقت کون ہوگا جو اوس عرش جلال و قدوسیت کے آگے جهوٹ بول سکیگا ؟ اے واے اوس اعتراف پر ' جب خجالت و سرمدگي کے ساتهہ هم اقرار کرینگے کہ ہاں اے قادر علی الاطلاق ! ہاں اے داناے اسرار قلوب ! ! هم انسانوں سے ڈرے پر تجهسے نڈرے ' همنے مخلوق کے سامنے سر جهکایا پر تجهسے سربلندي کي ' هم نے حق کو چهوڑ کر باطل کو سجدہ کیا - هم غیروں سے آشنا ہوکر تجهسے بیگانہ ہوگئے - اوسوقت کہا جائیگا کہ کیا تم نے میرے منادِ صادق اور داعي حق کی اوس آواز کو نہیں سنا تها جبکہ کہا گیا تها کہ :

ایہا الناس ! ان اللہ تعالی یقول : امروا بالمعروف ونہوا عن المنکر قبل ان تدعوني فلا اجیبکم ' و تسألوني فلا اعطیکم ' و تستغفروني فلا اغفر لکم - (رواہ الدیلمي)

لوگو ! خدا فرماتا ہے : اچهي باتوں کا حکم کرو ' اور بري باتوں سے منع کرو ! قبل اسکے کہ تم پکارو اور میں نہ بولوں ' تم مانگو اور میں ندوں ' تم مغفرت چاہو اور میں مغفرت نکروں ! (یعني اگر تم نے امر بالمعروف کا فرض ادا نہ کیا تو میں اپنا رشتہ تم سے کاٹ لونگا)

اسلیے هر مسلم کا فرض ہے کہ وہ حق کا طالب ' باطل کا دشمن ' عدل و حریت کا عاشق ' اور جور و ظلم سے متنفر ہو - اوسکا فرض ہے کہ طلب صداقت میں اپنے عزیز ترین سامان حیات کو بهي نثار کرنے کیلیے طیار رہے - حق پژوهی اور عدل دوستي اسکا جوهر ایمان اور اسکے لیے روح اخلاص ہو - وہ راہ حق میں موت سے نہ ڈرے کہ یهي اوسکي زندگي ہے ' اور سچائي کے عشق میں وہ سب کچهہ

لٹا دے جو آدم کي اولاد اس زمین پر لٹا سکتي ھے - یہي تعلیم ھے جو ھمارے معلم ربانی نے ھمیں دي ھے :

تحرو الصدق وان رایتم فیه الهلکة فان فیه النجاۃ (رواہ ابن ابي الدنیا مرسلاً)

راستي و صدق کو تلاش کرو ' گو اسمیں تمھارے لیے ھلاکت ھي کیوں نہو کہ اسی ھلاکت میں تمھارے لیے نجات ھے -

کون ھے جو اوس ھلاکت کا طالب نہیں جو موجب نجات ھے ؟ کون ھے جو اُس زھر آلود پیاله سے نفرت کرتا ھے جو اُسکي زندگي کیلیے آب حیات ھے ؟ شہید راہ حق پرستي نه صرف تنہا زندہ ھے بلکہ وہ تمام قوم کو بھی زندہ کردیتا ھے - اسکے مردہ قالبوں میں روح حرکت کرنے لگتي ھے ' اور اسکی بند رگوں میں خون حیات اپني آمد و رفت شروع کردیتا ھے - پھر کیوں لوگ اس موت سے ڈرتے ھیں ؟ کیا وہ قوم کي زندگي کے آرزو مند نہیں ؟ کیا وہ حیات جاوید کے طالب نہیں ؟

وہ خدا کي راہ میں ان انساني بتوں سے ڈرتے ھیں ' جو سونے چاندي کی کرسیوں پر خدا بنکر بیٹھے ھیں ' جو اپني فوج کي چند صفوں سے قہر الهي کا مقابله کرنا چاھتے ھیں ' جو معصوم جانوں کي ظلم و قہر کی دیبی پر قرباني چڑھاتے ھیں ' جو کمزوروں کو ستاتے ھیں کیونکہ انکے نالہ و فریاد کی لے انہیں پسند ھے ' جو بےگناھوں کو قتل کرتے ھیں کیونکہ اُنکے دھن تشنه کیلیے خون کے چند قطروں کي ضرورت ھے ' جو مصیبت زدوں کي فریاد ناپسند کرتے ھیں تا کہ اُنکي محفل عیش و امن منغض نہو - جو مظلوموں پر ظلم کرتے ھیں تا کہ انکي مجلس عدالت داد رسي کیلیے زحمت کش نہو -

(مقــدس پیشین گوئي)

لیکن ھر مسلمان کو آج یقین کرلینا چاھیے که اسکے پیغمبر مقدس نے اپني امت کے پاس اس موقعه کیلیے ایک پیغام بھیج دیا ھے او ر ٹھیک اسي وقت کیلیے اسکي زبان وحي پیشین گوئي کرچکي ھے :

انه سیکون علیکم ائمة تعرفون و تنکرون ' فمن انکر فهو بري و من کرہ فقد سلم ' و لکن من رضي و تابع هلک (رواہ احمد و الترمذي)

عنقریب تم میں بعض افسر ھونگے جنکي بعض باتیں اچھی ھونگي اور بعض بري ' جسنے انکو نه مانا وہ بري ھوا ' اور جسنے نا پسند کیا وہ محفوظ رھا ' لیکن جسنے رضامندي ظاھر کی اور متابعت کي وہ ھلاک ھوا -

سیکون امراء فتعرفون و تنکرون ' فمن کرہ بریٔ و من انکر سلم ' و لکن من رضي و تابع هلک (رواہ مسلم و ابو داؤد)

عنقریب تم میں بعض ایسے حکام ھونگے ' جن کي بعض باتیں اچھی اور بعض بري ھونگي ' جو ان باتونکو مکروہ سمجھیگا وہ بري ھوگا ' اور جو انکو نمانیگا وہ محفوظ رھیگا ' لیکن جو ان باتوں کو پسند کریگا اور اونکی متابعت کریگا وہ ھلاک ھوگا -

(الی الجهاد في سبیـل الله !)

پس کیا جور و ظلم کی رضا کا اور باطل و منکر کي اطاعت کا ارادہ ھے ؟ نہیں تم مسلم ھو ' اور مسلم دنیا میں صرف اسلیے آیا ھے تا کہ عالم کو ھر طرح کے ظلم و فساد اور عدوان و طغیان سے نجات دلاے ' پس جسطرح کفار و مشرکین نے اپنے اعمال سیئه اور مفاصد شنیعه سے دنیا کو جور و ظلم سے بھر دیا ھے ' اسی طرح تم بھی اسے عدل و صداقت سے بھر دو - ھاں اے فرزندان ابراھیم ! اُٹھو اور ان ھیکلوں کو جن میں سنگ مرمر کے انساني بت بستے ھیں توڑ ڈالو ' اور اس صنم آباد کے " صنم کبیـر " کو جسکو تمھارے باپ ابراھیم نے اسلیے چھوڑ دیا که وہ اپنے بندوں کو معبودان صغار کي تباھي کا افسانه سناسکے ' سب سے پہلے توڑو تاکہ وہ انکي تباھي کا فسانه بھي نه سنا سکے - قوت و ضعف کا سوال نکرو که تم نه تو پشه سے کمزور تر ھو ' اور نه وہ نمرود سے قوی تر -

نقربوا الی الله ببغض اهــل المعاصي ' و لقو هــم بوجــوہ مکفــرۃ ' و التمسوا رضاء الله بسخطهــم ' و تقربوا الی الله تمهیں حــاصل بالتبــاعد منهم (رواہ ابن شاهین)

ظالموں سے عداوت رکھو تا کہ خدا کي محبت تمھیں نصیب ھو ' اون کے ســاتھه تلـخ روئي سے پیش آؤ ' تا کہ خدا کي رضا تمھیں حاصل ھو ' اون سے دور رھو تا کہ خدا سے نزدیکـي اور اسکي درگاہ میـں تقرب پاؤ ! !

میں بغض و نفرت اهل جور و ظلم کے مناظر میدانوں میں دیکھنا نہیں چاھتا بلکہ دلوں کے گوشوں میں ' آبادیوں میں دیکھنے کا طالب نہیں ھوں بلکہ قلوب کے خلوتکدوں میں : و ذلك اضعف الایمان :

(اقسام جهــاد)

میں تم سے فتنه کا طالب نہیں کیونکہ فتنه خــداے اسلام کو محبوب نہیں ھے - میں تم سے صرف قول حق کي درخواست کرتا ھوں که یہي اعلی ترین میدان شجاعت ھے - میں تم سے صرف کلمۂ حق کا طالب ھوں که وھي افضلترین جہاد ھے :

قال النبي صلعم : احب الجهاد الی الله کلمة حق یقــال لامــام جــا ئــر (رواہ احمد و الطبراني)

آنحضــرت صلعــم فــرماتے ھیں : خدا کے نزدیک سب سے محبوب جہاد وہ " کلمۂ حق " ھے جو کسي ظالم حاکم کے سامنے کہا جاے -

افضل الجهاد کلمة حق عند سلطان جائر (احمد و ابن ماجة و الطبراني والبیهقي)

بہترین جہاد وہ " کلمۂ حــق " ھے جــو کسي ظــالــم سلطــان کے رو برو کہــا جاے -

ان من اعظم الجهاد کلمة عدل عند سلطان جائر (رواہ التــرمــذي)

جهــاد اکبــر ' کسي ظالم حکمراں کے آگے انصاف و عدل کــی بــات کہنا ھے !

یہ کیسي عالمگیر غلطی ھے که اسلام کے جہاد کو صرف جنـگ و قتال ھي میں محدود سمجھا جاتا ھے ؟ افسوس که غیروں کے سا تھه تم بھي اسي غلطي میں مبتلا ھو ' حالانکه صحیح ترمذي اور سنن ابن ماجه کي یه تین حدیثیں جو اُو پر گذر چکي ھیں ' اس خیال کو یکسر فکر باطل ثابت کرتي ھیں - وہ صاف صاف شہادت دیتي ھیں که جہاد مقدس صرف اس سعي اور جہد صالح کا نام ھے جو ایثار و جاں نثاري کے سا تھه راہ حق و صداقت میں ظاھر ھو ' اور اسکا سب سے بڑا میدان امر بالمعروف اور دعوۃ حق و عدل ھے - فرمایا که " افضل الجهاد کلمة حق عند سلطان جائر " سب سے افضل جہاد یه ھے که ایک ظالم و انصاف دشمن پادشاہ اور حکومت کے سامنے حق اور عدل کا بے خوف اظہار کیا جاے - اس سے ثابت ھوگیا که سچا مجاھد وھي راست باز انسان ھے جو انساني قوتوں کي ھیبت اور سطوت کے مقابلے میں کھڑا ھوجاے ' اور خدا کي عدالت اور صداقت کي محبت اسپر اسدرجه چھا جاے که وہ اسکے بندوں کي ھیبت کي کچھه پروا نه کرے !

یہي جذبۂ صداقت و حق پرستی ھے جسکو آج دنیا کي قومیں مختلف ناموں سے پکارتي ھیں مگر اسلام نے اسکا نام جہاد رکھا او ر ایک مومن و مسلم زندگي کا اسے اصلي شعار بتلایا - افسوس که خود مسلمانوں ھي نے اس شعار کي توھین کي ' اور خود اپنوں ھي نے غیروں کي خاطر خدا و رسول کے اس پاک حکم کو مٹانا چاھا - لیکن وقت آگیا ھے که آج پھر اسلام اپنے ھر فرزند سے اس حکم کي تعمیل کا مطالبه کرے ' اور الحمد لله که الهلال کو آغاز اشاعت سے اس اصل اساس ملت اور اولین حکم اسلامي کے اعلان و ذکر کي توفیق دي گئي ' اور اسکی دعوۃ کي تمام شاخوں کي بنیاد و اساس صرف یہي حکم جہاد فی سبیل الله ھے -

کیا همارے لیڈر اس جہاد کیلیے طیار هیں ؟ کیا کونسلوں کے مسلمان ممبر اس شجاعت کا نمونه دکھانے کو آماده هیں ؟ کیا صحافۂ اسلامیه کے محرر و مدیر اس میدان میں آترینگے ؟ مطمئن رهنا چاهیے که اس " افضل الجهاد " کیلیے هاتهه کي ضرورت نہیں دل کي ضرورت ہے - اس بہترین مظہر شجاعت کا آلۂ عمل تلوار نہیں بلکہ قلم ہے - اس جنگ کیلیے ابهي اسلحۂ آهنین نہیں چاهئیں ' صرف چند پاره هاے گوشت درکار هیں جن میں حرکت صحیح اور جنبش صادق هو !

تم مواقع جہاد کو میدانوں اور معرکوں میں ڈهونڈهتے هو ؟ لیکن میں کہتا هوں که تم اونکو اپنے دل کے گوشوں میں ڈهونڈهو - ضعف اراده و باطل پرستي کي اصلي کمینگاه یہیں ہے - و قال رسول الله صلعم :

الجهاد اربع : الامر بالمعروف والنهي عن المنکر والصدق فی مواطن الصبر ' و شنآن الفاسق (رواه ابو نعیم)	جہاد چار چیزیں هیں : اچهي باتوں کا حکم کرنا ' بري باتوں سے منع کرنا ' صبر و آزمایش کے موقع پر سچ بولنا ' اور بدکار سے عداوت رکهنا -

انواع جہاد میں سے کون سی نوع ہے جسکا مظہر دل نہیں ؟ هاں دل درست کرو که تمهارے ارادوں میں قوت ' افکار میں صداقت ' حوصلوں میں استقلال ' اور پاے عمل میں ثبات پیدا هو - دل ' اور یهي دل جسکا مضغۂ گوشت تمهارے پہلو میں ہے ' یقین کرو که تم سے باهر تمام عالم کی اصلاح و فساد کي اصلي کنجي یهي ہے :

قال النبي صلعم : ان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد کله واذا فسدت فسد الجسد کله ' الا وهی القلب ! (صحاح) -	انسانکے بدن میں گوشت کا ایک ٹکره ہے ' جب وه صالح هوتا ہے ' تو تمام جسم صالح هوتا ہے ' اور جب وه فاسد هوجاتا ہے تو تمام جسم فاسد هوجاتا ہے ' هاں جانتے هو وه گوشت کا ٹکره کیا ہے ؟ " دل " -

دیـــوان وحشـــت

(یعنی مجموعۂ کلام اردو و فارسی جناب مولوي رضا علی صاحب - وحشت)

یه دیوان فصاحت و بلاغت کي جان ہے ' جسمیں قدیم و جدید شاعري کي بہترین مثالیں موجود هیں ' جسکی زبان کي نسبت مشاهیر عصر متفق هیں که دهلي اور لکهنؤ کي زبان کا عمده نمونه ہے ' اور جو قریب قریب کل اصناف سخن پر محتوي ہے - اِسکا شائع هونا شعر و شاعري بلکہ یوں کہنا چاهیے که اردو لٹریچر کي دنیا میں ایک اهم واقعه خیال کیا گیا ہے - حسن معاني کے ساتهه ساتهه سلاست بیان ' چستي بندش اور پسندیدگي الفاظ نے ایک طلسم شگرف باندها ہے که جسکو دیکهکر نکته سنجان سخن نے بے اختیار تحسین و آفرین کي صدا بلند کي ہے -

مولانا حالي فرماتے هیں ...... " آینده کیا اردو کیا فارسي دونوں زبانوں میں ایسے نئے دیوان کے شائع هونے کي بہت هي کم امید ہے ...... آپ قدیم اهل کمال کي یادگار اور انکا نام زنده کرنے والے هیں - " قیمت ایک روپیه -

المشـــتهـــر

عبد الرحمن ' اثر - نمبر ۱۶ - کڑایه روڈ - ڈاکخانه بالیگنج - کلکته

مدارس اسلامیه

مسئلـــۂ اصـــلاح و بقـــاء نـــدوه

موعظة و ذکری لقوم یذکرون !

قـل رب احکم بالحـق ' و ربنـا الرحمن المستعان علی ما تصفون !

بالاخر مسئلۂ اصلاح ندوه کا مجوزه جلسه ۱۰ - مئي کو دهلي میں منعقد هوا ' اور گو اسکے انعقاد سے پہلے اور خود اسکے اندر وه سب کچهه کیا گیا جو اعمال انسانیه کي اصلاحي کوششوں کي تاریخ میں همیشه هوا ہے ' اور گو غلط فہمیوں اور دروغ سرائیوں کے وه تمام حربے اسکي مخالفت میں استعمال کیے گیے ' جو انسانوں کي کوئی جماعت اپني انتهائي جد و جهد کو صرف کرکے ایسے مواقع میں کرسکتي ہے ' تاهم اسکو منعقد هونا تها اور وه منعقد هوا ' اور ایک خاص نتیجه تک پہنچنا تها اور بے خوف و خطر پہنچا - جسقدر کوششیں اسکي مخالفت میں کي گئیں ' اتنا هي آور زیاده رفع ذکر هوا ' اور جسقدر اسکي ناکامي و نامرادي کي آرزوئیں کي گئیں ' اتني هي زیاده اسکي کامیابي نمایاں هوئي - سچائي کے شعلے مخالفت کے طوفان سے آور زیاده بهڑکتے هیں ' اور یه معجزه صرف صداقت هي کے درخت میں ہے که جسقدر اسے چهانٹا جاے اتنا هی اور زیاده نشو و نما پاتا ہے - پس خدا کی مرضي یهی تهي که اس کام کی کامیابي اور عظمت کا کام مخالفوں کے هاتهوں لیا جاے ' اور جن خدمات کے انجام دینے کي مہلت اس کام کے دوستوں کو میسر نه تهي ' وه اسکے مخالفوں کي جانکاه محنتوں اور تاب گسل مشقتوں کے ذریعه انجام پا جائیں - جس خداے عجائب ساز کي نیرنگیاں ظلمت سے روشني کو اور موت سے حیات کو پیدا کرتی هیں ' اسکے لیے کچهه مشکل نه تها که وه دشمني سے محبت کو اور نامرادي کی کوششوں سے مقصد و مراد کے نتائج حسنه پیدا کردے : یخرج الحی من المیت و یخرج المیت من الحی ' و یحیي الارض بعد موتها ' و کذلك تخرجون (۳۰ : ۳۵)

غور کیجیے که جلسے کا اعلان کیسے قلیل اور ناموافق موقعه پر هوا تها ؟ وقت کس قدر کم تها ' اور موسم کس درجه مخالف تها ! پهر ندوه کے مسئله سے چنداں دلچسپی بهي قوم کو نہیں رهي تهي ' اور کوئی تعطیل بهي ایسی نه تهي جسکی وجه سے کار و باري اشخاص کو آنے میں سہولت هوتي - یه تمام حالات ایسے تهے جنسے جلسے میں اجتماع کثیر کا هونا ' اور ایک نمایاں اور ناقابل انکار حیثیت اکثریة و نیابتي کا پیدا هونا بالکل غیر متوقع تها - پهر اسکي کامیابي کیلیے ایسے لوگوں کی ضرورت تهي جو یکسر وقف کار هو جاتے ' اور اپنا پورا وقت سرگرمي و استغراق سے اسکے لیے وقف کردیتے - وقت کي قلت سے ایسي محنتوں اور مشقتوں کا حصول بهي مشکل هوگیا تها ' اور جسقدر کوشش استقبالي کمیٹي کے سرگرم ممبر کررهے تهے ' انکے نتائج بهي ضیق وقت کي وجه سے کچهه زیاده امید افزا نه تهے نیز زیاده سے زیاده انکي انتهائي سرحد اخبارات کے اعلانات یا دعوة و طلب کی مراسلات تهیں ' اور ظاهر ہے که صرف اسقدر تحریک ایسے اجتماع عظیم کیلیے کسی طرح بهي کافي نه تهي -

پس اگر اس کام میں سچائي تهي تو ضرور تها کہ توفیق الهي اسکے تمام کاموں کو خود اپنے هاتهوں میں لے لیتي اور ایسے مستعد خادموں اور همہ تن وقف مزدوروں کا کوئي گروہ باهر سے بهیج دیتي ' جو کام کرنے والوں کے تمام بوجهہ کو خود بخود اپنے سر اٹها لیتا ' اور جلسہ کو اسدرجہ عظیم و وقیع بنا دیتا ' گویا مهینوں کي کوششوں کا نتیجہ ' اور بڑي بڑي جماعتوں کي سرگرمیوں کا حاصل ہے !

چنانچہ اس صداقت نواز قدوس نے جسکا دست نصرت صرف حق و راست بازي هی کے لیے اٹهتا ہے ' خود بخود اسکا تمام سامان مهیا کردیا ' اور اُن لوگوں کو جو اپني نیتوں میں مخالف لیکن اپنے کاموں میں سب سے بڑے جلسہ کے معین و مددگار تهے ' یکایک اسطرح آمادۂ کار کردیا کہ وہ اس جلسے کیلیے راتوں کو فکر و اضطراب میں جاگے ' اپنے دن کے کار و بار سعي و تدابیر میں معطل کردیے ' اخباروں میں اعلانات شائع کرائے ' لوگوں کو شرکت کي مسلسل دعوتیں دیں اور دورہ کرنے کیلیے خوش بیان واعظوں کو بهیج دیا جو گو اپنے خیال میں اس جلسہ کي مخالفت پهیلا رہے تهے مگر في الحقیقت خدا تعالی اُنسے اس جلسے کی بہترین خدمت لے رها تها - قصہ مختصر اسکي رونق و اظہار قوت کیلیے تمام وسائل مخالفت ایک ایک کرکے عمل میں لاے گئے ' تا ظلمت کي شدت سے روشني کي قدر ' اور سیاهی کے تقابل سے سپیدي کي چمک زیادہ کهل کر نمایاں هو ' اور اس طرح جلسہ میں امید سے زیادہ اجتماع ' توقع سے زیادہ فروغ ' اور اندازے سے زیادہ کامیابی کا خود بخود ظہور هوجاے : فسبحان الذي بیدہ ملکوت کل شي و الیہ ترجعون !

(بصائر و عبر !)

دنیا کا کوئي واقعہ هو ' لیکن چاهیے کہ تمهارے سامنے ایک اعتقاد هو ' جسکي صداقت اور راستي کو اس کارگاہ عمل کے هر حادثے میں تلاش کرو اور اسکي کوئي حرکت ایسی نہو جسکے اندر اُس اعتقاد کي روشني تمهیں نظر نہ آے - اگر ایسا نہیں ہے تو دنیا کا تماشا گاہ تمهارے لیے کچهہ مفید نہیں ' حالانکہ سیر و نظارہ کے علاوہ اسکے اندر اور بهي کچهہ هونا چاهیے - نظر غفلت اور دیدۂ اعتبار میں یہي فرق ہے : وکاین من آیة فی السماوات والارض یمرون علیها و هم عنها معرضون !

۱۰ - مئي کے جلسہ کي موافق مخالف روئدادیں روزانہ اخبارات میں چهپ گئي هیں ' اور جبکہ پیش نظر مقصد حاصل هوچکا ہے تو اب صرف سرگذشت مجلس کي جزئیات و روایات کي تنقیح اور جرح و تعدیل میں وقت ضائع کرنا بے سود ہے ' میں محض روئداد جلسہ کے لکهنے میں اپنا وقت ضائع کرنا نہیں چاهتا - البتہ اپني عادت اور اصول کے مطابق جو بصائر و عبر اس واقعہ میں دیکهہ رها هوں ' چاهتا هوں کہ ان میں سے بعض حوالۂ قلم کروں : وذکر فان الذکر تنفع المومنین -

(الحق یعلو ولا یعلی !)

الحمد للہ ' میں مثل هر مومن و مسلم قلب کے اپنے تمام کاموں کیلیے ایک اعتقاد اپنے سامنے رکهتا هوں - خواہ وہ جنگ و خونریزي کے آلام هوں اور خواہ امن و عافیت کے اشغال ' خواہ هندوستان کے باهر کے مصائب هوں یا خود هندوستان کے اندر کے حوادث و تغیرات ' خواہ وہ مسلمانوں کے تنزل کا ماتم هو یا تدابیر عروج کے سقم و فساد کا نالہ و افغاں ' خواہ وہ سیاسي حقوق و آزادي کا بیچیدہ اعلان هو یا ندوہ کے تعلیمي مسئلہ کي اصلاح کي مشتبہ اور شکوک آلود بحث '

غرضکہ اُن تمام مسائل و حوادث میں سے جو ملکي و جماعتي مقاصد سے تعلق رکهتے هیں اور جو چهپے هوے اوراق میں لکهے جاتے یا مجلسوں اور صحبتوں میں بیان کیے جاتے هیں ' کوئي بهی واقعہ هو ' میرے پاس انکے دیکهنے کیلیے صرف ایک هي روشني ہے - اور میري نظریں صرف اُسي میں سے هوکے اُن تک پهنچ سکتي هیں - یہي اعتقاد میري زندگي اور قیام کي وہ مستحکم چٹان ہے جسپر میں بیخوف کهڑا هوں حالانکہ میرے هر طرف موت اور هلاکت کي خوفناک غاریں کهودي جاتي هیں - اگر ایک لمحہ اور ایک دقیقہ کیلیے بهي اس اعتقاد کي روح مجهسے لیلي جاے تو میں هلاک هوجاوں کیونکہ کوي جسم بغیر روح کے زندہ نہیں رهسکتا !

یہ اعتقاد کیا ہے ؟ یہ صداقت اور سچائي کي فتح مندي اور انجام کار کی کامیابي کا وہ قانون الهي ہے جسکي حکومت قوانین مادیہ سے زیادہ محکم اور جسکي طاقت آگ اور پاني کے خواص طبیعیہ سے بهی زیادہ غیر متزلزل ہے - جسکے وجود کو گو غفلت سرشت انسان بهول جاے ' مگر اسکي قوة نافذہ اپنے کاموں کو نہیں بهول سکتي ' اور جو گو هر خدا پرست قلب کے سامنے موجود ہے کیونکہ اس راہ کي پہلی منزل یہي ہے ' مگر افسوس کہ خدا پرستي کے بہت کم گهر ایسے هیں جنهوں نے اس روشني کو صرف دیکهہ لینا هي کافی نہ سمجها هو بلکہ اپنے اندر جگہ بهي دي هو ' اور یہي وہ قانون ہے جسکا قرآن کریم نے بار بار " العاقبة للمتقین " کے جامع ترین جملے میں اعلان کیا ہے : و تلک الدار الاخرة نجعلها للذین لا یریدون علوا في الارض و لا فسادا ' و العاقبة للمتقین !

میں نے ابتدا سے هر واقعہ اور هر حادثہ کو اسي اعتقاد کے ساتهہ دیکها ہے ' اور اس وقت بهي میں دیکهتا هوں تو ۱۰ - مئی کے جلسۂ دهلي کے اندر (اس اعتقاد کے هزارها تجارب گذشتۂ عالم کي طرح) ایک نیا تجربہ مجهے نظر آرها ہے -

(هجوم مخالفت و حصار مخالفین)

ندوة العلما کي اصلاح کي تحریک کے شروع هوتے هي اسکي مخالفت مختلف جهتوں اور مختلف رشتوں سے شروع هوگئي - سب سے پہلے تو موجودہ قابض گروہ نے مخالفت کي اور ایسا هونا ناگزیر تها - پهر بعض وہ لوگ ایک دوسري سمت سے نمایاں هوے جنهیں ندوہ کي حیات و ممات سے تو چنداں دلچسپي نہ تهي لیکن اصلاح طلبي کي آواز کا اصولاً ان پر بهي اثر پڑتا تها ' اور پہلے مخالف گروہ کیلیے بہ اعانت ایک نعمت غیر مترقبہ ثابت هوگئي - ان دو گروهوں کے علاوہ ایک گروہ اُن حضرات کا بهي اُٹهہ کهڑا هو جس نے اس تحریک کو غلط فہمیوں اور بد گمانیوں کي نظر سے دیکها ' اور یہ یقین کرکے کہ اسکے اندر انکي کسي مخالف هستي کا فروغ پوشیدہ ہے ' اپنی پوري قوتیں وقف مخالفت و انکار کردیں عام پبلک کو نہ تو ندوہ کے متعلق معلومات نہیں اور نہ تعلیم یافتہ طبقہ کو اس قسم کے مذهبي کاموں سے زیادہ دلچسپي رهي ہے اسلیے وہ اس مسئلہ کي اصلیت و حقیقت کے اندازہ داں نہ تهے اور بہت جلد غلط بیانیوں اور مخالف اظہارات سے متاثر هوجاتے تهے ان سب سے زیادہ یہ کہ مخالفین اصلاح نے غلط فہمیوں کی اشاعت میں بهي اپنی انتہائي قوت صرف کردي ' اور ایسي ایسي شدید غلط فہمیاں پهیلائی گئیں جنکا انسداد کسی ایسے با قاعدہ محکمہ سے بهی ممکن نہ تها ' جو صرف ان روز روز کی غلط بیانیوں کی تغلیط کیلیے قائم کیا جاتا ' اور شب و روز صرف یہي ایک کام کرتا

حضرات علماء کرام کا بڑا گروہ ابتدا سے ندوہ سے الگ رہا ہے ' اور اب ان میں سے بہت سے بزرگوں کو اس سوء ظن میں مبتلا کیا گیا تھا کہ ندوہ کو الحاد اور بد دینی کا گھر بنانے کیلیے یہ سب کچھہ کیا جا رہا ہے اور وہ مختلف اسباب سے اسے جلد تسلیم کرلیتے تھے اور اوسکی اعانت کیلیے طیار ہوجاتے تھے - ان اسباب سے اصلاحی تحریک ایک عجیب کشمکش میں تھی کہ اصل کام کی طرف متوجہ رہے یا غلط فہمیوں کے انسداد کیلیے ایک دفتر کھولے !

(الهلال اور تحریک اصلاح)

مجھے اوروں کے دلوں کی خبر نہیں ' لیکن با ایں ہمہ خود میرے دل کو تو کامل طمانیۃ تھی ' اور الحمد للہ کہ بغیر کسی تزلزل کے ابتک وہ طمانیۃ قائم ہے - میں اس تحریک میں جو کچھہ حصہ لے رہا تھا ' اسکو کسی شخص یا جماعت کی طرفداری سے تعلق نہ تھا بلکہ صرف اپنے یقین اور بصیرت کے ماتحت جو کچھہ سچ دیکھتا تھا لکھتا تھا - غلط فہمیاں آج پھیلائی جا سکتی ہیں ' اور نیتوں کو شک اور بدگمانی کی نظر سے دیکھا جا سکتا ہے ' مگر کل تک انہیں قائم رکھنے پر کوئی قادر نہیں اور خدا کا ہاتھہ سب سے زیادہ زبردست ہے - وہ جس طرح نیتوں کے کھوٹ کو فلاح نہیں دیتا ' اسی طرح غلط فہمیوں اور بیجا شکوک کو بھی زندگی اور طاقت نہیں بخش سکتا - میرے لیے یہ یقین اور اعتقاد کافی ہے کہ اگر میں ندوہ کی اصلاح کی خواہش کسی فرد واحد کی حمایت یا کسی جماعت کی ذاتی عداوت کیلیے کررہا ہوں تو میری ہلاکت خود میرے کام کے اندر ہی سے پھوٹ نکلے گی ' اور میری آواز کو کبھی سچی آوازوں کی سی عمر نصیب نہوگی - حضرۃ یوسف علیہ السلام نے امراۃ العزیز سے جو کچھہ کہا تھا ' وہ ہمیشہ کیلیے دنیا کو بس کرتا ہے : انہ لا یفلح الظالمون !

(عام جلسہ کا اعلان)

لیکن ان تمام کوششوں میں جو مسئلۂ اصلاح ندوہ کی تحریک میں ظاہر ہوئیں ' سب سے زیادہ قابل ذکر انجمن اصلاح ندوہ لکھنو ہے جسکا قیام خود بعض ارکان انتظامیہ ندوہ کے مساعی حسنہ سے وجود میں آیا ' اور جو گذشتہ دسمبر سے اسکے متعلق ارکان ندوہ و عام اہل الراے اشخاص سے خط و کتابت کررہی تھی - اس انجمن نے اپنے اولین جلسہ ہی میں یہ تجویز منظور کی کہ معاملات ندوہ پر غور و فکر کرنے کیلیے کسی شہر میں ایک عام جلسہ طلب کیا جاے ' اور ملک کے ہر حصے سے جو صدائیں غیر جانبدارانہ تحقیقات کیلیے اٹھہ رہی تھیں ' وہ بھی بغیر اسکے ممکن نہ تھی کہ کسی ایسی جماعت کا کسی عام جلسہ میں عام راے سے انتخاب کیا جاے - پس ضرور تھا کہ کسی مرکزی اور غیر جانب دار مقام پر عام جلسہ طلب کیا جاتا -

(بزرگان دہلی)

موجودہ حالت میں مشکل ہے کہ اس خدمت عظیم و جلیل کا صحیح اندازہ کیا جاے جو بزرگان دہلی نے ۱۰ مئی کے جلسے کو منعقد کرکے مخلصانہ و بے غرضانہ دین و ملت کی انجام دی ہے ' تاہم مجھے یقین ہے کہ اس کام کی عزت اور اصلی قدر و قیمت کے کامل اعتراف کیلیے ہمیں زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑیگا ' اور وہ زمانہ کچھہ زیادہ دور نہیں ہے جب اس کام کی غیر مشتبہ صداقت اور ناقابل انکار عزت ہر زندہ چشم و قلب کے سامنے ہوگی - انی لا اضیع عمل عامل منکم خدا کا وعدہ ہے : و کان وعدا مفعولا !

(مخالفت کا دوسرا طوفان)

اس جلسہ کے اعلان کے ساتھہ ہی غلط فہمیوں کی اشاعات کا ایک نیا طوفان اٹھا اور وہ تمام باتیں محرکین جلسہ کے سر تھوپی گئیں جو انکے خواب و خیال میں بھی نہ تھیں - ظن و گمان کا جواب صرف یہی ہو سکتا ہے کہ ان لوگوں کا اظہار لیا جاے جنکی نسبت ظنون پیدا ہوے ہیں ' مگر مخالفین جلسہ کیلیے یہ طریقہ بالکل بے سود تھا اور باوجود بار بار مقاصد انعقاد کے اعلان کے وہ ہر طرح کی غلط بیانیوں اور غلط فہمیوں سے کام لے رہے تھے - کبھی مشہور کیا گیا کہ یہ جلسہ طلباے دار العلوم کی اسٹرائک کی حمایت میں منعقد ہونے والا ہے - کبھی کہا گیا کہ اسکا مقصد صرف یہ ہے کہ مولانا شبلی کو ندوہ کا ناظم مقرر کیا جاے - پھر اس پر بھی اکتفا نہیں کیا بلکہ ایک ایسے کام کے متعلق جو علانیہ کھلے بندوں ہو رہا تھا اور جو عام دعوۃ تمام پبلک کو دے رہا تھا ' کہا گیا کہ ایک رازدارانہ سازش ہے اور اس طرح پوری کوشش کی گئی کہ جلسہ کے متعلق انعقاد سے پہلے ہی پبلک اچھی طرح مخالفانہ راے قائم کرلے -

یہ تو عام مخالفانہ کوششوں کا حال تھا - لیکن خاص خاص کوششیں جو جلسہ کو ناکام رکھنے ' تمام لوگوں میں طرح طرح کی اشاعات مہیجہ کے ذریعہ جوش پیدا کرنے ' خود دہلی میں اسکی مخالفت کرانے ' اور مقامی پارٹی فیلینگ سے فائدہ اٹھانے کیلیے کی گئیں ' اگر انکو اجمال و ایجاز سے قلمبند کیا جاے تو بھی کئی صفحے صرف اسی سرگذشت میں صرف ہو جائیں - مثلاً ندوۃ العلما کے ان تنخواہدار سفیروں کے ذریعہ جنکو اسی روپیہ تنخواہ صرف اسلیے دی جاتی ہے کہ اشاعت اسلام کا کام یا مقاصد ندوہ کی اشاعت کریں ' ایک ماہ پیشتر سے بھیجدیا گیا کہ اس جلسہ کی مخالفت و شکست کیلیے کوششیں کریں ' اور اسطرح اشاعت اسلام کی خدمت انسے لی گئی !

یہ اور اسی طرح کی بہت سی باتیں ہیں جو علاوہ مخالفانہ تدابیر کے تذکرہ کے خود ندوہ کے متعلق بھی نہایت ضروری سوالات ہیں - لیکن چونکہ اصلاحی کمیٹی کے قائم ہونے کے بعد میں بالکل غیر ضروری سمجھتا ہوں کہ مزید بحث اخبارات میں کی جاے ' اسلیے انہیں نظر انداز ہی کردینا بہتر ہے -

(انعقاد کے بعد)

پھر جب جلسہ منعقد ہوا تو خود اسکے اندر بھی جنگ جویانہ طیاریوں اور معرکہ آرایانہ سامانوں کے ساتھہ حضرات مخالفین شریک ہوے ' اور سفراے ندوہ کی کوششوں ' باقاعدہ مطبوعہ اعلان ' اور مسلسل مراسلات و مکاتیب کے ذریعہ ایک بڑی جماعت مختلف اطراف سے مخالفت کیلیے جمع کی گئی اور وہ بھی جلسہ میں مستعدانہ شریک ہوی - ابتدا میں خبر دی گئی تھی کہ صرف ایک لکھنو ہی سے تین سو حضرات مخالفت کیلیے تشریف لا رہے ہیں مگر بعد کو معلوم ہوا کہ ساٹھہ ستر اشخاص وہانسے تشریف لاے تھے ' اور انکے علاوہ ایک جماعت خود شہر کی ' اور ایک بڑی جماعت دیگر مقامات کی بھی (جنکی نسبت مجھے یقین ہے کہ محض غلط فہمیوں سے متاثر ہوکر اس غرض میں انکی شریک ہوگئی تھی اور سمجھتی تھی کہ مولانا شبلی کو ناظم بنانے کی مخالفت کا مسئلہ درپیش ہے) شریک کار و معین مقصد تھی -

کارروائی کے شروع ہوتے ہی طبایعوں کا ظہور ہوا اور جلسے کو درہم برہم کرنے کیلیے ایک ہی مرتبہ پوری فوج نے حملہ کردیا :

دیدیم زور بازوے نا آزموده را !

جس طریقه سے جلسه کو درهم برهم کرنے کي اس پانچ گهنٹے کے اندر متصل اور غیر منقطع کوشش کي گئي' اب میں کیونکر اسکا نقشه لفظوں کے ذریعه دکھلاؤں ' کیونکه ایسي کوئي نظیر اور مثال میرے سامنے نہیں ہے جسکي طرف حواله دیکر عهده برا هوسکوں - حقیقت یه ہے که اسکا اندازه صرف وهی لوگ کرسکتے هیں جو شریک مجلس تھے اور اب اسکے صحیح تذکره کیلیے کوئي قادر سے قادر قلم بهي کام نہیں دیسکتا - کسي مجلس اور صحبت میں اجتک شاید هي کسي جماعت نے اپنے مخالفین کي ایسـي نا گفته بـه مخالفانه کوششوں کے ساتهه اسدرجه صبر و تحمل کیا هوگا' جسکي حیرت انگیز اور یادگار نظیر عام طالبین لام نے عموماً اور بزرگان دهلي نے خصوصاً اس جلسے میں ۱۰ :- مئي کي صبح کو پیش کي !

قاعده اور قانون اِن بزرگوں کے نزدیک کوئي شے نه تهی' مجالس و محافل کے اداب و قواعد نے گویا ۱۰ مئي کي دو پهر تـک ان حضرات کو اپني تعمیل سے یکسر مستثنے کردیا تھا - کرسي صدارت کے حقوق اور مسلمه اقتدار کا ان میں سے کسی بزرگ کو اعتراف نه تها - مجالس کے عام قواعد تقریر' تحریک و تجویز اور ترمیم و مخالفت کي قانوني ترتیب' موضوع تحریک و مبحث جاري کا سوال' بلکه وه تمام اداب و قواعد جو دنیا بهر میں مجلسوں اور انجمنوں میں عام طور پر تسلیم کیے جاتے هیں' اسطرح حرف مهمل هوگئے تھے که انکے یاد دلانے کي کوشش کرنا جنون اور حماقت کا مرادف تها - صرف ایک هي خواهش اور ایک هي اراده تها جسکے لیے پوري جماعت امادۂ پیکار تهي - یعني یا تو جلسے کو خود هي بغیر کسي نتیجه کے حاصل کیے ملتوي کردو ' یا تم نہیں کرتے تو هم درهم برهم کر دینگے !

غرضکه انسانوں کا کوئي گروه فریقانه ضد اور جوش مخالفت و تعاند میں آکر جو کچهه کر سکتا ہے' وه سب کچهه پوري هوشیاري اور کامل سرگرمي سے کیا گیا ' اور اس طرح جلسه کو نا مراد رکھنے اور کسي نتیجه تک پہنچنے میں نا کام بنانے کیلیے تمام انفرادي و جماعتي حربے ایک ایک کر کے استعمال کیے گئے !

(الـعـاقـبـة لـلمتـقین !)

لیکن تاهم جو حضرات ایسا کر رہے تھے ' وه اپني هوشیاري اور دانائی کے زعم میں یه بهول گئے تھے - که انساني تدابیر و مساعي کي دنیا سے بهي بالا تر ایک عالم ہے' جسکے فیصلے اٹـل اور جسکے حکم کا کوئي مرافعه نہیں - وه خدا جو نیتوں کا عالم اور دلوں کے اندر کے سرائر و خفایا کو دیکھنے والا ہے' یقیناً اسکی بهی قدرت رکهتا ہے که ناحق کي کوششوں کو باوجود هر طـرح کے اسبـاب و وسائـل کے شکست دے' اور صادق نیتوں اور مخلص ارادوں کو باوجود هجوم مخالفت و حصار مخالفین' ناکامي کي رسوائي سے بچالے -

مخالفین کي تمام کوششوں کا ما حصل یه تها که یا تو یه جلسه منعقد هي نہو' اور هو تو قبل اسکےکه کسي نتیجه تک پهونچے درهم برهم کردیا جاے' لیکن برخلاف اسکے جلسه عظیم الشان غیر متوقع اجتماع' اور ایک کهلي اور نا قابل انکار اجماعی و نیابتي حیثیت سے منعقد هوا' اور جس مقصد کو حاصل کرنا چاهتا تها' اسے عام اتفاق کے ساتهه حاصل کیا !

پس در حقیقت یه واقعه سچي کوششوں اور صادق نیتوں کي کامیـابي کا ایک تازه ترین تجربه ہے' اور کام کرنے والوں کیلیے اسمیں بڑي هي قیمتي بصیرة و عبرت پوشیده ہے - یه جلسه همارے لیے ایک یادگار سبق ہے اس امر کا' که کامیابی کا اصلي میدان انسان سے باهر نہیں بلکه خود اسکے اندر ہے' اور نیت کي صداقت هي وه اصلي قوت ہے جسکي طاقت تمام مادي اسباب و وسائل سے بالا تر ہے - اگر تمهـارے دل کے عـزائم کے انـدر سچائي کا ایک ذره بهي موجود ہے' تو یقین کرو که باهر کي کوئي انساني قوت آسے شکست نہیں دیسکتی -

(کامیـــابي کا اصلـــي راز)

میں نے کہا که یه واقعه سچي کوششوں اور صادق نیتوں کي کامیابي کا ایک تازه ترین تجربه ہے' مگر یہاں " سچي کوششوں اور صادق نیتوں" سے میرا مقصود اصلي کن لوگوں کي کوششیں هیں ؟ ضروري ہے که میں اسے صاف کر دوں - در حقیقت اس سے مقصود نه تو محض الهلال کي تحریریں هیں اور نه دیگر اصلاح طلب حلقوں کي صدائیں ' بلکه خاص طور پر وه بزرگان دهلي اور ارکان انجمن اصلاح ندوه لکهنو مقصود هیں جنکي کوششوں سے یه جلسه منعقد هوا -

دهلي کے بزرگوں نے اور علی الخصوص جناب حاذق الملک نے اس کام میں جن نیتوں کے ساتهه حصه لیا ' فی الحقیقت وه هر طرح کي آلودگیوں اور بدگمانیوں سے پاک تهیں - ندوه کے مناقشات میں کسي ذاتي تعلق یا شخصي اغراض کا انکي نسبت گمان بهي نہیں کیا جا سکتا ' اور اُنهیں آجتـک سواے براے نام رکن انتظامي هونے یا ندوة العلما کے ایک جلسۂ عام کے صدر هونے کے اور کوئي تعلق ندوه کي پارٹیوں سے نہیں رها ہے -

بلا شبه بہت سے لوگ هیں جو بہت سے هنگامه آرا کام اسلیے بهي کرتے هیں تاکه انکي شهرت و ناموري هو' لیکن اول تو حاذق الملک اُس جنس کے چنداں شائق نہیں هوسکتے جو ویسے بهي انکے پاس بکثرت موجود ہے - ثانیاً یه جلسه اُن کاموں میں سے بهي نه تها جو آجکل میدان شهرت و وسیلۂ نام آوري سمجهے جاتے هیں - پهر سب سے زیاده یه که حصول شهرت کیلیے قبول عام اور هر دل عزیزي اولین شے ہے' مگر اس معامله میں پڑکر ایک گروه کو بیٹھے بٹھاے اپنا مخالف بنانا اور اسکے طرح طرح کے حملوں کا آماجگاه بننا تها -

پس در حقیقت قوم و ملت کا سچا درد اور ایک مفید دیني و تعلیمي کام کي بربادي کا غم هي وه چیز تهي' جسنے انکو اور دیگر بزرگوں کو اِن تمام مشکلات و محن نے برداشت کرنے پر آماده کیا' اور (بعض حضرات کي زبان میں) الهـلال کي تحریک خواه کتنی هي نا پاک اور مفسدانه هو' لیکن خدا ایسے بے غرض لوگوں کي مخلصانه سعي کو تو کبهي بهي ناکام و خجل نہیں کرسکتا تها !!

جلسے کے انعقاد نے نصف سے زیاده غلط فهمیوں کو ملیا میٹ کردیا ' اور جو کچهه باقي هیں انـکي عمر بهي زیاده نہیں - نه تو جلسه نے اسٹرائـک کي مدح میں گیت گاے ' نه مولانا شبلي کو ندوه کا ناظم مقرر کیا' اور نه ارکان ندوه کو گالیاں دیں - اس نے صرف اصـلاح کي وه خواهش کي' جسکا خود حکام ندوه کو اعتراف ہے - پس هم کو یقین کرنا چاهیے که جن بزرگوں نے دهلی میں یه عظیم الشان خدمت انجام دیکے اس کام کو ایک عملی سرحد تک پهنچا یا ہے ' انکے کام کي پوري عظمت عنقریب دنیا دیکهه لیگی -

طـــرابلس اور بلقـــان کے بعـــد

مسئـــلۂ شــام

خـــلافۂ عليـــه اور مستقبـــل قـــريب

يورپ کي مقراض سياست دولۃ عثمانيه کي تقسيم ميں هميشه متحرک رهتي هے گو همیں اپني کوتاه نظري اور ظاهر بيني کي وجه سے بظاهر اس پرسکون و امهال کا پرده پڑا نظر آئے - طرابلس اور بلقان کے واقعات اس قدر قريب العهد هيں که ايک کمزور سے کمزور حافظه بهي انهيں نهيں بهولسکتا - خصوصاً جبکه مجاهدين صحراے ليبيا اور فريب خوردگان البانيا کے حملے اس وقت تـک گذشته خونين واقعات کو ياد دلاتے رهتے هيں -

يه دونوں زخم ابهي غير مندمل هيں - زخموں سے جسقدر خون بهه چکا هے' اس قدر پاني بهي ابتـک انکے دهونے ميں نهيں بهايا گيا - مگر تاهم مسلمانوں کو که يکسر وقف زخم و جراحت هيں' نئے زخموں کے ليے مستعد رهنا چاهيے جو علي الترتيب يکے بعد ديگرے دولۃ عثمانيه کے جسم نزار اور تمام عالم اسلامي کے دلهاے صد چاک پر لگنے والے هيں (لا قدر الله)

يعنی مسئلۂ شام و عراق -

اخفاء مطامع اور اخذ تدابير سريه انگلستان کی ايک مشهور مزيت هے - يعنی اپني حريص آرزوؤں کو حيرت انگيز ضبط و تحمل سے چهپاے رکهنا اور پوشيده تدابير ميں جادوگروں کي سي قوت سے کام لينا - يه پيش نظر رکهنے کے بعد اب ذرا ايشيا کا نقشه سامنے رکهيے - اگر آپ ميں کچهه بهي فراست و توسم هے تو خليج فارس کے نئے استحکامات کو ديکهه کر پهچان ليجيگا که ان کا مقصد کيا هے ؟ البته يه يقيني هے که انگريزي مطامع کا اعلان اسوقت تـک نهيں هوگا جب تـک که (لا قدر الله) شام کا بهي وهي حشر نه هو جاے جو اسکے همسايه طرابلس کا هوچکا هے - اور جو صرف اسي ليے هوا تا که انـگلستان کے ليے مسئلۂ مصر کو خصوصاً اور ديگر عثمانی مسائل کو عموماً صاف اور بے خطر کر ديا جاے -

مگر شام کي قسمت نے تو اپنے نقاب کے بند ابهی سے کهولديے هيں - گو نقاب ابهي بالکل نهيں آلٹي گئي تاهم پيشاني سے تو ضرور سرک گئي هے - شام ميں احتلال فرانس (يعنی قبضۂ غير قانونی) کے مقدمات سامنے آ رهے هيں -

گذشته صدي کے وسط کا زمانه تها که بعض نالائق عثماني عهده داروں کي وجه سے فرانسيسي سياست ميں ايک حرکت پيدا هوئي جسکے نتايج اس وقت بالکل غير معلوم تهے - کتني هي بربادياں هيں جو اسي طرح کی لا علمي کے پرده ميں آتي هيں ؟ ليکن فواد پاشا نے اپنی مشهور و معروف پاليسی يعني دول يورپ کي باهمی رقابت و منافست سے فائده اٹها کے اس حرکت کو روکدينا چاها اور گو رکی نهيں ليکن سست ضرور هوگئي -

اسکے بعد هي شام کي تاريخ ميں ايک نيا دور شروع هوا - وه نصراني مبشرين (مشنريز) کا جولانگاه بنگيا جو هميشه يورپ کے احتلال و تاخت و تاراج کا پيش خيمه هوتے هيں - مختلف سلطنتوں کے مبشرين فوج در فوج شام ميں پهيلگئے اور ايک قيامت خيز هنگامۂ فساد بپا کر ديا - گو اسکا نام اشاعت تعليم اور تبليغ مذهب رکها جاتا هے مگر در حقيقت وه موجوده عهد کي سب سے بڑي حمله اور فوج کا ايک بے امان کوچ هوتا هے - يورپ نے که ايک سچے موحد کي طرح صرف سياست هي کا پرستار هے' ان مذهبي کوششوں پر تحسين و آفرين کا غلغله بلند کرنے ميں معاً ايک دوسرے سے مسابقت کي' اور هر سلطنت کي طرف سے اپنے اپنے مشن کے ليے مدد و اعانت کا هاتهه بڑهگيا !

دمشق اور بيروت کے واليوں نے اپني آنکهوں سے ان مبشرين کو حشرات الارض يا وبائي امراض کے جراثيم کي طرح پهيلتے ديکها مگر پروا نه کي - وه سمجهے که جس هڈي پر بهت سے کتے لڑنے لگتے هيں' وه انميں سے کسي کو بهي نهيں ملتي - مگر نه سمجهے که اتحاد مقصد کبهی نه کبهی تمام باهمي اختلافات کو رفع کرهي ديگا - کسی نے سچ کها هے که دنيا ميں اس شخص سے زياده احمق کوئی نهيں جو اپني قوت کے بدلے دشمن کے ضعف پر بهروسه کرے -

سال پر سال گزر نے لـگے - اس عرصے ميں دول يورپ کی نظر طمع کي همت آور بڑهگئي اور اب دولت عثمانيه کے دوسرے حصوں کے لينے کا بهي خيال پيدا هوگيا - اسوقت محسوس هوا که اگر يهي باهمي رقابت و منافست رهي تو کبهی بهي کاميابي نه هوگي' اسليے بهتر يهی هے که هر سلطنت اپنا اپنا دائره مقرر کرلے اور اسميں کوئي دوسرا رخنه انداز نه هو -

اب فرانس کے ليے ميدان خالی تها -

فرانسيسي سرگرمي اندر هي اندر اپنا اثر پهيلاتي رهي اور گو دريا کي سطح پرسکون معلوم هوتا تها مگر اسکے قعر ميں ايک شديد حرکت جاري تهي - اسي اثنا ميں فرانس نے دعوا پيش کرديا که مذهبي سيادت کي وجه سے اسے مشرقي کيتهولک عيسائيوں کی حمايت کا حق حاصل هے جو شام ميں آباد هيں - اگرچه يه فقره کبهی بهی اسکي زبان سے آئرلينڈ کے متعلق نه نکلا جسکي زياده تر آبادي سے اسے بعينه يهي رشته حاصل هے' اور جو تيس سال سے انتظامي و اعـلائي خود مختاري کے ليے اپنا لهو اور پاني ايک کر رهی هے !

عرصے تـک فرانس بظاهر اپنے اسي دعوے پر قائم رها' ليکن اب وه اس منزل سے گذر چکا هے اور علانيه کهتا هے که اسکے غصب و احتلال کا وقت آ گيا - فرانس کے وزير اعظم اور وزير خارجيه مسيو دومرج فرانس کي مجلس النواب (چيمبر آف ڈيپوٹيز) ميں فرماتے هيں :

" شام میں فرانس اپنے اثر کے پھیلانے ' اس اثر سے پیدا ہونے والے حقوق' ان حقوق کی پیدا کي ہوئي قوت' اور اشاعت تعلیم و تمدن کے ذریعہ اپنے اثر کي تائید و تقویت میں برابر سرگرم سعی کر رہا ہے- وہ ان تمام مختلف مشنوں میں فرق نہیں کریگا جو مشرق میں فرانسیسی تہذیب کي اشاعت کے لیے جائینگے - ان کي حفاظت و حمایت ہمیشه اپنے مال اور اثر سے کریگا " -

اس سے پہلے بیروت کے فرانسیسي قونصل موسیو کوجہ نے جو کچھہ کہا ہے' وہ بھی سن لیجیے - گذشته ماہ فروري میں لبنان کا بطریق ما روني مغرب اقصی جا رہا تھا کیونکہ اسوقت فرانس کو شام سے زیادہ مغرب اقصی میں اسکي ضرورت تھی - اسکے رداعي جلسہ میں فرانسیسي قونصل نے بھي تقریر کي - اثناء تقریر میں اصلاح لبنان کے لیے بطراق مذکور کي خدمات جلیله و مساعی مشکورہ کا ذکر کرتے ہوے کہا :

" فرانس کا ممثل (وکیل) شام سے مغرب اقصی جا رہا ہے' مگر وہ ایک آدمی ہے جو جاتا ہے- اسکی جگه کوئی دوسرا آدمي

دولة علیه کا تیسرا آهن پوش جهاز " سلطان عثماں " جو موجودہ عهد کا بهترین آهن پوش ہے-

آجائیگا - فرانس کی پالیسی نه بدلی ہے اور نه بدلیگی - قونصل آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں مگر ان کے جانے سے قنصل خانے میں تغیر نہیں ہوتا - وہ حسب دستور باقی رهتا ہے - میں جو کچھہ کہہ رہا ہوں اس کو باور کیجیے اور کوشش کیجیے که یه جدائي همارے لیے زیادہ شاق نه ہو"

یه چند اقوال جو بطور نمونے کے آپنے پڑھے کسی اخبار کے ایڈیٹر' یا اسکے مقامي مراسله نگار' یا کسی چند روزہ قیام کے خیالات نہیں ہیں' بلکه ان لوگوں کے خیالات ہیں جو اپنے ساتھه مسئولیت و ذمه داري کا وزن اور حکومت کي تمثیل و ترجماني کی اهمیت رکھتے ہیں - کیا اسکے بعد بھی کسی کو شک ہے که فرانس شام کے مسئله کو اب زیادہ توقف میں نہیں رہنا چاهتا ؟

جیسا که هم پہلے کہچکے ہیں' اب تک دولة علیه کے ارباب' سیاست کا اسلحۂ وحید دول کي سیاسي رقابت اور اختلاف مصالح تھا - یہي وہ سپر تھي جس پر انھوں نے یورپ کے حملوں کو روکا - اس بات پر هم انہیں ملامت نه کرتے اگر انھوں نے اس فرصت مغتنم کو ملک کی اصلاح و ترقی' باشندوں کے جلب قلوب' اور اغیار

کي تدبیرونکي شکست میں بھي صرف کیا ہوتا' اور آج باشندے بجاے اسکے که اپنے درمان و چارہ گري کے لیے اجانب و اغیار کے پاس جانے کا بہانه نکالیں' خود همارے هي پاس آتے - لیکن افسوس که ان کوتاہ نظر و ناعاقبت اندیشوں نے اس سیاسي رقابت پر اسقدر اعتماد کیا که وہ اس اصل تدبیر سے بالکل غافل ہو رہے جس کے بعد اغیار کو اس سرسبز و شاداب حصه ملک کی طرف نظر اُٹھاکے دیکھنے کي بھی جرأت نه ہوتي !

یه سپر جس پر هم نے همیشه اعتماد کیا اور جسکو اپنے بقاء و حیات کا دار و مدار قرار دیا' اس کا وجود اب کہاں تک ہے ؟ اور وہ آیندہ کس حد تک همارے لیے مفید ہوسکتي ہے ؟ اس کا اندازہ ان فقروں سے ہوگا جو موجودہ یورپ کا سب سے بڑا ساحر سیاست' یعني سر ایڈورڈ گرے مارچ کے اول هفته کے اجتماع پارلیمنٹ میں کہہ چکا ہے :

" فرانسیسي اخبارات یه افواہ اڑا رہے ہیں که شام میں انگریزي دائرۂ اثر کے پیدا کرنے میں بعض انگریزي افسروں کا ہاتھه ہے- لیکن اصل واقعہ وهي ہے جس کا اعلان میں اس سے پہلے کرچکا ہوں - میں نے نہایت سختي کے ساتھه اس قسم کي ان تمام افواہوں کی تغلیط کي تھی جو هماري طرف منسوب کیجاتی ہیں -
هم جانتے ہیں که شام میں فرانس کے اقتصادي مصالح کیا ہیں ؟ خصوصاً اسلیے که اسکي ریل وہاں موجود ہے- اسي لیے هم هر ایسي کوشش کو جسکا مقصد شام میں انگریزي دائرۂ اثر کا پیدا کرنا ہو' ان تعلقات دوستانه کے خلاف سمجھتے ہیں جو هم میں اور فرانس میں قائم ہیں "-

اسکا صاف مطلب یه ہے که مسئلۂ شام میں انگلستان فرانس کا ساتھه دیچکا ہے اور اسکي حمایت کا فیصله کرچکا ہے -

هماري راے میں آج شام کي جو حالت ہے (جس پر هر فرزند توحید کی آنکھیں اشک فشاں اور زبان حسرت سنج ہوگیي) وہ یقیناً دولة عثمانیه کي داخلی اور خارجي سیاست کي متعدد و مشترکه غفلتوں کا نتیجه ہے - حکومت نے فلسطین میں جرمني کي مستعمارانه (۱) سرگرمیوں کے ساتھه غفلت کي اور حکام نے دیکھا- جرمنی کے یہودي فلسطین کے عثمانی عیسائیوں اور مسلمانوں کو

[۱] نو آبادي کو عربی میں مستعمر کہتے ہیں۔

تاخت و تاراج کر رہے ہیں مگر انہوں نے اپنی آنکھیں اسطرح بند کرلیں گویا ان خونریزیوں کا وجود ہی نہیں ہے یا جو کچھہ ہو رہا ہے وہ عثمانی غیر عثمانیوں کے ساتھہ کر رہے ہیں!

قدرتاً اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ فرانس کی رگ سیاست میں جنبش ہوئی - قبل اسکے کہ وہ مراکش کا لقمۂ گلوگیر نگل چکے' شام میں مستعمارانہ کوششوں کے از سر نو شروع کرنے کا پھر شوق پیدا ہوگیا - اس کے دوسرے حلیف یعنی اطالیا کا بحیرۂ ایجین کے بارہ خزانوں پر قبضہ اور اپنی سلطنت کی توسیع میں شبانہ روز سرگرم کوششیں سمند شوق کیلیے تازیانہ ہوگئیں' اور بالآخر فرانس کی سرگرمی میں غیر معمولی اضافہ ہوگیا - پس اگر ہم نے اس چشمۂ فساد کا دہانہ پہلے ہی بند کردیا ہوتا یعنی جرمنی کی مستعمرانہ کارروائیوں' اور جرمن یہودیوں کے تاخت و تاراج کے ساتھہ تسامح و چشم پوشی نہ کی ہوتی' تو اغلباً اسقدر جلد یہ روز بد نہ دیکھنا پڑتا!

یہ تو ہماری سیاست خارجی کی ایک فاحش و شدید غلطی تھی' مگر ہم نے اس سے بھی شدید تر غلطی کی جو اگر نہ کی ہوتی تو اس غلطی کا تدارک ممکن ہوتا -

یہ ہماری سیاست داخلی کی غلطی ہے - عثمانی حکام نے اپنے فرائض کے انجام دینے میں ہمیشہ تغافل کیا - انہوں نے کبھی کوشش نہ کی کہ ملک میں بتدریج اصلاح ہو اور باشندے خود بھی فائدہ اٹھائیں اور حکومت کو بھی پہنچائیں' نیز دوسری طرف انکا تعلق دولت عثمانیہ سے بھی استوار و مستحکم ہو - یہی وہ اصلی کوتاہ عملی ہے جس کے سہارے پر فرانس کے وزیر اعظم کو یہ کہنے کا موقع ملا:

" فرانس شام میں اشاعت تعلیم کے لیے اٹھہ کھڑا ہو - خصوصاً اسلیے کہ وہ یہ چاہتا تھا کہ شام سے ان ہجرت کرنے والوں کے سیلاب کو روکے جو وہاں کے باشندے ہیں اور جو ہمیشہ فرانس کے زیر حمایت رہینگے "

سچ یہ ہے کہ فرانس کو کیوں نہ ادعاء حمایت ہو جب کہ حالت یہ ہو کہ برازیل (جنوب امریکا) میں ٥ سو شامیوں کو منٹ منٹ پر حملے کا خطرہ ہو - وہ اپنی سلطنت سے خواستگار ہوں کہ انکی حمایت و اعانت کیلیے قسطنطنیہ میں معتمد برازیل سے گفتگو کرکے انکی جان و مال کی حفاظت کا انتظام کرایا جاے مگر انکی یہ درخواست حمایت و اعانت ناکام ہو - اسکے بعد وہ بعالم یاس و قنوط پیرس میں عثمانی ایوان تجارت کو لکھیں کہ حکومت فرانس سے کہو کہ مذہبی رشتہ کے نام پر ہماری دستگیری کرے' اور ہمیں اس مصیبت سے نجات دے - اس پر فرانسیسی حکومت فوراً مستعد ہو جاے' اور موسیو دومرج اپنے سفیر ریو دو جانیرو کو لکھکر انکی جان و مال کی حفاظت کا انتظام کرادیں!!

اسکے ساتھہ ان ادبی اور سیاسی اشارات کو بھی ملا لیجیے جو شام میں فرانس کے بحری اور ہوائی جہازوں کی آمد اور انکے لیے عظیم الشان تزک و احتشام اور جوش و خروش کے ساتھہ جلسوں کی زبان حال بیان کر رہی ہے -

تیار آفندی ممبر مجلس اعیان عثمانی نے اخبار جون ترک کو لکھا ہے کہ ہماری غفلت اور فرانس کی فرصت شناسی کی یہ حالت ہے کہ جب کبھی ہماری طرف سے شامیوں کی حمایت میں ذرا بھی کوتاہی ہوتی ہے تو وہ فوراً انکی مدد کے لیے مستعد ہوجاتا ہے' اور وہ سب کچھہ کردیتا ہے جو در اصل ہمارا فرض ہوتا ہے - اسکا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اہل شام کے تعلقات فرانس کے ساتھہ قوی اور ہمارے ساتھہ کمزور ہو رہے ہیں -

مسئلۂ شام کا حقیقی راز اس واقعہ میں ہے کہ شام کی اصلی آبادی عیسائی اقوام کی ہے اور وہ پچاس برس سے برابر خفیہ سازشوں اور ریشہ دوانیوں میں مشغول ہے - وہ گو اپنے تئیں عثمانی کہتے ہیں اور دولۃ عثمانیہ کے تعلق کو ہمیشہ بڑی بڑی قسموں اور حلفوں کے ذریعہ ظاہر کرتے رہتے ہیں' لیکن عثمانی حکومت میں مسیحیت کا زہریلا سانپ اسدرجہ خطرناک ہے کہ اسے دودہ پلانا کبھی بھی مفید نہیں ہوسکتا' اور وہ گو آستین کے اندر رہتا ہے لیکن اسکے ڈسنے کی جگہ دل کے اوپر ہے - فرانس کو ابتدا ہی سے موقعہ ملگیا کہ شامی عیسائیوں کی غدارانہ امنگوں کو اپنی جانب مائل کرلے - عیسائیوں اور فرقۂ دروز کی باہمی خونریزیوں نے بہت جلد اسکے مواقع بہم پہنچا دیے' اور شام میں فرانس کا سیاسی اقتدار قائم ہوگیا - اب وہاں کی تمام مسیحی آبادی اس وقت کا نہایت بیقراری سے انتظار کر رہی ہے جب وہ اسلامی خلافۃ کی اطاعت سے آزاد ہو جائیگی' اور فرانس نے اسے یہ فریب دیدیا ہے کہ اندرونی خود مختاری کے نام سے تحریک شروع کرکے فرانس کی اعانت سے فائدہ اٹھاسکتی ہے -

قسطنطنیہ کا جدید دار الصنائع

دولت علیہ کے جدید علمی اعمال میں سے فنون نفیسہ کے دار الصنائع (فائن آرٹس گیلری) کی یہ خوبصورت عمارت ہے جسکے دو مختلف حصونکے عکس آجکی اشاعت میں شائع کیے جاتے ہیں - ان میں وہ تمام بیش بہا صنائع جمع کی گئی ہیں جو دولت علیہ کے ممالک گذشتہ و حال سے تعلق رکھتیں ہیں -

البتہ اگر دولت عثمانیہ کو اندرونی اعمال کی فرصت ملتی اور سب سے زیادہ یہ کہ کاردان اور صادق النیۃ اشخاص ہاتھہ آتے تو وہ نہایت آسانی سے ان مواقع کو نابود کردیتے جو مسیحی رعایا کو شور و شر کے بہانے بہم پہنچا دیتے ہیں - لیکن شکایتیں ہمیشہ پیدا ہوئیں اور انکے لیے بظاہر مسکین شامی کو فرانسیسی قنصل کا دروازہ کھٹکھٹانا پڑا - نتیجہ یہ نکلا کہ فرانس کا سیاسی اثر علانیہ کام کرنے لگا اور اب وہ اپنے مقاصد کی تکمیل کیلیے زیادہ صبر کرنا نظر نہیں آتا!

آہ وہ فرصت زریں اور مہلت عظیم' جو سلطان عبد الحمید نے محض اپنی شخصیت کی حفاظت و بقا میں ضائع کردی! ورنہ ایک قرن کامل کا زمانہ ان تمام مفاسد کی اصلاح کیلیے کافی سے بھی زیادہ فرصت تھی!

فلسطین

فلسطین میں دول یورپ کی مستعمرانہ کوششوں کی باہمی کشاکش ایک تفصیل طلب داستان ہے جسکو آئندہ نمبروں میں ہم پورے شرح بسط سے لکھیں گے :-

سلانیک سے " الاستقلال الاسرائیلی " نامی یہودیوں کا ایک پرچہ نکلتا ہے - اس نے " روس " نامی اخبار کے مراسلہ نگار بیت المقدس کا خط نقل کیا ہے جسمیں نہایت تفصیل کے ساتھہ فلسطین میں روسی اثر پر بحث کی گئی ہے - اس خط کے آخر میں لکھا ہے کہ روسی قونصل کے ترجمان موسیو سلومیاک نے اس مراسلہ نگار سے کہا :

" حکومت روس کو چاہیے کہ استعمار فلسطین میں روسی یہودیوں کی ہر طرح معاونت و حوصلہ افزائی کرے ' کیونکہ اسکے ذریعہ ہم جرمنی کے سیلاب اثر کو روک سکیں گے "

ہماری بد قسمتی اور درماندگی کا اصلی منظر یہ ہے کہ اپنے گھر میں بھی ذلیل و رسوا ہیں - وہ جو ہمارے محکوم ' ہیں اور خدا نے ہمیشہ کے لیے انکی پیشانی پر ذلت و مسکنت کا داغ لگا دیا ہے ' آج ہمیں خود ہمارے گھر کے اندر ذلیل و رسوا کر رہے ہیں !

یافہ کے ایک نوجوان تعلیم یافتہ نے ایک مفصل تار باب عالی کو بھیجا ہے ' جسمیں وہ لکھتا ہے :

" صیہونی یہودیوں نے ' جنکی دولت عثمانیہ کے اندر ایک چھوٹی سی ریاست ہے ' تل ابیب کی نو آبادی کے اندر ایک قید خانہ بنایا ہے - اسمیں وہ ہر اس مسلمان کو قید کر دیتے ہیں جس سے کسی یہودی سے لڑائی ہو ' اور خواہ وہ حق ہی پر کیوں نہ ہو - سابق معاون نیابت نے ایک بدبخت مسلمان کو ان یہودیوں کے قید فرعونی سے نجات دلائی تھی ' مگر کوئی دائمی انتظام نہیں کیا "

اس تار میں اسی قسم کے جابرانہ و مغرورانہ واقعات کو بتفصیل بیان کرنے کے بعد تار دینے والوں نے نہایت ادب کے ساتھہ مگر پرزور لفظوں میں لکھا ہے کہ اگر دولت عثمانیہ صیہونیوں کی تادیب و سرزنش سے عاجز ہے تو ہمیں وطن کی جگہ بتائے کہ ہم ہجرت کر کے وہاں چلے جائیں ' ورنہ جسقدر جلد سے جلد ممکن ہو فوراً انکی تادیب کی جائے تاکہ یہ حد سے نہ بڑھیں - کیونکہ اگر حکومت نے فکر نہ کی اور یہ یونہیں بڑھتے رہے تو ملک کی آرامی اور دولت عثمانیہ کی عزت ' دونوں شدید ترین خطرہ میں پڑجائیگی -

عراق

معاصر الحجاز لکھتا ہے :

لنچ نامی ایک انگریزی کمپنی نے دریاے فرات میں ایک چھوٹے اسٹیمر کے چلانے کے لیے سلطان عبد الحمید سے اس شرط پر حکم حاصل کیا تھا کہ اسٹیمر پر عثمانی علم نصب رہیگا - تھوڑے عرصہ کے بعد اس نے کسیقدر وسعت اختیار کی اور ایک چھوٹے اسٹیمر کی جگہ دو بڑے اسٹیمر بنواے گئے جو دجلہ و فرات میں چلنے لگے - اسکے بعد اس نے عثمانی علم کو بھی خیر باد کہا اور اپنا قومی علم یعنی یونین جیک بلند کیا لیکن سلطان نے کچھہ خبر نہ لی - اسکے بعد اس نے ایک اسٹیمر اور بڑھا دیا - اس تیسرے اسٹیمر کے بعد پھر ایک اور اسٹیمر کا بھی اضافہ کیا گیا - جب پورے چار بڑے اسٹیمر ہوگئے تو اس نے چاہا کہ دجلہ و فرات میں جسقدر عثمانی اسٹیمر ہیں وہ سب کے سب خود خریدلے - اگر جرمنی نے مخالفت نہ کی ہوتی تو اس انگریزی کمپنی نے تمام عثمانی اسٹیمر لیلیے ہوتے کیونکہ سلطان عبد الحمید انکے فروخت کرنے پر راضی ہو گیا تھا -

حال کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ بالآخر اس کمپنی نے تمام عثمانی اسٹیمر خرید لیے ہیں - اب اگر دولت عثمانیہ ان اطراف میں اپنی فوج لیجانا چاہے تو اسکے پاس کوئی ذریعہ بجز انگریزی اسٹیمروں کے نہیں ہوگا ' اور اگر کبھی انگریزوں کا اقتصادی یا سیاسی مقصد گوارا نہ کرے کہ عثمانی فوج ان اطراف میں آئے تو دولت عثمانیہ کو بجز اسکے اور کوئی چارہ نہ ہوگا کہ فوج نہ بھیجے -

عراق کے ارباب قلم اس واقعہ سے بیحد بیچین ہیں اور حکومت کو ان عظیم الشان خطرات کی طرف متوجہ کر رہے ہیں جو اس کمپنی کے تنہا اختیارات سے پیدا ہوتے نظر آتے ہیں - وہ لکھتے ہیں کہ اس لنچ کمپنی کی حالت بالکل ایسٹ انڈیا کمپنی سے ملتی ہوئی ہے جو ایک تجارتی کمپنی کی طرح کام کرتے کرتے ایک دن تمام ہندوستان کی مالک ہوگئی - پس حکومت کو چاہیے کہ اسیوقت بیدار ہو ' ورنہ عراق کا بھی وہی حشر ہوگا جو ہندوستان کا ہوا !

اواخر اپریل میں بغداد ریلوے جاری ہو جائیگی - پہلے ہفتے میں ساحل نرات سے دو سو کیلومیٹر تک سامان لے جائیگی ' اور آئندہ مئی میں بغداد اور سامرا کے درمیان بھی چلنے لگیگی -

نو آبادی کی تمام سڑکوں کی گشت لگائی گئی تھی -

[مقتبس از معاصر الحجاز]

[بقیہ مضمون کے لیے صفحہ ۲۱ دیکھیے]

عثمانی صنائع نفیسہ کا دار الصنائع

یہ اسکے ایک دوسرے حصے کی عمارت کا مرقع ہے - اولیاء حکومت میں پرنس یوسف عزیز الدین ولی عہد دولۃ علیہ کو اس کام سے نہایت دلچسپی ہے ' اور امید ہے کہ صنعت و حرفت کی ترقی کیلیے اس صیغہ کا افتتاح ایک قوی ترین محرک ثابت ہوگا -

آثــار مــصــر

اجـيـپـتـيــا لــوجي

" ابوالهول " کي تمهید میں هم نے لکها تها که چند سلسله وار نمبروں میں هم مصر کے ان عجیب و نادرہ روزگار آثار پر ایک نظر عام ڈالنا چاهتے هیں ' جنکی کشش شائقین آثار کو اکناف و اطراف عالم سے کهینچ کر قاهرہ لاتی هے - ابوالهول اس سلسله کي پهلي کڑي تهي -

آجکے نمبر میں پانچ مجسموں کي تصویریں شائع کي جاتي هیں - یه تمام تصاویر مصر کے عجائب خانه میں موجود هیں جسکو یورپ متفقه طور پر علم آثار مصر کي بهترین تعلیمگاہ تسلیم کرتا هے -

ان میں پہلی تصویر ایک نئے منارے کي هے جسکی چوٹي حال میں نکلي هے - دوسري شاہ امنیوفس ثالث کي هے - اسکے باپ کا نام توتومیس رابع هے - امیدوفس کے حالات ایک محل کي شکسته دیواروں پر کندہ ملے هیں - ان حالات کے دیکهنے سے معلوم هوتا هے که امیدوفس فراعنه مصر کے اٹهارویں خاندان کا ایک جلیل القدر ' اولوالعزم ' اور نام آور تاجدار تها -

انهیں کتبوں میں لکها هے که امینوفس کے پیدا هونے سے پہلے مصر کے سب سے بڑے کاهن نے اسکي ماں کو بشارت دي تهي که تیرے یہاں ایک لڑکا پیدا هوگا - اور جب امنیوفس پیدا هوا تو اس نے مکرر پیشینگوئی کي که یه اقبالمند و فرخندہ انجام هوگا - اسکي قلمرو اتني وسیع هوگي که آج تک کسي کي نهیں هوئي - وہ سارے عالم کا مالک هوگا -

سنه ۱۳۰۹ قبل مسیح میں امنیوفس نے عنان حکومت هاتهه میں لی اور درحقیقت وہ ایک جلیل القدر ' اولوالعزم ' اور وسیع الممالک باد شاہ هوا - اس نے بهت سے مقامات خصوصاً نوبه اور سودان پر فوجکشي کي اور فتحیاب و فیروزمند واپس آیا - ساز و سامان دنیوي اور قوت و شوکت مادي کے گهمنڈ میں همیشه انسان نے یه بهلا دیا هے که اسکی حقیقت کیا هے اور جب کبهي اسے عظمت و بزرگي نصیب هوئي هے تو اس نے عبد سے معبود بننے کي کوشش کي هے -

امنیوفس اپني عظمت و شوکت کے غرور میں اسدرجه بد دماغ هوگیا که اپنےتئیں انسانیت سے ایک ارفع واعلی هستی سمجهنےلگا اور اپنا لقب روس (آفتاب ربیع) اور شاہ چاردانگ عالم رکها -

[بقیه مضمون صفحه ۲۰ کا]

الهـــلال :

اگر معاصر موصوف کي روایت صحیح هے تو اس خطرناک بے خبري پر جسقدر افسوس کیا جاے کم هے - لیکن پچهلے دنوں بعض عثماني جرائد میں صرف انگریزي کمپني کي اس خواهش کا ذکر کیا گیا تها نیز بوثوق لکها تها که دولت عثمانیه نے بالکل نا منظور کردیا - خدا نه کرے که اسکے بعد یه واقعه ظهور میں آیا هو -

شاہ ایمی نم ثالث فرعون مصر کے مزارے کي چوٹي جو عجائب خانه مصر میں موجود هے

امینوفس کي جلالت و عظمت فتوحات ملکي تک محدود نه تهي بلکه اسکي زندگي کے بعض اور معیر المعقول اعمال کا اثر بهي اسمیں شریک تها - چنانچه اس نے ایک بت ایسا بنوایا تها جس سے طلوع آفتاب کے وقت آواز نکلتي تهي -

اس اجمال کي تفصیل یه هےکه امینوفس نے رود نیل کے بائیں جانب ایک عبادت خانه بنوایا جسمیں بهت سے بت تهے اور ایک خوداسکا بهي تها - یه بت ایسے پتهر سے تراش کے بنـایا گیا تها جسکي طبیعي خاصیت یه تهي که شبنم کے بعد جب اس پر آفتاب کي شعاعیں پڑتي تهیں تو اس میں آواز پیدا هوجاتي تهي -

عرصه هوا که یه مندر برباد هوگیا - صرف دو بت باقي رهگئے تهے - ان میں سے ایک تو سنه ۹۹۵ ھ کے زلزله نے ضائع کردیا - اور دوسرا خود بخود گرکے ٹکڑے ٹکڑے هوگیا -

اسوقت جو تصویر آپکے پیش نظر هے ' وہ انهیں دو بتوں میں سے ایک کي هے - انمیں دهنے طرف امینوفس کي بیوي بیٹهي هے اور بائیں طرف خود امینوفس بیٹها هے - جن چبوتروں پر دونوں بیٹهے هیں انکے دونوں کنـاروں اور وسط میں اسکی تینوں لڑکیوں کي بهي تصویر تهي - سنه ۱۹۰۶ اور ۸ - کے درمیان میں یه گروپ بالکل ٹکڑے ٹکڑے ملا تها جسکو ماهرین آثار نے جمع کرکے پهر اصلی شکل میں کهڑا کردیا اور جو حصے ضائع هوگئے تهے وہ از سرنو تراش کے لگادیے -

دوسري تصویر رعمسیس ثاني کي هے جسکے متعلق یقین کیا جاتا هے که بني اسرائیل کا ابتدائي عهد اسي کے عهد ظلم و استبداد میں بسر هوا تها - چونکه اس کے مفصل حالات جلد سوم نمبر ۱۰ - ۱۱ میں نکلچکے هیں اسلیے تفصیل کي ضرورت نهیں -

دیرالبحاري (مصر) میں دو مجسمے ملے تهے ' ان میں سے ایک امیهیتو کا هے جو هیپو کا لڑکا تها اور دوسرا مرقع دو مقدس بهیڑوں کے سرونکا هے جو فراعنۂ مصر کي پرستشگاهوں میں قربان کیے جاتے تهے -

اس مرقع کي آخري تصویر ایک گاے کي هے - یه بهي دیرالبحاري میں ملي تهي - در اصل یه مصر کي ایک دیوي هے جو گاے کي شکل میں هے - اس دیوي کا نام هیتر تها -

یه مجسمه جو اپني کمال صناعي و رنگ سازي کي وجه سے ایک زندہ وجود معلوم هوتا هے ' ایک قبه نما گبند میں نصب هے - اس گاے کے تمام جسم پر هلکا هلکا زرد رنگ اور دونوں پهلوؤں پر سرخ رنگ لگایا گیا هے - اسکے علاوہ جسم پرگل بهي هیں جنکي شکل لونگ کي سي هے - سر کے نیچے بادشاہ کي تصویر هے - گاے پر امنیت ثاني لکها هے -

(ملاحظات)

ان آثار کے شائع کرنے سے همارا مقصود صرف مصر کے بعض آثار عتیقه کي نسبت سرسري معلومات فراهم کرنا هي نهیں هے بلکه بعض اهم مقاصد بهي پیش نظر هیں :

(۱) قران کریم کا طرز تعلیم و ارشاد همارے عقیدے میں یه هے که وہ هر مقصود کیلیے پہلے ایک اصول پیش کرتا هے اور پهر اسکے

رعمسس ثانی فرعون مصر کا بت

عملي نتائج کے متعلق یقین و بصیرت پیدا کرنے کیلیے کسي ایک قوم یا ایک فرد کي زندگي کے واقعات بطور نمونے کے بیان کرنا ہے - گویا اسکي هر تعلیم اصول اور تجربہ' دو چیزوں پر مبني هوتی ہے - جسقدر قصص قران کریم میں موجود هیں ' سب کے سب کسي نہ کسي ایک اصولي تعلیم کو تجربہ گاہ عالم کے نتائج کي صورت میں ممثل و متشکل کرتے هیں - الہلال میں باب تفسیر شروع هوگیا تو یہ مطالب بتفصیل شائع هونگے -

قران کریم نے ایک خاص اصولي تعلیم کیلیے فراعنۂ مصر اور بني اسرائیل کي تاریخ کو لیا ہے اور جا بجا انکے واقعات و حالات اور نتائج و عبر پر زور دیا ہے -

اس تعلیم میں اصولی طور پر " قانون حیات و ممات اقوام و امم " کو واضح کیا گیا

ايسي نوفس ثالث فرعون مصر

ہے اور بتلایا ہے کہ محض علم و تمدن اور عظمت ملکي کسی قوم کیلیے وسیلۂ حیات نہیں هوسکتي جب تک کہ وہ مفاسد اجتماعي و اخلاقي سے محفوظ نہو - قوائے مادیہ اور وسائل دنیویہ کا افراط اور اسکا گھمنڈ جب قوموں کو عبودیۃ الہي سے بے پروا کردیتا ہے تو اسکا لازمي نتیجہ شرور طغیان اور عدوان و معاصي کا ظہور هوتا ہے جو بہت جلد انہیں هلاکت تک پہنچا دیتا ہے - ظلم و استبداد اور شخصي حکمراني کا غرور خدا کي مقدس طاقتوں کا مقابلہ کرنا ہے اور اسکا نتیجہ خسران ہے - ایک ظالم قوم مظلوم قوموں کو محکوم بنا کر کس طرح ذلیل خوار کرتي ہے اور پھر خدا اسي محکوم قوم کے هاتھوں کس طرح حاکموں سے انتقام لیتا ہے ؟ قومي محکومي اور غلامي ایک ایسا عذاب ہے جس سے بڑھکر خدا کے نزدیک انسان کیلیے کوئی شقاوت دنیوي نہیں - غلامی تمام انساني صفات حسنہ سے قوموں کو محروم کردیتی ہے اور همت و سربلندي ' اولو العزمي و علو پسندي ' صدق و ثبات ' اور استقلال و جفا کشی ' غرضکہ اسی طرح — وہ تمام اخلاق حسنہ جو انسانیت کا مرتبۂ اعلیٰ هیں ' اُن قوموں کے اندر مفقود هو جاتے هیں جو عرصے تک وہم اقوام کي غلامی میں رہتے هیں -

اِن تمام تعلیمات کیلیے قران کریم نے فراعنۂ مصر کی تمدني ترقیات اور استبداد و ظلم کو نمونہ قرار دیا اور جابجا انکے حالات بیان کیے - قصص القران میں ایک سوال یہ سامنے آتا ہے کہ صرف فراعنہ هی کو اس غرض کیلیے کیوں منتخب کیا گیا ؟ اسکے متعدد وجوہ و حکم هیں - از انجملہ یہ کہ اِن تمام امور کی تمثیل کامل کیلیے کوئي ملک اس درجہ موزوں نہ تھا جیسا کہ مصر ' اور مصر کا سلسلۂ حکومت فراعنہ -

علم آثار مصر اسکی تصدیق کرتا ہے - کئي هزار سال دنیا آگے بڑھگئی ہے - صدها ارضي و بحري انقلابات هوچکے هیں جنھوں نے زمین کے گذشتہ خزائن کو نابود اور اُسکی سطح کو نئے آثار کیلیے صفحۂ سادہ بنا دیا - بڑي بڑي عظیم الشان قوموں کے خزائن عظمت ان انقلابات میں بہہ گئے ' اور اب ان سرزمینوں میں انکے وجود کا کوئي نشان نہیں جہاں کبھي سربفلک عمارتوں کے اندر اپنے تئیں زمین کا سب سے بڑا مالک یقین کرتے تھے - تاهم تورات اور قران کي تصدیق کرنے کیلیے مصر کي حیرت انگیز سرزمین ابتک اپنے نشان هاے عظمت و جبروت کے ساتھہ موجود ہے ' اور دنیا میں سب سے بڑا دار الآثار یقین کی جاتی ہے !

اسکے سربفلک مناروں کو کوئي فنا نہ کرسکا جو ان لوگوں کي عظمت کي حي و قائم شہادت هیں جنھوں نے بني اسرائیل کو محکومي و غلامي کي زنجیروں سے مقید کیا تھا پر خود کو تباهي و هلاکت سے آزاد نہ کرسکے - انکي ممي کي هوئي نعشین ' انکے زمین دوز مندر ' اور انکے نا قابل تسخیر میناروں کے اندر کے کتبے اب تک صحیح و سالم موجود هیں جو بتلاتے هیں کہ وہ کیسي عظمت و جبروت ملکي و قومي تھي جو ان فراعنہ کو حاصل تھي مگر قانون الہي کي خلاف ورزي و سرکشي نے بالآخر اسطرح نابود و فنا کردیا کہ آج انکے جمع کیے هوے پتھر اور تراشے هوے بت موجود هیں ' لیکن نہ تو انکی عظمت ہے جسکے غرور باطل نے انھیں خداے قدوس سے سرکش کردیا تھا ' اور نہ وہ قوت و حکومت هی ہے جو خدا کے مظلوم بندوں کو اپنا غلام بناتي تھی اور انکے آگے خدا کي سي کبریائی کے ساتھہ تخت غرور و طغیان بچھا کر بیٹھتی تھی !

فاستکبر هو و جنودہ فی الارض بغیر الحق و ظنوا انهم الینا لا یرجعون - فاخذناہ و جنودہ فنبذناهم فی الیم ' فانظر کیف کان عاقبۃ الظالمین !

(۲۸ : ۳۱)

ترجمہ — فرعون اور اسکي فوج نے ملک میں بغیر حق و قانون کے بہت سرکشي کی اور سمجھے کہ مرنے کے بعد انھیں جوابدهی کیلیے همارے سامنے نہیں آنا ہے - پس هم نے فرعون اور اسکے گروہ کو اپنے عذاب میں گرفتار کرلیا اور دریا میں غرق کردیا - نظر عبرت سے دیکھو کہ ظلم کرنے والونکا انجام کار کیسا هوتا ہے ؟

قربانی کے مقدس بچھڑوں کے سرچلے بت دیر البحاري [مصر قدیم] سے حال میں ملے هیں

پس فراعنہ کی عظمت و شوکت کے جسقدر آثار مشکل رہے ہیں ، انکے اندر ایک بہت بڑی عبرت و بصیرت پوشیدہ ہے ، اور انکا مطالعہ ان لوگوں کیلیے خاص اہمیت رکھتا ہے جو قرآن حکیم کے تمثیلی بیانات کے حقائق کے متلاشی ہیں - انسے ثابت ہوتا ہے کہ وہ کیسی عجیب و غریب انسانی عظمتیں تھیں جنکے آگے شریعت الہیہ پیش کی گئی اور اسکی نا فرمانی کے نتائج الیمہ سے ڈرایا گیا - پر انہوں نے سرکشی کی اور انکار کیا - پس بربادی آئی اور دائمی ہلاکت نے قانون الہی کے وعید کو پیش کردیا - آج یورپ کی قوموں اور حکومتوں کو بھی مشرق کے معاملے میں وہی حیثیت حاصل ہے جو فراعنہ کو بنی اسرائیل کے ساتھ تھی -

(۲) یہ ایک تاریخی مبحث ہے کہ حضرت یوسف کے زمانے میں کون فرعون تخت مصر پر تھا جبکہ بنی اسرائیل مصر میں آباد ہوے ، اور پھر حضرت موسی کی پیدائش کس کے عہد میں ہوئی ، اور وہ کون تھا جسکا مقابلہ آنسے ہوا اور بالآخر بحر احمر میں غرق ہوا ؟

فراعنہ کی مقدس قربانی کے بچھڑوں کے دو سر جنکے مجسمے حال میں دریافت ہوے ہیں

اکثر علماء آثار مصریہ یقین کرتے ہیں کہ رعمسیس ثانی ہی وہ فرعون تھا جسکے عہد میں بنی اسرائیل پر سب سے زیادہ مظالم ہوے : یسومونکم سوء العذاب : یذبحون ابناءکم و یستحیون نساءکم و فی ذلکم بلاء من ربکم عظیم -

اسکے حالات ہم مع ایک بڑے مرقع کے پہلے بھی شائع کرچکے ہیں -

لیکن وہ فرعون جسکے عہد میں حضرة موسی نے پرورش پائی ، بظن غالب امینوفس تھا - کیونکہ حال میں جو کتبے اسکے متعلق نکلے ہیں ، انسے اُن تمام بیانات کی تصدیق ہوتی ہے جو توراۃ میں بیان کیے گئے ہیں - ہم اس بارے میں تفصیلی بحث قصص بنی اسرائیل کے سلسلے میں کرینگے - صرف اسکے مجسمہ کا عکس آجکی اشاعت میں شائع کردیتے ہیں - اسکے حالات میں آپ پڑھچکے ہیں کہ دریاے نیل کے کنارے ایک مندر بنایا تھا اور اسکے بت کے اندر سے خود بخود آواز نکلتی تھی - توراۃ کے بیان سے بھی اسکی تصدیق ہوتی ہے -

(۳) گاے کی عظمت آرین اقوام کیلیے مخصوص سمجھی جاتی ہے - ہندوستان کے سوا ایران کے آثار سے بھی اسکا پتہ چلتا ہے لیکن علماء آثار کے سامنے اب مصر بھی آگیا ہے اور ثابت ہوتا ہے کہ یہاں بھی گاے کے وجود کو ایک خاص ناسوتی عظمت حاصل تھی -

(۴) توراۃ میں لکھا ہے کہ مصری اپنے مندروں میں بچھڑوں کی قربانی کرتے تھے - ان آثار میں قربانی کے دو بچھڑوں کی شکلیں موجود ہیں -

مسئلۂ قیام الہلال

مسئلہ قیام الہلال جو نئی نمبروں میں شایع ہوا اور ہو رہا ہے ، ہر ناظر الہلال کیلیے اور خصوصاً خریداروں کیلیے نہایت رنجدہ ہے - کوئی خریدار ایسا نہوگا جو اسکے متعلق اپنی ایک ہی راے ظاہر کرنے کیلیے بیقرار نہو - میں اس قابل ہی نہیں ہوں کہ اس اہم مسئلہ کی نسبت کوئی راے ظاہر کروں -

لیکن جناب ان سب کو دیکھکر اور حالات قوم کو ملحوظ خاطر رکھکر اس سوال کا جواب عنایت فرمائیں کہ قیام الہلال کیواسطے حضرت کو مالی امداد کا لینا منظور نہیں - صرف اسقدر خواہش ہے کہ نئے خریدار جس سے جتنے ہو سکیں بہم پہونچاکر تعداد مقررہ پوری کردیجاے -

میں ہمیشہ اس نیک کام اور مقدس فرض کا ارادہ کرتا رہا ہوں - مگر ایک خیال میرے ارادہ اور ہمت کو بالکل پست کر دیتا ہے - یعنی یہ نئے خریدار جو ہماری کوششوں کے نتائج ہونگے - دایمی ہونگے یا عارضی ؟

قوم کے حالات سے مجھکو دایمی ہونیکا یقین آتا ہی نہیں - بلحاظ حالات کیا اسکا یقین ہو سکتا ہے کہ قوم ایسے مقدس و محترم رسالہ کی خریداری کو ترجیح دیگی - یا " مسٹریز آف لنڈن " اور " حسن کے ڈاکو " کو -

واللہ باللہ ایک صحیح اور سچے واقعہ کا شرمندگی کیساتھ اظہار کرتا ہوں - ایک عنایت فرما کے روبرو قوم کا تمام دکھڑا رویا - الہلال کے حالات بیان کیے - اپنے قول کی تصدیق کیلیے اپنے پاس سے الہلال کو ایک روز و شب کیلیے جدا بھی کیا اور اوسکی مفارقت بامید انشاء اللہ گوارا کرکے ان حضرت کو دے بھی دیا کہ دیکھیے آپ مسلمان ہیں اور اس رسالہ کی مقدس و پاک تعلیم سے بے بہرہ - آجکل کونسا مسلمان روزانہ یا ہفتہ وار تلاوت اور مطالعہ دینیات کرتا ہے - اس رسالہ میں یہ سب چیزیں اس خوبی سے آپکے روبرو پیش کی جاتی ہیں کہ آپ گھنٹوں اور دنوں ان مضامین کو پڑھیے - مگر نہ تو دل رکتا ہے اور نہ ہی طبیعت کو سیری ہوتی ہے -

تین روز امید و بیم کي حالت میں کامیابي و ناکامیابي کے تصور میں کٹے - اسکے بعد اون حضرت سے جاکردریافت کیا تو انهوں نے جوابدیا که " ابهي تو مجهے مسٹریز آف دي کورٹ آف لنڈن کي ضرورت هے جسکا اشتهار الهلال میں شایع هوتا هے پہلے وہ ملگوا دیجیے" مجهکو سکته هوگیا -

اب بتلایے که جس قوم کي یه حالت هو' اس قوم کي نسبت کیونکر یقین هو سکتا هے که دایمي خریداري قبول هوگی - پہلے مجهے اسکا خیال هي خیال تها ' اب واقعه مذکورہ بالا سے یقین هوگیا -

آپ الهـــلال کی قیمت میں ایک پائي کا اضافه منظور نه فرمائیے - مگر جو صاحبان اولوالعزم خود إضافـه کرنا چاهیں' آپ کیوں آنهیں روکتے هیں؟ کیا یه ممنوع هے ؟ قاعدہ کي بات هے که جو شخص جس سے خوش هوگا یا فائدہ اُوٹها ئیگا اسکے قیام و بقا کا بهي خواهشمند هوگا ' اگر اضافۂ قیمت الهـــلال نا منظور هے تو وہ طریقـه بتـلائیے جس سے دائمي اور قابل اعتماد خریدار الهـــلال کیواسطے با اینهمه اوصاف اس قوم کے مجهکو دستیاب هو سکیں' اور ان پر پورا بهروسه بهي هو سکے - فقط

راقم طالب جواب - نمبر ۲۸۳ - حیدر آباد دکن

~~~

دو هزار نئے خریدار پیدا کرنیکي کوشش کے متعلق آپکا اطلاع نامه دیکهکر بهت جي چاها که میں بهي اسمیں حصه لوں' مگر خوبي قسمت سے همارا خاندان لوگونکي نظروں میں ایسا مبغوض هے که کسي پر کچهه اثر نهیں پڑسکتا - دوگني قیمت پر ایک پرچه خریدنا آپ کے منشا کے خلاف هے - لهذا یه صورت هو سکتي هے که ایک اور پرچه اپنے هي نام پر جاري کراؤں اور اوسکي قیمت کے آتهه روپیه ادا کردوں - لهذا اس خط کے دیکهتے هي ایک اور پرچه میرے نام بذریعه ویلو روانه فرماکر آتهه روپیه وصول فرمالیں' اور دونوں پرچے ایک هي پیکٹ میں یا علحدہ علحدہ جیسا مناسب هو ارسال فرماتے رهیں - عین نوازش هوگي -

ابراهیم ولد شیخ صاحب مدعو از بهونڈي بمبئي

الهـــلال :

جزاکم الله - آپکي محبت دیني اور جوش ملي کا شکرگذار هوں - لیکن اسے کیونکر گوارا کروں که آپ نقصان اٹها کر بیکار دوسرا پرچه خریدیں ؟ افسوس هے که آپکي فرمایش کي تعمیل نه کي جاسکي -

~~~

سردست پانچ خریدار حاضر هیں - انشاء الله ۲۵ خریداروں تک عنقریب اپني سعي کو پهنچاونگا - سخت نادم هوں که بعض کاروباري جهگڑوں کي وجه سے دیر هوگئي -

سید ظهور حسن - ضلع محبوب نگر - دکن -

اطـــلاع ثـاني

چند غیر معمولي وجهوں سے انجمن اصـلاح المسلمین - قصـبه گنیشپور - ضلع بستي نے اپني جلسه کے تاریخ میں بجائے - ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ - مئي سـنـه ۱۹۱۴ ع کے ۲۹ - ۳۰ - ۳۱ - مئي سنه ۱۹۱۴ ع قرار دیا هے - استدعا هے که برادران اسلام شریک هوکر - اراکین انجمن کو موقعه شکرگذاري عطا فرمائیں -

نیاز مند - ابوالاعجـاز - عرشي - سکریٹري -
انجمن اصـلاح المسلمین قصبه گنیشپور -
ضلع - بستي - پوسٹ صدر - یو - پي

قابل توجه عمـــوم مسلمـــانان هنـــد

ملک میں مدت سے ترقي کا غلغله بلند تها - اخبار بهي جاري تهے اور اپنے اپنے حوصله کے موافق قوم کي خدمت کیلیے جد و جهد میں مصروف تهے - مذهبي' علمي' اور پولیٹیکل مجلسوں کو نازتها که قومي فلاح و بهبودي کا حل صرف انهي کي کوششوں پر منحصر هے - یه سب کچهه تها مگر قوم پر بیخودي کي ایک کیفیت طاري تهي - اُسکا مستقبل نهایت تیرہ و تار هورها تها - هر طرف سے مشکلات احاطه کیے هوے تهے - نه لیڈران قوم هي اپنے فرائض سے آگاه تهے اور نه قوم هي یه جانتي تهي که لیڈروں سے کسطرح کام لیا جاتا هے - افراد قوم کے دلونمیں تخم عمل کي کاشت تو کیگئي تهی مگر بروقت آبیاري کے نهونیکی وجهه سے شجر عمل نمودار هوکر خشک هوچکا تها -

یکایک رفتـار زمانه نے کروٹ بدلی - پولیٹکل حقوق کے حصول میں پوري قوت صرف کیجاني لگي - قوم کو اپنی قوت کا اندازہ هوگیا - شجر عمل جو خشک هوچلا تها اب ترو تازہ هو چلا - بظاهر اس فوري انقلاب کي کوئی صریح وجهه معلوم نهیں هوتي - قوم کے طرز عمل میں ابتک کوئي عظیم الشان تبدیلي واقع نهیں هوئي هے' اور لیڈروں نے اپنے پروگرام میں بهی کچهه تغیر نهیں کیا هے - اب بهي همارے خیالات اسي آب و هوا میں نشو و نما پا رهے هیں جسمیں که اس سے پہلے نشو و نما پاتے تهے هاں اتني تبدیلي ضرور هوئي هے که سنه ۱۹۱۲ع سے دعوت صداقت الهلال کي شکل میں نمودار هوئي جسنے قوم کے دلونسے وہ زنگ دور کردیا جو برسونکي جمود اور غفلت نے پیدا کررکها تها ' اور جسکي پر تاثیر تحریرات نے اهل ملک کے دلوں کو مسخر کر ڈالا - هر دل نے نهایت خلوص کیسانهه اسکا خیر مقدم کیا اسکے ایک هاتهه میں مذهب اور دوسرے میں سیاست تهي - اسنے ان دونوں میں ایسي تطبیق کي که ارباب دانش وعلم و فضل کو بهي سواے تسلیم کے چارہ نرها - استبداد اور غلامي کی بوجهل بیڑیوں سے قوم کے پاؤں آزاد هوگئے اور حریت اور مساوات کا سبق هر متنفس کي زبان پر جاري هوگیا اگر یه سچ هے تو اے برادران ملت ! کیا تم نهیں چاهتے که اس دعوت الهي کا سلسله اسیطرح جاري رهے ؟ اور کیا تمهیں اب اسکي ضرورت نهیں رهي ؟

گو یه بالکل سچ هے که الهلال نے اپني پهلی منزل طے کرلي هے مگر ابهي اسکو اور کئي منزلیں طے کرنا هے' اور ایسے صدها معاملات هیں جنکي رهنمائي کیلیے صرف الهلال هی کي ضرورت هے - اگر همنے مثل دیگر امور کے الهلال کے معامله کو بهي طاق نسیان کے سپرد کردیا تو اپنے هاتهوں ایک ایسے قابل قدر شی کو کهو دینگے جسکی تلافي شاید آئندہ کبهی نه هوسکے -

خاکسار محمد عبد الله - سکریٹري انجمن اصلاح تمدن - ناندیر دکن

~~~

مسئله قیام الهـلال کے آخري فیصله سے موثر هوکر اور اهل جزاء الاحسان إلا الاحسان کے حکم کي تعمیل کرتے هوئے ملتمس هوں که بالفعـل مفصل ذیل چار اصحاب کے نام پرچـه موصوف بذریعه وي - پي روانه فرما دیں -

ایسے بے ریا اور حق پرست رساله کي جو سر بسر قرآن پاک کے احکام کي تعمیل کی دعوت دیتا هے جان و دل اور ایمان و ارواح سے خدمت کرنا میں اپنا فرض سمجهتا هوں -

حکیم محمد اشفاق - هاسپٹل اسسٹنٹ - هاتهي دروازہ - امرتسر
~~~

افسوس اور سخت افسوس ! الهـلال کا پرچه همیشه باعث دلجمعي خاطر ناشاد و مونس و سهیم تنهائي ثابت هوا ' وہ ایک قومي و مذهبي اخبار اور دیني واقفیت کا مجموعه ' معلم انشا پردازي و مضمون نگاري ' کلام الهي کا ترجمان ' مذهب اسلام کو از سـر نو زنده کرنیوالا ' مسلم آبادي کا پاسبان ' اور نور بخش چشم مومنین و مسلمین هے لیکن اِس هفته کے نمبر نے وہ جانکاہ خبر سنائي جس نے دل هلا دیا اور دماغ کو پریشان کردیا -

یقین فرمائیں که اِس آخري نمبر کے دیکھنے سے وہ بے چیني هوئی هے که بغیر اپنا فرض ادا کیے هوئے کسي طرح نہیں رهونگا اور هفته عشرہ میں ضرور دو چار خریدار پیدا کرکے حاضر کرونـگا - ساتھه هی یه بہتر هوگا که الهـلال کي سالانه قیمت میں بهي کچھه اضافه کردیا جائے - انشا الله اعلان کے هوتے هي بندہ سب سے اول زر بکف نظر آئیگا -

الراقم حافـظ عبد الغـــفار عفي عنـه
سـوداگر چرم دهلي دروازہ - اجمیر

آج کا پرچه دیکھکر از حد رنج و غمگیني و پژمردگي پیدا هوئي - جناب نے تحریر فرمایا هے که جبتک دو هزار خریدار نئے پیدا نہوں الهـلال کا جاري رهنا مشکل هے - جو کچھه آپنے فرمایا هے بجا هے - کیونکه بنسبت آوروں کے جناب پر اسکا بوجھه بهی بهت بهاري هے - میںنے پہلے هي خدمت اقدس میں عرض کیا تها که حسب حیثیت خاکسار کي پیشکش کو منظور فرماویں - میرے طرف سے آپ آینده پرچه میں درج کردیں که نئے خریدار جہاں تک هو سکے پیدا کیے جائیں ' مگر جن جن صاحبوں کي خدمت میں پرچه پہونچتا هے وہ فی الحـال بجـاے آٹھه روپیه سالانه کے ۱۶ روپیه ادا کریں ' بواپسي ڈاک جناب ایک پیسے کا کارڈ تحریر فرماویں تو بندہ یهه سال جو شروع هوا هے اسکے باقي ۸ روپیه جناب کي خدمت میں روانه کردے -

حکیم ملک امام الدین ککے زئی شفاخانه فصیح - قصور

الهـــلال کي ششمـاهی مجلـدات

قیمـت میں تـخفیف

الهلال کي شش ماهي جلدیں مرتب و مجلد هونے کے بعد آٹھه روپیه میں فروخت هوتي تهیں لیکن اب اس خیال سے که نفع عام هو ' اسکي قیمت صرف پانچ روپیه کردي گئي هے -

الهلال کي دوسري اور تیسري جلد مکمل موجود هے - جلد نہایت خوبصورت ولایتي کپـڑے کي - پشته پر سنهـري حرفوں میں الهـلال منقش - پانچ سو صفحـوں سے زیادہ کي ایـک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ هاف ٹون تصویریں بهي هیں - کاغذ اور چهپائي کي خوبي محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصله بس کرتا هے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیه کچھه ایسي زیادہ قیمت نہیں هے - بہت کم جلـدیں بـاقي رهگئي هیں -

(منیجـر)

نظارة المعارف دهلی کی مجوزہ تحریک

اسوقت اسلام اور مسیحیت میں جو زبردست اور خطرناک معنوي معرکه آرائیاں هو رهي هیں آنهیں دیکھکر بلا شبهه یه خیال پیدا هوتا هے که چند دنوں کے بعد ان دونوں مذهبوں میں سے کسي ایک کا مطلع بقا ضرور مکدر هونے والا هے - خصوصاً فرزندان اسلام کي باهمي جنگ و جدال اور نا اتفاقي - پهر اسلام اور اوسکي اشاعت سے بے توجهي اور اصلاحي قوت کو بے موقع و محل صرف کرنے اور غیر ضروري مواقع پر حمیت و غیرت کے جوش دکھلانے اور اسلام پر زر و مال کے نثار کرنے میں بخل اور تنگ نظري سے کام لینے کے مشاهدات و واقعات - ان سبکو مد نظر رکھنے سے معامله کي صورت اور زیادہ خطرناک هوجاتي هے -

ایسے عهد پر آشوب میں اگر فرزندان اسلام کي مذهبي رگوں میں غیرت و حمیت کا خون جوش مارے اور اونکو جان و مال سے اپنے مذهب و ملت کي حمایت اور اشاعت پر آمادہ کردے ' تو ایسے پر جوش اور غیور مسلمانونکا تهه دل سے خیر مقدم ادا کرنا ضروري هے - مدینه بجنور مورخه ۲۶ ربیع الاول میں " بلاد غربیه میں اشاعت اسلام " کا عنوان دیکھکر مجهے نہایت خوشي هوئي - خصوصاً جب اس اهم تحریک کو ایک عالم مذهب کے دماغ کا نتیجه کہا جاتا هے ' اور پهر قوم کے اون افراد کو جنکے قبضه میں موجودہ مسلمانان هند کے ایک مقتدر طبقه کي باگ سمجهي جاتي هے ' اس تحریک کا نه صرف موید بلکه سرپرست بتایا جاتا هے -

لیکن اسوقت هم نہایت بے تعصبي اور نیک نیتي سے مولانا عبید الله صاحب اور قوم کے ان برگزیدہ افراد کو جنکا نام نامي هم اس تحریک کے مویدین اور سرپرستوں میں لکها هوا دیکهتے هیں ' مخاطب کرکے چند سوالات کرنا چاهتے هیں ' اور اس تحریک کے بعض پہلوں پر آزادي مگر حق پرستی سے نظر ڈالتے هوے یه دریافت کرنے کي جرأت کرتے هیں که کیا اشاعت اسلام کے تمام پہلوؤں پر غور کر لینے کے بعد یه تحریک قوم کے سامنے پیش کي گئي هے ؟

اس وقت جو تحریک مسلمانوں سے ایگئي هے وہ انگلستان میں خواجه کمـال الدین کي تحریک اشاعت اسلام کو تقویت پہونچانے کیلیے مسٹر انیس احمد و ڈاکٹر محمد علي شاہ کا بهیجا جانا هے جنکے دو ساله صرفه کي مقدار تیس هزار روپیه بتائي گئي هے - اس تحریک میں مندرجه ذیل امور قابل غور هیں :

(۱) یه تحریک بذاته کیسي هے ؟ یعني مسٹر انیس احمد و ڈاکٹر محمد علي شاہ کو لندن میں خواجـه کمال الدین کے ساتھه ملکر کام کرنے کیلیے بهیجنا چاهیے یا نہیں ؟

(۲) مسٹر انیس احمد و ڈاکٹر محمد علي شاہ اپني مفوضه خدمت کو پورے طور پر انجام دیسکنے کے قابل هیں یا نہیں ؟

ان سوالات پر غور کرنے کیلیے پہلے ایک اور سوال کا جواب دے لینا چاهیے یعني اس وقت لندن یا دیگر ممالک میں تبلیغ اسلام

کرني چاهيے يا نهيں ؟ اسپر مختلف حيثيتوں سے نظر کيجاسکتي هے - ايک مسلمان سب سے پہلے اس مسئله کو مذهبي نقطۂ نگاه سے ديکهيگا ' اور فرامين الهيه و آسوۂ حسنـه محمديه (صلى الله عليه و سلم) کا بنظر امعان مطالعه کريگا که آن سے هم کو اسباب ميں کيا سبق ملتا هے ؟ قران مجيد اس باره ميں همکو جو تعليم ديتا هے ' وه يه هے که سب سے پہلے انسان اپنے نفس کا تـزکيه کرے - خصائل سئيه سے اپنے قلب کو پاک کرے - اخلاق حسنه کے زيور سے آراسته هو ' عقائد کو الحاد ' زندقه ' اعتزال و ديگر مہلـکات ايمانيه سے منزه کرے ' اعمال کو خـدا و رسول کي طاعت گذاري کے سانچے ميں ڈهالکر اسلام کا نمونه بنجاے " يا ايها الذين امنوا عليکم انفسکم لا يضرکم من ضل اذا اهتديتهم " (مسلمانوں تم اپني خبر رکهو - دوسروں کا گمراه هونا تم کو نقصان نهيں پہونچا سکتا اگر تم هدايت پر هو-)

اپنے نفس کي اصلاح کے بعد اپنے اهل و عيال اور خويش و اقارب کي اصلاح اور دعوت کا درجه هے - " قوا انفسکم و اهليکم ناراً " اسکے بعد کنبه اور برادري کي اصلاح کيطرف متوجه هونيکي ضرورت هے " وانذر عشيرتک الاقربين " اور جب ان کے انذار اور تبليغ سے فرصت ملے تو خاص اپنے ملکي بهائيوں اور همسايه اقوام کا حق هے که آون کو راه راست پر لانيکي کوشش کيجاے - آن سب کے بعد يه مرتبه هے که " وما ارسلنک الا کافـة للناس " (اور آپ کو همنے تمام لوگوں کے واسطے رسول بنا کر بهيجا هے)

پس آج جو مسلمان اپنے رسول کے اس منصب عظمى کي خلافت کا دعوى دار هو ' اوسپر فرض هے که سنت نبويه و طريقه محمديه کي حبل المتين کو هاتهه سے نه چهوڑے - هندوستان کا مبلغ سب سے پہلے اپنے اور اپنے والدين اور عزيز و اقارب کے مسلمان بنانے کيطرف متوجه هو اور پهر هندوستان ميں اپني قوت جد و جهد کو صرف کرے - جو حضرات اسوقت تبليغ اسلام کے ليے کمربسته هوے هيں (خدا اونکي همت ميں برکت اور نيت ميں خلوص عطا فرماے) وه هميں يه تو بتائيں که کيا هـنـدوستان ميں آنکو اپنے مذهبي فرائض سے فراغت هوگئي ' جو وه لندن يا جرمني کي زمين ناپنے کو آگے بڑهے هيں ؟

اس تحرير سے همارا مطلب يه نهيں هے که تبليغ اسلام کا دائره وسيع نکيا جاے ' اور کبهي هندوستان سے باهر قدم نه نکالا جاے - بلکه هندوستان ميں جن انجمنوں ' جن تعليم گاهوں ' اور جن افراد کے ذريعه يه مبارک کام انجام پارها هے ' پہلے اونميں انکي قوت کا مجتمع کر دينا ضروري هے که پورے پيمانه پر وه اپنا کام کر سکيں ' اور آنکے تمام سامان و وسائل مهيا هو جائيں ' پهر اسکے بعد جو حضرات واقعي اس کام کے قابل هوں وه شرق سے ديگر ممالک ميں جا کر اپني خدمت انجام ديں ورنه :

تو کار زميں را نکو ساختي * که با آسماں نيز پرداختي

کے مصداق هونگے -

تيسرا امر که خواجه کمال الدين کے ساتهه ملکر کام کرنا چاهيے يا نهيں ؟ تو اگر لندن ميں تبليغ اسلام کي ضرورت تسليم کر بهي لي جاے جب بهي خواجه کمال الدين کي ماتحتي ميں کام کرنا اسلامي تحريک کے پردہ ميں قوم کو کسي دوسري مذهبي قوت کي حمايت پر آماده کرنا هے - خواجه کمال الدين قاديانی هيں - اور علماے اسلام کے نزديک قاديانی طبقه کا جو درجه هے وه سب کے آگے روشن هے -

اسلام کا دائره بهت وسيع هے مگر اسکے يه معنے نهيں که اوسميں الحاد ' زندقه ' کفر ' ارتداد ' بد ديني ' تمام امور داخل هوسکتے هيں - اسلام نے آزادي اور يسر کي تعليم دي هے ' مگـر جس آزادي اور يسـر کي تعليم دي هے ' وه يه هے کـه انسان بندوں سے آزاد هوجاے - نفس کے شکنجے سے چهوٹ جائے ' اور صرف خدائے واحد کا نياز مند رهکر جائز طرق سے ضروريات زندگي حاصل کرے اور صـرف اوسي کي عبادت و اطاعت ميں مصـروف رهے - آزادي کا يه مطلب نهيں هے که جس مذهب و ملت کي کوئي بات اپني خواهش کے موافق پسند آجائے ' اوسکو اسلام ميں داخل کرکے هم بيفکري سے آوسکے عامل بنجاويں -

ناظرين اب آپ اپني توجه کو اسطرف مبذول فرماويں که مسٹر انيس احمد و محمد علي شاه جو اس کام کے ليے منتخب کيے گئے هيں ' وه اس خدمت کو کهاں تـک انجام دينے کے قابل هيں ؟ ۷ - جنوري سنه ۱۹۱۴ع کے انسٹيٹوٹ گزٹ عليگڈه ميں " تبليغ اسلام کانفرنس " کے عنوان سے جس جلسه کا حال شائع کيا گيا هے ' اوس ميں مسٹر انيس احمد ' ڈاکٹر محمد علي شاه ' و خواجه عبد الحي (آونکي موجوده جماعت کے ايک رکن هيں) کے علمي حالات کو بيان کرتے هوئے بعض حاضرين جلسه کے ريمارک پر خود اپنا حال اسطرح بيان کرتے هيں که " ميں بهي مذهبي تعليم پا چکا هوں - عليگڈه کالج کا گريجوئٹ هوں اور کانفـرنس اور کالج دونوں جگه سے تقرير و تحرير ميں اول درجه کے دو طلائي تمغے حاصل کر چکا هوں "

چونکه يه حالات مسٹر انيس احمد صاحب نے خود اپني زبان سے بيان فرماے هيں اسواسطے اسي کو نقل کرنا ميں نے مناسب سمجها - ميں بهي مسٹر انيس احمد صاحب سے اچهي طرح واقف هوں - آونـکي علمية اور قابلية کي مجهے بخوبي اطلاع هے - مسٹـر موصوف فرماتے هيں که ميں مذهبي تعليم پا چکا هوں - مگر ذرا وه بتلائيں که کهاں تعليم پاچکے هيں ؟ کيا چند دنوں تـک مدرسه عاليه ديو بند ميں قيام کرے اور صرف ميرو پنج گنج تـک عربي پڑه لينے اور پهر مولانا عبيد الله صاحب کے ساتهه چند روز رهکر کوئي شخص مذهبي تعليم يافته بن سکتـا هے ؟ وه قران کي ايک آيت کا بهي صحيح ترجمه نهيں کر سکتے مگر اوسيقدر که آردو داں مترجم قران کو ديکهکر کرسکتا هے - کسي حـديث سے وه واقف نهيں - کوئي معمولي سے معمولي مسئـله وه نهيں بتا سکتے ' اور پهر بهي کها جاتا هے که وه مذهبي تعليم پا چکے هيں - مسٹر انيس احمد گريجوئٹ تو واقعي هيں مگر جس چيز کي بڑي ضرورت هے آوس ميں ابهي ناقص هيں -

کانفرنس و علي گڈه کالج سے تحرير و تقرير ميں آونکو طلائي تمغے ملے هونـگے - مگر قوم کو اس سے کيا فائـده پهونچا ' اور اس تبليغ و اشاعت کے کام ميں اس سے کيا اهميت پيدا هوئی ؟

خاکسار محمد نور الهدى قيس - دربهنـگوي

مکتـــوب لنـــدن

مسلمـــانوں کا ڈیپوٹیشـــن

از مشیر حسین قدوائي اسکوائر بیرسٹر اٹ لا - نزیل لندن

کون کہتا ھے کہ مسلمانوں میں اختراعي قابلیت باقي نہیں رھي ؟ اُس سے کھو کہ مسلمانوں کي اس جـدت طرازي کو دیکھے کہ محض اظہار وفاداري و عقیدت کیشي کے لیے ھندوستان کے گوشہ گوشـہ سے بڈھے اور جوانوں کا ایـک ڈیپوٹیشن مرتب ھوا - کیسا اختـراع اور کیسا حسن انتظـام ؟ پھر کس صنعت سے مرصع کاري کي ؟

ایڈریس کے لکھنے والوں کو اس طباعي و صورت آفریني کا خود بھي غرور ھے اور فخر کے ساتھہ اسکا ذکر کیا ھے کہ یہ ھم نے ایک غیرمعمولي بات کي ھے ' اور محض اسلیے کي ھے کہ کوئي چیز ھمکو اِس سے زیادہ عزیز نہیں کہ ھماري وفاداري تسلیم کي جاے -

عام خیال تھا کہ خدا کي تمام خلقت میں صرف ایک ھي قسم کے جانور کو یہ بے غیرتي بخشي گئي ھے کہ اوسکا مالک اوسے چاھے جوتیوں سے مارے' تب بھي وہ قدموں ھي پر لوٹتا رھیگا - یہ خیال اس حد تـک ایشیـائیوں پر غالب ھوا کہ غریب کتے کو اس خصلت کے باعث بد ترین مخلوق سمجھنے لگے - اونکے نزدیک دوسرے جانور بھي اس انتہائي وفاداري کے جوش سے معرا ھیں -

لیکن کچھہ زمانہ ھوا کہ ایک ایسے وجود نے جسکے عقیدت کیش اسے اشرف المخلوقات میں بھي اشرف تر شمار کرتے تھے' ھندوستان میں ایسي ھي وفاداري کو رواج دیا ' اور بہت سے انسان نماؤں نے اوسکو اختیار کیا - بلکہ اُس طبقہ اشرف المخلوقات کي یہ پالیسي ھي قرار پاگئي' جسکو سب سے زیادہ واقعي اشرف و ممتاز ھونا چاھیے تھا اگر وہ اپنے مذھب کا واقعي پابند ھوتا -

اب تھوڑے عرصہ سے یہ خیال ھو چلا تھا کہ وہ طبقہ اپني حالت سے کچھہ نہ کچھہ باخبر ھو گیا ھے' اور اپنے شعار حقیقي پر چلنے کا ولولہ کچھہ نہ کچھہ اسمیں آچلا ھے - لیکن اس نئي اپچ نے ثابت کردیا کہ وہ خیال غلط تھا -

جو شخص ایڈریس پر دستخط کرنے والوں کي فہرست پڑھیگا اُسے کم حیرت نہ ھوگي - اسلیے کہ اُسمیں بعض بعض ایسے نام بھي ملینگے جو اپنے کو سگان وفا پیشہ کي جگہ شیران سربلند کا ھم نیستاں سمجھتے تھے - مگر بقول غالب :

میرے تغییر رنـگ پر مت جا
انقلابـات ھیـں زمـانـہ کے

میں نے ایڈریس کو غور سے پڑھا ' مگر مجھے اُسمیں ایک جملہ ' ایک لفظ بھي ایسا معلوم نہ ھوا جس سے میں یہ قیاس کرسکتا کہ یہ مسلمانوں کا ایڈریس ھے - بہت سے لوگ تو اُسمیں ایسے تھے جنھوں نے یہ سن لیا ھوگا کہ رسول اللہ صلعم نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ اگر حبشي غلام بھي مسلمانوں پر حکمراں مقرر ھو تو اوسکي بھي اطاعت اُنھیں کرنا چاھیے(۱) - یہ حدیث اونکے نزدیک انکي ھر طرح کي وفاداري کو جائز کردیتي ھے' بلکہ بحیثیت مسلمان اونپر فرض کردیتي ھے - ایسے خوش عقیدہ مگر جہالت مآب شرکاء وفد معذور تھے ' اور اونسے باز پرس کي کوئي وجہ نہیں - دعا ھے کہ خدا اُنکي جہالت کو دفع کرے - لیکن میں اُن شخصوں میں شمس العلماؤں اور فرنگي محلیوں کو بھي پاتا ھوں ' اور اونسے پونچھتا ھوں کہ اونھوں نے ایڈریس کا ترجمہ سن لیا تھا کہ نہیں ؟ اونکو اگر بھول گیا ھو تو میں حضرت عمر رضي اللہ عنہ کا ایک واقعہ یاد دلاتا ھوں - جب آپنے لوگوں سے کہا کہ اگر میں کجروي کروں تو تم میرے ساتھہ کیا برتاؤ کروگے ؟ مسلمانوں نے جواب دیا کہ ھم تمکو تکلے کي طرح سیدھا کردیں گے - یہ اسلامي وفاداري تھي !

کیا میرے مخدوم مولانا عبد الباري صاحب اور شمس العلماء مولانا شبلي نعماني صاحب کو بھی اُس وفاداري کا حال معلوم نہ تھا جسکي خدا قرآن میں تعلیم دیتا ھے ' اور جسکي رسول خدا نے اور اصحاب رسول نے اپنے امثال و اعمال سے تعلیم دي تھي ؟

کیا وہ وھي وفاداري تھی جسکا ذکر ایڈریس میں تھا ' اور جسپر ان حضرات نے دستخط کیسے تھے ؟

مولانا ابو الکلام نے الھلال میں اسپر تعجب کیا ھے کہ لارڈ ھارڈنگ نے اسلام کے ارکان میں سے خداے واحد کي پرستش کے ساتھہ بادشاہ کي وفاداري کیوں قرار دي ؟

میں اُنسے کہتا ھوں کہ وہ اسکا جواب اِنسے مانگیں - اور نہیں تو مولانا شبلي نعماني وغیرہ تو ضرور دیں - انھیں لوگوں کے دستخطوں نے دھوکا دیا - اللہ ان پر رحم کرے - میں کہتا ھوں کہ ایڈریس کے ایک لفظ سے بھي یہ نہیں ظاھر ھوتا کہ یہ واقعي مسلمانوں کا ایڈریس ھے - لارڈ ھارڈنـگ کو صد آفریں کہ اونکے جواب سے اس بات کي کچھہ بو آتي ھے کہ وہ مسلمانوں کے ایڈریس کا جواب دے رھے ھیں - کم سے کم اونکے آخـري جملہ کے اُس حصہ سے تو ضرور ' جہاں اُنھوں نے مسلمانوں کے خاص شعار خدا کي وحدانیت کا اشارہ کیا ھے - مگر ایڈریس میں تو کہیں اسکا بھي اشارہ نہیں ھے -

لارڈ ھارڈنـگ نے خود ھي مقدس مقامات اسلامي کي حرمت و عزت کا بھی ذکر کیا ھے - مسلمانوں کا ایڈریس کسی ایسے ذکر سے بھي خالي ھے !

مجھے ایڈریس کے دستخط کرنے والوں میں جہاں بہت سے ناموں کے نہ ھونے پر تعجب ھوا وھاں کم سے کم دو ناموں کے ھونے پر تو بڑا ھي تعجب ھوا - وہ دو نام یہ ھیں :

(۱) مولانا عبد الباري صاحب فرنگي محل -

(۲) شوکت علي صاحب معتمد خادم الخدام انجمن خدام کعبہ -

مجھے اِن دو ناموں پر تعجب خاصکر اسلیے ھوا کہ یہ انجمن خدام کعبہ کے عہدہ دار ھیں -

مولانا عبد الباري صاحب کے نام کے آگے اونکا عہدہ نہیں لکھا گیا ھے - اسلیے میں اسپر نکتہ چیني نہیں کرتا - بحیثیت فرنگي محل کے ایک عالم ھونے کے اگر اُنھوں نے اسکا ارادہ کرلیا ھے کہ وہ اس قابل عزت جگہ کي بے عزتي کریں تو اُن لوگوں کو افسوس ضرور ھوگا جو فرنگی محل کو ھمیشہ عزت کي نظر سے دیکھتے رھنا چاھتے تھے - کاش وہ مولانا ناصر حسین صاحب اور دیگر شیعہ مجتہدین و علماء ھی سے سبق لیتے' جنمیں سے ایک کا نام بھي دستخط کرنے والوں میں نہیں ھے - مجھے مولانا عبد الباري صاحب پر بہت افسوس ھے - مگر میں شوکت علي صاحب پر اس سے بھي سخت اعتراض کیے بغیر نہیں رہ سکتا ' اسلیے کہ اونھوں نے اپنے نام کے آگے معتمد خدام الکعبہ لکھنے کي دلیري فرمائي ھے -

جسوقت اونھوں نے انجمن خدام الکعبہ کي خدمت کا حلف اُٹھایا تھا اور عہدے دار مقرر ھوے تھے ' اُسوقت میں یہ سمجھتا تھا کہ وہ اُسوقت تـک تو انسان کی رضا جوئي سے مستعفي ھو جائینگے جب تـک کہ وہ اِس انجمن کے عہدے دار ھیں -

[۱] قطع نظر اس حدیث کي حقیقت و اصلیت کے' اس سے یہ کہاں ثابت ھوتا ھے کہ وہ حبشي غیر مسلم بھي ھو ؟ کیا ایک حبشي مسلمان حکمراں نہیں ھو سکتا ؟ [الھلال]

افسوس که اونھوں نے نه صرف میرے خیال کا بطلان کیا بلکه انجمن خدام الکعبه کي عزت کو بھي اپنے اس فعل سے گزند پہنچانا چاھا -

انجمن خدام الکعبه کے ممبرکو اور سب سے زیادہ اسکے عہدے داروں کو بحیثیت اسکے ممبر ھونے کے سوا خالق مطلق کي رضا جوئي کے اورکسي دنیاوي حاکم کي رضا جوئي سے واسطه نہیں ھے - وہ دنیوي حاکم جارج پنجم ھي نہیں - چاھے رشاد خامس ھي کیوں نه ھوں -

ارکان انجمن خدام الکعبه کو اس سے بحث ھي نہیں ھونا چاھیے که اس کام کے انجام دینے میں جسکا اونھوں نے حلف اوٹھایا ھے اور عہد کیا ھے' کسي حاکم دنیوي کي وفاداري ھوتي ھے یا غیروفاداري' اور وہ کسي ایسے کاغذ پرتو دستخط کرھي نہیں سکتے جسمیں غیر مشروط وفاداري کسي حاکم دنیوي کي ھو' اسلیے که ممکن ھے' اونکا حلف اور عہد خدمت حرمین اوس کے خلاف کبھي مجبور کرے - بحیثیت ممبر انجمن خدام الکعبه اونکو سیاست سے واسطه ھي نہیں ھے - بلکه اونکي حیثیت صرف مذھبي ھے جسمیں انسان کي وفاداري و غیر وفاداري کا کوئي سوال ھي نہیں - سوال ھے تو صرف خدا کي وفاداري کا' اور خانه خدا کي وفاداري کا -

بحیثیت اونکے علي گڈہ کے متعلم ھونے کے یا اولڈ بوائز اسوسیشن کے سکریٹري ھونے کے - یا مسٹر محمد علي صاحب کے بھائي ھونے کے' یا کسي دوسري صورت کے' مجھے شوکت علي صاحب کے دستخط کرنے پر مطلق کوئي اعتراض نہیں ھے - میں صرف خدام کعبه کو روتا ھوں -

میں ھرگز انجمن خدام الکعبه کے متبرک نام کو اسطرح ذلیل ھوتے نہیں دیکھه سکتا' اور اپني آواز ضرور بلند کرتا ھوں - اونکو چاھیے که اسکا اعلان کردیں که وہ انجمن خدام الکعبه کے معتمد کي حیثیت سے نہیں شریک ھوئے' بلکه کسي دوسري حیثیت سے - انجمن خدام الکعبه کے ممبر یا عہدے دار کي حیثیت خدا کی رضا جوئی کو سب سے مقدم گردانتي ھے' اور کسی کی پرواہ نہیں کرتي -

میں اونسے به ادب یه بھي عرض کرونگا که جہاں انھوں نے اس ایثار نفس اور محنت سے اس انجمن کي خدمت کي ھے جو اونھوں نے قائم کی' وھاں اب وہ اس تذبذب اور خدشه سے بھي اپنے کو پاک کرلیں جو کبھي کبھي اونسے ظاھر ھوجاتا ھے -

اونھوں نے اور اور ممبروں نے ایسے مسئلے بھي اپنے پیش نظر کرلیے ھیں که ایا گورنمنٹ کی رعایا دوسري گورنمنٹ کو مالی مدد قانوناً دیسکتي ھے یا نہیں : وہ ایسے معاملات کو گورنمنٹ سے رجوع کرنا چاھتے ھیں' اور شاید اسي لالچ میں وہ بحیثیت معتمد کے وائسراے کے سامنے گئے بھي' اور کامریڈ سے معلوم ھوتا ھے که اس معامله میں انجمن خدام الکعبه کے بعض ممبر وائسراے کے جواب سے بہت خوش ھوئے -

میں اونسے اور اپنے سب بھائیوں سے عرض کرتا ھوں که اگر اونکو کامیابي حاصل کرنا ھے تو وہ پہلا کام یه کریں نه اپنے کو اس قسم کے تمام خرخشوں سے بري کرلیں - بلکه انکا خیال بھی نه لاویں -

ھمارے سامنے ایک ھي مقصد ھے جو ھمارا مذھبی مقصد ھے - اس مقصد سے ھمکو کوئي قوت الگ نہیں کرسکتي -

اب ھمکو اسکی فکریں کیوں ھو که ھماري گورنمنٹ کیا کہیگي یا عثماني دولة کیا کہیگي ؟ یا کوئي قوم کیا کہیگي ؟ راستي' صفائي' مضبوطي سے ھمکو اپنے مقصد کے پیچھے رھنا چاھیے - اور اپنے خدا پر بھروسه رکھنا چاھیے - میں جانتا ھوں که انگریزي قانون یا قانون بین الاقوام کعبه کي خدمت و حفاظت کے لیے ترکوں کو روپیه دینے سے باز نہیں رکھسکتا - لیکن بفرض محال اگر یه قوانین ھمکو باز رکھنا بھی چاھیں پھر بھي کیا ھم باز رھجاوینگے ؟ کیا ھمارا حلف اور ھمارا عہد فضول ھي تھا ؟

میں اوروںکي بابت نہیں جانتا - لیکن ایک شخص کا نام جانتا ھوں جسکو دنیا کا کوئي قانون اس مذھبي خدمت سے باز نہیں رکھه سکتا جسکا اسنے حلف اوٹھایا ھے' اور اس شخص کا نام جسکے نزدیک کسي دنیاوي حاکم کي وفاداري ھیچ و بدترز ھیچ ھے اگر اس سے احکم الحاکمین کي وفاداري میں فرق آوے -

مشیر حسین قدوائي

۱۰ مئی کا جلسهٔ دھلی

۱۳ - مئي سنه ۱۹۱۴ع کو ایڈورڈ محمڈن ھال میں مسلمان چھاؤني ملتان کا ایک غیر معمولي جلسه منعقد ھوکر مندرجه ذیل رزولیوشن باتفاق آراء پاس ھوے :

(۱) انجمن نصرت الاسلام ملتان چھاؤني کا یه جلسه دھلي کے ۱۰ - مئي والے جلسه کو بنظر اعتماد دیکھتا ھے - اور جو کمیٹي بغرض اصلاح ندوہ بنائیگئي ھے اسپر پورا اعتماد رکھتا ھے - اور استدعا کرتا ھے که اصلاحي کمیٹي جلد سے جلد اصلاحي رپورٹ تیار کرکے قوم کي آگاھي کیلیے شائع کرے -

محرک مولوي عبد الکریم صاحب امام جامع مسجد -

موید حاجی حکیم اله بخش صاحب -

(۲) جلسه اراکین ندوہ سے ملتجي ھے که اصلاحی کمیٹی کو ھرقسم کی امداد دربارہ اصلاح کے دینے سے دریغ نه فرمائیں' اور ذاتیات کو نظرانداز فرما کر قومی مفاد کو ملحوظ رکھیں -

(۳) رزولیوشن مندرجه بالا کي نقول اخبار ھمدرد - زمیندار - پیسه اخبار - الھلال - مسلم گزٹ - وکیل - اور سکریٹري صاحب کمیٹی اصلاح ندوہ کے پاس بھیجي جاویں -

محرک - بابو حفیظ الله صاحب -

موید - سید عبدالکریم صاحب -

ریاست بھوپال اور مسئلۂ ندوہ

جناب من تسلیم -

یه امر بالکل غلط ھے که مولانا شبلي کي تحریک پر بھوپال کي امداد بند ھوئي - میں پورے وثوق اور کامل معلومات کي بنا پر یه کھنے کي جرأت کرتا ھوں - اِسي طرح یه امر بھي غلط ھے اور قطعي غلط ھے که مولانا نے ھر ھائنس حضور سرکار عالیه دام اقبالھا کو ندوہ کے معاملات پر توجه دلائي' یا یہاں کے قیام میں اس کے متعلق نکته چینیاں یا برائیاں کیں - مولانا اپنے اثناے قیام میں غالباً دو تین دفعه باریاب ھوے اور سوا تذکرۂ سیرۃ اور علمي مباحث و مسائل کے کوئي امر معرض بحث میں نہیں آیا - ان مواقع پر اول سے آخر تک میں خود بھي ساتھه رھا ھوں - میں یه بھي کھسکتا ھوں که جب مولانا کو اِس بات کا علم ھوا که ھر ھائنس لکھنؤ تشریف لانے والي ھیں' تو اُنھوں نے اس امر کی پوري کوشش کي که حضور ممدوحه ندوۃ العلما کا معائنه فرمائیں اور طلبا و اساتذہ اور جماعت منتظمه کو استقبال کا موقع عطا کریں -

واقعه یه ھے که ھرھائنس تمام ملکي اور بالخصوص قومي معاملات سے واقف رھتي ھیں - وہ خود اخبارات ملاحظه فرماتي ھیں اور اُن کو جزئي سے جزئي اختلافات کا بھی حال معلوم رھتا ھے جس کا اندازہ پبلک نے استریچي ھال کي مشہور اسپیچ سے کرلیا ھوگا' اور اُن خاص اصحاب کو جن کے ھاتھوں میں کالج کا نظم و نسق ھے پرائیویٹ گفتگوؤں سے جو مختلف اوقات میں اور مختلف اصحاب سے برابر تین دن تک ھوئیں' خود اندازہ ھوگیا ھوگا -

حضور ممدوحه کا یه خیال ضرور ھے که جن مدارس اور قومي انستیٹیوشنوں کو وہ امداد عطا فرماتي ھیں اُن کے متعلق حالات بھي معلوم کریں' اور اس بات کا اندازہ فرمائیں که جو روپیه عطا کیا جاتا ھے اُسکا مصرف کس طور پر ھے' اور آیا اُس سے وہ فائدہ حاصل ھوتا ھے یا نہیں جس فائدہ کیلیے روپیه دیا جاتا ھے ؟

ندوہ کے متعلق جسقدر مضامین اخبارات میں شائع ھوے وہ ضرور ایسے تھے که اُنسے بے اطمینانی پیدا ھو' اور پھر جبکه مطالبۂ اصلاح کیلیے زیر صدارت مولوي نظام الدین حسن صاحب ایک انجمن بھي قـ • ھوئي تو میں نہیں سمجھتا که کونسي وجه ھوسکتي ھے که ندوہ کي بد نظمیوں کے متعلق شبه نه کیا جاتا -

میں یه بھي پورے زور اور وثوق کے ساتھه کہه سکتا ھوں که مولانا ابوالکلام آزاد بھي اس الزام سے اسي قدر اور اسیطرح بري ھیں جسقدر اور جسطرح که خود مولانا خلیل الرحمان صاحب ھوسکتے ھیں -

مجھے امید ھے که آپ مندرجه بالا سطور کو جو میں اپني ذاتي حیثیت سے لکھه رھا ھوں' اپنے معزز اخبار میں شائع فرماکر ممنون فرمائینگے -

خادم محمد امین مہتمم تاریخ - ریاست بھوپال

کھلي چٹھی کا جواب

از ناظم نظارۃ المعارف

میري جمعیۃ الانصار سے علحدگي اور نظارۃ المعارف کے قائم ھونے پر جس قدر سوالات بعض اراکین جمعیۃ الانصار یا دیگر حضرات کي طرف سے اخبارات میں شائع ھورھے ھیں اُنکے جوابات میري طرف سے صرف اسلیے نہیں دیے گئے که میں اس قسم کے مناقشات کا صحیح اور مفید حل یہي تصور کرتا ھوں که بذریعه تحکیم فیصله کرا لیا جاے - دفتر جمعیۃ الانصار نے جلسه انتظامیه کا فیصله میرے پاس القاسم کے نمبر صفر سے پہلے نہیں پہنچا - القاسم دیکھه کر میں دیوبند گیا' اور مولانا حبیب الرحمن صاحب امیر جمعیۃ الانصار کي خدمت میں دارالعلوم کي مجلس اعلي (الجامعۃ القاسمیه) تک مرافعه کي درخواست پیش کي - اسکا جواب نه ملنے پر المشیر مراد آباد میں اسکي نقل شائع کرائي - ابتک سکوت دیکھه کر فقط ایک درجه کوشش کا باقي نظر آتا ھے یعنی الجامعۃ القاسمیه کے معظم اراکین خصوصاً مولانا اشرف علي صاحب اور مولانا عبد الرحیم صاحب کي خدمت میں حاضر ھوکر یه معامله پیش کروں - اگر خدا نخواسته میرا یه مرافعه قابل سماعت نه سمجھا گیا' تو ممکن ھے که واقعات کا ایک حصه اخبارات میں بھیجدوں -

عبید الله - سابق ناظم " جمعیۃ الانصار "

زبان خلق

قول و فعل کی مطابقت کی جستجو بھی انسان کا فطرتی حق ہے جس میں ہر موجود و خیال کا آدمی زندہ ہوتا ہے جب آپ کسی سے کوئی بات او مانتے ہیں تو یہ اندازہ کرنا چاہتا ہے کہ آپکا فعل قول کے مطابق ہے یا نہیں۔ اور اسی نتیجہ پر قائل کی وقعت کا فیصلہ ہو جاتا ہے قبل اس کے کہ اصل واقعہ بیان کریں۔ ہم پہلے چند نام پیش کرتے ہیں۔

جناب نواب وقار الملک بہادر

جناب نواب حاجی محمد اسحق خانصاحب۔

جناب آنریبل سید شرف الدین صاحب جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ۔

جناب لسان العصر سید اکبر حسین صاحب۔ اکبر الہ آبادی

جناب مولانا مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال صاحب۔ اقبال۔ ایم۔ اے۔ لاہور۔

جناب مولانا مولوی محمد عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی۔

جناب حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب دہلوی

جناب شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی

جناب لفٹنٹ کرنل۔ ڈاکٹر نذیر۔ اے۔ احمد صاحب ایم۔ ڈی آئی ایم ایس

جناب حکیم حافظ محمد عبد الولی صاحب لکھنوی

جناب پنڈت مدان سنگھ صاحب سیکریٹری آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلوی۔

ایڈیٹر صاحبان اخبارات۔ الہلال۔ زمیندار۔ وطن۔ پیسہ اودھ۔ توحید۔ یونین۔ افغان۔ دلگداز۔ اردوے معلےٰ

ان ناموں کی عظمت اور رایوں کی اہمیت مفصل بیان کرنا ہمارے موضوع سے علیحدہ ہے اسلئے کہ وہ بذات خود ایک اہم ترین جزو تاریخ ہے تاہم اتنا کہدینا بھی ازحد ضروری ہے کہ عام دلچسپی کے کاموں میں آپ ان اصحاب کی امامت کو تسلیم کرتے ہیں پھر آپکو یہ بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ آج ان بین المشرقین میں شاید ہی کوئی مہذب گھرانا ایسا ہو جہاں سر میں ڈالنے کے تیلوں کا رواج نہ ہو اور بات ہو کہ وہ بالوں کو محض چکنا کرنے کیلئے عارضی خوشبو کے تیل ہیں یا تاج روغن گیسو دراز ہے آپ کو یہ بھی بخوبی معلوم ہے کہ آج نہ صرف ہندوستان کی عام آبادی کی زیادہ تعداد بلکہ ہم میں سے یہ مختصر مگر منتخب ترین حصہ ملک کی رائے اکثر اخبارات میں پیش کیجا چکی ہے اور حسن الطلب پر یہ بھی کہا جاسکتی ہے جو تاج روغن گیسو دراز کی معجز نمائی کی بہترین تصدیق ہے۔

تھا چونکہ زینتی کا تو کچھ علاج ہی نہیں۔ اس کثرت سے دیا بیں موجود ہیں کہ جہاں کوئی جائے سر سے پیر تک لیکن اگر آپ کو حسن قبول اور شہرت عام کا کچھ پاس ہے پھر ہندوستان سیلون برہما عرب وغیرہ وغیرہ ممالک کے اہل نظر و معزز اصحاب کی پیروی کرنا مقصود ہے تو یاد رکھئے کہ جسطرح انسان کے کاموں میں ایک سکوا ہونا۔ اور سر میں دماغ اور دماغ میں جودت کا ہونا لازمی ہے اسیطرح بقاء دماغ اور اسکی کیفیات و جذبات کیلئے تاج روغن گیسو دراز کا استعمال بھی ضروری ہے۔

البتہ بعض اصحاب کی یہ شکایت عرصہ سے چلی آتی تھی کہ تاج ہیر آئل نسبتاً قیمت میں قدرے زیادہ ہے۔ اور ہمیں بھی رفع شکایت کے عدیم المثال موقع ملے تھے۔ مثلاً بادشاہ سلامت کا بہ نفس نفیس قدم رنجہ فرمانا۔ جو سلاطین مغرب کیلئے سکندر اعظم کے بعد دوسرا تاریخی واقعہ ہے پھر ہندوستان کے ہر دلعزیز وائسرائے یعنی لارڈ ہارڈنگ بہادر بالقابہ کا ایک حادثہ عظیم کے بعد غسل صحت فرمانا اور کیا۔ اور کیا۔

یہ تمام مواقع اگرچہ انتہا درجہ مسرت کے مواقع تھے لیکن تاج روغن گیسو دراز کی قیمتوں میں کچھ کمی نہ ہوتی اور ہوتی کیونکر تاج محل آگرہ جس سے کہ یہ ترتیب منسوب ہے کی قیمت تو کم ہونیسے رہی اور اگر گیسوے دراز خدانخواستہ کوتاہ ہوے۔ تو پھر پریشان ہو کر شانوں پر بجاتے اور کمر کا اتنا معلوم غرضیکہ ان وجوہ سے چشم بصیرت کا تو یہی اشارہ تھا ؎

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

لیکن ہمارے بعض دلسوز مربی اور غیور احباب موجودہ میدان مقابلہ سے پکار پکار کر کہہ رہے تھے کہ ؎

کچھ نہ پہونچے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے

حسن اتفاق سے اس مرتبہ کچھ نیت ہی بندھ گئی۔ اور صاحب دفتر نے بھی ایک جدید تجربہ کی اجازت دیدی۔ کہ بجائے چند سے پچھلی قیمتوں میں اور کمپنی کی شرائط میں کچھ تخفیف کردیجائے اور ساتھ ہی خوشبوؤں میں بھی کچھ اضافہ کردیا جائے۔

جن مرکبات پر ادویہ کی قدرتی بو اور فطرتی اثر چھایا ہوا ہو۔ ان پر ایک دلفریب استحکام کے ساتھ خوشبوؤں کا جمانا ایک محال حکمت ہی نہیں ہے جو صرف اہل فن کی مخصوص داد کی باعث ہوتی ہو بلکہ مقابلتہً ایک صرف کثیر کا باعث بھی۔

احباب نے یہ تو اندازہ کیا ہی ہوگا۔ اور اگر نہیں کیا تو اب کرلینگے کہ تاج روغن گیسو دراز کی خوشبو کسی پھول کی بجائے ایک کلی کی خوشبو سے بہت زیادہ مشابہ ہے جو تھوڑے ہی وقفہ میں کچھ سے کچھ ہو جایا کرتی ہے اور در اصل یہ تاج میں آمیز کی ہوئی ادویہ کی بو کا ایک قدرتی تغیر ہے جو اس کی مہک کو ایک خاص وقفہ تک کلی کی طرح اپنے دامن میں چھپائے رکھتا ہے لیکن بعض دوستوں کا شدید تقاضا تھا کہ اس مرتبہ موجودہ خوشبو میں بھی کچھ اضافہ کردیا جائے۔ اور شکر ہے کہ اس حکم کی تعمیل بھی بوجہ احسن کردیگئی سابقہ شیشی کی مقدار گنجائش سے موجودہ شیشی کی مقدار گنجائش ۱/۵ حصہ پہلے ہی بڑھادی جانیکی تجویز مکمل ہو چکی تھی۔ تاہم۔

قیمتوں میں موجودہ تخفیف

محض برائے چندے اور صرف اس امید پر کیجاتی ہے کہ پھر کوئی شریف اور مہذب گھرانا تاجدار ہونے سے خالی نہ رہجائے۔

یہاں یہ عرض کردینا بھی شاید بیموقع نہ ہوگا کہ جیسے عارضی طور پر مستعمل ہونیکے فوائد سے معجزہ کی سی امید رکھنا قرین عقل نہیں ہے بعینہٖ اسی طرح سے تاج کے فوائد کا عدیم المثال اندازہ جواب محتاج تفصیل نہیں رہا ہے۔ صرف ایک۔ دو یا تین ہی شیشیوں کے بعد لگانا ملک کی ایک دردانگیز فروگذاشت ہوگی۔ جسکا خمیازہ نسبتاً اس ناچیز کارخانہ کو دیدہ برداشت کرنا پڑیگا۔

تاج روغن گیسو دراز تین مختلف الفوائد و اوصاف مختلف خوشبو اور مختلف تخفیف شدہ قیمتوں کے حسب ذیل روغن ہیں۔

قیمت فی شیشی تاج روغن زیتون یاسمین — نمبر ۲ تاج روغن بادام — تاج روغن آملہ و بنولہ ۱۲ — فی شیشی (۱۰ / ۱)

تمام بڑے بڑے سوداگروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجیے

(نوٹ) کارخانہ کو قیمت طلب پارسل کی فرمائش وصول ہونے پر خرچہ پیکنگ و محصولڈاک جو ایک شیشی پر ۵ دو شیشیوں پر ۸ اور تین شیشیوں پر ۱۰ اور ذمہ خریدار مقرر ہے ان اخراجات کی کفایت کی غرض سے یہ بہتر ہے کہ کارخانہ کو فرمائش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگروں تاج ہیر آئل یا تاج روغن گیسو دراز کے نام سے ان تیلوں کو تلاش کر لیجئے اس لئے کہ باستثنائے چند مقامات کے قریب قریب تمام اطراف ہند کی مشہور دوکانوں پر یہ مال کارخانہ کی قیمت پر باسانی دستیاب ہو سکتا ہے۔

(نوٹ) جن مقامات پر باقاعدہ ایجنٹ موجود نہیں وہاں سے دو درجن شیشیوں کی فرمائش پر خرچہ پیکنگ و محصول ریل اور ایک درجن شیشیوں پر صرف خرچہ پیکنگ معاف اور فرمائش کی یک ثلث قیمت پیشگی آنے پر ہر دو حالتوں میں یعنی دو درجن کی فرمائش خواہ ایک درجن کی فرمائش پر ایک شیشی بلا قیمت پیش کیجاتی ہے۔

تجارت پیشہ اصحاب فہرست تخفیف شدہ شرائط جلد منگائیں اس لئے کہ چھوٹے مقامات میں جہاں مال خریدنے والے ایجنٹوں کی ضرورت ہے

(اخبارات کا حوالہ دیکر فرمائش مفصل اور خوشخط نہ ہونیکی حالت میں تعمیل حکم یقینی نہیں ہے)

المشتہر

مینیجر دی تاج مینوفیکچری بمبئی و دہلی صدر دفتر دہلی

تار کا پتہ " تاج " دہلی

ناظرین الہلال غور سے پڑھیں

اگر آپ ڈاکٹر اقبال - مولانا شبلي - سید اکبر حسین صاحب ' طالب بنارسي - سید ناصر نذیر صاحب فراق - سید دلگیر - مولانا عرش گیاوی - مرزا سلطان احمد صاحب سیماب ' اکبر آبادي اور دیگر باکمال شعرا اور مضمون نگاروں کا زور قلم ملاحظہ فرمانا چاھتے ھیں ' تو اردو علم ادب کے زبردست آرگن -

صلي قیمت تین روپیه **رسالہ فانوس خیال** خریداران الهلال سے دو روپیه

کے خریدار بن جائیے - چندہ معاونین سے ۱۰ روپیه - تاجران و حکام سے ۵ روپیه - عوام سے ۳ روپیه - طلبا سے ۲ روپیه یکم جون سے بیشتر خریدار ان الہلال سے ۲ روپیه اگر مني آرڈر بھیجنا چاھیں - تو صرف ۱ روپیه ۱۲ آنه - کاغذ لکھائی چھپائی نفیس -

منیجر فانوس خیال پٹھان کوٹ - پنجاب

جوهر سر ماهي

دماغ جو کل اعضائے رئیسه پر حکمراں ھے - کمزور ھوجانیسے تمام عصاب و دیگر اعضاء بھي کمزور ھو جاتے ھیں - اور مقوي دماغ کے جتنے نسخے ھیں تمام قیمتي سے قیمتي ھیں - اس ملک میں اکثر اطبا غریب مریضوں کے علاج کرنے سے معذور پائے جاتے ھیں لہذا یه ایک نو ایجاد دوا جو رنگي مچھلي کے مغز سے امریکه میں تیار کیا گیا ھے - دماغي کمزوریوں میں تیر ھدف ثابت ھوئي ھے مریضان امراض دماغي کو عموماً اور اطباء ھندوستان سے خصوصاً گذارش ھے که یه کثیر المنفعت دوا روز تین قطرے تین روز تک استعمال کرنے سے نسیان ' سستي ' اداسي ' دماغ کا چکرانا ' درد سر اسہال ' ضعف بصارت ' دوران سر ' کمي حافظه وغیرہ وغیرہ امراض میں فورا فائدہ شروع ھوجاتا ھے ' اور چند روز کے مداومت سے شفا حاصل ھوجاتي ھے - ایک شیشي میں ہزار قطرے ھیں قیمت مع محصول ڈاک ایک روپیه آٹھ آنے -

Dr. T. Hosain, 6 Convent Lane,
Post Entally, Calcutta.

دهلي كے خانداني اطبــا اور دوا خــانه

نورتن دهلي

يه دوا خانه عرب - عدن - افريقه - امريكه - سيلون - آسٹريليا - وغيره وغيره ملكونميں اپنا سكه جما چكا هے اسكے مجربات معتمدالملك احترام الدولــه قبــله حكيم محمد احسن الله خان مرحوم طبيب خاص بهادر شاه دهلي كے خاص مجربات هيں -

دوائي ضيق - هر قسم كي كهانسي و دمــه كا مجرب عــلاج في بكس ايک توله ۲ دو روپيه -

حب قتــل ديدان - يه گولياں پيٹ كے كيڑے مار كر نــكال ديتي هيں في بكس ايک روپيه -

المشتهر حكيم محمد يعقوب خاں مالک دواخانه نورتن دهلي فراشخانه

~~~~~~~~

روغن بيگــم بهــار

حضرات اهلكار امراض دماغي كے مبتلا وگرفتار' وكلا' طلبة' مدرسين' معلمين' مولفين' مصنفين' كيخدمت ميں التماس هے كه يه روغن جسكا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابهي ديكها اور پڑها هے' ايک عرصے كی فكر اور سونچ كے بعد بهترے مفيد ادويه اور اعلى درجه كے مقوي روغنوں سے مركب كركے تيار كيا گيا هے' جسكا اصلي ماخذ اطباے يوناني كا قديم مجرب نسخه هے' اسكے متعلق اصلي تعريف بهي قبل از امتحان و پيش از تجربه مبالغه سمجهي جا سكتي هے صرف ايک شيشي ايكبار منگواكر استعمال كرنے سے يه امر ظاهر هو سكتا هے كه آجكل جو بهت طرحكے ڈاكٹر كبيراجي تيل نكلے هيں اور جنكو بالعموم لوگ استعمال بهي كرتے هيں آيا يه يوناني روغن بيگم بهار امراض دماغي كے ليے بمقابله تمام مروج تيلونكے كهانتک مفيد هے اور نازک اور شوقين بيگمات كے گيسوونكو نرم اور نازک بنانے اور دراز وخوشبو دار اور خوبصورت كرنے اور سنوارنے ميں كهانتک قدرت اور تاثير خاص ركهتا هے - اكثر دماغي امراض ابهي غلبهٔ برودت كيوجه سے اور كبهي شدت حرارت كے باعث اور كبهي كثرت مشاغل اور محنت كے سبب سے پيدا هو جاتے هيں' اسليے اس روغن بيگم بهار ميں زياده تر اعتدال كي رعايت ركهي گئي هے تاكه هر ايک مزاج كے موافق هر مرطوب و مقوي دماغ هونيكے علاوه اسكے دلفريب تازه پهولوں كي خوشبو سے هر وقت دماغ معطر رهيگا' اسكي بو غسل كے بعد بهي ضائع نهيں هوگي - قيمت في شيشي ايک روپيه محصول ڈاک ۵ آنه درجن ۱۰ روپيه ۸ آنه -

بٹيــكا

بادشاه و بيگمں كے دائمي شباب كا اصلي باعث - يوناني مڈيكل ساينس كي ايک نماياں كاميابي يعني -

بٹيكا ـــــ كے خـواص بهت سے هيں' جن ميں خـاص خـاص باتيں عمر كي زيادتي' جواني دائمي' اور جسم كي راحت هے' ايک گهنٹه كے استعمال ميں اس دوا كا اثر آپ محسوس كرينگے - ايک مرتبه كي آزمايش كي ضرورت هے -

راما نرنجن تيله اور برنمير انجن تيلا - اس دوا كو ميں نے ابا و اجداد سے پايا جو شهنشاه مغليه كے حكيم تهے - يه دوا فقط همكو معلوم هے اور كسي كو نهيں درخواست پر تركيب استعمال بهيجي جائيگي -

" ونڈر فل كائيهو " كو بهي ضرور آزمايش كريں - قيمت دو روپيه باره آنه ممسک پلس اور الكٹريک ويگر پرسٹ پانچ روپيه باره آنه محصول ڈاک ۲ آنه يوناني ٹوٹ پاؤڈر كا ساميل يعني سر كے درد كي دوا لكهنے پر مفت بهيجي جاتي هے - فوراً لكهيے -

حكيم مسيح الرحمن - يوناني ميڈيكل هال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچهوا بازار اسٹريٹ - كلكته

Hakim Masihur Rahman Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcta.ut

اطــــلاع

مدرسه ارشاد العلوم تـكاري ضلع گيا كا سالانه جلسه بوجهه مرض طاعون هونے قصبه هـذا ميں اپني تاريخ معينه پر منعقد نهو سكا جسكا هم خدام مدرسه كو سخت افسوس هے - لهذا شـائقين انتظار كي تـكليف نه آٹهائيں' اور دعا فرمائيں كه الله تعالى جلد اپنے بندوں پر رحم اور فضل فرماے والسلام فقط -

عبد الغني ناظم مدرسه -

~~~~~~~~

سمن بنابر انفصال مقدمه

(اوڈر ۵ قاعده ۱ , ۵)

نمبر مقدمه ۹۱۹ سنه ۱۹۱۳ ع

بعدالت منصفي سوبي ضلع بدايوں باجلاس بابو منموهن سنپال صاحب بهادر منصف -

برج كشور پسر نابالغ و جانشيں ننهو مل داين متوفي برفاقت مساة جيسديوي مادر خود قوم مهاجن ساكن حال قصبه آنوله محله كٹره پخته مدعي -

بنام عبد القادر ولد حافظ كريم بخش قوم شيخ ساكن قصبه انوله محله كٹره پخته متعلقه منصفي آنوله فريد پور مقام بريلي مدعاعليه -

هر گاه كه مدعي نے تمهارے نام ايک نالش بابت ۶۹۷ روپيه آٹهه آنه كے دائر كي هے لهذا تمكو حكم هوتا هے كه تم بتاريخ ۲۶ ماه مئي سنه ۱۹۱۴ ع وقت ۱۰ بجے دن كے اصالتاً يا معرفت وكيل كے جو مقدمه كے حالات سے قرار واقعي واقف كيا گيا هو' اور جو كل امور اهم متعلقه مقدمه كا جواب دبسكے يا جس كے سانهه كوئي اور شخص هو كه جواب ايسے سوالات كا ديسكے حاضر هو' اور جوابدهي دعوى كي كرو - اور هرگاه وهي تاريخ جو تمهارے احضار كے ليے مقرر هے واسطے انفصال قطعي مقدمه كے تجويز هوئي هے پس تمكو لازم هے كه آسي روز اپنے جمله گواهوں كو جن كي شهادت پر نيز تمام دستاويز جن پر تم اپني جوابدهي كے تائيد ميں استدلال كرنا چاهتے هو آسي روز پيش كرو - تمكو اطلاع ديجاتي هے كه اگر بروز مذكور تم حاضر نه هوگے تو مقدمه بغير حاضري تمهارے مسموع اور فيصل هوگا - به ثبت ميرے دستخط اور مهر عدالت كے آج بتاريخ ۱۷ ماه اپريل سنه ۱۹۱۴ع جاري كيا گيا -

(دستـخط جج)

اطـــلاع

(۱) اگر تمكو يه انديشه هو كه تمهارے گواه اپني مرضي سے حاضر نـه هونگے' تو تم عدالت هذا سے سمن به ايں مراد جاري كرا سكتے هو كه جو گواه نه حاضر هوگا وه جبراً حاضر كراديا جائے اور جس دستاويز كو كسي گواه سے پيش كرانے كا تم استحقاق ركهتے هو وه آس سے پيش كرائي جائے بشرطيكه تم خرچــه ضروري عدالت ميں داخل كر كے اس امر كي درخواست گذرانو -

(۲) اگر تم مطالبه مدعى كو تسليم كرتے هو تو تمكو لازم هے كه روپيه مع خرچه نالش عدالت ميں داخل كرو تاكه كارروائي اجراے ڈگري جو تمهاري ذات يا مال يا دونوں پر هو كرنا نه پڑے -

(مهـــر عــدالت)

صحت النســاء و محــافظ الصبيــان

طب جديد اور اپنے چاليس سالــه ذاتي تجربے كي بنا پر دو كتابيں تيار كی هيں - صحت النساء ميں مستورات كے امراض اور محافظ الصبياں ميں بچوں كي صحت كے متعلق موثــر تدابيــر سليس اردو ميں چكنے كاغذ پر خوشخط طبع كرائي هيں - ڈاكٹــر كرنيل زيڈ احمد صاحب نے بهت تعريف لكهه كر فرمايا هے كه يه دونوں كتابيں هر گهر ميں هوني چاهيں' اور جد بهٔ هر هائينس بيگم صاحبه بهوپال دام اقبالها نے بهت پسند فرما كر كثير جلديں خريد فرمائي هيں - بنظر رفاه عام چهه ماه كے ليے رعايت كي جاتي هے - طالبان صحت جلد فائده اٹهائيں -

صحت النساء اصلی قيمت ۱ روپيه - ۱۰ آنه - رعايتی ۱۲ آنه

محافظ الصبياں' اصلي قيمت ۲ روپيه ۸ آنه - رعايتی ۱ روپيه -

ملنے كا پته :- ڈاكٹر سيد عزيز الدين گورنمنٹ پنشنر ميڈيكل افيسر دو جانه - ڈاكخانه بهري ضلع رهتک -

جام جہــاں نمــا

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بھرکی کسی ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک ھــزار روپیــہ نقد انعــام

ایسی کار آمد ایسی دلفــریب ایسی فیض بخش کتاب لاکھہ روپے کو بھی سستی ہے - یــہ کتاب خرید کر گویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھہ لیجے - دنیا کے تمام سر بستہ راز حاصل کر لیجے صرف اس کتاب کی موجودگی میں گویا ایک بڑی بھاری لائبریری (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

ہر مذھب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کی ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم ہئیت - علم بیان - علم عــروض - علــم کیمیا - علــم بــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر - فالنامہ - خواب نامہ - گیان سرود - قیافہ شناسی اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ ہر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے کہ مطالعہ کرتے ہی دلمیں سرور آنکھوں میں نور پیدا ہو، بصارت کی آنکھیں وا ہوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشہور آدمی انکے عہد بعہد کے حالات سوانعمریں، و تاریخ دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے ہر موسم کیلیے تندرستی کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کی فہرست ، انکی قیمتیں ، مقام اشاعت وغیرہ - بہی کھاتہ کے قواعد طرز تحریر اشیا برے انشاپردازی طب انسانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابوںکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج ہاتھی ، شتر ، گائے بھینس ، گھوڑا ، گدھا بھیڑ ، بکری ، کتا وغیرہ جانوروںکی تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکی مع نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوہر (جن سے ہــر شخص کو عموماً کام پــڑتا ہے) ضابطہ دیوانی فوجداری ، قانون مسکرات ، میعاد سماعت رجسٹــری اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے ،اب میں تیس ممالک کی بولی ہر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اردو کے بالمقابل لکھی ہیں آج ہی وہاں جاکر روزگار کر لو اور ہر ایک ملــک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفــر کے متعلق ایسی معلومات آجتــک کہیں دیکھی نــہ سنی ہونگی اول ہندوستان کا بیان ہے ہندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وہاں کی تجارت سیر گاہیں دلچسپ حالات ہر ایک جگــہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگھی جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات راستے ہیں اسکے بعد ملک برھما کا سفر اور اس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (روبی واقع ملک برھما) کے تحقیق شدہ حالات وہاں سے جواھــرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تھوڑے ہی دنوں میں لاکھہ پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر پیرایہ میں قلمبند کی ہیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفــر کا بالتشریح بیان ملــک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصــر - افــریقہ - جاپان - اسٹریلیا - ہر ایک علاقہ کے بالتفسیر حالات وہانکی درسگاہیں دکھائی گلیاں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جہاز کے سفــر کا مفصل احوال کرایہ وغیرہ سب کچھہ بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعہ دنیا کا خــاتمہ) طرز تحریر ایسی دلاویز کہ پڑھتے ہوے طبیعت باغ باغ ہو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیہ - ۸ - آنہ محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گھڑی

گارنــٹی ۵ سال قیمت صرف چھہ روپے

ولایت والوں نے بھی کمال کر دکھایا ہے اس عجــیب گھڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی ہوئی ہے - جو ہر وقت آنکھہ مٹکاتی رہتی ہے ، جسکو دیکھکر طبیعت خوش ہو جاتی ہے - ڈائل چینی کا، پرزے نہایت مضبوط اور پائدار، مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - وقت بہت ٹھیک دیتی ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستی چھین نہ لیں تو ہمارا ذمہ ایک منگاؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھہ روپیہ -

آٹھہ روزہ واچ

گارنــٹی ۸ سال قیمت ۶ چھہ روپیہ

اس گھڑی کو آٹھہ روز میں صرف ایک مرتبہ چابی دیجاتی ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار ہیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتی ہے کہ کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے ہیں - برسوں بگــڑنیکا نام نہیں لیتی - قیمت صرف چھہ روپے - زنجیر سنہــری نہــایت خوبصورت اور بکس ہمراہ مفــت -

چاندی کی آٹھہ روزہ واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کی آٹھہ روزہ واچ - جو کلائی پر بندھسکتی ہے مع تسمہ چرمی قیمت سات روپے

بجلــی کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور ہر ایک شخص کیلئے کار آمد لیمپ ، ابھی ولایت سے بنکر ہمارے یہاں آئی ہیں - نہ دیا سلائی کی ضرورت اور نہ تیل بتی کی - ایک لمپ اسکو اپنی جیب میں یا سرہانے رکھلو جسوقت ضرورت ہو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ہے - رات کیوقت کسی جگہ اندھیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر ہو فوراً لیمپ روشن کرکے خطرسے بچ سکتے ہو - یا رات کو سوتے ہوے ایکدم کسیوجہ سے اٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفہ ہے - منگوا کر دیکھیں تب خوبی معلوم ہوگی - قیمت ۱ معہ محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کی روشنی ہوتی ہے ۳ روپیہ ۸ آنہ -

ضروری اطلاع — علاوہ انکے ہمارے یہاں سے ہر قسم کی گھڑیاں، کلاک اور گھڑیونکی زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنما مل سکتی ہیں - اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھیں انکے مال منگوانے والوں کو خاص رعایتیں کی جاویگی - جلد منگوا لیجے -

علمی ذخیـــرہ

(۱) - مآثر الکرام - حسان الهند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کي تصنیف ہے - جس میں هندوستان کے مشاهیر فقرا وعلما کے حالات هیں - مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحہ قیمت ۲ روپیہ -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الکرام کا دوسرا حصہ ہے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے هیں - مطبوعہ رفاہ عام اسٹیم پریس لاهور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیہ -

مولانا شبلي نعماني تحریر فرماتے هیں کہ سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابي اشعار هیں اعلی درجہ کے هیں - مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات هیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانہ مصنف تک هندوستان میں پیدا ہوے -

(۳) گلشن هند - مشہور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکرہ جس کو زبان اردو کے مشہور محسن و سرپرست مسٹر جان گلکرسٹ نے سنہ ۱۸۰۱ ع میں میرزا علي لطف سے لکھوایا ہے - بوقت طبع شمس العلا مولانا شبلي نعماني نے اس کي تصحیح کي ہے اور مولوي عبد الحق صاحب بي - اے - نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے - جس میں زبان اردو کي ابتدائي تاریخ اور تذکرہ هذا کے خصوصیات مذکور هیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیہ -

(۴) تحقیق الجهاد - نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دي پاپیولر جهاد " کا اردو ترجمہ - مترجمہ مولوي غلام الحسنین صاحب پاني پتي - علامہ مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ہے کہ مذهب اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے - قرآن ' حدیث ' فقہ اور تاریخ سے عالمانہ اور محققانہ طور پر ثابت کیا ہے کہ جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات وسرایا ربعوث محض دفاعي تھے اور ان کا یہ مقصد هرگز نہ تھا کہ غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۵) زرتشت نامہ - قدیم پارسیوں کے مشہور پیغمبر اور ریفارمر کي سوانح عمري جس کو مشہور مستشرق عالم جیکسن کي کتاب سے اقتباس کر کے مولوي خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیہ -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني کي لا ثاني تصنیف جس میں حضرت عمر رضي اللہ عنہ کي مفصل سوانح عمري اور اُن کے ملکي ' مالي ' فوجي انتظامات اور ذاتي فضل وکمال کا تذکرہ مندرج ہے - قیمت ۳ روپیہ -

(۷) نعمت عظمی - امام عبدالوهاب بن احمد الشعراني المتوفي سنہ ۹۷۳ هجري کی کتاب لواقح الانوار في طبقات الاخیار کا ترجمہ جس میں ابتداے ظهور اسلام سے دسویں صدي کے اواسط ایام تک جس قدر مشاهیر فقرا گذرے هیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور هیں - مترجمہ مولوي عبد الغنی صاحب وارثی قیمت هر دو جلد ۵ روپیہ -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کي مشہور تصنیف جس میں دهلی کي تاریخ اور وهاں کے آثار و عمارات کا تذکرہ مندرج ہے نامي پریس کانپور کا مشہور اڈیشن - قیمت ۳ روپیہ -

(۹) - قواعد العروض - مصنفہ مولانا غلام حسین قدر بلگرامي - علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتھہ عربي و فارسي میں بھي کوئی کتاب لکھي نہیں گئي ہے - اس کے آخیر میں هندي عروض و قافیہ کے اصول وضوابط بھی مذکور هیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي نے اپنے اهتمام سے چھپوایا ہے - حجم ۴۷۴ صفحہ - قیمت سابق ۴ روپیہ - قیمت حال ۲ روپیہ

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنے طب متعلقہ مقدمات فوجداري ہے - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - اس کا مفصل ریویو الهلال میں عرصہ ہوا چھپ چکا ہے قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۱) - تمدن هند - موسیو گستاولیبان کی مشہور کتاب کا ترجمہ - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي یہ کتاب تمدن عرب کي طرز پر هندوستان کے متعلق لکھي گئی ہے - اور اس میں نہایت قدیم زمانہ سے لیکر زمانہ حال تک هندوستان میں جسقدر اقوام گذرے هیں اُن کي تاریخ ' تهذیب و تمدن اور علوم وفنون کے حالات لکھے هیں خصوصاً مسلمانان هند کا حال تفصیل کے ساتھہ مندرج ہے - قیمت (۵۰) روپیہ -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیہ - قیمت حال (۳۰) روپیہ -

(۱۳) - داستان ترکتازان هند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائي حملوں سے دولت مغلیہ کے انقراض تک تمام سلاطین هند کے مفصل حالات منضبط هیں - اعلی کاغذ پر نہایت خوش خط چھپي ہے - حجم (۲۰۵۶) صفحہ قیمت سابق ۲۰ روپیہ - قیمت حال ۶ روپیہ -

(۱۴) مشاهیر الاسلام - قاضي احمد ابن خلکان کي مشہور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمہ جس میں پہلی صدي سے ساتویں صدي تک کے مشاهیر علما و فقہا و محدثین و مورخین وسلاطین وحکما و فقرا و شعرا وضاع وغیرہ کے حالات هیں - اس کتاب کے انگریزي مترجم موسیو ڈي سیلان نے ابتدا میں چار عالمانہ مقدمے اور کثیر التعداد حواشي لکھے هیں - مترجم نے ان کا بھي اردو ترجمہ اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت هر دو جلد ۵ روپیہ -

(۱۵) الغزالي - مصنفہ مولانا شبلي نعماني - امام همام ابوحامد محمد بن محمد الغزالي کي سوانح عمري اور ان کے علمي کارناموں پر مفصل تبصرہ - حجم (۲۷۲) صفحہ طبع اعلی - قیمت ۲ روپیہ -

(۱۶) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشہور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کي کتاب دي جنگل بک " کا ترجمہ - مترجمہ مولوي ظفر علي خان بي - اے جس میں انوار سهیلي کی طرز پر حیوانات کي دلچسپ حکایات لکھي گئي هیں - حجم ۳۶۲ صفحہ قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۷) وکرم اروسي - سنسکرت کے مشہور ڈراما نویس کالیداس کے ڈرامائین کا ترجمہ - مترجمہ مولوي عزیز میرزا صاحب بي - اے مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے جس میں سنسکریت ڈراما کي تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحي حالات مذکور هیں قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۱۸) حکمت عملي - مصنفہ مولوي سجاد میرزا بیگ صاحب دهلوي - فلسفہ عملي پر مبسوط اور جامع کتاب ہے - جس میں افراد انسانی کي روحاني ارتقا کي تدابیر کے ساتھہ ساتھہ قومي ترقي اور عزت حاصل کرنے کي اصول و ضوابط بیان کئے هیں حجم ۴۵۰ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۱۹) افسر اللغات - عربي فارسي کي متداول الفاظ کي کارآمد ڈکشنري حجم (۱۲۲۶) صفحہ - قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۲۰) قران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکھے هیں ' اور کئي هزار الفاظ کي تذکیر و تانیث بتلائي گئي ہے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود هیں مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ - حجم (۴۲۰) صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۲۲) دربار اکبري - مولانا آزاد دهلوي کي مشہور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اهل دربار کا تذکرہ مذکور ہے قیمت ۳ روپیہ -

(۲۳) فهرست کتب خانہ آصفیہ - عربي فارسي و اردو کي کئي هزار کتابوں کي فهرست جس میں هر کتاب کے ساتھہ مصنف کا نام سنہ وفات - کتابت کا سنہ - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیرہ مندرج ہے - جس سے معلوم هوتا ہے کہ بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیرہ چھوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق هیں اُنهیں اس کا مطالعہ کرنا لازمي ہے - حجم ۵۰۰ صفحہ - قیمت ۲ روپیہ -

(۲۴) دبدبہ امیري - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خاں غازي حکمران دولت خدا داد افغانستان کي سوانح عمري - مترجمہ مولوي سید محمد حسن صاحب بلگرامی - نہایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۶۲) صفحہ (۸) تصاویر عکسي - قیمت ۴ روپیہ -

(۲۵) مئاں ایران - مسٹر شوسٹر کي مشہور کتاب " اسٹرنگلنگ اف پرشیا " کا ترجمہ - حجم (۵۰۰) صفحہ (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیہ -

خریـداران الهــلال کے لئے خاص رعـایت

یه گھـڑیاں سویس واچ کمپني کے یہاں اُسي قیمت میں ملتي هیں جو یہاں اصلي قیمت لکھی گئي ہے - میري رعایتي قیمت صرف اسوجـه سے ہے که میں نے کمیشن سے زیادہ حصہ خریـداران الهـلال کو دیدیا - اسکي قدر اسي طرح ہوسکتي ہے که ہر خریدار کم سے کم ایـک گھڑي خرید لے -

سستم راسکوپ - سایز ۱۸ - بغیر ڈھکنے کے - انامل ڈایل - مع قبضه - نکل کیس - بلا کنجي گارنٹي تین سال - اسکے ساتھ ایک اسپرنـگ اور گلاس مفت -

قیمت اصلي ۲ - روپیه ۱۴ - آنه رعایتي ۲ - روپیه -

بمبئي میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجي - وائنڈنگ ایکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامـل ڈایل - گـلاس ڈوم - هنج باک - پن هانڈس سٹ ایکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کي تصویر کے -

اصلي قیمت ۲ - روپیه ۱۴ - آنه رعایتي قیمت ۲ - روپیه ۲ - آنه -

یه گھڑي نہایت عمـده اور مضبوط - لیور اسکیپمنٹ - اوپن فیس -

اصلي قیمت ۸ - روپیه ۱۲ - آنه رعایتي قیمت ۶ - روپیه ۹ - آنه -

مثل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلٹ - اوپـن فیس - نین چوتھائي پلیٹ مور منٹ سلنڈر اسکیپمنٹ - پن هانڈسٹ مکانیزم - نیس وائنڈنگ ا کشن - خوبصورت انامل ڈایل استـیل هانڈس - بـزل سٹ اور مصنوعي جواهـرات - اسپانـڈنـگ برسلٹ بغیر ڈوم - اسنپ باک -

اصلي قیمت ۷ - روپیه ۸ - آنـه رعایتي قیمت ۵ - روپیه -

اُربانـه اکسـٹـرا فلاٹ ڈرس واچ - سنهري سرئین - سایز ۱۸ - اسکرو بالنس - لیور اسکیپمنٹ - پن سٹ - هانڈ ایکشن - مثل سلور ڈایل - سکنڈ استیل هانڈ - پلین کیس - گارنٹي ۲ سال - مخمل کے بکس میں مع اکسٹرا اسپرنـگ اور گلاس -

اصلي قیمت ۶ - روپیه ۲ - آنـه رعایتي قیمت ۴ - روپیه ۲ - آنه

بمبئي میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجي - وائنڈنگ ایکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ انامـل ڈایل - گـلاس ڈوم - هنج باک - پن هانڈس سٹ ایکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کي تصویر کے -

بالکل نمبر ۳ کي طرح فرق اتنا ہے که سکنڈ کي سوئین زاید -

اصلي قیمت ۳ - روپیـه ۲ - آنه رعایتي قیمت ۲ - روپیه ۶ - آنه -

بالکل نمبر ۹ کي طرح بغیر جواهرات -

اصلي قیمت ۶ - روپیـه رعایتي قیمت ۴ - روپیه ۸ - آنه -

جن فرمایشوں میں الهـلال کا حواله نہیں ہوگا - اُس سے پوري قیمت لیجاویگي - اور آینده کسي قسم کي سماعت نہں ہوگي -

المشتهـر کے - بی محمد سعیـد اینـڈ کمپنی پوسٹ بکس ۱۷۰ کـلـکـتـه

2 ## هر فرمایش میں الهلال کا حواله دینا ضروری هے

رینلڈ کي مسٹریز اف دي کورٹ اُف لنڈن

یه مشهور ناول جو که سوله جلدونمیں هے ادهي چهپ کے نکلي هے اور تهوڑي سي رهگئي هے - اصلي قیمت کي چوتهائي قیمت میں دیجاتي هے - اصلي قیمت چالیس ۴۰ روپیه او ر اب دس ۱۰ روپیه - کپڑونکي جلد هے جسمیں سنهري حروف کي کتابت هے اور ۴۱۶ هاف ٹون تصویر هیں تمام جلدین دس روپیه وي - پي - اور ایک روپیه ۱۴ آنه محصول ڈاک -

امپیرئیل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بهو بازار - کلکته

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

پوٹن ٹائین

ایک مجرب و غریب ایجاد اور حیرت انگیز شفا ، یه دوا کل دماغی شکایتونکو دفع کرتی هے - پژمرده دلونکو تازه کرتي هے - یه ایک نهایت موثر ٹانک هے جسکو ایکساں مرد او ر عورت استعمال کر سکتے هیں - اسکے استعمال سے اعضاء رئیسه کو قوت پهونچتي هے - هسٹریه وغیره کو بهی مفید هے چالیس گولیونکی بکس کی قیمت دو روپیه -

زینو ٹون

اس دوا کے بیرونی استعمال سے معده ایک بارگی دفع هو جاتی هے - اس کے استعمال کرتے هی آپ فائده محسوس کرینگے قیمت ایک روپیه آٹهه آنه -

هائی ڈرولن

اب نشتر کرانے کا خوف جاتا رها -

یه دوا آب زرل - فیل پا وغیره کے واسطے نهایت مفید ثابت هوا هے - صرف اندروني و بیروني استعمال سے شفا حاصل هوتی هے -

ایک ماه کے استعمال سے یه امراض بالکل دفع هو جاتی هے قیمت دس روپیه اور دس دنکی دوا کی قیمت چار روپیه -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

هر قسم کے جنون کا مجرب دوا

اسکے استعمال سے هرقسم کا جنون خواه نوبتي جنون ، مرگی والا جنون ، غمگین رهنے کا جنون ، عقل میں فتور ، بے خوابی و موسمی جنون ، وغیره وغیره دفع هوتی - هے اور وه ایسا صحیح و سالم هوجاتا هے که کبهی ایسا گمان تک بهی نهیں هوتا که وه کبهی ایسے مرض میں مبتلا تها -

قیمت فی شیشي پانچ روپیه علاوه محصول ڈاک -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta.

نصف قیمت - پسند نهونے سے واپس

همارے نئے چالں کي جیب گهڑیاں ٹهیک وقت دینے والي اور دیکهنے میں بهي عمده فائده عوام کے واسطے تین ماه تک نصف قیمت میں دي جارهي هیں جسکي گارنٹي تین سال تک کے لیے کي جاتي هے -

اصلي قیمت سات روپیه چوده آنه اور نو روپیه چوده آنه نصف قیمت تین روپیه پندره آنه اور چار روپیه پندره آنه هر ایک گهڑي کے همراه سنهرا چین اور ایک فونٹین پین اور ایک چاقو مفت دیے جائینگے -

طلائي واچ اصلي قیمت نو روپیه چوده آنه اور تیره روپیه چوده آنه نصف قیمت - چار روپیه پندره آنه اور چهه روپیه پندره آنه باندهنے کا فیته مفت ملیگا -

کمپٹیشن واچ کمپني نمبر ۲۰ مدن متر لین کلکته -

Competition Watch Company
No, 20 Madun Mitter Lane. Calcutta.

پسند نهونے سے واپس

همارا من موهنی ملوٹ هارمونیم سریلا فائده عام کے واسطے تین ماه تک نصف قیمت میں دي جاویگی یه ساگون کي لکڑی کی بنی هے جس سے آواز بهت هي عمده اور بهت روز تک قائم رهنے والي هے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیه اور نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیه ڈبل ریڈ قیمت ۶۰ و ۷۰ و ۸۰ روپیه نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیه هے آرڈر کے همراه ۵ - روپیه پیشگي روانه کرنا چاهیئے -

کمرشیل هارمونیم فیکٹري نمبر ۱۰/۳ لوئر چیت پور روڈ کلکته -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10/ 3 Lover Chitpur Roud
Calcutta

عجیب و غریب مالش

اس کے استعمال سے کهوئی هوئی قوت پهر دوباره پیدا هوجاتي هے - اسکے استعمال میں کسی قسم کی تکلیف نهین هوتی - مایوسی مبدل بخوشی کر دیتی هے قیمت فی شیشی دو روپیه چار آنه علاوه محصول ڈاک -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمال سے بغیر کسی تکلیف اور بغیرکسي قسم کی جلد پر داغ آنے کے تمام رونگٹے اڑجاتی هیں -
قیمت تین بکس آٹهه آنه علاوه محصول ڈاک -
آر - پی - گوش

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road.
Calcutta.

سنکاری فلوٹ

تین سال کی گارنٹي

بهترین اور سریلی آواز کی هارمونیم
سنگل ریڈ C سے تک C یا F سے F تک
قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیه
ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیه
اسکے ماسوا هر قسم اور هر صفت کا هرمونیم همارے یهاں موجود هے -
هر فرمائش کے ساتهه ۵ روپیه بطور پیشگي آنا چاهیے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

پچاس برس کے تجربه کار

ڈاکٹر رائے - صاحب کے - سی - داس کا ایجاد کرده - آرلا سهائے - جو مستورات کے کل امراض کے لیے تیر بهدف هے ، اسکے استعمال سے کل امراض متعلقه مستورات دفع هوجاتی هے ، اور نهایت هي مفید هے - مثلاً ماهوار نه جاري هونا - دفعتاً بند هو جانا - کم هونا - بے قاعده آنا - تکلیف کے ساتهه جاري هونا - متواتر یا زیاده مدت تک نهایت زیاده جاري هونا - اس کے استعمال سے بانجه عورتیں بهي باردار هوتي هیں -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کي قیمت ایک روپیه -

سوا تسهائے گولیاں

یه دوا ضعف قوت کے واسطے تیر بهدف کا حکم رکهتي هے - ایسا هی ضعف کیوں نه هو اسکے استعمال سے اسقدر قوت معلوم هوگي جوکه بیان سے باهر هے - شکسته جسموں کو از سرنو طاقت دیکر مضبوط بنانی هے ، اور طبیعت کو بشاش کرتی هے -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کی قیمت ایک روپیه

Swasthasahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road, Calcutta.

سلوائٹ

اس دوا کے استعمال سے هرقسم کا ضعف خواه اعصابی هو یا دماغی یا اور اسي وجه سے هوا هو دفع کردیتی هے ، اور کمزور قوی کو نهایت طاقتور بنا دیتی هے - کل دماغی اور اعصابی اور دلی کمزوری کو دفع کرکے انسان میں ایک نهایت هی حیرت انگیز تغیر پیدا کردیتی هے - یه دوا هر عمر والے کے واسطے نهایت هی مفید ثابت هوئی هے - اسکے استعمال سے کسي قسم کا نقصان نهیں هوتا هے سوائے فائده کے

قیمت فی شیشی ایک روپیه

S. C. Roy, M. A. 36 Dharamtallah Street,
Calcutta.

Printed & Published by A. K. Azad, at the HILAL Electrical Prtg. & Publg. House, 14 McLeod Street, CALCUTTA

[6]

اصلاح

اگر معاونین الہلال کوشش کرکے الہلال کیلیے دو ہزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آٹھہ روپیہ سالانہ قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الہلال کا مالی مسئلہ بغیر قیمت کے بڑھاے حل ہو جائیگا -

منیجر

ہے سوائے فائدہ کے
روپیہ

S. C. Roy, M.

PRINTED & PUB

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكيم

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
ٹیلیفون نمبر ٦٤٨

Telegraphic Address,
"Alhilal Calcutta"
Telephone, No. 648

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ٨ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ١٢ آنہ

مقام اشاعت
۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۲۱ — کلکتہ: چہارشنبہ یکم رجب ١٣٣٢ ہجری — جلد ٤

Calcutta: Wednesday, May, 27. 1914

لکھنو میں عثمانی مہمانان محترم کے اعزاز میں یادگار ڈنر
جو ڈاکٹر عدنان بے اور عمر کمال بے صدر و مفتش ہلال احمر قسطنطنیہ کی سیاحت ہند
کے موقعہ پر سر راجہ صاحب محمود آباد کی طرف سے دیا گیا تھا -

CALCUTTA

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

Telegraphic Address,
" Alhilal CALCUTTA "
Telephone, No. 648

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

مدیر مسئول و خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

نمبر ۲۱ — کلکتہ: چہارشنبہ یکم رجب ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤

Calcutta: Wednesday, May, 27. 1914

فہرست

تصاویر

مسئلۂ قیام الہلال

ممکن ہے کہ بعض بزرگوں کا یہ خیال ہو کہ اگر کسي وجہ سے الہلال کي اشاعت آیندہ ملتوي کردیگئي ' تو اُن نئے خریداروں کي قیمت کا کیا حشر ہوگا جو اس دو ہزار کي تعداد پوري کرنے کي سعي میں مہیا کیے جارہے ہیں ؟

ہمیں امید ہے کہ خدا نے الہلال کو جیسے احباب و مخلصین عطا فرماے ہیں ' انکا اعتماد اس سے بہت ارفع و اعلی ہے کہ اس طرح کي بدگمانیاں انکے دلوں میں گذریں - تاہم ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اسکے متعلق پبلک کا اطمینان کردیں -

اگر کسي وجہ سے الہلال کي حالت میں تغیر کیا گیا یا بالفرض بند ہي کردیا گیا ' تو صرف ان نئے خریداروں ہي کي قیمت کا سوال سامنے نہیں آتا بلکہ بقیہ خریداروں کي بقیہ قیمتیں بھي اُنہیں بغیر کسي نقصان کے واپس ملني چاہئیں -

اگر ایسا ہوا تو ہم دوستوں کو اطمینان دلاتے ہیں کہ انشاء اللہ اس بارے میں بھي الہلال حسن معاملہ کي ایک ایسي نظیر چھوڑ جائیگا ' جو اردو پریس کي تاریخ میں بغیر کسي شرمندگي کے بیان کي جاسکے گي ' اور ایک لمحہ کیلئے بھي پسند نہیں کریگا کہ کسي شخص کا مالي حق دفتر کے ذمے باقي رہے - جو شخص حق کے ساتھہ سوال کرنا پسند نہیں کرتا ' اسکے لئے یہ سونچنا بالکل غیر ضروري ہے کہ ناحق کا بار اپنے اوپر لینا گوارا کریگا -

شذرات

باز از نجد و از یاران نجد !

الهـــلال کي مخالفت میں جو مضامین اخبارات میں لکھے جاتے هیں ' انکي نسبت ابتدا سے ایک خاص اصول کار پیش نظر ہے ' اور بلا استثناء ابتک اسي پر عمل رها ہے -

کام کرنے والوں کیلیے پہلي چیز کام کا استغراق ہے - اگر انسان اپنا تمام وقت مخالفین کے رد و جواب میں صرف کرے تو ایک دوسري زندگي کام کرنے کیلیے کہاں سے لاے ؟

پھر جو طریقه رد و مناظرے کا جاري ہے ' اسکا حال پیشتر هي سے معلوم ہے - اصول پر کبھي بھي نظر نہیں هوتي - زیادہ تر اغراض و مقاصد مخفیه انکے اندر کام کرتے هیں - پس کام کرنے والوں کیلیے یہي بہتر ہے کہ وہ کام کریں - دیکھنے والے مقابله و موازانه کرنے کي فرصت نکال لینگے -

الهـــلال ابتدا سے اسي اصول پر عامل ہے - وہ جب کسي معامله پر قلم اٹھاتا ہے تو پہلے بقدر اپنے فہم و بصیرة کے اسپر غور کرلیتا ہے ' اور قلب و ضمیر کا فتوی حاصل کرلیتا ہے - اسکے بعد اپنے خیالات ظاهر کرتا ہے اور صرف اسي کام میں مستغرق هو جاتا ہے - نه تو سامنے کے حریفوں پر اسکي نظر هوتي ہے ' اور نه یمین و یسار کي صداؤں پر - نه مخالفین کي معاندانه سرگرمیاں اسکي رفتار میں حارج هوسکتي هیں اور نه معاصرین کرام کي بیخبرانه مداخلت - اسکا اعتماد صداقت پر هوتا ہے ' اور وہ دلائل و واقعات کي قوت کو اسقدر کمزور نہیں سمجھتا جسقدر افسوس ہے کہ اسکے بہت سے مخاطبین سمجھتے هیں -

حق سبحانه نے اپنے رسول اکرم (صلے الله علیه و سلم) کو شوری کا حکم دینے کے بعد طریق کار کي یوں تعلیم دي تھي کہ فاذا عزمت فتوکل علی الله - اور جب کام کا عزم کرلیا تو پھر صرف الله پر بھروسه کر اور اسمیں بے خوف و توقف مشغول هوجا - یہي اسوۂ حسنه تمام مومنوں کیلیے اصلي طریق عمل و اصول کار فرمائی ہے -

چنانچہ قارئین کرام بحمد الله اسکي تصدیق فرمائینگے کہ جب سے الهلال شائع هوا ہے ' آجتک کبھي بھي اس نے اس اصول کو فراموش نه کیا - علی الخصوص معاصرین کرام کے متعلق همیشه اسکي روش خاموشي اور اعراض کي رهي - اس تین سال کے اندر کیسي کیسي مخالفتیں ظہور میں نه آئیں ' اور کیا کچھہ اسکي نسبت نہیں لکھا گیا ؟ با این همه کبھي بھي رد مطاعن و مقابلۂ بالمثل کي کوشش نه کي گئي ' اور بالاخر اس بحر رواں کي هر موج اٹھکر خود هي بیٹھہ بھي گئي -

البته اس اعراض سے ایک حالت هر حال میں مستثنی ہے - انسان کو اپنے نفس کي کمزوریوں سے هر وقت لرزاں و ترساں رهنا چاهیے ' اور جس طرح کام کرنے والوں کا فرض ہے کہ بے نتیجه و غرضانه مخالفتوں کي سطح سے اپنے همت عمل کو ارفع و اعلی رکھیں ' اسي طرح یه بھي فرض ہے کہ اصلاح و نصیحت کي هر سچي آواز کا پوري کشادہ دلي اور معترفانه آمادگي سے خیر مقدم بجا لائیں - دین کي حقیقت همیں یه بتلائي گئي ہے کہ وہ " نصیحت " ہے : الدین النصیحه - اور اسلام کا بنیادي اصول یه ہے کہ : وتواصوا بالحق و تواصوا بالصبر - پس جب توصیه حق و صداقت اور نقد صحیح و واقعي سامنے آجاے ' تو خواہ اسکا پیش کرنے والا مخالف هو یا موافق ' دشمن هو یا عدو ' مومن بالله هو یا مومن بالکفر ' لیکن معا سر تسلیم و اعتراف خم کردینا چاهیے ' اور اسکا ایک بخشش کرنے والے کریم اور مالا مال کر دینے والے پادشاہ کي طرح استقبال کرنا چاهیے ' تا کہ وہ مقام رفیع ایماني اور مرتبه اشرف و اکرم ایماني حاصل هو ' جسکے حاصل کرنے والوں کیلیے کلام الہي نے بشارت دي ہے : و بشر عبادي الذین یستمعون القول فیتبعون احسنه ' اولئک الذین هداهم الله و اولئک هم اولو الالباب ! !

البته یه مقام بہت بلند ہے اور اسکا حاصل کرنا آسان نہیں - نفس کي شرارتیں اس راہ میں حائل هوتي هیں ' اور اسکا ابلیسانه گھمنڈ اور غرور اعتراف قصور و تسلیم نصائح سے بچنے کیلیے طرح طرح کے دھوکوں میں ڈالتا ہے - هم اس بارے میں کچھہ اس طرح مجبور هیں کہ بڑے بڑے ارادے اور عزائم بھي کام نہیں دیتے - صرف توفیق الہي اور اسکے فضل و کرم هي سے یه مقام حاصل هوسکتا ہے - اسکا دعوا کوئي نہیں کرسکتا - البته اپني پوري طاقت اسکے لیے وقف کردیني چاهیے اور هر وقت اسکے لیے خدا سے مدد مانگني چاهیے -

مسئلۂ ندوہ کے متعلق جو تحریریں الهلال کي مخالفت میں شایع هوتي رهي هیں ' ان میں سے اکثر میري نظر سے گذریں اور میں نے بہت چاها کہ ان سے اپنے لیے کوئي نه کوئي واقعي جواب اور سچي نکته چیني حاصل کروں - لیکن افسوس ہے کہ مجھے کوئي بات ایسي نہیں ملي - عموماً ان میں وهي باتیں دهرائي گئي تھیں جنکے متعلق پہلے هي الهلال میں لکھا جا چکا ہے - یا صرف ظن اور تخمین کي بنا پر الزامات دیے گئے تھے - یا بہت زیادہ پھیلا کر صرف اسي ایک مسئله پر بار بار زور دیا گیا تھا کہ میں اچھا آدمي نہیں هوں ' اور مجھے بہت برا سمجھنا چاهیے - شخصاً مجھے اس حقیقت کا ان سے بھي زیادہ علم و اعتراف ہے - مگر مسئلہ ندوہ پر تو اس حقیقت کے انکشاف سے چنداں اثر نہیں پڑتا - -

لیکن حال میں ایک دو تحریریں میري نظر سے گذري هیں جو مسئلۂ ندوہ اور الهلال کے متعلق بعض بزرگوں نے لکھي هیں - اور مجھے بہت خوشي هوئي ہے کہ وہ اس عام انداز بحث سے مستثنی هیں جو مخالفین الهلال کي تحریرات میں نظر آتا ہے - میں نے انہیں اول سے آخر تک پڑھا اور میں انکا ذکر کرونگا -

ان میں ایک تحریر تو جناب صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب کي ہے جسکا پہلا ٹکڑہ همدرد میں نکلا تھا اور اب دوسرا ٹکڑہ انسٹي ٹیوٹ گزٹ میں نکلا ہے - دوسري تحریر ایک دوست نے مجھے دکھلائي ہے جو مساوات الہ باد میں نکلي ہے اور لکھنو کے کسي بزرگ نے لکھي ہے - تیسرا مضمون حافظ محب الحق صاحب عظیم آبادي کا ہے جو البشیر اٹاوہ میں نکلا ہے -

ان تحریروں میں الهلال کي نہایت سختي کے ساتھہ مخالفت کي گئي ہے - تاهم میں انکا معترف اور مداح هوں ' کیونکہ مجھے نظر آتا ہے کہ اصول کے ماتحت لکھي گئي هیں ' اور سچائي کے ساتھہ اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے -

حافظ محب الحق صاحب سے میں واقف هوں - وہ ایک مخلص اور ملت خواہ بزرگ هیں ' اور انہیں جیسي اور جس قسم کي معلومات اس بارے میں حاصل هوئي هیں بغیر کسي تعاند و فریقانه انکار کے ظاهر کي هیں - اگرچہ اسمیں غلط فہمي کي آمیزش بہت زیادہ ہے مگر یه بالکل دوسري بات ہے -

جناب صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب نے بھي الهلال کے تمام مضامین ملاحظه فرمائے هیں ' وقت صرف کیا ہے ' اور اپنے کسي اصول اور عقیدے کے ماتحت لکھا ہے - پس انکا کام بھي هر طرح قابل وقعت ہے ' اور مجھے اسکا اعتراف ہے -

میں اس وقت ایک سفر کیلیے پا برکاب هوں اسلیے زیادہ نہیں لکھہ سکتا - واپس آکر ان تحریرات کے متعلق لکھونگا - میں نے انہیں علحدہ رکھہ لیا ہے -

اسد پاشا کی گرفتاری

اسد پاشا

اسد پاشا کا ذکر معاملات البانیا کے ضمن میں اتني مرتبہ آچکا ھے کہ بغیر کسي تمہید کے اسکا ذکر کرنا چاھیے -

یہ وھي شخص ھے جس نے اپنے تئیں البانیا کا پادشاہ تسلیم کرانا چاھا تھا' اور آسکے بعد دول یورپ کے اغراض کا رفیق ومعاون ھوگیا تھا - اسکي حیثیت ابتدا سے عجیب رھي ھے اور اسکے کاموں کا اندازبسا اوقات مبہم اور پیچیدہ رھا ھے - اسکے تمام ظاھری حالات بتلاتے ھیں کہ وہ ایک دشمن اسلام' عدوے خلافۃ علیہ' ملت فروش' اور اغراض پرست شخص ھے - وہ محض اپني ذاتي غرض کیلیے خلافۃ علیہ کے دشمنوں کے قدموں پر گرا' اور جیسا کہ ایسے خائنین ملت کا ایک ھي نتیجہ ھوا ھے' پوري ذلت اور نامرادی کے ساتھہ اب ٹھکرا یا گیا ھے -

لیکن اسکے ساتھہ ھي اسکي زندگي کے متعلق بعض ایسي معلومات بھي حاصل ھوتي ھیں جن سے معلوم ھوتا ھے کہ وہ گو ابتدا میں اسماعیل بے کي سي اغراض مفسدہ رکھتا ھو' لیکن بعد میں ترکي کے ساتھہ پوشیدہ تعلقات رکھتا تھا' اور انقلاب وزارت کے بعد اسکا پوزیشن یہ نظر آتا تھا کہ بظاھر تو دول کے اغراض کي حمایت کرے' لیکن باطن میں اسکي سعي یہ ھو کہ اگر ترکي کیلئے البانیا میں کوئي مفید پہلو باقي نہیں رھتا تو اقلاً ایک مسلمان اور عثماني رئیس کي پادشاھت تو قائم ھوجاے -

لیکن اسکے بعد اسکے اعمال میں نیا اضطراب شروع ھوا - وہ اس وفد تبریک وخیر مقدم کا رئیس بنکر اٹھا جو نئے مسیحي فرمانروا کو لینے کیلیے البانیا سے روانہ ھوا تھا -

اب تازہ انقلابات یہ ھیں کہ اسٹریا کا ایک جہاز یکایک پہنچا اور اسد پاشا کو مع اسکي بیوی کے گرفتار کرکے نیپلز پہنچا دیا - وھاں اُسے حلف اٹھانا پڑا ھے کہ البانیا کے معاملات میں دخل نہ دیگا -

مظالم البانیا

لیکن اس واقعہ سے بھي زیادہ دلخراش اور ھوش افگن خبر ان وحشیانہ مظالم کي ھے جو البانی مسلمانوں پر عیسائیوں نے شروع کردیے ھیں -

قاعدہ ھے کہ جب انسان بہت رو لیتا ھے تو آسکے آنسو خشک ھو جاتے ھیں - یہي حال اب مسلمانان عالم کا بھي ھوگیا ھے - طرابلس اور بلقان کے مظالم پر اسقدر آنسو بہہ چکے ھیں کہ اب ان وحشت انگیز اور حواس پاش مظالم کو سنکر سمجھہ میں نہیں آتا کہ کس طرح ماتم کریں' اور کن لفظوں کے ساتھہ فرزندان توحید کے اس قتل عام پر آنسو بہائیں؟

یہ خبریں ریوٹر ایجنسي دي ھیں اور یہ کہنا ضروری نہیں کہ اصلیت سے کس قدر کم ھونگي؟ صدھا مسلمانوں کو ایپرس میں قتل کیا گیا ھے - صلیب پر چڑھا یا گیا ھے - مکانوںکو جلایا گیا ھے' اور وہ سب کچھہ ھوا ھے جو اس نئي مسیحي کروسیڈ کي درندگي اور سبعیت کي مشہور و مسلمہ خصوصیات ھیں -

کل کي خبر ایک نئے انقلاب حالت کا غیر متوقع طور پر یقین دلاتي ھے - کچھہ عجب نہیں کہ البانیہ کے مسئلے میں ایک عظیم الشان اور حیرت انگیز تبدیلي پیدا ھو جاے - معلوم ھوتا ھے کہ کئي ھزار مسلمانوں نے عاجز آکر اعلان جنگ کردیا ھے' اور کہدیا ھے کہ یا تو انھیں ترکي کي حکومت دی جاے - یا ایک مسلمان پادشاہ - پرنس لوید ایک جہاز میں پناھگزیں ھے -

آہ' جبکہ خون کے سیلاب بہہ چکے' جبکہ یورپ سے اسلام کا قافلہ نکل چکا' جبکہ دولۃ عثمانیہ کے آخری نقش قدم مٹ چکے' تو اب البانیا کے نا عاقبت اندیش اور فریب خوردہ مسلمانوں کو ترکي' مظلوم اور بیکس ترکي یاد آئي!!

مسئلۂ مساجد و قبور لشکر پور

آج کي اشاعت میں ھم تمام مساجد لشکر پور کا ایک مرقع شائع کرتے ھیں جو خاص طور پر عکس لیکر ھم نے طیار کیا ھے - تا کہ انکي ھیئت مقدسہ نظروں میں محفوظ اور دلوں پر منقش ھو جاے' اور آیندہ انکي ھستي کے متعلق کوئي فریب اور غلط بیاني کام نہ دیسکے -

ان میں پہلي تصویر اس قطعۂ زمین کو پیش کرتي ھے جسمیں یہ تمام مسجدیں واقع ھیں - بقیہ تصویریں اُن مساجد کي ھیں جو اس قطعہ اور اسکے حوالي میں واقع ھیں - جس مسجد کي برجیاں گرائي گئي ھیں' وہ بھي ان میں موجود ھے - ناظرین آسے بہ یک نظر پہچان لینگے -

ھمیں معلوم ھوا ھے کہ ھز ایکسلنسي لارڈ کارمائیکل عنقریب کلکتہ تشریف لانے والے ھیں - اب بھي وقت ھاتھہ سے نہیں گیا ھے اور فرصت باقي ھے - اگر انھوں نے کسي وجہ سے انجمن کے ڈیپوٹیشن کي ملاقات ضروري نہ سمجھي' تو کم از کم اس موقعہ ھي پر وہ لشکر پور کو ملاحظہ فرما کر مسلمانوں کي خواھشوں کو معلوم کرسکتے ھیں' اور اس آنے والي مصیبت کو تدبر و دانشمندي سے دور کرسکتے ھیں جو مسلمانوں اور حکومت' دونوں کیلیے یکساں طور پر درد انگیز ھے - الہلال ابتدا سے اتمام حجت کے تمام مراحل طے کر رھا ھے - اور اب بھي آخري علاج کا گورنمنٹ کو مشورہ دیتا ھے!

صحت النساء و محافظ الصبیان

طب جدید اور اپنے چالیس سالہ ذاتي تجربے کي بنا پر دو کتابیں تیار کی ھیں - صحت النساء میں مستورات کے امراض اور محافظ الصبیان میں بچوں کي صحت کے متعلق موثر تدابیر سلیس اردو میں چکنے کاغذ پر خوشخط طبع کرائي ھیں - ڈاکٹر کرنیل زیڈ احمد صاحب نے بہت تعریف لکھہ کر فرمایا ھے کہ یہ دونوں کتابیں ھر گھر میں ھوني چاھیں' اور جنابۂ ھر ھائینس بیگم صاحبہ بھوپال دام اقبالھا نے بہت پسند فرما کر کثیر جلدیں خرید فرمائي ھیں - بنظر رفاہ عام چھہ ماہ کے لیے رعایت کي جاتي ھے - طالبان صحت جلد فائدہ اٹھائیں -

صحت النساء اصلی قیمت ۱ روپیہ - ۱۰ آنہ - رعایتي ۱۲ آنہ
محافظ الصبیان' اصلي قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ - رعایتي ۱ روپیہ -

ملنے کا پتہ :- ڈاکٹر سید عزیز الدین گورنمنٹ پنشنر ومیڈیکل افیسر دو جانہ - ڈاکخانہ بھري ضلع رھتک -

مساجد مقدس لشکر پور

يكم رجب ۱۳۳۲ هجري

اسـئلة واجوبتها

واقعۂ ايــلاء و تخييــر

حـديث ، تفسيــر ، اور سيــرة كـي ايــک مشتــرک بحث

— گذشته اشاعت کے مقالۂ افتتاحيه کے بعد

(اصل مسئلــۂ مسئــوله عنهــا)

• يهاں تک تو صرف اس ٹکرے کا جواب تها جو جناب نے احاديث کے اعتماد و عدم اعتماد کي نسبت دريافت فرمايا تها ' اور جو ضمناً اصول رد و دفاع منکرين اسلام کے متعلق ايک نهايت اهم اور وقت کي بحث تهي - اب آپکے اصل سوال کي طرف متوجه هوتا هوں -

آپکے نوجوان دوست کے مسيحي معلم نے جس واقعه کو اپني معاندانه و ابليسانه تحريف و اضافه کے ساتهه پيش کيا هے ' وه در اصل آنحضرة صلے الله عليه و سلم کي حيات مبارک کے اُس واقعه سے تعلق رکهتا هے جو کتب تفسير و سيرة ميں " واقعۂ ايلاء و تخيير " کے نام سے مشهور هے -

(۱) " ايلاء " اصطلاح فقه و حديث ميں سوهر اور بيوي کي اُس علحدگي کو کهتے هيں جو بغير طلاق کے عمل ميں آے اور جسکي صورت يه هے که شوهر غصه کي حالت ميں کوئي قسم کها بيٹهے که ميں اپني بيوي کے پاس نه جاؤنگا - اسکا ماخذ قران کريم کي يه آيۃ کريمه هے :

للـذين يولــون مــن نسائهـم تـربص اربعـة اشهـر ' فان فاءو ' فان الله غفــور رحيم - و ان عزموا الطــلاق فان الله سميع عليم (بقرہ: ع - ۲۸)

جو لوگ اپني بي بيوں کے پاس جانے کي قسم کها بيٹهيں ' اُن کيليے چار مهينے کي مهلت هے - اگر اس عرصے ميں رجوع کر ليں تو الله بخشنے والا مهربان هے ' اور اگر طلاق کا اراده کر ليں تو بهي الله سننے والا اور سب کچهه جاننے والا هے !

اس آيۃ کريمه سے معلوم هوا که جو لوگ ايلاء کريں يعنے اپني بيوي سے علحدگي کي قسم کها بيٹهيں ' انهيں چار مهينے کے اندر ملاپ کر لينا چاهيے - اگر انهوں نے ايسا کيا تو ايلاء ساقط هو جائيگا - البته قسم کا کفاره دينا پڑيگا - اس امر ميں اختلاف هے که اگر شوهر نے چار ماه کے اندر رجوع نه کيا تو محض ايلاء کی مدت کے اختتام سے طلاق پڑجائيگي يا نهيں ؟ احاديث صحيحه سے ثابت هے که اس صورت ميں بهي طلاق نهيں پڑتي اور عورت مرد سے نهيں چهوٹتي - اگر مرد عورت کو بالکل معلق چهوڑ دينا چاهيگا ' تو اُسے قيد رکها جائيگا - يهاں تک که وه عورت کي طرف رجوع کرے يا طلاق ديکر فيصله کرے - مگر فقهاے حنفيه کے نزديک محض انقضاے مدت هي عورت کے حق ميں طلاق بائنه هے -

(۲) آنحضرة صلی الله عليه و سلم کي زندگي ميں بهي ايک مرتبه ايلا کي صورت پيش آئي - آپنے عهد فرمايا تها که ايک ماه تک ازواج مطهرات سے کوئي تعلق نه رکهيں گے - واقعۂ ايلاء سے يهي واقعه مقصود هے اور يهي شان نزول هے آيات سورۂ تحريم کا -

(۳) يه واقعه به تفصيل صحاح سته ميں موجود هے ' اور علی الخصوص صحيحين کے مختلف ابواب و کتب ميں متعدد رواۃ و اسانيد سے بيان کيا گيا هے - چونکه اس واقعه کي مختلف حيثيتيں تهيں اور مختلف قسم کے احکام اس سے نکلتے تهے ' اسليے حضرة امام بخاري (رضي الله عنه) نے اپني عادت کے مطابق مختلف ابواب ميں اسے درج کيا هے ' اور مختلف احکام نکالے هيں - ابواب نکاح و طلاق اور ايلاء ميں تو اصلي حيثيت سے آيا هے ' مگر کتاب التفسير ميں به ضمن سورۂ تحريم کيونکه اُسکا شان نزول يهي واقعه هے -

ميں نے ان تمام ابواب کي احاديث پيش نظر رکهه لي هيں - نيز صحيح مسلم ' بقيه کتب صحاح ' تفسير امام طبري ' ابن کثير ' اور در منثور ' بهي سامنے هيں - صحيحين کي شروح ميں سے فتح الباري ' عيني ' اور نووي شرح مسلم بهي پيش نظر هيں - ان سب سے جو مشترک اور صحيح واقعه ثابت هوتا هے پہلے اُسے بيان کرتا هوں - اُسکے بعد آپکے پيش کرده واقعه کي نسبت مع بعض اهم متعلقه مباحث کے عرض کرونگا -

(ازواج مطهــرات کا مطــالبه)

(۴) اگر کسي مدعي انسان کي زندگي کے حالات و واقعات اُسکي صداقت و تقديس کيليے معيار هوسکتے هيں ' تو اس آسمان کے نيچے في الحقيقت ايک هي انساني زندگي هے جسکے سوانح و حالات ميں سے هر شے اُسکي صداقت و ربانيت کيليے معجزات قاهره و براهين قاطعه هيں - يعني : محمد رسول الله ' و الذين معه !

جس وجود اقدس کے ظهور نے دنيا کي بڑي بڑي شهنشاهيوں کو نابود کر ديا ' جسکي هيبت الهي اور سطوت رباني کے آگے تاجداران عالم کے تخت اُلٹ گئے ' جسکے غلاموں کے سامنے کسریٰ کا خزانه آنے والا ' اور قيصر کا خراج پهنچنے والا تها ' جو اپني حياة طيبه هي کے اندر عرب و يمن کي شهنشاهي کو اپنے قدموں پر ديکهتا تها ' اور في الحقيقت جسکے ليے دنيا کے تمام خزانے اور طاقتيں وقف ' اور جسکي مرضي کيليے رب السموات و الارض کي تمام پيدا کرده قوتيں سر بسجود تهيں ' با ايں همه اُس نے خود اپنے ليے جو دنيوي زندگي اختيار کي تهي ' اسکا حال يه تها که تمام عمر کبهي بهي دونوں وقت شکم سير هو کر غذا تناول نه فرمائي ' اور دو دو دن تک آپکے حجرۂ فقر ميں غذا کي طياري کے نشانات يکسر معدوم و مفقود رهے ! صلی الله عليه و علی اله و اصحابه و سلم !

اس بارے ميں تصريحات سيرة و احاديث اسدرجه مشهور هيں که يهاں دهرانے کي ضرورت نهيں - بسا اوقات ايسا هوتا تها که مهمان آجاتے تهے اور آپکا مطبخ کئي کئي وقتوں سے بالکل سرد هوتا تها - حضرۂ عائشه فرماتي هيں : مجهے ياد نهيں که کوئي دن آنحضرة پر ايسا گذرا هو که صبح و شام ' دونوں وقت شکم سير هوکر غذا ميسر آئي هو !

اس روح الهي اور پيکر صفات رباني کي غذا اس خاکدان ارضی پر نه تهی جسکي اُسے آرزو اور جستجو هوتي - اسکا سفرۂ لذائذ و نعائم وهاں بچها تها جهانکے ليے جسم کي تشنگي آب زلال ' اور معده کي بهوکهه غذاے حيات هے که :

ابيت عند ربي ' يطعمنی ويسقيني (رواه البخاري)

ميں اپنے پروردگار کے هاں شب باش هوتا هوں ' جو مجهے کهلاتا هے اور سيراب کرتا هے !

ابتدائی فتوحات اسلاميه کا دائره روز بروز وسيع هوتا جاتا تها ' اور مال غنيمت اس کثرت اور افراط سے آتا تها که اسکا صرف ايک

حصه پاکر عام مسلمان خوشحال و صاحب مال بن جاتے تھے ' مگر خود اس سلطان کونین او ر محبوب رب المشرقین کو ایک فقیر الحال زندگي کي بھي ضروریات و ما یحتاج حاصل نه تھیں !

(٥) ان حالات کو صحابهٔ کرام دیکھتے تھے ' او ر جوش محبت و جاں نثاري سے بیقرار هو هو جاتے تھے - سب سے زیادہ اسکا اثر آپکي ازواج مطہرات پر پڑتا تھا ' جنھوں نے گو دنیوي جاہ و جلال پر اس محبوب رب العالمین کے حجرۂ فقر و فاقه کو ترجیح دي تھي ' تاهم وہ انسان تھیں ' انساني خواهشیں اور ضرورتیں رکھتي تھیں - عیش و آرام کے ساز و سامان نسهي ' لیکن ایک فقیر سے فقیر زندگي کیلیے بھي کچھه نه کچھه سامان حیات و منزل کي ضرورت هوتي ھے ؟ اسکا خیال تو انھیں ضرور هوتا تھا - اُن میں سے اکثر بي بیباں ایسي تھیں جو امارت و ریاست کے گھروں میں پرورش پا چکي تھیں ' اور انکے ماں باپ امرا و رؤساء وقت میں محسوب تھے - حضرت صفیه خیبر کے امیر اعظم کي صاحب زادي تھیں جو ایک طرح کا شاهي اقتدار رکھتا تھا - حضرۃ ام حبیبه ابو سفیان کي صاحبزادي تھیں جو اپنے عہد میں جمہوریت حجاز کا پریسیڈنٹ تھا اور قریش کي پوري ریاست رکھتا تھا - اسي طرح حضرۃ جویریه ایک بڑے قبیله کے رئیس وقت کي بیٹي تھیں جس کا نام غالباً (اس وقت ٹھیک یاد نہیں) نبو المصطلق تھا ' حضرۃ عائشه اور حضرۃ حفصه بھي ایسے گھروں میں پرورش پائي هوئي تھیں جنھوں نے گو اپنے مال و متاع کو راہ محبت الہي میں لٹا دیا هو ' مگر صاحب مال و جاہ اور دارائے شوکت و احتشام ضرور تھے - یعنی حضرۃ ابو بکر صدیق و عمر فاروق رضی الله عنهما -

یه تمام خواتین محترمه آنحضرۃ کے گھر میں آئیں اور اپنے قدیمي شان و شکوہ دنیوي کو انکی عظمت و سطوت روحاني کے آگے بھول گئیں ' تاهم وہ بشر تھیں اور ضرورتیں رکھتي تھیں ' هر بیوي کو دوسري بیوي کے مقابله میں اقتضاے طبیعۃ نسائیۃ سے اپني حالت کي بہتري و رفعت کا بھي خیال هوتا تھا - عام مسلمانوں اور صحابه کو مال و متاع غنیمت سے آسودہ حال دیکھتي تھیں اور مال غنیمت میں اپنے لیے کچھه نه پاتي تھیں - ان تمام حالات کا قدرتی نتیجه یه تھا که انھیں اپني تنگ دستي اور غربت و فقر کا احساس هوتا ' او ر جو شہنشاہ تمام دنیا کو سب کچھه دے رها تھا ' اس سے کچھه نه کچھه اپنے لیے بھي مانگتیں - علی الخصوص جبکه اسکي محبت و عشق کا ان میں سے هر ایک کو ناز تھا ' او ر جو کچھه اپنے لیے مانگنے والي تھیں ' وہ بھی در اصل اسي کے لیے طلب کرنا تھا -

(٦) چنانچه ازواج مطہرات کے طرف سے آپ پر توسیع نفقه کیلیے تقاضے شروع هوے ' او ر ایک مرتبه تمام بي بیوں نے ملکر زور ڈالا که هماري حالت اس فقر و غربت میں کیسے بسر هوسکتي ھے ؟ آپکو سب کا خیال ھے مگر خود اپنے گھر کا خیال نہیں - هماري ضرورتوں کے پورا کرنے کا بھي کچھه سامان کیجیے -

(٧) یه مطالبه اگرچه تمام بي بیوں کي طرف سے تھا مگر دو بي بیوں نے خاص طور پر باهم ایکا کرکے زور ڈالا تھا که هماري معروضات پوري کي جائیں - چنانچه انھي کي نسبت سورۂ تحریم کي یه آیۃ نازل هوئي :

ان تتوبا الی الله فقد صغت قلوبکما ' و ان تظاهرا علیـه فان الله هو مولاہ و جبریل و صالح المومنیـن و المـلایکۃ بعد ذالـک ظهیـر -	اگر تم دونوں خدا کي طرف رجوع کرو تو یه تمهارے لیے بہتر ھے کیونکه تمهارے دل مائل هوچکے هیں ' او ر اگر رسول الله کے مقابله میں ایکا کروگے تو جان لو که خدا انکا مدد گار ھے - جبریل اور نیک مسلمان بھی انھي کے ساتھه هیں ' اور سب کے بعد ملائکۂ الہي بھي انھي کے مددگار هیں !

اس ایۃ میں تثنیه کا صیغه " ان تتوبا " اور " قلوبکما " میں آیا ھے جس سے معلوم هوتا ھے که ایکا کرنے والیں دو بي بیاں تھیں ' لیکن نام کي تصریح نہیں ھے - اس بارے میں اختلافات حدیث کا ذکر آگے آئیگا ' لیکن ارجح خبر یهي ھے که وہ دو بي بیاں حضرۃ عائشه اور حضرۃ حفصه تھیں ' جیسا که خود حضرۃ عمر نے حضرۃ ابن عباس سے فرمایا -

(٨) غرضکه ازواج مطہرات کا یه مطالبه غیر معمولي طور پر سخت هوا اور آنحضرۃ کے سکون خاطر اور حیات فقر و استغنا پر بہت بار گذرا - انکي زندگی روحانی استغراق او ر اصلاح عالم و انسانیۃ کے مہمات مقاصد سے اس طرح لبریز تھی که اسمیں اس فکر مال و اسباب دنیوي کو گنجایش نہیں ملسکتي تھي -

(شان نزول لم تحرم ما احل الله)

(٩) اسي اثنا میں ایک اور رنجدہ واقعه بھي پیش آیا جو گو ایک بالکل علحدہ اور مستقل واقعه ھے ' مگر اسکے امتزاج و خلط نے واقعه ایلا میں پیچیدگیاں پیدا کر دي هیں - یعنی سورۂ تحریم کي ان ابتدائي آیات کا شان نزول :

یا ایها النبي لم تحرم مـا احـل الله لـک ' تبتـغـي مـرضـات ازواجک ؟ و الله غفـور رحیـم - قد فـرض الله لکم تحلـۃ ایمـا نکم ' و الله مولاکم ' و هو العلیم الحـکیـم (٦٦ : ١)	اے پیغمبر ! تم اپني بیویوں کي خوشي کیلیے اس چیز کو اپنے اوپر کیوں حرام کرتے هو جو الله نے تمهارے لیے حلال کر دي ھے ؟ اللـه تو بخشنے والا مہربان ھے - بیشک الله نے تمهارے لیے یه فرض کردیا ھے که اپني قسموں کو کھولدو - وہ تمهارا دوست ھے اور سب باتوں کو جاننے والا اور انکي حکمتوں پر نظر رکھنے والا !

ان آیات کریمه سے معلوم هوتا ھے که آنحضرۃ صلی الله علیه و سلم نے کوئي ایسي بات اپنے اوپر حرام کرلي تھي جو الله کے طرف سے حلال تھي ' اور اسکے لیے کوئي قسم بھی کھا لي تھي - نیز یه که صرف اپني ازواج کي خوشي کیلیے ایسا کیا تھا -

(١٠) وہ کیا بات تھي ؟ کس بات کیلیے قسم کھائي تھي ؟ ازواج کي خوشي کو اُس سے کیا تعلق تھا ؟ ان سوالات کے جوابات احادیث سے ملتے هیں ' اور اسي کے متعلق وہ بعض روایات کتب تفسیر و سیر میں درج هوگئی هیں جنکو ایک مسخ و بدنما شکل میں اعداء اسلام نے بیان کیا ھے اور جسکي نسبت آپنے دریافت فرمایا ھے -

تفصیلی بحث اُن روایات مختلفه پر آگے آئیگي - یہاں صرف اصلي اور محقق واقعه کو بیان کر دیتا هوں -

بخاري و مسلم کے ابواب نکاح و طلاق و تفسیر میں یه واقعه بالکل صاف اور غیر پیچیدہ موجود ھے -

ان احادیث کا خلاصه یه ھے که آنحضرۃ کا قاعدہ تھا - عصر کے بعد ازواج مطہرات کے هاں تھوڑي تھوڑي دیر کیلیے تشریف لایا کرتے تھے - ایک بار آپ کئي دن تک حضرۃ زینب کے هاں معمول سے زیادہ بیٹھے - حضرۃ عائشه نے اسکا سبب دریافت کیا - معلوم هوا که آپکو شهد اور شیریني بہت پسند ھے - حضرۃ زینب کے پاس کہیں سے شهد آگیا ھے - وہ آپکي خدمت میں پیش کرتي هیں - اسکے تناول فرمانے میں معمول سے زیادہ دیر هو جاتی ھے -

رشک اور غیرت محبت جنس اُناث کا وہ فطري جذبه ھے جس کے آگے کسي جذبے کي نہیں چلتي - حضرۃ عائشه کو یه معلوم کرکے باقتضاء ضعف بشریت رشک هوا - وہ سمجھه گئیں که حضرۃ زینب نے یه تدبیر آنحضرۃ کو زیادہ عرصے تک ٹھہرانے کي نکالي ھے - پس کوئي نه کوئي تدبیر اسکے توڑ کی بھی کرنی چاهیے - انھوں نے ایک تدبیر سونچی اور حضرۃ حفصه بھی اسمیں شریک

هوگئیں - قرار پایا که آنحضرة جب وهاں سے آٹهکر همارے یہاں آئیں تو کہنا چاهیے که آپکے منه سے مغافیر کی بو آتی هے - مغافیر ایک قسم کا درخت هوتا هے جسکے پهولوں سے عرب کی مکهیاں رس چوس کر شہد جمع کرتي هیں - اسکا پهل لوگ کهاتے بهی هیں مگر اسکي بو اچهی نہیں هوتی -

اسکے بعد اس تدبیر کی آور بی بیوں کو بهی خبر دیدي گئی اور وہ بهی اسمیں شریک هوگئیں -

چنانچه آنحضرة حسب معمول جب حضرة حفصه کے هاں تشریف لاے تو انهوں نے کہا : کیا آپنے مغافیر کهایا هے ؟ آپنے فرمایا نہیں - اسپر انهوں نے کہا که آپکے منهه سے تو مغافیر کی بو آ رهی هے -

آور بي بیوں نے بهي مغافیر کي بو کا آنا ظاهر کیا - یه دیکهه کر آپنے قسم کهالي که آئنده شہد نه کهاؤنگا - شہد ایک حلال غذا تهي اور اسکے نه کهانے کي قسم کهانا ایک حلال شے کو اپنے اوپر حرام کرلینا تها - پس سورۂ تحریم کي یه آیت نازل هوئي که " لم تحرم ما احل الله لك ؟ " آپ اس شے کو کیوں اپنے اوپر حرام کرتے هیں جو خدا نے آپکے لیے حلال کردي هے ؟

یه واقعه خود حضرة عائشه کي روایت سے امام بخاري نے کتاب الطلاق اور کتاب التفسیر سورۂ تحریم میں درج کیا هے :

قالت (عائشه) : کان رسول الله صلی الله علیه و سلم یشرب عسلا عند زینب ابنة جحش و یمکث عندها ' فواطیت انا و حفصه عن ایتنا دخل علیها فلتقل له اکلت مغافیر ؟ انی اجد ریح مغافیر - قال لا و لکني کنت اشرب عسلاً عند زینب فلن اعود له و قد حلفت - لا تخبري بذالك - (بخاري کتاب التفسیر جزء ۶ - صفحه ۱۵۶ مطبوعه مصر)

حضرة عائشه کہتي هیں : انحضرة صلی الله علیه و سلم زینب بنت جحش کے یہاں شہد نوش فرماتے اور دیر تک ٹهہرتے - اسپر میں نے اور حفصه نے یه قرار داد کي که جب آنحضرة هم میں سے کسي کے یہاں آٹهکر آئیں تو کہیں که کیا آپنے مغافیر کهایا هے ؟ اسکي بو آپکے منهه سے آ رهي هے - چنانچه ایسا هی کیا گیا - آنحضرة نے یه سنکر فرمایا که مغافیر تو میں نے نہیں کهایا ' البته زینب کے هاں شہد کهایا هے - اب میں قسم کهاتا هوں که آئنده کبهي نه کهاؤنگا - مگر تم اسکا ذکر کسي سے نه کرنا -

لیکن بخاري کے باب الطلاق میں " هشام بن عروة عن ابیه عن عائشه " کي روایت سے ایک دوسري حدیث بهي موجود هے ' جو اس سے زیاده مفصل اور بعض جزئیات میں مختلف هے - مثلاً حضرة زینب کي جگه شهد کا کهانا خود حضرة حفصه کے هاں بیان کیا هے ' اور حضرت سوده کي نسبت کہا هے که سب سے پہلے انهوں نے مغافیر کي بو کي نسبت کہا تها - روایت بالا میں صرف حضرة عائشه اور حفصه کا ذکر هے - لیکن اسمیں بیان کیا گیا هے که آور بي بیوں کو بهي اسکي خبر دیدي گئي تهي ' اور انحضرة اس دن جسکے هاں تشریف لیگئے ' اس نے یهي بات کہي که مغافیر کي بو آتي هے - ایسا هونا درایتاً بهي ضروري معلوم هوتا هے - اکثر بي بیوں نے ملکر فرداً فرداً کہا هوگا ' جبهي تو آپنے قسم کها لي - ورنه صرف ایک بي بي کے کہنے سے قسم کها لینا مستبعد معلوم هوتا هے - هم نے بعض ضروري جزئیات اس روایت سے بهي لیلي هیں اور سب کا مشترک ماحصل بیان کردیا هے - حافظ ابن حجر نے فتح الباري میں اس اختلاف پر نہایت عمده بحث کي هے اور وجوهٔ تطبیق بیان کردیے هیں - خوف طوالت سے هم نقل نہیں کرسکتے (دیکهو فتح الباري جلد ۹ - صفحه ۳۲۹ مطبوعه مصر)

(واقعه " واذا اسرالنبي ")

(۱۱) اسی اثنا میں ایک آور واقعه پیش آیا - آنحضرة صلی الله علیه و سلم نے اپني بعض ازواج سے کوئي راز کي بات فرمائي اور تاکید کردي که اسکا ذکر اور کسي سے نه کرنا - لیکن اُن سے ضبط نہوسکا اور ایک دوسري بیوي سے ذکر کردیا - اسي کے متعلق سورہ تحریم کي یه آیت نازل هوئي :

واذا اسرالنبي الی بعض ازواجه حدیثاً ' فلما نبأت به واظهره الله علیه عرف بعضه و اعرض عن بعض ' فلما نبأها به قالت من انبأك هذا؟ قال نبأني العلیم الخبیر !

اور جبکه پیغمبر نے اپنی بعض بیویوں سے ایک راز کي بات کہی اور اُس نے فاش کردي ' اور خدا نے پیغمبر کو اس کي خبر دیدي تو انهوں نے اسمیں سے کچهه حصه بیان کیا اور کچهه چهوڑ دیا - یه سنکر اس بیوي نے پوچها که آپکو کس نے اسکي خبر دي ؟ فرمایا که اُس خدا نے جسکے علم اور خبرة سے کوئي بات پوشیده نہیں !

بخاري و مسلم کي تمام روایات کے جمع کرنے سے واضح هوتا هے که " بعض از واجه " سے یہاں مقصود حضرة حفصه هیں - انهوں نے هی حضرة عائشه سے راز کہدیا تها - اسمیں بعض جزئی وہ اختلافات بهي هیں جن پر حافظ ابن حجر نے مفصل بحث کي هے - لیکن محقق و ارجح یہي هے که حضرة حفصه اور حضرت عائشه هي سے اسکا تعلق هے - جن حضرات کو یه بحث تفصیل سے دیکهنا هو وہ فتح الباري جلد (۹) شرح کتاب الطلاق - صفحه (۳۲۹) کو ملاحظه فرمائیں - هم اختصار کیلیے مجبور هیں - البته اس واقعه کے بعض اهم متعلقات و مباحث آگے آئینگے -

(عهد ایلاء اور رسي روزہ علحدگی)

(۱۲) غرضکه توسیع نفقه کیلیے تمام ازواج نے متفق هوکر اصرار کرنا شروع کیا - آنحضرة (صلعم) کے استغراق روحاني پر به دنیا طلبي اسقدر شاق گذري که آپنے عهد کرلیا که ایک ماہ تک تمام بیویوں سے کوئي تعلق نه رکهونگا -

جب کچهه زمانه اس علحدگي پر گذر گیا تو صحابهٔ کرام کو سخت تشویش هوئي - اُن میں سے اکثر کو خیال هوا که عجب نہیں آپنے تمام ازواج کو طلاق دیدي هو - مگر هیبت نبوت و سطوۃ رسالت اجازت نہیں دیتي تهي که اس بارے میں آپسے سوال کیا جاے ' حتی که خواص صحابه و مقربین بارگاہ رسالت بهي دم بخود اور خاموش تهے -

(۱۳) سوء اتفاق یه که اسي زمانے میں آپ گهوڑے سے گر پڑے اور ساق مبارک پر زخم آ گیا - اسکي تکلیف چلنے پهرنے سے مانع تهي ' اسلیے کئي روز تک آپ بالا خانے سے اُتر کر مسجد میں بهي تشریف نه لاسکے - صحابه دریافت حال کو آے تو وهیں بیٹهکر نماز پڑهائي -

جب ایک مهینے کے قریب مدت اسي حالت میں گذر گئي تو صحابه کي تشویش اور زیاده بڑهگئي ' اور ان حالات کو دیکهکر اکثروں کو یقین هوگیا که آپنے طلاق دیدي هے ' اور اب ازواج مطہرات سے نہیں ملیں گے -

(حدیث عمر فاروق رض)

(۱۴) یه حالت کیونکر ختم هوئی ؟ کس کي جرأت محبت و نیاز نے اس تشویش کا خاتمه کیا ؟ اور کیونکر آیۂ تخییر نازل هوئي ؟ ان تمام سوالوں کا مفصل جواب اُس مشرح و مطول روایت میں هے جو حضرة عمر فاروق رضي الله عنه سے صحیحین میں منقول هے - هم مناسب سمجهتے هیں که وہ پوري حدیث یہاں نقل کردیں ' اور خود حضرة فاروق کي زباني اس تمام واقعه کو معلوم کیا جاے - یه روایت صحیح بخاري میں مختلف طریقوں سے مروي هے ' اور مختلف ابواب میں اس سے استخراج نتائج و معارف کیا گیا هے - امام مسلم نے بهي چار مختلف طریقوں سے کتاب الطلاق میں درج کی هے - بالاتفاق اسکے راوي اول حضرة عبد الله ابن عباس هیں ' اور انسے عبید بن حنین ' سماک ابي زمیل ' اور عبید الله بن ابي ثور وغیرہ نے روایت کي هے - اُن روایات میں ایک

متفق علیه روایت عبید الله بن حنین کی ہے جو حضرۃ عباس کے غلام تھے - هم اسی روایت کو یہاں پہلے نقل کر دیتے هیں :

" عن عبید بن حنین انه سمع ابن عباس رضی الله عنهما یحدث - انه قال : مکثت سنة ارید ان اسال عمر بن الخطاب عن اية فما استطیع ان اسأله هیبة له ' حتی خرج حاجا فخرجت معه ' فلما رجعت و کنا ببعض الطریق ' عدل الی الاراک لحاجة له - قال : فوقفت له حتی فرغ ثم سرت معه ' فقلت یا امیر المؤمنین ! من اللتان تظاهرتا علی النبی صلی الله علیه وسلم من ازواجه ؟ فقال تلك حفصة و عائشة - قال : فقلت والله ان کنت لا ارید ان اسالك عن هذا منذ سنة ' فما استطیع هیبة لك - قال : فلا تفعل ما ظننت ان عندی من علم فاسالنی ' فان کان لی علم خبرتك به - قال ثم قال عمر : والله ان کنا فی الجاهلیة ما نعد للنساء امراً حتی انزل الله فیهن ما انزل ' و قسم لهن ما قسم ' قال : فبینا انا فی امر اتامره اذ قالت امراتی لوصنعت کذا و کذا قال : فقلت لها ما لك و لما ههنا فیما تکلفك فی امر اریده ' فقالت لی عجباً لك یا ابن الخطاب ! ما ترید ان تراجع انت و ان ابنتك لتراجع رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی یظل یومه غضبان ! فقام عمر فأخذ رداءه مکانه حتی دخل علی حفصة ' فقال لها یا بنیة ! انك لتراجعین رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی یظل یومه غضبان ؟ فقالت حفصة : والله انا لنراجعه ' فقلت تعلمین انی احذرك عقوبة الله و غضب رسوله صلی الله علیه وسلم - یا بنیة لا تغرنك هذه التی اعجبها حسنها حب رسول الله صلی الله علیه وسلم ایاها (یرید عائشة -) قال : ثم خرجت حتی دخلت علی ام سلمة لقرابتی منها فکلمتها ' فقالت ام سلمة : عجباً لك یا ابن الخطاب ! دخلت فی کل شی حتی تبتغی ان تدخل بین رسول الله صلی الله علیه وسلم و ازواجه ؟ فاخذتنی والله اخذا کسرتنی عن بعض ما کنت اجد - فخرجت من عندها و کان لی صاحب من الانصار اذا غبت ' اتانی بالخبر ' و اذا غاب کنت انا آتیه بالخبر ' و نحن نتخوف ملکا من ملوک غسان ذکرلنا انه یرید ان یسیر الینا فقد امتلاءت صدورنا منه - فاذا صاحبی الانصاری یدق الباب - فقال افتح افتح فقلت جاء الغسانی ؟ فقال بل اشد من ذلك - اعتزل رسول الله صلی الله علیه وسلم ازواجه - فقلت رغم انف حفصة و عائشة - فاخذت ثوبی فأخرج حتی جئت فاذا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی مشربة له یرقی علیها بعجلة و غلام لرسول الله صلی الله علیه وسلم اسود علی راس الدرجة - فقلت له قل هذا عمر بن الخطاب فاذن لی - قال عمر : فقصصت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم هذا الحدیث ' فلما بلغت حدیث أم سلمة ' تبسم رسول الله صلی الله علیه وسلم - و انه لعلی حصیر ما بینه و بینه شیٔ ' و تحت راسه و سادة من ادم حشوها لیف و ان عند رجلیه قرظاً مصبوباً و عند راسه اهب معلقة ' فرأیت أثر الحصیر فی جنبه فبکیت فقال یبکیك ؟ فقلت یا رسول الله ! ان کسری و قیصر فیما هما فیه وأنت رسول الله ! فقال أما ترضی أن تکون لهم الدنیا و لنا الاخرة ؟ "

(خلاصۂ بیان)

لیکن اسی واقعه کو امام بخاری نے کتاب العلم میں عبید الله بن ابی ثور کی روایت سے بھی درج کیا ہے - وہ جزئیات بیان میں زیادہ مشرح و مفصل ہے - علی الخصوص حضرت عمر اور آنحضرۃ کا مکالمه زیادہ تفصیل سے اسمیں بیان کیا گیا ہے - امام مسلم کی روایات میں بھی بعض زیادہ تفصیلات هیں - هم بخوف طوالت کتاب العلم والی روایة کو نہیں نقل کرسکتے ' مگر ان تمام روایات کو سامنے رکھکر انکا مشترک اور مربوط و مرتب خلاصه باحتیاط درج کردیتے هیں - به نسبت ایک هی روایت کے ترجمه کردینے کے یه زیادہ مفید هوگا - علاوہ اصل واقعه کے جو ضمنی روشنی اس روایت سے آنحضرۃ کی سیرۃ طیبه ' فقر و استغنا ' عورتوں کے حقوق ' اسلام کی حمایت حقوق نسواں ' زنان عرب کی حالت میں انقلاب ' صحابه کا عشق رسول ' حضرۃ عمر کے مدارج علیه اور راہ محبت رسول میں بیخودانه سرشاری ' اور اسی طرح کے بے شمار امور ومسائل پر پڑتی ہے ' اسکے لحاظ سے بھی اس کا مفصل و جامع خلاصه درج کرنا بہت ضروری تھا :

" حضرت عبد الله ابن عباس (رض) کہتے هیں که میں سال بھر تک اراده کرتا رہا که حضرۃ عمر (رض) سے قران کریم کی ایک آیت کی نسبت پوچھوں ' لیکن انکی هیبت و رعب سے میری همت پست هوجاتی تھی اور پوچھنے کی نوبت نہیں آتی تھی - ایک مرتبه ایسا هوا که حضرۃ عمر حج کیلیے نکلے اور میں بھی انکے همراه روانه هوا - جب حج سے فارغ هوکر هم لوگ واپس آ رهے تھے تو راستے میں ایک اچھا موقعه گفتگو کا هاتھه آگیا اور میں نے اس مہلت کو غنیمت سمجھکر اپنے قدیمی ارادے کو پورا کرنا چاها - میں نے عرض کیا که امیر المومنین ! آنحضرۃ کی وہ کون دو بیویاں تھیں جنھوں نے اپنے مطالبات کیلیے ایکا کرکے آنحضرۃ پر زور ڈالا تھا ' اور جس کا ذکر خدا تعالی نے " و ان تظاهرا علیه " میں کیا ہے ؟

حضرۃ عمر نے فرمایا " عائشه اور حفصه " اسپر میں نے کہا که و الله - میں ایک سال سے اراده کر رہا تھا که اس بارے میں اپ سے پوچھوں مگر آپکے رعب سے میری زبان نہیں کھلتی تھی -

حضرۃ عمر نے کہا : " اسکا کچھه خیال نه کرو - جو بات مجھے معلوم ہے میں بیان کرنے کیلیے موجود هوں "

اسکے بعد حضرۃ عمر نے اس واقعه پر ایک مفصل و مشرح تقریر کی - انھوں نے کہا که " ایام جاهلیة میں هم لوگوں کا عورتوں کے ساتھه یه سلوک تھا که کسی طرح کے حقوق انھیں حاصل نه تھے - هم سمجھتے تھے که عورتیں کوئی چیز نہیں هیں - لیکن جب اسلام آیا اور الله تعالی نے انکے حقوق کے متعلق آیات نازل کیں اور انکا حق هم پر قرار پا یا ' تو هماری عورتوں کی حالت بالکل بدل گئی اور اپنا حق مانگنے میں وہ نہایت جری هوگئیں -

ایک مرتبه کا واقعه ہے که کسی بات پر حسب عادت قدیمی میں نے اپنی بیوی کو ڈانٹا اور باهم تکرار سی هوگئی - اس نے الٹ کر ویسا هی جواب دیا اور سختی سے بات کی - میں نے کہا : تمھیں کیا هو گیا ہے ؟ میری بات کا اسطرح جواب دیتے ؟ وہ بولی که سبحان الله ! تم کیا هو که میں تمھیں جواب نه دوں - تمھاری بیٹی (حفصه) تو خود رسول الله صلعم کو برابر کا جواب دیتی ہے - حتی که دن دن بھر انسے روٹھی رهتی ہے !

یه سنکر میں نے اپنے دل میں کہا ' یه تو عجیب بات هوئی - فوراً اٹھکر حفصه (حضرۃ عمر کی صاحبزادی اور آنحضرت کی زوجۂ مطهرہ) کے پاس پہنچا اور پوچھا که بیٹی ! کیا یه سچ ہے که تم آنحضرۃ سے سوال جواب کرتی هو اور دن دن بھر روٹھی رهتی هو ؟ اور کیا اور بیویاں بھی ایسا هی کرتی هیں ؟ حفصه نے کہا که هاں بیشک هم ایسا کرتے هیں - مجھے سخت غصه آیا اور میں نے که تجھے الله کی سزا اور اسکے رسول کے غضب سے ڈرنا چاهیے - رسول الله کی ناراضی عین خدا کی ناراضی ہے - یه کیا ہے جو تم اسطرح انھیں ناراض کرتی هو ؟ تجھے حضرۃ عائشه کی کوئی نظیر دیکھکر بھول نه جانا چاهیے جس سے آنحضرۃ بہت محبت فرماتے هیں - والله اگر آنھیں میرا خیال نہوتا تو وہ تجھے طلاق دیچکے هوتے - تجھکو جو کچھه مانگنا هو مجھسے مانگ - آنحضرت کو کیوں تکلیف دیتی ہے ؟

اسکے بعد میں ام سلمه (آنحضرۃ کی دوسری زوجۂ مطهرہ) کے هاں آیا کیونکه قرابت کی وجه سے مجھے زیاده موقعه دریافت حال اور ملاقات کا حاصل تھا - میں نے انسے بھی وہ تمام باتیں کہیں جو اپنی بیٹی سے کہی تھیں - لیکن انھوں نے سنتے هی جواب دیا که اے ابن خطاب ! تمھاری حالت تو بڑی هی عجیب ہے ! تم هر معاملے میں دخیل هو گئے - اور اب یه نوبت آگئی که رسول الله اور انکی بیویوں کے معاملے میں بھی دخل دینے لگے هو ؟

انھوں نے یہ بات اس زور سے کہی کہ مجھسے کوئی جواب نہ دیا گیا اور میں خاموش آٹھکر چلا آیا -

اسی زمانے کا واقعہ ہے کہ میرے ہمسایے میں ایک انصاری رھتا تھا - ہم اور وہ دونوں باری باری ایک دن درمیان دیکر آنحضرۃ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے - اور ایک دوسرے کو اپنی حاضریوں کے حالات سنا دیا کرتے تھے - یہ وہ وقت تھا کہ مدینہ میں دشمنوں کے حملوں کی ہر وقت توقع کی جاتی تھی اور خود مجھے ملوک غسان میں سے ایک پادشاہ کی طرف سے کھٹکا تھا کہ وہ حملہ کرنے والا ہے -

ایک دن رات کو میرے انصاری ہمسائے نے بالکل نا وقت دروازے پر دستک دی اور پکارا کہ دروازہ کھولو دروازہ کھولو! میں گھبرایا ہوا گیا اور پوچھا خیر ہے ‘ کیا غسانی مدینہ پر چڑھ آے ؟ اس نے کہا کہ نہیں ‘ مگر اس سے بھی بڑھکر حادثہ ہوا ‘ یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو طلاق دیدی !

میں نے کہا کہ یہ سب کچھہ حفصہ و عائشہ ھی کی ان باتوں سے ہوا ہوگا جو وہ آنحضرۃ کے ساتھہ کیا کرتی تھیں - میں نے کپڑے پہنے اور سیدھا مدینہ پہنچا - آنحضرۃ نماز صبح کے بعد بالاخانے پر تشریف لیگئے - مسجد میں لوگ بیٹھے تھے اور غمگین تھے - مجھسے صبر نہوا - بالا خانے کے نیچے آیا اور آنحضرۃ کے حبشی غلام سے کہا کہ میری اطلاع دو - مگر باریابی کی اجازت نہ آئی - کچھہ وقفہ کے بعد پھر دوبارہ آیا اور غلام سے کہا کہ میری حاضری کیلیے اجازت طلب کر - جب کچھہ جواب نہ آیا تو مجھسے صبر نہوسکا - بے اختیارانہ پکار آٹھا کہ شاید رسول اللہ خیال فرماتے ہیں کہ میں اپنی لڑکی حفصہ کی سفارش کرنے آیا ہوں - خدا کی قسم! میں تو صرف رسول اللہ کی رضا کا بندہ ہوں - اگر وہ حکم دیں تو خود اپنے ہاتھہ سے حفصہ کی گردن آڑادوں !

غرض اس بار اذن ملگیا اور میں بالاخانے کے اوپر پہنچا - کیا دیکھتا ہوں کہ سرور کائنات ایک کھری چارپائی پر لیٹے ہیں اور آپکے جسم اقدس پر بانوں کے نشان پڑگئے ہیں - گھر کے ساز و سامان کا یہ حال ہے کہ ایک طرف مٹھی بھر جو کے دانے پڑے ہیں - ایک کونے میں کسی جانور کی کھال رکھی ہے - دوسری کھال ایک طرف لٹک رہی ہے !

یہ حالت دیکھکر میرا دل بے قابو ہوگیا اور آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہوگئے - آنحضرۃ نے فرمایا کہ عمر! تم روتے کیوں ہو؟ عرض کی کہ رونے کی اس سے زیادہ بات کیا ہوگی ؟ آج قیصر و کسری عیش و راحت کے مزے لوٹ رہے ہیں حالانکہ خدا کی بندگی سے غافل ہیں‘ مگر آپ سرور دو جہاں ہوکر اس حالت میں ہیں کہ گھر میں ایک چیز بھی آرام کی میسر نہیں اور کھری چارپائی کے نشان جسم مبارک پر نمایاں ہیں ! !

حضور نے فرمایا کہ ہاں ٹھیک ہے - لیکن کیا تم اس پر راضی نہیں کہ قیصر و کسری دنیا لیں اور ہمیں آخرت نصیب ہو؟

میں نے پوچھا کہ کیا حضور نے ازواج کو طلاق دیدی ؟ فرمایا نہیں- یہ سنتے ہی میں اسقدر خوش ہوا کہ میری زبان سے اللہ اکبر کا نعرہ نکل گیا - پھر میں نے آپکی تفریح خاطر کیلیے عرض کیا کہ ہم قریش کے لوگ عورتوں پر غالب تھے لیکن یہاں آکر دیکھا کہ رنگ دوسرا ہے - اسپر آپ متبسم ہوے - پھر میں نے اپنی وہ سرگذشت عرض کی جو حفصہ اور ام سلمہ کے ساتھہ پیش آئی تھی - اسپر آپ دوبارہ متبسم ہوے - آخر میں عرض کی کہ مسجد میں لوگ مغموم بیٹھے ہیں - اجازت ملے کہ انہیں بھی جا کر خبر دیدوں کہ طلاق کا خیال غلط ہے -

اسکے بعد آپ حضرۃ عائشہ کے ہاں تشریف لیگئے - انھوں نے عرض کیا کہ آپنے ایک مہینے تک ایلاء کرنے کا عہد کیا تھا - ابھی اسمیں ایک دن باقی ہے - آپنے کہا کہ انتیس دن کا بھی تو مہینا ہوتا ہے ؟ .... "

(بعض نتائج و بصائر)

اس حدیث طویل کے نقل کرنے سے مقصود اصلی واقعہ ایلاء وتخییر کے متعلق معلومات صحیحہ کا حصول تھا ‘ لیکن ضمناً جن امور و مسائل پر اس سے روشنی پڑتی ہے ‘ نہایت مختصر لفظوں میں انکی طرف اشارہ کرونگا -

شارحین بخاری نے اس حدیث سے بے شمار باتیں پیدا کی ہیں - خود امام بخاری نے تحصیل علم ‘ تحقیق و سوال ‘ احکام نکاح ‘ احکام اطلاق ‘ نصیحت والدین وغیرہ وغیرہ متعدد مسائل میں اسی ایک روایت سے حسب عادت تبویب کی ہے -

(۱) اسلام سے قبل عورتوں کی کیا حالت تھی اور اسلام نے کس طرح اسمیں انقلاب پیدا کردیا ؟ حضرت عمر کہتے ہیں کہ اسلام سے پہلے ہم عورتوں کا کوئی حق اپنے اوپر نہیں سمجھتے تھے - اسلام نے جب انکے حقوق گنوائے تو ہمیں تسلیم کرنا پڑا -

(۲) حضرت ابن عباس کے اس شوق تحقیق و تلاش علو اسناد کو دیکھیے کہ صرف ایک آیت کے متعلق تحقیق کرنے کیلیے کامل سال بھر تک کوشش کرتے رہے - اس سے فن تفسیر کے متعلق بھی انکے جد و جہد کا حال معلوم ہوتا ہے - جب ایک آیۃ کے شان نزول کیلیے یہ حال تھا تو پورے قرآن کرم کے معارف کو کس سعی و جہد سے حاصل کیا ہوگا ؟

(۳) اللہ اکبر! یہ کیا چیز تھی کہ خلفاء راشدین رہتے تو تھے اس مساوات اور فقر و زہد کے ساتھہ کہ کوئی تمیز اعلی و ادنی کی نہ تھی ‘ مگر پھر بھی ہیبت و صولت ربانی کا یہ حال تھا کہ عمر فاروق کے آگے خود صحابہ کی زبانیں نہیں کھلتی تھیں ! ولنعم ما قیل :

ہیبت حق ست ‘ ایں از خلق نیست !
ہیبت این مرد صاحب دلق نیست !

(۴) حضرۃ سرور کائنات کی اس حیاۃ مقدسہ کا نقشہ سامنے آجاتا ہے جو ایک طرف تو دوجہاں کی پادشاہت اپنے سامنے دیکھتی تھی ‘ دوسری طرف چارپائی پر بچھانے کیلیے ایک کمل بھی پاس نہ تھا :

مقام اس برزخ کبری میں تھا حرف مشدد کا !

(۵) صحابہ کی محبت اور جاں نثاری کہ شمع رسالت پر پروانہ صفت نثار تھے - حضرۃ عمر نے کہا کہ اپنے ہاتھہ سے اپنی بیٹیکا سر قلم کر دونگا - ہمیں اپنے دلوں کو ٹٹولنا چاہیے کہ کیا حال ہے ؟

(۶) حضرۃ عمر (رض) کی جلالۃ مرتبۃ اس سے واضح ہوتی ہے - نیز وہ تقرب جو دربار رسالت میں انھیں حاصل تھا - حضرۃ ام سلمہ نے جھنجھلا کر کہا کہ تم سب باتوں میں دخیل ہوگئے - اب آنحضرۃ کے گھر کے معاملے میں بھی دخل دینے لگے ہو؟ جب آپنے یہ واقعہ بیان کیا تو آنحضرۃ متبسم ہوے !

(۷) اس سے یہ مسئلہ بھی نکلتا ہے کہ باپ کا اپنی بیٹی کے مکان میں بلا اجازت شوہر جانا درست ہے - حضرۃ عمر حضرۃ حفصہ کے ہاں بلا اذن آنحضرۃ کے تشریف لیگئے -

(۸) ایک بڑا اہم نکتہ یہ حل ہوتا ہے کہ اس وقت مدینہ کس طرح دشمنوں کے نرغے میں تھا ‘ اور ہر وقت حملوں کا خوف تھا ؟ حتی کہ جب انصاری ہمسایے نے کہا کہ دروازہ کھولو تو حضرۃ عمر بول اٹھے کہ کیا دشمن مدینے پر چڑھ آئے ہیں ؟ پھر جو لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرۃ نے قیام مدینہ کے زمانے میں خود حملے کیے ‘ انکا یہ کہنا کس قدر غلط اور خلاف واقعہ ہے ؟

(۹) آنحضرۃ کی منزلی زندگی کی شفقت و نرمی ‘ تحمل و درگذر ‘ رفق و لینت ‘ اور بیبیوں کے ساتھہ صبر و برداشت کا سلوک - اس سے جہاں اس خلق عظیم کی زندگی سامنے آتی ہے ‘ وہاں انکا اسوۂ حسنہ ہم سے مطالبہ بھی کرتا ہے کہ اپنی بیویوں سے محبت و نرمی کریں ‘ اور ہمیشہ شفقت و سلوک اور درگذر و رفق سے پیش آئیں کہ یہ آبگینہ بہت ہی نازک ہے !

مدارس اسلامیه

مسئلۂ بقا و اصلاح ندوه

۱۰ مئی سے پہلے اور اسکے بعد

رب احکم بالحق ، و ربنا
الرحمن المستعان علی ما تصفون !

گذشته اشاعت میں جو کچھه لکھا جاچکا ہے ، وہ جلسے کے حالات و نتائج پر ایک عام نظر تھی - آج بعض خاص حیثیتوں سے ایک دوسری نظر ڈالنا چاهتا هوں - یه جلسه همارے لیے عبرة و تذکیر کا ایک عظیم الاثر واقعه ہے اور همارے عام مجامع اور مجلسی کاموں کیلیے اسمیں بڑی بڑی عبرتیں پوشیدہ هیں - ایسے واقعات کا نهایت غور و فکر سے مطالعه کرنا چاهیے - انسان کی سب سے بڑی عقلمندی عبرت پذیری ، مگر سب سے بڑی غلطی غفلت و اغماض ہے : ان فی ذلک لذکری ، لمن کان له قلب او القی السمع و هو شهید -

(طریق انعقاد و دعوة کار)

هم آج نصف صدی سے بڑے بڑے مجلسی کاموں میں منهمک هیں - بیس برس سے کانفرنسیں منعقد هوتی هیں ، اور بڑی بڑی انجمنوں کے علاوہ وقتی مصالح و ضروریات کیلیے عظیم الشان مجلسوں کا اعلان هوتا ہے - لیکن افسوس ہے که ابتک همارے پاس طریق انعقاد مجالس و صحت کار کیلیے نه تو کوئی متفقه اصول ہے اور نه کوئی معیار - جس جلسے کو لوگ چاهتے هیں باقاعدہ کہدیتے هیں ، جسکو چاهتے هیں خلاف قاعدہ کہدیتے هیں - ایک هی جماعت کو کچھه لوگ تسلیم کرلیتے هیں ، کچھه لوگ انکار کردیتے هیں - نه تو تسلیم کرنے والوں کے پاس کوئی اصول ہے اور نه انکار کرنے والوں کے پاس کوئی معیار -

کبھی اسپر بہت زور دیا جاتا ہے که " رازداری " کوئی شے نہیں اور جمہوری کاموں کے یه معنی هیں که بالکل علانیه هوں اور انمیں کوئی راز نهو - لیکن پھر بعض عقلمند لوگوں کو اصرار هوتا ہے که اس عام کلیه میں استثنا ضرور هونا چاهیے - حقیقی عمومیت و جمہوریت ایک مفہوم ذهنی یا ادعاء خیالی ہے ، اور کبھی بھی اسکا وجود خارج میں نظر نه آیا - اس عموم میں کچھه نه کچھه خصوص کی گنجایش رکھنی هی پڑیگی اور ذمه داری کے کاموں میں رازداری کے بغیر چارہ نہیں -

پھر یه بھی کہا جاتا ہے که اگر جماعت کے فوائد کا پاس کرنے والے رازداری سے کام کریں تو وہ عین جمہوری کام ہے ، لیکن جن لوگوں کو جماعت کے فوائد عزیز نہیں ، انکے لیے رازداری جائز نہیں هوسکتی -

مگر اسپر سوال هوتا ہے که اشخاص کی اس حیثیت کا ثبوت و فیصله هو کیونکه محض ادعا تو اسکے لیے کافی نہیں -

غرضکه کوئی متفق اصول اس بارے میں قوم کے سامنے نہیں ہے ، اور ایک افسوسناک طوائف الملوکی اس بارے میں پھیلی هوئی ہے -

لیکن ۱۰ - مئی کا جلسه فی الحقیقت اس بحث و منافشت کا ایک عملی فیصله ہے ، اور ایسا فیصله ہے جسکو تسلیم نه کیا جاے تو اس مبحث کا کوئی فیصله بھی عملاً ممکن نهوگا - باوجود قلت وقت و فقدان فرصت ، جس طرح اسکی تجویز هوئی ، اور جس طرح اسکے انعقاد کا سامان کیا گیا ، وہ اسکے لیے ایک بہتر نمونه ہے که عام قومی مجالس کو کس طرح منعقد هونا چاهیے - اور یه ایک بہت بڑی بصیرة ہے جو اس جلسے سے هم همیشه کیلیے حاصل کرسکتے هیں -

(ایک خطرناک اور مہلک سعی)

سب سے پہلے همارے سامنے وہ کثیر التعداد جلسے آتے هیں جو هندوستان کے مختلف حصوں میں مسئلۂ ندوہ کے متعلق منعقد هوے ، اور جنکی نسبت پورے اعتماد کے ساتھه کہا جاسکتا ہے که اس وقت تک کسی بڑے سے بڑے مسئله کے لیے بھی اس سے زیادہ عام آواز نہیں اٹھی ہے ، جسقدر که اصلاح ندوہ کیلیے اور ایک آزاد کمیٹی یا کمیشن کیلیے هندوستان کے هر گوشے سے متفقاً اٹھی ، اور ایک هی وقت میں اٹھی -

لیکن کچھه لوگ هیں جو ان جلسوں کی نسبت کہتے هیں که یه کوئی چیز نہیں ، اور انھیں کسی طرح بھی عام راے کا خطاب نہیں دیا جا سکتا - انکی بڑی دلیل یه ہے که خود کسی وحی آسمانی یا الہام قلبی کی بنا پر انکا انعقاد نہیں هوا بلکه بعض لوگوں کی کوشش اور سعی سے هوا - ایسے جلسے جب چاهیں هر جگه کرادیسکتے هیں - انکی کوئی وقعت نہیں هوسکتی -

لیکن قطع نظر اس منطق کے جو ان کی تضعیف و تحقیر میں اختیار کی گئی ہے ، سب سے پہلا سوال ان بزرگوں سے یه هونا چاهیے که انکے ایسا کہنے میں اور اُس منطق میں جو مسئله مسجد کانپور کے متعلق حکام کام میں لائے تھے ، کیا فرق ہے ؟ سر جیمس مسٹن کی گورنمنٹ بھی بعینه یہی کہتی تھی که خود عام پبلک کو کوئی خیال نہیں ہے - صرف چند آدمی هیں جو هر جگه جلسے کراتے هیں اور جتنی مختلف صدائیں اٹھه رهی هیں وہ در اصل ایک هی صدا کی سازشی بازگشت ہے !

پھر کونسی وجه ہے که یه منطق اس وقت تو تسلیم نہیں کی گئی اور اسکو قوم کی تحقیر اور اسلامی اتحاد کی توهین سمجھا گیا ، مگر آج ندوہ کے مسئلے میں بلا تکلف اسی حربے سے کام لیا جا رہا ہے ؟

مجھے افسوس ہے که اس استدلال سے کام لینے میں میں نے اُن بزرگوں کو بھی نیز زبان پایا ہے جنھوں نے مسئلۂ مسجد کانپور میں عام راے کی وکالت میں خاص حصه لیا تھا - پھر کیا مناسب نهوگا که وہ اس سوال پر غور کریں ؟

اصل یه ہے که لوگ جو کچھه کہتے هیں ، اسے خود اتنا نہیں سمجھتے جتنا دوسرا سمجھه سکتا ہے اور سمجھتا ہے - اگر مسئلۂ ندوہ کے متعلق وہ پچاس سے زائد اسلامی جلسے کوئی چیز نہیں ، جو هندوستان کے تمام شہروں بلکه قصبوں اور دیہاتوں تک میں منعقد هوے ، تو اسکے یه معنی هیں که آپ گورنمنٹ کو ، حکام کو ، انکے پرستاروں کو ، اور قومی و ملکی خواهشوں اور حقوق کے هر مخالف کو وہ خطرناک اور مہلک حربه دے رهے هیں ، جسکا قاتل وار آپکی تمام سیاسی و ملکی زندگی کو نیست و نابود کر دیگا ، اور آپ اُس سب سے زیادہ کارگر اور حقیقی و اصلی دلیل کو خود هی رد کردینگے ، جسکا رد هوجانا آپکے مخالفوں کا بہترین مقصد ہے ، اور جسکے بھروسے پر آپنے اپنے مقاصد کی هستی قائم کی ہے !!

اگر وہ جلسے کوئی چیز نہیں جو مسئله ندوہ کے متعلق هندوستان میں منعقد هوے تو پھر جبهی بتلایا جاے که " قومی راے " اور

" علم خواهش " کس شے کا نام ہے ' جسکا اسقدر شور مچایا جاتا ہے اور جسکے برتے پر گورنمنٹ سے اپنے مقاصد حاصل کرنے کی آرزو ہے ؟ اگر " عام راے " کے معلوم کرنے کا وسیلہ یہ جلسے نہیں هیں تو مسلمانوں کے اندر عام راے کا وجود هي نہیں ہے ' حالانکہ گذشتہ چند سالوں کے اندر سب سے زیادہ دعوا عام راے کا قولاً و عملاً مسلمانوں هی نے کیا ہے - میں پوچھتا هوں کہ جسقدر جلسے طرابلس اور بلقان کیلیے هوے ' جسقدر تجویزیں صلیبي مظالم اور مسلمانان مقدونیا و البانیا کي مظلومي کے متعلق پاس کي گئیں نیز جسقدر صدائیں ایڈریا نوپل کے عود کے بعد اسلامي هند نے بلند کیں ' وہ کن جلسوں سے آٹھي تھیں ؟ اور کن لوگوں نے آنھیں منعقد کیا تھا ؟ اگر کسي مسئلہ کي تحریک کرنے کا یہ مطلب ہے کہ خود ملک میں کوئی خیال نہیں تو اس دلیل سے تو طرابلس و بلقان کے جلسے تک بالکل ملیا میٹ هو جاتے هیں ' کیونکہ نہ صرف انکے لیے اخباروں نے تحریک هی کي بلکہ واقعہ یہ ہے کہ خاص خاص لوگوں هي نے جوش اور هیجان پیدا کرایا - شاید یہ کہنا کسی کے نزدیک بھی مبالغہ نہوگا کہ طرابلس و بلقان کے مسئلہ میں الهـلال نے تحریک و دعوۃ کا کام خاص طور پر کیا ہے - پھر اگر اُس وقت الهلال کا لکھنا اور هر طرح ظاهر و باطن کوشش کرنے "عام راے" کی صحت کو نقصان نہ پہنچا سکا تو العجب ثم العجب کہ آج ندوہ کے متعلق اسکا سعی کرنا یہ مطلب رکھے کہ جو کچھہ هوا صرف اسی کی تحریک سے هوا ' اور خود کسی جلسے کے انعقاد کیلیے فرشتے آسمان سے نازل نہ هوے ؟

میرعزیز نادانو ! فرشتے تو اب کسي جلسے کا بھي پیام لیکر نہیں آتے ' اور وحي الهي سے کوئي بھي جلسہ منعقد نہیں کرتا - انسانوں هي کي تحریک هر جگهہ کام کرتي ہے - هندوستان هي نہیں بلکہ تمام اور جمہوري اصول پر چلنے والے ممالک کا بھي یہي حال ہے - عام راے اسي کو کہتے هیں کہ کسي مسئلہ کي اهمیت کو محسوس کرکے چند اشخاص سب سے پہلے لوگوں کو توجہ دلاتے هیں ' اور جس شے کو اپنے عقیدے میں ضروري اور اهم سمجھتے هیں ' اسکی اهمیت کا عام اعتراف کرانے کي سعي کرتے هیں - پھر لوگ انکي سنتے هیں اور انکے بیانات پر کان دھرتے هیں - یہاں تک کہ تحریک کي قوت اپنا کام کرتي ہے ' اور ایک هیجان و جوش عام پیدا هوجاتا ہے - پھر وهي صدا جو پہلے محدود تھي عام هوجاتي ہے ' اور وهي خیالات جو پہلے ایک یا چند شخصوں کے قلم سے نکلتے تھے ' هر مجمع اور مجلس کی طرف سے شائع هونے لگتے هیں - اسي کا نام عام راے ہے اور دنیا کي تمام قوتیں مجبور هیں کہ اسي کو عام راے سمجھیں اور اُسکے آگے سر جھکادیں !

یہ کانپور کي مسجد کا معاملہ همارے سامنے ہے - یقیناً الهلال نے اسکے لیے اپنے تئیں وقف کردیا ' اور علاوہ اخبار کے شخصاً بھي هر طرح کوشش کی ' مختلف مقامات میں لیکچر دیے ' چندے کي تحریکیں کیں ' انجمنوں کو خواب غفلت سے چونکا دیا ' اور بالکل اسی طرح بعض اور ارباب غیرت و قوت نے بھی اپني تمام کوششوں کو اس راہ میں وقف کر دیا - لیکن ایسا هونا نہ تو عام راے کے وجود سے انکار کي وجہ هو سکتا تھا ' اور نہ اُن جلسہ اور جماعتوں نے محض چند شخاص کے کہدینے سے ایسا کیا تھا - مسئلہ اهم ' واقعی ' اور سچا تھا ' خانۂ خدا کی محبت هر مومن دل میں تھي ' اور شہداے راہ الهي کے درد سے هر دل بیقرار تھا - پس چونکہ بات سچي اور حقیقی تھي ' اسلیے سب نے کہی ' اور درد بناوٹی نہ تھا ' اسلیے کوئی نہ تھا جسکے منہ سے چیخ نہ نکلی - سر جیمس مسٹن کي گورنمنٹ نے کہا کہ یہ " چند مفسدوں کي کارستاني ہے " مگر خدا نے ' اسکے قانون صداقت نے ' زمانے کی طاقت نے ' اور پیش آنے والے واقعات و نتائج نے اس الزام کو جھٹلایا اور " عام راے " کے آگے بڑے بڑے سرکشوں کو بالاخر عاجزانہ گردن جھکا دیني پڑي -

هم عمل اور حرکت کے عہد میں هیں ' همارے اصلی کام ندوہ کے مسئلہ سے زیادہ اهم هیں - هم کو آیندہ چپ هوکر بیٹھہ نہیں جانا ہے بلکہ کام کرنا ہے ' اور همارے مقاصد کے مخالف و منکر بڑے هي هوشیار اور چالاکیوں اور شرارتوں کے پیکر هیں - پس خدا کیلیے اصلاح ندوہ کي ضد میں آکر ایسے هفوات منہہ سے نہ نکالو جو نہ صرف یہ کہ واقعیت کے خلاف هیں - بلکہ کل کو مخالفوں کے هاتھہ میں همارا سر کچلنے اور هماري آوازوں کو جھٹلانے اور رد کردینے کیلیے ایک بڑا بھاري پتھر دیدینے والے هیں - ندوہ کا مسئلہ دس مئي کو تھا ' لیکن ملک اور قوم کا مسئلہ روز همارے سامنے آتا ہے - هم اپنی خواهشوں کو گورنمنٹ سے منوانا چاهتے هیں ' اور اپني عام راے کو اسکے هاتھوں ذلیل کرانا پسند نہیں کرتے - همیں بہت کچھہ لینا ہے اور بہت سے کام هیں جنکے لیے عام صدائیں بلند کرني هیں - اگر آج تمنے یہ کہدیا کہ پچاس سے زائد جلسوں کا هونا " عام راے " نہیں تو بتلاو کہ کل کو کسی بڑے سے بڑے مسئلہ کیلیے بھي جسے تم بڑا سمجھتے هو ' کس طرح عام راے کا ثبوت دوگے ' اور ان جلسوں کي تحقیر کرکے اور کونسے جلسے لاوگے جنکي تجویزوں کے ذریعہ گورنمنٹ کے سامنے کھڑے هوگے ؟

جبکہ وہ کہیگي کہ جلسوں کا هونا عام راے کا ثبوت نہیں ' تو اسکا جواب همارے پاس کیا هوگا کیونکہ تمام ملک کے پچاس سے زائد باقاعدہ مجالس کوئی شے نہیں هیں ؟

اصل یہ ہے کہ جو لوگ ان جلسوں کي تحقیر کرتے هیں ' انھیں شاید اسکي چنداں پروا بھي نہیں ہے کہ اسکا اثر عام اسلامي و ملکي فوائد پر کیا پڑیگا ' نیز وہ گورنمنٹ اور حکام کے مقابلے میں قوم کي کامیابي کے کچھہ ایسے شائق بھي نہیں - اگر ایسا هي ہے تو پھر ایسے لوگوں کو اسپر توجہ دلانا بیکار ہے - البتہ اصحاب فکر و راے کو سوچنا چاهیے کہ عام مجالس کي تحقیر کا خیال کس درجہ مہلک اور خطرناک غلطي ہے !

اگر میں ان جلسوں کے متعلق فرداً فرداً بحث کروں تو انکي اهمیت کا مسئلہ پوري طرح روشني میں آجاے ' مگر اصولاً اس طریق بحث کي ضرورت نہیں سمجھتا - یہ جلسے کیسے بھي هوں ' باقاعدہ هوں یا بے ضابطہ ' الہام آسماني سے منعقد هوے هوں ' یا اشارہ انساني سے - انکے لیے الهلال نے زور دیا هو یا کامرید نے - لیکن همارے جلسے یہي هیں - هماري صدائیں انهي میں سے آٹھتي هیں - هماري موجودہ عام راے انهي سے عبارت ہے اور انکو الگ کر دینے کے بعد همارے پاس اور کچھہ نہیں رهتا - بلقان و طرابلس کے تمام مسائل کے متعلق انهي کے ذریعہ هم نے کام کیا - مسجد کانپور کا مسئلہ انهی کي صداؤں سے عبارت ہے - همارے کاموں کي بنیاد اور همارے احتجاج کی قوت صرف انهي میں پوشیدہ ہے - پس جسکا جي چاهے انهیں تسلیم کرے ' جسکا جی چاهے تسلیم نہ کرے ' مگر جب کام کا وقت آئیگا تو تمام قوم اور گورنمنٹ مجبور هوگی کہ انهی کو تسلیم کرے ' اور انهی کو سب کچھہ قرار دے - انکار کرنے والے آفتاب کے وجود سے عین دوپہر کو بھي انکار کرسکتے هیں لیکن روشنی کا سلسلہ تاریکي کا سوال نہیں بن سکتا : فتفکروا وتدبروا یا اولی الالباب -

(عام جلسه كي ضرورت كا اعتراف)

پس ٹھیک ٹھیک اُسي اصول كاركي بموجب جو اب تک متفق و متحده طور پر هم کرتے آئے هیں' هندرستان کے هر حصه سے اصلاح ندوہ کے لیے ایک عام جلسه كي صدائیں اٹھیں ' اور نفس اصلاح کا تقریباً هر حلقه اور هرگروه نے اعتراف کیا - شاید هی دو چار ماہ کے اندرکسي تعليمي مسئله کے متعلق اسقدر عام انکار كي قوت ميسر آئي هے ' جيسي كه بحمد الله اس مسئله میں حاصل هوئي - اسقدر سرعت سے مطالبۂ اصلاح كي قوم نے حمایت كي كه اسكو کسي بڑي سازش سے تعبیرکرنے کے سوا منکرین اصلاح کوئي توجيهه نه کرسکے -

عام جلسے كي ضرورت کے عام اعتراف کے بعد يه سوال سامنے آتا تها که وہ عام جلسه کہاں منعقد هو ؟

مخالفین اصلاح کہتے هیں که اسے لکھنو هي میں منعقد هونا تها ' اور دلیل يه پیش کرتے هیں که جہاں کا معامله هو' وهیں سعي اصلاح زیادہ موزوں اور نتیجه خیز هو سکتی هے - جو لوگ يه خیال اپنے فریقانه مقاصد کی بنا پر ظاهر کرتے هیں ' انسے تخاطب تو مفید نہوگا ' البته غیر جانب دار لوگوں کو ذرا سونچنا چاهیے که ایسا کہکے وہ ایک کہلی اور روشن بات سے کس طرح تجاهل و اغماض کر رهے هیں ؟ ندوة العلما کا سارا ماتم اسی میں هے که چند حضرات نے اُسے اپنے شخصی اقتدار کا گهر بنا لیا هے ' اور ملک کے قابل اور کارکن اشخاص کیلیے اس میں کوئی جگه نہیں رهی هے' اور صرف یہی بات مبدء اصلي هے اُن تمام خرابیوں کا جنکے ذریعه کوئي کوشش اندروني اصلاح کي کامیاب نہیں هو سکتي -

پس ایسي حالت میں اصلاح کے مسئله پر غورکرنے کے لیے خود لکھنو میں جلسه کرنا جو مدعا علیه فریق کا مرکز هے ' کیونکر اُس خواهش کو پورا کرسکتا تها ' جو عام طور پر غیر جانب دار کمیٹي کے قیام پر زور دے رهي تهي ؟ اسکے تو صاف معني يه تهے که جن لوگوں کے خلاف يه سارا شور و غل هے' پهر خود اُنهي کے قدموں پر مسئله اصلاح ندوہ کو گرا دیا جاے ' اور چهوڑ دیا جاے که جس طرح چاهیں وہ اسکا سر کچل ڈالیں -

اصل يه هے که لکھنؤ کا نام صرف اسي لیے بار بار لیا جاتا هے که وهاں حضرات ندوہ اپنی مجازتي پیدا کرنے کے عمدہ وسائل اپنے هاتهه میں رکھتے هیں ' جسکا ایک چهوٹا سا نمونه ایک مرتبه عهدہ داروں کے انتخاب جدید میں نظر آ چکا هے - اگر لکھنؤ میں جلسه هوتا ' تو بآسانی ممکن تها که هزار پانچ سو آدمی شهر اور اطراف سے بلا لیے جاتے ' اور وہ شور مچاتے که اصلاح کوئي چیز نہیں - هم کو کارکنان ندوہ پر پورا اعتماد هے - چونکه اسکا موقعه لکھنؤ سے باهر حاصل نہیں هے اسلیے اسکا همارے دوستوں کو بڑا هي رنج هے -

پس لکھنؤ میں تو اس جلسے کا هونا کسي طرح بهي ممکن نه تها ' اور اِسے هر صاحب بصیرت حتی که خود ارکان ندوہ بهي تسلیم کرینگے ' اگر وہ انصاف اور عدالة سے کام لیں ' اور وقتي مخالفت اور هٹ کو چهوڑ دیں - رهي يه بات که لکھنؤ کے علاوہ کسي دوسرے شهر میں هو تو کہاں هو ؟ تو اس کا جواب صاف يه هے که جس شهر کے لوگ اپنا وقت ' اپنا روپیه ' اپنا دماغ ' اور اپني همدردي ایثار کرکے جلسه طلب کریں اور فریق مخالف کے علاوہ عام پبلک اسپر کوئی معقول اعتراض نه کرے ' نیز بہت اچها هو اگر کوئی مرکزي مقام اور هر طرف کے آدمیوں کي شرکت کیلیے سہولت رکهتا هو -

جبکه جلسے کی ضرورت اور کمیشن کے انتخاب کی صدائیں هر جانب سے اُٹهه رهي تهیں تو کسی شهر سے بهی ایسے جلسے کیلیے آمادگی و مستعدي ظاهر نه هوے ' اور غریب ندوہ کیلیے پڑي بهی کسے تهی که اس گرمي میں اپنا کاروبار معطل کرکے کسي عظیم الشان جلسے کا انتظام کرتا ؟

لیکن خدا کي مرضي یهي تهي که با وجود اِن تمام باتونکے کام هو ' اور مسئله ندوہ غفلت و بے توجهی کي نذر نه هوجاے - پس اُس نے بزرگان دهلي کے دلوں میں اس خدمت جلیل و عظیم کا خیال پیدا کر دیا ' اور وہ هر طرح کي تکالیف اور صرف مال و وقت کرنے کیلیے مستعد هوگئے - انهوں نے ایک جلسه اپنے اهل الراے اور کارکن حضرات کا منعقد کرکے جلسے کي تجویز منظور کي اور اسکا عام اعلان اسي وقت تمام اردو انگریزي اخبارات میں کردیا - صوبجات متحده ' بنگال ' بمبئي ' اور پنجاب کے بعض مشاهیر و عهدہ داران مجالس بهی انکي تجویز سے متفق هوے ' اور انهوں نے اجازت دي که اعلان میں انکے دستخط بهی بڑها دیے جائیں - بمبئی میں انجمن اسلامیه مسلمانوں کی سب سے بڑي انجمن هے - پنجاب میں انجمن حمایت اسلام اور انجمن اسلامیه کی حیثیت تسلیم کرنے سے کسی کو انکار نه هوگا - اله آباد کی پراونشیل مسلم لیگ اپنے صوبے کی با قاعدہ جماعت هے - ان تمام مجالس کے عهدہ داروں نے اپنے دستخط سے اعلان کی اشاعت منظور کرکے شرکت فرمائی -

کسي ایسے جلسه کیلیے اُس شهر کی خواهش اور مسابقت کے بعد صرف يه دیکھنا ضروري تها که وهاں کے لوگوں کي مثل لکھنو کے کوئی فریقانه حیثیت تو نہیں هے ؟

چونکه واقعات نے با وجود هزار سعی و جهاد مخالفت ' مخالفین اصلاح کے مقاصد کا ساتهه نہیں دیا ' اسلیے ظاهر هے که اب وہ اسکے سوا کرهی کیا سکتے هیں که جلسے کی غیر جانب دارانه حیثیت سے انکار کریں ' اور کہیں که دهلی کی تمام مخلوق ' نیز وہ تمام انسانوں کا گروہ عظیم جو انکے مدعو کردہ جلسے میں شریک هوا ' پیشتر هي سے مخالف تها -

یه عام قاعدہ هے که جب عدالت میں کوئي ضدي فریق هار جاتا هے تو يه کهکر اپنے دل کو تسکین دیتا هے که جج کو کچهه دے دلاکر میرے مخالف نے اپنے ساتهه ملا لیا هوگا - پس يه کهنے کا تو همیں چنداں خیال نہیں کرنا چاهیے - البته يه بات قابل غور هے که اگر اتنی بڑي جماعت واقعي مخالفین اصلاح کی مخالف هے اور ابتدا هی سے مخالفانه راے رکهتي هے ' تو پهر ارکان ندوہ اس بیان کے تسلیم کرنے سے کیوں انکا کرتے هیں که عام راے انکے ساتهه نہیں هے ؟

حقیقت يه هے که اگر اس مسئله کے حل کیلیے کسي غیر جانب دار مقام کي جلسه کیلیے ضرورت تهي تو دهلي کي موزونیت میں کسی صاحب انصاف کو عذر نہونا چاهیے - دهلی کے بزرگوں نے کبهی بهی ابتک ندوہ کے مناقشات میں کوئی حصه نہیں لیا ' اور نه کبهی انهوں نے کوئي ایسی کار روائی کی جو فریقانه حیثیت پر دلالت کرتی هو - وہ نه تو مخالفین اصلاح کے معهود فی الذهن دشمنوں کي فوت اور اثر کي کوئي جگه هے ' اور نه دیگر مقامات کے مقابلے میں وهاں داعیان اصلاح کو کوئی خاص بات حاصل هے - بلکه جو لوگ اصلاح کے مخالف اور منکر تهے ' اُنهی میں سے بعض بزرگوں کا وهاں اثر هونا چاهیے کیونکه وهیں کے رهنے والے هیں اور قدرتي طور پر اپنی کوئي جماعت اور حلقه اثر رکهتے هونگے - چنانچه اس جماعت سے کام لینے کی پوري کوشش کی گئی ار ۱۰ کی صبح تک جاري رهی -

صفحة من تاريخ الكيميا

(تقسیم علوم)

اگر علوم جدیدہ کي کوئي تاریخ ترتیب اصلي کے ساتھہ لکھي جاے تو اُسمیں سب سے پہلا باب تقسیم علوم کا ہوگا -

قدما کي ایک بنیادي غلطي یہ تھي کہ وہ علوم کي کوئي صحیح تقسیم اور تعیین حدود نہ کرسکے اور طبیعیات کو جسے فی الحقیقت تجربہ اور مشاہدات کا نتیجہ ہونا تھا ' اُن چیزوں سے ملا دیا جو محض زمانۂ قدیم کے ظنون مقصرہ اور قیاسات ابتدائیہ کا نتیجہ تھیں - متاخرین کو نئي راہ کا سراغ ملگیا اور انھوں نے سب سے پہلے علوم کي تقسیم صحیح اور تعیین حدود میں کامیابي حاصل کی - در اصل یہی اولین کام حکماے جدیدہ کي اصلی مزیت اور شرف ہے -

اب علوم کے اقسام کا نقشہ بالکل بدل دیا گیا ہے اور گو بنسبت اعصار قدیمہ کے بے شمار نئي نئي شاخیں پیدا ہوگئی ہیں ' تاہم اُصولاً انکی تقسیم وحدود ایک صحیح بنیاد پر قائم اور اپني مختصر تعداد میں بالکل غیر متاثر ہے -

چنانچہ موجودہ زمانے میں دس بارہ غیر اصولي قسموں کي جگہ صرف اِن تین حصوں میں تمام علوم تقسیم کردیے گئے ہیں :

(۱) علوم حیاتیہ -
(۲) علوم نفسیہ -
(۳) علوم طبیعیہ -

ان تینوں قسموں میں سے ہمارا موضوع بحث آخر الذکر علم ' اور سب سے پہلے صرف اسکي ایک هي شاخ ' یعنی علم کیمیا ہے -

امم قدیمہ میں سے جن جن قوموں کي تاریخ میں ہمیں علم کیمیا کا تذکرہ ملتا ہے ' وہ مصري ' فنیقي ' یہودي ' یوناني ' رومي ' اور عرب ہیں - اِن قوموں میں سے مصري سب سے پہلے گذرے ہیں ' اسلیے غالباً فن کیمیا کا اولین سرچشمہ مصر ہی ہے -

(لفظ کیمیا)

" کیمیا " کس زبان کا لفظ ہے اور اسکے کیا معني ہیں ؟ اسمیں علماء کا اختلاف ہے - بعض کا بیان ہے کہ کیمیا " کمي " سے مشتق ہے جسکے معنی سیاہ زمین کے ہیں - قدیم زمانے میں مصر کا یہي نام تھا اور چونکہ اس فن کا گہوارہ مصر تھا ' اسلیے اسکا بھي یہي نام پڑگیا - اسکي تائید اس سے بھي ہوتي ہے کہ کیمیا کو " فن مصري " بھي کہتے ہیں -

مگر بعض کا خیال ہے کہ یہ ایک عبراني نژاد لفظ سے مشتق ہے جسکے معني راز یا اخفاء کے ہیں - اصل میں یہ لفظ غالباً شامان ہے - اہل یونان مصر کو سام ابن نوح کي نسبت سے شامیا کہتے تھے -

ایک تیسري جماعت کو ان دونوں رایوں سے اختلاف ہے - اسکے نزدیک یہ در اصل " سیمیا " تھا - سیمیا کے معني بھي اخفاء و پوشیدگي کے ہیں -

بہر نوع لفظ کیمیا کا مشتق منہ خواہ کچھہ هي ہو اور اسکے معني خواہ سیاہ زمین کے ہوں یا اخفاء کے ' اسقدر یقیني ہے کہ یہ ایک پوشیدہ فن تھا جسے صرف رؤساء مذہبي هي جانتے تھے ' اور اسکي بڑي دلیل یہ ہے کہ خود ہیکلوں اور عبادتخانوں کے اندر یا انکے قرب و جوار میں کیمیاوي دار العمل (لبوریٹري) نکلے ہیں -

(کیمیا کی ابتدا)

جس طرح دنیا میں تمام علوم کي ابتدا افراد انسانیہ کی غیر منضبط اور توہمات آمیز معلومات سے ہوئي ہے اور رفتہ رفتہ تمدن و عمران کي ترقي نے اُن میں ترتیب اور انضباط پیدا کیا ہے ' اُسي طرح فن کیمیا کي بھي ابتدا ہوئي -

البتہ اسکي ابتدا اس لحاظ سے ایک خاص اور غیر معمولي حالت بھي رکھتي ہے - شاید هي کسی علم کي ابتدا اسدرجہ توہمات اور خلاف مقصد کوششوں سے آلودہ رهي ہوگي ' جیسی کہ اس نہایت قیمتي اور ضروري فن شریف کي ہوئي ہے !

آگے چلکر فن کیمیا کے مختلف دوروں کي سرگذشت آئیگی - یہاں ہم صرف اسقدر اشارہ کردینا چاهتے ہیں کہ اسکي ابتدا نہ صرف غلط فہمیوں اور غلط مقاصد کے اعتماد کے ساتھہ ہوئي جیسا کہ انقلاب ماهیت معدنیات کي کوشش سے ظاہر ہوتا ہے ' بلکہ بہت کچھہ انساني جرائم و معاصي کي اُن افسوسناک سرگذشتوں سے بھي اسکا تعلق رہا ہے جو دنیا کے گذشتہ تاریخي زمانوں کي وحشت انگیز یادگاریں ہیں ' اور جنسے اس افسوسناک صداقت کی تصدیق ہوتي ہے کہ بہتر سے بہتر اور اشرف سے اشرف آلہ و وسیلہ بھي انسان کے بہیمي جذبات کے قبضہ میں آکر بدترین لعنت و عذاب بن جا سکتا ہے !

فن کیمیا کے جس قدر ابتدائي تجارب ہیں ' وہ دنیا نے صرف دو طریقوں سے حاصل کیے ہیں :

(۱) بہت سے لوگوں کو خیال پیدا ہوا کہ ادنی درجہ کي دھاتوں کو کسي خارجي ذریعہ سے اعلی درجہ کي دھاتوں میں منقلب کردیا جاے - مثلاً تانبے کو سونا بنا دیا جاے یا قلعی اور پارہ کو چاندي کي صورت اور خواص میں بدلدیا جاے - اس مقصد کے حاصل کرنے کیلیے بڑي بڑي علمي اور تجرباتي کوششیں شروع ہوئیں اور صدیوں تک بڑے بڑے حکما اور علمي حلقے اس مقصد کے تجربوں میں مشغول رہے - وہ اپنے مقصد میں تو کامیاب نہوے لیکن انکے تجربوں سے ضمناً بہت سے قیمتي مسائل معلوم ہوگئے جو ایک عمدہ ابتدائي سرمایہ اصلی فن کیمیا کا ثابت ہوا ! -

(۲) پہلا ذریعہ تو یہ غلط فہمي اور غلط تلاش تھي - دوسرا ذریعہ انساني وحشت و جرائم کے مقتدر اور مخفي حلقوں کا علمي وسائل سے مقصد براري کي کوشش کرنا ہے جو عصر قدیم سے لیکر ازمنۂ مظلمہ (مڈل ایجز) کے بعد تک برابر جاري رهي - تاریخ کے مطالعہ سے اُن شریر اور جرائم پیشہ اشخاص اور جماعتوں کا پتہ چلتا ہے جو اپنے علم و حکمت کو اس راہ میں صرف کرکے اپنے بڑے بڑے ذاتي فوائد حاصل کرنا چاهتي تھیں - یہ وہ لوگ تھے

جو اپنے بعض ذاتي مقاصد کے طاقتور دشمن رکھتے تھے' اور انکو مخفي اور ناقابل گرفت ذرائع سے ھلاک کرنے کیلیے نئے نئے زھروں اور قاتل ادویہ کے متلاشي تھے -

بڑي بڑي اقتدار طلب اور حکومت خواہ جماعتیں تھیں جو ایسي ادویات اور مرکبات طیار کرتي تھیں جنکے ذریعہ اُن تمام طاقتور اشخاص کو پوشیدہ ھلاک کرسکیں جنکا وجود انکے مقاصد میں حارج ہے - متعدد بت پرست اقوام کي مذھبي جماعتیں اور انکے بعد قرون متوسطہ کے متعصب اور جرائم پیشہ مسیحي خانقاھیں بھي اس سلسلے کي ایک مشہور کڑیي ھیں' جنھوں نے اپنے گرجوں اور قلعہ نما خانقاھوں کے تہہ خانوں میں انساني ھلاکت و وحشیانہ جرائم کو صدیوں تک قائم رکھا ' اور جنکے مظالم کي لعنت سے صرف چند صدي پیشتر ھي دنیا کو نجات ملي ہے !

زمانۂ گذشتہ کي پراسرار کہانت اور مذھبي پیشواؤں کي خوفناک قوتیں بھي بہت کچھہ اسي فن کے پوشیدہ تجربوں کا نتیجہ تھیں - یہ لوگ پہاڑوں کي غاروں کے اندر اور قلعوں اور گرجوں کے تہہ خانوں میں اپنے علم و تلاش کو ان چیزوں کیلیے صرف کرتے تھے' اور ایسے ایسے مرکبات اور ادویات دریافت کرلیتے تھے جنکے خواص اُس زمانے میں عام طور پر معلوم نہ تھے' اور پھر انکے ذریعہ اپنے تئیں غیر معمولي اور پراسرار قوتوں کا مالک ظاھر کرتے تھے - روم اور جرمني کے قدیم پادریوں اور رومن کیتھولک راھبوں کي خوفناک قوتوں کا تفصیلي تذکرہ تاریخ میں موجود ہے - انکے پاس عجیب عجیب قسم کے قاتل زھر ھوتے تھے جو مختلف غیر محسوس طریقوں اور معین زمانوں کے اندر مقدس جماعت کے دشمنوں کو ھلاک کردیتے تھے -

روم میں کارڈنیل پادریوں کا گروہ (جن میں سے نیا پوپ منتخب کیا جاتا ہے) عجیب الخواص ادویات مہلکہ کے لحاظ سے پوشیدہ اور علمي جرائم کي ایک پوري تاریخ ہے - ان میں سے جو لوگ اپنے تئیں پوپ اور روم کا تاجدار قرار دینا چاھتے تھے' انکے بڑے بڑے پوشیدہ حلقے موجود تھے' اور اُنھوں نے اُس عہد کے پوشیدہ علوم و حکمت کے جاننے والوں کي مدد حاصل کرکے ایسي مرکبات حاصل کرلي تھیں جنکے استعمال کے نتائج اُس عہد میں بالکل غیر معلوم تھے - مسلمانوں کے بعد اسپین میں مسیحي حکومت قائم ھوئي' اور اس نے مشہور و معروف عدالت روحاني (انکویزیشن) کے ذریعہ انسانوں کیلیے سب سے بڑي مسیحي لعنت کا وحشت ناک سلسلہ شروع ھوا - اس عدالت کے خوفناک کارندے اور ممبر تمام مسیحي یورپ میں پھیل گئے تھے' اور انکے خوفناک اقتدار کا ذریعہ منجملہ دیگر مخفي اسباب و طاقت کے ایک فن کیمیا کے غیر معلوم تجارب بھي تھے -

اسی طرح چودھویں صدي مسیحي سے لیکر سولھویں صدي کے اواخر تک روم اور جرمني میں پادریوں کي ایک مخفي اور خوفناک عدالت کي شاخیں پھیلي ھوئي تھیں' اور اُسکے ممبر اور کارندے پوشیدہ پوشیدہ تمام یورپ میں منتشر اور پادشاھوں سے لیکر عام باشندوں تک پر اقتدار رکھتے تھے' انکي نسبت بے شمار شہادتیں موجود ھیں' جنسے معلوم ھوتا ہے کہ انساني ھلاکت کیلیے بہت سے کیمیائي عرقیات کا انھیں علم تھا' اور اُسکي تجربہ گاھیں اُس عہد کے ویران قلعوں اور بڑے بڑے گرجوں اور خانقاھوں کے اندر موجود تھیں - وہ طرح طرح کے خوفناک طریقوں سے مفردات و عناصر کي ترکیب و تجزیہ کا تجربہ کرتے تھے' اور انھوں نے ایسے ایسے آلات بھي ایجاد کرلیے تھے جو آجکل کیمیائي تجارب میں استعمال کیے جاتے ھیں - وہ زھریلے جانوروں کے اعضا سے زھر نکالتے' اور درندوں کو زندہ لٹکا کر اور انکے پیٹ چاک کرکے طرح طرح کے حیواني مادے اور آنتڑیوں کے عرق کھینچتے !

یہ ایک وحشیانہ اور خونخوارانہ تجربہ تھا ' لیکن اسکي وجہ سے فن کیمیا کے بہت سے تجربے معلوم ھوگئے' اور گو پوشیدہ علوم اور پراسرار معلومات ھونے کي وجہ سے انکا بڑا حصہ غیر معلوم ھي رھا' تاھم جسقدر بھي معلوم ھوسکا' وہ اس فن کی ابتدائي معلومات کا قیمتي ذخیرہ ہے -

(کیمیا کے مختلف دور)

دنیا میں جب تک کوئي شے زندہ رھتي ہے' اُسوقت تک برابر اسمیں تغیر و انقلاب کا سلسلہ جاري رھتا ہے' لیکن جب وہ مرجاتي ہے تو یہ سلسلہ منقطع ھوجاتا ہے - یہي حالت علوم کي بھي ہے - علوم جب تک زندہ رھتے ھیں اسوقت تک ھمیشہ انمیں حذف و اضافہ اور ترمیم و اصلاح ھوتي رھتي ہے -

یہ مضمون کیمیا کي مکمل تاریخ نہیں بلکہ صرف اس کا ایک صفحۂ مطالعہ ہے' اسلیے ھم مجبور ھیں کہ فن کیمیا کے صرف اھم دوروں کو لے لیں اور انپر نہایت اختصار و اجمال کے ساتھہ بحث کریں -

کیمیا کے اھم دور چار ھیں :

(۱)

اس دور میں لوگوں نے علمي یا کم از کم باقاعدہ تجارب کے ذریعہ کیمیاوي ظواھر و آثار کا مطالعہ نہیں کیا - اور اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ اُنھوں نے سب کے سب غلط نتائج نکالے - اس دور میں لوگوں کا تمامتر مقصد یہ تھا کہ جسطرح ھوسکے' کم قیمت دھاتوں کو قیمتي دھاتوں مثلاً چاندي یا سونے کي صورت میں منتقل کردیا جائے - یہ کوشش اھل مصر میں پہلي صدي عیسوي تک جاري رھي - یہاں تک کہ کہا جانے لگا کہ کیمیا اُسي علم کا نام ہے جسکے مطابق چاندي اور سونا بنایا جاسکے !

اسکے بعد ھي مسلمانوں کا عہد علمي شروع ھوا اور ان میں بھي گو ابتدا میں اس غلط خیال کو اشاعت ھوئي اور اسکا سلسلہ برابر قائم رھا' لیکن اُنھي کے حکماء محققین نے سب سے پہلے اسکي تغلیط بھي کی اور فن کیمیا کو اصلي مقاصد اور علمي شکل کے ساتھہ مدون کرنا چاھا -

مگر یورپ میں یہ دور سولھویں صدي عیسوی کے وسط تک برابر قائم رھا چاندي سونا بنانے کے مدعي شعبدہ ھزارھا انسانوں کو دھوکا اور فریب دیکر لوٹتے رھے -

(۲)

اسکو ھم دور طبي بھي کہسکتے ھیں کیونکہ اسمیں حالات یکسر ھوگئے ' اور بجاے اسکے کہ ارباب فن کا مقصد عملاً چاندي اور سونے کے ساتھہ مخصوص ھوتا ' اب انکے پیش نظر صرف ادویہ کي تیاري آگئي - اس دور میں طب اور کیمیا پہلو بہ پہلو تھے - عام طور پر خیال کیا جاتا تھا کہ صحت و مرض' تغیرات کیمیاوي ھي کا کام ہے - اسلیے جب کوئي شخص بیمار پڑجاے تو اسکي صحت یابي کے لیے ضروري ہے کہ اسکے بدن میں کوئي اثر کیمیاوي پیدا کیا جاے -

سیرا سلسس (Saracelsus) سب سے پہلا شخص ہے جس نے اس اصول کا صور پھونکا - اس زمانے کے لوگوں میں سے وین ھیل منٹ (Van Helmant) جیسے زبردست عالم تک نے اس مذھب کو قبول کرلیا تھا - اس انقلاب کا نتیجہ یہ ھوا کہ بہت سے مرکبات کیمیائیہ خصوصاً فلزي مرکبات ایجاد ھوے - یہ دور سترھویں صدي کے وسط میں ختم ھوجاتا ہے ا سمیں سب سے زیادہ کامیاب اور علمي حصہ مسلمانوں کے عہد طبي و کیمیائي کا ہے -

(۳)

اس کو هم دور احتراق (Phlogistoo Period) (عربی میں اس کا ترجمہ عصر السعیر کیا گیا ہے) کہسکتے هیں - یہ سترهویں صدی کے وسط سے شروع هوتا اور اٹھارویں صدی کے آخر میں ختم هوجاتا ہے - اس عرصے میں بہت سے علماء کیمیا نے ایک مستقل فن بنانے کی کوشش کی - اس سعی کے لحاظ سے کیمیا کی تاریخ رو برٹ بول (Robert Boyle) کے وقت سے شروع هوتی ہے - روبرٹ بول کا یہ اصول تھا کہ اس فن کا مقصد ترکیب اجسام کا علم ہے اور بس -

اس دور میں ارباب بحث و تحقیق کے خیالات پر چند خاص مسائل چھاگئے تھے جنمیں سب سے زیادہ اهم مسئلۂ احتراق کا ہے اور اسی لیے هم نے اس دور کا نام " دور احتراق " رکھا ہے - اس دور کے علماء کیمیا کا یہ اعتقاد تھا کہ جب کوئی شے جلتی ہے تو اس سے ایک عنصر نکلتا ہے جسے فلو جسٹن (Phlogiston) کہتے هیں - فلو جسٹن ایک فرضی عنصر ہے جسکے متعلق فرض کیا گیا تھا کہ وہ خالص آگ ہے اور آتشگیر مادوں میں ملا هوا رهتا ہے - یہ اعتقاد عرصہ تک قائم رہا - یہاں تک کہ ایک مشہور عالم کیمیاوی (Lavaisier) نے اس خیال کو باطل ثابت کیا ' اور اسوقت سے چوتھا یا موجودہ دور شروع هوا -

یہ دور لوزایر کے عظیم الشان و دقیق کارناموں سے شروع هوتا ہے - اس کیمیاوی جلیل نے اپنے تجارب سے ثابت کردیا کہ اشیاء کے جلنے میں هوا کو بہت بڑا دخل ہے ' نیز یہ کہ احتراق اور فلو جسٹن کے متعلق قدماء کے جو اعتقادات تھے ' وہ وهم محض سے زیادہ نہیں هیں - اسی ایک اصول کے دریافت هو جانے سے دفعتاً نظریۂ احتراق کی بنیادیں اسطرح هلگئیں کہ پھر قائم نہ رهسکیں -

جیسا کہ بعد کے مباحث سے آپکو معلوم هوگا ' در حقیقت لوزوایر نے وہ عظیم الشان خدمت اس فن کی انجام دی ہے جسکی وجہ سے اسکا نام همیشہ تاریخ کیمیا کے صفحات میں محفوظ رهیگا - اُس کے اس کارنامہ کی عظمت کا اندازہ صرف اسی سے هوسکتا ہے کہ اهل فن نے اسے " موجودہ فن کیمیا کے باپ " کا لقب دیا ہے !

مگر افسوس کہ قسمت نے اسکا ساتھ نہ دیا - انقلاب فرانس کے عہد کشت و خون میں حکومت فرانس نے اسے قتل کرا دیا !

اس عہد کے ارباب فضل میں ڈالٹن (Dalton) اور برزیلیوس (Berzelius) بھی هیں - اول الذکر ایک انگریز حکیم ہے جس نے ذرات کا وہ عظیم الشان نظریہ وضع کیا جو آج علوم کیمیاویہ کا سب سے بڑا محور ہے - ثانی الذکر سویڈن کا باشندہ تھا - اس کا سب سے بڑا کارنامہ مختلف عناصر کے اوزان ذری کا (یعنی اُس وزن کا جو ذرات سے پیدا هوتا ہے) اندازہ کرنا ہے -

اسکے بعد عہد آخر کے ارباب کمال کی جماعت ہے ' جنمیں سویڈن کا ارنی نس (Arrhenins) ها لینڈ کا وانٹ هف (Vant Haff) جرمنی کا برٹولٹ Bertolet اور استوالڈ Ostwald ' انگلستان کا فرینکلینڈ Frankland اور سیر ولیم رامزے Sir W. Ramsay مشہور صنادید فن هیں ہے - ان میں سے چار اول الذکر علماء نے کیمیا کی ایک نئی شاخ کی بنیاد رکھی جسکو کیمیاے طبیعی کہتے هیں - کیمیاے طبیعی میں مرکبات کے خواص طبیعی اور ترکیب کیمیاوی کے باهمی تعلق سے بحث هوتی ہے -

کارزار السٹر

نتائج و عبر

غالباً یاد هوگا - الهلال جلد ۳ نمبر ۲۵ میں السٹر کی فوجی تیاریوں کے متعلق ایک مضمون مع چند اهم تصاویر کے شائع کیا گیا تھا - اس مضمون میں جن قومی اور جنگی تیاریوں کی اطلاع دی گئی تھی ' وہ اب بڑی حد تک مکمل هوگئی هیں - ٹائمز کا ایک جنگی مراسلہ نگار لکھتا ہے :

" اسوقت تک جتنے فدا کار السٹر کی قومی فوج میں داخل هوچکے هیں ' انکی تعداد تقریباً ایک لاکھ دس هزار ہے ' اور روزانہ نئے نئے امید وار جوق جوق تمام اطراف و اکناف ملک سے چلے آ رہے هیں !

چونکہ اس فوج میں هر شخص داخل هوسکتا ہے اسلیے قدرتاً بہت سے داخل هونے والے بچے ' بوڑھے ' اور مریض و کمزور اشخاص بھی هونگے - اس بنا پر یہ خیال چنداں صحیح نہ هوگا کہ سوا لاکھ کی تعداد سے جسقدر خوف و عظمت کا اندازہ هوتا ہے ' فی الواقع اسکی فوجی قوت بھی اتنی هی هوگی -

مگر اس خیال کو زیادہ وسعت دینا اور اس فوج کو' جس کا هر فرد نہ بربناء ملازمت و قانون ' بلکہ محض جوش قلبی و عزت و محبت وطنی کیلیے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہادینے کیلیے تیار ہے ' بیڑوں کا ایک گلہ سمجھہ لینا بھی صحیح نہ هوگا - کیونکہ جس شخص کو خوش قسمتی سے اس فوج کی پلٹنوں کے دیکھنے کا موقعہ ملا ہے' وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ هر پلٹن کا بیشتر حصہ وهی لوگ هیں' جنکی رگوں میں ابھی عنفوان شباب کا خون دوڑ رہا ہے ' اور جو اس سے زیادہ تنومند اور چاق و چوبند هیں' جسکی توقع انکو دیکھنے سے پہلے هوسکتی ہے -

رها جوش اقدام و سر فروشی ' تو اسکے متعلق صرف یہ کہدینا کافی هوگا کہ ظفر و فیروز مندی کی روح تو انمیں خود پاشاہ کی فوج سے بھی کہیں زیادہ ہے - پادشاہ کی فوج کی مشین تنخواہ کی ترغیب اور قانون کی قوت سے چلتی ہے ' مگر یہاں اسکی جگہہ جوش و طنیت اور حمیت و غیرت قومی انکے اندر کام کر رہا ہے ! و شتان بینہما "

(حکومۃ کی بیچارگی)

جو لوگ اس ملکی فوج کے نظام سے واقف نہیں ' وہ سمجھتے هیں کہ اگر حکومت اس وقت سختی اور جبر سے کام لے تو اس حرکت کو فوراً روکسکتی ہے - وہ اسکے مرکز اعلی (هیڈ کوارٹر) کا محاصرہ کرلے ' اور اسکے جتنے زعماء و رؤساء تحریک هیں ' سب کو گرفتار کرلے - مگر وہ نہیں غور کرتے کہ اگر اس فتنہ کا انسداد صرف اسی جرأت اور قانونی قوت پر موقوف هوتا ' تو حکومت اپنے تئیں کبھی بھی ان گونسہ گوں اور تہدید آمیز پریشانیوں میں نہ الجھنے دیتی ' اور آج سے بہت قبل وہ سب کچھہ کرچکی هوتی ' جو آج همارے دماغ میں گردش کر رہا ہے -

اولاً تو وہ ملکي پارٹیولکے اختلافات کي وجہ سے ایسي جرأت (جسمیں اگرکسي السٹر والے کا ایک قطرہ خون بھي گر گیا تو اسکو داخلي خونریزي اور خانہ جنگی کے پر ہیبت ناموں سے موسوم کیا جائیگا) کرنہیں سکتي ' اور اگر وہ اسقدر بد اندیش ہو بھی جاے ' جب بھي وھاں کي حالت اسدرجہ قوي ہے کہ اس تحریک کي سرکوبي و پامالی میں کبھي کامیاب نہ ہوگي - اس تحریک کے بانیوں نے فوج کا نظام ایسے اصول پر رکھا ہے' جسمیں ان خطرات و آفات کے لیے پورا حفظ ما تقدم کا سامان موجود ہے ' اورپھر یہ ایک عظیم الشان داخلي جنگ ہوگي ' جو قرون گذشتہ کي باھمی خونریزیوں کے واقعات انگلستان میں تازہ کردیگی -

(عدم تمرکز)

السٹرکي ملکي فوج کا نظام اصول لا مرکزیت پر مبنی ہے - یعني اسکا کوئي مرکز عمومي نہیں جسکےساتھہ پوري فوج کا وجود یا عدم وابستہ ہو' اسلیے اگر اس تحریک کا بڑے سے بڑا سرغنا بھي گرفتار کرلیا جاے جب بھي اسے کوئي ایسا صدمہ نہ پہنچیگا جو اسکي ھستي کے لیے فیصلہ کن ہو -

اس قسم کي تمام قومي تحریکوں کو محض مرکزیت ھي کي وجہ سے نقصان پہونچتا ہے - اسکي قوت صرف چند لیڈروں کے ھاتھہ میں ہوتي ہے جنکو گورنمنٹ گرفتار کرلیتی ہے ' اور پھر انکي تحریک ضعیف ہوجاتی ہے - پس ان تمام تحریکوں کیلیے جو قانون وقت کے حملوں سے محفوظ رھنا چاھیں ' ضروري ہےکہ اپنا ایک مرکز کبھي بھي نہ رکھیں - انکي قوت سمندروں کي طرح پھیلي ہوئي ہو جسکي سطح کا ھر حصہ مرکز اور جسکي موجوں کي ھر چوٹي طاقتور ہوتي ہے !

السٹر کاموجودہ نظام یہ ہے کہ تمام فوج متعدد مرکزوں میں منقسم ہے - ھر مرکز میں متعدد کمپنیاں اور ھرکمپنی میں متعدد ریجمنٹ ھیں - ریجمنٹوں میں سپاھیوں کي تعداد مختلف ہے - جس مقام پر جسقدر فدا کار جمع ہوے ' اتنے ھي آدمیوں کا وھاں ریجمنٹ بنا دیا گیا -

اڈورڈ کارسن السٹر کے بندرگاہ میں کھڑا ہے اور فوجي استحکامات کیلیے احکام دے رہا ہے !

(قومي فوج کي تقسیم)

تمام السٹر میں کل ۹ فوجی مرکز ھیں - ان ۹ مرکزوں میں ۶۵ ریجمنٹیں ھیں - بلفاسٹ میں جو اس تحریک کا صدر مقام ہے ' ۸ - ریجمنٹ ھر وقت موجود رھتے ھیں - ان ریجمنٹوں کے علاوہ بقیہ فوج تمام صوبہ میں پھیلي ہوئي ہے' بعض میں ۴ ریجمنٹ ھیں' بعض میں تین بعض میں دو' اور بعض مین صرف ایک ھي سواروں کي پلٹن ہے' مگر اس سے ضعف یا کمزوري کا نتیجہ نہ نکالنا چاھیے - کیونکہ جو مرکز جس وقت چاھے گھوڑوں اور سائیکل سواروںکی پلٹن فوراً تیار کرلے سکتا ہے -

اصولاً ھر ریجمنٹ میں ۴ سو سے لیکے ۲ ھزار ۲ سپاھي تک ھونے چاھئیں ' مگر چونکہ انکي چھوٹي چھوٹي ٹولیاں مختلف مقامات پر بھیجدي گئی ھیں تاکہ اھل آئرلینڈ کے حملوں کا تدارک کرسکیں (جو چاھتے ھیں کہ السٹر بھي ڈبلن پارلیمنٹ میں ضرور ھي شامل ہو) اسلیے اب کسي ریجمنٹ میں بھي ایک ھزار سپاھي سے زیادہ نہیں ھیں -

ان کمپنیوں اور ریجمنٹوں کو مرکز سے ھر قسم کے سامان جنگ و خور و نوش کي برابر مدد ملتي رھتي ہے - اسکےعلاوہ طبي امداد کا سامان بھی وسیع اور عمدہ پیمانہ پر ہے - تیمارداري کے لیے السٹرکی پرجوش خاتونیں ھیں - علاج کے لیے اعلی قابلیت کے ڈاکٹر اور مریضوں کے لیجانے کے لیے کافي مقدار میں گاڑیاں موجود رکھی گئي ھیں !

السٹر کی ملکی فوج کے نظام میں لا مرکزیت کے ساتھہ جمہوریت بھي شامل ہے - چنانچہ تمام ذمہ دار عہدوں کا تقرر بذریعہ انتخاب ھوتا ہے - چھوٹی چھوٹی ٹولیاں یا رسالے اپنے اپنے کمانڈروں کو خود منتخب کرلیتی ھیں - پھر یہ انتخاب شدہ کمانڈر ریجمنٹ کے قائد کا انتخاب کرتے ھیں - وہ اپنے افسروں کو منتخب کرلیتے ھیں - بڑے کمانڈر کے بعد جو کمانڈر ھوتا ہے' اسکے انتخاب کا اختیار کبھی تو بڑے کمانڈر کو دیدیا جاتا ہے - کبھي فوج خود اپنے ھي ھاتھہ میں رکھتی ہے -

السٹر کے بڑے بڑے روساء اور عمائد کے متعلق فوج کي نگراني کردي گئی ہے - اگر انمیں سے کسی کی غفلت و بے پروائي

ثابت ہوتی ہے تو وہ فوراً معزول کردیا جاتا ہے' اور اسکی جگہ دوسرا شخص مقرر کیا جاتا ہے -

انگریزی فوج کے بہت سے افسروں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اس ملکی فوج کی ہر طرح مدد کرینگے - چنانچہ ان میں سے بعض تو گورنمنٹ کی فوج سے مستعفی ہوکے آ بھی گئے ہیں اور بعض نے اگرچہ ابھی استعفاء نہیں دیا ہے مگر تاہم جب ضرورت پڑیگی فوراً داخل کردینگے -

مسٹر اسکویتھ خواہ کتنا ہی چھپانے کی ناکام کوشش کریں' مگر یہ واقعہ اب سبکے پیش نظر ہے کہ پچھلے دنوں انگلستان کی فوج نے اپنے السٹر کے بھایوں پر تلوار اٹھانے میں ایک سپاہی کی طرح آمادگی ظاہر نہ کی تھی اور بہتوں نے تو اسی وقت اپنا اپنا استعفا پیش کر دیا تھا - اُس وقت پوری گورنمنٹ اس واقعہ سے بد حواس ہوگئی تھی سپہ سالار کو بالآخر خود بھی مستعفی ہوجانا پڑا !!

ان فدا کاروں کے ساتھہ پادری بھی شریک ہیں جنمیں سے بعض تو محض قوم کو تحریض و ترغیب دینے کے فرائض انجام دیتے ہیں' اور بعض سپاہیانہ حیثیت سے بھی حصہ لے رہے ہیں -

ایک کمپنی خبر رسانی کے لیے بھی مخصوص ہے - چونکہ اسکا تعلق تمام مرکزوں سے ہے اسلیے اسمیں ہر مرکز کے چیدہ چیدہ اشخاص شامل ہیں - اس کا سرخیل بلفاسٹ کا ایک مشہور رئیس ہے -

السٹر کی فدا کار عورتوں کی ریجمنٹ جو قومی جھنڈیاں ہاتھہ میں لیے ہوے آ رہی ہیں !

اس کمپنی کے پاس ۴ سو موٹر کار اور ۲ سو موٹر بائیسکل ہیں - انکے علاوہ جھنڈیاں' لیمپ' وہ آلات جنکے ذریعہ محض دھوپ کی وساطت سے خبر بھیجی جا سکتی ہے' وغیرہ وغیرہ تمام سامان مخابرہ کافی مقدار میں موجود ہے - تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ ۴ گھنٹہ کے اندر صوبہ کے اس گوشے سے اُس گوشے تک خبر بھیجی جا سکتی ہے !

تحقیقات سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس کمپنی میں انگریزی فوج کے افسروں کی طرح ڈاکخانہ کے بھی بہت سے اعلی ملازم شریک ہیں !

(عورتوں کی شرکت)

عورت جو انسان کی ہر خدمت اعلی اور فضیلت وطنی و ملکی میں ہمیشہ شریک رہی ہے' السٹر کی اس قومی تحریک کے اندر بھی ہر طرح مشغول نظر آتی ہے !

ملکی فدا کاری کی لہروں نے مردوں اور عورتوں' دونوں کو یکساں طور پر ہلا دیا - السٹر کی عورتوں نے بھی اس دفاع کی ویسی ہی طیاریاں کی ہیں جیسی کہ مردوں نے - انکی فدا کار فوج کی بھی خاص خاص پلٹنیں مرتب ہوئی ہیں' اور میدانوں میں انکے غول کے غول صف آرائیوں اور قواعد جنگ کے سیکھنے میں مشغول نظر آتے ہیں !

فوج کے اُن تمام کاموں کیلیے جو عام نقل و حرکت' تیمارداری' بار برداری' پیغام رسانی' اور جاسوسی و مخبری سے تعلق رکھتے ہیں' عورتوں ہی سے مدد لی جا رہی ہے - نوجوان اور سالخوردہ' ہر طرح کی عورتیں اسمیں شریک ہیں - انہوں نے اپنے لیے خاص طرح کی جھنڈیاں بنائی ہیں اور فوجی وضع کا چست و آسان لباس اختیار کیا ہے - پال مال گزٹ کے نامہ نگاروں نے جب انسے گفتگو کی تو انکی قومی جاں نثاری کے ولولوں کو سنکر حیرت زدہ اور مبہوت ہوگئے - ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ السٹر کی اٹھارہ برس کی لڑکی وہاں کے چہل سالہ با ہمت جوان سے کسی طرح جوش و اولوالعزمی میں کم نہیں ہے !

(مسٹر اڈورڈ کارسن)

اس سلسلے میں سب سے زیادہ عبرت انگیز منظر جو ہندوستانیوں کیلیے ہو سکتا ہے' اس تحریک کے مشہور لیڈروں کی عجیب و غریب حالت ہے -

مثلاً اڈورڈ کارسن ہی کو دیکھیے - یہ شخص فوجی تحریک کا مشہور سرغنہ ہے - ابتدا سے گورنمنٹ کا مقابلہ کر رہا ہے' صاف صاف طور پر کہتا ہے کہ تلوار اور بندوق سے مقابلہ کیا جائیگا - پھر کہنے کا عہد بھی گذر گیا اور کرنے کا دور شروع ہوا - تمام السٹر نے فوجی طیاریاں شروع کردیں' اور اُسکی روک کیلیے جتنی کوششیں کی گئیں' سب کی سب بالکل بے اثر رہیں - اب السٹر پوری طرح آمادۂ جنگ و پیکار ہے !

با ایں ہمہ اڈورڈ کارسن کے ساتھہ گورنمنٹ کچھہ بھی نہیں کرسکتی - گرفتار کرنا یا گرفتاری کا وارنٹ جاری کرنا تو بڑی بات ہے' اتنی قوت بھی نہیں رکھتی کہ اسکی نگرانی کیلیے پولیس کے جاسوسوں کو متعین کرے - وہ بلا تکلف لنڈن کی گلیوں سے گذرتا ہے' اور اسکے بڑے بڑے ہوٹلوں میں آرام کی نیند سوتا ہے - صرف اتنا ہی نہیں بلکہ ہائیڈ پارک میں ہزاروں انسانوں کے سامنے شرربار اور شعلہ خیز تقریریں کرتا ہے' گورنمنٹ کو اعلان جنگ دیتا ہے' اور اسکی مخالفانہ تدبیروں اور مصنوعی اظہار استقامت پر ٹھٹھا مار مار کر ہنستا ہے - مسٹر ایسکویتھ اور وزراے حکومت کچھہ فاصلے پر کھڑے رہکر سب کچھہ سنتے ہیں' اور خاموش و بے حرکت چلے جاتے ہیں !

یہ حالت ہے اُس ملک کی جو حقیقت میں آزادی کا گھر اور حریت کی مملکت ہے !

اسکے مقابلے میں ہندوستان کی حالت پر بھی ایک نظر ڈال لیجیے تاکہ انتہا کے دونوں سرے سامنے آجائیں - گورنمنٹ کے مقابلے یا تحقیر کا خیال تو خواب میں بھی آنا مشکل ہے - البتہ کچھہ لوگ ہیں جو ملک کی تباہی پر روتے ہیں اور جابرانہ قوانین کے نفاذ پر ماتم کرتے ہیں - انکے ہاتھہ میں نہ تو تلوار ہے' اور نہ ہی انکی زبان پر جنگ کا لفظ - بغاوت کا ایک بہت دور کا اشارہ بھی کبھی انکی زبان سے نہیں نکلتا' اور وفاداری پکارتے پکارتے انکی زبانیں سوکھہ گئی ہیں - تاہم پولیس کی ایک رپورٹ یا کسی جاسوس کا ایک حرف مخفی بھی انکی زندگی اور زندگی کی قدرتی آرامی کے سلب کرنے کیلیے کافی ہے - پھر یا تو جیل خانوں کی دیواروں کے اندر نظر آتے ہیں' یا عدالتوں کے سامنے مجرمانہ سر جھکاے ہوے !

مسـلمان اب بھي هـوشيار هوں !

مظـالم البـانيـا

حضرت همدرد قوم مرحوم

السلام عليكم و رحمة الله و بركاته - كل کے انگريزي روزانه اخبارات ميں يـه خبر مجمل درج تهي كـه اپيروٹس يعني اپيريس کے عيسائي باشنـدوں نے مقـام كوده پر دو سو مسلمـانوں كو نهايت بے رحمي سے انواع و اقسام كي عقوبتونکے ساتهه مار ڈالا اور گرجا كو آگ لـگا دي - آج جو خبر كسيقدر تفصيل کے ساتهه لنڈن سے شائع هوئي ہے اوسكا مطلب يه ہے كه اس خبر كي مختلف ذرائع و وسائل سے تصديق هوئي ہے كه كودرة ميں نهايت بے رحمي اور ايذا رساني كي گئي ہے- مظلوموں كي چهاتيوں' هاتهه' پاؤں ميں كيليں يعني ميخهاے آهني ٹهونكي گئيں - هارمسردا ميں بچے ملے جنكے ساتهه سخت بے رحمي كي گئي تهي - بهتونكي انگلياں كاٹ ڈالي گئي تهيں - يه ظاهـر هوا ہے كه كيلوچ کے قريب درسكو اور ديگر مقات ميں البانی مسلمانونكا قتل عام كيا گيا ہے اور اونكو اونکے گهروں ميں اپيروٹس کے لوگوں نے آگ لگا كر جلا ديا -

يه لفظي ترجمه ۷ - مئي كي خبر كا ہے جو رائٹر کے ذريعه همكو آج ۹ مئي كو وصول هوئي ہے - آپ كو معلوم ہے كه ايسي خبريں كس احتياط کے ساتهه يورپ کے اخبـاروں ميں نـكلتي هيں' اور كسقدر اُن ميں كاٹ چهانٹ كي جاتي ہے؟ هندوستان ميں تو اور بهي زياده هوشياري و احتياط سے كام ليا جاتا ہے با ايں همه اس خبر كا آنا اسكي صحت كيليے دليل قاطع ہے بلـكه معلوم هوتا ہے كه جو كچهه بيان كيا گيا ہے وہ اصليت سے بدرجها كم ہے-

اب هندوستان کے مسلمانوں سے پوچهتا هوں كه سكوت كبتـك؟ كيا وقت نهيں آگيا ہے كه مدعيان اسلام کے جگر شق هوجائيں' اور سكون و صبر انهيں جواب ديدے؟ اگر ايسا نهيں تو پهـر ايمان كا دعوا كيوں؟ اگر حكومت تركي کے زمانه ميں مسلمان عيسائيوں کے ساتهه ايسا كرتے تو عيسائي حكومتوں کے جهاز اسوقت قسطنطنيه پر گولـه باري كـررہے هوتے- جو لوگ ايک خـدا كو پوجتے هيں اور خداے مصلوب و متعدد پر ايمان نهيں ركهتے' وہ اس قابـل كهاں كه انكي قابل نفرت وجود کے تلف هونے پر مطالبه كيا جاے؟ يورپ كا ان مظالم کے نسبت يه خيال ہے كه اگر يه نه هوتا تو البانيا ميں ايک عيسائي بادشاه كيوں مقرر كيا جاتا؟ حالانكه تعداد مسلمانوں كي رعيت ميں به نسبت نصارے کے بهت زياده ہے - پس اصل مدعا يه ہے كه ان بد تـرين كفـار يعني مسلمانوں كا كسي طـرح مقدس زمين يورپ ميں خاتمه كيا جاـے - اگر كوئي مسلمان البانيا كا فرمانروا هوتا تو عيسائيوں كي جان و مال اور حقوق كي حفاظت کے ليے كل نصراني يورپ کے سلطنتيں اپني مجموعي قوت کے ساتهه موجود تهيں - كسي مسلمان كي كيا مجال تهي كه آنكهه اٹها كر بهي اونكي طرف ديكهه سكتا' ليكن اس صورت ميں مسلمانوں كا قلع قمع كيونكر هوسكتا تها - اسليے جو اصلي مقصود تها اوسكا پهلا باب يه خوں ريز حالات هيں - اصلي كتاب آينده شروع هوگي -

مگر سوال مقدم يه ہے كه هندوستان کے سات كرور مسلمانوں كو اسـلام کے ليے كيا كرنا چاهيے؟ اسـلام كي اصلي بنـا فتح مكه سے پڑي' اور جبتك مسلمانوں نے جهاد كو نه چهوڑا وہ ذليل نه هوے - جب سے اونهوں نے تـلوار ڈالدي وہ پامال هوگـئے هيں - تركي اور كابل كو ديكهه لو كه كيا كرتي ہے - يهاں هم مسلمانوں کے ليے جهاد شمشيري كا موقعه نهيں ہے تو نهيں هم هندوستان کے مسلمان جهاد مالي كـرکے ايک بقـية السيف سلطنت كو بچـانے كي كوششيں كرسكتے هيں' پس براے خدا اُٹهو اور مسلمانوں كو جگاؤ كه وہ اپني آمـدني كا ايک حصـه اگر چه وہ كيسا هي خفيف هو تـركي كي بحري اور بري طاقت کے ليے وقف كر ديں -

اگر هنـدوستان کے سات كرور مسلمان ايک روپيه بلـكه ايک پيسه بهي ماهوار اس غرض کے ليے وقف كرديں تو كيا كچهه هوسكتا ہے - يه موقع ہے كه كلـكته' بمبئي' لـكهنؤ' دهلي' لاهور وغيرة شهروں ميں جلسه هاے عامه منعقد كيے جائيں اور قوم سے فوجي اور بحري امداد سلطنت اسلامي کے ليے اعانت طلب هو اور عام تحريک پيدا كيجاے - پهر جب يه تحريک شروع هو تو يه ضروري هوگا كه راجه صاحب محمود آباد اور سر كريم بهائي وغيرة معتمدين ملک اسکے امين و محافظ بنيں اور قوم كو اپني اعانت كي نسبت پورا اعتماد رہے -

ميں ايک ملازمت پيشه شخص هوں' ميں اس كام ميں كوئي بڑا حصه لينے كي طاقت اپنے ميں نهيں پاتا - اسليے ميں آپ سے درخواست كرتا هوں کے آپ كمر همت باندهيں اور اگر آپ مناسب خيال كريں تو خدام كعبه کے كام كو اپنے ذمـه لے ليں - اسـلام و مسلمانوں كي نجات اِسي ميں ہے بشرطيكه ايمانداري سے كام كيا جاے -

(خاكسار - م - ا -)

زندہ در گور مریضوں کو خوشخبری

یہ گولیاں ضعف قوت کیلیے اکسیر اعظم کا حکم رکھتی ہیں ' زمانۂ انحطاط میں جواني كي سی قوت پیدا کردیتی ہیں ' کیساهي ضعف شدید کیوں نہو دس روز کے استعمال سے طاقت آجاتی ہے ' اور همارا دعوی ہے کہ چالیس روز حسب هدایت استعمال کرنیسے اسقدر طاقت معلوم هوگي جو بیان سے باهر ہے - ٹوٹتے هوے جسم کو دوبارہ طاقت دیکر مضبوط بناتي ' اور چهرے پر رونق لاتي ہے - علاوہ اسکے اشتہا کي کمي کو پورا کرنے اور خون صاف کرنے میں بھي عدیم النظیر ہیں ' هر خریدار کو دوائي کے بجائے خود ایک وسیلۂ صحت ہے - قیمت في شیشي ایک روپیہ محصول بذمہ خریدار چھ شیشي کے خریدار کے لیے ۵ روپیہ ۸ آنہ - ۴ آنہ کا ٹکٹ بھیجدیں آپکو نمونہ کی گولیونکے ساتھ ساتھ راز بھي تحریر کیا جائیگا -

المشــــــــــتهــر

منیجر کارخانۂ حبوب کایا پلٹ پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکتہ

جوهر عشبۂ مغربی و چوب چینی

یورپ کے بنے هوے همارے مزاجوں کے ساتھ اس لیے موافق آتے ہیں کہ وہ روح شراب میں بنائے جاتے ہیں ' جو گرم مزاج اور گرم ملک کے باشندوں کو بجائے اس کے کہ گرم خون کو ٹھنڈا کریں خون کو اور تیز کردیتے ہیں - هم نے اس جوهر میں برگ ثنا ' چوب چیني وغیرہ مبتدل و مبرہ خون دوائیں شامل کردي ہیں - جن کي شمولیت سے عشبہ کي طاقت دو چند هوگئي ہے - چند خوراک تجربہ کرکے دیکھ لیجیے - سیاہ چهرے کو سرخ کردیتا ہے - بدنما داغ ' پھوڑے ' پھنسي ' بیقاعدگي حیض ' درد نسل ' هڈیوں کا درد ' درد اعضا ' وغیرہ میں مبتلا رهتے ہیں آسکو آزمائیں -

یاد رکھیگا کہ دوا سازي میں یہ نکتہ دل میں جگہ دینے کے قابل ہے کہ ایک دوائي جو نا تجربہ کار بنائے مضر و بے عمل هوجاتي ہے - اور وهي دوا مناسب اجزاء و ترکیب سے واقف کار بنائے تو مختلف حکمي عمل و عجیب و غریب خواص و فوائد ظاهر کرتي ہے - دوا سازي میں قاعدہ ہے کہ جب تک دوا سازاں اجزاء کے افعال و خواص سے باخبر نہو ' کبھي اسکا ترکیب دیا هوا نسخہ سریع الاثر حکمي فائدہ نہ کریگا - یہي وجہ ہے کہ جاهل دوکانداروں کے نسخے جو دوا سازي کے اصول سے محض نا آشنا هوتے ہیں بجائے فائدہ دینے کے نقصان کرتے ہیں ' لہذا ان سے بچنا چاهیے - قیمت شیشي کلاں ۳ روپیہ - شیشي خورد ایک روپیہ ۸ - آنہ -

المشـــــــــــتهر

حکیم ' ڈاکٹر ' حاجي غلام نبی زبدۃ الحکما شاهي سند یافتہ

موچي دروازہ لاهور

اعــــلان

ایک هیڈ کلارک کي انگریزي دفتر کے لیے ضرورت ہے - اعلی علمي قابلیت تحریري لیاقت - دفتر کے کام کا تجربہ سابقہ - بی - اے پاس هونا لازمي شرائط ہیں ' تنخواہ پچھتر روپیہ سے سو روپیہ ماهوار تک حسب لیاقت دیجا سکتي ہے درخواست مع نقول اسناد جلد آني چاهئیں - پتہ ذیل میں مندرج ہے -

هوم سکریٹري هز هائینس نواب صاحب بہادر

ریاست رامپور - یو - پي -

اڈیٹر الهـــلال کي راے

(نقل از الهلال نمبر ۱۸ جلد ۴ صفحہ ۱۵ [۳۶۱]

میں همیشہ کلکتہ کے یورپین فرم جیمس مرے کے یہاں سے عینک لیتا هوں - اس مرتبہ مجھے ضرورت هوئي تو میسرز - ایم ان - احمد - اینڈ سنز [نمبر ۱/۱۵ رپن اسٹریٹ کلکتہ] سے فرمایش کي - چنانچہ دو مختلف قسم کي عینکیں بنا کر انہوں نے دي ہیں ' اور میں اعتراف کرتا هوں کہ وہ هر طرح بہتر اور عمدہ ہیں اور یورپن کارخانوں سے مستغني کردیتي ہے - مزید برآں مقابلۃً قیمت میں بھي ارزاں ہیں ' کام بھي جلد اور وعدہ کے مطابق هوتا ہے -

[ابو الکلام آزاد ۲ مئي سنہ ۱۹۱۴]

صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمانے پر همارے لائق و تجربہ کار ڈاکٹرونکي تجویز سے اصلي پتھر کی عینک بذریعہ وي - پي ارسال خدمت کي جائیگي - اسپر بھي اگر اپکے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدل دي جائیگي -

عینک نکل کماني مع اصلي پتھر کے قیمت ۳ روپیہ ۸ آنہ سے ۵ روپیہ تک -
عینک رولڈ گولڈ کماني مع اصلي پتھر کے قیمت ۶ روپیہ سے ۱۲ روپیہ تک
عینک اسپشل رولڈ گولڈ کماني مثل اصلي سونے کے ' ناک چوڑي خوبصورت حلقہ اور شاخیں نہایت عمدہ اور دیبز مع اصلي پتھر کے قیمت ۱۵ - روپیہ محصول وغیرہ ۶ آنہ -

ایم - ان - احمد اینڈ سنز تاجران عینک و گھڑي - نمبر ۱/۱۵ رپن اسٹریٹ ڈاکخانہ ویلسلي - کلکتہ

هندوستاني دوا خانہ دهلي

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستی میں یوناني اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبي کار و بار کے امتیازات کے ساتھ بہت مشہور هوچکا ہے - صدها دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بني هوئی ہیں) حاذق الملک کے خانداني مجربات (جو صرف اسي کارخانہ سے مل سکتے ہیں) عالي شان کار و بار ' صفائي ' ستھرا پن ' ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف هوگا کہ :

هندوستانی دوا خانہ تمام هندوستان میں ایک هي کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت ، (خط کا پتہ)

منیجر هندوستانی دوا خانہ دهلی

دیـــوان وحشـــت

(یعنی مجموعۂ کلام اردو و فارسی جناب مولوي رضا علی صاحب - وحشت)

یہ دیوان فصاحت و بلاغت کي جان ہے ' جسمیں قدیم و جدید شاعري کي بہترین مثالیں موجود ہیں ' جسکی زبان کي نسبت مشاهیر عصر متفق ہیں کہ دهلي اور لکھنؤ کي زبان کا عمدہ نمونہ ہے ' اور جو قریب قریب کل اصناف سخن پر محتوي ہے - اسکا شائع هونا شعر و شاعري بلکہ یوں کہنا چاهیے کہ اردو لٹریچر کي دنیا میں ایک اهم واقعہ خیال کیا گیا ہے - حسن معاني کے ساتھ ساتھ سلاست بیان ' چستي بندش اور پسندیدگي الفاظ نے ایک طلسم شگرف باندها ہے کہ جسکو دیکھکر نکتہ سنجان سخن نے بے اختیار تحسین و آفرین کي صدا بلند کي ہے -

مولانا حالي فرماتے ہیں ......" آیندہ کیا اردو کیا فارسي دونوں زبانوں میں ایسے نئے دیوان کے شائع هونے کي بہت هي کم امید ہے ...... آپ قدم اهل کمال کي یادگار اور انکا نام زندہ کرنے والے ہیں -" قیمت ایک روپیہ -

المشـــــــــــتهر

عبد الرحمن ' اثر - نمبر ۱۶ - کڑایہ روڈ - ڈاکخانہ بالیگنج - کلکتہ

هر فرمــایش میں الهــلال کا حواله دینا ضروری هے

رینلڈ کي مسٹر یز اف دي کورٹ اُف لندن

یه مشهور ناول جو که سولـه جلدونمیں هے ابهي چهپ کے نکلي هے اور تهوڑي سي رهگئي هے - اصلي قیمت کي چوتهائي قیمت میں دیجاتي هے - اصلي قیمت چالیس ۴۰ روپیه اوراب دس ۱۰ روپیه - چهڑےکي جلد هے جسمیں سنهري حروف کي کتابت هے اور ۲۱۶ هاف ٹون تصاویر هیں تمام جلدین دس روپیه وي - پي - اور ایک روپیه ۱۴ آنـه محصول ڈاک -

امپیرئیل بک ڈیپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بهو بازار - کلکته

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

پوٹن ٹائین.

ایک عجیب و غریب ایجاد اور حیرت انگیز شفا ؛ یه دوا دل دماغي شکایتونکو دفع کرتی هے - پژمرده دلونکو تازه کرتي هے - یه ایک نهایت موثر ٹانک هے جوکه ایکسان مرد و عورت استعمال کر سکتے هیں - اسکے استعمال سے اعضاء رئیسه کو قوت پهونچتی هے - هسٹریه وغیره کو بهی مفید هے چا لیس گولیونکی بکس کی قیمت دو روپیه -

زینو ٹون

اس دوا کے بیرونی استعمال سے ضعف باه ایک بارگی دفع هو جا تی هے - اس کے استعمال کر تے هی آپ فائده محسوس کرینگے قیمت ایک روپیه آٹهه آنه -

هائی ڈرولن

اب نشتر کرانے کا خوف جا تا رها -

یه دوا آب نزول - فیل پا وغیره کے واسطے نهایت مفید ثابت هوا هے - صرف اندروني و بیروني استعمال سے شفا حاصل هوتی هے -

ایک ماه کے استعمال سے یه امراض بالکل دفع هو جاتی هے قیمت دس روپیه اور دس دنکے دوا کی قیمت چار روپیه -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

هر قسم کے جنون کا مجرب دوا

اسکے استعمال سے هرقسم کا جنون خواه نوبتي جنون ؛ مرگی واله جنون ؛ غمگین رهنے کا جنون ؛ عقل میں فتور ؛ بے خوابي و مزمن جنون ؛ وغیره وغیره دفع هوتی - هے اور وه ایسا صحیح و سالم هوجاتا هے که کبهي ایسا گمـان تـک بهی نهیں هوتا که وه کبهی ایسے مرض میں مبتلا تها -

قیمت فی شیشي پانچ روپیه علاوه محصول ڈاک -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta

نصف قیمت - پسند نهونے سے واپس

همارے نئے چالان کي جیب گهڑیاں ٹهیک وقت دینے والي اور دیکهنے میں بهي عمده فائده عام کے وسطے تین ماه تک نصف قیمت میں دي جارهي هیں جسکي گارنٹي تین سال تک کے لیے دي جاتي هے -

اصلي قیمت سات روپیه چوده آنه اور نو روپیه چوده آنه نصف قیمت تین روپیه پندره آنه اور چار روپیه پندره آنه هر ایک گهڑي کے همراه سنهرا چین اور ایک فونٹین پین اور ایک چاقو مفت دیے جاینگے -

کلائي واچ اصلي قیمت نو روپیه چوده آنه اور تیره روپیه چوده آنه نصف قیمت - چار روپیه پندره آنه اور چهه روپیه پندره آنه باندهنے کا فیته مفت ملیگا -

کمپٹیشن واچ کمپني نمبر ۲۰ مـدن متر لین کلکته -

Competition Watch Company
No, 20 Madun Mitter Lane. Calcutta.

پسند نهونے سے واپس

همارا من موهني فلوٹ هارمونیم سرِیلا فائده عام کے واسطے تین ماه تک نصف قیمت میں دي جاویگي یه ساگون کي لکڑي کي بني هے جس سے آواز بهت هي عمده اور بهت روز تک قائم رهنے والي هے -

سینـگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیه اور نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیه ڈبـل ریڈ قیمت ۶۰ ۷۰ و ۸۰ روپیه نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیه هے آرڈر کے همراه ۵ - روپیه پیشگي روانه کرنا چاهیئے -

کمرشیل هارمونیم فیکٹـري نمبر ۳/۱۰ لوئر چیت پورروڈ کلکته -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10/ 3 Lover Chitpur Roud
Calcutta

عجیب و غریب مالش

اس کے استعمال سے کهوئی هوئي قوت پهر دو باره پیدا هوجاتی هے - اسکے استعمال میں کسی قسم کي تکلیف نهیں هوتی - مایوسی مبدل بخوشی کـر دیتي هے قیمت فی شیشی دو روپیه چار آنه علاوه محصول ڈاک -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمال سے بغیر کسی تکلیف اور بغیرکسي قسم کي جلد پر داغ آنے کے تمام روئیں اڑجاتی هیں -
قیمت تین بکس آٹهه آنه علاوه محصول ڈاک -

آر - پی - گو ش

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road. Calcutta.

سنـکاری فلوٹ

بهترین اور سریلي آواز کي هارمونیم
سنگل ریڈ C سے تک C یا F سے F تک
قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیه
ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیه

اسکے ماسوا هرقسم اور هر صفت کا هرمونیم همارے یهاں موجود هے -

هر فرمایش کے سـاتهه ۵ روپیه بطور پیشگي آنا چاهیے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

پچـاس برس کے تجربه کار

ڈاکٹر رائے - صاحب کے - سی - داس کا ایجاد کرده - آوالا سهائے - جو مستورات کے کل امراض کے لیے تیر بهدف هے ؛ اسکے استعمال سے کل امراض متعلقه مستورات دفع هوجاتی هے ؛ اور نهایت هي مفید هے - مثلاً ماهوار نه جاري هونا - دفعتاً بند هوجانا - کم هونا - بے قاعده آنا - تکلیف کے ساتهه جاري هونا - متواتر یا زیاده مدت تک نهایت زیاده جاري هونا - اس کے استعمال سے بانجه عورتیں بهي باردار هوتي هیں -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کي قیمت ایک روپیه -

ســوا تسهائے گولیـان

یه دوا ضعف قوت کے واسطے تیر بهدف کا حکم رکهتي هے - کیسا هي ضعف کیوں نه هو اسکے استعمال سے اسقدر قوت معلوم هوگي جوکه بیان سے باهر هے - شکسته جسموں کو از سرنو طاقت دیکر مضبوط بناتي هے ؛ اور طبیعت کو بشاش کرتي هے -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کي قیمت ایک روپیه

Swasthasahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road, Calcutta.

سلـوائـٹ

اس دوا کے استعمال سے هرقسم کا ضعف خواه اعصابي هو یا دماغي یا اور کسي وجه سے هوا هو دفع کردیتي هے ؛ اور کمزور قوی کو نهایت طاقتور بنا دیتي هے - کل دماغی اور اعصابي اور دلي کمزوریونکو دفع کرکے انسان میں ایک نهایت هي حیرت انگیز تغیر پیدا کردیتي هے - یه دوا هر عمر والے کے واسطے نهایت هی مفید ثابت هوئي هے - اسکے استعمال سے کسي قسم کا نقصان نهیں هوتا هے سواے فائده کے

قیمت فی شیشی ایک روپیه

S. C. .Roy, M. A. 36 Dharamtallah Street, Calcutta.

جام جہاں نما

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نہ ہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بھر کی کسی ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک ہزار روپیہ نقد انعام

ایسی کار آمد ایسی دلفریب ایسی فیض بخش کتاب لاکھہ روپے کو بھی سستی ہے - یہ کتاب خرید کر گویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھہ لیے - دنیا کے تمام سر بستہ راز حاصل کر لیے صرف اس کتاب کی موجودگی میں گویا ایک بڑی بھاری لائبریری (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

ہر مذہب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کی ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم ہئیت - علم بیان - علم عروض - علم کیمیا - علم برق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - گیان سرود - قیافہ شناسی اہل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ ہر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے کہ مطالعہ کرتے ہی دلمیں سرور آنکھونمیں نور پیدا ہو بصارت کی آنکھیں وا ہوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشہور آدمی آنکے عہد بعہد کے حالات سوانعمری و تاریخ دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے ہر موسم کیلیے تندرستی کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کی فہرست ، آنکی قیمتیں ، مقام اشاعت وغیرہ - بھی کھاتہ کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازی طب انسانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج ہاتھی ، شتر ، گائے بھینس ، گھوڑا ، گدھا بھیڑ ، بکری ، کتا وغیرہ جانوروںکی تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکی دوا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوہر (جن سے ہر شخص کو عموماً کام پڑتا ہے) ضابطہ دیوانی فوجداری ، قانون مسکرات ، میعاد سماعت رجسٹری اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالک کی بولی ہر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اردو کے بالمقابل لکھی ہیں آج ہی وہاں جاکر روزگار کر لو اور ہر ایک ملک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفر کے متعلق ایسی معلومات آجتک کہیں دیکھی نہ سنی ہونگی اول ہندوستان کا بیان ہے ہندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وہاں کی تجارت سیر گاہیں دلچسپ حالات ہر ایک جگہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگھی جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے ہیں اسکے بعد ملک برہما کا سفر اور اس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (روبی واقع ملک برہما) کے تحقیق شدہ حالات وہاں سے جواہرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تھوڑے ہی دنوں میں لاکھہ پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر پیرایہ میں قلمبند کی ہیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفر کا بالتشریح بیان ملک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصر - افریقہ - جاپان - آسٹریلیا - ہر ایک علاقہ کے بالتفسیر حالات وہانکی درسگاہیں دکھانی کلیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جہاز کے سفر کا مجمل احوال کرایہ وغیرہ سب کچھہ بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعہ دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسی دلاویز کہ پڑھتے ہوے طبیعت باغ باغ ہو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیہ - ۸ - آنہ محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گھڑی

گارنٹی ۵ سال قیمت صرف چھہ روپے

ولایت والوں نے بھی کمال کر دکھایا ہے اس عجائب گھڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی ہوئی ہے - جو ہر وقت آنکھہ مٹکاتی رہتی ہے ، جسکو دیکھکر طبیعت خوش ہو جاتی ہے - ڈائل چینی کا ، پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - وقت بہت ٹھیک دیتی ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر درستہ احباب زبردستی چھین نہ لیں تو ہمارا ذمہ ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھہ روپیہ -

آٹھہ روزہ واچ

گارنٹی ۸ سال قیمت ٦ چھہ روپیہ

اس گھڑی کو آٹھہ روز میں صرف ایک مرتبہ چابی دیجاتی ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار ہیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتی ہے کہ کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے ہیں - برسوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - قیمت صرف چھہ روپے - زنجیر سنہری نہایت خوبصورت اور بکس ہمراہ مفت -

چاندی کی آٹھہ روزہ واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کی آٹھہ روزہ واچ - جو کلائی پر بندھسکتی ہے مع تسمہ چرمی قیمت سات روپے

بجلی کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور ہر ایک شخص کیلئے کار آمد لیمپ ، ابھی ولایت سے بنکر ہمارے یہاں آئے ہیں - نہ دیا سلائی کیضرورت اور نہ تیل بتی کی - ایک لمپ انکو

اپنی جیب میں یا سرہانے رکھلو جسوقت ضرورت ہو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ہے - رات کیوقت کسی جگہ اندھیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر ہو فوراً لیمپ روشن کر کے خطرے سے بچ سکتے ہو - یا رات کو سوتے ہوے ایکدم کسیوجہ سے آنکھہ پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفہ ہے - منگوا کر دیکھیں تب خوبی معلوم ہوگی - قیمت ا معہ محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کی روشنی ہوتی ہے ۳ روپیہ ۸ آنہ -

ضروری اطلاع — علاوہ انکے ہمارے یہاں سے ہر قسم کی گھڑیاں ، کلاک اور گھڑیونکی زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنما مل سکتی ہیں - اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھیں اکٹھا مال منگوانے والوں کو خاص رعایت کی جاویگی - جلد منگوائیے -

منیجر گپتا اینڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵١٣ - مقام توہانہ - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

علمـــی ذخیـــرہ

(۱) - مآثر السکرام - حسان الهند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کي تصنیف ہے - جس میں هندوستان کے مشاهیر فقرا وعلما کے حالات هیں - مطبوعه مفید عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحه قیمت ۲ روپیه -

(۲) - سروآزاد - مآثر السکرام کا دوسرا حصه ہے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے هیں - مطبوعه رفاہ عام اسٹیم پریس لاهور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیه -

مولانا شبلي نعماني تحریر فرماتے هیں که سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے یه تذکرہ جامعیت حالات کے ساتهه یه خصوصیت رکهتا ہے که اس میں جو انتخابي اشعار هیں اعلی درجه کے هیں - مآثر السکرام میں اُن حضرات صوفیه کے حالات هیں جو ابتداے عهد اسلام سے اخیر زمانه مصنف تک هندوستان میں پیدا هوے -

(۳) گلشن هند - مشهور شعراے اردو کا نادر ونایاب تذکرہ جس کو زبان اردو کے مشهور محسن وسرپرست مسٹر جان گلکرسٹ نے سنه ۱۸۰۱ ع میں میرزا علي لطف سے لکهوایا ہے - بوقت طبع شمس العلما مولانا شبلي نعماني نے اس کی تصحیح کی ہے اور مولوي عبد الحق صاحب بي - اے - نے ایک عالمانه مقدمه لکها ہے - جس میں زبان اردو کي ابتدائي تاریخ اور تذکرہ هذا کے خصوصیات مذکور هیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیه -

(۴) تحقیق الجهاد - نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم کی کتاب ” کریٹکل اکسپوزیشن آف دي پاپولر جهاد “ کا اردو ترجمه - مترجمه مولوي غلام الحسنین صاحب پاني پتي - علامه مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ہے که مذهب اسلام بزور شمشیر پهیلایا گیا ہے - قرآن حدیث ' فقه اور تاریخ سے عالمانه اور محققانه طور پر ثابت کیا ہے که جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات وسرایا وبعوث محض دفاعي تهے اور ان کا یه مقصد هرگز نه تها که غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۰ صفحه قیمت ۳ روپیه

(۵) زرتشت نامه - قدیم پارسیوں کے مشهور پیغمبر زرتشت کي سوانح عمري جس کو مشهور مستشرق عالم جیکسن کی کتاب سے اقتباس کر کے مولوي خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیه -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني کي لا ثاني تصنیف جس میں حضرت عمر رضي الله عنه کي مفصل سوانح عمري اور اُن کے ملکي ' مالي ' فوجي انتظامات اور ذاتي فضل وکمال کا تذکرہ مندرج ہے - قیمت ۳ روپیه -

(۷) نعمت عظمی - امام عبدالوهاب بن احمد الشعراني المتوفي سنه ۹۷۳ هجري کی کتاب لواقح الانوار في طبقات الاخیار کا ترجمه جس میں ابتداے ظهور اسلام سے دسویں صدي کے اواسط ایام تک جس قدر مشاهیر فقرا گذرے هیں ان کے حالات اور ان کے اقوال مذکور هیں - مترجمه مولوي عبد الغنی صاحب وارثی قیمت هر دو جلد ٥ روپیه -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کي مشهور تصنیف جس میں دهلی کي تاریخ اور وهاں کے آثار و عمارات کا تذکرہ مندرج ہے نامي پریس کانپور کا مشهور اڈیشن - قیمت ۳ روپیه -

(۹) - قواعد العروض - مصنفه مولانا غلام حسین قدر بلگرامي - علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتهه عربي و فارسي میں بهي کوئی کتاب لکهي نهیں گئي ہے - اس کے آخیر میں هندي عروض وقافیه کے اصول وضوابط بهي مذکور هیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي نے اپنے اهتمام سے چهپوایا ہے - حجم ۴۷۴ صفحه - قیمت سابق ۴ روپیه - قیمت حال ۲ روپیه

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنے طب متعلقه مقدمات فوجداري ہے - مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - اس کا مفصل ریویو الهلال میں عرصه تک چهپ چکا ہے - قیمت سابق ۶ روپیه قیمت حال ۳ روپیه -

(۱۱) - تمدن هند - موسیو گستا ولیبان کي فرانسیسي کتاب کا ترجمه - مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - یه کتاب تمدن عرب کي طرز پر هندوستان کے متعلق لکهي گئی ہے - اور اس میں نهایت قدیم زمانه سے لیکر زمانه حال تک هندوستان میں جسقدر اقوام گذرے هیں اُن کي تاریخ ' تهذیب وتمدن اور علوم وفنون کے حالات لکهے هیں خصوصاً مسلمانان هند کا حال تفصیل کے ساتهه مندرج ہے - قیمت (۵۰) روپیه -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیه - قیمت حال (۳۰) روپیه -

(۱۳) - داستان ترکتازان هند - جلد ٥ جس میں مسلمانوں کے ابتدائي حملوں سے دولت مغلیه کے انقراض تک تمام سلاطین هند کے مفصل حالات منضبط هیں - اعلی کاغذ پر نهایت خوش خط چهپي ہے - حجم (۲۶۵۶) صفحه قیمت سابق ۲۰ روپیه - قیمت حال ۶ روپیه -

(۱۴) مشاهیر الاسلام - قاضي احمد ابن خلکان کي مشهور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمه جس میں پهلی صدي سے ساتویں صدي تک کے مشاهیر علما و فقها و محدثین و مورخین وسلاطین و حکما و فقرا و شعرا وضاع وغیرہ کے حالات هیں - اس کتاب کے انگریزي مترجم موسیو ڈي سیلان نے ابتدا میں چار عالمانه مقدمے اور کثیر التعداد حواشي لکهے هیں - مترجم نے ان کا بهي اردو ترجمه اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت هر دو جلد ٥ روپیه -

(۱۵) العزالي - مصنفه مولانا شبلي نعماني - امام همام ابوحامد محمد بن محمد الغزالي کي سوانح عمري اور ان کے علمي کارناموں پر مفصل تبصرہ - حجم (۲۷۲) صفحه طبع اعلی - قیمت ۲ روپیه -

(۱۶) جنگل میں منگل انگلستان کے مشهور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کي کتاب دي جنگل بک “ کا ترجمه - مترجمه مولوي ظفر علي خان بي - اے - جس میں انوار سهیلي کی طرز پر حیوانات کي دلچسپ حکایات لکهي گئي هیں - حجم ۳۶۲ صفحه قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیه -

(۱۷) وکرم اروسی - سنسکرت کے مشهور ڈراما نویس کالیداس کے ڈراماتین کا ترجمه - مترجمه مولوي عزیز میرزا صاحب بي - اے مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانه مقدمه لکها ہے جس میں سنسکرت ڈراما کي تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحي حالات مذکور هیں قیمت ایک روپیه ۸ آنه -

(۱۸) حکمت عملي - مصنفه مولوي سجاد میرزا بیگ صاحب دهلوي - حکمت عملي پر مبسوط و جامع کتاب ہے - جس میں افراد انساني کي روحاني ارتقا کی تدابیر کے ساتهه ساتهه قومي ترقي اور عزت حاصل کرنے کي اصول و ضوابط بیان کئے هیں حجم ۴۵۰ صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۱۹) امسر اللغات - عربي فارسي کي متداول الفاظ کي کارآمد ڈکشنري حجم (۱۲۲۶) صفحه - قیمت سابق ۶ روپیه قیمت حال ۲ روپیه -

(۲۰) قران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکهے هیں ' اور کئي هزار الفاظ کي تذکیر و تانیث بتلائی گئي ہے - قیمت ایک روپیه ۸ آنه -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود هیں مطبوعه مفید عام پریس آگرہ - حجم (۴۲۰) صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۲۲) دربار اکبري - مولانا آزاد دهلوي کي مشهور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اهل دربار کا تذکرہ مذکور ہے قیمت ۳ روپیه -

(۲۳) فهرست کتب خانه آصفیه - عربي فارسي و اردو کي کئي هزار کتابوں کي فهرست جس میں هر کتاب کے ساتهه مصنف کا نام سنه وفات - کتابت کا سنه - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیرہ مندرج ہے - جس سے معلوم هوتا ہے که بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیرہ چهوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق هیں اُنهیں اس کا مطالعه کرنا لازمی ہے - حجم ۵۰۰ صفحه - قیمت ۲ روپیه -

(۲۴) دبدبه امیري - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خاں غازي حکمران دولت خدا داد افغانستان کي سوانح عمري - مترجمه مولوي سید محمد حسن صاحب بلگرامی - نهایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۶۲) صفحه (۸) تصاویر عکسي - قیمت ۴ روپیه -

(۲۵) فغان ایران - مسٹر شوسٹر کي مشهور کتاب ” اسٹرنگلنگ آف پرشیا “ کا ترجمه - حجم (۵۰۰) صفحه (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ٥ روپیه -

المشتهر عبد الله خان بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانه آصفیه حیدر آباد دکن

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 14 MCLEOD STREET, CALCUTTA

[6]

اطلاع

اگر معاونین الہلال کوشش کرکے الہلال کیلیے دو ہزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آٹھہ روپیہ سالانہ قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الہلال کا مالی مسئلہ بغیر قیمت کے بڑھائے سہل ہو جائیگا -

منیجر

الہلال کي ششماهی مجلدات قیمت میں تخفیف

الہلال کي شش‌ماهي مجلدیں مرتب و مجلد ہونے کے بعد آٹھہ روپیہ میں فروخت ہوتي تھیں لیکن اب اس خیال سے کہ نفع عام ہو ' اسکي قیمت صرف پانچ روپیہ کردي گئي ہے -

الہلال کي دوسري اور تیسري جلد مکمل موجود ہے - جلد نہایت خوبصورت ولایتي کپڑے کي - پشتہ پر سنہري حرفوں میں الہلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیادہ کي ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ هاف ٹون تصویریں بھي ہیں - کاغذ اور چھپائي کي خوبي محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصلہ بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیہ کچھہ ایسي زیادہ قیمت نہیں ہے - بہت کم جلدیں باقي رهگئي ہیں - (منیجر)

نمبر ۲۲ - جلد ۳   ۲۶ ذی الحجه ۱۳۳۱

الـنـبـاء ألا لـيـم

بجـرم عشق تو هم مي كشنـد و غوغا ئيست * تو نيـز بر سر بام آ كه خوش تمـاشـا ئيست

(۲)

سر زمين محتـرم هنـد كا فرزندان اسـلام سے مطالبـه

و لو انا كتبنـا عليهم ان اقتلوا انفسكـم او خرجوا من ديا ركم ما فعلوه الا قليل منهم ' و لو انهم فعلوا ما يوعظون به ' لكان خيراً لهم و اشد تثبيتا (۴:۶۹)

اور اگر هم ان مدعيان خدا پرستي كو حكم ديتے كه حق و صداقت كي راه ميں اپني جانوں كي قرباني كرو يا اپنـا گهر بار چهوڑ كر نكل جاؤ ' تو ان ميں سے چند آدميوں كے سوا كوئي بهي ايسا نه كرتا - حالانكه جو كچهه انكو سمجها يا گيا هے اگر وه اسكي تعميل كرتے تو انكے حق مين بهتر هوتا اور اسكي وجه سے وه اپنے حق و مقصد پر مضبوطي كے سانهه جمے رهتے -

وه آنكهيں جو ايک سال پہلے طرابلس اور برقه كے مناظر مظلوميت پر خونبانه فشاني كر رهي تهيں ' وه دل جو چند ماه پيشتر مقدونيا كے حوادث خونين كي ياد ميں دو نيم تهے ' وه زبانيں جو كل تک شهداء مقدسين كانپور كيليے فغاں سنج تهيں' ابهي اسوده خاطر اور فارغ البال نهوں كه انكي مشغوليت كا سامان باقي هے !

سه چيزست آنـكه پا يانے نـدارد :
شبے من' درد من' افسانۂ من!

پهر وه انكهيں جنهوں نے كل تـک حق و انسانيت كے ان عالمگير ماتموں ميں حصه ليا هے ' كيا آج عدل و انصاف كي ايک مصيبة كبرى اور ماتم عظمى كيليے چند آنسوؤں سے بهي بخل كرينگي ؟

اگر كل تـک طرابلس و بلقان كے ماتم گدار انسانوں كي مظلوميت پر رو رهے تهے ' تو تعجب هے اگر آج رهي انساني مظلوميت انكي انكهوں كو تر نه كرے ! اگر انكا جوش و خروش اور جد وجهد اسليے تها كه حق و انسانيت كا ساتهه ديں اور ظلم و عدوان سے نفرت كريں' تو حيف هے اگر آج اسي مظلوم انسانيت كي چيخيں انكے دلوں كي محبت اور همت كي همدردي حاصل نه كر سكيں !

انسانيت اور حق و عدل كے پرستاروں كے ليے امتياز ابن و آن نهيں هے - وه جو وطن كي قيد سے منزه' زمين و مرز بوم كي تميز سے پاک هيں' انكے ليے خدا كي زمين كا هر تـكرا مقدس' اور اسكے بنـدوں كا هر گـروه محترم هے - وه انسانية كے خـادم هيں - انـكي محبت نوعي كا شرف ' وطن و قوم كي ادنى تـرين تقسيموں سے آلوده نهيں هوتا - انـكے كانوں ميں جهاں كهيں سے بهي انسانية كي فرياد الغياث آتي هے ' انكهوں كے آنسو ' اور دل كے زخموں كو اپنے استقبال كيليے مهيا پاتي هے - مشرق و مغرب انكے ليے يک ساں هے ' عزيز و بيگانه كي تفريق ميں انكے ليے آزمايش نهيں - طرابلس و مقدونيا كي تڑپتي هوئي لاشوں پر اگـر وه ماتم كرتے هيں' تو جنـوبي افريقه كے ان قتيلان حق و انصاف كے خوں چكاں زخموں كو بهي ديكهكر چيخ اٹهتے هيں' جنهيں كوڑوں كي وحشيانه عقوبت نے خاک و خون پر لٹا ديا هے - و ليس البر ان يحب الوطن ' انما البر ان يحب العالم !

عارف هم از اسلام خرابست و هم از كفر
پروانـه چـراغ حـرم و ديـر ندانـد

اسـلام اسي عالم پرستي كي دعوت ليكر ايا - وه اپنے پيروں كو وطن پرست نهيں بلكه انسانية پرست ديكهنا چاهتا هے -

(خدمت عالم و خدمت وطن)

ليكن اگر تمام عالم همارا وطن اور اسليے محترم هے' تو وه خاک تو بدرجۂ اولى همارے احترام محبت كي مستحق هے ' جسكي آب و هوا ميں هم صديوں سے پرورش پا رهے هيں؟ اگر تمام فرزندان انسانيت همارے بهائي هيں ' تو وه انسان تو بدرجۂ اولى همارے احترام اخوت كے مستحق هيں ' جو اسي خاک كے فرزند اور مثل همارے اسي كي سطح پر بهنے والے پاني كے پينے والے ' اور اسي كي فضاء محبوب كو پيار كرنے والے هيں -

پس آج جنوبي افريقه ميں جو قيامت كبرى قائم هے ' مظلوميت كي جو انتها اور ايثار و قرباني كي جو مهم در پيش هے ' ميں نهيں سمجهتا كه دنيا ميں پيروان اسلام سے بڑهكر اور كون گـروه هوسكتا هے ' جس كے ليے سب سے زياده جهـاد جذبات و عمال كي اسكے اندر دعوت هو؟

وه ' جو دنيا ميں حق كي نصرت كيليے آئے هيں - وه ' جو عالم كو اس ظـلم و سفاكي سے نجات دينے كيليے آے هيں جو حكومتوں كے غرور اور قوموں كے جنسي تعصب و وحشت سے پيدا هوتا هے - وه ' جو عدل كے علم بردار' - اور اسليے خلافة الهي كے مدعي هيں - وه ' جو دنيا ميں اپنے تئيں اس ارحم الراحمين كا نائب سمجهتے هيں جو ظلم پر غضب ناک مگر انصاف سے خوش هوتا هے - اور پهر سب سے آخـر مگر سب سے مقـدم يه كه جو مسلم هيں' اور اسليے تمام

عالم کي امنیت و عدالة کي نگراني کے اولین مستحق هیں ؛ اگر وہ اپني انسانیت دوستي اور مظلوم پروري کو صرف ایک هي قوم و ملک کے ساتهه وابستہ کردینگے اور اس ظلم آباد ارضي کے هر ماتم میں یک سان جوش و خروش اور غیر متغیر عزم و همت سے حصہ نہ لیں گے ' تو کیا پهر اسمانوں سے فرشتے آترینگے جو زمین کي بیکسي پر ماتم کرینگے ؟ یا دریاؤں کي مچهلیاں اور هوا کے پرند جمع هونگے ' تا انسان کي مظلومي پر مرثیہ خواني کریں ؟

میں تم سے سچ سچ کہتا هوں کہ اگر میرا بس چلتا تو میں اس دنیا کے تمام ماتموں کو صرف مسلمانوں هي کیلیے مخصوص کردیتا اور کسي دوسرے کي شرکت آسمیں کبهي گوارہ نہ کرتا - کیونکہ زمین پر جہاں کہیں بهي همدردي کے آنسوؤں اور دل کے پیام محبت کي ضرورت هو' وہ صرف پیروان اسلام هي کا حصہ هے ' اور صرف کلمۂ توحید هي کے گهرانے کا ورثۂ هے - کیونکہ سب اسلیے آئے تا کہ اپنے تئیں بچائیں مگر مسلمان صرف اسلیے آئے تا کہ تمام انسانوں کو بچائیں :

وکذلک جعلنا کم امة وسطا ' لتکونوا شهداء علی الناس و یکون الرسول علیکم شهیدا -

(افسانۂ غربت)

میرا مقصود جنوبي افریقہ هندوستانیوں کے تازہ مصائب هیں -

هندوستانیوں کا کوئي جرم بجز اسکے نہیں هے کہ وہ وهاں بس گئے هیں ' کاروبار کرتے هیں ' اور چونکہ محنتي اور کفایت شعار هیں اسلیے روپیہ پیدا کرلیتے هیں - انکي مرفہ الحالي وهاں کي گوري آبادي کو کهٹکتي هے اور پسند نہیں کرتي کہ انکي سرزمین میں باهر کا کوئي انسان روپیہ کماے - بوجہ کم خرچ اور کفایت شعار هونے کے هندوستاني دکاندار کم نفع پر مال فروخت کرتے هیں - بعض بازاروں میں گورے دکانداروں کو اس سے بهي نقصان هوتا هے - یہ انکي مزید برهمي کا سبب هے - انهوں نے اپني گورنمنت کو آمادہ کیا کہ کسي نہ کسي طرح هندوستانیوں کو یہاں کے قیام سے روک دیا جاے -

یونین گورنمنت انسانوں کو یکا یک قتل نہیں کرسکتي ' وہ مسیحي هے اور یقیناً اسکے سامنے قرون مظلمہ کی وہ تمام وحشیانہ خوں ریزیاں موجود هیں ' جنکي وجہ سے یہ دور دنیا کے امن و حریت کیلیے ایک جهنمي لعنت رها هے - آسے وہ طریقہ بهي معلوم هے جسکے ذریعہ رومي عیسائي مصر و شام کے ملحدوں کو سزائیں دیتے تهے ' اور پهر آسے زندہ انسانوں کو چٹائي میں لپیٹ کر جلا دینا بهي ضرور آتا هوگا جیسا کہ اسپین کي مجلس عدالت دیني (انکویزیشن) هزارها خدا کے پیدہ کردہ انسانوں کے ساتهہ کرچکي هے - تاهم اب وہ ایسا نہیں کرسکتي اور زمانے کے انقلاب نے تعذیب و هلاکت کے وہ تمام پرانے نسخے بیکار کردیے هیں -

پس آس نے قوانین وضع کرنا شروع کیے ' اور جابرانہ قوانین کي لعنت بهي آس لعنت سے کم نہیں هے ' جو آگ اور تیز کیے هوے لوهے کي هلاکتوں سے نکلتي هے - بلکہ في الحقیقت وہ اس سے بهي شدید تر هے - ایک غیور انسان تلوار کي دهار اور آتشکدے کے شعلوں سے نہیں ڈرتا مگر آس جبر سے ضرور ڈرتا هے جو آسکے احترام و شرف کي تحقیر کرے -

یہ قوانین عجیب و غریب هیں ' اور گویا ایک ایسي جماعت کیلیے هیں جو سرے سے انسان هي نہیں هے - سب سے پہلے قانون رجسٹریشن نافذ کیا گیا جس کو غالباً سات آتهہ سال کا زمانہ هوگیا هے - اسکا منشا یہ تها کہ هر هندوستاني جو جنوبي افریقہ میں رهنا چاهے ' اپنے تئیں رجسٹري کراے ' ۳ - پاونڈ یعنے ۴۵ - روپیہ ٹیکس دے ' اور رجسٹري کے فارم پر دستخط کي جگهہ انگوٹهے کا نشان بناے - پچهلوں دنوں جب بزرگ و محترم ملک ' انریبل مسٹر گوکهلے جنوبي افریقہ تشریف لے گئے تهے ' تو ارکان حکومت نے وعدہ کیا تها کہ ٹیکس فوراً موقوف کردینگے چنانچہ انهوں نے آسي وقت اسکي اطلاع بذریعہ تار انگلستان و هند کے پریس کو دیدي تهي - لیکن اب جنرل بوتها کہتا هے کہ اس طرح کا کوئي وعدہ نہیں کیا گیا تها !

اسکے بعد " قانون آبادي اهل هند " نافذ کیا گیا جو کسي وحشي سے وحشي گروہ کیلیے بهي نا قابل تحمل هے - اس قانون کي رو سے هندوستانیوں کے تمام حقوق مدني و شهري غصب کرلیے گیے اور خدا کے هزارها زندہ بندوں کو یکا یک حکم دیا گیا کہ وہ موت سے بهي بدتر زندگي کیلیے طیار هو جائیں :

(۱) هندوستاني کسي شهر کي آبادي کے اندر نہیں رهسکتے -

(۲) انکي دکانیں شهر سے پورے دو میل کے فاصلے پر هوں -

(۳) شهر کي کسي شاهراہ پر سے وہ گذر نہیں سکتے -

(۴) جنوبي افریقہ کے اندر کسي ریل کے بہتر درجہ میں سفر نہیں کر سکتے -

(۵) کسي شهر کے کسي هوٹل میں قیام نہیں کر سکتے -

(٦) کسي رسٹوراں (قهوہ خانے) میں بیٹهہ نہیں سکتے -

(۷) ۳ - پاونڈ جزیہ هر ۱۳ - برس سے زیادہ عمر کا هندوستاني مرد اور عورت ادا کرے -

(مذهبي توهین)

اس سے بهي بڑهکر یہ کہ ایک قانون کي رو سے هندؤں اور مسلمانوں کے نکاح کو قانوناً نا جائز قرار دیا ' اسلیے کہ " یہ آس ملک کا طریق ازدواج هے جهاں ایک سے زیادہ بیویاں کي جاتي هیں "

اس کا نتیجہ یہ هے کہ جسقدر هندوستاني وهاں موجود هیں ' سب کي بیویاں حقوق زوجیت سے محروم هوگئیں اور انکي اولاد ناجائز قرار پائیں - اس سے بڑهکر کسي قوم کیلیے ظالمانہ سلوک کیا هو سکتا هے کہ اسکے مذهبي طریق کي علانیہ توهین کي جاے ' قانوناً اسکے طریق نکاح کو نا جائز بتلایا جاے ' اور اسکي جائز بیویوں کو داشتہ عورت قرار دیا جاے ؟

(اجمال تاریخي)

یہ سلوک آن لوگوں سے کیا جاتا هے جو ابسے نصف صدي پہلے امپیریل گورنمنٹ کے حکم سے افریقہ بهیجے گئے تهے اور تقریباً سب کے سب مزدوري پیشہ لوگ تهے - آس وقت جنوبي افریقہ آج کا جنوبي افریقہ نہ تها - وہ ایک وحشت زار و ویراني تها ' جهاں بڑے بڑے شهروں اور متمدن آبادیوں کي جگہ درندوں کے بهٹ ' اور صحرائي جانوروں کے مساکن تهے - اِن لوگوں نے اپني جانوں کي قربانیاں کرکے شهر آباد کیے - عمارتیں تعمیر کیں ' کارخانوں میں مشین کے پرزوں اور پهرکیوں کي طرح کام کیا ' اور اس طرح وہ " عظیم الشان جنوبي افریقہ " طیار هوگیا جسکے متمدن بازاروں سے اب ان وحشیوں کو گذرنے کي اجازت نہیں !

ابتدائي تیس سالوں کے اندر هندوستانیوں سے سلوک برا نہ تها لیکن گذشتہ ۲۰ - ۲۵ - سال سے موجودہ مظالم کي ابتدا هوئي - مشهور جنگ ٹرانسوال کے اصلي اسباب و بواعث خواہ کچهہ هي هوں ' لیکن بظاهر ایک سبب گورنمنٹ هند کي یہ شکایت بهي تهي کہ هندوستانیوں کے ساتهہ اچها سلوک نہیں کیا جاتا - یہي

مسـتر گاندھي ھيں جنھوں نے جنـگ کے چھڑتے ھي امپيريل گورنمنٹ کو اطـلاع دي تھي که وہ مـع اپني تمام جماعت کے برٹش گورنمنٹ کي خدمت کيليے طيار ھيں -

جنـگ کے کچھه عرصے بعد رھي امپيريل گورنمنٹ ' جسکي نظروں ميں ھندوسـتـان کبھي بھي سلف گورنمنٹ کيليے عملاً موزوں نھوگا ' مجبور ھوئي که جنوبي افريقـه کو اداري خود مختاري ديدے - چنانچه کيپ ' ناٹال ' اور ٹرنسوال کے چار صوبے جو با ھم ملکر ايک متحد حکومت بنائے گئے تھے ' برٹش گورنمنٹ نے انکی اداري خود مختاري کا اعـلان کرديا -

اسکے بعد ھي مصائب کا اصلي دور شـروع ھوتا ھے - اس سے پيشتر جنوبي افريقه کو گورنمنٹ ھند کا بھي کچھه نه کچھه خوف تھا - اب وہ بھي جا تا رھا -

(سنه ٦ - سے ١٠ - تـک)

چنانچه سنه ١٩٠٦ ميں قانون رجسٹريشن نافذ کيا گيا جس کا ذکر اوپر ھوچکا ھے - اسميں يه شرط قرار دي گئي که ھر مرد و عورت خواہ خوانـدہ ھو خواہ نا خواندہ ' دستخط کي جگهه اپنے انگوٹـھے کا نشان مثل وحشيوں اور مشتبه لوگوں کے چھاپے !

ھندوستانيوں نے اس حکم کو اپنے محترم و محبوب ملـک کي توھين سمجھا اور اسکے خلاف ايک خاموش مقابله شروع کرديا - يه مقابله متصل سنه ١٠ - تک جاري رھا - اس اثنا ميں ڈيڑھه سو آدمي قيد ھوے - ايک سو کو جلا وطن کيا گيا - ٧٥ - لاکهه روپيه سے زيادہ کي ھندوستاني جائداديں ضائع ھوئيں ' کتنے ھي خاندان برباد ھوگئے:- کتنوں کے عزيز بچے اس دارو گير ميں گم گئے جنکا سراغ اب تـک نهيں ملا !

اس اثنا ميں بد بخت ھندوستان بھي چيختا رھا اور جنوبي افريقه سے بھي کئي وفد انگلستان پهنچے - کچھه دنوں کے بعد ھي کينـگ جارج پنجم کي تاجپوشي کي تقريب تھي - اس تقريب نشاط ميں مظلوموں کي فريادوں کا بلند ھونا موزوں نه تھا ' اسليے امپيريل گورنمنٹ نے بھي زور ڈالا - نتيجه يه نکلا که عارضي طور پر ظلم و وحشت کي اس بے امان شمشير زني ميں ايک سکون سا پيدا ھوگيا اور يونين گورنمنٹ نے بالفعل راضي نامه کرليا -

گو بظاھر معلوم ھوتا تھا که يه سکون ھے ' مگر در اصل ايک مهلت جنگ تھي اور اسليے تھي تاکه آئندہ زيادہ تازہ دم ھوکر حمله کيا جائے - چنانچه باوجود گورنمنٹ کے متعدد مواعيد و اعلانات کے اب پوري قوت اور آمادگي کے ساتھه وحشيانه قوانين کا عمل در آمد شروع کرديا گيا ھے -

(مقابله)

ليکن ظلم و سفا کي کا جس قوت سے حمله ھوا ھے ' معلوم ھوتا ھے که صبر و استقامت کي بھي اتني ھي طاقت کے ساتھه فرزندان ھند مقاومت کيليے طيار ھوگئے ھيں - تمام جنوبي افريقه ميں ھندوستانيوں کي آبادي ڈيڑھه لاکهه کے قريب ھے ' جسميں ايک لاکهه بيس ھزار مزدور ھيں - سب سے پہلے چار ھزار ھنـدوستانيوں کی ايک جماعت نے مستر (گاندھي) کے ماتحت عزت کي قرباني کيليے اپنے تئيں پيش کيا - انھوں نے کار و بار بند کرديے اور ٹرانسوال سے نٹال روانه ھوگئے - يه اسليے کيا که ھندو ستانيوں کيليے ايک صوبے سے دوسرے صوبے ميں جانا بھي جرم ھے - پس انھوں نے چاھا که اُس قانون کي عملاً خلاف ورزي کر کے اپنے تئيں سزا دلائيں اور اسطرح ظلم کے مقابلے ميں بظاھر جسماني شکست کھا کر حقيقتـاً اخلاقي فتح حاصل کريں -

اس جماعت ميں صرف مرد ھي نهيں بلکه عورتيں بھي اور انکے ساتھه معصوم بچے بھي ھيں !

بالاخـر مستر گاندھي گـرفتار کرليے گئے اور انھوں نے جرمانے کي جگه قيد خانے ميں جانا پسند کيا -

(مقدس قـربـاني)

مستر گاندھي اس خاموش مقابلے کا سپه سالار ھے - وہ ايک کامياب بيرسٹر تھا جسکي آمدني ايک لاکهه روپيه سالانه کے قريب تھي - ليکن مدت سے اس جانفروش راہ حريت نے پريکٹس چھوڑ دی ھے اپني تمام دولت اسي راہ ميں لٹا دي اور صرف ٣ - پاونڈ ماھوار پر گذارا کرتا رھا - يه وہ مقدس ايثار ھے جس کے ليے ھندوستان ميں ھم ترس رھے ھيں ليکن ھندوستان کا ايک فرزند ھندوستان سے باھر اسکا نا قابل فراموش نمونه پيش کر رھا ھے !!

(جهاد في سبيل الله)

ھر جد و جهد جو ظلم ' جبر ' نا انصافي ' اور انسانية دشمني کے مقابلے ميں کي جائے ' في الحقيقت جهاد في سبيل الله ھے - کيونکه خدا انسان نهيں ھے جسکے کاموں کيليے ھم اپنے جان و مال کو نثار کرينگے ' بلکه صداقت اور حق و عدالت ھي اسکا کام اور ظلم کي مقاومت ھي اُسکي راہ ھے - پس زمين پر جو شخص حق کي خدمت کرتا ھے ' يقيناً وہ آسمان پر خدا کے خدمت گذاروں ميں پـکارا جاتا ھے - مستر گاندھي نے اس راہ ميں اپني جان اور مال ' دونوں لٹا ديا پس في الحقيقت وہ مجاھـد في سبيل الله ھيں ' اور " بانفسهم و باموالهم " کے ھر دو مراحل جهاد مقدس سے گذر چکے ھيں -

يه حق و عدالت کا سپه سالار عجيب ھے - جبکه بندوقوں کے فير اور کوڑوں کي ضـرب سے اسپر حمله کيا گيا ھے ' نو نه تو اُس کے پاس مسلح فوج ھے اور نه خود اسکے ھاتھه ھي ميں لوھے کا کوئي تيز آلہ ھے ' تا ھم ھم کو يقين ھے که اسکي فوج بے شمار ' اور اسکے آلات جنگ کي کاٹ کاري ھوگي - وہ اس معرکے ميں گو تنها ھے ليکن حق و صداقت کے فرشتے اُسکے يمين و يسار ھيں ' اور اسکے ساتھي گو نهتے ھيں ' ليکن مظلوميت خود ھي ايک تـلوار ھے ' جسکي موجودگي ميں اور کسي اسلحه کي ضرورت نهيں ھوتي - وہ وقت دور نهيں جب اس جنگ کا خاتمه ھوگا ' اور دنيا کے ليے صابر و اولوالعزم مظلوموں نے اخلاقي فتح کي ايک عظيم الشان مثال يادگار چھوڑي ھوگي !

بلیٰ ' ان تصبروا و تتقوا ويا توکم من فورھم ھـذا ' يمدد کم ربکـم بخمسـة الاف مـن الملا ئکـة مسومين - (٣ :)

ھاں بيشک ' اگر تم صبر و کروگے اور حق و صداقت کي نا فرماني سے بچوگے تو پھـر نهيں کوئي قوت شکست نه ديسکے گي - اگـر تم پر دشمن اسي آن حملـه کرديں تو خـدا اپنے ھزاروں ملائکة نصرت سے تمهاري مدد کريگا -

(موجودہ حالت)

گذشته اشاعت ميں تازہ حالات کا خلاصه ديچکے ھيں ' تمام ھندوستاني ليڈر گرفتار کرليے گئے ھيں - کانوں کے احاطوں کو بھي جيـل خانه بنا ديا گيا ھے - جبر و ظلم ' خوں ريزي ' سفا کي ' تعـذيب و عقوبت کي انتهـا ھوگئي - جن مزدوروں نے کام چھوڑ ديا ھے انکے ليے پستول اور کوڑے اپني جالادي کيليے مستعد ھيں - عدالت حکم ديتي ھے که جو مزدور کام نهيں کريگا اسکو بھوکا رکھکر مارا جائيگا - دو ھندوستاني زخمي ھوچکے ھيں اور کوڑوں کي سزائيں جاري ھيں -

(گورنمنٹ ھند)

یہ بالکل سچ ھے کہ جنوبي افریقہ کي گورنمنٹ اندروني خود مختاري رکھتي ھے اور وہ کچھہ ھندوستان نہیں ھے جہاں سب کچھہ کیا جاسکتا ھے ' تاھم قابل غور امر یہ ھے کہ انگلستان کي وہ انساني ھمدردي ' مظلوم پروري ' نوع خواھي ' جو کبھي ساحل باسفورس پر جنگي نمایش کرنا چاھتي ھے ' کبھي مقدونیا میں اپنے کمشنر مقرر کرتي ھے ' کبھي جنگي بیڑوں کو دردانیال کے قریب پہنچ جانے کا حکم دیتي ھے ' کیا اس انتہائي وحشت و سفا کي پر بھي کچھہ نہ کر سکیگي ؟

امپیریل گورنمنٹ یقیناً اندروني معاملات میں دخل نہیں دیسکتي لیکن کیا بہ حیثیت ایک متمدن حکومت ھونے کے اس ظلم و جبر پر مواخذہ بھي نہیں کرسکتي ' جس کا ایک ادنی سا شبہ بھي ترکي اور ایران کو تخت حکومت اولٹ دینے کي دھمکي دینے لگتا ھے ؟ کیا اگر چین کے کسي کھیت میں ' شام کے کسي دامن کوہ میں ' قسطنطینیہ کي کسي گلي میں ' مصري فلاحوں کي کسي آبادي میں ' ایک گورے جسم کے ساتھہ کسي غیر مسیحي ھاتھہ کا کوڑا مس کر جاتا ' تو انگلستان کي بے حسي کا یہي حال ھوتا جو آج کامل پندرہ سال سے نظر آرھا ھے ؟

گورنمنٹ ھند نہیں معلوم کب کروٹ لیگي ؟ جو زخم مظلوموں کے جسموں پر لگ رھے ھیں ' وہ شاید اس مراسلہ کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں جو لارڈ ھارڈنگ کي گورنمنٹ انڈیا آفس میں بھیجیے گي -

(ھمارا فرض)

لیکن بہر حال انساني فرض ان فکروں سے بالا تر ھے - خود ھم کو کہ اپنے عزیز بھائیوں کي فریادوں کو سن رھے ' اور انکي داستان غربت و مصیبت کو پڑھ رھے ھیں ' صرف اپنا فرض ھی سونچنا چاھیے -

اس وقت سب سے زیادہ مقدم کام روپیہ کي فراھمي ھے ' جس کے لیے ھندوستان کے بزرگ ترین فرزند ' یعني انریبل مسٹر گوکھلے نے دورہ شروع کردیا ھے - اس حق و ظلم کي معرکہ آرائي کي فتح صبر و استقامت پر موقوف ھے اور وہ بغیر اعانت مالي کے ممکن نہیں - پنجاب نے اس بارے میں قابل تقلید مثال قائم کي ھے ' جہاں ایک دن کے اندر ۲۵ - ھزار روپیہ ھوگیا اور مسٹر لاجپت راے نے کہا کہ " میں اپني تمام پونجي فنڈ میں دیدینے کیلیے طیار ھوں "

افسوس کہ یہ سب کچھہ ھو رھا ھے مگر مسلمان غافل ھیں ' اور جس صف میں انہیں سب سے آگے آنکے خدا نے رکھا تھا ' اپني بدبختی سے اسمیں سب سے پیچھے بھي نہیں -

آج مسٹر گوکھلے روپیہ کي فراھمي کیلیے دورہ کر رھے ھیں ' مگر کہیں سے بھي یہ صدا نہیں آتي کہ فلاں مسلمان لیڈر بھي اس کام میں تھوڑا سا وقت دینے کیلیے نکلا ھے ! افسوس و صد افسوس !

کامل اس فرقۂ زھاد سے اٹھا نہ کوئي
کچھہ ھوے تو یہي رندان قدح خوار ھوے !

میں اپني حالت کس کو سناؤں کہ علائق نے کیسا کچھہ مجبور کردیا ھے ' تاھم ھاتھہ پاؤں ھلا رھا ھوں کہ کسي طرح بند توڑوں اور کلکتہ سے نکلوں - مسلمانوں کو یاد رکھنا چاھیے کہ آج ان کي نئي زندگي کي آزمائش ھے - آجتک انھوں نے ملک کي تمام خدمتیں صرف ھندؤں ھي کیلیے چھوڑ دي تھیں ' اور خود اپنے لیے ھندؤں کو باغي کہنے کا شریفانہ مشغلہ منتخب کرلیا تھا -

ملک کي بہتري و فلاح کي فکر ھو تو صرف ھندؤں ھي کو ' جابرانہ قوانین کے خلاف احتجاج کریں تو صرف ھندو ' جنوبي افریقہ کے ھندوستانیوں کیلیے روئیں تو صرف ھندو - اگر ایسا ھي ھے تو خدارا اپنے دلوں میں سونچو کہ بدبخت مسلمان آخر کس مرض کي دوا ھیں ؟ اگر وہ ھندوستان میں بستے ھیں تو کیا ھندوستان کي خدمت بھي انکا فرض دیني نہیں ؟ اگر تمام عالم انکا وطن ھے تو کیا ھندوستان بھي نہیں ھے ؟

گلگونۂ عارض ھے نہ ھے رنگ حنا تو
اے خوں شدہ دل ' تو تو کسي کام نہ آیا

مگر اب حالت پلٹي ھے اور کہا جاتا ھے کہ ھم بیدار ھوے ھیں - اگر یہ سچ ھے تو اسکا ثبوت کہاں ھے ؟

(آیۃ کریمۂ عنوان مقالہ)

عنوان مضمون کي آیت پر غور کرو - یہ آیت سورۂ نساء کے اس حصے کي ھے ' جہاں خدا تعالی نے ضعفا و منافقین کي حالت بیان کي ھے - فرمایا کہ اگر اللہ تعالی حکم دیتا کہ اسکي صداقت و عدالت کی راہ میں جہاد کرو - اپنے وطنوں کو چھوڑ دو ' اپني جانوں کي قربانیاں کرو ' تو کتنے راستباز انسان ھوتے جو اس حکم کے آگے سر جھکاتے ؟

حالانکہ اصل راہ آزمایش یہي ھے -

آج ھر شخص کو چاھیے کہ اپنے دل پر ھاتھہ رکھکر سونچے - جنوبي افریقہ میں ھمارے عزیز و محبوب بھائي جو صدمات عزت وطن محترم کي راہ میں برداشت کر رھے ھیں ' اگر انکي جگہہ ھم ھوتے اور ھم سے ایسا کہا جاتا تو ھماري حالت کیا ھوتي ؟ ھم میں کتنے ھیں جو اپني لاکھوں روپیہ کي جائداد اپنے ھاتھوں تاراج کرنے کیلیے مستعد ھیں ؟ کتنے ھیں جو مسٹر گاندھي کي طرح ایک لاکھہ سالانہ کي آمدني چھوڑ کر ۴۵ - روپیہ ماھوار پر اپني پوري زندگي دیسکتے ھیں ؟ پھر کتنے ھیں جو جلا وطن ھونے کیلیے ' قید میں جانے کیلیے ' اپنے بیوي بچوں کو دشت غربت میں مبتلاے آلم و مصائب کرنے کیلیے پستولوں کا نشانہ اور کوڑوں کا تختۂ ظلم بننے کیلیے طیار ھیں ؟

ھندوستان میں ازادي کے غلغلوں سے پورا بر اعظم لرز رھا ھے - حریت اور قرباني کے دعوؤں سے کوئي زبان نہیں جو نا آشنا ھو ' مگر عزیزان ملک و ملت ! میں تم سے سچ سچ کہتا ھوں کہ آج جنوبي افریقہ میں جو کچھہ ھو رھا ھے ' اگر اسکا دسواں حصہ بھي یہاں پیش آے تو ھندوستان کے شاندار دعوؤں اور عظیم الشان اعلانات کے ھجوم میں بہت کم سچي روحیں ایسي نکلیں گی جو آزمایش میں ثابت قدم بھي رھیں گي :

در مدرسہ کس را نہ رسد دعوئي توحید
منزل گہ مردان موحد سر دار ست

و لو انا کتبنا علیھم ان اقتلوا انفسکم اوخرجوا من دیارکم ' ما فعلوہ الا قلیلا منھم !

اب بھي وقت ھے کہ مسلمان خواب غفلت سے چونکیں اور جس جوش و ایثار سے انھوں نے جنگ طرابلس و بلقان اور مسجد کانپور کے معاملہ میں حصہ لیا تھا ' اس معاملہ میں بھي حصہ لیں - و السلام علي الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ ' اولئك الذین ھدا ھم اللہ و اولائك ھم الو الالباب !

تاریخ اسلام اور بحریات

به تذکرۂ جہاز " رشادیه "

پچھلي ڈاک میں ترکي سے جسقدر مصور رسالے آئے هیں ' نئے عثماني جہاز (رشادیه) کي تصویر اور تذکرہ سے پرهیں - انکو دیکھکر بے اختیار گذشته عہد اسلامي کے بحري کارنامے یاد آگئے :

گذر چکي هے یه فصل بہار هم پر بھي !

خیال گذرا که الله اکبر ! کیا انقلاب زمانه هے ! آج ایک اهن پوش جہاز کسي دوسرے ملک کے کارخانے کي غلامي کرکے حاصل کیا گیا هے تو اسپر تمام ملک میں غلغله هے - کبھي یه عالم تھا که بحر اسود و اقیانوس پر صرف اسلامي بیڑوں هي کا قبضه تھا ' اور سلطان نور الدین کے کارخانۂ جہاز سازي میں میلوں تک آلات جہاز سازي پھیلے هوے تھے !

یه قصه هے جب کا که آتش جواں تھا !

جي میں آیا که اس تقریب پر اپني پچھلي داستانوں کي کچھه ورق گرداني کرلیجیے که اگر بستر مرگ پر ایام صحت کو جي بھر کر یاد کرلینے هي کي مہلت مل جاے تو بھي بہت هے ورنه بہتوں کو تو یه بھي میسر نہیں :

گاهے گاهے باز خواں ایں دفتر پارینه را
تازہ خواهي داشتن گر داغہاے سینۂ را

مسلمانوں کے گذشته تمدن کي تاریخ میں بحري ترقیات پر اب تک بہت کم لکھا گیا هے مگر تفحص و تجسس سے کام لیا جاے تو بکثرت مواد عام تاریخوں هي میں موجود هے - سب سے زیادہ اس بارے میں علامۂ (مقریزي) کا ممنون هونا پڑیگا ' جس نے اپني بے نظیر تاریخ مصر (الخطط والاثار) کي تیسري اور چوتھي جلد میں مصر کے چند کارخانوں کے نہایت تفصیلي حالات دیے هیں -

سب سے پہلے اُن جنگي اور غیر جنگي کشتیوں کے اقسام پر نظر ڈالني چاهیے جو عربوں نے عام طور پر استعمال کي تھیں اور انکے نام لغۃ عربي میں داخل هوگئے هیں - اسکے بعد اسپین اور افریقه کے جنگي جہازوں کا ایک پورا دور هے اور پھر عثماني و ممالیک مصر کے عہد کے بعض خاص بحري حوادث و ترقیات هیں - یکے بعد دیگرے هم سب پر نظر ڈالیں گے -

اس سلسلے میں بعض مرقعات بھي هیں جنکا معائنه موضوع کي دلچسپي کو بڑھادیگا - آج ایک صفحۂ مرقعات پیشکش هے ' جس میں عہد اسلامي کي ایک جنگي کشتي اور سلطان محمد خامس کي بعض کشتیوں کي تصویریں آپ ملاحظه فرمائیں گے -

(تحقیق کلمۂ اسطول)

سب سے پہلے اُس عام لفظ کے مفہوم کو متعین کرلیں جو عربي تاریخوں میں بحري جنگوں کے تذکرہ میں بار بار آتا هے اور آجکل بھي عام طور پر مستعمل هے - یعنے کلمۂ " اسطول " -

اسطول ایک یوناني نژاد لفظ هے - اسکے معني هیں " چند جہازوں یا کشتیوں کا مجموعه " جسکو آجکل اردو میں " بیڑا " کہتے هیں - مشہور شاعر (بحتري) کہتا هے :

یسرو قرون اسطول کان سفینة
سحائب صیف من جهام و ممطر

" وہ ایسے بیڑے چلاتے هیں جنکي کشتیاں کیا هیں ' گرمي کے بادل هیں که بعض تو خالي هیں - اسلیے جلد گزر جاتے هیں - اور بعض پاني سے لدے هوے هیں - اسلیے دیر میں چلتے هیں "

لیکن " اسطول " کا اطلاق بیڑے کے علاوہ جہاز پر بھي هوتا هے - (خفاجي) شفاء العلیل في المعرب و الدخیل میں لکھتے هیں :

الا سطول مرکب تهیاء للقتال و نحوہ

اسطول وہ جہاز هے جو جنگ یا تجارت وغیرہ کے لیے تیار کیا جائے -

(سفن و توابع اساطیل اسلامیه)

اسلامي اسطول مختلف انواع کي کشتیوں سے مرکب هوتے تھے جنمیں اهم انواع یه هیں :

(بطس)

(بطس) بطسۃ کي جمع هے - کبھي اسي کو بطشه یا بسطه بھي کہتے هیں مگر یه دونوں نام مستقل الفاظ نہیں - اسي لفظ بطسه کي تحریف هیں -

یه ایک بہت بڑي جنگي کشتي تھي - اسکے حجم کي طرح اسمیں باد بان بھي بکثرت هوتے تھے - مقریزي کي عبارت آگے آیگي جس سے معلوم هوگا که هر ایک میں ۴۰ باد بان هوتے تھے - اس سے اندازہ هوسکتا هے که عظمت حجم اور کثرت باد بان نے اسکے منظر کو کسقدر هائل و مہیب بنا دیا هوگا ؟

کشتي کي یه قسم صلیبي لڑائیوں میں خاص طور پر مشہور هوئي - کیونکه یه ان تمام کشتي کي انواع میں مشہور ترین نوع هے جو اس زمانه میں سب سے بڑے هونے کي وجه سے بحري جنگ میں استعمال کیجاتي تھي -

بطسه کا استعمال جنگ کے علاوہ سامان کے نقل و حرکت اور بار برداري میں بھي هوتا تھا - چنانچه جنگ کے وقت کشتي میں فوج ' اسلحه ' رسد ' میگزین ' سامان محاصرہ ' وغیرہ کے تمام لوازم و ضروریات جنگ اسمیں بھر دیتے تھے - غرض که کشتي کیا هوتي تھي - پورا جہاز تھا -

یه نه تھا که بطس کا اسطرح استعمال هنگامي اور فوري ضرورتوں هي کے وقت هوتا تھا ' بلکه وہ اسي لیے بنائي بھي جاتي تھیں - چنانچه انکي ساخت میں یه امور ملحوظ رهتے تھے - ذخائر جنگ کے لیے اونچي اونچي چھتیں بنائي جاتي تھیں - اندر مختلف درجے هوتے تھے جن میں فوج کے مختلف طبقے علحدہ علحدہ بیٹھتے تھے -

یورپین مورخین لکھتے هیں که شاہ جرمني نے جنگ کے لیے جو بطس بنوائے تھے ' وہ اتنے بڑے تھے که اسکو لوگ " آدھي دنیا " کہتے تھے ! (موسیو سیدیو کا مضمون تمدن اسلامي پر ' مترجمۂ رفاعه بک طہطاوي)

(معرکۂ برج ذباب)

بطس کے ساتھ جنگ آرائي کے مختلف طریقوں میں مشہور ترین طریقہ وہ تھا ' جو فرنگیوں نے برج ذباب کے لیئے وقت صلیبي لڑائیوں میں اختیار کیا تھا -

برج ذباب وسط دریا میں قائم تھا - فرنگي اسکو لینا چاھتے تھے - اسکے لیے انھوں نے بطسہ کي سطح بالائي پر ایک برج بنایا تاکہ اسے لکڑي سے بھرکے کھینچتے ہوے برج ذباب کے قریب لیجائیں اور پھر اس برج میں آگ لگا کے برج ذباب کے اندر پھینکدیں - وھاں جو لوگ ھونگے جلکے مرجائینگے اور پھر برج پر قبضہ کرلیں گے

اس کشتي کو جسمیں برج بنوایا تھا لکڑي سے خوب بھرا گیا تا کہ اگر مزید لکڑي کي ضرورت هو توکوئي دقت پیش نہ آئے - اسکے علاوہ ایک دوسري کشتي کو بھي لکڑي سے بھرا گیا - پھر ایک تیسري کشتي میں چند ایسي کمینگاھیں بنائي گئیں جہاں تک اسلحہ ' تیر ' پتھر ' وغیرہ کا گزر نہ هو سکے - یہ اسلیے کہ جب لوگ پہلي دو کشتیوں میں آگ لگا لیں تو اسمیں آکے پناہ لیں -

جب تیاري مکمل هوگئي تو یہ اسطول صلیبي فرشتۂ مرگ بنکے چلا - جب برج ذباب کے قریب پہنچا تو اس کشتي میں آگ لگاني چاھي جسمیں برج بنایا گیا تھا - آگ سلگائي اور اسمیں روغن نفت ڈالا - لیکن اتفاق سے ھوا کا رخ برج ذباب کي طرف سے خود انکے طرف هي پلٹ گیا نتیجہ یہ نکلا کہ خود حملہ آوروں کي کشتي میں آگ لگ گئي - بجھانے کي لاکھہ کوشش کي مگر کچھہ نہ ہوا - تمام لوگ جلکے خاکستر ھوگئے -

مگر فرنگي اس حادثہ کے بعد بھي اپنے ارادے سے باز نہ آئے اور پھر اسکے لینے کے لیے تیاریاں شروع کیں - ابکي اس برج میں ایک سوندھہ اسطرح کي لگائي کہ جب چاھیں " وہ شہر پناہ کي طرف پھرکے ایک راستہ سا بنجائے اور سپاہ آساني سے وھاں تک جا سکے - لیکن اسمیں کامیابي نہوئي

(البوارج)

(بوارج) بارجہ کي جمع ھے - اسطول کي طرح یہ لفظ بھي دخیل ھے - اسکي اصل سنسکرت ھے - اصل میں یہ " بیڑا " تھا - عرب بارجہ اس عظیم الشان جنگي کشتي کو کہتے تھے ' جو " شونہ " نامي کشتي سے بڑي ہوتي تھي ' یا بالفاظ دیگر بڑي شونہ کا نام بارجہ تھا - یہ لفظ گو دخیل ھے مگر بعد کو عربوں نے اسکا اسطرح استعمال کیا گویا یہ عربي الاصل تھا - چنانچہ اسکو صفت کے طور پر بھي استعمال کرتے ھیں اور کہتے ھیں : سفینۃ بارجۃ - اي سفینۃ مکشوفۃ -

کشتي کي یہ نوع عربوں نے ھندوستان سے اسلام کے بعد سیکھي - ھندوستان سے وہ جنگ اسي کشتي پر کیا کرتے تھے - معتصم باللہ عباسي کے زمانہ میں جب ھندوستان نے فارس کے جغرفي ساحلوں اور اسکے قرب و جوار کے مقامات پر حملہ کیا ھے تو اسوقت معتصم نے انکے بیڑوں کو گرفتار کرلیا - (مسعودي) کتاب التنبیہ و الاشراف میں معتصم کي فتوحات کے ذیل میں لکھتا ھے :

و اسر البوارج ' وھي مراکب الھند وکان فیھا منھم عسکر عظیم قد غلبوا علی ساحل عمان و فارس و ناحیۃ البصرہ

اور بوارج کو جو کہ ھندوستان کے جہاز ھیں گرفتار کرلیا - انمیں بہت فوج تھي جو عمان و فارس کے ساحل اور بصرہ کے ایک گوشہ پر قابض ھوگئي تھي -

بوارج کا ذکر (طبري) نے بھي سنہ ۲۵۱ - ۸۶۵ م کے واقعات میں کیا ھے - اسکے الفاظ یہ ھیں :

ولخمس بقین من صفر دخل من البصرۃ الی بغداد عشرۃ سفائن بحریۃ تسمی بوارج ' في کل سفینۃ اشتیام و ثلثۃ نفاطین و نجار وخباز و تسعۃ و ثلاثون رجلا من الجذافین و المقاتلۃ ' فذالک في کل سفینۃ خمسۃ و اربعون رجلا (طبري مطبوعۂ مصر جلد ۱۱ - صفحہ - ۱۱۲) -

۲۵ - صفر کو بصرہ سے بغداد میں بیس کشتیاں داخل ھوئیں جو بوارج کہلاتي ھیں - ھر کشتي میں ایک افسر اعلی تھا - تین نفت انداز - نیز بڑھئي اور بارچي - انتالیس کھینے والے اور لڑنے والے بھي تھے - غرض کہ ھر کشتي میں کل ۴۵ آدمي تھے -

غرض کہ عربوں نے بوارج کا استعمال اسوقت سے شروع کیا جب وہ فتح سندھہ کے بعد ھندوؤں سے ملے - چنانچہ مسلمان والیان سندھہ ھندوؤں کے مقابلہ میں ھمیشہ بوارج ھي استعمال کیا کرتے تھے - علامۂ بلاذري نے فتوح البلدان میں اسکا تفصیلي ذکر کیا ھے - (دیکھو ذکر فتح سندھ)

(المسطحات)

یہ مسطح کي جمع ھے - یہ بھي ایک نہایت عظیم و جسیم جنگي کشتي تھي - پرتگالي زبان کے کلمہ (Misties) اور فرنچ لفظ (Mistech) اسي کلمۂ مسطح سے نکلے ھیں - یہ اور بطس ' دونوں اسلامي جنگي کشتیوں میں سب سے بڑي کشتیاں سمجھي جاتي تھیں -

(الشذوات و السمیریات)

شذوات یا شزات جمع کے صیغے ھیں - اسکا واحد شذاء ھے - اور سمیریات بھي جمع ھے - اسکا واحد سمریۃ ھے - یہ بھي ایک قسم کي کشتي تھي جو دولت عباسیہ کے عہد میں بحري جنگوں کیلیے استعمال کیجاتي تھي - جسطرح بطس حروب صلیبیہ میں مشہور ھوئیں ' اسیطرح یہ کشتیاں ان جنگوں میں مشہور ھوئیں جو زنگیوں سے تیسري صدي کے نصف آخر میں ھوئي تھیں - اسمیں سپاھي تیر انداز ' اور مسلح ملاحوں کے علاوہ ' اسلحہ و علم آلات جنگ اور ذخائر بھي لاد لیتے تھے - مورخ طبري سنہ ۲۶۷ ھجري کے واقعات میں لکھتا ھے :

ذکر ان صاحب الزنج کان امر باتخاذ شذوات ' فعملت لہ ' فضمھا الي ما کان یحارب بہ ' و قسم شذواتہ ثلاثۃ اقسام بین بہبوذ و نصر الرومي و احمد بن الزرنجي - (جلد ۱۱ - صفحہ ۲۸۲) -

صاحب زنجبار نے حکم دیا کہ شذوات درست کي جائیں چنانچہ طیار کي گئیں ' پھر انکے ذریعہ سے لڑنے کیلیے جن چیزوں کي ضرورت تھي ' وہ بھي مہیا کي گئیں - اور اس نے تمام شذوات کو تین قسموں میں بہبود ' نصر رومي ' اور احمد بن زرنجي کے سامنے تقسیم کردیا -

پھر اسي سلسلے میں (سمیریات) کا بھي ذکر کیا ھے :

کتب سلیمان الی صاحب الزنج یسئلہ امدادہ بسمریات لکل منھن اربعون مجذافا فوافا اربعون سمیریہ ' في کل مقاتلان و مع ملاحیھا السیوف والرماح والتراس

" سلیمان نے ملک زنگ کو لکھا کہ اسکي مدد کے لیے ایسي سمیریات بھیجے جنمیں سے ھرایک میں ۴۰ مجذاف ھوں چنانچہ ایسي چالیس کشتیاں آئیں - ھر کشتي میں دو سپاھي تھے - نیز ان کشتیوں کے ملاحوں کے ساتھہ تلواریں ' نیزے ' ڈھالیں بھي تھیں "

دشمن کے شذوات و سمیریات میں سے جب کوئي کشتي پناہ مانگنا چاھتي تھي تو ایک سفید علم کو جو اسکے همراہ ہوتا تھا ' سرنگوں کر دیتي تھي -

دولت عباسیہ کے آخر عہد میں ان کشتیوں کا استعمال جنگ میں موقوف ھوگیا اور پھر صرف بار برداري کے کام میں آنے لگیں -

تاریخ ترقیات بحریہ

آغاز عہد بحریہ کا ایک باد بانی جہاز

اسپین کا اسلامی بیڑہ

سلطان محمد فاتح کا کارخانۂ جہاز سازی

سلطان فاتح کا کارخانہ اور خاص سلطانی کشتی

جہاز ٹائٹنک کے بعد دنیا کا سب سے بڑا جہاز، جو حال میں طیار ہوا ہے

انتقاد

زهــــره

سکربٹریٹ - ریاست بھوپال - ۳ - روپیه

اردو کي یه ایک نئي حسین و جمیل کتاب هے ' جو مفید عام پریس آگرہ میں چھپکر ریاست بھوپال سے شائع هوئي هے -

" زهرہ " غالباً حیدرا باد کي کسي خاتون اهل قلم کا تصنیف کردہ ناول تھا ' جو انگریزي میں اس خیال سے لکھا گیا تھا که مذهب اسلام کي تعلیمات صیحیحه ضمناً ظاهر کي جائیں اور هندوستاني رسم و رواج کے حسن و قبح نمایاں هوں - مصنفه نے اپنا نام پوشیدہ رکھا هے اور صرف " تاج " کے لقب سے کتاب شائع کي هے -

اسي ناول کا یه اردو ترجمه هے - مترجم نے بھي مصنفه کي تقلید میں اپنا نام ظاهر نہیں کیا :

هرکه خواهد میـل دیدن ' در سخن بیند مرا

ایک دو صفحے ابتدا کے اور ایک دو صفحے درمیان و اخیر سے میں نے دیکھے - ترجمه بہت صاف ' سلیس ' بامحاورہ هے اور غالباً بالقصد انگریزي طرز تحریر کي خصوصیات کو نمایاں هونے نہیں دیا هے تا که ترجمه کي جگـه عبارت میں مصنفانه شگفتگي پیدا هوجاے - گو میں اس طریق کو پسند نہیں کرتا اور اُن تمام کتابوں کیلیے جو انگریزي سے ترجمه کي جائیں ' اولین شرط یه سمجھتا هوں که انگریزي انشا پردازي و بلاغت کو اُردو میں گوارا کرکے باصـرار و سعي قائم رکھا جاے' تا هم چونکـه یه ناول ' ناول نہیں هے بلکه محض ایک سرگذشت اور چند اشخاص کا مکالمه' نیز مقصود زیادہ تر تعلیم یافته مسلمان خواتین کا مطالعه هے' اسلیے عبارت میں اردو سلاست و رواني جس قدر بھي پیدا کي گئي مستحق تعریف هے نه که مورد تنقیض -

پلاٹ بالکل سادہ هے - ایک صحیح المذاق ' حق پسند ' اور مشرق دوست انگریز ایک مقدس مسلمان بزرگ سے ملتا هے اور اسلام کي تعلیمات و احکام کي نسبت گفتـگو هوتي هے - مقدس معلم اسلام کے دین الفطرۃ هونے' اسکي بے تعصبي و مسامحت' اُسکي علم پروري اور انسانیت خواهي' اسلامي قانون ازدواج و طلاق وغیرہ پر مختلف صحبتوں میں لکچر دیتا هے اور حق پسند انگریز هر موقعه پر اعتراف کرتا هے -

اس ضمن میں داستان کي روح رواں " زهرہ " بھي پرورش پا رهي هے - یه ایک غیر معمولي جذبات و افکار کي هندوستاني لڑکي هے' جسکو وہ مقدس معلم اپني تعلیم و تربیت سے آراسته کررها هے - وہ بڑي هوتي هے اور مقدس معلم کے انتقال کے بعد ایک انگریزي اسکول میں داخل هو جاتي هے - وهاں کي تعلیم اُسکي قدیمي تعلیم سے ملکر اُسے ایک حیات تازہ بخشتي هے -

نواب نوبت علي خاں ' انکي شادي اور ایک طوائف سے دلبستگي کي چند فصلیں درمیان میں شروع هوکر پھر زهرہ کے افسانے سے ملا دي گئي هیں -

جس طرح زهرہ کي سرگذشت کو اسلامي تعلیم کے درس و بیاں کا ذریعه بنایا تھا ' اسي طرح نواب کے خانـدان و واقعات کو هندوستاني رسم و رواج ' غیر تعلیم یافته ازواج کي نادانیوں ' اور هندوستاني طوائف کے جذبات و تعلقات کے بیان کا پیرایه قرار دیا هے - اخر میں نوبت علیخان زهرہ سے عقد کرنا چاهتے هیں مگر وہ اپنے افکار عالیه میں ایک معصوم انهماک کے ساتھه ' انساني زندگي کے علائق سے ملوث هوے بغیر' عالـم جاوداني کي طرف کوچ کردیتي هے -

افسوس که میں ان کتابوں کے بالاستیعاب دیکھنے کي مہلت نہیں رکھتا - ایک خاص اصرار کي بنا پر اسکے چند صفحات دیکھے - میں مترجم کو اس دلچسپ کتاب کي ترتیب پر مبارکباد دیتا هوں لیکن متمني هوں که دوسرے ایڈیشن میں نظر ثاني کرتے هوے چند امور کا خیال ضرور رکھیں -

عبارت میں یکساني اور مواقع و مناظر کا اقتضا ملحوظ رکھنا همیشه ضروري هے اور افسانه و قصص میں تو لازم و الزم ' لیکن زهرہ میں جابجا نشیب و فراز و شترگربه پایا جاتا هے - نیز اشخاص افسانه کے حالات سے موزوں بھي نہیں - عام محاورات اور عامیانه الفاظ ایک مقام پر بھي هوں تو پوري کتاب کي وقعت ادبي پر اثر ڈالتے هیں - اگر مقصود تعلیم یافته خواتین کا مطالعه هے ' تو شادي جان طوائف سے ناظرین کي تقریب کراتے هوے یه بھولنا نه تھا که اس صحبت میں خواتین بھي موجود هیں - کھانے کي میز پر ایک لیڈي بھي موجود هو تو پوري صحبت اور گفتگو کا موضوع و پیرایه بدل جاتا هے ' پھر ایک کتاب کو تو اپنے مخاطبات و ناظرات کا لحاظ رکھنا نہایت هي ضروري هے -

شادي جان کي زباني عشق و محبت کے جو بے پردہ خیالات ظاهر کیے هیں ' شاید ابھي وہ وقت نہیں آیا که مسلمان لڑکیوں کو سنائے جائیں -

ابوطالب شاہ کي بیوي کا تذکرہ بہت هي سخیف الفاظ میں هے اور مذاق سلیم پر شاق گذرتا هے - شاہ صاحب کو اگر افیوں کي عادت تھي تو ضرور نه تھا که اسکي تاریخ بدء و نشوء اِن لفظوں میں بیان کي جاتي که :

" بد قسمتي سے اُنھیں کچھه شکایات دیرینه نہیں ' لہذا بیوي صاحبه نے خیال کیا که انکے لیے بہترین دوا افیون هے "

ایک خاتون مطالعه کنندہ کو " شکایات دیرینه " کي تحقیق کي زحمت دینا اور اس اخلاق سوز کاوش میں ڈالنا کسي طرح مناسب نہیں -

پھر شادي جان طوائف کے طرف سے جس استقامت عشق' و ثبات عهد' و وفاے دل کو ظاهر کیا گیا هے' وہ بھي ان فتنه پروران حسن سے بہت بعید هے - چنانکه افتد و داني -

اگر خال خال اسکي مثالیں پائي بھي جائیں تو بھي اس کتاب کو که مقصود محاسن اخلاق و معاشرت هیں ' شادي جان سے اسقدر همدردي رکھنے اور پڑھنے والوں کے دلوں میں بھي اسکا عکس نمایاں کرنے کي کیا ضرورت تھي ؟

کتاب کي اصل مصنف ریاست حیدرآباد دکن میں هوئي هے ' اسلیے ریاست کي مقامي تعریف و توصیف کو ایک دو فصلوں میں اس کثرت و غلو سے جگهه دي هے که پڑھنے والا جو اس سے کوئي خاص دلچسپي نہیں رکھتا ' بے اختیار گھبرا اُٹھتا هے ' مترجم کو چاهیے تھا که اس حصے کو نکال دیتے - یا کم از کم مختصر و گوارا کردیتے -

کتاب میں شادي بیاہ کے رسوم اور جاهل عورتوں کے اوهام و خرافات و اعمال سحریه و باطله نهایت توضیح سے دکھلائے هیں - ضرور تھا که اسکے ساتھه یه بھي ظاهر کردیا جاتا که اسلام ان تمام خرافات کا اعدء عدو دشمن اور آنکو کسي حالت میں جائز نهیں رکھتا بلکه ان چیزوں سے عقول و اذهان کو نجات دینے کیلیے آیا هے - تا که پڑھنے والے پر مسلمانوں کے حالات سے اسلام کي تعلیم مشتبه نهو جاتي جیسا که صدیوں سے هو رها هے -

مصنفه نے یه کتاب انگریزي میں لکھي تھي جس سے مقصود بھي هوگا که اهل انگلستان هماري حالت کو زیاده صحت سے سمجھیں - پھر کیا وہ انھیں ایک طرف اسلام کي خوبیوں پر حیدر شاہ کا لکچر سنانا چاهتي هیں ' اور دوسري طرف ساچق اور چوتھي کي مشرکانه وحیا سوز رسمیں اور شادي جان کا عمل حب ؟

بهر حال به حیثیت مجموعي کتاب کي دلچسپي اور اُسکے نفع و فوائد میں کلام نهیں - انگریزي ناولوں کي طرح درمیان میں دو چار عمده چھپي هوي هاف ٹون تصویریں بھي دي گئي هیں - بڑي بات یه هے که کتاب مجلد هے اور سنهري حرفوں میں نام منقش - خدا کرے که اردو کتابیں اسي طرح فروخت کي جانے لگیں -

مترجم اعلان کرتے هیں که اس کتاب کي تمام امدني اعانۂ مهاجرین عثمانیه میں دي دے جائیگي - جزا هم الله تعالی - میں بزور سفارش کرونگا که هر شخص ایک ایک نسخه اسکا ضرور خریدے که موجب ازدیاد معلومات و ذریعۂ سعادۃ و داخل اعانت خلافۃ اسلامیه و مهاجرین مسلمین هے -

کوکبۂ مملوکي و ملوکي

سید معین الامام صاحب - ڈاک خانه مراد پور - بانکي پور - ۱ - روپیه

مرتبه مولوي سید ضمیر الدین احمد صاحب رئیس پٹنه -

هندوستان کے عهد اسلامی کا عهد خلجي کئي حیثیتوں سے ایک عظیم الشان اور دلچسپ عهد فرمانروائي رها هے -

یه شمالي فاتحین کے ترکتاز اور اسلامي فتوحات هند کے ابتدائي اوراق تھے - دجلۂ و فرات کا تمدن ' جیحون و هلمند سے هوکر نیا نیا گنگا اور جمنا کے کنارے پهنچا تھا - مسلمانوں کے روز اقبال کي جو روشني آریا ورت میں پھیلنے والي تھي ' اُسکي ابھي صبح ختم نه هوئي تھي -

غور اور غزنین کے نبرد آزما هندوستان میں بس گئے تھے ' لیکن ابھي هندوستان کي سحر کارانه کشش سے مسحور نهیں هوے تھے ' جس نے آگے چلکر اخلاق عرب و فارس کو رسم و رواج هند کي آمیزش سے بالکل متغیر کردیا -

اس دور کا آغاز سلطان محمود بن سبکتگین کے حملوں سے شروع هوتا هے اور پھر عهد مملوکي و خلجي کے اواخر تک قائم رهتا هے - یه کتاب اسي عهد کي ایک تاریخي داستان هے اور قطب الدین خلجي تک کے حالات نهایت سلیس اور شگفته عبارت میں ترتیب دیے هیں -

اسلام نے حقیقي مساوات نوع بشر مبنی قائم کي - اگر دنیا کو رسم غلامي کي شکایت هے که شریعت موسوئي کي قائم کرده بنیاد ' تمدن یونان و روم کي پرورش کرده رسم ' اور (مسیح) کے پسند کرده انساني استرقاق کو مسلمانوں نے بالکل نیست و نابود نهیں کردیا ' تو اسمیں شک نهیں که همارا عمل ایسا هي رها هے ' لیکن ساتھه هي هماري تاریخ کا ایک اخلاقي معجزۂ وحید بھي دنیا کبھي نه بھلا سکے گي - اگر هم نے خاص خاص شرطوں کے ساتھه اسیران جنگ کو غلام بنایا بھي تو اسطرح بنایا ' که انکو تخت حکومت پر چتر شاهي کے نیچے جگه دي ' اور خود انکے آگے دست بسته کھڑے رهے !!

کان مملوکي فاضحی مالکي
ان هذا من اعاجیب الزمن !

تاریخ اسلام کے مختلف حصوں میں غلام و مملوک تخت حکومت پر فرماں روا نظر آئیں گے - ایک دو غلام تو اکثر حکومتوں میں فرماں روائي تک پهنچے - (متنبي) کے بد قسمت ممدوح (کافور) کو کون نهیں جانتا ؟ مصر میں فاطمي خلافت در اصل چرکس غلاموں هي کے هاتھه میں تھي جو ممالیک کے نام سے حکمراني کرتے رهے ' تا انکه سلطان سلیم عثماني نے مصر فتح کیا -

اصل یه هے که اسلام نے جو روح حریت اپنے پیروؤں میں پھونک دي تھي ' وہ صرف انسانیۃ اور اسکے خصائل کو ڈھونڈھتي تھي - لوگ غلاموں کو رکھتے تھے مگر انھیں غلام نهیں سمجھتے تھے - بادشاهوں نے اپنے ولي عهدوں کي طرح انکو پرورش کیا اور جب کبھي کسي نے اپنے خصائل و فضائل کا ثبوت دیا تو اسپر ایک کامل حر کي طرح ترقي کي وہ تمام راهیں کشاده هوگئیں جو شهزادوں اور ارکان سلطنت کیلیے هوسکتي تھیں -

یه تو تاریخ کا عالم هے - حسن و عشق کي دنیا میں آئیے تو ایک دلچسپ تذکره چھیڑ دوں - غلاموں هي میں وہ ایاز بھي تھا که بندگي و مملوکي سے گذر کر آقائي و بنده پروري تک پهنچ گیا تھا - اور دل کي غلامي کے آگے سلطنتوں کي غلامي هیچ هے !

دست مجنوں و دامن لیلي
روے محمود و خاک پاے ایاز

هندوستان میں بھي ایک شاندار عهد حکومت غلاموں کا گذر چکا هے - یه کتاب اسي کي تاریخ هے -

کتاب کي عبارت شگفته و رواں هے - دربار اکبري کے طرز تحریر کي تقلید کي جا بجا کوشش کي هے - البته یه بات سمجھه میں نهیں آتي که تمام کتاب کو محض ایک مسلسل سرگذشت کي صورت میں کیوں لکھا گیا ؟ پوري کتاب میں ابواب و فصول یا عهد و سنین کي کوئي تقسیم نهیں - علاوه اسکے که تاریخي تصنیفات کیلیے یه طریق موزوں نهیں ' پڑھنے والے کو بھي اس سے الجھن هوتي هے اور وہ ایک ایسي سڑک میں گھر جاتا هے جو بغیر کسي موڑ کے میلوں چلي گئي هو !

مطبوعات جدیده

بزم فرید

ایڈیٹر نظام المشائخ دهلي ۱۰ آنه

حضرة خواجه فرید الدین گنج شکر کی ملفوظات حضرة خواجه نظام الدین دهلوي نے فارسي میں جمع کي تهي جس کا نام راحة القلوب هے - یه اسي کا اردو ترجمه هے - مرتبۂ مولوي محمد واحدي ایڈیٹر نظام المشائخ - ترجمه بهت صاف اور سلیس هے لکهاي چهپاي بهي بهت اچهي هے -

تذکرۂ بهادران اسلام

مولوي عبد الرحیم تاجر کتب مسجد چینیاں - لاهور ۲ روپیه ۸ - آنه

صوفي کرم الهي صاحب ڈنگوي نے یه کتاب دو حصوں میں لکهي هے - مقصود یه هے که تاریخ اسلام کے مشهور فاتحین و ملوک اور ابطال و امجاد کے حالات اردو میں یک جا جمع کیے جائیں -

یه پهلا حصه هے - ضخامت ۵۲۰ صفحه کي هے - فهرست سے معلوم هوتا هے که تاریخ اسلام کے آغاز سے دولت عثمانیه کے موجوده عهد تک کے نامورانِ جنگ کو منتخب کیا هے اور الگ الگ عنوان سے انکے حالات لکهے هیں - وه تمام عنوانات جو فهرست میں هیں اگر شمار کیے جائیں تو دو تین سو سے کم نهونگے - اس سے معلوم هوتا هے که تقریباً تمام اسلامي حکومتوں کي فتوحات کے حالات لیے هیں اور اور هر عهد فرماں روائي کے نامورانِ جنگ کو چنا هے -

هر زبان میں تصنیفات کے مختلف مراتب هوتے هیں اور اردو میں بهي هونے چاهئیں - ایک ذخیرہ محققانه مصنفات کا هوتا هے جنکا لفظ لفظ نقد و نظر کي دعوت دیتا هے - دوسرا درجه عام تصنیفات کا هوتا هے جس سے صرف مفید اور ضروري معلومات کي فراهمي مقصود هوتي هے اور بس - عام مطالعه کیلیے لائٹ لٹریچر میں بهي تاریخ و علوم کو لینا چاهیے -

یه کتاب اسي قسم کي هے - تاریخي تحقیقات کے لحاظ سے نهیں دیکهنا چاهیے بلکه اس نظر سے که محض تفریح طبع کیلیے قصص و خرافات کا مطالعه کیا جاتا هے ' اُسکي جگهه اپني تاریخ هي کي ایک مفید و دلچسپ داستان کیوں نه پڑهي جاے ؟ البته افسوس هے که کتاب کي عبارت شگفته نهیں اور یه اسلیے ضروري تها که کتاب کي اصلي حیثیت عام مطالعه کي هے ' نه که تاریخي تحقیقات و ترتیبات کي - پهر اگر عبارت بهي شگفته نهو تو اس سے کیا حاصل ؟

جهنم سے دوسرا خط

مولوي شرف الدین احمد خاں صاحب - رامپور ۲ - آنه

خان بهادر سید اکبر حسین صاحب اله آبادي نے یه ریویو اشاعت کیلیے بهیجا هے :

یوروپ اور جهنم

ایک علم دوست اور شائق تحقیق یوروپین صاحب عالم خیال میں به حالت مرض یا تندرستي جهنم میں پهنچے اور وهاں بهت کچهه دیکها اور اپنے اعمال کي سزا کو پهنچے - اُنهوں نے چند خطوط میں تمام حالات لکهے هیں - بهت سي روایات مذهبي کي تصدیق کرتے هیں - نه صرف اُنکے ملک والوں نے بلکه انگلستان اور دوسرے یوروپین ملکوں نے بهي اُس کتاب کا ترجمه اپني زبان میں کیا هے ' همارے لائق دوست منشي شرف الدین احمد صاحب ملازم سرشتۂ تعلیم ریاست رام پور نے بهي تین خطوں کا ترجمه بهت خوبي اور صفائي سے کیا هے - ایسي حالت میں که مذهبي تعلیم کم هوگئی هے ' کون ایسا هے که ان خطوں کو دلچسپ یا مفید نه پاے - شاید چار آنوں سے زیاده قیمت نهیں هے -

رسالہ ذیا بطیس

حکیم غلام نبي صاحب زبدة الحکما لاهور : ۱ - روپیه

مرض ذیا بطیوس کي تدقیقات و تشخیص و علاج میں یه اردو رسالۂ حکیم صاحب نے مرتب کیا هے - دیباچه میں طب و ڈاکٹري کي ۲۲ - کتابوں کي فهرست دي هے ' جن سے اسکی ترتیب میں مدد لي گئي هے - ایک دو نام سنسکرت کتابوں کے بهي هیں - اس سے معلوم هوتا هے که کتاب مستند مواد سے مرتب کرنے کي کوشش کي هے -

یه مرض مهلک و جا نستاں اکثر ایسي حالتوں میں هوتا هے که عرصے تک مریض کو اسکي طرف چنداں توجه نهیں هوتي اور بالاخر لا علاج صورت اختیار کرلیتا هے - همارے ملک میں صحیح معلومات کي طبي کتب بهت کم پڑهي جاتي هیں اور اردو میں لکهي بهي نهیں گئی هیں - حالانکه (بقول اسپنسر) اُن علوم و فنون کے مطالعۂ و انهماک سے ' جو زندگي اور صحت میں کام آتے هیں ' زیاده مقدم وه علوم هیں ' جن سے زندگی اور صحت حاصل هوتي هے -

تعلیم التسوید

مرتبۂ مولوي مسلم صاحب عظیم آبادي ۱۰ - آنه

تحریر و انشا کي ایسي کتابیں جو صحت مذاق کے ساتهه لکهي گئي هوں ' اردو میں بلکل نهیں هیں یا شاید ایک دو هیں مگر النادر کالمعدوم -

یه چهوٹا سا نیا رساله اس بارے میں کئي لحاظ سے غنیمت هے - اسکا مقصد یه هے که طلبه کو ابتدائي تعلیم کے بعد اردو مضمون نگاري و عام تحریر و تسوید کي تعلیم میں مدد دے - سب سے پهلے آداب تحریر کي سرخي سے لکها هے که کاغذ عمده هو ' سیاهي روشن ' حاشیه بکثرت چهوڑ دیا جاے ' بین السطور ایک سطر کي جگهه خالي رهے ' علامت وقف (پنگچویشن) کا خیال رکهو - هاے مخلوط و غیر مخلوط اور یاے معروف و مجهول کے امتیاز کو نه بهولو ' وغیره وغیره -

میں یه پڑهکر بهت خوش هوا - کتاب کا باقي حصه تو طلبا کیلیے چهوڑ دیا جاے مگر اتنا حصه کم از کم وه حضرات اهل قلم ضرور ملاحظه فرمالیں جو آجکل اخبارات و رسائل میں مضامین لکهکر بهیجتے هیں یا طول طویل خط و کتابت کرتے هیں - سب سے زیاده اس تعلیم کا حق تخاطب انهي بزرگوں کو حاصل هے - وه نهیں جانتے که کاغذ و سیاهي ' اور فکر و توجه کا تهوڑا سا بهي بخل اُن غریبوں کے لیے کیسي اشد شدید مصیبت هوتا هے ' جنسے خط کے مفصل جواب مانگنے یا مضامین کي فوري اشاعت کا مطالبه کیا جاتا هے -

کتاب کا طرز تعلیم بهت اچها هے اور عبارت آجکل کے مذاق کے مطابق - البته زبان کي غلطیاں تهوڑي بهت هیں جو اهم نهیں - هر درجه کے لوگوں کے خطوط اور مختلف طرح کے مضامین کے ابتدائي نمونے بهی دیے هیں -

جبـــل اسود بعـــد از جنـــگ

موازنه خسائر و فوائد

باس و اندوه شديد - خاندان شاهي سے بيزاري - عام قحط المال و الرجال

ایک سیاح جو کیٹرو سے جبلي سرحد کو جانے والے راستے سے آتا ہے اور اس دو ساله جنگ کے بعد پہلي دفعه اس سیاہ پہاڑ میں داخل هوتا ہے، اسے اس امر کے محسوس کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگتي که یہاں کي تمام چیزوں میں ایک انقلاب عظیم هوگیا ہے -

شاید اس تغیر و انقلاب میں ایک حصه ان جبلي مهاجرین کا بھي ہے جو امریکه سے وطن واپس آئے هیں - کیونکه نیم تهذیب و مدنیت یہاں رینگنے لگي ہے - کچھه هو، بهر حال جدید (ماڈرن) بننے کي خواهش تو یہاں یقیناً پیدا هوگئي ہے -

چنانچه اب وہ ڈھیلي ڈھالي اور بھاري بھرکم قومي پوشاک جو پہلے هر جبلي پہنتا تھا، متروک هو رهي ہے اور اسکي جگه وہ نئي چست اور هلکي پھلکي پوشاک استعمال کیجاتي ہے جو امریکه سے لائي جاتي ہے یا خود سٹنجي هي میں خرید لیجاتي ہے - طلائي کارچوبي کام کي مغرق صدریوں کي جمال آرائیاں اب فوج میں متروک الاستعمال خاکي جاکٹوں اور ان یوروپین اوور کوٹوں کي وجه سے درهم برهم هو رهي هیں، جو کهنگي و دیرینه سالي کي وجه سے بالکل ردي هوگئے هیں -

جبلیین میں انقلاب کا رخ صرف یہي ایک نہیں - پہلے شاہ نکولس کي هر رعیت کا سر اس نشهٔ غرور سے سرشار هوتا تھا که وہ اس ملک کا رهنے والا ہے جس نے همیشه کارزار میں داد جنگ آرائي دي ہے - مگر اب اس غرور کے بدلے چہروں پر مایوسي و افسردہ دلي کا دھواں اڑتا ہے اور ملک کي هر چیز سے اضطراب و آشفته خاطري ٹپکرهي ہے - مثل سابق اب بھي لوگ دارالسلطنت کي سڑکوں سے آتے جاتے هیں، اور ان کثیر التعداد قهوہ خانوں میں، جنکي کھڑکیاں سڑک کي طرف کھلتي هیں، سگریٹ کے کش اور شراب ناب کے جرعے اڑاتے هیں، مگر ماضي و حال میں ایک عظیم الشان فرق هوگیا ہے - انکي زبانوں پر اپنے وطن کي شاندار تاریخ اور کامیاب جنگ کي امیدوں کا زمزمه اب نہیں رها - غالباً وہ اپنے دل میں اس معرکه آرائي کے نقصانات اور فوائد کے موازنه میں مشغول رهتے هیں جنکے متعلق هر شخص جانتا ہے که کامیابي سے کوسوں دور رهي ہے !

یه صحیح ہے که اس جنگ کي وجه سے جبل اسود کي آبادي اور رقبه قریباً دوچند هوگیا هوگا مگر اسکي ۳۰ - هزار مجموعي جنگي طاقت میں سے مقتول و مجروح، دونوں ملا کے ۱۰ - هزار آدمي ضائع بھي هوگئے ! پھر اگرچه جبلي شجاع تھے اور اب بھي هیں مگر ایک لائق جنگي قوم کي حیثیت سے تو انکا اقتدار اب نہیں رها -

اقتصادي نقطه نظر سے بھي حالت کچھه کم خراب نہیں - جنگ نے ملک کو جس درجه پر پہنچا دیا ہے وہ دیوالیے سے بہت هي قریب ہے - دول نے ۳ - کرور فرنک کا جو وعدہ کیا ہے - اگر اسکے ایفا کي راہ کے پتھر نه هٹاے گئے تو ریاست کي خود مختارانه هستي قریباً نا ممکن هو جائیگي -

لیکن اسوقت جبل اسود میں لوگوں کو جس سوال سے عالمگیر دلچسپي ہے وہ یه ہے که جنگ کا اثر شاہ نکولس اور اسکے خاندان پر کیا هوگا ؟ اور کیا سرویا سے اتحاد ممکن ہے ؟

اگرچه عرصه سے ایک جماعت ایسي موجود ہے جو شاهي حکومت کو بہت مستبد خیال کرتي ہے مگر میں پہلے جب کبھي سٹنجي آیا تو کسي کو شاہ نکولس اور اسکے خاندان کي پالیسي پر علانیه تنقید کرتے هوے نہیں سنا، مگر اب حالت بالکل دگرگوں هوگئي ہے اور اسکے اسباب ظاهر هیں، تمام ملک اس غلطي کو محسوس کر رها ہے که یه سالها سال کي طلائي فرصت ضائع کي گئي حالانکه اس جنگ کے لیے کامل طیاري کرني تھي جو هر جبلي کي زندگي کا مقصد اور اسکی آرزؤں کا مرکز تھي - بالفاظ دیگر آج هر شخص کي نظر میں وہ سر حکومت مبغوض هوگیا ہے جو ایک ایسي فوج لیکے میدان جنگ میں اتر پڑا، جسکے پاس کافي افسر نه تھے، محکمه کمسٹریٹ بالکل نه تھا، طبي انتظامات عملاً نابود تھے، اسکے علاوہ هر شخص یه بھي محسوس کر رها ہے که خود جنگ کا طرز عمل بھي طمانیت بخشي سے دور رها -

اس اضاعت فرصت کے اسباب لوگ مختلف بیان کرتے هیں - بعض اس امر پر زور دیتے هیں که اس نقشهٔ عمل کے نه اختیار کرنے کي وجه یه تھي که شاہ نکولس اپني فوج کي نا قابلیت سے واقف تھا - بعض یه کہتے هیں که ولیعهد نے یه حکم دے دیا تھا که جس فوج میں وہ خود موجود نه هو، وہ کسي حالت میں بھي شمالي البانیا کا دار السلطنت تسخیر نه کرے !

اثناء جنگ میں ولیعهد کے طرز عمل سے لوگ سخت بیزار رهے هیں - خود بدولت کبھي فوج کے ساتھه هوتے تھے کبھي سٹینجي میں جلوہ افروز، اور کبھي دریاے ریویر یا پر نظارہ فرماے آب رواں، مجملاً یه که شاهي خاندان کے اعضاء جو کچھه تھوڑا بہت اقتدار رکھتے تھے، شہزادہ پیٹر (شاہ نکولس کے سب سے چھوٹے لڑکے) کے علاوہ اور سب وہ بھي کھو بیٹھے -

موجودہ جنگوں نے سروي تخت پر شاہ پیٹر کے قدم جس قدر جما دیے هیں، اسیقدر شاہ نکولس کا قبضه اپنے "بچوں" پر (آغاز میں شاہ نکولس نے اپني رعایا کو اپنے بچوں کا خطاب دیا تھا) کمزور کردیا ہے - اسکي وجه یه ہے که دونوں فوجیں کئي بار باهم ملیں - اور جبلي سرویوں سے متاثر هوے - آج سروي شاهي خاندان کي شہرت جبل آسود میں گفتگو کا ایک عام موضوع ہے -

یه واقعه که بلغاریا کے خلاف دوسري جنگ میں سرویوں نے کپڑوں، سامان جنگ، اور غذا سے جبلي فوج کي خوب مدد کي ایک ایسے ملک کے باشندوں پر اثر کیے بغیر نه رها، جہاں ضروریات زندگي قریباً ناپید تھیں - (مراسله نگار ٹائمس - یکم نومبر)

جنگ بلقان کي سبک انجامي

یورپ کے مقصد وحید کي نا کامي

گریفک کي تازہ ترین اشاعت میں مسٹر لیوسیون Lucien wolf لکھتے هیں :

" اب که میدان جنگ کا افق آتشین اسلحه کے دهویں سے صاف هوگیا هے اور نتائج و عواقب نقشوں اور فهرستوں کي صورت میں وضاحت و یقین کے ساتهه بیان کیے جا سکتے هیں ' هر دو جنگهاے بلقان کي بے حقیقتي از خود نظروں کے سامنے آ رهي هے -

جن مسائل کے حل کے واسطے یه دونوں جنگیں چهیڑي گئي تهیں ' وہ بالکل حل نه هوے ' بلکه انکا نتیجه یه هوا که ان دروازوں کا کهلنا اب ایک پر خروش ترکنجي پر موقوف هوگیا - اصل یه هے که اگر ترک اپني آخري یورپین کمینگاهوں تک هٹا بهي دیے جاتے ' جب بهي کچهه نه هوتا - نه تو بلقان کو ذرہ بهر آزادي و امن نصیب هوتا اور نه یورپ کو اپنے وساوس و خطرات سے نجات ملتي -

بیگ اینڈ بیگیج اسکول (گلیڈسٹون اور اسکے اتباع و مقلدین) کے خواب بیک لفظ خواب پریشاں نکلے - مسئلۂ مشرقیه جو همیشه سے یورپ کے لیے ایک جانکاہ و دماغ سوز محور افکار رها هے' آج پہلے سے بدتر حالت میں هے - کیونکه اضطراب و بد امني کے اصلي عناصر یعنے بلقاني قومیں تو قوی سے قوی تر هوگئیں هیں مگر محافظ امن ' یعنے ترکوں کا کوئي ایسا جانشین پیدا نه هوا ' جو ایک چیرہ دست کار فرما هو - سچ یه هے که یورپ نے اپنے هاتهه سے اپنے اقتدار و احترام پر تیشه چلایا - اب ریاستهاے بلقان که از فرق تا بقدم آهن پوش هیں ' خونریزي کے مواقع تازہ اور انتقام و غارتگری کي نئي فصل کاٹنے کي فکر میں مشغول هیں -

دونوں لڑائیوں کے مقاصد عین وقت پر صاف طور سے بیان کردیے گئے تهے -

پہلي جنگ کا مقصد مقدونیه کي آزادی و خود مختاری تها جیسا که اتحاد نامه سرویا و بلغاریا میں لکها گیا تها ' اور دوسري جنگ کا مقصد بلقان میں حفظ توازن ' جیسا که روماني اعلان جنگ میں ظاهر کیا گیا -

مگر ان دونوں مقاصد میں سے ایک بهي حاصل نه هوا -

آزادی کے بدلے مقدونیه کي گردن میں غلامي کا ایک نیا طوق پڑا اور خود مختاري کے بجاے نهایت بے رحمي کے ساتهه اسکي قطع برید کي گئي -

یه نام نهاد توازن اسطرح حاصل هوا هے که یونان کا رقبه قریباً دو گونه کر دیا گیا هے - سرویا کے رقبے میں ۷۵ - فیصدی کا اضافه هوا هے اور بد بخت بلغار کو صرف ۱۰ في صدی ملا هے -

ان انتظامات سے اگر مصالحت بلقان کي وہ دور اندیشانه پالیسي پوري هوتي هو' جو ترکوں کے ظالمانه حکومت و سیاست کي سبق آموزیوں پر بني تهي' تو انکے خلاف ایک حرف بهي کهنے کو نه هونا چاهیے - مگر کیا کیجیے که ایسا نهیں هے - بلقانیوں کا بهي مقصد فتح سے امن نهیں بلکه وحشیانه قبضه هي هے جسطرح که سلاطین عثمانیه کا مقصد بیان کیا جاتا هے - اسکي تمام پراني برائیاں برقرار رهگئي هیں بلکه اور بڑهگئي هیں -

جنوب مقدونیه میں ڈهائي لاکهه بلغاری اور ڈیڑه لاکهه یهودي و یوناني قتل هوے هیں - نئے سروي مقبوضات میں ایک روسي لیڈر ایم میلیوف کے تخمینه کے بموجب ' ۴۰ - هزار سروي اور انکے مقابله میں ۴ - لاکهه ۶۷ - هزار بلغاري هیں - مغربي مقبوضات سرویا میں ۳ - لاکهه یهودي بلغراد ني اجنبي حکومت کے رحم کے حوالے کیے گئے -

دیبروجا میں جهاں ۷ - هزار ۵ - سو روماني هیں' ۳ - لاکهه ترک اور بلغاري شاہ کیرل کي رعایا بنائے گئے -

جبل اسود کي سرحد کو لیجیے تو وهاں بهي یهي حالت هے - دول یورپ الباني مالیسوریوں کو اس سیاہ پهاڑ کي مکروہ و مبغوض حکومت کي طرف منتقل کر رهي هیں -

یه امر نهایت درد ناک هے نه قوموں ني یه بے ترتیبي جسکے لیے جوع الارض کے علاوہ اور کوئي عذر صحیح نهیں ' مذهبي تعصب اور گرجوں کي رقابت میں اُلجهي هوئي هے - اور اگر دول عظمی نے مقامي بلغاریوں کي حفاظت نه کي یا وہ رومه نه چلے گئے' تو انکو ایم پاسچش (M. Paschitch) کي اس اسکیم کے خلاف جانکاہ جد و جهد لڑنا پڑیگي ' جسکا مقصد یه هے که کسي نه کسي طرح اغیار کو اپنے اندر جذب کرلیا جائے - یقیناً یهي هوگا که اس سے بلغاریا کے لیے یونانیوں سے انتقام لینے کي تحریک پیدا هوگي -

سالونیکا ' دیبروجا ' اور جنوبي مقدونیه کے یهودي اسقدر کس مپرسي اور خوف و هراس کے عالم میں هونگے !

یه خلش غیر معقول خیال کا موضوع فکر نهیں هے بلکه خالص حقیقت هے -

یهاں تک تو اس حیثیت سے بحث تهي که اب که ترک نکالے جا چکے هیں' امن بلقان کي کیا حالت هے ؟ مگر اسکے بعد یه سوال هے که خود امن یورپ کے ساتهه اسکي کیا حالت هے ؟

یهاں بهي وهي حالت هے ' یعنے بد سے بدتر -

فتوحات بلقاني کا پهلا اثر یه تها که اس نے دول یورپ کے توازن قوی کو درهم برهم کرکے دول عظمی میں ترقي اسلحه کي ایک خوفناک تحریک پیدا کردي - آخري ترقیوں نے بین القومي میدان میں چند اور سنگین پیچیدگیاں بهي پیدا کردیں - اتحاد ثلاثي کو زیر و زبر کیا ' جرمني کو آسٹریا سے' آسٹریا کو رومانیا سے' جرمني کو اطالیه سے' اور اطالیا کو آسٹریا سے' فرانس کو اطالیا سے' اور آسٹریا کو روس سے ملا دیا - اس پر مستزاد یه هے که اس جنگ سے ابتدائي ترکي میں بلقان کے پرانے مسائل مقامي بیچیني اور قومي رقابت' دونوں شکلوں میں دوبارہ رونما هونیکي دهمکي دے رهے هیں - یه مسائل برطاني شاهنشاهي کے اهم ترین مصالح سے نهایت قریب کا تعلق رکهتے هیں - یقیناً همکو وہ روز بد دیکهنا پڑیگا جبکه یه جنگ یورپ کے لیے ایک حقیقي مصیبت ثابت هوگي -

---

منقي آلات تنفس

تـــركي اور انگـلستان

نیر ایسٹ کي ۲۴ - اکتوبر کي شاعت میں ترکي اور انگلستان کے مسئله پر ایک انگریز خاتون کی مراسلۃ شائع هوي هے - وہ لکھتي هے :

" جناب من !

جنگ بلقان میں آپکے رسالے کي جوروش رهي' اسکے لیے آپ ان تمام لوگوں کے شکریه کے مستحق هیں جو انگریزي شہرت کي قدر کرتے هیں -

ترکوں کے هاتھوں جن مظالم کے هونے کا دعوي کیا جاتا هے' اب وہ یقیناً ایک ایسا مغالطه هے' جس کي حقیقت سے پردہ اٹھچکا هے - سرمارک سکس' مسٹر مار ما ڈیوک پکتھل' اونریبل آوبرے ایم - پي - پیرلوتي' وغیرہ' نیز وہ مشهور ارباب قلم جو اس ملک کي اور ترکوں' کي دونوں کي حالت سے خوب واقف هیں' دنیا کو علي الاعلان بتا چکے هیں که ترک جتنے ظالم هیں اس سے کهیں زیادہ مظلوم هیں -

ترکوں کو ان فتـنه پردازوں کي وجه سے کبھي امن و اطمینـان نصیب نه هوا' جو اپنے ناپاک مقاصد کیلیے منازعات و مناقشات کے پیدا کرنے میں همیشه سرگرم رهتے هیں -

مگر اب کیا حالت هے؟ یه که ترکي حکومت کے رخصت هوتے هي ان جنگجو قوموں نے باهم ایک برباد کن جنـگ شروع کردي اور مقدونیه اور تھریس پر اسقدر مظـالم کیے که وهاں کے باشندے آج سلطاني حمایت کي التجا کررهے هیں - دنیا میں برطانیه هي اکیلي سلطنت نہیں جو اپنے گھر کو اپنا قلعه سمجھتي هے - ترکي کو بھي اس بات کا حق هے که وہ اپنے ان ممالک پر قبضه باقي رکھے جہاں تمام باشنـدوں کو پوری آزادی دیجاتی هے - سالها سال هوے جب ترکي توسیع ملـک کے لیے نئي زمینیں تلاش کرتي تھي - پھر اب کیا سبب هے که دنیا کي دو بڑي اسلامي سلطنتوں یعنے ترکي اور انگلستان (؟) میں اسدرجه بیگانگي هے؟ هاں یه اثر هے ان تنخواہ دار طرفداران روس و انجمن بلقان کا' جو اسي خدمت پر معمور تھے -

یه واقعه آساني سے یاد آسکتا هے که آغاز جنـگ سے پہلے قریبا جولائي سنه ۱۹۱۲ ع میں روسي وزیر خارجیه سر ایڈورڈ گرے سے ملنے انگلستان آیا تھا - اتنا هم خود سمجھ سکتے هیں که ضرور اسوقت مشرق ادنی کے تمام مسائل پر پوري بحث هوئي هوگي - اسکے بعد یه امر بالکل صاف هے که برطانیه بھي اس فریب میں شریک تھی جو ترکی کو ستمبر سنه ۱۲ ع میں اسوقت دیا گیا تھا جبکه اسکي ایک لاکھه بیس هزار فوج تھریس میں نمایشي جنـگ کررهي تھي -

اتحاد یورپ نے ترکي کو اطلاع دي که چونکه اسکي همسایه سلطنتوں میں سے کسي کا بھي یه اراده نهیں که وہ ترکي پر حمله کرے' اسلیے اس نمایشي جنگ کي یه تعبیر کیجا سکیگي که ترکي بلغاریا پر حمله کرنے کي فکر میں هے - اور کامل پھر دو چند بیحیائي و بے ایمـاني کے ساتھه اسکو مشورہ دیا گیـا که اس اجتمـاع کو توڑ دے -

ترکي نے یورپ کے کهنے پر اعتماد کیا - حالانکه وہ اس اعتماد کا خمیازہ بارها کھینچ چکي تھي - اس نے فوجي جمعیت منتشر کردي اور سپاهیوں کو سلطنت کے دور دراز حصوں میں بھیج دیا - مشکل سے سپاهي گھر پہنچے هونگے که بلغاریا نے جنگ کا اعلان کردیا اور یه خونخوار درندے ترکي ممالک کو تاراج کرنے لگے -

یه امر بالکل بعید از فهم هے که انگریزي مدبروں کو روسي پالیسي کي هدایات کي پیروي کي اجازت دیجائے - کون روس؟ وہ جو فن لینڈ' پولینڈ' اور خود اپني غیر مسیحي رعایا پر ستمران هے -

ایران' ترکي' اور چین کے معاملات میں روس کي همارے ساتھه شرکت همارے لیے سخت مضرت رساں ثابت هوئي هے - یه پالیسي خود غرضي اور تنـگ نظري کي پالیسي هے جس پر هر حقیقي آزاد خیال انگریز متاسف و متحسر هوگا -

یورپ کي آج جو حالت هے' روس اسکا بالکل پرتو هے - روس امن و صلح کي راہ میں ایک سنـگ گراں هے -

یه انگلستـان نہیں بلکه روس هے' جسکے لیے جرمني فوجي تیاریاں کر رها هے -

مجھے امید هے که وہ دن دور نہیں جب جرمني اور انگلستان جنکي علي العموم یه حالت هے' باهم نهایت پخته حلیف و همساز هـونگے - اگر اس اتحاد کي اهمیت کو ڈپلومیٹ نہیں سمجھتے تو نه سمجھیں' اور لوگ خوب سمجھتے هیں - مجھے جرمني اور اسکے صلح جو حکام پر پورا اعتماد هے -

مراکش' جـو اپنے ساحلي خـط کي وجـه سے بحر اسود کا بحري مرکز بن سکتا هے - اور مور (عرب اندلس) اگر یه دونوں چیزیں هم نے فرانس کو ایک خیالي شے یعني " مصر میں آزاد هاتھه " اور مفاهمت دلي (Entente cordiale) کے بدلے میں نه دیدي هوتیں' تو مجھے یقین هے که آج همیں افسوس نه کرنا پڑتا -

یه " خیال " گو بجاے خود عمده تھا مگر ان اعلی فوائد کي قرباني کے قابل نه تھا جو برطانیه کو مراکش میں حاصل تھے -

راقم مارگریٹ روابنسن -

خضـــاب سیـــه تاب

هم اس خضاب کي بابت لن ترانی کي لینا پسند نہیں کرتے لیکن جو سچي بات هے اسکے کهنے میں توقف بھي نہیں' خواہ کوئي سچا کهے یا جھوٹا حق تو یه هے که جتنے خضاب اسوقت تک ایجاد هوے هیں ان سب سے خضاب سیه تاب بڑھکر نه نکلے تو جو جرمانه هم پر کیا جاوے کا هم قبول کرینگے - دوسرے خضاب مقدار میں کم هوے هیں خضاب سیه تاب اسي قیمت میں اسي قدر دیا جاتا هے که عرصه دراز تک چل سکتا هے - دوسرے خضابوں کي بو ناگوار هوتی هے خضاب سیـه تـاب میں دلپسند خوشبو هے دوسرے خضابوں کي اکثر دو شیشیاں دیکھنے میں آتي هیں اور دونوں میں سے دو مرتبه لگانا پڑتا هے خضاب سیه تاب کي ایک شیشي هوگي اور صرف ایک مرتبه لگایا جائیگا - دوسرے خضابوں کا رنگ دو ایک روز میں پھیکا پڑجاتا هے اور قیـام کم کرتا هے - خضاب سیهٔ تاب کا رنگ روز بروز بڑھتا جاتا هے اور دو چند قیام کرتا هے بلکه پھیکا پڑتا هي نہیں - کھونٹیاں بھي زیادہ دنوں میں ظاهر هوتي هیں - دوسرے خضابوں سے بال سخت اور کم هوتے هیں خضاب سیه تاب سے نرم اور گنجان هوجاتے هیں مختصر یه که همارا کهنا تو بیکار هے بعد استعمال انصاف آپ سے خود کهلائیگا که اس وقت تک ایسا خضاب نه ایجاد هوا اور نه هوگا خضاب بطور نیل کے برش یا کسي اور چیز سے بالوں پر لگایا جاتا هے نه باندھنے کي ضرورت نه دھونے کي حاجت لگانیکے بعد بال خشک هوے که رنگ آیا - قیمت في شیشي ۱ روپیه محصول ڈاک بذمه خریدار - زیادہ کے خریداروں سے رعایت خاص هوگي -

ملنے کا پته کارخانه خضاب سیه تاب کٹرہ دلسنگه امرت سر

المسئلة والمناظرة

لا تنازعوا فتفشلوا و تذهب ریحکم !!

اتفاق کي ضرورت

اهل تسنن و تشیع میں

(از مولوي خادم حسین صاحب بهبرري)

عنوان مندرجۂ صدر کے متعلق ایک مفصل تحریر شیخ فدا حسین صاحب معلم دینیات مدرسۃ العلوم علیگڈہ کي طرف سے الهلال مورخہ ۳ ستمبر سنہ ۱۹۱۳ میں معزز ناظرین ملاحظہ فرما چکے هیں - شیخ صاحب موصوف نے بجا بنیاد اختلاف مسئلہ خلافت کو قرار دیا ہے - آگے چلکر شیعہ بھائیوں کو تلقین کي ہے کہ خلافت کے متعلق بحث و مباحثہ ترک کردیں بلکہ خلفاء راشدین کو تبرا سے بھي مستثني رکھا جائے' کیونکہ تبرے کے مستحق در اصل نبي امیہ ھیں - پھر سنیوں کو هدایت کي ہے کہ چونکہ شیعہ آپ کے اسلاف کے هاتھوں تختۂ مشق ستم بنے رہے' اور آن کو آیندہ کے لیے بھي اندیشہ ہے کہ موجودہ آزادي برٹش انڈیا کے زیر سایۂ حاصل ہے - انقلاب زمانہ سے اگر پھر آپ برسر اقتدار هو جائیں تو مبادا یہ بھي هم سے چھیني جاے اور هم بدستور اسیر پنجۂ ظلم و ستم هوجائیں - اسي واسطے وہ آپ صاحبان سے اتفاق کرنے کي جرات نہیں کرسکتے - اور یہ کہ اتحاد یوں هو سکتا ہے کہ خلفاے راشدین کے سوا باقي جس کسي سے شیعہ ناراض هوں او ر آس پر تبرا کہیں ' انکو معذور رکھا جاے ' بلکہ تبرے میں شیعوں کا ساتھہ دیا جاے - اور علاوہ ازیں عشرۂ محرم میں تعزیہ داري امام حسین علیہ السلام میں هندو بھي شریک هوتے هیں' پس سني تو ضرور ھي شامل هوا کریں "

آخر میں لکھا ہے کہ سني صاحبان ناصبیوں کو اپنے میں سے جدا کردیں - و غیرہ وغیرہ ملخصاً -

قبل اس کے کہ اصل مطالب کے متعلق کچھہ لکھا جاے چند جملے تمہیداً عرض کیے جاتے هیں !

(۱) اتفاق دو قسم پر مبني ہے - ایک دیني اتفاق ' دوسرا ملي - پھر دیني اتفاق کي بھي دو صورتیں هیں - ایک اصولي ' دوسرا فروعي -

(۲) دیني اتفاق میں سے اصولي اتفاق اگرچہ عملاً براے نام ہے' تا هم اعتقاداً خدا کے فضل سے فریقین میں موجود ہے - دوسرا فروعي اتفاق ہے سو وہ عسیر الحصول معلوم هوتا ہے - کیونکہ صدر اسلام سے لیکر آجتک نہ صرف سنیوں هي کے اندر' بلکہ شیعوں کے هاں بھي ناممکن الحصول رها ہے - باوجود علماء فریقین کي جانفشان مساعي جمیلہ کے یہ سیلاب ابتک نہ رک سکا - اور نہ آیندہ رکنے کي بظاهر آمید لگائي جاسکتي ہے ' لیکن اس اختلاف کا نتیجہ افتراق ملت و شق عصاے امت تک پہنچتا هوا دیکھکر ضرور رونا آتا ہے -

(۳) اب رها ملي و سیاسي اتفاق' سو اسکي تمام مسلمانوں کو خواہ وہ کسي فرقہ کے هوں' بغرض حفاظت بیضۂ شریعت و بپاس ناموس شعائر اللہ هر وقت ضرورت ہے - کیا هي اچھا هو اگر هم فروعي اختلافات کو اسي حد تک محدود رکھیں کہ بوقت ضرورت وہ همارے عالمگیر اتحاد میں سد راہ نہ هوں -

(۴) ابھي زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ تبریز و مشهد مقدس کے واقعات حسرت آیات پر مجتهدان نجف اشرف و کربلاے معلی کي طرف سے ایک فرمان واجب الاذعان شیعہ و سني کے اتفاق کي تاکید پر شائع هوچکا ہے - مگر کوئي بتلائے کہ ان فرامین کي تعمیل کہاں تک هوئي اور متخاصمین نے اپنے طرز عمل میں کیا تبدیلي دکھلائي ؟

اب شیخ صاحب موصوف کي طرف سے اپیل شائع هوئي ہے کہ فریقین آپسمیں صلح کا هاتھہ بڑھائیں اور سابقہ طرز عمل کو بھول جائیں -

چونکہ صلح "بحکم و الصلح خیر" ایک طرح سے خاصۂ مسلماني و شان ایمان ہے ' اس لیے نفس مصالحت میں تو هم کو کچھہ تامل نہیں - البتہ شرائط صلح مجوزہ میں کسي قدر کلام ہے

بہرحال شیخ صاحب نے جہاں تک حسن نیت سے کام لیا ہے' هم انکي دعوت کو بنظر استحسان دیکھتے هیں اور بلا خوف لومۃ لائم جس قابل تعریف دلیري سے انھوں نے خلفاء راشدین کے معاملات و حالات کو حوالہ بخدا کرنے اور آن کے طرز عمل کو شیعوں کے لیے قابل تقلید جتلانے اور بعض اتہامات سے انکو بري الذمہ قرار دیتے هوے اپنے هم مشربوں کو حسن ظن رکھنے کي تلقین فرمائي ہے' آس کا شکریہ ادا کرتے هیں - خدا کرے کہ آن کے هم مشرب تعمیل ارشاد میں اهلسنت کا یا کم ازکم شیخ صاحب کا هي اطمینان کرادیں -

اس کے بعد آن بعض مطالب پر روشني ڈالي جاتي ہے جن کا شیخ صاحب نے اپنے مشرح مضمون مین ذکر فرمایا ہے - و باللہ التوفیق :

(۱) مسئلہ خلافت یعني امام معصوم یا غیر معصوم اور انتخاب امام منجانب اللہ یا من جانب رعیت هونے اور عقیدہ امامت معصوم کے امامیہ کے هاں داخل اصول دین هونے کے متعلق -

شیخ صاحب نے مسئلہ خلافت کو بنیاد اختلاف ظاهر کیا ہے - بے شک بناے اختلاف یہي مسئلہ ہے - مگر نیت بخیر هو تو اسمیں بھي اتفاق رائے ممکن ہے - جیسے صدر اسلام اور از منۂ ما بعد کے بزرگوں سے ثابت ہے - ملاحظ هوں شواهد ذیل :-

(۱) زیدیہ کے هاں امام کے لیے عصمت کي شرط نہیں - اور خود اثناعشر یوں میں بھي بعض رواۃ و مشایخ احادیث عصمت ائمہ کے قایل نہ تھے - بلکہ انکو علماے نیکو کار جانتے تھے - باوجود اس کے ائمہ کرام انکو عادل ظاهر کرتے تھے -

(دیکھو کتاب حق الیقین فصل ۱۹ - مقصد دوم از ملا باقر مجلسي -)

(۲) تبریہ' سلیمانیہ' اور صالحیہ فرقے زیدیہ کے' امامت شیخین رضي اللہ عنہما کے قائل هیں - تبریہ اور جارو دیہ کي نسبت بحوالہ مجمع البحرین لکھا ہے کہ وہ جناب علي علیہ السلام کے حق میں امامت بالنص کے قائل نہیں اور فاضل پر مفضول کو ترجیح دنیا جائز جانتے هیں - (توضیح المقال في علم الرجال مطبوعہ ایران : ۳۴)

(۳) جناب علي علیہ السلام کا ارشاد قول فیصل ہے کہ شوري کا حق مهاجرین و انصار کو حاصل ہے - اگر وہ کسي شخص پر اجماع کرکے آس کو امام سے موسوم کردیں تو بہ خدا کے نزدیک بھي پسندیدہ ہے - (نہج البلاغۃ جلد ۲ - ۷)

(مزید تحقیق کے لئے ملاحظه هو شرح ابن میسم بحراني جزو ۳۱)

(۴) خلافت فروع دین هے - جناب علي علیه السلام ایک خطبه میں ابتداے خلافت ابو بکر صدیق رضي الله عنه کا ذکر کرتے هوے فرماتے هیں که لوگ مرتد هو رهے تهے - اسواسطے هم نے اسلام کے برباد هو جانے کے اندیشه سے اپني خلافت کے لیے کوشش نه کي - کیونکه اُس وقت ایسا کرنے سے هم کو چند روزه سرداري کے مقابله میں ایک بڑي مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا - اسکي شرح میں فاضل ابن میسم فرماتے هیں :

فیکون المصیبة علیه في هدم اصل الدین اعظم من فوت الولایة القصیرة الامد التي غایتها اصلاح فروع الدین ومتمماته الخ (ابن میسم جزو ۳۰)

پس اُن کیلیے (جناب علي) کیلیے اصل دین کے گر جانے میں زیادہ تر مصیبت تهي به نسبت چند روزه سرداري کے جسکي غایت فروع دین کي اصلاح اور اسکا تتمه هے نه که اصل دین -

اسي خطبه پر علامه ابن ابی الحدید بول اٹهے هیں :

وهذا الکلام یدل علی بطلان دعوی الامامیـة النص و خصوصاً الجلي (شرح نهج البلاغـة ابن الحدید ج ۴ صفحـه ۱۹۵ مطبوعه مصر)

اور یه کلام امامیه کے دعوی نص اور خاصکر نص جلي کے بطلان پر دلالت کرتا هے -

(۲) شکوهٔ جور و ستم اسلاف :

اصل یه هے که ظالموں کے ظلم سے نه تو اهلبیت بچے هیں نه شیعه- بعض موقعوں پر دونوں گروهوں پر جور و ستم هوئے هیں - مثلاً واقعه کربلا کے بعد هي مکه معظمه میں عبد الله بن زبیر بیرحمي سے شهید کیے گئے تو مدینه والوں کو واقعه حره میں مظلومان کربلا کي مصیبت میں بهي حصه لینا پڑا ' جسمیں بقول علامه مجلسي سات سو کے قریب حافظان قران مجید شهید کیے گئے - یه بني امیه کا زمانه تها - (حیات القلوب جلد ۲ باب ۲۲ صفحه ۲۴۸)

دوسرے نمبر پر بني عباس هیں - انکو بهي اسلاف اهل سنت کہا جاتا هے ' حالانکه یه بني هاشم تهے اور ایک وقت میں شیعوں کے مایهٔ فخر اسلاف ' خصوصاً جبکه سادات کي همدردي میں سفاح نے تمام بني امیه کو گهر میں بلاکر ایک هي وقت کے اندر ته تیغ کردیا تها اور تڑپتي هوئي لاشوں پر دسترخوان چنا گیا تها ' اور بني عباس اور بني هاشم اُن پر مزے سے بیٹهکر کهانا نوش جاں کرتے رهے (واز سرآن نطعها بر نخواستند تا جمله بمردند - مجالس المومنین م ۸ صفحه ۳۲۵)

انهي میں سے دو ظالم ترین خلیفوں کي نسبت فاضل مجلسي کي راے ملاحظه هو :

" با وجودیکه منصور و هارون شیعه بودند و اقرار بامامت ثلاثه نه داشتند ' اما از کافر و بت پرست بدتر بودند - بعد از مامون خلفا سني شدند و مذهب مالکي را اختیار کردند (تذکرة الائمه : ۱۱۵ مطبوعه ایران)

یعني اگرچه منصور اور هارون شیعه تهے اور حضرات ثلاثه رضي الله تعالی عنهم کي امامت کے قایل نه تهے لیکن پهر بهي کافر اور بت پرستوں سے بهي بدتر تهے ' بعد مامون رشید کے یه خلیفے سني هوگئے اور امام مالک کي پیروي اختیار کرلي -

مانا که بني عباس نے بهي شیعوں پر بڑے بڑے ستم کیے لیکن شیعوں کے هاتهوں علاوه مقصم عباس کے بے رحمانه و وحشیانه قتل کے ' مدینة السلام بغداد کي عالمگیر تباهي اور اسکے ساتهه تمدن اسلامي کي بربادي بهي غیر معمولي انتقام تها - (ملاحظه هو مجالس المومنین مجلس دهم : ۴۳۶ ترجمه ابو طالب علقمي) -

اور در اصل اهل سنت کے اسلاف تو خلفاے راشدین اور ایمهٔ اربعه وغیره هیں جنکا قول و فعل بعد از کتاب و سنت اُن پر حجت هو سکتا هے و بس - خلفاے راشدین رضي الله عنهم کے طرز عمل کي جو بوقت خلافت اُن کا تها ' آپ تعریف فرما هي چکے- باقي ایمهٔ اربعه میں سے امام شافعي کي نسبت مشهور هے که وه بباعث محبت اهلبیت کرام بعض اوقات رفض تک سے متهم هوے-

امام مالک بن انس کي بابت لکها هے که جب منصور عباسي کے بر خلاف محمد ملقب به نفس زکیه نے خروج کیا تو آپ نقیه مدینه تهے تاهم بلا خوف لوگوں کو انکي نصرت و امداد کا فتوی دیتے تهے - نه صرف امام مالک بلکه لکها هے که سادات عظام کے همرکاب تمام اهل مکه و مدینه نے بهی که مذهباً اهلسنت تهے ' حضرت نفس زکیه کی بیعت کر لی تهی -

اسي طرح امام ابو حنیفه کي نسبت لکها هے که جب نفس زکیه کے بهائي ابراهیم نے منصور کے خلاف خروج فرمایا تو اکابر ملت میں سے امام اعمش اور عمار بن منصور نے انکے هاتهه پر بیعت کي - اور پهر یه که " بصحت پیوسته که ابو حنیفه نیز در بیعت او بود " یعنے بتحقیق معلوم هوا هے که ابو حنیفه کوفي بهي انکي بیعت میں داخل تهے ' اُن کے ساتهه خروج کرنے اور امداد دینے کے فتوے دیتے تهے - نیز اپنے بیٹے حماد کو چار هزار درهم دیکر انکي خدمت میں روانه کیا تها اور معذرت خواهي کي تهي که لوگوں کي امانتیں میرے پاس هیں ورنه خود بهي حاضر خدمت هوتا - اور آپکي امداد کرتا - آخر میں لکها هے " و ایں نامه بدست منصور دانیقی افتاد - بر ابو حنیفه متغیر شد و او را ایذاے کرد که سبب وفات وے گشت (مجالس المومنین مجلس هشتم مطبوعه ایران سنه ۳۶۳) یعني یه خط منصور کے هاتهه پڑ گیا ابو حنیفه پر وه خفا هوا - اور انکو ایسي تکلیف دي که وهي انکي وفات کا باعث هوئي -

لیکن دنیا کو یه معلوم کرکے نهایت مایوسي هوگي جب وه سنے گي که اس محبت اهلبیت کا اجر امام موصوف کو کیا ملا ؟ قاضي نور الله شوستري فرماتے هیں :

" شاه اسمعیل قبر ابو حنیفه کوفي را که در بغداد بود ' کند و عظام او را بسوخت ' و سگے را بجائے او دفن نمود - آں موضعه را مزبله اهل بغداد ساخت (مجالس المومنین صفحه ۳۸۱) -

با ایں همه بهتر یهي هے که اسلاف کے اعمالنامے تو اب بهلا هي دیے جائیں - گڑے مردوں کي هڈیاں اکهاڑنا ٹهیک نهیں - موجوده نسل کیلیے پیش آمد حالات و تعلق کو مد نظر رکهه کر ایک دوسرے سے همدردي کرنا ضروري هے اور رابطهٔ الفت و اتحاد کو حسن سلوک اور حسن اخلاق سے مضبوط کرنا چاهیے - (باقي آینده)

" مصالحة " مسئلة اسلامية كانپور

از جناب مولانا محمد رشید صاحب مدرس مدرسة عالیة کلکتة

(۲)

مولانا المحترم ! الهلال نمبر ۱۸ میں بندہ نے اپنا مضمون مطبوعہ دیکھا - اس ناچیز مضمون کو ایسے معزز مجلہ میں جگہ دینے پر آپ کي خدمت میں دلي تشکر پیش ہے -

مینے اسي مضمون کو کسیقدر تغیر سے اخبار زمیندار و همدرد جیسے آزاد اور مدعیان حریت کیخدمت میں بهیجکر ارنکے انصاف اور آزادي سے اپیل کي تهي کہ اوسکو درج اخبار فرما ویں لیکن میری درخواست نا منظور هوي اور لطف یہ کہ مجکو نامنظوري کي اطلاع دینا بهي مناسب نہ سمجھا گیا - جب مدعیان حریت نے اوسکو قابل توجہ نہ سمجھا تو مجھے بدگماني هوي کہ الهلال بهي اسپر توجہ نہ فرمائیگا ' لیکن " ان بعض الظن اثم " تجربة نے اوسکے خلاف ثابت کیا : و لیس الخبر کالمعاینہ - بہر حال اگر اوس مضمون کے درج کرنیکو الهلال کي حق گوئي کے لیے معیار قرار دیا تھا ' تو مجکو پہلے پہل تجربہ هونے کي وجة سے امید ہے کہ آپ نہ صرف معذور هي رکھیں گے بلکہ میری اس جرات کو معاف فرمائیں گے -

جناب والا نے میرے ناچیز مضمون پر جو ریمار کس لکھے مینے اونکو غور سے پڑھا ہے ' اونکی نسبت بهی چند الفاظ لکھنے کي جرات کرتا هوں -

(۱) ۳ - اگست کو جسدن حادثۂ فاجعۂ کانپور پیش آیا ' اوسکے دوسرے روز هز آنر کانپور پونہچے - تمام مسلمان سخت سراسیمہ هو رہے تھے - اوسوقت میرا اور چند دیگر حضرات کا خیال هوا کہ مسلمانان کانپور کا ایک ڈیپوٹیشن هز آنر سے ملکر یہاں کے حالات بیان کرے تا کہ کسي طرح سکون هو - مگر اسمیں کامیابي بعض وجوہ سے نہ هوسکي - بہر حال اس کے لیے ایک معزز مسلمان جو مینوسپل کمشنر بهي هیں' بلائے گئے - انہوں نے اثنائے گفتگو میں بیان کیا کہ مینو سپل کي طرف سے یہ تجویز پیش کي گئي تهي کہ دالان کے نیچے کے حصہ پر گذرگاہ رہے اور بالائي حصہ شامل مسجد' لیکن متولیان مسجد و دیگر مسلمانوں نے اسکو منظور نہیں کیا - ایک معزز مسلمان مینو سپل کمشنر کے کہنے کی تغلیط مشکل ہے - اس سے صاف معلوم هوتا ہے کہ پہلے موجودہ حالت پیش کي گئي تهي جسکو مسلمانوں نے نا منظور کیا - مہینہ کی تعین البتہ اونہوں نے نہیں کی تھی - اسکو بعض دیگر ذرائع سے مینے دریافت کیا ہے - اخبار زمیندار کے کسی پرچے میں بهی ایسے الفاظ درج هیں جنسے میرے اس مضمون کی تائید هوتی ہے - اسوقت فائل میں سے نکال کر اوسکا حوالہ دینا ذرا وقت طلب ہے - اگر قراء کرام کا اصرار هو تو اسکو نکالا جاسکتا ہے -

(۲) هز هاینس نواب صاحب رامپور کے جلسہ کا کوئي پروگرام شائع نہیں هوا جس سے کہا جاسکتا کہ اصل مقصود کیا تها ؟ اونکے افتتاحي اڈریس کے متعلق البتہ بعض جملے اخبارں میں چھپے هیں لیکن پورا اندازہ لگانا دشوار ہے - غالباً جناب کا خیال صحیح هو گا لیکن اخبار زمیندار اور همدرد نے سب سے بڑا اعتراض اوسپر اخفا کا کیا تها نیز یہ کہ پبلک کو اوسکي اطلاع نہیں دیگئي اور نہ مسلمہ لیڈر اوس میں طلب کیے گئے ' نہ اوسکا کوئي پروگرام شائع هوا -

(۳) جناب والا کي نسبت مینے کہیں نہیں لکھا کہ " آپ کو مطلق خبر نہیں تهي " میرے الفاظ یہ هیں : " آخري فیصلہ کي کچھہ خبر اونکو بهي نہیں کیگئي " اور اپ نے نہایت وضاحت ' سچائي ' اور حق گوئي سے اسکو نہ صرف مان لیا ہے بلکہ اسکے متعلق نہایت مفید تشریح سے بهي کام لیا ہے -

(۴) اڈیٹر صاحب زمیندار کو اگر اطلاع تهي اور اونہوں نے اسکو پسند کرلیا تها تو سخت تعجب ہے کہ اعلان مصالحت کے قبل تک وہ اپنے پیش کردہ شرائط کیوں اس سے علحدہ لکھتے رہے ؟ ناظرین ! مجھے معاف رکھیے اگر میں یہ کہوں کہ اخبار (زمیندار) بهي ایک عجیب اخبار ہے جو عوام کے مذاق کے مطابق هونیکے سبب سے بہت کثیر الاشاعت ہے لیکن اوسکي کوئي مستقل پالیسی نہیں - اگر کسیکو مستقل پالیسی قرار دیا جاسکتا ہے تو وہ پرانے لیڈروں کو گالیاں دینا ہے جس سے شاید هی اسکا کوئي نمبر خالی هوتا هو - وہ پہلے نہایت سختي سے جو شرائط صلح پیش کرتا رہا ہے' اونمیں سب سے اهم مسجد کو بعینہ اصلی حالت پر لوٹا دینا قرار دیتا ہے ' پھر اس مصالحت پر بے حد خوشی ظاهر کرتا ہے' مٹھایاں بانٹتا ہے' پھر گھبرا کر مسجد کے فیصلہ کو علما کے حوالہ کرتا ہے' آخر میں خود مجتہد بنکر هز ایکسلنسي کے وعدۂ عطیہ شاهانہ اور زمین کے نکل جانے پر لکھتا ہے :

" هم تھوڑا کھو کر بہت زیادہ حاصل کرینگے " (زمیندار ۲۳ - ذیقعدہ)

اور کچھہ عجب نہیں کہ عنقریب ارباب حق کے کشف حقیقت اور پبلک کي بے چیني کر دیکھکر پھر اپني تمام سابقہ رایوں کو یہ کہکر واپس لے لے کہ " اگر لوگ اس فیصلے سے خوش نہیں هیں تو خیر هم بهي خوش نہیں ! ! "

اگر اس فاضل اڈیٹر کے اجتہاد پر پہلے سے حضرات کانپور عمل کرتے تو ۳ - اگست کا ناگوار واقعہ پیش هي نہ آیا ' کیونکہ پہلے هي معقول معارضہ نقدي اور زمین کی صورت میں مسلمانوں کیخدمت مین پیش کیا گیا تها - جسکو اونہوں نے اپنی بد قسمتی سے نامنظور کیا -

(۵) جن حضرات کانپور کے نام آپ نے درج فرما کر تحریر کیا ہے کہ اونکو واقعات معلوم تھے ' اگر یہ صحیح ہے تو اون لوگونکي غلط بیاني پر تعجب ہے - انمیں سے بعض بعض حضرات کي نسبت مجھے ذاتي واقفیت ہے کہ جب اون سے استفسار کیا گیا تو اونہوں نے قطعي لا علمي ظاهر کي - یہہ آنریبل سید رضا علي نے مراد آباد

میں جو تقریر کي ' اوسمیں بھي صرف یہي کہا کہ مسجد کي زمین واپس ملگئي ہے - کانپور میں اون سے ملکر جب دریافت کیا گیا تو بھي اصلیت ظاہر نہیں کي - لطف یہ کہ انہیں اب بھي آزادي وحریت کے ادعا کے اعادے میں تامل نہیں ہے اور فرماتے ہیں کہ " میں اصول رازداري کے خلاف ہوں " فیا للعجب ! - آپ کو شاید تعجب ہوگا جب آپ یہ دریافت کرینگے کہ اس معاملہ میں نہ صرف غلط فہمي ہي ہوئي بلکہ تغلیظ سے بھي کام لیا گیا - لکھنؤ سے میرے ایک دوست مجھے لکھتے ہیں " مسجد کے معاملہ میں غلط فہمي ہوئي - اب نہایت افسوس ہے - اللہ تعالی مدد فرمائے - " لکھنؤ میں جو جناب راجہ صاحب اور جناب مولانا عبد الباري صاحب کا موطن ہے ' یہ غلط فہمي جب ہی ہوسکتي ہے کہ اصل بیان کرنے والے مغالطہ دینا چاہیں - جناب کو اور بھي زاید تعجب ہوگا اگر آپ میرے ایک کانپوري دوست کے اس جملہ کو پڑھیں گے جو اونہوں نے مجھے ۲۲ - اکتوبر کے خط میں لکھا ہے "گو باطن میں یہاں بھي فیصلہ مسجد کو لوگ پسند نہیں کرتے تاہم بظاہر کوئي مخالفت نہیں ہے " بطریق جملہ معترضہ مجھے اسوقت حافظ احمد اللہ کي وہ چٹھي یاد آتی ہے جو انہوں نے ۲۲ - ذیقعدہ کے زمیندار میں چھپوائي ہے - اور اس غلط افواہ کی تردید کي ہے کہ " وہ فیصلہ مسجد کو قابل اطمینان نہیں سمجھتے " جب مجھے حافظ صاحب کي پہلی اخلاقي جرات یاد آتي ہے تو اس چٹھي کے چھپوانے پر تعجب ہوتا ہے - اگر یہ افواہ غلط بھی تھي تو اس اهتمام اور شد و مد سے تردید کرنیکی کیا ضرورت تھي ؟ سب سے زاید لطف یہ ہے کہ اڈیٹر صاحب زمیندار نے اس پر ایک لنبا نوٹ لکھکر یہ ثابت کرنیکی کوشش فرمائی ہے کہ "حافظ صاحب برٹش گورنمنٹ کے ویسے ہی خیرخواہ ہیں جیسے اور لوگ ! " میرا دماغ کام نہیں کرتا کہ اگر وہ اس فیصلہ کو قابل اطمینان نہیں سمجھتے تو اسلیے اونکي خیرخواهي میں کیا فرق آتا ہے ؟ فرض کیجیے کہ مولانا ابو الکلام اس فیصلہ پر مطمئن نہیں یا کلکتہ کي تمام پبلک غیر مطمئن ہے - یا میں خود غیر مطمئن ہوں ' تو کیا میري وفاداري اور خیرخواهي پر حرف آگیا ؟ اور کیا وفاداري کیلیے ضروري ہے کہ گورنمنٹ کے ہر فیصلہ پر اطمینان بھي کیا جاوے ؟ خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا -

(۶) مینے جس وقت مضمون لکھا تھا اوسوقت تک جناب کي مخالفت کا مجھے صحیح طور پر علم نہ تھا - اسلیے مینے پوچھا تھا کہ یہ فیصلہ جب کہ آپ کے پیش کردہ شرائط کے خلاف ہے تو آپ صداے مخالفت کیوں بلند نہیں کرتے ؟ اب جب کہ الہلال نیز ٹون هال کي تقریر مینے دیکھہ سن لي ہے تو اب اوس سوال کا کوئي موقعہ نہیں اور اب میں اوس جملہ کو واپس لیکر ببانگ دهل اقرار و اعلان کرتا ہوں کہ اس معاملہ میں تمام هندوستان کي پبلک نے جس جلدي سے کام لیا ہے ' اوس سے کلکتہ کي پبلک مستثنی ہے ' جس نے نہایت حزم و احتیاط اور غور و فکر سے کام لیکر جو امر قابل شکریہ تھا اوسپر دل و جان سے شکریہ ادا کیا - اور باقي سوال کو باقي رکھا ' ایسے نازک وقت میں کہ تمام انجمنیں ' تمام اخبار ' ساري پبلک ' ایک طرف ہو اور بلا سمجھے بوجھے ایک دوسرے کي تقلید کرتا جاتا ہو ' حق گوئي پر ثابت قدم رهنا اور بلا خوف لومۃ لائم اور بلا انتظار نتیجہ حق ظاہر کرنا ' معمولي دماغ کا کام نہیں - یہ مولانا ابوالکلام آزاد هي کا کام ہے اور صرف اونکا !

ایں سعادت بزور بازو نیست * تا نبخشد خداے بخشندہ

فجزاهم اللہ تعالے عن جمیع المسلمین خیرا - مدعیان حریت و حق کے لیے یہ طرز عمل نہ صرف قابل تقلید ہے بلکہ تازیانہ عبرت ہے ! و شتان بین مدعي الحریۃ و الحر -

(۷) یہ صحیح ہے کہ مسٹر مظہر الحق ڈیپوٹیشن کے ممبر نہ تھے کیونکہ ڈیپوٹیشن مقامي تھا - لیکن انہوں هي نے اس معاملہ کو طے کیا ' انہوں نے هي اڈریس لکھا ' خود وہ ڈیپوٹیشن کے همراہ گئے ' اسلیے اون سے سوال کرنیکا حق ضرور ہے - ہاں یہ بالکل سچ ہے کہ " شیک هنڈ کا اگر اونہیں شوق هو تو اسکے لیے وہ زیادہ کم قیمت اور آسان وسائل رکھتے ہیں "

(۸) میں اس جملہ کے ساتھہ پورے طور پر متفق ہوں کہ " مسٹر مظہر الحق کي حیثیت اس معاملہ میں لیڈر یا مفتي کي نہ تھي بلکہ ایک مشیر قانوني کي " اور در حقیقت یہي اونپر سب سے بڑا اعتراض ہے کہ اونہوں نے اپني حیثیت سے قدم باہر کیوں رکھا ؟

توضیح مزید

(از جناب مولانا عبد الباري صاحب فرنگي محل)

مولانا موصوف اپنے ایک تازہ ترین گرامي نامہ میں تحریر فرماتے ہیں :

(۱) مجھے مثل دیگر علماء اهل اسلام اس امر کا تحفظ ہے کہ معابد و مساجد کے احترام کو کسي قسم کا گزند نہ پہونچے - خصوصاً اس معاملہ کو ایسي صورت میں طے ہونا چاهیے کہ جو غرض اصلي ہے یعني اس مسجد کے علاوہ بھي تمام مقامات متبرکہ کي حفاظت ' وہ حاصل هوجائے - کل ملک کا انہماک اس مسئلہ سے اسي غرض سے هوگیا ہے - میري طرف سے اسکا خیال نہ کیا جائے کہ میں نے دیدہ و دانستہ اس فیصلہ میں اس مقصد کو نظر انداز کر دیا ہے - اگر کسي پہلو سے اس کا شبہ ہوتا ہو تو غلطي رائے پر محمول فرمایا جاے -

(۲) میں کسي طرح اس امر کو جائز نہیں سمجھتا هوں کہ مسجد کا کوئي حصہ بلا حکم شرعي علحدہ کیا جاے ' یا کسي اور کام میں لایا جاے - البتہ جو صورتیں شرع میں جائز ہیں اونکو اگر کوئي اختیار کرے تو میں قابل ملامت نہیں تصور کرتا ہوں -

(۳) میرا منصب دیگر علماء سے جدا گانہ ہے - وہ ایک پہلو پر نظر کرتے ہیں کہ اس جزء کا کسي نہ کسي طرح تحفظ هو اور جو مطالبہ ہے وہ ثابت کردیا جاے - مگر میں ایک مصالحت کرنیوالا ہوں جسکے لیے ضروري ہے کہ موافق اور مخالف ' دونوں پہلوؤں کا لحاظ رکھا جاے - جو جزئیات علماء پیش کررہے ہیں ' انکي حقیقت آپکو معلوم ہے - جو میں پیش کررها هوں انکو ایک جگہہ جمع کردیا جاے تاکہ مخصوص اهل علم اسکو ملاحظہ کریں - میري غلطي سے مجھکو مطلع کریں کیونکہ اس فیصلہ میں جو بظاہر سقم ہے اسکا ذمہ دار صرف میں هي ہوں - راجہ صاحب محمود آباد یوں تو جملہ امور کے متکفل تھے مگر مخصوص ذمہ دار وہ آئندہ تحفظ کے اور قانون بنوانیکي ہیں - اور مسٹر مظہر الحق بقول جناب کے قیدیونکو چھڑوانے آئے تھے - وہ کامیاب هوگئے - رها میں ' تو مجھے عام نظروں میں کامیابي نہیں هوئي اور میرا منصب بہت مقید ہے - میں ایک غائبانہ مدعي کا وکیل تھا - مجھے اپنے مؤکل کے منشاء کے خلاف ایک چاول بھي نہ هٹنا چاهیے تھا - میں ازروے دیانت عرض کرتا ہوں کہ مینے ایسا هي کیا ہے - اسواسطے میں بھي کہہ سکتا ہوں کہ اپنے

موکل کے نزدیک کامیاب ہوا ہوں - مجھے کسي دوسرے سے غرض بھي نہیں ہے کیونکہ : ان اجري الا علی رب العلمین - میں اپنے موکل سے اجر کا طالب ہوں نہ شکریہ کا شوق ہے - نہ نفرت و ملامت و شکایت کا اندیشہ ہے - و الحمد اللہ علی ذلک -

. . . .

یہ امر اب مجھے صاف کرنا ہے کہ مینے اپنے موکل کا جو منشاء سمجھا ' اسکے موافق کیا - امید کہ اسکو بغور ملاحظہ فرمائیگا - مینے اپنے امکان بھر شریعت کي پابندي کي مگر اسي حکم کي ' جسکو میں شریعت کا سمجھتا تھا - ساتھہ ھي اسکے اپني راے پر عجب نہیں کیا اور جمہور علماء کے خلاف کسي وقت اظہار خیال نہیں ہوا اور آخر تک انکے منافي کوئي بات نہیں کہي - اسوقت مجھپر یہ اتہام ہے کہ مینے صورت موجودہ کے جواز کا فتوي دیدیا یہ بالکل غلط ہے - البتہ یہ صحیح ہے کہ اس امر سے کہ مرور میں اشتراک ہو ' قطع مصالحت کي کوئي وجہ میرے ذہن میں نہ آئي ' جبکہ ہر وقت اسکے مطالبہ کا حق جسکے ہم مکلف ہیں ہمکو پہونچتا ہے اور مقدمات دیواني وغیرہ کا حق کسي طرح ساقط نہیں ہوا ہے - مینے اسوقت صرف قیدیونکي رہائي اور اصولي طور پر مسلمانونکا قبضہ حاصل کرلینا کافي سمجھا - اس سے یہ نہیں لازم آتا ہے کہ اس صورت کو میں نے جائز بھي کر دیا ' بلکہ کتنے امور ہیں کہ نا جائز ہیں اور ہم انکو اپني محکومیت کے باعث انگیز کیے ہوئے ہیں ' اور ہر موقع پر انکا مطالبہ کرتے ہیں - انہیں میں اسکو بھي مینے شمار کرلیا - مجھے جن امور کے باعث مصالحت کرنا ضروري تھا وہ میرے نزدیک ازروے شریعت حقۂ اسلامیہ اہم تھے ' بہ نسبت اس اشتراک مرور کے - اسکي وجہہ سے وہ امور نظرانداز نہیں کیے جاسکتے تھے - مینے اسمیں جو کچھہ کیا ' خدا کي طرف سے جو ذمہ داري ہے اسکو ملحوظ رکھہ کے کیا ہے - و اللہ علی ما اقول وکیل -

. . . .

جب مصالحت ضروري سمجھي گئي جسکے وجوہ میں اسوقت نہیں عرض کرونگا اور آپکو بھي معلوم ہیں ' تو مینے ایک حیلۂ شرعي نکالا اور کہا کہ اسکے بارہ میں مشورہ لیا جاے اور علماء سے استفتاء دریافت کیا جاے تو مجھے اخفاء راز کا حکم دیا گیا - خود میرے نزدیک یہ صورت جائز تھي اور اون لوگوں پر جو اس تصفیہ میں ساعي تھے ' جتنا فرض تھا وہ ادا کر چکے کہ ایک عالم کو جسے وہ با وثوق سمجھتے تھے اس شورہ میں شریک کیا اور انہوں نے اسکے قول کو حکم خدا سمجھا - اگر مجھسے اشتباہ ہوتا یا ان لوگوں کو توثیق میں کچھہ شبہ ہوتا تو انکو اور مجھکو دونوں کو تمام علما سے یا ان علما سے جو جمع کیے گئے تھے دریافت کرنا تھا - مجھہ پر یہ فرض نہیں ہے کہ جس امر کو میں خدا کا حکم سمجھتا ہوں ' اسمیں اپنے سوا غیر کا اتباع کروں (١) بلکہ میں خود اپنے علم و دیانت کا مکلف ہوں اور عام لوگوں کو ایک عالم کے قول پر عمل کرنا جائز ہے - شرعي قباحت اسمیں مجھے نہیں معلوم ہوئي - اسپر بھي مشورہ لیا گیا اور جو کارکن لوگ تھے ' ان سے اسکي تشریح کردي گئي - جہانتک مجھے علم ہے اوس صورت مجوزہ میں کسیکو اختلاف نہ تھا کہ ان حالات کے لحاظ سے یہ مخلص ہو سکتا ہے -

(١) الحمد للہ کہ جناب مولانا کا یہ اعتقاد ہے اور في الحقیقت یہي وہ اصول اساسي ہے جو اگر تسلیم کرلیا جاے تو آج مسلمانوں کے تمام دیني مصائب کا خاتمہ ہو جاے - امید ہے کہ مولانا ہر موقعہ پر اس اصول کو ملحوظ رکھیں گے کہ " جس امر کو حکم خدا یقین کرلیا جاے اسمیں غیر کا اتباع نہ چاہیے اگرچہ ایک عالم اسکي پرستش کرتا ہو" (الہلال)

. . . .

وقف کي ملک کسي کے لیے نہیں ہو سکتي ہے - قبضہ زمین مسلمانوں کو دلا دیا گیا - اب صرف گذرنے میں پیدل چلنے والونکي مشارکت ہے - اس امر کو نہ خیال کیجیے کہ ہماري خواہش کیا ہے ؟ اس امر کو دیکھیے کہ ہمکو جو کچھہ ملا وہ کسي نہ کسي طرح ہم شرعي مسئلہ میں لا سکتے ہیں یا نہیں ؟ مصر میں کافر و مشرک سبکا گذرنا شرعاً جائز ہے - جنب و نفساء و حائض کے گذرنے کي ممانعت اگر ہوسکتي ہے تو مسلمانوں کو انکي شریعت کي طرف سے - گورنر جنرل کو کیا حق ہے کہ اسکي تصریح کریں ؟ جانوروںکے گذرنیکي خود گورنر جنرل نے اجازت نہیں دي ہے - جو لفظ انہوں نے استعمال کیا ہے وہ اس امر پر زیادہ واضح ہے کہ نمازیونکے لیے اصالتاً حق مرور ہے -

. . . .

تاہم میں اسکو نا کافي سمجھتا ہوں - اسیدن کانپور میں مسجد سے نکل کے قبل اسکے کہ گورنر جنرل اسکو ظاہر کریں ایک بساطي کي دوکان پر بڑے مجمع کے سامنے مینے صاف صاف کہا کہ مسجد کي زمین پر اگر ہمکو قبضہ بھي ملا ہے تو براے نام ہے - پھر مولوي غلام حسین صاحب سے جا کے پوري حالت ذکر کي - پھر مولوي عبد القادر صاحب آزاد سے - پھر ایک مسجد جو کہ مولوي ابو سعید صاحب کے مکان کے قریب ہے ' اوسمیں مولوي محمد رشید صاحب سے از ابتداء تا انتہا کل امور کا ذکر کیا اور کہا کہ ابتک یہ نقصان باقي ہے اور ہمکو چارہ جوئي کا حق حاصل ہے - اوسکے بعد جب مسٹر علي امام صاحب نے مجکو مبارک باد دي تو میں نے اون سے بھي اسکے متعلق صاف صاف کہا کہ نہ تو اس سے بے چیني دفع ہوگي نہ یہ شریعت حقہ کے موافق ہے کیونکہ میں اسکو بالجبر سمجھتا ہوں - لیکن مجھے پورا اطمینان دلایا گیا کہ اسکے بننے کے وقت ہر طرح سے آپ مطمئن کر دیے جائیں گے - (انتہی ملخصاً)

بشارۂ عظمی

لارڈ ہڈلے بالقابہ کا اعلان اسلام

از داعي اسلام خواجہ کمال الدین صاحب بي - اے - سدد اللہ مساعیہ

حبي في اللہ - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ -

مبارک ہو - اللہ تعالی نے آجتک ابتلاوں میں ثابت قدم رکھا اور آیندہ رکھے - مینے آجتک کوئي خط نہیں لکھا - آپ کي مصروفیت اہم نے جرات نہیں دلائي کہ آپکي توجہ کسي دوسري طرف منعطف کروں -

میں آپکي قلمي اور درمي امداد کا ہر طرح ممنون ہوں - جزاکم اللہ احسن الجزا -

بالمقابل ایک ایسي عظیم الشان نصرت الہي کي خوشخبري اور مبارک باد دیتا ہوں ' جسکي نظیر گذشتہ پچاس سال میں ہندوستان کي دنیا کے کسي مذہب نے نہ دیکھي ہوگي - و الحمد اللہ علی ذالک -

نومبر کے اسلامک ریویو کا پرچہ جو اسکے ہمراہ پہونچتا ہے ' ملاحظہ فرمایں - اسکے آخري صفحہ (ٹیٹل پیج) پر ایک اشتہار ایک زیر تصنیف کتاب کا ملاحظہ فرماویں جو رائٹ آنریبل لارڈ ہیڈلے اسوقت لکھہ رہے ہیں -

پهر نومبر نمبر میں دو اور مضامین لارڈ موصوف کی قلم سے ملاحظه هوں

آینده کا مذهب ... ... The Religion of the Future

مذهب کی سلاست ... The Semplicity of Religion

غرض یه که یه عالي نژاد اور نیک نهاد انسان بچپن سے عیسائي شرک سے متنفر' اور اندر هي اندر توحید کا قائل اور قدم بقدم بلا علم و اراده اسلام کي طرف کهنچ رها تها - گذشته پانچ چار سال سے قرآن شریف کا مطالعه کیا - آخري سعادت آپ کے خادم کے لیے قضاۓ قدر نے رکهه چهوڑي تهي - وه آگ جو اندر هي اندر دهک رهي تهي' اوسمیں اسلامک ریویو نے چنگاري کا کام کیا - آگ مشتعل هوگئي اور چند ملاقتوں نے کل حجابوں کے خس و خاشاک کو خاکستر کردیا - وه انسان جو آج سے صرف دو هفتے پہلے اس اعلان میں تامل کرتا تها' آج اس خاکسار کے ایما پر کتاب لکهنے لگا هے !!

یه کتاب میں خود چهپوا ونگا اور اسکا اردو ترجمه ساتهه هي شائع کردونگا - میں چاهتا هوں که یه کتاب هزار دو هزار کاپیوں میں مفت یا براۓ نام قیمت پر تقسیم هو -

آپ کو اچهي طرح میري پہلي حالت کا علم هے - ایک درد نے مجهے هندوستان میں پهرایا اور وهي اضطراب مجهے یهاں بهي لایا - میں نے اپني چلتي هوئي دولت پر لات ماري' اور مجهے حاشا و کلا اسکا کوئي رنج نهیں - فرانس کي مذهبي کانفرنس میں میری تقریر نے هوا کا رخ بدل دیا اور یورپ کے فضلا نے حیرت ظاهر کي - ستمبر نمبر اسلامک ریویو میں وه تقریر چهپ گئي هے - اسوقت یورپ اور امریکه کے فضلا نهایت خوشي اور دلچسپي سے اسلامک ریویو پڑهتے هیں لیکن عین ایسي حالت میں مجهے مالي دقتوں نے تنگ کیا هے - ایک سال تو میں نے پرچه اپني جیب سے چلا دیا اور قوم پر ثابت کردیا که یه امر بیهوده نه تها - اب وقت امداد هے - آپ کوشش کریں - میں آپ سے درمي نهیں بلکه قلمي امداد اور سعي اعانت چاهتا هوں -

هاں' خدا کے اس فضل پر میں نے چند شعر جلدي میں موزوں کیے بغرض اندراج الهلال بهیجتا هوں

برائے حمد جناب احدیت مآب

در اسلام رائٹ آنریبل لارڈ هیڈلے بالفاده

خود نمود کردي در انصال نار
حذف باشد گر کنم بر خویش نار
من که سرگرداں پئے مرغاں شدم
تو عطا کردی مرا یک شاهوار
آنچه ننمودي به پیر ما نواب
روز روشن دیده ام ما چشم تار
لارڈ پیدا شد پئے نصرت مرا
کرده چوں نیچارگي رحوم گذار
آں خجسته تا جهل در خوص و فکر
آخرش کردی براو افشاء راز
نعره الحمد مستانه زنم
میکنم سجدات با عجز و نیاز
کے عجب بینم روئے آفتاب
چشم در الطاف نوائے چاره ساز

تاریخ حیات اسلام

الهلال اور پریس ایکٹ

حضرت مولانا - السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته - جو خدمات آنجناب آج ملة مرحومه کي اصلاح و ترقي کیلیے انجام دے رهے هیں' وه روز روشن کیطرح آشکارا هیں - اسکا بدیهي ثبوت یه هے که هم تمام اعلی اور ادنی طبقات میں آپ هي کا ذکر خیر پاتے هیں' اور ڈیڑه سال کے اندر هي ایک عالم آپکا شیفته و گرویده هوگیا هے - گو یه ایک مسلم امر هے که جنکي طبائع خود ساخته لیڈروں کی طرح تعریف پسند نهیں' وه هرگز اپني تعریف بنظر تحسین نهیں دیکهتے' تاهم هم غلامان اسلام میں جناب کي بدولت اور امداد غیبي کي مساعدت سے جو عجیب و غریب احساس ملي و دیني پیدا هو چلا هے' وه همیں مجبور کرتا هے که جناب کے اس احسان عظیم کا اعتراف کریں :

همیں بام ترقي کے یهي رستے دکهائینگے
نهاں حضرت کے دل میں آتش اسلام پاتے هیں

الهلال کي ایک هي سال کي اشاعتوں نے کافه مسلمین کے دلوں پر وه سکه جما دیا هے' جسکي نظیر شاید هي ملسکے - میں نے کثیر التعداد ناظرین الهلال کو دیکها هے که اسکي اشاعت کے دن گنتے رهتے هیں اور جبتک انهیں جدید پرچه مل نهیں لیتا' ایک بیچیني سي لگي رهتي هے اور پرچهٔ سابق هي کو پڑه پڑهکر اپنے دلهاۓ ناصبور کو ڈهارس دیتے هیں - ایک قلیل عرصه میں الهلال نے ثابت کردیا هے که وه همارے سیاسي حقوق کا محافظ - همارے اخلاقي' ادبي' تمدني و معاشرتي حالت کا مصلح - همارے قومي جذبات پر تنقیدي نظر ڈالنے والا اور سب سے بڑهکر ده که همیں اسلام کي سچي تعلیم دینے والا ایک هي رساله هے -

الهلال کي ضمانت کي روح فرسا خبر اخبارروں میں پڑهکر ایکطرح کي نا امیدي پیدا هوچلی تهي - لیکن الهلال کي حق گوئي نے باوجود اپني ضمانت اور سرکار کي نو اختیار کرده پولیسي کے' تن مرده میں ایک زنده روح پهونک دي - الهلال همارا اسلامي معلم هے - اسکي ضمانت الهلال کی نهیں بلکه اسلام کي ضمانت هے - مسلمان خوابیدهٔ غفلت تهے لیکن موجوده مظالم انکے جاگ اٹهنے کے لیے کافي تازیانه هیں - اب انکے دل سرور وحدت سے معمور - انکے دماغ حب قومي سے معمور' اور انکي طبیعتیں نور ایمان سے منور هیں - بعد سے انمیں اسلامی خو بو آگئي هے - پهر روۓ زمین پر کونسي قوت ایسي هو سکتي هے جو محض ضمانتوں کي دهمکیاں دیکر هماري صداقت پرست زبانوں کو بند کردے ؟ یه تو فقط دو هزار کي ضمانت تهي - اگر ایسي پچاس هزار اور بهي ضمانتیں طلب کي جائیں' تو بهي موجوده حالت میں انکا جمع کرنا آن واحد کا کام تها - انشاء الله جبتک مسلمانوں کي جانیں باقی هیں' الهلال کا حفظ انکا فرض ایماني هوگا !

محمد طیب کوانهه ضلع شاه آباد

لا تہنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین

تار کا پتہ
"الہلال کلکتہ"
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

Telegraphic Address,
"Alhilal Calcutta"
Telephone, No. 648

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی

احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۲۳ — کلکتہ: چہارشنبہ ۱۵ رجب ۱۳۳۲ ہجری — جلد ۴

Calcutta: Wednesday, June, 10. 1914.

ادرشہ نیٹنگ کمپنی

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجئے -

(۴) یہ کمپنی [illegible] روپیہ میں ایسی مشین دیگی جس سے گنجی تیار ہوگی جس سے روزانہ [illegible] روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوئے اون جو ضروری ہوں معمولی تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - اُجرت روانہ کیا اور اُسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے اُن چیزونکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

بی - کورلہ راؤ پلیڈر - (بلاری) میں کنز ریلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

---

نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کو میں جانتا ہوں - یہ کمپنی اس وجہ سے قائم ہوئی ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپنی نہایت اچھی کام کررہی ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتی ہے - اسکے ماسوا کم قیمتی مشین منگا کر ہر شخص کو مفید ہونے کا موقع دیتی ہے - میں ضرورت سمجھتا ہوں کہ عوام اسکی مدد کریں -

---

چند مستند اخبارات ہند کی رائے

— * —

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سودیشی میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تھے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - محنت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزونسے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اِس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

برانچ سول کورٹ روڈ سنگاپور -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
14 McLeod street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription Rs. 8
Half yearly „ 4-12

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقـــام اشاعت
نمبر ۱۴ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلیفـون نمبـر ۶۴۸
قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲۳ — کلکتہ: چہارشنبہ ۱۵ رجب ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤
Calcutta: Wednesday, June, 10. 1914.

فہرس

تصـــاویـــر

الاســـبـــوع

پچھلے دنوں ریوٹر ایجنسي کے ذریعہ یہ خبر آئي تھي کہ کیمبرج یونیور سٹي میں ڈاکٹر منگانا نے ایک قدیم مسودہ کي بنا پر قران کریم کے کسي ابتدائي ایڈیشن کا پتہ لگایا ہے اور وہ موجودہ نسخہ سے مختلف ہے - اسکے متعلق اخبارات میں بحث چھڑ گئي ہے اور اس ہفتہ کي ولایت ڈاک میں بعض مزید معلومات آئي ہیں -

جب تک ڈاکٹر منگانا اپني کتاب شائع نہ کرے ' اسکے متعلق کچھہ لکھنا فضول ہے - البتہ تاریخي حیثیت سے ہم چاہتے ہیں کہ الہلال میں " تاریخ جمع و تنزیل قران " کا سلسلہ شروع کردیں جسکے لکھنے کا عرصہ سے خیال کر رہے تھے' اور جسکے لیے اس واقعہ سے ایک تحریک مزید پیدا ہوگئي - انشاء اللہ تعالی -

ہندوستان میں کچھہ عرصہ سے " شیعہ کانفرنس " قائم ہے - افسوس ہے کہ شخصي مسائل کي بنا پر اختلافات و نزاعات سے وہ بھي محفوظ نہ رہسکي - ایک عرصہ تک نفس صدارت کا جھگڑا جاري رہا - اس سال یہ بحث چھڑ گئي ہے کہ آیندہ اجلاس کیلیے جو صدر منتخب ہوا ہے' اسکي جگہ کوئي دوسرا شخص ہو - انکا اجتہاد مسلم نہیں ہے - اب ہر جگہ موافق و مخالف جلسے ہو رہے ہیں - اگر ہمارے راے دینے کو مداخلت بیجا نہ سمجھا جاے (اور امید ہے کہ ایسا نہ سمجھا جائگا) تو ہم کہینگے کہ خدا کیلیے اس بحث کو ختم کردیا جاے - یہ بڑي ہے افسوس ناک اور لا حاصل بحث ہے - ایک شخص کو ہندوستان میں منتخب کرکے پھر الگ کردینا کسي طرح بہتر نہ ہوگا - اور صدر کیجیے گا تو انکے مخالفین کانفرنس کے مخالف ہو جاینگے - پس بہتر ہے کہ اس سال شیعہ کانفرنس عراق اور عتبات عالیات سے کسي مجتہد مسلم کو دعوۃ دیکر طلب کرے - اور اُسي کو جلسہ کا صدر بناے - اگر ایسا کیا گیا تو موزوں اشخاص کے متعلق بھي ہم مشورہ دیسکتے ہیں جنکي نسبت ہمیں ذاتي واقفیت حاصل ہے -

سفریجٹ عورتوں کي جد و جہد روز بروز بڑھ رہي ہے اور ہندوستان کے مردوں کیلیے انکا ہر اقدام تازیانۂ عبرت ہے - پرسوں کي تاروں میں ایک عجیب واقعہ کي خبر دیگئي ہے - لنڈن میں پادشاہ کے ہاں ڈرایننگ روم کا دربار تھا (یعنی صرف عورتوں کي لیوي) ایک مشہور کرنیل کي لڑکیاں بھي پیش ہوئیں جنکے سفریجٹ ہو جانے کے متعلق انکي ماں کا بیان ہے کہ اسے کوئي خبر نہ تھي - جونہي وہ پیش ہوئیں - اُن میں سے ایک گھٹنے ٹیک کر کھڑي ہوگئي اور پکار کے کہا : " حضور ہم پر ظلم نہ کریں اور اپني فوج کو ہماري مخالفت میں کام نہ لائیں ! " پادشاہ اور ملکہ متحیر رہگئیں اور کچھہ جواب نہ دیا - بالاخر رئیس تشریفات (چمبرلین) نے انہیں باہر کردیا -

حال میں انہوں نے کئي عمارتیں بھي جلا دي ہیں - دربار کي نسبت پہلے سے افواہیں اڑ رہي تھیں کہ کچھہ نہ کچھہ کیا جائیگا - مسز پنکھرسٹ کي نسبت تو یہاں تک شبہہ کیا گیا ہے کہ وہ خود پادشاہ کے متعلق کوئي کارروائی کرنا چاہتي ہے - اس نے قصر شاہي کے سامنے ایک مکان لیا ہے جسکي جنگي پولیس نگراني کررہي ہے - پادشاہ نے صبح کي چہل قدمي بھي اسي خیال سے ترک کردي !

ہاوس اف لارڈ میں ایک بل کا مسودہ بھي عورتوں کے حقوق کے متعلق پیش کیا گیا ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان نازک بدن عشوہ گروں نے اپني جد و جہد سے بالاخر مغرور مردوں کو تھکا ہي دیا - ایک ہم ہیں کہ اپني غفلت و سرشاري ہي کا مقابلہ کرتے کرتے تھک گئے ہیں !

بالاخر انڈیا کونسل کی اصلاح کا بل هاوس آف لارڈز میں پیش کردیا گیا - اس بل سے سکریٹری آف اسٹیٹ اور پارلیمنٹ کے تعلقات پر کوئی اثر نہیں پڑیگا - صرف انڈیا کونسل کی حالت میں چند بے اثر تبدیلیاں هوجاینگی - مثلاً ممبروں کی تعداد چودہ سے دس کردی جائگی ' تین ممبروں کو زیادہ تنخواہ دی جائیگی ' کمیٹیوں کی جگهہ مختلف صیغوں کا کام خاص خاص ممبر انجام دینگے ' دو ممبر هندوستانی هونگے ' وغیرہ وغیرہ -

تفصیلی حالات ابھی معلوم نہیں ' لیکن اینگلو انڈین پریس ابھی سے بد حواس هورها هے کہ کہیں ان تبدیلیوں سے هندوستان کو کوئی بڑا فائدہ نہ پہنچ جاے - کانگریس کے وفد نے اسکے متعلق اپنی خواهشیں پیش کی هیں جن میں وہ تمام دفعات شامل هیں جو اسکے متعلق مسٹر جینا نے کرانچی کانگریس میں پیش کی تھیں - بہر حال هندوستان کا اصلی دکھہ ان نمایشی اشک شوئیوں سے دور نہیں هوسکتا -

---

هر اُس شخص کیلیے جو ملک کے امن کا طالب هے ' یہ بڑے هی رنج کی بات هے کہ مقدس عمارات کے تحفظ کیلیے بڑے بڑے اعلانات اور مواعید تو کیے جاتے هیں لیکن گورنمنٹ کی جانب سے عملی کام کچھہ نہیں هوتا - اسی کا نتیجہ هے کہ اب مسلمانوں کے علاوہ سکھوں کے جذبات کی بھی پامالی شروع هوگئی هے !

گردوارہ رکاب گنج دهلی میں سکھوں کی ایک تاریخی اور مقدس عمارت هے - اسکا کچھہ حصہ گورنمنٹ نے لینا چاها اور امرتسر کے چیف خالصہ دیوان کے ذریعہ کارروائی کی گئی - اس نے ۳ مئی کو ایک جلسہ منعقد کرکے بالکل اسی طرح گورنمنٹ کو اسکی اجازت دیدی ' جس طرح ایک دو مسلمان کانپور کی مسجد کا ایک حصہ دیدینے کیلیے طیار تھے اگر خدا انکو مہلت دیدیتا ' مگر خدا کا هاتھہ همیشہ جماعت هی کے پشت پر رهتا هے اور اسی میں سے هوکے کام کرتا هے : ید اللہ علی الجماعۃ !

لیکن یہ سکھہ پبلک کی آواز نہ تھی - عام پبلک نے پچھلے هفتہ لاهور میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا اور اسکے خلاف آواز بلند کی - هم کو پوری امید هے کہ گورنمنٹ اس معاملہ میں ایک ایسی جماعت کی دلازاری کبھی روا نہ رکھیگی جسکی تلوار کا وہ اپنے تئیں بہت بڑا قدردان ظاهر کرتی هے -

لیکن سوال یہ هے کہ عمارات دینیہ کا مسئلہ کب تک اسی عالم میں چھوڑدیا جائیگا ؟ کاش لارڈ هارڈنگ کی دانشمند گورنمنٹ هندوستان چھوڑنے سے پہلے ملک اور حکومت ' دونوں کی اس سب سے بڑی اهم خدمت کو انجام دیدے !

نینی تال میں برٹش انڈ فارن بائبل سوسائٹی کا جلسہ زیر صدارت هز انر سر جیمس مسٹن منعقد هوا - سکریٹری نے بتلایا کہ سنہ ۱۹۱۳ میں ۳۳ ' ۲ ' ۵۸ ' ۸۹ لاکھہ انجیل کی جلدیں مفت تقسیم کی گئیں - یعنی قریب ایک کرور کے - اور اب تک ۴۵۶ زبانوں میں اسکا ترجمہ هوچکا هے !

قرآن کریم کا ابتک ایک انگریزی صحیح ترجمہ بھی شائع نہوسکا اور تقسیم تو شاید سو نسخے بھی نہ هوے هونگے - تعلیم یافتہ اصحاب کو مسئلۂ تعلیم سے اور علما کو مسئلۂ تکفیر سے فرصت نہیں ملتی - قرآن کو شائع کرے تو کون کرے ؟ : وقال الرسول یا رب ان قومی اتخذوا هذا القرآن مهجورا !

شذرات

مسئلہ مساجد و قبور لشکر پور

ٹون هال کا مجوزہ جلسہ

مسلم لیگ کلکتہ مقامی معاملات و جماعات کے متعلق الهلال کبھی صرف وقت و قلم نہیں کرتا - عام مسائل کے انہماک سے اسے فرصت نہیں :

مرا کہ شیشۂ دل در زیارت سنگ ست
کرا دماغ مئے ناب و نغمہ و چنگ ست ؟

لیکن اس هفتہ ایک ایسا واقعہ پیش آیا هے جو مسئلۂ مساجد لشکر پور سے تعلق رکھنے کی وجہ سے نہایت اهم هے ' اور هم مجبور هوگئے هیں کہ چند کلمات اسکی نسبت لکھیں :

مساجد لشکر پور کا مسئلہ گذشتہ فروری سے ملک کے سامنے هے - اُس وقت سے متصل اور پیہم اُسکے لیے کوشش کی جا رهی هے -

مسئلۂ مسجد کانپور کے زمانہ میں " انجمن دفاع مسجد کانپور " کلکتہ میں قائم هوئی تھی - فیصلۂ کانپور کے بعد جب اسکا جلسہ ٹون هال کلـکتہ میں منعقد هوا تو ایک تجویز اس مضمون کی بالاتفاق منظور کی گئی کہ " کانپور کا مسئلہ گو بظاهر ختم هوگیا هے لیکن اس انجمن کو آئندہ بھی بدستور باقی و قائم رهنے دیا جاے ' اور " کانپور " کا لفظ نکالکر اسکا نام صرف " موسک ڈیفنس ایسوسی ایشن " یا " دفاع مساجد و عمارات دینیہ " رکھا جاے "

چنانچہ انجمن قائم تھی - اُس نے مساجد لشکر پور کے متعلق بھی کارروائی شروع کی - پہلے مختلف جلسے منعقد هوے - پھر ایک ڈیپوٹیشن لیجانے کی تجویز هوئی - جب اسکے متعلق ایک طرح سے انکار کا جواب آ گیا تو اُس نے خیال کیا کہ اب اتمام حجت هوچکی هے اور وقت آ گیا هے کہ ٹون هال میں عظیم الشان جلسہ منعقد کیا جاے -

ٹون هال میں جلسہ کرنے کی یہاں دو صورتیں هیں - ایک آسان طریقہ تو یہ هے کہ کوئی ذمہ دار شخص کلکتہ کارپریشن کے چیرمین کو خط لکھکر هال طلب کرے اور معمولی کرایہ دیکر جلسہ کردے - اسمیں وقت کم خرچ هوتا هے - هم نے جسقدر جلسے پچھلے دنوں ٹون هال میں کیے - عموما اسی طرح کیے - ایک موقعہ پر تو چیرمین نے از راہ لطف پولیس اور روشنی کی معمولی رقوم هی پر هال دیدیا ' اور کرایہ بھی طلب نہ کیا -

دوسرا زیادہ با قاعدہ طریقہ یہ هے کہ پبلک کی طرف سے شریف آف کلکتہ سے درخواست کی جاے کہ وہ جلسہ طلب کرے ' اور پھر شریف جلسہ کا اعلان کرے - اسکے لیے ضروری هے کہ جو درخواست بھیجی جاے اسپر پبلک کی جانب سے ایک اچھی تعداد میں دستخط هوں -

چنانچہ انجمن نے حسب معمول ٹون هال کیلیے چیرمین کو خط لکھا ' اور دریافت کیا کہ فلاں فلاں تاریخ کے اتواروں میں هال خالی هوگا یا نہیں ؟

جواب آیا کہ لشکر پور کی مساجد کا معاملہ کوئی ایسا معاملہ نہیں هے جسکے لیے ٹون هال میں جلسہ کیا جاے اور پورٹ کمشنر کی مخالفت هو - نہایت افسوس هے کہ هم اس غرض سے هال نہیں دیسکتے !

یہ پہلا موقعہ تھا کہ اس بے معنی اور بے اصول طریقہ سے ایک پبلک ہال اور میونسپلٹی کی ملکیت کے دینے سے انکار کیا گیا ' اور " ٹون ہال کلکتہ " کا مسئلہ مستقل طور پر چھیڑا گیا -

اب ہمارے لیے پبلک کے حقوق اور ٹون ہال کو ایک یورپین چیرمین کی ملکیت نہ بننے دینے کیلیے ضروری ہوا کہ " ٹون ہال " کے مسئلہ پر متوجہ ہوں ' لیکن چونکہ اصل معاملہ سامنے تھا اور ابھی بذریعہ شریف کلکتہ کے جلسہ ہوسکتا تھا ' اسلیے یہی بہتر معلوم ہوا کہ اس انکار کی تلخی کو چند روزوں کیلیے برداشت کرلیں ' اور اصل معاملہ سے فارغ ہوکر اسکی طرف متوجہ ہوں -

پرنس غلام محمد کے بعد مسٹر استوارٹ کلکتہ کے شریف ہوے ہیں - مساجد لشکر پور کا مسئلہ اگرچہ چند شخصوں کا بنایا ہوا نہیں ہے اور انجمن صرف عام پبلک کے جذبات کی ترجمان ہے ' تو ضرور ہے کہ اسکا احساس ہر شخص کو ہو - چنانچہ دوسرے ہی دن شریف کے دفتر میں جلسے کی درخواست پہنچ گئی جس پر مسلمانان کلکتہ کے ہر طبقہ کے لوگوں کے دستخط تھے ' اور تمام معززین و متوسطین و عوام شہر جلسہ کے انعقاد کا مطالبہ کرتے تھے !

اب صورت معاملہ بالکل دوسری ہوگئی - شریف کو کوئی اختیار نہیں ہے کہ عام پبلک کی ایک ایسی قومی درخواست کی وقعت سے انکار کردے - اسکا کام کلکتہ ٹون کی پبلک کی نیابت ہے -

بہر حال انہوں نے کہا کہ " جواب کیلیے چند دنوں کی مہلت چاہیے - اس قسم کا جلسہ شریف کی شرکت بغیر نہیں ہوسکتا - پہلے شریف مسلمان تھا - اتوار کے دن شریک ہوسکتا تھا - میں مسیحی ہوں - اتوار کے دن نہیں آسکونگا - پھر مسئلہ بھی اہم ہے " اسپر ہم نے کہلا دیا کہ جس دن فرصت ہو اسی دن جلسہ کیجیے -

اس مہلت طلبی کو ہم خوب سمجھہ گئے تھے - مسٹر استوارٹ کو قطعی جواب دینے کیلیے اتنے دن کی مہلت ضرور ملنی چاہیے تھی ' جسمیں کلکتہ سے کسی قریبی گرمائی مقام تک مسٹر بنجمن فرینکلین کی قیمتی ایجاد ڈاک کا تھیلا لیجا سکے اور پھر ویسا ہی ایک تھیلا واپس لاکر پہنچا بھی دے !

سر این رشتہ ز جائیست کہ من می دانم !

بہر حال ہم نے بھی اصرار نہیں کیا اور بخوشی مہلت دیدی کہ ذرا آن بلند نشینان غفلت و بے خبری کو بھی حقیقت حال معلوم ہوجاے جو زمین کی سطح سے آٹھہ ہزار فیٹ بلندی پر رہتے ہیں ' اور نہیں جانتے کہ زمین پر بسنے والوں کے دلوں کا کیا حال ہے ؟

ز دامنے کہ کشادیم ما تہی دستاں
تو میوۂ سر شاخ بلند را چہ خبر ؟

کم از کم اتنا تو معلوم ہوجائیگا کہ خدا کی عبادت گاہوں کے انہدام کا مسئلہ صرف " انجمن " کے بعض عہدہ داروں ہی کا طبع زاد نہیں ہے - بلکہ انکے پیچھے ایک دوسری طاقت بھی موجود ہے - اس طاقت سے وہ غریب بھی اسی طرح مجبور ہیں جس طرح خود گورنمنٹ کو مجبور ہوجانا پڑتا ہے - گو ابتدا میں وہ کتنا ہی ناک بھوں چڑھاے -

ہاں ! یہ تو آسان ہے کہ انجمن کے وفد کو " غیر مفید " بتلادیا جاے ' اور اسکے لیے ایک چٹھی بھی ضرورت سے زیادہ ہے ' لیکن شاید " مسلمانوں کا سوال " اس آسانی کے ساتھہ " غیر مفید " نہیں سمجھا جا سکتا ' اور اسکے لیے یہ بیخبرانہ و ناعاقبت اندیشانہ اغماض بالکل ویسا ہی " غیر مفید " ہے ' جسطرح قانون اسلامی کی " صحیح واقفیت و معلومات " کی موجودگی میں کسی قائم مقام ڈیپوٹیشن سے گفتگو کرنا " غیر مفید " ہے !

بہر حال اب حالات میں یکایک تغیر شروع ہوا اور لشکر پور کی مساجد کا مسئلہ اسدرجہ غیر اہم نہیں رہا جیسا کہ اس سے پہلے تھا - ادھر مسٹر استوارٹ جواب کیلیے مہلت لیچکے تھے ' ادھر آمد و رفت اور فہم و تفہیم کا ایک نیا سلسلہ شروع ہوا - مقامی مسلم لیگ کے چند عہدہ دار اور ممبر ایک دن شب کو جمع ہوے ' اور ایک صاحب نے یہ تحریک پیش کرکے پاس کرانی چاہی کہ " مجوزہ ٹون ہال کا جلسہ ملتوی کردیا جاے ' اور ہمیں اس سے کوئی تعلق نہیں " !

یہ تحریک جسقدر بے معنی اور تمسخر انگیز تھی ' اسکا ٹھیک ٹھیک اندازہ کرنے کیلیے مقامی لیگ کی پوری تاریخ سامنے لانی پڑتی ہے مگر اسقدر تضیع وقت کی ہمیں فرصت نہیں - صرف اسقدر کہدینا کافی ہے کہ کسی ایسی تجویز کے منظور کرنے کا لیگ کو کوئی حق حاصل نہ تھا - جلسہ عام پبلک طلب کر رہی تھی جو مقامی لیگ کے وجود ہی سے یکسر غیر متاثر ہے - جلسہ لیگ کے اہتمام سے نہیں ہو رہا تھا جس نے ابتک مسئلۂ مساجد کے متعلق کوئی کارروائی نہیں کی - پھر اسکے التوا کی تجویز پاس کرکے گورنمنٹ میں بھیجنے کا اسے کیا حق تھا ؟ اور کسی پوشیدہ حکم کی تعمیل کے سوا عام پبلک پر اسکا کیا اثر پڑ سکتا تھا !

اس صحبت میں انجمن دفاع مساجد کے سکریٹری (آنریبل مولوی فضل الحق) اور پریسیڈنٹ (ایڈیٹر الہلال) ' نیز بعض دیگر ممبر بھی موجود تھے -

لیکن خود بنگال لیگ کے جوائنٹ سکریٹری مولانا نجم الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر نے نہایت زور کے ساتھہ اس تجویز کی مخالفت کی ' (جو انجمن کے بھی ایک سرگرم ممبر ہیں) اور مجاریٹی نے انکا ساتھہ دیا - بعض وجوہ معلومہ کی بنا پر محرک کو اس کی منظوری پر بہت اصرار تھا - لیکن جب ایڈیٹر الہلال نے صاف صاف کہدیا کہ اگر ایسا کیا گیا تو اسکا نتیجہ صرف یہی نکلے گا کہ بجاے ایک دو ہفتہ بعد کرنے کے (جیسا کہ خیال ہے) آیندہ ہفتے ہی ٹون ہال میں جلسہ منعقد کیا جائیگا ' تو مجبور ہوکر انہیں اپنی تجویز واپس لے لینی پڑی ' اور ویسے بھی مجارٹی کی وجہ سے نا منظور ہی ہوتی -

اسکے بعد باہمی اتفاق اور یکسوئی کے ساتھہ قرار پایا کہ اس بے معنی تجویز کو بالکل بھلا دیا جاے ' اور صرف دو رزولیوشن اتفاق عام سے منظور کرکے گورنمنٹ میں بھیجدیے جائیں - ان کا مضمون یہ ہو کہ ہز اکسلنسی کلکتہ آ رہے ہیں - اس موقعہ پر وہ مسلمانوں کے چند والا کو اس مسئلہ کے متعلق گفتگو کرنے کا موقعہ دیں ' اور وہ وکلا لیگ اور انجمن دفاع مساجد کے منتخب کردہ اشخاص ہوں -

صرف یہی کارروائی تھی جو اس صحبت میں ہوئی اور چونکہ فی الحقیقت خود لیگ کیلیے بھی یہ بات نہایت ناموزوں تھی کہ اسمیں ایک عام پبلک اور اسلامی جلسے کے خلاف اسقدر مہمل ' اسقدر تمسخر انگیز ' اسقدر بے موقعہ ' اسقدر خلاف وقت ' اور اسدرجہ پبلک میں جائز بدگمانیاں پیدا کرنے والی تجویز شائع کی جاے ' اسلیے یہی بات مناسب نظر آئی کہ جو تجاویز آخر میں عام اتفاق سے قرار پا گئی ہیں ' صرف انہی کو شائع کیا جاے اور اس تجویز کا کچھہ تذکرہ نہو - البتہ آخر میں تجویز کے محرک نے خواہش کی تھی کہ انکا نام رزولیوشن کم از کم لیگ کے دفتر میں ضرور درج کردیا جاے تاکہ انکے لیے کسی سے یہ کہنے کا موقعہ باقی رہے کہ :

شکست و فتح نصیبوں سے ہے ' ولے اے میر
مقـابلـہ تو دل نا تواں نے خوب کیـا ؟

چنانچہ اسي بنا پر گذشتہ اشاعت میں ہم نے ان تمام واقعات کا کچھہ بھي تذکرہ نہیں کیا - صرف وهي کار روائي درج کي جو بالاتفاق قرار پائي تھي' اور پسند نہ کیا کہ ایک اہم اور اسلامي مسئلہ کے متعلق ناگوار اور اغیار پرستانہ کوششوں کا ذکر کریں -

لیکن افسوس ہے کہ اسکے بعد هي هم نے وہ تار دیکھا جو لیگ کے اس جلسے کے متعلق اخبارات میں بھیجا گیا ہے اور نیز گورنمنٹ میں بھي اسي کي نقل گئي ہے -

اس تار کا مضمون یہ ہے کہ جلسہ میں یہ مسئلہ پیش ہوا کہ مجوزہ جلسۂ ٹون ہال میں لیگ حصہ لے یا نہ لے ؟ بالآخر قرار پایا کہ سر دست جلسے کو نہونا چاهیے - اسکا انعقاد بالکل خلاف مصلحت ہے -

مگر یہ تار صریح غلط اور سر تا سر خلاف واقع ہے - اول تو ٹون ہال کے جلسے کي تحریک کے مناقشہ کے متعلق بالاتفاق طے پایا تھا کہ اسے شائع نہ کیا جایگا اور اسي بنا پر بہت سے اہم امور قرار پاے اور منظور کیے گئے - پھر یہ تو بالکل هي غلط ہے کہ اسکے متعلق لیگ میں کوئي تجویز قرار پائي - ایسا لکھکر غلط بیاني کي ایک ایسي نظیر قائم کي گئي ہے جس سے زیادہ شدید غلط بیاني سمجھہ میں نہیں آتي اور جسپر یقیناً اس صحبت کا ہر شریک انگشت بدندان ہوگا !

اگر لوگوں کو اس امر کا افسوس تھا کہ جس بات کا ذمہ لیکر هم آے هیں اسکے نہونے سے همیں شرمندگي و خجالت کا سامنا ہوگا ' تو بہتر یہ تھا کہ خود جلسے هي میں آخر تک قائم رهتے - یہ کیا کہ جلسے کے اندر تو صرف ایک گرم لہجہ میں یہ جملہ کہدینے سے کہ " جلسہ ہوگا اور آئندہ اتوار هي کو ہوگا " سارے عزائم اور مواعید ختم ہوگئے اور تجویز واپس لیلي ' لیکن پھر اسکے بعد خلاف وعدہ ' خلاف واقعہ ' خلاف صداقت ' بالکل ایک فرضي کار روائي اخباروں میں بھیجي گئي ؟

افسوس کہ یہ تار دیکھکر همیں مجبور ہوجانا پڑا کہ اصلي واقعات پبلک تک پہنچا دیے جائیں - اس بارے میں هم پر کوئي الزام نہیں - هم نے گذشتہ اشاعت کے الهـلال میں ایک حرف نہیں لکھا تھا - یہ اس امر کا صریح ثبوت ہے کہ هم بے فائدہ بحث کو طول دینا نہیں چاهتے تھے - لیکن " البادي اظلم " - جب خود بعض حضرات نے عہد شکني کي - نیز خلاف واقعہ اور فرضي کارروائي شائع کرکے پبلک فوائد و قوت کیلیے اس نہایت مضر کارروائي کو ناکامي کے بعد کامیاب کرنا چاها جسکے لیے یہ صحبت منعقد کي گئی تھی' تو بالکل مجبور ہوکر همیں قلم اٹھانا اور وقت صرف کرنا پڑا -

هم جناب مولوي نجم الدین احمد صاحب جوائنٹ سکریٹري لیگ کے شکر گذار هیں کہ انھوں نے اخبارات کو دوسرا تار بھیجدیا ہے جسمیں اصلي حقیقت بے کم و کاست بیان کردي ہے -

خدا کي مسجدوں کا معاملہ نہ تو ایڈیٹر الہلال کا ذاتي معاملہ ہے اور نہ کسي دوسرے شخص کا - یہ ایک دیني و اسلامي اور تمام مسلمانوں سے یکساں تعلق رکھنے والا مسئلہ ہے - پس همارے لیے اس سے زیادہ کوئي نا زیبا بات نہیں ہوسکتي کہ هم چند صاحب حکومت انسانوں کي خاطر خدا کي عبادتگاهوں اور تمام مسلمانوں کے حق دیني کي طرف سے بالکل آنکھیں بند کرلیں : والعـاقبـة للمتقین !!

صلیبي لڑائیوں کے زمانے میں عیسائیوں نے اسلام اور پیغمبر اسلام کي نسبت ایسي مفتریات و مکذوبات شائع کي تھیں کہ انکے تذکرہ سے آج خود مورخین یورپ کو شرم آتي ہے - موسیو کاسٹري کي ایک کتاب کا مصر کے زغلول پاشا نے ترجمہ کیا ہے - وہ لکھتا ہے کہ یورپ کو یقین تھا کہ مسلمان ایک سنہري بت کو پوجتے هیں جو مکہ میں ہے !

یا للاسف و یا للعار

غالبا سب سے پہلے گبن نے ان مفتریات کي جگہ اسلام کو نسبتاً صحیح صورت میں دیکھنا چاها اور اب کہا جاتا ہے کہ مشرق اور مغرب باهم مل رہے هیں - لیکن افسوس کہ واقعات تو اب تک ایسے هی پیش آتے هیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیحي یورپ کیلیے تیرھویں صدي هي کا زمانہ وحشیانہ تعصب و جنون کا نہ تھا ' بلکہ اسکا دماغ ایک دائمي کروسیڈ میں مبتلا ہے !

کل کے اسٹیسمین میں اسکے نامہ نگار کرانچي نے اس قسم کے ایک وحشیانہ مسیحي افتراء کي خبر دي ہے جسکا اگر فوراً انسداد نہوا اور آئندہ کیلیے بھي اطمینان نہ دلایا گیا ' تو وہ صرف کرانچي هي کا نہیں بلکہ سات کروڑ مسلمانوں کے ایک عظیم الشان اور نا قابل تسخیر ایجي ٹیشن کا معاملہ ہوجایگا ' اور وہ مجبور ہونگے کہ ایک بار اپني هستي کا سب سے زیادہ تلخ ثبوت پیش کریں !

وہ لکھتا ہے کہ "کرانچي میں سیدي میٹو گراف (صور متحرکہ) کي ایک یورپین کمپني ہے - حال میں اس نے ولایت سے ایک نئي فلم منگوائي ہے جسمیں " عظیم " نامي ایک قصہ کے مختلف حصے دکھلاے گئے هیں - قصہ (حضرة) پیغمبر اسلام (صلعم) کے ایک خیالي واقعہ کے متعلق ہے - فرض کیا گیا ہے کہ وہ ایک عورت " سالکہ" نامي پر (نعوذ باللہ) عاشق تھے جو آپکے ایک سپہ سالار کي بیوي تھي - اسي زمانے میں ایک جنگ پیش آ گئي - آپنے سپہ سالار کو میدان جنگ میں بھیجدیا اور کچھہ عرصے کے بعد مشہور کردیا کہ وہ مارا گیا - اسکے بعد آپ اسکي بیوي کے طرف متوجہ ہوے مگر اسنے انکار کردیا - قصہ کا خاتمہ یہ ہے کہ سپہ سالار زندہ و سلامت واپس آتا ہے اور اپني بیوي کو لیجاتا ہے" (سبحانك هذا بهتان عظیم !)

کمپني نے بے دھڑک اس فلم کا تماشا دکھلانا شروع کردیا اور کرانچي کے غیر مسلم لوگوں نے اسمیں بڑي هي دلچسپي لي - مسلمانوں کو معلوم ہوا تو وہ بر افروختہ ہوے اور کمپني کے مالک سے شکایت کي مگر اس نے کچھہ خیال نہیں کیا اور کہدیا کہ جسے برا معلوم ہو وہ تماشہ نہ دیکھے - بالآخر مجبور ہوکر سیٹھہ محمد هاشم صاحب نے باقاعدہ عدالت میں توہین مذهب و اشتعال انگیزي کي نالش کردي اور تا انفصال مقدمہ تماشے کو رکوادینا چاها - مجسٹریٹ نے درخواست منظور کرلي ہے اور کمپني کے نام سفینہ نکالا ہے - عام مسلمانوں میں سخت جوش پھیل گیا ہے - سننے میں آیا ہے کہ ایک مرتبہ سو آدمي جمع ہوکر چلے تھے کہ تماشہ گاہ کو منہدم کردیں "

اسکے بعد نامہ نگار لکھتا ہے : " اگر تماشہ بند نہوا تو بہت ممکن ہے کہ مسلمانان کرانچي کسي دن ایسا هي کر بیٹھیں "

مگر هم نامہ نگار مذکور سے کہنا چاهتے هیں کہ ایسا ہونے کي نسبت بے فائدہ شک و شبہ نہ کرے - اگر یہ تماشہ بند نہوا اور اس علانیہ توہین مذهبي اور ابلیسانہ تہمت و افترا کیلیے کمپني کو سزا نہ دي گئي تو صرف کرانچي کے مسلمانوں هي پر اس معاملہ کو نہیں چھوڑ دیا جایگا ' بلکہ انسانوں کا ایک ایسا گروہ عظیم آگے بڑھیگا جسکے سات کروڑ متحد هاتھہ حرکت کرینگے - اور جسکي اتني هي صدائیں اٹھکر پورے بر اعظم هند کو هلا دینگي ! !

مسلمانوں کا مذهب کوئي راز نہیں ہے - انکے پیغمبر کي حیاۃ مقدسه انا جیل اربعه کے پیش کردہ مسیح کي سي نہیں ہے جو (بروایت متي و لوقا) جب کبھي برو شلیم میں آتا تھا تو گنه گار عورتوں هي کے یہاں مہمان رهتا تھا اور زانیه عورتوں کي بڑي حمایت کرتا تھا - پس هم بالکل نہیں چاهتے که همارے مخالفین هماري مخالفت نه کریں - صرف یه چاهتے هیں که اسدرجه اپنے تئیں شیطان کي غلامي میں نه دیدیں که جھوٹ اور افترا پردازي کو واقعات کے نام سے پیش کریں ' اور دنیا میں انساني خباثت اور ابلیسي رذالت کے شجرۂ ملعونه کو همیشه ترو تازہ رکھنے کا کام ترقي کرتا رهے !

یقیناً یه قصه اور اسکي فلم کسي مشنیري حلقه کي تصنیف ہے ' اور چونکه وہ بائبل میں پڑھچکا ہے که حضرت داود (ع) نے ایک فوجي افسر کو اسکي بیوي کیلیے مروا دیا تھا (نعوذ بالله) ' اسلیے اس شیطان لعین سے ' جس نے اسکے مصلوب خدا کو کئي دن تک آزمایا اور حریفانه مقابله کیا تھا ' اپني اختراع و افتراء کے ابلیسي الہام کو نہایت آساني سے حاصل کرسکا ہے ' اور یه قصه گھڑکے کوشش کي ہے که تفریح و تماشے کے ضمن میں بھي اُس صلیبي خدمت کو انجام دے ' جو اسکے بھائي بند تاریخ کے صفحوں ' سڑکوں اور باغوں کے لیکچروں ' اور پھر کبھي کبھي البانیا اور مقدونیا کے خونریز میدانہاے جنگ میں انجام دیا کرتے هیں !

همیں انتظار کرنا چاهیے که کرانچي کا مجسٹریٹ اس بارے میں کیا کرتا ہے - اور پھر اسکے بعد بالکل طیار رهنا چاهیے که صرف تماشه کو بند هي کرکے نه چھوڑ دیا جاے بلکه اس صریح قانوني جرم کي پاداش میں اس شریر شخص کو پوري پوري سزا بھي دي جاے جس نے کئي دن تک ایک تماشه گاہ کے اندر اس جرم عظیم کو انجام دیا ہے -

---

مسلم یونیورسٹي ایسو سي ایشن کے متعلق مسلمان جس غفلت سے کام لے رهے هیں ' عجب نہیں که بہت جلد اسپر انھیں متاسف هونا پڑے !

علي گڈہ کے یونیورسٹي فاونڈیشن کے جلسه میں قرار پایا تھا که ایک نئي جماعت " مسلم یونیورسٹي ایسو سي ایشن " کے نام سے قائم هو اور تمام معاملات اپنے هاتھه میں لیلے - نیز اسکے لیے دو سو ممبر مختلف انتخاب کندہ جماعتوں میں سے منتخب کیے جائیں - غالبا چھه یا سات جماعتیں اسکے لیے منظور هوئي تھیں -

پچھلے دنوں صدر دفتر یونیورسٹي نے جو اعلانات شائع کیے تھے ' انسے معلوم هوتا ہے که کانفرنس ' ٹرسٹیز ' اولڈ بوائز ' اور اسلامیه کالج کمیٹي وغیرہ کے ١٢٥ قائم مقام منتخب هو چکے هیں اور اب صرف ٧٥ ممبروں کا انتخاب مسلمان گریجوائٹس کلڈ ' زمیندار و جاگیردار ' ٹیکس ادا کنندگاں ' پراونشیل مجالس ' مسلمان اخبارات ' اور علماء کرام کي جماعت سے باقي ہے -

اِن جماعتوں میں مسلمان گریجویٹس ' زمیندار ' جاگیر دار ' اور ٹیکس پیرز کیلیے سب سے پہلے الکٹوریٹ یعنے انتخاب کرنے والوں کي کوئي جماعت هوني چاهیے - جب تک ایسا نہوگا ' انکے قائم مقام کیونکر منتخب هونگے اور کون منتخب کریگا ؟

اسکے لیے یه اصول قرار پایا تھا که ان تمام جماعتوں میں سے جو لوگ دس روپیه فیس داخله اور پانچ روپیه سالانه دنیا منظور کریں گے ' نیز اپنا نام انتخاب کنندہ جماعت کے رجسٹر میں درج کرادیں گے ' صرف انھي کو حق حاصل هوگا که مسلم یونیورسٹي ایسو سي ایشن کیلیے اپني اپني جماعتوں میں سے قائم مقام منتخب کریں -

گریجویٹ سے مقصود وہ لوگ هیں جنھوں نے کسي یونیورسٹي سے بي - اے ' یا منشي فاضل اور مولوي فاضل کي سند حاصل کي هو ' اور حصول سند پر پانچ سال گذر چکے هوں -

زمیندار ' جاگیر دار ' اور ٹیکس پیرز سے هر طرح کي جائداد و ملکیت رکھنے والے اور انکم ٹیکس دینے والے مسلمان مقصود هیں -

یه بات طے پاچکي ہے که ایک هي شخص کو اگر مختلف حیثیتیں حاصل هوں تو وہ اپني هر حیثیت کے لحاظ سے الگ الگ فیس ادا کرکے به یک وقت مختلف جماعتوں کیلیے مختلف ووٹ دینے کا حق حاصل کرلے - مثلاً آپ صاحب جائداد هیں ' گریجویٹ هیں ' زمیندار هیں ' ٹیکس پیر هیں ' پس اپکو حق حاصل ہے که یونیورسٹي فنڈ کي اعانت کیجیے ' اور چار ووٹروں کي فیس بیس روپیه سالانه ادا کرکے ان چار مختلف حقوق کے لحاظ سے چار ووٹ حاصل کرلیجیے -

همیں اسکے متعلق چند امور عرض کرنا هیں :

(١) یه ایسوسي ایشن جو بن رهي ہے ' مسلم یورسٹي کیلیے اصلي کارکن جماعت هوگي ' اور گو فاونڈیشن کمیٹي اب تک باقي ہے اور آخري حق منظوري و عدم منظوري صرف آسي کو حاصل ہے ' تاهم قوم کے تیس لاکھه روپیه کا نفع کالج پر یہي جماعت لگائیگي اور یونیورسٹي بني تو اسکے لیے بھي ایک باقاعدہ جماعت پیشتر سے صرف یہي موجود هوگي - پس چاهیے که مسلمان غفلت نه کریں اور اسکي شرکت کیلیے پوري سعي و جهد کے ساتھه اٹھه کھڑے هوں -

جس یونیورسٹي کیلیے انھوں نے اس فراخدلي سے روپیه دیا ' اور پھر جسکي ازادانه تاسیس کیلیے اپني عام راے کي فتح کي ایک ایسي تاریخي نظیر قائم کي جسکا ثبوت هندوستان کے زیادہ آزاد حلقے بھي ابتک نہیں دیسکے هیں ' اسکے عین اصلي کام کے موقعه پر اسطرح غفلت و بے خبري کا چھا جانا بڑے هي افسوس اور رنج کي بات هوگي -

تمام مسلمان پنج ساله گریجوئٹ اصحاب ' زمیندار ' جاگیردار ' اور عموم ٹیکس ادا کنندگاں فوراً بیدار هوں اور سب سے پہلے اپنے تئیں الکٹوریٹ رجسٹر میں درج کرائیں - صرف ١٠ - روپیه داخله اور پانچ روپیه فیس سال اول ' کل پندرہ روپیه درخواست کے ساتھه " صدر دفتر مسلم یونیورسٹي علي گڈہ " کے نام جانا چاهیے - اگر ایسا نه کیا گیا اور ایک خاص خیال کے لوگوں هي کي مجارتي هوگئي تو دل دو انھیں شکایت کا کوئي حق نہوگا -

(٢) اسي طرح مسلمان اخبارات کو بھي اپنا نام بھیجکر بہت جلد رجسٹر میں درج کرانا چاهیے -

(٣) صدر دفتر یونیورسٹي سے هم درخواست کرینگے که وہ معامله کي اهمیت پر نظر رکھکر دفتر رجسٹر کو ابھي کچھه دنوں اور کھلا رهنے دے اور ١٥ - جون تک ناموں کے پہنچنے کي جو قید لگائي گئي ہے ' اسے چند هفتے آور بڑھا دیا جاے - جہاں نئي ماہ نکل گئے هیں وهاں چند دن آور سہي - لوگوں کو ابتک توجه نہوئي تھي - بہتر ہے که کچھه دنوں اور مہلت دیدي جاے اور ممبروں کا اولین انتخاب زیادہ سے زیادہ وسیع زاوں سے هوسکے - امید ہے که هماري اس درخواست پر توجه کي جائیگي -

(٤) حضرات علماء کرام کے ١٠ - قائم مقامون کے انتخاب کا کام کمیٹي نے اپنے هاتھه میں رکھا ہے - هم سمجھتے هیں که اسکے لیے بھي طے الکٹوریٹ علماء کي فہرست مرتب کي جاتي اور انھي کي رایوں سے قائم مقام علماء منتخب هوتے تو بہ زیادہ بہتر تھا -

البانیا

البانیا کي حالت بدستور ہے - ایک طرف رحشیانه مظالم کي خبر خود یورپ کے ذریعه پہنچتي ہے - دوسري طرف اب گورنمنت یونان کا پیام بھي سنایا جا رہا ہے که وہ صحیح نه تھیں !

مسلمان پوري قوت کے ساتھه کام کر رہے هیں - انھوں نے اپنے مطالبات دول کے پاس بھیجدیے هیں جنکا خلاصه یه ہے که یا تو ایک مسلمان پادشاہ دیا جاے یا دولۃ عثمانیه کي محکومي !

کرجه نامي ایک قصبه پر بھي انھوں نے قبضه کر لیا اور فوجي پولیس کو شکست دیکر چلے جانے پر مجبور کردیا ہے - ۶ جون کے تار سے معلوم هوتا ہے که جو بین الملي کمیشن گفتگو کرنے کیلیے گیا تھا وہ نا کام رہا اور واپس آ گیا - وہ ابھي اس خواهش سے کسي طرح ہٹنا نہیں چاهتے که کسي مسلمان کو البانیا کا پرنس بنایا جاے -

البانیا کي سب سے بڑي جماعت مالیسوریوں کي ہے جنھوں نے پچھلے دنوں اپني مفسدانه اور باغیانه شرارتوں سے جنگ بلقان کي بنیاد رکھي تھي - گورنمنت نے انھیں حکم دیا که انقلابي گروہ کا مقابله کریں لیکن انھوں نے صاف انکار کردیا اور مجبور ہو کر حکم واپس لینا پڑا -

دول کا رویه ابتک مضطرب ہے - کوئي قطعي کارروائي نہیں کي گئي - کل کے تار میں ظاهر کیا گیا ہے که حالات نے اجازت دي تو جہاز بھیجے جائینگے : و لعل الله یحدث بعد ذلک امرا !

کینیڈا اورهندوستان

جنوبي افریقه کي داستان مصیبت ختم نہیں هوئي تھي که اب کینیڈا کي گورنمنت کے تشدد و مظالم کا مسئله سامنے آگیا ہے !

کیسي عجیب بات ہے ! غلامي و محکومي اور ذلت و نکبت کے نتائج کا کیسا موثر منظر ہے ! هندوستان میں دنیا کے هر حصے کے باشندے آسکتے هیں' اسکي زرخیز زمین کي دولت سے اُسکے بدبخت فرزندوں کو محروم کرکے اپنے اپنے ملکوں کي دولت بڑھا سکتے هیں - ایک ازاد شہري کي طرح رهتے هیں' اور انکے ارام و آسائش کے آگے خود اس ملک کي آبادي بھي کوئي چیز نہیں سمجھي جاتي - لیکن اگر هندوستان کے باشندے جنوبي افریقه میں جائیں تو انکے لیے دروازہ بند ہے - اگر کینیڈا میں جائیں تو تارک الوطني کا قانون ساحل هي پر روک دیتا ہے - لٹنے' برباد هونے' اور غلام بننے کیلیے صرف هندوستان هي ہے مگر اپني سرزمین کے فوائد کو صرف اپنے هي لیے مخصوص کرنے کیلیے تمام دنیا ! جو انگلستان اسکے سب کچھه کا مالک ہے' وہ صرف اس سے مانگ هي سکتا ہے - دینے کیلیے اسکے پاس بھي کچھه نہیں !

گورنمنت کینیڈا کي اس ظالمانه بندش کا عملي مقابله کرنے کیلیے پچھلے دنوں ایک مرد غیور و محترم سردار گوردت سنگھه ایک خاص جہاز چھه سو هندوستاني نو آباد کاروں کا لیکر کینیڈا روانه هوے تھے - جب جہاز ساحل ونیکو پر پہنچا تو گورنمنت نے روک دیا اور کسي شخص کو اترنے نہیں دیا - حتی که وهاں کے هندوستانیوں کو بھي انسے جا کر ملنے کي اجازت نه دي !

اسپر سردار گوردت نے گورنمنت کینیڈا سے درخواست کي که تارک الوطن هندوستانیوں کے حقوق پر غور کرنے کیلیے ایک کمیشن بٹھایا جاے - لیکن اس سے بھي صاف انکار کردیا گیا اور جواب ملا که قانون کي سخت پابندي کے ساتھه سلوک کیا جائیگا !

بعد کي خبروں سے معلوم هوتا ہے که باقاعدہ تحقیقات کیلیے ایک جماعت مقرر هوئي ہے جس میں ایک هندوستاني قائم مقام بھي شامل ہے - لیکن جب تک تحقیقات کا نتیجه نہیں نکلے گا' مصیبت زدہ مسافروں کو ساحل پر قدم رکھنے کي اجازت بھي نہیں ملیگي !

کیا گورنمنت هند ان هندوستانیوں کیلیے کچھه بھي نہیں کریگي اور بالکل خاموش رهیگي ؟

اِصلاح نــدوہ

بعض اخبارات میں غلطي سے شائع هوگیا ہے که ۱۰ - مئي کے جلسۂ دهلي میں جو کمیٹي مسئلۂ اصلاح ندوہ کي تکمیل کیلیے منتخب هوئي' اسکے ممبروں میں ایڈیٹر الهلال کا بھي نام ہے - حالانکه اسکي کوئي اصلیت نہیں - غالباً یه غلطي سب سے پہلے روزانه معاصر لاهور پیسه اخبار کے نامه نگار سے هوئي ہے - اسي سے اور لوگوں نے نقل کرلیا -

واقعه یه ہے که جلسه میں جب ممبروں کے نام پیش هوے تو پہلے صرف مولانا ثناء الله' نواب سید علي حسن' حکیم عبد الولي' مولوي نظام الدین حسن' بابو نظام الدین' پیرزادہ محمد حسین' اور مولانا عبید الله کے نام لیے گئے تھے - اسکے بعد هي تمام جلسے کي طرف سے متفقاً اصرار هوا که کچھه نام اور بھي بڑھاے جائیں - جن ناموں کا جلسه اضافه کرنا چاهتا تھا' خود اُن لوگوں کو شرکت سے انکار تھا - وہ کہتے تھے که همارے عدیم الفرصتي اور کثرت اشغال کو پیش نظر رکھکر اس خدمت سے همیں معاف رکھا جاے - لیکن جلسے کا اصرار نہایت شدید تھا - بالاخر مجبور هوکر ان میں سے اکثر بزرگوں کو قبول هي کرنا پڑا' اور اسطرح حاذق الملک' مسٹر محمد علي' آنریبل خواجه غلام الثقلین کے ناموں کا اضافه هوا -

چنانچه اس موقعه پر ایڈیٹر الهــلال کي شرکت کیلیے بھي اصرار کیا گیا تھا - علی الخصوص بزرگان دهلي اسپر بہت مصر تھے - حتی که ایک بزرگ نے (جنکا نام افسوس ہے که مجھے معلوم نہیں) جلسه میں تقریر بھي کي' اور کہا که همیں سخت شکایت ہے که همارے خواهش کو پورا نه کیا گیا' لیکن میں اس اظہار کرم و لطف کو بوجوہ نا منظور کرنے پر مجبور تھا' اسلیے برابر انکار کرتا رہا - بالاخر صرف مندرجۂ صدر حضرات هي کي تعداد کافي قرار دي گئی -

ممکن ہے که اس وقت ایڈیٹر الهلال کا نام سنکر بعض اشخاص کو غلط فہمي هوئي هو اور انھوں نے سمجھا هو که میرا نام بھي بعد کو بڑھا دیا گیا ہے' لیکن اگر وہ اسے تحقیق کر لیتے تو بہتر تھا -

ادارۂ الهــلال

الحمد لله' اس هفته سے الهلال کي اشاعت بالکل باقاعدہ هوگئی ہے - ٹھیک بدھ کے دن تمام اخبار ڈاک میں ڈالے گئے - حسب معمول جمعرات' جمعه' اور بہت دور کے احباب کو سنیچر کے دن اخبار ملجائیگا - اگر ایسا نہو تو وہ یقین کریں که ڈاکخانے میں کوئي بدنظمي هوئي ہے اور مقامي پوسٹ آفس سے تحقیق کرنا چاهیے -

متصل شب و روز کام کرکے چار دن کي تاخیر دور کي گئي !

ٹائپ بھي بالکل بدلدیا گیا ہے - پورا پرچه نئے ٹائپ میں کمپوز هوا ہے - مضامین کے اختصار' تنوع' اور ترتیب میں بھي جو نمایاں تبدیلي هوئي ہے' یقین ہے که محسوس هوگئي هوگي - تین سال سے گرمیوں کا موسم میرے لیے ایک پیام آزمایش ہے - اختلاج' دائمي دوران و وجع سر' نفث الدم' ضعف بصارت' جتني بھي شکایتیں هیں' سب کا موسم بہار یہي زمانه هوتا ہے - اس پر کلکته کي آب و هوا کے مسئله کا بھي اضافه کر دیجیے که جسقدر میرے کاموں کیلیے بہتر و موزوں ہے' اتني هي میري صحت و طبیعت کیلیے مہلک و قاتل ہے' بلکه یوں کہیے که شمالي هند اور پنجاب کے هر باسندے کیلیے :

نمد کوته و باروے سست و بام بلند
بمن حواله' و نو میدیم گنه گیرند !!

ربنا لا تحمل علینا ما لا طاقۃ لنا به' واعف عنا و اغفر لنا' و ارحمنا' انت مولانا' فانصرنا علی القوم الکافرین !!

الهــلال

۱۵ رجب ۱۳۳۲ هجری

ایک یــورپیــن کونتیس اور جنــوبي عــرب کــی سیــاحــت !

Gauntess Molitor Explorer.

سیر في الارض او ر السائحون العابدون !

رسالۂ " گریفـک " لنـدن نے ایک دولت مند انگریز لیڈي کونتیس مولیٹر (Molitor) کي تصویر شائع کي ھے ' جو حال میں جنوب عرب کے اندروني اور پر خوف و خطر مقامات کي سیاحت کیلیے لندن سے روانه ھوئي ھے ' اور عرب کے اُن دور دراز گوشوں تـک جانا چاھتي ھے جہاں سے بڑے بڑے یورپین سیاح ناکام واپس آچکے ھیں !

اسکے اس اولو العزمانه سفرکي کئي خصوصیات ایسي ھیں جن کي وجه سے یورپ کے تمام علمي حلقوں میں اس سیاحت کا خاص طور پر چرچا ھو رھا ھے - اول تو ایک امیر زادي نے جس نے یورپ کے بہترین دار الحکومت میں پرورش پائي ھے ' غیر معلوم اور پر خطر ریگستان عرب کے سفر کا قصد کیا ھے - پھر وہ تمام سفر میں بالکل تنہا رھیگي - اپنے ھمراہ کسي شخص کو نہیں لیجاتي - اس قسم کے سفر موجودہ عہد کي با قاعدہ اور با سرو سامان سیاحتوں میں بالکل مفقود ھوچکے تھے -

سب سے زیادہ یه که وہ عربي لباس اور برقعه پہنکر سفر کریگي' تا که غیر متمدن قبیلوں اور بادیه نشین عربوں میں سے بلا تکلف گذرسکے ' او ر انکے تعصب اور مخالفت سے ناکامیوں اور مصیبتوں میں گرفتار نہو !

چنانچه سفر سے پہلے اس نے عربي برقعه پہنکر جو تصویر کھنچوائي تھي ' وہ ھم گریفک سے نقل کرتے ھیں - اس سے معلوم ھوتا ھے که کس طرح مغرب کا ایک مسیحي چہرہ عرب کے اسلامي لباس سے چھپا دیا گیا ھے ' اور عجب نہیں که اس سیاحانه اور مفتشانه مکر و فریب سے صحرا کے نادان عرب اور قبائل کي خیمه نشین عورتیں دھوکا کھا جائیں !

* * *

عربي کے مشہور راوي ابو نواس نے ایک بوڑھے باغبان کا ذکر کیا ھے جسکا شگفته باغ اُجڑ چُکا تھا ' او ر جسکے ماتم حسرت کا یه حال تھا که گلیوں اور کوچوں میں آوارہ گردي کرتا ' اور جب کبھي کوئي سبز پته یا سرخ پھول نظر آجاتا تو بے اختیار چیخ اُٹھتا که ھاے میرا شگفته اور سرسبز و شاداب باغ ! !

کونتیس مولیٹـــر عـــربي برقعـه میں !

یہي حال ھمارا ھے - ھمارے اقبال و عروج کا باغ اُجڑ چکا ھے - اسکے بڑے بڑے شاداب تختے تاراج خزان غفلت و طوفان انقلاب ھوچکے ھیں - تاھم ابھي اسکي یاد باقي ھے اور ھم اسکي دلفریب بہاروں کو کسي طرح نہیں بھلا سکتے - اب بھي جب کبھی ترقي یافته قوموں کے باغ و بہار کی سیر کرتے ھوے کوئی شگفته ورق گل نظر آ جاتا ھے تـو ابونواس کے ماتـم زدہ باغبـان کی طرح اپنے اقبال رفتـه کو یاد کرلیتے ھیں که :

گذر چکي ھے یه فصل بہار ھم پر بھی !!

* * *

قومي و شخصي اولوالعزمیوں کا کوئي واقعه ھو ' مگر اسکے نظارے میں کوئي ویسی ھي اپني گذري ھوئي یاد ضرور پاتے ھیں - آج یورپ کے سیر في الارض اور سیاحت و سفر کا دور ھے ' کرۂ ارضي کے گوشے گوشے کو متلاشیان علم و حقائق نے چھان ڈالا ھے ' افریقه کے لق و دق صحراؤں کي پیمائش ھوچکي ھے ' نائجریا اور سوڈان کے وحشي حصوں میں سیاحان مغرب کے صدھا قافلے گذر چکے ھیں ' قطب شمالي و جنوبي کي مہموں کي سرگذشتیں سب کے سامنے ھیں - پہاڑوں کي چوٹیاں ' قہار و متلاطم سمندروں کي ناپیدا کنار موجیں ' صحراؤں اور میدانوں کي مہلک اور خوفناک روایتیں' زندگي کا فطري عشق اور نفس کي مسخرانه دامنگیریاں ' کوئي چیز بھي انکے شوق سفر اور ھواے تحقیق کیلیے مانع نہیں ھوسکتي - یہاں تک که قافلے کے قافلے لٹتے ھیں - جہازوں کے جہاز ڈوبتے ھیں - صدھا سیاح مفقود الخبري یا موت اور تباھي سے دوچار ھوتے ھیں - تا ھم ھر بربادي خوف کی جگه ایک نئي عزیمت ' اور ھر ناکامي بے ھمتي کي جگه اور زیادہ تحریک و ولوله کا کام دیتي ھے ' حتی که وہ مقامات تک ان سیاحوں کے حملوں سے محفوظ نه رھے جہاں اجنبیوں اور غیروں کیلیے موت اور تباھي کا اعلان صدیوں سے چلا آرھا ھے !

ایک وقت تھا که ھمارے سیاحان ارض اور جہاں نوردان علم کا بھی یہی حال تھا - انکے ولولۂ سیاحت کیلیے بھي کوئي روک مانع کار نه تھی' انکے عشق جہاں پیمائی کا مرکب بھي بحر و بر کے چپے چپے پر سے گذر چکا تھا - چونکه انکے تمام کاموں کا مرکز تعلیم اسلام' او ر انکے ھر جذبے کے اندر حکم الہي کي اطاعت و فرمان برداري کام کرتي تھي - اسلیے جس طرح وہ اپنے گھروں کے اندر بیٹھکر خدا کي عبادت کرتے تھے ' بالکل اسي طرح خدا کي زمین میں بھي پھرتے اور اُسکے پیدا کردہ سمندروں اور پہاڑوں پر سے گذرتے ' اسکے حکموں کي تعمیل کرتے تھے' اور جسم و اعضا کي عبادت کے ساتھه فکر و ذھن کي بھي عبادت انجام دیتے تھے :

الذين يذكـــرون الله قياماً و قعودا و على جنـوبهم ' و يتفكرون في خلق السمــاوات والارض : ربنا ماخلقت هذا باطلا !	وہ سچے مومن جوخدا کي ياد اور ذکرسے دبهي غافل نہيں هوتے - کهڑے هوں ' بيٹهے هوں' ليٹے هوں' کسي عالم ميں بهي هوں ' مگر اسکے ذکرسے هميشه شاد کام هوتے هيں - اور اسي طرح آسمان اور زمين کي خلقت و اشيـاء کا بهي فکـر

و غور کے ساتهه مطالعه کرتے هيں' اور انکے اسرار و مصالح کو تلاش کرتے هوے زبان حال سے کهتے هيں که اے همارے پرور دگار! تونے يه عجائب و غرائب کائنات يقيناً بيکار و لا حاصل نہيں بنائے هيں ! !

اس آية کريمه ميں جهاں اُس عبادت کا ذکر کيا ہے جو جسم و اعضا سے کهڑے رهکر اور بيٹهکر کي جاتي ہے يعني نماز' وهاں اُس عبادت کي طرف بهي اشارہ کيا ہے جو " خلق السماوات والارض " ميں تفکر کرنا اور عالم اور ما في العالم کي اشيا کي حقيقت و مصالح کو معلوم کرنا ہے' اور ظاهر ہے که اسکے ليے سير و سياحت ناگزير ہے -

دنيا ميں کون مذهب ہے جس نے عام روحاني احکام کے ساتهه سير و سياحت پر بهي اس طرح جا بجا زور ديا هو ؟ حالانکه قرآن حکيم هر جگه کهتا ہے که " سيروا فی الارض " زمين ميں پهرو اور سفر کرو تاکه تمهيں بصيرة و حکمت حاصل هو !

سير و سياحت کے ذکر ميں يه آيتيں اکثر پيش کي گئي هيں - مگر سخت تعجب هوتا ہے که ان سب سے بهي بڑهکر سير و سياحت کا ذکر قرآن ميں کيا گيا ہے - اسپر آجکل بهت کم نظريں پڑتي هيں - سورۂ توبه ميں خدا نے سچے مومنوں کي فضيلتيں بيان کي هيں اور بتلايا ہے که ايمان و هدايت کے يکے بعد ديگرے مدارج کتنے هيں ؟ :

التائبـــون العـــابدون الحامدون السـائحون الراکعـون السـاجدون الامـرون بالمعـــروف والنـــاهون عن المنکر' و الحـافظون لحـدود الله - و بشر المومنين (۹ : ۱۱۳)	توبه کرنے والے' الله کے عبادت گذار' اسکي حمد و ثنا ميں رطب اللسان ' اسکي راہ ميں سير و سفر کرنے والے' اسکے آگے جهکنے والے اور سجدے ميں گر پڑنے والے' نيکي کا حکم اور بديوں سے روکنے والے' نيز اُن تمام الهي حدود کي دنيا ميں حفاظت کرنے والے جو الله نے مقرر کردي هيں !

اس آية کريمه ميں سب سے پہلے توبه کرنے والوں کا ذکر ہے - پهر عبادت گذاروں کا ' پهر حمد الهي ميں رطب اللسان رهنے والونکا ' پهر تيسرے درجه پر ان لوگوں کا جو " السائحون " ميں سے هيں - يعنے سير و سياحت کرنے والے هيں' اور جنکے ولولۂ سياحت و سير فی الارض ميں اپنے وطن کي دامنگيري ' عزيز و اقربا کي محبت' گهر کا آرام و راحت ' سفر کے شدائد و مصائب ' کوئي چيز بهي مانع نہيں هوتي - علم و انسانية کي خدمت اور تبليغ حق و صداقت کي راہ ميں انکے قدم هميشه دشت پيما ' اور رضاء الهي کي خاطر انکي زندگي هميشه دو چار خطرات و مهالک رهتي ہے !

اس سے بڑهکر سير و سياحت اور سير في الارض کيليے اور کيا حکم هو سکتا تها ؟ اسي حکم رباني کا نتيجه تها که مسلمانان سلف چند صديوں کے اندر هي اندر تمام دنيا کے گوشوں گوشوں ميں پهيل گئے ' اور کبهي " طارق فاتح " نے اپنا گهوڑا مغرب و مشرق کے درمياني سمندر ميں ڈالکر جبل الطارق پر علم توحيد نصب کيا ' اور کبهي " بيروني " نے شوق علم و تحقيق ميں عرب و عجم کے دشت و جبل طے کرکے ملتان اور پنجاب کي متعصب اور پر خطر سرزمين کو برسوں تک اپنا موطن و ملجا بنائے رکها !

* * *

مسلمانوں کي سير و سياحت کے واقعات اگر قلمبند کيے جائيں تو ايک بهت بڑي ضخيم مجلد صرف اسي موضوع پر مرتب هو جائے - دنيا کا چپه چپه انکي سير و سياحت کا شاهد ہے - مغرب و مشرق کے هر حصے ميں اسلام کے آثار خالدہ انکي جهاں نورديوں کا افسانه سنا رهے هيں - ابن حوقل' البيروني' ابن جبير' ابن بطوطه ' علامۂ مقدسي ' اور قزويني صاحب اثار البلاد کے سفرنامے اور تصنيفات اب تک دنيا کے علمي ذخيرہ کا سرمايۂ ناز هيں - ابو العباس نباتي کا تذکرہ تاريخوں ميں پڑها جا سکتا ہے' جس نے فن طب کي تکميل اور مفردات و عقاقير کي تدوين کيليے آٹهه مرتبه مشرق و مغرب کا سفر کيا - پهر اُن فد کاران راہ تبليغ حق اور مبشران صداقت و هدايت کا شمار تو ممکن هي نہيں' جو پيغام توحيد ليکر اپني اپني سر زمينوں سے اُٹهے' اور دنيا کے بڑے بڑے حصوں کو مسخر کر ليا !

کونٹيس موليٹر ايک عورت ہے اور يورپ کی علمی و سياسی اغراض کی تکميل کيليے بڑي الو العزمی کا کام کر رهی ہے' ليکن هم کو بهی اُن مسلمان سياح عورتوں کا حال معلوم ہے جو عهد گذشته ميں محض علم و تحقيق کيليے دنيا کے بڑے بڑے سفروں ميں نکلتي تهيں' اور يه متاع بهي ايسي نہيں جو هم نے اپنے بازار علم و تمدن ميں نه رکهی هو !

علامۂ مقري نے نفح الطيب ميں اُن سياحوں کا ذکر کيا ہے جنهوں نے ممالک مشرقيه سے اندلس (اسپين) تک کا سفر کيا تها ' اور انکي تعداد تقريباً تين سو بتلائي ہے - وہ لکهتے هيں که ان ميں سات سے زيادہ مسلمان عورتيں بهي تهيں جنهوں نے محض تحصيل علم و حصول معلومات کيليے سفر کيا تها ! (۱)

جب صرف ايک عهد اور ايک حصے کے سياحين و سياحات کا يه حال تها ' تو ظاهر ہے که تمام عهد اسلامي ميں سير و سياحت کي کيا حالت رهي هوگي ؟

* * *

ليکن افسوس که اب يه ذکر همارے چهروں پر نہيں کهلتا - هماري موجودہ حالت تمام خصوصيات ملي و اسلامي سے محروم ہے - هم ميں قرآني خصائص اور رباني اعمال بالکل مفقود هوگئے هيں ' اب هم ميں نه " وہ راکعون الساجدون " هيں جو " امرون بالمعروف " اور " ناهون عن المنکر " تهے - اور نه وہ " سائحون العابدون " هيں جو خدمت انسانية و کشف حقائق و سرائر کي راہ ميں ارض الهي کي سير و سياحت کرتے تهے - هم غيروں ميں ان ولولوں کو ديکهکر متعجب هوتے هيں' حالانکه دنيا کيليے تعجب و تحير کا تماشه کبهي هماري هي اولوالعزميوں اور سرگرميوں کے اندر تها - غلامي و محکومي ' ذلت و نکبت ' فلاکت و عسرت ' ادبار و تسفل کي مصيبتيں اٹهائينگے ليکن اپني اُس سرزمين کو کبهي نه چهوڑينگے جو همارا بار اٹهانے سے اب عاجز آگئي ہے - همارے خدا نے اپني تمام زمين کو همارا وطن اور اپني تمام مخلوق کو همارا کنبه بنا يا تها - عزت و کاميابي هي همارا اصلي گهر تها - جهاں يه نصيب هوني' وهي هماري زندگي کي اصلي بستي هوتي :

يا عبادي الذين آمنوا !	اے وہ لوگو که الله پر ايمان لاے هو!
ان ارضي واسعـــة !	جان رکهو که خدا کي زمين بڑي

[۱] ديکهو نفح الطيب جلد ۲ - صفحه ۳۲۱ -

فاياي فاعبـــدون ! ! — هي وسيع هے - اوسكے كسي ايک گوشے
كل نفس ذائقة الموت ' — اور كونے هي كے هو كر نه رهجاؤ -
ثم الينا تـــر جعون ! — اگر سيرو سياحت ميں موت سے
(۲۹ : ٥٦) — ڈرتے هو تو موت كا مزہ تو هر نفس

كيليے چكهنا ضروري هے ' اور ايک مرتبه تم سب كو همارے سامنے واپس آنا هے !

* * *

كونٹيس موليٹر كے سفر ميں كئي باتيں قابل غور هيں :

(۱) يورپ كا شوق سياحت اور راہ تحقيق و كشف ميں اولوالعزمي كه عورتوں تک ميں يه ولوله سرايت كرگيا هے - همارے مرد گهر سے ايک دن كے فاصله پر بهي كهيں جانے كيليے قدم نكالتے هيں تو دس دس مرتبه رک رک كر پيچهے ديكهتے هيں ' اور ايک ايک عزيز سے گلے مل ملكر رخصت هوتے هيں كه ديكهيے اب كيا هو؟ كونٹيس موليٹر ايک نوجوان عورت هے - آرام و راحت كا وقت اور عيش حيات كي عمر ركهتي هے ' ليكن تن تنها ايک پر خطر سفر كيليے طيار هوگئي هے !

(۲) عرب كي سرزمين يورپ كي سياسي طماعيوں كا عرصے سے نشانه بني هوئي هے - كچهه تو قدرتي اور سرزميني موانع تهے - كچهه مذهبي بندشيں تهيں ' زيادہ تر عربوں كی اجنبيوں سے نفرت تهي جس نے مدت تک اسكا دروازہ يورپ پر بند ركها - اسی كا نتيجه هے كه يورپ كي غلامي كي لعنت سے اسكا اندروني حصه ابتک پاک هے -

ليكن بيس پچيس برس سے اب يه سرزمين بهي اجنبيوں كا جولانگاہ بنگئي هے - طرح طرح سے بهيس بدلكے اور مكر و فريب كے طريقوں سے كام ليكر يوروپين سياح پهنچتے هيں اور آهسته آهسته اپني راہ نكال رهے هيں - اب ايک عورت مسلمان خاتون كے لباس ميں نكلي هے - آمد و رفت اور تحقيق و تفتيش ميں عورتوں كيليے جو آسانياں هيں ' وہ مردوں كے ليے نهيں هو سكتيں - وہ هر مقام پر جاسكتي هيں - قبيلوں اور گهروں ميں رهسكتي هيں - عورتوں سے ملسكتي هيں - اس قسم كي سياحتيں صرف اسليے هيں تا كه عرب كے بقيه محفوظ حصے كا طلسم كسي طرح ٹوٹے :

يمكرون و يمكر الله ' و الله خير الما كرين !

(۳) يورپ كا كوئي كام سياست سے خالي نهيں هوتا - اسكي علمي خدمتيں ' مذهبي جماعتيں ' اشاعت علم و تمدن ' تحقيق و سياحت ' مجالس و مجامع ' ماليات و اقتصاديات ' جسقدر بهي عملي شاخيں هيں ' ان ميں سے كوئی شے بهي ايسي نهيں جس سے كوئي خاص سياسي مقصد حاصل نه كيا جاتا هو - اس قسم كي سياحتيں بهي گو بظاهر محض علمي و جغرافيائي تحقيق نظر آتي هيں ليكن در اصل سياسي اغراض و فوائد ان ميں پوشيدہ هوتے هيں - كونٹيس موليٹر اگر كامياب هوئي تو انگلستان كے عربي مطامع كيليے (لا قدر لله) يقينا كوئي بڑا كام انجام ديگي -

(٤) اس كار گاہ عمل كي امير زادياں اور محلات عيش كی پرورش يافته نازک عورتيں بهي كام كر رهي هيں مگر همارے عمال اور مزدور سو رهے هيں ! انكي مجلس طرب و عيش جسقدر مستعد هے ' كاش همارے سپاهي اسقدر سرگرم هوں !

اسئلة واجوبتها

واقعۂ ايلاء و تخيير

تفسير ' حديث ' اور سيرة كی ايک مشترک بحث

(٤)

(تطبيق و توجيه)

(۷) رهي يه بات كه كيا يه ممكن نهيں كه آيت تحريم كے شان نزول ميں يه دونوں واقعات جمع كيے جاسكيں ' اور كوئي وجه تطبيق پيدا كي جاے ؟

حافظ ابن حجر نے اسكي خفيف سي كوشش كي هے ' ليكن سوال يه هے كه ايسا كرنے كي هميں ضرورت هي كيا هے ؟ ايک واقعه كے متعلق صاف صاف اور صحيح و مستند روايتيں ان كتابوں ميں موجود هيں جن سے زيادہ صحيح اس آسمان كے نيچے حديث كي كوئي كتاب نهيں - انكے خلاف جو روايتيں پيش كي جاتي هيں وہ نه تو صحاح سته ميں مروي هيں نه اصول فن كے اعتبار سے انهيں كوئي وقعت حاصل هے - صرف ايک روايت هے جسكي اسناد كو صحيح كها جا تا هے ليكن اول تو اسميں ماريه قبطيه كا قصه بيان نهيں كيا گيا هے ' پهر اسكي سند بهي منقطع هے ' اور روايت منقطع احاديث صحيحۂ مقبوله كے مقابلے ميں حجت نهيں هوسكتي - (كما صرح به ابن الصلاح في المقدمه و النووي في شرح الصحيح) دوسرے طريق كا بهي يهي حال هے - اسكا راوي كثير الخطا في الاسانيد و المتون هے -

پس ايسي حالت ميں همارے ليے كونسي مجبوري هے كه هم ان روايات كے تحفظ كيليے تطبيق و توجيه بارده و ركيكه كی زحمت اٹهائيں ' اور بے فائده احتمالات پيدا كريں ؟ صاف بات يه هے كه حسب اصول و قواعد فن ان روايات كا كوئي اعتبار نهيں - جب صحيح و غير صحيح ميں تعارض هے تو غير صحيح كو بلا تامل ساقط كيجيے - اسميں تكلف كيوں هے ؟

يه تو بڑي هي عجيب بات هوتي كه جو تخالف و تعارض ان روايات كے نا قابل قبول هونے كي سب سے بڑي دليل هے ' اسي كو انكے تحفظ كيليے محرک تطبيق و توجيه بنا يا جاے ؟

پهر اسپر بهي غور كرو كه تطبيق كيليے جو احتمال پيدا كيا جاتا هے وہ كهاں تک موزوں اور قرين اعتبار هے ؟ حافظ ابن حجر لكهتے هيں : " فيحتمل ان تكون الاية نزلت في السببين معا " يعني ان دونوں روايتوں كو يوں ملايا جاسكتا هے كه شهد كو حرام كرنے كا واقعه بهي هوا هوگا اور ماريه قبطيه كا قصه بهي پيش آيا هوگا - سورہ تحريم كي آيت ايک هي وقت ميں دونوں كيليے اتري -

ليكن يه توجيه كسي طرح بهي تسليم نهيں كي جاسكتي - صحيح بخاري و مسلم وغيرہ كي روايات ميں صاف صاف تصريح هے كه آيت تحريم شهد كے واقعه كے متعلق اتري - خود حضرت عائشه جنكا اس واقعه سے حقيقي تعلق هے اور جو اسكے ليے اعلم الناس هو سكتي تهيں ' صاف صاف فرماتي هيں كه آيت كا شان

نزول یہي ہے - کہیں اسکا اشارہ تک نہیں ہے کہ اسکا سبب ماریۂ قبطیه کا واقعه بھي تھا - اگر اسے بھي اس آیت سے کوئي تعلق ہوتا تو ظاہر ہے کہ حضرۃ عائشه ایک ایسے اہم سبب نزول آیت کو بالکل چھوڑ کر محض شہد کے واقعه کو کیوں بلا وجه مقدم رکھتیں اور بیان کرتیں ؟ پھر امام بخاري و مسلم اور جامعین صحاح اربعه نے اس آیت کے شان نزول کیلیے خاص ابواب قرار دیے اور ان میں صرف اسي سبب کو درج کیا - کونسي وجه بیان کي جاسکتي ہے کہ اِن تمام اساطین فن و ائمۂ عظماء حدیث نے یکسر اس دوسرے سبب کو چھوڑ دیا ؟

اگر کہا جاے کہ کسي وجه سے یه واقعه امام بخاري و مسلم تک نہیں پہنچا' اور جو روایتیں اُنھیں ملیں وہ انکي شروط پر نه اُتریں - اسلیے ترک کردیں' تو اول تو ایسا ہونا ہي خود انکي تضعیف کا کافي ثبوت ہے - ثانیاً صرف شروط بخاري و مسلم ہي کا یہاں سوال نہیں ہے - تمام کتب صحاح میں نہونے سے تو ثابت ہوتا ہے کہ کسي کے نزدیک بھي لائق قبول ثابت نه ہوئیں - ثالثاً - یه واقعه کوئي معمولي بات نه تھي - ایک نہایت اہم واقعه تھا - کیونکر تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ ایک ایسے اہم واقعه کو جسکا قران حکیم کي ایک آیت سے تعلق ہو' امام بخاري و مسلم و مولفین صحاح نے چھوڑ دیا ہو؟

گذشته ازاں' ایک ہي آیت کا دو مختلف واقعات کے متعلق اُترنا ایک ایسا دعوا ہے جو محض احتمالات کي بنا پر تسلیم نہیں کیا جاسکتا - علی الخصوص جبکه قران کریم کي آیت سے دو مختلف واقعات ہونے کا کوئي ثبوت نہیں ملتا -

چنانچه حافظ ابن کثیر کو بھي اسکا اعتراف کرنا پڑا - دونوں روایتوں کو جمع کرنے کا ذکر کرکے لکھتے ہیں : " و فیه نظر - والله اعلم " (ابن کثیر - جلد ۱۰ - صفحه ۲۱) -

(خلط مبحث)

اصل یه ہے کہ اس واقعه میں ساري پیچیدگي ایک طرح کے خلط مبحث سے پیدا ہوگئي ہے' اور مختلف واقعات کو جو بالکل الگ الگ واقع ہوے' ایک ہی واقعه کے سلسلے میں ملا دیا ہے -

سورۂ تحریم سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرۃ سرور کائنات کو کئي واقعات پیش آے تھے :

(۱) ازواج مطہرات اور علي الخصوص دو بیویوں کا طلب نفقه کیلیے مظاہرہ کرنا : وان تظاهرا علیه فان الله هو مولاہ - الخ -

(۲) افشاء راز : و اذ اسری النبي الی بعض ازواجک - الخ -

(۳) کسي حلال چیز کا اپنے اوپر حرام کرلینا : لم تحرم ما احل الله لک ؟

یه تینوں الگ الگ واقعات ہیں' اور آنحضرت کا ایلاء کرنا اور بیویوں سے کنارہ کش ہونا صرف پہلے ہي واقعه کا نتیجه ہے - افشاء راز کے واقعه سے اور کسي حلال شے کو اپنے اوپر حرام کرلینے سے ایلاء کو کوئي تعلق نہیں -

اسکے صریحي ثبوت گذشته نمبروں میں ذکر چکے ہیں - سب سے بڑا ثبوت خود سورۂ تحریم ہے - احادیث سے بالاتفاق ثابت ہے کہ جب ایلاء کي مدت ختم ہوئي تو آیۃ تخییر نازل ہوئي - پس اب چاہیے کہ اسي آیت میں ایلاء کے سبب کو ڈھونڈھیں کہ وہ کیا تھا ؟ کیونکه ایلاء کے سبب اصلي کا جواب اس آیت میں دیا گیا تھا اور آئندہ کیلیے اسکا سد باب کیا گیا تھا - جو سبب اس سے معلوم ہوگا' وہ ایلاء کے متعلق قران کي ایک ایسي داخلي و محکم شہادت ہوگي جسکے بعد کوئي گنجایش ایں و آں کي باقي نه رہیگي -

پس دیکھو کہ اس آیۃ میں حق سبحانه نے ازواج مطہرات سے فرمایا کہ تمھارے سامنے دنیا و آخرت دونوں موجود ہیں - ان میں سے ایک چیز کے ہو رہو - اس سے معلوم ہوا کہ ایلاء کا سبب قطعاً دنیا طلبي ہي تھي - اگر ایسا نه ہوتا تو ازواج مطہرات کے سامنے آخرت کو کیوں پیش کیا جا تا ؟

(تشریح مـــزیـد)

حقیقت یه ہے کہ ایلاء کا سبب اصلي بجز توسیع نفقه کي خواہش کے اور کچھه نه تھا - ازواج مطہرات آرام و راحت کي گودوں سے اُٹھکر حجرۂ نبوت و رسالت کے عالم زہد و فقر میں آئي تھیں - انھیں اپني تنگي و عسرت بار بار محسوس ہوتي تھي' اور زبانوں سے حرف شکایت بنکر نکلتي تھي - آنحضرۃ (صلی الله علیه و علی ازواجه و آله و اصحابه و سلم) اپني حسن عشیرۃ اور فطري شفقت و رحمت کي وجه سے شکایات سنتے' اور خاموش رہجاتے - اگر مضمون بہت بڑہ نه گیا ہوتا تو میں صحیح مسلم کي ایک اور روایت اس بارے میں نقل کرتا - اس روایت کا خلاصه یه ہے کہ ایک دن حضرۃ ابو بکر اور حضرت عمر (رض) آنحضرۃ (صلعم) کي خدمت اقدس میں حاضر ہوے - بعض ازواج مطہرات بھي بیٹھي تھیں - پوري مجلس پر سکوت طاري تھا اور خود حضور کي خاموشي سے انکے طبع مبارک کي افسردگي اور تکدر کا پته چلتا تھا - حضرۃ عمر نے چاہا کہ کسي طرح حضور کي افسردگي دور ہو - عرض کي : یا رسول الله ! اس وقت ایک ایسا معامله پیش آیا جو بڑا ہي پر لطف تھا - میري بیوي نے مجھسے نفقه طلب کیا' اور لگي اصرار کرنے - میں بے ساخته اُٹھا اور جھٹ اسکي گردن پکڑکے دبا دي !

آنحضرۃ یه سنکر بے ساخته ہنس پڑے - پھر فرمایا کہ یه جو میرے پاس بیٹھي ہیں (ازواج مطہرات) یه بھي وہي چیز (نفقه) طلب کرتي ہیں -

حضرۃ ابو بکر اور حضرۃ عمر (رض) دونوں غصے میں آگئے - بے اختیار اُٹھے که اپني اپني صاحب زادیوں (یعني حضرۃ عائشه اور حضرۃ حفصه رض)) کو ماریں - انھوں نے کہا کہ " تم الله کے رسول سے وہ چیز مانگتي ہو جو اُسکے پاس نہیں ہے ؟ " آنحضرۃ نے اسقدر سختي کرنے سے اُنھیں روکا اور بات آئي گئي ہوئي -

اس روایت سے نیز اسکے دیگر ہم مطلب روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ طلب نفقه کا ازواج مطہرات کو بہت خیال تھا اور وہ بار بار توسیع کے لیے اصرار کرتي تھیں - اس روایت میں صحبت کي خاموشي اور آنحضرۃ کا تکدر طبع اس امر کا ثبوت ہے کہ انکے آنے سے پہلے ازواج مطہرات نے توسیع نفقه کیلیے اصرار کیا تھا' اور آنحضرۃ اسکي وجه سے افسردہ طبع تھے -

یه اصرار بڑھتے بڑھتے جب اس حد تک پہنچ گیا کہ تمام بي بیوں اور علی الخصوص حضرۃ عائشه اور حضرۃ حفصه نے اسکے لیے ایکا اور مظاہرہ کیا' تو آنحضرۃ کے طبع مبارک پر بہت شاق گذرا اور آپنے ایلاء کي قسم کھا لي - عقلاً اور درایتاً بھي (حالانکه ہم نے تمام مبحث میں صرف روایتاً نظر ڈالنا ہي کافي سمجھا ہے) ایک ایسي کنارہ کشي اور علحدگي کیلیے یہي سبب اصلي اور حقیقي ہوسکتا ہے -

مخالفین منکرین اور معاندین شیاطین نے اس خلط مبحث سے یه فائدہ اُٹھایا کہ ایلاء کا سبب ماریۂ قبطیه کا قصه قرار دیدیا' اور پھر اس سے یه استدلال کیا کہ آپکي زندگي میں (نعوذ بالله) ایسے ناگفته به واقعات پیش آتے تھے' جنکي وجه سے تمام بي بیاں ناراض ہوجاتي تھیں' اور آپ ایک ایک مہینے تک انسے روٹھکر خانه نشیں رہتے تھے - آپکے دوست کے مسیحي معلم نے بھي اسي فریب سے کام لیا ہے : والله یعلم انهم لکاذبون !

مذاکرۂ علمیہ

تاریخ قـــدیم کا ایک فراموش شدہ صفحـــہ !

نـــامـــہ بـــر کبوتـــر !

عہد قـدیم کي تـــار بـــرقي اور طـیـــارات !

مشاطۂ عالم نے ھمیں کچھہ اسطرح اپني نئي نئی سحر ادائیوں اور دلفریبیوں میں مسحور کرلیا ھے کہ اُسکے عہد گذشتہ کے بہت سے دلچسپ افسانے بالکل خواب و خیال ھوگئے ھیں ' حتی کہ نئي دلچسپیوں کي مشغولیت میں کبھي انکا خیال بھي ھمارے دماغوں میں نہیں گذرتا !

ھم میں سے کتنے ھیں جو تائیٹنک اور امپریس کي غرقابي کا حادثہ سنکر اُن چھوٹي چھوٹي کشتیوں کو بھي یاد کرلیتے ھونگے ' جنھیں کبھي بحر خزر اور قلزم کي موجوں میں انکے با ھمت اسلاف کي بحري اولوالعزمیاں بے خوف و خطر ڈالدیتي تھیں ؟ یا اُن باد باني جہازوں کي پراني تصویروں پر ایک نظر ڈال لیتے ھونگے جو عہد قدیم کي تمدني ترقیات کے انتہائي سرو سامان تھے ' اور جنکے ذریعہ بالکل اسي طرح آرام جو اور حیات پسند انسان بڑے بڑے قہار سمندروں کو طے کرتا تھا ' جس طرح آج یورپ اور امریکہ کے عیش دوست سیاح انطلانطیک کے طوفانوں پر سے تاش کھیلتے ھوے اور اُسکے ایوان رقص میں سرور و نشاط کي سرگرمیوں کے مزے لوٹتے ھوے گذرا کرتے ھیں ؟

جبکہ ھم میکسم توپوں کے عظیم الشان کارخانوں کا حال پڑھتے ھیں تو ھمیں بہت کم یاد آتا ھے کہ رومیوں نے بیت المقدس کي دیواروں پر منجنیقوں سے پتھر برساے تھے - اور شاید ھم میں صرف تاریخ قدیم کي ورق گرداني کرنے والے اور آثار قدیمہ کے عجائب خانوں کے علماء و مصنفین ھي کو یہ یاد رھا ھوگا کہ کسي زمانے میں انسانوں نے اُن فوائد کو حاصل کرنے کیلیے جو آج پریس کي مشینوں سے حاصل کیے جاتے ھیں ' لکڑي کے حروف بناے تھے اور انکے ذریعہ ایک تحریر کي متعدد نقلیں بغیر دو بارہ لکھنے کے حاصل کرلیتے تھے !

اصل یہ ھے کہ انسان ماضي کو کسي مقدس دیوتے کي طرح پوجتا تو ضرور ھے مگر اسکے افسانوں کو یاد رکھنے کي بہت کم پروا کرتا ھے - اسکي اصلي مشغولیت زمانۂ حال میں ھوتي ھے - وہ صرف موجود اور حاصل ھي کا متلاشي رھتا ھے - البتہ مستقبل بھي اسکے لیے دلکش ھے - کیونکہ انسانکي دلفریب امیدیں اور سر مست آرزوئیں مستقبل کے ھاتھہ میں ھیں ' اور اس مخلوق غفلت و فراموشي کیلیے امیدوں کا وجود اسقدر دلچسپ ھوتا ھے کہ بسا اوقات زمانۂ حال کي موجود و حاصل مشغولیتوں کو بھي بھلاکر صرف مستقبل ھي کي حسرتوں میں اپني پوري عمریں بسر کردیتا ھے !

لیکن انسان کي سب سے بڑي غلطي یہي ھے - مستقبل پر اسے اختیار نہیں ' اور حال ھي ماضي کا جانشیں اور اُسکے ترکے کا وارث ھے -

پس اسکے لیے جو کچھہ سرمایۂ فلاح و مراد ھے ' وہ صرف ماضي ھي کي یاد اور اسیکے نتائج و عبرت کے درس و بصیرت میں رکھا گیا ھے - اسي لیے نوع انساني کي سب سے بڑي کتاب ھدایت نے بار بار واقعات گذشتہ ' تاریخ حوادث ' اور سوانح ماضیہ کے یاد رکھنے اور سوچنے اور سمجھنے کي وصیت کي :

قل سیروا فی الارض ' فانظروا کیف کان عاقبۃ الذین من قبل ؟ (۳۰ : ۳۱) -	خدا کي زمین پر پھرو اور سیر کرو ' اور دیکھو کہ جو آبادیاں اور اقوام تم سے پہلے تھیں ' انکا نتیجہ کیا ھوا ؟
ا ولم یسیروا فی الارض فینظروا کیف کان عاقبۃ الذین من قبلھم ' و کانوا اشد منھم قوۃ ؟ (۳۵ : ۴۳)	کیا لوگ زمین پر سیاحت نہیں کرتے اور نہیں دیکھتے کہ جو قومیں انسے پہلے تھیں انکا کیا نتیجہ ھوا ؟ حالانکہ وہ انسے قوۃ و عظمت میں کہیں بڑھي ھوئي تھیں !

پھر جا بجا واقعات ماضیہ کي طرف اشارہ کرکے تاریخ گذشتگان پر توجہ دلائي ' اور کہا کہ فاقصص القصص ' لعلھم یتفکرون (۷ : ۱۷۵) لقد کان فی قصصھم عبرۃ لاولی الالباب (۱۳ : ۱۱۱) ان فی ذالك لایات لقوم یسمعون ! (۱۰ : ۶۷)

* * *

دنیا نے ھمیشہ اپنے کاموں اور ضرورتوں کو پورا کیا ھے - جبکہ یہ عجیب و غریب آلات و وسائل کار نہ تھے جو آج ھم اپنے چاروں طرف دیکھہ رھے ھیں ' جب بھي دنیا اسي طرح آباد تھي جیسي کہ اب اباد ھے ' اور جب بھي بالکل اسي طرح اسکي تمام ضرورتیں پوري ھوتي تھیں جس طرح کہ اب پوري ھو رھي ھیں !

موجودہ عہد میں جبکہ سفر کیلیے برق رفتار ریل اور اسٹیمر ' خبر رساني کیلیے تار برقي اور لا سلکي ' اشاعت علوم و فنون کیلیے پریس اور مطبوعات ' اور اسي طرح ھر انساني احتیاج کیلیے انتہائي وسائل و ذرائع موجود ھیں ' اور جبکہ ھم اُن تمام نئے وسائل و اسباب کے اپني زندگي میں کچھہ اسطرح عادي ھوگئے ھیں کہ اگر ایک دن کیلیے بھی یہ ھم سے واپس لیلیے جائیں تو ھم نقل و حرکت اور کاروبار زندگي سے بالکل معذور ھو جائیں ' تو بسا اوقات یہ خیال کرکے ھمکو تعجب ھوتا ھے کہ جس زمانے میں یہ چیزیں دنیا والوں کے پاس نہ تھیں ' اُس وقت کیونکر انکي زندگي بسر ھوتي تھي ؟ کیونکر وہ سفر کرتے تھے ؟ کیونکر ضروري خبروں کو حاصل کرتے تھے ؟ یہ کیسے ممکن تھا کہ بغیر پریس کے اور بغیر چھپي ھوئي کتابوں کي بڑي بڑي دکانوں کے وہ علم حاصل کرتے تھے اور اپنے عہد سے پہلوں کي اور اپنے معاصروں کي تصنیفات مطالعہ کیلیے مہیا ھوجاتي تھیں ؟

لیکن حقیقت یہ ھے کہ جس وقت دنیا میں اسباب و وسائل میں سے کچھہ بھي نہ تھا ' اُس وقت بھي دنیا اور دنیا والوں کي ضرورتیں پوري ھوتي تھیں - جبکہ چند ابتدائي وسائل پیدا ھوے ' جب بھي اسي طرح دنیا کے امن اور چین سے زندگي کٹتي ' اور پھر جبکہ یہ سب کچھہ موجود نہ تھا جسکي ھماري زندگي اسقدر عادي ھوگئي ھے ' تو اس وقت بھي دنیا اپنے کاموں کو اسي طرح بغیر

بھاپ اور بجلي کے انجام دے لیتي تھي ' جس طرح آج قدم قدم پر ان عظیم الشان طاقتوں سے ہم مدد لیتے ہیں اور آن پر مغرور ہیں !

* * *

یہ کیسي عجیب مگر دلچسپ بات ہے کہ جو کام آج انسان بجلي اور بھاپ کي حیرت انگیز قوتوں سے لینے پر نازاں ہے ' وہ کسي زمانے میں ایک نہایت معمولي اور حقیر جانور سے لیا جاتا تھا ' اور جبکہ ریل کي گاڑیاں ڈاک کے تھیلے لیکر نہیں جاتي تھیں اور تار کے سلسلوں نے دور دراز ملکوں میں با ہم خبر رساني کو اسطرح آسان نہیں کر دیا تھا ' تو نامہ بر کبوتروں کے غول تے' جو اپني نازک نازک گردنوں میں خطوط کي امانت لیکر اور بڑے بڑے میدانوں اور دریاؤں پر سے اڑکر کے مکتوب الیہ تک پہنچاتے تے ' اور جس طرح آج تاربرقي کے ہرجگہ اسٹیشن ہیں ' بالکل اسیطرح ان بے زبان پیغام بروں کے اڑنے اور اترنے کیلیے بلندیوں پر اسٹیشن بنائے جاتے تے !

نامہ بر کبوتروں کا وجود عہد قدیم کي ایک نہایت مشہور اور بڑي ہي دلچسپ کہاني ہے - اسکا سلسلہ نصف صدي پیشتر تک بڑي بڑي آبادیوں میں جاري تھا - اب بھي دنیا سے بالکل مفقود نہیں ہوا ہے - بڑي بڑي لڑائیوں اور جنگي حصاروں کے

ایک مستقل فن بنگیا تھا جسمیں متعدد کتابیں بھي تصنیف کي گئیں - انکا ذکر تاریخوں میں موجود ہے -

حال میں رسالہ " سائنٹفک امریکن " کے ایک مضمون نگار نے نامہ بر کبوتروں کے متعلق ایک نہایت دلچسپ مضمون لکھا ہے اور بہت سي تصویریں بھي دي ہیں - اسے دیکھکر مسلمانوں کے عہد گذشتہ کي وہ ترقیات یاد آگئیں جنکا تفصیلي تذکرہ سیوطي اور مقریزي وغیرہ نے مصر کي تاریخوں میں کیا ہے - ہم سب سے پلے اس مضمون کا ترجمہ ہدیۂ قارئین کرام کرتے ہیں - اسکے بعد دوسرے نمبر میں مسلمانوں کے عہد کي ترقیات تفصیلي طور پر درج کرینگے ' اور آن واقعات کا بھي حال لکھینگے جن میں مسلمانوں نے نامہ بر کبوتروں سے بڑے بڑے کام لیے تے اور آنکي پرورش و تربیت کو ایک با قاعدہ فن بنا دیا تھا -

* * *

(فرانس میں نامہ بر کبوترونکي درسگاہ)

سائنٹفک امریکن کا مقالہ نگار لکھتا ہے :

" یہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ موجودہ عہد علمي میں جبکہ تار برقي اور ہوائي طیارات کي ایجادات نے دنیا کے تمام گوشوں کو ایک کردیا ہے ' ان تیزرو اور وفادار پیغامبروں کي کچھہ ضرورت نہ رہي '

اعلی نسل اور قسم کے نامہ بر کبوتر جداو فرانس میں با قاعدہ طور پر نامہ بري کیلیے طیار کیا جاتا ہے !

ماںے میں انسے کام لینا ہي پڑتا ہے جب نئي دنیا کي بڑي بڑي قیمتي اور مغرورانہ ایجادیں کام دینے سے بالکل عاجز ہو جاتي ہیں - حکومت فرانس نے تو اب تک انکے با قاعدہ اہتمام اور پرورش کے کام کو باقي و جاري رکھا ہے !

ان امانت دار پیامبروں نے دنیا میں خبررساني کي عجیب عجیب خدمتیں انجام دي ہیں اور احسان فراموش انسان کو بڑي بڑي ہلاکتوں سے بچایا ہے - جہاں انسان کي قوتیں کام نہ دیسکیں ' وہاں انکي حقیر ہستي کام آگئي !

* * *

ہمارے عالم حسن و عشق کے راز دارانہ پیغاموں کیلیے اکثر انھیں سفیروں سے کام لیا گیا ہے - عشاق بے صبر کو انکا انتظار قاصد بے مہر کے انتظار سے کچھہ کم شاق نہیں ہوتا - شعرا کي کائنات خیال میں بھي خبر رساني و پیامبري صرف انھي کے سپرد کردي گئي ہے ' اور فارسي شاعري میں تو " عظیم الشان " بلبل کے بعد اگر کسي دوسرے وجود کو جگہ ملي ہے تو وہ بھي مسکین کبوتر ہے !

* * *

مسلمانوں نے بھي اپنے عہد تمدن میں ان پیامبروں سے بڑے بڑے کام لیے تے - حتی کہ نامہ بر کبوتروں کے اقسام و تربیت کا کام

جنھوں نے جنگ جرمني و فرانس میں بڑي بڑي گرانقدر خدمات انجام دي تھیں (۱) - حقیقت یہ ہے کہ بہت سے لوگوں کا یہي خیال ہے - وہ کہتے ہیں کہ نئي ایجادات نے حالت بدلدي ہے اور اب نامہ بر کبوتر صرف چند بوڑھے شکاریوں ہي کے کام کے رهگئے ہیں !

مگر ایسا خیال کرنا بہت بڑي غلطي ہوگي - جو توجہ کہ اسوقت یورپ کي حکومتیں خصوصا حکومت فرانس ان پرندوں پر کر رہي ہے ' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھي تک وہ خدمت فراموش نہیں ہوئي ہے جو ان مسکین پرندوں نے حملۂ جرمني کے زمانے میں محصور پیرس کي انجام دي تھي !

اسوقت فرانس کے یہاں ۲۸ فوجي کبوتر خانے ہیں جو اسکے تمام قلعوں میں علی الخصوص آن قلعوں میں جو مشرقي سرحد میں واقع ہیں ' پھیلے ہوے ہیں - یہ کبوتر خانے جو انجینیرنگ کور کے زیر انتظام ہیں ' افزایش نسل اور تربیت کے لیے وقف کردیے گئے ہیں -

مجھے ان فوجي کبوتر خانوں میں جانے کے لیے اور خاص اجازت حاصل کرنے میں کامیابي ہوئي جو پیرس کے قلعوں کے قریب مقام (vagirard) میں واقع ہیں - یہاں کے حکمران افسر نے مجھے اس عجیب جانور کي فزایش اور تربیت کا نظام سمجھا دیا - قارئین کرام

کو یه سنکے تعجب هوگا که ان پرندوں پر اسقـدر روپیه صرف کیا جا رها ھے - سپاهي ان ننھے ننھے جانوروں کو بہت چاهتے هیں اور انکي تعلیمي ترقي کو سرگرم دلچسپي کے ساتهه دیکھتے رهتے رهیں -

مقام ویجیرڈ اور اسیطرح دوسرے مقامات میں کبوتروں کي ڈهابلیاں مکان کي چھت پر هوتي هیں- هر ایک ڈهابلي ایک روش کے ذریعه دو حصوں میں منقسم هوتي ھے - فرش پر پلاستر اور اس پر خشک اور متوسط درجه کي خوشنما چٹائیوں کي ایک تهه هوتي ھے تاکه انکے پنجے نجاست میں آلوده نه هوں - پاني کے برتن چھوٹے بنائے گئے هیں تاکه کبوتر نہانے میں زیاده پاني نه پھینک سکیں- لیکن جب کبھي ان ڈهابلیوں کي چھت پر بہتے هوے پاني کا سامان هوجاتا ھے تو بڑے برتن رکھدیے جاتے هیں تاکه وه انمیں آزادي سے نہا دهو سکیں، اور اسطرح مہلک جراثیم سے محفوظ هو جائیں -

هر خانے میں هوا کي آمد و رفت کا عمده انتظام کیا گیا ھے - هر کبوتر کے جوان جوڑے کو ۳۵ فیٹ مکعب، اور هر بچه کو ۹ فیٹ مکعب جگه دیگئي ھے- اس خیال سے که هوا کي گردش میں سہولت هو، پہاڑي یا سرد ملکوں کے علاوه اور کہیں ڈهابلیوں کي چھتوں پر استرکاري نہیں کي جاتي -

ان ڈهابلیوں کا مشرق رو هونا بهي نہایت ضروري ھے - قریبا تمام فرانسیسي ڈهابلیوں کا رخ شمال اور شمال و مشرق نیز طوفان آب کے تمام رخوں کے بالکل مخالف هوتا ھے - اس کا خیال رکھا جاتا ھے که یه ڈهابلیاں تیلیگراف یا تیلیفون کے دفتر کے پاس نه بنائي جائیں جنکے تار اڑنے میں ٹکرا کے انهیں زخمي کرسکتے هیں -

بڑے بڑے درخت اور اونچي اونچي عمارتیں بهي قابل اعتراض سمجھي جاتي هیں - کیونکه انکي وجه سے ان کبوتروں کو بآساني بیٹھنے کے مواقع ملجاتے هیں اور اڑنے سے جي چرانے لگتے هیں - کترنے والے جانوروں مثلاً (ordents) کي روک کے لیے شیشه دار پنجرے چوکھٹوں میں رکھے جاتے هیں - پاس کي چمني پر لوهے کا جال تنا رهتا ھے تاکه چمني میں بچے نه گرسکیں - تمام کبوتر خانوں اور انجینیرنگ کور کے دفتروں میں تیلیفون لگا هوا ھے -

یه قاعده ھے که هر کبوتر خانے میں ۱۰۰ کبوتر ایسے هوتے هیں جو فراهمي فوج میں شرکت کے لیے تیار کیے جاتے هیں - اس مفید طاقت کے قائم رکھنے کے لیے دو کمرے ایک سو تیس جوان کبوتروں کے، ایک کمره دو سو بچوں کا جو اسي سال پیدا هوے هوں، ایک جنوب رو شفا خانه (Imtirmary)، اور ایک دار التجربه (Laboratory) درکار هوتا ھے -

اِن خانوں میں رکھنے کے لیے کبوتر ان بچوں میں سے انتخاب کیے جاتے هیں جنکی عمر ابھي ۴ هفته هي کي هوتی ھے، اور جو ابھي تک اپنے ان پیدائشي خانوں سے نہیں نکلے هوتے جنمیں وه پیدا هوے هیں-

داعه بر کبوتروں کي بارک اور انکي بالائي درسگاه ! !

صحت اور غذا کي نگراني کے خیال سے پہلے ۴ یا ۵ دن تک انکي دیکهه بهال رهتي ھے - اسکے بعد خانے سے نکلنے اور ادهر اودهر اڑنے پھرنے میں اسطرح حوصله افزائي کي جاتي ھے که بغیر ڈراے هوے (تاکه وه اپنے داخلے کا درواز پہچان سکیں) نکل بھاگنے کا انهیں موقع دیا جاتا ھے - یه تربیت روز ۳ بجے دن کو کي جاتي ھے -

جب اس نو آبادي میں جوان کبوتر ملا دیے جاتے هیں تو یه مشق بہت دیر تک جاري رهتي ھے - تازه وارد کبوتر پہلے تو ایک معتدبه زمانے تک علحده بند رهتے هیں - اسکے بعد پرانے رهنے والوں کے ساتهه ملا دیے جاتے هیں - آخر میں انکي اگلي پانچ پانچ یا چار چار کلیاں دو دو انچ کے قریب کتر دي جاتي هیں تاکه موسم بھر اڑ نه سکیں - جب پر جھاڑنے کا زمانه آتا ھے تو ان کتري هوئي کلیوں کي جگه پوري پوري نئي کلیاں نکل آتي هیں -

قابل خدمت ٹکریوں میں (ٹکریاں فوجي اصطلاح میں کور Corps کہلاتي هیں) ماه مئي کے قریب ۲ برس سے لیکے ۸ برس تک کے ۱۰۰ کبوتر هوتے هیں - انمیں اکتوبر تک ۲ محفوظ کبوتر اور ۱۸ مہینے کے ایسے ۲۳ پٹھے نوجوان بڑها دیے جاتے هیں جو تعلیمي معرکوں میں حصه لیچکے هیں -

کھانے کے لیے سیم، مٹر، اور مسور کا اکرا دیا جاتا ھے جو برابر سال بھر تک جمع هوتا رهتا ھے - اکرے کي مقدار في کبوتر قریباً ڈیڑهه اونس هوتي ھے جو تین وقتوں میں یعنی صبح، دوپهر، اور ۳ بجے دن کو دي جاتي ھے - اسکے علاوه مٹي، چونا، دریا کي عمده بالو، انڈے کے چھلکے، اور گھونگے بهي هم وزن پسے هوے ملتے هیں - یه مرکب جسے نمک آمیز زمین (Solted Earth) کہتے هیں، همیشه انکے پنجروں میں پڑا رهتا ھے-

بہار کے زمانے میں اس کا خیال رکھنا چاهیے که دو هلکے یا دو بہت هلکے رنگ کے کبوتروں میں، یا نہایت هی قریبي رشته دار کبوتروں میں، یا ایک دوسرے سے بیحد ملتے هوے کبوتروں میں جوڑا نه لگنے پاے - جوڑا صرف انهي کبوتروں میں قائم کرنا چاهیے جنکي آنکھوں اور پروں کے رنگ مختلف هوں - چھوٹے بڑے، جوان بوڑھے، باهم مانوس اور غیر مانوس کبوتروں میں اوٹ ضرور بنا دیني چاهیے -

جب چند دنوں تک ایک ساتهه علحده بند رهنے سے جوڑا لگ جاے تو پھر انهیں کمره میں آزادي سے پھرنے دینا چاهیے - جوڑا لگنے کے بعد سے ۴۰ دن کے اندر ماده انڈے دیتي ھے، اور اسکے بعد ۱۷ دن تک سیکتي ھے - جب بچے ۴ یا ۵ هفتے کے هوجاتے هیں اور دانه چگنے لگتے هیں تو ماں باپ سے علحده کرکے ایک ایسے جنوب رو به کمره میں رکھدیے جاتے هیں جسمیں زاید سے زاید دهوپ آتي هو - کسي دوسري جھولي کے یا موسم خزاں کے انڈے نہیں رکھے جاتے - کیونکه انکے بچے موٹے هوتے هیں اور بیقاعده پر جھاڑنے لگتے هیں -

(لها بقیة صالحة)

اسلام کی بیکسی اپنے گھر میں

فلسطین میں صہیونی یہودی اور مسلمان

هم روتے هیں که اسلام ان ممالک میں ذلیل و پامال هورها هے جو هماری بد اعمالیوں کی بدولت مسیحی استعمار (یعنی نو آبادیوں) کی بد بختی میں گرفتار هیں ' لیکن اگر هم موجوده شئون و حالات کا ایک غلط انداز نظر سے بهی مطالعه کریں تو صاف نظر آجاے که اب همارے ضعف و انحطاط کا یه عالم هوگیا هے که فرزندان اسلام خود اپنے گهر میں اور اپنے زیر دستوں کے هاتهوں بهی مقهور و مظلوم هورهے هیں !

فلسطین وه مقام هے جس پر ایام مظلمه میں مسیحیت کی خوفناک خونیں کوششیں ' اور موجوده عهد تمدن میں یورپ کے پر فریب سیاسی دسائس کے باوجود ' آج تک اسلام کا پرچم توحید لهرا رها هے -

با این همه وهاں کی موجوده حالت نهایت درد ناک اور ماتم انگیز هے -

فلسطین اس سلسلۂ مضامین کی ایک مستقل کڑی هے جو هم بقیه " عالم اسلامی " کے عنوان سے شائع کرنا چاهتے هیں - مختلف دول یورپ کا نفوذ ' انکے مصالح و اغراض کا تعارض و تصادم ' یهودیوں کا هجوم و استیلاء ' مسلمانوں کی حسرتناک مغلوبیت و کس مپرسی ' اسکے ضروری مگر دل فگار و گریه انگیز نقطه هاے بحث هیں جنهیں سر دست نهیں چهیڑینگے - صرف دو ایک واقعات کے بیان پر اکتفا کرینگے جو تازه عربی ڈاک میں موصول هوے هیں :

ملکوں کے انقلابات اور قوموں کی بیداری کی تاریخ کا یه ایک متواتر و مسلم واقعه هے که ظلم و فشار کی زیادتی ' هجوم و استیلاء کی شدت ' جبر و عدوان کی کثرت ' اور چیره دست و غالب قوم کی سبعیت و درندگی ' یعنی تاخت و تاراج ' خونریزی سفاکی ' اور اسی طرح کے تمام مظالم کسی خاموش و افسرده ملک میں عالمگیر حرکت و بیداری اور ایک غافل و خوابیده قوم کے اندر عام احساس و تنبه پیدا کردیتے هیں - بشرطیکه اسکے بهاے دن آنے والے هوں -

گذشته نصف صدی سے عالم اسلامی پر ایک عام جمود و افسردگی طاری تهی - گو اسکے مختلف حصوں میں احساس و شعور کے آثار نمایاں هوے مگر در حقیقت وه ابتدائی لهریں تهیں جنکا وجود صرف سطح سمندر هی پر هوتا هے - اسکے نیچے یعنی وسط و قعر حسب سابق خاموش و ساکن رهتے هیں !

لیکن گذشته دو خونیں سالوں نے عالم اسلامی کی حالت یکسر بدلدی - اب عربوں نے بهی جمود و تعطل ' اور محض تردوں کے ساتهه معرکه آرائی کرنے کی سطح سے کسیقدر بلند هوکے نظریں ڈالی هیں ' اور انهیں اپنے وطن عزیز اور گهوارۂ اسلام میں اجنبی قوتوں کے اثر کا غلبه ' پرانے دشمنوں کا تسلط ' اور زمین کے بهوکے فرنگیوں کا چاروں طرف ازدحام نظر آرها هے - یه منظر قدرتا انکی ایک نئی حرکت کا ذریعه هوا - انهوں نے اس عرصے میں وقتا فوقتا اپنی موجوده حالات پر ماتم اور اس سے نجات کے لیے استغاثه و فریاد کی چیخیں بلند کیں - مگر یورپ کی مصری ذریات یعنی المؤید ' المقطم ' اور لسان الحال وغیره ان علائم و آثار کو ایسے خوفناک عنوانوں کے ساتهه شائع کرتے هیں جن سے عربوں اور ترکوں کے تعلقات کی پرانی دشمنی کو همیشه غذا ملتی رهے ' اور اختلاف کی وه خلیج وسیع سے وسیع تر هوجاے جسکے پانی سے یورپ کی امیدوں کا شجرۂ ملعونه و خبیثه سیراب هوتا رهتا هے !

چنانچه گذشته حرکت عربیه اور اسکے طرفداروں کے نزدیک لنچ کمپنی کے دائرۂ اقتدار کی توسیع پر اهل عراق کی بے چینی ' مسلمانان فلسطین کی داخلی تدابیر مقاومت ' اور ملک و حکومت کی اطلاع کے لیے شور و فغاں کرنا اسی کا نتیجه هے -

صہیونی یهودیوں کے روز افزوں تسلط اور اقتدار و مظالم کا تذکره اس جلد کے کسی گذشته نمبر میں آچکا هے - آج ایک اور واقعه نقل کیا جاتا هے جسکو اُس ظلم و ستم اور توهین و تذلیل کے صدها واقعات کا نمونه سمجهنا چاهیے جو یهاں برابر پیش آتے رهتے هیں -

" محمد عون آفندی ایک پر جوش و غیور شخص مقام زواره کا دولتمند تها - وه دیکهرها تها که یهودی رفته رفته تمام شهر پر قبضه کرتے جاتے هیں - اسلیے جب یهودیوں نے زواره کا ٹهیکه لینا چاها تو اس نے سخت مخالفت کی - مگر افسوس که اسکی کچهه نه چلی - یهودیوں کو اپنی کوشش میں کامیابی هوگئی -

حال میں اس پر بعض ایسے ناگهانی مصائب آپڑے که اسے اپنی جائداد رهن رکهنا پڑی - فلسطین میں مسلمان اسقدر دولتمند کهاں هیں که وه رهن رکهسکتے ؟ مجبوراً یهودیوں هی کے هاتهه گرو رکهنا پڑی - ان ظالموں نے پہلے تو روپیه نهایت خنده پیشانی سے دیا ' مگر تهوڑے هی دنوں کے بعد نهایت سختی سے تقاضا شروع کیا - جب وه روپیه نه دیسکا تو اسکو گرفتار کرکے مارنے پیٹنے لگے اور جب اچهی طرح زد و کوب کرچکے تو ایک قلعه میں نظر بند کردیا اور اسکی جائداد نیلام کرکے خود هی خریدلی - وه بیچاره اب قیدی هے - اسکے اهل و عیال دانے دانے کو محتاج هیں - اهل شهر نے والی بیروت کے پاس فریاد کی - گورنر والی نے هنوز قطعی طور پر یاس انگیز جواب نهیں دیا هے مگر تاهم وه برابر ٹال رها هے - اسکی وجه بظاهر یهی معلوم هوتی هے که مجرم یهودی جرمنی اور روس کی رعایا هیں - والی کو خوف هے که اگر اس نے کسی قسم کی عملی کاروائی کی تو دونوں سلطنتیں حفظ حقوق کے نام سے مداخلت کرینگی - یهاں یه بهی افواه هے که انهوں نے اپنی اپنی سلطنتوں کو اس واقعه کی اطلاع دیدی هے اور وهاں سے انکو اطمینان دلایا گیا هے " یه حالت هے اس ملک کے مسلمانوں کی جهاں خود هماری حکومت هے !

روزانــه الهـــلال

چونکه ابهی شائع نهیں هوا هے ' اسلیے بذریعه هفته وار مشتهر کیا جاتا هے که ایمبرائیڈری یعنی سوزنی کام کے گل دار پلنگ پوش ' میــز پوش ' خوان پوش ' پردے ' کامــدار چوغے ' کرتے ' رنگی پارچات ' شــال ' الوان ' چــادریں ' لوئیاں ' نقاشی میــنا کاری کا سامان ' مشک ' زعفران ' سلاجیت ' ممیرہ - جدوار ' زیرہ ' گل بنفشه وغیره وغیره هم سے طلب کــریں - فهرست مفت ارسال کی جاتی هے - (دی کشمیر کواپریٹیو سوسائٹی - سری نگر - کشمیر)

عرب کي بقيه ازاد حکومتوں کا خاتمه

مسقط ، عمان ، یمن ، حضر موت

تاریخ و عبرا

سنه ۱۷۹۸ ع میں ایسٹ انڈیا کمپني نے سلطان مسقط سے عہد کیا که وہ فرانسیسیوں کو عمان سے خارج کردیگا -

سلطان سعید سنه ۱۸۰۴ سے سنه ۱۸۵۶ ع تک حکمران رہا - اسنے انگریزوں کے ساتهه ملکر عربي قزاقوں سے جنگ کي ، اور غلامي کے انسداد کے لیے تین عہدنامے تحریر کیے - سعید کي وفات پر عمان سے اسکے ماورا البحر مقبوضات جدا ہوگئے - سید سیواني مسقط میں اور اسکا چهوٹا بهائي زنجبار میں حکمراں تها - سیواني سنه ۱۸۶۶ ع میں بمقام سیار قتل ہوا - اسکا بیٹا سلیم جانشیں ہوا - اسکے بعد سنه ۱۸۷۱ع میں سید ترکي سعید کا ایک بیٹا تخت نشیں ہوا - اسکے وقت میں اکثر بغاوتیں ہوتي رہیں - انگریزوں کے کہنے سے اسنے افریقه او ر زنجبار میں غلاموں کي تجارت مسدود کردي - اسکے معاوضه میں انگریز اسے چهه ہزار پونڈ سالانه دیتے رہے -

سنه ۱۸۸۸ میں اسنے وفات پائي اور اسکا بیٹا فیصل بن ترکی جانشیں ہوا - اسکے زمانے میں بهي بغاوتیں بند نه ہوئیں - فروري سنه ۱۸۹۵ میں بدویوں نے بغاوت کرکے شہر مسقط لوٹ لیا - سلطان خوف سے قلعه بند ہوگیا - بناے فساد یه تهي که سلطان نے ایک شیخ صالح محمد نامي سے خراج طلب کیا - وہ مطلوبه رقم سے کم دیتا تها -

نومبر سنه ۱۸۹۴ ع سے ۱۲ فروري سنه ۱۸۹۵ ع تک باغي اسلحه اور فوج جمع کرتے رہے - ۱۲ فروري کو عبد الله بن شیخ صالح ۲۰۰ مسلح بدوي لیکر سلطان مسقط سے ملاقات کرنے گیا - اوسکي سلامي ہوئي اور سلطان نے چار سو پونڈ نقد تحفه دیا -

مسلح بدویوں کو شہر میں جانے کي اجازت دیدي گئي تهي - آدهي رات گذرنے پر باہر سے آکر انہوں نے حمله کر دیا - شہر کے دروازے کهولدیے اور بہت سے بدوي گهس آے - بازار کا دروازہ اور بڑا مغربي دروازہ دونوں بدویوں نے مسخر کولیے - پهر سلطان کے محل پر حمله کیا - سلطان نے جاگتے هي دو حمله آوروں کو گولي سے مار دیا ، اور خود ایک پوشیدہ دروازے سے قلعه میں چلا گیا جہاں سے شہر اور بندرگاہ پر گوله باري ہوسکتي تهي - اوسکا بهائي بهي ایک دوسرے قلعه میں چلاگیا - دونوں قلعوں میں پچاس پچاس آدمي اور بارہ پونڈ کي چند توپیں تهیں -

محل پر گوله باري شروع ہوگئي جسپر بدوي قابض تهے - مگر ۱۳ فروري کو بدویوں نے شہر کے دروازے بند کرکے اوسپر قبضه کرلیا - محل سلطاني بالکل لوٹ لیا - سلطان نے قلعوں کي توپوں اور بندوقوں سے آتش افشاني شروع کي - تین روز تک اپنے هي محل پر گولے برساتا رہا - باغیوں نے قلعه پر حمله نه کیا ، اور شہر میں بهي نه پهیلے - انگریزي حصه بالکل محفوظ رہا -

حتی که ساحلي شہروں سے ایک ہزار فوج مدد کے لیے آئي جس نے دشمن پر حمله کردیا - حمله کے اثنا میں برٹش ریزیڈنٹ هندي انگریزي رعایا کو مقابله میں لے گیا - شام تک اور کمک بهي آگئي - آخر باغي بهاگ گئے اور غریب سلطان کو انگریزي رعایا کے نقصان کا خسارہ دینا پڑا !

سنه ۱۸۹۲ میں مسقط میں فرانسیسي قنصل خانه قائم ہوا جسکا مدعا صرف سیاسي تها - اُنہوں نے بہت سي سازشیں کیں - لیکن انگریزي رقابت سے کوئي اثر ہونے نه پایا - انگریزوں نے البته فرانس کے مقابلے میں بہت سي مراعات حاصل کرلیں - چنانچه سلطان مسقط نے بحر قلزم کا سلسله تار قائم کرنے کے لیے پانچ جزیرے دیدیے - یه جزیرے بہت زرخیز هیں -

سنه ۱۸۶۱ میں انگریزي کمشنري نے مسقط اور زنجبار کي حکومت کے دو دعویداروں کے درمیان ثالثي کي ، اور سلطاني علاقه کو دو قسموں میں منقسم کردیا - لیکن تهوڑے هي عرصه کے بعد آخر الذکر حکومت برٹش ایسٹ افریقه میں جذب ہوگئي ! پهر سنه ۱۸۷۳ ع میں عمان پر بهي دست آز دراز ہوا ، اور اپني عالمگیر انگریزي پالیسي کے مطابق بالآخر سلطان کو وظیفه خوار بناکے چهوڑا !!

عمان کی موجودہ پولیٹکل حالت یه هے که جنگ بلقان کے آخر سے عمان میں پهر بغاوت کي حرکت شروع ہوئي - ابهي بغاوت فرو نه ہوئي تهي که سلطان فیصل بن ترکي کا انتقال ہوگیا - اس کشمکش میں انگریزي طماعي بهلا کب اس بات کی متقاضي تهي که خاموش رہے ؟ سلطان کے طرف سے کچهه هندوستاني فوج مسقط میں اتار دي گئي اور انگریزي بیڑہ کو بهي اشارہ ہوا که برقه اور ساحل سہار پر گوله باري کرے !

بغاوت ابهي تک فرو نہیں ہوئی هے - انگریزوں کا اقبال برسر اوج هے ، اور عمان کو شکنجه میں کسنے کے لیے ایک نیا پیچ گهمایا گیا هے - ٹرکش گورنمنٹ سے جو معاهدہ خلیج فارس کے لیے ہوا تها ، مجهے خیال ہوتا تهے که اسمیں ایک دفعه یه بهي تهي که ٹرکي عمان کے قانوني دعوے سے دست بردار ہوگئي -

مجهکو خوف هے که اسي طرح کل کو یمن ، پهر حجاز ، پهر شام و عراق سے بهي دست بردار ہونا نه پڑے - هاں اس معاهدہ سے اتنا پته ضرور چلا که عمان بهي کسي وقت ٹرکي کے زیر سیادت ہونے کا فخر رکهتا تها -

عمان اور مصر کي حالت ایک سي هے - عمان کے قریب هي جزیرہ نماے القوس و بحرین ، اور اسکے متصل ایک مشہور موتیوں کا جزیرہ هے - ساتهه هي خلیج فارس نے قبرس کي طرفسے بهي اسے انگریزوں کے حواله کردیا هے - بحرین جسکا نام هم شروع اسلام سے سنتے آے هیں اور تاریخ میں اسکي اهمیت اکثر مطالعه کرچکے هیں ، آج یونین جیک کے زیر سایه هے ! زرخیزي میں یه جزیرہ تمام عرب میں بے مثل هے ، اور اپني قدامت میں تو بابل کا همسر سمجها جاتا هے - یہاں اُن قبور کا پته چلتا هے جو قحطان کے بتوں کي هیں ، اور یهي پہلا مستقر اقوام عرب یا قبیلۂ عدنان کا هے -

کویت اور القطار بهي انگریزوں کے زیر اثر هے - عدن کو بهي اس بات کا فخر حاصل هے که اس نے پہلے پہل سفید جنس کي

قدم بوسي کي - ليکن حضر موت کو بهي اس بات سے کم فخر نهيں هے که اسکے سلاطين نصارا کے يد بيضا کا معجزه ديکهه رهے هيں ! ابهي دهلي ميں هز هائنس سلطان مکاله کو هم نے ديکها هے که شهنشاه جارج خامس کے آگے اپني عزت کو نثار کر رها تها !

حضر موت وه خطه هے جسکے باشندوں کي بدولت آج چاليس مليں انسان جزائر سوماترا اور جاوه ميں مسلمان نظر آتے هيں ! يهيں کے عرب وه مشنري اور تاجر هيں جو ايسٹ انڈيا ميں پهنچے تهے - اور اب بهي وهاں ايسے سلاطين هيں جنکا رشته حضر موت سے هے - مارب کے عظيم الشان کهنڈر اسي حضر موت ميں هيں - يه خطه ابهي سلاطين ميں منقسم هے - مکاله سنگ سرخ کے پهاڑوں کے اندروني جانب واقع هے - يهاں کا حاکم القاسي خاندان کا ايک سلطان هے - اس خاندان کا سات منزله قلعه ايک ايکڑ رقبه پر ابتک موجود هے ' جسکے مورچے اور ديواريں بهت هي مضبوط هيں -

شبام وادي حضر موت کا سب سے بڑا شهر اور تيل کا رنگ بنانے کے ليے مشهور هے - اسي کا ايک شهر شهير قديم زمانے ميں تجارت کا مرکز تها - يهاں خاندان القاس کا ايک وارث نواب هے جسکا باپ نظام حيدر آباد کي عربي فوج کا سپه سالار هے -

حضر موت يمن کا ايک حصه هے - ترکي فوج ايک بار يمن سے گذر کر يهاں پهونچ بهي گئي تهي مگر کمزور و بزدل باب عالي نے انگريزي اعتراض کے آگے سر تسليم خم کرديا ' اور اس خطه کو جو اسکي عربي مقبوضات کے ليے ايک لعل بے بها تها ' غيروں کے هاتهه چهوڑ ديا !

اندرون عرب ميں ايک خطه وادي دار سير اور نجدران کے نام سے مشهور هے - يهاں عبد الله بن سبا کے فرقے کے لوگ هيں - وادي دار سير ۳۰۰ ميل لمبي اور ايک سو ميل چوڑي هے - يمن کا سب سے بڑا زر خيز خطه يهي هے - دار سير ميں تين منزل تک کهجور هي کے باغ هيں - ان ملکوں ميں گو ابهي تک کسي يوروپين طاقت کا گذر نهيں هوا ليکن ترکي بهي اس پر متوجه نهيں ' اور شايد کبهي بهي نه هو - (رفيقي)

عالم اسلامي

مجمع الجزائر مالديپ

غربي هند ميں عربوں کا ابتدائي ورود

محيط هند ميں ايک عرب سلطان !

مالديپ (جسکو عربي جغرافيه نويس ملاديف يا ملديف کهتے هيں) بحر هند کے بے شمار چهوٹے چهوٹے جزيروں کا ايک مشهور مجمع الجزائر هے جو اپني بحري پيداوار کي وجه سے هميشه دور دور کے تاجروں اور متلاشيان دولت کيليے ايک پرکشش خطه رها هے - اسکے جزيرے گو بهت چهوٹے چهوٹے هيں حتى که هر جزيره کا طول و عرض ايک ميل سے زياده نهيں ' ليکن چونکه انکي تعداد بے شمار هے - اسليے مجموعي حيثيت سے ايک بڑي وسيع آبادي پيدا هوگئي هے ' اور بيس سے تيس هزار تک بيان کي جاتي هے -

يهاں کي مشهور پيداوار عنبر ' مرواريد ' اور زياده تر موتي هيں جنکي وجه سے اسکے بندرگاه هميشه تاجران عالم کا جولانگاه رهے هيں -

* * *

يهاں کي تمام آبادي تقريباً مسلمان هے اور ايک خاص مقامي زبان بولتي هے - تاريخ و آثار سے ثابت هوتا هے که يه سب کے سب عربي النسل هيں ' اور اُن عرب تاجروں اور داعيان اسلام کي اولاد ميں سے هيں جو تاريخ اسلام کي ابتدائي صديوں ميں هندوستان کے جزائر غربي کي طرف پهنچے ' اور بحکم :

يا عبادي الذين امنوا ! ان ارضي واسعة ' فاياى فاعبدون ! يهيں آباد هوگئے !

يهاں کي حکومت ابتدا ميں ديسي آبادي کے هاتهه ميں تهي جو چگلي قوم کے نام سے مشهور هے ' ليکن اسلام ايک قوت هے جو اگر ضائع نه کردي گئي هو تو صرف حکومت اور فرمانروائي هي کيليے بهيجي گئي هے ' اور وه کبهي بهي محکوم و غلام هوکر نهيں رهسکتي - تهوڑے عرصه کے بعد هي ايک عربي سلطنت قائم هوگئي جسنے مختلف زمانوں ميں قرب و اطراف کے بت پرستوں ' قرون متوسطهٔ هند کے دريائي ڈاکوؤں ' يورپ کے ولنديزيوں ' اور ڈچ تاجروں کے فوجي حملوں سے اپني سرزمين کي مدافعت کي ' اور مرکز اسلامي سے هزارها فرسخ کے فاصلے پر ' عام بحري گذرگاهوں سے الگ رهکر ' اور محيط هندي کي هلاکت خيز موجوں اور طوفانوں کے اندر ' دعوة توحيد اور صداے مقدس لا اله الا الله کو عظمت و حکمراني کے ساتهه قائم رکها !

* * *

يهاں تک که هندوستان ميں ايسٹ انڈين کمپني پهنچي اور آهسته آهسته تمام اطراف و جوانب بحر پر بهي قبضه کرنا شروع کرديا - ابهي بحري پيداوار کي وجه سے يه مجمع الجزائر هر اجنبي قوم کي طمع و آرزو قدرتي طور پر دعوت ديتا تها - رفته رفته انگريزي تجارت کے جهازوں نے آمد و رفت شروع کي اور قبل اسکے که هندوستان کے اندر ميدان پلاسي اسکے مستقبل کا فيصله کرے ' انگريزي نفوذ نے حسب عادة مالديپ پر قبضه کرليا !

* * *

گيارهويں اور بارهويں صدي هجري ميں يهاں کا مسلمان حکمران بالکل خود مختار تها - مير غلام علي آزاد بلگرامي نے تاريخ " سبحة

المرجان في آثار هندستان " میں اُس زمانے کے حالات نہایت دلچسپ لکھے ھیں - شیخ اسماعیل شافعي السورتي نامي ایک سیاح نے یہاں کے حالات انسے بیان کیے تھے - اور سنه ۱۱۷۵ میں سید قمر الدین اورنگ ابادي نے بھي ان جزیروں کو اپني سیاحت حجاز کے اثنا میں دیکھا تھا - وہ لکھتے ھیں که نہایت خوبصورت اور آباد جزائر ھیں - آبادي مسلمانوں کي ھے جو حد درجه صوم و صلوۃ اور جمیع احکام اسلامیه کے پابند ھیں - تین جمعوں کي نماز بھي میں نے یہاں کي جامع مسجد میں پڑھي - خطبه میں سلطان عثماني اور شاهنشاہ دهلي کیلیے دعا مانگي جاتي ھے - سلطان عثماني کا ذکر اسلیے کیا جاتا ھے که لکونه خادما للحرمین الشریفین زاد هما لله جاها - یعني اسلیے که وہ خادم الحرمین الشریفین ھیں !

اس سے اندازہ کرو که ابسے ڈیڑہ سو برس پہلے ان سمندروں کے بے تعلق جزیروں کے اندر بھي سلطان عثماني کا نام خطبوں میں لیا جاتا تھا ' اور ٹھیک اسي بنا پر لیا جاتا تھا جس حیثیت سے آج هم لینا چاهتے ھیں ' اور جسکے تسلیم کرنے پر بعض هندوستاني پیشواوں کو اسلیے اعتراض ھے که انگریز اس سے خوش نہیں ہوتے !

سنه ۱۱۷۵ میں مالدیپ کے جزیروں کے اندر خلافۃ عثمانیه کیلیے دعا مانگي جاتي تھي ' مگر سنه ۱۳۳۱ میں جامع مسجد دهلي کے اندر یا علي گڈہ کي سب سے بڑي اسلامي تعلیم گاہ کي مسجد میں اسکے لیے دعا مانگنے کي چنداں پروا نہیں کي جاتی !

اسي سلسلے میں سید قمر الدین اورنگ آبادي نے ایک بات نہایت عجیب لکھي ھے - وہ جب جزیرۂ سیلوں کے بندر گاہ گالي میں گئے تو اُس زمانے میں وهاں ولندیزیوں کا قبضه پایا مگر مسلمان آباد تھے اور ایک شاندار جامع مسجد موجود تھي -

جمعه کے دن مسجد میں گئے تو دیکھا که ایک ولندیزي افسر دروازہ پر بیٹھا ھے ' اور ایک بہت بڑا رجسٹر اسکے هاتھه میں ھے - هر مسلمان جو نماز پڑھنے کیلیے آتا ھے ' اسکا نام پوچھتا ھے اور رجسٹر میں درج کرتا ھے - تحقیق سے معلوم ہوا که بہانکے ولندیزي حاکم کے پاس تمام مسلمانان جزیرہ کے نام دفتر میں لکھے ہوے ھیں - جمعه کے دن ایک افسر انکے ناموں کے رجسٹر کو ساتھه لیکر آتا ھے اور تمام آنے والوں کے نام رجسٹر میں دیکھتا ھے ' تاکه اگر کوئي مسلمان بلا عذر جمعه کي نماز کیلیے مسجد نه آے تو معلوم ہو جاے ' اور اسے سزا دي جا سکے : ان رئیس ولندیز یعین سخصاً من النصاری یوم الجمعه ' یجلس علی باب المسجد و یکتب اسماء الذین یحضرون الصلواۃ ' المسکین الساکنین بها کلهم مکتوبۃ عند رئیس النصاری ! !
(دیکھو سبحۃ المرجان - مطبوعۂ بمبي - صفحه ۲۳)

گویا ولندیزي اور مسیحي حاکم مسلمانوں کي مذهبي زندگي کا احتساب کرتا تھا - آج هندوستان میں خود مسلمان اپنے احتساب دیني سے غافل ھیں !

انکے بیان سے معلوم ہوتا ھے که یہاں بھي سلطان عثماني اور شہنشاہ دهلي ' دونوں کیلیے خطبه میں دعا مانگي جاتي تھي !

* * *

لیکن اب اسلام کے تمام بہترین خزانوں کي طرح یه موتیوں کے جزائر بھي انگریزوں کے قبضے میں ھیں - اپني مشہور مستعمرانه پالیسي کے مطابق حکمراں خاندان کو براے نام باقي رکھا ھے جو "سلطان مالدیپ " کے لقب سے مشہور ھے - موجودہ سلطان هزهائنس محمد شمس الدین اسکندي ھے جو چند سال ہوے ' اپنے باپ سلطان سابق کے ساتھه حج کیلیے مکه معظمه گیا تھا - وهانسے واپسي میں اسکا باپ مصر آیا اور اسکندریه میں انتقال کرگیا - اسي وقت سے مالدیپ کا سلطان یہي قرار دیا گیا ھے -

ان لوگوں کي رنگتیں بدل گئي ھیں - زبان دوسري ہوگئي ھے - عادات و خصائل میں بھي بہت سے تغیرات ہوگئے - تاهم عربي خصائص ابتک مٹے نہیں ' اور اس قافلے کے نقش قدم باقي ھیں جو خشکي اور تري ' دونوں میں اپني نه مٹنے والي یادگاریں چھوڑ گیا ! عربي حکومتیں مٹ گئیں اور جو براے نام باقي ھیں وہ بھي بظاهر چراغ سحري نظر آ رهي ھیں ' تاهم اُن عربوں کا نام تو دنیا کبھي نہیں مٹا سکتي جو چند صدیوں پیشتر تک دنیا کے سب سے بڑے تمدن ' سب سے بڑے علم و حکمت ' سب سے زیادہ حصۂ ممالک ' اور سب سے زیادہ خدا اور اسکے بندوں کے تعلقات کے مالک تھے :
تلک الجنۃ التي نورث من عبادنا من کان تقیا ! (۱۹ : ۶۴)

ایچ - احمد دیدي صاحب مالدیوي مقیم لکھنو نے همیں دو تصویریں اشاعت کیلیے دي ھیں - جنمیں سے ایک سلطان مالدیپ کے محل شاهي کي تصویر ھے ' دوسري وهاں کي ایک مشہور سڑک کو پیش نظر کرتي ھے - یه سڑک دار الحکومت کي سب سے بڑي سڑک ھے - سلطان کا محل ' جامع مسجد ' شمس الدین کا مزار ' مشہور تاریخي منارہ ' تمام بڑي بڑي عمارتیں اسي سڑک میں واقع ھیں -

ان تصویروں کو هم نے اس لیے شائع کر دیا که مالدیپ کے ذکر میں مسلمانوں کی گذشته اولو العزمیاں اور عربي حکومت کي عالمگیر قوت کي یاد پوشیدہ ھے ' اور یه جو چند مٹے ہوے اور مٹنے کے قریب نشانات دنیا کے مختلف حصوں میں نظر آ رھے ھیں ' في الحقیقت عبرت و تنبه کي صدائیں ھیں ' اور ایک ایسي قوم کے لیے جو اپنا اقبال و تمدن تاراج غفلت کرچکي ھے ' انکے مطالعه و نظر سے بڑھکر اور کوئي وسیله بیداري و اعتبار نہیں ہو سکتا :
لمن کان له قلب او القی السمع و هو شهید ! !

هم احمد دیدي صاحب کا ان تصویروں کیلیے شکریه ادا کرتے ھیں -

مکتـــوب لنـــدن

از مشیـــر حسین قدوائي اسکولـــر لنزیل لنـــدن

محترم مولانا - افسوس که هم میں غلامي کي عادت اسقدر سرایت کرگئي هے که همارا اس سے آزاد هونا بہت مشکل هوگیا هے - همارے سرغنه اور تعلیم یافته لوگ بهي اوس سے علحده نہیں هو سکتے -

میں نے همیشه یه خیال کیا که اگر مسلمان موجوده تمدن سے الگ نه رکهے جائیں تو اونکو هندو بهائي نیچے رکهنا کیا معني ' مجبور هونگے که اپنا سرغنا بنائیں - میرا یه خیال محض اسلیے تها که مجهے اسلام کي قوت پر اعتماد هے - موجوده تمدن میں جو کچهه خوبیاں هیں' وه سب کي سب اسلام میں موجود هیں - ایک مسلمان کو نئے سبق کي کچهه ضرورت نہیں - کسي طرح نئي عادات پیدا کرنا نہیں - اوسکے لیے نئي راهوں میں ذرا بهي رکاوٹیں نہیں هیں -

اگر اسکي عملي مثال کي ضرورت هو تو اڈیٹر الهلال کي مثال موجود هے - ایڈیٹر الهلال انگریزي زبان او ر تمدن یورپ سے ویسے واقف نہیں جیسے اور نئے تعلیم یافته بزرگ اور مشهور لیڈر - تاهم ایک زمیندار کي ضبطي هي کے معامله کو دیکهیے - اسمیں صائب ترین راے صرف اڈیٹر الهلال هي کي رهي هے - کیوں ؟ اسلیے که وه سچے اسلام سے واقف هیں - انکے کاموں کي بنیاد تعلیم اسلام پر هے - زمیندار کي ضبطي کے متعلق میں نے الهلال دیکها - اور دیگر اخبارات بهي دیکهے - شروع هی سے یه فرق نظر آیا که جس اصول پر الهلال نے اس معاملے کو اوٹهایا هے وه پورا مدبرانه هے - اور جس نظر سے دیگر مشهور و آزاد اخبارات نے اس معاملے کو دیکها وه بالکل حقیر و ذلیل هے اور پست همتی پر مبنی هے - بلکه بعض لوگوں نے تو یه کمال کیا که صاف صاف لکهدیا که عدالت میں مقدمه لیجانے کی جگهه (یعنی بجائے حق پر لڑنے کے) صرف لفٹنٹ گورنر صاحب سے غلامانه عرض معروض کي جائے تو بہتر هے - مجهے اس اختلاف راے کا نہایت هی صدمه هوا - اور چونکه میرا مسلک :

فاش میگویم و از گفتۂ خود دلشادم
بندۂ عشقـــم و از جملـــه جهاں آزام

هے' اسلیے میں آپ سے کہے بغیر نہیں رهسکتا - خدا نے آپکو اسلامي دل دیا هے - اور یهي راز هے که آپ بالطبع غلامي اور غلامي کے طریقوں سے گهبراتے هیں - مانا که هندوستان کي عدالتیں بالکل ازاد نہیں هیں - پهر بهي عدالت میں لیجانا اصولاً ضروري تها - یہاں کے حالات بهي اسي کے مقتضي تهے -

میں نہیں سمجهتا که لفٹنٹ گورنر صاحب کے هاں دوڑنے سے اگر کامیابي بهي هو - اگر استبداد اور پرسٹیج کو دهکا لگنے کا بہانه جواب کے لیے نه بهي ڈهونڈها جاوے - اگر ضبط شده چهاپه خانه نہیں بلکه اوسي کے ساتهه زمیندار کے مالک کو اور پچیس هزار کا انعام بهي دیدیا جاوے جسطرح که اوده کے بادشاه نے پانچ سو کے فدیه سے شاهی فیاضي کا نمونه دکهایا تها - تب بهي کیا حاصل هوگا ؟

میں زمیندار کي خدمت کا قائل هوں - حیات بخش الهلال کي طرح اوسنے بهي قومی خدمات کیں - میں ظفر علی خاں سے ذاتي ملاقات بهي رکهتا هوں اور یہاں دیکهه رها هوں که گو اونکے ساتهه بعض همارے سرغناؤں نے یہاں کے قیام کے دوران میں اچها برتاؤ نہیں کیا اور انکے کام میں اور مشکلات ڈالدیں' پهر بهي وه بیچارے پریس ایکٹ کا بہت سا کام کرچکے هیں - ترکوں کے معامله میں بهي اونهوں نے شاید سب سے زیاده عملي کام هندوستان میں کیا - الغرض ذاتي طور پر میں اونکي وقعت کرتا هوں - اور کم نہیں کرتا - لیکن اگر زمیندار کا معامله ذاتي رکها جاے تو میں اس اخبار کو ایک کاغذ کے ردي پرزے کے مثل سمجهونگا جسکا پاره پاره کردینا هی ٹهیک اور مقابلتاً بہتر هے - اگر اونکو صرف اپني منفعت هی کا خیال اور اپنے پریس هی کي واپسي مقصود هے تو میں سچ کهتا هوں که میرے دل میں اونکي کچهه بهی وقعت نه هوگي !

آپ کي راے بہت صائب تهی - آپنے بالکل درست لکهـا که یه بهي غلطي کي گئي که اسے دوباره جاري کرنے کیلیے چنده کیا گیا - مشترکه سرمایه سے جاري کرنا تها - اسمیں بهي ذاتي منفعت کي جهلک نظر آتي هے - حالانکه اوسکا قومي بنا دینا بہتر اور مضبوط ترین چیلنج هوتا -

خدا را آپ اپني آتشین زبان سے میري قوم کو اور اپني قوم کو یه سمجها دیں که وه لوگوں کے سامنے هاتهه پهیلانا اور انسانوں کو سجده کرنا چهوڑ دے - وه اپنے پیروں پر آپ کهڑا هونا سیکهے - وه اپنے حقوق پر مضبوطي ' استقلال ' اور پامردي کے ساتهه جم جاے - وه ذاتي غرض کو قومي اور مذهبي غرض میں فنا کردے - پهر دیکهے که دنیا کي کونسی قوت هے جو اوسکي کامیابي میں حائل هوسکتي هے ؟ زمین اور آسمان ملکر بهي سچے مسلمان کے حصول مقصد میں حائل نہیں هوسکتے !!

مجهے آپ کو اتنا اسوقت اور لکهدینا هے که انجمن خدام الکعبه کے متعلق بهي مجهے اسي کا اندیشه هورها هے - کہیں اوسمیں بهي وهي هاتهه جوڑنے کي پالیسي نه اختیار کیجاوے -

مجهے آپ پر بهی آسمیں مجنونانه دلچسپي نه لینے کا بڑا اعتراض هے جو میں کسي دوسرے وقت لکهونگا - خدا کے لیے اوسمیں درآئیے - اور پوري طرح درآئیے -

میں مستقل خط پهر لکهونگا - مسلمان ابهي بہت بڑے خطروں میں هیں - آثار بہت خراب هیں - بلائیں اُمنڈ رهي هیں - وه ابتک غافل هیں گو قهر انگیز و آتش فشاں بجلي کي گرج اور تڑپ کانوں کے پردے اُوڑاے دیتي هے - نه صرف هندوستان کے مسلمان بلکه ترک بهي غافل هیں - بالکل سوے هوے - آپ کي خدمت میں میري گذارش هے که خدام کعبه کو اسوقت کا اهم ترین کام سمجهیے اور خدا کیلیے اوسمیں درآئیے -

کیا اچها هو اگر آپ الهلال کو کسي دوسرے اهل پر چهوڑکر یہاں آجائیں اور میں اور آپ حجاز اور ترکي کے قریه قریه میں دوره کریں - اگر یہاں آپ نه آئیں تو میں کہیں آپ سے مل لوں - میرے نزدیک کئي مصلحتوں سے آپ کا ایک نظر اس ملک کو بهی دیکهه لینا بہتر هوگا -

آئیے - وقت تنگ هے اور تنگ تر هورها هے - بلکه معدوم هونے میں کچهه بهي کسر باقي نہیں رهی - آئیے - اور جلد آئیے - میں تو دل بیمار بهي رکهتا هوں - فرصت جب تک هے - هے - آئیے اور بہت هي بہت جلد آئیے - والسلام -

نظـــارة المعـــارف دهلـــی

اور تبليغ اسلام كي مجوزہ تحريک

(۱) عنوان مندرجہ بالا سے ايک مضمون الہلال مورخہ ۱۳ - ۲۰ مئي سنہ ۱۹۱۴ع ميں مولوي نورالهدى صاحب دربهنگوي کے نام سے شائع هوا هے - اس مضمون کے تين جزو هيں : اول تو صاحب مضمون نے اپني اس رائے کا اظهار کيا هے کہ مسلمانوں کے ليے هندوستان هي ميں بے شمار فرائض ادا کرنے کو هيں - لهذا اشاعت اسلام کے ليے انگلستان يا جرمني جانا فضول هے - دوسري رائے صاحب مضمون کي يہ هے کہ جو مسلمان مبلغ انگلستان جائيں ' انکو خواجہ کمال الدين کي ماتحتي ميں کام کرنا مناسب نہيں - تيسرا جزو مضمون کا مولوي انيس احمد صاحب بي - اے کي ذات پر حملہ هے - مولوي نور الهدى فرماتے هيں کہ " مولوي انيس احمد صاحب قران کي ايک آيت کا بهي صحيح ترجمہ نہيں کرسکتے - کسي حديث سے واقف نہيں ' کوئي معمولي سے معمولي مسئلہ وہ نہيں بتلا سکتے ... کانفرنس اور عليگڈہ کالج سے تحرير و تقرير ميں انہيں طلائي تمغے ملے هونگے مگر قوم کو اس سے کيا فائدہ پهنچا ' اور اس تبليغ و اشاعت کے کام ميں اس سے کيا اهميت پيدا هوئي "

(۲) مضمون کے پہلے دو جزو ايسے مسايل سے وابستہ هيں جنکے متعلق ميں اس موقعہ پر بحث کرنا ضروري نہيں سمجهتا - ليکن تيسرے جزو ميں چونکہ مولوي انيس احمد صاحب کي ذات پر حملہ هوا هے ' لهذا ميں بلحاظ تعلق نظارة المعارف اپنا فرض سمجهتا هوں کہ مولوي نور الهدى صاحب کو انکي غلطي سے آگاہ کروں -

(۳) انيس احمد صاحب کي کالج لائف کے متعلق جو کچهہ صاحب مضمون نے نقل کيا هے وہ غير مکمل هے - عليگڈہ کالج کے اعلى پروفيسر نے انکي کالج لائف کے متعلق جو سند انکو دي هے ' وہ حسب ذيل هے :

" انيس احمد همارے کالج کے چار سال تک طالب علم رهے - اپنے پہلے سال ميں انهوں نے انگريزي ميں اول انعام حاصل کيا ' اور اپنے درجہ کے صيغہ آرٹس ميں اول رهے - بعدہ انهوں نے بہترين تقرير کے صلہ ميں اول درجہ کا ڈيوٹي پرائز حاصل کيا - دوسرے سال يونين کلب ميں اپنے درجہ کے طلباء کے ساتهہ تقريري مقابلہ ميں اول انعام حاصل کيا - گذشتہ سال مسلم يونيورسٹي کے مبحث پر بہترين تقرير کرنے کے صلہ ميں انکو اول درجہ کا طلائي تمغہ ملا ' اور امسال تاريخي مضمون نويسي کے مقابلہ ميں انکو اول درجہ کا انعام اور طلائی تمغہ عطا هوا هے - انکا علمی مذاق بہت اچها هے اور ميرا خيال هے کہ اگر انکا مطالعہ جاري رها تو وہ فاضل بن جائيں گے "

مولوي انيس احمد صاحب کو انعام اور تمغے ملنے سے صرف يہ ثابت کرنا مقصود تها کہ تحرير و تقرير ميں ممتاز درجہ رکهتے هيں - مذهبي مبلغ کي کاميابي ميں تحرير و تقرير کي مهارت کو بہت دخل هے -

(۴) اب رها يہ دعوى کہ مولوي انيس احمد کو قران کي ايک آيت کا ترجمہ کرنے کے بهي قابليت نہيں - اس کے متعلق ميں اپني يا مولانا عبيد الله صاحب ناظم نظارة المعارف کي رائے نقل کرنے کے بجائے صرف شيخ الشيوخ حضرت مولانا محمود حسن صاحب ديوبندي مد ظلهم العالى کے الفاظ نقل کر دينا کافي سمجهتا هوں :

" مولوي انيس احمد صاحب بي - اے (کالج عليگڈهہ) شريف و خوش خلق ' نہايت فهميدہ و سنجيدہ ' تقرير و تحرير ميں چست ' امور اسلاميہ ميں پختہ اور درست هيں (علاوہ قيام ديوبند کے) مولانا عبيد الله صاحب کي خدمت ميں رهکر انسے کلام مجيد اور کتب حديث توجہ اور شوق اور محنت کے ساتهہ پڑهتے رهے - مولوي صاحب موصوف بندہ کے نزديک تبليغ اسلام کي خدمت کے ليے جس کي ضرورت ممالک غير اسلاميہ ميں درپيش هے ' نہايت مناسب اور لائق هيں - اميد هے کہ مولوي صاحب موصوف امور اسلاميہ کو پورا ملحوظ رکهتے هوے اس بهاري خدمت کو لوجہ الله انجام ديکر دارين کي سرخروي حاصل کرنے ميں پوري جانفشاني فرماويں گے ' اور اسکو انعام خداوندي سمجهکر هر طرح اسکي شکرگذاري کرنے ميں کوتاهي نہ کرينگے :

منت منہ کہ خدمت سلطان همي کني
منت شناس ازو کہ بخدمت بداشتت

الله تعالى انکو کاميابي عطا کرے - حسبنا الله و نعم الوکيل - ۲۱ صفر سنہ ۱۳۳۲ ع "

(۵) مجهے مناسب معلوم هوتا هے کہ حضرت مولانا کے ارشاد کي نقل کے بعد نواب وقار الملک سابق آنريري سيکرٹري عليگڈہ کالج کي وہ تقرير بهي نقل کردوں ' جو اب سے تين سال پيشتر اخبارات ميں شائع هوچکي هے :

" مولوي انيس احمد صاحب چار سال سے کالج ميں تعليم پا رهے هيں - مذهبي تعليم نے ان پر يہ اثر ڈالا هے کہ بي - اے کي ڈگري حاصل کرنيکے بعد ڈپٹي کلکٹر يا سب جج هوسکتے تهے مگر انهوں نے اشاعت اسلام کو اپني زندگي کا مقصد قرار ديا هے ' اور آج کل وہ عليگڈہ کالج ميں اپنے آپ کو اس ديني خدمت کيليے تيار کررهے هيں ... سالہا سال کے تجربہ سے اور رات دن کے ايک جگہ رهنے سے معلوم هوجاتا هے کہ جو شخص اس قسم کے وعدے اور ارادے کرتا هے ' درحقيقت اسکے فيلنگ کا کيا حال هے ؟ اور يہ ميں اپنے ذاتي تجربہ سے کہہ سکتا هوں کہ ميں نے انيس احمد ميں سواے صداقت اور سچے جوش اسلامي کے اور کچهہ نہيں پايا "

مولوي انيس احمد صاحب کي مذهبي تعليم شروع کرتے وقت نواب وقار الملک کي رائے اور تعليم ختم کرنے کے قريب زمانہ ميں حضرت مولانا کي رائے ملاکر پڑهي جاے ' تو اس اشاعت اسلام کي تحريک سے مولوي انيس احمد صاحب کي مناسبت ايسي واضح هوجاتي هے کہ کسي صاحب فہم کو اعتراض کي گنجائش مطلق نہيں رهتي -

میں دعوے سے کہتا ہوں کہ مولوی انیس احمد صاحب جیسا تقریر و تحریر میں ممتاز، نواب وقار الملک کا معتمد، حضرت مولانا محمود حسن صاحب کا پسندیدہ، دوسرا گریجوائٹ نظر نہیں آتا - پھر کسقدر حیرت کا مقام ہے کہ ایک شخص دینی خدمات کے لیے آمادہ کیا جاتا ہے، بجائے اسکے کہ اوسکی ہمت افزائی کی جاے، بعض حضرات اپنی تمام توجہ اوسکی بے بنیاد عیب چینی میں صرف کردیتے ہیں؟ کیا یہی طریقہ ہے جس سے نوجوان تعلیم یافتہ حضرات دینی خدمات کیلیے راضی کیے جائینگے؟

خاکسار ضیاء الدین - ایم - اے - پروفیسر نظارۃ المعارف دهلی -

الهلال:

مولوی قیس صاحب دربهنگوی کا وہ مضمون عرصہ ہوا بغرض اشاعت پہنچا تھا لیکن چونکہ بہت طول طویل تھا اسلیے شائع نہ کیا جاسکا اور انہیں اطلاع دیدی گئی کہ صرف اسکا خلاصہ شائع ہوسکتا ہے - انہوں نے اصرار مزید کیا اور اختصار کی اجازت دی - چنانچہ بعد اختصار شائع کردیا گیا کہ ہر طرح کی رائیں بغیر کسی فریق کا ساتھ دیے شائع کردینی چاہئیں - بہر حال ہم سمجھتے ہیں کہ حضرت مولانا محمود حسن صاحب قبلہ کی تحریر مبارک کی اشاعت کے بعد یہ امر واضح ہوگیا ہے کہ جس سختی کے ساتھ مخالفانہ رائیں بعض حضرات نے دی ہیں، واقعیت اسکے خلاف ہے - موجودہ عہد قابلیتوں کے فقدان و قحط الرجال کا بتلایا جاتا ہے اور اس قسم کے کاموں کیلیے تو واقعی جامع حیثیات مبلغین کا بہت ہی قحط ہے - ایسی حالت میں چاہیے کہ کام کسی نہ کسی طرح شروع کیا جائے، اور اپنا معیار اتنا بلند نہ کیا جاے کہ کام کے آغاز کی نوبت ہی نہ آے - ہمارا خیال تو یہ ہے کہ خلوص و صداقت ہی سب سے بڑی چیز ہے اور اگر یہ ہو تو بہت سی علمی کوتاہیوں کی بھی تلافی کردیتی ہے -

مسلمان مستورات کی دینی، اخلاقی، مذہبی حالت سنوارنیکا بہترین ذریعہ

نہایت عمدہ خوبصورت ایکہزار صفحہ سے زیادہ کی کتاب بہشتی زیور قیمت ۲ روپیہ ساڑھے ۱۰ آنہ محصول ۷ آنہ -

جسکو ہندوستان کے مشہور و معروف مقدس عالم دین حکیم الامۃ حضرت مولانا محمد اشرفعلی صاحب تھانوی نے خاص مستورات کی تعلیم کے لیے تصنیف فرماکر عورتوں کی دینی و دنیاوی تعلیم کا ایک معتبر نصاب مہیا فرما دیا ہے - یہ کتاب قرآن مجید و صحاح ستہ (احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم) و فقہ حنفی کا اردو میں لب لباب ہے - اور تمام اہل اسلام خصوصاً حنفیوں کیلیے بے حد مفید و نافع کتاب ہے - اسکے مطالعہ سے معمولی استعداد کے مرد و عورت اردو کے عالم دین بن سکتے ہیں - اور ہر قسم کے مسائل شرعیہ اور دنیوی امور سے واقف ہو سکتے ہیں - اس نصاب کی تکمیل کیلیے زیادہ عمر اور زیادہ وقت کی ضرورت نہیں - اردو پڑھی ہوئی عورتیں اور تعلیم یافتہ مرد بلا مدد استاد اسکو بہت اچھی طرح پڑھ سکتے ہیں - اور جو لڑکیاں یا بچے اردو خواں نہیں وہ تھوڑے عرصہ میں اسکے حصہ اول سے ابجد پڑھکر اردو خواں بن سکتے ہیں - اور باقی حصوں کے پڑھنے پر قادر ہو سکتے ہیں - لڑکیوں اور بچوں کے لیے قرآن مجید کے ساتھ اسکی بھی تعلیم جاری کردی جاتی ہے، اور قرآن مجید کے ساتھ ساتھ یہ کتاب ختم ہوجاتی ہے (چنانچہ اکثر مکاتب و مدارس اسلامیہ میں یہی طرز جاری ہے) - اس کتاب کو اسقدر قبولیت حاصل ہوئی ہے کہ اسوقت ایک بار بار چھپکر ساٹھہ ستر ہزار سے زیادہ شائع ہو چکی ہے - دهلی، لکھنؤ، کانپور، سہارنپور مراد آباد وغیرہ میں گھر گھر یہ کتاب موجود ہے - انکے علاوہ ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں صدہا جلدیں اس کتاب کی پہنچ چکی ہیں، اور بعض جگہہ مسجد کے اماموں کے پاس رکھی گئی ہے کہ نماز کے بعد اہل محلہ کو سنا دیا کریں - اس کتاب کے دس حصے ہیں اور ہر حصے کے ۹۶ صفحات ہیں اور ساڑھے ۳ آنہ قیمت -

حصہ اول الف با تا - خط لکھنے کا طریقہ - عقائد ضروریہ - مسائل وضو غسل وغیرہ -

حصہ دویم حیض و نفاس کے احکام نماز کے مفصل مسائل و ترکیب

حصہ سویم روزہ، زکوۃ، قربانی، حج، منت، وغیرہ کے احکام -

حصہ چہارم طلاق، نکاح، مہر، ولی عدت وغیرہ -

حصہ پنجم معاملات، حقوق معاشرت زوجین، قواعد تجوید و قرات -

حصہ ششم اصلاح و تردید رسوم مروجہ شادی غمی میلاد عرس چہلم دسواں وغیرہ -

حصہ ہفتم اصلاح باطن تہذیب اخلاق ذکر قیامت جنت و نار -

حصہ ہشتم نیک بی بیوں کی حکایتیں وسیرت و اخلاق نبوی -

حصہ نہم ضروری اور مفید علاج معالجہ تمام امراض عورتوں اور بچوں کا -

حصہ دہم دنیاوی ہدایتیں اور ضروری باتیں حساب وغیرہ و قواعد ڈاک -

گیارھواں حصہ بہشتی گوہر ہے جسمیں خاص مردوں کے مسائل معالجات اور مجرب نسخے مذکور ہیں - اسکی قیمت ساڑھے ۷ آنہ - اور صفحات ۱۷۴ ہیں - پورے گیارہ حصوں کی قیمت ۲ روپیہ ساڑھے ۱۰ آنہ اور محصول ۷ آنہ ہے - لیکن پوری کتاب کے خریداروں کو صرف ۳ روپیہ کا ویلو روانہ ہوگا، اور تقویم شرعی و بہترین جہیز مفت نذر ہوگا -

بہترین جہیز - رخصت کے وقت بیٹی کو نصیحت حضرت مولانا کا پسند فرمایا ہوا رسالہ قیمت دو پیسہ -

تقویم شرعی - یعنی بطرز جدید اسلامی جنتری سنہ ۱۳۳۲ھ جسکو حضرت مولانا اشرف علی صاحب کے مضامین سے عزت بخشی ہے - دیندار حضرات کا خیال ہے کہ آجتک ایسی جنتری مرتب نہیں ہوئی قیمت ڈیڑھ آنہ -

راقم

فقیر اصغر حسین ہاشمی - دار العلوم مدرسۃ اسلامیہ دیوبند ضلع سہارنپور

اپنا فاضل وقت روپیـہ حاصل کرنے مین صرف کیجیـے

اپنے مکان پر فرصت کے وقت کام کرکے روپیہ زیادہ حاصل کیجیے - نا تجربہ کاری کا خیال نہ کیجئے - اگر آپ اپنی آمدنی میں ترقی کرنا چاهیں تو هملوگ آپکو مدد دیسکتے هیں - اتنا جتنا کہ تین روپیہ روزانہ چست و چالاک کاریگرونسے کیا جاسکتا ہے - هر جگہہ - هر مذهب - هر فرقہ اور هر قوم کے هزاروں آدمی اپنا فاضل وقت روپیہ حاصل کرنے میں صرف کر رہے هیں - پھر آپ کیوں نہیں کرتے ؟

پوری حالت کیـواسطے لکھیـں - اسکو چھوڑ نہ دیں - آج هی لکھیں - اطمینـان شدہ کاریگران هر جگہـہ کیـا کہتـے هیں ؟ پڑھیـے :

جھجر ضلع روهتک
۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ ع

میرے کل خط آپکا پایا جسکا میں ممنون هوں - دو درجن جوڑہ مردانہ جرابین حسب هدایت آنجناب ٹھیک بناکر روانہ کرتا هوں - یقین ہے کہ یہ سب منظور هونگي - میں آپکے اس حسن سلوک کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا هوں - میں خوشی کیساتھہ دریافت کنندہ کو سفارش کرونگا اور اگر آپ اپنے نئے خریدارونکو همارا حوالہ دیں تو انکو بھي سفارش کرونگا - هم ان لوگونکو جو اسکے خواستگار هیں سکھلا سکتے هیں - میں آپکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا هوں -

دستخط بی - اس - اصغر حسن (علیگ)

گنیـر و هیلـر اینـڈ کمپنـي ڈپارٹمنٹ نمبـر ۵۵، ۱۱-۲ لـنڈ سـی اسٹـریٹ - کلـکتـہ

Dept. No. 3.

زبان خلق

قول و فعل کی مطابقت کی جستجو بھی انسان کا فطرتی حق ہے جس میں ہر وعدہ و خیال کا آدمی قویا ہوتا ہے جب آپ کسی سے کوئی بات اور عادت کہتے ہیں تو وہ اندازہ کرنا چاہتا ہے کہ آپکا فعل قول کے مطابق ہے یا نہیں - اور اسی نتیجہ پر قائل کی وقعت کا فیصلہ ہوجاتا ہے قبل اس کے کہ امر واقعہ بیان کریں - ہم پہلے چند نام پیش کرتے ہیں -

جناب نواب وقار الملک بہادر
جناب نواب حاجی محمد اسحق خانصاحب -
جناب آنریبل سید شرف الدین صاحب جسٹس ہائیکورٹ کلکتہ -
جناب لسان العصر سید اکبر حسین صاحب - اکبر الہ آبادی
جناب مولانا مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی -
جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال صاحب - اقبال - ایم - اے - لاہور -
جناب مولانا مولوی محمد عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی -
جناب حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب دہلوی
جناب شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی
جناب لفٹننٹ کرنل - ڈاکٹر زیڈ - اے - احمد صاحب ایم ڈی آئی ایم ایس
جناب حکیم حافظ محمد عبد الولی صاحب لکھنوی
جناب پنڈت مان سنگھ صاحب ویدسکریٹری آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلوی -

ایڈیٹر صاحبان اخبارات - الہلال - زمیندار - وطن - پیسہ اودھ - توحید - یونین - افغان - دلگداز - اردوے معلے

ان ناموں کی عظمت اور راؤں کی اہمیت مفصل بیان کرنا ہمارے موضوع سے علیحدہ ہے اسلئے کہ وہ بذات خود ایک اہم ترین جزو تاریخ ہوتا ہم اتنا کہدینا بھی از حد ضروری ہے کہ عام دلچسپی کے کاموں میں آپ ان اصحاب کی امامت کو تسلیم کرتے ہیں پھر آپکو یہ بھی اچھی طرح معلوم ہو کہ آج اس بین المشرقین میں شاید ہی کوئی مہذب گھرانہ ایسا ہو جہاں سر میں ڈالنے کے تیلوں کا رواج نہ ہو اور بات ہو کہ وہ بالوں کو محض چکنا کرنے کیلئے عارضی خوشبو کے تیل ہیں یا تاج روغن گیسو دراز پھر آپکو یہ بھی بخوبی معلوم ہو کہ آج نہ صرف ہندوستان کی عام آبادی کی زیادہ تعداد بلکہ ان ہی میں سے یہ مختصر مگر منتخب ترین حصہ ملک کی رائے اکثر اخبارات میں پیش کیجا چکی ہو اور عند الطلب بر ترتیب پمفلٹ روانہ کیجا سکتی ہے جو تاج روغن گیسو دراز کی معجز نمائی کی بہترین تصدیق ہے -

ظاہر ہو کہ فریفتگی کا تو کچھ علاج ہی نہیں اس کثرت سے دیوانے موجود ہیں کہ جہاں کوئی جائے سر پھوڑ پڑے لیکن اگر آپ کو حسن قبول اور شہرت عام کا کچھ پاس ہو پھر ہندوستان سیلون برہما عرب وغیرہ وغیرہ ممالک کے اہل نظر اور دور بین اصحاب کی پیروی کرنا مقصود ہو تو یاد رکھئے کہ حسب طرح انسان کے کاندہوں پر ایک سر کا ہونا - اور سر میں دماغ اور دماغ میں جودت کا ہونا لازمی ہے اسیطرح بقاء دماغ اور اسکی کیفیات و جذبات کیلئے تاج روغن گیسو دراز کا استعمال بھی ضروری ہے -

البتہ بعض صاحب کی یہ شکایت عرصہ سے چلی آتی تھی کہ تاج ہیر آئل نسبتاً قیمت میں قدرے زیادہ ہے - اور ہمیں بھی رفع شکایت کے عدیم المثال موقع ملے تھے مثلاً بادشاہ سلامت کا بہ نفس نفیس قدم رنجہ فرمانا جو سلاطین مغرب کیلئے سکندر اعظم کے بعد دوسرا تاریخی واقعہ ہے پھر ہندوستان کے ہر دلعزیز وائسرائے یعنی لارڈ ہارڈنگ بہادر بالقابہ کا ایک حادثہ جانکاہ کے بعد غسل صحت فرمانا اور کیا - اور کیا !

یہ تمام مواقع اگرچہ انتہا مسرت کے مواقع تھے لیکن تاج روغن گیسو دراز کی قیمتوں میں کچھ کمی نہ ہوئی اور ہوتی کیونکر تاج محل آگرہ جیسی سے کہ یہ ترتیب منسوب ہے کی قیمت تو کم ہونیسے رہی اور اگر گیسوے دراز خدانخواستہ کوتاہ ہوے - تو پھر پریشان ہو کر شانوں پر بجاتے اور کمر کا اتھہ آنا معلوم غرضیکہ ان وجوہ سے چشم بصیرت کا تو یہی اشارہ تھا کہ

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

لیکن ہمارے بعض دلسوز مربی اور غیور احباب بوجوہ میدان مقابلہ سے پکار پکار کر کہہ رہے تھے کہ

کچھ نہ پہونچے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے

حسن اتفاق سے اس مرتبہ کچھ نیت سی بندہ گئی اور صاحب دفتر نے بھی ایک جدید تجربہ کی اجازت دیدی - کہ برائے چندے پچھلی قیمتوں میں اور کمپنی کی شرائط میں کچھ تخفیف کردیجائے اور ساتھ ہی خوشبوؤں میں بھی کچھ اضافہ کردیا جائے -

جن مرکبات پر اودیہ کی قدرتی بو اور فطرتی اثر چھایا ہوا ہو - ان پر ایک دلفریب تناسب کے ساتھ خوشبوؤں کا جانا ایک نیا حکمت ہی نہیں ہے جو صرف اہل فن کی مخصوص داد کی باعث ہوتی ہو بلکہ مقابلۃً ایک صرف کثیر کا باعث بھی -

احباب نے یہ تو اندازہ کیا ہی ہوگا - اور اگر نہیں کیا تو اب دیکھینگے کہ **تاج روغن گیسو دراز کی خوشبو** کسی پھول کی بجائے ایک کلی کی خوشبو سے بہت زیادہ مشابہ ہے جو تھوڑے ہی وقفہ میں کچھ سے کچھ ہوجایا کرتی ہے اور در اصل یہ تاج میں آمیزش ہوئی اودیہ کی بو کا ایک قدرتی تغیر ہے جو اس کی مہک کو ایک خاص وقفہ تک کلی کی طرح اپنے دامن میں چھپائے رکھتا ہے لیکن بعض دوستوں کا شدید تقاضا تھا کہ اس مرتبہ موجودہ خوشبو میں بھی کچھ اضافہ کردیا جائے - اور شکر ہے کہ اس حکم کی تعمیل بھی بوجہ احسن کردیگئی سابقہ شیشی کی مقدار گنجائش سے موجودہ شیشی کی مقدار گنجائش ۱/۵ حصہ پہلے ہی بڑھادی جانیکی تجویز مکمل ہوچکی تھی تاہم -

قیمتوں میں موجودہ تخفیف

محض برائے چندے اور صرف اس امید پر کیجاتی ہے کہ پھر کوئی شریف اور مہذب گھرانہ تاجدار ہونے سے خالی نہ رہجائے -

یہاں یہ عرض کردینا بھی شاید بیموقع نہ ہوگا کہ جیسے عارضی طور پر مستعمل دوا کے فوائد سے معجزہ کی سی امید رکھنا قرین عقل نہیں ہے بعینہ اسی طرح سے تاج کے فوائد کا عدیم المثال اندازہ جواب محتاج تفصیل نہیں رہا ہے - صرف ایک دو یا تین ہی شیشیوں کے بعد لگانا ملک کی ایک دردانگیز فروگذاشت ہوگی جسکا خمیازہ نسبتاً اس ناچیز کارخانہ کو زیادہ برداشت کرنا پڑیگا -

تاج روغن گیسو دراز تین مختلف الفوائد اوصاف مختلف خوشبو اور مختلف تخفیف شدہ قیمتوں کے حسب ذیل روغن ہیں -

تاج روغن زیتون یاسمین - مہک بہار مروفتہ - قیمت ۱۲ فی شیشی
تاج روغن آملہ و بنولہ - نوشینہ - فی شیشی (۱۰/۱)

تمام بڑے بڑے سوداگروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

(نوٹ) کارخانہ کو قیمت طلب پارسل کی فرمائش وصول ہونے پر خرچہ پیکنگ و محصولڈاک جو ایک شیشی پر ۵ دو شیشیوں پر ۸ اور تین شیشیوں پر ۱۰ بذمہ خریدار مقرر ہیں ان اخراجات کی کفایت کی نظر سے یہ بہتر ہے کہ کارخانہ کو فرمائش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگروں سے تاج ہیر آئل یا تاج روغن گیسو دراز کے نام سے ان تیلوں کو تلاش کیجئے اس لئے کہ بحمد اللہ نے چند مقامات کے قریب قریب تمام اطراف ہند کی مشہور دوکانوں پر مال کارخانہ کی قیمت پر باسانی دستیاب ہو سکتا ہے -

(نوٹ) جن مقامات پر باقاعدہ ایجنٹ موجود نہیں وہاں سے دو درجن شیشیوں کی فرمائش پر خرچہ پیکنگ و محصول ریل اور ایک درجن شیشیوں پر صرف خرچہ پیکنگ معاف اور فرمائش کی یک ثلث قیمت پیشگی آنے پر ہر دو حالتوں میں یعنی دو درجن کی فرمائش خواہ ایک درجن کی فرمائش پر ایک شیشی بلا قیمت پیش کیجاتی ہے -

تجارت پیشہ اصحاب فہرست تخفیف شدہ شرائط جلد منگائیں اس لئے کہ چھوٹے مقامات میں جہاں مال خریدنے والے **ایجنٹوں کی ضرورت ہے**

(خیارات کا حوالہ دیکر فرمائش مفصل اور خوشخط نہ ہونیکی حالت میں تعمیل حکم یقینی نہیں ہے)

المشتهر

مینیجر دی تاج مینوفیکچرنگ کمپنی دہلی صدر دفتر دہلی

تار کا پتہ " تاج " دہلی

دیوان وحشت

(یعنی مجموعۂ کلام اردو و فارسی جناب مولوی رضا علی صاحب - وحشت

یہ دیوان فصاحت و بلاغت کی جان ہے ' جسمیں قدیم و جدید شاعری کی بہترین مثالیں موجود ہیں ' جسکی زبان کی نسبت مشاہیر متفق ہیں کہ دہلی اور لکھنؤ کی زبان کا عمدہ نمونہ ہے ' اور جو غریب قریب کل اصناف سخن پر محتوی ہے - اسکا شائع ہونا شعر و شاعری بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اردو لٹریچر کی دنیا میں ایک اہم واقعہ خیال کیا گیا ہے - حسن معانی کے ساتھہ ساتھہ سلاست بیان ' چستی بندش اور پسندیدگی الفاظ نے ایک طلسم شگفت باندھا ہے کہ جسکو دیکھکر نکتہ سنجان سخن نے بے اختیار تحسین و آفرین کی صدا بلند کی ہے -

مولانا حالی فرماتے ہیں ...... " آیندہ کیا اردو کیا فارسی دونوں زبانوں میں ایسے نئے دیوان کے شائع ہونے کی بہت ہی کم امید ہے ...... آپ قدیم اہل کمال کی یادگار اور انکا نام زندہ کرنے والے ہیں - " قیمت ایک روپیہ -

المشتهر

عبد الرحمن اثر - نمبر ۱۶ - کوالہ روڈ - ڈاکخانہ بالیگنج - کلکتہ

جوهر سر ماهي

دماغ جو کل اعضائے رئیسہ کا حکمران ہے - کمزور ہوجانیسے تمام عصب و دیگر اعضاء بھی کمزور ہو جاتے ہیں - کمزوری دماغ کے جتنے نسخے ہیں تمام قیمتی سے قیمتی ہیں - اس ملک میں اکثر اطبا غریب مریضوں کے علاج کرنے سے معذور پائے جاتے ہیں - لہذا یہ ایک نو ایجاد دوا جو روئی مچھلی کے مغز سے امریکہ میں تیار کیا گیا ہے - دماغی کمزوریوں میں نہایت مفید ثابت ہوئی ہے - مریضان امراض دماغی کو عموما اور اطباء ہندوستان سے خصوصا گذارش ہے کہ اس کثیر المنفعت دوا کو تین قطرے دن رور تک استعمال کرنے سے نسیان ' سستی ' اداسی ' دماغ کا چکرانا ' درد سر ' اسہال ' ضعف بصارت ' دوران سر ' کمی حافظہ وغیرہ وغیرہ امراض میں فورا فائدہ شروع ہوجاتا ہے ' اور چند روز کے مداومت سے شفاء حاصل ہوجاتی ہے - ایک شیشی میں ہزار قطرے ہیں قیمت مع محصول ڈاک ایک روپیہ آٹھہ آنے -

Dr. T. Hosen, 6 Convent Lane,
Post Entally, Calcutta.

جام جہــاں نمــا

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نہ ہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بھرکی کسی ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک ہــزار روپیــہ نقد انعــام

ایسی کار آمد ایسی دلفـریب ایسی فیض بخش کتاب لاکھہ روپے کو بھی سستی ہے - یـہ کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھہ لیے - دنیا کے تمام سر بستہ راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کی موجودگی میں گویا ایک بڑی بھاری لائبریری (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کی ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عــروض - علــم کیمیا - علــم بــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - گیان سرود - قیافہ شناسی اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ هر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈهنگ سے لکها ہے کہ مطالعہ کرتے هی دلمیں سرور آنکهونمیں نو پیدا ہو' بصارت کی آنکهیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کےمشہور آدمی آنکے عهد بعهد کے حالات سوانحعمری: و تاریخ دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستی کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی تمام واقفیت - دنیا بهر کے اخبارات کی فہرست ' انکی قیمتیں' مقام اشاعت وغیرہ - بهی کهاتہ کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازی طب انسانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابونکا عطر کهینچکر رکهدیا ہے - حیوانات کا علاج هاتهی ' شتر' گائے بهینس' گهوڑا' گدها بهیڑ' بکری ' کتا وغیرہ جانورونکی تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکی دوا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر (جن سے هــر شخص کو عموماً کام پـڑتا ہے) ضابطہ دیوانی فوجداری' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹــری اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالــک کی بولی هر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اُردو کے بالمقابل لکهی هیں آج هی وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملــک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفــر کے متعلق ایسی معلومات آجتــک کہیں دیکهی نــہ سنی هونگی اول هندوستان کا بیان ہے هندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وهاں کی تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگــہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگهی جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اُس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (روبی واقع ملک برهما) کے تحقیق شدہ حالات وهاں سے جواهــرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تهوڑے هی دنوں میں لاکهہ پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر پیرایہ میں قلمبند کی هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفــر کا بالتشریح بیان ملــک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصــر - افــریقہ - جاپان - اسٹریلیا - هر ایک علاقہ کے بالتفسیر حالات وهانکی درسگاهیں دخانی کلیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جہاز کے سفــر کا مجمل احوال کرایہ وغیرہ سب کچهہ بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعہ دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسی دلاویزکہ پڑهتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کهلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیہ - ۸ - آنہ محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گهڑی

گارنـٹی ۵ سال قیمت صرف چهہ روپے

ولایت والوں نے بهی کمال کر دکهایا ہے اس عجائب گهڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی هوئی ہے - جو هر وقت آنکهہ مٹکاتی رهتی ہے ' جسکو دیکهکر طبیعت خوش هو جاتی ہے - ڈائل چینی کا' پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - وقت بہت ٹهیک دیتی ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستی چهین نہ لیں تو همارا ذمہ ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چهہ روپیہ -

آٹهہ روزہ واچ

گارنـٹی ۸ سال قیمت ٦ چهہ روپیہ

اس گهڑی کو آٹهہ روز میں صرف ایک مرتبہ چابی دیجاتی ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتی ہے کہ کبهی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پهول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگــڑنیکا نام نہیں لیتی - قیمت صرف چهہ روپے - زنجیر سنہــری نہــایت خو بصورت اور بکس همراہ مفت -

چاندی کی آٹهہ روزہ واچ - قیمت - ۹ روپے چهوٹے سائز کی آٹهہ روزہ واچ - جو کلائی پر بند هسکتی ہے مع تسمہ چرمی قیمت سات روپے

بجلی کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابهی ولایت سے بنکر همارے یہاں آئی هیں - نہ دیا سلائی کیضرورت اور نہ تیل بتی کی - ایک لمپ راتکو

اپنی جیب میں یا سرهانے رکهلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ہے - رات کیوقت کسی جگہ اندهیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کرکے خطرہ سے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم کسیوجہ سے اُٹهنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفہ ہے - منـگوا کر دیکهیں تب خوبی معلوم هوگی - قیمت ۱ معہ محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کی روشنی هوتی ہے ۳ روپیہ ۸ آنہ -

ضروری اطلاع ـــ علاوہ انکے همارے یہاں سے هر قسم کی گهڑیاں' کلاک اور گهڑیونکی زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنـما مل سکتی هیں - اپنا پتــہ صاف اور خوشخط لکهیں اکٹها مال منـگوانے والوں کو خاص رعایت کی جاویگی - جلد منـگوا لیجیے -

منیجر گپتــا اینـڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقــام توهانہ - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

علمی ذخیــرہ

(۱) - مآثر الـکرام - حسان الهند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کي تصنیف ہے - جس میں هندوستان کے مشاهیر فقرا وعلما کے حالات هیں - مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحہ قیمت ۲ روپیہ -

(۲) - سروآزاد - مآثر الـکرام کا دوسرا حصہ ہے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے هیں - مطبوعہ رفاہ عام استیم پریس لاهور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیہ -

مولانا شبلي نعماني تحریر فرماتے هیں کہ سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابي اشعار هیں اعلی درجہ کے هیں - مآثر الـکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات هیں جو ابتداے عہد اسـلام سے اخیر زمانہ مصنف تک هندوستان میں پیدا هوے -

(۳) گلشن هند - مشهور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکرہ جس کو زبان اردو کے مشهور محسن وسرپرست مسٹر جان گلـکرسٹ نے سنـہ ۱۸۰۱ ع میں میرزا علي لطف سے لکھوایا ہے - بوقت طبع شمس العلا مولانا شبلي نعماني نے اس کي تصحیح کي ہے اور مولوي عبد الحق صاحب بی - اے - نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے - جس میں زبان اردو کي ابتدائي تاریخ اور تذکرہ هذا کے خصوصیات مذکور هیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیہ -

(۴) تحقیق الجهاد - نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علی مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دي پاپیولر جهاد " کا اردو ترجمہ - مترجمہ مولوي غلام الحسنین صاحب پاني پتي - علامہ مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ہے کہ مذهب اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا ہے - قرآن ' حدیث ' فقہ اور تاریخ سے عالمانہ اور محققانہ طور پر ثابت کیا ہے کہ جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات وسرایا وبعوث محض دفاعي تھے اور ان کا یہ مقصد هرگز نہ تھا کہ غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۵) زرتشت نامہ - قدیم پارسیوں کے مشهور پیغمبر اور ریفارمر کي سوانح عمري جس کو مشهور مستشرق عالـم جیکسن کي کتاب سے اقتباس کر کے مولوي خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیہ -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني کي لا ثاني تصنیف جس میں حضرت عمر رضي اللہ عنہ کی مفصل سوانح عمري اور اُن کے ملکي ' مالي ' فوجي انتظامات اور ذاتي فضل و کمال کا تذکرہ مندرج ہے - قیمت ۳ روپیہ -

(۷) نعمت عظمی - امام عبدالـوهاب بن احمد الشعراني المتوفي سنـہ ۹۷۳ هجري کی کتاب لواقح الانوار في طبقات الاخیار کا ترجمہ جس میں ابتداے ظهور اسـلام سے دسویں صدي کے اواسط ایام تک جس قدر مشاهیر فقرا گذرے هیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور هیں - مترجمہ مولوي عبد الغنی صاحب وارثی قیمت هر دو جلد ۵ روپیہ -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کي مشهور تصنیف جس میں دهلی کي تاریخ اور وهاں کے آثار و عمارات کا تذکرہ مندرج ہے نامي ریس کانپور کا مشهور اڈیشن - قیمت ۳ روپیہ -

(۹) - قواعد العروض - مصنفہ مولانا غلام حسین قدر بلگرامي - علم عروض میں اس توضیح تفصیل کے ساتھہ عربي و فارسي میں بھي کوئی کتاب لکھي نہیں گئي ہے - اس کے آخیر میں هندي عروض وقوافي کے اصول وضوابط بھي مذکور هیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي نے اپنے اهتمام سے چھپوایا ہے - حجم ۴۷۴ صفحہ - قیمت سابق ۴ روپیہ - قیمت حال ۲ روپیہ

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنے طب متعلقہ مقدمات فوجداري ہے - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - اس کا مفصل ریویو الهلال میں عرصہ تک چھپ چکا ہے - قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۱) - تمدن هند - موسیو گستا ولیبان کي فرانسیسي کتاب کا ترجمہ - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - یہ کتاب تمدن عرب کي طرز پر هندوستان کے متعلق لکھي گئی ہے - اور اس میں نہایت قدیم زمانہ سے لیکر زمانہ حال تک هندوستان میں جسقدر اقوام گذرے هیں اُن کي تاریخ ' تہذیب وتمدن اور علوم وفنون کے حالات لکھے هیں خصوصاً مسلمانان هند کا حال تفصیل کے ساتھہ مندرج ہے - قیمت (۵۰) روپیہ -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیہ - قیمت حال (۳۰) روپیہ -

(۱۳) - داستان ترکتازان هند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائي حملوں سے دولت مغلیہ کے انقراض تک تمام سلاطین هند کے مفصل حالات منضبط هیں - اعلی کاغذ پر نہایت خوش خط چھپي ہے - حجم (۲۶۵۶) صفحہ قیمت سابق ۲۰ روپیہ - قیمت حال ۶ روپیہ -

(۱۴) مشاهیر الاسلام - قاضي احمد ابن خلکان کي مشهور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمہ جس میں پہلی صدي سے ساتویں صدي تک کے مشاهیر علما و فقہا و محدثین و مورخین وسلاطین وحکما و فقرا و شعـرا وضاع وغیرہ کے حالات هیں - اس کتاب کے انگریزي مترجم موسیوڈي سیلان نے ابتدا میں چار عالمانہ مقدمے اور کثیر التعداد حواشي لکھے هیں - مترجم نے ان کا بھی اردو ترجمہ اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت هر دو جلد ۵ روپیہ -

(۱۵) الغزالي - مصنفہ مولانا شبلي نعماني - امام همام ابوحامد محمد بن محمد الغزالي کي سوانح عمري اور ان کے علمي کارناموں پـر مفصل تبصرہ - حجم (۲۷۲) صفحہ طبع اعلی - قیمت ۲ روپیہ -

(۱۶) جنگل میں منـگل - انگلستان کے مشهور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کي کتاب دي جنـگل بک " کا ترجمہ - مترجمہ مولوي ظفر علي خان بی - اے جس میں انوار سهیلي کی طـرز پـر حیوانات کي دلچسپ حکایات لـکھي گئي هیں - حجم ۳۶۲ صفحہ قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۷) وکرم اروسی - سنسکرت کے مشهور ڈراما نویس کالیداس کے ڈرامائین کا ترجمہ - مترجمہ مولوي عزیز میرزا صاحب بي - اے مـرحوم - ابتدا میں مـرحوم مترجم نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے جس میں سنسکریت ڈراما کي تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحي حالات مذکور هیں قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۱۸) حکمت عملي - مصنفہ مولوي سجاد میرزا بیگ صاحب دهلوي - فلسفہ عملي پر مبسوط اور جامع کتاب ہے - جس میں افراد انسانی کي روحاني ارتقا کی تدابیـر کے ساتھہ ساتھہ قومي ترقي اور عـزت حـاصل کرنے کي اصول و ضوابط بیـان کئے هیں حجم ۴۵۰ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۱۹) اسرار اللغات - عربي فارسي کي متداول الفاظ کي کارآمد ڈکشنـري حجم (۱۲۲۶) صفحہ - قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۲۰) قـران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکھے هیں ' اور کئي هزار الفاظ کي تذکیـر و تانیث بتلائی گئی ہے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۲۱) الیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود هیں مطبوعہ مفید عام پـریس آگـرہ - حجم (۴۲۰) صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

(۲۲) دربار اکبري - مولانا آزاد دهلوي کي مشهور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اهل دربار کا تذکرہ مذکور ہے قیمت ۳ روپیہ -

(۲۳) فهـرست کتب خانہ آصفیہ - عـربي فارسي و اردو کي کئي هزار کتابوں کي فهرست جس میں هر کتاب کے ساتھہ مصنف کا نام سنہ وفات - کتابت کا سنہ - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیرہ مندرج ہے - جس سے معلوم هوتا ہے کہ بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیرہ چھوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق هیں آنھیں اس کا مطالعہ کرنا لازمی ہے - حجم ۹۰۰ صفحہ - قیمت ۲ روپیہ -

(۲۴) دبدبہ امیري - ضیاء الملۃ والدین امیر عبد الرحمن خاں غازي حکمران دولت خدا داد افغانستان کي سوانح عمري - مترجمہ مولوي سید محمد حسن صاحب بلگرامی - نہایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۶۲) صفحہ (۸) تصاویر عکسي - قیمت ۴ روپیہ -

(۲۵) فغان ایران - مسٹر شوسٹر کي مشهور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمہ - حجم (۵۰۰) صفحہ (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیہ -

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 14 MCLEOD STREET, CALCUTTA

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں آپکے بہار ابھی مرض کو بالی کردیگی -

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۶ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھہ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا -

یہ دو دوائیں ہمیشہ اپنے پاس رکھیں

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا ' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں ہرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائنس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمائش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اُگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ' چکر' اور دماغی کمزوری کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے
قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - روہ بخار ہو - بخار کے ساتھہ کلتیاں بھی ہو گئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز اسکی سابق تندرستی از سرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ
پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے
المشتہر ریرویرا ٹر
ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[6]

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجاتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیم اور معمولی دوا اوران پر کہہ سکتے والا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ... خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے ... اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کی ہے اور ... بذریعہ اشتہارات عام طور پر ... تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ...

اطلاع

اگر معاونین الهلال کوشش کرکے الهلال کیلیے دو هزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آٹھه روپیه سالانه قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الهلال کا مالی مسئله بغیر قیمت کے بڑھاے حل هو جائیگا - منیجر

شهبال

ایک هفته وار مصور رساله - جو خاص دار الخلافت سے ترکی زبان میں نکلتا هے - ادبي - سیاسي - علمی اور سائنٹفک مضامین سے پر هے - گرافک کے مقابله کا هے - هر صفحه میں تین چار تصاویر هوتے هیں - عمده آرٹ کاغذ نفیس چھپائي اور بهترین ٹائپ کا نمونه - اگر ترکونکے انقلاب کا زنده تصویر دیکھنا منظور هو تو شهبال ضرور منگائیے - ملنے کا پته :

پوسٹ آفس مرخ بک نمبر ۹ نمبر ۱۰ نمبر ۱۳

استامبول - Constantinople

ایک سنیاسی مهاتما کے دو نادر عطیئه

حبوب مقوي — جن اشخاص کي قوی زائل هوگئے هوں وه اس دوائي کا استعمال کریں - اس سے ضعف خواه اعصابي هو یا دماغی یا کسي اور وجه سے بالکل نیست نابود هو جاتا هے - دماغ میں سرور ونشاط پیدا کرتي هے - تمام دلي دماغي اور اعصابي کمزوریوں کو زائل کرکے انساني ڈھانچه میں معجز نما تغیر پیدا کرتي هے - قیمت ۵۰ گولي صرف پانچ روپیه -

منجن دندان — دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا هے - امراض دندان کا قلع قمع کرتا هے - هلتے دانتوں کو مضبوط کرتا هے - دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑھوں پر ملا جاے تو بچه دانت نهایت آساني سے نکالتا هے - منهه کو معطر کرتا هے - قیمت ایک ڈبیه صرف ۸ آنه -

تریاق طحال — تپ تلي کیلیے اس سے بهتر شاید هي کوئي دوائي هوگي - تپ تلي کو بیخ و بن سے نابود کرکے بتدریج جگر اور قوی کي اصلاح کرتا هے - قیمت فی شیشي ۱ روپیه ۴ آنه -

ملنے کا پته - جي - ایم - قادري اینڈ کو - شفاخانه حمیدیه مدیاله ضلع گجرات پنجاب

هندوستاني دوا خانه دهلي

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستي میں یوناني اور ویدک ادویه کا جو مهتم بالشان دوا خانه هے وه عمدگی ادویه اور خوبی کار و بار کے امتیازات کے ساتھه بهت مشهور هوچکا هے - صدها دوائیں (جو مثل خانه ساز ادویه کے صحیح اجزاء سے بنی هوئی هیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اِسی کارخانه سے مل سکتے هیں) عالی شان کار و بار، صفائي، ستھرا پن، اِن تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظه کریں تو آپ کو اعتراف هوگا که :

هندوستانی دوا خانه تمام هندوستان میں ایک هی کارخانه هے -

فهرست ادویه مفت، (خط کا پته)

منیجر هندوستانی دوا خانه دهلی

الهلال کي ششماهی مجلدات قیمت میں تخفیف

الهلال کي شش ماهي مجلدیں مرتب و مجلد هونے کے بعد آٹھه روپیه میں فروخت هوتي تھیں لیکن اب اس خیال سے که نفع عام هو، اسکي قیمت صرف پانچ روپیه کردي گئي هے -

الهلال کي دوسري اور تیسري جلد مکمل موجود هے - جلد نهایت خوبصورت ولایتي کپڑے کي - پشته پر سنهري حرفوں میں الهلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیاده کي ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیاده هاف ٹون تصویریں بھي هیں - کاغذ اور چھپائي کي خوبی محتاج بیان نهیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصله بس کرتا هے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیه کچھه ایسي زیاده قیمت نهیں هے - بهت کم جلدیں باقي رهگئی هیں - (منیجر)

جهان اسلام

یه ایک هفته وار رساله عربي ترکی اور اردو - تین زبانوںمیں استنبول سے شایع هوتا هے - مذهبي سیاسي اور ادبي معاملات پر بحث کرتا هے - چنده سالانه ۸ روپیه - هندوستاني اور ترکوں سے رشتهٔ اتحاد پیدا کرنیکے لیے ایک ایسے اخبار کي سخت ضرورت هے اور اگر اسکے توسیع اشاعت میں کوشش کي گئي تو ممکن هے که یه اخبار اس کمي کو پورا کرے -

ملنے کا پته ادارة الجریده في المطبعة العثمانیه چنبرلي طاش نمبرة صندوق البوسته ۱۷۳ - استامبول

Constantinople

ایڈیٹر الهلال کي راے

(نقل از الهلال نمبر ۱۸ جلد ۴ صفحه ۱۵ [۳۶۱]

میں همیشه کلکته کے یوروپین فرم جیمس مرے کے یهاں سے عینک لیتا هوں - اس مرتبه مجھے ضرورت هوئي تو میسرز - ایم ان - احمد - اینڈ سنز [نمبر ۱/۱۵ رپن اسٹریٹ کلکته] سے فرمایش کي - چنانچه دو مختلف قسم کي عینکیں بنا کر انهوں نے دي هیں، اور میں اعتراف کرتا هوں که وه هر طرح بهتر اور عمده هیں اور یوروپین کارخانوں سے مستغني کر دیتي هے - مزید بر آں مقابله قیمت میں بھي ارزاں هیں، کام بھي جلد اور وعده کے مطابق هوتا هے -

[ابو الکلام آزاد ۲ مئي سنه ۱۹۱۴]

صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرماے پر همارے لائق و تجربه کار ڈاکٹر رونکي تجویز سے اصلي پتھر کی عینک بذریعه وي - پي ارسال خدمت کي جائیگي - اسپر بھي اگر آپکے موافق نه آئے تو بلا اجرت بدل دي جائنگي -

عینک نکل کماني مع اصلي پتھر کے قیمت ۳ روپیه ۸ آنه سے ۵ روپیه تک -
عینک رولڈ گولڈ کماني مع اصلي پتھر کے قیمت ۶ روپیه سے ۱۲ روپیه تک
عینک اسپسل رولڈ گولڈ کماني مثل اصلي سونے کے، ناک چوڑي خوبصورت حلقه اور شاخیں نهایت عمده اور دیپر مع اصلی پتھر کے قیمت ۱۵ - روپیه محصول وغیرہ ۶ آنه -

ایم - ان - احمد اینڈ سنز تاجرن عینک و گھڑی - نمبر ۱/۱۵ رپن اسٹریٹ ڈاکخانه ویلسلي - کلکته

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین (القرآن الحکیم)

الهلال

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

Telegraphic Address,
" Alhilal Calcutta "
Telephone, No. 648

مقام اشاعت
۷ — ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۲۳ | کلکتہ: چہارشنبہ ۲۲ رجب ۱۳۳۲ ہجری | جلد ۴

Calcutta: Wednesday, June, 17. 1914.

تار کا پتہ - ادرشہ

ادرشہ نیٹنگ کمپنی

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاھتي ہے کہ ھندوستان کي مستورات بیکار بیٹھي رھیں اور ملک کي ترقي میں حصہ نہ لیں لھذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتي ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاري تراش) مشین دیگي ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپني آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگي ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسي مشین دیگی جس سے موزہ اورگنجی دونوں تیار کی جا سکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسي مشین دیگي جسمیں گنجي تیار ھوگي جس سے روزانہ ۲۵روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنـي ھر قسم کے کاتے ھوے اون جو ضروري ھوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتي ہے - کام ختم ھوا - آپنے روانہ کیا اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ھي بننے کے لیے چیزیں بھي بھیج دي گئیں -

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ھیں -

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علي چودھري (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کي چند چیزیں خریدیں مجھ اُن چیزونکي قیمت اور اوصاف سے بہت تشفي ہے -

اي - گورنڈ راؤ پلیڈر - (بلاري) میں گنز ریلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ھوں -

مس کشم کماري دیوي - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتي ھوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماھواري آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ھوں -

نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپني کو میں جانتا ھوں - یہ کمپنی اس وجہ سے قائم ھوئي ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپنی نہایت اچھی کام کر رھی ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتي ہے - اسکے ماسواے کم قیمتی مشین منگا کر ھر شخص کو مفید ھونے کا موقع دیتی ہے - میں ضرورت سمجھتا ھوں کہ عوام اسکي مدد کریں -

چند مستند اخبارات ھند کی راے

—*—

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ھیں اور جو سودیشي میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تھے نہایت عمدہ ھیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - محنت بھی بہت کم ہے اور ولایتي چیزوں سے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپني نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپني کي پوري حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اِس سے بڑھکر افسوس اور کیا ھوسکتا ہے -

برانچ سول کورٹ روڈ سنگاپور -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

14 MCLeod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription Rs. 8

Half yearly „ 4-12

ایڈیٹر مسئول و مہتمم خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

مقام اشاعت

۱۴ — مکلوڈ اسٹریٹ

کلکته

ٹیلی فون نمبر ۶۰۴۸

سالانه — ۸ — روپیه

ششماہی — ۴ — ۱۲ — آنه

نمبر ۲۴ — کلکته: چہارشنبه ۲۲ رجب ۱۳۳۲ هجری — جلد ٤

Calcutta: Wednesday, June, 17. 1914

الاسبوع

" مسئلۂ ندوہ " کے متعلق بعض بزرگوں نے همیں لکھا ہے که الہلال کیوں خاموش ہے ؟ کیا مقصود اصلي حاصل هو گیا ؟

جواباً گذارش ہے که مقصود اصلي تو حاصل نہیں هوا لیکن حصول مقصد کا جو عملي وسیله هوسکتا تها اور جو اس درجه ضروري تها که اسکی تلاش بهي کم از تلاش مقصد حقیقي نه تهي ' الحمد لله که وہ حاصل هوگیا ہے - ۱۰ مئي کو مسلمانوں کي ایک ایسي عظیم الشان جماعت نے جو هندوستان میں کسي اهم مسئله کیلیے یک جا هوسکتي ہے ' ۹ - آدمیوں کي ایک کمیٹي منتخب کرلي ہے -

الہلال کا مقصد حصول نتائج ہے نه که محض تسلسل مباحث و هنگامۂ تحریر و نگارش - ایک با قاعدہ اور معتمد کمیٹي کے قائم هوجانے کے بعد هم نے یہي مناسب سمجھا که اب اسکے نتائج کا انتظار کریں ' اور دیکھیں که کیا صورت حال پیش آتي ہے ؟

دو هي صورتیں هیں جو همارے سامنے هیں:

یا تو حضرات ندوہ اصلاحي کمیٹي کا ساتهه دینے کیلیے طیار هوجائینگے اور اسکے کاموں میں حارج نہونگے - یا (خدا نخواسته) بعض نا سمجهه اور نادان لوگوں کے طفلانه خیالات سے متاثر هوکر کوشش کرینگے که اپنے استبداد و شخصیت کے آگے جماعت کي خواهشوں کو کوئي چیز نه سمجهیں -

پہلي صورت میں انشاء الله مقصود اصلاح حاصل ہے اور کچهه ضرورت نہیں که جو کام ایک کمیٹي کے هاتهه میں دیدیا گیا ہے وہ اخبار کے صفحوں پر لایا جاے -

لیکن اگر خدا نخواسته دوسري صورت پیش آئي تو پهر مجبورا هم سب کا فرض هوگا که " مسئلۂ اصلاح ندوہ " کي طرف پہلے سے بهي زیادہ متوجه هوں ' اور جو لوگ ناداني سے سمجھتے هیں که ایک ایسي عظیم الشان جماعت کي منتخب کردہ کمیٹي کي قوت سے بآساني انکار کردیا جاسکتا ہے ' اُنہیں بتلا دیں که مثل اور بہت سي پچهلي رایوں کے اُنکي یه راے بهي صحیح نہیں ہے ' اور ایک ایسي امید کو اپنے دماغ میں جگه دینا ہے جس کا نتیجه نامرادي کے سوا اور کچهه نه هوگا -

ایسا کرنا نه صرف اصلاح ندوہ هي کیلیے ناگزیر هوگا بلکه اسلیے بهي که بہتر سے بہتر قومي اجتماع اور بڑا سے بڑا جلسه جو کسي قومي مسئله کیلیے منعقد هوسکتا ہے ' وہ وهي تها جو ۱۰ مئي کو دهلي میں منعقد هوا - پس هر اُس شخص کا جو هندوستان میں کام کرنا چاهتا ہے اور اپنے صدها سیاسي و غیر سیاسي مقاصد کو محبوب رکھتا ہے ' فرض ہے که جماعت کي قوت کے تحفظ اور عام راے کے احترام کے بقا کیلیے اس جلسه کي واقعي هستي و وقعت کو هر حال میں قائم رکھے ' اور ایک لمحه کیلیے بهي ان لوگوں کي مہلک کوششوں کو کامیاب هونے نه دے جو محض اپنے وقتي اور شخصي منافع کیلیے آمادہ هوگئے هیں که کسي طرح اس جلسه کي قوت سے انکار کردیں ' اور اس طرح مسلمانوں کو انکے اعمال حیات کے سب سے بڑے آله سے محروم کردیں -

---

پس هم انتظار کر رہے هیں که اصلاحي کمیٹي کو حضرات ندوہ کي جانب سے قطعي جواب کیا ملتا ہے ؟ اسکے بعد اپني راہ اختیار کرینگے -

هم نے سنا ہے که طرح طرح کي کوششیں کي جا رهي هیں که کسي طرح سعي اصلاح و اصلاح سے پہلے ریاست بهوپال اور ریاست رامپور کے ملتوي شدہ وظائف کهل جائیں - سنا ہے که اس غرض سے بعض لوگ بهوپال جائینگے -

لیکن هم نہیں سمجھتے که جن لوگوں نے ۱۰ - مئي کے عام قومي فیصله کا ساتهه دینے اور اسکي مخالفت کے خیال خام سے باز آجانے کا ابتک اعلان نہیں کیا ' انهیں کیا حق ہے که وہ اُن اعانات کے لیے دست طلب بڑهائیں جو " تا وقت اصلاح " کي شرط کے ساتهه ملتوي کردي گئي هیں !

بالاخر ۱۲ - جون کو " زمیندار لاهور " کي اپیل چیف کورٹ لاهور میں پیش هوئي - گورنمنٹ کي جانب سے مسٹر پٹ مین اور ایپلانٹ کي جانب سے مسٹر فضل حسین بیرسٹر ات لا پیرو کار تھے -

اس مقدمه کیلیے انتظام کیا گیا تها که مشهور مسٹر نارٹن کي خدمات حاصل کي جائیں - خود مسٹر موصوف کو بهي اس مقدمه سے اسقدر دلچسپي تهي که وہ نہایت شوق سے لاهور جانے کیلیے مستعد تھے -

لیکن افسوس ہے که وقت پر اطلاع نہیں دیگئي ' اور ۱۵ - جون تک کیلیے وہ ایک دوسرے بڑے مقدمے کے واسطے روک لیے گئے -

کارروائي دو دن تک جاري رهي - اُن تمام مضامین کے قابل اعتراض حصوں پر بحث هوئي جو دوسري ضمانت اور آخري ضبطي کا موجب قرار دیے گئے هیں - ضمناً یه مسئله بهي چهڑ گیا که " گورنمنٹ " کا مفهوم حقیقي کیا ہے ؟ وہ حکام و اشخاص جو همیشه بدلتے رهتے هیں ' یا کوئي اور شے جو ایک بالا تر نظامي قوت ہے ؟

مسٹر فضل حسین نے بمبئي لا رپورٹ سے ایک مقدمه کا فیصله سنایا جسمیں لکھا ہے که " گورنمنٹ کے خاص خاص افراد کے متعلق تنفر پهیلانا خود گورنمنٹ کے خلاف نفرت پهیلانا نہیں ہے ' کیونکه افراد آتے جاتے رهتے هیں ' مگر گورنمنٹ همیشه مستقل رهتي ہے "

فیصله ابهي محفوظ ہے - هم آیندہ اشاعت میں تفصیلي طور پر لکھینگے -

شـذرات

دولـــۃ علیـــہ اور یـــونـان

جنـــگ کے آثار و عـــلائـــم

صدیوں کي اسلامي آبادیاں لق گئیں' ظلم و غارت اور وحشت و سفاکي کا نشانه بنیں' لاکھوں مسلمان بے سرو سامانی کے ساتھه ترک وطن پر مجبور ہوے' ریاست ھاے بلقان و یونان کي فوجي و غیر فوجي جماعتوں نے اُنکے ساتھه جو کچھه سلوک کیا' وہ تمام عالم کو معلوم ھے' اور اسکو ایک بار آور یاد کرلینے کیلیے سینٹ پیٹرز برگ کے نیم سرکاري اخبار " نوری ریمیا " کے نامه نگار موسیو مشکوف کا یه بیان کافي ہوگا:

" آجتک کسي وحشي سے وحشي ملک و قوم نے بھي اپنے بے بس اور مظلوم محکوموں کو اس تباھی و بربادي اور وحشت و سفاکی کے ساتھه ترک وطن پر مجبور نه کیا ہوگا ' جسطرح ھزاروں فاقه مست مسلمان عورتیں اپنے شیر خوار بچوں کو گود میں لي ہوئیں اور چھوتے بچوں کی اُنگلیاں پکڑي ہوئیں' ناگہانی فرار پر مجبور کي گئیں ' اور جنکا وجود فی الحقیقت انسان کی مصیبت حیات کا ایک درد انگیز ترین نمونه ھے - وہ ان مصائب میں گرفتار ہو چکی ھیں جن سے زیادہ تلخی موت میں بھی نہوگی ' تاھم موت سے بچنے کے لیے نئی زمینوں کو تلاش کر رھی ھیں ! "

یه سب کچھه ہوا اور ہورھا ھے' مگر نه تو " انساني مصیبت " کے مفہوم کا اس تمام عرصۂ وحشت و سفاکي میں خود یونان کو احساس ہوا' اور نه یورپ کي دارالحکومتوں ھي میں اسے چنداں اھمیت دي گئي -

لیکن اب جبکه اس قومي ھجرۃ اور ترک وطن کا ایک خفیف سا سبق یونان کو دیا گیا اور تھریس و ایشیاے کوچک سے یوناني نکلنے پر مجبور ہوے' تو یکا یک دنیا کا گم گشته " اخلاق " پھر نمودار ہو گیا - " انسانیۃ " اور " انصاف و عدالۃ " کے فراموش شدہ الفاظ جنکے معاني کے سمجھنے کي ایتھنس یا لندن و پیرس میں کبھي کوشش نہیں کي گئي تھي' یکایک یونان کو یاد آگئے ' اور " ظلم و سفاکی " کا مرثیه جسکے غم آلود ترانوں کیلیے سرزمین مغرب میں کل تک ایک نا تمام آہ بھي نه تھي ' اب اس درد و حسرت کے ساتھه شروع ہوگیا که عجب نہیں' یورپ کي وزارت خارجیه کي تمام مجلسیں صف ماتم بچھا دیں' اور ھر طرف سے آہ و بکا کے نعرے بلند ہوجائیں !

شاید آجتک دنیا کي نظر عبرۃ کیلیے اس سے زیادہ دلچسپ تماشه کوئي نه ہوا ہوگا که یونان' یعني گذشته دو سالوں کے سوانح مظلمه و حوادث الیمه کا یونان' اپنے ایک وزیر کي زباني ۱۳ - جون کو یوناني چیمبر میں اعلان کرتا ھے : " ترک جس تشدد اور جبر کے ساتھه یونانیوں کو انکے گھروں سے نکال رھے ھیں اسکي نظیر تاریخ میں نہیں ملیگي - انکا ارادہ ھے که وہ رعایا جو ایک زمانۂ دراز سے وھاں بستي آئي ھے ' یکایک نکال باھر کي جاے " !

اللہ اللہ' یونان کي زبان بھي اب " تشدد اور جبر " کے لفظ سے آشنا ہوگئي ' اور اُسے بھي ایسے مظالم کي شکایت ھے جسکي " نظیر تاریخ میں نہیں ملیگي " ؟

ویل للمطففین الـذین اذا اکتالوا علی النـاس یستوفون و اذا کالوا ھم او و زنـوا ھم یخسرون ! الا یظن اولائک انھم مبعوثون لیوم عظیم ؟ (۸۳ : ۱)

کیا ھي تباھي و بربادي ھے ان لوگوں کیلیے جو لوگوں سے اپنے لیے لیتے ھیں تو پورا پورا ماپ کر لیتے ھیں' لیکن دینے کا وقت آتا ھے تو چاھتے ھیں که کم کرکے دیں ! افسوس ! کیا انہیں اس بات کا کچھه خیال نہیں که ایک بڑا ھي سخت دن آنے والا ھے' اور اسمیں جواب دھي کیلیے کھڑا ہونا پڑیگا ؟

مسیحي دنیا نے اگر صداقت اور راست بازي میں تمدن و علوم کي طرح اتنی ترقي نہیں کي ھے که مسلمان و مومن بن جاے' تو کاش وہ مسیح ھي کي سچي پیرو ہوجاتي جسکا مقدس قول متی نے ھمیں سنایا ھے : " تو اپنے بھائی کے ساتھه وھی کر جو تو چاھتا ھے که وہ تیرے ساتھه کرے " !

۱۲ - سے ۱۴ - تک کی تار برقیوں سے معلوم ہوتا ھے که حکومت یونان یونانیوں کی جلا وطني کے واقعه کو نہایت رنگ آمیزي کے ساتھه شائع کر رھی ھے - چھه جہاز یونانی جلا وطنوں کو جزائر ایجین میں پہنچا رھے ھیں - بیس ھزار سے زیادہ ایشیاے کوچک سے ایران چلے آئے ھیں - پچاس ھزار کے قریب وسط ایشیا کے سواحل پر آمادۂ سفر ھیں -

لیکن جو تار ۱۲ کو قسطنطنیه سے آیا ھے' اس سے معلوم ہوتا ھے که یوناني اظہارات کو باب عالي کے اندر چنداں اھمیت نہیں دي گئي - طلعت بے نے اعلان کیا ھے که بلا شبه ایوالي میں بعض ترک افسروں سے کچھه زیادتي ہوئي تھي لیکن انہیں موقوف کردیا گیا - باقي تشدد اور سختي کے جو اظہارات ایتھنس سے کیے جا رھے ھیں ' وہ مبالغه آمیز ھیں !

۱۴ - کا تار ھے که یونان کے سفیر نے باب عالي میں ایک نوٹ پیش کیا ھے جسمیں لکھا ھے که اگر تشدد کا انسداد نہوا تو اسکے نتایج کے ھم ذمه دار نہیں !

یوناني وزیر اعظم نے تقریر کرتے ہوے کہا که اگر حالات میں تبدیلي نه ہوئي تو یونان فقط رونے ھی پر اکتفا نہیں کریگا ! -

بہر حال ترکی اور یونان کے ایک قریبي جنگ کا جو ظن غالب تمام یورپ میں کیا جا رھا تھا ' یقین کیا جاتا ھے که اسکے سریع النتائج آثار شروع ہوگئے ھیں' اور جونہي دولت عثمانیه کے آخري جنگي جہاز بوسفورس میں پہنچ جائیں گے' اعلان جنگ ہو جائیگا -

اصل یه ھے که جس دن سے پرنس سعید حلیم کي وزارت نے اپنے تعجب انگیز اور محیر العقول عسکري انتظامات اور فوري اصلاحات شروع کیں ' اور پھر جس دن سے انور پاشا کي وزارت جنگ کا اعلان ہوا ' اُسي وقت سے یه امر قطعي سمجھه لیا دیا تھا که ان طیاریوں کا مقصود یقیناً کوئي قریبي جنگ ھے اور ترکي نے فیصله کرلیا ھے که حکومت کي بقیه ھستي کو برقرار رکھنے کیلیے ایک مرتبه اور میدان جنگ میں نکلے اور اپنے نئے بحري ھمسایه سے ایک فیصله کن مقابله کرلے : وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ - ان اللہ کان علیماً حکیما -

مسئلہ مساجد و قبور لشکر پور

بنگال مسلم لیگ

پرسوں شب کو مسلم لیگ بنگال کا ایک جلسہ منعقد هوا ' اور اسمیں یہ مسئلہ باقاعدہ پیش هوا کہ ۵ - جون کے جلسے کي جو فرضي اور مصنوعي کارروائي اخبارات میں بذریعۂ تار بهیجي گئي ہے وہ کیوں بهیجي گئي اور کس نے بهیجي ؟

سکریٹري صاحب نے بیان کیا کہ انهیں اس تارکي کوئي خبر نهیں اور نہ کسي دوسرے ذمہ دار شخص نے لیگ کے دفتر سے بهیجا ہے !

بهر حال ایک با قاعدہ تجویز اسکے متعلق منظور هوگئي ' اور قرار پایا کہ سکریٹري اسکي تغلیط اخبارات میں بهیجدیں -

جب اس تار کے مضمون کی مصنوعیت و کذب بیاني تسلیم کرلي گئي ' تو اب همیں اس سے کچهہ بحث نہیں کہ وہ تار کس نے بهیجا اور کیوں بهیجا ؟

مسئلۂ مساجد کي موجودہ حالت یہ ہے کہ ابتک کوئی با قاعدہ جواب هز اکسلنسي کي جانب سے نہیں آیا ہے - غالباً جولائي کے پہلے هفتہ میں کلکتہ تشریف لائینگے - یہ بالکل آخري فرصت ہے جو انکے سامنے ہے - امید ہے کہ وہ اپني مشہور دانشمندي کا اس موقع پر بهی ایک یادگار نمونہ پیش کرینگے اور لیگ اور انجمن دفاع کے قائم مقاموں سے ملکر مسلمانوں کو انکی سب سے بڑي بیچینی کے طرف سے اطمینان دلا دیں گے -

---

مسلم یونیورسٹي

ایسو سي ایشن کے متعلق گذشتہ اشاعت میں هم نے خواهش کي تهي کہ صدر دفتر ۱۵ - جون کي جگہ کوئي دوسري تاریخ مقرر کردے تاکہ کافي لوگوں کو شریک کار هونے کا موقعہ ملے - هم نہایت خوش هیں کہ اس سے قبل هي مسٹر محمد علي کی درخواست پر ایک ماہ کی مہلت آور بڑها دي گئي ہے ' اور اب آخري تاریخ الکٹوریٹ کے درج رجسٹر هونے کي ۱۵ - جون کي جگہ ۱۵ - جولائي قرار پائي ہے - هم سکریٹري کمیٹي کي اس فراخ دلی اور قابل تعریف مستعدي کے شکر گذار هیں ' اور سمجهتے هیں کہ انهوں نے اپنا انتہائي فرض ادا کر دیا - اب عام تعلیم یافتہ حضرات اور زمینداران و ٹیکس ادا کنندگاں کا فرض ہے کہ اس مہلت سے پورا پورا فائدہ اٹهائیں اور فیس داخلہ و سال اول بهیجکر بکثرت شریک کار هوں -

ممکن ہے کہ بعض اصحاب کو خیال هو کہ فیس کي بهي قید لگا دي گئي ہے - لیکن ایسا خیال کرنا بڑي هي چهوٹے درجہ کي بات هوگي - ان طبقوں کے حضرات کو ایسے منسوبات سے بهی اپنے تئیں محفوظ رکهنا چاهیے - دس روپیہ سالانہ کوئي ایسي بڑي رقم نہیں جو ٹیکس پیرز اور زمینداروں کیلیے قابل ذکر هو -

ادنی قسم کا هوانا سگار بهي دس روپیہ سیکڑہ سے کم میں نہیں آتا - کتنے هي ارباب استطاعت هیں جو هر ماہ دو چار ڈبے ضرور هي سگار کے پهونک ڈالتے هونگے - یہی سمجهہ لیں کہ سال میں ایک سو سگار کم پیے !

کرانچي بائسکوپ کمپنی

بعد کي خبروں سے معلوم هوا کہ کرانچي کي جس سینی میٹوگراف کمپني نے " عظیم " نامي قصے کي فلم دکهلا کر اسلام و پیروان اسلام کي دلازاري کي ایک نہایت شرمناک کوشش کي ہے ' اسکے مینجنگ ڈائرکٹر کا نام مسٹر گرین فیلڈ ہے -

بعض واقعات جو مقامي اینگلو انڈین معاصر میں شائع هوے هیں ' انسے معلوم هوتا ہے کہ وہ ایک نہایت سرکش اور مغرور آدمي ہے ' اور نہایت بے پرواهي سے کہتا ہے کہ جن لوگوں کو میرے تماشے سے دکهہ پہنچتا هو ' وہ تماشہ گاہ سے نکل جائیں - هم نے یہ پڑهکر کہا کہ سچ ہے - جس قوم کو اسکي قسمت نے اپنے تخت اقبال و عزت کے چهوڑنے پر مجبور کیا هو ' اسکے لیے اس شریر منیجر کا یہ کہنا بالکل ٹهیک ہے کہ میرے تماشہ گاہ کو چهوڑ دو - اصل میں یہ سب باتیں قومي ذلت و ادبار کا نتیجہ هیں - جو قوم ذلیل سمجهہ لي جاتي ہے ' اُسے مسلط قوم کا هر ادنی سے ادنی فرد بهي ذلیل و حقیر سمجهتا ہے - اسکي کوئي هستي هي تسلیم نہیں کي جاتي - جذبات و معتقدات کا پاس کرنا تو بڑي بات ہے :

> جرم منست پیش تو گر قدر من کم ست
>
> خود کردہ ام پسند خریدار خویش را !

یہ واقعہ کوئي تازہ واقعہ نہیں ہے - غالباً سنہ ۱۸۸۰ میں ایک تهیٹریکل کمپني نے کسي مشنیري شخص سے ایک ڈراما لکهوایا تها ' اور اسمیں واقعۂ افک کي بنا پر ایک ابلیسانہ تہمت تراشي کي گئي تهي - اسي طرح گذشتہ سال دهلي میں بهي ایک کمپني نے حضرۃ اسماعیل (ع) کے متعلق ایک فرضي قصہ کي فلم منگوائي اور پبلک میں اس سے سخت جوش پهیل گیا - قانون موجود ہے جو کہتا ہے کہ هر مذهب کے جذبات کا پاس و لحاظ رہے - پینل کوڈ بهي ہے جسکي دفعہ ۱۵۱ ' ۱۵۲ ' اور ۲۹۸ کہتي ہے کہ کوئي فرقہ کسي دوسرے فرقے کي مذهبي توهین نہ کرے اور قوموں کو باهم اشتعال نہ دلایا جاے - بے طرفدار حکومت بهي اپنے دبدبۂ و سطوت کے ساتهہ قائم ہے اور اسکے اصول حکومت کي پہلي سطر یہ ہے کہ کسي مذهب کي تحقیر و تذلیل نہو - یہ سب کچهہ ہے ' تاهم اسکو کیا کیجیے کہ ان میں سے هر شے بیکار ہے جب تک اس سے کام لینے والے بهي اپنے اندر قوت نہ رکهتے هوں - قومي ذلت و ادبار ایک ایسا زخم ہے جسکے لیے کوئي مرهم مفید نہیں هوسکتا - قوت هو تو پهر قانون کي بهي ضرورت نہیں - یہ روح حیات نہیں تو تمام چیزیں بیکار هیں - مردہ لاش سامنے پڑي هو تو مغرور اور سرشار نخوت قدموں کو ٹهکرانے سے کون روک سکتا ہے ؟ قانون بہت کریگا تو بعد کو سزا دیدیگا ' لیکن جو شیشہ ٹوٹ چکا اُسکے جوڑنے کیلیے مرهم پٹي بیکار ہے !

آہ ! تم نے قرآن کو بالکل بهلا دیا ' جسنے ملکۂ سبا کي زباني ان تمام مصائب کي اصلي علت پہلے هی بتلا دي تهي : ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوها ' و جعلوا اعزۃ اهلها اذلۃ و کذالک یفعلون ! (۲۷ : ۳۲)

مسٹر گرین فیلڈ

تاهم مسٹر گرین فیلڈ کو معلوم هونا چاهیے کہ زخمي شیر کو زخمي سمجهہ لینے میں تو کوئي غلطي نہیں ہے ' لیکن زخمي شیر کو زخمي بهیڑیا سمجهہ لینا صحیح نہوگا - مسلمان اپني غفلت و ترک عمل کے هاتهوں خواہ کتنے هي ذلیل و حقیر هوگئے هوں ' تاهم ابهي وہ وقت نہیں آیا ہے کہ دنیا کي سب سے بڑي بے داغ زندگي کے متعلق ایسي ناپاک جسارتیں دیکهیں اور اپنے تئیں طاقت سے محروم پاکر خاموش هو رهیں - دنیا میں گو سب سے بڑي طاقت حکومت و فرمان روائی سمجهي جاتي ہے ' لیکن حکومت کے بغیر بهي دنیا میں بہت کچهہ هوسکتا ہے اور هوا ہے -

وہ اس قسم کي مفتریات پر محض اس وجہ سے غضبناک نہیں هوتے کہ انکا مذهبي اعتقاد اس سے زخمي هوتا ہے ' بلکہ صرف اسلیے کہ سچائي کے عالمگیر اصول پر حملہ کیا جاتا ہے ' اور محض افتراء اور بہتان کے ذریعہ اپنے مذهبي عداوت و بغض کا مقصد حاصل کرنے کي ناپاک کوشش کي جاتی ہے - وہ اپنے مخالفوں سے رعایت کے طالب نہیں هیں بلکہ صرف سچ بولنے کے !

الحمد لله که پیغمبر اسلام کي زندگي بائبل کے یسوع کي طرح ایک مجہول و مخفي زندگي نہیں ھے جسکي زندگي کے تیس سالوں میں سے صرف آخري دو سالوں کے متفرق حالات دنیا کو معلوم ہوے ھیں' اور وہ بھي اسقدر بے اصل' باھم متضاد' باھمد گر معارض' مختلف الروایة' اور توھم آمیز ھیں کہ انکي تصحیح و تطبیق سے عاجز آکر امریکه کے بعض آزاد حلقوں نے سرے سے یسوع کے وجود ھي سے انکار کردیا ھے! اس کرۂ ارضي پر صرف پیغمبر اسلام ھي کي زندگي ایک تنہا زندگي ھے' جو ایک کھلي ہوئي کتاب کي طرح تیرہ سو برس سے دنیا کے سامنے ھے' اور اسکي حیاة مقدسه و مطہرہ کا ایک چھوٹا سا واقعہ بھي مخفي و مستور نہیں ھے!

وہ نہ تو یسوع کي طرح اپنے ملک سے آغاز عمر ھي میں مفقود الخبر ہوگیا' نہ اس نے مصر کي متمدن و عیش پرست آبادیوں میں ایک طویل و مجہول زندگي بسر کی' اور نہ ھي اس نے یسوع کی طرح اپني زندگي کا حصۂ شباب اور امتحان و آزمایش کا سب سے بڑا دور دنیا کي نظروں سے اوجھل رھکر صرف کیا - جس طرح اسکي واضح اور سادہ تعلیمات میں تثلیث و کفارہ کے سے عقل دشمن رموز ھین نہیں' بالکل اسي طرح خود اسکي زندگي میں بھي یسوع کے سي ساله اسرار حیات کي طرح کوئي راز نہیں - وہ انسانوں میں رھا اور ایک کامل ترین انسان کي بے داغ اور معصوم زندگي بسر کي - جس طرح اسکي زندگي اس وقت سب کے سامنے تھي' اسي طرح آج بھي سب کے سامنے موجود ھے!

پس ایک ایسي عالم اشکارا زندگي کیلیے جو دو پہر کے سورج کي طرح سب کے سامنے ھو اور جسکي زندگي کي کوئي بات بھي غیر معلوم نہ رھي ھو' جھوٹے قصے گڑھنا اور انھیں علانیه تماشه گاھوں میں دکھلانا' نہ صرف کسي خاص قوم ھي کے جذبات کي تذلیل ھے' بلکه في الحقیقت بیسیوں صدي کي ادعائي روشني کے اندر اخلاق کو ذبح کرنا اور راستي و حقیقت کو علانیه شیطان کے مذبح پر قربان کرنا ھے - یہ انسان کے اخلاقي موت کا ایک ناپاک منظر ھے جسپر کوئي راستي پسند انسان ماتم کیے بغیر نہیں رھسکتا!

اگر ان لوگوں کو قدیم زمانے کے مشہور اور عظیم المرتبۃ انسانوں کے متعلق شرمناک حکایتوں کے دیکھنے کا شوق ھے' تو اس ابلیسي مکر و افتراء کي جگہہ کیوں نہیں اُن واقعي قصوں اور مستند حکایتوں کے عظیم الشان ذخیرہ کی طرف بڑھتے' جو خیر سے خود بائیبل کی کي مجلدات کے اندر موجود ھے' اور جو اس پر فخر تاریخ مسیحیت کے علاوہ ھے جسکی اخلاقی فتح مندیاں پہلی صدي عیسوي سے لیکر پندرھویں صدي تک برابر جاري رھیں' اور جو در اصل انساني نفس پرستی و بہیمیت کی ایک ایسي مکروہ سرگذشت ھے' جسکی نظیر دنیا کي وحشي سے وحشي قوموں میں بھي نہیں ملسکتي -

جس زندگي کے تیس سال مجہول و غیر معلوم ھیں' وھی پر اسرار زندگي ایسي حکایتوں کیلیے زیادہ موزوں ھوسکتي ھے - اگر کسي وجہ سے اسے مستثنیٰ کردیا جاے' جب بھي اُن ھزارھا مسیحي ولیوں اور مقدس پیشواؤں کی خانقاھوں کے اخلاقي اسرار و خفایا بے حد و شمار ھیں' جو گذشتہ ایک ھزار سال تک تمام مسیحي یورپ میں خدا کے اکلوتے بیٹے کي اخلاقي وراثت کے مالک رھے ھیں' اور روم اور ھسپانیه کے چرچوں کی تاریخ تو ابھی دنیا سے محو نہیں ہوئی ھے!

ھم آیندہ کسي قدر تفصیل سے اس موضوع پر لکھینگے' اور مسٹر گرین فیلڈ کے تماشہ گاہ کیلیے بعض دلچسپ قصص و حکایات کا ذخیرہ پیش کرنے کي کوشش کرینگے تا کہ وہ انمیں سے چند دلچسپ روایات چھانٹ کر فلم بنا نے کیلیے ولایت روانہ کر سکیں - وہ "عظیم" کے فرضي قصے کي طرح محض افتراء و کذب پر مبني نہونگي' بلکه مقدس نوشتوں اور تاریخ کلیسا کے مسلم واقعات سے اخذ کي جائیں گي جنکي تصدیق خود مسٹر گرین فیلڈ کے روحاني آباء و اجداد کر چکے ھیں -

آخر میں ھم کہدینا چاھتے ھیں کہ اسلام حضرۃ مسیح علی نبینا و علیه الصلواۃ والسلام کا احترام کرنے میں تنگ دل نہیں ھے - یہ جو کچھہ لکھا جاتا ھے اس سے مقصود صرف بائبل کے پیش کردہ یسوع کي زندگي ھے - جو لوگ کانچ کے گھر میں رھکر لوھے کے ستونوں پر پتھر پھینکتے ھوں انھیں اپني ھستی کي قوت بھي معلوم ھوجاني چاھیے -

پریس ایکٹ

کانگریس کا ڈیپوٹیشن انگلستان میں مجوزہ اصلاحات انڈیا کونسل کے متعلق سعي و جہد کرنے کے علاوہ پریس ایکٹ کے متعلق بھي قابل قدر خدمات انجام دے رھا ھے - حال میں مسٹر مظہر الحق نے پریس کانفرس کے سامنے اس ایکٹ کے متعلق ایک مفصل تقریر کي تھي جسکا خلاصه ھم درج کرتے ھیں:

"میں قانون مطابع سنہ ۱۹۱۰ کے عملي نتائج پریس کانفرنس کے سامنے بیان کرنا چاھتا ھوں - سنہ ۱۹۱۰ع میں ھندوستان میں ایسے جرائم کی کثرت ھو رھي تھي جن میں جبر و اشتداد سے کام لیا گیا تھا - اس وقت مناسب خیال کیا گیا کہ اخبارات کي تحریروں پر سرکاري نگرانی قائم کی جاے - لارڈ منٹو کی اصلاح یافته کونسل کا سب سے پہلا کام یہي تھا - مگر جو قانون نافذ کیا گیا وہ اس قدر سخت تھا کہ سر لارنس جنکسن کا (جن کا ممتاز ترین ججوں میں شمار کیا جاتا ھے) قول ھے کہ بائیبل جیسي مقدس کتاب بھي اس قانون کي گرفت میں لائي جا سکتي ھے - اس زمانہ میں جو لوگ وائسراے کي کونسل میں اھل ھند کي طرف سے قائم مقام تھے وہ بھي سخت شش و پنج میں تھے - اُنھیں اس امر کا علم تھا کہ اخبارات کي شورش انگیز تحریروں پر نگراني رکھنے کي ضرورت ھے - مگر وہ اس کے ساتھہ اس بات کے بھي خواھشمند تھے کہ ھماري جائز آزادي میں کسي طرح کا فرق نہ آنے پاے - اگرچہ اس بارہ میں حکام کو مطلوبہ اختیارات عطا کردیے گئے' مگر اس امر کي بھي کوشش کي گئی کہ جن لوگوں پر اس قانون کا اثر پڑتا تھا انھیں اس امر کا اختیار دیا جائے کہ عمال کي کارروائي کے جائز یا حق بجانب ھونے کی آزمایش کر سکیں - مسٹر سنہا نے جو اس زمانہ میں قانوني ممبر تھے' اس بات کي دھمکي بھي دي تھي کہ اگر اس ایکٹ میں اس مضمون کي شرط داخل نہ کي گئي اور اھل ھند کو ھائي کورٹوں میں اپیل کرنے کا اختیار نہ دیا گیا تو میں استعفا دیدونگا -

بدقسمتي سے وہ خطرے بعد میں صحیح ثابت ھوے - اس ایکٹ کي تحت میں اس قسم کي کارروائي عمل میں لائي گئی جسکا قانون وضع کرتے وقت کسي کو وھم و گمان بھي نہ تھا - مثال کے طور پر اخبار کامریڈ دھلي کا معاملہ پیش کیا جاسکتا ھے جسنے بدقسمتي سے ایک پمفلٹ کو جو یورپ میں شائع کیا گیا تھا دوبارہ چھاپ دیا - گورنمنٹ ھند نے ظاھر کیا کہ اس پمفلٹ کي اشاعت سے ھز مجسٹي کي مسیحي رعایا کي توھین و تذلیل مقصود ھے - اس بنا پر اس نے اخبار کامریڈ کے وہ تمام پرچے جن میں پمفلٹ شائع کیا گیا تھا' سرکاري طور پر ضبط کرلیے - حکام کي اس کارروائي کا ھائیکورٹ کلکتہ میں مرافعہ کیا گیا - ھائیکورٹ کے تین ممتاز ججوں نے جنمیں سر لارنس جنکسن بھي شامل تھے' اپیل کي سماعت کي اور یہ فیصلہ کیا کہ ھماري راے میں ایڈیٹر کامریڈ نے کسي جرم کا ارتکاب نہیں کیا ھے' بلکہ اس پمفلٹ کو دوبارہ چھاپنے میں ایک قابل تعریف مقصد اُسکے پیش نظر تھا -

کیا انگریزي قوم کا کوئي فرد ایک دن کے لیے بھي اس قسم کے قانون کو قلمروے برطانیہ کي سٹیچوٹ میں رکھنا گوارا کرسکتا ھے؟

۲۲ رجب ۱۳۳۲ ہجری

ادبیات

مرزا غالب مرحوم کا غیر مطبوعہ کلام

مصائب غدر، قلعۂ معلی کی تباہی ' وفاداری و بغاوت کی ایک قدیمی حکایت !

مرزا غالب مرحوم کا سال وفات " آہ غالب بمرد " ہے - یعنی سنہ ۱۲۸۵ ہجری -

اس لحاظ سے فی الحقیقت انکا شمار موجودہ عصر جدید کے عہد میں ہونا چاہیے - ہندوستان میں پریس سترھویں صدی عیسوی کے اواخر میں رائج ہوچکا تھا اور غدر سے پہلے خود دھلی میں حاجی قطب الدین وغیرہ تجار کتب نے بعض پریس قائم کردیے تھے - پس انکو اپنی تصنیف و تالیف کیلیے ابتدا ہی سے پریس موجود ملا ' اور اپنے حاصل عمر کو اشاعۃ و طباعۃ کیلیے غیروں پر چھوڑ کر دنیا سے چلے جانے کی مصیبت سے دو چار ہونا نہ پڑا جو فی الحقیقت کسی صاحب کمال کیلیے زمانۂ گذشتہ کی سب سے بڑی مصیبت اور سب سے بڑا جانکاہ صدمہ رہا ہے -

انکی کلیات نظم و نثر اور مکاتیب و رسائل اردو و فارسی کی تمام کتابیں باستثناء اردوے معلی (جو انکے انتقال کے بعد مرتب ہوئی) انکی زندگی میں خود انہیں کی زیر نگرانی شائع ہوچکی تھیں - دیوان فارسی غالباً سب سے پہلے مطبع اودہ اخبار لکھنو (نولکشوری پریس) میں خود چھپوایا - اسی طرح پہلے مہر نیمروز ' پھر مع دستنبو و مکاتیب فارسیہ باسم پنج آہنگ شائع کی - قاطع برہان ' درفش کاویانی ' نامۂ غالب ' تیغ تیز وغیرہ دھلی میں چھپوائیں - دیوان اردو بھی غالباً پہلے مطبع اودھ اخبار میں اور پھر مکرر سہ کرر دھلی و لکھنو میں چھپوا کر شائع کیا -

لیکن معلوم ہوتا ہے کہ آخری زمانے میں جسقدر اردو کلام کہا گیا ' وہ نئے ایڈیشنوں میں داخل نہیں ہوا - جو پہلا ایڈیشن غدر سے پہلے دھلی میں چھپا تھا ' اسی کی نقلیں چھپتی رہیں - بخلاف کلیات نظم فارسی کے جسکا پہلا ایڈیشن اور موجودہ ایڈیشن ' دونوں میرے پاس موجود ہیں ' مگر دونوں کے قصائد و غزلیات و قطعات وغیرہ کی تعداد میں بہت بڑا فرق ہے - پہلے ایڈیشن میں ملکۂ وکٹوریا کی مدح کا قصیدہ :

دور روزگارها نتوانند شمار یافت
خود روزگار انچہ دریں روزگار یافت

اور ۳۳ - والی قصیدہ سر آکلینڈ کالون والا :

بهرکس شیوۂ خاصی در ایثار ست ارزانی
زمن مدح و ز لارڈ ایلسن بر اگنجینہ افشانی

اور لارڈ کینینگ کے دربار آگرہ اور عطاے خطابات کی تبریک :

ز سال نو دگر ابے بروی کار آمد

وغیرہ قصائد ہیں - اسی طرح سر سالار جنگ اعظم کی مدح کا مشہور قصیدہ :

شرطست کہ داستان نہ گویم

بھی نہیں ہے کہ یہ غدر کے بعد لکھا گیا -

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فارسی کلیات نظم کے ہر ایڈیشن میں نیا کلام شامل کردیا جاتا تھا -

مگر افسوس کہ اردو دیوان کی قسمت اس بارے میں نارسا رہی اور نیا کلام اسمیں شامل ہوتا نہ رہا - اسکا ثبوت وہ متعدد غزلیں ' قطعات ' رباعیاں ' اور بعض اردو قصائد ہیں جو بعض حضرات کے پاس قلمی موجود ہیں اور مطبوعہ دیوان میں انکا پتہ نہیں -

اس قسم کے غیر مطبوعہ کلام میں سے دو اردو رباعیاں میں نے اس مطبوعہ نسخہ کے حاشیہ پر خود میرزا صاحب کے ہاتھ سے لکھی ہوئی دیکھی ہیں ' جو انہوں نے خواجہ فخر الدین حسین دھلوی مصنف سروش سخن کو دیا تھا - اور دو قصیدے ' دو قطعے ' ایک قطعۂ تاریخ ' تین غزلیں دیوان اردو کے اس قلمی نسخہ میں ہیں جو نواب سعید الدین احمد خانصاحب طالب رئیس دھلی کے پاس موجود ہے - اس مرتبہ دھلی میں وہ نسخہ چند دنوں تک میرے پاس رہا اور میں نے تمام غیر مطبوعہ کلام کی نقل لیلی - اسکے لیے میں نواب صاحب موصوف کا شکر گذار ہوں -

ان نظموں میں اردو کا ایک مختصر قصیدہ ہے جسے آج بسلسلۂ ادبیات شائع کیا جاتا ہے - یہ بالکل نئی چیز ہے اور علاوہ غیر مطبوعہ ہونے کے اس سے مرزا مرحوم کے حالات و سوانح پر بھی مزید روشنی پڑتی ہے -

(قصیدہ)

اس قصیدے کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں کوئی سرکاری دربار ۱۳ - جنوری کو منعقد ہوا تھا جسمیں حسب معمول مرزا صاحب کو بھی مدعو کیا گیا - لیکن جب وہاں پہنچے تو انکی عزت قدیمانہ کے مطابق نشست و ترتیب کا کوئی انتظام نہ تھا - حتی کہ انہیں نہایت ہی ادنی صف میں کرسی ملی یہ دیکھکر سخت متاسف ہوے کہ قدیمی باتیں خراب و خیال ہوگئی ہیں :

اس بزم پر فروغ میں اس تیرہ بخت کو
نمبر ملا نشست میں از روے اہتمام

" از روے اہتمام " یعنے از روے قاعدۂ و ترتیب دربار جسمیں یہ بہت پیچھے اور عام صفوں میں بٹھاے گئے ہونگے -

اس حالت کو دوسروں نے بھی محسوس کیا اور اشارے ہونے لگے :

دربار میں جو مجھپہ چلی چشمک عوام !

دربار کے بعد انھوں نے چاھا کہ لفتننت گورنر پنجاب سے ملیں اور عرض حال کریں لیکن ریل کا وقت کم رھگیا تھا اور درباریوں کا هجوم بھي بہت تھا - ملاقات کا موقعہ نہ ملا :

آیا تھا وقت ریـل کے کھلنے کا بھي قریب
تھا بارگاہ خاص میں خلقت کا ازدحام
اس کشمکش میں " آپکا " مداح نامور
" آقاے نامور " سے نہ کچھہ کرسکا کلام

اس سے معلوم ھوتا ھے کہ وہ دربار' دھلي کے علاوہ کسي دوسري جگہ ھوا ھوگا کیونکہ ریل کے وقت کا ذکر کرتے ھیں - " آپکا مداح نامور " میں پنجاب کے لفتننت گورنر سے خطاب ھے - معلوم نہیں " آقاے نامور " سے بھي خود وھي مراد ھیں یا کوئي اور؟ تخاطب کے بعد اسطرح کے ضمیر نما وصف سے تو یہ معلوم ھوتا ھے کہ وہ کوئي دوسرا شخص ھوگا -

اُس زمانے میں لدھیانہ سے کوئي اخبار نکلتا تھا - اس نے دربار کي روئداد چھاپتے ھوے یہ تمام باتیں لکھدیں - اسپر مزید ستم یہ کیا کہ انکا نام اور لقب لکھنے میں کچھہ ایسي غلطیاں کردیں جسے دیکھکر انکا رنج اور دوگنا ھوگیا :

اخبار لودھیانہ میں میري نظــر پـڑي
تحریر ایک ' جس سے ھوا بندہ تلخ کام
ٹکـــرے ھوا ھے دیکھکے تحریر کو جگر
کاتب کي آستیں ھے مگر تیغ بے نیام
وہ فـرد جسمیں نام ھے میرا غلط لکھـا
جب یاد آگئي ھے کلیجا لیا ھے تھام !

معلوم ھوتا ھے کہ دربار میں انھیں معمولي خلعت بھي نہیں دیا گیا اور نہ نذر دینے والوں میں شمار کیے گیے :

سب صورتیں بدل گئیں ناگاہ یک قلم
نمبر رھا ' نہ نذر ' نہ خلعت کا انتظام '

لیکن قصیدے سے ٹھیک معلوم نہیں ھوتا کہ کس زمانے کا یہ واقعہ ھے اور کس دربار کا ذکر کر رھے ھیں؟ صرف اسقدر معلوم ھوتا ھے کہ غدر کے بعد کا دربار ھے - کیونکہ لفتننت گورنر پنجاب کي مدح کي ھے - نیز اس وقت انکي عمر ستر برس کي تھي -

میں نے اس وقت مولانا حالی کي یادگار غالب دیکھنا چاھي مگر کتابوں میں ملي نہیں - غالباً اس واقعہ کے متعلق اسمیں کوئي ذکر نہیں ھے - میرا خیال یہ ھے کہ شاید یہ قصیدہ غدر کے بعد کے اُس سہ سالہ عہد سے تعلق رکھتا ھے ' جبکہ قیام دھلي ' تعلق قلعہ ' اور فتح کے بعد عدم حاضري کي وجہ سے انکا سرکاري وظیفہ بند ھوگیا تھا - انکي وفاداري مشتبہ سمجھي گئي تھي اور بڑي ھي تکلیف و شدائد کي زندگي بسر کرتے تھے -

(مصائب غدر اور مرزا غالب)

غدر میں مرزا گھر سے باھر نہیں نکلے اور آخر تک بند رھے - مہاراجہ پٹیالہ کي سرکار سے سپاھي متعین ھوگئے تھے جو عفراں ماب حکیم محمود خاں مرحوم اور مرزا غالب ' دونوں کے مکانوں کي حفاظت کرتے تھے (۱)

(۱) بلي ماروں میں حکیم صاحب کے مکان کے سامنے مسجد ھے - بالکل اس سے متصل مرزا مرحوم کا کوٹھا تھا جہاں غدر سے پیشتر آ رھے تھے - آجکل ھندوستاني دواخانہ جس مکان میں ھے - ٹھیک اسکے مقابل مرزا صاحب رھتے تھے - میں جب کبھي وھاں سے گذرتا ھوں تو شوق و عقیدت کي ایک نظر ڈال لیتا ھوں - اسي مسجد کے قرب کي نسبت کہا تھا :

مسجد کے زیر سائے اک گھر بنالیا ھے
یہ بندۂ کمینـہ همسایۂ خدا ھے !

غدر کي تمام بربادیاں اور اُس قلعۂ دھلي کي تمام خونریزیاں ایک ایک کرکے انکے آنکھوں کے سامنے گذریں ' جو ھندوستان میں شش صد سالہ حکومت اسلامي کا آخري نقش قدم تھا ' اور گو بہادر شاہ (رحمۃ اللہ علیہ) خود کچھہ نہ تھا لیکن اسکے بقا سے عظمت و جبروت اسلامي کي ایک بہت بڑي روح زندہ تھي - اُسکے مٹنے سے اکبر و شاھجہاں کا گھر بے چراغ ھوگیا ! اسکا مٹنا درحقیقت سلالۂ تیمور و آل بابر کا مٹنا تھا - معتصم عباسي خود کچھہ نہ تھا لیکن جب فتنۂ تاتار میں بغداد کے محل لوٹے گئے تو معتصم کي جگہہ ھارون و مامون کي عظمت لٹ رھي تھي !

و ما کان قیسا ھلکہ ھلك واحدا
و لکنہ بنیـان قومـاً تہـدما !

مرزا غالب نے عمر بھر بہادر شاہ کي لا حاصل مداحي کي تھي ' اور وہ قصیدے جو عرفي اور نظیري کے قصائد سے مقابلہ کا دم رکھتے تھے ' ایک ایسے مخاطب کے سامنے ضائع کیے تھے جسکے سر پر جہانگیر و شاھجہاں کا تاج تو ضرور تھا ' پر نہ تو عرفي و نظیري کي قدر شناسي کا ھاتھہ تھا اور نہ کلیم کو زر خالص سے تلواکر بخشش کرنے والا خزانہ - تاھم وہ جو کچھہ لکھتا تھا ' اسکا تخاطب خود بہادر شاہ سے نہوتا تھا - بلکہ اُس تخت اعظم کي روح صولت و عظمت اسکے سامنے ھوتي ' تھي جسپر کبھي بیٹھکر اکبر نے فیضي سے ' جہانگیر نے عرفي و طالب سے ' اور شاھجہاں نے کلیم سے مدحیہ قصائد سنے تھے ' اور جو اب بھي جشن نوروز و عید کے دن اُس زرد زرد دھوپ کي طرح جو غروب آفتاب سے کچھہ پہلے اونچي دیواروں اور محرابوں پر دکھائي دیتي ھے ' دیوان عام و خاص کے طلائي ستونوں کے نیچے چند لمحوں کیلیے نظر آ جاتي تھي !

کہ با وجود خزاں بوے یاسمن باقیست !

چنانچہ اُنکے اکثر قصائـد مدحیـہ کي تشبیبوں میں اور علي الخصوص اس مدحیہ نثر میں جو مہر نیم روز کے دیباچہ میں حضرۃ بہادر شاہ رحمۃ اللہ علیہ کو مخاطب کرکے لکھي ھے ' اس سوز دروني اور اُس آتش پنہاني کي گرمي صاف محسوس ھوتي ھے ' جسکا شعلہ کا روان عظمت کے اس آخري مسافر کو دیکھکر بے اختیار انکے دل میں بھڑک اٹھتا تھا ' اور جسکو وقت کي نزاکت اور انگریزي حکومت کے ذریعہ وظیفہ حاصل کرنے کے تعلق ' نیز ایک حد تک طبیعت کي شاعرانہ طماعي و وارستگي نے غالب آکر بظاھر پوشیدہ و افسردہ کر دیا تھا !

فتح دھلي کے بعد جو عالمگیر اور عدیم النظیر مصیبت اشراف و اعیان شہر پر نازل ھوئي ' اور جسطرح شاھجہاں آباد کي اُن سڑکوں پر جہاں کبھي صاحبقران اعظم کي سواري کیلیے جمنا کے پاني کا چھڑکاؤ کیا جاتا تھا ' مسلمانوں کے خون کے فوارے بہے ' مرزا غالب نے دھلي میں رھکر اسکے تمام مناظر خونین اپني آنکھوں سے دیکھے ' اور اُن چیخوں کو اپنے کانوں سے سنا جو عرصے تک دارالخلافۃ کي گلیوں اور کوچوں سے بلند ھوتي رھي تھیں :

فلا تسئلن عمـــا جری یوم حصرھـــم
و ذالك ممـــا لیس یدخل في حصر !

علي الخصوص قلعۂ معلی کي بربادیاں جن کے لیے اگر تمام حیوانات ارضي کي آنکھیں اشکبار ھو جاتیں ' اور جنکے غم میں اگر آسمان سے پاني کي جگہ خون برستا ' جب بھي انکے ماتم کا حق ادا نہ ھوتا - وہ اجساد محترمۂ و رفیعۂ جو تیمور و بابر کي یادگار اور اکبر اعظم و صاحبقران ثاني کي خون عظمت و جبروت کے حامل تھے ' جنھوں نے چھہ صدیوں سے متصل شہنشاھي اور فرمانروائي کي گود میں پرورش پائي تھي ' جنھیں حکم و سلطنت کے عیش

و اجلال کے سوا کسی مصیبت کا کبھي تصور بھي نہیں ہوا تھا ' اور جو ہمیشه اُن کروروں انسانوں کو جنکي آبادیاں کابل کے کوهستان سے لیکر آسام کے جنگلوں تک پھیلي هوئي تھیں ' اپنے سامنے سربسجود پاتے تھے ' کون تھا جو سنگ و آهن کا دل و جگر پیدا کرکے بھي یه دیکھه سکتا تھا که وہ چوروں اور ڈاکوؤں کي طرح گلیوں میں مارے جائیں ' اور انکي لاشیں اُس عظمت رفته کا افسانۂ ماتم سنائیں ' جو چند روز پیشتر تک دنیا میں صرف انہی کیلیے تھی ؟

غدا سمراً بین الانام حدیثهم
وذا سمر یدمي المسامع کالسمر !
تحیة مشتاق والف ترحم
علی الشهداء الطاهرین من الوزر !

ان الملوك اذا دخلوا قریة ' افسدوها جعلوا اعزة اهلها اذلة وکذ لك تفعلون (۲۷ : ۳۴)

لیکن یه سب کچھه دیکھنے اور سننے کیلیے مرزا غالب دهلي میں زندہ تھے اور دیکھتے رہے تھے - یه وہ حوادث هیں جن پر غیروں کي انکھوں سے بھي آنسو نکل آتے هیں - ممکن نه تھا که مرزا غالب جیسے غم دوست شاعر نے یه سب کچھه دیکھا هو اور اسکے دل و جگر کے ٹکڑے ٹکڑے نہوگئے هوں !

گو ضرورت و احتیاج نے اُنھیں انگریز حکام اور گورنروںکي چوکھٹوں پر گرادیا تھا اور مدحیه قصائد لکھواے تھے ' تاهم " مرزا صاحب مشفق و مہربان " کے خطابات اور ساٹھه ستر روپیه کا خلعت اُس زخم کاري کا مرهم تو نہیں هوسکتا تھا جو حوادث غدر سے انکے دل پر لگا هوگا ؟ ایک ضعیف الارادہ انسان وقت و احتیاج سے مجبور هوکر صدها باتیں اوپرے دل سے کر بیٹھتا هے مگر کچھه اس سے دل کے اصلي محسوسات و جذبات مٹ نہیں سکتے - علی الخصوص ایسے حادثۂ کبری اور مصیبۃ عظمی کے موقعه پر جسکو دیکھکر بڑے بڑے غدار و ملت فروش دلونسے بھي آهیں نکل گئي هونگي !

(الزام بغاوت !)

چنانچه معلوم هوتا هے که ان سب باتوں کا جو اثر ایک مسلمان هندوستاني کے قلب پر پڑتا تھا ' مرزا مرحوم پر بھي پڑا ' اور اُنکي غیرت و حمیت نے گوارا نه کیا که فتح دهلي کے بعد فاتح حکام کے سامنے جاکر خوشامد و عاجزي کریں ' اور اُس عیش و نشاط تازہ کا تماشه دیکھیں جو دهلي مرحوم کي بربادي و تباهي کے غم و ماتم سے حاصل کي گئي هے - وہ خود هي کهه چکے تھے :

هر جادہ که از نقش پئے تست به گلشن
چاکیست بجیب هوس انداختۂ ما !

انکے تعلقات حکام انگریزي کے ساتھه ابتدا سے خوشامدانه رہے تھے - انکا وظیفه اُنهي کے هاتھه میں تھا - اس کمبخت وظیفه کے واگذار کرنے کیلیے اُنھیں بیسیوں قصیدے انگریزوںکي مدح و ثنا میں اس جوش سے لکھنے پڑے گویا اکبر و جهانگیر کي مداحي هو رهي هے ! پھر وقت بھي ایسا پر آشوب تھا که مارشل لا جاري تھا ' اور سولي کے تختوں اور درختوں کي ٹہنیاں همیشه لاشوں سے بھري رهتي تھیں - ان حالات کي وجه سے وہ بڑي هي مجبوریوں میں پھنس گئے تھے - تاهم انکي طبیعت کچھه اسطرح بیزار هوئي که فتح کے بعد قلعه میں وفاداران سرکاري جمع هوے - انعامات و سندات ملیں - اُن تمام لوگوں نے بڑي بڑي کوششیں کرکے اپنے تئیں نمایاں کیا جنھوں نے غدر میں حصه نہیں لیا تھا اور اسکے صلۂ و اکرام سے مالا مال هوے ' مگر مرزا غالب اپنے بیت الحزن سے نه نکلے ' اور کسي حاکم کے آگے جاکر اسکا منتقم و قاهر چهرہ نه دیکھا !

بعد کو اپني بریت کیلیے اُنھوں نے اس عدم حاضري کے بہت سے وجوہ بیان کیے تھے ' مگر اصل حقیقت یهي تھي که دل دردمند کے هاتھوں پانوں بندھگئے اور مصلحت و ضرورت کي عاقبت اندیشیونکی بھي کچھه نه چلي ' بعد کو هوش آیا تو عذر بنا کر پیش کرنے پڑے -

نتیجه یه نکلا که سرکاري حلقوں میں عام طور پر اس هندوستان کے سب سے بڑے شاعر کي نسبت ٹھیک اسي طرح " غیر وفاداري " کا یقین هوگیا ' جس طرح آجکل بہت سے نثر نویسوں کي نسبت یقین کیا جاتا هے جو اپنے دلي جذبات و حسیات کے هاتھوں مجبور هیں - اُنکي وہ پنشن بھي بند هوگئي جو اُنکي زندگي کا اصلي آذوقه تھي اور چند جام هاے " فرنج " گلاب آمیز (۱) کا وسیله تھي - انگریزي درباروں میں پرسش و طلب اور عام تعلقات لطف و نوازش بھي یک قلم موقوف هوگئے اور پوري طرح نیم باغیوں میں شمار هونے لگا !

مرزا مرحوم کیلیے یه حالت بڑي هي سخت مصیبت تھي - ایک شاعر ان کڑي منزلوں کا مرد نہیں هوسکتا - انوري نے صاف کہدیا هے :

حکیم و شاعر و ملا چگونه جنگ کنند ؟

قلعه کے برباد هونے سے وہ چند روپیے بھي جاتے رہے جو به تعلق تاریخ نویسي و شاعري ملا کرتے تھے - اسپر سرکاري وظیفه کا بند هو جانا قیامت تھا - شام کي سرشاري اور صبوحي کي خمار شکني دونوں سے محروم هوگئے - ساري زندگی آزادانه داد و سند اور یک گونه فارغ البالي میں بسر هوئی تھي - اب فاقه مستي تک نوبت پهنچ گئي ' اور صرف دوستوں اور شاگردوں کي خدمت گذاري پر دن کٹنے لگے - اس زمانے کے خطوط اردوے معلی میں موجود هیں - انسے معلوم هوتا هے که زندگي سے تنگ آگئے تھے اور سرکاري وظیفه کي واگزاري اور الزام بغاوت سے بریت کیلیے بڑي بڑي کوششیں کرتے تھے -

(غیر مطبوعه قصیدہ)

یه زمانه تین سال تک رها اور صفائي کي کوئي کوشش سود مند نه هوئي - معلوم هوتا هے که اردو کا یه غیر مطبوعه قصیدہ بھي اسي زمانے سے تعلق رکھتا هے - دربار و خلعت کا نه ملنا ' نذر و عبرہ کا سلسله بند هو جانا ' قدیمي عزت و احترام کي یاد ' اپني بے آبروئي و بے عزتي پر حسرت و افسوس ' یه تمام باتیں جو اسمیں پائي جاتي هیں ' صرف اسي زمانے کي شکایتیں هوسکتي هیں - غالبا لارڈ کیننگ نے جنوري سنه ۱۸۶۰ میں جو دربار آگرہ میں لب دریاے جمنا کیا تھا ' اسي کي طرف اسمیں اشارہ کیا گیا هے - دهلي سے اسمیں شریک هونے کیلیے شاید آگرہ گئے هونگے - " لب دریا " خیموں کے لگنے اور دن کا وقت کم هونے کے ذکر سے اس خیال کي تائید هوتي هے -

چنانچه اسکي تصدیق آنکے بعض فارسی قصائد و قطعات سے بھي هوتي هے جو اسی زمانے میں لکھے گئے تھے ' اور جو بالکل اس اُردو قصیدے کے هم معنی و هم مطلب هیں -

(۱) مرزا مرحوم اپنے فارسي خطوں میں ولایتی شراب کو " فرنچ " لکھا کرتے هیں - فرانس اور اسپین شراب ساري کا مرکز هیں - کوئي فرانسیسی شراب لي هوگي جسکو ساختۂ فرانس هونے کي وجه سے " فرنچ " کہدیا هوگا - انھوں نے اپنے عالم وارستگي میں یهي نام رکھه لیا - قاعدہ تھا که اسکی تیزي کم کرنے کیلیے گاہ گاہ عرق گلاب ملا لیا کرتے تھے - چنانچه ایک غزل کے مقطع میں کهتے هیں :

آسودہ باد خاطر غالب که خوے اوست
آمیختن به بادۂ صافي گلاب را !

مثلاً غدر کے بعد جو فارسي قطعه مسٹر اڈمنسٹن بہادر لفٹننٹ گورنر صوبۂ شمال و مغربي کو مخاطب کرکے لکھا ہے ' اور جسکا پہلا شعر :

فـــرزانـۂ یـگانـہ ' اڈ منسٹن بہـادر
کا موخت دانش از رے آئین کارداني

ہے - اسمیں اپني مصیبتوں کا افسانه سنا کر الزام شرکت بغاوت سے اپني بریت کي ہے ' اور کہا ہے کہ حکام کے دل میري جانب سے پھرگئے ہیں - آپ مدد کیجیے اور میري صفائي کرا دیجیے !

چنانچه لکھتے ہیں کہ میرے تعلقات انگریزي حکومت سے نہایت قدیمي ہیں - میں همیشه حکام کي مدح میں قصائد لکھتا رہا اور صلۂ و انعام سے شاد کام ہوا :

از حضرة شہنشه خاطر نشان من بود
در مزد مدح سنجي صد گونه کامراني

یہي حالت تھي کہ :

ناگه تند بادی کاں خاست در قلمرو
برهم زد آں بنا را نیرنـــگ آسماني !

یعنے غدر کا ظہور ہوا -

در وقت فتنه بودم غمگین و بود با من
زاري و بے نوائـــي ' پیري و نا تواني
حاشا که بوده باشم " باغي " بآشـــکارا
حاشا که کرده باشم ترک وفا نہاني !
از تہمتي که بر من بستند بـد سگالاں
حکام راست با من یک گونه سر گراني

یعني غدر کے زمانے میں پیري و ناتواني کي وجه سے کہیں آجا نه سکا اور اظہار وفاداري نه کرسکا - باغیوں سے مجھے کوئي تعلق ظاهر و باطن نه تھا - محض تہمت تراشی سے مقامی حکام مجھسے بدظن ہوگئے ہیں -

اسي طرح سنه ۱۸۶۰ میں جب لارڈ کیننگ گورنر جنرل نے دربار کیا ہے' تو دو مطلعوں کا ایک پر زور قصیدہ لکھکر پیش کیا :

رســـال نو دگر آبے بروے کار آمـــد
هزار وهشت صد وشست درشمار آمد

اس قصیدہ کے آخر میں وہ سب شکایتیں ایک ایک کرکے لکھی ہیں جبکے لیے اس غیر مطبوعه اردو قصیدے میں لفٹننٹ گورنر پنجاب سے فریادي ہیں - معلوم ہوتا ہے کہ ٹھیک ایک هي وقت کي لکھي ہوئي دونوں چیزیں ہیں - فارسي قصیدہ ویسرائے کے پاس بھیجا ہوگا ' اور یہ اردو کا غیر مطبوعه قصیدہ لفٹننٹ گورنر پنجاب کے پاس اردو قصیدے میں نمبر کرسي ' خلعت و ندر' وظیفه و انعام' تین چیزوں کے بند ہوجانے پر افسوس کیا ہے :

نمبر رہا نه ندر' نه خلعت کا انتظام'

یہي دکھڑا اس فارسي قصیدہ میں بھی رویا ہے - اپني قدیمي مداحي و وظیفه خواري کے ذکر کے بعد لکھتے ہیں :

به نا گرفت چناں صرصرے وزید بدهر
کزاں بر آئینۂ آسماں غبـــار آمـد
سرازه بار غبارے ز مغز خاک انگیخت
سیـــاہ رو سپهـــے کاندریں دبار آمد
دریں جگر گسل آشوب کز صعوبت آں
سپاهدار سپهرے به زینهـــار آمـــد
گواہ دعوي غالب بعـــرض بے گنهي
همیں بس ست که هر گونه رستگار آمد

یعنے غدر کي باد صرصر سے مصائب کا غبار چھا گیا - اس زمانے میں میري بے گناهي کا بڑا ثبوت یہي ہے کہ میرے خلاف کوئي ثبوت نه ملا ' اور اسلیے کوئي مخالفانه کاروائي میرے مخالف حکام نه کرسکے -

اسکے بعد کہتے ہیں کہ اب آپسے طالب لطف و کرم و تلافي مافات ہوں :

کنوں که شد زتو زینت فزاے روے زمیں
سواد هند که چوں زلف تارو مار آمـــد
خطاب و خلعت و پنشن ز شاہ مي خواهم
هم از نخست بـــدیں وایه ام قرار آمـــد
پس از سه سال که دورنج و پیچ و تاب گذشت
ســـر گـــذارش انـــدوہ انتظـــار آمـــد

یہاں بھي اُنھي چیزوں کو طلب کیا ہے اور لکھا ہے کہ تین سال اس حالت پر گذر چکے ہیں -

غالباً اس قصیدے کے گذراننے کے بعد شمله سے تحقیقات کي گئي اور جب انکي بے گناهي ثابت ہوگئي تو بدستور پنشن جاري کردي گئي - تین سال کي پچھلي مجموعي رقم بھي دیدي گئي تھي - اس سے مرزا صاحب بہت خوش ہوئے تھے - چنانچه اردوے معلی میں اسکا ذکر موجود ہے -

جن لوگوں نے مرزا مرحوم کي صفائي کیلیے خاص طور پر کوشش کي تھي ' مجھے معتبر ذریعه سے معلوم ہوا ہے کہ اُن میں سر سید مرحوم بھي تھے - اس واقعه سے سید صاحب اور مرزا مرحوم میں صفائي بھي ہوگئي جبکے باهمي تعلقات قدیمانه آئین اکبري کي تقریظ کے قصه سے کچھه مکدر ہوگئے تھے -

بهر حال اس غیر مطبوعه قصیدے کے متعلق میرا خیال ہے کہ یه سنه ۱۸۶۰ میں لکھا گیا ہے' اور ۳ جنوري کے دربار سے مقصود دربار آگرہ ہے - امید ہے کہ مرزا مرحوم کے اُن عقیدتمندان کمال کیلیے جنکي تعداد اب ملک میں روز افزوں ہورهي ہے ' یه غیر مطبوعه قصیدہ بہت دلچسپ ہوگا - گو شاعري کے اعتبار سے چنداں اهم نہو - رحمة الله علیه و غفر الله ذنوبه !

الانســـان

مولوي سجاد مرزا بیگ صاحب دهلوي مصنف حکمت عملي کے نام سے ناظرین نا واقف نہیں ہیں - حال میں انہوں نے ایک کتاب علم " الانسان " پر شایع کي ہے - جس کا نام الانسان ہے - کتاب بڑي جامعیت سے لکھي گئي ہے جس کے مطالعه سے انسان کے تمام قواء نفساني اور جسماني اور خصوصیات طبعي کي کیفیت اچھي طرح منکشف ہوجاتي ہے - علم الانسان اور مشاهدہ ذات کي تعریف اور کیفیت بیان کرنے کے بعد انسان کي جسماني ساخت ' ارتقا ' قدامت' انواع و اقسام وغیرہ کے متعلق زمانۂ حال کی تحقیقات کو نہایت عمدگي سے بیان کیا ہے' اور پھر احساسات اور نطق کي حقیقت بیان کرکے حیات نفسیه کي کیفیت اور نفس کي تمام قوتوں کا حال مشرح بیان ہوا ہے - مذهب ' اختلاف معاشرت و تمدن کا فلسفه بھي نہایت خوبي سے بیان کیا ہے - اُردو زبان میں کوئي کتاب اس فن پر اس سے بہتر نہیں لکھي گئي - طرز بیان نہایت دلچسپ اور زبان با محاورہ اور شسته ہے - علوم جدیدہ کي اصطلاحات محنت و تلاش سے قائم کي گئي ہیں ' اور دقیق مضامین کو اس خوبي سے بیان کیا ہے کہ سمجھنے میں ذرا دشواري نہیں ہوتي - غرض اس کتاب کے مطالعه سے نئي اور مفید معلومات حاصل ہوتي اور خیالات میں بیش بہا ترقي ہوتي ہے - عنقریب اس کتاب پر الهلال میں ریویو نکلے گا - کتاب عمدہ کاغذ پر صاف اور خوشنما چھپي ہے تصاویر اور نقشے موقع بموقعه دیے گئے ہیں - مصنف سے دو روپیه قیمت پر ذیل کے پته سے مل سکتي ہے :

سجاد مرزا بیگ دهلوي - بازار عیسی میاں - حیدر آباد دکن

ادبیات

آثار علمیہ خطیہ

مرزا غالب مرحوم کا ایک غیر مطبوعہ قصیدہ

کرتا ہے چرخ روز بصد گونہ احترام * فرماں روائے کشور پنجاب کو سلام
حق گو و حق پرست و حق اندیش و حق شناس * نواب مستطاب امیر شہ احتشام
جم رتبہ منکلوڈ بہادر کہ وقت رزم * ترک فلک کے ہاتھہ سے وہ چھین لیں حسام !
جس بزم میں کہ ہو انہیں آئین میکشی * واں آسمان شیشہ بنے ، آفتاب جام !

قطعہ

چاہا تھا میں نے تم کو مہ چاردہ کہوں * دل نے کہا کہ یہ بھی ہے تیرا خیال خام
دو رات میں تمام ہے ہنگامہ ماہ کا * حضرت کا عز و جاہ رہیگا علی الدوام
سچ ہے تم آفتاب ہو ، جس کے فروغ سے * دریائے نور ہے فلک آبگینہ فام
میري سنو کہ آج تم اس سرزمین پر * حق کے تفضلات سے ہو مرجع انام
اخبار لودھیانہ میں میري نظر پڑي * تحریر ایک ، جس سے ہوا بندہ تلخ کام
ٹکرے ہوا ہے دیکھہ کے تحریر کو جگر * کاتب کي آستیں ہے مگر تیغ بے نیام
وہ فرد جس میں نام ہے میرا غلط لکھا * جب یاد آگئي ہے ، کلیجہ لیا ہے تھام !
سب صورتیں بدل گئیں ناگاہ یک قلم ، * نمبر رہا ، نہ نذر ، نہ خلعت کا انتظام !
ستر برس کي عمر میں یہ داغ جانگداز * جس نے جلا کے راکھہ مجھے کردیا تمام
تھي جنوري مہینے کي تاریخ تیرھویں * استادہ ہوگئے لب دریا پہ جب خیام
اُس بزم پر فروغ میں اس تیرہ بخت کو * نمبر ملا نشست میں ازروے اهتمام
سمجھا اسے گراب ہوا پاش پاش دل * دربار میں جو مجھپہ چلي چشمک عوام
عزت پہ اهل نام کے هستي کي ہے بنا * عزت جہاں گئي تو نہ هستي رهي نہ نام
تھا ایک گونہ ناز جو اپنے کمال پر * اُس ناز کا فلک نے لیا مجھہ سے انتقام
آیا تھا وقت ریل کے کھلنے کا بھي قریب * تھا بارگاہ خاص میں خلقت کا ازدحام
اِس کشمکش میں آپکا مداح دردمند * آقاے نامور سے نہ کچھہ کرسکا کلام
جو واں نہ کرسکا وہ لکھا حضور کو * دیں آپ میري داد کہ ہوں فائز المرام
ملک و سپہ نہو تو نہو ، کچھہ ضرر نہیں * سلطان بر و بحر کے در کا ہوں میں غلام
وکٹوریا کا دهر میں جو مدح خوان ہو * شاہان عصر چاهیے لیں عزت اُس سے وام
خود ہے تدارک اسکا گورنمنٹ کو ضرور * بے وجہ کیوں ذلیل ہو ، غالب ہے جسکا نام
امر جدید کا تو نہیں ہے مجھے سوال * بارے قدیم قاعدے کا چاهیے قیام
ہے بندہ کو اعادۂ عزت کي آرزو * چاهیں اگر حضور تو مشکل نہیں یہ کام
دستور فن شعر یہي ہے قدیم سے * یعنے دعا پہ مدح کا کرتے هیں اختتام
ہے یہ دعا کہ زیر نگیں آپکے رہے * اقلیم هند و سندہ سے تا ملک روم و شام

اسئلة واجوبتها

اعتـراف و تحقیق مزیـد

تتمـۂ "واقعـۂ ایـلاء"

(یکے از افاضل و ارباب علم - از دهلي)

حضرة مولانا مد فیوضه -

سچ سچ عرض کرتا هوں که واقعۂ ایلاء پر آپکا محققانه مضمون دیکهکر جو في الحقیقت فن حدیث و سیر کا ایک بهترین رساله هے ' آپکي جانب سے میرے خیالات بالکل هي بدل گئے ' اور یقین هوگیا که الله تعالی نے آپکے دل کو علم و خدمت علم کیلیے کهولدیا هے -

این سعادت بزور بازو نیست
تا نه بخشد خداے بخشنده

البته اس بحث میں ابهي چند سوالات کي آرر گنجایش باقي رهگئي هے - اگر ان پر بهي بحث هو جاے تو مسئله بالکل صاف هو جاے ' اور پورا مضمون الگ ایک رساله کي صورت میں شائع کردیا جاے - وه سوالات یه هیں:

(۱) یه بات تعجب انگیز معلوم هوتي هے که آنحضرت نے صرف حضرت حفصه کے کہنے سے شهد اپنے اوپر حرام کرلیا هو - اسکي مزید توضیح کرني چاهیے -

(۲) حضرة عائشه پر الزام سازش کا اور آنحضرة کو اذیت دینے کا عائد هوتا هے ' جس سے ازواج مطهرات کو پاک هونا چاهیے -

(۳) سائل نے مسیحي معترض کا قول نقل کیا تها که آنحضرة اس واقعۂ کي وجه سے اسقدر آزرده هوے که ایک ماه تک گهر سے نه نکلے - جناب نے اسکا کوئي مدلل جواب نہیں دیا -

الهـلال :

اظهار لطف کیلیے شکر گذار اور مستدعي دعا هوں - جناب نے غالباً خیال کیا که یه بحث ختم کر دي گئي حالانکه ابهي باقي هے - عدم گنجایش کي وجهه سے پچهلي اشاعت میں بقیه تکره نه نکل سکا - جن سوالات کو جناب نے لکها هے ' اس عاجز نے خود هي انکو ضروري سمجها تها اور انپر مستقل عنوانات سے نظر ڈالي تهي - چنانچه بقیه تکره آج درج کیا جاتا هے ' اسے ملاحظه فرمائیں :

(واقعۂ تحریم شهد کی اهمیت)

ایک معترض یه شبه پیدا کرسکتا هے که تم قصۂ ماریه سے انکار کرتے هو اور جو چیز آنحضرت صلعم نے اپنے اوپر حرام کرلي تهي ' اُسے موطوۂ لونڈي کي جگه شهد بتلاتے هو ' لیکن اول تو محض بوے مغافیر کي شکایت کرنے سے شهد نه کهانے کي قسم کها لینا ایک ایسي بات هے جو قرین عقل نہیں معلوم هوتي - پهر اگر ایسا هوا بهي هو تو ایک معمولي کهانے پینے کي چیز کے نه کهانے کي قسم کها لینا کونسي ایسي بڑي بات تهي جسکي وجه سے خدا نے تنبیه ضروري سمجهي اور ایک خاص آیت نازل کي ؟

اس سے معلوم هوتا هے که ضرور وه کوئي بڑي هي اهم بات هوگي اور وه یهي ماریۂ قبطیه کو اپنے اوپر حرام کرلینا هے -

لیکن یه شبهات بهي صرف اسي دماغ میں جگه پا سکتے هیں جو سیرة حضرة سید المرسلین ' و خصائص نبوت عظیمه ' و مصالح و اسرار شریعت ' و وجوه تنزیل کلام الهي و احکام دینیه سے واقف نه هو - ورنه في الحقیقت یه امر بالکل واضح و عین قرین عقل و درایت هے -

آنحضرة (صلعم) کا شهد کیلیے قسم کها لینا کچهه بهي خلاف عقل نہیں هے جبکه روایات صحیحه سے معلوم هوگیا هے که اس بارے میں تمام بیویوں نے ایکا کرلیا تها ' اور ایک هي چیز کے متعلق ' ایک هي زمانے میں ' ایک هي انداز سے ' سب نے شکایت کي تهي - امام بخاري کي تمام روایات کو جمع کرنے سے ثابت هوتا هے که اس تدبیر میں تمام بیویاں شریک کرلي گئي تهیں - کتاب الطلاق والي روایت میں هے که حضرة عائشه نے سب کو اطلاع دیدي اور سب سے پہلے حضرت سوده نے اظهار کیا -

پس ظاهر هے که آنحضرة (صلعم) یکے بعد دیگرے تمام بیویوں سے ملے هونگے - ان میں سے سب نے شکایت کي هوگي که مغافیر کي بو آتي هے - آپ حضرة زینب کے هاں معمول سے زیاده تشریف فرما رهتے تهے اور وهیں شهد تناول فرمایا تها - آپ توسم نبوت سے سمجهه گئے هونگے که اس شکایت کي تهه میں رقابت کا جذبۂ محبت مخفي هے - ازواج مطهرات سے آپ کمال محبت و شفقت فرماتے تهے اور عورتوں کے ساتهه عموماً آپکا سلوک نهایت رضا جوئي اور سلوک و تسامح کا تها - یه حالت دیکهکر انکي خوشي کیلیے آپ نے قسم کها لي هوگي که اگر ایسا هي هے تو لو میں اب شهد کبهي نه کهاونگا -

اس میں تعجب و انکار کي کونسي بات هے ؟

وهي یه بات که محض کهانے پینے کي ایک چیز میں کونسي ایسي اهمیت تهي که خدا کو آیت نازل کرني پڑتي اور " لم تحرم ما احل الله لک ؟ " کے الفاظ میں آپکو متنبه فرمایا ؟ سو یه شبه احکام شریعت کے اصول و مصالح جاننے والوں کي زبان سے تو کبهي نہیں نکل سکتا - شریعت الهي ایک قانون هے جو بہت سے کاموں کا حکم دیتا اور بہت سي چیزوں سے روکتا هے - قانون کا تمام تر دار و مدار اصول (پرنسپل) پر هے ' اور اسکي هر فرعي اور هر جزئي سے جزئي بات کا بهي اثر اسکے اصل اصول پر پڑتا هے - مانا که شهد في نفسه کوئي اهم چیز نه تهي ' لیکن کیا قانون الهي کي حلال کرده شے کو کسي انسان کي خوشي کیلیے اپنے اوپر حرام کرلینے کي نظیر بهي اهم و رقیع نه تهي ؟ الله سبحانه نے دیکها که آپنے ایک حلال شے کو اپنے اوپر حرام کرلیا هے - اس نظیر کا اثر شریعت کے عام قانون حلت و حرمت پر پڑیگا - آپکا وجود شریعت کا عملي پیکر اور اسوۂ حسنه هے - اس نظیر کي وجه سے احکام الهي کي قطعیت مشتبه هوجائیگي - اور لوگ حلال چیزوں کو اپنے اوپر حرام کرلیا کرینگے - پس نهایت ضروري تها که فوراً امۃ پر واضح کردیا جاتا که کوئي انسان خدا کي حلال کرده شے کو اپنے اوپر حرام نہیں کر سکتا - اور جو کهانے پینے کي چیزیں اس نے اپنے بندوں کیلیے حلال کردي هیں ' وه هر حال میں حلال هیں - اس نظیر کو نظر انداز کردیا جاے اور قانون پر اسکا اثر نه پڑے -

پهر اس واقعه سے یه سوال بهي پیدا هوگیا تها که اگر کوئي شخص ایسا کر بیٹهے تو اسکے لیے شریعت کا حکم کیا هوگا ؟ کیا واقعي اسکے حرام کرلینے سے وه حلال کرده شے اُس پر حرام هو جا ئیگي ؟ اسکو بهي صاف کردینا قانون کي تکمیل و حفظ کیلیے ضروري تها - پس خدا نے صاف کردیا که هر معاهده ' هر قسم ' اور هر وعده جو قانون شریعت کے خلاف هو ' شریعت کے نزدیک کوئي چیز نہیں هے - تم هزار کسي حلال شے کو اپنے اوپر حرام کرلو لیکن چونکه قانون الهي نے تم پر حرام نہیں کیا هے اسلیے وه کبهي حرام نهوگي!

اسمیں ضمناً یه پہلو بهي ملحوظ تها که اسلام نے انسان کیلیے جائز اور غیر مضر لذتوں اور راحتوں کا دروازه بالکل کهول دیا هے -

پس نے دیگر قوموں اور مذہبوں کي اس غلطي کو جائز نہ رکھا جو خدا کي پیدا کردہ جائز لذتوں کو انسانوں پر حرام کردیتے تھے اور اسے اسکي جناب میں وسیلۂ تقرب و عبادت سمجھتے تھے : قل من حرم زینة الله التي اخرج لعبادہ و الطیبات من الرزق ؟ (٧ : ٣١) اے پیغمبر کہدے کہ یہ جو جوگیوں اور راہبوں نے خدا کي پیدا کردہ نعمتوں اور لذتوں اور عمدہ غذاؤں کو اپنے اوپر حرام کرلیا ھے ' تو کون ھے جو اُن لذتوں اور نعمتوں کو حرام کرسکتا ھے جنھیں خدا نے اپنے بندوں ھي کے برتنے اور تمتع اٹھانے کیلیے پیدا کیا ھے ؟

یہ اسلام کا ایک بڑا اصولي کارنامہ ھے - پس چونکہ اس واقعہ میں بھي ایک ایسي جائز و حلال اور مفید و نافع غذا کو اپنے اوپر حرام کرلیا گیا تھا جو خدا نے انسانوں کیلیے حلال کردي ھے ' اسلیے اسکا اثر ضمناً اسلام کے اس رهبانیة شکن قانون پر بھي پڑتا تھا ' اور ضروري تھا کہ اسکي تصحیح کردي جاے -

(حضرت عائشہ اور حفصہ - رض -)

خیال پیدا ھوسکتا ھے کہ حضرۃ عائشہ و حضرت حفصہ نیز دیگر ازواج مطہرات کیلیے کیا یہ جائز تھا کہ وہ انحضرت (صلعم) کو حضرت زینب کے ھاں زیادہ بیٹھنے سے باز رکھنے کیلیے اس طرح کي سازشیں کرتیں اور جھوٹ موٹ مغافیر کي بو کا قصہ گڑھ لیتیں ؟

اسکا جواب یہ ھے کہ جذبۂ رقابت و غبطۂ و رشک عورتوں کي طبیعت میں داخل ھے ' اور جہاں محبت ھوتي ھے وھاں رشک کا قدم ضرور ھي آتا ھے :

با سایہ ترا نمي پسندم !

عورتوں کو اس بارے میں خود شریعت نے معذور رکھا ھے کہ وہ اپني طبیعت کے بدلنے پر قادر نہیں - ازواج مطہرات صحابۂ کرام کے خاندان میں رھنے اور صحبت و رفاقت نبوت کي وجہ سے یقیناً اپنے تمام اعمال و جذبات میں مزکی و مطہر تھیں ' تاھم عورت تھیں ' محبت کرنے والي تھیں ' ان میں سے ھر ایک کو انحضرۃ کے عشق و فریفتگي پر ناز تھا ' اور ضرور تھا کہ رشک و رقابت کے قدرتي جذبے کي بھڑک سے مجبور ھو جایا کرتیں -

انکے باھمي رشک کے دیگر واقعات بھي مروي ھیں اور صحیحین میں موجود ھیں - خود حضرۃ عائشہ پر نظر خاص رکھنے کا تمام ازواج کو گلہ رھتا تھا - ایک مرتبہ حضرۃ سیدۃ النسا اور حضرۃ زینب بنت حجش (رضي الله عنهما) ازواج کي طرف سے بھیجي گئي تھیں کہ انحضرۃ سے بمقابلۂ عائشہ یکساں محبت و نظر کا مطالبہ کریں - چنانچہ صحیح مسلم کے باب " فضل عائشہ " میں خود حضرۃ عائشہ سے متعدد روایات اس بارے میں مروي ھیں اور لکھا ھے کہ حضرۃ زینب نے تمام ازواج کے طرف سے ان لفظوں میں پیام پہنچایا تھا کہ ان ازواجک ارسلنني الیک ' یسالنک العدل في ابنة ابي قحافة !

بھر حال اسي رشک و رقابت کے جذبے نے حضرۃ عائشہ کو بیتاب کردیا جب انھوں نے دیکھا کہ انحضرۃ (صلعم) زینب بنت حجش کے یہاں معمول سے زیادہ تشریف رکھنے ھیں ' اور اسي جوش میں آکر انھوں نے یہ تدبیر گھڑي اور دیگر بي بیوں کو بھي شریک کرلیا - پس اس واقعہ کو محض اخلاقي صدق و کذب اور قانوني اصول شہادت کي نظر سے نہیں دیکھنا چاھیے ' بلکہ خاص حالات اور اسکے اطراف پر بھي نظر رکھني چاھیے -

علامۂ عیني کي نظر بھي اس خدشہ پر پڑي تھي - چنانچہ شرح صحیح بخاري میں لکھتے ھیں :

فان قلت کیف جاز لعائشة الکذب و المواطاة اللتي فیها ایذاء رسول الله صلعم ؟ قلت کانت عائشة صغیرة مع انها وقعت منها من غیر قصد الایذاء بل علی ما هومن حیلة النساء في الغیرة علی الضرایر - (عیني جلد ٩ - صفحہ ٥٤٩)

اگر کوئي کہے کہ حضرۃ عائشہ کیلیے یہ کیونکر جائز تھا کہ وہ جھوٹ بولیں اور انحضرۃ کے خلاف ایک اس طرح کي سازش کریں جس میں آپکو تکلیف پہنچے ؟ تو اسکے جواب میں کہونگا کہ اول تو حضرۃ عائشہ کم سن تھیں - کم سني میں انسان بہت سي باتیں ایسي کر بیٹھتا ھے - پھر انکا مقصود اس سے کچھہ آنحضرۃ کو اذیت پہنچانا نہ تھا - صرف دوسري بي بیوں کے مقابلہ میں ایک تدبیر تھي جیسا کہ عورتیں اپني سوکنوں کے ساتھہ رشک و غیرت میں آکر کیا کرتي ھیں -

(انحضرت کي عزلت گزیني)

آپکے دوست کے مسیحي معلم نے کیسي سخت شیطنت کي ھے جبکہ کہا ھے کہ " بیویوں کي ناراضگي کا آپکو اسقدر صدمہ ھوا کہ ایک مہینہ تک اپني کوٹھري سے باھر نہ نکلے " !

اول تو ایک ماہ تک آپکا بیویوں سے علحدہ رھنا محض طلب نفقہ کي وجہ سے تھا نہ کہ واقعۂ تحریم کي وجہ سے - پھر یہ کہنا کہ " آپ اپني کوٹھري سے ایک ماہ تک بالکل باھر نہ نکلے " اور اس عزلت گزیني کا سبب ازواج سے ناراضگي کو قرار دینا تو سر تا سر افتراء محض اور بہتان عظیم ھے -

اصل واقعہ یہ ھے کہ نہ تو آپنے اس طرح کي خلوت گزیني اختیار کي ' اور نہ ایلاء کیلیے اسکي ضرورت تھي - علی الخصوص نماز کي جماعت اور اسکے قیام سے آپکو کون شے روک سکتي تھي ؟ چونکہ اسي زمانے میں آپ گھوڑے سے گر گئے تھے اور ساق مبارک پر چوٹ لگ گئي تھي اسلیے کچھہ عرصے تک اپنے کوٹھے ھي میں تشریف فرما رھے -

امام بخاري نے " باب الصلاة في السطوح و المنبر و الخشب " میں حضرۃ انس بن مالک کي روایت درج کي ھے : عن انس بن مالک : ان رسول الله صلعم سقط عن فرسه - فجحشت ساقه او کتفه و آلی من نسائه شهراً ' فجلس في مشربة له درجتها من جذوع النخل فاتاه اصحابه یعودونه فصلی بهم جالساً وهم قیام - الخ (صحیح بخاري کتاب الصلاة - صفحہ ٨١ -)

اسکا خلاصہ یہ ھے کہ انحضرۃ (صلعم) نے اپني ازواج سے ایک ماہ کیلیے ایلاء کیا تھا - اسي زمانے میں آپکے ساق مبارک پر چوٹ لگ گئي اور آپ اپنے اوٹے میں مقیم ھوگئے - صحابہ عیادت کیلیے آے تو وھیں نماز جماعت بیٹھکر پڑھائي -

اب آپ غور کیجیے کہ واقعہ کي اصلیت کیا ھے ' اور اسے معاندین سیاطین کس صورت میں پیش کرتے ھیں ؟

(تائید مزید)

یہاں تک لکھہ چکا تھا کہ ایک نئي کتاب کا پارسل پہنچا - قاضي ابوبکر ابن العربي الاندلسي کي احکام القران اپنے موضوع میں ایک بہترین کتاب ھے اور بعد کي تصنیفات کا ماخذ مشہور - حال میں مولائي حفیظ سابق سلطان مراکش نے اپنے صرف سے اسے مصر میں چھپوادیا ھے ' اور میرے پاس آگئي ھے - شکرا لله مساعیه - مجھے نہایت خوشي ھوئي کہ قاضي موصوف کي بھي روایات قصہ ماریہ کي نسبت وھي راے ھے جو علامہ عیني اور نووي وغیرہ کي ھے - چنانچہ تمام روایات کے نقل کرنے کے بعد لکھتے ھیں :

وانما الصحیح انه کان في العسل و انه شربه عند زینب و تظاهرت علیه عائشة و حفصة فیه و جری ما جری - (جلد ٢ - صفحہ ٢٧٢)

اور در اصل صحیح یہي ھے کہ آیۂ تحریم کا شان نزول شہد کا واقعہ ھے ' اسے حضرۃ زینب کے ھا آپنے پیا تھا ' اسپر حضرۃ عائشہ حفصہ نے مظاھرہ کیا اور وہ سب کچھہ پیش آیا جو معلوم ھے -

تاریخ قـدیـم کا ایک فـرامـوش شـده صـفـحـــه !

نـامـهٔ بـر کـبـوتـر !

عہد قدیم کی تار برقی اور طیارات !

نامه بر کبوتروں کي فوجي تربیت کا آغاز اس طرح هوتا هے که پہلے انہیں کبوتر خانوں کے گرد و پیش کارے دیے جاتے هیں -

هر کبوتر سے یه چاها جاتا هے که وه هر روز ۵ گھنٹے دن بھر میں دو بار اڑیں -

ان آزمایشي لڑائیوں کي نگراني نہایت توجه سے کي جاتي هے - پنجروں کي کھڑکیاں جب کھولي جاتي هیں تو سپاهي مستعد رهتے هیں اور ان کبوتروں کو ڈهابلیوں کي چھت پر بیٹھنے نہیں دیتے - جو چند کبوتر پاس ہي کي چھتوں پر بیٹھکے اپنے رفقاے سامنے نافرماني کي بري مثال پیش کرتے هیں ' انہیں بلا تکلف فوراً گولي سے مار دیا جاتا هے -

اعلی درجه کے تربیت یافته کبوتر غول باندھکے اڑتے هیں ' جسکي وجه سے وه کبھي نظروں سے اوجھل نہیں هونے پاتے -

نامه بر کبوتروں کے سفري آشیانے

کورے پتے پہلے چند منٹ اڑتے هیں ' پھر بتدریج بڑھتے جاتے هیں - یہاں تک که تین مہینه کي عمر میں گھنٹے گھنٹے بھر تک اڑنے لگتے هیں -

ایک طرح کي نقل و حرکت کے لیے همیشه ایک هي قسم کے اشارے کیے جاتے هیں تا که کبوتر سمجھه سکیں که انسے کیا کہا جا رها هے ؟ کبوتروں کو پنجروں سے نکالنے کے لیے چیخیں ' تالیاں ' اور کمروں کي درمیاني اوٹیں کھڑکھڑائي جاتي هیں واپس بلانے کے لیے کونڈوں میں پاني بھرنے اور زمین پر دانه ڈالنے کے بعد سیٹي بجائي جاتي هے -

(نامه بري کي مشق)

پرواز کے ساتھه ساتھه نامه بري کي مشق بھي شروع کرادي جاتي هے - مسافت کي مقدار بتدریج بڑھتي رهتي هے - فراهمي افواج کي حالت میں کبوتر کسي ایسے مقام پر رکھے جاتے هیں جسمیں اور فوج میں حملے کے وقت سلسلۂ نامه و پیام ضرور رهنا چاهیے -

جو مقامات ایسے هیں که بعض ذرائع مراسلت کي بربادي کے بعد کبوتروں کو وهاں رکھا جاسکتا هے ' انکے متعلق سلسلۂ تعلیم کا جاري رکھنا ایک منطقي نتیجه هے ' مگر اسکي قسمت میں پابندي نہیں - کیونکه قاعده یه هے که کبوتر ڈهابلیوں کے هر طرف اڑائے جاتے هیں - بارش ' کہر ' اور برف کے زمانے میں اڑانے کي کوشش نہیں کي جاتي - جاڑے کے زمانے کو بالکل غیر مناسب سمجھا جاتا هے - فروري ' مارچ ' اور اپریل کے مہینے پٹھوں کي نگراني و پرداخت کے لیے وقف هوتے هیں -

عمر کے لحاظ سے کبوتروں کے دو درجے هوتے هیں - پہلے درجے کے کبوتر یا تمام افواج کي کور جسکي عمر ۱۸ مہینے سے لیکے ۸ برس تک هوتي هے ' روزانه اپني ڈهابلي سے اڑکے وهاں تک جاتے هیں ' جہاں وه جنگ کے زمانه میں رکھے جائینگے - یه یا تو چھوٹي چھوٹي ٹکڑیوں میں اڑتے هیں یا کبھي ایک دم سے چھوڑ دیے جاتے هیں ' مگر بہر صورت انمیں سے هر ایک کے کاوں کا خیال رکھا جاتا هے تا که هر کبوتر کي مشق اچھي طرح هوجاے - بعض کبوتر عرصه تک فوجوں کي اجتماع گاهوں میں بند رهتے هیں - نیز ایک زمانے تک کسي خاص راه پر باقاعده هر روز اڑائے جاتے هیں -

مسافت کي مقدار پہلے دن ۲۰ کیلومیٹر (ساڑھے ۱۲ میل) هوتي هے - تیسرے دن ۳۰ کیلومیٹر - چھٹے دن ۶۰ کیلومیٹر - چودھویں دن ۸۰ کیلومٹیر - بیسویں دن ۱۳۰ کیلومیٹر - ستائیسویں دن ۲۱۰ کیلومیٹر - اور چونتیسویں دن ۳۰۰ کیلومیٹر کردي جاتي هے -

ایک سال کي عمر کے پٹھوں کو بھي چھه هفتے میں قریباً یہي مشق کرائي جاتي هے - ڈهابلي کے آس پاس چند ابتدائي کاؤں کے بعد اولاً ۱۰ - کیلومیٹر تک جاتے هیں ' اسکے بعد مسافت بتدریج بڑھتي جاتي هے - یہاں تک که چھٹے هفته کے آخر میں ۲۰۰ کیلومیٹر پورے هوجاتے هیں -

پرواز کي مشق خشکي یا دریا میں ' جس پر کبوتر خانوں کي مقامي حالت اجازت دے ' کرائي جاتي هے - دھوپ کي گرمي کے خیال سے کبوتر بہت هي تڑکے چھوڑے جاتے هیں - موسم سرما میں شرح پرواز ۸۰ سے لیکے ۹۰ میٹر (ڈیڑه میل) في منٹ هوتي هے - ان مشقوں کے نتائج ' گم شده کبوتر ' دیگر سانحات ' یه سب چیزیں قلمبند هوتي هیں -

چونکه ان مشقوں کا مقصد کبوتروں کو باقاعده نامه بري کي تعلیم دینا هے ' اسلیے انکے ساتھه ایسے خطوط بھي کردیے جاتے هیں جو خاص طور پر اسي غرض سے هلکے اور محفوظ بنائے جاتے هیں تا که بحفاظت و سہولت جاسکیں -

(مراسلات)

مراسلات یا تو تحریری هوتي هیں یا عکسي - اول الذکر نهایت باریک کاغذ پر هوتے هیں جو ۳ - سے ساڑھے ۴ - انچ تک هوتا هے - کاغذ کو بیچ سے موڑ کے پٹي کي طرح لپیٹ دیتے هیں - لپٹنے کے بعد اسکي ضخامت کوئي ڈیڑه انچ کي هوتي هے ' اور ایک سرے کي طرف گاو دم هوتي چلي جاتي هے -

عکسي مراسلات ۱۱ × ۱۴ انچ کي قلمي تحریروں سے $1\frac{1}{2}$ × ۲ کي جهلي پر لبلي جاتي هیں - عکسي مراسلات جب پهنچتي هیں تو اس جهلي کو ایک شیشه کي پلیٹ پر منڈھکے خوردبین (Glass maginfying) سے یا طلسمي لالٹین کے ذریعه اسکا پرتو ڈالکے پڑھتے هیں - مشقي مراسلات میں یه فرمایش هوتي هے که اس کبوتر کے پکڑنے کي اطلاع فوجي حکام کو دیدي جائے - اسکے علاوہ اس کبوتر کي منزل مقصود' جتنے کبوتر چھوڑے گئے هیں انکي تعداد' انکے سلسله وار نمبر' نیز علم الجو کے متعلق چند عملي نوٹ درج کیے جاتے هیں -

مراسلات دو قسم کے چونگوں میں بهیجے جاتے هیں - ایک قسم کا چونگا قاز کے پروں کا هوتا هے جسکا طول ڈیڑه انچ اور قطر آدھ انچ هوتا هے -

مراسلات روانه کرنے والا اپنے بائیں هاتهه سے کبوتر کو پکڑ کے اسکے سینے کو اپنے سینے سے لگا دیتا هے اور اسکی دم کے درمیاني پروں میں سے ایک کو علحده کرکے اسمیں قاز کا پر ڈالدیتا هے ' اور بقیه پر کے دونوں طرف کے ریشوں کو اسطرح دبا دیتا هے که جب مراسلۃ نکال لي جاتي هے تو پهر اپني اصلي حالت میں آجاتے هیں - اسکے بعد اس پر کي ڈنڈي کے اندر جو خول هوتا هے اسمیں مراسلت ڈالکے دیا سلائي کے تنکے سے بند کردي جاتي هے -

دوسري صورت یه هے که الیومینیم کا ایک چونگا کبوتر کي ٹانگ میں باندهدیتے هیں ' اور مراسلت ایک دوسرے چهوٹے چونگے میں رکهکے اس بڑے چونگے کے اندر ڈالدیتے هیں -

هر فوجي نامه بر کبوتر پر بعض خاص نشانات هوتے هیں جن سے وہ فوراً پهچان لیا جاتا هے - بائیں پیر میں الیومونیم کا ایک حلقه هوتا هے' جس پر تاریخ 'کبوتر خانے کا پته' اور نمبر شمار منقش هوتا هے - یهي نقوش مع حرف "ن" یا "م" کے بغرض اظهار جنس اسکے بازو پر بهي چهپے هوتے هیں - اسکے علاوہ اجتماع گاہ افواج اور کبوتر کي جنس کا علم اس رنگین مصنوعي هاتهي دانت (Celluloid) کے حلقه سے بهي هو جاتا هے' جو کبوتر کے دهنے پیر میں هوتا هے - یه حلقے بٹي هوئي رسي کي طرح بنائے جاتے هیں اور کئي تاروں کے ان میں بل دیے جاتے هیں - ڈهائي بل نر کي اور ڈیڑه بل ماده کي علامت قرار دیگي هے - اسکے علاوہ سیاه ' سفید ' نیلا ' سرخ ' زرد ' سبز' بنفشي کے سات طرح کے رنگ لگے هوتے هیں ' جن سے مختلف اطراف کي علامتوں کا کام لیا جاتا هے -

(اسباب و وسایل)

طریق تربیت کے اس مختصر خاکے کي تکمیل کے لیے یه ضروري معلوم هوتا هے که ان مادي سامانوں کو بهي بیان کردیا جائے ' جو فرانس کے فوجي کبوتروں کي تربیت میں استعمال کیے جاتے هیں - اسمیں نامه بري کا سامان مع کابکوں کے سامان کے شامل هے -

چونکه کبوتروں کو صرف چند مقررہ گهنٹوں هي میں خانوں سے نکالا جاتا هے ' اسلیے هر حصه (کمپا ٹمنٹ) کے دروازے پر خاص داخله کے پنجرے رکهے رهتے هیں - یه پنجرے اس طرح کے بنے هوتے هیں که کبوتر اندر جا تو آساني سے سکتا هے مگر نکل نهیں سکتا -

پنجرے عموماً ۲ انچ اونچے' ۲۳ انچ لمبے' ۲۸ انچ گهرے هوتے هیں - انکے پهلو آهني تیلیوں کے هوتے هیں جن میں ڈیڑه ڈیڑه انچ باهم فصل هوتا هے - اوپر آهني جال هوتا هے جسکا هر حلقه ۵ - ۴ انچ کا هوتا هے - یه گنجایش ایسي هے که اندر جانے کے لیے تو کافي هے مگر باهر نکلنے کے لیے بالکل نا کافي هے - سامنے کا بالائي حصه بالکل دونوں پهلوؤں کي طرح هوتا هے مگر زیریں حصه بدنما تاروں کے ایک متحرک چوکهٹے سے بند کردیا جاتا هے - یه چوکهٹا ایک قلابه میں جهولتا رهتا هے جو اس چوکهٹے کي بالائي سلاخ میں جڑا هوتا هے ' اور زیریں سلاخ اسطرح بني هوتي هے که اس بد نما تاروں کے چوکهٹے کو اندر جانے دیتي هے مگر باهر آنے نهیں دیتي - جب کبوتر واپس آتے هیں تو پنجرے کے سامنے والے تختے پر بیٹهکے اس چوکهٹے کو دهکیلتے هوے اندر چلے جاتے هیں - جب نکلنا هوتا هے تو دور سے کهڑکي اٹها دیتے هیں -

[۱] کبوترونکا سفري آشیانه - ایک بالکل بند حالت میں دکهلایا گیا هے اور ایک جالي دار هے -

[۲] نامه بر کبوترونکے اترنے کا مناره نما اسٹیشن -

وہ تخته جس پر کبوتر آکے بیٹهتے هیں ' اسلیے لمبا بنایا گیا هے تا که بچونکو اپنے خانے کا راسته ملنے میں سهولت هو -

وہ آشیانے جنمیں بیٹهکے ماده انڈے سیتي هے' بالائي خانوں میں بنائے جاتے هیں - هر خانے میں دو آشیانے هوتے هیں کیونکه پهلي جهول کے بچوں کے نکلنے کے بعد سے تین هفتے کے اندر (یعنے قبل اسکے که بچے خود دانا چگنے کے قابل هو جائیں) جوڑے دوسري جهول کے انڈے دیدیتے هیں - ان خانوں کا بالائي حصه اسطرح بنایا جاتا هے نه کبوتروں کے لیے ایک روش سي نکل آتي هے - سامنے کا حصه لکڑي کي هلکي جالي سے بند هوتا هے جو آشیانے کي صفائي کے وقت بآساني هٹا لي جاتي هے -

کبوتروں کو ایک مقام سے دوسرے مقام پر موٹي موٹي شاخوں کے پنجروں میں لیجاتے هیں - جب اڑنے کے لیے چهوڑنا هوتا هے تو اُس جوڑ دروازے کو کهولدیتے هیں جو پنجرے کے اوپر هوتا هے - یه پنجرے تین مختلف پیمانوں کے هوتے هیں ' جنمیں علی الترتیب ۲۵ سے ۳۰' ۱۲ سے ۱۵ ' اور ۴ سے ۶ کبوتر تک آسکتے هیں - پنجرے یا تو ریل کي گاڑیوں میں جاتے هیں یا خچر پر رکهکر لیجاتے هیں -

فوجي حکام جهاں تک هوسکتا هے نامه بر کبوتروں کي پرورش کي حوصله افزائي کرتے رهتے هیں - فرانس کے ملکي (سول)

افسروں میں بہت سے لوگوں کے پاس کبوتر خانے ہیں جنمیں بہت سے تربیت یافتہ نامہ بر کبوتر ہیں ' اور جو براہ راست صیغۂ جنگ کي نگراني میں داخل ہیں -

فرانس کے نامہ بر کبوتروں کو سرکاري طور پر تعلیم دینے کي تاریخ سنہ ۱۸۷۰ کي جنگ جرمني و فرانس سے شروع ہوتي ہے - گو اسوقت ان مسکین پرندوں کي تربیت بہت هي معمولي هوئي تهي' مگر انهوں نے ایسے عجیب و غریب کام انجام دیے کہ اب آیندہ جنگ میں انکي اعانت پر پورا پورا اعتماد کیا جاتا ہے -

(نامہ بر کبوتر اور طیارات)

غالباً عنقریب کبوتر ایروپلین یعني هوائي جہازوں پر بھي جایا کرینگے ' اگرچہ طیارچیوں کو ان سے طبیعي نفرت ہے کیونکہ وہ کبوتروں کو اپنا ایک خطرناک دشمن سمجھتے ہیں - انکا خیال ہے کہ ایک تیز رو ایروپلین کي رسي کو پھڑپھڑانے والے کبوتروں سے سخت صدمہ پہنچتا ہے اور پرندے کا پروپلر (Propeller) (هوائي جہاز کے سامنے کا ایک آلہ) نجس کرنا تو اور بھي خطرناک ہوگا -

ان امور کے انسداد کے لیے یہ تجویز کیا گیا ہے کہ کبوتروں کو چھوڑتے وقت انکا سر نیچے کي طرف کرکے کسي اتني لمبي نالي میں سے چھوڑا جاے کہ جب تک یہ حیرت زدہ پرند سنبھلکر اوڑنا شروع کرے ' اوسوقت تک طیارہ ان سے بہت دور هوجاے - اس تجویز کا آیندہ موسم سرما میں تجربہ کیا جائیگا "

یہاں تک سائنٹفک امریکن کے مقالہ نگار کے مضموں کا ترجمہ تھا - بہت کم لوگوں کو یہ بات معلوم ہوگي کہ اس وقت تک یورپ کي ایک بڑي حکومت نامہ بر کبوتروں کي تعلیم و تربیت کا ایک ایسا با قاعدہ جنگي صیغہ رکھتي ہے ' اور جو فرانس اس عہد دخان و برق میں اپنے هوائي طیارات سے شہرت حاصل کرچکا ہے، وہ ان قدرتي اڑنے والے نامہ بروں کي طرف سے بھي غافل نہیں ہے' اور بہتر سے بہتر هوائي جہاز بھي اسے کبوتروں سے بے نیاز نہ کرسکے ہیں !

اسکے بعد هم نامہ بر کبوترونکي تاریخ گذشتہ کي طرف متوجہ ہونگے ' اور علي الخصوص اسلامي عہد کي ترقیات و انتظامات کا تذکرہ کرینگے - کیونکہ یہ فن بھي مسلمانوں کے عہد عروج کا کچھہ کم ممنون نہیں ہے -

---

عـالم اسـلامي

یورپ و امریکـہ اور مذهب بہـائیہ

موجودہ رئیس البہائیہ کا سفر هند !

جبکہ انگلستان اور امریکہ میں تبلیغ اسلام کي تحریک از سر نو شروع هوگئي ہے اور توفیق الہي نے اسکے لیے غیر متوقع وسائل بہم پہنچا دیے ہیں' تو یہ ذکر یقیناً قابل توجہ سمجھا جایگا کہ موجودہ صدي کا ایک نیا ایراني نژاد مذهب جو برسوں سے اپني خاموش اور بے صدا دعوۃ کو مشرق و مغرب میں پھیلانے کیلیے غیر معمولي جد وجہد کر رہا ہے اور جسکے تفصیلي حالات سے ایران کے باهر بہت کم دلچسپي لي گئي ہے ' امریکـہ کي جدت پسندي اور تلاش مـذهب سے فائدہ آٹھانے میں بہت کامیاب هوا ہے ' اور اب انگلستان میں بھي اپني دعوۃ کي تحریک کا سامان کر رہا ہے -

یعنے محمد علي باب کي موسسہ اور شیخ بہاء اللہ کي ترقي دادہ بہائي تحریک جسکي ابتدا گو ادعاء مہدیۃ سے هوئي هو لیکن اب وہ ایک بالکل مستقل اور مدعي تجدید شریعت و کتاب مذهب ہے ' اور ایران کے علاوہ بھي اسکے پیروؤں کي اچھي تعداد هندوستان' برما ' مصر ' کردستان ' امریکہ ' بغداد' اور عراق عجم میں موجود ہے !

ابھي چند هفتوں کي بات ہے کہ ایک امریکن بہائي لیڈي نے هندوستان کا سفر کیا تھا تاکہ بہائي مذهب کي تبلیغ کو تقویت پہنچاے اور عرصے تک کلکتہ میں مقیم رهي تھي - ولایت کي تازہ ڈاک سے معلوم هوتا ہے کہ شیخ عباس افندي یعني موجود رئیس بہائیہ عنقریب هندوستان آنے والا ہے -

مسز استے نزد : ایک امریکن بہائي داعیہ

حال میں هم سے ایک صاحب علم بزرگ نے مذهب بہائي کي تاریخ و عقائد کے متعلق استفسار کیا ہے - اسکا تفصیلي جواب " اسئلۃ و اجوبتہا " کے سلسلے میں لکھنا چاهتے تھے لیکن واقعۂ ایلاء نے کئي هفتہ سے تمام گنجائش روک لي ہے ' اسلیے دیگر سوالات کے طرف متوجہ ہونے کا موقعہ نہیں ملا - همارے پاس اس مذهب کي صحیح تاریخ اور تمام عقائد و مختصات و تغیرات کا بہترین مواد عرصے سے موجود ہے ' اور متعدد مشاهیر علماء بہائیہ سے بمبئي کے قیام میں نہایت مفصل صحبتیں رہچکي ہیں - بہائي عقائد و اصول کي کتابیں عرصہ تک بالکل قلمي تھیں اور اجنبیوں کیلیے انکا دیکھنا تقریباً محال تھا - پھر بغداد و عکہ اور مصر و امریکہ میں بعض بعض طبع هوئیں ' لیکن انکو بھي اجنبیوں میں تقسیم نہیں کیا گیا اور سواے " مقالۂ سیاح " وغیرہ کتب دعوۃ و تبلیغ کے اصل

روزانـہ الهـــلال

شیخ عبد البہا عباس آفندي

موجودہ رئیس البہائیہ جو عنقریب ہندوستان آنے والے ہیں -

اصول و عقائد اور تاریخ و سوانح کي کتابیں صرف بہائي حلقہ هي میں محدود رهیں - علی الخصوص کتاب " البیان " جو محمد علي باب نے بطور ایک الہامی کتاب کے بیش کي تهي ' اور جسے اب بہائیہ منسوخ قرار دیتے هیں ' اور کتاب " اقدس " جو شیخ بہاء اللہ نے پیش کي تهي اور جو اب مذهب بہائي کا اصل الاصول اور کتاب وحي آسماني ہے ' نیز عبادات و اعمال کے رسائل ' باهمي مشاجرات و مخاصمات کي مصنفات ' بہاء اللہ اور صبح ازل کے مناظرات ' وغیرہ وغیرہ صرف مشاهیر علماء بہائیہ هي کے پاس رهتي تهیں ' اور عوام بہائیہ کو بهي سواے کتب احکام و عقائد کے اصلي ذخیرہ بہت کم دیا جاتا تها -

لیکن همارے پاس یہ تمام ذخیرہ موجود ہے - کتاب " البیان " اور " اقدس " اور کتاب الصلواۃ وغیرہ قلمي هیں جنکي نقل بمشکل حاصل کي تهي - انکے علاوہ بیس جالیس جهوتے بڑے مطبوعہ رسالے بهي هیں جنسے تمام اصلي اور اندروني حالات پر روشني پڑتي ہے -

پچهلے دنوں غالبا چند کرد و ایراني بہائیوں نے قاهرہ میں ایک عمدہ پریس جاري کیا ہے جسکا نام مطبع " کردستان العلمیہ " ہے - اس پریس میں بهي متعدد کتابیں نئي طبع هوي هیں - ازانجملہ موجودہ رئیس بہائیہ شیخ عباس آفندي کے عربي و فارسي رسائل و خطوط هیں جو مختلف سوالات کے جواب میں لکهے گئے تهے - اسکا قلمي نسخہ بعض بہائي دعاۃ کے پاس پہلے دیکهہ چکا هوں - اب جهپنے کي وجہ سے بآساني هاتهہ آگئي ہے -

اسي طرح " گب سیریز " میں مسٹر اڈورڈ براؤن نے " تاریخ بہائیہ " شائع کرکے جو در اصل " مقالۂ سیاح " کا اصلي نسخہ ہے اسکي ابتدائي تحریک و ظہور کي بوسیدہ تاریخ بهي شائع کردي ہے -

بس ایک نہایت مفصل اور دلچسپ مضمون مذهب بہائي کي تاریخ پر لکها جا سکتا ہے - بشرطیکہ لکهنے کي مہلت ملے -

* * *

سلطان عبد الحمید نے میرزا یحیی کا شاني ملقب به " صبح ازل " کو ایڈریا نوپل میں اور بہاء الله کو عکه میں رکھا تھا - یہي عکه بہائي مذهب کا موجوده مرکز هے - شیخ بہاء الله کے بعد اسکا بڑا لڑکا " عباس افندي " جانشین هوا - وہ ایک صاحب علم' وسیع المعلومات ' اور نہایت فصیح و بلیغ شخص هے -

دستوري حکومت کے اعلان تک رئیس بہائیه کو عکه سے باهر نکلنے کي اجازت نه تھي - اعلان مشروطه کے بعد آزادي دیدي گئي - اس وقت سے ابتک شیخ عباس نے متعدد سفر کیے هیں ' پہلے مصر گیا - پھر امریکه کا سفر کیا جہاں کئي هزار امریکن بہائي موجود هیں اور متعدد شہروں میں انھوں نے اپني مذهبي سوسائٹي (بیت العدل) قائم کر رکھي هے -

پچھلے دنوں وہ انگلستان آیا اور متعدد صحبتیں تحریک و دعوة کي منعقد کي گئیں - مگر اس بارے میں انگلستان اور امریکه بالکل مختلف آبادیاں هیں - یہاں مذهبي تحریکیں اس قسم کي سیاحتوں سے قائم نہیں هوسکتیں - تاهم بعض اخبارات میں ایک نئے ایراني مذهب کا ذکر کیا گیا ' بعض رسائل نے اپنے نامه نگاروں کو تحقیق عقائد کیلیے بھیجا ' بعض نے انکي اور انکے امریکن اور ایراني ساتھیوں کي تصویریں شائع کیں - غرضکه کچھه نه کچھه چرچا هوگیا -

متعدد امریکن عورتیں انکے همراه تھیں جو بہائي هوگئي هیں - انھي میں سے ایک نوجوان داعیه حال میں کلکته آئي تھي -

خیال کیا جاتا هے که شیخ عباس آفندي اب هندوستان کے سفر کا اراده کر رهے هیں جو تمام دنیا میں مسلمانوں کا سب سے بڑا مرکز هے اور جہاں گذشته بیس پچیس سال سے بہائي داعي متصل مگر بالکل خاموش کام کر رهے هیں - غالباً وہ عنقریب سیلون و برما هوکر هندوستان پہنچیں -

مقامي معاصر " هندو پیٹریٹ " نے شیخ عباس اور انکے ساتھیوں کي تصویریں بضمن سفر انگلستان و تذکرۂ داعیۂ امریکه شائع کي هیں - هم نے انکے بلاک اشاعت کیلیے منگوا لیے تھے جو آجکي اشاعت میں درج " الهلال " کرتے هیں -

ان میں پہلي تصویر ایک امریکن بہائیه کي هے - اسکا نام مسز اسٹے نرق هے - وہ شیکا گو (امریکه) میں بہائي هوئي اور پھر تکمیل و تربیت کي غرض سے پانچ سال تک عکه میں مقیم رهي - پچھلے سال بہائي مذهب پر لکچر دینے کیلیے اس نے مصر کا سفر کیا اور وهانسے گذشته دسمبر میں بمبئي پہنچي - بمبئي میں کچھه دنوں رهکر کرانچي آئي اور کانگریس کے اجلاس میں شریک هوئی - وهاں سے مدراس گئي اور مدراس سے کلکته آئی -

بہائي مذهب کے داعي جس سرگرمي اور سکوت و سکون کے ساتھه کام کرتے هیں ' اسمیں همارے لیے بڑي هي عبرت و بصیرت هے - رنگون ' بمبئي ' کلکته ' اور مدراس میں ایک بڑي تعداد هندوستاني بہائیوں کي موجود هیں جنھیں میں شخصاً جانتا هوں ' لیکن آجتک نه تو اخبارات میں انکا کبھي تذکره هوا اور نه عام طور پر لوگوں کو حالت معلوم هے !

دولت عثمانیه کي موجوده مالي حالت

قـــرض اور آمـــدنـــي

کسي سلطنت کے عام حالات پر اسکي مالي حالت کا بہت بڑا اثر پڑتا هے - خصوصاً دولۃ عثمانیه که یورپ کے ضغط و فشار اور اسکي عجز و درماندگی کي اصلي وجه اسکي مالي حالت هی هے - اسلیے ضروري هے که جب آپ دولۃ عثمانیه پر نظر عام ڈالتے هوے اسکي مشکلات پر غور کریں' تو اسکي مقروضیت کي وسعت اور اسکي آمدني کي قلت کو بھي پوري تفصیل کے ساتھه پیش نظر رکھلیں -

دولۃ عثمانیه پر یورپ کے جسقدر قرض هیں' انکي دو قسمیں کي گئي هیں :

(۱) وہ جو کسي نظام و آئین کے ماتحت هیں -

(۲) جو اس قید و بند سے آزاد هیں -

پھر منتظم اور باقاعده قرضوں کي بھي ۳ - محرم کے اتفاق (اگریمنٹ) کي رو سے دو قسمیں هیں -

(۱) وہ جو صیغه قرضه هاے عام یعني (صندوق الدین) کے ذریعه سے ادا هونگے -

(۲) وہ جو دولۃ عثمانیه نے کسي اجنبي بنک سے اس شرط پر لیے هیں که وہ خود براه راست ادا کردیگي -

وزیر مال نے اپنے صیغه کي جو رپورٹ سب سے آخر میں شائع کي هے' اس سے معلوم هوتا هے که آخر فروري سنه ۱۹۱۱ع تک دونوں طرح کے باقاعده قرض حسب ذیل تھے :

" دولۃ عثمانیه نے یورپ سے جو قرض اس شرط پر لیے تھے که وہ صیغه قرضهاے عام یا صندوق الدین کے ذریعه سے ادا هونگے' انکي مجموعي تعداد ۹,۱۳,۵۶,۳۲۸ عثماني پونڈ هے - یه صیغه جسوقت سے قائم هوا هے اسوقت سے لیکر سنه ۱۹۱۱ع تک اس رقم میں سے کچھه اوپر نو ملین ادا هوچکے هیں - اب عثماني خزانه کے ذمه ۸۲ ملین ۱۰ هزار ۳ سو ۵۰ ملین پونڈ باقي هیں - (ایک ترکي پونڈ ۱۲ - روپیه کا هوتا هے)

اصلي قرض میں ۵,۷۹,۰۸,۳۲۰ پونڈ کي وہ رقم بھي هے' جسکا شمار ان قرضوں میں هے جو ریلوے کي آمدني سے ادا هونگے - اسکا سود ۴ فیصدي هے' اور یه ۳ محرم کے اتفاق میں منظور بھي هوچکا هے - اسکے علاوه باقي ۲,۳۴,۴۸,۰۰۸ پونڈ میں مندرجۂ ذیل رقمیں شامل هیں : سنه ۱۸۹۰ ' ۱۹۰۳ ' ۱۹۰۴ ' اور ۱۹۰۵ کے قرض جنکا سود ۴ فیصدي هے - وہ رقمیں جو دوباره سنه ۱۹۰۵ع اور سنه ۱۹۰۸ع میں بغداد ریلوے کي ضمانت پر لي گئي هیں - انکا سود بھي ۴ فیصدي هے - سنه ۱۸۹۶ع کا قرض جسکا سود ۵ فیصدي هے -

دولۃ عثمانیه نے یورپ کے بنکوں سے جو قرض اس شرط پر لیے تھے که وہ خود براه راست ادا کردیگي' انکي مجموعي تعداد ۴,۸۵,۹۴,۵۲۴ عثماني پونڈ هے - جسمیں سے آخر فروري سنه ۱۹۱۱ع تک قریباً ۴ ملین پونڈ ادا هوچکے هیں' اور ۴,۴۶,۰۸,۸۷۲ پونڈ ابھي عثماني خزانه کے ذمه واجب الاداء هے -

ـــ اس رقم میں مختلف قسم کے قرض شامل هیں- ۲۱,۴۸,۲۱,۸۹۰ پونڈ کي رقم ۱,۸۵۵ .اور ۱۸۹۱ کے قرضوں کي هے جسکا سود ۴ فیصدي هے - ایک رقم سنه ۱۸۹۴ کے قرض کي هے جسکا سود ساڑهے تین فیصدي هے - ان قرضوں کي ادایگي مصر کے خراج سے هوتي هے -

یه ایک قسم کے قرض تهے - دوسري قسم کے قرضوں کي تعداد ۴۴,۷۲,۳۱۳ پونڈ هے - اسمیں مندرجۂ ذیل قرض شامل هیں :

اجارہ تمباکوکي کمپني کا قرض جو سنه ۱۸۹۳ع میں ۴ فیصدي پر لیا گیا هے - ریلوے کمپني کا قرض جو سنه ۱۹۹۳ع میں ۵ فیصدي پر لیا گیا هے - صومه بندرمه ریلوے کمپني کا قرض جو سنه ۱۹۱۱ع میں ۴ فیصدي پر لیا گیا هے - ان قرضوں کي ادایگي بعض مقررہ مالي معاهدوں سے هوتي هے -

قرض کي تیسري قسم جنگي کے قرض هیں - انکي مقدار ۲,۲۶,۴۰,۰۲۴ پونڈ هے - اسمیں سنه ۱۹۰۲ اور ۱۹۰۹ کے قرض اور سنه ۱۹۱۱ع کے قرض کي پهلي قسط بهي شامل هے - ان تینوں کي شرح سود ۴ فیصدي هے - انکي ادایگي خود حکومت کو براہ راست کرنا پڑتي هے -

اس تفصیل سے معلوم هوگیا هوگا که آخر فروري سنه ۱۹۱۱ع تک دولۃ عثمانیه کے عام قرضوں کي کل مقدار ۲,۹۱,۲۲,۴۲,۹۱۱ فرانک تهي (ایک فرانک دس آنه کا هوتا هے) جسمیں سے اسوقت تک ۳۰۱,۶۲,۲۶,۶۸۵ فرانک ادا هوچکے هیں' اور ۲,۶۰,۵۹,۱۶,۲۲۶ فرانک دولۃ عثمانیه کے ذمه باقي هیں -

لیکن اسکے بعد هي دولۃ عثمانیه دو شدید هولناک جنگوں میں گرفتار هوگئي' - علی الخصوص جنگ بلقان میں اسے سخت زیرباري هوئي اور قرض بجاے کم هونے کے اور بڑهگیا - چنانچه جنگ بلقان اور ادرنه کے واپس لینے سے قبل (آخر جون سنه ۱۹۱۳ع میں) وزیرمال نے اعلان کیا تها که اسوقت دولۃ عثمانیه کے ذمه قرضهاے عام کي مقدار ۱۳,۰۲,۵۴,۴۵۷ عثماني پونڈ یعني ۲,۹۹,۵۸,۵۲,۵۱۱ فرانک هوگئی هے -

اسوقت قسطنطنیه اور یورپ میں عثماني رعایا کي تعداد ۱۸۰۰۰۰۰ لاکهه هے - ایشیا میں جن ممالک پر دولۃ عثمانیه عثماني افسروں کے ذریعے حکومت کررهي هے' انکي آبادي ۱۹۱۰۰۰۰۰ هے - اگر یه قرض تمام عثماني رعایا پر تقسیم کیے جائیں تو هر شخص کے ذمه ۱۴۳ فرانک پڑینگے -

لیکن پیرس میں جو موتمر مال منعقد هونے والی هے' اسمیں ان قرضوں کا ایک حصه ضرور ریاستهاے بلقان سے لیا جائیگا - اگر یورپ نے انتهائي تعصب سے کام نه لیا تو امید هے که اس بار کا جسقدر حصه ریاستهاے بلقان کے ذمه کیا جائیگا' اسکي مقدار قریباً ۴۶۹۰۰۰۰۰۰ فرانک هوگي - اسکے بعد دولۃ عثمانیه کے ذمه ۲۵۰۰۰۰۰۰۰۰ فرانک اور کچهه کسور رهجائینگے' جنمیں غیر منتظم قرضوں کے شامل کرنے کے بعد (آخر جون سنه ۱۹۱۳ ع تک) دولۃ عثمانیه کي کل رقم ۳,۶۸,۱۶,۴۱۷ عثماني پونڈ هوگي - اس میں وہ قرض بهي شامل هیں جو مختلف بنکوں سے لیے گئے اور اب اس آخري فرانسیسي قرض سے ادا کیے جائینگے -

---

آپ کے الهلال کا میں کیا زمانه شیفته و مفتوں هے - خدا کرے اس مقدس پرچه کي اشاعت هر شهر و قصبه میں کافي و وافي هو جائے :

ناوک نے تیرے صید نه چهوڑا زمانے میں
تڑپے هے مرغ قبله نما آشیانے میں

براہ کرم مندرجه ذیل تین خریداروں کے نام وی پي بهیجکر ممنون فرمائیں -

فقیر حقیر شاہ محمد چندا حسیني چشتي نامي کوہ پور شاہ پور - حیدر آباد -

بريد فرنگ

تلخیص و اقتباس

اسد پاشا کي گرفتاري کے متعلق تازہ انگریزي ڈاک میں تفصیلات آگئي هیں مگر بیانات باهم مختلف هیں - معلوم نهیں هوتا که دونوں وزارتوں سے اسد پاشا کا استعفا شهزادہ ویڈ کي ملاقات کا نتیجه هے یا محافظ فوج میں اضافه هونے کا؟ بهر حال هوا یه که ڈچ جندرمه (جنگي پولیس) کے افسر اعلی نے اسد پاشا کو حکم دیا که اپني فوج کو منتشر کرکے هتیار حوالے کردے - اس نے انکار کیا - بیان کیا جاتا هے که اسکے بعد اسد پاشا کي فوج نے آتشباري شروع کردي تهي جسکا جواب اس فوجي توپخانه نے دیا جو پہلے سے بنظر احتیاط موقع (پوزیشن) پر رکهدیا گیا تها - مگر اسکے بعد اسد پاشا نے صلح کا سفید جهنڈا بلند کردیا -

ایک مشترکه فوج اسد پاشا کے گهر کي طرف بڑهي اور گرفتار کرکے آسٹریا هنگري کے ایک کروزر پر لے آئي - یهاں سے وہ ایک اطالي دخاني جهاز پر سوار کرکے برنڈزي بهیجدیا گیا -

اسد پاشا نے ایک اعلان پر دستخط کردیے هیں' جسکا مطلب یه هے که وہ البانیا کے معاملات میں شهزادہ ویڈ کے بغیر اجازت دخل ندیگا !

ایپرس میں دول کي مداخلت ناکامیاب ثابت هوئي - البانیا پر قبضه کے متعلق بین الملي کمیشن اور ایپرس کي عارضي حکومت کے درمیان کارفو میں ایک اتفاق هوا هے - اسکا خلاصه یه هے که ملک دو انتظامي ضلعوں (کواٹرز) میں تقسیم کردیا جاے جو والیوں (Prefect) کے ماتحت هوں - جسقدر یوناني مذهبي و غیر مذهبي عمارات هیں' وہ سب بدستور قائم رهیں - عام مدارس کے ابتدائي تین درجوں میں تعلیمي زبان الباني اور یوناني' دونوں هوں - اسیطرح مقامي' انتظامي' اور قانوني کارروائیوں میں بهي یوناني زبان الباني زبان کے پهلو به پهلو رکهي جائے - اهل ایپرس سے هتیار نه لیے جائیں - جندرمه (جنگي پولیس) کے لیے اشخاص وهیں سے فراهم کیے جائیں - اس جندرمه کي خدمات کسي دوسري جگه کے لیے صرف اسي وقت لي جا سکیں گي جبکه کسي بڑي طاقت سے مقابله کي صورت پیش آجاے اور اسکا فیصله بین الملي کمیشن کریگا - یهي کمیشن تنظیم و ادارۂ داخلي اور نئي حکومت کے قیام کا بهي ذمه دار هوگا - آخر میں یه هے که اهل ایپرس کو عام معافي دیجائیگي -

گذشته مئي کے دوسرے هفته میں بلغاري ایوان شوری کے اندر نهایت گرم صحبتیں رهیں - موضوع بحث یه تها که بلغاریا کے آخرین مصائب اور نامرادیوں کے لیے گوشف اور دینف کي وزارتیں کهاں تک ذمه دار هیں ؟ اعضاء (ممبرس) نے اپني اپني جماعتوں کے خیالات بیان کیے - بالاخر هنگامۂ مباحثه و مناقشه کا خاتمه اس پر هوا که تمام مختلف جماعتوں نے بلغاریا کي تقویت اور اسکے لیے متحدہ سعي و کوشش کو اپنا نصب العین قرار دیا' اور باهمي منافشات کو مخالفت تک پهنچانے سے باز آگئے -

اس سلسلے میں اس حقیقت کا بهي انکشاف هوگیا جو الهلال آج سے بهت پہلے لکهه چکا هے' جبکه جنگ بلقان جاري تهي' اور بلغاري فتح مندیوں کي خبروں نے دنیا کو حیران بنا دیا تها - هم نے لکها تها که جنگ لولي برغاس کے بعد هي بلغاري قوت کا خاتمه

هوگیا ہے اور صرف اسي ليے بلغاریا اور اسکے حامي بیقرار هیں که آینده بغیر مزید جنگ کے خط اینوس میڈیا هي پر صلح طے هو جائے اور اسی مقصد کیلیے کامل پاشا کو دول یورپ نے طیار کیا تها -

نیلي پولي کے ایک دولتمند مهاجن اور گملجینا کے مبعوث (ڈیپوٹي) قسطنطین هاجي کیلشوف نامي نے بلغاري پارلیمنٹ میں بیان کیا که بلغاري فوج کے مرکز اعلی (هیڈ کوارٹر) نے خود اسکو خط اینوس و میڈیا کي منظوري کے لیے قسطنطنیه بهیجنا چاها تها ' اور اس کے لیے کامل پاشا بالکل تیار تها - اپنے بیان کي توضیح و توثیق کے لیے اس نے چند تار پڑهکر سنائے - پهلا تار ڈینف کا تها ' جسمیں گوشف سے کہا تها که خط اینوس میڈیا کي بابت کامل پاشا سے گفتگو کرنے کے لیے یه شخص جاتا ہے - اسکے لیے مجلس کي منظوري حاصل کرو - اسکے جواب میں گوشف نے لکها که مجلس کسي خاص وفد کے قسطنطنیه بهیجنے کي ضرورت نهیں سمجهتي - اسکے بعد ۲۹ نومبر کو شاه فرڈیننڈ نے تار دیا که قسطنطین کیلشوف کے متعلق صدر مجلس کي تجویز سے بالکل اتفاق کرتا هوں - نیز فوري کار روائي کي هدایت کرتا هوں - اسکے جواب میں گوشف نے لکها که " مجلس اس فیصله کن وقت پر اپني سنگیں ذمه داري سے با خبر ہے " گوشف نے اس تار میں یه بهي لکها تها : " آپ مجوزه مقصد کے متعلق وزیر مال کو تار دیں - قسطنطنیه میں بلغاریوں کو آنے کي اجازت نهیں - کیلشوف کا شخصي طور پر جانا نا ممکن ہے - انهیں وکیل خاص بنا نا هوگا "

مگر قدرت الهي نے عین وقت پر اپني نیرنگي دکهلائي - کامل پاشا کي وزارت کا خاتمه هو ' اور انور بے نے باب عالي کا مقفل هال فتح کرلیا - نتیجه یه نکلا که بلغاریا کو بالاخر روز بد دیکهنا پڑا اور مع اپنے اعوان و انصار یورپ کے اپني تمام امیدوں میں ناکام و خاسر رهي !

روس نے تبریز سے ۱۸ - ریں پیاده پلٹن اور دو توپخانوں کے بریگیڈوں کو قفقاز سے واپس بلا لیا ہے - روسي اخبارات اس واقعه کو بهت اچهال رہے هیں - ایک مقتدر اخبار لکهتا ہے که غالباً اب آس بیچیني میں سکون پیدا هوجائیگا ' جس کے متعلق کہا جاتا ہے که شمال ایران پر روس کے مسلسل فوجي قبضه کي وجه سے انگلستان میں محسوس کی جا رهي ہے - اس سے پہلے بهي کئي بار روسي فوج واپس جا چکی ہے مگر پهر اسکي جگه تازه دم فوج آگئي - سوال یه ہے که کیونکر یقین کیا جاسکتا ہے که اب اس فوج کی جگه نئي فوج نه آئیگي ؟

بقول تفلس کے ایک نیم سرکاري جرنل کے ' اسوقت شمالي ایران میں ۱۲۴۰۰۰ روسی محافظ فوج موجود ہے !

لندن میں علوم و السنۂ شرقیه کے مطالعه و اشاعت کیلیے جو مدرسه قائم هونے والا ہے ' اسکے متعلق نیر ایسٹ میں ایک اپیل شائع هوئي ہے جسپر چند مشاهیر انگلستان کے دستخط هیں - اس سے معلوم هوتا ہے که لندن انسٹي ٹیوشن کي عمارت (جسکي قیمت ایک لاکهه پونڈ ہے) قواعد پارلیمنٹ کي رو سے اسکے لیے حاصل کرلي گئي ہے - ضروري ترمیم و تغیر کے لیے حکومت نے ۲۰ هزار سے ۲۵ هزار پونڈ تک دینے کا وعده بهي کیا ہے - یه مدرسه لندن یونیورسیٹی کے متعلق هوگا - مشرق اور افریقه کي اهم زبانیں (جنهیں ۸۰ کرور انسان بولتے هیں) انکی تعلیم پر ۱۴ هزار پونڈ سالانه صرف کیا جائیگا - اسکے مقابله میں اسوقت برلن میں ۱۰ هزار پونڈ اور پیرس میں ۸ هزار پونڈ سالانه صرف هو رہا ہے - حکومت انگلستان ۴ هزار پونڈ سالانه اور حکومت هند ۱۲۵۰ پونڈ سالانه دیگي - بقیه روپیے کے لیے قوم سے اپیل کي گئي ہے -

مسئلۂ قیام الهلال

قاعده ہے که جس چیز کي ابتدا هوتي ہے اسکي انتها بهي لازمي ہے ' پس اگر الهلال اپني دعوۃ اسلامي کي ابتدائي منزل طے کرچکا ہے تو انتها کا ابهي سوال باقي ہے -

صداقت الهي کي راه میں سخت سے سخت مشکلات کا مقابله کرنا پڑتا ہے ' مگر مستقل طور سے اُن مشکلوں کا سامنا وهي شخص کرسکتا ہے جو حق و صداقت کي مظلومیت اور دین الهي کي بیکسي و غربت پر از سر تا پا پیکر اضطراب اور تصویر التهاب بن جائے ' اور جو اپنے دلمیں کچهه اسطرح کا درد اور ٹیس رکهتا هو جسطرح که سانپ کا کاٹا اور اژدہے کا ڈسا هوا مریض تڑپ سے لوٹتا اور کراهتا ہے -

الحمد لله که یه سب کچهه الهلال میں پایا جاتا ہے اور صرف الهلال هی میں - مگر مولانا ! جناب کیلیے خاکسار کا مشوره ایسا هي هوگا جیسے آفتاب اور ذره کي مثال - وه اسلامي نسل کے سچے اور شیدائي اور غیر معمولي افراد ' جو الهلال پر اپني جان و مال تصدق کرنے کیلیے آماده هیں ' کیوں نهیں اونکي مخلصانه خدمات قبول کي جاتي هیں ؟ اگر سب نهیں تو اسیقدر سهي جس سے الهلال کا مالي مسله حل هوجائے - جناب نے متعدد مخلصین کے مني آرڈر واپس کیے ' رجسٹریاں لوٹا دیں ' اور درخواستیں نا منظور کیں ' جنکا حال مجهے معلوم ہے ' حتی که وه لوگ جنهوں نے ریل کي مسافرت میں جناب سے درخواستیں کیں که همارے نام بهي الهلال جاري کردیجیے ' عمداً انکے نام جاري نهیں کیا گیا - آخر کیوں اسکا سبب ؟

کیا وه عطیات جناب اپنے لیے ' یا اپنے اخراجات کیلیے تصور فرماتے هیں ؟ یا اُنکے قبول کرنے میں کسي قسم کي بد نامي اور کسر شان ہے ؟ میرے خیال میں هر اعانت پیش کرنیوالا نه تو جناب کي مدد کرنا چاهتا ہے اور نه الهلال کي ' بلکه اپني محبت دیني و جوش ملي اور ایثار قلبي کا اظهار کرکے اسلام کي مدد کرنا چاهتا ہے جسکو آپ ایسا نهیں کرنے دیتے - غالباً جناب میري اس جرات کو لطف و کرم کي نظر سے دیکهینگے ' اگر میں بالفاظ دیگر یه کهوں که آپ اُن همدردان ملت کو اس ثواب عظیم سے محروم رکهکر اور اُنکے نه رکنے والے جوش قلبي کو روک کر ' خدمت اسلام و مسلمین میں حائل هوتے هیں -

الهلال کے دو هزار نئے خریدار پیدا هوجانے پر بهي اسکے مالي مسلۂ سے تسلي نهیں هوتي کیونکه بهت ممکن ہے که یه خریدار دائمي نهو سکیں بلکه عارضی هوں - اسواسطے استدعا ہے که جناب علاوه دو هزار نئے خریدار پیدا هو جانیکے اگر ناظرین و معاونین الهلال کي دوسرے طریقه سے توسیع الهلال کي خدمات قبول فرما لیں تو یه تمام مسلمانوں پر احسان هوگا !

بلاشک ' الهلال اول دن هي سے غیورانه خاموشي کے نقصات برداشت کرتا رها ہے ' اور گدایانه طلب و سوال کے انعامات پر اُن نقصانات کو ترجیح دیتا رها ہے ' لیکن تابکے ؟ آخر اسکي کوئي حد بهي ہے ؟ جبکه نقصانات بهي حد برداست و تحمل سے افزوں هوگئے هوں ؟ ناظرین و معاونین الهلال سے بهي التجا ہے که آینده جولائي سے پیشتر هي الهلال کے قیام کیلیے کوئي ایسي شکل اختیار کریں جس سے الهلال کا مالي مسله ایک عرصه دراز تک کیلیے حل هوجائے - ورنه هدایت الهي کي یه روشنی

کہ ہم گم گشتگان بادیۂ گمراہي کي صحیح رهنمائي کـر رهي هے مبادا کہیں هماري نظرونسے گم هو جاسے ' اور پهر هم اس ظلمت کدہ میں روشني کیلیے اسطرح محتاجونکي طرح بهتکتے هوے پهریں ' جسکے تصور هي سے دل خائف هیں -

عنقریب چند خریدارونکے پتے ارسال خدمت کرونگا ' مگر میرے خیال میں یہ کوئي ایسي امداد نهوگي - جس امداد کي منظوري کیلیے جناب سے هم امید وار هیں - اسپر توجہ هو !

نیاز کیش

(حافظ) امام الدین اکبر آبادي - خریدار نمبر ۳۸۵۷

(۲)

حضرۃ الاعز المحترم -

آپ کیوں هم لوگوں سے اسقدر بیزار هوگئے هیں کہ همارے رنج و الم کا آپکو احساس تک نہیں رها ؟ یہ خبر کہ الهلال ' محبوب و محترم الهلال ' اپني مالي مجبوریوں کي وجہ سے (جو اگر ایک میعاد معینہ کے اندر پوري نهوئیں تو خدا نخواستہ بند کردیا جائیگا) کیا همارے دلوں کو زخمي کرنیکے لیے نا کافي تهیں ' جو آپنے ان باتوں کا اظهار شروع کردیا جو اوس حادثۂ جانکاہ کے وقوع کے بعد پیش آنے والي هیں ؟ یعني یہ کہ " خریداران اخبار کے چندوں کا کیا حشر هوگا ؟ " خدا کے لیے یہ باتیں لکهہ لکهہ کر فدائیان الهلال کے مجروح دلوں پر نمک پاشي نہ فرمائیے اور انپر رحم کیجیے - آپنے خدا جانے کیونکر سمجهہ لیا هے کہ الهلال کو جو کام کرنا تها وہ کرچکا اور اب اسکي ضرورت باقي نہیں هے ؟ اسکو تو ان سے پوچهنا چاهیے جو اسکي ضرورت کو محسوس کرتے هیں - کیا آپکو اس سے انکار هے کہ ضروریات زمانہ کیطرف متوجہ کرنے والا اور مختلف الخیال اشخاص کو ایک مرکز پر لاکر اونسے ضروریات دیني و دنیوي کا انصرام کرانے والا یهي ایک رسالہ هے - اگر اپکے نزدیک مسلمانوں کي دیني و دنیوي ' سوشیل و پولیٹکل ضرورتیں درجۂ تکمیل کو پهونچ چکیں اور کوئي مزید احتیاج باقي نہیں رهي تو بسم اللہ ' کل کے بدلے الهلال کو آج هي بند کر دیجیے - چشم ما روشن - اور اگر ایسا نہیں هے تو خدا کے لیے اس ارادہ سے باز رهیے اور مسلمانوں پر رحم فرمایے - میں کهتا هوں کہ آپ جس مدت تک اوسکي ضرورت سمجهتے تهے اب اوسکے بعد هم اوسکي ضرورت پہلے سے زیادہ محسوس کرتے هیں - سب سے اهم سوال جو اس رنجدہ خیال کا باعث هوا هے ' وہ اسکی مالي حالت هے - بے شک توسیع اشاعت کي ضرورت هے ' اور آپ کهانتک نقصان برداشت کر سکتے هیں - لیکن میں نہیں سمجهتا کہ آپ کیوں ضد پر قائم هیں کہ قیمت میں اضافہ نہ کیا جاے - نئے خریدار پیدا کرنے سے یہ زیادہ آسان هے کہ قیمت میں قدرے اضافہ کردیا جاے - جو لوگ الهلال کے خریدار اور شایق هیں وہ معمولي اخباروں کے خریدار جیسے نہیں هیں - افسوس هے کہ آپ کو اس کا علم نہیں ' اگر علم هے تو عمداً اغماض کرتے هیں - میں تو یقین کے ساتهہ سمجهتا هوں کہ خریداروں میں سے هر هر فرد دو روپیہ سالانہ الهلال پر نثار کرنے کو اپنا فرض نہیں بلکہ سعادت سمجهے گا اگر آپ اس کا چندہ بجاے ۸ - روپیہ کے ۱۰ روپیہ سالانہ کردینگے - اس سے قبل بهي میں لکهہ چکا هوں اور دیگر حضرات نے بهي یهي استدعا کي تهي کہ ایسا کیا جاے لیکن معلوم نہیں اسپر توسیع اشاعت کو کیوں ترجیح دیجاتي هے ؟ اسمیں آپکي ذاتي منفعت کو دخل نہیں هے جسکي وجہ سے آپ متامل هیں ' بلکہ میں تو یهانتک عرض کرنیکي جرات کرتا هوں کہ خدا نخواستہ کیا آپ کا کانشنس آپکو اجازت دیتا هے کہ آپ همارے منافع کو صرف اس وجہ سے پا مال کردیں کہ اونسے ایک شائبہ آپکي نسبت سوء ظن کا نکلتا هے ؟ یہ مسئلہ الهلال کے بقا وقیام کا هے جسمیں سب مسلمان شریک هیں - زیادہ سے زیادہ آپ یہ کیجیے کہ ایک قسم ۸ - روپیہ کي بهي رهنے دیجیے اور جو صاحب ۸ - روپیہ سے زیادہ کا بار نہ اوتها سکیں وہ اس درجہ میں رهیں اور کاغذ کي قسم میں تخفیف کرکے اوسکي کمي پوري کر دیجیے مگر للہ بند کرنے کا خیال بهي دل میں نہ لائیے - میں آپسے باادب درخواست کرتا هوں کہ میرے اس معروضہ کو الهلال میں چهاپ دیجیے جس سے میري یہ غرض هے کہ دیگر خریداران اخبار بهي اسپر توجہ فرمائیں اور اس بارہ میں جو آنکي راے هو اوس سے بذریعہ اخبار مطلع کریں ' نیز اپني بات پر اڑ جانے والے اور اپني ضد سے نہ هٹنے والے مولانا سے استدعا کیجاے کہ وہ توسیع خریداري پر زور دینے کي جگهہ قیمت کي بیشي کو منظور فرمالیں -

والسلام - آپکا ادنی خادم

غلام حسن از امروهہ

تین بزرگوں کے نام الهلال بذریعہ وي پي کے ارسال فرمایں مزید کوشش جاري هے - تابعدار بندہ محمد امین خریدار نمبر ۹۱۴ -

الہلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اُردو' بنگلہ' گجراتي' اور مرہٹي ہفتہ وار رسالوں میں الهــلال پہلا رسالہ هے' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا هے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو ایجنسي کي درخواست بهیجیے -

رسالہ کانفرنس نمبر ۱۴

آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے ستائسویں اجلاس منعقدہ بمقام آگرہ میں جو دلچسپ اور معني خیز مضمون " میکینکل تعلیم اور مسلمان " کے عنوان پر پڑها گیا تها اسکو بغرض رفاہ قوم علحدہ رسالہ کي صورت میں طبع کیا گیا هے' جو درخواست کرنے پر دفتر کانفرنس سے مفت مل سکتا هے -

خاکســـــــــار

آفتاب احمد آنریري جوائنٹ سکریٹري کانفرنس - دفتر کانفرنس علي گڈہ

سوانح احمدی یا تواریخ عجیبه

یه کتاب حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی اور حضرت مولانا مولوی محمد اسمعیل صاحب شهید کے حالات هین هے - اپ آمي تهے باطني تعلیم شغل برزخ - اور بیعت کا ذکر دیباچه کے بعد دیا گیا هے - پهرحضرت رسول کریم صلعم کي زیارت جسمي - اور توجهه بزرگان هر چهار سلسله مروجه هند کا بیان هے - صدها عجیب وغریب مضامین هین جسمیں سے چند کا ذکرذیل مین کیا جاتا هے - ایکے گهوڑیکي چوري کي گهاس نه کهانا - انگریزي جنرل کا عین موقعه جنگ پر اپکا لشکر مین لیے انا - حضوري قلب کي نماز کي تعلیم - صوفي کي خیال مخالفونکا افت مین مبتلا هونا - سکهونسے جهاد اورکئي لڑائیان - ایک رسالدار کا قتل کے ارادے سے انا اور بیعت هو جانا - شیعونکي شکست - ایک هندو سیٹهه کا خواب هولناک دیکهکر اپسے بیعت هونا - ایک انگریز کي دعوت - ایک شیعه کا حضرت سرورکا ئنات کے حکم سے اپکے هاتهه پر بیعت کرنا - حج کي تیاري - اور غیبي آونٹرنکا عدن پهونچانا باوجود آمي هونیکے ایک پادري کواقلیدس کي مسایل دقیقه کا حل کردینا - سمندر کے کهاري پاني کا شیرین هوجانا سلوک اور تصوف کے نکات عجیبه وغیرہ حجم ۲۲۴ صفحه قیمت دو روپیه علاوہ محصول -

دیار حبیب (صلعــــم) کے فوٹـــو

گذشته سفر حج میں میں اپنے همراہ مدینه منورہ اور مکه معظمه کے بعض نهایت عمدہ اور دلفریب فوٹو لایا هوں - جن میں بعض تیار هوگئے هیں اور بعض تیار هو رهے هیں - مکانوں کو سجانے کے لئے بیهودہ اور مخرب اخلاق تصاویر کي بجاے یه فوٹو چوکهٹوں میں جڑوا کر دیواروں سے لگائیں تو علاوہ خوبصورتي اور زینت کے خیر و برکت کا باعث هونگے - قیمت في فوٹو صرف تین آنه - سارے یعنے دس عدد فوٹو جو تیار هیں اکٹهے منگانے کي صورت میں ایک روپیه آٹهه آنه علاوہ خرچ ڈاک - یه فوٹو نهایت اعلی درجه کے آرٹ پیپر پر ولایتي طرز پر بنوائے گئے هیں - بمبئي وغیرہ کے بازاروں میں مدینه منورہ اور مکه معظمه کے جو فوٹو بکتے هیں - وہ هاتهه کے بنے هوئے هوتے هیں - اب تک فوٹو کي تصاویر آن مقدس مقامات کي کوئي شخص تیار نهیں کرسکا - کیونکه بدوي قبائل اور خدام حرمین شریفین فوٹو لینے والوں کو فرنگي سمجهکر انکا خاتمه کردیتے هیں - ایک ترک فوٹو گرافرنے وهاں بهت رسوخ حاصل کرکے یه فوٹو لئے - (۱) کعبة الله - بیت الله شریف کا فوٹو سیاہ ریشمي غلاف اور اسپر سنهري حروف جو فوٹو میں بڑي اچهي طرح پڑے جاسکتے هیں (۲) مدینه منورہ کا نظارہ (۳) مکه معظمه میں نماز جمعه کا دلچسپ نظارہ اور مجموم خلایق (۴) میدان منا مین حاجیوں کے کمپ اور مسجد خیف کا سین (۵) شیطان کو کنکر مارنے کا نظارہ (۶) میدان عرفات میں لوگوں کے خیمے اور قاضي صاحب کا جبل رحمت پر خطبه پڑهنا (۷) جنت المعلی واقعه مکه معظمه جسمیں حضرت خدیجه حرم رسول کریم صلعم اور حضرت آمنه والدہ حضور سرور کائنات کے مزارات بهي هیں (۸) جنت البقیع جسمیں اهل بیت وامهات المومنین و بنات النبي صلعم حضرت عثمان علي رضي الله عنه شهداے بقیع کے مزارات هیں (۹) کعبة الله کے گرد حاجیوں کا طواف کرنا (۱۰) کوہ صفا ومروہ اور وهاں جو کلام رباني کي آیت منقش هے فوٹو میں حرف پڑهي جاتي هے -

دیگر کتـــابیں

(۱) مذاق العارفین ترجمه اردو احیا العلوم مولفه حضرت امام غزالي قیمت ۹ روپیه - تصوف کي نهایت نایاب اور بے نظیر کتاب [۲] هشت بهشت مجموعه حالات و ملفوظات خواجگان چشت اهل بهشت اردو قیمت ۲ روپیه ۸ انه - [۳] رموز الاطبا علم طب کے بے نظیر کتاب موجودہ حکماے هند کے باتصویر حالات و مجربات ایک هزار صفحه مجلد قیمت ۴ روپیه [۴] نفحات الانس اردو حالات اولیاے کرام مولفه حضرت مولانا جامي رح قیمت ۳ روپیه -

(۵) مصادر اسلام چالیس صوفیاے کرام کے حالات زندگي دو هزار صفحه کي کتابیں اصل قیمت معه رعایتي ۲ روپیه ۸ آنه هے - (۷) مکتوبات و حالات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني پندرہ سو صفحے ڈمئي کاغذ بڑا سایز ترجمه اردو قیمت ۶ روپیه ۱۲ آنه

منیجر رساله صوفی پنڈي بهاؤ الدین

ضلع گجرات پنجاب

هز مجستي امیر صاحب افغانستان کے ڈاکٹر نبي بخش خان کي مجرب ادویات

جواهر نور العین بیس روپیه ماشه والا خالص ممیرہ بهی جواهر نور العین کا مقابله نهیں کرسکتا - اور دیگر سرمه جات تو اسکے سامنے کچهه بهي حقیقت نهیں رکهتے - اس کي ایک هي سلائي سے ۵ منٹ میں نظر دوگني ' دهند اور شبکوري دور ' اور کئرے چند روز میں ' اور پهوله ' ناخونه ' پڑبال ' موتیابند ' ضعف بصارت عینک کي عادت اور هر قسم کا اندها پن بشرطیکه آنکهه پهوٹي نه هو ایک ماه میں رفع هوکر نظر بحال هوجاتي هے - اور آنکهه بنوانے اور عینک لگانے کي ضرورت نهیں رهتي ' قیمت في ماشه درجه خاص ۱۰ روپیه - درجه اعلی ۴ روپیه - درجه اول ۲ روپیه -

حبوب شباب اور دنیا بهر کي طاقتور دواؤں سے اعلی اور افضل ' مولد خون اور محرک اور مقوي اعصاب هیں - نا طاقتي اور پیر و جوان کي هر قسم کي کمزوري بهت جلد رفع کرکے اعلی درجه کا لطف شباب دکهاتي هیں - قیمت ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

طلسم شــفا هر قسم کا اندروني اور بیروني درد اور سانپ اور بچهو اور دیوانه کتے کے کاٹے سے زخم کا درد چند لمحه میں دور ' اور بد هضمي ' قئے ' اسهال ' منهه اور ' زبان ' حلق اور مسوڑوں کي ورم اور زخم اور جلدي امراض مثلاً چنبل ' داد ' خارش ' پتي اچهلنا ' خناق ' سرکان ' دانت کي درد ' کنٹهیا اور نقرس وغیرہ کیلیے ازحد مفید هے - قیمت ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

حســـن افــروز ایک منٹ میں سیاہ فام کو گلفام بناکر اور چهرہ کي چهایاں اور سیاہ داغ دور کرکے چاند سا مکهڑا بناتا هے - قیمت في شیشي ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

تریاق سگ دیوانه اس کے استعمال سے دیوانه کتے کے کاٹے هوئے مریض کے پیشاب کے راسته مچهر کے برابر دیوانه کتے کے بچے خارج هوکر زهر کا آثر زائل ' اور مریض تندرست هوجاتا هے - قیمت في شیشي ۱۰ روپیه نمونه ۳ روپیه -

طلائے مهـانسه چهرہ کے کیلوں کي ورم ' درد اور سرخي رفع ' اور پکنا او پهوٹنا مسدود کرکے انهیں تحلیل کرتا هے - قیمت في شیشي ایک روپیه - حبوب مهـانسه ان کے استعمال سے چهرہ پر کیلوں کا نکلنا موقوف هوجاتا هے قیمت في شیشي ایک روپیه -

اکسـیر هیضـه هیضه ایک ایسي ادنے مرض نهیں هے که هر ایک حکیم اور ڈاکٹر کامیابي کے ساتهه انکا علاج کرسکے - لهذا ایک واحد دوا اس کے علاج کیلئے کافي نهیں هوا کرتي - اسکے ۳ درجه هوتے هیں - هر درجه کي علامات اور علاج مختلف هے - پس جس کے پاس اکسیر هیضه نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ موجود نه هوں وہ خواه کیسا هي قابل اور مستند ڈاکٹر کیوں نه هو اس مرض کا علاج درستي سے نهیں کرسکیگا - لهذا وبا کے دنونمیں هرسه قسم کي اکسیر هیضه تیار رکهني چاهئے - قیمت هرسه شیشي ۳ روپیه -

پتــه : ـــ منیجر شفاخانه نسیم صحت دهلی دروازہ لاهور

جام جهـــاں نمـــا

— * —

بالکل نئی تصنیف کبهی دیکهي نه هوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان هے که اگر ایسي قیمتي اور مفیده کتاب دنیا بهرکي کسي ایک زبانمیں دکهلا دو تو

ایک هـــزار روپیـــه نقد انعـــام

ایسي کار آمد ایسي دلفـــریب ایسي فیض بخش کتاب لاکهه روپے کو بهي سستي هے - یـــه کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکهه لیے - دنیا کے تمام سر بسته راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کي موجودگي میں دنیا ایک بڑي بهاري لائبریري (کتبخانه) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانه تمام زمانه کي ضروریات کا نایاب مجموعه

— * —

فهرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عـــروض - علـــم کیمیا - علـــم بـــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - گیان سرود - قیافه شناسی اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیره هر ایک کا حقیقي راز ایسے عجیب اور نرالے ڈهنگ سے لکها هے که مطالعه کرتے هي دلمیں سرور آنکهونمیں نو پیدا هو' بصارت کی آنکهیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشهور آدمي انکے عهد بعهد کے حالات سوانحعمري: و تاریخ دائمي خوشي حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستي کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکه معظمه و مدینه منوره کي تمام واقفیت - دنیا بهر کے اخبارات کي فهرست ' انکي قیمتیں' مقام اشاعت وغیره - بهي کهاته کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازي طب انساني جسمیں علم طب کی بڑي بڑي کتابونکا عطر کهینچکر رکهدیا هے - حیوانات کا علاج هاتهي ' شتر' گائے بهینس' گهوڑا ' گدها بهیڑ ' بکري ' کتا وغیره جانوروںکي تمام بیماریونکا نهایت آسان علاج درج کیا هے پرندونکي دوا نباتات و جمادات کي بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر (جن سے هـــر شخص کو عموماً کام پـــڑتا هے) ضابطه دیواني فوجداري' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹـــري اسٹامپ وغیره وغیره تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالـــک کی بولي هر ایک ملک کي زبان مطلب کي باتیں اُردو کے بالمقابل لکهی هیں آج هی وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملـــک کے آدمي سے بات چیت کرلو سفـــر کے متعلق ایسي معلومات آجتـــک کهیں دیکهي نـــه سني هونگي اول هندوستان کا بیان هے هندوستان کے شهرونکے مکمل حالات وهاں کي تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگـــه کا کرایه ریلوے یکه بگهي جهاز وغیره بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اُس ملک کي معاشرت کا مفصل حال یاقوت کي کان (روبی واقع ملک برهما) کے تحقیق شده حالات وهاں سے جواهـــرات حاصل کرنے کي ترکیبیں تهوڑے هي دنوں میں لاکهه پتي بننے کي حکمتیں دلپذیر پیرایه میں قلمبند کي هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفـــر کا بالتشریح بیان ملـــک انگلینڈ - فرانس - امریکه - روم - مصـــر - افـــریقه - جاپان - اسٹریلیا - هر ایک علاقه کے بالتفسیر حالات وهانکي درسگاهیں دخانی کلیں اور صنعت و حرفت کي باتیں ریل جهاز کے سفـــر کا مجمل احوال کرایه وغیره سب کچهه بتلایا هے - اخیر میں دلچـــسپ مطالعه دنیا کا خاتمه) طرز تحریر ایسي دلاویزکه پڑهتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کهلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اُسي وقت تمام احباب کي خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیه - ۸ - آنه محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گهڑي

گارنـــٹي ۵ سال قیمت صرف چهه روپے

ولایت والوں نے بهي کمال کر دکهایا هے اس عجائب گهڑي کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کي تصویر بني هوئي هے - جو هر وقت آنکهه مٹکاتي رهتي هے ' جسکو دیکهکر طبیعت خوش هو جاتي هے - ڈائل چیني کا' پرزے نهایت مضبوط اور پائدار' مدتوں بگڑنیکا نام نهیں لیتي - وقت بهت ٹهیک دیتي هے ایک خرید کر آزمایش کیجیئے اگر دوست احباب زبردستي چهین نه لیں تو همارا ذمه ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چهه روپیه -

آٹهه روزه واچ

گارنـــٹی ۸ سال قیمت ٦ چهه روپیه

اس گهڑي کو آٹهه روز میں صرف ایک مرتبه چابي دیجاتي هے - اسکے پرزے نهایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتي هے که کبهي ایک منٹ کا فرق نهیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پهول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگـــڑنیکا نام نهیں لیتي - قیمت صرف چهه روپے - زنجیر سنهـــري نهـــایت خو بصـــورت اور بکس همراه مفت -

چاندي کي آٹهه روزه واچ - قیمت - ۹ روپے چهوٹے سائز کي آٹهه روزه واچ - جو کلائي پر بندهسکتي هے مع تسمه چرمي قیمت سات روپے

بجلي کے لیمپ

یه نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابهي ولایت سے بنکر همارے یهاں آئي هیں - نه دیا سلائي کیضرورت اور نه تیل بتي کي - ایک لمپ راتکو

اپني جیب میں یا سرهانے رکهلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفید روشني موجود هے - رات کیوقت کسي جگه اندهیرے میں کسي موذي جانور سانپ وغیره کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کر کے خطرےسے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم کسیوجه سے آٹهنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفه هے - منـــگوا کر دیکهیں تب خوبي معلوم هوگی - قیمت ۱ معه محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کي روشني هوتي هے ۳ روپیه ۸ آنه -

ضروري اطلاع ـــ علاوه انکے همارے یهاں سے هر قسم کي گهڑیاں' کلاک اور گهڑیونـــکي زنجیریں وغیره وغیره نهایت عمده و خوشنـــما مل سکتي هیں - اپنا پتـــه صاف اور خوشخط لکهیں اکٹها مال منـــگوانے والوں کو خاص رعایت کي جاویگی - جلد منـــگوا لیجیے -

منیجر گپتـــا اینـــڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقـــام توهانه - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

علمی ذخیـــرہ

(۱) - مآثر الـکرام - حسان الهند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کي تصنیف ھے - جس میں هندوستان کے مشاهیر فقرا و علما کے حالات هیں - مطبوعه مفید عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحه قیمت ۲ روپیه -

(۲) - سروآزاد - مآثر الـکرام کا دوسرا حصه ھے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے هیں - مطبوعه رفاہ عام اسٹیم پریس لاهور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیه -

مولانا شبلي نعماني تحریر فرماتے هیں که سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ھے یه تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھه یه خصوصیت رکھتا ھے که اس میں جو انتخابي اشعار هیں اعلی درجه کے هیں - مآثر الـکرام میں اُن حضرات صوفیه کے حالات هیں جو ابتداے عهد اسـلام سے اخیر زمانه مصنف تک هندوستان میں پیدا هوے -

(۳) گلشن هند - مشهور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکرہ جس کو زبان اردو کے مشهور محسن و سرپرست مسٹر جان گلکرسٹ نے سنـه ۱۸۰۱ ع میں میرزا علي لطف سے لکھوایا ھے - بوقت طبع شمس العلا مولانا شبلي نعماني نے اس کي تصحیح کي ھے اور مولوي عبد الحق صاحب بي - اے - نے ایک عالمانه مقدمه لکھا ھے - جس میں زبان اردو کي ابتدائي تاریخ اور تذکرہ هذا کے خصوصیات مذکور هیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیه -

(۴) تحقیق الجهاد - نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دي پاپیولر جهاد " کا اردو ترجمه - مترجمه مولوي غلام الحسنین صاحب پاني پتي - علامه مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ھے که مذهب اسلام بزور شمشیر پهیلایا گیا ھے - قرآن ' حدیث ' فقه اور تاریخ سے عالمانه اور محققانه طور پر ثابت کیا ھے که جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات وسرایا وبعوث محض دفاعي تھے اور ان کا یه مقصد هرگز نه تھا که غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۵) زر تشت نامه - قدیم پارسیوں کے مشهور پیغمبر اور ریفارمر کي سوانح عمري جس کو مشهور مستشرق عالـم جیکسن کي کتاب سے اقتباس کر کے مولوي خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ھے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیه -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني کي لا ثاني تصنیف جس میں حضرت عمر رضي الله عنه کي مفصل سوانح عمري اور اُن کے ملکي ' مالي ' فوجي انتظامات اور ذاتي فضل وکمال کا تذکرہ مندرج ھے - قیمت ۳ روپیه -

(۷) نعمت عظمی - امام عبدالـوهاب بن احمد الشعراني المتوفي سنـه ۹۷۳ هجري کی کتاب لواقح الانوار في طبقات الاخیار کا ترجمه جس میں ابتداے ظهور اسـلام سے دسویں صدي کے اواسط ایام تک جس قدر مشاهیر فقرا گذرے هیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور هیں - مترجمه مولوي عبد الغني صاحب وارثی قیمت هر دو جلد ۵ روپیه -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کي مشهور تصنیف جس میں دهلی کي تاریخ اور وهاں کے آثار و عمارات کا تذکرہ مندرج ھے نامي پریس کانپور کا مشهور اڈیشن - قیمت ۳ روپیه -

(۹) - قواعد العروض - مصنفه مولانا غلام حسنین قدر بلگرامي - علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتھه عربي و فارسي میں بھي کوئی کتاب لکھي نهیں گئي ھے - اس کے آخیر میں هندي عروض و قافیه کے اصول و ضوابط بھي مذکور هیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي نے اپنے اهتمام سے چھپوایا ھے - حجم ۴۷۰ صفحه قیمت سابق ۴ روپیه - قیمت حال ۲ روپیه

(۱۰) میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنے طب متعلقه مقدمات فوجداري ھے - مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - اس کا مفصل ریویو الهلال میں عرصه تک چھپ چکا ھے - قیمت سابق ۶ روپیه قیمت حال ۳ روپیه -

(۱۱) - تمدن هند - موسیو گستاو لیبان کي فرانسیسي کتاب کا ترجمه - مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - یه کتاب تمدن عرب کي طرز پر هندوستان کے متعلق لکھي گئی ھے - اور اس میں نهایت قدیم زمانه سے لیکر زمانه حال تک هندوستان میں جسقدر اقوام گذرے هیں اُن کي تاریخ ' تهذیب و تمدن اور علوم و فنون کے حالات لکھے هیں خصوصاً مسلمانان هند کا حال تفصیل کے ساتھه مندرج ھے - قیمت (۵۰) روپیه -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیه - قیمت حال (۳۰) روپیه -

(۱۳) - داستان ترکتازان هند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائي حملوں سے دولت مغلیه کے انقراض تک تمام سلاطین هند کے مفصل حالات منضبط هیں - اعلی کاغذ پر نهایت خوش خط چھپي ھے - حجم (۲۰۵۶) صفحه قیمت سابق ۲۰ روپیه - قیمت حال ۶ روپیه -

(۱۴) مشاهیر الاسلام - قاضي احمد ابن خلکان کي مشهور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمه جس میں پهلی صدي سے ساتویں صدي تک کے مشاهیر علما و فقها و محدثین و مورخین وسلاطین وحکما و فقرا و شعـرا وضاع وغیرہ کے حالات هیں - اس کتاب کے انگریزي مترجم موسیو ڈي سیلان نے ابتدا میں چار عالمانه مقدمے اور کثیر التعداد حواشي لکھے هیں - مترجم نے ان کا بھی اردو ترجمه اس کتاب میں شامل کردیا ھے - قیمت هر دو جلد ۵ روپیه -

(۱۵) الغزالي - مصنفه مولانا شبلي نعماني - امام همام ابو حامد محمد بن محمد الغزالي کي سوانح عمري اور ان کے علمي کارناموں پـر مفصل تبصرہ - حجم (۲۷۲) صفحه طبع اعلی - قیمت ۲ روپیه -

(۱۶) جنـگل میں منـگل - انگلستان کے مشهور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کي کتاب دي جنـگل بک " کا ترجمه - مترجمه مولوي ظفر علي خان بي - اے جس میں انوار سهیلي کی طـرز پـر حیوانات کي دلچسپ حکایات لـکھي گئي هیں - حجم ۳۶۲ صفحه قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیه -

(۱۷) وکرم اروسی - سنسکرت کے مشهور ڈراما نویس کالیداس کے ڈرامائین کا ترجمه - مترجمه مولوي عزیز میرزا صاحب بي - اے مـرحوم - ابتدا میں مـرحوم مترجم نے ایک عالمانه مقدمه لکھا ھے جس میں سنسکریت ڈراما کي تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحي حالات مذکور هیں قیمت ایک روپیه ۸ آنه -

(۱۸) حکمت عملي - مصنفه مولوي سجاد میرزا بیگ صاحب دهلوي - فلسفه عملي پر مبسوط اور جامع کتاب ھے - جس میں افراد انساني کي روحاني ارتقا کی تدابیـر کے ساتھه ساتھه قومي ترقي اور عـزت حـاصل کرنے کي اصول و ضوابط بیـان کئے هیں حجم ۴۵۰ صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۱۹) افسر اللغات - عربي فارسي کي متداول الفاظ کي کارآمد ڈکشنـري حجم (۱۲۲۶) صفحه - قیمت سابق ۶ روپیه قیمت حال ۲ روپیه -

(۲۰) قـران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکھے هیں ' اور کئي هزار الفاظ کي تذکیـر و تانیث بتلائی گئي ھے - قیمت ایک روپیه ۸ آنه -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود هیں مطبوعه مفید عام پـریس آگـرہ - حجم (۴۲۰) صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۲۲) دربار اکبري - مولانا آزاد دهلوي کي مشهور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اهل دربار کا تذکرہ مذکور ھے قیمت ۳ روپیه -

(۲۳) فهـرست کتب خانه آصفیه - عـربي فارسي و اردو کي کئي هزار کتابوں کي فهرست جس میں هر کتاب کے ساتھه مصنف کا نام سنه وفات کتابت کا سنه - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیرہ مندرج ھے - جس سے معلوم هوتا ھے که بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیرہ چھوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق هیں اُنهیں اس کا مطالعه کـرنا لازمی ھے - حجم ۵۰۰ صفحه - قیمت ۲ روپیه -

(۲۴) دبدبه امیري - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خاں غازي حکمـران دولت خدا داد افغانستان کي سوانح عمري - مترجمه مولوي سید محمد حسن صاحب بلگرامی - نهایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۶۲) صفحه (۸) تصاویر عکسي - قیمت ۴ روپیه -

(۲۵) مغان ایران - مسٹر شوسٹر کي مشهور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمه - حجم (۵۰۰) صفحه (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیه -

المشتهر عبد الله خان بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانه آصفیه حیـدر آباد دکن

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 14 MCLEOD STREET, CALCUTTA

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا ' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں ہرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ دو دوائیں ہمیشہ اپنے پاس رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سرکی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو پانی کردیگی -

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۲ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ ملگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا -

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائنس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی لطافت اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے

قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دواخانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاوے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم

معرے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہو گئی ہوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز اسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہو جاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر وہولسیل ایجنٹ
ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

اطـــلاع

اگر معاونین الہلال کوشش کرکے الہلال کیلیے دو ہزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آٹھ روپیہ سالانہ قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الہلال کا مالی مسئلہ بغیر قیمت کے بڑھاے حل ہو جائیگا - منیجر

الہـــلال کی ششمـاہی مجلـدات
قیمـت میں تـخفیف

الہلال کی شش ماہی مجلدیں مرتب و مجلد ہونے کے بعد آٹھ روپیہ میں فروخت ہوتی تھیں لیکن اب اس خیال سے کہ نفع عام ہو ' اسکی قیمت صرف پانچ روپیہ کردی گئی ہے -

الہلال کی دوسری اور تیسری جلد مکمل موجود ہے - جلد نہایت خوبصورت ولایتی کپڑے کی - پشتہ پر سنہری حرفوں میں الہلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیادہ کی ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ ہاف ٹون تصویریں بھی ہیں - کاغذ اور چھپائی کی خوبی محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصلہ بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیہ کچھہ ایسی زیادہ قیمت نہیں ہے - بہت کم جلدیں باقی رہگئی ہیں - (منیجر)

اڈیـٹـر الہـــلال کی راے

(نقل از الہلال نمبر ۱۸ جلد ۴ صفحہ ۱۵ [۳۶۱]

میں ہمیشہ کلکتہ کے یورپین فرم جدمس مرے کے یہاں سے عینک بنواتا ہوں - اس مرتبہ مجھے ضرورت ہوئی تو مسٹر - ایم اے - احمد - اینڈ سنز [نمبر ۱/۱۵ رپن اسٹریٹ کلکتہ] سے فرمایش کی - چنانچہ دو مختلف قسم کی عینکیں بنا کر انہوں نے دی ہیں ' اور میں اعتراف کرتا ہوں کہ وہ ہر طرح بہتر اور عمدہ ہیں اور یورپین کارخانوں سے مستغنی کردیتی ہے - مسٹر احمد کے ہاں معاملہ قیمت میں بھی ارزاں ہیں ' کام بھی جلد اور وعدہ کے مطابق ہوتا ہے -

[ابو الکلام آزاد ۲۰ مئی سنہ ۱۹۱۴]

صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کی بینائی کی کیفیت تحریر فرمانے پر ہمارے لائق و تجربہ کار ڈاکٹر وں کی تجویز سے اصلی پتھر کی عینک بذریعہ وی - پی ارسال خدمت کی جائیگی - اسپر بھی اگر آپکے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدل دی جائیگی -

عینک نکل کمانی مع اصلی پتھر کے قیمت ۳ روپیہ ۸ آنہ سے ۵ روپیہ تک - عینک رولڈ گولڈ کمانی مع اصلی پتھر کے قیمت ۶ روپیہ سے ۱۲ روپیہ تک عینک اسپشل رولڈ گولڈ کمانی مثل اصلی سونے کے ' ناک چوڑی خوبصورت حلقہ اور شاخیں نہایت عمدہ اور دبیر مع اصلی پتھر کے قیمت ۱۵ - روپیہ محصول وغیرہ ۶ آنہ -

ایم - اے - احمد اینڈ سنز تاجران عینک و گھڑی - نمبر ۱/۱۵ رپن اسٹریٹ ڈاکخانہ ولسلی - کلکتہ

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحکیم)

تار کا پتہ
"الہلال کلکتہ"
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

Telegraphic Address,
"Alhilal CALCUTTA"
Telephone, No. 648

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۲۵ | کلکتہ: چہار شنبہ ۲۹ رجب ۱۳۳۲ ہجری | جلد ٤

Calcutta: Wednesday, June, 24. 1914.

دار الفنون قسطنطنیہ کے طلبا اور مدارس خارجیہ کا فٹ بال میچ
جو گذشتہ مئی کو میدان جامع احمد میں ہوا

قیمت فی پرچہ ساڑھے تین آنہ

تار کا پتہ - ادرشہ

ادرشہ نیٹنگ کمپنی

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاہتي ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھي رہیں اور ملک کي ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتي ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں تکل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۵ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسي مشین دیگي جسمیں گنجی تیار ہوگي جس سے روزانہ ۲۵روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروري ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - آپکے روا نہ کیا اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ھي بننے کے لیے چیزیں بھي بھیج دي گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علي چودھري (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے اُن چیزونکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفي ہے -

مس کشم کماري دیوي - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواري آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

---

نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کو میں جانتا ہوں - یہ کمپنی اس وجہ سے قائم ہوئي ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپنی نہایت اچھی کام کر رہی ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتي ہے - اسکے ماسوائے کم قیمتی مشین منگا کر ہر شخص کو مفید ہونے کا موقع دیتی ہے - میں ضرورت سمجھتا ہوں کہ عوام اسکی مدد کریں -

---

چند مستند اخبارات ہند کی رائے

— * —

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سودیشی میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - محنت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزوںسے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

س امپنی کی پوری حالت آپ کے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

نزد سول کورٹ روڈ سنگاپور -

- --- ...... ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا -

ادرشہ نیٹنگ ... نمبر ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

14 MC Leod Street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription Rs. 8

Half yearly „ 4-12

مدیر مسئول و رئیس قلم تحریر
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی
مقام اشاعت
۱۴ — مکلوڈ اسٹریٹ
کلکته
ٹیلی فون نمبر ۶۴۸
سالانه — ۸ — روپیه
ششماہی — ۴ — ۱۲ — آنه

نمبر ۲۵ | کلکته · چهار شنبه ۲۹ رجب ۱۳۳۳ هجري | جلد ۴

Calcutta : Wednesday, June, 24 1914.

اطـــلاع

معـــاونين كـــرام الهـــلال

جن حضرات نے ششماهي قيمت گذشته جنوري ميں دي تهي يا گذشته سال کے جولائي سے سال بهر کيليے خريدار هوے تهے ' انکا حساب جون ميں ختم هوگيا هے - جولائي کا پهلا پرچه انکي خدمت ميں وي پي جانا چاهيے - يا خود انهيں بذريعه مني آرڈر قيمت بهيج ديني چاهيے -

الحمد لله که الهلال کے دوستوں کا عهد محبت بهت محکم و استوار هے ' اور وہ جب ايک مرتبه بندهجاتا هے تو بهت کم ٹوٹتا هے - انکا رشته محض کاغذ و سياهي کي خريد و فروخت کا نهيں هے جسکي کبهي ضرورت هوتي هے اور کبهي ضرورت نهيں هوتي - دل کے زخموں اور جگر کے داغوں کيليے بهار و خزاں اور امسال و پار سب برابر هيں !

سخن طرازي و دانش هنر نظيري نيست
قبول دوست مگر نالۂ حزيں گردد !

تا هم ايسے موقعه پر که قيام الهلال کا مسئله پيش نظر هے اور توسيع اشاعت کيليے احباب کرام سعي فرما رهے هيں ' خريداران قديم کو بهي اگر انکے فرض کي طرف توجه دلائي جاے تو غالبا ناموزوں نهو گا - جن حضرات کي پچهلي قيمت ختم هوگئي هے ' انکا آينده کيليے خريدار رهنا بالکل ويسي هي اعانت هوگي جيسے الهلال کي مالي دقتوں کے رفع کرنے کيليے نئے خريداروں کا بهم پهنچانا - بلکه اس سے بهي زياده -

ان حضرات کي خدمت ميں جولائی کا دوسرا پرچه وي - پي - جائيگا - اميد هے که وہ وصول کرلينگے - يا بصورت ديگر اس اطلاع کو ديکهتے هي ايک کارڈ لکهديںگے که وي - پي - نه بهيجا جاے -

مسئلـــۂ قيـــام الهـــلال

بکثرت تحريرات اسکے متعلق جمع هوگئي هيں جن ميں سے صرف ايک دو شائع کردي جاتي هيں - سب کيليے گنجايش نکالنا مشکل هے - توسيع اشاعت کے علاوہ سب سے زياده زور اضافۂ قيمت پر ديا جاتا هے - بزرگان کرام اور احباب مخلصين کی اس نوازش بيکراں کا نهايت ممنون و متشکر هوں - انشاء الله جولائي کے دوسرے نمبر ميں تمام رايوں کا خلاصه پيش کرنے کي کوشش کرونگا - و نسال الله سبحانه و تعالیٰ ان يهدينا سواء السبيل -

" زميندار "

" زميندار " کي اپيل کا فيصله هوگيا - نامنظور هوئي - آينده تفصيل کے ساتهه واقعات مقدمه پر نظر ڈالي جائيگي -

مسٹـــر تلــک کی رهـــائی

مسٹر تلک کي رهائي کے متعلق مختلف افواهيں مشهور تهيں مگر سب غلط نکليں ' اور وہ ۱۷ جون کو ۱۲ بجکے ۲۵ منٹ پر رها کردیے گئے -

مسٹر تلک کا بيان هے که رهائي کي خبر ان تک سے مخفي رکهي گئي - ۱۸ ماہ حال يوم دو شنبه کو دو پهر کے وقت وہ مانڈلے سے روانه هوے اور دوسرے دن صبح کو رنگون پهنچگئے - اسی وقت آئي - آر - ايم - اسٹيمر ميں بٹهاے گئے اور وہ مدراس روانه هوگيا - مدراس کے سفر ميں ۸ دن لگے - ۱۵ ماہ حال کو شب کے وقت جب جهاز سے اترے تو ايک ميل ٹرين تيار تهي - اسميں بٹهاے گئے اور ٹرين پونا روانه هوئی - اس سفر ميں پوليس کا ايک محافظ دسته همراہ تها - ٹرين پونا کے بدله مٹسپر ميں ٹهري جو پونا سے دو ميل کے فاصله پر ايک چهوٹا سا اسٹيشن هے - يهاں مسٹر گائڈر اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل پوليس ' ايک سي - آئي - ڈي افيسر ' اور دو اور افسر موجود تهے جنهوں نے انهيں موٹر ميں بٹهاکے گهر تک پهنچا ديا -

مسٹر تلک کي صحت اچهي هے - قيام مانڈلے ميں انهوں نے اپنا وقت زياده تر مطالعه و تصنيف ميں صرف کيا - چنانچه علم هئية قديم پر ايک کتاب تين جلدوں ميں لکهی هے جو هنوز نامکمل هے -

ايڈوکيٹ آف انڈيا کو معلوم هوا هے که وہ پہلے انگلستان جائينگے اور ايک مقدمے کي اپيل کے متعلق وکلاء کو هدايات دينگے جو پريوي کونسل ميں دائر هے - اسکے بعد جرمني ميں چند سال قيام کرينگے ' اور وهاں سے آکر اپني بقيه زندگي تصنيف و تاليف ميں صرف کرديںگے -

ليکن اگر مسٹر تلک اب بهي وهي مسٹر تلک هيں جيسا که انهوں نے دنيا کو يقين دلايا تها تو همیں اس توقع کے ماننے ميں تامل هے ' اور اگر سچ نکلے تو افسوس :

تعزير جرم عشق هے بے صرفه محتسب
بڑهتا هے اور ذوق گنه ياں سزا کے بعد !

" البـــلاغ "

يکم جولائي سنه ۱۹۱۴ع سے ايک ماهوار رساله " البـــلاغ " دار الرياست ماليرکوٹله پنجاب سے زير ايڈيٹري مهدي حسن صاحب شائع هوگا - جسميں قومي ' مذهبي ' اخلاقي ' سوشيل اور تعليمي مضامين درج هوا کرينگے - نصف حصه عالم نسواں کي اصلاح تعليم اور حمايت حقوق کے ليے وقف هوگا - اسکے کاغذ ' اعلی لکهائي ' اور اعلیٰ چهپائي کا خاص التزام کيا گيا هے - چنده ۴ روپيه سالانه - حجم ۲۴ صفحه - تقطيع ۲۰ × ۲۶ - درخواست کے ساتهه چنده پيشگي وصول هونے يا وي - پي کی اجازت موصول هونے پر جاري هوسکيگا - نمونه کا پرچه ۲ - آنه کے ٹکٹ بهيجکر طلب فرمائيے -

تمام درخواستيں بنام منيجر " البـــلاغ پور کاٹيج ماليرکوٹله " آني چاهئيں -

شذرات

خاتمۂ جلد چہارم

اللهم لا تجعلنا بنعمتک مستدرجین ! ولا بثناء الناس مغرورين ! و لا من الذين يا كلون الدنيا بالدين ! و صل و سلم على رسولک و حبيبک خاتم النبيين ! و على اله و صحبه اجمعين !!

رهـــرواں را خســتگـــي راه نیست
عشق خود را هست و هم خود منزل ست !

الهلال کي چوتهي جلد کا یه آخري رساله هے - آینده نمبر سے پانچویں جلد یعني تیسرے سال کي پہلي شش ماهي شروع هوگي - فالحمد لله الذي هدانا لهذا و ما كنا لنهتدي لو لا ان هدانا الله !

هم کو اس سفر میں نکلے هوے پورے دو سال هو گئے - ضروري تها که ایک مرتبه الهلال کے گذشته دو ساله سوانح و حالات پر تفصیلي نظر ڈالي جاتي ' اور غور کیا جاتا که تلاش مقصود اور طي منازل میں ابتک اُس کا کیا حال رها هے ؟ طلب و حرکت میں رها یا تعیر و جستجو میں ؟ استقامت و جهد سعي رهي یا تزلزل و قناعت ؟ سفر مقصود قطع راه و نظارۂ منازل میں کامیاب هوا یا محض تلاش راه هي میں تمام همت بادیه پیمائي صرف هو گئي ؟

اسکا سفر گو في الحقیقت ایک هي مقصود اصلي کي تلاش میں تها جو اسکے تمام کاموں پر حاوي هے ' لیکن وقت کي ضرورتوں اور آرزوں کي وسعت نے ضمناً اور بهي بهت سے مقاصد اسکے ساتهه کر دیے تهے -

(تعدد مقاصد و نتائج)

اس نے ایک هي وقت میں دعوۂ دینیه کے احیاء اور امر بالمعروف و نهي عن المنکر کے اعلان کے ساتهه متعدد علمي اور ادبي اغراض کا بار بهي اپنے اوپر لے لیا تها ' اور وه ملک کے سامنے اپني تمام ظاهري اور باطني خصوصیات کے ساتهه اعلی و اکمل مذاق کا ایک هفته وار رساله بهي پیش کرنا چاهتا تها - پس اگر اسکے اصلي مقصد دیني اور دعوۂ اسلامي کو بالکل علحده کر دیا جاے ' قوم کے مذهبي افکار و اعمال اور سیاسي آراء و معتقدات میں جو عظیم الشان تغیرات و انقلابات هوے هیں ' انسے بالکل قطع نظر کرلي جاے ' اور محض اس لحاظ سے دیکها جاے که یورپ کے ترقي یافته پریس کے نمونے پر وه اردو کا ایک ادبي ' علمي ' سیاسي ' اور مذهبي رساله هے ' جب بهي اس دو سال کے اندر اسکے کاموں کا ذخیره اسقدر وسیع هے که نقد و نظر کیلیے ایک بهت بڑا میدان باقي رهجاتا هے ' اور یه سوال سامنے آتا هے که اردو علم ادب اور قوم کے عام ادبي و علمي مذاق پر اسکے وجود سے کس قسم کا اثر پڑا ؟ اور ان شاخوں میں اسکا سفر ابتک کس قدر راه طے کرسکا ؟ وقت و حالات کے مقابلے میں اسکي مقدار امید افزا هے یا مایوسي بخش ؟

(اردو پریس الهلال سے پہلے)

هندوستان میں پریس کي اشاعت و ترویج پر ایک صدي سے زیاده زمانه گذر چکا هے - سنه ۱۷۹۸ کي چهپي هوئي کتاب میرے پاس موجود هے - اس عرصے میں صدها اخبارات و رسائل اردو زبان میں نکلے ' اور نئي تعلیم اور اشاعت نے نئے قسم کے کاموں کا ذوق بهي ایک بڑے وسیع حلقه میں پیدا کر دیا - لیکن یه کیسي عجیب بات هے که پورے سو برس کے اندر ایک چهوٹي سے چهوٹي مثال بهي اسکي نهیں ملتي که یورپ کے ترقي یافته نمونے پر کوئي عمده هفته وار رساله یا اقلاً ماهوار میگزین هي اردو میں نکالا گیا هو ' اور اسکي ایک نا کام کوشش هي چند دنوں کیلیے کي گئي هو !

روزانه اخبارات پر بهي مسلمانوں کو توجه نه هوئي - زیاده تر دو هي قسم کے اخبار نکالے گئے اور انهي پر سب نے قناعت کرلي - یا تو ماهوار علمي و ادبي رسائل نکلے جن میں سے رسالۂ حسن حیدرآباد اور پادري رجب علي کے پنجاب ریویو کو مستثنی کردینے کے بعد اکثر کي ضخامت تیس چالیس صفحه سے زیاده نهوتي تهي ' یا پهر هفته وار اخبارات نکلے جو زیاده تر پنجاب سے شائع هوے اور دو چار پریسوں نے هفته میں دوبار نکالنے کي بهي کوشش کي -

پهر انکا بهي یه حال تها که یورپ کے پریس کي کوئي صحیح تقسیم پیش نظر نه تهي - کبهي هفته وارسے روزانه کي تار برقیوں اور دنیا بهر کي خبروں کے اکٹها کر دینے کا کام لیا جاتا تها ' اور کبهي ان میں هفته وار جرنل اور میگزینوں کي تقلید کرکے چند تاریخي مضامین لوگوں سے لکهوا کر شائع کر دیے جاتے تهے یا خریداروں کي دلچسپي کیلیے کوئي ناول شروع کردیا جاتا تها - سب سے بڑي چیز خود ایڈیٹر یا ایڈیٹوریل اسٹاف کي تلاش و محنت هے - مگر اردو پریس میں یه چیز همیشه مفقود رهي - ایڈیٹري کا مفهوم اس سے زیاده نه تها که باهر کي بهیجي هوئي مراسلات کو ایک ترتیب خاص کے ساتهه کاتب کو دیتے جانا ' اور جب صفحات ختم هوجائیں تو ابتـدا میں ایک دو کالم لکهکر شائع کردینا - یهي حال هفته وار اخبارات کا تها اور یهي ماهوار رسائل کا - مجهے ایسے اخباروں اور رسالوں کا حال بالکل معلوم نهیں جنمیں خود ایڈیٹر یا ایڈیٹوریل اسٹاف اول سے لیکر آخر تک مضامین لکهتا هو یا خاص اهتمام سے لکهواے جاتے هوں - اخبار اور رسالے کا ایک ادبي یا علمي معیار ابتدا سے قائم کرلینا اور پهر صرف انهي چیزوں کو درج کرنا جو اسکے مطابق هوں ' اسکا تو شاید خیال بهي بهت کم لوگوں کو هوا هوگا - (تهذیب الاخلاق اس بحث سے مستثنی هے)

یورپ میں " هفته وار رسائل " پریس کا ایک خاص درجه هے - انکے مختلف ابواب هوتے هیں اور هر باب کا ایک موضوع خاص - مراسلات سے اگر مقصود ایڈیٹوریل اسٹاف کے علاوه دیگر ارباب قلم کے مضامین هوں تو ان میں سے بهي صرف وهي لیے جاتے هیں جو ان ابواب کے متعلق هوتے هیں ' لیکن اسکا کوئي نمونه ابتک اردو پیش نهیں میں کیا گیا تها - اس بارے میں مصر و شام کي حالت بهي مثل هندوستان کے هے ' گو روزانه اخبارات اور ماهوار رسائل میں بدرجها آگے هے -

(الهــلال)

پس جو کام پوري ایک صدي کي حیاۃ طباعۃ و صحافۃ میں کوئي بڑي سے بڑي جماعت اور کمپني بهي شروع نه کرسکي ' اُسے الهلال نے متوکلاً علی الله محض ایک فرد واحد کے دل و دماغ اور شخصي اسباب و وسائل کے ساتهه یکا یک شروع کر دیا ' اور اس حالت میں شروع کیا که نه تو سرمایه کیلیے کوئي مشترکه کمپني تهي ' نه انتظام و اداره کیلیے کوئي جماعت - نه تو ایڈیٹوریل اسٹاف کیلیے اهل قلم کي اعانت میسر تهي ' اور نه ملک میں ارباب تصنیف و تالیف کا کوئي ایسا گروه موجود جو یورپ کي طرح اعلی درجه کے مقالات و تراجم سے مدد دینے کیلیے مستعد و اهل هو - اس نے ظاهري شکل و صورت کے لحاظ سے اس پریس کي

تقلید کرنی چاهي جو دو دو پاونڈ سالانه قیمتوں کے دینے والے بیس بیس هزار خریدار رکهتا هے ' اور ترتیب مضامین و کثرت مواد اور تنوع مذاق و معلومات کے لحاظ سے ان رسائل کا مقابله کرنا چاها جنکي طیاري ارباب علم و تصنیف کي بڑي بڑي جماعتوں کے هاتهه سے هوتي هے ' اور رسالے کے ایک ایک باب اور ایک ایک کالم کیلیے ایک ایک ایڈیٹر مخصوص هوتا هے - تاهم ابناے ملت کی عام حالت نے اجازت نه دي که وه قیمت کی مقدار میں بهی یورپ کی تقلید کرتا ' اور نه ملک کے قحط الرجال اور افلاس علم و مذاق نے اسکا موقعه دیا که وه اپنے کسی معین و مددگار گروه کو اپنے ساتهه دیکهتا - ایک هی وقت میں ' ایک هی قلم سے خالص دینی افکار و جذبات کے مباحث و مقالات بهی لکهے جاتے تهے ' سیاسي مسائل و معاملات پر بهي بحث هوتي تهي ' ادبی و انشائي مضامین بهی ترتیب پاتے تهے - علمی ابواب و تراجم کی بهی فکر کي جاتي تهي ' اور ان سب میں اپنے انداز مخصوص اور معیار کار کا قائم رکهنا بهي ضرري تها -

پهر ایک خاص مقصد دیني اور دعوة اسلامی کا اعلان بهي اسکے پیش نظر تها ' اور اپنے سیاسی معتقدات کی وجه سے (جو اسکے عقیدے میں اسکے خالص دینی معتقدات تهے) طرح طرح کے موانع و مصائب سے بهی هر آن و هر لمحه محصور رهنا پڑتا تها جو بڑي بڑي با اقتدار طاقتوں کی طرف سے پیدا کی جاتی تهیں اور هر طرح کي قوتیں انکے ساتهه کام کر رهی تهیں - صحت سے محرومی ' قدرتی ضعف جسمانی ' زندگی کے بے شمار پیش آنے والے حوادث ' اور حیات شخصی کی عام مشکلات و صعوبات ان کے علاوه هیں ' اور ان سب کا بهی اگر اضافه کردیا جاے تو في الحقیقت اسکا وجود کاموں اور مقصدوں کے هجوم اور اسباب و قوی کي قلت و ضعف بلکه فقدان و عدم کے اجتماع کا ایک عجیب و غریب نمونه تها !

(نقـــد و احتســـاب نتـــائج)

لیکن با ایں همه اسباب تحیر و واماندگي ' الحمد لله که چار شش ماهیاں اسپر گذر چکي هیں ' اور اسکا سفر کاموں کي هر شاخ میں بلا توقف و تامل جاري رها هے - پس ان تمام حالات کي بنا پر نهایت ضروري تها که اس سفر کے نتائج پر پوري تفصیل و تشریح سے نظر نقد و احتساب ڈالي جاتي ' اور اندازه کیا جاتا که جو کام هندوستان کي پوري ایک صدي کي حیات طباعة و صحافة اور دور تصنیف و تالیف جدید میں شروع نهوسکا ' اسکو ایک ضعیف اراده ' ایک بے سروسامان آمادگي ' ایک در مانده جد و جهد ' ایک بے اسباب و وسائل سعي و تدبیر ' ایک دائم المرض زندگي ' ایک مبتلاے آلام و موانع اقدام ' ایک معدوب حکومت ' مبغوض امرا ' اور محصور صد اعداء و معاندین هستي ' غرضکه عاجزیوں اور درماندگیوں کي ایک التجاء حقیر ' اور بے سرو سامانیوں اور بیچارگیوں کي ایک دعاء مضطر نے شروع کرکے کس حد تک پهنچا یا ؟ اور جبکه دنیا اور دنیا والوں کے پاس اسکے لیے کچهه نه تها ' تو خدا اور خدا کي غیبي نصرت فرمائیوں اور دستگیریوں نے اسکے لیے کیا کیا ؟

بخاک راه ارادت بروے گـرد آلود
نشسته ایم بدریوزه تا چها بخشند !

چنانچه تقریباً هر جلد کے اختتام اور نئي جلد کے فاتحهٔ آغاز کے موقعه پر اراده کیا گیا که الهـلال کي تمام گذشته جلدوں پر ایک تفصیلي نظر ڈالي جاے اور اسکے کاموں کي هر هر شاخ پر علحده علحده بحث کی جاے ' لیکن پهر خیال هوا که اپنے کاموں پر خود اپنی نظر ڈالنے کی جگه بهتر هے که اسے اوروںکی نظر و راے پر چهوڑ دیا جاے - انسان کو اگر صرف اپنی نیت اور اراده کے احتساب کی مهلت ملجاے تو یهی بهت بڑي توفیق هے - کاموں اور انکے نتائج کا احتساب دوسرے هی صحیح کر سکتے هیں - اور انهیں پر چهوڑ دینا چاهیے :

بے پرده تاب محرمي راز ما مجوے
خوں گشتن دل از مژه و استیں شناس

چنانچه اسی خیال کا نتیجه هے که نئی جلد کا فاتحهٔ آغاز لکهتے هوے جب کبهی الهـلال کے کاموں پر نظر ڈالي بهي گئی ' تو صرف دعوة دینیه کے احیـاء هي کا تذکره کیا گیا ' اور اسکے نتائج پر بهی تفصیل کے ساتهه بحث نهیں کی گئی ' بلکه نهایت اجمال و ایجاز کے ساتهه اصل دعوة کے بقا و قیام اور رفع و اشاعة کی طرف اشاره کرکے کار و بار دعوت کے بعض بصائر و مواعظ مهمه کے پیش کر دینے هي کو کافي سمجها گیا - حالانکه اسکی حیثیتیں متعدد اور اسکے اثرات بے شمار تهے - وه احیاء تعلیمات صادقهٔ اسلامیه کا داعي تها ' اسلام کي سنت حریة کي تجدید اور جهاد حق و عدالة کي طرف بلاتا تها ' علم و ادب اسکا موضوع خاص تهے ' طرز تحریر مقالات و انشاء فصول و رسائل میں وه ایک اسلوب جدید اور انداز نو رکهتا تها ' اس نے اردو فن صحافة کي هر شاخ میں اپني راه سب سے الگ نکالي تهي ' اور اصولي باتوں سے لیکر چهوٹي چهوٹي جزئیات تک میں دوسرونکي تقلید کي جگه وه خود اپنا نمونه دوسروں کے سامنے پیش کرنا چاهتا تها - پس اسکے وجود کے نتائج و اثرات پر نظر ڈالنے اور ان عظیم الشان تغیرات کو شمار کرنے کیلیے جو اردو علم ادب و صحافة میں اس دو سال کي اقل قلیل مدت کے اندر ظاهر هوئے ' کاموں کي متعدد شاخیں سامنے آتي تهیں - تاهم هم نے اس داستان طویل کو کبهي بهي نه چهیڑا اور صرف اسکے مقصد اولی کے تذکره هی پر اکتفا کیا -

آج بهي که بحمد لله و بعونه چوتهي جلد کا اتمام اور نئي جلد کا افتتاح درپیش هے ' هم مناسب نهیں سمجهتے که قاریین کرام کا وقت عزیز اس مبحث میں ضائع کریں - علی الخصوص اس وجه سے بهي که اگر یه حکایت شروع کي گئي تو قدم قدم پر ایسے مواقع پیش آئینگے جنهیں فخر و ادعا کي آمیزش سے بچانا مشکل هوگا ' اور یه غذاے مهلک نفس حریص کو جسقدر بهي کم میسر آے بهتر هے -

(حـــاصـــل گـــذارش)

هم تو اپنے سفر میں نکلے هوے دو سال هوگئے - همارا سفر تاریکي میں نه تها ' بلکه دو پهر کي روشني میں تها اور دنیا اسے دیکهه رهي تهي - هم اگر حرکت میں رهے هیں تو اسپر پرده نهیں پڑا هے ' اور اگر جمود و غفلت میں کهڑے کے کهڑے رهگئے هیں تو وه بهي کوئي راز نهیں هے - اگر اپنے سفر کا کچهه حصه طے کرسکے هیں تو دیکهنے والے اسکي شهادت دیسکتے هیں ' اور اگر راه کي دشواریوں سے درمانده رهگئے هیں تو همت کا تزلزل اور قدم کي لغزش بهي برسر بازار هے - متاع بالکل نئي تهي ' اور اپنے سفر کیلیے خود هي ایک نئي راه نکالي گئي تهي - نه تو همارے سامنے نمونه تها اور نه کوئي راهنمائي کی مادي روشني :

لب خشک رفت و دامن پرهیز نه کرد
زاں چشمهٔ که خضر و سکندر وضو کنند

قوموں اور جماعتوں میں انقلاب و تعبیر کي دعوتوں کے نفوذ کا کام ایک ایسا دشوار گذار سفر هے که اگر قرنوں کي بادیه پیمائي اور تگ و دو کے بعد سلامتي کا ایک قدم بهي طے هو جاتا هے ' تو اس کي کامیابی رشک انگیز اور اسکی فتح مندي جشن و نشاط کی مستحق هوتی هے - ایک ٹوٹي هوئي دیوار کو گرا کر

نئي ديوار کے بنانے کيليے کس قدر سامان اور وقت مطلوب هوتا هے ؟ پهر ان لوگوں کيليے تو وقت کا کوئی سوال هی نه هونا چاهیے جو معتقدات و اعمال کی ایک پوري آبادي کو بدلدینا چاهتے هوں ' اور صرف کسی دیوار او ر محراب هی کو نهیں بلکه شهر کی تمام عمارتوں کو از سر نو بنانے کے ارزو مند هوں !

کتنے هي عظیم الشان ارادے اور اولو العزم همتیں هیں جنهوں نے اس فکر میں حسرت و آرزو کے سوا کچهه نه پایا ' اور کتنے بڑے بڑے قافلے هیں جو اس تلاش میں اس طرح گم هوگئے که پهر انکي کوئي خبر دنیا نے نه سنی ؟

میــرس ره که ز سرهاے رهروان حرم
نشــانهاست که منزل بمنزل افتادست

پس اسکا تو همیں دعوا نهیں هے که هم نے اس تهوڑي سي مدت میں اپنے سفر کا بڑا حصه طے کرلیا اور منزل مقصود کے قریب پهنچ گئے ' کیونکه منزل تک پهنچنے کا ان لوگوں کو کچهه اختیار نهیں دیا گیا هے جو اسکي تلاش میں نکلنا چاهتے هیں - البته همارا ضمیر مطمئن هے که هم نے سفر کا اعلان کیا تها ' اور الحمد لله که پیهم سفرهي میں رهے ' اور اگر اس منزل مقصود سے قریب تر نه هوے جهانتک همیں پهنچنا هے ' تو اس منزل سے بعید تر تو ضرور هوگئے جهانسے هم نے سفر شروع کیا تها - اس راه کے مسافر کیلیے اتني کامیابي کافی هے - یهاں صرف منزل تک پهنچنے کا خیال هي مقصود نهیں هوتا بلکه منزل کي جستجو میں چلتے رهنا بهي کم از حصول مقصود نهیں :

رهــروان را خــستــگي راه نیســت
عشق خود راهست و هم خود منزل ست !

هم کو اپنے کاموں کي خوبي کا دعوا نهیں هے ' لیکن جن حالات اور جن بے سر و سامانیوں میں کام کر رهے هیں اسکے لیے داد طلب ضرور هیں - وه بهي انسانوں سے نهیں کیونکه آدم کي اولاد کو سچائي کي عدالت نهیں دي گئي هے - وه کهرے کو کهوٹے سے اور اعلی کو ادنی سے پرکهنے میں همیشه عاجز رهي هے - البته : انمــا اشکوا بثي و حزني الی اللــه ' و اعلــم من اللــه ما لا تعلمون

بعض ضروري مطالب اس موقعه پر بالاختصار ظاهر کرنے تهے جنکے عرض کرنے کي شاید فاتحۂ جلد پنجم لکهتے وقت توفیق ملے - محنت کا معاوضه خود محنت هے اور فرض کو صرف اسي معاوضه کیلیے کرنا چاهیے جو خود فرض کے وجود میں رکهدیگئي هے - کام کرنے والوں کے داد و ستد کي اصلي جگه خود انهیں کے اندر هے - اپنے سے باهر تلاش کرنا لا حاصل هے - اگر سلامتي نیت اور حسن اراده کے ساتهه کوئي خدمت بن آئي تو یه الله کا فضل هے ' اور اگر نیت کے کهوٹ ' نفس کي لعنت ' اور اغراض کي خباثت نے اس سے محروم رکها تو یه اپنا قصور هے :

ما اصابك من حسنة فمن الله وما اصابك من سیئة فمن نفسك -	جو بهتري اور نیکي تمهیں پیش آئي وه الله کي توفیق کا نییجه هے اور جن برائیوں سے دو چار هوے وه خود تمهارے نفس هي کي کرتوت هے -

و اخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین - والعاقبة للمتقین -

جـــائــزۂ الیــمــۂ کـــرانچي

اس هفته همیں اس درخواست کی نقل ملگئي هے جو کرانچي بائسکوپ کمپني کي فلم "عظیم" کے متعلق محمد هاشم شاه صاحب قریشي نے سٹي مجسٹریٹ کرانچي کی عدالت میں داخل کی هے اور جسکي بنا پر تماشه بالفعل روکدیا گیا هے - هم اسکا خــلاصه نقل کرتے هیں - کیونکه اس سے مزید تفصیل اس ابلیسي حمله کي معلوم هوگي جو اس تمــاشه گاه کے انــدر دنیا کی سب سے بڑي مقدس هستي پر کیا گیا هے :

(۱) ملزم منسلکه پروگرام کے بموجب اس هفتے سے حرکت کرنے والي تصاویر دکها رها تها -

(۲) پروگرام میں ایک فلم کا نام " عظیم " درج هے -

(۳) چوتهي تاریخ کي رات کو مستغیث پکچر پیلیس میں تماشه دیکهنے گیا جهاں اس نے وه تصویر بهي دیکهي جسکا نام " عظیم " هے - پیغمبر اسلام (صلی الله علیــه وسلم) اپنے فوجي عهده داروں میں سے ایک شخص مسمی عظیم کي بي بي سالکه پر عاشق هوجاتے هیں اور عظیم کو لڑائي پر بهیجتے هیں تاکه سالکه کو حاصل کرسکیں - " عظیم " سالکه سے رخصت هوکر لڑائي پر روانه هوتا هے - پیغمبر اسلام (صلعــم) اپنے غلاموں میں سے ایک غلام کو سالکه کي پاس بهیجتے هیں که وه اسکو " عظیم " کے لڑائي میں مارے جانے کي جهوٹي خبر سنا دیے - پهر عظیم کو پهر خبر لگتي هے که آسکي بي بي پیغمبر اسلام کے پاس موجود هے - وه انکے پاس جاتا هے ' مگر وه کهتے هیں که سالکه مرگئي هے اور اسکو تسکین دیتے هیں - پهر وه (رسول اکرم) بهت سي خوبصورت عورتوں کو بلا کر "عظیم" سے کهتے هیں که ان میں سے جس کو چاهو اپني بي بي بنانے کے لیے پسند کرلو - وه انکار کرتا هے اور اس پریشاني میں اپنے گهر چلا جاتا هے - گهر کے قریب عظیم کو اطلاع ملتي هے که واقعي سالکه زنده هے اور (پیغمبر اسلام صلعم) کے قبضه میں هے - وه غضبناک هوکر رسول الله (صلعم) کي حرم میں تلوار لیکر جاتا هے - اور اپني بی بی کو چهڑانا چاهتا هے - پیغمبر اسلام (صلعم) چهپ جاتے هیں اور سالکه کو ترغیب دیتے هیں که وه زهر کهالے - ایسا کرنے سے وه انکار کرتي هے اور " عظیم " سالکه کے سامنے زهر پیش کرتے هوے دیکهه لیتا هے - پیغمبر وهاں سے بهاگ جاتے هیں (نعوذ بالله) اور انکے غلام عظیم کو بیڑیاں ڈالکر قید کردیتے هیں - بالاخر وه کسي نه کسي طرح نکلکر معه اپني بي بي کے بهاگ جاتا هے اور همیشه کے لیے ملک چهوڑ دیتا هے -

(۴) ایسا تماشا مسلمانونکي مذهبي محسوسات کے لیے سخت نفرت انگیز هے - اکر رسول مقبول (صلعم) کو کسي نیک کام میں بهی تصویروں کے اندر مشغول دکهایا جاے ' جب بهی اس سے مسلمانونکے جذبات کو صدمه پهنچیگا - آنحضرت کو اسطرح ایک برے کام میں مشغول دکهانا سخت هتک اسلام کي هے -

(۵) بهت سے مسلمانوں نے جو اس وقت موجود تے اپني ناراضگي کا باواز بلند اظهار کیا ' لیکن کچهه توجه نهیں کي گئي - اس تماشه سے سیکڑوں مسلمانوں میں جوش پیدا هوگیا هے - اگر اسکو فوراً بند نه کیا گیا تو یقیناً بلوه اور خونریزي هوجائیگی - ایک پیر صاحب کو جو اسوقت وهاں موجود تے ' بمشکل روکا گیا ' ورنه وه ترکي قونصل کو تار دینے پر آماده تے -

ملزم نے یقیناً دفعه ۲۹۸ تعزیرات هند کے بموجب ارتکاب جرم کیا هے اور التجا کي جاتی هے که اسکے ساتهه بموجب قانون عملدرآمد کیا جاے -

(دستخط) بي ایم میک انیري وکیل استغاثه -

(دستخط) محمد هاشم - مستغیث کرانچي -

۲۹ رجب ۱۳۳۲ هجری

باب التفسیر : قسم علمي

اختلاف الوان

صفحة من علم الحیوان

و من ایاته خلق السماوات و الارض و اختلاف السنتکم و الوانکم - [۳۰ : ۲۱]

شاهد طبیعة اور جمال کائنات کا ایک سب سے بڑا منظر حسن ' مخلوقات و موجودات کا اختلاف الوان هے - یعنے مختلف رنگوں کی بو قلموني اور انکے اختلاف و تناسب کي حسن آرائي - آسمان کي طرف نظر اٹھاؤ ! آفتاب کي کرنیں ' فضاء محیط کي رنگت ' ستاروں کی چمک ' چاند کي روشني ' قوس قزح کی دلفریبي ' غرضکه اوپر کي هر نظر آنے والي شے میں رنگتوں اور انکے اختلاف جمیل کا ظهور موجود هے - خود آفتاب کي روشني هي سات رنگوں کا مجموعه هے جو قوس قزح کے مختلف اللون خطوں میں کبھي کبھي صاف صاف نظر آجاتے هیں -

اس سے بھي بڑھکر رنگونکا ظهور زمین پر نظر آتا هے - عالم نباتات کے اُس حسن کدۂ طبیعة پر نظر ڈالو ' جس کا هر ورق سرخ ایک صفحۂ جمال اور هر برگ سبز ایک پیکر دلفریبي و نظر افروزي هے ! اُن بے شمار جڑي بوٹیوں اور عام پیداوار ارضي کو دیکھو جن میں کا هر دانه کتني هي رنگتوں کا مجموعه هوتا هے اور جنمیں سے اکثر کا نقاب انکے اصلي چهرے کي رنگت سے مختلف پیدا کیا گیا هے !

یه پهاڑوں کي سر بفلک دیواریں جو زمین کے مختلف گوشوں سے نکلکر دور دور تک چلي گئي هیں ' کبھي تم نے انکي رنگتوں پر بھي غور کیا هے ؟ کوئي سفید هے ' کوئي سرخ هے ' کوئي خاکي هے ' کوئي جلي هوئي سیاه رنگت سے سوخته جسم ' جو یقیناً جمال فطرة کا اصلي رنگ و روغن نهیں هوسکتا !

ان سب کو چھوڑ دو ! خاک کے ذروں کو دیکھو جو تمهارے قدموں کے نیچے پامال غفلت و غرور هوتے هیں - اُن کنکریوں اور مختلف قسم کے پتھروں کے ٹکڑوں پر نظر ڈالو' جن سے بسا اوقات تمهارے پاے عفلت کو ٹھوکر لگنے کا اندیشه هوتا هے - سمندر کي تهه میں اُترتے جاؤ اور کائنات بحري کي پیداوار مخفي کا سراغ لگاؤ - اسکي تهه میں کھڑے هو جاؤ اور مٹھیاں بھر بھر کر اسکي ریگ و خاک کو اوپر لے آو ! ان تمام اشیاء و موجودات کے اندر بھي تم دیکھوگے که رنگوں کا نمود حسن اور ظهور جمال اسي طرح موجود هے جیسا عالم نباتات کي ارواح جمیله و اجسام ملونه کے اندر' اور ان میں سے هر شے بالکل اُسي طرح اختلاف الوان کے اسرار خلقت کا ایک دفتر رنگیں هے' جس طرح صبح و شام آسمان پر پھیلنے والے لکه هاے ابر کي بوقلموني اور رنگ آرائیاں ' یا قوس قزح کے حلقه کي مختلف رنگتوں کي رعنائي و رنگ نمائي ' جو یقیناً عروس فطرة کے گلے کا ایک رنگین هار هوگا !

متمدن دنیا کي راحت جوئیوں نے تمهیں بهت کم موقعه دیا هوگا که صبح سویرے اٹھکر کسي صحرا یا میدان میں نظارۂ فطرة کیلیے نکل جاو جبکه شاهد قدرت کا چهره بے نقاب هوتا هے ' اور جبکه ملکوت السماوات و الارض اپنے شب خوابي کے کپڑے جلد جلد اُتار کر مختلف رنگتوں کي رنگین چادریں اوڑه لیتے هیں - یه وقت اختلاف الوان طبیعة کے نظارے کا اصلي وقت هوتا هے - خواه تم غفلت سحر کي کروٹیں بدلتے هوے اپنے مکان کے دریچه سے آسمان پر ایک نظر ڈال لو ' خواه جنگلوں اور صحراؤں میں هو ' خواه باغوں کي روشوں اور سبزه زاروں کي فرش پر چل رهے هو' خواه کسي دریا کے کنارے جا رهے هو یا سمندر کے وسط میں دوڑنے والے جهاز کي چهت پر کھڑے هو - کهیں هو' لیکن تمهارے سامنے رنگتوں کے ظهور و نمود اور اختلاف الوان کے حسن و جمال کا ایک ایسا منظر هوگا جسکو دیکھکر بے اختیار اُس مبدء جمال حقیقي اور اُس سر چشمۂ حسن مطلق کے تصور میں تو گم هوجاوگے' جو اس تمام کائنات الوان و جمال اختلاف الوان کا خالق هے ' جو ان تمام مصنوعات و تکوینات حسینه و جمیله کا صانع هے ' جو ان تمام صفحه هاے نقش و نگار ملونه کا مصور هے' جسکے دست قدرت کي مشاطگي سے جو شے بني حسین بني ' جسکے قالب تخلیق سے جو وجود نکلا ' دلربا و رعنا بنکر نکلا ' اور جسکے عکس و ظلال لا هوتي سے عالم خلقت کے هر ذره نے اخذ جمال و رعنائي کیا :

فسبحان الله حین تمسون و حین تصبحون ! وله الحمد في السمـــاوات و الارض و عشیاً و حین تظهرون !! (۳۰ : ۱۶)	پس تمام بڑائیاں اور هر طرح کي تقدیس الله کیلیے هو جبکه تم پر شام آتي هے اور پھر جبکه تم صبح کو اٹھتے هو - اور تمام حمد و ثنا اسي کے لیے هے تمام آسمانوں اور زمینوں میں' نیزوں کے ڈھلتے هوے اور جبکه تم دو پهر کي روشني میں هو !

آه ! وه خود کیسا حسین هوگا ' جسکے کائنات کي کوئي شے نهیں جو حسین نهو ؟

جسکے نقاب حسن کي دلاوائي کا یه حال هے ' اسکے روے جاں طلب کي رعنائي کا کیا حال هوگا ؟ آه ! خود اسي کے سوا کون هے جو اسکے جمال مطلق کا اندازه شناس هو ؟

مشکل حکایتے ست که هر ذره عین اوست
اما نمي تـواں که اشـارت بار کنـد !

(القـرآن الحکـیـم)

یهي سبب هے که قران حکیم میں جهاں کهیں قدرة الهي اور مظاهر خلقت کے عجائب و غرائب پر انسان کو توجه دلائي هے ' وهاں خاص طور پر رنگوں کے ان مظاهر متنوعه و عجائب مختلفه کي طرف بھي اشاره کیا هے ' اور طرح طرح کے رنگوں کے هونے اور انکے اختلاف کو قدرت الهي اور حکمت رباني کي ایک بهت بڑی علامت قرار دیا هے -

آج هم چاهتے هیں که ان آیتوں پر علمي حیثیت سے ایک اجمالي اور سرسري نظر ڈالیں -

* * *

سب سے پہلے سورۂ روم کي آیة کریمه سامنے آتي هے جسمیں عام طور پر اختلاف الوان کو قدرت الهیه کی نشانی بتلایا هے :

ومن اٰیاته خلق السماوات و الارض و اختلاف السنتکم و الوانکم ، ان فی ذالک لاٰیــات للعالمیـــن ! (۳۰ : ۲۱)

اور حکمت الهي کي نشانیوں میں سے ایک بڑي نشاني آسمانوں اور زمین کي خلقت هے اور طرح طرح کي بولیوں اور رنگوں کا پیدا هونا - في الحقیقت اسمیں بڑي هي نشانیاں هیں ارباب علم و حکمت کیلیے !

پهر بعض آیات میں زمین کي پیداوار اور عالم نباتات کے اختلاف الوان کا ذکر کیا جو في الحقیقت رنگوں کي بو قلموني کا سب سے بڑا منظر عجیب و موثر هے :

الم تر ان الله انزل من السماء ماء فسلکه ینابیع في الارض ثم یخــرج به زرعاً مختلفاً الوانه ثم یهیج فتریه مصفرا - ثم یجعله حطاما - ان في ذالک لذکری لاولی الالباب ! (۳۹ : ۲۲)

آیا تم نہیں دیکهتے که الله نے اوپر سے پاني آتارا ، پهر زمین میں اسکے چشمے بہاے ، پهر اُسي پاني سے رنگ برنگ کي کهیتیاں اُگائیں ، پهر وہ کهیتیاں اپنے جوش نمو میں بڑهیں اور طرح طرح کے پهل اور پهولوں سے لد گئیں - اسکے بعد جب اچهی طرح پک چکیں تو تم دیکهتے هو که وہ بالکل زرد پڑجاتي هیں اور خدا اسے چورا چورا کردالتا هے - بیشک ، عالم نباتات کي اس ابتدا و انتہا اور اختلاف و تغیرات میں ارباب عقل و دانش کے لیے بڑي هي عبرت هے !

اسی کي نسبت سورۂ نحل میں فرمایا :

و ما ذرا لکم فی الارض مختلفا الوانــه ، ان فی ذلک لاٰیات لقوم یذکرون ! (۱۶ : ۱۳)

اور بهت سي چیزیں جو تمهارے فوائد کیلیے زمین سے اُگائي جاتي هیں جنکي طرح طرح کي مختلف رنگتیں هیں ، سو ان میں بهي ان لوگوں کیلیے حکمت الهی کی بڑي هی نشانیاں هیں جو غور و فکر کو کام میں لاتے هوں

نیز سورۂ فاطر میں فرمایا :

الم تر ان الله انزل من السماء ماء فاخرجنا به ثمرات مختلفا الوانها ؟ (۴۵ : ۲۷)

ایا تم غور نہیں کرتے که الله نے اوپر سے پاني برسایا اور اس سے طرح طرح کے پهل پیــدا هوے جنکی مختلف رنگتیں هیں ؟

اسي طرح شهد کي مختلف رنگتوں پر توجه دلائي جو مکهي کے اندر سے نکلتا اور قدرۃ الهیه کا ایک عجیب و غریب نمونه هے :

یخرج من بطونها شراب مختلف الوانه ، فیه شفاء للناس - ان في ذلک لاٰیات لقوم یتفکرون ! (۱۶ : ۷۱)

انکے اندر سے ایک عرق نکلتا هے جسکي مختلف رنگتیں هوتی هیں - اسمیں انسانوں کیلیے هم نے شفا اور نفع رکهدیا هے - ارباب فکر کیلیے اسمیں بڑي هي نشانیاں هیں !

اختلاف الوان کا ایک نہایت مدهش منظر پہاڑوں کي مختلف رنگتیں اور انکے سرخ و سفید پتهر بهي هیں جنسے انسان بڑي بڑي عظیم الشان عمارتوں کو خوشنما و دلفریب بناتا اور طرح طرح کے کام لیتا هے - چنانچه اسکي طرف بهي ایک جگه اشارہ کیا :

ومن الجبال جدد بیض و حمر مختلف الوانها و غــرا بــیب سود (۳۵ : ۲۷)

اور اسي طرح پہاڑوں میں هم نے مختلف رنگوں کے طبقات پیدا کیے - کوئي سفید هے کوئي لال هے - بعض کالے کالے سیاہ هیں !

یہاں تک عالم کائنات کے عام اختلاف الوان ، اور پهر خاص طور پر عالم نباتات و جمادات کي رنگتوں کا ذکر کیا تها - اب خاص طور پر عالم حیوانی کے اختلاف الوان پر یه اشارہ کرکے توجه دلائي :

ومن الناس و الـدواب و الانعام مختلف الوانــه کذالک ، انما یخشی الله من عبادہ العلمـاء - ان اللــه عزیــز غفــور (۳۵ : ۲۷)

اور اسي طرح آدمیوں ، جانوروں ، او چارپایوں کي رنگتیں بهي کئي کئي طرح کي هیں جن میں الله نے بڑي بڑي حکمتیں رکهی هیں - الله کا خوف انهي لوگوں کے دلوں میں پیدا هوسکتا هے جنهوں نے کائنات کے ان اسرا و حقائق کا مطالعه کیا هے اور اسکے علم و حکمت سے بهرہ اندوز هوے هیں -

(ایک اجمالي نظر)

ان آیات کریمه پر پہلے ایک اجمالي نظر ڈالو اور دیکهو که کس طرح عالم کائنات کي هر نوع اور اختلاف الوان کے هر منظر پر همیں توجه دلائي هے ؟ سب سے پہلے عام طور پر اختلاف الوان کا ذکر کیا اور فرمایا که زبانوں اور بولیوں کے اختلاف کي طرح رنگوں کے اختلاف میں بهي حکمت الهیه اور قدرت سرمدیه کي بڑي بڑي نشانیاں هیں - اس طرح انسانکي نظروں کو تمام کائنات کي هئیۃ مجموعي کے جمال الوان اور اختلاف مظاهر و نمایش کیلیے دعوت فکر و تدبر دي تا که وہ آسمان کي اُن رنگ آرائیوں کو بهي دیکهیں جنکا جمال فضائي عقل افگن اور جنکے تغیرات ملونه حیرت فرما هیں ، اور پهر زمین کے اس بهارستان حسن پر بهي نظر ڈالیں جسکي کائنات نباتي اور عالم حیواني کا هر گوشه رنگتوں کي رعنائیو اور انکے اختلاف و تعدد کي دلفریبیوں کا ایک بهشت زار جمال هے

اسکے بعد اس نظر اجمالي کي تفصیل هوئي اور کائنات کي مختلف انواع و اقسام کے اختلاف الوان کي طرف اشارہ کیا گیا - سب سے پہلے صناع طبیعۃ کي اس سب سے بڑي اعجاز فرمائي کا جلوۂ قدرت دکهلایا جو عالم نباتات کي ارواح حسینه اور اجسام ملونۂ و جمیله کے اندر نظر آتي هے ، اور جسکے ایک چهوٹے سے پهول اور پتے کے اند بهي حیرت و مدهوشی کے وہ وہ جلوے پوشیدہ هیں که اگر دنیا کي تمام پچهلي اور آیندہ حکمتیں اور دانائیاں یک جا اکٹهي هوجائیں اور کسي حقیر سے حقیر پهول کي ایک مرجهائي هوئي کلي کو اٹها کر (جو انساني غفلت و سرشاري کے کسي قدم جهل سے پامال هو چکي هو) اپنے سامنے رکهه لیں اور اسکے عجائب و غرائب خلقت کا مطالعه کرتے رهیں ، جب بهي اُسکا دفتر حکمت ختم نهوگا !

فرمایا که غور کرو ، انکي خلقت کس قدر عقلوں کو وقف تعجب اور انساني دانائي کو هلاک حیرت کردینے والي هے ! چند خشک بیج هیں جو زمین میں ڈالے جاتے هیں - آفتاب کي روشني میں گرم هوتے ، اور آسمان کے پاني سے اندر هي اندر سڑتے هیں - پهر وہ کیا چیز هے جو انکے اندر ایک عجیب و عریب قوت پهوٹنے ، اُبهرنے ، بڑهنے ، پهیلنے ، پهر طـرح طرح کي رنگتوں سے رنگیں هوکر نمودار هونے کی پیدا کردیتی هے ؟ کبهی انکے رنگ الگ الگ هوتے هیں ، کبهي کسی خاص تناسب کے ساتهه کئي رنگوں ک مجموعه هوتے هیں ، اور کبهي ایک ایک پتے اور ورق گل کے اند کئي کئي رنگتوں کي دهاریاں اور نقش و نگار بن جاتے هیں

فتبارک الله احسن الخالقین !

عالم نباتات کي طرح عالم جمادات بهي اختلاف الوان کا عجیب و غریب منظر هے جسے ترتیب مدارج خلقت کے اعتبار سے نباتات پر مقدم هونا چاهیے - زمین کے اندر سے طرح طرح کے مختلف رنگو کے پتهروں کا پیدا هونا اور پہاڑوں کے اندر سے نکلنا اس سے کم عجیب نہیں هے جسقدر نباتات کے غرائب و عجائب هیں - یه سنگ مرم اور سنگ موسی کے بڑے بڑے ستون جنکے نیچے شہنشاهوں کے دربار لگتے هیں اور جو ایوان هاے عظمت و جبروت کیلیے سب سے

بڑا حسن سمجھے جاتے ھیں ' کیا ھیں ؟ وہ جو دودہ کي رنگت سے سفید اور آئینہ کي چمک سے زیادہ درخشندہ ھوتے ھیں ' کہاں سے نکلتے ھیں؟ یہ سنگ سرخ جس سے " روضۂ تاج " کا جمال آتشین نمایاں ھوا ' کہاں سے آیا ؟ نہ تو وہ سفید دودہ سے پیدا ھوا اور نہ سرخ پھولوں کي رنگت جمع کرکے بنایا گیا ' بلکہ دست قدرت نے اسي خاک ارضي کے اندر اسکي تہیں جمائیں اور اسکے طول و عرض کو زمین کي بد رنگ پشت کے اوپر پھیلا دیا ' تاکہ خلقت الهي کا معجزہ ' حسن اباد ارضي کا زیور ' اور اس حیرت آباد عالم میں معرفت الهي اور توجه الی الله کیلیے درس بصیرۃ ھو: ولکن اکثر الناس لا یعلمون !

عالم جمادات و نباتات کے بعد حیوانات کی خلقت کا صفحہ کھلتا ھے - اختلاف الوان و اشکال کے لحاظ سے اسکے عجائب و غرائب بھي عقل کي سرگشتگي اور ادراک کے عجز و اعتراف کا پیـام ھے : ربنا ! ماخلقت ھذا باطلا ! پس فرمایا کہ و من الناس والدواب والانعام کذالک ! جس طرح خلقت انساني کی ھر نوع کے اندر اختلاف الوان کا قانون کام کررھا ھے ' اسي طرح خلقت کا یہ سب سے بڑا نمونہ اور ارتقاء موجودات کي سب سے آخري کڑي بھي طرح طرح کي رنگتوں کا ایک صحیفۂ رنگیں ھے ' اور جو لوگ اسرار وحقائق موجودات کو غور و تدبر سے دیکھتے ھیں ' وھي کچھہ اسکی کنہ اور حقیقت کو بھي سمجھہ سکتے ھیں : ان فی ذالک لایات وما یعقلها الا العالمون !

(خـلاصـۂ امـور)

اس نظر اجمالي کے بعد غور و فکر کا قدم اور بڑھاییے تو ان آیات کریمہ سے مندرجۂ ذیل امور واضح ھوتے ھیں :

(۱) عالم کائنات کے بے شمار و بے تعداد مظاھر خلقت کي طرح ' رنگوں کا اختلاف بھي قدرت الهي کي ایک بہت بڑي نشاني ھے - کیونکہ اسکے مطالعہ سے ثابت ھوتا ھے کہ یہ حسن و جمال عالم محض ایک بے ارادۂ و تعقل مادۂ خلقت کي حرکت اور ترکیب اتفاقي کا نتیجہ نہیں ھوسکتا - کوئي ارادۂ وراء الوری ضرور ھے جسکے دست قدرت و حکمت کي مشاطگي یہ تمام نیرنگ صناعۃ دکھلا رھي ھے !

قرآن کریم نے اسي امر کو دوسري آیتوں میں واضح کیا ھے جبکہ منکرین الهي سے پوچھا ھے کہ :

افمـــن یخلـــق کمن لایخلق ؟ افلا تذکرون ؟ (۱۶ : ۱۷)	کیا وہ ھستي جو پیدا کرتي ھے اور وہ جو کچھہ پیدا نہیں کرسکتي ' دونوں برابر ھیں؟ تمھیں کیا ھوگیا ھے کہ غور نہیں کرتے ؟

یعني کیا ایک خالق و صانع ھستي جو صفات واجبۂ ارادہ و عقل و علم سے متصف ھے ' اور ایک بے ارادۂ و تعقل شے (خواہ وہ افلاک کي حرکت ھو خواہ اجزاء سالمات دیمقرا طیسي) دونوں ایک طرح ھوسکتے ھیں ؟ حالانکہ کائنات کا ذرہ ذرہ ایک صاحب ارادہ و عقل خالق کي ھستي کي شہادت دے رھا ھے !

یہاں صرف " خلقت " کا لفظ فرمایا اور کہا کہ خلق کرنے والا اور وہ جو خلق نہیں کرتا ' دونوں برابر نہیں ھو سکتے - خلق وھي کرسکتا ھے جو ارادہ و تعقل رکھتا ھو - " لا یخلق " کے اندر تمام چیزیں آ گئیں جو قوت خالقیت نہ رکھتي ھوں ' اور خالقیت کیلیے ارادہ و تعقل مستلزم ھے - پس في الحقیقت اس آیۃ میں نیز اسکي ھم مطلب دیگر آیات میں انھي لوگوں کا رد کیا گیا ھے ' جو وجود الهي کی جگہ کسي بے ارادۂ و تعقل شے کو خلقت عالم کیلیے کافي سمجھتے ھیں ' خواہ وہ یونانیوں کي حرکت افلاک ھو یا موجودہ زمانے کے اجزاء سالمات ابتدائیہ - ان آیات کو بتوں سے کوئي تعلق نہیں جیسا کہ ابتک سمجھا گیا ھے - اسکي حقیقت بغیر تفصیل و تشریح کے ذھن نشین نہیں ھوسکتي اور وہ مستقل مضمون کی محتاج ھے -

(۲) اختلاف الوان کے اندر بڑي بڑي مصلحتیں اور حکمتیں پوشیدہ ھیں - وہ محض ایک ظہور حسن اور نمایش خلقت یا فطرۃ کا اتفاقي نمود ھي نہیں ھے - کیونکہ اگر ایسا ھوتا تو ھر جگہ تذکیر و تفکر پر کیوں زور دیا جاتا ؟ اور علي الخصوص پہلي آیت میں یہ کیوں کہا جاتا کہ ان في ذالك لایات للعالمین - 'ہ صاحبان علم کیلیے اس اختلاف الوان میں بڑي نشانیاں ھیں -

(۳) اخري آیۃ عجیب و غریب ھے - اور اس سلسلے کي ایک آیت ھے جسکي بنا پر بعض نئے استدلالات قرآنیہ میرے ذھن میں ھیں - اختلاف الوان وغیرہ مظاھر خلقت اور اسرار کائنات کا ذکر کرکے فرمایا : انما یخشي الله من عبادہ العلماء ! الله کے وھي بندے خوف و خشیت اپنے اندر پاتے ھیں جو صاحبان علم ھیں -

اس بیان کے ساتھہ ھي " خشیت الهي " اور " علماء " کا ذکر بغیر کسي ربط حقیقي کے نہیں ھوسکتا - اس سے صاف صاف واضح ھوتا ھے کہ خدا کی ھستي کا یقین ' اسکي شناخت ' اور اسکے صفات کي معرفت کے بغیر اسکا خوف پیدا نہیں ھو سکتا ' اور قران کریم اس یقین کے حصول کا ایک بڑا وسیلہ یہ بتلا تا ھے کہ خلقت عالم کے حقائق و اسرار اور اختلاف و تغیرات کي کنہ و حقیقت کا علم حاصل کرو تا کہ مصنوعات کي نیرنگیاں اور عجائب آفرینیاں صانع مطلق کي حکمتوں کا سراغ بتلائیں اور معرفۃ الهي کا یقین و اذعان ترقي کرے - چونکہ یہ کام ان لوگوں کا ھے جو ارباب علم و تحقیق ھیں اور جنکا شمار علماء حقیقت میں ھے - اسلیے فرمایا کہ یہ عجائب عالم اور یہ اختلاف الوان جو کائنات کي ھر نوع اور ھر قسم میں جلوہ گر ھے ' اسکے اسرار و مصالح پر غور کرنے والے . اور انکي حقیقت کي جستجو میں رھنے والے ھي وہ بندگان الهي ھیں ' جنکے لیے انکا مطالعہ معرفت الهي کا وسیلہ ھوتا ھے ' اور پھر معرفت الهي مقام خشیت و عبودیت کیلیے راھنما ھوتی ھے - وھل یستوي الذین یعلمون والذین لا یعلمون ؟

(۴) اختلاف الوان ایک قانون خلقت ھے جو تمام انواع میں جاري و ساري ھے - عالم جمادات ' نباتات ' حیوانات ' کوئي نوع نہیں جسکے اندر طرح طرح کي رنگتوں کا ظہور نہو - پس یہ نہیں ھوسکتا کہ ایسا عام ظہور کسي بڑي ھي مصلحت و حکمت پر مبني نہو؟

(اشـــارات عـلـمـیـہ)

قران کریم علم الحیات یا علم الحیوان کي کوئي کتاب نہیں ھے - ان اشارات حکمیہ سے اسکا مقصود صرف یہ ھوتا ھے کہ انسان کو حکمۃ و قدرۃ الهیہ کي طرف توجہ دلاے ' اور ان حقائق کا مطالعہ وسیلۂ تذکیر ' و ذریعۂ عبرت ' و توجہ الی الله ھو - نیز ان اشیا کے اسرار و مصالح کي تحقیق و کشف ' اسکے دل میں ولولہ اور شوق پیدا کرے تاکہ وہ انکي تحقیقات کي دسوار گذار راھوں میں قدم رکھے اور معرفت الهي اور حصول مقام خشیت کیلیے راہ علم کي تمام مصیبتوں کو خوشي خوسی برداشت کرلے -

پس چاھیے کہ پہلے ھم شارحین علم کي طرف متوجہ ھوں کہ وہ اختلاف الوان کے متعلق کیا کہتے ھیں ؟ اسکے بعد دیکھیں کہ قران کریم کا اسطرف توجہ دلانا اور اس کو ایک آیۃ الهیہ قرار دینا ' کن اسرار و حکم پر مبني ھے ؟ (البقیۃ تتلي)

مطبوعات جديده

مي خوردن و شاد بودن آئين منست
فارغ بودن زكفر و دين دين منست
گفتم بعروس دهر كابين تو چيست
گفتا "دل خرم تو كابين منست"!

اين كوزه چو من عاشق زارے بوده است
دربند سر زلف نگارے بوده است
اين دسته كه بر گردن او مي بيني
دستيست كه در گردن يارے بوده است!

رباعيــات عمــر الخيــام

ايک نيــا امــريكن ايـــڈيشن

پچهلے دنوں بعض اخبارات ميں يه خبر شائع هوي تهي كه رباعيات عمر الخيام كا ايک نيا ايڈيشن امريكه ميں مرتب هوا هے اور عنقريب شائع هونے والا هے - ولايت كي پچهلي ڈاک ميں اسكے تفصيلي حالات آگئے هيں - انسے معلوم هوتا هے كه نيو يارک كي ايک بهت بڑي پبليشر كمپني جان مارٹن اس ايڈيشن كو چهاپ رهي هے' اور متعدد خصوصيات اسميں ايسي جمع كي گئي هيں جنكي وجه سے يورپ اور امريكه كے "ادباء عمرييين" (۱) اسكي اشاعت كا نهايت دلچسپي سے انتظار كر رهے هيں -

(مـرقـعـات و رسـوم)

اس ايڈيشن كي ايک بڑي خصوصيت انتها درجه كا جمال طباعة اور حسن صورت هے -

عمر خيام كے اس وقت تک بے سمار پر تكلف ايڈيشن مختلف شكلوں ميں نكل چكے هيں - ليكن بيان كيا جاتا هے كه اس نئے ايڈيشن كے تكلفات كے آگے تمام پچهلے ساز و سامان هيچ نظر آئينگے - علي الخصوص اسكے مرقعات اور تصاوير و رسوم جو دلدادگان خيام كي نظر افروزي كيليے هر تيسرے جوتهے صفحه كے بعد لگاے گئے هيں:

مشاطه را بگو كه بر اسباب حسن دوست
چيزے فـزوں كنـد كه تماشا بمـا رسد!

يه خيالي تصويريں جو آجكل پر تكلف ادبي تصنيفات كے ساتهه چهاپي جاتي هيں' غالباً عام قارئين كرام كو انكي قدر و قيمت كي صحيح اطلاع نه هوگي - مشاهير گذشته كي تصنيفات كے متعلق خيالي تصاوير بنانا ايک مستقل فن هے' جسكے بڑے بڑے ماهرين و مشاهير هيں - جب كبهي كوئي نادر كتاب چهپتي هے تو اسكے ليے ان هي خدمات محفوظ كرلي جاتي هے - وه ايک ايک تصوير كيليے سو سو پاونڈ اجرت پيشگي ليتے هيں!

پچهلے دنوں انگلستان كے ايک كلب نے الف ليله كے ترجمه برٹن كا نهايت پر تكلف ايڈيشن دس جلدوں ميں طبع كيا تها' اور اسكے بڑے بڑے مناظر حسن و عشق و خلافة و سلطنت كي تصويريں يورپ كے مشهور ماهرين فن رسوم خياليه سے بنواكر شامل كتاب كي تهيں - ميں نے يه نسخه ديكها هے - پوري كتاب ميں اقلاً پچاس مرقع ضرور هونگے - ليكن في مرقع ۳۰ پونڈ سے ليكر سو پونڈ تک اُجرت دي گئي تهي!

"رباعيات عمر خيام" بهي پچهلي چوتهائي صدي سے بڑے بڑے مصوران مشهوره كے فكر و تخيل كا ايک معركة الارا موضوع رها هے - عمر خيام كي صورت كا موزوں تصور كرنے اور اسكي رباعيات كے مطالب كو تمائيل مصورہ كي اشكال ميں پيش كرنے كيليے بڑے بڑے مصوروں نے اپنے جوهر كمال دكهلاے - علي الخصوص موجوده يورپ كے مشهور ترين مصور مسٹر گلبرٹ جيمس كي تصويريں عديم النظير تسليم كي گئيں' جنميں سے بعض كو فيز جيرالڈ كے ترجمه ميں آپنے جا بجا ديكها هوگا -

ليكن امريكن ايڈيشن كے شائع كرنے والوں كا دعوا هے كه انهوں نے تمام پچهلے نسخوں سے بهتر مرقعات كا اهتمام كيا هے - ابتک اسقدر روپيه اور دماغ خيام كي تصويروں پر كسي نے صرف نهيں كيا - يورپ كے مشهور مصوروں كي خدمات كئي سال پيشتر سے حاصل كرلي گئي تهيں' اور فارسي شاعري كي ادبي تاريخ اور اُس عهد كے عجمي حكما و شعرا كے لباس و اشكال كا تاريخي مواد اس غرض سے بهم پهنچايا تها كه مصوروں كو بهتر سے بهتر اور اقرب سے اقرب تصور قائم كرنے ميں اُنسے مدد ملے -

ان تصويروں ميں خود خيام كي تصويريں نهايت اعلي درجه كي كهينچي هيں' اور كامل الفن اشخاص معترف هيں كه تمام پچهلي تصويروں سے زياده مشرقي اور خيام كے خيالات كے لحاظ سے كامل ترقيانه كے مطابق هيں - انكے علاوه سو سے زايد رباعيوں كے بهي مرقع كهينچے هيں اور رنگين اور مطلا و مذهب طبع كيا هے!

(۱) "ادباء عمرييين" سے مقصود يورپ اور امريكه كے وه ارباب ادب و شعر اور صاحبان فلسفه و حكمت هيں جو اپنے تئيں عمر خيام كي طرف نسبت ديتے هيں' اور اپنے خيالات و ادبيات ميں بالكل اس خراساني حكيم كے پيرو و مقلد هوگئے هيں - كچهه ضرور نهيں كه وه مستشرق (اورينٹلسٹ) اور فارسي داں بهي هوں - ايسے بهي هزارها شعرا و ادباء اس حلقه ميں داخل هيں جنهوں نے محض فزجيرالڈ يا اس سے كم تر درجه كے مترجمين كے ذريعه خيام كے خيالات سے واقفيت حاصل كي' مگر رباعيات كے انداز بيان و اسلوب شاعري سے اس درجه متاثر هوے كه اسي رنگ اور اسلوب پر نظم و نثر فخريه لكهنے لگے -

فصـل گل و طرف جوئبـار و لب کشت
با یـک دو سه اهل و لعبتي حـور سرشت
پیش آر قـدح که باده نوشـان صبوح
آسـوده ز مسجـد‌اند و فارغ زکنشت !

ان مرقعات میں سے چار تصویریں "اسفیر" لنڈن نے شائع کردي هیں - انکي نقل هم بهي شائع کرتے هیں - انکے نیچے انگریزي میں رباعیات کا ترجمه بهي درج تها - تین ترجموں کي اصل رباعیاں یاد آگئیں اور درج کردي گئیں - لیکن ایک ترجمه اسدرجه مبهم ' مختصر ' اور کسي بهت هي غیر معروف رباعي سے تعلق رکهتا هے جسکي اصلي رباعي کا سرسري طور سے پته نه لگ سکا - اور صرف اتني سي بات کیلیے رباعیات کي ورق گرداني کون کرتا ؟ -

(مکـمل تـرجمه)

ایک بهت بڑي خصوصیت اس ایڈیشن کي یه هے که اسمیں عمر خیام کي تمام رباعیات کا مکمل انگریزي ترجمه دیا گیا هے - وه مشهور فز جیرالڈ کے ترجمه کي طرح نظم میں هے ' اور کوشش کي گئي هے که فارسي شاعري کے اس سب سے بڑے قادر الکلام مترجم کا نسق و انداز اور اسلوب خاص هر رباعي کے ترجمه میں ملحوظ رهے - حتی که اسکي جمع و تهذیب کرنے والوں کا خیال هے که ایک ناواقف شخص فیز جیرالڈ کي نظم میں اور اسکے تراجم میں بمشکل فرق کرسکے گا -

هم نے بعض اردو جرائد میں دیکها که اس نسخه کي اشاعت کا تذکره کرتے هوے انهوں نے اسے پهلا مکمل ترجمه خیال کیا هے - حالانکه یه صحیح نہیں هے - اس سے پیشتر ایک بڑي تعداد میں ایسے ایڈیشن شائع هوچکے هیں جن میں فیز جیرالڈ کي ترجمه کرده رباعیات کے علاوه کئي سو اور رباعیوں کا ترجمه بهي نظم و نثر میں دیا گیا هے ' اور بعض میں تو یه التزام کیا هے که رباعیات کے جس نسخه کو اصل قرار دیا ' اسکي تمام رباعیوں کا ترجمه بهي ساتهه ساتهه درج کردیا - اس قسم کے مترجموں میں گارنر ' هنري دے فرناں ' نیکولس ' اور علی الخصوص پروفیسر والا نیتن ژوکفسکي کا نام قابل ذکر هے ' جس نے نسخۂ کلکته اور نسخۂ سینٹ پیٹرز برگ کي تمام رباعیات کا ترجمه کردیا هے -

ان میں سے آخر الذکر مستشرق کا نسخه میرے پاس موجود هے - اس نئے امریکن ایڈیشن سے پہلے یهي ایڈیشن سب سے آخري ایڈیشن سمجها جاتا تها - اسمیں سینٹ پیٹرز برگ کے نسخه کي ۴۳۰ رباعیوں کا مکمل ترجمه شامل کیا گیا هے - دیگر نسخوں کي مترجمه رباعیوں کو شامل کرلیا جاے تو انگریزي ترجمه شده رباعیوں کي تعداد پانچ سو تک پهنچ جاتي هے !

اسي طرح فرانسیسي ' دنمارکي ' الماني (جرمن) اور روسي زبان میں بهي ۷۵ سے ۴۰۰ تک رباعیوں کا ترجمه هوچکا هے -

لیکن یه ترجمے وه قبولیت حاصل نه کرسکے جو " مغربي خیام " یعني فیز جیرالڈ کي ۷۵ رباعیوں کیلیے قدرت نے مخصوص کردي تهي - اسکي انگریزي رباعیوں میں جو سلاست و عذوبت اور حسن ترکیب و تاثر بیان پایا جاتا هے ' اسکے سامنے یه تمام ترجمے اس طرح نظر آتے هیں جیسے کسي اصلي فارسي نظم کے مقابلے میں اسکا بے اثر لفظي ترجمه - فارسي شاعري اور مغربي ادبیات اصولاً اس درجه باهم مختلف هیں که دونوں میں تبائن و تضاد کا ایک اٹلانٹیک بهه رها هے - اسے عبور کرنے میں صرف فیز جیرالڈ هي کي همت کام کرگئي ' اور وقت و حالات ' جدت و حداثت ' اتحاد خیالات و مشرب ' نیز جماعت کے وقتي انفعال و تاثر نے ایک مرتبه اسکا ساتهه دیدیا - یه باتیں همیشه اور هر شخص کے حصے میں نہیں آسکتیں -

یهي سبب هے که یه تراجم ایک ادبي یا حکیمانه مترجمه ذخیره سے زیاده وقعت حاصل نه کرسکے - انسے صرف یه کام لیا گیا که غیر فارسي داں ادباء عمرییین نے انکے ذریعه بقیه رباعیوں سے بهي واقفیت حاصل کرلي - ان سب میں مسز بورین اور هانفیلڈ کے بعض تراجم نسبتاً زیاده فصیح و دلنشیں تهے جنهوں نے کیمبرج کے نسخه کي بعض رباعیات کا ترجمه سنه ۱۸۹۰ میں کیا تها ' اور " مجلس عمر خیام " لنڈن نے سنه ۱۸۹۲ میں شائع کیا - تاهم نه تو وه فیز جیرالڈ کي طرح عشاق خیام کے وسیع حلقه میں کوئي ادبي محبوبیت حاصل کرسکیں ' اور نه انگریزي ادبیات میں ایک داخلي جزو شعري کي طرح انهیں قبولیت هوئي - انکا شمار بهي " ترجمه " میں هے - البته اعلی قسم کے تراجم میں -

پس یه کهنا تو صحیح نہیں که نیا امریکن آڈیشن رباعیات کا پهلا مکمل ترجمه هے - البته اسکي خصوصیت یه بتلائي جاتي هے که انکے تراجم میں فیز جیرالڈ کے اتباع بلکه همسري کي پوري کوشش کي گئي هے - فیز جیرالڈ کا اصلي کارنامه " سوئن برن " کے الفاظ میں یه هے :

" وه یورپ کا خیام هے - اس نے ترجمه نہیں کیا هے بلکه انگریزي میں خیام کي روح شعري کو متشکل و متمثل کردیا هے - اگر خیام انیسویں صدي کے اندر انگلستان میں پیدا هوتا اور فردوسي کي جگه چوسر کي زبان میں (یعني انگریزي میں) رباعیات کهتا ' تو یقیناً وه ایسي هي هوتیں جیسی که اس مغربي خیام کے دل پر مشرقي فیضان لاهوتي سے القا هوئي هیں "

اس ایڈیشن کے مرتب کرنے والوں کا دعوا هے که فیزجیرالڈ نے ایسا ترجمه صرف ۷۵ رباعیوں کا کیا هے - لیکن یه خیام کي تمام رباعیوں کا ویسا هي مکمل ترجمه هوگا -

ادبا و شعراے عمر یییین کي ایک بهت بڑي امریکن و انگریزي جماعت نے ترجمه کا نیا کام باهم بانٹ لیا تها - چند اصول مقرر کرلیے تهے جنکي پابندي کي هر مترجم کوشش کرتا تها - ان میں سے اکثر مترجم ایسے هیں جنهوں نے ایک ایک رباعي کا ترجمه ایک ایک ششماهي میں کیا هے - پہلے ترجمه کیا جاتا - پهر تصحیح هوتي - پهر قدیم ترجموں سے مقابله هوتا - اسکے بعد نظم کیا جاتا - پهر عرصے تک خود ناظم اپنے مختلف اوقات و اثرات میں کمال استغراق شعریۃ و شرقیۃ کے ساتهه پڑهتا ' خاص خاص نغمات مخصوصۂ خیام میں

گاتا ؛ اور دوسروں سے لیے میں پڑھواکر سنتا - جب اس طرح اسکي کیفیت و وجدان کے ذوق و تاثیر کي طرف سے پورا پورا اطمینان هوجاتا اور کئي کئي مرتبه ترمیم و اضافه هوچکتا ' تو پھر تمام مترجمین کي صحبت میں پیش کیا جاتا اور کئي کئي دن تک محافل و مجالس شعراے عمریین میں اسپر بحث و مذاکرہ هوتا - جو لوگ باهر کے شریک کار هیں ' انکے پاس لکھکر بھیجدیا جاتا ' اور اسطرح تمام رائیں جمع کي جاتیں -

ان تمام مراحل کے بعد مترجمه رباعي داخل کتاب کي جاتي - اس وقت بھي که کتاب چھپ رهي ہے اور عنقریب نکلنے والي ہے ' تغیر و تبدل اور اصلاح و نقد کا سلسله برابر جاري ہے !

هر نظم گوهریں که بیاد تو گفته ام
دل رخنه کرده و جگر خویش سفته ام !

(رباعیات کي تعداد)

رباعیات عمر خیام کي اصلي تعداد کا مسئله اب تک مختلف اور ایک حد تک مشتبه ہے - مختلف نسخے جو یورپ اور مشرق میں پائے جاتے هیں ' باهم تعداد میں مختلف هیں - مصنفین یورپ نے انکي تحقیقات و کشف حقیقت کیلیے بڑي بڑي کوششیں کي هیں -

سب سے زیاده قدیم نسخه ایشیاٹک سوسائٹي بنگال کا ہے جو آٹھویں صدي هجري کے اواخر کا لکھا هوا ہے - یعنے عمر خیام کي وفات سے تقریباً تین سو برس بعد کا - اسمیں ٤٠٢ رباعیاں هیں - میں نے یه نسخه ایشیاٹک سوسائٹي میں ممبر هونے سے پہلے دیکھا تھا - اسکے بعد ایک مرتبه نکلوانا چاها تو معلوم هوا که لندن گیا ہے اور غالباً مسٹر اڈورڈ براون نے منگوایا ہے - اب عرصے سے بالکل مفقود الخبر ہے - کچھه پته نہیں چلتا که کہاں گیا ؟ اسکے ساتھه گلستان کا وہ قیمتي نسخه بھي مفقود الخبر ہے جو عالمگیر اورنگ زیب نے نہایت اهتمام سے نقل کرایا تھا ' اور اُس نسخه کي نقل تھا جو خود شیخ سعدي کے لڑکے کے هاتھه کا لکھا هوا تھا - ڈاکٹر بروکلمین اور سر جان گلکرسٹ نے گلستاں کے ایڈیشن اسي نسخه سے نقل لیکر شائع کیے تھے -

میں نے کئي بار سکریٹري کو توجه دلائي که برٹش میوزیم سے خط و کتابت کرکے تحقیق کیا جاے - وهیں یه نسخے گئے هیں اور رکھه لیے گئے هیں - لیکن غریب ایشاٹک سوسائٹي کو اسکي جرأت کب هوسکتي ہے که انڈیا آفس کے زیر اثر کتب خانے سے کسي طرح کا مطالبه کرے ؟

اسکے بعد سر گور اوسلي کا نسخه ہے - وہ ایران سے لائے تھے ' اور اب اکسفورڈ کے کتب خانه بولڈن میں محفوظ ہے - اسکا سال کتابت سنه ١٤٦١ مسیحي ہے - یعني مصنف سے ساڑھے تین سو برس بعد کا نسخه ہے - انگریزي مترجمین و مولفین نے زیاده تر اسي نسخه پر اعتماد کیا ہے مگر اسمیں صرف ١٥٨ رباعیاں هیں -

تیسرا قدیمي نسخه سینٹ پیٹرز برگ کے کتب خانه کا ہے جسکا عکس پروفیسر والانتین ژرکفسکي (Valentin Zhukovski) نے باعانت بیرن ویکٹر روزین معلم السنۂ مشرقیه پیٹرز برگ یونیورسٹي شائع کیا ہے ' اور جو نہایت اعلی ترین خط نستعلیق میں فی صفحه ایک رباعي کی ترتیب سے لکھا گیا ہے - اسکے کاتب نے اپنا نام " سید علي الحسیني " لکھا ہے - سال کتابت سنه ١٤٩٩ مسیحی ہے - یعني سر گور اوسلي کے نسخه سے تقریباً چالیس برس بعد - اسمیں ٣٤٠ رباعیاں هیں -

چوتھا نسخه بانکي پور کے کتب خانے کا ہے پانچواں کیمبرج یونیورسٹي کا جو کسي قدیم طهراني نسخه کي نقل ہے - اول الذکر میں ٦٠٤ رباعیاں هیں - دوسرے نسخه میں ٨٠٠ -

انکے علاوہ بے شمار حدیث العهد قلمي نسخے یورپ کے مختلف کتب خانوں میں هیں جنمیں سے بعض کي مندرجه رباعیات پندرہ پندرہ سو تک شمار کی گئي هیں - پروفیسر براؤن نے ایک قدیم نسخه طهران میں دیکھا تھا جسمیں ٧٧٠ رباعیاں تھیں اور عهد صفویه کے درمیاني زمانے کا نوشته تھا - مگر جو نسخه طهران میں چھپا ہے ' اسمیں صرف ٢٣٠ رباعیاں هیں - اسي کي نقل بمبئي میں بھي بار بار چھپ چکي ہے -

ایک اور نسخه پرانا رباعیات کا ہے جسکا ذکر مجھسے آجکل کے ایک روسي سیاح و مستشرق موسیو امرانوف نے کیا ہے جو انھوں نے اصفهان میں دیکھا تھا اور اسکي نقل لیلي تھي -

یه نقل آجکل میرے هي پاس ہے - اسمیں ٤١٧ رباعیاں هیں اور عام ترتیب ابجدي کي جگه ابتدا میں حمد و نعت کي تمام رباعیاں جمع کردي هیں - اسکے بعد بغیر کسي ترتیب کے باقي رباعیاں درج کي هیں - سیاح موصوف کا بیان ہے که اصلي نسخه سنه ٨٠٧ هجري کا نوشته ہے - اگر یه سچ ہے تو یه نسخه سب سے زیاده قیمتي ہے - اور سر گور اوسلي کے نسخه سے بھي زیاده اسکو قیمتي سمجھنا چاهیے - اسي خیال سے میں دیگر نسخوں سے اسکا مقابله کررها هوں - چند رباعیاں اسمیں بالکل نئي هیں -

ادبیات

عدل جهانگیری

قصر شاهي ميں که ممکن نہيں غيروں کا گذر * ايک دن "نورجهاں" بام په تهي جلوه فگن
کوئي شامت زده ره گير اُدهر آ نکلا * گرچه تهي قصر ميں هر چار طرف سے قدغن
غيرت حسن سے بيگم نے طمنچه مارا * خاک پر ڈهير تها اِک کشتهٔ بے گور و کفن!

* * *

ساتهه هي شاه جهانگير کو پهنچي جو خبر * غيظ سے آگئے ابروے عدالت په شکن
حکم بهيجا که کنيزان شبستان شهي * جاکے پوچهه آئيں که سچ يا که غلط هے يه سخن؟

* * *

نخوت حسن سے بيگم نے به صد ناز کها: * ميري جانب سے کرو عرض به آئين حسن
"هاں مجهے واقعهٔ قتل سے انکار نہيں * مجهه سے ناموس حيا نے يه کها تها که "بزن"
اسکي گستاخ نگاهي نے کيا اسکو هلاک * کشور حسن ميں جاري هے يهي شرع کهن"

* * *

مفتي دين سے جهانگير نے فتوي پوچها * که شريعت ميں کسي کو نہيں کچهه جاے سخن
مفتي دين نے يه بے خوف و خطر صاف کها: * شرع کهتي هے که "قاتل کي اُڑا دو گردن"
لوگ دربار ميں اس حکم سے تهرا اُٹهے * پر جهانگير کے ابرو په نه بل تها نه شکن!
ترکنوں کو يه ديا حکم که اندر جاکر * پہلے بيگم کو کريں بستهٔ زنجير و رسن
پهر اسي طرح اُسے کهينچ کے باهر لائيں * اور جلاد کو ديں حکم که "هاں تيغ بزن"

* * *

يه وهي نورجهاں هے که حقيقت ميں يهي * تهي جهانگير کے پرده ميں شہنشاه زمن
اسکي پيشاني نازک په جو پڑتي تهي گره * جاکے بن جاتي تهي اوراق حکومت په شکن!
اب نه وه نورجهاں هے' نه وه انداز غرور' * نه وه غمزے هيں' نه وه عربدهٔ صبر شکن!
اب وهي پانوں هر اِک گام په تهراتے هيں * جنکے رفتار سے پامال تهے مرغان چمن!
ايک مجرم هے که جسکا کوئي حامي نه شفيع! * ايک بيکس هے که جسکا نه کوئي گهر نه وطن!

* * *

خدمت شاه ميں' بيگم نے يه بهيجا پيغام: * خوں بها بهي تو شريعت ميں هے اِک امر حسن
مفتي شرع سے پهر شاه نے فتوي پوچها * بولے جائز هے' رضامند هوں گر بچهٔ و زن
وارثوں کو جو ديے لاکهه درم بيگم نے * سب نے دربار ميں کي عرض که "اے شاه زمن!
هم کو مقتول کا لينا نہيں منظور قصاص * قتل کا حکم جو رک جاے تو هے مستحسن"

* * *

هوچکا جب که شہنشاه کو پورا يه يقين * که نہيں اسميں کوئي شائبهٔ حيلهٔ و فن
اُٹهه کے دربار سے آهسته چلا سوے حرم * تهي جهاں نورجهاں معتکف بيت حزن
دفعتاً پانوں په بيگم کے گرا اور يه کها: * "تو اگر کشته شدي' آه چه مي کردم من"؟

(شبلي نعماني)

يه واقعه اگرچه عام تاريخوں ميں نہيں هے اور خود جهانگير نے بهي اسکا تذکره نہيں کيا هے' ليکن ايک ايسے مستند راوي سے مروي هے جسکي تنها شهادت بهي هر طرح لائق قبول هے - واله داغستاني جو حملهٔ افاغنه کے زمانے ميں ايران سے نکلا اور محمد شاه کے عهد ميں دهلي آيا تها' اپنے ضخيم تذکرهٔ شعرا (رياض الشعرا) ميں اس واقعه کو بادعاء صحت بيان کرتا هے - جهانگير کی نسبت اور بهي چند غير معروف واقعات اس نے بيان کيے هيں - شيخ نور الله شوستري مرحوم کے واقعه کي وجه سے وه جهانگير کا مخالف تها اسليے اسکی روايتيں مداحانه مبالغه نہيں هو سکتيں - (الهلال)

ایک افتتاحي رسم

جدید وزارت جنگ کا ایک تازہ ترین مرقع

اس مرقع میں انور پاشا مع دیگر وزراے عثمانیه کے موجود هیں - یه تصویر اس مرقع کي هے جبکه برقي ٹریموے کے ایک نئے خط کي افتتاحي تقریب میں تمام اولیاء حکومت شریک هوے تهے -

دولة عثمانیه کے محاصل

دولة عثمانیه کي آمدني کا صحیح گوشوارہ اور مختلف سالوں کا موازنه کرنا مشکل هے ' البته یه وثوق و یقین کے ساتهه کها جاسکتا هے که اسکي آمدني هر سال بڑهتي هي رهتي هے - اسکي بڑي وجه سفر و نقل کي سهولت ' موجودہ تمدني وسائل کا حصول ' اور سست رفتار اصلاحات کا نفاذ هے -

آمدني کے ذرائع دو قسم کے هیں :

(۱) ٹیکس -

(۲) ٹیکس کے علاوہ دیگر ذرائع -

جو ذرائع ٹیکس میں شامل نہیں ' وہ حسب ذیل هیں :

(۱) ریلوے کي آمدني

اسوقت تک جسقدر لائنیں دولة عثمانیه میں هیں وہ اکثر دوسري قوموں کي هیں جو ٹهیکه پر بناتي هیں - اسوقت دولة عثمانیه کو انسے ایک مقررہ رقم ملتي هے - جب ٹهیکه کي مدت ختم هو جائیگي تو تمام لائنیں دولة عثمانیه کي ملک هو جائینگي - اور اسطرح کسي نه کسي وقت انشاء الله خزانه عامرہ کي آمدني میں ایک معتد به اضافه هو جائیگا -

(۲) زمین - دولة عثمانیه کا ایک بہت بڑا ذریعه اسکي طویل و عریض زمینیں هیں جنمیں هر قسم کے معدني اور نباتاتي خزانے مدفون هیں ' مگر انتظام کا یه حال هے که آج تک انکا صحیح شمار و پیمایش تک نه هوا - اسوقت ان زمینوں سے جو کچهه ملتا هے ' چاهے وہ خود زیادہ نه هو ' مگر انتظام و تدبیر کے بعد جو کچهه ملسکتا هے ' وہ یقیناً بہت زیادہ هے -

(۳) اوقاف - اوقاف دولة عثمانیه میں بکثرت هیں اگر انکا انتظام اعلی درجه کا هو تو دولة عثمانیه کو ان سے گونه گوں فوائد حاصل هوں - شکر هے که حکومت کو اسکي طرف توجه هوئي هے ' حال میں انکے متعلق ایک قانون بصورت تجویز پیش هوا هے جس سے بہت کچهه توقعات کیے جاسکتے هیں -

(۴) چنگي - اگر گذشته سلاطین عثمانیه نے اپنے آپ کو بہت سے معاهدوں کا پابند نه کر دیا هوتا تو تنها چنگي هي ایک ایسي شے تهي جس سے بے شمار آمدني هو سکتي تهي - کیونکه بد قسمتي سے ضرورت اور آرایش کي قریباً تمام چیزیں باهر سے آتي هیں اور چنگي سے ملیونها روپیه وصول هوسکتا هے - لیکن انقلاب کے بعد سے اسکي حالت کچهه نه کچهه رو به ترقي هے - چنانچه گو آخر فروري سنه ۱۹۱۳ع میں روم ایلي اور جزائر کي چنگي شامل نہیں هوئي ' با این همه صرف تین ماہ میں چنگي کي آمدني اس سے کہیں زیادہ هوئي جتني که سنه ۱۹۰۸ اور ۱۹۱۰ میں هوئي تهي -

ترکی قالین

عثمانی مصنوعات قدیمه کی اصلاح و ترقي

ترکی کے قالین صدیوں سے تمام عالم میں مشهور هیں - لیکن یورپ کے دخانی کارخانوں نے جو شکست تمام صنائع قدیمه کو دي هے ' اسی سلسلے میں یه نفیس صنعت بهی گمنام هوگئی - حال میں دولة عثمانیه نے تمام ترک قالین بافوں کو بڑے بڑے کارخانوں کي صورت میں منتظم کردینے کی تجویز کی هے ' اور اسکا انتظام هورها هے - یه تصویر ادرنه کے ایک کارخانے کی هے جسمیں ایک قالین قریب تکمیل حالت میں دکهلایا گیا هے -

بقیــــهٔ ازاد عـــرب

مسلمانوں کے مسروقه خزانے کے چند موتي جو باقي رهگئے هیں

تاریـــخ و عـــبـــر!
(۲)

اب همکو ایک نظر عرب کے اُن خطوں پر ڈالني چاهیے جو آزاد عرب کے نام سے مشہور هیں - آزاد عرب سے مراد ان چھوٹي چھوٹي ریاستوں سے هے جو آجکل جزیرہ نماے عرب میں یوروپین قوموں کي ریشه دوانیوں کا آما جگاہ هیں - انهي میں مشہور وهابي تحریک نجد اور فرقه اباضیه کی سلطنت عمان بهي شامل هے - انکے علاوہ حضرالموت کا خطه هے جس میں قدیم سلطنتوں مارب اور سبا کی بنیادیں رکھي گئي تھیں ' اور جو یمن کے ساتھه عرب معمورہ یا (Arabic Feline) میں شامل هے -

حضرالموت کے شمال میں نجران و وادي دوسیر کا زرخیز علاقه هے - لیکن مشرق کے طرف ایک دشوارگذار ریگستان هے جو " ربع الخالي " کے نام سے مشہور هے - اس ریگستاني علاقه کے علاوہ اور شمالي صحراے شام کو چھوڑ کر' یه تمام حصه ایک عظیم الشان سلطنت کے لیے مایۂ ناز هوسکتا هے - اگر ان خطوں پر یورپ کو دسترس هوتا تو اسمیں شک نہیں که اپني مادي ترقیوں میں هندوستان و مصر کے برابر هوتے - لیکن دسترس هونا اس لحاظ سے مشکل هے که اس ملک کے آباد اور جنگجو فرقے کسي غیر ملت کے ماتحت رهنا گوارا نہیں کرسکتے - البته سلطنت ترکي اگر چاهے تو حکمت عملي سے انکو اپنا حلقه بگوش بنا سکتي هے - کیونکه اول تو یه علاقے یمن و حجاز کے بالکل محاذي واقع هوے هیں - اسلیے ترک هر طرف سے انپر قابو پانے کي طاقت رکھتے هیں - دوسرے ترک بهي حبل المتین اسلام کے بکڑنے والوں میں سے هیں جن سے عرب کے غیور زیادہ بیگانه نہیں هوسکتے -

لیکن واقعه یه هے که وہ زرخیز خطے جو کبهي قوت اسلامي کا اصلي سرچشمه تھے' ابهي تک ایسي کسمپرسي کي حالت میں پڑے هوے هیں جس طرح قدیم رومیوں اور فارسیوں کے زمانے میں ان پر ایک دور گذر چکا هے -

شاید اسوجه سے که عرب کا ملک بہت عرصے تک اپني کم مایگي کیلیے بد نام تھا ' اور " وادي غیر ذي ذرع " یعنے حوالي مکه کا اطلاق کل سر زمین عرب پر کیا جاتا تھا - لیکن سیاحوں اور مبصرین جغرافیه دانان قدیم و جدید کي راے هے که درحقیقت عرب هي کے بعض قطعے باغ عدن کہلائے جانے کے قابل هیں - خطه نجد جو وسطي عرب پر مشتمل هے' اور جو ترکي صوبے الحجاز اور الحسا کے درمیان واقع هے' کسي طرح شام و عراق سے اپني اهمیت و زرعیت میں کم نہیں هے - اگر زرخیزي هي کو مد نظر رکھا جاے ' جب بهي موجودہ عراق کو نجد سے کوئي نسبت نہیں -

نجد وسط عرب کا ایک وسیع اور زرخیز ملک هے جسکي مجموعي آبادي تقریباً بیالیس لاکهه سے زاید هوگي - عرب کا سب سے مشہور درخت سمانا جسکا کوئلا دنیا بهر کے درختوں کے کوئلے سے بہتر هوتا هے' یہاں کي پہاڑیوں میں بکثرت پیدا هوتا هے - عرار نجد جسکي خوشبو سے پورا جنگل مہک جاتا هے' اسي خطه سے تعلق رکھتا هے[۱] - شتر مرغ کے جهنڈ اور غزال عرب کے قطار اگر عرب میں کہیں پائے جاتے هیں تو وہ یہي خطۂ حسن و شعر هے - عرب کا مشہور گھوڑا بهي دراصل نجد هي کا گھوڑا هوتا هے - نجد هي کے بعض حصوں میں لوهے کي کانوں کے نشان پائے جاتے هیں - یہاں کي بهیڑوں کے اون بہت ملایم مثل کشمیري اون کے هوتے هیں - ان خطوں کے بعض ناموں سے اُسکي شادابي کا حال معلوم هوسکتا هے - مثلاً ریاض (باغ) بلاد الزهور (پهولونکا ملک) بلاد الجوز (آخروٹ کا ملک) وغیرہ وغیرہ -

یه پہاڑي خطے همارے نیپال اور کشمیر سے کم نہونگے - مگر اس ملک کی طبیعي حالت سے کہیں زیادہ دلچسپ اسکي پولیٹکل حالت هے - سو برس کا عرصه گذرا که ایک شخص محمد بن عبد الوهاب اس سر زمین سے اٹھا - اسکي پیدایش سنه ۱۶۹۱ ع میں بتائي جاتي هے' یعني ٹهیک اسي وقت جبکه ترکي سلطنت اپنے عروج کے نصف النہار کو پہونچ چکي تهي اور اُس نے پہلے پہل یمن میں قدم رکھا تھا - اس شخص کا معاون ابن مسعود نامي ایک رئیس قبائل اور جنگجو آدمي تھا - اس نے یکایک اپني فوجي قوت بڑھا لي - یہاں تک که اسکے پوتے نے ایک مرتبه نکلکر حجاز و اطراف حجاز پر حمله کردیا اور قابض هوگیا - جس زمانے میں نپولین یورپ میں تہلکه مچا رها تھا - اُسي وقت مسعود ترکي سے لڑائیوں میں مشغول تھا -

بالاخر ابراهیم پاشا حاکم مصر نے جو سلطان کے طرفسے مقابلے کے لیے بهیجا گیا تھا ' عبد الله بن مسعود کو گرفتار کرکے قسطنطنیه بهیجدیا - اسکے بعد عبد الله کے بیٹے نے سلطان نجد کے لقب سے اپنا ملک پھر حاصل کرلیا - ابتدا میں خدیو مصر کو خراج دینے کا اقرار کیا تھا مگر سنه ۱۸۳۱ میں بالکل مستقل حاکم هوگیا - اسپر مصري و ترکي فوجوں نے حمله کرکے هف هف اور قطیف (صوبه الحسا) پر قبضه کرلیا اور والی نجد کو قید کرکے مصر لے آے - سنه ۱۸۴۳ میں وہ مصر سے پھر واپس آیا اور سنه ۱۸۶۵ تک مطلق العنان بادشاہ کي حیثیت سے حکومت کرتا رها -

اسکے بعد اسکا بیٹا تخت نشین هوا - مسعود اسکا بهائي تخت کے لیے لڑا اور کامیاب هوا - عبد الله ترکي بهاگ کیا اور سلطان سے مدد مانگي - چنانچه بغداد سے ترکي فوج نے آکر الحسا پر دائمي قبضه کرلیا -

مسعود سنه ۱۸۷۳ میں مرگیا - عبد الله همیشه لڑتا رها اور آخر غالب آیا - سنه ۱۸۸۶ تک ریاض میں رهی حکمراں تھا -

(۱) آہ یہي عرار هے جسکي بوے عشق آور کی نسبت شاعر عرب نے وصیت کي هے :

تمتــــع من شمیـــم عرار نجـــد
فمـــا بعد العشیـــة من عــــرار!

(الهلال)

جب امیر ترکي کو اسکے بھتیجے مہدي نے قتل کردیا اور فضیل تخت نشیں هوا تو ریاض کي فوج میں ایک نوجوان عبد الله بن رشید نامي تھا - اسنے دبے پاوں محل میں جا کر مہدي کو قتل کردیا - اور اسطرح فضیل کو اپنے باپ کا تخت ملگیا - اس نوجوان کو اسکي شجاعت اور وفا داري کے صلے میں اسکے وطن جبل شماز کي گورنري ملگئي -

وہ خود مختار هوکر ایک علحدہ ریاست بنانے کي سعي کرنے لگا اور بہت جلد فضیل کا هم قوت هوگیا - سنه ۱۸۴۴ میں اس نے انتقال کیا -

بلال ' شعیب ' محمد ' یه اسکے تین بیٹے تھے - بلال بڑا بیٹا حاکم هوا - اسنے بغداد و بصرہ کے تاجروں کو اپنے پایه تخت میں آباد کیا اور بتدریج ریاض کے وهابي قبائل کا جوا گردن سے اوتارکر پھینکدیا - سنه ۱۸۶۷ میں ایک مرض سے پریشان هوکر اسنے خود کشي کرلي -

شعیب اسکا جانشیں هوا لیکن بلال کے بیٹوں نے ایک سال کے اندر هي مروا ڈالا -

عبد الله کا تیسرا بیٹا محمد ' ریاض میں پناہ گزیں تھا - موقع پاکر امیر عبد الله فضیل سے اجازت لیکر مایل میں آیا اور اپنے بھتیجے کو قتل کیا - پھر بلال کے باقي بیٹوں کو مار کر سنه ۱۸۶۰ میں خود هي بے غل و غش امیر بن گیا - سنه ۱۸۶۶ میں امیر عبد الله بن فضیل کو اسکے بھتیجوں نے قید کرکے تخت پر قبضه کرلیا - اسوقت سے وسطي عرب میں وهابیوں کے سرخ و سفید علم کے بجاے امیر مایل کا سبز و ارغواني علم لہرانے لگا ہے -

امیر مائل محمد بن رشید بابعالي کا باجگذار تھا - وہ شریف مکه کو سلطان کے لیے سالانه رقم پیشکش کرتا رہا - سنه ۱۸۹۰ میں ریاض کے قدیم حکمراں قبائل نے بغاوت کرکے ریاض کو آزاد کرانا چاہا مگر نا کام رہے - سنه ۱۸۹۷ میں محمد بن رشید نے رحلت کی - اوسکا جانشیں عبد العزیز بن شعیب ابتک حکمراں ہے - یه سخت گیري میں محمد بن رشید سے کم مگر سیاست میں اسکا هم پله ہے -

(نئـي شـورش)

قارئین کرام پر واضح هوگیا هوگا که نجد کي اس پولیٹکل کشمکش میں ترکوں کو کتنا دخل رہا ؟ امیر نجد شکست کے بعد سلطان کا ادب ملحوظ رکھتا تھا - هر طرح سے انکو اپنا سرپرست جانتا تھا - اگر ترکوں کي طرف سے اس تعلق کے مضبوط کرنیکي کوشش هوتي رهتي تو بلا شبه آج ریاست نجد ترکوں کے زیر اقتدار هوتي -

لیکن جب کسي قوم پر زوال آتا ہے تو تمام تدابیر ملکي اسکے دماغ سے مفقود هوجاتي هیں - موجودہ جنگ بلقان سے بھي نجدیوں نے فائدہ اٹھایا ' اور الحساء کو تاراج کرکے قطیف پر قابض هوگئے -

در اصل اس حرکت و شورش کے اندر ایک پر اسرار هاتھه کام کررہا ہے ' جسکا نام لیتے هوے مثل اور هندوستانیوں کے همکو بھي ڈرنا چاهیے - مگر هماري بزدلانه چشم پوشي هم پر بہت آفت لاچکي - اب آور کہاں تک خوف کھائیں؟ اسمیں کچھه شک نہیں که گذشته صدي میں خلیج فارس کي حفاظت کے نام سے ساحل عرب پر انگریزوں نے بڑے بڑے طوفان برپا کیے - یه شورش بھي انھي کا ایک ٹکڑہ ہے -

ابھي ترکي کا گلا دبا کر کویت و بحرین کا معامله طے کرایا جا چکا تھا که بیچارے کے سر پر دوسري آفت لائي گئي -

" دیوانۂ نجد را هوے بس ست " امیر نجد کو اتنا اشارہ کافي تھا که سلطان نے انکے قدیمی ملک الحساء کو انگریزوں کے حوالے کرنیکا تہیه کرلیا ہے - غیور ملک پرست عرب بے اختیار ترکوں کے سر دوڑ پڑے - ریوٹر کي تازہ ترین خبر سے تو یه پایا جاتا ہے که ترک ساحل الحساء چھوڑکر بھاگ گئے هیں - و الله اعلم -

یه واقعه اگر صحیح ہے تو خدا نخواسته مسلمانوں کو ایک بہت بڑي بلا کے مقابلے کے لیے آمادہ هوجانا چاهیے - حجاز کا مشرقي دروازہ نجد تھا ' اور اسکي اوٹ صوبه الحساء - اگر اس ابتري میں اس طرف توجه نه کي گئي تو میں وثوق کے ساتھه پیشین گوئي کرتا هوں که ساحل خلیج فارس پر کل هي انگریزي جہاز دکھلائي دینگے جو اس بہانے سے قطیف اور کویت پر گولا باري کرینگے که بحري قزاقوں کا مسکن هورہے هیں اور ان سے انگریزي تجارت کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے -

پھر امیر نجد کہاں جاتا ہے - دو خوبصورت دوربینیں ' کچھه رنگین چشمے ' دو ایک سنہري گھڑیاں ' دو چار قسم کے باجے ' بس یه تحفے اسکے لیے کافي هیں - بد بخت مولاي عبد العزیز سلطان مراکش تو صرف ایک سائیکل کو پاکر مدهوش هوگیا تھا !

هم نے بارها قرب قیامت کي روایتیں وعظوں میں سني هیں جنمیں بیان کیا گیا ہے که تمام اسلامي ممالک پر نصاری قبضه کرلینگے - هم اپنے آنکھوں سے جب شام ' بحر احمر ' عدن ' بیرم ' عمان ' فارس کو دوسروں کے قبضے میں دیکھه رہے هیں تو همیں ان روایات کي پوري تصدیق هوجاتی ہے - عرب اور ترکوں کي قومي منافرت کے تشویشناک مسئله کي تاریخ کا سر ورق انگلستان کے فارن آفس هي میں ہے - آہ ! وہ سلطنت جسنے دوسري صدي هجري میں افریقي ساحل پر ایک زلزله ڈالدیا تھا ' جو اسلام میں پہلي ریاست ہے جسنے پرتگال اور ڈچ اور انگریزوں کي طرح ماوراء البحر نو آبادیاں بسائي تھیں ' یعنی مشرقي افریقه اور زنجبار ' وہ آج جرمن اور برٹش ایسٹ افریقه میں منقسم ہے ! !

عمان بجاے خود ایک با قاعدہ سلطنت ہے جو اپني وسعت میں اٹلي کے برابر ہے ' اور آبادي میں یونان یا بلغاریه سے کم نہیں - ۳ ملین اباضي خوارج جو گذشته عہدوں سے بچ رہے هیں ' انکا مسکن یہی ہے - اسمیں تمام جنوبي ملک کا وہ علاقه بھي شامل ہے جو اس خطے کے مشرق میں واقع ہے -

ساحل عمان پر بارش بھي معقول هوتي ہے جسکے سبب سے ساحلي مقامات برخلاف تمام عرب کے سر سبز هیں - کھجور کے باغ سمندر کے کنارے دور دور تک چلے گئے هیں - اسکا میدان دو سو میل تک ہے - چوڑائي بارہ میل ہے - اور عقب میں جبل اخضر کا سلسله ہے جسکي چوڑائي ۹۹۰۰ فیٹ اونچي ہے اور سمندر میں سو میل سے نظر آتي ہے -

عمان کے کچھه خطے شہد اور لوبان کے لیے مشہور هیں - مشہور ہے که شہزادي سبا بلقیس نے حضرت سلیمان علیه السلام کے لیے لوبان اور میوہ کي بڑي مقدار بھیجي تھي جو انہیں اطراف سے حاصل کی گئي تھي -

لوبان ایک درخت کي گوندہ ہے جو عمان کے پہاڑوں پر بکثرت پایا جاتا ہے - عرب بھر میں عمان کا ایک کریال والا اونٹ سب سے افضل هوتا ہے - اسي لیے یه خطه " ام الابل " کے نام سے مشہور ہے -

اس ملک کي آب و هوا منطقه حارہ اور معتدله کي درمیاني حالت میں ہے - اسکي بلندي ۳ هزار سے ۵ هزار فیٹ تک ہے - یہاں پہاڑي ندیاں اور چشمے جاري هیں - بحرین اور عمان کے محاذي ساحل اپنے بیش قیمت موتیوں کے لیے مشہور هیں -

پہلے عمان میں آزاد اماموں کي حکومت تھي جو خانداني لحاظ سے انتخاب نہیں کیے جاتے تھے بلکه جمہوري اصول پر - لیکن سنه ۱۵۰۶ع میں خلیج فارس پر انگریزوں کے نمودار هونے کی وجه سے مسقط بھي سنه ۱۶۵۰ع تک انکے قبضه میں رہا - سنه ۱۷۴۱ع میں احمد بن سعید ایک مجہول الحال اونٹ چرانے والے نے سہار کي گورنري حاصل کرلي اور ایرانیوں کو جو پرتگالیوں کے بعد قابض هوگئے تھے ' مسقط سے نکالدیا اور اس خاندان کو قائم کیا جسکی حکومت ابتک براے نام باقی رکھی گئی ہے - (رفیقي)

تلخيص و اقتباس

انجمن انگريزي و عثماني (اينگلو آٹومن کميٹي) کے سکريٹري " نيرايست " کے نام ايک خط ميں لکھتے هيں :

" سابق انجمن عثماني کے باني اور موجودہ انجمن انگريزي و عثماني کے سکريٹري کي حيثيت سے ميں اعلان کرتا هوں کہ ايک منظم جماعت کيليے جو يہ کہتي هو کہ وہ عثماني شاهنشاهي اور عثماني رعايا کے ساتھہ انصاف کرنے کي حامي هے (يعنے انگلستان کے ليے) يہ ايک اخلاقي خود کشي هے کہ وہ نہ صرف فرانس کے موسيو پير لوتي بلکہ روسي اخبار نويس و ريميا کے مراسلہ نگار موسيو ميشکوف اور انکے علاوہ اور تيس يوروپين ارباب صحافت کي قاطع و عيني شہادات کے هوتے هوے بهي بالکل خاموش رهے ! ان شہادتوں سے ان جگر پاش مظالم کے حالات معلوم هوتے هيں جو مظلوم مسلمانوں پر بلاد بلقان و البانيا ميں بے دردانہ کيے جا رهے هيں "

بخارست اور قسطنطنيہ کے عهد ناموں کي وجہ سے بلقان کي جو نئي صورت پيدا هوگئي هے ' اسکي تصديق کے متعلق حال ميں سر ايڈ ورڈ گرے نے دارالعوام ميں تصريحات کي تهيں - مسٹر ايل و لف جو " گريفــگ " کے مشهور سياست نگار هيں ' اسکي نسبت خامہ فرسائي کرتے هوے لکهتے هيں :

" اس اصول (يعني تصديق دول کے اصول) کو اگر کسيقدر توسيع کے ساتھہ بيان کيا جاے ' تو اسکے معني يہ هونگے کہ دولۃ عثمانيہ کے خاتمہ (لا قدر الله) کا نتيجہ امن يورپ کا خطرہ ميں پڑجانا هے ' اسليے چاهيے کہ اسکي مقبوضات کي دوبارہ تقسيم يورپ کے اتفاق اور اقتدار کے ساتھہ عمل ميں آے -

يہ اصول کم و بيش تاريکي کے عالم ميں سنہ ۱۸۲۰ ' ۱۸۴۰ ' ۱۸۵۶ ' اور ۱۸۷۱ ' ميں مانا گيا ' مگر صاف طور پر اسکي منظوري اور نفاذ سنہ ۱۸۷۸ع ميں برلن کانگرس ميں هوا - برلن کانگرس سے پہلے اسکے چہرہ پر " دولۃ عثمانيہ کي سلامتي وخود مختاري " کا پر فريب نقاب پڑا رهتا تها - ليکن سنہ ۱۸۷۸ع ميں اپني اصلي شکل ميں جلوہ گر هوگيا - يہ عهد نامہ سينٹ اسٹي فانو سے دوسرے دن کا واقعہ هے جسکي بنا اس فرض کرنے پر تهي کہ " جنگ نے روس اور دولۃ عثمانيہ کو آزاد کرديا هے اور انهيں اختيار هے کہ جسطرح چاهيں مسئلہ شرقيہ کا فيصلہ کرليں "

اس " فرض کردہ اصول " کے خلاف سب سے پہلے آسٹريا نے آواز بلند کي - کونٹ بيا ست Beust نے لارڈ ڈربي کو ايک نوٹ ميں لکها کہ يورپ کے معاهدوں نے سياست مشرقيہ کا جو نظام قائم کرديا هے ' اسميں جب کسي قسم کا تغير کيا جاے تو ضرور هے کہ اسے يورپ کي منظوري حاصل هو - انگلستان نے اس اصول سے اتفاق کيا - اسکے بعد لارڈ سالسبري نے معاهدۂ سينٹ اسٹي فانو کو يورپ کي کسي کانگريس کے حوالہ کر دينے کے ليے جو مراسلہ لکها تها ' اسميں اس اصول کو اسطرح بيان کيا تها :

" کوئي معاهدہ جو حکومت روس اور باب عالي ميں هوگا اور جسکا اثر سنہ ۱۸۵۶ اور سنہ ۱۸۷۱ کے معاهدوں پر پڑتا هوگا ' وہ اسوقت تک هرگز جائز نهيں قرار پائيگا جب تک کہ وہ سلطنتيں بهي اسے منظور نہ کر ليں ' جو ان ميں شريک تهيں "

اسکو خود روس اور تمام بڑي سلطنتوں نے منظور کرليا - اسي سے وہ قانون پيدا هوا جسے " تصديق دول " سے موسوم کرنا چاهيے - يعني جب تک دول ستہ تصديق نہ کريں ' ترکي کے متعلق کوئي معاهدہ معتبر نهيں هو سکتا -

پس ميري سمجهہ ميں نهيں آتا کہ اس کا تعلق عهد نامۂ بخارست سے کيوں نهو ؟ اور اس کے ليے کوئي صحيح وجہ کيوں موجود نهيں -

بلا شبہ يہ سچ هے کہ بلقاني مقبوضات کی بے اقتدارانہ تقسيم سے امن يورپ کو جو خطرات هوسکتے هيں ' وہ ايک حد تک رفع هوگئے هيں ' مگر يہاں تو قانون کا سوال هے !

بهر حال جس چيز کو کونٹ بي است " سياست شرقيہ کا نظام " کہتا هے ' وہ سنہ ۱۸۷۸ ع سے کليتاً محض زمين يا سيادت و برتري هي کا سوال نهيں رها هے - درحقيقت دول نے شروع هي ميں يہ محسوس کرليا تها کہ ان کے فيصلہ سے جس آبادي پر اثر پڑيگا ' اسکي بهبودي و فلاح کي ذمہ داري جب تک وہ اپنے اوپر نہ لينگے اسوقت تک بلقان کے جغرافيۂ سياسي کي نگراني کا انهيں کوئي حق نهيں - اسي سنہ ۱۸۳۰ ميں يونان اور سنہ ۱۸۵۸ ميں رومانيا کي کامل ترين مذهبي اور ملکي آزادي کے حصول پر اصرار کيا گيا تها - ليکن معاهدۂ برلن ميں ان شرائط نے وسيع تر دائرہ اختيار کرليا اور مشرق ادنی کي تمام سلطنتوں کي بقاء ' هر قسم کي مذهبي اور ملکي مجبوريوں کے انسداد اور هر طبقۂ رعايا کے مساويانہ اور آزادنہ سلوک سے مشروط هوگئي - يہ ذمہ داري هميشہ کي طرح آج بهي موجود هے - اسليے دول کا فرض هے کہ وہ ديکهيں کہ اس " نظام سياست " کو عهد نامہ بخارست سے صدمہ تو نهيں پہنچ رها هے ؟

البانيا کا هنگامۂ رستخيز هنوز ايک غير منحل عقدہ هے - يورپ کي تازہ ڈاک بهي اسپر کوئي مزيد روشني نهيں ڈالتي - مسلمانوں کا خروج ' اسد پاشا کی اعانت حکومت ' اسکے صلہ ميں جلا وطنی ' ابتداً مسلمانوں کي اسکے ساتهہ سرد مهري ' پهر همدردي ' يہ واقعات کچهہ اسدرجہ پيچيدہ هيں کہ هنوز انکي تشريح قبل از وقت هوگي -

---

ليکن انگريزي سياست خارجيہ کا بے انتہا ضابط و مخفي مداح " نير ابست " واقعات کي پيچيدگي اور حقيقت کے اخفاء کو تسليم کرتے هوے اپنے مجتهدانہ قياس سے ايک حل پيش کرتا هے -

اسکے نزديک اس طلسم کي کنجي علم برداران خروج کا اسلام هے - يہ تسليم کرنے کے بعد کہ يہ لوگ مسلمان تهے ' آسے واقعات کا گم شدہ نظام ملجاتا هے - " يعني مسلمانوں کو شکايت هے کہ شهزادہ ويڈ کی منظور نظر صرف عيسائی آبادي هے - خود مختاري کے ثمرات سے صرف عيسائيوں هی کے دامن مالا مال هو رهے هيں - پس انکے خروج کا اصلي محرک يهی خيال تها - پہلے اسد پاشا کے متعلق مسلمانوں کا خيال هوا کہ وہ انکو شهزادہ ويڈ کي نظر عنايت سے محروم کرنا چاهتا هے - اس خيال کو اس واقعہ سے اور بهي تقويت هوتي تهی کہ مسلمان فيوڈل سسٹم (۱) کے خلاف اور اسد پاشا اسکا حامی تها - اس ليے جب وہ دورزو پہنچے تو انکو اس سے کوئي همدردي نہ تهي ' مگر جب انهوں نے ديکها کہ انکے مقابلہ کے ليے صرف عيسائی بهيجے گئے هيں اور نيز يہ کہ اسد پاشا ايک مسلمان (اگرچہ وہ مسلمانوں کا دشمن اور عيسائيوں کا حامی هے) جلا وطن

---

(۱) فيوڈل سسٹم " سے مقصود وہ طرز حکومت هے جسميں ايک مرکزي طاقت کي جگهہ مختلف چهوٹے چهوٹے رؤساء اور صاحبان اراضي و املاک باقتدار هوں اور اپني اپني فوجوں کو اپنے صرف سے قائم رکهيں - قديم يورپ اور اسلام ميں دولۃ سلجوقي وغيرہ کا يهي طرز حکومت تها - فرانس اور انگلستان کے نائٹس مشهور هيں (الهلال)

کیا جا رہا ہے ' تو انہیں محسوس ہوا کہ مذہبي تفریق کو جسقدر پہلے سمجھتے تھے ' حقیقت میں اس کہیں سے زیادہ سنگیں ہے - اسلیے فوراً وہ آسکے همدرد ہو گئے "

مسئلۂ خروج البانیا کا یہ فلسفہ ہے جو انگلستان کے اخبارات پیش کر رہے ہیں !

یہ حل کس حد تک تشفي بخش ہے ؟ اور اسکے اندر کونسی روح کام کر رہي ہے ؟ اس کا اندازہ قاریین کرام خود کر سکتے ہیں - مسیحی اہل قلم اور سیاست فرما صدیوں سے صرف یہی کام کرتے آئے ہیں کہ اپنے جرائم کو اپنے حریفوں کے سر الزام رکھکر پوشیدہ کریں !

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

واقعہ کي اہمیت کو کم کرنے کے لیے رپورٹ میں لکھا گیا ہے کہ البانیا کے انقلابي " صرف دہقانیوں اور کسانوں کي ایک غیر ترتیب یافتہ جماعت ہے جسمیں کوئي معتبر شخص نہ تھا " مگر شاید اس تعبیر کي تصنیف کے وقت یہ خیال نہ رہا کہ جب اس تحقیر آمیز بیان کے ساتھہ یورپ کے قرار دادہ شہزادہ کے فرار ' تمام شہر کے خوف زدہ ہوجانے ' اور جندرمہ (فوجي پولیس) کي گرفتاري کي خبریں بھي شائع ہونگي ' تو اسوقت البانی حکومت کي کمزوري اور غریب شہزادہ کی بز دلی کا سوال بھی قدرتاً پیدا ہو جایگا - چنانچہ جن اخبارات کو شہزادۂ ویڈ کے انتخاب سے اختلاف تھا ' وہ ایک طرف رہے ' خود نیرایسٹ کو بھی مجبوراً کہنا پڑا ہے : " اس واقعہ سے سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا شہزادہ ویڈ بغیر یورپ کي فوجي اعانت کے حکومت چلا بھی سکتا ہے یا نہیں ؟ "

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

شہزادے کے بھاگنے میں جن لوگوں پر شرکت کا شک تھا ' ان میں آسٹریا کا وزیر بھي ہے - اسلیے حکومت آسٹریا نے اعلان کردیا ہے کہ " اس کا وزیر شہزادہ کے عاجلانہ فرار کا ذمہ دار نہیں ہوسکتا - وہ اطالي وزیر کے مشورہ سے ہوا ہے " تعجب ہے کہ ایک جرمن شہزادہ نے ایک ایسے شخص کو پا مردي و ثبات کے باب میں قابل مشورہ کیوں سمجھا ' جسکي قومي شجاعت کي حقیقت صحراء لیبیاء و طرابلس میں طشت از بام ہوچکي ہے ؟

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

حکومت اطالیہ کے استعماري حوصلے روز بروز پاؤں پھیلا رہے ہیں - طرابلس کي ہڈي اگرچہ ابھي تک حلق میں پھنسي ہوئی ہے مگر اسکا ہاتھہ یورپ کے خوان یغما (دولت عثمانیہ) کي طرف بھی بڑھنے سے باز نہیں آتا - اب اسکے پیش نظر ایشیاے کوچک ہے !

طرابلس کي طرح اس موقع پر بھي برطانی سیاست اسکي تائید (بلکہ مداحاً کہنا چاہیے کہ) ایک حد تک اسکی خاطر ایثار کر رہي ہے ! سمرنا آئدین ریلوے کے متعلق ایک برطاني کمپني کو اپنے استحقاق کا دعوی تھا - حکومت اطالیا اسکے متعلق عرصہ سے کوشش کر رہی تھي ' بالاخر اُسے حکومت برطانیہ کي وساطت سے کامیابي حاصل ہوگئي - حال میں اس کمپني اور حکومت اطالیا میں ایک معاہدہ ہوا ہے جسکی تفصیل ہنوز معلوم نہیں - لیکن اطالي وزیر خارجیہ کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو کامیاب سمجھتا ہے - چنانچہ پچھلے ہفتے ایک تقریر میں اسکي طرف اشارہ کرتے ہوے اس نے کہا : " یہ دراصل اس راہ میں پہلا قدم ہے جو غالباً منفعت طلب ثابت ہوگا "

اس تقریر میں ایشیاء کوچک کے اندر اسی قسم کی دوسري اطالي کوششوں کي طرف بھي اشارے کیے گئے ہیں -

مگر اطالیا جس کو لقمۂ تر سمجھہ رہي ہے وہ ان شاء اللہ طرابلس سے بھي زیادہ گلوگیر ثابت ہوگا ' کیونکہ یہ ترکوں کا اصلي وطن ہے اور فوجي نقل و حرکت کے بري راستے موجود ہیں -

مدارس اسلامیہ

١٠ مئي کا جلسۂ دہلي

(از جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب)

١٠ مئي کے جلسہ کے بعد میں بہت جلد شملہ آگیا - لیکن میں برابر اسلامي اخبارون میں ان تمام مضامین کو پڑھتا رہا جو اس جلسہ کے متعلق معزز ایڈیٹروں اور نامہ نگاروں نے لکھے یا اب تک لکھہ رہے ہیں ...... مجھے افسوس کے ساتھہ کہنا پڑتا ہے کہ میں نے ان واقعات کے پہلو میں جو مختلف اخباروں میں درج کئے گئے ہیں ' صداقت کي روشنی بہت کم دیکھي -

جن بزرگوں نے اب تک ١٠ مئي کے جلسہ پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے ' ان میں سے بعض حضرات کے متعلق میرا یقین ہے کہ انہیں صحیح اور کافي معلومات کے حاصل کرنیکا وقت نہیں ملا ہے - اس لیے وہ ندوہ کے الجھے ہوے واقعات کے سلجھانے سے قاصر رہے ہیں - لیکن جو کچھہ وہ لکھہ رہے ہیں اُسے وہ صحیح سمجھہ رہے ہیں - ان بزرگوں کے علاوہ دوسرے حضرات وہ ہیں جو اپنے خیالات کے ساتھہ واقعات کو مطابق کرنے کي خواہش مند ہیں ' اور ایسي دوربین سے ١٠ مئي کے جلسہ کے واقعات کو ملاحظہ فرمانے کي تکلیف گوارا کررہے ہیں ' جسے وہ مفید مطلب چیزوں کے دیکھنے کیلیے تو سیدھے طور پر استعمال کرتے ہیں ' لیکن جب کوئي چیز اون کے خلاف سامنے آتي ہے تو دوربین کو الٹا لگا لیتے ہیں ' تاکہ وہ معمولي حالت سے بہت چھوٹي اور حقیر معلوم ہو ' اور اس طرح وہ اپنے دل کے گہوارہ میں مصنوعي تسلي کو جھلا رہے ہیں !

میں چاہتا ہوں کہ ایک مرتبہ اپنے قلم سے ان واقعات کو جو میرے علم میں صحیح اور یقیني ہیں ' اہل اسلام کے سامنے پیش کردوں ' اور پھر اپني طرف سے اس بحث کا دروازہ بند کردوں - دوسروں کو اختیار ہے کہ وہ جس وقت تک چاہیں اور جس طریقہ کے ساتھہ چاہیں اس بحث کو جاري رکھیں -

سب سے پہلے میں ١٠ مئي کے جلسہ کي ضرورت پر کچھہ لکھونگا ' اس کے بعد جلسہ کے حالات بیان کرونگا ' پھر اس کے نتائج سے بحث کرونگا - اگرچہ یہ تمام باتیں بہت وقت لینے والي ہیں مگر میں کوشش کرونگا کہ اختصار سے کام لوں -

(جلسہ کي ضرورت)

ندوہ ایک ایسي تعلیم گاہ ہے جو اپني تعلیمي خصوصیتوں کے لحاظ سے دوسري تعلیم گاہوں سے امتیاز رکھتي ہے - اسکا اصلي مقصد یہ تھا اور ہے کہ اس سے جو علماء فارغ التحصیل ہوکر نکلیں وہ اپنے علوم میں ماہر ہونیکے علاوہ دوسري زبانوں سے بھي (جیسے کہ انگریزي زبان ہے) کسیقدر آشنا ہوں ' تاکہ ایک طرف وہ اشاعت اسلام جیسے مقدس اور مہتم بالشان فرض کو ادا کرسکیں ' اور دوسري طرف وہ ان غیر مذہب والوں کے حملہ سے بھی واقف ہوتے اور ان کے جوابات دیتے رہیں ' جو اپنا فرض سمجھہ رہے ہیں کہ اسلام کو دنیا کي نظروں میں ایک نہایت ہی کمزور اور ضعیف مذہب ثابت کریں - " ندوہ " کا یہي وہ اعلی اور اہم فرض تھا ' جس نے مسلمانوں کو بہت جلد اپني طرف کھینچ لیا اور ندوہ کا بھي وہي نصب العین تھا جس نے اسے اور اسلامي مدارس سے ممتاز بنا دیا -

اس ندوہ میں بدقسمتي سے ایسي بے قاعدگي شروع سے چلي آتي تھي ' جو بتدریج ندوہ کي اساس کو کمزور کر رہي تھي ' اور روز بروز
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

اس میں کم و بیش اضافه هو رها تها کوئي شخص جسمیں تهوڑا سا بهي انصاف هو' وه اس خرابي کا ذمه دار صرف موجوده جماعت هي کو نهیں سمجهه سکتا' بلکه هر ایک نظامت اور هر ایک معتمدي کو اسکا ذمه دار سمجهے گا - بهر حال ایسے اسباب پیش آے که ندوه کي خرابیاں آهسته آهسته تمام هندوستا میں پهیلنے لگیں' اور بهت سے شهروں میں ندوه کي جماعت سے اصلاح کے مطالبات شروع هوگئے' اور اسلامی اخباروں نے موافقت اور مخالفت میں خاص طور پر دلچسپي لیني شروع کی - اس کشمکش میں ندوه کي حالت قاآني کے اس شعر کے مطابق تهي :

ایں مي کشدش از چپ' آں مي کشد از راست
مسکین دلکم مانده دریں کشمکش اندرا

ایسي حالت میں ضرور تها که مسلمانوں کا ایک قایم مقام جلسه کسي شهر میں جمع هوکر اس ناگوار حالت کو دور کرے' اور مسلمانوں کے ان مطالبات کو اعتدال کے ساتهه ارکان ندوه کی خدمت میں پیش کرے تاکه ایکطرف ندوه کی وه خرابیاں جو اساسي هیں اور جنهیں دونوں فریق بغیر اختلاف کے تسلیم کرتے هیں دور هوں - دوسري طرف مسلمانوں کو بهي ان اصلاحات پر اطمینان هو جائے' اور ان کي دلچسپي اپني اس تعلیم گاه کے ساتهه انهیں حدود پر آجائے جنپر که پہلے تهي -

(دو اعتــــراض)

قوم کے بعض بزرگ ۱۰ مئي کے جلسه پر اعتراض فرماتے هیں که :

(۱) استرایک کي حالت میں یه جلسه مضر تها - استرایک کے بعد هوتا تو مناسب تها -

(۲) هر ایک تعلیم گاه کیلیے جو جماعت قوم نے خاص خاص اصول پر مقرر کر دي هے' اس جماعت پر بهروسه کرنا چاهیے اور چونکه یه جلسه عملاً اس اعتماد کو کهونے والا هے' اور اس سے دوسري تعلیم گاهوں کے لیے بهي مسلمانوں کي ایک عام مداخلت کي ایسي نظیر قایم هوئي هے جو ان کے نیک کاموں میں سد راه هوگی - اس لیے یه جلسه مفید هونے کے بجاے مضر هوگا - ان دونوں اعتراضوں کے جواب ذیل میں عرض کرتا هوں :

(۱) اس جلسه کو حقیقت میں استرایک سے کچهه تعلق نه تها - نه یه طلبه کي کفالت پر غور کرنے کیلیے بلایا گیا تها - تاهم همارا فرض تها که هم عام طور پر اس امر کو ظاهر کردیتے که ۱۰ - مئي کے جلسه کو استرایک سے کوئي تعلق نهیں هے - چنانچه سب سے پہلے دهلي میں میرے مکان پر ایک جلسه ۱۰ - مئي کے جلسه کو بلانے اور دوسرے انتظاموں کیلیے منعقد هوا - اسمیں جو ریزولیوشن پہلے پاس هوا' وه استرایک کو ختم کردینے هي سے متعلق تها - هم میں سے کسي ایک کو بهي استرایک سے همدردي نهیں تهي - بلکه هم استرایک کو سب سے زیاده خود طلبه کے لیے مضر سمجهه رهے تهے - هم نے اس جلسه کي کار روائي کو بهي چهاپ دیا تها - اهل اسلام نے اپنے روزانه هفته وار پرچوں میں اسے پڑه بهي لیا تها - اس کے بعد پهر بعض بزرگان قوم کا یه فرمانا که استرایک کي حالت میں جلسه کا هونا اس موقعه پر مناسب نهیں تها - کیوں که طلبه کو یا دوسرے اصحاب کو یه قیاس کرنیکا موقع مل سکتا تها که ۱۰ - مئي کا جلسه اسي استرایک سے تعلق رکهتا هے' میرے خیال میں انصاف سے بالکل بعید هے' اور اگر مجهے میرے احباب معاف فرمائیں تو میں عرض کرونگا که میں اسے سخن پروري کي ایک ایسي قسم سمجهتا هوں جو ان اصحاب میں اکثر پائي جاتي هے جو غلط یا صحیح طور پر اپني راے پر جمے رهتے هیں' اور جو کچهه وه ایک مرتبه ظاهر کردیا کرتے هیں اس سے انحراف کرنا اپنے اصول مسلمه کے خلاف سمجهتے هیں - ابهي تک ۱۰ مئي کی تاریخ نهیں آئي تهي که بعض اصحاب کي کوشش سے استرایک ختم هوگئي' اور جلسه کا کوئي وهمي تعلق بهي استرایک سے باقي نهیں رها - مگر کسقدر لطیف بات هے که اب تک بهي ۱۰ - مئي کے جلسه کي جرائم کي فهرست میں استرایک کا جرم بهي برابر شامل کیا جا رها هے' اور راے کي پختگي کي وه مثال دکهائي جاتي هے جو نه پیش هوتي تو زیاده بهتر تها -

(۲) دوسرے اعتراض کے متعلق گو میں اپنے مضمون میں کچهه لکهه چکا هوں' مگر یهاں بهي مناسب سمجهتا هوں که کچهه عرض کروں :

ندوه میں ابتدا سے خرابیاں پائي جاتي تهیں اور اس کا قانون اساسي اصلاح کا محتاج تها - قانون پر سالها سال سے عمل نهیں هوتا تها' ندوه روز بروز پست هو رها تها' باهمي قصوں نے اسے اور بهي نقصان پهونچا رکها تها - اسکي یه حالت کم و بیش دس بیس برس سے هو رهي تهي' اگر تهوڑي دیر کیلیے یه فرض کرلیجیے که ایسي هي حالت کسي دوسري تعلیم گاه کي هو تو میں دریافت کرتا هوں که قوم کو اس میں مداخلت (جایز طور پر) کرني چاهیے یا کسي اور آسماني جماعت کا اسے انتظار کرنا چاهیے جس کے سپرد اس نے یه خدمت کر رکهي هے ؟ اگر فرض کر لیجیے که قوم اس میں مداخلت نه کرے' تو مجهے یه سوال کرنے کي اجازت دیجیے که کیا وه اپنے فرض سے غافل نهیں سمجهي جائیگي ؟ اور کیا اس کا یه گناه نهیں هوگا که جس تعلیم گاه کے مقصد کے ساتهه وه اس قدر دلچسپي رکهتي هے اور جس کے لیے اس نے روپیے اور وقت سے مدد کي هے' اس کي مختلف اور دیرینه خرابیوں کے معلوم هونیکے بعد بهي وه خاموش هے' اور انهیں بزرگوں پر اس کي عقده کشائي کا بار ڈال رهي هے جن کے ناخن اس کے لیے کچهه مفید ثابت نهیں هوے ؟

اگر هم میں سے ایک جماعت یه چاهتي هے که قوم کي طرف سے ایسي مداخلت هو' تو اس قسم کے جلسوں کو بے معني طور پر مضر بتانے سے بهتر هوگا که وه اپنے اپنے انستي تیوشنوں کو ایسي حالت میں نه رکهے که مسلمانوں کي عام جماعت کو توجه کرنے کي ضرورت هو - اگر آپ چاهتے هیں که طبیب آپ کو دوا نه دے تو آپ پر لازم هے که آپ اپني صحت کو بهتر حالت میں رکهیں - اگر آپ بیمار هوں گے اور خود آپ کي چاره سازي آپ کیلیے مفید نهوگي تو پهر طبیب کي مداخلت ناگزیز امر هے - کیا یه تعجب خیز بات نهیں هے که آپ اپني تدبیر سے درمانده هوں' اور دوسرا آپ کو چاره کار بتانے کے لیے کهڑا هو تو آپ غل مچائیں که تمهیں مداخلت کا کوئي حق نهیں هے ؟ اگر تم اس طرح مداخلت کروگے تو همارا نظام بالکل خراب هو جائیگا ؟

(ایــک دهمکــي)

اس سلسله میں نا مناسب نه هوگا اگر میں یه بیان کروں که بعض اصحاب نے مدرسه طبیه کا بهي ذکر کیا هے' اور اس طرح مجهے سمجهایا هے که تم بهي ایک اسکول رکهتے هو - اگر تمهارے اسکول کے ساتهه بهي یهي سلوک قوم کي طرف سے هو تو تم کیا خیال کروگے ؟ اس کے جواب میں میں التماس کرتا هوں که میں اس روز اپنی خوش قسمتی سمجهونگا' جس روز ملک کا ایک قائم مقام جلسه مجهه سے مطالبات کریگا - اگر ایسا هوا تو جو جواب میري طرف سے هوگا وه صرف اسکي شکرگذاري هوگي اور اس کے نیک مشوروں کو قبول کرنا هوگا - اس وقت کا انتظار کرنا بالکل ایک عبث فعل هے - میں عرض کرتا هوں که جس جماعت کا دل

چاهے ' دفتر انجمن طبیه میں تشریف لاے ' تمام کاغذات کو ملاحظه کرے ' اور جو نیک مشورہ وہ چاهے مجهے دے ' اور پهر دیکهے که میں اسکے عوض میں اس جماعت کا شکر گذار هوں گا اور اس کي نیک صلاحوں پر عمل کرونگا ' یا اس کي شکایت کروں گا اور اس کي نیک صلاحوں کو ردي کي ٹوکري میں ڈال دونگا ؟

(جلسه کا انعقاد)

اس مضمون کے ایک حصه کو میں نے ختم کر دیا ہے - اب دوسرے حصه کو شروع کرتا هوں اور ١٠ مئي کے جلسه کے متعلق کچهه لکهتا هوں - مناسب هوگا که اس حصه کو سهولت بیان کے خیال سے دو حصوں میں تقسیم کردیاجاے :

(١) ١٠ - مئي سے پہلے کے واقعات -

(٢) ١٠ - مئي کے جلسه کے واقعات -

جلسه سے پہلے جو واقعات پیش آے ' انہیں بهي اختصار کے ساتهه میں بیان کرنا چاهتا هوں ' تاهم میں سمجهتا هوں که میرا مضمون اس وجه سے که واقعات ان دونوں حصوں میں زیادہ هیں ' کچهه نه کچهه طویل هو هي جائیگا جس کیلیے معافي چاهتا هوں -

(١) دهلي میں دو هفتے یا اس سے بهي پہلے بعض حامیان و ملازمین ندوہ تشریف لے آئے تهے ' اور انهوں نے دهلي کے بعض اصحاب کے ساتهه مل کر مختلف قسم کي مخالفتیں شروع کردي تهیں - چونکه میں نے اس مضمون میں اول سے آخر تک یه ارادہ کر لیا ہے که میں کسی خاص شخص کا کسي واقعه کے ساتهه نام نه لوں - اس لیے میں صرف واقعات کو بغیر ان اشخاص کے ناموں کے جن کا تعلق ان کے ساتهه تها ' ذکر کرونگا ' اور اس کوتاهي کي معافي چاهونگا - ان حضرات نے جو کچهه بهي کیا وہ حسب ذیل ہے :

(الف) اس جلسه کي مخالفت کي غرض سے ڈپٹي کمشنر صاحب کے اجلاس میں ایک درخواست دي که اس جلسه میں فساد کا اندیشه ہے اس لیے یه جلسه نہیں هونا چاهیے -

(ب) مسجد جامع میں سیرۃ رسول مقبول علیه الصلوۃ والسلام پر ایک جلسه قرار پایا تها - اس مضمون کے بیان کرنے والے چونکه اصلاح ندوہ کے حامي تهے ' اس لیے اس کے متعلق بهی صاحب ضلع کي خدمت میں ایک عرضي بهیجی گئي تهي که مسجد میں فساد کا اندیشه ہے - اس جلسه کو بهي روک دیاجائے -

(ج) سیرۃ نبوي پر جس شخص نے مسجد جامع میں نہایت دلگداز مضمون بیان کیا تها ' اسکی تکفیر کا فتوی مرتب کیا گیا ' جو جلسه کے بعد شائع هوا -

(د) اسي بزرگ کے عقاید فاسدہ کو اشتہاروں میں چهاپ کر بهي اشتعال دلانے کي کوشش کي گئي ' تا که جلسه پر اس کا اثر پڑے -

(ہ) بہت سے مختلف قسم کے اشتہارات جو عامیانه تہذیب کا نمونه پیش کرتے تهے ' چهاپ کر وقتاً فوقتاً شائع کیے گئے -

(و) یه تجویز کي که ١٠ - مئي کے جلسه میں فساد کردیا جائے تا که یه جلسه بے نتیجه رهے ' اور جو لوگ اس موسم میں اپنے اپنے گهروں کا آرام چهوڑ کر آئے هیں ' وہ بغیر کچهه کیے واپس چلے جائیں -

یه اور آپ یقین کریں که اسي قسم کي اور بہت سي باتیں (جن کا یہاں بیان کرنا گو ضروري ہے ' مگر میں طوالت کے خیال سے ان کا ترک کردینا هي مناسب سمجهتا هوں) کي گئیں - اس لیے دهلی کی کمیٹي نے مناسب سمجها که اب جلسه میں داخل هونے کے لیے ٹکٹوں کا انتظام کرنا ضروري ہے - اس لیے یه تجویز بدرجه مجبوري محض انتظام کیلیے پاس کي گئي - یه ضروري تهي یا نہیں ؟ اس کا فیصله هر ایک شخص اوپر کے چند واقعات هي سے جو " مشتے نمونه از خروارے " کے طور پر بیان کیے گئے هیں کرسکتا ہے -

الغرض سب سے پہلے آٹهه سو ٹکٹ چهپوائے گئے تهے - لیکن جب یه معلوم هوا که یه نا کافي هونگے ' تو دو سو ٹکٹوں کا اور انتظام کیا گیا ' کیونکه اسیقدر راما تهیٹر میں گنجایش تهي - یه کل ایک هزار ٹکٹ تهے ' جنهیں اس طرح تقسیم کیا گیا که سو ٹکٹ ان معزز اصحاب کیلیے نامزد کیے گئے جو باهر سے همارے دعوت پر تشریف لانے والے تهے ' اور جن کے جوابوں سے هم نے ایسا هي اندازہ کیا تها ' پانچسو کے قریب شہر کے اُن اصحاب کے نام بهیجے گئے جو عام مجالس میں شریک هوا کرتے هیں اور جو کسي نه کسي حیثیت سے مختلف جلسوں اور تقریبوں میں بلاے جاتے هیں - پندرہ ٹکٹ انجمن خدام کعبه کے ممبروں کے لیے منگائے گئے تهے ' وہ بهیجے گئے - اسیطرح کامریڈ کیلیے کچهه ٹکٹ بهیجے گئے - سو ٹکٹوں کے قریب متفرق طور پر خود لوگ آ آ کر لیتے گئے - چند ممبران کمیٹي نے اپنے اپنے احباب کیلیے ٹکٹ مانگے جو اُنهیں دیے گئے - ان کي تعداد بهي سو سے اوپر تهي - مدرسه طبیه کے جسقدر طلبه نے وهاں جانے کي خواهش کي انهیں ٹکٹ بهیجے گئے - غالباً انکي تعداد پچاس یا ساٹهه هوگي - سو ٹکٹ اس لیے رکهے گئے تهے که ارکان ندوہ اور ان کے ساتهیوں کو دیے جائیں - اس کے ساتهه یه انتظام بهي کیا گیا تها که جلسه کے وقت اگر کوئي شریف صورت آئے تو اُسے روکا نه جاے ۹ مئي کي شب کو میرے مکان پر معزز ارکان ندوہ نے یه طے کر لیا که ١٠ - مئي کے جلسه میں وہ شریک نہونگے اور تمام جلسه کے سامنے ان میں سے ایک بزرگ نے ان الفاظ میں اعلان کردیا که " ارکان ندوہ نے یه فیصله کر لیا ہے که وہ کل کے جلسه میں شریک نہیں هونگے " یه اعلان ان تمام معزز ارکان ندوہ کي موجودگی میں کیا گیا جو اُس وقت اُس مجلس مصالحت میں شریک تهے جو میرے مکان پر هو رهي تهي - ١٠ مئي کي صبح کو جبکه میں جلسه میں جانے کے لیے تیار تها ' مجهے دو صاحبوں نے جو ارکان ندوہ کي فرود گاہ سے تشریف لا رهے تهے یه خبر دي که وہ لوگ شکایت کر رهے هیں که اُن کے پاس ٹکٹ نہیں پہنچے ' اور جلسه کا وقت قریب ہے - میں نے اُسي وقت اپنے ایک شاگرد کو ایک بزرگ ندوہ کي خدمت میں بهیجا که " شب کے فیصلے کي وجه سے آپ کي خدمت میں ٹکٹ پیش نہیں کیے گئے ' اب جتنے ٹکٹ درکار هوں بهیج دیے جائیں - نیز یه معلوم هونا چاهیے که کن کن بزرگوں کیلیے ٹکٹوں کي ضرورت هوگي - چونکه اس کا جواب اچها نہیں ملا اس لیے جب میں جلسه میں پہنچا ' تو میں نے ان لوگوں سے جو ٹکٹوں کي دیکهه بهال کے لیے دروازوں پر کهڑے هوے تهے یه کهدیا که معزز ارکان ندوہ کو اور جنهیں وہ اپنے ساتهه لائیں هرگز نه روکنا ' بلکه احترام کے ساتهه پلیٹ فارم پر پہنچا دینا (اگر وہ لوگ تشریف لائیں) اور جهانتک مجهے علم ہے ایسا هي هوا - مگر افسوس ہے که اس پر بهي ٹکٹ نه ملنے کي محض نا واجب شکایت دهلي کي انتظامي کمیٹي سے کي جاتي ہے -

(ح) لکهنو سے جو بزرگ تشریف لائے تهے انهوں نے بطور خود اپنے قیام کا انتظام کرنا مناسب خیال کیا ' اور دهلي کي کمیٹي کو کوئي اطلاع نہیں دي - تاهم میں نے خود ان میں سے ایک ممتاز شخص سے التماس کي که گو آپنے بطور خود اپنے ٹهرنے کا انتظام فرمالیا ہے لیکن میري درخواست ہے که آپ مهرباني فرما کر اپني جماعت کے قیام و طعام کے مصارف مجهے ادا کرنیکي اجازت دیجیے - انهوں نے اچهے الفاظ میں عذر فرمایا اور یه کہا که یه مناسب نہیں ہے (مجهے ان کے الفاظ ٹهیک یاد نہیں هیں) اس کے بعد بهي غیر ذمه دار اشخاص یه شکایت کرتے هیں که ندوہ کي حامي جماعت کي مدارات نہیں کي گئي ' اور اس کا سارا الزام دهلي کي کمیٹي کے اوپر رکهنا هي زیادہ مناسب سمجهتے هیں -

(باقي آیندہ)

مسئلــــه ســود کــي تــرقي

سود کے متعلق میں نے ابتک چند ماہ سے پبلک کو کوئي اطلاع نهیں دي تهي ' حالانکه پبلک کا حق هے که ان معاملات میں اسکو باخبر رکها جاے لهذا مفصلهٔ ذیل عرض کیا جا تا هے :

(۱) سود کے بارے میں پہلي کارروائي یه تهي که ۱۴ - اپریل سنه ۱۹۱۳ ع کو لجیسلیٹو کونسل صوبجات متحده میں بجٹ کے موقع پر ایک تقریر کي تهي ' جسکو چهاپ کر انگلستان اور هندوستان کے خاص خاص عهده داروں اور ایڈیٹروں کے پاس بهیجا تها -

(۲) ایک جلسه پراونشل کانفرنس صوبجات متحده کا جو بمقام فیض آباد سنه ۱۹۱۳ ع میں هوا تها - اس میں سب صوبه کے منتخب قائم مقام موجود تهے ' وهاں بالاتفاق یه تجویز منظور هوئي که سود کا قانون نهایت درجه قابل اصلاح هے ' اور اس سے کاشتکاروں زمینداروں ' کاریگروں اور چهوٹي تنخواه کے ملازموں کا بهت نقصان هے - مناسب هے که گورنمنٹ اسکا انسداد فرماے -

(۳) تیسري منزل اس مسئله کي یه تهي که اردو اور بعض انگریزي اخباروں نے میري بجٹ اسپیچ کے متعلق اس مسئله پر بحث کرني شروع کي - چنانچه بیشمار مضامین لکهے گئے اور سنه ۱۹۱۳ ع کي رپورٹ میں جو حصه پریس کے متعلق هے اس میں بیان کیا گیا هے که پریس نے اس سال سود کي اصلاح پرزور دیا -

(۴) جب سے میں نے ۲۰ دسمبر سنه ۱۹۱۲ ع سے کام شروع کیا اور آخر جلسه اپریل سنه ۱۹۱۴ ع تک تقریباً کوئي اجلاس کونسل کا ایسا نهیں هوا ' جس میں مختلف سوالات سود کے بارے میں نهیں کئے گئے انکي تعداد ۳۰ - ۴۰ سے کم نه هوگي -

(۵) اسي عرصه میں زبان انگریزي میں تاریخ مسئله سود مرتب کي گئي ' جو ۲۲۸ صفحه پر شائع هوئي هے ' اور دفتر عصر جدید میرٹهه سے مل سکتي هے - اس کتاب میں قدیم مصریوں اور هندؤں سے لیکر حال تک جسقدر قوانین سود کے متعلق هوے هیں اُن سب کا ذکر هے - جو جو دلائل غیر محدود سود کے حق میں بیان کئے گئے هیں اُن کو توڑا گیا هے - انگریزي اور اُردو اخبارات اور گورنمنٹ کے نقشه جات کا اقتباس دیا گیا هے - مجهکو افسوس هے که اس کتاب کا اعلان کرنیکي فرصت نه ملي - لیکن صوبجات متحده کے تمام ممبروں کو اور امپیریل کونسل کے تقریباً تمام ممبروں کو اور مشهور اُردو اور انگریزي اخباروں کو اس کتاب کي ایک ایک جلد بطور هدیه بهیج چکا هوں -

(۶) ۱۴ مارچ سنه ۱۹۱۴ ع کو میں نے ایک مسوده بنام " قانون اصلاح سود " کونسل صوبجات متحده میں پیش کیا - اسکے متعلق کونسل میں هز آنر لفٹننٹ گورنر کي تقریر ملاکر دس تقریریں هوئیں - جن میں سے نصف تقریریں تائید اور نصف مخالفت میں تهیں ' لیکن مخالف تقریروں نے بهي موجوده سود کي سختي کو تسلیم کیا تها - اس مسوده کا خلاصه یه تها که ساده قرضوں میں عدالتوں کو صرف ۱۲ آنه في صد سالانه اور کفالتي قرضوں میں نو فیصد سالانه سود در سود کي ڈگري کا اختیار هوگا ' اور کوئي عدالت ساده قرضوں میں ۶ سال اور کفالتي قرضوں میں ۱۲ سال سے زیاده کا سود نه دلاسکے گي - اسوقت یه مسوده نامنظور هوا تها - مگر مدراس سیلون کانفرنس میرٹهه وغیره بهت جگه سے اصلاح قانون سود کا مطالبه هوا -

(۷) اگلے دن یعني ۱۵ مارچ سنه ۱۹۱۴ ع کو میں نے ایک دوسرا مسوده قانون جسکا نام تها " قرضداروں کي منصفانه داد رسي کا قانون " تیار کر کے سکریٹري کونسل کو بهیجدیا - اس میں عدالتوں کو سود کے گهٹانے کا اختیار دیا هے - اول ۳۱ مارچ اسکے مباحثه کے لیے مقرر هوئي تهي - میں نے خانگي خطوط بهي اسکي تائید میں موقر ممبران گورنمنٹ اور دیگر ممبران کونسل کے نام روانه کیے تهے - لیکن مباحثه ملتوي هوگیا ' اور گورنمنٹ نے کہا که هم اسپر غور کررهے هیں - چنانچه مسوده ابهي تک زیر غور هے - نیز ۱۴ اپریل سنه ۱۹۱۴ ع کو جو حال کي بجٹ پر میں نے تقریر کي تهي اسمیں میں نے بتایا تها که موجوده قانون کسي طرح قائم نهیں رهسکتا - یه تقریر ۲۴ مئي کے عصر جدید میرٹهه میں شائع هوگئي هے -

(۸) حال میں ایک بڑا جلسه کلکته میں هوا جسمیں ایک مشهور پادري فادر وان ڈي مرکل نے لیکچر دیا ' اور تمام خرابیاں جو سود کے غیر محدود هونے سے هوتي هے اور پالٹیکل انجمنوں سے میرے مسوده قانون متذکره دفعه ۶ ضمن هذا اور دیگر امور کے متعلق راے طلب کي -

(۹) اخبار پائنیر کي خبر سے اور جو خط هز آنر سر جیمس مسٹن نے مجهے حال میں لکها تها - اُس سے بهي معلوم هوتا هے که مسئله سود گورنمنٹ اوف انڈیا میں زیر تجویز هے - تائیدي تقریروں میں آنریبل راجه کشل پال سنگه بهادر کي تقریر مندرجه عصر جدید ۸ مئي سنه ۱۹۱۴ ع اس قابل هے که صاحبان اخبار اسکو نقل فرماویں -

(۱۰) میں اس گشتي چٹهي کے ذریعه نهایت زور کے ساتهه صاحبان اخبار اور پبلک سے اپیل کرتا هوں که گورنمنٹ کے هاتهه مضبوط کرنے کے واسطے اس معامله پر مضامین لکهیں ' اور جلسے کریں کیونکه جبتک عام خواهش نه معلوم هو گورنمنٹ مجبور هے که نیا قانون نه بناے - جهاں کهیں جلسه هو اسکي روئداد جس اخبار میں درج کي جاے خواه وه پرچه میرے پاس بهیجدیا جاے یا اس قسم کي روئداد عصر جدید میں درج کرنے کے لیے بهیجدي جاے -

غلام الثقلین میرٹهه - سعید منزل

تــرجمه اردو تفسیــر کبیــر

مسئلہ قیام الہلال

کمترین کو پروردگار جل شانہ نے ایسے ملک میں رکھا ہے جہاں مسلمان اسلام کے طریقہ اور نام تک سے بیزار هیں' ایسے لوگونسے پھر کیا امید ہو سکتی ہے ؟ بتوں اور دیوروں کي پرستش کرتے هیں اور جملہ رسومات هندؤں کے علانیہ کرتے هیں - اگر انکو منع کیا جاوے کہ تم مسلمان ہوکر ایسا کیوں کرتے ہو ؟ تو کہتے هیں کہ همارے آبا و اجداد ایسا هي کرتے آے هیں - هم ایسا هي کرینگے - هر چند تلقین کي جاتي ہے مگر نہیں سنتے' اور علانیہ رسومات شنیعہ میں شریک ہوتے هیں - مسلمانوں کي یہ حالت دیکھکر سواے افسوس اور رنج کے کچھہ نہیں ہوسکتا - نام تو ان مسلمانوں کے ابراهیم ' عبد الرحمان وغیرہ ہوتے هیں' مگر فعل رام لعل وغیرہ کا کرتے هیں - بارجود اس قحط الرجالي کے ایک خریدار کا پیدا کرنا بھي محالات سے تھا - اسي اضطراب اور قلق میں تھا کہ ایک ٹھیکہ دار جو محکمہ نہر میں کام کرتا ہے بہ تقریب ملاحظہ نیازمند سے ملاقي ہوا ' اور ان سے اخبار الہلال کي خریداري کے واسطے عرض کیا گیا بہت رد و قدح کے بعد انہوں نے خریداري اخبار کي منظور کي -

خاکسار غضنفر علي چشتي سب اورسیر خریدار الہلال نمبر ۲۰۸۳

اخبار الہلال کے آخري فیصلہ کا مضمون اخبار میں پڑھکر میں بہت مضطرب ہوا ' اور لگاتار کوشش کررہا تھا کہ بتعداد کافي خریدار فراهم کروں - شکر ہے خداوند کریم کا کہ مجھے اپني کوشش میں کامیابي ہوي - سردست چار اصحاب خریداري پر آمادہ ہوے هیں -

محمد خلیل اللہ شریف - تحصیلدار تعلقہ نظام آباد - دکن

صدا بصحرا کے جواب میں جو صداے لبیک هندوستان کے هر گوشہ سے بلند ہوئي ہے ' اوس سے وہ حضرات واقف هیں جنکو اخبار الہلال دیکھنے کا فخر حاصل ہے - اوسکے بقا کي ضرورت کا هر متنفس قائل ہے - چنانچہ اس معاملہ میں درد مند دل رکھنے والے اصحاب نے خامہ فرسائي کي ہے - اس کے بعد مجھہ هیچمدان کا اس بارے میں کچھہ لکھنا اپني کم مایگي کا اظہار کرنا ہے' اسلیے میں صرف یہ دعا کرتا ہوں کہ خدا وند کریم اپنے حبیب پاک کے صدقہ سے اخبار الہلال کي اشاعت کو آپ کي خواهش سے زیادہ ترقي عطا فرماوے کہ اسکا بقا نہ رجوع مسلمانان هند کیلیے علي الخصوص آیۂ رحمت سے کم نہیں ہے - اگر خدا نخواستہ یہ رسالہ بند ہوجاے تو جو زندگي کے آثار اب مسلمانان هند میں پیدا ہوچلے هیں ' وہ یکسر نابود ہوجائینگے -

میں نے في الحال چار خریدار خاص ضلع نظام آباد میں مہیا کیے هیں اور خدا چاهے تو عنقریب اور خریدار بھي مہیا کیے جائینگے - وي پي روانہ کر دیجیے -

خاکسار احمد محي الدین حسین - مددگار ناظم جنگلات
مستقر نظام آباد - خریدار نمبر (۱۸۳۱) -

ایک خریدار حاضر ہے -
نیاز مند خریدار نمبر ۳۶۲۰

براہ مہرباني مندرجہ ذیل تین صاحبوں کے نام ایک ایک سال کے لیے الہلال جاري فرمائیں -

تابعدار شیخ رحمت اللہ هیڈ ماسٹر اسکول گل امام

بالفعل ایک خریدار پیش کرتا ہوں - مزید کوشش جاري ہے -

محمد شمس الدین - از حیدر آباد دکن

مہرباني فرماکر اخبار الہلال میرے چچا صاحب کے نام جاري کر دیجیے -

عبد الاحد - چھاوني شاهجہانپور خریدار الہلال نمبر ۳۱۰۴

مندرجہ ذیل دو اصحاب کے نام الہلال جاري کردیں - اور قیمت بذریعہ وي - پي - پارسل وصول فرمالیں - اس سے پہلے ایک خریدار بھیج چکا ہوں -

خاکسار محمد سعید - اسسٹنٹ انجینیر پشاور

مندرجہ ذیل چار اصحاب کے نام ایک سال کیلیے وي پي الہلال ارسال فرما کر ممنون فرماویں -

محمد یار عفي عنہ - خریدار نمبر ۳۸۹۱ از بہاول نگر

الہلال کو پبلک جس عزت کي نظر سے دیکھتي ہے اگر اوسکا اظہار آپ پر نکیا جاے تو یہ بھي ایک نوع کي ناشکري ہے - میري زبان و قلم میں طاقت نہیں کہ جناب کي سچي قومي خدمات کے متعلق کچھہ عرض کرسکوں - خداوند تعالے سے دعا ہے کہ وہ آپکو حوادث زمانہ سے مصئون و مامون رکھے اور هماري درماندہ قوم کي مساعدت کي مزید توفیق عطا فرماے -

الہلال کے دو پرچہ بذریعہ وي پي حسب ذیل پتہ پر روانہ فرمائیں -
آپکا خادم
محمد رضا حسین از کھم میٹہ ضلع ورنگل - علاقۂ نظام

نوٹس بنام والدین طلباء مدرسۃ العلوم علي گڈھ

چونکہ طلباء اسکول اور اونکے والدین کو ان دو کالرا کیس کے بارہ میں جو حال میں اسکول میں وقوع میں آے هیں کسیقدر پریشاني ہے - لہذا حسب ذیل اطلاع اسکي پریشاني دور کرنیکے واسطے شائع کیجاتي ہے :

(۱) بتاریخ ۴ جون سنہ ۱۹۱۴ع سرفراز بورڈنگ هاؤس کے ایک لڑکے کو هیضہ ہوا ' اور اوسي روز انتقال ہوگیا -

(۲) ۹ جون سنہ ۱۹۱۴ع کو ممتاز هاوس کا ایک باورچي بیمار پڑا ' اور فوراً اچھا ہوگیا -

(۳) سرفراز بورڈنگ هاوس بند کردیا گیا ہے ' اور وهاں کے لڑکے ممتاز بورڈنگ میں منتقل کردیے گئے -

(۴) ممتاز هاوس کا باورچي خانہ بند کردیا گیا ' اور لڑکوں کو کالج کے باورچي خانہ سے کھانا پکوا کر کھلایا جاتا ہے -

(۵) صرف دو ایسے کیس وقوع میں آے اور اوسکے بعد پھر هر ایک قسم کي احتیاط کیجا رهي ہے' تاکہ کوئي بیماري پھر نہو -

(۶) والدین کو کسي قسم کي پریشاني اپنے لڑکوں کے بارے میں نہونا چاهیے -

(۷) لہذا اُن والدین سے جنھوں نے اپنے لڑکوں کو بلا لیا ہے درخواست کیجاتي ہے کہ فوراً اونکو روانہ اسکول کردیں' تاکہ جو نقصان انکي تعلیم کا ہو رہا ہے آیندہ نہو -

قائم مقام هڈ ماسٹر محمڈن کالج اسکول علي گڈھ

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 14 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

سوانح احمدی یا تواریخ عجیبہ

یہ کتاب حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی اور حضرت مولانا مولوی محمد اسمعیل صاحب شہید کے حالات میں ہے - اپ آمي تھے باطني تعلیم شغل برزخ - اور بیعت کا ذکر دیباچہ کے بعد دیا گیا ہے - پھر حضرت رسول کریم صلعم کي زیارت جسمي - اور توجہہ بزرگاں ہر چہار سلسلہ مروجہ ہند کا بیان ہے - صدہا عجیب وغریب مضامین ہیں جسمیں سے چند کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے - ایکے گھوڑیکي چوري کي گھاس نہ کھانا - انگریزي جنرل کا عین موقعہ جنگ پر اپکا لشکر میں لے انا - حضوري قلب کي نماز کي تعلیم - صوفي کي خیال مخالفونکا افت میں مبتلا ہونا - سکھونسے جہاد اورانکي لڑائیاں - ایک رسالدار کا قتل کے ارادے سے انا اور بیعت ہو جانا - شیعونکي شکست - ایک ہندو سیٹھہ کا خواب ہولناک دیکھکر اپسے بیعت ہونا - ایک انگریز کي دعوت - ایک شیعہ کا حضرت سرورکا ئنات کے حکم سے اپکے ہاتھہ پر بیعت کرنا - حج کي تیاري - اور غیبي آواز نکا مدد پہونچانا باوجود آمي ہونیکے ایک پادري کو اقلیدس کي مسایل دقیقہ کا حل کردینا سمندر کے کھاري پاني کا شیرین ہوجانا سلوک اور تصوف کے نکات عجیبہ وغیرہ حجم ۲۲۴ صفحہ قیمت دو روپیہ علاوہ محصول -

دیار حبیب (صلعم) کے فوٹو

گذشتہ سفر حج میں میں اپنے ہمراہ مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے بعض نہایت عمدہ اور دلفریب فوٹو لایا ہوں - جن میں بعض تیار ہوگئے ہیں اور بعض تیار ہو رہے ہیں - مکانوں کو سجانے کے لئے بیہودہ اور مخرب اخلاق تصاویر کي بجائے یہ فوٹو چوکھٹوں میں جڑوا کر دیواروں سے لگائیں تو علاوہ خوبصورتي اور زینت کے خیر و برکت کا باعث ہونگے - قیمت في فوٹو صرف تین آنہ - سارے یعنے دس عدد فوٹو جو تیار ہیں اکٹھے منگانے کي صورت میں ایک روپیہ آٹھہ آنہ علاوہ خرچ ڈاک - یہ فوٹو نہایت اعلی درجہ کے آرٹ پیپر پر ولایتي طرز پر بنوائے گئے ہیں - بمبئي وغیرہ کے بازاروں میں مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے جو فوٹو بکتے ہیں - وہ ہاتھہ کے بنے ہوئے ہوتے ہیں - اب تک فوٹو کي تصاویر ان مقدس مقامات کي کوئي شخص تیار نہیں کرسکا - کیونکہ بدوي قبائل اور خدام حرمین شرفین فوٹو لینے والوں کو فرنگي سمجھکر انکا خاتمہ کردیتے ہیں - ایک ترک فوٹو گرافر نے وہاں بہت رسوخ حاصل کرکے یہ فوٹو لئے - (۱) کعبۃ اللہ - بیت اللہ شریف کا فوٹو سیاہ ریشمي غلاف اور اسپر سنہري حروف جو فوٹو میں بڑي اچھي طرح پڑھے جاسکتے ہیں (۲) مدینہ منورہ کا نظارہ (۳) مکہ معظمہ میں نماز جمعہ کا دلچسپ نظارہ اور ہجوم خلایق (۴) میدان منا میں حاجیوں کے کمپ اور مسجد خیف کا سین (۵) شیطان کو کنکر مارنے کا نظارہ (۶) میدان عرفات میں لوگوں کے خیمے اور قاضي صاحب کا جبل رحمت پر خطبہ پڑھنا (۷) جنت المعلی واقعہ مکہ معظمہ جسمیں حضرت خدیجہ حرم رسول کریم صلعم اور حضرت آمنہ والدہ حضور سرور کائنات کے مزارات بھي ہیں (۸) جنت البقیع جسمیں اہل بیت و امہات المومنین و بنات النبي صلعم حضرت عثمان علي رضي اللہ عنہ شہدائے بقیع کے مزارات ہیں (۹) کعبۃ اللہ کے گرد حاجیوں کا طواف کرنا (۱۰) کوہ صفا و مروہ اور وہاں جو کلام رباني کي آیت منقش ہے فوٹو میں حرف پڑھي جاتي ہے -

دیگر کتابیں

(۱) مذاق العارفین ترجمہ اردو احیا العلوم مولفہ حضرت امام غزالي قیمت ۹ روپیہ - تصوف کي نہایت نایاب اور بے نظیر کتاب [۲] ہشت بہشت مجموعہ حالات و ملفوظات خواجگان چشت اہل بہشت اردو قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ - [۳] رموز الاطبا علم طب کے بے نظیر کتاب موجودہ حکماے ہند کے باتصویر حالات و مجربات ایک ہزار صفحہ مجلد قیمت ۴ روپیہ [۴] نفحات الانس اردو حالات اولیاے کرام مولفہ حضرت مولانا جامي رح قیمت ۳ روپیہ -

(۵) مشاہیر اسلام چالیس صوفیاے کرام کے حالات زندگي دو ہزار صفحہ کي کتابیں اصل قیمت معہ رعایتي ۲۰ روپیہ ۸ آنہ ہے - (۷) مکتوبات و حالات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني پندرہ سو صفحے ٹمٹي کاغذ بڑا سائز ترجمہ اردو قیمت ۶ روپیہ ۱۲ آنہ

منیجر رسالہ صوفی پنڈي بہاؤ الدین

ضلع گجرات پنجاب

ہز مجسٹي امیر صاحب افغانستان کے ڈاکٹر نبي بخش خان کي مجرب ادویات

جواہر نور العین بیس روپیہ ماشہ والا خالص ممیرہ بھی جواہر نورالعین کا مقابلہ نہیں کرسکتا - اور دیگر سرمہ جات تو اسکے سامنے کچھہ بھي حقیقت نہیں رکھتے - اِس کي ایک ہي سلائي سے ۵ منٹ میں نظر درکنے ' دھند اور شبکوري دور ' اور ککرے چند روز میں ' اور پھولہ ' ناخونہ ' پڑبال ' موتیابند ' ضعف بصارت عینک کي عادت اور ہر قسم کا اندھا پن بشرطیکہ آنکھہ پھوٹي نہ ہو ایک ماہ میں رفع ہوکر نظر بحال ہوجاتي ہے - اور آنکھہ بنوانے اور عینک لگانے کي ضرورت نہیں رہتي ' قیمت فی ماشہ درجہ خاص ۱۰ روپیہ - درجہ اعلی ۴ روپیہ - درجہ اول ۲ روپیہ -

حبوب شباب آور دنیا بھر کي طاقتور دواؤں سے اعلی اور افضل ' مولد خون اور محرک اور مقوي اعصاب ہیں - نا طاقتي اور پیر و جوان کي ہر قسم کي کمزوري بہت جلد رفع کرکے اعلی درجہ کا لطف شباب دکھاتي ہیں - قیمت ۲ روپیہ نمونہ ایک روپیہ -

طلسم شفا ہر قسم کا اندروني اور بیروني درد اور سانپ اور بچھو اور دیوانہ کتے کے کاٹنے سے زخم کا درد چند لمحہ میں دور ' اور بد ہضمي ' قئے ' اسہال ' منہہ آور ' زبان ' حلق اور مسوڑوں کي ورم اور زخم اور جلدي اور امراض مثلاً چنبل ' داد ' خارش ' پتي آچھلنا ' خناق ' سرکان ' دانت کي درد ' کنٹھیا اور نقرس وغیرہ کیلیے ازحد مفید ہے - قیمت ۲ روپیہ نمونہ ایک روپیہ -

حسن افروز ایک منٹ میں سیاہ فام کو گلفام بناکر اور چہرہ کي چھایاں اور سیاہ داغ دور کرکے چاند سا مکھڑا بناتا ہے - قیمت في شیشي ۲ روپیہ نمونہ ایک روپیہ -

تریاق سگ دیوانہ اِس کے استعمال سے دیوانہ کتے کے کاٹے ہوئے مریض کے پیشاب کے راستہ مچھر کے برابر دیوانہ کتے کے بچے خارج ہوکر زہر کا آثر زائل ' اور مریض تندرست ہوجاتا ہے - قیمت في شیشي ۱۰ روپیہ نمونہ ۳ روپیہ -

طلائے مہانسہ چہرہ کے کیلوں کي ورم ' درد اور سرخي رفع ' اور پکنا اور پھوٹنا مسدود کرکے انہیں تحلیل کرتا ہے - قیمت في شیشي ایک روپیہ - حبوب مہانسہ اِن کے استعمال سے چہرہ پر کیلوں کا نکلنا موقوف ہوجاتا ہے قیمت في شیشي ایک روپیہ -

اکسیر ہیضہ ہیضہ ایک ایسي ادنے مرض نہیں ہے کہ ہر ایک حکیم اور ڈاکٹر کامیابي کے ساتھہ اِنکا علاج کرسکے - لہذا ایک واحد دوا اس کے علاج کیلئے کافي نہیں ہوا کرتي - اسکے ۳ درجہ ہوتے ہیں - ہر درجہ کي علامات اور علاج مختلف ہے - پس جس کے پاس اکسیر ہیضہ نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ موجود نہ ہوں وہ خواہ کیسا ہي قابل اور مستند ڈاکٹر کیوں نہ ہو اس مرض کا علاج درستي سے نہیں کرسکیگا - لہذا وبا کے دنونمیں ہر سہ قسم کي اکسیر ہیضہ تیار رکھني چاہئے - قیمت ہر سہ شیشي ۳ روپیہ -

پتہ : — منیجر شفاخانہ نسیم صحت دہلی دروازہ لاہور

هر فرمایش میں الهلال کا حواله دینا ضروری هے

رینلڈ کي مسٹر یز اف دي کورٹ آف لنڈن

یه مشهور ناول جو که سوله جلدونمیں هے ابهي چهپ کے نکلي هے اور تهوڑي سي رهگئي هے - اصلي قیمت کي چوتهائي قیمت میں دیجاتي هے - اصلي قیمت چالیس ۴۰ روپیه اور اب دس ۱۰ روپیه - سنهرئي جلد هے جسمین سنهري حروف کي کتابت هے اور ۳۱۶ هاف ٹون تصاویر هیں تمام جلدین دس روپیه وي - پي - اور ایک روپیه ۱۴ آنه محصول ڈاک -

امپیرئیل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بهو بازار - کلکته

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

پوٹن ٹائین

ایک عجیب و غریب ایجاد اور حیرت انگیز شفا ، یه دوا دل دماغی شکایتوںکو دفع کرتی هے - پژمردہ دلونکو تازہ کرتي هے - یه ایک نهایت موثر ٹانک هے جوکه ایکساں مرد اور عورت استعمال کر سکتے هیں - اسکے استعمال سے اعضاء رئیسه کو قوت پهونچتی هے - هسٹریه وغیرہ کو بهی مفید هے چالیس گولیوںکی بکس کی قیمت دو روپیه -

زینو ٹون

اس دوا کے بیرونی استعمال سے ضعف باہ ایک بارگی دفع هو جاتی هے - اس کے استعمال کرتے هی آپ فائدہ محسوس کرینگے قیمت ایک روپیه آٹهه آنه -

هائی ڈرولن

اب نشتر کرانے کا خوف جاتا رها -

یه دوا آب نزول - فیل پا وغیرہ کے واسطے نهایت مفید ثابت هوا هے - صرف اندروني و بیرونی استعمال سے شفا حاصل هوتی هے -

ایک ماہ کے استعمال سے یه امراض بالکل دفع هو جاتی هے قیمت دس روپیه اور دس دنکے دوا کی قیمت چار روپیه -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

هر قسم کے جنون کا مجرب دوا

اسکے استعمال سے هرقسم کا جنون خواہ موبلي جنون ، مرگی واله جنون ، غمگین رهنے کا جنون ، عقل میں فتور ، بے خوابي و موسن جنون ، وغیرہ وغیرہ دفع هوتي - هے اور وہ ایسا صحیح و سالم هوجاتا هے که کبهي ایسا گمان تک بهي نهیں هوتا که وہ کبهی ایسے مرض میں مبتلا تها -

قیمت في شیشي پانچ روپیه علاوہ محصول ڈاک -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta.

نصف قیمت - پسند نهونے سے واپس

میرے نئے چالن کي جیب گهڑیاں ٹهیک وقت دینے والي اور دیکهنے میں بهي عمدہ فائدہ عام کے واسطے تین ماہ تک نصف قیمت میں دي جارهي هیں جسکي گارنٹي تین سال تک کے لیے دي جاتي هے -

اصلي قیمت سات روپیه چودہ آنه اور نو روپیه چودہ آنه نصف قیمت تین روپیه پندرہ آنه اور چار روپیه پندرہ آنه هر ایک گهڑي کے همراہ سنهرا چین اور ایک فونٹین پین اور ایک چاقو مفت دیے جائینگے -

کلائي واچ اصلي قیمت نو روپیه چودہ آنه اور تیرہ روپیه چودہ آنه نصف قیمت - چار روپیه پندرہ آنه اور چهه روپیه پندرہ آنه باندهنے کا فیته مفت ملیگا -

کمپٹیشن واچ کمپني نمبر ۲۰ مدن متر لین کلکته -

Competition Watch Company
No, 20 Madun Mitter Lane. Calcutta.

پسند نهونے سے واپس

همارا من موهني فلوٹ هارمونیم سریلا فائدہ عام کے واسطے تین ماہ تک نصف قیمت میں دي جاویگي یه ساگون کي لکڑي کي بني هے جس سے آواز بهت هي عمدہ اور بهت روز تک قائم رهنے والي هے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیه اور نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیه ڈبل ریڈ قیمت ۶۰ و ۷۰ و ۸۰ روپیه ; نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیه هے آرڈر کے همراہ ۵ - روپیه پیشگي روانه کرنا چاهیئے -

کمرشیل هارمونیم فیکٹري نمبر ۱۰/۳ لوئر چیت پور روڈ کلکته -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10/ 3 Lover Chitpur Roud
Calcutta

عجیب و غریب مالش

اس کے استعمال سے کهوئی هوئي قوت پهر دو بارہ پیدا هوجاتي هے - اسکے استعمال مین کسی قسم کي تکلیف نهیں هوتی - مایوسی مبدل بخوشی کر دیتي هے قیمت فی شیشی دو روپیه چار آنه علاوہ محصول ڈاک -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمال سے بغیر کسی تکلیف اور بغیر کسي قسم کي جلد پر داغ آنے کے تمام روئیں اڑجاتی هیں -
قیمت تین بکس آٹهه آنه علاوہ محصول ڈاک -

آر - پي - گوش

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road.
Calcutta.

سنکاری فلوٹ

بهترین اور سریلي آواز کي هارمونیم
سنگل ریڈ C سے تک C یا F سے F تک
قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیه
ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیه
اسکے ماسوا هرقسم اور هر صفت کا هرمونیم همارے یہاں موجود هے -
هر فرمایش کے ساتهه ۵ روپیه بطور پیشگي آنا چاهیے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

پچاس برس کے تجربه کار

ڈاکٹر رائے - صاحب کے - سي - داس کا ایجاد کردہ - آروالا سهائے - جو مستورات کے کل امراض کے لیے تیر بهدف هے ، اسکے استعمال سے کل امراض متعلقه مستورات دفع هوجاتی هے ، اور نهایت هي مفید هے - مثلاً ماهوار نه جاري هونا - دفعتاً بند هوجانا - کم هونا - بے قاعدہ آنا - تکلیف کے ساتهه جاري هونا - متواتر یا زیادہ مدت تک نهایت زیادہ جاري هونا - اس کے استعمال سے بانجه عورتیں بهي باردار هوتي هیں -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کي قیمت ایک روپیه -

سوا تسهائے گولیاں

یه دوا ضعف قوت کے واسطے تیر بهدف کا حکم رکهتي هے - کیسا هي ضعف کیوں نه هو اسکے استعمال سے اسقدر قوت معلوم هوگي جو که بیان سے باهر هے - شکسته جسموں کو از سرنو طاقت دیکر مضبوط بناتي هے ، اور طبیعت کو بشاش کرتی هے -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کي قیمت ایک روپیه

Swasthasahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road, Calcutta.

سلوائٹ

اس دوا کے استعمال سے هرقسم کا ضعف خواہ اعصابي هو یا دماغي یا اور کسي وجه سے هوا هو دفع کردیتي هے ، اور کمزور قوی کو نهایت طاقتور بنا دیتي هے - کل دماغي اور اعصابي اور دلي کمزوریونکو دفع کرکے انسان میں ایک نهایت هي حیرت انگیز تغیر پیدا کردیتی هے - یه دوا هر عمر والے کے واسطے نهایت هي مفید ثابت هوئي هے - اسکے استعمال سے کسي قسم کا نقصان نهیں هوتا هے سوائے فائدہ کے

قیمت في شیشي ایک روپیه

S. C. .Roy, M. A. 36 Dharamtallah Street,
Calcutta.

جام جہاں نما

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نہ ہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بھرکی کسی ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک ہزار روپیہ نقد انعام

ایسی کارآمد ایسی دلفریب ایسی فیض بخش کتاب لاکھہ روپے کو بھی سستی ہے - یہ کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کرلئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھہ لیے - دنیا کے تمام سربستہ راز حاصل کرلیے صرف اِس کتاب کی موجودگی میں گویا ایک بڑی بھاری لائبریری (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کی ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم ہئیت - علم بیان - علم عروض - علم کیمیا - علم برق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - گیان سرود - قیافہ شناسی اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ هر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے کہ مطالعہ کرتے ہی دلمیں سرور آنکھونمیں نو پیدا ہو بصارت کی آنکھیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشہور آدمی آنکے عہد بعہد کے حالات سوانحعمری: و تاریخ دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستی کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کی فہرست ' آنکی قیمتیں ' مقام اشاعت وغیرہ - بهی کھاتہ کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازی طب انسانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج هاتھی ' شتر ' گائے بھینس ' گھوڑا ' گدھا بھیڑ ' بکری ' کتا وغیرہ جانورونکی تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکی سوا نباتات و جمادات کی بیماریاں دورکرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر (جن سے هر شخص کو عموماً کام پڑتا ہے) ضابطہ دیوانی فوجداری ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹری اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالک کی بولی هر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اردو کے بالمقابل لکھی هیں آج هی وهاں جاکر روزگار کرلو اور هر ایک ملک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفر کے متعلق ایسی معلومات آجتک کہیں دیکھی نہ سنی هونگی اول هندوستان کا بیان ہے هندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وهاں کی تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگھی جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (روبی واقع ملک برهما) کے تحقیق شدہ حالات وهاں سے جواهرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تھوڑے هی دنوں میں لاکھہ پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر پیرایہ میں قلمبند کی هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفر کا بالتشریح بیان ملک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصر - افریقہ - جاپان - اسٹریلیا - هر ایک علاقہ کے بالتفسیر حالات وهانکی درسگاهیں دکھانی کلیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جہاز کے سفر کا مجمل احوال کرایہ وغیرہ سب کچھہ بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعہ دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسی دلاویز کہ پڑھتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیہ - ۸ - آنہ محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

---

تصویر دار گھڑی

گارنٹی ۵ سال قیمت صرف چھہ روپے

ولایت والوں نے بھی کمال کردکھایا ہے اس عجائب گھڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی هوئی ہے - جو هر وقت آنکھہ مٹکاتی رهتی ہے ' جسکو دیکھکر طبیعت خوش هو جاتی ہے - ڈائل چینی کا' پرزے نہایت مضبوط اور پائدار- مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - وقت بہت ٹھیک دیتی ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستی چھین نہ لیں تو همارا ذمہ ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھہ روپیہ -

---

آٹھہ روزہ واچ

گارنٹی ۸ سال قیمت ۶ چھہ روپیہ

اس گھڑی کو آٹھہ روزمیں صرف ایک مرتبہ چابی دیجاتی ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتی ہے کہ کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - قیمت صرف چھہ روپے - زنجیر سنہری نہایت خوبصورت اور بکس همراہ مفت -

چاندی کی آٹھہ روزہ واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کی آٹھہ روزہ واچ - جو کلائی پر بندھ سکتی ہے مع تسمہ چرمی قیمت سات روپے

بجلی کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابھی ولایت سے بنکر همارے یہاں آئی هیں - نہ دیا سلائی کیضرورت اور نہ تیل بتی کی - ایک لمپ اسکو اپنی جیب میں یا سرهانے رکھلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ہے - رات کیوقت کسی جگہ اندھیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کرکے خطرہسے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم کسیوجہ سے آٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفہ ہے - منگوا کر دیکھیں تب خوبی معلوم هوگی - قیمت ۱ معہ محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کی روشنی هوتی ہے ۳ روپیہ ۸ آنہ -

ضروری اطلاع — علاوہ انکے همارے یہاں سے هر قسم کی گھڑیاں' کلاک اور گھڑیونکی زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنما مل سکتی هیں - اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھیں اکٹھا مال منگوانے والوں کو خاص رعایت کی جاویگی - جلد منگوا لیجیے -

منیجر گپتا اینڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقام توهانہ - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

علمی ذخیره

(۱) - مآثر الکرام - حسان الهند مولانا میر غلام علی آزاد بلگرامی کی تصنیف ہے - جس میں هندوستان کے مشاهیر فقرا و علما کے حالات هیں - مطبوعه مفید عام پریس آگره حجم ۳۳۸ صفحه قیمت ۲ روپیه -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الکرام کا دوسرا حصه ہے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے هیں - مطبوعه رفاه عام اسٹیم پریس لاهور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیه -

مولانا شبلی نعمانی تحریر فرماتے هیں که سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکره ہے یه تذکره جامعیت حالات کے ساتهه به خصوصیت رکهتا ہے که اس میں جو انتخابی اشعار هیں اعلی درجه کے هیں - مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیه کے حالات هیں جو ابتداے عهد اسلام سے اخیر زمانه مصنف تک هندوستان میں پیدا هوے -

(۳) گلشن هند - مشهور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکره جس کو زبان اردو کے مشهور محسن و سرپرست مسٹر جان گلکرسٹ نے سنه ۱۸۰۱ ع میں میرزا علی لطف سے لکهوایا ہے - بوقت طبع شمس العلما مولانا شبلی نعمانی نے اس کی تصحیح کی ہے اور مولوی عبد الحق صاحب بی - اے - نے ایک عالمانه مقدمه لکها ہے - جس میں زبان اردو کی ابتدائی تاریخ اور تذکره هذا کے خصوصیات مذکور هیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیه -

(۴) تحقیق الجهاد - نواب اعظم یار جنگ مولوی چراغ علی مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دی پاپیولر جهاد " کا اردو ترجمه - مترجمه مولوی غلام الحسنین صاحب پانی پتی - علامه مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ہے که مذهب اسلام بزور شمشیر پهیلایا گیا ہے - قرآن ' حدیث ' فقه اور تاریخ سے عالمانه اور محققانه طور پر ثابت کیا ہے که جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات و سرایا و بعوث محض دفاعی تهے اور ان کا یه مقصد هرگز نه تها که غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۵) زرتشت نامه - قدیم پارسیوں کے مشهور پیغمبر اور ریفارمر کی سوانح عمری جس کو مشهور مستشرق عالم جیکسن کی کتاب سے اقتباس کر کے مولوی خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیه -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلی نعمانی کی لا ثانی تصنیف جس میں حضرت عمر رضی الله عنه کی مفصل سوانح عمری اور اُن کے ملکی ' مالی ' فوجی انتظامات اور ذاتی فضل و کمال کا تذکره مندرج ہے - قیمت ۳ روپیه -

(۷) نعمت عظمی - امام عبد الوهاب بن احمد الشعرانی المتوفی سنه ۹۷۳ هجری کی کتاب لواقح الانوار فی طبقات الاخیار کا ترجمه جس میں ابتداے ظهور اسلام سے دسویں صدی کے اواسط ایام تک جس قدر مشاهیر فقرا گذرے هیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور هیں - مترجمه مولوی عبد الغنی صاحب وارثی قیمت هر دو جلد ۵ روپیه -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کی مشهور تصنیف جس میں دهلی کی تاریخ اور وهاں کے آثار و عمارات کا تذکره مندرج ہے نامی پریس کانپور کا مشهور اڈیشن - قیمت ۳ روپیه -

(۹) - قواعد العروض - مصنفه مولانا غلام حسین قدر بلگرامی - علم عروض میں اس توضیح تفصیل کے ساتهه عربی و فارسی میں بهی کوئی کتاب لکهی نهیں گئی ہے - اس کے آخیر میں هندی عروض و قافیه کے اصول و ضوابط بهی مذکور هیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی نے اپنے اهتمام سے چهپوایا ہے - حجم ۴۷۴ صفحه - قیمت سابق ۴ روپیه - قیمت حال ۲ روپیه

(۱۰) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنے طب متعلقه مقدمات فوجداری ہے - مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی - اس کا مفصل ریویو الهلال میں عرصه تک چهپ چکا ہے - قیمت سابق ۶ روپیه قیمت حال ۳ روپیه -

(۱۱) - تمدن هند - موسیو گستا ولیبان کی فرانسیسی کتاب کا ترجمه - مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سید علی بلگرامی - یه کتاب تمدن عرب کی طرز پر هندوستان کے متعلق لکهی گئی ہے - اور اس میں نهایت قدیم زمانه سے لیکر زمانه حال تک هندوستان میں جسقدر اقوام گذرے هیں اُن کی تاریخ ' تهذیب و تمدن اور علوم و فنون کے حالات لکهے هیں خصوصاً مسلمانان هند کا حال تفصیل کے ساتهه مندرج ہے - قیمت (۵۰) روپیه -

(۱۲) - تمدن عرب - قیمت سابق (۵۰) روپیه - قیمت حال (۳۰) روپیه -

(۱۳) - داستان ترکتازان هند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائی حملوں سے دولت مغلیه کے انقراض تک تمام سلاطین هند کے مفصل حالات منضبط هیں - اعلی کاغذ پر نهایت خوش خط چهپی ہے - حجم (۲۶۵۶) صفحه قیمت سابق ۲۰ روپیه - قیمت حال ۶ روپیه -

(۱۴) مشاهیر الاسلام - قاضی احمد ابن خلکان کی مشهور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمه جس میں پهلی صدی سے ساتویں صدی تک کے مشاهیر علما و فقها و محدثین و مورخین و سلاطین و حکما و فقرا و شعرا وضاع وغیره کے حالات هیں - اس کتاب کے انگریزی مترجم موسیوڈی سیلان نے ابتدا میں چار عالمانه مقدمے اور کثیر التعداد حواشی لکهے هیں - مترجم نے ان کا بهی اردو ترجمه اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت هر دو جلد ۵ روپیه -

(۱۵) الغزالی - مصنفه مولانا شبلی نعمانی - امام همام ابو حامد محمد بن محمد الغزالی کی سوانح عمری اور ان کے علمی کارناموں پر مفصل تبصره - حجم (۲۷۲) صفحه طبع اعلی - قیمت ۲ روپیه -

(۱۶) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشهور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کی کتاب دی جنگل بک " کا ترجمه - مترجمه مولوی ظفر علی خان بی - اے جس میں انوار سهیلی کی طرز پر حیوانات کی دلچسپ حکایات لکهی گئی هیں - حجم ۳۶۲ صفحه قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیه -

(۱۷) وکرم اروسی - سنسکرت کے مشهور ڈراما نویس کالیداس کے ڈرامائین کا ترجمه - مترجمه مولوی عزیز میرزا صاحب بی - اے مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانه مقدمه لکها ہے جس میں سنسکریت ڈراما کی تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحی حالات مذکور هیں قیمت ایک روپیه ۸ آنه -

(۱۸) حکمت عملی - مصنفه مولوی سجاد میرزا بیگ صاحب دهلوی - فلسفه عملی پر مبسوط اور جامع کتاب ہے - جس میں افراد انسانی کی روحانی ارتقا کی تدابیر کے ساتهه ساتهه قومی ترقی اور عزت حاصل کرنے کی اصول و ضوابط بیان کئے هیں حجم ۴۵۰ صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۱۹) افسر اللغات - عربی فارسی کی متداول الفاظ کی کارآمد ڈکشنری حجم (۱۲۲۶) صفحه - قیمت سابق ۶ روپیه قیمت حال ۲ روپیه -

(۲۰) قران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکهے هیں ' اور کئی هزار الفاظ کی تذکیر و تانیث بتلائی گئی ہے - قیمت ایک روپیه ۸ آنه -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود هیں مطبوعه مفید عام پریس آگره - حجم (۴۲۰) صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۲۲) دربار اکبری - مولانا آزاد دهلوی کی مشهور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اهل دربار کا تذکره مذکور ہے قیمت ۳ روپیه -

(۲۳) فهرست کتب خانه آصفیه - عربی فارسی و اردو کی کئی هزار کتابوں کی فهرست جس میں هر کتاب کے ساتهه مصنف کا نام سنه وفات - کتابت کا سنه - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیره مندرج ہے - جس سے معلوم هوتا ہے که بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیره چهوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق هیں انهیں اس کا مطالعه کرنا لازمی ہے - حجم ۵۰۰ صفحه - قیمت ۲ روپیه -

(۲۴) دبدبه امیری - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خان غازی حکمران دولت خدا داد افغانستان کی سوانح عمری - مترجمه مولوی سید محمد حسن صاحب بلگرامی - نهایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم (۵۶۲) صفحه (۸) تصاویر عکسی - قیمت ۴ روپیه -

(۲۵) مغان ایران - مسٹر شوسٹر کی مشهور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمه - حجم (۵۰۰) صفحه (۵۰) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیه -

المشتهر عبد الله خان بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانه آصفیه حیدر آباد دکن

مسلمان مستورات کي ديني ، اخلاقي ، مذهبی حالت سنوارنیکا بهترین ذریعه

نہایت عمدہ خوبصورت ایکہزار صفحہ سے زیادہ کي کتاب بہشتی زیور قیمت ۲ روپیہ ساڑھے ۱۰ آنہ محصول ۷ آنہ -

جسکو هندوستان کے مشہور و معروف مقدس عالم دین حکیم الامۃ حضرت مولانا محمد اشرفعلی صاحب تھانوي نے خاص مستورات کي تعلیم کے لیے تصنیف فرماکر عورتوں کي ديني و دنیاوي تعلیم کا ایک معتبر نصاب مہیا فرما دیا هے - یہ کتاب قرآن مجید و صحاح ستہ (احادیث نبوي صلی اللہ علیہ وسلم) و فقہ حنفی کا اُردو میں لب لباب هے - اور تمام اهل اسلام خصوصاً حنفیوں کیلیے بے حد مفید و نافع کتاب هے - اسکے مطالعہ سے معمولی استعداد کے مرد و عورت اُردو کے عالم دین بن سکتے هیں - اور هر قسم کے مسائل شرعیہ اور دینوي امور سے واقف هو سکتے هیں - اس نصاب کي تکمیل کیلیے زیادہ عمر اور زیادہ وقت کي ضرورت نہیں - اُردو پڑھي هوئي عورتیں اور تعلیم یافتہ مرد بلا مدد اُستاد اسکو بہت اچھي طرح پڑھ سکتے هیں - اور جو لڑکیاں یا بچے اُردو خواں نہیں وہ تھوڑے عرصہ میں اسکے حصہ اول سے ابجد پڑھکر اُردو خواں بن سکتے هیں - اور باقي حصوں کے پڑھنے پر قادر هو سکتے هیں - لڑکیوں اور بچوں کے لیے قرآن مجید کے ساتھ اسکي بھي تعلیم جاري کردي جاتي هے ' اور قرآن مجید کے ساتھ ساتھ یہ کتاب ختم هوجاتي هے (چنانچہ اکثر مکاتب و مدارس اسلامیہ میں یہی طرز جاري هے) - اس کتاب کو اسقدر قبولیت حاصل هوئي هے کہ اسوقت تک بار بار چھپکر ساٹھ ستر هزار سے زیادہ شائع هو چکي هے - دهلي ' لکھنؤ ' کانپور ' سہارنپور مراد آباد وغیرہ میں گھر گھر یہ کتاب موجود هے - انکے علاوہ هندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں صدها جلدیں اس کتاب کي پہنچ چکي هیں ' اور بعض جگہہ مسجد کے اماموں کے پاس رکھي گئي هے کہ نماز کے بعد اهل محلہ کو سنا دیا کریں - اس کتاب کے دس حصے هیں اور هر حصے کے ۹۹ صفحات هیں اور ساڑھے ۳ آنہ قیمت -

حصہ اول الف با تا - خط لکھنے کا طریقہ - عقائد ضروریہ - مسائل وضو غسل وغیرہ -

حصہ دویم حیض و نفاس کے احکام نماز کے مفصل مسائل و ترکیب

حصہ سویم روزہ ' زکوۃ ' قرباني ' حج ' منت ' وغیرہ کے احکام -

حصہ چہارم طلاق ' نکاح ' مہر ' ولی عدت وغیرہ -

حصہ پنجم معاملات ' حقوق معاشرت زوجین ' قواعد تجوید و قرات -

حصہ ششم اصلاح و تردید رسوم مروجہ شادي غمی میلاد عرس چہلم دسواں وغیرہ -

حصہ هفتم اصلاح باطن تہذیب اخلاق ذکر قیامت جنت و نار -

حصہ هشتم نیک بي بیوں کي حکایتیں وسیرت و اخلاق نبوي -

حصہ نہم ضروري اور مفید علاج معالجہ تمام امراض عورتوں اور بچوں کا -

حصہ دهم دنیاوي هدایتیں اور ضروري باتیں حساب وغیرہ و قواعد ڈاک -

گیارهواں حصہ بہشتي گوهر هے جسمیں خاص مردوں کے مسائل معالجات اور مجرب نسخے مذکور هیں - اسکی قیمت ساڑھے ۷ آنہ - اور صفحات ۱۷۴ هیں - پورے گیارہ حصوں کي قیمت ۲ روپیہ ساڑھے ۱۰ آنہ اور محصول ۷ آنہ هے - لیکن پوري کتاب کے خریداروں کو صرف ۳ روپیہ کا ویلو روانہ هوگا ' اور تقویم شرعي و بہترین جہیز مفت نذر هوگا -

بہترین جہیز - رخصت کے وقت بیٹي کو نصیحت حضرت مولانا کا پسند فرمایا هوا رسالہ قیمت دو پیسہ -

تقویم شرعي - یعني بطرز جدید اسلامي جنتري سنہ ۱۳۳۲ھ جسکو حضرت مولانا اشرف علي صاحب کے مضامین نے عزت بخشي هے - دیندار حضرات کا خیال هے کہ آجتک ایسی جنتري مرتب نہیں هوئي قیمت ڈیڑھ آنہ -

راقـــــــــــــم

فقیر اصغر حسین هاشمي - دار العلوم مدرسہ اسلامیہ دیوبند ضلع سہارنپور

دیـــوان وحشـــت

(یعنی مجموعۂ کلام اردو و فارسی جناب مولوي رضا علی صاحب - وحشت)

یہ دیوان فصاحت و بلاغت کي جان هے ' جسمیں قدیم و جدید شاعري کي بہترین مثالیں موجود هیں ' جسکی زبان کي نسبت مشاهیر عصر متفق هیں کہ دهلي اور لکھنؤ کي زبان کا عمدہ نمونہ هے ' اور جو قریب قریب کل اصناف سخن پر معتوي هے - اسکا شائع هونا شعر و شاعري بلکہ یوں کہنا چاهیے کہ اردو لٹریچر کی دنیا میں ایک اهم واقعہ خیال کیا گیا هے - حسن معاني کے ساتھ ساتھ سلاست بیان ' چستي بندش اور پسندیدگي الفاظ نے ایک طلسم شگرف باندها هے کہ جسکو دیکھکر نکتہ سنجان سخن نے بے اختیار تحسین و آفرین کي صدا بلند کي هے -

مولانا حالي فرماتے هیں ...... " آیندہ کیا اردو کیا فارسي دونوں زبانوں میں ایسے نگے دیوان کے شائع هونے کي بہت هي کم امید هے ...... آپ قدیم اهل کمال کي یادگار اور انکا نام زندہ کرنے والے هیں - " قیمت ایک روپیہ -

المشـــــــتـــــهر

عبد الرحمن ' اثر - نمبر ۱۶ - کڑایہ روڈ - ڈاکخانہ بالیگنج - کلکتہ

اشتهـــار

میرٹھ کي مشہور و معروف اصلی قینچي اس پتہ سے ملیگي

جنرل ایجنسي آفس نمبر ۱۵۶ اندر کوٹ شهر میرٹھ

الہلال کی ایجنسی

هندوستان کے تمام اُردو، بنگله، گجراتي، اور مرهٹي هفته وار رسالوں میں الهـــلال پہلا رساله هے، جو باوجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ایک عمده اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو ایجنسي کي درخواست بهیجیے -

روغن بیگم بهـــار

حضرات اهلکار امراض دماغي کے مبتلا وگرفتار، وکلا، طلبه، مدرسین، معلمین، مولفین، مصنفین، کیخدمت میں التماس هے که یه روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سےابهي دیکها اور پڑها هے، ایک عرصے کی فکر اور سونچ کے بعد بهترے مفید ادویه اوراعلی درجه کے مقوي روغنوں سے مرکب کر کے تیار کیا گیا هے، جسکا اصلي ماخذ اطباے یوناني کا قدیم مجرب نسخه هے، اسکے متعلق اصلي تعریف بهي قبل از امتحان و پیش از تجربه مبالغه سمجهي جا سکتي هے صرف ایک شیشي ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یه امر ظاهر هو سکتا هے که آجکل جو بهت طرحکے ڈاکٹر کبیراجي تیل نکلے هیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بهي کرتے هیں آیا یه یوناني روغن بیگم بهار امراض دماغي کے لیے بمقابله تمام مروج تیلونکے کهانتک مفید هے اور نازک اور شوقین بیگمات کے گیسوونکو نرم اور نازک بنانے اور دراز وخوشبو دار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کهانتک قدرت اور تاثیر خاص رکهتا هے - اکثر دماغي امراض کبهي غلبهٔ برودت کیوجه سے اور کبهي شدت حرارت کے باعث اور کبهي کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا هو جاتے هیں، اسلیے اس روغن بیگم بهار میں زیاده تر اعتدال کي رعایت رکهي گئي هے تاکه هر ایک مزاج کے موافق هر مرطوب و مقوي دماغ هونیکے علاوه اسکے دلفریب تازه پهولوں کي خوشبو سے هر وقت دماغ معطر رهیگا، اسکي بو غسل کے بعد بهي ضائع نهیں هوگي - قیمت في شیشي ایک روپیه محصول ڈاک ۵ آنه درجن ۱۰ روپیه ۸ آنه -

بٹیکا

بادشاه و بیگموں کے دائمي شباب کا اصلي باعث - یوناني مڈیکل سایس کي ایک نمایاں کامیابي بعنے -

بٹیکا کے خواص بهت هیں، جن میں خاص خاص باتیں عمر کي زیادتي، جواني دائمي، اور جسم کي راحت هے، ایک گهنٹه کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبه کي آزمایش کي ضرورت هے -

راجا نرنجن تیله اور پرنمیر النجن تیلا - اس دوا کو میں نے ابا و اجداد سے پایا جو شهنشاه مغلیه کے حکیم تهے - یه دوا فقط همکو معلوم هے اور کسي کو نهیں درخواست پر ترکیب استعمال بهیجي جائیگي -

"ونڈرفل کائیهو" کو بهي ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیه باره آنه ممسک پاس اور الکٹریک ربگر پرسٹ پانچ روپیه باره آنه محصول ڈاک ۶ آنه یوناني گورمت پاؤڈر کا سامپل یعني سر کے درد کي دوا لکهنے پر مفت بهیجي جاتي هے - فوراً لکهیے -

حکیم مسیح الرحمن - یوناني میڈیکل هال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچهوا بازار اسٹریٹ - کلکته

Hakim Masihur Rahman Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta

روزانــه الهـــلال

چونکه ابهي شائع نهیں هوا هے، اسلیے بذریعه هفته وار مشتهر کیا جاتا هے که ایمبرائیڈري یعني سوزني کام کے گل دار پلنگ پوش، میز پوش، خوان پوش، پردے، کامدار چوغے، کرتے، رفلي پارچات، شال، الوان، چادریں، لوئیاں، نقاشي مینا کاري کا سامان، مشک، زعفران، سلاجیت، ممیره - جدوار، زیره، گل بنفشه وغیره وغیره هم سے طلب کریں - فهرست مفت ارسال کي جاتي هے - (دي کشمیر کواپریٹیو سوسائٹي - سري نگر - کشمیر)

تمام مسلمانوں کو ان کتابوں کا پڑھنا نهایت ضروری هے

الاســـلام سب سے پهلي بات جو مسلمانوں کے لیے ضروري هے یه هے که وه مذهب اسلام کے عقاید ضروریه سے واقف هوں، اور ان تو حدا اور رسول خدا صلے الله علیه وسلم کے ارشاد کے مطابق درست رکهیں - کیونکه اگر عقائد درست نهیں تو اعمال برباد هیں - آجتک بچوں اور عورتوں کو ایمان واعتقاد کي باتیں سکها نے کے لیے کوئي کتاب نهیں لکهي گئي تهي - مولانا فتح محمد خان صاحب مترجم قرآن مجید نے الاسلام لکهکر اس ضرورت کو پورا کردیا هے - خدا کي توحید کا جس کو آمیزش شرک سے پاک رکهنا نهایت ضروري هے، بچوں کي سمجهه کے مطابق چهپا عمده بیان اس کتاب میں هے - یقیناً کسي کتاب میں نهیں - علماے کرام نے اس کتاب کو بهت پسند فرمایا، اور نهایت مفید بیان کیا هے - مولوي نذیر احمد صاحب نے تو انداز بیان سے خوش هوکر جا بجا الفاظ تحسین سے داد سخن شناسي بهي دي هے - بعض اسلامی ریاستوں اور انجمنوں نے اسکو اپنے مدارس میں داخل نصاب دیني کردیا هے - پس اگر آپ اپنے اهل و عیال کو صحیح الاعتقاد اور خالص مومن بنانا چاهتے هوں تو یه کتاب انکو ضرور پڑهوا لیجے - قیمت آتهه آنے -

نفائس القصص و الحکایات پهــلا حصه

اس کتاب میں وه قصے جو قرآن مجید میں مذکور هیں اُردو میں لکهے گئے هیں - اول تو قصے جو انسان کو بالطبع مرغوب هیں، پهر خلاق فصاحت کے بیان فرمائے هوئے، ناممکن تها که جو شخص کلام خدا سے ذرا بهي محبت رکهتا هو، اور اُس کے دل میں قرآن مجید کي کچهه بهي عزت و عظمت هو وه ان کے پڑهنے یا سننے کي سعادت حاصل نه کرتا - یهي سبب هے که تهوڑے هي عرصے میں یه کتاب اب چوتهي بار چهپي هے - پڑهنے والا انکو پڑهکر پاکیزه خیال اور صالح الاعمال بنتا هے - مسلمانوں کے لیے یه کتاب نعمت عظمی هے قمیت چهه آنے -

نفائس القصص و الحکایات دوسرا حصه

اس کتاب میں وه قصے اور حکایتیں جو کتب حدیث میں مرقوم هیں، انتخاب کرکے اُردو میں جمع کي گئي هیں - اور ان سے بهی وهي فائده حاصل هوتا هے، جو قرآن مجید کے قصوں سے هوتا هے - نهایت پرلطف اور بیش بها چیز هے - قیمت پانچ آنے

یه تینوں کتابیں به نشان ذیل دستیاب هوتي هیں :

نذیــر محمد خان کمپني ـ لاهــور

زبان خلق

قول و فعل کی مطابقت کی جستجو بھی انسان کا فطری حق ہے جس میں سہو و عمد و خیال کا کوئی دخل نہیں۔ جب آپ کسی سے کوئی بات ادعا کرتے ہیں تو وہ اندازہ کرنا چاہتا ہے کہ آپکا فعل قول کے مطابق ہے یا نہیں۔ اور اسی نتیجہ پر قائل کی وقعت کا فیصلہ ہو جاتا ہے قبل اس کے کہ امر واقعہ بیان کریں۔ ہم پہلے چند نام پیش کرتے ہیں۔

جناب نواب وقار الملک بہادر

جناب نواب حاجی محمد اسحق خانصاحب۔

جناب آنریبل سید شرف الدین صاحب جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ۔

جناب لسان العصر سید اکبر حسین صاحب اکبر الہ آبادی

جناب مولانا مولوی ابو محمد عبد الحق صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال صاحب اقبال ایم۔ اے۔ لاہور۔

جناب مولانا مولوی محمد عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی۔

جناب حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب دہلوی

جناب شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی

جناب لفٹنٹ کرنل۔ ڈاکٹر زیڈ۔ اے۔ احمد صاحب ایم۔ ڈی آئی ایم ایس

جناب حکیم حافظ محمد عبد الولی صاحب لکھنوی

جناب پنڈت مان سنگھ صاحب سکریٹری آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلوی۔

ایڈیٹر صاحبان اخبارات۔ الہلال۔ زمیندار۔ وطن۔ پیسہ اودھ۔ توحید۔ یونین۔ افغان۔ دلگداز۔ اردوئے معلیٰ

ان ناموں کی عظمت اور رایوں کی اہمیت مفصل بیان کرنا ہمارے موضوع سے علیحدہ ہے اسلئے کہ وہ بذات خود ایک اہم ترین جزو تاریخ ہو تاہم اتنا کہدینا بھی ضروری ہے کہ عام دلچسپی کے کاموں میں آپ ان اصحاب کی امامت کو تسلیم کرتے ہیں پھر آپکو یہ بھی اچھی طرح معلوم ہو کہ آج اس بین المشرقین میں شاید ہی کوئی مہذب گھرانا ایسا ہو جہاں سر میں ڈالنے کے تیلوں کا رواج نہ ہو اور بات ہو کر وہ بالوں کو محض چکنا کرنے کیلئے عارضی خوشبو کے تیل ہیں یا تاج روغن گیسو دراز ہے۔ آپ کو یہ بھی بخوبی معلوم ہو کہ آج نہ صرف ہندوستان کی عام آبادی کی زیادہ تعداد بلکہ اس میں سے یہ مختصر مگر منتخب ترین حصہ ملک کی رائے اکثر اخبارات میں پیش کیجا چکی ہو اور عند الطلب پیش کیجا سکتی ہے جو تاج روغن گیسو دراز کی معجز نمائی کی بہترین تصدیق ہے۔

ظاہر ہو کہ فریفتگی کا تو کچھ علاج ہی نہیں اس کثرت سے دوائیں موجود ہیں کہ جہاں کوئی جائے سر ہو پڑے۔ لیکن اگر آپکو حسن قبول اور شہرت عام کا کچھ پاس ہو پھر ہندوستان سیلون برما عرب و مصر وغیرہ ممالک کے اہل نظر و دور بین اصحاب کی پیروی کرنا مقصود ہو تو یاد رکھئے کہ حسبطرح صحت کا مدار عمدہ ہوا پر ہے اسی طرح سر پر دماغ اور دماغ میں جودت کا ہونا لازمی ہے اسیطرح بقاء دماغ اور اسکی کیفیات و جذبات کیلئے تاج روغن گیسو دراز کا استعمال بھی ضروری ہے۔

البتہ بعض اصحاب کی یہ شکایت عرصہ سے چلی آتی تھی کہ تاج ہیر آئل نسبتاً قیمت میں قدرے زیادہ ہو۔ اور کئی بھی رفع شکایت کے عدیم المثال موقعے تھے۔ مثلاً بادشاہ سلامت کا بہ نفس نفیس قدم رنجہ فرمانا۔ جو سلاطین مغرب کیلئے سکندر اعظم کے بعد دوسرا تاریخی واقعہ ہے پھر ہندوستان کے ہر دلعزیز وائسرائے یعنی لارڈ ہارڈنگ بہادر بالقابہ کا ایک حادثہ جانکاہ کے بعد غسل صحت فرمانا اور کیا کیا اور کیا!

یہ تمام مواقع اگرچہ انتہا درجہ مسرت کے مواقع تھے لیکن تاج روغن گیسو دراز کی قیمتوں میں کچھ کمی نہ ہوئی اور ہوتی کیونکر تاج محل آگرہ جس سے کہ یہ ترتیب منسوب ہے کی قیمت تو کم ہونے سے رہی اور اگر گیسوئے دراز خدا نخواستہ کوتاہ ہوں۔ تو پھر پریشان ہو کر شانوں پر بجاتے اور کمر کا ہاتھ آنا معلوم۔ غرضیکہ ان وجوہ سے چشم بصیرت کا ترچھی اشارہ تھا کہ

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

لیکن ہمارے بعض دلسوز مربی اور مخیر احباب موجودہ میدان مقابلہ سے پکار پکار کر کہہ رہے تھے کہ

پچھتا ہو نچے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے

حسن اتفاق سے اس مرتبہ کچھ نیت ہی بندھ گئی۔ اور صاحب دفتر نے بھی ایک جدید تجربہ کی اجازت دیدی کہ بجائے چند سے پہلی قیمتوں میں اور ایجنسی کی شرائط میں کچھ تخفیف کر دیجائے اور ساتھ ہی خوشبوؤں میں بھی کچھ اضافہ کر دیا جائے۔

جن مرکبات پر ادویہ کی قدرتی بو اور فطرتی اثر چھایا ہوا ہو۔ ان پر ایک دلفریب انضمام کے ساتھ خوشبوؤں کا چھانا ایک محال حکمت ہی نہیں ہے جو صرف اہل فن کی مخصوص داد کی باعث ہوتی ہو بلکہ مقابلۃً ایک صرف کثیر کا باعث بھی۔

احباب نے یہ تو اندازہ کیا ہی ہوگا۔ اور اگر نہیں کیا تو اب کرینگے کہ تاج روغن گیسو دراز کی خوشبو کسی پھول کی بجائے ایک کلی کی خوشبو سے بہت زیادہ مشابہ ہے جو تھوڑے ہی وقفہ میں کچھ سے کچھ ہو جایا کرتی ہے اور در اصل یہ تاج میں آمیز کی ہوئی ادویہ کی بو کا ایک قدرتی تغیر ہے جو اس کی مہک کو ایک خاص وقفہ تک کلی کی طرح اپنے دامن میں چھپائے رکھتا ہے لیکن بعض دوستوں کا شدید تقاضا تھا کہ اس مرتبہ موجودہ خوشبو میں بھی کچھ اضافہ کر دیا جائے۔ اور شکر ہے کہ اس حکم کی تعمیل بھی بوجہ احسن کر دیگئی سابقہ شیشی کی مقدار گنجائش سے موجودہ شیشی کی مقدار گنجائش $\frac{1}{5}$ حصہ پہلے ہی بڑھا دی جانیکی تجویز مکمل ہو چکی تھی تاہم

قیمتوں میں موجودہ تخفیف

محض بلحاظ چندے اور صرف اس امید پر کیجاتی ہے کہ پھر کوئی شریف اور مہذب گھرانہ تاج سے خالی نہ رہ جائے۔

ساتھ ہی یہ عرض کر دینا بھی شاید بیموقع نہ ہوگا کہ جیسے عام طور پر مستقل حالات کے فوائد سے معجزہ کی سی امید رکھنا قرین عقل نہیں ہے بعینہٖ اسی طرح سے تاج کے فوائد کا عدیم المثال اندازہ جواب محتاج تفصیل نہیں رہا ہے۔ صرف ایک دو یا تین ہی شیشیوں کے بعد تا ملک کی ایک درد انگیز فرو گذاشت ہوگی جبکا خمیازہ نسبتاً اس تاجر کارخانہ کو زیادہ برداشت کرنا پڑیگا۔

تاج روغن گیسو دراز تین مختلف الفوائد اوصاف مختلف خوشبو اور مختلف تخفیف شدہ قیمتوں کے حسب ذیل روغن ہیں۔

قیمت پر عام سر فی شیشی ۱؎ تاج روغن زیتون مع ہیر پاؤڈر ۲؎ تاج روغن آملہ و بولہ فی شیشی (۱۰؍)

تمام بڑے بڑے سوداگروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجیے

(نوٹ) کارخانہ کو قیمت طلب پارسل کی فرمائش وصول ہونے پر خرچہ پیکنگ و محصولڈاک ایک شیشی پر ۵ دو شیشیوں پر ۸ اور تین شیشیوں پر ۱۰ مزید درکار ہو اسواسطے ان اخراجات کی کفایت کی نظر سے یہ بہتر ہو کہ کارخانہ کو فرمائش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگر سے تاج ہیر آئل یا تاج روغن گیسو دراز کے نام سے ان تیلوں کو تلاش کیجیے اس لئے کہ سمتناے چند مقامات کے قریب قریب تمام اطراف ہند کی مشہور دوکانوں پر مال کارخانہ کی قیمت پر بآسانی دستیاب ہو سکتا ہے۔

(نوٹ) جن مقامات پر باقاعدہ ایجنٹ موجود نہیں وہاں سے ۱۲ درجن شیشیوں کی فرمائش پر خرچہ پیکنگ و محصول ریل اور ایک درجن شیشیوں پر صرف خرچہ پیکنگ معاف اور فرمائش کی یک ثلث قیمت پیشگی آنے پر ہر دو حالتوں میں دلیفری دو درجن کی فرمائش خواہ ایک درجن کی فرمائش پر ایک شیشی بلا قیمت پیش کیجاتی ہے۔

تجارت پیشہ اصحاب مزید تخفیف شدہ شرائط جلد منگائیں اس لئے کہ چھوٹے مقامات میں جہاں مال خریدنے والے ایجنٹوں کی ضرورت ہے

(خیارات کا حوالہ دیکر فرمائش منضل اور خوشخط نہ ہونیکی حالت میں تعمیل حکم یقینی نہیں ہے)

المشتہر

مینجر دی تاج مینوفیکچری بمبئی و دہلی صدر دفتر دہلی

تار کا پتہ "تاج" دہلی

جوهر عشبة مغربی و چوب چینی

یورپ کے بنے ہوے ہمارے مزاجوں کے ساتھہ اس لیے موافق نہیں ہیں کہ وہ روح شراب میں بنائے جاتے ہیں' جو سخت محرک خون ورم ہے جو گرم مزاج اور گرم ملک کے باشندوں کو بجاے اس کے کہ گرم خون کو ٹھنڈا کریں خون کو اور تیز کردیتے ہیں - ہم نے اس جوہر میں برگ حنا' چوب چینی وغیرہ مبدل و مصفی خون دوائیں شامل کردی ہیں - جن کی شمولیت سے عشبہ کی طاقت دو چند ہوگئی ہے - چند خوراک تجربہ کرکے دیکھہ لیجیے - سیاہ چہرے کو سرخ کردیتا ہے - بد نما داغ' پھوڑے' پھنسی' بیقاعدگی ایام' درد نسل' ہڈیوں کا درد' درد اعضا' وغیرہ میں جو لوگ مبتلا رہتے ہوں اُسکو آزمائیں -

یاد رکھیگا کہ دوا سازی میں یہ نکتہ دل میں جگہ دینے کے قابل ہے کہ ایک دوائی جو نا تجربہ کار بناے مضر و بے عمل ہوجاتی ہے - اور وہی دوا مناسب اجزاء و ترکیب سے واقف کار بناے تو مختلف حکمی عمل و عجیب و غریب خواص و فوائد ظاہر کرتی ہے - دوا سازی میں قاعدہ ہے کہ جب تک دوا سازان اجزاء کے افعال و خواص سے با خبر نہوں' کبھی اسکا ترکیب دیا ہوا نسخہ سریع الاثر حکمی فائدہ نہ کریگا - یہی وجہہ ہے کہ جاہل دوکانداروں کے نسخے جو دوا سازی کے اصول سے محض نا آشنا ہوتے ہیں بجاے فائدہ دینے کے نقصان کرتے ہیں' لہذا ان سے بچنا چاہیے - قیمت شیشی کلاں ۳ روپیہ - شیشی خورد ایک روپیہ ۸ آنہ - استعمال سے پہلے جسم کا وزن کرو اور انکماء کے بعد خود دیکھہ لو -

المشتهر

حکیم' ڈاکٹر' حاجی غلام نبی زبدۃ الحکما شاہی سند یافتہ مرجی دروازہ لاہور مصنف کتب طبی ۲۵ عدد

اپنا فاضل وقت روپیــہ حاصل کرنے مین صرف کیجیــے

اپنے مکان پر فرصت کے وقت کام کرکے روپیہ زیادہ حاصل کیجیے - نا تجربہ کاري کا خیال نہ کیجئے - اگر آپ اپني آمدني میں ترقي کرنا چاهیں تو هملوگ آپکو مدد دیسکتے هیں - اتنا جتناکہ تین روپیہ روزانہ چست وچالاک کاریگرونسے کیا جاسکتا هے - هرجگہہ - هر مذهب - هرفرقة اورهرقوم کے هزاروں آدمی اپنا فاضل وقت روپیہ حاصل کرنے میں صرف کر رهے هیں - پهر آپ کیوں نہیں کرتے ؟

پوری حالت کیــواسطے لکھیــں - اسکو چهوڑ نہ دیں - آج هی لکھیں - اطمینــان شدہ کاریگران هر جگهـہ کیــا کهتــے هیں ؟ پڑهیــے :

جہجر ضلع روهتــک
۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ ع

میلــے کل خط آپکا پایا جسکا مین ممنون هون - دو درجن جوڑہ مردانہ جرابین حسب هدایت آنجناب ٹهیک بناکر روانہ کرتا هون - یقین هے کہ یہ سب منظور هونگي - میں آپکے اس حسن سلوک کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا هوں - میں خوشي کیساتهہ دریافت کنندہ کو سفارش کرونگا اور اگر آپ اپنے نئے خریدارونکو همارا حواله دیں تو آنکو بهي سفارش کرونگا - هم آن لوگونکو جو آسکے خواستگار هین سکهلا سکتے هین - میں آپکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا هون -

دستخط بی - اس - اصغر حسن (علیگ)

گـنیـز و هیلـر ایـنـڈ کمپني ڈپارٹمنٹ نمـبـر ۳ - ۲۱۱ لـنـڈ سی اسٹـریٹ - کـلـکـتـہ

Dept. No. 3.

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کي شکایتوں سے پریشان هیں تو اسکي دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصه هوگا ' اور کام کاج کهانے پینے نہانے میں هرج اور نقصان نه هوگا کهانے میں بدمزه بهي نهیں هے -

قیمت سوله گولیوں کی ایک ڈبیه ه آنه محصول ڈاک ایک ڈبیه سے چار ڈبیه تک ه آنه

یه
دو دوائیں
همیشه
اپنے
پاس
رکهیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبهي آپکو درد سرکي تکلیف هو یا ریاح کے درد میں چهٹ پٹاتے هوں تو اسکے ایک ٹکیه نگلنے هي سے پل میں آپکے پهاڑ ایسے درد کو پانی کردیگي -

قیمت باره ٹکیونکي ایک شیشي ۲ آنه محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشي تک ه آنه -

نوٹ — یه دونوں دوائیاں ایک ساتهه منگانے سے خرچ ایک هي کا پریگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکته

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں ' اور جب تہذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تهي تو تیل - چربي - مسکه - گهی اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجها جاتا تها - مگر تہذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چهانٹ کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے ' اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جویاں هے - بنابریں هم نے سالها سال کی کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں کو جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے - اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے ' بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بهي جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئي کام چل نهیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیا گیا هے ' اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نهیں هوتے - درد سر ' نزله ' چکر ' اور دماغي کمزوریوں کے لیے ازبس مفید هے - اسکي خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے
قیمت في شیشي ۱۰ آنه علاوه محصول ڈاک -

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایا کرتے هیں ' اسکا بڑا سبب یه بهي هے که ان مقامات میں نه تو دوا خانے هیں اور نه ڈاکٹر ' اور نه کوئی حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹھے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتهارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تا که اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچي هیں ' اور هم دعوے کے ساتهه کہه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال کے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهر کر آنے والا بخار - اور وه بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو ' یا وه بخار ' جسمیں متلي اور قے بهي آتی هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹیاں بهي هوگئي هوں ' اور اعضا کي کمزوري کی وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے ' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجاے تو بهوک بڑه جاتي هے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کی وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي هے - نیز اسکي سابق تندرستي از سر نو آجاتی هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں ' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هوجاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه
" چهوٹي بوتل باره - آنه
پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے
المشتهر و پروپرائٹر
ایچ - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹوله اسٹریٹ - کلکته

[6]

اطلاع

اگر معاونین الہلال کوشش کریں کہ الہلال کیلیے دو ہزار نئے خریدار پیدا کرسکیں جو آٹھہ روپیہ سالانہ قیمت ادا کریں تو اسکے بعد یقیناً الہلال کا مالی مسئلہ بغیر قیمت کے بڑھاے حل ہوا جائیگا - منیجر

الہلال كي ششماهی مجلدات قیمت میں تخفیف

الہلال كي شش ماهي مجلدیں مرتب و مجلد ہونے کے بعد آٹھہ روپیہ میں فروخت ہوتي تھیں لیکن اب اس خیال سے کہ نفع عام ہو ' اسکي قیمت صرف پانچ روپیہ کردي گئي ھے -

الہلال کي دوسري اور تیسري جلد مکمل موجود ہے - جلد نہایت خوبصورت ولایتي کپڑے کي - پشته پر سنہري حرفوں میں الہلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیادہ کي ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ ہاف ٹون تصویریں بھي ھیں - کاغذ اور چھپائي کي خوبی محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصلہ بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیه کچھه ایسي زیادہ قیمت نہیں ہے - بہت کم جلدیں باقي رهگئي هیں - (منیجر)

شہبال

ایک هفته وار مصور رساله - جو خاص دار الخلافت سے ترکی زبان میں نکلتا ہے - ادبي - سیاسي - علمي اور سائنٹفک مضامین سے پر ہے - گرافک کے مقابله کا ہے - هر صفحه میں تین چار تصاویر ہوتے هیں - عمده آرٹ کاغذ نفیس چھپائي اور بہترین ٹائپ کا نمونه - اگر ترکوںکے انقلاب کا زنده تصویر دیکھنا منظور ہو تو شہبال ضرور منگائیے - ملنے کا پته :

پوسٹ آفس فرج بک نمبر ۹ - نمبر ۱۰ نمبر ۱۳

استامبول - Constantinople

جہان اسلام

یه ایک هفته وار رساله عربي ترکي اور اردو - تین زبانوںمیں استنبول سے شایع ہوتا ہے - مذهبي سیاسي اور ادبي معاملات پر بحث کرتا ہے - چنده سالانه ۸ روپیه - هندوستاني اور ترکوں سے رشتۂ اتحاد پیدا کرنیکے لیے ایک ایسے اخبار کي سخت ضرورت ہے اور اگر اسکے توسیع اشاعت میں کوشش کي گئي تو ممکن ہے که یه اخبار اس کمي کو پورا کرے -

ملنے کا پته اداره الجریده في المطبعة العثمانیه چنبرلي طاش نمبره صندوق البوسته ۱۷۳ - استامبول

Constantinople

ایک سنیاسی مہاتما کے دو نادر عطیئه

حبوب مقوي — جن اشخاص کي قوي زائل ہوگئے ہوں وه اس دوائي کا استعمال کریں - اس سے ضعف خواه اعصابي ہو یا دماغي یا کسي اور وجه سے بالکل نیست نابود ہو جاتا ہے - دماغ میں سرور و نشاط پیدا کرتي ہے - تمام دلي دماغي اور اعصابي کمزوریوں کو زائل کرکے انساني ڈھانچه میں معجز نما تغیر پیدا کرتي ہے - قیمت ٥٠ گولي صرف پانچ روپیه -

منجن دندان — دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا ہے - امراض دندان کا قلع قمع کرتا ہے - هلتے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے - دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑھوں پر ملا جاے تو بچه دانت نہایت آساني سے نکالتا ہے - منهه کو معطر کرتا ہے - قیمت ایک ڈبیه صرف ۸ آنه -

تریاق طحال — تپ تلي کیلیے اس سے بہتر شاید هي کوئي دوائي ہوگي - تپ تلي کو بیخ و بن سے نابود کرکے بتدریج جگر اور خون کي اصلاح کرتا ہے - قیمت في شیشي ۱ روپیه ۴ آنه -

ملنے کا پته - جي - ایم - قادري اینڈ کو - شفاخانه حمیدیه منڈیاله ضلع گجرات پنجاب

ایڈیٹر الہلال کي راے

(نقل از الہلال نمبر ۱۸ جلد ۴ صفحه ۱۵ [۳۶۱]

میں همیشه کلکته کے یوروپین فرم جیمس مرے کے یہاں سے عینک لیتاہوں - اس مرتبه مجھے ضرورت هوئي تو میسرز - ایم ان - احمد - اینڈ سنز [نمبر ۱/۱۵ رپن اسٹریٹ کلکته] سے فرمایش کي - چنانچه دو مختلف قسم کي عینکیں بناکر انہوں نے دي هیں ' اور میں اعتراف کرتا هوں که وه هرطرح بہتر اور عمده هیں اور یوروپین کارخانوں سے مستغني کردیتي ہے - مزید بر آں مقابلةً قیمت میں بھي ارزاں هیں ' کام بھي جلد اور وعده کے مطابق هوتا ہے -

[ابو الکلام آزاد ۲ مئي سنه ۱۹۱۴]

صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرماے پر همارے لائق و تجربه کار ڈاکٹروںکي تجویز سے اصلي پتھرکی عینک بذریعه وي - پي ارسال خدمت کي جائیگي - اسپر بھي اگر اپکے موافق نه آئے تو بلا اجرت بدل دي جائیگي -

عینک نکل کماني مع اصلي پتھر کے قیمت ۳ روپیه ۸ آنه سے ٥ روپیه تک - عینک رولڈ گولڈ کماني مع اصلي پتھر کے قیمت ۶ روپیه سے ۱۲ روپیه تک عینک اسپشل رولڈ گولڈ کماني مثل اصلي سونے کے ' ناک چوڑي خوبصورت حلقه اور شاخیں نہایت عمده اور دبیز مع اصلي پتھر کے قیمت ۱٥ - روپیه محصول وغیرہ ۶ آنه -

ایم - ان - احمد اینڈ سنز تاجران عینک و گھڑي - نمبر ۱/۱۵ رپن اسٹریٹ ڈاکخانه ویلسلي - کلکته

هندوستاني دوا خانه دهلي

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستي میں یوناني اور ویدک ادویه کا جو مهتم بالشان دوا خانه ہے وه عمدگی ادویه اور خوبي کار و بار کے امتیازات کے ساتھه بہت مشہور ہوچکا ہے - صدها دوائیں (جو مثل خانه ساز ادویه کے صحیح اجزاء سے بني ہوئی هیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اِسي کارخانه سے مل سکتے هیں) عالي شان کار و بار ' صفائي ' ستھرا پن ' اِن تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظه کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا که :

هندوستانی دوا خانه تمام هندوستان میں ایک هي کارخانه ہے -

فہرست ادویه مفت ، (خط کا پته)

منیجر هندوستانی دوا خانه دهلي

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مومنين (القرآن الحکیم)

تار کا پتہ
"الہلال کلکتہ"
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

Telegraphic Address,
"Alhilal Calcutta"
Telephone, No. 648

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷-۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

مدیر مسئول و خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

نمبر ۱ | کلکتہ: چہارشنبہ ٦ شعبان رجب ۱۳۳۲ ہجری | جلد ۵

Calcutta: Wednesday, July, 1, 1914.

قیمت فی پرچہ ساڑھے تین آنہ

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
14 MC Leod Street,
CALCUTTA.
Yearly Subscription Rs. 8
Half yearly ,, 4-12

الہلال

مدیر مسئول و رئیس قلم تحریر
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی
مقام اشاعت
۱۴ — مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلی فون نمبر ۶۴۸
سالانہ — ۸ — روپیہ
ششماہی — ۴ — ۱۲ — آنہ

جلد ۵ — کلکتہ چہار شنبہ ۶ شعبان ۱۳۳۲ ہجری — نمبر ۱
Calcutta: Wednesday July, 1. 1914.

پرنس سعید حلیم پاشا صدر اعظم دولۃ علیۂ عثمانیہ

جنگی وزارت نے امۃ و حکومت کی عالمگیر ہلاکت و بربادی کے بعد اپنے حسن تدبیر اور قوت نظم و ادارہ سے ترقی و اصلاح کا ایک محیر القول دور شروع کیا ' اور جنگ طرابلس و بلقان کے بعد بھی باب عالی کی قوت کو اس حالت میں قائم رکھا کہ وہ یونان کو ایک نئی بحری جنگ کیلیے تہدید کرسکے -

فاتحة السنة الثالثة

المجلس الخامس

الحمد لله الذي رضي لنا الاسلام ديناً و نصب لنا الدلالة على صحته برهانا مبينا - و وعد من قام باحكامه و حفظ حدوده اجراً جسيما - و ذخر لمن و افاه به ثوابا جزيلاً و فوزاً عظيما - و فرض علينا الانقياد له و لاحكامه - و التمسك بدعائمه و اركانه - والاعتصام بعراه و اسبابه - فهو دينه الذي ارتضاه لنفسه ' و لانبيائه و رسله ' و ملائكة قدسه ' و لجميع مخلوقاته ' فبه اهتدى المهتدون - و اليه دعا الانبياء و المرسلون : افغير دين الله يبغون ؟ و له اسلم من في السماوات و الارض طوعاً و كرها و اليه ترجعون (٣ : ٨٣) فلا يقبل من احد دينا سواه من الاولين و الاخرين : و من يبتغ غير الاسلام دينا فلن يقبل منه وهو في الاخرة من الخاسرين (٣ : ٨٥) و حكم سبحانه بانه احسن الاديان ولا احسن من حكمه و لا اصدق منه قيلا : و من احسن دينا ممن اسلم وجهه لله و هو محسن و اتبع ملة ابراهيم حنيفا و اتخذ الله ابراهيم خليلا (٢ : ١١٢) -

فسبحان من جعل دين الاسلام عصمة لمن لجاء اليه - و جنة لمن استمسك به و عض بالنواجذ عليه - فهو حرمه الذي من دخله كان من الامنين - و حصنه الذي من لاذ اليه كان من الفائزين - و من انقطع دونه كان من الهالكين : فمن اهتدى فانما يهتدي لنفسه ' و من ضل فقل انما انا من المنذرين (٢٧ : ٩٥)

و اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ' شهادة اشهد بها مع الشاهدين - و اتحملها عن الجاحدين !

و اشهد ان محمدا عبده المصطفى ' و نبيه المرتضى ' و رسوله الصادق المصدوق الذي لا ينطق عن الهوى ' ان هو الا وحي يوحى (٥٣ : ٤) ارسله كافة للناس بشيرا و نذيرا ' و داعياً الى الله باذنه و سراجاً منيرا (٣٣ : ٤٦) فهدى به من الضلالة ' و بصر به من العمى ' و ارشد به من الغي ' و فتح به اعيناً عميا ' و اذاناً صما ' و قلوباً غلفا - فبلغ الرسالة ' و ادى الامانة ' و نصح الامة ' و جاهد في الله حق جهاده ' و عبد ربه حتى اتاه اليقين - فصلى الله عليه و على اله الطيبين الطاهرين - و اصحابه المهتدين - و اتباعه الصادقين - و علمائه العاملين - و جميع الشهداء و الاولياء و الصالحين - صلوة و سلاما دائمة بدوام السماوات و الارضين !!

* * *

(و بعد) فان الله جل ثناؤه ' و تقدست اسماؤه ' بعث محمداً صلى الله عليه و سلم على فترة من الرسل ' و طموس من السبل - و استوجب اهل الارض ان يحل بهم العقاب - و نظر الله سبحانه اليهم ' فمقتهم عربهم و عجمهم الا بقايا من اهل الكتاب (١) و استبد كل امة الى ظلم ارائهم ' و حكموا على الله باباطيلهم و اهوائهم - و ظهر الفساد في البر و البحر بما كسبت ايدي الناس (٣٠ : ٤١) - من جميع الشعوب و الاجناس - و ملاءت الارض بشرك المشركين ' و ضلالة المضلين ' و ظلم الظالمين ' و هداية الضالين ' و قيادة الغاوين ' و سياسة المستبدين - و اصبحت الدماء مسفوكة ' و الاعراض مهتوكة ' و القوى منهوكة ' و الاموال مسلوبة و منهوبة - والعدل ممقوتا و العدوان مرموقا - حتى انت الارض من جور الظالمين - و استغاثت السماء من طغيان الكافرين - و سمع رب العزة انين المظلومين و بكاء الباكين : و اوحى اليهم ربهم لنهلكن الظالمين (١٤ : ١٣)

ففلق الله سبحانه بمحمد (صلى الله عليه وسلم) صبح الايمان - و طلع شمس الهداية من مشرق العرفان - و ملاء الافاق نوراً و ابتهاجا - و دخل الناس في دين الله افواجا - انزل عليه كتابا ' احتج على صحة العقائد في الانفس و الافاق - و بين فوائد ما دعا اليه من العبادة و مكارم الاخلاق - و اشار الى مصالح الناس فيما شرعه من الاحكام و السنن - و نبه على مفاسد ما حرمه عليهم من المنكرات و الفواحش ظهر منها و ما بطن - و جعل النظر و الفكر اساس الدين - و قضى على الوثنية التي اذلت البشر و استعبدتهم الملوك المستبدين ' و رؤساء الروحانيين ' و امراء الظالمين - و قرر حرية الوجدان و الاجتهاد - في جميع الاعمال و الاعتقاد - و جاء بالبينات و الهدى - فنهى عن التقليد و اتباع الهوى - و عظم شان الفكر و العقل ' و جعله هو المخاطب بفهم النقل - فامتاز دينه على سائر الاديان ' و بطلت دعوة الشيطان ' و تلاشت عبادة الاوثان ' و ذل المثلثة عباد الصلبان ' و تقطعت الامة الظالمة في الارض كقطع السراب في القيعان - حتى ارتفع دين الله غاية الارتفاع و الاعتلاء ' بحيث صار اصلها ثابت و فرعها في السماء (١٤ : ٢٤)

---

(١) الحديث خرجه مسلم عن عياض بن حمار -

و نادى المنادي بشعارها في جو السماء بين الخافقين: "اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمداً عبده و رسوله" صارخاً بالشهادتين !

هذا كان شان الاسلام و المسلمين و الامر على ذلک، حتى عمل الشيطان مكائده عليهم، و القى بأسهم بينهم، و افشى فيهم فتنة الشبهات و الشهوات، و زينت لهم التقاليد و العادات و المبتدعات - فدب الفساد الاجتماعي في جسم الامه، و عم الظلم و الطغيان و الفتنه - و فسد الاخلاق، و ضعف النفوس، و تقاعست الهمم، و فترت العزائم، و طبع القلوب بالتعبد و التذلل، والخضوع والخشوع - حتى لا امر بمعروف و لا نهي عن منكر، و لا تعاون على بر، و لا تناصر على رفع ضر - فتمزق شمل المسلمين، و اضاعو السياسة و الدين، و ردوا الامة اسفل سافلين، فخسروا الدنيا و الاخرة: ذالک هو الخسران المبين (٢٢ : ١١)

اما خسرانهم للدنيا، فان معظم شعوبهم و بلادهم قد استولي عليها الكفرة الفجره، و ما بقى منها في ايديهم قد اوغلت سلطة الكفر في احشائه، وهي تهدده بسلب دمائه - واما خسرانهم الاخرة، فبما ابتدع جماهيرهم في الدين، واتبعوا غير سبيل المسلمين الاولين، فقد وعد الله بنصر الحق و ما هم منصورين، وكتب الغلب لحزبه و ما هم بغالبين، و نراهم قد غلب عليهم الذل، و لله العزة و لرسوله و للمومنين (٦٣ : ٨)

ان دين الله العظيم، و شريعة رسوله الكريم، شانه يعلو عن ان يكون مهباً للاهواء، او مثاراً لاختلاف الاصول و الارا، او الة لسلطان الرؤساء، فهو حنيفية السمحة ليلها كنهارها، و ظاهرها كباطنها - و قال سبحانه و تعالى في كتابه الميمون: ان الذين فرقوا دينهم و كانوا شيعاً لست منهم في شي، انما امرهم الى الله، ثم ينبئهم بما كانوا يعملون (٦ : ١٥٩)

مضى زمن النبي صلى الله عليه وسلم، و الصحابة رضوان الله عليهم، و اهل الاسلام على غاية من الاستقامة في دينهم - و هم متعاضدون متناصرون، متحابون متعاشرون - و لم يكن للناس من الفراغ ما يخلو فيه مع عقولهم ليبتلوها بالبحث في ببان عقائدهم، و ما كان من اختلاف قليل رد الى السنة و الكتاب: اولائك الذين هداهم الله و اولائك هم اولوالالباب (٢٩ : ١٧)

كان الامر على ذلك، و لكن خلف من بعدهم خلف اضاعو الصلوات و اتبعو الشهوات (١٩ : ٤٠) ففرقوا بين المومنين، و مزقوا شمل المسلمين، و صاروا شيعاً كل شيعة تعادى الاخرى لمخالفتها اياها في المذهب، و مباينتها فيما احدثت من المشرب - يتنابزون و يتلاعنون، و يزعمون في ذلك انهم بحبل الله مستمسكون - فقالوا سني و شيعي، وعربي و عجمي، وهندي وتركي، و هذا خارجي يلعن اميرالمومنين، و هذا شيعي يلعن الخلفاء الراشدين - و السني بكفر الشيعي و يقول انهم الفاسقون، و الشيعي يقتل السني و يقول انهم الكافرون - و الامم الطامعة من ورائهم يقول انكم مسودون و مستعبدون: الذين فرقوا دينهم و كانوا شيعا، وكل حزب بما لديهم فرحون (٣٠-٣٢) و يحسبون انهم على شي الا انهم هم الخاسرون (٧ : ١٧٧)

* * *

و قد طفق المسلمون يشعرون في هذه الايام بانهم ما فقدوا مجد سلفهم الصالحين، و تلك السعادت التي كانت لابائهم الاولين، الا لانهم لم يهتدوا بالقرآن، و لم ياخذوه بقوة و ايقان - و ان الامة فى مرض، و الدول في حرض، فاذا لم تبادر بالعلاج، تم فساد المزاج -

اما ذالك الشعور الطفيف الذي لاح بارقة في آفاق العالم الاسلامى، فان هو الا اعدادا بطئيا للانتقال الى طور اخر، مصيره مجهول لعامتهم، و مرتاب فيه عند خاصتهم، لا يدرون ايكون ذلك دواء ناجعا تعقبه السعادة و الهناء، ام داء عضال ينتهى الى موت زوام ؟ فمنهم اليائس يزيده فى الافساد، و منهم الراجي يدعو الى سبيل الرشاد - يستوى في ذلك جميع البلاد الاسلاميه، حرة كانت او مستعمرة، محتلة كانت او مستقله -

و اما اهل الرجاء (و نحن منهم) فانهم يعرفون ما يحتج به اهل الياس و لا ينكرونه و لهم نظر اخر ابعد، و راى اسد و ارشد، يويدونه بايات الكتاب المجيد - و يستدلون عليه بوعد الله العليم الشهيد: و هو الذي ينزل الغيث من بعد ما قنطوا و ينشر رحمته و هو الولي الحميد (٤٢ : ٢٨)

فهذه الدعوة الاصلاحية القرانية التى دعانا اليها المصلحون المرشدون، و هى التي يدعو اليها "الهلال" من اول نشره و لو كرها الجامدون الجاهلون، و المتفرنجون المفسدون -

و قد بلغ الهلال الثالثة من عمره في هذا الشهر و هو دائب على صادق الخدمه، التي يعتقد بها فلاح الملة و نجاح الامه - متبعاً سنن الحق بعلمه و ايقانه بان الحق احق ان يتبع، و ان ينصت له ويستمع - والباطل اجدر بالدثور، و اقتلاع الجذور: والله ولي الذين امنوا يخرجهم من الظلمات الى النور (٢ : ٢٥٧)

اللهم انقذنى من عالم الشقاء، و اجعلنى من اخوان الصفاء، و اصحاب الوفاء، و سكان السماء، مع الصديقين و الشهداء، انت الله الذي لا اله الا انت فاطر الاشياء، و نور الارض و السماء، امنحني فيضا من العلوم الالاهيه، و هذب نفسي با نوار الحكمة النبوية ! وارني الحق حقا و الهمني اتباعه، وارنى الباطل باطلا و احرمنى اعتقاده !!

اللهم ايد دينک القويم بالعلماء العاملين، و اكشف ببركتهم جهل الجاهلين، و ارفع بجميل سعيهم غفلة الغافلين، وهب لمرشديها وجداناً صادقاً، و علما نافعا، و قلبا صافيا، و لسانا بالحق ناطقا - يجاهدون في سبيل الله ولا يخافون لومة لائم ! انك انت السميع مجيب - و اخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين - و العاقبة للمتقين -

آثار علمیۂ خطیہ

مرزا غالب مرحوم کی ایک غیر مطبوعہ غزل (۱)

ممکن نہیں کہ بھول کے بھي آرمیدہ هوں * میں دشت غم میں آھوے صیاد دیدہ ھوں
ھوں دردمند ' جبر ھو یا اختیار ھو * گہ نالۂ کشیدہ گہ اشک چکیدہ ھوں
جاں لب پہ آئي تو بھي نہ شیریں ہوا دهن * از بسکہ تلخي غم ھجراں چشیدہ ھوں
نے سبحہ سے علاقہ نہ ساغر سے واسطہ * میں معرض مثال میں دست بریدہ ھوں
ھوں خاکسار پر نہ کسي سے ھے مجکو لاگ * نے دانۂ فتادہ ھوں نے دام چیدہ ھوں
جو چاھتے نہیں وہ میري قدر و منزلت * میں یوسف بقیمت اول خریدہ ھوں
ھرگز کسي کے دل میں نہیں ھے مري جگہ * ھوں میں کلام نغز و لے نا شنیدہ ھوں
اھل ورع کے حلقہ میں ھرچند ھوں ذلیل * پر عاصیوں کے زمرہ میں میں برگذیدہ ھوں

پاني سے سگ گزیدہ ڈرے جس طرح (اسد)
ڈرتا ھوں آئینہ سے کہ مردم گزیدہ ھوں

التجاے پروانہ

وہ زمانہ بھي ھے تجھکو یاد ' اے شمع حرم ؟ * نور کے سایہ میں تیرے جبکہ آسودہ تھے ھم ؟
اب مگر تجھہ میں نہیں ھے وہ گداز سیل نم ؟ * یا ھمیں میں درد آسا آگئي ھے خوے رم ؟

دیدۂ خونناب کي وہ دجلہ باري کیا ھوئي ؟
کیا ھوئي راتوں کي میري آہ و زاري کیا ھوئي

تو رھي ھے ' اور ترے شعلہ کي رعنائی وھي * عارض روشن کي تیري محفل آرائي وھي
تیرے جلوہ میں نہاں ھے سوز فرمائي وھي * ذرہ افزائي وھي حسن تپش زائي وھي

در خور آھنگ سوزش بال پروانہ نہیں
ورنہ یہ تیري ضیا تو اب بھي بیگانہ نہیں

ھاے وہ دن' جب ترا شعلہ اُدھر تھا برق کوش * اور اِدھر تھا وقف سوزش خرمن صد صبر و ھوش
طور پرور تھا اُدھر گر جلوۂ خورشید جوش * رشک موسیٰ تھا اِدھر ھر ذرۂ آئینہ پوش

وہ ھجوم نازکي ھر لحظ جلوہ تازیاں !
اور وہ انبوہ نیاز عشق کی جانبازیاں !

سینہ جوشش گاہ سیل وسعت آمال تھا * ولولوں کي موج سے ھر قلب مالا مال تھا
یہ سکون نکبت و ذلت جو دور از حال تھا * کارگاہ صد تپش آسودہ زیر بال تھا

سور نغمہ سے غرض معمور تھا ھستي کا ساز
دل مثال آئینہ تھا گریہ بردار گداز

* * *

تجھکو کیا ' اک ھم نہیں تو اور پروانے بہت * حسن نیرا چاھیے ' مجھہ سے ھیں دیوانے بہت
لطف ساقي ھو تو ساغر اور پیمانے بہت * پردہ داري ھو ترے شب کي تو افسانے بہت

ھر پتنگے میں کہاں لیکن وہ شعلہ بار بار؟
خاک میں اب بھي لگن کے ھونگی کچھہ چنگاریاں !

(نیاز فتح پوري)

(۱) اسکي اصلي سرخي " آثار ادبیۂ خطیہ " ھے لیکن اسکا بلاک اس وقت طیار نہ تھا - آثار علمیۂ خطیہ کا دیدیا گیا -

٦ - شعبـان - ۱۳۳۲ هجري

خـطبـات و مواعـــظ

(۱)

ان الحـــكم الا لـلـــه

ان الحكم الا لله (۱۳ : ۴۰)	فالحكم لله العلي الكبير !
افحكم الجاهلية يبغون ؟	(۴۰ : ۱۲)
ومن احسن من الله	وهو خير الحـاكمين
حكمـــا لقـوم يومنـون	(۱۳ : ۱۰۹)
(۵ : ۵۳)	الا له الحكم ، و هو
و له الحكم و اليه ترجعون !	اسرع الحـــاسبين !
(۲۸ : ۷۰)	(۶ : ۶۲)

لوگ دنیا میں سیکڑوں قوتوں کے محکوم هیں - ماں باپ کے محکوم هیں ، دوست و احباب کے محکوم هیں ، استاد اور مرشد کے محکوم هیں ، امیروں ، حاکموں اور پادشاهوں کے محکوم هیں ، اگرچه وه دنیا میں بغیر کسي زنجیر اور بیڑي کے آے تھے مگر دنیا نے انکے پانوں میں بهت سي بیڑیاں ڈال دي هیں -

لیکن مومن و مسلم هستی وه هے جو صرف ایک هي کی محکوم هے - اسکے گلے میں محکومي کي ایک بوجھل زنجیر ضرور هے پر مختلف سمتوں میں کھینچنے والي بهت سي هلکي زنجیریں نهیں هیں - وه ماں باپ کي اطاعت اور فرماں برداري کرتا هے ، کیونکه اسکے ایک هي حاکم نے ایسا کرنے کا حکم دیا هے - وه دوستوں سے محبت رکھتا هے ، کیونکه اُسے رفیقوں اور ساتھیوں کے ساتھه سچے برتاؤ کي تلقین کي گئي هے - وه اپنے سے هر بزرگ اور هر بڑے کا ادب ملحوظ رکھتا هے ، کیونکه اسکے ادب آموز حقیقی نے اسے ایسا هي بتلایا هے - وه پادشاهوں اور حاکموں کا حکم بھي مانتا هے ، کیونکه حاکموں کے ایسے حکموں کے ماننے سے اُسے نهیں روکا گیا هے جو اسکے حاکم حقیقي کے حکموں کے خلاف نهوں - وه دنیا کے ایسے پادشاهوں کي اطاعت بھی کرتا هے جو اسکي آسماني پادشاهت کي اطاعت کرتے هیں کیونکه اسے تعلیم دي گئي هے که وه همیشه ایسا هي کرے - لیکن یه سب کچھه جو وه کرتا هے ، تو اسلیے نهیں کرتا که ان سب کے اندر کوئي حکم ماننا اور انکو جھکنے کي جگه سمجھتا هے ، بلکه صرف اسلیے که طاعت ایک هي کیلیے هے ، اور حکم صرف ایک هي کا هے - جب اُس ایک هي حکم دینے والے نے ان سب باتونکا حکم دیدیا ، تو ضرور هے که خدا کیلیے اِن سب بندوں کو بھي مانا جاے ، اور الله کي اطاعت کي خاطر وه اسکے بندوں کا بھي مطیع هوجاے !

* * *

پس فی الحقیقت دنیا میں هر انسان کیلیے بے شمار حاکم اور بهت سي جھکانے والي قوتیں هیں - لیکن مومن کیلیے صرف ایک هي هے - اسکے سوا کوئي نهیں - وه صرف اسی کے آگے جھکتا هے ، اور صرف اُسي کو مانتا هے - اسکي اطاعت کا حق ایک هي کو هے ، اسکي پیشاني کے جھکنے کي چوکھٹ ایک هي هے ، اور اسکے دل کي خریداري کیلیے بھي ایک هي خریدار هے - وه اگر دنیا میں کسي دوسري هستي کي اطاعت کرتا بھي هے تو صرف اُسي ایک کیلیے ، اسلیے اسکي بهت سي اطاعتیں بھي اُس ایک هي اطاعت میں شامل هو جاتي هیں :

مقصود ما ز دیر و حرم جز حبیب نیست
هرجا کنیم سجده بـداں آستاں رسـد !

حضرت یوسف (علیه السلام) نے قید خانے میں اپنے ساتھیوں سے کیا پوچھا تھا ؟

ارباب متفرقون خیر ام الله الواحد القهار ؟ (۱۲ : ۳۹)	بهت سے معبود بنالینا بهتر هے یا ایک هي قهار و مقتدر خدا کو پوجنا ؟

یهي وه خلاصهٔ ایمان و اسلام هے ، جسکي هر مومن و مسلم کو قران کریم نے تعلیم دي هے که :

ان الحکم الا لله ، امر الا تعبدوا الا ایاه !	" تمام جهان میں الله کے سوا کوئي نهیں جسکی حکومت هو - اس نے همیں حکم دیا هے که اسکے سوا اور کسي کو نه پوجیں اور نه کسي کو اپنا معبود بنائیں "

یهي " دین قیم " هے جسکي پیروي کا حکم دیا گیا :

ذالك الدین القیم ، و لکن اکثر الناس لا یعلمون (۲۲ : ۴۰)

* * *

حدیث صحیح هے که فرمایا :

لا طاعة لمخلـوق في معصیة الخـالق ! (بخاري و مسلم)	جس بات کے ماننے میں خدا کي نافرماني هو ، اسمیں کسي بندے کي فرماں برداري نه کرو !

اسلام نے یه کهکر في الحقیقت اُن تمام ما سوی الله اطاعتوں اور فرماں برداریوں کی بندشوں سے مومنوں کو آزاد و حر کامل کردیا ، جنکي بیڑیوں سے تمام انسانوں کے پانوں بوجھل هو رهے تھے ، اور اس ایک هي جمله میں انساني اطاعت اور پیروي کي حقیقت اس وسعت اور احاطه کے ساتھه سمجھا دي که اسکے بعد اور کچھه باقي نه رها - یهي هے جو اسلامي زندگي کا دستور العمل هے ، اور یهي هے جو مومن کے تمام اعمال و اعتقادات کي ایک مکمل تصویر هے - اس تعلیم الهي نے بتلادیا هے که جتني اطاعتیں ، جتني فرماں برداریاں ، جتني وفاداریاں ، اور جسقدر بھي تسلیم و اعتراف هے ، صرف اُسي وقت تک کیلیے هے ، جب تک که بندے کی بات ماننے سے خدا کی بات نه جاتي هو ، اور دنیا والوں کے وفادار بننے سے خدا کی حکومت کے آگے بغاوت نه هوتي هو - لیکن اگر کبھي ایسي صورت پیش آجاے که الله اور اسکے بندوں کے احکام میں مقابله آ پڑے ، تو پھر تمام طاعتوں کا خاتمه ، تمام عهدوں اور شرطوں کي شکست ، تمام رشتوں اور ناطوں کا انقطاع ، اور تمام دوستیوں اور محبتوں کا اختتام هے - اس وقت نه تو حاکم حاکم هے نه پادشاه پادشاه ، نه باپ باپ هے نه بھائی بھائي - سب کے آگے تمرد ، سب کے ساتھه انکار ، سب کے سامنے سرکشي ، سب کے ساتھه بغاوت - پہلے جسقدر نرمی تھي ، اتني هی اب سختي چاهیے ! پہلے جسقدر اعتراف تھا ، اتنا هی اب انکار چاهیے - پہلے جسقدر فرماں برداري تھي ، اتني هي اب نافرماني مطلوب هے - پہلے جسقدر جھکاؤ تھا ، اتنا هی اب غرور هو - کیونکه رشتے کٹ گئے اور عهد توڑ ڈالے گئے - رشته دراصل ایک هي تھا اور یه سب رشتے اسي ایک رشتے کی خاطر تھے - حکم ایک هي کا تھا ، اور یه سب اطاعتیں اُسی ایک هی اطاعت کیلیے تھیں - جب

انکے ماننے میں اُس سے انکار ' اور انکی وفاداری میں اُس سے بغاوت ہونے لگی ' تو جس کے حکم سے رشتہ جوڑا تھا ' اُسی کی تلوار نے کاٹ بھی دیا ' اور جسکے ہاتھہ نے ملایا تھا ' اسی کے ہاتھہ نے الگ بھی کر دیا کہ لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق !!

سرور کائنات اور سید المرسلین (صلعم) سے بڑھکر مسلمانوں کا کون آقا ہوسکتا ہے ؟ لیکن خود اُس نے بھی جب عقبہ میں انصار سے بیعت لی ' تو فرمایا کہ والطاعۃ فی معروف (۱) میری اطاعت تم پر اُسی وقت تک کیلیے واجب ہے ' جب تک کہ میں تم کو نیکی کا حکم دوں - جب اس شہنشاہ کونین کی اطاعت مسلمانوں پر نیکی و معروف کے ساتھہ مشروط ہے تو پھر دنیا میں کون پادشاہ ' کونسی حکومت ' کون سے پیشوا ' کون سے رہنما ' اور کونسی قوتیں ایسی ہوسکتی ہیں جنکی اطاعت ظلم و عدوان کے بعد بھی ہمارے لیے باقی رہے ؟

آدم کی اولاد دو کی محکوم نہیں ہوسکتی - وہ ایک سے ملیگی ' دوسرے کو چھوڑیگی - ایک سے جوڑیگی ' دوسرے سے کٹیگی - پھر خدا را مجھے بتلاؤ کہ ایک مومن کس کو چھوڑیگا اور کس سے ملیگا ؟ ایک ملک کے دو پادشاہ نہیں ہوسکتے - ایک باقی رہیگا - ایک کو چھوڑنا پڑیگا - پھر مجھے بتلاؤ کہ مومن کی اقلیم دل کس کی پادشاہت قبول کریگی ؟ کیا وہ اس سے ملیگا جسکی حالت یہ ہے کہ :

و یقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل ؟ (۲ : ۲۵)	خدا نے جسکو جوڑنے اور ملانے کا حکم دیا ہے وہ اُسے توڑتے اور جدا کرتے ہیں !

کیا اُسکی پادشاہت قبول کریگا جسکی حالت کی تصویر یہ ہے ؟

و یفسدون فی الارض ' اولائک ہم الخاسرون ! (۲ : ۲۵)	وہ دنیا میں فتنہ و فساد پھیلاتے ہیں اور انجام کار رہی نا کام و نا مراد رہینگے !

اور کیا اُسکی پادشاہت سے گردن موڑ لیگا جو پکارتا ہے کہ :

یا ایہا الانسان ! ما غرک بربک الکریم ! (۸۲ : ۶)	اے غافل انسان ! کیا ہے جسکے گھمنڈ نے تجھے اپنے مہربان اور پیار کرنے والے آقا سے سرکش بنا دیا ہے ؟

مگر آہ ' یہ کیسے ہوسکتا ہے ؟

کیف تکفرون باللہ وکنتم امواتا ' فاحیاکم ' ثم یمیتکم ' ثم یحییکم ' ثم الیہ ترجعون ! (۲ : ۲)	تم اُس شہنشاہ حقیقی کی حکومت سے کیونکر انکار کروگے جس نے تمہیں اُس وقت زندہ کیا جبکہ تم مردہ تھے - وہ تم پر پھر موت طاری کریگا - اسکے

بعد دوبارہ زندگی بخشے گا ' پھر تم سب اُسی کے پاس بلا لیے جاؤ گے !

دنیا اور اسکی پادشاہیاں فانی ہیں - انکے جبروت و جلال کو ایک دن مٹنا ہے - خداے منتقم و قہار کے بھیجے ہوے فرشتہ ہاے عذاب انقلاب و تغیرات کے حربے لیکر اُترنے والے ہیں - اُنکے قلعے مسمار ہوجائینگے - انکی تلواریں کند ہوجائینگی ' انکی فوجیں ہلاک ہونگی ' انکی توپیں انکو پناہ نہ دینگی - انکے خزانے انکے کام نہ آئینگے - انکی طاقتیں نیست و نابود کردی جائینگی - انکا تاج غرور انکے سر سے اُتر جائیگا - انکا تخت جلال و عظمت واژگوں نظر آئیگا :

ویوم تشقق السماء بالغمام و نزل الملائکۃ تنزیلا - الملک یومئذ للرحمن و کان یوماً علی الکافرین عسیرا (۲۵ : ۲۸)	اور جس دن آسمان ایک بادل کے ٹکڑے پر سے پھٹ جائیگا ' اور اس بادل کے اندر سے فرشتے جوق جوق آتارے جائینگے - اس دن کسی کی پادشاہت باقی نہ رہیگی - صرف خداے رحمن ہی

کی حکومت ہوگی ' اور یاد رکھو کہ وہ دن کافروں کیلیے بہت ہی سخت دن ہوگا !!

پھر اُس دن جبکہ رب الافواج اپنے ہزاراں ہزار قدوسیوں کے ساتھہ نمودار ہوگا اور ملکوت السماوات والارض کا نقیب پکاریگا :

لمن الملک الیوم ؟ للہ الواحد القہار ! (۴۰ : ۱۶)	آجکے دن کس کی پادشاہی ہے ؟ کسی کی نہیں ' صرف خداے واحد و قہار کی !!

تو اس وقت کیا عالم ہوگا اُن انسانوں کا ' جنھوں نے پادشاہ ارض و سماء کو چھوڑ کر مٹی کے تودوں کو اپنا پادشاہ بنا لیا ہے ' اور انکے حکموں کی اطاعت کو خدا کے حکموں کی اطاعت پر ترجیح دیتے ہیں ؟ آہ اُس دن وہ کہاں جائینگے جنھوں نے انسانوں سے صلح کرنے کیلیے خدا سے جنگ کی ' اور اپنے اُس ایک ہی آقا کو ہمیشہ اپنے سے روٹھا ہوا رکھا ؟ وہ پکارینگے پر جواب نہ دیا جائیگا - وہ فریاد کرینگے پر سنی نہ جائیگی - وہ توبہ کرینگے پر قبول نہ ہوگی - وہ نادم ہونگے پر ندامت کام نہ دیگی !

اے انسان ! اُس دن کیلیے تجھہ پر افسوس ہے ! ویل یومئذ للمکذبین (۸۹ : ۱۵)

وقیل ادعوا شرکاء کم فلم یستجیبوا لہم !	انسے کہا جائیگا کہ اب اپنے اُن خداوندوں اور حاکموں کو پکارو جنکو تم خدا کی

طرح مانتے تھے اور خدا کی طرح اُنسے ڈرتے تھے - وہ پکارینگے پر کچھہ جواب نہ پائینگے !

پس وہ معلم الہی ' وہ داعی ربانی ' وہ مبشر و منذر ' وہ رحمۃ للعالمین ' وہ محبوب رب العالمین ' وہ سلطان کونین ' آگے بڑھیگا ' اور حضور خداوندی میں عرض کریگا :

وقال الرسول : یا رب ان قومی اتخذوا ہذا القران مہجورا ! (۲۵ : ۳۲)	اے پروردگار ! افسوس ہے کہ میری اُمت نے قرآن کی ہدایتوں اور تعلیموں پر عمل نہ کیا اور اس سے اپنا رشتہ کاٹ لیا - اسی کا یہ نتیجہ ہے جو وہ آج بھگت رہے ہیں !

اللہم صل وسلم علیہ وعلی الہ و صحبہ و اتباعہ الی یوم الدین !

* * *

پس سفر سے پہلے زاد راہ کی فکر کرلو ! اور طوفان سے پہلے کشتی بنا لو - کیونکہ سفر نزدیک ہے ' اور طوفان کے آثار ظاہر ہوگئے ہیں - جنکے پاس زاد راہ نہوگا وہ بھوکے مرینگے ' اور جنکے پاس کشتی نہوگی وہ سیلاب میں غرق ہو جائینگے - جب تم دیکھتے ہو کہ مطلع غبار آلود ہوا اور دن کی روشنی بدلیوں میں چھپ گئی ' تو تم سمجھتے ہو کہ برق و باراں کا وقت آ گیا - پھر تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ دنیا کی امن و سلامتی کا مطلع غبار آلود ہو رہا ہے ' دین الہی کی روشنی ظلمت کفر و طغیان میں چھپ رہی ہے ' مگر تم یقین نہیں کرتے کہ موسم بدلنے والا ہے ' اور طیار نہیں ہوتے کہ انسانی پادشاہتوں سے کٹ کر خدا کی پادشاہت کے مطیع ہو جاؤ ؟ کیا تم نہیں چاہتے کہ خدا کے تخت جلال کی منادی پھر بلند ہو ' اور اسکی زمین صرف اسی کیلیے ہو جاے ' حتی لا تکون فتنۃ و یکون الدین للہ (۲ - ۱۸۹) ؟

* * *

آہ ! ہم بہت سوچکے اور غفلت و سرشاری کی انتہا ہوچکی - ہم نے اپنے خالق سے ہمیشہ غرور کیا لیکن مخلوقوں کے سامنے کبھی بھی فروتنی سے نہ شرماے - ہمارا وصف یہ بتلایا گیا تھا کہ :

اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکافرین ! (۵ : ۵۷)	مومنوں کے ساتھہ نہایت عاجز و نرم مگر کافروں کے مقابلے میں نہایت مغرور و سخت -

(تصحیح) پہلے فارم کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ عربی ناتحۃ جلد خامس میں کئی غلطیاں رہگئی ہیں - دوسرے صفحہ - سطر ۳۳ میں " یستوی فی ذلک جمیع البلاد " ہے - حالانکہ " جمیع " کا لفظ اوپر کی سطر کیلیے پروف میں لکھا تھا گیا جو وہاں دیدیا گیا - اصلی عبارت یوں ہے : تستوی فی ذالک البلاد الا سلامیہ -

ھمارے اسلاف کرام کی یہ تعریف کی گئی تھی کہ :

اشداء علی الکفار ' رحمـاء بینھـــم ! کافروں کے لیے نہایت سخت ھیں پر آپسمیں نہایت رحم والے اور مہربان !

پر ھم نے اپنی تمام خوبیاں گنوا دیں ' اور دنیا کی مغضوب قوموں کی تمام برائیاں سیکھہ لیں - ھم اپنوں کے آگے سرکش ھوگئے اور غیروں کے سامنے ذلت سے جھکنے لگے - ھم نے اپنے پروردگار کے آگے دست سوال نہیں بڑھایا لیکن بندوں کے دستر خوان کے گرے ھوے ٹکرے چننے لگے - ھم نے شہنشاہ ارض و سما کی خداوندي سے نافرمانی کی مگر زمین کے چند جزیروں کے مالکوں کو اپنا خداوند سمجھـہ لیا - ھم پورے دن میں ایک بار بھي خدا کا نام ھیبت اور خوف کے ساتھہ نہیں لیتے ' پر سیکڑوں مرتبہ اپنے غیر مسلم حاکموں کے تصور سے لرزتے اور کانپتے رھتے ھیں !

یا ایھا الانسان ما غرک بربک الکریم ' الذي خلقک فسواک فعدلک' في اي صورۃ ما شاء رکبک' کلا ' بل تکذبون بالـدین' و ان علیکم لحفظین' کراماً کاتبین' یعلمون ما تفعلون - ان الابرار لفي نعیم' و ان الفجـار لفي جحیـم' یصلونھا یوم الـــدین' و ما ھم عنھا بغائبین ' و ما ادراک ما یـوم الدین ؟ ثم ما ادراک ما یوم الدین؟ یوم لا تملـك نفس لنفس شیأ' و الامر یومئذ للہ! (۸۲ : ۹)

اے سرکش انسان ! کس چیز نے تجھے اپنے مہربان اور محبت کرنے والے پروردگار کي جناب میں گستاخ کر دیا ھے ؟ وہ کہ اس نے تجھے پیدا کیا ' تیري ساخت درست کي ' تیري خلقت کو اعتدال بخشا ' اور جس صورت میں چاھا تیري شکل کي ترکیب کي ' پھر یہ کس کي وفاداري ھے جس نے تجھے اس سے باغي بنا دیا ھے ؟ نہیں ' اصل یہ ھے کہ تمھیں اسکي حکومت کا یقین ھي نہیں ' حالانکہ تم پر اسکي طرف سے ایسے بزرگ نگرانکار متعین ھیں ' جو تمھارے اعمال کا ھر آن احتساب کرتے رھتے ھیں ' اور تمھارا کوئي فعل بھی انکي نظر سے مخفي نہیں - یاد رکھو کہ ھم نے ناکامي اور کامیابي کي ایک تقسیم کردي ھے - خدا کے اطاعت گذار بندے عزت و مراد اور فتح و کامراني کے عیش و نشاط میں رھینگے ' اور بدکار و نا فرمان خدا کي پادشاھي کے دن نامرادي و ھلاکت کے عذاب میں مبتلا ھونگے ' جس سے کبھي نکل نہ سکیں گے - یہ خدا کي پادشاھي کا دن کیا ھے ؟ وہ دن جسمیں کوئي کسي کے لیے کچھہ نہ کر سکے گا اور صرف خدا ھي کي اُس دن حکومت ھوگي !

اس سے پہلے کہ خدا کي پادشاھي کا دن نزدیک آے ' کیا بہتر نہیں کہ اسکے لیے ھم اپنے تئیں طیار کرلیں ؟ تاکہ جب اُس کا مقدس دن آے تو ھم یہ کہکر نکال نہ دیے جائیں کہ تم نے غیروں کی حکومت کے آگے خدا کي حکومت کو بھلا دیا تھا ' جاؤ کہ آج خدا کي پادشاھت میں بھي تم بالکل بھلا دیے گئے ھو ! لا بشری یومئذ للمجرمین :

و قیل الیوم ننساکم کما نسیتم لقاء یومکم ھذا' و ماواکم النـار و ما لکم من ناصرین - ذالـــکم بانکـــم اتخذتم آیات اللہ ھزواً و غرتکم الحیاۃ الدنیا' فالیوم لا یخرجون منھا ولا ھم یستعتبون ! (۴۵ : ۳۳)

اور اُس وقت ان سب سے کہا جائگا کہ جس طرح تم نے اِس دن کي حکومت الہي کو بھلا دیا تھا ' آج ھم بھي تم کو بھلا دیںگے - تمھارا ٹھکانا آگ کے شعلے ھیں اور کوئي نہیں جو تمھارا مددگار ھو - یہ اس کي سزا ھے کہ تم نے خدا کي آیتوں کي ھنسي اوڑائي ' اور دنیا کي زندگي اور اسکے کاموں نے تمھیں دھوکے میں ڈالے رکھا - پس آج نہ تو عذاب سے تم نکالے جاؤگے ' اور نہ ھي تمھیں اسکا موقع ملے گا کہ توبہ و استغفار کرکے خدا کو منالو - کیونکہ اسکا وقت تم نے کھو دیا !

* * *

آج خدا کي حکومت اور انساني پادشاھتوں میں ایک سخت جنگ بپا ھے - شیطان کا تخت زمین کے سب سے بڑے حصے پر بچھا دیا گیا ھے - اسکے گھرانے کي وراثت اسکے پوجنے والوں میں تقسیم کردي گئي ھے ' اور " دجال " کي فوج ھر طرف پھیل گئي ھے - یہ شیطاني پادشاھتیں چاھتي ھیں کہ خدا کي حکومت کو نیست و نابود کر دیں - انکي دھني جانب دنیوي لذتوں اور عزتوں کي ایک ساحرانہ جنت ھے ' اور بائیں جانب جسمانی تکلیفوں اور عقوبتوں کي ایک دکھائي دینے والي جہنم بھڑک رھی ھے - جو فرزند آدم خدا کي پادشاھت سے انکار کرتا ھے ' یہ دجال کفر و ظلمت اسپر اپني جادو کي جنت کا دروازہ کھولدیتے ھیں کہ حق پرستوں کي نظر میں في الحقیقت خدا کی لعنت اور پھٹکار کي جہنم ھے : لابثین فیھا احقاباً لا یذوقون فیھا برداً ولا اشربا (۷۸ : ۲۳) اور جو خدا کي پادشاھت کا اقرار کرتے ھیں ' انکو اپني ابلیسي عقوبتوں اور جسماني سزاؤں کی جہنم میں دھکیل دیتے ھیں اور کہتے ھیں کہ : حرقوہ و انصروا الھتکم (۲۱ : ۶۸) مگر في الحقیقت سچائي کے عاشقوں اور راست بازي کے پرستاروں کیلیے وہ جہنم جہنم نہیں ھے - لذتوں اور راحتوں کي ایک جنۃ النعیم ھے ' کیونکہ انکے لسان ایمان و ایقان کي صدا یہ ھے کہ :

فاقض ما انت قاض ! انما تقضي ھذہ الحیاۃ الدنیا ! انا امنا بربنا ' یغفرلنا خطایانا (۲۰ : ۷۵)

اے دنیوي سزاؤں کي طاقت پر مغرور ھونے والے پادشاہ ! تو جو کچھہ کرنے والا ھے کر گذر ! تو صرف دنیا کی اس زندگي اور گوشت اور خون کے جسم ھي پر حکم چلا سکتا ھے پس چلا دیکھہ ! ھم تو اپنے پروردگار پر ایمان لاچکے ھیں تاکہ ھماری خطاؤں کو معاف کرے - تیري دنیاوي سزائیں ھمیں اس کي راہ سے باز نہیں رکھہ سکتیں !

جبکہ یہ سب کچھہ ھو رھا ھے ' اور زمین کے ایک خاص ٹکرہ ھي میں نہیں بلکہ اسکے ھر گوشے میں آج یہي مقابلہ جاري ھے ' تو بتلاؤ ' پرستاران دین حنیفي ان دجاجلۂ کفر و شیطنت اور اس حکومت و امر الہي میں سے کس کا ساتھہ دیںگے ؟ کیا اِن کو اُس آگ کے شعلوں کا ڈر ھے جو دجال کي حکومت اپنے ساتھہ سلگاتي آتي ھے ؟ لیکن کیا انکو معلوم نہیں کہ انکا مورث اعلی کون تھا ؟ دین حنیف کے اولین داعي نے بابل کي ایک ایسي ھي سرکش حکومت کے مقابلے میں خدا کي حکومت کو ترجیح دي ' اور اُسے آگ میں ڈالنے کیلیے شعلے بھڑکاے گئے ' پر اسکي نظر میں ھلاکت کے وہ شعلے دلزار بہشت کے شگفتہ پھول تھے : قلنا یا نار کوني برداً و سلاماً علی ابراھیم ! (۲۱ - ۶۹)

کیا انکے دلمیں دنیوي لذتوں اور عزتوں کي اُس جھوٹي جنت کي طمع پیدا ھوئي ھے جسکے فریب باطل سے یہ جنود شیطاني انساني روح کو فتنہ میں ڈالنا چاھتي ھے ؟ اگر ایسا ھے تو کیا انھیں خبر نہیں کہ مصر کا پادشاہ حکومت الہي کا منکر ھوکر اپني عظیم الشان نہروں اور بڑي بڑي رتھوں سے اور اُس ملک سے جس پر اسے " رب اعلی " ھونے کا گھمنڈ تھا ' کتنے دن متمتع ھوسکا ؟

ان فرعون علا في الارض و جعل اھلھـــا شیعـاً یستضعف طائفۃ منھم ' یذبح ابناءھم و یستحی نسـاءھم ' انہ کان من

فرعون ارض مصر میں بہت ھي بڑھہ چڑھہ نکلا تھا - اس نے ملک کے باشندوں میں تفریق کرکے الگ الگ گروہ قرار دے رکھے تھے - ان میں سے ایک گروہ بنی اسرائیل کو اسقدر کمزور اور بے بس

المفسدین - و نرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض و نجعلهم ائمة و نجعلهم الوارثین - و یمکن لهم فی الارض و نری فرعون و هامان و جنودهما منهم ما کانوا یحذرون - (۲۸ : ۳)

سمجھہ رکھا تھا کہ انکے فرزندوں کو قتل کرتا اور انکے اعراض و ناموس کو برباد کرتا - اسمیں شک نہیں کہ وہ زمین کے مفسدوں میں سے بڑا ھي مفسد تھا - لیکن با ایں همه همارا فیصله یه تھا که جو قوم اس کے ملک میں سب سے زیادہ کمزور سمجھی گئی تھی ' اسي پر احسان کریں ' اُسي قوم کے لوگوں کو وھاں کي سرداري و ریاست بخشیں ' اُنھي کو وھانکي سلطنت کا وارث بنائیں ' اور انھي کي حکومت کو تمام ملک میں قائم کرا دیں - اس سے همارا مقصد یه تھا فرعون و هامان اور اسکے لشکر کو جس ضعیف قوم کي طرف سے بغاوت و خروج کا کھٹکا لگا رھتا تھا ' اسي کے ھاتھوں انکے ظلم و استبداد کا نتیجه انکے آگے آئے !

* * *

مسلمانو ! کیا متاع آخرة بیچ کر دنیا کے چند خزف ریزوں پر قناعت کي خواهش ہے ؟ کیا الله کی حکومت سے باغي رهکر دنیا کي حکومتوں سے صلح کرنے کا اراده ہے ؟ کیا نقد حیات ابدي بیچکر معیشت چند روزہ کا سامان کر رہے هو ؟ کیا تمھیں یقین نہیں کہ :

ما هذه الحیاة الدنیا الا لهو و لعب ' و ان الدار الاخرة لهی الحیوان (۲۹ :)

یه دنیا کي زندگي (جو تعلق الهي سے خالي ہے) اسکے سوا اور کیا ہے که فاني خواهشوں کے بهلانے کا ایک کھیل ہے ؟ اصلي زندگي تو آخرة هي کي زندگی ہے جسکے لیے اس زندگي کو طیار کرنا چاهیے -

اگر تم صرف دنیا هي کے طالب هو ' جب بھي اپنے خدا کو نه چھوڑو - کیونکه وہ دنیا و آخرت دونوں بخشنے کیلیے طیار ہے - تم کیوں صرف ایک هي پر قناعت کرتے هو ؟

و من کان یرید ثواب الدنیا فعند الله ثواب الدنیا و الاخرة (۴ : ۱۳۳)

اور جو شخص دنیا کي بہتري کا طالب ہے ' اس سے کہدو که صرف دنیا هي کیلیے کیوں هلاک هوتا ہے ؟ حالانکه خدا تو دین اور آخرة دونوں کي بہتري دیسکتا ہے - وہ خدا کے پاس آے اور آخرة کے ساتھه دنیا کو بھي لے لے !

مسلمانو ! پکارنے والا پکار رها ہے که اب بھي خداے قدوس کي سرکشي و نافرماني سے باز آجاؤ ' اور پادشاہ ارض و سماء کو اپنے سے روٹھا هوا نه چھوڑو ' جسکے روٹھنے کے بعد زمین و آسمان کی کوئي هستي بھي تم سے مل نہیں سکتي ! اس سے بغاوت نکرو ' بلکه دنیا کي تمام طاقتوں سے باغي هوکر صرف اسي کے وفادار هو جاؤ !

پھر کوئي ہے جو اس آواز پر کان دھرے ؟ فهل من مستمع ؟ آسماني پادشاهت کے ملائکهٔ مقربین اور قدوسیان مقربین اپنے نوراني پروں کو پھیلاے هوے اُس راست باز روح کو ڈھونڈہ رہے هیں جو مخلوق کي بادشاهت چھوڑکر خالق کي حکومت میں بسنا چاهتي ہے - کون ہے جو اُس پاک مسکن کا طالب هو ' اور پاکباز روحوں کي طرح پکار اٹھے که :

ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان آمنوا بربکم ' فآمنا - ربنا فاغفرلنا ذنوبنا و کفر عنا سیاتنا و توفنا مع الابرار ! ربنا و آتنا ما وعدتنا علی رسلک و لا تخزنا یوم القیامة ' انک لا تخلف المیعاد ! ! (۳ : ۱۹۰)

اے همارے حقیقي پادشاہ ! هم نے ایک پکارنے والے کي آواز سني جو تیري پادشاهت کی آواز دے رها تھا - اے همارے ایک هي پادشاہ ! هم نے تیري پادشاهت قبول کي پس همارے گناہ معاف کر ' همارے عیوب پر پردہ ڈال ! اپنے نیک بندوں کی معیت میں همارا خاتمه کر ! تو نے اپنے منادي کرنے والوں کي زباني هم سے جو وعدے کیسے تھے ' وہ پورے کر ! اور اپني آخري بادشاهت میں همیں ذلیل و خوار نکر که تو اپنے وعدوں سے کبھي ٹلتا نہیں ! !

زمیندار کی اپیل

گذشته هفته کي اشاعت میں قارئین کرام یه خبر پڑھچکے هیں که " زمیندار پریس " لاهور کي اپیل کا فیصله هوگیا - ضمانت اور ضبطي ' دونوں کي اپیلیں نا منظور هوئیں -

اس خبر کو سنکر نه تو همیں افسوس هوا اور نه تعجب - هم نے اسکو سنا اور بالکل اسي سنجیدگي اور اطمینان کے ساتھه سنا جس طرح ایک عامة الورود اور متوقع واقعه کي خبر کو سننا چاهیے - تعجب همیشه اس واقعه پر هوتا ہے جو توقع کے خلاف هو ' اور شکایت اُسي وقت آتي ہے جب امید آکے جا چکي هو - لیکن جبکه توقع پیدا هي نه هوئي تو تعجب کس بات پر کیا جاے ؟ اور جہاں امید نے قدم نہیں رکھا وھاں اسکے جانے کا صدمه کیوں هو ؟ نظائر و نتائج کا وافر ذخیرہ همارے سامنے موجود ہے ' اور وہ اس درس حقیقت کیلیے کافي ہے که بحالت موجودہ همیں کیا توقعات رکھني چاهییں ؟ هندوستان اپني سیر حیات اور دوران بقاؤ ممات کي جس منزل سے گذر رها ہے ' وہ دنیا میں همیشه قوموں اور ملکوں کو پیش آچکي ہے ' اور همارا معامله نیا نہیں ہے - اس منزل کے سوانح تاریخ میں بھي پڑھے جاسکتے هیں جبکه وہ گذشته حکایتیں سناتي ہے اور موجودہ عہد کے واقعات میں بھي دیکھا جاسکتا ہے جو دنیا کے مختلف حصوں میں پیش آرہے هیں - یه منزل پہلي ہے جہاں پہنچکر آیندہ منزلوں کیلیے طیار هونا چاهیے - پہلي منزل هي کے مشاهدات سے بے همت هوکر رهروان مقصود کو گریز نہیں کرنا چاهیے -

اس منزل میں پہنچکر توقعات کا پیمانه الٹ دیا جاتا ہے اور اُمیدیں بکسر منقلب هوجاتي هیں - یہاں جسقدر بھي ناکامي و مایوسي اور ضغط و فشار هو ' عین متوقع اور بالکل امیدوں کے مطابق ہے ' اور جب کبھي حق و حقیقت کي صورت نظر آجاے ' بالکل خلاف توقع اور محض غیر مترقبه ہے - پہلي صورت کو پوري سنجیدگي کے ساتھه جھیلنا چاهیے ' مگر دوسري حالت پر تعجب و حیرت کرنا چاهیے !

پس اگر تم دیکھو که کلکته هاي کورٹ میں رساله مظالم مقدونیه کا مقدمه ناکام رها تو تم کو بالکل متعجب نه هونا چاهیے کیونکه در اصل ایسا هي هونا چاهیے تھا - لیکن جب تم چیف جسٹس کي اُس راے کو پڑھو جو پریس ایکٹ کے متعلق دي گئي ہے ' تو سخت تعجب کرو کیونکه یه بالکل توقع کے خلاف ہے !

اسی طرح اگر نرمل کانت کلکته هاي کورٹ سے رهائي پاگیا تو یه بالکل خلاف توقع ہے - لیکن اگر زمیندار کي اپیل چیف کورٹ لاهور میں نا منظور کردي گئی تو یه بالکل ٹھیک ہے ' اور کوئي وجه نہیں که اسپر تعجب کیا جاے کیونکه ایسا هی هونا بھي چاهیے تھا :

و ما تخفي صدورهم اکبر ' قد بینا لکم الایات ان کنتم مومنین !

پس همیں زمیندار کي اپیل کے خارج هوے پر ذرا بھي تعجب نہیں ہے اور نه اس سے هماري تاسف انگیز معلومات میں کوئي اضافه هوا ہے - جب پریس ایکٹ کے تسلط و احاطهٔ مستبدانه کے آگے کلکته هاي کورٹ کي شاندار عدالتي روایات بھي کچھه کام نه دیسکیں ' اور وہ جماعت جس نے گورنمنٹ هند کے ایک کروڑ روپیه سے زیادہ قیمت کے مقدمات کو انصاف اور حقیقت کے آگے کوئي چیز نه سمجھا تھا ' بالکل مجبور هوگئي که پریس ایکٹ کے ایک محض بے قیمت عمل کے آگے اپني بے بسي کا اعتراف کرے ' تو پھر ظاهر ہے که اور عدالتوں سے کیا امید هوسکتي ہے ؟

البته نہایت ضروري ہے که واقعات مقدمه پر تفصیل و بسط سے نظر ڈالی جاے ' کیونکه وہ بہت هي عجیب هیں ' اور کامیابي و ناکامي سے قطع نظر ' جس طریقه سے اثبات جرم کا کام لیا گیا ہے ' اسکا اثر نہایت وسیع اور مخدوش ہے - هم انشاء الله تفصیلي نظر ڈالنے سے باز نہیں رهینگے -

بـاب التفسیر : قسم علمـي

اختـــلاف الـــوان

صفـحـــة من علم الـحيـــوان

(۲)

هم نے گذشته نمبر میں قرآن کریم کي وہ آیتیں جمع کردي تهیں جن میں رنگوں کے اختلاف و ظهور کی طرف اشارہ کیا ہے - اور آخر میں حسب ذیل نتائج اخذ کیے تھے :

(۱) قرآن کریم کي آیات سے واضح هوتا ہے که مثل آور بے شمار مظاهر خلقت کے رنگتوں کا اختلاف بهی خدا کي قدرت کي ایک بهت بڑي نشاني ہے -

(۲) اختلاف الوان کے اندر قدرت الهي کی حکمتیں اور مصلحتیں پوشیدہ هیں جنکو صاحبان عقل و فکر هي سمجهه سکتے هیں -

(۳) اختـلاف الـوان ایک قانون ہے جو هر نوع میں جاري و ساري ہے - پس یه کیسے هوسکتا ہے که ایک ایسا عام ظهور مصالح و اسرار پر مبنی نهو' جبکه قدرت الهیه کا کوئي فعـل حکمت سے خالي نهیں ؟

اسکے بعد هم نے لکها تها که شارحین علم کي تحقیقات اس بارے میں معلوم کـرني چاهیے که وہ اختـلاف الـوان کو کس نظـر سے دیکهتے هیں ؟

آج هم صرف حیوانات کی رنگتوں کے اختلاف پر نظر ڈالینگے -

(اختـلاف الـوان اور علـم الحیوان)

یه مسئلـه علم الحیات (بایوا لواجي) اور علم الحیوانات (زوا لواجي) کا مشترک موضوع ہے -

جسقدر تحقیقات اس وقت تک هوئي هیں' وہ گو ایک مرتب صورت میں مدون کردي گئي هیں' تاهم انهیں ابتدائي درجه سے آگے بڑهنے کا موقع نهیں ملا ہے ' کیونکه مقاصد و علل کا بهت کم حصه سامنے آیا ہے اور بهت بڑا میدان ابهي باقي ہے -

علمـاے " وظائف الاعضا " (فزي یوا لوجي) کے ایک گروہ کي تحقیقات یه ہے که حیوانات میں اختلاف الوان محض فزي یوا لوجیکل اسباب سے پیدا هوا ہے ' اور اسمیں قدرت کے کسی ارادے اور قصد یا تقدیر و تخمین کو دخل نهیں ہے (فزي یوا لوجي کا صحیح ترجمه " علم وظائف الاعضا " ہے - " فزي یوا لوجیکل اسباب " یعنے وہ اسباب و موثرات جنکا تعلق علم وظائف الاعضا سے ہے) پس هم پہلے انکي تحقیقات کا خلاصه درج کرتے هیں :

(فزي یوا لو جیکـــل اسبـــاب)

" مادي اشیاء خواہ وہ حیوانات هوں یا نباتات و جمادات ' انکے لیے اکثر حالتوں میں رنگ لازمي ہے - حیوانات اور نباتات ایک طرف رهے' جمادات میں بهي بمشکل کوئي ایسي مثال ملیگي جسکا پاني اور بعض خاص غازوں (گیس) کي طرح کوئي خاص رنگ نه هو - چونکه تمام حیوانات اور نباتات کے جسم جمادات سے مرکب هیں' اسلیے طبیعي طور پر اُنکے جسموں میں ان جمادات کے رنگوں کا موجود هونا ضروري ہے - البته هماري آنکهوں کو صرف وهي رنگ نظر آتا ہے جو جسم کي بالائی سطح سے قریب هوتا ہے - مگر جب کسي جسم کي تشریح کي جاتي ہے تو اسمیں ان تمام جمادات کے رنگ یا انکے آثار نظر آجاتے هیں جنسے اُنکا قوام مرکب هوتا ہے -

علم الحیات کی اصطلاح میں حیوانات کي ایک قسم پروٹوزوا (Protozoa) (۱) یا حیوانات اولی ہے - جس قسم کے حیوانات پر اس اصطلاح کا اطلاق هوتا ہے انکی نسبت ایک اهم سوال یه ہے که کیا در حقیقت وہ سلسلۂ حیوانات کا اولین حلقه هیں یا اُن سے پہلے بهی کوئی اور کڑی هونی چاهیے ؟ قطعی جواب تو اسکا کوئی نهیں دیا گیا اور غالباً دیا بهی نهیں جا سکتا - البته به معلومات موجودہ یه مسلم ہے که اس وقت تک جسقدر حیوانات دریافت هوے هیں' ان سب میں بسیط ترین اور اولین حیوان یهی هیں -

ان حیوانات کے جسم سے ایک خاص قسم کا لیس دار مادہ نکلتا ہے - اس مادہ سے جب بالو کے ذرہ ملتے هیں تو فوراً چپک جاتے هیں اور ان سے ایک خول (کیس) سا تیار هوجاتا ہے - عموماً اس خول کا رنگ حیوان کے جسم کا رنگ سمجها جاتا ہے - غور کرو که اسمیں رنـگ کس شے کا هوگا ؟ ظاهر ہے که بالو کے علاوہ اور کسي شے کا نهیں هوسکتا -

حیوانات کے ظاهري اعضاء کی طرح اندروني اعضاء کے رنگ بهی مختلف هوتے هیں - مثلاً جگر کا رنگ آور ہے آنتوں کا اور' دل کا رنگ ایک ہے اور گردہ کا دوسرا - وهلم جرا - مگر ظاهري اعضاء کي طرح انکے رنگوں کا اختلاف بهي فزیا لوجیکل اسباب هي کا نتیجه ہے - چنانچه انکي کیمیاوي تشریح کے نتائج اسکي تشفي بخش شهادت دیتے هیں " انتہی

(تحقیـق مـزید)

یهاں تـک علم وظائف الاعضا کي اُس جماعت کے بیان کا خلاصه تها جو کهتي ہے که اختلاف الوان محض حیوانات کی جسماني ترکیب کا ایک اتفاقي نتیجه ہے - اسمیں فطرة کے کسي خاص ارادہ اور مقصد کو دخل نهیں -

لیکن اگر اس تحقیق کو تسلیم کرلیا جاے تو اسکے معني یه هونگے که قران کریم کا اختلاف الوان کو قدرت الهي کي ایک نشاني قرار دینا اور بار بار " ان في ذالك لایات لقوم یتفکرون " ' " ان في ذالك لایات للعالمین " اور " ان في ذالك لذکری لاولی الالباب " کهنا (نعوذ بالله) بالکل باطل ہے ' کیونکه نشاني وهي چیز

---

(۱) " پروٹوزوا " کا مایۂ ترکیب دو یوناني لفظ (Protos) اور (Zoa) هیں جنکے معني علی الترتیب " ابتدائی " اور " حیوان " هیں - عربی میں پروٹوزوا کا ترجمه " حیوانات اولی " هوا ہے جو اس اصطلاح کے ٹهیک لفظي معنی هیں -

هوسكتي هے جسكے اندر خلقت قدرت و فطرة كے اسرار و حكم اور معارف و مصالح پوشيده هوں ' ليكن اگر وه محض حيوانات كے جسماني حالات كا ايک ايسا نتيجه هے جسميں فطرة كے كسي خاص مقصد اور غرض كو دخل نهيں ' تو اسكے وجود و حكمت كي نشاني كيونكر هوسكتي هے ؟

به حيثيت مسلمان هونے كے هم اس تحقيق پر قانع نهيں هوسكتے' كيونكه همارا اعتقاد يه هے كه " ربنا ! ما خلقت هذا باطلا ! " خدايا ! تونے اس عالم كائنات كي كوئي چيز بهي بغير كسي مقصد و مصلحت كے نهيں بنائي هے - اور هم كو بتلايا گيا هے كه : وما خلقنا السماء و الارض و ما بين هما لاعبين (٢٠ : ١٦)

پس هماري تشفي صرف وهي علم كرسكتا هے ' جو قدرت كے اسرار خلقت كو هم پر منكشف كردے - هماري كتاب هدايت نے هم كو ايسي هي تحقيقات كا عادي بنايا هے ' اور همارا معيار علم به حيثيت حامل قران هونے كے اس بارے ميں حاملين علم سے بہت ارفع و اعلى هے- فتعالى الله عما يقولون : ما لهم بذلك من علم ان هم الا يظنون ! (٣٥ ٣٠) بل هم في شك يلعبون ! (٤٤ : ٩)

(قانون مقـايسه)

خود علماے حيوانات و علم الحيات هي نے هميں يه بتلايا هے كه جاندار چيزوں كي باليدگي ايک عام قانون كے ماتحت هوتي هے جسكو " موازنه " يا " مقايسه " كہسكتے هيں - يعني مختلف اشيا كو باهم قياس ميں لانا اور انكا موازنه كرنا - يه قانون جسطرح حيوانات كے قد' حجم' اور اندروني ساخت ميں نافذ هے' بالكل اسيطرح رنگ ميں بهي جاري هے - چنانچه جب هم مختلف اللون حيوانات كو غور سے ديكھتے هيں ' تو انكي رنگا رنگي اسي قانون كے ماتحت نظر آتي هے -

اگر ايک جانور كے دهنے بازو پر كوئي خاص رنگين خط يا گل هے تو ضرور هے كه دوسرے بازو پر بهي بعينه ' اسي جگه ' ويسا هي رنگ هوگا ' كيونكه دونوں بازوؤں كا خمير ايک هي قسم اور ايک هي مقدار كے مادے سے بنا هے -

شير اور چيتے كے جسم كو ديكھو - مور كے پروں كا مطالعه كرو - كس نظام و ترتيب اور تناسب و تقابل كے ساتھ ايک بهتر سے بهتر نقاش كي طرح نقاشي كي گئي جس سے زياده متناسب اور با قاعده نقش و نگار هو نهيں سكتے - مختلف قسم كے هوائي پرندوں پر نظر ڈالو' اور ان چهوٹي چهوٹي تتليوں كو ديكھو جو شام كو اڑتي هوئي ديواروں پر آكر بيٹھ جاتي هيں ! انكے پروں ميں نقش و نگار رنگين كا نمود كيسا باقاعده ' كيسا منظم ' كيسا مرتب ' كس درجه با اصول هے ؟ ايک معمولي نقاش چند لكيريں بهي كهينچتا هے تو كسى نه كسى تصوير و نقش كے مقصد اپنے كو سامنے ركهتا هے - پهر كيا قدرت كي اتنى بڑي نقاشي محض ايک بے قصد و مقصد اتفاق اور تركيب جسمي هي كا نتيجه هے اور كوئى غرض اور كوئي حكمت اسميں پوشيده نهيں ؟ هل عندكم من علم فتخرجوه لنا ؟ (٦ : ١٤٨) فما لكم كيف تحكمون ؟ (١٠ : ٣٥) و يجعلون لله ما يكرهون ؟ (١٦ : ٦٢)

علماے حيوانات قانون مقائسه كو رنگوں ميں ايک باقاعده موثر قانون تسليم كرتے هيں اور كهتے هيں كه اگر شير كے خطوط ميں ايک محسوس تسويه اور نظام محفوظ هوتا هے' تو اسكي وجه صرف يهي قانون هے جسكے سبب سے اسكے دونوں پهلوؤں ميں مماثلت و مساوات نظر آتي هے -

بيشک' بعض مثاليں ايسي بهي مليںگي جهاں يه قانون بظاهر غير موثر نظر آئيگا ' ليكن جب زياده دقت نظر سے كام ليا جائيگا تو معلوم هو جائيگا كه در اصل وهاں بهي يه قانون محفوظ هے مگر كسي غير طبيعي سبب سے (مثلاً مختلف قسموں كے باهمي اختلاط سے' يا گرد و پيش كے بعض موثرات خارجيه سے' يا بعض عوارض اور انكے توارث وغيره سے) يه حالت پيدا هوگئي هے -

(مماثلت وسط)

پس هم تلاش و جستجو ميں آگے بڑهتے هيں ' اور علم الحيوانات كي بلند تر تحقيقات و معلومات كو ڈهونڈهتے هيں - همارے سامنے محققين فائزين كا ايک گروه آتا هے جس نے اسرار الوان كا غائر تر نظر سے مطالعه كيا هے' اور اسے محض فزيولوجيكل موثرات كا نتيجه بے قصد سمجهه لينے پر هماري طرح قانع نهيں هے - اس بارے ميں هميں سب سے زياده مشهور معلم' چارلس ڈارون كا ممنون هونا چاهيے جس نے اپنے سفر امريكه كے جمع كرده جانوروں كے متعلق تحقيقات كرتے هوے اس موضوع كي طرف اشاره كيا' اسكے بعد بعض حكماء حال هيں جو علم الحيوانات كي تحقيق طلب راهوں ميں تلاش منزل مقصود كيليے تگ و دو كر رهے هيں -

قانون نشو و ارتقا يا ڈارون ازم كا ايک بنيادي مسئله (Feleslogy) هے جس كا ترجمه " قانون مطابقة " كيا گيا هے' اور " ناثرات وسط " سے بهي اسے تعبير كرتے هيں - الهلال جلد ٣ نمبر ٢٤ ميں ڈاكٹر رسل ربلس پر مضمون لكهتے هوے هم اس قانون كي تشريح كرچكے هيں -

مختصر لفظوں ميں اسكا خلاصه يه هے كه حيوانات پر انكے گرد و پيش اور مولد و موطن كے تمام حالات كا اثر پڑتا هے اور رفته رفته انكے اعضا اور جسم ميں تغيرات پيدا كرديتا هے - جس قسم كي آب و هوا ميں رهتے هيں' جس طرح كا مكان انهيں ملتا هے' جيسى غذا انكے اندر جاتي هے ' اسي كے مطابق انكے اندر جسمي تغيرات بهي هوتے رهتے هيں' اور اسي كے مناسب انكے جسم كي هر شے هو جاتي هے - گرد و پيش كے حالات كو عربي ميں " وسط " كہتے هيں جو انگريزي كے لفظ (Middle) كا ترجمه هے - اسي اصطلاح كو هم نے بهي اختيار كيا هے -

اسي قانون مطابقة سے اختلاف الوان كے ايک بهت بڑے بهيد كا سراغ لگتا هے -

علماے حيوانات كي تحقيق ابهي هم لكهه چكے هيں كه اشيا كا رنگ ان اجزاء كے رنگ كا نتيجه هوتا هے جنسے وه تركيب پاتے هيں - مثلاً پته سبز هوتا هے اسليے كه اسميں كلوروفيل (Chlorophyll) هوتا هے جو سبز هے - خون سرخ هوتا هے كيونكه وه بے شمار چهوٹے چهوٹے كريوات دمويه سے مركب هے اور انكا رنگ سرخ هے (١)

پس صرف نباتات و جمادات كو پيش نظر ركهو اور غور كرو كه كرهٔ ارض كے مختلف حصوں ميں عالم نباتات و جمادات كي جسقدر پيدا وار هيں ' انكي رنگت ان اجزاء كي وجه سے ايک خاص قسم كي هوگئي هے جنكي ان حصوں ميں قدرت نے كثرت و فراواني ركهي هے - اور اسيليے هر حصهٔ زمين ميں كسي خاص رنگت كا غلبه و احاطه هے -

---

(١) " كريوات دمويه " سے مراد وه بے شمار چهوٹے چهوٹے كرے هيں جو خون ميں پائے جاتے هيں اور خوردبين سے نظر آتے هيں - تركي كے بعض مترجمين " حبيبات خورده بيني " كي اصطلاح سے بهي انهيں موسوم كرتے هيں - علماے تشريح نے دريافت كيا هے كه خون كے ايک ايک قطره ميں كئي كئي كرور كريوات دمويه هوتے هيں ! !

جب حيوانات اُن حصوں ميں رهنے لگے تو قانون مطابقة نے جس طرح انكي تمام جسماني حالت اور قويٰ كو انكے وسط (گرد و پيش) كے مطابق بنا ديا ' اسي طرح ضرور تها كه انكي رنگت بهي انكے وسط كے مطابق هوتي - كيونكه قانون مطابقة هر جسماني انفعال پر موثر هے -

چنانچه تحقيقات سے نظر آتا هے كه ايسا هي هوا - حيوانات كي ايک بهت بڑي تعداد كے متعلق ثابت هوچكا هے كه انكے جسم كى رنگت بعينه ويسي هے ' جيسي رنگت انكے گرد و پيش كے درختوں' پهولوں' پتوں' پتهر' اور زمين كي هے - يا اُن طبيعي موجودات كي هے جنسے وہ خطه گهرا هوا هے - علماء نشوؤ ارتقاء نے اس حالت كو ايک خاص موثر طبيعي تسليم كيا هے - وہ كهتے هيں كه يه " مماثلت وسط " هے - يعنے گرد و پيش كے مطابق حيوانات كے جسم كے رنگ كا بهي هونا -

مثلاً شير نيستان ميں رهتا هے - اسكا اصلي وطن وهی هے گو وہ كسي غار كے اندر يا دريا كے كنارے بهی ليٹا هوا نظر آجاے - پس اسی ليے اسكی كهال كے بالوں كا رنگ دهاري دار ' خاكی ' يا مٹيالا هوتا هے -

بعض شير ايسے هيں جو ريگستان ميں رهتے هيں - ريت كی رنگت تمهيں معلوم هے - پس انكے جسم كی رنگت بهی گرد آلود ' زردي مائل' اور بالكل ريت كی سی هوتی هے !

قطب شمالی كی دب كی رنگت ديكهی گئی هے كه بالكل سفيد هوتي هے ' كيونكه اسكے وطن كی زمين هميشه برف سے سفيد رهتی هے - اسی طرح بے شمار پرند هيں جو درختوں ميں آشيانے بناتے هيں ' اور انكی رنگت بالكل ان پتوں كی سی هوتی هے جو ان درختوں كي شاخوں ميں لگتے هيں -

يه مماثلت خواہ حيوانات اولی (Protozoa) كے ليس دار جسم كے ساتهه خارجي اجزاء ارضيه كے ملجانے كا نتيجه هو جيسا كه علماء وظائف الاعضا كا قول اوپر گذر چكا هے ' يا كسي مخفي قانون طبيعي كا نتيجه هو جيسا كه بحمد الله همارا اعتقاد هے' مگر بهر حال قانون نشو و ارتقا كے علما تسليم كرتے هيں كه اسكے اندر بعض بيش بها منافع اور حكمتيں نظر آني هيں !

از انجمله ايک حكمت جس تک فهم انساني دسترس پاسكی يه هے كه يه مماثلت حيوانات كي زندگي كے بقا اور دشمنوں سے حفظ كا ايک بهت بڑا وسيله هے - يه اگر نه هوتي تو هزارها حيوانات دنيا سے نابود هوجاتے - اس مماثلت كي وجه سے وہ اپنے دشمنوں اور اپنے سے قوي تر حيوانات كي نظروں سے پوشيدہ هوجاتے هيں - كيونكه انكي رنگت اور انكے گرد و پيش كے اشيا كي رنگت ايک هي هے' اسليے انكے دشمن كي نظريں انكے وجود كو ارد گرد كي چيزوں سے الگ كرکے نهيں ديكهه سكتيں اور وہ انكے حملے سے محفوظ رهجاتے هيں - گويا رنگت انكے ليے ايک بهترين كمين گاہ كا كام ديتي هے !

برفستان كے اندر ان جانوروں كو ديكهه لينا كسقدر مشكل هے جنكي رنگت كي سفيدي اور برف كي سفيدي ميں كچهه فرق نهيں ؟ ريگستان كے اندر ان جانوروں كو كيونكر دور سے پهنچانا جاسكتا هے جو ريت كے كسي ٹيلي كے ساتهه لگ كر ليٹ گئے هيں' اور انكی كهال بالكل اسي رنگ كي هے' جو رنگت كه ريت كي هوتي هے ؟

اسكا صحيح اندازہ ان لوگوں كو هوسكتا هے جو شكار كے شائق هيں ' اور بسا اوقات جنگلوں ميں سانپ كي نكلي هوئي دم كو ايک خوشنما اور رنگين پته سمجهه كر پكڑ ليا هے' حالانكه وہ آس رنگت والي جلد كا سانپ تها' جس رنگت كے پتوں اور گهانس سے جنگل كا وہ ٹكڑا بهرا هوا هے !

يه دنيا تنازع للبقا (Struggle for Exeslence) كا ميدان كارزار هے' اور هر حيوان اپنے دشمنوں كي بڑي بڑي صفيں اپنے سامنے ديكهتا هے جو اسكے قرب و جوار هي ميں پهيلي هوئي هيں' يا اس فضا ميں اڑتي پهرتي هيں جو اسكے اوپر پهيلا هوا هے - پس غور كرو كه اگر ان حيوانات كي رنگت آس زمين اور وسط كے مطابق نه هوتي جسميں وہ رهتے هيں ' تو انكے ليے اپنے گهروںسے نكلكر تلاش غذا ميں پهرنا اور زندہ رهنا كسقدر مشكل هو جاتا ؟ ليكن قدرت الهيه اور حكمت ربانيه نے انكي رنگت كو انكے وسط كي رنگت كے مثل بناكر انهيں دشمنوں كی نظروں سے آڑ ميں كرديا - وہ نكلتے هيں' زمين پر پهرتے هيں ' ايک درخت سے اڑكر دوسرے درخت پر جاتے هيں ' مگر انكے دشمن اكثر اوقات پهچان نهيں سكتے- وہ كسي درخت كي شاخ يا مٹي كے ٹيلے كے ساتهه لگ كر چهپ جاتے هيں' اور انكا رنگ ان چيزوں كے ساتهه ملكر دشمنوں كي نظروں كو دهوكا ديديتا هے : ان في ذالك لايات لقوم يتفكرون !

يه مماثلت كيونكر پيدا هوتي هے ؟

اگر ايک طبيعيانه مذاق ركهنے والا قدرت كي نوازش و مهرباني كے علاوہ كسي دوسرے جواب كا بهي طالب هو تو اسكا جواب يه كه ان حيوانات ميں پہلے وہ تمام رنگ پيدا هوے جنهيں علم وظائف الاعضاء كے قاعدہ سے پيدا هونا چاهيے تها' مگر بعد كو انتخاب طبيعي كا عمل شروع هوا جسكے معني يه هيں كه فطرة صرف قوي' موافق' مناسب ' موزوں' اور صحيح و سالم چيزوں هي كو باقي رهنے ديتي هے اور نشو و نما كيليے چهانٹ ليتی هے - باقي معدوم و نابود هوجاتے هيں- پس يه انتخاب جب نافذ هوا تو صرف وهي رنگ رهگئے جو انكے وسط و محيط كے مناسب تهے' اور بقيه رنگ بهت سے اعضاء كي طرح نا پيد هوگئے-

(انتخاب جنسي)

اس سے بهي بڑهكر اختلاف الوان كے مصالح و اسرار كا سراغ اُس نظريه سے لگتا هے جسے انتخاب جنسي (Sexnal Selection) كهتے هيں -

خواہ اسباب كچهه هوں' مگر واقعه يه هے كه هر قسم كے حيوانات كي خاص خاص اور الگ الگ غذائيں هيں - علم وظائف الاعضاء كي رو سے جسم پر جن چيزوں كا اثر پڑتا هے ' انميں ايک بهت بڑي شے غذا بهي هے - غذا كا اثر رنگ پر بهي پڑتا هے جو بقدر استعداد طبيعي كم و بيش هوتا رهتا هے -

چنانچه ديكها گيا هے كه حيوانات كي غذاؤں كے رنگ اگر روشن هيں تو خود انكے جسم كے رنگ بهي روشن هيں - اگر غذا كا رنگ تاريک هے تو خود انكا رنگ بهي تاريک هے -

مثلاً طوطا زيادہ تر پهل كهاتا هے' اسليے اسكا قيام پهل والے درختوں ميں رهتا هے- درختوں كے رنگ عموماً روشن هوتے هيں اسليے اسكا رنگ بهی روشن هے- يا بعض قسم كي مكهياں هيں جو اصطبلوں ميں رهتي هيں - چونكه وہ نجاست پر زندگي بسر كرتي هيں جسكا رنگ تاريک هوتا هے ' اسليے خود اُنكا رنگ بهي تاريک هو جاتا هے -

ايک عرصے كے استعمال سے جانوروں كو اپني غذاؤں كے رنگ سے ايک خاص قسم كي موانست و الفت پيدا هو جاتي هے' اسليے جب ان كي تناسلي خواهش ميں حركت هوتي هے تو وہ دوسري جنس كے انهيں افراد كی طرف بالطبع زيادہ مائل هوتے هيں جنميں

مذاکرۂ علمیہ

انکي غذاؤں کے رنگ زيادہ نماياں ہوتے ہيں - يہي شے ہے جسکو انتخاب جنسي کہتے ہيں - پس جس طرح قانون ارتقا کا انتخاب طبيعي ايک مدت مديد کے بعد پوري نوع کي نوع ميں انقلاب پيدا کرديتا ہے' اسيطرح انتخاب جنسي بھي انواع کے رنگ پر حيرت انگيز تغيرات طاري کر ديتا ہے -

بہت سے جانور ايسے ہيں جنکے رنگ عام طور پر تو معمولي حالت ميں رهتے ہيں' مگر جب انکے توالد و تناسل کا موسم آتا ہے اور نر اور مادے کي يک جائي ضروري ہوتي ہے تو رنگوں ميں ايک دلفريب چمک دمک اور ايک خاص رونق و حسن پيدا ہوجاتا ہے - حيوانات کي بعض انواع يعني کبوتر' فاختہ' مور' ايسي ہيں' جو اتحاد تناسلي سے پہلے اپني مادہ کو اپنے طرف مائل کرنے کے ليے مستانہ رقص و تواجد کرتے (يعني ناچتے) اور اپنے پروں کے دلفريب رنگوں کي ايک خاص انداز سے نمايش کرتے ہيں - اسکي وجہ سے انکے اندر دلفريبي و رعنائي کي کشش پيدا ہوجاتي ہے جو بے اختيار مادہ کو اپني طرف کھينچتي ہے اور جذبۂ طبيعي کيليے اختلاف الوان ايک بہت بڑا معين خارجي ہوجاتا ہے !

غرضکہ حيوانات کي جنسي خواهش پر رنگوں کا اثر پڑتا ہے' اور زيادہ تر وهي رنگ موثر ہوتے ہيں جو محبوب و دلفريب' نظر افروز اور دلپسند ہوتے ہيں - اس سے ثابت ہوا کہ حيوانات کي نسل کي افزايش و حفاظت کيليے قانون انتخاب جنسي اپنا کام کرتا رهتا ہے اور حيوانات کي رنگت ايک بہت بڑے مقصد حيات کو پورا کرتي ہے !

(خلاصۂ مباحث)

هم نے بہت اختصار و ايجاز سے کام ليا کيونکہ ابهي اختلاف الوان کا بہت بڑا ميدان يعني عالم نباتات کي بحث باقي ہے - اميد ہے کہ مندرجۂ ذيل امور قارئين کرام کے سامنے آ گئے ہونگے :

(۱) اختلاف الوان کے متعلق شارحين و حاملين علم نے جو کچھہ تحقيق کيا ہے' اسميں ابهي تحقيقات مزيد کي بہت بڑي گنجايش باقي ہے - تاهم موجودہ تحقيقات سے بھي ثابت ہوتا ہے کہ اختلاف الوان کے اندر حکمت الہيہ نے بعض عجيب و غريب اسرار و مصالح رکھے ہيں' اور آگے چلکر نہيں معلوم اور کسقدر اسرار منکشف ہوں ؟ قرآن حکيم اسي ليے انہيں حکمت الہي کي نشاني کہتا ہے -

(۲) قرآن حکيم نے اس زمانے ميں جبکہ انسان کي معلومات محدود تھي' اسرار خلقت کے چہرے پر نقاب پڑا تھا' اور اسکے مخاطب وہ لوگ تھے جو علم و حکمت سے بالکل نا آشنا تھے' اختلاف الوان کو اللہ کي قدرت و حکمت کي نشاني قرار ديا اور فرمايا کہ اسميں صاحبان عقل و فکر کيليے بڑے بڑے اسرار و بصائر ہيں - آج علم الحيوان اور علم الحيات کي تحقيقات اسکي تصديق کرتي ہے اور انسان نے صديوں کي تحقيق و تفتيش کے بعد چند مصالح کا سراغ لگايا ہے - يہ خدا کے کاموں کي انساني تحقيق ہے اور وہ خدا کے کلمات کا مجموعہ ہے - پھر کيا يہ اسي کا "قول" نہيں جسکے "فعل" کے اسرار و مقاصد کي تحقيقات کي جا رهي ہے ؟

لا تبديل - " لکلمات اللہ " ولا تبديل " لخلق اللہ " !

صحيفۂ فطرت کا ايک دلچسپ صفحہ

عالم نباتات اور حيوانات

مختلف الجنس اشياء ميں حيرت انگيز مشابہت

(مقتبس از سائنٹيفک امريکن)

دنيا کي جن اشياء ميں کوئي حقيقي تعلق نہيں ہے' انکي شکل يا ساخت ميں مشابہت کا سراغ لگانا ايک دلچسپ علمي مشغلہ ہے - چاہے ابتداء ميں يہ کام ايک طفلانہ حرکت معلوم ہو' مگر اس حيثيت سے اسکے مفيد ہونے ميں تو کسي کو کلام نہيں ہوسکتا کہ اس سے تخيل کو تحريک ہوتي ہے اور نفس کو تحقيق کي ايک ايسي راہ اپنے سامنے نظر آجاتي ہے جو بہت سے اہم اکتشافات تک پہنچا ديسکتي ہے -

اس مشغلہ کا تعلق خاص کر کم سن طلبہ کي تربيت سے ہے' کيونکہ ايک درجہ کے لڑکوں کے اندر فہم آميز مطالعہ سے دلچسپي پيدا کرنے ميں جو دقتيں پيش آتي ہيں' انہيں وہ لوگ فوراً تسليم کرلينگے جنہيں مدرس کي حيثيت سے کوئي تجربہ حاصل ہے - بالفاظ ديگر انکے ليے ايک ايسي شے کي ضرورت ہے جو نفس کي کل کو چلائے' اور يہ خدمت اس مشغلہ سے بخوبي انجام پاسکتي ہے -

مثلاً ممکن ہے کہ ايک پھول يا کيڑے کے صرف ديکھنے سے يہ مقصد حاصل نہ ہو ليکن اگر هم اس پھول يا کيڑے اور کسي دوسري مانوس و مالوف شے ميں کوئي ايسي مشابہت بتلا سکيں جس سے تعجب اور حيرت پيدا ہو يا بے اختيار هنسي آ جاے' تو صرف اسي ايک ابتدائي نقطہ سے چلکر اور مختلف درمياني مراحل سے گذرکر' هم بڑے بڑے سوالات ساخت طبيعي' رشتہ باهمي' گرد و پيش کے حالات کے ساتھہ مطابقت' وغيرہ وغيرہ تک طالبعلم کو ليجاسکتے ہيں - اور اسکے اندر ايک ايسي دلچسپي پيدا کرسکتے ہيں جو خشک علمي مباحث ميں ہر دماغ کو نہيں ہوسکتي !

مثال کے طور پر آرکڈ (Orchid) (۱) نامي پھول کو ليجيے - اسکي چند قسموں کے عام نام ايسے ہيں جنسے خيال پيدا ہوتا ہے کہ يہ حيوانات کے بعض اعضاء سے مشابہت رکھتے ہيں - آرکڈ کي قسميں يہ ہيں :

مين آرکڈ (Man Orchid) -

اسپائڈر آرکڈ (Spider Orchid) -

ليزرڈ آرکڈ (Lazard orchid) -

مونکي آرکڈ (Mankey Orchid) -

(۱) Orchid ايک درخت ہے جسکا دوسرا نام Aphrys ہے - اسکي بہت سي قسميں ہيں جن ميں سے بعض مشہور اور دلچسپ اقسام کا ذکر اس مضمون ميں کيا گيا ہے -

يہ درخت زيادہ تر ان ممالک ميں ہوتا ہے جو بحر ميڈيٹرين کے کنارہ پر واقع ہيں - ان کي پيدايش کا موسم فصل بہار اور آغاز گرما کا زمانہ ہوتا ہے -

یہ صحیح ہے کہ ان میں سے بعضوں کی مشابہت بہت ہی وھمی ہے مگر اسکے مقابلہ میں بعض کی مشابہت حیرت انگیز طور پر نہایت نمایاں بھی ہے اور یقیناً دقت نظر کے ساتھہ تفتیش کی متحمل ہوسکتی ہے - مثلاً بی آرکڈ (Bee Orchid) جسکا اصطلاحی نام افرس ایپفرا (Aphrys Apifera) ہے کیا ہے؟ ایک چھوٹا سا اعلی درجہ کا رنگین بھونرا ہے - بازو سر مونچھیں (Antinnea) روئیں دار جسم سبھی کچھہ اسمیں موجود ہے - اسی طرح نام نہاد فلائی ارکڈ (Fly Orchid) کا جسکا اصطلاحی نام (Aceras Anthropphoria) ہے عام اثر بھت ہی تعجب انگیز ہے - پھولوں کی قطاریں سبز پتلیوں کی صفیں معلوم ہوتی ہیں - البتہ وہ بہت ہی عجیب و غریب فلائی ارکڈ جسکو آفرس میو سیفرا (Ophrys Muoifera) کہتے ہیں اسمیں اس قسم کی مشابہت چنداں قوی نہیں ہے - تاہم ایک قوی تخیل اپنی ساحرانہ طاقت سے اگر چاہے تو اسکے پروں مونچھوں اور آگے کی طرف نکلے ہوے سر کو بلا سکتا ہے - اسکے پروں کا زیریں حصہ ایک پتلی کے مانند ہے جو شب خوابی کے کپڑے پہنے ہوئی ہے اور اسکے سینہ پر ایک پٹکا بندھا ہے!

ان مثالوں میں مشابہت کا اصلی سبب انکی کلیوں کی نچلی پنکھڑوں (Labellum) کی خاص قطع ہے -

مسلمہ طور پر آرکڈ کی کسی صنف کا شمار بہت مخصوص و ممتاز پھولوں میں نہیں کیا جاتا حالانکہ انکے حیرت انگیز تغیرات اگر تمامتر نہیں تو زیادہ تر کیڑوں کی مداخلت کا نتیجہ ہیں - ان میں سے اکثر پھولوں کی تلقیح (۱) (Pollination) محض کیڑوں

---

(۱) قدرت نے حیوانات کو نر اور مادہ دو صنفوں میں تقسیم کیا ہے - موجودہ علماء نباتات کا یہ خیال ہے کہ یہ تقسیم حیوانات کی طرح نباتات میں بھی جاری ہے - چنانچہ جب پھولوں کو خورد بینی آلات سے دیکھا جاتا ہے تو ایک ہی قسم کے پھولوں میں ایسے اجزا نظر آتے ہیں جو اپنی ساخت اور وظائف طبیعی میں ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں - ان مختلف اجزا کے اندر مختلف نوعیت کے مادے ہوتے ہیں - جب یہ مادے باہم ملتے ہیں تو پھل یا بیج پیدا ہوتا ہے - یہی پھول کی ولادت ہے -

انگریزی میں اس اختلاط و امتزاج کو Pollination کہتے ہیں -

نباتات میں نر اور مادہ کی تقسیم کوئی نیا نظریہ نہیں ہے - عربوں کو آج سے بہت قبل یعنی عین عہد جہل و بدویت میں بھی اس کا علم تھا اگرچہ اُسکا دائرہ صرف کھجور تک محدود تھا - اسکو وہ اپنی اصطلاح میں "تابیر" کہتے تھے -

یہی شے ہے جس سے جناب رسالت پناہ (صلعم) نے مدینہ والوں کو منع فرمایا تھا مگر جب اس سال پھل نہیں آئے تو پھر اجازت دیدی اور فرمایا کہ انتم اعلم بامور دنیاکم -

تابیر کا دوسرا نام تلقیح ہے -

تلقیح کا مادہ "لقح" ہے لقح کا استعمال محاورات عرب میں مختلف طور پر ہوتا ہے - لقح اونٹ اور اونٹنی کے اجتماع تناسلی کو کہتے ہیں - یہی لقح کھجوروں کی تابیر کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے - اسی کا ایک مشتق یعنی "لاقح" اس ہواء کے لیے بھی بولا جاتا ہے جسکے چلے بغیر بادل نہیں برستے - آخر الذکر محاورہ قران حکیم میں بھی استعمال کیا گیا ہے - سورہ حجر میں خدا تعالی نے اپنے احسانات کے سلسلہ میں جہاں زمین کی روئیدگی اور آسمان کی بارش کا ذکر کیا ہے وہاں فرمایا: و ارسلنا الریاح لواقح فارسلنا من السماء ماء

کی آمد پر موقوف رہتی ہے - چنانچہ جب تک کیوپڈ کے (یونانی علم الاصنام میں عشق کا دیوتا ہے - الہلال) یہ پردار پیامبر نہیں آتے اسوقت تک وہ اس قابل نہیں ہوتے کہ ان میں ایک بیج بھی پیدا ہو -

نچلی پنکھڑی کے ایک نباتاتی پلیٹ فارم پر یہ کیڑے آکر اترتے ہیں اور رس (Nectar) کے لیے پھول کا کونہ کونہ تلاش کرتے وقت اس پر کھڑے رہتے ہیں - چونکہ آرکڈ کو ان کیڑوں سے شدید تعلق ہے اسلیے ہمیں تسلیم کرلینا چاہیے کہ ہر موقع پر نچلی پنکھڑی کی مخصوص قطع کا مقصد کم و بیش انہی مہمانوں کیلیے سہولت پیدا کرنا ہوگا جنکی ضیافت زیر بحث پھول خاص طور پر کیا کرتے ہیں -

برے آرکڈ کے تمام خاندان کی شکلوں میں بیحد اختلاف ہے اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر شکل ایک خاص قسم کے کیڑے کو اپنی طرف کھینچنے یا اسے سنبھالے رکھنے کے لیے بنائی گئی ہے -

بہت سے لڑکے گل طائر کینری (canary bird flower) یا زحاف کینری (canary creeper) سے واقف ہونگے - اس کو اصطلاح میں (Tropolum canariense) (۱) کہتے ہیں - یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ اسکی کلیونکی غیر معمولی شکل صرف کیڑے ہی کی آمد کے لیے ہے - معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے پودوں کی کلیاں خاص طور پر ایک لمبی زبان والے کیڑے کی حاجت روائی کے لیے بنائی گئی ہیں جو پھول پر نہیں بیٹھتا - صرف اسکے سامنے اپنے جلد جلد حرکت کرنے والے پروں پر معلق رہتا ہے - اسی حالت میں وہ اپنی زبان نکالتا ہے اور پھول کی "مہمیز" میں (یعنی پھول کا وہ حصہ جو مہمیز کے کانٹے کی طرح ابھرا ہوا ہوتا ہے) چبھو دیتا ہے اسوقت اس کا سر پھول کے اندام نہانی (۲) (Pistil) یا عضو رجولیت (Stamer) پر ہوتا ہے اور پہلی صورت میں مادہ تولید جمع کرتا ہے اور دوسری صورت میں مادہ تولید نکالتا ہے -

---

[بقیہ حاشیہ پہلے کالم کا]

تلقیح کا لفظ ابتداً نباتات میں سے صرف کھجور کے لیے استعمال جاتا تھا مگر جب سے عربی نباتات کی تذکیر اور تانیث کا نظریہ رائج ہوا ہے اسوقت سے یہ لفظ توسعاً (Pallination) کی جگہ بھی استعمال کیا جاتا ہے - منہ -

---

(۱) (Topalolum) ایک قسم کی بیل ہے جو جنوب امریکہ میں ہوتی ہے - اسکی بہت سی قسمیں ہیں - ایک کا ذکر مضمون میں آیا ہے - جنوب امریکہ میں اس بیل کی کاشت بھی ہوتی ہے - اسکے پھولوں کے متعلق مشہور ہے کہ وہ بہت بے قاعدہ ہوتے ہیں - "کینری برڈ فلاور" اور "کینری کریپر" اسکے انگریزی نام ہیں -

(۲) گذشتہ حاشیہ میں ہم لکھہ آے ہیں کہ ایک ہی قسم کے پھولوں میں بلکہ بسا اوقات ایک ہی پھول میں دو ایسے جزء ہوتے ہیں جنکی شکل اور فرائض طبیعی مختلف ہوتے ہیں اور اسی بنا پر علماء نباتات نے درختوں میں نر اور مادہ کی تقسیم کی ہے -

جو جزء یا عضو نر کے فرائض ادا کرتا ہے اسے (Staman) اور جو مادہ کے فرائض ادا کرتا ہے اسے (Pistil) کہتے ہیں -

مثلاً گلاب کا پھول لیجیے اور اسکے درمیانی حصہ کو بغور دیکھیے جہاں آپکو بہت سے ریزے مجتمع نظر آئینگے - یہی مقام ہے جہاں اعضاء تذکیر و تانیث ہوتے ہیں - یہ ریزے نہایت ہی

ترائیٹولم نامي ایک پھول ہے جو سبز پتیوں کے ایک بیروني لفافه میں رهتا ہے - اس لفافے کو اصطلاح میں (Calyx) (۱) کہتے هیں - اس کا رنگ چمکدار اور اسکي شکل اسطرح لمبي هوتي ہے که مہمیز کا کانٹا سا معلوم هوتا ہے - اسي کا زیریں تنگ حصه رس کا مخزن ہے - اسمیں کبھي کبھي اس قدر کثرت سے رس هوتا ہے که از خود اُبلکے پیڑے تک آجاتا ہے - اسي " مہمیز " سے طائر کینری کا سر اور گردن بنتا ہے - رهي دم تو وہ پھیلي هوئي پنکھڑیوں سے پیدا هو جاتي ہے - اسکي شکل هو بہو ایک جاندار مخلوق کي سي هوتي ہے - جب وہ کلي کي حالت میں هوتا ہے تو معلوم هوتا ہے که ایک چڑیا بیٹھي ہے !

(گرم ممالک کا Birth worth)

(Arlisolochia gigas) نامی ایک آور پھول ہے جس کي نا شگفته کلي راج هنس سے مشابہت کا ایک دلچسپ نمونه پیش کرتي ہے - یه اور اسکے ساتھه کي اکثر اور قسمیں گرم مکانوں (۱) (Hot house) میں ملینگي .... یه تمام عجیب و غریب پھول جو اعجوبگي میں آرکڈ کے حریف هیں' ان دو پر والي مکھیوں کو اپني طرف کھینچتے اور پھر انکو گرفتار کرنے کے لیے بنائے گئے هیں جو نجاست اور مردار کھاتي هیں' اور اسے دوسري بہتر سے بہتر غذا پر ترجیح دیتي هیں - انکي بدبو اور زردي نعفن کی طرف خیال کو متوجه کرتي ہے جس سے انسان کو سخت نفرت پیدا هو جاتي ہے -

اس پھول کي مختلف قسموں کي ساخت میں ایک گُونه اختلاف ہے ' تاهم ان کي مشابہت کے اصلي مناظر یه هیں :

(۱) ایک ترغیب دینے والا رقبه (۲) وہ چیز جو ایک حلق یا ڈیوڑھي کي طرف رهنمائي کرتي ہے (۳) وہ راہ جو ایک اندروني کمرہ یا قید خانه میں لیجاتي ہے -

راج هنس سے " اے - بي گاس " نامي مکھیوں کي مشابہت همیں مذکورہ بالا تشریح کے سمجھنے کے قابل بنا دیتي ہے - راج هنس (یعني وہ کلي جو راج هنس معلوم هوتي ہے) کا جسم پھیلکے ترغیب دینے والا رقبه بنجاتا ہے - یه ایک وسیع کشادگي ہے جو ۲۶ انچ لمبي اور ۱۱ - انچ چوڑي هوتي ہے - تمام سطح پر خون نما ارغواني رنگ کي رگوں کا جال پھیلا هوا ہے - اور اسپر اس قسم کے بالوں کي صفیں بچھي هیں جنکي نوکیں اندر کي طرف مائل هیں -

جو مکھي اس ترغیب دینے والے رقبه پر بیٹھتي ہے ' اسے پھول کي بدبو کلي کي گردن میں جانے کي ترغیب دیتي ہے - یه گردن ایک عجیب طلسم ہے - وہ آنے وقت تو مکھي کو بے تکلف آنے دیتا ہے اور بال جانے میں سہولت پیدا کردیتے هیں' مگر جب باهر نکلنا چاهتي ہے تو وهي بال روک لیتے هیں اور مجبوراً اندر کے کمرہ میں جو راج هنس کي گردن کے پیچھے هوتا ہے' گھستي چلي جاتي ہے - یہاں اسے اصلي یا صنعتي اعضاء سے ملنا پڑتا ہے -

اس کمرہ میں مکھیاں قید هوجاتي هیں - ان میں سے جو مکھیاں دوسرے پھولوں سے آتي هیں وہ اپنے همراہ مادۂ تولید بھي لاتي هیں - اسطرح اندام نہاني (Pistil) کي تلقیح وجود میں آ جاتي ہے -

اعضاء تناسل جب بلوغ کو پہنچتے هیں تو ان مقید مکھیوں کے جسم پھر مادۂ تولید سے آلودہ هوجاتے هیں ' اور جب تک پھول پژمردہ اور اسکے حلق کے بال خشک نہیں هو جاتے ' اسوقت تک انھیں اس قید سے رهائی نہیں ملتی - [البقية تتلى]

(مسئلة قيام الهـــلال)

براے خدا و رسول الهلال کے بند کرنیکے خیال کو بالکل ترک کردیں - خدا کے لیے قوم کي حالت پر رحم کریں - اگر یه رساله بند هوگیا ' تو یقین جانیے که قوم پھر مردہ کي مردہ هو جائیگي - میرا ایمان ہے که اس رساله جیسا مفید کوئي رساله یا اخبار هندوستان میں نہیں نکلا اور نه ہے - اگر آپکے دل میں قومي درد ہے تو ضرور اسکي اشاعت بدستور جاري رکھئیگا - اگر اسکي آمدني سے ضروریات پوري نہیں هوتیں تو کیوں نہیں اسکي قیمت بڑھا دي جاتي ؟ یا تو آپ چندہ قبول کریں یا اسکي قیمت بڑھائیں -

آپکا دلي تابعدار - عبد الغني - از لاهور

حضرة المحترم - آپکے اخبار الهلال کي مالي حالت کے ضعف نے میرے دل پر بہت گہرا اثر کیا - ارادہ تو یہي تھا که البـــلاغ بیروت یا العدل قسطنطنیه کو اپنے نام جاري کراتا ' مگر اب التماس کرتا هوں که جون کا پہلا پرچه مندرجه ذیل پته پر ارسال فرمائیں -

نیـــاز منـــد

عبد العزیز - عربک پروفیسر مشن کالج - پشاور

مفصله ذیل تین اصحاب کے نام الهـــلال جاري فرمائیں -

خریدار نمبر ۲۱۰۲ ار سري نگر کشمیر

[بقیه حاشیه صفحه ۱۳ کا]

باریک خطوط یا ریشوں میں قائم هوتے هیں - ان زیروں اور ریشوں کے اجتماع سے ایک نیزہ سا بنگیا ہے جسکے سرے پر ایک بھرا هوا مشکیزہ ہے - اسکا وسط نیزہ کے سرے پر ہے ' اور دونوں گوشوں میں سے ایک گوشه ایک طرف کو زیادہ مائل ہے - یہي وہ عضو ہے جو فرائض رجولیت ادا کرتا ہے - اس مشکیزہ نما زیرے میں زرد رنگ کا ایک غبار سا هوتا ہے جسکو انگریزي میں (Pollen) اور عربي میں " طلع " کہتے هیں - خود اس مشکیزہ نما زیرہ کا اصطلاحي نام (Anther) ہے - عربي میں کبھي تو بعینه یہي الفاظ استعمال کرتے هیں اور کبھي اسے " مخزن الطلع " سے بھي تعبیر کرتے هیں -

لیکن کبھي ریشے اور زیرے کي اجتماعي صورت یه هوتي ہے که ایک نیزہ ہے جسکے سرے پر ایک دهانه سا پیدا هوگیا ہے ' اور وہ بالکل کھلا هوا ہے - یه عضو فرائض نسائیت ادا کرتا ہے - اسي واسطے هم نے اس کا ترجمه رحم کیا ہے - انگریزي میں اس عضو کو (Pistal) اور اس دهانه کو استیگما (Stigma) کہتے هیں - یہي وہ حصه ہے جو مادۂ تولید کو لیکے اندر پہنچاتا ہے - استیگما ایک ریشه پر قائم هوتا ہے اور اندر سے کھوکلا هوتا ہے - اسلیے عربي میں اسے " قناۃ " کہتے هیں - انگریزي میں اس کا نام (Style) ہے - اسکے بعد ایک تھیلي سي هوتي ہے جسمیں بیج پیدا هوتے هیں اور ابتدائي پرورش پاتے هیں اسے (ovary) کہتے هیں - عربي میں اسکا ترجمه " مبیض " کیا گیا ہے - استیگما میں هر وقت ایک لیسدار مادہ رهتا ہے - مادۂ تولید جب اُس میں داخل هوتا ہے تو اس لیسدار مادہ کے ساتھه مل کے " قناۃ " کے راسته سے " مبیض " تک پہنچ جاتا ہے -

(۱) یعنی وہ غلاف یا لفافه جسمیں کلی کھلنے سے پہلے ملفوف هوتي ہے اور جو کھلنے کے بعد بھی اکثر باقي رهتی ہے - اسکو انگریزي میں (calyx) کہتے هیں اور عربي میں " کمامه " اکمام اسکی جمع ہے -

رباعيات عمر الخيام

ايک نيا امريکن ايڈيشن

(۲)

ان رباعيوں کے کي تعداد اختلاف نے يه مسئلۂ پيدا کرديا که اصلي رباعيوں کي تعداد کتني هے ؟ اور يه جو زياده سے زياده تعداد تک رباعياں موجود هيں ' يه سب کی سب عمر خيام هي کی هيں يا نهيں ؟

مستشرقين عمر ييين کا عرصه تک يهي خيال رها که جسقدر زياده رباعياں نکلتي آتي هيں ' وه سب کي سب عمر خيام هي کي هيں ' اور جن نسخوں ميں تعداد کم هے ' وه يا تو ناقص هيں يا کسی شخص نے اپنے مذاق کے مطابق اصل ديوان رباعيات کا انتخاب کرليا هے - چنانچه جب کبهي کسي زياده تعداد والے نسخه کي ان ميں سے کسي کو اطلاع ملي تو وه اس درجه خوش هوا ' گويا علوم و حکمت قدما کا کوئي گم شده ذخيره هاتهه آگيا هے ' يا برباد شده مدرسۂ اسکندريه کے کتب خانے کا سراغ ملگيا هے !

حکيم عمر الخيام (۱)

غالباً سب سے پہلے مستشرق بزرگ و شهير ' پرو فيسر والا نتين ژوکو فسکي (Valentin Zhukovski) نے اس غلطي کو محسوس کيا ' اور ايک محققانه رساله عمر خيام پر لکهکر ثابت کيا که بڑي تعداد رباعيات منسوبۂ خيام کي الحاقي هے ' اور بعد کو کسي غلط فهمي کي وجه سے خيام کی جانب منسوب هوگئي هے -

يه رساله سنه ۱۸۹۷ ميں " المظفريه " کے رسائل کے ساتهه سينٹ پيٹرز برگ سے چهپ کر شائع هوا - اس وقت سے يورپ اور امريکه کے عمر ييين و خياميين کے حلقه ميں الحاقي رباعيات کي تحقيق و تجسس کي ايک نئي کاوش پيدا هوگئي هے -

پرو فيسر ژوکوفسکي نے اپنے دعوے کے ثبوت ميں ۸۲ رباعياں پيش کي هيں جو مختلف معروف و متداول نسخوں ميں خيام کي طرف منسوب هيں - حالانکه خيام سے انهيں کوئي تعلق نهيں - وه در اصل شيخ عطار ' خواجه حافظ ' مولانائے روم ' شيخ عبد الله انصاري ' اور انوري وغيره متوسطين شعرائے ايران کي هيں -

اس مضمون کو پڑهکر مستشرقين فرنگ نے الحاقي رباعيات کی تلاش شروع کردي - پروفيسر براؤن نے ۱۲ رباعيوں کا اور ثبوت بهم پهنچايا هے - انکے بيان کے مطابق اسوقت تک کل ۱۰۱ رباعياں الحاقي ثابت هوچکي هيں - (ان نئي الحاقي رباعيوں کی تفصيل کيليے پروفيسر براؤن کي تاريخ ادبيات ايران : Literary History of Persia, باب ۱۲ - صفحه ۲۴۶ سے ۲۵۹ تک ديکهيے)

اسميں شک نهيں که پروفيسر والنتين ژوکوفسکي کي تلاش و جستجو قابل تحسين هے ' ليکن افسوس که مستشرقين کے بعض ديگر مباحث خياميه کي طرح يه بحث همارے ليے چنداں قيمتي نهيں هوسکتي ' اور نه اس بارے ميں پروفيسر مذکور کی تحقيقات کے هم محتاج تهے -

اگر وه مشرق کے کسي ايسے شخص کي اعانت بهم پهنچا ليتے جو فارسي شاعري کا تهوڑا سا بهي ذوق رکهتا هے اور عام تذکروں اور ديوانوں کا مطالعه کر چکا هے ' تو اس مشکل کی قيمت چند سرسري لمحوں کي نظر سے زياده نه نکلتي اور بغير کسي زحمت و تلاش کے اس سوال کا حل ملجاتا - بلکه جس حد تک وه حل کرسکے هيں ' اس سے کهيں زياده وسيع و تشفي بخش هوتا -

اصل يه هے که الحاقي کلام کا سوال صرف خيام هي تک محدود نهيں هے بلکه ايک حد تک عام هے - الحاقي منسوبات کي عام بلا سے شايد هي کوئي مشهور شاعر بچا هو - اس درجه سے بهي نظر بلند کرکيجيے اور عام طبقۂ مشاهير و اعاظم مصنفين متقدمين و متوسطين کو ديکهيے تو هر علم و فن کے ارباب کمال اسي مصيبت سے دو چار نظر آئيں گے - آج کتني هي تصنيفات هيں جو امام ابو حنيفه ' جابر طرطوسي ' ابن قتيبه ' امام غزالی ' ابو معشر فلکی ' فخر الدين رازي ' بوعلی سينا ' معلم ثاني ' ابن عربی ' محقق طوسي وغيره سے منسوب هيں جنکي مصنفات هر عهد اور هر حصۂ عالم ميں معروف و متداول رهيں ' ليکن نظر دقت سے ديکها جائے تو از سر تا پا الحاقي هيں !

ناصر خسرو ' فردوسي ' خواجه حافظ ' جلال الدين رومي ' حکيم سنائی ' سب کے ديوانوں کا يهي حال هے - ليکن جن لوگوں کو ايک ادنی ذوق بهي فارسی شاعري اور مختلف اعصار ادب و علوم کے متعلق حاصل هے اور هر شاعر کے انداز مخصوص اور افکار مختصه کے متعلق نظر و بصيرة رکهتے هيں ' وه بغير کسي زحمت و کاوش کے باول نظر اندازه کرليتے هيں که کس قدر کلام اصلي هے اور کس قدر بعد کو اختلاط رواة و کاتبين اور سهو و التباس ناقلين يا بعض دسائس و اغراض شخصيه و دنيه سے ملاديا گيا هے ؟

علی الخصوص عمر خيام کے متعلق تو يه مسئله کچهه بهي دشوار نه تها - اسکا انداز بيان و نظم ايک خاص طرز کا هے - وه اپنے افکار شعريه و حکميه ميں بعض ايسي خصوصيات رکهتا هے جو چند رباعيوں کے مطالعه کے بعد هي نماياں هوجاتي هيں اور کسي دوسرے کا کلام دکهکے آنکهه دهوکا نهيں ديسکتا -

---

(۱) مصورين يورپ نے ابتک عمر خيام کی جسقدر تصويريں کهينچي هيں ' ان سب ميں مسٹر گلبرٹ جيمس کے قلم صنيع کا عموما زياده اعتراف کيا گيا هے جس نے کئي سال ايک ايراني فلسوف کے تصور ميں بسر کر ڈالے - يه تصوير اسي تصوير کو پيش نظر رکهکر منشي رحمت الله صاحب رعد نے " سوانح نظام الملک سلجوقی " کيليے بنائي تهي - جو في الحقيقت هندوستان ميں سنگي طباعت و مصوري کے ايک نهايت مستق ماهر هيں -

[illegible] اور قطار، دونوں کہتے ہیں - رِیْ رُ ن چنگ [illegible] دونوں نے لکھا ہے - خمریات اور جام و صراحي [illegible] طرح سب کے هاتھہ میں ہے - تغزل اور راز و نیاز عشق [illegible] سعدي کي طرح خسرو اور نظیري کي طرح عرفي کي کائنات شعر بھي معمور ہے' لیکن اس سے کیا ہوتا ہے ؟ گو ان سب کا لباس اور شکل و صورت ایک ہو لیکن ادائیں تو خاص خاص ہیں جو کسي طرح صاحبان نظر سے چھپ نہیں سکتیں :

من انداز قدت را مي شناسم !

میں تو کہتا ہوں کہ اُس شخص کیلیے فارسي شاعري کے ذوق و مطالعه کا دعوا حرام ہے جسمیں اتني ادا شناسي بھي نہو کہ صرف کلام سنکر ایک شاعر کو اسکے دوسرے هم رنگ و هم فکر شاعر سے تمیز کرلے :

هر که خواهد میل دیدن ' در سخن بیند مرا !

علاوہ بریں جو رباعیات عمر خیام کے نام سے منسوب کي گئي ہیں' انکا بڑا حصه فارسي کے تذکروں اور دیوانوں میں دیگر شعرا کے نام سے موجود ہے جسکے لیے کسي بڑے علمي تجسس کي ضرورت نہیں - تذکرہ دولت شاہ ' مراة الخیال ' آتشکدہ ' مجمع الفصحا ' واله داغستاني ' اس درجه کي مشہور کتابیں ہیں که معمولي درجه کے فارسي دانوں نے بھي اُنھیں ضرور دیکھا ہوگا - ان میں وہ رباعیات دوسروں کے کلام میں هر شخص دیکھه سکتا ہے - شیخ بوعلي سینا کي یه رباعي همارے یہاں بچه بچه کي زبان پر ہے :

در دهر چو یک مني و آن هم کافر
پس در همه دهر یک مسلمان نبود

لیکن بعض نسخوں میں اسے عمر خیام کے نام سے لکھدیا ہے - همارے یوروپین محققوں کو یه ثابت کرنے کیلیے بڑي هي جانکاه محنتیں گوارہ کرني پڑیں که یه رباعي خیام کي نہیں بلکه شیخ کي ہے !

اسي طرح شیخ جامي کي لوائح' لمعات' شرح ابن فرض وغیرہ رسائل میں جو رباعیات وحدة الوجود وغیرہ کے متعلق بکثرت درج کي گئي ہیں ' انکو بھي بعض ناقلین نے خیام کي طرف منسوب کر دیا - پروفیسر ژوکفسکي نے انکي تحقیقات میں کئي سال بسر کر دیے اور سینٹ پیٹرز برگ کے کتب خانے کي ایک ایک کتاب دیکھه ڈالي ' حالانکه شیخ جامي کے یه رسائل نہایت عام اور کثیر الاشاعة ہیں ' اور بمشکل کوئي فارسي داں شخص ایسا ہوگا جس نے انھیں نه پڑھا ہو !

شیخ جامي کے بعد سب سے زیادہ التباس شیخ الاسلام انصاري کي بعض رباعیات میں ہوا ہے - شیخ کي مناجاتوں کا عام انداز یه ہے که وہ پہلے نثر مسجع میں ایک دعا مانگتے ہیں یا رحمت و رافت الهیه سے مخاطبه کرتے ہیں - اسکے بعد ایک قطعه یا رباعی مناسب مقام ایراد کر کے دوسرا مخاطبه شروع کرتے ہیں - یه رباعیات اکثر خود انہی کي ہوتی ہیں - کہیں کہیں دوسروں کي بھی لے لیتے ہیں - سوز و گداز ' والہانه طلب و سوال ' عاشقانه شکوہ و شکایت ' اور عارفانه و حکیمانه حکم و مقاله ' شیخ الاسلام کي نظم و نثر کي خصوصیات ہیں مگر یہي باتیں ایک دوسرے فلسفیانه رنگ میں خیام کے هاں بھي ہوتي ہیں - عوام کو اسمیں دھوکا ہوا اور شیخ کي بہت سي رباعیاں خیام کے نام سے نسخوں میں لکھدیں - رباعیات خیام کا جو نسخه آجکل ایران اور هندوستان میں رائج ہے ' اسمیں بھي شیخ کي متعدد رباعیات ملگئي ہیں -

(ایک نئی دریافت)

یہاں تک تو هم نے اُن الحاقي رباعیات کے متعلق لکھا ہے جنکي تعداد ایک سو سے متجاوز ہے اور جنکا بڑا حصه پروفیسر والنتین ژوکفسکي نے تحقیق کیا ہے ' مگر اب هم مستشرقین یورپ کي تحقیقات سے الگ ہوکر خود نظر ڈالنا چاہتے ہیں - خیام کي مسلمه رباعیات میں سے جنکو تمام ناقدین و محققین و عمریین نے خیام کے مخصوص نوادر فکر و شعر میں سے شمار کیا ہے ' ایک رباعي یه ہے :

من بندۂ عاصیم ' رضاے تو کجاست ؟
تاریک دلم ' نور و صفاے تو کجاست ؟
ما را تو بہشت اگر بطاعت بخشي
آن بیع بود ' لطف و عطاے تو کجاست ؟

اکثر تذکرہ نویسوں نے بھي اس رباعی کو خیام کے ترجمه میں لکھا ہے اور حقیقت یه ہے که ایک نہایت هي بلند ترین مقام عبودیة و تذلل و اعتراف ہے جو بہتر سے بہتر طریقے ' اور موثر سے موثر انداز میں شاعر نے اسمیں بیان کیا ہے - اسکا حقیقي لطف صرف انہي صاحبان حال و کیفیت کو حاصل ہو سکتا ہے جو اس مقام تک پہنچ چکے ہیں -

قرآن حکیم میں برادران یوسف (علی نبینا و علیه السلام) کا عزیز مصر سے یه کہنا اسي نکته کي طرف اشارہ ہے :

جئنا ببضاعة مزجاة فاوف لنا	هم ایک ناقص پونجي لیکر تیرے
الکیل' و تصدق علینا ' ان	سامنے حاضر ہوے ہیں' لیکن تو
الله یجزي المتصدقین !	اُسکے نقص اور کمی کو نه دیکھه

بلکه اپنے لطف و کرم پر نظر رکھکر همیں بھرپور غله دیدے - یه خرید و فروخت اور برابر کا معاوضه نہیں ہے' تجھسے بطور صدقه و عطیه کے طلبگار ہیں - خدا صدقه دینے والوں کو اسکا بدله ضرور هي دیتا ہے ! " بدریوزہ گري آمده ایم نه به تجارت "

و قال المتنبی :

وهبت علی مقدار کفی زماننا
و نفسي علی مقدار کفك یطلب !

لیکن خیام کے مطالعه کرنے والے تعجب سے سنینگے که یه رباعي خیام کي نہیں ہے بلکه عارف مشہور و جلیل سلطان ابو سعید ابو الخیر قدس الله سرہ کي ہے !

سلطان ابو سعید کا کلام نظم غالبا ایک جگه جمع نہیں کیا گیا - صرف تذکروں میں چند رباعیات مل جاتي ہیں - ان مشہور رباعیات میں یه رباعي نہیں ہے - اسي لیے کسي شخص کو اسکي نسبت شبه پیدا نہیں ہوا - لیکن شیخ کے حالات و مقامات میں ایک نہایت ضخیم کتاب انکے پوتے شیخ محمد بن المنور بن ابو سعید نے لکھي ہے جسکا نام " اسرار التوحید في مقامات الشیخ ابي سعید " ہے - اسکا مطالعه کرتے ہوے یکایک اس رباعي پر میري نظر پڑگئي - اسکے مصنف نے تصریح کردي ہے که ایک خاص وجداني حالت میں یه دو بیتي شیخ کي زبان پر جاري ہوئي تھي -

اگر مزید تلاش کي جاے تو عجب نہیں که اسي طرح الحاقي رباعیات کے متعلق غیر متوقع معلومات جمع ہوجاے -

(نیا امریکن ایڈیشن)

اس تفصیل سے مقصود یه تھا که نئے امریکن ایڈیشن کي منتخبه رباعیات کي مقدار پر نظر ڈالي جاے - بیان کیا گیا ہے که اسمیں ۴۱۸ رباعیوں کا ترجمه دیا گیا ہے -

اس سے معلوم ہوتا ہے که اس ایڈیشن کے مولفین کے نزدیک اصلي مقدار اتني هي ہے - مگر هم کو یقین ہے که اسمیں ایک بڑي تعداد الحاقي رباعیات کي ہوگي - کیونکه اگر سر گور اوسلي کے نسخے کي تمام رباعیات اصلي تسلیم کرلي جائیں ' جب بھي اتني تعداد اصلي رباعیات کي ثابت نہیں ہوتي -

بہر حال همیں تکمیل و اشاعت کا انتظار کرنا چاهیے - مطالعه کے بعد صحیح راے قائم کي جاسکے گي -

مدارس اسلامیه

۱۰ مئي کا جلسۂ دهلي

(از جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب)

(۲)

(۲) اب جلسه کے واقعات سنیے :

(الف) سب سے پہلے پریسیڈنٹ کے انتخاب کا مسئله ہے - جلسه هي میں جناب پریسیڈنٹ صاحب سے صدارت کیلیے استفسار کیا گیا اور انهوں نے مهرباني فرماکر اپني رضامندي ظاهر فرمائي - پهر ان کے نام کی تحریک و تائید کي گئي - اس وقت کسي بزرگ نے کهڑے هوکر اختلاف نہیں کیا - چونکه یه جلسه ندوة العلماء کے متعلق تها اس لیے یه بهتر سمجها گیا که کسي عالم کا انتخاب کیا جائے - میں بالکل یقین دلاتا هوں که پریسیڈنٹ صاحب کے خیالات کے متعلق کسي کو بهي معلوم نه تها که کیا هیں' نه اس لحاظ سے ان کا انتخاب کیا گیا تها - خدا کے فضل سے جناب پریسیڈنٹ صاحب اس وقت هم میں موجود هیں - ان سے دریافت کرلیا جائے که کس کس نے ان سے جلسے سے پہلے کیا کیا کہا تها' اور انهیں کیا کیا هدایت کي تهي ؟ بهرحال ان کا انتخاب کیا گیا - گو اور اچهے اچهے علماء بهي جلسه میں تشریف رکهتے تهے' لیکن قومي جلسوں کے قواعد و ضوابط کے متعلق (تحریک صدارت کرنے والوں کي ناقص راے میں) جناب پریسیڈنٹ صاحب کو گروہ علماء میں نسبةً زیاده واقفیت معلوم هوتي تهي - فرض کرلیجیے که اگر ان کا انتخاب نه هوتا' تو میں دریافت کرنا چاهتا هوں که جس بزرگ کو دوسرے اصحاب اس جلسه کي صدارت کیلیے پیش کرتے تو کیا اس قسم کے اعتراضات سے ان کا اسم گرامي محفوظ رهسکتا تها - مثلاً اگر کسي تعلیم یافته شخص کو اهل جلسه پیش کرتے تو سب سے پہلے اسکي نسبت بهي یه اعتراض نہیں کیا جاتا ؟ کم سے کم مجهے معلوم نہیں ہے که وه صدر انجمن صاحب جلسه سے بهتر ایسے جلسه کو زیر انتظام رکهه سکتے' جیسا که ۱۰ مئي کا جلسه تها -

(ب) اس کے بعد میرے خطوط پیش کرنے کا واقعه ہے - میں نے جلسه میں وه خطوط اور مضامین پیش کیے تهے جو اس کي موافقت و مخالفت میں میرے پاس آئے تهے - جهاں تک مجهے یاد ہے میں نے کسي ایک خط کو بهي نہیں چهوڑا تها - مجهے معلوم تها که جلسه کي موافقت کے خطوط زیاده هیں اور اسیطرح مختلف شهروں کي انجمنوں نے جو کارروائیاں اپنے اپنے جلسوں کي بهیجي تهیں وه بهي جلسه کی موافقت میں زیاده تهیں - اگر میں ان تمام کو پڑهتا تو کم از کم ڈیڑه گهنٹه جلسه کا صرف هوتا اور مجهے معلوم تها که جلسه کو تهکا دینے والي طوالت دي جائیگي - اس لیے میں نے یه کهکر که " یه خطوط جلسه کي موافقت میں میرے پاس آے هیں لیکن ان کے پڑهنے میں آپ صاحبوں کا وقت ضایع هوگا - اس لیے ان موافق اور مخالف خطوط کو میں میز پر رکهے دیتا هوں' جس صاحب کا دل چاهے انهیں دیکهه لے " کهکر میں نے کاغذات میز پر رکهدیے - کسي صاحب نے اتني تکلیف نہیں فرمائي که انهیں دیکهتے نه کسي شخص نے مجهه سے خواهش کي که انهیں پڑهنا چاهیے - لیکن کیا تو یه کیا که جلسه کے بعد یه اعتراض کرنے لگے که ان خطوط کو جو ندوه کي موافقت میں زیاده تهے نہیں پڑها گیا - اب بهي وه سب فایل میں موجود هیں - جن صاحب کا دل چاهے انهیں پڑهکر اپنا اطمینان فرمالیں' اور دیکهه لیں که موافقت کا حصه ان میں زیاده ہے یا مخالفت کا ؟

(ج) جلسه کي بد نظمي کا ذمه بهي جلسه کرنیوالوں کي گردن پر ڈالنا ایک تسلیم شده بات سمجهي گئي ہے - مگر واقعات کبهي چهپانے سے نہیں چهپ سکتے - اصل واقعه یه ہے که اس جلسه کو برهم کرنے کا قدرتي طور پر بعض اصحاب کے دلوں میں خیال تها اور انکي دلي خواهش تهي که اس جلسه میں کوئي کارروائي نه هوسکے - اس کے ثبوت میں میں یه عرض کرنا چاهتا هوں که سب سے پہلے بولنے کے لیے جو صاحب کهڑے هوے تهے وه ندوه کے ایک معزز رکن تهے' اور پیهم جو کوشش اس فریق کي طرف سے بولنے کي هوئي وه بهي کسي شخص پر پوشیده نہیں ہے - یہانتک که اسٹرایک کا ریزو لیوشن جو سراسر اس گروه کے لیے مفید تها' اسپر کم سے کم دو گهنٹه تک جهگڑا کیا گیا - بالآخر پیش کرنیوالے نے اسے واپس لے لیا - اس کے علاوہ هر ایک شخص بولنے کے لیے کهڑا هوتا تها' اور جب اسے روکا جاتا تها تو وه کہتا تها که همیں بولنے سے روکا جاتا ہے - لیکن بولنے کي یه حالت تهي که صرف اسٹرائک کے ریزو لیوشن نے دو گهنٹے لیلیے تهے' اور آخر میں وه واپس لے لیا گیا تها - خبر نہیں واپس نه لینے کي صورتمیں اور کتني دیر لگتي - صاحبان ندوه میں سے بعض اصحاب نے علی الاعلان یه کہا که جلسه کو جلد ختم کرنے کي کوشش کي جاتي ہے' حالانکه هم ایک مہینه تک بحث کیے جائینگے - پهر شاید اس مدت کو بڑها کر انهوں نے ایک سال یا قیامت تک کی ایک چهوٹي سي قید بهي لگادي تهي - (مجهے الفاظ و مضمون ٹهیک یاد نہیں) -

ایک طرف یه حالت تهی - دوسري طرف لوگ ان بحثوں سے تنگ آگئے تهے اور ان مقرروں کی تقریروں میں آخر کار دراندازي کرنے لگے تهے - ایک اور گروه تها' جو اس وجه سے کچهه خوش نه تها که ابهی تک ان میں سے بعض مقرروں کو صدر انجمن صاحب نے بولنے کی اجازت نہیں دي تهی - اس گروه کے بعض اصحاب بهي جلسه کي بدنظمی کے ایک حد تک ذمه دار تهے - اب ان واقعات کو پیش نظر رکهکر فیصله کرلیا جاے که کون کس حد تک جلسه کی بدنظمی کا بوجهه اٹها سکتا ہے -

ایک بزرگ رکن ندوه نے جو درویش و عالم بهی هیں' مجهه سے خود فرمایا که بس اب هماري راے تو یه ہے که اس جلسه کو ختم کردیجیے' کیونکه گڑبڑ هورهی ہے - میں نے ان سے عرض کیا که اگر آپ کو جلسه میں بیٹهنے سے تکلیف هو تو آپ مکان جاکر آرام فرمائیں' یه جلسه اپنا کام کرکے ختم هوگا - کیا یه واقعات نہیں تهے ؟ اور کیا ان سے یه نہیں سمجها جاسکتا که دراصل جلسه کو کون بدنظمی کا شکار بنارها تها' اور جلسه بغیر نتیجه کے ختم کرنے کا کون خواهش مند تها ؟ اس کے بعد یه بهی سنیے که جب پریسیڈنٹ صاحب نے کمیٹی کے انتخاب کے ریزولیوشن پیش هوتے وقت یه فرمایا که میں مخالف اور موافق پانچ پانچ حضرات کو بولنے کی اجازت دونگا' اس کے بعد ووٹ لے لونگا - تو اس کی بهی مخالفت کی گئی - مگر جب پانچ پانچ حضرات دونوں طرف کے اپنی اپنی تقریریں ختم کرچکے اور پریسیڈنٹ صاحب راے لینے کے لیے آماده هوے' تو ارکان ندوه میں سے اکثر حضرات اسی وقت جلسه میں سے تشریف لیگئے -

(د) صدر انجمن صاحب پر یه غلط الزام لگایا جاتا ہے که انهوں نے لکهنو کے کسی نواب زاده کو جلسه سے علیحده کرنیکا حکم دیا' حالانکه اسکی کچهه بهی اصلیت نہیں ہے -

(ه) یه کہا جاتا ہے که جلسه میں بہت سے اصحاب بٹهائے هوے تهے - اس کے متعلق گذارش ہے که جس ذریعه سے آپ

حضرات چاہیں اس امر کو تحقیق فرمالیں کہ جو صاحب باہر سے بلائے ہوے تشریف لاے تھے' ان میں سے کسی صاحب سے بھی ہم لوگوں نے کچھہ فرمایش کی تھی ؟ دھلی میں جو پانچسو کے قریب ٹکٹ تقسیم کیے گئے تھے' کیا ان کے پاس ہم لوگوں نے کسی آدمی کو کچھہ سمجھانے کے لئے بھیجا تھا ؟ کیا مدرسہ طبیہ کے طلباء سے ہماري کمیٹی کے کسی شخص نے کچھہ فرمایش کی تھی ؟ بیشک کمیٹی کے سب ممبر ایک خیال کے تھے اور ان کے اکثر احباب ان کے هم خیال تھے اخبارات میں کافی مضامین نکل چکے تھے - دھلی کے بہت سے پڑھے لکھے حضرات ان مضامین کو پڑھ پڑھکر اپنی اپنی رائیں قائم کرچکے تھے - ایسي حالت میں اکثر اصحاب کا اصلاح ندوہ پر اتفاق تھا - جس کی ضرورت کو ندوہ کے انصاف پسند حضرات نے خود بھی تسلیم کرلیا تھا اور ۱۰ - مئی کے جلسہ میں اس کا باقاعدہ اعلان بھی هوچکا تھا - ان تمام باتوں کو پیش نظر رکھکر دھلی کے جلسہ کي عام راے کے متعلق صرف یہي صحیح قیاس هو سکتا ھے کہ وہ اصلاح ندوہ کے موید تھے اور کسی سے سبق لینے کے محتاج نہ تھے -

(و) یہ تو بار بار لکھا جاتا ھے کہ جلسہ میں مدرسہ طبیہ کے طلبہ موجود تھے' لیکن کسی منصف مزاج نے یہ نہیں لکھا کہ مدرسہ امینیہ کے اور بعض دیگر اسلامی مدارس کے طلبہ بھی جلسہ میں اچھی تعداد میں موجود تھے' جو بغیر ٹکٹ کے آگئے تھے' اور جنھیں جلسہ میں شریک ہونے سے کسی نے بھي نہیں روکا تھا - ایک طرف کسي طالب العلم کو داخل ہونے سے منتظمین نہیں روکتے تھے - اور دوسري طرف وہ یہ دیکھہ رہے تھے کہ حامیان ندوہ میں سے بعض اصحاب ایک ایک ٹکٹ کو بار بار استعمال کررہے ہیں' اور ان لوگوں کو داخل کر رہے ہیں جنہیں وہ کسی نہ کسی خاص غرض سے داخل کرنا چاهتے تھے - کیا کوئی شخص نہ کہہ سکتا ھے کہ منتظمین نے رواداري کے برتاؤ کے سوا کچھہ بھی ان امور پر نوٹس لیا -

(ز) یہ بھی اعتراض کیا جاتا ھے کہ ریزولیوشن زبر دستی پاس کرلیے گئے حالانکہ اکثر حاضرین جلسہ ان کے خلاف تھے - یہ اعتراض اور اسی قسم کے بعض دوسرے اعتراضات حقیقت میں اس قابل ہیں کہ ان کا کوئي جواب نہ دیا جاے تو زیادہ بہتر ھے - اگر یہ بات سمجھہ میں آسکتی ھے کہ جلسہ خلاف ہو اور کوئي ریزولیوشن پاس کرلیا جاے' تو اعتراض بھی سمجھہ میں آسکتا ھے - واقعہ یہ ھے کہ جب موافقت کے لیے ہاتھہ اٹھانیکو کہا گیا تو تقریبا سب نے ہاتھہ اٹھاے' لیکن جب مخالفت کے لیے ہاتھہ اٹھاے گئے تو میں نے خوب غور کرکے دیکھا' صرف دو ہاتھوں کے سوا کوئي تیسرا ہاتھہ ہوا میں بلند نہ تھا ! جلسہ میں سینکڑوں آدمي تھے اور وہ اس امر کي آسانی کے ساتھہ شہادت دے سکتے ہیں - ان سے دریافت کرلیا جاے تو اور بھی بہتر ہوگا -

(نتائج جلسہ)

میں مختصر طور پر جلسہ کے حالات بیان کرنے کے بعد اس جلسہ کے نتائج پر بحث کرنا چاہتا ہوں جس کا وعدہ میں نے اپنے اس مضمون کے ابتدائی حصہ میں کیا تھا -

میں اس جلسہ کا نتیجہ سمجھتا ہوں کہ ان بزرگان ندوہ نے جو انصاف پسند ہیں' اصلاح کی طرف قدم بڑھایا ھے' اور وہ اب اچھي جد و جہد اصلاح کیلیے کر رہے ہیں - ۱۴ جون کو انہوں نے اپنی انتظامی کمیٹی کے جلسہ کو بلایا ھے' اور اجنڈے میں حسب ذیل امور درج کئے ہیں - جن میں سے اکثر امور اصلاح سے تعلق رکھتے ہیں -

(۱) (الف) منظوري کار روائي جلسہ ہاے انتظامیہ گذشتہ -

(ب) حساب نہ ماہہ دار العلوم و ندوۃ العلماء پیش ہوگا -

(۲) جن مدرسین کي نسبت مہتمم صاحب دارالعلوم نے اپني رپورٹ شائع شدہ میں لکھا ھے کہ انہوں نے طلبہ کي اسٹرایک میں حصہ لیا ھے' ان کا معاملہ بعرض تصفیہ پیش ہوگا-

(۳) جن طلبہ نے اسٹرایک کي تھي انکي وہ درخواستیں پیش ہوں گي جن میں انہوں نے اپنے قصور کي معافی چاهي ھے' میں نے (ناظم صاحب نے) تا تصفیہ جلسہ انتظامیہ ان کو دارالعلوم اور دار الاقامۃ دونوں سے مستفیض ہونیکا عارضي حکم دیا ھے -

(۴) سالانہ ندوۃ العلماء کے طلب کرنے کي جلد سے جلد ضرورت ھے' لہذا اس کے لئے تاریخ اور مقام کا تعین کیا جائیگا -

(۵) مراسلہ ریاست بھوپال و رامپور مشعرالتواء امداد تعدادي ۵۰۰ روپیہ سالانہ بلا تعین مدت (پیش ہوگا)

(۶) یہ میر مفتي عبد اللہ صاحب اور قاضي تلمیذ حسین صاحب کي رخصت کے متعلق ھے)

(۷) ماسٹر دین محمد صاحب کے متعلق ھے)

(۸) (فقیہہ اول کي جگہ کے انتظام کے متعلق ھے)

(۹) انتخاب ممبران مجلس ہاے دار العلوم و مال و کونسل نظامت وفہرست انتخاب اراکین نامزد شدہ (جو منسلک ھے)

(۱۰) تجویز متعلق نگراني بورڈنگ ہاؤس -

(۱۱) معاملہ جلسہ دھلي منعقدہ ۱۰ مئي سنہ ۱۹۱۴ ومراسلہ مولوي ثناء اللہ صاحب پریسیڈنٹ جلسہ دھلي بابت اطلاع تقرر کمیٹي براے اصلاح ندوہ -

(۱۲) دیگر ضروري امور جو اس وقت تک ہنگامي طور پیش آجائیں یا ضروري تحریرات -

اس اجنڈا سے صاف معلوم ہوتا ھے کہ ارکان ندوہ اپنے فرائض کے ادا کرنیکے کا اهتمام کر رہے ہیں جو امید ھے کہ پورے ہوں گے - اگر وہ پورے ہوگئے تو جسقدر انہیں خوشی ہوگي اسیقدر ہندوستان کے ان تمام مسلمانوں کو بھی ہوگی جو ندوہ کے ساتھہ دل چسپی رکھتے ہیں -

اس کے علاوہ ناظم صاحب ندوہ نے اعلان کردیا ھے کہ ہم قواعد و ضوابط کو درست کرنا چاہتے ہیں اور اس غرض کے لیے وہ عام مسلمانوں کو دعوت دے رہے ہیں - پس ۱۰ - مئي کي منتخب شدہ کمیٹي بھي اپنے خیالات کو ان حضرات کي خدمت میں پیش کرے گي' اور یہي اس کا فرض ھے - ان تمام باتوں کا جو نتیجہ ہوگا' امید ھے کہ بہتر ہوگا اور ۱۰ - مئي کے جلسہ کي غرض کسي نہ کسي طرح پوري ہوجائیگي - کیونکہ معزز ارکان ندوہ میں چند حضرات خاص طور پر معاملہ فہمي میں ممتاز ہیں - وہ اچھي طرح جانتے ہیں کہ ہٹ اور ضد سے ندوہ کو نقصان پہونچنے کا اندیشہ ھے' اور صحیح مطالبات کو قبول کرنا ندوہ کي فلاح اور بہبود کا باعث ہوگا - دوسري صورت میں قوم کے ایک حصہ کی دل چسپي ندوہ کے ساتھہ ساقط ہوجانیکا خوف ھے - پس مجھے امید ھے کہ خدا نے چاہا تو تمام معاملات درست ہوجائیں گے' اور آخرکار سب ملکر ندوہ کے ایسے هي خادم بن جائیں گے - جیسے کے پہلے تھے' اور واقعات کو متفق ہوکر بالکل بھلا دیں گے -

بہت سے ایسے اعتراضات میں نے چھوڑ دیے ہیں جو گو صحیح ہیں مگر میں انہیں مہتم بالشان نہیں سمجھتا ہوں - نیز میں نے ایسے واقعات بھي ترک کردیے جن کا اس وقت ذکر کرنا مصلحت کے خلاف ھے اور وہ فریقین میں پھر نا گوار بحث کے باعث ہوجائیں گے - اگر ذمہ دار اشخاص ایسی بحثوں کو چھیڑیں گے تو میں واقعات کو دہرانے کے لئے حسب ضرورت مجبور ہونگا -

محمد اجمل

کنیـڈا میں هنـدوستــانیـوں کی حـالت زار

آن چار جانباز هندوستانی عورتوں میں سے ایـک عورت جو جـابرانه قانون کا مقابله کرنے کیلیے کنیڈا میں داخل هوگئی هیں !

کنیڈا میں هندوستانیوں کے رهنے کے مکان -

" تم لوگ همـارے ملـک میں حاکم بننے کیلیے آتے هو - هم تمهارے یہاں قلي بننے کیلیے جاتے هیں - اسپر بهي تم همیں آنے کي اجازت نهیں دیتے ؟ "

[گردت سنگه]

سردار تیجا سنگه جو کنیڈا کے نو اباد هنـدوستـانیوں کے ایـک با اثر لیڈر هیں -

بهر زمین که رسیدیم آسماں پیدا ست !

کنیڈا میں جو جهاز نوآباد هندوستانیوں کو لیکر سردار گردت سنگه گئے تهے اور جو بالاخر ظلم اور جنسیت قومی کے تعصب سے شکست کها کر غالباً واپس آجانے والا هے' اسکے ساحل کنیڈا تـک پهنچنے سے پیشتر مندرجه ذیل مراسلت مشهور اهل قلم سیته نهال سنگه نے گریفک لنڈن کو بهیجي تهي' جو تازه ولایت کی ڈاک میں آیا هے :

" کنیڈا میں هندوستانیوں کي نو آبادي کا مسئله سخت خطرے کي حالت میں نظر آتا هے - ٣٧٥ هندوستاني ایک جاپانی جهاز میں کولمبیا روانه هوگئے هیں - هندوستان کے ایشیائیوں نے یه جهاز جاپان کے ایشیائیوں سے کرایه پر لیا هے' اور دونوں یکساں طور پر کنیڈا سے اپنے حقوق کے داد خواه هیں !

هندوستاني نهـایت استقـلال و جوش اور جاں نثاري کے ولولوں کے سـاتهه روانه هوے هیں' اور اس بات پر تلے هوے هیں که برطاني رعایا هونیکی حیثیت سے اپنے حقوق حاصـل کرینگے - انکا مقصود ایک عملی آزمایش کے ذریعه اس سوال کو حل کرنا هے که آیا سلطنت برطانیه کا ایک جز هونے کے لحاظ سے انهیں کنیڈا میں رهنے کا حق حاصل هے یا نهیں ؟

ان هندوستانیـوں میں زیاده تعداد اُن سپاهي پیشه سکهوں کی هے جو زمانهٔ حال کی انگریزي لڑائیوں میں ایـک تاریخي افتخار حاصل کرچکے هیں - وه تاج انگلستان کے لیے هندوستان کے اندر اور هندوستان' سے باهر (مثلاً سرحد افغانستان' تبت' چین' سمالي لنیڈ) میں لڑچکے هیں اور بارها اپنا خون بہاچکے هیں - ان لوگوں میں شاید هی کوئي شخص ایسا هوگا جسکو یه دعوا نه هوگا که اسکے قریب اور محبوب رشته داروں میں سے کوئي نه کوئی سر فروش اس سلطنت کے لیے اپنا خون بہا چکا هے' جسکے تاج سلطنت کا سب سے زیاده قیمتي نگینه هندوستان هے - بهرحال اس بحث کو چهوڑ دو که سکهوں کے حقوق ایک وفادار برطاني سپاهی هونے کي حیثیت سے خاص نوعیت رکهتے هیں - عام قومي اور قانونی لحاظ سے دیکهو' جب بهی یه ایک نهایت هي افسوسناک اور ناقابل تحمل منظر هے - هندوستان هی کے باشندے هیں جنهوں نے محنت و مزدوري کرکے ان نو آبادیوں کو یورپ کي دار الحکومتوں کا هم سر بنا دیا هے' لیکن آج نهایت بے دردي کے ساتهه ان پر اسکا دروازه بند کیا جا رها هے - بظاهر ایسے پر فریب قواعد وضع کیے گئے هیں جنسے معلوم هوتا هے که یه دروازه چند رکاوٹوں کے ساتهه ابتک کهلا هے' مگر فی الحقیقت وه پوري طرح بند کردیا گیا هے - مثلاً ایک طرف یه قاعده رکها هے که نو آباد هندوستاني کلمبیا میں ایک هي ٹکٹ پر نه آے' دوسري طرف حکم دیدیا گیـا هے که اگر وه کسي جگهه جهاز بدلے تو اُسکو آگے بڑهنے کي اجازت نه دي جاے - اسکا صاف مطلب یهي هوا که کوئی هندوستـانی کولمبیا نه جاے - یه قانون یہاں تک سخت کردیا گیا هے که نو آباد هندوستانیوں کی بی بیاں بهي اپنے شوهر کے پاس جانے سے روک دي گئی هیں - یه ایک ایسي کهلي وحشت هے جسے اسکی حالت پر چهوڑ دینا کوئي انسان گوارا نه کریگا !

جو هندوستانی بیشتر سے وهاں موجود هیں' ان پر بهی نوکریوں کا دروازه بند کردیا گیا هے - ساتهه هي ایک طرف تو حکام نے هندوستانیوں کي بیبیوں کو اندر

مظلوم هندوستانیوں کی بے بسی کا ایک منظر ! کینیڈا کے حکام صحت مہاجرت نے نو آباد هندوستانیوں کو یہاں محبوس کردیا هے !

مسئلۂ قیـام الهـلال

الهلال نمبر ۱۲ کا مضمون بعنوان " مسئلہ قیام الهلال کا آخري فیصلہ " پڑھکر ایسا صدمہ ہوا کہ اسکا اظہار احاطۂ تحریر سے باہر ہے - نہیں معلوم کونسا جادو اس مضمون میں تھا کہ پڑھتے ہی دل ہاتھہ سے جا تا رہا اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا - مولانا ! سچ سچ عرض کررہا ہوں کہ اول تا آخر ایک ایک لفظ مکرر سہ کرر پڑھا ' اور غور کرتا رہا اور کرتا ہوں کہ نہ معلوم ہم عاجزوں کیلیے کونسا انقلاب اور کیا حشر ہونے والا ہے ؟

جناب نے فرما یا ہے کہ " الہلال نے خدا سے مہلت مانگي تھي کہ اپنے سامنے اپنے بعض مقاصد کو دیکھہ لے " اور " اب دیکھتا ہوں کہ الهلال اپنا پہلا کام پورا کرچکا ہے اور اپنے بعض مقاصد اپنے سامنے دیکھہ رہا ہے " لیکن مولانا ! خود اپنے ہي ضمیر سے فیصلہ طلب کیجیے کہ کیا " بعض مقاصد " ہي کے پورا کر دینے سے کام انجام پاسکتا ہے ؟ اگر نہیں تو پھر کیا ہم گم گشتگان ضلالت کو نیم بسمل چھوڑ نے ہي کے لیے الهلال جاري کیا گیا تھا ؟ اگر ایسا تھا (خدا نہ کرے کہ ایسا ہو) تو بہتر تھا کہ اس کام کا بیڑا ہي نہ اٹھا یا جاتا - یہ کہاں کا انصاف اور قانون ہے کہ ادھورا چھوڑ کر اعراض کیا جاے -

---

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۹ کا)

آمدکي ممانعت کردي ' دوسري طرف یہ رپورٹ عام طرحسے پھیلائي گئي کہ ہندو (ہندوستانیوں کو کنیڈا میں ہندو کہا جاتا ہے خواہ وہ مسلمان ہي کیوں نہ ہوں - جس طرح عرب ہر باشندہ ہند کو ہندو کہتے ہیں - الهلال) بالطبع نہایت اوباش ہیں - اور انکي اخلاقي و معاشرتي حالت کي متمدن آبادي متحمل نہیں ہو سکتي !

وہ ہندؤں کي جماعت جو کنیڈا میں کوماگا ٹومارو جہاز پر روانہ ہوئي ہے ' صرف یہ دکھلا نا چاہتي ہے کہ کنیڈا کي گورنمنٹ کیسے پیچیدہ طریقوں سے ہندوستاني نو آبادیوں کو روک رہي ہے ؟

یہ جہاز جو ہندوستان سے روانہ ہوا ہے اسمیں کوئي کاریگر نہیں' مستري نہیں - فقط کھیت کے قلي ہیں - یہ غیر معمولي ملازم نہیں ہیں ' اسوجہ سے انہیں مجبور نہیں کیا جاسکتا کہ ہندوستان لوٹ جائیں -

اس بات نو داتي طور پر تحقیق کرنے کے بعد ہمیں پتہ لگا ہے کہ سکھوں کے ساتھہ ملمبیا میں جو اسقدر سختي کي جاتي ہے ' اسمیں ایک حد تک غلط فہمي کو بھي دخل ہے - وہ ایسے وقت میں آئے جبکہ وہاں کے لوگ چینیوں اور جاپانیوں سے بگڑے ہوے تھے - چونکہ یہ بھي مشرقي تھے اسلیے انکے ساتھہ بھي چینیوں اور جاپانیوں کي طرح سلوک کیا گیا اور اس بات کا خیال کیا نہیں کیا گیا کہ ہندوستاني برطانی رعایا ہیں -

سلطنت کے نقطہ خیال سے ہر خیر خواہ برطانیہ اس واقعہ کو افسوس کي نظروں سے دیکھیگا - اگر کنیڈا نے یہ اشتعال انگیز طریقہ قائم رکھا تو بہت ممکن ہے کہ ہندوستان میں سخت بے چیني اور اضطراب پھیل جاے " (نہال سنگھ)

میں نہایت عاجزي سے گذارش کرتا ہوں کہ " مسئلۂ قیام الهلال کے آخري فیصلہ " کا فیصلۂ جلدي سنا دیجیے تاکہ انتشار و تردد رفع ہو جو اب نہایت شاق گذر رہا ہے - اگر فیصلہ موافق ہوا تو فبہا ' اور اگر نفي میں ہوا تو پھر بہ تعمیل آپکے اس بقول کے کہ " ایک قطعي فیصلہ کرنے میں میرے ساتھہ ہو جائیں " یہ احقر بھي آپکا ساتھہ دینے سے گریز نہیں کریگا - انشاء اللہ تعالی - الحمد للہ میں بھي پہلي منزل پوري کرچکا ہوں اور میرے سامنے بھي دوسري منزلیں کھول دي گئي ہیں - میں بھي آنکے طے کرنے کے لیے کمر بستہ ہوجاؤنگا - ناظرین الهلال بھي اپني پہلي منزلیں ختم کرچکے ہونگے اور دوسري کے طے کرنے کیلیے تیار ہونگے ' اگر وہ خدا نخواستہ اپني آیندہ منزلیں طے کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں تو انا للہ و انا الیہ راجعون -

آخر میں ناظرین الهــلال سے درخواست ہے کہ ۱۲ روپیہ سالانہ قیمت دینے پر تیار ہوجائیں - اگر وہ رضامند نہیں ہیں تو ایک پیسہ کا کارڈ ڈالکر خریداري سے سبکدوش ہوجائیں - اگر کوئي ایسا خط وصول نہ ہو تو ۱۲ - روپیہ پر رضامند سمجھ لیا جاے اور آیندہ ۱۲ روپیہ سالانہ قیمت مقرر کردي جاے -

تین خریداروں کي فہرست منسلک عریضہ ہذا ہے -

احمد علي خریدار نمبر ۳۸۹۲ - ار بھنڈدا -

آپکے اخبار کے مضامین نے جو اثر میرے دل پر کیا ہے اسکا حال صحیح ہي معلوم ہے - آپکا اخبار بے علموں کیلیے ایک ایسا مقدس درجۂ علم ہے ' جس سے بہت دین اسلام کي حقیقي اور روحاني معلومات حاصل ہوتي ہیں - خداوند کریم آپکو جزاے خیر دے - ایسے اخبار کیلیے قیام و عدم قیام کا سوال پیدا ہونا ہم مسلمانوں کیلیے حیف ہے - میرا تو یہ خیال ہے کہ ہر مسلم کے ہاتھہ میں یہ پرچہ ہونا چاہیے - في الحال تین اصحاب کے نام اخبار روانہ کیجیے آیندہ بھي انشاء اللہ کوشش کرونگا - وما توفیقي الا باللــہ -

براے خدا الهلال کے بند کرنیکا ہرگز ارادہ بلکہ وہم بھي نہ فرمائیں اللہ مددگار ہے فقط والسلام -

عزیز الدین - خریدار نمبر ۳۹۹۳ از لاہور

آج اتفاق سے ایک بزرگ سے الهلال کا پرچہ نمبر ۲۰ اور ۱۹ جو ایک ساتھہ شائع ہوا ہے ' چند منٹ کے لیے دیکھنے کو ملگیا - الهلال کي توسیع اشاعت کیلیے اہل دل حضرات جان و دل سے کوشاں ہیں - خاکسار ایک غریب طالب العلم ہے ' عربي پڑھتا ہے ' اتني اوقات نہیں جو آٹھہ روپیہ گھر سے دیکر الهلال کا خریدار بن جاؤں - کیا یہ ممکن ہے کہ آپ میرے اس عریضہ کو اپنے پرچہ کے کسي گوشہ میں جگہہ دیدیں ؟ بہت ممکن ہے کہ میري عرضي شرف قبولیت کو پہونچ جاے ' اور کوئي صاحب دل حضرت ایک سال کے لیے الهلال میرے نام آپکو قیمت بھیجکر جاري رادیں -

خاکسار سید محمد منصور احمد

مقام اوریں - ڈاکخانہ کجرہ - ضلع مونگیر

الهـــلال :

ادارۂ الهلال کا اغاز اشاعت سے یہ طریقہ رہا ہے کہ توسیع اشاعت اور اعانت طلبا وغیرہ کي غرض سے بھي کسي پر بار ڈالنا پسند نہیں کیا گیا اور پہلے سال پانچ سو پرچے طلبا کو نصف قیمت پر ' اور سو کے قریب مفت ' اور اسي طرح دوسرے سال چھہ روپیہ قیمت پر کئي سو پرچے جاري کردیے -

یہ پہلي درخواست ہے جسکا جواب ادارۂ الهلال نے خود نہیں دیا بلکہ قارئین کرام کے آگے بغرض جواب پیش کیا ہے -

میرے خیال میں جو خریدار اس وقت هیں اُنهي کو بذریعه الهــلال اطلاع دیکر قیمت ڈیوڑهی یا دوگنی کردینے کی خبر دینی چاهیے - میں اُمید رکهتا هوں که جتنے خریدار اس وقت الهــلال کے موجود هیں وه انشاء الله تعالی بڑي خوشي اور رضا و رغبت کے ساتهه اضافه کو منظور کرکے قیمت ادا کرینگے -

میري عرض کرنے کي کچهه ضرورت نه تهي' جن جن اشخاص نے الهــلال دیکها هوگا وه جانتے هونگے ' اور آپ بهي اچهي طرح واقف هیں - بے شک دعوة دیني اپنی پهلی منزل سے گذر چکی هے مگر اسکا قیام و استحکام صرف اسي صورت میں ممکن هے که تعلیمات برابر جاري رهیں اور ترغیب و تحریص کا سلسله نه توٹے - خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے الهــلال کو قائم و بر قرار رکهے اور اوسکے دلي ارادوں کو کامیاب فرماوے -

محمد زمان ' معرفت محمد ابراهیم ' ٹهیکه دار

از کلو - ایس - ایس - برما

افسوس مسئله الهــلال پر خریداران الهــلال نے پوري توجه نه کي' اگر ایک ایک خریدار بناتے تب بهي مسئله الهلال کي بابت آپ کو نمبر ۱۹ و نمبر ۲۰ میں درج کرنا نه پڑتا - خدا تعالی اس چراغ کو قائم رکهیگا - میرے نام الهــلال کي قیمت بجاے آٹهه روپیه کے باره روپیه درج کي جاوے - دوسرا پرچه زیادتي چنده کا وي - پي - روانه فرمادیں ایک خریدار پیلے دیچکا هوں- دوسرے کا پته درج ذیل هے -

فضل الهي از کلو - ایس - ایس - برما

الهــلال کي نسبت میري راے یه هے که یه پرچه ملک کیواسطے رحمت الهي هے' اسکي کسیطرح کي کمزوري ملک کے واسطے سب سے بڑي مصیبت هوگي ' لهذا اگر آپ اسکي قیمت میں اضافه کردیں تو میں نهایت خوش هونگا تاکه مالي کمزوري باقي نه رهے - دو خریدار جدید پیش کرتا هوں -

محمد یونس عفی عنه - از ملیح آباد - لکهنؤ

[illegible] حکمت بالغہ !

[illegible] جناب [illegible] عباسي چریا کوٹي نے ایک نہایت [illegible] تصنیفات و تالیفات کا قائم کیا ہے - مولوي [illegible] مضمون یہ ہے کہ قـران مجید کے کـلام الہي ہونے کے [illegible] جس قدر دلائل قائم کیے گئے ہیں اُن سب کو ایک جگہہ مرتب و مدون کردیا جائے - اس سلسلہ کي ایک کتاب موسوم بہ حکمۃ بالغـہ تین جلدوں میں چھپ کر تیار ہو چکي ہے -

پہلي جلد کے چار حصے ہیں - پہلے حصے میں قران مجید کي پوري تاریخ ہے جو اتقان في علوم القرآن علامہ سیوطي کے ایک بڑے حصہ کا خلاصہ ہے - دوسرے حصہ میں تواتر قرآن کي بحث ہے ' اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ قرآن مجید جو آنحضرت صلعم پر نازل ہوا تھا وہ بغیر کسي تحریف یا کمي بیشي کے ویسا ہي موجود ہے ' جیسا کہ نزول کے وقت تھا ' اور یہ مسئلہ کل فرقہائے اسلامي کا مسلمہ ہے - تیسرے حصہ میں قرآن کے اسماء و صفات کے نہایت مبسوط مباحث ہیں - جن میں ضمناً بہت سے علمي مضامین پر معرکۃ الارا بحثیں ہیں - چوتھے حصے سے اصل کتاب شروع ہوتي ہے - اس میں چند مقدمات اور قرآن مجید کي ایک سو پیشین گوئیاں ہیں ' جو پوري ہو چکي ہیں - پیشین گوئیوں کے ضمن میں علم کلام کے بہت سے مسائل حل کئے گئے ہیں ' اور فلسفۂ جدید جو نئے اعتراضات قرآن مجید اور اسلام پر کرتا ہے ان پر تفصیلي بحث کي گئي ہے -

دوسـري جلد - ایک مقدمہ اور دو بابوں پر مشتمل ہے - مقدمہ میں نبوت کي مکمل اور نہایت محققانہ تعریف کي گئي ہے - آنحضـرت صلعم کي نبوت سے بحث کـرتے ہوے آیۃ خاتم النبیین کي عالمانہ تفسیر کي ہے - پہلے باب میں رسول عربي صلعم کي ان معرکۃ الارا پیشین گوئیوں کو مرتب کیا ہے ' جو کتب احادیث کي تـدوین کے بعد پوري ہوئي ہیں ' اور اب تـک پوري ہوتي جاتي ہیں - دوسـرے باب میں ان پیشین گوئیوں کو لکھا ہے ' جو تدوین کتب احادیث سے پہلے ہو چکي ہیں - اس باب سے آنحضرت صلعم کي صداقت پوري طور سے ثابت ہوتي ہے -

تیسري جلد - اس جلد میں فاضل مصنف نے عقل و نقل اور علمائے یورپ کے مستند اقوال سے ثابت کیا ہے کہ آنحضرت صلعم امي تھے ' اور آپ کو لکھنا پڑھنا کچھہ نہیں آتا تھا - قرآن مجید کے کـلام الہي ہونے کي دو عقلي دلیلیں لکھي ہیں - یہ عظیم الشان کتاب ایسے پر آشوب زمانـہ میں جب کہ ہر طـرف سے مذہب اسلام پر نکتہ چیني ہو رہي ہے ' ایک عمدہ ہادي اور رہبر کا کام دیگي - عبارت نہایت سلیس اور دل چسپ ہے ' اور زبان اردو میں اس کتاب سے ایک بہت قـابل قـدر اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر سـہ جلد (۱۰۶۴) لکھائي چھپائي و کاغـذ عمدہ ہے - قیمت ۵ روپیہ *

نعمت عظمـــیٰ ! نعمت عظمـــیٰ !

امام عبد الوہاب شعراني کا نام نامي ہمیشہ اسلامي دنیا میں مشہور رہا ہے - آپ دسویں صدي ہجري کے مشہور ولي ہیں - لواقح الانوار صوفیائے کرام کا ایـک مشہور تذکرہ آپ کي تصنیف ہے - اس تذکرہ میں اولیاء - فقراء اور مجاذیب کے احوال و اقوال اس طرح پر کانٹ چھانٹ کے جمع کئے ہیں کہ ان کے مطالعہ سے اصلاح حال ہو اور عادت و اخلاق درست ہوں اور صوفیائے کرام کے بارے میں انسان سوء ظن سے محفوظ رہے - یہ لا جواب کتاب عربي زبان میں تھي - ہمارے محترم دوست مولوي سید عبدالغني صاحب وارثي نے جو اعلی درجہ کے ادیب ہیں اور علم تصوف سے خاص طور سے دل چسپي رکھتے ہیں اس کتـاب کا ترجمہ نعمت عظمیٰ کے نام سے کیا ہے - اس کے چھپنے سے اردو زبان میں ایک قیمتي اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر دو جلد (۷۲۶) خوشخط کاغذ اعلی قیمت ۵ روپیہ *

مشـا ہیـــر الاسلام ! مشاہیـــر الاسـلام ! !

یعنی اردو ترجمہ وفیات الاعیان مترجمہ مولوي عبد الغفور خان صاحب رامپوري ' جس میں پہلي صدي ہجري کے اواسط ایام سے ساتویں صدي ہجري کے خاتمہ تـک دنیائے اسلام کے بڑے بڑے علمـاء فقہـا قضاۃ شعراء متـکلمین نحوئین لغوئین منجمین مہندسین مؤرخین محدثین زہاد عباد امراء فقراء حکمـاء اطبا سـلاطین مجتہدین و صناع و مغنین وغیرہ ہر قسم کے اکابر و اہل کمال کا مبسوط و مفصل تذکرہ -

" اہل اسلام کي تاریخ [illegible] [illegible] کي واقفیت کے واسطے اہل علم ہمیشہ سے بہت ہي "عزت کي نگاہوں" سے دیکھتے آئے ہیں "

یہ کتاب اصل عربي سے ترجمہ کي گئي ہے ' لیکن مترجم صاحب ممدوح نے ترجمہ کرتے وقت اس کے اس انـگریزي ترجمہ کو بھي پیش نظر رکھا ہے ' جسے موسیو دي سیلن نے سنہ ۱۸۴۲ع میں شائع کیا تھا - سوائے اس کے اصل کتاب پر تاریخ ' تراجم ' جغرافیـہ ' لغت ' انساب اور دیگر مسائل دیني کے متعلق کثیر التعداد حواشي اضافہ کئے ہیں - اس تقریب سے اس میں کئي ہزار اماکن و بقاع اور قبائل و رجال کا تذکرہ بھي شامل ہو گیا ہے - علاوہ بریں فاضل مترجم نے انگریزي مترجم موسیو دي سیلن کے وہ قیمتي نوٹ بھي اُردو ترجمہ میں ضم کردے ہیں جن کي وجہ سے کتاب اصل عربي سے بھي زیادہ مفید ہو گئي ہے - موسیو دي سیلن نے اپنے انگریزي تـرجمہ میں تین نہایت کارآمد اور مفید دیباچے لکھے ہیں مشاہیر الاسلام کي پہلي جلد کي ابتدا میں ان کا اُردو ترجمہ بھي شریک کردیا گیا ہے - اس کتاب کي دو جلدیں نہایت اہتمام کے ساتھہ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپوائي گئي ہیں ' باقي زیر طبع ہیں - قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۴) مآثر الکرام یعـنے حسان الہند مولانا میر غلام علي آزاد بلـگرامي کا مشہور تذکرہ مشتمل بر حالات صوفیائے کرام و علمائے عظام - صفحات ۳۳۸ مطبوعـہ مطبع مفید عام آگرہ خوشخط قیمت ۲ روپیہ -

(۵) افسر اللغات - یعنے عربي و فارسي کے کئي ہزار متداول الفاظ کي لغت بزبان اردو صفحات (۱۲۲۶) قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۶) فغان ایران - یعنے اردو ترجمہ کتاب اسٹرینگلنگ آف پرشیا - مصنفۂ مسٹر مارگن شوسٹر سابق وزیر خزانـہ دولت ایران صفحات ۴۶۲ مع ۲۱ تصاویر عکسي قسم اعلی - جلد نہایت خوبصورت اور عمدہ ہے قیمت صرف ۵ روپیہ -

(۷) داستان ترکتازان ہند - کل سلاطین دہلي اور ہندوستان کي ایک جامع اور مفصل تاریخ ۵ جلد کامل صفحات (۲۶۵۶) کاغذ و چھپائي نہایت اعلی قیمت سابق ۲۰ روپیہ قیمت حال ۹ روپیہ

(۸) تمدن عرب - قیمت سابق ۵۰ روپیہ قیمت حال ۳۰ روپیہ

(۹) الفاروق - علامہ شبلي کي مشہور کتاب قیمت ۳ روپیہ -

(۱۰) آثار الصنادید - سرسید کي مشہور تاریخ دہلي کانپور کا مشہور اڈیشن با تصویر قیمت ۳ روپیہ -

(۱۱) قواعد العروض - مولانا غـلام حسین قدر بلـگرامي کي مشہور کتاب علم عروض کے متعلق عربي و فارسي میں بھي کوئي ایسي جامع کتاب موجود نہیں - نہایت خوشخط کاغذ اعلی صفحات ۴۷۴ - قیمت سابق ۴ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۲) جنـگل میں منـگل - انـگلستان کے مشہور مصنف ردیارڈ کپلنـگ کي کتاب کا اُردو ترجمہ از مولوي ظفر علي خان صاحب بي - اے - قیمت سابق ۴ روپیہ - قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۳) علم اصول قانون - مصنفۂ سر ڈبلیو - ایچ - ریٹـگن - ال - ال - ڈي کا اُردو ترجمہ جو نظام الدین حسن خان صاحب بي - اے - بي - ال - سابق جج ہائیکورٹ حیدر آباد اور مولوي ظفر علي خانصاحب بي - اے کي نظر ثاني کے بعد شائع ہوا ہے - مترجمہ مسٹر مانـک شاہ دین شاہ ششن جج دولت آصفیہ - آخر میں اصطلاحات کا فرہنـگ انـگریزي و اُردو شامل ہے کل تعداد صفحات ۸۰۸ - قیمت ۸ روپیہ -

(۱۴) میڈیکل جیورس پروڈنس - حضرت مولانا سید علي بلگرامي مرحوم کي مشہور کتاب بہ کتاب وکیلوں - بیرسٹروں اور عہدہ داران پولیس و عدالت کے لئے نہایت مفید و کارآمد ہے - تعداد صفحات ۳۸۰ مطبوعہ مطبع مفید عام آگرہ قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۵) تحقیق الجہاد - مصنفۂ نواب اعظم یار جنـگ مولوي چراغ علي مرحوم بزبان اُردو - مسئلہ جہاد کے متعلق ایک عالمانـہ اور نہایت مفصل کتاب صفحات ۴۱۲ قیمت ۳ روپیہ -

(۱۶) شرح دیوان اُردو غالب - تصنیف مولوي علی حیـدر طبا طبائي - یہ شرح نہایت قیمتي معلومات کا ذخیرہ ہے - غالب کے کـلام کو عمدہ طریقـہ سے حل کیا گیا ہے صفحات ۳۴۸ مطبوعـہ حیدر آباد قیمت ۲ روپیہ -

(۱۷) تیسیر البـاري - یعنے اُردو ترجمہ صحیح بخاري بین السطور حامل المتن صفحات تقریباً (۳۷۵۰) نہایت خوشخط کاغذ اعلی قیمت ۲۰ روپیہ -

المشتہر عبد اللہ خان بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانہ آصفیہ حیـدر آباد دکن

هر فرمایش میں الهلال کا حواله دینا ضروری هے

رینلڈ کي مسٹریز اف دي کورٹ اف لنڈن

یه مشهور ناول جو که سوله جلدونمیں هے ابهي چهپ کے نکلي هے اور تهوڑي سي رهگئي هے - اصلي قیمت کي چوتهائي قیمت میں دیجهاتي هے - اصلي قیمت چالیس ۴۰ روپیه اوراب دس ۱۰ روپیه - کپڑونکي جلد هے جسمیں سنهري حروف کي کتابت هے اور ۳۱۶ هاف ٹون تصاویر هیں تمام جلدیں دس روپیه میں وي - پي - اور ایک روپیه ۱۲ آنه محصول ڈاک -

امپیریل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سري گوپال ملک لین - بہو بازار - کلکته

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

پوتن تائین

ایک عجیب و غریب ایجاد اور حیرت انگیز شفا ' یه دوا کل دماغي شکایتونکو دفع کرتي هے - پژمرده دلونکو تازه کرتي هے - یه ایک نهایت موثر ٹانک هے جوکه ایکساں مرد اور عورت استعمال کر سکتے هیں - اسکے استعمال سے اعضاء رئیسه کو قوت پهونچتي هے - هسٹریا وغیره کو بهي مفید هے چالیس گولیونکي بکس کي قیمت دو روپیه -

زینو تون

اس دوا کے بیروني استعمال سے ضعف باه ایک بار کي دفع هو جاتي هے - اس کے استعمال کر کے هي آپ فائده محسوس کرینگے قیمت ایک روپیه آٹهه آنه -

هائي ڈرولن

اب نشتر کرانے کا خوف جاتا رها -

یه دوا آب نزول - فیل پا وغیره کے واسطے نهایت مفید ثابت هوا هے - صرف اندروني و بیروني استعمال سے شفا حاصل هوتي هے -

ایک ماه کے استعمال سے یه امراض بالکل دفع هوجاتي هے قیمت دس روپیه اور دس دنکے دوا کي قیمت چار روپیه -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

هر قسم کے جنون کا مجرب دوا

اسکے استعمال سے هرقسم کا جنون خواه نوبتي جنون ' مرگي واله جنون ' غمگین رهنے کا جنون ' عقل میں فتور ' بے خوابي و مزمن جنون ' وغیره وغیره دفع هوتي - هے اور وه ایسا صحیح و سالم هوجاتا هے که کبهي ایسا گمان تک بهي نهیں هوتا که وه کبهي ایسے مرض میں مبتلا تها -

قیمت في شیشي پانچ روپیه علاوه محصول ڈاک -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta.

ایک بولتے والي جڑي

اگر آپ اپنے لا علاج مرضوں کي وجه سے مایوس هوگئے هوں تو اس جڑي کو استعمال کرکے دوباره زندگي حاصل کریں - یه جڑي مثل جادو کے اثر دکهاتي هے - بیس برس سے یه جڑي مندرجه ذیل مرضوں کو دفع کرنے میں طلسمي اثر دکهارهي هے -

ضعف معده ' گراني شکم ' ضعف باه تکلیف کے ساتهه ماهوار جاري هونا - هر قسم کا ضعف خواه اعصابي هو یا دماغي ' آب نزول وغیره -

جڑي کو صرف کمر میں باندهي جاتي هے - قیمت ایک روپیه ۸ آنه

ایس - سي - هر - نمبر ۲۹۵ اپر چیتپور روڈ - کلکته

S. C. Har 295, Upper Chitpor Road Calcutta

پسند نهونے سے واپس

همارا من موهني فلوٹ هارمونیم سرود فائده عام کے واسطے تین ماه تک نصف قیمت میں دي جاویگي یه ساگون کي لکڑي کي بني هے جس سے آواز بهت هي عمده اور بهت روز تک قائم رهنے والي هے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیه اور نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیه ڈبل ریڈ قیمت ۷۰ و ۸۰ روپیه نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیه هے آرڈر کے همراه ۵ - روپیه پیشگي روانه کرنا چاهیئے -

کمرشیل هارمونیم فیکٹري نمبر ۱۰/۳ لوئر چیت پور روڈ کلکته -

Commercial Harmonium Factory N.o 10/3 Lover Chitpur Road Calcutta

عجیب و غریب مالش

اس کے استعمال سے کهوئي هوئي قوت پهر دوباره پیدا هوجاتي هے - اسکے استعمال میں کسي قسم کي تکلیف نهیں هوتي - مایوسي مبدل بعوشي کر دیتي هے قیمت في شیشي دو روپیه چار آنه علاوه محصول ڈاک -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمال سے بغیر کسي تکلیف اور بغیر کسي قسم کي جلد پر داغ آنے کے تمام روئیں اڑجاتي هیں - قیمت تین بکس آٹهه آنه علاوه محصول ڈاک -

آر - پي - گوش

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road, Calcutta.

سنکاري فلوٹ

تین سال کي گارنٹي

بهترین اور سریلي آواز کي ، هارمونیم سنگل ریڈ C سے تک C یا F سے F تک ، قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیه

ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیه

اسکے ماسوا هر قسم اور هر صفت کا هرمونیم همارے یهاں موجود هے -

هر فرمایش کے ساتهه ۵ روپیه بطور پیشگي آنا چاهیے -

R. L. Day. 34/1 Harkata Lane, Calcutta.

پچاس برس کے تجربه کار

ڈاکٹر رائے - صاحب کے - سي - داس کا ایجاد کرده - آرالا سهائے - جو مستورات کے کل امراض کے لیے تیر بهدف هے ' اسکے استعمال سے کل امراض متعلقه مستورات دفع هوجاتي هے ' اور نهایت هي مفید هے - مثلاً ماهوار نه جاري هونا - دفعتاً بند هوجانا - کم هونا - بے قاعده آنا - تکلیف کے ساتهه جاري هونا - متواتر یا زیاده مدت تک نهایت زیاده جاري هونا - اس کے استعمال سے بانجه عورتیں بهي باردار هوتي هیں -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کي قیمت ایک روپیه -

سوا تسهائے گولیاں

یه دوا ضعف قوت کے واسطے تیر بهدف کا حکم رکهتي هے - کیسا هي ضعف کیوں نه هو اسکے استعمال سے اسقدر قوت معلوم هوگي جوکه بیان سے باهر هے - شکسته جسموں کو از سرنو طاقت دیکر مضبوط بناتي هے ' اور طبیعت کو بشاش کرتي هے -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کي قیمت ایک روپیه

Swasthasahaya Pharmacey, 30/2 Harrison Road, Calcutta.

سلوائت

اس دوا کے استعمال سے هرقسم کا ضعف خواه اعصابي هو یا دماغي یا اور کسي وجه سے هوا هو دفع کردیتي هے ' اور کمزور قوی کو نهایت طاقتور بنادیتي هے - کل دماغي اور اعصابي اور دلي کمزوریونکو دفع کرکے انسان میں ایک نهایت هي حیرت انگیز تغیر پیدا کردیتي هے - یه دوا هر عمر والے کے واسطے نهایت هي مفید ثابت هوئي هے - اسکے استعمال سے کسي قسم کا نقصان نهیں هوتا هے سوائے فائده کے

قیمت في شیشي ایک روپیه

S. C. Roy, M. A. 36 Dharamtallah Street, Calcutta.

تمام مسلمانوں کو ان کتابوں کا پڑھنا نہایت ضروری ھے

الاســـــلام سب سے پہلی بات جو مسلمانوں کے لیے ضروری ھے یہ ھے کہ وہ مذھب اسلام کے عقاید ضروریہ سے واقف ھوں' اور ان کو خدا اور رسول خدا صلے الله علیه وسلم کے ارشاد کے مطابق درست رکھیں - کیونکہ اگر عقائد درست نہیں تو اعمال برباد ھیں - آجتک بچوں اور عورتوں کو ایمان و اعتقاد کی باتیں سکھانے کے لیے کوئی کتاب نہیں لکھی گئی تھی - مولانا فتح محمد خاں صاحب مترجم قرآن مجید نے الاسلام لکھکر اس ضرورت کو پورا کردیا ھے - خدا کی توحید کا جس کو آمیزش شرک سے پاک رکھنا نہایت ضروری ھے' بچوں کی سمجھہ کے مطابق چھپا عمدہ بیان اس کتاب میں ھے - نعیماً کسی کتاب میں نہیں - علماے کرام نے اس کتاب کو بہت پسند فرمایا' اور نہایت مفید بیان کیا ھے - مولوی نذیر احمد صاحب نے تو انداز بیان سے خوش ھوکر جا بجا الفاظ تحسین سے داد سخن شناسی بھی دی ھے - بعض اسلامی ریاستوں اور انجمنوں نے اسکو اپنے مدارس میں داخل نصاب دینی کردیا ھے - پس اگر آپ اپنے اهل و عیال کو صحیح الاعتقاد اور خالص مومن بنانا چاھتے ھوں تو یہ کتاب انکو ضرور پڑھوا لیجیے - قیمت آٹھہ آنے -

نفائس القصص و الحکایات پہلا حصہ

اس کتاب میں وہ قصے جو قرآن مجید میں مذکور ھیں اُردو میں لکھے گئے ھیں - اول تو قصے جو انسان کو بالطبع مرغوب ھیں' پھر خلاق فصاحت کے بیان فرمائے ھوئے' ناممکن تھا کہ جو شخص کلام خدا سے ذرا بھی محبت رکھتا ھو' اور اُس کے دل میں قرآن مجید کی کچھہ بھی عزت و عظمت ھو وہ ان کے پڑھنے یا سننے کی سعادت حاصل نہ کرتا - یہی سبب ھے کہ تھوڑے ھی عرصے میں یہ کتاب اب چوتھی بار چھپی ھے - پڑھنے والا انکو پڑھکر پاکیزہ خیال اور صالح الاعمال بنتا ھے - مسلمانوں کے لیے یہ کتاب نعمت عظمی ھے قیمت چھہ آنے -

نفائس القصص و الحکایات دوسرا حصہ

اس کتاب میں وہ قصے اور حکایتیں جو کتب حدیث میں مرقوم ھیں' انتخاب کرکے اُردو میں جمع کی گئی ھیں - ان سے بھی وھی فائدہ حاصل ھوتا ھے' جو قرآن مجید کے قصوں سے ھوتا ھے - نہایت پر لطف اور بیش بہا چیز ھے - قیمت پانچ آنے یہ بیعوں کتابیں بہ نشان ذیل دستیاب ھوتی ھیں :

نذیــر محمد خان کمپنی - لاھــور

الہلال کی ایجنسی

ھندوستان کے تمام اُردو' بنگلہ' گجراتی' اور مرھٹی ھفتہ وار رسالوں میں الهـلال پہلا رسالہ ھے' جو باوجود ھفتہ وار ھونے کے روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ھوتا ھے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ھیں تو ایجنسی کی درخواست بھیجیے -

منیجر

روغن بیگم بهـــار

حضـرات اهلکار امراض دماغی کے مبتلا و گرفتار' وکلا' طلبہ' مدرسین' معلمین' مولفین' مصنفین' کیخدمت میں التماس ھے کہ یہ روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابھی دیکھا اور پڑھا ھے' ایک عرصے کی فکر اور سونچ کے بعد بہترے مفید ادویہ اور اعلی درجہ کے مقوی روغنوں سے مرکب کرکے تیار کیا گیا ھے' جسکا اصلی ماخذ اطباے یونانی کا قدیم مجرب نسخہ ھے' اسکے متعلق اصلی تعریف بھی قبل از امتحـان ریش از تجربہ مبالغہ سمجھی جا سکتی ھے صرف ایک شیشی ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یہ امر ظاھر ھو سکتا ھے کہ آجکل جو بہت طرحکے ڈاکٹر کمیراجی تیل نکلے ھیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بھی کرتے ھیں آیا یہ یونانی روغن بیگم بہار امراض دماغی کے لیے بمقـابلہ تمام مروج تیلونکے کہانتک مفید ھے اور نازک اور شوقین بیگمـات کے گیسوؤنکو نرم او نازک بنانے اور دراز و خوشبو دار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کہانتک قدرت اور تاثیر خاص رکھتا ھے - اکثر دماغی امراض کبھی غلبۂ برودت کیوجہ سے اور کبھی شدت حرارت کے باعث اور کبھی کثرت مشاغل او ر معنت کے سبب سے پیدا ھو جاتے ھیں' اسلیے اس روغن بیگم بہار میں زیادہ تر اعتدال کی رعایت رکھی گئی ھے تاکہ ھر ایک مزاج کے موافق ھر مرطوب و مقوی دماغ ھونیکے علاوہ اسکے دلفریب تازہ پھولوں کی خوشبو سے ھر وقت دماغ معطر رھیگا' اسکی بو غسل کے بعد بھی ضائع نہیں ھوگی - قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک ۵ آنہ درجن ۱۰ روپیہ ۸ آنہ -

بٹیکا

بادشاہ و بیگموں کے دائمی شباب کا اصلی باعث یونانی مڈیکل سایئنس کی ایک نمایاں کامیابی یعنی -

بٹیکا ـــ کے خواص بہت ھیں' جن میں خـاص خـاص باتیں عمر کی زیادتی' جوانی دائمی' اور جسم کی راحت ھے' ایک گھنٹہ کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبہ کی آزمایش کی ضرورت ھے -

راما نرنجن تیلہ اور برنمیر انجن تیلا - اس دوا کو میں نے ابا و اجداد سے پایا جو شہنشاہ مغلیہ کے حکیم تھے - یہ دوا فقط ھمکو معلوم ھے اور کسی کو نہیں درخواست پر ترکیب استعمال بھیجی جائیگی -

" ونڈر فل کائیھو " کو بھی ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیہ بارہ آنہ -

مسک پلس اور الکٹریک ویگر پرسٹ پانچ روپیہ بارہ آنہ محصول ڈاک ۲ آنہ

یونانی ٹوتھ پاؤڈر کا سامپل یعنی سر کے درد کی دوا لکھنے پر مفت بھیجی جاتی ھے - فوراً لکھیے -

حکیم مسیح الرحمن - یونانی میڈیکل ھال - نمبر ۱۱۵/۱۱۴ مچھوا بازار اسٹریٹ - کلکتہ

Hakim Masihur Rahman
Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta.

دہلی میں علمی خزانہ

(۱) عظیم الشان قرآن شریف - ... روپے والی تفسیر حقانی کا خلاصہ - سجاوندی لغت و اعراب چڑھے ھوے ھیں - ۲ بیہ مجلد آٹھ روپے غیر مجلد ساڑھے چھہ روپے ✤

(۲) داستان پاستان - فاتحہ ثانی ہر ہسپانیہ چار جلد قیمت ساڑھے چار روپے ✤

(۳) چمنستان عرب جج کے مکمل حالات قیمت سوا روپیہ ✤

(۴) لباب الاحادیث مسایل اسلام قیمت بارہ آنے

(۵) اولیاءِ دہلی - بزرگان دہلی کے مسلسل حالات قیمت [illegible]

(۶) مجلد مجموعہ کلام اقبال - قیمت اٹھارہ آنے ✤

(۷) یاسمین - زنانہ تعلقات دنیا ایک افسانے کے پیرایہ میں قیمت [illegible]

(۸) راحت زمانی - مستورات کیلئے بیش بہا کتاب ھے قیمت [illegible]

(۹) مہر افروز - بیکماتی زبان کی شیرینی سے لبریز قیمت آٹھ آنے ✤

(۱۰) اتالیق نسواں - دس حصے قابل دید کل قیمت پانچ روپے

(۱۱) حامی النسواں - طرز تمدن سے معمور قیمت چھ آنے

(۱۲) انقلاب ٹرکی - قیمت ڈیڑھ روپے ✤

(۱۳) سکندر نامہ فارسی مکمل - قیمت چودہ آنے ✤

(۱۴) آثار دہلی و دربار دہلی - قیمت چھہ آنے ✤

(۱۵) طب - اخلاق - ادب - انشا و غیرہ کی جملہ کتب - کتب سرکاری و کتب انجمن حمایت الاسلام کتب تاریخ اسلامی

(۱۶) راز و نیاز کے کارڈ ۔ درجن و ۱۲ درجن ✤

(۱۷) سراج الاخبار کابل فارسی - دولت علیہ خداداد افغانستان کا باتصویر پندرہ روزہ اخبار چندہ سالانہ دس روپے نمونہ مشتہری [illegible]

ملنے کا پتہ - جنرل نیوز ایجنسی اینڈ بک ڈپو بلی ماران دہلی

مشاهیر اسلام رعایتی قیمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلي قیمت ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۲) حضرت بابا فرید شکرگنج ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۳) حضرت محبوب الهي رحمة الله علیه ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۴) حضرت خواجه حافظ شیرازي ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۵) حضرت خواجه شاه سلیمان تونسوي ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۶) حضرت شیخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۷) حضرت امیر خسرو ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۸) حضرت سرمد شهید ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۹) حضرت غوث الاعظم جیلاني ۳ انه رعایتي ۱ انه (۱۰) حضرت عبد الله بن عمر ۳ انه رعایتي ۱ آنه [۱۱] حضرت سلمان فارسي ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه [۱۲] حضرت خواجه حسن بصري ۳ آنه رعایتي ۱ آنه [۱۳] حضرت امام رباني مجدد الف‌ثاني ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۱۴) حضرت شیخ بهاالدین ذکریا ملتاني ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۱۵) حضرت شیخ سنوسي ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۱۶) حضرت عمر خیام ۳ آنه رعایتي ۱ انه (۱۷) حضرت اما بخاري ۵ آنه رعایتي ۲ آنه (۱۸) حضرت شیخ محي الدین ابن عربي ۴ آنه رعایتي ۶ پیسه (۱۹) شمس العلما ازاد دهلوي ۳ انه رعایتي ۱ انه (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انه رعایتي ۱ انه (۲۱) شمس العلما مولوي نذیر احمد ۳ انه رعایتي ۱ انه (۲۲) آنریبل سرسید مرحوم ۹ رعایتي ۲ انه (۲۳) رائٹ انریبل سید امیرعلي ۲ انه رعایتي ۳ پیسه (۲۴) حضرت شهباز رحمة الله علیه ۵ آنه رعایتي ۲ آنه (۲۵) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازي ۵ انه رعایتي ۲ انه (۲۶) حضرت شبلي رحمة الله ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۲۷] کرشن معظم ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه [۲۸] حضرت ابو سعید ابوالخیر ۲ انه عایتي ۳ پیسه [۲۹] حضرت مخدوم صابر کلیري ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۳۰] حضرت ابونجیب سهروردي ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۳۱] حضرت خالدبن ولید ۵انه رعایتي ۲ انه [۳۲] حضرت امام غزالي ۶ انه رعایتي ۲ انه ۲ پیسه [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ انه رعایتي ۲ انه [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ انه رعایتي ۶ پیسه [۳۵] حضرت امام شافعي ۶ انه رعایتي ۱۰ پیسه [۳۶] حضرت امام جنید ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۳۷] حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ - آنه - رعایتي ۲ - آنه (۳۸) حضرت خواجه قطب الدین بختیار کاکي ۳ - آنه رعایتي ۱ - آنه ۳۹) حضرت خواجه معین الدین چشتي ۵ - آنه - رعایتي ۲ آنه (۴۰) غازي عثمان پاشا شیر پلیونا اصلي قیمت ۵ آنه رعایتي ۲ آنه - سب مشاهیر اسلام قریباً دو هزار صفحه کي قیمت یک جا خرید کرنیسے صرف ۲ روپیه ۸ - انه - (۴۰) رفتگان پنجاب کے اولیاے کرام کے حالات ۱۲ - انه رعایتي ۶ - انه (۴۱) آئینه خود شناسي تصوف کي مشهور اور لاجواب کتاب خدا بیني کا رهبر ۵ انه - رعایتي ۳ - انه - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنه رعایتي ۶ - انه - [۴۳] حالات حضرت شمس تبریز ۶ - انه - رعایتي ۳ انه - کتب ذیل کي قیمت میں کوئي رعایت نهیں - [۴۴] حیات جاوداني مکمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جیلاني ۱ روپیه ۸ انه [۴۵] مکتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمه ڈیڑھه هزار صفحه کي تصوف کي لا جواب کتاب ۲ روپیه ۷ انه [۴۶] هشت بهشت اردو خواجگان چشت اهل بهشت کے مشهور حکیموں کے باتصویر حالات زندگي معه انکي سینه به سینه او رصدري مجربات کے جو کئي سال کي محنت کے بعد جمع کئے گئے هیں - اب دوسرا ایڈیشن طبع هوا هے اور جن خریداران نے جن نسخوں کي تصدیق کي هے انکي نام بهي لکهدئے هیں - علم طب کي لاجواب کتاب هے اسکي اصلي قیمت چهه روپیه هے اور رعایتي ۳ روپیه ۸ انه [۴۸] البحریان اس نا مراد مرض کي تفصیل تشریح اور علاج ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۴۹] صابون سازي کا رساله ۲ انه رعایتي ۳ پیسه - (۵۰) انگلش ٹیچر بغیر مدد اُستاد کے انگریزي سکهانے والي سب سے بهتر کتاب قیمت ایک روپیه (۵۱) اصلي کیمیا گري یه کتاب سونے کي کان هے اسمیں سونا چاندي رانگ سیسه - جسته بنانے کے طریقے درج هیں قیمت ۲ روپیه ۸ آنه

حرم مدینه منوره کا سطحي خاکه

حرم مدینه منوره کا سطحي خاکه یا (Plan) هے جو ایک مسلمان انجنیرنے موقعه کي پیمایش سے بنایا هے - نهایت دلفریب متبرک اورروغني معه رول وکپڑا پانچ رنگوں سے طبع شده قیمت ایک روپیه - علاوه محصول ڈاک -

ملنے کا پته — منیجر رساله صوفي پنڈي بهاؤ الدین ضلع گجرات پنجاب

هز مجسٹي امیرصاحب افغانستان کے ڈاکٹر نبي بخش خان کي مجرب ادویات

جواهر نور العین بیس روپیه ماشه والا خالص ممیره بهي جواهر نورالعین کا مقابله نهیں کرسکتا - اور دیگر سرمه جات تو اسکے سامنے کچهه بهي حقیقت نهیں رکهتے - اس کي ایک هي سلائي سے ۵ منٹ میں نظر دوکني ' دهند اور شبکوري دور ' اورککرے چند روز میں ' اور پهوله ' ناخونه ' پڑبال ' موتیابند ' ضعف بصارت عینک کي عادت اور هر قسم کا اندها پن بشرطیکه آنکهه پهوٹي نه هو ایک ماه میں رفع هوکر نظر بحال هوجاتي هے - اور آنکهه بنوانے اور عینک لگانے کي ضرورت نهیں رهتي ' قیمت فی ماشه درجه خاص ۱۰ روپیه - درجه اعلی ۴ روپیه - درجه اول ۲ روپیه -

حبوب شباب آور دنیا بهر کي طاقتور دواؤں سے اعلی اور افضل' مولد خون اور محرک اور مقوي اعصاب هیں - نا طاقتي اور پیر و جوان کي هر قسم کي کمزوري بهت جلد رفع کرکے اعلی درجه کا لطف شباب دکهاتي هیں - قیمت ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

طلسم شفا هر قسم کا اندروني اور بیروني درد اور سانپ اور بچهو اور دیوانه کتے کے کاٹنے سے زخم کا درد چند لمحه میں دور ' اور بد هضمي' قئے' اسهال' منهه اور' زبان' حلق اور مسوڑوں کي ورم اور زخم اور جلدي اور امراض مثلاً چنبل ' داد' خارش' پتي اُچهلنا ' خناق ' سرکان ' دانت کي درد ' کنٹهیا اور نقرس وغیره کیلیے ازحد مفید هے - قیمت ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

حسن افروز ایک منٹ میں سیاه فام کو گلفام بناکر اور چهره کي چهایاں اور سیاه داغ دور کرکے چاند سا مکهڑا بناتا هے - قیمت في شیشي ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

تریاق سگ دیوانه اِس کے استعمال سے دیوانه کتے کے کاٹے هوئے مریض کے پیشاب کے راسته مچهر کے برابر دیوانه کتے کے بچے خارج هوکر زهر کا آثر زائل ' اور مریض تندرست هوجاتا هے - قیمت في شیشي ۱۰ روپیه نمونه ۳ روپیه -

طلائے مهاسه چهره کے کیلوں کي ورم ' درد اور سرخي رفع ' اور پکنا اور پهوٹنا مسدود کرکے انهیں تحلیل کرتا هے - قیمت فی شیشي ایک روپیه - حبوب مهاسه اِن کے استعمال سے چهره پر کیلوں کا نکلنا موقوف هوجاتا هے قیمت في شیشي ایک روپیه -

اکسیر هیضه هیضه ایک ایسي ادنے مرض نهیں هے که هر ایک حکیم اور ڈاکٹر کامیابي کے ساتهه اِنکا علاج کرسکے - لهذا ایک واحد دوا اس کے علاج کیلئے کافي نهیں هوا کرتي - اسکے ۳ درجه هوتے هیں - هر درجه کي علامات اور علاج مختلف هے - پس جس کے پاس اکسیر هیضه نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ موجود نه هوں وه خواه کیسا هي قابل اور مستند ڈاکٹر کیوں نه هو اس مرض کا علاج درستی سے نهیں کرسکیگا - لهذا وبا کے دنونمیں هر سه قسم کي اکسیر هیضه تیار رکهني چاهئے - قیمت هر سه شیشي ۳ روپیه -

پته : — منیجر شفاخانه نسیم صحت دهلی دروازه لاهور

جام جہاں نما

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نہ ہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بھرکی کسی ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک ہزار روپیہ نقد انعام

ایسی کارآمد ایسی دلفریب ایسی فیض بخش کتاب لاکھہ روپے کو بھی سستی ہے - یہ کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھہ لیے - دنیا کے تمام سر بستہ راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کی موجودگی میں ریا ایک بڑی بھاری لائبریری (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

ہر مذہب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کی ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم ہئیت - علم بیان - علم عروض - علم کیمیا - علم برق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - گیان سرود - قیافہ شناسی اہل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ ہر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے کہ مطالعہ کرتے ہی دلمیں سرور آنکھونمیں نو پیدا ہو بصارت کی آنکھیں وا ہوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشہور آدمی آنکے عہد بعہد کے حالات سوانعمری؛ و تاریخ دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے ہر موسم کیلیے تندرستی کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کی فہرست ، آنکی قیمتیں، مقام اشاعت وغیرہ - بہی کھاتہ کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے الشاہر دازی طب السانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج ہاتھی ، شتر ، گائے بھینس، گھوڑا ، گدھا بھیڑ ، بکری ، کتا وغیرہ جانوروںکی تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکی موا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوہر (جن سے ہر شخص کو عموماً کام پڑتا ہے) ضابطہ دیوانی فوجداری ، قانون مسکرات ، میعاد سماعت رجسٹری اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالک کی بولی ہر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اردو کے بالمقابل لکھی ہیں آج ہی وہاں جاکر روزگار کر لو اور ہر ایک ملک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفر سے متعلق ایسی معلومات آجتک کہیں دیکھی نہ سنی ہونگی اول ہندوستان کا بیان ہے ہندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وہاں کی تجارت سیر گاہیں دلچسپ حالات ہر ایک جگہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگھی جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے ہیں اسکے بعد ملک برھما کا سفر اور اس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (روبی واقع ملک برھما) کے تحقیق شدہ حالات وہاں سے جواہرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تھوڑے ہی دنوں میں لاکھہ پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر پیرایہ میں قلمبند کی ہیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفر کا بالتشریح بیان ملک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصر - افریقہ - جاپان - اسٹریلیا - ہر ایک علاقہ کے بالتفسیر حالات وہانکی درسگاہیں دخانی کلیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جہاز کشتی سفر کا مجمل احوال کرایہ وغیرہ سب کچھہ بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعہ دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسی دلاویز کہ پڑھتے ہوے طبیعت باغ باغ ہو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیہ - ۸ - آنہ محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گھڑی

گارنٹی ۵ سال قیمت صرف چھہ روپے

ولایت والوں نے بھی کمال کر دکھایا ہے اس عجائب گھڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی ہوئی ہے - جو ہر وقت آنکھہ مٹکاتی رہتی ہے ، جسکو دیکھکر طبیعت خوش ہو جاتی ہے - ڈائل چینی کا، پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - وقت بہت ٹھیک دیتی ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستی چھین نہ لیں تو ہمارا ذمہ ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھہ روپیہ -

آٹھہ روزہ واچ

گارنٹی ۸ سال قیمت ۶ چھہ روپیہ

اس گھڑی کو آٹھہ روز میں صرف ایک مرتبہ چابی دیجاتی ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار ہیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتی ہے کہ کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے ہیں - برسوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - قیمت صرف چھہ روپے - زنجیر سنہری نہایت خوبصورت اور بکس ہمراہ مفت -

چاندی کی آٹھہ روزہ واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کی آٹھہ روزہ واچ - جو کلائی پر بندھسکتی ہے مع تسمہ چرمی قیمت سات روپے

بجلی کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور ہر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ، ابھی ولایت سے بنکر ہمارے یہاں آئی ہیں - نہ دیا سلائی کی ضرورت اور نہ تیل بتی کی - ایک لمپ راتکو اپنی جیب میں یا سرہانے رکھلو جسوقت ضرورت ہو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ہے - رات کیوقت کسی جگہ اندھیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر ہو فوراً لیمپ روشن کر کے خطریسے بچ سکتے ہو - یا رات کو سوتے ہوے ایکدم کسیوجہ سے آٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفہ ہے - منگوا کر دیکھیں تب خوبی معلوم ہوگی - قیمت ۱ ۸ محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کی روشنی ہوتی ہے ۳ روپیہ ۸ آنہ -

ضروری اطلاع — علاوہ انکے ہمارے یہاں سے ہر قسم کی گھڑیاں، کلاک اور گھڑیونکی زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنما مل سکتی ہیں ، اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھیں اکٹھا مال منگوانے والوں کو خاص رعایت کی جاویگی - جلد منگوا لیجے -

منیجر گپتا اینڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقام ٹوھانہ - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کي شکایتوں سے پریشان هیں تو اسکي دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصه هوگا ' اور کام کاج کهانے پینے نهانے میں هرج اور نقصان نه هوگا کهانے میں بدمزه بهي نهیں هے -

قیمت سوله گولیوں کی ایک ڈبیه ۵ آنه محصول ڈاک ایک ڈبیه سے چار ڈبیه تک ۵ آنه

یه دو دوائیں همیشه اپنے پاس رکهیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبهي آپکو درد سرکي تکلیف هو یا ریاح کے درد میں چهٹ پٹاتے هوں تو اسکے ایک ٹکیه نگلنے هي سے پل میں آپکے پهاڑ ایسے درد کو پاني کردیگي -

قیمت باره ٹکیونکي ایک شیشي ۶ آنه محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشي تک ۵ آنه -

نوٹ — یه دونوں دوائیاں ایک ساتهه منگانے سے خرچ ایک هي کا پریگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکته

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بهت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں ' اور جب تهذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تهي تو تیل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجها جاتا تها - مگر تهذیب کی ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چهانٹ کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنا یا گیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے ' اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جویاں هے - بنابریں هم نے سالها سال کی کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں کو جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے - اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے ' بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بهي جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئي کام چل نهیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیا گیا هے ' اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اُگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نهیں هوتے - درد سر ' نزله ' چکر ' اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید هے - اسکي خوشبو نهایت خوشگوار و دل آویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت في شیشي ۱۰ آنه علاوه محصول ڈاک -

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایا کرتے هیں ' اسکا بڑا سبب یه بهي هے که ان مقامات میں نه تو دوا خانے هیں اور نه ڈاکٹر ' اور نه کوئی حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتهارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تا که اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچي هیں ' اور هم دعوے کے ساتهه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال کے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهرکر آنے والا بخار - اور وه بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو ' یا وه بخار ' جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹیاں بهي هوگئي هوں ' اور اعضا کي کمزوري کی وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے ' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجاے تو بهوک بڑه جاتي هے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کی وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي هے - نیز آسکي سابق تندرستي از سر نو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں ' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هوجاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه
" چهوٹي بوتل باره - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

المشتهر و پرو پرائٹر
ایچ - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولٹو ٹوله اسٹریٹ - کلکته

[6]

جہان اسلام

جہان اسلام کے پرچے
دفتر الہلال سے ۳ آنہ کا
ٹکٹ بھیجکر منگوائیں -
منیجر

شہبال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ - جو خاص دار الخلافت سے ترکی زبان میں نکلتا ہے - ادبي - سیاسي - علمی اور سائنٹفک مضامین سے پرہے - گرافک کے مقابلہ کا ہے - ہر صفحہ میں تین چار تصاویر ہوتے ہیں - عمدہ آرٹ کاغذ نفیس چھپائي اور بہترین ٹائپ کا نمونہ - اگر ترکونکے انقلاب کا زندہ تصویر دیکھنا منظور ہو تو شہبال ضرور منگائیے - ملنے کا پتہ :

پوسٹ آفس فرخ بک نمبر ۹ نمبر ۱۰ نمبر ۱۳
Constantinople - استامبول

ایک سنیاسی مہاتما کے دو نادر عطیئہ

حبوب مقوي — جن اشخاص کي قوی زائل ہوگئے ہوں وہ اس دوائي کا استعمال کریں - اس سے ضعف خواہ اعصابي ہو یا دماغي یا کسي اور وجہ سے بالکل نیست نابود ہو جاتا ہے - دماغ میں سرور و نشاط پیدا کرتي ہے - تمام دلي دماغي اور اعصابي کمزوریوں کو زائل کرکے انساني ڈھانچہ میں معجز نما تغیر پیدا کرتي ہے قیمت ۵۰ گولي صرف پانچ روپیہ -

منجن دندان — دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا ہے - امراض دندان کا قلع قمع کرتا ہے - ہلتے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے - دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑھوں پر ملا جاوے تو بچہ دانت نہایت آساني سے نکالتا ہے - منھہ کو معطر کرتا ہے - قیمت ایک ڈبیہ صرف ۸ آنہ -

تریاق طحال — تپ تلي کیلیے اس سے بہتر شاید ہی کوئي دوائي ہوگي - تپ تلي کو بیخ و بن سے نابود کرکے بتدریج جگر اور قوی کي اصلاح کرتا ہے - قیمت في شیشي ۱ روپیہ ۴ آنہ -

ملنے کا پتہ - جي - ایم - قادري اینڈ کو - شفاخانہ حمیدیہ منڈیالہ ضلع گجرات پنجاب

ہندوستاني دوا خانہ دہلي

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبی کار و بار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور ہوچکا ہے - صدہا دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بنی ہوئی ہیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اسی کارخانہ سے مل سکتے ہیں) عالی شان کار و بار' صفائی' ستھرا پن' ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا کہ :

ہندوستانی دوا خانہ تمام ہندوستان میں ایک ہی کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت، (خط کا پتہ)

منیجر ہندوستانی دوا خانہ دہلی

الہلال کي ششماہی مجلدات قیمت میں تخفیف

الہلال کي شش ماہي مجلدیں مرتب و مجلد ہونے کے بعد آٹھہ روپیہ میں فروخت ہوتي تھیں لیکن اب اس خیال سے کہ نفع عام ہو' اسکي قیمت صرف پانچ روپیہ کردي گئي ہے -

الہلال کي دوسري اور تیسري جلد مکمل موجود ہے - جلد نہایت خوبصورت ولایتي کپڑے کي - پشتہ پر سنہري حرفوں میں الہلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیادہ کي ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ ہاف ٹون تصویریں بھي ہیں - کاغذ اور چھپائي کي خوبی محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصلہ بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیہ کچھہ ایسي زیادہ قیمت نہیں ہے - بہت کم جلدیں باقی رہگئی ہیں -

(منیجر)

جہان اسلام

یہ ایک ہفتہ وار رسالہ عربي ترکی اور اردو - تین زبانوںمیں استنبول سے شایع ہوتا ہے - مذہبي سیاسي اور ادبي معاملات پر بحث کرتا ہے - چندہ سالانہ ۸ روپیہ ہندوستاني اور ترکوں سے رشتۂ اتحاد پیدا کرنیکے لیے ایک ایسے اخبار کي سخت ضرورت ہے اور اگر اسکے توسیع اشاعت میں کوشش کی گئي تو ممکن ہے کہ یہ اخبار اس کمي کو پورا کرے -

ملنے کا پتہ ادارۃ الجریدہ فی المطبعۃ العثمانیہ چنبرلي طاش
نمبرہ صندوق البوستہ ۱۷۳ - استامبول
Constantinople

اڈیٹر الہلال کي راے

(نقل از الہلال نمبر ۱۸ جلد ۴ صفحہ ۱۵ [۳۶۱]

میں ہمیشہ کلکتہ کے یورپین فرم جیمس مرے کے یہاں سے عینک لیتا ہوں - اس مرتبہ مجھے ضرورت ہوئی تو مسٹر - ایم ان - احمد - اینڈ سنز [نمبر ۱۵/۱ رپن اسٹریٹ کلکتہ] سے فرمایش کي - چنانچہ دو مختلف قسم کي عینکیں بنا کر انہوں نے دي ہیں ' اور میں اعتراف کرتا ہوں کہ وہ ہرطرح بہتر اور عمدہ ہیں اور یورپین کارخانوں سے مستغني کر دیتی ہے - مزید بر آں معاملہ قیمت میں بھي ارزاں ہیں ' کام بھي جلد اور وعدہ کے مطابق ہوتا ہے -

[ابو الکلام آزاد ۲ مئي سنہ ۱۹۱۴]

صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کي بینائی کي کیفیت تحریر فرمائے پر ہمارے لائق و تجربہ کار ڈاکٹروںکي تجویز سے اصلي پتھر کی عینک بذریعہ وي - پی ارسال خدمت کي جائیگي - اسپر بھي اگر آپکے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدل دی جائیگي -

عینک نکل کماني مع اصلي پتھر کے قیمت ۳ روپیہ ۸ آنہ سے ۵ روپیہ تک -
عینک رولڈ گولڈ کماني مع اصلي پتھر کے قیمت ۶ روپیہ سے ۱۲ روپیہ تک
عینک اسپشل رولڈ گولڈ کمانی مثل اصلی سونے کے ' ناک چوڑي خوبصورت حلقہ اور شاخیں نہایت عمدہ اور دائر مع اصلی پتھر کے قیمت ۱۵ - روپیہ محصول وغیرہ ۶ آنہ -

ایم - ان - احمد اینڈ سنز تاجران عینک و گھڑي - نمبر ۱/۱۵ رپن اسٹریٹ ڈاکخانہ ویلسلي - کلکتہ

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

Telegraphic Address,
" Alhilal CALCUTTA "
Telephone, No. 648

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۲ جلد ۵

کلکتہ چہار شنبہ ۱۳ شعبان ۱۳۳۲ ہجری

Calcutta: Wednesday, July, 8. 1914.

قیمت فی پرچہ ساڑھے تین آنہ

تار کا پتہ - ادرشہ

نواب ڈھاکہ کي سرپرستی میں

— :*: —

یہ کمپنی نہیں چاهتي هے کہ هندوستان کي مستورات بیکار بیٹھي رهیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لهذا یہ کمپني امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتي هے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں نٹل نٹنگ (یعنے سپاري تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپني آپکو ۱۵۰ روپیہ میں جوہ باف موزے کی مشین دیگي ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا سهل هے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اورگنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسي مشین دیگي جسمیں گنجي تیار هوگی جس سے روزانہ ۲۵روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنـي هر قسم کے کاتے هوے اون جو ضروري هوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی هے - کام ختم هوا - آپنے روانہ کیا اور آسی دن روپے بهی مل گئے ! پهر لطف یہ کہ ساتهہ هي بننے کے لیے چیزیں بهي بهیج دي گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت هیں -

— :*: —

آنریبل نواب سید نواب علي چودهري (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کي چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزونکي قیمت اور اوصاف سے بہت تشفي هے -

مس کشم کماري دیوي - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتي هوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماهواري آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی هوں -

---

نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کو میں جانتا هوں - یہ کمپنی اس وجہ سے قائم هوئي هے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپنی نہایت اچھی کام کر رهی هے اور موزہ وغیرہ خود بنواتی هے - اسکے ماسواے کم قیمتی مشین منگا کر هر شخص کو مفید هونے کا موقع دیتی هے - میں ضرورت سمجھتا هوں کہ عوام اسکی مدد کریں -

---

چند مستند اخبارات هند کی راے

— * —

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ نے کمپنی نے بنائے هیں اور جو سودیشی میلہ میں نمایش کے واسطے بهیجے گئے تهے نہایت عمدہ هیں اور بناوٹ بهی اچھی هے - محنت بهی بہت کم هے اور ولایتی چیزوںسے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ هے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا هے -

اس کمپنی کی پوري حالت آپکے سامنے موجود هے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا هوسکتا هے -

ترنج سول کورٹ روڈ سنکائیل -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بهیج دیا جائیگا -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

AL-HILAL.
Proprietor & Chief Editor,
Abul Kalam Azad
14. McLeod Street.
CALCUTTA
Yearly. Subscription Rs. 8
Half yearly 4-14

مدیر مسئول و رئیس قلم تحریر
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی
مقام اشاعت
۱۴ — مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلی فون نمبر ۶۴۸
سالانہ — ۸ — روپیہ
ششماہی — ۴ — ۱۲ — آنہ

نمبر ۲ | کلکتہ: چہار شنبہ ۱۳ شعبان ۱۳۳۲ ھجری | جلد ۵
Calcutta: Wednesday, July, 8. 1914.

شذرات

حادثۂ کرانچی

کرانچي کي بائسکوپ کمپني کے مقدمے کے متعلق پچھلے ہفتے هم نے کچھه نہیں لکھا - باوجودیکه همیں معلوم هوچکا تھا که مجسٹریٹ نے مقدمه خارج کردیا ھے -

اسکا سبب یه تھا که تفصیل صحیح کے منتظر تھے اور اُن وجوہ کو معلوم کرنا چاهتے تھے جنکي بنا پر مقدمه خارج کیا گیا ھے -

جس تار میں مقدمے کے خارج کیے جانے کي خبر دي گئي تھي ' اسي میں میر محمد ایوب صاحب بیرسٹرایٹ لا کرانچي کا یه بیان بھي نقل کیا تھا که "اس فلم کو (حضرۃ) پیغمبر اسلام (صلے الله علیه وسلم) سے کوئي تعلق نہیں " نیز ظاهر کیا تھا که انھوں نے یه راے فلم کے دیکھنے کے بعد قائم کي ھے -

مجسٹریٹ شہر نے خود جاکر اس فلم کو دیکھا اور اسکے بعد مدعي سے کہا که مقدمه اُتھالے - اُس نے انکار کیا اور مقدمه خارج کردیا گیا -

اس تار کے پڑھنے سے یه خیال پیدا هوتا تھا که بہت ممکن ھے ' اس معاملے میں عام مسلمانوں کو کچھه غلط فہمي هوگئي هو' اور انھوں نے عربي لباس میں تصویریں دیکھکر بجاے خود یه نتیجه نکال لیا هو که پیغمبر اسلام (صلے الله علیه وسلم) کو اس عالم میں دکھلایا گیا ھے -

یه بھي بالکل سچ ھے که مراکش ' مصر' سوڈان ' اور بلاد عرب کے بعض امرا و رؤساء کے متعلق فرانس میں صدها حکایتیں تصنیف کي گئي هیں اور ان میں مسلمانوں کي بدویت' خونریزي' ظلم و سفاکي' نفس پرستي ' اور حرم کي فرضي زندگي کے مکروہ واقعات دکھلائے گئے هیں - بعض حکایتوں میں آخري نتائج کسی قدر تحسین نما هوتے هیں - مثلاً ایسي حکایتیں جن میں انکي شجاعت ' دوست نوازي ' وفاے عهد ' اور مهمان پرستي کے مناظر بھي آتے هیں' تاهم چونکه مسلمانوں کے متعلق صدها غلط بیانیوں کا اعتقاد عام طور پر راسخ هوگیا ھے - اسلیے ان میں بھي کثرت ازدواج ' شدت و افراط طلاق ' اور حرم کي مکروہ و وحشیانه عیش پرستي کا تذکرہ ضرور هي آجاتا ھے -

دئي سال هوے ' ایک باهر کی کمپنی بمبئی میں آئي تھی - میں نے اسکا چھپا هوا پروگرام دیکھا تھا جسکی سرخی " مولائی حفیظ کا انصاف " تھی - پڑھنے سے معلوم هوا که ایک مراکشی امیر اور ایک فرانسیسی جنرل کی بیوي کا قصه ھے - مراکشی امیر مولائی حفیظ سلطان مراکش کے هاں اسے دیکھکر عاشق هوجاتا ھے اور صحرائی بدؤں کی ایک جماعت بھیجکر گرفتار کرلیتا ھے - فرانسیسی جنرل اپنی حکومت سے طالب اعانت هوتا ھے مگر وہ کچھه نہیں کرسکتی' اور بڑي تلاش و جستجو کے بعد بھی مفقود الخبر عورت کا پته نہیں لگتا - آخر وہ سلطان کے پاس جاتا ھے اور اسکے تخت کا پایه پکڑکے روتا ھے - سلطان متاثر هوکر وعدہ کرتا ھے اور بادیه نشین قبائل کے ایک شیخ کو بلاتا ھے - شیخ جاتا ھے اور ایک پرانے کھنڈر کے غار نما تهه خانے سے عورت کو نکالکر رها کردیتا ھے -

اسکے بعد مراکشي امیر گرفتار هوتا ھے اور سلطان کے آگے مقدمه پیش کیا جاتا ھے - وہ حکم دیتا ھے که ایک خونخوار شیر کے پنجرے میں زندہ ڈالدیا جاے -

اس حکایت میں بظاهر تو یه معلوم هوتا ھے که ایک مسلمان سلطان کے انصاف ' مساوات ' اور عدالت میں عدم امتیاز مسلم و مسیحي کا نمونه پیش کیا گیا ھے - لیکن در حقیقت اس سے ایک طرف تو مسلمان امرا کي وحشت و نفس پرستي دکھلانا مقصود ھے' دوسري طرف انصاف کے پردے میں مولاے عبد الحفیظ کي خونخواري اور درندگي ' که مجرم کو زندہ شیر کے آگے ڈالدیا !

میں اس فلم کو دیکھنے کیلیے گیا - میرے ساتھه ایک پارسي شخص تھا - جب مراکشي امیر کے حرم کے وحشیانه مناظر آے تو وہ هنسنے لگا - میں نے کہا که واقعات میں جو جزئیات دکھلاے گئے هیں وہ عقلاً مستبعد هیں' اور کوئي مسلمان ایسا نہیں کرسکتا - اُس نے کہا : " اس حکایت کا مصنف مسلمانوں کا دوست ھے - ایک مسلمان پادشاہ کا انصاف دکھلا رها ھے - وہ انپر تہمت نہیں تراش سکتا " میں نے کہا که اگر تمهارا عقیدہ یه ھے تو جس غرض سے حکایت لکھي گئی تھي وہ حاصل هوگئي !

غرض اسمیں شک نہیں که اس بارے میں غلط فہمي بھي هوسکتي تھي' اور میر محمد ایوب صاحب کی شہادت اسکي توثیق میں بیان کي گئي تھي -

مگر دوسري طرف مسلمانوں کي درخواست تھي ' جسمیں نہایت وثوق کے ساتھه دعوا کیا گیا تھا اور پروگرام کی نقل شامل کردي تھی - سینی میٹوگراف کا قاعدہ ھے که هر منظر سے پہلے ایک صفحه سادہ سامنے آتا ھے جسپر اسکے متعلق مختصر حالات لکھے هوتے هیں - صدها آدمي جو تماشا گاہ میں برافروخته هوگئے تھے' اُن میں کوئي نه کوئي تو ضرور انگریزي جانتا هوگا اور اُس نے پڑھا هوگا که کیا لکھا ھے ؟

ایسي حالت میں یه مان لینا بھي مشکل تھا که دعوا سرے سے ایک جاهلانه حماقت کا نتیجه ھے اور اسکي کوئي اصلیت نہیں -

هم نے کرانچي کے بعض باخبر اور موثق اشخاص کو تار دیا - اسکے جواب میں جو تحریر آئي ' وہ مراسلات کے صیغہ میں درج کردي گئي ہے - اسکے مطالعہ سے اس مشکل کا اصلي حل منکشف هوجا تا ہے -

اس اثنا میں جو مراسلة مسٹر محمد علي نے کي تھي ' وہ بھي معزز معاصر " کامریڈ " نے شائع کردي ہے' اور علی الخصوص اسکا وہ حصہ قابل غور ہے جسمیں میر ایوب صاحب کا آخري تار درج ہے -

ان تمام بیانات کے پڑھنے سے معلوم هوتا ہے کہ جو پروگرام شائع کیا گیا تھا' اسمیں حسب قاعدہ صرف فلم کا نام دیا تھا اور لکھا تھا کہ " عظیم " کا واقعہ دکھلایا جائیگا - کوئي تصریح نہ تھي کہ اس واقعہ کا تعلق کس شخص سے ہے' اور کس نے عظیم کي بیوي کے ساتھہ وحشیانہ سلوک کیا تھا ؟ لیکن جب تماشہ دکھلایا گیا تو اسمیں " دي پرافت " (النبي) کا لفظ موجود تھا' اور صدها آدمیوں نے اسے اپني آنکھوں سے دیکھا - خود میر محمد ایوب (جنکا اضطراب حال اور متضاد و متباین طرز شہادت اس بارے میں نہایت افسوس ناک ہے) " کامریڈ " کو لکھتے هیں کہ " تماشے میں پرافت کا لفظ دکھلایا گیا تھا "

معزز مراسلہ نگار کرانچي وثوق کے ساتھہ اپني چشم دید شہادت پیش کرتے هیں کہ تماشے کے پورے هال میں " دي پرافت " کے معنی " عرب کے نبي " هي کے سمجھے گئے ' تمام یوروپین اور پارسي شرکاء نے ایسا هي یقین کیا ' اور مختلف مناظر کو دیکھکر باواز بلند ایسے جملے کہے جن میں " پیغمبر عرب " کي طرف اشارہ کیا گیا تھا - تماشے کا " پرافت " بالکل عربي لباس میں تھا ' اونٹ پر سوار تھا ' معجزات دکھلا رہا تھا ' اور لوگوں کو مخاطب کرکے ملکوں کے فتح ' قوموں کي تسخیر ' مال غنیمت کے حصول ' اور بادشاهت کے قیام کي بشارت دیتا تھا - سب سے زیادہ یہ کہ " خوني جہاد " کا حکم بھي اسکے احکام خاص میں سے دکھلایا گیا تھا ' اور لوگوں کو لونڈي غلام بنا لینا اسکا دائمي مشغلہ تھا - یہ دونوں چیزیں اُس تصویر کے نمایاں خال و خط هیں جو عموما یورپ کے سوانح نویس اور علي الخصوص مشنري مصنف پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) کي اپنے ذهنوں میں بناتے هیں - ان تمام حالات کي موجودگي میں قدرتي طور پر هر شخص وهي نتیجہ نکالیگا جو عام مسلمانان کرانچي نے نکالا ' اور کوئي وجہ نہیں کہ ایسا نتیجہ نہ نکالا جاتا - اگر " دي پرافت " سے مقصود کوئي اور شخص تھا ' تو فلم میں اسکي تشریح کردیني چاهیے تھي - تشریح کسي طرح کي نہیں کي گئي - ایک عرب کو مشہور عربي خصائص کے ساتھہ پیش کیا گیا ' اور وہ تمام باتیں اسکے ساتھہ دکھلائي گئیں جو معاندین شیاطین اسلام کے باني کي نسبت بیان کیا کرتے هیں - پھر بتا دیا کہ یہ ایک " نبي " کا قصہ ہے - ایسي حالت میں سوائے اُن عجیب الخلقت عقلوں کے جو شاید کرانچي کے بعض تعلیم یافتہ مسلمانوں کو دي گئي هو ' دنیا بھر کي عقلیں تو یہي سمجھیں گي کہ باني اسلام پیغمبر عرب کا قصہ دکھلایا جا رہا ہے -

رہا میر محمد ایوب بیرسٹرات لا کي شہادت کا بیان تو همیں افسوس کے ساتھہ کہنا پڑتا ہے کہ میر صاحب نے کرانچي سے باهر کے مسلمانوں کو پہلي مرتبہ اپني نسبت معلومات دیتے هوے کوئي مناسب حالت اختیار نہیں کي ' اور بہتر تھا کہ وہ مسئلہ کي اهمیت اور نتائج کو پوري طرح محسوس کرکے ایک اصلي راہ اعتدال اختیار کرتے - انھوں نے پکچر پیلس کے منیجر کي وکالت کا بار حاصل اپنے سر لے لیا' حالانکہ بغیر اس نا مناسب پوزیشن کے وہ اصلي حقیقت کو غلط فہمیوں سے الگ کرسکتے تھے - وہ کہتے هیں کہ " جب ان کے ... دیکھي تو خیال کیا کہ ان بہت سے ... میں سے ہے جو فرانس میں مراکش کي زندگي

دکھلانے کیلیے تیار کي گئي هیں ' اور جنھیں فرانس کے لوگ اپنے اخلاقي اور مذهبي معیار کے مطابق سمجھکر بنایا کرتے هیں "

لیکن ساتھہ هي وہ اپنے اُس تار میں جو کامریڈ کو بھیجا ہے ' صاف صاف یہ بھي تسلیم کرتے هیں کہ " فلم کے مناظر میں " دي پرافت " (النبي) کا لفظ دکھلا یا گیا تھا "

یقیناً جس وقت فلم کے مناظر کي نسبت انھیں " مراکشي زندگي " کي تفسیر و توجیہ کا خیال هوا تھا ' اسي وقت " دي پرافت " کا لفظ بھي آنکي نظر سے گذرا هوگا -

پھر یہ کیسي عجیب بات ہے کہ فلم کے پورے مناظر میں کہیں بھي " مراکش " کا نام نہیں آیا ہے' تاهم میر صاحب نے اپنے ذهني قیاس اور خیالي توجیہ کي بنا پر سمجھہ لیا کہ یہ مراکش کي وہ تصویر ہے جو " فرانسیسي معیار اخلاق و مذهب " کے مطابق بنائي گئي ہے ' لیکن " دي پرافت " کا لفظ بے شمار اشارات و قرائن کے ساتھہ خود فلم کے اندر دکھلایا جا رہا تھا ' اسکو دیکھکر اور پڑھکر بھي کیا مسٹر محمد هاشم یہ راے قائم نہیں کرسکتے تھے کہ یہ پیغمبر عرب کا قصہ ہے ؟ ان هذا لشي عجاب !

میر محمد ایوب صاحب کا بغیر کسي تصریح و تحریر کے " مراکشي زندگي " کي توجیہ کرلینا تو قطعاً معقول ہے - کیونکہ وہ (بقول مقامي اینگلو انڈین معاصر کے) ایک " تعلیم یافتہ " اور " انگلینڈ ریٹرن " جنٹلمین هیں ' مگر دو سو سے زیادہ عام مسلمانوں کا " دي پرافت " کے لفظ کي موجودگي ' عربي زندگي ' عربي لباس ' اور نبوت کے اظہارات اور معجزات کے ادعا کے معائنہ کے بعد بھي " پیغمبر عرب و اسلام " سمجھنا اور یقین کرنا معقول نہیں هوسکتا - کیونکہ بدقسمتي سے وہ ایسي قابلیتیں حاصل کرنے سے محروم رہے هیں ' جو ایک مسلمان کو باوجود مسلمان هونے کے اسلام کے " خطرناک مذهبي جوش و هیجان " سے غیر متاثر بنا دیتے هیں ! ساء ما یحکمون !

اس سے همارا مقصود یہ نہیں ہے کہ هم میر صاحب کے بیانات کو سر تا سر غلط سمجھتے هیں ' یا همارا خیال ہے کہ کرانچي پیکچر پیلس میں جو فلم " عظیم " کي دکھلائي گئي ' وہ یقیناً پیغمبر اسلام (علیہ الصلوۃ والسلام) هي کے متعلق تھي - بلکہ هم صرف یہ ظاهر کرنا چاهتے هیں کہ میر صاحب نے اپني راے ظاهر کرنے میں نہایت ناداننشمندانہ بے احتیاطي کي ' اور غیر مسلم معاصرین کو بغیر کسي قصور کے مسلمانوں پر هنسنے کا موقعہ دیا - اگر انکي راے میں فلم کا پیغمبر اسلام کے متعلق هونا قطعي الثبوت نہ تھا ' تو وہ پوري آزادي کے ساتھہ راے دیتے ' لیکن ساتھہ هي " دي پرافت " کے لفظ کي تصریح اور دیگر قرائن و اشارات کے مجموعي اثر کو نظر انداز بھي نہ کرتے - انکے لیے معتدل راہ عمل یہ تھي کہ وہ ایک طرف تو مسلمانوں کو سمجھاتے کہ واقعہ کي اصلیت میں غلط فہمي اور اشتباہ کي گنجایش نظر آتي ہے' اسلیے صبر و تحقیق سے کام لیں' اور وہ خود هي صبرت کام لے رہے تھے - دوسري طرف حکام کو توجہ دلاتے کہ نبي کے لفظ کا هونا ایک نہایت وزني شہادت اس بات کیلیے ہے کہ دیکھنے والوں کا انتقال ذهني پیغمبر اسلام کے طرف هو - ایسي حالت میں یہ فلم یقیناً توهین آمیز ہے اور دفعہ (۲۹۸) تعزیرات هند اور دفعہ ۱۲ پریس ایکٹ تک پہنچ جاتي ہے - گرین فیلڈ اس بات کیلیے ذمہ دار ہے کہ وہ بتلائے کہ " نبي " کے لفظ سے اسکا مقصود کیا ہے ؟ گو وہ اس فلم کا مخترع نہیں ' لیکن قانوناً اسکي تمام ذمہ داري اسي کے سر ہے کیونکہ وہ اس فلم کو دکھلا رہا ہے -

رہا اس امر کا قطعي فیصلہ کہ في الحقیقت گرین فیلڈ نے اس فلم کو پیغمبر اسلام کا قصہ سمجھکر دانستہ دکھلایا یا نہیں' اور

عام طور پر ایسا باور کرنے کے وجوہ پائے جاتے هیں یا نہیں ؟ تو اسکا فیصلہ کرانچي کے مسلمان هی بهتر کرسکتے هیں - باهر کے لوگوں کیلیے بہت مشکل هے کہ وہ تمام وجوہ و دلائل کا اندازہ کرسکیں - لیکن اب جبکہ وہ خود انکار کرتا هے اور بقول سندهه گزت کے " تعلیم یافتہ " مسلمانوں کي اعانت اسکے ساتهه هے' تو کم از کم یہ بتلانا اسکا فرض هے کہ " دي پرافت " سے خود اس نے کیا سمجھا تھا ؟ اور کس " نبي " کا قصہ دکھلا رہا تھا ؟ اگر وہ صحیح جواب نہیں دیسکتا تو سمجھہ میں نہیں آتا کہ مقدمہ کس بنا پر خارج کردیا گیا ؟

کامرید میں ایک اور تار چھپا هے' اسمیں لکھا هے کہ میر محمد ایوب صاحب اب مسلمانوں کے ساتهه اعتراض میں شریک هوگئے هیں اور آیندہ اعتراضي جلسہ میں حصہ لینگے - یہ اگر سچ هے تو اس معاملے میں انکي راے کا اضطراب و اختلاف بالکل نا قابل فہم هے - سمجھہ میں نہیں آتا کہ جبکہ انکي شہادت مسٹر گرین فیلڈ کیلیے اسقدر مفید هوئي هے' تو هم کس قسم کا فائدہ حاصل کریں ؟

موجودہ حالت یہ بیان کی گئي هے کہ کلکٹر کرانچي نے فلم کي ضبطي کا وعدہ کیا هے' گو قانوناً اسکے دکھانے کیلیے پیکچر پیلس کو پوري آزادي ملگئی هے -

لیکن همارے خیال میں مسلمانان کرانچي کو صرف وعدوں هی پر مطمئن نہ هو جانا چاهیے' بلکہ کوشش کرني چاهیے کہ ایک قطعي فیصلہ حاصل کریں - اگر انکي کوشش بے سود نکلی تو باهر کے مسلمان انکي اعانت کیلیے هر وقت طیار هیں -

---

بابـــو گنگـــا پـــرشـــاد ورما

آنریبل راے بہادر بابو گنگا پرشاد ورما کي وفات هندوستان کي ان ضائعات عظمیہ میں سے هے' جنکے ماتم میں ملک کے هرفرد کو حصہ لینا چاهیے -

وہ هندوستان کے اُن مخصوص افراد عالیہ میں سے تھے جنھوں نے اپني زندگی کے هرعمل کو سچی خدمت اور بے لوث ملک پرستي کا نمونہ بنایا تھا' اور جنکا وجود اس صداقت کي ایک زندہ شہادت تھی کہ سچائی کے ساتهه کام کرنے والے کیونکر اپنے لیے راہ عمل و رفعت پیدا کرتے هیں' اور کس طرح اُن مدارج کو استحقاق و اهلیت کے ساتهه طے کرتے هیں' جنھیں بغیر حق و فضیلت کے حاصل کرنے کیلیے نادان انسان مضطرب رهتا هے ؟

انکی زندگي کي ابتدا ایک ایسے بے شان و حیثیت طالب العلم کي زندگی سے هوتي هے' جو میٹریکولیشن کے امتحان میں ناکام رهچکا تھا - اسکے بعد انھوں نے " هندوستانی " نکالا' اور صوبجات متحدہ کے ایک اردو اخبار نویس کی زندگی سے پبلک میں آئے -

اس واقعہ پر پورے تیس سال گذر چکے هیں - ایک قرن تک یہ بے حقیقت ابتدا مختلف راستوں سے اپنے شاندار انتہائی مقصود کی طرف بڑھتی رهی -

لیکن آج هم " هندوستانی " کے ایڈیٹر اور ایک میٹرک فیل هندوستاني کی وفات پر ماتم نہیں کر رهے هیں' بلکہ همارے سامنے تیس سال کي ایک شاندار عملي زندگی کے فقدان کا دلخراش ماتم هے' جو اولو العزمیوں اور فضائل و محاسن سے معمور تھی - وہ اردو کے بہترین ملکی اخبار کے ایڈیٹر تھے - ملک کي سب سے بڑي سیاسي جماعت کے سرگرم رکن تھے - هندوستان کے ایک اهم ترین صوبے کے پولیٹکل اور تعلمي رهنما تھے' جس نے تیس سال تک ملک کی مصیبتوں کو کم کرنے کے جد و جہد میں بڑے آدمیوں کي طرح حصہ لیا' اور اپني قابلیت' دانشمندي' فہم و تدبر' اصابت راے' اعتدال فکر' عزم و ثبات' سچي خدمت' اور بے لوث محنت کا ایسا ذخیرہ فراهم کردیا' جو بجا طور پر هندوستان کی جدید سیاسي و عملي زندگي کی ایک پر فخر سوانح عمري هوسکتا هے !

ملک کی هر بہتر اور مفید تحریک کیلیے انھوں نے اپني زندگي کو وقف کردیا تھا - وہ ایک ایسي زندگي رکھتے تھے' جو کسي وقت بھي محنت سے خالی نہ تھي -

پچیس تیس برس سے همارے ملک میں ملکي کاموں کي زندگی بسر کرنے کا شوق پیدا هوگیا هے اور اسمیں مقبولیت و مرجعیت اور جلب توجہ حکام و حکومت کي بعض ایسي کششیں هیں' جنکي وجہ سے هرشخص اس زندگي کے خواب دیکھنے لگتا هے -

مگر بابو گنگا پرشاد هندوستان کے ان مخصوص لوگوں میں سے تھے' جنکا وجود اس خواب کي سچی تعبیر تھي' اور بہت کم ایسے خوش نصیب هیں جنکے لیے ملکي خدمت کا خواب' خواب پریشاں کي جگہ ایک رویاء صادقہ ثابت هوا هے !

اسمیں شک نہیں کہ انکا احسان صوبجات متحدہ پر اور علی الخصوص لکھنؤ پر سب سے زیادہ هے' مگر في الحقیقت وہ تمام هندوستان کے خادم تھے' اور همیں چاهیے کہ انکي زندگي کي عزت کو صوبوں کی تقسیم سے بالا تر سمجھیں - بلا شبہہ انھوں نے لکھنؤ کو اپني بے نظیر دانشمندي اور محنت و جانفشاني سے بہت شاندار بنا دیا' لیکن وہ جو کچھہ لکھتے پڑھتے رهے' اسمیں تمام هندوستان کے شاندار بننے کا بھي بیج موجود هے' اور وہ اس سے کم نمایاں نہیں هے جسقدر لکھنؤ میونسپلٹي کے کاموں میں نظر آتا هے - وہ تیس سال تک ایک ایسے عمدہ اخبار کو مرتب کرتے رهے جسکي نسبت همیشہ همارا خیال یہ رہا کہ وہ اردو کا بہترین اخبار هے - جسقدر صحیح سیاسي تعلیم اور خالص معلومات وہ اپنے پڑھنے والوں کیلیے فراهم کرتا رہا' شاید هي کوئي اور اخبار ایسا کرسکا هو - انکي وفات اردو پریس کیلیے خاصةً ایک حادثۂ شدیدہ هے -

هندو مسلمانوں کے اتحاد کے متعلق انکے خیالات نہایت قیمتي تھے' اور جہاں تک همیں معلوم هے' هم وثوق کے ساتهه کہہ سکتے هیں کہ انھوں نے کبھی بھي حملہ آورانہ قومیت کا وہ افسوس ناک رویہ اختیار نہیں کیا' جو بعض هندو اور مسلمان لیڈر اختیار کرتے هیں - وہ همیشہ پنجاب کے اُن هندو اخبارات کو ناپسند کیا کرتے تھے جنکي پالیسي کي موجودگي متحدہ هند کے تصور کے ساتهه کبھي بھي جمع نہیں هوسکتي - خود مجھسے انھوں نے بارها کہا کہ ایسے لوگوں اور اخبارات سے بڑھکر ملک کا کوئي دشمن نہیں - خواہ وہ مسلمان هوں خواہ هندو -

پچھلے دنوں جب میں رامپور سے دهلي جا رہا تھا تو امروهہ کے اسٹیشن پر انسے سرسري ملاقات هوئی - افسوس کہ یہی آخري ملاقات تھی - هندو مسلمانوں کے اتحاد کے عملی کام کی نسبت عرصے سے میرے بعض خاص خیالات هیں - اس ملاقات میں سرسري طور پر انکا تذکرہ کیا اور کہا کہ آپ اپنے صوبے میں سب سے پہلے اس کی آزمایش شروع کردیں - انھوں نے پوري مستعدي کے ساتهه اس سے اتفاق کیا تھا اور کہا تھا کہ خاص اسی کام کیلیے ایک مرتبہ لکھنو آؤ اور صوبے کے بعض دیگر لیڈر بھی شریک صحبت کیے جائیں تو غور و مشورہ کے بعد کام شروع کیا جاے -

اخبار " هندوستاني " کو قائم رکھنا انکي اولین یادگار هے - اسکے بعد صوبے کے ارباب راے کو غور کرنا چاهیے کہ زیادہ مفید اور موزوں صورت میں اور کونسي یادگار هوسکتي هے ؟ همیں امید هے کہ اگر فنڈ کھولا گیا تو بلا استثنا هندو مسلمان' سب شریک هونگے -

مسئلـــہ قیـــام الهـــلال

" مسئله قیـــام الهـــلال " کا ابتک میں کوئي قطعي فیصله نه کرسکا - میں نے لکھا تھا که پہلي جولائي تک فیصلے کو ملتوي رکھا جاتا ہے - آج ۲ جولائي ہے لیکن میرا تذبذب بدستور باقي ہے -

ایک طرف اُن کاموں کو دیکھتا ھوں جنکا وقت ھاتھه سے نکلا جا رھا ہے اور الهـــلال کی گرفتاري مهلت نہیں دیتي که انکے لیے کافي وقت صرف کروں - " حزب الله " کے متعلق تمام ابتدائي مراحل طے ھوچکے ھیں ' کام شروع ھوچکا ہے ' اورآینـدہ کاموں کے اجراء کیلیے ضرورت ہے که کم ازکم چھه سات ماہ کلکته سے باھر رھا کروں اور تمام کاموں سے الگ ھوکر صرف اسي کیلیے وقف ھو جاوں ' لیکن اگر ایسا کروں تو الهـــلال کو کس پر چھوڑوں ؟

دوسري طرف الهلال کي بقا ؤ ضرورت کا سوال ہے - سچي بات یه ہے که خود میري طبیعت بھي گوارا نہیں کرتي که اسے بند کردیا جاے -

اگرکسي نه کسي طرح جاري رکھا جاے ' تو سب سے پہلا سوال مالي مسئله کا سامنے آتا ہے - اس دو سال کے اندر جسقدر مجھه سے ھوسکا خاموشي کے ساتھه روپیه لٹاتا رھا - خداے علیم ھي بہتر جانتا ہے که کس طرح اب تک کام چلا ہے اور کس قدر مالي قربانیوں کے بعد اسکا ایک ایک نمبر نکالا گیا ہے ؟ اب اقلاً اتنا تو ھو جانا چاھیے که جمع و خرچ برابر ھو جاے ' یا آیندہ نقصان بھي ھو تو جزئي ھو -

میري طبیعت کسي طرح منظور نہیں کرتي که قیمت بڑھائي جاے یا احباب پر کوئي آور مالي بار ڈالا جاے - حتی که کبھي اسکي بھي خواھش نه کي که غیر مستطیع شائقین اور طلبا تـک الهـــلال کو پہنچانے کیلیے کوئي اعانتی فنڈ قائم کیا جاے - ھمیشه خود ھي صدھا پرچے مفت ' صدھا نصف قیمت پر ' اور اسکے بعد چھه روپیه پر جاري کرتا رھا - اسکي وجه سے مالي نقصان آور زیادہ وسیع ھوگیا ہے -

میں نے توسیع اشاعت کي خواھش کي که ھر طرح موزوں اور آسان تھي - میں سچے دل سے اعتراف کرتا ھوں که احباب کرام نے اس بارے میں پوري طرح کوشش کي ' اور جسقدر سعي وہ اپنے اپنے حلقے میں کرسکتے تھے ' اس سے ذرا بھي دریغ نہیں کیا - لیکن مشکل یه ہے که نقصانات اسقدر زیادہ ھیں که ایک معین و معدود زمانے کي سعي اسکي تلافي کر نہیں سکتي - دو ھزار نئے خریداروں کا جلد پیدا ھو جانا آسان نہیں ہے - نتیجه یه نکلا که اب تک مطلوبه تعداد کے مقابلے میں رفتار اشاعت بہت ھي کم رھي - میں سمجھتا ھوں که زیادہ سے زیادہ چھه سات سو خریدار نئے فراھم کیے گئے ھونگے -

بہر حال اکثر مراسلات میں زور دیا گیا ہے که چار ھفتے تک آور نتائج کا انتظار کیا جاے اور فیصلے میں جلدي نه کي جاے - میں اسکي تعمیل کرتا ھوں اور مزید انتظار اور غور و فکر کیلیے آمادہ ھوں - لیکن یه قطعي اور بالکل ناگزیر ہے که اگست کے پہلے ھفتے تـک آخري فیصله ھو جاے - میرے دوستوں کو یه نہیں بھولنا چاھیے که آج نہیں ' تین ھفتے کے بعد سہی ' لیکن ایک قطعي فیصله بہر حال ناگزیر ہے -

اعـــلان

جماعة حـــزب اللـه

الا ' ان حـزب الله هم الغالبون !

۱۳۳۱ ھجري

(۱) " حزب الله " کے مختلف مدارج اور جماعتوں میں سے ایک جماعت " السائحون العابدون " کي ہے - جنکا کام یه ہے که تبلیغ و ھدایت اور نشر و اشاعت تعلیم قران و سنت کیلیے ھمیشه سفر و گردش میں رھیں ' اور جس جگه زیادہ ضرورت دیکھیں ' وھاں ایک روز سے لیکر سالہا سال تـک کیلیے اس طرح مقیم ھوجائیں که :

نشسته ایم که از ما غبار بر خیزد !

(۲) جو چند طالبان حق اس جماعت میں منتخب ھوے ھیں ' انھوں نے اپني سیاحت شروع کردي ہے -

(۳) یه سیاحت ھندوستان اور بیرون ھند ' دونوں کیلیے ہے ' لیکن ھندوستان کو مقدم رکھا گیا ہے ' اور اسي سے کام شروع کیا گیا ہے -

(۴) کن مقامات میں تبلیغ و تعلیم اور احتساب و دعوت کي زیادہ ضرورت ہے ؟ اور کن مقامات میں کس قسم کي ضرورتیں مقدم ھیں ؟ اسکي نسبت صحیح معلومات حاصل کرنے کیلیے " حزب الله " کے مفتشین سال گذشته اور سال رواں میں تحقیقات کرچکے ھیں - صرف دو صوبوں کے متعلق رپورٹ کي تکمیل باقي ہے - تاھم اس اطلاع کے ذریعه عام اعلان کیا جاتا ہے که مختلف مقامات کے باخبر مسلمان اپني مقامي معلومات کي بنا پر بھي ھمیں اطلاع دیکر دعاۃ و سیاحین طلب فرما سکتے ھیں -

(۵) جن شہروں ' قصبوں ' اور دیہاتوں میں مسلمانوں کي مذھبي حالت افسوس ناک ھو ' اعمال دینیه کي پابندي بالکل مفقود ھو ' رسم و رواج ' بدعات و زوائد ' فتنۂ و فساد کا نسبتاً زیادہ ظہور ھو ' عام اخوت و ھمدردي ' مصائب اسلامي کا احساس ' جماعتي کاموں کا شوق ناپید ھو ' تو ایسے مقامات میں سب سے پہلے دعاۃ کو جانا اور قیام کرنا چاھیے - پس ھم چاھتے ھیں که اس طرح کے مقامات کے لوگ ھمیں فوراً اطلاع دیں ' اور حسب ضرورت ایک یا دو " داعي " طلب کریں -

(۶) اسکے علاوہ جن مقامات کے مسلمان اپنے یہاں قران کریم کا باقاعدہ درس جاری کرانا چاھتے ھوں ' مواعظ و خطبات صحیحه و صادقه کے آرزو مند ھوں ' مجالس میلاد اور عام تقریبات میں سچے اور حقیقی اسلامي مواعظ کو سننا چاھتے ھوں ' وہ بھي ھمیں فوراً اطـلاع دیں - بحمدلله سال بھر کي سعي کے بعد ھم طیـار ھیں که اپنے پیش نظر معیار سے نسبتـاً اقرب اشخاص بھیج سکیں -

(۷) دعاۃ و سیاحین کے طلب کرنے کے دو طریقے میں : پہلي صورت یه ہے که جن مقامات کے مسلمان انھیں طلب کریں ' اقلاً انکے ضروري مصارف کا انتظام خود کرلیں ' اور ایسا کرنا کچھه مشکل نہیں ہے - صرف ایک محلے کے مسلمان بھي جمع ھو کر چاھیں تو کر سکتے ھیں - اکثر مقامات پر اسلامي انجمنیں قائم ھیں اور وہ اتنا روپیه فراھم کر سکتي ھیں جو ایک یا دو شخص کي ضروریات کیلیے کافي ھو -

لیکن اگر اُس مقام کے مسلمانوں کی حالت ایسی نہیں ہے کہ روپیہ کا انتظام ہو سکے یا کوئی انجمن اور جماعت کارکن موجود نہیں ہے کہ پورا انتظام کر سکے ' تو اس صورت میں ہمیں اطلاع دینی چاہیے کہ کم از کم اسقدر انتظام وہاں کے مسلمانوں سے ممکن ہے - باقی کا انتظام جماعت خود کرلیگی -

اگر کسی وجہ سے ایسی حالت ہے کہ کچھہ بھی انتظام ممکن نہیں مگر وہاں کام کی ضرورت بھی شدید ہے' تو یہ تیسری صورت ہے - اس صورت میں بھی متوکلاً علی اللہ ہم اعلان کرتے ہیں کہ ہم سے بلا توقف خط و کتابت کی جاے - انشاء اللہ تمام مصارف اپنے ذمے لیکر حسب ضرورت دعاۃ و سیاحین کا انتظام کردیا جایگا -

(۸) " حزب اللہ " کیلیے کوئی فنڈ قائم نہیں کیا گیا ہے اور نہ اسکے شرکاء سے ابتک کوئی رقم دائمی یا یکمشت طلب کی گئی ہے - دنیا پہلے روپیہ مانگتی ہے - پھر کام کرتی ہے - لیکن ہمارے نزدیک ترتیب برعکس ہونی چاہیے - ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ جس طرح روپیہ کاموں کیلیے سب سے زیادہ ضروری چیز ہے ' اسی طرح اسکا وجود بہتر سے بہتر کاموں کیلیے سخت و شدید مہلکات و موانع میں سے بھی ہے - ہم ابتدا سے اس کام کو آجکل کی انجمنوں اور مجلسوں کے عام قواعد و رسوم سے بالکل الگ ہو کر کر رہے ہیں ' اور ہمارے پیش نظر اپنے گذشتہ اور بھلاے ہوے نمونے ہیں :

لب تشنگی ز راہ دگر بردہ ایم ما !

(۹) ہم مختصراً یہ بھی بتلادینا چاہتے ہیں کہ ان دعاۃ و سیاحین کا کام کیا ہوگا ؟ کیونکہ ابتک اسکا کوئی نمونہ قوم کے سامنے نہیں آیا ہے - بہت ممکن ہے کہ وہ " وعظ " و " تعلیم " اور " تبلیغ و دعوۃ " کے نام سے کسی غلطی میں پڑجاے -

یہ محض وعظ فروشی کی بساط تجارت بچھانے والا کوئی گروہ نہوگا جو چند دنوں کیلیے ایک دکاندارانہ دورہ کرکے آگے بڑھجاتے ہیں ' بلکہ جماعۃ دعاۃ و سیاحین سے مقصود ایسے ارباب صدق و خلوص ہیں ' جو انشاء اللہ تعالے اپنے کاموں اور اپنی سچی اور راست بازانہ زندگی میں قوم کیلیے ایک نمونہ ثابت ہونگے - وہ مجاہدین فی سبیل اللہ کا گروہ ہے جس نے اپنی تمام بہتر سے بہتر اور اعلی سے اعلی دنیوی امیدوں اور توقعات و تعلقات سے کنارہ کش ہوکر اور لذائذ و نعائم حیات کی امنگوں اور خواہشوں سے دل کو صاف کرکے ' اپنی پوری زندگی خدمت دین و ملت کیلیے وقف کردی ہے ' اور اللہ اور اسکے ملائکۂ مقربین کو اپنی قربانی اور جاں فروشی کے عہد و میثاق کا گواہ قرار دیا ہے - وہ نہ تو دنیا کے طالب ہوسکتے ہیں اور نہ دنیوی عز و جاہ کے خواستگار' نہ آرام و راحت کے متلاشی ہوسکتے ہیں' نہ عمدہ بستروں اور لذیذ و قیمتی غذاوں کے آرزومند ' کیونکہ اِن تمام چیزوں کو وہ اپنے پیچھے چھوڑ آے ہیں - اگر ان چیزوں کے طالب ہوتے تو خود بخود انہیں کیوں چھوڑ دیتے ؟ وہ اللہ کی رضا اور اسکے کلمۂ حق کی خدمت کی راہ میں سیر و سیاحت کرینگے' اور تمام دقتیں اور مصیبتیں جو اس راہ میں پیش آئینگی ' انہیں خوشی خوشی برداشت کرینگے - کیونکہ یہی وہ کانٹے ہیں جنکی تلاش میں اُنھوں نے پھولوں کو چھوڑا ہے ' اور یہی وہ درد و بیقراری ہے جسکی محبت میں انھوں نے آرام و راحت کی زندگی کو اُسکے دشمنوں کی طرح ٹھکرا دیا ہے -

وہ فقیروں کی طرح نکلینگے - دیوانوں کی طرح آوارہ گردی کرینگے - اور جہاں کہیں ٹھہرینگے ' خاکساروں کی طرح ٹھہرینگے - نہ تو وہ کسی سے نذر و نیاز لینگے اور نہ کسی پر ایک پیسہ کا بارڈالینگے - ضرورت کے مطابق انکے کام ہونگے - وہ قرآن کریم کا درس دینگے ' حدیث نبوی کی تعلیمات بیان کرینگے ' عام دینی مسائل و معتقدات سے لوگوں کو باخبر کرینگے' تعلیم یافتہ اصحاب کے مذہبی شکوک اور موجودہ عہد کے اعتقادات و اعمال العادیہ کی اصلاح کرینگے - عام مجلسوں میں ' انجمنوں میں ' مسجدوں میں ایک واعظ کی طرح جاینگے - ذکر میلاد کی مجلسوں میں مولود پڑھینگے' اور ہر موقعہ پر لوگوں کو اللہ اور اسکی مرضات کی طرف بلائینگے - مساجد کی جماعت وجمعہ کا صحیح و شرعی انتظام اور اس سے ہر طرح کے فوائد و نتائج حاصل کرنا انکا ایک بہت بڑا کام ہوگا -

صرف انہی کاموں تک انکی ہمت ختم نہو جائیگی - بلکہ ضرورت پڑیگی تو وہ بیماروں کے شب باش تیمار دار ' ضعیفوں کیلیے بلا عذر خادم ' مسجدوں کیلیے بلا تنخواہ کے خطیب و موذن ' بچوں کے لیے مفت کے معلم' غرضکہ ہر حال میں مسلمانوں کے خادم اور مخدوم ' دونوں ہونگے ' اور ہر خدمت کو انجام دینے کیلیے مستعد رہینگے -

یہ تو انکے کاموں کی ایک مختصر سی تفصیل تھی - جامع لفظوں میں انکا مقصد یوں بیان کیا جاسکتا ہے کہ " مسلمانوں کے دینی اعتقادات و اعمال کی اصلاح ودرستگی ' اور اُنھیں اعتقاداً و عملاً ایک سچا مسلمان ' راسخ الاعتقاد مومن ' اور اولوالعزم و بلند ارادہ مجاہد فی سبیل اللہ بنا دینے کی سعی کرنا ' اور مسلمانوں کے عام طبقات کے اندر وہ تمام معلومات ضروریہ وعظ و بیان سے پیدا کردینا ' جو ایک عالم و صاحب فضل شخص کو از روے علم و کتاب حاصل میں "

اسکے لیے ضروری ہے کہ ایسے لوگ مختلف مقامات میں رہجائیں' اور عرصے تک کیلیے اس طرح مقیم ہوجائیں' گویا وہی انکا اور وہیں انکو اخر تک بسنا اور زندگی گذارنا ہے - سلف صالحین کے داعیوں کا یہی اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے - محض ادعائی واعظوں کی چند روزہ گشتوں اور دوروں سے نہ تو کبھی کوئی اثر پیدا ہوا ہے - اور نہ کسی گروہ کے اندر اس سے کوئی تبدیلی پیدا ہوگی - تبدیلی تعلیم سے پیدا نہیں ہوتی بلکہ اون چیزوں سے حاصل ہوتی ہے جنکے لیے بجاے شریعت کے بھیجدینے کے انبیاء کرام علیہم السلام کے ظہور و قیام کو اللہ نے ضروری قرار دیا تھا -

پس وہ اپنے تمام تعلقات و محبوبات سے بے پروا ہوکر خدمت اسلام و مسلمین کے رشتے کو ترجیح دینگے ' اور ایک روز سے لیکر سالہا سال تک کیلیے مقیم ہوجائینگے' تا آنکہ انکی خدمات کے قابل اطمینان نتائج پیدا ہوجائیں اور مزید قیام کی ضرورت باقی نہ رہے -

انکا طریق درس قرآن و سنت و عموم تعلیم و تبلیغ انہی اصولوں کے ماتحت ہوگا جو دعوۃ الہلال کے اصل الاصول ہیں -

فقیر ابو الکلام - کان اللہ لہ -

اطـــلاع

عرب کمپنی سے اطلاع ملی ہے کہ جدہ (پہلوان) آگبوٹ ۲۱ جولائی کو حجاج لیکر جدہ جانیوالا ہے -

نرخ بتفصیل ذیل ہے :

تنق ۶۰ روپیہ - جہتری ۹۰ روپیہ - سکنڈ سلون فلور ۱۰۰ روپیہ - فرسٹ سلون فلور ۱۲۰ روپیہ - سکنڈ کلاس ۱۴۰ روپیہ - فرسٹ کلاس ۲۰۰ روپیہ - مگر تنق کا ٹکٹ ۴۰ روپیہ کو بک رہا ہے -

محافظ حجاج بمبئی

الہلال

۱۳ - شعبان - ۱۳۳۲ ہجري

فاتحة السنة الثالثة

ھذا بیان للناس

و ھدي و رحمة لقوم یوقنون !

فیضي گماں مبر کہ غم دل نہفتہ ماند
اسرار عشق انچہ تواں گفت گفتہ ایم !

الہلال' یا دعوۃ دینیۃ الاھیہ " امربالمعروف و نہي عن المنکر" کي زندگي کے تیسرے سال کا یہ عہد ابتدائي ہے - چار جلدیں مکمل ہوچکیں اور اس رسالے سے پانچویں جلد کا آغاز ہے :

فالحمد للہ فی البدایۃ و الانتہاء ' و الشکر لہ في الضراء و السراء ' و نساءل اللہ ان یرزقنا ' کمال الحسنیٰ ' و سعادۃ العقبیٰ ' و خیر الاخرۃ و الاولیٰ !

میں نے اس سفر کو جس دعاء مقدس سے شروع کیا تھا ' اور اسکي ہر شش ماھي منزل کے وصول پر جس دعاء کو ہمیشہ دہراتا رہا ' وہي دعا آج بھی رفیق کار و مونس راہ و ملجاء آمال ہے :

رب ادخلني مدخل صدق	اے پروردگار ! اس سفر میں جو
و اخرجني مخرج صدق '	میں نے شروع کیا ہے ' ایک بہتر
وجعلني من لدنک سلطانا	مقام تک پہنچائیو ' اور دشمنوں کے
نصیرا ! (۱۷ : ۷)	ہجوم سے نکالیو تو فتح و مراد کے

ساتھہ نکالیو ! گو میں ضعیف و ناتواں ہوں مگر تو اپني توفیق و نصرۃ سے کارزار حق و باطل میں مجھے غلبۂ و فتح عطا فرما !

(فواتح سنین و مجلدات جدیدہ)

آغاز اشاعت الہلال سے اس عاجز کا طریقہ یہ رہا ہے کہ ہر نئي جلد کا آغاز ایک مبسوط و مفصل فاتحۃ الکتاب سے ہوتا ہے جو نئي جلد کیلیے مثل دیباچہ یا مقدمہ کے ہوتا ہے ' اور ادبیات عربیہ کے خطبات حکمیہ کے طرز پر لکھا جاتا ہے - اُردو میں اس طرز کے فواتح سنین و مجلدات کي تحریر منجملہ الہلال کي مخصوصات و اولیات کے ہے -

یہ فواتح سنین في الحقیقت الہلال کے تمام مقالات و مضامین میں اپنے مطالب و مقاصد کے لحاظ سے ایک خاص اہمیت رکھتے ہیں ' اور اسکے تمام مقاصد کا لب لباب اور اسکے تمام جہاد لساني و قلمی کا خلاصۂ امور و حاصل معتقدات ہیں - اگر ایک طالب حق و بصیرۃ الہلال کي تمام جلدوں کو نظر انداز کردے ' اور صرف ان فواتح مجلدات ہي کو نظر و تفکر کے ساتھہ ایک بار پڑھ لے ' تو میں سمجھتا ہوں کہ اسکے لیے بس کرتا ہے - کیونکہ ان میں دعوۃ و اصلاح کے قیام و ظہور ' ہدایۃ الاھیہ کے اعلان و نتائج '

قوانین ربانیہ کے اثرات و نفاذ ' اور ناموس نصرۃ حق و خذلان باطل کے عجائب و خوارق متذکرۂ قرآن حکیم کے متعلق جو معنویات و معارف ان میں بیان کیے گئے ہیں ' اگر گوش حق نیوش باز اور دیدۂ بصیرۃ وا ہو تو ان میں سے ہر بیان موعظۃ و حکمت کا ایک دفتر درس اور تصفیۂ قلوب و تنویر افکار کیلیے ایک صحیفۂ ہدایت ہے :

فیضي گماں مبر کہ غم دل نہفتہ ماند
اسرار عشق انچہ تواں گفت ' گفتہ ایم !

اور ایسا کہنا خود میرے لیے کسي فضیلت و ادعا کا موجب نہیں ہوسکتا - کیونکہ ان میں جو کچھہ لکھا گیا ہے ' وہ یکسر قرآن حکیم سے ماخوذ ہے ' اور اسي کے ارشادات کي حرف بحرف ترجماني ہے - پس اگر دلوں کے ایقان و بصیرۃ کیلیے اسمیں ہدایت نہیں ہے تو پھر دنیا میں اور کونسي آواز ہے جو انسانوں کو پکاریگي ؟ کونسا ہاتھہ ہے جو گمراہوں کو تھامے گا ؟ اور کون ہے جو تاریکي سے نکالکر روشني میں پہنچایگا ؟ و من لم یجعل اللہ لہ نورا فمالہ من نور :

لقد جاءکم من اللہ نور	بیشک تمہارے پاس اللہ کي طرف سے
وکتاب مبین - یہدي	روشني اور ہر بات کو بیان کرنے والي
بہ اللہ من اتبع رضوانہ	کتاب آئي - اللہ اسکے ذریعہ سلامتي کے
سبل السلام و یخرجہم	راستے اس شخص پر کھول دیتا ہے جو
من الظلمات الي النور	اسکي رضا چاہتا ہے اور ' پھر اسے ہر
و یہدیہم الي صراط	طرح کي تاریکي سے نکالکر روشني
مستقیم (۵ : ۱۸)	میں لاتا اور صراط مستقیم پر چلاتا ہے !

ان في ذالک لذکریٰ لمن کان لہ قلب او القي السمع و ہو شہید ! (۵۰ : ۳۷)

* * *

اس سلسلے میں سب سے پہلے الہلال کي اولین جلد پر نظر پڑتي ہے جسکا مقالۂ افتتاحیہ چند ارادوں کے اظہار و اعلان کے بعد حضرۃ باري (عز اسمہ) میں ایک خاص دعا مانگتے ہوے ختم کردیا گیا تھا ' اور في الحقیقت اس مختصر سي دعاء کے دس بارہ جملوں کے اندر ہي الہلال کے کاموں کي پوري تاریخ پوشیدہ ہے -

* * *

اسکے بعد جنوري سنہ ۱۹۱۳ میں دوسري جلد شروع ہوئي - یہ وقت وہ تھا کہ ایک شش ماھي کے اندر ہي اندر الہلال کي دعوت ہندوستان کے مشرق و مغرب تک پہنچ چکي تھي ' اور اعلاء کلمہ ' و رفع ذکر ' و رجوع قلوب ' و اجتماع اناس ' و سلطان تبلیغ ' و نفوذ دعوۃ کا ایک ایسا ما فوق العادہ ظہور ارباب حق کیلیے بشارت فرما اور معاندین و منکرین کیلیے حسرت افزا تھا ' جو دعوۃ و انقلاب کي تاریخ میں ہمیشہ تعجب و تحیر کے ساتھہ یاد کیا جائیگا : و ما جعلہ اللہ الا بشریٰ لکم و لتطمئن قلوبکم بہ ' و ما النصر الا من عند اللہ العزیز الحکیم ' لیطقع طرفا من الذین کفروا او یکبتہم فینقلبوا خائبین ! (۳ : ۱۲۲)

پس اس جلد کا آغاز دعوۃ امر بالمعروف و نہي عن المنکر کي تاریخ سے ہوا ' اور اس سلسلۂ الہي کے بقاؤ قیام پر توجہ دلائي گئي جو حفظ کلمۂ حق ' و دفع منکرات ' و احیاء امۃ ' و ہدایت عموم اناس کیلیے تاریخ اسلام میں ہمیشہ اپني دائمي زندگي کا ثبوت دیتا رہا ہے ' اور جسکي پیشیں گوئي زبان وحي نے روز اول ہي سے کردي تھي - جب کہ فرمایا کہ امۃ مرحومہ کي حیات ایماني و بقاے معنوي کیلیے ہمیشہ ایک طائفۂ مہتدین اور گروہ مومنین صالحین باقي رہیگا - اسکي بہت بڑي علامت یہ ہوگی کہ باوجود قلت تعداد و فقدان اسباب و ضعف ظاہري کے ' وہ جیوش ضلالت اور سلطان کفر و فساد پر فتح پائیگا ' اور اسکے مخالفین و منکرین کی تمام کوششیں رائگاں جائینگي جو اسکي مقاومت

میں ظاهر هونگي : فقال صلی الله علیه وسلم : لا تزال طائفة من امتی ظاهرین علی الحق ' لا یضرهم من خذلهم ' حتی یاتي امر الله وهم غالبون - (مسلم ' ترمذي ' ابن ماجه ' بروایت ثوبان)

وکم من فئة قلیلـة غلبت فئة کثیرة باذن الله و الله مع الصابرین ! (۲ : ۲۵)

اورکتنی هی چهوٹي جماعتیں هیں جو الله کي نصرة پاکر بڑي بڑي جماعتوں پرغالب آگئیں اور الله همیشه صبر کرنے والوں کے ساتهه هے !

* * *

اسکے بعد تیسري جلد شروع هوئي - اسکے فاتحة آغاز میں بیان کیا گیا تها که حق و صداقت کا ظهور ایک قانون روحاني اور سنة الهی کے ماتحت هوتا هے جو اپني غیر متغیر حقیقت کے ساتهه اُس وقت سے کام کررها هے ' جس وقت سے که انسان کیلیے هدایت و ضلالت کي راهیں کهولي گئي هیں - علی الخصوص امة مرحومه کی هدایت و احیاء کیلیے اُس نصرة فرماے حق و عدالة کے کاروبار عجیب و غریب رهے هیں - وه همیشه قیام حق و خذلان باطل کیلیے اپنے چند بندوں کو چن لیا کرتا هے اور انکے دلوں کو حق و هدایت کیلیے کهولدیتا هے - وه گو بظاهر حقیر و ضعیف هوتے هیں لیکن به باطن الله کي روح قاهره انکے اندر کام کرتي هے ' اور نصرة غیبی کے ملائکۂ مسومه انکے ساتهه ساتهه چلتے هیں - خدا انکے تمام کاموں کو اپنا کام بنا لیتا هے اور انکي تمام انساني قوتوں کي جگه اپنی الهي قوتیں رکهدیتا هے - انکی هر اواز حق و صداقت کي اواز هوتی هے ' اور انکا هر قدم جو اٹهتا هے ' دست الهي کی رهنمائی میں اٹهتا هے - وه چونکه ان بندوں کے ذریعه هدایت امة و قیام حق و عدالة کا کام لینا چاهتا هے ' اسلیے انکے کاموں میں کچهه اس طرح کي قوت فاتحانه و مسخرانه رکهدیتا هے که وه شهنشاهوں کي طرح حکم کرتے اور صاحبان تخت و تاج کي طرح بے خوف و هراس کام کرتے هیں ' اور کوئي انسانی قوت نهیں هوتي جو انهیں نقصان پهنچا سکے ' یا انکے اُن کاموں میں مانع هوسکے جنکو مشیت الهي نے انکے هاتهوں انجام دینا قرار دے لیا هے - وه جب بولتے هیں تو انکي اواز میں صداے حق کي روح بولتي هے جو انساني دلوں کو مسخر اور ارواح متمرده کو مفتوح کر لیتي هے - اور جب نظر اٹهاتے هیں تو انکي انکهوں سے نور الهی کے شعلے چمکتے هیں جسکي خیره کن روشني کے مقابلے کي کوئي نظر تاب نهیں لاسکتی - انکي تعلیمات و بیانات کا ایک حرف بهي خدا رائگاں هونے نهیں دیتا ' اور هر لفظ جو صادق نیتوں اور الهي ارادوں کے ساتهه انکي زبان سے نکلتا هے ' ایک روحانی امانت هوتي هے جو مومنین مخلصین اور مسلمین قانتین کے دلوں میں محفوظ و مصئوں کردي جاتي هے !

ان الذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا ' تتنزل علیهم الملائکـة الا تخـافوا ولا تحزنوا ' و ابشروا بالجنة التي کنتـــم توعدون - نحن اولیائکم في الحیاة الدنیا وفی الاخرة ' ولکم فیها ما تشتهي انفسکم ولکم ما تدعون ' نزلا من غفور رحیم - ومن احسن قولاً ممن دعا الی الله وعمل صالحاً وقال انني مـن المسلمـیـــن ! (۴۱ : ۳۱)

"جن لوگوں نے اقرار کیا که صرف الله هی همارا پروردگار هے اور پهر اپنے کاموں کے اندر اس اعتقاد کا ثبوت دیکر درجۂ استقامت حاصل کرلیا ' سو الله کي طرف سے انپر طمانیة اور سکینة کے فرشتے نازل هونگے اور انکو مطمئن کر دینگے که نه تو کسي طرح کا خوف اپنے دلوں میں لاؤ اور نه غمگین هو ! اور اس جنت کي زندگي کي نعمتوں میں رهو جسکا تم ایسے استقامت والے مومنوں سے وعده کیا گیا تها - دنیا کی زندگي میں بهي هم تمهارے مددگار هیں اور آخرة میں بهی - تم کو طاقت اور اختیـار بخشـدیا گیـا - جس چیـز کو تمهـارا جي چاهے تمهـارے لیے مهیـا هے ' اور جو چیز تم الله سے مانگوگے تمهیں ملجائیگي - یه درجه تمهیں خداے غفور الرحیم کے طرف سے مرحمت هوا هے - اور اس سے بڑهکر اور کس شخص کي بات هو سکتي هے جو لوگوں کو خدا کے نام کی دعوة دے ' نیز اعمال صالحه انجام دے ' اور اسکا دعوا صرف اتنا هي هو که میں مسلمانوں میں سے ایک مسلم هوں ؟ "

پس انکا وجود سر تا سر ایک تائید الهی اور نصرة غیبي هوتا هے جو عام حالات و خیالات سے بالکل متضاد و متخالف حقیقتوں کے ساتهه ظاهر هوتا هے ' اور فتح صداقت و غلبۂ حقانیت کے نئے نئے سامانوں اور بندو بستوں کے ساتهه کام کرتا هے - تا انکه مشیت الهي پوری هوتي هے ' حق و صداقت کي روشني کفر و ضلالت کي تاریکي پر غالب آتي هے ' " یوم الله " کي عظمت " ایام ابلیسیه " کے کارخانوں کو درهم و برهم کردیتي هے ' اور شیطان اور اسکے مظاهر خبیثیه کي جگه خداے رحمان کي دعوة کي فتح مندي دو پهر کے سورج کی طرح عالم آشکارا هو جاتی هے :

یومئـــذ یفرح المومنون بنصر الله ینصر من یشــاء و هو العـــزیز الحکیـــم - وعد اللـــه ' لا یخلف وعده ' و لکن اکثر الناس لا یعلمون - یعلمون ظاهراً من الحیاة الدنیا وهم عن الاخرة . هـــم غافلون ! (۳۰ : ۴)

وه دن هوگا که الله کي مدد و نصرت کے ظهور سے ایمان والوں کیلیے خوشی اور راحت هوگي - وه جس کي چاهتا هے مدد کرتا هے - وه عزیز و رحیم هے - یقین رکهو که یه الله کا وعده هے - اور الله اپنے وعده کے خلاف کبهي بهي نهیں کرتا - البته بهت سے لوگ هیں جو اس حقیقت کو نهیں سمجهتے - یه وه لوگ هیں که انکا علم دنیا کي ظاهري زندگي تک محدود هے - اور اخرة سے بالکل غافل هو گئے هیں !

* * *

آخري فاتحۂ جلد جدید ' گذشته جنوري کے مقالات افتتاحیه تهے جو غالباً تین نمبروں میں مسلسل نکلے - اب وقت آ گیا تها که اس دعا کو دهرایا جاتا جو الهـــلال نے اپنا سفر شروع کرتے وقت علانیه مانگي تهي ' اور اس لطف الهي اور توفیق رباني کے عجائب وخوارق اشکارا کیے جاتے که کیونکر اُس نے الهلال کے " بعض مقاصد " کو ڈیڑه سال کي اقل قلیل مدت کے اند تکمیل و بلوغ تک پهنچا دیا ' اور کس طرح اسکي غیبي نصرت و تائید نے اُن تمام مهیب اور طاقتور قوتوں کے استیلا و تسلط سے هر موقعه پر اسکي حفاظت کي ' جو اسکي هستي کو بالکل نیست و نابود کردینا چاهتي تهیں ؟ وه کلمۂ حق کا ایک بیج تها جسے ایک نهایت درمانده و مسکین هاتهه نے محنتوں اور مشقتوں کي راتیں جاگ کر اور بے چینی و اضطراب کے دن کاٹ کر اس امتحان زار صداقت میں تن تنها بویا تها ' اور نهیں جانتا تها که هلاکتوں اور بربادیوں کے طوفان اسکے منتظر هیں ' یا فتح و مراد کے فرشتے اسپر اترنے والے هیں ؟ تاهم جبکه اسکا هاتهه زمین پر دانه پهینک رها تها ' تو اسکي نظریں آسمان پر لگي تهیں - اور جبکه وه زمین سے اپنا معامله شروع کر رها تها ' تو اسکا اصلي رشته آسمان والے سے تها - قبل اسکے که زمین بیج کو قبول کرے ' اس نے دعا مانگي تاکه وه آسمانوں میں قبول کرلیا جاے :

و اذا سالک عبادي عني فانـــي قریب اجیب دعوة الداع اذا دعان ' فلیستجیبـــوا لـــی و لیومنوا بي ' لعلهـــم یرشدون (۲ : ۱۸۲)

اور جب میرے بندے میرے بارے میں تم سے سوال کریں تو انهیں کهدو که میں تو انسے بالکل هي قریب هوں - جب کوئي بنده میرے سامنے آتا اور دعا مانگتا هے تو میں هر دعا مانگنے والے کي دعا کو سنتا اور قبول کرتا هوں - دیکهو ! تمهارے ساتهه میرا سلوک کیسا لطف و محبت کا

ہے ؟ پس چاہیے کہ تم بھی میری سنو اور مجھپر سچا ایمان لاؤ - کچھہ عجب نہیں کہ ہدایت و ارشاد کا دروازہ تم پر کھل جاے "

اور پیشتر اسکے کہ اس سے باہر رد و قبول ' فتح و شکست ' اور موت و حیات کا فیصلہ ہو ' اس نے خود اپنے اندر ہی اسکا فیصلہ کرلیا - اُس نے دعا مانگی کہ اگر اسکی امۃ مرحومہ اور اسکے کلمۃ الحق کی خدمت کی کوئی حقیقی طلب اسکے اندر موجود ہے ' اور نیت کے خلوص اور ارادے کی سچائی کا ایک ادنی حصہ بھی اسے ملا ہے تو اسکو مہلت دی جاے ' اور غیبی نصرتوں کا دروازہ اسپر کھل جاے - لیکن اگر ایسا نہیں ہے تو پھر اسکے ساتھہ وہی کیا جاے جسکا ہر تخم باطل اور اعلان فساد مستحق ہے : لاتستوي الحسنۃ و لا السئیۃ (۴۱ : ۳۴) -

ان اللہ سیبطلہ ' ان اللہ لا یصلح عمل المفسدین (۱۰ : ۸۱)

اللہ تعالے کا قانون ہے کہ وہ بہت جلد جھوٹے کاموں کو باطل کردیگا - اللہ کبھی مفسدوں کے کاموں کو کامیاب ہونے نہیں دیتا !

پس اُسکی دعا قبول ہوئی : فستجاب لہ ربہ (۱۲ : ۳۴) اور اُسے مہلت بھی دی گئی اور نصرت بھی مرحمت ہوئی - اسکے " بعض مقاصد " تکمیل کو پہنچے ' اور انکی تکمیل کی راہ میں کوئی طاقت مانع نہ ہوسکی : و یحق اللہ الحق بکلماتہ و لو کرہ المجرمون - (۱۰ : ۸۲)

ضرور تھا کہ یہ دعا دھرائی جاتی اور اسکے نتائج نے جو فیصلہ حق و باطل کا کیا ہے وہ عالم آشکارا ہوتا - چنانچہ یہی اعادۂ صحیحہ اور تکرار حقیقت تھی جس سے گذشتہ فاتحۃ الکتاب شروع ہوا -

اسکے ساتھہ ہی " قانون نصرۃ حق و خذلان باطل " کے متعلق قران حکیم کی تصریحات اور انکے بعض مخصوص معارف بیان کیے گئے تھے ' اور اُن علائم و آثار کی توضیح کی تھی جو دعوۃ الی الحق کیلیے خدا کی بتلائی ہوئی نشانیاں ہیں - پھر " کلمۃ طیبۃ " اور " کلمۃ خبیثۃ " کے دو درختوں کا حال لکھا تھا جو زمین میں یکساں اسباب و عزائم کے ساتھہ بوئے گئے ' ہر ایک نے اپنی شاخوں میں فتح و مراد کا پھل پایا اور دوسرے نے اپنے اوپر ہلاکت اور خسران کی آندھیاں چلتی ہوئی دیکھیں ! و مثل کلمۃ خبیثۃ کشجرۃ خبیثۃ اجتثت من فوق الارض ' ما لہا من قرار (۱۴ : ۲۶) کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ ' اصلہا ثابت و فرعہا في السماء (۱۴ : ۲۵)

* * *

پھر ان تمام بیانات سے بھی بڑھکر ایک امر اہم و عظیم تھا جسکو واضح و بین کردینا بہت ضروری تھا - پس تیسرے نمبر میں اس سوال پر بحث کی گئی کہ یہ سب کچھہ جو ہوا اور ہو رہا ہے ' اور یہ تمام اظہارات و تصریحات جو بہتوں کی نظروں میں ما فوق العادہ قوتوں کا ادعا اور غیر معمولی مدارج کا اعلان ہے ' آثار کارے کیسے جا رہے ہیں ' تو انکا مقصود حقیقی کیا ہے ' اور ان تمام کامیابیوں کی فضیلت کس کو پہنچتی ہے ؟

چنانچہ اچھی طرح واضح کردیا تھا کہ نہ تو یہ کوئی غیر معمولی دعوا ہے اور نہ مخفی طاقتوں اور روحانی خوارق کے ظہور کا کوئی اعلان ہے - بلکہ ایک نہایت ہی عام اور معمولی بات ہے - اتنی معمولی بات کہ ہمیشہ اسکی حقیقت کو تمام انسانوں نے تسلیم کیا ہے - اور اب بھی ہر زبان سے کہلوا دی جاسکتی ہے اور ہر شخص ایک عام بات کی طرح اسے کہتا اور مانتا ہے - تم میں سے کون ہے جسکا یہ اعتقاد نہیں ہے کہ سچی اور نیک بات ہمیشہ کامیاب ہوتی ہے اور حق جس زبان سے نکلے ' فتح و مراد کو اپنا منتظر پاییگا ؟ پھر اگر ایسا ہی ہوا تو یہ کوئی ایسی نئی بات نہیں ہے جسپر تعجب کیا جاے اور اسے ایک ما فوق العادہ دعوا سمجھا جاے - اسمیں نہ تو سچ بولنے والے کیلیے کوئی فضیلت ہے ' اور نہ یہ داعی حق کی غیر معمولی بزرگی و کمال کا کوئی ثبوت ہے - کیونکہ سچ خود ہی اپنا راستہ پیدا کرتا ہے اور دعوۂ حق خود ہی اپنے خواص دکھلاتی ہے - عام اس سے کہ اسکا بولنے والا کون ہے اور کتنی فضیلت رکھتا ہے ؟

ایک مومن روح کا اعتقاد تو یہ ہونا چاہیے کہ خدا اگر چاہے تو اپنی سچائی کیلیے پتھر کے ٹکڑوں اور جلانے کی لکڑیوں سے بھی وہ کام لیلیے جو بڑے بڑے انسان نہیں کرسکتے - پھر اگر ایک عاجز و قصورمند ہستی کے ہاتھوں اسکا کوئی کام انجام پاگیا تو یہ کونسی عجیب بات ہے ؟ اگر ایمان مر نہ گیا ہو اور دلوں نے اعتقاد الہی کھو نہ دیا ہو تو نہ صرف ہر مسلمان کو اسے مان ہی لینا چاہیے ' بلکہ خود کرکے قوۃ حق و صداقت کے معجزوں کو آزمانا چاہیے - اور دیکھہ لینا چاہیے کہ خداے ناصر و قیوم انکے ساتھہ کیا کرتا ہے ؟

ایمان و حقانیت تو وہ چیز ہے کہ اسکی پکار بلند کرنے والے کو حق پہنچتا ہے کہ تمام دنیا کو اپنے آگے مسخر اور تمام طاقتوں کو اپنے آگے سربسجود بتلائے - وہ اگر ایسا دعوا کرے تو اسمیں رائی برابر بھی غرور نہ ہوگا - بلکہ ایک ایسی بات ہوگی جیسے کوئی دن کو دن اور رات کو رات کہے - یا یہ کہے کہ دو اور دو چار ہوتے ہیں اور جب پانی برستا ہے تو اناج پیدا ہوتا ہے - کیونکہ وہ مومن ہے اور صرف مومن ہی کو ساری عزتیں ' ساری فتح مندیاں ' اور ہر طرح کی عظمتیں اور رفعتیں پہنچتی ہیں :

و للہ العـــزۃ و لرسولہ و للمومنین - و لکـــن المنافقین لا یعلمــون (۶۳ : ۸)

عزۃ صرف اللہ کیلیے ہے ' اسکے رسول کیلیے ہے ' اور مومنوں کیلیے - مگر افسوس کہ جو لوگ منافق ہیں وہ اس حقیقت سے بے خبر ہیں !

(فاتحۃ السنۃ الثالثۃ)

ان تمام فواتح سنین میں دعوۃ الهلال کی کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوے مناسب نہ سمجھا گیا کہ کامیابی کے اُن حالات و حوادث پر بھی تفصیل کے ساتھہ نظر ڈالی جاے جن سے اس دعوۃ الاهیۃ کی مدت دو سالہ معمور ہے ' اور واضح کیا جاے کہ یہ کامیابی کن کن راہوں اور کن کن صورتوں میں نمودار ہوئی ؟ کیونکہ اول تو یہ موضوع نہایت اطناب طلب تھا - ثانیاً الهلال کے کاموں کے نتائج و سوانح اسقدر روشن اور آشکارا تھے کہ محض سرسری اشارہ اور اجمالی تذکرہ کردینا ہی انکے لیے کافی تھا -

لیکن آج پانچویں جلد کو شروع کرتے ہوے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس موضوع پر بھی ایک اجمالی نظر ڈالی جاے اور کاروبار دعوت کے تمام دیگر پہلؤں سے قطع نظر کرکے صرف اسکی کامیابی اور تکمیل مقاصد کے واقعات کو بحث و نظر کیلیے مخصوص کرلیا جاے - تقریبا تین جلدوں سے برابر دعوۃ الهلال کی کامیابی اور مخالفین منکرین اور معاندین مفسدین کے عدم تسلط و استیلا ' و خذلان اعمال ' و خسران آمال کا ذکر کیا جا رہا ہے - پس ضروری ہے کہ الهلال کی مخالفت و معاندت کی تاریخ و سوانح پر بھی ایک بار نظر ڈال لی جاے - عجب نہیں کہ ضمناً اسمیں بہت سے ایسے مواعظ و بصائر حوالہ قلم ہوں جو شاید کسی مستقل عنوان کے ساتھہ بمشکل تحریر میں آتے -

لیکن قبل اسکے کہ اصل بیان شروع ہو ' ایک مختصر تمہید ضروری ہے - اور اسلیے یہ مضمون تین نمبروں میں ختم ہوگا - مگر اس کا ہر ٹکڑا بجاے خود مستقل ہوگا -

و الحمد للہ رب العالمین -

مقالات

علـــوم القـــران

یعنی مسلمانوں نے قران مجید کے متعلق کون کون علوم ایجاد کیے اور ان پر کتنی کتابیں لکھیں ؟

(٤)

مباحث باقیه متعلق الفاظ القران

از مولانا السید سلیمان الزیدی پروفیسر عربی پونا کالج

علوم القران کے عنوان سے ایک سلسلۂ مقالات اس جلد کے ابتدائي نمبروں میں شروع ہوا تھا جسکا آخري نمبر ۲۵ فروري کي اشاعت میں نکلا تھا - ان نمبروں میں قران حکیم کے متعلق ۲۰ علوم کا تذکرہ ہوچکا ھے - اخري عنوان الفاظ القران تھا - اسکا بقیه حصه آج سے پھر شروع کیا جاتا ھے -

(۲۱ ـــ ھجـــا ء القـــرآن)

عجائب قدرت الهي کا ایک نمونه یه ھے که دنیا میں تقریباً ۵۰۰۰ زبانیں بولي جاتي ھیں جو بارجود اختلاف شدید ' حروف ھجاء کي آواز میں (باستثنائے چند حروف) بالکل متحد ومشترک ھیں - لیکن یهه اتحاد و اشتراک انکے الفاظ کے اتحاد و اشتراک پر ذرا بھي موثر نہیں ھے - زیادہ سے زیادہ ۳۲ یا ۳۳ حروف ھیں جو کم وبیش دنیا کي پانچ ہزار زبانوں کے لیے همیشه جدید اور غیر مشترک الفاظ کا ذخیرہ فراھم رکھتے ھیں !

عربي زبان تمام السنۂ سامیه سے زیادہ حروف رکھني ھے - عبري جو باعتبار ادبیات و علوم تمام سامي زبانوں میں سب سے زیادہ قدیم ھے ' اوسکي بنیاد صرف ان ۲۲ حروف پر ھے :

اب ج د - (گ) ہ و ز - ح ط ي - ک ل م ن - س ع ف (پ) ص - ق ر ش ت -

انکا مجموعه ابجد - ھوز - حطي - کلمن - سعفص - قرشت - ھے - عربي زبان میں ۶ حرف زیادہ ھیں : ث خ ذ - ض ظ غ - جنکا مجموعه ثخذ اور ضظغ ھے -

اس تفصیل سے تم نے سمجھہ لیا ہوگا که عربي زبان میں حروف ھجاء کي به تبعیت عبري ترتیب کیا تھي ؟ یعني در اصل اسطرح تھي :

اب ج د ' ہ و ز ' ح ط ي ' ک ل م ن ' س ع ف ص ' ق ر ش ' ت ث خ ذ ' ض ظ غ -

بعد از اسلام سب سے اول جس چیز کو عربي زبان حیطۂ تحریر میں لائی ' وہ قران مجید ھے - کسي چیز کو لکھنے کے لیے حروف ھجا کي ترتیب و تحسین کوئي ضروري شے نہیں ' لیکن اوسکے پڑھنے کے لیے یقیناً سب سے اول حرف ھجاء کي ' اور پھر اوسکو بحسن و صحت پڑھسکنے کے لیے حروف ھجاء کي ترتیب صحیح و آسان کي ضرورت ھوتی ھے - چنانچه سب سے پہلے مسلمانوں نے حروف ھجاء کو آسان ترین و بہترین ترتیب میں مبدل کیا ' اور تمام ھم شکل و متحد الصورت حروف کو یکجا کردیا - مثلاً :

ا ' ب ت ث ' ج ح خ ' د ذ ' ر ز ' س ش ' ص ض ' ط ظ ' ع غ ف ق ' ک ' ل ' م ' ن ' ہ ' و ' ي -

حروف ھجاء کے تلفظ کي ایک اور مصیبت تھي - عبري میں که السنه سامیه کي مہذب ترین شاخ تھي ' تلفظ کي صورت یه تھی -

الف - بتھه ' گیمل ' دالهه ' ھے ' واو ' زین ' حتھه ' طتھه ' یود ' کاف ' لامیر ' مم ' نن ' سن ' عین ' فے ' صمخ ' قف ' رش ' شن ' تار -

قران مجید کے لیے حروف ھجاء کي تہذیب و ترتیب میں اس اختلاف تلفظ کو بھي دفع کیا گیا اور حتي الامکان ایک متحد و متساوي الصوت تلفظ وضع کیا گیا مثلاً الف ' بے ' تے ' ثے - الخ - یا الف ' با ' تا ' ثا ' الخ -

الغرض یه مباحث ایسے تھے ' جو مسئله تدوین علوم قرانیه میں سب سے اول بحث و ترتیب کے لائق تھے ' چنانچه دوسري اور تیسري صدي کے علمانے ان مباحث پر بھی منفرد و مخصوص کتابیں لکھیں جنکا نام عموماً " ھجاء المصحف " ھے - ابن ندیم جو چوتھي صدي کا مصنف ھے ' اوس نے اس موضوع پر متعدد تصنیفات کا ذکر کیا ھے ' جیسے : ھجاء المصحف یحی بن حارث ' ھجاء المصحف ابن شیب ' ھجاء المصحف احمد بن ابراھیم الوراق - وغیر ذلك -

(۲۲ ـــ النقـــط و الشـــکل فی القـــران)

عربي زبان میں ابتداءاً حروف ھجا میں نقطے نہیں ہوتے تھے ' اسلیے اکثر اهل عجم کي نظر میں حروف باھم متشابه معلوم ہوتے تھے اور وہ صحیح نہیں پڑہ سکتے تھے - حجاج بن یوسف ثقفي کے تمام اوراق عمل میں سیاھي کے سوا اور کچھه نہیں ' تاھم اگر ان میں کچھه اُجالا ھے تو یہي ھے که اوس نے قران کو اس مشکل سے نجات دي -

چنانچه چند علما کي مدد سے اوس نے نقطے ایجاد کرائے - اس پر بھي غلطي رفع نہوئي تو قران کے الفاظ پر شکل یعني زبر ' زیر ' اور پیش لگائے - اکثر عربي کتابوں میں تم نے " اعجام " اور حروف " معجم " پڑھا ہوگا - اسکے اصلي معني یه ھیں که " لفظ عربي کو عجمي بنانا " چونکه یه نقطے عجمیوں کي خاطر ایجاد کیے گئے تھے ' اسلیے حروف ھجاء پر نقطے لگانا گویا " اعجام " ہونا تھا - یعني عربي لفظ کو عجمي بنانا تھا -

چونکه یه علامات بالکل نئي تھیں اسلیے ان کے قواعد و اصول کیلیے مستقل تصنیفات کي ضرورت تھي - علماے اسلام نے یه ضرورت بھی باحسن وجوہ پوري کي اور حسب ذیل کتابیں یادگار چھوڑیں :

کتاب النقط و الشکل خلیل بن احمد (واضع علم عروض) المتوفي سنه ۱۷۰ ھ - کتاب النقط و الشکل محمد بن عیسی ' کتاب النقط و الشکل یحي بن مبارک یزیدي النحوي المتوفي سنه ۲۰۲ ھ - کتاب النقط و الشکل ابو حاتم سجستاني المتوفي سنه ۲۴۸ ھ (یه کتاب جداول و دوائر پر مشتمل ھے) کتاب النقط و الشکل ابن قتیبه دینوري المتوفي سنه ۲۷۶ ھ

(۲۳ ـــ اجزاء القـــرآن)

هر کتاب تحصیل فوائد اور تسهیل مطالب کي غرض سے مختلف ابواب و فصول پر منقسم هوتي ہے - صحف الهیه بهي اس اصول سے مستثنی نهیں - تورات مختلف پرق (فرق) یعني منازل ' اور مختلف اصحاح یعني سور پر منقسم ہے - قران مجید کي اصلي تقسیم معنوي تو سورتوں پر ہے ' لیکن لوگوں نے تلاوت کی آساني کے لیے مختلف اجزاء پر اوسکو منقسم کردیا ہے - ان تقسیمات کا مبنی صرف الفاظ و عبارات کي متساوي تقسیم ہے ' تاکه پڑھنے والوں اور حواله دینے والوں کو سهولت و آسانی هو -

قرون اولی کے عباد و زهاد علی العموم قران کي کامل تلاوت ایک هفته میں ختم کردیتے تھے - اس مناسبت سے قران کي سب سے پهلي لفظي تقسیم یه هوئي که سات تکڑوں پر منقسم کیا گیا جن میں سے هر ایک کو " حزب " (تکڑا) یا " منزل " کهتے هیں که تلاوت قران کا مسافر هر روز وهاں اپنے سفر الی الله کي ایک منزل ختم کرتا ہے -

تلاوت کا اس سے زیاده سهل طریقه یه ہے که هر مهینے میں ایک بار ختم کیا جاے - اس بنا پر لوگوں نے قران کو تیس روز کے حساب سے برابر برابر تیس حصوں پر تقسیم کردیا ' جن کا نام " پاره " یا " جزء " ہے -

پهر هر پاره دو برابر حصوں میں منقسم هوتا ہے - جنکو " نصف " کهتے هیں - نصف کے بهی دو تکڑے هیں جن میں سے هر ایک کا ایک ایک " ربع " ہے - لیکن اصلاحاً ایک تکڑے کو ربع ' دو تکڑے کو نصف ' تین تکڑے کو ثلث ' اور چاروں تکڑوں کو ملاکر ایک " پاره " کهتے هیں -

قران مجید کے ان مختلف اجزا و اقسام کي تعیین که کهاں سے شروع هوتے هیں ؟ کهاں ختم هوتے هیں ؟ کهاں تک نصف ہے ؟ کهاں ربع ہے ؟ کهاں ثلث ہے ؟ محتاج تالیف و ترتیب تهي ' اسلیے دوسري اور تیسري صدي کے علماے نحو و ادب نے اس احتیاج سے بهي قران کریم کو مستغني کردیا - اجزاء القران ابو بکر بن عیاش الموجود سنه ۱۲۷ ح (یه کتاب ۳۰ پاروں کي تقسیم میں ہے) اجزاء القران حمید بن فیس الهلالي ' اسباع القران (۷ منازل کي تفصیل) حمزه زیات المتوفی سنه ۱۵۶ - اجزاء القران سلیمان بن عیسی ' اجزاء القران کسائي نحوي المتوفی سنه ۱۸۸ ' اجزاء القرآن ابو عمر الدوري الموجود سنه ۲۰۲ -

(۲۴ ـــ مقطوع القران و موصوله)

کسي ایسي کتاب کے لیے جو متنوع المعاني اور مختلف المطالب هو ' اوس کو پڑهتے وقت نهایت ضروري ہے که عبارت کا توڑ جوڑ اور ختم و شروع ایسے فقره پر کیا جاے ' جس سے عبارت بے ربط اور معني مختلط نهوں ' اسي کا نام قطع و وصل ہے - قران مجید کي تلاوت کے لیے بلکه صحیح طور مطالب سمجهنے کے لیے نهایت ضروري ہے که قران مجید کي مقطوعات و موصولات سے واقفیت هو - حسب ذیل کتابیں اسي واقفیت کا ذریعه هیں مقطوع القران و موصوله عبد الله عامر یحصبي قاري شام المتوفی سنه ۱۱۸ ' مقطوع القرآن و موصوله حمزه بن حبیب الزیات قاري بصره المتوفي سنه ۱۵۶ ' مقطوع القران و موصوله علی بن حمزه کسائی قاري کوفه المتوفی سنه ۱۸۸ -

(۲۵ ـــ عدد آي القران)

جسطرح عام کتابوں کي هر فصل و باب کي ترکیب فقروں سے هوتي ہے - اسي طرح قران مجید کی هر صورة آیتوں سے مرکب هوتي ہے - " آیة " عربي میں (اور أوة عبري میں) لغةً ' نشان وعلامت ' کے مرادف ہے ' اور اصطلاحاً عبري میں تورات کے ایک حرف کو بهي أوة کهتے هیں که وه اپنے مدلول علیه کے لیے صرف ایک قسم کا نشان اور علامت ہے - لیکن عربي کي اصطلاح اس سے زیاده وسیع قرار دي گئي ہے ' اور وه قرآن کے پورے ایک فقره پر حاوي ہے -

آیت یا فقره کسکو کهتے هیں ؟ کسي کلام مسلسل کے اوس مختصر ٹکڑے کو جو اداے مطلب اور تفهیم معني میں مستقل هو - اس تعریف کي رو سے ممکن ہے که کلام کا ایک ٹکڑا جسکو هم اداے مطلب کے لیے مستقل سمجهتے هوں ' تم نه سمجهتے هو ' پس یه بالکل ممکن ہے که اگر ایک فریق کے نزدیک سورة فاتحه کے سات ٹکڑے هوں یعني سات آیتیں ' تو دوسروں کے هاں چهه هوں یا آٹهه ' اسي پر پورے قرآن مجید کي تمام آیات کي تعداد کو قیاس کر لو -

قران مجید کے تحفظ و صحت کي اخیر حد یهه ہے که مسلمانوں سے اس کے ایک ایک حرف ' ایک ایک لفظ ' اور ایک ایک آیت کا شمار کر لیا ہے - حروف اور الفاظ کی تعداد میں تو زیادت و نقص نهیں هو سکتي ' لیکن بربناے تفصیل ما فوق ' آیات کي تعداد میں اختلاف راے ممکن ہے ' چنانچه " علم عدد آي القرآن " کا موضوع یهي مسئله ہے -

علم القرءة کي تفصیل میں اوپر گذر چکا ہے که فنون قران کے لیے قرون اولی میں ۵ مشهور اسکول (درسگاه) تهے : مکه معظمه ' مدینه مبارکه ' بصره ' کوفه ' شام - ان میں سے هر اسکول نے اپني تحقیق و راے کے مطابق آیات قرانیه کي تعداد و شمار پر مستقل رسائل ترتیب دیے هیں -

مکه معظمه

کتاب العدد عطاء بن یسار الفقیهه ' کتاب العدد فزائی ' کتاب حروف القرآن خلف البزار -

مـدیـنـه مبارکـه

کتاب العدد نافع قاري مدینه المتوفی سنه ۱۶۹ ' کتاب العدد عیسی المدني ' کتاب العدد اسماعیل بن ابی کثیر القاري -

کـــوفـــه

کتاب العدد حمزة الزیات قاري کوفه المتوفي سنه ۱۵۶ ' کتاب العدد خلف النحوی الکوفی ' کتاب العدد محمد بن عیسی الکوفي ' کتاب العدد علي بن حمزه الکسائي النحوي قاري کوفه المتوفی سنه ۱۸۹ ھ -

بصـــره

کتاب العدد ابن معافا ' کتاب العدد عاصم الجحدري ' کتاب العدد حسن بن حسن بصري ' عدد اي القرآن محمد بن مستنیر قطرب المتوفي سنه ۲۰۶ -

شـــام

کتاب العدد یحیی بن حارث الذماري ' کتاب العدد خالد بن معدان ' کتاب اختلاف العدد وکیع الفقیه -

یه قدما کي تصنیفات هیں ' متاخرین میں موصلی (نام نهیں معلوم) کي ذات الرشد ' اور ابو معشر عبد الکریم بن عبد الصمد الطبري المتوفی سنه ۶۷۸ کي تعداد الا اي القران وغیـره اسي فن کی کتابیں هیں -

[الباقي یاتي]

صعیفۂ فطــرت کا ایک دلچسپ صفحـــہ

عـــالـــم نبـــاتات اور حیـــوانات

مختلف الجنــس اشیــاء میں حیــرت انگیــز مشـــابهـت

(۲)

پهولوں کي مشابهت کی جتني صورتیں هیں' ان میں سب سے زیادہ حیرت انگیز (Schuberati (1) grandiflora) نامي پهول کي مشابهت هے - اسے دور سے دیکهیے تو معلوم هوتا هے که ایک مهربان شکل اور کهن سال آدمي آپکو دیکهه رها هے ! هر انساني خط و خال کي شبیه نهایت مکمل طور پر اسمیں موجود هے اور هر بهو ایک انسان کا چهرہ بنگیا هے - اسکي هر شاخ میں متعدد پهول هوتے هیں' اور شاخ خم کها کر عرض مبں دهنے سے بائیں طرف چلی جاتي هے - اسلیے هر شاخ میں بجاے ایک چهرے کے مسلسل کئي چهرے پیدا هوگئے هیں !

آرکڈ کي طرح یهاں بهي مادہ تولید کے ذرات ملکر چهوٹے چهوٹے ڈلے بنجاتے هیں جنهیں مناسب قد کے کیڑے توڑ کے مادہ کو دوسرے پهولوں تک لیجاتے هیں - اس درخت کے پهول میں جو رس هوتا هے اسی کي تلاش میں کیڑے آتے هیں' اور عضو رجولیت کے کالم (ستون) پر بیٹهه جاتے هیں - بیٹهتے هي انکے پیر ان طویل اور عمیق شگافوں میں چلے جاتے هیں جو اسکے تمسخر انگیز چهرے کے هر طرف پیدا هوگئے هیں - جب کیڑا بهاگنا چاهتا هے تو اسکے پیر اوپر کی طرف جا کے سیاہ قرصوں (یعنی چهرہ کي آنکهوں) کے ایک تنگ سوراخ میں پهنس جاتے هیں ' اور وہ اپنے پانوں نکالنے کیلیے سخت جد و جهد کرنے لگتا هے- اس کشمکش میں آنکهوں کے قرص مع مادہ تولید کي دونوں ڈنیوں کے ٹوٹ جاتے هیں اور اسطرح عروس گل کے حاملہ هو جانے کا سامان پیدا هو جاتا هے !

جب کبهي کوئي بڑا اور طاقتور کیڑا پهنستا هے تو یہ تدبیر پوري طرح انجام پاتي هے' لیکن اگر چهوٹا اور کمزور کیڑا گرفتار هوا تو پهر وہ نهیں نکل سکتا - وهیں مرکے رهجاتا هے ' اور وہ مقصد (یعنے تلقیح) فوت هوجاتا هے جسکے لیے یہ تدبیریں کي گئي تهیں - اسي لیے ان پهولوں کو " ظالم" یا " صیاد " (Pinching trop) پهول بهي کهتے هیں جو اپنے عشق و محبت کي کامجوئیوں میں اسقدر جلاد اور خونریز هیں !

جب کوئي طاقتور کیڑا مادہ تولید نکالکے لیجاتا هے تو اس مادہ میں ایک ایسي حرکت پیدا هوتي هے جسکی وجہ سے انکے پهیلے هوے اجزا سمٹکے مختصر هو جاتے هیں - اس سے یہ فائدہ هوتا هے کہ جب کیڑا دوسرے پهول پر جا کے بیٹهتا هے تو اسکے رحم میں یہ مادہ بآساني داخل هو جاتا هے - ان پهولوں کے قرب و جوار میں بکثرت بهڑیں اور دوسرے قسم کے کیڑے ملینگے جنکے پیروں میں مادۂ تولید کي ڈلیاں یا ان آنکهوں کے ٹکڑے لگے هونگے جن سے یہ مادۂ تولید نکالا گیا هے -

(Acarus calmus) (۱) کے کهلنے کا طریقه بهي عجیب و غریب هے - اسوقت اسکے پهولوں کا تختہ حیرت انگیز طور پر ایک گول صف کے مشابہ هوجاتا هے !

اس پهول کا تعلق (Orantiaceal) کي قسم سے هے - یہ در اصل مشرقي ایشیا کا پهول هے مگر اب دوسرے ملکوں میں بهي هونے لگا هے' اور جنوبي روس میں تو اسکا مربہ بهي بنایا جاتا هے - وهیں سے اسکي جڑیں آتي هیں - ان جڑوں سے ایک قسم کا خوشبودار' معطر' مقوي' مگر تلخ عرق نکلتا هے جو بعض شربتوں میں طبي طور پر ملایا جاتا هے -

تلقیح نفس (یعني از خود تلقیح کا هونا اور کسی دوسرے پهول کے مادہ تولید کا عدم سمول جسکو اصطلاح میں Selt-pollination کهتے هیں) یا ازدواج نفس (یعني نر اور مادہ الگ الگ نہ هوں - خود هي نر بهي هو اور مادہ بهي جسے اصطلاح میں Autogamy کهتے هیں) همارے سوال کے دائرہ سے خارج هے کیونکہ هر پهول کا رحم مرکز مادہ تولید کے نکلنے سے پہلے هي مرجها جاتا هے - هاں یہ صحیح هے کہ بعد کے بالائي پهولوں کے رحم میں نیچے کے پهولوں کے عضو رجولیت سے مادہ تولید نکالا جاسکتا هے' مگر یہ اسیوقت تک بار آور هو سکتا هے جب تک کہ اسمیں کیڑوں کي اعانت شریک نہ هو -

لوگ نهایت شوق سے اس پهول کے بهچے هوے جڑوں کو

(۱) Schubertia ایک درخت هے جو جنوبي امریکہ میں هوتا هے - اسکے پتے پیچ و خم دار هوتے هیں - پتیوں کي سطح پر بکثرت باریک بال هوتے هیں اور توڑا جاے تو اندر سے دودہ کي طرح سفید عرق نکلتا هے - اسکي مختلف قسمیں هیں جنمیں سے ایک مشهور قسم Schu. Grandiflora هے -

(۱) Acarus یعني ابدرس ایک قسم کا درخت هے جسکي مختلف قسمیں هیں - ان اقسام میں سب سے زیادہ دلچسپ قسم Acarus Calmus هے جسکا ذکر مضمون میں آیا هے - ابکیرس انگلستان میں زیادہ تر ساحلي اور مرطوب مقامات میں هوتا هے - انگلستان کے علاوہ هندوستان اور شمال امریکہ کے سرد حصوں میں بهی پایا جاتا هے -

جسکا نام (Antirrhinum) (۱) نہایت اور موزوں ھے -

لوبیري اس پھول کو ایک ایسے مضبوط صندوق سے تشبیه دیتے ھیں جسکي کنجي صرف بھونرے ھي (Humble bee) کے پاس ھے ' کیونکه چھوتے چھوتے کیڑے تاج (Corolla) (۲) کی بند پلکھڑیوں میں سے اپنا راستہ نکالنے میں کامیاب نہیں ھوسکتے -

اس پھول کي تلقیح کے لیے ایک بڑي زبان والی مکھي کي ضرورت ھوتي ھے - اسکا عضو نسائي ایک قسم کي زیر زمین راہ ھے جسمیں سے ھوکے کیڑا رس تک پہنچسکتا ھے اور جو بالکل اسکے کنارے میں ھوتا ھے - اس راہ کے سرے پر اسکي چھت کي طرف دبے ھوے مادہ تولید میں ملفوف اینتھر ھوتے ھیں - پھول کے امتحان سے صاف نظر آتا ھے که اگر کیڑے اندر جا سکیے دو وہ ان مرکز ھاے مادہ تولید کو مس کیے بغیر اس تک پہنچ جاتے -

بڑي مکھي سے یہ راہ بالکل بھر جاتي ھے ' اسلیے جب وہ باھر نکلتي ھے تو خود بخود اسکي روئیں دار پیٹھ کے ساتھ مادہ تولید کے ذرات بھي لگ کے چلے آتے ھیں -

یہ واقعات ھیں جن سے اس پھول کے ان بھچے ھوے جبڑوں کے حالات کي تشریح ھوتي ھے جو اپنے کھلنے کے لیے شہ زور کیڑوں کو ھمیشہ صلاے زور آزمائي دیتا رھتا ھے -

اس پھول کا سب سے زیادہ دلچسپ حصہ کیپسیول ھے (۳)

اس مضمون کا یہ مقصد نہیں که اس میں تمام تعجب انگیز مشابہتوں کي ایک مکمل فہرست پیش کي جائے - اگر ایسا کیا جاے تو اس موضوع پر ایک مبسوط کتاب لکھنے والے مصنف کا بوجھہ ھم اپنے سر لے لینگے حالانکه اسکے لیے بالکل طیار نہیں ھیں - ھمارا مقصود صرف یہ ھے که چند دلچسپ صورتوں کا اجمالي تذکرہ کردیں اور اسپر توجہ دلائیں که اس موضوع سے تعلیم میں کیونکر فائدہ اٹھایا جا سکتا ھے ؟ پڑھنے والے اپنے تخیل اور مشاھدہ کي قوت سے کام لینگے تو انہیں اس موضوع کے متعلق قریباً بے پایاں سلسلوں کے دریافت کرنے میں کوئی دقت نہ ھوگي -

(عالم حیوانات)

اب تک تو نباتات کا ذکر تھا - اب ھم حیوانات کو لیتے ھیں -

کیڑوں کے پر جس قسم کے نقش و نگار کے نمونے پیش کرتے ھیں ' اگر انکو جمع کیا جائے تو انمیں بہت سي مختلف صنعتوں اور تصویروں کا سراغ ملیگا - ھم نے اپنے مضمون کے ساتھہ صرف ایک دو پروں کي تصویر دي ھے - غالبا ان تصویروں میں سب سے زیادہ تعجب انگیز نشان وہ ھے جو بالکل رومن اعداد کا عدد ۸۰ - یعني 80 لکھا ھوا دکھائي دیتا ھے - اور جو جنوبي امریکه کي تتلي (Catagramma) نامي کے پچھلے پروں پر ھوتا ھے - بے شک یہ عدد اس جنس کي تمام انواع میں پوري طرح واضح نہیں ھے ' مگر عموماً پچھلے پر کي اندروني سطح پر 80 یا 88 کا نشان ضرور ھوتا ھے - اسیواسطے جو لوگ برازیل میں ان تتلیوں کو پکڑتے ھیں ' وہ انہیں " ایٹتي ایٹ " (اٹھاسی) کہتے ھیں -

وہ کیڑے جو موت کا سر (Death's Head) کہلاتے ھیں ' انکے سینے کے نقش و نگار بھي ایک نہایت دل نشیں منظر ھے - کیونکه وہ انساني کھوپریوں اور انکي متقاطع ھڈیوں کي نہایت عمدہ نقل ھوتي ھیں ' اور انہیں دیکھکے جرمن سواروں کے مشہور رسالے کا نشان یاد آجاتا ھے !

جرمني اور پولینڈ میں (جہاں یہ کیڑے کثرت سے ھوتے ھیں) انکو (Death's head phantom " موت کے سر کي تصویر " یا (Wandering death bird) یعني " موت کے آوارہ گرد کیڑے " کہتے ھیں - وھاں کے جاھل کسانوں کا عقیدہ ھے که وہ بہت ھي منحوس اور بد اثر ھیں !

---

(۱) یہ ایک قسم کا درخت ھے جسکي ۱۴ قسمیں ھیں - اسکا اصلي وطن بحر میڈیٹرینین ھے مگر بسا اوقات کالفورنیا میں بھي نظر آجاتا ھے -

(۲) " کارولا " پھول کا وہ حصہ ھے جو کلی کے اندر اور بار آور حصہ کے گرد ھوتا ھے - اسکا وجود عموماً مختص دو ننھی پتیوں ھي سے عبارت ھوتا ھے جو تکمیل نشو کے بعد بڑي ھوجاتی ھے - یہ پتیاں بالائي غلاف (کمامہ) کی پتیوں سے زیادہ خوشنما اور پر رونق ھوتی ھیں - انگریزي میں انکو (Corolla) کہتے ھیں جو ایک لاطینی نژاد لفظ ھے - لغت میں اسکے معنی تاج کے ھیں - اسی لیے ھم نے بھی تاج ھي ترجمہ کیا -

(۳) وہ ایک تھیلی ھے جسمیں بیج رھتے ھیں - عربی میں اسکو " خریط " کہتے ھیں -

هندوستان میں ایک بڑا کیڑا هوتا ہے جسے " سانپ " (Attacus attas) کہتے هیں - اسے یہ لقب اسلیے ملا ہے کہ اسکے اگلے پر کے سرے ایسے نظر آتے هیں جیسے ایک پر غضب کوبرا (ایک قسم کے زهردار سانپ) کا سر ہے جو کسي تصویر کے خاکے میں دکھایا گیا ہے !

اس خاندان کے دوسرے کیڑوں کے اگلے پروں پر بھي بہت سے خوشنما اور تعجب انگیز صفیں هوتي هیں - چنانچہ اس ڈروپنگ برڈ (Drooping bird مرجھانیوالي کلي) کو دیکھیے جو " چاند " نامي کیڑے کے اگلے پروں پر نظر آتي ہے - یہ ' اور اسي قسم کے اور نمونے جو تتلیوں اور کیڑوں کے پروں پر هوتے هیں ' گونہ گوں وضعوں اور طرح طرح کے نمونوں کا ایک ایسا ذخیرہ جمع کردیتے هیں جن سے مصور بہت فائدہ اٹھا سکتے هیں - جب انہیں نئي نئي وضعوں کے القا و الهام کی ضرورت هوتي ہے تو فطرة کي یہ مصنوعات عجیبہ و غریبہ انکے سامنے نمونہ کیلیے آ جاتي هیں - اگر یورپ کي بہت سي صنعتوں اور نقش و نگار کے کاموں کے اصل کا سراغ لگایا جاے تو یقیناً انہي کیڑوں کے پر نکلینگے - کشمیر اور هندوستان کي مشہور شالوں کے نمونوں میں (Cethocia) نامي جنس کے نقش و نگار نتلیوں هی کے رنگ هیں جنکي نقل اتاري گئی ہے -

(مـــرقـــع)

اس مضمون کے ساتھہ ان پھولوں اور کیڑوں کا ایک مرقع بھی دیا جاتا ہے جنکا ذکر گذشتہ اور آج کے نمبر میں آیا ہے - بائیں جانب سے بہ ترتیب دیکھتے آئیے - تصویریں دو کالم میں دردي گئي هیں - پہلے کالم کو ختم کر کے دوسرے کالم کو شروع کیجیے گا :

(۱) " سانپ " نامی هندوستاني کیڑا جو کوبرے کا سر معلوم هوتا ہے -

(۲) یہ " موت کے آوارہ گرد کیڑے " کي تصویر ہے ' جسکے جسم پر انسان کی کھوپڑیوں کي متقاطع هڈیوں کی شکل هوتي ہے -

(۳) یہ " مرجھانے والی کلی " ہے ' جو " چاند " نامی کیڑے کے اگلے پروں پر نظر آتی ہے -

(۴) وہ تتلی جس کے پروں پر انگریزي کے (۹۵) هندسہ کی شکل هوتی ہے -

(۵) یہ گل ٹرو پیولم ہے - اسکي شکل هو بہو ایک نہایت عمدہ لعا ببوتر کي سی هوتي ہے - اس پھول کي دو تصویریں دي گئي هیں - ایک تصویر پوري طرح کھلے هوے پھول کي ہے - اسي لیے اسمیں مشابہت بہت واضح ہے - دوسري تصویر ایک نیم شگفتہ کلي کي ہے ' اسلیے زیادہ نمایاں نہیں ہے -

(۶) اولین نظر میں یہ معلوم هوتا ہے کہ بہت سي انساني کھوپریاں هیں ' جو یکے بعد دیگرے رکھدي گئي هیں ' مگر در حقیقت یہ وہ پھلیاں هیں جنمیں اسنپ ڈراگن Snap-dragon نامي درخت کے بیج هوتے هیں -

(۷) یہ ایکرس کیلمس نامی درخت کے پھول کی تصویر ہے جس کا ذکر گذشتہ نمبر میں کیا گیا ہے

(۸) یہ اس پھول کي تصویر ہے جو ایک پیر مرد کے مشابہ هوتا ہے - اس کا ذکر اس نمبر کے گذشتہ حصہ میں آیا ہے -

(۹) Aristolochia کا ذکر اس مضمون کے گذشتہ نمبر میں آیا ہے - یہ اسی کي کلي ہے - اس کلی کو اگر ایک رخ سے دیکھیے تو معلوم هوتا ہے کہ راج هنس کے جسم کا ایک حیرت انگیز خاکہ ہے

برید فرنگ

اقتــراعیـــات

حقوق پرســـتان انگلستان کے تازہ ترین سوانح و حوادث

اقتراعیۃ (یعني عورتوں کے سیاسي حقوق کے تحریک) دراصل حق انتخاب کا مطالبہ ہے - یہ اس صنف کي طرف سے کیا گیا ہے - جسے تورات مقدس کي روایت کے بموجب محض مرد کے دل بہلانے کے لیے پیدا کیا گیا تھا - لیکن اس دل بہلانے والے کھلونے کے مطالبات نے اب ایسي خطرناک صورت اختیار کرلي ہے کہ سارا انگلستان درد و اضطراب سے چیخ اٹھا ہے ' اور جیسا کہ مقامي اینگلو انڈین معاصر کے مراسلہ نگار لندن نے لکھا ہے " انکا وجود انگلستان کے لیے ایک سخت ترین اجتماعي خطرہ هوتا جاتا ہے جسکي برباد کن ترقي کي رفتار بہت هي تیز ہے - اس اجتماعي خطرہ کا اگر جلد تدارک نہ کیا گیا تو مسٹر ڈوایل کا یہ اعلان عملاً سامنے آجائیگا کہ " لوگ قانون کو اپنے هاتھوں میں لے لینگے ' اور ان عورتوں کو خود سزا دینگے جو مردوں کو سزا دینے میں اب بالکل ناقابل برداشت هوگئي هیں " -

اقتراعیۃ کي دراز دستیوں کا دائرہ اسقدر وسیع هوگیا ہے کہ ایک ادنی پولیسمین سے لیکر شاہ عہد تک ' اور گولف اور ٹینس کلبوں کے خیموں سے لیکر مصنوعات نفیسہ کي گیلریوں اور مقدس مذهبي مقامات و آثار تک انکي دست درازي سے محفوظ نہیں !

(پولیسمین)

وہ لال پگڑي والی طاقت جسکے نمرے چھڑنے سے ڈنڈے کی ایک معمولی جنبش هزارها هندوستاني مردوں کے بھرے مجمع کو منتشر کردیتي ہے ' انگلستان میں خوبصورت هیئت اور رعب انگیز قیمتي وردي کے اندر بہت باقاعدہ ہے - تاهم وفاداري کا قصد ایک طرف رها ' اگر محض بچانے کے خیال سے بھي کوئی پولیسمین ان عورتوں کو پکڑتا ہے تو بقول مراسلہ نگار انگلشمین " اس حفاظت کا صلہ اسے ایک زنانہ اتري کے بوٹ کی ٹھوکر کي شکل میں ملتا ہے " !

یہ کسي نازک اندام کي لا ابالانہ ٹھوکر نہیں هوتي کہ " ضرب حبیب حبیب " کا لطف آئے ' بلکہ ایک ایسي عورت کی جس نے اچھی طرح اس عجیب اسلحہ کے استعمال کی مشق کرلي ہے ' اور جو وزن میں ۹ اسٹون (۱) سے بھي کہیں زیادہ ہے ' وہ اسقدر زور سے بے محابا اور اسطرح ناک کے با اصول ٹھوکر مارتی ہے کہ جنگ پیشہ سپاهي حیرت سے مبہوت رهجاتا ہے '

هندوستان میں پولیس کے کسي غیر قانوني حکم کی بھی نافرماني ۔م ازکم ۲۴ گھنٹہ حوالات میں رهنے کے لیے کافی هوتي ہے - ممکن ہے کہ آپ انگلستان کو بھي اسي پر قیاس کرلیں ' اور نہیں تو چونکہ اس کے ادائے فرائض حکومت میں مداخلت کي ہے اسلیے دفعہ (۲۲۴) عائد کی جاتي ہے اور تقریبا دو سال قید کی مستحق ہے - مگر یہ قیاس صحیح نہوگا - کوئي رنگت کی پولیس پوري آبادي کہلانے کم ... ... حقیقت میں قانون نہیں رہ سکتي انگلستان کا صابطہ وحداري اسے موقع پر پولیسمین کو

(۱) ایک اسٹون ۱۴ پونڈ کا هوتا ہے -

حق نهیں دیتا که اپنی حفاظت کے لیے اس حمله آور عورت کو ترکي به ترکي جواب دے !

(مجسٹریٹ)

مجسٹریٹ جو هندوستان میں اپنے زیر انتظام شهر کا پادشاه هوتا هے ' اور بغیر کسي تامل کے مچهلي بازار کانپور کے ایک نهتے مجمع پر مسلسل ۱۰ منٹ تک ۶۰۰ کارتوسوں کي بارش کراسکتا هے ' اسکي وقعت یه عورتیں اتني بهي تو نهیں کرتیں جتني هندوستان کے کسی بڑے شهر میں پولیس کے جمعدار یا داروغه کي هوتي هے !

" نیلي هال " اور " گریس رو " دو اقتراعیه عورتیں هیں جنکا چالان چند اقتراعي سازشوں کے سلسلے میں پولیس نے کردیا تها - جب پیشی کا دن آیا تو مسٹر پال ٹیلر نامي مجسٹریٹ کي عدالت میں حاضر کي گئیں - ابهي مسٹر باڈکن وکیل استغاثه نے کهڑے هوکے مجسٹریٹ کو مخاطب هی کیا تها که " نیلي هال " نے پولیس کے جبریه کهانا کهلانے کا افسانه چهیڑ دیا - مسٹر ٹیلر سر جهکا ئے سنا کیے - تهوڑي دیر کے بعد انهوں نے سر اٹها یا هي تها که هال چیخ اٹهي :

مسز نیلی هال پولیس کے قبضے میں - کشمکش ' مقابله ' اور بالاخر شکست !

" تم کو اچهي معلوم هے که هم پر کیا کیا ظلم کیے گئے هیں (یعني کس طرح بجبر کهانا کهلا یا گیا هے ؟) اسلیے اگر تم غیرت مند هوگے تو هم سے آنکهیں چار نه کر سکوگے "

اسکے جواب میں مسٹر ٹیلر نے کہا : " قصور معاف - یه خود کرده مصائب هیں "

اس پر هال برهم هوکے بول اٹهي : " اس کا مزه تم نهیں جانتے - کیونکه تم پر کبهي پڑي هي نهیں "

" رو " نے بهي اپني سهیلي کي تائید کي ' اور نهایت بے باکي سے ظاهر کیا که اسے مجسٹریٹ کا چهره دیکهکے خوف آتا هے - گویا مجسٹریٹ آدمي نهیں هے - ایک مونسٹر (عجیب الخلقت جانور) هے - اس پر مسٹر ٹیلر نے ایک زهر خند هنسي کے ساتهه کہا :

" تم نهیں چاهتیں که میں تمهیں برابر دیکهتا رهوں ؟ کیوں ؟ ایسا هي هے نا ' یا چاهتی هو ؟ بولو ! "

هال اور برهم هوگئي - جهلا کے بولی :

" اگر تمهیں دن بهر میں تین بار زبردستي کهانا کهلایا جاتا تو تم اسطرح نه هنستے "

اب مجسٹریٹ صاحب بهي ذرا هلے ' اور کسي قدر غصب آلود سنجیدگی کے ساتهه کہا :

" میں تب تم پر هنستا هوں پهر کیا تم مجهے بهي الزام دیتي هو ؟ بولو ! "

ابهي سننا تها که " هال " اور " رو " دونوں آگ بگولا هوگئیں اور کئي دفعه زور زور سے چلائیں " مسٹر باڈکن اسے (یعنی غریب [illegible] "

اسکے بعد اس عجیب الخلقت مقدمے کی کارروائي شروع هوئي - اثناء شهادت میں دونوں نے کئي بار کہا :

" هم نهیں چاهتے که همارا مقدمه چلایا جاے - همکو یوں هي سزا دیدو "

مگر مقدمه کي کارروائي هوتي رهي - ایک پولیس کا گواه پیش هوا - اسکے بعد مقدمه آینده کے لیے ملتوي کردیا گیا - جب " هال " اور " رو " باهر لائي گئیں تو دونوں بهت زور سے چلائیں :

" خیر ' کچهه پروا نهیں - هم لوگ برابر لڑتے رهینگے ! لڑتے رهینگے !! لڑتے رهینگے !!!

(شـاه اور ملکه)

ان واقعات کا ذکر هم نے اس خیال سے کیا که وفا کیش اور اطاعت بردار هندوستان کي همت کے لیے یهي واقعات لرزه انداز و دهشت انگیز هیں ' ورنه جس جماعت کا اسوقت ذکر هو رها هے ' وه تو خود وزیر اعظم مسٹر ایسکوینهه کو بر سر مجلس بارها ذلیل و رسوا کرچکی هے ' اور پهر اتنا هي اسکے طائر جرأت کا سدرة المنتهی نهیں هے - وه اس عرش عظمت و جلال تک بهي پرواز کرچکي هے ' جو انگلستان کي دنیا میں احترام و اجلال کي آخرین منزل هے !!

پادشاه کے ساتهه گستاخانه جرأت کي ابتدا تو اس سرفروشانه اقدام سے هوتی هے جو ایک اقتراعیه نے گهوڑ دوڑ کے میدان میں دکهلایا تها ' اور شاهي گهوڑے کو پکڑنے کي لاحاصل کوشش میں اپني جان تک گنوا دي تهي ' مگر اسکے بعد ایک دوسرا واقعه پیش آیا جسکے متعلق انگریزوں کا خیال هے که " وه مهذب دنیا کي نظروں میں انگریز عورت کي گستاخي اور بد تهذیبی کا ایک شرمناک ترین منظر هے " - شاید ایسا هي هو !

ڈرایڈنگ روم کا شاهي دربار تها - شاه اور ملکه رونق افروز تهے ' اور درباري باري باري سے گذر رهے تهے - کوئي گیاره بجنے والے تهے که لیڈي ٹاون شینڈ اپني همشیره مسز والٹرویڈ کي طرف سے مراسم دربار ادا کرکے هٹیں ' اور انکے بعد لیڈي بلوم فیلڈ مع اپني دونوں لڑکیوں کے آگے بڑهیں -

لیڈي بلوم فیلڈ شاه کے حضور آداب بجا لاچکي تهیں اور ملکه کے لیے جهکنے والي هي تهیں که یکایک ایک شیریں اور پر از نغمه و موسیقیت آواز بلند هوئي ' اور تمام دربار حیرت زده هوگیا :

" یور مجیسٹیز ! خدا کے واسطے !! .... "

لیڈي بلوم فیلڈ نے مڑکے دیکها تو انکي لڑکي گهٹنوں کے بل بیٹهي هوئي هے ' اور دونوں هاتهه شاه اور ملکه کے آگے پهیلا هوے هے !

یه منظر دیکهکے وه گهبراهٹ میں پیچهے مڑي - اتنے میں اسکي دوسري لڑکي نے بڑهکے اپني بهن کا هاتهه پکڑلیا - جب تک سر ڈي - ڈاسن بهي آ گئے جو لارڈ چمبیرلین کے ساتهه شاه کے بائیں جانب کهڑے تهے - ان دونوں نے چند دیگر اشخاص کي مدد سے مس بلوم فیلڈ کو اسطرح باهر نکالا که کچهه تو لوگوں کے هاتهه میں

تھي اور کچھہ زمين پر کھنچي چلي جاتي تھي - انھي کے ساتھہ ساتھہ ليڈي بلوم فيلڈ اور انکي همشير بھي باهر نکل آئيں -

بيان کيا جاتا هے که اس واقعه پر شاه يا ملکه نے چنداں توجه نه کي - دربار اس طرح اپني حالت پر رها گويا کچھه هوا هي نهيں - چنانچه جو لوگ پيچهے تهے جب انهوں نے مس بلوم فيلڈ کو مع اپني والده اور همشيره کے اسطرح جاتے ديکھا تو وه سمجهے که يه بے هوش هوگئي هے -

يه بيانات هيں جو شائع کيے گئے هيں ' ليکن اصلي واقعه اب اسقدر مختلف اور مخفي هوگيا هے که کچھه نهيں کھلتا ' صورت حال کيا پيش آئي تھي ؟

(ايک تاريخي کليسا)

يه دن انگلستان کے ليے ايک منحوس و نامبارک دن تھا ' کيونکه ايک طرف تو دربار کي اسطرح توهين هوئي - دوسري طرف وه اپنے ايک نهايت تاريخي و ديني سرمايه سے محروم هوگيا -

اقتراعي عورتوں نے ڈربي شائر کے مشهور اور تاريخي گرجے ميں آگ لگا دي - ريورينڈ جان وهائيٹيکر اسکے ريکٹر (ايک مذهبي عهده هے) بلاے گئے - ڈربي کا آگ بجهانے والا انجن بھي آيا ' مگر کيا حاصل ؟ چھت گر چکي تھي ' شعلے هوا ميں بلند هو هو کے گاؤں بھر ميں آتشزدگي کا اعلان کر رهے تهے - آفتاب طلوع هوا تو لوگوں نے اس عظيم الشان تاريخي کليسا کي سوخته اور برهنه ديواريں ديکھيں - مشهور طبيعي چارلس ڈارون ' اسکے چچا کي ياد گاريں ' اور انکے علاوه اور جسقدر آثار عتيقه اس کليسا ميں موجود تهے ' سب کے سب جلکر خاک سياه هو گئے - وه پرانا خوشنما پرده جو اس کليسا کے آثار محفوظه ميں ايک نهايت ممتاز يادگار تھي ' وه قديم کتابيں جنکو اهل شائر نهايت تقدس و احترام کي نظر سے ديکھتے تهے اور جو پڑھنے کے ڈيسک ميں رکھي رهتي تھيں ' وه اسکي عظيم الشان ' محکم ' خوبصورت عمارت جسکو ديکھنے کيليے سياح آتے تهے ' آه ! سب برباد هوگئے ! عورت ' نازک ' حسين ' دلربا ' محبت طلب عورت نے سب برباد کر ديا ! کليسا کي عمارت نارمن طرز تعمير کي ايک خاص ياد گار تھي - اگرچه اس عهد کي بني هوئي چيزوں ميں سے صرف ايک جنوبي دروازه هي باقي رهگيا تھا ' مگر وه بھي کچھه کم با عظمت نه تھا - اس دروازه کے متعلق انرييين (آرکيا لوجسٹس) کا اندازه تھا که وه سنه ۱۱۵۰ ع کا بنا هوا هے -

مگر اس تذکره سے کيا حاصل ؟ "عورت" اب بربادي و هلاکت کي ديبي بنگئي هے - وه سب کچھه جلاديگي ! سب کچھه برباد کرديگي !

(گيلري)

تصاوير کے عجائب خانوں اور گيلريوں پر تو اتنے حملے هو چکے هيں که اب معمولي حملوں کا تذکره کوئي خاص دلچسپي نهيں رکھتا - ليکن هم جس واقعه کا ذکر کرنا چاهتے هيں وه اس عام حکم سے مستثني هے - کيونکه اسکے ساتھه ايک خط بھي ملا هے جو اقترا عيات کے جذبات و حيات کا ايک عبرت انگيز آئينه هے -

بونڈ اسٹريٹ ميں مصنوعات نفيسه کي ايک گيلري هے جو " ڈور گيلري " کهلاتي هے - هفته کي ڈاک ميں ايک کم سن اور حسين عورت اپنے گون ميں ايک کلهاڑي چھپاے هوے آئي ' اور نظر بچا کے دو تصويروں کو کلهاڑي سے کھرچ ڈالا - ان دونوں تصويروں ميں سے ايک کا نام " مجروح عشق " تھا - يه بارٹولوزي نامي مشهور مصور کي کنده کاري (اِنگريونگ) کا نمونه تھي ' اور بالاخر اسي حسن کے هاتھوں مجروح هوئي جو دنيا ميں عشق کا حريف قديم هے !

دوسري گرينڈ کيسلي وينس کي تصوير تھي - اس پر آبي رنگ (واٹر کلر) تھا - يه تصوير جان شيپلينڈ کے زور قلم کا نتيجه تھي اور سو پونڈ ميں خريدي گئي تھي - گيليري کے نگران و مهتمم کو کسي طرح اسکا علم هوگيا - اس نے اپنے حسين مجرم کو پکڑ لينا چاها - ليکن يهاں حسن کا ظهور ويسا نرم و لطيف نه تھا جيسا که ابتک رها هے - عورت کے پوري طرح گرفت ميں آنے سے پہلے ايک نهايت سخت کشمکش هوئي ' حتی که غريب گيلري کا مهتمم زخمي هوگيا !

جسکا تو قاتــــل هـــو اسکے واسطے
کونسي لذت هے خنجر سے لذيذ !

يه عورت مارلو اسٹريٹ کے مجسٹريٹ کي عدالت ميں حاضر کي گئي - گواهي ميں زخمي مهتمم نے تفصيل کے ساتھه بيان کيا که کيونکر اس نے گيلري کے جنوبي و مغربي حصے ميں شيشه ٹوٹنے کي آواز سني ' اور جب وه آيا تو اس نے ديکھا که ايک هاتھه کلهاڑي ليے شيپلينڈ کي تصوير کے پاس متحرک هے - پھر اُسے آتے ديکھکے کس طرح عورت نے کلهاڑي اس پر بھي اٹھائي مگر اس نے نهايت هشياري سے کام ليا اور فوراً ٹوٹ پڑنے کے بدلے دريافت کيا که اُس نے يه حرکت کيوں کي ؟ جسکے جواب ميں عورت نے کہا که بس يهي ايک راسته هے جو همارے واسطے اب باقي رهگيا هے -

اس نے کها که دوسري تصوير بھي خراب هوگئي هے -

اسکے بعد ايک خط اسي گيلري ميں پڑا ملا جسکا مضمون يه تھا :

" اگر تم ان حرکتوں کو روکنا چاهتے هو تو همارا انصاف کرو - هم اپنے مطالبه سے دست بردار هونے سے پہلے اپني جان ديدينے کے ليے تيار هيں - هم تمام دروازوں کو کھٹکھٹا چکے هيں ' اور هر جگهه سے مايوس هوکے ادهر آئے هيں - بيشک هم گذشته زمانے ميں بهت هي زن نما تهے مگر همارا وه دور ختم هوگيا - اب هم مردوں سے بھي بهتر جنگ کے ليے تيار هيں - تم همکو قتل کرنے کا حکم ديسکتے هو ' ليکن همارے مرنے سے هماري تحريک مرده نهيں هوسکتي - اگر هم ميں سے ايک مرجائيگي تو اُسکي جگهه دس بهنيں اور پيدا هوجائينگي - ميں (يعني کاتبهٔ خط) بھي جنگ ميں شريک هوگئي هوں "

(خانقاه ويسٹ منسٹر)

ليکن ان سب ميں بربادي کي شديد ترين کوشش وه تھي جو حال ميں کي گئي هے - خانقاه ويسٹ منسٹر اپني اهميت و عظمت کے لحاظ سے انگلستان کي سب سے بڑي خانقاه هے - يهي جگهه هے جهاں کے کليسا ميں شاه انگلستان کي تاجپوشي هوتي هے -

اس ميں ايک بمب کا گولا رکھا گيا تاکه اسکي عمارت کا خاتمه کردے - حسن اتفاق سے اسکي ساخت نامکمل رهگئي تھي ' اسليے وه ناقص طور پر پھٹا ' اور خانقاه کي بهترين اشياء مثلاً سکون کا پتھر ' تاجپوشي کي کرسي ' شاه ايڈورڈ کنفيسر کا چيپل وغيره ' بچ گئے - ورنه يه تمام عظيم الشان يادگاريں دهواں بنکر اڑ جاتيں ' اور اس عظيم الشان عمارت کے بهترين حصے بھي ڈر کر ريزه ريزه هو جاتے !

ادبیات

اســـوہ حــســـنــہ

هجرة نبوي (صلی اللہ علیہ و سلم)

جب کہ آمادۂ خوں ہوگئے کفـار قریش ، * لاجرم سـرور عالـم نے کیا عـزم سفـر
کوئي نوکر تھا ، نہ خادم ، نہ برادر ، نہ عزیـز ، * گھر سے نکلے بھي تو اس شان سے نکلے سرور!
اِک فقـط حضرت بوبکـر تھے همراہ رکاب * اُن کي اخلاص شعاري تھي جو منظور نظـر
رات بھر چلتے تھے ، دن کو کہیں چھپ رهتے تھے ، * کہ کہیں دیکھـہ نـہ پائے کوئي آمادۂ شـر
چونکہ سو اونٹ کا انعام تھا قاتل کے لیے ، * آپ کے قتـل کو نکلے تھے بہت طالب زر
انھي لوگوں میں سـراقہ خلف جعشم تھے * جن کو فاروق [۱] نے کرے کے پنہائے تھے گھر
تین دن رات رهے ثور کي غاروں میں نہاں * تھا جہاں عقرب و افعي کي حکومت کا اثر
بیم جان ، خوف عدو ، ترک غذا ، سختی راہ ، * ان مصایب میں هوئي اب شب هجرت سی سحر

* * *

یاں مدینے میں ہوا غل کہ رسول آتے ہیں * راہ میں آنکھـہ بچھانے لگے ارباب نظـر
لـڑکیاں گانے لگیں دوق میں آکر اشعـار * نغمہ هاے " طلع البدر " سے گونج اُٹھے گھر
ماں کي آغوش میں بچے بھي مچل جانے لگے ! * نازنینان حـرم بھی نـکل آئیں باهـر !
آل نجـار [۲] چلے شہرت هوکـر تیـار * زرہ و جوشن و چار آیینۂ و تیغ و سپر !

* * *

دفعتـاً کوکبـۂ شـاہ رسـل آ پہنچـا * غل ہوا : صـل علی خیـر الناس و بشـر
جلوۂ طلعت اقـدس جو ہوا عکس فگـن * دفعتا تار شعاعي تھـا ھر اِک تار بصـر
طور سے حضرت موسی کي صدا آتي تھي : * آج ایک اور جھلـک سی مجھے آتی ہے نظر!

* * *

سب کو تھي فکر کہ دیکھیں یہ شرف کسکو ملے * میہمان ہوتے ہیں کس اوج نشیں کے سرور؟
سینے کہتے تھے کہ خلوت کدہ دل حاضر ہے ! * آنکھیں کہتي تھیں کہ در آور بھی طیار هے گھر!

* * *

ھاں مبـارک تجھے اے خاک حـریم نبوي * آج سے تو بھي ہوئي خاک حرم کی همسر!

صـل یا رب ، علی خیـر نبـي و رسـول !
صـل یا رب ، علی افضـل جـن و بشـر !

[۱] جب ایران فتح ہوا اور ایرانی کے ملبوسات اور موتیوں کے ہار غنیمت میں ہات آے تو حضرت عمر نے حضرة سراقہ کو پہناکر دیکھا تھا - کیونکہ یہ بہت جامہ زیب تھے -

[۲] نجار کا خاندان آنحضرت سے ننہالي رشتہ رکھتا تھا -

ھوائی ریل

(ایک گھنٹہ میں ۳۰۰ میل کی رفتار)

ایک عظیم الشان اختراع

قوۃ دفع کے نتائج معجزہ

فرانس کے ایک مشہور مخترع و موجد نے ایک ایسی ریل طیار کی ھے جو موجودہ صدی کا سب سے بڑا معیر العقول معجزۂ علم سمجھی جائیگی - فاصلے کی تکالیف کو دور کرنے اور وقت کی طاقت کو مغلوب کرنے والے آلوں میں کوئی بھی اس ریل کا مقابلہ نہیں کر سکتا - یہ ایک معلق ھوا پر چلنے والی ریل ھے جو فی منٹ ۵ میل تک مسافت طے کریگی -

عام ریلوں کی طرح اسمیں سٹیم سے مدد نہیں لی گئی ھے - جس طرح یورپ میں سٹیم کی جگہہ برقی طاقت سے اب بکثرت کام لینے لگے ھیں اور اس کو ھر جگہہ قدرت کی سب سے بڑی طاقت تسلیم کرتے ھیں ، اسی طرح ھوائی ریل میں بھی برق ھی کا دست اعجاز کام کرتا ھے -

اس ریلوے کا نام (Lavitated Railway) ھے - اسکا موجد ایک فرانسیسی ھے جسکا پورا نام عمائل بیشیل (Emile Bachelet) ھے - بیشیل ۲۲ سال تک امریکا کے سرکاری محکمہ تعمیرات میں ملازم رھچکا ھے -

(۲۲ - سالہ جہاد علمی)

بیشیل کو ایک بار خیال ھوا کہ اگر ھم ثقل کو اسطرح اپنے اختیار میں کرنا چاھیں کہ وسط ھوا میں بغیر کسی محسوس سہارے کے معلق رھے تو ایسا کیونکر کرسکتے ھیں ؟ اس خیال میں وہ ۲۲ سال تک غلطاں و پیچاں رھا - گو اسکی جد و جہد سخت عرقریز و جانفشاں ، اور اسکے مقابلے میں نتائج ھمیشہ مایوس کن اور ھمت شکن رھے ، تاھم اس نے کبھی بھی سررشتۂ صبر و استقلال ھاتھہ سے نہ دیا اور اپنی کوششوں کو برابر جاری رکھا - یہاں تک کہ بالاخر وھی ھوا جو ھر مستقل اور مسلسل کوشش کے لیے وعدہ کیا گیا ھے ، یعنی فرانسیسی اخبارات نے اسکی کامیابی کا اعلان ایک غلغلہ انداز مضمون کے ذریعہ کردیا !

(ایجاد کی روح)

قدرت نے مقناطیس میں قوت دفع و جذب ، دونوں رکھی ھیں جنکو اصطلاح میں علی الترتیب (Attraction) اور (Repulsion) کہتے ھیں -

یعنی جس طرح مقناطیس اپنی کشش کی طاقت سے کسی شے کو اپنی طرف کھینچ سکتا ھے ، اسی طرح اسے پیچھے بھی ھٹا سکتا ھے -

انسان نے مقناطیس کی قوت جاذبہ کو دریافت کرلیا اور اس سے فائدہ بھی اٹھایا - چنانچہ قطب نما اسی کا صدقہ ھے جسکی برکت سے بڑے بڑے طوفاں خیز اور ناپیدہ کنار سمندروں کے قلب کو چیرتے ھوے جہاز گزر جاتے ھیں - لیکن اسکی قوت دافعہ عرصے تک مخفی رھی - بعضوں کو علم ھوا بھی تو بیشیل سے پہلے کسیکو اس سے فائدہ اٹھانیکی توفیق نہ ملی -

بیشیل پہلا شخص ھے جس نے اس معطل قوت کی طرف توجہ کی ، اور ۲۲ سالہ شب ھاے انتظار اور روز ھاے امید پر ماتم کرنے کے بعد وہ آج تمام عالم سے خراج تحسین لے رھا ھے ! - فنعم اجر العاملین !

(ریل کا نظام)

بیشیل کی ریل میں نہ تو انجن ھوتا ھے اور نہ معمولی پہیے ھیں ، نہ دندانہ دار پہیوں کا کوئی مربوط و باھم وابستہ سلسلہ ھے اور نہ وہ احتکاک (رگڑ) جو بیجان جسم میں حرکت پیدا کردیتی ھے -

پھر یہ ریل کیونکر چلتی ھے ؟

گاڑی ایک پٹری پر رکھی رھتی ھے - اس پٹری میں خم ھوتے ھیں جنمیں مقناطیس کی قوت دافعہ بھری ھوتی ھے - جب چلانا مقصود ھوتا ھے تو ایک بٹن کو دبا دیتے ھیں ، جسکے بعد قوت دافعہ کی رو گاڑی میں ساری ھوجاتی ھے اور گاڑی اسکے دھکے سے ھوا میں بلند ھو جاتی ھے - گاڑی کے ھوا میں بلند ھونے کے بعد قوت دافعہ کا کام ختم ھو جا تا ھے -

لیکن صرف گاڑی کے اچھل جانے سے نہ تو اصلی مقصد پورا ھو سکتا ھے ، اور نہ اسکے لیے یہ ایجاد کسی قابل تحسین اعجوبگی یا ندرت کی مستحق ھے - اسلیے درحقیقت ایجاد کا اصلی کمال اسکے بعد سے شروع ھوتا ھے -

موجد نے یہ انتظام کیا ھے کہ گاڑی کے ھوا میں بلند ھونے کے بعد اسے معاً برقی رو ملجاتی ھے جسکے سہارے پرو تھمی رھتی ھے ، لیکن دیکھنے والا کو یہ سہارا نظر نہیں آتا -

لیکن برقی رو بھی صرف اسیقدر کر سکتی ھے کہ اسے گرنے نہ دے - آگے بڑھنے کا سوال پھر بھی باقی رھجا تا ھے -

اسکے لیے موجد نے یہ انتظام کیا ھے کہ تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر سولینائڈ رھتے ھیں - یہ سولینائڈ مقناطیس کے ھوتے ھیں - گاڑی کی رفتار جب مزید قوت کی طالب ھوتی ھے تو فوراً ان میں قوت پہنچائی جاتی ھے ، اور اس قوت کی وجہ سے گاڑی برابر آگے بڑھتی رھتی ھے ،

(ھوائی ریل کا نمونہ)

لندن کے عین وسطی حصہ میں ایک عالیشان عمارت کے اندر ھوائی ریل کا نمونہ رکھا گیا ھے - ٹریبون کا نامہ نگار خاص اپنے مشاھدہ کو نہایت دلچسپ طرز سے بیان کرتا ھے - یہ نمونہ ھلکا ساقریباً ۲۰ سیر پختہ وزن کے برابر ھوگا - اسکی کاڑیاں سگار کی طرح گاؤدم شکل کی ھیں تاکہ حرکت کے وقت ھوا سے زیادہ رگڑ نہ پیدا ھو - گاڑیاں زمین سے دو فٹ فاصلے پر برقی آلے کی پیچ در پیچ تاروں کے سہارے پر قائم رھتی ھیں - جب برقی بٹن کو

دباتے هیں تو فوراً گاڑیاں الیومینیم کے تاروں سے علحدہ هوکر هوا میں معلق هوجاتي هیں - اس کے بعد آلۂ دافع (پروپیلر) کے ذریعه حرکت کھاتے هي تیرکیطرح اس تیزي سے دوڑنے لگتي هیں که انساني نظران کا پیچھا نہیں کرسکتي -

(شرح رفتار)

اس قسم کي ریل گاڑیوں میں نه تو خود گاڑیاں کوئي وزن رکھتي هیں ' نه سڑک کوئي مقاومت (Resistance) کرتي ہے ' اور نه پہیوں اور انکي رگڑ کا جھگڑا ہے - اسلیے یه کہنا بالکل بجا هوگا که رفتار کي سرعت کا دار ومدار صرف هوا کي مقاومت پر ہے - جہاں هوا کا فشار اور دباؤ Pressure یاتصادم کم هوگا ' وهاں یقیناً اسکي رفتار بھی زیادہ هوگي ' اور جہاں یه دونوں یا ان میں سے کوئي ایک زیادہ هوگي ' اسي کے تناسب سے رفتار میں بھی کمی هوتی جائیگی -

خیر ' یه تو اصولی بحث تھی - سوال یه ہے که اسوقت تک اسکی رفتار کا اوسط کیا رہا ہے ؟ اسوقت تک جسقدر تجربے هوچکے هیں انکی بنا پر موجد کا اندازہ یه ہے که اس ریل کی شرح رفتار ۳ سو میل فی گھنتہ هوگی !

(مراسلات اور مسافر)

موجد نے اسوقت تک جو نمونه پیش کیا ہے ' وہ صرف نامه بري کے لیے موزوں ہے - چنانچه خود موجد کو بھی اس کا اعتراف ہے - وہ اس ریل کو صرف ڈاک کے لیجانے کے لیے پیش کرتا ہے ' البته اسکا دعوی ہے که یه نظام اصلاً مسافروں کے لیے جانے سے بھی عاجز نہیں ہے -

اسمیں کسیقدر اضافه وترمیم کي ضرورت هوگي - اسکے نزدیک جن گاڑیوں پر مسافروں کو لیجانا هو ' اُن میں ایک پٹري کے بدلے دو پٹریاں اور سوالے نائد کے بدلے آلۂ محرک Motor اور هوائي دافع Aerial propellor لگانا چاهیے -

(پیرس سے سینٹ پیٹرزبرگ دس گھنٹوں میں)

هوائي ریل کے ذریعه پیرس سے پیٹرزبرگ میں (جن کا باهمی فاصله ۳۰۰۰ میل ہے) صرف - ۱۰ گھنٹے کے اندر جاسکتے هیں - اسي طرح هوائي ریل لنڈن سے برگٹن تک ۵ گھنٹوں میں پہنچ جائیگی - پلائي موتھه سے ایک خط کا جواب تین گھنته کے اندر آسکیگا !

(هوائی ریل کا مستقبل)

اس کا موجد اس بات کا مدعي ہے که اگر پروپیلر مضبوط هو اور برقي طاقت کافي پیمانه پر طیار هوسکے ' تو هوائی ریل کے درجه فی گھنته ۶۰۰ میل تک جاسکتے هیں ' یعنی اسکی رفتار ایک منٹ میں ۱۰ میل هوگی - اس کا خرچ بڑی بہت کم هوگا - یعنی ۳۰۰ میل تک آدہ سیر وزن لے جانے میں صرف ۲ پیسه خرچ هوتا ہے -

(تین تصویریں)

اس مضمون کے ساتھه تین تصویریں دي گئي هیں :

(۱) پہلي تصویر میں اس ریل کے داخلي آلات دکھلائے گئے هیں - ماسٹر کیتھه الڈرٹن نامی ایک بچه بٹھا دیا گیا ہے - کیونکه ابھی ریل اسقدر چھوٹی ہے که بڑے آدمي کي اسمیں گنجایش نہیں -

(۲) دوسري تصویر " گریفک " لنڈن کے نامه نگار نے بنائي ہے ' اس سے ریل کي بیروني شکل کا جو مثل سگار کے گاؤ دم ہے ' اندازہ کیا جا سکتا ہے - اگر ریل لنڈن میں جاري هوئي تو اسکي صورت ایسي هوگي -

(۳) تیسري پیرس کے رساله " الستریشن " سے نقل کي گئي ہے جو اس ریل کے نمونے کي اصلي تصویر ہے ' اور خود موجد نے شائع کي ہے -

---

(مسئله قیام الهلال)

آج الهلال مورخه ۱۳ و ۲۰ ماہ مئي سنه ۱۹۱۴ ع کا ڈبل پرچه ملا - پہلے هی صفحه پر شذرات کے ضمن میں جو نوٹ مسئله قیام الهلال کي نسبت تھا ' اُسے پڑھکر از حد بیقرار هوں ' مگر کیا کروں مجبور هوں - آپ کسي کو اس کار خیر میں حصه لینے کا موقعه دیتے هي نہیں -

آپنے جو دو هزار نئے خریداروں کے واسطے لکھا ہے تو اول تو یه تعداد اگر برابر کوشش کیجاوے جب بھي کہیں عرصه میں جاکر پوري هوگي ' کیونکه حق و صداقت کے جویاں صادق اور سچے دل والے لوگ بہت کم هونگے - اور اگر خریدار هو بھي جائیں ' تو یه معلوم نہیں که وہ دائمي خریدار هیں یا عارضي ؟

میرے خیال میں جو خریدار اس وقت هیں اُنهي کو بذریعه الهلال اطلاع دیکر قیمت ڈیوڑھی یا دوگنی کردینے کي خبر دیدیني چاهیے - میں اُمید رکھتا هوں که جتنے خریدار اس وقت الهـــلال کے موجود هیں وہ انشاء الله تعالی بڑي خوشي اور رضا و رغبت کے ساتھه اضافۂ قیمت کو منظور کرکے قیمت ادا کردینگے -

میري عرض کرنے کي کچھه ضرورت نه تھی ' جن جن اشخاص نے الهـــلال دیکھا هوگا وہ جانتے هونگے ' اور آپ بھي اچھي طرح واقف هیں - بے شک دعوۃ دیني اپني پہلی منزل سے گذر چکی ہے - لیکن اسکا قیام و استحکام صرف اسي صورت میں ممکن ہے که تعلیمات برابر جاري رهیں اور ترغیب وتحریص کا سلسله نه ٹوٹے - خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے الهلال کو قائم و برقرار رکھے اور اوسکے دلي ارادوں کو کامیاب فرماوے -

محمد زمان ' معرفت محمد ابراهیم ' ٹھیکه دار
ارکلو - ایس - ایس - برما

اعلان از جانب خدام کعبہ

میں حسب الحکم جناب خادم الخدام صاحب بہ اجلاس ارکان اصلیہ یہ درخواست کرتا ہوں کہ جو جو برادران ملت امسال حج بیت اللہ شریف کو اپنے اپنے اخراجات سے تشریف لیجانیوالے ہیں - وہ براہ کرم انجمن کے دفتر کو جسقدر جلد ممکن ہو اطلاع دیں کہ وہ کس وقت روانہ ہونیوالے ہیں ؟ یہاں یہ تجویز زیر عمل ہے کہ اُن حضرات کا جو انجمن میں داخل ہوچکے ہیں ایک منتخب وفد بدیں غرض ترتیب دیا جائے کہ وہ دوران سفر کے کل حالات و ضروریات پر حسب منشاء انجمن خدام کعبہ ایک ایسی تحقیقات فرمائے جو انجمن کو آئندہ خدمات کے لیے مشیر راہ کا کام دے - نیز جناب شریف مکہ اور افیسران دولت عثمانیہ سے تبادلۂ خیالات کرکے صاف صاف بتلائے کہ حجاج و زوار کو کس کس قسم کی تکالیف و ضروریات سے سابقہ پڑتا ہے اور آنکے دفع کرنے اور آسانیاں بہم پہنچانے کے کیا ذریعے اور وسائل ہوسکتے ہیں ؟ اس وفد کی ترتیب کے متعلق بہتر صورت یہ ہوسکتی ہے کہ جب جانیوالے حضرات کے نام معلوم ہوجائیں تو اُن میں سے چند پرجوش ' جفاکش ' ہر معاملہ پر غائر نظر ڈالنے اور ہر معاملہ کی حقیقت دریافت کرنیوالے حضرات کا انتخاب عمل میں لایا جائے ' اور آنکو پہلے دهلی شریف لانے اور باہم مشورہ کرنے کی تکلیف دی جائے - یا اگر یہ ممکن نہو تو ایک وقت و تاریخ مقرر کی جائے تاکہ بمبئی میں اس وفد کی ترتیب اور انتخاب ممکن ہوسکے -

میں حسب الحکم ارکان اصلیہ بہ تعمیل فقرہ نمبر ۵ روئداد مذکور الصدر ۲۶ جون سنہ ۱۹۱۴ ع کو بمبئی بدیں غرض حاضر ہوگیا ہوں کہ حجاج و زوار کے واسطے دوران ایام قیام بمبئی میں خرید ٹکٹ وجاے قیام و روانگی وغیرہ میں انجمن کی جانب سے مع دیگر شیدائیوں کے اپنی خدمت بجا لاؤں - انجمن خدام کعبہ کی جانب سے گورنمنٹ بمبئی حج کمیٹی کی خدمت میں ایک مراسلہ بدیں استدعا بهیجدیا گیا ہے کہ انجمن کی خدمات سے فائدہ اُٹھایا جائے - پس امیدوار ہوں کہ جانے والے حضرات جس قدر جلد ممکن ہوسکے اپنے ارادوں سے دفتر کو مطلع فرمادیں -

شوکت علی بی - اے - معتمد انجمن خدام کعبہ
جمعیت اصلیہ دهلی

(بمبئی کا پتہ :- نمبر ۱۳ اسپلینڈ روڈ - مکان آنریبل سر فاضل بهائی کریم بهائی - بمبئی)

اپیل برائے وظائف

ہماری قوم کو ابھی پورے طور سے معلوم نہیں ہے کہ علیگڈہ کالج میں صدہا طلبا کے جو اعلی تعلیم حاصل کی ہے ان میں بہت بڑی تعداد ایسے طلبا کی ہے جنکو اگر کالج اور کانفرنس سے مالی مدد نہ دی جاتی تو وہ علم کی نعمت سے قطعا محروم رہ جاتے - انجمن " العرض " اور آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کو جسقدر آمدنی قوم کے روشنضمیر اصحاب کی فیاضی کی بدولت ہوتی رہی ہے اسکا بڑا حصہ قوم کے ہونہار غریب طلبا کی امداد میں صرف ہوتا رہا ہے ' جسکا نتیجہ یہ ہے کہ ملک کے تمام صوبجات میں قومی کالج کی تعلیم و تربیت یافتہ نظر آتے ہیں بلکہ با اثر اور با وقعت مدارج پر ممتاز ہیں -

سر سید علیہ الرحمۃ اور نواب محسن الملک مرحوم کے زمانہ میں وظائف کیلیے خاص حصہ ہوتا تھا ' اور اس کے فنڈ علیحدہ رہتا تھا - لیکن اسکے بعد جب کانفرنس کے کام میں وسعت ہوئی اور اسکی آمدنی میں اضافہ ہوا تو اسی میں سے وظائف کے لئے بڑا حصہ صرف ہوتا رہا - لیکن سنہ ۱۹۱۱ ع میں مسلم یونیورسٹی کیوجہ سے کانفرنس کیلیے چندہ قطعاً وصول نہیں کیا گیا ' اور سنہ ۱۲ و ۱۹۱۳ ع میں جنگ بلقان اور عام قومی انتشار کے سبب سے کانفرنس کی آمدنی بہت کم ہوگئی - با وجود اسکے وظائف کی تعداد اور مقدار میں کمی نہیں کیگئی ' اور پچھلے سال تک تقریباً ایک ہزار روپیہ ماہوار وظائف پر صرف ہوتا رہا - لیکن گذشتہ تین سالوں میں چونکہ آمدنی نہیں ہوئی اسلیے یہ خرچ اس رقم میں سے کیا گیا ' جو گذشتہ چھہ سال میں پس انداز کی گئی تھی - مگر اب سب خرچ ہوچکی ہے ' اور اب نہ کانفرنس فنڈ میں گنجایش ہے ' اور نہ وظائف فنڈ میں ' اور حالت یہ ہے کہ کالج میں داخلہ کا وقت قریب آنے کی وجہ سے درخواستوں پر درخواستیں طلباء کی چلی آرہی ہیں ' اور ان میں بہت سے ایسے ہیں جن کی اگر مدد نہ کی جاے تو ان کو تعلیم ترک کرنا پڑیگی - میں عرصہ سے ممبران سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی کی توجہ اسطرف مبذول کررہا ہوں اور رؤسا کی خدمت میں عرضداشتیں بھیج رہا ہوں لیکن اسوقت تک کچھہ نتیجہ بر آمد نہیں ہوا -

ممکن ہے کہ کسی کو یہ خیال ہو کہ یہ مدد صرف ایک کالج کے لیے چاہی جاتی ہے ' اور مسلمانوں کی تعلیمی ضرورتیں سب جگہ یکساں ہیں - اگر کسیکا ایسا خیال ہو تو وہ قابل اصلاح ہے ' کیونکہ علیگڈہ کالج میں طلبہ علیگڈہ خاص کے تعلیم نہیں پاتے بلکہ جو مدد دی جاتی ہے وہ ہندوستان کے کل صوبجات کے مستحق طلبہ کو دی جاتی ہے - علاوہ اسکے یہ خوب سمجھہ لینا چاہیے کہ تمام صوبجات کے ہونہار طلبہ کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ علیگڈہ کالج میں تعلیم پاویں - لیکن اگر ان کی مدد نہ کی جاوے تو ان میں سے بہت سے نا کام رہتے ہیں - اسلیے اس کالج کے غریب طلبا کی مدد کرنا فی الحقیقت کل ملک کے مسلمانوں کی تعلیم میں مدد کرنا ہے - آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس اس کالج کے طلبہ کی مدد اسی وجہ سے کرتی کہ یہ دار العلوم مرکزی ہے ' اور اسکے ذریعہ سے کل صوبجات کے ہونہار مسلمانوں کی مدد ہوسکتی ہے - علاوہ اریں کانفرنس کے وظائف صرف کالج تک محدود نہیں ہیں بلکہ یہ وظائف تمامی صوبجات میں اور مختلف کالجوں میں دیے جاتے ہیں - اسوقت علاوہ علیگڈہ کے لاہور ' بریلی ' میرٹھہ ' لکھنؤ ' الہ آباد ' کلکتہ ' پونا بمبئی ' ناگپور ' جے پور - وغیرہ میں یہ وظائف دیے جاتے ہیں ' بلکہ بعض طالبعلموں کو انگلستان کی تعلیم کے لیے بھی وظیفہ دیا جاتا ہے - ماسواء اسکے وظائف کسی خاص تعلیم کے لیے مخصوص نہیں ہیں ' بلکہ آرٹ کی تعلیم انجنیری ' ڈاکٹری ' ٹریننگ وغیرہ کے لیے ہر قسم کی مدد دی جاتی ہے - ان وجوہ سے کانفرنس کے وظائف کو مقامی وظیفہ خیال کرنا بالکل غلط ہے -

پس اب یہ اپیل قوم سے کی جاتی ہے ' اور استدعا ہے کہ وظائف فنڈ کے لیے جو جس سے ہوسکے وہ جلد عطا کرے - اس مصرف سے بہتر ہماری قوم میں اور مصارف بہت کم ہوسکتے ہیں - بیسیوں درخواستیں رکھی ہوئی ہیں اور انکی منظوری کا انحصار اسی پر ہے کہ وظائف فنڈ میں اچھی رقم وصول ہو -

(آفتاب احمد - آنریری جائنٹ سکریٹری آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس)

تاریخ حیات اسلامیہ

مسئلۂ قیام الہلال

اردو پریس اور کم از کم اسلامي پریس میں صرف الہلال هي کو یہ خاص شرف حاصل تها کہ اسکے مالک و اڈیٹر نے خدا کا نام لیکر بغیر اپیلین شایع کرنے اور بغیر طویل و عریض اشتہاري مضامین چهپوانے کے چپ چاپ اور یک بیک ایک نہایت سخت کڑے وقت میں :

مردے از غیب بروں آید و کارے بکند

الہلال جاري کر دیا اور اس مسخرانہ قوت کے ساتھہ جاري کر دیا کہ هندوستان کي اخباري دنیا میں اسکي نظیر ملني مشکل ہے - مگر همارى بد بختي ہے کہ تهوڑے عرصہ سے الہلال میں بهي اس قسم کے مضامین نکلنا شروع هو گئے هیں جنسے معلوم هوتا ہے کہ اسکي مالي حالت قابل اطمینان نہیں - حقیقت یہ ہے کہ الہلال کے مضامین "صدا بصحرا" کے ناظرین الہلال کے دل هلا دیے هیں' اور اس سلسلہ میں اڈیٹر صاحب کے آخري نوٹ نے جو الہلال کي ۱۳ اور ۲۰ - مئي کي بکجائي اشاعتوں میں شایع ہوا ہے ' دلوں پر اور بهي بجلي گرا دي ہے - معلوم نہیں مولانا ناظرین الہلال کي اس محبت و الفت کا امتحان کرنا چاهتے هیں جو ان کو اپنے پیارے الہلال سے ہے ' یا کوئي اور ایسي بات پیدا هو گئي ہے کہ اب الہلال کي خدمت سے کنارہ کشي اختیار کرنا چاهتے هیں - بہر حال کچهہ بهي هو مولانا کے اس خیال اور عذر سے تو کم از کم مجهے اتفاق نہیں کہ "پہلی منزل آپ طے کر چکے هیں ' احیاے ملت اور دعوت دیني کے اعلان و اشاعت کا احساس اب ابتدائي منزلوں سے گزر چکا ہے .. .. اور الہلال کي دعوت نے اپنا پہلا کام پورا کر دیا ہے "

میں نہیں جانتا الہلال سا اخبار هو ' اور پهر اسکي کمي اشاعت کي شکایت اور رونا هو؟ اگر ایسا ہے تو پهر صاف ظاهر ہے کہ الہلال کا یہ دعوا (کہ اس نے پہلي منزل اپنے کام کي ختم کرلي ہے اور اب اسے دوسرے زیادہ ضروري کاموں کي طرف جانا ہے) بالکل غلط اور سراسر بے بنیاد ہے - اگر قوم میں ابهي تک الہلال جیسے اخبار کو زندہ رکهنے کي ضرورت کا احساس پیدا نہیں ہوا ' تو میں کہونگا کہ الہلال نے ابهي پہلي منزل کیا معنی پہلي منزل کا پہلا میل بهي طے نہیں کیا - "صدا بصحرا" جیسے زبردست مضامین شایع هوں' اور پهر دو هزار جدید خریدار مهیا نہ هوں ؟

مسلمانوں کي سیاسي' ادبي' اور مذهبي زندگي میں انقلاب پیدا کرنے والے الہلال کي زندگي کا فیصلہ آیندہ جولائي اور اخیر جون میں کیا جایگا - دیکهیے اس دن همارى قسمت کا کیا فیصلہ هوتا ہے ؟ لیکن میں قوم سے بالعموم اور ناظرین الہلال سے بالخصوص اپیل کرتا هوں کہ اس فیصلہ کي اهمیت کا وہ خدا را بر وقت اندازہ لگا لیں - اگرچہ اڈیٹر صاحب نے اسقدر وعدہ فرمایا ہے کہ وہ ایک بار اور عام مشورہ کرکے اپني راہ اختیار کرینگے - لیکن اس سے بڑهکر سرمناک بات اور کیا هو سکتي ہے کہ آیندہ جولائي تک مطلوبہ تعداد جدید خریداران کي پوري نہ هو؟ اس مشورہ کي ضرورت هي پیش نہیں آیگي اگر موجودہ ناظرین الہلال تهوڑي سی کوشش اور توجہ سے بهي کام لیں گے - خاکسار اس سلسلہ میں چار خریدار الہلال کي نذر کرتا ہے' اور اڈیٹر صاحب سے میري درخواست ہے کہ آیندہ جولائي سے وہ میرے نام ایک پرچے کي جگہ جو اسوقت جاري ہے' ۵ پرچے الہلال کے بهیجا کریں - امید ہے کہ دیگر اصحاب بهي اس طرف فوراً توجہ فرمائینگے ' اور مسئلۂ قیام الہلال جو اسوقت بے انتہا تشویش اور پریشاني کا موجب هو رہا ہے خود بخود حل هو جائیگا - ورنہ خدا نخواستہ اگر الہلال بند هو گیا تو اس سے جو نقصان عظیم قوم کو برداست کرنا پڑیگا ' اسکي تلافي کسي طرح ممکن نہ هوگي -

الہلال اگر بوجہ کمي اشاعت اور زیادتي اخراجات کے مزید مالي قربانیوں کا متحمل نہیں رہا ہے تو قوم کا فرض ہے کہ وہ اس بارہ میں الہلال کو هر طرح امداد دے اور هر ممکن کوشش الہلال کو زندہ رکهنے کي جاے -

مقبول از کشمیر

زبان خلق

قول و فعل کی مطابقت کی جستجو بھی انسان کا فطرتی حق ہے جس میں ہر دوست و خیال کا آدمی پڑا ہوا ہے جب آپ کسی سے کوئی بات ادعا کرتے ہیں تو وہ اندازہ کرنا چاہتا ہے کہ آپکا فعل قول کے مطابق ہے یا نہیں۔ اور اسی نتیجہ پر قائل کی وقعت کا فیصلہ ہو جاتا ہے قبل اس کے کہ امر واقعہ بیان کریں۔ ہم پہلے چند نام پیش کرتے ہیں۔

جناب نواب **وقار الملک** بہادر

جناب نواب حاجی **محمد اسحق** خانصاحب

جناب آنریبل سید **شرف الدین** صاحب جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ۔

جناب لسان العصر سید **اکبر حسین** صاحب۔ اکبر الہ آبادی

جناب مولانا مولوی ابو محمد **عبد الحق** صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد **اقبال** صاحب۔ اقبال۔ ایم۔ اے۔ لاہور۔

جناب مولانا مولوی محمد **عبد الحلیم** صاحب **شرر** لکھنوی۔

جناب حاذق الملک حکیم حافظ **محمد اجمل** خانصاحب دہلوی

جناب شفاء الملک حکیم **رضی الدین** احمد خانصاحب دہلوی

جناب لفٹنٹ کرنل۔ ڈاکٹر زیڈ۔ اے۔ احمد صاحب ایم۔ ڈی آئی ایم ایس

جناب حکیم حافظ محمد **عبد الولی** صاحب لکھنوی

جناب پنڈت **مان سنگھ** صاحب سیکریٹری آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلوی۔

ایڈیٹر صاحبان اخبارات۔ الہلال۔ زمیندار۔ وطن۔ پیسہ اودھ۔ توحید۔ یونین۔ افغان۔ دلگداز۔ اردوئے معلٰی

ان ناموں کی عظمت اور رایوں کی اہمیت مفصل بیان کرنا ہمارے موضوع سے علیحدہ ہے اسلئے کہ وہ بذات خود ایک اہم ترین جزو تاریخ ہے تاہم اتنا کہدینا بھی ازحد ضروری ہے کہ عام دلچسپی کے کاموں میں آپ ان اصحاب کی امامت کو تسلیم کرتے ہیں پھر آپکو یہ بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ آج ان بین المشرقین میں شاید ہی کوئی مہذب گھرانہ ایسا ہو جہاں سر پر ڈالنے کے تیلوں کا رواج نہ ہو اور بات ہے کہ وہ بالوں کو محض چکنا کرنے کیلئے عارضی خوشبو کے تیل ہیں یا تاج روغن گیسو دراز جو آپ کو بھی بخوبی معلوم ہے کہ آج نہ صرف ہندوستان کی عام آبادی کی زیادہ تعداد بلکہ اس میں سے یہ مختصر مگر منتخب ترین حصہ ملک کی رائے اکثر اخبارات میں پیش کیجا چکی ہے اور عند الطلب ہر ترتیب پرچھپی ہوئی روانہ کیجا سکتی ہے جو تاج روغن گیسو دراز کی معجز نمائی کی بہترین تصدیق ہے۔

ظاہر ہے کہ فریفتگی کا تو کچھ علاج ہی نہیں اس کثرت سے دوائیں موجود ہیں کہ جہاں کوئی پائے سر چھپائے لیکن اگر آپ کو حسن قبول اور شہرت عام کا کچھ پاس ہے پھر ہندوستان سیلون برہما عرب وغیرہ وغیرہ ممالک کے اہل الغرض و دیندار اصحاب کی پیروی کرنا مقصود ہو تو یاد رکھئے کہ جسطرح سے کاذب جلوں پر ایک سرکا ہونا۔ اور سر میں دماغ اور دماغ میں جودت کا ہونا لازمی ہے اسیطرح بقاء دماغ اور اسکی کیفیات و جذبات کیلئے تاج روغن گیسو دراز کا استعمال بھی ضروری ہے۔

البتہ بعض اصحاب کی یہ شکایت عرصہ سے چلی آتی تھی کہ تاج ہیر آئل منشاء قیمت میں قدرے زیادہ ہے۔ اور اسکی بھی رفع شکایت کے عدیم المثال موقع ملتے تھے یعنی بادشاہ سلامت کا بہ نفس نفیس قدم رنجہ فرمانا۔ جو سلاطین مغرب کیلئے سکندر اعظم کے بعد دوسرا تاریخی واقعہ ہے پھر ہندوستان کے ہر دلعزیز وائسرائے یعنی لارڈ ہارڈنگ بہادر بالقابہ کا ایک حادثہ جانکاہ کے بعد غسل صحت فرمانا اور کیا اور کیا!۔

یہ تمام مواقع اگرچہ انتہا مسرت کے مواقع تھے لیکن تاج روغن گیسو دراز کی قیمتوں میں کچھ کمی نہ ہوتی اور ہوتی کیونکر تاج محل آگرہ (جس سے کہ یہ ترتیب منسوب ہے) کی قیمت تو کم ہو نہیں سکتی اور اگر گیسوئے دراز خدانخواستہ کم تر ہوئے۔ تو پھر پریشان ہو کر شانوں پر بجاتے اور کمر کا ہاتھ آنا معلوم غرضیکہ ان وجوہ سے چشم بصیرت کا تو یہی اشارہ تقاضہ

نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

لیکن ہمارے بعض دلسوز مربی اور غیور احباب موجودہ میدان مقابلہ سے پکار پکار کر کہہ رہے تھے کہ

کچھ نہ پہونچے ترے گیسو جو کمر تک پہونچے

حسن اتفاق سے اس مرتبہ کچھ نیت سی بندھ گئی۔ اور محاسب دفتر نے بھی ایک جدید تجربہ کی اجازت دیدی۔ کہ برائے چندے پچھلی قیمتوں میں اور کمپنی کی شرائط میں کچھ تخفیف کر دیجائے اور ساتھ ہی خوشبوؤں میں بھی کچھ اضافہ کر دیا جائے۔

جن مرکبات پر ادویہ کی قدرتی بو اور فطرتی اثر چھایا ہوا ہو۔ ان پر ایک دلفریب انضمام کے ساتھ خوشبوؤں کا جانا ایک محال حکمت ہی نہیں ہے جو صرف اہل فن کی مخصوص وادی کی باعث ہوتی ہو گا مقابلۃً ایک صرف کثیر کا باعث بھی۔

احباب نے یہ تو اندازہ کیا ہی ہوگا۔ اور اگر نہیں کیا تو اب کرینگے کہ **تاج روغن گیسو دراز کی خوشبو** کسی پھول کی بجائے ایک کلی کی خوشبو سے بہت زیادہ مشابہ ہے جو تھوڑے ہی وقفہ میں کچھ سے کچھ ہو جایا کرتی ہے اور دراصل یہ تاج میں آمیزکی ہوئی ادویہ کی بو کا ایک قدرتی تغیر ہے جو اس کی مہک کو ایک خاص وقفہ تک کلی کی طرح اپنے دامن میں چھپائے رکھتا ہے لیکن بعض دوستوں کا شدید تقاضا تھا کہ اس مرتبہ موجودہ خوشبو میں بھی کچھ اضافہ کر دیا جائے۔ اور شکر ہے کہ اس حکم کی تعمیل بھی بوجہ احسن کر دیگئی سابقہ شیشی کی مقدار گنجائش سے موجودہ شیشی کی مقدار گنجائش $\frac{1}{5}$ حصہ پہلے ہی سے بڑھا دی جانیکی تجویز مکمل ہو چکی تھی۔ تاہم:

قیمتوں میں موجودہ تخفیف

محض بایں خیال سے اور صرف اس امید پر کیجاتی ہے کہ پھر کوئی شریف اور مہذب گھرانہ تاج کے استعمال سے خالی نہ رہ جا سکے۔

یہاں یہ عرض کر دینا بھی شاید بے موقع نہ ہو گا کہ جیسے عمارتی تاج محل پر مستقل رونق کے قیام سے مجوزہ کی سی امید رکھنا قرین عقل نہیں ہے بعینہ اسی طرح سے تاج کے نازک عدیم المثال فائدہ جات محتاج تفصیل نہیں رہا ہے۔ صرف ایک معیاد تین ہی شیشیوں کے بعد لگاتار ملک کی ایک دردانگیز فریاد ثابت ہوگی۔ جبکا خمیازہ نسبتاً اس ناچیز کارخانہ کو زیادہ برداشت کرنا پڑیگا۔

تاج روغن گیسو دراز تین مختلف الفوائد اوصاف مختلف خوشبو اور مختلف تخفیف شدہ قیمتوں کے حسب ذیل روغن ہیں۔

تاج روغن زیتون یاسمین قیمت فی شیشی ۱۲ — **تاج روغن آملہ و بنولہ** فی شیشی (۱۰ ار) — **سنبل** **عنبر**

تمام بڑے بڑے سوداگروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

(نوٹ) کارخانہ کو قیمت طلب پارسل کی فرمائش وصول ہونے پر خرچہ پیکنگ و محصول ڈاک ہر ایک شیشی پر ۵ ہر دو شیشیوں پر ۸ اور تین شیشیوں پر ۱۰ ذمہ خریدار مقرر ہے ان اخراجات کی کفایت کی نظر سے بہتر ہے کہ کارخانہ کو فرمائش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگروں سے تاج ہیر آئل یا تاج روغن گیسو دراز کے نام سے ان تیلوں کو تلاش کر لیجئے اس لئے کہ باستثنائے چند مقامات کے قریب قریب تمام اطراف ہند کی مشہور دوکانوں پر مال کارخانہ کی قیمت پر باسانی دستیاب ہو سکتا ہے۔

(نوٹ) جن مقامات پر باقاعدہ ایجنٹ موجود نہیں وہاں سے دو درجن شیشیوں کی فرمائش پر خرچہ پیکنگ و محصول ریل اور ایک درجن شیشیوں پر صرف خرچہ پیکنگ معاف اور فرمائش کی یک ثلث قیمت پیشگی آنے پر ہر دو حالتوں میں (یعنی دو درجن کی فرمائش خواہ ایک درجن کی فرمائش پر) ایک شیشی بلا قیمت پیش کیجاتی ہے۔

تجارت پیشہ اصحاب مزید تخفیف شدہ شرائط جلد منگائیں اس لئے کہ تھوڑے مقامات میں جہاں مال خریدنے والے ایجنٹوں کی ضرورت ہے

(تجارت کا حوالہ دیکر فرمائش مفصل و خوشخط نہ ہونیکی حالت میں تعمیل حکم یقینی نہیں ہے)

المشتہر

مینیجر دی تاج مینوفیکچری بمبئی و دہلی صدر دفتر دہلی

تار کا پتہ "تاج" دہلی

روزانہ الہلال

چونکہ ابھی شائع نہیں ہوا ہے ' اسلیے بذریعہ ہفتہ وار مشتہر کیا جاتا ہے کہ امبرائیڈری یعنی سوزنی کام کے گل دار پلنگ پوش ' میز پوش ' خوان پوش ' پردے ' کامدار چوغے ' کرتے ' رفلی پارچات ' شال ' الوان ' چادریں ' لوئیاں ' نقاشی مینا کاری کا سامان ' مشک ' زعفران ' سلاجیت ' ممیرہ ' جدوار ' زیرہ ' گل بنفشہ وغیرہ وغیرہ ہم سے طلب کریں - فہرست مفت ارسال کی جاتی ہے - (دی کشمیر کواپریٹیو سوسائٹی - سری نگر - کشمیر)

میرٹھ کی قینچی

میرٹھ کی مشہور و معروف اصلی قینچی اس پتہ سے ملیگی
جنرل ایجنسی آفس نمبر ۱۵۶ اندر کوٹ شہر میرٹھ

دیوان وحشت

(یعنی مجموعۂ کلام اردو و فارسی جناب مولوی رضا علی صاحب - وحشت)

یہ دیوان فصاحت و بلاغت کی جان ہے ' جسمیں قدیم و جدید شاعری کی بہترین مثالیں موجود ہیں ' جسکی زبان کی نسبت مشاہیر عصر متفق ہیں کہ دہلی اور لکھنؤ کی زبان کا عمدہ نمونہ ہے ' اور جو قریب قریب کل اصناف سخن پر محتوی ہے - اِسکا شائع ہونا شعر و شاعری بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اردو لٹریچر کی دنیا میں ایک اہم واقعہ خیال کیا گیا ہے - حسن معانی کے ساتھ ساتھ سلاست بیان ' چستی بندش اور پسندیدگی الفاظ نے ایک طلسم شگرف باندھا ہے کہ جسکو دیکھکر نکتہ سنجان سخن نے بے اختیار تحسین و آفرین کی صدا بلند کی ہے -

مولانا حالی فرماتے ہیں ...... " آبندہ کیا اردو کیا فارسی دونوں زبانوں میں ایسے ذکے دیوان کے شائع ہونے کی بہت ہی کم امید ہے ...... آپ قدیم اہل کمال کی یادگار اور انکا نام زندہ کرنے والے ہیں -" قیمت ایک روپیہ -

المشتہر
عبد الرحمن ' اثر - نمبر ۱۶ - کترانہ روڈ - ڈاکخانہ ٹالیگنج - کلکتہ

حکمت بالغــہ ! حکمت بالغہ !

مولوي احمد مکرم صاحب عباسي چریا کوٹي نے ایک نہایت مفید سلسلہ جــدید تصنیفات و تالیفات کا قائم کیا ھے - مولوي صاحب کا مقصود یہ ھے کہ قــران مجید کے کــلام الهي ھونے کے متعلق آجتــک جس قدر دلائل قائم کیے گئے ھیں اُن سب کو ایک جگہہ مرتب و مدون کردیا جاے - اس سلسلہ کي ایک کتاب موسوم بہ حکمۃ بالغــہ تین جلدوں میں چھپ کر تیار ھو چکي ھے -

پہلي جلد کے چار حصے ھیں - پہلے حصے میں قران مجید کي پوري تاریخ ھے جو اتقان في علوم القران علامۃ سیوطي کے ایک بڑے حصہ کا خلاصہ ھے - دوسرے حصہ میں تواتر قرآن کي بحث ھے ' اس میں ثابت کیا گیا ھے کہ قرآن مجید جو آنحضرت صلعم پر نازل ھوا تھا ' وہ بغیر کسي تحریف یا کمي بیشي کے ویسا ھي موجود ھے ' جیسا کہ نزول کے وقت تھا ' اور یہ مسئلہ کل فرقہاے اسلامي کا مسلمہ ھے - تیسرے حصہ میں قرآن کے اسماء و صفات کے نہایت مبسوط مباحث ھیں - جن میں ضمنا بہت سے علمي مضامین پر معــرکۃ الارا بحثیں ھیں - چوتھے حصے سے اصل کتاب شروع ھوتي ھے - اس میں چند مقدمات اور قرآن مجید کي ایک سو پیشین گوئیاں ھیں جو پوري ھو چکي ھیں - پیشین گوئیوں کے ضمن میں علم کلام کے بہت سے مسائل حل کئے گئے ھیں ' اور فلسفۂ جدیدہ جو نئے اعتراضات قرآن مجید اور اسلام پر کرتا ھے ان پر تفصیلي بحث کي گئي ھے -

دوســري جلد ایــک مقدمہ اور دو بابوں پر مشتمل ھے - مقدمہ میں نبوت کي مکمل اور نہایت محققانہ تعــریف کي گئي ھے - آنحضــرت صلعم کي نبوت سے بحث کــرتے ھوے آیۃ خاتم النبیین کي عالمانہ تفسیر کي ھے - پہلے باب میں رسول عربي صلعم کي ان معرکۃ الارا پیشین گوئیوں کو مرتب کیا ھے ' جو کتب احادیث کي تــدوین کے بعد پوري ھوئي ھیں ' اور اب تــک پوري ھوتي جاتي ھیں - دوســرے باب میں ان پیشین گوئیوں کو لکھا ھے ' جو تدوین کتب احادیث سے پہلے ھو چکي ھیں - اس باب سے آنحضرت صلعم کي صداقت پوري طور سے ثابت ھوتي ھے -

تیسري جلد - اس جلد میں فاضل مصنف نے عقل و نقل اور علماے یورپ کے مستند اقوال سے ثابت کیا ھے کہ آنحضرت صلعم امي تھے' اور آپ کو لکھنا پڑھنا کچھہ نہیں آتا تھا - قرآن مجید کے کــلام الهي ھونے کي نو عقلي دلیلیں لکھي ھیں - یہ عظیم الشان کتاب ایسے پر آشوب زمانــہ میں جب کہ ھر طــرف سے مذھب اسلام پر نکتہ چیني ھو رھي ھے ' ایک عمدہ ھادي اور رھبر کا کام دیگي - عبارت نہایت سلیس اور دل چسپ ھے ' اور زبان اردو میں اس کتاب سے ایک بہت قــابل قــدر اضافہ ھوا ھے - تعداد صفحات ھر ســہ جلد (۱۰۶۴) لکھائي چھپائی و کاغــذ عمدہ ھے - قیمت ۵ روپیہ *

نعمت عظمــــیٰ ! نعمت عظمــــیٰ !

امام عبد الوھاب شعراني کا نام نامي ھمیشہ اسلامي دنیا میں مشہور رھا ھے - آپ دسویں صدي ھجری کے مشہور ولي ھیں - لواقح الانوار صوفیاے کرام کا ایــک مشہور تذکرہ آپ کي تصنیف ھے - اس تذکرہ میں اولیاء - فقراء اور مجاذیب کے احوال و اقوال اس طرح پر کانٹ چھانٹ کے جمع کئے ھیں کہ ان کے مطالعہ سے اصلاح حال ھو اور عادات و اخلاق درست ھوں اور صوفیاے کرام کے بارے میں انسان سوء ظن سے محفوظ رھے - یہ لا جواب کتاب عربي زبان میں تھی - ھمارے محترم دوست مولوي سید عبدالغني صاحب وارثي نے جو اعلی درجہ کے ادیب ھیں اور علم تصوف سے خاص طور سے دل چسپي رکھتے ھیں اس کتــاب کا تــرجمہ نعمت عظمیٰ کے نام سے دیا ھے - اس کے چھپنے سے اردو زبان میں ایک قیمتي اضافہ ھوا ھے - تعداد صفحات ھر دو جلد (۷۲۹) خوشخط کاغذ اعلی قیمت ۵ روپیہ *

مشــا ھیــــرالاسلام ! مشاھیـــــرالاســلام ! !

یعنے اردو ترجمہ وفیات الاعیان مترجمہ مولوي عبد الغفور خان صاحب رامپوري ' جس میں پہلي صدي ھجري کے اواسط ایام سے ساتویں صدي ھجري کے خاتمہ تــک دنیاے اسلام کے بڑے بڑے علمــاء فقــہا قضاۃ شعراء متــکلمین نحوئیں لغوئن منجمین مہندسین مؤرخین محدثین زھاد عباد امراء فقراء حکمــاء اطبا سـلاطین مجتہدین و صناع و مغنین وغیرہ ھر قسم کے اکابر و اہل کمال کا مبسوط و مفصل تذکرہ -

جسے بقول (موسیو دي سیلن)

" اھل اسلام کي تاریخ معاشرتي و علمي کي واقفیت کے واسطے اھل علم ھمیشہ سے بہت ھي قدر کي نگاھوں سے دیکھتے آئے ھیں

یہ کتاب اصل عربي سے ترجمہ کي گئي ھے' لیکن مترجم صاحب ممدوح نے ترجمہ کرتے وقت اس کے اس انــگریزي ترجمہ کو بھي پیش نظر رکھا ھے' جسے موسیو دي سیلن نے سنہ ۱۸۴۲ع میں شائع کیا تھا - سواے اس کے اصل کتاب پر تاریخ ' تراجم ' جغرافیــہ ' لغت ' انساب اور دیگر مسائل دیني کے متعلق کثــیر التعداد حواشي اضافہ کئے ھیں - اس تقریب سے اس میں کئي ھزار اماکن و بقاع اور قبائل و رجال کا تذکرہ بھي شامل ھوگیا ھے - علاوہ بریں فاضل مترجم نے انگریزي مترجم موسیو دي سیلن کے وہ قیمتي نوٹ بھي اُردو ترجمہ میں ضم کردے ھیں جن کي وجہ سے کتاب اصل عربي سے بھي زیادہ مفید ھوگئي ھے - موسیو دي سیلن نے اپنے انگریزي تــرجمہ میں تین نہایت کارآمد اور مفید دیباچے لکھے ھیں مشاھیر الاسلام کي پہلي جلد کي ابتدا میں ان کا اُردو ترجمہ بھي شریک کردیا گیا ھے - اس کتاب کي دو جلدیں نہایت اھتمام کے ساتھہ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپوائي گئي ھیں' باقي زیر طبع ھیں - قیمت ھر دو جلد ۵ روپیہ -

(۴) مآثر الکرام یعــنے حسان الهند مولانا میر غلام علي آزاد بلــگرامي کا مشہور تذکرہ مشتمل بر حالات صوفیاے کرام و علما ے عظام - صفحات ۳۳۸ مطبوعــہ مطبع مفید عام آگرہ خوشخط قیمت ۲ روپیہ -

(۵) افسر اللغات - یعنے عربي و فارسي کے کئي ھزار متداول الفاظ کي لغت بزبان اردو صفحات (۱۲۲۶) قیمت سابق ۹ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۶) فغان ایران - یعنے اردو ترجمہ کتاب اسٹرینــگلنگ آف پرشیا - مصنفۂ مسٹر مارگن شوسٹر سابق وزیر خزانــہ دولت ایران صفحات ۴۶۲ مع ۲۱ تصاویر عکسي قسم اعلی - جلد نہایت خوبصورت اور عمدہ ھے قیمت صرف ۵ روپیہ -

(۷) داستان ترکتازان ھند - کل سلاطین دھلي اور ھندوستان کي ایک جامع اور مفصل تاریخ ۵ جلد کامل صفحات (۲۶۵۶) کاغذ و چھپائي نہایت اعلی قیمت سابق ۲۰ روپیہ قیمت حال ۹ روپیہ

(۸) تمدن عرب - قیمت سابق ۵۰ روپیہ قیمت حال ۳۰ روپیہ

(۹) الفاروق - علامہ شبلي کي مشہور کتاب قیمت ۳ روپیہ -

(۱۰) آثار الصنادید - سرسید کي مشہور تاریخ دھلي کانپور کا مشہور اڈیشن با تصویر قیمت ۳ روپیہ -

(۱۱) قواعد العروض - مولانا غــلام حسین قدر بلــگرامي کي مشہور کتاب علم عروض کے متعلق عربی و فارسي میں بھي کوئي ایسي جامع کتاب موجود نہیں - نہایت خوشخط کاغذ اعلی صفحات ۴۷۴ - قیمت سابق ۴ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۲) جنــگل میں منــگل - انــگلستان کے مشہور مصنف رڈیارڈ کپلنــگ کي کتاب کا اُردو ترجمہ از مولوي ظفر علي خان صاحب بي - اے - قیمت سابق ۴ روپیہ - قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۳) علم اصول قانون - مصنفۂ سر ڈبلیو - ایچ - رٹنــگن - ال - ال - ڈي کا اُردو ترجمہ جو نظام الدین حسن خان صاحب بی - اے - بی - ال - سابق جج ھائیکورٹ حیدر آباد اور مولوي ظفر علي خانصاحب بي - اے کي نظر ثاني کے بعد شائع ھوا ھے - مترجمہ مسٹر مانــک شاہ دین شاہ ششن جج دولت آصفیہ - آخر میں اصطلاحات کا فرھنــگ انــگریزي و اُردو شامل ھے کل تعداد صفحات ۸۰۸ - قیمت ۸ روپیہ -

(۱۴) میڈیکل جیورس پروڈنس - حضرت مولانا سید علي بلگرامي مرحوم کي مشہور کتاب یہ کتاب وکیلوں - بیرسٹروں اور عہدہ داران پولیس و عدالت کے لئے نہایت مفید و کار آمد ھے - تعداد صفحات ۳۸۰ مطبوعہ مطبع مفید عام آگرہ قیمت سابق ۹ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۵) تحقیق الجہاد - مصنفۂ نواب اعظم یار جنــگ مولوي چراغ علي مرحوم بزبان اُردو - مسئلہ جہاد کے متعلق ایک عالمانــہ اور نہایت مفصل کتاب صفحات ۴۱۲ قیمت ۳ روپیہ -

(۱۶) شرح دیوان اُردو غالب - تصنیف مولوي علي حیــدر طبا طبائي - یہ شرح نہایت قیمتي معلومات کا ذخیرہ ھے - غالب کے کــلام کو عمدہ طریقــہ سے حل کیا گیا ھے صفحات ۳۴۸ مطبوعــہ حیدر آباد قیمت ۲ روپیہ -

(۱۷) تیسیر البــاري - یعنے اُردو ترجمہ صحیح بخاري بین السطور حامل المتن صفحات تقریباً (۳۷۵۰) نہایت خوشخط کاغذ اعلی قیمت ۲۰ روپیہ -

هر فرمـایش میں الهـلال کا حوالہ دینا ضروری ہے

رینلڈ کي مسٹر یز اف دي کورٹ اُف لنڈن

یہ مشہور ناول جو کہ سولہ جلدونمیں ہے ابھي چھپ کے نکلي ہے اور تہوڑي سي رهگئي ہے - اصلي قیمت کي چوتھائي قیمت میں دیجاتي ہے - اصلي قیمت چالیس ۴۰ روپیہ اوراب دس ۱۰ روپیہ - کپڑیکي جلد ہے جسمیں سنهري حروف کي کتابت ہے اور ۳۱۶ هاف ٹون تصاویر ہیں تمام جلدیں دس روپیہ میں وي - پي - اورایک روپیہ ۱۴ آنہ محصول ڈاک -

امپیریئیل بک ڈیپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بہو بازار - کلکتہ

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

پوٹن ٹائین

ایک عجیب و غریب ایجاد اور حیرت انگیز شفا ' یہ دوا کل دماغی شکایتونکو دفع کرتی ہے - پژمردہ دلونکو تازہ کرتي ہے - یہ ایک نہایت موثر ٹانک ہے جوکہ ایکساں مرد اور عورت استعمال کر سکتے ہیں - اسکے استعمال سے اعضاء رئیسہ کو قوت پہونچتی ہے - هسٹریہ وغیرہ کو بھی مفید ہے چالیس گولیونکی بکس کی قیمت دو روپیہ -

زینو ٹون

اس دوا کے بیرونی استعمال سے ضعف باہ ایک بارگی دفع ہو جاتی ہے - اس کے استعمال کر تے هی آپ فائدہ محسوس کرینگے قیمت ایک روپیہ آٹھہ آنہ -

هائی ڈرولن

اب نشتر کرانے کا خوف جاتا رها -

یہ دوا آب نزول اور فیل پا وغیرہ کے واسطے نہایت مفید ثابت ہوا ہے - صرف اندروني و بیرونی استعمال سے شفا حاصل ہوتی ہے -

ایک ماہ کے استعمال سے یہ امراض بالکل دفع ہو جاتی ہے قیمت دس روپیہ اور دس دنکے دوا کی قیمت چار روپیہ -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

هر قسم کے جنون کا مجرب دوا

اسکے استعمال سے هرقسم کا جنون خواہ نوبتي جنون ' مرگی والہ جنون ' غمگین رهنے کا جنون ' عقل میں فتور ' بے خوابي و مزمن جنون ' وغیرہ وغیرہ دفع ہوتی ہے - اور وہ ایسا صحیح و سالم ہوجاتا ہے کہ کبھی ایسا گمان تک بھي نہیں ہوتا کہ وہ کبھی ایسے مرض میں مبتلا تھا -

قیمت في شیشي پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta.

ایک بولنے والي جڑی

اگر آپ اپنے لا علاج مرضوں کي وجہ سے مایوس ہوگئے ہوں تو اس جڑي کو استعمال کرکے دوبارہ زندگي حاصل کریں - یہ جڑي مثل جادو کے اثر دیکھاتي ہے - بیس برس سے یہ جڑي مندرجہ ذیل مرضوں کو دفع کرنے میں طلسمي اثر دکھا رهي ہے -

ضعف معدہ ' گراني شکم ' ضعف باہ تکلیف کے ساتھہ ماهوار جاري ہونا - ہر قسم کا ضعف خواہ اعصابي ہو یا دماغي ' آب نزول وغیرہ -

جڑي کو صرف کمر میں باندھي جاتي ہے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ

ایس - سي - هر - نمبر ۲۹۵ اپر چیتپور روڈ - کلکتہ

S. C. Har 295, Upper Chitpor Road Calcutta

پسند نہونے سے واپس

همارا من موهني فلوٹ هارمونیم سریلا فائدہ عام کے واسطے تین ماہ تک نصف قیمت میں دي جاویگي یہ ساگن کي لکڑي کي بني ہے جس سے آواز بہت هي عمدہ اور بہت روز تک قائم رهنے والي ہے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیہ اور نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیہ ڈبل ریڈ قیمت ۶۰ و ۷۰ و ۸۰ روپیہ نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیہ ہے آرڈر کے همراہ ۵ - روپیہ پیشگي روانہ کرنا چاهیئے -

کمرشیل هارمونیم فیکٹري نمبر ۱۰/۳ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ -

Commercial Harmonium Factory N.o 10/3 Lover Chitpur Road Calcutta

---

عجیب و غریب مالش

اس کے استعمال سے کھوئی ہوئي قوت پھر دوبارہ پیدا ہوجاتي ہے - اسکے استعمال میں کسی قسم کي تکلیف نہیں ہوتی - مایوسي مبدل بخوشي کر دیتي ہے قیمت فی شیشی دو روپیہ چار آنہ علاوہ محصول ڈاک -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمال سے بغیر کسي تکلیف اور بغیر کسي قسم کي جلد پر داغ آنے کے تمام روئیں اڑجاتی ہیں - قیمت تین بکس آٹھہ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

آر - پي - گوش

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road, Calcutta.

سنکاری فلوٹ

تین سال کي گارنٹي

بہترین اور سریلي آواز کي هارمونیم
سنگل ریڈ C سے C تک یا F سے F تک
قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیہ
ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیہ

اسکے ماسوا هرقسم اور هر صفت کا هرمونیم همارے یہاں موجود ہے -

هر فرمایش کے ساتھہ ۵ روپیہ بطور پیشگي آنا چاهیے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

پچاس برس کے تجربہ کار

ڈاکٹر رائے - صاحب کے - سي - داس کا ایجاد کردہ - آرالا سهائے - جو مستورات کے کل امراض کے لیے تیر بہدف ہے ' اسکے استعمال سے کل امراض متعلقہ مستورات دفع ہوجاتی ہے ' اور نہایت هي مفید ہے - مثلاً ماهوار نہ جاري ہونا - دفعتاً بند ہوجانا - کم ہونا - بے قاعدہ آنا - تکلیف کے ساتھہ جاري ہونا - متواتر یا زیادہ مدت تک نہایت زیادہ جاري ہونا - اس کے استعمال سے بانجھ عورتیں بھي باردار ہوتي ہیں -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کي قیمت ایک روپیہ -

سـوا تسهائے گولیان

یہ دوا ضعف قوت کے واسطے تیر بہدف کا حکم رکھتي ہے - ایسا هي ضعف کیوں نہ ہو اسکے استعمال سے اسقدر قوت معلوم ہوگي جوکہ بیان سے باهر ہے - شکستہ جسموں کو از سرنو طاقت دیکر مضبوط بناتي ہے ' اور طبیعت کو بشاش کرتي ہے -

ایک بکس ۲۸ گولیوں کي قیمت ایک روپیہ

Swasthasahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road, Calcutta.

سلـوائـت

اس دوا کے استعمال سے هرقسم کا ضعف خواہ اعصابي ہو یا دماغي یا اور کسي وجہ سے ہوا ہو دفع کردیتي ہے ' اور کمزور قوی کو نہایت طاقتور بنادیتي ہے - کل دماغي اور اعصابي اور دلي کمزوریونکو دفع کرکے انسان میں ایک نہایت هي حیرت انگیز تغیر پیدا کردیتي ہے - یہ دوا هر عمر والے کے واسطے نہایت هی مفید ثابت ہوئي ہے - اسکے استعمال سے کسي قسم کا نقصان نہیں ہوتا ہے سوائے فائدہ کے

قیمت في شیشي ایک روپیہ

S. C. Roy, M. A. 36 Dharamtallah Street, Calcutta.

تمام مسلمانوں کو ان کتابوں کا پڑھنا نہایت ضروری ھے

الاســـلام سب سے پہلی بات جو مسلمانوں کے لیے ضروری ھے یہ ھے کہ وہ مذھب اسلام کے عقاید ضروریہ سے واقف ھوں' اور ان کو خدا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق درست رکھیں - کیونکہ اگر عقائد درست نہیں تو اعمال برباد ھیں - آجتک بچوں اور عورتوں کو ایمان و اعتقاد کی باتیں سکھانے کے لیے کوئی کتاب نہیں لکھی گئی تھی - مولانا فتح محمد خان صاحب مترجم قرآن مجید نے الاسلام لکھکر اس ضرورت کو پورا کردیا ھے - خدا کی توحید کا جس کو آمیزش شرک سے پاک رکھنا نہایت ضروری ھے' بچوں کی سمجھہ کے مطابق جیسا عمدہ بیان اس کتاب میں ھے - یقیناً کسی کتاب میں نہیں - علماے کرام نے اس کتاب کو بہت پسند فرمایا' اور نہایت مفید بیان کیا ھے - مولوی نذیر احمد صاحب نے تو انداز بیان سے خوش ھوکر جابجا الفاظ تحسین سے داد سخن شناسی بھی دی ھے - بعض اسلامی ریاستوں اور انجمنوں نے اسکو اپنے مدارس میں داخل نصاب دینی کردیا ھے - پس اگر آپ اپنے اھل و عیال کو صحیح الاعتقاد اور خالص مومن بنانا چاھتے ھوں تو یہ کتاب انکو ضرور پڑھوا لیجیے - قیمت آٹھہ آنے -

نفائس القصص و الحکایات پہلا حصہ

اس کتاب میں وہ قصے جو قرآن مجید میں مذکور ھیں اردو میں لکھے گئے ھیں - اول تو قصے انسان کو بالطبع مرغوب ھیں' پھر خلاق فصاحت کے بیان فرمائے ھوئے' ناممکن تھا کہ جو شخص کلام خدا سے ذرا بھی محبت رکھتا ھو اور اس کے دل میں قرآن مجید کی کچھہ بھی عزت و عظمت ھو' وہ ان کے پڑھنے یا سننے کی سعادت حاصل نہ کرتا - یہی سبب ھے کہ تھوڑے ھی عرصے میں یہ کتاب اب چوتھی بار چھپی ھے - پڑھنے والا انکو پڑھکر پاکیزہ خیال اور صالح الاعمال بنتا ھے - مسلمانوں کے لیے یہ کتاب نعمت عظمی ھے قیمت چھہ آنے -

نفائس القصص و الحکایات دوسرا حصہ

اس کتاب میں وہ قصے اور حکایتیں جو کتب حدیث میں مرقوم ھیں' انتخاب کرکے اردو میں جمع کی گئی ھیں - اور ان سے بھی وھی فائدہ حاصل ھوتا ھے' جو قرآن مجید کے قصوں سے ھوتا ھے - نہایت پر لطف اور بیش بہا چیز ھے - قیمت پانچ آنے

یہ تینوں کتابیں بہ نشان ذیل دستیاب ھوتی ھیں :

نذیــر محمد خان کمپنی - لاھــور

الہلال کی ایجنسی

ھندوستان کے تمام اردو' بنگلہ' گجراتی' اور مرھٹی ھفتہ وار رسالوں میں الھلال پہلا رسالہ ھے' جو باوجود ھفتہ وار ھونے کے روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ھوتا ھے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ھیں تو ایجنسی کی درخواست بھیجیے -

منیجر

روغن بیگم بھــار

حضرات اھلکار' امراض دماغی کے مبتلا و گرفتار' وکلا' طلبہ' مدرسین' معلمین' مولفین' مصنفین' کیخدمت میں التماس ھے کہ یہ روغن جسکا نام آپ نے عنواں عبارت سے ابھی دیکھا اور پڑھا ھے' ایک عرصے کی فکر اور سونچ کے بعد بہتیرے مفید ادویہ اور اعلی درجہ کے مقوی روغنوں سے مرکب کرکے تیار کیا گیا ھے' جسکا اصلی ماخذ اطباے یونانی کا قدیم مجرب نسخہ ھے' اسکے متعلق اصلی تعریف بھی قبل از امتحان و پیش از تجربہ مبالغہ سمجھی جا سکتی ھے - صرف ایک شیشی ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یہ امر ظاھر ھو سکتا ھے کہ آجکل جو بہت طرحکے ڈاکٹری کبیراجی تیل نکلے ھیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بھی کرتے ھیں آیا یہ یونانی روغن بیگم بہار امراض دماغی کے لیے بمقابلہ تمام مروج تیلونکے کہانتک مفید ھے اور نازک اور شوقین بیگمات کے گیسوونکو نرم اور نازک بنانے اور دراز و خوشبو دار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کہانتک قدرت اور تاثیر خاص رکھتا ھے - اکثر دماغی امراض کبھی غلبۂ برودت کیوجہ سے اور کبھی شدت حرارت کے باعث اور کبھی کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا ھو جاتے ھیں' اسلیے اس روغن بیگم بہار میں زیادہ تر اعتدال کی رعایت رکھی گئی ھے تاکہ ھر ایک مزاج کے موافق ھر مرطوب و مقوی دماغ ھونیکے علاوہ اسکے دلفریب تازہ پھولوں کی خوشبو سے ھر وقت دماغ معطر رھیگا' اسکی بو غسل کے بعد بھی ضائع نہیں ھوگی - قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک ۵ آنہ درجن ۱۰ روپیہ ۸ آنہ -

بٹیکا

بادشاہ و بیگموں کے دائمی شباب کا اصلی باعث یونانی مڈیکل سایںس کی ایک نمایاں کامیابی بعنے -

بٹیکا ــــ کے خواص بہت ھیں' جن میں خاص خاص باتیں عمر کی زیادتی' جوانی دائمی' اور جسم کی راحت ھے' ایک گھنٹہ کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبہ کی آزمایش کی ضرورت ھے -

راما نرنجن تیلہ اور پرنمیر انجن تیلا - اس دوا کو میں نے ابا و اجداد سے پایا جو شھنشاہ مغلیہ کے حکیم تھے - یہ دوا فقط ھمکو معلوم ھے اور کسی کو نہیں درخواست پر ترکیب استعمال بھیجی جائیگی -

" ونڈر فل کانپھر " کو بھی ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیہ بارہ آنہ -

ممسک پلس اور الکٹریک ویگر پرسٹ پانچ روپیہ بارہ آنہ محصول ڈاک ۹ آنہ -

یونانی ٹوتھ پاؤڈر کا سامپل یعنی سر کے درد کی دوا لکھنے پر مفت بھیجی جاتی ھے - فوراً لکھیے -

حکیم مسیح الرحمن - یونانی میڈیکل ھال - نمبر ۱۱۵/۱۱۴ مچھوا بازار اسٹریٹ - کلکتہ

Hakim Masihur Rahman
Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta.

دہلی میں علمی خزانہ

(۱) عظیم الشان قرآن شریف - جس پر ... روپیے والی تفسیر حقانی کا خلاصہ - سچا ترجمہ - لغت و اعراب چڑھے ہوئے ہیں - ہدیہ مجلد آٹھ روپیے غیر مجلد ساڑھے چھ روپیے

(۲) داستان پاستان - فاتحہ شاہی ہسپانیہ چار جلد قیمت ساڑھے چار روپیے

(۳) چمنستان عرب جج کے مکمل حالات قیمت ڈیڑھ روپیہ

(۴) اباب الاحادیث مسایل اسلام قیمت بارہ آنے

(۵) اولیائے دہلی - بزرگان دہلی کے مسلسل حالات قیمت آٹھ آنے

(۶) مجلد مجموعہ کلام اقبال - قیمت اٹھارہ آنے

(۷) یاسمین - زنانہ تعلقات دنیا ایک افسانے کے پیرایہ میں قیمت ۸

(۸) راحت زمانی مستورات کیلئے بیش بہا کتاب قیمت ۸

(۹) مھاد روزہ بکیاتی زبان کی شیرینی سے لبریز قیمت آٹھ آنے

(۱۰) اتالیق نسوان دس حصے قابل ... قیمت پانچ روپیے

(۱۱) حامی النسوان - طرز تمدن سے ... قیمت چھ آنے

(۱۲) انقلاب ٹرکی - قیمت ڈیڑھ روپیے

(۱۳) سکندر نامہ فارسی مکمل - قیمت چودہ آنے

(۱۴) آثار دہلی و دربار دہلی - قیمت چھ آنے

(۱۵) طب - اخلاق - ادب - انشا وغیرہ کی جملہ کتب - کتب سرکاری و کتب انجمن حمایت الاسلام کتب تاریخ اسلامی

(۱۶) راز و نیاز کے کارڈ ... درجن ۱۲ درجن

(۱۷) سراج الاخبار کابل فارسی - دولت علیہ خداداد افغانستان کا باتصویر پندرہ روزہ اخبار چندہ سالانہ دس روپیے اشتہاری ...

ملنے کا پتہ : جنرل نیوز ایجنسی اینڈ بک ڈپو - بلی ماران دہلی

" كتاب مرقوم يشهده المقربون (۸۳ : ۱۸)
" في ذالك فليتنا فس المتنا فسون ! " [۸۳ : ۲۳]

السحـــر الحـــــلال

في

مجلــدات الهـــــلال

تو اے کہ محو سخن گستـــران پیشینی
مباش منکر " غالب " کہ در زمانۂ تست !

(۱) " الهـــلال " تمام عالم اسلامي میں پہلا هفتہ وار رسالہ ہے جو ایک هي وقت میں دعوۂ دینیۂ اسلامیۂ کے احیاء ' درس قرآن و سنت کي تجدید ' اعتصام بحبل اللہ المتین و وحدۃ کلمۂ امۃ مرحومہ کي تحریک کا لسان الحال ' اور نیز مقالات علمیہ ' و فصول ادبیہ ' و مضامین و عناوین سیاسیۂ و فنیہ کا مصور و مرصع مجموعہ ہے - اسکے درس قرآن و تفسیر و بیان حقائق و معارف کتاب اللہ الحکیم کا انداز مخصوص محتاج تشریح نہیں - اسکے طرز انشاء و تحریر نے اُردو علم ادب میں دو سال کے اندر ایک انقلاب عام پیدا کردیا ہے - اسکے طریق استدلال و استشہاد قرآني نے تعلیمات الاهیہ کي محیط الکل عظمت و جبروت کا جو نمونہ پیش کیا ہے ' وہ اسدرجہ عجیب و موثر ہے کہ الہلال کے اشد شدید و اعدی عدو مخالفین و منکرین تک اسکي تقلید کرنے کیلیے ساعي هیں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور هیں - اسکا ایک ایک لفظ ' ایک ایک جملہ ' ایک ایک ترکیب ' بلکہ عام طریق تعبیر و ترتیب و اسلوب و نسج بیان اس وقت تک کے تمام اُردو ذخیرہ میں مجددانہ و مجتہدانہ ہے -

(۲) قرآن کریم کی تعلیمات اور شریعۃ الالہیہ کے احکام کو جامع دین و دنیا و حاوي سیاست و اجتماعیۃ ثابت کرنے میں اسکا طریق استدلال و بیان اپني خصوصیات کے لحاظ سے کوئي قریبي مثال تمام عالم اسلامي میں نہیں رکھتا -

(۳) وہ تمام هندوستان میں پہلي آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکي تمام سیاسي و غیر سیاسي معتقدات و اعمال میں اتباع شریعت کي تلقین کي ' اور سیاسی آزادي و حریت کو عین تعلیمات دین و مذہب کي بنا پر پیش کیا - یہاں تک کہ دو سال کے اندر هي اندر اسے هزاروں دلوں ' هزاروں زبانوں ' اور صدها اقلام و صحائف سے معتقدانہ نکلوا دیا !

(۴) وہ هندوستان میں پہلا رسالہ ہے جس نے موجودہ عہد کے اعتقادي و عملی الحاد کے دور میں توفیق الہی سے عمل بالاسلام والقران کي دعوت کا از سر نو غلغلہ بپا کردیا ' اور بلا ادنی مبالغہ کے کہا جاسکتا ہے کہ اسکے مطالعہ سے بے تعداد و بے شمار مشککین ' مذ مذبین ' متفرنجین ' ملحدین ' اور تارکین اعمال و احکام راسخ الاعتقاد مومن ' صادق الاعمال مسلم ' اور مجاهد في سبیل اللہ مخلص هوگئے هیں - بلکہ متعدد بڑی بڑی آبادیاں اور شہر کے شہر هیں جن میں ایک نئي مذهبي بیداری پیدا هوگئی ہے : و ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم !

(۵) علی الخصوص حکم مقدس جہاد في سبیل اللہ کے جو حقائق و اسرار اللہ تعالی نے اسکے صفحات پر ظاهر کیے ' وہ ایک فضل مخصوص اور توفیق و مرحمت خاص ہے -

(۶) طالبان حق و هدایت ' متلاشیان علم و حکمت ' خواستگاران ادب و انشاء ' تشنگان معارف الاهیہ و علوم نبویہ غرضکہ ' سب کیلیے اس سے جامع و اعلی اور بہتر و اجمل مجموعہ اور کوئي نہیں - وہ اخبار نہیں ہے جسکي خبریں اور بحثیں پراني هوجاتي هوں - وہ مقالات و فصول عالیہ کا ایک ایسا مجموعہ ہے ' جن میں سے هر فصل و باب بجاے خود ایک مستقل تصنیف و تالیف ہے ' اور هر زمانے اور وقت میں اسکا مطالعہ مثل مستقل مصنفات و کتب کے مفید هوتا ہے -

(۷) چھہ مہینے میں ایک جلد مکمل هوتي ہے - فہرست مواد و تصاویر بہ ترتیب حروف تہجي ابتدا میں لگا دی جاتي ہے - ولایتي کپڑے کي جلد ' اعلی ترین کاغذ ' اور تمام هندوستان میں وحید و فرید چھپائي کے ساتھہ بڑي تقطیع کے (۵۰۰) صفحات !

(۸) پہلي اور دوسري جلد دوبارہ چھپ رهي ہے تیسری اور چوتھي جلد کے چند نسخے باقی رهگئے هیں تیسری جلد میں (۹۹) اور چوتھي جلد میں (۱۲۵) سے زاید هاف ٹون تصویریں بھي هیں ' اس قسم کي دو چار تصویریں بھي اگر کسي اردو کتاب میں هوتی هیں تو انکي قیمت دس روپیہ قرار دی جاتي ہے -

(۹) با ایں همہ قیمت صرف پانچ روپیہ ہے - ایک روپیہ جلد کي اجرت ہے -

جام جہاں نما

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نہ ہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسی قیمتی اور
مفید کتاب دنیا بھرکی کسی ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک ہزار روپیہ نقد انعام

ایسی کار آمد ایسی دلفریب ایسی فیض بخش کتاب لاکھہ روپے کو بھی سستی ہے - یہ کتاب خرید کر گویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھہ لیجیے - دنیا کے تمام سربستہ راز حاصل کر لیجیے صرف اِس کتاب کی موجودگی میں گویا ایک بڑی بھاری لائبریری (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

ہر مذہب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا
خزانہ تمام زمانہ کی ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم ہئیت - علم بیان - علم عروض - علم کیمیا - علم برق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - گیان سرود - قیافہ شناسی اہل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ ہر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے کہ مطالعہ کرتے ہی دلمیں سرور آنکھونمیں نور پیدا ہو بصارت کی آنکھیں وا ہوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشہور آدمی اُنکے عہد بعہد کے حالات سوانحعمری؛ و تاریخ دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے ہر موسم کیلیے تندرستی کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کی فہرست ' اُنکی قیمتیں' مقام اشاعت وغیرہ - بہی کھاتہ کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازی طب انسانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج ہاتھی ' شتر' گائے بھینس' گھوڑا' گدھا بھیڑ' بکری ' کتا وغیرہ جانورونکی تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکی دوا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوہر (جن سے ہر شخص کو عموماً کام پڑتا ہے) ضابطہ دیوانی فوجداری ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹری اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالک کی بولی ہر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اُردو کے بالمقابل لکھی ہیں آج ہی وہاں جاکر روزگار کر لو اور ہر ایک ملک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفر کے متعلق ایسی معلومات آجتک کہیں دیکھی نہ سنی ہونگی اول ہندوستان کا بیان ہے ہندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وہاں کی تجارت سیر گاہیں دلچسپ حالات ہر ایک جگہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگھی جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے ہیں اسکے بعد ملک برھما کا سفر اور اُس ملک کی معاشرت کا مفصل حال بافرت کی کان (روبی واقع ملک برھما) کے تحقیق شدہ حالات وہاں سے جواہرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تھوڑے ہی دنوں میں لاکھہ پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر پیرایہ میں قلمبند کی ہیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفر کا بالتشریح بیان ملک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصر - افریقہ - جاپان - اسٹریلیا - ہر ایک علاقہ کے بالتفسیر حالات وہانکی درسگاہیں دخانی

کلیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جہاز کے سفر کا مجمل احوال کرایہ وغیرہ سب کچھہ بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعہ دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسی دلاویز کہ پڑھتے ہوے طبیعت باغ باغ ہو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اُسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیہ - ۸ - آنہ محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

---

تصویر دار گھڑی

گارنٹی ۵ سال قیمت صرف چھہ روپے

ولایت والوں نے بھی کمال کر دکھایا ہے اس عجائب گھڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی ہوئی ہے - جو ہر وقت آنکھہ مٹکاتی رہتی ہے، جسکو دیکھکر طبیعت خوش ہوجاتی ہے - ڈائل چینی کا، پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - وقت بہت ٹھیک دیتی ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستی چھین نہ لیں تو ہمارا ذمہ ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھہ روپیہ -

---

آٹھہ روزہ واچ

گارنٹی ۸ سال قیمت ۶ چھہ روپیہ

اس گھڑی کو آٹھہ روز میں صرف ایک مرتبہ چابی دیجاتی ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار ہیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتی ہے کہ کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے ہیں - برسوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - قیمت صرف چھہ روپے - زنجیر سنہری نہایت خوبصورت اور بکس ہمراہ مفت -

چاندی کی آٹھہ روزہ واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کی آٹھہ روزہ واچ - جو کلائی پر بندھ سکتی ہے مع تسمہ چرمی قیمت سات روپے

بجلی کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور ہر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابھی ولایت سے بنکر ہمارے یہاں آئے ہیں - نہ دیا سلائی کیضرورت اور نہ تیل بتی کی - ایک لمپ لاکر اپنی جیب میں یا سرہانے رکھلو جسوقت ضرورت ہو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ہے - رات کیوقت کسی جگہ اندھیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر ہو فوراً لیمپ روشن کر کے خطرسے بچ سکتے ہو - یا رات کو سوتے ہوے ایکدم کسیوجہ سے آٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفہ ہے - منگوا کر دیکھیں تب خوبی معلوم ہوگی - قیمت ۱ معہ محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کی روشنی ہوتی ہے ۳ روپیہ ۸ آنہ -

ضروری اطلاع — علاوہ انکے ہمارے یہاں سے ہر قسم کی گھڑیاں' کلاک اور گھڑیونکی زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنما مل سکتی ہیں - اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھیں اکٹھا مال منگوانے والوں کو خاص رعایت کی جاویگی - جلد منگوا لیجیے -

منیجر گپتا اینڈ کمپنی سوداگران نمبر ۲۱۲ - مقام توھانہ - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

سوانح احمدی یا تاریخ عجیبه

یه کتاب حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوي اور حضرت مولانا مولوي محمد اسمعیل صاحب شهید کے حالات هین هے - اپ آمي تهے باطني تعلیم شغل برزخ - اور بیعت کا ذکر دیباچه کے بعد دیا گیا هے - پهرحضرت رسول کریم صلعم کي زیارت جسمي - اور ترجهه بزرگان هر چهار سلسله مروجه هند کا بیان هے - صدها عجیب وغریب مضامین هین جسمیں سے چند کا ذکر ذیل مین کیا جاتا هے - ایکے گهوڑیکي چوري کي گهاس نه کهانا - انگریزي جنرل کا عین موقعه جنگ پـر اپکا لشکـر مین لیے انا - حضوري قلب کي نماز کي تعلیم - صوفي کي خیال مخالفونکا افت مین مبتلا هونا - سکهونسے جهاد اورکئي لڑائیان - ایک رسالدار کا قتل کے ارادے سے انا اور بیعت هو جانا - شیعونکي شکست - ایک هندو سیٹهه کا خواب هولناک دیکهکر اپسے بیعت هونا - ایک انگریـز کي دعوت - ایک شیعه کا حضرت سرورکا ئنایت کے حکم سے اپکے هاتهه پر بیعت کرنا - حج کي تیاري - اور عیبي آونٹرنکا عدن پهونچانا باوجود آمي هونیکے ایک پادري کواقلیدس کي مسایل دقیقه کا حل کردینا سمندر کے کهاري پاني کا شیرین هوجانا سلوک اور تصوف کے نکات عجیبه وغیرہ حجم ۲۲۴ صفحه قیمت دو روپیه علاوہ محصول -

دیار حبیب (صلعـــم) کے فوٹـــو

گذشته سفر حج میں میں اپنے همراہ مدینه منورہ اور مکه معظمه کے بعض نهایت عمدہ اور دلفریب فوٹو لایا هوں - جن میں بعض تیار هوگئے هیں اور بعض تیار هو رهے هیں - مکانوں کو سجانے کے لئے بیهودہ اور مخرب اخلاق تصاویر کي بجائے یه فوٹو چوکهٹوں میں جڑوا کر دیواروں سے لگائیں تو علاوہ خوبصورتي اور زینت کے خیر وبرکت کا باعث هونگے - قیمت فی فوٹو صرف تین آنه - سارے یعنے دس عدد فوٹو جو تیار هیں اکٹهے منگانے کي صورت میں ایک روپیه آٹهه آنه علاوہ خرچ ڈاک - یه فوٹو نهایت اعلی درجه کے آرٹ پیپر پر ولایتي طرز پر بنوائے گئے هیں - بمبئي وغیرہ کے بازاروں میں مدینه منورہ اور مکه معظمه کے جو فوٹو بکتے هیں - وہ هاتهه کے بنے هوئے هوتے هیں - اب تک فوٹو کي تصاویر اُن مقدس مقامات کي کوئي شخص تیار نهیں کرسکا - کیونکه بدوي قبائل اور خدام حرمین شرفین فوٹو لینے والوں کو فرنگي سمجهکر انکا خاتمه کردیتے هیں - ایک ترک فوٹو گرافر نے وهاں بهت رسوخ حاصل کرکے یه فوٹو لئے - (۱) کعبة الله - بیت الله شریف کا فوٹو سیاہ ریشمي غلاف اور اسپر سنهري حروف جو فوٹو میں بڑي اچهي طرح پڑهے جاسکتے هیں (۲) مدینه منورہ کا نظارہ (۳) مکه معظمه میں نماز جمعه کا دلچسپ نظارہ اور هجوم خلایق (۴) میدان منا میں حاجیوں کے کمپ اور مسجد حنیف کا سین (۵) شیطان کو کنکر مارنے کا نظارہ (۶) میدان عرفات میں لوگوں کے خیمے اور قاضي صاحب کا جبل رحمت پر خطبه پڑهنا (۷) جنت المعلی واقعه مکه معظمه جسمیں حضرت خدیجه حرم رسول کریم صلعم اور حضرت آمنه والدہ حضور سرور کائنات کے مزارات بهي هیں (۸) جنت البقیع جسمیں اهل بیت وامهات المومنین و بنات النبي صلعم حضرت عثمان علي رضي الله عنه شهداے بقیع کے مزارات هیں (۹) کعبه الله کے گرد حاجیوں کا طواف کرنا (۱۰) کوہ صفا ومروہ اور وهاں جو کلام رباني کي آیت منقش هے فوٹو میں حرف پڑهي جاتي هے -

دیگر کتـــابیں

(۱) مذاق العارفین ترجمه اردو احیا العلوم مولفه حضرت امام غزالي قیمت ۹ روپیه - تصوف کي نهایت نایاب اور بے نظیر کتاب [۲] هشت بهشت مجموعه حالات و ملفوظات خواجگان چشت اهل بهشت اردو قیمت ۲ روپیه ۸ آنه - [۳] رموز الاطبا علم طب کے بے نظیر کتاب موجودہ حکماے هند کے باتصویر حالات و مجربات ایک هزار صفحه مجلد قیمت ۴ روپیه [۴] نفحات الانس اردو حالات اولیاے کرام مولفه حضرت مولانا جامی رح قیمت ۳ روپیه -

(۵) مشاهیر اسلام چالیس صوفیاے کرام کے حالات زندگي دو هزار صفحه کي کتابیں اصل قیمت معه رعایتي ۲ روپیه ۸ آنه هے - (۷) مکتوبات و حالات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني پندرہ سو صفحے ڈمئی کاغذ بڑا سایز ترجمه اردو قیمت ۶ روپیه ۱۲ آنه

مینیجر رساله صوفی پنڈي بهاؤ الدین
ضلع گجرات پنجاب

هز مجسٹي امیر صاحب افغانستان کے ڈاکٹر نبي بخش خان کي مجرب ادویات

جواهر نور العین بیس روپیه ماشه والا خالص ممیرہ بهي جواهر نور العین کا مقابله نهیں کرسکتا - اور دیگر سرمه جات تو اسکے سامنے کچهه بهي حقیقت نهیں رکهتے - اِس کي ایک هي سلائي سے ۵ منٹ میں نظر دوگني ' دهند اور شبکوري دور ' اور ککرے چند روز میں ' اور پهوله ' ناخونه ' پڑبال ' موتیابند ' ضعف بصارت عینک کي عادت اور هر قسم کا اندها پن بشرطیکه آنکهه پهوٹي نه هو ایک ماہ میں رفع هوکر نظر بحال هوجاتي هے - اور آنکهه بنوانے اور عینک لگانے کي ضرورت نهیں رهتي ' قیمت: فی ماشه درجه خاص ۱۰ روپیه - درجه اعلی ۴ روپیه - درجه اول ۲ روپیه -

حبوب شباب اور دنیا بهر کي طاقتور دواؤں سے اعلی اور افضل ' مولد خون اور محرک اور مقوي اعصاب هیں - نا طاقتي اور پیر و جوان کي هر قسم کي کمزوري بهت جلد رفع کرکے اعلی درجه کا لطف شباب دکهاتي هیں - قیمت ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

طلسم شـــفا هر قسم کا اندروني اور بیروني درد اور سانپ اور بچهو اور دیوانه کتے کے کاٹنے سے زخم کا درد چند لمحه میں دور ' اور بد هضمي ' قئے ' اسهال ' منهه آور ' زبان ' حلق اور مسوڑوں کي ورم اور زخم اور جلدي امراض مثلاً چنبل ' داد ' خارش ' پتي اُچهلنا ' خناق ' سرکان ' دانت کي درد ' گنٹهیا اور نقرس وغیرہ کیلیے ازحد مفید هے - قیمت ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

حســـن افـروز ایک منٹ میں سیاہ فام کو گلفام بناکر اور چهرہ کي چهایاں اور سیاہ داغ دور کرکے چاند سا مکهڑا بناتا هے - قیمت في شیشي ۲ روپیه نمونه ایک روپیه -

تریاق سگ دیوانه اِس کے استعمال سے دیوانه کتے کے کاٹے هوئے مریض کے پیشاب کے راسته مچهر کے برابر دیوانه کتے کے بچے خارج هوکر زهر کا اثر زائل ' اور مریض تندرست هوجاتا هے - قیمت في شیشي ۱۰ روپیه نمونه ۳ روپیه -

طلائـــے مهـــاسه چهرہ کے کیلوں کي ورم ' درد اور سرخي رفع ' اور پکنا اور پهوٹنا مسدود کرکے انهیں تحلیل کرتا هے - قیمت في شیشي ایک روپیه - حبوب مهاسه اِن کے استعمال سے چهرہ پر کیلوں کا نکلنا موقوف هوجاتا هے قیمت في شیشي ایک روپیه -

اکسیر هیضـــه هیضه ایک ایسي ادنے مرض نهیں هے که هر ایک حکیم اور ڈاکٹر کامیابي کے ساتهه اِنکا علاج کرسکے - لهذا ایک واحد دوا اس کے علاج کیلئے کافي نهیں هوا کرتي - اسکے ۳ درجه هوتے هیں - هر درجه کي علامات اور علاج مختلف هے - پس جس کے پاس اکسیر هیضه نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ موجود نه هوں وہ خواہ کیسا هي قابل اور مستند ڈاکٹر کیوں نه هو اس مرض کا علاج درستي سے نهیں کرسکیگا - لهذا وبا کے دنوںمیں هر سه قسم کي اکسیر هیضه تیار رکهني چاهئے - قیمت هر سه شیشي ۳ روپیه -

پتـــه : ـــ منیجر شفاخانه نسیم صحت
دهلی دروازہ لاهور

ح

مسلمان مستورات کی دینی، اخلاقی، مذهبی حالت سنوارنیکا بهترین ذریعه

نهایت عمده خوبصورت ایکهزار صفحه سے زیاده کی کتاب بهشتی زیور قیمت ۲ روپیه سارهے ۱۰ آنه محصول ۷ آنه -

جسکو هندوستان کے مشهور و معروف مقدس عالم دین حکیم الامة حضرت مولانا محمد اشرفعلی صاحب تهانوی نے خاص مستورات کی تعلیم کے لیے تصنیف فرماکر عورتوں کی دینی و دنیاوی تعلیم کا ایک معتبر نصاب مهیا فرما دیا هے - یه کتاب قرآن مجید و صحاح سته (احادیث نبوی صلی الله علیه وسلم) و فقه حنفی کا اردو میں لب لباب هے - اور تمام اهل اسلام خصوصاً حنفیوں کیلیے بے حد مفید و نافع کتاب هے - اسکے مطالعه سے معمولی استعداد کے مرد و عورت اردو کے عالم دین بن سکتے هیں - اور هر قسم کے مسائل شرعیه اور دنیوی امور سے واقف هو سکتے هیں - اس نصاب کی تکمیل کیلیے زیاده عمر اور زیاده وقت کی ضرورت نهیں - اردو پڑهی هوئی عورتیں اور تعلیم یافته مرد بلا مدد استاد اسکو بهت اچهی طرح پڑه سکتے هیں - اور جو لڑکیاں یا بچے اردو خواں نهیں وه تهوڑے عرصه میں اسکے حصه اول سے ابجد پڑهکر اردو خواں بن سکتے هیں - اور باقی حصوں کے پڑهنے پر قادر هو سکتے هیں - لڑکیوں اور بچوں کے لیے قرآن مجید کے ساتهه اسکی بهی تعلیم جاری کردی جاتی هے، اور قرآن مجید کے ساتهه ساتهه یه کتاب ختم هو جاتی هے (چنانچه اکثر مکاتب و مدارس اسلامیه میں یهی طرز جاری هے) - اس کتاب کو اسقدر قبولیت حاصل هوئی هے که اسوقت تک بار بار چهپکر ساتهه ستر هزار سے زیاده شائع هو چکی هے - دهلی، لکهنؤ، کانپور، سهارنپور مراد آباد وغیره میں گهر گهر یه کتاب موجود هے - انکے علاوه هندوستان کے بڑے بڑے شهروں میں صدها جلدیں اس کتاب کی پهنچ چکی هیں، اور بعض جگهه مسجد کے اماموں کے پاس رکهی گئی هے که نماز کے بعد اهل محله کو سنا دیا کریں - اس کتاب کے دس حصے هیں اور هر حصے کے ۹۶ صفحات هیں اور سارهے ۳ آنه قیمت -

حصه اول الف باتا - خط لکهنے کا طریقه - عقائد ضروریه - مسائل وضو غسل وغیره -

حصهٔ دویم حیض و نفاس کے احکام نماز کے مفصل مسائل و ترکیب

حصهٔ سویم روزه، زکوة، قربانی، حج، منت، وغیره کے احکام -

حصهٔ چهارم طلاق، نکاح، مهر، ولی عدت وغیره -

حصهٔ پنجم معاملات، حقوق معاشرت زوجین، قواعد تجوید و قرات -

حصهٔ ششم اصلاح و تردید رسوم مروجه شادی غمی میلاد عرس چهلم دسواں وغیره -

حصهٔ هفتم اصلاح باطن تهذیب اخلاق ذکر قیامت جنت و نار -

حصهٔ هشتم نیک بی بیوں کی حکایتیں وسیرت و اخلاق نبوی -

حصهٔ نهم ضروری اور مفید علاج معالجه تمام امراض عورتوں اور بچوں کا -

حصهٔ دهم دنیاوی هدایتیں اور ضروری باتیں حساب وغیره و قواعد ڈاک -

گیارهواں حصه بهشتی گوهر هے جسمیں خاص مردوں کے مسائل معالجات اور مجرب نسخے مذکور هیں - اسکی قیمت سارهے ۷ آنه - اور صفحات ۱۷۴ هیں - پورے گیاره حصوں کی قیمت ۲ روپیه سارهے ۱۰ آنه اور محصول ۷ آنه هے - لیکن پوری کتاب کے خریداروں کو صرف ۳ روپیه کا ویلو روانه هوگا، اور تقویم شرعی و بهترین جهیز مفت نذر هوگا -

بهترین جهیز - رخصت کے وقت بیٹی کو نصیحت حضرت مولانا کا پسند فرمایا هوا رساله قیمت دو پیسه -

تقویم شرعی - یعنی بطرز جدید اسلامی جنتری سنه ۱۳۳۲ه جسکو حضرت مولانا اشرف علی صاحب کے مضامین نے عزت بخشی هے - دیندار حضرات کا خیال هے که آجتک ایسی جنتری مرتب نهیں هوئی قیمت ڈیڑه آنه -

راقـــم

فقیر اصغر حسین هاشمی - دارالعلوم مدرسه اسلامیه دیوبند ضلع سهارنپور

پبلک کی دلچسپی و فائده رسانی

کا سامان بهم پهنچانا اور خالص همدردی کی سپرٹ میں ملک و قوم کی سچی خدمت بجا لانا اخبار " همدرد " کا اس کے یوم اجراء سے مقصد رها هے، اور اس مقصد کو زیاده وسعت و سهولت کے ساتهه انجام دینے اور هر حیثیت و درجه کے آدمیوں تک پهنچنے کی خاطر همدرد نے بجاے عربی ٹائپ کے یکم جولائی سنه ۱۹۱۴ سے مقبول عام خط نستعلیق اختیار کیا هے، جسمیں وه بجلی کی طاقت سے چلنے والی لیتهوگراف مشینوں پر اعلی درجه کے اهتمام سے چهاپا جائیگا - اس تبدیلیٔ رسم الخط کے باعث مضمون میں دگنی گنجایش پیدا هوگئی هے، اور هندوستان و ممالک غیر کی ضروری تاربرقیاں - سبق آموز رائیں اور دلچسپ و مفید عام مضامین زیاده مقدار میں جلد سے جلد شایع کرنیکا موقعه بهم پهنچا هے - اس کے ساتهه هی قیمت بهی پہلے کی نسبت بقدر نصف گهٹا دی گئی هے، اور اب زیاده استطاعت نه رکهنے والے اصحاب بهی مقامی ایجنسیوں سے روزانه " همدرد " ایک پیسه فی پرچه کے حساب سے خرید سکتے هیں، اور ۱۲ روپیه سالانه - ۶ روپیه ۸ آنه ششماهی اور ۳ روپیه ۶ آنه سه ماهی - چنده معه محصول ڈاک پر براه راست دفتر سے منگا سکتے هیں - آپ اپنے هاں کی ایجنسی سے ایک پرچه خرید کر، یا دفتر سے نمونه منگا کر دیکهیں -

المشـــتهر

منیجر اخبار " همدرد " کوچهٔ چیلاں دهلی

Printed & Published by A. K. AZAD, at the HILAL Electrical Prtg. & Publg. House, 14 Mcleod Street, CALCUTTA.

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کي شکایتوں سے پریشان هیں تو اسکي دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جلیسے صبح کو دست خلاصه هوگا ' اور کام کاج کهانے پیانے نهانے میں هرج اور نقصان نه هوگا کهانے میں بدمزه بهي نهیں هے -

قیمت سوله گولیوں کی ایک ڈبیه ٥ آنه محصول ڈاک ایک ڈبیه سے چار ڈبیه تک ٥ آنه

یه دو دوائیں همیشه اپنے پاس رکهیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبهي آپکو درد سرکي تکلیف هو یا ریاح کے درد میں چهٹ پٹاتے هوں تو اسکے ایک ٹکیه نگلنے هي سے پل میں آپکے پهاڑ ایسے درد کو پانی کردیگي -

قیمت باره ٹکیونکي ایک شیشي ٦ آنه محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشي تک ٥ آنه -

نوٹ ـــ یه دونوں دوائیاں ایک ساتهه منگانے سے خرچ ایک هی کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ٥ و ٦ تاراچند دت اسٹریٹ کلکته

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود هیں ' اور جب تهذیب و شا بستگي ابتدائي حالت میں تهي تو تیل - چربی - مسکه - گهی اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجها جاتا تها - مگر تهذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چهانٹ کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنا یا گیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے ' اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جویاں هے - بنابریں هم نے سالها سال کی کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں کو جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے - اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے ' بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بهي جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئي کام چل نهیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیا گیا هے ' اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نهیں هوتے - درد سر ' نزله ' چکر ' اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید هے - اسکي خوشبو نهایت خوشگوار و دل آویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت فی شیشي ١٠ آنه علاوه محصول ڈاک -

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایا کرتے هیں ' اسکا بڑا سبب یه بهي هے کہ ان مقامات میں نه تو دوا خانے هیں اور نه ڈاکٹر ' اور نه کوئی حکیم اور مفید بیدت دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي هے - هم نے خلق الله کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے ' اور فروخت کرنے سے قبل بذریعه اشتهارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تا که اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی هیں ' اور هم

دعوے کے ساتهه کہه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال کے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهرکر آنے والا بخار - اور وه بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو ' یا وه بخار ' جسمیں متلي اور قے بهي آتی هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹیاں بهی هوگئي هوں ' اور اعضا کي کمزوري کی وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے ' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجاے تو بهوک بڑه جاتي هے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کی وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي وچالاکي آجاتي هے - نیز اسکي سابق تندرستي از سرنو آجاتی هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں ' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هوجاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه
" چهوٹي بوتل باره - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

المشتهر و پروپرائٹر
ایچ - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ٢٢ و ٧٣
کولو ٹوله اسٹریٹ - کلکته

[6]

جهان اسلام

جهان اسلام کے پرچے دفتر الهلال سے ۳ آنه کا ٹکٹ بهیجکر منگوائیں -

منیجر

شهبال

ایک هفته وار مصور رساله - جو خاص دار الخلافت سے ترکی زبان میں نکلتا هے - ادبي - سیاسي - علمی اور سائنٹفک مضامین سے پر هے - گرافک کے مقابله کا هے - هر صفحه میں تین چار تصاویر هوتے هیں - عمده آرٹ کاغذ نفیس چهپائي اور بهترین ٹائپ کا نمونه - اگر ترکونکے انقلاب کي زنده تصویر دیکهني منظور هو تو شهبال ضرور منگائیے - ملنے کا پته :

پوسٹ آفس مرخ بک نمبر ۹ نمبر ۱۰ نمبر ۱۳

استامبول - Constantinople

ایک سنیاسي مهاتما کے دو نادر عطیئه

حبوب مقوي — جن اشخاص کي قوي زائل هوگئے هوں وه اس دوائي کا استعمال کریں - اس سے ضعف خواه اعصابي هو یا دماغی یا کسي اور وجه سے بالکل نیست نابود هو جاتا هے - دماغ میں سرور و نشاط پیدا کرتي هے - تمام دلي دماغي اور اعصابي کمزوریوں کو زائل کرکے انساني ڈهانچه میں معجز نما تغیر پیدا کرتي هے - قیمت ٥٠ گولي صرف پانچ روپیه -

منجن دندان — دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا هے - امراض دندان کا قلع قمع کرتا هے - هلتے دانتوں کو مضبوط کرتا هے - دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑهوں پر ملا جاوے تو بچه دانت نهایت آساني سے نکالتا هے - منهه کو معطر کرتا هے - قیمت ایک ڈبیه صرف ۸ آنه -

تریاق طحال — تپ تلي کیلیے اس سے بهتر شاید هی کوئی دوائي هوگي - تپ تلي کو بیخ و بن سے نابود کرکے بتدریج جگر اور لوهو کي اصلاح کرتا هے - قیمت في شیشي ۱ روپیه ۴ آنه -

ملنے کا پته - حي - ایم - قادري اینڈ کو - شفاخانه حمیدیه منڈیاله ضلع گجرات پنجاب

~~~~~~~~

هندوستاني دوا خانه دهلي

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویه کا جو مهتم بالشان دوا خانه هے وه عمدگی ادویه اور خوبی کار و بار کے امتیازات کے ساتهه بهت مشهور هوچکا هے - صدها دوائیں (جو مثل خانه ساز ادویه کے صحیح اجزاء سے بنی هوئی هیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اِسي کارخانه سے مل سکتے هیں) عالی شان کار و بار، صفائی، ستهرا پن، ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظه کریں تو آپ کو اعتراف هوگا که :

هندوستانی دوا خانه تمام هندوستان میں ایک هی کارخانه هے -

فهرست ادویه مفت (خط کا پته)

منیجر هندوستانی دوا خانه دهلی

الهلال کي ششماهی مجلدات قیمت میں تخفیف

الهلال کي شش ماهي مجلدیں مرتب و مجلد هونے کے بعد آٹهه روپیه میں فروخت هوتي تهیں لیکن اب اس خیال سے که نفع عام هو، اسکي قیمت صرف پانچ روپیه کردي گئي هے -

الهلال کي دوسري اور تیسري جلد مکمل موجود هے - جلد نهایت خوبصورت ولایتي کپڑے کي - پشته پر سنهري حرفوں میں الهلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیاده کي ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیاده هاف ٹون تصویریں بهي هیں - کاغذ اور چهپائي کي خوبی محتاج بیان نهیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصله بس کرتا هے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیه کچهه ایسي زیاده قیمت نهیں هے - بهت کم جلدیں باقی رهگئی هیں -

(منیجر)

جهان اسلام

یه ایک هفته وار رساله عربي ترکی اور اردو - تین زبانوں میں استنبول سے شایع هوتا هے - مذهبي سیاسي اور ادبي معاملات پر بحث کرتا هے - چنده سالانه ۸ روپیه - هندوستاني اور ترکوں سے رشتهٔ اتحاد پیدا کرنیکے لیے ایک ایسے اخبار کي سخت ضرورت هے اور اگر اسکے توسیع اشاعت میں کوشش کی گئي تو ممکن هے که یه اخبار اس کمي کو پورا کرے -

ملنے کا پته ادارة الجریده في المطبعة العثمانیه چنبرلي طاش نمبره صندوق البوسته ۱۷۳ - استامبول

Constantinople

اڈیٹر الهلال کي راے

(نقل از الهلال نمبر ۱۸ جلد ۴ صفحه ۱۵ [۳۶۱]

میں همیشه کلکته کے یوروپین فرم جیمس مرے کے یهاں سے عینک لیتا هوں - اس مرتبه مجهے ضرورت هوئي تو میسرز - ایم ان - احمد - اینڈ سنز [نمبر ۱/۱۵ رپن اسٹریٹ کلکته] سے فرمایش کي - چنانچه دو مختلف قسم کي عینکیں تیار کر انهوں نے دي هیں، اور میں اعتراف کرتا هوں که وه هر طرح بهتر اور عمده هیں اور یوروپین کارخانوں سے مستغني کر دیتي هے - مزید بر آں مقابلةً قیمت میں بهي ارزاں هیں، کام بهی جلد اور وعده کے مطابق هوتا هے -

[ابو الکلام آزاد ۲ مئي سنه ۱۹۱۴]

صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمانے پر همارے لائق و تجربه کار ڈاکٹر ونکي تجویز سے اصلي پتهر کی عینک بذریعه وي - پي ارسال خدمت کي جائیگي - اسپر بهي اگر آپکے موافق نه آئے تو بلا اجرت بدل دي جائیگي -

عینک نکل کماني مع اصلي پتهر کے قیمت ۳ روپیه ۸ آنه سے ۵ روپیه تک -

عینک رولڈ گولڈ کماني مع اصلي پتهر کے قیمت ۶ روپیه سے ۱۲ روپیه تک

عینک اسپشل رولڈ گولڈ کماني مثل اصلي سونے کے، ناک چوڑي خوبصورت حلقه اور شاهین نهایت عمده اور دبیز مع اصلی پتهر کے قیمت ۱۵ - روپیه محصول وغیره ۶ آنه -

ایم - ان - احمد اینڈ سنز تاجران عینک و گهڑي - نمبر ۱ / ۱۵ رپن اسٹریٹ ڈاکخانه ولسلي - کلکته
~~~~~~~~

مشا هير اسلام رعايتي قيمت پر

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلي قيمت ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۲) حضرت بابا فريد شكرگنج ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۳) حضرت محبوب الهي رحمة الله عليه ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۴) حضرت خواجه حافظ شيرازي ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۵) حضرت خواجه شاه سليمان تونسوي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۶) حضرت شيخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۷) حضرت امير خسرو ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۸) حضرت سرمد شهيد ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۹) حضرت غوث الاعظم جيلاني ۳ انه رعايتي ۱ انه (۱۰) حضرت عبد الله بن عمر ۳ انه رعايتي ۱ آنه [۱۱] حضرت سلمان فارسي ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۱۲] حضرت خواجه حسن بصري ۳ آنه رعايتي ۱ آنه [۱۳] حضرت امام رباني مجدد الف ثاني ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۱۴] حضرت شيخ بهاالدين ذكريا ملتاني ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۱۵) حضرت شيخ سنوسي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۱۶) حضرت عمر خيام ۳ آنه رعايتي ۱ انه (۱۷) حضرت اما بخاري ۵ آنه رعايتي ۲ آنه (۱۸) حضرت شيخ محي الدين ابن عربي ۴ آنه رعايتي ۹ پيسه (۱۹) شمس العلما ازاد دهلوي ۳ انه رعايتي ۱ انه (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انه رعايتي ۱ انه (۲۱) شمس العلما مولوي نذير احمد ۳ انه رعايتي ۱ انه (۲۲) آنريبل سرسيد مرحوم ۵ رعايتي ۲ انه (۲۳) رائٹ انريبل سيد اميرعلي ۲ انه رعايتي ۳ پيسه (۲۴) حضرت شهباز رحمة الله عليه ۵ آنه رعايتي ۲ آنه (۲۵) حضرت سلطان عبدالحميد خان غازي ۵ انه رعايتي ۲ انه (۲۶) حضرت شبلي رحمة الله ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۲۷] نوشن معظم ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۲۸] حضرت ابو سعيد ابوالخير ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۲۹] حضرت مخدوم صابر كليري ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۳۰] حضرت ابونجيب سهروردي ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۳۱] حضرت خالدبن وليد ۵ انه رعايتي ۲ انه [۳۲] حضرت امام غزالي ۹ انه رعايتي ۲ انه ۲ پيسه [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدين فاتح بيت المقدس ۵ انه رعايتي ۲ انه [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ انه رعايتي ۹ پيسه [۳۵] حضرت امام شافعي ۰ انه رعايتي ۱۰ پيسه [۳۶] حضرت امام جنيد ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۳۷] حضرت عمر بن عبد العزيز ۵ - آنه - رعايتي ۲ - آنه (۳۸) حضرت خواجه قطب الدين بختيار كاكي ۳ - آنه رعايتي ۱ - آنه ۳۹) حضرت خواجه معين الدين چشتي ۵ - آنه - رعايتي ۲ آنه (۴۰) غازي عثمان پاشا شير پليونا صلي قيمت ۵ آنه رعايتي ۲ آنه - سب مشاهير اسلام قريباً دو هزار صفحه کي قيمت يک جا خريد کرنيسے صرف ۲ روپيه ۸ - انه - (۴۰) بزرگان پنجاب کے اولياے کرام کے حالات ۱۲ - انه رعايتي ۶ - انه (۴۱) آئينه خود شناسي تصوف کي مشهور اور لاجواب کتاب خدا بيني کا رهبر ۵ انه - رعايتي ۲ - انه - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنه رعايتي ۶ - انه - [۴۳] حالات حضرت شمس تبريز ۶ - انه - رعايتي ۳ انه - کتب [illegible] قيمت ميں کوئي رعايت نهيں - [۴۴] حيات جاوداني مکمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جيلاني ۱ روپيه ۸ انه [۴۵] مکتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمه ڈيڑهه هزار صفحه کي تصوف کي لا جواب کتاب ۱ روپيه ۷ انه [۴۶] هشت بهشت اردو خواجگان چشت اهل بهشت کے مشهور حکيموں کے باتصوير حالات زندگي معه انکي سينه به سينه او ر صدري مجربات کے جو کئي سال کي محنت کے بعد جمع کئے گئے هيں - اب دوسرا ايڈيشن طبع هوا هے اور جن خريداران نے جن نسخوں کي تصديق کي هے انکي نام بهي لکهدئے هيں - علم طب کي لاجواب کتاب هے اسکي اصلي قيمت چهه روپيه هے اور رعايتي ۳ روپيه ۸ انه [۴۸] الجريان اس نا مراد مرض کي تفصيل تشريح اور علاج ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۴۹] صابون سازي کا رساله ۲ انه رعايتي ۳ پيسه - (۵۰) انگلش ٹيچر بغير مدد اُستاد کے انگريزي سکهانے والي سب سے بهتر کتاب قيمت ايک روپيه [۵۱] اصلي کيميا گري يه کتاب سونے کي کان هے اسميں سونا چاندي رانگ سيسه - جسته بنانے کے طريقے درج هيں قيمت ۲ روپيه ۸ آنه

حرم مدينه منوره کا سطحي خاکه

-- -:*: --

حرم مدينه منوره کا سطحي خاکه يا (Plan) هے جو ايک مسلمان انجنيرنے موقعه کي پيمايش سے بنايا هے - نهايت دلفريب سندر اور روغني معه رول و کپڑا پانچ رنگوں سے طبع شده قيمت ايک روپيه - علاوه محصول ڈاک -

ملنے کا پته ... منيجر رساله صوفي پنڈي بهاؤ الدين
ضلع گجرات پنجاب

هز مجسٹي امير صاحب افغانستان کے ڈاکٹر نبي بخش خان کي مجرب ادويات

جواهر نور العين بيس روپيه ماشه والا خالص ممير و بهي جواهر نور العين کا مقابله نهيں کرسکتا - اور ديگر سرمه جات تو اسکے سامنے کچهه بهي حقيقت نهيں رکهتے - اس کي ايک هي سلائي سے ۵ منٹ ميں نظر دوگني ' دهند اور شبکوري دور ' اور ککرے چند روز ميں ' اور پهوله ' ناخونه ' پڑبال ' موتيابند ' ضعف بصارت عينک کي عادت اور هر قسم کا اندها پن بشرطيکه آنکهه پهوٹي نه هو ايک ماه ميں رفع هوکر نظر بحال هوجاتي هے - اور آنکهه بنوانے اور عينک لگانے کي ضرورت نهيں رهتي ' قيمت: في ماشه درجه خاص ۱۰ روپيه - درجه اعلى ۴ روپيه - درجه اول ۲ روپيه -

حبوب شباب آور دنيا بهر کي طاقتور دواؤں سے اعلى اور افضل ' مولد خون اور محرک اور مقوي اعصاب هيں - نا طاقتي اور پير و جوان کي هر قسم کي کمزوري بهت جلد رفع کرکے اعلى درجه کا لطف شباب دکهاتي هيں - قيمت ۲ روپيه نمونه ايک روپيه -

طلسم شفا هر قسم کا اندروني اور بيروني درد اور سانپ اور بچهو اور ديوانه کتے کے کاٹنے سے زخم کا درد چند لمحه ميں دور ' اور بد هضمي ' قئے ' اسهال ' منهه اور ' زبان ' حلق اور مسوڑوں کي ورم اور زخم اور جلدي اور امراض مثلاً چنبل ' داد ' خارش ' پتي اُچهلنا ' خناق ' سرکان دانت کي درد ' گنٹهيا اور نقرس وغيره کيليے ازحد مفيد هے - قيمت ۲ روپيه نمونه ايک روپيه -

حسن افروز ايک منٹ ميں سياه فام کو گلفام بناکر اور چهره کي چهاياں اور سياه داغ دور کرکے چاند سا مکهڑا بناتا هے - قيمت في شيشي ۲ روپيه نمونه ايک روپيه -

ترياق سگ ديوانه اِس کے استعمال سے ديوانه کتے کے کاٹے هوئے مريض کے پيشاب کے راسته مچهر کے برابر ديوانه کتے کے بچے خارج هوکر زهر کا آثر زائل ' اور مريض تندرست هوجاتا هے - قيمت في شيشي ۱۰ روپيه نمونه ۳ روپيه -

طلائے مهانسه چهره کے کيلوں کي ورم ' درد اور سرخي رفع ' اور پکنا اور پهوٹنا مسدود کرکے انهيں تحليل کرتا هے - قيمت في شيشي ايک روپيه - حبوب مهانسه اِن کے استعمال سے چهره پر کيلوں کا نکلنا موقوف هوجاتا هے قيمت في شيشي ايک روپيه -

اکسير هيضه هيضه ايک ايسي ادنے مرض نهيں هے که هر ايک حکيم اور ڈاکٹر کاميابي کے ساتهه اِنکا علاج کرسکے - لهذا ايک واحد دوا اس کے علاج کيلئے کافي نهيں هوا کرتي - اسکے ۳ درجه هوتے هيں - هر درجه کي علامات اور علاج مختلف هے - پس جس کے پاس اکسير هيضه نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ موجود نه هوں وه خواه کيسا هي قابل اور مستند ڈاکٹر کيوں نه هو اس مرض کا علاج درستي سے نهيں کرسکيگا - لهذا وبا کے دنوں ميں هر سه قسم کي اکسير هيضه تيار رکهني چاهئے - قيمت هر سه شيشي ۳ روپيه -

پته : — منيجر شفاخانه نسيم صحت
دهلي دروازه لاهور

مدیر مسئول و رئیس قلم تحریر
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی
مقام اشاعت
۱۴ — مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلی فون نمبر ۶۴۸
سالانہ ——— ۸ ——— روپیہ
ششماہی ——— ۴ ——— ۱۲ ——— آنہ

الہلال

Telegraphic Address-"Alhilal" Calcutta.
—— Telephone Nº 648.
AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad
14 Mcleod Street,
CALCUTTA.
Yearly Subscription, Rs. 8
Half yearly „ Rs 4 12

نمبر ۳ | کلکتہ: چہار شنبہ ۲۰ شعبان ۱۳۳۲ هجري | جلد ٥
Calcutta: Wednesday July, 15. 1914.

الاسبوع

البانیا کي حالت روز بروز ابتر هوتي جاتی هے اور ایسا هونا طبیعي هے-کیونکه یورپ جس قسم کي حکومت پر البانیوں کو مجبور کررها هے وه انکے ملکی اور مالي مصالح اور حیات و جذبات کے لیے قاتل هے -

دوررو کے تار سے معلوم هوتا هے که اس بد بخت شهر پر ایک رات بهي امن و سکون کي نهیں گذرتي - گویا اس کے لیے غروب آفتاب جنگ کا اعلان هے' اور جب رات زیاده آجاتی هے تو آتشیں اسلحے اپنے تماشے دکهانے لگتے هیں !

یورپ کے پاس سب سے زیاده کامیاب هتیار جهوت هے' اور اسلام کے مقابله میں جب کبهي اسے میدان جنگ میں شکست هوتي هے تو وه اس شکست کا انتقام ٹیلی گراموں' سفارت خانوں' اور اخبارات کے دفتروں میں لے لیتا هے !

البانی مسلمان جو تعداد میں ۹۵ فیصدي هیں' چاهتے هیں که انکا پادشاه مسلمان هو - یه مطالبه جزیرہ نمائے بلقان کي دوسري قوموں کي طرف سے تو ایک جائز مطالبه تها ' چنانچه اسي بناء پر انگلستان نے یونان اور روس نے بلغاریا کو ترکي کی غلامي کے بار سے سبکدوش کردیا ' مگر اب جبکه یهي مطالبه مسلمان البانیوں کي طرف سے کیا گیا هے تو یه بغاوت اور سرکشي هے جسکے لیے دهمکي دي گئي هے که اس کا نتیجه سلب خود مختاري اور بین القومي احتلال هوگا ! ویل للمطففین !

لیکن شاید ضمیر کي ملامت (اگر ضمیر یورپ میں اسلامي معاملات کے لیے زنده سمجها جاسکتا هو) اور اس دهمکي کي نامعقولیت نے اس پر قائم رهنے نه دیا - اسلیے اب ایک نو تصنیف نغمه خبروں کے اس گراموفون میں بهرا کیا هے جسکي کنجي انگلستان کے هاتهه میں هے -

ریوٹر اطلاع دیتا هے که " دوررو میں ایک اجتماع هوا جسمیں تمام اطراف و اکناف البانیا کے ۴۰ قائمقام موجود تهے- موجوده حالت پر ایک سرگرم مباحثه کیا گیا - گو اس کارروائی کا کوئي نتیجه ابهي تک نهیں نکلا هے' تاهم یه امر خاص طور پر قابل لحاظ هے که شهزاده ویڈ کی حکومت کے بقاء و استحکام کے لیے مسلمانوں اور عیسائیوں میں پورا اتفاق تها " سبحانک هذا بهتان عظیم !

شهزاده ویڈ کو رومانیا سے کیا کیا امیدیں نه تهیں ؟ مگر شاید وه وقت قریب آگیا هے جبکه امیدوں کا پردۂ فریب چاک هوجائگا - دوررو کي تازه ترین خبروں سے معلوم هوتا هے که البانیا کے امن و نظام کے لیے رومانیا سے فوجي اعانت ملنے کی کچهه امید نهیں -

اسلیے بعض مشیران کار یه رائے دیرہے هیں که بین الملي فوج کے لیے کوشش کرني چاهیے -

حال میں سینٹ پیٹر سبرگ میں ایک موتمر اسلامي منعقد هوئي تهي' جسمیں یوروپین اور ایشیائي روس کے ۴۰ سے زاید مبعوث (وکلا) شریک هوے - اس موتمر کا اصل مقصد یه تها که وه تمام کوششیں جو اسوقت منتشر و متفرق طور پر مسلمانان روس کي دیني و غیر دیني مصالح کي حفاظت میں مصروف کار هیں' ان سب میں ایک مرکزیت اور تنظیم پیدا کردي جاے -

مسئله تعلیم کے متعلق اس موتمر نے یه راے قائم کي که جب تک عورتوں میں تعلیم کي اشاعت نه هوگي اسوقت تک نئي اسلامی نسل کوئي صحیح و مطلوب ترقي نهیں کرسکتي -

بالاخر السٹر نے اپنے صوبے کي علحده گورنمنٹ کا اعلان کرکے السٹر پارلیمنٹ قائم کرهي لي - اس گورنمنٹ نے اپنا مطمح نظریه قرار دیا هے که ملک میں قانون ' امن ' اور انتظام کي حفاظت کي جاے' ساتهه هي آئرش پارلیمنٹ میں السٹر کے بجبر شامل کرنے کے خلاف جنگ کي جاے ' مگر اسطرح که شاه برطانیه کے ساتهه کوئي اعلان بغاوت نهو-

جب سے یه خبر شایع هوئي هے' اسوقت سے انگلستان میں ایک هنگامۂ قلم و زبان برپا هے - مختلف جماعتوں کے اخبارات میں اسکے متعلق اهمیت و حقارت ' اعتراض و جواب ' الزام و حمایت ' اور تحسین و تفہیم سے لبریز مضامین شائع هو رهے هیں-

سر ایڈورڈ کارسن نے فدا کاران السٹر کي فوجي قواعد دیکهتے هوے ایک پر جوش تقریر کي اور کها :

" بظاهر صلح کي کوئي امید معلوم نهیں هوتي ' لیکن بهر حال اگر عزت کي صلح ناممکن هوئي تو پهر عزت کي جنگ کي جاےگي "

بیلي میڈا میں مسٹر والٹر لوانگ نے لوگوں سے کها :
" حکومت اب تمهاري حکومت نهیں رهي - اسکے خلاف اپنے لیڈر سر ایڈورڈ کارسن کی پیروي کرلو "

جهار کوماٹا ما کے متعلق آخري فیصله هوگیا- اسے واپس آنا پڑیگا- عدالت اٹاوا کے نزدیک هندوستانیوں کے اخراج کے متعلق حکومت کے قواعد بالکل جائز اور عین عدل و انصاف هیں !

کوماٹا ما کے مظلوم مسافروں نے درخواست کي که انهیں واپسي کیلیے مدد دي جاے - اسکے جواب میں گورنمنٹ نے کها که مدد نهیں دي جاسکتي ' تاکه تمهاري حیراني اوروں کے لیے وسیلۂ عبرت هو !

سچ یه هے که جو ملک عزت سے محروم هوگیا هو اسکا وجود صرف عبرت هي کیلیے کار آمد هو سکتا هے -

شذرات

مسئلہ قیام الہلال

" پہلی منزل "

مسئلۂ قیام الہلال کو پیش کرتے ہوے اس عاجز نے لکھا تھا کہ " دعوت الہلال اپنی پہلی منزل سے گذر چکی ہے " بعض احباب کرام کو اسکے سمجھنے میں غلطی ہوئی - حالانکہ " صدا بہ صحرا " کے عنوان سے جو مضمون شائع ہوا تھا ' اسمیں ایک حد تک اسکی تصریح کر دی گئی تھی -

میں تفصیل کےساتھہ نہیں لکھہ سکتا - مختصر یہ ہے کہ الہلال متعدد حیثیتیں رکھتا ہے - از انجملہ ایک حیثیت دعوۃ و تحریک کی ہے - تحریک کے لیے پہلی منزل یہ ہے کہ دلوں کی غفلت دور کی جاے ' عام احساس و بیداری پیدا ہو جاے ' اور جن مقاصد کیلیے پکارا جا رہا ہے وہ ہزاروں دلوں میں اپنا گھر بنا لیں -

جب ایسا ہو جاے تو دعوت اپنی " پہلی منزل " سے گذر گئی - اسکے بعد اس سے سخت تر اور مہم تر منزلوں کی طرف بڑھنا چاہیے - استعداد و قبول مثل تخم ریزی کے ہے - اسکے بعد آبپاشی کی فکر کیجیے - تا کہ کھیت پوری طرح نشو و نما پاے' اور فصل آے تو کاٹنے کے لیے ہر شاخ اپنا ذخیرہ پیش کر سکے -

* * *

اس آبپاشی کی مختلف صورتیں ہیں اور اسی کو میں " دوسری منزل " قرار دیتا ہوں -

الہلال بہ حیثیت داعی الی الحق ہونے کے اسلیے آیا تھا تا کہ سنۃ مقدسۂ حریۃ اسلامیۃ کا احیاء کرے ' اور اسلام کی تعلیمات حقہ کو انکی اصلی وسعت اور محیط کل صورت میں پیش کردے - نیز بتلاے کہ تعلیم الہی محض چند احکام وضو و طہارت ہی سے عبارت نہیں ہے جیسا کہ بد بختی سے سمجھا جا رہا ہے ' بلکہ وہ ایک نظام اجتماعی و مدنیۃ صالحہ کا نام ہے ' جو انسانوں کے فلاح و نجاح کے لیے سنن الہیہ کے ماتحت ہر قسم کی اعلی ترین ہدایات اپنے اندر رکھتی ہے ' اور اس نے مقام انسانیت کو اسقدر ارفع و اعلی کر دیا ہے کہ دنیا کی کوئی دوسری الہامی و حکمی تعلیم اسکی نظیر پیش نہیں کر سکتی - وہ اصلاح عالم اور نظام کائنات کا ایک قانون ہے جو تمام مخلوقات و موجودات پر حاری ہے ' اور جب کبھی کسی گروہ یا ملک نے رفعت و عظمت حاصل کی ہے تو اسی نظام کے ماتحت آکر ' گو اس نے اسلام کی حقیقت نہ پہچانی ہو اور طرح طرح کے مختلف ناموں سے اسے تعبیر کیا ہو :

فاقم وجہک للدین حنیفا ' فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا - لا تبدیل لخلق اللہ ' ذلک الدین القیم ' و لکن اکثر الناس لا یعلمون (۳۰ : ۲۹)

* * *

چنانچہ اس نے اپنی آواز بلند کی اور تمام مخالف و مفسد قوتوں کے خلاف اعلان جہاد کر دیا - اس راہ میں سب سے بڑا بت وہ ہیبت اور مرعوبیت تھی ' جو کفر و ارباب کفر اور انکے خلفاء مضلین کی مسلمانوں کے دلوں پر چھا گئی تھی ' جسکو بعض منافقین مفسدین اور ملحدین مارقین نے اپنی ابلیسانہ مساعی سے اور زیادہ محکم و جا گرفتہ کر دیا تھا ' اور جسکی وجہ سے اس پوری نصف صدی کے اندر کسی مسلمان کی زبان اُن کلمات الہیہ کی دعوۃ و احیاء کیلیے نہ کھل سکی جو مذہب اسلام کی اصل اساس و بنیاد نظام ہیں ' اور جن سے کتاب و سنت کے تمام اوراق و صحائف بھرے ہوے ہیں ' اور سلف صالحین نے اپنی بڑی بڑی مقدس زندگیاں انہی کی دعوت اور پکار میں بسر کر دی ہیں -

پس سب سے پہلے اس نے اسی طاغوت اعظم اور ابلیس شرک و کفر مجسم کو اپنی بے پردہ دعوۃ کا نشانہ بنایا ' اور اتباع اسوۂ مقدسۂ ابراہیمی کی روح سے معمور ہو کر علانیہ پکار اٹھا :

تا للہ لا کیدن اصنامکم بعد ان تولوا مدبرین (۲۱ : ۵۸)

افتعبدون من دون اللہ ما لا ینفعکم شیئا ولا یضرکم ؟ اف لکم ولما تعبدون من دون اللہ افلا تعقلون ؟ (۲۱ : ۶۷)

کیا تم خدا کو چھوڑ کر ایسے (لوگوں) کی غلامی کرتے ہو جو نہ تو تم کو کچھہ نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان ؟ تف ہے تم پر اور تمہارے اُن خداوندوں پر جنھیں خدا کو چھوڑ کر تم پوجنے لگے ہو ! تمھیں کیا ہو گیا ہے کہ ایسی سچی بات بھی تمہاری عقلوں میں نہیں سماتی ؟ "

* * *

الحمد للہ کہ ضلالت و افساد کے بہت سے چھوٹے چھوٹے بت در نیم ہو کر گر چکے ہیں ' " طاغوت اعظم " کی ہیبت و مرعوبیت کی جگہہ ہزارہا قلوب مومنین مخلصین میں خداے ابراہیم و محمد (علیہما الصلوۃ و السلام) کی عظمت حقیقی اور عبودیۃ صادقہ جا گزیں ہو چکی ہے ' اور احساس و افکار کے انقلاب عام کا ایک ایسا عدیم النظیر اور محیر العقول منظر سامنے ہے جو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا !

پس اتباع اسوۂ ابراہیمی و محمدی (علیہما الصلوۃ و السلام) و اطاعت اوامر اسلامیہ ' و جوش خدمت کلمۂ اسلام و مسلمین ' و دفع بدعات و زوائد ' او ر تبلیغ دین الخالص کتاب اللہ و سنۃ رسولہ کی جو دعوۃ شروع کی گئی تھی ' الحمد للہ کہ وہ عام طور پر " قبول " کر لی گئی ہے - اسی قبولیت کو میں " پہلی منزل " سے تعبیر کرتا ہوں -

اب دوسری منزلیں اسکے بعد کی ہیں - ازانجملہ یہ کہ اس استعداد کو فوراً ایک ایسی منظم و نافذ صورت میں منتقل کر دیا جاے کہ اعمال و افعال میں اسکا ظہور پوری قوت و تاثر کے ساتھہ نمایاں ہو جاے ' اور یہ جو تبدیلی مختلف گوشوں اور افراد میں پھیلی ہوئی اور متفرق ہے ' اسے یکجا و مجتمع کرکے ایسی جماعتیں پیدا کی جائیں جو قولاً و عملاً دعوۃ اسلامیہ کی حامل ہوں ' اور سلف صالح و مسلمین اولین کے فراموش کردہ طریقوں کے مطابق چلکر ایک عام تبدیلی مسلمانوں کے دینی معتقدات و اعمال میں نافذ و ساری کر دیں -

* * *

ہر کام کیلیے دعوت ضروری ہے ' اور اسلیے اعلان و اظہار بھی ضروری - لیکن اعلان و اظہار کا عہد ختم ہو گیا - اب خاموشی و گمنامی کا دور حقیقی شروع ہونا چاہیے - آگ جب تک نہیں ملی تھی ' اسکی طلب میں شور و ہنگامہ تھا - پر جب ملگئی تو اب جلنے اور سوز و تپش ہی لذت حاصل کرنے کے سوا اور کوئی مشغلہ نہ ہونا چاہیے :

کاں سوختہ را جاں شد و آواز نیامد !

الحمد للہ کہ یہ عاجز شور و ہنگامہ کے عین عروج میں بھی سکوت و خاموشی کے اعمال کی لذت سے بے خبر نہ رہا ' البتہ ضرورت جس استغراق و استہلاک کی ہے ' اسکی مہلت بوجہ مشغولیت الہلال نہ ملسکی -

* * *

اکثر حضرات اس امر پر زور دیتے ہیں کہ دعوۃ و تحریک کے قیام کیلیے ضروری ہے کہ اُسکا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے - میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ ایک واقعی صداقت ہے جسے اسکے صحیح و اصلی موقعہ پرو دھرا رہے ہیں - اگر الفاظ بدل دیے جائیں تو انکا مقصود زیادہ واضح ہو جایگا - آگ کے شعلے مطلوب ہیں تو سلگا کر چھوڑ نہ دینا چاہیے - ہر وقت اسے ہوا پہنچانے اور پنکھا جھلتے رہنے کا بھی بندو بست کرنا ضروری ہے :

در جنوں بیکار نتواں زیستن
آتشم تیزست و داماں می زنم !

یہ بالکل سچ ہے اور یہی میرے دل کا اصلي زخم ہے - لیکن افسوس کہ وہ یہ کہتے ہوے اپني اور اپنے گردو پیش کي حالت بھول گئے - میں صرف اس حالت پر توجہ دلا دینا انکے جواب کیلیے کافي سمجھتا ہوں -

اس قسم کے تمام کاموں کیلیے اولین شے تقسیم عمل ہے - یعنے متعدد اشخاص اور جماعتوں کا موجود رہنا جن میں سے ہر شخص یا جماعت کام کے ایک ایک حصے کو اپنے ذمے لیلیے ' اور ان سب کي مجموعي مساعي و اعمال سے تکمیل مقصد ظہور میں آے -

پس صورت یہ ہونی چاہیے کہ ایک جماعت تو ہمیشہ صرف تحریک و دعوت اور تنبہ و ایقاظ کے کاموں میں مشغول رہے' تاکہ بیداري قائم اور غفلت کا استیلاء مقہور و مخذول رہے - دوسري جماعت اس تحریک کے نتائج سے کام لے ' اور جو استعداد پیدا ہوتي جاے اسے ضائع نہونے دے -

ہماري اصلي بدبختي یہي ہے کہ اس قسم کے کام کرنے والے نا پید ہیں اور کوئي حقیقي تقسیم عمل ہو نہیں سکتي - میں دو سال تک اسي چیز کي تلاش میں رہا کہ کسي طرح دونوں کاموں کو ایک ہي وقت میں انجام دیا جاسکے مگر اپني محرومي سے کامیاب نہوا -

* * *

اب میرے سامنے صرف دو ہي راہیں ہیں - پہلي راہ یہ ہے کہ محض تحریک و قیام دعوۃ ہي کے کام میں مشغول رہوں ' اور اسکے علاوہ جو دیني' علمي ' ادبي ' سیاسي' اور عام اصلاح و ترقي کي شاخوں میں الہلال کام کر رہا ہے یا کر سکتا ہے ' اس پر قناعت کر لوں - یہ میدان بھي کام کرنے والے کیلیے کچھہ کم قدر و قیمت نہیں رکھتا اور بجاے خود ایک بڑي سے بڑي خدمت ہے - مگر کیا کروں' دل ہمت طلب صرف اتنے پر قناعت نہیں کرتا - میں دیکھہ رہا ہوں کہ وقت کم اور فرصت مفقود ہے - آمادگیاں ضائع جا رہي ہیں ' اور استعداد بغیر جمعیت افکار و عمل کے بھٹک رہي ہے - بیج ڈالا جاچکا ہے مگر کوئي نہیں جو آبپاشي کا سامان کرے - کس دل سے گوارا کروں کہ ایسا دیکھوں اور آنکھیں بند کرلوں ' اور اپنے تمام بہترین عزائم کو سپرد خاک کردوں ؟

پھر یہ بھي ہے کہ ہماري حالت آوروں کي سي نہیں ہے - اب وقت اسکا نہیں رہا کہ آہستہ آہستہ ایک ایک منزل کو طے کیا جاے - اب تو معرکۂ جنگ درپیش ہے - ہر سپاہي جو کچھہ کرسکتا ہے کرے' اور صرف اپنے ایک ہي فرض پر قناعت نہ کرلے -

پس خواہ کچھہ ہي کیوں نہو' میں نے تو روز اول جو فیصلہ کرلیا ہے اور جسکے اندر اس قادر قیوم نے میرے دل کا اصلي سکھہ اور میري روح کي حقیقي لذت رکھدي ہے' اُسے ترک نہیں کرسکتا - ممکن ہے کہ میں اپني قوت اور اپنے بس سے تن تنہا زیادہ کام کرنے کی طلب میں پوري طرح کامیاب نہوں ' لیکن وہ ناکامي جو تلاش کے بعد ہو' اس سے بہتر ہے کہ ناکامي کے خوف سے تلاش ہي نہ کي جاے - کامیـــابي محض اشخاص و تعینـات سے وابستہ نہیں ہے - وہ کہ حقیقي یقین کي آواز صرف اسي کے منہہ سے نکلتي ہے ' کہہ رہا ہے کہ صادق نیتوں کے لیے نا کامي نہیں ہوسکتي - مجھے کامیابي نہو' مگر یہ تو طے شدہ ہے کہ میرے مقصد کو طلب و جستجو کي ہر منزل میں فتح مندي اور کامیابي ہي ہوگي : ربنـــا علیك توکلنـا والیك انبنا والیك المصیر! ربنا لا تجعلنا فتنۃ للذین کفروا ' و اغفرلنا ربنا ' انـك انت العزیز الحکیم !! (٦٠ : ٥) ربنا افرغ علینا صبراً و ثبت اقدامنا و انصرنا علی القوم الکافرین ! (۲ : ۱۸۲)

* * *

رہي دوسري صورت یعنے اپنے ارادوں اور طلب و اضطـراب کے مطابق "دوسري منزل" کے جن کاموں کو شروع کرچکا ہوں' انہیں تکمیل تک پہنچانے میں لگ جاؤں اور اسکے سوا چارہ بھي نہیں' تو حقیقت یہ ہے کہ متضاد سمتوں کي کشمکش وکشاکش سے میں عاجز آگیـا ہوں - ایـک ہي وقت میں تن تنہـا اعلان و دعوت کے کاموں اور خدمات علمیہ و ادبیہ کو بھي قائم رکھنا ' نیز دوسري منـزل کے کاموں کو بھي کرنا بہت دشوار ہے - جو کام اب درپیش ہیں انکے لیے پورے وقت کے صرف کردینے کي ضرورت ہے ' اور اکثر اوقات کلکتہ سے باہر رہنے کي اور ایسے کاموں سے گھر جانے کی جن میں شغل تحریر و کتابت و ترتیب و تدوین رسائل کي مہلت نہیں ملسکتي -

میں دو سال تک اس فکر میں رہا کہ اقلاً اتنا ہي انتظام ہو جاے کہ الہلال جاري رہے ' اور اگر پورا وقت نہیں نکال سکتا تو اور کاموں کیلیے نصف وقت تو نکال سکوں - لیکن تجربے سے ثابت ہوا کہ ایسا ہونا بحالت موجودہ آسان نہیں - پس اگر اُن کاموں میں مصروف ہوتا ہوں تو الہلال کا مسئلہ سامنے آ جاتا ہے ' اور حیران رہجاتا ہوں کہ کیا کروں ؟

* * *

الہلال کي ترتیب اور دائمي مشغولیت کیلیے جس طرح ایک پوري جانکاہ اور دماغ پاش زندگي چاہیے ' اسکا اندازہ میرے دوستوں کو نہیں ہے :

بخرام سوے کلبۂ احـزان من شبے
تا بنگـري کہ عشق تو با ما چہ میکند ؟

ایک پرچہ الہلال کا اٹھا کر دیکھیے اور اسکے تمام ابواب پر نظر ڈالیے - اگر اسقدر مواد محض نقل هی کیا جاے - جب بھي اسکے لیے اِک دو آدمي کافی نہیں ہوسکتے - چہ جائیکہ دماغ کا بہ یک وقت اِن سب کو مدون کرنا اور تمام شرائط و خصائص کے تحفظ کے ساتھہ لکھنا - پھر انکی ترتیب و نگراني اور نظر عمومي و نظم مجموعي -

بلا شبہ مجھے بعض حضرات سے مدد بھي ملتي ہے جسکے لیے میں انکا ممنون ہوں ' لیکن وہ مدد ایسي نہیں ہے جو الہلال کو بہ حیثیت الہلال میري عدم موجودگي میں قائم رکھے -

* * *

یہ کشمکش ہے جسمیں گرفتار ہوں ' اور اسي کے طرف میں نے اشارہ کیا تھا - افسوس ہے کہ بعض حضرات نے اسپر غور نہیں فرمایا اور متعجب ہوکر پوچھنے لگے کہ الہــــلال کو بند کر دیـنے کا خیال کیوں پیدا ہوا ہے' اور " پہلي منزل " سے مقصود کیا ہے ؟ حالانکہ مقصود تو صاف تھا اور حالات بالکل غیر پیچیدہ -

* * *

یہ دوسري منزل " جماعۃ حزب اللہ " کي تکمیل ہے -

" حزب اللہ " کے اعلان کو ایک سال ہو گیا - اس عرصے میں جو ابتدائي مراحل اسکے متعلق ضروري تھے ' رفتہ رفتہ طے ہوتے رہے ' اور متعدد اہم الامور مراتب کي انجام دھي کي حق سبحانہ نے توفیق دي - ایک بڑا کام کلکتہ میں کسی مرکزي درسگاہ اور " دار الجماعہ " کي تعمیر و تاسیس تھي' سو الحمد للہ کہ اسکے متعلق بھي تمام انتظامات تکمیل کو پہنچگئے ہیں اور انشاء اللہ پہلي رمضان المبارک کو اسکا بنیادي پتھر نصب کر دیا جائیگا : الذي انزل فیہ القرآن -

اب اسکے بعد جو کام ہیں ' انکے لیے ضرورت ہے کہ کچھہ عرصے تک کیلیے اپنا پورا وقت صرف کروں' اور یکسوئی کے ساتھہ اسکي تکمیل کیلیے وقف ہو جاوں-

یہي " دوسري منزل " ہے جسمیں اب کسي طرح توقف نہ ہونا

چاهیئے - نہیں کہہ سکتا کہ کیونکر یہ تمام کام انجام پائینگے ؟ بجز اسکے کہ اللہ تعالی کوئی ایسا سامان مہیا کردے جس سے ایک طرف الہلال کی صداے دعوت و خدمات علمیہ و ادبیہ کا سلسلہ بھی قائم رہے - دوسری طرف اسکا وجود " دوسری منزل " کی تکمیل و اعمال میں بھی مانع نہو !

ربنا اتنا من لدنك رحمة و هيئ لنا من امرنا رشدا ! (۱۸ : ۱۰) ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا ' و هب لنا من لدنك رحمه ' انك انت الوهاب ! ربنا انك جامع الناس ليوم لا ريب فيه ' ان اللہ لا يخلف الميعاد (۳ : ۸) ربنا انك اتيت فرعون و ملاءه زينة و اموالا في الحياة الدنيا - ربنا ليضلوا عن سبيلك ' ربنا اطمس على اموالهم ' و اشدد على قلوبهم ' فلا يومنوا حتى يروا العذاب الاليم ! (۱۰ : ۸۸)

مشہد اکبر

مواعید باطلہ کا خاتمہ

مسجد کانپور کی تعمیر جدید کا نقشہ پیس کردیا گیا

متولیان مسجد جواب دیں

الذین یتخذون الکافرین اولیاء من دون المومنین' ایبتغون عند هم العزة ؟ فان العزة للہ جمیعا - (۴ : ۱۳۶)

هز ایکسلنسی لارڈ هارڈنگ کے فیصلے کے بعد مسجد مچھلی بازار کانپور کی از سر نو تعمیر کا مسئلہ چھیڑ دیا گیا تھا - هز آنر سر جمیس مسٹن نے کانپور میں متولیان مسجد سے ملاقات کرکے بعض رقوم کا اعلان کیا تھا اور کہا تھا کہ تیس چالیس ہزار روپیہ صرف کرکے از سر نو مسجد کی تعمیر کی جاے - بعض متولیوں نے کہا کہ هم بغیر مسلمانوں کے مشورہ کے کچھہ نہیں کہہ سکتے - اسپر انہوں نے " مسلمانوں " کے لفظ کی تعریف دریافت فرمائی اور کہا کہ کیا تمام دنیا کے " مسلمانوں " سے راے لی جائیگی ؟

جواب میں کہا گیا کہ اگر ممکن ہو تو ایسا بھی کیا جاسکتا ہے -

اسکے بعد بالکل خاموشی رہی اور کچھہ معلوم نہ ہوا کہ کیا ہو رہا ہے ؟ بعض احباب سے ہم نے تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا - ہمیں یقین تھا کہ مسجد مچھلی بازار کے متولی حادثۂ گذشتہ کے بعد اسقدر جلد خود راے اور شتر بے مہار نہ ہو جاینگے کہ ایک ایسے اہم معاملہ کے متعلق جسکی قیمت میں مسلمانوں کا خون ' بیواؤں کی آهیں ' اور یتیم بچوں کے اشک هاے حسرت دیے جا چکے ہیں ' بغیر مسلمانوں کے علم و حصول راے کے آخری فیصلہ کر دینگے -

لیکن اسی اثنا میں برتھہ ڈے کی فہرست خطابات شائع ہوئی اور کانپور کے دو مسلمانوں کو " خان بہادر " اور " خانصاحب " کا خطاب دیا گیا - بظاہر یہ ایک بے تعلق بات تھی اسلیے ہم نے زیادہ توجہ نہ کی - صلہ ہمیشہ پچھلی خدمتوں کا ملتا ہے نہ کہ مستقبل خدمات کا - اور ایسے مزدور جنہیں پوری ایک شش ماہی کے بعد کام کی اجرت ملی ہو' بہر حال رحم کے مستحق ہیں - انہیں چھوڑ ہی دینا بہتر ہے -

مگر ہم ایران کے ایک صائب الراے حکیم کا قول بھول گئے تھے :

کہ مزدور خوش دل کند کار بیش !

۷ جولائی کی صبح کو ڈپٹی محمد علی " خان بہادر " اور عنایت حسین " خانصاحب " کلکٹر صاحب کے هاں گئے - وہاں سے واپس آکر مسجد کے چار متولیوں کو جن میں سب سے زیادہ قابل ذکر مجید احمد اور بساطی بازار کا مشہور " کریم احمد " ہے ' اپنے ساتھہ لیا - ان لوگوں کے پاس مجوزہ تعمیر مسجد کا ایک سادہ نقشہ تھا ' نیز کلکٹر کے نام ایک درخواست تھی - درخواست میں لکھا تھا کہ " بحضور' فیض گنجور' غریب پرور ' خداوند بندگان " وغیرہ و غیرہ من التعبد والتذلل والعرافات - آستاں بوسی و باریابی کے بعد نقشہ اور درخواست پیش کی گئی اور اسی وقت " منظور کرکے " بغیر حق اشغال مینوسپل بورڈ واپس بھی کردی گئی : یخادعون اللہ والذین امنوا ' وما یخدعون الا انفسهم وما یشعرون ' (۲ : ۸)

مسئلۂ مسجد کانپور کا آغاز جس قوت و استیلا و عظمت و نفوذ کے ساتھہ ہوا تھا ' اور جس طرح مسلمانوں کے اجتماع عام اور قوۃ دینی نے مقامی حکومت کے استیلاء کو شکست فاحش دی تھی ' افسوس کہ اسی طرح اسکا خاتمہ بھی کمال غفلت و نادانی اور لغزش و تزلزل پر ہوا - لے دیکے اب تمام امیدیں صرف مسجد کی مستقبل حالت پر رهگئی تھیں اور چونکہ علانیہ وعدہ کیا گیا تھا کہ سڑک کی تعمیر کے وقت مینوسپل بورڈ میں بہتر تجاویز منظور ہو جائینگی ' اسلیے مسلمان خاموش تھے اور سمجھتے تھے کہ اس مرتبہ متولیان مسجد اپنی گذشتہ سنۂ نفاق کی تجدید نہ کرینگے ' اور انہیں غافل رکھکر ملت فروشی کا سودا نہ چکا ینگے - مگر افسوس کہ انکی غفلت سے پورا پورا فائدہ اٹھا یا گیا ' اور نفاق کا درخت وہی پھل لایا جو بہر حال اسے لانا تھا -

تاہم متولیان مسجد اور انکے خداوند ان نعمت کو ہم مطلع کردیتے ہیں کہ انھوں نے مسلمانوں کی غفلت کو جسقدر مفید مطلب سمجھہ لیا ہے ' خوش قسمتی سے ابھی اسدرجہ نہیں ہے - سمندر کی سطح کو ساکن دیکھکر مغرور نہ ہو جانا چاهیے - بہت ممکن ہے کہ اسکی تہہ میں لہریں چھپی ہوئی ہوں - وہ اگر ساکن و پر امن ہونا جانتا ہے تو هیجان و تلاطم بھی اسکے خواص میں داخل ہیں - یہ کسی طرح ممکن نہیں کہ اس مسجد کی قسمت کا فیصلہ چار متولیوں کے هاتھوں میں چھوڑ دیا جاے جسکے لیے ہم اپنا خون بہا چکے ہیں ' اور جسکے دھبے ابتک مسجد کی دیوار پر باقی ہیں گو انکے محو کر دینے کی غرض سے جدید تعمیر کیلیے فیاضانہ اصرار کیا جا رہا ہے - مسجد خدا کی ہے اور علی الخصوص مسجد کانپور تو تمام مسلمانوں کا مسئلہ بنگئی ہے - اسکے لیے انہوں نے اپنی جانیں دی ہیں ' روپیہ لٹا یا ہے ' خطرات میں پڑے ہیں ' اور مہینوں آگ کے انگاروں پر لوٹے ہیں - بساطی بازار کے چند دکانداروں کو خان بہادر اور خانصاحب اپنے همراہ لیجاکر نقشے منظور کرالے ہیں تو کرا لیں - مسلمان ایک منٹ کیلیے بھی انہیں کوئی وقعت نہیں دیسکتے - وہ کبھی اپنی رضا و خاموشی سے موقع نہ دینگے کہ بغیر عام اعلان و منظوری کے مسجد کی عمارت میں ایک رائی برابر بھی تبدیلی ہو ' اور اس بارے میں انتہائی جد و جہد جو وہ کر سکتے ہیں ضرور کرینگے -

ہم اس مضمون کے ذریعہ متولیوں کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اس وقت تک کی تمام کارروائی فورا شائع کر دیں اور بتلائیں کہ انہوں نے کس قسم کا نقشہ پیش کیا ہے ' اور کیا طے پایا ہے ؟ ہم کبھی بھی اس مسئلہ کو غفلت میں گم ہو جانے کیلیے نہیں چھوڑ سکتے -

ہم کو مسجد کی نئی تعمیر اسطرح منظور نہیں - نہ ہم اسکی شاندار عمارت بنانے کیلیے صوبجات متحدہ کی " فیاض " گورنمنٹ کو زحمت دینا چاهتے ہیں - ہمیں همارے افلاس و فقر پر چھوڑ دیا جاے - ہم مسجد کو اسکی موجودہ حالت پر رہنے دینگے ' اور شرعاً بھی وهاں کسی بڑی مسجد کی ضرورت نہیں ہے جسکے لیے غیر مسلم ارباب فیض کی اعانت منظور کی جاے -

۲۰ - شعبـان - ۱۳۳۲ هجـري

بسلسلـۂ فاتحـۃ السنـۃ الثـالثـہ

اوليـاء اللـہ و اوليـاء الشيطـان

اصحـاب النـار و اصحـاب الجنۃ

تفسيـر القـرآن کا ایـک باب

قران حکیم کے تدبر و مطالعہ سے معلوم ھوتا ھے کہ حق و باطل ' ایمان و کفرٗ نور و ظلمت ' تعلق علوي و رشتۂ سفلی' اور اعمال صالحہ و کاروبار مفسدہ و سیئہ کے اختلاف کے اعتبار سے دو بالکل متضاد اور باھمدگر مخالف گروہ دنیا میں همیشه سے ھوتے چلے آے ھیں' اور جب کبھی حق و باطل کا معرکه گرم ھوتا ھے تو انہیں دو جماعتوں کی قطاریں ایک دوسرے کے مقابلے میں صف آرا ھوتي ھیں - قران حکیم نے مختلف ناموں سے ان دونوں جماعتوں کا ذکر کیا ھے اور جابجا انکے اثار و علائم ار رخواص و اعمال کی تشریح کی ھے -

مثلاً ۳۲ سے زیادہ مقامات میں ایک ایسی جماعت کا ذکر کیا ھے جس نے اپنے دلوں کو حق کے قبول کیلیے مستعد کرلیا ھے اور جو اپنی تمام قوتوں اور تمام جذبوں سے الله اور اسکی صداقت کو چاھنے والی اور پیار کرنے والی ھے' اور اسلیے الله نے بھی اسے اپنا دوست اور ساتھي بنا لیا ھے -

اس جماعت کو " اولیاء الله" کے لقب سے پکارا گیا ھے - یعنے وہ خدا کے دوست ھیں اور اسکے چاھنے والوں کے گروہ میں داخل ھیں - چنانچه سورہ بقر میں فرما یا :

الله ولی الدین امنوا يخرجهم من الظـلمات الى النور (۲ : ۲۵۷)	الله تعالی مومنوں کا ولي (دوست) ھے- وہ انہیں تاریکي سے نکال کر روشني میں لاتا ھے -

آل عمران میں کہا :

و اللـہ ولی المـومنین (۳ : ۶۸)	اور الله مومنوں کا " ولي " یعني دوست ھے -

سورۂ جاثیه میں متقین کہا :

والله ولی المتقیـن -	الله متقي انسانوں کا ولي ھے -

سورہ اعراف میں صالحین کہا :

وهو يتولى الصالحين (۷ : ۱۹۵)	الله صالح انسانوں کا دوست ھے -

اولیاء الله کی پہچان -

سورۂ جمعه میں اس گروہ کیلیے ایک آزمایش بتلائي' جسمیں پڑکر معلوم ھو جایگا که کون اولیاء الله میں سے ھے اور کون اولیاء الشیطان میں سے ؟

قل یا ایها الدین هادوا ان زعمتم انکم اولیاء لله من دون الناس فتمنوا الموت ان کنتم صادقین (۶۲ : ۶)	اے پیغمبر یہودیوں سے کہدو که اگر تم کو اس بات کا دعوا ھے که تمام بندوں میں سے صرف تم هي الله کے ولي اور دوست ھو' تو اسکي آزمایش یه ھے که خـدا کي راہ میں موت کي آرزو

کرو - اگر تم سچے ھوگے تو ضرور ایسا ھي کروگے -

اس آیۃ سے ثابت ھوا که الله کے دوستوں کي سب سے بڑي پہچان یه ھے که جب انہیں جان دینے اور زندگي او ر اسکي لذتوں سے دست بردار ھوجانے کي دعوت دي جاتی ھے تو وہ لبیک کہتے ھوے اسطرح دوڑتے ھیں 'گویا بھوکوں کو غذا کي اور پیاسوں کو پاني کي پکار سنائي دي- پر جو جھوٹے ھیں اور الله کي ولایت سے محروم ' وہ انکار کر دیتے ھیں اور یه انکے جھوٹے ھونے کی مہر ھے جو خود انھوں نے اپنے اوپر لگا دي :

ولا يتمنونه ابدا بما قدمت ايديهم والله عليم بالظالمين !	اور یه الله اور اسکي صداقت کي دوستي کا جھوٹا دم بھرنے والے

کبھي بھي موت کي تمنا کرنے والے نہیں - کیونکه انھوں نے ایسے کام کیے ھیں جو انہیں موت کے تصور سے ڈراتے ھیں اور زندگي کي مہلت کو غنیمت سمجھے ھوے ھیں -

موت کي تمنا سے مقصود هرگز یه نہیں ھے که کوئي آدمي موت کو پکارے اور اسکے لیے التجا کرے - الله کا مقصود اس سے یه تها که سچے اور جھوٹے کي پہچان کیلیے ایک کسوٹي دیدے - پس فرمایا که اگر خدا کے دوست ھو تو موت کي تمنا کرو - یعنے اسکے لیے او ر اسکے کلمۂ حق کیلیے ایسے کاموں میں پڑو جن میں جان دینے ' اپنا خون بہانے ' اپنے جسم کو طرح طرح کي مہلک مشقتوں میں ڈالنے ' اور زندگي کے عیش و نشاط سے محروم ھونے کي ضرورت ھے - اسکے بعد پھر خود ھی فیصله کیا که یه کام اولیاء الله کا ھے - اولیاء الشیطان کبھي بھي ایسا نہیں کرینگے - کیونکه یه موت کے نام سے ڈرتے اور کانپتے ھیں' اور زندگي کے عشق میں پاگل ھو گئے ھیں :

قل ان الموت الذي تفرون منه ' فانه ملاقيكم ' ثم تردون الى عالم الغيب والشهادة ' فينبئكم بما كنتم تعملـون ! (۶۲ :۸)	انسے کہدو که اے نفس پرستو! جس موت سے که تم اسقدر بھاگتے ھو' وہ کچھه تمھیں چھوڑ نه دیگي- ایک دن ضرور ھي آئیگي - پھر تم اسي خدا کے طرف لوٹاے جاوگے جو پوشیدہ اور ظاهر سب کچھه جانتا ھے -

لاخوف عليهم ولا هم يحزنون -

سورۂ یونس میں انکي ایک بہت بڑي علامت یه بتلائي که انکے لیے خوف اور غم نه تو دنیا میں ھوتا ھے اور نه آخرۃ میں :

الا ' ان " اولياء الله " لا خوف عليهم ولا هـم يحزنون - الذين آمنوا و كانوا يتقون - لهم البشرى فى الحياة الدنيا و فى الاخرة' لا تبديل لكلمات الله ' ذالك هو الغفور العظيـم ! (۱۰ : ۶۲)	یاد رکھو که " اولیاء الله " پر نه تو کسي طرح کا ڈر اور خوف طاري ھوکا اور نه وہ غمگین ھونگے - نه وہ لوگ ھیں که الله پر سچي روحوں کی طرح ایمان لاے اور اپنے اعمال میں اسکا خوف پیدا کیا - پس انکے لیے دنیا کي زندگي میں بھي خوشخبري ھے اور آخرۃ میں بھي - یه الله کا قانون

ھے اور الله کے کلمـات میں ذرا بھي تبدیلي نہیں ھوتي - انسان کیلیے یہی سب سے بڑی کامیابی ھے !

دارالسلام

سورۂ انعام میں آن ارباب حق کا ذکر کیا جنکے دلوں کو خدا نے اسلام کیلیے کھولدیا ھے : فمن يرد الله ان يهديه' يشرح صدره للاسلام- اور جو اُن لوگوں کے مقابلے میں ھیں جنکے دل فشار کفر و ضلالت سے

اسقدر تنگ هوگئے هیں که اب انکا انشراح روحاني هو نهیں سکتا : و من یرد ان یضله یجعل صدره ضیقاً حرجاً - اسکے بعد اول الذکر جماعت کے لیے بشارت دي :

لهم دار السلام عند ربهم و هو " ولیهم " بما کانوا یعملون (۶ : ۱۲۷)

انکے پروردگار کے پاس انکے لیے امن اور سلامتي کا گھر ہے اور انکے نیک عملوں کے صلے میں وهي انکا " ولي " ہے !

قال انني من المسلمین

سورہ حم سجدہ میں ان مومنین کاملین کا حال بیان کیا ہے جنھوں نے پہلے مقام عبودیة و اعتراف ربوبیت حاصل کیا - پھر مقام استقامت و ثبات عمل و ایمان تک مرتفع هوے : ان الذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا - انکي نسبت فرمایا که : تتنزل علیهم الملائکة الا تخافوا و لا تحزنوا ' وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون - یعني ایسے صاحبان استقامت و کاملین پر نزول ملائکه هوتا ہے ' جو طمانیة و سکینة اور بے خوفي و بے غمي کا مقام انپر طاري کردیتے هیں اور جس نعمة جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اسکي انهیں بشارت دیتے هیں اور کہتے هیں که :

نحن " اولیاؤکم " في الحیاة الدنیا و في الاخرة ' ولکم فیها ما تشتهي انفسکم ولکم فیها ما تدعون - نزلا من غفور رحیم - و من احسن قولاً ممن دعا الی الله و عمل صالحاً و قال انني من المسلمین !! (۴۱ : ۳۰)

هم تمهارے مددگار هیں دنیا میں بهي اور آخرة میں بهي - اور تمهیں اس حیاة بهشتي میں هر طرح کا اختیار اور حکم بخشدیا گیا ہے - جس چیز کو تمهارا جي چاہے تمهارے لیے مهیا ہے ' اور جو نعمت الله سے مانگو گے تمهیں عطا هوگي - یه مقام تمهیں خداے غفور الرحیم کي طرف سے عطا هوا ہے - اور ظاهر ہے که اُس شخص سے بڑھکر اور کس کي بات هو سکتي ہے جو الله کي طرف لوگوں کو دعوة دے اور اعمال صالحه اختیار کرے - نیز کہے که میں مسلم هوں ؟

اولیـــاء الشیطـــان

لیکن اس جماعت کے مقابلے میں ایک دوسري جماعت ہے جو اپنے خواص واعمال میں بالکل اسکي ضد اور مخالف واقع هوئي ہے - قران کریم اسے " اولیاء الشیطان " سے تعبیر کرتا ہے - قران کي اصطلاح میں وہ تمام قوتیں جو تعلق الهی اور رشتۂ حق و صداقت کے مخالف هیں ' شیطاني قوت هیں ' اور ان میں هر قوت اور هر عمل شیطان لعین کا ایک مظهر خبیث ہے - پس جو لوگ حق و عدالة کی راہ روشن سے هٹکر اعمال باطله کي تاریکي میں گم هوگئے هیں اور الله کا رشته انکے هاتهوں میں نهیں ہے ' وہ خواہ کسي حال اور کسي شکل میں هوں ' لیکن در حقیقت شیطان کے ولي ' اسکے پرستار ' اسکی نسل کے چاکر ' اور اسکی پادشاهت کے غلام هیں -

یہی وہ شیطان کی ولایت اور پرستش ہے جسکے متعلق بنی ادم سے ربوبیة الاهیه نے عهد لیا تها :

الم اعهد الیکم یا بنی ادم ان لا تعبدوا الشیطان انه لکم عدوا مبین - وان اعبدونی ' هــذا صــراط مستقیـــم ؟ (۳۶ : ۵۹)

اے اولاد آدم ! کیا همنے تمهیں تاکید نهیں کردي تهي که شیطان کي پوجا نه کرنا - وہ تمهارا کهلا دشمن ہے ؟ اور یه که صرف هماري هی بندگی کرنا یهي انسان کیلیے سیدها راسته ہے ؟

چنانچه سورہ اعراف میں صاف صاف اسکی تصریح کی :

فریقــا هدی ' و فریقاً حق علیهم الضلالة ' انهم اتخذوا الشیاطین اولیاء من دون الله و یحسبون انهم مهتدون ! (۷ : ۲۸)

خدانے دو فرقوں میں سعادت و شقاوت کو تقسیم کردیا - اُسنے ایک جماعت کو هدایت دي ہے اور ایک فریق ہے که گمراهي اسپر چها گئي ہے - یه وہ لوگ هیں (یعني دوسري جماعت کے گمراہ) که انهوں نے خدا کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا ولي بنا لیا ہے ' اور با این همه اس زعم باطل میں گرفتار هیں که وهي راست پر چل رہے هیں -

اسي سورۃ میں اس سے کچهه پہلے ایمان و مومنین کے مقابلے میں " اولیاء الشیطان " کا ذکر کیا ہے -

انا جعلنا الشیاطیـــن اولیـــاء للذین لا یومنون (۷ : ۲۷)

هم نے شیطانوں کو اُن لوگوں کا ولی یعنے آشناء و همدم بنادیا ہے جو ایمان سے محروم هیں -

معرکۂ قتال و جدال

پس اس اٰیة سے صاف صاف همارا استدلال واضح هو گیا - یعنے دو فرقے هیں جن میں سے ایک کو خدا نے اولیاء الله کے نام سے پکارا ' اور دوسرے کي نسبت تصریح کي که اُس نے شیطان کو اپنا ولي بنا لیا ہے -

سورۂ کہف میں شیطان کا ذکر کر کے فرمایا :

افتتخذونه وذریته اولیاء من دونی وهم لکم عدو ؟ بئس للظــالمین بدلا ؟ (۱۸ : ۵۱)

ایا تم هم کو چھوڑ کر شیطان کو اور اُسکي نسل کو اپنا ولی بناتے هو حالانکه وہ تمهارا دشمن ہے ؟ ظالموں کیلیے یه کیا هي برا بدله ہے که وہ خدا کي جگه نسل شیطاني کے ماتحت آگئے !

معرکۂ قتال و جدال

پس ایک طرف تو " اولیاء الله " هیں ' اور دوسري طرف " اولیاء الشیطان " - " اولیاء الشیطان " کے بهی مثل اولیاء الله کے مختلف مدارج و مراتب هیں - آخري مرتبه درجه " کفر " ہے اور اسکا سب سے بڑا اضل و اشقی گروہ " الکافرین " کا هوتا ہے - یه دونوں جماعتیں همیشه ایک دوسرے کے مقابلے میں صف آرا رهتی هیں اور باهم معرکۂ جنگ و قتال گرم رهتا ہے :

الذین آمنوا یقاتلون في سبیل الله ' والذین کفروا یقاتلون فی سبیـــل الطاغوت - (۴ : ۷۵)

پس جو لوگ مومن اور الله کے ولی هیں ' وہ تو الله کي راہ میں لڑتے هیں مگر جن لوگوں نے " کفر " اختیار کیا وہ " طاغوت " کي راہ میں لڑنے کیلیے نکلتے هیں !

طـــاغـــوت

" طاغوت " سے مراد بهي قوة ابلیسي و شیطاني اور اسکے مختلف مظاهر هیں - خواہ وہ پتهر کے بت هوں یا بولنے والے انسان - اسي لیے سورۂ بقر کی آیة کریمـه میں اولیـاء الله کا ذکر کرکے اولیاء الشیطان کی نسبت فرمایا که والذین کفروا ' اولیائهم الطاغوت (۲ : ۲۵۷) جن لوگوں نے حق سے انکار کیا ' انکا دوست اور ولي خدا نهیں ہے - طاغوت هیں -

حکم قتال

عرضکه پہلی جماعت الله کي راہ میں اپنے تئیں قربان کرنے کے لیے نکلتي ہے ' اور دوسري جماعت شیطان کي راہ میں جنگ و قتال کرنے کے لیے :

فقاتلوا اولیاء الشیطان ' ان کید الشیطان کان ضعیفا - (۴ : ۷۵)

" پس اولیاء الشیطان کو قتل کرو تاکه دنیا ظلم و فساد سے نجات پاے اور صرف الله کیلیے هوجاے - شیطان کے مکر و فریب خواہ کتني هي مهیب اور ڈراونے نظر آئیں ' تاهم یقین کرو که اولیاء الله کے مقابلے میں بالکل کمزور و ضعیف هیں "

اگر اُن تمام آیتوں کو جمع کیا جاے جن میں ان متضاد و متخالف دو جماعتوں کے خواص و اعمال کا اور انکي پہچان کي نشانیوں کا ذکر کیا گیا ہے تو مضمون اسقدر بڑھجاے ' که اصل مطلب کي گذارش کي نهیں معلوم کتني اشاعتوں کے بعد نوبت آے - پس میں نهایت اختصار سے کام لونگا اور صرف اشارات موجزہ پر

اکتفا کرونگا - امید ھے کہ عنقریب بسلسلۂ " باب التفسیر " ایک مستقل مضمون اس موضوع پر لکھہ سکوں -

ما وجدنا علیـــہ آبائنا

ازانجملہ اس جماعت کا ایک خاصہ یہ ھے کہ جب کبھي اولیاء الله اسے برائیوں اور معصیتوں سے روکتے ھیں تو وہ کہتي ھے کہ :

وجدنا علیه اباءنا و الله امرنا بها ' قل : ان الله لا یامر بالفحشاء اتقولون علی الله ما لا تعلمون ؟ (۷ : ۲۷)

هم نے اپنے باپ دادا کو اسي طریقہ پر پایا اور اسي کا همیں حکم دیا گیا ھے - اسکے جواب میں ان گمراهوں سے کہدو کہ خدا نے کبھي بھي اپنے بندوں کو برائیوں اور فواحش کا حکم نہیں دیا - کیا تم الله کي نسبت وہ باتیں کہتے ھو جنھیں نہیں جانتے ؟

خسران عاقبت

اولیاء الشیطان کي ایک بہت بڑي علامت یہ بھي ھے کہ کامیابي و فلاح انھیں نصیب نہوگي اور عاقبت کار گھاٹے ٹوٹے هي میں رهینگے :

و من یتخذ الشیطان ولیـــاً من دون اللــه فقد خسر خسراناً مبینا - یعدهـــم و یمنیهم و ما یعدهـــم الشیطـــان الا غرورا (۴ : ۱۱۸)

" اور جس شخص نے الله کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا دوست بنایا تو یقیناً بڑے هي سخت گھاٹے ٹوٹے میں پڑا - شیطان اپنے دوستوں اور پجاریوں سے طرح طرح کے وعدے کرتا اور بڑي بڑي امیدیں دلاتا ھے ' لیکن جان رکھو کہ شیطان جو کچھہ وعدے کرتا ھے اُن میں دھوکے اور فریب کے سوا کچھہ نہیں ھے "

تخویف شیطانی !

شیطان اپنے ولیوں اور پجاریوں کے ذریعہ الله کے ولیوں اور پرستاروں کو همیشہ ڈراتا اور دھمکاتا رهتا ھے - مگر مومنوں کیلیے کوئي خوف نہیں :

انما ذالکـــم الشیطان یخوف اولیائہ ' فلاتخافو هم و خافون ان کنـــتم مومنین ! (۳ : ۱۷۵)

" بیشک ' یہ شیطان تھا جسکا قاعدہ ھے کہ الله کے دوستوں کو اپنے دوستوں کي جماعت کا ڈراؤ دکھلاتا ھے - مگر اے مسلمانو ! تم اس سے ذرا بھي نہ ڈرنا - اگر تم سچے مسلمان ھو تو بس همارے هي حکومت کا خوف کرو ! "

یخرجونهم من النور الی الظلمات

ایک بہت بڑا فرق حالت یہ بھي ھے کہ " اولیاء الله " ایسے عہد میں ھوتے ھیں جبکہ حق اور سچائي معدوم ' مگر باطل اور فساد عام ھوتا ھے ' اور گمراهي کي تاریکي اس طرح پھیل جاتي ھے کہ کوئي گوشـہ بھي پوری طرح روشن و منور نہیں ھوتا - ایسي هي سوسائٹي اور اسي طرح کے گرد و پیش میں وہ پرورش پاتے ھیں ' اور انھي خیالات و اعتقادات کو آنکھیں کھولکر هر طرف دیکھتے ھیں - انکے سامنے جو کچھہ ھوتا ھے وہ بھي یکسر گمراهي ھوتي ھے ' انکے کان جو کچھہ سنتے ھیں اسمیں بھی ضلالت هي کي صدا اُٹھتي ھے ' اور دماغ و فکر جو کچھہ سونچتا ھے اُسکا سامان بھی سرتا سر گمراهي و باطل هي کے واسطے سے میسر آتا ھے !

لیکن جبکہ وہ اس طرح چاروں طرف کي پھیلي ھوئي اندھیاري میں گھرے ھوتے ھیں تو یکایک خدا کا ھاتھہ چمکتا ھے ' اور انھیں گمراهي سے نکالکر حق و هدایت کے اُجالے میں لے آتا ھے - انکي هدایت کي مثال بالکل ایسي ھوتي ھے جیسے کوئي معذور آدمي اندھیري رات میں ٹھوکروں سے قریب اور غاروں کے کنارے کھڑا ھو اور اندھوں کي طرح دیکھنے اور چلنے سے معذور ھوگیا ھو - اتنے میں ایک واقف راہ اور با خبر ھاتھہ ظاهر ھوکر اُسکا ھاتھہ تھام لے ' اور ٹھوکروں سے بچاتے ھوے اور گڑھوں اور غاروں سے نگراني کرتے ھوے ایک سیدھے اور محفوظ شاهراہ سے منزل مقصود تک پہنچا دے - یا یوں سمجھنا چاهیے کہ جبکہ گمراهي اور باطل پرستي کي رات آنکھوں کو اندھا اور بصارت کو بے فائدہ کردیتي ھے ' تو اُس وقت خدا تعالی اپنے دوستوں کیلیے هدایت کا سورج چمکا دیتا ھے ' اور انکے دلوں کا اسکي روشني کے اخذ و انعکاس کیلیے انشراح کردیتا ھے !

لیکن جو لوگ قواے الهیہ کي جگہہ قواے شیطانیہ کو اپنا مولی اور آقا بناتے ھیں ' اور شیطان کے عاشقوں اور پیار کرنے والوں کے جرگے میں شامل ھوجاتے ھیں ' سو اُنکي حالت ان لوگوں سے بالکل برعکس ھوتي ھے - پہلي جماعت تاریکي سے نکل کر روشني میں آتی ھے - پر یہ جماعت روشني سے نکال کر تاریکي میں ڈالی جاتی ھے - پہلی جماعت کي اصلي اور ابتدائي حالت تاریک ھوتي ھے مگر الله اُنھیں سعادت و هدایت کي نورانیت میں نکال لاتا ھے - دوسري جماعت کے لیے ابتدا میں تو هدایت و سعادت موجود ھوتي ھے لیکن بعد کو شیطان سعادت سے نکالکر شقاوت میں دھکیل دیتا ھے - چنانچہ سورۂ بقر کي آیۃ کریمہ اوپر گذر چکي ھے - اسکے لفظوں پر غور کرو :

الله ولي الذین امنـــوا یخـرجهـــم من الظلمـات الی النـور ' والذین کفروا اولیـاوهم الطـاغوت ' یخرجونهـم من النور الی الظلمات -

الله مومنوں کا دوست اور ولي ھے - وہ اُنھیں تاریکي سے نکالکر روشني میں لاتا ھے - مگر جن لوگوں نے راہ کفر اختیار کي ' انکے دوست طاغوت ھیں جو انھیں الله کي روشني سے نکالکـــر شیطان کي اندھیاري میں ڈالتے ھیں !

اولیاء الله کي نسبت کہا کہ یخرجهم من الظلمات الی النور - اور اولیاء الشیطان کیلیے کہا : یخرجونهم من النور الی الظلمات -

و یحسبون انهم مهتدون

ایک علامات انکي یہ بھي ھے کہ وہ همیشہ اپنے زعم باطل میں اپنے تئیں حق و هدایت پر سمجھتے ھیں - اسکا انھیں بڑا دعوا ھوتا ھے اور بڑا هي گھمنڈ ' حالانکہ وہ هدایت سے اسقدر دور ھوتے ھیں جسقدر بارجود اتصال کے روشني سے تاریکي :

انهم اتخذو الشیاطین اولیـــاء من دون الله و یحسبـــون انهـــم مهتدون (۷ : ۲۹)

انھوں نے الله کو چھوڑ کر شیطاني قوتوں کو اپنا دوست بنا لیـا ھے - با ایں همہ اس زعم باطل میں گرفتـار ھیں کہ وهي راہ هدایت پر ھیں !

وحی شیطـــانی

شیاطین همیشہ اپنے اولیاء پر وحي کرتے رهتے ھیں تاکہ خدا کے دوستوں سے شیطاني الہامات کے مطابق بحث و جدل کرسکیں اور انھیں اللــہ کي پادشاهت سے نکالکر شیطـــاني حکومتوں میں داخل ھونے کي ترغیب دیں :

و ان الشیاطین لیوحون الی اولیاءهم لیجادلوکم ' و ان اطعـــتموهـــم انکـــم لمشـــرکون ! (۶ : ۱۲۱)

اور شیاطین اپنے ولیوں کي طرف وحی کرتے رهتے ھیں ' تاکہ وہ تمھارے ساتھہ شیطاني القا کے بموجب بحث وجدل کریں - لیکن اگر تم نے انکي باتوں کي اطاعت کرلي تو جان رکھو کہ پھر تمھارا شمار بھي مشرکوں میں ھوگا !

(حزب الله و حزب الشیطان)

قران کریم ان دو جماعتوں کو ایک دوسري اصطلاح سے بھی موسوم کرتا ھے - سورۂ مائدہ میں مسلمانوں کو اس سے منع کیا ھے کہ الله اور اسکي شریعت کے مقابلے میں یہود و نصاری کو اپنا ولي بنائیں : لا تتخذو الیهود و النصاری اولیاء - اسکے بعد فرمایا ھے کہ اگر لوگ الله کي دوستي کي راہ چھوڑ کر الگ ھوجائیں ' تو اسلام کے کاموں کا کچھہ بھي نقصان نہ ھوگا - خدا ایک دوسري جماعۃ سچے مومنوں اور اپنے دوستوں کي پیدا کردیگا ' جنکي ولایت الهي اور محبت ربانی یہاں تک بڑھي ھوگي کہ وہ الله کے چاهنے والے ھونگے اور الله اُنسے پیار کریگا : یحبهم و یحبونہ - پھر کہا کہ :

انما وليكم الله و رسوله و الذين آمنوا ' الذين يقيمون الصلوة و يوتون الزكــواة و هم راكعون - و من يتول الله والذين امنوا فان "حزب الله" هم هم الغالبون (۵ : ۶۱)

" مسلمانو ! تمهارا دوست اللــه اور اسكا رسول هے ' اور وہ مومن جو ايمان لاچكے هيں ' جو صلوۃ الهي كو دنيا ميں قائم كرتے هيں ' جو خدا كي راہ ميں اپنا مال خرچ كرتے هيں ' اور جو هر وقت الله اور اسكے حكموں كے آگے جهكے رهتے هيں - پس جو شخص الله ' اسكے رسول ' اور مومنوں كا دوست و ولي هوكر رهيگا " حزب الله " وہ ميں سے هے ' اور يقين كرو كه " حزب الله " هي كے لوگ غالب هونے والے هيں ! "

اس آية كريمه سے معلوم هوا كه جو لوگ الله كے ولي اور اسكے دوست هيں ' انكا ايک نام لسان الله الحكيم ميں " حزب الله " بهي هے - " حزب " كهتے هيں گروہ اور جماعت كو - حزب الله سے مقصود وہ لوگ هوے جو الله كي جماعت هيں -

چنانچه سورۂ حشر ميں فرمايا كه جو لوگ الله كى محبت كي راہ ميں دنيا كے تمام رشتوں كي كچهه پروا نه كريں ' حتى كه ماں باپ اور عزيز و اقربا كي محبت اور دامنگيري كو بهي هيچ سمجهيں ' اور خدا كي پكار جب انكے كانوں ميں پڑ جاے تو سب كو جهوڑ چهاڑ كر اسى كي طرف دوڑ جائيں ' تو ايسے لوگ " حزب الله " هيں :

اولائك " حزب الله " الا ان حــزب الله هــم المفلحون - (۵۸ : ۲۲)

يهي لوگ " حزب الله " هيں - سن ركهو كه يقيناً " حزب الله " هي كے افراد فلاح پانے والے هيں !

جس طرح اولياء الله كا ايک نام يا ايک درجه " حزب الله " هے - اسي طرح " اوليــاء الشيطــان " كا بهي دوســرا نام " حزب الشيطان " هے :

استحوذ عليهم الشيطان فانسا هم ذكــر اللــه ' اولائــك " حــزب الشــيطــان ' الا ان " حــزب الشــيـطــان " هــم الــخــاســرون ! (۵۸ : ۱۹)

شيطان اور اسكي قوتيں ان پر مسلط هوگئي هيں - پس انهوں نے خدا كے ذكر اور رشتے كو فراموش كرديا هے - يهي لوگ " حزب الشيطان " هيں - اور جان ركهو كه حزب الشيطان كيليے آخر كار نقصان اور خسران هي هے !

(اصحاب النار و اصحاب الجنه)

اور يهي وہ دو جمــاعتيں هيں جنكــو صدها مقــامات ميں " اصحاب النار " اور " اصحاب الجنة " كے لقب سے بهي ياد كيا گيا هے ' اور انكے اعمال و خواص كي جابجا توضيح كي هے - چنانچه سورۂ بقر والي آية كو ايک بار اور پڑهو اور اسكے بقيه ٹكڑے كے الفاظ پر غور كرو :

و الذين كفروا اولياء هم الطاغــوت ' يخرجونهم من النور الى الظلمات ' اولائك " اصحاب النار " هم فيهــا خالــدون ! (۲ : ۲۵۸)

اور جن لوگوں نے راہ كفر اختيار كي ' سو انكے اولياء طاغوت هيں جو انهيں نور و هدايت سے نكال كر ظلمات ضلالت ميں مبتــلا كرتے هيں - يہ لوگ " اصحاب النــار " هيں اور هميشه دوزخي عذابوں ميں رهينــگے -

اس آية كريمه سے معلوم هوا كه جن لوگوں كے اوليا و سردار " طاغوت " هوں (اور " طاغوت " سے مراد بهي شيطان اور اسكے خلفاۓ مظاهر هي هيں) تو ايسے لوگ " اصحاب النار " هيں ' كيونكه انكي زندگي هميشه آگ ميں جلتے رهنے كي اور سوختني هوگي - روح كي راحت اور دل كا سكهه انهيں نصيب نه هوگا -

اس سے پہلے ايک آية گذر چكي هے جسميں " اولياء الله " كي نسبت فرمايا كه : تتنزل عليهم الملائكة الا تخافوا ولا تحزنوا ' وابشروا بالجنة التي كنتم توعدون

اس آية كريمه ميں خاص طور پر اولياء الله كو "جنت" كي بشارت دي گئي هے - پس فى الحقيقت وهي " اصحاب الجنة " بهي هيں - كيونكه انكي حيات دنيوي و ديني ' جسمي و روحي ' ظاهري و معنوي ' هر حال اور عهد و دور ميں كاميابيوں ' فتح مندیوں ' آرام و رحت ' نعائم و لذائذ ' اور عيش و نشاط كي زندگي هوگي !

اعمــال و خصــائص

سورۂ يونس ميں " اصحاب الجنة " اور " اصحاب النار " كي تعريف پوري وضاحت كے ساتهه بتلا دي هے ' اور يه بهي واضح كرديا هے كه دونوں جماعتوں كے اعمال كيسے هوتے هيں ؟ اور كن نتائج كي بنا پر ايک كو جنت والونكي اور ايک كو نار والوں كى زندگي ملتي هے ؟

الذين احسنوا ' الحسنى و زيادة و لا يــرهــق وجوههــم قتــر و لا ذله ' اولائك " اصحاب الجنة " هــم فيهــا خالــدون - (۱۰ :)

" اور جن لوگوں نے دنيا ميں اچهے اور بهلائي كے كام كيے ' انهيں نيک كاموںكے بدلے ميں ويسي هي بهلائي اور فلاح مليگي ' بلكه انكے حق سے بهي زيادہ مليگي - انكو كبهي بهي ناكامي كا غم ' شكست كى رسوائي ' اور نامرادي و تذلل كي ذلت پيش نه آئيگي - يهي لوگ " اصحاب الجنة " هيں جو هميشه بهشتي زندگي ميں رهينگے "

اسكے بعد دوسرے گروہ كى حالت بتلائي :

والذين كسبوا السيئات ' جزاء سيئة مثلها و ترهقهم ذله ' ما لهــم من الله من عاصم ' كانما اغشيت وجوههم قطعاً من الليل مظلماً ' اولائك " اصحاب النار " هم فيها خالدون ! (۱۰ :)

اور جن لوگوں نے دنيا كے كاموں ميں برائي حاصل كي اور بدي كا راستــه اختيار كيا ' تو يه ظاهر هے كه فطرۃ الهي برائي كا بدله ويسي هي برائي سے ديگي - ذلت اور نامرادي سے انكے چهرے ايسے كالے پڑ جائينگے گويا رات كي چادر ظلمت كا ايک ٹكڑہ پهاڑ كر انكے چهروں پر ڈالديا گيا هے - الله كے اس عذاب سے انهيں كوئى نهيں بچا سكتا - يهى لوگ " اصحاب النار " هيں جنكے ليے هميشه دوزخي زندگي هوگي "

ان دو آيتوں كي اگر اپنے مذاق كے مطابق تفسير كروں تو ايک مستقل كتاب هوجاے - اسلامى تعليم كي حقيقت اور قران حكيم كے اصول درس حقائق و معارف كا ايک بحر ذخار هے جو ان دو چار جملوں كے اندر بند كرديا گيا هے : ختمامه مسك ' و في ذلــك فليتنافس المتنافسون !

ثواب و عذاب كي حقيقت ' نتائج افعال اور مكافات عمل كے فطري اور طبيعي اصول كي تشريح ' مذهب و اخلاق كي اساسات اصليه اور امتيازات عمليه ' قانون تعالى و تسفل بشري كے مبادي حقائق ' اصحاب جنة و ارباب نار كي قدرتي تقسيم ' فطرۃ كا قانون عمل بالمثل ' اور انسان كيليے راہ سعادت و هدايت كي كلي اور اصولي تعليم ' غرضكه شريعت و اخلاق اور حكمت و تعليم كي كوئي اصولي بحث ايسي نهيں هے جو ان دو آيتوں پر متفرع نهوتي هو ' اور انكي طرف ايک واضح و بين اشارہ ان ميں نه كرديا گيا هو - تا وقتيكه تفسير القران كي تحرير و توزيع كا مستقل انتظام نهو ' ضمنى طور پر يه چيزيں بيان ميں نهيں آسكتيں (۱)

(۱) يهاں كا حاشيه ايک مستقل مضمون كي صورت ميں زير عنوان مقالات درج هے -

حـادثـة أليـمـة بحـريـة

ايمپريس اف آئرلينڈ کا ماتم !

حفظ ما تقدم کی ایک نئی تجویز

آینده جهاز کا هر تخته بجاے خود ایک جهاز هوگا !

جهاز ایمپریس کي مهیب تباهي کے حالات اخبارات میں شائع هوچکے هیں - لیکن هم منتظر تے که ولایت کي ڈاک میں جزئیات حادثه کے متعلق پوري تفصیل اور مصور رسائل میں ضروري مناظر آجائیں تو الهلال کیلیے مضمون ترتیب دیں -

ولایت کي گذشته ڈاک میں اسکے متعلق نهایت مفصل اور دلچسپ مواد آگیا ہے -

موجوده فن مصوري کي ایک شاخ واقعات و حوادث کي تعبیر مرسومه و مصوره ہے - یعنے کسي واقعه کے تمام حالات و جزئیات سامنے رکھکر اسکي تصویر بنانا ' اور اسکے ذریعه اُن دقیق و مشکل جزئیات واقعه کو ذهن نشین کر دینا جو محض عبارت و بیان سے ذهن نشین نهیں هوسکتیں -

قدیم زمانے کے مصور خیالي قصص و حکایات کیلیے تصویریں بناتے تے - انکا مقصود بهي یهي تها - لیکن اب یه فن اسقدر ترقي کر گیا ہے که چهوٹے چهوٹے واقعات اور معمولي حوادث بهي بڑے بڑے مصور صفحات و مرقعات کے ذریعه سمجھاے جاتے هیں - اور ایک ایک واقعه کے متعلق دس دس تصویریں بنائي جاتي هیں تاکه اسکا هر حصه نظروں کے سامنے آجاے -

جهاز " ایمپریس " کے حادثے کے متعلق بهي یورپ کے مصور رسائل نے بے شمار تصویریں شائع کی هیں اور اُن میں هر تصویر کسي نه کسي اهم اور پر از معلومات پهلو کو واضح کرتي ہے - اگر ایک سو صفحے حادثه کي تفصیل بیان کرنے میں سیاه کر دیے جائیں ' جب بهي اسقدر صحیح اور تشفي بخش معلومات حاصل نهونگي جسقدر ان تصویروں میں سے ایک چهوٹي سی تصویر بتلادیسکتي ہے - هم چند تصویریں شائع کرتے هیں -

(تفصیل حادثه)

مگر پہلے حادثه کي اصلي صورت ذهن نشین کر لیني چاهیے - حادثه دو جهازوں میں تصادم سے هوا - دونوں کے کپتان زنده بچ گئے جو موجود هیں اور اپني اپني بریت کي کوشش کر رهے هیں - اسلیے دونوں کے بیانات میں اختلاف ہے اور ایک دوسرے کو ملزم قرار دیتے هیں - صحیح واقعه کا معلوم کرنا مشکل هوگیا ہے - هم نے کوشش کي ہے که دونوں بیانات کے متفق علیه حصے کو اختیار کریں -

جهاز ایمپریس آف آئرلینڈ مقام کیوبک (اسٹریلیا) سے ۱۴۶۷ مسافر لیکر لیورپول کي طرف روانه هوا - ۱۸۰ - میل راسته طے کیا تها که شب کے وقت کهر کي زیادتي کي وجه سے اسے رک جانا پڑا - یه مقام جهاں وه رکا ' فادر پوئنٹ Father point (۱) سے زیاده دور نه تها -

لیکن اسي اثناء میں ناروے کا ایک جهاز سامنے سے آرها تها جس کا نام " اسٹوارسٹیڈ " ہے - ایمپریس کے کپتان کا بیان ہے که اس نے دو میل کے فاصلے سے اسے دیکها ' اور لاسلکي (بے تاري خبر رساني) کے ذریعه اپنے وجود سے مطلع کیا -

ایمپریس کا خیال تها که اسٹوارسٹیڈ دهنے هوکر نکل جائیگا - اسٹوارسٹیڈ کهتا ہے که میں نے اس اطلاع پر عمل کیا لیکن خود ایمپریس سامنے آگیا - بهر حال جب دونوں جهاز قریب هوے تو غالباً دونوں نے ایک دوسرے کو کترا کر نکل جانے کی کوشش کي - لیکن کهر بهت زیاده تها اور انجن پوري قوت میں تے - ایمپریس نے اسٹوارسٹیڈ کو اپنے دهنے چهوڑ نے کي کوشش کي اور اسلیے (بقول خود) جهاز کا رخ اور زیاده بائیں جانب کردیا - اسٹوارسٹڈ بجاے اسکے که دهني جانب هوکر نکلجاتا ' سیدها بڑها چلا آیا ' اور عین اُس وقت جبکه ایمپریس دهني طرف مڑنے کي وجه سے اسٹوارسٹیڈ کے سامنے عرض میں آگیا تها ' بخط مستقیم بڑهکر اسکے درمیاني حصے کے سامنے پهنچ گیا -

یهي موقعه اس وقت تک حادثه کا اصلي وقت سمجها گیا ہے - دونوں جهاز ٹکراے - مگر بالمقابل هوکر نهیں ٹکراے - کیونکه اسٹوارسٹیڈ سیدها آرها تها اور ایمپریس اسکے عرض میں آگیا تها - اگر دو دوں کو انسان فرض کرلیں جو لیٹے هوے تے ' تو صورت حادثه یوں هوگي که اسٹوارسٹیڈ کے سرکي ایمپریس کے سینے سے ٹکر لگي ' اور پچهلي جانب کي دیوار کا تخته انڈے کے چهلکے کي طرح ٹوٹ کر الگ هوگیا !

(لا سلکي)

جس وقت یه حادثه هوا ایمپریس لا سلکي تار (بے تاري خبر رساني) کے مرکزي اسٹیشن سے بهت قریب تها - حادثے کے ساتهه هي اس نے اپني مصیبت کي اطلاع دي ' اور فوراً دو دخاني کشتیاں اعانت کیلیے روانه هوگئیں - ان میں سے ایک کا نام لیڈي ایویلن اور دوسرے کا نام یوریکا تها -

---

(۱) فادر پوئنٹ دریاے سینٹ لارنس کے ایک لا سلکي (بے تاري خبر رساني) کے اسٹیشن کا نام ہے - یهاں هر وقت متعدد چهوٹے اسٹیمر موجود رهتے هیں -

اس صفحه کي چار تصویروں میں دهني جانب کي پهلي تصویر جهاز اسٹوارسٹیڈ کي اور دوسري ایمپریس کي ہے - بائیں جانب میں پهلي لیڈي ایویلن اور دوسري یوریکا کي ہے -

لیکن ان دونوں کشتیونکا پہنچنا کچھہ مفید نہ ہوا - تصادم نے ایمپریس کو بالکل برباد کردیا تھا - جہاز کا ایک تہائی حصہ توت گیا تھا جسکی وجہ سے ڈوبنے میں بہت کم وقفہ لگا - صرف چار کشتیاں آتاری جا سکیں جن میں ۴۴۴ آدمی سوار ہوگئے اور بچ گئے - باقی ۱۰۲۳ انسانوں کو چند لمحوں کے اندر ' خشکی سے صرف ۱۸۰ میل کے فاصلے پر ' نئی دنیا کے تمام سامانوں اور بندوبستوں کے ساتھہ ' بالاخر قعر سمندر کا گوشہ نصیب ہوا !!

(حادثـہ کا اثـر)

تـکرانے کے ساتھہ ہی ایمپریس کے پچھلے حصے کی دیوار بالکل توت گئی - یہ وہ حصہ تھا جسکے اندر انجن کا گھر تھا ' اور اسکے بعد ہی مسافروں کے داخلی کمرے (کیبن) تھے - حادثہ رات کے وقت ہوا - تمام لوگ بے خبر بستروں پر لیتے تھے - تـکر کا اثر سب سے پہلے انجن پر ہوا ' اسکے سامنے کا تختہ توت کر الگ ہوگیا ' اور پانی کے سیلاب نے اندر پہنچکر انجن کو بیکار کردیا - بحری سفر میں

مغرور انسان کا سب سے زیادہ اعتماد دھوین اور بھاپ کے اس بت ہی پر ہوتا ہے - سب سے پہلے قدرت نے اسی دیوتے کو بیکار کردیا !

اسکے ساتھہ ہی وہ حصہ پھتا جو جہاز کے داخلی کمروں کے بالمقابل تھا - انکے اندر کے تمام مسافر یا تو اندر ہی مرگئے یا پانی کے سیلاب میں غرق ہوکر بہہ گئے !

تصـــویـر نمبر [۱]

اس تصویر میں حادثہ کی صورت دکھلائی گئی ہے - تصویر میں نمبر دیدیے ہیں - انکی تشریح حسب ذیل ہے :

(۱) مقام کیوبک جہاںسے ایمپرس روانہ ہوا -

(۲) ریموسکی - یہ وہ جگہ ہے جہاں ایمپرس کی تباہی کے بعد بقیہ ۴۴۴ مسافر آتارے گئے -

(۳) لیڈی ایویلن لا سلکی کے ذریعہ خبر پاکر اعانت کیلیے جا رہا ہے !

(۴) دریاے سینٹ لارنس -

(۵) اس خط کے ذریعہ وہ راستہ بتلایا ہے جس سے ایمپرس گذرا -

(۶) ایوریکا جو اعانت کے لیے روانہ ہوا -

[اب نمبر ۷ سے لیکر نمبر ۹ تک ایمپرس کا وہ حصہ دکھلایا ہے جو تصادم سے توت گیا تھا -]

(۷) ان تمام کمروں میں جتنے مسافر تھے یا تو اپنے بستروں ہی پر مرگئے یا ڈوب گئے - سیکڑوں کو تو اتھنے اور حادثے کو سمجھنے کا موقعہ ہی نہیں ملا -

(۸) اس حصے میں جو سوراخ ہوا ' زیادہ تر اسی راہ سے سمندر کو اندر جانے کا موقع ملا -

(۹) یہاں سب سے پہلے تکر لگی اور انجن میں پانی بھرگیا -

(۱۰) اس خط کے ذریعہ وہ راہ دکھلائی ہے جسپر سے گذرکر اسٹوارستید جہاز ایمپرس سے متصادم ہوا اور پھر پیچھے ہتا -

(۱۱) اسٹوارستید پیچھے ہت رہا ہے (ایمپرس کا بیان ہے کہ تکر لگنے کے ساتھہ ہی اُس نے اسٹوارستید کو لا سلکی کے ذریعہ کہا نہ پیچھے نہ ہٹے اور اسی طرح ایمپرس سے لگا ہوا آگے بڑھتا جاے - اس سے مقصود یہ تھا کہ اگر معاً پیچھے ہت گیا تو ایمپرس کا جسقدر حصہ توت گیا ہے ' وہاں سے فوراً پانی بھرنا شروع ہوجائیگا اور بچنے کے لیے مہلت نہ ملیگی - اگر تصادم کے بعد اسی طرح دونوں جہاز ملے رہے تو شکستہ تختے کچھہ عرصے تک نہیں گرینگے اور کچھہ مہلت درستگی یا بچاؤ کی مل رہیگی -

اسٹوارستید کا بیان ہے کہ بیشک مجھسے ایسا چاہا گیا تھا مگر میں قوانین طبیعة کے آگے مجبور تھا - تکر کے بعد ہی جہاز خود بخود پوری طاقت سے پیچھے ہتا ' اور میں نے ہرچند روکنا چاہا مگر کامیابی نہوئی - یہ جواب بالکل صحیح ہے - اسٹوارستید کا کپتان طبیعة کی قوة دفع کو کیونکر روک سکتا تھا ؟

بہر حال تحقیقات ہو رہی ہے - لارڈ میر لندن کی زیر ریاست کمیشن مصروف تفتیش ہے - ممکن ہے کہ کمیشن کا فیصلہ اس اختلاف بیان کا تصفیہ کرے -)

ایک نئی اسکیم

جہاز ایمپریس کی تباہی کے اسباب حسب ذیل تھے:

(۱) تقابل کی حالت میں متقابل جہازوں کی غلط فہمی اور کہر کی شدت کی وجہ سے معائنہ کی مشکلات -

(۲) جہاز کے تختوں کے ٹوٹ جانے کی حالت میں جہاز کی بالکل بے بسی -

(۳) اس قسم کے اسباب کا نہ ہونا جنکی وجہ سے تھوڑے عرصے کے اندر بڑی تعداد مسافروں اور اسباب و سامان کی بچائی جاسکے -

(۴) حوادث کے وقت محض اُن چھوٹی چھوٹی کشتیوں پر اعتماد جنھیں نہ تو بڑی تعداد میں جہاز رکھہ سکتا ہے اور نہ بڑی تعداد مسافروں کی اُن میں آسکتی ہے -

(۵) انجن کے ٹوٹ جانے کے بعد کسی دوسرے وسیلہ کا باقی نہ رہنا جو جہاز کو غرق ہونے سے بچا سکے -

ان اسباب میں آخری اسباب کو سب سے زیادہ دخل تھا - اگر غفلت اور غلط فہمی کی وجہ سے تصادم ہوگیا تھا' تو محض تصادم ہی سے اتنی بڑی انسانی تعداد ہلاک نہیں ہو سکتی تھی - تصادم کے بعد صدھا انسان زندہ جہاز میں موجود تھے - اگر ایسے اسباب مہیا ہوتے جو جہاز کو انجن ٹوٹنے کے بعد بھی کھینچکر لاسکتے یا مسافروں کو جہاز سے الگ کر لیتے' تو حادثہ کوئی بڑا نقصان نہ پہنچا سکتا -

ان تمام اسباب پر غور کرکے بعض مخترعین بحریہ نے ایک نئی اسکیم نکالی ہے جسکے مطابق آیندہ جہاز بنائے جائینگے' اور اُن تمام خطرات کا انسداد ہو جائیگا جو اسطرح کے حوادث کے وقت موجب ہلاکت و بربادی ہوتے ہیں -

فن آلات بحریہ و جہاز رانی کے مشہور ماہر فن' مسٹر فرانک تی - بولین Frank-T. Bullen نے اس اسکیم کو پسند کیا ہے -

اس اسکیم کا ما حصل یہ ہے کہ جہاز کی بالائی سطح کے تمام حصے آیندہ سے ایسے بنائے جائیں جو جہاز سے الگ ہونے کی صورت میں ایک بہت بڑے تیرنے والے تختے کا کام دیں اور جڑے ہونے کی صورت میں معمولی ڈیگ ہوں - انکی وجہ سے نہ تو جہاز میں کوئی نئی چیز بڑھانی پڑیگی اور نہ کوئی نیا آلہ لگانا پڑیگا - جس طرح اب جہاز کی بالائی سطح پر تختے ہوتے ہیں' ویسے ہی تختے اس وقت بھی رہینگے - البتہ انکی تعداد تو بر تو زیادہ ہوگی' اور جہاز کے ہر حصے کو (جو اسطرح کا تختہ بن سکتا ہے) تیرنے والا تختہ بنا دیا جائیگا -

جہاز کی بالائی سطح کے تمام حصے' سب سے اوپر کی نشست کی جگہ' ڈائننگ ہال' ترائنگ روم' بال روم' اور اسی طرح تمام بڑے بڑے مکانوں کی چھتیں' سب ایسے تختوں سے بنائی جائیں گی جو ہر وقت اپنی جگہ سے الگ ہوسکیں' اور مستقل حالت میں ایک بہت بڑے تیرنے والے کشتی نما تختے کی صورت اختیار کرلیں - علی الخصوص جہاز کی چھت صرف انہی سے پاٹی جائیگی -

تصویر نمبر ۲ کسی واقعی جہاز کی تصویر نہیں ہے بلکہ یہ فرض کرکے کہ اسکیم کے مطابق ایک جہاز بنگیا ہے اور وہ حادثہ میں مبتلا ہوگیا ہے' دکھلایا گیا ہے کہ کیونکر اس اسکیم کی بدولت اسے بچایا جاسکتا ہے' اور کس طرح جہاز کے تیرنے والے تختے دریا میں ڈالے جارہے ہیں؟

(۱) یہ جہاز کا تیرنے والا تختہ نمبر [۱] ہے - جہاز کے ٹوٹنے کے بعد یہ پانی میں تیرنے لگتا ہے - اسکے اوپر آہنی جالیاں ہیں -

(۲) یہ تیرنے والا تختہ نمبر [۲] ہے - یہ اس طرح بنایا گیا ہے کہ جس رخ ہوا چلتی ہے اس طرف کو نکلا ہوا ہے - چندڈھیلی جالیوں کے ذریعہ اسے جہاز سے وابستہ کردیا گیا ہے - جالیاں اسلیے بنائی گئی ہیں تاکہ تیرنے میں سہولت ہو - عموماً ہر تیرنے والے تختے میں مستول' بادبان' متحرک ڈانڈے' اور پانی کے حوض تیار رہتے ہیں تاکہ جہاز سے الگ ہوکر معاً دریا میں تیرنا شروع کردیں -

(۳) یہ جہاز کی پوری دیوار ہے جو طول میں چلی گئی ہے مگر در اصل تیرنے والے تختوں کا مجموعہ ہے - ان تختونکی مجموعی طاقت سے زخمی جہاز کھینچ کر لایا جاسکتا ہے - اگر یہ تختے ہوتے تو ایمپریس انجن کے بیکار ہونے سے ڈوب نہ جاتا - ان میں سے ہر تختے کا طول ۱۰ - فٹ اور عرض ۴۰ - فٹ ہے - اس حساب سے تمام تختوں کا مجموعی رقبہ ۲۴ - ہزار مربع فیٹ ہوا - اتنی بڑی قوت یقیناً جہاز کھینچ کر لیجا سکتی ہے -

(۴) جہاز سے ڈاک کے تھیلے اور سامان خورونوش وغیرہ اتارا جارہا ہے -

(۵) یہ وہ جھولے ہیں جنمیں بیٹھکر مسافر ان تختوں پر چلے آئیدگے - دکھلایا ہے کہ مسافر جھولوں میں بیٹھے ہوئے اتر رہے ہیں -

(۶) مستول کا باد بان -

(۷) ملاحوں سے بھری ہوئی کشتیاں جو تیرنے والے تختوں کو کھینے کیلیے اُتر رہے ہیں -

(۸) یہ ایک خاص قسم کا تختہ ہے جسکے اندر کاگ بھرا ہوا ہے تاکہ پانی میں کسی طرح ڈوب نہ سکے -

(۹) اُتارنے سے پہلے تیرنے والے تختے کی حالت -

(۱۰) یہ وہ پٹڑیاں ہیں جہاں سے تختے اٹھائے جاتے ہیں -

(۱۱) ایک تختہ اتارا جاچکا ہے - دوسرا اتارنے کیلیے تیار کیا جا رہا ہے -

(۱۲) اس تختے کو اُتارنے کیلیے بالکل تیار کرچکے ہیں -

(۱۳) اگر کشتیوں کی سی صورت نہ بنائی جاے تو تختے کی صورت ایسی ہوگی -

باب التفسير :

بعض مباحث مهمة

(حاشیه متعلق مقالۂ افتتاحیه)

اس هفته کے مقالۂ افتتاحیه میں دو آیتیں ایسي آگئي هیں جن پر مستقل عنوان سے نظر ڈالني تهي - لیکن اسکي ابهي الهلال میں گنجایش نهیں - حاشیے میں کسی قدر تفصیل کی گئی ' مگر حاشیه اسقدر بڑھگیا که ایک مستقل مضمون کی طوالت پیدا هوگئي - خیال هوا که اسے ایک مستقل مضمون کي طرح باب التفسیر کے تحت میں دیدیا جاے - قارئین کرام پہلے ملاحظه فرما لیں که مقالۂ افتتاحیه کے صفحه ۴ کالم ۲ سطر آخري میں نمبر (۱) دیا گیا ھے - اسي کے متعلق یه حاشیه ھے -

(۱) الذین احسنو ' الحسنی و زیادۃ ' ولا یرهق وجوههم قتر ولا ذله ' اولٰئک اصحاب الجنة هم فیها خالدون (۱۰ : ٦٣)

اِس آیۃ میں " ولا یرهق وجوههم قتر " کا لفظ آیا ھے " قتر " کے معني تاریک غبار کے هیں - چهرے کی سیاهی اور دهویں کے معنوں میں بهی بولتے هیں - کم کرنے کے معني میں بهی آتا ھے - " ذلة " خضوع و انکسار اور انتها درجه کی عاجزي اور اپنے تئیں حقیر کرنے کو کہتے هیں - پس آیۃ کا لفظی ترجمه یه هوا که جو لوگ اصحاب الجنة هیں " انکے چهروں پر سیاهي اور ذلت کبهي نه چهائیگي " حاصل مطلب یه ھے که کبهي انکي حالت ایسي نهوگي جو رسوائي ' حقارت ' مایوسي ' اور شکستگي کی هو - هر طرح کي انساني اور قومي ذلتیں اسمیں داخل هیں - سب سے بڑي ذلت محکومي و غلامي ھے جو کبهي الله اپنے دوستوں اور مومنوں کیلیے پسند نهیں کرسکتا بشرطیکه اسکے سچے مومن هوں -

دوسري آیۃ میں " اصحاب النار " کیلیے فرمایا که " ترهقهم ذلة " اور کہا که " کانما اغشیت وجوههم قطعاً من اللیل مظلما " - " قطع " بفتح الطاء " قطعه " کی جمع ھے - ایک قرات میں بسکون طاء بهي آیا ھے - " قطع " کے معني ایک ٹکڑے اور حصے کے هیں - اسلیے اس آیۃ میں " قطعا من اللیل " کا ترجمه " رات کا ایک ٹکڑہ " هوگا (قال ابن السکیت : القطع طائفة من اللیل) اسي لیے هم نے ترجمه میں " رات کی چادر ظلمت کا ایک ٹکڑہ " لکها ھے - (دیکهو ترجمۂ آیت مقالۂ افتتاحیه میں) مقصود یه ھے که انکے چهرے شدت ذلت و ناکامي اور شکست و مایوسي سے ایسے کالے کلوٹے هو جائینگے ' گویا رات کي اندهیاري انکے منهه پر چها گئي ھے !

اس تشبیه کي اصل یه ھے که قرآن حکیم نے هر جگه ایمان کو " روشني و نور " اور ضلالت و کفر کو " تاریکي و ظلمت " قرار دیا ھے : لقد جائکم من الله نور و کتاب مبین (۵ : ۱۸) الله نور السماوات والارض (۲۴ : ۳۵) و من لم یجعل الله له نوراً فما له من نور (۲۴ : ۴۰) هو الذي ینزل علی عبده آیات بینات لیخرجکم من الظلمات الی النور (۵۷ : ۹) الحمد لله الذي خلق السماوات و الارض و جعل الظلمات و النور (٦ : ۱)

اس آیۃ میں اصحاب النار کی نسبت کہا که انکے چهرے تاریک هونگے - یه ٹهیک ٹهیک اُس حالت ایماني و اسلامي کي ضد ھے جو دوسري جگه مومنوں کیلیے فرمائي ھے - یعني انکے ایمان و اعمال حسنه کي روشني و نورانیت کی شمع انکے سامنے روشن رهیگی :

یوم لایخزي الله النبي والذین آمنوا معه ' ونورهم یسعی بین ایدیهم و بایمانهم : یقولون ربنا ! اتمم لنا نورنا ! (٦٦ : ۸)

وہ عاقبت کار اور ظهور نتائج کا وقت که خدا اس دن اپنے نبي کو اور اُن لوگوں کو جو اسکے ساتهه ایمان لائے هیں ' کبهي شرمنده و رسوا نه کریگا - انکا نور انکے آگے اور انکے دهني طرف ساتهه ساتهه چلیگا ' اور وہ الله سے التجا کرینگے که اے پروردگار ! همارے اس نور کو کامل کردے اور آخر تک قائم رکهه !

اسي طرح سورۂ حدید میں ایمان و کفر اور مومنین و منافقین کی تقسیم کرکے نور و ظلمت هي کی مثال دي ھے :

یوم تری المومنین والمومنات یسعی نورهم بایدهم و بایمانهم' بشراکم الیوم ! (۵۷ : ۱۲)

اُس دن تم مسلمان مردوں اور عورتوں کو دیکهوگے که انکا نور انکے آگے آگے اور انکے ساتهه ساتهه چل رها هوگا ' اور انسے کہا جائیگا که آجکے دن تمهارے لیے فتح و مراد کي بشارت ھے !

لیکن منافقین و مضلین اس " نور " سے محروم هونگے اور نهایت حسرت کے ساتهه مومنوں کی حالت دیکهینگے - اسکي مثال یوں فرمائي :

یوم یقول المنافقون والمنافقات للذین آمنوا : انظرونا نقتبس من نورکم ! قیل ارجعوا ورائکم فالتمسوا نوراً (۵۷ : ۱۳)

اس دن منافق مرد اور منافق عورتیں مومنوں سے کہینگي که ذرا همارا انتظار کرو که هم بهي تمهارے اس نور سے کچهه روشني حاصل کرلیں - مگر انسے کہا جائیگا که ایسا نهیں هوسکتا - آگے مت بڑهو - پیچهے هٹو اور کوئي اور روشني تلاش کرلو -

اندلس کے ایک شاعر نے اپنے نقاب پوش خلیفه کو مخاطب کرکے اس آیت کو نظم کر دیا تها :

انظرونا نقتبس من نورکم
ان هذا نور رب العالمین !

بهر حال اس " نور " سے مراد وہ الهي روشني ھے جو " اولیاء الله " اور " اصحاب الجنة " کو اپنے اعمال صالحه کے نتائج سے حاصل هوتي ھے اور انکے تمام اعمال و افعال کو ضلالت کي تاریکي سے پاک کر دیتي ھے - اسکا ساتهه ساتهه چلنا اس طرف اشارہ ھے که جس آدمي کے ساتهه اندهیري رات میں روشني هو ' اور وہ اسکے ساتهه اس طرح کردي جاے که جهاں جاے ایک مشعل راہ دکهلاتي اسکے آگے آگے هو ' تو وہ کبهي ٹهوکر نهیں کهائیگا اور نه کبهي بهٹکےگا - اسي طرح سچے مومنوں اور الله کے پرستاروں کیلیے هدایت و سعادت کي ایک مشعل روشن هو جاتي ھے ' جو همیشه انکے ساتهه رهتي ھے ' اور جهاں جائیں انکے ساتهه ساتهه حرکت کرتي ھے - نه تو کبهي انپر تاریکي چها سکتي ھے ' اور نه انکے لیے ٹهوکر اور گمراهي ھے -

[بقیه مضمون کے لیے صفحه ۱۷ ملاحظه هو]

ریڈیم اور اسکے اثرات

(از جناب مولوی محمد عبد الله صاحب وکیل
سکریٹری انجمن اصلاح تمدن - ناندیر - دکن)

عجائب زار کائنات جن معجزہ نما اشیا سے معمور ہے' انمیں ایک عجیب شے ریڈیم بھی ہے جو ایم - کوری آف پیرس (M. Curie of Paris) نے اپنے مرنے سے آٹھہ سال پیشتر سنہ ۱۸۹۸ ع میں دریافت کیا تھا - ریڈیم خالص سونے سے تین هزار مرتبہ زیادہ رزنی ہے' اوسکا رنگ معمولی ٹیبل سالٹ (نمک) کے مانند ہے - ابتک صرف چند اونس ریڈیم زمین سے نکالا اور صاف کیا گیا ہے -

چند دن ہوے امریکہ کے رسالہ میکلیورس میگزین (Macluras Magzine) نے وہ گفتگو شائع کی تھی ' جو مسٹر کیلیو لینڈ موفٹ (Mr. Clevelrss moffet) اور ایم - کوری اور اوسکے لیبوریٹری اسسٹنٹ مسٹر ایم - ڈین (M. Danve) میں ہوئی تھی - رسالہ مذکورہ سے اوسکا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے - یقین ہے کہ قارئین کرام کی دلچسپی کا موجب ہوگا :

" مسٹر موفٹ " جب ایم - کوری سے ملے تو اُنہوں نے اس موقع سے فائدہ اُٹھا کر اُسکے مددگار مسٹر ڈین سے چند ابتدائی سوالات ریڈیم کے متعلق کیے - مسٹر موفٹ اگرچہ ریڈیم کے تمام حالات کا مطالعہ کرچکے تیے' با ایں همہ یہ سوالات اسلیے لیے کہ وہ ریڈیم کے حالات ایسی زبان سے سننا چاھتے تیے جو اُسکے متعلق نہایت صحیح ترین معلومات بیان کرنیکا حق رکھتی ہے -

مسٹر موفٹ — کیا یہ سچ ہے کہ ریڈیم سے حرارت اور روشنی همیشہ اور مسلسل پیدا ہوتی رهتی ہے اور یہ کہ وہ ایک بے اندازہ قوت کا منبع ہے ؟

مسٹر ڈین — ہاں یہ بالکل سچ ہے کہ صاف شدہ ریڈیم بغیر کسی مضر اثر کے پیدا کیے' ہماری ایجاد کردہ خوشنما آلات کے ذریعہ روشنی اور حرارت دونوں پیدا کرتا ہے -

مسٹر موفٹ — کیا یہ روشنی چمکتی ہوئی ہوتی ہے ؟

ایم ڈین — ہاں یہ روشنی بالکل چمکتی ہوئی ہوتی ہے -

ایم - کوری آپکو اسکی روشنی بتلائینگے -

مسٹر موفٹ — کیا دوسرا شخص اسکو نہیں بتلا سکتا ؟

ایم - ڈین — اسکے متعلق اگرچہ بہت سے نظریے قائم کئے کیے ہیں لیکن اُنکے ذریعہ بتلانا کسیقدر مشکل ہے -

ایم - ڈین نے مسٹر موفٹ سے ریڈیم کی چند اور تاثیرات کا ذکر کیا جو نہایت ہی عجیب ہیں - علاوہ روشنی اور حرارت کے اس عجیب دھات سے تین قسم کی نا معلوم شعاعیں بھی نکلتی رهتی ہیں' اور جس سرعت کے ساتھہ روشنی حرکت کرتی ہے' اوسی سرعت سے یہہ بھی حرکت کرتی ہیں- اگر ان شعاعونکو خاص طریقے سے استعمال کیا جاے تو حسب ذیل اثار پیدا کرتے ہیں :

ان شعاعونکے اثار مفید اور مضر دو قسم کے ہوتے ہیں -

مفید آثار :

(۱) زندگی کو قوت بخشتا ہے -

(۲) ایسے جراثیم کو ہلاک کرتا ہے جو زندگی کے لیے خطرناک ہیں - کسی درد کا خصوصاً خوفناک (Lupus) کا نہایت عمدہ علاج ہیں -

مضر آثار :

(۱) جسم میں نا قابل محسوس درد پیدا کرتا ہے -

(۲) زندگی کو فنا کردیتا ہے -

دوسرے دن مسٹر موفٹ نے دیکھا کہ ایم - کوری ایک چھوٹے سے چینی کے برتن پر جھکے ہوے ہیں جسمیں سات سو گرین ریڈیم آہستہ آہستہ گھولا جا رہا ہے - مسٹر موفٹ کے دریافت کرنے پر اونہوں نے کہا کہ ریڈیم کو غلیظ دھاتوں سے پاک کرکے خالص ریڈیم اسی طرح حاصل کیا جاتا ہے - لیبوریٹریوں دار التجارب یا معمل میں ماہرین کی آزمایش کیلیے ریڈیم کی انتہائی صفائی اور اسمیں بلور کی سی چمک پیدا کرنے میں سخت احتیاط کی ضرورت ہے' کیونکہ اُسکے ضائع ہوجانے کا خوف ہر وقت دامنگیر رہتا ہے- چنانچہ اسی بے احتیاطی کی وجہ سے چند ہفتہ پیشتر مجھہ سے ½۱ گرین ریڈیم ضائع ہوچکا ہے - یہ ضائع شدہ ریڈیم ایک چھوٹی سی نلکی میں رکھا ہوا تھا - یہ نلکی ایک دوسری نلکی میں ڈالکر اُسمیں سوراخ کردیا گیا تھا - ان دونوں نلکیوں کو ایک برقی انگیٹھی پر رکھکر گرم کرنا شروع کیا - جب دو ہزار درجہ تک حرارت پہونچ گئی تو یکایک دونوں نلکیاں ٹوٹ گئیں اور یہ گراں بہا شے ضائع ہوگئی- بظاہر میری غفلت کے سواء اس حادثہ کا اور کوئی سبب معلوم نہیں ہوتا -

مسٹر موفٹ نے پھر دریافت کیا کہ جب ریڈیم میں صلابت آجاتی ہے تو کیا وہ اپنی شکل بدلدیتا ہے ؟ ایم- کوری نے جواب دیا کہ نہیں' اُسوقت بھی اُسکی شکل بلور کے سفید ٹکرے کے مانند ہوتی ہے' اور سفید سفوف میں صاف کرنے کے بعد معمولی نمک کی طرح معلوم ہوتا ہے - ریڈیم کے چند ٹکرے یہاں پڑے ہیں - اُنکے دیکھنے سے تم پر واضح ہوجائیگا -

اب پروفیسر کوری نے ریڈیم کی شعاعوں کے آثار دکھلانے کے لیے میز کے خانے سے شیشہ کی ایک چھوٹی نلکی نکالی جسکے اندر سفید سفوف تھا' نلکی دیا سلائی سے زیادہ موٹی نہ تھی - اس کے دونوں طرف مہریں لگی تھیں اور اُسپر سیسے کی ایک تہ چڑھی ہوئی تھی - سیسہ نلکی پر اس غرض سے چڑھایا گیا تھا کہ جب کوئی شخص نلکی کو پکڑے تو اُن مضر شعاعوں سے محفوظ رہے جو ہر وقت نلکی سے نکلتی رہتی ہیں - سیسہ مضر شعاعوں کو روکدیتا ہے - پروفیسر نے کہا کہ نلکی کے اندر ریڈیم ایک مضطرب حالت میں رہتا ہے اور اسکی حرارت ۵,۰۰۰,۰۰۰ درجہ ہوتی ہے - اگر میں اسکو تمہارے ہاتھہ یا جسم کے کسی دوسرے حصے پر رکھدوں تو تم اس حرارت سے واقف ہوجاؤ گے -

مسٹر موفٹ — مجے تو کچھہ حرارت محسوس نہیں ہوتی -

پروفیسر — بے شک' ابھی محسوس نہیں ہوگی اور جب کہ ریڈیم کو میں نے یے بار ہوا تھا تو مجے بھی محسوس نہیں ہوئی تھی -

یه کهکر پروفیسر نے اپني قمیص آتاري اور اپنا بازو مجهے دکهلایا جسمیں زخم کي وجه سے ابهي تک سرخي اور گهرا داغ موجود تها -

اسي سلسلـه میں انهوں نے اپنے دوست پروفیسـر بیکـرل (Pro. Becquerel) کا تجربه بیان کیا که وه لندن کے سفر میں اپنے تجارب دکهلا نے کے لیے ریڈیم کی ایک نلکي اپني واسکٹ کي جیب میں رکهکے لیگئے - اثناسه سفر میں تو انهیں کچهه تکلیف نهیں هوئي - لیکن دو هفته کے بعد پروفیسر نے دیکها که جیب کے نیچے کي جلد سرخ هوگئي هے اور جهڑ رهي هے - آخر کار اس جگهه ایک گهرا اور تکلیف ده زخم هو گیا جو کئي هفته تـک اچها نه هوا - ریڈیم کے ان زخموں میں یه ایک عجیب خاصیت پائي جاتي هے که شعاعوں کے اثر کرنے کے بعد وه ایک عرصه تـک بالکل نظر نهیں آتے !

مسٹر موفٹ نے ایم - کورے سے دریافت کیا که کیا اسوقت بهي ریڈیم حرارت اور روشني پیدا کرتا هے ؟

ایم - کوري — بے شک' روشني اور حرارت دونوں پیدا کرتا هے - روشني کے تجربه کے لیے میں تمهیں ایک تاریک کوٹهري میں لیجاؤنگا اور وهاں اسکی روشني دکهاؤنگا - حرارت کے متعلق جو دریافت کرنا چاهتے هو تو تهرمامیٹر کے ذریعه تم معلوم کرسکوگے که به نسبت اطراف کي هوا کے ریڈیم کي نلکي ڈیڑه درجه زیاده گرم هے !

مسٹر موفٹ — کیا یه نلکي همیشه اتني هي گرم رهیگي ؟

ایم - کوري — جهانتک مجهے علم هے یه همیشه گرم رهیگي - اب میں اس نلکي کو یونهی رکهه دیتا هوں اور تم دیکهوگے که منجمد ریڈیم خود بخود رقیق هوتا چلا جائیگا -

مسٹر موفٹ — یه همیشه رقیق هوتا رهتا هے ؟

ایم کوري — میں اپني تجربه کے بناء پر کهه سکتا هوں که یه همیشه هوتا هے -

اسکے بعد پروفیسر ایم - کوري مجهے ایک تاریک حجره میں لے گئے ' اور میں نے نلکي سے نهایت صفائي کے ساتهه روشني نکلتے دیکهی - یه روشنی اتني چمکتي هوئي تهي که ایک مطبوعه کتاب بآساني پڑهي جاسکتي تهي - پروفیسر نے کها که $\frac{1}{10}$ گرام ریڈیم پندره مربع انچ سطح زمین کو روشن کردیتا هے جو پڑهنے کے لیے بالکل کافي هے - اسي طرح ایک کیلوگرام (۲ ، ۲) پونڈ ریڈیم میں تیس مربع فیٹ رقبه کا حجره روشن هوجاتا هے - یه روشني اور زیاده چمکنے لگے اگر سلفائڈ اف زنک کے پردے ریڈیم کے نزدیک رکهے جائیں - لیکن اس قسم کی روشني کے پیدا کرنے کے لیے بهت صرف هوتا هے - کسي آبادي میں اگر ریڈیم کی روشني کیجاے ' تو وه آبادي فالج اور دوسري اعصابي امراض میں مبتلا هو جائیگي - اور اسي وجه سے آینده ایک زمانے تک ریڈیم کي روشني صرف تجربه گاهوں کے عجائبات هي میں رهیگي -

کچهه دیر تاریک حجره میں ٹهیرنے کے بعد ایم - کوري نے ریڈیم کي نلکي دبیز کاغذ میں لپیٹ کر مسٹر موفٹ کے هاتهه میں دیدي اور کها که آنکهیں بند کر کے اس نلکي کو اپني پلکوں پر رکهو اور زور سے دباؤ - مسٹر موفٹ نے انکے کهنے پر عمل کیا اور انکو آنکهه کے بیروني حصے میں وسیع روشني کا اثر محسوس هونے لگا - ایم - کوري نے انکو یقین دلایا که یه روشنی آنکهه کے بیروني جانب نهیں بلکه اندروني حصه میں هے - پروفیسر نے مسٹر موفٹ کو هدایت کي که ریڈیم کي نلکي کو زیاده عرصه تک پلکوں پر نرکهے کیونکه اسکا نتیجه یهه هوگا که یا تو بصارت کو سخت صدمه پهنچیگا یا بصارت بالکل جاتي رهیگي - دوسرا تجربه ریڈیم کو پیشاني پر رکهکر کیا گیا - اس مقام پر بهي باوجود آنکهیں بنـد هونیکي مدهم روشني کا اثر نظر آنے لگا - شعاعوں نے سرکي هڈیوں میں سے نفوذ کر کے آنکهه کے ڈهیلے پر اپنا اثر ڈالاتها -

ریڈیم کي شعاعیں ابتک امراض چشم میں استعمال کي گئي هیں ' اور موتیا بن کي تشخیص کا نهایت عمده ذریعه ثابت هوئي هیں' ان سے معلوم هو جاتا هے که رتینا (Retina) بے نقص' هے یا نهیں' اور عمل جراحي کهاں تک کامیاب هو گا ؟

موتیا بن کي وجه سے اگر کسي شخص کي بصارت جاتي رهي هے اور وه ریڈیم کي روشني میں دیکهه سکتا هے' تو اسکي بصارت واپس هوسکتي هے - اگر ریڈیم کی روشني میں بهي نهیں دیکهه سکتا تو بصارت کي واپسي کي امید نهیں -

ابتک زمین سے بهت کم ریڈیم نکلا هے' اور ایم - کوري کو زمین کے اندر زیاده مقدار میں ریڈیم موجود هونیکے متعلق شک هے - انکا بیان هے که قرب و جوار کي کانوں میں ریڈیم اتني کم مقدار میں پایا جاتا هے که کئی سو مربع گز چٹانوں میں کهیں کهیں اسکے آثار پاے جاتے هیں -

کان سے ریڈیم نکالنے کي اجرت بهی اسکے نکالے جانے میں مانع هے -

الهـــلال :

ریڈیم کے متعلق الهلال کي دوسري جلد میں ایک مفصل مضمون نکل چکا هے' جسمیں بتلایا هے که کیونکر ڈاکٹر ایم کوري اپنے انکشافات میں کامیاب هوا ؟ قارئین کرام اسپر بهي ایک نظر ڈال لیں -

باب الـصحۃ و تـدبیر الـمـنـزل

خطــرنـاک مکهــي !

ان الله لا يستحي ان يضرب مثلا ما بعوضة (٢ : ٢٤)

حال میں مکهیوں کے متعلق ڈاکٹر اڈورڈ راس کي تحقیقات نے علمي و طبي حلقوں کو اس موضوع پر خاص توجه دلائي هے - ڈاکٹر موصوف مشهور سر رونا لڈ راس کے بهائي هیں اور علم الجراثیم (بکٹریوالوجي) کے مسایل کي تکمیل و تحقیق سے خاص دلچسپي رکهتے هیں -

ایک مختصر سا مضمون انکا "گریفک" میں نکلا هے جسمیں عام پبلک کي واقفیت کیلیے سرسري طور پر اپني تحقیقات کی طرف اشارہ کیا هے - هم اسکا خلاصه مع ایک دلچسپ تصوبر کے شائع کرتے هیں - (الهــلال)

(تندرستي کا جهاد)

سائنس کے تجارب سے یه بات ثابت هوگئی هے که گهر کي معمولي مکهیاں سخت خطرناک چیزیں هیں - یهي هوائي سیّاح هیں جو ایک شخص کي بیماري دوسرے تک لیجاتي هیں ' اور اسلیے اسقدر حقیر نهیں هیں جسقدر که عام طور پر سمجها جاتا هے - هر گهر کیلیے جسمیں صحت اور تندرستي کی قیمت محسوس کي جاتي هو' ضروري هے که انکي تعداد کم کرنے کیلیے ایک سخت جهاد شروع کردے ' تاکه وہ بیماریاں جو ایک جگه سے دوسري جگه منتقل هوتي هیں ' کم هوجائیں اور کچهه دنوں کے بعد بالکل معدوم -

(هلاک کرنے کي کوشش)

ایک طریقه ان بیماري پهیلانے والي مکهیوں کے کم کرنے کا یه هے که آنهیں هلاک کردیا جاے ' اور اسي لیے " مکهي مار" کاغذ کا استعمال بهت سے مقامات میں ' خاصکر امریکه کے شهروں میں شروع هوگیا هے - لیکن تجربه سے معلوم هوتا هے که یه چنداں مفید نهیں - اسطرح کے وسائل سے مکهیاں اتني تعداد میں هلاک نهیں هو سکتیں ' جس سے انکي مهیب تعداد میں کوئي بڑي کمي واقع هوسکے - گهراؤ مکهیوں کے بچے گرمي کے موسم میں بهت زیادہ مقدار میں پیدا هوجاتے هیں ' اور انکي هلاکت اور پیدایش کا مقابله کرنے سے پیدائش کي تعداد هرحال میں زیادہ هي رهتي هے -

پس دراصل مارنے کي کوشش کي جگه اس بات کي سعي کرني چاهیے که کسي طرح انکي پیدایش کو کم کیا جاے - کسي بیماري کے علاج سے پیشتر اس بیماري کے نه هونیکي تدبیر هی کیوں نه کی جاے ؟ سب سے بهتر طریقه اس کا یه هے که صفائی کا بهت زیادہ لحاظ رکها جاے - صفائي سے یه فائدہ هوگا که کیڑے آپ هي آپ دور هو جائینگے اور بیماریاں جو اُنکے ساتهه آتي هیں بالکل غائب هوجائینگي - یه طریقه پناما اور نهر سویس کے کنارے مچهروں کے دفعیه کے لیے برتا گیا ' اور نهایت کامیاب ثابت هوا -

(موطن و مولد)

گهراؤ مکهیاں میلي اور گندي جگهوں میں انڈے دیتي هیں - موسم گرما میں ایک مادہ مکهي قریب ڈیڑهه سو انڈے سڑے هوئے پتوں یا مکان کے کوڑے کرکٹ یا غلیظ راستوں میں دیتي هے - ان انڈوں سے کچهه دنوں کے بعد بے شمار چهوٹے چهوٹے کرم پیدا هوجاتے هیں - پانچ دن گذرنے کے بعد انکي شکل چنے کے مانند گول هوجاتي هے - دسویں دن دو پاؤں اور چهه پر مکمل طور پر نکل آتے هیں - اسي کا نام مکهي هے -

نیلے پیٹ والے مکهي بهي اسي طرح انڈے دیتي هے - مگر فرق صرف اسقدر هے که وہ زیادہ تر سڑے هوئے گوشت میں انڈا دیتي هے -

(جراثیم)

گهراؤ مکهي اور چهوٹي مکهي اپنے پاؤنکو مریض مقامات میں آلودہ کرکے بیماري کے کیڑے اپنے ساتهه لے لیتي هے اور غذا کي تلاش میں اوڑتي هے - بیماري کے کیڑے بکثرت اسکے پاؤں میں لپٹے هوتے هیں ' اور اسکي ڈنک بهي مهلک جراثیم کی ایک پوري آبادي هوتي هے - پهر وہ دودهه کے جگ میں ' چاے کی پیالي میں ' روٹي کے ٹکڑے پر' اور هرطرح کی غذاؤں اور انساني جسم و اعضا پر آکر بیٹهتي هے ' اور بغیر قصد کے صدها مهلک کیڑوں کو پهیلا دیتي هے جو فوراً اپنا کام شروع کردیتے هیں - بعض مکهیاں کیڑے کو نگل لیتي هیں - وہ اُس کے رندر جاکر اور بڑهتے هیں اور اسکے بعد جب مکهي بیٹهتی هے تو وهي کیڑے نکل کر جمع هو جاتے هیں !

(ان الله یحب المتطهرین)

هم لوگ تهوڑي سی توجه بهي با قاعدگي کے ساتهه اس طرف کریں ' تو بربادیوں کي اس بهت بڑي فوج سے نجات پاسکتے هیں - هم لوگوں کو چاهیے که اپنے رهنے کے تمام مقامات کو هر طرحکي کثافت اور میلے پن سے پاک کردیں - اگر هم نے ایسا کردیا تو اسکے یه معني هونگے که اپنے دشمنوں کو بیخ و بنیاد سے نیست و نابود کردیا - کیونکه اصلي سوال پیدایش کا هے ' اور مکهي صرف کثافت اور غلاظت هي میں انڈے دیتي هے - هر گرد آلود اور میلي جگه کم سے کم هفته میں ایک بار ضرور هي صاف کر دیني چاهیے -

حال میں اخبارات نے مکهیونکے خلاف اعلان جنگ کیا هے - نیز حفظان صحت کے محکموں کے ڈاکٹر اُن کے دور کرنے کي تدابیر محنت کے ساتهه ڈهونڈ رهے هیں - لیکن جب تک لوگوں کو خود صفائي کي طرف توجه نهوگي ' یه کوششیں کچهه مفید نهیں هو سکتیں -

هم لوگوں میں سے هر شخص مکھي کے مقابلے میں حصہ لے سکتا هے - کیونکہ هم سے هر شخص خواہ وہ کتنا هي غریب هو، اپنے گھروں کو مکھیوں سے پاک رکھہ سکتا هے - هفتے میں ایک بار صبح کے وقت اپنے گھر کو اچھي طرح دیکھہ لو کہ صفائي اور چیزوں کي ترتیب کا کیا حال هے ؟ سب سے پہلے باورچي خانے سے معائنہ شروع کیا جاے - برتن رکھنے کي جگھوں کو دیکھیں، موري خانہ کھلوائیں، جنس اور اشیا کے ظروف کا تجسس کریں - تفتیش اس بات کي هوني چاهیے کہ هر گوشہ صاف هے یا نہیں ؟ اسکے بعد خصوصیت کے ساتھہ گھر کے ان تمام موقعوں کو بذات خاص دیکھنا چاهیے جو کوڑا کرکٹ پھینکنے اور کثافت جمع هونے کي جگھیں هیں - هماري زندگي کي سلامتي کا رشتہ گھر کے انھیں اندھے اور حقیر گوشوں کے هاتھہ میں هے - اگر انکو جلد جلد صاف کرنے کا انتظام کرلیا گیا تو پھر اس معرکے میں فتح هي فتح هے - چاے کي پتیاں اور بچا هوا کھانا پھینک دینا مکھیوں کو انڈے دینے کیلیے بلانا هے - اسکي بڑي احتیاط رکھني چاهیے -

(غطـــو الانا ء !)

ایک بہت بڑا اصولي نکتہ یہ هے کہ کھانے کي هر چیز هر حال میں ڈھانپ کے اور بند کرکے رکھني چاهیے - انھیں کھلا چھوڑ دینا هي اسکا سبب هوتا هے کہ مکھي آکر بیٹھے اور اپنے پانوں کے لپٹے هوے قاتل کیڑوں کو ڈالدے !

(زندگي کا مسئلہ)

صفائي کا مسئلہ زندگي کا مسئلہ هے، اور اس شخص سے بڑھکر کوئي احمق نہیں جو اپني زندگي نوکروں کے اعتماد پر چھوڑ دے -

جنگي جہازوں کا قاعدہ هے کہ هر اتوار کي صبح کو کپتان اور دیگر افسر جہاز کے گوشے گوشے کو صفائي کیلیے دیکھتے هیں - هم لوگوں کو بھي چاهیے کہ اپنے گھر کے کپتان بن جائیں، اور اسي طرح هفتہ میں چند گھنٹے زندگي اور صحت کیلیے صرف کریں -

یہ بھي ضروري هے کہ هم اپنے همسایوں کو مکھیوں کي خطرناک حالت سے اچھي طرح مطلع کردیں اور ان سے التجا کریں کہ وہ بھي همارے مقابلے میں شریک هوں - اسطرح ایک مجموعي طاقت مکھیوں کے دفعیہ میں سرگرم جہاد هوني چاهیے - بچوں کو بھي سکے متعلق ابتدا سے تعلیم دینا نہایت ضروري هے، اور ان صدها تعلیموں سے یقیناً مقدم جو اسکولوں کے اندر دي جاتي هیں -

اگر هم لوگ اپنے گھر کو پاک و صاف راهیں تو همارے بچوں کي صحت اچھي رهیگي، گرمي میں جو بیماریاں بکثرت هوتي هیں بالکل نہ هونگي، ٹائیفوڈ کم هو جائیگا، ڈاکٹر کا بل بھي کم آیا کریگا، گھر کا هر فرد چین اور سکھہ کي زندگي بسر کریگا - خدا اور اسکے بندے، دونوں کي خدمت صرف تندرست آدمي هي کرسکتا هے - بس آؤ، هملوگ اسي کے مطابق عمل کریں !

(مـــلاحظـــات)

آج جبکہ علوم کي انتہائي ترقیات و کشفیات سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا هے کہ مکھیوں سے غذا کو بچانا چاهیے، اور سخت تاکید کي جا رهي هے کہ غذا کو ڈھانپ کر رکھا کرو، تو آن احادیث نبویہ کو بھي بلا پڑھ لینا چاهیے جن میں نہایت اصرار سے تاکید کي گئي هے کہ کوئي چیز کھانے کي کھلي نہ رکھو -

اس قسم کي احادیث بکثرت وارد هیں، اور عموماً کتب حدیث کے ابواب اطعمہ و آداب اکل و شرب میں درج کي گئي هیں - بعض کتابوں میں " تغطیۃ الاواني " کا مستقل باب رکھا گیا هے اور اسکے تحت میں اس قسم کي تمام حدیثیں جمع کردي هیں - ان سب پر نظر ڈالنے کیلیے بہترین کتاب جمع الجوامع هے - امام غزالي نے بھي احیاء میں ذکر کیا هے - هم صرف بخاري و مسلم کي ایک متفق علیہ حدیث یہاں نقل کردیتے هیں :

جاء رجـل من الانصار باناء	آنحضرت (صلعم) کي خدمت میں
من لبن الى النبي صلى	ایک شخص برتن میں دودھ لایا -
الله علیه و سلم - فقـــال	آپنے دیکھکر فرمایا کہ تونے اسے ڈھانکا
الا خمـــرتـــه و لـــو ان	نہیں - کسي تنکے هي سے سہي -
تعـــرض علیـه عـــوداً -	لیکن ڈھانک دینا ضروري هے !

اسکے علاوہ متعدد حدیثوں میں " غطو الاناء " (یعني برتنوں کو ڈھنکا هوا رکھو) بھي آیا هے -

اس سے همارا مقصود اُس مسلک کو اختیار کرنا نہیں هے، جو آجکل کے بعض مصنفین و اهل قلم حضرات کا هر نئي تحقیق کو کسي قدیمي تعلیم سے تطبیق دینے کا هے - اکثر صورتوں میں ایسي کوششیں محض بے معني و لغو هوتي هیں - هم صرف یہ دکھلانا چاهتے هیں کہ احادیث نبویہ میں مفید تعلیمات کا بہت بڑا حکیمانہ ذخیرہ موجود هے -

(مـــرقـــع)

اس مضمون کے ساتھہ ایک تصویر بھي دي گئي هے، جسمیں دکھلایا هے کہ مکھي کیونکر انڈے دیتي هے اور مہلک کیڑے کس طرح اسکو اپني قاتل سیاحت و نفوذ کا مرکب بناتے هیں ؟ تصویر میں جابجا نمبر دیدیے هیں - یہاں انکی تشریح کردي جاتي هے - تصویر سامنے رکھہ لیجیے :

(۱) مکھي کے انڈے اپني اصلي مقدار میں -

(۲) مکھي کے بچے انڈوں سے نکل رهے هیں -

(۳) مکھي کے بچے -

(۴) انڈے اصلي حالت سے بہت بڑا کرکے دکھلاے هیں -

(۵) مکھي کے پانوں جن میں بیماري کے خورد بیني کیڑے (میکروب) لپٹ جاتے هیں - دونوں جانب پرونکے نیچے اُسکي ٹانگیں دکھائي دیتي هیں - ٹانگونکے سروں پر × کا نشان بنا دیا هے - اسي طرح سامنے کي چار ٹانگوں کے سروں پر بھي یہي نشان هے - نیز منہ کے سامنے بھي نشان دیا هے - یہ تمام مقامات خورد بیني کیڑوں کے جمع هونے کے هیں -

(۶) یہ بیماري کے خورد بیني کیڑوں کي صورت هے - انکے اصلي جسم کو کئي سو مرتبہ بڑا کرکے دکھلایا هے -

(۷) مکھي کي زبان - اصل سے بدرجہا بڑي کرکے دکھلائي هے -

(۸) مکھي کي زبان کا وہ حصہ جو خورد بیني کیڑوں کو جمع کرتا هے -

(۹) خورد بیني کیڑے لپٹے هوے هیں -

(۱۰) مکھي کا پانوں - اصل سے بدرجہا بڑا کرکے دکھلایا هے -

عالم اسلامي

جديد عثماني كارخانه هاے صناعي

جدہ میں آب شور کو شیریں بنانے کا کارخانه

جدہ سے سرزمین حجاز کي سرحد شروع هوتي هے ' جهاں آب شیریں همیشه سے ناپید هے - مکۂ معظمه اور مدینه منورہ (زاد الله شرفهما) میں چند کنووں اور نهر زبیدہ کے سوا اور کوئي منبع آب نهیں - جدہ اگرچه ساحلی مقام هے لیکن سمندر کا نمکین پاني پینے کے کام میں نهیں آسکتا -

دولۃ عثمانیه نے سرزمین حجاز کي ترقي واقتصاد پر از سرے نو توجه شروع کردي هے - اس سلسلے میں ایک قابل ذکر شے سمندر کے پاني کو میٹھا پانی بنانے کا دخانی کارخانه هے جو نهایت وسیع پیمانه پر قائم هوا هے - اور اب بغیر صرف و مشقت کے صدها گیلن میٹھا پانی هر شخص حاصل کر لے سکتا هے -

یه تینوں تصویریں اسی کارخانے کي هیں - پهلي تصویر کارخانے کے ایک خاص حصه کو نمایاں کرتي هے' جهاں پاني لینے والوں کا هجوم هے - دوسري تصویر کارخانے کے آلات اور مشینري کا نمونه دکهلاتي هے' جهاں سمندر کے پانی سے نمک نکال لیا جاتا هے' اور چند لمحوں کے اندر پاني میٹھا هو جاتا هے -

تیسري تصویر صناعي آب شیریں کا مرکزي حوض هے جهاں هر وقت پانی موجود رهتا هے' اور اهل شهر میں تقسیم هوتا هے -

[بقیه مقالات صفحه ١٦]

پس اُس ایۃ میں " اصحاب النار " کي نسبت جو یه کها هے که انکے چهروں پر تاریکي چها جائیگي ' تو یه ٹهیک ٹهیک " اصحاب الجنۃ " کي اس حالت کے مقابلے میں هے جو پچهلي آیتوں میں بیان کي گئي هے : نورهم یسعي بین آیدیهم و بایمانهم !

آیۃ متذکرۂ متن کے متعلق ایک آور نکته بهي قابل درس وفهم هے جسپر توجه دلاے بغیر نهیں رهسکتا - فرمایا که " للذین احسنوا الحسنیٰ و زیادۃ " جن لوگوں نے نیکي اور بهلائي کے کام کیے ' انهیں ویسا هي نیک اجر بهي ملیگا - نیز اس سے بهي کچهه زیادہ - یعني جسقدر عمدہ کام کیے هیں انکے مطابق تو نتائج حاصل هي هونگے ' لیکن اسکے علاوہ بطور لطف و مرحمت کے بهي بهت کچهه عطا کیا جائیگا -

اس آیۃ کریمه میں نیکي کے بدلے نیکی کی مقدار سے کهیں زیادہ معاوضه ملنے کي بشارت دي هے' لیکن دوسري آیت میں جب برائي اور بد عملی کا ذکر کیا هے تو وهاں صرف اسیقدر هے : " والذین کسبوا السئیئات جزاء سئیۃ مثلها - جن لوگوں نے برائي حاصل کي تو جیسي برائي کي ' ویسا هي اسکا بدله بهي پائینگے -

یهاں " زیادۃ " نهیں کها بلکه " مثلها " کا لفظ کها - جس سے ثابت هوا که نیکي کا بدله نیکي کے مقدار سے زیادہ ملیگا ' پر بدي کیلیے اتني هي سزا هوگي جتني که بدي کي گئي هے - اُسي قسم کي هوگي جس قسم کي وہ بدي تهي -

الله کي عدالۃ حقه کا یهي اصول لطف و مرحمت هے - وہ نیکي کے معاوضه میں فیاض و رحیم هے ' لیکن بدي کي سزا دینے میں صرف عادل - اگر ثواب کی طرح عذاب میں بهی یه " زیادتي " کا اصول عمل میں آتا ' تو نهیں معلوم اس معصیت سراے عالم کا کیا حال هوتا ؟ شاید ایک هستي بهی زمین پر باقی نه رهتي - کمال قال سبحانه :

ولو یواخذ الله الناس بظلمهم ما ترک علیها من دابۃ ولکن یوخرهم الی اجل مسمی (١٦ : ٦٣)

اور اگر الله انسانوں کو انکے ظلم و گناہ پر پورا پورا پکڑتا اور سزا دیتا تو زمین پر ایک حیوان بهي باقي نه رهتا اور اپني بد اعمالیوں کي پاداش میں سب کے سب برباد و هلاک هوجاتے - لیکن وہ عفو و درگذر سے کام لیتا هے اور انکے معاملے کو چهوڑ دیتا هے - یهاں تک که انکے کاموں کے قدرتي نتائج کے ظهور کا وقت آجاے اور وهي سزا انکے لیے بس کرتي هے !

قران حکیم میں دوسري جگه اسے کهول کر بالکل واضح کر دیا هے :

من جاء بالحسنۃ فله عشر امثالها ' و من جاء بالسئیۃ فلا یجزي الا مثلها - (٦ : ١٦٠)

جو شخص نیکي اور بهلائی کے ساتهه همارے سامنے آئیگا تو اُسکا بدله دس گنا زیادہ ملیگا - اور جو بدي لیکر آئیگا تو اسکے لیے کچهه زیادتي نهوگي ' بلکه ٹهیک ٹهیک اتني هي سزا پائیگا جتنی که اس نے بدي کی هے !

اسي طرح سورۂ نمل اور سورہ قصص میں کها : من جاء بالحسنۃ فله خیر منها (٢٧ : ٨٩ و ٢٨ : ٨٤)

کاش " البصائر " نکلتا اور مباحث کلام الله کیلیے کافی میدان بحث و نظر هاتهه آتا - اسطرح ضمناً نه توجه بهرکر لکها جاسکتا هے ' اور نه کوئی مرتب اور منظم سلسله شروع هوسکتا هے -

خصـــايـص مقدسة الهـــلال

طرز دگراں و داع کردی ! * طرز دگر اختـراع کـردي !

آپ جیسے بلند نظر اور مستقل خیال بزرگ کیخدمت میں دفعة کچهه عرض کرنیکي جرات کرنا شاید نتیجه خیز نہیں هوسکتا - جب سے که صدا بصحرا کے عنوان سے الهلال میں مضمون شایع هوا هے ' میں مضطرب رها هوں اور سخت متفکر - چاهتا رها که کچهه عرض کروں ' مگر مانع گذارش یه فکر رهي که غرض کروں تو کیا عرض کروں ؟ ابتک جسقدر مکاتیب اس بارے میں شیفتگان و دلدادگان هلال کے شائع هوچکے هیں ' اُنمیں صاحبان همت و حیثیت کیا کیا کچهه نه کرچکے ' اور اب کیا باقي رهگیا هے جسکے عرض کرنے کے لیے میں اپنے قلب کو مضطر پاتا هوں ؟

هلال کا هر نمبر جب نظر افروز چشم نظارہ گیاں هوتا هے تو اپنے ساتهه کچهه جملے ' کچهه الفاظ ایسے بهي رکهتا هے جسکے خیال سے قلب کا کچهه عجیب حال هوجاتا هے - خصوصاً نمبر ۲۱ دیکهنے کے بعد عرض حال کیلیے مجبور هوگیا هوں -

میں ایک نہایت ناچیز حیثیت رکهتا هوں - الحمد لله که خداے کریم نے جمع مال کی فکر سے مجهے آزاد رکها هے - الهلال عرصه سے بالالتزام دیکهتا هوں ' مگر کسي خریدار سے مانگ کر - الهلال کے پہونچنے کا دن جب آتا هے تو خریدار صاحب کے مکان پر جاتا هوں اور اکثر ایسا هوتا هے که یا تو وہ نہیں ملتے یا پرچه نہیں ملتا هے - ادهر شوق و اشتیاق کا یه تقاضا ' ادهر بے بضاعتي کا یه حال که میں بقیمت اُسے خـرید نہیں سکتـا ! بالاخر جنوري سنه ۱۴ع سے ادارۂ الهلال نے مجهے اطلاع دي که تمهارا چندہ وصول هوگیا - آیندہ پرچه پہونچیگا - اب خریداران الهلال کي آستاں بوسي موقوف هوئي اور ڈاکخانه کي حاضري مقرر هوگئي :

خود هي چلکر نه بلا لائیں گر آنے میں هے دیر !

پرچه پہونچنے میں جب کبهی ایک روز کي دیر هوجاتي هے تو عرض نہیں کیا جا سکتا که وہ انتظار کس درجه شدید هوتا هے ؟ اور اگر دو پرچے ایک ساتهه آنے کا حال معلوم هو تو دوسرا هفته بڑي هي دقت سے ختم هوتا هے -

پس جس محبوب و مطلوب کي تلاش میں کوچه گردي کرني پڑتي هو ' جس حسن مجسم کا یکروزہ فراق بهي بیتاب کردیتا هو ' جس محبوب رنگیں ادا کي چند روزہ جدائي آنکهونکو انتظار کا روگ لگا دیتي هو - یعني جس شاهد مقصود کي چند لمحوں یا چند دنوں کي مفارقت بهي برهم زن متاع هوش و خرد هو ' خدارا ' انداز کیجیے که اُسکے فراق دایمي کا خیال دل و دماغ پر کیا کیا بجلیاں نه گراتا هوگا ؟ پهر یه حالت میري هي نہیں هے بلکه خریداران الهلال کے بیشتر حصے کا بعینه یہي حال هے :

هم هوے تـم هوے که میر هـوے
انہیں زلفونکے سب اسیر هـوے

مشاهدات کي بنا پر کہنا پڑتا هے که الهـــلال ایک هي مقبول انام اور محبوب خواص و عوام پرچه هے اور لوگ اُسے حرز جاں بنا کر رکهتے هیں - میں نے اُسکا کوئی ورق ناکارہ هوتے نہیں دیکها - کوئي حصه ناقابل حالت میں نہیں پایا - هاں یه اکثر دیکها هے که شوقین طبع اور نفاست پسند لوگ نہایت خوشنما و بیش قیمت جلد بندي کراکے اپنے کتب خانے میں ایک ممتاز اضافه کرلیا کرتے هیں - موجودہ عالم اسلامي کی هر چهپنے والي شے میں جو شرف و قبولیت عامه اسکو حاصل هے ' وہ عدیم النظیر و بدیع المثال کہا جا سکتا هے - هر بات کي کوئي وجه ضرور هوا کرتي هے - محبت کسي شے کي بلحاظ اُسکی خوبیونکے هوتی هے - ارباب بصیرت و اصحاب قابلیت کا فرض تها که الهـلال کو نقد نظر سے دیکهتے تاکه بدفعة واحدة اُسکے خصایص و فضایل سامنے آجاتے ' اور اُسکی وہ خوبیاں جو اُسے وحید الوجود و عدیم المثال بنائے هوے هیں ' عام هوجاتیں - میں الهلال کو اپني ناچیز اور ناقص خیال میں

کیسا سمجھتا هوں اور وہ کونسي بعض خوبیاں هیں جو مجھے نظر آتی هیں ؟ مختصراً عرض کرونگا - یہ ایک نہایت ضروري مبحث ہے - ضرورت تھي کہ اسپر تفصیلي نظر ڈالی جاتي اور مشرح لکھاجا تا - مگر با وجود اختصار ملحوظ رکھنے کے تحریر طویل هوئي جاتي ہے ' اور یہ بھی چاهتا هوں کہ جلد سے جلد وہ شائع هوجاے - پس مختصر اشارات عرض کرونگا -

اسلام اور اسلامیونکو خداے کریم و رحیم نے منجملہ بیشمار نعمات و عطاے دیني و دنیوي کے ایک نعمت غیر مترقبہ قران کریم عطا فرمائی ہے جو همارے تمام امراض روحاني و جسماني کي ایک هي دوا و علاج ہے ' اور هماري روزانہ زندگی کا ایک هي قابل تعظیم دستورالعمل ہے - هماري هر ضرورت خواہ وہ دیني هو خواہ دنیوی ' اسي کے زیر حکم هوني چاهیے -

مگر صد حسرت و افســـوس هماری غفلتوں اور گمراهیوں پر ! اس زریں و متبرک اصول کو جب سے هم فراموش کر بیٹھے هیں ' کونسي تباهي ہے جو نازل نہیں هوئي ' اور کونسا حادثہ ہے جو همپر نہیں گذرا ؟ فن طبابت میں تشخیص مرض دشوار ہے اور جب مرض کی تشخیص صحیح هوجاے تو پھر ازالۂ سبب مرض مشکل نہیں رهتا تا - الهلال کي پہلی اور قابل تعظیم خصوصیت یہي ہے کہ اسنے سب سے اول سبب اصلي کي تشخیص کی - اور بلا شبہ الهـلال هي وہ مصلح اعظم و اول ہے جسنے اخباری اجسام میں قران کریم کي روح پھونکدی اور گم کشتگان بادیہ ضلالت کو صراط مستقیم بتا دی - یعنی مدتوں کي سوئی هوئي قوتونکو چند ماہ کے اندر بیدار کردیا ' اور یہي اسکا وہ مسلک محبوب ہے جسپر همیں هزار جان سے نثار هونا چاهیے -

دوسری خصوصیت اسکي امر بالمعروف و نہي عن المنکر کا وعظ ہے - یعنی وہ برائیوں سے بچنے اور بھلائیوں کے اختیار کرنے کي تعلیم و تلقین کرتا ہے - یہي وہ تعلیم ہے جو همارا اساس کار هو تو تمام روگ دور هو جائیں -

تیسری خصوصیت اسکي راہ حق و صداقت میں مجاهدہ و بے نظیر استقلال و ثبات ہے - میں بلا خوف تردید کہہ سکتا هوں کہ اگر اس عصیاں آباد هند میں ایک متنفس بھی اسکے مطابق آواز بلند کرنیوالا باقی نہ رهے ' اور تمام دنیا کي حاکم و قاهر قوتیں اسکي دشمن هو جائیں ' پھر بھی اسکے پاے ثبات و استقلال کو فضل الهي سے جنش نہوگي : و ذلک فضل الله یوتیہ من یشاء !

ان تین عظیم و جلیل خصوصیتوں کے بعد بیشمار خصوصیات اور بھی هیں جو هر هفتہ نئے نئے انداز و کرشمونکے ساتھ جلوہ آرا هوتی هیں -

پھر اسکا طرز نو و جدید ' اسکی رزم و بزم ' اسکی متانت و ظرافت ' اسکی انشاپردازی و بلاغت ' همدردي انام ' خدمات اسلام ' واقفیت عامہ ' تبحر علمي ' علوم و فنون ' بصائر و حکم ' با قاعدہ و منظم اشاعت ' تقسیم ابواب و فصول ' تسمیہ عناوین وغیرہ وغیرہ ' بے شمار خصائص هیں کہ هر صفت کو تمام مطبوعات میں عدیم النظیر و بیمثال پا تا هوں -

اگر مفصل لکھا جاے تو الهلال کي هر هر خوبي بجاے خود ایک مبحث ہے - مختصر یہ کہ وہ امۃ مرحومہ کیلیے چودهویں صدی کی ایک قابل صد فخر و نازش نعمت ہے - اسکي خوبیاں اور فضایل گنانے سے یہ کہیں زیادہ بہتر ہے کہ جنهوں نے ابتک نہ دیکھا هو دیکھیں ' اور پڑھیں ' سوچیں ' اور سمجھیں -

الهلال کے قیام کے مسئلہ کا اختیار آپکو نہیں ' مشتاقان و شیفتگان هلال کو ہے - اگر وہ مالي دقتونسے بند کیا جاتا هو تو جان نثاران هلال کو ایثار مال سے نہ روکیے - ایک طرف تو آپ کي غیور طبیعت کي یہ سختی کہ قبول خدمات سے انکار شدید ' اور دوسري طرف اسکے بند کردینے کي تنبیہ و تہدید !

هم بھی منہہ میں زبان رکھتے هیں
کاش پوچھو کہ مدعا کیا ہے ؟

خریدار نمبر ۴۰۷۳

ہر فرمایش میں الہلال کا حوالہ دینا ضروری ہے

رینلڈ کی مسٹر یز اف دی کورٹ آف لندن

یہ مشہور ناول جو کہ سولہ جلدوںمیں ہے ابھی چھپ کے نکلی ہے اور تھوڑی سی رہگئی ہے - اصلی قیمت کی چوتھائی قیمت میں دیجاتی ہے - اصلی قیمت چالیس ۴۰ روپیہ اور اب دس ۱۰ روپیہ - کپڑیکی جلد ہے جسمیں سنہری حروف کی کتابت ہے اور ۳۱۶ ہاف ٹون تصاویر ہیں تمام جلدیں دس روپیہ میں وی - پی - اور ایک روپیہ ۱۲ آنہ محصول ڈاک -

امپیریل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بہو بازار - کلکتہ

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

پٹن ٹائین

ایک عجیب و غریب ایجاد اور حیرت انگیز ہوا ، یہ دوا کل دماغی شکایتوںکو دفع کرتی ہے - پژمردہ دلونکو تازہ کرتی ہے - یہ ایک نہایت موثر ٹانک ہے جولہ ایکساں مرد اور عورت استعمال کر سکتے ہیں - اسکے استعمال سے اعضاء رئیسہ کو قوت پہونچتی ہے - ہسٹریا وغیرہ کو بھی مفید ہے چالیس گولیونکی بکس کی قیمت دو روپیہ -

زینو ٹون

اس دوا کے بیرونی استعمال سے ضعف باہ ایک بارگی دفع ہو جاتی ہے - اس کے استعمال کرتے ہی آپ فائدہ محسوس کرینگے قیمت ایک روپیہ آٹھہ آنہ -

ہائی ڈرولن

اب نشتر کرانے کا خوف جاتا رہا -

یہ دوا آب نزول اور فیل پا وغیرہ کے واسطے نہایت مفید ثابت ہوا ہے - صرف اندرونی و بیرونی استعمال سے شفا حاصل ہوتی ہے -

ایک ماہ کے استعمال سے یہ امراض بالکل دفع ہو جاتی ہے قیمت دس روپیہ اور دس ٹکیے دوا کی قیمت چار روپیہ -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

ہر قسم کے جنون کا مجرب دوا

اسکے استعمال سے ہرقسم کا جنون خواہ دوبتی جنون ، مرگی والہ جنون ، غمگین رہنے کا جنون ، عقل میں فتور ، بے خوابی و مزمن جنون ، وغیرہ وغیرہ دفع ہوتی - ہے اور وہ ایسا صحیح و سالم ہوجاتا ہے کہ کبھی ایسا گمان تک بھی نہیں ہوتا کہ وہ کبھی ایسے مرض میں مبتلا تھا -

قیمت فی شیشی پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک -

S. C. Roy M. A. 167/2 Cornwallis Street, Calcutta.

ایک بولنے والی جڑی

اگر آپ اپنے لا علاج مرضوں کی وجہ سے مایوس ہوگئے ہوں تو اس جڑی کو استعمال کرکے دوبارہ زندگی حاصل کریں - یہ جڑی مثل جادو کے اثر دیکھاتی ہے - بیس برس سے یہ جڑی مندرجہ ذیل مرضوں کو دفع کرنے میں طلسمی اثر دکھا رہی ہے -

ضعف معدہ ، گرانی شکم ، ضعف باہ تکلیف کے ساتھہ ماہوارجاری ہونا - ہر قسم کا ضعف خواہ اعصابی ہو یا دماغی ، آب نزول وغیرہ -

جڑی کو صرف کمر میں باندھی جاتی ہے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ

ایس - سی - ہر - نمبر ۲۹۵
اپر چیتپور روڈ - کلکتہ

S. C. Har 295, Upper Chitpor Road
Calcutta

عجیب و غریب مالش

اس کے استعمال سے کھوئی ہوئی قوت پھر دو بارہ پیدا ہوجاتی ہے - اسکے استعمال میں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی - مایوسی مبدل بخوشی کر دیتی ہے قیمت فی شیشی دو روپیہ چار آنہ علاوہ محصول ڈاک -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمال سے بغیر کسی تکلیف اور بغیرکسی قسم کی جلد پر داغ آنے کے تمام روئیں اڑجاتی ہیں -

قیمت تین بکس آٹھہ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

آر - پی - گوش

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road, Calcutta.

سنکاری فلوٹ

نین سال کی گارنٹی

بہترین اور سریلی آواز کی ہارمونیم
سنگل ریڈC سے C تک یا F سے F تک
قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیہ
ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیہ

اسکے ماسوا ہرقسم اور ہر صفت کا ہرمونیم ہمارے یہاں موجود ہے -

ہر فرمایش کے ساتھہ ۵ روپیہ بطور پیشگی آنا چاہیے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

امراض مستورات

کے لیے ڈاکٹر سیام صاحب کا اوبھرائین

مستورات کے جملہ اقسام کے امراض - کا خلاصہ نہ آنا - بلکہ اسوقت درد کا پیدا ہونا - اور اسکے دیر پا ہونیسے تشنج کا پیدا ہونا - اولاد کا نہونا غرض کل شکایات جو اندرونی مستورات کو ہوتے ہیں - مایوس شدہ لوگونکو خوشخبری دیجاتی ہے کہ مندرجہ ذیل مستند معالجونکی تصدیق کردہ دوا کو استعمال کریں اور ثمرہ زندگانی حاصل کریں - یعنی ڈاکٹر سیام صاحب کا اوبھرائن استعمال کریں اور کل امراض سے نجات حاصل کرکے صاحب اولاد ہوں -

مستند مدراس شاہو - ڈاکٹر ایم - سی - ننجنڈا راؤ اول اسسٹنٹ کیمیکل اکزامنر مدراس فرماتے ہیں - " میںنے اوبھرائن کو نہایت مفید اور مناسب پایا امراض مستورات کیلیے " -

مس ایف - جی - ویلس - ایل - ایم - ایس - آر - سی - پی اینڈ ایس - سی گوشا اسپتال مدراس فرماتی ہیں : " نمونے کی شیشیاں اوبھرائن کی اپنے مریض پر استعمال کرایا اور بیحد نفع بخش پا " -

مس ایم - جی - ایم - براڈی - ایم - ڈی - (برن) بی - ایس - سی - (لنڈن) سینٹ جان کا اسپتال ارکا کاڈی بمبئی فرماتی ہیں :- " اوبھرائن بہت عمدہ اور کامیاب دوا ہے زنانہ شکایتوں کیلیے جسکو کہ میںنے استعمال کیا ہے "

قیمت فی بوتل ۲ روپیہ ۸ آنہ - نو بوتل کے خریدار کیلیے صرف ۶ روپیہ -

پرچہ ہدایت معہ درخواست آنے پرروانہ ہوتا ہے -

Harris & Co
Chemists, Calcutta,

خوش قسمتی اگر انسان حاصل کرنا چاہے تو " رائے صاحب " ڈاکٹر سی والس کا سیکسوئیل سائنس نامی زبردست بکار آمد و مفید رسالہ کا ملاحظہ کرے - جسمیں صحت و تندرستی اور تمدن کے بیحد نسخے درج ہیں - یہ رسالہ جوان بوڑھے سب کیلیے مفید بلکہ ہادی ہے - اوسپر لطف یہ کہ بالکل مفت یہانتک کے محصول ڈاک بھی نہیں - جلد درخواست ذیل کے پتہ سے روانہ کرو :-

Swasthasahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road, Calcutta.

مرض قبض بھی ایک بلاے بے درمان ہے - اسکی وجہ سے جس جس بڑے امراض کا سامنا ہوتا ہے خدا کی پناہ - اندرونی و جلدی دونوں قسم کے امراض کی جڑ ہے - اسکے لیے نہایت جستجو کے بعد یہ دوا طیار ہوئی ہے - اسکے وجہ سے کوئی مرض کتنا ہی پرانا کیوں نہو - حکماً دور ہوجاتا ہے - قیمت فی شیشی ۴ روپیہ -

(سفید داغ کا لاجواب علاج)

اسکے استعمال سے شفا حکمی طورپر حاصل ہوتی ہے - اس مرض ناپاک کیلیے یہ انمول دوا بیحد محنت سے طیار ہوتی ہے - مایوسو جلد دوڑو موقع نادر ہے اسے حاصل کرو اور ثمرہ زندگانی اوٹھاؤ - قیمت ۴ روپیہ -

White & Co. 50, Tallygunge,
CALCUTTA.

Printed & Published by A. K. AZAD, at the HILAL Electrical Prtg & Publg. House, 14 Mcleod Street, CALCUTTA.

جام جهــان نمــا

— * —

بالكل نئى تصنيف كبهى ديكهي نهوگى

— * —

اس كتاب كے مصنف كا اعلان هے كه اگر ايسي قيمتي اور مفيد كتاب دنيا بهركي كسي ايک زبانميں دكهلا دو تو

ايک هــزار روپيــه نقد انعــام

ايسي كار آمد ايسى دلفــريب ايسي فيض بخش كتاب لاكهه روپے كو بهي سستي هے - يــه كتاب خريد كركويا تمام دنيا كے علوم قبضے ميں كر لئے - اس كتاب سے درجنوں زبانيں سيكهه ليجيے - دنيا كے تمام سر نسته راز حاصل كر ليجيے صرف إس كتاب كى موجودگى ميں گويا ايک بڑي بهاري لائبريري (كتبخانه) كو مول لے ليا -

— * —

هر مذهب و ملت كے انسان كے ليے علميت و معلومات كا خزانه تمام زمانه كي ضروريات كا ناياب مجموعه

— * —

فهرست مختصر مضامين - علم طبيعات - علم هئيت - علم بيان - علم عــروض - علــم كيميا - علــم بــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - گيان سرود - قيافه شناسي اهل اسلام كے حلال و حرام جانور وغيره هر ايک كا حقيقي راز ايسے عجيب اور نرالے ڈهنگ سے لكها هے كه مطالعه كرتے هي دلميں سرور آنكهونميں نور پيدا هو' بصارت كى آنكهيں وا هوں - دوسرے ضمن ميں تمام دنيا كے مشهور آدمى آنكے عهد بعهد كے حالات سوانحعمري و تاريخ - دائمي خوشي حاصل كرنے كے طريقے - هر موسم كيليے تندرستي كے اصول - عجائبات عالم سفر حج مكه معظمه و مدينه منوره كي تمام واقفيت - دنيا بهر كے اخبارات كي فهرست ' آنكى قيمتيں' مقام اشاعت وغيره - بهي كهاته كے قواعد - طرز تحرير انشيا بروے انشاپردازي - طب انساني جسميں علم طب كى بڑي بڑي كتابونكا عطر كهينچكر ركهديا هے - حيوانات كا علاج هاتهى ' شتر ' گائے بهينس' گهوڑا ' گدها بهيڑ ' بكري ' كتا وغيره جانورونكي تمام بيماريونكا نهايت آسان علاج درج كيا هے پرندونكي دوا نباتات و جمادات كي بيمارياں دور كرنا تمام محكمونكے قوانين كا جوهر (جن سے هــر شخص كو عموماً كام پــڑتا هے) ضابطه ديوانى فوجداري ' قانون مسكرات ' ميعاد سماعت رجسٹــري اسٹامپ وغيره وغيره تجارت كے فوائد -

دوسرے باب ميں تيس ممالــک كي بولي هر ايک ملک كى زبان مطلب كي باتيں اُردو كے بالمقابل لكهى هيں آج هى وهاں جاكر روزگار كر لو اور هر ايک ملــک كے آدمي سے بات چيت كرلو سفــر كے متعلق ايسى معلومات آجتــک كهيں ديكهي نــه سنى هونگي اول هندوستان كا بيان هے هندوستان كے شهرونكے مكمل حالات وهاں كى تجارت سير گاهيں دلچسپ حالات هر ايک جگــه كا كرايه ريلوے يكه تگهى جهاز وغيره بالتشريح ملازمت اور خريد و فروخت كے مقامات واضح كئے هيں اسكے بعد ملک برهما كا سفر اور اُس ملک كى معاشرت كا مفصل حال ياقوت كى كان (روبى واقع ملک برهما) كے تحقيق شده حالات وهاں سے جواهــرات حاصل كرنے كى تركيبيں تهوڑے هى دنوں ميں لاكهه پتى بننے كى حكمتيں دلپذير پيرايه ميں قلمبند كي هيں بعد ازاں تمام دنيا كے سفــر كا بالتشريح بيان ملــک انگليند - فرانس - امريكه - روم - مصــر - امــريقه - جاپان - آسٹريليا - هر ايک علاقه كے بالتفسير حالات وهانكى درسگاهيں دخانى

كليں اور صنعت و حرفت كي باتيں ريل جهاز كے سفر كا مجمل احوال كرايه وغيره سب كچهه بتلايا هے - اخير ميں دلچسپ مطالعه دنيا كا خاتمه) طرز تحرير ايسي دلاويز كه پڑهتے هوے طبيعت باغ باغ هو جاے دماغ كے كواڑ كهلجائيں دل و جگر چٹكياں لينے لگيں ايک كتاب منگاؤ اسي وقت تمام احباب كي خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبيوں كے قيمت صرف ايک - روپيه - ٨ - آنه محصولڈاک تين آنے دو جلد كے خريدار كو محصولڈاک معاف -

تصوير دار گهڑي

گارنــٹي ٥ سال قيمت صرف چهه روپے

ولايت والوں نے بهي كمال كر دكهايا هے اس عجائب گهڑي كے ڈائل پر ايک خوبصورت نازنين كي تصوير بني هوئي هے - جو هر وقت آنكهه مٹكاتي رهتي هے ' جسكو ديكهكر طبيعت خوش هو جاتي هے - ڈائل چيني كا' پرزے نهايت مضبوط اور پائدار- مدتوں بگڑنيكا نام نهيں ليتي - وقت بهت ٹهيک ديتي هے ايک خريد كر آزمايش كيجئے اگر دوست احباب زبردستي چهين نه ليں تو همارا ذمه ايک منگواؤ تو درجنوں طلب كرو قيمت صرف چهه روپيه -

آٹهه روزه واچ

گارنــٹى ٨ سال قيمت ٦ چهه روپيه

اس گهڑي كو آٹهه روز ميں صرف ايک مرتبه چابي ديجاتي هے - اسكے پرزے نهايت مضبوط اور پائدار هيں - اور ٹائم ايسا صحيح ديتي هے نه كبهى ايک منٹ كا فرق نهيں پڑتا اسكے ڈائل پر سبز اور سرخ پتياں اور پهول عجيب لطف ديتے هيں - برسوں بگــڑنيكا نام نهيں ليتي - قيمت صرف چهه روپے - زنجير سنهــري نهــايت هي خوبصورت اور بكس همراه مفت -

چاندي كي آٹهه روزه واچ - قيمت - ٩ روپے چهوٹے سائز كي آٹهه روزه واچ - جو كلائي پر بندهسكتي هے مع تسمه چرمى قيمت سات روپے

بجلي كے ليمپ

يه نو ايجاد اور هر ايک شخص كيلئے كار آمد ليمپ ' ابهي ولايت سے بنكر همارے يهاں آئي هيں - نه ديا سلائى كى ضرورت اور نه تيل بتي كي - ايک ليمپ راتكو

اپني جيب ميں يا سرهانے ركهلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفيد روشني موجود هے - رات كيوقت كسي جگه اندهيرے ميں كسي موذي جانور سانپ وغيره كا ڈر هو فوراً ليمپ روشن كر كے خطره سے بچ سكتے هو - يا رات كو سوتے هوے ايكدم كسيوجه سے آنكهه كهل پڑے تو سيكڑوں ضرورتوں ميں كام ديگا - نهايت ناياب تحفه هے - منگوا كر ديكهيں تب خوبي معلوم هوگي - قيمت معه محصول صرف دو روپے ٢ جسميں سفيد سرخ اور زرد تين رنگ كي روشني هوتي هے ٣ روپيه ٨ آنه -

ضروري اطلاع — علاوه انكے همارے يهاں سے هر قسم كي گهڑياں' كلاک اور گهڑيونكي زنجيريں وغيره وغيره نهايت عمده و خوشنما مل سكتي هيں - اپنا پته صاف اور خوشخط لكهيں اكٹها مال منگوانے والوں كو خاص رعايت كي جاويگي - جلد منگوا ليجيے -

منيجر گپتــا اينــڈ كمپنى سوداگران نمبر ٥١٣ - مقــم توهانه - ايس - پى - ريلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

تمام مسلمانوں کو ان کتابوں کا پڑھنا نہایت ضروری ہے

الاســــلام سب سے پہلي بات جو مسلمانوں کے لیے ضروري ہے یہ ہے کہ وہ مذہب اسلام کے عقاید ضروریہ سے واقف ہوں' اور ان کو خدا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق درست رکھیں - کیونکہ اگر عقائد درست نہیں تو اعمال برباد ہیں - آجتک بچوں اور عورتوں کو ایمان و اعتقاد کي باتیں سکھانے کے لیے کوئي کتاب نہیں لکھي گئی تھي - مولانا فتح محمد خان صاحب مترجم قرآن مجید نے الاسلام لکھکر اس ضرورت کو پورا کردیا ہے - خدا کي توحید کا جس کو آمیزش شرک سے پاک رکھنا نہایت ضروري ہے' بچوں کي سمجھہ کے مطابق جیسا عمدہ بیان اس کتاب میں ہے - یقیناً کسي کتاب میں نہیں - علماے کرام نے اس کتاب کو بہت پسند فرمایا' اور نہایت مفید بیان کیا ہے - مولوي نذیر احمد صاحب نے تو انداز بیان سے خوش ہوکر جا بجا الفاظ تحسین سے داد سخن شناسي بھی دي ہے - بعض اسلامی ریاستوں اور انجمنوں نے اسکو اپنے مدارس میں داخل نصاب دیني کردیا ہے - پس اگر آپ اپنے اہل و عیال کو صحیح الاعتقاد اور خالص مومن بنانا چاہتے ہوں تو یہ کتاب انکو ضرور پڑھوا دیجیے - قیمت آٹھہ آنے -

نفائس القصص و الحکایات پہلا حصہ

اس کتاب میں وہ قصے جو قرآن مجید میں مذکور ہیں اردو میں لکھے گئے ہیں - اول تو قصے انسان کو بالطبع مرغوب ہیں' پھر خلاق فصاحت کے بیان فرمائے ہوئے' ناممکن تھا کہ جو شخص کلام خدا سے ذرا بھي محبت رکھتا ہو اور اس کے دل میں قرآن مجید کي کچھہ بھي عزت و عظمت ہو' وہ ان کے پڑھنے یا سننے کي سعادت حاصل نہ کرتا - یہي سبب ہے کہ تھوڑے ہي عرصے میں یہ کتاب اب چوتھي بار چھپي ہے - پڑھنے والا انکو پڑھکر پاکیزہ خیال اور صالح الاعمال بنتا ہے - مسلمانوں کے لیے یہ کتاب نعمت عظمی ہے قیمت چھہ آنے -

نفائس القصص و الحکایات دوسرا حصہ

اس کتاب میں وہ قصے اور حکایتیں جو کتب حدیث میں مرقوم ہیں' انتخاب کرکے اردو میں جمع کي گئي ہیں - اور ان سے بھي وہي فائدہ حاصل ہوتا ہے' جو قرآن مجید کے قصوں سے ہوتا ہے - نہایت پر لطف اور بیش بہا چیز ہے - قیمت پانچ آنے

یہ تینوں کتابیں بہ نشان ذیل دستیاب ہوتی ہیں :

نذیر محمد خان کمپني - لاہور

الہلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اردو' بنگلہ' گجراتي' اور مرہٹي ہفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے تلاشي ہیں تو ایجنسي کي درخواست بھیجیے -

مینیجر

روغن بیگم بہـــار

حضرات اہلکار' امراض دماغي کے مبتلا و گرفتار' وکلا' طلبہ' مدرسین' معلمین' مولفین' مصنفین' کیخدمت میں التماس ہے کہ یہ روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابھي دیکھا اور پڑھا ہے' ایک عرصے کی فکر اور سوچ کے بعد بہتیرے مفید ادویہ اور اعلی درجہ کے مقوي روغنوں سے مرکب کر کے تیار کیا گیا ہے' جسکا اصلي ماخذ اطباے یوناني کا قدیم مجرب نسخہ ہے' اسکے متعلق اصلي تعریف بھي قبل از امتحـــان و پیش از تجربہ مبـــالغہ سمجھي جا سکتي ہے - صرف ایک شیشي ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یہ امر ظاہر ہو سکتا ہے کہ آجکل جو بہت طرحکے ڈاکٹري دیسراجی تیل نکلے ہیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بھي کرتے ہیں آیا یہ یوناني روغن بیگم بہار امراض دماغي کے لیے بمقابلہ تمام مروج تیلونکے کہانتک مفید ہے اور نازک اور شوقین بیگمات کے گیسوؤنکو نرم اور نازک بنانے اور دراز و خوشبودار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کہانتک قدرت اور تاثیر خاص رکھتا ہے - اکثر دماغي امراض کبھي غلبۂ برودت کیوجہ سے اور کبھي شدت حرارت کے باعث اور کبھي کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا ہو جاتے ہیں' اسلیے اس روغن بیگم بہار میں زیادہ تر اعتدال کي رعایت رکھي گئي ہے تاکہ ہر ایک مزاج کے موافق ہر مرطوب و مقوي دماغ ہونیکے علاوہ اسکے دلفریب تازہ پھولوں کي خوشبو سے ہر وقت دماغ معطر رہیگا' اسکي بو غسل کے بعد بھي ضائع نہیں ہوگي - قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک ۵ آنہ درجن ۱۰ روپیہ ۸ آنہ -

بٹیکا

بادشاہ و بیگموں کے دائمي شباب کا اصلي باعث یوناني میڈیکل سایںس کي ایک نمایاں کامیابي یعنی -

بٹیکا ـــ کے خواص بہت ہیں' جن میں خاص خاص باتیں عمر کي زیادتي' جواني دائمي' اور جسم کي راحت ہے' ایک گھنٹہ کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبہ کي آزمایش کي ضرورت ہے -

راما نرنجن تیلہ اور برنہیر انجن تیلا - اس دوا کو میں نے ابا و اجداد سے پایا جو شہنشاہ مغلیہ کے حکیم تھے - یہ دوا فقط ہمکو معلوم ہے اور کسي کو نہیں درخواست پر ترکیب استعمال بھیجي جائیگی -

" ونڈرفل کائیھو " کو بھی ضرور آزمائش کریں - قیمت دو روپیہ بارہ آنہ -

[illegible] پلس اور الکٹریک ریگر پرست پانچ روپیہ ماہ [illegible] محصول ڈاک ۲ آنہ -

یوناني گوٹ پاؤڈر کا سامپل یعني سر کے درد کي دوا لکھنے پر مفت بھیجي جاتي ہے - فوراً لکھیے -

حکیم مسیح الرحمن - یوناني میڈیکل ہال - نمبر ۱۱۵/۱۱۴ مچھوا بازار اسٹریٹ - کلکتہ

Hakim Masihur Rahman
Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta.

[illegible] [illegible] کی [illegible]

(۱) [illegible] قرآن شریف - جس پر بیس روپے والی [illegible] - [illegible] اعراب [illegible] مجلد آٹھ روپے [illegible] [illegible] روپے

(۲) داستان [illegible] پاکستان - [illegible] چار جلد [illegible] چار روپے

(۳) [illegible]ستان عرب [illegible] قیمت سوا روپیہ

(۴) [illegible] الاحادیث مسایل اسلام قیمت بارہ آنے

(۵) اولیای [illegible] بزرگان [illegible] حالات قیمت [illegible]

(۶) [illegible] کلام [illegible] قیمت [illegible] آنے

(۷) [illegible] قیمت [illegible]

(۸) راحت زنان - مستورات کیلئے [illegible] قیمت [illegible]

(۹) مہر افروز - بیگماتی زبان کی شیرینی [illegible] قیمت [illegible] آنے

(۱۰) اتالیق نسوان [illegible] قیمت [illegible]

(۱۱) محاسن النسوان - طرز تمدن سے [illegible] قیمت [illegible]

(۱۲) انقلاب ترکی - قیمت ڈیڑھ روپیہ

(۱۳) سکندر نامہ فارسی مکمل - قیمت [illegible] آنے

(۱۴) آثار دہلی و دربار دہلی - قیمت چھ آنے

(۱۵) طب - اخلاق - ادب - [illegible] وغیرہ کی جملہ کتب [illegible] حمایت الاسلام [illegible] اسلامی

(۱۶) [illegible] - [illegible] درجن

(۱۷) سراج [illegible] فارسی [illegible]

[illegible]

ملنے کا پتہ - جنرل نیوز ایجنسی [illegible]

مسیحا کا
سر کے بالوں کے لیے
نہایت مفید اور خوشبودار

مسیحا انٹی ملریا مکسچر
اکسیر دافع بخار ہر قسم

جہان اسلام

جہان اسلام کے پرچے
دفتر الہلال سے ۳ آنہ کا
ٹکٹ بھیجکر منگوائیں -
منیجر

شہبال

ایک هفته وار مصور رساله - جز خاص دار الخلافت سے ترکی
زبان میں نکلتا هے - ادبي - سیاسي - علمی اور سائنٹفک
مضامین سے پر هے - گرافک کے مقابله کا هے - هر صفحه میں تین
چار تصاویر هوتے هیں - عمده آرٹ کاغذ نفیس چهپائي اور بهترین
ٹائپ کا نمونه - اگر ترکونکے انقلاب کي زنده تصویر دیکهني منظور هو تو
شهبال ضرور منگائیے - ملنے کا پته :

پوسٹ آفس فرنخ بک نمبر ۹ نمبر ۱۰ نمبر ۱۳
Constantinople - استامبول

ایک سنیاسی مهاتما کے دو نادر عطیئه

حبوب مقوي — جن اشخاص کي قوي زائل هوگئے هوں وه
اس دوائي کا استعمال کریں - اس سے ضعف خواه اعصابي
هو یا دماغي یا کسي اور وجه سے بالکل نیست نابود هو جاتا
هے - دماغ میں سرور و نشاط پیدا کرتي هے - تمام دلي
دماغي اور اعصابي کمزوریوں کو زائل کرکے انساني ڈهانچه میں
معجز نما تغیر پیدا کرتي هے قیمت ۵۰ گولي صرف پانچ روپیه -

منجن دندان — دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا هے -
امراض دندان کا قلع قمع کرتا هے - هلتے دانتوں کو مضبوط کرتا هے -
دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑهوں پر ملا جاوے تو بچه دانت
نهایت آساني سے نکالتا هے - منهه کو معطر کرتا هے - قیمت ایک
ڈبیه صرف ۸ آنه -

تریاق طحال — تپ تلي کیلیے اس سے بهتر شاید هي کوئي
دوائي هوگي - تپ تلي کو بیخ و بن سے نابود کرکے بتدریج جگر اور
تلي کي اصلاح کرتا هے - قیمت في شیشي ۱ روپیه ۴ آنه -

ملنے کا پته - جي - ایم - قادري اینڈ کو - شفاخانه حمیدیه
منڈیاله ضلع گجرات پنجاب

هندوستاني دوا خانه دهلي

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستي
میں یوناني اور ویدک ادویه کا جو مهتم بالشان دوا خانه هے وه عمدگی
ادویه اور خوبی کار و بار کے امتیازات کے ساتهه بهت مشهور هوچکا هے -
صدها دوائیں (جو مثل خانه ساز ادویه کے صحیح اجزاء سے بنی هوئی
هیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اِسی
کارخانه سے مل سکتے هیں) عالی شان کار و بار' صفائی' ستهرا پن'
اِن تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظه کریں تو آپ کو اعتراف هوگا که :
هندوستانی دوا خانه تمام هندوستان میں ایک هی کارخانه هے -
فهرست ادویه مفت ([illegible] کا پته)

منیجر هندوستانی دوا خانه دهلی

الهلال کي ششماهی مجلدات قیمت میں تخفیف

الهلال کي شش ماهي مجلدیں مرتب و مجلد هونے کے بعد
آٹهه روپیه میں فروخت هوتي تهیں لیکن اب اس خیال سے که
نفع عام هو' اسکي قیمت صرف پانچ روپیه کردي گئي هے -
الهلال کي دوسري اور تیسري جلد مکمل موجود هے - جلد نهایت
خوبصورت ولایتي کپڑے کي - پشته پر سنهري حروف میں
الهلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیاده کي ایک ضخیم
کتاب جسمیں سو سے زیاده هاف ٹون تصویریں بهي هیں - کاغذ
اور چهپائي کي خوبی محتاج بیان نهیں اور مطالب کے متعلق
ملک کا عام فیصله بس کرتا هے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیه
کچهه ایسي زیاده قیمت نهیں هے - بهت کم جلدیں باقي
رهگئی هیں -
(منیجر)

جهان اسلام

یه ایک هفته وار رساله عربي ترکی اور اردو - تین زبانوںمیں
استنبول سے شائع هوتا هے - مذهبی سیاسي اور ادبي معاملات
پر بحث کرتا هے - چنده سالانه ۸ روپیه - هندوستاني اور ترکوں سے
رشتهٔ اتحاد پیدا کرنیکے لیے ایک ایسے اخبار کي سخت ضرورت
هے اور اگر اسکے توسیع اشاعت میں کوشش کي گئي تو ممکن هے
که یه اخبار اس کمی کو پورا کرے -
ملنے کا پته ادارة الجریده في المطبعة العثمانیه چنبرلي طاش
نمبرهٔ صندوق البوسته ۱۷۳ - استامبول
Constantinople

اڈیٹر الهلال کي راے

(نقل از الهلال نمبر ۱۸ جلد ۴ صفحه ۱۵ [۳۶۱]

میں همیشه کلکته کے یوروپین فرم جیمس مرے کے یهاں سے عینک
لیتا هوں - اس مرتبه مجهے ضرورت هوئي تو میسرز - ایم ان - احمد - اینڈ
سنز [نمبر ۱۵/۱ ریپن اسٹریٹ کلکته] سے فرمایش کي - چنانچه دو مختلف
قسم کی عینکیں بنا کر انهوں نے دي هیں' اور میں اعتراف کرتا هوں که وه
هرطرح بهتر اور عمده هیں اور یوروپین کارخانوں سے مستغني کردیتي هے -
مزید برآں معاملهٔ قیمت میں بهي ارزاں هیں' کام بهي جلد اور وعده کے
مطابق هوتا هے -

[ابو الکلام آزاد ۲ مئي سنه ۱۹۱۴]

صرف اپنی عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمائے پر همارے
لائق و تجربه کار ڈاکٹروں کي تجویز سے اصلي پتهر کی عینک بذریعه وي - پي
ارسال خدمت کي جائیگي - اسپر بهي اگر آپکے موافق نه آئے تو بلا اجرت
بدل دي جائیگي -

عینک نکل کماني مع اصلي پتهر کے قیمت ۳ روپیه ۸ آنه سے ۵ روپیه تک -
عینک رولڈ گولڈ کماني مع اصلي پتهر کے قیمت ۶ روپیه سے ۱۲ روپیه تک
عینک اسپشل رولڈ گولڈ کماني مثل اصلي سونے کے' ناک چوڑي خوبصورت
حلقه اور شاهین نهایت عمده اور دبیز مع اصلي پتهر کے قیمت ۱۵ - روپیه
محصول وغیره ۶ آنه -

ایم - ان - احمد اینڈ سنز تاجران عینک و گهڑي - نمبر ۱/۱۵ ریپن اسٹریٹ
ڈاکخانه ویلسلي - کلکته

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

Telegraphic Address,
" Alhilal Calcutta "
Telephone, No. 648

مقام اشاعت
۷-۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

نمبر ۴ | کلکتہ : چہار شنبہ ۲۷ - شعبان ۱۳۳۲ ہجری | جلد ۵

Calcutta : Wednesday, July, 22 1914.

مولائی مراکش کو فرانسیسی متصل دنیا کا نقشہ دکھلا رہا ہے
کہ اب کس قدر حصہ اسلام کے زیر اثر باقی رہگیا ہے ؟

قیمت فی پرچہ ساڑھے تین آنہ

تار کا پتہ - ادرشہ

نواب ڈھاکہ کي سرپرستی میں

— :*: —

یہ کمپنی نہیں چاھتي ہے کہ ھندوستان کي مستورات بیکار بیٹھي رھیں۔اور ملک کي ترقی میں حصہ نہ لیں لھذا یہ کمپنی مور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتي ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں نٹل کٹنگ (یعنے سپاري تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں ؛

(۲) یہ کمپني آپکو ۱۵۵ روپیہ میں حود باف مورے کی مشین دیگي ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۴۰۰ روپیہ میں ایک ایسي مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جا سکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسی مشین دیگي جسمیں گنجی تیار ہوگي جس سے روزانہ ۲۵روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنـي ہر قسم کے کاتے ہوے اُون جو ضروري ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - آپکا روا نہ کیا ور اُسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ھي بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دي گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

— :*: —

آنریبل نواب سید نواب علي چودھري (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے اُن چیزونکي قیمت اور اوصاف سے بہت تشفي ہے -

مس کشم کماري دیوي - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواري آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

---

نواب نصیر الـممالک مرزا شجاعـت علی بیگ قونصـل ایـران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کو میں جانتا ہوں - یہ کمپنی اس وجہ سے قائم ہوئی ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپنی نہایت اچھی کام کر رھی ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتی ہے - اسکے ماسواے کم قیمتی مشین منگا کر ہر شخص کو مفید ہونے کا موقع دیتی ہے - میں ضرورت سمجھتا ہوں کہ عوام اسکی مدد کریں -

---

چند مستند اخبارات ہند کی رائے

— * —

بنگالی — موزہ جو نہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کمپنی کے بنائے ھوں اور جو سرودیسی میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تھے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - محنت بھی دست کی ہے اور ولایتی چیزوںسے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس مشین ... قیمت ... مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپنی کي چیزیں ... عمدہ ہے اگر آپ انہ موزہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

... سول اورٹ ... -

... اس کمپنی ... آنے ... دیے جاتے -

ادرشہ نیٹنگ ... ایجنسی ... کلکتہ

Telegraphic Address:-"Alhilal" Calcutta.
—— Telephone No. 648.
AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad
14 Mcleod Street,
CALCUTTA.
Yearly Subscription, Rs. 8
Half yearly „ Rs. 4-12

الهلال

مقصد وحید: الامر بالمعروف والنهی عن المنکر

مدیر مسئول و رئیس قلم تحریر
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی
مقام اشاعت
۱۴ - مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلی فون نمبر ۶۴۸
سالانہ ـــ ۸ ـــ روپیہ
ششماہی ـــ ۴ ـــ ۱۲ ـــ آنہ

جلد ٥ کلکتہ: چہار شنبہ ۲۷ شعبان ۱۳۳۲ هجري نمبر ۴
Calcutta: Wednesday July, 22. 1914.

مسئلہ قیام الهلال

اس مسئلہ کا اب ایک قطعي اور آخري فیصلہ کر هي دینا چاهیے - تذبذب میرے لیے بهي تکلیف دہ ہے اور احباب کرام کیلیے بهي -

اس وقت تک جسقدر خطوط اور مضامین اس مسئلہ کے متعلق آے هیں اور جن میں سے بہت تهوڑے خطوط شایع کیے جا سکے ' ان سب کا خلاصہ مندرجۂ ذیل تجاویز هیں :

(۱) الهلال هفتہ وار کو بند کردیا جاے اور اسکي جگهہ الهلال ماهوار یا البصائر ایک ضخیم ترین ماهوار رسالے کی صورت میں شایع هو -

(۲) دو هزار نئے خریداروں کے فراهم هونے کیلیے مدت بڑها دي جاے (اسکي تعمیل کی جا چکي)

(۳) لوگوں سے قیمت کے علاوہ بهي مالی اعانت لی جاے (جزاکم اللہ تعالی)

(۴) الهلال پریس کو ایک مشترکہ کمپني کردیا جاے اور دس دس بیس بیس روپیہ کے اسهام قرار دیے جائیں - (اول تو الهلال جس قسم کا کام کر رہا ہے یہ کمپني کی صورت میں ممکن نہیں - پهر میں اور لوگوں کے روپیہ کا بوجهہ اٹهانے کیلیے اپنے تئیں طیار بهي نہیں کرسکتا - آدمي ملینگے نہیں - پس بحالت موجودہ کمپنیوں کے خواب کو بهلا دینا هی بہتر ہے)

(٥) الهلال کي قیمت بڑها دي جاے (یہ سب کی راے ہے ' لیکن غیر مستطیع خریداروں کیلیے بعض بہ سبب نا واقفیت مصارف ایک ارزاں ایڈیشن نکالنے کي راے دیتے هیں حالانکہ محض کاغذ کے اختلاف سے مصارف میں کچهہ کمي نہیں هوسکتی ' اور بعض ایک اعانتي فنڈ کهولنے کی)

(آخري فیصلہ)

میں نے بہت غور کیا اور تمام پہلوؤں پر نظر ڈالي - اگر الهلال کو آیندہ جاري رکها جاے تو حسب ذیل دفعات ناگزیر هیں :

(۱) زمانہ جانتا ہے کہ باوجود اشد شدید نقصانات کے قیمت بڑهانے کا میں ابتدا سے سخت مخالف رہا هوں - اسي لیے دو هزار نئے خریداروں کي تجویز کی گئی تهي - اسکے لیے احباب کرام نے جو مخلصانہ اور بلا شائبۂ ریا و منۃ خدمات انجام دیں ' انکے لیے نہایت شکر گذار هوں - لیکن تجربہ سے ثابت هوا کہ ایک محدود زمانہ اسکے لیے کافي نہیں ہے - ابتک کل سات یا آٹهہ سو نئے خریدار هوسکے هیں - پس اب في الحقیقت اضافۂ قیمت کے سوا چارہ نہیں رہا - یہی آخري تدبیر ہے - میں اپنے عقیدے میں پہلي منزل طے کرچکا اور دعوۃ الهلال کا کام پورا هوگیا ہے - پس مجبور نہیں هوں کہ مزید مالي قربانیونکا اسے مستحق سمجهوں - اگر ایسا نہ هوتا میں پورے یقین کے ساتهہ کہتا هوں کہ اسي حالت میں کئي سال تک اور ' کسی نہ کسي طرح الهلال کو جاري رکهتا -

لیڈي هارڈنگ
جنکی وفات پچهلے هفتے ایک
افسوس ناک واقعہ ہے -

بہر حال اب ناگزیر ہے کہ آئندہ سے ۱۲ - روپیہ سالانہ قیمت قرار دي جاے - اس قیمت میں بهي الهلال اسقدر ارزاں ہے کہ اس سے زیادہ ممکن نہیں - اسي کا هم نام عربي رسالہ قاهرہ سے نکلتا ہے - باوجودیکہ ماهوار ہے لیکن سالانہ قیمت ۱۰ روپیہ علاوہ محصول رکهي گئی ہے -

یہ اضافہ عارضي هوگا - یعنی صرف اس وقت تک کیلیے جب تک کہ الهلال کي اشاعت کافي نہو جاے - اگر اسکي اشاعت مطلوبہ حد تک پہنچ گئی تو پهر بدستور ۸ - روپیہ بلکہ اس سے بهي کم قیمت کردي جائیگي -

(۲) یہ تو مالی مسئلہ کا حل تها ' لیکن اصلي مسئلہ باقی رهگیا ہے - یعني دوسرے کاموں کیلیے علي الخصوص " حزب اللہ " کیلیے فرصت کا طالب هوں اور کسي طرح اب اپني اس طلب سے باز نہیں آسکتا -

سر دست اسکا صرف یہی علاج ہے کہ حتی الامکان ایڈیٹوریل اسٹاف کو وسیع کرنے کي ایک اور کوشش کروں - اور ساتهہ هي احباب کرام سے سال میں ایک ماہ کي فرصت بهي حاصل کروں -

ایک ماہ کي فرصت سے مقصود یہ ہے کہ آیندہ الهلال کا سال اشاعت گیارہ مہینے کا قرار پاے - نومبر میں اسکي جلد ختم

هوجائیگي اور دسمبر میں کوئی نمبر (بغیر اشد ضرورت یا کسي اهم مسئله کے پیش آجانے کے) شائع نہوگا - پہلی جنوري سے نئي جلد شروع هوگی -

یه ایک مہینه میں کلکته سے باهر بسر کیا کرونگا اور الهلال کے طرف سے فارغ البال رهونگا - مصر کے بعض پرچے ایسا هي کرتے هیں - الهلال قاهره نے اپنا سال دس ماه کا رکھا ہے -

لیکن یه ایک ماه کي تعطیل بھي خریداران الهلال سے بالکل رائگاں نہیں مانگي جاتي - اگر الهلال کے چار پرچے انھیں نہیں ملینگے تو اسکے معارضے میں ان سے کہیں بہتر و اعلی چیزیں پیش کي جائینگي - یعنی جنوري کے پہلے هفته میں کوئي ضخیم اور مفید کتاب (جو غالباً تفسیر القران کے مستقل اور مبسوط سلسلے کي ایک ضخیم جلد هوگي) بلا قیمت نذر کي جائیگی - یا جنوري کا نمبر غیر معمولي ضخامت و مضامین کے ساتھه نکلے گا ' اور اس طرح ایک ماه کي کمی پوري هو جائیگي -

اخوان کرام کو اس پر بھي نظر رکھني چاهیے که اس عاجز کا اور انکا معامله کوئي تاجرانه اور دکاندارانه معامله نہیں ہے که قیمت اور جنس کا سوال سامنے آے - ایک خدمت دینی ہے جسمیں وہ میرے معاون هیں ' اور حتی المقدور میں اسے انجام دینا چاهتا هوں - اگر ایک مہینے کي فرصت انسے چاهتا هوں تو وه بھي اپنے ذاتي آرام و آسایش کیلیے نہیں ' بلکه ویسي هي کاموں کیلیے جیسا که الهلال ہے - پس اگر انهوں نے بخوشي فرصت عطا فرما دي تو یه بالکل اسي طرح کي اعانة حق و عمل هوگي ' جسطرح کي اعانت الهلال کے کام میں وه کر رہے هیں -

آرام و راحت کا سوال میرے لیے بالکل غیر موثر ہے - میرا حال تو اس قیدي کي طرح هوگیا ہے جو بیس سال تک قید خانے میں رها تها اور جب رها کیا گیا تو اس نے کہا که مجھے پھر قید خانے میں بھیجدو - قید کي محنت و مشقت کا اس طرح عادي هوگیا هوں که اب آزادي کی زندگي مجھے تکلیف دیتي ہے -

اگر میں بیکار رهکر آرام اٹھانا چاهوں بھي ' جب بھي نہیں اٹھا سکتا - اسکي بارها آزمایش کرچکا هوں جبکه ڈاکٹروں نے اپني حاکمانه نصائح کي کثرت و تواتر سے مجھے مجبور کرکر دیا ہے -

میرا آرام اور چین کام کرنے میں ہے - کام سے الگ هونے میں نہیں ہے - میں دن بھر مزدوروں کي طرح کاموں میں ڈوبا رهنے کا لذت شناس هوں ' اور راتوں کو سونے کي جگه چراغ کے آگے بیٹھے رهنے کا عاشق - خواه الهلال کو مرتب کروں ' خواه اور کسي شکل میں مشغول کار رهوں - لیکن هر حال میں مقصود کام هي ہے - اطبا کي نصیحتوں کو بارها سن چکا هوں ' مگر کبھي بھی ان کے احکام میں جي نه لگا :

لو یسمعون کما سمعت کلامها
خروا لعزة سجداً و رکوعا !

(مشـــوره)

پس احباب کرام سے ملتجي هوں که میں نے آخري فیصلے سے پہلے مشورے کا وعده کیا تها ' چنانچه اسیکے مطابق اپنے آخري فیصله کو آج پیش کردیا ہے - اگست کي پہلي تک چاهتا هوں که انقطاعي فیصله هو جاے - پس براه کرم وه ان سطور کو بغور ملاحظه فرمائیں اور مجھے اطلاع دیں که اس پر انهیں کوئي اعتراض تو نہیں ہے ؟ اطلاع دینے کی آسان صورت یه ہے که جن بزرگوں کو اختلاف هو ' وه اس نمبر کو ملاحظه فرماتے هي ایک کارڈ لکھکر مطلع فرمادیں - جو متفق هیں انکي خاموشي انکے اتفاق کی ترجمان هوگی - خط لکھنے کی ضرورت نہیں : و ما تشاؤن الا ان یشاء الله ان الله کان علیماً حکیما -

مسئلۂ اصلاح و بقاء ندوه

اور ریاست بھوپال ' ادامها الله بالعز و الاقبال !

اولئک ینادون من مکان بعید (۴۱ : ۴۵)

میرے عزیز و اعز دوست مسٹر مشیر حسین قدوائي کي ایک تحریر روزانه معاصر زمیندار میں شائع هوئي ہے جسمیں انهوں نے ندوة العلماء کے مختلف عهدوں کي تاریخ بیان کي ہے ' اسکے اصلي خدمت کرنے والوں کے نام گنائے هیں ' اسکے مقاصد کي تشریح کی ہے ' اور اسي طرح کي بہت سي باتیں لکھي هیں - ان میں بعض باتیں مشتبه هیں ' بعض اغلاط آمیز هیں ' بعض میں بیجا حسن ظن یا سوء ظن کام کررها ہے - بعض باتیں انکی دائرۂ معلومات و راے سے خارج هیں - مثلاً مسئلۂ اصلاح و تجدید ' و جمع علوم و حکمت و اعمال دینیه ' و تربیت علمي و دیني که بنیاد مقاصد ندوه هیں - اسلیے وه صحیح راے قائم کرنے سے معذور هیں -

کچھه حصه اسپر مشتمل ہے که ندوه سے گورنمنت کي بدظني کے دور هونے اور سرکاري اعانت ملنے کا اصلي سبب خود مسٹر موصوف تھے ' چنانچه تمام واقعات کو وه بصیغۂ جمع متکلم تعبیر کرتے هیں - مثلاً " هم نے مولانا شبلي کو پیش پیش کیا " " هم نے اس وقت یہی مناسب سمجھا " " هم نے یه حالت دیکھي " مجھے اسکے مان لینے میں کچھه عذر نہیں ' کیونکه اس سے مسئلۂ اصلاح و بقاء ندوه پر کوئي اثر نہیں پڑتا اور جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے کبھي بھی یه نہیں لکھا ہے که گورنمنٹ کے تعلقات محض مولانا شبلي کي وجه سے اچھے هوے - البته میرے دوست کو یه مشکل ضرور پیش آئیگی که اس " صیغه متکلم " کے حصه دار خود ندوه کے اندر اور بھي بہت سے حضرات موجود هیں ' اور بعینه اسي طرح ' اسي بے پروائی کے ساتھه ' ایسے هی بیان واقعه کے لب و لہجے میں ' وه بھي غریب ندوه کی هر بات کو بصیغه متکلم بیان کرتے آئے هیں - میرے دوست ان لوگوں سے اپنے " جمع متکلم " کے معاملے کو صاف کرلیں - میں انهیں مطلع کیے دیتا هوں که اس مقدمے میں بڑي بڑي مشکلات پیش آئینگی -

رهي خود میري معلومات تو وه یه ہے که مسٹر مشیر حسین کو واقعي ابتدا سے ندوه کے ساتھه خاص دلچسپي رهی ہے اور جیسا که انکا قاعده ہے برابر اسکے لیے لکھتے پڑھتے رہے هیں - اس بات کو بلا تامل مان لینا چاهیے -

انهوں نے یه بھي لکھا ہے که ندوه کا ابتدائي دور ایسا تها اور ویسا تها ' اور پھر جب سر انٹوني منکڈانل مخالف هوگیا تو صرف فلاں فلاں اشخاص هي اسکے " ساتھه " رہے -

یه پڑھکر مجھے اپنے عزیز دوست کي غلط فهمي پر نہایت افسوس هوا - اور بھي بعض لوگوں سے بارها ایسا سن چکا هوں - لیکن کوئي مجھے یه نہیں بتلاتا که ندوه کے ابتدائي دوروں میں سب کچھه هوا مگر " کام " کتنا هوا اور کیا هوا ؟

رها سر انٹوني میکڈانل کا دور ' تو سمجھه میں نہیں آتا که ندوه کے " ساتھه دینے " کا مطلب ان بزرگوں نے کیا سمجھا ہے ؟ ندوه تباه هوگیا تها - دار العلوم میں خاک اڑ رهي تهي - ایک پیسه کہیں سے آتا نه تها - تحویل کا یه حال تها که کل کا خدا حافظ - لوگ بھي چپ تھے اور بحال خود غرق - ایک متنفس بھي نه تها که اٹھے اور نڈر هو کر قوم کو متوجه کرے - جنکا تعلق ندوه سے تها وه سب کے سب خاموشي کے ساتھه اپني مجبوریوں میں پڑے تھے - اگر اسي کا نام ساتھه دینا ہے تو شاید ساتھه نه دینے اور چھوڑ دینے کا مطلب میرے دوست کے ذهن میں یه هوگا که

دارالعلوم کے مکان میں آگ لگا دیتے یا لکھنو سے اپنے وطن و مکان کو چھوڑ کر ھجرت کر جاتے' یا ندوہ کو ایک مردہ لاش بناکر گومتی میں غرق کردالتے؟ پھر یہ کیا عقل کی تضحیک اور سمجھہ کا تمسخر ہے جو بے تامل کیا جا رہا ہے ' اور کسی کو خیال نہیں آتا کہ دنیا کو بھی اتنا ھی عقلمند سمجھے جتنا اپنے تئیں سمجھنے کے حسن ظن میں مبتلا ہے ؟

کسی کام کے مرجانے کے یہ معنی ہیں کہ اسکی ہستی کا اعتراف مفقود ہوجاے' اور زندگی کے معنی یہ ہیں کہ اسکے وجود کا احساس و اعتراف عام طور پر ہونے لگے - تمام باتیں اسی کا نتیجہ ہوتی ہیں - پس سر انٹونی کے الزام بغاوت کے بعد حالت اس درجہ افسوس ناک تھی کہ ندوہ کا وجود کالعدم ہوگیا تھا اور لوگوں نے بھی آسے آسکی قسمت پر چھوڑ دیا تھا - اسکے بعد مالی حیثیت سے سب سے پہلی اعانت ریاست بھوپال نے کی' اس کے اعلان کے ساتھہ ہی لوگوں کو معلوم ہوا کہ ندوہ پھر اٹھہ سکتا ہے اور کام کر سکتا ہے - بند ٹوٹا تو سب طرح کے اسباب جمع ہوگئے اور مالی حالت رفتہ رفتہ درست ہوگئی -

بہر حال یہ بحث فضول ہے - اس سے کوئی فائدہ نہیں - اصلی مسئلہ ندوہ کے حال و مستقبل کا ہے - اگر کچھہ لوگ ایسے ہیں جنھوں نے ندوہ کی بڑی بڑی خدمتیں انجام دی ہیں تو چشم ما روشن دل ما شاد - لیکن اسکے صرف یہی معنی ہونے چاہئیں کہ وہ اب بھی اسکے خادم بنیں نہ کہ مالک ' اور پرانی باتوں کو بھلاکر اصلاح کیلیے آمادہ ہوجائیں -

اصلی ضروری بات جو اس مضمون میں لکھی گئی ہے وہ ریاست بھوپال کے ماہوار عطیہ کے التوا کی شکایت ہے -

اول تو مجھے نہایت رنج کے ساتھہ کہنا پڑتا ہے کہ میرے عزیز دوست نے غالباً ناواقفیت کی وجہ سے اس واقعہ کی تعبیر بالکل غلط اور خلاف واقعہ لفظوں میں کی ہے - یعنے " التوا " کو " بندش" اور " روک دینے" سے تعبیر کیا ہے -

حالانکہ یہ بالکل غلط اور صریح اتہام ہے - نہ تو ریاست بھوپال نے " نـــدوہ کا رزق " بند کیا ہے اور نہ عطیہ کو بالکل روکدینا چاہا ہے - جو ریاست اس وقت بلا مبالغہ اپنے محاصل کا بڑا حصہ مسلمانوں کی عام خدمت دین و علم میں صرف کررہی ہو' اسکے متعلق ایسا خیال کرنا معصیت سے کم نہیں -

البتہ ریاست نے دیکھا کہ ندوۃ العلما کی حالت روز بروز خراب ہو رہی ہے- قوم کا ایک بڑا حصہ اصلاح کا طالب ہے - خود ارکان ندوہ کا ایک حصہ برسوں سے اصلاح اصلاح چیخ رہا ہے اور کوئی نہیں سنتا' حتی کہ بقول خواجہ غلام صادق خاں بہادر " اصــلاح کی طرف سے مایوس ہوکر لوگ بیٹھہ رہے ہیں" پس آس نے قانون' اخلاق ' اور شریعت کی تعلیمات حقہ کے ٹھیک ٹھیک مطابق' ایک سچی اور راست باز اسلامی ریاست ہونے کی حیثیت سے اپنی اعانت کو " تا اصلاح " ملتوی کردیا - اور یہ ایک ایسا اعلی و اشرف عمل اسلامی و شرعی ہے' جسکو فی الحقیقت ریاست بھوپال کا سب سے بڑا کارنامہ سمجھنا چاہیے' اور انتہائی جد و جہد کرنی چاہیے کہ تمام دیگر ریاستیں اور تمام مسلمان امرا اس اسوۂ حسنہ کی پیروی کریں - نیز تمام قوم بھی اسکی پیروی و تقلید کیلیے اٹھہ کھڑی ہو- تاکہ افساد شکست کھاے اور اصلاح کو فتح ہو - اور تاکہ اعــانت افساد و تضعیف اصــلاح کی معصیت سے ارباب دول نجات پائیں -

میں علانیہ اعلان کرتا ہوں کہ تمام ہندوستان میں جس شخص کو ریاست بھوپال کے اس اشرف و اعلی عمل شرعی و اسلامی پر اعتراض ہو' وہ بے معنی و ظاہر فریب بیانات کو چھوڑ کر دلیلوں اور احکام و حقائق کی روشنی میں آے' اور ثابت کرے کہ کس دلیل شرعی ' کس دلیل اخلاقی ' کس دلیل قانونی کی بنا پر ریاست بھوپال کا یہ فعل مستحسن نہیں ہے ؟ اور کیوں ایک ایسے کام کی اعانت روک نہ دی جاے جسکا درست و صحیح ہونا مختلف فیہ ہوگیا ہو' اور ایک بہت بڑی جماعت مسلمانوں کی (جن میں ہر طبقہ کے معتمدین ملت شریک ہوں) دلائل و واقعات کی بنا پر آسے مفسد بتلا رہی ہو' اور جسکو ایک خود مختار اور بے قاعدہ جماعت (جو سرے سے ندوہ کی رکن و عضو ہی نہ رہی ہو) چلا رہی ہو' اور پھر سب سے آخر یہ کہ ایک عظیم الشان اجتماع اسلامی کمال صلح و صلاح اور عفو و تسامح کے ساتھہ آس سے طالب اصلاح ہوتا ہو مگر وہ اسکی کچھہ پروا نہ کرتی ہو؟ ایک منٹ ' ایک دقیقہ ' ایک عشر دقیقہ کیلیے بھی کیوں آسے روپیہ دیا جاے' اور کیوں تمام اعانتوں کو روک کر مجبور نہ کیا جاے کہ اصلاح کو اسکے صحیح اور حقیقی طریقوں سے وہ منظور کرے ؟

یا للعجب ! جس قوم کی اصلاح طلبی کی حکام ندوہ کو ذرا بھی پروا نہ ہو' وہی قوم اسکے لیے مجبور بھی کی جاے کہ ندوہ کو روپیہ دیتی رہے ؟ ہاتوا برہانکم ان کنتم صادقین ! (۲: ۱۰۹)

بہت سی باتیں ہیں کہ لوگ ہاے واے کرنے کیلیے کہدیتے ہیں' اور اس حد تک رہیں تو سننے میں اچھی بھی معلوم ہوتی ہیں لیکن حقیقت انسے اتنی ہی دور ہوتی ہے جتنی کہ ندوہ کے صدر مقام سے مسٹر قــدوائی کی موجودہ قیـام گاہ لنـدن - میرے بے خبر اور مبتلاے سوء فہم دوست نے بھی اسی طرح کی چند باتیں لکھدی ہیں اور انکو پڑھکر تعجب ہوتا ہے کہ ایک صاحب فہم و راے آدمی کیونکر ایسی باتیں لکھہ سکتا ہے ؟ مثلاً وہ لکھتے ہیں کہ سر انٹونی میکڈانل نے ندوہ کی اعانتیں رکوادی تھیں- بیگم صاحبہ نے بھی روک دیں - گویا انکے خیال میں گورنمنٹ کا ندوہ کو باغی سمجھکر مخالف ہونا اور ریاست بھوپال کا بغرض اصلاح اعانت کو ملتوی کردینا دونوں ایک ہے ! و یقذفون بالغیب من مکان بعید ! (۳۴ : ۵۳)

یا مثلاً بڑے ہی سوز و گداز کے منزلانہ و عارفانہ لہجہ میں لکھتے ہیں کہ اگر ریاست بھوپال نے اعانت بند کردی ہے تو خیر' اسلام کے کاموں کا اللہ مالک ہے !

میں تسلیم کرتا ہوں کہ میرے دوست جنگ بلقان کے موقعہ پر اور مصائب اسلامی کے گذشتہ قریبی عہد میں اظہار عظمت اسلامی و نصرت الہی کے بہت سے موثر جملے دل سے لکھتے رہے ہیں' اور میں نے انہیں بہت پسند کیا ہے' لیکن براہ کرم انکے مواقع استعمال کے متعلق ذرا سمجھہ سے کام لیں' اور اس حقیقت کے ماننے سے انکار نہ کریں کہ ایک ہی جملہ ہر جگہہ مزہ نہیں دیسکتا - کجا اصــلاح کی غرض سے اعانت کا ملتوی کرنا اور کجا شان توکل و استغناء اسلامی کا اظہار! کل کو اگر ایک شخص کسی مسجد کے امام کی تنخواہ اسلیے بند کردیگا کہ وہ ٹھیک نماز نہیں پڑھاتا اور مسجد کو اس نے برباد کردیا ہے' تو غالباً میرے دوست اس پیش امام کو بھی یہی صلاح دینگے کہ تم اخبارات میں چھپوادو : " میری تنخواہ اگر بند کی گئی ہے تو بند ہوجاے ' خیر' اسلام کا بھی خدا مالک ہے - وہ تنخواہ بند کردینے سے ہلاک نہیں ہو جائیگا "

مسئلـــۀ اسلامیـــۀ کانـپـــور

مسجد مچھلی بازار

مسجد کے متنازع فیہ حصے کے نقشہ کي دو صورتیں هیں - ایک وہ جسکے متعلق جناب مولانا عبد الباري کا بیان هے کہ پہلے وهی صورت فیصلہ کیلیے پیش کی تھي' اور جسپر پچھلے دنوں الهلال میں کافي بحث هو چکي هے - یعنے اوپر چھجہ نکالکر نیچے ایک سہ درہ سا بنا دیا جاے اور مسجد کا زینہ رهیں رکھا جاے - مولانا عبد الباري صاحب کا اس سے مقصد یہ تھا کہ سیڑھي کے هونے کي وجہ سے عام مرور کي صورت قائم نہ رهیگي - اور مقدس حصے کا یک گونہ تحفظ هو جایگا -

بار بار وعدہ کیا گیا تھا کہ سڑک کي تعمیر کے وقت اسکا لحاظ رکھا جایگا ' اور اگر هماري یاد غلطي نہیں کرتي تو خود سر علي امام اور سر بیلي قائم مقام لفٹنٹ گورنر کا وعدہ اس بارے میں بہ تصریح نقل کیا جاتا تھا -

دوسري صورت یہ هے کہ نیچے کا تمام حصہ فٹ پاتھہ میں شامل کردیا جاے اور زمین کي مسجد کامل طور پر شامل راہ هو جاے -

اصولاً اس مسئلہ کا تعلق میونسپل بورڈ سے هے ' نہ کہ حکام سے -

هم کو نہایت صحیح اور موثق ذریعہ سے جو اطلاعات ملي هیں انکا خلاصہ یہ هے :

مسجد مچھلي بازار کی تولیت پہلے صرف منشی کریم احمد یا کسی اور شخص سے متعلق تھی' لیکن جب قصہ بڑھا تو اور آدمی بڑھاے گئے اور کل بارہ متولی قرار پاے - شیخ احمد اللہ اور مولوي عبد القادر صاحب سبحاني کا اسي وقت تقرر هوا تھا -

لیکن هز ایکسلنسي کے فیصلہ کے بعد متولیوں نے دیکھا نہ سخت کشمکش میں جان پڑگئی هے - ایک طرف مسلمانوں کے آگے جوابدهی هے - دوسري طرف " حضور' فیض گنجور' غریب پرور " وغیرہ وغیرہ هیں - کون اس مصیبت میں پڑے ؟ نتیجہ یہ نکلا کہ رفتہ رفتہ مستعفی هونا شروع هوگئے' اور بارہ متولیوں میں سے صرف پانچ آدمی باقی رهگئے : مولوي عبد القادر سبحانی' شیخ عبد الرحیم' منشی مجید احمد' منشی کریم احمد (متولی قدیم و مشہور - هداہ اللہ تعالی) اور ایک اور صاحب -

سخت اصرار اور تعجیل اس بارے میں هونے لگي - بالاخر مسجد اور سڑک کے تعلقات کے متعلق با قاعدہ اور بے قاعدہ جلسے شروع هوے - مولوي عبد القادر سبحاني اور شیخ عبد الرحیم نے یہ راے دي کہ نقشہ ایسا بنا یا جاے جسمیں زینہ مسجد کے مقدس حصے پر تعمیر هو اور اسے حسب قاعدہ میونسپل بورڈ میں پیش کیا جاے - لیکن مجید احمد سکریٹري کو اصرار تھا کہ ایک سادہ نقشہ کلکٹر صاحب کے سپرد کردینا اور انهیں کے لطف وکرم اور " غریب پروري " پر سب کچھہ چھوڑ دینا چاهیے - یقیناً یہ اِس شخص کے نفس کا خود ساختہ خیال نہوگا' بلکہ اُن کي طرف سے القا کیا گیا هوگا جنسے مسلمانوں نے همیشہ پناہ مانگي هے :

الذي یوسوس في صدور الناس ' من الجنۃ و الناس !

کریم احمد متولي بھی ابتدا میں اس خیال کا مخالف تھا مگر بعد کو ساتھہ هوگیا : اولیاء بعضهم اولیاء بعض (٥ : ٥٤)

٦ - جولائی کو آخري جلسہ هوا - اس میں غالباً شیخ عبد الرحیم صاحب نے بھي راے بدلدي (قطعي طور پر همیں نہیں بتلایا گیا هے) اور اس طرح چار متولیوں نے ملکر " حضور' فیض گنجور' غریب پرور " کی خدمت میں پیش کرنے کیلیے سادہ نقشہ منظور کرلیا - ڈپٹي محمد علي " خان بهادر " اور عنایت حسین " خان صاحب " رهنماے طریقت هوے' اور ٨ - کي صبح کو کلکٹر صاحب کے بنگلہ کي جبهہ سائي چاروں متولیوں کو نصیب هوگئی :

از بخت شکر دارم و از روزگار هم !

افسوس دہ اِن تمام نتائج کا الزام سب سے پہلے ان لوگوں پر عائد هوتا هے جنهوں نے ایک ایسے اهم معاملے کو صرف چار آدمیوں کے هاتھوں میں چھوڑ دیا ' اور ایسے آدمیوں کے هاتھوں میں جنکا تجربہ اچھی طرح پہلے هوچکا هے -

همنے شخصي طور پر همیشہ کانپور سے حالات دریافت کیے مگر کبھي بھي کوئي ایسي اطلاع نہیں دي گئي جس سے معلوم هوتا کہ بہت جلد فیصلہ هوجانے والا هے -

کانپور کے معززین سے کیا شکایت کي جاے کہ انهوں نے معاملہ کو کوئی با وقعت کمیٹی بنا کر اپنے هاتھوں میں نہیں لیا ' کیونکہ وہ بیچارے تو ایسے سہمے هوے اور اپني اپني فکر میں پڑے هیں نہ کوئي ذمہ داري کا کام کر هي نہیں سکتے - البتہ تمام مسلمانان هند کا مطالبہ اُن اصحاب سے هے جنهوں نے اس مسئلہ میں خود پڑکر اپني ذمہ داري پر فیصلہ کرایا تھا اور مسلمانوں کو همیشہ سمجھایا تھا کہ کسي نہ کسي طرح اس فیصلہ پر خاموش هو رهیں - یعنی سر راجہ صاحب محمود اباد' مولانا عبد الباري فرنگي محلي ' اور مسٹر مظهر الحق بیرسٹر ات لا -

هم ان بزرگوں کو توجہ دلاتے هیں کہ کم از کم آیندہ کیلیے تو اس معاملہ کو اپنے هاتھوں میں لے لیں یا ایک معتمد کمیٹي بنا کر اسکے سپرد کردیں - شهداء کانپور کے پس ماندوں کي اعانت وغیرہ بھي اسي کمیٹی کے متعلق هوجائیگی - نیز اُس روپیہ کي بھي وهي امین بنا دي جادیگي جسکا بوجھہ ابتک تنها صرف مسٹر مظهر الحق هي کے سر هے - مجھے معلوم هے کہ اگر وہ انگلستان نہ چلے گئے هوتے تو تمام روپیے کو باسم " بیت المال ملي " ایک کمیٹي کے سپرد کر دیتے -

یہاں تک لکھہ چکے تھے کہ ایک اشتہار ملا جو الهلال کی گذشتہ تحریر کے رد میں شیخ مجید احمد نے شائع کیا هے - اسمیں لکھا هے کہ جو کارروائي کي گئي وہ سر راجہ صاحب' مسٹر محمد علي ایڈیٹر کامریڈ ' اور مولوي فضل الرحمن صاحب وکیل کے مشورہ سے کي گئي' اور نقشہ میونسپل بورڈ میں بھي پیش هوگا -

هم اشتہار دینے والوں کو مطلع کرتے هیں کہ هم نے جو کچھہ لکھا هے' وہ ایسے موثق اور معتبر ذرائع سے معلومات حاصل کرکے لکھا هے جس سے زیادہ قابل اعتماد ذریعہ بحالت موجودہ معاملات کانپور کیلیے نہیں هوسکتا - جن بزرگوں کي نسبت اشتہار میں لکھا هے کہ وہ شریک کار هیں' جب تک انسے دریافت نہ کرلیں. کچھہ نہیں کہہ سکتے - اب هم اس معاملہ کو آخر تک پہنچائینگے اور جو کچھہ اصلیت هوگي بہت جلد منکشف هوجائیگي - متولیوں کو چاهیے نہ بہت جلد اپني کارروائیوں کي رپورٹ شائع کردیں -

آیندہ نمبر میں زیادہ تفصیل سے بحث کي جائیگي -

(مسٹر محمد علی کا جواب)

مسٹر محمد علي کا جواب آگیا - لکھتے هیں کہ " مجید احمد نے اشتہار میں جو کچھہ لکھا هے بالکل غلط اور گمراهکن هے - کریم آیا تھا مگر هر ایک امر میں میري راے کے خلاف کیا گیا " مفصل آئندہ -

۲۷ - شعبان ۱۳۳۲ هجري

بسلسلۃ فاتحۃ السنۃ الثالثۃ

اوليـاء اللـہ و اوليـاء الشيطـان

اصحاب الجنـۃ و اصحاب النـار

اصحاب المشئمه و اصحاب الميمنه

(بقيہ - اصحاب الجنۃ)

گذشته مضمون کے آخر ميں " اصحاب الجنه " اور " اصحاب النار " کي تقسيم کرتے هوے سورۂ يونس کي ايک آيۃ درج کي تهي :

الذين احسنوا ' الحسنی و زيادة ' ولا يـرهـق وجوههـم قتـر ولا ذله ' اولائك " اصحاب الجنۃ " هـم فيهـا خـالـدون - (۱۰ :)

جن لوگوں نے دنيا ميں اچهے اور بهلائي کے کام کيے ' انهيں ويسي هي بهلائي اور فلاح بهي مليگي - بلکه انکے استحقاق سے کہيں زياده بدله مليگا - يہي لوگ " اصحاب الجنۃ " هيں جو هميشه بهشتي زندگي ميں رهينگے !

اسکے بعد ايک دوسرے گروه کا حال بيان کيا جو اس گروه کے مقابلے ميں بالکل اسکي ضد واقع هوا هے :

و الذين کسبوا السيئات ' جـزاء سيئـۃ مثلهـا و ترهقهـم ذلـه ' ما لهـم من الله من عاصم - کانما اغشيت وجوههـم قطعـاً من الليـل مظلمـا ! اولائك " اصحاب النار " هـم فيهـا خـالـدون ! (۱۰ :)

اور جن لوگوں نے برائيوں کا اکتساب کيا تو يه ظاهر هے که برائی کا نتيجه بهي ويسي هي برائي هے جيسي که کي گئي - انکے چهرے ذلت اور نامرادي کي پهٹکار سے ايسے کالے پڑ جائينگے گويا رات کي چادر ظلمت کا ايک ٹکڑه پهاڑ کر انکے چهروں پر ڈالديا هے ! الله کے اس عذاب سے انهيں کوئي نهيں بچا سکتا - يہی لوگ " اصحاب النار " هيں جو هميشه دوزخي زندگي ميں رهينگے ! "

ان آيات کے درج کرنے سے مقصود يه تها که " اصحاب الجنۃ " اور " اصحاب النار " کي کهلي کهلی تقسيم کرکے انکے کاموں اور کاموں کے نتائج کو صاف صاف بتلا ديا هے - بس يه دو آيتيں ميري بحث و استدلال کی اصل و اساس هيں - انسے واضح هوگيا که دونوں گروه بالمقابل اور بالضد واقع هوے هيں - ايک کيليے کاميابی ' فتح و مراد ' اور فوز و فلاح هے اور ذلت و رسوائي سے هميشه محفوظ هے - دوسرے کے ليے شرمندگي ' خجالت ' ناکامی ' اور هميشه آگ ميں سوکهي لکڑي اور خشک پتوں کی طرح جلنے کا عذاب اليم هے !

دونوں جماعتوں کي سب سے بڑي پہچان يه هے که " اصحاب الجنۃ " هميشه کامياب و فتح مند هونگے اور اصحاب النار کے حصے ميں هميشه عاقبت کار اور انجام امور کا خسران و نقصان آئيگا :

لا يستوي اصحاب النـار و اصحاب الجنه ' اصحاب الجنـۃ هـم الفائزون - (۵۹ : ۲۰)

اصحاب الجنۃ اور اصحاب النار اپنے کاموں اور انکے نتيجوں ميں ايک طرح نہيں هوسکتے - اصحاب الجنۃ هي کامياب هونے والے هيں !

موقع تفصيل کا نهيں - تقريباً ۸۰ مقامات پر " اصحاب النار " اور " اصحاب الجنۃ " کے اعمال و علائم اور آثـار و نتائج به تفصيل بيان کيے گئے هيں - پهر ان جماعتوں کے بهي مختلف مدارج هيں اور اسي بنا پر " اصحاب النار " کو " اصحاب الجحيم " اور " اصحاب السعير " بهی کہا گيا هے - مگر ميں بحث کو طول نه دونگا -

تمام آيتوں کے جمع کرنے سے ثابت هوتا هے که وه نفوس مومنه و صالحه جو " اعتقاد حق " اور " عمل صالح " کے ساتهه متصف هيں ' اور جنهوں نے الله کے رشتے اور تعلق کے آگے تمام باطل اور خبيث قوتوں کے رشتوں کو توڑ ڈالا هے ' اور اسکي بخشي هوئي قوتوں کو اسي کے بتلائے هوئے صالح اور صحيح کاموں ميں خرچ کرتے هيں ' سو ايسے تمام لوگ اصحاب الجنۃ ميں داخل هيں : هم فيها خالدون هميشه هر طرح کی کاميابياں اور خوبياں انهي کيليے هيں - ليکن جو لوگ اعتقاد حق اور عمل صالح سے محروم هيں ' اور الله کے تاج و تخت قدوس سے باغي هوگئے هيں ' خواه کسي بهيس اور کيسي هي روپ ميں هوں ' ليکن وه سب کے سب " اصحاب النار " ميں داخل هيں - انکے تمام کاموں کيليے آگ کی تپش اور سوختني کے سوا اور کچهه نهيں هے - جنگل کی سوکهی لکڑي اور درختوں کے خشک پتے جس طرح بهڑکتے هوئے شعلوں ميں جلتے هيں - ٹهيک ٹهيک اسی طرح وه بهی جلينگے !

(اصحاب الميمنه و اصحاب المشئمه)

پهر ايک اور تقسيم بهي هے جو ان دو جماعتوں کے متعلق قرآن حکيم ميں نظر آتي هے - بعض خاص حالات و خصائص کی بنا پر انهيں " اصحاب الميمنه " اور " اصحاب المشئمه " کے ناموں سے بهی موسوم کيا گيا هے ' يعنے دهني جانب کی جماعت اور بائيں جانب کا گروه :

فا صحـاب الميمنـه ' ما اصحاب الميمنـه ! و اصحـاب المشئمـه ما اصحـاب المشئمـه و السابقون السابقون - اولائـك المقـربون - في جنـات النعيـم - (۵۲ : ۸)

اصحاب الميمنه ' اور اصحاب الميمنه کے مدارج کا کيا کهنا که بڑے هي عالي مرتبه هيں ! اور اصحاب المشئمه ' اور اصحاب المشئمه کي بد بختيوں کو کيا کهيے نه انکي کوئي حد و انتها هي نهيں ! اور پهر سابقون السابقون که درگاه الهي کے وهي مقرب بندے هيں !

يهاں تين جماعتوں کا ذکر کيا هے - پهلي دو جماعتيں " اصحاب الميمنه " اور " اصحاب المشئمه " هيں - اور تيسري " السابقون السابقون " - چنانچه اس سے پهلے کهديا هے که : و کنتم ازواجا ثلاثه -

" سابقون السابقون " سے وهي لوگ مراد هيں جنکي نسبت سورۂ انبياء ميں فرمايا هے : ان الذين سبقت لهم منا الحسنی اولائك عنها مبعدون - ليکن اس جماعت کا حال ميں

یہاں نہیں لکھونگا (۱) مقصود صرف پہلي دو جماعتیں هیں - ان جماعتوں کے اعمال و خصائص کي تشریح یہاں تو نہیں کي گئي - لیکن سورۂ بلد میں صاف صاف بتلا دیا ہے :

وما ادراك ما العقبه ؟ فك رقبة او اطعام فی یوم ذي مسغبة ' یتیماً ذا مقربـه ' او مسکیناً ذا متــربه ' ثــم كان من الذین آمنوا وتواصوا بالصبر وتواصو بالمرحمه ' اولائك " اصحــاب المیمنه " (۹۰ : ۱۲)

" تم سمجھے که هم نے جو یہاں " عقبه " کا لفظ کہا ہے سو اس سے کیا مقصود ہے ؟ " عقبه " سے مراد یه ہے که انسان کي گردن کو غلامي کے پھندے سے چھڑا دینا ' بھوکوں کو کھانا کھلانا ' اور یتیم کي (علی الخصوص جبکه اپنے قریبي لوگوں میں سے هو) اور محتاج و مسکین کی مدد کرنا - پس جو انسان که اپني بڑائي کا مدعی ہے ' اسے چاهیے تھا که اس آزمایشي گھاتي کي منزل سے گذرتا اور اسکے علاوہ اس جماعة کے لوگوں میں سے هوتا جو الله پر ایمان لاے هیں اور ایک دوسرے کو صبر و برداشت کي اور باهم مرحمت کي وصیت کرتے هیں - یہي لوگ " اصحاب المیمنه " هیں "

اسکے بعد دوسرے گروہ کے کاموں اور نتائج کي تعریف بیان کي :

والذین کفروا بایاتنا ' هم " اصحاب المشئمه " علـیهـم نار موصـده ! (۹۰ : ۱۷)

مگر جن لوگوں نے هماري نشانیوں کو ' هماري تعلیمات کو ' همارے احکام کو ' اور هماري بھیجي هوئي هدایت کو ' قول سے اور عمل سے جھٹلایا ' تو وہ لوگ " اصحاب المشئمه " هیں -

ان آیات سے پہلے انسان کي خلقت کے ضعف اور پھر نفس و هوی کي ابلیسانه گمراهي کا ذکر کرکے غافل انسانوں کو ملامت کی ہے اور کہا ہے که خدا نے انسان کے آگے هدایت و ضلالت ' دونوں راهیں کھولدي هیں - اُسے دیکھنے ' سونچنے ' امتیاز کرنے کیلیے عقل و تمیز بھي دیدي ہے - پس باوجود اسکے یه کیسي شقاوت ہے که هدایت کی راہ چھوڑکر ضلالت کا راسته اختیار کیا جاے ' اور الله کي آیات و بصائر سے بالکل آنکھیں بند کرلي جائیں ؟ اسکے بعد فرمایا ہے که اُس گمراہ انسان کو دیکھو جو بڑے بڑے دعوے اور گھمنڈ کي باتیں کرتا ہے ' پر آزمایش کی اس گھاتي تک کو طے نه کرسکا ہے جو انسان کي هدایت کي پہلي منزل ہے - یہاں اصلي لفظ " عقبه " کا آیا ہے - اسکے معني دشوار گذار کام یا گھاتي کے هیں - چونکه " اصحاب المیمنه " کے کاموں میں دشوار اور مشکل امتحانات هیں اسلیے انھیں " عقـبه " (۲) کے لفظ سے تعبیر کیا ہے -

اس آیة سے معلوم هوا که " اصحاب المیمنه " کے کاموں کے دو درجے هیں - پہــلا درجه جو اس سفر میں بطور آزمایش کی ایک گھاتي (عقبه) کے ہے ' وہ یه ہے که بنـدگان الهي کو غلامي و محکومي سے نکالنے کیلیے سعی کرنا ' اور انکي گردنوں کو انسانوں کے تسلط و حکومت کے بوجھه سے آزاد کرانا - نیز اپنے مال کو مسکینوں ' محتاجوں ' اور یتیموں کیلیے خرچ کرنا ' اور بھوکوں کو افلاس و فقر کے زمانے میں کھانا کھلانا ہے - جب اس منزل سے گذر جائیں تو اسکے بعد دوسري منزل آتی ہے - جسے تــوا صوا بالصبر و تــوا صوا بالمرحمة سے تعبیر کیا ہے - اور یہي مقام ہے جسے سورۂ عصر میں و تواصوا بالحق و تواصو بالصبر کہا ہے - تمام وہ فضــائل و اعمـال جنکے لیے صرف قوی ' و تحمل مصائب ' و نظارۂ آلام ' و ثبات و استقامت کی ضرورت ہے ' مفهوم " صبر " میں داخل هیں - " مرحمه " سے مقصود تمام اعمال حسنه و فاضله هیں - والقصة بطولها - " اصحاب المشئمه " ان دونوں مقاموں سے محروم هوتے هیں یہي انکي علامت ہے -

(اصحاب الیمین و اصحاب الشمال)

" اصحاب المیمنه " کو " اصحاب الیمین " بھي کہا ہے اور " اصحاب المشئمه " کو " اصحاب الشمال " کے نام سے بھي موسوم کیا ہے - دونوں کا مفهوم ایک هي ہے - چنانچه سورۂ واقعه میں اصحاب المیمنه اور اصحاب المشئمه کا ذکر آگے چلکر یوں کیا گیا :

و اصحاب الیمین ' ما اصحاب الیمین ! في سدر مخضود ' و طلح منضود ' و ظل ممدود ' و ماء مسکوب ' و فا کهة کثیرة ' لا مقطوعة ولا ممنوعه (۵۶ :) که اصحاب الیمین کے لیے باغ و بہار کی دائمي خوشیاں اور نظارے هیں - جو نه تو کبھي روکے جاسکیں گے اور نه کبھي انکا سلسله توٹے گا -

پھر کہا که : اصحاب الشمال ' ما اصحاب الشمال ! في سموم و حمیم ' و ظل من یحموم ' لا بارد ولا کریم ' انهم کا نوا قبل ذالك مترفین - الخ - (۵۶ :) یعني اصحاب الشمال وہ هیں که انکے لیے تپش و سوزش اور کھولتے هوے پاني کي سی گرمي ہے - یه وہ لوگ هیں که پہلے بڑے آسودہ حال تھے ' مگر پاداش عمل میں انکا یه حال هوگیا -

پہلی آیة میں لا مقطــوعة ولا ممنــوعه اور دوسرے میں انهم کانوا من قبل ذالك مترفین قابل غور ہے -

(دعوة الی الله و دعوة الی الشیطان)

ایک اهم موضوع بحث ان دونوں جماعتوں کے خصائص و اعمال ' آثار و نتائج ' اور عوائد و عواقب کا ہے - چونکه یه دونوں جماعتیں باهم ایک دوسرے کي ضد هیں اسلیے انکے تمام کام بھي ایک دوسرے سے بالکل متضاد و مخالف واقع هوے هیں -

قــران حکیم نے اس کثرت سے انکے متضاد و متبــائن خصائص و اعمال کا جا بجا ذکر کیا ہے که اگر اُن سب کو یکجا کیا جاے تو اقلاً سو آیتیں ضرور هوجائیں ' اور انسان کے اعمال هدایت و ضلالت کے متعلق عجیب عجیب اسرار و معارف منکشف هوں - مگر چونکه اس مضمون میں یه تمام تذکرہ ضمناً و تبعاً ہے نه که اصلاً ' اسلیے صــرف سرسري نظــر سے کام لے رها هوں اور انهي امور کي طرف اشارہ کرتا هوں جنسے آگے چلـکر اصل موضوع کے فهم و درس میں مدد ملیگي - شایـد ایک مستـقل مضمون " اولیاء الـرحمن و اولیاء الشیطان " کے عنوان سے بسلسلۂ باب التفسیر لکھکر اپنے تمام خیالات کو بہت جلد یکجا کرسکوں -

از آنجمله ایک سب سے بڑا نمایاں اور بنیادي اختلاف جو ان دونوں جماعتوں کے کاموں میں هوتا ہے اور جسکو قرآن کریم نے انکا امتیازي نشان قرار دیا ہے ' یه ہے که یه دونوں جماعتیں دنیا کو اپنے اپنے دوستوں اور محبوبوں کی طرف بلاتی اور دعوت دیتي هیں - " اولیاء الله " الله کے دوست اور ساتھي هیں ' اسلیے وہ اپني تمام قوتوں کو الله کي پکار بلند کرنے اور اسکي طرف انسانوں کو بلانے میں صرف کر دیتے هیں - پر اولیاء الشیطان قواے شیطانیه کے پجاري اور والہ و شیفته هوے هیں ' اسلیے انکا جہاد خدا کی جگه [illegible] کی راہ میں هوتا ہے اور اسی کی طرف خدا کے بندوں کو دعوت دیتے اور پکارتے هیں - اولیاء الله اور اصحاب الجنة کا مقصد

(۱) سورۂ واقعه ان مستقل تذکیه مرتبه [illegible] اور مختلف [illegible] مطالب و مقاصد [illegible] - [illegible] نمائج هوگي [illegible] بحورت رساله -

دعوۃ خدا کي پادشاهت اور اسکا کلمۃ علیا هوتا هے' پس وہ خدا کے حکموں کو بیان کرتے اور اسکے پاک اور مقدس اوامر کے ترجمان هوتے هیں - اولیاء الشیطان کي چیخ پکار اور جد و جهد کا مقصد شیطاني حکومت هوتا هے' پس وہ شیطان کے احکام مفسدہ کي اشاعت کرتے اور اسکے اوامر خبیثہ کے سفیر هوتے هیں - اسي لیے اولیاء اللہ کي دعوۃ دنیا کي اصلاح و فلاح اور قیام انسانیۃ کاملہ و مدنیۃ صحیحہ کا سرچشمہ هے' اور اولیاء الشیطان کي دعوۃ شر و فساد' عدوان و طغیان' معاصي و فسوق' اور تخریب انسانیۃ و مدنیۃ مفسدہ و ردیہ کا منبع!

اب دیکھو کہ اللہ کے احکام کیا هیں اور شیطان کیا حکم دیتا هے؟

اللہ کا حکم یہ هے:

ان اللہ یامر بالعدل والاحسان و ایتاء ذي القربی و ینهی عن الفحشاء والمنکر (۱۶ : ۱۵۳)

اللہ حکم دیتا هے کہ عدل کرو اور تمام نیک باتوں اور هر طرح کي راست بازیوں کو اختیار کرو' اور اسي طرح روکتا هے کہ هر طرح کے فواحش اور ظلم و معصیت سے بچو!

لیکن شیطان کا حکم اس کے بالکل متضاد و مخالف هے - چنانچہ فرمایا:

لا تتبعوا خطوات الشیطان فانہ یامر بالفحشاء و المنکر (۲۴ : ۲۱)

شیطاني وسوسوں کي پیروي مت کرو کیونکہ وہ فواحش اور ظلم و عصیان کے کرنے کا حکم دیتا هے -

پس اللہ کا دوست اور ولي وهي هوسکتا هے جو اسکے حکم کا پیرو اور داعي هو' اور اسي طرح شیطان کا ولی وہ هے جو اسکے حکموں کي منادي کرے - اللہ کا حکم یہ هے کہ " یامر بالعدل والاحسان " اسلیے اولیاء اللہ کي پہچان بھي یہي هے کہ وہ " آمر بالمعروف و نا هي عن المنکر " هوتے هیں - کیونکہ وہ اللہ کے دوست' اُسکے سفیر' اور اسکي حکومت کے خلیفہ هیں' اور سفیر وهي هے جو اپنے پادشاہ کے حکموں کا ترجمان هو - یہي سبب هے کہ امر بالمعروف اور نهي عن المنکر پر جا بجا زور دیا گیا' اور اسے مومنوں کے تمام اعمال حسنہ کي بنیاد اور اساس بتلایا:

الذین ان مکنا هم في الارض اقاموا الصلوۃ و اتوا الزکوۃ و امروا بالمعروف و نهوا عن المنکر' و لله عاقبۃ الامور (۲۲ : ۵۴)

" وہ مسلمان کہ اگر هم انهیں دنیا میں قائم کردیں تو انکا کام یہ هوگا کہ صلواۃ الهي کو قائم کرینگے' اللہ کي راہ میں اپنا مال خرچ کرینگے' اور امر بالمعروف اور نهي عن المنکر انکي دعوت هوگي' اور تمام کاموں کا انجام اللہ هي کے هاتھہ میں هے "

[ایک اهم آیۃ]

اور یہي سبب هے کہ سورۃ اعراف میں جهاں یہود و نصارا کو خاص طور پر اسلام کي دعوۃ دي هے' وهاں حضرۃ ختم المرسلین کي دعوۃ کے اهم اور نمایاں کام یہ بتلاے هیں:

الذین یتبعون النبي الامي الذي یجدونہ مکتوباً عندهم في التوراۃ و الانجیل: یامرهم بالمعروف و ینهاهم عن المنکر' و یحل لهم الطیبات و یحرم علیهم الخبائث' و یضع عنهم اصرهم و الاغلال التي کانت علیهم' فالذین امنوا بہ و عزروہ و نصروہ واتبعوا النور الذي انزل معہ' اولئک هم المفلحون (۷ : ۱۵۶)

وہ لوگ کہ انهوں نے اللہ کے رسول و نبي امي کي پیروي کي' جنکي بشارت انکے پاس تورات و انجیل میں لکھي هوئي موجود هے - یہ رسول اچھے کاموں کا حکم دیتا هے اور برائیوں سے روکتا هے - پاک چیزوں کو انکے لیے حلال کرتا اور خبائث کو انپر حرام کرتا هے - اور سخت حکموں کے جو بوجھہ انکے سروں پر تھے انسے رهائي بخشتا' اور غلامي و استبداد اور تقلید اشخاص کے جو پھندے (۱) انکے گلوں میں پڑے تھے' انسے نجات دیتا هے - پس جو لوگ اسپر ایمان لاے' اسکي حمایت کي' اور اسکي نصرت کي راہ میں نکلے' اور جو نور صداقت اسکے ساتھہ بھیجا گیا هے (یعنے قران و اسلام) اسکي متابعت کي' تو یہي لوگ هیں جو هر طرح کي فلاح اور فتح و کامیابي پائینگے "

یہ آیۃ کریمہ تمام تعلیمات اسلامیہ کا ایک جامع و مانع خلاصہ هے جو خود قران حکیم نے پیش کردیا هے - اور دین الهي و شریعۃ فطریہ کا کوئي رکن ایسا نہیں هے جو اس کے اندر بیان نہ کردیا گیا هو - اسمیں داعي اسلام کا اولین کام امر بالمعروف و نهي عن المنکر فرمایا - کیونکہ اسکي دعوۃ اللہ کي طرف هے اور اللہ کا حکم یہي هے -

[امر بالمنکر]

لیکن شیطان ایک قوۃ خبیثہ هے جو سعادت عالم کي دشمن اور هدایت انساني کو روکنے والي هے - پس وہ اپنے گھرانے کو اور اپني نسل کے چاکروں کو حکم دیتي هے کہ اولیاء اللہ کي منادي کي مخالفت کریں اور عدل و احسان کي جگہ ظلم و عدوان کي طرف لوگوں کو بلائیں: فانہ یامر بالفحشاء والمنکر - اسلیے جو لوگ شیطاني حکموں کے سامنے گر جاتے هیں اور اللہ کو چھوڑ کر اُسکي سفارت و خلافت اختیار کرلیتے هیں' انکا کام امر بالمعروف کي جگہ امر بالمنکر اور نهي عن المنکر کی جگہ امر بالمنکر هوتا هے - یعنے اولیاء اللہ تو نیکیوں کا حکم دیتے اور برائیوں سے روکتے هیں' لیکن وہ برائیوں کا حکم دیتے اور نیکیوں سے روکتے هیں - قران کریم نے صاف صاف لفظوں میں اسکي تصریح کردي هے:

المنافقون و المنافقات بعضهم من بعض: یامرون بالمنکر و ینهون عن المعروف و یقبضون ایدیهم' نسوا اللہ فنسیهم' ان المنافقین هم الفاسقون - (۹ : ۶۸)

منافق مرد اور منافق عورتیں سب ایک هي قسم کي هیں - برائي کا حکم دیں' نیکیوں سے روکیں' اور اللہ کي راہ میں خرچ کرنے کا وقت آے تو مٹھیاں بھینچ لیں - حقیقت یہ هے کہ انهوں نے اللہ کو بھلایا - نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ نے بھي انهیں بھلا دیا - کچھہ شک نہیں کہ یہ منافق هي هیں جو سخت فاسق هیں!

حالانکہ مومنوں کا حال یہ هے:

والمومنون والمومنات بعضهم اولیاء بعض: یامرون بالمعروف و ینهون عن المنکر و یقیمون الصلاۃ و یوتون الزکواۃ و یطیعون اللہ و رسولہ - اولئک سیرحمهم اللہ - ان اللہ عزیز حکیم -

برخلاف منافقوں کے مومن مرد اور مومن عورتوں کا حال یہ هے کہ نیک کاموں میں ایک کا ساتھي ایک هے - نیکي کا حکم دیتے هیں' برائي سے روکتے هیں' صلوۃ الهي کو قائم کرتے هیں' اللہ کي راہ میں مال خرچ کرتے هیں' غرضکہ اللہ اور اسکے رسول کے حکم پر چلتے هیں - یہي لوگ هیں کہ عنقریب اللہ رحم کریگا - کچھہ شک نہیں کہ اللہ عزیز و حکیم هے -

پہلي آیۃ میں " منافق " کا لفظ فرمایا - نفاق ایمان کے مقابلے میں اور کفر اسلام کے مقابلے میں قران کي اصطلاح هے - بس یہ ان لوگوں کا حال هے جو مومنوں کے ضد و مخالف هیں' اور مومنوں کا دوسرا نام " اولیاء اللہ " هے -

فرمایا کہ " نسوا اللہ فنسیهم " انهوں نے اللہ کو بھلادیا تو اسلیے وہ بھي بھلا دیے گئے -

[نسیان ذکر الهي]

الله اور اسکے ذکر کو بھلانا ایک حقیقي شیطاني عمل ہے - ہر جگہ قرآن حکیم میں نسیان و ذہول کو شیطان کي طرف نسبت دي ہے - حضرۃ موسیٰ علیہ السلام اپنے بحري معلم کی تلاش میں جب نکلے اور دو دریاؤں کے جمع ہونے کي جگہ پر مچھلي بھول آۓ تو انکے ساتھی نے کہا : وما انسانیه الا الشیطان (۱۸ : ۶۴) شیطان نے مجھپر نسیان طاري کردیا - حضرت یوسف علیہ السلام نے اپني قید خانے کے ساتھي سے کہا تھا کہ " اذکرني عند ربک " عزیز مصر سے میرا ذکر کردینا - اگر وہ عزیز مصر سے ذکر کردیتا تو عجب نہیں کہ حضرۃ یوسف کو جلد رہائی ملجاتی - لیکن شیطان نے بھلا دیا اور اُسے یاد نہ رہا : فانساہ الشیطان ذکر ربہ فلبث في السجن بضع سنین (۱۲ : ۴۲) شیطان نے اسپر نسیان طاري کردیا اور وہ اپنے آقا سے حضرۃ یوسف کا تذکرہ کرنا بھول گیا -

اسی طرح سورہ انعام میں فرمایا : و اما ینسینک الشیطان فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین (۶ ; ۶۴)

اصل یہ ہے کہ نیکي کا سرچشمہ اللہ کی یاد اور اسکا ذکر ہے - قوۃ شیطاني اس ذکر کو بھلا دیتي ہے اور ہر کام جو نیک اور صالح ہوتا ہے اسکے لیے نسیان و ذہول طاري ہوجاتا ہے - گذشتہ صحبت میں " حزب الشیطان " کا ذکر آچکا ہے جو اولیاء الشیطان کی جماعت کا نام ہے - اسکا ذکر کرتے ہوے خدا نے فرمایا کہ " استحوذ علیهم الشیطان فانساهم ذکر الله - اولائک حزب الشیطان - (شیطان انپر مسلط ہوگیا ہے - پس انہوں نے خدا کے ذکر کو بھلا دیا ہے - یہي لوگ حزب الشیطان ہیں) - آیۃ بالا میں بھي " نسیان شیطاني " کا ذکر کیا ہے اور اس آیۃ میں بھي حزب الشیطان کیلیے " نسیان ذکر " کي طرف اشارہ کیا ہے - اس سے واضح ہوتا ہے کہ جن منافقین و منافقات کا یہاں ذکر کیا گیا ہے ' وہ وہي حزب الشیطان ہے : اولائک هم الخاسرون !

[عود الی المقصود]

غرضکہ اولیاء الشیطان اور حزب ابلیسي کا کام دنیا میں یہ ہوتا ہے کہ امر بالمعروف والعدل کے مقابلے میں امر بالمنکر و الافساد کریں اور نہي عن المنکر کي جگہ امر بالمنکر کیلیے پکاریں :

هل یستوي هو و من یامر بالعدل و هو علی صراط مستقیم ؟ (۱۶ : ۷۶)

(پھر) کیا ایسا شخص اور وہ مومن مخلص اپنے کاموں میں برابر ہوسکتے ہیں جو دنیا کو عدل کا حکم دیتا ہے اور خود بھی صراط مستقیم پر چل رہا ہے ؟

اور چونکہ دونوں جماعتوں کی تعلیم اور دعوۃ ایک دوسرے کے ضد اور مخالفت میں ہوتي ہے ' پس ہر اعلان صداقت و دعوۃ الی اللہ کے موقعہ پر دونوں جماعتیں ایک دوسرے کے مقابلے میں صف آرا ہوجاتي ہیں - ایک صف کے ہاتھ میں امر بالعدل والمعروف کا علم صلح و اصلاح ہوتا ہے - دوسري صف کے اوپر عدو و فساد اور فواحش و منکرات کا جھنڈا لہراتا ہے - ایک سے امر بالمعروف و دعوۃ الی اللہ کي صدا اٹھتي ہے - دوسرے سے امر بالمنکر و دعوۃ الی الشیطان کي منادی بلند ہوتی ہے - ایک اللہ کي راہ میں اپنا خون بہاتا اور حق کیلیے جہاد کرتا ہے - دوسرا شیطان کی راہ میں لڑتا اور ظلم کیلیے قتال کرتا ہے :

الذین آمنوا یقاتلون في سبیل الله ' والذین کفروا یقاتلون في سبیل الطاغوت (۴ : ۷۵)

مومن اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں اور صاحبان کفر شیطان اور اسکے خلفا و مظاہر کي راہ میں -

پس مومن اور اللہ کا ولی وہي ہے جو شیطان کے ولیوں کو قتل کرے ' اور انکے فساد و طغیان سے ارض الہي کو پاک کردے ' کیونکہ اسکے ایک ہي آقا اور خداوند نے حکم دیا ہے :

فقاتلوا " اولیاء الشیطان " ان کید الشیطان کان ضعیفا ! (۴ : ۷۵)

شیطان کے دوستوں اور پجاریوں کو قتل کرو - شیطان کے مکر و فساد خواہ کتني ہی قوي اور مہیب نظر آئیں لیکن اللہ کے ولیوں کے سامنے بالکل ہي ضعیف و بے طاقت ہیں !

اور ایسا کرنا قتل و خونریزي نہیں بلکہ عین صلح و اصلاح اور امن و نظام ہے - کیونکہ فساد و ظلم کے روکنے کیلیے جو شخص خون بہاتا ہے ' وہ دنیا کا حقیقی مصلح اور محسن ہے - کیونکہ اُس نے ایک جماعت کا خون بہا کر تمام عالم کو زندگي بخشدي - اور جو شخص ظلم و فساد کو زندگي بخشتا ہے وہي دنیا کا دشمن اور انسانیت کا عدو ہے ' کیونکہ چند انسانوں کي خاطر تمام انسانوں سے دشمنی کررہا ہے :

و لکم في القصاص حیاۃ یا اولی الالباب ! (۲ : ۱۹۳)

اور قتل کے بدلے قتل کرنے میں اے صاحبان عقل ' تمہارے لیے زندگي ہے - کیونکہ ایک کو قتل کرکے اسکے شر و ظلم سے تم نے تمام دنیا کو نجات دلادي !

نیز فرمایا کہ :

و قاتلوهم حتي لا تکون فتنة و یکون الدین لله (۸ : ۳۹)

اور اولیاء الشیطان کو قتل کرو یہاں تک کہ دنیا میں فتنہ و فساد باقي نہ رہے اور دین صرف اللہ هي کا قائم ہو جاۓ -

اولیاء الشیطان کا بھي کام یہي ہوتا ہے کہ وہ اُن لوگوں کو قتل کرتے ہیں جو عدل و معروف کا وعظ کرتے اور اسکي منادي بلند کرتے ہیں : و یقتلون الذین یامرون بالقسط (۳ : ۲۱) یعني وہ ان لوگوں کو قتل کرتے ہیں جو عدل و انصاف کا حکم دیتے ہیں - پس ضرور ہے کہ داعیان حق و عدل کے ہاتھوں وہ بھي قتل کیے جائیں :

فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیه بمثل ما اعتدی علیکم ! (۲:۱۹۴)

جو تم پر زیادتي کرے ' تم بھي اسي طرح اور اسي قدر اسپر زیادتي کرو تاکہ ظلم و عدوان اللہ کے بندوں کو نیست و نابود نہ کردے -

(اولیاء اللہ سے مقصود)

لیکن واضح رہے کہ " اولیاء اللہ " سے قرآن کریم کا مقصود کوئي خاص مصطلحہ جماعت " اولیاء اللہ " کي نہیں ہے ' بلکہ ہر مومن صادق جس نے شیطاني قویٰ سے اپنے تئیں الگ کرلیا ہے اور اللہ اور اسکے رسول کے احکام کي اطاعت کرتا ہے ' وہ اللہ کے اولیاء اور دوستوں میں شامل ہوجاتا ہے - ایسے هي لوگوں کا اِن آیتوں میں ذکر کیا گیا ہے -

البتہ اولیاء اللہ کے مقامات و مدارج کے خاص خاص حالات ضرور ہیں ' اور کتاب و سنت سے ایسے مقامات کا پتہ چلتا ہے جو ایمان الہي اور ذہاب الی اللہ کے انتہائي مراتب ہیں - احادیث صحیحہ علی الخصوص صحیح بخاري کے کتاب التواضع کي حدیث " ولي " میں اسکي طرف اشارہ کیا گیا ہے - نیز حضرۃ فاروق رضي اللہ عنہ کو " محدث " فرمانا اسي کے ایک مرتبۂ اعلیٰ کي صراحت تھي - لیکن اسکی تشریح کا یہاں موقعہ نہیں - اولیاء اللہ کے مدارج اس مشہور آیۃ شریفہ میں بیان کردیے گئے ہیں کہ : و من یطع الله و الرسول فاولائک مع الذین انعم الله علیهم من النبیین و الصدیقین و الشهداء و الصالحین - وحسن اولائک رفیقا -

مدارس اسلامیه

بازگو از نجد و از یاران نجد

دستور العمل ندوة العلما کي بے نتیجه ترمیم

عام راے کے اظہار اور اصلاح ندوه کا اصلی وقت

حضرات ندوه کي جانب سے ایک دستور العمل اخبارات میں بغرض حصول آرا شائع کیا گیا ہے - برسوں سے ندوة العلما کی منتظمه کمیٹي ترمیم ترمیم کہه رهی تهی - خدا خدا کرکے اب کہیں اس نے مسوده کی تصنیف سے فراغت پائی - اگر ندوه کوئي ضروري شے ہے اور اگراسے زنده رهنا چاهیے تو في الحقیقت اصلی نقطۂ کار یہي ہے جو همارے سامنے آیا ہے - یعنے مسئلۂ اصلاح دستور العمل و مسئله نظام و قواعد -

لیکن قبل اسکے که دستور العمل پر نظر ڈالی جاے ' ایک مرتبه اُن مفاسد کو مجملاً دهرا لینا چاهیے جنکی اصلاح مطلوب ہے اور جنکے دفع کرنے کیلیے نیا دستور العمل بنایا جارها ہے - جب تک لوگوں کے سامنے وه امور صاف صاف طور پر نه آجائینگے' وه دستور العمل کے متعلق کوئي صحیح راے قائم نہیں کرسکتے -

(مفاسد کار)

ندوه کے مفاسد اصولاً دو قسموں میں بیان کیے جاسکتے هیں :

(۱) دستور العمل اور قانون اساسي (کانستي ٹیوشن) کا اصول قوانین عامه مجالس کے لحاظ سے انتہائي حدتک بے قاعده ' بے اصول ' غیر منظم ' اور یکسر مستبدانه هونا ' جو ایک لمحه کیلیے بهي کسي جماعتی اور اسلامی و شرعی کام کا دستور العمل نہیں هوسکتا - اسکي اکثر دفعات شریعۂ حقه اسلامیه کی صریح مخالف هیں - کیونکه اصول مقدس شوریٰ امة کو (که بغیر اسکے کوئی جماعتي کام اسلامی نہیں هوسکتا) بالکل نظر انداز کردیا گیا ہے -

مثلاً دستور العمل میں ایک مجلس علاوه مجلس انتظامیه کے " مجلس خاص " کے نام سے بڑهائي گئي ' اور کانستي ٹیوشن کا تغیر و تبدل ' منیجنگ ممبروں کا انتخاب ' صیغۂ مال کے حسابات کي جانچ ' اور اسي طرح کے تمام اهم اور بنیادي امور اسکے هاتهه میں دیدیے گئے - لیکن اسکے نظام کا یه حال ہے که کوئي وقت اور کوئی زمانه معین اسکے لیے ضروري نہیں " حسب تحریک ارکان یا ناظم یا نائب ناظم جب ضرورت پیش آے منعقد هوسکتا ہے " (دفعه ۲۸)

اس عجیب الخواص " مجلس خاص " کے قائم کرنے کا نتیجه یه نکلا که ندوه کي تمام هستي بیکار هو گئي - نه تو ارکان انتظامي کچهه چیز رہے - نه شوریٰ و اکثریت کی کوئي حقیقت باقي رهی - جب ناظم یا نائب ناظم چاہے' چند آدمیوں کو اکٹها کرکے اپنے حسب منشا نئے ممبر بنا لے' یا قواعد منسوخ کرڈالے' یا حسابات کے متعلق موافق و مخالف رزولیوشن پاس کرلے - چنانچه بارها ایسا هي هوا اور اسي کا نتیجه ہے که ندوه چند اشخاص کے زیر تسلط آگیا ہے - جب چاهتے هیں مجلس خاص منعقد کرکے بغیر اطلاع ممبران انتظامیه و حصول راے ' پندره پندره شخص ممبر بنا لیتے هیں ' تا که اپنے مذاق کی اکثریت پیدا کرکے مخالف کو شکست دیدیں -

جمہوري اور جماعتی کاموں کا کبهي بهي یه منشا نہیں هوا ہے که تعداد کے لحاظ سے کل افراد قوم کو کسي کام میں شریک کرلیا جائے - عملاً بهی یه ناممکن ہے - جمہوریت اور شوریٰ سے مقصود صرف یه هوتا ہے که حتی الامکان ایسے قوانین وضع کیے جائیں جنکي وجه سے کسي ایک شخص یا چند آدمیوں کو تسلط و تغلب کا موقع نه ملے' اور راے زیاده سے زیاده ممکن الاجتماع افراد میں بٹ جاے - ان افراد میں پہلا گروه وه هوتا ہے جو شریک کار هوتا ہے - دوسرا وه وسیع تر گروه جو پہلے گروه کو منتخب کرتا ہے - اس طرح معامله بہت سے آدمیوں کے هاتهوں میں چلا جاتا ہے ' شخصیت انهي میں گم هوجاتي ہے' اور علی سبیل الاستبدال تمام افراد قوم و جماعت اسمیں شریک هوجاتے هیں یا هوسکتے هیں -

یہي معني اصول شوریٰ اور اجتماع حل و عقد کے هیں اور اسي اصول پر آج تمام دنیا کے مشترکه اور مجلسي کام هورہے هیں - کوئي چهوٹي سے چهوٹي مجلس بهی ایسي بمشکل ملیگي جو اپنے تئیں " شخص " کي جگه " مجلس " کہتي هو' اور پهر " مجلس خاص " کي طرح ایک خود مختارانه کمیٹی بهي اس نے بنا لي هو -

یا مثلاً سکریٹري کي معزولي کا حق عام مسلمانوں کی جگه ایک خود ساز جماعت انتظامیه کے هاتهه میں دیدینا جو مسلمانوں کا حق دیني و شرعي ہے - اور جبکه وه خلیفۂ وقت کو معزول کرسکتے هیں تو کسي انجمن کے سکریٹري کو بهي معزول کرسکتے هیں بشرطیکه شرائط عزل بیان کردیں - ندوه کا اصلي دستور العمل جسپر سالها سال تک عمل هوتا رها ' اسمیں بهي حق عزل جلسۂ عام کو دیا گیا تها - جلسۂ عام میں هر شخص شریک هو سکتا ہے' اور اضافي کثرت و عمومیت اسے حاصل هوتي ہے ' اسلیے اطلاق عام راے کا اسي پر کیا جائیگا -

یا مثلاً منیجنگ کمیٹي کے ممبرونکا انتخاب عام ممبروں کی راے لیکر هونا چاهیے - جو لوگ کسي مجلس کی تمام هستي اپنے دست اقتدار میں لیتے هیں' قانوناً و شرعاً و اخلاقاً انهیں مسلمانوں کے وسیع گروه کی جانب هي سے منتخب هونا چاهیے - اسمیں مصلحت یه ہے که خاص خاص شخصوں اور محدود جماعتوں کو اپنا غلبه پیدا کرنے کا موقعه نه ملے اور هر شخص اپنے تئیں منتخب کراکے ندوه کے کام میں حصه لے سکے - قدیم دستور العمل میں ایسا هي تها لیکن نئے دستور العمل سے یه دفعه نکال دي گئی -

اسکا نتیجه یه نکلا که جلسۂ انتظامیه کوئي شے نه رها - اسکو " جلسه " کہنا مجلسی و مشترکه کاموں کي حقیقت کو مشتبه کرنا ہے - وه چند آدمیوں کي ایک بے قاعده بهیڑ هوگئي جسے آپس کے مبادلۂ انتخاب سے اکٹها کرلیا گیا ہے - جن مسلمانوں کي جانب سے نیابت کا اُسے دعوا هوتا ہے ' انهیں یه تک نہیں معلوم که کون همارا مختار کل هوا ہے ؟ کب هوا ہے ؟ اور کب اسکے پنجے سے چهٹکارا نصیب هوگا ؟

یا مثلاً ندوه کسي خاص صوبے یا شہر کي مخصوص انجمن نه تهي - تمام مسلمانان هند کیلیے کام کرنا چاهتي تهي ' پس ضرور تها که تمام صوبوں سے اسمیں ممبر لیے جاتے اور اس طرح صحیح انتخابي اصول کي تعمیل کے ساتهه عام دلچسپي اور واقفیت بهي مسلمانوں کو هوتي ' مگر اسکا کچهه لحاظ نہیں رکها گیا اور تمام کاموں کو صرف چند هاتهوں کے ذریعه انجام دینے کي باسم مجلس ایک نئی مثال مشئوم قائم کي گئي -

غرضکه اسي طرح کے مفاسد سے موجوده دستور العمل لبریز ہے' اور اسي کا نتیجه ہے که جب تک یه پتهر راه سے نه هٹے ' کوئي اصلاح نہیں هوسکتي - یہي ندوه کی ریڑهه کا اصلي مرض ہے - اسي نے اُسے تمام مقاصد دیني و تعلیمي کے حصول سے یک لخت محروم کردیا ہے اور کام هو نہیں سکتا - خواه انسانوں کي جگه آسمان سے فرشتے بهي اتر آئیں لیکن ایسے دستور العملوں کي موجودگي میں وه کچهه نه کرسکینگے -

طبیعة هي اگر کسي شے کي مفسد هو تو وه اپنے تئیں کبهي بهي صالح نہیں بنا سکتي - انجمنوں کیلیے انکا کانستي ٹیوشن بمنزلۂ طبیعة و فطرة کے ہے - جب یه قائم هوگئے تو پهر جبلت میں تبدیلي نہیں هوسکتي - پس سب سے پہلا سوال بنیاد کا ہے نه که در و دیوار کا -

(۲) دوسرا سرچشمۂ مفاسد ایسي طبائع کا سوال ہے جو قواعد کي پابندي کو ضروري نہیں سمجھتیں' اور یہ مرض پہلے سے بھي زیادہ مہلک ہے - کیونکہ صحیح و صالح کاموں کیلیے جس درجہ صحیح و صالح قانون کی ضرورت ہے' اتنی هی ایسے صالح و صحیح العمل لوگوں کی بھی ضرورت ہے جو قانون کی پابندي کریں اور انکا دماغ اسی با قاعدہ کام کے کرنے سے انکار نہ کرے - اگر ایسا نہ هو تو پھر قانون بیکار ہے اور قواعد کی حقیقت محض بے سود - آپ بہتر سے بہتر قانون بناکر کاغذ پر لکھہ لیں' لیکن وہ صرف کاغذ هي تک رهیگا اگر اسپر عمل نہ کیا گیا - یہی نکتہ ہے جسکی طرف قرآن حکیم نے اشارہ کیا جبکہ آغاز قرآن میں فرمایا: ذالک الکتاب لاریب فیہ ' هدی للمتقین - الخ (۲ : ۲) قرآن کریم بلا شک و شبہہ خدا کی کتاب ہے - اُن لوگوں کو هدایت بخشنے والي ہے جو متقی هیں اور احکام الہیہ پر عمل کرتے هیں - مثلاً ایمان بالغیب و قیام صلواۃ و ایتاء زکواۃ -

فرمایا کہ قران " هدی للمتقین " ہے - متقي روحوں کو هدایت دینے والا ہے - یہ نہیں فرمایا کہ " هدی للمضلین و الکافرین " ہے - یعنے گمراهوں اور کافروں کو هدایت دینے والا ہے - حالانکہ هدایت کي ضرورت تو گمراهوں کو هوتي ہے نہ کہ انکو جو متقی هیں ؟ نسخہ بیمار کو چاهیے نہ کہ تندرست کو ؟

لیکن حقیقت اسکي یہي ہے کہ کتاب الهي ایک قانون ہے - قانون اُسي کام کو درست کرسکتا ہے جو قانون کے مطابق کیا جاے اور اسکي تعلیمات عمل و نفاذ میں آئیں - لیکن اگر ایک شخص قانون کي پروا نہیں کرتا اور اسپر عمل کرنے کیلیے طیار نہیں تو ایسے شخص کیلیے وہ قانون اُسي طرح بیکار ہے جیسا اُس بیمار کیلیے دوا جو طبیب سے نسخہ لیکر اُسے استعمال نہیں کرتا ' اور هوے طریقہ کے مطابق پرهیز کرنے کیلیے مستعد نہیں -

متقي وہ ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے اور ڈرتا وهي ہے جو اللہ کے احکام کو مانتا اور اسپر عمل کرتا ہے - پس فرمایا کہ قران کے قانون الهي اور نسخۂ شفا هونے میں تو کوئي شک نہیں - البتہ یہ قانون اسی کیلیے قانون ہے جو اسپر عمل کرے ' اور یہ نسخہ اسي کیلیے وسیلۂ شفا ہے جو اسے استعمال کرے : یهدي به الله من اتبع رضوانه سبل السلام و یخرجهم من الظلمات الی النور و یهدیهم الي صراط مستقیم (۵ : ۱۸)

ورنہ اکثر ارقات تو گمراهوں کیلیے قانون کي موجودگي اور زیادہ موجب گمراهي هو جاتي ہے - کیونکہ قانون سے انہیں عناد هو جاتا ہے' اور اور زیادہ اسکي مخالفت کرنا چاهتے هیں : یضل به کثیراً ویهدي به کثیرا وما یضل به الا الفاسقین ! (۲ : ۲۶)

پس ندوہ کے موجودہ مفاسد میں اعتقاد اور عمل ' قول و فعل' قلب و اعضاء' قانون و نفاذ' دونوں قسم کے مفاسد موجود هیں - اسکا دل اور جسم دونوں بیمار هیں - اول تو اسکے پاس کوئی صحیح قانون هي نہیں ہے جو بمنزلۂ اعتقاد کے ہے اور جسپر اعضا و جوارح کے تمام اعمال مرتب هوتے هیں - پھر جیسا کچھہ بھي ناقص و بے قاعدہ قانون موجود ہے' ستم پر ستم یہ کہ اسپر بھي عمل نہیں هوتا - و للہ در ما قال :

لاگ هو تو اسکو هم سمجھیں لگاؤ
کر نہ هو کچھہ بھی تو دھوکا کھائیں کیا ؟

پس اسکی بیماري نہ صرف قانون هي ہے ' بلکہ قانون کے عمل و نفاذ کي بھي ہے - اگر هم دیکھتے کہ جیسا کچھہ بھي قانون موجود ہے' اسکے مطابق ندوہ میں کام هو رها ہے تو همارا ماتم صرف اسي قدر هوتا کہ قانون کي ترمیم یا تجدید کردیں - ایک بہتر قانون بنا کر یا خود انہي لوگوں سے بنوا کر ندوہ کے سپرد کردیں اور پھر فارغ البال هوکر بیٹھہ رهیں - لیکن بلا شدید سے اشد ہے' اور مصیبت وسیع سے وسیع تر - دستور العمل کي درستگي کے بعد سکے نفاذ و عمل کا مسئلہ سامنے آتا ہے اور هم دیکھتے هیں کہ نہ صرف فروعات و جزئیات هي میں بلکہ یکسر بنیادي اور اساسي امور میں ندوہ کا مسلمہ دستور العمل بالکل بے اثر اور قطعاً بیکار ہے - کبھي بھي کسي کو پروا نہ هوئي کہ اقلاً اسکی موٹی موٹی دفعات اور اصولي نظم و قواعد هي کی پیروي کرلي جاے' اور کم سے کم اس مجلس کی بنیاد اور اساس تو باقاعدہ هوجاے -

بلا شبہ مسلمانوں کے دوسرے مجلسي کاموں میں بھي بے قاعدگیاں اور خلاف ورزیاں کیجاتي هیں - پونا کي مسلم لیگ سے لیکر علي گڈہ کالج کے عظیم الشان ٹرسٹیوں تک کا یہي حال ہے - شاید هي کوئي انجمن ایسي نکلے جسمیں ٹھیک ٹھیک قواعد و ضوابط کي پیروي کي جا رهي ہے اور کوئي بات قابل اعتراض نہ هوتي هو - لیکن بے قاعدگیوں کي بھي قسمیں هیں اور قانوني خلاف ورزیاں بھي یکساں نہیں هوتیں - ایک بے قاعدگي جزئي اور فروعي امور میں هوتي ہے - ایک اصولي اور اساسي امور میں -

ایک بے قاعدگي یہ ہے کہ کام اصلاً تو با قاعدہ بنیادوں پر قائم هوچکا ہے - اساسي دفعات عمل میں آچکي هیں اور اسدرجہ محکم هوچکي هیں کہ ان میں کوئي ایک فرد واحد یا کوئي معدود جماعت تغیر و تبدل نہیں کرسکتي - لیکن اسکے طریق کار و عمل میں بعض فرعي دفعات نظر انداز کردي جاتي هیں' یا چند اشخاص اپنی کسي خاص غرض کو حاصل کرنے کیلیے چند مخصوص قواعد کے عمل میں مانع هونے لگتے هیں - یا عمل کراتے بھي هیں تو انکی اصلي حقیقت پیدا نہیں هونے دیتے وغیرہ وغیرہ -

لیکن ایک بے قاعدگي یہ ہے کہ سرے سے کام کي بنیادي دفعات هي پر عمل نہیں کیا گیا ہے - جن قواعد کي بنا پر اُس کام کی بنیاد رکھی گئي ہے' اور جنکے عمل میں لانے کے بعد وہ ایک انجمن اور ایک با قاعدہ مجلس بنتي ہے' سرے سے انہی کو یک قلم چھوڑ دیا ہے - نہ صرف فروعات بلکہ اصول مفقود هیں - نہ محض طریق عمل هي غلط ہے بلکہ عمل کیا هي نہیں گیا ہے - سالہا سال گذر گئے لیکن ایک نظیر بھي نہیں پائي جاتي جو ان اصولی دفعات کے عمل و نفاذ کا یقین دلاے !

ان دونوں قسم کي بے قاعدگیوں اور خلاف ورزیوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے' گو بے قاعدگي دونوں هیں - ایک شخص فرض نماز پڑھتا ہے ' سنت چھوڑ دیتا ہے - ایک کو فرض رکعتیں ادا کرنے کي بھي توفیق نہیں :

یزید سلیم والاعز ابن حاتم !

بلا شبہ پہلي قسم کي بے قاعدگي عام ہے اور بد قسمتي سے اکثر کاموں میں پائي جاتي ہے جسے دور کرنا چاهیے - لیکن ندوہ کی بے قاعدگي دوسري قسم کي بے قاعدگیوں میں سے ہے' اور اسلیے اسکي حالت مجالس و انجمن ہی عام بے قاعدگیوں سے بالکل مختلف ہے :

و شتان ما بین خل و خمر!

یہ کہنا کہ یہ بے قاعدگي فلاں نے کیوں دور نہ کی اور فلاں پر اسکا الزام زیادہ ہے' بالکل بے معني ہے - سوال مفاسد کا ہے - اگر اسکا وجود ہے تو جب اور جس وقت اور جن لوگوں کو مہلت ملے انکی اصلاح کرني چاهیے - خواہ کسی عہد میں پیدا هوئی هوں اور خواہ زید انکا پرورش کنندہ هو یا عمر؟

هم ایندہ نمبر میں ایسی بے قاعدگیوں کی چند مثالیں بھي پیش کرینگے تاکہ لوگوں کو صحیح راے قائم کرنے میں مدد ملے - اور سمجھہ سکیں کہ اصلاح ندوہ کے مسئلہ میں اصلی بل کیا در گیا ہے ؟

اسکے بعد اُس دستور العمل پر نظر ڈالینگے جو شائع کیا گیا ہے' اور بتلائینگے کہ وہ کس بنا پر محض بیکار ہے اور بعض اصولی امور میں تو پہلے سے بھی بدتر ہے - ندوہ کے اصل مفاسد میں سے کسی ایک فساد کی بھی اس سے اصلاح نہیں هوسکتي - اسکے بعد مسلمان راے قائم کریں کہ ندوہ کی موت و حیات صرف انهی کے هاتھہ میں ہے -

وثائق و حقائق

جهــاز ایمپـرس کی تباهـي

اور

مطالعـۀ قرآن حکیم کا ایک لمحـۀ فکریه

دنیا کي نئي بحري ترقیات ' سمندرونکي قاهرانـه تسخیر ' عظیم الشان اور آهنین جهازوں کي طیاریاں ' اور قوة دخاني کے احاطۀ و تسلط کے مناظر دیکهه کر بارها مجهے خیال هوا که کیا دنیا کي ترقي نے قرآن حکیم کي بهت سي موثر مثالوں کا اثـر کهو دیا هے ؟

* * *

مصیبت کا انتهائي نزول اور اسباب و تدابیر کا بکلي انقطاع انساني قلب کیلیے توجه الی الله کا ایک هي خالص اور بے ریا وقت هوتا هے - یه وقت اگر دنیا میں نه آے تو شاید بهت کم هستیاں هوں جو عمر بهر میں ایک مرتبـه بهي خدا کا نام لیں - نیکي کا حقیقي سرچشمه خدا کا تصور هے - اگر انسان خدا کو بهول جائیگا تو قطعاً وہ نیکي کو بهي بهول جائیگا - مگر نیکي کا درخت مصیبت هي کي آبیاري سے قائم رهتا هے !

* * *

اگر بیماریاں معدوم هوجائیں ' اگر بے چیني کي کروٹ ' اضطراب کي آہ ' درد و بیقراري کي تڑپ ' اور درد مند بیماروں کا بستر الم باقي نه رهے - اگر سفر کے قافلے بے خوف هوجائیں ' اور قهار و نا پیدا کنار سمندروں میں مسافروں کیلیے کوئي کهٹکا باقي نه رهے ' تو کیا پهر بهي دنیا اُتنا هي خدا کو یاد رکهیگي جیسا که همیشه سے رکهتي آئي هے ؟

اسکي سچي یاد کا مقدس وقت صرف درد دکهه کي پر حسرت گهڑیوں هي میں آتا هے ' اور جب وہ گهڑي ٹل جاتي هے تو پهر تـکلیفوں کے ساتهه تـکلیفوں کا دور کرنے والا بهي بهلا دیا جاتا هے - یه حوادث الیمه اور سوانح محزنه جو انسانوں کو همیشه پیش آتے رهتے هیں ' یه هولناک آتشزدگیاں ' یه لا علاج زلزلے ' یه هلاکت بار وبائیں ' یه آتش فشان پهاڑونکی آتش افشانیاں ' یه اجسام عظیمه کا تصادم اور کائنات بحر و بر کا تلاطم و تضارب ' غور کرو که فی الحقیقت کیا هے ؟ یه هدایت انساني اور سعادت عالم کیلیے ملائکۀ معذبین هیں جو دنیا میں بهیجے جاتے هیں تا که دنیا کو غفلتوں سے چونکائیں ' گمراهیوں سے نکالیں ' سرشاریوں سے بچائیں : باطنه فیه الرحمة و ظاهره من قبله العذاب (۵۷ : ۱۳)

* * *

چنانچه قرآن حکیم نے انسان کي اس فطرة کي طرف جا بجا اشارہ کیا هے :

و اذا مسه الشر فذو دعاء عریض ! (۴۱ : ۵۱)

اور جب انسان کسي مصیبت اور شر میں مبتلا هوجاتا هے تو اُس وقت اپني سرکشي اور غفلت کو بهول جاتا هے اور لنبي چوڑي دعائیں مانگنے لگتا هے '

سورۀ یونس میں فرمایا :

و اذا مس الانسان الضر دعانا لجنبه او قاعدا او قائما ' فلما کشفنا عنه ضره مر کان لم یدعنا الي ضر مسه ! (۱۰ :)

اور جب انسان کسی دکهه اور مصیبت میں گرفتار هوتا هے تو خواہ کمزوري سے لیٹا هوا هو ' یا بے چیني اور اضطراب سے بے حال و مضطر بیٹها هو ' یا هر طرف هلاکت اور بربادي کو دیکهکر حیران کهڑا هو ' کسي حال میں هو ' مگر معاً الله کي طرف متوجه هوجاتا هے اور بے اختیار اسے پکارنے لگتا هے - لیکن جب هم اُس کي مصیبت دور کر دیتے هیں تو پهر ایسا بے پروا هوکر چل دیتا هے ' گویا اس نے اپني مصیبت کیلیے کبهي همیں پکارا هي نه تها !

سورہ اعراف ' انعام ' بني اسرائیل ' روم ' زمر ' حم سجدہ وغیرہ میں بکثـرت اس آیت کي هم مطلب آیات موجزہ و مفصله موجود هیں -

* * *

پهر مصیبتوں کا بهي یک ساں حال نهیں - جس مصیبت میں جسقدر مایوسي اور بے بسي زیادہ هوتی هے ' اتني هي زیادہ الله کي طرف توجه بهی پیدا هوتي هے - علي الخصوص ایسے مصائب جن میں دنیوي وسیلوں اور مادي تدبیروں کي طرف سے بالکل مایوسي هو جاے اور کوئي رشته امید کا باقی نه رهے - ایسے مواقع انسان کي ملکوتیت اور قدوسیت کے اصلي اوقات هوتے هیں - وہ همه تن فریاد و دعا بن جاتا هے ' اور انتهاء خلوص و صداقت اور حضور قلب و ابتهال و تضرع سے الله کو پکارنے لگتا هے - لیکن جب وہ ساعت ٹل جاتي هے تو پهر اسکي ابلیسیت عود کر آتي هے - اُس وقت کے مصائب کے ساتهه اُس هستي کو بهي بهلا دیتا هے جسے هر طرف سے مایوس هوکر اس نے پکارا تها : و کان الانسان کفورا (۱۷ : ۶۹)

* * *

ایسے وقتوں میں سے ایک خاص سخت و شدید وقت وہ هوتا هے جب انسان زمین کے پر امن کناروں سے دور هو جاتا هے ' اور سمندر کي قهار و بے امان اقلیم کے اندر طوفانوں اور موجوں میں گهر جاتا هے - جبکه جهاز کے تختے ٹوٹنے لگتے هیں ' پاني کي چادریں هر طرف سے اٹهه اٹهه کر بڑهنے لگتي هیں ' اور آسمان اور سطح سمندر کے اندر کوئی هستي نهیں هوتي جو اس قریب فنا هستي کو بچاسکے اور هلاکت کے منه سے نکال لے - اُس وقت غفلت انساني کي سرکشي اور بغاوت کا سر عاجزي سے گر جاتا هے اور یه دیکهکر که اب دنیا میں کوئي نهیں جو اُسے بچاسکے ' وہ دنیا کے اس مالک حقیقي کو پکارنے لگتا هے جسکی نسبت اُسے یقین هوتا هے که وہ هر حال میں اپنے پکارنے والوں کو بچا سکتا هے !

چنانچه اسي لیے قرآن حکیم کي موثر ترین مثالوں میں ایک بڑي تعداد اُن مثالوں کي هے ' جنمیں دریا کے مایوس مسافروں کي حالت کا نقشه کهینچا هے ' اور دکهلایا هے که کس طرح بے بسي کے عالم میں انکي فطرة اصلیه ایک مافوق هستی کے تصور سے بهر جاتی هے اور پهر جب وہ کنارے پر سلامتي کے ساتهه پهنچ جاتے هیں تو کس طرح نسیان و ذهول عود کر آتا هے ؟ فقال سبحانه :

هو الذي یسیرکم في البر و البحر حتی اذا کنتم في الفلک و جرین بهم بریح طیبة و فرحوا بها ' جاءتها ریح عاصف ' و جاءهم الموج من کل مکان و ظنوا انهم احیط بهم ' دعو الله مخلصین له الدین : لئن انجیتنا من هذه لنکونن من الشاکرین ! فلما انجاهم اذا هم یبغون فی

" وہ خدا هی تو هے جسنے خشکي اور تري میں تمهاري سیر و سیاحت کے سامان پیدا کر دیے هیں - یهاں تک که بعض اوقات تم جهاز میں هوتے هو اور وہ باد موافق کی مدد سے مسافروں کو لیکر چلتا هے ' اور لوگ اسکي پر امن چال سے خوش هوتے هیں - نا گهاں هوا کا ایک جهونکا آ لگتا هے اور موجیں هر طرف سے امڈ امڈ کر محاصرہ کر لیتی هیں - اُس وقت لوگ سمجهتے هیں که اب تباهي میں آ گهرے - پس مایوسی اُنکے دلوں کو اسباب دنیوي کی طرف سے هٹاکر

الارض بغیر الحق (۱۰ : ۲۳) خدا کی طرف متوجه کردیتي هے' اور نهایت خلوص او رعبودیت کے ساتهه دعائیں مانگنے لگتے هیں که خدایا ! اگر اس مصیبت سے تو همیں بچالے تو هم پهر کبهي تجهے نه بهلائینگے اور همیشه تیرا شکر کرتے رهینگے !

لیکن جب خدا أنهیں اس بلا سے نجات دیدیتا هے-تو وه خشکي پر پهنچتے هي سرکشي اور بغاوت کرنے لگتے هیں' اور اپني مصیبت کي گهڑي اور وعدے کو بهول جاتے هین "

* * *

قرآن حکیم نے تقریباً دس باره موقعوں پر یه مثال بیان کي هے- یه اس وقت کی مثالیں تهیں جبکه جهازوں اور کشتیوں کي سلامتي کا دارومدار محض هوا پر تها' جبکه سمندر کي قهرمانیة کے آگے انسان کي بے بسی بہت هي زیاده تهي ' اور جبکه هوا کي مخالفت ' سمندر کي طغیاني ' بحري راستوں کي ناواقفیت ' اور خوفناک دریائی حیوانات کی خونخواری کے مقابلے کیلیے چهوٹے چهوٹے تختوں کي کشتیاں کچهه کام نہیں دے سکتي تهیں - لیکن اب دنیا تیره سو برس آگے بڑهگئي هے ' اور انسان نے اپني مصیبتوں کو دور کرنے کیلیے محنت اور علم کے بڑے بڑے معجزات دکهلاے هیں - استیم کي ایجاد نے هوا کي موافقت و مخالفت سے بے نیاز کردیا هے جسکے آگے انسان کي کوئی کوشش کارگر نہیں هوتی تهی - تمام دریائي راستے اس طرح معلوم کرلیے گئے هیں که پچهلے زمانے کے لوگوں کو خشکی کی راهوں کا بهی اتنا علم نه هوگا - روشنی کے منارے ' جهازوں کي دائمی آمد و رفت ' حرکت و سکون کے عجیب الخواص آلات ' بے تار کي خبر رسانی ' اور نئي نئي ایجادات و انکشافات نے دریائي سفر کو زمین کے سفر کي طرح بالکل پر امن کردیا هے ' اور اتنے بڑے بڑے جهاز سمندروں میں ڈالے جاتے هیں که مثل ایک پوري بستي اور آبادي کے هوتے هیں ' اور تمام بحري حوادث و خطرات سے بے خوف و خطر هر طرف پهرتے اور دنیا کے ایک گوشے کو دوسرے گوشے سے متصل کرتے رهتے هیں :

پس اگر ایسا هي هوا هے تو کیا یه تمام مثالیں جو قرآن حکیم نے دریائي سفر کے متعلق دي هیں بیکار هوجائینگي ؟ کیا اب انسان کي عبرت کیلیے لسان الهي کے بیانات کام نه دینگے ؟ کیا انسان نے اپني بے بسي کی مصیبتوں کو نابود کردیا' اور خدا کے پکارنے کي اسے کچهه احتیاج نه رهي ؟

* * *

بارها میرے دل میں یه سوالات آئے' مگر سچ یه هے که انسان نے ابتک کچهه بهي نہیں کیا هے - اسکے غرور اور گهمنڈ کو کچلنے کیلیے ابتک حوادث ارضیه و بحریه کا هاتهه متحرک هے- زمین اسی طرح بے بس کردینے والي مصیبتوں سے معمور هے جس طرح که پہلے تهي' اور دریا ٹهیک ٹهیک اسی طرح مایوسی و نا امیدي کي حالت کے بے شمار مواقع رکهتا هے جسطرح که قران حکیم نے بتلایا هے - مصیبت و عجز انسانی کي ایک مثال بهي ابتک بے اثر نہیں هوئی - انسان نے بہت ترقي کي هے' لیکن وه خدا کے سامنے ابتک بےبس اور لاچار هے- وه خواه کتنے هي طاقتور اور ناقابل تسخیر جهاز بنالے ' لیکن جیسا که اسکے خدا نے کہا هے ' اسے سمندروں کی مصیبتوں سے دو چار هونا هی پڑیگا - وه طوفانوں میں ضرور گهریگا ' موجوں کے احاطے سے بے بس هوگا ' پانی کی چادریں اسپر سے گذرینگي ' لهروں کي طغیانی اسکا محاصره کریگي ' بالاخر اسکو اپنے گهمنڈ اور تمرد کا سرجهکانا پڑیگا ' اور بے بس اور عاجز هوکر خدا کو پکارنا هي پڑیگا - ٹهیک اسی طرح جسطرح که ابسے بہت پہلے انسانوں نے خدا کو پکارا تها جبکه وه چهوٹي چهوٹي کشتیوں میں باد بانوں کے ٹکڑے جمع کر رهے تهے ' اور سمندر کي قهرمان هستي کے مقابلے کے لیے عظیم الشان جهازوں اور مهیب انجنوں کي جگه صرف لکڑي کے چند جڑے هوئے تختے اپنے ساتهه رکهتے تهے !

* * *

مصیبت کیلیے کچهه ضرور نہیں که وه ایک هي راستے سے آئے - حالات کے بدلنے سے وسائل و بواعث بهي بدلتے رهینگے - یه سچ هے که اب باد باني جهاز نہیں هیں جنکي سلامتی هوا کی موافقت پر موقوف تهي - تاهم بحر اطلانطک میں بهتي هوئي برف کي کوئی نه کوئي چٹان تو اب بهي نکل آسکتي هے جو " ٹائٹنیک " جیسي انسان کی مغرور اور عظیم الشان صناعي قوت کو فنا کردیگي ؟

اگر یه صورت بهي نهو تو خود وهي انجن جسکے اعتماد پر انساني غرور نے تسخیر بحر کا اعلان کیا هے ' موت اور تباهي کا وسیله بن جاسکتا هے اور پهٹکر تمام جهاز میں آگ لگا دیسکتا هے - جهاز " والٹرنو " کي آتشزدگی سے بربادي چند ماه پیشترکی بات هے !

* * *

حال میں " ایمپرس آف آیرلینڈ " کی درد انگیز تباهي نے اس حقیقت کو بالکل واضح کردیا هے - نه تو قوة دخاني کا عظیم الشان دیو کچهه کرسکا ' نه تو بے تار کي خبر رساني کچهه کام آئي ' اور نه بیسویں صدي کے سائنس اور تمدن نے کچهه فائده پهنچایا - وه سب کچهه هوا جو ان مثالوں میں قرآن حکیم نے بیان کیا هے - دریا کی موجیں هر طرف سے اٹهیں ' لهروں نے بڑهکے سطح جهاز پر قبضه کرلیا ' سمندر کی قهرمانیت هر طرف سے محیط هوگئي ' اور چند گهنٹوں کے اندر ایک هزار تئیس متمدن انسان انتهائي بے بسي اور درماندگي کے ساتهه دریا کے اندر فنا هوگئے - انسانی علم و ایجادات کا غرور ایک متنفس کو بهي نه بچا سکا : ما لهم من الله من عاصم !

* * *

یه فی الحقیقت الله تعالی کے طرف سے انسانی غرور اور گهمنڈ کے پشت غفلت پر ایک تازیانهٔ عبرت هے جو کبهي کبهي حرکت کرتا هے تا که دنیا کو معلوم هو جاے که بڑي بڑي ترقیوں کے بعد بهی انسان اسی طرح فطرة کے پنجے میں هے جیسا که خلقت کائنات کے پہلے دن تها' اور خدا کے پکارنے کیلیے ابتک اسی طرح مجبور هے جیسا که هزاروں برس پہلے تها - خواه وه کتنا هی اپنی تدبیروں میں غرق اور اپنی فتح مندیوں پر نازاں هو لیکن جسطرح خدا اسے اپنی حفاظت کیلیے یکے بعد دیگرے نئی نئی تدبیریں سوجهاتا رهتا هے ' اسی طرح وه نئی نئی تدبیروں سے اسکے سر غرور کو کچل بهي سکتا هے - ادهر کوئی نئي تدبیر بچاؤ کی نکلیگی ' اودهر قدرت هلاک کی کسي نئی صورت کو مسلط کردیگی :

و اذا مسکم الضر فی البحر ضل من تدعون الا ایاه فلما نجاکم الی البر اعرضتم و کان الانسان کفورا - افامنتم ان یخسف بکم جانب البر او یرسل علیکم حاصبا ثم لا تجدوا لکم وکیلا ؟ (۱۷ : ۶۸)

" اور جب سمندر کے اندر تم مصیبت میں مبتلا هو جاتے هو تو جن قوتوں پر تمهیں اعتماد تها ' ان میں سے کوئي بهي تمهارے کام نہیں آتی - تم سب کو بهول جاتے هو - صرف خدا هی تمهیں یاد آتا هے - لیکن پهر جب خدا تمهیں خشکي تک پہنچا دیتا هے ' تو اس سے گردن موڑ لیتے هو اور اپني مصیبت کي گهڑي بهول جاتے هو !

لیکن اگر تم اپنی مصیبتوں کي طرف سے مطمئن هوگئے هو اور سمجهے لگے هو که اب اور کونسي مصیبت هم پر آسکتي هے تو یه تمهاري بڑی هی غفلت هے - کیا یه ممکن نہیں که خدا تمهیں دریا کي جگه خشکي هی میں هلاک کرڈالے اور زمین کو دهنسا دے ؟ یا خوفناک آندهیاں چلا دے اور اس وقت تم کسی کو اپنا مددگار نه پاؤ ؟ اسکے عذاب کي تو هزاروں صورتیں هو سکتي هیں- وه کچهه تمهاري طرح اپنے کاموں میں عاجز و درمانده نہیں هے "

مکتوب آستانهٔ علیه

(از دائرۂ مقدسۂ مشیخت اسلامیۂ کبریٰ زاد الله شرفها)

(شیخ الاسلام فیلی پائن)

حضرة الشیخ محمد وجیه الجیلانی (جنکا تذکرہ ایک سے زیادہ مرتبه الہلال میں ہو چکا ہے اور جو گذشته دسمبر میں براہ ہند فلی پائن گئے تھے) حال میں انکا ایک خط آیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے که فیلی پائن کی آب و ہوا انکے سخت ناموافق ہوئی اور مجبوراً بغرض علاج قسطنطنیه واپس آنا پڑا - چنانچه تحریر فرماتے ہیں :

اے استاذ حکیم ! السلام علیک و رحمة الله و برکاته !

و بعد ' در جزائر فیلی پائن دو ماہ و نیم قیام کردہ بودم - مرض مزمن ـــ که در اواخر قیام آثار پر خطرہ اش ظہور یافته بود ـــ عاجز مسکین را بدار الخلافة مجبور عودت کرد -

لاکن لله مزید المنه که الان ان خطر زائل ' و صحت بدورۂ ضعف و نقاهت داخل شد - ان وقت که از جزائر حرکت کردم ' مشغول بالنفس بودم ' و بجانب اشرف حضرة عالی عریضۂ جوابیه نتوانستم تقدیم کنم - اما انچه نوشته بودند بوضوح انجامید ' و اکثرے از مطالب مهمه را..................تحریر نمودم - و الان بالمشافه یک صحبتی مفصلی میسر آمد..............

در روز مفارقت از فیلی پائن جریدۂ یومیۂ محلیه " دی منیلا ٹائمس " یک مقالۂ مطوله متعلق بایں عاجز نشر کردہ بود که مقطوعش را (یعنی اسکے کٹینگ کو) همراہ ایں عریضه ارسال دارم - اگر مناسب است ترجمه اش را نشر نمایند -..........

از طرف ایں عاجز جمیع اخوان مسلمین هند را تحیة و سلام ' و بر سبب مفارقت از فیلی پائن مطلع فرمایند - امید وارم از لطف و کرم حضرة عز اسمه که در وقت قریب بایں عاشق خدمت صحت و توانائی حاصل ' و بجزائر مذکورہ عودت میسر خواهد شد -

عضویت مجلس گزین مقدس تبشیر را با کمال فخر و مباهات قبول کردم و انشاء الله العزیز دریں قیام دار الخلافة نقاط مهمۂ این مطلب با تمام و تکمیل خواهد انجامید - از غیرت و حمیت اسلام پرورانه و خدمات عظیمۂ اسلامیۂ حضرة عالی حضرة اجل و اعظم شیخ الاسلام و المسلمین بسیار ممنون و متشکر اند ' و در مجالس حضرة ایشاں ذکر جمیل شما بکرات و مرات می آمد - متع الله الاسلام و المسلمین بطول حیاتکم !

از دعوات صالحه ایں مریض را فراموش نفرمایند - الله سبحانه حافظ و ناصر شما باشد - و السلام علیکم و علیٰ جمیع اخواننا المسلمین -

اخوکم : محمد وجیه الجیلانی
شیخ الاسلام فیلی پائن - قسطنطنیه

اس خط میں فیلی پائن کے روزانه اخبار " منیلا ٹائمس " کے جس مضمون کا حواله دیا ہے ' اسکا خلاصه حسب ذیل ہے :

(شیخ الاسلام جزائر)

(شیخ محمد وجیه الجیلانی)

" افسوس ہے که شیخ الاسلام جزائر فیلیپائن اپنی ناز سازی مزاج اور موسم جزائر کی عدم موافقت کی وجه سے مجبوراً قسطنطنیه واپس چلے گئے - روانگی سے قبل " زیمبوگا " میں ایک عظیم الشان وادعی جلسه منعقد ہوا تھا جسمیں ۵ ہزار سے زائد مسلمانان جزائر شریک تھے -

اس عظیم الشان مجلس میں لوگ جوش عقیدت سے زمین پر جھک کر ان کے قدموں اور انکے دامن کو نہایت ادب و احترام اور ارادت و عقیدت سے بوسه دیتے تھے اور بمنت و الحاح التجا کرتے تھے که خدا کے لیے یہاں سے نه جائیے !

جو لوگ مسلمانان جزائر کی حالت کا مطالعه کرتے رہتے ہیں انکا خیال ہے که شیخ الاسلام کی آمد سے مسئله مور (مسلمانان جزائر) کے حل کا آغاز ہوگیا ہے - انکی رائے ہے که اگر مسلمان ان نیم وحشی لوگوں پر انہی کے مذہب کی راہ سے اثر ڈالنا چاہیں تو ان پر بڑی حد تک اقتدار حاصل ہوسکتا ہے اور اسطرح یه نیم وحشی پر امن اور کارکن شہری بن جا سکتے ہیں -

شیخ الاسلام کی قسطنطنیه سے روانگی بھی ایک ممتاز اور نمایاں واقعه تھا کیونکه انکو رخصت کرنے کے لیے مشاہیر مذہب اور اعیان و اشراف ملت آئے تھے اور انہیں بعض گرانبہا تحائف بطور یادگار کے دیے گئے تھے - انہوں نے شکریه کے ساتھه تحائف واپس کر دیے اور کہا :

" مجھے اپنی ذات کے لیے ان تحائف کی یا کسی اور شے کی ضرورت نہیں - میں اگر آپ لوگوں سے کچھه چاہتا ہوں تو وہ یه ہے که ان لوگوں کی اصلاح میں میری مدد کیجیے جنکے لیے میں جا رہا ہوں "

شیخ الاسلام جب آئے تو " زیمبوگا " اور اسکے قرب و جوار کے ناواقف اور بے خبر فیلی پائنی امریکن عام طور پر ڈرتے تھے که یه کوئی نئے نبی یا ایک نئے مہدی ہیں جو اسلیے آئے ہیں تاکه مسلمانوں کے غولوں کو لیکے مقدس جنگ شروع کردیں -

مگر جب انکا قیام ہوا تو یه خوف محض بیجا نکلا اور ثابت ہوگیا که وہ نه صرف خلیفة المسلمین کے نائب اور شریعة اسلامیه کے ایک مفتی ہی ہیں ' بلکه ان فضائل کے ساتھه ایک نہایت شریف خصائل و بہترین تعلیم یافته شخص بھی ہیں جو اس عہد کا ایک مسلمان ہوسکتا ہے -

ہمارے اخبار کے نامه نگار نے مسلمانان جزائر فیلی پائن کے سیاسی مستقبل کے متعلق شیخ موصوف سے دریافت کیا تھا - انہوں نے جواب دیا :

" جب میں نے یہاں کے مسلمانوں کی حالت دیکھی تو میرا دل فرط غم و تاسف سے چور چور ہوگیا - انکو مدد کی سخت ضرورت ہے - انہیں ہر طرح کی عمدہ تعلیم دینی چاہیے - اسوقت عالم اسلامی میں ان لوگونکی اصلاح و ترقی سے زیادہ افضل و اشرف کوئی کام نہیں "

مراسله نگار نے اس وحشیانه قتل و خونریزی کے متعلق پوچھا جسے یہاں " جورا مینٹیڈو " کہتے ہیں - شیخ الاسلام نے کہا که یه انکی ایک وحشیانه عادت ہے جو بطور آثار عہد جاہلیت کے اب تک ان میں باقی ہے - چنانچه جو لوگ حج کر آئے ہیں وہ اس حرکت کے سخت خلاف ہیں - اسلامی تعلیم کی اشاعت سے اس مذموم عادت کی بیخکنی ہوسکتی ہے - قرآن شریف میں یه کہا گیا ہے که جو آدمی ایک انسان کو قتل کرتا ہے ' گویا وہ سب کو قتل کرتا ہے (من قتل نفساً بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعاً) -

مشہـــور پـــروفیسر جے - سی - بـوس
اور
علماء انگلستـان کي قـدردانـي

آجکل مشہور بنگالي عالم پروفیسر بوس انگلستان میں مقیم هیں اور اپنے نودریافت نظریه پرجا بجا تقریریں کررهے هیں - انکي پرائیویٹ برطاني تجربه گاہ (لیبوریٹري) علما و محققین انگلستان کا مرکز شوق و شغف بنگئي هے !

آج دنیـا کے سب سے چهوٹے براعظم (یورپ) اور بقیه کرۂ ارض کي هر شاخ حیات ملي میں جو عظیم الشان فرق نظر آتا هے ' وہ قدرت کی کسي غیر عادلانه تقسیم کا نتیجه نہیں هے - قدرت نه تو بخیل هے اور نه متعصب - اسکے نزدیک امتیاز مرز و بوم اور تفریق رنگ و نسل کوئي شے نہیں -

سیاہ افریقه ' گلفلم ایران ' زرد رو مشرق اقصی (چین و جاپان) بوقلموں هندوستان ' اور سفید یورپ ' سب اسکے نزدیک ایک هیں : کلکم من آدم و آدم من تراب !

اس کا ابر کرم سب پر یکساں برستا هے - البته جو لوگ اپنے باغ و چمن کو اس سے سیراب کرلیتے هیں ' انکا دامن همت گل و ثمر سے مالا مال رهتا هے - لیکن جنکے یہاں برسات کا موسم غفلت میں کاٹ دیا جاتا هے ' اُنکے رهاں همیشه خاک اُڑتي رهتي هے : من عمل ' فلنفسه - و من عسی فعلیهٔ -

مواهب ذهنیه قدرت نے یورپ اور غیر یورپ ' دونوں کو یکساں دیے هیں - یورپ میں انکي تربیت و پرداخت کي جاتي هے - اسایسے جلیـل القدر فلسفي ' عظیم الشان طبیعی ' عالي مرتبـة محترم ' بلند پایه مصنف ' جادو نگار انشاء پرداز ' اور سحر آفریں خطیب پیدا هوتے هیں ' لیکن مشرق نے اپنے تمام خصائص تعلیم و تربیت کهو دیے - نتیجه یه نکـلا که وہ تمـام فطري قوتیں جو قدرت کي بخشش سے اُسے ملي هیں ' ضائع جاتي هیں ' اور هم میں اکابر و ابطال (هیروز) کا هر طرف قحـط هے : وما کان الله لیظلمهم و لکن کانوا انفسهم یظلمون !

* * *

اس حقیقت کی مثالوں کي کمي نہیں اور نه همیں کسي غیر معمولی تفحص و تلاش کی ضرورت هے - کیونکه اسکي تازہ ترین مثال پروفیسر بوس همارے سامنے موجود هیں - وہ ایک ایسی قوم کے ممبر هیں جو صدیوں سے خوابیدہ و افتادہ پڑي تهی - مگر ایک صدي سے کم کي بیداري نے آج اسمیں ارتقاء دماغی کی بہترین مثالیں پیدا کردي هیں !

(اکسفورڈ)

پروفیسر موصوف کي اولین تقریر غالبا آکسفورڈ میں هوئي هے - اس تقریر کي کامیابي کا غلغله جب سے بلند هوا هے ' اسوقت سے تمام علمي حلقوں کي نظریں دفعةً اٹهگئي هیں اور دوسرے علمي معاهدوں (انسٹیٹیوشنز) سے بهي دعوتیں آرهی هیں که اپنی تحقیقات سے اُنهیں افادہ کا موقعه دیں !

(کیمـبرج)

آکسفورڈ کے بعد انہوں نے کیمبـرج میں تقریر کي - کیمبرج والوں نے اسقـدر اهتمام کیا که انـکے تجربه کے پودوں کے لیے خاص هندوستان کي مٹي مهیا کي !

کیمبرج کا بٹانیکل تهیٹر (تماشا گاہ نباتات) ایک وسیع اور کشادہ عمارت هے - پروفیسر موصوف اسي عمارت میں اپني تقریر کے متعلق تجربے دکها رهے تهے - ریوٹر کا بیان هے که یه عمارت بڑے بڑے طبیعیین اور خصوصیین (اکسپرٹس) سے اس طرح بهري هوئي تهي که تل رکهنے کي جگه نه تهي - اور یه تمام مجمع اساتذۂ علم همه تن گوش هورها تها !

کیمبرج کا قاعدہ هے که جب کوئي طالب علم کسي خاص شاخ میں فضیلت (آنرز) کا درجه حاصل کرتا هے تو ایک خاص امتحان لیا جاتا هے - اسے ٹریپوس (Tripos) کہتے هیں -

پروگرام کے قرار دادہ وقت کي رو سے تقریر کا وقت آگیا تها مگر اسوقت بعض مستعد طلبه ٹریپوس میں بیٹهے تهے - اسلیے پروفیسر بوس سے درخواست کي گئي که وہ صرف دس منٹ اور توقف کریں تا که طلبه امتحان سے فارغ هوکے آجائیں اور محروم نه رهیں -

(سر ایف - ڈارون)

اثناء تقریر میں هر تجربه اور اسکے مظاهرہ (Demonstration) کا استقبال گرمجوشي اور پر زور چیرز سے کیا جاتا تها - چیرز کے متعلق یه امر قابل ذکر هے که انکي ابتداء موجودہ انگلستان کے مشہور عالم نباتات (Botanist) سر فرانسس ڈارون کرتے تهے - عموماً پہلے انهي کے هاتهوں کو تالیوں کیلیے بے اختیارانه جنبش هوتي تهی ' اور پهر تمام هال گونج اٹهتا تها !

سر ایف - ڈارون نے آخر میں یه تجویز پیش کي که پروفیسر بوس کے لیے شکریه کا ووٹ پاس کیا جاے - ووٹ تجویز کرتے هوے انهوں نے کہا که وہ قدر داني کے جذبات سے لبریز هیں - نه صرف اسلیے که یه کام نہایت درخشاں و یادگار هے ' بلکه اس لیے که تجارب کی نوعیت ایسي هے که انسان کو ناگزیر طور پر قائل هوجانا پڑتا هے - انهوں نے اعتراف کیا که مقرر ایک نادرالوجود ذهن و دماغ رکهنے والا صاحب عملیات هے - نیز حاضرین کو اس امر کي طرف توجه دلائی که انهوں نے جو کچهه ابتک کیا هے محض اپني جیب خاص کے مصارف سے کیا هے - حتی که انکو اپنے تجارب کے لیے بہت سے خاص خاص آلات بنانا پڑے جو اسقدر قیمتی اور نازک هیں که دیکهکے حیرت هوتي هے -

نفس موضوع کے متعلق انهوں نے کہا که اپنے اندر ایک وسیع دلچسپي رکهتا هے اور اگر یه کام آگے بڑها تو اس سے بہت کچهه امید کي جاسکتی هے -

(مسٹر بوس کی تجربه گاہ)

پروفیسر بوس کے مسئله کے متعلق انگلستان کے علمي حلقوں میں اسقدر دلچسپي بڑهگئي هے که بہت سے اجله علماء و مشاهیر انکي پرائیوٹ تجربه گاہ (لیبوریٹري) میں آتے هیں اور انکے مخصوص و مابه الافتخار مسئله کا درس و مطالعه کرتے هیں !

پروفیسر موصوف نے بہت سے ایسے عجیب وغریب آلات بنائے ہیں جو نہایت صحت و دقت کے ساتھ اُن تمام حرکات و تغیرات کو قلمبند کر لیتے ہیں جو پودوں میں خارجی اثرات سے پیدا ہوتے ہیں یا خارجی اثر کے بغیر خود بخود اندر ہي اندر پیدا ہوتے رہتے ہیں - روایل سوسائٹي کے صدر جب پروفیسر موصوف کي پرائیوٹ تجربہ گاہ میں آئے تو ان پر سب سے زیادہ اثر انہي آلات کا پڑا - چنانچہ انہوں نے خود اس کا اظہار کیا اور کہا کہ اس سلسلے میں علم وظائف الاعضاء (فزیي یوا لوجي) کے متعلق جو تحقیقات ہوئي ہے وہ بہت اہم ہے - نیز انہیں امید ہے کہ یہ تحقیقات ایک ایسے انداز میں جاري رہیگي جو اس مسئلہ کے شایان شان ہے -

" اسٹینڈرڈ ورک ان فزیي یوا لوجي " (علم وظائف الاعضاء میں ایک مستند کتاب) کے مصنف پروفیسر ایسٹارلنگ (Professer Starling) اور علم " وظائف اعضاء نباتات " (Plant Physiology) کے مشہور ماہر پروفیسر آلیور (Olwer) بھي پروفیسر بوس کي لیبوریٹري میں آے تھے - انکے ساختہ آلات کي دقت وصنعت عملي سے بیحد متاثر ہوے - انہوں نے اعتراف کیا کہ پروفیسر بوس کا عملي اور علمي طریق دونوں بہت اہم اور عظیم الشان ہیں !

(عام دلچسپي اور اعتراف)

یہ عجیب بات ہے کہ اس دلچسپي کا دائرہ محض علم النباتات اور اسکے ہمرشتہ علوم کے حلقوں ہي تک محدود نہیں ہے ' بلکہ طبعیات کے دیگر حلقوں میں بھي نہایت گہري توجہ پیدا ہوگئي ہے -

پروفیسر کار وبتھہ ریڈ ایک ماوراء طبیعي (Metaphysician) ہیں - یعنی انکا موضوع بحث وفکر مسائل ما وراء الطبعیات ہواکرتے ہیں - فطرۃ (نیچر) کے ماوراء الطبیعي مسائل پر انہوں نے ایک کتاب بھي لکھي ہے جسکا نام " میٹافزکس آوف نیچر " ہے -

وہ کہتے ہیں کہ علمي دنیا میں سالہا سال سے کوئي کام اس قدر اہم نہیں ہوا ہے جیسا کہ اس ہندوستاني عالم نے کیا - انکي راے میں یورپ کے موجود فلسفیانہ خیالات پر اس انکشاف کا نہایت گہرا اثر پڑیگا - اور اب تک ہم جس نظر سے ذي روح اشیاء کو دیکھتے آئے ہیں ' اسمیں یقیناً بہت کچھہ تغیر ہو جائیگا -

مسٹر ارتھر بالفور بھي پروفیسر بوس کے نظریہ سے بہت متاثر ہیں - اور انکي پرائیویٹ تجربہ گاہ میں کئي بار آچکے ہیں پروفیسر نے انکو درختونکي زود رنجي اور چڑ چڑے پن کے متعلق جو تجارب دکھلاے ' انمیں انہوں نے نہایت گہري دلچسپي لي - مسٹر بالفور کو حیرت ہے کہ یہ نظریہ علماے وظائف الاعضاء کے لیے کسقدر اہم و عظیم الاثر ہے !

ادبیات

آثار علمیہ

مرزا غالب مرحوم کا غیر مطبوعہ کلام

شب وصال میں مونس گیا ہے بن تکیہ
ہوا ہے موجب آرام جان و تن تکیہ

خراج بادشہ چین سے کیوں نہ مانگوں آج ؟
کہ بنگیا ہے خم جعد پر شکن تکیہ

بنا ہے تختہ گلہاے یاسمین بستر
ہوا ہے دستۂ نسرین و نسترن تکیہ

فروغ حسن سے روشن ہے خوابگاہ تمام
جو رخت خواب ہے پرویں ' تو ہے پرن تکیہ

قطعہ

مزا ملے کہو کیا خاک ساتھہ سونے کا ؟
رکھے جو بیچ میں وہ شوخ سیم تن تکیہ

اگرچہ تھا یہ ارادہ مگر خدا کا شکر
اتھا سکا نہ نزاکت سے گلبدن تکیہ

ہوا ہے کاٹ کے چادر کو ناگہاں غائب
اگرچہ زانوے نل پر رکھے دمن تکیہ

بضرب تیشہ وہ اس واسطے ہلاک ہوا
کہ ضرب تیشہ پہ رکھتا تھا کوہکن تکیہ

یہ رات بھر کا ہے ہنگامہ صبح ہونے تک
رکھو نہ شمع پر اے اہل انجمن تکیہ

اگرچہ پھینکدیا تم نے دور سے لیکن
اتھاے کیونکہ یہ رنجور خستہ تن تکیہ

غش آگیا جو پس از قتل میرے قاتل کو
ہوئي ہے اسکو میري نعش بے کفن تکیہ

شب فراق میں یہ حال ہے اذیت کا
کہ سانپ فرش ہے اور سانپ کا ہے من تکیہ

روا رکھو نہ رکھو تھا جو لفظ " تکیہ کلام "
اب اسکو کہتے ہیں اہل سخن " سخن تکیہ "

ہم اور تم فلک پیر جسکو کہتے ہیں
فقیر غالب مسکین کا ہے کہن تکیہ

(مسٹر بوس کا کارنامہ)

یہ مضمون ہم نے صرف اسلیے آجکي اشاعت میں شائع کیا تاکہ پروفیسر بوس کا ایک سرسري تعارف الہلال کے حلقۂ مطالعہ سے ہوجاے - ورنہ اصلي موضوع بحث پروفیسر موصوف کي تحقیقات و انکشافات کي تشریح ہے اور اسکا باتصویر سلسلہ آیندہ اشاعت سے شروع ہوگا -

شذرات علمیہ

کوا پریٹو سوسائٹي

شکر ہے کہ کوا پریٹو سوسائٹي کي تحریک ہندوستان میں آگے بڑھ رہي ہے اگرچہ رفتار افسوسناک طور پر سست ہے - اس تحریک کے آغاز کو دس سال ہوگئے - اسوقت کل ۱۲ ہزار سوسائٹیاں ہیں ' اور انکے ممبروں کي تعداد قریباً ۹ لاکھہ - کار و بار میں لگے ہوے سرمایہ کي مقدار ۵ کرور ہے -

یہ نظام اعانت ہندوستان کے علاوہ مصر ' جرمني ' اور اطالیا میں بھي رائج ہے - مصر میں ہندوستان کے بعد اور اسي کے نمونہ پر رو شناس کیا گیا ' اسلیے اسکے نتایج قابل ذکر نہیں - البتہ اطالیا اور جرمنی کے موازنے سے معلوم ہوتا ہے کہ زراعتی آبادي میں سے میں ہر ۲۰ ہزار کے لیے اطالیا میں ۱۵ اور جرمنی میں ۵۲ ' ہیں مگر بدبخت ہندوستان میں صرف " ایک " !

اسکي وجہ کچھہ تو اس تحریک کي نو عمري اور زیادہ تر ملک کي وسعت ' جہل کا استیلاء ' اور تعلیمیافتہ طبقہ کي اقتصادي اور اجتماعي تحریکوں سے غفلت و بے رغبتي ہے -

دول یورپ اور فوج

آیندہ سال امن کي حالت میں جرمن فوج کي کل تعداد ۸ لاکھہ ۷۰ ہزار ہوگی - لیکن جنگ کے زمانہ میں ۵۴ لاکھہ تربیت یافتہ اشخاص کی خدمت حاصل کرسکیگي - با ایں ہمہ فوجی حلقوں میں مزید اضافہ کي فرمایش ہورهي ہے - جرمنی کو دیکھکر فرانس نے بھي اپنی فوج میں معقول اضافہ کرلیا ہے - مگر وہ اضافہ کے بعد بھي جرمنی سے بہت کم ہے - اسکي وجہ یہ ہے کہ فرانس جرمني کے برابر فوجی مصارف کا متحمل نہیں ہوسکتا - یہي سبب ہے کہ وہ اپنے حلیفوں کی طرف اعانت طلب نظروں سے دیکھرها ہے -

روس بھی اپنے فوج میں اضافہ کا انتظام کررہا ہے جسکی تعداد ۴ لاکھہ ۵۰ ہزار ہوگی - سب ملاکر امن کی حالت میں روسی فوج کی تعداد ۱۷ لاکھہ ہے - گویا جرمني سے کوئي دو چند -

لیکن سچ یہ ہے کہ جرمني کو اس غیر معمولي اضافہ سے کوئي فائدہ نہیں ہوا - کیونکہ اب بھي مفاهمت ثلاثہ کي فوجی طاقت اتحاد ثلاثہ کي فوجي طاقت سے بہت زیادہ ہے -

مسٹر اوشي

مسز اوشي

چارلس اسٹوارٹ پارنل

(ایک پولیٹکل لیڈر اپنے عشق و محبت کی زندگی میں !)

آجکل آئرلینڈ کي آزادي و استقلال کي تحریک اپني آخرین منزلوں سے گذر رهي هے - اس موقعه پر اگر اس تحریک کے ایک مشهور لیڈر کا تذکرہ کیا جاے تو غالباً وقت اور موسم کے خلاف صحبت نه هوگي - علی الخصوص ایسي حالت میں که اسکے اندز انساني حیات کے بهت سے دلچسپ اور مطالعه طلب اسرار کا انکشاف هو !

* * *

اس تحریک کے مشهور لیڈروں میں ایک جانباز شخص " چارلس اسٹوارٹ پارنل" تها - اس نے مسٹر گلیڈ اسٹون کے زمانے میں بے انتها شهرت حاصل کي جبکه وہ آئرلینڈ کا " هوم رول بل" ترتیب دے رهے تهے - موجودہ تحریک کي زندگي آسي کي جانفروشیوں کا نتیجه هے -

آئرش تحریک کے تمام هوا خواهوں میں اسکي پرستش کي جاتي تهي اور تمام قوم آسکي مطیع و منقاد تهي !

* * *

لیکن اسکے بعد کچهه ایسے واقعات پیش آگئے جنکي وجه سے پارنل یکایک نظروں سے گر گیا ' اور خود اسے بهي محسوس کیا که اسکي عملي قوت شکست کهاکے اسے چهوڑنا چاهتي هے -

پبلک اس سے بدظن هوگئي ' عزت و اطاعت کي جگه حقارت و تذلیل کے ساتهه اسکا ذکر هونے لگا - خود انهي لوگوں نے ساتهه چهوڑ دیا جنکے استقلال کیلیے اس نے اپني زندگي خطرات و مهالک میں ڈالدي تهي - نتیجه یه نکلا که آئرلینڈ کا مسئله کامیابی سے قریب تر هوکر پهر گر گیا ' اور ائرش تحریک بیس سال کیلیے پیچهے رهگئي - یه مسلم هے که اگر مسٹر پارنل کو اسکي قوم نے چهوڑ نه دیا هوتا تو آئرلینڈ کي موجودہ حالت ابسے ایک چوتهائي صدي پہلے هورهتي -

* * *

یه انقلاب جو ایک محبوب القلوب اور پر عظمت و رفعت زندگي میں هوا اور جس سے آفتاب شهرت کو عین نصف النهار کے وقت گهن لگ گیا ' اسکي علۃ صرف ایک عورت کي نگه ساحر کي افسوں طرازي تهي ' جسکے آگے آئرلینڈ کو استقلال دلانے والے دماغ نے اپنے تئیں بالکل بیدست و پا پایا ' اور همت و عزائم کے جس تاج و تخت کو حکومت کي سطوت و هیبت مرعوب نهیں کرسکتي تهي ' وہ ایک متبسم چهرے ' ایک شگفته چشم و ابرو ' ایک پر از عشق نگه ناز ' اور ایک دلستاں و شکیب ربا صداے مترنم کے آگے اضطراب و تزلزل سے کانپنے لگا !

اس عورت کا نام " مسز اوشي " تها - مسٹر اوشي ممبر پارلیمنٹ کي بیوي تهي مگر پارنل کے لیے اس نے اپنے شوهر کو چهوڑ دیا ' اور جب عرصے تک خفیه تعلقات رهچکے تو طلاق لیکر صرف اسي کي هوگئي - یه حالات جب مشهور هوے تو لوگوں کو سخت افسوس هوا اور ' افسوس نفرت و حقارت بنکر یکایک تمام ملک میں پهیل گئي !

حال میں خود " مسز اوشي " نے ایک نهایت دلچسپ کتاب مسٹر پارنل کے متعلق شائع کي هے جسکا نام " پارنل ' آسکے عشق کا افسانه ' اور اسکي سیاسی زندگي " هے - یه کتاب نهایت دلچسپ هے - علی الخصوص اس لیے که گویا ایک صید و نخچیر کي سرگذشت هے جو خود صیاد کي زبان سے نکلي هے - اور اس خصوصیت کے اعتبار سے شاید اپنے رنگ میں ایک هي کتاب هے -

فرهاد و شرین ' لیلي و مجنوں ' جمیل و سلمیٰ ' اور قیس و لبنیٰ کا عهد گیا :

دور مجنوں گذشت و نوبت ما ست !

اب اس عهد کے مجنوں و فرهاد مسٹر پارنل جیسے عشاق هیں ' اور لیلي و شیریں کا حجلۂ حسن مسز اوشي جیسي نکته شناس اور کتاب طراز فتنه گروں کو ملا هے - پہلے عشق کي داستانیں صرف زبان عشق هي سے سني جاتی تهیں - اب زبان حسن انکي ترجماني کریگي - یه گویا فرهاد کی سوانح عمري هے جو اس عهد کے شیریں کے قلم سے نکلي هے !

با رب کس آشناے کسے نکته داں مباد !

* * *

سب سے بڑي خصوصیت جو اس سوانح عمري میں هے ' وہ ایک سیاسي زندگي کا حیات عشقیه سے آمیز هونا هے - اس سے اندازہ کیا جا سکتا هے که حسن و عشق کي خود فراموشانه صحبتوں میں آکر ایک پولیٹکل لیڈر کا کیا حال هوتا هے ؟

بظاهر یه دونوں چیزیں متضاد نظر آتي هیں مگر حقیقت میں سرچشمه دونوں کا ایک هي هے - ایک نه هو جب بهي عشق کي روح تو وہ جوهر حیات هے جو هر جسم کو زندہ کردیتا هے :

یکے دوا ست بدار الشفاء میکدہ ها
ز هر مرض که بنالد کسے شراب دهند !

کرامویل نے بهي محبت کے نمود کي تقدیس کي ' اور اٹلي کے پاک نژاد " میزیني " کي نسبت بهي کہا جاتا هے که ایک زلف صد کمند تهي ' جسکي لٹوں میں کبهي کبهي اسکي بے مهر انگلیاں محبت سے شانه کیا کرتي تهیں - نپولین جب ماسکو کو تباہ کرکے واپس آ رها تها تو اس نے کہا :

" میں عشق سے انکار نهیں کرتا ! "

لیکن پارنل کي مصیبت دوسري قسم کي تهي - وہ گرکر اٹهه نه سکا حالانکه

مسٹر اسٹوارٹ پارنل

چھوڑ کر [illegible] وہ انسے زیادہ بے خطر دوڑتے ہیں جنھیں راہ کی ٹھوکروں کی خبر نہیں -

وہ [illegible] - یہی حملہ کیوپڈ کا ناقابل دفاع ہوتا ہے [illegible] عورتوں نے اسے پہلی مرتبہ دیکھکر کہا تھا: [illegible] مگر زنجیر سے کام نہ لے " (۱)

[illegible] حملۂ بیداد آرد
[illegible] ازپا بررد

* * *

" [illegible] " [illegible] انتقاد نگار مسٹر فلپ گیس نے اس کتاب پر [illegible] ہے اور بعض قابل غور اقتباسات پیش [illegible] خلاصہ درج کرتے ہیں :

" پارنل [illegible] میں آئرش تحریک کا سب سے بڑا لیڈر تھا - اسوقت کسی کو اسکا وھم بھی نہیں ہوسکتا تھا کہ وہ ایک عورت کے لیے تمام دنیا کو کھو بیٹھے گا ؟ یا یہ کہ ایک قوم جو انتہائی قانون شکنی کے لیے اٹھی ہے' اپنی قومی قسمت کے ایک نہایت ہی نازک وقت میں اپنے ایک ہی لیڈر کو صرف اسلیے چھوڑ دیگی کہ اس نے ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی کی تھی ؟

مگر ایسا ہی ہوا - پارنل سے لغزش ہوئی - عشق کے حملے کو وہ نہ روک سکا - اسکے متبعین نے اسکا ساتھ چھوڑ دیا - نتیجہ یہ نکلا کہ آئرش تحریک کم از کم بیس سال پیچھے ہٹگئی -

مسز " اوشے " ہی وہ عورت ہے جسکے لیے پارنل نے اپنا مستقبل برباد کیا ' اسلیے اسکے اس قول کو ضرور باور کیا جاسکتا ہے کہ وہ (یعنی مسیز اوشے) " پارنل کی روح کے خلوتکدوں میں اسکی پیچیدہ تاریکیوں اور نظر خیرہ کن روشنیوں کے بارجود داخل ہوئی " -

پارنل ایک دراز قامت ' عمیق و سنجیدہ چشم ' مسرور مگر خوشنما چہرہ انسان تھا - تعجب یہ ہے کہ جب وہ ان لوگوں سے ملتا تھا جن کو اس سے ہمیشہ سابقہ پڑتا تھا ' تو اسوقت بھی وہ معمولی انسان نہیں معلوم ہوتا تھا !

اسمیں اپنے انگریزی آبا و اجداد کی نخوت اور مغرورانہ کم سخنی تھی جسکی تائید اسکے حیاء پرور اور ذکی الحس مزاج سے ہوتی تھی' لیکن ساتھہ ہی اسکے کریکٹر میں چیلینج کا بھی انداز تھا - آئرش قوم کی روح پوری طرح اسمیں موجود تھی - اسکی گہری اداسی' اسکی وھم پرستی ' اسکا کسانوں کا سا اندر ہی اندر سلگنے والا جذبہ کیسا عجیب تھا ! وہ رومن کیتھولک نہ تھا' مگر انکی اسرار پرستی کی ہوا اسے لگ گئی تھی - تاہم وہ انکے عقائد سے اتفاق نہ کر سکا -

مسز اوشی لکھتی ہیں : " اسکا (پارنل کا) ارادہ سخت خود مختار تھا - وہ جب ایک دفعہ کسی کام کا ارادہ کر لیتا تو پھر نہ کسی کو اسمیں مداخلت کرنے دیتا تھا ' اور نہ کسی شے کو اپنی راہ میں حائل ہونے دیتا "

مسز مذکور بتلاتی ہیں کہ " جب اسکی جماعت میں سے کوئی شخص اسے روکتا تھا ' تو وہ کس طرح خوفناک سفید ہوجاتا تھا ؟ اور کس طرح اس شخص کو اپنی جماعت سے ایک ایسی خاموشی اور سرد مہری کے ساتھہ نکالدیتا جو اسکے ارادہ کی اندیشیدہ مخالفت سے پیدا ہوتی "

اسکا قول تھا کہ " جب تک میں لیڈر ہوں ' لوگ میرے آلات اور اوزار ہیں - اگر انہیں یہ منظور نہیں تو چلے جائیں " اس نے بیرحمی سے ان " آلات " کو اپنی خطرناک سرد طاقت سے ڈھال کے سد راہ ہونے اور ڈرانے کا وہ معرکہ شروع کیا جو انگریزی ارباب سیاست کے لیے ایک " خواب پریشان " ہوگیا -

---

(۱) یونانی علم الاصنام میں کیوپڈ عشق کا دیوتا ہے جسکے ہاتھہ میں عشق کا تیر و کمان ہے - ایک منظر میں دکھلایا ہے گیا کہ صحرا میں حسین عورتوں نے سب سے پہلے اسے دیکھا اور فریاد کی کہ کمان کھینچ مگر زنجیر سے کام نہ لے -

لیکن یہ اتفاق دیکھو کہ جب وہ اپنے سے باہر اس [illegible] برپا کر رہا تھا تو خود اپنے اندر عشق کا شکار ہوگیا - اسی کی داستان الم کا دفتر کیتھرائن اوشی نے اپنی کتاب میں [illegible] ہے -

پہلے کیتھرائن کیتھی اوشی آئرش [illegible] کی [illegible] تھی - اس نے پارنل ' بہت لمبے ' [illegible] پارنل کو سب سے پہلے " پیلس یارڈ " میں [illegible] :

" اس نے (پارنل نے) ایک تبسم [illegible] نظروں سے دیکھا - اسکی شعلہ فشاں آنکھوں نے [illegible] انگیز شوق کے ساتھہ دیکھا تھا کہ معاً میرے دماغ میں اسکی [illegible] ہستی کا تصور پیدا ہوگیا - میں نے خیال کیا یہ شخص [illegible] و غریب اور مختلف قسم کا ہے "

اسی وقت سے یہ معلوم ہونے لگا کہ ان دونوں میں بہت گہری ملاقات ہوگئی ہے - اسکے بعد ہی باقاعدہ مگر مخفی خط و کتابت بھی شروع ہوگئی -

سنہ ۱۸۸۰ع میں جب پارنل کو خوف پیدا ہوا کہ اسے بغاوت کے جرم میں گرفتار کرلیا جائیگا ' تو وہ ایک دن شب کو مسز اوشی کے مکان پر آیا اور اس سے اپنے تئیں چھپانے کی فرمایش کی -

پارنل مسز اوشی کے ڈریسنگ روم میں دو ہفتہ تک چھپا رہا - [illegible] میں سے کسی کو اسکی خبر نہ ہوئی - البتہ نوکروں نے [illegible] کہا کہ " بیوی (مسٹریس) پہلے جسقدر گوشت کھاتی تھیں - اب ڈریسنگ روم میں اس سے زیادہ کھانے لگی ہیں ! "

مسز اوشے کے یہاں سے جب پارنل جانے لگا تو اس نے تمام سیاسی مراسلات مسز اوشی کے حوالے کردیں - مسز اوشی نے ایک مجوف کنگن بنوایا اور اسمیں ان مراسلات میں سے دو مراسلتوں کو جو خاص طور پر اہم اور خطرناک تھیں' رکھکر اپنے بازو پر پہن لیا - یہ کنگن اسیطرح تین برس تک اسکے بازو پر بندھے رہے -

مسز اوشے پارنل کے تمام رازوں کی محرم تھی - یہ اسی کا مکان تھا جہاں پارنل اپنی جماعت کے جلسوں کو چھوڑ کے آ جایا کرتا تھا ' اور گھنٹوں اس عجیب عورت کے ساتھہ بیٹھا رہتا تھا جسکو وہ اپنی زبان میں " ملکہ " کہتا تھا - وہ بھی اسے اپنا " بادشاہ " کہتی تھی !

بارہا ایسا ہوا کہ وہ نہایت اہم جلسوں میں صرف اسلیے نہ جا سکا کہ اسکی " دلربا ملکہ " نے اسے اجازت نہ دی - آہ ! وہ کس قدر ظالم تھی جبکہ اس انسان کو روک رہی تھی ' جسکے جانے پر ایک پورے ملک کے مستقبل استقلال کا دار و مدار تھا !

مسز اوشی جب کبھی اسے لعنت و ملامت کرتی تو وہ ہمیشہ یہ جواب دیتا کہ ملکہ ! تم آئین بادشاہت سے واقف نہیں " نہ کبھی وجہ بیان کرے اور نہ کبھی معذرت کرے " !

اسکے ساتھہ ہی ہنسکے (جو اسکے لیے عام طور پر ایک نادر الوقوع امر تھا) ان الفاظ کا اضافہ کردیتا : " اگر میں معذرت کی انسانی کمزوری سے بالاتر نہ ہوتا تو اپنی جماعت کو قائم نہ رکھسکتا "

اس قصہ کا وہ حصہ بہت دلچسپ ہے جہاں مسز اوشی نے یہ بتایا ہے کہ وہ کیونکر پارنل اور گلیڈسٹون میں ایک متوسط کی حیثیت سے کام کیا کرتی تھی اور کس طرح حسن و عشق سیاست' اور قومی تحریک کا نامہ بر تھا ؟

مسز اوشی کا دعوا ہے کہ اس محبت کے بارے میں وہ پارنل کو (جس نے اپنی تمام عمر ایک عورت کے لیے خطرہ میں ڈالدی) اور اپنے آپ کو (جس نے اپنے جاں نثار عاشق کے لیے شریف شوہر سے بیوفائی کی) ہرگز مجرم نہیں سمجھتی - اور وہ ان لوگوں کے نفاق کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے جو اس قصہ کے طشت ازبام ہونے اور طلاق کے منظور ہونے کے بعد ان دونوں کی محبت کو برا کہتے ہیں - حالانکہ وہ اس سے پہلے بھی انکے باہمی تعلقات سے واقف تھے مگر کبھی انہوں نے کوئی اعتراض نہیں کیا -

آثار عتیقه

اس صفحه میں پانچ تصویریں آپکے سامنے هیں - سر صفحه کي دو تصویریں عمر سزي بک اور نجم الدین بک دو مشهور عثماني ماهرین فن آثار کي هیں ' جنکی زیر ادارت آثار عتیقۂ عثمانیه کا صیغه قائم هوا هے اور جس کا ذکر هم "آثار قونیه" کے عنوان سے کسي گذشته اشاعت میں کرچکے هیں -

آثار عتیقه کے اجتماع کے لحاظ سے دنیا میں کوئي حکومت دولت عثمانیه سے بڑهکر صاحب خزائن و اموال نهیں - یونان ' روم ' مصر ' کالدیا ' بابل ' یمن ' جو قدیم تمدن کا منبع تهے ' اسي کے زیر حکومت آے ' اور خود اپنا تخت خلافت بهي اس نے ایک ایسے شهر میں بچها یا جو یوناني و روماني تهذیب کا آخري سرچشمه تها -

اسي طرح تاریخ اسلام کے تمام آثار و نوادر بهي اسي کے قبضے میں آئے - علی الخصوص قرون متوسطه و اخیرۂ اسلامیه کا تمام عهد اسکي آنکهوں کے سامنے گذرا -

پس اگر وہ اپني اس دولت کي قدر پهچانتي اور اُسے محفوظ رکهتي تو آج یورپ کے بڑے بڑے عجائب خانوں کے تمام خزائن علمیه صرف اسي کے قبضه میں هوتے ۔

حال میں دولۃ عثمانیه نے آثار و نفائس کے حفظ و جمع پر توجه کي هے اور متعدد صیغے باقاعده کهل گئے هیں - ازانجمله ایک صیغه خالص " آثار عثمانیه " کا هے جسمیں خاندان عثماني کے آثار اوائل عهد سے لیکر اس وقت تک کے یکجا کردیے هیں -

آخر صفحه کی دونوں تصویریں اسي صیغے کا ایک قیمتي مرقع هے جو سلطان محمد فاتح کے عهد میں مصورین عجم نے طیار کیا تها - اسمیں دو مطربه اور رقاصه عورتوں کي تصویریں دکهلائي هیں جن سے اس زمانه کے لباس اور طرز و شباهت کے متعلق دلچسپ تاریخي معلومات حاصل هوتي هیں -

(شاہ قسطنطین کا علم)

وسط صفحه میں مشهور شاہ قسطنطین (جسکے نام سے قسطنطنیه آباد هوا) کے علم کي تصویر هے - جرمني کے مشهور اثري (ارکیا لوجست) ولپرٹ (Wilpert) نے جب اس علم کے متعلق اپني تحقیقات کي اطلاع قیصر جرمنی کو دي تو قیصر نے میریا لاش (Marialaach) کے پادریوں کو حکم دیا که اس کي جسقدر صحیح سے صحیح نقل ممکن هو تیار کردیں - پادریوں نے تعمیل ارشاد میں علم کے متعلق ان بیانات سے بهي مدد لي جو مشهور اسرائیلی مورخ یوسیفوس نے لکهے هیں - وہ کهتا هے که متقاطع سوراخ میں روایل روف کا (ایک قسم کا کپڑا هوتا هے) ایک ٹکڑا لگایا گیا هے اور وہ نهایت درخشاں جواهر سے مرصع اور طلائي تاروں سے زرکار هے - اس مرصع کاري و زرکاري سے نظروں کے لیے ایک عجیب و غریب خوشنما منظر پیدا هوگیا هے - اس کا طول و عرض برابر هے -

اس نقل میں تین میٹر کا ایک نیزہ بنایا گیا هے - نیزہ پر طلائي پتر منڈها هوا هے - لارل ایک قسم کا درخت هوتا هے - اسکا طلائي هار بنا کر وسط میں شاہ قسطنطین کے نام کا طغرا X T I نقش کیا هے - طغرا اور هار دونوں بیش بها جواهرات سے آراسته هیں -

متقاطع نیزے سے قدیم قرمزي ریشم کا پرچم آویزاں کیا گیا هے - اُسپر زر خالص کي جالي هے ' اور اسکے هر حلقه میں نهایت قیمتي جواهر بٹهائے گئے هیں -

پرچم کے نیچے ایک طلائی جهالر هے - جهالر کے بعد تین تمغے هیں - ایک خود قسطنطین اعظم کا هے اور بقیه اسکے تین جانشین لڑکوں کے جنکے نام یه هیں - قسطنطین ' قسطنطیاس ' قسطینس -

یه علم میریالاش کي خانقاه (ایبے) کی طرف سے قیصر جرمني کی خدمت میں ۲۶ جنوری کو ایک خاص دربار میں پیش کیا گیا تها - اسکے دوسرے دن قیصر کی سالگره تهی - اسی سالگره کے روز اُسے شاهي عبادتکده میں ممبر کے متصل نصب کر دیا گیا -

سلطان محمد فاتح آٹهویں صدي هجري میں اس علم و صاحب علم کے تخت کا مالک هوا اور الحمد لله که ابتک صلیب کی یه قدیمي متاع فرزندان توحید سے واپس نهیں لي جاسکي هے -

دولۃ عثمانیہ کا مستقبل

اور تعلیم و تربیت و نظام عمومی

حضرت مولانا - السلام علیکم و رحمۃ اللہ - جب خالد خلیل بے بمبئی میں تشریف فرما تھے تو میں نے اونکی خدمت میں چند خیالات ظاہر کرنے چاہے تھے ' مگر افسوس کہ وہ یہاں سے چلے گئے اور مجھکو وقت نہ ملا کہ اپنا ارادہ پورا کرسکتا -

اسمیں کچھہ شبہ نہیں کہ نصرانی یورپ اس باقی ماندہ اسلامی سلطنت ترکی کی تباهی کے درپے ہے اور انسانی قوتوں کی رفتار پر غور کرنے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ بفرض محال اگر ترکی کی اسلامی رعایا میں وہ جوش پیدا بھی ہوجاے ' جو قرون اولی کے مسلمانوں میں تھا یا اب جاپان میں ہے ' تو بھی انکا ترقی کرکے کسی ایک نصرانی سلطنت کے ہم پلہ ہونا بھی ممکن نہیں -

یہ سب کچھہ تسلیم کرنے کے بعد بھی دل محض سکوت اور خاموشی پر مائل نہیں ہوتا - میرا یہ عقیدہ ہے کہ اسلام کا دار مدار صرف اب ترکی تلوار ھی پر ہے - اگر خدا نخواستہ ترکی نہیں تو مسلمانوں کا بھی خاتمہ ہے - یہودی سلطنت کھوکر تاجر بن گئے ' مگر بدبخت مسلمانوں میں تو یہ مادہ بھی نہیں اور نہ ہوسکتا ہے کہ وہ بنیے بقال بن جائیں - پس ہمکو اس پرچم اسلام کی حفاظت کے لیے جو کچھہ ہوسکے کرنا چاهیے ' اگرچہ موجودہ علائق کی بیڑیوں کی وجہ سے ہماری کوشش کا دائرہ کتنا ھی محدود اور تنگ کیوں نہ ہو -

میں نے آپکی خدمت میں پہلے بھی لکھا تھا کہ خدام کعبہ کی تحریک ایک اصلی اور بہترین تجویز ہے ' بشرطیکہ اسکو صحیح اصول اور غیر متزلزل دیانت کے ساتھہ چلایا جاے - میں یہ ہرگز نہیں کہتا کہ خدا نخواستہ بانیان خدام کعبہ کی دیانت مشتبہ ہے مگر جبتک کہ روپیہ کا انتظام اس سے بھی زیادہ باقاعدہ نہو جیساکہ اب ہے ' پبلک کو اطمینان نہیں ہوسکتا ' اور اگر ایسا ھی ہو جاے تو پھر دیگر عوائق کے پیش آنے کا احتمال ہے جسکو یہ جماعت ابھی سے محسوس کررھی ہے - خیر ' یہ تو بیرونی مساعی ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ جبتک اندرونی کوششیں نہونگی اسوقت تک ترکی کی موجودہ حالت قائم رہتے نظر نہیں آتی - حکومت کا انتظام بالکل ناقص ہے جسکی وجہ کارکن اشخاص اور حکام کے نالائقی ہے - سول سروس باقاعدہ نہیں - مشرقی اصول پر با اثر وزرا کے متوسلین اور رشتہ دار عہدوں پر مامور ہیں ' اور چونکہ ایسے اشخاص عموماً نا قابل ہوا کرتے ہیں اسلیے اپنے فرائض منصبی کو وہ ادا نہیں کرتے ' جسکا نتیجہ یہ ہے کہ اجنبی نصاری کو دخل دینا کا موقع ملتا ہے - اسکے انسداد کے لیے میں ایک تجویز پیش کرتا ہوں :

قسطنطنیہ میں ایک کالج قائم کیا جاے ' یا یوں کہیے کہ امتحان کا ایک بورڈ ہو ' اور اسمیں کل عثمانی رعایا کے اشخاص مقابلہ کا امتحان دیسکیں ' اور امتحان میں کامیاب ہوکر سول سروس کے ادنی درجہ سے ترقی کریں - انکے سوا کسی کو سول کے عہدے نہ دیے جائیں - انکے واسطے ایک یوروپین زبان مثلاً انگریزی یا جرمن وغیرہ لازمی ہو - اسکے علاوہ انکے نصاب میں یوروپین قانون ' قانون بین الاقوام ' قران شریف کل معہ ترجمہ ترکی ' فقہ کا وہ حصہ جو معاملات سے متعلق ہے ' اور عربی علم ادب ہو - گھوڑے کی سواری اور امتحان صحت ھی کیا جاے جیسے یورپ کے تعلیم یافتہ تین مسلمان ڈاکٹر کیا کریں - اس امتحان میں کامیاب ہونے کے بعد ان امیدواروں کو تنخواہ ملنی شروع ہوجانی چاهیے جو مقدار میں بہت کم ہو مگر ضروری مصارف کے لیے کافی ہو - پھر ان سے کہا جاے کہ جس ملک کی زبان انہوں نے امتحان میں لی ہو ' اوسی ملک میں ایک سال تک رهکر وهانکا قانون اور عدالتونکی عملی کارروائی کا مطالعہ کریں - اسکے بعد ایک سال کیلیے وہ ہندوستان میں آکر کسی ضلع میں بطور آنریری مجسٹریٹ کام کا تجربہ حاصل کریں - اردو زبان چنداں مشکل نہیں - دو تین مہینے میں سیکھی جا سکتی ہے - البتہ لکھنا مشکل ہے ' لیکن آنریری مجسٹریٹ کو اپنی ھی قلم سے لکھنا ضروری نہیں ہے - اسکے بعد وہ اپنے ملک میں جاکر کام کریں - اکیس برس سے کم عمر کا آدمی امتحان مقابلہ میں شریک نہوسکے ' اور ۲۳ سال سے زیادہ عمر کا آدمی نہ لیا جاے - دو سال تجربہ کے لیے کافی ہونگے - ہاں ریاضی انٹرنس کے درجہ تک کے لازمی کیجاے - اگر ترک ایسا کوئی انتظام کرسکیں تو میں یقین کامل رکھتا ہوں کہ نہ تو یورپ سے انسپکٹر لینے کی ضرورت اونکو پیش آئیگی اور نہ وہ عہدہ داروںکے لیے بھیک مانگتے پھرینگے - اس امتحان میں ہندوستان اور کابل کے مسلمانوں کو بھی شامل ہونے کی اجازت دیجاے ' بشرطیکہ وہ ترکی زبان میں مہارت حاصل کرلیں ' اور پندرہ برس کی عمر سے اکیس سال کی عمر تک سلطنت عثمانیہ کے حدود میں سکونت رکھیں -

دوسرا اہم مسئلہ ترقی تجارت کا ہے ' اور شاید اس سے بھی زیادہ مشکل ہے ' کیونکہ بلاد عثمانیہ کے نصاری یورپ کی خاص ملک ہے - اور اسکو آپ سے زیادہ غالباً کوئی ہندوستان میں نہیں سمجھہ سکتا ' مگر پھر بھی ایشیاے کوچک میں ترقی تجارت کے وہ موقع ہیں جو شاید اور کسی یورپ کے ملک میں نہوں - کتنی بڑی شرم کی بات ہے کہ ابتک ترکی ٹوپیاں ترکی میں نہیں بن سکتی تھیں - اب کچھہ کارخانے کھلے ہیں - لیکن سوتی اور اونی کپڑا اب بھی وهاں مطلق نہیں بنتا - اسکے لیے جائنٹ سٹاک کمپنی کے طریق پر جا بجا ایشیاے کوچک میں با قاعدہ طور پر کارخانے کھولنے چاهئیں ' اور قبل اسکے کہ ایسے کارخانے جاری کیے جائیں ' تین اشخاص کو جنمیں سے ایک مصری تاجر ضرور ھی ہو ' ہندوستان میں آکر کانپور ' بمبئی ' دهر یوال ' اور کلکتہ میں اس قسم کے کارخانوں کا مطالعہ اور معاینہ کرنا چاهیے ' اور انتظام کا طرز دیکھنا چاهیے - ان کارخانوں کے منیجر ابتداً جرمن اور انگریز بنائے جاسکتے ہیں ' لیکن اگر روپیہ عثمانی ہو تو مالک کارخانہ صرف مسلمان ہو یا عثمانی رعایا ہو - اجنبی نصرانیونکو حصے بھی نہ دیے جائیں - یہ کپڑا اگر معمولی قیمت پر ہندوستان میں آئیگا ' تو لاکھوں مسلمان خوشی خوشی خرید لینگے ' اور اوسکو زیب تن کرنا موجب فخر سمجھینگے -

میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ جاپان کی ترقی کا بڑا محرک اسمائل کی کتاب سلف هلپ ' ڈیوٹی ' اور کیرکٹر ' ہے -

جاپان میں اس وقت کوئی گھر شاید مشکل سے ملے گا جسمیں یہ کتابیں بزبان انگریزی یا جاپانی موجود نہ ہوں - میں نے بھی ان کتابوں کو پڑھا ہے - فی الحقیقت اگر ان کتابوں کا علم رواج ترکی میں ہوجاے تو ممکن ہی نہیں نہ انکا اثر نہ پڑے - گولڈن ڈیڈز (Golden Deeds) ایک اور کتاب ہے جسکا ترکی میں ترجمہ ہونا چاہیے - اگر ان کتابوں کا ترکی میں ترجمہ ہونے کا کوئی انتظام صورت پذیر ہو تو میں ایک مختصر رقم سو روپیہ کی اپنے پاس سے دینے کو آمادہ ہوں (اسمائل کی تصنیفات کا ترجمہ ایسے پچیس برس پہلے ترکی میں ہو چکا ہے - اور اسکے علاوہ اور بھی صدہا مصنفات جدیدہ کا - تراجم کے اعتبار سے ترکی کا جو پایہ ہے اسپر جناب کی نظر نہیں - اصلی مرض صرف ڈیوٹی اور سلف ہلپ کے مطالعہ ہی سے دور نہیں ہوسکتا - الہلال)

ہر سال مکۂ معظمہ میں قربانی کی لاکھوں کھالیں ضائع ہوتی ہیں - اگر کوئی کھالونکے رنگنے کا کارخانہ خاص مکۂ معظمہ میں یورپین طریق پر جاری کیا جاے ' تو بلا مبالغہ لاکھوں ہی روپیہ کا نفع ہوسکتا ہے - اسکی طرف بھی سلطنت کو توجہ دلانی چاہیے - مگر اسکی بابت میں یہ عرض کرونگا کہ براے مہربانی کلکتہ کے کسی مسلمان سوداگر چرم کو مائل کریں کہ وہ مکۂ معظمہ میں ایک چرم سازی و دباغی کا کارخانہ کھولے -

آپکا خادم

محمد فضل متین

الہلال :

آپکے خیالات نہایت قیمتی ہیں - کئی سال سے ان امور پر بذریعہ مراسلات طویلہ و مبسوطہ اولیاء حکومت کو توجہ دلا رہا ہوں - لیکن علم و تجارت سیکھنے کیلیے ترکونکو ہندوستان آنیکی دعوت دینے کی ضرورت نہیں - سول سروس کے امتحانات اور نظم تعلیم کے متعلق آپنے حکومت عثمانیہ کو جس قدر مفلس سمجھہ لیا ہے اس قدر نہیں ہے - انکا بہت بڑا سوال امن و فرصت اور صحیح العمل جماعت کا ہے -

تاریخ حسیات اسلامیہ

مسئلہ قیام الہلال

الہلال کی اشاعت نے مسلمانوں میں جو احساس مذہبی پیدا کردیا ہے وہ بلا شبہ بے نظیر ہے اور آسکے لیے آپ خاص طور پر مبارکباد کے مستحق ہیں - الہلال کا بند کرنا بلا شبہ مسلمانوں کے لیے سخت جانکاہ صدمہ ہوگا - خواہ آسکی قیمت میں اضافہ کرکے اور خواہ اشاعت میں ترقی کراکے لیکن براے خدا جاری رکھیں ' اور آسکے بند کرنے کا خیال بھی دل میں نہ لائیں - یہ سچ ہے کہ ایسے عدیم المثال رسالہ کا جاری رکھنا بدون کافی سرمایہ یا ترقی تعداد اشاعت کے محال بلکہ ناممکن ہے - لیکن ہندوستان کے مسلمان تو دونوں باتوں پر راضی ہیں ' پھر کیوں نہیں آپ اس کا ایک دفعہ فیصلہ کر دیتے ؟ قیمت میں اگر اضافہ دس روپیہ سالانہ تک ہو جاے ' تو بمقابلہ حیثیت الہلال کے کچھہ زیادہ نہیں ہے - تعداد اشاعت میں ترقی کے لیے آپ جا بجا اسکے ایجنٹ مقرر فرمائیں - کم سے کم اگر دس ہزار کی اشاعت مستقل طور پر ہوجاوے تو پھر باطمینان یہ رسالہ اسی قیمت پر جاری رہ سکتا ہے -

خاکسار عطا محمد خان گورنمنٹ پنشنر امرتسر - کٹرہ اہلو والیہ نیومارکٹ

تاریخ حسیات اسلامیہ کے عنوان سے جو خطوط شائع ہوتے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ خریدار پیدا کرنیکی کوشش جاری ہے - لیکن وہ رفتار جو الہلال جیسے ملی و قومی مصلح کے لیے ہونی چاہیے تھی نہیں ہے - اگر آنجناب آن خریداروں کی تعداد بذریعہ الہلال ظاہر فرمادیتے جو ابتک ہوچکے ہیں ' تو بقیہ کے لیے زیادہ جوش سے کوشش کیجاتی - چار خریدار حاضر خدمت ہیں -

نیاز مند رحیم حسین قدوائی - بارہ بنکی

جام جہاں نما

—*—

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نہوگی

—*—

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بھرکی کسی ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک ہزار روپیہ نقد انعام

ایسی کار آمد ایسی دلفریب ایسی فیض بخش کتاب لاکھہ روپے کو بھی سستی ہے - یہ کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے - اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھہ لیجیے - دنیا کے تمام سر بستہ راز حاصل کر لیجیے صرف اِس کتاب کی موجودگی میں گویا ایک بڑی بھاری لائبریری (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

—*—

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کی ضروریات کا نایاب مجموعہ

—*—

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم ہئیت - علم بیان - علم عروض - علم کیمیا - علم برق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - کیان سرود - قیافہ شناسی اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ هر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے کہ مطالعہ کرتے هی دلمیں سرور آنکھونمیں نور پیدا هو بصارت کی آنکھیں وا هوں - دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشہور آدمی آنکے عہد بعہد کے حالات سوانحعمری و تاریخ - دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے - هر موسم کیلیے تندرستی کے اصول - عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کی فہرست ' آنکی قیمتیں ' مقام اشاعت وغیرہ - بہی کھاتہ کے قواعد - طرز تحریر اشیا بروے اشتہار دازی - طب انسانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج هاتھی ' شتر ' گائے بھینس ' گھوڑا ' گدھا بھیڑ ' بکری ' کتا وغیرہ جانوروںکی تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکی سوا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تملم محکمونکے قوانین کا جوہر (جن سے هر شخص کو عموماً کام پڑتا ہے) ضابطہ دیوانی فوجداری ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹری اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالک کی بولی هر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اردو کے بالمقابل لکھی هیں آج هی وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفر کے متعلق ایسی معلومات آجتک کہیں دیکھی نہ سنی هونگی اول هندوستان کا بیان ہے هندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وهاں کی تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگھی جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اُس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (روبی واقع ملک برهما) کے تحقیق شدہ حالات وهاں سے جواهرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تھوڑے هی دنوں میں لاکھہ پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر پیرایہ میں قلمبند کی هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفر کا بالتشریح بیان ملک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصر - افریقہ - جاپان - اسٹریلیا - هر ایک علاقہ کے بالتفسیر حالات وهانکی درسگاهیں دکھانی کلیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جہاز کے بسفر کا مفصل احوال کرایہ وغیرہ سب کچھہ بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعہ دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسی دلاویز کہ پڑھتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیہ - ۸ - آنہ محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گھڑي

گارنٹی ۵ سال قیمت صرف چھہ روپے

ولایت والوں نے بھی کمال کر دکھایا ہے اس عجائب گھڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی هوئی ہے - جو هر وقت آنکھہ مٹکاتی رهتی ہے ! ' جسکو دیکھکر طبیعت خوش هو جاتی ہے - ڈائل چینی کا ' پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - وقت بہت ٹھیک دیتی ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستی چھین نہ لیں تو همارا ذمہ ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھہ روپیہ -

آٹھہ روزہ واچ

گارنٹی ۸ سال قیمت ۶ چھہ روپیہ

اس گھڑی کو آٹھہ روز میں صرف ایک مرتبہ چابی دیجاتی ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتی ہے کہ کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - قیمت صرف چھہ روپے - زنجیر سنہری نہایت خوبصورت اور بکس همراہ مفت -

چاندی کی آٹھہ روزہ واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کی آٹھہ روزہ واچ - جو کلائی پر بندھسکتی ہے مع تسمہ چرمی قیمت سات روپے

بجلي کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابھی ولایت سے بنکر همارے یہاں آئے هیں - نہ دیا سلائی کیضرورت اور نہ تیل بتی کی - ایک لمپ لاکر اپنی جیب میں یا سرهانے رکھلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ہے - رات کیوقت کسی جگہ اندھیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کر کے خطرے سے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم کسیوجہ سے اٹھنا پڑے تو سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفہ ہے - منگوا کر دیکھیں تب خوبی معلوم هوگی - قیمت ۱ معہ محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کی روشنی هوتی ہے ۳ روپیہ ۸ آنہ -

ضروری اطلاع — علاوہ انکے همارے یہاں سے هر قسم کی گھڑیاں ' کلاک اور گھڑیونکی زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنما مل سکتی هیں - اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھیں اکٹھا مال منگوانے والوں کو خاص رعایت کی جاویگی - جلد منگوا لیجیے -

منیجر گپتا اینڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقام توهانہ - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

حکمت بالغہ ! حکمت بالغہ !

مولوي احمد مکرم صاحب عباسي چریا کوٹي نے ایک نہایت مفید سلسلہ جدیدہ تصنیفات و تالیفات کا قائم کیا ہے - مولوي صاحب کا مقصود یہ ہے کہ قرآن مجید کے کلام الہي ہونے کے متعلق آجتک جس قدر دلائل قائم کیے گئے ہیں اُن سب کو ایک جگہہ مرتب و مدون کردیا جاے - اس سلسلہ کي ایک کتاب موسوم بہ حکمۃ بالغہ تین جلدوں میں چھپ کر تیار ہو چکي ہے -

پہلي جلد کے چار حصے ہیں - پہلے حصے میں قران مجید کي پوري تاریخ ہے جو اتقان في علوم القران علامۂ سیوطي کے ایک بڑے حصہ کا خلاصہ ہے - دوسرے حصہ میں تواتر قرآن کي بحث ہے ' اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ قرآن مجید جو آنحضرت صلعم پر نازل ہوا تھا ' وہ بغیر کسي تحریف یا کمي بیشي کے ویسا ہي موجود ہے ' جیسا کہ نزول کے وقت تھا ' اور یہ مسئلہ کل فرقہاے اسلامي کا مسلمہ ہے - تیسرے حصہ میں قرآن کے اسماء و صفات کے نہایت مبسوط مباحث ہیں - جن میں ضمنا بہت سے علمي مضامین پر معرکۃ الارا بحثیں ہیں - چوتھے حصے سے اصل کتاب شروع ہوتي ہے - اس میں چند مقدمات اور قرآن مجید کي ایک سو پیشین گوئیاں ہیں جو پوري ہوچکي ہیں - پیشین گوئیوں کے ضمن میں علم کلام کے بہت سے مسائل حل کئے گئے ہیں ' اور فلسفۂ جدیدہ جو نئے اعتراضات قرآن مجید اور اسلام پر کرتا ہے ان پر تفصیلي بحث کي گئي ہے -

دوسري جلد ایک مقدمہ اور دو بابوں پر مشتمل ہے - مقدمہ میں نبوت کي مکمل اور نہایت محققانہ تعریف کي گئي ہے - آنحضرت صلعم کي نبوت سے بحث کرتے ہوے آیۃ خاتم النبیین کي عالمانہ تفسیر کي ہے - پہلے باب میں رسول عربي صلعم کی ان معرکۃ الارا پیشین گوئیوں کو مرتب کیا ہے ' جو کتب احادیث کي تدوین کے بعد پوري ہوئي ہیں ' اور اب تک پوري ہوتي جاتي ہیں - دوسرے باب میں ان پیشین گوئیوں کو لکھا ہے ' جو تدوین کتب احادیث سے پہلے ہوچکي ہیں - اس باب سے آنحضرت صلعم کي صداقت پوري طور سے ثابت ہوتي ہے -

تیسري جلد - اس جلد میں فاضل مصنف نے عقل و نقل اور علماے یورپ کے مستند اقوال سے ثابت کیا ہے کہ آنحضرت صلعم امي تھے ' اور آپ کو لکھنا پڑھنا کچھہ نہیں آتا تھا - قرآن مجید کے کلام الہي ہونے کي نو عقلي دلیلیں لکھي ہیں - یہ عظیم الشان کتاب ایسے پر آشوب زمانہ میں جبکہ ہر طرف سے مذہب اسلام پر نکتہ چیني ہو رہي ہے ' ایک عمدہ هادي اور رہبر کا کام دیگي - عبارت نہایت سلیس اور دل چسپ ہے ' اور زبان اردو میں اس کتاب سے ایک بہت قابل قدر اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر سہ جلد (۱۰۶۴) لکھائي چھپائي و کاغذ عمدہ ہے - قیمت ۵ روپیہ *

نعمت عظمی ! نعمت عظمی !

امام عبد الوهاب شعراني کا نام نامي ہمیشہ اسلامي دنیا میں مشہور رہا ہے - آپ دسویں صدي ہجري کے مشہور ولي ہیں - لواقح الانوار صوفیاے کرام کا ایک مشہور تذکرہ آپ کي تصنیف ہے - اس تذکرہ میں اولیاء - فقراء اور مجاذیب کے احوال و اقوال اس طرح پر کانٹ چھانٹ کے جمع کئے ہیں کہ ان کے مطالعہ سے اصلاح حال ہو اور عادات و اخلاق درست ہوں اور صوفیاے کرام کے بارے میں انسان سوء ظن سے محفوظ رہے - یہ لا جواب کتاب عربي زبان میں تھي - ہمارے محترم دوست مولوي سید عبدالغني صاحب وارثي نے جو اعلی درجہ کے ادیب ہیں اور علم تصوف سے خاص طور سے دل چسپي رکھتے ہیں اس کتاب کا ترجمہ نعمت عظمی کے نام سے کیا ہے - اس کے چھپنے سے اردو زبان میں ایک قیمتي اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر دو جلد (۷۲۶) خوشخط کاغذ اعلی قیمت ۵ روپیہ *

مشاهیر الاسلام ! مشاهیر الاسلام ! !

یعنے اردو ترجمہ وفیات الاعیان مترجمہ مولوي عبد الغفور خان صاحب رامپوري ' جس میں پہلي صدي ہجري کے اواسط ایام سے ساتویں صدي ہجري تک کے [illegible] بڑے بڑے علماء فقہا قضاۃ شعراء [illegible] لغویین نحویین مہندسین مورخین محدثین [illegible] امراء وزراء حکماء اطبا سلاطین مجتہدین و صناع و مغنیین وغیرہ ہر قوم کے اکابر و اهل کمال کا مبسوط و مفصل تذکرہ -

جسے بقول (موسیو دي سیلن)

" اهل اسلام کي تاریخ معاشرتي و علمي کي واقفیت کے واسطے اهل علم همیشہ سے بہت هي قدر کي نگاہوں سے دیکھتے آئے هیں

یہ کتاب اصل عربي سے ترجمہ کي گئي ہے ' لیکن مترجم صاحب ممدوح نے ترجمہ کرتے وقت اس کے اس انگریزي ترجمہ کو بھي پیش نظر رکھا ہے ' جسے موسیو دي سیلن نے سنہ ۱۸۴۲ع میں شائع کیا تھا - سواے اس کے اصل کتاب پر تاریخ ' تراجم ' جغرافیہ ' لغت ' انساب اور دیگر مسائل دیني کے متعلق کثیر التعداد حواشي اضافہ کئے هیں - اس تقریب سے اس میں کئي هزار اماکن و بقاع اور قبائل و رجال کا تذکرہ بھي شامل ہوگیا ہے - علاوہ بریں فاضل مترجم نے انگریزي مترجم موسیو دي سیلن کے وہ قیمتي نوٹ بھي اُردو ترجمہ میں ضم کردے هیں جن کي وجہ سے کتاب اصل عربي سے بھي زیادہ مفید ہوگئي ہے - موسیو دي سیلن نے اپنے انگریزي ترجمہ میں تین نہایت کارآمد اور مفید دیباچے لکھے هیں مشاهیر الاسلام کي پہلي جلد کي ابتدا میں ان کا اُردو ترجمہ بھي شریک کردیا گیا ہے - اس کتاب کي دو جلدیں نہایت اهتمام کے ساتھہ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپوائي گئي هیں ' باقي زیر طبع هیں - قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۴) مآثر الکرام یعنے حسان الهند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کا مشہور تذکرہ مشتمل برحالات صوفیاے کرام و علما ے عظام - صفحات ۳۳۸ مطبوعہ مطبع مفید عام آگرہ خوشخط قیمت ۲ روپیہ -

(۵) افسر اللغات - یعنے عربي و فارسي کے کئي هزار متداول الفاظ کي لغت بزبان اردو صفحات (۱۲۲۶) قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۶) فغان ایران - یعنے اردو ترجمہ کتاب اسٹرینگلنگ آف پرشیا - مصنفۂ مسٹر مارگن شوسٹر سابق وزیر خزانہ دولت ایران صفحات ۴۶۲ مع ۲۱ تصاویر عکسي قسم اعلی - جلد نہایت خوبصورت اور عمدہ ہے قیمت صرف ۵ روپیہ -

(۷) داستان ترکتازان هند - کل سلاطین دهلي اور هندوستان کي ایک جامع اور مفصل تاریخ ۵ جلد کامل صفحات (۲۹۵۶) کاغذ و چھپائي نہایت اعلی قیمت سابق ۲۰ روپیہ قیمت حال ۶ روپیہ

(۸) تمدن عرب - قیمت سابق ۵۰ روپیہ قیمت حال ۳۰ روپیہ

(۹) الفاروق - علامہ شبلي کي مشہور کتاب قیمت ۳ روپیہ -

(۱۰) آثار الصنادید - سرسید کي مشہور تاریخ دهلي کانپور کا مشہور اڈیشن با تصویر قیمت ۳ روپیہ -

(۱۱) قواعد العروض - مولانا غلام حسین قدر بلگرامي کي مشہور کتاب علم عروض کے متعلق عربي و فارسي میں بھي کوئي ایسي جامع کتاب موجود نہیں - نہایت خوشخط کاغذ اعلی صفحات ۴۷۴ - قیمت سابق ۴ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۲) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشہور مصنف رڈیارڈ کپلنگ کي کتاب کا اُردو ترجمہ از مولوي ظفر علي خان صاحب بي - اے - قیمت سابق ۴ روپیہ - قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۳) علم اصول قانون - مصنفۂ سر ڈبلیو - ایچ - ریٹگن - ال - ال - ڈي کا اُردو ترجمہ جو نظام الدین حسن خان صاحب بی - اے - بي - ال - سابق جج هائیکورٹ حیدر آباد اور مولوي ظفر علي خانصاحب بي - اے کي نظر ثاني کے بعد شائع ہوا ہے - مترجمہ مسٹر مانک شاہ دین شاہ شش جج دولت آصفیہ - آخر میں اصطلاحات کا فرہنگ انگریزي و اُردو شامل ہے کل تعداد صفحات ۸۰۸ - قیمت ۸ روپیہ -

(۱۴) میڈیکل جیورس پروڈنس - حضرت مولانا سید علي بلگرامي مرحوم کي مشہور کتاب یہ کتاب وکیلوں - بیرسٹروں اور عہدہ داران پولیس و عدالت کے لئے نہایت مفید و کارآمد ہے - تعداد صفحات ۳۸۰ مطبوعہ مطبع مفید عام آگرہ قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۵) تحقیق الجہاد - مصنفۂ نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم بزبان اُردو - مسئلہ جہاد کے متعلق ایک عالمانہ اور نہایت مفصل کتاب صفحات ۴۱۲ قیمت ۳ روپیہ -

(۱۶) شرح دیوان اُردو غالب - تصنیف مولوي علی حیدر طبا طبائي - یہ شرح نہایت قیمتي معلومات کا ذخیرہ ہے - غالب کے کلام کو عمدہ طریقہ سے حل کیا گیا ہے صفحات ۳۴۸ مطبوعہ حیدر آباد قیمت ۲ روپیہ -

(۱۷) تیسیر الباری - یعنے اُردو ترجمہ صحیح بخاري بدون السطور حامل المتن صفحات تقریباً (۳۷۵۰) نہایت خوشخط کاغذ اعلی قیمت ۲۰ روپیہ -

المشتہر عبد اللہ خان بک سیلر ربنڈ پبلیشر کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

مسلمان مستورات کی دینی، اخلاقی، مذہبی حالت سنوارنیکا بہترین ذریعہ

نہایت عمدہ خوبصورت ایکہزار صفحہ سے زیادہ کی کتاب بہشتی زیور قیمت ۲ روپیہ ساڑھے ۱۰ آنہ محصول ۷ آنہ -

جسکو ہندوستان کے مشہور و معروف مقدس عالم دین حکیم الامۃ حضرت مولانا محمد اشرفعلی صاحب تہانوی نے خاص مستورات کی تعلیم کے لیے تصنیف فرماکر عورتوں کی دینی و دنیاوی تعلیم کا ایک معتبر نصاب مہیا فرما دیا ہے - یہ کتاب قرآن مجید و صحاح ستہ (احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم) و فقہ حنفی کا اردو میں لب لباب ہے - اور تمام اہل اسلام خصوصاً حنفیوں کیلیے بے حد مفید و نافع کتاب ہے - اسکے مطالعہ سے معمولی استعداد کے مرد و عورت اردو کے عالم دین بن سکتے ہیں - اور ہر قسم کے مسائل شرعیہ اور دنیوی امور سے واقف ہو سکتے ہیں - اس نصاب کی تکمیل کیلیے زیادہ عمر اور زیادہ وقت کی ضرورت نہیں - اردو پڑھی ہوئی عورتیں اور تعلیم یافتہ مرد بلا مدد استاد اسکو بہت اچھی طرح پڑہ سکتے ہیں - اور جو لڑکیاں یا بچے اردو خواں نہیں وہ تھوڑے عرصہ میں اسکے حصہ اول سے ابجد پڑھکر اردو خواں بن سکتے ہیں - اور باقی حصوں کے پڑھنے پر قادر ہو سکتے ہیں - لڑکیوں اور بچوں کے لیے قرآن مجید کے ساتھہ اسکی بھی تعلیم جاری کردی جاتی ہے، اور قران مجید کے ساتھہ ساتھہ یہ کتاب ختم ہو جاتی ہے (چنانچہ اکثر مکاتب و مدارس اسلامیہ میں یہی طرز جاری ہے) - اس کتاب کو اسقدر قبولیت حاصل ہوئی ہے کہ اسوقت تک بار بار چھپکر ساتھہ ستر ہزار سے زیادہ شائع ہو چکی ہے - دہلی، لکھنؤ، کانپور، سہارنپور مراد آباد وغیرہ میں گھر گھر یہ کتاب موجود ہے - انکے علاوہ ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں صدہا جلدیں اس کتاب کی پہنچ چکی ہیں، اور بعض جگہہ مسجد کے اماموں کے پاس رکھی گئی ہے کہ نماز کے بعد اہل محلہ کو سنا دیا کریں - اس کتاب کے دس حصے ہیں اور ہر حصے کے ۹۶ صفحات ہیں اور ساڑھے ۳ آنہ قیمت -

حصہ اول الف با تا - خط لکھنے کا طریقہ - عقائد ضروریہ - مسائل وضو غسل وغیرہ -

حصۂ دویم حیض و نفاس کے احکام نماز کے مفصل مسائل و ترکیب

حصۂ سویم روزہ، زکوۃ، قربانی، حج، منت، و غیرہ کے احکام -

حصۂ چہارم طلاق، نکاح، مہر، ولی عدت وغیرہ -

حصۂ پنجم معاملات، حقوق معاشرت زوجین، قواعد تجوید و قرات -

حصۂ ششم اصلاح و تردید رسوم مروجہ شادی غمی میلاد عرس چہلم دسواں وغیرہ -

حصۂ ہفتم اصلاح باطن تہذیب اخلاق ذکر قیامت جنت و نار-

حصۂ ہشتم نیک بی بیوں کی حکایتیں وسیرت واخلاق نبوی -

حصۂ نہم ضروری اور مفید علاج معالجہ تمام امراض عورتوں اور بچوں کا -

حصۂ دہم دنیاوی ہدایتیں اور ضروری باتیں حساب وغیرہ و قواعد ڈاک -

گیارھواں حصہ بہشتی گوہر ہے جسمیں خاص مردوں کے مسائل معالجات اور مجرب نسخے مذکور ہیں - اسکی قیمت ساڑھے ۷ آنہ - اور صفحات ۱۷۴ ہیں - پورے گیارہ حصوں کی قیمت ۲ روپیہ ساڑھے ۱۰ آنہ اور محصول ۷ آنہ ہے - لیکن پوری کتاب کے خریداروں کو صرف ۳ روپیہ کا ویلو روانہ ہوگا، اور تقویم شرعی و بہترین جہیز مفت نذر ہوگا -

بہترین جہیز - رخصت کے وقت بیٹی کو نصیحت حضرۃ مولانا کا پسند فرمایا ہوا رسالہ قیمت دو پیسہ -

تقویم شرعی - یعنی بطرز جدید اسلامی جنتری سنہ ۱۳۳۲ھ جسکو حضرت مولانا اشرف علی صاحب کے مضامین نے عزت بخشی ہے - دیندار حضرات کا خیال ہے کہ آجتک ایسی جنتری مرتب نہیں ہوئی قیمت ڈیڑہ آنہ -

راقـــــــــــم

فقیر اصغر حسین ہاشمی - دارالعلوم مدرسۂ اسلامیہ دیوبند ضلع سہارنپور

دلہن بہار تیل

معزز حضرات اگر آپکو تیل استعمال کرنیکا شوق نہ بھی ہو تو ہمہ صفت تیل کو ضرور استعمال کیجئے یہ دلہن بہار نہل باریک کام کرنیوالونکے باریک بند ضعف دماغونکے لیے کمزور نظرونکے لیے نعیف دلونکے لیے کتب بینونکے لیے اخبار بینونکے لیے تو نہایت ہی مفید ثابت ہوچکا ہے گویا سوکہے دھانوں میں پانی پڑنیکا مصداق ہے تیل تو آپ نے سیکڑوں استعمال کیے ہونگے مگر ایسا ہمہ صفت مملو دلہن بہار تیل کم استعمال کیا ہوگا آپ ضرور اس تیل کا ایک مرتبہ استعمال کرکے تجربہ کیجیے - مشک آنست کہ خود بہ بوید نہ کہ عطار بگوید کی یہ آپ نظیر ہوجائیگا ہمیں زیادہ تعریف کی ضرورت نہیں ہے آپکا تجربہ اور آپکی منصفی کافی ہے ہر ملک میں کارخانہ دلہن بہار تیل کو ایجنٹیونکی ضرورت ہے معاملہ خط و کتابت سے طے ہوسکتا ہے قیمت فی شیشی ۱ روپیہ معہ محصولڈاک ۱ روپیہ ۴ آنہ فی درجن دس روپیہ ۸ آنہ -

ایس - اسمعیل اینڈ سنس سول ایجنٹ - دلہن بہار تیل نمبر ۹۷ - مور اسٹریٹ - مدراس

حاجی محمد عیسی اینڈ کو

ملنے کا پتہ :- کارخانہ دلہن بہار تیل نمبر ۲۰ حیات خاں لین پوسٹ آفس ہریسن روڈ کلکتہ

هر فــرمایش میں الهــلال کا حواله دینا ضروری هے

رینلڈ کي مسٹر یز اف دي کورٹ اُف لندن

یه مشهور ناول جو که سولـه جلدونمیں هے ابهي چهپ کے نکلي هے اور تهوڑي سي رهگئي هے - اصلي قیمت کي چوتهائي قیمت میں دیجاتي هے - اصلي قیمت چالیس ٤٠ روپیه اوراب دس ١٠ روپیه - کپڑیکي جلد هے جسمیں سنهري حروف کي کتابت هے اور ٣١٦ هاف ٹون تصاویر هیں تمام جلدیں دس روپیه میں وي - پي - اور ایک روپیه ١٢ آنـه محصول ڈاک -

امپیرئیل بک ڈیپو - نمبر ٦٠ سریگوپال ملک لین - بهو بازار - کلکته

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

پوٹن ٹائین

ایک عجیب و غریب ایجاد اور حیرت انگیز شفا ٴ یه دوا دل دماغي شکایتونکو دفع کرتي هے - پژمردہ دلونکو تازہ کرتي هے - یه ایک نهایت موثر ٹانک هے جوکه ایکساں مرد اور عورت استعمال کر سکتے هیں - اسکے استعمال سے اعضاء رئیسه کو قوت پهونچتي هے - هسٹریه وغیرہ کو بهي مفید هے چا لیس گو لیوںکي بکس کی قیمت دو روپیه -

زینو ٹون

اس دوا کے بیروني استعمال سے ضعف باہ ایک بارکی دفع هو جا تی هے - اس کے استعمال کر تے هی آپ فائدہ محسوس کرینگے قیمت ایک روپیه آٹهه آنه -

هائی ڈرولن

اب نشتر کرانے کا خوف جا تا رها -

یه دوا آب نزول اور فیل پا وغیرہ کے واسطے نهایت مفید ثابت هوا هے — صرف اندروني و بیروني استعمال سے شفا حاصل هوتی هے -

ایک ماہ کے استعمال سے یه امراض بالکل دفع هو جاتی هے قیمت دس روپیه اور دس دنکے دوا کی قیمت چار روپیه -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

هر قسم کے جنون کا مجرب دوا

اسکے استعمال سے هرقسم کا جنون خواہ نوبتي جنون ٴ مرگی والہ جنون ٴ غمگین رهنے کا جنون ٴ عقل میں فتور ٴ بے خوابي و موسمي جنون ٴ وغیرہ وغیرہ دفع هوتي - هے اور وہ ایسا صحیح و سالم هوجاتا هے که کبهی ایسا گمـان تـک بهي نهیں هوتا که وہ کبهی ایسے مرض میں مبتلا تها -

قیمت في شیشي پانچ روپیه علاوہ محصول ڈاک -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta.

ایک بولنے والي جڑی

اگر آپ اپنے لا عـلاج مرضوں کي وجه سے مایوس هوگئے هوں تو اس جڑي کو استعمال کرکے دوبارہ زندگي حاصل کریں - یه جڑي مثل جادو کے اثر دیکهاتي هے - بیس برس سے یه جڑي مندرجه ذیل مرضوں کو دفع کرنے میں طلسمي اثر دکها رهی هے -

ضعف معدہ ٴ گراني شکم ٴ ضعف باہ تکلیف کے ساتهه ماهوار جاري هونا - هر قسم کا ضعف خواہ اعصابي هو یا دماغی ٴ آب نزول وغیرہ -

جڑي کو صرف کمر میں باندهي جاتی هے - قیمت ایک روپیه ٨ آنه

ایس - سی - هر - نمبر ٢٩٥ اپر چیتپور روڈ - کلکته

S. C. Har 295, Upper Chitpor Road Calcutta

عجیب و غریب مالش

اس کے استعمال سے کهوئی هوئي قوت پهر دوبارہ پیدا هوجاتي هے - اسکے استعمال میں کسی قسم کي تکلیف نهیں هوتي - مایوسي مبدل بخوشي کر دیتي هے قیمت فی شیشی دو روپیه چار آنه علاوہ محصول ڈاک -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمال سے بغیر کسي تکلیف اور بغیر کسي قسم کي جلد پر داغ آنے کے تمام روئیں اڑجاتی هیں - قیمت تین بکس آٹهه آنه علاوہ محصول ڈاک -

آر - پي - گوش

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road, Calcutta.

سنکاری فلوٹ

تین سال کي گارنٹی

بهترین اور سریلي آواز کي هارمونیم سنگل ریڈ C سے C تک یا F سے F تک

قیمت ١٥ - ١٨ - ٢٢ - ٢٥ روپیه

ڈبل ریڈ قیمت ٢٢ - ٢٧ - ٣٢ روپیه

اسکے ماسوا هر قسم اور هر صفت کا هرمونیم همارے یهاں موجود هے -

هر فرمائش کے ساتهه ٥ روپیه بطور پیشگی آنا چاهیے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

امراض مســتورات

کے لیے ڈاکـٹر سیـام صاحب کا اوبهرائین

مسـتورات کے جمـله اقسـام کے امراض - کا خلاصه نه آنا - بلکه اسوقت درد کا پیدا هونا - اور اسکے دیر پا هونیسے تشنج کا پیدا هونا - اولاد کا نهونـا غرض کل شـکایات جو اندروني مستورات کو هوتے هیں - مایـوس شدہ لوگونکو خوشخبري دیجاتي هے که مندرجه ذیل مستند معـالجونکي تصدیق کردہ دوا کو استعمال کریں اور ثمرہ زندگانی حاصل کریں - یعني ڈاکٹر سیام صاحب کا اوبهرائین استعمال کریں اور کل امراض سے نجات حاصل کرکے صاحب اولاد هوں -

مسـتند مدراس شاهو - ڈاکٹر ایم - سي - ننجنڈا راؤ اول اسسٹنٹ کیمیکل اکزامنر مدراس فرماتے هیں - " مینے اوبهرائن کو نهایت مفید اور مناسب پایا امراض مستورات کیلیے " -

مس ایف - جي - ریلس - ایـل - ایم - ایـل - آر - سي - پي اینڈ ایس - سي گوشا اسپتال مدراس فرماتي هیں : - " نمونے کي شیشیاں اوبهرائن کي اپنے مریض پر استعمال کرایا اور بیحد نفع بخش پا " -

مس ایم - جي - ایم - براڈي - ایم - ڈي - (برن) بي - ایس - سي - (لنڈن) سـینٹ جان کا اسپتال ارکاڈي بمبئی فرماتي هیں : - " اوبهرائن بهت عمدہ اور کامیاب دوا هے زنانه شکایتوں کیلیے جسکو که مینے استعمال کیا هے "

قیمت في بوتل ٢ روپیه ٨ آنـه - نو بوتل کے خریدار کیلیے صرف ٦ روپیه -

پرچه هدایت مفت درخواست آنے پر روانه هوتا هے -

Harris & Co
Chemists, Calcutta,

خوش قسمتي اگر انسان حاصل کرنا چاهے تو " رائے صاحب " ڈاکٹر سي والس کا سیکسوئیل سائنس نامي زبردست بکار آمد و مفید رساله کا ملاحظه کرے - جسمیں صحت و تندرستي اور تمدن کے بیحد نسخے درج هیں - یه رساله جوان بوڑهے سب کیلیے مفید بلکه هادي هے - اسپر لطف یه که بالکل مفت یهانتک کے محصول ڈاک بهي نهیں - جلد درخواست ذیل کے پته سے روانه کرو :-

Swasthasahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road, Calcutta.

مرض قبض بهي ایک بلائے بے درمان هے - اسکی وجه سے جس جس بڑے امراض کا سامنا هوتا هے خدا کی پناہ - اندروني و جلدي دونوں قسم کے امراض کي جڑ هے - اسکے لیے نهایت جستجو کے بعد یه دوا طیار هوئي هے - اسکے وجه سے کوئي مرض کتنا هي پرانا کیوں نهو - حکما دور هوجاتا هے - قیمت في شیشي ٤ روپیه -

(سفید داغ کا لاجواب علاج)

اسکے استعمال سے شفا حکمي طور پر حاصل هوتي هے - اس مرض ناپاک کیلیے یه انمول دوا بیحد محنت سے طیار هوتي هے - مایوسو جلد دوڑو موقع نادر هے اسے حاصل کرو اور ثمرہ زندگاني اوٹهاؤ - قیمت ٤ روپیه -

White & Co. 50, Tallygunge,
CALCUTTA.

Printed & Published by A. K. AZAD, at the HILAL Electrical Prtg. & Publg. House, 14 Mcleod Street CALCUTTA

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کي شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکي دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا ' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں ھرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھي نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ دو دوائیں ہمیشہ اپنے پاس رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھي آپکو درد سرکي تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہي سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو پاني کردیگي -

قیمت بارہ ٹکیونکي ایک شیشي ۶ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشي تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھہ منگانے سے خرچ ایک ھي کا پریگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ھی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود ہیں ' اور جب تہذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجھہ جاتا تھا - مگر تہذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چھانٹ کي تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بساکر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسي ظاھري تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے ' اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھي جویاں ہے - بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں کو جانچکر " موھني کسم تیل " تیار کیا ہے - اسمیں نہ صرف خوشبو سازي ھي سے مدد لي ہے ' بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھي جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئي کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیا گیا ہے ' اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتي ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے - درد سر ' نزلہ ' چکر ' اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے - اسکي خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتي ہے نہ تو سردي سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجاتے ہیں ' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر ' اور نہ کوئی حکیم اور سفید پتنت دوا ارزاں قیمت پرگھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتي ہے - جسسے خلق اللہ کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردي ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - تمام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں ' از رهم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال کے ہر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھي لاحق ہو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلي اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمي سے - جنگلي بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامي ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھي ہوگئي ہوں ' اور اعضا کي کمزوري کي وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بھي استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتي ہے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي ہے - نیز آسکي سابق تندرستي از سر نو آجاتي ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں ' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاھلي رہتي ہو - کام کرنے کو جي نہ چاھتا ہو - کھانا دیر سے ھضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھي اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتي ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹي بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترتیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتي ہے

المشتہر و پرو پرائٹر
ایچ - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

" كتاب مرقوم يشهده المقربون" (٨٣ : ١٨)

" في ذالك فليتنافس المتنا فسون ! " [٨٣ : ٢٣]

السحـــر الحـــلال

في

مجلـــدات الهـــلال

تو اے کہ محو سخن گستران پیشینی

مباش منکر " غالب " کہ در زمانۂ تست !

(۱) " الهـــلال " تمام عالم اسلامی میں پہلا هفته وار رساله ہے جو ایک هي وقت میں دعوۃ دینیۂ اسلامیۃ کے احیاء ' درس قرآن و سنت کي تجدید' اعتصام بحبل اللہ المتین کا واعظ' اور وحدۃ کلمۂ امۃ مرحومہ کي تحریک کا لسان الحال ' اور نیز مقالات علمیہ ' و فصول ادبیہ ' و مضامین و عناوین سیاسیۂ و فنیہ کا مصور و مرصع مجموعہ ہے - اسکے درس قرآن اور تفسیر و بیان حقائق و معارف کتاب اللہ الحکیم کا انداز مخصوص محتاج تشریح نہیں - اسکے طرز انشاء و تحریر نے اردو علم ادب میں دو سال کے اندر ایک انقلاب عام پیدا کردیا ہے - اسکے طریق استدلال و استشہاد قرآني نے تعلیمات الاهیہ کي محیط الکل عظمت و جبروت کا جو نمونہ پیش کیا ہے ' وہ اسدرجہ عجیب و موثر ہے کہ الہلال کے اشد شدید و اعدی عدو مخـــالفین و منـــکرین تـــک اسکي تقلیـــد کرتے هیں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور هیں - اسکا ایک ایک لفظ ' ایک ایک جملہ ' ایک ایک ترتیب ' بلـــکہ عام طریق تعبیر و ترتیب و اسلوب و نسج بیان اس وقت تـــک کے تمام اردو ذخیرہ میں مجددانہ و مجتہدانہ ہے -

(۲) قـــرآن کریم کی تعلیمات اور شریعۃ الالہیہ کے احکام کو جامع دین و دنیا اور حاوي سیاست و اجتماعیۃ ثابت کرنے میں اسکا طریق استدلال و بیان اپني خصوصیات کے لحاظ سے کوئی فریدي مثال تمام عالم اسلامی میں نہیں رکھتا -

(۳) وہ تمام هندوستـــان میں پہلي آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکي تمام سیاسی و غیر سیاسی معتقدات و اعمال میں اتباع شریعت کي تلقین کی' اور سیاسی آزادي و حریت کو عین تعلیمات دین و مذهب کی بنا پر پیش کیا - یہاں تـــک کہ دو سال کے اندر هی اندر هزاروں دلوں ' هزاروں زبانوں ' اور صدها اقلام و صحائف سے اس حقیقت کو معتقدانہ نکلوا دیا !

(۴) وہ هندوستان میں پہلا رسالہ ہے جس نے موجودہ عہد کے اعتقادي و عملی الحاد کے دور میں توفیق الہی سے عمل بالاسلام والقران کی دعوت کا از سر نو غلغلہ بپا کردیا ' اور بلا ادنی مبالغہ کے کہا جاسکتا ہے کہ اسکے مطالعہ سے بے تعداد و بے شمار متشککین ' مذبذبین ' متفرنجین ' ملحدین' اور تارکین اعمال و احکام' راسخ الاعتقاد مومن ' صادق الاعمال مسلم ' اور مجاهد في سبیل اللہ مخلص هوگئے هیں - بلکہ متعدد بڑی بڑی آبادیاں اور شہر کے شہر هیں جن میں ایک نئي مذهبي بیداری پیدا هوگئی ہے : و ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم !

(۵) علی الخصوص حکم مقدس جہاد في سبیل اللہ کے جو حقائق و اسرار اللہ تعالی نے اسکے صفحات پر ظاهر کیے' وہ ایک فضل مخصوص اور توفیق و مرحمت خاص ہے -

(٦) طالبان حق و هدایت' متلاشیان علم و حکمت' خواستگاران ادب و انشاء' تشنگان معارف الاهیہ و علوم نبویہ' غرضکہ سب کیلیے اس سے جامع و اعلی اور بہتر و اجمل مجموعہ اور کوئي نہیں - وہ اخبار نہیں ہے جسکي خبریں اور بحثیں پرانی هوجاتی هوں - وہ مقالات و فصول عالیہ کا ایک ایسا مجموعہ ہے' جن میں سے هر فصل و باب بجاے خود ایک مستقل تصنیف و تالیف ہے' اور هر زمانے اور هر وقت میں اسکا مطالعہ مثل مستقل مصنفات و کتب کے مفید هوتا ہے -

(۷) چھہ مہینے میں ایک جلد مکمل هوتي ہے - فہرست مواد و تصاویر بہ ترتیب حروف تہجي ابتدا میں لگا دی جاتي ہے - ولایتي کپڑے کي جلد ' اعلی ترین کاغذ ' اور تمام هندوستان میں وحید و فرید چھپائي کے ساتھہ بڑي تقطیع کے (۵۰۰) صفحات !

(۸) پہلي اور دوسري جلد دوبارہ چھپ رهي ہے - تیسری اور چوتھي جلد کے چند نسخے باقی رهگئے هیں - تیسری جلد میں (۹۹) اور چوتھی جلد میں (۱۲۵) سے زاید هاف ٹون تصویریں بھي هیں' اس قسم کي دو چار تصویریں بھی اگر کسي اردو کتاب میں هوتی هیں تو انکی قیمت دس روپیہ سے کم نہیں هوتی -

(۹) با این همہ قیمت صرف پانچ روپیہ ہے - ایک روپیہ جلد کی اجرت ہے -

بہت ممکن ہے کہ الهلال کی قیمت بڑھا دی جاے - اگـــر ایســا هوا تو پھـــر مکمل جلـــدوں کی قیمت بھی زیادہ هـــو جائیگـــی

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ — القرآن الحکیم

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,

7-1, Macleod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲

جلد ٥

کلکتہ : چہار شنبہ ٥ - رمضان المبارک ۱۳۳۲ هجري

Calcutta : Wednesday, July, 29 1914.

نمبر ٥

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ، وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ! (۱۰ : ۸۶)

رَبَّنَآ اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّ اَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا، رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ، رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ، وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ، فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ !! (۱۰ : ۸۸)

تار کا پتہ - ادرشہ

نواب ڈھاکہ کي سرپرستی میں

— :*: —

یہ کمپنی نہیں چاھتي ہے کہ ھندوستان کي مستورات بیکار بیٹھي رھیں اور ملک کي ترقی میں حصہ نہ لیں لھذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتي ہے : —

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاري تراش) مشین دیگي ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپني آپکو ۱۵۵ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگي ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسي مشین دیگي جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسي مشین دیگي جسمیں گنجي تیار هوگي جس سے روزانہ ۲۵روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنــي هر قسم کے کاٹے هوے اون جو ضروري هوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتي ہے ۰ کام ختم هوا ۰ آپنے روانہ کیا اور اسی دن روپے بھی مِل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ھي بننے کے لیے چیزیں بھي بھیج دي گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ھیں -

— :*: —

آنریبل نواب سید نواب علي چودھري (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپني کي چند چیزیں خریدیں مجھے اُن چیزونکي قیمت اور اوصاف سے بہت تشفي ہے -

مس کشم کماري دیوي - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتي ھوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماھواري آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتي ھوں -

---

نواب نصیر الـــممالک مرزا شجاعـــت علی بیگ قونصـــل ایـران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپني کو میں جانتا ھوں - یہ کمپني اس وجہ سے قائم هوئي ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپنی نہایت اچھی کام کر رھي ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتي ہے - اسکے ماسواے کم قیمتی مشین منگا کر ھر شخص کو مفید ھونے کا موقع دیتی ہے - میں ضرورت سمجھتا ھوں کہ عوام اسکي مدد کریں -

---

چنـد مستنـد اخبـارات ھنـد کی راے

— * —

بنگالی — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ھیں اور جو سودیشي میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تھے نہایت عمدہ ھیں اور بناوٹ بھی اچھي ہے - محنت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزوںسے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپني کي پوري حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اِس سے بڑھکر افسوس اور کیا ھوسکتا ہے -

برانچ سول کورٹ روڈ سنگاپور -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

Telegraphic Address-"Alhilal" Calcutta.
Telephone No. 648.
AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad
14 Mcleod Street,
CALCUTTA.
Yearly Subscription, Rs. 8
Half yearly .. Rs. 4-12

مدیر مسئول و رئیس قلم تحریر
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی
مقام اشاعت
۱۴ — مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلی فون نمبر ۶۴۸
سالانہ — ۸ — روپیہ
شش ماہی — ۴ — ۱۲ — آنہ

جلد ۵

کلکتہ: چہار شنبہ ۵ شعبان ۱۳۳۲ ہجري
Calcutta: Wednesday July, 29. 1914

نمبر ۵

شہداے ادرنہ کی یادگار

یہ اُس جدید عثماني درسگاہ کا مرقع ھے جسے شہداے ادرنہ کي یادگار میں غازي انور پاشا نے ادرنہ (ایڈریا نوپل) میں قائم کیا ھے - اور جسکے ساتھہ ھي پس ماندگان جنگ کے لیے ایک دارالیتامیٰ کي بھي بنیاد ڈالي ھے - اس مرقع کیلیے ھم مرزا محمود علي بیگ وکیل ھائي کورٹ حیدر آباد کے ممنون ھیں جنھوں نے سفر قسطنطنیہ کے اثنا میں اس مدرسہ کی زیارت کي ' اور اس مرقع میں بھي دھني جانب ھندوستانی لباس میں موجود ھیں -

مسئلہ قیام الھلال

گذشتہ نمبر میں ھم نے اضافۂ قیمت اور فرصت یک ماھہ کے متعلق آخري تجویز بعرض شوریٰ پیش کي تھی اور معاونین کرام سے درخواست کي تھی کہ بصورت اختلاف بہت جلد اپني راے سے اطلاع بخشیں -

اس وقت تک متعدد تحریریں اتفاق و منظوري کي آچکي ھیں جیسا کہ ھمیں احباب کرام کے لطف و کرم سے امید تھي - مخالفت میں صرف ایک بزرگ نے راے دي ھے -

اب ھم چاھتے ھیں کہ جن حضرات کا سال خریداري جون یا جولائی کے کسي ھفتہ سے شروع ھوا ھے اور ۸ روپیہ کے حساب سے انھوں نے قیمت روانہ کی ھے یا وي - پي - وصول کیے ھیں' وہ ۱۲ - روپیہ قیمت تصور فرماکر بقیہ روپیہ خود ارسال فرمادیں یا وي پی بھیجنے کي اجازت دیں - انمیں سے اکثر حضرات نے لکھا تھا کہ ۱۲ - روپیہ کا وي پی بھیجا جاے لیکن چونکہ اس وقت تک کوئي آخري راے قرار نہیں پائی تھي' اسلیے انکے نام حسب معمول ۸ - روپیہ کے حساب سے وي - پي - روانہ کیے گئے - اب جبکہ انکي تجویز اور اظہارات کریمانہ کے مطابق مجبوراً قیمت بڑھانے کا فیصلہ ھوگیا ھے ' تو یہ خواھش بیجا نہیں اگر کي جاے کہ وہ اسي سال سے اس قیمت

کو منظور کریں ' اور بقیه قیمت روانه فرمادیں - اگر انکي قیمت ششماهي تهي تو جدید اضافه کے بعد ۶ - روپیه - ۱۲ - آنه قیمت شش ماهي هوگی -

یه ممکن تها که نیا اضافه آیندہ ششماهي جلد سے قرار دیا جاتا لیکن اس صورت میں دفتر کي مشکلات کو اس سے کچهه بهي فائدہ نه هوتا - اصلي سوال تو موجودہ مالی مشکلات اور نقصانات کا هے - اگر قیمت بڑهانے کے بعد اس وقت مدد نه ملي تو یه اضافه بحالت موجودہ بالکل بے سود هوگا -

هم ایک مرتبه آور احباب کو یقین دلانا چاهتے هیں که قیمت کي زیادتي بڑي هي مجبوري کے عالم میں کی گئي هے - اگر همارې پہلي تجویز تکمیل تک پہنچ جاتی تو هم کبهی بهی ایسا نه کرتے - اب بهی اس اضافے کو محض عارضي اور موقت سمجهتے هیں اور جس وقت اسکي اشاعت مطلوبه تعداد تک پہنچا دي جائیگی هم معاً اسکي قیمت کم کردینگے ' اور بہت ممکن هے که سابق سے بهي زیادہ تخفیف هوجاے -

همیں احباب کرام کی آس محبت و لطف سے جسکی ناقابل فراموش شہادتیں اپنے دل میں محفوظ پاتے هیں ' پوري امید هے که انپر یه اضافه شــاق نه گذریگا کیونکه انهیں کے اصرار کی تعمیل کی گئی هے ' اور جون اور جولائی کے تمام قدیم و جدید خریدار نئی قیمت کے حساب سے بقایا روانه کردینگے -

مسئـلـهٔ اسـلامـیـــهٔ کانپـــور

فریب کذب و افســاد افتــراء

جبکه بڑے بڑے عقلمند و دانا ' مدبر و هوشمند ' داراے علم و فضیلت' صاحبان تجربهٔ و خبرۃ' نفس و شیطان کے استیلاؤ تسلط سے مجبور هوکر بے وقوفوں کی سي باتیں' بچوں کي سي نا دانیاں' اور دیوانوں کي سی هرزہ سرائیاں کر بیٹهتے هیں ' تو بساطي بازار کانپور کے دو شخصوں کي ناداني پر افسوس کرنا لا حاصل هے' جنهوں نے گذشته هفتے اپني مجرمانه بے بسي سے عاجز آکر کذب و افتراء کے دامن میں پناہ لینی چاهي هے ' اور یه دیکهکر که عین موقعه پر مسجد کا معامله انکے هاتهه سے نکل گیا هے' الهــلال کے بیانات کي تغلیط کیلیے ایک اشتهار شائع کیا هے - حالانکه اگر ان میں قبول هدایت کي ایک رائی برابر بهی صلاحیت باقي هوتی' تو بریت کی کذب پرستي کی جگه توبهٔ و اعتراف کا طریق صالح و مسلک مومنین اختیار کرتے : وطبع علی قلوبهم فهم لا یفقهون (۹ : ۸۸)

جهوٹ انسان کی ایک عالمگیر کمزوری هے اور کروروها انسان اسمیں مبتلا هیں ' لیکن کذب و افترا کی بے باکانه جسارت فقدان ایمان کا وہ مرتبهٔ بلند هے جو هر کذب پرست کو نصیب نہیں هو سکتــا :

ایں شقاوت بزور بازو نیست !

مگر تعجب هے که مسجد مچهلي بازار کے دو متولیوں کو صرف ایک سال کي حیات نفاق آمیز و پرستش ائمهٔ کفر سے یه مرتبهٔ بلند کیونکر حاصل هوگیا ؟

شیخ مجید احمد نے اپنے دستخط سے جو اشتہار شائع کیا هے اسمیں نہایت بے باکی اور دلیري کے ساتهه لکها هے که " بعد مشورۂ راجه صاحب محمود آباد ' مسٹر محمد علی ' مولوی فضل الرحمن و چند مسلمانوں کے ' جولائی کو ایک نقشه فٹ باتهه کا .... صاحب کلکٹر بهادر کیخدمت میں پیش کیا گیا "

اس عبارت کا صاف مطلب یه هے که انهوں نے جو کچهه کارروائي کي وہ مندجۂ صدر اشخاص کے مشورے سے کی - اگرچه یه بیان عقلاً بهی صحیح نہیں معلوم هوتا تها' اور شیخ مجید احمد اور اسکے رشتۂ نفاق کے حقیقی بهائی کریم احمد کی تمام پچهلی کارروائیاں پیش نظر تهیں ' تاهم خیال هوتا تها که ایک شخص خواہ کتنا هی آبرو باخته اور ایمان فروش هو' لیکن اسطرح ایک چهپے هوے اعلان میں یکسر جهوٹ بولنے سے ضرور شرمائیگا - کچهه نه کچهه اسکی اصلیت ضرور هوگی - اسی خیال سے هم نے نامبردہ اشخاص سے پہلے تحقیق کرلینا چاها - اور بذریعه تار دریافت کیا -

مسٹر محمد علی لکهتے هیں : " مجید احمد کا بیان بالکل غلط اور گمراہ کن هے - کریم احمد میرے پاس آیا تها لیکن میں نے آسے موجودہ کارروائی کے بالکل خلاف مشورہ دیا ' جسپر عمل نہیں کیا گیا "

سر راجه صاحب محمود آباد لکهتے هیں : " اس کارروائی میں میرے مشورہ یا راے کو ذرا بهی دخل نہیں "

مولانا عبد الباری صاحب فرنگی محلی کا بیان هے : " مجهے اس کارروائی کی کوئی اطلاع نہیں "

مولوي سید فضل الرحمن تار دیتے هیں : " میري نسبت مجید احمد کا بیان بالکل غلط هے - هرگز هرگز میرا یه مشورہ نه تها "

اب ذرا اس شخص کے جهوٹ بولنے کی همت دیکهو که لاکهوں مسلمانوں کو علانیه دهوکا دینے سے نہیں شرماتا' اور کیسي ماتم انگیز اخلاقي و ایمانی موت اسپر طاري هوگئی هے که چار مسلمانوں کی نسبت تہمت و افتراء کرنے کے خلاف کوئی ایمانی صدا اسکے دل سے نہیں اٹهتی؟ چند منافقین مفسدین کي وسوسه اندازي اور بعض شیاطین الانس کے پیهم القاء ابلیسی نے آسے اس طرح اپنے قابو میں کرلیا هے که نه تو مسلمانوں کے دل سے کسی بات کو سونچ سکتا هے' نه مسلمانوں کی آنکهوں سے کسی چیز کو دیکهه سکتا هے' اور نه مسلمانوں کے کانوں سے کسی آواز کو سن سکتا هے- بلکه از فرق تا بقدم ایک خول بنگیا هے ' جسکے اندر سے صرف "حضور' فیض گنجور' غریب پرور سلامت" هی کي روح بول رهی هے :

انهم اتخذ و الشیاطین اولیاء من دون الله و یحسبون انهم مهتدون (۷ : ۲۹) کاش ان دونوں کی آنکهیں اپنے اوپر روئیں اور انکا دل اپنے ایمان و صداقت کی موت پر ماتم کرے !

بهر حال هم اس اشتهار کے حصے پر زیادہ وقت ضائع کرنا نہیں چاهتے که یه کوئی چیز نہیں هے ' اور اگر کچهه هے تو صرف مسلمانوں کی بد بختی هے که جس مسجد کیلیے موجودہ سنین میں انهوں نے سب سے زیادہ جان و مال کا انفاق و ایثــار کیا هو' وہ صرف ان لوگوں کے هاتهوں میں چهوڑ دي گئی هے ' تاکه چند بے حقیقت شرارتیں لاکهوں مسلمانوں کو احمق بنائیں ' اور بالاخر کام کرنے والوں کو آن کے پیچهے مارا مارا پهرنا پڑے ' اور انکي مخاطبت میں وقت ضائع کرنا پڑے -

یه سچ هے که ان لوگوں کیلیے ۱۱ - اگست کے مسٹر ٹائیلر کی نگه مہر بڑی قیمتی هے ' مگر انهیں یاد رکهنا چاهیے که مسلمانوں کیلیے ۱۱ - اگست کا خون بهی محض بے قیمت نہیں هے اگرچه بد قسمتي سے اسے بے قیمت بنایا گیا - وہ کسی طرح بهی راضی نہیں هوسکتے که اس مسئله کی آخریں منزل کو بغیر جد و جهد انتهائی کے چهوڑ دیں !

پس في الحقیقت اصلی سوال شیخ مجید احمد و کریم احمد کے اعلانات و مزخرفات و مکذوبات کا نہیں هے ' بلکه مسجد کے مقدس حصهٔ متنازع فیه کي تعمیر کا هے - اور اب فوراً هم کو اسکا

فیصله کرنا چاهیے که آینده مقامي دباؤ اور تلقینات و وساوس سے اس مسئله کو کیونکر محفوظ رکھا جاے ؟

اشتهار میں بڑے زور سے اپنا یه بهادرانه کارنامه بهي لکھا ھے که هم نے درخواست میں مولانا عبد الباري صاحب کے کسي تار کا حواله دیا تھا که " بوقت تعمیر اسلامي جذبات کا لحاظ رکھا جائے " مگر معلوم نہیں که اسلامي جذبات سے مقصود کیا ھے ؟ اگر " اسلامي جذبات " سے مقصود چند مسلمانوں کے جذبات هیں تو اسمیں شک نہیں که گذشته فہرست خطابات میں ان جذبات کا کافي لحاظ رکھا گیا ' اور اگر آینده بھي مسلمانوں کو استرضاء کفر ونفاق کي توفیق ملی تو انشاء الله بہت کچھه لحاظ رکھا جائیگا - لیکن اگر اسلامي جذبات سے وہ جذبات مراد هوں جنکا لحاظ ۲ - جولائي اور ۱۱ - اگست کو رکھا گیا تھا ' تو هم سمجھتے هیں که مسلمان اب اپنے جذبات کي رعایت کے معني اچھي طرح سمجھه چکے هیں ' اور وہ مسٹر ٹائیلر کو اس بارے میں مزید احسانات کیلیے زحمت دینا نہیں چاهتے -

یه بالکل ایک واضح بات ھے که مسجد کی زمین کا جو فیصله کیا گیا اس سے حقیقت بین مسلمانوں کو ذرا بھی اطمینان نه هوا ' اور اگر بہت سے رزولیوشن اظہار شادمانی کے پاس کیے گئے تو لاکھوں مسلمان غم و غصه میں متالم و متاسف بھی رهے - تاهم بار بار اطمینان دلایا گیا که فت پاتھه کي تعمیر کے وقت کوئی نه کوئی ایسی بات ضرور کي جائیگي جس سے ایک حد تک حکم شرعی کا تحفظ هو جائیگا ' اور صرف یہي سبب ھے که بڑي بڑي شدید مخالفتوں کے طوفان جو اس فیصله کے متعلق اٹھنے والے تھے ' بڑي دقتوں کے بعد سمجھا بجھا کے روکے گئے - پھر کیا اب فیصله کرانے والوں کا یه فرض نہیں ھے که وہ اپنے تئیں مسلمانوں کے آگے تکمیل کار و ایفاء مواعید کا ذمه دار سمجھیں ' اور مسجد کے معاملے کو اپنے هاتھوں میں لیکر آخر تک پہنچائیں ؟

اشتهار میں یه بھي لکھا ھے که متولیوں نے صرف اس منظوري کیلیے نقشه پیش کیا تھا که ویسراے کے فیصله کے خلاف تو نہیں ھے ؟ اول تو یه محض جھوٹ ھے اور اسقدر صریح جھوٹ جس سے زیاده بیباکانه جھوٹ نہیں هو سکتا - نقشه کا پیش کرانا محض اندروني تلقینات و وساوس کا نتیجه تھا جو متصل و پیہم جاري تھیں ' اور اسي کیلیے شیخ کریم احمد لکھنو اور دهلي گیا تھا تا که کسي طرح آور لوگوں کو بھي اپنا ساتھی بنا لے - جب اس میں کامیابي نه هوئي تو پھر یه کیادمي کی گئي که تین ممبروں کا کورم قرار دیکر ایک براے نام جلسه قرار دیدیا اور نقشه منظور کرکے پیش کر دیا -

لیکن اگر بالفرض اسے تسلیم بھی کرلیا جاے ' جب بھي سوال یه ھے که متولیوں کو کس قانون اور عدالت نے مجبور کیا تھا که خواه مخواه نقشه کلکٹر کے سامنے پیش کریں ؟ اسکی ضرورت هي کیا تھی ؟ حسب قاعده میونسپل بورڈ میں پیش هوتا ' اور پھر اسکے بعد حکام کو بھي مداخلت کا موقع حاصل تھا - جو کچھه هونے والا هوتا هو رهتا -

پھر اس حماقت پر انسان روے یا هنسے ؟ ابتدا میں تو یه نادان شخص یه لکھتا ھے که منظوري کیلیے کلکٹر صاحب بهادر کو نقشه دکھلایا گیا ' مگر آخر میں کہتا ھے که " نقشے طیار کراے جارھے هیں - اس وقت تک طیار نہیں هوے هیں جو میونسپلٹي میں داخل کیے جاتے "

سوال یه ھے که اگر نقشے ابتک طیار نہیں هوے هیں تو وہ کمبخت نقشه کونسا تھا جو کلکٹر صاحب کي " غریب پرور " پیشگاه میں به معیت " خاں صاحب " و " خان بهادر " حاضر کیا گیا ؟

مدارس اسلامیه

باز گو از نجد و از یاران نجد

دستور العمل ندوة العلماء

هم نے گذشته نمبر میں ندوہ کے مفاسد پر نظر ڈالتے هوے انھیں دو قسموں میں منقسم کردیا تھا - ایک اصل قانون اور کانسٹي ٹیوشن کے مفاسد - دوسرا عدم نفاذ قانون کا افساد عظیم که جیسا کچھه دستور العمل موجود ھے ' اسپر بھي عمل نہیں هوتا - پہلي قسم کي چند مثالیں دي تھیں - دوسري قسم کي مثالیں پیش کرنا باقي هیں - .

دستور العمل کي خلاف ورزیوں کي مختلف صورتیں هیں - هم صرف چند نہایت اهم اور بنیادي باتوں کو لے لینگے - اگر جزئیات و عام طرز عمل کو پیش نظر رکھیں تو یه داستان بہت طول طویل ھے -

مثلاً دستور العمل حال کي دفعه ۵ ھے :

" رکن ندوة العلما وہ شخص هوگا جسکو جلسۂ انتظامیه متذکرۂ دفعه ۱۵ منتخب کرے "

دفعه ۱۵ جسکا اس دفعه میں حواله دیا ھے یه ھے :

" ندوة العلماء کی تین قسم کي مجلسیں هونگي : مجلس انتظامی ' مجلس خاص ' مجلس عام "

اسکے بعد " رکن " کے متعلق حسب ذیل بیان آور ھے :

" (الف) رکن وہ شخص منتخب هوسکیگا جو علاوہ خیرخواہ ندوة العلماء هونے کے طبقۂ علما یا مشائخ میں سے هو - تقریر یا تحریر میں با کمال مشہور هو ' یا کسي قسم کي قابلیت خاص رکھتا هو - (ب) هر رکن پابند اداے زر چنده کم از کم دو روپیه سال هوگا بشرطیکه مجلس انتظامي اسے مستثنی نه کردے "

اِن دفعات سے واضح هوا که ندوة العلما کي ترکیب تین قسم کے ممبروں سے ھے : ممبران انتظامي ' ممبران خاص ' ممبران عام -

ممبران عام وہ هیں جو اولاً دو روپیه سالانه دیں ' اور علما و مشائخ سے هوں ' مقررین و کاملین میں سے هوں ' یا کوئی آور نمایاں قابلیت رکھتے هوں -

ایسے ممبروں کو مجلس انتظامیه حسب دفعه ۱۵ " منتخب " کریگی -

لیکن لوگ اس واقعه کو سنکر حیرت و تعجب سے چیخ اٹھینگے که ندوة العلماء میں آجتک دستور العمل کي اس بنیادي اور اساسی دفعه تک پر کبھی عمل نہیں کیا گیا ' اور آجتک مجلس انتظامي نے نه تو ارکان کو کبھي با قاعده منتخب کیا ھے اور نه انکی کوئي فہرست بنائي ھے ' اور نه ان میں سے کسي شخص کو اسکا احساس اور خیال ھے !

جس مجلس کے کارکنوں کا یه حال هو که آجتک ممبروں کا انتخاب تک نهوا هو اور کسي رکن انتظامي کو اسکا حس بھي نهو ' ظاهر ھے که اس سے عام دفعات قانون کي پیروي اور دیانت دارانه پابندي کي کیا امید کي جاسکتي ھے ؟

دهلي میں ۹ مئي كى شام كو ایک جلسۂ شوریٰ حسب تحریک نواب محمد اسحاق خان صاحب منعقد هوا تها - اسمیں اکثر حضرات ندوہ و عہدہ داران حال موجود تهے اور انکے سامنے ایک ایک کرکے اصلاح طلب امور بیان کیے گئے تهے - مغرب کے بعد کي صحبت میں جب اس مسئلۂ کو پیش کیا گیا تو مسٹر ظہور احمد وکیل لکهنؤ و رکن انتظامي ندوة العلما نے جواب دیا کہ " چونکه آجتک کسي شخص نے هم سے اسکا مطالبه نہیں کیا ' اسلیے جلسۂ انتظامیه نے ممبر منتخب نہیں کیے "!! اسکا صاف مطلب یه هے کہ جب تک عام پبلک ندوہ سے اپنا حق بزور و جبر طلب نه کریگي ' اس وقت تک اسکے حقوق پا مال هوتے رهینگے - اور مجلس کي اساسي و بنیادي دفعات تک پر عمل نہیں کیا جایگا !

یه جواب اس لحاظ سے تو صحیح هے کہ اب پبلک اسي اصول پر عمل کرنا چاهتي هے اور ندوہ کو اشخاص سے واپس لینے کیلیے آمادہ هوگئي هے ' لیکن اس سے ارکان ندوہ کے اخلاق و اصول کا جو ثبوت ملتا هے ' وہ نہایت مکروہ و افسوس ناک هے -

یه تو ارکان عام کا حال تها - ارکان انتظامیه کا حال اس سے بهي زیادہ تمسخر انگیز هے -

مجلس انتظامیه سے مقصود منیجنک کمیٹی هے - یہي کمیٹي مجالس کا جزو کل انجام دیتي هے ' اور اسي کے ممبر اسکي هستي کے اصلي ارکان و جوارح هوتے هیں - ندوہ کا کانسٹي ٹیوشن اس اصول پر قرار دیا گیا هے کہ مینیجنگ کمیٹي کے ممبروں کا انتخاب دو سال کیلیے هوتا هے - پس ایک مدت کے ختم هونے کے بعد پهر از سر نو انتخاب هونا چاهیے - ممبروں کي تعداد ندوہ کے سابق و حال ' دونوں دستور العملوں میں ۳۵ یا ۳٦ رکهي گئي هے - لیکن دار العلوم کے سنگ بنیاد رکهنے کے موقعه پر ایک بے قاعدہ جلسه کرکے ۱۵ ممبر اور بڑها لیے گئے تهے - اسطرح ۳٦ کي جگه اب ۵۱ سمجهي جاتي هے -

تمام دنیا میں دو ساله یا سه ساله ممبروں اور عہدہ داروں کے انتخاب کے یہي معني سمجهے جاتے هیں کہ کسي عام ترگروہ سے ایک خاص تعداد کے اعضاء منتخب کیے جائیں ' اور دو سال کے بعد یا تین سال کے بعد جب انکا زمانه ختم هوجاے تو پهر از سر نو انتخاب کیا جاے - اس انتخاب میں اگر سابق هي کے ممبر اور عہدہ دار پهر دوبارہ منتخب هوگئے تو وهي ممبر هوجائینگے - ورنه نئے اشخاص رائیں حاصل کرکے اپنے تئیں منتخب کرائینگے -

لیکن ندوہ میں انتخاب کے معني یه سمجهے گئے هیں کہ ایک مرتبه جو شخص انتظامي ممبر منتخب هوجاتا هے گو قانوناً وہ صرف دو سال کے لیے هوتا هے ' لیکن عملاً لائف ممبر هوتا هے - جب ۳٦ یا ۵۱ ممبروں کا زمانه ختم هوتا هے تو وهي لوگ باهمدگر رائیں دیکر پهر اپنے تئیں منتخب کرلیتے هیں ' اور جب چاهتے هیں اور آدمیوں کیلیے بهي رائیں دیدیتے هیں !

لیکن ایسا کرنا قانون کي هنسي اور مجلس کا تمسخر هے - اور اس درجه کي خلاف ورزي هے جس سے زیادہ قانون کي خلاف ورزي تصور میں نہیں آسکتي - جو لوگ دو سال کیلیے منتخب هوتے هیں ' بمجرد انقضاء مدت دو ساله ' انکي ممبري ختم هوجاتی هے اور اسکے بعد وہ ممبر رهتے هي نہیں - پس نه تو انهیں ووٹ دینے کا حق هوتا هے اور نه وہ کسي طرح کی باقاعدہ کارروائي کرنے کے مجاز هیں - اسکے بعد پهر از سر نو انتخاب هونا چاهیے اور کسي دوسري جماعت کي آواز اسکے لیے حاصل کرني چاهیے - اگر دوبارہ وهي لوگ منتخب هوجائیں تو البته رکن انتظامي هیں - لیکن جبکه وہ ممبر رهے هي نہیں تو انکا ووٹ کیا معني رکهتا هے ؟

۹ - مئي کے جلسۂ شوریٰ منعقدۂ دهلي میں جب یه مراتب پیش کیے گئے تو تمام جلسه حتی که حضرات ندوہ کے اعوان و انصار تک حیرت و تعجب سے دم بخود رهگئے ' اور تمام ارکان ندوہ میں سے ایک شخص بهي کوئي معقول جواب نه دیسکا ' اور بالآخر تسلیم کرنا پڑا -

اصل یه هے کہ ندوة العلما میں قانون اور عمل عرصے سے الفاظ مہمل هیں - مولانا شبلي نعماني ' شیخ عبد القادر - بي اے ' بابو نظام الدین ' خواجه غلام صادق وغیرہ ارکان نے اندر هي اندر اسے درست کرنا چاها - ایک جماعت انکي مخالف هوگئي - وہ انکي مخالفت میں قانون کي جگه خود مختاري اور بے قاعدہ جتها بندي سے کام لیتي رهي - مذهبي الزامات کو آلۂ کار بنایا گیا ' اور هر سعی اصلاح کي جو اس جانب سے ظهور میں آئي مخالفت هوئي - نتیجه یه نکلا کہ آٹهه برس کي نئي جد و جهد میں بهي ندوہ کا نظام درست نهوسکا - مولانا شبلي نے غلطي یه کي کہ ان تمام باتوں کو گوارا کرتے رهے ' اور همیشه یه خیال کیا کہ کسي نه کسي طرح کام کو چلاتے رهنا چاهیے - وہ سمجهے کہ دار العلوم کے اندر کام کرنے کي مہلت ملتي رهے تو کافي هے - حالانکه جس وقت تک ایک چیز کا کانسٹي ٹیوشن هي درست نهو ' اس وقت تک وہ کیونکر مستحکم هوسکتا هے ؟

چند موٹي موٹي مثالیں قانوني خلاف ورزیوں کي اور بهي هیں جنهیں اس سے پہلے به تفصیل بیان کیا جاچکا هے ' اور انکي واقعیت کو جلسه شوریٰ دهلي میں حضرات ندوہ کو تسلیم کرنا پڑا - مثلاً ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ - جولائي سنه ۱۹۱۳ کے جلسۂ خاص و انتظامي میں جو کارروائي کي گئي ' وہ نه صرف دستور العمل ندوہ کے خلاف تهي بلکه مجالس و مجامع کے عام قوانین و نظام کے لحاظ سے بهي یکسر باطل هے -

(حاصل مطالب)

ان چند مثالوں کے پیش کرنے سے مقصود یه تها کہ ندوہ کا فساد صرف قانون کے نقائص هي کا نہیں هے بلکه اسکے عمل کا بهي هے - موجودہ حالت میں نه تو دستور العمل درست هے اور نه دستور العمل پر کوئي عمل کرتا هے - اب اگر اسکي اصلاح اور درستگي هوسکتي هے تو صرف اس طرح که پہلے ایک صحیح اور صالح قانون بنایا جاے ' اور پهر اُن وسائل کو بهي عمل میں لایا جاے جنکے بعد ندوہ کا قانون صرف روئدادوں کے ساتهه تقسیم کردینے یا دفتر کي کہنه الماریوں میں غذاے کرم هونے کیلیے نه رهجاے بلکه اسپر ٹهیک ٹهیک عمل بهی هو - اور جس طرح ایک اسلامی مجلس کو نظام شرعی و دیني کے مطابق هونا چاهیے ' ٹهیک ٹهیک اسي طرح وہ اپنے کاموں کو انجام دے -

اگر ایسا هوگیا تو ندوہ کا نظام درست هوجائیگا اور اغراض و مقاصد کو تخریب کار کی ویسی مہلت نه ملسکے گی جیسی که اب تک بدبختانه ملتی رهی هے - اسکے بعد اسکے مقاصد کی حقیقی تکمیل اور اسکے کاموں کی معنوي روح عمل کا مسئلۂ اهم و اعظم هے جسپر متوجه هونا چاهیے ' لیکن جب تک نظام درست نهوگا اور استبداد و خود مختاري اور شخصیت و حکومۂ مطلقه کا شجرۂ خبیثه بالکل جڑ سے کاٹ نه دیا جائیگا ' اس وقت تک هر طرح کی تخم ریزي اور آبپاشی اس سرزمین میں بالکل بیکار هوگی -

آئندہ نمبر میں هم ترمیم شدہ دستور العمل پر نظر ڈالینگے -

۱۳ ۳۰

" دار الجمـــاعـــة " كـي تاسيس

شهر رمضان الذي انزل فيه القران !

" واذ يرفع ابراهيم القواعد من البيت و اسماعيل : ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم ! ربنا واجعلنا مسلمين لك و من ذريتنا امة مسلمة لك ' و ارنا مناسكنا وتب علينا ' انك انت التواب الرحيم ! " (۲ : ۱۲۲)

الحمد لله كه توفيق الهي مسبب الاسباب هوئي' اور گذشته اتوار کے دن که رمضان المبارک کا آغاز تها ' عصرو مغرب کے درمياني وقفه ميں حزب الله کے " دار الجماعة " کا بنيادي پتهر نصب کرديا گيا : ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم !

(مسئلۂ تعميرات)

" حزب الله " کے تمام کاموں کي تکميل کيليے سب سے مقدم کام ايک مرکزي دارالجماعة کي تاسيس تهي - بغير اسکے نه تو جماعة کے مختلف مدارج کي تعليم و تربيت کا انتظام هوسکتا تها ' اور نه اخوان جماعة کي مجتمعه مجاهدات کا سلسله شروع هوسکتا تها -

اسکي تکميل کي آسان اور قدرتي صورت تو يه تهي که عام طور پر چنده کي فهرست کهولي جاتي ' يا اقلاً جو مخلصين ملت جماعة ميں شريک هو چکے هيں ' انکو اطلاع دي جاتي که وه ايک ابتدائي رقم کا اس کام کيليے انفاق کريں - اگر ايسا کيا جاتا تو الحمد لله لخوان جماعة کا اتنا وسيع حلقه موجود هے که دو هفته کے اندر ايک گرانقدر رقم جمع هو جاسکتي تهي -

آجکل کے تمام کاموں کا طريق عمل يهي هے - ليکن يه کام ابتدا سے جس اسلوب پر اٹهايا گيا هے اور اسلاف صالحين و مومنين اولين (الذين سبقونا بالايمان - رضي الله عنهم و رضوا عنه) کے جو نمونے پيش نظر هيں ' الحمد لله وه اس سے بهت ارفع و اعلى هيں که اس کام کو رسمي طريقوں سے آلوده کيا جاے - انجمنوں کے چندوں اور ممبري کي فيس کے روپيوں سے کالج بن سکتے هيں ' اور لوگوں کو اسکولوں کے بورڈنگ هاوسوں ميں کرايه ديکر رکهوايا جا سکتا هے ليکن دين کي خدمت نهيں هو سکتي - خدا کے کاموں کيليے صرف خدا کے بخشے هوے جوش اور دل کے خود بخود اٹهے هوے ولولوں هي کي ضرورت هے - چندوں کي فهرستوں کي رقميں دل کا ولوله اور قرباني کا عزم کهاں سے لائينگي ؟ همارے ليے خدمت دين و ملت کا اصلي اسوۂ حسنه صحابۂ کرام اور مومنين اولين رضوان الله عليهم اجمعين کي زندگي هے - بلا شبه ان ميں سے ايک ايک مومن قانت نے اپنا تمـام مال و متاع راه حق ميں لٹا ديا ' اور بلا شبه جماعتوں اور گروهوں نے مل جلکر بڑے بڑے ملي جهادوں اور اسلامي دفاعوں کے سازوسامان کي فراهمي ميں حصه ليا ' مگر اس طرح نهيں که لوگوں سے چندے لکهواے گئے هوں اور فهرستوں پر جبر آميز الحاح والتجا سے دستخط کرائے گئے هوں' بلکه حالت يه تهي که خدا نے انکے دلوں کو خود بخود خدمت حق کيليے کهولديا تها - اور انکے سينوں کا انفاق في سبيل الله کيليے کچهه اسطرح انشراح هوگيا تها که خود انحضرة صلى الله عليه وسلم بارها انهيں روکتے تهے اور حقوق اعزاء و اقارب کا خيال دلاتے تهے ' مگر وه اپنا تمام مال و متاع لا کر آپکے قدموں پر نثار کردينا چاهتے تهے ! حضرت صديق رضي الله عنه کا انفاق سب کو معلوم هے - جب آپ سے پوچها گيا که گهر ميں کيا چهوڑ آے هيں ؟ تو فرمايا که الله اور اوسکے رسول کو :

آنکس که ترا جويـد ' جانـرا چـه کند ؟
فرزند و عيال و خاں و ماں را چه کنـد ؟
ديوانه کني هـر دو جهـانش بخشي
ديوانۂ تو هر دو جهـاں راچه کنـد ؟

يهي وه درجۂ عظيم اور مقام رفيع تها' جسکي بنا پر آنحضرة نے فرمايا تها : " اني احب ابابكر لا بكثرة صلاته و لا بكثرة صيامه ' ولكن بشي وقع في قلبه " ميں ابو بکر کو دوست رکهتا هوں مگر نه تو اسليے که وه بهت نماز پڑهتا هے ' نه اسليے که بهت روزه رکهتا هے بلکه صرف اُس چيز کے ليے جو اسکے دل ميں هے - ان الله لا ينظر الى صوركم واعمالكم و لكن ينظر الي قلبكم و نياتكم !

معمورۂ دلے اگـــرت هست بازگـــوے
کيں جا سخن به ملک فريدوں نمی رود !

غربة اولى و عود الى الغربة

اسلام کي ابتدا غربت سے هوئي تهي' اور اُسے غربت ميں دوباره مبتلا هوے کي خبر ديگئي هے - بدء الاسلام غريباً وسيعود الي الغرباء - آج پهر اسلام پر غربة اولى کا سا عالم چها گيا هے - پس وهي مومنين مخلصين اسکے سچے خادم هوسکتے هيں' جو اسکے عهد ابتدائي کے خادموں اور جاں نثاروں کی طرح اپنے جان و مال کو اُسپر نثار کرديںگے - آج اگر هر طرف ابو سفيان اور ابو جهل کي ذرية نے ديار اسلاميه کا احاطه کرليا هے ' تو ضرورت هے که مهاجرين مکه اور انصار مدينه کے متبعين صادقين بهی هر طرف پيدا هوجائيں' اور اگر دشمنوں نے دوباره حمله کيا هے تو دوستوں کو بهي دوباره نکلنا چاهيے - آج هميں نه محض مامون الرشيد کا بيۃ الحكمة فائده ديسکتا هے ' نه صرف صلاح الدين

ایوبي کي تلوار اور نه ابن سبکتگیں کا خزانه - کیونکه یه درمیانی عهد کي کڑیاں تهیں اور اب هم پهر اپني ابتدائی غربت کي طرف هٹ آے هیں - هم کو آن سب کي جگه مهاجرة و ذهاب الی الله کا وه ولوله چاهیے جو جعفر طیار نے هجرة حبشه میں دکهلایا - هم کو وه خلوص و جاں نثاري چاهیے جو غار ثور میں صدیق اکبر اور اسد الله الغالب نے دکهلائي : اذ یقول لصاحبه لا تحزن ان الله معنا - هم کو وه جوش انفاق في سبیل الله چاهیے جو هجرت مدینه کے دن انصار مدینه نے دکهلائي ' اور اپنے مهاجر بهائیوں کو اپنا گهر بار تک سونپ دیا : فسوف یاتی الله بقوم یحبهم و یحبونه - هم کو وه جذبۂ جهاد اور عشق قتال في سبیل الله درکار هے جسکي لسان الهی نے مدحت سرائي کي : اذلة علی المومنین اعزة علي الکافرین - یجاهدون في سبیل الله و لا یخافون لومة لائم ( ) هم کو وه بهائیوں کي سي برادري اور سپاهیوں کی سی فوج چاهیے جسکي نسبت وحي الهي پکار اٹهي تهی :

اشداء علی الکفار رحماء بینهم ! کافروں کیلیے نهایت سخت مگر آپسمیں نهایت رحم والے !

هم کو " بدر " چاهیے اور هم " احد " کے دامن کے متلاشي هیں - همارے دکهه کی دوا انصار مدینه کی اُن عورتوں کے پاس هے جو اپنے سات سات عزیزوں کی موت کی خبر سنتي تهیں ' مگر محبوب رب العالمین کی سلامتی کا مژده انکی آنکهوں کو اشکبار هونے کی جگه خوشی سے چمکا دیتا تها - هم مردوں کو اُن جاں فروش مجلسه نشینوں کے آگے گرنا چاهیے جو اپنے سینوں کو تیروں کي بارش سے چهلنی کردیتی تهیں مگر رسول الله کے جسم مبارک کے سامنے سے نهیں هٹتی تهیں که مبادا دشمنوں کا نشانه اُس وجود مقدس کو صدمه نه پهنچادے جسکے قیام سے تمام کرۂ ارضی کی سعادت کا قیام هے !!

من و دل گر فنا شدیم چه باک
غرض اندر میاں سلامت اوست !

همارے اسلاف کرام میں بڑے بڑے فاتح ' بڑے بڑے سلاطین ' اور بڑے بڑے مالک خزائن و اموال گذرے هیں مگر اب هماري زندگی بغداد کے دار الخلافة اور دهلي کے تخت عظمت و جلال کي یاد میں نهیں هے ' بلکه مدینه کي ایک خس پوش مسجد کے فقراؤ صعالیک کی یاد کے اندر هے - الله اکبر ! وه فقراء مقدسین که انکا واسطه دیکر سید المرسلین حضرة الهی میں دعاء فتح مانگتے تهے !

و کان رسول الله صلی الله علیه و سلم یستفتح بصعالیك المهاجرین !

مگر آه ' میں تنها هوں اور میرے دل کا ساتهی کوئی نهیں - کس کے پاس جاؤں اور جو سمجهتا هوں وه کسے سناؤں ؟ نه تو قسطنطنیه میں اُن صداؤں کیلیے کان هیں ' نه رود نیل کا کناره انکے لیے طیار هے ' اور نه اس لفرزار هند کي گلیوں میں کوئي راهگیر هے جو ان صداؤں کے سننے کیلیے ٹهر جاے :

کس زبان مرا نمي فهمد
بعزیزاں چه التماس کنم ؟

زمانه جن کاموں میں مبتلا هے اور کام کرنے والي قوتیں جن راهوں میں بهٹک رهے هیں ' وه همیں کچهه بهي نفع نهیں پهنچا سکتیں - لوگوں نے نه تو منزل مقصود کو پایا هے اور نه اُسکي راه هي پهچاني هے - مکان معلوم هو تو راه میں بهٹک جانے کا چنداں غم نهیں ' کیونکه کبهي نه کبهي ٹهیک راه پر لگ هي جائینگے - لیکن مصیبت یه هے که اپنے گهر هي کو بهول بیٹهے هیں - پهر راه خواه کتني هي پر فضا اور خوشنما هو ' مگر جس قدر چلتے رهینگے ' منزل سے دور هي هوتے جائینگے - کیونکه راه اچهي هے مگر منزل فراموش کردي گئي هے - ممکن هے که کسي عالیشان محل کے دروازے پر پهنچ جائیں مگر اس طرح چلکر همیں همارا گم شده جهونپڑا تو نهیں ملسکتا !

عجیب مصیبت هے - نه تو کهول کر بیان کیا جاسکتا هے اور نه بغیر کہے چین پڑتا هے :

مثال ما لب دریا و آب مستسقي ست
دهند شوق ولے رخصت نظر نه دهند !!

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ! (۱۰ : ۸۶)

رَبَّنَا إِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَأَهُ زِينَةً وَأَمْوَالًا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوا عَنْ سَبِيلِكَ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ !! (۱۰ : ۸۸)

الله کے هاتهه میں هے که وه تنهائي کو جماعة سے ' انفراد کو کثرت سے ' غربت کو عظمت سے ' اور التجاؤں کو اجابت سے بدلدے : و لقد نصرکم الله ببدر و انتم اذلة !

(اتباع اسوه " محمد رسول الله و الذین معهم ")

بهر حال آج جو کام مختلف شاخوں میں هو رهے هیں ' انهیں هونے دو - لیکن خدمت دین و ملت کیلیے ضروري هے که اپنے عزائم کو بلند کرو ' اپني نظروں کو سامنے سے هٹا کر اوپر کرو ' اپنا قبلۂ رخ سامنے کے مناظر کو نهیں بلکه عقب کی چهوٹي هوئي منزلوں کو بناؤ ' اور اپنے تمام کاموں میں صحابۂ کرام اور سلف صالح کی پیروي و اتباع کی حقیقت ثابته پیدا کرو - خواه وه مسئلۂ مال و متاع هو ' یا مسئلۂ جان و دل - خواه وه کاموں کا آغاز هو یا ارادوں کا انجام ' اور خواه ' وه امن کی طیاري هو یا جنگ کی پکار -

اس سلسلے میں روپیه کي فراهمي کا مسئله بڑا هي نازک مسئله هے - یه ظاهر هے که هر طرح کے کاموں کیلیے اسکي ضرورت هوتي هے اور دعوة و تبلیغ اور اعلاء کلمه و تحریک ملت کے کام بهي بغیر اسکے انجام نهیں پا سکتے - لیکن ساتهه هي اسکا وجود اور اعانة کا عام پهیلاؤ طرح طرح کے مهلکات و موانع کا موجب بهي هو جاتا هے ' اور همتوں کیلیے اسمیں بڑي هي ٹهوکریں اور نیتوں اور طمانیتوں کیلیے اسمیں بڑے هي خدشات هیں -

سب سے زیاده یه که کام کا دار و مدار دل کي جگه جیب پر هوجاتا هے ' اور نیتوں اور ارادوں میں وه سکون و انشراح باقي نهیں رهتا جو بغیر اسکا وهم درمیان آے لوگوں کو حاصل هے - اسلیے اولاً اس طرح کے کاموں کي ابتدا کو تو ضعفاء قلوب کیلیے آزمایش نه بنانا

چاهیے' اور پبلک کي طرف سے کوئي ایسي ذمہ داري نہیں لے لیني چاهیے جو اصل مقصد میں خلل انداز هو اور جسکے بعد کام ' وقت ' مصالح عمل ' اور مقتضیات پر نظر نہیں رکھي جاسکے ' بلکہ تاجروں اور دکانداروں کي طرح هر وقت شراکت داروں کو بتلاتے رهنا پڑے کہ کیا کام کیا جا رها ہے ؟ کیونکر کیا جا رها ہے ؟ اور اس وقت تک تحویل میں کتنا آیا ہے ؟

اس طرح تمام قومي کام کیے جاسکتے هیں مگر دعوة و تبلیغ کے کام نہیں هوسکتے جن میں بسا اوقات متجسس سوالوں کا جواب دینا بھي جائز نہیں هوتا :

کیں زمیں را آسمانے دیگرست !

ان تمام باتوں سے بھي بڑهکر یہ کہ اس وقت تک تجویزوں کے اعلان اور اعانتوں کے غلغلوں کے بہت سے تجربے هوچکے - اب ایک ایسا تجربہ بھي کرنا چاهیے کہ پہلے کام شروع هوجاے اسکے بعد لوگوں کو اعانت کي دعوت دي جاے -

(اذا اراد اللہ شیئاً هیئا لہ اسبابہ)

سو الحمد للہ کہ اللہ تعالی کي توفیق راهنماے کار هوئي - اس نے اسکا سامان حسب التجا و آرزو خود بخود کردیا ' اور وہ اپنے دروازوں کے سائلوں کو کبھي دوسروں کے دروازوں پر نہیں بھیجتا:

و من یتوکل علی اللہ فہو حسبہ (۶۵ : ۳)

اور جس نے اللہ پر بھروسہ کیا سو اللہ کي اعانت و نصرت اسکے لیے بس کرتي ہے !

الیس اللہ بکاف عبدہ (۳۹ : ۴۲)

اور کیا اسکے خزائن رحمت اسکے بندے کیلیے کافي نہیں کہ وہ اسے دوسروں کے دروازوں پر بھیجے ؟

وَجَاهِدُوا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ، هُوَ اجْتَبٰكُمْ ، وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ، مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ، هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ ، وَ تَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ، فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ، وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ هُوَ مَوْلٰىكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ ! (۲۲ : ۷۸)

دارالجماعة کیلیے سب سے پہلا سوال زمین کا تھا - زمین کا مسئلہ کلکتہ اور بمبئي میں جس درجہ مشکل مسئلہ ہے اسکا اندازہ صرف وهي لوگ کرسکتے هیں جنھیں ان شہروں میں رهنے کا اتفاق هوچکا ہے -

قیمت کے بعد پھر دوسرا اهم سوال زمین کے محل و موقع کا تھا - اس کام کیلیے سب سے پہلی شرط یہ تھی کہ زمین شہر سے باهر اور آبادي سے دور هو - دلوں کی بستی همیشہ ویرانوں هی میں آباد هوئی ہے ' اور شہروں کی آبادي سکون خاطر اور استغراق قلب کے کاموں کیلیے سب سے بڑا مہلکہ ہے - آبادي کے پر شور میدانوں میں کام کرنے سے پہلے ضرور ہے کہ باهر کی خاموشی اور سناٹے میں اپنے تئیں طیار کرلیا جاے ' کیونکہ شہروں کے اندر صرف انهی لوگوں نے کام کیے هیں جنھوں نے شہروں سے باهر اپنی زندگی کا کچھہ حصہ بسر کرلیا ہے - بلا شبہ شہروں کی رونق بڑي هي کار آمد اور قیمتي ہے مگر کاموں کے اتمام کیلیے نہ کہ آغاز کیلیے -

بعض مصالح عظیمہ کي بنا پر دار الجماعہ کیلیے کلکتہ هی کو سردست منتخب کرنا پڑا تھا ' تاهم ضرور تھا کہ آبادي کے کسی غیر آباد کنارے میں اسکے لیے جگہ نکلتي -

ابسے اٹھارہ سو برس پہلے رومیوں کے عظیم الشان شہر انطاکیہ کے ایک کنارے سے دعوة حق کی صدا اُٹھی تھي - وہ ایک پاک روح تھی جس نے لوگوں کو نبیوں اور رسولوں کے اتباع کي طرف بلایا تھا ' اور کہا تھا کہ اُن بتوں کي پوجا چھوڑ دو جو تمھیں کچھہ بھي نفع و ضرر نہیں پہنچا سکتے :

وجاء من اقصی المدینة رجل یسعی ' قال یا قوم اتبعوا المرسلین اتبعوا من لا یسئلکم اجراً وهم مهتدون - وما لی لا اعبد الذی فطرني و الیہ ترجعون ؟ ا تخذوا من دون اللہ آلہة ان یردن الرحمن بضر لا تغن عني شفاعتهم شیئاً ولا ینقذون - (۳۶ : ۲۳)

اور شہر کے کنارے سے ایک آدمي دوڑتا هوا بڑها - اس نے کہا کہ اے میري قوم کے لوگو ! سچائي کے اِن رسولوں کے حکموں کو مان لو ' ایسے لوگوں کي اطاعت کرو جو تمھیں گمراهي سے نجات بخشتے هیں اور پھر اپني محنت اور خدمت کا کوئي بدلہ بھي نہیں مانگتے - مجھے کیا هوگیا ہے نہ میں ایسي کھلي اور صریح تعلیم سے آنکھیں بند کرلوں اور جس پروردگار نے مجھے پیدا کیا ہے اسکي پرستش سے انکار کروں ؟ حالانکہ تم سب اُسي کي طرف لوٹا کر لاے جاؤگے -

رومیوں کے عظیم الشان شہر کے کنارے سے یہ آواز اُٹھي جبکہ خدا کے رسولوں کو جھٹلایا جا رها تھا اور احکام الهیہ کي هنسي اڑائي جارهي تھي - اس نے " امنت بربکم " کا اقرار کیا ' اور سچے رسولوں کي پیروي کي راہ میں اُن بڑي بڑي دنیوي سزاوں اور جسماني عقوبتوں کي پروا نہ کي جو بت پرستوں کي آبادي میں خدا پرستوں کو دي جا رهي تھیں - حتی کہ اسي راہ میں شہید هوگیا - کلکتہ بھي آج هندوستان کي سب سے بڑي آبادي ہے اور دنیا خداے واحد کو بھلا کر ضلالت و باطل پرستی کے بہت سے بتوں کو اسکي جگہ دے رهي ہے - پس آؤ کہ هم سب بھي یک جا مجتمع هوں ' تا کہ شہر کے ایک کنارے سے نمودار هوکر رسولوں کے اتباع کي دعوة دیں ' اور مقدس حکموں کے ایمان و عمل کي پکار بلند کرکے خدا کے بندوں کو خدا کي طرف بلائیں - عجب نہیں کہ همارې عاجز و درماندہ بندگي قبول کرلي جاے ' اور انطاکیہ کي اُس شہید روح کي طرح هم بھی بشارت پائیں :

قیل ادخلی الجنہ ! قال یا لیت قومي یعلمون بما غفرلي ربی وجعلني من المکرمین ! (۳۶ : ۲۵)

پس اسے بشارت ملی کہ جنت کي حیاة طیبہ میں داخل هوجا ! اس وقت اس نے کہا کہ کاش میري قوم جانتي کہ میرے پروردگار نے مجھے کس طرح بخش دیا اور اپنے نوازے هوؤں میں شامل کرلیا !

(مخلص قدیم حاجی مصلح الدین صاحب)

چنانچہ اللہ تعالی نے اسکا یہ سامان کیا کہ مخلص و محب قدیم جناب حاجي مصلح الدین صاحب کو اس خدمت جلیل و عظیم کیلیے بلا تحریک و تشویق خود بخود طیار کردیا - انکي ملکیت میں ایک وسیع قطعۂ زمین شہر کے مغربي کنارے میں موجود تھا - یہ حصہ برخلاف شہر کے تمام اطراف کے اب تک نسبتاً غیر آباد ہے ' اور حدود میونسپلٹي سے کچھہ فاصلے پر واقع ہے - حاجی صاحب نے اس خدمت کیلیے اس قطعہ کو وقف کردیا -

حاجی صاحب موصوف کے تعلقات اس فقیر کے خاندان سے نہایت قدیمي هیں ' اور اُس زمانے سے هیں جبکہ اب سے چالیس سال پہلے حضرة والد مرحوم پہلي مرتبہ مکۂ معظمہ سے کلکتہ تشریف لاے

تھے - والد مرحوم کو انکي محبت و خلوص پر بڑا ھي اعتماد دیا گیا تھا ' اور وہ ھمیشہ انکے جوش ایماني اور محبت دینی کو اور لوگوں کے سامنے بطور نمونے کے پیش کیا کرتے تھے - اس سلسلۂ ارشاد اور اخوان طریقت کي خدمت و اعانت میں بارھا اُنھوں نے بڑي بڑي گرانقدر رقموں سے انفاق کیا ' مگر سچ یہ ھے کہ " حزب اللہ " کے دار الجماعۃ کي تاسیس کا شرف ان تمام خدمات سے بدرجہا ارفع و اعلی تھا ' اور جزو کے مقابلے میں کل کا حکم رکھتا تھا - پس کچھہ شک نہیں کہ یہ اللہ تعالی کا فضل مخصوص ھے کہ اس خدمت کي توفیق بھي بالاخر انھي کے حصے میں آئي :

و ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء ' واللہ ذوالفضل العظیم !

پھر صرف اتنا ھي نہیں ' بلکہ دار الجماعۃ کي عمارتوں میں سے دار الارشاد کي تعمیر کے تمام مصارف بھي انھوں نے اپنے ذمے لے لیے ھیں اور یہي سب سے زیادہ مقدم و اھم عمارت تھي : الذین ینفقون اموالھم في سبیل اللہ ثم لا یتبعون ما انفقوا منا و لا اذی ' لھم اجرھم عند ربھم ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ! (۲ : ۲۶۴)

(دار الارشاد)

بالفعل " دار الجماعۃ " کو صرف تین عمارتوں میں تقسیم کیا گیا ھے تاکہ جلد سے جلد کام شروع ھوسکے - بقیہ عمارات کیلیے کافي زمین مناسب و موزوں تقسیم کے ساتھہ چھوڑ دي گئي ھے -

اولین عمارت " دار الارشاد " ھے جسکو آجکل کي اصطلاح میں لکچر روم یا ایوان درس سمجھنا چاھیے - یہ ایک بہت بڑا وسیع ھال ھوگا جسمیں بہ یک وقت کئي سو آدمیوں کے درس کي گنجایش ھوگي - تعلیم و ارشاد کا صیغہ بغیر اس عمارت کے شروع نہیں ھوسکتا تھا ' اسلیے اسے مقدم رکھا گیا - حاجي صاحب نے علاوہ زمین کے اس عمارت کے تمام مصارف بھي اپنے ذمے لیلیے ھیں -

دار الارشاد کے بالکل سامنے ایک نہایت خوشنما اور شاندار مسجد ھے جسکي تعمیر گذشتہ سال ختم ھوگئي - مسجد کا ھال ۵۰ فٹ لنبا ھے اور ایک وسیع صحن اسکے علاوہ ھے - مسجد مقدس کی تعمیر سب پر مقدم تھي ' سو الحمد للہ وہ مکمل موجود ھے -

دار الارشاد کے ساتھہ ھي کتب خانہ ھوگا اور اس عاجز نے ارادہ کرلیا ھے کہ اپنا ذاتي کتب خانہ وھیں منتقل کردے -

دار الارشاد اور کتب خانے کے دونوں جانب مسلسل کمروں کي قطاریں ھونگي - جنمیں سامنے برآمدہ ' عقب میں غسل خانہ ' اور وسط میں ایک کشادہ کمرہ ھوگا - اسکے لیے اتني جگہ موجود ھے کہ انشاء اللہ بہ یک وقت کئي سو آدمیوں کے رھنے کي جگہ نکل آئیگي - سر دست کام کے جلد جاري کردینے کیلیے اولاً ایک سلسلہ مکمل ھوجانا چاھیے ' تاکہ ایک کافي تعداد دعاۃ و مہاجرین کي وھاں مقیم ھوسکے - ایک بڑے کمرے کي لاگت ایک ایک ھزار روپیہ قرار پائي ھے ' اور امید ھے کہ اللہ تعالی بہت سے ایسے لوگوں کو بھیج دیگا جو کم از کم ایک ایک کمرہ کی تعمیر اپنے ذمے لے لینگے -

(تاسیس دار الارشاد)

جناب حاجي صاحب کا اصرار شدید تھا کہ جہاں تک جلد ممکن ھو بنیادي پتھر نصب کردیا جاے ' مگر بعض وجوہ سے میں تاخیر کررھا تھا -

لیکن اسی اثناء میں رمضان المبارک کا ورود ھوا - یہ وہ ماہ مبارک ھے جو برکات سماویہ کے نزول کا منبع اور سعادت عالم کے آغاز کا عہد اولی ھے - : شھر رمضان الذی انزل فیہ القران !

پس اس ماہ مبارک سے بڑھکر دار الجماعۃ کی تاسیس کیلیے اور کونسا وقت مبارک و میمون ھوسکتا تھا ؟ چنانچہ اتوار کا دن اس غرض سے قرار پایا اور عین اس وقت جبکہ جودہ گھنٹے کي بھوک پیاس کے بعد افطار کے وقت کا انتظار تھا ' اُن ادعیۂ مقدسہ کی تلاوت کے بعد جو دین حنیفي کے بانی اول نے خانۂ

ساتھہ جو ایک مومن و مسلم زندگي کي حقیقي التجائیں اور آرزوئیں ھیں ' دار الارشاد کا سنگ بنیاد نصب کردیا گیا -

(دعاے موسوي)

سنگ بنیاد نصب کرنے کے بعد تمام حاضرین نے جناب الہی میں مکرر دست نیاز اٹھایا - افطار کے وقت میں صرف چند منٹ باقي رھگئے تھے اور ایک عجیب و غریب وقت متبرکۂ الہیہ کے برکات و افضال اور خشوع و تضرع کا ھر شخص کو احساس روحانی ھو رھا تھا - اس موقعہ پر اللہ تعالی نے وہ دعاے جلیل و عظیم بے اختیار ھماري زبانوں پر جاري کردي جو حضرۃ موسی اور انکے ساتھیوں نے مانگی تھي - جبکہ انھیں مصر سے نکلنے کی جگہ مصر ھي میں اپنا گھر بنالینے اور تبلیغ و تبشیر کے ذریعہ قوم کو طیار کرنے کا حکم دیا گیا تھا ' اور جبکہ فرعون کے ظلم و طغیان سے اسرائیل کي نسل عاجز و درماندہ ھوگئي تھي :

ربنا لا تجعلنا فتنۃ للقوم الظالمین ! ونجنا برحمتک من القوم الکافرین ! و اوحینا الی موسی و اخیہ ان تبوالقومکما بمصر بیوتا واجعلوا بیوتکم قبلۃ واقیموا الصلواۃ و بشر المومنین - وقال موسی : ربنا انک اتیت فرعون وملاء زینۃ و اموالاً فی الحیاۃ الدنیا ' ربنا لیضلوا عن سبیلک ' ربنا اطمس علی اموالھم واشدد علي قلوبھم فلا یومنوا حتي یروا العذاب الالیم (۳۰ : ۸۸)

اس عہد کے مظلوم مومنوں نے دعا مانگي کہ " اے ھمارے پروردگار ! ھمیں ان ظالموں کے ظلم کا تختۂ مشق نہ بنا اور اپني رحمت سے ھمیں کفار کے تسلط سے نجات دے ! " اسکے بعد ھم نے حضرۃ موسی اور انکے بھائي کي طرف وحي بھیجي کہ مصر میں اپني قوم کي ھدایت و ارشاد اور تحریک و تبلیغ کیلیے گھر بنالو اور اُنھیں کو اپنی عبادت گاہ قرار دو اور صلوۃ الہی کو قائم کرو ' اور اس طرح ارباب ایمان کو خوشخبري دو کہ فرعون کے تسلط سے نجات پانے کا وقت قریب آگیا - پس حضرۃ موسی نے دعا مانگي کہ " خدایا ! تو نے فرعون اور اسکے حاکموں کو بڑي ھي شان و شوکت اور جاہ و دولت دے رکھی ھے تاکہ لوگ انکي دنیاوي حالت سے دھوکا کھائیں - اور سمجھیں کہ خدا کفر و ظلمت سے خوش ھوتا ھے جبھي تو کافروں کو ایسی عظمتیں دے رکھي ھیں ' اور اسطرح وہ لوگوں کو راہ حق سے بھکائیں - تو اے پروردگار ! حق کي مظلومي اور ضلالت کي طاقت کب تک رھیگي ؟ اپنا وقت جلد بھیج ' اُنکے مال و دولت اور طاقت و جبروت کو فنا کردے ' اور اُنکے دلوں کو سخت کردے کیونکہ یہ لوگ عذاب دردناک دیکھے بغیر کبھي حق کو قبول نہ کرینگے "

یہ ایک عجیب و غریب دعا ھے جو بني اسرائیل کی نجات کا وسیلہ بني ' اور جسکے بعد ھي حکم الہي کے مطابق اُنھوں نے گھر بنا کر دعوۃ و تبشیر کا کام شروع کردیا - حدیث نبوي میں آیا ھے کہ امۃ مرحومہ پر ایک ایک کرکے وہ تمام حالتیں طاري ھونگي جو بني اسرائیل پر گذر چکي ھیں ' اور فی الحقیقت آج امۃ اسلامیہ کي حالت ٹھیک ٹھیک بني اسرائیل کے اس عہد کي سی ھوگئي ھے جبکہ وہ مصر میں گرفتار مصائب و الم تھے - پس چاھیے کہ ھم بھی آج انھی دعاؤں میں اپنی عالمگیر مصیبت کی نجات ڈھونڈیں ' اور اسوۂ مقدسۂ موسویہ کو اپنے سامنے رکھکر پورا پورا اُسکا اتباع کریں - یہی سبب ھے کہ دار الجماعۃ کی تاسیس کے وقت یہ دعا زبانوں پر جاري ھوئی - اور کچھہ عجیب طرح کا تضرع و خشوع تمام حاضرین کو میسر آیا جسکي کیفیت اب لفظوں میں بیان نہیں کي جاسکتي -

جو بعض کاغذات بطور آثار اساس کے بنیاد میں رکھے گئے ' انمیں ایک بوتل کے اندر سورۂ حج کي پانچ آیتیں اور یہ ادعیۂ مقدسہ بھی تھی ' اور اسی لیے ان دونوں آیتوں کو اس مضمون کے وسط

عالم اسلامی

مسئلۂ اصلاح و تجدید علوم اسلامیہ

بخارا میں دعوة اصلاح کا آغاز

بخارا اسلام کے تمدن و تہذیب ' علم و فضل ' جاہ و جلال ' عظمت و شوکت کا نہایت قدیم مرکز ہے - اب اگرچہ دنیا کے سامنے تمدن و تہذیب کے دوسرے مناظر آگئے ہیں ' اسلیے وہ اسلام کی تمام تمدنی یادگاروں کی طرح بخارا کو بھی بھول گئی ہے ' لیکن بخارا کی خاک سے جس درجہ کے اہل کمال پیدا ہوے ' جس پایہ کے فضلاء اوٹھے ' اسلامی مصنفات و قرون علمیہ میں جیسا عظیم الشان حصہ انھوں نے لیا ' تاریخ اب تک اسکا تذکرہ ادب کے ساتھہ کرتی ہے ' اور جب کبھی اسلام کے قدیم علوم و فنون کی مرثیہ خوانی کی جاتی ہے ' تو بخارا کے اوراق اشک شوئی کیلیے اپنے دامن کو پھیلا دیتے ہیں !

یہ سچ ہے کہ بخارا کی قدیم عظمت ' دولت و ثروت ' اور زرخیزی کے افسانے اب داستان پارینہ ہوگئے ہیں ' لیکن اگر ہم اونکو یاد دلانا چاہیں تو کسی مطول تاریخ کی اوراق گردانی کی ضرورت نہوگی ' بلکہ خواجہ حافظ کا ایک مصرعہ کافی ہوگا :

بخال ہندوش بخشم سمرقند و بخارا را

اگرچہ ایشیاء و یورپ کی زبانوں میں اختلاف ہے ' اور فرانس و جرمنی کی طرح روس نے مشرقی علوم و فنون کے احیاء و ترویج میں بہت زیادہ شہرت حاصل نہیں کی ہے ' تاہم اوسکو حافظ کا یہ مصرعہ ضرور یاد تھا ' اور ایشیاء کی فیاضی کی داستان کا خلاصہ اوسکے پیش نظر تھا ' جس سے وہ اب کام لے رہا ہے - یورپ کا دامن حسن و جمال دولت و ثروت کے سمیٹنے کی غیر معمولی وسعت رکھتا ہے - بخارا میں روسی عورتیں بکثرت آتی ہیں ' اور اپنے خال و خط دکھا کر کہتی ہیں کہ تمھارے آباء و اجداد نے فیاضی کا جو معیار قائم کردیا تھا ' تم بھی اسے قائم رکھو - انسان بے قابو ہو جاتا ہے ' اور کہتا ہے کہ ہم اس سے بھی اعلی معیار قائم کرسکتے ہیں :

ناخلف باشم اگر من بجوے نفروشم

چنانچہ بخارا میں فسق و فجور کا بازار گرم رہتا ہے ' حدود شرعیہ بالکل معطل ہوگئے ہیں جس نے ہوا و ہوس کا میدان اور بھی وسیع کردیا ہے اور وہ برابر پانوں پھیلاتی جاتی ہیں ' من یتعد حدود اللہ کی وعید کسی زبان سے نہیں نکلتی !

عملی نتائج کے لحاظ سے بخارا کی قدیم علمی عظمت بھی اخلاقی حالت کی طرح پامال اور مذہبی حدود کی طرح بے اثر ہے - قدیم علمی ترقی کا افسانہ صرف تاریخ کے اوراق و بطون میں باقی رہگیا ہے - یا دلوں میں ہے ' یا زبانوں پر ہے - مگر افسوس کہ اعمال ' اور اعمال کے نتائج میں اس کھوئی ہوئی دولت کا سراغ نہیں لگ سکتا !

بخارا کی موجودہ تعلیمی حالت نہایت افسوسناک ہے - مدارس قائم ہیں ' تعلیم جاری ہے ' طلباء پڑھتے ہیں ' اساتذہ پڑھاتے ہیں - ایک نصاب تعلیم بھی ہے - لیکن تعلیم کی وہی فرسودہ حالت ہے جسکا رونا اسقدر رویا گیا ہے کہ اب روتے ہوے ہنسی آتی ہے - نصاب تعلیم میں قدماء کی ایک کتاب بھی نہیں - علوم و فنون میں کمال پیدا کرنے کی جگہہ محض فقہ و فروع کی کتابی تعلیم پر قناعت کرلی گئی ہے - قران و حدیث کے ساتھہ بالکل اعتناء نہیں ' علوم شرعیۂ حقیقیہ کا علم و فہم یکسر مفقود ہے - موجودہ علوم و فنون و موجودہ ضروریات کا مطلق لحاظ نہیں رکھا جاتا - غرض ہندوستان کی جو حالت ہے اور جس غرض سے ندوة العلماء قائم کیا گیا تھا ' وہاں کا بھی یہی حال ہے ' اور حالات کے لحاظ سے اسی قسم کے اصلاح کی ضرورت ہے -

لیکن مسلمانوں کو خوش ہونا چاہیے کہ حال میں والی بخارا نے اس ضرورت کی طرف غیر معمولی توجہ مبذول کی ہے ' اور اس طرز تعلیم کو بدلنا چاہا ہے جو علوم اسلامیہ کے قالب کو دیمک کی طرح کھا رہا ہے -

ہندوستان میں چند اصلاح طلب علماء نے اس ضرورت کو محسوس کیا تھا اور قدیم طرز تعلیم کی اصلاح کرنا چاہی تھی ' لیکن افسوس کہ ندوة العلماء انھی کے ہاتھوں برباد بھی ہوگیا - تاہم ندوہ نے گو خود کوئی عظیم الشان تبدیلی پیدا نہ کی ہو ' مگر اسکے اس فخر کو کوئی چھین نہیں سکتا کہ جو فرض تمام عالم اسلامی حتی کہ جہل اباد بخارا و خیوا تک میں آج محسوس کیا جا رہا ہے ' اسکی تشخیص کی توفیق سب سے پہلے اسی کی نباض نظر و فکر کو ملی !

لیکن بخارا کے علمی جمود کا یہ کتنا شرمناک منظر ہے کہ جب والی بخارا کو اصلاح تعلیم کا خیال پیدا ہوا تو بخارا کی تمام جغرافیائی وسعت اور قدیم مدارس و جوامع کی چار دیواریوں کے اندر سے ایک ہاتھہ بھی نہ اوٹھا جو کچھہ والی بخارا کے دل میں تھا اوسکو عملی قالب میں لاکر نمایاں کردیتا - بخارا کے تمام علما اس کام سے عاجز و درماندہ تھے - مجبوراً ترکستان و قفقاز کے روشن خیال علما طلب کیے گئے - اب انکی ایک خاص کمیٹی اس غرض سے قائم ہوئی ہے - ترکستان کے علماء عالم اسلامی میں نہایت روشن خیال اور معتدل الفکر ہیں - ان میں نہ تو جمود و تقلید کا وہ اشتداد ہے کہ اصلاح کو کفر و بدعت قرار دیں ' اور نہ الحاد و تفرنج کی وہ روشن خیالی ہے کہ اصلاح کے نام سے تخریب دین و شریعت کا عمل شیطانی انجام دیں - اسلیے امید ہے کہ یہ کمیٹی اپنا مقصد صحت و اعتدال فکر کے ساتھہ پورا کریگی !

مسلمانوں کو اس علمی انقلاب کا خیر مقدم کرنا چاہیے - کیونکہ ایک کھوئی ہوئی دولت ڈھونڈھی جا رہی ہے ' اور ایک گڑا ہوا خزانہ کھودا جا رہا ہے - اگر مل گیا تو ہر مسلمان اوسکا کلید بردار ہوسکتا ہے ' بشرطیکہ سعی جاری رہے اور ارباب اصلاح کا قدم جادۂ حقیقت و عمل سے نہ ڈگمگاے -

اس تحریک کے عملی نتائج سے اگر قطع نظر بھی کرلی جاے جب بھی یہ خیال بجاے خود اس قدر رقیع ہے کہ والی بخارا کے چہرے پر ہر مسلمان کو محبت آمیز نگاہ ڈالنی چاہیے -

اکتشــاف و اختــراع

وائر لیس ٹائپ رائیٹر

" وائر لیس" اور " ٹائپ رائیٹر" علحدہ علحدہ کوئي نئي شے نہیں هیں - آپ ان دونوں سے اچھي طرح واقف هیں - وائر لیس بے تارکي خبر رساني کو کہتے هیں جسکي " لاسلکي" کے نام سے هم بارہا معرفي کرچکے هیں - البتہ ان دونوں کا مجموعہ یعني " وائر لیس ٹائپ رائیٹر" ایک تازہ ترین اختراع ھے جسکو خود یورپ میں بھي لوگوں نے اس وقت تک صرف اخباروں ھي کے صفحات میں دیکھا ھے -

وائر لیس ٹائپ رائیٹر ایک مشین ھے' جسکا کام یہ ھے کہ لاسلکي کے ذریعہ جو پیغام آتا جائے وہ ساتھہ ھی ساتھہ قلمبند بھي ھوتا جاے' اور اسطرح چھپتا جاے جسطرح ٹائپ رائیٹر مشین میں چھپ جاتا ھے -

اسکے موجد ناروي (نارویجین) بیڑے کا کپتان اے - این - ھولینڈ ھے - کپتان ھولینڈ کو جب اس مشین کي ایجاد میں کامیابي ھوگئي ' تو اس کا تجربہ لاسلکي تاروں پر کیا گیا - مگر پہلا نتیجہ مشکوک اور نا قابل اعتماد نکلا -

ٹیلیگرافي میں ایک آلہ ھوتا ھے جسکو ریلے (Relay) کہتے ھیں - اس آلہ کے پاس برقي قوت کي ایک بیٹري ھوتي ھے اس کا کام یہ ھے کہ جب تار کے اشارات اس پر سے گذرتے ھیں تو وہ بیٹري کي مدد سے مزید قوت پیدا کردیتا ھے اور کمزور اشارے بھي دور دراز مقامات تک پہنچ جاتے ھیں -

مسٹر ھولینڈ کو جو اپنے اولین تجربہ میں قابل اعتماد کامیابي نہیں ھوئي' تو اسکي وجہ یہ تھي کہ انھوں نے کوئی ایسا " ریلے" استعمال نہیں کیا تھا جسمیں اسقدر احساس ھو تاکہ کمزور لاسلکي اشاروں کو بھي محسوس کرلیتا ' اور اُنمیں مزید قوت پیدا کردیتا تاکہ وہ آگے بڑھسکتے یا ٹائپ رائیٹر کو چلا سکتے -

موجد کو جب اپني نا کامي کي وجہ معلوم ھوگئي تو اس نے از سر نو کوشش شروع کردي - حال میں اُس نے اعلان کیا ھے کہ میں نے ایسے " ریلے" بہم پہنچا لیے ھیں جو کمزور لاسلکي اشاروں کو تقویت دیسکتے ھیں ' اور امید ھے کہ عنقریب ٹیلیگراف ٹائپ رائیٹر کي طرح وائر لیس ٹائپ رائیٹر بھي ھر لا سلکي اسٹیشن میں نظر آنے لگے گا !

اس وائر لیس ٹائپ رائیٹر کي ایک بڑي خصوصیت یہ ھے کہ اس کا استعمال مختلف مخفي کوڈوں (مصلحات خصوصي) میں بھي ھوسکتا ھے - چنانچہ اس طرح کے کوڈز کے ۷۲۰ حروف ابجد ترتیب دیے ھیں' اور انکے ساتھہ ایک اور آلہ بھي درست کیا گیا ھے جو حسب خواھش حروف کو بدلدیتا ھے -

کپتان ھولینڈ کے ٹائپ رائیٹر میں ایک بڑي خوبی یہ ھے کہ آپ خواہ کسي کوڈ کے حروف استعمال کریں مگر قلمبند کرنے والا حصہ ھمیشہ اسے معمولي کتابي و طباعی حروف میں لکھیگا ' اور اسطرح جب تار مرسل الیہ کو ملیگا تو وہ بغیر کسی مزید تکلیف کے اسے پڑھلیگا !

(کہربا اور خزائن الارض)

گوٹنجن یونیورسٹي کے دو پروفیسر ڈاکٹر لیمباچ Dr. Leimbach اور ڈاکٹر لوي (Dr. Lowy) نے ایک ایسا طریقہ دریافت کیا ھے جسکے ذریعہ زمین کي ساخت ' اسکے اندر بہنے والے چشمے ' مدفون خزانے وغیرہ وغیرہ ' بغیر کھودے ھوے محض لاسلکي تار کی برقي رو کے ذریعہ معلوم ھوسکتے ھیں -

اس کا تجربہ مقام ھینوور (Hanover) میں کیا گیا تھا ' جسمیں خاطرخواہ کامیابي ھوئي - چنانچہ ایک مہم بسرپرستي صیغۂ مستعمرات (کالو نیز) مغرب و جنوبي افریقہ میں فلزات اور پاني کي جستجو میں گئي ھے' اور ایک دوسري عنقریب ممالک متحدہ امریکا میں بھي جانے والي ھے -

اس اکتشاف کا سراغ کیونکر لگا ؟ اسکو خود ڈاکٹر لیمباچ نے ایک شخص سے بیان کیا ھے - انھوں نے کہا کہ " برقی رو کے ذریعہ اندروني زمین کے آشکارا کرنے کیلیے میں اور ڈاکٹر لوي سنہ ۱۹۱۰ ع سے ایک اسکیم پر عمل کررہے تھے - ھمیں گوٹنجن کي ایک سوسائٹي سے مدد ملتي رھتی تھي - اُس نے یہ وعدہ بھي کیا تھا کہ جو طریقہ تجویز کیا جائیگا اسکے تجربہ کو اپنے ذمہ لے لیگي -

اس اسکیم پر عمل کرتے ھوے ابھی صرف چند ماہ ھوے تھے کہ نہایت غیر متوقع کامیابي ظاھر ھوئي - ھم نمک کي کانوں میں سیلاب کو یقیني طور پر روکنے لگے ' اور ایجاد کے عملیات کا کام شروع کردیا -

اس سال ھم نے ان کانوں میں تجربہ شروع کیا ' جہاں سیلاب کے انسداد کے لیے پاني کو منجمد کردینے یا سمینٹ لگانے کا طریقہ اختیار کیا گیا ھے - ھم نے دیکھا کہ منجمد یا سمینٹ لگي ھوئي محافظ دیواروں میں اگر شگاف ھوجاتے ھیں تو وہ برقي رو سے صاف صاف معلوم ھوجاتے ھیں - ھمارے اکتشاف کي یہی ابتدا ھے "

(خورد بیني دوربین)

" خورد بین" اور " دور بین" دونوں کے فرائض علحدہ علحدہ ھیں - خوردبین کا کام یہ ھے کہ وہ چھوٹي شے کو بڑا کرکے دکھاتي ھے - دور بین سے دور کي شے بڑي ھوکر نظر آتي ھے - کچھہ عرصے سے یہ کوشش ھورھي تھي کہ ایسا جامع آلہ طیار کیا جاے جس سے دونوں کام لیے جاسکیں -

چنانچہ ایک ایسي دور بین تیار ھوگئي ھے جو خوردبین کا کام بھي دیسکتي ھے - اسے (Davon micro-telescope) کہتے ھیں - ھم نے اسکا نام " خورد بیني دور بین" تجویز کیا ھے -

ڈاوڈ اینڈ کمپني نے جو دور بین اس وضع کي بنائي ھے اسمیں ایک خاص اضافہ اور بھي کیا ھے - یعني بعض شیشے ایسے لگادیے ھیں کہ خواہ ستارہ کتنا ھي بے رخ ھو ' مگر دور بین سے دیکھنے والا (راصد) اپني نشست بدلے بغیر اسے دیکھہ سکیگا -

مذاکرۂ علمیه

روح ' اسکا مسکن اور حکمـــاء مادیین

(مشاهیر علمـــا کے احکام و آراء)

جو لوگ علم الحیات کي تاریخ سے واقف هیں' انکے لیے یه کهنا ضروري نہیں که نباتات میں بھي روح فرض کي گئي ہے - اریزو (Arezzo) کا مشهـــور طبیعي اندریا سیـــل فینس Andrea Cæsalpinus (۱۵۱۹ــــ۱۶۰۳) جو اس وقت تک اطالیا میں دوران خون کا مکتشف سمجھا جاتا ہے' اس نے اپني کتاب ڈي پلینٹس لایبري De Plantis Libri میں نباتاتي روح کي ماهیت اور اسکے مسکن کے متعلق ایک طویل بحث چھیڑي ہے -

روح کو کہـــاں رهنا چاهیے ؟ اسکے متعلق همیں دقیقه رس سیسلپنس کے تفصیلي دلائل کے تتبع کي چنداں ضرورت نہیں ہے - صرف اسقدر جان لینا کافي هو گا که بالاخر روح نباتاتي کو وہ اس مقام پر رکھتا ہے جہاں تنا اور جڑیں آکے ملتي هیں -

یه مقام جو بعد کو کولیٹ (Collet) یا گردن کے نام سے مشهور هوا ' اسکے متعلق (Linnæus) کے بعد بھي ایک توهم پرستانه عزت کے ساتھه یه خیال کیا جاتا رها که یہاں زندگي کا کوئي خاص مرکز قائم نہیں کیا گیا ہے -

لیکن فرانس کا ایک مشهور عالم (Burgundian Marriotte) المتوفی سنه ۱۶۸۴ ع اپني کتاب Sur Le Sujetdes Plantes) میں صاف صاف کہتا ہے :

" هم نباتات کي روح کے متعلق کچھه نہیں جانتے - اسلیے نبـــاتات کے علم وظائف الاعضاء میں اســکا فـــرض کرنا ذرا بھي مفیـــد نہیں "

روح اور مادہ کے زیریں طبقه (Material substratum) میں جو باهمی تعلق ہے' اسکي تاریخ کے گذشته اوراق اگر کافي مقدار میں اُلٹیں تو همیں نظر آئیگا که ابتدأ عقلي کاموں کے لیے نظام عصبي میں کوئي جگه تسلیم نہیں کي گئي تھي - قدیم مصري سمجھتے تھے که روح دل میں رهتي ہے - ارسطو کا بھی یهي خیال تھا -

یه خیـــال عہد نیپولین کے مشهور فلسفي ویکو (Vico) کے وقت تــک زندہ رها - چنانچه وہ ڈیکارٹ (Descartes) کے علی الرغم همیشه یهي کہتا رها که نفس کا مسکن دماغ نہیں بلکه دل ہے -

(حجـــاب حاجز)

یونانیوں کا ایک دوسرا قدیم خیال یه ہے که روح یا نفس' حجاب حاجز کا مسکن Diaphragm (۱) ہے ' جسکی یادگار هماري زبان کے ایک لفظ Phrensy (جنوں) میں ابھي تــک باقي ہے - کیونکه وہ لفظ فرین Phren سے مشتق ہے جو یوناني زبان میں حجاب حاجز کو کہتے هیں - فرین سے بہت سے الفاظ مشتق هوے جن میں سے بعض متداول اور بعض قلیل الاستعمال هیں - مثـــلاً Phreno-pathia جو اب عقل کے علاج کے لیے بہت کم استعمال کیا جاتا ہے - یا Phrenetse جو اسوقت تــک عام طور پر ایسے شخص کو کہتے هیں ' جسکي عقل میں باساني هیجان اور برانگیختگي پیدا کي جاسکے - یا Phrenitis جو درحقیقت اشتعال دماغ (Inflammation of brain) کے بالکل مرادف ہے - اسي طرح Phrenology جو ایک فرضي علم کا نام ہے ' اسي فرین سے مشتق هوا ہے -

یه خیال که روح کا مسکن حجاب حاجز ہے' کیونکر پیدا هوا ؟ اســکا سمجھه میں آنا چنداں مشکل نہیں "یه حجاب حاجز سانس کے لیے اســدرجه ضـــروري ہے که اس پر جذبات کے شدید هیجان کا بہت سخت اثر پڑتا ہے - هر جاندار محسوس کرتا ہے که جذبات کے هیجان سے سینه ابھر آتا ہے اور سانس پھولنے لگتي ہے ' اسلیے جذبات کا هیجان سینے اور اسکے خاص عضله حجاب حاجز میں پیدا هوتا ہے یا رهتا ہے " یه ہے وہ دلیل جو قدما اس خیال کي تائید میں بیان کرتے تھے !

(جذبـــات اور مختلف اعضـــاء شکم)

کیا اتنے قدیم زمانه سے جسکا آغاز همارے حافظه کی دسترس سے باهر ہے' تلي (طحال) کے متعلق یه خیال نہیں کیا جاتا ہے که وہ غیـــظ و غضب اور رشـــک و حسد کا گھر ہے ؟ هم ابھي تـــک (Splenotice) اور (Fit of spleen) بولتے هیں جس سے مراد غصہ ور آدمي اور غصه کا دورہ هوتا ہے - حالانکه انکي لفظي ترکیب میں اسی خیال کا اثر موجود ہے - انگلستان کا سب سے بڑا شاعر شیکسپیر بھي پیٹ کے مختلف حصوں میں تقسیم جذبات کے مذهب کو تسلیم کرتا تھا - مثلاً وہ محبت کي جگه جگر کو قرار دیتا ہے - البته وہ دوسرے نظریه سے بھی ناواقف نہیں ہے - بلکه یقینا دماغ کے متعلق بھي سن چکا ہے که وهي روح کا گھر ہے - چنانچه وہ " شاہ جان " کے ڈرامے میں پانچویں ایکٹ کے ساتویں سین میں کہتا ہے :

" بہت دیر هوگئي - اسکی تمام خونین زندگي فساد پذیر طور پر متاثر هوچلي ہے - اور اسکا دماغ (جسکے متعلق بعض لوگ کہتے هیں که وہ روح کي ناپائیدار قیام گاہ ہے) اپني هرزہ سرائیوں سے فاني هستی کے ختم هونے کي پیشینگوئي کر رها ہے "

(روح اور معدہ)

بیلجیم کا قدیم کیمیا داں وان هیلمنٹ (van Helmont) (المتوفي ۱۵۷۷ - ۱۶۴۴) غالباً ارباب علم میں سب سے آخري شخص ہے جو روح کي جگه سر کے باهر مانتا ہے - وان هیلمنٹ کے نزدیک روح قعر معدہ (Pylorus) میں رهتي ہے' اور اسکے ثبوت میں جو دلائل پیش کرتا ہے وہ ایک عجیب و غریب قسم کا ذخیرۂ دلائل ہے - اسکے نزدیک " اگرچه روح کے تمام حرکات اور احساسات دماغ اور اعصاب کے ذریعه ظاهر هوتے هیں مگر اسکا اصلي تخت حکومت قعر معدہ

(۱) دائي ایفرم Diaphragm ایک یوناني نژاد لفظ ہے - یه ایک حیواني عضله کا نام ہے جو سینے اور شکم میں حائل ہے - علوم طبیه کا جب عربي میں ترجمه هوا تو اسوقت اسکے لیے کوئي نیا لفظ نہیں وضع کیا گیا بلکه اسیکو معرب کرلیا - چنانچه متقدمین کي تصانیف میں دائي ایفرم بصورت " ذي ایفرغما " اکثر ملتا ہے - متاخرین نے اسکے لیے " حجاب حاجز " وضع کیا ' جو ڈائي ایفرم کا قریباً لفظی ترجمه ہے - (الهـــلال)

هي میں ہے ' اور وہ خود بھي ذهن معدہ میں رهتي ہے " اسکي تائید میں وہ کہتا ہے : " جذبات کا عظیم الشان هیجان همیشه بالاے معدہ پر محسوس هوتا ہے " نیز یه که " اگر ایک شخص کا سر توپ کے گولے سے اڑ جاے تو اسکا دل تهوڑي دیر تک حرکت کرتا رهیگا لیکن اگر بالاے معدہ کوئي شدید صدمه پہنچے تو فوراً دل کي حرکت بند هوجائیگي ' اور اسي کے ساتهه اسکا شعور یا آگہي بهي رخصت هوجائیگي " -

اپنے اس خیال کي تعبیر وہ اس نازک انداز میں کرتا ہے :

" اگرچه وہ ایک جگه رهتي ہے ' مگر مقامي حیثیت سے نہیں رهتي - تم دیکھتے هو که بتی میں روشني رهتي ہے - ٹهیک یہي مثال معدہ اور روح کي ہے "

(روح اور مـــرکـزي نظام عصبي)

روح کے سر سے باهر کسي دوسري جگه رهنے کے متعلق ان خیالات کے ساتهه خیالات کے بعض دوسرے مدرسے بهي موجود هیں جنکے نزدیک نفس کا تعلق مرکزي نظام عصبي سے ہے - ولادت مسیح سے تین سو برس قبل اسکندریه کے هیروفلس کا خیال یه تها که مقدمة الـراس کے سوراخوں میں (جو تمام جسم میں سب سے زیـادہ انـــدروني سوراخ هیں) جو سیال مادہ هوتا ہے ' اسي میں روح رهتي ہے - خاصکر چوتهے سوراخ کو وہ مسکن عقل سمجهتا تها -

هیروفلس کا یه خیال همارے لیے بہت هی دلچسپ ہے - کیونکه یقیناً اس سوراخ کے نیچے نظام عصبي کے بعض نہایت اهم مراکز موجود هیں - انصاف یه ہے که سب سے پہلے کلاڈیس گیلن Claudius Galen (متوفي سنه ٢٠٠ع) نے یه تعلیم دي تهي که " دماغ هي وہ جگه ہے جہاں روح اور ذهن دونوں رهتے هیں "

هم گیلن کي موت اور ویسیلي اس Vesalius کي عظیم الشان تصنیف De Corporis Humani Fabrica کي درمیاني صدیوں کو نظر انداز کرسکتے هیں ' کیونکه دماغي خواص کے لیے کسي مقام کے تعین کے متعلق وضاحت کے ساتهه غور کرنے میں ان سے کسي قسم کي مدد نہیں ملتي -

علم تشریح کا اب الاباء ویسیلي اس (١٥١٤ - ١٥٦٤) جسکے لیے علم وظائف الاعضاء کے مسائل کسي طرح بهي دلچسپي سے خالی نه تهے ' نفس کے متعلق اس حیثیت کو ملحوظ رکهتے هوے که اس کا تعلق دماغ سے ہے ' حسب ذیل ملهمانه ریمارک کرتا ہے :

" لیکن دماغ اپنے وظائف تخیل (١) استدلال ' غور ' اور حافظه

(١) اصلي عبارت میں لفظ Function ہے - انگریزي میں فنکشن اور ڈیوٹي دو ایسے لفظ هیں جنکے معني اگرچه متحد هیں مگر محل استعمال مختلف ہے - عربي میں فنکشن کے لیے بحالت مفرد " وظیفه " اور بحالت جمع " وظائف " آتا ہے - ڈیوٹي کے لیے بحالت مفرد " واجب " اور بحالت جمع " واجبات " استعمال کیا جاتا ہے - لیکن اردو میں فنکشن اور ڈیوٹي دونوں کے لیے لفظ " فرض " هي بولا جاتا ہے جو اگرچه اصولاً غلط نہیں ہے مگر توسع زبان اور تدقیق علمی کے لحاظ سے صحیح نہیں - اسي لیے ایک عرصے سے هم وظیفه اور وظائف کو فرائض کے معنوں میں استعمال کرتے هیں تاکه اپنے صحیح معنوں میں یه الفاظ رائج هوجائیں - یه نہایت افسوس کي بات ہے که اردو کے بڑے بڑے مترجموں نے بهي آجتک اس فرق کو محسوس نہیں کیا ' اور هر جگه فرض هی کا لفظ لکهتے رہے - جب تک ملک میں عربی داں مترجم علوم جدیدہ پیدا نہونگے ' اردو کي بد بختي لا علاج رهیگي - اس حقیقت پر روییے تو بہت سے مدعیان علم و تراجم کو شاق گذرتا ہے - یه دوسري مصیبت ہے -

(یا اور کسي طرح ' غرضکه خواہ تم اِس شخص کا مذهب اختیار کرو یا اُس شخص کا ' اور چاهے تم اصلی روح کي چند قیام گاهوں کا نام لینے کو ترجیح دو یا کوئي ترتیب و درجه بندي قائم کرلو) کیسے انجام کردیتا ہے ؟ میں اسکے متعلق کوئي بهي راے قائم نہیں کرسکتا ' اور نه میرے خیال میں اسکے متعلق کوئي امر علم تشریح سے یا ان علماء الهیات کے انداز سے دریافت هوسکتا ہے جو حیوانات کو قوت استدلالي بلکه ان تمام قوی سے محروم سمجهتے هیں جنکو هم اصلي روح کہتے هیں "

" اسلیے که دماغ کي ساخت کے لحاظ سے بندر ' کتا ' بلي ' گهوڑا ' اور تمام چوپائے جنکا امتحان میں نے اب تک کیا ہے بلکه تمام پرندے اور هر قسم کي مچهلیاں تک انسان سے هر ایک شے میں مشابہت رکهتي هیں ' اور تشریح کے وقت همیں کوئي ایسا فرق نظر نہیں آتا جس سے یه معلوم هوسکے که حیوانات کے فرائض سے همیں اسطرح بحث کرنا نہیں چاهیے ' جسطرح که هم انسان کے فرائض سے بحث کرسکتے هیں "

" اور اگر جسم و دماغ کے باهمي تناسب کے لحاظ سے دیکهیے تو سب سے زیادہ ایپ اور اسکے بعد کتے کا دماغ بڑا نظر آتا ہے - اس سے ثابت هوتا ہے که جن جانوروں کے متعلق معلوم هوگیا ہے که انهیں اصلي روح کے قوی ملے هیں ' انکے دماغ بهي نسبتاً (١) بڑے هیں "

" میں نے مدرسه نشین علماء الهیات اور دنیا دار فلاسفه کی تحریروں میں تین جوفوں Ventricles کے متعلق جو کچهه پڑها ہے اس پر مجهے حیرت هوتي ہے "

اس آخري فقرہ میں ویسیلي اس جس خاص راے سے اتفاق نه کرسکا ' وہ لوگوں کا یہي خیال تها که دماغ کا ایک بہت هي اندروني جوف قدرت نے صرف احساسات کے لیے رکها ہے - مثلاً اسکا درمیاني حصه تخیل کے لیے ہے - آخري حصه حافظه کے لیے - وغیرہ وغیرہ -

در اصل اس خیال کے موجد علماء عرب هیں جسے بعد میں ڈنس اسکوٹس Duns Scotus اور طامس آکنیونس Thomas Aquinas وغیرہ نے اختیار کیا -

(روح اور پي نی ال گلینڈ)

ان کوششوں کے بعد روح میں ایک مقامي حیثیت پیدا کرنے کیلیے جو کوشش کي گئي ' اسکا باني ایک فرانسیسي عالم ریني ڈیکارٹي Rene Descartes ہے - یه کوشش جس قابلیت سے کي گئي تهي اسي قدر اسے شہرت بهي حاصل هوئي - ٹورین Touraine کے فلسفی اعظـــم نے روح کو Pineal gland (٢) میں رکها ہے -

(١) " نسبتاً ' فطرتاً ' دفعتاً ' قدرتاً " وغیرہ الفاظ کا صحیح رسم الخط " نسبة ' فطرة ' دفعة ' قدرة " ہے کیونکه انکے آخر میں صرف تنوین ہے نه که الف - لیکن چونکه همارے ٹائپ میں تاء مدورہ تنوین والي نہیں ہے ' اسلیے مجبوراً اظہار تنوین و تسهیل قرات کیلیے اس عام غلطي کو گوارا کرلیتے هیں - هم نے صحت رسم الخط و سہولت قرات کیلیے هر طرح کے حروف و اشکال ڈهلوا لیے لیکن یه حرف کارخانے کي غفلت و تساهل سے ابتک نہیں بنا - الهـــلال -

(٢) دماغ کے بالکل اندروني حصے میں ایک چهوٹا سا غدود مٹر کے دانے کے برابر هوتا ہے ' جسکو موجودہ علم تشریح کي اصطلاح میں " پي ني ال گلینڈ " کہتے هیں -

الحسبة فی الاسلام

(یعنی احتساب اور اسلام)

انسان کي انکهوں پر غفلت کے پردے پڑ جاتے هیں' اوسکے دل پر جهل و ضلالت کی مهر لگ جاتي هے' اوسکی قوت سامعه بے حس هوجاتي هے' تاهم وه اس قدر اندها نهیں هوجاتا که نور و ظلمت کا بدیهي فرق محسوس نه کرسکے' اسقدر جاهل نهیں بن جاتا که خیر و شر میں تمیز نه کرسکے' اس قدر بهرا نهیں هوجاتا که نغمه هاے شیریں اور دشنامهاے تلخ سے اوسکے کان کے پردوں میں دو مختلف تموج پیدا نه هوسکیں - وه دیکهتا هے' سنتا هے' سمجهتا هے - با اینهمه کبهي نهیں دیکهتا ' نهیں سنتا ' اور نهیں سمجهتا ' کیونکه :

ذهب الله بنورهم و ترکهم في ظلمات لا یبصرون - صم بکم عمي فهم لا یرجعون (۲ : ۱۳)

خدا نے اون لوگوں کي آنکهوں کا نور سلب کرلیا اور اون کو تاریکي میں چهوڑ دیا - اب اونکو کچهه نهیں نظر آتا - بهرے' گونگے' اندهے هوگئے هیں - پس وه کسي طرح راه راست پر نهیں آسکتے !

یه اجتماع الضدین نهیں هے' بلکه پردۂ کائنات کا ایک چهپا هوا راز هے جسکا فاش کرنا عیب نهیں بلکه هنر هے - دنیا کي هر چیز میں خیر و شر ملا هوا هے - دامان گل کانٹوں سے اولجها هوا هے' شهد کا ذخیره نیش هاے زهر آلود سے گهرا هوا هے' نور' ظلمت سے مخلوط هے - آب شیریں اور آب شور ایک ساتهه بهتے هیں :

مرج البحرین یلتقیان (۵۵ : ۱۸)

اوس نے کهارے پاني اور میٹهے پاني کے دو سمندر نکالے که آپس میں ملتے هیں -

لیکن اس اختلاط و التباس کے باوجود دونوں کے درمیان ایک هلکا سا پرده بهی ڈالدیا گیا :

بینهما برزخ لا یبغیان

دونوں کے درمیان ایک پرده پڑا هے که اوس کی وجه سے ایک دوسرے کي طرف بڑهه نهیں سکتا !

یه ایک جزئي تمثیل هے' اور قرآن حکیم کا طرز خطاب یهي هے که کلیات کو جزئیات کے ذریعه سمجهاتا هے اور کلیات کو حذف کردیتا هے -

یه التباس و امتیاز عبادات ' معاملات ' سیاست ' اخلاق ' غرض تمام چیزوں میں صاف نظر آتا هے' اور نبوت کي ضرورت اور انبیاء کرام کے وجود کا صرف یهی مقصد هے که خیر و شر کے درمیان جو چلمن کهڑي کي گئي هے اوسکو صرصر ضلالت سے بچائیں اور قائم رکهیں ' تاکه قانون الهي کے تحفظ کے ساتهه دنیا میں عدل و اعتدال قائم رهے -

لیکن آندهي چلتي هے' طوفان آتا هے' موجیں ساحل سے تکراتي هیں - اسوقت ادا شناس فطرت کهبراتے هیں که کهیں خیر و شر' نور و ظلمت' یمین و شمال ' آب شیریں و آب شور' باهم مل نه جائیں ' پس وه هاتهه بڑهاتے هیں که ان پردوں کو روکیں - تب آندهي تهم جاتي هے ' سیلاب رک جاتا هے ' اور موجیں ٹهر جاتي هیں - کیونکه جو هاتهه حق کي حمایت کیلیے اوٹهتا هے' وه پل هاے آهنیں کي طاقت رکهتا هے جن پر سے سیلاب گذر جاتے هیں مگر وه کج نهیں هوتے -

خیر و شر' هدایت و ضلالت ' اور حق و باطل کا یهی اختلاط امر بالمعروف و النهي عن المنکر کي راه کهولتا هے' اور جو لوگ ان کے درمیان امتیازات قائم کرنے کي کوشش کرتے هیں' اونهي کا نام " آمرین بالمعروف والناهین عن المنکر " هے - انبیاء کرام کا صرف یه کام هے که اشیاء کے مضار و منافع کو جو سیکڑوں پردوں کے اندر چهپے هوے هیں' بے نقاب کردیں - تاکه دنیا کي تشنه کامي آب شیریں کو پالے اور محروم نه رهے -

و هو الرسول النبي الامي المکتوب في التوراة والانجیل : یامر بالمعروف و ینهي عن المنکر و یحل لهم الطیبات و یحرم علیهم الخبائث - (۷ : ۱۵۶)

اور وه وهي نبي امي رسول خدا هے' جسکي نسبت توراة و انجیل میں بشارت دي گئي هے - وه نیکي کا حکم دیتا هے' برائي سے روکتا هے' اچهی چیزوں کو حلال اور خبائث کو حرام کرتا هے -

(تمدن اور احتساب)

مذهب کے تمام اجزاء اگرچه بالواسطه یا بالذات تمدن سے تعلق رکهتے هیں' لیکن " احتساب " تمام تمدنی دنیا پر حاوي هے' بلکه سیادت و حکومت کو بهي (جو تمدن کے محافظ هیں) احتساب هي نے پیدا کیا هے - فطرت کا یه قانون تم کو معلوم هوگا که هر چیز خیر و شر سے ملي جلي هے' اسلیے انسان کو هر وقت هشیار رہنے اور جگاتے رهنے کی ضرورت هوتي هے' تاکه وه شهد کے بدلے زهر نه پي لے' اور لعل کي جگه انگارے کو نه اٹهالے - اگر ایک شخص وحي کے ذریعه اس فرق اور پهچان کو قائم کرتا هے تو وه پیغمبر هے - اگر ایک شخص فلسفه و اخلاق کے پیرایه میں یه راز بتانا چاهتا هے تو وه حکیم هے' اگر ایک شخص حکومت کي قوت سے اس فرض کو ادا کرتا هے تو وه حاکم هے' اگر ایک شخص راستے میں بیٹهکر اندهوں کو راه دکهاتا هے تو وه خدا کا نیک بنده هے' اگر ایک شخص لوگوں کو بازار کا نرخ ٹهیک بتا دیتا هے تو وه تاجر امین هے' اور اگر ایک شخص صرف صداقت کی خاطر صداقت کا وعظ کرتا هے اور نیکي کا دروازه کهولتا هے تو وه مومن و مسلم هے : و من احسن قولاً ممن دعا الی الله و عمل صالحاً و قال انني من المسلمین !

اسي تعاون و تناصر کا (یعني باهم ایک دوسرے کي مدد کرنے کا اور اسے نقصان اور خرابي سے بچانے کا) نام تمدن هے' پس احتساب کي ضرورت صرف تمدن حقیقي کي حفاظت کیلیے هے ' اگر وه مفقود هوجاے تو تمدن بهي قائم نه رهے -

تعاون و تناصر چونکه هر مسلمان کا فرض هے' اسلیے هر مسلم بالطبع محتسب هوتا هے اور اسیلیے هر مومن محافظ تمدن عالم هے - اگر ایمان و اسلام کي حقیقت دنیا سے ناپید هو جاے تو تمام دنیا برباد هو جاے - اسي بنا پر الله تعالی نے هر مسلمان کو ایک دوسرے کا ناصر و مددگار کہا :

والمومنون والمومنات بعضهم اولیاء بعض یامرون بالمعروف و ینهون عن المنکر -

مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے مددگار هیں - نیکي کا حکم دیتے هیں اور برائي سے روکتے هیں -

یہاں " ولي " کا لفظ فرمایا - " ولي " کا صرف یہي کام ھے کہ وہ جس کا ولي ھے اوسکو نیک راہ بتائے ' برائي سے روکے ' اوسکے مصالح کا لحاظ رکھے ' اوسکی ضروریات و مصالح کا محافظ ھو ' اور تمام خبائث و رذائل اور تسلط شیطاني و بہیمي سے اسکو بچانے کا آرزومند رھے -

حکومت کے مختلف صیغوں کي تقسیم اسي امر بالمعروف اور نہي عن المنکر کا نتیجہ ھے - کانٹے راہ میں بچھے ھوے ھیں ' ھر شخص کا قدرتي فرض ھے کہ چلنے والوں کو بتاے کہ قدم سنبھال کے رکھیں - لیکن ایک ھي شخص ھر جگہ موجود نہیں رہ سکتا اور ھر کام کو نہیں کرسکتا - اسلیے تقسیم عمل کي رو سے صیغے فرائض ' پیشے ' تقسیم ھو جاتے ھیں - یہي وجہ ھے کہ تمدن جس قدر ترقي کرتا ھے ' اوسي قدر ان تقسیمات کو بھي ترقي ھوتي جاتي ھے - چنانچہ اسلام نے احتساب کے اس بہترین اصول کو ھر موقع پر قائم رکھا اور کہا کہ نظم و قوام امور کیلیے ھمیشہ ایک شخص کو اپنا امیر بنا لیا کرو - یہاں تک کہ اگر صرف تین مسلمان کسي مقام پر جا رھے ھوں تو انکے لیے بھی ضروري ھے کہ اپنے میں سے ایک کو امیر بنا لیں :

لا یحل لثلاثـة یکونون بفلاة من الارض ' الا امروا احدھم - (الحدیث - ابوداود)

تین آدمیوں تک کیلیے یہ جائز نہیں کہ وہ کسي میدان میں ھوں اور ایک کو اپنـا امیر نہ بنا لیں

کیونکہ ھدایت و ارشاد کي ھر وقت ضرورت ھے ' اور بادیۂ ضلالت کے رھروؤں کو تو اور بھي زیادہ ضرورت ھوجاتي ھے ' پس امیر یا حاکم کا یہ فرض نہیں ھے کہ وہ پھولوں کي سیج پر لیٹ کے ھدایت و ارشاد کرے - اوسکو آبلہ پا رھروں کے ساتھہ اپنے تئیں بھي کانٹوں پر ڈالدینا چاھیے تاکہ دوسروں کے تلوؤں میں کانٹے نہ چبھنے پائیں !

(عبادات اور احتساب)

اسلامي عبادات کی حکمتوں اور مصلحتوں کے متعلق بہت کچھہ کہا گیا ھے ' لیکن اگر غور کیا جاے تو یہ تمام مصالح و اسرار ایک محیط کل قانون کي جزئیات و فروع ھیں - احتساب تمدن کا محافظ ھے اور اسلام ایک خالص حقیقي مدنیة فاضلہ ھے - اس بنا پر احتساب کا قانون بھي اسلام کی تمام تعلیمات میں یکساں قوة و نفوذ کے ساتھہ کام کررھا ھے - نماز بجاے خود ایک محتسب اعظم ھے :

ان الصلوة تنھي عن الفحشاء و المنکر (۲۹ : ۴۵)

نماز بري باتوں اور تمام بد اخلاقیوں سے روکتي ھے -

اور محتسب کا بھي یہي کام ھے -

احتساب تمدن کا محافظ ھے اور تمدن باھم ایک دوسرے کي مدد و معاونـة کا نام ھے - اسلیے زکوة میں احتساب یہ ھے کہ اس سے فقراء کو مدد ملتي ھے ' اور اسلیے وہ نماز کي شفیق ھے :

یقیمـــون الصلـــوة و مما رزقنھم ینفقون - (۲ : ۳)

نماز کو قائم کرتے ھیں اور ھم نے جو کچھہ انہیں دے رکھا ھے اسمیں سے لوگوں کو بھی دیتے ھیں -

تمام قران حکیم کو پڑھجاؤ - ھر جگہ قیام صلوة کے ساتھہ ایتاء زکوة کا بھي ذکر پاؤ گے -

حج تعاون و تناصر کي بہترین نمایش گاہ ھے - کلي طور پر وہ ایک وسیلۂ تجارت بھي ھے :

لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلاً من ربکم - (۲ : ۱۹۸)

تمہارے لیے کوئي حرج نہیں کہ خدا کے فضل (مال و تجارت) کي تلاش کرو !

اور تجارت اعانت باھمي کا نام ھے - وھي زکواة کي بھي راہ کھولتا ھے :

فمن کان منکم مریضا او بہ اذی من راسـه ففدیة من صیام او صدقة او نسک (۲ : ۱۹۶)

تم میں سے جو شخص مریض ھو ' یا اوسکے سر میں کوئي دکھہ ھو تو اُسے چاھیے کہ فدیہ میں روزہ رکھے ' یا صدقہ دے ' اور یا قرباني کرے -

روزہ تقوی کي طرف دلالت کرتا ھے ' اور تقوی کے لغوي معنے بچنے کے ھیں - اصطلاح شریعت میں ھر برائي سے بچنے کا نام تقوی ھے ' اور بچنے بچانے ھي کا نام احتساب ھے :

یا ایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علي الذین من قبلکم لعلکم تتقون - (۲ : ۱۸۳)

مسلمانو ! تم پر روزہ فرض کیا گیا جیسا کہ تم سے پیشتر کے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا - تاکہ تم تقوی حاصل کرو -

یہ محتسب تمہارے پاس پانچ وقت آتے ھیں ' ھر سال آتے ھیں ' تمام عمر میں ایک بار آتے ھیں ' افسوس کہ پھر بھي تمکو ھدایت نہیں ملتي ؟

فاین تـذھبون ؟ (۸۱ : ۲۶)

تم سرشاري ضلالت میں کہاں بھکے جا رھے ھو ؟

(جزئیـات تعلیمـات اسلامیـه)

اسلام کي اخلاقي جزئیات اسي احتساب کي شاخیں ھیں - میرے پاس چاے کا چمچہ نہیں ھے ' میں تم سے مانگتا ھوں - تم نہیں دیتے - اور اس طرح احتساب یعنے تعاون کے ایک نہایت ارزاں موقع کو کھو رھے ھو - تمکو یہ موقع حقیر معلوم ھوتا ھے کیونکہ تم بیش قیمت چیزوں کے قدر داں ھو ' لیکن شریعت کي چشم عتاب کچھہ اور اشارہ کرتي ھے :

الـذین ھـم یراؤن و یمنعـون الماعون - (۱۰۷ : ۶)

پھٹکار ھے اُن لوگوں پر جو ریاکاري کرتے ھیں اور حقیر چیزوں کے دینے میں اُنہیں دریغ و تامل ھے -

تم ایک شخص کیلیے سودا تولتے ھو ' اور اپنے ھاتھہ کي خذاقت آمیز گردش سے جنس میں ایک تولہ کم کردیتے ھو کیا ایک تولہ کوئي بڑي چیز ھے ؟ ھاں مادہ تو بڑا نہیں ' لیکن روح بہر حال بڑي ھے - تعاون میں اس سے خلل آگیا ' احتساب کا اصول ٹوٹ گیا ' اسکے توڑنے کیلیے ایک رتي کا معاملہ بھي ویسا ھي ھے جیسا ایک من کا :

ویل للمطففین الـذین اذا اکتـالوا علی الناس یستوفون ' و اذا کالوھـم او وزنوھم ' یخسـرون ! (۸۳ : ۳)

کم تولنے والوں کیلیے پھٹکار ھے جو لوگوں سے لیتے ھوے تو ناپ کے پورا لیتے ھیں ' مگـر جب دیتے ھیں تو کم کرتے -

راستے میں ایک تنکا پڑا ھے - تم اوٹھا لیتے ھو - یہ تمھیں ایک دل بہلاؤ مشغلہ معلوم ھوتا ھے ' لیکن کیا تم نے کسي زخم رسیدہ پانوں کو بھي اس سے نہیں بچا دیا ؟ اگر بچا دیا تو فرض احتساب ادا کر دیا - اسلیے یہ صدقہ ھے جسکا تمھیں ثواب ملے گا -

اگر تم کوئی صیغہ احتساب قائم کرو تو اسکے لیے یورپ کے قانون کا اتباع ضروري نہیں ' صحاح ستہ کافي ھیں -

(مسـاوات اسـلامی)

حضرت عمر رضي اللہ عنہ نے فرمایا تھا :

لم استعبدتم النـاس و ولدتھم امھم احرارا ؟

تم نے لوگوں کو کیوں غلام بنا لیا ھے ' حالانکہ اونکي ماؤں نے تو اونھیں آزاد جنا تھا -

آزاد و غلام میں تمھیں کیا فرق معلوم ھوتا ھے ؟ تم کرسي پر بیٹھے ھو ' وہ زمین پر - تم گوشت کھاتے ھو وہ سوکھي روٹي - تم حریر پہنتے ھو وہ گاڑھا - ھاں مغرور انسان ایسا ھي دیکھتا ھے ' لیکن خدا کي آنکھہ اُس سے زیادہ روشن ھے :

لا تدرکه الابصار و هو یدرک الابصار - (۶ : ۱۰۳)
اوسکو آنکھیں نہیں دیکھہ سکتیں مگر وہ آنکھوں کو دیکھتا ہے -

وہ آنکھوں کي نگراني کرتا ہے کہ کہیں مغز کو چھوڑ کر چھلکے پر تو نہیں پڑیں' اسلیے جب نگاھوں کو بھٹکتا دیکھتا ہے تو ٹوک دیتا ہے :

ان اکرمکـــم عنـد الله اتقا کم - (۴۹ : ۱۳)
تم میں سے زیادہ شریف وھي ہے جو سب سے زیادہ پرھیز گار ہے -

یا بالفاظ دیگر جو سب سے زیادہ "ناھي عن المنکر" یعنے محتسب ہے !

اب حر و عبد' مالک و مملوک' اور آقا و غلام کي اصلي صورت دیکھو - تم کو ضعف بصارت کي شکایت تھي' عینک تمھارے سامنے ہے' کیا تم عینک کو بھي نہیں دیکھتے ؟

امام ابو حنیفه (رحمة الله علیه) نے کہا کہ لا حجر علی الحر (آزاد او کوئي استعمال آزادي سے روک نہیں سکتا) اسلیے وہ سب کچھہ کر سکتا ہے' اور فرض احتساب سے اسے کوئي نہیں روک سکتا - لیکن غلام اس مقدس فرض کو پوري طرح ادا نہیں کرسکتا تھا - یہي ایک غلام اور ایک ازاد زندگي کا حقیقي فرق و امتیاز ہے - اسلیے اسلام نے غلامي کو تو مٹادیا' مگر اس پابندي اور ضروري انقیاد کو قائم رکھا جو تعاون کے لیے ضروري ہے - اب اگر ایک شخص سلطنت سے اسلیے آزادي کا طلبگار ہے کہ وہ بھي اوسي گلاس میں شراب پیے جس میں فرانس کا ایک متوالا پیتا ہے' تو وہ صالح آزادي کا طالب نہیں ہے بلکہ غلامي کا عارضي طوق آتار کر ابدي لعنت کا طوق پہننا چاھتا ہے :

انـا جعلنا في اعناقهم اغلالاً فهي الي الاذقان فهم مقمحون - (۳۶ : ۷)
هم نے انکي گردنوں میں طوق ڈالدیے ہیں' جو انکی ٹھڈیوں تـک آ گئے ہیں اور اون کے سر اٹل کے رھگئے ہیں -

ھاں' اگر وہ احتساب کا میدان وسیع چاھتا ہے کہ اپنی آزادي کا صحیح استعمال کرے' دنیا کو بري باتوں سے بچاے' اور نیک کاموں کی ھدایت کرے' تو وہ خدا کا سچا بندہ ہے اور اوسکو سچي آزادي کا سچا سکھہ ملنا چاھیے -

اسلام حریت و مساوات کي تعلیم اسي اصول کي بنا پر دیتا ہے اور چونکہ ھر مسلمان طبعاً امر بالمعروف و النهي عن المنکر کرتا ہے' اسلیے مساوات اوسکا مایۂ خمیر ہے -

الهلال اسی مساوات اسلامي کی دعوت دیتا ہے' اور حریۃ افرنجیه اور حریۃ اسلامیه کا یہي فرق عظیم اوسکے طریق دعوت کو دنیا کے دوسرے احرار کے طریقوں سے مختلف کردیتا ہے -

دنیا نے ابھي حریت کے مفہوم تـک کو نہیں سمجھا ہے - وہ اوس حریت کو کیونکر سمجھہ سکتي ہے جو تعلیمات شرعیه کے غلاف کے اندر مستور ہے - یہی سبب ہے کہ اس طریق دعوت میں گرہ پر گرہ کھولني پڑتي ہے پر نہیں کھلتي - اسي گرہ کے کھولنے کیلیے حضرت موسی علیه السلام نے دعا مانگی تھي :

و احلل عقدة من لساني ! (۲۰ : ۲۷)
خدایا میري زبان کي گرہ کھولدے !

پس مساوات کا دوسرا نام ہے احتساب' اور احتساب کا نام ہے اسلام' اسلیے اسلام مساوات کا پیکر حقیقي ہے -

(ایک فضیلـــت مخصـــوصـــه)

دنیا کے تمام مذاهب میں اختلافات موجود ہیں - اھل کتاب کے علاوہ بعض مذاهب ایسے بھي ہیں جو سزا و جزاے اخروي کے قائل نہیں لیکن دنیوي آرام و راحت کے وسائل میں کسی کو بھي اختلاف نہیں ہے - اسلیے احتساب ھر مذھب کا جزو ہے - اسکي سزا دنیا کے معیار اخلاقي کو قائم رکھتي ہے - سلطنت کي اطاعت' والدین کی فرمانبرداری' قانون کی پابندي' ھر مذھب کي اولین تعلیم ہے :

ومن یعص الله و رسوله و یتعد حدوده یدخله نارا خـالدین فیهـا ولـه عـذاب مهین -
جو شخص خدا اور اوسکے رسول کي نافرماني کرتا ہے' اور اوسکے قوانین کي خلاف ورزي کرتا ہے تو خدا اسکو آتشیں عذاب میں ڈالدیگا جس میں وہ ھمیشه رہے گا اور اسکے لیے ذلیل کرنے والا دکھہ ہے !

لیکن اس باب میں اسلام کو ایک فضیلت مخصوصه حاصل ہے' یعنے اسلام احتساب کے تمام ابواب و شرائط کا جامع ہے :

و یحل لهم الطیبـــات و یحرم علیهم الخبائث (۷ : ۱۵۶)
اور اونکے لیے تمام پاک چیزیں حلال کرتا ہے اور تمام خبائث کـو حرام قرار دیتا ہے -

آنحضرت صلی الله علیه وسلم نے اپني بعثت کی غرض ان جامع الفاظ میں بیان فرمائي :

انما بعثت لاتمــم مکارم الاخـــلاق - (الحدیث)
میں صرف اسلیے مبعوث ھوا کہ مکارم اخلاق کي تکمیل کروں -

اس سے ثابت ھوا کہ مکارم اخلاق کي تکمیل اب تک باقي تھي - قصر شریعت کي آخري اینٹ نے اس عمارت کو مکمل کردیا -

حقیقت یه ہے کہ احتساب قدیم مذاهب کا بھي جزو تھا لیکن جزو ناقص - کسی شریعت نے دنیا کي تمام چیزوں کے فائدوں اور نقصانوں کو دنیا کے سامنے اس جامعیت کے ساتھہ نہیں پیش کیا تھا جو اسلام کا طغراے امتیاز ہے - بعض مذاهب نے تو سرے سے کوئي پرھیز ھي نہ رکھا حالانکہ "الحمیة راس الدواء" پرھیز دوا کی اصل ہے :

کل الطعام کان حلا لبني اسرائیـــل الا ما حـــرم اسرائیـــل علی نفسه - (۳ : ۹۳)
تمام کھانے کي اشیا بني اسرائیل کیلیے حلال تھیں مگر وہ جسکو اسرائیل نے خود اپنے اوپر حرام کرلیا تھا -

یعنی دوسرے مذاهب و شرائع میں خاص خاص احکام دائرۂ احتساب کے اندر آ گئے تھے' مگر ھر شخص اس فرض کو ادا نہیں کرتا تھا' اور نہ وہ اسکا فرض قرار دیا گیا تھا - منطق کي زبان میں اسے یوں سمجھنا چاھیے کہ صرف جزئي قوت جزئي مادہ میں عمل کرتي تھي -

مگر اسلام کي اصلي فضلیت کبری اور مزیت عظمی یه ہے کہ تمام دنیا میں صرف وھي اخلاق اور نیکي کي پہلي بادشاھت ہے جس نے ایک طرف تو انسان کے ھر عمل کو محکمۂ احتساب کے ماتحت کردیا - دوسري طرف ھر انسان پر احتساب فرض کر کے قوت محتسبه کو بالکل عام کر دیا - جس طرح ایک مومن نماز پڑھتا ہے' روزہ رکھتا ہے' زکواۃ دیتا ہے' کیونکہ یه تمام باتیں شخصاً اسپر فرض ہیں - ٹھیک اسي طرح اسے امر بالمعروف اور نہي عن المنکر کیلیے ایک دائمي محتسب بھي ھونا چاھیے' کیونکہ مومن وھي ہے جو نیکي اور عدالت کیلیے محتسب ھو -

---

رمضان المبارک کے متعلق

اقتـــرا عیـــات

حـــوادث و ســـوانـــح

(کلیساے وار گریو اور تین خطوط)

اقتراعیه عورتوں نے اب یه طریقه اختیار کیا ہے که وہ اپنے حملوں کے بعد بعض تحریریں چھوڑ جاتي هیں تا که پبلک کو اس روح کا اندازہ هوسکے جو انکے قانون شکن اعمال کے اندر کار فرما ہے - چنانچه وارگریو کے گرجا کي آتشزدگي کے بعد تین کارڈ ملے هیں - یه کارڈ درحقیقت فوضویت (انارکی) کے تین اساسی و بنیادي اصولوں کا ایک اجمالي بیان ہے -

* * *

وار گریو ایک ساحلي مقام ہے جو دریاے ٹیمس کے کنارے واقع ہے - یہاں نہایت قدیم اور تاریخی گرجا تھا - اسکي دیرینه عهدي کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے که جو مختلف قسم کے رجسٹر یہاں محفوظ تھے انکا آغاز سنه ۱۵۳۸ سے هوتا تھا - گرجے میں ایک خوشنما اور پر فضاء چمن بھي تھا جسکي تاریخ قدیم کے متعلق علماء آثار برطانیه میں اختلاف ہے - بعض اسکو ملکه الیزبتھه کے عهد کا قرار دیتے هیں - بعض شاہ چارلس سوم کی طرف منسوب کرتے هیں -

اتوار کا دن ' صبح ۹ بجے کا وقت تھا که اس گرجے کے قریب تین عورتیں نظر آئیں - وہ بظاهر شریف و شایسته معلوم هوتي تھیں -

انگلستان اب ان فوضویت کي دیبیوں سے اس قدر ترساں اور لرزاں هو گیا ہے که (بقول مراسله نگار انگلشمین) یه تصور کرتے هي که فلاں قومي معهد (نیشنل انسٹیٹیوشن) میں ایک عورت آ گئی ہے' خوف پیدا هوجا تا ہے که کہیں اسکے نکلنے کے بعد بمب کے پھٹنے یا کسی تاریخی اور گراں بہا یاد گار کے برباد هونے کي خبر نه آے !

چنانچه اکثر عمارتیں بند پڑي رهتي هیں - بعض کھلي هیں مگر انکي مراقبت و نگراني اسقدر شدید ہے که اگر ایک شریف مرد کسي شریف صورت لیڈی کے همراہ اندر جا نا چاهتا ہے تو اسے پہلے دروازہ پر پاسبانوں سے ایک اچھا خاصه مناظرہ کرنا پڑتا ہے !

* * *

مگر جب بربادي آنے والي هوتی ہے تو اسکا راسته هموار کرنے کے لیے غفلت پہلے آجاتي ہے - ان عورتوں کو متعلقین کلیسا نے دیکھا مگر کچھه خیال نه کیا -

۵ گھنٹے کے بعد یعنی ۲ بجے ایک خاندان نے جو گرجے کے سامنے رهتا تھا ' یکا یک دھماکے کي آواز سني اور تمام لوگ گھبرا کے باهر نکل آے - دیکھا تو آگ کے شعلوں سے تمام افق شفق آلود هو رها ہے' اور گرجے کي عمارت میں آگ لگ گئي ہے - فوراً آگ بجھانے والے انجن کے اسٹیشن کو ٹیلی فون دیا گیا - مقامي اور اسکے بعد هینلي و کنگھم کے انجن بھي پہنچ گئے - انجن والوں اور متعلقین کلیسا کی سخت عرقریز کوششوں کے باوجود آگ گرجے کے اور حصوں میں دوڑ گئی ' اور جب بمشکل بجھي تو یه گرجا ' انگلستان کے محبوب و دلپسند دریاے ٹیمس کا تاریخي گرجا ' اپني برباد و سوخته حالت میں' کمزور صنف انسانی کے غضب و انتقام کی ایک سبق آموز یاد گار تھا !

البته وہ نہایت قدیم رجسٹر جو حسن اتفاق سے ایک آهني الماری میں بند تھا ' اور خوشنما و پر فضا چمن جسکے عهد تعمیر میں اختلاف ہے' یه دونوں چیزیں بچ گئیں -

جب آگ فرو هوئي تو گرجے کي کھڑکي کے نیچے ایک تیشه اور تین خطوط ملے -

(خطوط اور بعض اصول فوضویت)

فوضویت درحقیقت استبداد کا علاج بالمثل ہے' اور اگر استبداد کوئي درخت ہے تو اسکا ثمرۂ تلخ فوضویت کو سمجھنا چاهیے - چنانچه جسقدر استبداد زیادہ هوتا ہے ' اتنا هي اس کے درخت میں یه کڑوا پھل بھي زیادہ لگتا ہے !

مثلاً فوضویت سب سے زیادہ روس میں ہے جہاں اسکی شدت ظهور و استهلاک کی وجه سے اسکا نام عدمیت (نہلزم) رکھدیا گیا ہے - لیکن غور کرو که یورپ میں مستبد ترین سلطنت بھي وهي رهگئي ہے -

فوضوئین کہتے هیں که " عدل و انصاف " کے الفاظ خواہ کتنے هي خوش آهنگ اور دلفریب معلوم هوں ' مگر افسوس ! که انکي حقیقت مکر و فریب سے زیادہ نہیں -

وہ کہتے هیں که دنیا کي بہت سي قومیں هیں جنکو غلامی کے بعد آزادي ملی ہے' اور بہت سے حقوق هیں جو غصب هونے کے بعد انکے مالکوں کو واپس کیے گئے هیں اور انکے حالات آج بھي هماري عبرت و بصیرت اور سبق آموزي و رهنمائي کے لیے موجود هیں' مگر کیا کوئي بتلاسکتا ہے که انمیں سے ایک قوم کي گردن سے بھي عدل کے هاتھه نے غلامي کا طوق اتارا ہے ' یا ایک حق بھي کسي غاصب کے پنجے سے نکالکے مظلوم مالک کو واپس دلایا ہے ؟ یقیناً اس کا جواب سواے " نہیں " کے کچھه نہیں هوسکتا - اگر تمام تاریخ میں کوئی مثال اس کلیه کے جزئي استثنا کي ملتي ہے تو وہ صرف جاپان ہے -

جب کبھی حقوق کے لیے ضمیر سے اپیل کي گئي ہے اور عدل و انصاف یا ترحم و تلطف کا استبداد کو واسطه دیا گیا ہے تو همیشه اسکے جواب میں تغافل و تجاهل هي کیا گیا ہے' اور جب کبھي صداے حق طلبي کا خروش زیادہ بڑھا ہے تو قانون کي لگام منهه میں ڈالدي گئي ہے - " عدل و انصاف " ایک تماشه ہے جس سے کوتاہ اندیش اور بیخبر جماعتوں کي بڑي بڑي امیدیں وابسته هوتي هیں ' مگر حقیقت بیں دھوکا نہیں کھاتے !

طاقت جب تک مجبور نہیں هوتي' اپنے فوائد سے دست بردار هونا نہیں چاهتي !

وہ کہتے هیں که جب کبھی عدل و انصاف کے حق پژوہ اور رحمدل فرشته کے بدلے ' طاقت کے خون آشام اور سنگدل دیو سے مدد طلب کي گئي ہے ' تو همیشه صدائیں رسا ' خواهشیں کامیاب ' امیدیں فتح مند ' اور مطالبات منظور هوے هیں - ماضي کا تمام تجربه اور انساني فطرت کا پورا مطالعه بتلاتا ہے که اگر کوئي شے ہے جو ناله و فغاں میں اثر اور مطالبات میں زور پیدا کرتی ہے ' اگر کوئي شے ہے جو دلیل کو معزز' سربسجود کو سر بلند ' خاک نشیں کو سریر آرا' غلام کو آزاد' اور محکوم کو حکمراں بناتي ہے ' تو وہ طاقت اور صرف طاقت هی ہے !

اسي لیے طاقت هی هماري امیدوں کا قبله ہے - هم اپني اعانت و مدد کے لیے صرف اسي کي طرف رجوع کرتے هیں - همارے تمام عزائم و مقاصد کي روح و رواں یهي طاقت ہے ' همارے تمام افعال و اعمال اسی محور کے گرد گردش کرتے هیں -

یہ اس طول طویل بحث کا نہایت مختصر خلاصہ ہے جو فوضوئیین استعمال قوت کی ضرورت پر کرتے ہیں ' اور پھر اسی اصول کا وہ مہلک استغراق اور خونیں غلو ہے جو قتل و خون تک پہنچ جاتا ہے اور انسانوں کے امن اور آرام کو نابود کردیتا ہے -

* * *

قوت کا استعمال کیونکر کیا جائے ؟

اسکے متعلق فوضوئیین کا یہ خیال ہے کہ اگر طاقت اسقدر وسیع پیمانہ پر موجود ہو کہ عام انقلاب پیدا کیا جاسکے تو فوراً سرکشی اور طغیانی سے کام لینا چاہیے' ورنہ اسکو بتدریج و بدفعات استعمال کرنا چاہیے کہ یا تو جان و مال کا نقصان ہو یا کم از کم خوف و دہشت پیدا ہوسکے ' اور ملک قوۃ مستبدہ کی کمزوری اور درماندگی کو دیکھکے اس سے برداشتہ خاطر ہوجائے -

انکے اس اصول کے مطابق نقصان کا نشانہ صرف انہی لوگوں کو ہونا چاہیے جنکو حکومت سے تعلق ہے ' مگر فوضوئیین کے نزدیک بسا اوقات عام پبلک ہی کو نشانہ بنانا مقتضاے مصلحت ہوتا ہے' کیونکہ اس صورت میں وہ حکومت کی پالیسی کے خلاف متفقہ آواز بلند کریگی -

یہ خیالات ہیں جو ان خطرناک لوگوں کو اخلاق کی تمام امن طلبانہ تعلیمات سے بے پروا کردیتے ہیں' اور وہ نہایت افسوس ناک اور وحشیانہ طور پر قتل و غارت شروع کردیتے ہیں -

* * *

ملیسائے وارنگریو کی آتشزدگی کے سلسلے میں جو تین خطوط ملے ہیں ' انمیں ایک کا پتہ یہ ہے :

" حکومت کے زرخرید غلاموں اور عورتوں پر ظلم کرنے والوں کے نام "

یہ ایک کارڈ ہے - اسکے دوسرے رخ پر یہ عبارت لکھی ہے :

" ہم خوف انگیزی کا تجربہ کرچکے مگر وہ بے اثر ثابت ہوئی' اسلیے اب ہم نے مال و دولت کو نقصان پہنچانا شروع کیا ہے- یہ کارروائیاں حکومت کی درندگی اور ستمرانی کا ترکی بہ ترکی جواب ہے - قبل اسکے کہ زیادہ دیر ہو کلیسا کو خود اپنے احکام کی پیروی کرنے دو - ہم اپنی حرکتیں آخر تک نہ چھوڑینگے - پبلک کو دیکھنا چاہیے کہ حکومت جو ہماری فوجی جماعت کو فخریہ اور بجبر روکنا چاہتی ہے ' اسکا نمونہ یہ ہے "

دوسرے کارڈ کی سرخی یہ ہے :

" ظلم کا جواب "

" ہم نے اب تک جانوں پر حملہ کرنے سے احتراز کیا تھا - لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اب وقت آگیا ہے کہ ہم جانوں پر بھی حملہ کریں' اور اسکی ابتداء ان سنگدل اور ضمیر فروشوں سے ہو جو قید خانوں میں ہم پر ظلم کرتے ہیں " -

تیسرا خط نہایت مختصر ہے مگر با ایں ہمہ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ جماعت اپنے مصائب کا کیا صلہ سمجھتی ہے ؟

" تمہارے مظالم ہمارے لیے حوصلہ شکن نہیں ہوسکتے- ہمارا عقیدہ ہے کہ جو لوگ حق و صداقت کی راہ میں مصائب جھیلتے ہیں ان پر خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے ' اور انہیں بہشت کی حکومت ملتی ہے "

(ایــڈیٹــر)

ہندوستان میں ایک ایڈیٹر کی حیثیت خواہ کچھہ ہی ہو' مگر انگلستان میں وہ خیال اور راے پر حکومت کرنے والی طاقت ہے - اشخاص کی نیک نامی و بد نامی ' تجاریز کی منظوری و نا منظوری ' حکام کا عزل و نصب ' وزارتوں کی شکست و فتح ' اور ملکوں کی جنگ و صلح ' ایک ایڈیٹر کی جنبش قلم کے عامۃ الوقوع کرشمے ہیں !

لیکن جبکہ تمام انتظامی طاقتیں اقتراعیات کی زد میں آچکی تھیں ' تو یہ قلمی طاقت باوجود شدید مخالفت کے بھی اسوقت تک انکے حملوں سے محفوظ تھی - اب اسکی سرزنش کی بھی ابتدا ہوگئی ہے - بیلفاسٹ سے ایک اخبار نکلتا ہے جسکا نام " بیلفاسٹ نیوز لیٹر " ہے - اس اخبار میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ گولف کے بعض کلبوں کے ممبروں نے یہ طے کرلیا ہے کہ اگر اب اقتراعیات نے ان پر یورش کی تو وہ قانون کو اپنے ہاتھہ میں لیکے خود انہیں سزا دینگے -

ایک عورت جو تنومند' شہزور' پوری ۹ فیٹ لنبی تھی' دفعۃ اس اخبار کے ایڈیٹر کے کمرہ میں داخل ہوئی - اور نہایت تہدید آمیز لہجہ میں پوچھنے لگی : " کیوں جی ! کیا تم کو اس خبر کے ساتھہ ہمدردی ہے ؟ "

ایڈیٹر نے کہا." ہاں "

ہاں کا منہہ سے نکلنا تھا کہ اس مرد نما عورت نے اس کے منہہ پر اس زور سے ایک گھونسا مارا کہ اسکے لمبے اور تیز ناخن (جو اسی غرض سے بڑھاے گئے تھے) ایڈیٹر کے گالوں میں بیٹھہ گئے ! !

ایڈیٹر فوراً اس حملہ آور عورت کے لپٹ گیا اور دونوں میں کشا کش شروع ہوگئی - اس کشاکش میں عورت گر پڑی اور اسکا سر دہل گیا' تاہم اسکی ہمت یا جوش انتقام میں ذرا بھی فرق نہ آیا - وہ برابر حملے کیلیے کوشش کرتی رہی !

شور وغل سنکے اور لوگ بھی باہر سے آگئے اور انھوں نے نشاں کشاں اس عورت کو بہزار مشکل باہر نکالا -

* * *

بیل فاسٹ سے ایک اور اخبار نکلتا ہے جسکا نام " بیلفاسٹ ایوننگ ٹیلیگراف " ہے - اسکے ایڈیٹر سے بھی اقتراعیات کے خلاف کوئی حرکت کی تھی - اسکی سزا میں ایک عورت اسکے دفتر میں گھس گئی اور خوب ہی زد وکوب کرکے کرسی کے نیچے ڈالدیا !

مسئلۂ مسجد گلبرگہ

عالیجناب نے گلبرگہ کی مسجد کے متعلق بذریعہ تار برقی گورنمنٹ نظام کو جو توجہ دلائی تھی الحمد للہ کہ بالاخر اسکا نتیجہ ظاہر ہوا اور ارکان ریاست نے کمال عدل و انصاف سے توجہ فرمائی - جو حکم اب جاری ہوا ہے وہ حسب ذیل ہے :

" فہمائش نامہ مورخہ ۲ سہر یور سنہ ۲۳ ف

ذریعہ ہذا فہمایش دیجاتی ہے کہ پیشگاہ اقدس و اعلی خلد اللہ ملکہ سے تصفیہ فرمایا گیا ہے کہ مسجد زیر تعمیر کی تکمیل کی اجازت دیجاے -

حسبہ ضلع کو ذریعہ مراسلہ لسان ۱۵۹۱ مورخہ ۱۷ خور داد سنہ ۱۳۲۳ف لکھدیا گیا ہے - بہر حال آپ مسجد زیر تعمیر کی تکمیل کرسکتے ہیں - جسقدر حصہ تکمیل طلب رہجائیگا اسکو سرکاری خرچ سے بنوا دیا جائیگا ۱۲ شعبان سنہ ۳۲ -

مولوی فصیح الدین احمد خاں صوبہ دار صوبہ گلبرگہ -

الاعتصاب في الاسلام

(از مولانا عبد السلام - ندوي)

طلباے دار العلوم ندوۃ العلماء کی اسٹرائک نے جو مباحث پیدا کردیے ' اون میں ایک اهم بحث یه ہے که اسٹرائک شرعاً مسلمانوں کیلیے جائز ہے یا نہیں؟ صاحبزادہ افتاب احمد خاں صاحب نے جو مضامین اخبارات میں لکھے تھے ان میں بہت افسوس کیا تھا که اسٹرائک کے عدم جواز کے خلاف کوئي دلیل پیش نہیں کي جاتي - هم چاهتے هیں که انکے ارشاد کي آج تعمیل کریں -

هندوستان میں بلکه تمام بلاد اسلامیه میں جب اس قسم کے مسائل پر بحث شروع هوتي ہے ' تو اکثر طبقه قدیمه و طبقه جدیدہ میں اختلاف پیدا هو جاتا ہے اور آزاد خیالی کی بنا پر آخر الذکر گروہ اکثر جواز کا فتوی دیدیتا ہے ' لیکن حسن اتفاق سے اسٹرائک کو دونوں گروہ نے نا جائز قرار دیا ہے - دونوں فرقوں کے دلائل حسب ذیل هیں :

(۱) اسٹرائک تمدن جدید کی پیداوار ہے - ایشیاء کی قدیم تہذیب اسکو جائز نہیں رکھتي ' بالخصوص طلباے مدارس عربیه کیلیے تو بالکل نا جائز ہے : من تشبه بقوم فهو منهم -

(۲) اسٹرائک اون اصول کے مخالف ہے جو اسلام نے استاد اور شاگرد کے تعلقات کے متعلق قائم کیے هیں - جدید فرقه اسکو ڈسپلن کی مخالفت سے بھی تعبیر کرتا ہے -

پہلي دلیل اگرچه طبقه قدیمه کے لیے کافی ہے ' لیکن جدید گروہ کے نزدیک کسي چیز کے نا جائز هونے کی صرف یه وجه نہیں هوسکتي که " وہ جدید تمدن کی پیداوار ہے " اس بنا پر وہ اس دلیل کو ایک محدود شکل میں پیش کرتا ہے اور کہتا ہے که :

(۳) تمدن جدید صرف سیاسي و تجارت پیشه گروہ کو اسٹرائک کي اجازت دیتا ہے ' اور اوستاد و شاگرد کے تعلقات یورپ میں بھي محض اخلاقي حیثیت رکھتے هیں -

ان دلائل پر نقد و بحث کرنے کیلیے امور ذیل تنقیح طلب هیں :

(۱) کیا اسٹرائک تمدن جدید کي محدثات و بدعات میں سے ہے ؟

(۲) کیا اسٹرائک صرف تجارت پیشه گروہ هی کیلیے مخصوص ہے ؟

(۳) اسلام نے استاد و شاگرد کے تعلقات کے متعلق کیا اصول قائم کیے هیں جنکا اتباع طلبا پر واجب ہے ؟

(تنقیح اول)

(کیا اسٹرائک تمدن جدید کے محدثات میں سے ہے ؟)

انسان فطرتاً مدنی الطبع پیدا هوا ہے ' اسلیے وہ تمدني ' مالی ' اخلاقي ' غرض متعدد حیثیتوں سے دوسرے افراد کے تعاون کا محتاج ہے - اعانت باهمي کا یہی اصول تمدن کا سنگ بنیاد ہے ' اور یه اصول جس قدر منضبط و مستحکم هوتا ہے ' اوسی قدر انسانی زندگي پر لطف ' خوشگوار ' دلچسپ ' بلکه دیرپا هوجاتی ہے - اگر کشمکش حیات میں اس اصول کو نظر انداز کردیا جاے تو دفعتاً حیات انساني خطرے میں پڑ جاے -

لیکن اس فطري اعانت سے انسان کو جو فوائد و منافع حاصل هوتے هیں ' کبھی کبھي خود غرضي اونکي مساویانه تقسیم میں خلل انداز هوجاتي ہے - یعنے ایک گروہ صرف لینا چاهتا ہے اور دینا نہیں چاهتا - اسلیے دوسرا گروہ اپني مالي یا جسماني یا اخلاقي اعانت سے اوسکو محروم کردیتا ہے - اسیکا نام اسٹرائک ہے - اس بنا پر صرف ایک ایک فرد بھي اپني ذاتي اعانت سے دوسرے فرد کو محروم کرسکتا ہے - چنانچه حضرت عائشه رضی الله عنها پر جن لوگوں نے اتهام لگایا تھا اون میں حضرت ابوبکر کے غلام مسطح بھي تھے - انکي معاش کا دار مدار صرف حضرت ابوبکر کي ذات پر تھا - حضرت ابوبکر نے اونکو نفقه سے بالکل محروم کردیا ' اور اسپر قسم کھالي - چنانچه صحیح بخاري میں ہے :

فحلف ابوبکر ان لاینفع مسطحا بنافعة ابدا

حضرت ابوبکر نے قسم کھالي که مسطح کو کبھي کسي قسم کا فائدہ نه پهونچائینگے -

حضرت ابوبکر کا یه فعل اگرچه بالکل جائز تھا ' تاهم چونکه مسطح کا کوئي دوسرا سر پرست نه تھا ' اور اس جرم کي بنا پر کوئي شخص سر پرستي کیلیے آمادہ بھي نہیں هو سکتا تھا ' اسلیے حضرت ابوبکر کے طرز عمل سے اوسکي زندگي خطرے میں پڑ گئي تھي ' پس خدا تعالی نے اخلاقي حیثیت سے (نه که نہیاً و وجوباً) اونکو اس سے روکدیا :

ولا یاتل اولو الفضل منکم والسعة ان یوتوا اولی القربي والمساکین والمهاجرین في سبیل الله و لیعفوا و لیصفحوا الا تحبون ان یغفر الله لکم والله غفور رحیم - (بخاري مطبوعه مصر جلد ۳ ص ۱۱۶)

اهل دولت قرابت داروں اور غرباء اور مهاجرین کو دینے سے دریغ نه کریں ' اور اُنهیں معاف کردیں - کیا تم لوگ یه نہیں پسند کرتے که خدا تمکو معاف کردے ؟ خدا تو بڑا رحم و مغفرت کرنے والا ہے -

لیکن اصطلاحاً اس قسم کے تمدني قطع تعلق پر اوسیوقت اسٹرائک کا اطلاق کیا جاتا ہے ' جب ایک گروہ دوسرے گروہ یا فرد کو اپني اعانت سے محروم کردیتا ہے - اسي بنا پر جدید عربي زبان میں اسٹرائک کو " اعتصاب " کہتے هیں جسکے معني گروہ بندي کے هیں - آجکل اگرچه یورپ اکثر اس اصول پر عمل کرتا ہے ' لیکن اعانت باهمي کسي نه کسي صورت میں هر تمدن کا جزو مشترک رهي ہے - پس هر تمدن اسٹرائک کي گنجایش رکھتا ہے ' اس میں یورپ و جاپان کي تخصیص نہیں -

دنیا میں سب سے زیادہ سادہ تمدن دیہات کا هوتا ہے جهاں تعلیم و تربیت کي هلکي سي شعاع بھي نہیں پڑتي - لیکن عموماً تمام دیہاتوں میں کوذات کرنے کا طریقه جاري ہے جسکے رو سے ایک شخص کا حقه ' پاني ' کھانا ' پینا بند کردیا جاتا ہے ' اور وہ اوسکي زندگي کو تمام تمدني منافع اور تعلقات صحبت سے محروم کردیتا ہے - ابتداء بعثت میں قریش نے بھي آنحضرت کے ستانے کیلیے اسی قسم کا محالفه کرلیا تھا - یعني تمام قریش نے اس مضمون کا ایک عهد نامه لکھا تھا که قریش میں کوئي شخص بنو هاشم و بنو عبد المطلب کو اپني لڑکي ندیگا - اون سے لین دین

اور خريد و فروخت نكرے گا ' اون سے هم كلام نهوگا ' وغيرہ وغيرہ (۱)
اس عهد نامه پر تمام قريش نے مهريں لگائيں ' اور وہ اطلس ميں لپيٹ كر خانه كعبه ميں لٹكا يا گيا - اس معاهدہ كے بعد حضرت ابو طالب اپنے تمام خاندان كو ليكر شعب ابو طالب ميں چلے گئے ' اور آنحضرت بهي مسلمانوں كے ساتهه رهيں اقامت پذير هوے - قريش كا يه معاهدہ تين برس تك قائم رها ' اور اس وسيع مدت ميں آنحضرت نے شعب ابي طالب هي ميں قيام فرمايا ' چنانچه يه درد انگيز واقعه سيرت كي تمام كتابوں ميں مذكور هے - اور وہ لوگ بهي مسٹر امير علي كي كتاب سے اس كي تحقيق كرسكتے هيں ' جو كتب حديث و سير سے روايات كے فراهم كرنے كي اهليت نهيں ركهتے -

خود اسلام ميں جب كسي شخص نے قومي منافع پر شخصي فوائد كو ترجيح دي هے ' تو اسكے خلاف صحابه اور خود آنحضرت نے اسي قسم كا طرز عمل اختيار فرما يا هے - اسلام كي تاريخ ميں غزوۂ تبوك بعض خصوصيات كے لحاظ سے ايك خاص تاريخي اهميت ركهتا هے - چونكه يه لڑائي سخت گرمي كے موسم ميں واقع هوئي تهي اور مقابله بهي شديد تها ' اسليے عموماً منافقين اوسكي شركت سے علحدہ هوگئے ' بلكه خود بعض مسلمانوں نے بهي شركت سے جان چرائي - چنانچه جب آنحضرت تبوك سے واپس آے ' تو مخلفين كو (وہ لوگ جو لڑائي ميں شريك نهيں هوئے تهے) طلب فرمايا جنكي تعداد ۸۰ سے متجاوز تهي ' اور هر ايك سے عدم شركت كي وجه پوچهي - سب نے اپنا اپنا عذر پيش كيا ' اور آپ نے اوسكو قبول فرما ليا - پهر اون سے بيعت لي اور اونكے ليے استغفار كيا - (يه سب منافق تهے) ليكن كعب بن مالك ' مرارہ بن الربيع ' هلال بن امية الواقفي كا عذر مقبول نه هوا ' حالانكه يه لوگ مخلصين مومنين ميں سے تهے - چنانچه آنحضرت نے ان تينوں بزرگوں پر سخت ناراضي ظاهر كي اور تمام صحابه كو اون كے ساتهه سلام ' كلام اور نشست و برخاست سے منع فرماديا - پورے پچاس دن تك يه حالت قائم رهي - اسكا دو بزرگوں پر يه اثر هوا كه تنگ آكر گهر ميں گوشه نشين هوگئے - صرف كعب بن مالك بازاروں ميں اس اميد ميں پهرتے رهتے تهے كه كوئي سلام كرے - خود مسجد ميں آتے اور آنحضرت كو سلام كرتے ' مگر جواب نه ملنے پر به حسرت ديكهتے كه لب مبارك پر حركت كے آثار ظاهر هوے يا نهيں ؟ پهر آنحضرت كے قريب جا كر نماز پڑهتے اور دزديدہ نظروں سے آپكي طرف ديكهتے جاتے ' جب وہ مصروف نماز هوتے تو آنحضرت آنكي طرف متوجه هوتے ' اور جب وہ آپ كي طرف ديكهتے تو آپ منهه پهير ليتے - اس واقعه نے اس قدر شهرت حاصل كي كه بادشاہ غسان كے قاصد نے بازار ميں اونكو ايك خط ديا جسكا مضمون يه تها كه " محمد صلعم تم كو ذليل كر رهے هيں ' تم هم سے ملجاؤ - هم تمهارے ساتهه همدردي كرينگے " ليكن اونكے جوش اخلاص نے اس خط كو تنور ميں ڈالديا - ۴۰ دن كے بعد اس حالت ميں اور اشتداد پيدا هوا - يعني آنحضرت نے حكم ديا كه يه لوگ اپني بي بيوں سے بهي علحدگي اختيار كرليں جو اس مصيبت ميں اونكي شريك و رفيق تهيں - چنانچه كعب بن مالك نے اپني بي بي كو كمال اطاعت سے اسكے ميكے روانه كرديا - جب دس روز اس حالت ميں بهي گذر گئے ' تو ايك دن كعب بن مالك اسي حالت تنهائي ميں

(۱) آپنے غالباً اسٹرائك اور بائيكاٹ ميں فرق نهيں كيا هے - اپكي مثاليں نهايت موثر هيں ليكن اُس انقطاع تعلقات و تعاون تمدني كيليے موزوں تر هيں جسے آجكل بائي كاٹ كهتے هيں - اسٹرائك بهي گو اسميں شامل هے مگر اسكي صورت دوسري هے - بهر حال آخر ميں اپنا خيال ظاهر كرونگا - الهلال

اپنے كوٹهے پر بيٹهے تهے كه ايك شخص نے پهاڑ كي چوٹي سے بآواز بلند پكارا : " يا كعب بن مالك ابشر " يعني اے كعب تم كو خوشخبري هو - وہ فوراً سجدے ميں گرپڑے اور سمجهه گئے كه مصيبت كا خاتمه هوا ' چنانچه آنحضرت نے بعد نماز فجر اونكي توبه كے قبول هونے كا اعلان فرمايا - اور لوگ جوق جوق آكر اونكو بشارت دينے لگے - ايك شخص گهوڑا اوڑاتا هوا آيا اور يه مژدہ جانفزا سنايا - ايك شخص نے پهاڑ كي چوٹي سے بشارت دي ' چونكه اوسكي آواز گهوڑے سے پہلے پهونچي تهي اسليے بطور انعام كے اوسكو كعب بن مالك نے اپنا كپڑا اوتار كر پهنا ديا - خود عاريتاً كپڑے مانگ كے پهن ليے ' اور بے اختيار دوڑتے هوے آنحضرت كي خدمت ميں حاضر هوے - لوگ آنكو مباركباد ديتے جاتے تهے - طلحه بن عبيد الله نے دوڑ كر مصافحه كيا - آنحضرت كي خدمت ميں پهونچے تو آپ كا چهرہ فرط مسرت سے چمك اوٹها اور آپ نے بهي بشارت دي - اس مسرت ميں كعب بن مالك نے اپنا تمام مال صدقه ميں دينا چاها ' ليكن آنحضرت كے فرمانے سے كچهه مال اپنے پاس بهي ركهه ليا (ديكهو بخاري جلد ثالث مطبوعه مصر ص ۶۱ ذكر غزوۂ تبوك)

ان تمام واقعات پر به ترتيب غور كرنے سے حسب ذيل نتائج مستنبط هوتے هيں :

(۱) " زبردست گروہ كو كمزور فرقه كے خلاف اسٹرائك كرنا سزاوار نهيں " جيسا كه قريش مكه نے كيا تها اسليے زمانه اسٹرائك ميں طلباء كا كهانا بند كردينا يا انكو بورڈنگ سے نكال دينا جائز نهيں -

(۲) اسٹرائك صرف يورپ كي پيداوار نهيں بلكه وہ ايك فطري چيز هے - اور تاريخ عرب و عهد نبوت ميں اسكي مثاليں پائي جاتي هيں -

(۳) اسٹرائك صرف جمهوري اصول كي تائيد ميں كرني چاهيے - جيسا كه انحضرة صلى الله و سلم نے اُن لوگوں كے خلاف كيا جنهوں نے ايك قومي جهاد ميں شركت سے گريز كيا تها -

(۴) اگر اسٹرائك استقلال كے ساتهه قائم ركهي جاے ' تو اسكا اثر نهايت شديد هوتا هے -

(۵) اسٹرائك كيليے حقوق طلبي بهي ضروري نهيں بلكه وہ كسي جرم كي سزا بهي هو سكتي هے -

(۶) اسٹرائك تجارت پيشه گروہ كيليے مخصوص نهيں هے بلكه خالص مذهبي گروہ بهي كر سكتا هے -

(۷) اسٹرائك كے ليے مساوات لازمي نهيں هے ' كعب بن مالك آنحضرت اور ديگر صحابه كے مساوي نه تهے - جب كثير گروہ ضعيف كے مقابلے ميں اسٹرائك كر سكتا هے تو ضعيف كو قوي كے مقابلے ميں اسكا حق مرجح حاصل هے -

(۸) جو شخص جتنا مذهب ميں سخت هوگا اور اُس سے جسقدر خير خواهي (۱) وحمايت كي توقع هوسكيگي ' اوسكے مقابل ميں اسٹرائك بهي اتنے هي سخت هوني چاهيے - البته اگر بيگانه لوگ مدد ميں كمي كريں تو انكو معذور ركهنا چاهيے ' جيسا كه آنحضرت نے منافقين كو معذور ركها - فتح الباري ميں هے " و فيها ان القوي في الدين يواخذ باشد ما يواخذ الضعيف " كعب بن مالك كي حديث سے يه نتيجه نكلتا هے كه قوي المذهب اور مخلص شخص سے به نسبت ضعيف كے سخت مواخذہ كرنا چاهيے (ص ۹۴ جلد ۸)

(۹) جمهوري فوائد كيليے ان اخلاق و آداب كي پابندي

(۱) ليكن بعض لوگ اسي خير خواهانه تعلقات كي بنا پر تعليمي اسٹرائك كے عدم جواز كا فتوے ديتے هيں : و ما اوتيتم من العلم الا قليلا - منه

ضروري نہیں جو حالت شخصیت میں باهمی تعلقات کیلیے ضروري تهی ' چنانچه حافظ ابن حجر فتح البـاري میں لکھتے هیں :

و فیها ترک [۱] السلام علی من اذنب و جواز هجره اکثر من ثـلاث و اما النهـي عن الهجر فوق الثلاث فمحمول علی من لـم یکن هجـره شرعیا (جلد ۸ ص ۹۴)	اس حدیث سے ثابت هوتا هے که جو گنہگار هو اسکو سلام نہیں کرنا چاهیے' اور تین دن سے زیادہ اوس سے جدائي اختیار کیجا سکتي هے ' لیکن شریعت میں تین دن سے زیادہ کي جدائي کي ممانعت اوس شخص کیلیے هے ' جسکي علحدگي مذهبی نه هو -

تاهم غیر مذهبي اور ذاتي اغراض کیلیے بهی تین دن تک اسٹرائک جاري رکهي جاسکتي هے - [لها بقیة صالحة]

عـــرب اسـتـیـمـر کـمـپـنـــي

مخدوم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب الهلال کلکته السلام علیکم - اخبار اتحـاد مطبوعه ۲۳ جون میں جو مضمون مذکورہ بالا کمپني کے متعلق شایع هوا هے' اسمیں یه بات ظاهر کیگئي هے که عرب اسٹیمر کمپنی ٹرنر موریسن کمپني کے هاتهوں (جو اس سے پیشتر پرشین اسٹیم نیویگیشن کمپني کے خریدنے میں کامیاب هوچکي هے) فروخت کردالي گئي هے - لیکن یه خبر غلط اور واقعه کے خلاف هے - عرب اسٹیمر کمپني اب تک اپني اصلي حالت پر قائم هے' اور وہ پبلک بالخصوص حجاج کی ویسي هی خدمت بجا لانے کی کوشش کر رهي هے جیسا که پیشتر بجا لاتي رهی هے - البته ٹرنر موریسن کمپنی کے ڈائرکٹروں سے هماري کمپني کے فروخت کیے جانے کي بابت کچهه گفتگو هوئي تهي جو نا تمام رهي - بات یه هے که عرب کمپنی نے حال میں پی انڈ او کمپنی کے دو نہایت عمدہ جہاز خرید کیے هیں - امید تهي که مسلمان اس مفید کام میں هماري مدد کرینگے اور سواریاں اور مال همارے هي جہازوں کے ذریعه حجاز کو بهیجا جاے گا ' مگر افسوس هے که اس معامله میں هم لوگوں کو بڑي هي مایوسي هوئي - مسلمانوں نے هماري امداد اور کمپني کے حصص خریدنے میں بڑي سرد مہري کا اظہار کیا - اگر خدا نخواسته ایسي هي عدم همـدردي کا سلسله جاري رها تو اندیشه هے که یه اسلامی کمپنی اپنا کام کم کردے اور حجاج کو صرف کثیر برداشت کرنے کے علاوہ دیگر آفتوں میں بهی مبتلا هونا پڑے عرب اسٹیمر کمپني تجارتي فوائد کو مد نظر رکهنے کے ساتهه ساتهه خدمت اسلام بالخصوص امداد حجاج کو اپنا فرض عین تصور کرتي هے اور ٹکٹ میں قیمت حجاج کي آسایش و سہولت کیلیے همیشـــه معقـول رعایت کي هے لیکن کمپني کي ترقي اور حجاج کي راحت اوسیوقت ممکن هے جبکه مسلمان اسلامی همدردي اور حمیت سے کام لیں اور کمپني کی امداد میں پوري پوري سعي فرمائیں -

راقم محمد مشاري - منیجنگ ڈایرکٹر عرب کمپني بمبئي

(۱) یه جو بعض مدعیان علم و حدیث شکایت کرتے هیں که اسٹرائک کے دوران میں سلام و کلام بزرگوں کو ضرور کرنا چاهیے حالانکه نہیں کیا گیا ' تو اوسکا مبني بخاري کا وہ نسخه هوگا جسکو مولانا احمد علي مرحوم والد بزرگوار مولوي خلیل الرحمن صاحب سہارنپوري نے چهپوایا تها - اوس میں شاید یه حدیث نہو کیونکه اسکا اثر حقوق اولاد پر بڑے والا تها - مگر هم نے مصر کے نسخه مطبوعه سے اس روایت کو لیا هے - (منه)

سر جیمس مسٹن اور متولیان مسجد کانپور

تصحیح و تشریح

مسجد مچهلي بازار کانپور کے نقشه تعمیر کے متعلق آپکے اخبار میں ایک مضمون شائع هوا هے' جسمیں لکها هے که لفٹننٹ گورنر بہادر نے چالیس هزار روپیه اور جگه دینے کا اعلان کیا تها - یه صحیح نہیں هے - اصلیت یه هے که جسوقت سر جیمس مسٹن بہادر کانپور آنیوالے تهے اونسے ایک روز قبل ماسٹر بشیر الدین اڈیٹر البشیر کانپور آئے' اور مجهسے اور نیز دو ایک متولیوں سے بیان کیا که جناب لفٹننٹ گورنر صاحب آمادہ هیں که تعمیر مسجد کیلیے جانب شمال کا کل میدان بلا قیمت اور مبلغ پچیس هزار روپیه نقد بطور عطیه عنایت کریں تاکه مسجد عالیشان تعمیر هوجاے ' لیکن جزو مسجد منهدمه پر برآمدہ کے متعلق کوئي رعایت اس قسم کے نہیں کرینگے جو حسب منشاے مسلمانان زینه وغیرہ اندرون برآمدہ هونے سے خیال کیا جاتا هے' بلکه نیچے عام راسته رهیگا -

هم لوگوں کا یه خیال تها که نیچے کے برآمدہ میں نصف حصه مسجد میں جانیکے لیے زینه هوجاے ' اور نصف حصه رهگذر عام کیلیے رهے اور یه خیال کسي طرح فیصله وایسراے کے خلاف بهی نہیں تها - دوسرے روز حضور لفٹننٹ گورنر بہادر رونق افروز کانپور هوے' اور جمله متولیان بلائے گئے - نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کے سامنے گفتگو کرنے کیلیے کمیٹي منتخب کیا گیا - وقت پیشي دیکها که ماسٹر بشیر الدین صاحب دست راست پر رونق افروز هیں - هم لوگوں کے پہنچ جانے پر لارڈ صاحب بہادر نے دریافت فرمایا که مولوي بشیر الدین صاحب نے بہت کوشش کي هے' اور نیز مولوي صاحب ایک با اثر مسلمان هیں (۱) لهذا مولوي صاحب نے آپ لوگوں سے جو کہا هے اسمیں کیا راے هے ؟ میں نے عرض کیا که مولوي صاحب نے تذکرۃ مجهسے ضرور حضور کے خیال کا کچهه ذکر کیا هے - ممکن هے اور بهي دو چار اصحاب سے کہا هو - لیکن عام طور پر لوگ بے خبر هیں - اسلیے تا وقتیکه هم لوگ استصواب کافی نکریں کچهه راے ظاهر نہیں کرسکتے هیں - اسپر حضور ممدوح نے فرمایا که " کیا تمام دنیا کے مسلمانوں سے راے حاصل کرنیکی ضرورت هے" میں نے جواباً عرض کیا که اگرچه زیادہ وقت حصول جواب کیلیے نہیں هے تب بهی کم سے کم مقامي اهل الراے سے راے لینا تو بہت ضروري هے - هم لوگ تنہا راے سے ایک مذهبي کام میں دخل دینے سے قاصر هیں - اسپر فرمایا که بہتر هے -

اسکے بعد بذریعه راجه صاحب محمود آباد (که وہ بهی اس روز تشریف لائے هوئے تهے) حضور لفٹننٹ گورنر بہادر سے معلوم هوا که ماسٹر بشیر الدین صاحب کا بیان ٹهیک نہیں هے - نقل سماعت کے باعث انهوں نے وہ سمجها جو کہا ' ورنه لارڈ صاحب نے انسے پچیس هزار کا وعدہ نہیں کیا تها -

نیـازمند محمد نثـار الدین تاجـر لٹهه کانپور مستعفي
متولی مسجد مچهلي بازار کانپور

(۱) بعض راویوں نے هز انر کا یه جمله بهي نقل کیا هے که " مولوي بشیر الدین صاحب مسلمانوں کے بہت بڑے عالم اور لیڈر هیں ! (الـهـلال)

حكمت بالغـة ! حكمت بالغة !

مولوي احمد مكرم صاحب عباسي چريا كوٹي نے ايک نہايت مفيد سلسلہ جديد تصنيفات و تاليفات كا قائم كيا ہے - مولوي صاحب كا مقصود يہ ہے كہ قران مجيد كے كلام الہي ہونے كے متعلق آجتک جس قدر دلائل قائم كيے گئے ہيں ان سب كو ايک جگہہ مرتب و مدون كرديا جائے - اس سلسلہ كي ايک كتاب موسوم بہ حكمة بالغة تين جلدوں ميں چھپ كر تيار ہو چكي ہے -

پہلي جلد كے چار حصے ہيں - پہلے حصے ميں قران مجيد كي پوري تاريخ ہے جو الاتقان في علوم القران علامة سيوطي كے ايک بڑے حصہ كا خلاصہ ہے - دوسرے حصہ ميں تواتر قرآن كي بحث ہے ' اس ميں ثابت كيا گيا ہے كہ قرآن مجيد جو آنحضرت صلعم پر نازل ہوا تھا ' وہ بغير كسي تحريف يا كمي بيشي كے ويسا ہي موجود ہے ' جيسا كہ نزول كے وقت تھا ' اور يہ مسئلہ كل فرقہاے اسلامي كا مسلمہ ہے - تيسرے حصہ ميں قرآن كے اسماء و صفات كے نہايت مبسوط مباحث ہيں - جن ميں ضمنا بہت سے علمي مضامين پر معركة الارا بحثيں ہيں - چوتھے حصے سے اصل كتاب شروع ہوتي ہے - اس ميں چند مقدمات اور قرآن مجيد كي ايک سو پيشين گوئياں ہيں جو پوري ہو چكي ہيں - پيشين گوئيوں كے ضمن ميں علم كلام كے بہت سے مسائل حل كئے گئے ہيں ' اور فلسفۂ جديدہ جو نئے اعتراضات قرآن مجيد اور اسلام پر كرتا ہے ان پر تفصيلي بحث كي گئي ہے -

دوسري جلد ايک مقدمہ اور دو بابوں پر مشتمل ہے - مقدمہ ميں نبوت كي مكمل اور نہايت محققانہ تعريف كي گئي ہے - آنحضرت صلعم كي نبوت سے بحث كرتے ہوے آية خاتم النبيين كي عالمانہ تفسير كي ہے - پہلے باب ميں رسول عربي صلعم كي ان معركة الارا پيشين گوئيوں كو مرتب كيا ہے ' جو كتب احاديث كي تدوين كے بعد پوري ہوئي ہيں ' اور اب تک پوري ہوتي جاتي ہيں - دوسرے باب ميں ان پيشين گوئيوں كو لكھا ہے ' جو تدوين كتب احاديث سے پہلے ہو چكي ہيں - اس باب سے آنحضرت صلعم كي صداقت پوري طور سے ثابت ہوتي ہے -

تيسري جلد - اس جلد ميں فاضل مصنف نے عقل و نقل اور علماے يورپ كے مستند اقوال سے ثابت كيا ہے كہ آنحضرت صلعم امي تھے' اور آپ كو لكھنا پڑھنا كچھہ نہيں آتا تھا - قرآن مجيد كے كلام الہي ہونے كي دو عقلي دليليں لكھي ہيں - يہ عظيم الشان كتاب ايسے پر آشوب زمانہ ميں جب كہ ہر طرف سے مذہب اسلام پر نكتہ چيني ہو رہي ہے ' ايک عمدہ ہادي اور رہبر كا كام ديگي - عبارت نہايت سليس اور دل چسپ ہے ' اور زبان اردو ميں اس كتاب سے ايک بہت قابل قدر اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر سہ جلد (۱۰۶۴) لكھائي چھپائي و كاغذ عمدہ ہے - قيمت ۵ روپيہ *

نعمت عظمـی ! نعمت عظمـی !

امام عبد الوہاب شعراني كا نام نامي ہميشہ اسلامي دنيا ميں مشہور رہا ہے - آپ دسويں صدي ہجري كے مشہور ولي ہيں - لواقح الانوار صوفياے كرام كا ايک مشہور تذكرہ آپ كي تصنيف ہے - اس تذكرہ ميں اولياء - فقراء اور مجاذيب كے احوال و اقوال اس طرح پر كانٹ چھانٹ كے جمع كئے ہيں كہ ان كے مطالعہ سے اصلاح حال ہو اور عادات و اخلاق درست ہوں اور صوفياے كرام كے بارے ميں انسان سوء ظن سے محفوظ رہے - يہ لا جواب كتاب عربي زبان ميں تھي - ہمارے محترم دوست مولوي سيد عبدالغني صاحب وارثي نے جو اعلى درجہ كے اديب ہيں اور علم تصوف سے خاص طور سے دل چسپي ركھتے ہيں اس كتاب كا ترجمہ نعمت عظمى كے نام سے كيا ہے - اس كے چھپنے سے اردو زبان ميں ايک قيمتي اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر دو جلد (۷۲۶) خوشخط كاغذ اعلى قيمت ۵ روپيہ *

مشاهيـر الاسلام ! مشاهيـر الاسلام ! !

يعنے اردو ترجمہ وفيات الاعيان مترجمہ مولوي عبد الغفور خان صاحب رامپوري ' جس ميں پہلي صدي ہجري كے اواسط ايام سے [illegible] صدي ہجري [illegible] تمہ [illegible] دنيا كے بڑے بڑے [illegible] قضاۃ شعراء متكلمين نحويين [illegible] [illegible] مؤرخين محدثين زہاد عباد امراء فقراء حكماء [illegible] مجتہدين و صناع و مغنين وغيرہ ہر قسم كے [illegible] [illegible] تذكرہ -

جسے بقول (موسيو دسي سيلن)

" اہل اسلام كي تاريخ معاشرتي و علمي كي واقفيت كے واسطے اہل علم ہميشہ سے بہت ہي قدر كي نگاہوں سے ديكھتے آئے ہيں

يہ كتاب اصل عربي سے ترجمہ كي گئي ہے' ليكن مترجم صاحب ممدوح نے ترجمہ كرتے وقت اس كے اس انگريزي ترجمہ كو بھي پيش نظر ركھا ہے' جسے موسيو دسي سيلن نے سنہ ۱۸۴۲ع ميں شائع كيا تھا - سواے اس كے اصل كتاب پر تاريخ ' تراجم ' جغرافيہ ' لغت ' انساب اور ديگر مسائل ديني كے متعلق كثير التعداد حواشي اضافہ كئے ہيں - اس تقريب سے اس ميں كئي ہزار اماكن و بقاع اور قبائل و رجال كا تذكرہ بھي شامل ہوگيا ہے - علاوہ بريں فاضل مترجم نے انگريزي مترجم موسيو دسي سيلن كے وہ قيمتي نوٹ بھي اردو ترجمہ ميں ضم كردے ہيں جن كي وجہ سے كتاب اصل عربي سے بھي زيادہ مفيد ہوگئي ہے - موسيو دسي سيلن نے اپنے انگريزي ترجمہ ميں تين نہايت كارآمد اور مفيد ديباچے لكھے ہيں مشاہير الاسلام كي پہلي جلد كي ابتدا ميں ان كا اردو ترجمہ بھي شريک كرديا گيا ہے - اس كتاب كي دو جلديں نہايت اہتمام كے ساتھہ مطبع مفيد عام آگرہ ميں چھپوائي گئي ہيں' باقي زير طبع ہيں - قيمت ہر دو جلد ۵ روپيہ -

(۴) مآثر الكرام يعنے حسان الہند مولانا مير غلام علي آزاد بلگرامي كا مشہور تذكرہ مشتمل بر حالات صوفياے كرام و علماے عظام - صفحات ۳۳۸ مطبوعہ مطبع مفيد عام آگرہ خوشخط قيمت ۲ روپيہ -

(۵) افسر اللغات - يعنے عربي و فارسي كے كئي ہزار متداول الفاظ كي لغت بزبان اردو صفحات (۱۲۲۶) قيمت سابق ۶ روپيہ قيمت حال ۲ روپيہ -

(۶) فغان ايران - يعنے اردو ترجمہ كتاب اسٹرينگلنگ آف پرشيا - مصنفۂ مسٹر مارگن شوسٹر سابق وزير خزانہ دولت ايران صفحات ۴۶۲ مع ۲۱ تصاوير عكسي قسم اعلى - جلد نہايت خوبصورت اور عمدہ ہے قيمت صرف ۵ روپيہ -

(۷) داستان تركتازان ہند - كل سلاطين دہلي اور ہندوستان كي ايک جامع اور مفصل تاريخ ۵ جلد كامل صفحات (۲۶۵۶) كاغذ و چھپائي نہايت اعلى قيمت سابق ۲۰ روپيہ قيمت حال ۶ روپيہ

(۸) تمدن عرب - قيمت سابق ۵۰ روپيہ قيمت حال ۳۰ روپيہ

(۹) الفاروق - علامہ شبلي كي مشہور كتاب قيمت ۳ روپيہ -

(۱۰) آثار الصناديد - سرسيد كي مشہور تاريخ دہلي كانپور كا مشہور اڈيشن با تصوير قيمت ۳ روپيہ -

(۱۱) قواعد العروض - مولانا غلام حسين قدر بلگرامي كي مشہور كتاب علم عروض كے متعلق عربي و فارسي ميں بھي كوئي ايسي جامع كتاب موجود نہيں - نہايت خوشخط كاغذ اعلى صفحات ۴۷۴ - قيمت سابق ۴ روپيہ قيمت حال ۲ روپيہ -

(۱۲) جنگل ميں منگل - انگلستان كے مشہور مصنف رڈيارڈ كپلنگ كي كتاب كا اردو ترجمہ از مولوي ظفر علي خان صاحب بي - اے - قيمت سابق ۴ روپيہ - قيمت حال ۲ روپيہ -

(۱۳) علم اصول قانون - مصنفۂ سر ڈبليو - ايچ - ريٹگن - ال - ال - ڈي كا اردو ترجمہ جو نظام الدين حسن خان صاحب بي - اے - بي - ال - سابق جج ہائيكورٹ حيدر آباد اور مولوي ظفر علي خانصاحب بي - اے كي نظر ثاني كے بعد شائع ہوا ہے - مترجمہ مسٹر مانک شاہ دين شاہ ششن جج دولت آصفيہ - آخر ميں اصطلاحات كا فرہنگ انگريزي و اردو شامل ہے كل تعداد صفحات ۸۰۸ - قيمت ۸ روپيہ -

(۱۴) ميڈيكل جيورس پروڈنس - حضرت مولانا سيد علي بلگرامي مرحوم كي مشہور كتاب يہ كتاب وكيلوں - بيرسٹروں اور عہدہ داران پوليس و عدالت كے لئے نہايت مفيد و كارآمد ہے - تعداد صفحات ۳۸۰ مطبوعہ مطبع مفيد عام آگرہ قيمت سابق ۶ روپيہ قيمت حال ۳ روپيہ -

(۱۵) تحقيق الجہاد - مصنفۂ نواب اعظم يار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم بزبان اردو - مسئلہ جہاد كے متعلق ايک عالمانہ اور نہايت مفصل كتاب صفحات ۴۱۲ قيمت ۳ روپيہ -

(۱۶) شرح ديوان اردو غالب - تصنيف مولوي علي حيدر طبا طبائي - يہ شرح نہايت قيمتي معلومات كا ذخيرہ ہے - غالب كے كلام كو عمدہ طريقہ سے حل كيا گيا ہے صفحات ۳۴۸ مطبوعہ حيدر آباد قيمت ۴ روپيہ

(۱۷) [illegible] الباري - يعنے اردو ترجمہ [illegible] [illegible] [illegible] صفحات [illegible] (۳۲۷۵) [illegible] كاغذ اعلى قيمت ۲۰ روپيہ -

دیـــوان وحشـــت

(یعنی مجموعۂ کلام اردو و فارسی جناب مولوي رضا علی صاحب - وحشت)

یہ دیوان فصاحت و بلاغت کي جان ہے ' جسمیں قدیم و جدید شاعري کی بہترین مثالیں موجود ہیں ' جسکی زبان کی نسبت مشاہیر عصر متفق ہیں کہ دہلی اور لکھنؤ کي زبان کا عمدہ نمونہ ہے ' اور جو قریب قریب کل اصناف سخن پر محتوي ہے - اسکا شائع ہونا شعر و شاعري بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ اردو لٹریچر کی دنیا میں ایک اہم واقعہ خیال کیا گیا ہے - حسن معاني کے ساتھہ ساتھہ سلاست بیان ' چستی بندش اور پسندیدگي الفاظ نے ایک طلسم شگرف باندھا ہے کہ جسکو دیکھکر نکتہ سنجان سخن سے بے اختیار تحسین و آفرین کي صدا بلند کي ہے -

مولانا حالي فرماتے ہیں ...... " آیندہ کیا اردو کیا فارسي دونوں زبانوں میں ایسے نئے دیوان کے شائع ہونے کي بہت ہي کم امید ہے ...... آپ قدیم اہل کمال کي یادگار اور انکا نام زندہ کرنے والے ہیں - " قیمت ایک روپیہ -

المشـــــــتـــــــہر

عبد الرحمن ' اثر - نمبر ۱۶ - کڑایہ روڈ - ڈاکخانہ بالیگنج - کلکتہ

میـــرٹھـــہ کی قینچـــی

میرٹھہ کي مشہور و معروف اصلي قینچي اس پتہ سے ملیگي
جنرل ایجنسي آفس نمبر ۱۵۶ اندر کوٹ شہر میرٹھہ

اپ کــو سچے مونـس و غـمخوار کی تــلاش ہے

تو دار السلطنت دہلي کے مشہور و معروف روزانہ اخبار

ہـــمـــدرد

کي مستقل خریداري فرمائیں ' جو ایک اعلی درجہ کے روزانہ پرچہ کي تمام ضروري صفات سے آراستہ ہونیکے علاوہ خالص ہمدردي ملک و قوم کي سپرٹ سے معمور ہے ہمدرد زندگي کي ہر لائن میں آپ کا تجربہ کار مشیر ثابت ہوگا - ہر ایک مشکل کے حل کرنے میں آپکو مدد دیگا ' آپ کا خالي وقت گذرانیکے لیے بہترین سامان تفریح مہیا کریگا - نہایت دلچسپ طریقہ سے ضروري معاملات کے بارہ میں آپکي معلومات بڑھائیگا ' اور ملک اور قوم کا درد سب کے دل میں پیدا کرکے ہندوستانیوں کو ترقي یافتہ اقوام کي مجلس میں سربلند ہونیکے قابل بنائیگا ' ان خدمات کو زیادہ وسعت و سہولت سے انجام دینے کیلیے اب ہمدرد مقبول عام خط نستعلیق میں نکلنے لگا ہے - مضمون کي گنجایش دگني سے زیادہ بڑھنے کے ساتھہ قیمت میں بقدر نصف کے تخفیف کردي گئي ہے آپ اپنے ہاں کي ایجنسي سے اب روزانہ ہمدرد ایک پیسہ في پرچہ کے حساب سے خرید سکتے ہیں یا ۱۲ روپیہ سالانہ چندہ معہ محصولڈاک میں براہ راست دفتر سے منگا سکتے ہیں

المشـــتہر :-

منیجر اخبار " ہمدرد " کوچۂ چیلاں دہلي

الہلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' گجراتي ' اور مرہٹي ہفتہ وار رسالوں میں الهلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي ہیں تو ایجنسي کي درخواست بھیجیے -

منیجر

روغن بیگم بہـــار

حضرات اہلکار ' امراض دماغي کے مبتلا و گرفتار ' وکلا ' طلبہ ' مدرسین ' معلمین ' مولفین ' مصنفین ' کیخدمت میں التماس ہے کہ یہ روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابھی دیکھا اور پڑھا ہے ' ایک عرصے کی فکر اور سونچ کے بعد بہتیرے مفید ادویہ اور اعلی درجہ کے مقوي روغنوں سے مرکب کرکے تیار کیا گیا ہے ' جسکا اصلي ماخذ اطباے یوناني کا قدیم مجرب نسخہ ہے ' اسکے متعلق اصلی تعریف بھي قبل از امتحان و پیش از تجربہ مبالغہ سمجھی جا سکتي ہے - صرف ایک شیشی ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یہ امر ظاہر ہو سکتا ہے کہ آجکل جو بہت طرحکے ڈاکٹري کمبراجی تیل نکلے ہیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بھي کرتے ہیں آیا یہ یوناني روغن بیگم بہار امراض دماغی کے لیے بمقابلہ تمام مروج تیلونکے کہانتک مفید ہے اور نازک اور شوقین بیگمات کے گیسوونکو نرم اور نازک بنانے اور دراز و خوشبو دار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کہانتک قدرت اور تاثیر خاص رکھتا ہے - اکثر دماغي امراض کبھي غلبۂ برودت کیوجہ سے اور کبھي شدت حرارت کے باعث اور کبھي کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا ہو جاتے ہیں ' اسلیے اس روغن بیگم بہار میں زیادہ تر اعتدال کي رعایت رکھي گئي ہے تاکہ ہر ایک مزاج کے موافق ہو مرطوب و مقوي دماغ ہونیکے علاوہ اسکے دلفریب تازہ پھولوں کي خوشبو سے ہر وقت دماغ معطر رہیگا ' اسکي بو غسل کے بعد بھی ضائع نہیں ہوگي - قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک ۵ آنہ درجن ۱۰ روپیہ ۸ آنہ -

بٹیکا

بادشاہ و بیگموں کے دائمي شباب کا اصلي باعث یوناني مڈیکل سائنس کي ایک نمایاں کامیابي بٹیکا ہے -

بٹیکا ـــــ کے خواص بہت ہیں ' جن میں خاص خاص باتیں عمر کي زیادتي ' جواني دائمي ' اورجسم کي راحت ہے ' ایک گھنٹہ کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبہ کي آزمایش کي ضرورت ہے -

راما دربجن تیلہ اور ہردیر انجن تیلا - اس دوا کو میں نے ابا و اجداد سے پایا جو شہنشاہ مغلیہ کے حکیم تھے - یہ دوا فقط ہمکو معلوم ہے اور کسي کو نہیں درخواست پر ترکیب استعمال بھیجي جائیگي -

" ونڈر فل کائیٹو " کو بھي ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیہ بارہ آنہ -

مسک پلس اور الکٹریک ونگر پرسٹ پانچ روپیہ بارہ آنہ محصول ڈاک ۶ آنہ -

یوناني گورٹ پاؤڈر کا سامپل یعني سرکے درد کي دوا لکھنے پر مفت بھیجي جاتي ہے - فوراً لکھیے -

حکیم مسیح الرحمن - یوناني میڈیکل ہال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچھوا بازار اسٹریٹ - کلکتہ

Hakim Masihur Rahman
Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta.

دہلی میں علمی خزانہ

(۱) عظیم الشان قرآن شریف - جس پر بئیس روپے والی تفسیر حقانی کا خلاصہ - سجاوندی - لغت و اعراب چڑھے ہوے ہیں - ہدیہ مجلد آٹھ روپیے غیر مجلد ساڑھے چھ روپے
(۲) داستان پاستان - خاتمہ ثانی ہسپانیہ چار جلد قیمت ساڑھے چار روپے
(۳) چمنستان عرب جس کے مکمل حالات قیمت سوا روپیہ
(۴) لباب الاحادیث مسائل اسلام قیمت بارہ آنے
(۵) اولیاے دہلی - بزرگان دہلی کے مسلسل حالات قیمت آٹھ آنے
(۶) مجلد مجموعہ کلام اقبال - قیمت اٹھارہ آنے
(۷) [illegible] تعلقات دنیا ایک افسانے کے پیرایہ میں قیمت ۸
(۸) راحت زمانی مستورات کیلیے بیش بہا کتاب ہے قیمت ۸
(۹) مہر افروز بیگماتی زبان کی شیرینی سے لبریز قیمت آٹھ آنے
(۱۰) اتالیق نسواں دس حصے قابل دید کل قیمت پانچ روپیے
(۱۱) حامیِ نسواں - طرز تمدن سے معمور قیمت چھ آنے
(۱۲) انقلاب ٹرکی - قیمت ڈیڑھ روپیہ
(۱۳) سکندر نامہ فارسی مکمل - قیمت چودہ آنے
(۱۴) آثار دہلی و دربار دہلی - قیمت چھ آنے
(۱۵) طب - اخلاق - ادب - انشا وغیرہ کی جملہ کتب - کتب سرکاری و کتب انجمن حمایت الاسلام و کتب تاریخ اسلامی
(۱۶) [illegible] کارڈ - [illegible] درجن ۱۲ درجن
(۱۷) [illegible] کابل فارسی [illegible]
[illegible]
[illegible] جنرل [illegible] ایجنسی [illegible]

ایڈیٹر الهــــلال کے کتب خانے کی بعض مکرر کتابیں بغرض فروخت

—— * ——

نوادر و آثار مطبـــوعات قدیمـــهٔ هند

—— * ——

تــاریـــخ هنـــدوستـــان

—— * ——

ترجمه فارسی " هسٹري آف انڈیا " مصنفه مسٹر جان مارشمن
مطبوعهٔ قدیم کلکته سنه ۱۸۵۹

—— * ——

(۱) هندوستان کے تاریخوں کے لکھنے میں جن انگریز مصنفین نے جانکاه محنتیں کي هیں - ان میں مسٹر سي - جان مارشمن (C. Jahan Marshman.) کا نام خصوصیت کے ساتهه قابل ذکر هے - اسکا نهایت سلیس و فصیح فارسي ترجمه لارڈ کیننگ کے زمانے میں مولوي عبد الرحیم گورکهپوري نے کیا ' اور بحکم لارڈ مذکور پرنس بهرام شاه نبیرهٔ سلطان ٹیپو مرحوم و مغفور نے نهایت اهتمام و تکلف سے طبع کرایا - کچهه نسخے فروخت هوے اور کچهه گورنمنٹ نے لے لیے اور عام طور پر اشاعت نه هوئي -

اس کتاب کي ایک صوري خوبي اسکي خاص طرح کي چهپائی هے یعنے چهپي هے ٹائپ میں لیکن ٹائپ برخلاف عام ٹائپ کے بالکل نستعلیق خط کا هے اور بهتر سے بهتر نمونه اگر نستعلیق ٹائپ کا ابتک کوئي هے تو یهی هے - کاغذ بهي نهایت اعلی درجه کا لگایا گیا هے - علاوه مقدمه و فهرست کے اصلي کتاب ۴۰۴ صفحوں میں ختم هوئي هے -

قیمت مجلد ۳ - روپیه - ۸ آنه - غیر مجلد ۳ - روپیه -

تاریخ وقائع و سوانح نادری

—— * ——

مع فـــرهنـــگ

مطبوعهٔ قدیـــم قبل از غدر - سنـــه ۱۸۴۵

—— * ——

نادر شاه کي زندگي ' فتوحات ' قوانین و احکام ' طریق حکومت و ملک راني ' عزائم و مقاصد ' اور عام سوانح و وقائع کا یه ایک مستند مجموعه هے جو نادر شاه کے حکم سے اسکے میر منشي نے فارسي میں مرتب کیا تها - غدر سے پہلے علماء کی ایک جماعت نے اسکي تصحیح و تهذیب کی ' اور چونکه کتاب میں جا بجا ایران کے غیر معروف مقامات و اسماء اور عام محاورات و ضرب الامثال بکثرت آگئے تهے ' اسلیے ایک عمده فرهنگ لکهکر آخر میں بڑهائي ' اور نستعلیق ٹائپ میں چهاپکر مشتهر کیا - تاریخ ایران و هند کا یه ایک نهایت اهم ٹکڑه هے - جس تفصیل سے اس عهد کے واقعات علی الخصوص سلاطین عثمانیه اور ایران کے قتل و جدال کے حالات اسمیں ملتے هیں اور کهیں نهیں ملتے -

اسکي فرهنگ فارسي زبان کے شائقوں کیلیے بجاے خود ایک نهایت مفید کتاب هے -

قیمت - مجلد ۳ روپیه - غیر مجلد - ۲ روپیه ۸ آنه

اطـــلاع

یه کتاب بالکل نادر و ناپید هیں - کچهه نسخے مولانا کے کتب خانے میں نکل آے - چونکه مکرر اور زائد تهے - اسلیے دو دو نسخے رکهکر باقی نسخے فروخت کے لیے دفتر الهلال میں بهیج دي گئیں - شائقین نوادر اس فرصت کو ضائع نه کریں -

تمام درخواستیں : " منیجر الهلال کلکته " کے نام آئیں -

جهـــان اســـلام

یه ایک هفته وار رساله عربي ترکي اور اردو - تین زبانوںمیں استنبول سے شایع هوتا هے - مذهبي سیاسي اور ادبي معاملات پر بحث کرتا هے - چنده سالانه ۸ روپیه - هندوستاني اور ترکوں سے رشتهٔ اتحاد پیدا کرنیکے لیے ایک ایسے اخبار کي سخت ضرورت هے اور اگر اسکے توسیع اشاعت میں کوشش کی گئي تو ممکن هے که یه اخبار اس کمي کو پورا کرے -

ملنے کا پته ادارهٔ الجریده في المطبعة العثمانیه چنبرلي طاش
نمبرهٔ صندوق البوسته ۱۷۳ - استامبول
Constantinople

روز انــه الهـــلال

چونکه ابهي شائع نهیں هوا هے ' اسلیے بذریعه هفته وار مشتهر کیا جاتا هے که امبرائیڈري یعني سوزنی کام کے گل دار پلنگ پوش ' میـــز پوش ' خوان پوش ' پردے ' کامـــدار چوغے ' کرتے ' رفلي پارچات ' شـــال ' الوان ' چـــادریں ' لوئیاں ' نقاشی میـــنا کاري کا سامان ' مشک ' زعفران ' سلاجیت ' ممیره ' جدوار ' زیره ' گل بنفشه وغیره وغیره هم سے طلب کـــریں - فهرست مفت ارسال کی جاتی هے - (دي کشمیر کواپریٹیو سوسائٹي - سري نگر - کشمیر)

بیـــوٹیـــز آف اســـلام

اسلام کي خوبیوں پر دیگر مذاهب کے احباب کی گرانقدر رائیوں کا مجموعه -

هر شیدائي اسلام کو اسکا ایک نسخه ضرور رکهنا چاهیے -
سنهري جلد - عمده چهپائي - قیمت صرف ۸ آنه -
المشـــتهر :ـــ نور لائبریري - ۱۲/۱ سیرانگ لین - کـــلـــکـــتـــه
Noor Library 12/1 Serang Lane.
P. O. Entally Calcutta

شهبـــال

ایک هفته وار مصور رساله - جو خاص دار الخلافت سے ترکی زبان میں نکلتا هے - ادبي - سیاسي - علمی اور سائنٹفک مضامین سے پر هے - گرافک کے مقابله کا هے - هر صفحه میں تین چار تصاویر هوتے هیں - عمده آرٹ کاغذ نفیس چهپائي اور بهترین ٹائپ کا نمونه - اگر ترکونکے انقلاب کي زنده تصویر دیکهني منظور هو تو شهبال ضرور منگائیے - ملنـــے کا پـــتـــه :

پوسٹ آفس فرخ بک نمبر ۹ نمبر ۱۰ نمبر ۱۳
Constantinople - استامبول

هندوستاني دوا خانه دهلي

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویه کا جو مهتم بالشان دوا خانه هے وه عمدگی ادویه اور خوبي کار و بار کے امتیازات کے ساتهه بهت مشهور هوچکا هے - عمده دوائیں (جو مثل خانه ساز ادویه کے صحیح اجزاء سے بني هوئی هیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اِسي کارخانه سے مل سکتے هیں) عالی شان کار و بار ' صفائی ' ستهرا پن ' ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظه کریں تو آپ کو اعتراف هوگا که :

هندوستانی دوا خانه تمام هندوستان میں ایک هی کارخانه هے -

فهرست ادویه مفت، (خط کا پتــه)

منیجر هندوستانی دوا خانه دهلی

ملیح آباد کے اعلی درجه کے قلمهاے انبه

اگر آپکو ضرورت هے تو ذیل کے پتــه سے مفت فهرست طلب فرمائیے -

حاجی نذیر احمد خان زمینـــدار خاص قصبه ملیح آبـــاد
محله دیبی پرشاد مالک کارخانه قلمهاے انبه - ضلع لکهنـــو

واٹر بری کا تیار کیا ہوا خوشگوار مچھلی کا تیل

ترکیب سے تیار کیا ہوا مزہ دار مچھلي کا تیل

ڈھیلے اور کمزور رگ و پٹھہ کو طاقتور بنانے اور پھیپڑا کی بیماري اور کھانسي و زکام سے خراب ہونے والے جسم کو درست کرنے کے لئے "کاڈ لیور وائل کمپاؤنڈ" یعنے ہمارے یہاں کے تیار کیے ہوئے مچھلي کے تیل سے بڑھکر کوئي دوسري دوا نہیں ھے -

ایک بڑي خرابي مچھلي کے تیلوں میں یہ ھےکہ اس سے اکثر لوگوں کو متلي پیدا ہوتي ھے' اور کبھي کم مقدار کا ایک خوراک بھي کھانا ناممکن ہو جاتا ھے *

واٹر بري کی کمپاونڈ یعنے مرکب دوا جسکے بنانے کا طریقہ یہ ھے نہ نروئے ملک کي " کاڈ " مچھلي سے تیل نکالکر خاص ترکیب سے اسکے مزہ اور بوکو دور کرکے اسکو ,, مالٹ ایکسٹراکٹ " ,, ہائیپو پھسپھائٹس " و " گلیسرن " و " اور مثکس " (خوشبو دار چیزیں) اور پھیکے " کریوسوٹ " اور " گوئیا کول ") کے ساتھہ ملانے سے یہہ شکل حل ہو جاتي ھے - کیونکہ " کاڈ لیور وائل " کو اس ترکیب سے بنانے کے سبب سے نہ صرف اوسکی بدمزگی دور ہوگئي ھے بلکہ وہ مزہ دار ہوگیا ھے اور اس سے پھرتي اور پشتائي ہوتي ھے مگر یہ مرکب دوا " کاڈ لیور وائل" کے عمدہ فائدہ کو نہیں روکتي ھے - اسکو بہت عمدہ طور سے بنایا گیا ھے - اور اسکو جاننے والے اور استعمال کرنیوالے لوگ خوب پسند کرتے ھیں - اگر تمہارا جسم شکستہ اور رگ و پٹھے کمزور ہو جائیں جنکا درست کرنا تمہارے لئے ضروري ہو- اور اگر تمہاري طاقت زائل ہو رہے اور تمکو بہت دنوں سے شدت کي کھانسي ہوگئي ہو اور سخت زکام ہوگیا ہو جس سے تمہارے جسم کي طاقت اور اعضاے رئیسہ کی قوت نقصان ہوجانے کا ڈر ھے- ان حالتوں میں اگر تم پھر قوت حاصل کرنے چاھتے ہو تو ضرور واٹر بري کا مرکب " کاڈ لیور وائل " استعمال کرو - اور یہہ اون تمام دواؤں سے جنکو ہم اپنے خریداروں کے سامنے پیش کرسکتے ھیں کہیں بہتر ھے - یہ دوا ہر طرحسے بہت ھی اچھي ھے - یہ دوا پاني و دودھہ وغیرہ کے ساتھہ گھلجاتي ھے' اور خوش مزہ ہونیکے سبب لڑکے اور عورتیں اسکو بہت پسند کرتے ھیں- نسخہ کو بوتل پر لکھہ دیا گیا ھے- قیمت بڑي بوتل تین روپیہ اور چھوٹي بوتل ڈیڑھہ روپیہ -

" واٹر بري " کا نام یاد رکھیے

یہہ سب دوا نیچے لکے ہوے پتہ پر ملتي ھے :-

ایچ - اس - عبد الغنی کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ

چند نادر اور کمیاب کتابیں

——:*:——

اغا احمد علي ـــ رسالۂ ترانہ - در ارزان شعر - مطبوعۂ کلکتہ سنہ ۱۲۸۴ ھجري صفحہ ۱۵۴ قیمت ایک روپیہ -

واقدي - فتوح المصر عربي کلکتہ سنہ ۱۸۶۱ع ایک روپیہ صرف ایک ایک نسخہ ان دونوں کتابوں کي رهگئی ھے -

حمزہ بن الحسن الاصفہاني - تاریخ ملوک الارض - عربی کلکتہ سنہ ۱۸۶۶ صفحہ ۲۱۲ - ایک روپیہ ۸ آنہ

عبد الرحیم گورکھپوري المعروف بہ عبد الرحیم :

پند نامہ بہرامي فارسي چھاپہ نہایت نفیس کاغذ عمدہ - کلکتہ سنہ ۱۸۶۰ع صرف دو نسخہ رهگیا ھے صفحہ ۱۲۹۲ -

(عبد الرحیم) خزانۃ العلم - در ھندسہ ' اقلیدس' مساحت وغیرہ - صرف ایک نسخہ اخیر کے دو چار ورق نہیں ھیں - صفحہ ۹۳۶ مطبوعہ کلکتہ ۵ روپیہ -

(عبد الرحیم) تاریخ ھندوستان - مارشمن صاحب کي کتاب کا ترجمہ فارسي - کلکتہ سنہ ۱۸۵۹ع صفحہ ۴۵۴ کاغذ اور چھاپہ نہایت عمدہ صرف ۲ نسخہ رهگیا ھے ۳ روپیہ -

تاریخ نادري مع فرھنگ کلکتہ سنہ ۱۸۴۵ صفحہ ۳۸ صرف ایک نسخہ ھے ۵ روپیہ -

شرح مفصل تصنیف علامہ محمود زمخشري - شارح مولوي عبدالغني صفحہ ۳۸۸ قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ

کلید دانش - براے تعلیم اطفال فارسی خوانان حصہ سوم ۲ آنہ حصہ چہارم ۳ آنہ - ھر دو حصہ ۴ آنہ -

رسالہ امثال سہ زبانہ - فارسي - عربی - اردو انگریزي - ھندي - صفحہ ۹۵ ایک روپیہ صرف ایک نسخہ ھے -

اخوان الصفا عربی - مطبوعہ کلکتہ سنہ ۱۲۹۲ھ صفحہ ۳۵۶ ۲ روپیہ

عبد الکریم خان بہادر - رموز الخلاق فارسی - ۴ آنہ

ایضا ترجمہ اردو ۴ آنہ

ایضاً موارد الکلم در علم البیان کلکتہ سنہ ۱۳۰۳ھ صفحہ ۱۲۰ ایک روپیہ -

ابن حجر المکی - غبطۃ الناظر - حالات شیخ عبد القادر جیلانی عربی ایک روپیہ -

ملنے کا پتہ :- قطب الدین احمد - نمبر ۳ مارسڈن اسٹریٹ - کلکتہ

ترجمـــہ تفسیر کبیر اردو

——:o:——

حضرت امام فخر الدین رازي رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر جس درجہ کي کتاب ھے' اسکا اندازہ ارباب فن ھي خوب کرسکتے ھیں اگر آج یہ تفسیر موجود نہ ہوتے تو صدھا مباحث و مطالب علمیہ تھے جو ہمارے معلومات سے بالکل مفقود ہوجاتے -

پہلے دنوں ایک فیاض صاحب درد مسلمان نے صرف کثیر کرکے اسکا اردو ترجمہ کرایا تھا ' ترجمے کے متعلق ایڈیٹر الہلال کی راے ھے کہ وہ نہایت سلیس وسہل اور خوش اسلوب ومربوط ترجمہ ھے"

لکھائي اور چھپائي بھی بہترین درجہ کی ھے - جلد اول کے کچھہ نسخہ دفتر الہلال میں بغرض فروخت موجود ھیں پہلے قیمت دو روپیہ تھی اب بغرض نفع عام - ایک روپیہ ۸- آنہ کردي گئی ھے -

درخواستیں : منیجر الہلال - کلکتہ کے نام ہوں -

ہر فـرمایش میں الهـلال کا حوالہ دینا ضروري ھے

رینلڈ کي مسٹریز اف دي کورٹ اُف لنڈن

یہ مشہور ناول جو کہ سولہ جلدونمیں ہے ابھي چھپ کے نکلي ہے اور تھوڑي سي رھگئي ہے - اصلي قیمت کي چوتھائي قیمت میں دیجاتي ہے - اصلي قیمت چالیس ۴۰ روپیہ اوراب دس ۱۰ روپیہ - کپڑیکي جلد ہے جسمیں سنہري حروف کي کتابت ہے اور ۲۱۶ ھاف ٹون تصاویر ھیں تمام جلدین دس روپیہ میں وي - پي - اورایک روپیہ ۱۲ آنہ محصول ڈاک -

امپیریئیل بک ڈیپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بہو بازار - کلکتہ

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

پوٹن ٹائین

ایک عجیب و غریب ایجاد اور حیرت انگیز شفا ، یہ دوا کل دماغي شکایتونکو دفع کرتی ہے - پژمردہ دلونکو تازہ کرتي ہے - یہ ایک نہایت موثر ٹانک ہے جوکہ ایکساں مرد اور عورت استعمال کر سکتے ھیں - اسکے استعمال سے اعضاء رئیسہ کو قوت پہونچتي ہے - ھسٹریہ وغیرہ کو بھی مفید ہے چا لیس گولیونکي بکس کی قیمت دو روپیہ -

زینو ٹون

اس دوا کے بیروني استعمال سے ضعف باہ ایک بارگی دفع ہو جاتي ہے - اس کے استعمال کرتے ھي آپ فائدہ محسوس دریںگے قیمت ایک روپیہ آٹھہ آنہ -

ھائی ڈرولن

اب نشتر کرانے کا خوف جاتا رہا -

یہ دوا آب نزول اور فیل پا وغیرہ کے واسطے نہایت مفید ثابت ہوا ہے - صرف اندروني و بیروني استعمال سے شفا حاصل ہوتی ہے -

ایک ماہ کے استعمال سے یہ امراض بالکل دفع ہو جاتي ہے قیمت دس روپیہ اور دس ماشے دوا کی قیمت چار روپیہ -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

ہر قسم کے جنون کا مجرب دوا

اسکے استعمال سے ہرقسم کا جنون خواہ نوبتي جنون ، مرگی والہ جنون ، غمگین رہنے کا جنون ، عقل میں فتور ، بے خوابي و موسمي جنون ، وغیرہ وغیرہ دفع ہوتی - ہے اور وہ ایسا صحیح و سالم ہوجاتا ہے کہ کبھی ایسا گمان تک بھي نہیں ہوتا کہ وہ کبھی ایسے مرض میں مبتلا تھا -

قیمت في شیشي پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta.

ایک بولنے والي جڑي

اگر آپ اپنے لا علاج مرضوں کي وجہ سے مایوس ہوگئے ھوں تو اس جڑي کو استعمال کرکے دوبارہ زندگي حاصل کریں - یہ جڑي مثل جادو کے اثر دیکھاتي ھے - بیس برس سے یہ جڑي مندرجہ ذیل مرضوں کو دفع کرنے میں طلسمي اثر دکھا رھي ھے -

ضعف معدہ ، گراني شکم ، ضعف باہ تکلیف کے ساتھ ماھوارجاري ہونا - ہر قسم کا ضعف خواہ اعصابي ھو یا دماغي ، آب نزول وغیرہ -

جڑي کو صرف کمر میں باندھي جاتي ھے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ

ایس - سی - ھر - نمبر ۲۹۵ اپر چیٹپور روڈ - کلکتہ

S. C. Har 295, Upper Chitpor Road Calcutta

عجیب و غریب مالش

اس کے استعمال سے کھوئی ہوئی قوت پھر دو بارہ پیدا ہوجاتي ہے - اسکے استعمال میں کسی قسم کي تکلیف نہیں ہوتی - مایوسي مبدل بخوشي کر دیتي ہے قیمت فی شیشی دو روپیہ چار آنہ علاوہ محصول ڈاک -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمال سے بغیر کسي تکلیف اور بغیرکسي قسم کي جلد پر داغ آنے کے تمام رونگیں ازجاتي ھیں - قیمت تین بکس آٹھہ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

آر - پي - گھوش

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road, Calcutta.

سنکاری فلوٹ

تین سال

کي گارنٹي

بہترین اور سریلي آواز کي ہارمونیم سنگل ریڈ C سے C تک یا F سے F تک قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیہ

ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیہ

اسکے ماسوا ہر قسم اور ہر صفت کا ہرمونیم ہمارے یہاں موجود ہے -

ہر فرمایش کے ساتھہ ۵ روپیہ بطور پیشگي آنا چاھیے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

امـراض مسـتـورات

کے لیے ڈاکٹر سیام صاحب کا اوبھرائین

مستورات کے جملہ اقسام کے امراض - کا خلاصہ نہ آنا - بلکہ اسوقت درد کا پیدا ہونا - اور اسکے دیر یا ہونیسے تشنج کا پیدا ہونا - اولاد کا نہونا غرض کل شکایات جو اندروني مستورات کو ہوتے ھیں - مایوس شدہ لوگونکو خوشخبري دیجاتي ہے کہ مندرجہ ذیل مستند معالجونکي تصدیق کردہ دوا کو استعمال کریں اور ثمرۂ زندگاني حاصل کریں - یعنی ڈاکٹر سیام صاحب کا اوبھرائین استعمال کریں اور کل امراض سے نجات حاصل کرکے صاحب اولاد ھوں -

مستند مدراس شاھو - ڈاکٹر ایم - سي - ننجنڈا راؤ اول اسسٹنٹ کیمیکل اکزامنر مدراس فرماتے ھیں - " میںنے اوبھرائین کو نہایت مفید اور مناسب پایا امراض مستورات کیلیے " -

مس ایف - جي - ویلس - ایل - ایم - ایل آر - سي - پي اینڈ ایس - سي گوشا اسپتال مدراس فرماتي ھیں : - " نمونے کی شیشیاں اوبھرائین کي اپنے مریض پر استعمال کرایا اور بیحد نفع بخش پا " -

مس ایم - جي - ایم - براڈي - ایم - ڈي - (برن) بي ایس - سي - (لنڈن) سینٹ جان کا اسپتال ارکارکاڈي بمبئي فرماتي ھیں : - " اوبھرائین بہت عمدہ اور کامیاب دوا ہے زنانہ شکایتوں کیلیے جسکو کہ میںنے استعمال کیا ہے "

قیمت في بوتل ۲ روپیہ ۸ آنہ - نو بوتل کے خریدار کیلیے صرف ۹ روبیہ -

پرچہ ھدایت مفت درخواست آنے پر روانہ ہونا ہے

Harris & Co
Chemists, Calcutta,

خوش قسمتي اگر انسان حاصل کرنا چاہے تو " راے صاحب " ڈاکٹر سي والس کا سیکسوئیل سائنس نامي زبردست بکار آمد و مفید رسالہ کا ملاحظہ کرے - جسمیں صحت و تندرستي اور تمدن کے بیحد نسخے درج ھیں - یہ رسالہ جوان بوڑھے سب کیلیے مفید بلکہ ھادي ہے - اوسپر لطف یہ کہ بالکل مفت یہانتک کے محصول ڈاک بھی نہیں - جلد درخواست ذیل کے پتہ سے روانہ کرو :-

Swasthasahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road, Calcutta

مرض قبض بھي ایک بلاے بے درمان ہے - اسکي وجہ سے جس جس بڑے امراض کا سامنا ہوتا ہے خدا کی پناہ - اندروني و جلدي دونوں قسم کے امراض کي جڑ ہے - اسکے لیے نہایت جستجو کے بعد یہ دوا طیار ہوئي ہے - اسکے وجہ سے کوئي مرض کتنا ھي پرانا کیوں نہو - حکما دور ہوجاتا ہے قیمت في شیشي ۳ روپیہ -

(سفید داغ کا لاجواب علاج)

اسکے استعمال سے شفا حکمي طور پر حاصل ہوتي ہے - اس مرض ناپاک کیلیے یہ انمول دوا بیحد محنت سے طیار ہوتي ہے - مایوس جلد دوڑو موقع نادر ہے اسے حاصل کرو اور ثمرۂ زندگاني اوٹھاؤ - قیمت ۴ روپیہ -

White & Co. 50, Tallygunge, CALCUTTA.

Printed & Published by A. K. AZAD, at the HILAL Electrical Prtg. & Publg. House, 14 Mcleod Street, CALCUTTA

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا ' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں ہرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ
دو دوائیں
ہمیشہ
اپنے
پاس
رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو پانی کردیگی -

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۶ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں ' اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا - مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے ' اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے - بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے - اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے ' بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے ' اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے - درد سر ' نزلہ ' چکر ' اور دماغی کمزوریوں کے لیے ازبس مفید ہے - اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں ' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر ' اور نہ کوئی حکیم ہی اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے ' اور فروخت کرنے سے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - ہمکو مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں ' اور ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں ' اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے - نیز اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں ' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر و پروپرائٹر
ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۷۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[6]

" كتاب مرقوم يشهده المقربون " (۸۳: ۱۸)

" في ذالك فليتنافس المتنافسون ! " [۸۳ : ۲۳]

السحر الحلال في مجلدات الهلال

تو اے که محو سخن گستران پیشینی
مباش منکر " غالب " که در زمانهٔ تست !

(۱) " الهـلال " تمام عالم اسلامی میں پہلا هفته وار رساله ہے جو ایک هي وقت میں دعوۃ دینیۂ اسلامیہ کے احیاء ' درس قرآن و سنت کي تجدید ' اعتصام بحبل الله المتین کا واعظ ' اور وحدۃ کلمۂ امۃ مرحومہ کي تحریک کا لسان الحال ' اور نیز مقالات علمیه ' و فصول ادبیه ' و مضامین و عناوین سیاسیۂ و فنیه کا مصور و مرصع مجموعه ہے - اسکے درس قرآن و تفسیر اور بیان حقائق و معارف کتاب الله الحکیم کا انداز مخصوص محتاج تشریح نہیں - اسکے طرز انشاء و تحریر نے اردو علم ادب میں دو سال کے اندر ایک انقلاب عام پیدا کردیا ہے - اسکے طریق استدلال و استشهاد قرآني نے تعلیمات الاهیه کي محیط الکل عظمت و جبروت کا جو نمونه پیش کیا ہے ' وہ اسدرجه عجیب و موثر ہے که الهلال کے اشد شدید و اعدی عدو مخالفین و منکرین تک اسکي تقلید کرتے هیں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور هیں - اسکا ایک ایک لفظ ' ایک ایک جمله ' ایک ایک ترکیب ' بلکه عام طریق تعبیر و ترتیب و اسلوب و نسج بیان اس وقت تک کے تمام اردو ذخیرہ میں مجددانه و مجتهدانه ہے -

(۲) قرآن کریم کی تعلیمات اور شریعۃ الالهیه کے احکام کو جامع دین و دنیا اور حاوي سیاست و اجتماعیۃ ثابت کرنے میں اسکا طریق استدلال و بیان اپني خصوصیات کے لحاظ سے کوئي قریبي مثال تمام عالم اسلامي میں نہیں رکھتا -

(۳) وہ تمام هندوستان میں پہلي آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکي تمام سیاسي و غیر سیاسي معتقدات و اعمال میں اتباع شریعت کي تلقین کی ' اور سیاسی آزادي و حریت کو عین تعلیمات دین و مذهب کی بنا پر پیش کیا - یہاں تک که دو سال کے اندر هي اندر هزاروں دلوں ' هزاروں زبانوں ' اور صدها اقلام و صحائف سے اس حقیقت کو معتقدانه نکلوا دیا !

(۴) وہ هندوستان میں پہلا رساله ہے جس نے موجودہ عہد کے اعتقادي و عملی الحاد کے دور میں توفیق الهی سے عمل بالاسلام والقران کي دعوت کا از سر نو غلغله بپا کردیا ' اور بلا ادنی مبالغه کے کہا جاسکتا ہے که اسکے مطالعه سے بے تعداد و بے شمار مشککین ' مذبذبین ' متفرنجین ' ملحدین ' اور تارکین اعمال و احکام ' راسخ الاعتقاد مومن ' صادق الاعمال مسلم ' اور مجاهد في سبیل الله مخلص هوگئے هیں - بلکه متعدد بڑی بڑی آبادیاں اور شہر کے شہر هیں جن میں ایک نئي مذهبي بیداری پیدا هوگئی ہے : و ذلک فضل الله یوتیه من یشاء و الله ذو الفضل العظیم !

(۵) علی الخصوص حکم مقدس جہاد في سبیل الله کے جو حقائق و اسرار الله تعالی نے اسکے صفحات پر ظاهر کیے ' وہ ایک فضل مخصوص اور توفیق و مرحمت خاص ہے -

(۶) طالبان حق و هدایت ' متلاشیان علم و حکمت ' خواستگاران ادب و انشاء ' تشنگان معارف الاهیه و علوم نبویه ' غرضکه سب کیلیے اس سے جامع و اعلی اور بہتر و اجمل مجموعه اور کوئي نہیں - وہ اخبار نہیں ہے جسکي خبریں اور بحثیں پراني هوجاتي هوں - وہ مقالات و فصول عالیه کا ایک ایسا مجموعه ہے ' جن میں سے هر فصل و باب بجاے خود ایک مستقل تصنیف و تالیف ہے ' اور هر زمانے اور هر وقت میں اسکا مطالعه مثل مستقل مصنفات و کتب کے مفید هوتا ہے -

(۷) چهه مهینے میں ایک جلد مکمل هوتي ہے - فہرست مواد و تصاویر به ترتیب حروف تہجي ابتدا میں لگا دی جاتي ہے - ولایتي کپڑے کي جلد ' اعلی ترین کاغذ ' اور تمام هندوستان میں وحید و فرید چهپائي کے ساتهه بڑي تقطیع کے (۵۰۰) صفحات !

(۸) پہلي اور دوسري جلد دوبارہ چهپ رهي ہے - تیسری اور چوتهي جلد کے چند نسخے باقی رهگئے هیں - تیسری جلد میں (۹۹) اور چوتهي جلد میں (۱۲۵) سے زاید هاف ٹون تصویریں بهي هیں ' اس قسم کي دو چار تصویریں بهي اگر کسي اردو کتاب میں هوتی هیں تو اسکی قیمت دس روپیه سے کم نہیں هوتي -

(۹) با ایں همه قیمت صرف پانچ روپیه ہے - ایک روپیه جلد کي اجرت ہے -

بہت ممکن ہے که الهلال کی قیمت بڑھا دی جاے - اگر ایسا هوا تو پهر مکمل جلدوں کی قیمت بهی زیادہ هو جائیگی

ایک ہفتہ وار مصوّر رسالہ

نمبر ۶

کلکتہ: چہــــارشنبہ ۱۲ رمضان ۱۳۳۲ ھجری
Calcutta : Wednesday August, 5. 1914.

جلد ۵

دولـۃ علیـہ کا جہـــاز:
" آئدین رئیس "

قیمت فی پرچہ　　چـــار آنـہ

تار کا پتہ - ادرشہ

نواب ڈھاکہ کي سرپرستی میں

— :*: —

یہ کمپنی نہیں چاہتي ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھي رہیں اور ملک کي ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتي ہے : —

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں نقل کٹنگ (یعنے سپاري تراش) مشین دیگي ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپني آپکو ۱۵۰ روپیہ میں ہود باف موزے کی مشین دیگي ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کہیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اورگنجی دونوں تیار کی جا سکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسی مشین دیگي جسمیں گنجي تیار ہوگي جس سے روزانہ ۲۵روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاٹے ہوے اون جو ضروري ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتي ہے - کام ختم ہوا - آپکے روا نہ کیا اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ هي بننے کے لیے چیزیں بھي بھیج دی گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

— :*: —

آنریبل نواب سید نواب علي چودھري (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے اُن چیزونکي قیمت او ر اوصاف سے بہت تشفي ہے -

مس کشم کماري دیوي - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتي ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواري آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

---

نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کو میں جانتا ہوں - یہ کمپنی اس وجہ سے قائم ہوئی ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپنی نہایت اچھی کام کررہی ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتي ہے - اسکے ماسواے کم قیمتی مشین منگا کر ہر شخص کو مفید ہونے کا موقع دیتی ہے - میں ضرورت سمجھتا ہوں کہ عوام اسکی مدد کریں -

---

آنریبل جسٹس سید شرف الدین - جج ہائیکورٹ کلکتہ

میں نے ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی بنائی ہوئی چیزوںکو استعمال کیا اور پائدار پایا - دیکھنے میں بھی خوبصورت ہے - میں امید کرتا ہوں کہ بہت جلد اس کمپنی کی سرپرستی ایسے لوگ اپنے ذمہ لینگے جن سے اسکے کام میں وسعت ہو -

---

ہز اکسیلنسی لارڈ کارمائیکل گورنر بنگال کا حسن قبول

آپکے پرائیوٹ سکریٹری کے زبانی -

آپکے ادنی ساخت کی چیزیں ... اور اعلی ... لیے بھیجا ہے وہ پہونچا - ہز ایکسلنسی اور حضور عالیہ آپکے کام سے بہت خوش ہیں اور مجھکو آپکا شکریہ ادا ... -

... کورٹ ... -

نوٹ - ... آپ کا ... -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی ... **اسٹریٹ کلکتہ**

Telegraphic Address "Alhilal" Calcutta.
Telephone No 648.
AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad
14 Mcleod Street,
CALCUTTA.
Yearly Subscription, Rs. 8
Half yearly .. Rs. 4.12

الهلال

مدير مسئول و رئيس قلم تحرير
احمد المكني بابي الكلام الدهلوي
مقام اشاعت
۱۴ - مكلوڈ اسٹريٹ
كلكته
ٹيلي فون نمبر ۶۴۸
سالانه - ۸ - روپيه
ششماهي - ۴ - ۱۲ - آنه

نمبر ۶ | كلكته : چهار شنبه ۱۲ - رمضان ۱۳۳۲ هجري | جلد ۵
Calcutta : Wednesday, Augst, 5 1914.

نار الله الموقدة ، التی تطلع علی الافئدة !!

عفـــريت جنگ کا عالمگير تسلط

مدينة حديثه کا خذلان و خسران !

بلقـــان کے کوہ آتش فشاں کا ایک شرارہ
تمـام یورپ میں آگ لگا دیـگا
(پرنس بسمـارک)

بالاخر استعمار کے اس شجرہ ملعونه میں پهل آگئے' جسے آج سالها سال سے یورپ مشترق کے خون سے سینچ رها - اب ان پهلوں کي تلخي اسکے کام و دهن کے لیے ایک عذاب الیم ثابت هورهي هے - فسبحان من بطشه شدید ' و اخذه و بیل -

* * *

یعنی یورپ میں موعود و منتظر عالمگیر جنگ چهڑ گئي -

بظاهر معلوم هوتا هے که یه آگ اس چنگاري کی لگائي هوئي هے جو عشق " سرویه عظمي " کي راه میں ایک سر فروش سروي طالب العلم کي ریوالور سے نکلي تهی اور ولي عهد استریا کے دل و جگر سے پار هوگئي تهي ' مگر یورپ اب شاه پرست نهیں هے - وه وابستگان شاه بلکه خود شاه کے انتقام کو بهی اتنا ضروري نهیں سمجهتا که اسکے لیے قوموں اور ملکوں کو قربان کردے - پس هم کو اسباب جنگ کے سراغ میں اور آگے بڑهنا چاهیے -

(جنـــگ کا ابتـــدائي ســـر رشتـــه)

تاریخ عالم کے گذشته صفحات الٹیے اور سنه ۱۸۷۸ ع یعنی جنـگ روس و دولت علیه ' معاهدہ سینٹ اسٹي فانو ' اور بالاخر برلن کانگریس تک آییے - یه وه زمانه تها جبکه فرانس اور انگلستان دونوں روس کے نهـایت شدید رقیب تهے - دونوں انتهـاے اضطراب و حسرت کے ساتهه دیکهه رهے تهے که روس کلید عالم (قسطنطنیه) پر عملاً قابض هوا چاهتا هے -

انگلستان اور فرانس دولة عثمانیه کے حامی بنکے آئے تهے' مگر انگلستان بقول نپولین ایک تجارت پیشه اور بقال سرشت قوم هے اسلیے خواه وه کتنا هی شریف المقصد اور بلند پایه کام کرے تاهم " نفع و ربح " کا نقطه اسکے پیش نظر رهتا هے' اور جب کبهي وه علم' انسانیت' مسیحیت ' یا امن کی خدمت انجام دیتا هے تو اسکے خرمن حرص میں کوئی نه کوئی دانه ضرور بڑهجاتا هے -

انگلستان نے دولت عثمانیه سے اپنی حمایت کی فیس میں جزیرہ قبرس لے لیا -

ڈسرائیلی اور لارڈ سالسبري نے اس معاهده پر دستخط کیے تهے جسکا مفاد یه تها که وه کانگریس میں ترکوں کے ساتهه کوئی پوشیده منصوبه یا خفیه انتظام کیے بغیر داخل هوتے هیں ' حالانکه جو کچهه کرنا تها وه کرچکے تهے -

اتفاق سے گلوب نامي ایک اخبار کو معاهدۂ قبرس ملگیا اور اس نے اسکا اقتباس شائع کردیا -

اس عین وقت پر پردہ دري کا اثر فرانس اور روس پر یه پڑا که دونوں ملکوں میں نفرت و حقارت اور غیض و غضب کا ایک طوفان بپا هوگیا ' اور فرانسیسي و روسي وکلا نے کها که وه فوراً برلن چهوڑ دیتے هیں -

اسوقت داهي زمانه پرنس بسمارک " ایماندار دلال " کے بهیس میں آیا اور اس معامله کو معاهده برلن کي صورت میں طے کرا دیا -

اسی معاهدہ برلن میں هرزیگوینا اور بوسینیا آسٹریا کو دلوایا گیا -

سلافي روس کے لیے جرمن نسل کے هاتهوں یه دوسرا چرکا تها جو اسٹریا کے اقتدار سے لگایا گیا ' مگر وه بالکل مجبور تها - کیونکه دول یورپ میں کسي نے اسکا ساتهه نهیں دیا -

لیکن اسکا نتیجه یه هوا که اس وقت سے روس اور جرمنی کے تعلقات میں کشیدگي پیدا هوگئي -

سنه ۱۸۷۰ ع کي جنگ کے بعد سے جرمني اور فرانس کے تعلقات نهایت درجه خراب هورهے تهے - فرانس نے اس فرصت کو معتنم سمجها اور روس سے تعلقات پیدا کرنے کي کوشش شروع کي - ادهر بسمارک نے بهی اپنی غلطی محسوس کي اور تلافي مافات کرنا چاهي ' مگر اس منافست و مقـابله میں فرانس کامیاب هوا -

پس اسٹریا اور روس کے باهمي تعلقات میں برلن کانگریس کے بعد سے ایک غاصب و مغصوب یا فائزالمرام و حرمان نصیب حریفوں کی نسبت پیدا هوگئي -

جزیرہ نماے بلقان کي آزادي کا تخیل برلن کانگرس سے پیشتر نه تها مگر کانگرس کے بعد سے یه خیال سلافی نسل میں پیدا هوگیا' اور نه صرف پیدا هوگیا بلکه انکے دلوں میں پوري طرح جاگزیں بهی هوگیا - چنانچه اسکے بعد هي سے اسکي تیاریاں هونے لگیں -

بغرض اختصار هم سنه ۱۸۷۸ سے سنه ۱۹۱۲ ع تک کا درمیاني زمانه نظر انداز کر دیتے هیں -

سنه ۱۲ ع میں ایک طرف تو تیاریاں پایه تکمیل کو پهنچ چکي تهیں' دوسري طرف ترک جنگ طرابلس میں الجهے هوے تهے - سلافي نسل کو خیال آیا که اس مقصد کے لیے ایک طلائي فرصت انهیں حاصل هے - روس نے جنگ بلقـان کي تجویز پیش کي

انگلستان نے جو ساحل باسفورس پر اپنے اثر کي کمي اور جرمن نفوذ کي روز افزوں ترقي دیکھه دیکھکے خار کھا رها تھا اور ترکونکو زک دینے کیلیے چالاک بلي کي طرح اشتغال و مصروفیت کا منتظر تھا ' اس تجویز کي نہایت شد و مد سے تائید کي ' اور بالاخر فرانس بھي راضي کرلیا گیا -

اتحاد ثلاثه (ٹرپل الائنس) میں سے اطالیا کو تو یه سمجھا کر راضي کرلیا گیا که اگر دولت عثمانیه جنگ بلقان میں پھنسگئی تو پھر طرابلــــس میں تمھارے لیے میدان صاف هوگا - آسٹریا کو مخالفت کي گنجایش نه تھي کیونکه جب اس نے هرزي گونیا اور بوسینیا کا الحاق کیا هے ' تو باوجودیکه اسمیں بڑي آبادي سلافي عنصر کي تھي مگر پھر بھي روس نے کوئي اعتراض نہیں کیا تھا - بظاهر جرمني کے رام هونے کي کوئي وجه معلوم نہیں هوتی - خصوصاً ایسي حالت میں که نوجوان ترکوں کے ٭ اور اسکے تعلقات نہایت درجه بڑھے هوے تھے ' مگر اغلباً اطالیا کے پاس حلف نے اسے مجبور کر دیا هوگا -

اگر اتحاد ثلاثه کو ان غیر متوقع نتایج کا وهم بھي هوتا تو وہ یقیناً اس جنگ کو منظور نه کرتا ' مگر بهر حال اعلان جنگ هوا اور وہ سب کچھه هوا جو هونا تھا -

(موجودہ جنــگ کي ابتدا)

یه خلاف امید فیروز مندیاں موجودہ جنگ کي تمہید تھیں ' کیونکه ایک طرف آسٹریا کي جرمن نسل کو (جو تعداد میں زائد سے زائد ۸ - ملین هے) اپنے سامنے حریف قاهر کا اور اپنے سے تعداد میں سه چند زیادہ سلافي نسل کا ایک امنڈتا هوا عظیم الشان سیلاب نظر آیا - دوسري طرف اهل سرویا " ساحل ایڈریاٹـک سے لب بحر روم تــک پھیلي هوي سرویۂ عظمی " کا خواب پریشان دیکھنے لگے !

آسٹریا نے اتحاد ثلاثه کي پالیسي کي غلطي اور اس کے آنے والے خطرہ کو اُسي وقت محسوس کر لیا اور چاها که بڑھتے هوے سیلاب کے لیے ایک بند باندھے - چنانچه سرویا نے ان خوش آیند اور شاندار امیدوں کي پامالي کے لیے البانیا کو اپنا آلۂ عمل بنایا -

اس کار روائي میں مقتول ولي عهد سرویا نے غیر معمولي حصه لیا تھا - اس سے اور زیادہ سرویوں میں آسٹریوں کي طرف سے بغض و عداوت کي آگ بھڑک اُٹھی - بالاخر اسے قتل کرکے چھوڑا -

(اتحاد و مفاهمت)

یورپ کی چھوٹی چھوٹی سلطنتوں کو چھوڑ کے کل ۶ - بڑي سلطنتیں هیں - انمیں سے جرمنی ' آسٹریا هنگري ' اور اطالیا کا باهمی اتفاق اتحاد ثلاثه (ٹرپل الائنس) کہلاتا هے - روس اور فرانس کے باهمی اتحاد کو اثنین (ڈیوال الائنس) کہتے هیں - اور روس ' فرانس ' اور انگلستان ' تینوں کے با همی اتحاد کا نام مفاهمت ثلاثه (ٹرپل این ٹتے) هے -

اتحاد ثلاثه کے معاهدہ کي رو سے اگر کسي ایک رکن پر حمله کیا جاے تو بقیه ارکان کا فرض هوگا که وہ اسکي مدد کریں - اثنین کے عهد نامه کي بموجب جب دونوں میں سے کسی ایک سے جنــگ هو تو دوسرے کو بھي حصه لینا پڑیگا - لیکن مفاهمت ثلاثه کي رو سے ضروري نہیں که اگر ایک رکن عهد جنــگ میں پڑجاے تو دوسرے ارکان بھي جنگ میں ضرور هي حصه لیں -

مفاهمت ثلاثه اور اتحاد ثلاثه کے بحري اور بري قوی کا موازنه ذیل کي جدول سے هوسکتا هے :

(قواے بحریـــه)

نام جہاز	مفاهمت	اتحاد ثلاثه
ڈریڈ ناٹ	۳۵	۲۲
چھوٹے ڈریڈ ناٹ	۹۷	۵۷
کروزر	۸۴	۲۱
هلکے کروزر	۹۲	۶۰
تباہ کن کشتیاں	۴۲۷	۲۶۷

چھوٹي چھوٹي جنگي کشتیاں مفاهمت کے پاس اتحاد ثلاثه سے بہت زیادہ هیں -

یه یاد رکھنا چاهیے که اگر برطانیــه کو علحدہ کرلیــا جاے تو مفاهمت کي قوت نصف سے بھي کم رهجاتي هے -

(قــواء بـــریه)

جرمنی

فوج میدان (فیلڈ ارمي)	۱۵۰۰۰۰۰
مستحفظ	۲۵۰۰۰۰
لینڈو هیر	۱۸۰۰۰۰۰
لینڈ سٹرم	۸۰۰۰۰۰
	۴۳۵۰۰۰۰

آسٹریا

فوج میدان	۱۳۶۰۰۰۰
مستحفظ (غیر تربیت یافته)	۱۶۸۰۰۰۰
هوایند	۲۲۰۰۰۰
لینڈو هیر	۲۴۰۰۰۰
	۳۵۰۰۰۰۰

اطالیا

فوج میدان	۳۵۰۰۰۰
غیر معدود رخصت پر	۴۵۰۰۰۰
ملیشیا	۳۲۰۰۰۰
ٹرٹیوریال ملیشیا	۲۲۰۰۰۰۰
	۳۲۲۰۰۰۰

ان میں سے صرف ۱۰۲۰۰۰۰ کم و بیش تربیت یافته هیں -

روس

فوج میدان	۲۹۰۰۰۰۰
مستحفظ	۱۰۶۴۰۰۰
سرحدي بٹالین	۴۱۰۰۰
کاسک	۱۵۰۰۰۰
قدیم مستحفظ	۱۲۴۵۰۰۰
	۵۴۰۰۰۰۰

لیکن روس اپني فوج کا بیشتر حصه سلطنت کے کسي ایک حصه میں بمشکل جمع کرسکتا هے -

فرانس

فوج میدان	۱۴۰۰۰۰۰
مستحفظ	۱۱۰۰۰۰۰
قدیم مستحفظ	۲۰۰۰۰۰۰
	۴۵۰۰۰۰۰

انگلستان

فوج مہم (ایکسپڈ یشنري جسوریز) تقریبا	۱۷۰۰۰۰

* * *

یه بري قوی کا ایک سرسري و تخمینی نقشه هے - ان دونوں نقشوں سے اندازہ هوگیا هوگا که بحري قوت میں مفاهمت زیادہ هے اور بري قوی میں اتحاد کا پله بھاري هے - مجموعي حیثیت سے دونوں میں ایک بھي اسقدر قوي تر نہیں که بغیر ضرورت شدید بلکه انتہائی مجبوري کے دوسرے پر حمله آور هو ' کیونکه یه حمله ایک مایوسانه جانبازي هوگی -

جب حالت یه هے تو پھر آسٹریا اور جرمني کو جنگ پر اصرار کیوں هے ' اور وہ ایک غیر متیقن اور مشتبه کھیل میں کیوں اپنے تئیں ڈال رهي هے ؟

(آسٹریا اور جرمني)

ولیعهد کے قتل نے یہ ثابت کردیا کہ پاني سر تک پہنچ چکا ہے اور اگر آج هي انتظام نہ کرلیا گیا تو کل سر سے گذر جائیگا -

بقول جان بل نامي اخبار کے' آسٹریا کو بہ تحقیق معلوم تها کہ اس سازش میں سرویا شریک ہے - اس نے شاهنشاه آسٹریا کو هر ممکن نقصان پہنچانیکے لیے ایک انجمن لندن لیگیشن ۴۰ پوانت اسٹریت میں اور پهر بلگراد میسن هوٹیل' اور اسکے بعد کوئنس گیت میں قائم کي تهي جسکا نام " سیکریت سروس بیوریا " ہے اور یہ قتل اسي مجلس کي کوشش و انتظام سے هوا -

سازش قتل میں سرویا کی شرکت کا ثبوت اس سے زیادہ اور کیا هوسکتا ہے کہ جان بل کو خود اس تحریر کا ایک حصہ ملگیا جسمیں ولیعهد کے قتل کي تجویز لکهي تهي - یہ تحریر کیونکر ملي؟ اسکا ایک عجیب قصہ ہے - سیکریت سروس بیوریا کا دفتر جب بلگراد میسین هوٹـل سے کوئنس گیت کو منتقل هوکے آنے لگا ہے تو بہت سے کاغذات جلاے گئے تهے جنمیں یہ تحریر بهي تهي - مگر سرویا کي بدقسمتي سے اسکا ایک حصہ نہیں جلا' اور اتفاق سے جان بل کے دفتر تک پہنچ گیا - اسمیں مصارف قتل کے لیے ۴ هزار پونڈ کے دینے کا وعدہ کیا گیا تها -

پس اسوقت آسٹریا کے سامنے دو راهیں تهیں: فیصل کن جنگ کي شمشیر' یا دائمي سازش کا پهندا' اور کون ہے جو میدان جنگ میں عزت کي موت کو سازش گاهوں میں ذلت و بے بسي کے ساتهہ مرنے پر ترجیح نہ دیگا؟

یہ صحیح ہے کہ سرویا تحقیقات کے لیے مستعد نظر آتي تهي مگر خود مجرم اپني تحقیقات کیا کریگا؟ اگر سرویا ان چند افسروں یا عہدہ داران حکومت کو معزول بهي کردیتي' تو اس سے آسٹریا کے آیندہ مصائب کا خاتمہ نہیں هوسکتا تها' کیونکہ چند اشخاص کے سزا یاب هونے سے وہ تحریک تو مردہ نہیں هوجاتي جو خود حکومت کي آغوش میں پرورش پا رهي ہے؟

ادهر جرمني بهي جنگ کے لیے مجبور تهي - ایک طرف آسٹریا کي اعانت اسکے لیے ناگزیر تهي - کیونکہ وهي اسکا اصلي دست و بازو ہے اور بقول آسکے میدان جنگ کے ڈوئل میں جرمني کا "بے مثل ثاني" - دوسري طرف خود اسکی آبادي روز افزوں هورهي ہے جسکے لیے نو آبادیاں نہایت ضروري هیں' اور اتفاق سے مفاهمت کچهہ اسطرح دنیا پر چهایا هوا ہے کہ جرمني کو قدم رکهنے کي کہیں جگہ نہیں ملتي -

یہ حالت تهي جسکي وجہ سے آسٹریا نے سرویا سے چند ذلت آمیز اور نا ممکن القبول مطالبات کیے' جنهیں سرویا نے اعتراض کے ساتهہ منظور کرلیا - تاهم آسٹریا کے لیے یہ منظوري تشفي بخش نہ هوئي' اور قبل اسکے کہ ڈپلومیسي اپني کارگذاریاں دکهلائے' اعلان جنگ کردیا گیا -

(آغـــاز جنگ)

۲۵ جولائي کو سرویا اور آسٹریا کے تعلقات منقطع هوگئے - سرویا جو جنگ بلقان کے زخموں سے چور چور هورهي تهي' یہ جانتي تهي کہ وہ ایک تازہ دم فوج کا کہاں تک مقابلہ کرسکتي ہے؟ پس اعلان جنگ سے پہلے هي وہ اپنا دارالسلطنت کراگر جیوکس نامي شہر میں لیگئي جو بلغراد سے ۶۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے -

آسٹریا نے اپني تمام قلمرو میں فوجي قانون کا اعلان کردیا - سرویا کے کمانڈر انچیف کو جو اسوقت هنگري میں سفر کر رها تها آسٹریا نے گرفتار کرلیا ہے -

(ترانـــہ امن کي افســـردگی)

" ڈپلومیسي میں سب سے آگے اور جنگ میں سب سے پیچهے " انگلستان کي قومي مزیت ہے - اسلیے انقطاع علائق کي خبر سنتے هي وہ پر عظمت و افتخار دور آے یاد آگیا جو جنگ بلقان میں تمثیل کر چکا تها - ایک امن سازانہ انداز میں پنسل کو جنبش هوئي - اور روم' پیرس' اور برلن سے پوچها گیا: " کیا تم اسکے لیے راضي هو کہ دار السلام لندن میں تمهارے سفراء جمع هوں' اور موجودہ مشکلات کے حل کي تدبیر سونچیں؟ " مگر یہ کاروان اسلام کے آخریں نقش پا (ترکي) کي قسمت کا فیصلہ نہ تها بلکہ آسٹریا کي پالیسي تهي - فرانس نے اپنے حلیف کي خاطر اور اطالیا نے جنگ سے جان بچانے کے لیے ڈاوننگ اسٹریت کے طواف کي ذلت گوارا کرلي' مگر موجودہ یورپ کے عفریت اجلال و عظمت یعني جرمني نے یہ کہکر ٹالدیا کہ آیے اصولاً تو اتفاق ہے' مگر یہ تدبیر کارگر نہ هوگي - کیونکہ آسٹریا اپني پالیسي کو کسي ثالث کے هاتهہ میں دینے کے لیے تیار نہیں -

یوں بالا خواني و خود فروشي کی اور بات ہے - ورنہ سچ یہ ہے کہ دیگر دول یورپ بهي امن یورپ کے انگلستان سے کم خواستگار نہیں هیں - ۲۵ جولائي هی کو فرانس اور روس کے سفراء نے وائنا میں ملاقات کي اور آسٹریا کو اپنے ارادہ (اعلان جنگ) سے باز رکهنا چاها - جب اس میں کامیابي نہ هوئي تو روس نے آسٹریا سے براہ راست گفتگو شروع کي اور بعض تجاویز بهي پیش کیں' اسکے علاوہ خود زار اور قیصر میں بهي مبادلہ آراء هوا -

مگر ان تمام مساعي میں سے ایک بهي کارگر نہ هوئي' کیونکہ روس کا منشاء یہ تها کہ آسٹریا سرویا کو اسکے اس سنگین جرم کي سزا نہ دیسکے' اور جرمني کا مقصد یہ تها کہ جنگ کا رقبہ محدود رہے -

(اتحـــاد و مفاهمت کا اعـــلان جنـــگ)

غرض روس نے مداخلت پر اصرار کیا اور آسٹریا پر حملہ آور هوگیا' اسلیے جرمني نے بهي اسکے حلیف فرانس کے مقابلہ میں اعلان جنگ کردیا -

اب جنگ یورپ اپنے پورے معنی میں شروع هوگئی ہے - سرویا آسٹریا' روس اور فرانس پوري طرح میدان جنگ میں اتر آئے هیں - بلغراد جلکے خاک سیاہ هوچکا ہے -

جرمن فوج نے ۲ - اگست کو سیوري پر حملہ کیا اور ایک لاکهہ کي تعداد میں لکز مبرگ [یہ ایک نا طرفدار مقام ہے] کي راہ سے فرانسیسي سرحد کے برابر کوچ کر دیا - لانگوے کے قریب فرانسیسي قلمرو میں جو جنگ هوئي' اسمیں جرمن افسر کام آے هیں - روسي فوج نے جنمیں کاسک بهي هیں' ایک جرمن مقام بیالاتاني کو تاراج کردیا ہے - آج ۵ اگست کے تاروں سے معلوم هوتا ہے کہ جرمني جزائر هالیند پر قابض هوگئي ہے اور لي بوا نامي مقام پر گولہ باري کررهي ہے - فرانس میں عام تیاري کا سلسلہ نہایت سرعت سے جاري ہے -

اطالیا نے ابتدا میں اپنے حلفاء کي اعانت کا اعلان کیا تها مگر جنگ میں شرکت کے باب میں اسکے وزیر خارجیہ اور وزیر اعظم میں سخت اختلاف و مناقشہ هوا - بالآخر یہ نتیجہ نکلا کہ وہ اسوقت تک نا طرفدار ہے -

۳ - اگست کو سر ایڈورڈ گرے نے دارالعوام میں ایک مفصل و اهم تقریر کي - تقریر کے وقت خوف و فکر سے انکے چہرہ کا یہ عالم تها کہ وہ معمولیت زیادہ بوڑهے معلوم هوتے تهے - اس تقریر میں انہوں نے موجودہ اور گذشتہ حالات پر ایک نظر ڈالنے کے بعد یہ اعلان کیا کہ هم نے فرانس سے وعدہ کرلیا ہے کہ اگر بحر شمالي (نارتهہ سي) میں جرمني نے قدم رکها' تو هم اسکي هر ممکن مدد کرینگے - چنانچہ اس مضمون کا اعلان جرمني کو بهي دیدیا گیا ہے - تمام انگریزي مستعمرات نے انگلستان کو اطلاع دي ہے کہ وہ هر قسم کي اعانت کے لیے تیار هیں - آسٹریلیا نے تو اپنا پورا بیڑہ امیرالبحر کے هاتهہ میں دیدیا ہے -

آج کلکتہ هاي کورٹ میں چیف جسٹس نے گورنر کي تحریر سنائي کہ انگلستان نے پوري طرح اعلان جنگ کر دیا ہے -

مسئلۂ اسلامیہ کانپور

تشریح مزید

هز ایکسلنسی لارڈ هارڈنگ نے ۱۴ - اکتوبر کو مسئلۂ مسجد کا فیصلہ کرتے هوے مندرجۂ ذیل الفاظ میں دالان کی مستقبل حالت قرار دی تھی :

" ۸ فیٹ بلند ایک چهت بنائی جاے جس پر دالان اسی طرح بنا دیا جاے جس طرح پہلے تھا ' اور نیچے کی زمین گذرگاہ کیلیے چھوڑ دی جاے ' بغیر اسکے کہ مسجد کے دالان کی هیئت میں کوئی دست اندازی کی جاے -

اس زمین کو استعمال کرنے کی عام پبلک بھی مستحق هوگی ' اور وہ لوگ بھی جو نماز پڑھنے کیلیے آئینگے "

اس فیصلہ کے خط کشیدہ الفاظ قابل غور هیں - انسے صاف طور پر واضح هوتا ہے کہ یہ تعمیر اس طرح عمل میں آئیگی کہ سڑک کا حصہ مسجد میں جانے والوں اور عام راهگیروں دونوں میں مشترک رهیگا -

هز ایکسلنسی کے یہ الفاظ اس تجویز کا نتیجہ ہے جو مولانا عبد الباری نے بذریعہ راجہ صاحب محمودآباد پیش کی تھی یعنی متنازع فیہ حصے میں مسجد کا زینہ تعمیر کیا جاے اور بقیہ ٹکڑہ راستہ کا عام راهگیروں اور اس زینہ کے ذریعہ مسجد میں جانے والوں کیلیے مشترک راستہ هو - اکثر مکانوں میں یہ صورت موجود ہے - اگر هز ایکسلنسی کا یہ مقصود نہ هوتا تو وہ صراحت کے ساتھ سڑک کی مشترک حیثیت پر کیوں زور دیتے اور یہ کیوں کہتے کہ " وہ نمازیوں اور عام راهروؤں میں مشترک رهیگا " ؟

اگر اس جانب زینہ نہیں ہے تو نمازیوں کو اسے کیا تعلق ؟ نمازی اسی راستہ سے فائدہ اٹھا سکتے هیں جو مسجد میں جانے کا ذریعہ هو -

هم ایک نقشہ درج کرکے اس صورت کو اچھی طرح واضح کردینا چاهتے هیں -

مسجد کی موجودہ صورت یہ ہے کہ اسکا اصلی دروازہ شمالی رخ ہے ' اور شرقی جانب مجوزہ اے بی روڈ کیلیے عمارتیں گرائی گئی هیں - اسی سلسلے میں مسجد کی زمین بھی لی گئی اور دیوار گرادی گئی -

تجویز یہ کی گئی کہ ایک نیا دروازہ جانب شرق زمین متنازع فیہ پر نکالا جاے تاکہ نئی شاهراہ کی جانب سے نمازی آ سکیں - اس دروازے کی جگہ نقشے میں حرف (د) سے پہچانی جاسکتی ہے - دروازے کے سامنے زینہ بنایا جاے جو متنازع فیہ ۸ - فیٹ زمین میں سے ۴ - فیٹ پر تعمیر هو - اسکی جگہ نقشے میں حرف (ت) ہے -

یہی نقشہ ہے جسے اس مسئلہ کے ارباب حل و عقد نے " مخلص " کے لفظ سے تعبیر کیا تھا - اقلاً اس سے اتنا هوگیا تھا کہ مسجد کی زمین اسکے زینے اور دروازے کے کام آگئی تھی ' لیکن موجودہ متولیوں سے جو نقشہ پیش کرایا گیا ہے اسمیں دروازہ اور زینہ بالکل نہیں ہے -

پھر کیا مسلمان ۳ - اگست کو بھولکر اس آخری حق سے بھی دست بردار هوجائینگے ؟ اسکا جواب مستقبل دیگا -

مسئلۂ قیام الهلال

(۱) گذشتہ اشاعت میں هم نے لکھا تھا کہ جن حضرات کا سال خریداری جون اور جولائی سے شروع هوا ہے اور انسے حسب معمول ۸ - روپیہ کے حساب سے قیمت وصول کی گئی ہے ' وہ ۱۲ روپیہ قیمت قرار دیکر بقیہ روپیہ بھیجدیں -

چنانچہ اس هفتہ متعدد بزرگوں نے اسپر توجہ کی - هم انکی محبت فرمائی کے شکر گذار هیں اور امید کرتے هیں کہ تمام احباب کرام اسی طرح بقیہ روپیہ روانہ فرما دینگے - ان میں سے اکثر بزرگ اضافہ قیمت کیلیے دو سال سے مصر ہے ' اور بعض حضرات نے تو یہاں تک لکھدیا تھا کہ ۲۵ - روپیہ تک بھی اگر اضافہ کردیا جائے تو بھی انہیں کوئی اعتراض نہوگا - پس هماری بہ امید کیا بیجا ہے اگر هم ۱۲ روپیہ قیمت قرار دیکر منتظر هیں کہ وہ بقیہ روپیہ روانہ کردیں ؟

(۲) قیمت میں اضافہ اسلیے کرنا پڑا کہ موجودہ مصارف کیلیے ۸ - روپیہ سالانہ قیمت بہت کم تھی - پس اگر اضافۂ قیمت کے بعد ضخامت وغیرہ میں بھی اضافہ کیا جاے تو پھر وهی سوال کثرت مصارف اور قلت قیمت کا پیش آجائیگا ' اور نیا اضافہ ادارہ کیلیے کچھ مفید نہوگا -

تاهم هم نے قیمت کے اضافہ کے ساتھ هی اسکا بھی فیصلہ کرلیا کہ اخبار کے مضامین و تصاویر میں بھی کچھ نہ کچھ اضافہ ضرور کیا جاے -

یہ اضافہ مختلف صورتوں میں هوگا - باب التفسیر مستقل طور پر بڑھا دیا جائیگا ' ممالک اسلامیہ کے حالات و حوادث اور ترقی و تنزل کے متعلق زیادہ کاوش کی جائیگی - تصویروں میں بھی ندرت موضوع اور کثرت تعداد و حسن طباعۃ کے لحاظ سے محسوس اضافہ و تغیر هوگا -

لیکن یہ تغیرات انشاء اللہ رمضان المبارک کے بعد سے شروع هونگے - کیونکہ انکے لیے مزید صرف وقت و توجہ کی ضرورت ہے اور رمضان المبارک کی وجہ سے زیادہ وقت نہیں نکالا جاسکتا -

(۳) آیندہ پرچہ ماہ رمضان المبارک کے تذکار کی مخصوص اشاعت هوگی اور اکثر مضامین اسی موضوع پر هونگے -

(۴) جنگ یورپ کے متعلق مضامین و تصاویر کا بہت بڑا ذخیرہ فراهم کیا جارہا ہے - جو بہت جلد شائع هونا شروع هو جایگا -

۱۲ - رمضان ۱۳۳۲ هجري

تـــذکار نـــزول قـــران

شہر رمضان الذي انزل فیه القران !

اسوۃ النبي صلی الله علیه و سلم

دنیا ایک تماشا گاہ حوادث ہے جسکے مناظر دمبدم متغیر ہوتے رہتے ہیں - اسکا نقاب جسم و صورت ایک جلوۂ نیرنگي و بو قلموني ہے' جو حوادث و انقلابات عالم کے ہاتھوں ہمیشہ بدلتا رہتا ہے - یہ تغیر عام ہے' اور تجدد و تبدل کے قانون سے کائنات کي کوئي شے خالی نہیں - جسطرح انسان کي عظیم الشان آبادیوں اور بحر و بر کے بڑے بڑے رقبوں میں انقــلابات و تبدلات ہوتے رہتے ہیں ' اسی طرح اُن غیر مرئي ذروں میں بھی ایک محشر تغیر اور رستخیز تجدد بپا ہے' جس سے جسم کائنات کے اجزاء طبیعیه ترکیب پاتے ہیں' اور جو اسقدر چھوٹے ہیں که انہیں انسان کي چشم غیر مسلم (۱) نہیں دیکھہ سکتي !

ان انقلابات کا ایک بڑا نمونه مظاہر فطرۃ کا نمود اور کائنات ہستی کے تغیرات طبیعیه ہیں جو آغاز تکوین سے جاري ہیں اور جنھوں نے نہیں معلوم کتني مرتبه کرۂ ارضي کا نقشه بدلدیا ہے ؟ مثلاً وہ حوادث طبیعیه جنکي وجه سے دریا خشک ہوگئے' زمین کے بڑے بڑے رقبے سمندر میں ملکر فنا ہوگئے ' دریاؤں نے اپنا رخ بدلدیا ' اور اپني رواني کي جگــه خشکي کے بڑے بڑے ٹکڑے چھوڑدیے - بحر اطلانطیک میں کبھي بے شمار جزیرے تھے - آج سب سے بڑي دریائي موجیں اسي میں اُٹھتي ہیں - بحر عرب اور قلزم کے درمیان بہت بڑا حصۂ ارضي حائل تھا مگر چند قرون حوادث بحریه کے بعد اسکا نام رہگیا که باساني ملادیا گیا - یا مثلاً وہ انقلابات جو آتش فشاں پہاڑوں کے پھٹنے سے آے اور دور دور تک انہوں نے زمین کی سطح بدلدي - یا وہ ہولناک زلزلے جنھوں نے ایک پوري اقلیم کو تہہ و بالا کردیا ' اور خشکي کے نشیب میں بلائي سطح کے دریا اُمڈ آے - اسی طرح وہ انقلابات ارضیه جو علم طبقات الارض کے موثرات طبعیه سے ہمیشه آتے رہتے ہیں ' اور جنکی وجه سے دریاؤں کے رخ بدلتے ' خشکیوں کے قطعات غرق ہوئے' اور آبادي کی جگه ویراني اور زندگي کي جگه موت طاري ہوجاتي ہے !

(انقلاب اقوام و امم)

اسی طرح تماشا گاہ ہستي کا ایک بہت بڑا منظر وہ تغیرات بھی ہیں جنکے طوفان قوموں اور ملکوں کے اندر اُٹھتے ہیں اور بڑي بڑي آبادیوں کو تہه و بالا کردیتے ہیں - حتی که آبادیوں کي جگه ویرانیوں سے مبدل ہوجاتي ہے' صحرا ونکي جگه شہر بس جاتے ہیں' زندگي کی رونق پر موت کا سناٹا چھا جا تا ہے ' اور انساني عیش و نشاط کے بڑے بڑے محل مدفن قبور و مقبرۂ اموات و خرابۂ سلب و نہب ہوکر نابود و مفقود ہوجاتے ہیں :

وکم اهلکنا من قریـــة بطـرت معیشتها فتلك مسا کنهم لم تسکن من بعد هم الا قلیلا وکنا نحن الوارثین (۲۸ : ۵۸)	اور کتني ہي آبادیاں ہیں جنھیں ہم نے ہلاک کردیا حالانکه اسباب حیات و معشیت سے وہ مالا مال تھیں - یه بربادي کے خرابے اور تباہي کے کھنڈر انہي لوگوں کے گھر ہیں جو پھر آباد نہوسکے اور آخر کار انکے مال و متاع کے ہم ہي وارث ہوے !

سکندر اعظم نے ایران کو جلاکر تباہ کر دیا ' ایرانیوں نے بابل کي اینٹیں بجا دیں' بخت نصر نے بیت المقدس کو ویران کرکے بني اسرائیل کو کئی قرنوں تک مقید رکھا' رومیوں نے ایشیا اور افریقه کی آبادیاں بارہا غارت کیں' اور ونڈیلس نے شمالی افریقه کے ریگ زاروں کے اندر عالیشان شہر آباد کیے - تاتاریوں کے اولین ظہور نے رومۃ الکبری کی تاریخ ختم کردي تھی ' اور جرمنی کے وحشیوں نے تمدن قدیم کا نقشه بدلدیا تھا : وتلك الایام نداولها بین الناس -

(انقلاب مادي و روحاني)

لیکن یه تمام انقلابات عالم جسم و ظاہر کے تغیــرات ہیں جو صرف دریاؤں اور خشکیوں کو' آبادیوں اور صحراؤں کو' پہاڑوں اور جنگلوں کو' انسانوں کے بسائے ہوے شہروں اور انکے مکانوں کي اینٹوں اور پتھروں کو بدلدیتے ہیں' اور انکے اندر سلطان تغیر و تغلب کي قوت اس سے زیادہ طاقتور نہیں ہوتي -

لیکن ان انقلابات سے بھي بالا تر ایک عالم تغیر و تبدل ہے' جسکے انقلابات کی حکومت صرف مادے کي نمود اور جسم کی صورت ہي تک محدود نہیں ہے' بلکه اس سے بھي آگے تک نکل گئي ہے - پہلے قسم کے انقلابات مٹي کے ذروں' اینٹ پتھر کے مکانوں ' اور انسان کے جسموں اور صورتوں کو بدلدیتے ہیں ' پر یه انقلابات روحوں اور دلوں کی کائنات کو منقلب کرڈالتے ہیں - اس عالم کے بحر زخار کے طوفان دنیا کے طوفانوں کي طرح نہیں ہیں جو سمندروں میں اُٹھتے ہیں اور کناروں سے ٹکرا کے رہجاتے ہیں' بلکه اسکي موجوں کا منبع آسمان کے اوپر ہے ' جہاں سے وہ جوش کھاتي ہوئي اُبلتي ہیں ' اور کرۂ ارضی کي سطح پر گرتي ہیں !

اسکے اندر جب زلزلے اُٹھتے ہیں تو صرف زمین کے محدود رقبوں ہي کو جنبش نہیں دیتے ' بلکه اکثر ایسا ہوتا ہے که پورے کرۂ ارضي کو ہلا دیتے ہیں - کیونکه انکی پیدا کي ہوئي جنبش نظام اعتقاد و عمل کے اندر حرکت پیدا کردیتي ہے - اسکے آتش فشاں پہاڑوں کی آتش افشاني صرف پتھروں کے اڑانے ہي میں صرف نہیں ہوجاتی' بلکه جب اسکے پہاڑ پھٹتے ہیں تو انساني اعتقادات و اعمال کی بڑي بڑي اقلیموں کو اڑا کر نابود کردیتے ہیں - پہلے قسم کے انقلابات شہروں کو ویران کرتے ہیں ' پر یه انقلاب وہ ہیں جو دلوں کی اجڑي ہوئی بستیوں کو آباد کردیتے ہیں - انسے بھی فتح و تسخیر جسم و زمین کي ہوتی ہے' مگر انکا احاطه قلب و معني کا ہوتا ہے - وہ زمین کی تبدیلیاں ہیں جو زمین والے انجام دیتے ہیں ' مگر یه آسمانی تبدیلی ہے جسے ارواح سماویه کا نزول پورا کرتا ہے - وہ ویراني اور موت لاتے ہیں مگر یه آبادي و زندگي کی بشارت دیتے ہیں - وہ جسموں کو بدلتے ہیں جو فاني ہیں - مگر یه روحوں کو بدلدیتے ہیں جو دائمي زندگی رکھتی ہیں - انکا شہریار زمین کے رقبوں اور انسان کے جسموں کو مسخر کرتا ہے تا اپنی بادشاہت کا تخت بچھائے ' پر اس اقلیم کا بادشاہ جب اُٹھتا ہے تو زمین کی جگه آسمان کی برکتوں کو اور انسان کے جسموں کي جگه انکي روحوں کو فتح کرتا ہے تا خدا کے تخت جلال و کبریائی کا اعلان کردے !

(۱) چشم غیر مسلم یعنے بغیر کسي آله کے دیکھنے والي آنکھہ -

في الحقيقت يہي تغيرات دنيا كے اصلي انقلابات هيں جن سے كائنات انسانيۂ كا نقشۂ حيات و ممات مٹتا اور بدلتا رهتا هے ' اور جنكي بدولت دنيا كي سعادت و هدايت كا قيام اور عالم انسانيۂ كي ابديت روحاني و امنيت قلبي كو بقا هے - ان روحاني انقلابات كے آگے مادي انقلابات بالكل هيچ هيں اور انكے سلطان تجدد و تبدل كي دائمي و عالمگير طاقت كے آگے زمينوں اور مكانوں كے انقلابات كچهه حقيقت نهيں ركهتے - انكي هستي اس سے زياده نهيں هے كه زمين كے چند رقبوں كو بدلديں يا چند لاكهه انسانوں كو نابود كرديں ليكن يه انقلابات كروڑوں انسانوں كے اُن اعتقادات و اعمال كو بدل ديتے هيں جو صديوں سے انكے دلوں ميں جاگزيں هوتے هيں ' اور اُن عالمگير گمراهيوں اور تاريكيوں كو نابود كرديتے هيں جو تمام سطح ارضي پر چهائي هوئي هوتي هيں - درياؤں كو خشك كر دينا آسان هے اور زمين كو سمندر بنا دينا مشكل نهيں ' پر كروڑوں روحوں اور دلوں كو بدلدينا بهت مشكل هے جسكي قوة مادہ كي طاقتوں كو نهيں دي گئي -

سكندر اعظم نے نصف دنيا فتح كرلي ' ليكن وه ايك دل كو بهي فتح نه كرسكا - رومیوں نے كيسے كيسے عظيم الشان شہر بسا ديے ليكن دلوں كي اجڑي هوئي بستي نه بسا سكے - بخت نصر اتنا طاقتور تها كه ايك پوري قوم كو اُسنے قيد كرليا اور ستر برس تك غلام بنائے ركها ' ليكن اس عهد كے ان ميں سے ايك دل كو بهي اپنا غلام نه بنا سكا - ايرانيوں نے بابل كے لاكهوں انسانوں كو قتل كرديا ليكن وه ايك روح كي گمراهي كو بهي قتل نه كرسكے - بلا شبه دنيا ميں بڑے بڑے مادي انقلابات گذر چكے هيں ' جنهوں نے عجب نهيں كه زمينوں كي جگهه دشت كے سمندروں كو بهم ملا ديا هو ' ليكن كسي كي طاقت نه تهي كه ايك انسان كو بهي اسكے خدا سے ملا دے ' حالانكه وه اس سے دور نهيں : و نحن اقرب اليه منكم و لكن لا تبصرون (٥٦ : ٨٣) '

پس مادي طاقتوں كي تبديلياں كتني هي مهيب اور هولناك هوں مگر وه عظمت و جلال نهيں ركهتيں جو روحاني انقلابات كے ايك چهوٹے سے چهوٹے ظهور كو بهي حاصل هے - سكندر اعظم كو تم دنيا كا سب سے بڑا فاتح كہتے هو ' ليكن بتلاؤ ' اس نے اپني تمام عمر ميں كتنے دلوں كے لشكروں كو شكست دي ' اور غلاموں كے كتنے بت توڑے ؟

(بقائے ذكر و دوام يادگار)

يهي وه نتيجه هے كه انقلابات و تغيرات كے " تنازع للبقا " ميں ان طاقتوں كے تدبير كو رفعت ذكر اور زندگي دوام نهيں ملتي جو صرف دنيا كي صورت كو بدلنا چاهتے هيں ' پر وه جو انساني روح و معني كو بدلتے هيں ' ايك ايسي حيات قائم و دائم اور هستي غير متبدل و متجدد ليكر آتے هيں كه نه تو وقت كا امتداد و بعد انكي ياد كو فنا كرسكتا هے ' اور نه حوادث و تغيرات كا هاتهه انكے ذكر كو مٹا سكتا هے - صديوں پر صديان گذرجاتي هيں مگر انكا ذكر دنيا كو ايسا هي ياد هوتا هے جيسا كه انكے ظهور كے پہلے دن تها -

وه اپني ياد اور يادگار كو زنده ركهنے كيليے جمعيۂ بشري كے سپرد كرديتے هيں جو نسلا بعد نسل اس مقدس امانت كي حفاظت كرتي رهتي هے اور كروڑوں انسان اپنے دلوں ميں اسكي ياد كا پيكر و تمثال بنا ليتے هيں - پس جو قوت كه ايك كي جگه كروڑوں ميں هو ' اور جس امانت كے حامل و محافظ اوقات و ايام نهيں بلكه ارواح و قلوب هوں ' اسكو كون مٹا سكتا هے اور وه كب نابود هو سكتي هے ؟ انا نحن نحي الموتى و نكتب ما قدموا و آثارهم و كل شيئ احصيناه في امام مبين (٣٦ : ١٢)

سكندر كا نام تاريخ كے كهنه صفحوں كے باهر كتنوں كو ياد هے ؟ روما كے فاتح اعظم كو آج كون هے جو عمر بهر ميں ايك مرتبه بهي ياد كرليتا هو ؟ شهروں كے بسانے والے ' ملكوں كو فتح كرنے والے ' درياؤں كو كاٹنے والے اور پہاڑوں ميں سے راه نكالنے والے اپنے اپنے وقتوں ميں بڑے هي طاقتور هونگے جبكه انهوں نے ايسے ايسے عظيم الشان انقلابي كام كيے تهے ' با ايں همه وقت كے گذرنے كے ساتهه هي انكا وجود اور انكے انقلابات كا ذكر بهي فنا هوگيا ' اور دنيا نے انهيں ياد ركهنے كي ذرا بهي پروا نه كي - حتى كه وه آج مٹ جانے والي قبروں اور نابود هوجانے والے نشانوں كي طرح گمنام هيں اور كسي كو اتنا بهي ياد نهيں هے كه وه كب تهے ؟ كهاں تهے ؟ اور انهوں نے دنيا ميں كيا كيا انقلابات كيے ؟ كانه لم يكن شيئا مذكورا -

(سنه ٦٠٠ عيسوي)

ايسا هي ايك انقلاب روحاني تها ' جواب سے ٹهيك ١٣ - سو ٣٣ برس پہلے دنيا ميں هوا ' جبكه دنيا تغير كيليے بيقرار اور تبديلي كيليے تشنه تهي - اور جبكه كوئي نه تها جو اسكي پياس كو بجهائے اور اُسكے ليے مضطرب هو - وه سمندروں كي طغياني نه تهي جو زمين كي بستيوں پر چڑهه آتے هيں ' بلكه سرچشمۂ هدايت و فيضان الهي كا ايك سرجوش آسماني تها جو برسات كے پاني كي طرح زمين پر برسا تا اُسے سيراب كردے - وه زمين كي سطح كو هلانے والا بهونچال نه تها جس سے ڈركر انسان روتا هے اور پرند اپنے گهونسلوں سے نكلكر چيخنے لگتے هيں ' بلكه عالم روح و معني كا ايك آسماني زلزله تها جسكي جنبش نے دلوں كو غفلت سے بيدار كيا اور بيقرار روحوں كو امن اور راحت بخشي ' تا وه سونے كي جگه بيدار هوں اور رونے كي جگه خوشياں منائيں - وه انسانوں كي درندگي نه تهي جو اپنے ابنائے جنس كو سانپوں كي طرح ڈستي اور بهيڑيوں كي طرح چيرتي پهاڑتي هے ' بلكه خدا كي محبت اور فرشتوں كي بركت كا ايك الهي ظهور تها ' جو نسل آدم كے بچهڑے هوے گهرانوں كو يكجا كرتا اور زمين كو اسكي چهني هوے امنيت اور سعادت واپس دلاتا تها -

لقد جاءكم رسول من انفسكم — تمهارے پاس تم هي ميں سے
عزيز عليه ما عنتم حريص — ايك رسول الهي آيا جسپر تمهاري
عليكم بالمومنين رؤف رحيم — تكليف بهت هي شاق گذرتي هے
(٩ : ١٩٢) — اور تمهاري اصلاح كي اُسے بڑي هي تمنا هے - مسلمانوں پر نهايت شفيق اور بيحد مهربان !

(ليلة القدر)

يه انقلاب جس نے دنيا كے ليالي و ايام هدايت كي تقويم بدلدي ' في الحقيقت ايك مقدس ذات تهي جو وادي بطحا كے كنارے جبل بوقبيس كي ايك تنگ و تاريك غار كے اندر نمودار هوئي - اور اس شبستان كا هوتي كے اندر مشرق ربوبيت اعلى سے آفتاب عالم الله طالع هوا !

يا ايها الناس قد جاءكم — اے لوگو ! تمهارے پروردگار كے طرف
برهان من ربكم و انزلنا — سے تمهارے پاس " برهان مقدس "
اليكم نورا مبينا (٤ : ١٧٤) — بهيجي گئي - اور هم نے تمهاري طرف ايك نهايت روشن اور كهلا نور نازل كيا !

دنيا پر چهه صدياں ضلالت كے سناٹے اور كفر كي خاموشي كي گذر چكي تهيں ليكن اب وقت آگيا تها كه سينا كے بيابان كا خداوند اور كوه زيتون كي روح القدس پهر گويا هو ' اور ايام الله كا ايك نيا موسم بهار پر آئے - پس ايسا هوا كه فضائے وحي الهي كے افق مبين پر نور و روشني كي بدلياں چهاگئيں ' فيضان الهيه كے بحور و انهار جوش ميں آ گئے ' ملاء اعلى اور قدسيان عالم بالا ميں هل چل مچ گئي ' مدبرات روحانيه اور ملائكۂ سماويه كو حكم هوا كه زمين كي طرف متوجه هوجائيں كيونكه اب وه آسمانوں ميں مقهور

و مخذول نہیں رہی - آسمانوں کے وہ دروازے جو صدیوں سے زمین پر بند کردیے تھے' یکایک کھل گئے - خزائین فیضان و برکات سماریہ جنکی بخشش کا سلسلہ رک گیا تھا ' پھر مساکین ھدایت و سائلین رحمت کے منتظر ھوگئے - خداوند سینا اپنے دس ہزار قدوسیوں کو ساتھہ لیکر فاران پر نمودار ھوا تا آتشیں شریعت کو ھویدا کرے ' اور کوہ سعیر کي روح القدس فارقلیط اعظم کي ھیکل میں متشکل ھوئی تا اسکو بھیجدے جو ناصرہ کے نبی کے آئے بغیر نہیں جاسکتا تھا :

انا انزلنـــاہ فی لیلـــة القدر و ما ادراک ما لیلة القدر؟ لیلة القدر خیر من الف شهـــر - تنزل الملائکـــة والروح فیها باذن ربهم من کل امر' سـلام هی حتی مطلع الفجر	هم نے قران کو لیلة القدر میں آتارا اور تم سمجھے که لیلة القدر کیا شے ہے؟ لیلة القدر ایـک عهد رحمت و دور برکت ہے جو هزار مهینوں سے افضل ہے - ملائکه سماوي و روح الهي کا اسمیں هر طرف سے نزول هوتا ہے - سلام اسپر ' یہاں تک کـه صبح طلوع هو جاے -

وہ آتش فشان پہاڑوں کا پھٹنا نہ تھا جنکي چوٹیوں سے آگ آبلتي اور هلاکت و موت بنکر اجسام حیوانیه پر برستي ہے' بلکه وہ فاران کي چوٹیوں پر نمودار هونے والا ابر رحمت تھا جو انسانیة کی سوکھي کھیتیوں کو سرسبز کرنے اور کائنات ارضي کی تشنگي سعادت کو سیراب کرنے کیلیے امنڈا تھا ' تا که جس طرح یروشلیم کے مرغزاروں کو هدایت کي بہشت بنایا گیا تھا ' اسي طرح عرب کي ریتلي اور بنجر زمین کو بھی شگفته و شاداب کردے :

فانظر الی اثار رحمت الله ! کیف یحیي الارض بعد موتها ؟ ان ذالک لمحي الموتی' وهو علي کل شي قدیر (۳۰ : ۴۹)	پس رحمت الهي کي نشانیوں کو دیکھو که کس طرح وہ موت کے بعد زمین کو حیات بخشتا ہے - بیشک وہ مردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور وہ هر بات پر قادر ہے !

(نزول قراني)

یه قرآن حکیم اور فرقان مبین کا نزول تھا جس نے قلب محمد ابن عبد الله علیه الصلوٰة والسلام کو اپنا مهبط و مورد بنایا - جبکه وہ غار حراء کے اندر بھوکا پیاسا ' تمام مادیات عالم سے کنارہ کش هوکر ' اپنے پروردگار کے حضور میں سر بسجود تھا :

انه لتنزیل رب العالمین' نزل بـه الروح الامین' علی قلبك لتكون من المنذرین' بلسان عربی مبین' و انـه لفی زبر الاولین ! (۲۶ : ۱۹۱)	بیشک وہ پروردگار عالم کا آتارا هوا کلام ہے - روح الامین نے تیرے قلب پر نازل کیا تا که تو ضلالت و فساد کے نتائج سے دنیا کو ڈرانے والوں میں سے هو اور سعادت و فلاح کي طرف دعوت دے - یه کلام نہایت کھلي هوئي اور واضع زبان عربي میں نازل هوا ' اور پچھلي کتابوں میں اسکی خبر دي جا چکي تھي "

وہ غذاے آسماني کي طلب میں زمین کي پیداوار سے کنارہ کش هوکر بھوکا پیاسا تھا - پس خداوند نے اسکي بھوک کو دنیا کی سیرابي کیلیے قبول کرلیا (و هو یطعمني و یسقیني) - وہ انسانیه کي غفلت و سرشاري کے دور کرنے کیلیے راتوں و اٹھه اٹھه کر جاگتا تھا ' پس الله نے اسکي بے خواب آنکھوں کو اپنے نظارہ جمال سے ٹھنڈک بخشي (قرة عیني في الصلوة) اور تمام عالم کیلیے آسے بصیرت عطا کی (قد جائکم بصائر من ربکم) - وہ انسانوں کو سرکشي اور تمرد کے عصیان سے نکالنے کیلیے شہنشاہ ارض و سما کے آگے سر بسجود تھا ' پس رب الافواج نے آسکے سر کو الفت و یگانگت کے هاتھوں سے اٹھایا ' اور زمینوں اور آسمانوں میں سربلندي دي' تا اسکي روح اسکے کلام کي حامل هو' اور اسکے منہه سے خدا کي آواز نکلے : وما ینطق عن الهوی' ان هو الا وحی یوحی (۵۳ : ۴)

سعادت بشری کا یه پاک پیغام جسکي تبلیغ نبي امي کے سپرد هوئي ' وحی الهی کا یه فتح باب جو غار حراء کے عزلت گزین پر هوا ' خدا کا یه مقدس کلام جو بلسان عربي مبین اسکے منہه میں ڈالا گیا ' سب سے پہلے جس رات میں اسکا ظهور هوا وہ لیلة " القدر " تھي' اور لیلة القدر جس مہینے میں آئی وہ رمضان المبارک تھا :

شهر رمضان الذي انزل فیه القـــران هـــدی للنـــاس و بینـــات من الهـــدی والفرقان (بقـــر)	رمضان کا مہینه وہ ہے جس میں قرآن نازل هوا جو انسانوں کیلیے سرتا پا هدایت ہے اور جسکي تعلیم هدایت و تمیـــز اور حـــق و باطـــل کی نشاني ہے -

(انقـــلاب اعـــظـــم)

قرآن حکیم' فرقان مجید ' نور و کتاب مبین' بصائر للناس ' هدی و موعظة للمتقین ' شفاء لما في الصدور نے نازل هوتے هي تاریخ عالم کا صفحه الٹ دیا' اور کشور انسانیة کي ازسر نو تعمیر شروع کی - وہ تمام تاریکیاں جنھوں نے نور سعادت سے دنیا کو محروم کردیا تھا اور عالم ارضي یکسر شب تاریک هو رها تھا ' اس آفتاب هدایت کے طلوع هوتے هي نابود هوگئیں اور ظلمت و تاریکي کي جگه نور اور روشني کا عهد رحمت شروع هوا - اس نے کفر و وثنیت کے طوق سے انسانوں کو نجات دلائی' انساني غلامي و استبداد کي زنجیروں سے انھیں رها کیا - نیکیوں کا ایک لشکر ترتیب دیا جس نے صدیوں کي پھیلي هوئي بدیوں اور جمي هوئي گمراهیوں کو شکست دي - اور خدا کي بندگي اور پرستش کی ایک ایسي بادشاهت قائم کردي جسکے آگے دنیا کی تمام ما سوا الله طاقتیں سر نگوں هوگئیں -

قد جاء کم من الله نور و کتاب مبین - یهدي به الله من اتبع رضوانه سبل السلام و یخرجهم من الظلمات الی النور باذنه و یهدیهم الی صـــراط مستـــقیـــم (۵ : ۱۸)	بیشک الله کے طرف سے تمهارے پاس نور اور واضح و روشن کتاب آئي - الله اسکے ذریعه ان لوگوں پر سلامتي کي راهیں کھولدیتا ہے جو اسکي رضا کي متابعت کرتے هیں - وہ انھیں تاریکیوں سے نکالکر روشني میں لاتا ہے اور صراط مستقیم کي طرف انکي هدایت کرتا ہے !

(ماہ مقدس)

پس رمضان المبارک کا مہینه فی الحقیقت اس سعادت انسانیه اور هدایت امم کے ظهور کی یادگار ہے جس کا دروازہ قران حکیم کے نزول سے دنیا پر کھلا ' اور خدا اور اسکے بندوں میں هجر و حرمان کی جگه وصل و محبت کے راز و نیاز شروع هوے - یهي مهینه ہے جو اس آسمان کي سب سے بڑي برکت کے نزول کا ذریعه بنا ' اور یهي مهینه ہے جو اپنے ساتھه زمین کی سب سے بڑي سعادت لایا - اسي موسم میں خدا کی رحمتوں کي پہلے پہل بارش هوئی اور اسي عهد میں دنیا کي وہ سب سے بڑي خشک سالي ختم هوئی جو صدیوں سے کائنات روح و قلب پر چھائی هوئی تھي - هدایتوں کے موسمے اسي میں آئے ' سعادت کے قدسي اسي میں زمین پر پھیلے - خدا نے سب سے پہلے اسي مہینے میں بندوں کو پیار کیا اور بندوں نے بھي سب سے پہلے اسي ماہ میں اسکی محبت کا جام پیا - یه پاکي اور بزرگي کا وقت تھا که پاک تعلیمات کا منبع بنا ' اور عظمت و شرف کا عهد مقدس تھا که خدا کا کلام اسکے بندوں پر نازل هوا -

پس جبکه دنیا طرح طرح کی مادی یادگاروں کو منانا چاهتی تهی' تو مسلمانوں کو حکم دیا گیا که وہ اس روحانی انقلاب کی یادگار کے امانت دار بنیں' اور جس ماہ مبارک کو اپنی برکتوں اور رحمتوں کے نزول کی وجه سے خداوند نے قبول کرلیا هے' اسکی قبولیت سے انکار نه کریں - دنیا خونریزیوں کی یادگار مناتی هے لیکن یه سچے امن اور حقیقی رحمت کی یادگار هے - دنیا لڑائیوں کو یاد رکهنا چاهتی هے' یه صلح و امنیت کے ورود کی یادگار هے - دنیا نے تخت نشینوں کو سب سے بڑا سمجهکر یاد رکهنا چاها مگر یاد نه رکهه سکی - خدا نے بتلایا که سب سے بڑا انسان ایک غار نشیں تها جسکی یادگار زندہ رکهی گئی اور همیشه زندہ رهی - دنیا نے ملکوں کی فتح اور زمینوں کی تسخیر کو بڑا واقعه سمجها اور اسکی یاد میں خوشیاں منائیں' مگر همیں تعلیم دیا گیا که دلوں کی فتح اور روحوں کی تسخیر هی سب سے بڑی بات هے اور اسی کی یادگار منانی چاهیے :

ورفعنا لـــك ذکرك (٩٤ : ٤) — اور هم نے تیرے ذکر کو رفعت اور بقاے دوام عطا فرمایا !

(اسوۂ ابراهیمی و اسوۂ محمدی)

الله تعالی کا قاعدہ هے که وہ اپنے قدوسوں اور محبوبوں کے کسی فعل کو ضائع نہیں کرتا ' اور اسے مثل ایک مظهر فطرۃ کے دنیا میں همیشه کیلیے محفوظ کردیتا هے - حضرۃ خلیل الله علیه الصلوۃ والسلام نے خانه کعبه کی دیواریں چنیں' اور حضرۃ اسماعیل علیه السلام نے اس قربانگاہ کا طواف کیا - خدا کو اپنے دوستوں کی یه ادائیں کچهه اس طرح بهاگئیں که اس موقعه کی هر حرکت کو همیشه کیلیے قائم کردیا اور اسکی یادگار منانا تمام پیروان دین حنیفی پر فرض کردیا - هر سال جب حج کا موسم آتا هے تو لاکهوں انسانوں کے اندر سے اسوۂ خلیل الله جلوہ نما هوتا هے' اور ان میں سے هر متنفس وہ سب کچهه کرتا هے جو ایسے کئی هزار سال پہلے خدا کے دو دوستوں نے وهاں کیا تها - یہی معنی هیں اس بیان الہی کے که :

ووهبنا لهم من رحمتنا وجعلنا لهم لسان صدق علیا (١٩ : ١٤) — هم نے حضرت ابراهیم اور انکی ذریة جسمانی و روحانی کو اپنی رحمت میں سے بڑا حصه دیا ' اور وہ یه تها که انکے لیے ایک اعلی و اشرف ذکر خیر دنیا میں باقی رکها -

یه تو " اُسوۂ ابراهیمی " کی یادگار تهی - لیکن جب وہ آیا جسکے لیے خود ابراهیم خلیل نے خداوند کے حضور التجا کی تهی :

ربنا و ابعث فیهم رسولا منهـم یتلوا علیهـم ایاتك و یعلمهم الکتاب و الحکمة ' و یزکیهم ' انك انت العزیـــز الحکیم ! (٢ : ١٢٤) — اے پروردگار ! میری ذریة میں ایک ایسا رسول بهیج جو الله آیتیں پڑهکر سناے ' کتاب اور حکمت کی تعلیم دے ' اور دلوں اور روحوں کا تزکیه کردے' بیشک تو هی عزیز و حکیم هے !

تو دنیا کیلیے " اسوۂ محمدی " کی حقیقة الحقائق اعلی رونما هوئی ' اور هدایت و سعادت کی اور تمام حقیقتیں بے اثر هوگئیں - اس اُسوۂ عظیمه کا سب سے پہلا منظر وہ عالم ملکوتی کا استغراق و استہلاک تها' جبکه صاحب فرقان نے انسانوں کو ترک کرکے خدا کی صحبت اختیار کرلی تهی ' اور انسان کے بناے هوے گهروں کو چهوڑ کر غار حراء کے غیر مصنوع حجرے میں عزلت گزیں هوگیا تها - وہ اس عالم میں متصل بهوکها پیاسا رهتا تها اور پوری پوری راتیں جمال الہی کے نظارے میں بسر کردیتا تها - تا آنکه اس تنگ و تاریک غار کی اندهیاری میں طلیعۂ قرانی کا نور بے کیف طلوع هوا ' اور مشرقستان الوهیت سے نکلکر اسکے قلب مقدس میں غروب هوگیا :

تبارك الـــذي نـــزل الفرقــان علی عبـــدہ لیکون للعالمین نـــذیرا (٢٥ : ١) — تمام حمد و ثنا اس خدا کیلیے جسنے فرقـان اپنے بندے پر نازل کیـا - تا که وہ دنیا جہان کیلیے ڈرانے والا هو !

پس جسطرح خدا تعالی نے دین حنیفی کے اولین داعی کے اسوہ کو حیات دائمی بخشی تهی - اسی طرح اس آخری متمم و مکمل وجود کے اسوۂ حسنه کو بهی همیشه کیلیے قائم کردیا :

لقد کان لکم فی رسول اللــه اسوۃ حسنـــة — بیشک' تمهارے لیے رسول الله کے اعمال حیات میں ارتقاء انسانیة کا اعلی ترین نمونه رکها گیا هے -

وہ بهوکا پیاسا رهتا تها ' پس تمام مومنوں کو حکم دیا گیا که تم بهی ان ایام میں بهوکے پیاسے رهو' تا ان برکتوں اور رحمتوں میں سے حصه پاؤ جو نزول قرآنی کے ایام الله کیلیے مخصوص تهیں - وہ اپنا گهر بار چهوڑ کر ایک تنها گوشے میں خلوت نشیں تها ' پس ایسا هوا که هزاروں مومن و قانت روحیں ماہ مقدس میں اعتکاف کیلیے مسجد نشیں هونے لگیں اور اسطرح غار حرا کے اعتکاف کی یاد هر سال تازہ هونے لگی - وہ راتوں کو حضور الہی میں مشغول عبادت رهتا تها ' پس پیروان اسوۂ محمدیه و متبعان سنت احمدیه بهی رمضان المبارک کی راتوں میں قیام لیل کرنے لگے' اور تلاوت و سماعت قرآنی کے وسیله سے وہ تمام برکتیں ڈهونڈهنے لگے' جو اس ماہ مبارک کو اسکے نزول و صعود سے حاصل هیں !

فمـــن شهـــد منکـم الشهر فلیصـــمـــه — پس تم میں سے جو اس مهینے کو پاے ' اُسے چاهیے که روزہ رکهے -

جس طرح اسوۂ ابراهیمی کی یادگار حج کو فرض کرکے قائم رکهی گئی اور لاکهوں انسانوں کو اسوۂ ابراهیمی کا پیکر بنایا گیا ' اسی طرح اسوۂ محمدی کی بهی یه یادگار هے جو ماہ رمضان کی صورت میں قائم رکهی گئی اور جو تیرہ سو برس کے گذر جانے کے بعد بهی زندہ هے اور همیشه زندہ رهیگی !

خدا کی قائم کی هوئی یادگاریں کاغذوں' اینٹ اور پتهر کی دیواروں' اور فانی زبانوں کی روایتوں میں باقی نہیں رکهی جاتیں که یه انسانوں کے کام هیں' وہ اپنے جس بندے کو بقاے دوام کیلیے چن لیتا هے اسکی یادگار کو مجمع انسانیة کے سپرد کردیتا هے اور نوع بشری اسکی حامل بن جاتی هے' پس نه تو وہ مٹ سکتی هے اور نه کوئی اُسے مٹا سکتا هے - آج بهی کروڑوں انسان کرۂ ارض پر موجود هیں جو ماہ مقدس کے آتے هی اپنی زندگی کو بکسر بدلدیتے هیں' اور اس یادگار عظیم و قدوس کو اسطرح اپنے جسم و دل پر طاری کرلیتے هیں که اسوۂ محمدی کی روحانیت کبری کروڑوں روحوں کے اندر سے " انا لحی بالحی الذی لا یموت " (میں زندہ و باقی ذات میں فنا هوکر خود بهی همیشه کیلیے زندہ و باقی هوگیا هوں) کی صداے حقیقت سے غلغله انداز عالم و عالمیاں هوتی هے - پهر کیسی مقدس و اقدس تهی وہ بهوک' جس ایک بهوک کی یاد میں خدا نے اپنے لا تعد و لا تحصی بندوں کو بهوکا رکها ' اور کیسی پاک اور بزرگ تهی وہ ذات جسکی حیات طیبه کا کوئی فعل دوامی کیلیے نہیں چهوڑا گیا ! پس اے پیروان دین حنیفی' و اے وابستگان اسوۂ محمدی' آؤ که نــزول هدایت و سعادت کے اس انقلاب عظیم کی یادگار منائیں' اور جس طرح صاحب قران اس ذات حی و قیوم میں فنا هوگیا تها ' هم بهی اسکے اسوۂ حسنه کے اتباع میں اپنے تئیں فنا کردیں - کیونکه محض جسم کی بهوک اور پیاس سے وہ حقیقت هم پر طاری نہیں هوسکتی جب تک که روح اور دل پر بهی جسم کی طرح روزہ نه طاری هوجاے : فسبحان ذی الملك والملکوت' سبحان ذی العزۃ والعظمة والهیبة والقدرۃ والکبریاء والجبروت' سبحان الملک الحی الذی لاینام ولا یموت ' ابد ابدا ' سبوح قدوس ربنا و رب الملائکة والروح !!

الحسبة في الاسلام

(یعنی احتساب اور اسلام)

(۲)

(عموم احتساب)

بعض مذاهب کو صرف بعض چیزوں سے پرهیز بتایا گیا تھا :

فبظلم من الذین هادوا حرمنا علیهم طیبات احلت لهم - (۴ : ۱۵۸)

پس یهودیوں کے ظلم کے سبب هم نے ان پر ان پاک چیزوں کو حرام کردیا جو انکے لیے حلال تھیں -

لیکن اسلام نے تمام چھوٹی چھوٹی چیزوں تک پر حلت و حرمت کا فتوی لگایا ' اور اس احاطه کے ساتھه که نفع و ضرر کا کوئی پہلو باقی نه رها : یحل لهم الطیبات و یحرم علیهم الخبائث -

حلت و حرمت کی تفریق و تمیز محتسب کیلیے لازمی هے - کیونکه طبیب وهی هے جو اشیا کے خواص سے واقف هو - اس فرض کو اگرچه تعلیمات اسلامیه نے تمام چیزوں پر محیط کردیا تھا ' لیکن ابتدا میں طریق دعوت عام نه تھا - حجة الوداع نے احتساب کے تمام راستے کھولدیے اور دنیا نے احتساب کا کھلا هوا میدان پا لیا - پس حامل وحی آسمانی کی زبان کھلی اور زمین والوں کو مژدۂ تکمیل شریعت سنا دیا :

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا - (۵ : ۴)

آج کے دن میںنے تمهارا دین کامل کردیا ' اپنی نعمتیں تمکو بھرپور دیدیں اور تمهارے لیے اسلام کا مذهب پسند کیا !

احتساب کا یه تعلق صرف ماده کے ساتھه تھا - قوت فاعلی اب تک غیر متعین تھی - ماده کی تعمیم کے متعلق جو آیة تھی وه اوپر بارها گذر چکی - اب قوت فاعلی کی تعمیم پر نگاه ڈالو :

و المومنون و المومنات بعضهم اولیاء بعض یامرون بالمعروف و ینهون عن المنکر - (۹ : ۷۰)

مسلمان مرد اور عورت ایک دوسرے کے نیکی میں مددگار هیں - نیکی کا باهم حکم کرتے هیں اور برائی سے روکتے هیں -

دوسری جگه فرمایا :

کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنهون عن المنکر - (۳ : ۱۰۶)

تم بهترین امت هو جو دنیا میں هدایت انسانی کیلیے بھیجی گئی ' نیکی کا حکم دیتے هو اور برائی سے روکتے هو -

تم کهوگے : کیا اندھے ' لنگڑے ' لولے ' گونگے بھی محتسب هیں ؟ کیا ایک دست شل ماده عالم کو حرکت دے سکتا هے ؟ لیکن تم نے انسانی قوتوں کی غیر محدود وسعت و طاقت کو بالکل محدود کردیا - اگر هاتھه نهیں حرکت کرتے ' اگر پانوں نهیں اوٹھتے ' اگر زبان نهیں هلتی ' توکیا دل بھی حرکت نهیں کرتا ؟ کیا تم مرده هو ؟ کیا تم روشنی و تاریکی میں کچھه بھی فرق نهیں کرتے ؟ کیا شهد کی مٹھاس اور اندرائن کی کڑواهٹ تمهیں الگ الگ محسوس نهیں هوتی ؟ یعنی کیا تمکو برائی بری نهیں معلوم هوتی ؟ اگر معلوم هوتی هے تو اسی احساس خیر و شر ' معروف و منکر ' صلاح و فساد ' اور نور و ظلمت کا نام احتساب هے اور تم محتسب هو - اگر یه احساس فنا هوگیا هے تو تم مومن هی نهیں :

ولیس وراء ذلک من الایمان حبة خردل (الحدیث)

اسکے سوا ایمان رائی کے دانے کے برابر بھی نهیں !

(طرق احتساب)

دعوت احتساب کے مختلف طریقوں کے لحاظ سے بھی اسلام کو دوسرے مذاهب پر فضیلت حاصل هے - امم قدیمه میں سب سے زیاده مکمل مذهب حضرت موسی کا هے - دین و دنیا کی جھلک اس مذهب میں موجود هے - اسلیے اسلام کا مقابله اوسی سے کرنا چاهیے -

امر بالمعروف کا آخری طریقه قتال هے جو جهاد دینی کی آخری منزل هے ' لیکن دنیا کی کسی قوم نے اسلیے کبھی جهاد نهیں کیا که نیکی کو پھیلائے - حضرت موسی نے اپنی امت کو جهاد پر ابھارا تو پہلے انهوں نے یه جواب دیا :

ان فیها قوما جبارین و انا لن ندخلها حتی یخرجوا منها - (۵ : ۲۵)

اس ملک میں تو ایک نهایت سخت و جابر قوم رهتی هے - هم اسی وقت وهاں جاسکتے هیں جب وه لوگ وهاں سے نکل جائیں - اسطرح هم انکا مقابله نهیں کرینگے -

ایک مدت کے بعد آماده بھی هوے تو اس لیے نهیں که نیکی اور عدالت کا گھر آباد کرینگے ' بلکه اسلیے که همارا گھر اوجاڑ دیا گیا هے - اسے پھر بسا لینگے :

و ما لنا ان لا نقاتل فی سبیل الله و قد اخرجنا من دیارنا و ابنائنا -

هم کیوں خدا کی راه میں نه لڑیں - حالانکه هم اپنے گھر بار سے نکال دیے گئے هیں اور هماری اولاد بھی نشانۂ ظلم هوئی هے -

اسپر بھی یه حال تھا که :

فلما کتب علیهم القتال تولوا الا قلیلا منهم - (۲ : ۱۴۷)

جب انپر قتال فرض کردیا گیا تو انهوں نے اس سے اعراض کیا الا ایک تھوڑی سی تعداد جو اطاعت کیلیے طیار هوگئی -

لیکن اسلام صداے جهاد بلند کرتا هے اور تمام مدینه امنڈ آتا هے - کیا مدینه کے لوگ بھی بنی اسرائیل کی طرح گھر سے نکالے هوئے تھے ؟ کیا کوئی وسیع سلطنت انکے پیش نظر تھی ؟ اگر حضرت خالد کا نام لیتے هو تو حضرت ابوذر کو بھی نه بھولو ' اگر مهاجرین کی فهرست پر نظر ڈالتے هو تو انصار کو بھی یاد کرلو - بلا شبه مکه کے مهاجرین ظلم و ستم کا بدله لے سکتے تھے ' لیکن مدینه کے انصار کو تو قریش نے انکے گھروں سے نهیں نکالا تھا ؟ پس نیکی کی حمایت ' مظلوموں کی نصرت ' حق کے اعلان ' معروف کے اظهار ' اور باطل و فساد کے خذلان کے سوا اور انکا مقصود کیا هوسکتا تھا ؟ هاں ' انکا جهاد صرف اسلیے تھا که :

و یکون الدین کله لله

تا که دین صرف الله هی کیلیے هوجاے - (۸ : ۳۹)

جو گھر کیلیے لڑے تھے ' خدا جانے انکو گھر ملا یا نهیں ؟ لیکن هم کو یه معلوم هے که غنیمت نهیں ملی - انکو صرف اپنے بال بچوں کا رونا تھا ' وه مل گئے هونگے - لیکن ایک قوم جو اپنا گھر بار ' متاع

و اموال' اوراهل و عيال چهوڑكر حق كيليے جهاد كرتي هے' جسكے بچے يتيم هوجاتے هيں' جسكي عورتيں بيوه هوجاتي هيں' جسكا اثاث البيت برباد هوجاتا هے' ضرور هے كه خدا تعالى دل تعا و توازن كو قائم ركهے' اور اسكا معارضه غنيمت اور ملك يمين كي صورت ميں انهيں ديدے - تم اسكو غلامي كهتے هو' هم اسكو ايك قسم كي جبري تعليم كا ذريعه سمجهتے هيں - انسان اگر خود اپني خوشي سے نيك نهيں بنتا تو هم اسے جبراً نيك بنائينگے - تم غلاموں سے چاؤشي و درباني كا كام ليتے تهے' هم نے انسے خداے واحد كيليے اذان دلوائي !

ليكن اسلام ماديات پر قانع نهيں هوسكتا - اوسكو غذاے روحاني كا معارضه ملنا چاهيے- تم كهوگے كه اس سے جنت مراد هے؟ بے شبهه هے مگر تمكو اس فضل الهي كے ديكهنے كا موقع كيونكر مل سكيگا ؟ اسليے انعام روحانيت كے ساتهه انعام محسوس بهي هونا چاهيے اور وه دنيا ميں حق كي كاميابي كا ظهور هے - جس قوم كا هر فرد صداقت مجسم هے' جو دنيا ميں صرف نيكي پهيلانے كيليے آيا هے' اوسكي مجموعي قوت كبهي بهٹك نهيں سكتي - جس قوم كا هر فرد آمر بالمعروف اور ناهي عن المنكر هے' جب وه قوم باهم مل جلكر ايك چيز سے روكتي هے اور ايك چيز كي طرف لےجاتي هے' تو اسميں ايك ايسى الهى طاقت پيدا هوجاتي هے جسے كوئي قوت مسخر نهيں كر سكتى - : يد الله على الجماعة (الحديث) اجماع امت اسي كا نام هے يه شرف كسي امت كو حاصل نه هوا' كيونكه كسي امت نے فرض احتساب كو كامل طور پر ادا نهيں كيا -

(ترتيب احتساب)

ليكن كسي محتسب كو صرف اتنے هي پر قناعت نه كرليني چاهيے كه هر برائي پر كسيكا هاتهه پكڑلے' يا زبان سے اوسكا انكار كردے' يا دل سے برا سمجهه لے - بلكه احتساب ايك خاص ترتيب كا پابند هے- اوسي ترتيب سے اس مقدس فرض كو ادا كرنا چاهيے - سب سے مقدم اپنے نفس كي اصلاح هے كه :

ان النفس لامارة بالسوء (۱۳ : ۵۳)
نفس برائي كا بهت بڑا حكم دينے والا هے !

اسليے جب خود اپنے دامن ميں گرد لگي هوئي هے تو سب سے پہلے اسي كو جهاڑ لينا چاهيے' ورنه اس سے دوسروں كا گرد آلود چهره كيونكر پاك هوسكے گا ؟ الله تعالے نے دوسرے موقع پر اس سے زياده وضاحت كے ساتهه فرمايا :

قد افلح من زكاها و قد خاب من دساها (۹۲ : ۹)
وه كامياب هوا جس نے اپنے نفس كا تزكيه كيا اور وه نا مراد هوا جس نے اپني قوت خير كو برباد كرديا !

نيز عام طور پر فرمايا :

يا ايها الذين آمنوا قوا انفسكم و اهليكم نارا (۲۲ : ٦)
مسلمانوں اپنے آپكو اور اپنے اهل و عيال كو عذاب آتش سے بچاؤ !

آنحضرت صلى الله عليه و سلم كو جب تبليغ رسالت كا حكم ديا گيا تو الله تعالے نے اوسكي ترتيب يه قرار دي :

يا ايها المدثر ! قم فانذر وربك فكبر' وثيابك فطهر والرجز فاهجر (۷۴ : ۳)
اے چادر اوڑهه كر سونے والے ! اوٹهه پهر لوگوں كو ڈرا' اپنے خدا كي تكبير كهه' اپنے كپڑوں كو پاك كر' اور بتوں سے دوري اختيار كر!

اصلاح نفس كے بعد آل' اولاد' اعزه' اور اقارب كا درجه هے :

وانذر عشيرتك الاقربين (۲٦ : ۲۱۴)
اپنے اقرباء و قبيله كے لوگوں كو گمراهي و ضلالت كے نتائج سے ڈراؤ !

ان مراتب كے بعد اپني قوم هے :

و هذا كتاب انزلناه مبارك مصدق الذي بين يديه و لتنذر ام القرى و من حولها - (٦ : ۹۲)
اور يه قران كتاب الهي هے جسے هم نے نازل كيا' وه بركت دينے والي هے اور اُن كتابوں كي تصديق كرتي هے جو اس سے پہلے كي موجود هيں - اور اے پيغمبر هم نے قران اسليے اتارا تاكه تم مكه كے اور اسكے اطراف كے لوگوں كو اعمال بد كے نتيجوں سے ڈراؤ اور دين حق كي دعوة دو !

قوم كے بعد تمام دنيا :

وما ارسلناك الا كافة للناس (۳۴ : ۲۸)
اور هم نے تم كو نهيں بهيجا مگر تمام عالم انسانية كي نجات كيليے -

وما ارسلناك الا رحمة للعالمين - (۲۲ : ۱۰۷)
اور هم نے اے پيغمبر تم كو تمام جهان كيليے رحمت بنا كر بهيجا -

چنانچه حضرة داعي اسلام عليه الصلوة و السلام نے اسي ترتيب سے احتساب حق شروع كيا اِسي اسوۂ حسنه كے اندر سلسلۂ احتساب كي قدرتي ترتيب مضمر هے -

(محتسب كى شخصيت)

احتساب كا اصلى طريقه جو معتضد به كتاب و سنت هے وه يهي هے' ليكن ايك ايسا شخص بهي فرض كيا جاسكتا هے جو خود معاصي ميں منهمك هے' عزيز و اقارب كي اصلاح سے بے خبر هے' ليكن وه پبلك استيج پر آتا هے' اور تمام دنيا كو دعوت احتساب ديتا هے - وه پركار كي طرح پہلے ايك نقطه پر قدم نهيں ركهه ليتا' بلكه هوا ميں معلق هوكر پورے دائرے كے گرد گردش كرتا رهتا هے - پهر كيا اوسكا يه دعوى صحيح هے ؟ كيا اوسكي دعوت قبول كرليني چاهيے؟

علما ميں باهم اختلاف هے - ايك گروه نفي ميں جواب ديتا هے اور قرآن مجيد اوسكي تائيد كرتا هے :

اتامرون الناس بالبر و تنسون انفسكم
كيا تم لوگ دنيا كو نيكى كا حكم ديتے هو اور اپنے آپ كو بهول جاتے هو؟

دلائل عقلي بهي اوسكا ساتهه ديتے هيں :

(۱) احتساب كا مقصد يه هے كه غيروں كو مصالح كي طرف هدايت كي جاے اور مفاسد سے بچايا جاے - يه ايك احسان عظيم هے جسكو محتسب دنيا پر كرنا چاهتا هے' ليكن اپنے اوپر احسان كرنا غيروں سے مقدم هے -

(۲) اگر ايك شخص كسيكو ايك چيز سے منع كرتا هے مگر خود اوسكا مرتكب هوتا هے' تو اسكا اثر اولٹا پڑےگا وه سمجهيگا كه باوجود اس علم كے جب وه خود اس كام كو كررها هے' تو اوسكے روك ٹوك اور منع كرنے كي كوئي اصل نهيں معلوم هوتي - يقيناً وه كام بيان كرده مضرتيں نهيں ركهتا' يا ركهتا هے تو انكا ترك اسقدر ضروري نهيں كه فوراً چهوڑ ديا جاے - اگر ايسا هوتا تو معلم و ناصح سب سے پہلے چهوڑ ديتا - غرضكه بچنے كى جگه وه اور بهي اس عمل كے كرنے كا حريص هوجائيگا : الانسان حريص على ما منع -

(۳) جو شخص وعظ كهتا هے اوسكا مقصد يه هوتا هے كه اثر پڑے' ليكن جب وه خود گناهوں ميں ڈوبا هے' تو اثر كى جگه اوسكے وعظ سے اور نفرت پيدا هوگي -

(۴) اگر ايك فاسق فرض احتساب ادا كرسكتا هے' تو هم فرض كرتے هيں كه وه ايك عورت سے زنا كرتا هے' ليكن اوسي سے يه بهي كهتا هے كه نا محرم كو منهه دكهانا حرام هے - اس سے بڑهكر اور كيا حماقت هوسكتي هے ؟

(٥) سب سے زياده يه كه فرض احتساب و دعوة الى الحق ايك الهى مقصد اور ايك رباني عمل هے اور اسكے انوار و بركات

کبھي ايسي زبان کو اپنا مہبط نہيں بناسکتے جس نے سب سے پہلے خود اپنے نفس کو امر بالمعروف و نہي عن المنکر کا مخاطب نہ بنايا - ممکن ہے کہ ايسے محتسب کا وعظ چند لمحوں کيليے دوچار دلوں کو گرم کردے ليکن دلوں کے اندر سچي قبوليت اور اعمال کے اندر حقيقي تبديلي پيدا کرنے ميں وہ کبھي کامياب نہيں ہوگا - اس بارے ميں اصل اساس صرف انبياء کرام کا اُسوۂ حسنہ ہے - انکا حال يہ تھا کہ جو صدا زبان سے نکلتي تھي ' اعمال و افعال اسکا يکسر پيکر و نمونہ ہوتے تے !

(ايک ضروري نکتہ)

البتہ ايک سخت اور عالمگير غلط فہمي کا ازالہ بھي ضروري ہے جسنے بدبختي سے آج تمام مسلمانوں کے دلوں ميں گھر کرليا ہے اور جسکي وجہ سے امر بالمعروف اور احتساب عمومي و انفرادي مفقود ہے -

بلا شبہ محتسب کيليے ضروري ہے کہ وہ سب سے پہلے خود عمل صالح اختيار کرے اور اپنے نفس کے احتساب سے غافل نہو ليکن اسکے يہ معني نہيں ہيں کہ جب تک کوئي شخص تمام بديوں سے منزہ اور تمام لغزشوں سے پاک نہو جاے ' اس وقت تک امر بالمعروف کيليے زبان نہ کھولے ؟ اسلام نے احتساب ہر مسلمان پر فرض کرديا ہے اور يہ ظاہر ہے کہ ہر مسلمان ابوذر و سليمان نہيں ہوسکتا اور نہ جنيد و شبلي بن سکتا ہے - ٹھوکريں سب کو پيش آني ہيں اور نفس کا فريب اور ارادہ کے زلات بڑے ہي سخت ہيں - پس اگر احتساب کے ليے محتسب کا بہمہ وجوہ کامل و اصلح ہونا شرط سمجھا جاے تو يہ فرض کيونکر عام ہوگا اور ہر مسلمان کيونکر محتسب بنيگا ؟

بد قسمتي سے ايسا هي سمجھہ ليا گيا ہے اور اسي کا نتيجہ ہے کہ لوگ امر بالمعروف کيليے بڑے بڑے زہاد و عباد کے درجوں کے متلاشي رہتے ہيں اور کہتے ہيں کہ بھلا ہم گناہگاروں کي کيا هستي ہے کہ لوگوں کو نيکي کي دعوت ديں ! يہي سبب ہے کہ دعوۂ معروف کي صدائيں مفقود ہوگئي ہيں ' منکرات کے صلاء عام کيليے کوئي مانع نہيں ' اور ايک شخص باوجود مسلمان ہونے کے اسے جائز رکھتا ہے کہ اپنے سامنے بديوں کو ديکھے مگر منافقوں کي طرح اور گونگے شيطان کي مانند چپ ہو رہے !

حقيقت يہ ہے کہ انسان مکلف کو دو چيزوں کا حکم ديا گيا: خود گناہوں کا چھوڑ دينا ' اور دوسروں کو گناہوں کے چھوڑنے کي ترغيب دينا - يہ ضروري نہيں کہ اگر انسان ايک فرض کو ابھي پوري طرح ادا نہيں کرسکا ہے ' تو دوسرا فرض بھي ادا نہ کرے -

(شـــرائـط احتساب)

اگر تمہيں جنـگ کرنا ہے تو جنـگ سے پہلے مسلح ہوجانا چاہيے - جہل و ضلالت ' فتن و فساد ' طغيان نفس ' افساد ضمائر ' اعمال فاسدہ ' اخلاق غير مرضيہ ' بدعات و محدثات ' غرضکہ تمام منکرات کي تاريکي نے دنيا کے چہرے پر تاريک پردے ڈالديے ہيں - جنود ابليس اسي ظلمت زار ميں شبخون مار رہا ہے - تمہيں اوس سے جہاد و قتال کرنا ہے - اسليے تم کو ہتيار سنبھال لينا چاہيے -

اگرچہ يہ بالکل سچ ہے کہ :

آهن بآهن توان کرد نرم !

اسليے جو مخلوق آگ سے پيدا کي گئي ہے اوس پر شہاب ناقب هي کے گولے برسانے چاهئيں ' ليکن اپني فطرت کو ہر موقع پر محفوظ رکھنا بھي اخلاقي فتح مندي ہے ' اور وقتي منحيا بيوں پر فطرۂ اصليہ کو مقدم رکھنا چاهيے - تم کو خدا نے طين لازب سے پيدا کيا ہے - اسليے تمکو اوسکے قواء و خواص کا بہترين مظہر بننا چاهيے - احتساب کيليے علم سب سے مقدم شرط ہے - اگر ايک جاہل طبيب مريض کيليے علاج تشخيص کرتا ہے اور بعض اشياء سے پرہيز کرنے کي ہدايت کرتا ہے ليکن وہ اشياء کے خواص و تاثير کا عالم نہيں تو يقين کرو کہ وہ مريض کو ہلاک کر رہا ہے - اوسکو کيا خبر کہ مريض کو جس چيز سے روکتا ہے ' وہ شہد ہے ' اور جس شے کو استعمال کراتا ہے وہ زہر ہے ؟ يہي وجہ ہے کہ آنحضرت صلي الله عليہ وسلم نے ازدياد علم کي دعا فرمائي :

رب زدني علمـــا ! | خدايا ميرے علم ميں زيادتي کر !

ايک بار حضرت ابن عباس کو گود ميں اوٹھاکر دعا دي تھي :

اللهم تفقه في الدين ! | خدايا اوسکو دين ميں قوۂ فکر و نظر دے !

علم کے بعد وعظ و تلقين ' ارشاد و ہدايت ' دعوۃ و عمل کي باري آتي ہے - مخاطبين کي حالت مختلف ہوتي ہے - کوئي سخت کوئي نرم ' کوئي معاند کوئي جنگجو ' کوئي ضدي ' کوئي ہٹ دهرم ' کوئي عالم ' کوئي جاہل - غرض تمکو دنيا کے تمام قواے متضادہ سے مقابلہ کرنا ہے - پھر کيا تم ہر شخص سے لڑتے پھروگے ؟ نہيں تمکو نرمي اختيار کرني چاهيے !

ادفع بالتي هي احسن | بہتـرين طريقے سے مدافعت کرو (٢٣ : ٩٧)

لو کنت فظاً غليظ القلب لا انفضوا من حولـــك (٣ : ١٥٩) | اگر تم الهـڑ اور سخت هوتے تو لوگ تمہارے پاس سے بھاگ جاتے

ما کان الرفق في شي الا زانه ولا کان العنف في شي الاشانه ( ) | نرمي هي هر چيز کو زينت ديتي ہے اور سختي اسکـو بـد نما کرديتي ہے '

ان الله رفيق يحب الـرفق في الامر کلـه و يعطي مـا لايعطي علـي الـعـنــف | خدا نرم ہے اور هر چيز ميں نرمي پسند کرتا ہے - اور نرمي پر وہ کچھہ ديتا ہے جو سختي پر نہيں ديتا -

سمندر ميں طوفان آتا ہے ' موجيں بلند هوتي هيں ' پہاڑوں سے ٹکراتي ہيں اور وہ چور چور ہوجاتا ہے ' ليکن تمکو اس مثال پر مغرور ہوکر سختي کا استعمال نہيں کرنا چاہيے - تمکو پہاڑ سے ٹکر لڑانا نہيں ہے ' بلکہ شيشۂ دل ميں عکس کي طرح نيکي کو مرتسم کرنا ہے ' اسليے تمکو بجلي کي رو کي طرح چلنا چاهيے کہ کسيکو خبر نہ هو مگر دنيا کے تمام پرزے حرکت ميں آجائيں ' يہاں تک کہ دل کا شيشۂ لطيف اوس رو کو جذب کرلے !

دنيا ميں برائي مخفي طريقوں سے پھيلي ہے ' تم نے گوسالہ سامري کو نہيں ديکھا کہ کسطرح نبي اسرائيل کے دل ميں چپکے چپکے گھر کرليا تھا ؟

اشربت في قلوبهم العجل | اونکے دلوں ميں گوسالہ پلا ديا گيا (٢ : ٩٣)

پھر نيکي تو بدي سے زيادہ سريع النفوذ ہے :

انما المومنون الذين اذا ذکر الله و جلت قلـوبهم اذا تليت عليهـم آياتـه زادتهم ايمانا (٨ : ٢) | اور سچے مومن وہ هيں کہ جب الله کا ذکر کيا جاتا ہے تو اونکے دل لرز اٹھتے هيں - جب خدا کي آيتيں اون پر پڑھي جاتي هيں تو اونکے ايمان کو اور بڑھا ديتي هيں -

جو دل خود زخمي هو رہے هيں ' اونپر زخم کيوں لگاتے هو ؟ روئي کا پھاها بن جاؤ کہ زخم رسيدوں کو اسي کي ضرورت ہے -

ليکن دنيا بلکہ خود قانون فطرت اخلاق حسنہ کا قدرداں نہيں ہے - دنيا ايک بحر ظلمت خيز ہے جو خاموشي کے ساتھہ نہيں بہتا - اگر موتي کي طرح عزلت گزيني مقصود هوتي تو هم تمہيں ايک

تنگ حجرہ بنائے ' لیکن تم تو حباب کی طرح سطح دریا پر تیرنا چاهتے هو ' اسلیے موج کے تهپیڑے ناگزیر هیں - تم برق کی رو کی طرح تمام کارخانۂ دنیا میں حرکت پیدا کرنا چاهتے هو ' اسلیے تصادم ' مقاومت ' کڑک ' چمک سے دو چار هونا هي پڑیگا - تم نرمي کے ساتهه بولوگے - جواب سخت دیا جائیگا - تم جهکوگے - تمهارے سامنے سر اوٹهایا جائیگا - ایسي حالت میں کیا تم کو بهي تن جانا چاهیے ؟ اسکا جواب حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو دیدیا ہے :

و امر بالمعروف و انہ عن المنکر و اصبر علی ما اصابك - ان ذلك من عزم الامور - | نیکي کا حکم دے - بدي سے روک ' اور جو دکهه تجهکو پهونچیں اونپر صبر کر - یہ تو بڑے کٹهن کام هیں -

چنانچہ خود حضرۃ داعي اسلام علیہ السلام کو بهي فرائض رسالت کي تعلیم کے بعد حکم دیا گیا :

و لربك فاصبر (۷۴ : ۷) | اپنے خدا کیلیے صبر کر -

دوسري جگہ فرمایا :

فاصبر کما صبر اولو العزم من الرسل (۴۶ : ۳۵) | صبر کر ' جس طرح کہ تجهہ سے پہلے تمام اولوالعزم رسول کرتے آئے هیں !

پس احتساب کیلیے علم ' رفق ' صبر ' حلم ' وقار کي اشد ضرورت ہے -

(احتساب هر حال میں چاهیے)

لیکن اگر تم علم نہیں رکهتے ' اگر تم نرمی اختیار نہیں کرسکتے ' اگر تم میں حلم و صبر نہیں ہے تو کیا فرض احتساب یتیم هوکر دنیا میں کس مپرس هوجائیگا ؟ یہ سچ ہے کہ علم ایک جوهر ہے ' رفق ایک زیور ہے ' صبر ایک کوہ الماس ہے ' لیکن حسن کبهی کبهي بغیر زیور کے بهي دنیا کے سامنے نمایاں هوتا ہے - اسلیے تمکو خدع نفس میں مبتلا نہ هونا چاهیے - بلاشبہ یہ اوصاف پیدا کرو ' لیکن ان کے بغیر بهي خدا کا کام جاري رکها جاسکتا ہے -

برائي هر حال میں برائي ہے ' نیکي هر حال میں نیکي ہے - اسلیے ایک کا متانا اور ایک کو قائم رکهنا هر حال میں فرض ہے - کارخانۂ احتساب کبهی معطل نہیں رہ سکتا -

غور کرو ' تین صورتیں تمهارے سامنے هیں :

(۱) عدم احتساب کا ضرر کبهي ان اوصاف کے فقدان کے ضرر سے زیادہ هوگا ' جو شرائط ضروریہ احتساب هیں -

(۲) کبهي برابر -

(۳) کبهي کم -

پہلي دونوں صورتیں زیادہ عام و متداول هیں ' اسلیے باوجود ان اوصاف کے هونے کے احتساب کا کام جاري رکهنا چاهیے - البتہ تیسري صورت میں زبان حق گو اور دست عمل خواہ کو روک لینا چاهیے - پهر بهي دل کي حرکت لازمي ہے ' اور ایمان کا با بالفاظ دیگر حیات روحی کا آخري درجہ یهي ہے -

اب تمکو معلوم هوگیا هوگا کہ کفر خاموش ہے مگر ایمان غلغلہ انداز - باطل ساکت ہے ' مگر حق سور انگیز - ضلالت جمود میں ہے مگر هدایت حرکت کا نام ہے - حرکت هي میں برکت ہے اسلیے ایک مسلمان کبهي خاموش اور ساکن نہیں رہ سکتا :

قال النبي (صلعم) اصدق الاسماء حارث و همام - | آپ نے فرمایا : سچا نام حارث (کمي کرنے والا) اور همام (قصد کرنے والا ہے)

علم النباتات کا ایک جدید صفحہ

روح نباتات اور احساس

(مسٹر بوس کا اکتشاف جدید)

هم نے گذشتہ سے پیوستہ اشاعت میں پروفیسر جے - سي - بوس کي تقریب کرتے هوے وعدہ کیا تها کہ هم انکي اکتشافات و تحقیقات کو اردو زبان کے حلقۂ علمي تک پهنچانے کي کوشش کرینگے - آج اس سلسلۂ مضمون کی طرف متوجہ هوتے هیں :

تم بارها باغ گئے هوگے ' گهانس کے مخملیں فرش پر آزادانہ بیٹهے هوگے ' چمن کی سرخ روشوں پر گلگشت تفرج کي هوگي ' پهولوں سے دامن بهر بهر کے لطف گلباري اٹهایا هوگا ' لیکن اس چمن طرازي و گلستان فرمائي میں یہ خیال شاید کبهی نہ آیا هوگا کہ هم جس وجود پر اپني عشرت جوئیوں کي لاابالانہ مشقیں کررہے هیں ' خود اسپر کیا گزرهي ہے ؟

مگر آج علم کچهہ اور کہتا ہے !

کیا نباتات میں بهی احساس ہے اور کیا اسکے پاس بهي وسائل حس یعني اعصاب هیں ؟

(وظائف عصبیہ)

اسکے جواب سے پہلے هم یہ بتادینا چاهتے هیں کہ اعصاب کا وظیفۂ اصلی کیا ہے ؟

عصب کا اصلی کام یہ ہے کہ هر هیجان excitement جو اسکے کسي حصے میں پیدا هو ' اسے وہ جسم کے دوسرے حصے تک پهنچادے -

اعصاب نہایت چهوٹے چهوٹے ریشوں سے مرکب هیں جنکو انگریزي میں Fiber اور عربي میں خیط کہتے هیں - خیوط اسکي جمع ہے - جب جسم کے کسي حصے میں هیجان پیدا هوتا ہے تو اسکے معنے یہ هیں کہ اس مقام کے خیوط میں ایک حرکت پیدا هوگئي ہے - یهي حرکت برقی رو کی طرح آگے دوڑتی ہے ' اور جسطرح کہ برقی تار کے ایک سرے کي حرکت بسرعت تمام دوسرے سرے تک آجاتی ہے ' اسیطرح هر ریشہ اپنے بعد کے ریشے کو حرکت دیتا هوا چلا جاتا ہے - یہاں تک کہ یہ حرکت مرکز اعصاب یعنی دماغ تک پهنچ جاتی ہے - ان تمام سلسلوں کا منبع اور مخزن تاثرات دماغ ہے - اقلیم جسم پر اسکي سلطنت انهیں اعصاب کي بدولت قائم ہے !

مثلاً تم نے گلاب کا ایک پهول دیکها - اب سونچو کہ کیونکر دیکها اور اسمیں کون سے فزیو لوجیکل (وظائف الاعضاء) اعمال انجام پائے ؟

جب تم نے آنکهیں کهولیں تو شعاعیں شبکیہ (۱) پر پڑیں اور ان شعاعوں کی وجہ سے شبکیہ میں ایک هیجان سا پیدا هوا - اسکے بعد اعصاب کا فعل شروع هوا - اعصاب بصارۃ نے اس حرکت کو لے لیا ' اور بطریق مذکورۂ بالا دماغ تک پهنچا دیا -

---

(۱) یہ آنکهہ کا ایک پردہ ہے جسمیں نہایت باریک باریک رنگونکا جال هوتا ہے - یهي وہ پردہ ہے جو شے مرئي کا عکس قبول کرتا ہے - انگریزي میں اسے Retina کہتے هیں -

اس سلسلے میں ایک امر اور بھي قابل ذکر ہے - اگرچہ ہیجان کے دماغ تک پہنچا دینے کے بعد عصب کا کام ختم ہوجاتا ہے ' مگر یہ ہیجان خود ختم نہیں ہوجاتا بلکہ عضلات کي طرف بھي منتقل ہوسکتا ہے اور اس صورت میں متقلص (سکڑنے والے) عضلات میں ایک قسم کا جھٹکا پیدا ہوجاتا ہے -

(ایک عجیب تجربہ)

یہ صرف قیاس اور نظریہ ہي نہیں ہے بلکہ علماء وظائف الاعضاء نے اس کا مشاہدہ کرا دیا ہے -

یہ لوگ مینڈک کي سرین سے ایک عضلہ اسطرح کاٹ لیتے ہیں کہ جو اعصاب اسکے ساتھ کٹتے ہیں ' وہ عضلہ کے ساتھ ملے رہتے ہیں - پھر ان میں سے کسي ایک عصب کے ایک سرے پر برقي رو یا کسي دوسرے میکانیکي طریقہ سے (یعني آلات کے ذریعہ سے) تحریک پیدا کرتے ہیں - اس تحریک کا ہیجان فوراً ایک سرے سے دوڑ کے دوسرے سرے تک چلا جاتا ہے اور وہاں سے عضلہ میں منتقل ہوتا ہے - عضلہ میں تحریک ہوتے ہي ایک جھٹکا سا لگتا ہے جو دیکھنے والے کو صاف نظر آجاتا ہے !

شاید کسي کو یہ خیال ہو کہ جب یہ عضلہ اور عصب جسم سے قطع کرکے علحدہ کرلیے گئے تو وہ زندہ نہ رہے ہونگے ' اسلیے جو تجارب مقطوع عضلات و اعصاب پر کیے جاتے ہیں اُن پر ایک زندہ جسم کي حالت کو قیاس کرنا صحیح نہ ہوگا -

مگر ایسا خیال کرنا اصول علمي سے بے خبري کا نتیجہ ہوگا - بعض دوائیں ایسي ہیں کہ اگر انکو کسي سیال شے میں حل کردیا جائے اور اس محلول (Solution) میں کٹے ہوے اعضاء کو رکھا جائے تو وہ کئي کئي گھنٹے تک زندہ رہسکتے ہیں - اور ڈاکٹر کارل کا تو یہ بیان ہے کہ انکے پاس بعض بعض خلایا اس طرح کے صناعي محلول میں کئي کئي دن تک زندہ رہے ہیں -

(روح نباتاتي کا ابتدائي منظر)

غالباً اب یہ ذہن نشین ہوگیا ہوگا کہ اعصاب کا وظیفہ اصلي کیا ہے ؟

اس تفصیل سے ہمارا منشا اس نکتہ کو واضح کرنا تھا کہ نباتات میں اعصاب کے وجود کا جب دعوا کیا جاے تو اسکا یہ مطلب نہیں

(۱) مینڈک کا کٹا ہوا حصۂ جسم جسکے تجربہ کا ذکر مضمون میں آیا ہے - اور ممو سا کے درخت کے عضلات -

اوپر مینڈک کا زیریں حصۂ مقطوع ہے - اسمیں جو خطوط نظر آتے ہیں یہي عضلات ہیں جو ہیجان اور تنبہ کو دماغ تک پہنچاتے ہیں - انکي شناخت کیلیے انگریزي کا حرف N بنا دیا گیا ہے -

اسکے نیچے ممو سا کي شاخ ہے - شاخ کے اندر خطوط دکھلائے ہیں - یہي خطوط بمنزلۂ عضلات کے ہیں جو ہر اثر و ہیجان کو پل وي نس تک پہنچا دیتے ہیں (دیکھو N) - اس تصویر میں یہ دونوں چیزیں سکون کي حالت میں دکھلائي ہیں -

(۲) لیکن نیچے کي تصویر ہیجان اور تنبہ کي حالت کو پیش نظر کرتي ہے - مینڈک کا وہي مقطوع حصہ ہیجان اور اہتزاز کي حالت میں ہے - اسي طرح ممو سا کي پتیاں بھي سکڑ کے جھک گئي ہیں - دونوں کے اندر خطوط انکے نسج و عضلات ہیں -

قرار دینا چاہیے کہ درختوں میں بھي کوئي ایسي شے موجود ہے جو اپني ساخت اور مایۂ خمیر میں بعینہ حیواني عصب کے مانند ہے ' بلکہ یوں سمجھنا چاہیے کہ درختوں میں بھي بعض ایسے ریشے موجود ہیں جو بعینہ وہي کام کرتے ہیں جو جسم حیواني میں اعصاب کا کام ہے -

Mimosa (ممو سا) ایک ذکي الحس اور سریع التاثیر درخت ہے جسے ٹھیٹ اردو میں چھوئي موئي کہنا چاہیے - اسکي ذکاوت حس کي یہ حالت ہے کہ ہاتھ لگتے ہي کسي شرمگیں و حیا سرشت دوشیزہ لڑکي کي طرح اسکي پتیاں کمھلا کے جھک جاتي ہیں -

ممو سا میں مس کرنے سے جو ہیجان پیدا ہوتا ہے وہ بھي قریباً اسي طرح مس کردہ مقام سے مرکز تک منتقل ہوتا ہے جسطرح کہ حیوانات کے مس کردہ عضو سے دماغ تک پہنچتا ہے -

مثلاً آپنے ایک پتي کو چھوا - بمجرد لمس ایک قسم کا ہیجان پیدا ہوگا جو کہربا کي سرعت کے ساتھ اس عضو تک پہنچ جائیگا جسکو عضو حرکت پذیر (Motile organ) کہتے ہیں - ممو سا میں یہ عضو پتیوں کے جوڑ کے پاس ہوتا ہے - اسي کے پاس پل وي نس (Pulvinus) نامي ایک عضو نباتاتي ہوتا ہے جسکي خاصیت یہ ہے کہ ہیجان کي حالت میں عضلات کي طرح اسمیں بھي تقلص و انقباض (کھنچنا اور سکڑنا) ہوتا ہے - جب ہیجان اس عضو حرکت پذیر تک پہنچتا ہے ' تو اس سے منتقل ہوکے پل وي نس میں آتا ہے اور سمٹنے لگتا ہے - اسکے سمٹتے ہي مینڈک کے عضلۂ مقطوع کي طرح اسمیں بھي ایک جھٹکا لگتا ہے - یہي جھٹکا ہے جو دفعتاً پتیوں کے کمھلا کے گرجانے کي شکل میں ہم کو نظر آتا ہے -

ہم اوپر بیان کر آئے ہیں کہ حیوانات میں نقل ہیجان کا اصلي ذریعہ وہ ریشے یا خیوط ہیں جن سے اعصاب مرکب ہوتے ہیں - نباتات میں بھي ایک قسم کے ریشے ہوتے ہیں جنکو انگریزي میں (Tissue) اور عربي میں نسیج کہتے ہیں - یہي ریشے ہیں جو ہیجان کو منتقل کرتے ہیں - ممو سا میں یہ ریشے تنے یا شاخ میں ہوتے ہیں اور اسطرح چسپاں ہوتے ہیں کہ بمشکل علحدہ ہوسکتے ہیں - البتہ فرن (Fern) میں نہایت آساني سے علحدہ ہوجاتے ہیں -

مکتـــوب آستـــانـــهٔ علیـــه

سالنامـهٔ جمعیـهٔ هـلال احمـر قسطنطنیه

اور

ارسـالیـات مـالیـهٔ هنـــد

جنرل سکریٹری هلال احمر قسطنطنیه کا مراسله

بخدمت ادیب اریب و فاضل لبیب مولانا ابو الکلام آزاد متعنا الله ببقاه -

پس از ستایش آں فاضل محترم عرض مي شود که نامهٔ نامي مورخهٔ ۱۱ - جون رسیده - مطالعه شد - از مضمون مکتوب آگاهي حاصل گشت - چندی است که در مطبوعات هندوستان پارهٔ مقالات و بیاناتی دیده مي شود که جمله متعلق مناقشات اعانهٔ - چندهٔ - هلال احمر میباشد - مي تواں گفت که تمام ایں قیل و قالها را وقع و صحتی درکار نیست - چه که سالنامهٔ هلال احمر که موجب ایں همه گفتگوها گشته ' عبارت از راپورت هائی است که دو سال قبل طبع و انتشار یافته ' و هنوز اسمآء خیلی از اعانه دهندگان در آں کتاب درج و اشاعهٔ نیافته است که در سالنامهٔ آیندهٔ متعلقهٔ سالهای ۱۳۲۹ و ۱۳۳۰ دیده و یافته خواهد شد -

دیگر آنکه مبالغی که در سالنامه محرر و مندرج است ' عبارت از مبالغی میباشد که از راه راست بدون توسط و مداخلهٔ کسی و منبعی ' یکسره بادارهٔ مرکز عمومي جمعیت هلال احمر قسطنطنیه واصل و اخذ و قبض گردیده - دریں شکی نیست که بسیاری مبالغ دیگر نیز که بواسطهٔ اشخاص و منابع متعدده فرستاده شده است هنوز داخل سالنامهٔ مذکوره نگردیده است - یکی دیگر آنست که مبالغی بدون اینکه نام هلال احمر از طرف اعانت دهنده و فرستنده ذکر شود ' بنام صدارت عظمی رسیده ' و ایشاں آں مبلغ را طوری که صلاح دیده اند برای صرف مجروحین و غزاة رأساً بوزارت جنگ تسلیم و سپرده فرموده اند که در دفترخانهٔ وزارت مذکوره مضبوط و مقید میباشد ' و بجاے لازم خود خرج و مصروف رسیده است -

پس چناں مناسب است که مطبوعات محلیهٔ هند تا هنگام انتشار سالنامهٔ آینده دم از مناقشات و مطاعنات و بدگوئي و اتهام همدیگر بربسته ' مترصد و منتظر استقبال باشند - آنگاه سلیم از سقیم و غث از سمین معلوم و آشکار خواهد گشت -

در ختام ایں نامه از گفتن چند جمله ناگزیر هستیم که آں ایں است : برادران محترم ما مسلمانان هندوستان یقین کنند و مطمئن باشند که تمام مبالغ مرسوله که بنام اعانهٔ هلال احمر فرستاده اند - خود شان کاملاً بایں جمعیت انسانیت پرور رسیده و یک فلس آں حیف و حیاف نشده ' و تماماً صرف عازیان و مجروحان در اثناء جنگ شده - و ازیں روے ملت نجیبهٔ عثمانیه و دولت علیه از همهٔ مدد کنندگان کمال منت و شکرگذاري را داشته و هیچ وقت نیکي و خوبیهاے آں برادران نیکنام را فراموش نخواهند نمود -

بدیں وسیلهٔ حسنه تقدیم احترامات فائقه نموده موفقیت جنابعالی را در کافهٔ امور خواهانم - والسلام

کاتب عمومي هلال احمر عثماني در قسطنطنیه :

دوقتور عدنان

(تـرجمـــه)

گذارش ہے که آپکا خـط مورخـه ۱۱ - جون پهونچا اور مطالب مندرجه سے آگاهي هوئی -

کچهه عرصے سے هندوستان کے اخبارات میں چند ایسے بیانات و مضامین دیکهے جاتے هیں جو تمام تر چندهٔ هلال احمر کے جهگڑوں کے متعلق هیں - لیکن اس تمام قیل و قال میں کسي طرحکي واقعیت و صحت نہیں ہے - اسلیے که هلال احمر قسطنطنیه کي رپورٹ جو ان مناقشات کا موجب هوئي ہے ' اب سے دو سال قبل طبع هوئي ' اور بہت سے روپیه بهیجنے والوں کے نام اسمیں درج نه هوسکے - وه ۱۳۲۹ اور ۱۳۳۰ کي رپورٹ میں درج هونگے جو شائع هونے والي ہے -

دوسري بات یه ہے که رپورٹ میں جو رقمیں درج کي گئي هیں ' وہ صرف وهي رقوم هیں جو براہ راست و بغیر توسط ' اور بلا کسي درمیاني شخص کے وسیله اور کسي دفتر کے دخل کے ' یکسر دفتر انجمن هـلال احمر قسطنطنیه میں پهنچیں اور وصول کي گئیں - اسمیں شک نہیں که انکے علاوہ آور بهي بہت سا روپیه دیگر اشخاص اور دفاتر کے واسطه سے بهیجا گیا ہے که هنوز رپورٹ میں درج نہیں کیا گیا ہے - ایسا بهي هوا ہے که بعض رقوم انجمن هلال احمر کي جگه وزیر اعظم کے نام بهیجی گئیں اور انهوں نے جس طرح مناسب سمجها مجروحین جنگ کی اعانت کیلیے براہ راست وزارت جنگ کے سپرد کردیا اور حکم دیا که دفتر وزارت میں درج کیا جاے ' اور وہ بهي اپنے مقصد خاص میں یعنی مجروحین جنـگ کي اعانت میں خرچ و صرف کیا گیا -

پس مناسب ہے که هندوستان کے اخبارات اپنے جهگـڑوں کو اور باهمدگر طعن و قدح کو اور اتہام و بدگوئي کے سلسلے کو دوسري رپورٹ کي اشاعت تـک بند کردیں اور اسکي اشاعت کا انتظار کریں - اس وقت حقیقت ظاهر هوجائیگي اور کهرے کهوٹے میں تمیز کي جا سکیگي -

خط کے خاتمه میں چند جملے زر اعانـۀ کے خرچ و تصرف کي نسبت کهدینا ضـروري سمجهتا هوں - همـارے محتـرم بهائی یعنی مسلمانان هند یقین کریں اور مطمئن رهیں که تمام روپیه جو انهوں نے هلال احمر فنڈ کیلیے بهیجا ہے ' وہ سب کا سب انجمن کو وصول هوچکا ہے اور ایک پیسه بهی اس میں سے ضائع یا نذر خیانت نہیں هوا - اور تمام تر صرف عازیان مجروح کي تیمار و اعانت میں خرچ کیا گیا - ملۃ عثمانیه اور نیز دولۃ علیه تمام مدد کرنے والوں اور زر اعانت بهیجنے والوں کي کمال درجه ممنون و شکر گذار ہے اور کبهی بهی هندوستان کے نیک نام بهائیوں کي اس سچي نیکي اور حمیت کو فراموش نہیں کرسکتي -

اس تقریب مراسلۃ کے موقعه پر احترامات فائقه کا تحفه پیش کرتے هوے ' جناب عالي کے تمام امور و مقاصد کي کامیابي کي دعا مانگتا هوں - والسـلام -

جنرل سکریٹري انجمن هلال احمر قسطنطنیه :

ڈاکـٹـر عـدنـان

مدارس اسلامیہ

باز گو از نجد و از یاران نجد !

ندوہ کا جدید دستور العمل

آندھیاں چل چکیں، گرد اُڑ چکی، فضا غبار آلود ہوکر صاف ہوگئی، دروغ بیانی، اتہامات، انتقامی جذبات کا زمانہ گذر چکا - اب وقت آگیا ہے کہ قوم اس اصلی راز تک پہنچ سکے کہ ندوہ کیا کررہا ہے، اور قبول اصلاح کی آمادگی جو اسنے ظاہر کی ہے، وہ کہاں تک واقعی ہے؟ اصلاحی مطالبات میں سے کارکن اشخاص نے صرف دستور العمل کی ترمیم منظور کی ہے اور جدید دستور العمل طیار کرکے شائع کردیا ہے - اسلیے هم مختلف پہلوؤں سے اسپر نظر ڈالتے ہیں - ندوہ کے مفاسد هم بیان کرچکے ہیں پس اصلاح کا وهی قدم صحیح هوگا جو اُن دونوں قسموں کے مفاسد کو دور کرے -

سب سے پہلا امر یہ ہے کہ دستو العمل کے شروع میں کوئی تمہید نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ ترمیم کی کیا ضرورت تھی اور نمایاں طور پرکن خاص امور کی شکایت تھی جن کو جنکو جدید دستور العمل میں رفع کردیا گیا ہے؟ اس سے بڑھکر یہ کہ دستور العمل میں لکھا ہے کہ قدیم دستور العمل جہاں تک کہ اس دستور العمل کے خلاف نہ ہو، قایم رهیگا - مگر اس دستور العمل کے ساتھ قدیم دستور العمل شائع نہیں کیا گیا ہے، اسلیے عام پبلک اور اخبارات وغیرہ کو معلوم نہیں ہوسکتا کہ موجودہ قواعد کے ساتھ اور کیا کیا قواعد ہیں، اور وہ کہاں تک صحیح یا غلط ہیں؟

اسی ابہام اور عدم انکشاف حالت کا اثر یہ ہے کہ دستور العمل کو شائع ہوئے هفتوں گذرگئے، لیکن کوئی اخبار اسپر کچھہ نہ لکھہ سکا - اتنی فرصت کسکو ہے کہ تمام دستور العمل پڑھے، قدیم اور جدید کا موازنہ کرے، اور پھر انتقاد اور جرح و تعدیل کرے؟

(۱)

لیکن پیشتر اسکے کہ ترمیم شدہ دستور العمل پر بحث کی جاے، اس سوال پر غور کرنا چاهیے کہ موجودہ کمیٹی ندوہ قاعدہ کی رو سے کوئی با ضابطہ کمیٹی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہے تو وہ خود قائم رهکر ترمیم و تغیر کی مجاز ہے یا نہیں؟

جدید دستور العمل میں قواعد کی دفعہ اول یہ ہے کہ " قواعد و ضوابط هذا کا نفاذ اس تاریخ سے ہوگا جب کہ جب اراکین انتظامی موجودہ ندوۃ العلماء اسکو مجلس انتظامی سے منظور کریں "

لیکن اصلاحی گروہ کا سب سے پہلا مطالبہ یہ ہے کہ دستورالعمل نافذہ کی رو سے موجودہ ارکان انتظامی، ارکان انتظامی هی نہیں ہیں - اور ندوہ کی کوئی جائز منیجنگ کمیٹی موجود هی نہیں ہے -

اس بنا پر سب سے پہلے یہی مسئلہ طے هونا چاهیے - کیونکہ دستورالعمل کی دیگر دفعات تمامتر اسی ایک مسئلہ پر مبنی ہیں -

ندوہ کا سب سے پہلا دستور العمل تقریباً ۶ - ۷ برس تک نافذ رہا پھر منسوخ کرکے نیا دستور العمل مرتب کیا گیا جو اسوقت تک جاری ہے - ان دستور العملوں میں ندوہ کی انتظامی کمیٹی کی ترکیب یہ ہے کہ اسکے ممبر صرف دو برس کے لیے منتخب ہوتے ہیں - ان کی مدت کے انقضاء کے بعد جدید انتخاب ہوتا ہے - ممبروں کی تعداد دونو دستور العملوں کی رو سے ۳۵ یا ۳۶ تھی -

لیکن ندوہ کی جدید عمارت کا جب سنگ بنیاد رکھا گیا تو ایک جلسہ خاص کیا گیا، اور اس میں دفعۂ دستور العمل میں یہ ترمیم کردی گئی کہ ممبروں کی تعداد ۳۶ سے بڑھاکر ۵۱ کردی جاے، اور پھر اسی جلسہ میں فوراً ۱۵ ممبر انتخاب بھی کرلیے گئے - یہ کارروائی بغیر اسکے کی گئی کہ کوئی ایجنڈا شائع کیا جاتا اور باہر کے ارکان سے راے طلب کی جاتی - چونکہ یہ کارروائی تمام تر خلاف ضابطہ تھی اسلیے یہ جدید ممبر بالکل خلاف ضابطہ ہیں اور حقیقت میں ان کا کوئی قانونی وجود نہیں ہے - لیکن اسوقت سے اب تک یہ زاید شدہ تعداد موجود ہے، اور کثرت آرا کے بنا پر جسقدر فیصلے ہوے ہیں، ان میں زیادہ تر، انہی کی تعداد نے کام دیا ہے - یہ بے ضابطگی کا پہلا اساس الامور ہے -

لیکن خیر اسکو بھی جانے دیجیے - اس سے آگے بڑھجانے کے بعد بھی ندوہ کی کوئی جائز منیجنگ کمیٹی نہیں ملتی -

* * *

دستور العمل کی رو سے ارکان انتظامی کا انتخاب جلسہ خاص کا کام ہے (دیکھو دفعہ ۳۲) جلسہ خاص میں ارکان کا نصاب ۱۵ رکھا گیا ہے - ارکان انتظامیہ کا پچھلا انتخاب جو جولائی سنہ ۱۹۱۳ع میں ہوا، وہ بھی بالکل بے ضابطہ تھا، اور ندوہ کی کمیٹی بالکل شکست هوچکی تھی -

تفصیل اسکی یہ ہے کہ جولائی سنہ ۱۹۱ ع سے دو مہینے پہلے ۴۲ ارکان انتظامیہ کی مدت ممبری گذرچکی تھی اور وہ ممبری سے خارج ہوچکے تھے - پس اُن کو ووٹ دینے کا کوئی حق نہ تھا - صرف ۹ نمبر باقی رہ گئے تھے جو ووٹ دینے کے مجاز تھے - لیکن چونکہ دستور العمل دفعہ ۳۳ کی رو سے جلسہ خاص میں ۱۵ ارکان کی موجودگی ضرور ہے - اسلیے یہ جلسۂ خاص قانوناً بالکل بے ضابطہ اور بے اثر تھا -

اگر یہ کہا جاے کہ جلسہ خاص میں جو ارکان مشروط ہیں اس سے ارکان عام مراد ہیں تو انکے لیے بھی حسب دفعہ ۵ دستور العمل یہ ضرور ہے کہ جلسہ انتظامیہ نے اُن کا انتخاب کیا ہو، لیکن ارکان عام کا انتخاب کسی جلسہ انتظامیہ میں نہیں ہوا -

غرض جولائی سنہ ۱۹۱۳ع سے پہلے ندوہ کی کمیٹی کے صرف ۹ ممبر باقی رہ گئے تھے اور وہ جلسہ خاص کرنے کے مجاز نہ تھے (کیونکہ اسکے لیے ۱۵ کی تعداد درکار ہے) ایک سال کے گذرنے پر ان میں سے بھی کئی کی مدت ممبری ختم ہوگئی، اور اب قاعدہ کی رو سے یہ تعداد ۷ سے بھی کم ہے -

اسلیے ندوہ کا کوئی جلسہ منعقد نہیں ہوسکتا کیونکہ جلسہ خاص جو جدید ممبر انتخاب کرسکتا ہے، اسکے لیے ۱۵ ارکان کی تعداد ضروری ہے، اور مجلس انتظامی کیلیے بھی کم از کم ۷ - لازمی ہیں، لیکن اس وقت با قاعدہ ممبروں کی تعداد ۸ - بھی کم ہے

پس دنیا کو تعجب اور حیرت سے سننا چاهیے کہ قانوناً ندوہ کا اس وقت وجود هی نہیں ہے، محض ایک بے قاعدہ اجتماع ہے جو ندوہ کو چلا رہا ہے - اسلیے سب سے پہلا کام یہ ہونا چاهیے کہ ندوہ کا ممبروں کا انتخاب بالکل نئے سرے سے عمل میں آے اور از سر نو اسکا نظام درست ہو - جب تک یہ مرحلہ طے نہوگا، اُس وقت تک ندوہ کی تمام کارروائیاں حتی کہ اصلاح دستور العمل بھی محض بے قاعدہ اور بے معنی ہونگی - اگر یہ بیان صحیح نہیں ہے تو ارکان ندوہ کو اس کی تصحیح کردینی چاهیے -

مسئلۂ البانیا

جنرل دي ویر کا بیان

یورپ کو دوسري قوموں کي ملي عصبیت کی مذمت و هجو کرتے کرتے اب خود اپنے تعصب و تنگ دلي سے بھي شرم آنے لگي ھے - اگرچہ تعصب اسکے رگ و پے میں جاري و ساري ھے ' مگر جب کبھی اسکے منظر عام پر آنے کا موقع پیش آتا ھے تو وہ همیشه اسکے چہرہ پر فریب و خدع کا نقاب ڈالکر آتا ھے -

البانیا کا اسلامي حکومت سے محروم هونا یورپ کے مسیحي تعصب اور دیرینہ سازش کا نتیجہ ھے ' تاهم یورپ نے اسکي وجه یه بیان کی که اولاً تو اصولاً هر قوم کو اپنے اوپر خود حکومت کرني چاهیے - ثانیا چونکه ترک یہاں امن و نظام قائم نہیں کرسکتے - اسلیے یه سرزمین همیشه کشت و خون اور جنگ و جدل کے عذاب میں گرفتار رهتي ھے - پس ترکوں کو نکالدینا چاهیے -

وجہ اول کہاں تک صحیح ھے ؟ اسکا اندازہ شہزادہ ویڈ کے جبریه تقرر ' پھر فرار ' اهل البانیا کے خروج ' اور یورپ کے نامرادانہ تغافل و سکوت سے هوگیا هوگا - اور دوسرے سبب کا اندازہ جنرل دي ویر کے بیان سے هوسکتا ھے جو البانیا کی ڈچ جندرمه کے افسر اعلی هیں -

وہ آجکل اپنے وطن واپس آئے هوے هیں - به حالات انهوں نے هوالینڈ دي گزیٹ کے مراسله نگار سے بیان کیے هیں -

انهوں نے کہا که " البانیا کی سرزمین سازشوں اور چالاکیوں کي سرزمین ھے - وهاں هر قبیله اپنے همسایه قبیله کے اور هر معزز آدمی اپنے معزز همسایه کے خلاف سازش میں شب و روز مشغول رهتا ھے - جس شے سے پراگندہ حالي بد سے بدتر هوگئي ھے ' وہ یه ھے که خارجي نفوذ و اثر باهم بر سر کشاکش هیں - سچ یه ھے که جس شخص نے البانیا بچشم خود نہیں دیکھا ھے اسکے لیے یہ اندازہ کرنا که یه سازشیں کسقدر غیر متناهي هیں اور ان سے حکمراں جماعت کے فرائض میں کس درجه اشکال و دقت پیدا هوتي ھے ؟ محال نہیں تو محال سے دوسرے درجه پر ضرور ھے "

اسکے بعد جنرل موصوف نے بتلایا که جب وہ البانیا پہنچے هیں تو وهاں کے مناسب حال جندرمه (جنگی پولیس) کي ترتیب کے لیے کس طرح انهوں نے اس وسیع ملک کا ایک طویل دورہ کیا ؟ اور کیا کیا حالات پیش آے ؟ اسکے بعد انهوں نے کہا :

" لیکن همارے دورہ سے واپس آتے هي بین القومي کمیشن کے قبضے نے همیں مجبور کیا که هم فوراً ایک طاقت تیار کردیں جو یونان سے ان مقامات کو خالي کرائے جن پر وہ اسوقت قابض تھا -

یه همارے مشکلات کا آغاز تھا - اب ذرا سونچیے که یه لوگ کس قسم کے هیں ؟ کامل فوضویت (انارکي) کے علاوہ کسي دوسري حالت سے نا آشنائے محض هیں - " وطنیت " " ارض پدري " ان الفاظ کا تصور بھی انکے ذهن میں نہیں - ان میں نه تو تربیت ھے اور نه وابستگي ' نه وفاداري کا احساس ھے اور نه انجام اندیشي و فرق مراتب کا خیال - وہ افسر کو بھي بالکل اسیطرح بے باکي سے گولی مار دینگے جسطرح وہ ایک باغی کو مار دیتے هیں -

(۱) پرنس ویڈ مع اپنی بیوي اور شیر خوار بچے کے جسکو یورپ کي حریة و مساوات کے عفریت نے البانیا کی غالب اسلامی آبادي پر مسلط کرنا چاھا -

(۲) لیکن البانیا کے فریب خوردہ اور بد بخت قبائل بالاخر هشیار هوے اور پکار اٹھے که " همیں اس نصراني حریة و عدالة کی جگه پھر ترکوں کا ظلم واپس دلادو ! " عام خروج اور بد امنی پھیل گئی - بالاخر پرنس ویڈ کو جسے پادشاهوں کا تاج پہنایا گیا تھا ' چوروں اور مجرموں کي طرح بھاگنا پڑا - دیکھو ! وہ پوشیدہ ایک کشتي پر سوار هو رها ھے جو اسے ایک جنگی جہاز میں پہنچا دیگی -

(۳) اب یورپ حیران ھے - اور مسئلۂ البانیا کیلیے ایک غیر رسمي کانفرنس منعقد کي گئی ھے -

" یہ لوگ تھے جنھیں بھرتی کرکے یونان کے مقابلہ کے لیے جنوب کی طرف بھیجنا تھا " !

" اسکا یہ قدرتی نتیجہ نکلا کہ تمام وقت ' روپیہ ' اور محنت ان پر صرف ہوگئی ' اور البانیا کے دوسرے حصوں میں پاے عمل لنگڑا نے لگا "

" مصیبت بالاے مصیبت ' ویلونا پر بعض ترکی افسروں کا حملہ ' ترانا اور البیسن میں اندیشہ ناک اجتماع افواج ' اسد پاشا کی مشکلات ' اور سب سے آخر مگر سب سے بڑھکر موجودہ بغاوت ! "

اس اعتذاری تمہید کے بعد انھوں نے تچ مشن کی مشکلات اور تا ہنوز ناکامی کی داستان چھیڑی اور بتلایا کہ انکا سارا وقت دسائس کی برھمزنی ' اشخاص کے انتخاب ' انکی تربیت ' اور انھیں مرکزی وابستگی و اتحاد کے رنگ میں رنگ دینے میں صرف ہوتا رہا - ان کوششوں کے نتائج کا ذکر کرتے ہوے انھوں نے کہا کہ جب تک ہمارے تمام افسر ' جو اسوقت اطراف و جوانب میں پراگندہ ہیں ' کسی ایک مرکز پر مجتمع نہ ہو جائیں ' اسوقت تک ہمیں یہ نہیں نظر آسکتا کہ کتنی ترقی ہوچکی ہے ؟

دروزہ میں اہل البانیا کا اجتماع اور " یا مسلمان حکمراں یا دوبارہ ترکونکی حکومت " کا نعرہ ! !

بین القومی قبضہ کیا ہوگا ؟

جنرل موصوف نے کہا کہ یہ ایک بہت بڑا مشکل مسئلہ ہے - یقیناً بعض ماہرین سیاست کا خیال ہے کہ یہی آخرین حل ہے ' مگر چونکہ یہ ایک خالص سیاسی سوال ہے اسلیے جواب دینا میرا کام نہیں -

جب اسد پاشا کے متعلق پوچھا گیا ' تو پہلے تو انھوں نے نہایت احتیاط اور احساس مسئولیت کے ساتھہ کہا کہ " صاف دلائل ملنا مشکل تھے " لیکن اسکے بعد کچھہ کچھہ احتیاط کی بندشیں ڈھیلی کردیں ' اور ایک قیاس مرکب غیر ماموں پر بیٹھکے وہاں پہنچگئے جہاں آج تمام یورپ مصروف گلگشت ہے "

قطب جنوبی

غالبا یاد ہوگا کہ ہم نے الہلال (جلد چہارم) میں سر ارنسٹ شیکلٹن کی سرگردگی میں ایک نئی مہم کے جانے کی اطلاع دی تھی ' جو قطب جنوبی کے مسئلہ کو انتہا تک پہنچا دینے کی کوشش کریگی -

چنانچہ سر شیکلٹن تجربہ کے طور پانچ آدمیوں کے ہمراہ ناروے کی طرف گئے - اس مختصر اور آزمایشی سفر سے وہ حال ہی میں واپس آے ہیں - خود شیکلٹن اور انکے رفقاء کے چہروں پر سفر کے جو آثار نظر آتے ہیں ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ اثناء سفر میں انھیں کیسے کیسے مصائب و شدائد کا مقابلہ کرنا پڑا ہے ؟

ایک اخبار کا نامہ نگار ان سے ملنے گیا تھا - اس نے جب سفر کے حالات و نتائج کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے کہا :

" میں اپنے تجربہ کے نتائج سے خوش ہوں - قطب جنوبی کے متعلق یہ پہلا کام ہے جو ان حالات میں کیا گیا ہے - ہمارے امتحان نے یہ واضح کردیا ہے کہ ہماری تیاریوں کا رخ صحیح ہے - ہم اپنی کمزوریوں کو معلوم کرنے گئے تھے جو ہمیں معلوم ہوگئیں ' اور اب ہم انکا انسداد کردینگے - ہمارے ساز و سامان میں موٹرکار اور خیمے دو سب سے زیادہ کامیاب چیزیں ثابت ہوئی ہیں - یہ دونوں چیزیں آیندہ تجارب میں اور زیادہ کامیاب ثابت ہونگی -

در اصل ہم نے تمام فصلوں میں کام کیا ' اور جہاں تک ممکن ہوا بحر انطراطیک کے سخت و خطرناک حالات میں کیا !

منجملہ شدید واقعات کے ایک یہ واقعہ قابل ذکر ہے کہ ایک بہت ہی ڈھالو اتار پر سے گزرتے وقت موٹر سیلج (موٹر کی طاقت سے برف پر چلنے والی گاڑی) الٹ گئی - مگر غنیمت ہے کہ کسی شخص کو نقصان نہیں پہنچا - سطح کی حالت نے جہاں جہاں اجازت دی ہماری جماعت نے گاڑیاں خوب کھینچیں ' مگر عموماً یہاں کی سطح انطراطیک کی سطح سے زیادہ نرم ہے - جو سطحیں اسوقت تک تجربے میں آچکی ہیں ' ان میں سب سے بہتر متوسط درجہ کی انطراطیکی سطح کو سمجھنا چاہیے -

غذا تھیلوں کے بدلے ٹین کے بکسوں میں رکھی گئی تھی جو ان تھیلوں سے زیادہ ہلکے اور ہاتھہ میں رکھنے کے قابل تھے - لوگوں کو کھانا تین وقت یعنی صبح ' دوپہر اور شام کو ملتا تھا - پینے کے لیے صرف چاے یا دودہ تھا "

سر شیکلٹن

سر شیکلٹن کا یہ سفر محض ایک آزمایشی سفر تھا - وہ چاہتے تھے کہ نئے سامانوں کا تجربہ کر دیکھیں کہ ان سے کس قدر مدد ملتی ہے - اب تک اس سفر میں برفستانی کتوں کی گاڑیوں سے کام لیا جاتا تھا مگر اس آزمایش نے ثابت کر دیا ہے کہ موٹرکار سے اس مہم میں بہت مدد ملسکتی ہے -

الاعتصاب فـي الاسـلام

از مولانا عبـد السـلام نـدوي

(۲)

(تنقيـسم دوم)

(کيا اسٹرائک صرف تجارت پيشه گروه هي کرسکتا هے ؟)

تصريحات متذکرۂ بالا سے اگرچه ثابت هوگيا هے که اسٹرائک تجارتي تعلقات رکھنے والوں کے ساتهه مخصوص نهيں هے ' ليکن ايک معترض کهه سکتا هے که طلباء کي مخصوص حالت تمام دنيا سے مختلف هے اور وه انکو اسٹرائک کي اجازت نهيں ديتي - اس بنا پر سب سے مقدم سوال يه هے که اوستاد و شاگرد کے تعلقات اسٹرائک کے متحمل هوسکتے هيں يا نهيں ؟

اسلام کے نظام تعليم ميں ابتدا سے ليکر آجتک جو تغيرات و انقلابات هوے هيں' انکي تاريخ اگرچه نهايت دلچسپ هے ليکن يه مضمون اسکي گنجايش نهيں رکھتا' اجمالاً صرف يه بيان کردينا کافي هوگا که صحابه کرام بلکه تابعين کے زمانه تک تعليم پر اجرت لينا سخت ننگ و عار بلکه گناه خيال کيا جاتا تها ' اور محدثين نے مدت تک اس روش کو قائم رکھا - چنانچه ايک محدث کي آنکهه ميں آشوب تها - ايک طالب العلم نے سرمه پيش کرنا چاها ' انهوں نے صاف انکار کرديا که علم حديث اس ظاهري معاوضه کا بهي متحمل نهيں هو سکتا حالانکه يه معاوضه نه تها - (۱)

ايک مرتبه حضرة حسن بصري نے بازار ميں کپڑا خريدنا چاها - بزاز نے کہا که " آپ کو اس قيمت پر ديتا هوں ورنه دوسرے کو هرگز نديتا " چونکه اس رعايت کا سبب صرف يه تها که وه بهت بڑے محدث تهے ' اسليے بظاهر يه تخفيف ' علم حديث کا معاوضه تهي ' ليکن يه غير محسوس معاوضه بهي انکو اس قدر شاق گذرا که پهر تمام عمر خريد و فروخت کيليے بازار نه گئے (۲) -

محدثين ميں اگر کوئي ماهوار وظيفه ليتا بهي تها تو اوسکو طلباء پر صرف کرديتا تها (۳) بعض محدثين خود طلباء کو مالي اعانت ديتے تهے (۴) اس استغناء و قناعت کا يه اثر تها که علماء کو سلاطين کا مطلق خوف نه تها (۵) بلکه اسکے برعکس خود شاهزادے محدثين سے ڈرتے تهے (۶) بعض محدثين علانيه سلاطين کو گالياں ديديتے تهے (۷) يه استغناء صرف مال و دولت تک هي محدود نه تها' بلکه علماء کو عزت ' شهرت ' اور جاه طلبي سے بهي سخت نفرت تهي - امام اعمش کا بيان هے که هم نے ابراهيم کو مجبور کيا که وه مسجد ميں ستون کے پاس بيٹهه کر درس ديں - چونکه اس ذريعه سے گويا اپنے آپ کو نماياں کرنا تها - اسليے اونهوں نے انکار کرديا - حارث بن قيس جعفي کا يه حال تها که جب ايک يا دو آدمي اون سے درس حديث حاصل کرتے تهے تو وه بيٹهے رهتے تهے ' ليکن جب مجمع هوجاتا تها تو شهرت و جاه طلبي کے خوف سے اوٹهه جاتے تهے - ربيع کے پاس جب طلباء حاضر هوتے تهے تو کهتے تهے که خدا تمهارے شر سے بچاے (۱) -

تذکرة الحفاظ وغيره ميں اس قسم کے واقعات بکثرت منقول هيں ' ليکن اس موقعه پر هم محدثين کے فضائل و مناقب کا باب باندهنا نهيں چاهتے' بلکه اس تفصيل کا مقصد يه هے که جب تک يه نظام تعليم قائم تها ' طلباء و اساتذه کے تعلقات ميں اسٹرائک کي گنجايش نهيں رهتي تهي' کيونکه اسٹرائک کا مقصد (جيسا که اوپر گذر چکا) يه هوتا هے که تمدني فوائد و منافع سے دوسرے گروه کو محروم کرديا جاے - ليکن اس نظام تعليم ميں اساتذه کو طلبا کے ذريعه سے کوئي ذاتي فائده حاصل نه تها - مال و دولت سے وه بيزار تهے' جاه و شهرت سے انکو نفرت تهي ' خود بعض محدثين طلباء کو مالي مدد ديتے تهے' ايسي حالت ميں اسٹرائک انکو کس فائده سے محروم کرسکتي تهي ؟ بلکه اسکا اثر خود طلباء پر نهايت مضر پڑسکتا تها - اخلاقي حيثيت سے اس بے نيازي اور بے نفسي کا طلباء پر جو اثر پڑتا تها وه کسي قسم کي سرکشي کي اجازت نهيں ديسکتا تها - ليکن تاريخ اسلام کے يه ايام بيض جب گذر گئے تو دفعةً نظام تعليم ميں انقلاب پيدا هوا اور اوس نے شاگرد و اوستاد کے علمي تعلقات کو مبدل به تجارت کرديا - علماء کو ماهوار تنخواهيں ملنے لگيں' بيش قرار وظائف مقرر کيے گئے - اور اس انقلاب نے رفته رفته انهيں حرص و طمع کا خوگر بنا ديا' جس نے اون کے وقار کو دفعةً بالکل مٹا ديا -

علامه ابن خلدون نے مقدمه تاريخ ميں روايات کي تنقيد کا ايک خاص اصول يه قائم کيا هے که " تاريخي روايات ميں زمانے کے تغيرات کو نظر انداز کردينا سخت غلطيوں کا باعث هوا کرتا هے " چنانچه لکهتے هيں :

ومن الغلط الخفي في التاريخ ' الذهول عن تبدل الاحوال في الامم والاجيال بتبدل الاعصار ومرور الايام وهو داء دوي شديد الخفاء اذ لا يقع الا بعد احقاب متطاولة فلا يكاد يتفطن له الا الآحاد من اهل الخليقة

تاريخ ميں ايک مخفي غلطي يه هے که تغيرات زمانه سے قوموں ميں جو تغير هوتا هے اوسکو بهلا ديا جاتا هے' اور يه سخت مرض هے جو نهايت مخفي طور پر پيدا هوتا هے کيونکه اوسکا ظهور ايک زمانه ممتد کے بعد هوتا هے اسليے اوسکو صرف چند مخصوص افراد سمجهتے هيں -

علامۂ موصوف نے اس کليه کے جزئيات کي جو تشريحي مثاليں دي هيں' اون ميں ايک مثال تعليم کا مسئله بهي هے - جس سے اس انقلاب کي حقيقت اور اوسکا عملي اثر اچهي طرح واضح هوسکتا هے ' اسليے هم اوسکا خلاصه درج کرتے هيں :

" اسي قبيل سے يه واقعه بهي هے جسکو حجاج کے متعلق مورخين نے بيان کيا هے که اوسکا باپ معلم تها ' حالانکه اس زمانه

(۱) تذکرة الحفاظ جلد ۱ - ص ۳۶۳
(۲) مسند دارمي صفحه ۷۵
(۳) تذکرة الحفاظ جلد ۴ - ص ۱۶۱
(۴) تذکرة الحفاظ جلد ۴ - ص ۲۵۰
(۵) تذکرة الحفاظ جلد ۱ - ص ۳۴۳
(۶) تذکرة الحفاظ جلد ۱ - ص ۱۸۹
(۷) تذکرة الحفاظ جلد ۱ - ص ۲۹۵

(۱) دارمي صفحه ۷۱

میں تعلیم معاش کا ذریعه هے جو عصبیت کي عزت سے بمراحل دور هے' اور معلم ضعیف اور مسکین شخص سمجها جاتا هے جسکو کوئي خاندانی عزت حاصل نہیں هوتي - اس بنا پر بہت سے ذلیل اهل پیشه اسکے ذریعه سے وہ مناصب حاصل کرنا چاهتے هیں' جسکے وہ اهل نہیں هیں - اونکو حرص و طمع کہاں سے کہاں پهینک دیتي هے' اکثر سر رشته امید اونکے هاتهه سے چهوٹ جاتا هے وہ هلاکت کے گڑهے میں گر پڑتے هیں اور وہ غریب یه نہیں جانتے که اونکے لیے یه مناصب محالات سے هیں اور وہ صرف پیشه ور لوگ هیں - لیکن تعلیم کا ابتداے اسلام میں یه حال نه تها - وہ کوئي پیشه نه تهي' صرف شارع کي باتوں کا دوسروں تک پهونچانا' اور اون باتوں کي جن سے لوگ ناواقف هیں تبلیغ کرنا' تعلیم کا حقیقي مفهوم تها - اس لیے خانداني معزز لوگ جو دین کي حفاظت کے ذمه دار تهے' وهي قران و حدیث کي تعلیم بهي دیتے تهے - بحیثیت تبلیغ نه بحیثیت پیشه' کیونکه وهي اونکي منزل کتاب تهي' اوسي سے اونکو هدایت ملی تهي' اوسي کا نام اسلام تها' اوسیکے لیے اونهوں نے جنگ کی تهي' اور اوسي نے اونکو دوسري قوموں سے ممتاز کر دیا تها - اسلیے وہ اوسکي تبلیغ کے حریص تهے - اونکا غرور' اونکي حمیت اس راہ میں خلل انداز نہیں هوتي تهي - چنانچه انحضرت نے وفود عرب کے ساتهه کبار صحابه کو خود حدود اسلام کي تعلیم کیلیے بهیجا تها' اور عشرہ مبشرہ کوبهی یه خدمت تفویض هوئي تهي - ان مثالوں سے اسکي تصدیق هوتي هے - لیکن جب اسلام کو استحکام حاصل هو گیا' اور دوسري قومیں اوسکے حلقے میں داخل هوئیں اور کثرت وقائع سے استنباط احکام کي ضرورت هوئي' تو اسکے لیے ایک قانون کا محتاج هونا پڑا جو غلطي سے محفوظ رکهے - اب علم ایک ملکه کا نام هوگیا' جسکے لیے تعلیم ضروري تهي' اسلیے وہ ایک پیشه بن گئي جیسا که اوسکا ذکر تعلیم و تعلم کي فصل میں آئگا - چنانچه معزز لوگ امور سلطنت کے انجام دینے میں مشغول هوگئے' اور اونکے علاوہ دوسرے لوگ تعلیم دینے لگے - اب وہ ایک پیشه بن گئي اور امراء کو اس سے شرم معلوم هونے لگي' اور وہ غربا کیلیے مخصوص هوگئي' اور معزز لوگوں نے اوسکو حقیر سمجهه لیا - حجاج بن یوسف کا باپ شرفاے ثقیف میں تها' اور عرب کي عصبیت اور قریش کے مقابله کا جو شرف قبیله ثقیف کو حاصل تها وہ مخفي نہیں - وہ قران مجید کي تعلیم اوس حیثیت سے نہیں دیتا تها جو اس زمانے میں بطور ذریعه معاش کے رائج هے - بلکه اوس طریقه پر جو ابتداء اسلام میں جاري تها" (مقدمه تاریخ - ص - ۲۹) -

اس بنا پر علماء کي ذلت و نظام تعلیم کي بے اثري کي یه نوبت پهونچي که معلمین کے معائب میں حدیثیں وضع کیگئیں :

شرارکم معلموکم اقلهـــم رحمـــة علی الیتیـــم و اغلظهم علی المسکین-	سب سے برے تمهارے معلم هیں' جو یتیموں پر بہت کم رحم کرتے هیں' اور غرباء کیلیے سب سے زیادہ سخت هیں (کیونکه وہ تنخواہ نہیں دیتے) -
لاتستشیر والحاکة و المعلمین فان الله سلبهم عقولهم و نزع البرکة من اکسابهم (موضوعات شوکاني ص : ۹۱)	جولاهوں اور مدرسوں سے مشورہ نه کیا کرو کیونکه خدا نے اونکی عقل سلب کرلي اور اونکي کمائي سے برکت کو اوٹها لیا -

لیکن با اینهمه طلباء پر اثر و اقتدار کا قائم رکهنا ضرور تها' اسلیے خود علماء نے اپنے فضائل میں حدیثیں وضع کیں -

لا حسد و لا ملق الا فی طلب العلم (تعقبات السیوطي علی موضوعات ابن جوزي ص ۴۸)	حسد اور چاپلوسي صـــرف علـــم هي میں هے -
حضور مجلس عالم افضل من صلوة الف رکعة -	عالم کي مجلس میں حاضر هونا هزار رکعت نماز سے افضل هے -
مداد العلماء افضل من دماء الشهداء	علماء کي روشنائي شهیدوں کے خون سے افضل هے -
علمـــاء امتـــي کانبیـــاء بني اسرائیل -	میري امت کے علماء مثل انبیاء بني اسرائیل کے هیں -
من جالس عالما فکانما جالس نبیا (موضوعات ملا علي قاري - ص ۴۲ ' ۵۷ ' ۸۲)	جو شخص کسي عالم کے ساتهه بیٹها وہ گویا کسي نبي کے ساتهه بیٹها -

نظام تعلیم کا یهي انقلاب اب تک قائم هے' بلکه امتداد زمانه سے اور بهي ابتر هوگیا هے - اب همکو غور کرنا چاهیے که یه نظام تعلیم اسٹرائک کا متحمل هوسکتا هے یا نہیں ؟ خوب غور کرو' اساتذہ کا ذریعه معاش صرف طلباء هیں - مدارس کا چندہ صرف طلباء کي کثرت کي بناپر وصول کیا جاتا هے' علماء کا کوئي وقار نہیں' اونکا طلباء پر کوئي احسان نہیں' با اینهمه هر مدرس تعظیم و وقار کا متمني هے - هر طالب العلم جانتا هے که اساتذہ اجرۃ درس لیتے هیں' اس بنا پر اگر تمام طلباء متفقه طور پر مدرسه سے علحدگي اختیار کرلیں تو اساتذہ کا بهترین ذریعه معاش هاتهه سے جاتا رهے' چندہ کے مدارس دفعة برباد هوجائیں' مدرسین کا فرضي وقار و عزت خاک میں مل جاے' اب هم تسلیم کرلیتے هیں که اسٹرائک صرف تجارت پیشه اصحاب کا حق هے - لیکن سوال یه هے که خود همارا نظام تعلیم تجارتي اصول پر قائم هے یا نہیں ؟ اگر هے اور قطعاً هے تو وہ اسٹرایک کي گنجائش کیوں نہیں رکهتا ؟ یورپ کي تعلیم گاهوں میں اگر اسٹرائک نہیں هوتي تو اُسکي وجه صرف یه هے که یورپ کا نظام تعلیم تجارتي اصول پر قائم نہیں هے' مدرسین کو تنخواهیں ملتي هیں' لیکن اُونکي حیثیت هندوستان سے مختلف هے - اگر همارا نظام تعلیم ایک هفته کے لیے بهي وهاں قائم کردیا جاے تو تمام یورپ میں دفعتاً هنگامه برپا هو جاے - هندوستان کے انگریزي مدارس پهر بهي غنیمت هیں' لیکن - مدارس عربیه کی حالت نا گفته به هے -

همارا قدیم نظام تعلیم بهي اخلاقي اصول پر قائم تها اور اب اس اصول کو ڈسپلن کے پردے میں بجبر قائم رکها جاتا هے' لیکن اس حقیقت کو فرا موش نہیں کرنا چاهیے که قدیم نظام تعلیم کو خود اخلاق هي نے قائم کیا تها - اور جبر قانون کي حفاظت کرسکتا هے' لیکن اخلاق کا محافظ خود اخلاق هي هوسکتا هے - اس بنا پر اگر هم اپنے نظام تعلیم کو اخلاقي اصول پر چلانا چاهتے هیں' تو هم کو سب سے پہلے اساتذہ کے اخلاق و عادات کي نگهداشت کرني چاهیے' اور اگر هم ایسا نہیں کرتے تو هم کو اعلان کردینا چاهیے که همارا نظام تعلیم اخلاق کے بجاے ایک اور قانون کے زیر اثر هے' اور وہ قانون اسٹرائک کی اجازت نہیں دیتا - اس اعلان کے بعد هم بهي تعلیمي اسٹرائک کو ناجائز تسلیم کرلینگے - لیکن هم اسکو بهي تسلیم کرلیتے هیں که همارا نظام تعلیم خالص اخلاقي اصول پر قائم هے' اساتذہ مفت تعلیم دیتے هیں' طلباء کو اساتذہ کي طرف سے وظائف ملتے هیں' طلباء و اساتذہ کے درمیان خالص علمی تعلقات قائم هیں لیکن سوال یه هے که علمي تعلقات میں بهي اختلاف' نفرت' بلکه عداوت غرض تمام اسباب اسٹرائک کا احتمال هے یا نہیں ؟ جو طلباء قاعدہ بغدادي اور پرائمر پڑهتے هیں وہ بے شبهه اساتذہ پر کوئي اعتراض نہیں کرسکتے' لیکن ایک بي - اے کا طالب العلم پروفیسروں سے کیوں نہیں اختلاف کرسکتا ؟ چند طلباء ایک عالم سے شمس با زغه کا درس حاصل کرتے هیں' اونکو اس سے تسکین نہیں هوتی' اور اونکو اسکا صحیح احساس بهي هے' پهر وہ اوس عالم کے حلقه درس سے علحدہ هوکر اپني تعلیم کا دوسرا بهتر انتظام کیوں نہیں کرسکتے ؟ اور اگر اونکے نزدیک اسٹرائک کے ذریعه سے یه انتظام هوسکتا هے تو اونکو کون سي چیز اسٹرائک سے روک سکتي هے ؟

کیا اسٹرائک کے عدم جواز پر کوئي شرعي دلیل قائم ہے ؟ حضرت موسیٰ علیه السلام نے بغرض تحصیل علوم حضرت خضر علیه السلام کے ساتھه به الحاح و منت سفر کرنے کي اجازت چاهي' اعتراض و اختلاف نه کرنے کا باهم معاهده بهي هوگیا ' لیکن حضرت موسی علیه السلام نے اون سے هرجگه اختلاف کیا - یہاں تک که اونکو ناگواري کے ساتھه حضرت خضر علیه السلام کي رفاقت سے الگ هونا پڑا - اس قصه کي تفسیر میں امام رازي نے نہایت نکته سنجي کے ساتھه طلباء و اساتذه کے اختلاف کا فطرتي اصول بتا دیا هے' چونکه اس سے همارے بیان کي تائید هوتي هے' اسلیے هم اس موقع پر امام رازي کی تقریر کا خلاصه درج کرتے هیں -

" جاننا چاهیے که طالب العلموں کي دو قسمیں هیں' ایک وه طالب العلم هے جو بالکل علم نہیں رکھتا - وه بحث و مباحثه کا خوگر نہیں هوتا ' اعتراض کرنے کي اوسکو عادت نہیں هوتي - دوسرا وه طالب العلم هے جس نے بہت سے علوم حاصل کرلیے هیں ' دلیل قائم کرنے اور اعتراضات کرنے کا عادي هے - پهر وه اپنے سے کامل تر انسان سے تعلق پیدا کرتا هے تا که درجه کمال کو پہونچ جاے ' اس دوسري صورت میں تعلیم حاصل کرنا نہایت دشوار هے' کیونکه جب ایسا طالب علم کوئي ایسی چیز دیکھتا هے یا کوئي ایسا کلام سنتا هے' جو اوسکو بظاهر ناپسندیده معلوم هوتا هے - لیکن در حقیقت صحیح اور ٹهیک هوتا هے تو یه طالب العلم چونکه بحث مباحثه' مجادله و مناظره کا خوگر هوتا هے اور اوس شے کي ظاهري ناپسندیدگي اور اپنے عدم کمال کی بنا پر اوسکي حقیقت سے واقف نہیں هوتا ' اسلیے نزاع ' بحث او ر اعتراض کي جراءت کر بیٹھتا هے' اور اس اعتراض کا سننا اوستاد ماهر فن پر گراں گذرتا هے ' جب اس قسم کا واقعه دو تین مرتبه پیش آ جاتا هے' تو اوستاد و شاگرد میں سخت نفرت پیدا هو جاتي هے - خضر علیه السلام نے حضرت موسی سے یه کہکر " که تم صبر کی طاقت نه رکھوگے " اس طرف اشاره کیا تها که تم بحث و مباحثه کے خوگر هو چکے هو (اسلیے اعتراض کروگے) اور اپنے اس قول سے " که تم او جس چیز کي حقیقت معلوم نہیں اوس پر کیونکر صبر کرسکتے هو "

یه اشاره کیا تها که آپ حقایق اشیاء کے عالم نہیں' اور هم بیان کرچکے هیں که جب یه دونوں باتیں جمع هوجاتي هیں تو سکوت مشکل اور تعلیم دشوار هو جاتي هے اور آخر کار اوستاد و شاگرد میں نفرت و بغض پیدا هوکر قطع تعلق هو جاتا هے -

(تفسیر کبیر جلد ۵ - ص - ۷۴۱)

اگر حضرت موسی علیه السلام نے باوجود معاهده کے خضر علیه السلام پر اعتراضات کیے اور ناگواري کی یه نوبت پہونچي که اونکا ساتھه چھوڑنا پڑا ' تو همارے طلبا کو اسٹرائک کرنے پر کیوں لعن و طعن کیا جاتا هے ؟ کیا اونهوں نے بهي اساتذه کے ساتھه کوئي معاهده کیا هے ؟

• یه یاد رکھنا چاهیے نه مقدمه دائر کرنے کیلیے مدعی کا صرف یه اعتقاد کافی هے که وه حق پر هے وه اسکا ذمه دار نہیں هے که قانون بهی اسکي تائید کریگا یا نہیں ؟ ورنه اگر یه ذمه داري بهی اُس پر عائد کر دي جاے ' تو مدعي مدعي نرهے گا ' بلکه جج هو جائیگا -

(لها بقیة صا لحة)

خریــــداران الهـــلال سے التمـــاس

نیاز مند ایک یتیم اور بالکل غریب لڑکا هے والد کو فوت هوے دس سال کامل گذر گئے - نه کوئي هماري جائداد هے اور نه کوئي بیروني آمدنی ' باوجود ان سب باتوں کے مجهے اخبار بیني کا اسقدر شوق هے که تحریر نہیں کر سکتا - بالخصوص جناب کے اخبار الهلال کو جس شوق سے میں پڑهتا هوں اور جناب کی تحریر پر جس طرح شیدا هوں اسے کیا عرض کروں؟ پہلے تو جناب کا اخبار مجهے دیکھنے کو مل جاتا تها ' لیکن اب عرصه تین چار ماه سے محروم هوں - میري تعلیم اسوقت عربی میں کافیه اور اردو و انگریزي میں میٹرک تک هے اگر کوئي صاحب دل بزرگ مجهه غریب یتیم کے حال پر نظر توجه فرما کر في سبیل الله اخبار جاري فرمادیں تو عند الله ماجور اور عند الناس مشکور هونگے -

فقیر حافظ محمد شریف طالب علم معرفت مولوی محمد عبد الطیف صاحب امام مسجد حضرت شاه - متصل ڈاک خانه - از کہروڑ پکا - ضلع ملتان

إن الله مع الصابرين

حضرت مولانا ! نمبر ۴ کهولتے هي مضمون " مسئله قیام الهـــلال " نظر پڑا -

آخر خدا خدا کرکے مهر سکوت ٹوٹي - جب تک تمام مضمون نه پڑھ لیا - بے حد بے چیني رهي - کبهي یه خیال هوا که الهلال (خدا نخواسته) بند هو جائیگا - کبهی یه تذبذب که ماهوار نکلیگا - کبهی یه که کاغذ کم درجه کا لگا یا جائیگا - قصه مختصر یه که ایک خیال آتا تها اور ایک جاتا تها - آخر کار یه پڑهکر که الهلال هفته وار قائم رهیگا - تمام امیدیں بر آئیں - فالحمد لله علی ذالک -

اِس کو جناب کا لکها هوا تصور کروں یا یه کهوں که خاکسار کي هی تجویز کو شرف قبولیت بخشا گیا - احقر کا جو مضمون نمبر ایک میں نکلا هے - اُسمیں " ایک پیسه کا کارڈ ڈالکر خریداري سے سبکدوش هوجائیں " کا مطلب بهی یهي تها که دیکھوں کون آزمایش میں کامیاب هوتا هے ؟ تاهم صاف صاف لکهنا مناسب نه سمجها - خیر یه تو جمله معترضه تها - اصل مطلب یه هے - که اِسی میں قارئین کرام کے لیے آزمائش هے - اگر وه اس آزمایش میں پورے اُترے - تو آینده مقاصد کے پورا هو جانے کي امید هے - اور اگر نہیں تو میري طرف سے الهلال چاهے جاري رهے یا بند هو جائے - یکساں حال هے -

احمد علي از مکلوڈ گنج روڈ — بهاولپور

خـــدام کعبه

جناب خان بهادر سید جعفر حسین صاحب ریٹائرڈ اگزیکیٹو انجنیر یونائیٹڈ پرونس جنکو آري گیشن ورکس (آبپاشي) کے کاموںمیں ۳۲ سال کا تجربه هے - آپ انجمن خدام کعبه کو آئنده جنوري سنه ۱۹۱۵ میں اپني خدمات سپرد فرماتے هیں که حجاز کا ملاحظه فرمائینگے اور زبیده کنال (نہر) کا ملاحظه فرما کر اپني رپورٹ پیش کرینگے جس سے مکه معظمه میں آب رساني میں ترقي هو -

حکمت بالغـہ ! حکمت بالغہ !

مولوي احمد مکرم صاحب عباسي چريا کوٹي نے ايک نہايت مفيد سلسلہ جـديد تصنيفات و تاليفات کا قائم کيا ہے - مولوي صاحب کا مقصود يہ ہے کہ قـران مجيد کے کـلام الہي ہونے کے متعلق آجتـک جس قدر دلائل قائم کيے گئے ہيں اُن سب کو ايک جگہہ مرتب و مدون کرديا جاے - اس سلسلہ کي ايک کتاب موسوم بہ حکمۃ بالغـہ تين جلدوں ميں چھپ کر تيار ہو چکي ہے -

پہلي جلد کے چار حصے ہيں - پہلے حصے ميں قران مجيد کي پوري تاريخ ہے جو اتقان في علوم القران علامۂ سيوطي کے ايک بڑے حصہ کا خلاصہ ہے - دوسرے حصہ ميں تواتر قرآن کي بحث ہے ' اس ميں ثابت کيا گيا ہے کہ قرآن مجيد جو آنحضرت صلعم پر نازل ہوا تھا ' وہ بغير کسي تحريف يا کمي بيشي کے ويسا ہي موجود ہے ' جيسا کہ نزول کے وقت تھا ' اور يہ مسئلہ کل فرقہاے اسلامي کا مسلمہ ہے - تيسرے حصہ ميں قرآن کے اسماء و صفات کے نہايت مبسوط مباحث ہيں - جن ميں ضمناً بہت سے علمي مضامين پر معرکۃ الارا بحثيں ہيں - چوتھے حصے سے اصل کتاب شروع ہوتي ہے - اس ميں چند مقدمات اور قرآن مجيد کي ايک سو پيشين گوئياں ہيں جو پوري ہو چکي ہيں - پيشين گوئيوں کے ضمن ميں علم کلام کے بہت سے مسائل حل کئے گئے ہيں ' اور فلسفۂ جديدہ جو نئے اعتراضات قرآن مجيد اور اسلام پر کرتا ہے ان پر تفصيلي بحث کي گئي ہے -

دوسري جلد ايـک مقدمہ اور دو بابوں پر مشتمل ہے - مقدمہ ميں نبوت کي مکمل اور نہايت محققانہ تعريف کي گئي ہے - آنحضـرت صلعم کي نبوت سے بحث کـرتے ہوے آيۃ خاتم النبيين کي عالمانہ تفسير کي ہے - پہلے باب ميں رسول عربي صلعم کي ان معرکۃ الارا پيشين گوئيوں کو مرتب کيا ہے ' جو کتب احاديث کي تدوين کے بعد پوري ہوئي ہيں ' اور اب تـک پوري ہوتي جاتي ہيں - دوسـرے باب ميں ان پيشين گوئيوں کو لکھا ہے ' جو تدوين کتب احاديث سے پہلے ہو چکي ہيں - اس باب سے آنحضرت صلعم کي صداقت پوري طور سے ثابت ہوتي ہے -

تيسري جلد - اس جلد ميں فاضل مصنف نے عقل و نقل اور علماے يورپ کے مستند اقوال سے ثابت کيا ہے کہ آنحضرت صلعم امي تھے ' اور آپ کو لکھنا پڑھنا کچھہ نہيں آتا تھا - قرآن مجيد کے کـلام الہي ہونے کي نو عقلي دليليں لکھي ہيں - يہ عظيم الشان کتاب ايسے پر آشوب زمانـہ ميں جب کہ ہر طـرف سے مذہب اسلام پر نکتہ چيني ہو رہي ہے ' ايک عمدہ ہادي اور رہبر کا کام ديگي - عبارت نہايت سليس اور دل چسپ ہے ' اور زبان اردو ميں اس کتاب سے ايک بہت قـابل قـدر اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر سـہ جلد (۱۰۹۴) لکھائي چھپائی و کاغـذ عمدہ ہے - قيمت ۵ روپيہ *

نعمت عظمـــی ! نعمت عظمـــی !

امام عبد الوہاب شعراني کا نام نامي ہميشہ اسلامي دنيا ميں مشہور رہا ہے - آپ دسويں صدي ہجری کے مشہور ولي ہيں - لواقح الانوار صوفياے کرام کا ايـک مشہور تذکرہ آپ کي تصنيف ہے - اس تذکرہ ميں اولياء - فقراء اور مجاذيب کے احوال و اقوال اس طرح پر کانٹ چھانٹ کے جمع کئے ہيں کہ ان کے مطالعہ سے اصلاح حال ہو اور عادات و اخلاق درست ہوں اور صوفياے کرام کے بارے ميں انسان سوء ظن سے محفوظ رہے - يہ لا جواب کتاب عربي زبان ميں تھي - ہمارے محترم دوست مولوي سيد عبدالغني صاحب وارثي نے جو اعلی درجہ کے اديب ہيں اور علم تصوف سے خاص طور سے دل چسپي رکھتے ہيں اس کتـاب کا تـرجمہ نعمت عظمی کے نام سے کيا ہے -- اس کے چھپنے سے اردو زبان ميں ايک قيمتي اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر دو جلد (۷۲۹) خوشخط کاغذ اعلی قيمت ۵ روپيہ *

مشا ہيـــرالاسلام ! مشاہيـــر الاسـلام ! !

يعني اردو ترجمہ وفيات الاعيان مترجمہ مولوي عبد الغفور خان صاحب رامپوري ' جس ميں پہلي صدي ہجري کے اواسط ايام سے ساتويں صدي ہجري کے خاتمہ تـک دنياے اسلام کے بڑے بڑے علمـاء فقـہا قضاۃ شعراء متـکلمين نحوئيں لغوئں منجمين مہـندسين مؤرخين محدثين زہاد عباد امراء فقراء حکـماء اطبا سـلاطين مجتہدين و صناع و مغنين وغيرہ ہر قسم کے اکابر و اہل کمال کا مبسوط و مفصل تذکرہ -

جسے بقول (موسيودي سيلن)

" اہل اسلام کي تاريخ معاشرتي و علمي کي واقفيت کے واسطے اہل علم ہميشہ سے بہت ہي قدرکي نگاہوں سے ديکھتے آئے ہيں

يہ کتاب اصل عربي سے ترجمہ کي گئي ہے ' ليکن مترجم صاحب ممدوح نے ترجمہ کرتے وقت اس کے اس انـگريزي ترجمہ کو بھي پيش نظر رکھا ہے ' جسے موسيودي سيلن نے سنہ ۱۸۴۲ع ميں شائع کيا تھا - سواے اس کے اصل کتاب پر تاريخ ' تراجم ' جغرافيـہ ' لغت ' انساب اور ديگر مسائل ديني کے متعلق کثـير التعداد حواشي اضافہ کئے ہيں - اس تقريب سے اس ميں کئي ہزار اماکن و بقاع اور قبائل و رجال کا تذکرہ بھي شامل ہوگيا ہے - علاوہ بريں فاضل مترجم نے انگريزي مترجم موسيودي سيلن کے وہ قيمتي نوٹ بھي اردو ترجمہ ميں ضم کردے ہيں جن کي وجہ سے کتاب اصل عربي سے بھي زيادہ مفيد ہوگئي ہے - موسيودي سيلن نے اپنے انگريزي تـرجمہ ميں تين نہايت کارآمد اور مفيد ديباچے لکھے ہيں مشاہير الاسلام کي پہلي جلد کي ابتدا ميں ان کا اردو ترجمہ بھي شريک کر ديا گيا ہے - اس کتاب کي دو جلديں نہايت اہتمام کے ساتھہ مطبع مفيد عام آگرہ ميں چھپوائي گئي ہيں ' باقي زير طبع ہيں - قيمت ہر دو جلد ۵ روپيہ -

(۴) مآثر الکرام يعـني حسان الہند مولانا مير غلام علي آزاد بلـگرامي کا مشہور تذکرہ مشتمل بر حالات صوفياے کرام و علماے عظام - صفحات ۳۳۸ مطبوعـہ مطبع مفيد عام آگرہ خوشخط قيمت ۲ روپيہ -

(۵) افسر اللغات - يعني عربي و فارسي کے کئي ہزار متداول الفاظ کي لغت بزبان اردو صفحات (۱۲۲۹) قيمت سابق ۹ روپيہ قيمت حال ۲ روپيہ -

(۹) فغان ايران - يعني اردو ترجمہ کتاب اسٹرينـگلنگ آف پرشيا - مصنفۂ مسٹر مارگن شوسٹر سابق وزير خزانـہ دولت ايران صفحات ۴۹۲ مع ۲۱ تصاوير عکسي قسم اعلی - جلد نہايت خوبصورت اور عمدہ ہے قيمت صرف ۵ روپيہ -

(۷) داستان ترکتازان ہند - کل سلاطين دہلي اور ہندوستان کي ايک جامع اور مفصل تاريخ ۵ جلد کامل صفحات (۲۹۵۹) کاغذ و چھپائي نہايت اعلی قيمت سابق ۲۰ روپيہ قيمت حال ۹ روپيہ

(۸) تمدن عرب - قيمت سابق ۵۰ روپيہ قيمت حال ۳۰ روپيہ

(۹) الفاروق - علامہ شبلي کي مشہور کتاب قيمت ۳ روپيہ -

(۱۰) آثار الصناديد - سرسيد کي مشہور تاريخ دہلي کانپور کا مشہور اڈيشن با تصوير قيمت ۳ روپيہ -

(۱۱) قواعد العروض - مولانا غـلام حسين قدر بلـگرامي کي مشہور کتاب علم عروض کے متعلق عربي و فارسي ميں بھي کوئي ايسي جامع کتاب موجود نہيں - نہايت خوشخط کاغذ اعلی صفحات ۴۷۴ - قيمت سابق ۴ روپيہ قيمت حال ۲ روپيہ -

(۱۲) جنـگل ميں منـگل - انـگلستان کے مشہور مصنف رڈيارڈ کپلنـگ کي کتاب کا اردو ترجمہ از مولوي ظفر علي خان صاحب بي - اے - قيمت سابق ۴ روپيہ - قيمت حال ۲ روپيہ -

(۱۳) علم اصول قانون - مصنفۂ سر ڈبليو - ايچ - ريٹـگن - ال - ال - ڈي کا اردو ترجمہ جو نظام الدين حسن خان صاحب بی - اے - بي - ال - سابق جج ہائيکورٹ حيدر آباد اور مولوي ظفر علي خانصاحب بي - اے کي نظر ثاني کے بعد شائع ہوا ہے - مترجمہ مسٹر مانـک شاہ دين شاہ شش جج دولت آصفيہ - آخر ميں اصطلاحات کا فرہنـگ انـگريزي و اردو شامل ہے کل تعداد صفحات ۸۰۸ - قيمت ۸ روپيہ -

(۱۴) ميڈيکل جيورس پروڈنس - حضرت مولانا سيد علي بلگرامي مرحوم کي مشہور کتاب يہ کتاب وکيلوں - بيرسٹروں اور عہدہ داران پوليس و عدالت کے لئے نہايت مفيد و کارآمد ہے - تعداد صفحات ۳۸۰ مطبوعہ مطبع مفيد عام آگرہ قيمت سابق ۹ روپيہ قيمت حال ۳ روپيہ -

(۱۵) تحقيق الجہاد - مصنفۂ نواب اعظم يار جنـگ مولوي چراغ علي مرحوم بزبان اردو - مسئلہ جہاد کے متعلق ايک عالمانـہ اور نہايت مفصل کتاب صفحات ۴۱۲ قيمت ۳ روپيہ -

(۱۹) شرح ديوان اردو غالب - تصنيف مولوي علي حيـدر طبا طبائي - يہ شرح نہايت قيمتي معلومات کا ذخيرہ ہے - غالب کے کـلام کو عمدہ طريقـہ سے حل کيا گيا ہے صفحات ۳۴۸ مطبوعـہ حيدر آباد قيمت ۲ روپيہ -

(۱۷) تيسير البـاري - يعني اردو ترجمہ صحيح بخاري بين السطور حامل المتن صفحات تقريباً (۳۷۵۰) نہايت خوشخط کاغذ اعلی قيمت ۲۰ روپيہ -

ترجمہ تفسیر کبیر اردو

حضرت امام فخر الدین رازي رحمة الله علیه کی تفسیر جس درجہ کي کتاب ہے ' اسکا اندازہ ارباب فن هي خوب کرسکتے هیں اگر آج یہ تفسیر موجود نہ هوتے تو صدها مباحث و مطالب علمیہ جو همارے معلومات سے بالکل مفقود هوجاتے -

پہلے دنوں ایک فیاض صاحب درد مسلمان نے صرف کثیر کرکے اسکا اردو ترجمہ کرایا تھا ' ترجمے کے متعلق ایڈیٹر الہلال کي راے ہے کہ وہ نہایت سلیس وسہل اور خوش اسلوب ومربوط ترجمہ ہے"

لکھائي اور چھپائي بھي بہترین درجہ کی ہے - جلد اول کے کچھہ نسخے دفتر الہلال میں بغرض فروخت موجود هیں پہلے قیمت دو روپیہ تھی اب بغرض نفع علم - ایک روپیہ ٨ - آنہ کردي گئی ہے -

درخواستیں : منیجر الہلال - کلکتہ کے نام هوں -

میرٹھہ کی قینچی

میرٹھہ کي مشہور و معروف اصلي قینچي اس پتہ سے ملیگی

جنرل ایجنسی آفس نمبر ١٥٦ اندر کوٹ شہر میرٹھہ

اپ کو سچے مونس و غمخوار کی تلاش ہے

تو دار السلطنت دهلي کے مشہور و معروف روزانہ اخبار

همدرد

کي مستقل خریداري فرمائیں' جو ایک اعلی درجہ کے روزانہ پرچہ کي تمام ضروري صفات سے آراستہ هونیکے علاوہ خالص همدردي ملک و قوم کي سپرٹ سے معمور ہے همدرد زندگي کي هر لائن میں آپکا تجربہ کار مشیر ثابت هوگا - هر ایک مشکل کے حل کرنے میں آپکو مدد دیگا ' آپ کا خالي وقت گذرانیکے لیے بہترین سامان تفریح مہیا کریگا - نہایت دلچسپ طریقہ سے ضروري معاملات کے بارہ میں آپکي معلومات بڑھائیگا ' اور ملک اور قوم کا درد سب کے دل میں پیدا کرکے هندوستانیوں کو ترقي یافتہ اقوام کي مجلس میں سربلند هونیکے قابل بنائیگا ' ان خدمات کو زیادہ وسعت و سہولت سے انجام دینے کیلیے اب همدرد مقبول عام خط نستعلیق میں نکلنے لگا ہے - مضمون کي گنجایش دگني سے زیادہ بڑھنے کے ساتھہ قیمت میں بقدر نصف کے تخفیف کردي گئي ہے آپ اپنے هاں کي ایجنسي سے اب روزانہ همدرد ایک پیسہ في پرچہ کے حساب سے خرید سکتے هیں یا ١٢ روپیہ سالانہ چندہ معہ محصولڈاک میں براہ راست دفتر سے منگا سکتے هیں

المشتہر :-

منیجر اخبار " همدرد " کوچۂ چیلاں دهلی

الہلال کی ایجنسی

هندوستان کے تمام اردو' بنگلہ' گجراتي' اور مرهٹي هفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے' جو باوجود هفتہ وار هونے کے روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو ایجنسي کي درخواست بھیجیے -

منیجر

روغن بیگم بہار

حضرات اهلکار' امراض دماغي کے مبتلا وگرفتار' وکلا' طلبہ' مدرسین' معلمین' مولفین' مصنفین' کیخدمت میں التماس ہے کہ یہ روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابھی دیکھا اور پڑھا ہے' ایک عرصے کی فکر اور سونچ کے بعد بہتیرے مفید ادویہ اور اعلی درجہ کے مقوي روغنوں سے مرکب کر کے تیار کیا گیا ہے ' جسکا اصلي ماخذ اطباے یوناني کا قدیم مجرب نسخہ ہے' اسکے متعلق اصلي تعریف بھي قبل از امتحان و پیش از تجربہ مبالغہ سمجھي جا سکتي ہے - صرف ایک شیشي ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یہ امر ظاهر هو سکتا ہے کہ آجکل جو بہت طرحکے ڈاکٹري دیسي نیل نکلے هیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بھي کرتے هیں آیا یہ یوناني روغن بیگم بہار امراض دماغی کے لیے بمقابلہ تمام مروج تیلونکے کہانتک مفید ہے اور نازک اور شوقین بیگمات کے گیسوونکو نرم اور نازک بنانے اور دراز و خوشبو دار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کہانتک قدرت اور تاثیر خاص رکھتا ہے - اکثر دماغي امراض کبھي غلبۂ برودت کیوجہ سے اور کبھي شدت حرارت کے باعث اور کبھي کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا هو جاتے هیں ' اسلیے اس روغن بیگم بہار میں زیادہ تر اعتدال کي رعایت رکھي گئي ہے تاکہ هر ایک مزاج کے موافق هر مرطوب و مقوي دماغ هونیکے علاوہ اسکے دلفریب تازہ پھولوں کي خوشبو سے هر وقت دماغ معطر رهیگا ' اسکي بو غسل کے بعد بھي ضائع نہیں هوگي - قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک ٥ آنہ درجن ١٠ روپیہ ٨ آنہ -

بٹیکا

بادشاہ و بیگموں کے دائمي شباب کا اصلي باعث یوناني میڈیکل سائنس کي ایک نمایاں کامیابي یعنی -

بٹیکا --- کے خواص بہت هیں ' جن میں خاص خاص باتیں عمر کي زیادتي' جواني دائمي ' اور جسم کي راحت ہے' ایک گھنٹہ کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبہ کي آزمایش کي ضرورت ہے -

راما ترنجن تیلہ اور برندبر انجن تیلا - اس دوا کو میں نے ابا و اجداد سے پایا جو شہنشاہ مغلیہ کے حکیم تھے - یہ دوا فقط همکو معلوم ہے اور کسي کو نہیں درخواست پر ترکیب استعمال بھیجي جائیگي -

" ونڈر فل کائیھو " کو بھی ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیہ بارہ آنہ -

ممسک پلس اور الکٹریک ریگر پرسٹ پانچ روپیہ باہ آنہ محصول ڈاک ٦ آنہ -

یوناني ٹوت پاؤڈر کا سامپل یعني سر کے درد کي دوا لکھنے پر مفت بھیجي جاتي ہے - فوراً لکھیے -

حکیم مسیح الرحمن - یوناني میڈیکل هال - نمبر ١١٤/١١٥ مچھوا بازار اسٹریٹ - کلکتہ

Hakim Masihur Rahman
Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta.

(٩) مہر افروز - بنگالی زبان کی شیرینی ... قیمت آٹھ آنے
(١٠) اتالیق نسواں دس حصے ... قیمت پانچ روپے
(١١) حامی نسواں - طرز تمدن سے ... قیمت چھ آنے
(١٢) انقلاب ترکی - قیمت ڈیڑھ روپے
(١٣) سکندر نامہ فارسی مکمل - قیمت چودہ آنے
(١٤) آثار دہلی و دو بار دہلی - قیمت چھ آنے
(١٥) طب - اخلاق - ادب - انشا وغیرہ کی جملہ کتب -

ایڈیٹر الھــلال کے کتب خانے کی بعض مکرر کتابیں بغرض فروخت

— * —

نوادر و آثار مطبــوعات قدیمـــۂ ھند

— * —

تـاریـــخ ھنـــدوستـــان

— * —

ترجمه فارسی " هسٹري آف انڈیا " مصنفۂ مسٹر جان مارشمن ،
مطبوعۂ قدیم کلکته سنه ۱۸۵۹

— * —

(۱) هندوستان کے تاریخوں کے لکھنے میں جن انگریز مصنفین نے جانکاہ محنتیں کي هیں ان میں مسٹر سي - جان مارشمن (C. Jahan Marshman.) کا نام خصوصیت کے ساتھہ قابل ذکر ہے- اسکا نہایت سلیس و فصیح فارسي ترجمه لارڈ کیننگ کے زمانے میں مولوي عبد الرحیم گورکهپوری نے کیا تھا ' اور بحکم لارڈ مذکور پرنس بہرام شاہ نبیرۂ سلطان ٹیپو مرحوم و مغفور نے نہایت اهتمام و تکلف سے طبع کرایا تھا - کچھه نسخے فروخت هوے اور کچھه گورنمنٹ نے لے لیے اور عام طور پر اشاعت نه هوئي -

اس کتاب کي ایک بڑي خوبي اسکي خاص طرح کي چھپائي بھي ہے یعنے چھپي تو ہے ٹائپ میں لیکن ٹائپ برخلاف عام ٹائپ کے بالکل نستعلیق خط کا ہے - اور بہتر سے بہتر نمونه اگر نستعلیق ٹائپ کا ابتک کوئي ہے تو یہی ہے- کاغذ بھي نہایت اعلی درجه کا لگایا گیا ہے - علاوہ مقدمه و فہرست کے اصلي کتاب ۴۰۴ صفحوں میں ختم هوئي ہے -

قیمت مجلد ۳ - روپیه - ۸ آنه - غیر مجلد ۳ - روپیه -

تاریخ وقائع و سوانح نادری

— * —

مع فـــرهنـــگ

مطبوعۂ قدیـــم قبل از غدر - سنـــه ۱۸۴۵

— * —

نادر شاہ کي زندگي ' فتوحات ' قوانین و احکام ' طریق حکومت و ملک راني ' عزائم و مقاصد ' اور عام سوانح و وقائع کا یه ایک مستند مجموعه ہے جو نادر شاہ کے حکم سے اسکے میر منشي نے فارسي میں مرتب کیا تھا - غدر سے پہلے علماء کی ایک جماعت نے اسکي تصحیح و تہذیب کی ' اور چونکه کتاب میں جا بجا ایران کے غیر معروف مقامات و اسماء اور عام محاورات و ضرب الامثال بکثرت آگئے تھے ' اسلیے ایک عمدہ فرهنگ لکھکر آخر میں بڑھائي ' اور نستعلیق ٹائپ میں چھاپکر مشتہر کیا - تاریخ ایران و هند کا یه ایک نہایت اهم ٹکڑہ ہے - جس تفصیل سے اس عہد کے واقعات علی الخصوص سلاطین عثمانیه اور ایران کے قتال و جدال کے حالات اسمیں ملتے هیں اور کہیں نہیں ملتے -

اسکي فرهنگ فارسي زبان کے شائقوں کیلیے بجاے خود ایک نہایت مفید کتاب ہے -

قیمت - مجلد ۳ روپیه - غیر مجلد - ۲ روپیه ۸ آنه

اطـــلاع

یه کتابیں بالکل نادر و ناپید هیں - کچھه نسخے مولانا کے کتب خانے میں نکل آے - چونکه مکرر اور زائد تھے - اسلیے دو دو نسخے رکھکر باقي نسخے فروخت کے لیے دفتر الهلال میں بھیج دیے گئے - شائقین نوادر اس فرصت کو ضائع نه کریں -

تمام درخواستیں : " منیجر الهلال کلکته " کے نام آئیں -

چند نادر اور کمیاب کتابیں

---*:---

اغا احمد علي ـــرسالہ ترانہ - در اوزان شعر - مطبوعہ کلکتہ سنہ ۱۲۸۴ هجري صفحہ ۱۵۴ قیمت ایک روپیہ - (واقدي) فتوح المصر عربي کلکتہ سنہ ۱۸۶۱ع قیمت ایک روپیہ - صرف ایک ایک نسخہ ان دونوں کتابوں کا رهگیا ہے - (حمزۃ بن الحسن الاصفهاني) تاریخ ملوک الارض - عربي کلکتہ سنہ ۱۸۶۶ صفحہ ۲۱۲ - ایک روپیہ ۸ آنہ - (عبد الرحیم گورکهپوري) پند نامہ بهرامي فارسی چهاپہ نهایت نفیس - کاغذ عمدہ - کلکتہ سنہ ۱۸۶۰ع صرف دو نسخہ رهگیا ہے صفحہ ۹۲ قیمت ۱۲ آنہ (عبد الرحیم) خزانۃ العلم - در هندسہ، اقلیدس، مساحت وغیرہ - صرف ایک نسخہ اخیر کے دو چار ورق نہیں هیں - صفحہ ۹۳۶ مطبوعہ کلکتہ ۵ روپیہ - (عبد الرحیم) تاریخ هندوستان - مارشمن صاحب کي کتاب کا ترجمہ فارسی - کلکتہ سنہ ۱۸۵۹ع صفحہ ۴۵۴ کاغذ اور چهاپہ نهایت عمدہ صرف ۲ نسخہ رهگیا ہے ۳ روپیہ - (تاریخ نادري) مع فرهنگ کلکتہ سنہ ۱۸۴۵ صفحہ ۳۸ صرف ایک نسخہ ۲ - روپیہ - ۸ آنہ (شرح مفصل) تصنیف علامہ محمود زمخشري - شارح مولوي عبدالغني صفحہ ۳۸۸ قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ (کلید دانش) - براے تعلیم اطفال فارسي خوانان حصہ سوم ۲ آنہ حصہ چهارم ۳ آنہ - هر دو حصہ ۴ آنہ - (رسالہ امثال مرادفہ) فارسي - عربی - اردو انگریزي - هندي - صفحہ ۵۵ ایک روپیہ صرف ایک نسخہ ہے - (اخوان الصفا عربي) - مطبوعہ کلکتہ سنہ ۱۲۹۲ھ صفحہ ۳۵۹ - ۲ روپیہ (عبد الکریم خان بهادر) رموز الاخلاق فارسی - ۴ آنہ

ایضاً ترجمہ اردو ۴ آنہ

ایضاً موارد الکلم در علم البیان کلکتہ سنہ ۱۳۰۳ھ صفحہ ۱۲۰ ایک روپیہ -

ابن حجر المکي - غبطۃ الناظر - حالات شیخ عبد القادر جیلانی عربی ایک روپیہ -

ملنے کا پتہ :ـــ قطب الدین احمد - نمبر ۳ مارسکن اسٹریٹ - کلکتہ

مسلمان مستورات کی دینی، اخلاقی، مذهبی حالت سنوارنیکا بهترین ذریعہ

نهایت عمدہ خوبصورت ایکهزار صفحہ سے زیادہ کي کتاب بهشتی زیور قیمت ۲ روپیہ سارهے ۱۰ آنہ محصول ۷ آنہ -

جسکو هندوستان کے مشهور و معروف مقدس عالم دین حکیم الامۃ حضرت مولانا محمد اشرفعلی صاحب تهانوي نے خاص مستورات کي تعلیم کے لیے تصنیف فرماکر عورتوں کي دیني و دنیاوي تعلیم کا ایک معتبر نصاب مهیا فرما دیا ہے - یہ کتاب قرآن مجید و صحاح ستہ (احادیث نبوي صلی اللہ علیہ وسلم) و فقہ حنفی کا اردو میں لب لباب ہے - اور تمام اهل اسلام خصوصاً حنفیوں کیلیے بے حد مفید و نافع کتاب ہے - اسکے مطالعہ سے معمولی استعداد کے مرد و عورت اردو کے عالم دین بن سکتے هیں - اور هر قسم کے مسائل شرعیہ اور دینوي امور سے واقف هو سکتے هیں - اس نصاب کي تکمیل کیلیے زیادہ عمر اور زیادہ وقت کي ضرورت نہیں - اردو پڑهي هوئي عورتیں اور تعلیم یافتہ مرد بلا مدد استاد اسکو بهت اچهی طرح پڑہ سکتے هیں - اور جو لڑکیاں یا بچے اردو خواں نہیں وہ تهوڑے عرصہ میں اسکے حصہ اول سے ابجد پڑهکر اردو خواں بن سکتے هیں - اور باقي حصوں کے پڑهنے پر قادر هو سکتے هیں - لڑکیوں اور بچوں کے لیے قرآن مجید کے ساتهہ اسکي بهي تعلیم جاري کردي جاتي ہے، اور قرآن مجید کے ساتهہ ساتهہ یہ کتاب ختم هوجاتي ہے (چنانچہ اکثر مکاتب و مدارس اسلامیہ میں یہی طرز جاري ہے) - اس کتاب کو اسقدر قبولیت حاصل هوئي ہے کہ اسوقت تک بار بار چهپکر ساتهہ ستر هزار سے زیادہ شائع هوچکي ہے - دهلي، لکهنؤ، کانپور، سهارنپور مراد آباد وغیرہ میں گهر گهر یہ کتاب موجود ہے - انکے علاوہ هندوستان کے بڑے بڑے شهروں میں صدها جلدیں اس کتاب کی پهنچ چکي هیں، اور بعض جگهہ مسجد کے اماموں کے پاس رکهي گئي ہے کہ نماز کے بعد اهل محلہ کو سنا دیا کریں - اس کتاب کے دس حصے هیں اور هر حصے کے ۹۶ صفحات هیں اور سارهے ۳ آنہ قیمت -

حصۂ اول الف با تا - خط لکهنے کا طریقہ - عقائد ضروریہ - مسائل وضو غسل وغیرہ -

حصۂ دویم حیض و نفاس کے احکام نماز کے مفصل مسائل و ترکیب

حصۂ سویم روزہ، زکوۃ، قرباني، حج، منت، وغیرہ کے احکام -

حصۂ چهارم طلاق، نکاح، مهر، ولی عدت وغیرہ -

حصۂ پنجم معاملات، حقوق معاشرت زوجین، قواعد تجوید و قرات -

حصۂ ششم اصلاح و تردید رسوم مروجہ شادي غمی میلاد عرس چهلم دسواں وغیرہ -

حصۂ هفتم اصلاح باطن تهذیب اخلاق ذکر قیامت جنت و نار -

حصۂ هشتم نیک بي بیوں ي حکایتیں وسیرت نبوي -

حصۂ نهم ضروري اور مفید علاج معالجہ تمام امراض عورتوں اور بچوں کا -

حصۂ دهم دنیاوي هدایتیں اور ضروري باتیں حساب وغیرہ و قواعد ڈاک -

گیارهواں حصہ بهشتي گوهر ہے جسمیں خاص مردوں کے مسائل معالجات اور مجرب نسخے مذکور هیں - اسکی قیمت سارهے ۷ آنہ - اور صفحات ۱۷۴ هیں - پورے گیارہ حصوں کي قیمت ۲ روپیہ سارهے ۱۰ آنہ اور محصول ۷ آنہ ہے - لیکن پوري کتاب کے خریداروں کو صرف ۳ روپیہ کا ویلو روانہ هوگا، اور تقویم شرعي و بهترین جهیز مفت نذر هوگا -

بهترین جهیز - رخصت کے وقت بیٹي کو نصیحت حضرت مولانا کا پسند فرمایا هوا رسالہ قیمت دو پیسہ -

تقویم شرعي - یعني بطرز جدید اسلامي جنتري سنہ ۱۳۳۲ھ جسکو حضرت مولانا اشرف علي صاحب کے مضامین نے عزت بخشي ہے - دیندار حضرات کا خیال ہے کہ آجتک ایسی جنتري مرتب نہیں هوئي قیمت ڈیرہ آنہ -

راقـــــم

فقیر اصغر حسین هاشمي - دارالعلوم مدرسۃ اسلامیۃ دیوبند ضلع سهارنپور

سوانح احمدی یا تاریخ عجیبه

یه کتاب حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوي اور حضرت مولانا مولوي محمد لسمعیل صاحب شہید کے حالات هین ہے - اپ آمي تہے باطني تعلیم شغل بررخ - اور بیعت کا ذکر دیباچه کے بعد دیا گیاہے - پهرحضرت رسول کریم صلعم کي زیارت جسمي - اور ترجهه بزرگان هر چهار سلسله مروجه هند کا بیان ہے - صدها عجیب وغریب مضامین هین جسمیں سے چند کا ذکر ذیل مین کیا جاتا ہے آپکے گهوڑیکي چوري کي گهاس نه کهانا - انگریزي جنرل کا عین موقعه جنگ پـر اپکا لشکـر مین لے انا - حضوري قلب کي نماز کي تعلیم - صوفي کي خیال مغالفونکا افت مین مبتلا هونا - سکهونسے جهاد اورنکي لڑائیان - ایک رسالدار کا قتل کے ارادے سے انا اور بیعت هو جانا - شیعونکي شکست - ایک هندو سیٹهه کا خواب هولناک دیکهکر اپسے بیعت هونا - ایک انگریـز کي دعوت - ایک شیعه کا حضرت سرورکا ئنایت کے حکم سے اپکے هاتهه پر بیعت کرنا - حج کي تیاري اور غیبي آرنٹرنکا عدن پهونچانا باوجود آمي هونیکے ایک پادري کواقلیدس کي مسایل دقیقه کا حل کردینا سمندر کے کهاري پاني کا شیرین هوجانا سلوک اور تصوف کے نکات عجیبه وغیرہ حجم ۲۲۴ صفحه قیمت دو روپیه علاوہ محصول -

دیار حبیب (صلعـــم) کے فوتـــو

گذشته سفر حج میں میں اپنے همراہ مدینه منورہ اور مکه معظمه کے بعض نهایت عمدہ اور دلفریب فوٹو لایا هوں - جن میں بعض تیار هوگئے تین اور بعض تیار هو رہے هیں - مکانوں کو سجانے کے لئے بیهودہ اور مخرب اخلاق تصاویر کي بجائے یه فوٹو چوکهٹوں میں جڑوا کر دیواروں سے لگائیں تو علاوہ خوبصورتي اور زینت کے خیر و برکت کا باعث هونگے - قیمت في فوٹو صرف تین آنه - سارے یعنے دس عدد فوٹو جو تیار هیں اکٹهے منگانے کي صورت میں ایک روپیه آٹهه آنه علاوہ خرچ ڈاک - یه فوٹو نهایت اعلی درجه کے آرٹ پیپر پر ولایتي طرز پر بنوائے گئے هیں - بمبئي وغیرہ کے بازاروں میں مدینه منورہ اور مکه معظمه کے جو فوٹو بکتے هیں - وہ هاتهه کے بنے هوئے هوتے هیں - اب تک فوٹو کي تصاویر اُن مقدس مقامات کي کوئي شخص تیار نهیں کرسکا - کیونکه بدوي قبائل اور خدام حرمین شرفین فوٹو لینے والوں کو فرنگي سمجهکر انکا خاتمه کردیتے هیں - ایک ترک فوٹو گرافر نے وهاں بهت رسوخ حاصل کرکے یه فوٹو لئے - (۱) کعبة الله - بیت الله شریف کا فوٹو سیاہ ریشمي غلاف اور اسپر سنہري حروف جو فوٹو میں بڑي اچهي طرح پڑھے جاسکتے هیں (۲) مدینه منورہ کا نظارہ (۳) مکه معظمه میں نماز جمعه کا دلچسپ نظارہ اور هجوم خلایق (۴) میدان منا مین حاجیوں کے کمپ اور مسجد حنیف کا سین (۵) شیطان کو کنکر مارنے کا نظارہ (٦) میدان عرفات میں لوگوں کے خیمے اور قاضي صاحب کا جبل رحمت پر خطبه پڑھنا (۷) جنت المعلی واقعه مکه معظمه جسمیں حضرت خدیجه حرم رسول کریم صلعم اور حضرت آمنه والدہ حضور سرور کائنات کے مزارات بهي هیں (۸) جنت البقیع جسمیں اهل بیت و امهات المومنین و بنات النبي صلعم حضرت عثمان غني رضي الله عنه شهدائے بقیع کے مزارات هیں (۹) کعبة الله کے گرد حاجیوں کا طواف کرنا (۱۰) کوہ صفا ومروہ اور وهاں جو کلام رباني کي آیت منقش ہے فوٹو میں حرف پڑهي جاتي ہے -

دیگر کتـــابیں

(۱) مذاق العارفین ترجمه اردو احیا العلوم مولفه حضرت امام غزالي قیمت ۹ روپیه - تصوف کي نهایت نایاب اور بے نظیر کتاب [۲] هشت بهشت مجموعه حالات و ملفوظات خواجگان چشت اهل بهشت اردو قیمت ۲ روپیه ۸ آنه - [۳] رموز الاطبا علم طب کے بے نظیر کتاب موجودہ حکمائے هند کے باتصویر حالات و مجربات ایک هزار صفحه مجلد قیمت ۴ روپیه - [۴] نفحات الانس اردو حالات اولیائے کرام مولفه حضرت مولانا جامي رح قیمت ۳ روپیه -

(۵) مشاهیر اسلام چالیس صوفیائے کرام کے حالات زندگي دو هزار صفحه کي کتابیں اصل قیمت معه رعایتي ۲ - روپیه ۸ آنه ہے - (۷) مکتوبات و حالات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني پندرہ سو صفحے ڈمئي کاغذ بڑا سایز ترجمه اردو قیمت ٦ روپیه ۱۲ آنه

منیجر رساله صوفی پنڈي بہاؤ الدین
ضلع گجرات پنجاب

واٹر بری کا تیار کیا هوا خوشگوار مچهلی کا تیل

ترکیب سے تیار کیا هوا مزہ دار مچهلي کا تیل

ڈهیلے اور کمزور رگ و پٹهه کو طاقتور بنانے اور پهیپڑا کی بیماري اور کهانسي و زکام سے خراب هونے والے جسم کو درست کرنے کے لئے "کاڈ لیور وائل کمپاؤنڈ" یعنے همارے یہاں کے تیار کیے هوئے مچهلي کے تیل سے بڑهکر کوئي دسري دوا نہیں ہے -

ایک بڑي خرابي مچهلي کے تیلوں میں یه ہے که اس سے اکثر لوگوں کو متلي پیدا هوتي ہے' اور کبهي کم مقدار کا ایک خوراک بهي کهانا ناممکن هو جاتا ہے

واٹر بري کي کمپاونڈ یعنے مرکب دوا جسکے بنانے کا طریقه یه ہے که نروئے ملک کي " کاڈ " مچهلی سے تیل نکالکر خاص ترکیب سے اسکے مزہ اور بو کو دور کرکے اسکو "مالٹ ایکسٹراکٹ" و "هائپو پهسپهائٹس" و "گلیسرن" و "اور مٹکس" (خوشبو دار چیزیں) اور پهیکے "کریوسوٹ" اور "گوئیا کول") کے ساتهه ملانے سے یهه مشکل حل هو جاتی ہے - کیونکه " کاڈ لیور وائل " کو اس ترکیب سے بنانے کے سبب سے نه صرف اوسکی بدمزگی دور هوگئی ہے بلکه وہ مزہ دار هوگیا ہے اور اس سے پهرتي اور پشتائي هوتي ہے مگر یه مرکب دوا " کاڈ لیور وائل" کے عمدہ فائدہ کو نہیں روکتي ہے - اسکو بهت عمدہ طور سے بنایا گیا ہے - اور اسکو جاننے والے اور استعمال کرنیوالے لوگ خوب پسند کرتے هیں - اگر تمهارا جسم شکسته اور رگ و پٹهے کمزور هو جائیں جنکا درست کرنا تمهارے لئے ضروري هو- اور اگر تمهاري طاقت زائل هو رہے اور تمکو بهت دنوں سے شدت کي کهانسي هوگئي هو اور سخت زکام هوگیا هو جس سے تمهارے جسم کي طاقت اور اعضائے رئیسه کی قوت نقصان هوجانے کا ڈر ہے- ان حالتوں میں اگر تم پهر قوت حاصل کرنے چاهتے هو تو ضرور واٹر بري کا مرکب " کاڈ لیور وائل " استعمال کرو - اور یهه ارن تمام دواؤں سے جنکو هم اپنے خریداروں کے سامنے پیش کرسکتے هیں کهیں بهتر ہے - یه دوا هر طرحسے بهت هی اچهي ہے - یه دوا پاني و دودهه وغیرہ کے ساتهه گهلجاتي ہے' اور خوش مزہ هونیکے سبب لڑکے اور عورتیں اسکو بهت پسند کرتے هیں- نسخه کو بوتل پر لکهه دیا گیا ہے- قیمت بڑي بوتل تین روپیه اور چهوٹي بوتل ڈیڑهه روپیه -

" واٹر بري " کا نام یاد رکهیے
یهه سب دوا نیچے لکهے هوے پته پر ملتی ہے :-
ایم - اس - عبد الغنی کولوٹوله اسٹـــریٹ کلکته

هر فرمایش میں الهلال کا حواله دینا ضروری هے

رینلڈ کي مسٹر یز اف دي کورٹ اُف لندن

یه مشهور ناول جو که سوله جلدونمیں هے ابهي چهپ کے نکلي هے اور تهوڑي سي رهگئي هے - اصلي قیمت کي چوتهائي قیمت میں دیجاتي هے - اصلي قیمت چالیس ۴۰ روپیه اور اب دس ۱۰ روپیه ، کپڑیکي جلد هے جسمیں سنهري حروف کي کتابت هے اور ۳۱۶ هاف ٹون تصاویر هیں تمام جلدیں دس روپیه میں وي - پي - اور ایک روپیه ۱۳ آنه محصول ڈاک -

امپیرئیل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بهو بازار - کلکته

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

پوٹن ٹائین

ایک عجیب و غریب ایجاد اور حیرت انگیز غذا ، یه دوا دل دماغي شکایتونکو دفع کرتی هے - پژمرده دلونکو تازه کرتي هے - یه ایک نهایت موثر ٹانک هے جوکه ایکساں مرد اور عورت استعمال کر سکتے هیں - اسکے استعمال سے اعضاء رئیسه کو قوت پهونچتي هے - هسٹریه وغیره کو بهی مفید هے چالیس گولیونکی بکس کی قیمت دو روپیه -

زینو ٹون

اس دوا کے بیروني استعمال سے ضعف باه ایک بار کی دفع هو جاتی هے - اس کے استعمال کرتے هی آپ فائده محسوس کرینگے قیمت ایک روپیه آٹهه آنه -

هائی ڈرولن

اب نشتر کرانے کا خوف جاتا رها -

یه دوا آب نزول اور فیل پا وغیره کے واسطے نهایت مفید ثابت هوا هے - صرف اندروني و بیروني استعمال سے شفا حاصل هوتي هے -

ایک ماه کے استعمال سے یه امراض بالکل دفع هو جاتی هے قیمت دس روپیه اور دس دنکے دوا کی قیمت چار روپیه -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

هر قسم کے جنون کا مجرب دوا

اسکے استعمال سے هرقسم کا جنون خواه نوبتي جنون ، مرگی واله جنون ، غمگین رهنے کا جنون ، عقل میں فتور ، بے خوابي و موسمي جنون ، وغیره وغیره دفع هوتي - هے اور وه ایسا صحیح و سالم هوجاتا هے که کبهي اسا گمان تک بهي نهیں هوتا که وه کبهي ایسے مرض میں مبتلا تها -

قیمت في شیشي پانچ روپیه علاوه محصول ڈاک -

S. C. Roy M. A. 167/8 Cornwallis Street, Calcutta

ایک بولنے والي جڑی

اگر آپ اپنے لا علاج مرضوں کي وجه سے مایوس هوگئے هوں تو اس جڑي کو استعمال کرکے دوباره زندگی حاصل کریں - یه جڑي مثل جادو کے اثر دیکهاتي هے - بیس برس سے یه جڑي مندرجه ذیل مرضوں کو دفع کرنے میں طلسمي اثر دکها رهي هے -

ضعف معده ، گراني شکم ، ضعف باه تکلیف کے ساتهه ماهوارجاري هونا - هر قسم کا ضعف خواه اعصابي هو یا دماغی، آب نزول وغیره -

جڑي کو صرف کمر میں باندهي جاتی هے - قیمت ایک روپیه ۸ آنه

ایس - سی - هر - نمبر ۲۹۵ اپر چیتپور روڈ - کلکته

S. C. HAR 295, Upper Chitpor Road Calcutta

عجیب و غریب مالش

اس کے استعمال سے کهوئی هوئي قوت پهر دو باره پیدا هوجاتي هے - اسکے استعمال میں کسی قسم کي تکلیف نهیں هوتی - مایوسي مبدل بخوشي کر دیتي هے قیمت فی شیشي دو روپیه چار آنه علاوه محصول ڈاک -

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمال سے بغیر کسي تکلیف اور بغیر کسي قسم کي جلد پر داغ آنے کے تمام روئیں اڑجاتی هیں - قیمت تین بکس آٹهه آنه علاوه محصول ڈاک -

آر - پي - گوش

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road, Calcutta.

سنکاری فلوٹ

تین سال کي گارنٹي

بهترین اور سریلي آواز کي هارمونیم

سنگل ریڈ C سے C تک یا F سے F تک

قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیه

ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیه

اسکے ماسوا هرقسم اور هر صفت کا هرمونیم همارے نهاں موجود هے -

هر فرمایش کے ساتهه ۵ روپیه بطور پیشگی آنا چاهیے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

امراض مستورات

کے لیے ڈاکٹر سیام صاحب کا اوبهرائین

مستورات کے جمله اقسام کے امراض - کا خلاصه نه آنا - بلکه اسوقت درد کا پیدا هونا - اور اسکے دیر پا هونیسے تشنج کا پیدا هونا - اولاد کا نهونا غرض کل شکایات جو اندروني مستورات کو هوتے هیں - مایوس شده لوگونکو خوشخبري دیجاتي هے که مندرجه ذیل مستند معالجونکي تصدیق کرده دوا کو استعمال کریں اور ثمره زندگاني حاصل کریں - یعني ڈاکٹر سیام صاحب کا اوبهرائن استعمال کریں اور کل امراض سے نجات حاصل کرکے صاحب اولاد هوں -

مستند مدراس شاهو - ڈاکٹر ایم - سي - ننجنڈا راؤ اول اسسٹنٹ کیمیکل اکزامنر مدراس فرماتے هیں - "مینے اوبهرائن کو امراض مستورات کیلیے" نهایت مفید اور مناسب پایا

مس ایف - جي - ویلس - ایل - ایم - ایل - آر - سي - پي اینڈ ایس - سي گوشا اسپتال مدراس فرماتي هیں : - "نمونے کي شیشیاں اوبهرائن کي اپنے مریض پر استعمال کرایا اور بیحد نفع بخش پا" -

مس ایم - جي - ایم - براڈي - ایم - ڈي - (برن) بي - ایس - سي - (لنڈن) سینٹ جارج اسپتال ارکارڈي بمبئي فرماتي هیں : - "اوبهرائن جسکو که مینے استعمال کیا هے" زنانه شکایتوں کیلیے بهت عمده اور کامیاب دوا هے"

قیمت في بوتل ۲ روپیه ۸ آنه - نو بوتل کے خریدار کیلیے صرف ۶ روپیه -

پرچه هدایت مفت درخواست آنے پر روانه هوتا هے -

Harris & Co
Chemists, Kalighat Calcutta,

ایک مفید کتاب

خوش قسمتي اگر انسان حاصل کرنا چاهے تو "راے صاحب" ڈاکٹر سي والس کا سیکسوئیل سائنس نامي زبردست بکار آمد و مفید رساله کا ملاحظه کرے - جسمیں صحت و تندرستي اور تمدن کے بیحد نسخے درج هیں - یه رساله جوان بوڑهے سب کیلیے مفید بلکه هادي هے - اوسپر لطف یه که بالکل مفت یهانتک کے محصول ڈاک بهي نهیں - جلد درخواست ذیل کے پته سے روانه کرو -

Swasthasahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road, Calcutta

ایک مجرب دوا

مرض قبض بهي ایک بلاے بے درمان هے - اسکي وجه سے جس جس بڑے امراض کا سامنا هوتا هے خدا کي پناه - اندروني و جلدي دونوں قسم کے امراض کي جڑ هے - اسکے لیے نهایت جستجو کے بعد یه دوا طیار هوئي هے - اسکے وجه سے کوئي مرض کتنا هي پرانا کیوں نهو - حکما دور هوجاتا هے - قیمت في شیشي ۴ روپیه -

(سفید داغ کا لاجواب علاج)

اسکے استعمال سے شفا حکمي طور پر حاصل هوتي هے - اس مرض ناپاک کیلیے یه انمول دوا بیحد محنت سے طیار هوتي هے - مایوسو جلد دوڑو موقع نادر هے اسے حاصل کرو اور ثمره زندگاني اوٹهاو - قیمت ۴ روپیه -

White & Co 50, Tallygunge, CALCUTTA.

Printed And Published by A. K. AZAD, at the HILAL Electrical Prtg. and Publg. House, 14 Mcleod Street, CALCUTTA.

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جایئے صبح کو دست خلاصہ ہوگا ' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں ہرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ دو دوائیں ہمیشہ اپنے پاس رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سرکی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو ہوائی کردیگی -

قیمت بارہ ٹکیونکی ایک شیشی ۶ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں ' اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا - مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنا یا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے ' اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے - بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے - اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے ' بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے ' اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اُگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے - درد سر ' نزلہ ' چکر ' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے - اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں ' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ اُن مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر ' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تا کہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجائے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں ' اور ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں ' اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجائے تو بھوک بڑھ جاتی ہے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی وچالاکی آجاتی ہے - نیز آسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں ' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر و پرو پرائٹر
ایچ - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

---

[u]

"كتاب مرقوم يشهده المقربون" (۸۳ : ۱۸)

"في ذالك فليتنافس المتنافسون !" [۸۳ : ۲۳]

السحر الحلال في مجلدات الهلال

تو اے کہ محو سخن گستران پیشینی

مباش منکر "غالب" کہ در زمانۂ تست !

(۱) "الهلال" تمام عالم اسلامی میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے جو ایک ہی وقت میں دعوۃ دینیۂ اسلامیۃ کے احیاء ' درس قرآن و سنت کی تجدید' اعتصام بحبل اللہ المتین کا واعظ' اور وحدۃ کلمۂ امۃ مرحومہ کی تحریک کا لسان الحال ' اور نیز مقالات علمیہ ' و فصول ادبیہ ' و مضامین و عناوین سیاسیۃ و فنیہ کا مصور و مرصع مجموعہ ہے - اسکے درس قرآن و تفسیر اور بیان حقائق و معارف کتاب اللہ الحکیم کا انداز مخصوص محتاج تشریح نہیں - اسکے طرز انشاء و تحریر نے اردو علم ادب میں دو سال کے اندر ایک انقلاب عام پیدا کردیا ہے - اسکے طریق استدلال و استشہاد قرآنی نے تعلیمات الاهیہ کی محیط الکل عظمت و جبروت کا جو نمونہ پیش کیا ہے ' وہ اسدرجہ عجیب و موثر ہے کہ الہلال کے اشد شدید مخالفین و منکرین تک اسکی تقلید کرتے ہیں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور ہیں - اسکا ایک ایک لفظ ' ایک ایک جملہ ' ایک ایک ترکیب ' بلکہ علم طریق تعبیر و ترتیب و اسلوب و نسج بیان اس وقت تک کے تمام اردو ذخیرہ میں مجددانہ و مجتہدانہ ہے -

(۲) قرآن کریم کی تعلیمات اور شریعۃ الالہیہ کے احکام کو جامع دین و دنیا اور حاوی سیاست و اجتماعیۃ ثابت کرنے میں اسکا طریق استدلال و بیان اپنی خصوصیات کے لحاظ سے کوئی قریبی مثال تمام عالم اسلامی میں نہیں رکھتا -

(۳) وہ تمام ہندوستان میں پہلی آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکی تمام سیاسی و غیر سیاسی معتقدات و اعمال میں اتباع شریعت کی تلقین کی ' اور سیاسی آزادی و حریت کو عین تعلیمات دین و مذہب کی بنا پر پیش کیا - یہاں تک کہ دو سال کے اندر ہی اندر ہزاروں دلوں ' ہزاروں زبانوں ' اور صدہا اقلام و صحائف سے اس حقیقت کو معتقدانہ نکلوا دیا !

(۴) وہ ہندوستان میں پہلا رسالہ ہے جس نے موجودہ عہد کے اعتقادی و عملی الحاد کے دور میں توفیق الہی سے عمل بالاسلام والقران کی دعوت کا از سر نو غلغلہ بپا کردیا ' اور بلا ادنی مبالغہ کے کہا جاسکتا ہے کہ اسکے مطالعہ سے بے تعداد و بے شمار مشککین ' مذبذبین ' متفرنجین ' ملحدین ' اور تارکین اعمال و احکام ' راسخ العتقاد مومن ' صادق الاعمال مسلم ' اور مجاهد في سبيل الله مخلص ہوگئے ہیں - بلکہ متعدد بڑی بڑی آبادیاں اور شہر کے شہر ہیں جن میں ایک نئی مذہبی بیداری پیدا ہوگئی ہے : و ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء و الله ذو الفضل العظيم !

(۵) علی الخصوص حکم مقدس جہاد فی سبیل اللہ کے جو حقائق و اسرار اللہ تعالی نے اسکے صفحات پر ظاہر کیے ' وہ ایک فضل مخصوص اور توفیق و مرحمت خاص ہے -

(۶) طالبان حق و ہدایت ' متلاشیان علم و حکمت ' خواستگاران ادب و انشاء ' تشنگان معارف الاهیہ و علوم نبویہ ' غرضکہ سب کیلیے اس سے جامع و اعلی اور بہتر و اجمل مجموعہ اور کوئی نہیں - وہ اخبار نہیں ہے جسکی خبریں اور بحثیں پرانی ہوجاتی ہوں - وہ مقالات و فصول عالیہ کا ایک ایسا مجموعہ ہے ' جن میں سے ہر فصل و باب بجائے خود ایک مستقل تصنیف و تالیف ہے ' اور ہر زمانے اور ہر وقت میں اسکا مطالعہ مثل مستقل مصنفات و کتب کے مفید ہوتا ہے -

(۷) چھہ مہینے میں ایک جلد مکمل ہوتی ہے - فہرست مواد و تصاویر بہ ترتیب حروف تہجی ابتدا میں لگا دی جاتی ہے - ولایتی کپڑے کی جلد ' اعلی ترین کاغذ ' اور تمام ہندوستان میں وحید و فرید چھپائی کے ساتھہ بڑی تقطیع کے (۵۰۰) صفحات !

(۸) پہلی اور دوسری جلد دوبارہ چھپ رہی ہے - تیسری اور چوتھی جلد کے چند نسخے باقی رہگئے ہیں - تیسری جلد میں (۹۹) اور چوتھی جلد میں (۱۲۵) سے زاید هاف ٹون تصویریں بھی ہیں ' اس قسم کی دو چار تصویریں بھی اگر کسی اردو کتاب میں ہوتی ہیں تو اسکی قیمت دس روپیہ سے کم نہیں ہوتی -

(۹) با ایں همه قیمت صرف پانچ روپیہ ہے - ایک روپیہ جلد کی اجرت ہے -

چونکہ الہلال کی قیمت بڑھا دیگئی لہذا مکمل جلدوں کی قیمت بجائے پانچ روپیہ کے اٹھہ روپیہ پہلی ستمبر سے تصور کیا جائے

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

جلد ٥	کلکتہ: چہار شنبہ ١٩ رمضان ١٣٣٢ ہجری Calcutta . Wednesday August, 12. 1914.	نمبر ٧

دولۂ عثمانیہ کا جنگی جہاز
” ملت “

قیمت فی پرچہ — چار آنہ

تار کا پتہ - ادرشہ

نواب ڈھاکہ کي سرپرستی میں

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاھتي ہے کہ ھندوستان کي مستورات بیکار بیٹھي رھیں.اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی
امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتي ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاري تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی
بات نہیں -

(۲) یہ کمپني آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا سہل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اورگنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ
بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسي مشین دیگي جسمیں گنجي تیار ھوگي جس سے روزانہ ۲۵روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروري ھوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتي ہے - کام ختم ھوا - اچھے دام نہ کہیا
اور اسي میں روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ھي بننے کے لیے چیزیں بھي بھیج دي گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ھیں -

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علي چودھري (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کي چند چیزیں خریدیں مجھے ان
چیزونکي قیمت اور اوصاف سے بہت تشفي ہے -

مس کھم کماري دیوي - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتي ھوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماھوارے آپکی نیٹنگ
مشین سے پیدا کرتی ھوں -

نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کو میں جانتا ھوں - یہ کمپنی اس وجہ سے قائم ھوئي ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپنی نہایت
اچھی کام کر رھی ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتي ہے - اسکے ماسوائے کم قیمتی مشین منگا کر ھر شخص کو مفید ھونے کا موقع دیتی ہے - میں
ضرورت سمجھتا ھوں کہ عوام اسکي مدد کریں -

انریبل جسٹس سید شرف الدین - جج ھائیکورٹ کلکتہ

میں نے ادرشہ نیٹنگ کمپنی کي بنائی ھوئي چیزونکو استعمال کیا اور پائیدار پایا - دیکھنے میں بھی خوبصورت ہے - میں امید کرتا ھوں
کہ بہت جلد اس کمپنی کي سرپرستی ایسے لوگ کرینگے جنسے انکے کام میں وسعت ھو -

---

ھز اکسیلنسی لارڈ کارمائیکل گورنر بنگال کا حسن قبول

انکے پرائیوٹ سکریٹري کے زبانی -

آپنے اپني ساخت کي چیزیں جو حضور گورنر اور انکی بیگم کے لیے بھیجا ہے وہ پہونچا - ھز اکسیلنسی اور حضور عالیہ آپکے کام سے بہت
خوش ھیں اور مجکو آپکا شکریہ ادا کرنے کہا ہے -

برنیم — کرنل کورٹ ورڈ ڈنڈائیل -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

Tel Address —"Alhilal," Calcutta
Telephone No. 648

AL-HILAL.

Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad,
14, McLeod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 12
Half-yearly „ Rs. 6-12

مدیر مسئول و رئیس قلم تحریر
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی
مقام اشاعت
۱۴ - مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸
سالانہ - ۱۲ - روپیہ
ششماہی - ۶ - ۱۲ - آنہ

نمبر ۷ کلکته : چهار شنبه ۱۹ - رمضان ۱۳۳۲ هجري جلد ۵
Calcutta : Wednesday, Augst, 12 1914.

اعتذار

(۱) یورپ کي منتظر و موعود جنگ شروع هوگئي - اسکے متعلق بحث و مذاکرہ اور اعتبار و بصائر کے بکثرت اطراف و مواضیع هیں' جنکو مسلسل لکھنا چاهیے' مگر مجھے ابتک نہ تفصیل لکھنے کي مہلت نہ ملي - ضروري حالات و اخبار درج کردیے گئے هیں تاکہ قاربین کرام کي معلومات کے تسلسل میں انقطاع نہو - آیندہ مقالات افتتاحیہ اسی موضوع پر شایع هونگے - احباب منتظر رهیں -

(۲) الهلال اردو پریس میں پہلا رسالہ ھے جو هفتہ وار رسائل کا صحیح نمونہ پیش کرنا چاهتا ھے - ایک ایسے جرنل کے فرائض صالحہ میں یہ داخل نہیں کہ وہ جنگ وغیرہ کے موقعہ پر تمام خبروں کو اکٹھا کرتا رھے- یہ کام روزانہ اخبارونکا ھے اور اسي لیے ایک روزانہ ضمیمہ شائع کردیا گیا ھے - هفتہ وار رسالے کا کام زیادہ یہ ھے کہ هفتے بھر کے حوادث و سوانح پر ایک جامع نظر ڈالکے اسکا خلاصہ پیش کردے -

خدانخواستہ اس لحاظ سے الهلال کي نسبت هم جنگ بلقان کے زمانے کو یاد دلاتے هیں' اور موجودہ جنگ کے متعلق بھی اطمینان دلاتے هیں کہ جیسی معلومات' جیسے مفید اور بلند مباحث' جیسی دقیق اور بر از نتائج نظر و نقد' اور جیسي دلچسپ تصویریں اور مناظر الهلال فراهم کریگا' انشاء اللہ تعالی وہ اسکے معیار و درجہ سے کمتر نہیں بلکہ بلند، تر هی هونگے -

تذکار ماہ مقدس !

(۱) هم نے گذشتہ اشاعت میں وعدہ کیا تھا کہ آیندہ اشاعت میں ماہ رمضان المبارک کے متعلق غیر معمولی تعداد میں مضامین مرتب کرنے کی کوشش کرینگے - چنانچہ اس نمبر میں اکثر ابواب اسی کے مذاکرات و مباحث پر مشتمل هیں -

(۲) ان مضامین کی کثرت کی وجہ سے تصاویر کی گنجایش نہ نکل سکی - پچھلی چند اشاعتیں بھي تصاویر کے اعتبار سے قلیل البضاعة تھیں - همیں اسکا خیال ھے - آیندہ اشاعت میں ان سب کی تلافی کردي جائیگی' اور اسکا تقریباً هر باب مصور هوگا - تقریباً بیس پچیس تصویریں ترتیب دي جارهی هیں - اور بعض مرقع علحدہ بطور ضمیمہ کے آرٹ پیپر پر چھپ رھے هیں - علے الخصوص جنگ یورپ کے متعلق -

(۳) مگر احباب کرام کو بھی توجہ کرنی چاهیے کہ قیمت کے اضافہ کے بعد بقیہ روپیہ کا بھیجدینا هم نے انکے ذمے چھوڑ دیا ھے - اپنے طرف سے سعي نہیں کي - پس جن حضرات نے ابتک توجہ نہ کی هو وہ توجہ فرمائیں - دفتر الهلال روپیہ پیسے کیلیے بار بار اصرار کرنے کا عادي نہیں ھے -

روزانہ ضمیمہ

—: * —

مقامی پبلک کے اصرار سے مجبور هوکر دفتر الهلال نے ایک روزانہ ضمیمہ شایع کرنا شروع کردیا ھے - محض روزانہ تار برقیوں کا ترجمہ عین وقت پر شائع کرنا مقصود تھا لیکن ضمناً جنگ کے متعلق ضروري مباحث و مضامین بھی درج کیے جاتے هیں

(۱) رائل سائز کے چار صفحوں پر شائع هوتا ھے - فی صفحہ چار کالم -

(۳) کلکتہ سے لیکر بنارس تک کیلیے یہ ضمیمہ یکساں مفید ھے-

(۴) صوبۂ بہار کے تمام شہروں مظفر پور' مرزا پور' اور بنارس وغیرہ کیلیے ایجنٹوں کی ضرورت ھے جو منگواکر متفرق فروخت کریں - معقول کمیشن قرار دیا گیا ھے -

ظهر الفساد فی البر و البحر بما کسبت ایدی الناس !

هفتہ جنگ

خون اور گوشت کا کھیل جو دنیا کي شریر روحوں اور خباثت و درندگي کي پیدا کی هوئي قوتوں کے درمیان شروع هوا ' پوري سرعت اور تیزي کے ساتھہ جاري ہے - خون کي پیاس جو سرخ سمندروں کي تلاش میں بهڑکي ' اور هلاکت کي بهوک جو انساني لاشوں کی ڈهونڈهه میں نمودار هوئي ' اپني تلاش میں سرگرم اور اپني جستجو میں بدستور غرق ہے - آگ کے شعلے سمندروں کے اوپر تنور کي چهت کي مانند دکهائي دے رہے هیں ' اور لہو کي بدلیوں سے زمین کي فضا چهپ گئي ہے - یہ سب کچهہ هوا اور هو رہا ہے ' اور بجلي کي چمک کي طرح اس آتشیں اور خونیں تماشے کے پردے بدلے جارہے هیں - تاهم اب تک خونریزي کا حلق تشنہ اور بربادي اور موت کا معدہ خالي ہے - یہ شعلے چولہے کی ابتدائي حرارت کي چنگاریاں هیں ' اور یہ طوفانوں اور موجوں کا نمود آنے والے وقت کیلیے مثل چهوٹي چهوٹي لہروں کے ہے جو اپنے عقب کے شور و شر کا پیغام لاتے هیں - پس زمین پر افسوس اور اُسکے رهنے والوں پر ماتم ' کیونکہ شیطان آ گیا ' اور خدا کي رحمت اور انسان کي محبت کا دور ختم هوا - اب تمدن کي تعمیر اور علم و تہذیب کي آبادي کي جگہ هلاکتوں کے احاطہ اور بربادیوں کے تسلط کا قصد هم سنائیں گے - آج اس داستان وحشت کا پہلا هفتہ ہے -

(جنگ کا پہلا هفتہ)

آغاز جنگ پر ایک هفتہ سے زیادہ وقت گذر گیا مگر هنوز وہ اپني پہلي منزل سے آگے نہیں بڑهي - اسوقت تک کوئي لڑائي ایسي نہیں هوئي ہے جسکو صحیح معنوں میں اس خونخواري کي سب سے بڑي ٹکر کا " معرکہ " کہا جاسکے -

(بلجیم کا ثبات)

جنگ کي یہ سست رفتاري بظاهر اسلیے ہے کہ بعض امور بالکل خلاف توقع و قیاس پیش آگئے - بلجیم نے ان سرحدوں کے استحکام و تحصین کي طرف بہت کم توجہ کي تهي جو جرمني کي سرحدوں سے ملحق هیں - اسلیے خیال کیا گیا تها کہ اپني کمزوري سے مجبور هو کر وہ جرمن فوج کو راستہ دیدیگا ' اور اگر اس نے روکا تو جرمني کا محض ایک ابتدائی حملہ اسکي راہ صاف کردیگا - مگر دونوں خیال غلط نکلے - نہ تو بلجیم نے جرمن فوج کو گزرنے دیا ' اور نہ وہ جرمن فوج کي سخت کوشش کے باوجود اب تک مغلوب هوا ہے - جرمني کي پیشقدمي لیج تک آ کے رک گئي ہے جو بلجیم کا سب سے بڑا مستحکم اور قلعہ بند دروازہ ہے - آخرین خبروں سے معلوم هوتا ہے کہ جرمني کي فوج لیج کے اندر داخل هوگئي لیکن قلعے اسوقت تک غیر مسخر هیں - جرمني نے دهمکي دي ہے کہ اگر قلعہ بند فوج نے اپنے آپ کو حوالے نہ کیا تو شہر جلا کر خاک سیاہ کردیا جائیگا - لیکن اسکا جواب یہ ملا کہ مزید بلجین فوج لیج کي طرف پیشقدمي کر رهی ہے -

(اطالیا کا تخلف عہد)

ادهر تو بلجیم نے خلاف امید استقامت دکهائي - اُدهر اطالیا نے باوجود ایک بار اعانت کا علانیہ وعدہ دلاینے کے کهلم کهلا ناطرفداري کا اعلان کردیا ' اور اسٹریا اور جرمني کي شرکت پر آمادہ نہ هوئي - مسیحي مذهب میں ممکن ہے کہ حفظ میثاق اور وفاے عہد کي اخلاقي عزت تسلیم کي گئي هو' لیکن مسیحي اقوام میں تو من حیث القوم نقض عہد سے زیادہ کوئي شے آسان نہیں - انکے عہد و میثاق تار عنکبوت هیں جنمیں اپنے کمزور حریف کو تو گرفتار کر لیا جاتا ہے ' پر خود کبهی نہیں گرفتار هوتے -

اسلیے جو دنیا یہ دیکهہ چکی ہے کہ علم و تمدن کی چهہ علم بردار سلطنتوں نے دولۃ عثمانیہ کے بقاے رقبۂ حکومت کا وعدہ کیا تها مگر بزرگ ترین میسحی حواري سینٹ پیٹر کی طرح " تین بار مرغ کی بانگ دینے سے پہلے " اس سے منہہ موڑ لیا تها - اسکے لیے یہ بات ذرا بهی تعجب انگیز نہوگي کہ انهي چهہ سلطنتوں میں سے ایک سلطنت نے پهر اسي فعل کا تنہا اعادہ کیا ہے جسکو وہ سب کی معیت میں کرچکی تهی - اور باوجود باهمي مفاهمت میں شریک هونے کے اپنے ساتهیوں کی اعانت سے انکار کردیا ہے !

تاهم یہ خلش ضرور پیدا هوتي ہے کہ اطالیا نے ایسا کیوں کیا ؟

بہت کم نظریں اسکی تہہ تک پہنچی هونگي ' مگر آؤ هم اس عقدہ کو حل کریں !

انگلستان کي پالیسي یہ ہے کہ اس نے اپنے تمام حریفوں میں سے مقابلہ کے لیے صرف جرمني کو انتخاب کیا ہے اور بقیہ کے ساتهہ مقابلہ کے بدلے مصالحۃ کرتا رها ہے - اس نے اپنے حریفوں کے منہہ خوان یغما (عالم اسلامی) کے لقموں سے بند کردیے - مراکش فرانس کو دیدیا اور اسکے مقابلہ میں مصر کا میدان اپنے لیے صاف کیا - ایران کو روس کے پیروں تلے ڈالدیا تاکہ وہ اسے روندے ' اور اسکے خون سے اپنے فتح و استعمار کی پیاس بجهاے -

اطالیا اگرچہ اسکی حریف نہ تهی مگر اسکے حریف (جرمني) کی حلیف ضرور تهي - انگلستان نے چاها کہ اسے بهي اپنے ساتهہ ملا لے اور اتحاد ثلاثہ کے مقابلے میں مناهمت کی قوت کو اختلاف و تفرقہ ڈالکر ضعیف کر ڈالے - اسلیے وہ الحاق طرابلس میں اسکا دست و بازو بنگیا ' اور اس قزاقانہ دستبرد میں معاون هوا جو تاریخ انسانیت میں همیشہ موجودہ عہد کی سب سے بڑي قومي بد اخلاقي تسلیم کي جائیگي -

مصر اگرچہ دولۃ عثمانیہ کا ایک جزء تها مگر اسے ناطرفدار قرار دیکے عثماني فوج کو طرابلس جانے سے روکدیا گیا - پهر جب یہ تدبیر کارگر نہ هوئي تو جنگ بلقان شروع کرائي گئي اور کامل پاشا کے ذریعہ طرابلس کو اندروني خود مختاري دلوا دي - اسکے بعد جب اطالیاے الحاق طرابلس کا اعلان کیا تو سب سے پہلے انگلستان هي نے لبیک کہا اور اسے باقاعدہ تسلیم کرلیا ! اگر انگلستان ایسا نہ کرتا تو اٹلي کبهی بهی کامیاب نہوتی -

پس اطالیا کي موجودہ ناطرفداري ان گراں بہا احسانات کا احسانمندانہ معاوضہ ہے ' اور ایسا هونا ناگزیر تها - جس انگلستان نے اُسکي خاطر تاریخ عالم کي ایک یادگار قزاقي کو جائز رکها ' جس انگلستان نے اٹلي کي خاطر دولۃ عثمانیہ کي نئي دستوري قوت کو عین تولید و نشئۃ کے عہد میں پامال کردیا ' جس انگلستان نے اسکے لیے مصر کا راستہ مسدود کرنے میں کچهہ پروا نہ کي کہ وہ ابتک قانوناً عثماني ملک اور ایک ترکي مقبوضہ ہے ' اور پهر جس انگلستان نے جنگ بلقان کي فرصت دلا کر اُسے سخت مایوسي اور هراس کے عالم میں طرابلس دلادیا ؛ یہ کیسے ممکن تها نہ اُسکے آگے خیرہ چشمي کے ساتهہ وہ حریفانہ بڑهتي ' اور اسقدر جلد اپنے فوائد کے سب سے بڑے خداوند سے بغاوت کرتي ؟

اطالیا کي علحدگي نے بحري جنگ کا نقشہ بدلدیا - اطالیا بحیرۂ ایڈریا تک کي طرح بحر ابیض (میڈیٹیر ینین) کي بهي طاقت بنگئي ہے - پس وہ ناطرفدار نہ هوجاتي تو بحر شمالي کي

طرح بحر ابیض میں بھی جنگ شروع ہو جاتي' اور اسطرح برطاني بیڑہ کي طاقت کو دو ٹکڑوں میں بٹ جانا پڑتا -

لیکن اب بحر ابیض پر سکون رھیگا اور بحر شمالي میں فرانسیسي او ر برطاني' دونوں بیڑے جرمن بیڑے کے مقابلے میں صف آرا ھونگے -

آسٹریا او ر جرمني دونوں مشترکه طور پر جنگ میں شرکت کے لیے اطالیا پر دباؤ ڈال رہے ھیں لیکن ابھي تک اسکی طرف سے ناطرفداری ھي پر اصرار ہے -

(الوالعزم جرمنی)

جرمني کي انجام اندیشي کي خواہ داد نه دیجاے' مگر اسکي اسکندرانه حوصله مندي اور اولو العزمانه نپولین فرمائی کا اعتراف کرنا پڑتا ہے - ایک طرف تو وہ بلجیم کو تاراج کررھي ہے' دوسري طرف فرانس سے معرکه آرا ہے ' تیسري طرف مشرقي یورپ کے عفریت (روس) سے پنجه آزما ہے ' چوتھي طرف سب سے بڑي طاقت یعنی انگریزي بیڑے پر بے باکانه حملہ آور ہے - پھر لطف یه که ھر جگه فاتحوں اور حاکموں کي طرح ھجوم و اقدام ہے' نه که دفاع و جواب ! !

حقیقت یه ہے که خواہ نتیجه کچھه ھي نکلے' لیکن تاریخ قرون جدیدہ میں اولوالعزم اور فرزند همت جرمني کي بے جگري همیشه عظمت و شرف اور تکریم و احترام کے ساتھه یاد کي جائیگي - اس نے اس تاریخي صداقت کو پھر زندہ کردیا که اصلی طاقت دل و دماغ کی طاقت ہے ' اور اصلی قوت جذبات و حسیات کی ہے - آھن پوش جہازوں سے بڑھکر همت کو قوي ھونا چاھیے - اور قیمتی توپوں کی کثرت کی جگه عزم و ارادے کی فضاء میں وسعت درکار ہے !

(بحر شمالي کا معرکه زار)

بحر شمالی میں جسقدر مناوشات ھوے ھیں' انمیں ابتک دونوں فریق برابر رہے - اگر جرمنی کا جہاز کوایننجن غرق ھوگیا ہے تو انگلستان کا ایمفن بھي ڈوبا ہے - کوایننجن کے علاوہ جرمني کے دو کروزر اور ایک زیر آب کے غرق ھونے کي بھي اطلاع دي گئي ہے - لیکن جس زمانه میں " ۱۹ جہازوں کي گرفتاري" اور جرمن بیڑے کے فرار ھونے کي بے بنیاد خبریں شائع ھورھي ھوں اس زمانے میں ان غیر سرکاري تاروں کا کون اعتبار کرسکتا ہے ؟ لیکن اگر یه تسلیم کرلیا جاے که جرمني کے دو کروزر اور زیر آب غرق ھوگئے - تب بھي جرمني کي بلند همتي کي داد دینا پڑیگي - کیونکه با ایں همه اس نے پھر ۹ ماہ حال کو برطانی اسکوئڈرن پر حمله کردیا ہے - اگرچه کہا گیا ہے که یه حمله ناکام رھا اور خود جرمنی کی ایک زیر آب کشتی غرق ھوگئی -

(جرمنی اور فرانس)

اس هفته جرمنی اور فرانس میں بحري اور بري' دونوں قسم کي جنگیں ھوئیں - ریوٹر کے تمام تاروں کا خلاصه یه نظر آتا ہے که مجموعي حیثیت سے دونوں قسم کي جنگوں میں جرمني ھي کو شکست ھوئي ' مگر اصلیت یه ہے که ھندوستان میں بیٹھکر فتح و شکست کي صحیح خبروں کا معلوم کرنا اب تقریباً محال ھوگیا ہے - کیونکه کوئي خبر بغیر سرکاري نگراني کے نہیں آ سکتي - حتی که اسٹیسمین وغیرہ کي پچھلي خاص ڈاک بھی بمبئي میں روک لی گئي که کہیں حکومت کے عظمت خلاف کوئي خبر اسمیں نه دیدي گئي ھو -

بحري جنگ کے متعلق ریوٹر الجزائر سے تار دیتا ہے که فرانسیسي بیڑے نے پینتھر نامي جرمن کروزر کو غرق کر دیا - ڈیلي کرانکل نے جوش مسرت میں اپنے نامه نگار پیرس کي روایت پر اتنا اضافه اور کر دیا ہے که "کوبین" اور "پریسلا" نامي جرمن جہازونکو فرانس نے گرفتار کر لیا ہے - لیکن تھوڑے ھي دیر کے بعد اسکي تغلیط کرني پڑي' کیونکه یه دونوں جہاز اسوقت تک اپنے اصلي مالک کے قبضه میں بدستور مصروف جنگ و پیکار ھیں !

السیس اور لورین فرانس کے دو صوبے ھیں جن پر جرمنی نے سنه ۷۰ کي جنگ میں قبضه کرلیا تھا' لیکن اعلان کیا گیا ہے که فرانسیسي پیشقدمیاں اس طرف کامیاب ھوئیں ' اور جرمني کے استحکام سے پہلے فرانس کو بڑھنے کا موقعه ملگیا -

لورین میں فرانسیسی فوج نے " ول " اور " موانیوک" پر قبضه کرلیا ہے - الٹکرچ میں بھي وہ داخل ھوگیا - فرانس نے الٹکرچ میں فرانسیسي فوج کي " حیرت انگیز همت مردانه " کي خود ستایانه داد دي ہے -

(روس و جرمنی)

روس اور جرمن فوجیں بھي اس هفته باھم معرکه آرا رھیں - سینٹ پیٹرسبرگ کے ایک مبہم و مجہول تار سے معلوم ھوتا ہے که روس اور جرمني کا کسي خاص مقام پر باھم مقابله ھوا مگر جرمن فوج کو شکست ھوئي ' اور وہ بہت سے گاوں جلا کے پیچھے ھٹگئي ہے -

لیکن لندن سے ۷ - اگست کا چلا ھوا ایک تار مظہر ہے که روس کے نقصانات بہت شدید ھیں' اور جرمني کي سوار فوج نے وربیلن کے قریب مقام کبرئي پر حمله کر دیا ہے -

(اسٹریا اور روس)

آسٹریا نے سرویا پر حمله موقوف کرکے اپني تمام قوت کا رخ روس کی طرف پھیر دیا تھا' مگر سرویا اور جبل اسود (مانٹني نیگرو) کے اتحاد نے پھر اسطرف متوجه کردیا ہے - آخرین خبروں سے معلوم ھوتا ہے که سروي فوج اسوقت وسي گرد اور سنجک کوئي بازار پر قابض ھوگئي ہے -

علی ھذا جبل اسود کي فوج نے بحر ایڈریاٹک کے ایک ساحلی شہر اسپیزا نامي اور اسکے قرب و جوار کے اور دو شہروں پر بھي قبضه کرلیا ہے - ادھر آسٹریا نے بھي کئي بار دریاے ڈینیوب کو عبور کرنے کي کوشش کي' اور گو اسمیں کامیابی نه ھوئي مگر جبل اسود کے بندرگاہ اینٹي وري پر گوله باري شروع کردي ہے' جس کا آغاز جنگ میں اس نے محاصرہ کرلیا تھا -

روس اور آسٹریا کے متعلق سب سے آخرین اور سب سے زیادہ قابل ذکر خبر یه ہے که روسي فوج وادي استائر کي راہ سے آسٹریا کي قلمرو میں داخل ھوگئي ہے -

(تغیرات تازہ)

۱۱ - اگست کے تاروں سے معلوم ھوتا ہے که جنگ کے موجودہ نقشه میں عنقریب ایک خاص تغیر ھونے والا ہے - سرویا نے جرمني کے مقابله میں بھی اعلان جنگ کردیا ہے - آسٹریا فرانسیسي سرحد پر نہایت سرعت کے ساتھه فوجي تیاریاں کررھا ہے - جاپاني بیڑا بھي امیر البحر ڈیدا کے زیر کمان دریا میں آ گیا ہے اور عجب نہیں که اتحاد کي طرف سے جرمني اور آسٹریا کے جہازوں پر حمله آور ھو یا اس وقت جنگ میں حصه لے' جب بحر ھند یا بحر ابیض پر حمله کیا جاے -

آسٹریا اور انگلستان کے تعلقات ھنوز منقطع نہیں ھوے ھیں - لیکن اگر منقطع ھوگئے اور اطالیا کو بھی جرمني کے انذار و تہدید یا قوم کے اصرار و ضد سے میدان جنگ میں اترنا پڑا' تو جنگ کا نقشه اس نقشه سے بالکل مختلف ھوجائیگا جو تمام دنیا بلکه خود جرمني اور آسٹریا جنگ سے پہلے اور آغاز جنگ کے وقت سمجھتي تھي -

(شعاع امید)

موجودہ دولہ عثمانیه کي حکومت جس حسن تدبیر اور سیاست و حکمت جنگي کا نمونه ابتدا سے پیش کررھی ہے' وہ تاریخ میں همیشه یادگار رھیگا -

دول عظمی کے طرف سے باھمي اعلان جنگ ھوتے ھي دولة علیه کے آلات عمل میں ایک نئي حرکت شروع ھوگئي تھي اور تمام یوروپین سرحدوں پر جنگی طیاریوں کا حکم دیدیا گیا تھا - اب ۱۱ - اگست کے ایک تار سے معلوم ھوتا ہے که ترک طیاریوں سے گذر کر اقدام و عمل کے میدان میں پہنچ گئے ھیں یعنے دیدي اغاچ کے قریب بلغاري قلمرو کے اندر عثمانی فوجیں جمع ھورھي ھیں -

۱۹ - رمضان ۱۳۳۲ هجري

مــاہ مقـــدس

اور جمــاعة هـــاے ثـــلاثة

قران کریم نے اعتقاد و اعمال اور تعلق الهي کے لحاظ سے انسانوں کو تین جماعتوں میں تقسیم کردیا ہے :

فمنهم ظالـــم لنفسه ' و منهم مقتصد و منهم سابق بالخیرات باذن الله - ذالک هوالفضل الکبیر (۳۵ : ۳۲)	پس اُن میں سے ایک گروہ تو احکام الهي سے سرتابي کرکے اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے - ایک گروہ درمیاني حالت میں ہے ' اور ایک ایسا بھي ہے کہ خدا کے حکم سے نیکیوں کے کرنے میں آگے بڑھا ہوا ہے -

سو یہ آخري حالت خدا کا بہت هي بڑا فضل ہے جو وہ اپنے بندوں پر کرتا ہے !

فی الحقیقت انسان کے اعمال و اخلاق کي یہ ایک ایسي جامع اور قدرتي تقسیم ہے ' جسکي صداقت هر حیثیت اور هر پہلو سے دیکھي جاسکتي ہے ' اور نیکي کے کار و بار کا کوئي میدان ایسا نہیں ہے جہاں یہ تین گروہ نظر نہ آتے ہوں - ماہ رمضان المبارک کے احترام و تعظیم اور حکم صیام کي تعمیل کے لحاظ سے بھي غور کرو تو آج هم میں یہ تینوں گروہ موجود هیں - ایک گروہ تارکین صیام کا ہے جو روزہ رکھتا هي نہیں - دوسرا صائمین کا ہے جو روزہ تو رکھتا ہے پر افسوس کہ اسکي حقیقت اپنے اوپر طاري نہیں کرتا - تیسرا گروہ اُن مومنین صالحین کا ہے ' جنھوں نے روزہ کي اصلی حقیقت کو سمجھا ہے ' اور وہ احتساب اور تقوی کے ساتھہ ماہ مقدس بسر کرتا ہے - و هم قلیل : فمنهم ظالم لنفسه و منهم مقتصد ' و منهم سابق بالخیرات باذن الله -

میں آج ان جماعتوں کے متعلق چند کلمات کہنا چاهتا ہوں -

(تارکین احکام و طاعات)

ان میں سب سے پہلا گروہ " ظالم لنفسه " کا ہے - یہ اپنے نفس کیلیے اسلیے ظالم هیں کہ انھوں نے خدا کو اور اسکے ذکر کو بھلانا چاها - نتیجہ یہ نکلا کہ خود اپنے نفس هي کو بھول گئے :

الذین نسوا الله فانساهم انفسهـــم - اولئـــک هـــم الخـاســـرون (۵۹ : ۱۹)	وہ لوگ کہ انھوں نے الله کو بھلا دیا - نتیجہ یہ نکلا کہ اپنے نفس هي کی طرف سے غافل هوگئے - یہي لوگ هیں کہ دونوں جہان کے گھاٹے ٹوٹے میں هیں -

یہ " ظالم لنفسه " اسلیے هیں کہ انھوں نے عدالۃ حقہ کا راستہ چھوڑکر اسراف و تبذر کا راستہ اختیار کیا - ظلم کہتے هیں زیادتي کو ' اور عدالۃ حقہ صرف اسي راہ میں ہے جسے صراط مستقیم ' میزان الموازین ' اور قسطاس مستقیم کہا گیا ہے - یہي وجہ ہے کہ فرمایا :

الـذین اســـرفوا علی انفسهــــم (۳۹ : ۵۴)	وہ لوگ کہ جنھوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کي -

هواے نفس کي لذتوں نے انھیں پاگل کردیا ہے : کما یتخبطه الشیطان من المس - انکي زندگي کی غایت صرف غذا اور روٹي ہے - خدا نے انھیں انسان بنایا تھا تاکہ وہ قواے انسانیۃ اعلی سے کام لیں پر وہ مثل، چارپایوں کے بنگئے جو صرف اپنا چارا ڈھونڈھتا ہے ' اور صرف اپنی غذا کیلیے دن بھر دوڑتا اور لڑتا رهتا ہے :

اولئـــک کالانعام بـــل هم اضـــل اولئک هـــم الغافلون ! (۸ : ۱۷۸)	یہ لوگ مثل چارپایوں کے هیں بلکہ ان سے بھي بدتر اور یہي هیں کہ غفلت میں پڑگئے هیں !

سو ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ خدا کي حکومت سے باغي هیں ' اسکے قوانین سے انھوں نے علانیہ سرکشي کي ' اسکے پاک حدود و مواثیق کو انھوں نے یکسر توڑ ڈالا - وہ انسانوں کے آگے جھکتے هیں ' مگر فاطر الارض والسماوات کے آگے جھکنے سے انھیں شرم آتي ہے - وہ دنیاوي حاکموں سے ڈرتے هیں پر احکم الحاکمین کا انکے دلوں میں خوف نہیں - انساني پادشاهت کا اگر ایک چھوٹا سے چھوٹا قانون بھي ہو تو اس سے سرتابي کرنے کي انھیں همت نہیں پڑتي - کیونکہ اُنکو یقین ہے کہ اگر وہ ایسا کرینگے تو عدالت سزا دیگی اور حاکم وقت باز پرس کریگا - پر شہنشاہ ارض و سما کے بڑے سے بڑے قانون کو بھي ٹھکرادینے اور ذلیل و حقیر کرنے سے وہ نہیں ڈرتے - کیونکہ خدا پر انھیں یقین نہیں رها اور اسکی سزاؤں کو وہ نہیں مانتے - وہ اپني نفساني خواهشوں کے پورا کرنے کا اختیار اگر کسی انسان کے هاتھہ میں دیکھتے هیں ' تو کتے کي طرح اسکے پاؤں پر لوٹتے هیں ' گدھے کي طرح اسکا مرکب بن جاتے هیں ' اور غلاموں اور چاکروں کي طرح اسکے آگے هاتھہ باندھکر کھڑے رهتے هیں ' تاکہ وہ انھیں کچھہ عرصے کیلیے روٹي سے یا تانبے اور چاندي کے چند سکے حوالے کردے ' پر وہ جسنے انھیں پیدا کیا ' جسکي ربوبیت انکے جسم کے ایک ایک ذرے اور خون کے ایک ایک قطرہ کو پالتي اور هلاکت سے بچھاتي ہے ' جو انکي فریادوں کو درد اور دکھہ کے وقت سنتا ' اور جب وہ هر طرف سے مایوس هوجاتے هیں تو انھیں امید اور مراد بخشتا ہے ' سو اس رب الارباب کیلیے ان مغروروںکے پاس عاجزي کا ایک سجدہ ' بندگي کي ایک پیشاني ' بیقراري محبت کي ایک پکار ' تقوی اور احتساب کا ایک روزہ ' اور خلوص و صداقت کے ساتھہ انفاق في سبیل الله کا ایک کھوٹا پیسہ بھي نہیں ہے !

فویل للقاسیـۃ قلوبهم عن ذکر الله اولئـک في ضـــلال بعیـــد ! (۳۷ : ۶۲)	پس صد افسوس اور صد حسرت ان دلوں پر جو ذکر الهي کے طرف سے بالکل سخت هوگئے هیں ' اور یہي لوگ هیں کہ جو بڑے هي پلے سرے کي گمراهي میں مبتلا هیں ! !

(ایمان بالله)

انسان کے تمام کاموں کي جڑ یقین کا رسوخ اور اعتماد کا استحکام ہے - اسي کو شریعت " ایمان " کے لفظ سے تعبیر کرتي ہے - لیکن انکے دل میں ایمان کا درخت مرجھا گیا ہے ' اسلیے اعمال صالحہ کے پھل نہیں لگتے - خدا کا تصور یا تو محبت کي شکل میں انسان کو اپني طرف کھینچتا ہے یا خوف کي عظمت و هیبت دکھلا کر اپنے آگے جھکاتا ہے - اسکے دیکھنے والوں نے همیشہ انهي دو نقابوں میں سے اسے دیکھا ہے - پر نہ تو انکے دلوں میں محبت ہے کہ اپنے محبوب کیلیے دکھہ اٹھا ئیں ' اور نہ خوف ہے کہ ڈرکر اور هیبت

میں آکر اسکے آگے جھک جائیں - خدا کے رشتے کي کوئي زنجیر انکے پاؤں میں نہیں رهي ' کیونکه نفس و شیطان کي غلامی کے طوق انکي گلوں میں پڑگئیے :

انا جعلنا في اعناقهم اغلالاً فهي الي الاذقـــان فهـم مقمحون (۳۸ : ۸)

هم نے گمراهی اور شیطـان کی غلامی کے طوق انکي گردنوں میں ڈالدیے جو انکے ٹهڈیوں تـک آگئے هیں اور انکے سر پهنس کے رهگئے هیں ؟

پس انکي فطرت کو عبودیۃ الهي سے کچهه اسطرح کی اجنبیت هوگئي هے که اگر ایک لمحه اور ایک دقیقه بهی اسکي عبادت و ذکر میں بسر کرنے کے لیے کہا جاتا هے ' تو انهیں ایسا معلوم هوتا هے ' گویا کسي بڑي هي سخت مصیبت اور بڑے هی جانکاه عذاب میں پڑگئے هیں - حالانکه اصلی عذاب کی انهیں خبر نهیں جسمیں واقعی پڑنے والے هیں اور جو واقعی سخت و جانکاه هے :

قـل افا نبئکم بشر من ذلکم ؟ النـــار ' وعدها لله الـذین کفروا ' و بئـــس المصیـــر ! (۲۲ : ۷۰)

اے پیغمبر انسے کہدے که تمهیں ذکر الهي سے بڑي هي تکلیف هوتي هے لیکن اس سے بهي بڑهکر ایک مصیبت کي تمهیں خبر دوں جو آنے والي هے ؟ آتش دوزخ ! جسکا خدا نے منکروں سے وعده کیا هے اور جو بڑاهي برا ٹهکانا هے !

انکي فطرۃ پر شدت عصیان اور استغراق ضلالت و فساد سے ایک ایسي تاریکي چها گئي هے جو نور ایمان سے بکلي مغائر هے اور اسکے ساتهه عبودیۃ الهی کا نور جمع نهیں هوسکتا - پس نماز سے بهي اسے انکار هے اور روزه کي بهي اسے توفیق نهیں - شریعت کے تمـام حکموں کو اس نے چهوڑ دیا هے اور اسکي زنـدگي یکسر ابلیسي هوگئی هے جسمیں خـدا پرستي کیلیے چنـد گهڑیاں اور چند منٹ بهی نهیں هیں :

اولائک الذین طبع الله علی قلوبهـم و سمعهم و ابصارهم ' و اولائـک هم الغافلون (۱۲ : ۱۰۹)

یه وه لوگ هیں که خدا نے انکے دلوں ' انکے کانوں ' اور آنکي آنکهوں پر مهر لگادي هے اور یه وه هیں که غفلت میں گم هوگئے هیں !

(امراء فساق و روساء فجار)

پس رمضان المبارک میں ایک گروه تو تارکین صیام کا هے جنکے لیے ماه مقدس کي برکتوں میں کوئی حصه نهیں رکها گیا ' اور جن کي نفس پرستي پر روزه رکهنا بهت هي شاق گذرتا هے - ان میں ایک جماعت امرا و روساء کي هے جو فسق و فجور کي تاریکي میں ایسے کهوے گئے هیں که تقوی اور احتساب کي ایک هلکي سي شعاع بهي انکے سیاه خانۂ عمل پر نهیں پڑتي ' اور استغراق لهو و لعب اور انهماک شهوات و لذات نے انهیں بالکل اپني طرف مشغوف کر لیا هے - روزه کي اصل صبر اور تقوی هے - صبر کي حقیقت یه هے که خواهشوں میں ضبط و تحمل پیدا هو اور کسي مقصد اعلی کیلیے شدائد اور تکالیف برداشت کي جائیں - پس اسکے لیے ضبط و تحمل کي ' ایثار و احتساب کي ' اتقاے روح اور طهارت نفس کي ضرورت هے ' مگر انکا نفس شریر اپني بهیمي خواهشوں میں اسدرجه بے قابو هوگیا هے که وه تکلیف اور ایثار کا متحمل نهیں هوسکتا - انکي طبیعت خواهشوں کي غلام هے اور نفس پرستیوں کی عادي هو گئي هے - پس وه ایک گهنٹه بهي ضبط جذبات و تحمل نفس کے ساتهه بسر نهیں کرسکتے -

وه ماه مقدس جو نزول سعادت کي یادگار تها ' جو مومنوں کیلیے نیکیوں اور خدا پرستیوں کا سرچشمه تها ' جو همیں تحمل مصائب اور مرضات الهیه کي راه میں ایثار نفس کي تعلیم دیتا تها ' آتا هے اور گذر جاتا هے ' پر انکے اعمال شیطانیه اور افعال خبیثه میں رائي برابر بهی تبدیلي نهیں هوتی - پهر ان میں کتنے هي هیں جو عین رمضان المبـارک کے اندر شـرب خمر اور زنا و فسق میں چارپایوں اور حیوانوں کی طرح ڈوبے رهتے هیں ' اور ماه مقدس کی برکتـوں کی جگه آسمانی لعنتـوں کی انپر بارش هوتی هے !

حدیث شریف میں تو آیا هے که " اذا دخل شهر رمضان فتحت ابواب الجنة و اغلقت ابواب النار و صفدت الشیاطین " (رواه البخاري) جب رمضان کا مهینـه آتا هے تو نیکیـوں کے بهشتي دروازے کهل جاتے هیں ' برائیوں کے جهنمي دروازے بند هو جاتے هیں ' اور ارواح شریره و شیطانیه کا عمل باطل هوجاتا هے - لیکن انکي حالت اسکے بالکل برعکس هے - انکے لیے جهنمي دروازے اور زیاده وسعت کے ساتهه کهل جاتے هیں ' اور ارواح شریره کا تسلط انپر اور زیاده سخت هو جاتا هے - ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض له شیطاناً فهو له قرین (۴۳ : ۳۵)

(حلقۂ شیاطین و مجمع ابالسه)

انکے وه مصاحب اور ندیم جو هر وقت ذریۃ شیطانی کی طرح انکے اردگرد رهتے هیں ' اور انکے وه عمال و حکام جو خدا کی طرح انهیں پوجتے اور مشرکوں کی طرح انکے آگے زمیں بوس هوتے هیں ' یه سب کچهه دیکهتے هیں ' مگر شیطان نے انکی زبانوں پر مهر لگادي هے اور انسان کی بندگي کي خباثت نے خدا کا خوف انکے دلوں سے محو کر دیا هے - پس ان میں سے کسی کي بهي زبان نهیں کهلتي که حق و معروف کي صدا بلند کرے ' اور گونگا شیطان نه بنے جو ایمان کی موت اور خدا پرستی کا خاتمه هے -

(فتـــنۂ عـــلمـــاء سوء)

پهر اس سے بهي بڑهکر ماتم انگیز منظر یه هے که ان امراء فاسقین و رؤساء فاجرین کے حاشیه نشینوں اور وابستگان دولت کی فهرست میں بهت سے علما و صوفیا کے نام بهی نظر آتے هیں ' جو اپنے تئیں مسند نبوت کا جانشیں اور فضائل رسالت کا وارث حقیقی سمجهتے هیں ' اور اپنے اتقا و تقدس کے دامنوں کو هزاروں انسانوں سے سنـگ اسود کی طرح بوسه دلاتے ' اور اپنے بڑے بڑے دامنوں کی عباؤں کو عهد مسیح کے فریسیوں اور صدوقیوں کی طرح غرور فضیلت و کبر تقدس سے حرکت دیتے هیں !

انکو اپنی فضیلت و پیشوائی کا بڑا هی گهمنڈ هے - وه جب اپنے مریدوں اور معتقدوں کے جمگهٹے میں تسبیح مکر و سجادۂ زور کے ساز و سامان فریب کے ساتهه بیٹهتے هیں تو کسي طرح خدا کی الوهیت اور رسولوں کی قدوسیت سے اپنے تقدس و کبریائی کو کمتر نهیں سمجهتے - مگر حقیقت یه هے که انکا وجود شریعت کی توهین اور دین الهی کی سب سے بڑي تذلیل هے - قوم کا بد تر سے بدتر اور جاهل سے جاهل گروه بهي ان خلفاء شیاطین و نائبین ابلیس لعین سے زیاده نیک اور زیاده راستباز هے - کیونکه یه علماء سوء هیں ' اور انکے فتنه سے بڑهکر قوم کیلیے کوئي فتنه نهیں - هواء نفس انکي شریعت هے ' درهم و دنانیر انکا قبله هے ' نفس و شیطان انکا معبود هے ' اور طلب جاه و مال انکا ذکر و فکر هے - چونکه انکو امراء فساق اور روساء فجار کے دربار سے بڑے بڑے وظائف و مناصب ملتے هیں اور نذر و نیاز کي فتوحات کا پیهم سلسله جاري رهتا هے ' اسلیے انکي زبانیں گونگي هوگئی هیں ' اور اپنے منصبوں اور تنخواهوں اور نذر و نیاز کي لعنت کے بند هوجانے کے خوف سے امر بالمعروف اور نهی عن المنکر کا ایک لفظ بهي اپني زبان سے نهیں نکالتے - وه اپني آنکهوں سے رمضان المبارک کي توهین کا تماشه دیکهتے هیں اور چپ

رهتے هیں - انکے سامنے ماہ مقدس کے اندر حکم الهي کو ٹھکرایا جاتا هے اور وہ خوش هوتے هیں - نہ تو کسي شیطان لغرس کي زبان معروف کیلیے کهلتي هے ' نہ کسي خلیفۂ ابلیس کو شریعت کي علانیہ توهین پر غیرت آتي هے - امر بالمعروف کو انهوں نے یکسر بهلا دیا هے اور نہي عن المنکر کو اپنے مقاصد نفسانیہ کے خلاف دیکهکر نسیاً منسیا کردیا هے - اگر وجود مقدس حضرۂ صادق مصدوق کا حکم باطل نہیں تو میں کہتا هوں کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب ایسے هی علماء سوء کو هوگا : و قال رسول اللہ صلي اللہ علیہ و سلم : ان اشد الناس عذاباً یوم القیامۃ ' عالم لم ینفعه اللہ بعلمه - (رواہ ابن عساکر عن ابي هریرہ والبیهقي في شعب الایمان و طبراني فی الصغیر والحاکم في المستدرک)

(فتنۂ الحاد و متفرنجین)

پهر تارکین صیام کے گروہ میں اس سے بهی بڑهکر ایک فتنے نے سر اٹهایا هے ' جسکا اثر بہت شدید اور جسکی آفات سخت متعدي هیں ' اور جسکے اندر شریعت کا استخفاف و استهزا پہلے سے بہی زیادہ اور حدود اللہ کے خلاف نفساني جسارت پہلوں سے کہیں بڑهکر هے - نہایت درد و رنج کے ساتهہ کہنا پڑتا هے کہ یہ ان لوگوں کا فتنۂ الحاد و اباحۃ هے جنهیں افسوس هے کہ الحاد سے بهي جهل کے سوا اور کچهہ نہ ملا حالانکہ الحاد نے اکثر غرور علم کے ساتهہ ظهور کیا هے - یہ لوگ نشئـۂ مدنیـۂ حـدیثہ کي مهذب و متمدن مخلوق هیں جو نئي درسگاهوں کي کائنات جهل و غرور میں پیدا هوئي هیں ' اور جو فی الحقیقت غرور ادعا اور جهل افساد کے سوا اور کچهہ نہیں هیں - پہلي جماعت کي اگر غفلت شدید تهی اور معصیت جرأت و جسارت تـک پہنچ گئي تهي ' تو افسوس آہ اس گروہ کے اندر غفلت کي جگہ جسارت ' اور اعتراف کي جگہ انکار و سرکشي ' اور کهلم کهلا استخفاف شریعت و استهزاء حدود اللہ پایا جاتا هے - ان میں سے اکثروں کے نزدیک روزہ عرب جاهلیۃ کے فقر و فاقہ کي ایک وحشیانہ یادگار هے جو یا تو اسلیے قائم کي گئي تهی کہ غذا میسر نہیں آتي تهي ' یا منجملہ اُن عالمگیر غلط فهمیوں کے ایک توهم پرستي تهي جو اهل مذاهب میں ابتدا سے پهیلي هوئي هیں اور انهوں نے ترک لذائذ اور تعذیب جسم کو وسیلۂ نجات سمجهہ لیا هے - فاعاذ نا اللہ سبحانہ مما یعتقد الزنادقۃ ! ان میں بہت سے لوگ اپنے الحاد کو شریعت کي نسبت سے انجام دینے کے شائق هیں - وہ " تطبیق بین العقل والنقل ' العلوم الجدیدۃ والاسلام ' او ر الاسلام هوالفطرۃ والفطرۃ هي الاسلام " کا راستہ اختیار کرتے هیں ' اور کہتے هیں کہ اگر فرض هوا بهي تها تو والذین یطیقونه طعام مدیۃ نے ثابت کردیا کہ ایک مسکین کو کهانا کهلاکر هم روزے کے پنجۂ عذاب سے نجات پاسکتے هیں - پس یہ همارے لیے بس کرتا هے : فاولائک هم المتفرنجون ' الذین یفسدون في الارض و لا یصلحون :

واذا قیل لهم لا تفسدوا في الارض قالو انمـــا نحن مصلحون - الا انهم هـــم المفسدون ولکن لا یشعرون (۲ : ۱۱)	اور عجب تر یہ کہ جب انسے کہا جاتا هے کہ زمین پر فساد نہ پهیلاؤ تو کہتے هیں کہ هم تو قوم کے مصلح هیں ! یقین کرو کہ یہي لوگ هیں جو دنیا کیلیے مفسد هیں مگر اپنے فساد سے واقف هیں !

پهر آہ میں ان لوگوں کی حالت تم سے کیا کہوں کہ میرے سامنے صدها نمونے بڑے هي درد انگیز موجود هیں - جس ملحدانہ جسارت ' جس مارقانہ جرأت ' اور جس مرتدانہ شوخي کے ساتهہ میں نے انهیں عین رمضان المبارک کے ایام میں (باوجود صحت و عافیت ' و قوت و توانائي و بغیر سفر و عذرات شرعیہ) اپنے دوزخ شکم کي ایندهن جمع کرتے دیکها هے ' میں نہیں سمجهتا کہ اسے کیونکر بیان کروں ؟ وہ اس بے پروائی کے ساتهہ ماہ مقدس میں کهاتے پیتے هیں ' گویا انهیں اُس گروہ سے کوئي تعلق هي نہیں جسکے لیے رمضان کا ورود صبر و اتقا کا پیام تها !

(جرم اور بغاوت)

ایک چیز غفلت و تساهل هے اور ایک انکار و تمرد هے - بلا شبهہ پرانے لوگوں میں بهي هزاروں اشخاص ایسے موجود هیں جن میں تسلط نفس و شیطان سے معاصي و ذنوب کي نہایت کثرت هوگئي هے اور انپر غفلت و تساهل نے ایک دیني موت طاري کردي هے - علي الخصوص امرا و رؤسا مسلمین کہ اُن میں سے اکثر احکام و اوامر شرعیہ سے بے پروا و غافل هیں - تاهم ان میں ایک فرد بهي ایسا بمشکل ملیگا جو احکام الهیہ کا صریح استهزا کرتا هو ' اور خدا کے شعائر کي بیباکانہ هنسي اڑاتا هو - مگر میں نے " اس متمدن و روشن خیال " طبقہ میں بکثرت ایسے لوگوں کو دیکها هے جو علانیہ احکام اسلامیہ کي هنسي اوڑاتے هیں اور تعجب کرتے هیں کہ لوگ کیسے احمق اور نادان هیں جو مفت میں بهوکے رهتے اور اپنے نفس کو تکلیف و مشقت میں ڈالتے هیں ؟ قالوا : ماهي الاحیاتنا لدینا ' نموت ونحیا وما یهلکنا الا الدهر (۴۵ : ۲۴)

قل ا باللہ و ایاتہ و رسولہ کنتم تستهزؤن ؟ (۹ : ۶۵)	ان ملحدوں سے کہو کہ آیا تم اللہ ' اسکی آیات ' اور اُسکے رسولوں کے ساتهہ هنسي کرتے هو ؟

آغاز اسلام میں یہود و نصاری احکام شریعت کي هنسي اوڑاتے تے جنکا حال سورہ مائدہ میں خدا نے فرمایا هے :

یا ایها الـــذ ین امنوا لا تتخذوا الذین اتخذوا دینکم هزوا و لعبا (۵ : ۶۲)	اے مسلمانو ! ان لوگوں کا رشتہ نہ پکڑو جنهوں نے تمهاري شریعت کو هنسي ٹهٹها اور ایک طرح کا کهیل بنا لیا هے -

انکا حال یہ تها کہ :

و اذا نادتیم الی الصلواۃ اتخـــذوها هزوا و لعبا ذالک بانهم قوم لا یعقلون (۵ : ۶۳)	جب تم نماز کیلیے صدا بلند کرتے هو تو یہ هنسي اور ٹهٹها کرتے هیں - یہ اسلیے هے کہ اُنکی عقلیں ٹهري گئي هیں -

سورۂ بقر میں انهیں کي نسبت فرمایا هے :

زین للذین کفروا الحیاۃ الدنیا و یسخرون من الذین امنوا (۲ : ۲۰۸)	کافروں کي نظروں میں صرف دنیا کي زندگي هي سما گئي هے - وہ ان لوگوں کے ساتهہ تمسخر کرتے هیں جو اللہ پر ایمان لاے هیں -

سو آج یہ حالت خود مسلمانوں کا یہ نیا متمدن فرقہ همیں دکهلا رها هے ' او ر ضمناً خبر دیتا هے کہ اسکا شجرہ نسب ضلالت کن لوگوں سے ملتا هے ؟ نماز سے بڑهکر اس گروہ کیلیے کوئي مبغوض و مکروہ حکم نہیں ' کیونکہ علاوہ ایک وحشیانہ حرکت هونے کے اسکے اکثر اجزا ایسے هیں جو متمدن زندگي کے ساتهہ جمع نہیں هوسکتے - وضو سے شرٹ کي آستینوں کا کلف خراب هوجاتا هے ' اور سجدہ میں جانے سے پتلوں پر گهٹنوں کے پاس شکنیں پڑجاتي هیں : و اذا قیل لهم ارکعوا لا یرکعون (۷۷ : ۴۸)

جب نماز کے ساتهہ یہ سلوک هے تو روزہ کي نسبت پوچهنا هي عبث هے - وہ کہتے هیں کہ موجودہ متمدن زندگي نے دن میں پانچ مرتبہ اقلاً غذا کا حکم دیا هے ' کوئي وجہ نہیں کہ ایک مهینے تـک کیلیے انسان بالکل غذا ترک کردے : قاتلهم اللہ انی یوفکون (۹ : ۳۰)

(لمصلحون الدجالون)

پھر عجیب تر یہ کہ اس گروہ میں ایک جماعت مصلحین ملت و ائمۂ امت کی بھی ہے جو اپنے تئیں تمام قوم کا پیشوا اور ھادی حقیقی سمجھتی ہے' اور چونکہ اسے یقین ہے کہ ابھی مسلمان احکام شریعت سے متنفر نہیں ہوے ہیں گو غافل ہیں' اسلیے جب کبھی مجلسوں اور کانفرنسوں کے استیجوں پر انکے سامنے آتی ہے تو یکسر پیکر اسلام و ایمان و مجسمۂ شریعت و اسلامیۃ بن جاتی ہے' اور جس شریعت کے اولین ارکان و عبادات تک سے اسے عملاً انکار ہے' اسکے ماننے والوں کے ادبار و غفلت پر نبیوں کی طرح روتی اور رسولوں کی طرح فغاں سنج ہوتی ہے - پھر نماز کا فلسفہ اسکی زبان پر ہوتا ہے - روزہ کی فلاسفی پر اس سے بہتر کوئی لکچر نہیں دیسکتا - اسلامی عبادات کے مصالح و حکم کے اعلان کا اس سے بڑھکر کوئی واعظ نہیں' حالانکہ خود اسکے نفس کا یہ حال ہے کہ احکام شریعت کی تذلیل و تحقیر کا اس سے بڑھکر کوئی فتنہ نہیں ہے اور اسکا وجود الحاد و زندقہ کے سوا اور کچھہ نہیں -

یخادعون اللہ والذین امنوا و ما یخدعون الا انفسہم و ما یشعرون - (۲ : ۱۰)	یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ کو اور مسلمانوں کو اپنے نفاق سے دھوکا دینا چاہتے ہیں' مگر نہیں جانتے کہ درحقیقت وہ اپنے نفس ہی کو دھوکا دے رہے ہیں -

(ایک بشارت عظمی)

البتہ دو تین سال سے تعلیم یافتہ طبقہ میں ایک مبارک تغیر و انقلاب کے آثار ضرور نظر آرہے ہیں' اور میں بہت سے ایسے ارباب انابت و رجوع الی اللہ کو جانتا ہوں جنکے دلوں پر پچھلے مصائب اسلامی سے تنبہ و اعتبار کی ایک کاری چوٹ لگی ہے اور انکے اندر مذہبی اعمال کی طرف یکایک میلان و رجوع پیدا ہو چلا ہے - سو فی الحقیقت ایسے مبارک نفوس اس گروہ کی عام حالت سے بالکل مستثنی ہیں' اور اگر انکو استقامت و ثبات نصیب ہو تو کچھہ شک نہیں کہ ہم سب کو چاہیے کہ انکے ہاتھوں کو جوش عقیدت سے بوسہ دیں اور مقدس عباؤں کے دامنوں کی جگہ انکے فرنگی کوتوں کے دامنوں کو آنکھوں سے لگائیں- کیونکہ موجودہ عہد میں اسلام و ملت کی خدمت کے لیے اس گروہ سے بڑھکر اور کوئی جماعت مفید تر نہیں ہوسکتی اور اسکی اصلاح سے بڑھکر عالم اسلامی کیلیے کوئی بشارت نہیں : و لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا -

قبــول اســلام

آہ ! اسلام کی روح الہی اور صورت ربانی میں وہ کونسی دلفریبی ہے کہ مسلمانوں کے عالمگیر تنزل اور انتہائی تذلل و بیکسی کے باوجود' اسکے حلقے میں ابتک بڑے بڑے ارباب عز و جاہ بطیب خاطر و بلا ترغیب و طمع داخل ہوتے جاتے ہیں !

" الفرید رستم بے" جو ایک معزز و ممتاز روسی ہیں' حال میں قسطنطنیہ میں مشرف باسلام ہوے - انکی والدہ کا تعلق ایک مشہور انگریزی خاندان سے ہے جو عرصہ سے قسطنطنیہ میں متوطن ہے -

رستم بے بہت سے اعلی عثمانی مناصب پر فائض رہچکے ہیں - پہلے وہ عثمانی سفارتخانہ واشنگٹن کے مشیر' عثمانی سفارتخانہ لندن کے عضو' اور سٹنبجی میں وزیر تھے - اب واشنگٹن کے سفیر مقرر ہوے ہیں -

اسکے ساتھہ ہی وہ ایک اعلی درجہ کے انشاء پرداز بھی ہیں اور بہت سے انگریزی رسائل میں انکے نہایت دلچسپ مضامین نکل چکے ہیں -

اُنھوں نے اپنا اسلامی نام احمد رکھا ہے -

انکے قبول اسلام پر عثمانی پریس عام طور پر گرمجوشی کے ساتھہ اظہار مسرت کر رہا ہے -

عامـلین احکام و صائمـین رمضـان

مقالۂ افتتاحیہ میں جو کچھہ پڑھچکے ہو' یہ حال تو تارکین صیام کا تھا - اب آؤ انکو دیکھیں جو عاملین و صائمین میں داخل ہیں- یہ سرگذشت انکی تھی جنھوں نے شریعت کو چھوڑ دیا' لیکن آؤ اب انکی سراغ میں نکلیں جو ابتک دامن شریعت سے وابستہ ہیں - یہ وہ لوگ تھے جو پانی سے دور ہوگئے - اب آؤ انکو دیکھیں جو دریا کے کنارے خیمہ زن ہیں !

پھر کیا وہ سیراب ہیں ؟ کیا وہ پہلوں کی طرح پیاسے نہیں ؟

* * *

افسوس دہ حقیقت کی آنکھیں اب تک خونبار ہیں اور عشق مقصود کا قدم یہاں تک پہنچکر بھی کامیاب نہیں - یہ سچ ہے کہ پہلوں نے دریا کی راہ چھوڑ دی اور دوسرے نے اسکے کنارے اپنا خیمہ لگایا اور اسمیں بھی کچھہ شک نہیں کہ اسکا اجر انھیں ملنا چاہیے ' لیکن اگر دریا کا قرب دریا کیلیے نہیں بلکہ دریا کے پانی کیلیے تھا تو پہلا گروہ پانی سے دور رھکر پیاسا رہا' اور دوسرے اس تک پہنچکر پیاسے ہیں !

آنھیں کشتی نہیں ملتی' اِنھیں ساحل نہیں ملتا !

* * *

یہ وہ لوگ ہیں کہ اِنھوں نے شریعت کے حکموں کو تولے لیا ہے' مگر اسکی حقیقت چھوڑدی ہے - یہ وہ ہیں کہ انھوں نے چھلکے پر قناعت کی اور اسکے مغز کو اُن لوگوں کی طرح چھوڑ دیا جنھوں نے چھلکا اور مغز دونوں چھوڑ دیا ہے - یہ جسم کو انسان سمجھتے ہیں حالانکہ جسم بغیر روح کے ایک سڑجانے والی لاش ہے - یہ نقاب کو چہرۂ محبوب سمجھے ہیں' حالانکہ عیش نظارہ اُسنے پایا' جس نے نقاب کی جگہ صورت سے عشق کیا - کاشت کار پھل کیلیے بیج بوتا ہے' اور پھولوں کی ساری محبوبیت اسمیں ہے کہ اسکی خوشبو سے دماغ معطر ہوجاتا ہے - پس اگر بیج پھل نہ لایا اور پھولوں نے خوشبو نہ دی' تو کاشتکار کیلیے ہل جوتنے کی جگہ بہتر تھا کہ وہ گھر میں آرام سے سوتا' اور بے خوشبو کے پھولوں سے وہ خشک ٹہنی زیادہ قیمتی ہے جو چولہے میں جلائی جاسکے : فویل للمصلین الذین ہم عن صلاتہم ساھــون ! (۱۰۷ : ۶)

* * *

نماز ہو یا روزہ ' شریعت کے جتنے احکام اور جتنی طاعات ہیں' سب کا حال یہ ہے کہ ایک شے تو اُن میں مقصود بالذات ہوتی ہے اور ایک اُس مقصود کے حاصل کرنے کا وسیلہ -

نماز میں اصلی شے عبودیۃ الہی ' انکسار و تذلل ' خضوع و خشوع ' ابتہال و توجہ الی اللہ' و انقطاع و تبتل ہے ' اور نتیجہ اسکا تمام فواحش و منکرات اور رذائل و خبائث سے اجتناب و تحفظ ہے - حج کا مقصود دعوۃ اسلامی کی نشئۃ اولی کی یاد گار' اسوۂ ابراہیمی کی تجدید ' مرکز توحید پر تمام شعوب و قبائل موحدین کا اجتماع ' اور وحدۃ اسلامی و اتحاد ممالک و امم کا ظہور و قیام ہے' اور نتیجہ اسکا تعلق الہی کی تقویت ' احکام شریعت کا انقیاد اور رفع انشقاق و اختلاف ' و انسداد تفریق و تشتت کلمۂ اسلام ہے -

اسی طرح روزہ بھی صرف بھوک پیاس کا نام نہ تھا - اگر ایسا ہوتا تو ہر فقیر عابد ہوتا اور ہر فاقہ کش مومن کامل ' حالانکہ بہت سے بے نصیب مسکین ہیں جنکی فاقہ کشی انھیں وہ شے نہیں دیسکتی جو ایک خدا پرست پادشاہ لذائذ و نعائم کے

خوان هاے پرتکلف کے سامنے بیٹھکر پالیتا ہے۔ اصل شے روح کا تقوی، نفس کي طہارت، خواهشوں کا حبس، قوتوں کا احتساب، اور جذبات کا ایثار ہے، اور چونکہ مخلوقات کیلیے غذا کي خواهش سب سے بڑي مجبور کن خواهش ہے، اسلیے درس صبر، تعلیم تحمل، تولید فضائل، اور نفوذ اتقاء، و ایثار نفس کیلیے اسي خواهش کے ترک کرنے کا حکم دیا گیا، اور اسکو تمام روحانی فضائل کے کسب اور تمام اخلاقي رذائل سے اجتناب کا وسیلہ قرار دیا - یہی وجہ ہے کہ روزہ کا حکم دینے کے بعد اسکی علت ایک نہایت هی جامع و مانع اصطلاح شریعت میں واضح کردي گئي کہ : لعلکم تتقون ! یہ اسلیے ہے تا کہ تم تقوی حاصل کرو !

تقوی بچنے اور پرهیز کرنے کو کہتے هیں - قرآن حکیم کی اصطلاح میں اس سے مقصود تمام برائیوں اور رذالتوں سے بچنا اور پرهیز کرنا ہے -

* * *

پس روزہ وہ ہے جو همیں پرهیزگاري کا سبق دے، روزہ وہ ہے جو همارے اندر تقوی اور طہارت پیدا کرے - روزہ وہ ہے جو همیں صبر اور تحمل شدائد و تکالیف کا عادي بناے - روزہ وہ ہے جو هماري تمام بہیمی قوتوں اور غضبي خواهشوں کے اندر اعتدال پیدا کرے، روزہ وہ ہے جس سے همارے اندر نیکیوں کا جوش، صداقتوں کا عشق، راست بازي کي شیفتگي، اور برائیوں سے اجتناب کي قوت پیدا هو - یہي چیز روزہ کا اصل مقصود ہے اور باقی سب کچھہ بمنزلۂ وسائل و ذرائع کے ہے - اگر یہ فضیلتیں همارے اندر پیدا نہ هوئیں تو پھر روزہ روزہ نہیں ہے بلکہ محض بھوک کا عذاب اور پیاس کا دکھہ ہے - کیا نہیں دیکھتے کہ احادیث نبویہ میں روزہ کی برکتوں کیلیے " احتساب " کي بھي شرط قرار دي گئي ؟

من صام رمضان ایماناً و احتساباً غفر لہ ما تقدم من ذنبہ (رواہ البخاري)

جس شخص نے رمضان کے روزے احتساب نفس کے ساتھہ رکھے سو خدا اسکے تمام پچھلے گناہ معاف کردیگا -

* * *

پھر کتنے هیں جو روزہ رکھتے هیں اور ساتھہ هي ایک سچے صائم کي پاک اور ستھری زندگي بھي انہیں نصیب ہے ؟ آہ، میں اُن لوگوں کو جانتا هوں جو ایک طرف تو نمازیں پڑھتے اور روزے رکھتے هیں - دوسري طرف لوگوں کا مال کھاتے، بندوں کے حقوق غصب کرتے، اعزہ و اقارب کے فرائض پامال کرتے، بندگان الہي کي غیبتیں کرتے، انکو دکھہ اور تکلیف پہنچاتے، طرح طرح کے مکرو فریب کو کام میں لاتے، اور جبکہ انکے جسم کا پیٹ بھوکا هوتا ہے تو اپنے دل کے شکم کو گناهوں کي کثافت سے آسودہ اور سیر رکھتے هیں - کیا یہي وہ روزہ دار نہیں جنکي نسبت فرمایا ہے :

کم من صائم لیس لہ من صومہ الا الجوع والعطش (رواہ النسائي و ابن ماجہ)

کتنے هی روزہ دار هیں جنہیں انکے روزے سے سوا بھوک اور پیاس کے کچھہ نہیں ملتا -

* * *

وہ راتوں کو تراویح میں قرآن سنتے هیں اور صبح کو اسکي منزلیں ختم کرتے هیں، لیکن اسکي نہ تو هدایتیں انکے سامعہ سے آگے جاتی هیں اور نہ اسکي صدائیں حلق سے نیچے اترتي هیں :

و رب قائم لیس لہ من قیامہ الا السہر (رواہ ابن ماجہ)

اور کتنے راتوں کو ذکر و تلاوت کا قیام کرنے والے هیں کہ انہیں اس سے سواے شب بیداري کے اور کچھہ فائدہ نہیں -

نیز فرمایا کہ " رب تال للقرآن والقرآن یلعنہ " بہت سے قرآن تلاوت کرنے والے ایسے هیں کہ قرآن انپر لعنت بھیجتا ہے - کیونکہ انہوں نے اپني بد کرداریوں اور بے عملیوں سے قرآن کي تلاوت و سماعت کو لہو و لعب بنا رکھا ہے !

پھر کتنے هي روزہ دار هیں جنکا روزہ برکت و رحمت هونے کي جگہ بندگان الہي کیلیے ایک آفت و مصیبت ہے، اور بہتر تھا کہ وہ روزہ نہ رکھتے - دن بھر بھوکا رهکر اور رات کو تراویح پڑھکر وہ ایسے مغرور و بد نفس هو جاتے هیں گویا انہوں نے خدا پر، اُسکے تمام ملائکہ پر، اور اسکے تمام بندوں پر ایک احسان عظیم کردیا ہے - اور اُسکے معاوضہ میں انہیں کبریائي اور خود پرستي کي دائمي سند ملگئي ہے - اب اگر وہ انسانوں کو قتل بھي کر ڈالیں جب بھي انسے کوئي پرسش نہیں - وہ تمام دن درندوں اور بھیڑیوں کي طرح لوگوں کو چیرتے پھاڑتے هیں اور کہتے هیں کہ هم روزہ دار هیں - سو ایسے لوگوں کو معلوم هونا چاهیے کہ زمین اور آسمان کا خداوند انکے فاقہ کرنے کا محتاج نہیں ہے، اور انکے اس روزہ رکھنے سے اُس عاجز و درماندہ اور اپني خطاؤں کا اعتراف کرنے والے گناهگار کا روزہ نہ رکھنا هزار درجہ افضل ہے جو گو خدا کا روزہ نہیں رکھتا مگر اسکے بندوں کو بھي نقصان نہیں پہنچاتا -

روزہ کا مقصود نفس کا انکسار اور دل کي شکستگي تھي - پھر اے شریر انسان ! تو روٹي اور پاني کا روزہ رکھکر خون اور گوشت کو کھانا کیوں پسند کرتا ہے ؟ ا یحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتاً فکرهتموہ ؟ ایا تم میں سے کوئي پسند کریگا کہ وہ اپنے بھائي کا مردہ گوشت کھاے

من لم یدع قول الزور و العمل بہ فلیس للہ حاجۃ في ان یدع طعامہ و شرابہ (رواہ البخاري)

جس شخص نے مکرو فریب نہ چھوڑا اور اتقاے صیام پر عمل نہ کیا سو خدا کو کوئي حاجت نہیں کہ اسکے کھانے اور پینے کو چھوڑا دے اور آسے بھوکا رکھے،

خدا فرماتا ہے کہ :

لن ینال اللہ لحومہا و لا دماؤہا و لکن ینالہ التقوی منکم

اللہ تک تمهاري قربانیوں کا گوشت نہیں پہنچتا اور نہ انکا خون، لیکن تمهارا تقوی اور تمهاري نیت پہنچتي ہے -

اگر قرباني کا گوشت خدا تک نہیں پہنچتا، تو اے مغرور عبادت اور مردم آزار صائم ! تیري بھوک اور پیاس بھي خدا تک نہیں پہنچتي، بلکہ وہ چیز پہنچتي ہے جو تیرے دل اور تیري نیت میں ہے - اگر تجھے وہ نعمت حاصل نہیں تو تجھے معلوم هو کہ تیري ساري ریاضت اکارت اور تیري ساري مشقت بیکار ہے -

پس وہ لوگ جنہوں نے روزہ نہ رکھا اور خدا کا حکم توڑا، اور وہ جنہوں نے رکھا پر اسکي حقیقت حاصل نہ کي، ان دونوں کي مثال اُن دو لڑکوں کی سی ہے جن میں سے ایک تو مدرسہ جانے کی جگہ گھر میں پڑا رهتا ہے، اور دوسرا مدرسہ میں تو حاضر هوتا ہے لیکن پڑھنے کی جگہ دن بھر کھیلتا ہے - پہلا لڑکا مدرسہ نہ گیا اور علم سے محروم رہا - دوسرا گیا اور پھر بھی محروم رہا - البتہ جانے والے کو نہ جانے والے پر ایک درجۂ فضیلت حاصل ہے، لیکن اگر وہ مدرسہ جا کر لوگوں کو تکلیف پہنچاتا ہے - تو بہتر تھا کہ وہ نہ جاتا -

* * *

پھر خدا را غور کرو کہ همارا ماتم کیسا شدید اور هماري بربادي کیسي المناک ہے ؟ کس طرح حقیقت نا پید اور عمل صحیح مفقود هوگیا ہے ؟ اس سے بڑھکر شریعت کي غربت اور احکام الہیہ کی بیکسي کیا هوگي کہ مسلمانوں نے یا تو اسے چھوڑ دیا ہے، یا لباس لے لیا ہے اور روح چھوڑ دي ہے ! آہ، یہ کیسي رلا دینے والي بد بختي اور دیوانہ بنا دینے والا ماتم ہے کہ یا تو تم اسکے حکموں پر عمل نہیں کرتے یا کرتے هو تو اسطرح کرتے هو گویا خدا سے ٹھٹھا اور تمسخر کرتے هو؟ فوا اسفا، وا حسرتا، وا مصیبتا ! جب حالت یہاں تک پہنچ چکی ہے تو تنزل کا شکوہ کیوں اور تباهی ملت کی شکایت کیا ؟ فہل من مدکر؟

تـــاریـــخ فـــرضیـــت صـــوم

عبادات اسلامیه کي ترتیب فرضیت اگر اسرار و مصالح پر مبني نهوتي تو تمام عبادات میں سب سے پہلے رمضان کے روزے فرض هوتے -

تقدم زماني کے لحاظ سے تمام فرائض میں سب سے پہلے نماز فرض هوئي - ابتداء میں وہ اگرچه نهایت سادہ و مختصر عبادت تھي تاهم تکبیر و تهلیل اور قرءت سے اوسکا پیکر روحاني خالي نه تھا - جب کفر زار مکه کي فضاء میں قران مجید کي نامانوس مگر مقدس آیتیں گونجتي تھیں تو کفار اس مختصر عبادت میں بھي رکاوٹ پیدا کرتے تھے - چنانچه حضرت ابو بکر رضی الله عنه کو کفار نے نماز میں قرأت سے صرف اس بنا پر روک دیا تھا که اسکا اثر اونکے بال بچوں پر شدت کے ساتھه پڑتا تھا اور اُنهیں خوف تھا که کهیں وہ مسلمان نه هو جائیں -

لیکن روزہ ایک غیر محسوس فریضه الهی هے - رکوع ' سجود ' قیام ' قعود ' تکبیر و تهلیل سے اسکی ترکیب نهیں هے جسکي صدائیں دوسروں تک پهنچتیں اور انهیں خبردار کردیتی هیں - وہ ایک عدمي چیز هے - منهیات کے سلب و نفي سے اوسکي ترکیب و تقویم هوتي هے - یعني اسکا وجود محض بعض خواهشوں کے روک دینے اور بعض ضروریات جسمي کے حبس و ضبط سے متشکل هوتا هے - پس ظاهر هے که ایسی غیر محسوس چیز میں کسیکو رکاوٹ پیدا کرنے کا اور مانع آے کا کیا موقع مل سکتا هے ؟

اس سے ظاهر هوا که جب اسلام هر طرف سے تیروں اور برچھیوں کے حصار میں گھرا هوا تھا تو اس حالت میں صرف روزہ هي ایک ایسي عبادت تھي جو خاموشي کے ساتھه بے روک ٹوک ادا کي جاسکتي تھي ' پس عقلاً سب سے پہلے اسي کو فرض هونا چاهیے تھا که آغاز عهد کي مظلومیت و مسکنت میں بآساني ادا کیا جاسکتا تھا - لیکن تاریخ سے معلوم هوتا هے که نماز تو پہلے هي دن فرض کردي گئي ' مگر روزہ سنه ۲ ھ میں فرض هوا ' جبکه مال غنیمت سے مدینه کا دامن بھر گیا تھا اور تکبیر و تهلیل کي صداؤں کو ایک فضاے غیر محدود مل گئي تھي -

آخر اسکے اندر کون سي حکمت پوشیدہ هے ؟ کیا اسلام کا نظام عبادت ترکیب معکوس پر قائم هے ؟

(علة تقـــدم صلوة)

اسلام ایک دین قیم هے - ترتیب و نظام اوسکي حقیقت میں داخل هے - پس ضرور هے که عبادات کي فرضیت کي تقدیم و تاخیر میں بھي اسرار و علل پوشیدہ هوں اور تدبر و تفکر سے کام لیا جاے تو فی الحقیقت نماز کي تقدیم اور روزے کي تاخیر میں ایک دقیق و اهم نکته پوشیدہ هے -

اگر همارے پاس غذاے لطیف نهیں ' آب خوشگوار نهیں ' زوجۂ جمیله نهیں ' غرض وہ تمام چیزیں نهیں جنکے استعمال سے روزہ ٹوٹ جاتا هے تو ایسي حالت میں ان تمام چیزوں سے منهه موڑ لینا کوئی حقیقي تقوی نه هوگا ' بلکه ایک مجبوري کي شکل هوگي - کیونکه اگر روزہ نه رکھیں ' جب بھی دن بھر فاقه هی سے گذرتي هے - پس اگر مکه میں روزہ فرض کردیا جاتا تو وہ اسی قسم کا ایک مجبورانه تقوی هوتا ' لیکن مدینه کی حالت اس سے مختلف تھي - وهاں زمین اپنے خزانے اوگل رهي تھی ' خوبصورت کنیزیں هر طرف سے آ آ کر جمع هو رهي تھیں ' فتوحات کے آغاز نے طرح طرح کي نعمتوں کے انبار لگادیے تھے اور آزادي کے احساس نے ان جذبات کو اور بھي مشتعل کردیا تھا - ایسي حالت میں اگر کوئي شخص ان لذائذ طیبه سے احتراز کرتا تو یه بے شبهه اوسکے قوت ایمان و ضبط نفس کی دلیل هوتي - اسلام درحقیقت صبر و توکل کی ایک آزمایش اور زهد و تقوی کا امتحان گاہ هے ' اسلیے صبر و قناعت کیلیے اوس نے مسلمانوں کے زهد و تقوی کو روزے کے ساتھه آزمایا ' اور ایسے وقت میں آزمایا جبکه لغزش اور ٹھوکر کے اسباب فراهم هونا شروع هوگئے -

(اغـــاز صیـــام)

جمهور مفسرین کا بیان هے که ابتداے اسلام میں مسلمانوں نے بھي روزہ بالکل اونهیں خصوصیات کے ساتھه اختیار کیا تھا ' جسکي مثال عیسائیوں کے سلسلۂ عبادات میں قائم هوچکي تھي - یعني عیسائیوں کے یهاں روزہ نهایت سخت شرائط کا پابند تھا - مثلاً اگر کوئي شخص افطار کرکے سوجاتا تھا ' تو اوسپر کھانا پینا ' عورت کے پاس جانا حرام هوجاتا تھا ' اور اسي نیند کي ابتداء سے اوسکے روزہ کي ابتداء قرار پاتي تھي - شروع اسلام میں مسلمان بھي انهي شرائط کے پابند تھے ' لیکن بعض صحابه نے حالت روزہ میں دن بھر کام کیا ' شام کے وقت پلٹے تو کھانا طیار نه تھا - بی بي نے کھانا پکانا چاها مگر اونکو کھانے سے پہلے هي نیند آگئي اور بغیر افطار کئے هوے سوگئے - اسي فاقه کي حالت میں دوسرے روز کا روزہ بھي رکھنا پڑا ' نتیجه یه هوا که بیهوش هوگئے - یه تو مجبوري کي صورت تھی ' لیکن بعض لوگ ضبط نفس بھي نکرسکے - خود حضرت عمر رضی الله عنه اپني بي بي سے علحدہ نه رهسکے - اس بنا پر خداوند تعالی نے تشریع مزید کردي که شریعۃ اسلامیه کا روزہ اقوام سابقه کے سے شدائد پر مبني نهیں هے - بلکه اسمیں هر طرح کي آسانیاں اور سهولتیں رکھي گئي هیں :

احل لکم لیلة الصیام الرفث الی نسائکم هن لباس لکم وانتم لباس لهن - علم الله انکم کنتم تختانون انفسکم فتاب علیکم وعفا عنکم فالان باشـــروهن وابتغـــوا ما کتب اللـــه لکـــم وکلـــوا واشـــربوا حتـــی یتبیـــن لـــکم الخیط الابیـــض من الخیـــط الاسود مـــن الفجـــر - (۲ : ۱۸۳)

تمهارے لیے روزے کي راتوں میں بیوي کے پاس جانا جائز کردیا گیا هے ' کیونکه عورتیں تمهارا لباس هیں اور تم انکا لباس هو - خدا کو معلوم هوا که تم لوگ چھپا کے ایسا کرتے تھے - یه گویا اپنے نفس کے ساتھه خیانت تھی - پس خدا نے تمهاري توبه قبول کرلي ' اور معاف کردیا - رات بھر اطمینان سے کھاؤ پیو ' یهاں تک که سفید دھاگا صبح کے سیاہ ڈورے سے ممتاز هو جاے -

(صلـــوة و صیـــام)

نماز ایک محتسب هے ' جو همکو هر برائي سے بچاتي هے -

ان الـصلوة تنهی عن الفحشاء والمنـکر - (۲۹ : ۴۰)

نماز بري باتوں سے روکتي هے -

لیکن محض احتساب سے تقوی حاصل نهیں هوسکتا - طبیب همکو پرهیز بتاتا هے اور هم اوسکي هدایت پر عمل نهیں کرتے ' اسکے پرهیز کا اصل مقصد یعنے صحت حاصل نهیں هوتی - نماز همکو تقوی کي راہ دکھاتی هے - لیکن روزہ ایک ایسي عبادت هے جو همکو

نماز کے احتساب کا نتیجہ عملي صورت میں دکھا دیتي ہے - نماز همکو تقوی سکھاتي تھي ' اور هم نے روزے میں تمام منہیات سے احتراز کرکے تقوی حاصل کرلیا - پس نماز کا اصلي نتیجہ روزہ ہے - یہي وجہ ہے کہ وہ نماز کے بعد فرض کیا گیا ' کیونکہ نتیجہ کبھي اصل علت سے منفک نہیں هوسکتا -

(زکواۃ و صیام)

روزہ اگرچہ نماز کا عملی نتیجہ ہے ' لیکن وہ خود زکوۃ کی علت بن جاتا ہے - انسان جب روزہ رکھتا ہے تو خود بھوکا پیاسا رهکر غریبوں اور مسکینوں کي بھوک پیاس کا اچھي طرح اندازہ کرلیتا ہے - پس اسے وہ فقراء و مساکین یاد آجاتے هیں جو بارہ مہینے اُس تکلیف میں مجبوراً مبتلا رهتے هیں ' جس تکلیف کو روزہ دار نے اپني خوشي سے ایک ماہ کیلیے اختیار کیا - اسکا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اوسکے دل میں اونکي اعانت کا حقیقي جذبہ پیدا هوجاتا ہے - اور جب کبھي کسی بھوکے پیاسے کو دیکھتا ہے تو ٹھیک ٹھیک سمجھہ لیتا ہے کہ اسپر کیسی مصیبت طاري ہے ؟

یہي وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم رمضان المبارک میں معمول سے زیادہ انفاق کیا کرتے تھے ' اور یہي سبب ہے کہ رمضان کے بعد صدقۂ فطر واجب کیا گیا -

اس لحاظ سے عبادات کے سلسلہ میں زکوۃ کا تیسرا درجہ اتفاقي نہیں بلکہ عقلي ہے ' کیونکہ وہ روزہ کا نتیجہ ہے - عبادات کے سلسلہ میں روزے کا چونکہ دوسرا درجہ تھا ' اسلیے اوسکے نتیجہ کا تیسرا اثر زکوۃ قرار پایا -

(حج و صیام)

حج ان تمام عبادات کا جامع ہے - اسکے علاوہ وہ اسلام کا آخري فرض ہے - نماز بھی اوسکا جزو ہے جو خطبہ و جماعت کے ساتھہ ادا کي جاتی ہے - وہ روزہ و زکواۃ کا بھي ذریعہ بن سکتا ہے :

فمن کان منکم مریضا اوبہ اذی من راسہ ففدیۃ من صیام او صدقۃ اونسک	تو تم میں سے جو مریض هو ' یا اوسکے سر میں کوئی مرض هو تو وہ روزے کا یا صدقہ کا یا قرباني کا فدیہ ادا کرے -

پس وہ اسلام کي عبادات سہ گانہ کا ایک جامع مرقع ہے جو دنیا کو علی الاعلان دکھایا جاتا ہے -

لیکن در حقیقت حج بھي روزے کا آخري نتیجہ ہے ' روزے کا بہترین نتیجہ ' یا تقوے کا ایک بہترین مظہر اعتکاف ہے ' جس میں انسان پر وہ چیزیں حرام هوجاتی هیں جو خود روزے کے زمانہ میں حلال تھیں -

ولا تباشروهن و انتم عاکفون في المساجد تلک حدود اللہ فلا تقربوها کذلک یبین اللہ آیاتہ للناس لعلهم یتقون -	اور اپنی عورتوں کے پاس حالت اعتکاف میں نہ جاؤ یہ خدا کے حدود هیں انسے بچو ! اسي طرح خدا اپنی آیتوں کو انسان کیلیے بیان کرتا ہے کہ وہ تقوي اختیار کریں -

اعتکاف تقوی کا بہترین مظہر ہے ' اسلیے اوسکے لیے وہ تمام شرائط لازمي هیں جنکے آغوش میں تقوي نشو و نما پاتا ہے - اعتکاف کیلیے روزہ ضروري ہے جو مجسم تقوی ہے - مسجد کے حدود سے باهر کوئي شخص معتکف نہیں هوسکتا ' اور مسجد هي وہ گھر ہے جسکو خدا نے موسس علی التقوي کہا ہے ' پس اعتکاف روزہ کا ایک جزو یا اسکي ایک اعلی ترین شکل ہے ' اور حج کي غرض سے هم جس مقدس گھر کی زیارت کو جاتے هیں اسکي تعمیر کا بھي ایک مقصد اعتکاف تھا -

و عهدنا الی ابراهیم و اسمعیل ان طهرا بیتي للطائفین و العکفین و الرکع السجود -	اور هم نے ابراهیم و اسمعیل کو وصیت کي کہ تم همارے گھر کو طواف کرنے والوں کیلیے اور مجاوروں کیلیے اور رکوع سجود کرنے والوں کیلیے پاک کرو !

(شہر رمضان)

لیکن همکو سب سے زیادہ اس چیز پر غور کرنا چاهیے جسکي بنا پر قرآن مجید رمضان میں نازل کیا گیا - هم نماز پڑھتے هیں ' زکوۃ دیتے هیں ' حج کرتے هیں ' لیکن هم پر کوئي آیت نازل نہیں هوتي - صرف روزہ هي ایک ایسي عبادت ہے جسکي برکت سے هم پر پورا قران نازل هوا : شہر رمضان الذي انزل فیہ القران :

اللہ تعالے نے قران کریم کو صرف متقین کے لیے نازل فرمایا ہے :

ذلک الکتاب لاریب فیہ هدی للمتقین الذین یومنون بالغیب ' و یقیمون الصلوۃ و مما رزقنهم ینفقون - (۲ : ۲)	اس کتاب میں کوئی شبہ نہیں - وہ ان پرهیزگاروں کیلیے رهنما ہے جو غیب پر ایمان لاتے هیں ' نماز پڑھتے هیں ' اور هم نے جو کچھہ انهیں دے رکھا ہے ' اسمیں سے انفاق و صدقات کرتے هیں -

روزہ صرف تقوی کا نام ہے ' اس بنا پر قرآن مجید کا حقیقي ظرف رمضان ' اور اوسکا حقیقي مخاطب صرف روزہ دار هي هوسکتا ہے :

شہر رمضا الذي انزل فیہ القرآن هدی للناس و بینت من الهدی و الفرقان - (۲ : ۱۸۱)	رمضان کا وہ مہینہ جسمیں قرآن نازل کیا گیا - جو هدایت ہے لوگوں کیلیے ' اور اوس میں نہایت واضح اور روشن دلیلیں امتیاز و هدایت کی موجود هیں -

امام رازي نے لکھا ہے کہ خدا نے سورۂ بقرہ کے اول میں هدی للمتقین کہا تھا اور یہاں هدی للناس کہا ہے ' اسلیے ان دونوں آیتوں کے ملانے سے معلوم هوتا ہے کہ آدمي وهي ہے جو پرهیز گار ہے - جو پرهیز گار نہیں وہ آدمي نہیں - دوسرے الفاظ میں اس مفهوم کو یوں بھي ادا کرسکتے هیں کہ کامل انسان وهي ہے جو روزہ دار ہے - یعني ضبط و صبر اور ایثار کی قوت رکھتا ہے - جو روزہ دار نہیں وہ انسان هي نہیں - کیونکہ انسان وهي ہے جسمیں چارپایوں سے کچھہ زیادہ جوهر هوں - وہ جوهر اسکي ملکوتیت ہے -

روزے سے انسان کے قلب میں تقوی و طهارت کي جو کیفیت الاهیہ پیدا هوجاتي ہے ' اوسکا مظهر اگرچہ اوسکی زندگي کا هر حصہ هوسکتا ہے تاهم اوسکے اظهار کا حقیقي موقع معاملات تمدني هیں جہاں انسان کا قدم ڈگمگا جاتا اور حلال و حرام کے درمیان جو مشتبہات هیں ' اونکي تمیز اوٹھہ جاتي ہے - کسي نے امام محمد سے کہا کہ آپنے زهد میں کوئي کتاب نہیں لکھي - اونھوں نے فرمایا : میں نے معاملات میں کتابیں لکھدي هیں - زهد کا مظهر اوس سے بڑھکر کیا هوسکتا ہے ؟

اس لحاظ سے تمہارے معاملات روزے کے نتائج کے اظهار کا بہترین ذریعہ هیں - یہي وجہ ہے کہ اللہ تعالی نے روزے کے احکام کے بعد فرمایا :

ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل و تدلوا بها الی الحکام لتاکلوا فریقا من اموال الناس بالاثم و انتم تعلمون - (۲ : ۱۸۴)	اور اپنے مال کو باهم ناجائز طریقہ سے نہ کھاؤ ' اور نہ حکام کو رشوت دو کہ وہ لوگوں کے مال کا ایک حصہ ناجائز طریقہ سے کھائیں -

نظم کلام و ترتیب آیات کے لحاظ سے ان احکام کو بظاهر روزے سے کوئي مناسبت نہیں معلوم هوتی ' لیکن حقیقت یہ ہے کہ روزے کي روح یہی اکل حلال ہے - روزہ نے انسان پر اکل حلال صرف اسلیے حرام کر دیا کہ وہ اگر سد رمق پر قناعت نہیں کرسکتا تو اوسکو کم از کم زهد و قناعت کا خوگر هوکر اکل حرام سے تو ضرور بچنا چاهیے - قرآن مجید کا طرز خطاب یہي ہے کہ وہ مقدمات قائم کر دیتا ہے ' اون کے نتائج پیش کر دیتا ہے ' لیکن یہ نہیں بتلاتا کہ اس میں کون سا مقدمہ ہے اور کون سا نتیجہ ؟ تاهم فطرت سلیمہ خود بخود ان کی طرف هدایت کرتي ہے - ان هذ القران یهدي للتي هي اقوم -

الحسبــة في الاســـلام

(۳)

(مـــواقـــع احتســـاب)

افق عالم کو برائیوں نے گھیر لیا ھے ' نیکی کا چراغ اس تاریکي میں ٹمٹما رھا ھے ' اسلیے تمکو برائي هرجگه مل سکتی ھے اورتم هرجگه شیطان سے جهاد کرسکتے هو ' لیکن جزئیات کا استقصاء مشکل ھے - بهتر هوگا که چند ابواب مقسومه میں اصولي طور پر مواقع احتساب متعین کردیے جائیں -

سب سے اول درجه احتساب کا ایمان بالله اور توحید باري تعالی ھے - اور وہ تمام معتقدات جنسے ایمان بالله ترکیب پاتا ھے - لیکن یه حصه بهت وسیع ھے اور اسکے لیے ایک مستقل مضمون درکار ھے - هم یہاں صرف اعمال کو لینگے -

(۱) عبادات و فرائض و سنن -

عبادات تمکو معلوم ھے که چار هیں : نماز ' زکوۃ ' روزہ ' حج - سب سے پہلے ان کے قیام و استحکام کیلیے احتساب کرنا چاهیے - یه اگرچه نهایت ضروري ھے مگر پھر بھی آسان ھے - دشواري اوسوقت پیش آتی ھے جب ان میں حشویات و زواید کا اضافه هو جاتا ھے - اسیکا نام بدعت ھے ' اور انسان ان کے چھوڑنے پر به مشکل آمادہ هوتا ھے - علماے اسلام کو اکثر انهی کیلیے جهاد کرنا پڑا - اس زمانے میں تو یه احتساب فرض عین هوگیا ھے - کیونکه بدعات وزوائد سے شاید هي کوئی عمل دینی محفوظ رھا ھو -

(۲) معاملات

تجارت میں بھی احتساب کي سخت ضرورت ھے - ایک شخص کم تولتا ھے ' ایک شخص اچھے کے ساتھه ردي مال ملا دیتا ھے ' ایک شخص غله روک لیتا ھے ' ایک شخص نرخ بڑھا دیتا ھے ' ایک شخص گھٹا دیتا ھے ' منڈي میں غله کي گاڑیاں آتی هیں ' ایک شخص آگے بڑہ کر کل غله خرید لیتا ھے - ایک دیہاتي سودا لیکر آتا ھے ' هوشیار شہري اوسکو دھوکا دیکر سستے داموں پر خرید لیتا ھے - اسلام میں یه تمام مواقع پیش آے هیں اور اون پر احتساب کیا گیا ھے ' جیسا که کتب حدیث میں به تصریح مذ کور ھے - تمدن جدید نے ان مخادعات و فریب کو اور با قاعدہ اور وسیع تر کردیا ھے ' اسلیے جهاں جهاں اسلامی ابادیاں جدید تمدن کے رذائل و معائب کا شکار هوئي هوں ' وهاں اس احتساب کي بھی نهایت سخت ضرورت ھے - علی الخصوص هندوستان اور مصر میں -

ملازمت کی هر قسم کی بددیانتي قابل مواخذہ و احتساب ھے - رشوت خواري ' عدم اداے فرائض ' اور قبول رشوت بصورت هدایا جو نهایت کثرت کے ساتھه جاری ھے اور جسکی نسبت نهایت صراحت سے احادیث کثیرہ و مشهورہ میں ممانعت کي گئی ھے ' وغیرہ و غیرہ -

(۴) اخلاق و عادات کی نگراني -

انسداد شراب نوشي ' قمار بازي ' ترویج فحاشي ' نا جائز گدا گري ' مسافروں کو خدع و فریب دینا ' اسکے علاوہ انکے مقدمات و دواعی کا استیصال بھي احتساب کا وسیع میدان ھے - یعني اُن تمام چیزوں کو بھي روکنا چاهیے جو گو خود ان مفاسد میں داخل نہیں هیں لیکن ان مفاسد کا پیش خیمه اور وسیله هیں - اس سلسلے میں مسلمانوں کي شادي و غمي کے رسم و رواج بهت بڑا موقعۂ احتساب هیں - اکثر صورتوں میں انکي تفریحي مجالس کي نشاط فرمایان فسق و فجور اور کبائر و منکرات کا وسیله بن گئي هیں - اسراف و تبذر جو سب سے بڑي معصیت ھے ' نهایت مهلک اور برباد کن حد تک پہنچ گیا ھے - پس ارباب احتساب کي دعوت و تبلیغ اور سعي و مجاهدات کو اسپر متوجه هونا چاهیے -

(۵) صیغه دیوانی و ملکي کا میدان بھی احتساب کا بهترین معمل ھے - صیغه مال ' صیغه دیواني ' خراج و مالگذاري کي تشخیص ' جیل خانوں کي اصلاح ' پولیس کے مظالم کا انسداد ' کو نسلوں کی وسعت ' میونسپلٹي کي با قاعدگي ' محکمه زراعت و محکمه حفظان صحت کي نگراني ' غرض تمام محکمه هاے حکومت جو انسان کي آرام و آسایش کے ذمه دار هیں ' سب سے زیادہ قابل توجه و التفات هیں - بدقسمتي سے اسمیں هندوستاني رعایا کو بهت کم دخل ھے - اسلیے سر دست هندوستان میں اسکا موقعه ناپید ھے -

(۶) تعلیمي یعني مدارس اسلامیه کي اصلاح ' مدارس سرکاري کا با قاعدہ مراقبه ' تعلیم عام کي اشاعت اور مضر تعلیم کو روکنا ' صحیح و صالح تعلیم و تربیت کو رواج دینا ' احتساب کے سلسلے میں داخل هیں اور اس سفر کي نهایت اهم منزلیں هیں -

عرض هر وہ قوت فاعله جو دنیا پر بھلا یا برا اثر ڈال سکتي ھے احتساب کي طالب ھے - اسلیے تمام دنیا ایک عام صیغه احتساب ھے -

اسیلیے اسلام میں همیشه صیغه احتســاب قائم رھا ' اور حدود شرعیه ' ضمان و قصاص ' عقدیات مالیه و بدنیه ' اسي غرض سے قائم کیے گئے تاکه دنیا کا معیار اخلاق اپنے توازن طبیعي کے ساتھه قائم رھے - دنیا میں حکومتوں اور سلطنتوں کو احتساب هی نے قائم کیا ھے ' اور سلطنت کے تمام اجزاء احتساب هي کے زیر اثر کام کررھے هیں :

کلکم راع و کل راع مسئول عن رعیته -

(احتسـاب اعظـــم)

دنیا میں جب تک اسلامي سلطنتیں قائم رهیں ' عبادات اخلاق ' تجارت ' ملازمت ' سیاست ' تعلیم ' غرض هر چیز میں مذهب کا رنگ نمایاں طور پر نظر آتا تھا اور رشتۂ احتساب دین کے هاتھه میں تھا ' لیکن اب جبکه تمهارے دلوں میں نور ایمان نہیں رھا تو تمهیں هر چیز تاریک نظر آتی ھے - عبادات میں مذهب کي جھلک البته نظر آجاتي ھے اور رمضان میں مسجدوں کي قندیلیں گاہ گاہ اسے نمایاں کردیتی هیں ' لیکن اگر یهي لیل و نهار هیں تو ممکن ھے که یه چراغ بھي زیادہ عرصه تک روشن نه رهیں - لا قدر الله ! اسکے علاوہ تمام چیزوں پر سیاست کا رنگ چڑہ گیا ھے - تجارت ' ملازمت ' تعلیم ' غرض هر چیز سے تم اسلیے بھاگتے هو که یه سیاست کا میدان ھے اور همکو اس میں قدم نہیں رکھنا چاهیے ' لیکن تمکو گھبرانا نہیں چاهیے - سلطنت کے تمام اجزاء بھي احتساب هي کا فرض ادا کر رھے هیں - مجسٹریٹ سزا دیتا ھے که اخلاق کا معیار پست نه هونے پاے ' جج حق دلواتا ھے که انصاف قائم رھے ' ڈاکٹر علاج تفسیم کرتا ھے که انسان کا مزاج اعتدال پر رھے ' پس تمکو خوش هونا چاهیے که غیر تمهارا کام کر رھے هیں ' البته چونکه تم مومن هو - اسلیے تمکو محتسب اعظم بنکر خود انکا احتساب لینا چاهیے که وہ کیا کررھے هیں ؟ سچا احتساب انکے اندر ھے یا نہیں ؟

مذاکرۂ علمیہ

علم النباتات کا ایک جدید صفحہ

(مسٹر بوس کا اکتشاف جدید)

روح نباتات اور احساس

(۲)

(قدیم تحقق)

گذشتہ صحبت میں تم نے اندازہ کرلیا ہوگا کہ حیوانات اور نباتات کے ہیجانوں میں کس درجہ مشابہت و مماثلت ہے ؟ اور اسلیے غالباً تم دونوں کو یکساں طور پر " ہیجان" اور "عمل عصبی" سمجھتے ہوگے -

لیکن علماء وظائف الاعضاء نباتات کے سر خیل' علامہ پیفر (Peffer) کے بعض تجارب کي بنا پر یورپ میں یہ امر قطعي طور پر طے پاگیا تھا کہ حیوانات میں جس شے کو دفع عصبي (Nervous in pulse) کہتے ہیں' اسکے مقابلہ میں نباتات کے اندر کوئي شے نہیں ہے - چنانچہ تمام علماء نباتات برابر یہی کہتے آئے ہیں کہ جسکو ہم بظاہر دفع عصبي سمجھتے ہیں' وہ عمل عصبي نہیں بلکہ ایک طرح کا عمل میکا نیکي ہے -

وہ کہتے ہیں کہ پودوں کے جو نسیج طبیعي مقدار سے زیادہ بڑے نظر آتے ہیں' انکي نسبت سمجھنا چاہیے کہ وہ گویا ربڑ کي نلکیاں ہیں جنمیں پاني بھرا ہوا ہے - جب ہم کہربا کے ذریعہ یا کسي اور مکا نیکي طریقہ سے تنبہ و تحریک پیدا کرتے ہیں تو گویا ان پاني سے بھرے ہوے نسیجوں کو نچوڑنے لگتے ہیں - اسلیے پاني اندر سے پورے زور کے ساتھہ اچھلکر نکلتا ہے اور نکل کے پودے کے اس عضو متعلق (پل وي نس) سے ٹکراتا ہے - اس تصادم کي وجہ سے پل وي نس سکڑنے لگتا ہے' اور باھر کي پتیاں کمھلا کے جھک جاتي ہیں -

ڈاکٹر بوس کی تحقیقات سے پیشتر تمام علمي دنیا کا ان بیانات پر ایمان کامل تھا مگر اب علم کي ایک مشرقي رسالت نے اس ایمان کو متزلزل کر دیا ہے !

اب ہم کو اس طرف متوجہ ہونا چاہیے کہ کیا در حقیقت نباتات میں ہیجان یا حرکت کا انتقال عصبي نہیں ہے بلکہ مکا نیکي ہے ؟ اسکے متعلق فیصلہ کرنے سے پہلے انتقال عصبي اور انتقال میکانیکی کا باھمی فرق سمجھہ لینا چاہیے -

(انتقال میکا نیکی اور انتقال عصبی)

کسي جسم کے ایک مقام سے دوسرے مقام پر صناعي اور آلی طریقہ سے (یعنی بذریعہ آلات کے) جانے اور منتقل ہونے کا نام " انتقال مکا نیکی " ہے -

مثلاً تمھارے شہر میں زمین کے نیچے آھنی نلوں کا ایک جال پھیلا ہوا ہے جسے تم پایپ یا پم کہتے ہو - اسمیں ایک مخصوص مقام سے پاني ڈالا جاتا ہے اور بعض مشینوں کي وساطت سے تمھارے گھروں تک پہنچ جاتا ہے - یعنی ایک جسم سیال (پانی) بعض آلات کے عمل سے اپني جگہ سے چلتا ہے اور چلکر تم تک آجاتا ہے - یہي انتقال میکانیکي ہے -

انتقال عصبي میں بھي قریباً وھي ہوتا ہے جو انتقال مکانیکي میں ہوتا ہے - اعصاب نہایت چھوٹے چھوٹے ذرات سے مرکب ہیں - ان ذرات میں حرکت و انتقال کی قابلیت موجود ہے - جب اعصاب میں کسي قسم کي تنبیہ یا تحریک ہوتي ہے تو ان ذرات میں آشفتگي و برھمي پیدا ہوجاتي ہے - اسي برھمي و انقلاب کا نام ہیجان ہے -

جب اعصاب اپني پوري زندگي یا بہتر و موافق وظائف الاعضائي حالت میں ہوتے ہیں' تو اسوقت یہ قوت اپنے اوج و شدت پر ہوتي ہے - ضعیف سے ضعیف تنبیہ اور خفیف سي خفیف تحریک بھي ذرات میں ایک انقلاب عظیم اور برھمي عام پیدا کر دیتي ہے - اور اسلیے سخت ہیجان محسوس ہوتا ہے -

لیکن جب اعصاب کي وظائف الاعضائی حالت عمدہ نہیں ہوتي' تو ذرات کي برھمي اور ہیجان کي شدت میں بھي فرق آجاتا ہے -

یہ حالت اعصاب موصلہ conducting nerves سے ہوکے گزرتي ہے' اور جہاں سے گزرتي ہے' اس مقام کے ذرات میں انقلاب و برھمي پیدا ہو جاتی ہے - یہي جا بجا اور منزل بمنزل بڑھنے والا انقلاب ذرات ہے جسے تنبہ عصبي nervous epulsim کے انتقال سے تعبیر کیا جاتا ہے -

(وظائف الا عضائی اعتدال)

ہم ابھي لکھہ آئے ہیں کہ ہیجان کي شدت اور اسکا ضعف اعصاب کی حیات تامہ اور موافق و سازگار وظائف الا عضائي حالت پر موقوف ہے' اسلیے ہم بتا دینا چاھتے ہیں کہ " موافق وظائف الاعضائي حالت " سے ہماري مراد کیا ہے ؟

اس سے ہمارا مقصد اعتدال حرارت و برودت ہے -

اعصاب کے اداء وظائف پر حرارت و برودت کا بہت بڑا اثر پڑتا ہے - جسوقت اعصاب کے کسي حصہ میں تنبہ یا تحریک پیدا ہوتي ہے' اگر اسوقت وہ معتدل حالت میں ہوتے ہیں تو انمیں ایک طبیعي و عادي ہیجان پیدا ہوتا ہے - لیکن اگر یہ اعتدال موجود نہو بلکہ برودت غالب ہو' تو پھر جسقدر برودت کا غلبہ ہوتا ہے اسیقدر ہیجان میں بھي کمي ہوتي جاتي ہے - یہاں تک کہ جب برودت بہت زیادہ بڑھجاتی ہے تو پھر ہیجان بالکل باطل ہو جاتا ہے - یہي بطلان ہیجان ہے جس کو مرض فالج کہتے ہیں -

لیکن اگر برودت کے بدلہ حرارت کا غلبہ ہے تو اس سے ہیجان میں ایک غیر طبیعي حالت پیدا ہوتي ہے - اس حالت کے حد سے زیادہ ہوے کے بعد برودت کے نتائج کي طرح اسکے نتائج بھي سخت خطرناک ہو جاتے ہیں -

بعض ایسے وسائل بھي ہیں جنکے ذریعہ سے اعصاب میں ہنگامي طور پر فالج کی سي کیفیت پیدا کي جاسکتي ہے - انکو اصطلاح میں anaesthetics کہتے ہیں -

انکے اثرات کا اصلی عمل یہ ہے کہ وہ اعصاب کي قوت تنبہ پر قبضہ کر لیتے ہیں - اسي طرح بعض ایسي سمیات (زھریلی دوائیں) بھي ہیں جنکے ذریعہ اعصاب کي قوت ایصال کو فنا کردیا جاسکتا ہے -

اس تمهيدي تفصيل كے بعد اب يه آساني سے سمجهه ميں آسكتا هے كه انتقال مكانيكي اور انتقال عصبي ميں كيا فرق هے ؟

مثـــلا پاني جو ميكانيكي طور پر پائپ سے نكلتا هے' اس پر موثرات طبيعيه يعني گـرمي سردي كا اثر نهيں پڑتا - نه پائپ كے احساس ميں (اگر اسميں احساس هو) كچهه فرق آتا هے ' اور نه پاني كي رواني ميں كچهه كمي هوتي هے - اگـر اسكے گرد سم آلود پٹي باندهديجـاے يا خود اسي ميں زهر كے قطرے ڈالديے جائيں - جب بهي اسكي قوت ايصال ميں كچهه فرق نه آئيـگا -

ليكن اگر انهي چيزوں كا استعمال كسي حيواني عصب پر كيا جائيگا تو وه ضرور متاثر هوگا -

اب اگر تم كسي انتقال كے متعلق يه معلوم كرنا چاهتے هو كه يه ميكانيكي هے يا عصبي' تو اسكي صورت يه هے كه پہلے ديكهـو كه وظائف الاعضائي تغيرات كا اثر اس پر پڑتا هے يا نهيں ؟ اگر نهيں پڑتا تو وه مكانيكي هے ورنه عصبي -

يورپ ميں مشهور جـرمن عالم وظائف الاعضاء كے تجارب كي بناء پر يه نيصله كرليا گيا هے كه نبـاتات ميں صرف انتقال مكانيكي هے - حالانكه مسكين پفيفر كا تجربه صرف ايك مخدر و منوم دوا تك محدود هے - اسنے كلورو فارم مموسا كے تنے كي بالائي سطح پر استعمال كيا اور اسكے بعد اسے مس كيا - پتياں بدستور كمهلا كے جهك گئيں - اس سے وه اس نتيجه پر پہنچا كه نبـاتات ميں انتقال ميكانيكي هے نه كه عصبي -

واقعي بظاهر يه تجـربه قابل استناد معلوم هوتا هے اور جو شخص سنتـا هے وه ابتـدا ميں باساني پفيفر كي راے سے اتفاق كرليتا هے - چنانچه ڈاكٹر بوس ايك موقع پر لكهتے هيں :

" خـود مجهه پر بهي اسكا اثر عرصے تك بهت قوي رها ليكن تهوڑے غور و خوض كے بعد اصل حقيقت منكشف هوگئي -

معلوم هوتا هے كه پفيفر اپنے تجارب ميں ان داخلي نسيجوں

(۱) يه پٹي اور پچكاري كي دو مختلف حالتوں كا مرقع هے بالائي تصوير اس حالت كي هے جب پٹي اور پچكاري دونوں ايك دوسرے سے علحده هيں - دوسري زيريں تصوير ميں پچكاري كي گولي پٹي كے كنارے سے ملي هوئي دكهائي گئي هے - يهي حالت تجربه و عمل كي هے -

اس دوسري تصوير ميں نظريۂ انتقال ميكانيي كو مصور كركے دكهايا گيا هے -

يعني يوں فرض كيجيے كه نباتات كے وه نسيج جو معمولي مقدار سے زياده ضخيم نظر آتے هيں مثل ايك پچكاري كے هيں - جب هم اس پچكاري كا ايك سرا دباتے هيں تو پاني زور كے ساتهه نكلنا چاهتا هے اور اسي كوشش ميں وه گولي نما سرے كو آگے دهكيلتا هے - يه دوسرا سرا آ كے پٹي كے متقلص نسيج سے لگتا هے اور وه سكڑنے لگتا هے -

(۷) اس موقع ميں انتقال عصبي اور انتقال ميكا نيكي كي تصوير كهينچي گئي هے -

هم نے مضمون ميں يه بتا ديا هے كه انتقال عصبي ان چهوٹے چهوٹے ذرات كے انتشار و آشفتگي كا نام هے جن سے اعصاب مركب هوتے هيں - انكو اصطلاح ميں دقائق كيمياويه بهي كهتے هيں - چنانچه مندرجه بالا تصوير ميں آپ ديكهتے هونگے كه بهت سے نقطے نقطے سے پريشان و منتشر هيں -

انتقال ميكا نيكي كي حقيقت يه هے كه ايك سيال ماده متحرك هوتا هے - دوسري زيريں تصوير اسي انتقال كو واضح كرتي هے - اسميں سيال ماده كي موجيں خطوں كي شكل ميں دكهائي گئي هيں -

دونوں تصويروں كے وسط ميں آپ دو خط ديكهتے هيں - يهي وه مقامات هيں جهاں پر مخدر ادويه كا استعمال كيا گيا هے -

كو متاثر نه كرسكا جو احساس كا اصلي سر چشمـه هيں - يه كوئي تعجب انگيز بات نهيں هے كيونكه يه كام نهايت مشكل تها - اسميں كچهه درختوں هي كي خصوصيت نهيں هے - حيوانات ميں بهي اسكي مثاليں بكثرت ملتي هيں - مثلاً اگر حيوانات كي بالائي جلد پر كلورو فارم كا استعمال كيا جاے تو اسكا اثر ان عصبي تهيليوں (Nerve trunk) تـك نهيں پہنچتا جو عضلات كے درميان هوتي هيں -

اسي خيـال سے ميں نے از سر نو اس مسئله پر غور كرنا شروع كيا ' اور اسكے ليے مختلف باره طريقے استعمال كيے - اب ان تمـام طريقوں سے يه امر ثابت هوگيا هے كه نباتات ميں جس قسم كا تنبه هوتا هے اسكي نوعيت بعينه وهي هے جو حيوانات كے تنبه كي هے " -

(طرق دوازده گانه)

مسٹر بوس كے ان باره طريقوں ميں هم تين طريقوں كو نهايت اختصار كے ساتهه بيان كرينگے -

سرعت تاثر اور ذكاوت جس كے لحاظ سے هم نے مموسا كو شروع ميں انتخاب كيا تها اور اسوقت بهي اسي كے تجربۂ و مثال كو قائم ركهتے هيں - مموسا ميں جو تنبه هوتا هے' ظاهر هے كه يه عصبي قرار پائيگا بشرطيكه ثابت هوجاے كه:

(۱) وظائـف الاعضـــائي تغيرات كا اثر تنبه كے انتقال كي رفتار پر پڑتا هے -

(۲) جن وظائف الاعضائي موانع كي وجه سے حيوانات ميں تنبه كو روكا جاسكتا هے' بعينه انهي موانع كے ذريعه يهاں بهي تنبه كو روكا جاسكتا هے -

(۳) طبيعي انتشار كے بغير هيجـان كا آغاز اسكے دائره كي توسيع هوسكتي هے -

آخري تحقيقات نے همارے ليے ايسے آلات فراهم كرديے هيں جنكے ذريعه هم انتقال تنبه كي رفتار اور مختلف حالات ميں اسكے تغيرات معلوم كرسكتے هيں -

آينده نمبر ميں هم ان آلات كے متعلق تفصيل سے بحث كرينگے -

وثائق و حقائق

لیـلـۃ القـــدر

عالم تقدیر خاموش نہیں ہے - وہ ایک امام ناطق ہے - اُس نے مجموعی طور پر تمام عالم کی قسمت کا فیصلہ ازل هي میں کردیا تها ' لیکن اشخاص و اقوام کی تقدیر کا فیصلہ همیشه هوتا رهتا ہے -

کارکنان قضاء و قدر بہت سي قوموں کی قسمت کا فیصلہ کرچکے تھے' مگر ایک بادیه نشیں قوم پہاڑوں کے دامن میں دبی پڑي تھی - آنہی پہاڑوں کے غار سے آتشیں شریعت کا ایک شرارہ اوڑا ' اور دفعة خرمن جہل و ضلالت پر برق خاطف بنکر گرا - اس مردہ قوم کي سوئي هوئي تقدیر نے مدت کے بعد ایک خاص رات میں کروٹ بدلی' اسلیے اس رات کو لیلۃ القدر کہا گیا ' کیونکہ اسي رات میں اوسکے کارنامه اعمال کو قرآن حکیم کے ذریعہ سے معین و مقدر کردیا گیا تھا :

انا انزلناہ في لیلۃ القدر — هم نے اوسکو لیلۃ القدر میں نازل کیا (۱)

لیلۃ القدر : قیل لیلۃ الشرف و الفضل و قیل لیلۃ التدبیر و التقدیر و هو اقرب (احکام القران لابن عربي)

* * *

عربی زبان میں متکلم کیلیے " انی" و " انا " کي دو ضمیریں هیں جو به ترتیب " واحد متکلم" و "جمع متکلم" کیلیے مستعمل هوتي هیں - الله تعالی نے جب حضرت آدم عیلہ السلام کو دنیا کي نشاۃ اولی کا موسس بنانا چاها تو فرمایا :

انی جاعل في الارض خلیفه (۲ : ۲۹) — میں زمین میں ایک خلیفه بنانے والا هوں -

اس آیت میں الله تعالی نے اپنے لیے معمولي صیغۂ واحد متکلم کا استعمال کیا ہے' کیونکہ اشیا و امثال کا پیدا کرنا اسکي قدرت کاملہ کے نزدیک کوئي غیر معمولي اهمیت نہیں رکھتا تھا - لیکن بطون و ارواح کي نشاۃ جدیدہ دنیا کیلیے مایه صد رحمت و برکت تھي ' اسلیے الله تعالی نے جب کسي پیغمبر کو اس نشاۃ حقیقه کا ذریعه بنایا ہے تو اس موقع پر اپنے لیے ضمیر جمع متکلم کا صیغه استعمال کیا ہے جو واحد کیلیے تعظیم و شرف کا پہلو رکھتا ہے - یه تعظیم در حقیقت اوس جدید روح سعادت و هدایت کي اهمیت و عظمت کو نمایاں کرتي ہے جو دنیا میں ظهور پذیر هونا چاهتی ہے -

• حضرت آدم علیه السلام نے دنیا کا قالب موزوں تیار کردیا تھا لیکن وہ روح سے یعني ترقي یافته دین الهی کي حقیقي روح سے خالي تھا - الله تعالے نے سب سے پہلے حضرت نوح علیه السلام کو یه امانت دیکر دنیا کي طرف بهیجا جو ایک عظیم الشان روحاني انقلاب تھا' پس ضمیر تعظیمي سے اسکا اظہار کیا :

انا ارسلـــنا نـــوحـــاً — هم نے نوح کو بهیجا -

* * *

لیکن یه روح امتداد زمانه سے فرسودہ هوگئي تھی ' بلکه سچ یه ہے که بالکل مردہ هوگئي تھي - اسلیے الله تعالے نے قران مجید کے ذریعه اس روح مردہ کو ' اس گل پژمردہ کو ' اس بخت خفته کو' پھر زندہ کیا ' شگفته کیا - بیدار کیا ' یه ایک عظیم الشان انقـلاب تھا جس نے نقشه عالم کو یکسر پلٹ دیا تھا پس همیشه اسکي اهمیت بھي ضمیر تعظیمي کے پردے میں نمایاں کي گئي :

انا نحن نزلنـا الـــذکر (۱۵ : ۹) — همیں هیں که هم نے اپنے ذکر کو نازل کیا -

انا انزلناہ في لیلۃ القدر — هم نے اوسکو لیلۃ القدر میں نازل کیا -

* * *

اسي کتاب دوالخطر والبال کو خدا نے "کوثر" بھي کہا ہے که وہ مایه خیر کثیر ہے :

انا اعطینالک الکـــوثر — هم نے تمکو کوثر یعنے قران عطا فرمایا -

یہاں بھي قران کا ذکر متکلم جمع تعظیمي سے کیا -

اسي کے ذریعه دین ابراهیمي زندہ هوا ہے ' اسلیے اس تیغ خیر کے عطا کرنے کے بعد الله تعالے نے اوسکي سب سے بڑي یاد گار " قرباني" کے قائم کرنے کا حکم دیا :

فصل لربـک وانحـــر — تو اپنے خدا کي نماز پڑھ اور قرباني کر!

الله تعالے نے اسي دین کے ذریعه ابراهیم علیه السلام کي یادگار اور ذکر عظیم کو قائم رکھا :

و جعلنا لهم لسان صدق علیا — اور هم نے انکے ذکر خیر کو رفعت و بلندي عطا کي -

آنحضرت کا ذکر جمیل بھي اوسیکي برکت سے غلغله انداز عالم روح و ایمان ہے - و رفعنا لک ذکرک اسلیے ان دونوں مقامات میں بھي جمع متکلم کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے -

* * *

مذهب کي پاک روح مردہ هوگئي تھي' لیکن اس رات میں اعادہ معدوم اور حیات بعد الممات هوا - وہ کتم عدم سے عـالم شهود میں اوتري :

---

(۱) یہاں فرمایا که قران کریم لیلۃ القدر میں اترا - اور سورۂ بقر میں فرمایا که رمضان میں : شهر رمضان الذي انزل فیها القران - پس اس سے ثابت هوا که لیلۃ القدر سے رمضان هي کي رات مراد ہے - نزول قراني سے مقصود یه ہے که نزول کا اغاز لیلۃ القدر اور رمضان المبارک میں هوا ورنه یه ظاهر ہے که پورا قران نجماً نجماً ۲۳ برس میں نازل هوا ہے -

" قرآن " اور " الکتاب " کا اطلاق جس طرح کل پر هوتا ہے اسي طرح اسکے ایک جزء پر بھي هوسکتا ہے - قران کے هر ٹکڑے کو الله نے قران اور الکتاب کہا ہے -

لیکن بعض مفسرین کو خیال هوا که " انا انزلناہ في لیلۃ القدر" سے مقصود پورے قران کا نزول ہے ' اسلیے انهوں نے طرح طرح کي تاویلیں کیں - مثلاً کہا گیا که قران کریم رمضان کي بیس راتوں میں جبریل علیه السلام کو دیا گیا اور انهوں نے ۲۰ سال کے اندر انحضرۃ صلی الله علیه وسلم پر نازل کیا - لیکن قاضي ابوبکر ابن عربي لکھتے هیں :

و من جهالۃ المفسرین انهم قالوا ان السفرۃ القته الی جبریل فی عشرین لیلـۃ و القاہ جبریل الی محمد علیهما السـلام فی عشرین سنۃ و هذا باطل لیس بین جبریل و بین الله واسطـۃ ولا بین جبـــریل و محمد علیهما السلام واسطۃ (احکام القران جلد ۲ صفحه ۳۱۷)

اور مفسرین کي یه جهالت ہے جو وہ کہتے هیں که قران کریم بیس راتوں کے اندر خدا نے جبریل علیه السلام کو دیا اور انهوں نے بیس سالوں کے اندر محمد صلی الله علیه وسلم پر نازل کیا - سو ایسا کہنا بالکل باطل ہے - نه تو خدا اور جبریل میں کوئی واسطه ہے اور نه جبریل اور انحضرۃ علیهما السلام میں کوئي واسطه -

تنزل الملئكة والروح فيها باذن ربهم -	اوس رات میں فرشتے اور روح اپنے رب کے حکم سے اترتے هیں -

فرشتے اور روح اس رات میں اترتے هیں' مگر بتدریج پورے ایک مهینے میں اوترتے هیں کیونکہ دنیا کا دامن دفعۃ ان برکات و فضائل کے سمیٹنے کي وسعت نهیں رکھتا :

داماں نگه تنگ گل حسن تو بسیار
گلچیـس نگاه تو ز داماں گلـه دارد

* * *

لیکن یه ملائکه کیا هیں ؟ اور اس روح کي حقیقت کیا هے ؟ الله تعالی نے خود اسي آیت میں اس حقیقت کو واضح کردیا هے : من کل امر سلام یعنی وہ ملائکه اور روح امن اور سلامتي هیں - جو دنیا کو یکسر امنیۃ و سلامتي کي برکتوں سے معمور کردیتے هیں !

* * *

یه سکون' یه اطمینـان کامل' یه سلامتي' یه امن عام جو هم پر آسمان سے اترا' صرف عرب کے لیے مخصوص نه تها بلکه وہ مشرق و مغرب دونوں کو محیط هے - همارا آفتاب اگرچه مغرب سے طلوع هوا تها جو همارا قبلۂ ایمان هے' لیکن اسکي شعاعوں نے مشرق کے افق کو بهي روشن کردیا جهاں سے دنیا کا سورج نکلتا هے' اور جهاں سے صبح کا ستارہ طلوع هوتا هے :

هـي حتـــی مطلـع الفجر -	وہ امن و اماں کا پیغام صبح کے طلوع هونے کي جگه تـک یعنے مشرق تـک پهنچ جائیگا -

دنیا نے اس وعدے کي صداقت کو دیکھه لیا' جب خدا کے پاک فرشتے یعنی قرآن نے مشرق و مغرب دونوں کو اپنے پروں کے نیچے چهپا لیا - ان الله علی کل شي محیط -

* * *

امن عام کا یه پیغام کیا هے ؟ اور وہ کیونکر مشرق و مغرب تـک پهونچایا جائیگا ؟

قرآن حکیم نے دوسري آیتوں کے ذریعه اس نکته کو حل کردیا هے :

انا انزلنـــاہ في لیلـۃ مبارکۃ انا کنا منذرین فیها یفرق کل امر حکیم امرا من عندنا انا کنـا مرسلین- رحمۃ من ربک انه هو السمیع العلیم - (۴۴ : ۴)	هم نے قران کو ایک مبارک رات میں اتارا کیونکه هم دنیا کو اسکي ضلالت کے نتائج سے ڈرانے والے تهے - تمام انتظامات الاهیه جو حکمت و مصلحت عالم پر مبني هیں' اسی رات میں طے پاتے هیں - از انجمله قران کا نزول جو اسي رات میں شروع هوا - نیز همیں اپنا رسول بهیجنا مقصود تها' جسکا ظهور الله کي رحمت کا نزول هے -

اب ان دونوں سورتوں کے تطابق و تشاکل پر غور کرنا چاهیے -

الله تعالی نے سورۂ قدر میں فرمایا : انا انزلناہ في لیلۃ القدر اور یهاں فرمایا : انا انزلناہ في لیلۃ مبارکۃ اسلیے یه دونوں راتیں ایک هی هیں - وهاں فرمایا تها تنزل الملئکة والروح فیها باذن ربهم من کل امر سلام اور فـرمایا : فیها یفرق کل امر حکیم امرا من عندنا - اس بنا پر یه " امر سلام " اور یه " امر حکیم " جسکي تنزیل و تقسیم لیلۃ القدر میں خدا کے حکم سے کی گئي هے' دونوں ایک هي چیزیں هیں -

* * *

لیکن سوال یه هے که خود وہ " امر سلام " اور " امر حکیم " کیا چیز هے ؟ دوسري آیتوں نے اسکي بهي تفسیر کردي هے :

الرا : تلک آیت الکتب الحکیم - اکان للنـاس عجباً اوحینـا الی رجـل منهم ان انذر النـــاس وبشر الذین آمنوا ان لهم قدم صدق عند ربهم ؟	یه قرآن حکیم کی آیات هیں' پهر کیا لوگوں کو تعجب هے که هم نے اونهی میں سے ایک آدمي پر وحي کي تاکه وہ لوگونکو ڈراے اور مومنوں کو اس بات کا مژدہ سنائے که خدا کے تخت کے نیچے اونکا قدم جم گیا هے ؟

اسلیے یه " امر حکیم " اور یه " امر سلام " خود قرآن کریم هے جو لیلۃ القدر میں نازل کیا گیا -

* * *

الله تعالی نے سورۂ قدر میں قرآن حکیم کي چند خصوصیات کا اجمالي ذکر فرمایا تها' لیکن اس آیت میں وہ خصوصتیں به تفصیل بیان فرمائي هیں -

سورۂ قدر میں فرمایا تها که " وہ سورج کے طلوع هونے کي جگه تک پهیل جائیگا " یه نهایت مجمل طرز خطاب تها - سورۂ دخان میں اوسکي تفسیر بهي کردي : فیها یفرق کل امر حکیم امرا من عندنا یعنے قرآن حکیم کي آیتیں همـارے حکم سے ایک پیغمبر پر تقسیم کي جاتي هیں تاکه وہ دنیا کے سامنے ان آیتوں کو لے کے جائے اور هر شخص کے آگے اس خوان کرم کو بچهادے' تا که هر شخص اپنا حصه لے لے : انا کنا مرسلین رحمۃ من ربک - لیکن دنیا غفلت کي نیند میں سورهي تهي' اسلیے یه ابر رحمت پہلے گرجا تاکه دنیا جاگ اوٹهے - اوس نے اپني چادر غیب سے پہلے اوس هاتهه کو نکالا جس میں بجلي کا تازیانه تها :

یا ایها المدثر! قم فانـذر !	او چادر اوڑهنے والے ! اوٹهه' اور ڈرا !

پہلے اوسکو گرجنے اور تڑپنے کي ضرورت تهي' اسلیے وہ گرجا' چمکا' تڑپا' انا انزلناہ في لیلۃ مبارکۃ انا کنا منذرین لیکن در حقیقت اوسکا یه وصف عارضي تها' ورنه رفق و ملاطفت اوسکا مایۂ خمیر' اور عنصر حقیقي هے : عزیز علیه ما عنتم حریص علیکم بالمومنین روف رحیم - اسلیے وہ روئي کے گالے سے بهي زیادہ نرم و سفید یا دل کا ایک ٹکڑا تها' جو آب شیریں کا خزانه اپنے ساتهه رکهتا تها اگرچه ابتدا میں بجلی کي کڑک اسکا مظهر ورود هوئي - یه انذار و وعید' یه قهر و غضب اوس قوم کي شامت اعمال کا نتیجه تهي' ورنه پیغمبر امي خـدا کي طرف سے صرف بشارت رحمت اور لطف و کرم کا مجسمه بنا کر بهیجا گیا تها : انا کنا مرسلین' رحمۃ من ربک -

لیکن خدا کي یه رحمت صرف عرب کے ساتهه نه تهي - بلکه اس ابر کـرم نے تمـام مشرق و مغرب کو جل تهل کردیا - چنانچه دوسري جگهه رحمۃ من ربک کي تفسیر کردي گئي -

ما ارسـلنـاک الا رحمۃ للعالمین -	هم نے تجهکو تمام دنیا کیلیے صرف رحمت هي رحمت بنا کے بهیجا !

* * *

" لیلۃ القدر " کو تمام راتوں پر صرف اسی لیے فضیلت نهیں هے که اوسمیں عبادت کا ثواب تمام راتوں سے زیادہ ملتا هے بلکه اس بنا پر بهي که اوس میں همکو ایک کتـاب دیگئی اور همکو مشرق و مغرب میں اوسکي منادي کرنے کا حکم دیا گیا - بادشاهوں کي منادي طبل و علم کے ساتهه کي جاتي هے' لیکن خدا کي منادي تهلیل و تکبیر کے ساتهه هوني چاهیے - رمضان کے بعد عید کا حکم اسي لیے دیا گیا تاکه تهلیل و تکبیر کي مقدس صداؤں میں اسلام کے جاہ جلال' نفوذ و قوت' اور وسعت و اتر کا سماں دنیا کو نظر آجاے : ولتکبروا الله علی ما هداکم و لعلکم تشکرون -

پهر آہ تمهاري غفلت کیسي شدید اور تمهاري گمراهي کیسي ماتم انگیز هے که تم لیلۃ القدر کو تو ڈهونڈهتے هو پر اس کو نهیں ڈهونڈهتے جو لیلۃ القدر میں آیا اور جسکے ورود سے اس رات کي قدر و منزلت بڑهي - اگر تم اُسے پالو تو تمهارے لیے هر رات لیلۃ القدر هے :

هر شب شب قدر است اگر قدر بداني !

باب التفسير

و علی الذین یطیقونه طعام فدیة طعام مسکین (٢ : ١٨١)

اس آیة سے اجمالاً ثابت هوتا هے که اسلام میں ایک گروہ ایسا بهي قرار دیا گیا هے جو روزہ کا فدیه ادا کرکے اس فرض سے مستثنی هوجاتا هے ' لیکن گفتگو یه هے که وہ کونسا گروہ هے ؟ مفسرین کرام نے متعدد وجوہ نقل کیے هیں :

(١) ابتداء اسلام میں هرشخص کو روزہ رکهنے یا فدیه دینے کا عام اختیار تها ' جس کا جی چاهتا تها روزہ رکهتا تها اور جس کا جی چاهتا تها فدیه دیدیتا تها - لیکن چند دنوں کے بعد فمن شهد منکم الشهر فلیصمه (جو تم میں سے یه مهینا پاے تو وہ روزہ رکهے) نے اس عام حکم کو منسوخ کردیا -

(٢) یه حکم ابتداء هي سے بوڑهوں کے ساتهه مخصوص تها ' بعد کو ان کے لیے بهی منسوخ هوگیا ' اس بنا پر " یطیقون " سے پہلے " لا " کو محذوف ماننا پڑیگا ' یا طاقة کو باب افعال کي خاصیت سلب ماخذ پر قیاس کرنا هوگا - کیونکه " یطیقونه " کے معني طاقت رکهنے کے هیں - حالانکه بوڑهوں کو یه آسانی اس لیے دیگئي هے که وہ طاقت نہیں رکهتے -

(٣) لیکن بعض اصحاب تفسیر نے " یطیقونه " کے بدلے " یطوقونه " پڑها هے ' جسکے معنی یه هیں که جو لوگ به تکلف و به مشقت روزہ رکهه سکتے هیں اونکو فدیه دینا چاهیے - اس بنا پر اس آیة کے تحت میں بوڑهے ' ضعیف ' اپاهج ' حامله عورت ' اور دوده پلانے والي عورتیں بهي داخل هوسکتي هیں - چنانچه امام سفیان ثوري ' امام مالک ' امام شافعي ' اور امام احمد بن حنبل رحمهم الله کے نزدیک حامله اور دوده پلانے والي عورتوں پر قضاء واجب نہیں - وہ بهی فدیه دیسکتي هیں (١)

(٤) یه آسانی مسافروں اور مریضوں کے ساتهه مخصوص هے - مسافروں اور مریضوں کي دو قسمیں هیں : ایک مسافر اور مریض تو وہ هیں جو روزہ رکهنے کي بالکل طاقت نہیں رکهتے - دوسرے وہ لوگ هیں جو طاقت تو رکهتے هیں ' مگر روزہ رکهنا انپر نہایت شاق گذرتا هے - چنانچه الله تعالی نے پہلے قسم کے مریضوں اور مسافروں کا حکم بتا دیا :

فمن کان منکم مریضاً او علی سفر فعدة من ایام اخر	جو لوگ مریض اور مسافر هوں انکے لیے قضا کرنے کي دوسري مدت هے -

لیکن وہ مریض اور مسافر رہ گئے تهے ' جو به تکلف روزہ رکهه سکتے تهے - چنانچه الله تعالی نے انکے لیے روزہ رکهنے یا فدیه دینے کا اختیار دیا :

فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدة من ایام اخر - و علی الذین یطیقونه فدیة طعام مسکین ' فمن تطوع خیرا فهو خیر له و ان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون (٢ : ١١٨)	جو شخص تم میں سے بیمار هو یا سفر میں هو تو وہ دوسرے دنوں سے روزے کی گنتي پوري کرلے - اور ان بیمار اور مسافروں کیلیے جو روزے کي طاقت نہیں رکهتے ' یه حکم هے که ایک محتاج کو اپنے روزے کے بدلے کهانا کهلادیں -

البته جو شخص اپني خوشي سے زیادہ نیکي کرنا چاهے تو یه اوسکے لیے زیادہ بہتر هے ' اور اگر غور کرو تو روزہ رکهنا تمهارے لیے بهر حال بہتر هے -

(قول مرجح)

اب همکو ان تمام اقوال میں سے قول مرجح کا انتخاب کرلینا چاهیے - یه ظاهر هے که پہلے دونوں احتمالات کیلیے نسخ لازم هے لیکن جو لوگ قائل نسخ هیں ' اون میں بهي محققین کا مذهب یه هے که قرآن مجید میں باشد ضرورت و باحتیاط تمام نسخ کا دعوی کرنا چاهیے - پس جب هم واضح و بہتر تفسیر کرکے اس قسم کي احتیاط کرسکتے هیں ' تو همکو ان دونوں اقوال کے ماننے کي کون سي ضرورت داعیه هے ؟

تیسري توجیهه اگرچه نسخ سے خالي هے ' تاهم اوس میں بهی قرأت شاذہ کا اتباع کرنا پڑتا هے - صرف چوتهي توجیهه البته نسخ و قراءت شاذہ دونوں سے خالي هے ' اور آیت کے سیاق و سباق سے مناسبت بهی رکهتی هے -

پہلے خدا نے مریضوں کا حکم بتایا هے - اوسکے بعد یه آیت آتي هے - پس اگر یه آیت بهي کسي خاص قسم کے مریضوں کے ساتهه متعلق کردي جاے ' تو آیت میں نظم و ترتیب پیدا هوجایگي ' اسکے بعد الله تعالی فرماتا هے : و ان تصوموا خیر لکم اگر تم روزہ رکهو تو یه تمهارے لیے بہتر هے - اس سے ثابت هوتا هے که اس آیت سے بوڑهے مراد نہیں لیے جاسکتے کیونکه وہ تو سرے سے روزہ رکهنے کی طاقت هي نہیں رکهتے - انکی نسبت و ان تصوموا کہنا بالکل بے معني هوگا -

عام خیال یه تها که اِس آیت سے پہلي صورت مقصود تهی ' لیکن بعد کو یه فیاضانه حکم فمن شهد منکم الشهر فلیصمه سے منسوخ کردیا گیا ' لیکن اسي آیت کے بعد الله تعالی فرماتا هے -

یرید الله بکم الیسر	خدا تمهارے لیے آسانی چاهتا هے
ولا یرید بکم العسر	سختي نہیں چاهتا -

پس اگر آیت کے یه معني مراد لیے جائیں که پہلے هر شخص بجاے روزہ رکهنے کے فدیه دیسکتا تها اور اب نہیں دیسکتا کیونکه اوسکو روزہ هي رکهنا چاهیے ' تو یه اس آیت کے مفهوم سے بالکل مختلف هوگا - کیونکه یه تو آسانی نه هوئي ' بلکه آسانی کو سختي کے ساتهه بدل دینا هوا - شیخ فاني ' مرضعه ' حامله ' بهي اسي چوتهے قسم میں داخل هوسکتی هیں - وہ درحقیقت مریض هیں ' یا کم از کم روزہ اون میں امراض کي استعداد پیدا کردیسکتا هے -

اسلام کے روح اعتدال کے ساتهه بهی یهي تفسیر مناسبت رکهتي هے - اسلام نه تو اسقدر فیاض هے که قوي ' صحیح ' تندرست ' اور مقیم آدمی کو افطار کی اجازت دے ' اور نه وہ اس قدر بخیل هے که هر شخص پر بلا استثنا مشقتوں کا بوجهه لاد دے - وہ ایک معتدل مذهب هے ' اسلیے وہ اونهي لوگوں کے ساتهه نرمی کرتا هے ' جو اوسکے مستحق هیں - و ان تصوموا خیر لکم کا تعلق بهی اسي قسم کے مسافروں اور مریضوں کے ساتهه موزوں معلوم هوتا هے ' کیونکه وہ لوگ روزہ رکهنے کی طاقت نہیں رکهتے -

---

(١) ترمذي ص ١٢٥ کتاب الصوم -

ابتداے قیام مذهب میں اگرچه اکثر لوگوں پر مذهبي احکام کي پابندي نهایت شاق گذرتي هے ' لیکن اس سے کوئي کلیه قائم نهیں کیا جاسکتا - هر مذهب کي ابتدائي تاریخ اپنے ساتهه پر جوش اور مخلص فدائیوں کي بهي ایک مختصر جماعت پیش کرسکتي هے ' اور اسلام کے دامن کو تو ابتدا هي سے اس زر خالص نے مالا مال کر دیا تها - پس، جب روزه پہلے پهل فرض کیـا گیا تو الله تعالے نے چند آسانیوں کے ساتهه لوگوں کو اوسکی طرف مائل کیـا - لیکن اکثـر لوگ ایسے بهی تهے جو آساني کے متمني نه تهے - وه سختي چاهتے تهے که خلوص و جوش الهي کا جوهر آئینه سے زیاده لوهے کي تلوار میں نظر آتا هے - انبیاء گذشته کا اسوه حسنه اونکے سامنے تها ' وه جوش ایثار و فدویت میں اونکي تقلید کرنا چاهتے تهے - حضرت نوح علیه السلام همیشه روزه رکهتے تهے ' چنانچه حضرة عبد الله بن عمر نے بهي دن کو متصل روزه رکهنا ' اور رات کو متصل قیام کرنا چاها - لیکن انحضرت کو خبر هوئي تو آپ نے فرمایا : تم میں اتني طاقت نهیں - روزه بهي رکهو ' افطار بهي کرو ! نماز بهي پڑهو ' اور خواب شیریں کا بهي لطف اٹهاو ! هر مهینے میں صرف ٣ دن روزه رکهو - نیکي کا معـاوضه دس گنـا ملتا - هے اسلیے ٣ روزوں کا ثواب ٣٠ دن کے برابر ملے گا جو صوم دهر کا مقصد اصلي هے ' مگر اونهوں نے کہا که میں اس سے زیاده کی طاقت رکهتا هوں - اسپر آپ نے ایک دن روزه رکهنے اور دو دن افطار کرنے کي اجازت دي - اونکو اسپر بهي تسکین نه هوئي تو آپ نے ایک روز کے افطار اور دوسرے دن کے روزے کا حکم دیا انهوں نے اسپر بهي ترقي کرنا چاهي تو آپ نے فرمایا که اب اسکے بعد فضیلت کا کوئي درجه نهیں (بخاري کتاب الصوم صفحه ٣٧)

لیکن انبیاے گذشته سے زیاده احق بالاتباع خود جناب رسول الله صلی علیه وسلم کا اسوه حسنه تها - آپ متصل روزے رکهتے تهے جسکو صوم وصال کہتے تهے - چنانچه صحابه نے بهي اسکي تقلید کرني چاهي لیکن آپ نے منع فرمایا - اون لوگوں نے کہا که خود آپ بهي تو صوم وصال رکهتے هیں ؟ آپ نے جواب دیا که :

لست کاحد منکم انی — میں تملوگوں کي طرح نهیں هوں '
اطـعـم و اسقـی — مجهکو تو خدا کي طرف سے کهلایا پلایا جاتا هے -

لیکن جب لوگوں نے زیاده اصرار اور غلو کیا تو آپ سخت ناراض هوے ' اور عملاً اپني ناراضي کا اسطرح اظهار فرمایا که کئي کئي رات اور کئي کئي دن کے روزے رکهنے شروع کردیے اور صحابه نے بهي اسکي تقلیـد کي - اتفاق سے عیـد کا چاند هوگیـا ورنه آپ کا اراده تها که برابر روزے رکهتے هي چلے جائیں تاکه لوگ خود گهبراکر باز آئیں -

آپ نے اگر کسي کو صوم وصال کي اجازت بهی دي هے تو صرف ایک شب و روز کي - اس سے زیاده روزه کسی کیلیے جائز نهیں رکها -

لیکن بعض محدثین کے نزدیک سرے سے رات کو روزه رکها هی نهیں جاسکتا اگر کوئي شخص رات کو بهي روزه رکهیگا تو وه روزه روزه نه هوگا - الله تعالی نے خود کہا هے :

اتموا الصیام الی اللیل - — رات هونے تک روزے کو ختم کردو -

اس سے ثابت هوتا هے که رات روزے کي انتها هے - اوس سے آگے تجاوز نهیں کرسکتے - (مسلم جلد - ١ - صفحه ٤٠٨)

ان آسانیوں کے عـلاوه اور بهي متعدد آسانیاں رکهي گئیں - مثلاً یهود سحر میں کهانے سے پرهیز کرتے تهے ' لیکن آنحضرت نے سحر کو یهود اور مسلمانوں کے روزے کے درمیان مابه الامتیاز قرار دیا - (بخاري صفحه ٢٩)

افطار میں عجلت اور سحر میں تاخیر کرنا بهی سنت هے - احادیث سے ثابت هے که آنحضرت کي سحري اور نماز فجر میں صرف اسقدر وقفه هوتا تها که پچاس آیتوں کي تلاوت کرسکتے تهے - (بخاري - کتاب الصوم صفحه ٤٠)

ظهـر الفساد فی البـر و البحـر بما کسبت ایدی الناس !

جنـگ یـورپ کی پهلي منـزل

فرانس کي شمالي سرحد

فرانس کي شمالي سرحد موجوده جنـگ کے تماشه گاه کا ایک اهم ترین مقام هے - خصوصاً گذشته هفته میں جتنے مهتم بالشان معرکے هوے هیں ' وه زیاده تر اسي حصے میں هوے هیں - اسلیے شمالي سرحد کے بعض سیاسي ' جغرافي ' اور فوجی حالات کا اجمالي بیان دلچسپي و فوائد سے خالي نه هوگا -

(لکسمـبـرگ)

یورپ کا نقشه نکالیے اور سامنے رکهه لیجیے ! اسمیں ایک مقام آپکو نطر آتا هے جهاں فرانس ' جرمني ' اور بلجیم کي سرحدیں آکر ملگئي هیں - اس مجمع الثغور کا وه حصه جو جرمن شاهنشاهي میں دکهایا گیا هے ' لکسمبرگ هے - لکسمبرک کا رقبه ایک هزار مربع میل اور اسکي آبادي ڈهائی لاکهه هے -

یه ریاست سنه ١٨١٥ع سے سنه ١٨٦٦ع تک اس مشهور جرمن اتحاد میں شامل تهي جسکو " جرمانک کو انفیڈ یریشن " کہتے هیں - اسکي محافظ فوج جو جبل الطارق کے بعد دنیا کي قوي ترین فوج تسلیم کي جاتي تهی ' اسوقت اهل پروشیا کے هاتهه میں تهي - ایک بار شاه هوالنیڈ نے (جو اسوقت لکسمبرگ کا ڈیوک تها) اسکو فرانس کے هاتهه فروخت کرنا چاها - اسپر اهل پروشیا سخت برهم هوے - اور قریب تها که جنگ هو جاے ' مگر بعض دول کي مداخلت نے جنگ کو روکدیا اور اس نزاع کا فیصله ایک موتمر (کانفرنس) کے هاتهه میں دیدیا گیا جو لندن میں منعقد هوئي اور بالاخر سنه ١٨٦٧ میں ایک معاهده پر دستخط هوگئے ' اس معاهده کا مفاد یه تها که پروشیا کی فوج فوراً قلعه خالي کردے اور تمام قلعے مسمار کردیے جائیں - اسیکے ساتهه دول عظمی نے اسکي ناطرفداري کي ذمه داري بهي لیلي -

لکسمبرگ کے تخت پر بالفعل میري ایڈ لیا سریر آرا هے -

ریاست کا پایه تخت خود لکسمبرگ هے جو ایک مختصر مگر خوشنما شهر هے اور ایک محدب (پلیٹو) حصه پر آباد هے -

سنه ١٨٧٠ کی جنگ جرمني و فرانس میں بهي جرمني نے اس پر حمله کیا تها ' مگر اسکي سرحد جسکا طول ١٢٠ میل هے ' اسوقت ٤ لاکهه ٥٠ هزار آدمیوں کے لیے کافی تهی ' اور اس جنگ میں جرمن فوج کی مجموعی تعداد اتني هي تهی - لیکن ادهر عرصه سے انگلستان اور فرانس محسوس کر رهے تهے که اگر اس تعداد سے دو چند یا سه چند فوج جمع کردی گئی تو پهر ١٢٠ میل کا کافی هونا ناممکن هوگا -

چنـانچه اسوقت ایسا هي هوا هے - جرمنی کی اولین صف (فرسٹ لائن) نے جو ١٥ لاکهه آدمیوں سے مرکب هے لکسمبرگ کی ناطرفداري کو درهم برهم کردیا هے -

فوج کي کثرت تعداد کے علاوه طاقت کی معنوي روح بهی

بالکل متغیر هوگئی هے- جو جرمن فیڈریشن (اتحاد الماني) اسوقت کار زار میں اترا تھا ' وہ ' جرمن شاهنشاهی نه تھی جو آج میدان جنگ میں اتري هے -

غرض لکسمبرگ ایک ناطرفدار قلمرو تھی ' مگر جرمنی نے اسکی ناطرفداري کو اسلیے زیر و زبر کردیا که اسکا رجود انگلستان کے فاتح کیلیے ایک ناگزیر مرحله هے ' اور سینٹ پال کے کلس پر عقاب کا علم نصب کرنے کیلیے اسے فتح کرنا ضرروري هے-

(بلجیـــم)

لکسمبرگ کی نا طرفداري کي بر همزني در حقیقت اس سفر کي اولین منزل هے جو جرمني کے پیش نظر هے- اسلیے کہن سال اور انجام اندیش انگلستان کے متعلق یه سوء ظن نه کرنا چاهیے که وہ محض جرش حفظ عهد میں خانه بر انداز هوگیا هے اور صرف اسلیے که ایک چهوٹي سي قوم پامال کي جا رهي هے یا ایک عهد نامه کي توهین هورهي هے ' وہ برطانیه کے ان فرزندوں کو جنگ کي آگ میں جهونسک رها هے ' جنمیں سے (بقول تائمز) " ایک گورے کي هڈیاں تمام سر زمین ایران کي آزادي سے زیادہ قیمتي هیں "

انگلستان کا یه اضطراب و هیجان اور جرمني سے دست و گریباں هونے کے لیے مستعدي صرف اسلیے هے که لکسمبرگ کے بعد هي بلجیم کا نمبر آیگا -

مگر آپ یه بهي سمجهے که انگلستان بلجیم پر حملے کے خیال سے کیوں کانپ اٹھتا هے ؟ ذرا نقشۂ یورپ پر ایک نگاہ پھر ڈالیے - دیکھیے ! بلجیم کے ساحل سے آبنائے ڈور کسقدر قریب هے ؟ یه وهي ابنائے ڈاور هے جسکے متعلق نپولین تاسف کیا کرتا تھا که " اگر مجهے اس پر صرف چهه گهنٹے کے لیے حکومت ملجاتي تو میں تمام عالم کو فتح کرلیتا " اس ابنائے سے متصل دریائے تیمس هے - اور اسکے سامنے هی عظیم الشان لندن -

پس اگر جرمني کي فوجیں بلجیم سے گذر سکیں اور ابنائے ڈور میں اسکے بیڑے کا مقابله بلجیم کے بیڑے سے نه هو تو وہ کسقدر آساني کے ساتهه انگلستان کے پایه تخت پر حمله کرسکتا هے ؟

بلجیم کي طرفداري و ناطرفداري کا مسئله آج سے نهیں بلکه سالها سال سے انگلستان کے لیے طمانیت سوز رها هے - اولا تو اسلیے که اگر جرمني ایک زبردست قوت کے ساتهه اس پر حمله آور هوجائے تو وہ اسکي مدافعت سے بالکل مجبور هے - ثانیاً اگر مدافعت کي طاقت پیدا کر بهي لے ' جب بهي یه کیا ضرور هے که وہ جرمني کا مخالف هو اور انگلستان کے دروازے کي حفاظت سے انکار نه کرے ؟

اس واقعه سے انگلستان اور بهي خائف و مضطر تھا که ساحل انیوریپ بلجیم میں انگلستان کي جانب رافع هے- بلجیم نے اسکي قلعه بندي کي اسکیم تو بهت هي مستعدي و سرگرمي سے شروع کردي ' مگر " می اوز " کي تحصین و استحکام میں نه تو مستعدي دکهلائي گئي اور نه دریا دلي کے مصارف کیے گئے جو جرمني کے جانب کي بحري سرحد هے -

مگر کیا عجیب بات هے که جب وقت آیا تو بلیجم نه صرف نا طرفدار ' بلکه انگلستان کا طرفدار نکلا ! انگلستان کي سرگرمي اور خفیه ریشه دوانیوں کے تاثیر و نفوذ کا یه ایک بهت بڑا ثبوت هے -

سچ یه هے که بلجیم جسطرح انگلستان کي طرف قلعه بندي کررها تها ' اسیطرح اسنے جرمني کی طرف کے بهي مقامات لي ' می اوز ' نامور وغیرہ میں مشکلات و عقبات پیدا کردیے تھے - البته بهت ممکن هے که اس وقت جرمنی کے ساتهه انگلستان کے علی الرغم کوئی اتحاد پیدا هوگیا هو -

بلجیم کی مشرقی سرحد میں ایک حمله آور کو جو مشکلات پیش آسکتي هیں ' ان میں سب سے زیادہ قابل توجه یه مراحل و مراتب هیں :

ارڈنیس (جسکو بلجین لکسمبرگ بهي کهتے هیں) نهایت دشوار گذار جگه هے ' اور موجي نقل و حرکت تو اسمیں قریباً ناممکن هے - اس صورت میں بلجیم کا خط مدافعت می اوز نامي مقام هوگا جسکے پیچهے اسکي فوج ایک مناسب موقع پر جم جاسکتی هے ' یهاں تک که فرانس یا انگلستان سے (جیسا که اسوقت انگلستان ڈیڑہ لاکهه فوج بهیج رها هے) اسکي مدد کیلیے کمک پهنچ جائے -

مقام لی بهي قلعوں اور باٹریوں کے حلقه میں هے مگر محفوظ نهیں ' کیونکه جرمني کي فوج میسٹر چٹ کے راسته سے اندر آجا سکتي هے -

یه بلیجم کي فوجي اور جنگی حیثیت تهي - جغرافي حیثیت سے اسکا رقبه ۲۹۵۰۰ کیلومیٹر هے اور آبادي ۷۴۱۰۰۰۰ - دارالسلطنت کا نام برازیل هے ' اور عام ملکي زبان فرانسیسي -

بلیجم سنه ۱۸۱۵ع سے پہلے فرانس کے ماتحت تها ' مگر انگلستان نے اپني حفاظت کے خیال سے اسکو اور هوالینڈ کو فرانس کي محکومي سے آزاد کرایا - اسوقت سے وہ اپنے آپ کو انکي آزادي کا محافظ سمجهتا هے -

(فرانسیسی سرحد)

بلجیم کے طرف جرمن پیشقدمیوں کا اصلي مقصد تو انگلستان هے ' لیکن دوسرا مقصد فرانس بهي هو سکتا هے - نقشے کے دیکھنے سے معلوم هوتا هے که برلن سے پیرس تک کا سیدها راسته ٹهیک بلجیم میں سے هوکے گیا هے - موجودہ فن جنگ میں سب سے بڑا حمله آورانه کام یه هے که پوري مستعدي کے ساتهه ابتداء کي جائے ' اور جلد سے جلد اور مختصر سے مختصر راستے سے هوتے هوے ایک ایسی فوج کے قلب میں پهنچ جائے جو هنوز طیار نه هوئي هو - اسطرح ایک هي حملے میں تمام فوج حریف پا مال هوجالیگي -

اس لحاظ سے جرمني کیلیے براہ بلجیم فرانس جانے کا راسته بوجه قرب مسافت ایک نهایت قیمتي خط جنگ هے - اسوقت یورپ کي جنگ ایک قسم کی گهوڑ دوڑ هے - اور تهوڑے دنوں تک یهی حالت رهیگی - اس دوڑ میں جو حریف سب سے زیادہ تیزرو هوگا ' وهی کامیاب جنگ جاري رکهه سکے گا -

اهل فرانس عموماً اس خیال میں تھے که انکی شمالی سرحد خطرہ سے محفوظ هے - کیونکه اولاً تو السیس اور لورین میں جرمنی کیلیے هر قسم کی مشکلات موجود هیں - پهر بلجیم نے می اوز ' لے هیو ' اور نامور میں بهی جرمنی کے لیے سنگهاے گراں نصب کردیے هیں -

لیکن حالات نے بهت جلد اس اعتماد کو بے بنیاد ثابت کردیا - جرمنی آج تین سال سے میلویڈي میں سفر و حرکت کیلیے طرح طرح کی آسانیوں کا سامان کررها تها اور اس درجه مکمل و مستعد هوچکا تها که فرانس کی سرحدي مشکلات اور استحکامات اسکے سامنے کچهه بهی مدافعت نهیں کر سکتیں -

السیس اور لورین کی قلعه بندیوں کے حالات حال میں فرانس کے ایوان مبعوثین (چیمبر آف ڈیپوٹیز) میں بیان کیے گئے تھے - اگر یه صحیح هے که ان قلعه بندیوں کو تازہ ترین اصول پر رکهنے میں کامیابی نهیں هوئی هے تو سمجهنا چاهیے که انکی اهمیت زیادہ سے زیادہ دوسرے درجه پر هے - بهرنوع دائمی قلعه بندي کی اهمیت خصوصاً اس حالت میں جب که اسکو مدد اور کمک نه پهنچ سکے ' همیشه سے مشکوک سمجهی گئي هے -

غرض جهاں تک قرائن صحیحه سامنے آتے هیں ' شمالی سرحد پر فرانس کی قلعه بندیوں کو محض بے اثر سمجهنا چاهیے - اور کچهه عجب نهیں که اولوالعزم اور سرمست عروج و شباب جرمني بهت جلد ان قلعه بندیوں کی حقیقت کا تجربه دکهادے -

(السیس اور لورین دو فرانسیسي صوبے هیں جن پر سنه ۱۸۷۰ میں جرمنی نے قبضه کرلیا تها)

الاعتصـــاب فـــي الاســـلام

از مولانا عبـــد الســـلام نـــدوي

(۳)

(اسلام نے اوستاد و شاگرد کے تعلقات کے متعلق کیا اصول قائم کیے هیں ؟)

(تنقـــيـــح سوم)

تعلیمي اسٹرائک پر سب سے بڑا اعتراض یه هے که اوس سے اساتذہ کا احترام شرعي قائم نہیں رهتا لیکن همکو جہاں تک معلوم هے قرآن مجید اور احادیث صحیحه میں به نص صریح اوستاد کا کوئي حق متعین هي نہیں کیا گیا ' بلکه اسکے خلاف اساتذہ کو غریب الوطن طلباء کے ساتهه مدارات و مواسات کرنے کا حکم دیا گیا هے -

قـــال سیاتیکـــم اقوام یطلبون العلم فاذا رایتموهم فقولوا لهم مرحبـــا مرحبـــا بوصیة رسول الله صلی الله علیـــه وسلم و اقنوهم -

آپنے فرمایا که تمهارے پاس کچهه لوگ بغرض طلب علم آئینگے' جب اونکو دیکهو تو مرحبا مرحبا کہو ' کیونکه یه رسول الله کي وصیت هے اور اونکو تعلیم دو -

قال لنا ان الناس لکم تبع و انهـــم سیاتونکـــم من اقطـــار الارض یتفقهون فی الدین فاذا جاء و کم فاستوصوا بهم خیرا - (سنن ابن ماجه ص ۲۲)

آپ نے صحابـــه سے فرمایا لوگ تمهارے تابع هیں' اسلیے تمهارے پاس اطراف ملک سے مذهبي علوم سیکهنے آئینگے - جب وہ آئیں تو اون کے ساتهه بهلائي کرو -

آنحضرت نے خود اپنے طرز عمل سے اسکي بہترین مثال قائم کردي تهي اور صحابه نے اوسکو محفوظ رکها تها' اسمعیل کا بیان هے که " هم لوگ حسن کي عیادت کو گئے - جب آدمیوں کي کثرت سے گهر بهر گیا ' تو انهوں نے اپنے دونوں پانوں سمیٹ لیے اور کہا که هم لوگ ابو هریرہ کي عیادت کو گئے تهے جب آدمیوں سے گهر بهر گیا تها تو انهوں نے دونوں پانوں سمیٹ لیے تهے' اور کہا که هم رسول الله کي خدمت میں حاضر هوے ' یہاں تک که گهر بهر گیا' آپ لیٹے هوے تهے - جب هملوگوں کو دیکها تو دونوں پانوں سمیٹ لیے اور فرمایا که تمهارے پاس کچهه لوگ طلب علم کیلیے آئینگے - اونکو مرحبا کہنا ' تحیت بجا لانا ' اور تعلیم دینا " چنانچه تاریخ اسلام میں جب کبهي اسکے خلاف کیا گیا هے تو عموماً شکایت پیدا هوئي هے - اسي روایت میں اسمعیل کہتے هیں که " هم نے ایسے علماء کا زمانه پایا هے ' جو نه تو مرحبا کہتے هیں ' نه تحیت بجا لاتے هیں ' نه تعلیم دیتے هیں' بلکه جب هم اونکے پاس جاتے هیں' تو روکهائي کے ساتهه پیش آتے هیں" (۱) ان روایات صحیحه کي بنا پر اگر اس زمانه میں طلباء کو اساتذہ سے شکایت پیدا هو تو وہ بالکل بجا اور صحیح هے -

طلباء و اساتذہ کے تعلقات کے متعلق سب سے اهم اور مقدم سوال جس پر تمام حقوق و اختیارات متفرع هوتے هیں یه هے که اوستاد کا حق انتخاب کسکو حاصل هے ؟ اوستاد کي علمي' مذهبي' اور اخلاقی زندگی کا اثر براہ راست صرف طلباء هی پر پڑتا هے' اور وهي اسکا احساس بهي کرسکتے هیں' اس بنا پر عقلاً طلباء هي کو اونکے انتخاب کا حق حاصل هونا چاهیے -

اسلام کے قدیم نظام تعلیم میں اسي اصول کي بنا پر اوستاد کا حق انتخاب ' صرف طلباء کو حاصل تها ' اور اس پر تمام محدثین و فقهاء کا عمل تها -

عن ابراهیم قـــال کانوا اذا اتو الـــرجل لیاخذ وا عنـــه نظروا الی صلاته و الی سنته و الی هیـــاته یـــا خذون عنـــه -

ابراهیم سے روایت هے که جب لوگ کسي عالم کے پاس بغرض تحصیل علم آتے تهے تو اوسکے نماز' اوسکے طریقے' اور اوسکي وضع کو دیکهتے تهے که اس سے علم حاصل کریں -

عن ابي العالیه : قال کنا ناتي الرجل لناخذ عنه فننظر اذا صلی فان احسنها جلسنا الیه و قلنا هو لغیرها احسن و ان اســـاءهـــا قمـــنـــا عنـــه و قلنـــا هـــو لغیرها اســـواء -

ابو العالیه سے روایت هے که جب هم کسي عالم کے پاس بغرض تحصیل علم آتے تهے' تو جب وہ نماز پڑهتا تها تو دیکهتے تهے' اگر وہ اچهي نماز پڑهتا تو اوسکے پاس بیٹهتے تهے که وہ دوسري باتوں کو بهي بہتر طریقه سے کرتا هوگا اور اگر نماز ٹهیک طور پر نه پڑهتا تو اوٹهه کهڑے هوتے که وہ دوسري چیزوں کو اس سے بهي بري طور پر کریگا -

عن محمـــد: قال انظروا عمن تا خـــذون هذ الحـــدیـــث فانـــه دینکم - (مسند دارمی ص ۶۱)

محمد سے روایت هے که جس شخص سے تم لوگ روایت حدیث کرتے هو اوسکي جانچ کرلو' کیونکه یه تمهارا مذهب هے -

ان روایات سے به تصریح ثابت هوتا هے که اوستاد کے اخلاق و عادات ' مذهب' وضع ' غرض هر چیز کي جانچ پڑتال کا طلباء کو حق حاصل هے ' اور اگر اوستاد اس معیار پر ٹهیک نہیں اوترتا تو وہ اوس سے کنارہ کشي کرسکتے هیں ' لیکن موجودہ نظام تعلیم میں یه حق صرف منتظمه جماعت کو حاصل هے' اور اگر طلباء کبهي اوستاد کے متعلق زبان شکایت کهولتے هیں' تو اسکو گستاخي اور بے ادبی خیال کیا جاتا هے -

هم کو سرکاري اسکولوں میں مداخلت کا کوئی حق حاصل نہیں' لیکن هم قومي اور مذهبي مدارس میں اسلام کي اس قدیم خصوصیت کو قائم رکهه سکتے هیں' اور اسکو قائم رکهنا چاهیے -

اگرچه قرآن مجید' احادیث صحیحه' اور صحابه و تابعین کے طرز عمل سے ثابت هوگیا که اسلام نے اوستاد کا کوئي حق متعین نہیں کیا ' لیکن هم تسلیم کرلیتے هیں که اسلام نے اوستاد کے حقوق کي تعین کردي هے' اونکے ادب و احترام کو واجب کردیا هے' لیکن سوال یه هے که کیا اوستاد کي شکایت کرنا یا آن سے علحدگي اختیار کرلینا اس ادب و احتـــرام کے منافي هے ؟ اسلام نے امام مسجد کو مقتدیوں سے افضل تسلیم کیا هے' اور اونکے اقتداء کو واجب کردیا هے -

قال رسول الله صلعـــم یوم القوم اقرأ هم لکتاب الله و اقدمهـــم قراءة فان کانوا في القراءة سواء

آنحضرت نے فرمایا که قوم کي امامت وہ شخص کرے ' جو قرآن کا سب سے زیادہ قاري هو اور قرات میں ممتاز هو- پهر اگر سب کے سب قراءة میں برابر

(۱) سنن ابن ماجه ص ۲۲ کتاب العلم -

فليومهم اقدمهم هجرة فان كانوا في الهجـرة سواء فليومهم اكبر هم سنا (سنن ابو داؤد صفحه ۷۵)

هوں تو وہ شخص امامت کرے' جس نے سب سے پہلے هجرت کي هو' اگر سب کے سب هجرت میں بھي برابر هوں تو وہ شخص امامت کرے' جو سن میں سب سے بڑا هو -

اگر اوستاد کے ادب و احترام کو قطعي الثبوت تسلیم کرلیا جاے' تو اوسکو مختلف حیثیتوں سے امام کے ساتهہ مشابہت هوسکتي هے' اس بنا پر عهد نبوت میں صحابه کا جو طرز عمل امام کے متعلق رها هوگا' وہ امام کے ادب و احترام کے منافي نه هوگا' اسلیے طلباء بھي اساتذہ کے معاملات میں اوسي طرز عمل کي تقلید کرسکتے هیں' اور اسکو گستاخي یا بے ادبي پر معمول نهیں کیا جاسکتا -

عهد نبوت میں امام کے متعلق صحابه کا جو طرز عمل تها اوس پر صحیح بخاري کي ایک روایت سے کافي روشنی پڑسکتي هے -

قال رجل یا رسول الله اني لا تاخر عن الصلوة في الفجر مما یطیل بنا فلان فیها فغضب رسول الله صلعم ما رایته غضب في موضع کان اشد غضبا منه یومئذ - ثم قال یا ایها الناس ان منکم منفرین فمن ام الناس فلیتجوز فان خلفه الضعیف و الکبیر و ذالحاجة (بخاري جلد اول مطبوعه - مصر ص - ۹۰)

ایک شخص نے کہا یا رسول الله میں نماز فجر میں اسلیے دیر کرکے شریک هوتا هوں که فلاں امام نماز کو بهت طول دیتا هے آپ اسقدر غصه هوے که کبھي کسي موقع پر اس قدر برهم نه هوے تهے پھر آپ نے فرمایا: لوگو! بعض لوگ تم میں سے لوگوں کو بدکاتے هیں' جو شخص امامت کرے' وہ تخفیف کرے کیونکه اوسکے پیچهے ضعیف' بڈهے' اور اهل حاجت بھی هوتے هیں -

یه شکایت مجمع عام میں کیگئي' اور کسي نے اسکو ادب و احترام کے منافی نهیں سمجها' اور خود رسول الله نے امام هي کو تنبیه کي -

لیکن هم اوستاد و امام کي مشابهت کو بھي ناقص فرض کرلیتے هیں' اور اوستاد کو ایک ایسی ذات سے تشبیه دیتے هیں جسکو شریعت نے اس قدر واجب التعظیم تسلیم کیا هے که خدا کے بعد اوسکي پرستش کي جاسکتي هے -

لو کنت آمر احدا ان یسجد لاحد لامرت النساء ان یسجدن لازواجهن لما جعل الله لهم علیهن من الحق (ابو داؤد جلد ۱ - ص ۲۷۳)

اگر میں کسیکو سجدہ کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا که اپنے شوهروں کو سجدہ کریں' کیونکه خدانے مردونکو عورتوں پر حق دیا هے -

لیکن بحث یه هے که عورت ایسے واجب التعظیم شخص کي شکایت کرسکتي هے یا نهیں؟ اور اگر کرسکتي هے تو شکایت کا طریقه کیا هوسکتا هے؟ روایات صحیحه سے ثابت هوتا هے که عورت مرد کي جائز شکایت کرسکتي هے اور بالکل اوسي طریقه سے کرسکتي هے جو اسٹرائک سے مشابهت رکھتا هے' سنن ابو داود میں هے (جلد اول - ص - ۲۷۳)

قال رسول الله صلعم لا تضربوا اماء الله فجاء عمر الی رسول الله صلعم فقال ذئرن النساء علی ازواجهن فرخص في ضربهن فاطاف بآل رسول الله صلعم نساء کثیر یشکون ازواجهن - فقال النبي صلعم لقد طاف بآل محمد نساء کثیر یشکون ازواجهن لیس اولائک لخیارکم -

آنحضرت نے فرمایا که خدا کي لونڈیوں کو نه مارو' حضرت عمر آپ کے پاس آے اور کہا که اس حکم سے عورتیں دلیر هوگئیں تو آپ نے مارنے کي اجازت دي - اسکے بعد آنحضرت کے مکان پر بکثرت عورتیں اپنے شوهروں کي شکایت لیکر آنے لگیں' تو آنحضرت نے فرمایا که بکثرت عورتیں اپنے شوهروں کي شکایت لیکر آتي هیں' ایسے شوهر صالح آدمي نهیں هیں -

اس روایت میں عورتوں نے علانیه مردوں کي شکایت کي هے' اور آنحضرت نے عورتوں هي کے حق کا لحاظ رکها هے - اس کے پہلے جزو پر طلباء مذهبی حیثیت سے عمل کرسکتے هیں' دوسرے جزو پر عمل کرنے کا منتظمین مدارس کو اختیار هے -

لیکن هم اسپر بھي قناعت نهیں کرتے' هم اوستاد کا وهي حق اور وهی درجه تسلیم کرتے هیں' جو باپ کو بچے پر حاصل هے - هم بچوں میں طالب العلم کا وهي پست درجه فرض کرتے هیں جو اولاد اناث کو اولاد ذکور کے مقابله میں حاصل هے -

لیکن گفتگو یه هے که اولاد باپ سے اپنے جائز حقوق کا مطالبه کرسکتي هے یا نهیں؟ احادیث صحیحه سے ثابت هوتا هے که اولاد باپ سے اپنے حقوق کا مطالبه کرسکتي هے اور دلیرانه کرسکتي هے - سنن نسائي میں هے (جلد - ۲ - ص - ۲۲)

عن عائشة (رض) ان فتاة دخلت علیها فقالت ابي زوجني ابن اخیه لیرفع بي خسیسة و انا کارهة' فقال اجلسي حتی یاتي النبي (صلعم) فجاء رسول الله صلعم فاخبرته فارسل الی ابیها فدعاه فجعل الامر الیها - فقالت یا رسول الله قد اجزت ما صنع ابي و لکن اردت ان اعلم ان للنساء من الامر شي - (۱)

حضرت عائشه (رض) سے روایت هے که ایک نوجوان عورت اونکے پاس آئي' اور کہا که میرے باپ نے اپنے بهتیجے سے میرا نکاح کردیا هے که وہ میري وجه سے معزز هوجاے' مگر میں اوسکو پسند نهیں کرتی - حضرت عائشه نے کہا: رسول الله کے آنے کا انتظار کرو - آپ آئے تو اوس نے واقعه بیان کیا - آپ نے اوسکے باپ کو بلا بهیجا' اور اوس عورت کو نکاح کا اختیار دیدیا - اوس نے کہا که یا رسول الله میں اپنے باپ کے فعل کو جائز رکھتي هوں' لیکن میں صرف یه معلوم کرنا چاهتی تھي که عورت کو بھي معاملات میں کچهه اختیار هے یا نهیں؟

ان روایات کي مجموعی ترتیب سے حسب ذیل نتائج مستنبط هوتے هیں:

(۱) اسلام نے استاد کا کوئي حق تسلیم نهیں کیا - اسلیے اسٹرائک پر انکا کوئي اثر نهیں پڑتا -

(۲) استاد پر طلبا کے حقوق اسلام نے تسلیم کیے هیں -

(۳) اگر استاد کے آداب و حقوق تسلیم بھي کرلیے جائیں' تو اُن کي شکایت اور اُن سے علحدگي اُن آداب و حقوق کو پامال نهیں کرتي -

(۴) اوستاد کي شکایت علانیه مجمع عام میں کي جاسکتي هے -

(۵) ان تمام نتائج کي منطقیانه ترتیب سے وهي نتیجه پیدا هوگا جسکو اسٹرائک کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا هے - اس بنا پر اوستاد کي فضیلت' اوستاد کا ادب' اوستاد کا حق اسٹرائک کے منافی نهیں هے - (۲)

---

(۱) لیکن جو لوگ فن تعلیم کي مهارت کے ساتهه صاحب اولاد کثیرہ بھی هیں وہ ندوہ کي اسٹرائک سے زیادہ علي گڈہ کي اسٹرائک سے اور علي گڈہ کي اسٹرائک سے زیادہ صاحبزادوں کي اسٹرائک سے گھبراتے هیں -

(۲) لیکن هم تعلیمي اسٹرائک کو صرف قیاس سے ثابت کرنا نهیں چاهتے بلکه اس مضمون کے پانچویں نمبر میں تاریخ اسلام سے اسکي متعدد مثالیں دینگے -

جام جهاں نما

— * —

بالکل نئی تصنیف کبهی دیکهي نهوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسي قیمتي اور مفید کتاب دنیا بهرکي کسي ایک زبامیں دکهلا دو تو

ایک هـزار روپیـہ نقد انعـام

ایسي کار آمد ایسي دلفـریب ایسي فیض بخش کتاب لاکهہ روپے کو بهي سستي ہے - یـہ کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے - اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکهہ لیجیے - دنیا کے تمام سر بستہ راز حاصل کر لیجیے صرف اِس کتاب کي موجودگی میں گویا ایک بڑي بهاري لائبریري (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کي ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عـروض - علـم کیمیا - علـم بـرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - گیان سرود - قیافہ شناسی اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ هر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈهنگ سے لکها ہے کہ مطالعہ کرتے هی دلمیں سرور آنکهونمیں نور پیدا هو' بصارت کی آنکهیں وا هوں - دوسرے ضمن میں تمام دنیا کےمشهور آدمی اُنکے عهد بعهد کے حالات سوانحعمري و تاریخ - دائمی خوشي حاصل کرنے کے طریقے - هر موسم کیلیے تندرستي کے اصول - عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کي تمام واقفیت - دنیا بهر کے اخبارات کي فہرست ' اُنکی قیمتیں' مقام اشاعت وغیرہ - بہی کهاتہ کے قواعد - طرز تحریر اشیا بروے انهاپر دازي - طب انساني جسمیں علم طب کی بڑي بڑي کتابونکا عطر کهینچکر رکهدیا ہے - حیوانات کا علاج هاتهي ' شتر' گائے بهینس' گهوڑا ' گدها بهیڑ' بکري ' کتا وغیرہ جانوروںکي تمام بیماریونکا نهایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکي دوا نباتات و جمادات کي بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر (جن سے هـر شخص کو عموماً کام پـڑتا ہے) ضابطہ دیواني فوجداري ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹـري اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالـک کی بولي هر ایک ملک کی زبان مطالب کي باتیں اُردو کے بالمقابل لکهی هیں آج هی وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملـک کے آدمی سے بات چیت کر لو مصـر کے متعلق ایسی معلومات آجتـک کہیں دیکهی نـہ سنی هونگی اول هندوستان کا بیان ہے هندوستان کے شهرونکے مکمل حالات وهاں کی تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگـہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگهی جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اُس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (روبی واقع ملک برهما) کے تحقیق شدہ حالات وهاں سے جواهـرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تهوڑے هی دنوں میں لاکهہ پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر پیرایہ میں قلمبند کي هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفـر کا بالتشریح بیان ملـک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصـر - امـریقہ - جاپان - اسٹریلیا - هر ایک علاقہ کے بالتفسیر حالات وهانکی درسگاهیں دکانیں اور

کلیں اور صنعت و حرفت کي باتیں ریل جہاز کے سفر کا مفصل احوال کرایہ وغیرہ سب کچهہ بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعہ دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسي دلاویزکہ پڑهتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کهلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اُسي وقت تمام احباب کي خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک روپیہ - ۸ - آنہ محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

---

تصویر دار گهڑي

گارنـٹي ٥ سال قیمت صرف چهہ روپے

ولایت والوں نے بهي کمال کر دکهایا ہے اس عجائب گهڑي کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کي تصویر بني هوئي ہے - جو هر وقت نکهہ مٹکاتي رهتي ہے ' جسکو دیکهکر طبیعت خوش هو جاتي ہے - ڈائل چیني کا' پرزے نهایت مضبوط اور پائدار- مدتوں بگڑنیکا نام نهیں لیتي - وقت بہت ٹهیک دیتي ہے ایک خرید کر آزمایش کیجیے اگر دوست احباب زبردستي چهین نہ لیں تو همارا ذمہ ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چهہ روپیہ -

---

آٹهہ روزہ واچ

گارنـٹی ۸ سال قیمت ٦ چهہ روپیہ

اس گهڑي کو آٹهہ روز میں صرف ایک مرتبہ چابي دیجاتي ہے - اسکے پرزے نهایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتي ہے نہ کبهی ایک منٹ کا فرق نهیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پهول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگـڑنیکا نام نهیں لیتي - قیمت صرف چهہ روپے - زنجیر سنهـري نهایت خو بصورت اور بکس همراہ مفت -

چاندي کي آٹهہ روزہ واچ - قیمت - ۹ روپے چهوٹے سائز کي آٹهہ روزہ واچ - جو کلائي پر بند هسکتي ہے مع تسمہ چرمي قیمت سات روپے

بجلي کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ، ابهي ولایت سے بنکر همارے یہاں آئے هیں - نہ دیا سلائي کيضرورت اور نہ تیل بتي کي - ایک لمپ راتکو

اپني جیب میں یا سرهانے رکهلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفید روشني موجود ہے - رات کیوقت کسي جگہ اندهیرے میں کسي موذي جانور سانپ وغیرہ کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کرکے خطرہسے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم کسیوجہ سے آنکها پڑے تو سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفہ ہے - منـگوا کر دیکهیں تب خوبي معلوم هوگي - قیمت ۱ معہ محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کي روشني هوتي ہے ۳ روپیہ ۸ آنہ -

ضروری اطلاع — علاوہ انکے همارے یہاں سے هر قسم کي گهڑیاں، کلاک اور گهڑیونـکي زنجیریں وغیرہ وغیرہ نهایت عمدہ و خوشنـما مل سکتي هیں . اپنا پتـہ صاف اور خوشخط لکهیں اکٹها مال منـگوانے والوں کو خاص رعایت کی جاویگي - جلد منـگوا لیجیے -

منیجر گپتـا اینـڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقـام توهانہ - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

مشاهير اسلام رعايتي قيمت پر

—○*○—

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلي قيمت ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۲) حضرت بابا فريد شکرگنج ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۳) حضرت محبوب الهي رحمة الله عليه ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۴) حضرت خواجه حافظ شيرازي ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۵) حضرت خواجه شاه سليمان تونسوي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۶) حضرت شيخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۷) حضرت امير خسرو ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۸) حضرت سرمد شهيد ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۹) حضرت غوث الاعظم جيلاني ۳ انه رعايتي ۱ انه (۱۰) حضرت عبد الله بن عمر ۳ انه رعايتي ۱ آنه [۱۱] حضرت سلمان فارسي ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۱۲] حضرت خواجه حسن بصري ۳ آنه رعايتي ۱ آنه [۱۳] حضرت امام رباني مجدد الف ثاني ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۱۴] حضرت شيخ بهاالدين ذكريا ملتاني ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۱۵) حضرت شيخ سنوسي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۱۶) حضرت عمر خيام ۳ آنه رعايتي ۱ انه (۱۷) حضرت امام بخاري ۵ آنه رعايتي ۲ آنه (۱۸) حضرت شيخ محي الدين ابن عربي ۴ آنه رعايتي ۶ پيسه (۱۹) شمس العلما ازاد دهلوي ۳ انه رعايتي ۱ انه (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انه رعايتي ۱ انه (۲۱) شمس العلما مولوي نذير احمد ۳ انه رعايتي ۱ انه (۲۲) آنريبل سرسيد مرحوم ۵ رعايتي ۲ آنه (۲۳) رائٹ انريبل سيد امير علي ۲ انه رعايتي ۳ پيسه (۲۴) حضرت شهبار رحمة الله عليه ۵ آنه رعايتي ۲ آنه (۲۵) حضرت سلطان عبدالحميد خان غازي ۵ انه رعايتي ۲ انه (۲۶) حضرت شبلي رحمة الله ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۲۷] كرشن معظم ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۲۸] حضرت ابو سعيد ابو الخير ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۲۹] حضرت مخدوم صابر کليري ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۳۰] حضرت ابونجيب سهروردي ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۳۱] حضرت خالدبن وليد ۵ آنه رعايتي ۲ انه [۳۲] حضرت امام غزالي ۶ انه رعايتي ۲ انه ۲ پيسه [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدين فاتح بيت المقدس ۵ انه رعايتي ۲ انه [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ انه رعايتي ۶ پيسه [۳۵] حضرت امام شافعي ۹ انه رعايتي ۱۰ پيسه [۳۶] حضرت امام جنيد ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۳۷] حضرت عمر بن عبد العزيز ۵ - آنه - رعايتي ۲ - آنه (۳۸) حضرت خواجه قطب الدين بختيار کاکي ۳ - آنه رعايتي ۱ - آنه ۳۹) حضرت خواجه معين الدين چشتي ۵ - آنه - رعايتي ۲ آنه (۴۰) غازي عثمان پاشا شير پليونا اصلي قيمت ۵ آنه رعايتي ۲ آنه - سب مشاهير اسلام قريباً دو هزار صفحه کي قيمت يک جا خريد کرنيسے صرف ۲ روپيه ۸ - انه - (۴۰) رفتگان پنجاب کے اولياے کرام کے حالات ۱۲ - انه رعايتي ۶ - انه (۴۱) آئينه خود شناسي تصوف کي مشهور اور لاجواب کتاب خدا بيني کا رهبر ۵ انه - رعايتي ۳ انه - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنه . رعايتي ۶ - انه - [۴۳] حالات حضرت شمس تبريز ۶ - انه - رعايتي ۳ انه - کتب ذيل کي قيمت ميں کوئي رعايت نهيں - [۴۴] حيات جاوداني مکمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جيلاني ۱ روپيه ۸ انه [۴۵] مکتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمه ڈيڑهه هزار صفحه کي تصوف کي لا جواب کتاب ۶ روپيه ۷ انه [۴۶] هشت بهشت اردو خواجگان چشت اهل بهشت کے مشهور حکيموں کے باتصوير حالات زندگي معه انکي سينه به سينه او رصدري مجربات کے جو کئي سال کي محنت کے بعد جمع کئے گئے هيں - اب دوسرا ايڈيشن طبع هوا هے او ر جن خريداران نے جن نسخوں کي تصديق کي هے انکي نام بهي لکهدئے هيں - علم طب کي لاجواب کتاب هے اسکي اصلي قيمت چهه روپيه هے اور رعايتي ۳ روپيه ۸ انه [۴۸] الجريان اس نا مراد مرض کي تفصيل تشريح اور علاج ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۴۹] صابون سازی کا رساله ۲ انه رعايتي ۳ پيسه - (۵۰) انگلش ٹيچر بغير مدد استاد کے انگريزي سکهانے والي سب سے بهتر کتاب قيمت ايک روپيه [۵۱] اصلي کيميا گري يه کتاب سونے کي کان هے اسميں سونا چاندي رانگ سيسه - جسته بنانے کے طريقے درج هيں قيمت ۲ روپيه ۸ آنه

حرم مدينه منوره کا سطحي خاکه

—:*:—

حرم مدينه منوره کا سطحي خاکه يا (Plan) هے جو ايک مسلمان انجنيرنے موقعه کي پيمايش سے بنايا هے - نهايت دلفريب متبرک اور روغني معه رول وکپڑا پانچ رنگوں سے طبع شده قيمت ايک روپيه - علاوه محصول ڈاک -

ملنے کا پته ـــ مينجر رساله صوفي پنڈي بهاؤ الدين ضلع گجرات پنجاب

واٹر بری کا تیار کیا هوا خوشگوار مچهلی کا تیل

ترکيب سے تيار کيا هوا مزه دار مچهلي کا تيل

ڈهيلے اور کمزور رگ و پٹهه کو طاقتور بنانے اور پهيپڑا کی بيماري اور کهانسي و زکام سے خراب هونے والے جسم کو درست کرنے کے لئے ,,کاڈ ليور وائل کمپاؤنڈ " يعنے همارے يهاں کے تيار کيے هوئے مچهلي کے تيل سے بڑهکر کوئي دسري دوا نهيں هے -

ايک بڑي خرابي مچهلی کے تيلوں ميں يه هے که اس سے اکثر لوگوں کو متلي پيدا هوتی هے' اور کبهي کم مقدار کا ايک خوراک بهي کهانا ناممکن هو جانا هے

واٹر بري کی کمپاونڈ يعنے مرکب دوا جسکے بنانے کا طريقه يه هے که ناروئے ملک کي " کاڈ " مچهلی سے تيل نکالکر خاص ترکيب سے اسکے مزه اور بو کو دور کرکے اسکو ,, مالٹ ايکسٹراکٹ " و ,, هائپو پهسپهائٹس " و " گليسرن " و " ارومٹکس " (خوشبو دار چيزيں) اور پهيکے " کريوسوٹ " اور " گوئيا کول ") کے سانهه ملانے سے يهه مشکل حل هو جاتی هے - کيونکه " کاڈ ليور وائل " کو اس ترکيب سے بنانے کے سبب سے نه صرف اوسکی بدمزگی دور هوگئی هے بلکه وه مزه دار هوگيا هے اور اس سے پهرتي اور بشاشی هوتي هے مگر يه مرکب دوا " کاڈ ليور وائل" کے عمده فائده کو نهيں روکتی هے - اسکو بهت عمده طور سے بنايا گيا هے - اور اسکو جاننے والے اور استعمال کرنيوالے لوگ خوب پسند کرتے هيں - اگر تمهارا جسم شکسته اور رگ و پٹهے کمزور هو جائيں جنکا درست کرنا تمهارے لئے ضروري هو- اور اگر تمهاري طاقت زائل هو رهے اور تمکو بهت دنوں سے شدت کي کهانسي هوگئي هو اور سخت زکام هوگيا هو جس سے تمهارے جسم کي طاقت اور اعضاے رئيسه کی قوت نقصان هوجانے کا ڈر هے- ان حالتوں ميں اگر تم پهر قوت حاصل کرنے چاهتے هو تو ضرور واٹر بري کا مرکب " کاڈ لبور وائل " استعمال کرو - اور يهه ان تمام دواؤں سے جنکو هم اپنے خريداروں کے سامنے پيش کرسکتے هيں کهيں بهتر هے - يه دوا هر طرحسے بهت هی اچهي هے - يه دوا پاني و دودهه وغيره کے سانهه گهلجاتي هے' اور خوش مزه هونيکے سبب لڑکے اور عورتيں اسکو بهت پسند کرتے هيں- نسخه کو بوتل پر لکهه ديا گيا هے- قيمت بڑي بوتل تين روپيه اور چهوٹي بوتل ڈيڑهه روپيه -

" واٹر بري " کا نام ياد رکهيے

يهه سب دوا نيچے لکهے هوے پته پر ملتی هے :ـــ

ايم - اس عبد الغنی کولوٹوله اسٹريٹ کلکته

[6]

S. C. Mitra & Co.
COLOR ENGRAVERS
&
COLOR PRINTERS
11, 12, 13 NARKEL BAGAN.
CALCUTTA.

" کتاب مرقوم یشہدہ المقربون" (۸۳ : ۱۸)

" في ذالك فلیتنافس المتنافسون !" [۸۳ : ۲۳]

السحر الحلال في مجلدات الہلال

نوائے کہ معجز سخن گستران پیشینی
معاش منکر " غالب " کہ در زمانۂ تست !

(۱) " الہلال " تمام عالم اسلامی میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے جو ایک ہي وقت میں دعوة دینیۂ اسلامیة کے احیاء ' درس قرآن و سنت کي تجدید' اعتصام بحبل اللہ المتین کا واعظ' اور وحدۃ کلمۂ امۃ مرحومہ کي تحریک کا لسان الحال ' اورنیز مقالات علمیہ ' وفصول ادبیہ ' و مضامین و عناوین سیاسیۂ و فنیہ کا مصور و مرصع مجموعہ ہے- اسکے درس قرآن و تفسیر اور بیان حقائق و معارف کتاب اللہ الحکیم کا انداز مخصوص محتاج تشریح نہیں - اسکے طرز انشاء و تحریر نے اردو علم ادب میں دو سال کے اندر ایک انقلاب عام پیدا کردیا ہے - اسکے طریق استدلال و استشہاد قرآني نے تعلیمات الاھیہ کي محیط الکل عظمت و جبروت کا جو نمونہ پیش کیا ہے ' وہ اسدرجہ عجیب و موثر ہے کہ الہلال کے اشد شدید مخالفین و منکرین تک اسکی تقلید کرتے ہیں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور ہیں - اسکا ایک ایک لفظ ' ایک ایک جملہ ' ایک ایک ترتیب ' بلکہ عام طریق تعبیر و ترتیب و اسلوب و نسج بیان اس وقت تک کے تمام اردو ذخیرہ میں مجددانہ و مجتہدانہ ہے -

(۲) قرآن کریم کی تعلیمات اور شریعة الالہیہ کے احکام کو جامع دین و دنیا اور حاوي سیاست و اجتماعیة ثابت کرنے میں اسکا طریق استدلال و بیان اپنی خصوصیات کے لحاظ سے کوئی قریبي مثال تمام عالم اسلامی میں نہیں رکھتا -

(۳) وہ تمام ہندوستان میں پہلي آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکي تمام سیاسي و غیر سیاسي معتقدات و اعمال میں اتباع شریعت کي تلقین کی' اور سیاسی آزادي و حریت کو عین تعلیمات دین و مذہب کي بنا پر پیش کیا - یہاں تک کہ دو سال کے اندر ھی اندر ہزاروں دلوں ' ہزاروں زبانوں ' اور صدھا اقلام و صحائف سے اس حقیقت کو معتقدانہ نکلوا دیا !

(۴) وہ ہندوستان میں پہلا رسالہ ہے جس نے موجودہ عہد کے اعتقادي و عملی الحاد کے دور میں توفیق الہی سے عمل بالاسلام والقران کي دعوت کا از سر نو غلغلہ بپا کردیا ' اور بلا ادنی مبالغہ کے کہا جاسکتا ہے کہ اسکے مطالعہ سے بے تعداد و بے شمار مشککین ' مذبذبین ' متفرنجین ' ملحدین ' اور تارکین اعمال و احکام' راسخ الاعتقاد مومن ' صادق الاعمال مسلم ' اور مجاہد في سبیل اللہ مخلص ہوگئے ہیں - بلکہ متعدد بڑی بڑی آبادیاں اور شہر کے شہر ہیں جن میں ایک نئي مذہبي بیداری پیدا ہوگئی ہے : و ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم !

(۵) علی الخصوص حکم مقدس جہاد فی سبیل اللہ کے جو حقائق و اسرار اللہ تعالی نے اسکے صفحات پر ظاہر کیے' وہ ایک فضل مخصوص اور توفیق و مرحمت خاص ہے -

(۶) طالبان حق و ہدایت' متلاشیان علم و حکمت' خواستگاران ادب و انشاء' تشنگان معارف الاھیہ و علوم نبویہ' غرضکہ سب کیلیے اس سے جامع و اعلی اور بہتر و اجمل مجموعہ اور کوئي نہیں - وہ اخبار نہیں ہے جسکي خبریں اور بحثیں پرانی ہوجاتی ہوں- وہ مقالات و فصول عالیہ کا ایک ایسا مجموعہ ہے' جن میں سے ہر فصل و باب بجاے خود ایک مستقل تصنیف و تالیف ہے' اور ہر زمانے اور ہر وقت میں اسکا مطالعہ مثل مستقل مصنفات و کتب کے مفید ہوتا ہے-

(۷) چھہ مہینے میں ایک جلد مکمل ہوتي ہے- فہرست مواد و تصاویر بہ ترتیب حروف تہجي ابتدا میں لگا دی جاتي ہے- ولایتي کپڑے کي جلد ' اعلی نرین کاغذ' اور تمام ہندوستان میں وحید و فرید چھپائی کے ساتھہ بڑي تقطیع کے (۵۰۰) صفحات !

(۸) پہلی اور دوسري جلد دوبارہ چھپ رہي ہے- تیسری اور چوتھي جلد کے چند نسخے باقی رہگئے ہیں - تیسری جلد میں (۹۹) اور چوتھي جلد میں (۱۲۵) سے زاید ہاف ٹون تصویریں بھي ہیں' اس قسم کي دو چار تصویریں بھی اگر کسی اردو کتاب میں ہوتی ہیں تو اسکی قیمت دس روپیہ سے کم نہیں ہوتی -

(۹) با ایں ہمہ قیمت صرف پانچ روپیہ ہے - ایک روپیہ جلد کي اجرت ہے -

چونکہ الہلال کی قیمت بڑھا دیگئی لہذا مکمل جلدوں کی قیمت بجاے پانچ روپیہ کے اٹھہ روپیہ پہلی ستمبر سے تصور کیا جاے

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

جلد ٥

کلکتہ: چہار شنبہ ۲۶ رمضان ۳ شوال ۱۳۳۲ ہجری

Calcutta : Wednesday August, 19 & 26. 1914.

نمبر ۸-۹

مقصد وحید

الامر بالمعروف والنہی عن المنکر

وَجَاهِدُوا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ، هُوَ
اجْتَبٰكُمْ، وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ
مِنْ حَرَجٍ، مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ، هُوَ
سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا
لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ، وَ
تَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ، فَاَقِيْمُوا
الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ، وَاعْتَصِمُوْا
بِاللّٰهِ، هُوَ مَوْلٰىكُمْ، فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَ
نِعْمَ النَّصِيْرُ! (۲۲ : ۷۸)

قیمت فی پرچہ

چار آنہ

ڈبل — نمبر ہونیکی وجہ سے قیمت آٹھ آنہ

تار کا پتہ - ادرشہ

نواب ڈھاکہ کي سرپرستی میں

— :*: —

یہ کمپنی نہیں چاھتي ہے کہ ھندوستان کي مستورات بیکار بیٹھي رھیں اور ملک کي ترقی میں حصہ نہ لیں لھذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتي ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگي ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپني آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگي ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجي دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسي مشین دیگي جسمیں گنجي تیار ہوگي جس سے روزانہ ۲۵ روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنـي ھر قسم کے کاتے ھوے اون جو ضروري ھوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ھوا - آپکا روا نہ کیا اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ھي بننے کے لیے چیزیں بھي بھیج دي گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ھیں -

— :*: —

آنریبل نواب سید نواب علي چودھري (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپني کي چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزونکي قیمت او ر اوصاف سے بہت تشفي ہے -

مس کشم کماري دیوي - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتي ھوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماھواري آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ھوں -

---

نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپني کو میں جانتا ھوں - یہ کمپني اس وجہ سے قائم ھوئي ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپنی نہایت اچھی کام کر رھی ہے اور موزہ وغیرہ خود بنواتي ہے - اسکے ماسواے کم قیمتی مشین منگا کر ھر شخص کو مفید ھونے کا موقع دیتي ہے - میں ضرورت سمجھتا ھوں کہ عوام اسکي مدد کریں -

---

انریبل جسٹس سید شرف الدین - جج ھائیکورٹ کلکتہ

میں نے ادرشہ نیٹنگ کمپني کي بنائی ھوئی چیزونکو استعمال کیا اور پائیدار پایا - دیکھنے میں بھی خوبصورت ہے - میں امید کرتا ھوں کہ بہت جلد اس کمپني کي سرپرستی ایسے لوگ کرینگے جنسے انکے کام میں وسعت ھو -

---

ھز اکسیلنسی لارڈ کارمائیکل گورنر بنگال کا حسن قبول

انکے پرائیوٹ سکریٹري کے زباني -

آپکے اپني ساخت کي چیزیں جو حضور گورنر اور انکي بیگم کے لیے بھیجا ہے وہ پھونچا - ھز اکسیلنسي اور حضور عالیہ آپکے کام سے بہت خوش ھیں اور مجھکو آپکا شکریہ ادا کرنے کہا ہے -

برنہم — سول کورٹ روڈ ڈنگائیل -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی ۲۶ ایچ - گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

۱۹ و ۲۶ اگست ۱۲۳۲ هجري

الطـــامـــة الكـــبرىٰ ! !

وقعت الواقعـه ، ليس لوقعتهـــا كاذبة !

و النازعات غرقاً ، والناشطات نشطـاً ، و السابحات سبحـاً ، فالسابقات سبقاً ، فالمدبرات امرا : موت اور هلاکت کے وہ اوقات اليمه جو خون کي رگوں اور گوشت کے ريشوں کے اندر سے انسان کي جانوں کو کھينچ ليتے هيں اور آباديان اُجاڑ اور زندگياں هلاک هو جاتي هيں - وہ ارواح حروب و قتال جو زندگي کيليے موت کا اور آبادي کيليے ويراني کا دروازہ ايسي عجلت اور ايسي آساني سے کھولديتي هيں ، گويا کسي لپٹے هوے بند کو کھول ديا گيا - وہ هلاکت اور موت کي عظيم الشان هستياں جن پر انسان پاش توپيں لدي هوئيں اور آگ اور خون کے خونخوار درندے سوار هيں ، اور جو سمندروں ميں تيرتي پھرتي هيں اور ايک دوسرے سے بازي ليجانا چاهتي هيں تا اپنے اپنے شئوں و امور کي تدبير کريں ، ان سب کي چھائي هوئي هيبت اور پھيلي هوئي وحشت کي قسم ، اور ان سب کي پھيلائي هوئي موت اور برسائي هوئي هلاکت کي گواهي ، کہ ارض الهی کا امن ڈوب گيا ، انسانية کي بستي اُجاڑ هوگئي ، نيکي کا گھر لوٹ ليا گيا ، اور دنيا مثل اُس بيوہ کے هوگئي جسکا شوهر زبردستي قتل کرديا گيا هو اور اُسکے يتيم بچوں پر رحم نہ کيا گيا هو - اب وہ اپنے لٹے هوے سنگھار پر ماتم کريگي ، اور اپني پھٹي هوئي چادر کو سر سے اُتار ديگي - کيونکہ اسکا حسن زخمي هو گيا ، کيونکہ اسکا شباب پامال کر ديا گيا ، اور اسليے کہ اسکے فرزندوں نے اسپر تلوار اٹھائي ، اور اسليے کہ اسکے دوستوں نے اسے کچل ديا - پس زندگي کي جگہ موت ، عيش و سلامتي کي جگہ اضطراب ، نغمۂ نشاط کي جگہ شور ماتم ، زمزمہ سنجي کي جگہ نوحہ خواني ، آب زندگي کي جگہ بحر خونين ، بستيوں کي جگہ قبريں ، اور زندگي کے کاروبار اور بازار رونکي چهل پهل کي جگہ موت کے وہ جنگل جنميں لاشيں سڑينگي ، اور هولناک سمندروں کے وہ خونيں طوفان جنميں انسان کي لاشيں مچھليوں کي طرح اُچھلينگي - اور اے دنيا کے بڑے بڑے مغرور شہروں کے بسنے والو ! کل تک تمھاري ماؤں نے تمھيں جنا تھا ، تا زندگي پر گھمنڈ اور طاقت پر مغرور هو - پر آج تم موت کے کھلونے هو جنھيں بگاڑ ديا جائيگا ، اور هلاکت کي مورتيں هو جنھيں مٹا ديا جائيگا - اور پھر اے وہ کہ تمدن کي بہشت ، علم کے مرغزار ، اور عيش و نشاط زندگي کے حيرت آباد اور اعجوبہ زار تھے ! تم کل تک دوسروں کي موت و هلاکت کي خبريں سنتے تھے ، پر آج تمھاري هلاکت کي خبريں پڑھي جائينگي - کل تک تمھارے پاس کرۂ ارضي کي مصيبتوں کا قلم تھا ، پر آج تمھاري مصيبتوں کي تاريخيں مدون هونگي - تم کل تک دوسروں پر ظلم و قهر کرتے تھے پر آج تم پر ظلم کيا جائيگا - تم کل تک دوسروں کيليے آگ سلگاتے تھے ، پر آج تمھارے ليے جہنم بھڑک رهي هے - تم کل تک ضعيفوں اور نا توانوں کيليے درندے تھے ، پر آج درندوں ميں خود چلگئي اور بھيڑيوں نے آپسميں ايک دوسرے پر پنجہ مارا - تم کل تک دنيا کيليے موت کي بجلي اور هلاکت کي بدلي تھے ، پر آج کوئي نهيں جو تمھيں هلاکت کي بارش اور بربادي کے رعد و برق سے بچا سکے - کل مشرق کي بربادیوں کا تم نے تماشہ ديکھا تھا ، آج وہ تمھاري هلاکت کو ديکھہ رها هے :

فاليوم الذين آمنوا من الكفـار يضحكون ، على الارائك ينظرون ، هل ثوب الكفار ما كانوا يفعلون (۸۳ : ۳۶)

پس آج کا دن وہ دن هے کہ مسلمان ارباب کفر پر هنستے هيں اور امن و راحت سے بيٹھے هوے تماشہ ديکھہ رهے هيں - هاں ! ابتو وہ وقت آگيا کہ انھوں نے اپنے اعمال کا بدلہ پا يا -

(ماتـم انسانيـــة !)

انسان کي سوئي هوئي سبعيت و بهيميت پھر جاگ اٹھي هے - وہ اشرف المخلوقات کہ صورت سے آدمي مگر خواهشوں ميں بھيڑيا ، محل سراؤں ميں متمدن انسان مگر ميدانوں ميں جنگلي درندہ ، اور اپنے هاتھہ پاؤں سے اشرف المخلوقات ، مگر اپني روح بهيمي ميں دنيا کا سب سے زيادہ خونخوار جانور هے ، اب اپني خونريزي کي انتهائي شکل اور اپني مردم خواري کے سب سے زيادہ بڑے وقت ميں آگيا هے - وہ کل تک اپنے کتابوں کے گھروں اور علم و تهذيب کے دار العلوموں ميں انسان تھا ، پر آج چيتے کي کھال اسکے چمڑے کي نرمي سے زيادہ حسين اور بھيڑيے کے پنجے اسکے دندان تبسم سے زيادہ نيک هيں - درندوں کے بهٹ اور سانپوں کے جنگلوں ميں امن و راحت مليگي ، مگر اب انسانوں کي بستياں اور اولاد آدم کي آبادياں راحت کي سانس اور امن کے تنفس سے خالي هوگئي هيں - کيونکہ وہ جو خدا کي زمين پر سب سے اچھا اور سب سے بڑھکر تھا ، اگر سب سے برا اور سب سے کمتر هوجاے تو جس طرح اس سے زيادہ کوئي اور نيک نہ تھا ، ويسا هي اس سے بڑھکر اور کوئي برا بھي نهيں هوسکتا :

لقد خلقنـا الانسان في احسن تقويم ، ثم رددناه اسفل سافلين - الا الذين آمنوا و عملو الصالحـات فلهـم اجرا غير ممنون - (۹۵ : ۶)

هم نے انسان کو ايک طرف تو بهترين قوتوں کي ترکيب اور اعلى ترين جذبات کي ساخت ميں پيدا کيا ليکن پھر دوسري طرف بهيمي خواهشوں اور شرير قوتوں کے لحاظ سے نهايت هي ادنى درجه کي مخلوق تک بھي لوٹا لاے - هاں وہ لوگ جو اللہ پر ايمان لاے اور اعمال صالحہ و عادلہ اختيار کيے ، سو انکے ليے بے انتها اجر هے - کيونکہ وہ ان متضاد قوتوں کي کشاکش سے بچ نکلينگے -

سير خونخوار هے ، مگر غيروں کيليے - سانپ زهريلا هے ، مگر دوسروں کيليے - چيتا درندہ هے ، مگر اپنے سے کمتر جانوروں کيليے - ليکن انسان ، دنيا کا اعلى ترين مخلوق ، خود اپنے هي هم جنسوں کا خون بهاتا اور اپنے هي ابناے نوع کيليے درندہ و خونخوار هے !

و على ذالک قول بعض شعراء هذا العصر :

ولقد رايت الاسد احسن خلقة
من جنس هذا الظالم المتمرد
الناس تقتل كل يوم بعضها
والاسد تقتـل غيرها اذ تعتدي

انسان هي هے جو فرشتوں سے بهتر هے اگر اپني قوتوں کو امن و سلامتي کا وسيلہ بناے ، اور انسان هي هے جو سانپ کے زهر اور بھيڑيے کے پنجے سے بھي زيادہ خونخوار هے اگر راہ امن و سلامتي

کو چھوڑ کر بہیمیت اور خونخواري پر آتر آے :

انا هديناه السبيـــل اما شاكرا و اما كفورا . (۳:۷۶)

هم نے انسان کو راہ عمل و ترقي دکھلا دی ہے ' پھر یا تو هماري هدايت پر عمل کرنے والے هیں یا انکار کرنے والے -

الم نجعل له عينين ' و لسانا و شفتيـــن ' و هديناه النجديـــن ؟ (۹:۹۰)

پھر کیا هم نے انسان کو دیکھنے کیلیے دو آنکھیں اور زبان اور هونٹ نہیں دیے ؟ بیشک دیے اور خیر و شر کي دونوں راهیں اسے دکھلادیں -

یہي انسانیۃ اعلی اور ملکوتیۃ عظمی ہے جسکي تقویم و تکمیل کیلیے دین الهي اور شریعۃ فطري کا ظہور ہوا ' اور یہي پیغام امن ' رهنماے صلح و صلاح ' اور وسیلۂ فوز و فلاح ہے جسکا دوسرا نام " اسلام " ہے - یعني جنگ کي جگہ صلح ' خون و هلاکت کی جگہ عمران و حیات ' اور بربادي و خرابي کی جگہ سلامتی و امنیۃ ہے ' وہ بتلاتا ہے کہ اگر انسان اپني قوۃ ملکوتي اور فطرۃ صالحہ سے کام نہ لے ' تو وہ بڑے هی گھاٹے ٹوٹے میں ہے :

والعصر ' ان الا نسان لفي خسر ' الا الذين آمنـوا وعملو الصالحات و تواصوا بالحق وتواصوا بالصبـر (۳ : ۱۰۳)

زمانہ اور اسکے حوادث گواهي دیتے هیں کہ انسان بڑے هي گھاٹے ٹوٹے میں ہے - مگر وہ لوگ کہ الله پر ایمان لاے ' اعمال صالحہ اختیار کیے ' اور حق اور صبر کي باهمدگر وصیت کي !

پھر اس سے بڑھکر خسران و نقصان کیا هوگا جسمیں آج دنیا مبتلا ہے ؟ وہ دنیا جس نے قوتوں کي صقیل کي ' جس نے فطرۃ کے قوانین مستورہ کو بے نقاب کیا ' جس نے عقل و ادراک کے خزانے کھلوا دیے ' جس نے ارتقاے فکر و علو مدرکہ سے دنیا کو علم کا گھر اور دریافتوں اور تحقیقوں کي مملکت بنادیا ' جو علم و مدنیۃ کے انتہاے عروج سے متوالي هوگئي ' جو قوتوں کے حصول کے نشے سے بد مست هوکر مغرورانہ جھومنے لگي ' جس نے کہا کہ انسان کے سوا کچھہ نہیں ' اور جس نے اعلان کیا کہ مادہ کے اوپر کوئي نہیں - کیا آج اسکا یہ علم اعلی ' یہ مدنیۃ عظمی ' یہ ایجادوں کا ڈھیر ' یہ مخترعات کا انبار ' یہ بے شمار کتابوں کي جلدیں ' اور یہ لا تعد ولا تحصی دماغوں کے افکار عالیہ و مدنیہ ' ایک لمحہ ' ایک دقیقہ کیلیے بھي اس هولناک بربادي ' اس خوفناک تصادم ' اس وحشت انگیز خونخواري ' اس خون کا سمندر بہانے والي ' اور لاشوں کے جنگلوں کو بھر دینے والي جنگ کو روک سکتے هیں ' اور نوع انساني کو عالمگیر نقصان و هلاکت سے بچا سکتے هیں ؟ کیا قانون کشش ثقل جس پر نئے علم کو ناز ہے ' اس سے بچالیگا ؟ کیا قوت برقي کا کشف اسے روکدیگا ؟ کیا بھاپ اور اسٹیم کی ایجاد کچھہ سفارش کرسکیگي اور انسان کو غمگیني سے بچا لیگي ؟ آہ ! یہ ایجادات محیرہ ' یہ مخترعات مدهشہ ' یہ معدنات منورہ ' جس پر مدنیۃ کو ناز اور علم انساني کو غرہ ہے ' امن و سلامتی کي جگہ خود هي هلاکت اور بربادي کا وسیلہ ' اور خون اور آگ کي افزایش و تضاعف کا ذریعہ هیں - اگر پہلے دنیا کیلیے صرف کمان کا تیر اور تلوار کی دھار تھی ' تو آج تمدن کی بدولت ایک ایک سکینڈ میں کئي کئي مرتبہ چھوٹنے والے هلاکت بار گولے ' اور لمحوں اور منٹوں کے اندر شہروں اور قلعوں کو مسمار کردینے والے آهن پوش جہاز هیں - پھر اے علم و مدنیۃ کا شیطان ! کیا تو اسلیے آیا تھا کہ خدا کي آبادي کي ویرانی کو دوگنا اور اسکي هلاکت کے آلات کو زیادہ مہلک اور لاعلاج بنا دے ؟ اور اے انسان کی غفلت اور اے اولاد آدم کي ناداني ! تو کب تک خدا سے لڑیگي ' اور کب تک اسکي زمین کے امن و راحت کو روکیگي ؟ حالانکہ تمدن اور علم دجعے قوي بناسکتا ہے پر نیک نہیں بنا سکتا :

يامعشر الجن و الانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطـــار السماوات و الارض فانفذوا ' لا تنفذو الا بسلطان ! (۵۵ :۲۷)

اے مجمع جن و انس ! اگر تمھاري طاقت میں ہے کہ زمین و اسمان کے مدبرات و ملکوت کے اندر سے اپني راہ پیدا کرکے آگے کو نکل جاو ' تو ترقي کی اس انتہا کیلیے بھی کوشش کر دیکھو ' مگر بغیر سلطان الہی کے کچھہ نہ کرسکوگے اور یاد رکھو کہ وہ قوت تمھارے بس میں نہیں ہے :

(رستخیـز تصادم)

اور دیکھو یہ کیسي آگ ہے جو بھڑک اٹھی ہے اور کس طرح تمدن کی حسین و جمیل آبادیاں آگ اور دھویں کی هولناکی کے اندر ویران هو رهي هیں :

يرسل عليكما شواظ من نار و نحاس فـــلا تنصران ! (۵۵:)

تم پر آگ کا دھواں اور اسکی لپٹ چھاجائیگی ' اور تمھارے پاس کوئي انساني قوت ایسی نہیں کہ اسکے ذریعہ اس هلاکت کو دفع کرسکو !

یہ دنیا کی مغرور و فتح مند طاقتوں کی ٹکر ہے ' اور اتنی بڑي انساني درندوں کی لڑائي ' جتنے بڑے خونخوار اسباع و بہائم آجتک کرۂ ارضي پر پیدا نہیں هوے - دنیا نے ٹیٹس کے قصے سنے هیں جس نے یروشلیم کو تباہ کردیا ' دنیا نے بخت نصر کو دیکھا ہے جو بنی اسرائیل کو گرفتار کرکے بابل لے گیا ' دنیا میں ایرانیوں کے قہر و استیلا کے افسانے سنے گئے هیں جنھوں نے بابل کو مسمار کردیا تھا ' اور رومیوں کے عہد تسلط و عروج کے ایسے بہت سے فاتح خونریزوں کي روایتیں محفوظ رکھي گئي هیں ' جنھوں نے خدا کي پیدا کي هوئي مخلوقوں کو بہت ستایا اور اسکی زمین پر بہت فساد کیا :

و كذالک جعلنا فی کل قرية اكبر مجرميها ليمكرو فيها -

اور اسي طرح هم نے هر آبادي میں اسکے بڑے بڑے سرکش گنہ گار پیدا کیے تا کہ وہ فتنہ و فساد پھیلائیں -

لیکن خون بہانے کي ایسي شیطاني قوتیں ' آگ برسانے کے ایسے جہنمي آلے ' اور موت و هلاکت پھیلانے کي ایسي اشد شدید ابلیسیت تو کسي کو بھي نصیب نہ هوئي - زمین کي پشت پر همیشہ درندوں نے بہت بناے اور اژدھوں نے پھنکاریں ماریں ' مگر نہ تو ایسی درندگي آجتک کسي میں تھي جیسي موجودہ متمدن اقوام کي قوتوں کو حاصل ہے ' اور نہ ابتک ایسا سانپ اور اژدھا پیدا هوا ' جیسے کہ ان لڑنے والوں میں سے هر فریق کے پاس ڈسنے ' نگلنے ' اور چیرنے ' پھاڑنے کیلیے عجیب عجیب هتیار جمع هیں - پھر اُس اژدھے کو دیکھو جو جنوب سے منھہ کھولے هوے بڑھرها ہے ' اُس هاتھي کو دیکھو جسکي مستک غرور طاقت سے جھوم رهي ہے : سنسمه على الخرطوم - اور جسکے دانت هلاکت کے دو نیزوں کي طرح نکلے هوے هیں ' اُس بھیڑیے کو دیکھو جو مشرقي یورپ کي بھٹ سے چیختا هوا اٹھا ہے ' اور اُس خوفناک چیتے کو دیکھو جو لامارک اور روسو کي سرزمین میں خون اور گوشت کیلیے پلا ہے ! یہ کیسے مہیب هیں ؟ یہ کیسے خوفناک آلات سے مسلح هیں ؟ ان سب کا باهم ایک دوسرے پر گرنا اور چیرنا پھاڑنا کرۂ ارضي کا کیسا هولناک بھونچال هوگا ؟ ایسا بھونچال جو کبھي نہیں آیا ' ایسا طوفان جو کبھي بھي نہیں اٹھا ' ایسي آتش فشاني جو کبھي بھي نہ هوئي ' اور خداوند کا ایسا غصہ جو ابتک کبھي بھي زمین پر نہ هوا :

يوم ترجف الراجفـــه ' تتبعها الرادفـــه ' قلوب

وہ هولناک دن کہ جب زمین کانپ اٹھیگي ' جب ایک بھونچال کے بعد دوسرا

واجفه ' ابصارها خاشعه ' يقولون ءانا لمردو دون فی الحافرہ ' اءذا كنا عظامـــاً نخـــرة ؟ (۷۹ : ۱۰)

بھونچال آئیگا جب انسان کے دل دھڑک اٹھینگے ' اور جب اٹھی ہوئی نظریں جھک جائینگی ' اور وہ کہیں گے کہ کیا ہم (دنیا میں اسقدر ترقي کرکے اور آگے بڑھکے) پھر (وحشت و خرابی کی طرف) لوٹائے جائیں گے ؟ اور وہ بھی ایسی حالت میں جب گل سڑکر کھوکھلی هڈیاں هوجائینگے ؟ (یقین کرو کہ ایساهی ہونے والا ہے)

(آلاية الكبرى)

اور دیکھو کہ قدرت الهي کي یہ کیسي هولناک نشاني ہے جو ایام الاهیہ کي گذشتہ نشانیوں کو یاد دلاتي هوي ' غفلت کي دنیا اور غرور انساني کي بستي پر بجلي کي طرح چمکي ہے ' اور رب الافواج کہتا ہے کہ میں اپنے هاتھہ کے جلال صولت اور جبروت انتقام کو نمایاں کرونگا - یہ اُسکے آواز کي ایسی گرج اور اسکے دست جلال کا ایسا معذب وار ہے جو هزاروں برسوں کے عصیان و تمرد کے بعد ظاهر هوتا ہے ' اور اُس بجلي کے مانند جو سر سبز کھیتوں پر گرتی ' اور اُس طوفان کي طرح جو یکا یک زمین پر چڑھتا ' اپنا کام پورا کردیتا ہے - یہ اسکا قانون ہے جو همیشہ سے ہے اور کبھي اسمیں تغیر نہیں هوسکتا - اس قانون انتقام و تبدل نے آبادیاں بدلیں ' بستیاں اجاڑیں ' عمارتیں منہدم کیں ' قوموں کو هلاک ' مملکتوں کو ویران ' اور بسے بسائے شہروں کو نابود اور نئي آبادیوں سے اپني زمین کو معمور کردیا !

وكاين من قـــرية عتت عن امر ربهـــا ورسـله فحا سبنا ها حسابا شديـــدا وعـــذبنا ها عـــذا بـــا نـــكـــرا (٦٥ : ۱۰)

اور کتني هي آبادیاں تھیں جنھوں نے اپنے پرور دگار اور اوسکے رسولوں کي صداقتوں سے سرتابي کی اور عصیان و طغیان پر اتر آے - تب هم نے بڑے هي سختي کے ساتھہ انکے کاموں کا حساب لیا اور بڑے هي سخت عذاب میں گرفتار کیا -

اور وهی قانون ہے جسکے اندر سے خدا کا دست قہار پھر چمکا ہے اور وہ اپني زمین کے موجودہ مالکوں سے انکے کاموں کا حساب لینا چاهتا ہے جیسا کہ پچھلوں سے لیا گیا !

الـم نهلـك الاولـيـن ؟ ثـم نتبعهم الاخرين ' كـــذا لـــك نفعـــل بالمجرمين ' ويل يومئذ للمكـــــذ بين ! (۷۷ : ۸)

کیا همنے طغیان و عصیان کي پاداش میں اگلی قوموں کو هلاک نہیں کیا ؟ بس اسي طرح هم پچھلی قوموں کو بھي انکی مانـنـد عذاب میں مبتلا کرینگے - یہ همارا قانون ہے کہ اپنے مجرموں کے ساتھہ ایسا هی کیا کرتے هیں - پس اس دن الله کی سچائی کے جھٹلا نے والوں پر افسوس !

متمدن قوموں کا غرور انتہائی حد تک پہنچ چکا ہے - طاقتوں اور عجیب عجیب ترقیوں نے انھیں متوالا کردیا ہے - انکو حسب سنن الاهیہ زمین کي حفاظت کا منصب دیا گیا - لیکن انھوں نے قوت پا کر جنگ و فساد کي راہ اختیار کي ' اور طغیان و عصیان سے ارض الهي کو بھر دیا : حتی انت الارض من جور الظالمين ' و استغاثت السماء من طغيان الكافرين ' وسمع رب العزة انين المظلومين و بكاء الباكين : و اوحى اليهم ربهم لنهلكن الظالمين -

پس ضرور تھا کہ غرور و طغیان کیلیے کوئي حد هوتي - عجب نہیں کہ مہلت ختم هوگئي هو ' اور کچھہ اچنبھا نہیں اگر ارض الهي کے امن کیلیے ' بندگان خدا کي راحت کیلیے ' اور کمزوروں کو سکھہ کي نیند سلانے کیلیے اُنکا خون اُنھی کے هاتھوں بہایا جاے جنھوں نے دوسروں کا خون اپنے هاتھوں بہایا ' اور اس طرح عدالة الهي اُن قوتوں کا حساب لے جو صدیوں سے تمام دنیا کے اعمال کا حساب لے رهی هیں :

يـريد ان يمـن على الذين استضعفـوا فی الارض و نجعلهـم ائمـة و نجعلهـم وارثـيـن (٦٨ : ۲٦)

هم نے ارادہ کیا کہ جو لوگ کمزور وضعیف کیے گئے ان پر احسان کریں ' انهي کو سرداري اور برتري بخشیں ' اور انھی ناتوانوں کو طاقتور انسانوں کا وارث بنائیں -

یہ دنیا کا غرور طاقت ہے جو اب رنگ لایا ہے ' یہ قوت اور سیادت ارضي کي وہ غذا ہے جو اس نے بڑے هي حرص و طمع سے کھائي پر هضم نہو سکی ' اور اب اسي کا فساد اسکي تندرستی کیلیے مہلک ثابت هوا ہے :

فـذاقت وبال امرهـا وكان عاقبـــة امرهـــا خسرا (٦٥ : ۲٦)

بالاخر انکے اعمال کا وبال انکے آگے آیا اور وہ گو طاقت اور عظمت میں بہت بڑھچکے تھے لیکن انجام کار گھاٹا هي گھاٹا هوا -

(ذالك بما قدمت ايديهم !)

یورپ کا تمدن ' اسکی طاقت ' اُسکا جنگي اقتدار ' اسکے عجیب عجیب اسلحہ ' اور برباد کن هولناکیاں ' اسکے مہیب جہاز ' اور کئي کروڑ تک پہنچ جانے والی متحدہ فوج ' ایسي قاهر و جابر تھي کہ انکي تنبیہ کیلیے خود اُنهي کے سوا اور کوئي نہیں هوسکتا تھا - انهوں نے اپنے سوا هر قوت کو پامال کیا ' اور اپنے سوا اور کچھہ رهنے نہ دیا ' پس کون تھا جو انکے مقابلے میں نکلتا اور دنیا میں کس کا هاتھہ اتنا قوي تھا جو انکے آهني پنجوں پر پڑتا ؟ وہ کہ سب سے بڑے هوگئے تھے ' انکے لیے وہ لوگ کیا کام دیسکتے تھے ' جو آج سب سے چھوٹے هوگئے هیں ؟ انکے جہازوں کے مقابلے کیلیے انکے جہازوں سے بڑھکر جہاز چاهیے تھے ' مگر وہ کہاں بنتے ؟ انکي توپوں کیلیے انکی توپوں سے زیادہ هلاکت بار توپیں درکار تھیں ' مگر وہ کہاں ڈھلتیں ؟

پس جب زمین پر اُنسے بڑھکر اور کوئي نہ تھا جسکے اندر سے خدا کا هاتھہ ظاهر هوتا تو دیکھو کہ حکمت الهي نے کس طرح خود انهي کو اُنپر مسلط کردیا ' اور اسکي یہ تدبیر کي کہ باهمي جنگ و قتال میں مبتلا هوگئے - اب انکا هولناک تمدن جسکو ایک هزار سال کے اندر اُنهوں نے طیار کیا تھا ' انهي کي تخریب میں کام آیا ' اور انکي هر ترقي اور هر بڑائي خود انهي کیلیے وسیلۂ تعذیب هوگئي - اگر انکي توپوں سے بڑھکر دوسروں کے پاس توپیں نہ تھیں ' تو اُنهي کي توپوں کے گولے اُنکے لیے اُڑنے لگے - اگر انسے بڑھکر جنگي جہاز دوسروں کے پاس نہ تھے ' تو وهي جہاز انکے مقابلے کیلیے سمندر میں تیرنے لگے - هر پتھر جو اُنهوں نے اُٹھایا ' خود اُنهي کے لیے اوڑا ' اور هر آلہ جو انهوں نے طیار نہیں وہ انهي کے لیے متحرک هوا - اُنهوں نے بڑا سامان کیا تھا ' مگر خدا کا سامان سب سے بڑا ہے :

انهم يكيـدون كيـدا ' و اكيد كيـدا ' فمهل الكافرين امهلهم رويدا (٥٦ : ۱۲)

یہ لوگ اپنا داؤ کر رهے تھے اور هم اپنا داؤ کھیل رهے هیں ' پس منکروں کو مہلت لینے دو ' زیادہ نہیں - تھوڑي سي -

(یہ کون هیں ؟)

یہ کون هیں جو آپسمیں خون اور هلاکت کرنے کیلیے دوڑے هیں ؟ یہ وہ هیں جنھیں " امن کے شہزادہ " نے انکے اولین ظهور کے وقت

وعظ سنایا تھا ' جبکہ وہ گلیل اور یہودیہ اور یردن پار کی بھیڑ کو دیکھکر کوہ زیتون پر چڑھگیا ' اور اس نے اپنے شاگردوں کیلیے تعلیم دی :

" مبارک هیں وہ جو دل کے غریب هیں ' کیونکہ وہ آسودہ هونگے - مبارک هیں وہ جو دل کے حلیم هیں کیونکہ وہ زمین کو ورثہ میں پائینگے ' مبارک هیں وہ جو رحم دل هیں کیونکہ انپر رحم کیا جائیگا ' مبارک هیں وہ جو صلح کراتے هیں' کیونکہ وہ خداکے بیٹے کہلائینگے (متی ۵ : ۱۰)

پس یہ غریب هیں' حلیم هیں ' رحم دل هیں ' زمین پر صلح اور امن کرانے کیلیے خداوند کے بیٹے هیں' کیونکہ انھیں کہا گیا تھا :

" تم سن چکے هو کہ اگلوں سے کہا گیا کہ خون نہ کرنا ' پر میں تم سے کہتا هوں کہ جو کوئی اپنے بھائی پر غصے هوگا وہ سزا کے لائق هوگا - (متی ۵ : ۲۱) تم سن چکے هو کہ اگلوں سے کہا گیا کہ آنکھہ کے بدلے آنکھہ اور دانت کے بدلے دانت ' پر میں تم سے کہتا هوں کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا (۵ : ۳۳) تم سن چکے هو کہ اگلوں سے کہا گیا کہ اپنے پڑوسی کو پیار کرو ' اور اپنے دشمن سے عداوت رکھہ ' پر میں تم سے کہتا هوں نہ اپنے دشمنوں سے پیار کرو اور اپنے ستانے والوں کیلیے دعا مانگو ' تا کہ تم اپنے آسمانی باپ کے بیٹے ٹھہرو " (۵ : ۴۴)

پس یہ ہے اس مقدس تعلیم کا آخری ظہور جو دنیا کے سامنے ہے' اور یہ ہے وہ پاک امانت جو شہزادۂ امن نے اپنی نسل کو دی' تا کہ وہ آسمانی باپ کے بیٹے کہلائیں - انکو غربت کا ' حلم کا ' تحمل کا ' صلح و امنیت کا پیغام دیا گیا تھا ' اور کہا گیا تھا کہ یہودیوں کو خون کرنے سے روکا گیا مگر ایک مسیحی اپنے بھائی پر غصہ بھی نہیں کریگا ' وہ شریر کے مقابلہ سے بچیگا ' اور دشمن تک کو پیار کریگا - مگر آج " مسیح " دنیا میں نہیں ہے جو دیکھے کہ خداوند کے بیٹے کہلانے والے کس طرح خداوند کی زمین کی سب سے بڑی خونریزی کیلیے اٹھے هیں ' اور خون بہانے کے ایسے ایسے هتیار انکے کاندھوں پر هیں ' جو زمین نے اجتک نہ دیکھے تھے -

آہ ' آج انکا وہ حال هوگیا ہے جس کی زبور میں خبر دی گئی ' جسکے لیے یشعیاہ نبی نے نبوت کی ' جسپر یرمیاہ نبی نے نوحہ پڑھا ' جسپر حزقی ایل نے ماتم کیا ' اور جسکے لیے ملاکی نبی نے آخری آنسو بہاے - یہ سب کچھہ یہودیوں کیلیے اس سے زیادہ نہ تھا ' جتنا آج خود انکے لیے هو سکتا ہے' جو یہودیوں کو اس حالت سے چھوڑانے آئے تھے :

" کوئی راستباز نہیں - ایک بھی نہیں - کوئی خدا کا طالب نہیں - ایک بھی نہیں - سب گمراہ هیں - سب بیکار هو گئے - کوئی بھلائی کرنے والا نہیں - ایک بھی نہیں - انکا گلا کھلی هوئی قبر ہے - انکے هونٹوں میں سانپوں کا زہر ہے - انکا منھہ لعنت اور کڑواهٹ سے بھرا هوا ہے - انکے قدم خون بہانے کیلیے تیز هیں - انکی راهوں میں تباهی اور بدحالی ہے - وہ سلامتی اور امن کی راهوں سے واقف نہ هوے - انکی آنکھوں میں خدا کا خوف نہیں "

(زبور ۱۴ : ۱ - یشعیاہ ۵۹ : ۷)

برطانیہ کا بیڑہ

انگلستان کی جسقدر بحری طاقت آبناے جزائر برطانیہ میں موجود ہے ' وہ تین بیڑوں میں منقسم ہے :

پہلے بیڑے میں ایک نشان کا جہاز اور چار اسکوائڈرن هیں - اسکوائڈرن ایک بحری اصطلاح ہے جسکا اطلاق جہازوں کے اس خاص مجموعہ پر هوتا ہے جو ایک چھوٹے علم بردار کے ماتحت هوتا ہے -

دوسرے اور تیسرے بیڑے میں صرف دو دو اسکوائڈرن هیں - یہ اسکوائڈرن بیٹلشپ (جنگی جہاز کی ایک قسم) سے مرکب هیں -

(پہلا بیڑا)

پہلے بیڑے کے اسکوائڈرن میں جتنے جہاز هیں وہ سب کے سب ڈریڈناٹ وضع کے هیں - " آئرن ڈیوک " ایک نشان بردار جہاز کا نام ہے - اسمیں ۱۳ - ۵ ' انچ ' اور ۱۳ - ۶ ' انچ کی توپیں هیں - ڈریڈناٹ " مارل برو " نامی اور بعض پرانی وضع کے ڈریڈناٹوں میں ۱۲ انچ کی توپیں هیں -

دوسرے بیٹل اسکوائڈرن میں جو دنیا میں جہازوں کا سب سے زیادہ یک رنگ اور قوی مجموعہ ہے' " جارج هفتم " اور " اوری " جہاز هیں- ان میں سے هر ایک میں ۱۳ - ۵ ' انچ کی توپیں هیں-

چوتھا بیٹل کروزر اسکوائڈرن میں اسوقت صرف چار جہاز هیں' جنمیں سے تین تو پرانی وضع کے ڈریڈ ناٹ هیں اور چوتھا " آگا میمنن " ہے -

تیسرے بیٹل اسکوائڈرن میں " شاہ ایڈورڈ " نامی ۸ - جہاز هیں - یہ آٹھوں جہاز آهن پوشی ' اسلحہ برداری ' اور سرعت رفتار میں برابر هیں اور سب سے آخرین قسم کے پری ڈریڈناٹ کی قسم اور درجے میں انکا شمار ہے ' اور معرکہ آرائی میں ابتدائی ڈریڈ ناٹوں کے برابر سمجھے جاتے هیں -

ان چار اسکوائڈرنوں کے همراہ اس بیڑے میں پہلا بیٹل کروزر اسکوائڈرن جسمیں " لوائن " نامی جہاز بھی شامل ہے - دوسرا بیٹل کروزر اسکوائڈرن ' اور تین اور جہاز بھی هیں - اسکے علاوہ چار تارپیڈو فلوٹیلا بھی هیں اور تیسرے میں سب سے آخری وضع کے جہاز هیں - یہ بیڑہ عموماً هاروچ اور نوارے میں رهتا ہے -

(دوسرا بیڑہ)

اسمیں دو بیٹل اسکوائڈرن هیں - انکے علاوہ پانچویں اسکوائڈرن میں " فوار مڈایبل " نامی جہاز کے درجہ کے آٹھہ جہاز هیں' اسلیے اسکو بھی شاہ ایڈورڈ نامی جہازوں کے اسکوائڈرن کے مثل سمجھنا چاهیے - گو یہ طاقت میں ان سے کسیقدر کم ہے - دو کروزر اسکوائڈرن اور پیٹرول فلوٹیلا بھی هیں مگر پٹرول فلوٹیلا آخر ترین وضع کی تارپیڈو کشتیاں هیں -

دوسرے بیڑے کو پوری طاقت پہنچانے کے لیے ۵ هزار آدمیوں کی ضرورت ہے -

(تیسرا بیڑہ)

تیسرے بیڑے میں بھی بیٹل شپ جہاز جو عموما ساحل میں پڑے رهتے هیں اور کچھہ کروزر کے اسکوائڈرن هیں جو بحری تعلیم و تربیت میں کام آتے هیں - ساتواں بیٹل اسکوائڈرن جس پر دو سال تک امیر البحر اپنا علم بلند رکھتا ہے ' آٹھہ پرانی وضع کے جہازوں سے مرکب ہے - یہ جہاز " مجیسٹک " نامی جہاز کی وضع پر بنے هیں ' اور وزن ' آهنی چادروں' اسلحہ وضع ' اور شکل میں ڈریڈ ناٹ جہازوں سے بالکل مختلف هیں -

اسئلۃ و اجوبتھا

اولیاء اللہ و ارتقاء روحانی

(از جناب مولوی محمد عمر صاحب تھانوی)

صحیفۂ الہلال میں سال جدید سے جو سلسلہ مقالات افتتاحیہ کا بہ عنوان " اولیاء اللہ و اولیاء الشیطان " شروع ہوا تھا ' اس مضمون کے ایک خاص حصہ کے متعلق کسی قدر مزید شرح و تفصیل کا بھی طالب ہوں - مضمون کے دوسرے نمبر میں جناب نے تحریر فرمایا ہے کہ " اولیاء اللہ سے مقصود کوئی خاص مصطلحہ جماعت نہیں ہے جیسا کہ سمجھا جاتا ہے - بلکہ قرآن کریم تمام مومنین صادقین کو اولیاء اللہ کے لقب سے پکارتا ہے - البتہ جو لوگ تزکیہ نفس اور اعمال صالحہ کے ذریعہ تقرب الی اللہ کی راہ اختیار کرتے ہیں ' وہ ارتقاء روحانی کے ماتحت مختلف مدارج و مراتب میں سے گذرتے ہیں ' اور آیۃ و من یطع اللہ الخ میں انہی کا ذکر کیا گیا ہے "

لیکن گذارش ہے کہ " ارتقاء روحانی " سے مقصود کیا ہے اور اسکا ذکر قرآن کریم میں کیونکر کیا گیا ہے ؟

الہـــلال :

رمضان المبارک اور جنگ یورپ کی وجہ سے مقتضیات وقت بدل گئے ' اور مقالات افتتاحیہ کی جگہ دوسرے مضامین نے لے لی ' اسلیے سلسلۂ " اولیاء اللہ " غیر مکمل رهگیا - اب باب التفسیر کے سلسلے میں اسے بعنوان اکمل و احسن پورا کرنے کی کوشش کرونگا -

جناب نے " ارتقاء روحانی " کے متعلق سوال کر کے ایک بہت ہی طولانی بحث چھیڑ دی ہے - جو بغیر ایک مستقل و مبسوط مضمون کے ممکن نہیں - مختصراً چند اشارات پر اکتفا کرونگا :

(ارتقـــاء روحانی)

قرآن کریم کے مطالعہ و تدبر سے واضح ہوتا ہے کہ اولیاء الرحمن اور اولیاء الشیطان کے مختلف درجے اور مرتبے ہیں ' اور بہ لحاظ اپنے اعمال و خصائص اور تعلق و نسبت کے یہ دونوں جماعتیں ایمان و نفاق ' اسلام و کفر ' اور تقوی و فسق میں گھٹتی بڑھتی رہتی ہیں -

" اولیاء اللہ " کا گروہ جس قدر محبت الہی اور انقطاع ماسوی اللہ میں ترقی کرتا ہے ' اتنا ہی اسکے اعمال میں اخلاق الہی اور نور ربانی کا ظہور بھی ترقی کرتا ہے ' اور اسکی روح فیضان الہی سے نزدیک تر ہوتی جاتی ہے - یہانتک کہ تکمیل مرتبۂ انسانیۃ تک اسکا ارتفاع ہوجاتا ہے - اور یہی " صراط مستقیم " اور " دین قیم " کا آخری مرتبہ ہے -

اسی طرح اولیاء الشیطان بھی جسقدر اپنے مرکز شقاوت و خباثت سے قریب تر ہوتے جاتے ہیں اور انکی روح کو مقام ایمان باللہ و ذهاب الی اللہ سے بعد ہوتا جاتا ہے ' اتنا ہی کفر و نفاق اور فسق و عدوان میں بھی ترقی کرتے جاتے ہیں ' اور اسی ترقی کی نسبت سے انکے مختلف درجے اور مرتبے ہیں - پہلا گروہ اللہ کی طرف بڑھتا ہے - اسلیے اسکو الہی منزلیں پیش آتی ہیں اور ان راہوں میں سے ہوکے گذرتا ہے جو اللہ کے دوستوں کی راہیں ہیں - لیکن دوسرے گروہ کا رخ قواء شیطانیہ کی طرف ہوتا ہے اسلیے اسے ابلیسی منزلیں پیش آتی ہیں اور ان راہوں کو اختیار کرتا ہے جو شیطان کے عاشقوں اور پیار کرنے والوں کی راہیں ہیں - پس اولیاء اللہ جسقدر اللہ سے محبت کرتے اور غیر اللہ سے کٹنے میں ترقی کرتے جاتے ہیں ' اتنا ہی مدارج سیر الی اللہ میں بھی بڑھتے جاتے ہیں - اسی طرح اولیاء الشیطان یا اصحاب النار جسقدر شیطان سے عشق کرتے اور اسکے لیے اور اسکے کاموں کے لیے خدا کو چھوڑتے اور خدا کے کاموں سے دشمنی کرنے میں دلیر اور جری ہوتے جاتے ہیں ' اتنا ہی ذهاب الی الشیطان میں انکے ابلیسی مراتب کی بھی ترقی ہوتی جاتی ہے : یعدهم و یمنیهم وما یعدهم الشیطان الا غرورا

اگر تم کہتے ہو کہ انسان کے جسم کی ترقی اور تکمیل کیلیے دنیا میں " قانون ارتقاء " جاری ہے ' اور اس نے ایک رینگنے والے کیڑے کو ترقی دیکر بتدریج انسانی جسم و شکل کے حسن و جمال تک پہنچا دیا ہے ' تو پھر انسانی روح کی ترقی تکمیل کیلیے کیوں کوئی قانون ارتقاء تسلیم نہیں کرتے ' اور کیوں انسان کی معنوی زندگی کو ادنی مرتبہ سے اٹھکر اعلی مراتب حیات الہیہ تک پہنچنے نہیں دیتے ؟

فی الحقیقت وہ " قانون ارتقـــاء " جسو لا مارک ' هلیر ' ابن مسکویہ ' اور ڈارون نے دریافت کیا ہے ' صرف مخلوقات کے جسم ہی تک محدود ہے - وہ کچھہ نہیں بتلاتا کہ ارتقاء کی یہ زنجیر هیکل انسانی کی کڑی تک پہنچکر پھر کہاں چلی جاتی ہے ' اور اسکے بعد بھی ارتقاء کے مدارج باقی رہتے ہیں یا نہیں ؟ لیکن وہ قانون ارتقاء جسے محمد الرسول اللہ نے دریافت کیا (صلی اللہ علیہ و سلم) وہ بتلاتا ہے کہ بلاشبہ انسانیت کے مرتبہ تک پہنچنے کے بعد " ارتقاء جسمی " تو ختم ہو جاتا ہے لیکن اسکے بعد ایک " ارتقاء روحانی " کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے ' اور جسم حیوانی کو انسان کا هیکل اختیار کرنے کے بعد بھی انسان بننے کیلیے بہت کچھہ بننا اور ترقی کرنا باقی رہتا ہے :

یرفع اللہ الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات ' واللہ بما تعملون خبیـــــرا (۵۸ : ۱۲)	جو لوگ تم میں سے ایمان لاے اور جن لوگوں نے علم حق حاصل کیا ' سو اللہ تعالی انکے مدارج کو ترقی دیتا ہے اور ارتفاع بخشتا ہے -

یہی مدارج ہیں جو اولیاء اللہ اور اصحاب النار کے ذهاب الی اللہ کی مختلف منزلیں ہیں - ایمان باللہ اور محبت الہی اس ارتقاء روحانی کی اصل ہے ' اور ارتقاء انسانی کے معنی یہ ہیں کہ اللہ پر ایمان و ایقان ترقی کرے ' اور اللہ کی ولایت اور دوستی اپنے اونچے مرتبوں اور مقاموں تک بلند ہو جاے :

الیه یصـــعد الکلم الطیب و العمل الصـالح یـرفعه - (۳۵ : ۱۱)	کلمات طیبہ و صالحہ اللہ ہی کی طرف بلند ہوتے ہیں اور وہ عمل صالح کرنے والوں کو ارتفاع بخشتا ہے -

اس آیۃ کریمہ میں دو چیزیں بیان کی ہیں : " کلم الطیب " اور " عمل صالح " پس انسانیت کی تکمیل و ارتقاء کی بنیاد بھی یہی دو چیزیں ہیں - " کلم الطیب " سے مقصود ایمان باللہ ہے ' اور " عمل صالح " - سے مقصود انسان کے وہ تمام کام جو صحت و اصلاح اور عدل و حقیقت کے مطابق ہوں - فرمایا کہ ایمان باللہ صعود کرتا ہے اور بلند ہوتا ہے ' اور عمل صالح کو خدا اونچے درجوں تک لیجاتا ہے -

یہی ارتقاء روحی ہے جسکو قرآن کریم نے " نعمۃ " اور " انعام " کے لفظ سے تعبیر کیا ہے ' اور اپنے فاتحۃ الکتاب میں (کہ تمام قرآن اسی متن کی شرح ہے) مومنوں کو یہ دعا سکھلائی ہے :

اهدنا الصراط المستقیم : صراط الذیـــن انعمت علیهـــــم !	خدایا ! ہمیں صراط مستقیم پر چلا ' وہ صراط مستقیم جو ان لوگوں کی راہ ہے جن پر تو نے انعام کیا !

تربیت اطفــال کا ایک صفحہ

فوجی اور اخلاقی تعلیم کا ایک معتدل مجموعہ

بواے اسکوٹ سسٹم

قوموں کي ترقي کے لیے تعلیم سے زیادہ تربیت اهم هے ' بلکہ سچ یہ هے کہ اسوقت تک تعلیم مفید نہیں هو سکتي جب تک کہ اسکے ساتھہ صحیح اور با اصول تربیت بهي نہ هو -

تربیت کا اصلي وقت بچپن هے - اسلیے کہ اسوقت بچہ کا مزاج ایک غیر متشکل مادہ هوتا هے ' جس کا اچھے یا برے قالب میں ڈھالنا مربي کے اختیار میں هوتا هے - اسلیے جو قومیں زندہ هونا چاهتي هیں یا اسوقت زندہ هیں اور آئندہ بهي زندہ رهنا چاهتي هیں ' وہ ان معصوم هستیوں کي تربیت غور و اهتمام اور اعتناء کامل کے ساتھہ کرتي هیں جنکا نام آیندہ چلکے قوم هوگا -

صحیح تربیت کیا هے ؟ وہ نظام پرداخت جسمیں اخلاق ' دماغ ' اور جسم ' تینوں کي پرورش و بالیدگي پیش نظر هو - کیونکہ جس طرح اس کارزار حیات میں زندہ رهنے کے لیے معلومات میں وسعت اور افکار و خیالات میں روشني کي ضرورت هے ' اسیطرح بلکہ اس سے کئي چنــد زیادہ نظــر میں ترفع ' حوصلہ میں بلندي ' ارادہ میں جزم ' نیتوں میں اخلاص ' عمل میں ایثار ' دل میں شجاعت ' اور جسم میں صحت و قوت کي بهي ضرورت هے - پس جو نظام تربیت ان صفات کے اشخاص پیدا کرنے میں کامیاب نہیں وہ نہ صرف ناقص هے بلکہ ایک داخلي خطرہ هے جو قومي حیات کے لیے تمام خارجي خطرات و اعداء سے کہیں زیادہ مہلک و قاتل هے - کیونکہ ناقص تعلیم و تربیت قومي زندگي کی بنیاد کو کھوکھلا کردیتي هے ' اور جب کسي عمارت کی بنیادیں اندر سے خالي هو جائیں تو پھر اسکا انجام معلوم !

(هندوستان کی نئی نسل)

آج هندوستان میں جس قسم کی تعلیم و تربیت دي جارهي هے اسکے نقائص بار بار مدبرین تعلیم تک کی زباني بیان میں آچکے هیں - اس تعلیم و تربیت سے ایک طرف تو دماغ کا مبلغ علم چند کتابوں کي سطح سے آگے نہیں بڑھتا ' دوسري طرف جسماني قوتوں اور اخلاقي محاسن کے نشو و نما کا اسمیں کوئی انتظام نہیں -

هم ایک تعلیم یافتہ هندوستاني خصوصاً مسلمان تعلیم یافتہ کا جب تصور کرتے هیں جسنے نئے عہد تربیت میں نشو و نما پائي هے تو ایک ضعیف البصر ' نحیف الجثہ ' کمزور دل ' محروم الحس ' اور اپنے تمام قومي اور مذهبي شعائر و خصوصیات سے متنفر انسان کي مکروہ تصویر آنکھوں میں پھر جاتي هے !

لیکن جس معلم کی تربیت کے نتائج هندوستان میں یہ نظر آتے هیں ' وهي جب اپنے گھر میں فرائض تعلیم و تربیت انجام دیتا هے تو اسکے نتائج عموماً تندرست طاقتور ' شجاع ' جاں نثار ملک ' اور سر فروش وطن اشخاص اور بسا اوقات اعاظم ابطال و اکابر امجاد کي شکل میں ظاهر هوتے هیں !

اس اختلاف حالت کے اسباب کیا هیں ؟ اس سوال کے جواب کے لیے اس نظام تربیت و تعلیم کا مطالعہ کرنا چاهیے جو یورپ اور علی الخصوص انگلستان اپنے لیے اختیار کرتا هے -

(بواے اسکوٹ سسٹم)

بواے اسکوٹ سسٹم جو اس مضمون کا موضوع بحث هے ' انگریزي تربیت کا ایک نو پیدا وار مگر مقبول عام اور سریع الانتشار نظام هے - بواے اسکوٹ جسکو بچونکي فوج کہنا چاهیے ' درحقیقت اخلاقي اور فوجي تعلیم کا ایک بہترین مجموعہ هے ' جسمیں دونوں قسم کي زندگیوں کي خوبیوں کو هر طرح کے نقصانوں اور خطروں سے پاک کرکے یکجا کردیا هے -

في الحقیقت یہي فوجی زندگي هے جسکے اشغال قومي تربیت کی اصلی روح هیں ' اور یہی روح هے جس سے هندوستان کا کالبد بالکل خالي هے -

فوجی زندگي پر تمدن کی ترقي کا اثر همیشہ برا پڑا هے - جب کسي قوم میں تمدن آتا هے تو جسقدر تمدن بڑھتا جاتا هے اسیقدر جنگي جوش گھٹتا جاتا هے ' ایسا هونا ایک قدرتی امر هے - کیونکہ فوجي

(بقیۂ مضمون صفحہ ۱۳ کا)

" تو نے انعام کیا " یعني جن اولیاء اللہ کو مقام الاهیہ و منازل ربانیہ میں ارتقاء و صعود کی تونے توفیق دي - دوسري جگہ ان لوگوں کي نسبت صاف صاف تصریح کردي هے ' اور ارتقاء روحاني کے چار درجے بتلادیے هیں : و من یطع اللہ والرسول فاولائک مع الذین انعم اللہ علیهـم من النبیین و الصدیقین و الشهداء والصالحین و حسن اولائک رفیقــا

اس آیــة کریمہ میں صاف صاف بتلا دیا هے کہ اس ارتقاء روحاني کے چار درجے هیں جو اوپر سے شروع هوتے هیں :

(۱) نبوت -
(۲) صداقت -
(۳) شہادت
(۴) صالحیة -

بس یہ ارتقاء عمل صالح کے درجے سے شروع هوتا هے ' اور مقام نبوت کے فیضان پر ختم هوجاتا هے - " اولیاء اللہ " جس قدر اپنے اعمال حسنہ اور تزکیہ نفس و اتقاء میں ترقي کرتے هیں ' اتنا هی مقام نبوت کے انوار و تجلیات سے بہرہ اندوز هوتے جاتے هیں -

صحیح بخاري کي حدیث ولي میں اسي طرف اشارہ هے ' حضرة فاروق رضي اللہ عنہ کو اس ارتقاء کے مرتبۂ " محدث " کی خبر دیگئي ' تصریحات کتاب و سنت اس بارے میں بے شمار هیں - منتظر رهیے تاکہ ایک مستقل مضمون لکھنے کی مہلت ملے - اس بارے میں اس عاجز کے سامنے بعض عجیب و غریب اور نادر و اهم بیانات قرانیہ و تصریحات نبویہ هیں ' جنکا اظہار بغیر مبسوط بحث و نظر کے ممکن نہیں -

زندگی محنت کشی ' سنگدلی ' خونخواري ' اور نا عاقبت اندیشی کی طالب ھے ' اور تمدن اپنے ساتھه جو چیزیں لاتا ھے وہ علم ' راحت طلبی ' تن آسانی ' عشق پرستی ' انجام اندیشی ' اور حب نفس و مال ھے -

چنانچه اس وقت یورپ کی مختلف قوموں میں جس نسبت سے تمدن ترقي کر رھا ھے ' اسي نسبت سے انکے جنگي جوش اور فوجي زندگي میں بھي تنزل ھو رھا ھے ' اور اگرچه یورپ کے ایک متمدن سپاھي کا جسم پر شوکت پوشاک اور تازہ ایجاد اسلحه سے آراسته ھوتا ھے ' مگر اسکا سینه اس دل سے خالي ھوتا ھے جو افریقي سپاھي کا اصلي ھتیار ھے - ھر حکومت اسکو محسوس کر رھي ھے اور اسکے تدارک کي فکر میں ھے ' مگر عموماً جسقدر تدبیریں کي جا رھي ھیں ' وہ اسلیے چنداں سودمند نہیں ھوتیں که انکا استعمال اسوقت ھوتا ھے جب طبیعت کے صفحۂ سادہ پر تمدن کا نقش بیٹھه جاتا ھے -

یہي غلطي ھے جس کا انسداد بواے اسکوٹ سسٹم کا اصلي مقصد ھے -

بچوں کي تعلیم و تربیت کا اصلي گریه ھے که ان قدرتي قوٰی اور میلان سے کام لیا جاے جو بچے اپنے ساتھه لیکے پیدا ھوتے ھیں - اس اصول پر ان سے جو کام لیا جاتا ھے ' اُسے ھنسي خوشي بجالاتے ھیں ' اور چونکه بطیب خاطر کرتے ھیں ' اسلیے جلد کامیابي اور ترقي ھوتي ھے - اسي نکته کو نظیري نے اپنے شاعرانه انداز میں بیان کیا ھے :

درس وفـا اگر بود زمزمـه محبتے
جمعه بمکتب آورد طفل گریز پاے را

(مسٹر بیڈن پاویل)

بو اے اسکوٹ سسٹم کا سنگ بنیاد یہي اصول ھے سب سے پہلے مسٹر بیڈن پاویل نےاسکي ضرورت کو محسوس کیا اور اس کے قیام کیلیے ملک کو توجه دلائي - مسٹر فلیپ گبس اس نظام کے آغاز پر بحث کرتے ھوئے " گریفک " میں لکھتے ھیں -

" اسکو (Baden-Powell بانی نظام کو) اپنا عہد طفلي یاد تھا - اور اب وہ بڑا ھوگیا تھا - جنگ اور موت کو انکي حقیقي خوفناک شکلوں میں دیکھه چکا تھا ' اسے اپنے تندرست بچپن کے وہ شاندار خیالات یاد آگئے ' جبکه وہ ریڈ انڈین کے نقش قدم پر چلتا تھا ' اور کینسنگٹن کے مرغزاروں میں شکار کھیلا کرتا تھا -

اس نے اپنے ذھن ثاقب کي ایک فوري تابش سے یه محسوس کیا که بچوں کي زندگي کا آغاز منچلے پن کي روح سے ھوتا ھے جو تخیل کے حدود کے اندر محدود ھوتي ھے - پس اگر کوئی ایسا نظام ترتیب دیا جاے جو بچوں کو ادب نفس ' (سیلف ڈسپلن) عزت ' ھمت ' اور مطمح نظر پر اعتقاد و اعتماد کي تعلیم دے ' تو یه میدان طبیعي قابو میں آسکتا ھے اور پھر اس سے نہایت مفید کام لیے جاسکتے ھیں " -

(نظا م کار)

اس نظام کا مایه خمیر کیا ھے ؟ کیا مشاغل تجویز کیے گئے ھیں ؟ انکی طرف کیونکر رھنمائي ھوتي ؟ ان تمام سوالوں کے جواب میں مسٹر گبس لکھتے ھیں :

" اس نے اپنے کیمپ اور جھاڑي کي زندگي اور شکاروں اور معرکہ آرائیوں کے تجارب سے کھیل تجویز کیے جو ایسي عملي معلومات سے لبریز تھے جنھیں بچے پسند کرتے ھیں اور جن سے انھیں شب کو ستارے پہچاننا ' اوقات اور راستــه معلـــوم کرنا ' اپني آنکھوں کو ان حقیر چیزوں کیلیے کھلا رکھنا جو راستوں اور کھیتوں میں چلتے وقت پڑي ملتي ھیں ' کھلے میدانوں میں اپنے ھاتھه سے اپنا کھانا پکانا ' بغیر دیاسلائي کے آگ جلانا ' اپنے رفیق کا سراغ اسکے نقش قدم یا کري پڑي شے سے لگانا ' عمدہ گرہ لگانا ' ایک اچھا نقشه کھینچ ڈالنا ' غرض اسی طرح ان ایک ھزار ایک کاموں کو سیکھنے کا موقعه ملتا ھے ' جو بکري کي کھال کے دستانوں ' اسفلٹ کي گھکاري ' اور تمدن کے زچه خانوں کے بنے ھوے راستوں کي ایجاد سے پہلے ھر شریف آدمي کي تعلیم میں داخل تھے "

" چونکه اسے خود اپنا بچپن یاد تھا - اسلیے اسے یه معلوم تھا که بچے مخفي اشارات اور علامات و نشانات [بیج] جنگي آوازوں ' اور اس قسم کي دوسري چیزوں کے عاشق ھوتے ھیں - اس نے یه سب چیزیں اپنے نظام میں رکھیں اور انکی مختلف جماعتوں کو مختلف حیوانات مثلاً بھیڑیا ' ریچھه ' عقاب ' وغیرہ وغیرہ میں تقسیم کرکے ھر ایک کے لیے ایک خاص علامت اور ایک مخصوص علم مقرر کیا تا که ھر بچه اپنے جرگے کے لڑکوں کو پہچانسکے "

" آنکھه اور ھاتھه کي مہارت ' نجاري کي تعلیم ' کاشت کاروں کے کام ' نہر ' دریا ' اور کمپ کے ھنر ' یه چیزیں ھیں جو ان بچوں کي بٹالین میں جوھر شمار کي جاتی ھیں "

" نشـان (بیج) وہ لڑکا حاصـل کرسکتـا ھے جو سیمـافور (ایک قسم کا آله ھے) کے ذریعه ایک پہاڑي سے دوسري پہاڑي پر اطلاع دیسکتا ھے ' یا گھوڑي کي ٹوٹي ھوئي نعل جلد لگا سکتا اور پھر دوسري نئي باندھسکتا ھے ' یا ایک درخت کو جلد کاٹ سکتا ھے یا ایک خیمه کو بہتر اور جلد نصب کر دے سکتا ھے " -

(اخلاقی آمیزش)

لیکن جسطرح جنگي تعلیم اپنے اندر گونه گوں فوائد رکھتي ھے اسیطرح اسمیں بعض نقصان و مضرات بھي ھیں - سب سے بڑا عیب یه ھے که اس سے انسان میں سنگدلي ' تند خوئی ' ستمراني ' انتقام پسندي ' اور اسی قسم کے دیگر اخلاق فاسدہ پیدا ھوجاتے ھیں -

بیڈین پاویل کا مقصد درندہ نما انسان پیدا کرنا نه تھا بلکه وہ ایسے قوي ' تندرست ' اور شجاع شہري پیدا کرنا چاھتا تھا ' جو اپني اور اپنے وطن کي آزادي کے حامي و محافظ اور اپني سوسائٹي کیلیے مفید و کار آمد رکن ھوں -

اسلیـــے اس نے اس بادۂ تند و تلخ میں اخلاق کے عرق گلاب کي اس اندازہ سے آمیزش کي که اسمیں اعتدال تو پیدا ھوگیا مگر اسکے کیف میں کچھه فرق نه آیا :

آمیختم به بادۂ صافي گلاب را !

چنانچه اس نے قرار دیا که ھر بواے اسکوٹ کا یه فرض ھے که ھر روز وہ کوئي نیک کام کرے - اسکو چاھیے که اپنے آرام کو قربان کرکے دوسرے کو آرام پہنچائے - بلـکه اگر خطرہ کا موقع ھو تو اپنے کو خطرہ میں ڈالکر دوسرے کو بچاے - بوڑھوں ' ناتوانوں ' اور جانوروں کے ساتھه لطف و مہربانی اسکا اولین فرض ھے - اسکو ھمیشه ھنستے اور سیٹی بجاتے رھنا چاھیے - خواہ کتنی ھي سختي آپڑے مگر اسے کبھي شکایت نه کرنی چاھیے - اسے اپنے خیالات ' افعال ' اور الفاظ میں پاک و صاف رھنا چاھیے -

اس نظام کو روشناس ھوے ابھی زیادہ عرصه نہیں ھوا ' مگر با ایں ھمه یه اسقدر مقبول عام ھوا ھے که اسوقت تـک دو لاکھه لڑکے اسمیں داخل ھوچکے ھیں -

اس نظام کو وسیع پیمانه اور پایدار بنیاد پر لانے کے لیے حال میں قوم سے ڈھائی لاکھه پونڈ کے لیے اپیل کي گئي تھي ' جسکے جواب میں ھر طرف سے چندہ کي بارش ھورھي ھے - آمید ھے که بہت جلد یه رقم پوري ھوجائیگی -

الحـــــرب

یورپ کي تــاریخ حروب پر ایکــ نظر !

(تاریخ حــرب اور اقوام قدیمه)

جنگ کي تاریخ نہایت قدیم ہے - نشاۃ انسانیه کے دور اول ھي سے اوسکا وجود پایا جاتا ہے - چنانچه فن حرب کا ذکر کتاب مقدس کے عہد قدیم میں موجود ہے ' اور اهل ایران کو بھي زمانه قدیم سے انکے جنگي کارناموں نے شہرت دے رکھي ہے - هندوستان کے کوہ پیکر هاتھیوں نے بھي هنود کي جنگي طاقت کو نمایاں کیا تھا -

یورپ میں فن جنگ ایشیاء هي سے منتقل هو کر پہونچا اور اوس نے یونان ' اسپارٹا ' ایتھنز ' اور مقدونیه میں بڑي ترقي کي - پھر رومیوں نے اس میں کمال کا درجه حاصل کیا اور فن اسلحه سازي کو بہت بڑي جلا دي ' لیکن قرون وسطی میں جب برابرہ کا سلسله جنگ قائم هوا تو فن جنگ دفعۃ اپنے اوج کمال سے گرگیا اور فوجوں کے نظم و ترتیب میں شہسواروں کي قابلیت کا جو جوهر نظر آتا تھا ' وہ بالکل مفقود هوگیا - لیکن پندرهویں صدي سے بارود کي ایجاد نے اس فن میں ایک نیا انقلاب پیدا کردیا ہے - اب پرانے هتھیاروں کے جوهر بالکل خاک میں مل گئے هیں -

سترهویں صدي میں جنگی کارناموں نے پھر شہرت حاصل کی اور لڑائیوں کا ایک وسیع سلسله قائم هوا ' جس میں فوج کي ترتیب و قلعه بندي کا فن ترقی یافته شکل میں نمایاں طور پر نظر آتا ہے - اٹھارهویں صدي میں فریڈریک اعظم (جرمنی) نے فن جنگ کو نہایت وسیع پیمانے پر مرتب کیا ' اور اپنی فوج کو اوسکي ایسي اچھی تعلیم دي که اوسکے حریف بھي اونکی نقل و حرکت اور هجوم و اقدام کي داد دیتے تھے -

جمہوریت و قومیت کي تولید نے بھی فن جنگ میں ایک نمایاں انقلاب پیدا کیا - چنانچه زمانۂ قدیم سے فوجوں کے گٹھے هوکر لڑنے کا جو طریقه چلا آتا تھا ' جمہوري لڑائیوں نے اونکو بالکل مٹادیا اور نپولین اعظم نے اپني فوج کو عظیم الشان ٹکڑوں میں تقسیم هو هو کر لڑنے کي تعلیم دي ' کیونکه یه طریقه فوج کي قوت کو مختلف مرکزوں میں تقسیم کردیتا تھا ' اور حمله و اقدام میں سرعت اور آساني پیدا هوجاتی تھي -

جنگ همیشه جماعۂ انسانی کیلیے ایک درد انگیز مصیبت خیال کیگئي ہے اسلیے ایک رحمدل جماعت نے قیام امن ' اور ائتلاف و اتحاد کے تحفظ کیلیے اپنے مساعي جمیله سے اسکا دائرہ تنگ کرنا چاها ' جسکا نتیجه قدیم یونان میں ایک اتحادي تحریک کی صورت میں ظاهر هوا تھا - قرون وسطي میں مسیحي چرچ نے بھی ایک اتحاد عام کي بنیاد ڈالی جسکا نام اتحاد سلمی تھا - اسکے ذریعه صرف سال کے مخصوص اوقات مثلاً عید وغیرہ میں جنگ کا سد باب کیا گیا تھا -

عرب جاهلیت نے بھی اسی اصول پر رجب میں جنگ کا انسداد کلي کردیا تھا ' اور اسی لیے اس مہینے کا نام اصم (بہرا) رکھا تھا که اوس میں هتھیاروں کے جھنکار کي آواز سننے میں نہیں آتي تھي -

عیسائی جماعۃ کویکرز (۱) کی بنیاد بھی ابتدا میں اسی مقصد کیلیے ڈالی گئی -

(۱) کویکر مسیحی صوفیوں کا ایک خاص فرقه ہے جو کہتا ہے که روح القدس هر شخص پر نازل هوسکتی ہے اور وہ پادریوں کا بالکل محتاج نہیں -

یورپ دوستان نے بھي ایک دیوان عام کے ذریعه دنیامیں امن و امان کو قائم رکھنا چاها تھا -

اس سلسله میں سب سے اخیر وہ کانفرنس صلح ہے ' جو بسط عدل اور نشر امن و سلامتي کیلیے پچھلے دنوں قائم کي گئي ' اور اسکے بعد هیگ میں بیت العدل کي بنیاد پڑي - لیکن حرص و هوا ' شر و فساد ' اور بغی و عدوان کے جھونکوں نے امن و سلامتی کے اس شجر ممنوعه کو دفعۃ جڑ سے اوکھیڑ کے پھینکدیا اور تمام کوششیں رایگاں گئیں -

اصل یه ہے که یه عالمگیر صلح و امن کی کوشش بھی ایک جنگي فریب کا نتیجه تھی جسے دنیا کی سب سے بڑي جنگجو شہنشاهی نے کھیلا تھا - روس نے جنگ جاپان کے بعد دیکھا که وہ سخت ضعیف هوگیا ہے اور کسی بڑي جنگ کیلیے طیار نہیں ہے پس اس نے چاها که اتنے عرصے تک یورپ کي جنگ کو ملتوي رکھے جب تک وہ اپنی خونین هستی کو پھر تر و تازہ کرلے اسی غرض سے اسنے یورپ کے ایک مشہور صحافي مسٹر ولیم اسٹیڈ (ایڈیٹر ریویو اف ریویوز) کو بلا یا ' اور هیگ کانفرنس صلح کي بنیاد ڈلوائي - آج ایک طرف تو ریویو اف ریویوز میں هیگ کے " بیت الصلح " کي شاندار عمارت کا نقشه شائع هوتا ہے ' دوسري طرف دنیا کی سب سے بڑي خونریزي بھي شروع هوگئي ہے !

(حروب مشهورۃ و عظمیه)

دنیا کي مشہور لڑائیوں میں چند لڑائیوں نے خاص طور پر شہرت عام حاصل کي ہے ' اونکي مختصر تاریخ دلچسپي سے خالي نه هوگي -

(الحروب الاهلیه)

اس نام سے همارا مقصود وہ لڑائیاں هیں جنکو قرون وسطی میں بغض و انتقام کے جذبات نے یورپ کے دو خاندانوں کے درمیان قائم کیا - یه لڑائي کئي پشت تک قائم رهی ' اسکی وجه یه تھي که یورپ میں اب تک کوئي جامع و مانع قانون نه تھا جو ظلم و تعدي سے روکتا ' اور مجرمین سے قصاص لیتا -

فیوڈل سسٹم (۲) بھي ضعف کي حالت میں تھا ' اسلیے وہ بھي اسکے روکنے کي طاقت نہیں رکھتا تھا - نتیجه یه هوا که چودهویں صدي عیسوي تک فرانس اور جرمني کي زمین خون کي رنگین چادروں سے چھپي رهی -

شارلمین نے اپنے عہد سلطنت میں حروب اهلیه کیلیے ایک قانون بنایا لیکن اوسکي کوشش ناکامیاب هوئي - اسلیے چرچ کو ایک نظام اتحاد قائم کرنا پڑا جسکا ذکر اوپر گذر چکا ہے ' پھر لوئیس نے ایک ضابطه قانون مرتب کیا - جسکے رو سے ۴۰ دن تک کوئی شخص قاتل سے قصاص لینے کي جرأت نہیں کرسکتا تھا -

(حرب سي ساله)

یه جنگ کا وہ عظیم الشان سلسله ہے جو سنه ۱۶۱۸ع میں جرمني کے امراء اصلاح اور امراء کیتھولک کے درمیان قائم هوا ' اور سنه ۱۶۴۸ تک جاري رها - اس جنگ کا اصلي سبب یه تھا که فرڈیننڈ ثاني نے اون تمام قوانین کو منسوخ کردیا تھا جو بوهیمیا کي مذهبي آزادي کي تحدید و تقید کرتے تھے - فریڈریک خامس جو پروٹسٹنٹ مذهب کا بہت بڑا حامي تھا ' سب سے پہلے اسکی مخالفت کیلیے کھڑا هوا ' اور سنه ۱۶۱۹ سے سنه ۱۶۲۳ تک جنگ جاري رکھی - بالاخر پروٹسٹنٹ لوگوں نے شکست کھائی اور فریڈریک کی قوت کا خاتمه هوگیا - پھر کرسٹیان رابع شاہ ڈنمارک نے جرمني کے معاملات میں مداخلت کی اور دوسرا سلسله جنگ شروع هوا جو سنه

(۲) فیوڈل سسٹم یعنے بجاے ایک مرکزي حکومت کے ملک کا متعدد امراء متحدہ میں منقسم هونا -

۱۹۲۵ سے ۱۹۲۹ تک قائم رہا بالاخر کرستین نے بھی شکست کھا کر کوبک میں صلح کرلی -

اسکے بعد جنگ کا نیا دور شروع ہوا جو سنہ ۱۹۳۰ سے سنہ ۱۹۳۵ تک کی وسیع مدت کو محیط ہے - اس جنگ میں گستاف اڈولف شاہ اسوج نے شاہ جرمنی کی فوج پر سنہ ۱۹۳۱ میں بمقام لیبزگ اور سنہ ۱۹۳۲ میں بہ مقام لٹسن فتح پائی ' لیکن وہ آخری معرکہ میں مقتول ہوا اور پروٹسٹنٹ گروہ نے سنہ ۱۹۳۴ میں فتح و ظفر کے بعد پھر شکست کھائی - آخری زمانہ میں کارڈینل ریشلیونے اس جنگ کی سپہ سالاری کی - وہ پروٹسٹنٹ مذہب کی حمایت کیلیے اوٹھا تھا اور اپنے ارادہ میں کامیاب ہوا - بالاخر برنرد ' دیمار ' کوندي ' اور ٹیورن کے حملوں نے شاہ کو ایک عہد نامہ لکھنے پر مجبور کیا جو سنہ ۱۹۴۸ ع میں لکھا گیا ' اور اسي پر جنگ کا خاتمہ ہوا -

(حرب الخلافہ)

اس کا اطلاق دو لڑائیوں پر کیا جاتا ہے - پہلی لڑائی حرب خلافۃ اسپین کے نام کے ساتھہ موسوم ہے جو سنہ ۱۷۰۱ ع سے سنہ ۱۷۱۳ ع تک جاری رہی -

اس جنگ کو تخت اسپین کے دعویدار خاندان اسٹریا نے اس بنا پر قائم کیا تھا کہ چارلس ثانی نے (جو اسپین کا آخری تاجدار تھا) اپنے بعد لوئیس چار دھم کے پوتے فیلیپ کو ولی عہد سلطنت بنایا تھا - لیکن چارلس ثانی کے انتقال کے بعد چارلس سادس نے اسکے متعلق جنگ کی چھیڑ چھاڑ شروع کردی - چنانچہ اسٹریا ' انگلستان ' ہالینڈ ' پروشیا ' اور پرتگال وغیرہ نے فرانس کے خلاف باہم اتحاد کرلیا - جنگ شروع ہوئی تو پہلے میدان فرانس کے ہاتھہ رہا (سنہ ۱۷۰۲ - سنہ ۱۷۰۳ تک) لیکن بعد کو اوس کی فکبت و ادبار کا زمانہ شروع ہوا - یہاں تک کہ اوس نے اٹلی اور جرمنی میں شکست کھائی - لیکن اسپین میں گر کے وہ پھر اوٹھا - آخری نتیجہ یہ ہوا کہ چارلس سادس نے تخت سلطنت پر جلوس کیا ' اور سنہ ۱۷۱۳ - سنہ ۱۷۱۴ کے معاہدہ نے جنگ کا خاتمہ کر دیا -

اس سلسلہ کی دوسری لڑائی کا نام جنگ ہفت سالہ بھی ہے - اوسکا ذکر اسی عنوان کے تحت میں آگے آئیگا -

تاریخ فرانس میں یہ اون آٹھہ مذہبی لڑائیوں کے مجموعہ کا نام ہے جو سولھویں صدي میں کیتھولک اور پروٹسٹنٹ فرقے کے درمیان قائم ہوئیں -

ان میں پہلی لڑائی سنہ ۱۵۶۲ میں شروع ہوئی اور سنہ ۱۵۶۳ تک جاری رہی - اسکی ابتدا ایک کیتھولک عیسائی کے ظالمانہ خنجر نے کی تھی ' جو ایک پروٹسٹنٹ کی گردن پر چلایا گیا تھا - اس جنگ میں کیتھولک فرقہ نے شہر روان پر قبضہ کرلیا - شہر درو پر فتح پائی ' ایڈا فرنسو اور گیز و کو قتل کردیا -

دوسری لڑائی سنہ ۱۵۶۷ سے قائم ہوئی اور سنہ ۱۵۶۸ تک جاری رہی - اس جنگ کا سبب یہ تھا کہ کیتھولک مذہب کے قائم مقاموں کے مشورہ سے کا تھرینا دیشی نے جو کانفرنس قائم کی تھی ' اوس سے پروٹسٹنٹ فرقے کو طرح طرح کے خطرے پیدا ہوگئے تھے - اس جنگ کا مشہور نام معرکہ سان دینس اور معاہدہ لو نگو ہے -

تیسری جنگ کی ابتدا سنہ ۱۵۶۹ سے ہوئی اور سنہ ۱۵۷۰ تک قائم رہی - اس کا سبب یہ ہوا کہ کاندي اور کولیني نامی دو پادریوں کے گرفتارکرنے کا جو حکم دیا گیا تھا ' اسپر کیتھولک اور پروٹسٹنٹ فرقوں میں جنگ ہوگئی -

چوتھی لڑائی سنہ ۱۵۷۲ میں قائم ہوئی اور سنہ ۱۵۷۳ تک قائم رہی ' وہ حصار لیروشل کے نام سے مشہور ہے -

سنہ ۱۵۷۴ میں پانچویں جنگ کا آغاز اور سنہ ۱۵۷۶ میں اوسکا خاتمہ ہوا - اس معرکہ میں ہنری گیزو نے پروٹسٹنٹ اور اونکي حامی جرمنی کو شکست فاش دی - اسکے بعد صلح برلیو کا انعقاد کیا گیا -

چھٹی لڑائی کی آگ سنہ ۱۵۷۶ سے لیکر سنہ ۱۵۷۷ تک مشتعل رہی ' اور بوانیہ کی صلح کے چھینٹوں نے اوسکو بجھایا -

ساتویں جنگ کا آغاز سنہ ۱۵۸۰ سے ہوا - یہ بھی مذہبی جنگ تھی لیکن اسکا جلد خاتمہ ہوگیا -

اس جنگ کو بعض عاشق مزاج لوگوں کی سازش نے قائم کیا تھا ' اسلیے وہ حرب عشاق کے نام سے بھی مشہور ہے -

آٹھویں لڑائی سنہ ۱۵۸۵ میں شروع ہوئی اور بہت پھیلی - پیرس پر حملہ کیا گیا اور ہنري رابع شاہ انگلستان نے مدت تک اسکا محاصرہ قائم رکھا -

سنہ ۱۵۹۴ میں اس جنگ کا انسداد ہوا اور پیرس سے محاصرہ اوٹھا لیا گیا '

اسکے چند سال کے بعد اور بھی مذہبی لڑائیاں پیدا ہوئیں جنکی ابتداء سنہ ۱۶۲۱ و سنہ ۱۶۲۵ میں ہوئی ' اور سنہ ۱۶۲۹ میں ختم ہوگئیں -

(حرب ہفت سالہ)

یورپ کی ان لڑائیوں کا آغاز سنہ ۱۷۵۶ ع میں اور خاتمہ سنہ ۱۷۶۳ ع میں ہوا - ان لڑائیوں کی سلسلہ جنبانی ایک نئی سلطنت نے کی جو شمال جرمنی میں اسٹریا کے بالمقابل قائم ہوگئی تھی -

اسلیے آسٹریا نے رشک و حسد کے جذبات سے بے قابو ہوکر سیلیسیا کو واپس لینا چاہا ' حالانکہ سنہ ۱۷۴۰ میں پروشیا اوس پر قابض ہوچکا تھا -

یہ جنگ دو قسموں میں منقسم ہوگئی : ایک نو اون معرکوں پر مشتمل ہے جو فریڈ ریک ثانی نے بادشاہ پروشیا کے ساتھہ اس بنا پر کیں کہ انگلستان نے اسٹریا ' فرانس ' اور روس کی حمایت کی تھی جیسا کہ اسوقت مفاہمت ثلاثہ کی صورت میں ہورہا ہے -

دوسری قسم میں وہ جنگ داخل ہے ' جسکو انگلستان نے فرانس اور اسپین کے مقابل میں قائم کیا تھا -

لیکن فریڈ ریک نے باوجود حسن تدبیر اور دور اندیشی کے آخر میں شکست کھائی - یہاں تک کہ اوسکی دشمن ملکہ الیزبتھہ کی جگہ اگر پیٹرس ثالث روس کے تخت پر متمکن نہ ہوجاتا تو وہ سنہ ۱۷۶۲ میں ہلاکت کے قریب پہنچ جاتا - اس جنگ کا خاتمہ سنہ ۱۷۶۳ میں معاہدہ فرانس کے ذریعہ ہوا - اس معاہدہ کے رو سے سیلیسیا پروشیا کے قبضہ میں رہنے دیا گیا ' اور اسپین نے انگلستان کیلیے فلوریڈا کا تخلیہ کردیا -

لیکن آخر میں یہ جنگ فرانس کیلیے وبال ہوگئی ' کیونکہ اس نے فرانس کی تمام بحری قوت کو برباد کردیا ' اور اسکی وجہ سے مقبوضات ہندوستان کے ۲۰ حصوں میں سے اوس نے ۱۹ حصے اپنے ہاتھہ سے ہمیشہ کیلیے کھودیے -

(حرب صد سالہ)

اس لڑائی نے فرانس اور انگلستان کے درمیان تقریبا ایک صدی تک خون کا دریا جاری رکھا اور طول امتداد زمانہ کی وجہ سے وہ فرانس و انگلستان کے متعدد پادشاہوں کے دور سلطنت کی یادگار ہے -

(بازگشت ماضی)

یورپ اپنی قدیم خونیں تاریخ کو اب پھر اوسی آب و رنگ کے ساتھہ دنیا کے سامنے پیش کررہا ہے ' اور دنیا اوسکو اوسی دلچسپی کے ساتھہ دیکھہ رہی ہے ' جس انہماک و شغف کے ساتھہ یورپ نے مقدونیا میں خون کا فوارا اوچھلتے ہوے دیکھا تھا - گذشتہ بیانات کے پڑھنے سے واضح ہوا ہوگا کہ یورپ کا سب سے بڑا لعنت و خون مسیحیت کی تحریک اصلاح (ریفارم) اور کیتھولک اور پروٹسٹنٹ مذہب کی کشمکش کا نتیجہ تھا - اب مذہب کا نام بدل دیا گیا ہے اور اسکی جگہ قومی اور جنسی حرص سیادت نے لیلی ہے -

مذاکرۂ علمیہ

روح اور اُسکا مسکن

اور حکماء مادیین کے احکام و آرا

(سلسلے کیلیے ملاحظ هو الهلال نمبر (۵) جلد (۵)

Touraine تورین کے اس جلیل القدر فلسفي نے روح کے قیام کے لیے پي نی اِل گلینڈ کو تجویز کیا - مقامي مسکن کے اس انتخاب کي تائید میں دلائل توکیا البته انکی ایک نمایش ضرور تهي- اس کے موجودہ خیال کےمطابق روح ایک ایسي شےتهي جو نه توتقسیم هوسکتي تهی اور نه جگه میں پهیل سکتي تهي- اس لحاظ سے اسکے رهنے کے لیے جسم کا کوئي حصه سادہ اورتنها پي‌نی اِل گلینڈ کے برابر موزوں نه تها - ڈیکارٹ کهتا تها که یهاں روح ایک حاکم یا نگران کي طرح رهتي هے ' تمام حواس اسے اطلاع دیتے رهتے هیں ' اور وہ ان اطلاعات کے مناسب هر طرف احکام جاري کرتی هے- مگر دیکارٹ کے خیالات کا ایک پهلو بالکل تاریک تها - کیونکه انکے متبعین کو ادنی درجه کے حیوانات میں نفس ناطقه کے وجود سے انکار تها' اور اس بنا پر انکي یه تعلیم تهي که وحشي مخلوقات کے اعضاء کي حرکت نا دانسته اور بلا ارادہ هوتی هے - اس فلسفیانه حماقت کا عملي نتیجه یه نکلا که بعض ڈیکارٹیوں نے ادنی درجه کے حیوانات پر صریح ظلم کیے -

ڈیکارٹ کي بڑي بدقسمتي سے جب اس خورد بین کے ذریعه اس عضو کا امتحان کیا گیا ' تو معلوم هوا که اسمیں کچهه لاغر خیلے (Cells) ' کویلا ' چونا ' اور بعض اور ارضي مادہ کے بلورات (Crgstolo) هوتے هیں - غرض روح کے لیے یه ایک نهایت هي ناموزوں قیامگاہ تها کیونکه انجیل میں " تو خاک هے اور خاک میں ملجائیگا " روح کے متعلق کها گیا هے -

اسکے بعد اب همیں اس موضوع پر ایک جلیل القدر انگریز اور اپنے آغاز عمر میں هاروے کے شاگرد طامس ولس ایم - ڈي کے خیالات پر توجه کرنا چاهیے - ولس نے اگر چه اعصاب پر بهت کچهه لکها هے مگر عام قارئین کو دیکارٹ کي طرح اسکے خیالات بهت کم معلوم هونگے - دیکارٹ کے خیال کے بموجب تو روح حتی الامکان قریباً ایک نا قابل تقسیم نقطه هے جو ایک ایسے عضو میں رهتا هے جو بالکل بسیط و وحید هے - مگر ولس کے نزدیک " دو روحیں هیں جنمیں سے ایک خون میں وسیع پیمانے پر پهیلي هوئي هے اور دوسري نظام عصبي میں رهتي هے - ولس کا دعوي تها که روح خون میں اسطرح رهتی هے جیسے آگ میں شعله ' اور نظام عصبي میں اسطرح جیسے آگ میں روشني - دماغ سے روح کا جس طرح کا تعلق هے .اسکي تشریح ولس نے یه کي هے :

" خون کا سب سے زیادہ هلکا اور روح آمیز حصه شرایین کے ذریعه دماغ کي طرف چڑهتا هے ' یهاں پهنچکے اسکي تقطیر هوتي هے اور حیواني روحیں نکلتي هیں- یه روحیں دماغ کے اگلے اور پچهلے حصوں پر چڑهتی هیں اور وهاں سے تمام اعصاب میں اتر جاتی هیں "

" اختیاري احساسات و حرکات کے لیے وهي روحیں هیں جو دماغ کے اگلے حصه میں رهتي هیں ' اور پچهلے حصه میں جو روحیں رهتي هیں وہ غیر اختیاري حرکات کے لیے هیں "

موجودہ تجارب کي روشني میں یه آخري خیال دلچسپ ثابت هوا هے -

اگر چه جسطرح بیان کیا گیا هے' هم حرف بحرف اسیطرح تسلیم نهیں کرسکتے ' تا هم یه خیال اس حقیقت کو ظاهر کرتا هے جو اب ایک امر واقعه هے ' یعنی یه که دماغ کے پچهلے حصے کي تمام کارروائیاں شعور (Cons ciousness) کے دائرہ سے باهر هوتي هیں -

یقیناً ولس کو یه خیال جهلملاتا هوا نظر آیا تها که احساسات اور انکي یادگاریں ' دماغ کے مایه خمیر کے تغیرات هیں - چنانچه اس نے ان صورتوں کا تذکرہ اسي انداز میں کیا هے -

ولس کي ایک کتاب جس کا نام "حیوانات کي روح کے متعلق" هے اسم با مسمی هے -

اس کتاب میں ولس نے روح کو دماغ کے نصف دائروں میں رهنے کي اجازت دي هے -

لیکن بهر حال وہ یهاں بهي ان لوگوں کي بدولت چین سے رهنے نه پائي ' جنکو یقین هے که اسکے رهنے کے لیے کوئي محدود جگه جسماني ڈهانچے کے اندر چاهیے - چنانچه وہ همیشه اس خیال کی مخالفت کرتے رهے -

جب هم علم (سائنس) کے درخشاں نو جوان' ڈین نیکولس ستّیسن (المتوفي سنه۱۶۸۶ع) کے پاس آتے هیں تو هم اس اولین کوشش کے پاس آتے هیں جو موجودہ راے کے اظهار کے لیے کي گئی هے - یعنی یه که " وظائف " کي جگه دماغ کے اندر هے - یه ایک حقیقت هے جسے علم القیافه والے نقل کرتے هیں اور علم وظائف الاعضاء والے مانتے هیں -

اسٹیسن نے جهاں عصبی مادہ کے سفید مغز میں ریشوں کے وجود پر بحث کي هے' وهاں اس خیال کو اس طرح ادا کیا هے :

" اگر در حقیقت سفید مادہ بالکل ریشه دار هے تو همکو یقیناً یه تسلیم کرلینا چاهیےکه ان ریشوں کی ترتیب کسي خاص ایسي وضع پر رکهی گئي هے جس کے ساتهه یقیناً حرکات کا اختلاف وابسته هے -

لیکن اس تجربه کے ساتهه اتنے مشکلات هیں که نه معلوم کسي خاص طرح کي تیاري کے بغیر هم اس طریق امتحان کو عمل میں آتے کبهی دیکهه بهی سکیںگے یا نهیں ؟ " -

" هم کو اس خاص طریقه کي تیاري کے لیے دو سو برس تک انتظار کرنا پڑا "

یه خیال علماء کے دل میں عرصه سے جاگزیں تها که ایک روح تو مرکزي هے ' اور دوسري اعصاب ' حواس ' اور متحرک اعصاب میں کار فرما هے - چنانچه (Prineipia) نامی مشهور و مستند کتاب کي آخر میں سر اسحاق نیوٹن جیسے دماغي قوتوں کے دیوتے بهي فرض کیا هے -

لیکن مشهور جرمن مفکر جارج ارنسٹ (Georg Ernst) المتوفي سنه ۱۶۶۰ع جو احتراق (Phlogiston) کے خیال کا باني هے' اس نے پهر یه خیال ظاهر کیا که روح تمام جسم میں ساري و نافذ هے -

اُس نے کہا کہ روح در حقیقت ایک " حساس هوا " Anima sensitira ہے جو تمام جسم میں نافذ هوکے هر عضو اور هر نسیج tissue پر قابض هو جاتي ہے - اُسکے ان خیالات کو هوائیت (Anemism) ' اور ان خیالات کے قائل کو (Animiot) هوائي کہتے هیں -

اس مسئلہ کے متعلق موجودہ ارباب فکر اب اس سوال پر پہنچے هیں کہ " کیا احساس کے لیے صرف دماغي عمل کي همراهي کي ضرورت ہے یا اسکے ساتھہ زیرین مرکزوں اور پي ني اِل گلینڈ کي معیت بھي هوني چاهیے ؟ " اس سوال کا جواب اس مسئلہ کا حقیقي حل ہے -

اسوقت علماء حیات میں ایک شخص بھي نہیں ملیگا جو یہ کہتا هو کہ احساس میں بیداري پي ني اِل کوارۃ کي کارگزاري سے پیدا هوتي ہے' کیونکہ نظام عصبي کے متعلق جو تجارب هوے هیں وہ اس نتیجہ کے منافی هیں -

رها ذهن اور هیجان جذبات کیلیے کسي مقام کي تعین کا مسئلہ ' تو اسکي حالت یہ ہے کہ احساس کے مادي تعلقات کے متعلق علمي (سائنٹفک) طور پر جو کچھہ تحقیق هو چکا ہے' اس سے علماء قیافہ (Phan josephgall) نہ آگے بڑھے هیں اور نہ پیچھے هٹے هیں -

لیکن اس سے یہ نتیجہ نہ نکالنا چاهیے کہ جان جوزف گال (Jhon joseph gall) المتوفی سنہ ۱۸۲۸ ع (جسکے متعلق مشہور ہے کہ وہ علم القیافہ کا باني ہے) وہ بھی اس کا قائل تھا - کیونکہ یہ تو اس پر ایک بہتان ہے - وہ بیچارہ نہ تو اس نام کا واضع ہے اور نہ ان خیالات و عقائد کا باني جنکا نام علم القیافہ رکھا گیا -

یہ صحیح ہے کہ گال پر اس خیال کا رنگ چڑھگیا تھا کہ بعض عقلي اوصاف کا مسکن دماغ ہے مگر کب ؟ جب اس کا سن آگیا تھا -

اس نے بجا طور پر یہ فرض کیا ہے کہ عقلمندانہ گفتگو اور یاد داشت کے لیے خاص خاص مرکز هیں -

بیشک گال نے جرمنی کی مختلف یونیورسٹیوں میں مختلف دماغی وظائف پر تقریریں کیں لیکن جس حیثیت سے آج هم علم القیافہ کو جانتے هیں' یہ بات اسمیں گال کے ایک رفیق (Spurtjheim) نے پیدا کی جو کمتر ایک عالم اور زیادہ سے زیادہ ایک هر دلعزیز خطیب تھا -

علم القیافہ کے عقائد یا اسکي هرزہ سرائیاں اسقدر مشہور اور انکي تغلیط اتنے بار هوچکي ہے کہ اب هم انکے دام تزویر میں تو نہیں آسکتے - البتہ یہ ممکن ہے کہ هم میں سے بہت سے لوگ ایسے هوں جنکو اس جوش و خروش کا علم نہ هو جو علم القیافہ نے گذشتہ صدي کے ابتدائي سالوں میں پیدا کیا تھا -

ایڈنمبرا میں علم القیافہ کی جو سوسائٹي قائم هوئی تھي' اسمیں ۹۳۰ ممبر تھے - لندن کي سوسائٹي میں ۳۰۰ ممبر تھے - اور گلاسکو کے " اندرسن کالج " میں اسکي ایک کرسي (چیر) قائم کي گئی تھي -

اب یہ سوال نہیں ہے کہ روح کہاں رهتي ہے ؟ سوال صرف یہ ہے کہ دماغي نسیج کا کون سا تغیر ایسا ہے جسکي وجہ سے عقلی عمل کے لیے جسمانی عمل کا رفیق پیدا هوتا ہے - یعني جب قواء عقل کام کرتے هیں تو انکے ساتھہ قواء جسماني بھي کام کرنے لگتے هیں - رها یہ کہ ان دونوں عملوں میں نہایت شدید ارتباط و وابستگي ہے' تو یہ ایک ایسا امر ہے جسمیں کسیکو شک نہیں -

ابھی تھوڑے عرصہ قبل تک علماء قیافہ اس پر قائم تھے کہ وہ احساس کے حالات کو ان عصبي خلایا (Neave-cell) کے حالات پر محمول کردیا کرتے تھےجو ایک گورے رنگ کے مادہ میں هوتے هیں - یہ مادہ ایک غلاف میں لپٹا هوا ان نصف دائروں میں هوتا ہے جو دماغ کے اندر هوتے هیں -

لیکن آکسفورڈ کے ڈاکٹر میک ڈوگل - (Mcdaugal) وظائف الاعضائی علم القیافہ کے ماهر هیں - انہوں نے بعض ایسي شہادتیں پیش کي هیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ بعض ایسے نقطے هیں جہاں عصبي خلایا کے اعمال آکے مل جاتے هیں اس طرح جیسے احساس کا مرکز یہي خلایا هیں -

یہ مسئلہ تمامتر خصوصیین (اکسپرٹس) کي دلچسپي کا ہے اور وهی اسکو حل بھی کرسکتے هیں -

لیکن اگر یہ مسئلہ حل هو جاے' جب بھي یہ واقعہ تو بدستور باقي رهیگا کہ علم طبیعي (نیچرل سائنس) کو کسي ایسے نفس کا علم نہیں جو مادہ سے علحدہ هو' بلکہ جو کچھہ اسکے علم و تجربہ میں آیا ہے وہ یہ ہے کہ ایک خاص قسم کا مادہ ہے جس کا تعلق اس شے کي بقاء و ترقی سے ہے ' جسکو هم نفس کہتے هیں -

ظهـــر الفساد في البـــر و البحر بما كسبت ايدي الناس !

ملکـــۂ بحـــر

کوئن اف سی

آپ نے بارها سنا هوگا کہ انگریزي سلطنت کو سمندر کی ملکہ (کوئن آف سی) کہتے هیں - مگر شاید یہ نہ معلوم هوگا کہ اس بحري بادشاهي کے لیے وہ کتنے عظیم الشان مصارف برداشت کرچکی ہے' اور اسوقت کررهي ہے ؟

انگلستان نے سنہ ۱۸۹۳ ع سے لیکر اسوقت تک یعني ۲۱ سال میں ۷۰ کرور پونڈ جہازوں اور کشتیوں وغیرہ کي ساخت اور مرمت میں صرف کیے هیں' اور اسوقت اسکے صیغہ بحریہ کے ملازمین کي تنخواهوں کا روزانہ اوسط ۲۹ هزار پونڈ ہے - یعنے انگلستان هر روز اپنے بحري صیغہ کے ملازموں کو ۴ - لاکھہ - ۳۵ هزار روپیہ صرف تنخواہ میں دیتا ہے !

اتني بڑي بڑي رقمیں سنکے آپ کو حیرت ضرور هوئي هوگی' مگر جب آپ انگریزي جہازوں اور کشتیوں کی تفصیل پڑھینگے تو آپ کو یہ خود معلوم هوجائیگا کہ یہ رقمیں کچھہ بھی زیادہ نہیں -

حال میں " بیڑے کے جہازوں کی فہرست " کے عنوان سے انگلستان کے شاهی بیڑے کے جہازوں کی ایک فہرست شائع هوئی ہے - یہ یاد رکھنا چاهیے کہ تارپیڈو کشتیاں' زیر آب کشتیاں' توپ بردار کشتیاں (آگن بوٹ) چھوٹے جہاز جنکو انگریزي میں " ولیل " کہتے هیں ' اور بحري سفر کي وہ تمام سواریاں جنکو انگریزي میں " شپ " نہیں کہتے ' اس فہرست میں شامل نہیں هیں -

ان کشتیوں اور چھوٹے جہازوں کے علاوہ وہ جہاز بھي اس تفصیل میں شامل نہیں هیں جو هنوز غیر مکمل هیں -

اسقدر وسیع حذف و اخراج کے بعد بھي فہرست میں ۴۱۱ جنگي جہاز دکھائے گئے هیں - ان جہازوں میں بیٹل شپ' کروزر ڈیپوشب اور ڈسٹروایر (تباہ کن) وغیرہ وغیرہ مختلف قسم کے جہاز شامل هیں -

جرمني کے بحري قوى کا ایک منظر عمومي

نہر کیل کے قریب جرمن جہازوں کی نمایش

قیصر جرمني

انگلستان

آج سے دو ہفتہ قبل ان ۴۱۱ جہازوں میں ۱۸ جہازوں کے علاوہ اور تمام جہاز بہمہ وجوہ تیار تھے -

جہازوں کے علاوہ انگلستان کے پاس چھوٹے جہاز (ولیل) بھی ہیں' جنکی مدد سے وہ اپنے گھر اور باھر کے بحري مقامات میں اپنا قومی اقتدار قائم رکھتا ہے -

آغاز جنگ سے قبل اسکي ۱۰۳ تار پیڈو کشتیاں ' اور ۴۹۸ زیر آب کشتیاں' آبنائے انگریزي ' بحر ابیض (میڈیٹرینین) اور مشرق اقصي میں موجود رہتي تھیں ' اور ۱۴ سلوپ (ایک قسم کا چھوٹا جہاز) اور لمبي توپ بردار کشتیاں دنیا آن کے دریاؤں میں پھیلی ہوئی ہیں ' جہاں بڑے جہاز نہیں جا سکتے - ۱۰۰ ہلکي توپ بردار کشتیاں ان دریاؤں کو پترول کرتي رہتي ہیں ' جو اندرون چین میں بہتے ہیں -

انکے علاوہ اسیقدر اور جہاز ہونگے جو دنیا کے دریاؤں اور سمندروں میں پیمایش' عام تحقیقات ' اور نقشہ کشي کی غرض سے ہمیشہ سیر و سفر کرتے رہتے ہیں -

آسٹریا

روس

انکے ساتھ ان ۱۵ تارپیڈو والي توپ بردار کشتیوں کا بھي اضافہ کیجیے جو آبنائے انگریزي میں چھوٹے چھوٹے فرائض انجام دیتی رہتي ہیں - اور نیز ان دو مرمت کرنے والے جہازوں کو بھی شامل کر لیجیے جو ہمیشہ انگریزي بیڑے کے ہمراہ رہتے ہیں -

بیڑے کی اصلی جنگ آرا صف میں ڈریڈنات کي وضع کے بیس بٹیل شپ ہیں - یہ تمام جہاز ۷ سال میں یعني سنہ ۱۹۰۶ سے لیکر سنہ ۱۹۱۲ تک میں بنے ہیں - انکے ابتدائي مصارف ۲۴' ۳۹۰' ۶۳' ۳ پونڈ ہیں -

ان کے ڈریڈناٹوں کے ساتھہ بیٹل کروزر بھی بنوائے گئے تھے جنمیں سے ۷ تو اسوقت بہمہ وجوہ تیار ہیں اور ایک جسکا نام " انونسبل" ہے ہنوز زیر تعمیر ہے- ان کروزروں پر ۵' ۴۰' ۸۱' ۳۰' ۱ پونڈ صرف ہوے ہیں- انکے علاوہ کروزروں کی ایک اور تعداد بھی ہے جو بالکل تیار ہے - اور ۱۷ اور زیر تعمیر ہیں - جو کروزر اسوقت کام دیرہے ہیں انکے مصارف کا اوسط ۱۹ لاکھہ پونڈ ہے - جو بالفعل زیر تعمیر ہیں ' انکي لاگت فی جہاز ۲ ملین سے ساڑھے بائیس ملین تک ہوگی (ایک ملین دس لاکھہ کا ہوتا ہے) -

بلجیم

فرانس

جیساکہ ہر شخص جانتا ہے " بڑے ڈریڈنات " کی قسم کي جہاز اب متروک الاستعمال ہوگئے ہیں ' با این ہمہ کوئی سلطنت بھی اس قسم کے جہازوں سے اپنے بیڑے کو خالی کرنے میں گوے سبقت لیجانا نہیں چاہتی - انگلستان نے سنہ ۱۸۹۴ ع سے لیکر سنہ ۱۹۰۶ ع تک ۳۷ " بڑے ڈریڈنات " بنوائے تھے' جو اسوقت بہمہ وجوہ تیار ہیں -

ان پر ۴۲۱۰۳۲۷۶ پونڈ صرف ہوے ہیں - یہ بڑے ڈریڈنات جتنے بڑے ہیں ' اتنے ہی بڑے درعہ پوش کروزر سنہ ۱۸۹۹ ع اور

سابق آرک ڈیوک : فرڈینی نند ولی عہد آسٹریا جو سراجیو میں
قتل کیا گیا اور موجودہ جنگ اپنی یادگار چھوڑی
مع اسکی مقتول بیوی کے

سنہ ۱۹۰۹ ع سے مابین بنوائے گئے ہیں - ان پر ۲۹۱۸۵۵۸۴ پونڈ لاگت آئی ہے -

(جہازوں کے اولین مصارف)

ذیل میں ہم جہازوں کے اولین مصارف درج کرتے ہیں - یہ اعداد ان اعداد سے ماخوذ ہیں جو سرکاری طور پر شائع کیے گیے ہیں -

نمبر	جہاز کی قسم	مصارف بحساب پونڈ
(۱)	ڈریڈ ناٹ بیٹل شپ	۳۶۳۳۹۰۲۴
(۲)	ڈریڈناٹ کروزر	۱۳۰۸۱۴۰۵
(۳)	بڑے ڈریڈناٹ بیٹل شپ	۲۴۱۵۳۲۷
(۴)	درعہ پوش کروزر	۲۹۱۸۵۵۸۴
میزان		۱۲۰۷۰۹۲۸۹

یہ مبلغ خطیر اس عظیم الشان رقم کا درحقیقت ایک حصہ ہے جو بیڑے کے کل ۶۱۵ جہازوں پر صرف کی گئی ہے -

اسوقت ۶۰ محفوظ (پروٹیکٹیڈ) کروزر کام میں لگے ہوے ہیں جنکی لاگت ۱۸ ملین ہے - انکے علاوہ ۲۱۱ ڈسٹرائر (تباہ کن) ہیں، جنکے مصارف ساڑھے ۱۵ ملین ہیں - ۶۸ زیر آب کشتیاں ہیں جن پر ۴ ملین صرف ہوے ہیں - ۱۰۳ تار پیڈو کشتیاں ہیں جن پر ۳ ملین سے زائد لاگت آئی ہے -

جیسا کہ ہم لکھہ آئے ہیں، اس فہرست میں چھوٹے جہاز (ویسل) شامل نہیں ہیں - ان جہازوں کی لاگت کا تخمینہ اگر نہایت اعتدال کے ساتھہ کیا جائے، جب بھی ۱۰ ملین سے کم نہ ہوگا - جہاز سازی کے مصارف اسقدر بڑھتے جاتے ہیں کہ اگر سب سے پرانے چھوٹے جہاز اور سب سے زیادہ نئے چھوٹے جہازوں کی قیمت کا موازنہ کیا جاے تو دو چند کا فرق نظر آئیگا - بالفاظ دیگر ایک قدیم ترین چھوٹے جہاز کی طیاری میں جو لاگت آئی تھی، آج اسی قسم کے ایک چھوٹے جہاز کے بنانے میں اس سے دوگونہ روپیہ لگتا ہے - بلکہ اب تو ایک چھوٹے جہاز کی صرف توپوں اور ان توپوں کی بعض اور ضروری لوازم کے لیے نصف ملین اسٹرلنگ چاہیے !

پھر ہر چھوٹا جہاز ۴ ہزار سے لیکے ۸ ہزار ٹن کی آہنی درع میں ملبوس ہوتا ہے جو نہایت بیش بہا ہوتی ہے - اس کی قیمت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ اگر ایک شخص کی ہفتہ وار آمدنی دوگنی ہوجاے تو اسکی بارہ مہینہ کی آمدنی اس درع کے ایک ٹن کی قیمت ہوگی -

کچھہ ویسل ہی کی قید نہیں، بیٹل شپ کی بھی یہ حالت ہے کہ اسکی صرف مشنیری کی قیمت ایک ربع ملین اسٹرلنگ ہوتی ہے، اور اگر کہیں " لوائن " اور " کوئن میری " کی وضع کے جہاز ہوے تو پھر یہ رقم دو چند ہوجاتی ہے -

جب ایک بڑی توپ سر ہوتی ہے، تو گویا ۳ - سو پونڈ دھواں بنکے اڑجاتا ہے - اس قسم کی توپیں صرف اس ایک بیڑے میں ۳۷۲ ہیں جو امیر البحر جیلکو کے زیر قیادت ہے - تار پیڈو کشتیوں کے مصارف اس سے دس گونہ زیادہ ہیں، مگر ان میں خوبی یہ ہے کہ انکے سر ہونے کے بعد انہیں پھر کام میں لایا جاسکتا ہے -

ہر جہاز میں تیل ضرور رہتا ہے : اگرچہ عام طور پر کوئلا ہی جلتا ہے، لیکن زیر آب کشتیوں کے علاوہ ۱۲۷ تارپیڈو کشتیاں ہیں، جنمیں صرف تیل جلتا ہے -

ان سب کشتیوں میں ۱۵ سے ۲۰ ٹن تیل آتا ہے اور ایک ٹن تیل کی قیمت ۵ پونڈ دیجاتی ہے - اب غور کیجیے کہ

ویلنگ شپ : آئرن ڈیوک
انگلستان کا سب سے بڑا آہن پوش، جو امیر البحر کا جہاز ہے -

انگلستــان کے قـــواء بحـــریــه

بندرگاہ اسپیت هڈ کے قریب انگریزي جنگي جہازوں کا ایک عام منظر !

صرف تارپیڈر کشتیوں کے ایندهن کے مصارف کتنے هیں -

اگرچه کوئلا اسقدر قیمت کا نہیں - تاهم اسمیں بهي کوئی بڑي کفایت نہیں هوتی - اسوقت ۲۷ جهاز بهمه رجوه تیار هیں - اگر یه سب کے سب ۸ گهنته کی پوري طاقت پر بهیجے جائیں تو ۴۳۲۰ ٹن کوئلا خرچ هوگا' جسکا بل ۳ هزار پونڈ کا هوگا - ان حالات کو دیکهتے هوے یه معلوم هوتا هے که اگر سنه ۱۴ - ۱۵ ع میں صیغه بحریه کا صرف کوئلے اور تیل کا بل ۳ ملین سے زاید هوا تها تو یه کوئی تعجب انگیز امر نہیں -

اگر ایک اسکوائڈرن ۸ ڈریڈ ناٹ جهازوں سے ترتیب دیاجاے ' ۲۴ گهنته تک پوري سرعت کے ساتهه چلے ' اور انکي تمام توپیں اور تارپیڈر کشتیاں سر هوں' تو اسمیں کوئي دو لاکهه پونڈ صرف هونگے - اسوقت جو بیڑہ بهمه وجوه تیار هے' اسمیں صیغه بحریه کے تمام ملازم مع ۱۸ هزار محفوظ اشخاص کے مشغول هیں -

سنه ۱۸۹۳ - ۴ ع میں جب " میجیسٹک " جهاز کے درجه کے جهازوں میں اشخاص مامور کیے گئے تهے' تو اسوقت بیڑے کے اشخاص کي تعداد ۷۶۷۰۰ تهي - مگر اب اتنا فرق هوگیا هے که اس سال بیڑے میں ۱۵۱۰۰۰ - آدمي هیں - امیر البحر نے اگرچه انکي تعداد کو پوشیدہ رکها هے' تاهم اگر ان لوگوں کو علحدہ کرلیا جاے جو ڈیپو میں کسي کام پر هیں یا کم عمر یا ناتواں هیں' تو اس صورت میں بهی ان لوگونکي تعداد ۱۳۰۰۰۰ سے کم نه هوگی جو اسوقت پانی میں کام کررہے هیں -

صرف ذرع پوش جهازوں کے لیے ۷۳۰۰۰ آدمی هیں - کروزروں میں ۲۱۰۰۰' اشخاص هوتے هیں - اور تارپیڈر کشتیوں اور تباہ کن جهازوں کے بکار آمد هونے کے لیے ۱۷۵۰۰ هاتهوں کي ضرورت هے - زیر آب کشتیوں میں سے هر ایک کے لیے دو پورے عملوں کی ضرورت هوتی هے - اس حساب سے ان میں ۲۰ هزار افسر اور آدمی لگے هوے هیں -

ان افسروں اور آدمیوں کي تعلیم و ترتیب میں کتنا صرف هوا هوگا؟ اس کا صحیح اندازہ تو اسوقت بہت مشکل بلکه قریبا نا ممکن هے - البته ایک نوجوان کو معمولي ملاحی کی تعلیم میں ۳ سال لگتے هیں' یعنی اسے توپچي گري یا کسي اور کام میں کوئي خاص ملکه نہیں پیدا هوتا - اس ابتدائی تعلیم کی تنخواہ ۲ شلنگ اور ۳ پنس هے - (ایک شلنگ بارہ آنه کا اور ایک پنس ایک آنه کا هوتا هے)

ایک شخص کو جهاز راں جماعت کا حقیقي رکن بنانے کیلیے پانچ سال کی مدت چاهیے' اور اگر جونیر لفٹننٹ بنانا هے تو دس سال سے کم میں ممکن نہیں -

" آئیرن ڈیوک " نامي جهاز جو امیر البحر کا نشان بردار جهاز هے' اسکے صرف افسروں کي روزانه تنخواہ ۳۷ پونڈ ۱۹ - شلنگ دس پنس هے - اس رقم کے ساتهه بهتے وغیرہ کي رقمیں ملکے پوري ۶۰ پونڈ روزانه هوجاتي هے -

صیغه بحریه کے موجودہ مالی سال میں تنخواهوں کے لیے ۸۸۰۰۰۰۰ پونڈ منظور هوے هیں - جسکے معني یه هیں که روزانه تنخواهیں ۲۴۰۰۰ پونڈ کي هیں' لیکن موجودہ حالت میں ۱۸ هزار محفوظ اشخاص کے اضافه سے فی ۱۰ - یوم ۵۰ هزار پونڈ کی رقم اور بهی بڑهگئي هے - اسلیے اب بیڑے کے اشخـــاص کی روزانه تنخواهیں ۲۹ هزار پونڈ شمار کرني چاهیے -

اسوقت بیڑے سے صدها پرانے جهاز اور کشتیاں نکالدي گئی هیں - انکي جگه نئے جهاز اور کشتیاں داخل کي گئی هیں - هزارها افسر اور آدمي پنشن پر اپني خدمات سے کنارہ کش هوگئے هیں' اور انکی جگه نئے افسروں اور اشخاص نے لی هے - با ایں همه یه کہنا بیجا نہیں که اسوقت انگریزي بیڑا ۲۰ - سال کے وسیع تجربه اور بے دریغ مصارف کا ماحصل اور قلمتی سے قیمتي نتیجه هے -

سنه ۱۸۹۳ - ۴ ع میں " میگنی فیسینٹ " اور " میجیسٹک " نامی دو بیٹل شپوں کا انتظام

فلیڈ مارشل : ســر جان فرنچ - سپه سالار افواج بریهٔ برطانیه

کیا گیا تھا - اسوقت انگریزي بیڑے کي بقاء و توسیع کے لیے ۷۰۰ ۱۸۰ ۹۹ ۲ پونڈ کي رقم منظور هوئي تھي - ابتدائي گیارہ سالوں میں یعني سنہ ۴ - ۱۸۹۳ سے لیکے ۴ - ۱۹۰۳ تک ۶۰۰ ۲۲۰ ۱۷۰ پونڈ بیڑے پر صرف کیے گئے ' اور سالانہ تخمینہ جو پہلے سال میں ۱۴۲۲۴۰۱۰۰ پونڈ تھا ' بڑھکر آخري سال میں ۳۴۴۵۷۵۰۰ پونڈ هوگیا -

سنہ ۴ - ۵ - ۱۹ع اور سنہ ۱۵ - ۱۹۱۴ ع تک بیڑے کے لیے ۱۰۰ ۴۲۸۹۶۰ پونڈ وقف کیے گئے هیں ' سالانہ قسط جو سنہ ۵ - ۱۹۴ ع میں ۳۶۸۸۹۵۰۰ پونڈ تھي ' اس سال ۵۱۵۵۰۰۰۰ پونڈ ہے -

غرص ۲۲ سال میں انگریزی بیڑے کے مصارف ۲۶۰ فیصدي بڑھگئي هیں ' اور اگر یہ جنگ نہ هوتي جب بھي آئندہ ان عظیم و مہیب مصارف میں ذرا بھي تخفیف کی امید نہ تھي -

اس زودہ افزوں ترقی مصارف کي وجہ یہ نہیں کہ فرداً فرداً جہازوں کے مصارف بڑھگئے هیں ' بلکہ اسکا راز اس واقعہ میں مضمر ہے کہ انگلستان اپنے بیڑے کو هر وقت مستعد اور تیار دیکھنا چاھتا ہے - چنانچہ اعلان جنگ کے پہلے هي یہ طے هوچکا تھا کہ ۱۸ مہینہ کے اندر بحر ابیض کے چاروں کروزر واپس بلا لیے جائینگے' اور انکي جگہ ۸ بیٹل شپوں کا ایک بیڑا وهاں متعین کیا جائیگا - ان میں سے هر ایک کے بہمہ وجوہ تیار رکھنے کے لیے سالانہ ۱۵۰۰۰۰ سالانہ پونڈ صرف هوتے -

مختصراً یہ کہ دول یورپ میں سے صرف ایک انگلستان نے اپنے بیڑے پر ۷ سو ملین پونڈ صرف کیے هیں جو موجودہ یورپ کے جنون سیاسی و حربي کی ایک درد انگیز مثال ہے -

(کل اور آج کي تار برقیوں کے متعلق)

جرمنی برسلز تک آگیا ہے اور بلجیم انٹورپ میں چلا گیا ہے -

عرفت ربی بفسخ العزائم !

عید کی وجہ سے هم کبھي بھي تعطیل نہیں کرتے لیکن چونکہ عملہ دو دن کي چھٹي لیے بغیر نہیں رهتا ' اسلیے اکثر ایسا هوا کہ دو نمبر ایک ساتھہ نکال دیے گئے -

(۲) اس مرتبہ هم نے ارادہ کیا کہ ۲۶ - رمضان اور ۴ - سوال کا ڈبل نمبر عید سے پہلے ڈاک میں ڈالدیں اور عید کے متعلق اسمیں بکثرت مضامین و تصاویر هوں - جنگ کی وجہ سے اگر کوئي اهم واقعہ پیش آگیا تو ۴ - شوال کا روزانہ ضمیمہ خریداروں کیخدمت میں بھیجدینگے - عید نمبر کا مدت سے ارادہ کر رهے تھے -

(۳) لیکن بغیر کسي سبب اور شکایت کے ' محض ایک خاص شخص کي شرارت کیوجہ سے تمام کمپوزیٹروں نے اسٹرائک کردي اور کام چھوڑدیا - کئي بار ایسا هوچکا ہے لیکن جو شکایتیں صحیح تھیں انکو دور کیا گیا - افسوس کہ اس مرتبہ محض داخلی و بیروني وسوسہ اندازیوں سے ایسا کیا گیا ہے -

(۴) تمام ضروري اور اهم مضامین لکھے پڑے هیں مگر کمپوز نہوسکے - علي الخصوص جنگ اور عید کے مضامین و تصاویر جنکي تعداد دس گیارہ سے کسی طرح کم نہوگي اور جو نہایت هي اهم اور ضروري تھے - سب سے زیادہ یہ کہ هفتۂ جنگ بھي کمپوز نہوا جو جنگ کي وجہ سے اخبار کا بہت هی ضروري حصہ هوگیا ہے -

(۵) احباب یقین کریں کہ پرچہ کی بد نظمی کا انہیں جسقدر احساس هوتا ہے' وہ اس داغ اور زخم کے مقابلے میں کچھہ بھی نہیں ہے جو انسے پہلے میرے دل پر لگتا ہے - انکو صرف اسي بات کا افسوس هوگا کہ بعض معلومات حاصل نہ هوئیں ' لیکن میرا ماتم انسے کہیں زیادہ ہے کہ ایک ضروري وقت پر نہایت ضروری خیالات قوم تک نہ پہنچاسکا اور اسطرح اپنی افضل ترین عبادت سے محروم رها - یوں سمجھنا چاهیے کہ میری صبح کی نماز اس هفتے قضا هوگئی !

انتہائي کوشش جو کي جاسکتي تھي کي گئي - مجبوراً بغیر شذرات 'هفتۂ جنگ' مضامین عید 'و مباحث و تصاویر متعلق جنگ کے' جتنے فارم چھپ گئے هیں' صرف وهی شائع کردیے جاتے هیں -

(۶) لیکن انشاء اللہ دو چار دن کے اندر هي اندر اس مشکل کا خاتمہ ہے - پورا انتظام هوگیا ہے اور آیندہ هفتہ کي اشاعت دیکھکر امید ہے کہ اس نقصان کو بھلا دیا جاے -

(آخري خبر اس وقت کی یہ ہے کہ حکومت بلجیم جرمني کي فوج کی کثرت کا بالاخر مقابلہ نہ کرسکی اور ظاهر کیا گیا ہے وہ هٹ گئي - برزیل دار الحکومت بلجیم پر جرمني قابض هوگئی ہے اور بلجیم انٹیورپ میں آگیا ہے جسے آپ نقشہ میں دیکھہ لیں - بلجیم نے ایک اعلان شائع کیا ہے جسمیں تسلیم کیا ہے کہ جرمني فوج دریاے میوز کے دونوں حصوں پر قابض هوگئي ہے - تاهم لکھا ہے کہ یہ کوئی افسوس کی بات نہیں - اسکے اندر جنگی مصلحت پوشیدہ ہے -

فرانس اور جرمني کا میدان ابتک وبلر' السیس' اور لورین میں ہے اور جرمن شکستوں کي اطلاعیں دي جارهي هیں -

روس اعلان کرتا ہے کہ مشرقي پروشیا (جرمني) میں دور تک لڑائی هو رهی ہے اور وہ بیس میل تک بڑھہ آیا ہے -

خبروں کے احتساب نے یقین کے ذرائع مسدود کردیے هیں اور در اصل میدان جنگ بالکل تاریکي میں ہے - اب تک اصلي معرکوں کا انتظار ہے اور مدت کے بعد آج کے اعتراف سے بہت کچھہ اصلیت منکشف هو گئی ہے -

جنگ کے رعد و برق میں حسن وعشق کا ایک نغمۂ الم !

موسیو بوری : مسز کالیو کا بیرسٹر

موسیو الدانیل چیف جسٹس عدالۂ عالیہ پیرس

موسیو کالمیٹ مقتول ایڈیٹر فگارو

موسیو کالیو وزیر مال فرانس

دنیا کے مختلف بے تعلق واقعات میں بعض اوقات عجیب عجیب سلسلے ربط و تعلیل کے پیدا ہوجاتے ہیں - فرانس کے ایک مشہور مقدمۂ قتل کی سرگذشت الہلال میں شائع ہوچکی ہے' جسمیں موسیو کالیو کی بیوی نے ایڈیٹر فگارو کو قتل کردیا تھا - اسکے بعد گذشتہ ہفتے یہ تار برقی تعجب کے ساتھہ پڑھی گئی کہ عدالت نے مسز کالیو کو بری کردیا - اب ایک اور واقعہ سنیے - موجودہ جنگ یورپ میں فرانس کی بری فوج کا سپہ سالار جنرل جوفر ہے' جسکے بری اقدامات پر تمام دنیا کی نظریں لگی ہوئی ہیں -

خوا٫ر حسن . مسز کالیو

لیکن جنرل جوفر کے تقرر کا واقعہ بھی ایک دلچسپ سرگذشت ہے - فرانس میں سنہ ١٩١١ ع تک سپہ سالاری کا عہدہ نہ تھا - ایک جنگی مجلس تھی جو اس خدمت کو انجام دیتی تھی -

لیکن اسی زمانے میں پبلک نے مجلس وزارت پر سخت اعتراضات کیے کہ اس نے سپہ سالاری جیسے اہم عہدے کی جگہ بالکل خالی چھوڑدی ہے -

اس اعتراض میں ایڈیٹر فگارو نے سب سے زیادہ حصہ لیا تھا -

چنانچہ مجلس جنگی توٹ گئی' نئی مجلس وزارت ترتیب دی گئی' اور جنرل جوفر سپہ سالار عام مقرر ہوا -

یہ تمام مراتب اسی موسیو کائیو کے ہاتھوں انجام پاے - اور اعتراف کیا گیا ہے کہ اگر جنرل جوفر کا تقرر اس وقت نہوگیا ہوتا' تو موجودہ جنگ کے متعدد جنگی اہتمامات ناقص رہجاتے -

مسز کالیو کے رہا ہوجانے میں بھی موجودہ جنگ کو بہت دخل ہے - کہا جاتا ہے کہ ایسے نازک موقعہ پر اگر اس مقدمہ کو زیادہ سنگین بنایا جاتا تو ملک کے اندر مضر اور خلاف وقت داخلی انہماک کے پیدا ہوجانے کا خوف تھا -

ان تمام الگ الگ واقعات کو جمع کیا جاے تو معلوم ہوتا ہے کہ مسز کالیو کا مقدمہ موجودہ جنگ کی داستان کا ایک باب تھا -

اگر مسز کالیو چاہے تو موجودہ واقعات کو تمام دنیا سے بالکل الگ ہوکر دیکھہ سکتی ہے - اسے حق ہے کہ اس دنیا کی سب سے بڑی جنگ کو محض ایک حسن پرستانہ شورش سمجھے' جو اسلیے کی گئی تاکہ ایک حسین قاتل عدالت کی سزا سے بچالیا جاے -

مقتول ایڈیٹر فگارو اور اسکا بدنصیب خاندان

الاسئلة والمناظرة

الاعتصـــاب فـــي الاســـلام

(از جناب مولوي شبير احمد صاحب عثماني - از ديوبند)

الهـــلال مورخه ۲۹ - جولائي سنه ۱۹۱۴ع کے شعبهٔ مراسلات میں ایک مضمون مولانا عبد السلام ندوي کا عنوان بالا کے متعلق شائع هوا هے جو اگرچه ابهي تک تمام نهیں هوا ' لیکن جتنا حصه اوسکا چهپ چکا هے' وہ بهي مذهبی جماعت کي نظرونکو اپني طرف متوجه کرنے کیلیے کافی هے -

یه بتلانے کي مجهکو ضرورت نهیں که مولانا عبد السلام ندوي کون بزرگ هیں ؟ کیونکه انهیں چند ایام میں یه عام طور پر معلوم هوچکا هے که وہ دار العلوم ندوة العلما کے درجه تکمیل کي سند حاصل کرچکے هیں' اور آجکل اپنے اوستاد مولوي شبلي نعماني کو سیرة کے لکهنے میں مدد دے رهے هیں' اور وهي بزرگ هیں جنکي طرف اوس خط کی نسبت کیگئي تهي' جسکی بنا پر ندوہ کي اسٹرائک کا محرک اول مولوي شبلي نعمانی کو بتلایا جاتا هے ' اور جسکے اعتذار میں انهوں نے یه لکها تها نه مبں جسوقت یه خط لکهه رها تها تو سچ یه هے که اوسوقت غلبهٔ جوش کیوجه سے میرے حواس اور میرا دماغ میرے قابو میں نه تها - (او کما قال)

اگر غور کیا جاے تو بلاشبه اوس خط کیطرح یه تحریر بهي جو فاضل مضمون نگار نے اِسوقت الهـــلال میں شائع کرائي هے اس اعتذار سے بے نیاز نظر نهیں آتي ' کیونکه جن روایات حدیث و سیر سے آپنے اسٹرائک کا شرعی جواز بلکه استحسان ثابت کرنا چاها هے وہ نهایت هي مضحکه انگیز هے - وہ دلائل یا تو آپکے مدعاء سے محض بے تعلق هیں' جنکو مسئله اسٹرائک یا اوسکی شرعی حیثیت سے کوئی لگاؤ نهیں ' اور یا اونسے جو نتیجه نکالا گیا هے وہ بالکل اولٹا نکالا گیا هے ' یعني جس اسٹرائک سے آپ روکتے هیں اوسکا تو اوس سے جواز نکلتا هے اور جس کی اباحت کے آپ درپے هیں' اوسکی صاف حرمت متشرح هو رهي هے -

فاضل مضمون نگار کا اصلي منشاء یه ثابت کرنا هے که طلباء دار العلوم ندوہ نے جو اسٹرائک ناظم وغیرہ کے مقابله میں کي وہ شرعاً بالکل حق بجانب هے ' اور زمانه اسٹرائک میں اون طلبا کا کهانا بند کردینا یا اونکو بورڈنگ سے نکالدینا جائز نهیں - اسکے اثبات یا تائید یا تمهید میں آپنے مجموعي طور پر چار واقعات اسطرح ذکر کیے هیں که :

(الف) حضرت صدیق اکبر نے حضرت عائشه پر اتهام لگانیکے جرم میں مسطح کا نفقه بند کردیا ' اور قسم کهالي که اونکو کبهي کسي قسم کا فائدہ نه پهونچائینگے' لیکن خدا تعالے نے اونکو اخلاقی حیثیت سے روکدیا -

(ب) دنیا میں سب سے زیادہ سادہ تمدن دیهات کا هوتا هے' لیکن عموماً تمام دیهاتوں میں کوذات کرنیکا طریقه جاري هے ' جسکے رو سے ایک شخص کا حقه پاني کهانا پینا بند کردیا جاتا هے (گویا یه بهي ایک سادہ شکل کی اسٹرایک هے)

(ج) ابتداے بعثت میں تمام قریش نے اس مضمون کا ایک عهدنامه لکهکر خانه کعبه میں لٹکایا تها که قریش میں کوئی شخص بنو هاشم و بنو عبد المطلب کو اپني لڑکي ندیگا اونسے لین دین و خرید و فروخت نکریگا ' اونسے هم کلام نهوگا ' وغیرہ وغیرہ -

(د) اسلام میں جب کسي شخص نے قومي منافع پر شخصي فوائد کو ترجیح دي ' تو اوسکے خلاف صحابه اور خود آنحضرت صلی الله علیه وسلم نے اس قسم کا طرز عمل اختیار فرمایا - غزوہ تبوک میں تن آساني کیوجه سے شریک نهونے پر آپ نے کعب ابن مالک ' مرارة بن الربیع ' اور هلال بن امیه پر سخت ناراضي ظاهر کي اور تمام صحابه کو ایک مدة تک اونکے ساتهه سلام و کلام اور نشست و برخاست کي ممانعت رهي - آخر کار جب خدا کے یهاں سے ان تینونکي معافي کا پروانه آ گیا - تب یه اسٹرائک ٹوٹي - (صحیح بخاري)

* * *

اِن دلائل میں سے پهلي دلیل (یعني حضرت صدیق اکبر کا واقعه) تو قطع نظر اس سے که قرآن مجید نے اوسکو جائز و پسندیده قرار دیا یا نهیں ' اسٹرائک کے اصطلاحي مفهوم سے جو متنازع فیه هے کوئي تعلق نهیں رکهتا ' کیونکه آپ خود اقرار کرتے هیں که اس قسم کے تمدني قطع تعلق پر اوسیوقت اسٹرایک کا اطلاق کیا جاسکتا هے جبکه ایک گروہ کا گروہ دوسرے گروہ یا فرد کو اپني اعانت سے محروم کردیتا هے' اور اسي بناپر جدید عربي زبان میں اسٹرائک کو اعتصاب سے تعبیر کرتے هیں' جسکے معني گروہ بندي کے هیں -

باقی دوسري دلیل (یعني دیهاتیوں کے کوذات کرانیکے طریق) سے بهي آپ خود اندازہ لگاسکتے هیں که شرعي جواز و عدم جواز پر کهانتک روشني پڑ سکتی هے' اور ایک مذهبي مسئله کے احتجاج میں دیهاتیوں کے اس طرز عمل کو پیش کرنا (اگرچه تمهیداً هی کیوں نهو) کس حد تک درست هے - البته تیسري اور چوتهي دلیلیں (یعني قریش مکه کا عمل آنحضرت صلی الله علیه وسلم کے مقابله میں اور آنحضرت صلی الله علیه وسلم اور صحابه کا عمل کعب ابن مالک وغیرہ کے مقابله میں) ایک خاص حد تک اس قسم کے مباحث کیوقت ذکر کیے جانے کا مساغ رکهتے هیں - (لیکن میں معاف کیا جاؤں اگر آپ هي کے الفاظ میں یه کهوں که) صرف انهیں لوگوں کے نزدیک جو کتب حدیث و سیر سے (باموقعه) روایات فراهم کرنیکي اهلیت نهیں رکهتے - میرا قصد اس مضمون میں اپنی طرف سے کچهه زیادہ کهنے سننے کا نهیں هے بلکه بجاے اسکے یهي بهتر سمجهتا هوں که فی الحال صرف آپ هي کے استنباط کیے هوے بعض نتائج کو دوبارہ ناظرین کے ملاحظه میں لاکر فی الجمله اونکي رکاکت پر متنبه کردوں -

آپ نے پهلا نتیجه یه نکالا هے که :

" زبردست گروہ کو کمزور فرقه کے خلاف اسٹرائک کرنا سزاوار نهیں ' جیسا که قریش مکه نے کیا تها - اسلیے زمانه اسٹرائک میں طلبا کا کهانا بند کردینا یا اونکو بورڈنگ سے نکالدینا جائز نهیں "

لیکن نتایج کے نمبر ۷ میں یوں فرماتے هیں که :

" اسٹرائک کیلیے مساوات لازمي نهیں ' کعب ابن مالک آنحضرت اور دیگر صحابه کے مساوي نه تهے ' جب قوي گروہ ضعیف کے مقابله میں اسٹرائک کرسکتا هے تو ضعیف کو قوي کے مقابله میں اوسکا حق مرجح حاصل هے "

پس اب آپ خود هي انصاف فرمائیں که ان دونوں نتائج میں سے ' جو آپ نے بیان کیے هیں پبلک کس کو صحیح سمجهے یا کس کو کس قاعدہ سے ترجیح دے - اگر اسٹرائک کیواسطے مساوات کو ضروري سمجها جاے ' اور زبردست کي اسٹرائک ضعیف کے مقابله میں سزاوار نهو ' تو آنحضرت صلی الله علیه و سلم اور تمام صحابه نے (معاذ الله) اس ناسزاوار فعل کي جو کعب

ابن مالک وغیرہ کے مقابلہ میں اونسے ظہور پذیر ہوا ' کیا توجیہ ہوسکتي ہے ؟ اور اگر مساوات کا قاعدہ لازمي نہیں تھا ' تو پھر قریش مکہ کي اسٹرائک کو عدم مساوات کي وجہ سے ناروا کہنے میں آپ جیسے روشن خیال نے کیوں تعصب اور تنگدلي سے کام لیا -

* * *

حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کے اعتقاد کے موافق آنحضرت صلی اللہ تعالے علیہ وسلم خداے تعالے کیطرفسے تمام مخلوقات جن و انس عرب و عجم کیلیے هادي اور استاد اور معلم بناکر بھیجے گئے تھے (چنانچہ آپنے خود بھي اپنے منصب جلیل کو انما بعثت معلما کے الفاظ سے ھی ادا فرمایا ہے) اور اس اعتبار سے تمام بني آدم کو طوعاً و کرهاً آپکے ساتھہ تلمذ کي نسبت اور شاگردي کا تعلق حاصل ہونا چاہیے - پس ہمارے نزدیک یہ کہنا غالباً فاضل مضمون نگار کي توجیہات سے زیادہ چسپاں ہوگا کہ قریش مکہ نے اپني جہالت اور سفاهت کیوجہ سے جو اسٹرائک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کي ' چونکہ وہ شاگرد کي اسٹرائک اوستاد کے اور متعلم کي اسٹرائک اپني حقیقي معلم کے مقابلہ میں تھي ' اسلیے وہ بیشک قابل نفرین و ملامت تھي ' اور برخلاف اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیجانب سے جو اسٹرائک (بشرطیکہ وہ اسٹرائک ہو) چند شاگردوں کي غفلت اور خطا کاري کے مقابلہ پر عمل میں آئي ' وہ اوستاد کي اسٹرائک شاگرد کے مقابلہ میں ہونیکي وجہ سے ٹھیک ٹھیک حق بجانب رہي -

اس آخري اسٹرائک کے دباؤ کا نتیجہ کعب بن مالک رضي اللہ عنہ وغیرہ کے حق میں یہ برآمد ہوا کہ اونسے مسلمانوں کے تمام رشتے ناتے توڑ دیے گئے ' اور اخوت و ارتباط باهمي کے سب سلاسل منقطع ہوگئے ' تو وہ اپنے سادے دل سے خدا کیطرف متوجہ ہوکر گڑگڑائے ' اور انھوں نے نہایت ہمت و استقلال کے ساتھہ ہر طرف کے عارضي سہارے چھوڑکر فقط ایک رب العزت کي جناب کو جا پکڑا ' انجام کار یا تو یہ حالت تذبذب تھي کہ :

و آخرون مرجون لامر اللہ اما یعذبھم و اما یتوب علیھم و اللہ علیم حکیم	اور کچھہ لوگ ہیں کہ حکم خدا کے انتظار میں اونکا معاملہ ملتوي ہے کہ یا تو اونکو عذاب دے یا اونکي توبہ قبول کرے اور اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے -

اور یہ بشارت نازل ہوگئي کہ :

لقد تاب اللہ علی النبي والمھاجرین والانصار الذین اتبعوہ في ساعة العسرة من بعد ما کاد یزیغ قلوب فریق منھم ' ثم تاب علیھم انہ بھم رؤف رحیم - و علی الثلاثة الذین خلفـــوا حتی اذا ضاقت علیھـــم الارض بمـــا رحبت و ضاقت علیھـــم انفسھم وظنوا ان لا ملجاء من اللـــہ الا الیـــہ ثم تاب علیھـــم لیتوبوا - ان اللـــہ ھو التــــواب الـــرحیـــم -	البتہ خدانے پیغمبر پر بڑاھي فضل کیا اور (نیز) مہاجرین و انصار پر جنھوں نے تنگدستي کیوقت پیغمبر کا ساتھہ دیا جبکہ ان میں سے بعض کے دل ڈگمگا چلے تھے - پھر اوس نے ان پر (بھي) اپنا فضل کیا (کہ انکو سنبھال لیا) اسمیں شک نہیں کہ خدا ان سب پر نہایت درجہ مہربان (اور اونکے حال پر اپني) مہر رکھتا ہے - اور (علی ھذ القیاس) اون تیــن شخصــونپــر بھي جو (با نتظار حکم خدا) ملتوي رکھے گئے تھے - یہاں تک کہ جب زمین

باوجود فراخي اونپر تنگي کرنے لگي اور وہ اپني جان سے بھي تنگ آ گئے او سمجھہ لیے کہ خدا کي (گرفت) سے اوسکے سوا اور کوئي پناہ نہیں - پھر خدا نے اونکي توبہ قبول کرلي تا کہ (قبول توبہ کے شکریہ میں آیندہ کیلیے بھي) توبہ کریں - بیشک اللہ بڑا ھي توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے -

جن لوگوں نے آجکل مسئلہ اسٹرائــک پر اخبارات میں بحثیں کیں ہیں (مثلاً صاحبزادہ آفتاب احمد خان وغیرہ) انھوں نے بارہا اوستاد و شاگرد کے تعلقات کو باپ بیٹے کے تعلقات سے تشبیہ دي ہے ' اور یہ تشبیہ اس اعتبار سے نہایت بلیغ ہے کہ باپ کي مادي تربیت سے اوستاد کي روحي تربیت کسیطرح کم نہیں -

پس جبکہ اولاد کي اسٹرائک کا والدین کے مقابلہ میں یہ حال ہے کہ :

و ان جاھداک علی ان تشرک لي ما لیس لک بہ علـــم فلا تطعمـــا و صاحبھما في الدنیـــا معروفـــا	اور (اے مخاطب) اگر تیرے ماں باپ تجھکو اسپر مجبور کریں کہ تو ہمارے ساتھہ کسیکو شریک خدائي بناے ' جسکي تیرے پاس کوئي دلیل هي نہیں (تو اسمیں) اونکا کہا نہ ماننا

(مگر) ہاں دنیا میں سعادتمندانہ اونکي رفاقت کر -

تو شاگردونکو بھي اوستاذ کے مقابلہ میں (بالخصوص جبکہ اوستاد اپنے شاگردونکي اخلاقي اصلاح کا کفیل ہوتا ہے) اسٹرائک کا اس سے کچھہ زیادہ استحقاق نہیں ہوسکتا -

* * *

بناء علیہ قریش مکہ اور غزوہ تبوک کے جن دو واقعات سے فاضل مضمون نگار نے اپنا مدعا ثابت کرنا چاہا تھا اون سے برخلاف اسکے یہ ثابت ہوا کہ کسي قومي یا مذہبي درسگاہ کے طلباء کي اسٹرائک جو اپنے اساتذہ اور مصلحین و مربین کے مقابلہ میں ہو سراسر نا جائز ہے اور اگر بالفرض اساتذہ اپنے بعض تلامذہ کے مقابلہ میں تعزیراً اسٹرائک کردیں تو یہ نہ فقط جائز بلکہ مستحسن ہے -

اولجھا ہے پانوں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

میں ان سطور کو اب ختم کرتاھوں کیونکہ في الواقع مجھکو اسوقت نہ تو " ندوہ " کے اسٹرائک کے خطا وصواب ہونے سے چنداں سروکار ہے اور نہ یہ تحقیق مطمع نظر ہے کہ اسٹرائک کا اصلي مفہوم اور اوسکي جامع مانع تعریف کیا ہے ' اور یہ کہ اوسکو شرعاً جائز کہنا چاہیے یا ناجائز - بلکہ اک ایسي تحریر کے بعض استدلالي کمزوریونکي طرف اشارہ کرنا منظور ہے ' جو آجکل بعض بخاري کے درس دے نیوالونکا علمي نمونہ ہے ' اور ابناء زمان کي حدیث داني اور سیرت فہمي کا اک بہترین نمونہ ہے ' تاکہ عام مسلمان محض اس قسم کے سطحي مضامین کے خوشنما ٹائپ کو دیکھکر جلدي سے متاثر نہو جایا کریں -

آخر میں میں ناظرین کي اور خصوصاً محترم مدیر الہلال کي توجہ مضمون نگار کے اوس منہیہ کي طرف منعطف کرانا چاہتا ہوں ' جو صاحب مضمون کے بغض و نفسانیت کا آئینہ اور بدتہذیبي یا آجکل کي تہذیب کا پورا مجسمہ ہے ' اور جس سے اس مضمون کے لکھنے اور شایع کرنیکا اصلي مقصد پوري طرح واشگاف ہوجاتا ہے - لکھتے ہیں کہ :-

" یہ جو بعض مدعیان علم حدیث شکایت کرتے ہیں کہ اسٹرائک کے دور ان میں سلام وکلام بزرگونکو ضرور کرنا چاہیے ' حالانکہ ایسانہیں کیا گیا تو اوسکا مبني بخاري کا وہ نسخہ ہوگا جسکو مولانا احمد علی مرحوم والد بزرگوار مولوي خلیــل الرحمن سہارنپــوري نے چھپوایا تھا ' اوسمیں شاید یہ حدیث نہوگي کیونکہ اسکا اثر حقوق اولاد پر پڑنیوالا تھا ' مگر ہمنے مصر کے نسخہ مطبوعہ سے اس روایت کو لیا ہے "

میں نہیں سمجھتا کہ اس منہیہ کے لکھنے والے نے مولانا احمد علیصاحب مرحوم کي چھاپي ہوئي صحیح بخاري کو مولوي شبلي کي سیرۃ النعمان سمجھا ہے ' جسمیں حضرت سعد بن ابي وقاص کے واقعہ کو غلطي سے عمار بن یاسر کي طرف منسوب کردیا '

الاعتصـــاب فـــي الاســـلام

از مولانا عبـــد الســـلام نـــدوي

(۴)

(آداب المعلمين والمتعلمين)

اگرچه تصریحات سابقه سے ثابت هوگیا هے که قرآن مجید اور احادیث صحیحه میں اوستاد کا بالتصریح کوئي حق متعین نہیں کیا گیا ' یہاں تک که امام غزالي نے اوستاد و شاگرد کے آداب و حقوق کے متعلق جو بحث کي هے ' اوس میں کسي موقع پر احادیث سے استدلال نہیں کیا هے حالانکه وہ ضعیف بلکه موضوع حدیثوں سے بھي استدلال کرنے میں تامل نہیں کرتے - تاهم اس سے بھي انکار نہیں کیا جاسکتا که قرآن مجید کے اشارات و کنایات سے اوستاد کے ادب و احترام پر استدلال کیا جاسکتا هے - حضرت موسی علیه السلام نے چونکه حضرت خضر علیه السلام کي شاگردي کي اور وہ قصه قرآن مجید میں مذکور هے ' اسلیے علما نے اوسي قصه سے اوستاد کے ادب و احترام کے متعلق بھي چند احکام مستنبط کیے هیں جنکي تفصیل یه هے :

(۱) موسی علیه السلام نے اپنے آپ کو اونکا تابع تسلیم کرلیا ' کیونکه اونھوں نے کہا هل اتبعك ؟ کیا میں آپ کا اتباع کروں ؟

(۲) اونکے اتباع کي بھي اجازت طلب کي هل تاذن لی ان اجعل نفسی تبعا لك - کیا آپ مجھے اجازت دیتے هیں که میں اپنے آپ کو آپ کا تابع بناؤں ؟ یه انتہا درجه کی خاکساري هے -

(۳) اونھوں نے کہا " علی ان تعلمني " یعنے اس بنا پر اتباع کرتا هوں که آپ مجھے تعلیم دیجیے ' اور یه اپنے جہل کا اقرار اور اوستاد کے علم کا اعتراف هے -

(۴) اونھوں نے کہا " مما علمت " یعنی اون کے علم کا بعض حصه سیکھنا چاھا ' اور اس سے بھي تواضع کا اظہار هوتا هے - یعني اونھوں نے یه نہیں کہا که مجھے علم میں اپنے برابر بنا دیجیے ' بلکه اون کے اجزاء علوم میں سے بعض اجزاء کي درخواست کي جس طرح فقیر دولت مندوں سے کہتا هے که کچھه دیدیجیے -

(۵) اونھوں نے کہا : رشدا - یعني اون سے صرف ارشاد و هدایت کی درخواست کي ' اسلیے اوستاد مرشد و رهنما هوتا هے -

(۶) انھوں نے کہا " هل اتبعك علی ان تعلمني " کیا میں آپ کا اتباع اس شرط پر کرسکتا هوں که آپ مجھے تعلیم دیں ؟ اسلیے اونھوں نے پہلے اپنے آپ کو تابع تسلیم کرلیا هے پھر تعلیم کي خواهش کی هے ' یعنے پہلے اونکي خدمت کرنے کا اقرار کرایا هے ' پھر تعلیم کي درخواست کي هے - (۱) (هم نے بعض احکام کو حذف کردیا هے)

لیکن اعتراض و اختلاف اس ادب و احترام کے منافی نہیں هے ' جیسا که حضرت موسی علیه السلام کے طرز عمل سے ثابت هوتا هے '

ان ضمنی احکام کے علاوہ قرآن مجید کي بعض آیتوں سے به تصریح علماء کی فضیلت پر استدلال کیا جاسکتا هے - بعض کم درجه کي احادیث میں بھي علماء کي فضیلت بیان کی گئي هے ' اور علماء نے اخلاقي حیثیت سے بھي اوستاد و شاگرد کے حقوق پر بحث کي هے ' هم ان تمام آیات و احادیث ' اور اقوال کو ایک ترتیب خاص کے ساتھه درج کرکے اوس پر تفصیلي بحث کرتے هیں :

یرفع الله الذین آمنوا منکم والذین اوتو العلـم درجـات	جو لوگ ایمان لاے ' اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ' خدا اونکا درجه بلند کرتا هے -
انمـا یخشي اللـه مـن عبـاده العلماء	خـدا کے بندوں میں صرف علماء هی خدا سے ڈرتے هیں -
فضل العـالـم علی العابد کفضـلي علی ادنـاکـم (دارمی)	عالم کی فضیلت عابد پر اوسیطرح هے ' جسطرح میں تم میں معمولی درجه کے آدمیوں سے افضل هوں -
لیس من امتی من لم یجل کبیرنا و یرحم صغیرنا ویعرف (۲) لعالمنـا (ترغیب و ترهیب)	جو شخص بڑوں کی تعظیم نہیں کرتا ' چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا ' علماء کي قدردانی نہیں کرتا ' وہ میري امت میں نہیں -
ثلاث لا یستخف بهم الا منافق ذو الشیبه فی الاسلام و ذوه العلـم و امـام مقسـط (ترغیب و ترهیب)	تین آدمی کی توهین بجز منافق کے کوئي نہیں کرتا : مسلمان بوڑھے شخص کي ' صاحب علم کي ' امام عادل کی -
اذا کنت في قوم ... (۳) فتصفحت وجوههم فلم تر فیهم رجـلا یهاب فی الله فاعـلم ان الامـر قدرق	جب تم کسي قوم میں هو اور بغور هر ایک کا منهه دیکھو ' تو اگر تمکو کوئی ایسا شخص نظر نه آے جسکي توقیر و هیبت محض خدا کیلیے کیجاے تو جان لو که دین کا حال پتلا هوگیا -

طلباء اگرچه بالتخصیص ان روایتوں کے مخاطب نہیں هیں ' بلکه وہ لوگ بھی اس میں شامل هیں جنھوں نے علماء کي توهین کو همیشه اپنا شعار بنایا هے ' تاهم تخاطب عام کے لحاظ سے تمام امت کے ساتھه طلباء بھي اس میں داخل هیں -

علماء میں امام غزالي کي کتاب احیاء العلوم فلسفه اخلاق کي بہترین کتاب خیال کی جاتي هے ' امام صاحب نے اس کتاب میں طالب العلم کیلیے دس وظائف مقرر فرماے هیں ' انمیں صرف ایک وظیفه کا اثر اوستاد کے ادب و احترام اور اشتراک پر پڑسکتا هے - اسلیے هم اوسکا خلاصه درج کرتے هیں :

" طالب العلم کو چاهیے که علم پر غرور اور اوستاد سے سرکشي نه کرے ' بلکه اپني باگ اوسکے هاتھه میں دیدے ' اوسکي خیر خواهي کا یقین رکھے ' اوس سے تواضع کرے ' اور اوسکي خدمت کو شرف و ثواب سمجھے ' شعبي نے کہا هے که زید بن ثابت نے نماز جنازہ پڑھي ' پھر اونکا خچر اونکے قریب کردیا گیا که سوار هوجائیں تو ابن عباس آے اور رکاب پکڑلیا - زید نے کہا : آپ الگ رهیے - ابن عباس نے ' کہا همکو اسي طرح علماء کي توقیر کا حکم دیا گیا هے - زید ابن ثابت نے اونکا هاتهه چوم لیا اور کہا که همکو اهل بیت کي عزت کا بھي یہي طریقه بتایا گیا هے -

علم کا غرور یه بھي هے که طالب العلم اوستاد سے استفادہ کرنے کو عار سمجھے ' مگر اون لوگوں سے نہیں جو شہرت طلب و جاہ پرست هیں ' ...... اور جب اوستاد طالب العلم کو کوئي مشورہ تعلیم میں دے تو اوسکي تقلید کرے ' اور اپني راے کو چھوڑدے - کیونکه اوستاد کی غلطي طالب العلم کے صواب سے زیادہ مفید هے ' اسلیے که تجربه سے عجیب و غریب باتیں ظاهر هوتي هیں ...... حاصل کلام یه که جو طالب العلم اوستاد کي راے کے سوا کوئی راے اور اختیار کرتا هے تو اوسکي ناکامیابي کا فیصله کرلینا چاهیے - علی رضي الله عنه نے کہا هے که اوستاد سے سوال نه کرو ' اصرار نه کرو - جب وہ سست هوجاے

(۱) لیکن انبیاء سابقین کے اقوال و افعال کا اتباع هم پر واجب نہیں -

(۲) لیکن ترمذي میں " یعرف لعالمنا " کا فقرہ نہیں هے '

(۳) لیکن احادیث کے تتبع سے معلوم هوتا هے که یه وہ شخص جو طلب علم میں مصروف هو ان احادیث کا مورد هے اسلیے طلباء بھی اساتذہ کے ساتھه اس فضیلت میں حصه دار هیں -

تو اوسکا دامن پکڑ کے نہ کھینچو' اوسکا راز فاش نہ کرو - اوسکی غلطیوں کے پیچھے نہ پڑو' اور اگر وہ لغزش کرے ' تو اوسکا عذر قبول کرو' اوسکي توقیر کرو (جب تک وہ مذهب کي حفاظت کرے) اوسکے آگے نہ بیٹھو' اور اگر اوسکو کوئي ضرورت هو تو سب سے پہلے تم اوسکي خدمت کے لیے بڑھو (احیاء العلوم جلد - ۱ ص ۳۰ -)

اوستاد کے حقوق اور ادب و احترام کے متعلق اب اس سے زیادہ کچھہ نہیں کہا جا سکتا' لیکن اسکے ساتھہ همکو یہ بھي دیکھنا چاهیے کہ قرآن مجید اور احادیث نے طلباء کے بھي کچھہ حقوق متعین کیے هیں یا نہیں ؟ آیا علماء اخلاق نے اساتذہ کو بالکل مطلق العنان چھوڑ دیا ہے' یا ان کو بھي کسي چیز کا پابند کیا ہے ؟ هم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے هیں کہ اس مسئلہ میں اساتذہ کے مقابل میں طلباء کا پلہ بھاري ہے - قرآن مجید نے ایک بڑي امانت اساتذہ کے سپرد کي ہے :

ابلغکم رسالات ربي	میں تمکو خدا کا پیغام پہنچاتا هوں' اور
و انا لکم ناصح امین -	میں تمہارا خیر خواہ اور امین هوں -

اس امانت میں جس طرح خیانت کی جا سکتي ہے ' احادیث نے اوسکي تصریح کردي ہے :

قال تناصحوا في العلم فان خیانة احدکم في علمه اشد من خیانته في ماله (ترغیب)	علم میں خیر خواهي کرو' کیونکہ علم میں کسي کی خیانت اس سے زیادہ شدید ہے کہ وہ اپنے مال میں خیانت کرے -

اساتذہ کے لیے امین هونا اسلیے ضروري ہے کہ اساتذہ کسي پیغمبر کے' کسي سلطنت کے' کسي قوم کے' یا کم از کم کسي معصوم بچے کے باپ کے خلیفہ هوتے هیں' اور خلیفہ کے لیے امین هونا لازمي ہے - یہي وجہ ہے کہ آنحضرت حضرت ابوبکر(ض) و حضرت عمر(ض) کے بعد حضرت ابو عبیدہ جراح (ض) سے نہایت محبت رکھتے تھے- (۱) کیونکہ ان میں خلافت کا یہ جوهر نمایاں طور پر نظر آتا تھا - یہي وجہ ہے کہ اهل یمن نے جب آنحضرت سے ایک معلم کتاب و سنت کي درخواست کي ' تو آپ نے ابو عبیدہ جراح (ض) کا هاتھہ پکڑ کر کہا کہ یہ اس امت کے امین هیں (۲)

امام غزالي نے صرف ایک ایسا وظیفہ بتایا ہے جسکي خلاف ورزي کا اثر اساتذہ کے حقوق و ادب و احترام پر پڑتا ہے - لیکن اسکے مقابلے میں خود اونھوں نے اساتذہ کیلیے متعدد وظائف بتائے هیں' جن سے اگر بے پروائي کی جاے' تو طلبا کے تمام حقوق پامال هوجائیں چنانچہ اونکي تفصیل یہ ہے :

(۱) اوستاد طلباء پر شفقت کرے' اور اونکو بیٹے کے برابر سمجھے ... اسلیے اوستاد کا حق باپ ماں سے زیادہ ہے - کیونکہ باپ دنیوي زندگی کا سبب ہے' اور اوستاد اخروي زندگي کا - لیکن صرف دنیا کمانے کیلیے تعلیم دینا تو خود هلاک هونا ہے اور دوسرے کو هلاک کرنا ہے -

(۲) اوستاد متبع شریعت هو' تعلم پر اجرت نہ لے' اپنا احسان نہ جتاے' اگرچہ احسان لازمي طور پر هوجاتا ہے' شکر گذاري اور معاوضہ کا خواستگار نہ هو' بلکہ خود طلباء کا احسان مانے کہ اونھوں نے اشاعت علم کا موقع دیکر اوسکے دل کو صاف کیا ہے - کیونکہ معلم کو تعلیم میں طالب العلم سے زیادہ ثواب ملتا ہے - ان لوگونکو دیکھو جو وظائف کیلیے سلاطین کی خدمت میں طرح طرح کی ذلتیں برداشت کرتے هیں' اور اگر بادشاہ لوگ وظائف دینا ترک کردیں' تو وہ لوگ تعلیم دینا بھی چھوڑ دیں - پھر ایسے معلم طلباء سے امید رکھتے هیں کہ مصائب میں اونکی حمایت کریں ' اونکي دوستوں کي مدد کریں' اور گدھے کي طرح اونکے سامنے فرمانبردارانہ کھڑے رهیں ؟ اگر اس میں کچھہ کمی کی جاے' تو وہ طلباء کے جاني دشمن هوجاتے هیں - پس کتنا کمینہ ہے وہ عالم جو اس کو اپنے لیے پسند کرتا ہے' اور اسپر خوش هوتا ہے - اور اوسے یہ کہتے هوے شرم نہیں آتي کہ میں بغرض اشاعت علم تعلیم دیتا هوں -

(۳) یہ فن تعلیم کا دقیق مسئلہ ہے کہ طالب العلم کو حتي الامکان صراحتاً زجر وتوبیخ نہ کي جاے' بلکہ مہرباني سے تنبیہ کي جاے نہ بطور ملامت کے - کیونکہ تصریح سے اوستاد کا وقار جاتا رهتا ہے' اور طالب العلم کو مخالفت کي جرأت هوتی ہے' اور یہ طریقہ جرم کرنے پر اور هٹ دهرم بنا دیتا ہے - تعریضاً تنبیہ کرنا ذهین طلباء کو اوسکے معاني کے استنباط کرنے پر مائل کرتا ہے' جب وہ مطالب تعریض سمجھہ جاتے هیں تو استنباط نتیجہ پر اونکو علمی مسرت هوتی ہے "

اوستاد و شاگرد کے حقوق و اداب کے متعلق قرآن مجید' احادیث صحیحہ' اور فلسفہ اخلاق کے تتبع و استقراء سے جو مواد فراهم کیا جاسکتا تھا وہ سامنے آگیا' اب هم ان پر تفصیل سے بحث کرتے هیں -

قرآن مجید و احادیث صحیحہ اور فلسفہ اخلاق نے اساتذہ و طلباء دونوں کیلیے خاص خاص پابندیاں لازمي کردي هیں - لیکن شریعت کے تمام احکام یکساں حیثیت نہیں رکھتے - بعض کی تعمیل وجوباً و فرضاً ضروري هوتی ہے بعض احکام اخلاقي حیثیت سے قابل عمل هوتے هیں' اور خود اخلاقی احکام میں بھي فرق مدارج هوتا ہے اسلیے استحباب و وجوب میں باعتبار جزاء و سزا کے بڑا فرق ہے' ایک تارک صلاۃ کو وهی سزا نہیں دیجا سکتي جو اوس شخص کو دیجا سکتي ہے' جس نے مہمان کا حق ضیافت ادا نہیں کیا' بلکہ اول الذکر شخص کو شریعت نے عذاب شدید کي وعید سنائي ہے - اگر اس اصول کو فیصلہ کا معیار قرار دیا جاے تو صاف نظر آئیگا کہ طالب العلم پر اوستاد کي مراعاۃ ادب اخلاقي حیثیت سے فرض ہے جسکو شارع نے پرزور الفاظ میں بیان کرکے یہ ظاهر کردیا ہے کہ مدارج اخلاق میں سے یہ ایک اهم ترین درجہ ہے - لیکن اوستاد کي حالت اس سے مختلف ہے - اوس پر جن احکام کي پابندي لازم ہے' وہ واجب هیں - مثلاً وہ مبلغ شریعت اور امین ودائع مذهب ہے اور خیانت بہ نص صریح قرآني حرام ہے - وہ حامل حدیث ہے اور ادب في الحدیث کي نسبت خود حدیث میں وعید شدید موجود ہے - تمدني حیثیت سے وہ اس زمانہ میں ایک اجیر کی حیثیت رکھتا ہے' اسلیے اگر وہ اپنے فرائض کو صحیح طور پر ادا نہیں کرتا تو نا جائز طریقہ سے کسب معاش کرتا ہے - اس بنا پر معاملات اسٹرائک کی تحقیقات میں صرف یہی نہیں دیکھنا چاهیے کہ طلبا نے اساتذہ کے ادب و احترام کا لحاظ نہیں کیا' بلکہ یہ بھی دیکھنا چاهیے کہ اساتذہ نے اپنے فرائض صحیح طور پر ادا کیے یا نہیں ؟ اگر یہ ثابت هو جاے کہ وہ بھی طلباء کی طرح مجرم هیں' تو جس حیثیت سے ان پر پابندیاں لازم هیں' اوسی حیثیت سے سزاء بھی مختلف اور شدید هوني چاهیے -

(۱) ترمذي ص ۶۲۲ کتاب المناقب

(۲) مسلم مطبوعہ مصر ۳۳۰ کتاب المناقب

جهـــان اســلام

یه ایک هفته وار رساله عــربي تــرکي اور اردو - تین زبانونمیں استنبول سے شایع هوتا هے - مذهبي سیاسي اور ادبي معاملات پر بحث کرتا هے - چنده سالانه ۸ روپیه - هندوستاني اور ترکوں سے رشتهٔ اتحاد پیدا کرنیکے لیے ایک ایسے اخبار کي سخت ضرورت هے اور اگر اسکے توسیع اشاعت میں کوشش کی گئي تو ممکن هے که یه اخبار اس کمي کو پورا کرے -

ملنے کا پته ادارة الجریده في المطبعة العثمانیه چنبرلي طاش
نمبرة صندوق البوسته ۱۷۳ - استامبول
Constantinople

شهبـــــال

ایک هفته وار مصور رساله - جو خاص دار الخلافت سے ترکی زبان میں نکلتا هے - ادبي - سیاسي - علمي اور سائنٹفک مضامین سے پر هے - گرافک کے مقابله کا هے - هر صفحه میں تین چار تصاویر هوتے هیں - عمده آرٹ کاغذ نفیس چهپائي اور بهترین ٹائپ کا نمونه - اگر ترکونکے انقلاب کي زنده تصویر دیکهني منظور هو تو شهبال ضرور منگائیے - ملنے کا پتــه :

پوسٹ آفس فرم بک نمبر ۹ نمبر ۱۰ نمبر ۱۳
Constantinople - استامبول

روز انــه الهـــلال

چونکه ابهي شائع نهیں هوا هے ' اسلیے بذریعه هفته وار مشتهر کیا جاتا هے که ایمبرائیڈري یعني سوزنی کلم کے گل دار پلنگ پوش ' میز پوش ' خوان پوش ' پردے ' کامدار چوغے ' کرتے ' رفلي پارچات ' شال ' الوان ' چادریں ' لوئیاں ' نقاشی مینا کاري کا سامان ' مشک ' زعفران ' سلاجیت ' ممیره ' جدوار ' زیره ' گل بنفشه وغیره وغیره هم سے طلب کریں - فهرست مفت ارسال کي جاتی هے - (دي کشمیر کواپریٹیو سوسائٹی - سری نگر - کشمیر)

اخبار " الله اکبر دهلی " کا عید نمبر

اخبار هذا کے عید نمبر کیواسطے تمام برادران اسلام سے عموماً ' اهل قلم حضرات - جماعت علما - طلبه - شعرا سے خصوصاً گذارش هے که اپنے بیش بها مضامین مفید و دلچسپ اشعار و قلبي جذبات سے مطلع فرماکر اپنے پیارے اخبار الله اکبر کو زینت بخشیں - عید نمبر انشاء الله عین عید کے روز آپ کے پاس پهنچ جائیگا - جو صاحب اس سے پہلے منگوانا چاهیں پہلے بهي بهیجا جاسکتا هے لیکن ۱۲ رمضان المبارک تک مضامین پهنچ جانا چاهیے - رائل سائز ۲۰ - انچه طول ۱۲ - انچ عرض پر هوگا - ٹائیٹل نهایت خوبصورت - سنهرے حروف - ولایتي چکنا کاغذ - مقدس خانه کعبه کے فوٹو سے مزین هوگا ' مضمون کیلیے آٹهه صفحات چهوڑے جائینگے - قیمت صرف ۱- آنه (عید نمبر) هر قسم کی درخواستیں -

بنام مولوي سید ممتاز علی هاشمی محله بهوجله پهاڑي دهلی ه

بیــوٹیز اف اســلام

اسلام کي خوبیوں پر دیگر مذاهب کے احباب کي گرانقدر رائیوں کا مجموعه -

هر شیدائي اسلام کو اسکا ایک نسخه ضرور رکهنا چاهیے -
سنهري جلد - عمده چهپائی - قیمت صرف ۸ آنه -
المشــتهر :ــ نور لائبریري - ۱۲/۱ سیرانگ لین - کــلــکــتــه

تــرجمــه تفسیر کبیر اردو

——:o:——

حضرت امام فخر الدین رازي رحمة الله علیه کی تفسیر جس درجه کي کتاب هے ' اسکا اندازه ارباب فن هي خوب کرسکتے هیں اگر آج یه تفسیر موجود نه هوتے تو صدها مباحث و مطالب علیه تهے جو همارے معلومات سے بالکل مفقود هوجاتے -

پہلے دنوں ایک فیاض صاحب درد مسلمان نے صرف کثیر کرکے اسکا اردو ترجمه کرایا تها ' ترجمے کے متعلق ایڈیٹر الهلال کی راے هے که وه نهایت سلیس و سهل اور خوش اسلوب ومربوط ترجمه هے "

لکهائي اور چهپائي بهي بهترین درجه کی هے - جلد اول کے کچهه نسخه دفتر الهلال میں بغرض فروخت موجود هیں پہلے قیمت دو روپیه تهی اب بغرض نفع عام - ایک روپیه ۸ - آنه کردي گئی هے -

درخواستیں : مدیر الهلال - کلکته کے نام هوں -

الهلال کی ایجنسی

هندوستان کے تمام اردو' بنگله' گجراتي' اور مرهٹي هفته وار رسالوں میں الهلال پهلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ انک عمده اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو ایجنسی کی درخواست بهیجیے -

منیجر

روز انه ضمیمه

روزانه ضمیمه کیلیے بهی ایجنٹوں کی ضرورت هے -

[illegible] علمی خزانه

(۱) [illegible] الشان قرآن شریف - جس پر [illegible] والی تفسیر حقانی [illegible] اب [illegible] هوگئے هیں - هدیه مجلد آٹهه روپے غیر مجلد ساڑهے [illegible] روپے
(۲) داستان پاستان - تاریخ [illegible] هسپانیه چار جلد قیمت ساڑهے [illegible] روپے
(۳) چمنستان عرب [illegible] کے مکمل حالات قیمت سوا روپیه
(۴) لباب الاحادیث مسایل اسلام قیمت باره آنے
(۵) [illegible] حالات قیمت [illegible]
(۶) مجلد مجموعه کلام اقبال - قیمت اٹهاره آنے
(۷) [illegible] قیمت [illegible]
(۸) راحت زمانی مستورات کیلئے [illegible] قیمت [illegible]
(۹) مهر [illegible] زبان کی شیرینی [illegible] قیمت آٹهه آنے
(۱۰) اتالیق نسواں دس حصے [illegible] قیمت پانچ روپے
(۱۱) [illegible] نسواں [illegible] قیمت [illegible]
(۱۲) [illegible] قیمت [illegible] روپیه
(۱۳) [illegible] قیمت [illegible]
(۱۴) [illegible] قیمت [illegible]
(۱۵) [illegible] وغیره کی [illegible] کتب - کتب سرکاری و کتب انجمن حمایت الاسلام [illegible]
(۱۶) [illegible] کے کارڈ [illegible]
(۱۷) سراج الاخبار کابل فارسی [illegible]
[illegible] سالانه دس روپے [illegible]
ملنے کا پته - جنرل نیوز ایجنسی [illegible]

روغن بیگم بہــــار

حضــرات اہلکار' امراض دماغي کے مبتــلا وگرفتار' وکلا' طلبه' مدرسین' معلمین' مولفین' مصنفین' کیخدمت میں التماس هے که یه روغن جسکا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابھی دیکھا اور پڑھا هے' ایک عرصے کی فکر اور سوچ کے بعد بهتیرے مفید ادویه اور اعلی درجه کے مقوي روغنوں سے مرکب کرکے تیار کیا گیا هے' جسکا اصلي ماخذ اطباے یوناني کا قدیم مجرب نسخه هے' اسکے متعلق اصلي تعریف بھي قبل از استعمــال و پیش از تجربه مبــالغه سمجھی جا سکتي هے- صرف ایک شیشي ایکبار منگواکر استعمال کرنے سے یه امر ظاهر هو سکتا هے که آجکل جو بہت طرحکے ڈاکٹري کبیراجي تیل نکلے هیں اور جنکو بالعموم لوگ استعمال بھي کرتے هیں آیا یه یوناني روغن بیگم بہار امراض دماغي کے لیے بمقابله تمام مروج تیلونکے کہانتک مفید هے اور نازک اور شوقین بیگمات کے گیسوؤنکو نرم اور نازک بنانے اور دراز و خوشبودار اور خوبصورت کرنے اور سنوارنے میں کہانتک قدرت اور تاثیر خاص رکھتا هے - اکثر دماغي امراض کبھي غلبۂ برودت کیوجه سے اور کبھي شدت حرارت کے باعث اور کبھي کثرت مشاغل اور محنت کے سبب سے پیدا هو جاتے هیں' اسلیے اس روغن بیگم بہار میں زیاده تر اعتدال کي رعایت رکھي گئي هے تاکه هر ایک مزاج کے موافق هو مرطوب و مقوي دماغ هونیکے علاوه اسکے دلفریب تازه پھولوں کي خوشبو سے هر وقت دماغ معطر رهیگا' اسکي بو غسل کے بعد بھي ضائع نہیں هوگي - قیمت فی شیشی ایک روپیه محصول ڈاک ۵ آنه درجن ۱۰ روپیه ۸ آنه -

بٹیکا

بادشاه و بیگموں کے دائمي شباب کا اصلي باعث یوناني میڈیکل سائنس کي ایک نمایاں کامیابي یعنی -

بٹیکا ـــــ کے خواص بہت هیں' جن میں خاص خاص باتیں عمر کي زیادتي' جواني دائمي' اور جسم کي راحت هے' ایک گھنٹه کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبه کي آزمایش کي ضرورت هے -

راجا برهمن تیله اور پرمیشر انجن تیلا - اس دوا کو میں نے آبا و اجداد سے پایا جو شهنشاه مغلیه کے حکیم تھے - یه دوا فقط همکو معلوم هے اور کسي کو نہیں درخواست پر ترکیب استعمال بھیجي جائیگي -

" ونڈر مل دانتھو " کو بھي ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیه باره آنه -

سمک پلس اور الکٹریک دیگر پرست پانچ روپیه باه آنه محصول ڈاک ۹ آنه -

یوناني ٹوتھ پاؤڈر کا ساميل یعني سر کے درد کي دوا لکھنے پر مفت بھیجي جاتي هے - فوراً لکھیے -

حکیم مسیح الرحمن - یوناني میڈیکل هال - نمبر ۱۱۵/۱۱۴ مچھوا بازار اسٹریٹ - کلکته

Hakim Masihur Rahman
Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabasar Street
Calcutta.

پسند نہونے سے واپس

همارا من موهني ملوٹ هارمونیم سریلا فائده عام کے واسطے تین ماه تک نصف قیمت میں دي جاویگي یه ساگون کي لکڑي کي بني هے جس سے آواز بہت هي عمده اور بہت قرکر تک قائم رهنے والي هے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیه اور نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیه ڈبل ریڈ قیمت ۶۰ - ۷۰ و ۸۰ روپیه نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیه هے آرڈر کے همراه ۵ - روپیه پیشگي روانه کرنا چاهیئے -

کمرشیل هارمونیم فیکٹري نمبر ۱۰/۳ لوئر چیت پور روڈ کلکته -

Commercial Harmonium Factory
No 10 3 Lover Chitpur Road
Calcutta

انڈا فلوٹ هارمونیم

اسکے مقابله میں تمام هرمونیم بیکار هیں اسلے انڈین ایکزیبیشن سنه ۱۹۰۰ میں گولڈ میڈل حاصل کی هے - اسکے آگے زیاده تعریف کی کونسی ضرورت هے -

گارنٹي تین ۳ سال -

اکٹو سنگل سٹ ڈسي ٹوسي قیمت ۱۵ - ۱۷ - ۲۰ روپیه " ڈبل " - قیمت ۲۷ - ۳۰ - ۳۵ روپیه

هر درخواست کے ساتھه پانچ روپیه پیشگي آنا چاهیے -

A. P. Day and Go.
Budhoo Ostagar Lane,
Galcutta.

عـــــلاج بواسـیر

داخلي - خارجي - خوني وغیره کیسا هی هو' اسکے استعمال سے کلی آرام هوجاتا هے قیمت فی شیشي چار روپیه -

سفید داغ کا لا جواب علاج

بدن میں کیسا هی سفید داغ کیوں نهو اسکے استعمال سے بالکل آرام هوجاتا هے -

قیمت فی شیشي چار روپیه -

WhiteandGo. Tollygunge
Galcutta

استرہ کی ضرورت نہین

موئٹر و صاحب کا هیر ڈیلي ٹري لگا لیجے اور ایک منٹ میں بالوں کو صاف کرلیجیے فی شیشي چهه آنه تین شیشي ایک روپیه -

پھـــول رانی

نہایت خوشبودار روغن پھول هے اسکے استعمال سے دل و دماغ تازه رهتا هے اسطرحکا روغن ابتک کسي نے ایجاد نہیں کیا -

قیمت فی شیشی باره آنــه ایک درجن سات روپیه آٹھه آنــه -

Muithra & Go 1-1 Tarah Chatterjee Iane,
Galcutta.

اصلی مکر دهج

جوکه خاص طــلا سے بنایا گیا هے

یه دوا خون کو صاف کرتا هے بدن کو قوت بخشتا هے' ناتوانوں کو توانا کردیتا هے -

مرد و عورت دونوں کے استعمــال کے لایق هے - قیمت نمبر ۱ ایک توله پچاس روپیه نمبر ۲ " " بتتیس ۳۲ روپیه

¼ اسے کم درخواست نہیں آنا چاهے -

Imperial Depet.
60 Sujopal Mulluk Lane
Bow Bazar Galcutta

سنکاری فلوٹ

بهترین اور سریلي آواز کی هارمونیم سنگل ریڈ C سے C تک یا F سے F تک قیمت ۱۵ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۵ روپیه

ڈبل ریڈ قیمت ۲۲ - ۲۷ - ۳۲ روپیه

اسکے ماسوا هر قسم اور هر صفت کا هرمونیم همارے یہاں موجود هے -

هر فرمایش کے ساتھه ۵ روپیه بطور پیشگی آنا چاهیے -

R. L. Day.
34/1 Harkata Lane,
Calcutta.

مفت ! مفت !!

دابي صاحب ڈاکٹــر کے - سي - داس صاحب تصنیف کرده نوجوانوں کا رهنمــا و صحت جسمانی و زندگانی کا بیمه کتــاب قانون عیاشی - مفت روانه هوگا -

Swasthy as at harmacy
30/2 Harrison Road
Calcutta.

حکمت بالغہ ! حکمت بالغہ !

مولوي محمد مکرم صاحب عباسي چریاکوٹي نے ایک نہایت مفید سلسلہ جدید تصنیفات و تالیفات کا قائم کیا ہے - مولوي صاحب کا مقصود یہ ہے کہ قران مجید کے کلام الہي ہونے کے متعلق آجتک جس قدر دلائل قائم کیے گئے ہیں اُن سب کو ایک جگہہ مرتب و مدون کردیا جائے - اس سلسلہ کي ایک کتاب موسوم بہ حکمۃ بالغہ تین جلدوں میں چھپ کر تیار ہو چکي ہے -

پہلي جلد کے چار حصے ہیں - پہلے حصے میں قران مجید کي پوري تاریخ ہے جو اتقان في علوم القران علامۃ سیوطي کے ایک بڑے حصہ کا خلاصہ ہے - دوسرے حصہ میں تواتر قرآن کي بحث ہے ' اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ قرآن مجید جو آنحضرت صلعم پر نازل ہوا تھا ' وہ بغیر کسي تحریف یا کمي بیشي کے ویسا ہي موجود ہے ' جیسا کہ نزول کے وقت تھا ' اور یہ مسئلہ کل فرقہاے اسلامي کا مسلمہ ہے - تیسرے حصہ میں قرآن کے اسماء و صفات کے نہایت مبسوط مباحث ہیں - جن میں ضمنا بہت سے علمي مضامین پر معرکۃ الارا بحثیں ہیں - چوتھے حصے سے اصل کتاب شروع ہوتي ہے - اس میں چند مقدمات اور قرآن مجید کي ایک سو پیشین گوئیاں ہیں جو پوري ہوچکي ہیں - پیشین گوئیوں کے ضمن میں علم کلام کے بہت سے مسائل حل کئے گئے ہیں ' اور فلسفۂ جدیدہ جو نئے اعتراضات قرآن مجید اور اسلام پر کرتا ہے ان پر تفصیلي بحث کی گئي ہے -

دوسري جلد ایک مقدمہ اور دو بابوں پر مشتمل ہے - مقدمہ میں نبوت کي مکمل اور نہایت محققانہ تعریف کي گئي ہے - آنحضرت صلعم کي نبوت سے بحث کرتے ہوے آیۃ خاتم النبیین کي عالمانہ تفسیر کي ہے - پہلے باب میں رسول عربي صلعم کي ان معرکۃ الارا پیشین گوئیوں کو مرتب کیا ہے ' جو کتب احادیث کي تدوین کے بعد پوري ہوئي ہیں ' اور اب تک پوري ہوتي جاتي ہیں - دوسرے باب میں ان پیشین گوئیوں کو لکھا ہے ' جو تدوین کتب احادیث سے پہلے ہوچکي ہیں - اس باب سے آنحضرت صلعم کي صداقت پوري طور سے ثابت ہوتي ہے -

تیسري جلد - اس جلد میں فاضل مصنف نے عقل و نقل اور علماے یورپ کے مستند اقوال سے ثابت کیا ہے کہ آنحضرت صلعم امي تھے ' اور آپ کو لکھنا پڑھنا کچھہ نہیں آتا تھا - قرآن مجید کے کلام الہي ہونے کي نو عقلي دلیلیں لکھي ہیں - یہ عظیم الشان کتاب ایسے پر آشوب زمانہ میں جب کہ ہر طرف سے مذہب اسلام پر نکتہ چیني ہورہي ہے ' ایک عمدہ ہادي اور رہبر کا کام دیگي - عبارت نہایت سلیس اور دل چسپ ہے ' اور زبان اردو میں اس کتاب سے ایک بہت قابل قدر اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر سہ جلد (١٠٦۴) لکھائي چھپائی و کاغذ عمدہ ہے - قیمت ٥ روپیہ *

نعمت عظمیٰ ! نعمت عظمیٰ !

امام عبد الوہاب شعراني کا نام نامي ہمیشہ اسلامي دنیا میں مشہور رہا ہے - آپ دسویں صدي ہجری کے مشہور ولي ہیں - لواقح الانوار صوفیاے کرام کا ایک مشہور تذکرہ آپ کي تصنیف ہے - اس تذکرہ میں اولیاء - فقراء اور مجاذیب کے احوال و اقوال اس طرح پر کانٹ چھانٹ کے جمع کئے ہیں کہ ان کے مطالعہ سے اصلاح حال ہو اور عادات و اخلاق درست ہوں اور صوفیاے کرام کے بارے میں انسان سوء ظن سے محفوظ رہے - یہ لا جواب کتاب عربي زبان میں تھي - ہمارے محترم دوست مولوي سید عبدالغني صاحب وارثي نے جو اعلی درجہ کے ادیب ہیں اور علم تصوف سے خاص طور سے دل چسپي رکھتے ہیں اس کتاب کا ترجمہ نعمت عظمیٰ کے نام سے کیا ہے -- اس کے چھپنے سے اردو زبان میں ایک قیمتي اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر دو جلد (٧٢٦) خوشخط کاغذ اعلی قیمت ٥ روپیہ *

مشاهیر الاسلام ! مشاهیر الاسلام ! !

یعنے اردو ترجمہ وفیات الاعیان مترجمہ مولوي عبد الغفور خان صاحب رامپوري ' جس میں پہلي صدي ہجري کے اواسط ایام سے ساتویں صدي ہجري کے خاتمہ تک دنیاے اسلام کے بڑے بڑے علماء فقہا قضاۃ شعراء متکلمین نحویین لغویین منجمین مہندسین مورخین محدثین زہاد عباد امراء فقراء حکماء اطبا سلاطین مجتہدین و صناع و مغنیین وغیرہ ہر قسم کے اکابر و اہل کمال کا مبسوط و مفصل تذکرہ -

[illegible] اقوال (موسیودي سلان) [illegible]

- اہل اسلام کي تاریخ معاشرتي و علمي کي [illegible]

- اہل علم ہمیشہ سے بہت ہي قدر کي نگاہوں سے دیکھتے - [illegible]

یہ کتاب اصل عربي سے ترجمہ کي گئي ہے لیکن مترجم صاحب ممدوح نے ترجمہ کرتے وقت اس کے اس انگریزي ترجمہ کو بھي پیش نظر رکھا ہے ' جسے موسیودي سیلن نے سنہ ١٨۴٢ع میں شائع کیا تھا - سواے اس کے اصل کتاب پر تاریخ ' تراجم ' جغرافیہ لغت ' انساب اور دیگر مسائل دیني کے متعلق کثیر التعداد حواشي اضافہ کئے ہیں - اس تقریب سے اس میں کئي ہزار اماکن و بقاع اور قبائل و رجال کا تذکرہ بھي شامل ہوگیا ہے - علاوہ بریں فاضل مترجم نے انگریزي مترجم موسیودي سیلن کے وہ قیمتي نوٹ بھي اردو ترجمہ میں ضم کردے ہیں جن کي وجہ سے کتاب اصل عربي سے بھي زیادہ مفید ہوگئي ہے - موسیودي سیلن نے اپنے انگریزي ترجمہ میں تین نہایت کارآمد اور مفید دیباچے لکھے ہیں مشاهیر الاسلام کي پہلي جلد کي ابتدا میں ان کا اردو ترجمہ بھي شریک کردیا گیا ہے - اس کتاب کي دو جلدیں نہایت اہتمام کے ساتھہ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپوائي گئي ہیں ' باقي زیر طبع ہیں - قیمت ہر دو جلد ٥ روپیہ -

(۴) مآثر الکرام یعنے حسان الہند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کا مشہور تذکرہ مشتمل برحالات صوفیاے کرام و علماے عظام - صفحات ٣٣٨ مطبوعہ مطبع مفید عام آگرہ خوشخط قیمت ٢ روپیہ -

تمدن ہند ! تمدن ہند ! !

یعنے شمس العلما مولانا سید علي بلگرامي مرحوم کي مشہور کتاب جس کا غلغلہ چار سال سے کل ہندوستان میں گونج رہا تھا آخرکار چھپکر تیار ہوگئي ہے - علاوہ معنوي خوبیوں کے لکھائي چھپائي خط ' کاغذ ' تصاویر ' جلد مثل تمدن عرب کے قیمت ...... (٥٠) روپیہ -

(٥) صنمخانۂ عشق - یعني حضرت امیر مینائي کا مشہور دیوان بار سوم چھپکر تیار ہوگیا ہے - قیمت ٢ روپیہ ٨ آنہ -

(٦) قرآن السعدین یعني تذکیر و تانیث کے متعلق ایک نہایت مفید رسالہ جس میں کئي ہزار الفاظ کي تذکیر و تانیث بتائي گئي ہے ' قیمت ایک روپیہ آٹھہ آنہ -

(٧) فہرست کتب خانہ آصفیہ - جس میں کئي ہزار کتب قلمیہ و مطبوعہ اور نیز مصنفین کا نام درج ہے - جو حضرات کتب خانہ جمع کرنا چاہیں اُن کو یہ فہرست چراغ ہدایت کا کام دے گي - صفحات (٥٠٠) قیمت ٢ روپیہ -

(٨) تمدن عرب - قیمت سابق ٥٠ روپیہ قیمت حال ٣٠ روپیہ (٩) فغان ایران - مارگن شوسٹر کي مشہور کتاب کا ترجمہ صفحات ۴٩٢ مع ٢١ عدد تصاویر عکسي عمدہ جلد اعلی - قیمت ٥ روپیہ -

(١٠) قواعد العروض - مولانا غلام حسین قدر بلگرامي کي مشہور کتاب - عربي فارسي میں بھي اس فن کي ایسي جامع کوئي کتاب نہیں ہے - صفحات ۴٧۴ قیمت سابق ۴ روپیہ - حال ٢ روپیہ -

(١١) - میڈیکل جیورس پروڈنس - مولانا سید علي بلگرامي مرحوم کي مشہور کتاب قیمت سابق ٦ روپیہ قیمت حال ٢ روپیہ -

(١٢) علم اصول قانون - یعنے سرڈبلیو - ایم ریٹنگن کي کتاب کا ترجمہ صفحات (٨٠٨) قیمت ٨ روپیہ -

(١٣) تحقیق الجہاد - مصنفۂ نواب اعظم یارجنگ مولوي چراغ الدین حصہ دوم - مسئلہ جہاد کے متعلق کل دنیا میں اپنا نظیر نہیں رکھتي - صفحات ۴١٢ - قیمت ٣ روپیہ -

(١۴) شرح دیوان غالب اردو - تصنیف مولوي علی حیدر صاحب طبا طبائي صفحات ٣۴٨ قیمت ٢ روپیہ -

(١٥) داستان ترکتازان ہند - کل سلاطین دہلي کي ایک جامع و مفصل تاریخ ٥ جلد صفحات ٢٦٥٦ قیمت سابق ٢٠ روپیہ قیمت حال ٦ روپیہ -

(١٦) معرکہ مذہب و سائنس - ڈریپر کی مشہور عالم کتاب مترجمہ مولوی ظفر علي خان صاحب بی - اے - قیمت ۴ روپیہ -

(١٧) مآثر الکرام - مشتمل برحالات صوفیاے کرام تصنیف میر غلام علي آزاد بلگرامی - قیمت ٢ روپیہ -

(١٨) تیسیر القاري ترجمہ صحیح بخاری اردو - حامل المتن صفحات (٣٧٥٠) نہایت خوشخط کاغذ اعلی قیمت ۴٠ روپیہ -

نوٹ ــــ ایک روپیہ فی جلد کے حساب سے ہر کتاب کی جلد ہمارے پاس تیار ہوسکتي ہے - جس پر کتاب کا اور مالک کا نام منقش ہوگا -

المشتہر عبد اللہ خان بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

سوانح احمدی یا تاریخ عجیبه

یه کتاب حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوي اور حضرت مولانا مولوي محمد اسمعیل صاحب شهید کے حالات هین ہے - اپ آمي تہے باطني تعلیم شغل بررخ - اور بیعت کا ذکر دیباچه کے بعد دیا گیا ہے - پهرحضرت رسول کریم صلعم کي زیارت جسمي - اور ترجمه بزرگان هر چهار سلسله مروجه هند کا بیان ہے - صدها عجیب وغریب مضامین هین جسمیں سے چلد کا ذکر ذیل مین کیا جاتا ہے آپکے گهوڑیکي چوري کي گهاس نه کهانا - انگریزي جنرل کا عین موقعه جنگ پر اپکا لشکر مین لے انا - حضوري قلب کي نماز کي تعلیم - صوفي کي خیال مخالفونکا افسے مین مبتلا هونا - سکهونسے جهاد اورکمي لڑائیان - ایک رسالدار کا قتل کے ارادے سے انا اور بیعت هو جانا - شیعونکي شکست - ایک هندو سیٹهه کا خواب هولناک دیکهکر اپسے بیعت هونا - ایک انگریز کي دعوت - ایک شیعه کا حضرت سرورکا ئنایت کے حکم سے اپکے هاتهه پر بیعت کرنا - حج کي تیاري اور غیبي آونٹونکا مدد پهونچانا باوجود آمي هونیکے ایک پادري کو اقلیدس کي مسایل دقیقه کا حل کردینا سمندر کے کهاري پاني کا شیرین هوجانا سلوک اور تصوف کے نکات عجیبه وغیره حجم ۲۲۴ صفحه قیمت دو روپیه علاوه محصول -

دیار حبیب (صلعـــم) کے فوتـــو

گذشته سفر حج میں میں اپنے همراه مدینه منوره اور مکه معظمه سے بعض نهایت عمده اور دلفریب فوٹو لایا هوں - جن میں بعض تیار هوگئے تین اور بعض تیار هو رهے هیں - مکانوں کو سجانے کے لئے بیهوده اور مخرب خلاق تصاویر کي بجاے یه فوٹو چوکهٹوں میں جڑوا کر دیواروں سے لگائیں تو علاوه خوبصورتي اور زینت کے خیر وبرکت کا باعث هونگے - قیمت في فوٹو صرف تین آنه - سارے یعنے دس عدد فوٹو جو تیار هیں اکٹهے منگانے کي صورت میں ایک روپیه آٹهه آنه علاوه خرچ ڈاک - یه فوٹو نهایت اعلی درجه کے آرٹ پیپر پر ولایتي طرز پر بنوائے گئے هیں - بمبئي وغیره کے بازاروں میں مدینه منوره اور مکه معظمه کے جو فوٹو بکتے هیں - وه هاتهه کے بنے هوئے هوتے هیں - اب تک فوٹو کي تصاویر ان مقدس مقامات کي کوئي شخص تیار نهیں کرسکا - کیونکه بدوي قبائل اور خدام حرمین شرفین فوٹو لینے والوں و مرتکي سمجهکر انکا خاتمه کردیتے هیں - ایک ترک فوٹو گرافر نے وهاں بہت رسوخ حاصل کرکے یه فوٹو لئے - (۱) کعبة الله - بیت الله شریف کا فوٹو سیاه ریشمي غلاف اور اسپر سنهري حروف جو فوٹو میں بڑي اچهي طرح پڑهے جاسکتے هیں (۲) مدینه منوره کا نظاره (۳) مکه معظمه میں نماز جمعه دلچسپ نظاره اور هجوم خلایق (۴) میدان منا مین حاجیوں کے کمپ اور مسجد حنیف کا سین (۵) شیطان کو کنکر مارنے کا نظاره (۶) میدان عرفات میں لوگوں کے خیمے اور قاضي صاحب کا جبل رحمت پر خطبه پڑهنا (۷) جنت المعلی واقعه مکه معظمه جسمیں حضرت خدیجه حرم رسول کریم صلعم اور حضرت آمنه والده حضور سرور کائنات کے مزارات بهي هیں (۸) جنت البقیع جسمیں اهل بیت وامهات المومنین و بنات النبي صلعم حضرت عثمان علي رضي الله عنه شهداے بقیع کے مزارات هیں (۹) کعبة الله کے گرد حاجیوں کا طواف کرنا (۱۰) کوه صفا ومروه اور وهاں جو الم زباني کي آیت منقش ہے فوٹو میں حرف پڑهي جاتي ہے -

دیگر کتـــابیں

(۱) مذاق العارفین ترجمه اردو احیا العلوم مولفه حضرت امام غزالي قیمت ۹ روپیه - تصوف کي نهایت نایاب اور بے نظیر کتاب [۲] هشت بهشت مجموعه حالات و ملفوظات خواجگان چشت اهل بهشت اردو قیمت ۲ روپیه ۸ آنه - [۳] رموز الاطبا علم طب کے بے نظیر کتاب موجوده حکماے هند کے بانصویر حالات و مجربات ایک هزار صفحه مجلد قیمت ۴ روپیه [۴] نفحات الانس اردو حالات اولیاے کرام مولفه حضرت مولانا جامي رح قیمت ۳ روپیه -

(۵) مشاهیر اسلام چالیس صوفیاے کرام کے حالات زندگي دو هزار صفحه کي کتابیں اصل قیمت معه رعایتي ۲۰ روپیه ۸ آنه ہے - (۷) مکتوبات و حالات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني پندره سو صفحے ڈمئي کاغذ بڑا سایز ترجمه اردو قیمت ۶ روپیه ۱۲ آنه

منیجر رساله صوفی پنڈي بهاؤ الدین
ضلع گجرات پنجاب

واٹر بری کا تیار کیا هوا خوشگوار مچهلی کا تیل

ترکیب سے تیار کیا هوا مزه دار مچهلي کا تیل

ڈهیلے اور کمزور رگ و پٹهه کو طاقتور بنانے اور پهیپڑا کي بیماري اور کهانسي و زکام سے خراب هونے والے جسم کو درست کرنے کے لئے "کاڈ لیور وائل کمپاؤنڈ" یعنے همارے یهاں کے تیار کیے هوئے مچهلي کے تیل سے بڑهکر کوئي دسري دوا نهیں ہے -

ایک بڑي خرابي مچهلي کے تیلوں میں یه ہے که اس سے اکثر لوگوں کو متلي پیدا هوتی ہے اور کبهي کم مقدار کا ایک خوراک بهي کهانا ناممکن هو جاتا ہے

واٹر بري کی کمپاونڈ یعنے مرکب دوا جسکے بنانے کا طریقه یه ہے که نروئے ملک کي "کاڈ" مچهلی سے تیل نکالکر خاص ترکیب سے اسکے مزه اور بو کو دور کرکے اسکو "مالٹ ایکسٹراکٹ" و "هائپو فسپهائٹس" و "گلیسرن" و "اورمٹکس" (خوشبو دار چیزیں) اور پهیکے "کریوسوٹ" اور "گوئیا کول") کے ساتهه ملانے سے یهه مشکل حل هو جاتی ہے - کیونکه "کاڈ لیور وائل" کو اس ترکیب سے بنانے کے سبب سے نه صرف اوسکی بدمزگی دور هوگئی ہے بلکه وه مزه دار هوگیا ہے اور اس سے پهرتي اور بشاشي هوتي ہے مگر یه مرکب دوا "کاڈ لیور وائل" کے عمده فائده کو نهیں روکتي ہے - اسکو بهت عمده طور سے بنایا گیا ہے - اور اسکو جاننے والے اور استعمال کرنیوالے لوگ خوب پسند کرتے هیں - اگر تمهارا جسم شکسته اور رگ و پٹهے کمزور هو جائیں جنکا درست کرنا تمهارے لئے ضروري هو - اور اگر تمهاري طاقت زائل هو رہے اور تمکو بهت دنوں سے شدت کي کهانسي هوگئي هو اور سخت زکام هوگیا هو جس سے تمهارے جسم کي طاقت اور اعضاے رئیسه کی قوت نقصان هوجانے کا ڈر ہے - ان حالتوں میں اگر تم پهر قوت حاصل کرنے چاهتے هو تو ضرور واٹر بري کا مرکب "کاڈ لیور وائل" استعمال کرو - اور یهه ان تمام دواؤں سے جنکو هم اپنے خریداروں کے سامنے پیش کرسکتے هیں کهیں بهتر ہے - یه دوا هر طرح سے بهت هی اچهي ہے - یه دوا پاني و دودهه وغیره کے ساتهه گهلجاتي ہے اور خوش مزه هونیکے سبب لڑکے اور عورتیں اسکو بهت پسند کرتے هیں - نسخه کو بوتل پر لکهه دیا گیا ہے - قیمت بڑي بوتل تین روپیه اور چهوٹي بوتل ڈیڑهه روپیه -

"واٹر بري" کا نام یاد رکهیے

یهه سب دوا نیچے لکهے هوے پته پر ملتی ہے :-

ایم - اس . عبد الغنی کولوٹوله اسٹریٹ کلکته

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست خلاصہ ہوگا ' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں ہرج اور نقصان نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے -

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ دو دوائیں ہمیشہ اپنے پاس رکھیں

درد سر ریاح کی دوا

جب کبھی آپکو درد سرکی تکلیف ہو یا ریاح کے درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں آپکے پہاڑ ایسے درد کو پانی کردیگی -

قیمت بارہ ٹکیولکی ایک شیشی ۶ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ -

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں ' اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا - مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کاٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے ' اور عالم متمدن نمود کے ساتھ فائدے کا بھی جویاں ہے - بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے - اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے ' بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے ' اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے - درد سر ' نزلہ ' چکر ' اور دماغی کمزوریوں کے لیے ازبس مفید ہے - اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے
قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں ' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر ' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تا کہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں ' اور ہم

دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں ' اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے - نیز اسکی سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھ پیر ٹوٹتے ہوں ' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر و پرو پرائٹر
ایچ - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[6]

جام جہاں نما

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نہ ہوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے کہ اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بھرکی کسی ایک زبانمیں دکھلا دو تو

ایک ہزار روپیہ نقد انعام

ایسی کارآمد ایسی دلفریب ایسی فیض بخش کتاب لاکھہ روپے کو بھی سستی ہے - یہ کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کرلئے - اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھہ لیجیے - دنیا کے تمام سربستہ راز حاصل کرلیجیے صرف اس کتاب کی موجودگی میں گویا ایک بڑی بھاری لائبریری (کتبخانہ) کو مول لے لیا -

— * —

ہر مذہب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانہ تمام زمانہ کی ضروریات کا نایاب مجموعہ

— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم ہئیت - علم بیان - علم عروض - علم کیمیا - علم برق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامہ - خواب نامہ - گیان سرود - قیافہ شناسی اہل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ ہر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے کہ مطالعہ کرتے ہی دلمیں سرور آنکھونمیں نور پیدا ہو بصارت کی آنکھیں وا ہوں - دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشہور آدمی انکے عہد بعہد کے حالات سوانحعمری و تاریخ - دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے - ہر موسم کیلیے تندرستی کے اصول - عجائبات عالم سفر حج مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کی فہرست ' انکی قیمتیں ' مقام اشاعت وغیرہ - بہی کھاتہ کے قواعد - طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازی - طب انسانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج ہاتھی ' شتر ' گائے بھینس ' گھوڑا ' گدھا بھیڑ ' بکری ' کتا وغیرہ جانورونکی تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکی دوا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوہر (جن سے ہر شخص کو عموماً کام پڑتا ہے) ضابطہ دیوانی فوجداری ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹری اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالک کی بولی ہر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اردو کے بالمقابل لکھی ہیں آج ہی وہاں جاکر روزگار کرلو اور ہر ایک ملک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفر کے متعلق ایسی معلومات آجتک کہیں دیکھی نہ سنی ہونگی اول ہندوستان کا بیان ہے ہندوستان کے شہرونکے مکمل حالات وہاں کی تجارت سیر گاہیں دلچسپ حالات ہر ایک جگہ کا کرایہ ریلوے یکہ بگھی جہاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے ہیں اسکے بعد ملک برہما کا سفر اور اس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان (روبی واقع ملک برہما) کے تحقیق شدہ حالات وہاں سے جواہرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تھوڑے ہی دنوں میں لاکھہ پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر پیرایہ میں قلمبند کی ہیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفر کا بالتشریح بیان ملک انگلینڈ - فرانس - امریکہ - روم - مصر - افریقہ - جاپان - آسٹریلیا - ہر ایک علاقہ کے بالتفسیر حالات وہانکی درسگاہیں دکھانی نقلیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جہاز کے سفر کا مجمل احوال کرایہ وغیرہ سب کچھہ بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعہ دنیا کا خاتمہ) طرز تحریر ایسی دلاویز کہ پڑھتے ہوے طبیعت باغ باغ ہو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیہ - ۸ - آنہ محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

تصویر دار گھڑی

گارنٹی ۵ سال قیمت صرف چھہ روپے

ولایت والوں نے بھی کمال کردکھایا ہے اس عجائب گھڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی ہوئی ہے - جو ہر وقت ٹکٹکی لگائے ٹکہہ منکاتی رہتی ہے ' جسکو دیکھکر طبیعت خوش ہو جاتی ہے - ڈائل چینی کا ' پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - وقت بہت ٹھیک دیتی ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستی چھین نہ لیں تو ہمارا ذمہ ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھہ روپیہ -

آٹھہ روزہ واچ

گارنٹی ۸ سال قیمت ۶ چھہ روپیہ

اس گھڑی کو آٹھہ روز میں صرف ایک مرتبہ چابی دیجاتی ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار ہیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتی ہے کہ کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے ہیں - برسوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - قیمت صرف چھہ روپے - زنجیر سنہری نہایت خوبصورت اور بکس ہمراہ مفت -

چاندی کی آٹھہ روزہ واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کی آٹھہ روزہ واچ - جو کلائی پر بند ہسکتی ہے مع تسمہ چرمی قیمت سات روپے

بجلی کے لیمپ

یہ نو ایجاد اور ہر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابھی ولایت سے بنکر ہمارے یہاں آئی ہیں - نہ دیا سلائی کی ضرورت اور نہ تیل بتی کی - ایک لمپ لاکر اپنی جیب میں یا سرہانے رکھلو جسوقت ضرورت ہو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ہے ۔ رات کیوقت کسی جگہ اندھیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر ہو فوراً لیمپ روشن کرکے خطرے سے بچ سکتے ہو - یا رات کو سوتے ہوے ایکدم کسیوجہ سے اٹھنا پڑے تو سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفہ ہے - منگوا کر دیکھیں تب خوبی معلوم ہوگی ۔

قیمت ۱ معہ محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کی روشنی ہوتی ہے ۳ روپیہ ۸ آنہ -

ضروری اطلاع — علاوہ انکے ہمارے یہاں سے ہر قسم کی گھڑیاں ' کلاک اور گھڑیونکی زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنما مل سکتی ہیں ۔ اپنا پتہ صاف اور خوشخط لکھیں اکٹھا مال منگوانے والوں کو خاص رعایت کی جاویگی - جلد منگوا لیجیے -

منیجر گپتا اینڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقام توہانہ - ایس - پی - ریلوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

نمبر ۱۱ | کلکتہ: چہار شنبہ ۱۷ شوال ۱۳۳۲ هجری
Calcutta : Wednesday September 9. 1914. | جلد ۵

تار کا پتہ ۔ ادرشہ

نواب ڈھاکہ کی سرپرستی میں

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں نٹل کٹنگ (یعنی سپاری تراش) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں جوہ باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسی مشین دیگی جسمیں گنجی تیار ہوگی جس سے روزانہ ۲۵روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - آپکا روا نہ کیا اور اسی دن روپیے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں

—:*:—

انریبل نواب سید نواب علی چودھری (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے اُن چیزونکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

مس کشم کماری دیوی - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

---

نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کو میں جانتا ہوں - یہ کمپنی اس وجہ سے قائم ہوئی ہے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپنی نہایت اچھی کام کرتی ہے اور موزہ وغیرہ خوب بنواتی ہے - اسکے ماسوائے کم قیمتی مشین منگا کر ہر شخص کو مفید ہونے کا موقع دیتی ہے - میں ضرورت سمجھتا ہوں کہ عوام اسکی مدد کریں -

---

انریبل جسٹس سید شرف الدین - جج ہائیکورٹ کلکتہ

میں نے ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی بنائی ہوئی چیزونکو استعمال کیا اور پائیدار پایا - دیکھنے میں بھی خوبصورت ہے - میں امید کرتا ہوں کہ بہت جلد اس کمپنی کی سرپرستی ایسے لوگ کرینگے جسے انکے کام میں وسعت ہو -

---

ہز اکسیلنسی لارڈ کارمائیکل گورنر بنگال کا حسن قبول

آنکے پرائیوٹ سکریٹری کے زبانی

آپنے اپنی ساخت کی چیزیں جو حضور گورنر اور انکی بیگم کے لیے بھیجا ہے وہ پہونچا - ہز اکسیلنسی اور حضور عالیہ آپکے کام سے بہت خوش ہیں اور مجھکو آپکا شکریہ ادا کرنے کہا ہے -

ترجمہ — سرل [illegible] -

نوٹ — پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگا

ادرشہ نیٹنگ کمپنی ۲۶ [illegible]

مدیر مسئول و رئیس قلم تحریر
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی
مقام اشاعت
۱۴ - مکلوڈ اسٹریٹ
کلکته
ٹیلی فون نمبر ۶۴۸
سالانه - ۱۲ - روپیه
ششماہی - ۶ - ۱۲ - آنه

الهلال

Tel. Address :—"Alhilal," Calcutta.
Telephone No. 648.

AL-HILAL.

Proprietor & Chief Editor :
Abul Kalam Azad,
14, McLeod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 12
Half-yearly „ Rs. 6-12

نمبر ۱۱ — کلکته : چهار شنبه ۱۷ - شوال ۱۳۳۲ هجري — جلد ۵
Calcutta : Wednesday, September, .9 1914.

الاسبوع

انتظار کي رات کب کی ختم هوچکی هے مگر صبح نتائج کا انتظار کرنے والے ابتک کروٹیں بدل رهے هیں - حوادث و سوانح کا آفتاب کب کا طلوع هوچکا هے مگر منتظرین طلوع ابتک ٹکٹکي لگاے هوے هیں - پهر یه کب اٹھینگے ؟ کیا اس وقت جب اس صبح کی دو پهر پهیل جائیگی اور سورج سر پر پهنچکر نظروں کو خیره کردیگا ؟ فسینغضون الیک رؤسهم ‘ و یقولون متی هو ؟ قل "عسی ان یکون قریبا"

فرانس کے میدان جنگ کی سب سے قیمتي امید یعني روس کو بالا خر مشرقی پروشیا میں شکستیں ملنی شروع هوگئیں اور ایسي شکستیں جنکو خود روس "شکست" کے لفظ سے تعبیر کرتا هے ! چنانچه جو خبریں ۲ سپٹمبر کو لندن سے آئي هیں وه روسي اسٹاف کا یه اعلان نقل کرتي هیں که "پروشیا میں جرمن کمک پهنچ گئي اور اُس نے روسي فوج کو تهه و بالا کردیا"

کیا اب روس برلن نهین پهنچیگا حالانکه کمبخت جرمنی پیرس سے ۲۵ میل کے فاصلے پر محاصرہ کی طیاریاں کررها هے ؟

اسٹریا کی شکستیں اگر ویسی هی هیں جیسي بیان کي گئي هیں تو فی الحقیقت اسکے طرف سے بالکل نا امید هونا چاهیے - روسي پیش قدمی گلیشیا میں برابر بڑھتي جاتی هے - بخت نصر کے بعد (جسنے بنی اسرائیل کو یروشلیم میں گرفتار کیا تها) آج تاریخ نے دوسرا نام زار روس کا درج کیا هے‘ جس نے لیمبرگ میں ۷۰۰۰۰ هزار زنده اسٹرین گرفتار کر لیے هیں !

بحر شمال میں گو ابتک منتظره معرکه نهیں هوا لیکن هیلی گولینڈ میں ایک معرکے کے گرم هونے اور انگریزي فتح کی خبروں نے بحري توجه پیدا کرادي هے - یه مقابله محض تیسرے درجه کے کروزرون کا مقابله تها - اسکے بعد بهی کبهی کسی جرمن جهاز کے ڈوبنے اور کبهی کسی انگریزي جهاز کے ڈوبنے کي خبریں آتی رهي هیں -

جاپان کے متعلق بالکل سناٹا هے بجز اس اعلان کے که کیا چو کے ساٹ جزیروں پر قبضه کرلیا گیا -

روس ‘ فرانس ‘ اور انگلستان نے آپس میں معاهده کر لیا هے که هم میں سے کوئی تنها طاقت جرمني سے صلح کر لینے کي مجاز نهوگي - شاید اسکی ضرورت اسلیے پیش آئی هے که جرمنی کے پیرس پر پهنچ جانے نے فرانس کے مضطر به صلح هونے کا خدشه پیدا کر دیا هے -

مسٹر ایسکویتھ نے ۴ ستمبر کو گلڈ هال میں موجوده حالات پر ایک مبسوط تقریر کی اور کها که انگلستان بلجیم کی حمایت کے لیے اٹھه کهڑا نهوتا تو یه ذلت کي انتها تهی - انهوں نے جرمنی کے مفتوحه ممالک پر جزیه لگانے اور لوین کی آتشزدگی کے طرف اشاره کرتے هوے کها : "قانون پر قوت اور آزادی پر بهیمیت کی حکومت دیکهنے سے پہلے میں اپنے ملک کو صفحۂ تاریخ سے محو هوتا دیکهنا زیاده پسند کرتا هوں"

یهه بڑي موثر اور عمده بات هے جو انهوں نے کهی مگر واقعه یهی هے که جرمني سے باهر بهی هر جگهه حکومت قوت هی کی هے نه که قانون کی - انگلستان کو قوت هے اور وه جرمني کے "وحشیانه" عمال پر معترض هے - ترکی کو قوت نه تهی - وه طرابلس میں اٹلی کے لیے کچهه نه کرسکی -

پچهلے جرمن اور متحده افواج کے معرکوں کے متعلق اب زیاده طولانی تار آ رهے هیں ‘ لیکن سب کا خلاصه یهی هے که جرمنی با وجود فوجي ناقابلیت و نالائقي کے هر معرکے میں کامیاب هوئی اور متحده افواج باوجود انتها درجه و فوجي فضائل اور عسکري مناقب میں کامیاب هونے کے بالاخر ناکام رهی !

خیر‘ عالم جسم و ماده کے علاوه ایک اقلیم روح و معني بهي هے - کیا هوا اگر دشمن زمین کے ٹکروں اور اینٹ چونے کے بنائے هوئے قلعوں کے لینے میں کامیاب هوگیا ؟ اخلاق و جذبات کی سر زمین مقدس میں تو اسے ایک انچ جگهه بهی نه ملسکي حالانکه متحده افواج نے بلجیم کی محدود سر زمین کی جگهه ایک پوري اقلیم محاسن و مناقب فتح کرلي هے !

جرمني اگر بڑھتي بهي هے تو بالکل بیهوده طور پر‘ لیکن متحده افواج هٹتي بهي هیں تو شاندار طریقه سے‘ یادگار سرد طبعي کے ساتهه‘ بغیر کسي معقول نقصان کے - پهر جو لوگ محض زمین ناپنے کا فیته لیے هوئے افسوس کر رهے هیں‘ کیا انکے پاس جنگی مصالح‘ فوجي فضائل‘ اور اخلاقی فتحمندیوں کي پیمایش کے لیے کوئی آله نهیں ؟

نقشہ یورپ جنگ سے پہلے

جنگ بست روزہ کے بعد

(طلوع نتائج)

سورج جب اچھي طرح بلند هوجاتا ہے تو اسکي روشني تنگ اور نشيبي گوشون تک پہنچ جاتی ہے' مگر صبح کو روشني کے نظارے کے لیے میدان چاهيے -

جنگ یورپ کے نتائج کی صبح شروع هوئی مگر میدان سے باهر نظر نہ آئی - بہت کم آنکھیں جاگتی تھیں جو سفیدی کے ڈوروں کو دیکھہ سکیں ' لیکن اب اچھی طرح روشنی پھیل گئی ہے اور آفتاب اسقدر بلند هوچکا ہے کہ اس سے انکار ممکن نہیں - مگر :

و غرتکم الامانی حتی جاء امر الله (۵۷ : ۳۲) افسوس کہ بیجا امیدوں نے تمھیں دھوکے میں رکھا ' یہانتک کہ امر الہی آ پہونچا !

بهر حال اب موسم اچھی طرح بدل چکا ہے' اور خود "هندوستان کا انگریزي پریس میدان جنگ کے متعلق علانیہ اُن رایوں کے اظہار پر مجبور هوگیا ہے جو سرکاري محکمۂ خبر رسانی کی تفسیرات و تاویلات سے بالکل مختلف هیں -

مقامی مشاق تاویل و توجیهہ معاصر (اسٹیٹسمین) ۷ - کے لیڈنگ ارٹیکل میں اعتراف کرتا ہے : "جہاں تک واقعات ظاهر هوے هیں' انکا موازنہ نا گزیر طور پر بھی ظاهر کرتا ہے کہ انگریزی اور فرانسیسي کمانیر اپنا کام نہیں جانتے " فاقبل بعضهم علی بعض یتلاومون ! قالوا یا ویلنا انا کنا طاغین !

یکم ستمبر کے ٹایمس آف انڈیا میں ایک طویل بحث کے بعد تسلیم کیا ہے کہ جرمنی اپنا کام پورا کر رها ہے - اس نے اپنا تمام راستہ بالکل صاف کر دیا ' اور اب امید کا سہارا صرف روسی پیش قدمي پر ہے - اگر ایک دن بھی جرمنی فرانس میں نہ بڑھے تو خوش هونا چاهیے کہ روس کو چوبیس گھنٹہ برلن جانیکی اور مہلت مل گئی !

لیکن افسوس ہے کہ نہ تو جرمنی رک سکا ' اور نہ روس کو جرمنی کے اندر بڑھنے کي مہلت ملی - ساری امیدیں کوئنز برگ کی طرف روس کے بڑھنے پر تھیں : کمثل العنکبوت اتخذت بیتاً (۲۹:۳۰) لیکن جرمني نے اسے وهانسے بالکل هٹا دیا ' اور جبکہ جرمني پیرس سے ۲۵ میل پر ہے تو روس کی پیش قدمی کا سرے سے کوئي وجود هي نہیں ! و ان اوهن البیوت لبیت العنکبوت لو کانوا یعلمون ! (۲۹ : ۳۱)

(مزید پیش قدمي)

بالاخر همارا خیال بالکل صحیح نکلا جو هم نے گذشتہ اشاعت کے افتتاحیۂ جنگ میں ظاهر کیا تھا' اور قبل اسکے کہ پرچہ ڈاک میں پڑے ' اطلاع آ گئی کہ " حکومۃ فرانس نے پیرس چھوڑ دیا اور بورڈو چلي گئي " بورڈو پیرس سے ۳ سو میل جنوب میں ہے - اخبار طان وغیرہ کے دفاتر بھي وهیں چلے گئے هیں' اور یہ انتقال اس امر کا صریح ثبوت ہے کہ فرانس پیرس کے محفوظ رهنے کي پوري امید نہیں رکھتا -

حسب معمول اس تار کے بعد هي اسکی تشریحات و توجیہات کا سلسلہ شروع هوگیا ' اور یکے بعد دیگرے اطلاعات شایع هونے لگیں - چند تاروں میں تو اُن " ماهرین جنگ " کي تشفي بخش رائیں هیں جو اجکل هر موقعہ پر فنون جنگ اور مصالح حربیہ کي بے تحاشا بخشش کے لیے همہ تن مستعد رهتے هیں اور اچھی طرح جانتے هیں کہ فن جنگ کے دقائق کو ایسے موقعوں پر کیونکر خرچ کرنا چاهیے ' مگر بعض تاروں میں وهی " مصلحت جنگی " کا اعلان ہے جو اس سے پہلے بھی هر ایسے موقعہ پر هوچکا ہے -

ان سب تاروں کا خلاصہ یہ ہے کہ پیرس سے حکومت کا منتقل هونا کوئی پریشانی کی بات نہیں - یہ نہایت عمدہ تدبیر ہے اور ایک اعلی قسم کی "جنگی مصلحت "

" جنگي مصلحت " اسمیں شک نہیں کہ ایک قیمتی چیز ہے لیکن شاید اُن لوگوں کیلیے اسکے دائمي اسراف میں چنداں تشفی نہو جو فن جنگ کے مصالح سے ناواقف هیں - وہ کہتے هیں کہ نامور مسخر هوگیا - یہ جنگی مصلحت تھی - برسلز سے مثل پیرس کے حکومت اٹھہ آئی - یہ جنگی مصلحت تھی -

متحدہ افواج نے شارلی رائے کے معرکہ میں اپنا خط چھوڑ دیا یہ جنگی مصلحت تھی - پھر لیل اور امینس کے خط سے بھی پیچھے هٹ آئی - یہ جنگی مصلحت تھی - و قس علی ذالک - پھر آخر اسکا سلسلہ کب تک رهیگا ؟ اور کیوں کمبخت جرمنی "جنگي مصلحت" سے ایک جگھہ بھی نہیں چھوڑتی ؟

(موجودہ خط حصار جرمنی)

هم نے گذشتہ اشاعت میں ظاهر کیا تھا کہ جرمنی کیمبرے تک آگئی ہے اور اب ۸۰ میل سے بھی کم فاصلہ پیرس سے رهگیا ہے - لیکن هفتہ رواں میں اسکي پیش قدمي اسقدر تیزي سے جاري رهی جسنے هر چوبیس گھنٹے میں ایک نئے تغیر کی خبر سنائی -

کیمبرے کے بعد جرمن فوج اور آگے بڑھي - خبروں سے معلوم هوا کہ با پام پر لڑائي هو رهي ہے جو کیمبرے کے عقب میں ہے' اور دریاے سوامي کے اُس پار ایمینس ' لافیرے ' لیون ' هوتے هوے میزرس تک متحدہ افواج نے اپنا خط دفاع بنایا ہے اور جرمني کو روکنے کی جانبازانہ کوشش کر رہے هیں -

اب متحدہ افواج کیلیے سب سے بڑي امیدگاہ " ریم " تھا جو پیرس سے مشرق جانب نہایت مستحکم قلعہ بند مقام ہے' اور آبادي کے چاروں طرف آٹھہ قلعے مدور بنے هوے هیں - بار بار تاروں میں اطمینان دلایا گیا تھا کہ یہاں دشمن کچھہ نہ کرسکیگا - لیکن اسکے بعد هی جرمني کے ریم سے بھی آگے بڑھ آنے کی اطلاع ملي اور همارے مستعد انگریزي معاصر (اسٹیسمین) نے یہ توجیهہ کرلی کہ "جنگی مصلحت سے غالباً ریم چھوڑ دیا گیا "

اب ریم کے بعد پیرس کے سوا اور کوئی مستحکم روک نہیں رهی تهي - چنانچه اسکے بعد هي جرمني کے لافرتے زوافرے نامي ایک مقام تک آجانے کي خبر ملی جو پیرس سے صرف ۳۰ میل کے فاصله پر ہے -

آخری تار برقي موجوده حالات کو زیاده روشنی بخشتی ہے - اس سے معلوم هوتا ہے که اب جرمني فوج کے قرب و بعد کا سوال نہیں رها بلکه بالکل پیرس کے محاصرے کا - پیرس سے مشرق میں نان تیول، کو میرس، وٹري، نامی مقامات کا ایک جنوب رویه خط چلا گیا ہے اور اس سے اوپر مشرقی جانب فرانسیسي جرمن سرحد کا قلعه وردن ہے - جرمن فوج نے اسی کو اپنا خط مقرر کیا ہے اور فوج پهیلا رهي ہے -

جرمن فوج نے پیرس کے سامنے دریاے ارئس (یا اوسے) کے کنارے قیام نہیں کیا اور اوسکے مشرق میں خط هجوم کهینچا: اس سے یه نتیجه نکالا جاتا ہے که شاید اس جانب متعدد افواج نے آسے شکستیں دیدی هیں -

مگر نقشه دیکهنے سے اس خیال کی صحت مشتبه هو جاتی ہے اور معلوم هوتا ہے که اس طرح کرنے میں جرمنی نے اپنے اوس جنگی تدبیر اور دانشمندی کا ایک تازه ترین ثبوت دیا ہے جو فوج کے سفر اور قوت کے پهیلاؤ میں ابتدا سے دکهلاتي آئی ہے - پیرس کے مشرق میں آنے سے اسکا مقصد یه معلوم هوتا ہے که اندرون جرمنی سے لیکر پیرس تک ایک ایسا قریبي اور مسلسل فوجي خط قائم کرسکے جو جرمنی اور اطراف پیرس کو ایک کردے ، اور وہ هر دم اپنے مرکز سے قوت پاتی رهی -

چنانچه نقشه کے دیکهنے سے واضح هوگا که پیرس کے مشرق میں جرمنی کا سرحدي قلعه " میٹز" ٹهیک پیرس کے محاذ میں واقع ہے اور اسکے سامنے فرانسیسي سرحد کے اندر وردن ہے - پیرس سے اگر ایک سیدها خط کهینچا جاے تو وہ وردن هوتا هوا میٹز تک پہنچیگا اور وهاں سے مائل به شمال هوکر سیدها برلن تک چلا جائیگا - اسي میٹز کو آجکل قیصر جرمن نے اپنا هیڈ کوارٹر بنایا ہے اور فوجي قوت کے ایک مرکزي سر چشمه کي حیثیت رکهتا ہے - پس جرمن فوج نے اندرون فرانس کي جرمن قوت کو مرکز سے بالکل وابسته کردینے کیلیے نان تیول، کولو میرس، وٹري، اور وردن کے خط مثلث کو اپنا قیام گاہ بنایا ، اور وردن میں آکر بخط مستقیم و متصل ، میٹز سے ملگئی جہاں خود قیصر موجود ہے !

پیرس سے میٹز تک کا خط ۱۸۰ میل کا ہے - اسمیں سے ۲۵ میل نکالدینے چاهئیں جو پیرس اور نان تیول کا باهمي فاصله ہے - باقي ۱۵۵ - رہے - پس اس سے ظاهر هوا که سرحد فرانس کے اندر اور پیرس کے سامنے ۱۵۵ میل طول تک جرمنی نے اپنا فوجي خط پهیلا دیا ہے اور ساتهه هی اسے میٹز کے هیڈ کوارٹر سے بالکل ملادیا ہے !!

خدا کے ارادوں کو کون جان سکتا ہے ؟ وما تشاؤن الا ان یشاء الله - لیکن یه واقعات بتلاتے هیں که جرمنی نے اپنے خط جنگ کی تمام منزلیں طے کرلي هیں ، اور اب صرف پیرس کا قبضه باقي ہے - روس اسپر دباؤ ڈالنے میں ناکام رها ، اور فرانس کا ابتدائي حمله بهی کچهه نه کرسکا - انگریزي فوج نے فرانس کی مدد کی پوري کوشش کي ، مگر وہ فرانسیسي فوج کي غلطیوں کو یا بے ثباتي کو کہاں تک دور کرتي ؟ کام کرنے کي اصلي جگه خود فرانس کي تهي نه که انگلستان کي - پهر بهي جرمني کو پیرس تک آنے میں جتنا وقت لگا ، معلوم هوتا ہے که صرف انگریزي فوج کي موجودگي اسکا باعث هوئی ، ورنه اگر صرف تنها فرانس هوتا تو نہیں معلوم واقعات کي صورت موجوده حالت سے بهي کسقدر افسوس ناک هوتی - قرائن صاف کهتے هیں که اب آخري نتائج دور نہیں : بل الساعة موعد هم والساعة ادهى و امر

جنگ کے شروع هوتے هی ولایت کی ڈاک میں بے ترتیبی شروع هوگئي - جمعه کي جگه سنیچر اور اتوار کو اسٹیمر پہنچنے لگا اور ایک بار تو پیر کے دن پہنچا - اس سے بهی بڑهکر یه که ایک هفته کی ڈاک دوسرے هفته میں ملنے لگی - ادارۂ الہلال اور متعدد مقامات میں پچهلے هفته کی ڈاک بالکل نہیں آئی اور شہر میں لندن کے اخبارات و رسائل پانچ پانچ روپیه قیمت پر بهي نه ملے - بارے الحمد لله که کل دونوں هفتوں کی ڈاک یکجا ملگئی ہے، اور اسمیں جنگ کے متعلق مضامین و تصاویر اور نقشوں کا نہایت مفید اور دلچسپ ذخیرہ ہے - افسوس که اس هفته اس سے کچهه کام نہیں لے سکتے -

اس وقت کے ایک تار سے معلوم هوتا ہے که خود قیصر جرمن فرانس کے اندر پہونچ گیا ہے اور " نانسي " میں موجود تها - اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے که جرمن طیاریوں کا کیا حال ہے ؟

ذیل کے نقشه میں جرمنی کا پیرس کے پاس موجوده خط هجوم دکهلایا گیا ہے جو آج تک کی خبروں سے واضح هوتا ہے - نان تیول سے یه خط کسي قدر نیچے ورٹی نامی ایک مقام تک آتا ہے - وهاں سے پهر وردن پر مائل به شمال بلند هوگیا ہے - اس خط هجوم میں بڑي مصلحت یه رکهي گئي ہے که وردن کے سامنے اور سرحد کے اندر میٹز ہے جہاں قیصر جرمنی موجود ہے اور جرمن هیڈ کوارٹر قرار پایا ہے - پس اسطرح فرانس کے اندر جرمن قوت اپنے هیڈ کوارٹر سے بالکل متصل هوگئي - میٹز کو نمایاں کرنے کے لیے ایک جهنڈا بنادیا ہے - انگریزي فوج کے متعلق اخري اطلاع جو ملي ہے اسکے مطابق وہ جرمن خط کے عقب میں هوگی جہاں نقشه میں دوسرا جهنڈا نمایاں کیا گیا ہے -

۱۷ شوال ۱۳۳۲ هجري

يوم التغابن !

معاربه عظيمه منتظرہ موعودہ

اور

ليالي جنگ كي صبح نتائج !

(۲۶ - اگست سنه ۱۹۱۴)

هذا الذی کنتم به تکذبون ! ۸۳ : ۱۷

وہ' آزمایش ثبات اور امتحان قیام کا ایک یوم عظیم تھا جو آیا اور چلا گیا ' وہ آمید و بیم ' استقرار و اضطرار ' اور اقدام و تقهقهر کي ایک تقسیم و تقدیر تهي جو آئی اور چلي گئی ' وہ فوز و خسران اور اقبال و ادبار کا ایک پیغام تھا جو پہنچا اور سنادیا گیا ' وہ قتل و مقتولي' حکم و محکومي' امر و مامورري' اور قهر و مقهوري کا ایک تماشاگاہ تھا جو شروع هوا اور ختم بهی هوگیا ' وہ آنے والے وقتوں اور هونے والے واقعات کے لیے ایک امر ناطق ' ایک حاکم فاصل ' اور ایک ترجمان مستقبل تھا جس نے اپنا حکم سنایا اور پورا هوا ' وہ تسابق احزاب ' تصادم قومی ' اور تنافس سیوف و مدافع کا اولین فیصلہ تھا جو هونے والا تھا اور هوگیا - غرضکہ وہ شب هاے انتظار اور لیالي خوف و طمع کي ایک صبح نتائج تهي ' جسکی هولناک اور محشر خیز روشنی دریاے "می یوز" کي پر امن اور ساکن سطح کے افق پر نمودار هوئي' اور قلعۂ "میزیریس" اور "مونت میڈي" کي برجیوں تک پهیلکر آنے والے یوم عظیم میں مدغم هوگئی :

والیل اذا ادبر ا و الصبح اذا اسفر ! انها لا حدی الکبر ' نذیراً للبشر ' لمن شاء منکم ان یتقدم او یتاخر ! (۷۴ : ۴۰)

" (پس) قسم هے (انتظار کے) رات کی جب وہ ختم هونے لگے ' اور صبح (نتائج) کي جب وہ روشن هوجاے' که دنیا کے عظیم الشان واقعات میں سے یه ایک عظیم الشان واقعه هے ' اور (اپنے آنے والے نتائج و حوادث) سے انسان کو ڈرانے والا هے - البته یه انذار و تخویف انهی کیلیے هے جو تم میں نظر عبرت رکھتے هیں' اور جنکا دماغ فهم و فکر کیلیے متحرک رهتا هے - یعني جو تم میں سے آگے بڑھنا چاهتے هیں یا پیچھے هٹنا چاهتے هیں' پر ایک هي خیال پر (پتھر کي طرح) منجمد نہیں " -

هاں' یه سچ هے که وہ " یوم الفصل " نه تھا جو آخري فیصله کرنے والا دن هے اور جو آنے والا هے :

ان " یوم الفصل " کان میقاتا : یوم ینفخ فی الصور فتاتون افواجا ! (۷۸ : ۱۹)

بیشک فیصلے کا ایک دن مقرر هے - وہ دن جبکه آخري نتائج کے ظهور کا صور پھونکا جائیگا اور تم فوج در فوج هر طرف سے آ جمع هوگے !

وہ " یوم عسیر " نه تھا جو مصیبتوں کی انتها اور سختیوں اور صعوبتوں کے نزول کا آخریں دن هوگا ' اور جبکه اُن ایام هاے عیش و نشاط کا حساب لیا جائیگا ' جو کمال عصیان و طغیان اور فساد فی الارض میں بسر کیے گئے هیں :

فذالک یومئذ یوم عسیر علی الکافرین غیر یسیر ! (۷۴ : ۱۰)

پس وهي دن هے که بڑے هی سختي اور مشکل کا دن هوگا' جسمیں کسي راہ اور کسي شکل بهی آسانی کي صورت نظر نه آئیگی !

وہ " اجل مسمی " نه تهي جو آخري فتح و شکست اور نصرت و خسران کا فیصله کردیگی اور جو لکھي جا چکی هے :

وجعل لهم اجلا لاریب فیه (۱۷ : ۹۹)

اور انکے لیے ایک وقت مقرر کردیا هے جسکے آنے میں کچھه شک نہیں

البته وہ "یوم التغابن" تھا - کیونکه اسمیں هار جیت کا پہلا میدان گرم هوا' اور اسلیے جنگ یورپ کے ایام عظمیه کی پهلي منزل جسکے لیے تمام سطح ارضی یکسر چشم انتظار تهی ' اسی میں نمودار هوئي' اور حوادث و سوانح کا قافله منزل نتائج پر پہنچا اور گذر گیا :

ذالک یوم التغابن ! (۶۴ : ۹)

(یقیناً) یہی هار جیت کا دن تھا !

(انتظار غیر مختتم !)

لیکن جبکه یهه سب کچھه جو هونے والا تھا ' هوچکا - جبکه اس دن کے نتائج بجلی کی طرح چمک چکے اور بادل کی سی آوازسے گرج چکے - جبکه وہ آنے والا جس کا انتظار تھا آگیا ' اور جس تماشے کا منتظر بنایا گیا تھا وہ شروع بهی هوا اور ختم بهی هوگیا' تو ضلالت فکر' غفلت راے' اور دسائس کار کا یهه کیسا عجیب و غریب منظر هے که انتظار کرنے والے ابتک بدستور مشغول انتظار هیں اور انسے کہا جارها هے که انتظار کیے جاؤ ؟ عشق النائج کی وہ شب تاریک جو تمام دنیا بڑی بے چینیوں اور بیقراریوں میں کاٹ رهي تهي اور روشني کے لیے یکسر چشم هوگئي تهی' بالاخر ختم هوئی اور اگر فیصله کا روز روشن نهیں تو اس کي صبح کي روشني تو ضرور پهیل گئي' لیکن انسان کی جسارت غفلت کي اس سے بڑھکر اور کیا مثال هوگي که آسمان کے طرف تکنے والے ابتک تک رهے هیں' اور انسے کہا جارها هے که صبح کے ستارے کے لیے تکتے هي رهو اور جو روشنی پهیلي هے اسے نه دیکھو ؟

پهر اگر یهه سچ هے که ابتک کچھه بهي نهیں هوا اور جس منزل کا انتظار تھا وہ ابتک نهیں آئي' تو آخر وہ کب آئیگی ؟ منزلوں پر منزلیں گذرتي گئیں لیکن هر مرتبه کہا گیا که وہ نهیں آئی' انقلاب پر انقلاب هوتے گئے لیکن هر تغیر پر یقین دیا گیا که وہ نهیں آیا بلکه اب آئیگا - آخر یهه انتظار کب تک ؟ اور یهه تجاهل تا بکے ؟

هل عندکم من علم فتخرجوہ لنا ؟ ان تتبعون الالظن وان انتم الا تخرصون !

پهر کیا تمهارے پاس کوئی (اور) علم صحیح و تشفي بخش هے جو همارے (اطمینان و رفع شک کے لیے) تم پیش کرسکو ؟ افسوس که تمهارے پاس کچھه بهي نهیں هے - سوا اسکے که اپنے ظن و وهم سے لا یعني باتیں اڑاؤ !

اگر امید کا حکم اور قیاس کا فیصله ایسا هی هے تو یقین اور که یهه انتظار کبهي بهي ختم نه هوگا - یهاں تک که انتظار کرنے والے انتظار هي میں رهینگے اور انقلاب اور حوادث کا آخری ورق الٹ دیا جائیگا ' اور اس سے پہلے کا ورق تو کب کا الٹا جا چکا.

هل ینظرون الا الساعة ان تاتیهم بغتة و هم لا یشعرون (۲۱ : ۱۴)

کیا یه لوگ اس آخري وقت کے منتظر هیں که ناگہاں انپر آجاے اور انکو خبر بهی نهو ؟

(عالمگیر غلطی)

غلطي جب عام هوجاے تو صحت کے لیے اثبات وجود مشکل هو جاتا هے' اور دنیا پر بعض ایسي گھڑیاں بھی آیا کرتي هیں جب دو اور دو کو چار ثابت کرنا بھي دقتوں سے خالی نہیں هوتا - اگر نیند کي غا فل رات سب کو یک قلم سلا دے تو بیداري کی چند آنکھیں کس کس کی غفلت کے ماتم میں روئینگی ؟ موجودہ جنگ نے دنیا کے آن تمام حصوں کے لیے جنگي معلومات کا ذریعه صرف فریقین جنگ کي اطلاعات هیں' ایسي هي غفلت عام اور نظر محدود کي صورت اختیار کرلی هے' اور کشف حقیقت و استخراج صحیح کے ارادوں کے لیے بڑي هی سخت ابتلائیں در پیش هیں -

تا هم کوشش کرني چاهیے که اگر حقیقت کو بے نقاب نہیں کر سکتے' تو اقلاً دو چار قدم آگے بڑھکر تو دیکھه سکیں' اور به حیثیت واقعه نگاري کے سخت خائن هونگے اگر اس سعي سے هم اعراض کریں -

اسی کي ایک ابتدائي کوشش تھي جو گذشته هفته کا افتتاحیۂ جنگ لکھتے هوے کي گئی تھي - هم نے وثوق کے ساتھه یه خیال ظاهر کیا تھا که آغاز جنگ سے جس عظیم الشان اور جنگ کي ابتدائی منزلوں کیلیے فیصله کن معرکه کا انتظار کیا جا رها هے' وہ هو چکا' اور یه سمجھنا که اسوقت تک جو کچھه هوچکا هے محض غیر اهم اور بے اثر ابتدائی مقابلے تھے' واقعات صریحه کی روشنی سے انکار کي ایک ایسی تعجب انگیز کوشش هے' جسکي مثال صرف اسي جنگ میں ملسکتي هے' ورنه دنیا اسقدر غافل کبھي بھي نه تھي - همنے ظن و تخمین اور قیاس آفرینیوں کي جگه ان اطلاعات پر اعتماد کیا تھا جو سرکاري محکمه خبر رسانی کے ذریعه اس وقت تک پہنچائي گئی هیں - انھی کي ترتیب و انطباق سے یه نتیجه نکالا تھا که جنگ ابتدائي منزلوں میں اولجھی هوئي نہیں هے بلکه اپنے نصف اهم سے گذر چکي - اور اگر جنوبي یورپ کے معرکے کی تین منزلیں تھیں تو دو منزلیں بیس دن کے اندر ختم هوگئیں - اب صرف آخري منزل یعنے محاصرہ پیرس باقی رهگئی هے - پس گذرے هوے واقعات کا مستقبل میں انتظار کرنا بالکل بے فائدہ هوگا -

(طلوع و غروب)

امیدونکا آفتاب ایک هی وقت میں طلوع کی روشني اور غروب کی تاریکی' دونوں رکھتا تھا -

یہي خبریں هیں جنہوں نے همیں ابتداے جنگ سے جرمني کي پے در پے شکستوں کی خبریں سنائي هیں جنکا سلسله ۲۱ - اگست تک بالکل غیر منقطع رها' اور توجیه و تاویل کے ساتھه ابتک باقي هے - هم نے همیشه ان خبروں کو شوق و مسرت اور اطمینان کے ساتھه سنا' اور اس انتظار کو قبول کیا که عنقریب ایک سرحدي فیصله کن معرکه هوگا' اور جرمني کي پیش قدمي جو بلجیم کي تنہائي اور ضعف سے فائدہ اٹھا کر جاري هے' روک دي جائیگی - هم اب بھي ایسا هي کرنا چاهتے هیں لیکن افسوس هے که وهي ذریعه خبر رسانی جو ایک طرف متحدہ افواج کے جذبات و عواطف کي اخلاقی اور عسکري فتح مندیوں کے کار نامه هاے عظیم سے پر هے' بد قسمتی سے دوسري طرف جرمنی کی جغرافیائی اور پیمایشي پیش قدمیوں کے واقعات کي بھي مضطربانه خبر دے رها هے' اور هم حیران هیں که زمین اور پیمایش کے نقصان کي تلافی اس فوجي قابلیت' بے جگرانه شجاعت' عسکري روح نشاط' اور اخلاقي اولو العزمي سے کیونکر کریں جو " فوجوں کے بالترتیب پیچھے هٹتے' " بارجود پسپا هوجانے کے کامیاب جوابي حملوں کے دینے " " باطمینان و جمیعت خاطر اپنے مقبوضه خطوط خالی کرکے چلدینے " " نہایت ٹھنڈے هوکر دشمن کی سرگرمیوں کا جواب دیتے هوے رجعت کرنے " اور نہایت " کامیابی " کے ساتھه دشمن کا شاندار مقابله کرکے بالآخر " پیچھے هٹ جانے " میں ابتک ظاهر هوتي رهي هیں - هم اس دلیرانه اور " تاریخي " مقابله کے مداح هیں جو جرنل لیمان نے لیژ کے " ناقابل تسخیر " اور " دنیا کے اول درجه کے استحکامات " میں دکھلایا - لیکن افسوس که وہ مسخر هوگیا اور جنرل لیمان دیواروں اور لاشوں کے نیچے سے بمشکل زندہ نکالا گیا - هم اس کامیابي کي بڑے هي اطمینان سے داد دے چکے هیں جو بلجیم نے متحدہ افواج کے انتظار میں ثابت قدم رهکر دکھلائي' لیکن اسکو کیا کیجیے که برسلز " خالي " کردیا گیا جسکا مطلب حدود جنگ سے باهر کي زبان میں " لے لیا " هے' اور جرمني فتحمندانه آگے بڑھه آئي - پھر وہ کوہ وقارانه عظمت اور مافوق العادۃ جبروت و اجلال عسکري کیسی پر اثر تھي جو انگلستان اور فرانس کی متحدہ افواج کے داخلے سے میدان بلجیم میں رو نما هوئي ؟ اور کیسی عدیم النظیر شجاعت' فقید المثال صبر و ثبات' یادگار رهجانے والي سر فروشی و بے جگري' اور فن جنگ و نشانه بازي کو یکسر پلٹ دینے والي جنگی قابلیت سے قدم قدم پر ناعاقبت اندیش اور مغرور طاقت حریف کا مقابله کیا گیا اور کیسی مصلحت اندیشانه مدافعت کي شاندار نمایش کي گئی ؟ اسکا هر واقعه جنگی روایات کا پر فخر حاصل اور تاریخ دفاع امم کا ایک ناقابل فراموش نظارہ تھا اور هر آن اور هر لمحه هم کو توقع دلاتا تھا که عنقریب جرمني کو اپنے غرور باطل کا خمیازہ بھگتنا پڑیگا' اور آنے والا معرکۂ عظیمه تمام خط بلجیم کو دشمنوں سے خالی کردیگا - با ایں همه افسوس هے که کسی غیر معلوم اور مافوق العادۃ انقلاب کی وجه سے نامور کے قلعے فتح هوگئے اور جرمنی باوجود شکستوں پر شکستیں کھانے کے اور بے شمار نقصانات اٹھانے کے برابر پیش قدمي هي کرتی رهی - حتی که میدان جنگ یکایک وسط بلجیم سے منتهاے سرحد فرانس میں منتقل هوگیا' اور پہلے مونس اور شارلی راے' پھر کیمبرے کے آخري معرکے شروع هوگئے - ان معرکوں میں بھي سرد تحمل (coolness) سرگرم شجاعت' عقلمندانه دفاع' اور پر اسرار جنگي مصالح کے تحفظ نے حسب دستور کچھه کمي نه کي' اور جیسا که هر موقع پر هوا هے' ایک کثیر ذخیرہ فوجي محاسن و مناقب کا فراهم کردیا گیا تاهم افسوس که زمین کي پیمائش اور جغرافیه کے حقائق متعارفه کے لحاظ سے جو آخري نتیجه نکلنے والا تھا وہ نه رک سکا' اور بارجود جنگی قابلیت و محاسن میں نا کام رهنے کے' ناعاقبت اندیش دشمن بیس تیس میل اور آگے بڑھه آیا: و اذ زاغت الابصار و بلغت القلوب الحناجز! (۳۳ : ۴۸)

(نا عاقبت اندیش فاتح)

یه مانا که جرمنی کي تمام پیش قدمیاں نا عاقبت اندیشي تھیں' اور متحدہ افواج نے جب کسي جگه کو چھوڑا هے اور دشمن کو " سپرد هوے دیا " هے تو اسمیں کوئي نه کوئی " جنگي مصلحت " اور " عسکري راز " ضرور پوشیدہ رکھا هے اور ابتداے جنگ سے لیکر اسوقت تک هر هر قدم پر اس غیر مختتم توجیهه سے همنے اطمینان حاصل کرنا چاها هے' لیکن افسوس که اب اس پر اسرار اور مجهول الحقیقة " جنگی مصلحت " پر غور کرنیکی مهلت بھي باقي نه رهی' گیرنده اطراف کیمبرے کے معرکوں نے دشمن کي " شکستوں سے مغرور فتح مندي " کو اس حد سے بھي گذار دیا هے' اور اب خط دریاے سوانے سے آگے بڑھکر اور ریم جیسے مستحکم

فرانسيسي مقام پر قابض هوکر وہ پیرس کے سامنے هے : الهاکم التکاثر حتی زرتم المقابر !

و ان ادري ا قريب ما توعدون ام يجعل له ربي امدا - (۱۸ : ۹۲)

اور میں نہیں جانتا کہ وہ آخری وقت جو آنے والا هے اور جسکي خبر دي گئي' بالکل قریب هے یا پروردگار عالم اسمیں کچھہ تاخیر ڈالدیگا !

هم اُس فوج کي اخلاقي عظمت کے کارناموں پر نازاں هیں جس نے ایسے آتش افشاں اور ناعاقبت اندیش دشمن کے مقابلے میں (جو آگے بڑھنے کے مقابلے میں شدید نقصانوں کي بھي کچھہ پروا نہیں کرتا) کبھي بھي اپني " ٹھنڈي " طبیعت اور پر تحمل عسکریت کي پر فخر روایتوں کو ضائع نہ کیا - وہ جب کبھي پیچھے هٹي تو فرار و انہزام کے اضطراب کي جگہ حملہ کے اجتماع کي طرح عمدہ ترتیب اور پر شان قاعدہ کے ساتھہ هٹي' اور جب کبھي اُس نے کسي مقام کو چھوڑ دیا اور پیچھے کے طرف تقہقر کیا تو اس میں بھي اسرار جنگ کا یہ سر مخفي ملحوظ رکھا کہ "دشمن کو بند اور معدود مقامات کي جگہہ کھلے میدانوں میں لڑکے تباہ کرنا " چاها'

اس سر مخفي کے تباہ کن نتائج کسي وجہ سے همیں نہ بتلائے گئے هوں یا انکو ظاهر هونے کا موقعہ نہ ملا هو' تاهم تخم ریزي کی محنت کو پھل کے نہ آنے سے بالکل نظر انداز نہیں کر دیا جاسکتا -

بلاشبہ یہ ایک عظیم الشان یادگار هے جو امید هے کہ تاریخ جنگ میں فوجي محاسن اور فني قابلیت کے ایک قیمتي باب کا اضافہ کردیگي - لیکن چونکہ اس وقت همارے سامنے جنگي فضائل کي تاریخ کي تدوین کا کام نہیں هے بلکہ ایک جنگي پیش قدمي اور اسکي مدافعت کا میدان هے' اور همیں بد قسمتي سے ایک رقبہ زمین کے قبض و سقوط کي پیمایش کرني هے' اسلیے سخت رنج کے ساتھہ کہنا پڑتا هے کہ عالم فضائل جذبات و مناقب اخلاق کي خواہ کتني هي اقلیمیں مسخر هوگئي هوں مگر بلجیم اور سرحد فرانس کا وہ چھوٹا سا رقبہ جسکو طے کرکے حریف مغرور فتح و شکست کا آخري فیصلہ کرنا چاهتا هے اور جسکي ایک ایک انچ زمین کیلیے خون کے سمندر اور لاشوں کے جنگل بھرے جارهے هیں' افسوس کہ کسي وجہ سے قبضہ میں نہ رکھا جاسکا ' اور هم میدان جنگ سے اسقدر دور رهکر جو کچھہ سمجھہ سکتے هیں وہ قدرتي طور پر صرف یہي افسوس وتالم هے - قبل اسکے کہ روس کا حملہ جرمني کو کچھہ نقصان پہنچاتا' وہ بلجیم کے پورے طول سے گذر گئي هے' سرحد فرانس میں میلوں آگے بڑھ آئي هے' پیرس کو محاصرہ کي دھمکي دے رهي هے' اور جنگ کي موجودہ منزلوں کیلیے اسقدر بس کرتا هے - و ان في ذالک لایات لقوم یعقلون

یہ آخري انقلاب جس نے جنگ کا نقشہ منقلب کردیا هے' قیاس صحیح و غالب کہتا هے کہ اسکا فیصلہ کن میدان وهي تھا جو ۲۴ - اگست کو سون ' شارلی رواے ' اور دینان کے سرحدي خط پر گرم هوا' اور پھر کیمبرے تک پہنچکر دریاے سوامے تک پہنچ گیا - ابتداے اطلاع سے هماري راے هے کہ جنگ کي دوسري منزل با نصف اول کا فیصلہ کن معرکہ یہي تھا ' اور گو اسکے تفصیلي حالات حسب عادت همیں کچھہ نہیں بتلائے گئے هیں' لیکن فرانس اور انگلستان کي سرکاري تصریحات اسکي اهمیت کے اعتراف پر مجبور هوگئي هیں - پس في الحقیقت یہي وہ شب انتظار جنگ کي پہلي صبح تھي جس کي روشني سے نتائج اخیرہ کے نصف النہار کو متصل هونا چاهیے : و ذلک یوم التغابن

یہ معرکہ اگرچہ ۲۴ سے شروع هوکر برابر ایک هفتہ تک جاري رها - یعنے پہلی سپتمبر تک جبکہ جرمني کے "امیئیس" سے قریب هونے اور پھر معرکۂ جنگ کے خط دریاے سوامے پر منتقل هوجانے کا یہ تصریح اعلان کیا گیا :

سخرها علیهم سبع لیال و ثمانیۃ ایام (۶۹ : ۷)

برابر سات رات اور آٹھہ دن تک یہ حادثہ انپر طاري رها -

لیکن موجودہ ذخیرۂ اطلاعات سے معلوم هوتا هے کہ ان تمام ایام میں " یوم التغابن " ۲۶ - اگست هي کو سمجھنا چاهیے جس نے خط پیرس کا دروازہ کھول دیا' اور جرمني کو ۶۰' ۷۰ میل ادهر سے اپنے تیسرے سفر کو شروع کرنے کا موقعہ ملا - اسکي نئي پیش قدمي (جو اب پیرس سے چالیس پچاس میل ادهر تک پہنچ چکي هوگي اور آجکل میں اسکي خبر ملنے والي هوگي) اسي تاریخ سے قرار دیني چاهیے -

(معرکۂ عظیمہ کي ابتدا)

فرانس کی معرکے کو دو حصوں میں منقسم کردینا چاهیے - پہلا حصہ ۴ - اگست سے شروع هوتا هے جب جرمني نے اولین قدم خاک بلجیم پر رکھا اور لیز کے قلعوں کا محاصرہ کرلیا -

بلجیم کي مقاومت سے فرانس اور انگلستان کا مقصد یہ تھا کہ وہ دشمن کو آگے بڑھنے سے روک دے - اتنے عرصہ کي فرصت میں انگلستان اور فرانس کی متحدہ فوجیں بلجیم میں پہنچکر مدافعت کیلیے موجود هوجائینگي - چنانچہ ۱۵ - اگست کو اعلان کیا گیا کہ انگلستان اور فرانس کي فوجیں حدود فرانس میں داخل هوگئي هیں -

اس متحدہ فوج کے پہنچنے سے جنگ کی بلجیمي مدافعت کا دوسرا حصہ شروع هوتا هے کیونکہ اب فرانس ' بلجیم' انگلستان' تینوں فوجیں عمــــدہ فرصت پاکر دشمن کی روک کے لیے مستعد هوگئي تھیں - پس پہلا حصہ ۴ - اگست سے شروع هوکر ۱۵ پر ختم هوجاتا هے جبکہ پیرس میں سرکاري اعلان کیا گیا کہ اب متحدہ فوج نے اپنا خط قائم کرلیا هے اور ۲۵۰ میل کے رقبہ کی جنگ شروع هونے والي هے - اور دوسرا ۱۶ سے شروع هوکر یوم " التغابن " پر ختم هوتا هے' جو غالباً ۲۶ - اگست تھي جبکہ خط پیرس کی فتح و شکست کا فیصلہ هوگیا -

واقعات کے تفحص سے معلوم هوتا هے کہ غالبا نامور هي کے حوالي میں متحدہ فوج نے اپنا پہلا خط دفاع بنایا اور ۱۶ - اگست سے نئے معرکے شروع هوگئے -

(ورود کے وقت)

جب متحدہ فوج بلجیم میں وارد هوئي هے تو اسوقت نقشۂ جنگ کي حالت یہ تھي : جرمني نے غالبا لیز کے قلعوں کو تمام تر مسخر نہیں کیا تھا لیکن اسکا میمنہ سرحد جرمني و بلجیم سے نکلکر اور دریاے می بوز کے کنارے دینان میں پہونچ کر نیو ساتو تک پھیل گیا تھا ' اور میسرہ بمقام ابسٹن می بوز کو عبور کرکے می یوز کے مغربی ساحل سے آگے بڑھ رها تھا - لیز کے علاوہ نامور کے نو قلعے بھي صحیح و سلامت موجود تھے اور می بوز کے مغربی کنارے سے شمال میں انٹورپ تک ' اور مغرب میں ساحل دور تک تمام خطۂ بلجیم دشمن سے بالکل پاک تھا (دیکھو نقشہ صفحہ ۷)

جرمني نے اپنا خط سفر یہ مقرر کیا تھا کہ وہ کولوں سے نکلکر سرحد بلجیم میں ایلا شاپیل سے بڑھي' اور میمنہ قلعہ لیز کے دهني جانب ' میسرہ بائیں جانب ' اور قلب سامنے کي کی طرف بڑھا - میمنہ نے دریاے مي یوز کو ایسٹن پر عبور کیا اور جنوب کی طرف روانہ هوگیا - میسرہ دنیاں پر قابض هوا اور وهاں سے شمال میں اترے اور بیوشا تو سے هوکر فرانسیسی سرحد

کے قلعہ لانگرے تک پہیل گیا - جو ٹکرہ ایسٹن عبور کرکے نامور کي طرف بڑھا تھا ' غالباً ۱۵ - اگست کو نامور سے دس میل ادھر اس سے بلجین فوج کا ایک مقابلہ ھو رھا تھا کہ اتنے میں متحدہ فوج بلجیم پہنچ گئي اور نامور کے پاس ایک مثلث شکل میں اپنا خط دفاع مقرر کیا -

نامور دریاے مي یوز کے مغربي جانب عین ساحل پر ھے - اسکے دوسري جانب کسي قدر نیچے ھٹکے دینان ھے - جرمني فوج وھاں تک پہنچ چکي تھي اور اسکا ایک حصہ مي یوز کے پار سے بھی مثل مغرب کے نامور کی طرف بڑھرھا تھا -

(فوج کي تعداد)

خبروں میں افواج کی تعداد کے متعلق بھی جابجا تضاد ھے - تاھم ۲۶ اگست کو ٹائمس لندن کے فوجی نامہ نگار نے جو آخری تعداد بتلائی ھے' وہ اس بارے میں صحیح روشنی بخشتی ھے :

" ۴ - لاکھہ ۳۰ - ھزار جرمن مي یوز کو عبور کرچکے ھیں - انکے علاوہ وہ تعداد ھے جو بلجیم فوج کی نگرانی کرتی ھے یا زخمیوں وغیرہ کے پاس ھے - یا لورین اور السیس وغیرہ میں کام کرنے کیلیے چھوڑ دي گئی ھے - پس نقصانات اور فوج ردیف کے علاوہ اس امر کی کوئی شہادت نہیں کہ کسی وقت بھی جرمنی کے ۱۳ لاکھہ سے زیادہ آدمی جمع ھوے ھوں - مگر فرانسیسیوں کی فوج کے پہلے ھی خط میں ۲۰ - لاکھہ فوج ھے اور انگریزی اور بلجیم فوج اسکے علاوہ ھے' پس کوئی وجہ نہیں کہ ھم فتحمند نہوں"

اس سے معلوم ھوا کہ متحدہ فوج کي تعداد پہلے ھي خط میں ۲۳ لاکھہ سے زائد تھي اور جرمني کی تعداد ۴ لاکھہ ۳۰ ھزار سامنے' اور اتني ھي میوز کے مشرق میں اور مختلف نقاط پر پھیلي ھوئي ھوگي - پس اس سے اندازہ کرلیا جاے کہ تعداد کے لحاظ سے دونوں فریقوں کا باھمی تناسب کیا تھا ؟

(متحدہ ھجوم سے پہلے)

۴ - اگست سے ۱۵ تک صرف بلجیم کے دفاع کا پہلا دور ھے - سرکاري اطلاعات کے بموجب یہ تمام زمانہ اس عالم میں گذرا کہ جرمني برابر شکستوں پر شکستیں کھاتی رھی - رسد کا ذریعہ مسدود ھوگیا ' ھر معرکہ میں اسے بے تحاشا بھاگنا پڑا ' اسکے توپ خانے کي بست سالہ عظمت غلط نکلي' بڑي بڑي تعدادوں میں وہ قید کي گئی' بے شمار جرمن قتل ھوے' اور انکے زخمیوں سے میدان بھر بھر گیا - غرضکہ اسے ایک فتح بھی نصیب نہ ھوئی اور انتہاے ناکامي سے دوچار رھی -

بلجیم کی وہ حالت جب متحدہ افواج داخل ھوئی - جرمنی جس ترتیب اور راہ سے بلجیم میں بڑھتی آئي' اسکو بذریعہ نقطوں کے خطوط کے دکھلایا ھے - متحدہ افواج نے نامور کے قریب اپنا پہلا خط بنایا تھا - سرحد بلجیم کے اندر دوھري جدول دریاے می یوز کا مشہور خط استحکامات ھے - سیڈان کا ذکر تاروں میں آیا ھے جہاں ۱۸۷۰ع کے حملے میں جرمني نے یادگار فتح حاصل کی تھي-

ایسی حالت میں ظاھر ھے کہ متحدہ افواج کا یہ ھولناک سیلاب جس دشمن کو بہانے کیلیے بڑھا تھا ' اسے گویا پہلے ھی سے بلجیم نے بد حواس کردیا تھا اور اب متحدہ فوج دشمن کو زخمي کرنے کے لیے نہیں بلکہ اسکے زخم کو اور زیادہ گہرا کرنے کے لیے بڑھي تھی !

(معرکۂ مونس' سقوط نامور و شارلي راے)

متحدہ افواج کے ورود کا جرمن پر کیا اثر پڑا ؟ اسکا جواب تو مشکل ھے ' البتہ واقعات سے یہ ضرور معلوم ھوتا ھے کہ اسکے قدم اور زیادہ تیز ھوگئے - سب سے پہلے اس نے لیژ کے قلعوں کو مسخر کرلیا - پھر فوج کا ایک ٹکڑا مشرق میں بڑھکر برسلز (دارالحکومت بلجیم) پر قابض ھوا - لیژ کي تسخیر کا تو ابتک اقرار نہیں کیا گیا ' مگر برسلز کے سقوط کي اطلاع دي گئي' اور ساتھہ ھی انگلستان کے ماھرین جنگ نے دنیا کو پیام تشفی بھیجا کہ "یہ محض جنگي مصلحت ھے نہ کہ شکست" یقولون بافواھهم ما لیس فی قلوبهم

بالاخر خدا خدا کرکے پردۂ انتظار چاک ھوا' اور اُس معرکۂ عظیمہ کا میدان ھولناک نظر آیا' جسمیں دنیا کي اعلی ترین تیس لاکھہ فوج بیسویں صدي کی آخرین مہلک ایجادات سے مسلح ھوکر نبرد آزما تھی ' اور جو آیندہ کے لیے متحدہ افواج کي بیس لاکھہ سے زائد جمیعت کے مشن کا قطعي فیصلہ کرنے والا تھا -

متحدہ افواج نے اپنا پہلا پڑاؤ نامور کے قلعوں کے سایے میں ڈالا تھا کیونکہ لیژ کے بعد سب سے بڑا مستحکم مقام یہي تھا بلکہ تاروں میں ظاھر کیا گیا تھا کہ وہ لیژ سے بھي زیادہ مستحکم ھے - ۱۸ - اگست کي ایک تاربرقی (جس نے زبان پنہاں میں سب سے پہلے لیژ کي تسخیر کی مخبري کي ھے) یہ تھي :

" اب یہہ دلچسپ سوال پیدا ھوگیا ھے کہ کیا جرمني نامور پر حملہ کرنے کي جرأت کریگی یا خوف کھاکر اسے چھوڑ دیگی ؟ نامور کے قلعے لیژ کے قلعوں سے کہیں زیادہ مستحکم ھیں "

لیکن ظالم جرمنی نے "خوف کھاکے بالاخر" نہ چھوڑا اور جرأتوں سے معمور ھو کے پوري تیز قدمی سے بڑھی - ۲۳ کو مونس میں جرمن اور متحدہ فوج کا مقابلہ ھوا اور اُس "عظیم الشان معرکہ" کا سلسلہ شروع ھوگیا جسکا اسقدر اضطراب ' اسقدر امیدوں' اور اسدرجہ ارادوں کے ساتھہ انتظار کیا جا رھا تھا - ۲۵ کو اس معرکے کے جو حالات ھمکو سنائے گئے انکا دلچسپ اور تاریخ فن روایت میں یادگار رھنے والا خلاصہ یہ تھا کہ " دن بھر لڑائي رھی اور (حسب قاعدہ) انگریزي فوج آخر تک اپنی جگہہ پر قائم رھی " اور گو اس کامیابی کے ساتھہ قائم رھنے

کے بعد جرمن کی فوج کو پیچھے هٹنا چاهیے تها نه که کامیاب انگریزي فوج کو' تاهم چونکه بارجود شکست کهانے کے جرمن فوج نے بد قسمتي سے "نامور کا خط مدافعت لے لیا هے اسلئے ضرورتا متحده فوج کا ایک حصه هٹکے خط دریا سیمبرے (سرحد فرانس) تک آگیا هے" !!

فما استطاعوا من قیام و ما کانومنتصرین ! (۵۱ : ۲۲) پس وه جم نه سکے اور نه اپنا بدله هی لے سکے

" نامور" کي تسخیر نے فی الحقیقت جرمنی کے مشن کو بلجیم میں آخري حد تک کامل کردیا' کیونکه امیدوں کا آخري سهارا یهي مقام تها' اور اب لیز سے لیکر سرحد تک اسکے لیے میدان صاف هوگیا ! نیز اس واقعه سے متحده مشن کي ناکامي بهي اشکارا هوگئي -

جنگ کے افق پر صبح امید کي یه پهلي شام مایوسي تهي جو افسوس هے که پهر ختم نه هوئي' اور برابر تاریکي کے بعد تاریکي برهتی هي گئي - اُن عظیم الشان امیدوں کا جو متحده افواج کے ورود سے تمام دنیا میں پهیل گئي تهیں' اسقدر جلد خاتمه کس درجه درد انگیز هے ؟ علي الخصوص ایسي حالت میں جبکه میدان جنگ کي خبروں نے دشمن کو پہلے هي سے سخت شکست خورده اور گویا آمادۂ فرار ثابت کردیا تها' اور هر شخص منتظر تها که اب متحده فوج ایک آهنی دیوار بنکر دشمن کے سیلاب کو روک دیگی' اور ایک انچ بهی آگے بڑھنے نه دیگی - جرمني کے وه کمبخت قیدی جو فرانس اور انگلستان میں اپني فوج کی پریشانیوں' فاقه مستیوں' قلت رسد' اور فقدان نشاط و شجاعت کی روایات امید پرور اور بشارتهاے جشن انگیز پهیلاتے تهے' یقیناً هم سب کی اس مصیبت کیلیے ذمه دار هیں جو ان عظیم الشان امیدوں کی بلندي سے یکایک گرجانے سے همیں برداشت کرنی پڑي-

(آخری نتیجه)

۲۳ سے ۲۶ تک اس عظیم الشان جنگ کا سلسله برابر جاري رها' اور یه اندازه کرنا مشکل هے که خون کے کتنے سیلاب بهے اور لاشوں کي کتني پهاڑیاں بلند هوئیں ؟ سائنس نے اس وقت تک هلاکت اور بربادي کے اعلی سے اعلی اور کامل سے کامل طریقے جسقدر ایجاد کیے هیں' ان سب کي کامل قدرت آزمایش کا یه اصلي میدان تها -

تاهم افسوس هے که متحده افواج ایک انچ بهی دشمن کو پیچھے هٹانے کا موقع نه پاسکی' اور بارجود ان اعلانات کے جو افواج کی فوجی قابلیت اور عسکری مناقب کے متعلق جنرل ژوفرے اور جنرل فرنچ نے یکے بعد دیگرے بهیجے' جرمنی نے شارلی راے کے معرکے هي میں سرحد فرانس عبور کرلي جو اسکے خط جنگ کي دوسري منزل تهي' اور "معرکۂ عظیمه" کا فیصله هوگیا -

اب اعلان کیا گیا که متحده افواج سرحد کے ادهر آگئی هے' اور اس نے لیل سے لیکر موبوز تک سرحد کے پیچھے اپنا خط بنایا هے - یه متحده افواج کا دوسرا خط تها - کاش اسي خط پر جمنے کا موقع ملجاتا ! لیکن افسوس که ۲۵ کو عظیم الشان معرکے کی دوسري قسط پیش آئی' اور متحده افواج نے گو اپنی هیبت و سطوت کے علم گاڑدیے' اور اپني شجاعت و بسالت کے سکے بٹهادیے' تاهم اسے پیچھے هٹنا هی پڑا اور دشمن کیمبرے تک پهونچ گیا !

اسکے بعد متحده افواج اور پیچھے هٹي اور کیمبرے کے عقب میں آئي' لیکن ۲۶ کے قیامت خیز معرکۂ کیمبرے کے بعد یهاں سے بهي "شاندار مقابله کرکے" پیچھے هٹنا پڑا' اور سابق اطلاع کے مطابق دریاے سوامے کے پاس ایمي نس سے لافیرے اور لیون هوتے هوے' ایک ثلث دائرے کی شکل میں میزیرس تک پهیل گئی - و ذلک یوم التغابن !

(یوم التغابن کے بعد)

جرمن فوج کہیں بهی روکي نه جاسکی اور یکے بعد دیگرے متحده افواج کو پیچھے هي هٹنا پڑا : کانهم الی نصب یو فضون (۷۰ : ۴۳)

لا فیرے اور لیون کے بعد قلعه هاے "ریم" کے استحکام نے بڑي بڑي امیدیں دلائی تهیں کیونکه وه ایک محفوظ و مستحکم مقام هے :

الا في قری محصنة اومن وراء جدر (۵۹ : ۱۷) گهري هوی اور محفوظ بستیوں میں یا دیواروں کي آڑ سے !

لیکن : لن ینفعکم الفرار ان فررتم (۳۳ : ۲۰) متحده افواج نے اگرچه جان توڑ کے داد شجاعت دي اور کوئي کسرا ٹها نه رکهي لیکن یهاں سے بهی پیچھے هٹنا پڑا اور ریم فتح هوگیا !

(متحده افواج کي ناکامی)

یه کهنا کتنا هي افسوس ناک هو مگر واقعات مجبوراً کهلاتے هیں که متحده افواج کو اور علی الخصوص فرانس کی ۲۰ لاکهه سے زیاده جمعیت کو جرمنی کے مقابله میں کامیابي حاصل نه هوئي' اور جس عرض سے وه نکلی تهي یعنے جرمني کو روکنے کیلیے' اسکے لیے کچهه بهي نه کرسکي - اب جرمني پیرس کا محاصره کر رهی هے اور کچهه نہیں کہا جا سکتا که کل کیا هو ؟ ممکن هے که مشیت الهي کوئی غیر متوقع تبدیلی پیدا کردے :

انه علی رجعه لقادر ! (۸۶ : ۸) بیشک خدا تو اسپر بهي قادر هے که آسے لوٹا دے-

لیکن حالات کا قدرتی نتیجه اسکے خلاف هے والعلم عند الله -

" جو هونا چاهیے تها اور جو کچهه قبل از وقوع سونچا گیا تها' اور جو کچهه اس وقت هو رها هے' ان دونوں کا موازنه کرنے پر هم سب مائل هیں - جهاں تک واقعات ظاهر هوے هیں انسے ناگزیر طور پر یه نتیجه نکلتا هے که انگریز اور فرنچ کمانیر اپنا کام نہیں جانتے "

(اسٹیٹسمین ۷ سپٹمبر)

متحده افواج اپنے قیام کے خط بنا بنا کر هر بار پیچھے هی هٹتي آئی - اس نقشه سے به یک نظر معلوم هوتا هے که نامور سے لیکر یکے بعد دیگرے پانچ خط قیام بناے گئے مگر جرمني انپر قابض هوتی گئی - انکے بعد موجوده خط دفاع هے -

رجال حرب و زعماء جنگ یورپ ! اولین حادثۂ مفسدہ و معرکہ سراجیو

ایک جدید قسم کا فرانسیسی بیٹل شپ جہاز

سابق ڈیوک : پرنس فرڈی ننڈ ولیعہد آسٹریا مع اسکی مقتول بیوی کے -

(۱) انگلستان
(۲) فرانس
(۳) روس

(۱) جرمني
(۲) اسٹریا
(۳) بلجیم

وان مولٹک - سپہ سالار افواج بریۂ جرمنی

فیلڈ مارشل سر جان فرنچ - سپہ سالار افواج بریہ انگلستان

مناظر بحریۂ ! مشاہیر افواج بریۂ برطانیہ و آلمان ! مراکب شہیرۂ عظیمہ !

بندر گاہ اسپٹ ہیڈ میں برطانیہ قواء بحریہ کا ایک منظر عمومی

نہر کیل میں جرمنی کے قواء بحریہ کی ایک عام نمایش !

سرجان جلیکیو نائب امیر البحر برطانیہ

(۱) ایک فرانسیسی کروزر : زولیس می شیلے نامی جو برطانی جہازوں کے ساتھہ مصروف کارزار ہے -

(۲) جرمنی کا سب سے بڑا اور سب سے آخری قسم کا بیٹل شپ جہاز -

امیر البحر وان ٹرپٹز جرمن وزیر بحر

مراکب مخفیہ بحریہ ! اسطول متحدہ و مشترکہ بحر و فضاء آسمانی ! !

سمندر کے نیچے مراکب مہلکۂ بحریہ کا استقرار !

اس مرقع میں دکھلایا ہے کہ جدید ایجادات بحریہ میں سے تحت البحر کشتیاں (سب میرین) کس طرح سمندر کے نیچے پھیل جاتی ہیں اور دشمن کے جہازوں کی آمد و رفت روک دیتی ہیں ؟ سمندر کی سطح پر تحت البحر کشتیوں کے مستول نکلے ہوے صاف دکھائی دیتے ہیں - سامنے پہاڑی کے کنارے دو جنگی جہاز حیران کھڑے ہیں اور گذر نہیں سکتے - اگر وہ گذریں تو چند لمحوں کے اندر ھی تباہ کردیے جائیں -

ہوائی جنگی جہازوں کا بالاے سمندر ایک منظر !

عالم آب و باد کا متحدہ حملہ ! !

نیچے جرمنی کا ایک بیڑہ ہے اور اوپر ایک زپلن ہوائی جہاز، جہازوں کے ساتھہ ساتھہ سفر کر رہا ہے - بحری اور فضائی متحدہ حملے کو اسمیں واضح کیا گیا ہے -

معرکہ زار بحر شمال ! خوارق و عجائب ترقیات حربیہ بحریہ !

بحر شمالی آج دنیا کے قواء حربیۂ بحریہ کا سب سے بڑا بحری تماشہ گاہ ہے - کیونکہ دنیا کے دونوں زعماء بحر (برطانیہ و جرمنی) کی بحری طاقتوں کو اسی سے تعلق ہے - موجودہ جنگ میں سیادت بحری کا شاید آخری فیصلہ یہیں ہو - اس نقشہ میں برطانیہ اور جرمنی کے جنگی جہازوں کے مواقع ' حدود ' ترتیب ' اور تقابل کا ایک تخمینی منظر دکھلایا گیا ہے - دھنی جانب جرمنی کے جہاز ہیں اور بائیں جانب برطانیہ کے - درمیان میں نقطوں کی جدول سے انکے حدود بحری کو الگ کردیا ہے - بالکل سیاہ نقوش بیٹل شپ جہاز ہیں اور جنکے اندر سفیدی چھوڑ دی ہے ' وہ کروزر ہیں -

به یک تدبیر دو تفتیش !

اس مرقع میں موجودہ جنگی جہازوں کی روشنی کے برقی آلات کی قوت دکھلائی ہے - جہاز نے ایک ہی وقت میں آسمان اور زمین ' دونوں کو روشن کردیا ہے - سمندر کو روشن کرکے دیکھتا جاتا ہے کہ تارپیڈو کشتیوں کی زد میں نہ آجاے - ساتھہ ہی آسمان کی فضا کو روشن کرکے دیکھہ رہا ہے کہ کہیں اوپر سے دشمن کا ہوائی جہاز گولہ باری نہ کردے !

انگریزی بیڑے کی ہولناک توپ !

جسکا دہانہ ۱۳ × ۵ - انچ کا ہے - یہ توپ بڑے ڈریڈ ناٹ جہاز " اوریَن" نامی میں نصب ہے -

بائیں جانب تارپیڈو کشتی کا وہ آلہ دکھلایا ہے جسمیں ہوا بھری جاتی ہے اور جسکی قوت سے وہ حملے کے وقت نہایت آسانی سے اوپر نیچے ہوتی ہے -

تاریخ حروب اخیرہ کا ایک صفحہ

نفقـــات جنـگ

اسلامي غزوات اور جدید دور تمدن کي لڑائیوں میں روحاني اور مادي مقاصد نے جو حد فاصل قائم کردي ھے' اوسکو دور جدید کے مصارف جنگ اور بھي زیادہ نمایاں کردیتے ھیں - ھم نے کتب حدیث و سیر میں بارھا پڑھا ھے کہ ایک مقدس وجود اعلاے "کلمۃ اللہ" کیلیے اوٹھا ھے' اور اس مقصد جلیل کی تکمیل میں اوسکی ایثار نفسی نے صرف ایک لقمۂ خشک پر قناعت کي ھے - ھمکو اوس مقدس گروہ کا حال بھی معلوم ھے جسکو اس پاک مقصد کی اشاعت کیلیے راستے میں درخت کی پتیاں چبانی پڑیں' اور اس نے خوانہاے نعمت سے سیر شکم اور زرہ و جوشن سے آھنی جسم بنکر لڑنے والوں کو صداے تکبیر کی ایک گرج میں بے دم کردیا ! کانھم بنیان مرصوص ایسے ھی فاقہ مستوں کا وصف حال تھا -

لیکن موجودہ لڑائیاں دنیا کیلیے ایک ایسي لعنت ھیں جو جان و مال' دونوں کا خاتمہ کردیتی ھیں - اعلان جنگ ھونے کے ساتھہ ھي یورپ کا اعلی ترین علم الاقتصاد صاف جواب دیدیتا ھے کہ وہ امن و صلح کے زمانے کا ایک خواب تھا' جسکو اب بالکل بھلا دینا چاھیے !

خوش قسمتي سے یہ دولت جو زمانۂ جنگ میں نہایت بیدردي کے ساتھہ صرف کی جاتی ھے' وہ خون کي طرح بالکل بہ نہیں جاتی بلکہ صفحۂ قرطاس پر نقش و نگار کي صورت میں اپني یادگار بھي چھوڑ جاتي ھے' اور اس نقش خونیں سے ھم اس زمانے کے مصارف جنگ کا ایک ھولناک نقشہ مرتب کرسکتے ھیں - دوران جنگ میں ملک کي اقتصادي حالت کو مختلف غیر منضبط طریقوں سے جو نقصان عظیم پہونچتا ھے' اوسکے اندازہ کرنے کا ھمارے پاس کوئي ذریعہ نہیں ھے لیکن لڑائیوں کے مصارف عظیمہ اور نتائج محزنہ و الیمہ کا مکمل نقشہ پیش کیا جاسکتا ھے -

(قرون اخیرہ کے حروب عظیمہ)

یورپ میں جنگ کریمیا کے زمانے سے آج تک جو لڑائیاں ھوئیں اور ان میں جان و مال کا جو نقصان ھوا' اوسکی تفصیل یہ ھے :

(نام جنگ)	(سنہ)	(نقصان جان)	(نقصان مال)
جنگ کریمیا	۱۸۵۴	۷۸۰۰۰۰	۳۴۰ ملین گنی
جنگ ازادي غلامان امریکہ	۱۸۶۱ - ۱۸۷۱	۸۰۰۰۰۰	۱۴۰۰ "
جنگ فرانس و جرمنی	۱۸۷۰ - ۱۸۷۱	۸۵۳۰۰۰	۵۶۰ "
جنگ روس و ترکی (پلیونا)	۱۸۷۷		
جنگ امریکہ و اسپین	۱۸۹۸	۰۰۰۰	۰۲۵۹ "
جنگ ٹرانسوال	۱۸۹۹ - ۱۹۰۲	۰۶۸۷۰۰	۲۷۰۰ "
جنگ روس و جاپان	۱۹۰۴ - ۱۹۵	۴۸۵۰۰۰	۵۰۳ "

(جنگ بلقان کے مختلف فریق) :

(نام جنگ)	(سنہ)	(نقصان جان)	(نقصان مال)
بلگیریا		۱۴۰۰۰۰	۰۰۹۰ ملین گنی
سرویا		۰۷۰۰۰۰	۰۰۵۰ "
یونان		۰۳۰۰۰۰	۰۰۲۵ "
مانٹي نیگرو		۰۰۸۰۰۰	۰۰۰۱ "
		میزان	۳۸۵۲

جنگ بلقان کے زمانے میں دولۃ عثمانیہ کے نقصانات کي اگرچہ صحیح تفصیل معلوم نہیں ھے' تاھم اس میں شبہ نہیں کہ لاکھوں سپاھیوں کي جانیں ضائع گئیں' تمام سامان جنگ برباد ھوگیا' اور مصارف جنگ کي تعداد کم از کم ۸۰ ملین گنی تک پہونچ گئي - (ایک ملین ۱۰ - لاکھہ کا ھوتا ھے)

(موجودہ جنگ کا قبل از جنگ تخمینہ)

جرمني' انگلستان و فرانس کے ساتھہ ایک مدت سے آمادۂ پیکار تھی' اسلیے وھاں کے علماے اقتصاد و رجال حرب نے پہلے ھي سے اوسکے مصارف جنگ کا ایک تخمینہ لگالیا ھے - علم الاقتصاد کے ایک مشہور جرمن عالم کا خیال تھا کہ جب حکومت جرمني دوسري سلطنتوں کے ساتھہ دست و گریباں ھوگی تو اوسکو جنگ کے پہلے ۶ ھفتوں میں فوج اور جنگي جہازوں کے مصارف کیلیے ۶۰ ملین گني کي ضرورت پڑیگی - اسکے علاوہ رسد وغیرہ کے مصارف ۵۰ ملین گنی سے کم نہونگے - خوف و بے اطمینانی کي وجہہ سے عام تجارت اور ملکی بازاروں کا جو نقصان ھوگا' اوسکي تعداد بھی ساڑھے بارہ ملین گنی ھوگي' اسطور پر جنگ کے پہلے چھہ ھفتوں میں جرمن کو ۱۲۲ ملین اور نصف ملین گنی کا نقصان برداشت کرنا پڑیگا !

چنانچہ آج وہ منتظرہ جنگ شروع ھوگئي ھے اور جرمنی کے حملے پر چار ھفتے گذر چکے ھیں - اب مندرجہ بالا تخمینے سے اس ھولناک نقصان کا اندازہ لگایا جاسکتا ھے جو اس جنگ میں ابتک صرف جرمني کو پہونچا ھوگا - دوسري حکومتیں ابھی باقی ھیں - اگر جنگ نے طول پکڑا تو عالم انسانیت کے اس نقصان کا آخري میزان کیسا ماتم انگیز ھوگا جو محض چند مغرور انسانوں کے فتنۂ افساد اور جوع سیادت سے کرۂ ارضی پر عالمگیر ھو رھا ھے ؟

(ضروریات زندگی کا اثر)

آج ۴۰ سال سے تمدنی ضروریات بہت بڑھ گئی ھیں اور بڑھتی جاتی ھیں - موجودہ دور تمدن میں انسانی زندگي نہایت گران قیمت ھوگئی ھے جسکا اثر مصارف جنگ پر بھی شدت کے ساتھہ پڑا ھے - سنہ ۱۸۷۰ میں جرمني اور فرانس کے درمیان جو جنگ ھوئی تھی' اوس میں جرمنی کو فی سپاھی ۵ - روپیہ اور فرانس کو ساڑھے پانچ روپیہ روزانہ صرف کرنا پڑا تھا' لیکن آج ایک سپاھی کا روزانہ خرچ ساڑھے سات روپیہ سے کسی طرح کم نہوگا' جنگ ٹرانسوال میں تو انگریزوں کو فی سپاھی ایک گنی تک صرف کرنا پڑا تھا -

اسٹریا کے وزیر جنگ نے سنہ ۱۹۱۰ میں بیان کیا تھا کہ زمانہ جنگ میں ایک اسٹرین سپاھی کا خرچ روزانہ ساڑھے سات روپیہ

تک پہونچ جاتا ہے - بیوہ عورتیں ' یتیم بچے ' ہتیار ' اور رسد کی فراہمی کا صرف اسکے علاوہ ہے - اس بنا پر اگر ۲۰ - لاکھہ فوج ۲ ماہ تک متصل گرم پیکار رہے تو اوسپر ۱۸۰ ملین گنی صرف کرنا ہوگی !!

(گذشتہ جنگ فرانس و جرمنی)

یورپ میں سب سے تازہ ترین اور عظیم الشان جنگ ' فرانس اور جرمنی کی لڑائی خیال کی جاتی ہے - یہ جنگ مہاجنوں کی توقعات کے خلاف قائم ہوگئی تھی - اس بنا پر اونکو تاوان اوٹھانا پڑا - ابتدائی جنگ میں فرانسیسی بنکوں کی شرح قرض ۷۳ فی صدی تھی ' لیکن اعلان جنگ ہونے کے ساتھہ ہی دفعۃً بازار نرخ گر گیا ' اور شرح قرض ۶۶ فی صدی تک اتر گئی - جنگ کے ساتھہ ساتھہ شرح قرض کا یہ تنزل بھی برابر جاری رہا - یہاں تک کہ واقعہ سیدان کے بعد ۵۳ تک پہونچ گیا ' اور اسکے بعد نوٹوں کی خرید و فروخت کا سلسلہ قریب قریب بالکل رک گیا - اگر کسیکو اسکی ضرورت پیش آتی تھی تو نقد قیمت ادا کرتا اور سخت نقصان اوٹھانا پڑتا تھا -

فرانس کے بنکوں سے ۹ - جون سنہ ۱۸۷۰ سے ۸ ستمبر سنہ ۱۸۷۰ تک کی مختصر مدت میں جو رقم نکال لی گئی ' اوسکی تعداد ۳۳ ملین گنی تھی - اعلان جنگ کے وقت پروشیا کے خزانے میں ۴۵۰۰۰۰۰ گنی موجود تھی ' اور اوسنے قرض بھی لینا چاہا تھا جسکی قیمت ۱۸ ملین تک تھی ' لیکن اس مدت میں دو ملین سے زیادہ جمع نہوسکا ' اور پروشیا کی ہنڈیوں کا نرخ ۹۳ سے گر کر ۷۷ تک پہونچ گیا - قومی کمپنیوں کے حصے بھی فی صدی ۴۰ تک میں کم ہوگئے تھے - چنانچہ اسکے بعد پرنس بسمارک نے خود کہا تھا کہ "اگر ساڑھے چار ملین گنی خزانۂ سلطنت میں نہوتی تو جرمن دو دن بھی فرانس سے نہیں لڑسکتے - "

فتح کے بعد بسمارک نے فرانس سے ۵ لاکھہ ملین گنی کا تاوان جنگ طلب کیا تھا لیکن آخر میں دو لاکھہ ملین گنی پر راضی ہوگیا - فرانس نے یہ رقم خطیر دو سال کی مدت میں ادا کی اور اسکی وجہہ سے یورپ کے مالی بازار میں دفعۃً جھاڑو پھر گئی -

(روس و جاپان)

زمانہ جنگ روس و جاپان میں مالی تحفظ کیلیے جاپان نے جو اہتمام اور تیاریاں پہلے سے کی تھیں ' وہ اوسکے لیے نہایت مفید ثابت ہوئیں - چنانچہ جاپان نے اعلان جنگ سے پہلے ہی ۱۱۶۹۶۰۰۰ گنی کی رقم خطیر بنک میں جمع کرلی تھی - روس کے بنک اور سلطنت کے خزانہ کا کل سرمایہ ۱۰۵۰۰۰۰۰ گنی تھا ' لیکن اختتام جنگ پر جاپان کے خزانے میں ۱۰۴۴۴۰۰۰ گنی باقی رہگئی - حالانکہ وہ جنگ پر دو لاکھہ ملین گنی صرف کرچکا تھا - اس مالی فایدہ کی وجہ صرف یہ تھی کہ دوران جنگ میں جاپانی قوم اور جاپانی سلطنت اپنی تمام ضروریات کو ملکی ساخت کی چیزوں سے پورا کرتی تھی ' اسکا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ روپیہ بنک سے نکل کر ملک کی جیب میں آجاتا تھا ' اور ملک کی جیب سے نکل کر خزانہ سلطنت کو پر کردیتا تھا - خزانہ سلطنت اوسکو بنکوں میں منتقل کردیتا اور اسطرح جو کچھہ بنکوں سے برآمد کیا جاتا تھا ' وہ ہر پھر کر پھر دوبارہ اونہی میں داخل ہوجاتا تھا - یہی وجہ ہے کہ جنگ کے اس طویل زمانہ میں جاپانی بنک کو صرف ایک ملین گنی کا خسارہ اوٹھانا پڑا جو تاریخ جنگ میں ہمیشہ اسکے لیے کارنامۂ فخر رہیگا !

جاپان کی حکومت نے اضافہ نرخ اشیاء بھی کو نہایت سختی کے ساتھہ روکدیا تھا ' اسلیے حکومت کا سرمایہ حکومت ہی کے خزانے میں محفوظ رہا اور وہ اوس سے نکل کر تاجروں کے خزانہ کا جزو نہ بن سکا -

(جنگ بلقان)

مالی بازار پر جنگ کا اثر بلقان کی آخری لڑائی سے ظہور پذیر ہوا ہے -

جب ریاستہاے متحدہ بلقان نے اخیر ستمبر سنہ ۱۹۱۲ع میں فوجی تیاریاں شروع کیں ' تو برلن اور وائنا کے بنکوں پر اول اکتوبر ہی میں اسکا اثر پڑ گیا ' اور رفتہ رفتہ پیرس کے بنکوں تک متعدی ہوا ' لیکن جب مانٹی نگرو نے بھی جنگ کے کیلیے ہتیار اوٹھاے ' تو پیرس ' برلن ' اور لنڈن کے بنکوں کا سنگ استقامت بھی دفعتاً ہل گیا ' اور ۶ ماہ تک یورپ کے تمام بنک اسی حالت تزلزل میں رہے -

اسی اثناء میں جرمنی اور فرانس نے فوج کی تعداد میں اضافہ کرنا چاہا - مالی حالت پر اسکا بھی نہایت گہرا اثر پڑا - چنانچہ ستمبر ۱۹۱۲ع سے اخیر جولائی ۱۹۱۳ع تک کی مدت میں کمپنی کے حصوں اور ہنڈیوں کا نرخ ۵۰۰ ملین گنی گھٹ گیا ' اور تمام مہاجنوں نے بنک سے اپنے اپنے روپیے نکال لیے - نتیجہ یہ ہوا کہ جن بنکوں میں اوائل ستمبر سنہ ۱۹۱۳ع تک ۵۴۵۴۳۱۰۰۰ گنی کے نوٹ برآمد ہوتے تھے ' ان میں اخیر دسمبر سنہ ۱۹۱۲ع تک صرف ۵۱۱۵۰۹۰۰۰ گنی رہگئی ' یعنے راس المال میں ۳۳۹۰۰۰ گنی کی کمی آگئی !

جنگ بلقان سے یورپ کے بنکوں کو جو نقصان عظیم اوٹھانا پڑا اوسکی تعداد کم از کم ۷۰ ملین گنی ہے ' کیونکہ لوگوں نے خوف اور بے امنی کی وجہ سے اپنا تمام سرمایہ بنکوں سے نکال کر اپنے گھروں میں بھر لیا - اسوقت سے تمام بڑی بڑی سلطنتیں آنے والے خطرات کے انسداد کے لیے اپنے اپنے خزانوں اور اپنے اپنے بنکوں کے سرمایہ میں اضافہ کرنے لگیں - چنانچہ ذیل کے نقشے سے اسکا اندازہ ہوسکتا ہے :

(آخر سنہ ۱۹۰۹ع سنہ ۱۹۱۰ع)

نام بنک	سرمایہ اصلی	اضافہ	اضافہ کی مجموعی تعداد
بینک آف انگلینڈ	۲۸۲۲۵۰۰۰	۳۰۲۶۲۰۰۰	۹۵۵۸۰۰۰
امپریل بنک آف جرمنی	۲۲۳۲۵۰۰۰	۳۱۸۸۳۰۰۰	۳۰۳۷۰۰۰
بنک آف آسٹریا ہنگری	۴۲۸۰۴۰۰۰	۵۳۴۹۹۰۰۰	۱۰۶۹۵۰۰
بنک آف فرانس	۷۲۲۳۱۰۰۰	۱۲۶۵۷۰۰۰۰	۵۴۳۳۹۰۰۰
بنک آف اٹلی	۱۵۳۸۱۰۰۰	۴۷۷۱۰۰۰۰	۳۲۴۱۹۰۰۰
بنک آف روس	۰۸۷۸۵۹۰۰۰	۱۲۶۸۰۱۰۰۰	۳۸۹۴۲۰۹۰
بنک آف یونائیٹڈ استیٹ (۰ امریکہ)	۱۳۶۷۷۷۰۰۰	۲۸۲۱۴۴۰۰۰	۱۴۵۳۶۷۰۰۰

سنہ ۱۹۰۹ و سنہ ۱۹۱۰ع میں دنیا کی کانوں سے بقدر ۸۰۷۴۰۰۰۰۰ گنی کے سونا نکالا گیا - بینک و تجارت وغیرہ پر اوسکی تقسیم جس مقدار سے کیگئی ' اوسکا اندازہ ذیل کے نقشے سے ہوگا :

تجارت وغیرہ	۱۹۱۷۰۰۰۰۰
ہندوستان کو دیا گیا	۰۸۶۶۰۰۰۰۰
مصر کو	۰۰۲۹۰۰۰۰۰
بنک آف جاپان میں داخل کیا گیا -	۰۱۳۸۰۰۰۰۰
بنک آف ساوتھہ جنوبی امریکا	۰۰۶۸۰۰۰۰۰
بنک آف میکسکو - (امریکہ)	۰۰۵۷۰۰۰۰۰
بنک آف یونائیٹڈ استیٹ (امریکہ)	۱۴۵۳۰۰۰۰۰
بنک آف کنیڈا - (برطانی نو آبادی)	۰۱۷۱۰۰۰۰۰
بنک آف آسٹریلیا و جنوبی افریقہ	۰۱۹۱۰۰۰۰۰
بنک آف یورپ	۱۷۲۷۰۰۰۰۰
عام اور بقیہ بنک -	۰۵۷۶۰۰۰۰۰
میزان کل	۸۰۷۴۰۰۰۰۰

مصارف جنگ کي وسعت ' کانون کي پیداوار ' بینکوں کي در آمد بر آمد ' اور مہاجنوں کے لین دین سے ثابت ہوگیا ہوگا کہ اس زمانے میں لڑائي کي باگ تمامتر مہاجنوں ہی کے ہاتھہ میں ہے ' وہ مالی مدد دیکر جس سلطنت کو چاہیں دوسري سلطنت سے لڑاسکتے ہیں ' یا جنگ روک دے سکتے ہیں - ابھي دو برس کا زمانہ گذرا ہے کہ جرمني و فرانس میں جب جنگ کا اندیشہ پیدا ہوگیا تھا تو فرانس کے مہاجنوں نے اپنا تمام سرمایہ جرمن بنکوں سے نکال لیا تھا - مجبوراً جرمني کو اس ارادہ سے باز آجانا پڑا - دولۃ عثمانیہ اور یونان میں بھي جنگ کے جب نئے خطرے پیدا ہوے ' تو مہاجنوں نے باب عالی کو دھمکی دي کہ " اگر جنگ جاري کیگئی تو قرض دینے سے اپنا ہاتھہ کھینچ لینگے "

لیکن افسوس ہے کہ اس قوت سے اُلٹا کام لیا جاتا ہے - دنیا میں جتني لڑائیاں قائم ہوتي ہیں ' اونکی تہ میں انہي مہاجنوں کا ہاتھہ کام کرتا ہے - اس سے انکا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جب دوران جنگ میں لڑنے والی سلطنتوں کو قرض کي ضرورت پیش آئیگی تو قرض دیکر ان لوگوں کو سالانہ سود کے سمیٹنے کا موقع ملجائیگا ' یا اور متعدد اقتصادي اور مالي اغراض ہوتے ہیں جنکے لیے وہ کسي انقلابي حالت کي ضرورت دیکھتے ہیں - لارڈ سیسل اور جنگ ٹرانسوال کے تعلقات کي داستان قارئین الہلال میں سے بہت سے باخبر اور مطالعہ دوست اصحاب کو یاد ہوگي -

الحــرب فــي الــقـران :

(۲)

اس مضمون کا پہلا ٹکڑہ گذشتہ اشاعت کے مقالہ افتتاحیہ کے صفحات میں " الحرب و الاسلام " کے عنوان سے درج کیا گیا تھا لیکن چونکہ اسکا اصلی موضوع درحقیقت تفسیر القرآن سے تعلق رکھتا ہے اسلیے آج باب التفسیر کے تحت میں شائع کیا جاتا ہے -

---

گذشتہ اشاعت میں ہم قدیم وحشیانہ اعمال حرب کی ایک اجمالی فہرست پیش کرکے اسلامی تعلیمات کو واضح کرچکے ہیں - مضمون کا خاتمہ اس مبحث پر ہوا تھا کہ عرب جاہلیۃ میں جنگ و فساد اور لوٹ مار کا فخر و انبساط کے ساتھہ انتظار کیا جاتا تھا ' اور یہ انتظار قومی زندگی کے خصائص میں داخل ہوگیا تھا -

(القتال والحــرب)

جنگ کے یہي وحشیانہ افعال تھے جن پر " حرب " کا مفہوم لغوي مشتمل تھا ' اور اہل عرب نے عملي طور پر حرب کا یہي نمونہ قائم کیا تھا جیسا کہ دنیا کي اور تمام قوموں نے کیا - لیکن اسلام نے جنگ کے ان تمام آثار و علائم کو مٹاکر ایک نیا مدني نظام قائم کیا - اس بنا پر لغۃ و حقیقۃ ' کسی حیثیت سے بھی " جہاد اسلامي " پر حرب کا اطلاق نہیں ہو سکتا تھا - پس یہي وجہ ہے کہ قران مجید میں جہاد پر ایک جگہہ بھي اس لفظ کا استعمال نہیں کیا گیا - البتہ جہاد کی ایک خاص صورت کی تعبیر " قتال " سے کیگئي ہے ' جو ظاہري مفہوم کے لحاظ سے کوتہ بینوں کے نزدیک نہایت خطرناک لفظ ہے - حالانکہ جہاد اور قتال میں ایک طرح کے عموم و خصوص کا فرق ہے :

فاقتلــوا لمشرکین حیث وجدتمــــوهم (۹ : ۵)	مشرکین کو جہــاں پاؤ قتل کرو -
و اقتلوهم حیث ثقفتموهم و اخرجوهــم من حیث اخرجوکم (۲ : ۵-۱۸۷)	اور کفار کو جہاں پاو قتل کرو اور جہاں سے اونہوں نے تمکو نکال دیا ہے وہاں سے تم بھی انہیں نکال دو -

لیکن دوسري آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مشاکلۃ اللفظہ باللفظ ہے جو کلام میں زور پیدا کرنے کا ایک طریقہ ہے - خدا اپنے متعلق کہتا ہے : مکروا و مکروا للہ و اللہ خیر الماکرین - حالانکہ خدا مکار نہیں ہے ' بلکہ پر زور طریقہ سے یہ کفار کے اعمال شنیعہ کا جواب دیا گیا ہے - ہم اپنی زبان میں کہتے ہیں کہ برائي کا بدلہ برائي ہے ' حالانکہ برائي خود برائي ہے لیکن اوسکا بدلہ برائی نہیں ہے بلکہ وہ قانون عدل کا ایک احسن نتیجہ ہے : جزاء سئیۃ سئیۃ مثلها (برائي کا بدلہ ویسی هي برائي ہے) اسي طریقہ پر اس لفظ کا بھي استعمال کیا گیا ہے ورنہ اسکی حقیقت سئیہ مقصود نہیں ہے ' جسطرح خدا کے مکر کرنے سے حقیقي مکر مراد نہیں لیا جا سکتا - اسی طرح یہاں قتال سے بھی دنیا کا عام قتال مراد نہیں ہے :

فان قتلوکم فاقتلوهم (۲ : ۱۷۲)	اگر وہ تم سے مقاتلہ کریں تو تم بھي اون سے مقاتلہ کرو -

اور اگر اسکو تسلیم نہ کیا جاے ' تب بھی یہ خود کفارهی کی شامت اعمال کا نتیجہ ہے - جہاد کا اصل مقصد نہیں ہے - چنانچہ دوسري آیت میں اس کي تشریح کردي گئي ہے :

فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیــہ بمثل ما اعتدی علیکم و اتقو اللہ ' واعلمو ان اللــہ مــع المتقین (۲ : ۱۹۱)	جو شخص تم پر زیادتي کرے ' تم بھي اوسي کے مثل زیادتي کرسکتے ہو لیکن اس سے زیادہ تجاوز کرنے میں خدا سے ڈرو ' اور یقین کرو کہ خدا پرہیزگاروں هي کے ساتھہ ہے -

(آیات ستہ)

لیکن تمام قران کریم میں جہاد پر " حرب " کا اطلاق کہیں بھي نہیں کیا گیا ہے - صرف چھہ جگہ " حرب " کا لفظ آیا ہے ' حالانکہ تمام قرآن کریم جہاد کی ترغیب و تحریص سے بھرا ہوا ہے :

والذین اتخذوا مسجدا ضرارا و کفرا و تفریقــاً بین المومنین وارصادا لمن حارب اللہ ورسولہ من قبل (۹ : ۱۰۸)	جن لوگوں نے مسلمانوں کو نقصان پہونچانے کیلیے ' اون میں پھوٹ ڈالنے کیلیے ' اور اوس شخص کي گھات لگانے کیلیے جس نے خدا اور آسکے رسول سے پہلے لڑائی کي ہے ' نیز اپنے کفر کے اظہار کیلیے ایک مسجد بنائی ہے -
انما جزاء الذین یحاربون اللہ و رسولہ ولیسعون فی الارض فسادا ان یقتلــوا او یصلبــوا او تقطع ایدیهم و ارجلهم من خــلاف او ینفسوا من الارض ذلک لهم خزي في الدنیا ولهم في الاخرۃ عــذاب عظیـــم (۵ : ۳۷۵)	جولوگ خدا اور اوسکے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں ' اونکي سزا یہ ہے کہ وہ قتل کردیے جائیں ' یا اونکو پھانسي دي جاے ' یا انکے ایک ایک دائیں بائیں ہاتھہ پاوں کاٹ ڈالے جائیں ' یا جلا وطن کردیے جائیں - دنیا میں بھی اونکے لیے یہ ذلت اور رسوائي ہے ' اور آخرت میں دوسرا بڑا عذاب ہونے والا ہے -

(۳) یا ایها الذین آمنوا اتقوا اللہ وذروا ما بقي من الربوا ان کنتم مومنین فان لم تفعلـوا فاذنوا بحرب من الله و رسوله (۲ : ۲۷۸)

مسلمانو ! خدا سے ڈرو اور رجو رقم سود کي تمهاري آدروں پر باقي هے ' اوسکو چهوڑ دو اگر تم مسلمان هو' اور اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو یقین کرو که خدا اور اوسکے رسول کا تمهارے ساتهه اعلان جنگ هے -

(۴) و القیـنا بینهــم العداوة و البغضاء الی یوم القیامة کلما او قدوا نارا للحرب اطفـاها الله و یسعون فی الارض فسادا و الله لایحب المفسدین (۶۹ : ۳۲)

هم نے یہود و نصاری میں قیامت تک کیلیے باهم دشمني ڈالدي هے - جب جب وہ آتش جنگ بهڑکا تے هیں ' خدا اوسکو بجها دیتا هے ' مگر وہ دنیا میں فساد پهیلاتے هیں ' اور خدا مفسدوں کو دوست نہیں رکهتا -

(۵) الذین عاهدت منهم ثم ینقضون عهدهم فی کل مرة و هم لایتقون - فاما تثقفنهم فی الحرب فشرد بهـم من خلفهم لعلهـم یذکرون (۸ : ۵۸)

وہ لوگ جن سے تمنے عہد کیا مگر وہ هر مرتبه اپنے عہد کو توڑ دیتے هیں اور خدا سے بالکل نہیں ڈرتے ' سو اگر تم اونکو جنگ میں پاؤ ' تو چاهیے که انپر دباؤ ڈالو تاکه جو لوگ انکے پیچهے هیں انکو بهی بهاگنا پڑے -

(۶) فاذا لقیتـم الذین کفروا فضرب الرقاب حتی اذا اثخنتمو هم فشدو الوثاق فاما منا بعد و اما فداء حتی تضع الحرب اوزارها (۴۷ : ۴)

جب تمهارا اور کفار کا جنگ میں مقابله هو تو اونکی گردن اوڑادو ' یہانتک که جب خوب خونریزي هوچکے تو اونکو غلام بناو ' اسکے بعد یا تو احسان اونکـو چهـوڑ دو یا فـدیـه لیکـر رها کردو ' یہانتک که لڑائی موقوف هوجاے -

پہلي آیت میں "حرب" کا جو استعمال کیا گیا هے' اوسکو قتال اسلامي سے کوئی تعلق نہیں ایک عرب تها ابو عامر راهب ' جسکي ریاست مذهبي کو آنحضرت صلے الله علیه وسلم کي بعثت سے صدمه پہونچا تها - اسنے اپنے عزو جاہ کو قائم رکهنے کیلیے متعدد لڑائیاں کي تهیں - چنانچه آیت میں " من قبل " کا لفظ خود اسپر دلالت کرتا هے ' لیکن جب قبیله هوازن نے شکست کهائي تو وہ شام کي طرف بهاگ نکلا اور وهاں سے منافقین کو پیغام دیا که " تم آلات جنگ فراهم کرو ' اور ایک مسجد بنادو ' میں قیصر کے پاس جاکر فوج گراں لیکے آتا هوں اور محمد کو مدینه سے نکال دیتا هوں" - ظاهر هے که اس جنگ کا مقصد محض بغض و انتقام ' خدع و فریب ' ظلم و عدوان ' اور طلب ریاست تها جس پر جنگ کي حقیقت لغویه بالکل منطبق هوسکتي هے - اسلئے قرآن مجید نے اس لفظ کو اوسکے صحیح مفهوم لغوي کے مطابق استعمال کیا هے - نه که جهاد کیلیے -

(۲) دوسري آیت قاتلین نوع ' مفسدین في الارض ' غارتگران امن و اخلاق ' اور راهزنوں اور ڈاکوؤں کے متعلق هے ' اور لوٹ مار حرب کے مفهوم هي میں داخل هے ' اسلیے یه آیت پہلے سے بهي زیادہ واضح هے - جهاد سے اسکو ذرا بهی مس نہیں -

(۳) تیسري آیت میں بے شبهه خدا نے اپنے اور اپنے رسول کي طرف " حرب کا " انتساب کیا هے' لیکن جهاد یہاں بهي مراد نہیں هے - خود مفسرین کو یه شبهه هے که مسلمانوں سے یه طرز خطاب بظاهر صرف کلام میں زور پیدا کرنے کا ایک طریقه هے' لیکن یه کیوں ضروري سمجهه لیا گیا هے که اسلام کي هر جنگ مقاصد جهاد هي پر مشتمل هو بلکه سیاسی حیثیت سے فوائد دنیویه بهي اوسکا مقصد هوسکتے هیں اور اس لحاظ سے یه لفظ بهي اس جگه اپني حقیقت لغویه پر منطبق هو سکتا هے' سود خواري درحقیقت ایک راہ زني هے اور هر سود خوار ایک ڈاکو هے جو بندگان خدا کے مال کو بلا معاوضه لوٹ لیتا هے' اسلیے خدا نے فرمایا :

" جس طرح تم غریبوں کا مال لوٹ رهے هو' هم بهي اسی طرح تمهارا مال لوٹ کر انکو واپس دلادینگے " یهي " حرب " کے معنے هیں -

(۴) چوتهي آیت کسي تاویل کي محتاج نہیں ' وہ یہود و نصاری کے متعلق هے - اونہوں نے باهم جو لڑائیاں قائم کي تهیں ' اونکا سبب صرف بغض و انتقام اور شر و فساد تها جسپر لغوي حیثیت سے یه لفظ دلالت کرتا هے - با اینهمه خدا نے اسکو پسند نہیں کیا اور اس مشتعل آگ کو بجها دیا - کلما اوقدوا نار الحرب اطفاها الله -

اب یه آگ پهر مسیحي دنیا میں اس اعلان الهي کي تصدیق دائمی کو محکم تر کرتي هوئي مشتعل هوگئي هے -

(۵) پانچویں آیت قبیلهٔ بنو قریضه کے متعلق هے' جنهوں نے اسلام کے ساتهه متعدد بار معاهده کرکے عهد شکني کي تهي' اور تمام قبائل عرب کو آنحضرت کے ساتهه جنگ پر آمادہ کردیا تها - آیت میں " حرب " سے وهي حرب مراد هے جو بنو قریضه کي ریشه دوانیوں کا نتیجه تهي اور یه ظاهر هے که اونهوں نے جو لڑائیاں قائم کرائي تهیں ' اونکا سبب صرف بغض و فساد تها ' اسلیے یہاں بهي " حرب " سے جهاد اسلامي مراد نہیں هوسکتا ' بلکه حرب کي وهي حقیقة لغویهٔ سبعیه و ملعونه مراد هے -

(۶) چهٹي آیت میں بے شبهه بظاهر " جهاد اسلامي " پر حرب کا اطلاق کیا گیا هے ' لیکن تشریح و توضیح کے بعد معلوم هوگا که یهي آیت جهاد اسلامی کا مقصد وحید هے ' اور جهاد کي حقیقت مقدس اسي لفظ میں مضمر هے ' چنانچه اسکي تشریح آگے آتي هے -

(جنگ میں صلح)

یورپ نے اگرچه فطرة کے تمام رازهاے سربسته فاش کردیے ' مگر وہ ابتک " التوحید فی التثلیث والتثلیث فی التوحید " کي گرہ کو نه کهول سکا - لیکن اسلام " السلم فی الحرب والحرب فی السلم " کے عقدہ لا ینحل کو حل کرسکتا هے ' یعنے " امن و صلح میں جنگ اور جنگ میں صلح و امن ! " مگر اس مسئله میں همکو پہلے یورپ هی کے کارنامه اعمال پر نظر ڈالني چاهیے -

اسلام نے " امن و سلام " کا جو دور جدید قائم کردیا تها ' دنیا کی سبعیت اور بہیمیت نے اگرچه اوسکو " جنگ و خونریزي " سے بدل دیا هے ' لیکن با اینهمه کبهي کبهی سیاسي مصالح سے اس فراموش شدہ حقیقت کا نام زبانوں پر آ بهی جاتا هے ' اور اس بهولے هوے خواب کي یاد تازہ کرلي جاتي هے - انهی مصالح سے پچهلے دنوں به مقام هیگ ایک عجیب و غریب مجلس صلح کا انعقاد هوا تها جسکا نام ارباب سیاست نے " هتهیار بند صلح " رکها تها !

عرب کے ایک شاعر نے کسي قبیله کي هجو میں کہا تها " نه وہ مرد هیں نه عورت ' جسطرح شتر مرغ که نه چڑیا هے نه اونٹ " اسی طرح اس صلح کي حقیقت بهي اگرچه مشتبه هے' لیکن هم " فرشتهٔ امن " کے بجاے شتر مرغ کے پر کے سائے میں بهي زندگي بسر کرسکتے - تاهم اسکے بعد کے خونین واقعات نے ثابت کردیا که یه شتر مر[غ] بهی صرف بعض خاص موسموں هي میں اپنا سایه ڈال سکتا هے !

تاهم جنگ و صلح کي اس آمیزش نے دنیا کے لیے یه نهایت دلچسپ سوال پیدا کردیا که " کیا جنگ کا خاتمه هوسکتا هے ؟ کیا

جنگ کی تپش میں تپتے ہوے چہروں پر پھر دائمي صلح کا ظل الغمام اپنا سایه ڈال سکتا ہے ؟

یورپ کے بڑے بڑے ارباب سیاست اور ارباب حل و عقد نے اس سوال کا جواب مختلف طریقوں سے دیا ہے ' لیکن ایک صلح پسند شخص کیلیے ان میں ایک جواب بھي تسکین بخش نہیں -

امریکه کا سابق پریسیڈنت روز ویلت کہتا ہے :

" ہاں دنیا کو صلح و آشتي کے وسائل فراہم کرنے کی کوشش کرني چاھیے ' لیکن ہر صلح بھي پسندیدہ نہیں ہوسکتي - دنیا میں بہت سے ظالم ایسے پیدا ہوگئے ہیں جنکا سینۂ تنگ فتح کا ایک ہولناک میدان ہے ' لیکن وہ اس میدان کو صلح کا خوشنما سبزہ زار کہتے ہیں -

بہت سے لوگ بزدلي ' ضعف عزیمت ' اور مکر و فریب کو بھي صلح کے پردے میں چھپا رہے ہیں - اسلیے ہمارا فرض ہے کہ اپنے آپ کو اوس صلح سے الگ رکھیں جسکي ترکیب ظلم اور بزدلي سے ہوتي ہے - تاہم ظالمانه لڑائیاں بہت اور ظالمانه صلح کم ہیں - لیکن دونوں ہي دونوں قابل نفرت ہیں "

لارڈ اویبري (سر جان لبک) کی راے ہے :

" مجھسے صلح کي توقع بہت کم ہے - خود ہم انگریز ' اپنے بحري و بري مصارف جنگ کو بڑھا کر دنیا کے سامنے جنگ کي تیاري کا بدترین نمونه پیش کر رہے ہیں "

سرفریڈریک پوالیک نے اپنے وسیع قانوني تجارب کي بنیاد پر جو اونکو زمانه ججي میں حاصل ہوے ہیں ' یہ راے قائم کي ہے :

" عام خیال ہے کہ سلطنتوں کے جھگڑے بھی شخصی نزاعوں کے مثل ہیں ' اس لیے حکم کے ذریعہ اسکا فیصلہ ہو سکتا ہے ' لیکن سلطنتوں کی اکثر حالتیں اشخاص سے مختلف ہوتي ہیں مثلا باہمی معاہدوں کے دفعات کي تشریح ' یا اونکی خلاف ورزي کا فیصلہ عدالتوں اور ثالثوں کے ذریعہ سے نہیں ہوسکتا - سب سے بڑا مسئله سیادت و اقتدار کا ہے جسکو ایک سلطنت کسي ملک پر قائم کرنا چاہتي ہے - ان تمام باتوں کا فیصلہ صرف تمام سلطنتوں کے اتفاق و اتحاد ہی سے ہو سکتا ہے ' اور اس اتحاد کو اوس قوت سے زیادہ مضبوط و مستحکم ہونا چاھیے جو اوسکي حریف بنکر اوسکا مقابله کرنا چاہتي ہے - پھر یہ اتفاق بھي صرف چھوٹي چھوٹی لڑائیوں ہي کو روک سکتا ہے - وہ عظیم الشان سلطنت جو دوسري سلطنت کو حقارت سے دیکھتي ہے ' یا اوسکو اپنے ساتھہ ملالینے کي قدرت رکھتي ہے ' اس اتفاق کي بھي پروا نہیں کرسکتي "

سرگلبرٹ پارکر نہایت دلیري سے صلح کانفرنس کے خلاف اپنا یہ خیال ظاہر کرتے ہیں :

" میں صلح کی خوشنما امیدوں سے اپنا دل بہلا نہیں سکتا ' واقعات ہمکو ایک عظیم الشان جنگ کی دھمکي دے رہے ہیں ' جب تک وحشت موجود ہے ' جب تک غیر مکمل طور پر تہذیب یافتہ قومیں سطح زمین پر آباد ہیں ' اتفاق و اتحاد نا ممکن ہے - ہمکو خدا پر بھروسہ کرکے اپنے بارود کو خشک رکھنا چاھیے "

مشہور سرتامس برکلی کا خیال ہے :

" دائمي صلح آسان نہیں ' بعض لڑائیاں قانون ارتقاء کے ثابت شدہ اصول " تنازع للبقاء " کے لیے کی جاتی ہیں ' نو آبادیوں کے لیے صرف اسی غرض سے لڑائیاں قائم ہوتي ہیں کہ انسان پر اپنے ملک کا دائرہ تنگ ہوجاتا ہے ' اور وہ دوسري قوموں کو دھکیل کر آگے بڑھنا چاہتا ہے - کیونکہ اسکے بغیر اوسکي زندگي ممکن ہي نہیں -

بعض لڑائیاں استبداد و استقلال کے لیے برپا ہوتي ہیں ' جنکی تحریک صرف ظلم کرتا ہے ' بعض لڑائیاں تہذیب و تمدن کے استحکام کي غرض سے قائم کي جاتي ہیں - اگر وحشت و وھمجیت اپنے انتہائي درجه تک پہنچ گئی ہے ' تو اس قسم کی لڑائیاں دنیا کي سعادت مدنیه کے لیے مبارک فال ہیں -

اسکے علاوہ جہالت اور جذبات کا جوش بھي کلیتاً نہیں روکا جا سکتا ' پس اگرچه جنگ کا انسداد کلی محال ہے ' تاہم ہر انگریز ' ہر فرنچ ' ہر امریکن ' ہر جرمن ' اب لڑائی کو حقارت کي نگاہ سے دیکھتا ہے ' اور اوس کي طرف اپنا میلان نہیں ظاہر کرتا "

مسٹر اٹزک امریکه کے ایک سیاسي فیلسوف ہیں اُن کی تمناوں کا خوش نما سبزہ زار یہ ہے :

" میري بڑي خواہش یہ ہے کہ جنگ سے علحدگي اختیار کیجاے ' لیکن یہ منزل ابھي بہت دور ہے ' بہت سے مسائل ثالثي کے ذریعہ حل ہوسکتے ہیں ' لیکن آگے بڑھنے والے اقتدار و نفوذ کو کون روک سکتا ہے ؟ "

صلح و آشتي کی یہ آخري خدمت تھي جسکو یورپ کي ترقی یافتہ مدنیۃ نے انجام دیا لیکن امن کا یہ فرشتہ یورپ سے نکل کر بلقان ' طرابلس ' اور ایران کا دورہ کرچکا ہے ' اور اب خود اپنے مستقر یورپ کے تخت جلال کا پایہ پکڑ کر دنیا کو اپنا زخمي چہرہ دکھا رہا ہے :

و حملت الارض والجبال فدکتا دکة واحدة فیومئذ وقعت الواقعه وانشقت السماء فهي یومئذ واهیة (الحاقه ۱۴)	آسمان اور زمین اوٹھا کر ایک ساتھہ پٹک دیے گئے اور وہ دفعتاً چور چور ہوگئے پس آج ہي کے دن قیامت کا سب سے بڑا دن آگیا - آسمان پھٹ پڑے ' اور اونکي چولیں ڈھیلي ہوگئیں !!

ولیم اول شاہ پروشیا

نپولین ثالث

تاریخ و عبر

اولین جنگ جرمنی و فرانس

سنہ ۱۸۷۰ ، ۱۹۱۴ع میں

کہا جاتا ہے کہ زمانہ آگے بڑھتا ہوا چلا جاتا ہے اور ماضی مستقبل کی طرف مڑکے نہیں دیکھتا، لیکن حوادث کی قوت اوسکو پیچھے ہٹا سکتی ہے -

کہا جاتا ہے کہ شباب کا زمانہ گذر جاتا ہے اور پھر پلٹ کے نہیں آتا، لیکن دل کے ابھرنیوالے ولولے اوسکو بلا سکتے ہیں -

کہا جاتا ہے کہ موج گل نکل جاتی ہے، اور پھر لوٹ کر نہیں آتی، لیکن ہوا کا جھونکا اس قافلہ کو لوٹا لاتا ہے -

یہ صرف دعوا ہی دعوی نہیں ہے، بلکہ بیسویں صدی کے ایک ہولناک حادثے، ایک ابھرنیوالی قوت، اور ایک متحرک دائرہ خون و آتش نے ان محالات کو ممکن کر دکھایا ہے - سنہ ۱۸۷۰ع میں جرمنی اور فرانس کے درمیان جو یادگار جنگ قایم ہوئی تھی، اوسکا نہ بھولنے والا زمانہ گذر گیا تھا، اور دنیا سمجھی تھی کہ شاید اب وہ دوبارہ پلٹ کے نہ آے، لیکن آج ۱۵ - اگست سنہ ۱۸۷۰ع کا دن پھر پلٹ کے آگیا ہے، اور عنقریب اوسکا آفتاب اپنی پوری حرارت قاہرہ کے ساتھہ پیرس کے سر پر چمکنا چاہتا ہے -

(اسباب جنگ)

یہ جنگ جس زمانے میں قائم ہوئی، جرمنی اور فرانس کی حالت موجودہ دور سے بالکل مختلف تھی، اور سچ تو یہ ہے کہ جرمنی اور فرانس کو موجودہ حالت پر اسی جنگ نے پہونچایا -

جرمنی کے نظام اجتماعی میں آج جو اتحاد اور قومیت نظر آتی ہے، وہ اوس زمانے میں بالکل مفقود تھی - تمام سلطنت چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم ہوگئی تھی، اور جرمنی کا دماغ اعظم یعنی پرنس " بسمارک " دیکھہ رہا تھا کہ ان بکھرے ہوے موتیوں کو صرف کوئی بڑی خارجی جنگ ہی ایک رشتہ اجتماع میں منسلک کرسکتی ہے -

اب اگرچہ فرانس کو جمہوریت کا موسس اول تسلیم کیا جاتا ہے، لیکن وہ اسوقت نپولین ثالث کے دست استبداد کے پنجۂ آہنیں میں گرفتار تھا - نپولین کا دور حکومت مادی ترقیوں کے لحاظ سے اگرچہ فرانس کی تاریخ میں ایک یادگار زمانہ خیال کیا جاتا ہے، اوسکے عہد میں فرانس نے تجارت میں خاص طور پر ترقی کی، ریلوے لائنوں کا جال ملک میں پھیل گیا، زمین کی تمام کانوں نے اپنا خزانہ فرانس کیلیے اوگل دیا، ملک میں کثرت سے کارخانے قائم ہوگئے، اور تمام یورپ میں پیرس نے ایک عظیم الشان دارالسلطنت کی حیثیت پیدا کرلی، تاہم ان ترقیوں کی وسعت اور اونکے وسائل نے ملک کو ٹکس کے بوجھہ سے گرانبار بھی کردیا تھا اور اسلیے ملک میں بے چینی بڑھتی جاتی تھی -

سوء اتفاق سے اسی زمانے میں اوس نے ایک کتاب لکھی، جس میں شخصی حکومت کو جمہوری حکومت پر ترجیح دی تھی اور تمام ملک کو یقین دلایا تھا کہ فرانس صرف اسی قسم کے طرز حکومت سے ترقی کرسکتا ہے - چونکہ اس قوت کی نشو و نما کیلیے فرانس کی زمین تنگ ہوگئی ہے، اسلیے فتوحات ملکی کے ذریعہ دوسری سلطنتوں کے حدود میں داخل ہوکر ترقی کرنے کا موقع حاصل کرنا چاہیے -

اوس کے بڑھاپے کے زمانے تک اگرچہ استبداد کا پنجۂ آہنیں فرانس کا مالک الرقاب رہا، لیکن اخر میں لویس تیارے اور ژول فاور نے اوسکی سخت مخالفت کی - ٹکس کی کثرت نے ملک میں نپولین کی طرف سے جو ناراضی پیدا کردی تھی، اوس سے ان لوگوں نے پورا فائدہ اوٹھایا، اور اپنی ایک مستقل پارٹی پیدا کرلی - نپولین نے رفق و ملاطفت کے ذریعہ اس فتنہ کو دبانا چاہا اور نیابتی اصول پر ہاؤس آف لارڈز (مجلس الشیوخ) کے ذریعہ ایک قانون مرتب کرکے ۱۵ - اگست سنہ ۱۸۶۹ کو نافذ کردیا - اسی قانون نے پارلیمنٹ کی بنیاد ڈالی اور ایک نئی وزارت قائم ہوئی، جسکے اکثر ممبر جمہوریت پسند تے -

(پروشیا اور جرمنی)

اسوقت جرمنی کے تمام اجزاء (جیسا کہ اوپر گذر چکا ہے) بکھرے ہوے تے - ملک میں چھوٹی چھوٹی ریاستیں قائم تھیں جن میں سب سے زیادہ طاقتور پروشیا تھی، اور ولیم اول فریڈریک سریر آراے تخت سلطنت تھا - پروشیا جنگ فرانس سے پہلے آسٹریا کو صرف سات ہفتوں میں شکست دیچکی تھی اسلیے ایک طرف تو نپولین ثالث اوسکو بد گمانی کی نگاہ سے دیکھہ رہا تھا، دوسرے طرف بسمارک جنگ فرانس کو جرمنی کے سلسلۂ اتحاد کی ایک نمایاں کڑی خیال کرتا تھا، پس جرمنی و فرانس دونوں کے دل میں بغض و عداوت اور رشک و حسد کا بیج پڑ گیا، جو آگے چلکر دیگر اسباب کے ساتھہ ملکر جنگ کا سبب بن گیا -

جنگ آسٹریا اور پروشیا کے یہی سات ہفتے اپنی یادگار میں ایک طویل و ممتد سلسلۂ جنگ چھوڑ گئے - چنانچہ اس فاتحانہ جنگ کے بعد پروشیا نے جن طبیعی حدود کا الحاق کرلیا تھا اونکے معاوضہ میں نپولین ثالث نے جرمنی کے اون حدود کا مطالبہ کردیا جو دریاے رین کے مغربی سواحل پر واقع تے -

لیکن بسمارک نے قطعی انکار کردیا - اب مجبوراً نپولین نے اپنے اس مطالبہ سے دست بردار ہوکر سفیر برلن کے ذریعہ ایک یاد داشت پیش کی - اسمیں بلجیم اور جنوبی جرمنی کو فرانس کے ساتھہ ملحق کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا - یہ یاد داشت جب پرنس بسمارک کے سامنے پیش کیگئی تو اوس نے اس موقع کو مغتنم سمجھکر یاد داشت اپنے پاس رکھہ لی، اور کچھہ جواب نہ دیا -

(مسئلہ لکسمبرگ و بلجیم)

اسی زمانے میں شاہ ہولینڈ ریاست (ڈچی) لکسمبرگ کو فروخت کرنا چاہتا تھا جسکو نپولین نے سنہ ۱۸۶۷ع میں خریدنا چاہا، لیکن پرنس بسمارک نے اس پر اعتراض کیا کہ " وہ جرمنی کا ایک ٹکڑا ہے اور پروشیا کی فوج اوسکی حفاظت کی ذمہ دار ہے " اس پر دونوں سلطنتوں میں سخت نزاع قائم ہوگئی - بغض و عداوت کے

بیچ نے اب اگرچہ گھنے شاخ و برگ پیدا کرلیے' لیکن اب تک تلوار کا پھل اونکے اندر چھپا ہوا تھا' اسلیے جنگ قائم نہ ہوئي' بلکہ اس قضیہ کا فیصلہ لندن میں ایک کانفرنس کے ذریعہ کیا گیا -

اس کانفرنس نے تمام سلطنتوں کي ذمہ داري میں لکسمبرگ کو ایک آزاد اور خود مختار صوبہ قرار دیا - اس فیصلہ نے فرانس کے نفوذ و اقتدار کو بالکل مٹادیا' اور پروشیا کي طاقت و نفوذ اور پرنس بسمارک کي شہرت میں غیر معمولي اضافہ کردیا -

داهیۂ سیاست " بسمارک "

اس بنا پر اس فیصلہ کے بعد هي دونوں سلطنتوں میں سخت ناچاقی پیدا ہوگئي - فرانس کو یقین ہوگیا کہ سلطنتوں کي قسمت کا فیصلہ اب صرف تلوار هی کرسکتی ہے - اُسي دن سے فرانسیسیوں نے در پردہ جنگي تیاریاں شروع کردیں -

اسي تهو و تاهب کے زمانے میں اسپین کا تخت ایک سریرآرا کے وجود کا محتاج ہوا' اور جنرل بریم وزیر اسپین نے ایک جرمن امیر لیوپولڈ وان زولن کو اس منصب کیلیے منتخب کیا' لیکن فرانس نے اوسکو اپنے حقوق کے منافی سمجھا' اسپر سخت لہجہ میں اعتراضات کیے' اور اون اعتراضات کو سفیر پروشیا مقیم پیرس کے پاس ایک یاد داشت کي صورت میں مرتب کرکے بهیجدیا - سفیر پروشیا نے ایمس میں جاکر شاہ پروشیا سے ملاقات کی' شاہ نے جواب دیا کہ لیوپولڈ وان زولن کي تخت نشینی کا فیصلہ ابھی تک نہیں ہوا ہے - وہ اسپین کي عام راے پر اوتھا رکھا گیا ہے' پروشیا اس معاملہ میں کوئي مداخلت نہیں کرسکتی' اگر اسپین کی پبلک نے لیوپولڈ کو بادشاہ منتخب کرلیا تو اسکے سوا چارہ نہیں کہ وہ اوسکی تائید کرے -

سوء اتفاق سے اسپین کے عام اجتماع نے لیوپولڈ کے سر پر تاج شاهي رکهدیا' اور چونکہ پرنس بسمارک جنگ جرمني و فرانس کا شدت کے ساتھہ انتظار کررہا تھا اور یہ واقعہ اوسکا سب سے بڑا محرک ہوسکتا تھا' اسلیے عام خیال یہ ہے کہ یہ بسمارک کي ریشہ دوانیوں هي کا نتیجہ تھا -

(ابتدائی جنگ)

فرانس بھي پہلے هي سے جنگ کي تیاري میں مصروف تھا - اس واقعہ کے بعد اوسکي مخفي طاقت علانیہ اوبھر آئی' اور اپنی تمام سرحدوں پر فوج جمع کرنا شروع کردی - بالخصوص دریاے رین کی طرف تو فرانسیسی لشکر کا ایک سیلاب عظیم روانہ ہوگیا اور جنرل مکمیہن اوس کا سپہ سالار بنایا گیا - شاهی فوج کی سپہ سالاري کا منصب جنرل بےزین کو عطا ہوا تھا -

اس جنگ کا اصلی سبب امیر لیو پولڈ تھا جو اسپین کا تاجدار بنایا گیا تھا - لیکن یہ قابل صد هزار آفریں ایثار نفسی دنیا میں کبھی نہ بھلائی جائیگي کہ اُس نے اپني تخت نشیني کی یادگار میں اس بد ترین جنگ کو چھوڑنا پسند نہ کیا اور اس منصب سے کنارہ کش ہوگیا !

بادشاہ پروشیا نے اسکی علحدگي کو صرف اوس خاص اقتدار کي بنا پر تسلیم کرلیا جو تمام ملک کیساتھہ اوسکو لیو پولڈ کے خاندان پر حاصل تھا - مگر اپنے عام ملکي اختیارات سے اسکي تصدیق نہ کی - لیکن نپولین ثالث کو اسپر اصرار تھا کہ اس علحدگی کو عام شاهی اختیارات کی بنا پر تسلیم کرانا چاهیے جسکے معنی یہ تھے کہ سلطنت پروشیا اپنے اس حق سے دست بردار ہوگئي' مگر شاہ پروشیا نے نپولین کے اس مطالبہ کو منظور نہ کیا اور دریاے رین کي طرف بالمقابل اپني فوجیں روانہ کر دیں -

پرنس بسمارک موقع کا منتظر تھا - اب وہ موقع آگیا - اوپر گذر چکا ہے کہ نپولین ثالث نے سنہ ۱۸۶۷ میں الحاق بلجیم کے متعلق جو یاد داشت پیش کی تھی' اوسکو پرنس بسمارک نے دبا رکھا تھا - اب اوس نے اسکو عام طور پر شائع کردیا جس نے تمام یورپ میں ایک تہلکہ مچادیا - انگلستان نے چونکہ بلجیم کي محافظت کي ذمہ داري لي تھي' اسلیے اوسپر نسبتاً اسکا اثر زیادہ پڑا' اور اوس نے فرانس سے زمانہ جنگ میں بلجیم کے حفاظت کي ذمہ داري لینے کا مطالبہ کیا -

پرنس بسمارک جرمنی کے داخلي اتحاد و اتفاق کا جو خواب پریشان ایک مدت سے دیکھہ رہا تھا' یہ جنگ اوسکي صحیح تعبیر تھي - چنانچہ اعلان جنگ کے ساتھہ هي جرمني کي پوري طاقت پروشیا کی حمایت کیلیے امنڈ آئی' اور جرمني فوج کی سپہ سالاري خود فریڈریک ولیم ولیعہد سلطنت اور اوسکے چچا زاد بھائي پرنس فریڈرک چارلس نے کي - کمانڈر انچیف (قائد عام) خود شاہ پروشیا تھا' لیکن اوسنے اس عہدہ جلیلہ کو جنرل کونٹ وان مولٹک کے سپرد کردیا' جو دنیا کے سپہ سالاروں میں سب سے بڑا سپہ سالار خیال کیا جاتا ہے - اور جو موجودہ جنگ کے وان مولٹک کا چچا تھا -

جرمن فوج کا یہ سیلاب مےنس اور کوبلنس کے درمیان جمع ہوا' اور وہاں سے حدود فرانس کي طرف موجیں مارتا ہوا بڑھا - فرانسیسي لشکر نے بھی نانسی اور میٹز میں اپني قوت جمع کي جنکا نام موجودہ جنگ میں بھي سب سے پہلے آیا ہے' اور وہاں سے حدود جرمني کی طرف روانہ ہوگیا - خود نپولین نے اس کی سپہ سالاري کی تھی -

ابھی جولائی کا مہینہ ختم نہیں ہوا تھا کہ ۷۰۰۰۰۰ جرمن سپاهی حدود فرانس میں موسیل سے رین تک پھیل گئے - دوسری طرف ۳۵۰۰۰۰ فرنچ سپاهیوں کے ٹڈي دل نے حدود جرمنی کو گھیر لیا -

(معرکہ اولی)

پہلا معرکہ مقام ساربروکن میں ۳ - جولائی کو شروع ہوا' اور یکم اگست تک جاري رہا - اس معرکہ میں میدان فرانسیسیوں کے هاتھہ رہا اور انہوں نے اس مقام کو فتح کرلیا - لیکن دو هی تین روز کے بعد زمانہ نے پلٹا کھایا' اور اب پروشین فوج نے ایک نمایاں کامیابی کے ساتھہ انہزام و شکست کے اس بدنما داغ کو اپنے دامن شجاعت سے مٹادیا - چنانچہ ۴ - اگست کو وہ ولی عہد کی سپہ سالاري میں وینسبرگ پر قابض ہوگئی - اور فرانس کا سپہ سالار جنرل دوای اس معرکہ میں کام آیا - نیز تقریباً ۸۰۰ فرانسیسی قیدي بھی گرفتار ہوے -

اسوقت تک پروشین فوج صرف مدافعت کررهي تھي' لیکن اس تاریخ سے اوس کي فاتحانہ جنگ کا زمانہ شروع ہوا -

بصائر و حکم

هنــا و هـــناک !

دنیا پر خون اور آگ کے عذاب کے دو هفتے اورگذرگئے' مگر معلوم هوتا ہے کہ اسکي جوع خونین اور عطش آتشیں کے لیے نہ تو انسان کے گوشت کا ڈھیر ابتک کافی جمع ہوا ہے' اور نہ خون کي نہریں اچھي طرح بہي هیں - اسکي مثال اس مدت کے بھوکے پیاسے انسان کي سي ہے جو چند ابتدائی لقمے کھا کر اور دو چار گھونٹ آتار کر اپني بھوک پیاس کو اور زیادہ مستعد اور طیار کرلیتا ہے - پس ابتک جو کچھہ ہوا ہے' یہ خوان جنگ کے ابتدائي لقمے تھے - اس عهد الیم و معذب کي بھوک اس سے سیر نہیں ہوئی ہے' بلکہ اور زیادہ کھل گئی ہے : فذرھم حتی یلقوا یومھم الذین فیہ یصعقون' یوم لا یغني عنھم کیدھم شئیاً و لا ھم ینصرون - و ان للذین ظلموا' عذابا دون ذالک' و لاکن اکثرھم لا یعلمون (۵۲ : ۳۹)

لیکن اس عرصہ میں ہلاکت و بربادی کي دنیا سے کچھہ دیر الگ هوکر بہتر ہے کہ زندگي اور امن کي آبادیوں پر نظر ڈالیں - پچھلے تین ہفتوں کا ایک سب سے زیادہ عظیم الشان منظریہ ہے کہ جبکہ تمام انگلستان کي سرزمین صف بستہ جنگ آوروں کي حرکت سے پر شور رهي ہے' تو هندوستان کے هرگوشے اور هر حصے میں عهد وفاداري کي تجدید کے لیے بھي هر باشندے نے متحدہ حرکت میں حصہ لیا ہے -

انگلستان میں جو کچھہ ہوا آسے یہي کرنا تھا' اور هندوستان نے جو کچھہ کیا' وہ صرف اتنا هي کرسکتا تھا -

اگر انگلستان کي موجودہ فوجي زندگي کي حرکت اور حفظ وطن کا جوش اسقدر عظیم و وسیع ہے' جسکي نظیر پوري ایک صدي کے اندر نہیں ملسکتي' تو هندوستان کا موجودہ اظہار وفاداري بھي جس عام اتحاد اور وسعت کے ساتھہ تمام ملک میں ہوا ہے' کوئي پچھلي نظیر نہیں رکھتا - ملک کي هر جماعت اور هر حصہ نے اسمیں حصہ لیا ہے' اور بے شمار جلسوں میں لوگوں نے کہا ہے کہ هم اپنا سب کچھہ انگلستان کو دیدینے کیلیے طیار هیں -

موجودہ جنگ کا سب سے بڑا موثر منظر انگلستان کي داخلي حالت ہے - جنگ سے چند گھڑي پیشتر تک السٹر کي بغاوت اور جنگ کا معاملہ اپني انتہائی منزلوں سے گذر رہا تھا اور شاهي دعوت پر جو کانفرنس صلح منعقد ہوئی تھی' وہ بھی ناکام رهی تھي - لیکن اعلان جنگ کے ساتھہ هی انگلستان کي اس سب سے بڑي مہلک خانہ جنگی کا خاتمہ هوگیا' اور اسطرح تمام آئرلینڈ اور برطانیہ متحد هوگیا گویا اختلاف و نزاع کا صدیوں سے وجود هی نہیں -

بلا شبہ یہ بہت هي شاندار منظر ہے اور السٹر کي بغاوت نے ایثار اور اتحاد وقت کی قدر شناسي کا یادگار ثبوت دیا ہے' لیکن اسکے ساتھہ هي هندوستان کو بھی نظر انداز نہیں کردینا چاهیے - اگر السٹر نے اپنی ایک هی آخري شکایت کو وقت کی مصیبت دیکھکر بھلادیا ہے تو هندوستان نے بھی اپنی بہت سي ابتدائي شکایتیں بھلا دي هیں' اورگو اسکے درد کے افسانے بہت طول طویل تھے' مگر سب کو ملتوي کرکے سکون اور اعتماد کا عام اعلان کردیا ہے -

البتہ اس اعلان میں نہ تو سر ایڈورڈ کارسن کی تلوار ہے' جو اب خانہ جنگی کی جگہ خارجی دشمن کے دفاع میں چلیگی' اور نہ حب الوطنی اور حفظ ملک کا وہ زندہ جوش ہے جو برطانیا کے جزیروں سے لیکر نو آبادیوں کے دور افتادہ اور منقطع میدانوں تک میں پھیل گیا ہے - ایک همیشہ کا اقرار ہے جسکو زیادہ مستعدي کے ساتھہ دھرایا جارها ہے' اور ایک صبر اور ماضی فراموشی کا اعلان ہے جسکے اندر ارادہ کے استحکام اور مستعدي کے ثبات نے تاثیر پیدا کردي ہے -

لیکن افسوس کہ اسکے لیے هندوستان مجبور ہے - وہ اس سے بھي زیادہ کرنا چاهتا ہے مگر نہیں کرسکتا - اسکی جنگی زندگي قائم نہ رهي - اور اس نے بد قسمتی سے ایسے حالات میں پرورش پائی' جنکی وجہ سے اسکے اندر " برطانی شہري " کا قومی احساس پیدا نہ ہوا - اسکا دل شہریت کے جوش سے خالی ہے' اور اسکا هاتھہ روح شمشیر کے بغیر مردہ هوچلا ہے -

اگر الجیریا کے ترک فرانس کیلیے سب سے بہتر بندوقچي ثابت هوے اور تیونس کے ولي عہد نے اپني تلوار نیام سے نکالي تو هندوستان کے هندو مسلمان بھي اپنی گذشتہ جنگي روایتوں کو یاد رکھہ سکتے تھے اور آج اپنے ملک اور اسکے امن کي حفاظت کیلیے اپني تلواروں کے جوهر دکھلا سکتے تھے - مگر افسوس کہ انکو اسکا موقع نہیں دیا گیا اور گذشتہ زندگي ایسي سرگذشتوں میں بسر هوئي جنکے بعد اسکي وفاداري کا امتحان گاہ اب زبان اور ارادے کے سوا اور کچھہ نہیں ہے - جبکہ میدانوں میں جنگ آوروں کے کام کا اور حفاظت ملک کیلیے سرفروشوں کے کام کا وقت آیا ہے' تو هندوستان اتنا هي کرسکتا ہے کہ اپني وفاداري کا مکرر اعلان کردے' اور اپنے نہتے هاتھوں اور بے ولولہ دلوں کو پیش کردے کہ اگر انسے کچھہ کام لیا جا سکتا ہے تو وہ حاضر هیں !

تاهم هندوستان جو کچھہ کرسکتا تھا - اوس سے دریغ نہیں کیا - اسنے ماضي کے بھولنے اور حال کیلیے ایثار کرنیکي ایک ایسی مثال پیش کردي ہے' جسے اگر روایتوں میں یاد رکھا جاے تو ناموزوں نہوگا - وہ اپني بے دست و پائي اور افسردہ زندگي کے لحاظ سے صرف اتنا کرسکتا ہے کہ انگلستان کو اس نازک وقت میں اپني جانب سے مطمئن کردے' اور یقین دلادے کہ اسکي طرف سے ذرا بھي مشوش خاطر نہ هونا چاهیے - وہ اگر زندوں کي طرح شمشیر بدوش درز نہیں سکتا تو پر امن غافل کي طرح خاموشي اور امن و سکون کے ساتھہ سوکر اپني جانب سے کام کرنے والوں کو بے کھٹکے کام کرنے کا موقع دیسکتا ہے' اور وہ ایسا هي کریگا -

اسلام نوع بشري کے حفظ و فلاح کیلیے ایک دین فطري اور صراط مستقیم ہے - اس نے فلاح معاد کے ساتھہ اصلاح معاش کے بھي اصول بتلاے هیں - جو جماعت اُن اصولوں پر کار بند هوگئي' انکے نتائج حسنہ اسکا قدرتي ورثہ هوگا - ایک زمانے میں انکے کامل ترین محافظ و عامل مسلمان تھے - لیکن اب انکي حقیقت دنیا کی بہت سے قوموں میں بٹ گئي ہے -

اسلام نے قومی زندگي کے بقا و ثبات کے لیے ایک تعلیم اولین یہ دي تھي :

لا تنازعوا فتفشلو' وتذھب اور آپسمیں خانہ جنگي نہ کرو - اگر

جلاب کی گولیاں

اگر آپ قبض کی شکایتوں سے پریشان ہیں تو اسکی دو گولیاں رات کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست صاف ہوگا ' اور کام کاج کھانے پینے نہانے میں حرج اور تکلیف نہ ہوگا کھانے میں بدمزہ بھی نہیں ہے ۔

قیمت سولہ گولیوں کی ایک ڈبیہ ۵ آنہ محصول ڈاک ایک ڈبیہ سے چار ڈبیہ تک ۵ آنہ

یہ
دردوائیں
ہمیشہ
اپنے
پاس
رکھیں

درد سر اور دماغ کی

جب کبھی آپکو درد سر کی تکلیف ہو یا دماغ درد میں چھٹ پٹاتے ہوں تو اسکے ایک ٹکیہ نگلنے ہی سے پل میں آپکے پیارے اپنے درد کو بھاگتی دیکھیگی ۔

قیمت بارہ ٹکیوں کی ایک شیشی ۴ آنہ محصول ڈاک ایک سے پانچ شیشی تک ۵ آنہ ۔

نوٹ — یہ دونوں دوائیاں ایک ساتھ منگانے سے خرچ ایک ہی کا پڑیگا ۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں ' اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا - مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بساکر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے ' اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے - بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے - اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے ' بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے ' اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے - درد سر ' نزلہ ' چکر ' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے - اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے

قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصول ڈاک -

مسیحا انٹی ملیریا مکسچر
اکسیر دافع بخار و تپ

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر ' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں ' اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال کے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھی ہوگئی ہوں ' اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے ' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے - نیز اسکے ، سابق تندرستی از سر نو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں ' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہوجاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہوجاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
" چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے

المشتہر و پروپرائٹر
ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

" كتاب مرقوم يشهده المقربون " (۸۳ : ۱۸)

" في ذالك فليتنافس المتنافسون ! " [۸۳ : ۲۳]

السحر الحلال في مجلدات الهلال

تو اے کہ محو سخن گستران پیشینی
مباش منکر " غالب " کہ در زمانۂ تست !

(۱) " الہلال " تمام عالم اسلامی میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے جو ایک هي وقت میں دعوۃ دینیۂ اسلامیۃ کے احیاء ' درس قرآن و سنت کي تجدید ' اعتصام بحبل اللہ المتین کا واعظ ' اور وحدۃ کلمۂ امۃ مرحومہ کي تحریک کا لسان الحال ' اور نیز مقالات علمیہ و فصول ادبیہ ' و مضامین و عناوین سیاسیۂ و فنیہ کا مصور و مرصع مجموعہ ہے - اسکے درس قرآن و تفسیر اور بیان حقائق و معارف کتاب اللہ الحکیم کا انداز مخصوص محتاج تشریح نہیں - اسکے طرز انشاء و تحریر نے اُردو علم ادب میں دو سال کے اندر ایک انقلاب عام پیدا کردیا ہے - اسکے طریق استدلال و استشہاد قرآنی نے تعلیمات الاھیہ کي محیط الکل عظمت و جبروت کا جو نمونہ پیش کیا ہے ' وہ اسدرجہ عجیب و موثر ہے کہ الہلال کے اشد شدید مخالفین و منکرین تک اسکي تقلید کرتے ھیں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور ھیں - اسکا ایک ایک لفظ ' ایک ایک جملہ ' ایک ایک ترکیب ' بلکہ علم طریق تعبیر و ترتیب و اسلوب و نسج بیان اس وقت تک کے تمام اُردو ذخیرہ میں مجددانہ و مجتہدانہ ہے -

(۲) قرآن کریم کي تعلیمات اور شریعۃ الالہیہ کے احکام کو جامع دین و دنیا اور حاوي سیاست و اجتماعیۃ ثابت کرنے میں اسکا طریق استدلال و بیان اپني خصوصیات کے لحاظ سے کوئي قریبي مثال تمام عالم اسلامي میں نہیں رکھتا -

(۳) وہ تمام ہندوستان میں پہلي آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکي تمام سیاسي و غیر سیاسي معتقدات و اعمال میں اتباع شریعت کی تلقین کي ' اور سیاسي آزادي و حریت کو عین تعلیمات دین و مذہب کي بنا پر پیش کیا - یہاں تک کہ دو سال کے اندر ھي اندر ہزاروں دلوں ' ہزاروں زبانوں ' اور صدھا اقلام و صحائف سے اس حقیقت کو معتقدانہ نکلوا دیا !

(۴) وہ ہندوستان میں پہلا رسالہ ہے جس نے موجودہ عہد کے اعتقادي و عملی الحاد کے دور میں توفیق الہي سے عمل بالاسلام والقرآن کي دعوت کا از سر نو غلغلہ بپا کردیا ' اور بلا ادنی مبالغہ کے کہا جاسکتا ہے کہ اسکے مطالعہ سے بے تعداد و بے شمار مشککین ' مذبذبین ' متفرنجین ' ملحدین ' اور تارکین اعمال و احکام ' راسخ الاعتقاد مومن ' صادق الاعمال مسلم ' اور مجاہد في سبیل اللہ مخلص ہوگئے ہیں - بلکہ متعدد بڑی بڑی آبادیاں اور شہر کے شہر ہیں جن میں ایک نئی مذہبي بیداری پیدا ہوگئی ہے : و ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم !

(۵) علی الخصوص حکم مقدس جہاد في سبیل اللہ کے جو حقائق و اسرار اللہ تعالی نے اسکے صفحات پر ظاھر کیے ' وہ ایک فضل مخصوص اور توفیق و رحمت خاص ہے - -

(۶) طالبان حق و ہدایت ' متلاشیان علم و حکمت ' خواستگاران ادب و انشاء ' تشنگان معارف الاھیہ و علوم نبویہ ' غرضکہ سب کیلیے اس سے جامع و اعلی اور بہتر و اجمل مجموعہ اور کوئي نہیں - وہ اخبار نہیں ہے جسکي خبریں اور بحثیں پراني ہوجاتی ہوں - وہ مقالات و فصول عالیہ کا ایک ایسا مجموعہ ہے ' جن میں سے ہر فصل و باب بجاے خود ایک مستقل تصنیف و تالیف ہے ' اور ہر زمانے اور ہر وقت میں اسکا مطالعہ مثل مستقل مصنفات و کتب کے مفید ہوتا ہے -

(۷) چھہ مہینے میں ایک جلد مکمل ہوتي ہے - فہرست مواد و تصاویر بہ ترتیب حروف تہجي ابتدا میں لگا دی جاتی ہے - ولایتي کپڑے کي جلد ' اعلی ترین کاغذ ' اور تمام ہندوستان میں وحید و فرید چھپائي کے ساتھہ بڑي تقطیع کے (۵۰۰) صفحات !

(۸) پہلي اور دوسري جلد دوبارہ چھپ رہي ہے - تیسری اور چوتھي جلد کے چند نسخے باقی رہگئے ہیں - تیسری جلد میں (۹۹) اور چوتھي جلد میں (۱۲۵) سے زاید ہاف ٹون تصویریں بھي ہیں ' اس قسم کي دو چار تصویریں بھي اگر کسي اردو کتاب میں ہوتی ہیں تو اسکي قیمت دس روپیہ سے کم نہیں ہوتي -

(۹) با ایں ہمہ قیمت صرف پانچ روپیہ ہے - ایک روپیہ جلد کي اجرت ہے -

چونکہ الہلال کی قیمت بڑھا دیگئی لہذا مکمل جلدوں کی قیمت بجاے پانچ روپیہ کے اٹھہ روپیہ پہلی ستمبر سے تصور کی جاے

ایک ہفتہ وار مصوّر رسالہ

نمبر ۱۲ — کلکته: چهـار شنبه ۲۴ شوال ۱۳۳۲ هجري — جلد ٥

Calcutta : Wednesday September 16. 1914.

هز ایکسلنسي لارڈ هارڈنگ بالقابه جنکے زیر صدارت هندوستان کے مصیبت زدگان جنگ کے لیے ریلیف فنڈ قائم ہوا ہے

تار کا پتہ - ادرشہ

نواب ڈھاکہ کي سرپرستی میں

—:*:—

یہ کمپني نہیں چاھتي ھے کہ ھندوستان کي مستورات بیکار بیٹھي رھیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لھذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتي ھے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاري تراش) مشین دیگي ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپني آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگي ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ھے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسي مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجي دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسي مشین دیگی جسمیں گنجي تیار ھوگی جس سے روزانہ ۲۵ روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنـي ھر قسم کے کاتے ھوے اون جو ضروري ھوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتي ھے ۔ کام ختم ھوا ۔ آپنے روا نہ کیا اور اسی دن روپے بھی مل گئے اپھر لطف یہ کہ ساتھہ ھي بننے کے لیے چیزیں بھي بھیج دي گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ھیں

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علي چودھري (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپني کي چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزونکي قیمت اور اوصاف سے بہت تشفي ھے -

مس کشم کماري دیوي - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتي ھوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماھواري آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتي ھوں -

---

نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بیگ قونصل ایران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کو میں جانتا ھوں - یہ کمپني اس وجہ سے قائم ھوئي ھے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپنی نہایت اچھي کام کر رھي ھے اور موزہ وغیرہ خود بنواتي ھے - اسکے ماسواے کم قیمتی مشین منگا کر ھر شخص کو مفید ھونے کا موقع دیتی ھے - میں ضرورت سمجھتا ھوں کہ عوام اسکي مدد کریں -

---

انریبل جسٹس سید شرف الدین - جج ھائیکورٹ کلکتہ

میں نے ادرشہ نیٹنگ کمپني کي بنائی ھوئي چیزونکو استعمال کیا اور پائیدار پایا - دیکھنے میں بھی خوبصورت ھے - میں امید کرتا ھوں کہ بہت جلد اس کمپني کي سر پرستی ایسے لوگ کرینگے جنسے انکے کام میں وسعت ھو -

---

ھز اکسیلنسی لارڈ کارمائیکل گورنر بنگال کا حسن قبول

انکے پرائیوٹ سکریٹري کے زباني -

آپنے اپني ساخت کي چیزیں جو حضور گورنر اور انکي بیگم کے لیے بھیجا ھے وہ پہونچا - ھز اکسیلنسي اور حضور عالیہ آپکے کام سے بہت خوش ھیں اور مجھکو آپکا شکریہ ادا کرنے کہا ھے -

برنچ —— سول کورٹ روڈ ڈنگالیل -

نوٹ —— پراسپکٹس ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیج دیا جائیگا -

ادرشہ نیٹنگ کمپنی ۲۶ ایچ- گرانٹ اسٹریٹ کلکتہ

Tel. Address: "Alhilal," Calcutta
Telephone No. 648.

AL-HILAL.

Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad,
14, McLeod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 12
Half-yearly ,, Rs. 6-12

مدیر مسئول و خصوصی
احمد المکتفی ابو الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۱۴ - مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

سالانہ - ۱۲ - روپیہ
ششماہی - ۶ - ۱۲ - آنہ

نمبر ۱۲ | کلکتہ : چہار شنبہ ۲۴ - شوال ۱۳۳۲ ہجری | جلد ۵
Calcutta : Wednesday, September, 16, 1914.

نقشۂ جنگ میں یکایک انقلاب

(جرمني کي رجعت)

یہ غنیمت ہے کہ اتنے عرصہ کي مایوس کن مصلحت فرمائیوں کے بعد اب واقعات میں ایک نئي تبدیلي نمایاں ہوئي' اور متحدہ افواج کے پیچھے ہٹنے کي جگہ آگے بڑھنے کی خبریں آنا شروع ہوئیں -

في الحقیقت یہ ایک غیر متوقع انقلاب ہے جو میدان جنگ میں یکایک رونما ہوا - جبکہ جرمن فوج پیہم اقدام کے بعد پیرس سے ۳۵ میل کے فاصلے پر پہنچ چکي تھي' اور معاصرۂ پیرس اسقدر متوقع تھا کہ فرانس نے دار الحکومت چھوڑ دیا تھا' تو یکایک جرمني کے مقبوضہ مقامات چھوڑ دینے اور متحدہ افواج کے آگے بڑھنے کي خبریں آنا شروع ہوگئیں- حتی کہ جرمني اپنے تمام آخري خط ہجوم کو چھوڑ چکي ہے' اور فوج کے ایک بڑے حصہ کے کسي دوسرے مقام پر روانہ ہونے کي اطلاع آ رہي ہے -

"کمپنگس" کے معرکہ کے بعد سے جرمن فوجوں نے اپني پیشقدمي کا رخ بدلدیا تھا' اور اوسوقت سے وہ براہ راست پیرس کیطرف جانے

موجودہ جرمن سرحد کا مشہور جنگي مقام " میٹز " جو سنہ ۷۱ میں جرمني نے حاصل کیا' اور جہاں قیصر کے ہیڈ کوارٹرز قائم ہونے کي خبر آئي تھي -

(قیصر جرمني فوجي لباس میں)

جو اس وقت لکسمبرگ میں مقیم ہے -

اس جدید انقلاب کے متعلق هم بغیر مزید رفتار حال دیکھے هوے کچھه نہیں کہه سکتے -

(حادثۂ خلیج بنگال)

لیکن اس هفته میں سب سے زیادہ عجیب اور سب سے زیادہ غیر متوقع واقعہ ایک جرمن کروزر کا خلیج بنگال میں پہنچنا اور پانچ انگریزی تجارتی جهازوں کو غرق کر دینا ہے - یہ واقعہ اسقدر غیر متوقع ہے کہ اگر اسکی اطلاع همیں خود پریس سنسر کے دفتر سے نہ ملی هوتی تو بمشکل هم اسے تسلیم کرتے -

یہ حادثہ ١٠ سے ١٤ - ستمبر کے درمیان واقع هوا' لیکن اسکا اعلان اس وقت (١٥ - کو) کیا گیا ہے غالباً - جدھر کے طرف سے یہ جهاز آیا تھا اور اپنا وار کرکے پھر مفقود الخبر هوگیا ہے - اس واقعہ کی اطلاع کے ساتھه جہاں هم' پبلک کو اطمینان دلاتے هیں کہ وہ ایک لائٹ کروزر کے هندوستان آجانے کی خبر سے مشوش خاطر نہو' اور مطمئن رہے کہ اس سے زیادہ وہ اور کچھه نہیں کرسکتا تھا جو کر گیا - وهاں گورنمنٹ کی بھی غفلت پر متعجب هوے بغیر نہیں رهسکتے جس کی افسوس ناک بے خبری سے اتنے بڑے نقصان کے پہنچانے اور پریشان کرنے کا دشمن کو موقعہ ملگیا - افسوس کہ اخبار کا آخری فارم چڑھچکا ہے اور مزید گنجایش نہیں - اسلیے تفصیلی حالات آیندہ درج کرینگے -

(میدان جنگ سے پہلی رسمی مراسلۃ)

٩ ستمبر کو سر جان فرنچ سپہ سالار افواج برطانیہ نے میدان جنگ سے پہلی تفصیلی مراسلت بھیجی ہے' جسمیں برطانی فوج کے اولین ورود سے اوائل ستمبر تک کے حالات درج هیں - یہ پہلی مفصل سرگذشت ہے جو فوج کے اعلی ترین افسر کی زبانی همارے سامنے آئی ہے :

تار برقیوں میں صرف اسکا خلاصہ بھیجا گیا ہے - هم اسکا خلاصہ درج کردیتے هیں :

" انگریزی فوج وقت معینہ کے اندر فرانس میں وارد هوئی - فوجی اجتماع عملاً ٢١ - اگست کی شام تک تکمیل کو پہنچ گیا - ٢١ - کو میں ان مورچوں کی طرف جنکو میں مستحکم سمجھتا تھا اور جہاں سے لڑائی کی طرح ڈالی جانے والی تھی' فوج کو حرکت میں لانے کے قابل هوسکا - دوسری آرمی کورز "کونڈیی" سے "مونس" تک لائن پر متصرف هوئی' اور اول کورز دوسرے کورز کے دهنے جانب متعین کیگئی - پنجم بریگیڈ رسالہ بنسی پر مسلط هوا - میرے کرنل آوری کے دستوں اور آلات پرواز کی دیکھه بھال دشمن کے پھیلاو کا پتہ لگانے میں قاصر رهی - ٢٣ - اگست کی خبروں سے منکشف هوا کہ دشمن نے کسی قدر طاقت سے حملے شروع کردیے هیں - بالخصوص مونس اور بنسی میں همارے مورچہ کے دهنے بازو پر دشمن کا بہت بڑا زور ہے - اسپر رسالہ نے بنسی کو خالی کردیا' اور دشمن اسپر مسلط هوگیا - جنرل روفری نے پیغام بھیجا کہ فرنچ لشکر پیچھے هٹ رها ہے' کیونکہ دشمن نے ٢٢ - اگست کو نامور اور شارلی کے مابین دریاے سیمبر کے راستوں پر قبضہ کرلیا تھا -

٢٣ - اگست کی سب کو تمام لائن پر جنگ جاری رهی - "موبیوز" کی طرف هٹتے هوے دوسرے دستے کے تیسرے ڈویزن کو دشمن نے سخت نقصان پہنچایا' اور مونس پر مکرر حملہ کیا -

لیکن دوسرا دستہ کسی قدر مورچہ بندی کے ساتھه ٹھہرا رها اور پہلے دستے کو بتدریج مراجعت کرنیکا موقع ملگیا - شام کے سات بجے وہ موبیوز پہنچا - میں پہلے سے میجر جنرل البنائی کو اپنے بائیں جانب کام کرنیکا حکم دیچکا تھا جہاں دشمن بڑی مستعدی ظاهر کر رها تھا - صبح کو جنرل النبائی کو سر چارلس فرگیوسن کا پیغام پہنچا کہ پانچویں ڈویژن پر بہت زور پڑا ہے - وہ اپنا رسالہ لیکر کمک کو پہنچے - اس لڑائی کے اثنا میں بریگیڈیر جنرل ڈی لسلی نے جرمنی کے آگے کی پیدل فوج پر حملہ کرکے اسے منتشر کرنیکا موزوں موقع تصور کیا - لیکن مقصود منزل سے پانچسو گز ادھر تاروں کے جال نے اسے روک لیا - اور اسطرح پیچھے هٹنے میں سخت نقصان پہنچا - اسکے بعد میں نے دریاے سوام یا اوئس پہنچنے کا ارادہ کیا' جسکی وجہ یہ تھی کہ میرے دهنی جانب فرنچ سپاہ مسلسل طور پر پیچھے هی هٹتی جاتی تھی اور هماری فوج بالکل بے پناہ رهگئی تھی - دشمن کے مغربی دستوں کا منشا مجھے گھیر لینے کا تھا اور ان سب سے بڑھکر یہ کہ میری سپاہ بہت خستہ هوگئی تھی -

٢٥ کو پہلا دستہ دن بھر سفر کرتا رها اور دس بجے شب کے لانڈ ریسز میں پہنچا - میں چاهتا تھا کہ کسی قدر [illegible] اور مغرب کی طرح بڑھکر لی کاٹو اور لانڈ ریسیز کے درمیانی حصے کو معمور کردیتا - مگر سپاهی تھکے هوے تھے اسلیے وہ سستانے کے بغیر آگے بڑھنے کے قابل نہ تھے -

مگر دشمن نے انهیں آرام لینے کی اجازت نہ دی -

٢٤ کو ساڑھے ٩ بجے شب کے لانڈ ریسیز میں محافظ بریگیڈ پر ایک جرمن دستہ نے سخت حملہ کیا' مگر بریگیڈ نے نہایت بہادری سے مقابلہ کیا - دشمن شمالی جنگل سے نکلکر شہر کے بازاروں میں در آیا تھا - سات سو سے لیکر ایک هزار تک دشمن کے نقصان جان کا اندازہ کیا جاتا ہے "

اسکے بعد مراسلۃ میں چار روزہ جنگ کے سخت نقصانات پر اظهار افسوس کیا گیا ہے - مگر "یہ نقصان نا گزیر تھا' کیونکہ مجتمع هونے کے دو روز بعد هی جرمن کے پانچ دستوں کے سخت حملوں کا برٹش سپاہ کو متحمل هونا پڑا "

ممکن ہے کہ اس مراسلت میں متحدہ افواج کے بار بار پیچھے هٹتے رهنے کے اسباب سے کوئی تفصیلی بحث کی گئی هو' لیکن جو حصہ تاروں میں آیا ہے' اس سے اس سوال پر کچھه زیادہ روشنی نہیں پڑتی' اور صرف اسی قدر معلوم هوتا ہے کہ انگریزی فرانسیسی افواج کے پہنچنے کے بعد جرمن فوج نے طاقتور حملے کیے' اور رفتہ رفتہ متحدہ افواج کو مونس سے هٹکر سرحد فرانس کے اندر اولڈی پر اور پھر دریاے سوام تک چلا آنا پڑا -

هم نے گذشتہ اشاعت کے افتتاحیہ میں متحدہ افواج کے معرکوں پر بحث کی تھی' اور ان پانچ خطوط دفاع کے نتائج پر نظر ڈالی تھی جو یکے بعد دیگرے متحدہ افواج نے بنائے اور چھوڑے - ساتھه هی انکا ایک نقشہ بھی دیا تھا - لیکن اسوقت تک کوئی یکجا مفصل بیان همارے سامنے نہ تھا زیادہ تر قیاس اور متفرق خبروں کے محدود واقعات سامنے تھے - اب سر جان فرنچ کی مراسلت

جہاز امڈن جس نے پانچ
انگریزی جہازوں کو ڈبو دیا

[٢

ایم سازا نوف وزیر خارجیہ روس

ڈاکٹر وان بیتھمن - جرمن چانسلر

کے بدلے پیرس کے مشرق کي طرف بڑھرھي تھیں - چنانچہ دریاے مارنے کو عبور کرکے "کرلومیرس" نامي ایک مقام تک پہنچ گئي تھیں - کرلومیرس پیرس کے ٹھیک مشرق میں دریاے مارنے کے اس پار واقع ہے - اور آجکي اشاعت میں جو نقشہ دیا گیا ہے اس میں دیکھا جا سکتا ہے - لیکن نئي خبروں کا مفاد یہ ہے کہ کولومیرس جرمن پیشقدمي کي آخری منزل ثابت ہوا - کیونکہ اسکے بعد ھي پیرس سے فوجیں آگے بڑھیں اور "میرے اور مونٹمیریل نامي دو مقاموں کے درمیان سے حملہ آور ہوئیں" ایک معرکہ بپا ہوا جو دو دن تک جاري رہا - جرمني کا جو سرکاري تار نقل کیا گیا ہے اسکا بیان ہے کہ "جرمن فوج نے سختي کے ساتھہ اپنے حریفوں کو روکا اور آگے بھي بڑھیں' مگر جب یہ اعلان کیا گیا کہ دشمن کے نئے کالم آ رہے ہیں تو اسوقت جرمن بازو پیچھے ہٹ گیا"

اس واپسي نے طول کھینچا اور جیسا کہ آج کے (۱۶ - کے) تاروں سے معلوم ہوتا ہے' ۱۰ تک برابر جاري رہی - اس اثناء میں جرمن فوج اور اسکے پیچھے پیچھے متحدہ فوجیں بہت سے مقامات سے گزریں جنمیں سے اکثر چھوٹے چھوٹے غیر اہم اور معمولی مقامات ہیں -

غالبا ۵ - ستمبر تک جرمن فوج کا دھنا بازو پیرس کے شمال و مشرق میں "سینلس" سے لیکے "پرروینس" کے قرب تک پہنچ گیا تھا - "پرروینس" پیرس کے مشرق و جنوب میں کولومیرس کے نیچے اور دریاے "سین" کے ساحل سے اسیقدر فاصلہ پر واقع ہے -

یہاں سے انکي فوجیں مشرق و جنوب میں "ترواٹس" سے گزرتي ہوئي پھیلي ہونگي - آگے چلکر "اور سن" ایک مقام ہے - "سین" اور "اور سن" میں ایک خط پیدا ہوتا ہے غالبا جرمن فوجیں اسي خط کے برابر پھیل گئیں -

نئي خبروں سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ آج سے تین دن قبل اس خط سے جرمن فوجیں تقریباً ۵۰ میل ہٹ چکي تھیں' اسلیے اسوقت جرمن فوج کا خط "سواسنس" سے شروع ہوکر جنوب و مشرق میں ریمس کي طرف جاتا ہوگا -

خلاصہ یہ کہ اسوقت جرمن فوج کا دھنا بازو جو پہلے مقام "بنیلس" میں تھا' اب ہٹکے "سوایس سنس" میں آگیا ہے جو پیرس سے ۵۰ میل کے فاصلہ پر ہے - اسمیں غالباً چار آرمي کور زیعني تخمیناً ڈھائي لاکھہ آدمي ہیں - ابھي جرمن فوج کا قلب اور بایاں بازو باقي ہے' اور اگرچہ اسکےبھي ریمس اور وردن کي طرف جانے کي خبر دی گئی ہے' مگر ابھي تک اسکو شکستہ نہیں کہا جا سکتا -

جرمني کے دھنے بازو میں وہ فوج تھي جو معرکہ لکسمبرگ کے وقت سے لڑ رہي ہے' لیکن قلب اور دھنے بازو کي فوج نے صرف معرکۂ "مونس" کے وقت سے لڑنا شروع کیا ہے -

متحدہ افواج نے اعلان کردیا ہے کہ اب انہوں نے مدافعت کي جگہہ حملے کا پہلو اختیار کرلیا ہے - "مونس" کے بعد متحدہ کا یہ پہلا جارحانہ اقدام ہے -

بحالت موجودہ واقعات کي صاف رفتار یکایک اسدرجہ الجھہ گئي ہے کہ کسي صحیح راے کا قائم کرنا بہت مشکل ہوگیا ہے - سول اینڈ ملیٹري لاہور کے ایک تار سے معلوم ہوا تھا کہ جرمنی کے یکایک پیچھے ہٹنے سے انگلستان میں یہ سمجھا گیا ہے کہ وہ فرانس کے دھنے بازو پر حملہ کرنا چاہتي ہے' مگر بعد کے تاروں سے اسکي مزید تصدیق نہ ہوئي -

یہ امر تو بالکل ظاہر ہے کہ جرمني نے ابتک اپني تمام قوت پیرس کي طرف کردي تھي لکیں' اس اثناء میں روس نے آسٹریا کے اندر غیر معمولي فتوحات حاصل کرلیں - پس فوج کے ایک حصہ کي نقل و حرکت کے توصاف معني یہي ہیں کہ وہ آسٹریا کي مدد اور روس کے روکنے کیلیے روانہ کي گئي ہیں -

اسي طرح ایک عظیم الشان جرمن بیڑہ جسمیں ۴۸ جنگي جہاز ہیں' بالٹک کي طرف بھی روانہ ہوگیا ہے' اور غالباً دار الحکومت روس پر بحري حملہ کریگا -

لیکن اُن اسباب کا صحیح تعین' مشکل ہے جنکي وجہ سے بظاہر جرمني نے اپنے قدیم خط جنگ کو بدلکر پیرس سے علحدہ ہونا شروع کردیا - جب تک کہ زیادہ صریح واقعات ظاہر نہوں - البتہ آخري دنوں کے تمام واقعات کو جمع کرنے کے بعد ایک نیا خیال سامنے آتا ہے -

جرمني نے اپنا خط سفر یہ مقرر کیا تھا کہ سب سے پہلے پیرس کا محاصرہ کرکے یا تو اسپر قبضہ کرے یا فرانس کو صلح پر مجبور کرے' لیکن فرانس نے دشمن کو سر پر دیکھکر پیرس خالي کردیا' اور ساتھہ ھي انگلستان نے ایک نئي تدبیر یہ کي کہ باہم ایک نیا معاہدہ کرکے فوراً اُس کا اعلان کردیا جسکا منشا یہ ہے کہ فریق متحدہ میں سے کوئي حکومت جرمني سے تنہا صلح کرلینے کي مجاز نہوگی - ممکن ہے کہ ان دونوں کارروائیوں نے جرمني کی پیش قدمی کو بے حاصل کردیا ہو - اس نے سوچا ہو کہ اگر انتہائي فوجي قرباني کے بعد پیرس پر قبضہ کر بھي لیا گیا تو محض ایک خالي شہر کي گلیاں ہاتھہ آئینگي' جو جدید دارالحکومت سے ۳۰۰ میل کے فاصلہ پر سنسان ہو رہی ہیں' اور بوجہ نئے معاہدے کے فرانس صلح بھی نہیں کرسکے گا - اس سے بہتر ہے کہ اب قوت کسي دوسرے جنگ پر صرف کی جاے - اسی خیال سے اب وہ پیرس کو چھوڑ رہا ہے - بہر حال

هزایکسیلنسی لارڈ هارڈنگ کے صاحبزادہ لفٹننٹ (آي - سي) هارڈنگ جنکے زخمی ہونے کي خبر آئي تھي اور جو اب الحمد لله روبصحت ہیں

کے انگریزی اور فرانسیسی خطوط مدافعت کے مقامات واضح اور قطعی طور پر بتادیے ھیں -

اب هم اس مراسلت کو سامنے رکھکر ایک دوسرا نقشہ بناتے ھیں- اسکے دیکھنے سے واضح ھوجائیگا کہ هم نے جو صورت حال اس مراسلت کی اشاعت سے پہلے قرار دی تھی وہ بالکل صحیح نکلی البتہ بعض جزئیات اس میں زیادہ واضح ھوگئے ھیں جنکا تذکرہ تاربرقیوں میں نہ تھا -

دوھری جدولیں دریاؤں کی ھیں - سب سے پہلے دریاے میوز کا سلسلہ شروع ھوتا ھے جسکے کنارے پر لیج اور نامور کے قلعے واقع ھیں - نامور کے قریب آکر اسکا رخ مڑگیا ھے اور مغرب کی جگہہ جنوب مشرق ھو کر فرانس میں چلا گیا ھے - فرانس کا مستحکم قلعہ وردن بھی اسی پر واقع ھے -

لیکن نامور سے ایک دوسرے دریا کا خط بھی آپ دیکھہ رہے ھیں' جسکے کنارے پر "شارلی راے" اور سرحد فرانس کے اندر" موبیوژ" واقع ھے - اسکا نام " سامبرے " ھے - اسکا تذکرہ آغاز ورود افواج متحدہ کے وقت بار بار ھوا تھا -

نیچے سرحد فرانس کے اندر دریاے سوام ' ایزن ' اور مارنے بھی واضح طور پر دکھلاے ھیں جنکا نام موجودہ جنگ نے صدیوں تک کیلیے مشہور کردیا ھے - ایزن اور مارنے کے درمیان فرانس کا مشہور قلعہ "ریم " ھے -

سرجان فرنچ کی مراسلت سے معلوم ھوتا ھے کہ انگریزی فوج نے سب سے پہلے مونس میں اپنا کام شروع کیا - ۲۲ کو جرمنی فوج نے " طاقتور" حملہ کیا اور وہ مجبوراً سرحد فرانس سے هٹ کر موبیوز کے پاس چلی آئی - فرانسیسی فوج انکے دھنے جانب " لیل " میں موجود تھی نقشہ میں لیل کا سیاہ مربع نشان آپ کے بائیں جانب خط سر سرحد بلجیم و فرانس کے نیچے موجود ھے' لیکن غلطی سے وھاں نام لکھنا رهگیا -

اسکے بعد ھی جرمن فوج نے بھی سرحد فرانس کو عبور کرلیا' اور انگریزی فوج کو مع فرانسیسی افواج کے دو بارہ جگہہ خالی کرنی پڑی - ۲۵ کو وہ کیمبرے پہونچی اور اس تمام عرصے میں عظیم الشان معرکہ جاری رہا - بالاخر ۲۶ - کی صبح طلوع ھوئی جسے هم نے

" یوم التغابن " کے نام سے تعبیر کیا تھا ' اور ایک ھولناک چار روزہ معرکے کے بعد یہ خط بھی چھوڑ دیا گیا -

۲۶- کو انگریزی فوج دن بھر متصل کوچ کرنے کے بعد دریاے سوام کے پاس پہنچی - لیکن دشمن کے حملے نے اس جگہہ کے ترک پر بھی مجبور کردیا -

اسکے بعد " امینس " سے متحدہ کا خط مدافعت شروع ھوا ' جسمیں بمقام " لافیرے " دریاے اوئس کے کنارے انگریزی فوج مقیم تھی' لیکن یہاں سے بھی پیچھے ھٹنے پر مجبور ھوئی اور یکم سپٹمبر کو " کمپیگن " کے دونوں کناروں پر چلی آئی - ۳ - سپٹمبر کو " سیلی " میں اسکی موجودگی کی اطلاع دی گئی تھی- یہاں سے بھی پیچھے ھٹنے کے بعد آخری متحدہ خط "مارنے" سے لیکر وردن تک پھیلا دیا گیا - اسمیں پیرس سے قریب تر مقام "لومیرس تھا جو صرف ۳۵ میل کے فاصلے پر ھے - اور خط " ریگری " ھوتے ھوے وردن تک پہنچ گیا تھا- لیکن اخر کو جرمن فوج کے " لافر تے" آنے ' ریم پر قبضہ کرکے مارنے کو عبور کرنے ' اور نان تیول اور کولومیرس تک پہنچ جانے نے اس خط سے بھی پیچھے ھٹا دیا ' اور اسی خط کے تمام سلسلے پر جرمن نے اپنا خط ھجوم مقرر کرکے وردن کو "میٹز" سے ملادیا - گذشتہ ھفتہ میں هم اسکا نقشہ دے چکے ھیں -

اس نقشہ میں تاریخ وار صرف انگریزی خطوط دکھلاے ھیں اور گذشتہ اشاعت کے نقشے میں فرانسیسی فوج اور انگریزی فوج دونوں کا متحدہ خط دکھلایا تھا -مثلاً اس نقشہ میں ۱ - سپٹمبر کا خط صرف " کمپیگن " کے پاس نظر آتا ھے لیکن فرانسیسی فوج کے ساتھہ ملکر وہ " ریم " تک چلا گیا تھا -

اس مراسلۃ نے همارے گذشتہ افتتاحیہ کے تمام بیانات کی تصدیق کردی -

تخلیۂ پیرس

ھفتۂ زیر تحریر کا آغاز تخلیۂ پیرس کے واقعہ کو بھی روشنی میں لاتا ھے -

اس واقعہ کا قدرتی طور پر جو مقصد واضح ھوتا تھا ' انگلستان کے " ماھرین جنگ " کی راے میں فوجی اسرار و غوامض بالکل اسکے برعکس تھے - چنانچہ حکومت فرانس کے بورڈو منتقل ھونے کے ساتھہ ھی اطلاع دی گئی تھی کہ " لندن میں عام طور پر اس انتقال کو ایک قابل صد تعریف فوجی تدبیر قرار دیا گیا ھے ' اور فرانس کی تحسین کی جارھی ھے کہ اس نے بہت بہتر کیا "

یقینا یہ ایک فوجی تدبیر تھی' لیکن [illegible] تدبیر جیسی کوئی جماعت دشمن [illegible] اور ایسے [illegible] کے سامان حفاظت [illegible] طور پر قدرتا عمل میں لاتی ھے [illegible] سمجھتے [illegible]

اصل یہ ھے کہ سنہ ۱۸۷۱ کے [illegible] فرانس کے سامنے تھے' اور کو پیرس کے [illegible] کامیابی کو اسقدر آسان [illegible] اسوقت [illegible] استحکامات [illegible] کو مضبوط [illegible] سکتے ھیں' [illegible] نہیں کر سکتے - [illegible] جب جرمن فوج

کرلومیرس تک پہنچ گئي (جسکا صحیح فاصلہ پیرس سے اب ۳۵ میل کا متحقق هوگیا ہے) تو قدرتي طور پر محاصرہ کا رقت الیم سامنے آگیا' اور اسکے سوا کوئی صورت نجاح نظر نہ آئی کہ پیرس کو خالی کر دیا جاے' اور دشمن سے ۳۰۰ میل دور جا کر حکومت قیام کرے -

اگر " جنگی مصلحت " کا سر عظیم و مخفی یہی تھا تو یہ بالکل ٹھیک ہے' اور اس خبر کے سنتے هی هر متنفس نے یہی سمجھا تھا' مگر اسکے ساتھہ هی رسمی اطلاعات میں یہ ظاہر کرنا کہ " اسکو فرانس کا ضعف اور اضطراب نہ سمجھا جاے " واقعات کی قدرتي زنجیر میں ایک ایسی کڑي کو رکھنا ہے جو باقی کڑیوں سے بالکل مختلف ہے -

پیرس آدمیوں سے خالي هوگیا ہے - دنیا کا وہ حسین و جمیل شہر جو ابھی چند هفتے پیشتر تمام سطح ارضي کے لیے اپني رونق اور عیش و نشاط میں کشش رکھتا تھا' اب ایک ایسي مصیبت بن گیا ہے جس سے انسان دور رهنا چاهتا ہے - چوبیس گھنٹے میں ایک لمحہ بھي ایسا نہیں آتا جب دریا اور خشکي کي راهیں جانے والونکی پیہم قطاروں سے خالي هوں - حتی کہ ریلوے وغیرہ کے تمام کاموں میں مردوں کي جگہہ عورتیں کام پر لگائي گئي هیں - پیرس کي کل آبادی بیس لاکھہ آدمیوں کي بتلائي جاتي تھي - ساڑھے سترہ لاکھہ انسان چند دنوں کے اندر اس سے نکل گئے هیں - اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ موجودہ تاریخ عالم کا یہ سب سے بڑا هولناک تخلیہ ہے' جسکي نظیر صدیوں سے دنیا میں نہیں ملتي -

اس مہیب منظر کو اپنے سامنے لاو کہ دنیا کے ایک عظیم الشان شہر کے پھاٹک هر طرف سے کھلے هوے هیں' اور ساڑھے سترہ لاکھہ انسان جن میں عورتوں اور بچوں کی حیرانی بھی شامل ہے' دو چار دن کے اندر هی اندر اس سے نکل جانا چاهتے هیں ! پھر جنگ کے هولناک نتائج کي یہ کیسی انقلابي قسط ہے جو اسقدر جلد دنیا کے سامنے آگئی ہے' اور اگر اس اضطراب و دهشت کے اندر سے الوالعزمانہ اطمینان اور فیروزمندانہ سکون و ثبات کی صدائیں اٹھہ رهی هیں' تو افسوس کہ ایسی عجیب و غریب صداؤں کے سننے کیلیے ماهرین تدابیر مخفیۂ جنگ کی طرح همیں قوت سامعہ نہیں ملی ہے !

اس هفتہ کے آغاز سے نقشہ جنگ میں جو یکایک انقلاب هوگیا ہے' اسکی اطلاعات کے ضمن میں تخلیہ پیرس کي حقیقت زیادہ نمایاں هوگئی ہے - هم اس قسم کے مواقع کے ابتدا سے شکر گذار رہے هیں' جنکے ضمن میں بہت سے غیر معلوم واقعات خود بخود روشني میں آ جاتے هیں -

۸ - کا تار ہے کہ متحدہ افواج کی جدید کامیابی اور جرمن فوج کی واپسی نے محاصرۂ پیرس کے خوف کو بہت کچھہ دور کردیا ہے اور اب پیرس میں اطمینان پھیل رها ہے - یہاں تک کہ خیال کیا گیا ہے کہ اب بورڈو سے حکومت کو واپس آجانا چاهیے !

اگر پہلے پریشانی نہ تھي تو اب اطمینان کس بات پر ہے؟ اگر پیرس کا چھوڑنا محض محاصرے کے خوف سے نہ تھا' تو اب دشمن کے دور هونے پر کیوں دوبارہ پیرس میں چلے آنے کا خیال پیدا هوا ہے ؟

اس بحث سے همارا مقصود صرف یہ ہے کہ واقعات کو بغیر انکی غیر منطبق توجیہات کے چھوڑدینا هي بہتر ہے' اور اس قسم کی توجیہیں جو آگے چلکر واقعات کا ساتھہ نہ دیسکیں' اطمینان کی جگہ دلوں میں اور زیادہ خلجان پیدا کر دیتی هیں - حالانکہ هم سب کو کوشش کرني چاهیے کہ پبلک میں شک و شبہہ پیدا نہ هونے دیں -

مسئلـہ "وفاداری" اور "پایونیر"

عین اسوقت جبکہ امن و سکون کي ایک نازک آزمایش میں ملک کا هر گروہ صرف وقت کي ضرورت اور مصلحت کے سوال هي سے دلچسپي لینا چاهتا ہے' هم میں سے یقیناً کسی شخص کو اسکي آرزو نہوگی کہ وہ خطرناک " فرانسس جوزف " کي طرح اعتماد اور باهمی صفائی کے حصار پر پہلی گولي چلانے کي ذمہ داري اپنے اوپر لے - کیونکہ کتاب پیدایش کے مقدس لٹریچر میں بدي کا جو هاتھہ قائن (قابیل) نے هابل (هابیل) پر اٹھایا تھا' دنیا کي تمام آنے والي بدیوں کي ذمہ داري اسی پر ہے !

لیکن افسوس کہ گولي چل چکی ہے' اور اسلیے " فرانسس جوزف " کي طرح نہیں جس نے پہلا قدم اٹھایا' بلکہ " سر ایڈورڈ گرے " کي طرح جنہیں مجبوراً سفارتی تعلقات قطع کرنے پڑے' هم اس ناگوار اور خلاف وقت بحث میں حصہ لینے کیلیے مجبور هوے هیں -

روس کی لیمبرگ کي طرف فتحمندانہ پیش قدمیوں کے بعد اسکا فیصلہ مشکل هوگیا ہے کہ دنیا کا یہ سب سے زیادہ تجربہ کار پادشاہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کي کہاں تک قابلیت رکھتا ہے جبکہ وہ دنیا کي صلح جویانہ درخواستوں کو مغرورانہ ٹھکراتا ہے ؟ تاهم اس سے پہلے ایسا نہ تھا - اسي طرح گو بحالت موجودہ اسکا فیصلہ مشکل هو کہ هندوستان کا ایک سب سے زیادہ تجربہ کار اینگلو انڈین پریس (پایونیر) اپنی ذمہ داریوں کے سمجھنے کے لیے کہاں تک مستعد ہے جبکہ اس نے ۱۰ - سپتمبر کی اشاعت میں تیس کروڑ باشندگان هند کي وفاداری کو ٹھکرایا ہے ؟ تاهم اگر اس نے موجودہ " تیوٹینک اخلاق " کي تقلید اسي طرح جاري رکھي تو کچھہ عجب نہیں کہ گلیشیا کے میدانوں کي طرح الہ اباد کے ایک وسیع پرنٹنگ هاؤس کے صحن میں بھی " ذمہ داري " کا مفہوم سمجھا جا سکے !

چنانچہ حاکمانہ رد و قبول کي ایک ایسی بلندي پر سے جو بظاهر لارڈ هارڈنگ کو بھي نصیب نہیں' وہ هندوستان کے موجودہ اظہار وفاداري کو طے شدہ مسئلہ کی جگہہ ایک بحث طلب سوال کي شکل میں دیکھتا ہے' اور کونسل کے پچھلے اجلاس کي تقریروں کي نیابتی حیثیت پر حملہ کرنے کے بعد لکھتا ہے :

" هندوستان کی عام راے مصنوعی چیزوں کي طرح هر سال ترقي کر رهي ہے - یہ مشہور ہے کہ صوبوں کے خاص شہروں کے علاوہ بڑے شہروں میں بھی درجنوں ایسے اشخاص موجود هیں جو هر قسم کی نیابتی مجلسیں منعقد کرتے هیں - ایک جلسہ کی روئداد کی اشاعت کے ساتھہ هی هر مرکزي مقام اور ضلع میں اسی قسم کے جلسوں کے انعقاد کا سلسلہ جاري کردیا جاتا ہے اور انھي مضامین کي تجویزیں پاس هونا شروع هوجاتی هیں "

هندوستان کے اس سب سے بڑے حکم فرما کے عقیدے میں (جو اتنا بڑا ہے کہ هندوستان کي وفاداري کی بحث میں اسے لارڈ هارڈنگ، اور مسٹر اسکوینتھہ کی صف میں بیٹھنے سے بھی عار آتي ہے) وفاداری کے موجودہ اعلانات " مصنوعی " چیزوں سے مثال پانیکے مستحق هیں - کونسل کے ممبروں کے اظہارات عام پبلک کے پوشیدہ جذبات سے مختلف هیں' اور وہ صدها جلسے اور رزولیوشن جو پچھلے پانچ هفتوں کے اندر هندوستان کے تمام طول و عرض میں ترتیب دیے گئے' اس سے زیادہ قیمت پانے کے مستحق نہیں ہیں

محض چند لوگونکي ایک سازشی اور مصنوعي سلسله جنبانی ہے' جنہوں نے اپنے ایجنٹ ہر جگه رکھه چھوڑے ہیں !

اسکے بعد وہ افسوس کرتا ہے که گورنمنٹ اف انڈیا اس موقعه پر اپنے مرکز کو جو مدد دیسکتي تھي' اس سے کافي طور پر عہدہ برا نہوي' اور پھر اس هندوستاني فوج کے متعلق (جسکا تذکرہ ۴ سپتمبر کو کلڈ هال میں کیا گیا) اور (غالباً) کلکته بار کے ان هندوستاني ممبروں کے متعلق جنہوں نے جنگ میں " قلیوں " اور " کہاروں " تک کا کام کرنے کیلیے اپنے تئیں بلا شرط ڈالدیا اگر وہ سپاهي کي ڈیوٹي بجالانے کے قابل نہوں' یه نا قابل فراموش راے دیتا ہے :

" هم لوگ اطمینان کے ساتھه هر هندوستانی فوجی دستے کو جرمنی کے مقابله پر نہیں بھیج سکتے اور اندرونی امن کو بیرسٹر والنٹیروں پر نہیں چھوڑ سکتے - همکو معلوم ہے که هندوستان کے ایجی ٹیٹروں نے فوج کو بہکانے کی کوشش کی تھی' اور شاید ان میں وہ لوگ بھی شامل تھے جو آج وفاداري کے رزولیوشن پاس کر رہے ہیں "

اسکے ساتھه هی وہ خوف ظاهر کرتا ہے که هندوستانی فوج کے اندر ان " ایجی ٹیٹروں " کے پھیلاے ہوے " جراثیم " موجود هوسکتے هیں اور اسلیے فرانس کے فیصله کن میدان میں انکا تجربه کوئی دانشمندانه عمل نہوگا -

یه ہے ایک سرسري اندازہ اس قیمت کا جو "پایونیر" هندوستانیوں کو انکی موجودہ وفاداری کی جانچ کرلینے کے بعد دینا چاهتا ہے :

فماربحت تجارتهم و ما کانوا مهتدین !

جنگ کا اعلان ہوتے هي تمام هندوستان میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک جس تاریخی اتحاد اور سرعت کے ساتھه ملک کے هر گروہ نے عہد وفاداري کی تجدید کی' پایونیر کی نگاہ میں وہ ایک " مصنوعی" قسم کی پبلک اوپینین ہے اور ذرا بھی قابل لحاظ نہیں - ملک کے هرگوشے سے " جان و مال " کی غیر مشروط اور انتہائی درجه تک پہونچی هوئی صدائیں اٹھیں' مگر وہ اسے ایک سونچي سمجھی هوئي سازشی وفاداري قرار دینے میں بالکل بیباک ہے -

تمام ملک نے اپنی بڑي سے بڑي شکایتیں بھلادیں ' اور ماضي کا پورا دفتر جو اکثر حالتوں میں خوش آیند نه تھا ' یک قلم تہه کردیا گیا - گورنمنٹ نے افسردہ کن بے توجہی کے ساتھه پبلک کو فوجی خدمات میں لینے سے اغماض کیا ' مگر اسکے جوش میں فرق نه آیا - وہ اسکے لیے بھي طیار هوگئي که زخمیوں کے بستر اٹھانے اور انکی گاڑیوں کو کھینچنے هي کیلیے اسے قبول کرلیا جاے - اس سے بھي انکار کیا گیا' اور دو هزار آدمیوں کو لینے کي منظوري دیکر ملتوي کردي گئی - با ایں همه اسکی آمادگي میں ذرا بھي فرق نه آیا - پھر جان کے بعد مال کی منزل آئي' اور گو یورپ کی جنگ نے بے قصور هندوستان کو ناگہانی افلاس اور خوفناک بیکاري سے دوچار کردیا ہے ' تاهم اسکے لیے بھي هر جماعت آگے بڑھی اور مہاراجه میسور کي یادگار رقم سے لیکر امپیریل ریلیف فنڈ کی چھوٹی رقموں تک ' هندوستانیوں نے عام طور پر اسمیں حصه لیا - اسکي فوج سب سے زیادہ کم تنخواہ پر سب سے زیادہ جاں نثاری ظاهر کرنے میں کبھی بھي پیچھے نه رهی ' اور اب بھی اپنی جانوں کو هتیلیوں پر لیکر اندرون فرانس کے اندر پھیل گئی ہے - یه سب کچھه هو چکا ہے اور هو رها ہے - فضا ساکن ہے اور موسم پر امن - سمندر کی سطح جیسي اب خاموش ہے کبھی نه هوئي' اور " وقت " کے حکم کا جیسا اعتراف اب کیا گیا ہے ویسا کبھي بھي نہیں کیا گیا - تاهم اعتماد اور یقین کے اس عام سکون میں یکایک شک اور فتنه کي ایک بے هنگام صدا اٹھتي ہے ' اور کروڑوں دلوں کو شک اور ناقابل برداشت بے اعتمادي کے حملے سے مجروح کرنا چاهتی ہے -

یه پایونیر ہے جو اُن حقیقتوں سے کھلے طور پر انکار کرتا ہے ' جنسے نه تو لارڈ هارڈنگ کو انکار ہے اور نه مسٹر ایسکویتھه کو ' اور پھر اُس وقت انکار کرتا ہے جبکه وقت کے تغیرات کے لحاظ سے بھي هندوستان کي وفاداري کو اسقدر حقیر نه هونا چاهیے جیسا که اس سے پہلے انگلو انڈین نقطۂ خیال سے رهي ہے - پھر کیا همیں بتلایا جا سکتا ہے که اگر شک اور خوف کا یه بیج خدا نخواسته پھل لاے ' تو اسکي کڑواهٹ کا ذمه دار کون هوگا ؟

اعتماد اور سکون کي دیواریں پوري طرح بلند هوچکي تھیں اور انسے ایک مستحکم قلعه کا کام لیا جا سکتا تھا' لیکن پایونیر اور اسکے هم آواز (اگر کچھه هوں تو) اس امر کے ذمه دار هیں که انہوں نے ان دیواروں پر حملے کا سب سے پہلا قدم اٹھایا ہے - الکے لیے بہتر تھا که وہ سر ایڈورڈ گرے کي پالیسي کي پیروي کرتے جنکي امن جوئي کي سرگذشت ۴ سپتمبر کو برطاني وزیر اعظم سے خوفناک " بیرسٹر والنٹیروں " کے تذکرہ سے کچھه پہلے سنائي تھي - نه که کونٹ بر چٹولڈ کے دیوان جنگ کي جس نے " پہلا قدم " اٹھانے کي ذمه داریوں میں اپني تمام عاقبت اندیشي گم کردي ہے -

بدقسمتي سے اس نئے علم الجراثیم (Bacteriology) کے متعلق همیں کچھه معلوم نہیں ہے' جنکے جرمس هندوستان کے فوجي اعضاء میں متعدي هوچکے هیں ' اور جنکو ایک پر آشوب جنگي عہد میں دریافت کرنیکي پایونیر کي اینگلو انڈین اکاڈیمي نے عزت حاصل کي ہے - البته بغیر کسي مائکرسکوپ (Microscape) کے هم اُن خطرناک جراثیم کو دیکھه رہے هیں' جو اس قسم کي زهریلي تحریروں کے هر لفظ کے اندر موجود هیں ' اور جنکے دیکھنے کے لیے پایونیر کي طرح کسي جدید ساخته "بغاوت نما" (Sedionoscope) آلے کي ضرورت نہیں ہے - کیونکه هر عقل اُسے محسوس کر سکتي ہے' اور هر عاقبت اندیشي اسکےلیے دیدہ ور ہے -

اگرچه هندوستانیوں کي وفاداري کیلیے یه ایک سخت دلشکن اور درد انگیز حمله ہے جو کیا گیا ہے ' تاهم هم انہیں سمجھائینگے که یه پہلا هي واقعه نہیں ہے جس سے وہ متاثر هوں - بد قسمتي سے اینگلو انڈین پریس کي تاریخ ایسے نظائر سے پر ہے - پس انکو چاهیے که وہ پایونیر اور اسکے هم مشربوں کے پاس اپني قسمت کی قیمت نه ڈھونڈھیں' بلکه انکي طرف دیکھیں جنہوں نے بالاتفاق انکے لیے کامل اعتماد اور یقین کے پے درپے اعترافات کیے هیں' اور وهي انکي قسمت کے مالک هیں - وہ هندوستان کے چاروں بڑے صوبوں کے حکمرانوں کي طرف متوجه هوں جنہوں نے انکی وفاداري کا بہتر سے بہتر لفظوں میں اعتراف کیا ہے - وہ هندوستان کے اس سب سے بڑے حاکم کی آواز سنیں جس نے پچھلے کونسل هال میں انکی جاں نثاریوں کی داد دي ہے' اور یه بالکل بھلادیں که الہ آباد کے " پرنٹنگ هاوس " میں شمله کے " وایسرائگل لاج " سے زیادہ خطرناک عقلمندي کا دعوا پرورش پارها ہے - سب سے آخر مگر سب سے زیادہ انہیں تاج کے اس یادگار اعلان پر اپني نظریں جمادیني چاهئیں جو اسي هفته کے آغاز کا پہلا یادگار واقعه ہے -

لیکن ساتھه هي هم گورنمنٹ سے بھی یه سوال کیے بغیر اس مضمون کو ختم کرنا نہیں چاهتے که کیا وہ ایسي زهریلي رائیوں کے نتائج پر غور کرنیکي جانب کوئي مستعدي دکھلائیگی ؟ کیا وہ اپنے ایسے مشیروں کو یه مشورہ دیسکتي ہے که اگر انکے پاس همارے لیے اسکے سوا اور کچھه نہیں ہے' تو کم از کم اس موقع پر تو ایسے خیالات کا اظہار ملتوي رکھه سکتے هیں ؟

افسوس که هندوستان کا پریس ایکٹ (بقول حکیم سولن کے) مکڑي کا جالا ہے' جو هندوستانی پریس کي مکھي کو تو اپنے اندر قید کرلیتا ہے' لیکن اینگلو انڈین پریس کی لاٹھي کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا !

۲۴ شوال ۱۳۳۲ هجري

غـــزوات اسلامیه

اور اسکی یادگاریں

(ا)

سیلاب آتا ہے تو اوسکي سطح پر سر بفلک عمارتیں حباب کی طرح تیرتی پھرتی هیں - زلزله آتا ہے تو فقیررں کی جھونپڑی کے ساتھه قصر شاهی کے ستون بھی متزلزل هو جاتے هیں - آندھی چلتی ہے تو سب سے پہلے عظیم الشان محلوں کے کنگرے هی اونکے سامنے سر تسلیم خم کرتے هیں !

جنگ بھي ایک سیلاب ہے ' جو تمدن کے آثار کو بہا لے جاتا ہے - لڑائی بھی ایک زلزله ہے' جو نظام امنیة کی بنیادوں کو دفعتاً هلا دیتا ہے - معرکه کار زار بھی ایک آندھی ہے' جو علم و تہذیب کے ایک ایک ریشےکو بیخ و بن سے اوکھاڑکر پھینکدیتی ہے !

دنیا کی تاریخ نے هر زمانے میں اسکی دردناک مثالیں بکثرت پیش کی هیں - بخت نصر اوٹھا اور بیت المقدس کو برباد کردیا - ایرانی آے اور بابل کے قدیم تمدن کو تاراج کرکے چلے گئے - رومی نکلے اور کارتھیج کي سر زمین کو آگ اور خون سے بھردیا - سکندر یونان سے نکلا اور ایران کی در و دیوار کے ایک ایک نقش کو مٹا آیا - تاتاري اوبھرے اور بغداد کے قدیم آثار تہذیب کو دجله میں ڈبودیا -

اس قسم کے حملوں نے مادی یادگاروں کے ساتھه همیشه روحانی یادگاروں کو بھی فنا کردیا ہے - تاتاریوں نے بغداد کے کتب خانے کا ایک ایک حرف دجله کے بہتے هوے پانی سے دهو دیا ' اسکندریه کا عظیم الشان کتب خانه آگ کے شعلوں کی نذر هوگیا ' ایران نے تاج شاهی نے موتیوں کے ساتھه اپنے علمی جواهر بھی غارتگروں کے پانوں پر نثار کردیے ' سیکڑوں بت خانے منهدم هوگئے ' سیکڑوں مسجدیں ویران هوگئیں' هزاروں گرجے گرادیے گئے' لاکھوں صومعے اور مدارس برباد هوگئے !

(دارالعلم لووین کي بربادی)

آج خود یورپ هی کی روایت سے خود یورپ کي ایک وحشیانه مثال کا همارے معلومات میں اضافه هوا ہے - همارے سامنے موجوده علم و تمدن کی اس سب سے بڑی محافظ قوم کو بضرورت پیش کیا گیا ہے جو آج فلسفه اور صناعةکي نئی عمارتوں کا اصلی ستون ہے - جسکی سرزمین نے علم کی سب سے بڑي خدمت کي ' جسکے حکماء نے فلسفه کي نئی زندگي کیلیے سب سے پہلے نفخ روح کیا ' جس نے مشرقی علوم و آثار کو سب سے پہلے بچهایا ' جسکے فلاسفه نے ارسطو کي عظمت خاک میں ملادي اور یونان کے علمي تسلط کي جگه اپنے عرش فکر و ادراک کے آگے تمام دنیا کو مسجود کرا یا ' جسکا ملک سب سے بڑا دارالصنائع' جسکے دار العلوم سب سے زیاده پایگاه علم' اور جسکي قوم سب سے زیاده پرستار معارف اور عشاق علوم ہے !

با ایں همه همیں یقین دلا یا گیا ہے که اس نے یورپ کے ایک بہت بڑے علمی پایگاه (لووین) کو جلا دیا - اسکا دارالعلوم' اسکا دارالکتب' اسکے علمي تجربه گاه ' سب آگ اور دھویں کے اندر فنا کردیے گئے - غیر محارب انسانوں کے قتل اور بے قصور علمي عمارتوں کی آتشزدگي پر آج علم و تمدن کا هر فرزند اپنے آپکو خونبار و ماتم سنج هکلاتا ہے !

(یخرج الحی من المیت)

لیکن کبھي کبھی وهی پانی جو طوفان بن کے موجیں مارتا تها ایسا بھی هوتا ہے که ابر کرم کا چھینٹا بنجاتا ہے - کبھی کبھی زمین کی وهي حرکت جو زلزله بن جاتي ہے' ایسا بھی انقلاب هوتا ہے که سبزه کي لهک اور بوے گل کی موج هوجاتی ہے - کبھی کبھی هوا کا وهی تند جھونکا جو آندھی بن کے چلتا تھا ' ایسا بھي هوا ہے که نسیم خوشگوار بنکر چلنے لگا ہے : یخرج الحي من المیت و یخرج المیت من الحی !

اسلام اسی ابر کرم کا چھینٹا ' اسی بوے گل کا قافله ' اسی نسیم سحر کی موج حیات تها - بخت نصر نے بیت المقدس کو برباد کر دیا تها ' ایرانیوں کے حملے سے بابل کا تمدن منهدم هوگیا تها ' ایران کے در و دیوار سکندر کے حملوں سے چور چور هوگئے تھے ' تاتاري بغداد میں اینٹ پتھر کا ڈھیر چھوڑ کر چلے آئے تھے ' لیکن فرزندان اسلام نے خدا کی راه میں جان و مال کو برباد کیا تاکه دنیا کو آباد کریں - اونھوں نے اپنے آپکو مٹایا تاکه دنیا کي مٹي هوئی یادگاریں پھر زنده هوجائیں ' اونھوں نے اپنے خون کو بہایا تاکه دنیا کے چهرے کا وه آب و رنگ پھر عود کر آے جسکو وحشیانه حملوں کے سیلاب بہا لیگئے تھے !

اونھوں نے اس پاک مقصد کے لیے تلوار هاتھه میں لي' اور دنیا نے دیکھه لیا که جو چیز سررشتۂ حیات کو پہلے کاٹ دیتی تھي' وه اب تمدن کے بکھرے هوے اجزاء کو کیونکر جوڑ رهي ہے ؟

دنیا نے دیکھه لیا که عرب کے جن میدانوں میں خاک اوڑ رهي تھي' اوس میں نسیم خوشگوار کے جھونکے چلنے لگے - ایران کے مٹے هوے نقش و نگار پھر اوبھر آے' یونان کي برهم شده مجلس علم پھر گرم هوگئی' مصر و شام کا کاروان رفته پھر لوٹ آیا - بیت المقدس پھر تمدن کا قبلۂ مقصود بن گیا - پہلوں نے جو کچھه لوٹا تها' انهوں نے وه سب کچھه واپس دلادیا - پہلوں نے برباد کیا تها - انهوں نے زندگي بخشي - ٹیٹس رومی یروشلیم آیا تا که برباد کرے - لیکن اعراب حجاز یروشلیم گئے تاکه اسکے لٹے هوے باغوں کو سرسبز و شاداب کردیں ! رومیونکی فوجیں افریقه اور ایران سے گذریں' لیکن انکي راهوں میں هلاکت اور بد حالي تھي - ٹھیک انهي زمینوں پر سے مسلمان بھي گذرے' مگر انکے ساتھه ساتھه تمدن و آزادي اور امن و نظام کے فرشتے سایه افگن تھے !

فانظـــر الی اثار رحمت الله ! کیف یحی الارض بعد موتها - ان ذالک لمحی الموتے وهو علی کل شـــي قـــدیر ! (۳۰ : ۴۹)	پس الله کي رحمت کي ان نشانیوں کو دیکھو که اس نے کس طرح زمیں کو از سر نو زندگي بخشي جبکه وه مرچکي تھي ؟ بیشک وه موت کو حیات سے بدلنے والا ہے اور سب کچھه کرسکتا ہے !

(مقصد ظهور امم)

لیکن جس قوم نے اعلاء کلمة الله کا جھنڈا بلند کیا تها ' جو ایک دین قیم کی صداقت کو دنیا کے تمام ظلم و فساد اور عصیان و طغیان پر غالب کرنا چاهتي تھي' اوسکے سینے کے اندر امن و اصلاح عالم کي جس روح القدس نے اپنا نشیمن بنایا تها ' وه صرف تمدن

و تہذیب کی گلکاریوں ھی پر فریفتہ نہیں ہوسکتی تھی - اسکا مقصد ظہور اس بلندی سے جسکے بعد چشم مادہ کچھہ نہیں دیکھہ سکتی' اور اس وسعت سے جسکے بعد ہماری بڑی سے بڑی رصد گاھیں جواب دیدیتی ھیں' بہت بلند تر تھا :

كنتم خير امة اخرجت للنـــاس تامـــرون با لمعروف و تنهـــون عن المنكرٗ (۳ : ۱۰٦)

تم کو خدا نے دنیا کی بہترین قوم بنا کر نمایاں کیا ھے - تم سچائی کا حکم دیتے ھو اور دنیا کو برائیوں سے روکتے ھو -

(تشریح مزید)

ھمکو نہیں معلوم کہ عظیم الشان مصری دنیا میں کیوں آئے تھے ؟ لیکن ھمنے ھیرو غلیفی نقوش کے اندر پڑھا ھے کہ انھوں نے بڑی بڑی قوموں کو غلام بنا کر ذلیل و خوار کیا' انکو عجیب عجیب طرح کے آلہ ھاے تعذیب کے شکنجوں میں کسا' جنکی تصویریں " منی فس " کے مندر میں دیکھکر ھم اشک آلود ھوے ھیں' اور اسکے بعد بڑے بڑے مینار بنا کر اور حیرت انگیز عمارتیں کھڑی کرکے دنیا سے چلے گئے - مگر ان تعمیری و صناعی کارناموں کا وجود بھی مظلومی کی اُن آھوں اور بے بسی کے اُن آنسوؤں کی یاد دلاتا ھے جو بلاد نوبہ اور کنعان کی مفتوح قوموں نے انکے لیے چار پایوں سے بھی زیادہ محنت کرتے ھوے بہاے تھے !

ھم نہیں جانتے کہ روم کے ھولناک فاتحوں کا جنکے سر پر تمدن قدیم کا سب سے زیادہ درخشاں تاج نظر آتا ھے' کیا مقصد تھا ؟ مگر ھم نے شمالی افریقہ میں کئی میلوں تک پھیلا ھوا ایک تودہ دیکھا ھے' جسکے اندر سے کارتھیج کی دیواروں کی ٹوٹی ھوئی اینٹیں نکلتی رھتی ھیں' اور ایران و شام کی خاک کے ذرے کہتے ھیں کہ ھمیں سب سے زیادہ خون انہی رومی تلواروں کی لعنت سے نصیب ھوا ھے !

تاریخ کے عہد قدیم کی تاریکی ھمیں کچھہ نہیں بتلاتی کہ وہ عظیم الشان ایرانی جنھوں نے اصطخر کی عظیم الاثر محرابیں بنائیں اور اپنی روایتوں کے اندر دیوؤں سے لڑے اور تمام بحر و بر کو تخت ایران کے آگے سر بسجود دیکھا' دنیا میں کیوں نمایاں ھوے تھے اور دنیا نے انسے کیا پایا ؟ البتہ دریاے فرات کے کنارے کے وحشت ناک تودے اور کہیں کہیں سے ابھر کر نظر آجانے والی شکستہ دیواریں اپنے اندر ایک تاریخ عمل ضرور رکھتی ھیں' اور ایران کا سب سے بڑا کارنامہ یہ بتلاتی ھیں کہ عہد قدیم کے عظیم الشان کشور تمدن یعنے بابل پر خوفناک درندوں کی طرح وہ چڑھہ آے اور اسکی عجیب الصناعۃ دیواروں کے نیچے بربادی اور تباھی نے انکے مقصد ظہور پر نوحہ پڑھا !

پھر خود وہ بابل (جو ایرانیوں کی خونخواری پر نوحہ خواں ھے) دنیا میں کس غرض سے آیا تھا اور کیا کرگیا ؟ یہ سچ ھے کہ اس نے معلق باغ بناے جو بڑے ھی عجیب تھے اور آج بھی عجیب سمجھے جاتے ھیں' لیکن اس نے تمدن و انسانیت کے اُن باغوں کے ساتھہ کیا کیا جو گو عجیب نہ تھے' لیکن باغبان دنیا کے ھزارھا برسوں کی محنت کی کمائی تھے ؟ ھولناک بخت نصر کا تاراج کن سیلاب جب شام میں پھیلا ھے تو یروشلیم (بیت المقدس) کی زمین کا چپہ چپہ شادابی و سرسبزی کی بہشت تھا' لیکن بابل کے متمدن فرزند وھاں اسلیے آئے تھے کہ زندگی کی شادابی کی جگہ آگ کے حرفوں کے نقشوں میں اپنے ظہور کا مقصد لکھہ جائیں ! فجاسوا خلال الديار' وكان وعداً مفعولا (۱۵ : ۹)

پھر وہ قوم جو ان سب کی جا نشیں ھوئی - شام سے اٹھی اور روم پہنچی' پھر یونان و مصر اور شمالی افریقہ تک پھیل گئی' اسکی نسبت بھی ھمیں نہیں معلوم کہ اسکے آنے کا مقصد کیا تھا ؟ اور گو وہ کوہ " زیتون " کی ایک چٹان پر بتلایا گیا ھو' لیکن نہ تو روم کی تاریخ میں وہ قابل فہم ھے' اور نہ پانچویں صدی مسیحی سے لیکر (جبکہ اس نے تخت حکومت اور تلوار بے نیام کے ساتھہ اپنی نمایش کی) پندرھویں صدی مسیحی تک (جبکہ اسپین میں مجلس تعذیب روحانئین (انکویزیشن) کام کر رھی تھی) وہ سمجھا جا سکتا ھے - البتہ ڈریپر کی رھنمائی میں ھمنے قرطبہ اور غرناطہ کی وہ عمارتیں دیکھی ھیں جہاں پہلے تمدن کی رونق' علم کی مجلسیں' اور عمران و تہذیب کی آبادیاں تھیں' مگر اسکے بعد وحشت و ھمجیت کا ایسا سناٹا چھایا' جسے بیسویں صدی کی عالمگیر چہل پہل بھی ابتک دور نہ کرسکی !

(امـــۃ وســـط)

لیکن دنیا کی ان تمام بڑی سے بڑی قوموں کے بعد' ھمارے سامنے صرف ایک قوم ایسی آتی ھے جس نے اپنے ظہور کے پہلے ھی دن اپنا مقصد بتلا دیا تھا' اور جو محض قوتوں کا ایک ھجوم' طاقتوں کا ایک اجتماع' اور قہر و استیلاے بہیمی کا ایک انقلابی سیلاب نہ تھا جو آیا اور بہاکر چلاگیا' بلکہ طے شدہ کاموں کا ایک کھلا اور اعلان کردہ پروگرام تھا' جسے اپنے ھاتھوں میں لیکر وہ دنیا کی اجڑی ھوئی آبادیوں اور برباد کردہ علم و تمدن کی یادگاروں کے سامنے نمودار ھوئی :

الذين ان مكنــاهم فى الارض' اقامو الصلوة واتو الزكواة و امروا بالمعروف و نهوا عن المنكر' و لله عاقبة الامور ! (۲۲ : ۳۵)

" یہ وہ قوم ھے کہ اگر ھمنے انہیں دنیا میں قائم کردیا تو انکا کام ابادیوں کو اجاڑنا' انسانوں کو قتل کرنا' عمارتوں میں آگ لگانا' اور قہر و استیلا کی لعنت میں عالم انسانیۃ کو مبتلا کرنا نہوگا' بلکہ وہ کارگاہ عالم میں اسلیے قدم رکھیگی کہ صلوۃ الہی کو قائم کرے' محتاج اور کس مپرس انسانوں کو اپنے مال کا شریک بناے' سچائی اور راست بازی کا حکم دے' اور ھر طرح کی برائیوں اور ظلم و فساد کو دنیا میں روکے' اور سب کا انجام کار اللہ ھی کے ھاتھہ میں ھے ! "

تاریخ موجود ھے اور کئی ھزار سال تک کا سراغ ھم نے لگا لیا ھے' لیکن دنیا میں آجتک کوئی قوم ایسی نہیں آئی جس نے اپنے ظہور کا مقصد یہ قرار دیا ھو' اور اپنے ظہور کے اول دن ایسے صاف لہجے اور ایسی کھلی روشنی میں اسکا عام اعلان کردیا ھو !

(غزوات اسلامیہ کی یادگاریں)

پس جس قوم کے ظہور کا مقصد قیام صلواۃ' امر بالمعروف' اور نہی عن المنکر تھا' ضرور تھا کہ وہ جو کچھہ کرتی' صرف اسی مقصد کیلیے کرتی' اور اپنے سفر سعی کے ھر قدم پر اسی کو ڈھونڈھتی - چنانچہ ھم دیکھتے ھیں کہ جبکہ دنیا کی تمام قوموں کی لڑائیوں کی یادگاریں بربادی و ھلاکت اور شر و طغیان کی صورت میں صفحۂ زمین پر باقی ھیں' تو اسلام کی غزوات و جہاد کی یادگاریں ایک اور ھی رنگ اور ایک دوسری ھی حالت میں نظر آتی ھیں -

اگرچہ اوسکا نقش قدم جس سرزمین پر پڑتا تھا' ایک یادگار علم و تمدن بن جاتا تھا' لیکن وہ ھر سفر جہاد سے اپنے ساتھہ صرف روحانی یادگاریں ھی لیکر واپس ھوئی -

اسکی مادی و علمی یادگاروں پر بہت کچھہ لکھا گیا ھے مگر اس موضوع پر ابتک کسی نے توجہ نہ کی ھم آئندہ نمبر میں اسکی روحانی یادگاروں کے چند منظر دکھلاینگے -

جنگ کے اسباب

هاتهي کے دانت!

هاتهي کے دانت دکهانے کے آور هوتے هیں کهانے کے اور- ٹهیک اسی طرح جنگ بهی ظاهري و باطنی' دو قسم کے اسباب کا نتیجه هوتي هے' لیکن سیاست کي زبان ظاهري اسباب دکها کر تمام دنیا سے اپنے هجوم و اقدام کے جواز کا فتوی لے لیتي هے' اور جنگ کے حقیقی اسباب کو اونکے پردے کي تاریک آڑ میں چهپا دیتی هے-

جنگ کا حقیقي سبب حرص و طمع کي وه فوج هے' جو همیشه اپنا کمینگاه بادشاهوں کے دلوں کو بناتي رهتی هے - یهي فوج دوسري همسایه سلطنتوں پر دهاوا مارتي هے' اور دنیا کی دوسری ضعیف قوموں کے دبانے کے گهات میں لگی رهتي هے -

لیکن جب تک حمله کا کوئی ظاهري سبب پیدا نهیں هوتا وه خاموشي کے ساتهه انتظار کرتی هے - جب خوش قسمتی سے اس قسم کا موقع هاتهه آجاتا هے تو پهر علانیه میدان جنگ میں آجاتی هے اور اپنے مظالم و وحشت پر ظاهري اسباب کا پرده ڈال کر دنیا کو خدع و فریب میں مبتلا رکهتی هے - حتی که قتل کرتي هے مگر کهتي هے که امن و تهذیب کے قیام کی ایک مقدس خدمت انجام دي جارهی هے !!

شخصي سلطنت کے زمانے میں جنگ کا اعلان صرف پادشاه یا سپه سالار کے اراده کی بنا پر کیا جاتا تها - کسیکو اوسکے اسباب کے دریافت کرنے کی جرأت نهیں - هوتي تهي لیکن اکثر اس حمله کا تعلق پادشاه کی ذات اور شخصیت سے هوتا تها' ملک اور قوم پر اوسکا کوئی اثر نهیں پڑتا تها - کبهی کبهی سلاطین قدیم میں صرف عاشقانه رقابت کي بنا پر عظیم الشان جنگیں هوگئی هیں' اور کبهي ایسا بهي هوا هے که چند ناگوار لفظوں نے بغض و انتقام کي آگ دفعتاً دنیا میں بهڑکا دي هے -

سلاطین جب تک انتقام لینے کي قدرت رکهتے هیں' شخصي سلطنتوں میں اونکو اظهار سبب اور توجیه و تعلیل کی ضرورت پیش نهیں آتی - تمام فوج اور تمام ملک انکے اشارهٔ چشم و ابرو کے ساتهه دفعتا حرکت میں آجاتا هے - لیکن جب وه ضعیف هو جاتے هیں اور اونکا قدم میدان جنگ کي طرف نهیں بڑه سکتا تو اس وقت حیله آفرینی کی ضرورت هوتی هے' اور بعض اختراعی اسباب کی بنا پر ملک کے جذبات کو بهڑکا کر آمادهٔ جنگ کیا جاتا هے - تمام قوم دهوکے سے یقین کرتي هے که وه اپني عزت' اپنے وطن' اور اپنے مصالح پر اپنی جان قربان کر رهي هے' حالانکه درحقیقت میدان جنگ سلاطین کی اغراض شخصیه کا شکارگاه هے' جنکو همیشه مصالح مصنوعی برقع پوش رکهتے هیں -

اگرچه تمام دنیا کی لڑائیوں کے اسباب کی تفصیل نهیں کي جاسکتی' تاهم هر جنگ انهی ظاهري و باطني اسباب کا نتیجه هوتی هے' اور میدان جنگ کا غبار همیشه باطنی اسباب کو اپنے پردے میں چهپا هوا رکهتا هے -

(مصر کے دو فاتح !)

جب تک دنیا میں عرب کی ساده سلطنت قائم رهی' اوسکا دامن خدع و فریب' کذب و اختلاق' تدلیس و دسائس کے داغ سے پاک رها - حضرت عمر ابن العاص نے زمانه جاهلیت میں مصر کی ثروت اور شادابی کے مناظر اپنی آنکهوں سے دیکهے تهے - جب اسلام لائے اور اونکو حضرت عمر رضی الله عنه نے سپه سالاري کا منصب عطا فرمایا تو اونکو وه خواب یاد آگیا جسکو اونهوں نے مصر کے سبزه زاروں میں دیکها تها - چنانچه اونهوں نے حضرت عمر کی خدمت میں مصر پر چڑهائی کرنے کی درخواست کی' لیکن اوسکے سبب کا اظهار اوس ذوالوجهین پالیسی کي زبان سے نهیں کیا جو یورپ کے دهن حرص و آز میں ره کر تیغ دو دم کا کام کرتی هے' بلکه اونهوں نے صاف صاف کهدیا :

"اگر آپ نے مصر کو فتح کرلیا' تو وه مسلمانوں کی عظیم الشان قوت کا مرکز هو سکتا هے - مسلمانوں کو اوس سے بهت بڑي مدد مل سکتي هے - وه دولت و ثروت کا خزانه هے اور خوش قسمتي سے اسوقت وهاں کے باشندے جنگ کي طاقت بهی نهیں رکهتے" (۱)

چنانچه حضرت عمر رضي الله عنه نے بهت لیت و لعل کے بعد اجازت دیدي -

لیکن جب اسی مصر پر نپولین بونا پارٹ نے حمله کرنا چاها تو اوس برهنه حقیقت پر جسکو عمرو بن عاص نے صاف نمایاں کردیا تها تو برتو پردے پڑگئے' اور فرضی و مصنوعی اسباب نے اصلي غرض کو چهپا دیا - جب فرانسیسي کونسل کے ممبروں نے اوسکي راے سے اختلاف کیا تها اور حمله کي اصلی وجه دریافت کي تهی تو اوس نے منجمله اور اسباب کے سب سے بڑا سبب وهي بتایا تها جو حضرت عمرو بن عاص نے حضرت عمر کو بتایا تها' لیکن جب وه اسکندریه میں داخل هوا تو معاً زبان حقیقت طراز کا لهجه بالکل بدل گیا' اور وهاں پهونچکر اوس نے جو اعلان جنگ دیا اوس میں حقیقي سبب پر یه غلاف چڑها یا گیا تها :

" سناجق جو اسوقت مصر کے بادشاه هیں ایک مدت سے فرانسیسیوں کے ساتهه نهایت ظالمانه اور اهانت آمیز سلوک کر رهے هیں' اور اب هم زیاده ظلم گوارا نهیں کر سکتے - همارا مقصد صرف یه هے که ظلم کا بدله لیں اور عدل و امن قائم کریں خود مصري بهی اونکے ظلم وستم سے عاجز آ گئے هیں اور اب همارے ذریعه نجات حاصل کرسکتے هیں "

اٹلی نے طرابلس غرب پر جو ظالمانه حمله کیا تها اس وقت اگرچه اوسکے پهلو میں بونا پارٹ کا بهادر دل نه تها' تاهم اوسکے مونهه میں زبان اوسي کی تهی - اسلیے اوس نے بهی اسباب جنگ کے اعلان میں اسی قسم کے خداعانه فقروں کا اعاده کیا تها -

لیکن بونا پارٹ کے حملهٔ مصر کا ایک سبب اور بهی تها جو اوسکے دل میں مخفی تها' اور اوس نے پارلیمنٹ کے ممبروں کو بهي اوسکي خبر نهیں کی تهی - وه اوسکی شهرت طلبي اور ابقاے ذکر جمیل کا وه جذبه تها جو هر سپه سالار کے دل میں مدة العمر نشوءنما پاتا رهتا هے !

امیر جزائر فرنچ قنصل کے پنکھا مار رہا ہے

لیکن جمہوریت کے زمانے میں سلاطین کا اقتدار بالکل اوٹھہ جاتا ہے ' اور انکے شخصي ارادہ کي قوت کلیتاً ضعیف ہوجاتي ہے ' اسلیے جنگ پر اونکے انتقامانہ اور شخصي جذبات کا کوئي اثر نہیں پڑتا - تاہم اسباب ظاہري و باطني کا پردہ بھي قائم رہتا ہے ' اور گو تمام متمدن دنیا کو جنگ کے ظاہري اسباب کا یقین دلا کر حملہ کے جواز کا فتوی لے لیا جاتا ہے - لیکن تہ میں وہي فاتحانہ و غاصبانہ جذبات کام کرتے ہیں جو سلاطین قدیم کے دلوں میں موج زن رہتے تھے -

(جنگ جزائر اور ایک پنکھا)

فرانس نے گذشتہ صدی کے اوائل میں الجزائر پر جو حملہ کیا تھا ' وہ اس حقیقت کو بالکل بے نقاب کردیتا ہے - جزائر کي سرسبزي و شادابی کا خوشنما منظر ایک مدت سے فرانس کے پیش نظر تھا - اسلیے وہ اونکو اپنے مقبوضات میں شامل کرنا چاہتا تھا ' دسائس سیاسیہ ایک سہارا ڈھونڈہ رہے تھے - حسن اتفاق سے اس متمدن سلطنت کو وہی حیلہ ہاتھہ آگیا جو عرب کے وحشیانہ جذبات کو مشتعل کردیتا تھا - ایک خاص معاملہ کے متعلق گفتگو کرتے ہوے فرانس کے قنصل نے امیر جزائر کو کوئی سخت بات کہدي - امیر نے غصہ میں اوسکے مونہہ پر پنکھا مار دیا - قنصل نے سلطنت فرانس سے اس توہین آمیز برتاؤ کی شکایت کردي - اب فرانس کو حملے کا پورا موقع مل گیا ' اور اس پنکھے کی ہوا نے تین برس تک جزائر میں آتش جنگ مشتعل رکھي - فرانس نے امتداد جنگ سے گھبرا کر آخري فیصلہ کیلیے سنہ ۱۸۳۰ میں امیر البحر دوپریہ کی سپہ سالاري میں ۳۷۱۰۰۰ پیادہ ' اور ۴۰۰۰۰ سوار فوج کے دستے روانہ کردے - جزائر اس فوج گراں کا مقابلہ نہ کرسکا - مجبوراً صلح کرلی ' اور عظیم الشان افریقی ملک رفتہ رفتہ فرانس کی نو آبادیوں میں شامل ہو گیا !

آخر میں امیر عبد القادر جزائری کے اندر سے حب الوطنی کی ایک طاقتور صدا اٹھی اور اسنے فرانس سے جزائر کا تخلیہ کرانا چاہا - اس واقعہ سے جنگ کا ایک نیا سلسلہ جاري ہوگیا جو سات سال تک قائم رہا - لیکن بالآخر فرانس نے فتح پائی ' اور امیر عبد القادر کو شام کے اطراف میں جلا وطن کردیا گیا -

(گذشتہ جنگ فرانس و جرمنی)

ان اسباب ظاہري و باطنی کا ایک تین نمونہ گذشتہ جنگ فرانس و جرمنی بھی ہے - پرنس بسمارک نے اس جنگ کو جن سیاسی مخادعات سے بھڑکا یا تھا ' اونکے نتائج نے اس جنگ کی تاریخ کو بالکل منقلب کر دیا -

بظاہر سب سے پہلے جرمنی پر فرانس نے حملہ کیا تھا ' اسلیے مورخین نے فرانس ھی کو اس جنگ کا محرک اول قرار دیا ہے - لیکن سنہ ۱۸۹۲ میں خود پرنس بسمارک نے ایک اخبار کے نامہ نگار کے سامنے جس حقیقت کا اظہار کیا ' اوس سے اس جنگ کي تاریخ بالکل بدل جاتي ہے - بسمارک نے اوسکے سامنے اعتراف کیا کہ " ولیم اول شاہ پروشیا کے اوس برقي پیغام کو جو اوس نے فرانس کے متعلق بھیجا تھا ' میں نے قصداً تحریف و تبدیل کرکے شائع کیا ' جسکا مقصد صرف فرانس کے فوجي جذبات کو بھڑکانا تھا " چنانچہ بسمارک نے ایک یاد داشت میں جو اوسکي وفات کے بعد شائع کیگئي ' اس واقعہ کي عجیب تفصیل درج کي ہے - اس یاد داشت کا خلاصہ یہ ہے :

جب پروشیا اور فرانس کے درمیان اسپین کے تخت سلطنت کے متعلق نزاع قائم ہوئي ' تو نپولین نے اپنے سفیر مقیم برلن کو پیغام بھیجا کہ وہ شاہ پروشیا سے بالمواجہہ گفتگو کرکے معاملہ کو فرانس کی خواہش کے مطابق طے کرائے - ۹ جولائي سنہ ۱۸۷۰ کو سفیر نے شاہ پروشیا سے ملاقات کي ' لیکن اوس نے نہایت نرم لہجے میں اوسکے مطالبات سے انکار کردیا ' جو سفیر فرانس کی تحقیر و توہین کے اثر سے بالکل خالي تھا - بسمارک کو اس انکار کا حال پہلے سے معلوم تھا - لیکن وہ ایسے سخت لہجے میں اس انکار کا اظہار کرانا چاہتا تھا جو فرانس کے آتش غضب کو بھڑکا کر تمام فرنچ قوم میں آگ لگادے ' اور اوس جنگ کا سبب بن جائے جس کا وہ مدت سے انتظار کر رہا تھا -

اس جنگ کا انتظار پرنس بسمارک کو اسلیے تھا کہ اس وقت جرمني کوئي متحدہ قوت نہ تھی اور ملک چھوٹي چھوٹی ریاستوں میں منقسم تھا - ان میں باہم لڑائیاں ہوچکی تھیں اور مرکزي اتحاد کی کوئي صورت نظر نہ آتي تھی - بسمارک نے سونچا کہ اگر اس وقت ایک بڑي خارجي جنگ شروع ہوجائے اور جرمني پر باہر کا کوئي غنیم چڑھہ آے تو ملک میں حب الوطنی کے جذبات بھڑک اٹھیں گے ' اور تمام قوتیں یک جا مجتمع ہو کر ایک مرکزي قومي طاقت حاصل کرلیں گے - چنانچہ اسی لیے وہ فرانس کو چھیڑنا چاہتا تھا -

لیکن شاہ پروشیا کے نرم جواب نے اوسکو بالکل مایوس کر دیا ' اور اب اوس نے دوسرے حیلے ڈھونڈھنے شروع کیے -

۱۳ جولائی سنہ ۱۸۷۰ کو اس نے مارشل وان مولٹک اور بعض دیگر ارکان حکومت کو کھانے پر مدعو کیا - وہ اونکے ساتھہ کھانا کھا رہا تھا کہ میز ھي پر آکر نوکر نے شاہ پروشیا کا ایک تار دیا جو فرانس کے نام روانہ کیا گیا تھا - بسمارک نے اوسکو تمام مہمانوں کے سامنے پڑھا ' بادشاہ نے سفیر فرانس کو جس نرم لہجے میں جواب دیا تھا ' اوسنے ان لوگوں کو اس درجہ افسردہ اور مایوس کر دیا کہ سب نے کھانے سے ہاتھہ کھینچ لیا - بسمارک تار کو بار بار پڑھتا رہا اور چونکہ بادشاہ نے اسکي اشاعت کی اجازت دیدي تھی اسلیے اوسیوقت ہاتھہ میں قلم لیا ' اور اوسمیں چند ایسی باتیں بڑھا

فرانسیسی قنصل شاہ پروشیا کے سامنے

گھٹا دیں جنھوں نے اوسکے مفہوم' اوسکے اثر' اور اوسکے لہجے کو بالکل بدل دیا - اسکے بعد مارشل مولٹک کي طرف متوجه هوا' اور فوجي طاقت اور نتائج جنگ کے متعلق تفصیلي گفتگو کي - مارشل موصوف نے کہا : " اگر جنگ لابدي چیز ہے تو اب اس میں جلدي هی کرني چاهیے' کیونکه لیت و لعل سے روز بروز همارے خطرات میں اضافه هوتا جاتا ہے "

بسمارک نے جب اس گفتگو کے ذریعه اونکے دل کو ٹٹول لیا' تو پھر تلوار سے پہلے اپني دست سیاست کے جوهر دکھائے' اور اس تار کو نہایت وضاحت کے ساتھه پڑھکر سنایا جسکو سنکر اونکے چہرے فرط مسرت سے چمک - اور اونھوں نے کہا : " اب اس کا لہجه بالکل بدل گیا ہے " بسمارک کے دل کو اونکی داد نے اور بڑھاوا دیا اور اوس نے کہا که " یه تار آدھي رات کے قبل هی پیرس میں پہنچ جائیگا' اور فرانسیسي جذبات پر اوسکا وهي اثر هوگا' جو ایک سرخ جھنڈے کا هو سکتا ہے - هماري کامیابي تمامتر اس پر موقوف ہے که فرانس کي طرف سے جنگ کی ابتدا کي جاے' تاکه هم یورپ کو یقین دلاسکیں که هم صرف مدافعت کے لیے اوٹھے هیں " مولٹک نے مسکرا کر آسمان کي طرف آنکھه اٹھائي اور خوشي کے لہجے میں چیخ اوٹھا " اگر میں زندہ رہا تو اپني فوج کي سپہه سالاري کرونگا " یه کہکر فرط مسرت سے اپنے سینے پر زور سے ایک گھونسه مار کر اٹھه کھڑا هوا !

اس تصریح سے صاف ثابت هوتا ہے که جنگ کا اصل سبب بسمارک تھا' اور اوسیکے پر فریب هاتھوں نے پس پردہ اس آگ کو بھڑکایا تھا - لیکن دیکھو که ظاهري اسباب نے اصلي حقیقت کو کیونکر چھپا دیا ؟ اگر پرنس بسمارک خود تصریح نه کرتا تو دنیا ابتک اس جنگ کي اصلي تاریخ سے واقف نه هوتي اور ظاهري حالات هی کو حقیقي یقین کرتی !

باب التفسیر

الحرب فی القرآن

(۳)

(اسباب جنگ کي تشریح)

سیاست کي زبان اگرچه بعض حالتوں میں جنگ کے اسباب و مقاصد کو نہایت پیچدار الفاظ میں بیان کرتي ہے - لیکن استقراء تام و استقصاء جزئیات سے اونکي تعیئن نہایت آساني کے ساتھه هوسکتي ہے -

(ابن ادم کی پہلی جنگ)

قرآن مجید سے ثابت هوتا ہے که دنیا کي سب سے پہلي جنگ کو صرف بغض و حسد کے جذبات نے قائم کیا تھا :

واتل علیهم نباء ابني آدم بالحق اذ قربا قربانا فتقبل من احد هما ولم یتقبل من الاخر قال لا قتلنک قال انما یتقبل الله من المتقین لئن بسطت الی یدک لتقتلني ما انا بباسط یدي الیک لاقتلک اني اخاف الله رب العالمین اني ارید ان تبوء باثمي و اثمک فتکون من اصحاب النار و ذلک جزاء الظالمین - فطوعت له نفسه قتل اخیه فقتله فاصبح من الخاسرین فبعث الله غرابا یبحث فی الارض لیریه کیف یواري سوأة اخیه قال یویلتي اعجزت ان اکون مثل هذا الغراب فاواری سوأة اخي فاصبح من النادمین -

من اجل ذلک کتبنا علی بني اسرائیل انه من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا ومن احیاها فکانما احیا الناس جمیعا (۶ : ۳۷)

اور آدم کے دونوں بیٹوں کا صحیح صحیح قصه ان لوگوں کو سنادو جب که ان دونوں نے خدا کیلیے قرباني کی' لیکن ایک کی مقبول اور دوسرے کي نا مقبول هوئي - اسپر دوسرے نے حسد سے بھر کر کہا: "میں تجھکو قتل کردونگا" دوسرے نے جواب دیا که "یه حسد ناحق کا ہے - اسمیں میرا کوئي قصور نہیں خدا تو صرف پرهیز گاروں هی کي قرباني قبول کرتا ہے - اگر تم نے میرے قتل کیلیے هاتھه بڑھایا تو خیر مجھے قتل کرڈالو' مگر میں تو اپنا هاتھه تمہارے قتل کیلیے کبھی نه اوٹھاونگا کیونکه میں دنیا کے پالنے والے خدائے برحق سے ڈرتا هوں - میں چاهتا هوں که تم هي پر میرے اور تمہارے' دونوں کے گناهوں کا وبال پڑے اور تم هي اصحاب النار میں داخل هو بالاخر اوسکے دل نے اوسکو اپنے بھائي کے قتل و خون پر آمادہ کردیا اور اس نے قتل کرکے اپنے سامنے نا کامیابي کا راسته کھول دیا - پھر خدا نے ایک کوے کو بھیجا جو زمین کرید تا تھا تاکه اسکو اپنے بھائي کے دفن کرنیکا طریقه بتاے اوسکو دیکھکر اوس نے کہا : حیف ہے که میں اس کوے سے بھي گیا گذرا ! وہ تو اپنے ایک هم جنس کو گاڑنے کیلیے زمین کھود رہا ہے لیکن میں انسان هوکر اپنے بھائی کے ساتھه ایسا سلوک کرتا هوں! غرضکه وہ اپنے دامیں نادم و متاسف هوا - اور اسی وجه سے هم نے بنی اسرائیل پر یه فرض کردیا که جس شخص نے کسی کو بغیر قصاص کے یا بغیر کسی فساد کے قتل کردیا تو گویا اوس نے اپني گردن پر تمام

دنیا کا خون لے لیا ' اور جس نے کسي ایک آدمي کو قتل سے بچایا تو گویا اوس نے تمام دنیا کو زندہ کردیا "

اس بیان کو تورات سے ملانے کے بعد واضح هوتا ہے کہ وہ ادم کے بیٹے قابیل و هابیل تے - هابیل کي قرباني قبول هوئي کہ نیکي کي قرباني کبھي رد نہیں هوتي' اور قابیل کي قرباني قبول نہ کی گئي کہ وہ دل کا نیک نہ تھا اور بدي کا عمل کبھي قبول نہیں کیا جاتا - یہ دنیا کی پہلي لڑائی تھي جسمیں اولاد ادم نے شیطان سے اپني بہیمیت سیکھی -

لیکن وہ دونوں درحقیقت آدم کے بیٹے نہ تے بلکہ " جنگ و صلح" کي مجسم تصویر تے' اور اُن میں سے هر ایک تصویر دنیا کو جنگ وصلح" کا متضاد منظر ایک هي وقت میں دکھا رهی تھي - ایک نے جذبۂ حسد سے اپنے بھائي کو قتل کرکے اوسکے گناهوں بلکہ تمام دنیا کے گناهوں کا بوجھہ اپنے سر پر لے لیا ' جذبۂ بہیمي و شیطاني کا بدترین نمونہ قائم کیا ' اور نوع انساني کیلیے سب سے بڑي مصیبت کی بنیاد رکھي - کما ورد في الحدیث : قال صلی الله علیه و سلم:

لا تقتـل نفس الا کان علی آدم کفـل منـها (بخـاري جـزو ۹ ص ۳)

هر وہ شخص جو قتل کیا جاتا ہے' اوسکے خون کا ایک حصہ آدم کے اوس بیٹے هي کي گردن پر هوتا ہے جس نے قتل و خونریزي کی سب سے پہلے بنیاد ڈالی تھي -

لیکن بعد کو اس نا پاک اور بوجھہ کے ثقل فرط ندامت سے اسکي گردن جھک جاتي ہے : فاصبح من النادمین -

لیکن دوسرے نے صلح کا هاتھہ بڑھایا اور خون بہانے کیلیے امادہ نہ هوا - اوسنے کہا کہ تم میرے قتل پر هاتھہ اٹھاتے هو تو اٹھاو مگر میں تمہارے قتل کیلیے هاتھہ نہیں اوٹھا سکتا - آخر کار صلح و امن کي ملکوتیت پر جنگ کي بہیمیت غالب آئي اور وہ قتل کردیا گیا - پھر عالم هوا کا ایک مکروہ ' بد شکل' مردار خوار' اور ذلیل پرند جو مقتولین جنگ کی لاشوں کو نوچ نوچ کے کھایا کرتا ہے' آتا ہے اور اپنے هم جنس کي لاش دفن کرکے قبر کھودنے کا طریقہ بتاتا ہے ' اسپر قاتل کي بہیمیۃ کو کوے کي حیوانیت سے بھی شرم آنے لگتي ہے کہ : یویلتي اعجزت ان اکون مثـل هذالغراب فاواري سواۃ اخیه ! فاصبح من النادمین- آخر کار خدا اس اولین تمثیل جنگ و صلح کے بعد همیشہ کیلیے ایک نظا عدل قائم کردیتا ہے کہ . من اجل ذالک کتبنا علی بنی اسرائیل - الخ

(اســـلام اور صلح)

اسلام اسی صلح هابیلي کا آخري نتیجہ اور اسي نظام عدل کی آخري کڑي ہے - وہ اس ابتدائي عہد بشري سے برابر بڑھتي رهي اور مختلف صورتوں اور متعدد تعلیموں میں ظاهر هوتي رهي - لیکن دنیا میں همیشہ نیکي برائي کے بعد پھیلتي ہے اور نور همیشہ ظلمت کے بعد جلوہ افگن هوتا ہے- اسلام سے پہلے دنیا ابن آدم کي اوسي فطرت اولی پر عمل کررهی تھی- عرب کي تمام لڑائیاں بغض و انتقام' رشک و حسد' منافست و مباغضت کا نتیجہ هوئي تھیں - حرب' داحس اور غبراء نے صرف ایک گھوڑے کے بھڑکا دینے پر تمام عرب میں آگ لگا دي- حرب بسوس نے صرف ایک اونٹني کیلیے تمام عرب میں قیامت برپا کردي!

مہذب سلطنتوں میں ملک گیري کیلیے جو سلسلہ جنگ قائم هوجاتا ہے' وہ اگرچہ اپنی نمایشی خصوصیات میں غیر متمدن اقوام اور وحشیانہ لڑائیوں سے کسی قدر مختلف نظر آتا ہے' لیکن در حقیقت اسکي آخري کڑي بھي اوسي فطرت اولیہ سے جا کر ملتي ہے جسکا ظہور قابیل کي شیطنت کے اندر سے هوا تھا اور جسکي تمثیل تورات اور قرآن دونوں نے دي -

اسلام دنیا میں آیا تو ان دونوں قسم کی لڑائیوں نے سطح ارض کو ایک معرکہ جنگ بنا رکھا تھا ' لیکن اُسنے نے دفعتاً لڑائي کے حلق کی شہرگ کاٹ دي :

لا تباغضوا ولا تحاسدوا ولا تدابروا " ایک دوسرے سے دل میں عداوت اور کینہ نہ رکھو! باهمدگر حسد نہ کرو! اور نہ آپسمیں باهم ایک دوسرے کي جگہہ پر اُسے پیچھے هٹا کر قبضہ نہ کرو! "

وکنتم علی شفا حفرۃ من النار فانقذ کم منها' کذالـک یبـیـن الله لکم زیاته لعلکم تفلحون-

اور تم لوگ باهم جنگ و جدل اور قتل و خونریزي کي وجہہ سے گویا آگ کے گڑھے پر کھڑے تے اور وہ بھڑک رهي تھي ' لیکن خدا نے اسلام کي تعلیم دیکر تمہیں اس آگ سے نکال لیا -

روم و فارس کی مہذب سلطنتیں ملکت گیري کیلیے باهم دست و گریباں تھیں - اسلام نے انکے مقابلے میں پکارا کہ دنیا اور دنیا کي پرفضا زمین اسلیے نہیں بنائی گئی ہے کہ اوس پر بني نوع انسان کے خون کا سیلاب بہایا جاے ' ایک فریق دوسرے فریق کو نکال کر تمام روے زمین پر خود قابض هوجاے ' اور آدم کی بہت سی بے خان و مان اولاد کو نو آبادیاں ڈھونڈھنی پڑیں ' بلکہ دنیا کی سطح صرف اسلیے ہے کہ اوس میں آدم کا هر بچہ اپنے اپنے مرکز پر قائم رکھکر خدا کی عبادت میں مصروف رہے - اور جو خلقت عبادت الهي کے لیے پیدا کی گئي ہے' وہ جنگ و خونریزي کے کاموں کے لیے نہیں هو سکتی :

وما خـلقت الجـن و الانس الا لـیعبـدون (۵۱ : ۵۶)

هم نے جن و انس کو صرف اپنی عبادت کیلیے پیدا کیا ہے' نہ کہ بغض اور لوٹ مار کیلیے و عداوت' قتل و غارت اور شر و فساد -

اوسوقت جب کہ دنیا نے نظام امن کو بالکل بدلدیا تھا ' جب کہ ایک فریق دوسرے فریق کو پائمال ستم کر رها تھا' جب کہ ایک سلطنت دوسري سلطنت کے ممالک مقبوضہ کو چھین رهی تھی' اسلام آیا اور اس ظالمانہ نظام کو بدل کر ایک نیا عادلانہ نظام قائم کیا جسکا مقصد دنیا کی تمام لڑائیوں سے بالکل مختلف تھا -

(مقصد جنـگ)

دنیا کي خونریز لڑائیوں کا مقصد جیسا کہ اوپر گذرچکا ہے ' صرف بغض و انتقام کے تشنہ کام جذبات خبیثہ کي پیاس بجھانا تھا - انسان فرط غیظ و غضب میں اگرچہ جنگ کو ایک عظیم الشان مقصد خیال کرتا ہے' لیکن حقیقت یہ ہے کہ جس چیز کو غضب انسانی مقصد عظیم خیال کرتي ہے ' مدنیۃ فاضلہ اوسکو کوئي مقصد هي نہیں قرار دیتي - ڈاکہ اور راهزني کسي متمدن انسان کا مقصد نہیں هوسکتا ' ظلم و تعدي انسانیت کي غرض نہیں هو سکتی ' بغض و انتقام کے بعد انسان کے هاتھہ میں انسانیت کیلیے کیا رہ جاتا ہے ؟ اگر تمدن سچا اور شائستگي واقعي شائستگي ہے تو وہ قومی وجنسي بغض و انتقام کے ساتھہ کبھي جمع نہیں هو سکتي -

عرب سے زیادہ اس قسم کي جنگ و خونریزي کیلیے کس نے دوڑ دھوپ کی هوگی ؟ لیکن دیکھو خدا خود کہتا ہے :

هل ننبئکـم بالاخسرین اعمالا الذین ضل سعیهم في الحیوۃ الدنیا و هم

کیا هم تمہیں سب سے زیادہ نقصان میں رهنے والونکا پتہ دیں ؟ یہ وہ لوگ هیں جنکي کوششیں اس دنیوي زندگاني

يحسبون انهم يحسنون صنعا (۱۷ : ۱۰۴) میں بھی بیکار گئیں اگرچہ وہ سمجھہ رہے ھیں کہ ایک بہت بڑا کام کررہے ھیں -

اس بنا پر درحقیقت اسلام سے پہلے جنگ کا پیکر خونیں ' روح حقیقت یعني مقصد سے بالکل خالي تھا اور دنیا کے ھاتھہ میں کشت و خون کے بعد ندامت کے سوا کچھہ نہیں آتا تھا - چنانچہ ایک جاھلی شاعر جنگ کے آخري نتایج کا ذکر ان حسرت آمیز الفاظ میں کرتا ھے :

فآبوا بالرماح مكسرات و ابنا بالسيوف قد انحنينا

وہ لوگ ٹوٹے ھوے نیزے اور ھم کج شدہ تلواریں لیکر میدان جنگ سے واپس آے -

یہی وجہہ ھے کہ دنیا کی زبانوں میں جنگ کیلیے کوئي ایسا لفظ وضع نہیں کیا گیا جو اسکے مقصد پر دلالت کرتا ھو - بلکہ جنگ کے تمام نام محض اسکے اوصاف و نتائج ھی کا بیان تھے - لیکن اسلام نے جنگ کو "جہاد" کي وسیع اصطلاح کے ماتحت لا کر اسکے مقصد اور حقیقت کو اسکے نام ھی سے واضح کردیا -

یہی اعلی مقصد ھے جسکے لیے اسلام نے ھر موقع پر جد و جہد ' کوشش و سعی ' اور دوڑ دھوپ کي ترغیب دي ھے :

لا يستوي القاعدون من المومنين غير اولى الضرر و المجاهدون في سبيل الله باموالهم وانفسهم فضل الله المجاهدين باموالهم و انفسهم على القاعدين درجة و كلا وعد الله الحسنى و فضل الله المجهدين على القاعدين اجرا عظيما - (ن م ۹۷)

مسلمانوں میں جو لوگ معذور نہ تھے بااین ھمہ گھر میں بیٹھے رھے ' وہ ان لوگوں کا مرتبہ نہیں پاسکتے جنھوں نے اپنے اموال اور اپني جانوں سے الله کي راہ میں جہاد کیا - ایسے مجاھدین کو گھر میں بیٹھہ رھنے والے مسلمانوں پر ایک خاص درجہ تک بزرگي دي اگرچہ دونوں کیلیے خدا نے بہتري کا وعدہ کیا مگر مجاھدین کیلیے بمقابلہ غیر مجاھدین کے اجر عظیم ھے -

(وہ اعلی مقصد کیا تھا ؟)

قران مجید نے اسکا جواب نہایت مختصر اور سادہ الفاظ میں دیا ھے :

حتى لايكون فتنة ويكون الدين كله لله

دنیا میں فتنۂ ظلم و فساد باقي نہ رھے اور دین الله کیلیے ھو جائے

هوالذي ارسل رسوله با لهدى و دين الحق ليظهره على الدين كله (توبه)

وہ خدا جسنے اپنے رسول کونوع بشري کي ھدایت اور دین حق کي دعوت کیلیے بھیجا ' تاکہ اوس کی سچائي کو دنیا کے تمام ادیان پر غالب کردے -

لیکن انہی سادہ اور مختصر الفاظ نے عرب کي تاریخ جنگ کا ڈھانچہ بدل دیا -

اقوام قدیمہ کي لڑائیوں کا اصل مقصد اکثر محض قتل و غارت ' سیادت ' ارضی وسعت ممالک ' عزت و نمود اور اظہار شجاعت ھوتا تھا - عرب کا بھی یہی حال تھا جسکے اندر اسلام کی دعوت شروع ھوئي :

و ايامنا مشهورة في عدونا
لها غرر معلومة و حجول

"ھمارے معرکے ھمارے دشمنوں میں نہایت مشہور ھیں - انکے بیل بوٹے اور نقش و نگار اب تک اچھي طرح چمک رھے ھیں "

و الا اكن كل الشجاع فانني
بضرب الطلى و الهام حق عليم

" اگرچہ میں بہت بڑا بہادر نہیں ھوں تاھم سر اور گردن اڑا دینے کا خوب ماھر ھوں " (یہ گویا کسر نفسي ھے !)

مشينا مشية الليث
غدا والليث غضبان

" ھم میدان جنگ میں شیر کي چال چلے ' ایسا شیر جو صبح کے وقت شدت گرسنگي میں نہایت غضبناک ھوکر شکار کی جستجو میں اٹھہ کھڑا ھوتا ھے -

اس مقصد کا اظہار صرف میدان جنگ ھي میں نہیں کیا جاتا تھا ' بلکہ وھاں سے پلٹ کر عورتوں کو اپني اپني بہادري کے افسانے سنا کر انہیں اپنے کارنامۂ اعمال سے مرعوب کرتے تھے :

فانك لورايت ولن تريه
اكف القوم تخرق با لقنينا

"اے معشوقہ ! اگر تو دیکھتي (حالانکہ تیرا دل گردہ یہ نہ تھا کہ دیکھہ سکتي) کہ دشمنوں کي ھتھیلیاں کیونکر نیزوں سے چھدي جا رھي ھیں ' تو تجھکو میدان قیامت کا منظر نظر آجاتا "

كفاك التاي ممن لم تريه و رجبت العواقب للبنينا

" اگر تو نے مجھے اس معرکہ میں نہیں دیکھا تو یہ بہتر ھے ' ورنہ اپنے اور اپني قوم کے فرزندوں کیلیے تو دعاے خیر کرتي "

لیکن جسطرح عرب کا اصل مقصد " غارتگري " اس مقصد کے منافي نہیں تھا ' بلکہ دونوں ساتھہ ساتھہ پورے کیے جاسکتے تھے ' اسي طرح اشاعت و اعلان حق اور دعوت صداقت و عدالۃ کے ساتھہ بھي اس مقصد کو پورا کیا جاسکتا تھا - عرب کي لڑائیوں کي تمام خصوصیات صحابۂ کرام رضوان الله علیهم کے سامنے موجود تھیں ' اور اونکا جوش اون کو اور زیادہ نمایاں کرنا چاھتا تھا - ایک صحابی نے آپ سے دریافت کیا :

الرجل يقاتل للمغنم والرجل يقاتل للذكر والرجل يقاتل ليرى مكانه فمن في سبيل الله ؟ (بخاري جزو ۱۲ - ص - ۴)

آدمی کبھی لوٹ مار کیلیے لڑتا ھے کبھي شہرت کیلیے اور کبھی میدان میں اپني شجاعت کے اظہار کیلیے ' لیکن حضور فرمائیں کہ انمیں سے کون شخص مجاھد في سبیل الله ھے ؟

چونکہ اسلام نے ھر عمل کا اصول اولین یہ قرار دیا ھے :

انما الاعمال بالنيات (الحديث)

ھر عمل کا ثواب تمھاري نیتونکي بنا پر ھے -

اسلیے اگرچہ یہ مقاصد اشاعت کلمۂ حق کے منافي نہ تھے ' تاھم اسلام جس خلوص اور جس عدالۃ حقہ کا داعي تھا ' اسکے لحاظ سے ضرور تھا کہ اس بارے میں سب سے پہلے نیتوں ھی کو درست کرے - کیونکہ انہی کا اثر خارج کے تمام اعمال پر پڑتا ھے - چنانچہ آنحضرت (صلی الله علیه و سلم) نے اس سائل کو جواب دیا :

من قاتل لتكون كلمة الله هي العلياء فهو في سبيل الله ! (بخاري جزو - ۲ - ۴)

جس شخص نے اس نیت سے لڑائي کي کہ خدا کا بول بالا ھو اور اسکی سچائي قائم کی جاے ' تو صرف اسیکا قتال خدا کی راہ میں ھے !

حقیقت اگر حقیقت ھے تو پردے میں نہیں رہ سکتي - حضرۃ داعی اسلام علیه الصلوۃ و السلام نے جہاد اسلامي کي اس حقیقت کا اظہار کیا تو خدا نے عملی نمونہ قائم کرکے اونکے اشتباہ کو زائل بھي کردیا - ایک غزوہ میں ایک شخص نہایت بے جگري کے ساتھہ لڑا

تاریخ و عبـــر

اولین جنگ جرمنـــي و فرانس

سنه ۱۸۷۰ ، ۱۹۱۴ع مـــیں !

(۲)

(پہلا معرکه)

پہلا معرکه مقام سار برورک میں ۳۰ جولائي کو شروع هوا ' اور یکم اگست تک جاري رها - اس معرکه میں میدان فرانسیسوں کے هاتهه رها اور انهوں نے اس مقام کو فتح کرلیا - لیکن دو هي تین روز کے بعد زمانه نے پلٹا کهایا ' اور اب پروشین فوج نے ایک نمایاں کامیابي کے ساتهه انهزام و شکست کے اس بدنما داغ کو اپنے دامن شجاعت سے مٹادیا - چنانچه ۴ - اگست کو وہ ولي عهد کی سپه سالاري میں ویسن برگ پر قابض هوگئی - اور فرانس کا سپه سالار جنـرل دوای اس معرکه میں کام آیا - نیز تقریباً ۸۰۰ فرانسیسي گرفتار بهی هوے -

اسوقت تک پروشین فوج صرف مدافعت کررهي تهي ' لیکن اس تاریخ سے اوس کي فاتحـانه جنگ کا زمانه شروع هوا -

۶ - جولائی کے معرکه میں پروشین فوج نے فرانسیسي لشکر کو شکست فاش دي ' اور ۴۰۰۰ فرانسیسی قیدي گرفتار کرلیے - اس معرکه میں فرانس کے ۱۱۰۰۰ سپاهی کام آے ' اور پروشیا کے صرف ۳۰۰۰ سپاهی ضائع هوے - اب سارابروک پهر پروشیا کے زیر علم آگیا -

فاتحانه جوش میں پروشین فوج نے اس قوت کے ساتهه حملے کرنے شروع کیے که فرانسیسی فوج کو کور باگ ' و سان افوالد ' اور تیونویل سے نکلنا پڑا ' اور انکے ۸۰۰۰ قیدي گرفتار هوگئے - بالاخر فرانسیسی لشکر پیچهے هٹا ' او ر پروشین فوج نے میٹز تک فرانسیسی فوج کا تعاقب کیا جهاں سے اوس نے سب سے پہلے اپنے علم هجوم کو بلند کیا تها !

(پیرس میں اضطراب)

پیرس میں اس شکست کی خبر نے ایک طوفان بپا کردیا ' تمام رعایا بدحواس هوگئی ' عام باشندوں میں اس قدر اضطراب پیدا هوا که ارکان سلطنت کو شورش و بغاوت کا خوف پیدا هوگیا ' چنانچه اس فتنه کے فرو کرنے کیلیے یه جهوٹي خبر مشتهر کی گئي که پروشیا نے شکست پائی اور فرانس کو فتح حاصل هوئي ' لیکن جهوٹ کب تک فتح پاسکتا تها ؟ واقعه کی اصلیت بالاخر معلوم هوگئي اور اوس نے پہلے سے بهی زیاده هلچل پیدا کردي - یهانتک که تمام اهل شهر نے وزیر اعظم کے محل کو گهیر لیا ' اور واقعه کی اصلیت دریافت کی - وزیر اعظم نے مجبوراً صرف ویسنبرگ کی شکست کا اعتراف کیا - دوسرے دن وورتهه اور کوربرگ کے شکست کی خبر معلوم هوئي تو تمام پیرس وزارت خانه میں امنڈ آیا - اسوقت پیرس میں نپولین ثالث کی بیگم اپنے شوهر کي قائم مقام تهی - اوس نے ۹ - اگست کو فرانسیسي دار الامراء اور کونسل قانون ساز (مجلس تشریعي) کا انعقاد کیا - وزیر اعظم جو نهي تقریر کیلیے کهڑا هوا ' لوگوں نے شور مچا کر روک دیا بالاخر - سابق وزارت توڑ دیگئی اور کونٹ پوالک کي صدارت میں جدید وزارت قائم هوئي - اسی زمانے میں جنرل مارشل لایو نے بهی استعفاء دیدیا اوسکي جگه جنرل مارشل مازین فرنچ افواج کا سپه سالار مقرر هوا -

(واقعه و وتهه و تیونویل)

اب پروشین فوج پرنس فریڈرک چارلس کي سپه سالاري میں لورین کے دار السلطنت میٹز کی طرف بڑهی جو موجوده جنگ میں مشهور جرمن سرحدي مرکز هے ' اور جنرل وان وردرشتین بهي جنوبي جرمن فوج کو لیکر اسٹرا سبرگ کی طرف روانه هوگیا ' جو الزاس کا سب سے بڑا شهر تها - ولي عهد نے بهی جنرل مکما هون کے مقابله کیلیے نالسي کا رخ کیا - جنرل مکماهون نے پہلے هي حملے میں شکست کهائي ' اور شالون سیر مارن تک هٹ آیا - پروشین فوج نے میٹز میں بهي اسی قسم کی فتح حاصل کي ' اور فرانسیسیوں کو سخت نقصانات کے بعد پیچهے هٹنا پڑا -

۱۵ - اگست سنه ۱۸۷۰ع کو پروشین فوج نے نهر موسیل کو بهي (جو میٹز اور تیونویل کے درمیان واقع هے) فرانس کے اوس خط رجوع کے توڑنے کیلیے عبور کرلیا جو پیرس تک جاتا تها - ۱۶ کو تیونویل کا معرکه پیش آیا جس میں فرانسیسیوں نے سخت شکست کهائي - سب سے پہلے دن آخري مدافعت کیلیے تمام فرانس کي قوت امنڈ آئي ' اور ۱۷ - اگست کو میٹز کے غربی جانب ریزنویل کا عظیم الشان معرکه پیش آیا جو نو گهنٹے تک جاري رها - بازین نے اس معرکه میں بهی شکست کهائي ' اور فریقین کے

[بقیه صفحه ۱۲ کا]

یهاں تک که میدان جنگ سے پلٹ کر تمام صحابه نے اوسکي شجاعت کي داد دي - لیکن آنحضرت (صلی الله علیه وسلم) نے فرمایا " وہ جهنمی هے " - ایک صحابی کو اسپر سخت تعجب هوا - اونهوں نے اوسکے تمام زمانۂ جنگ کی دیکهه بهال شروع کردي - حسن اتفاق سے وہ ایک موقع پر سخت زخمی هوا ' اور زخم کي تکلیف سے بیتاب هوکر خود کشي کرلی (جو حرام هے کیونکه اسلام کی نظر میں اپنے تئیں زنده رکهنا انسان کا اولین فرض دیني هے) وہ صحابی دوڑتے هوے آنحضرت کی خدمت میں آے اور عرض کي : " بیشک آپ خدا کے رسول هیں " آپ نے فرمایا که تم صرف ظاهري حال دیکهکر متاثر هوگئے مگر خدا تو نیتوں کو دیکهتا هے - اس شخص نے بڑی شجاعت سے لڑائي میں حصه لیا ' لیکن چونکه خلوص و صداقت کے ثبات سے محروم تها - اسلیے حرام موت مرکر اپني تمام محنت ضائع کردي اور اسي لیے میں نے اسے جهنمي کہا :

ان لرجل لیعمل العمل اهل الجنة فیما یبدو للناس و هو من اهل النار — ایک آدمی بظاهر اهل جنت کا کام کرتا هے حالانکه وہ دوزخی هوتا هے ' اور

و ان لرجل لیعمل عمل اهل النار فیما یبدو للناس و هو من اهل الجنة (بخاري جزو - ۴ - ص - ۳۷) — ایک آدمي بظاهر دوزخیوں کا طریق عمل اختیار کرتا هے ' لیکن وہ جنتی هوتا هے !

اسلام کي دعوۃ اولی کا مقصد مخلصین و قانتین کی ایک پاکباز جماعت کا پیدا کرنا تها جسکو هر گروہ ' هر جماعت ' هر زندگي ' هر حال ' اور هر ایک میں هونا چاهیے - فوج کی تنظیم و ترتیب میں بهی همیشه یهی مقصد پیش نظر رهتا تها اسلیے اگر آب زمزم میں شراب کا ایک قطره بهی مل جاتا تها ' تو اسلام کے دامن خلوص پر اس سے دهبه آجاتا تها -

چنانچه ایک بار غنیمت کی لالچ سے ایک مشرک نے آپکے ساتهه شریک جهاد هونا چاها - اس نے تین بار درخواست کی لیکن آپ نے هر مرتبه انکار کردیا - یه واقعه تفصیل کے ساتهه صحاح میں منقول هے -

مارشل وان مولٹک

اس قدر سپاهی ضائع هوے که میدان کا تمام نشیبی حصه لاشوں سے پٹ گیا - فرانس کے مجروحین و مقتولین و اسیران جنگ کی تعداد ۰۰۰۰ه تک پهونچ گئي تهي ' لیکن پروشین فوج کا بهی بهت زیاده نقصان هوا تها - آخر مین پروشین فوج نے میٹز کے قریب بازین کا محاصره کیا ' اور اوسکے تمام تعلقات پیرس کو منقطع کردیا -

اب وه سخت مصیبت میں گرفتار هوگیا - دوسري طرف سے ولي عهد جرمنی دو لاکهه فوج لیکر شالون کے جنوب کي طرف پیرس کے محاصره کے لیے (میٹز سے آگے) بڑهتا چلا جاتا تها ' اور اوسکی مدافعت میں جنرل مکماهون کا هر قدم پیچهے تها - شاه ولیم بهي اپني فوج کے ساتهه آگے بڑهکر میٹز کے قریب ولیعهد سے ملگیا ' اور اب اس اجتماعي قوت نے پیرس کے محاصره کو بالکل آسان کردیا -

جنرل مکماهون کو شالون سے هٹنے کے بعد کمک پهونچی ' اور اس نے میٹز کے قریب بازین کو مدد پهونچانا چاهی ' لیکن ولی عهد نے اپنا راسته بدل دیا - اب مکماهون نے شمال کی جانب حدود بلجیم تک اسکا تعاقب کیا اور ۲۸ سے لیکر ۲۹ - اگست تک دونوں فوجوں میں معمولی لڑائیاں هوتی رهیں - ۳۰ - اگست کو مکماهون موون میڈیي کی طرف بڑها - پروشین فوج نے اس مقام پر اوسکو شکست دیکر ۱۲ توپیں چهین لیں اور هزاروں قیدي گرفتار کیے ' لیکن اسي مقام پر جدید کمک نے دونوں فوجوں کی طاقت میں ایک نمایاں اضافه کردیا - جس سے اوسی رات کی صبح کو ایک عظیم الشان معرکۂ جنگ گرم هوا - لیکن فرانسیسیوں نے بالاخر شکست هي کهائی ' اور مقام سیدان تک پیچهے هٹ آے -

(یوم سیدان)

یکم ستمبر کي صبح کو مکماهون کو پهر کمک پهونچي ' اور وه مقام سیدان کے قریب قلعه بند هوگیا - پروشین فوج نے صبح تڑکے پانچ هي بجے سے حمله شروع کیا ' اور ابتدا میں فرانسیسی فوج نے بهادرانه مدافعت کي - گو دو پهر تک لڑائي جاري رهی ' مگر پروشین کے حمله کو فرانسیسي فوج نے پسپا کردیا - پروشین فوج نے دوسري بار پهر حمله کیا ' لیکن اس مرتبه بهي ناکامیاب واپس هوئي -

فتح و ظفر کے حوصله مندانه جذبات پر یه ناکامي سخت شاق گذري - اسی دن ۳ - بجے کے بعد پهر پروشین فوج نے جانبازانه حمله کیا ' اور اسي حمله نے اس جنگ کا آخري فیصله کردیا - تمام فرانسیسي فوج کے پانوں اوکهڑ گئے اور اونهوں نے راه گریز اختیار کي - پروشین فوج نے تعاقب کیا اور کامیاب واپس آے - اس معرکه میں ۳۰۰۰۰ پروشین سپاهي مجروح و مقتول هوئے - اور فرانسیسي فوج کے ۲۰۰۰۰ جانوں کا نقصان هوا -

(اعتراف شکست)

اسی معرکه میں مارشل مکماهون بهي زخمی هوا اور اوسکي پوري لشکر پر مایوسي چها گئي - بالاخر اوس نے شاه پروشیا کے سامنے اپنی شکست تسلیم کر لی - نیپولین ثالث بهي مکماهون کے ساتهه شریک جنگ تها ' اوسکو بهي مجبوراً سپر ڈالدیني پڑي جن درد انگیز اور مایوسانه الفاظ کے ساتهه اس نے شکست کا اعتراف کیا تها ' وه تذکرۂ عبرت و بصیرت کیلیے همیشه تاریخ میں یادگار رهینگے :

" چونکه میں اپنی فوج کے آگے شریفانه موت مرنے کي قدرت نهیں رکهتا ' اسلیے حضور کے پانوں پر اپنی سپر ڈالدیتا هوں فاعتبروا یا اولي الابصار ! "

شاه پروشیا نے اوسکے ساتهه نهایت شریفانه برتاؤ کیا - اور خاص اوسکے خاندان کے قیام کے لیے کاسل کے قریب ایک محل خالی کردیا -

(انقلاب حکومت فرانس)

پیرس میں جب شکست کی خبر پهونچي تو ایک تلاطم برپا هوگیا - تمام لوگ بازاروں میں دیوانه وار پهرنے ' اور قیام جمهوریت کے لیے شور و غل مچا نے لگے - بادشاه اور تمام شاهی خاندان سے عمداً نفرت ' بیزاري ' اور علحدگی کا اظهار کیا گیا - اسلیے که نپولین نے تلوار ڈالدي اور پروشیا کے آگے سر عجز خم کردیا -

۴ ستمبر کو تمام باشندوں کے ساتهه وطني والنٹیروں نے بهي جمهوریت کا مطالبه کیا - هاؤس آف لارڈ اور مجلس قانون ساز ٹوٹ گئي ' اور تمام لوگوں نے یه متفقه صدا بلند کی که بونا پارٹ کے خاندان نے ملک کے ساتهه خیانت کي هے - بالاخر جمهوریت کے تمام ارکان نے دارالحکومت میں جاکر نوابان فرانس میں سے گیاره اشخاص کي ترکیب سے ایک وقتي حکومت قائم کي - ملک میں اس انقلاب حکومت کا نهایت خوشي اور مسرت کے ساتهه استقبال کیا گیا ' اور جبراً بادشاه کے تمام اعزازات چهین لیے گئے -

ان گیاره شخصوں میں سے مشهور و نامور یه چهه اشخاص تهے : عمانویل اراگو ' عمانویل کریمیو ' ژول ویري ' ژول سیمون ژول کا متبنا - ان مین ژول سیمون مشهور مصنف هے -

مارشل مکماهون

۵ ستمبر کو اس وقتي حکومت نے جمهوریت کا عام اعلان کیا اور وہ بالاتفاق تسلیم کرلیا گیا - نپولین کي بیگم بهاگ کر انگلستان چلي آئي ' اور تمام سلطنتوں میں سب سے پہلے ولایات متحدہ نے فرانس کي جمهوریت کا اعتراف کرلیا -

(محاصرۂ پیرس)

لیکن اوبلتے هوے چشموں' اوبهرنے والی موجوں ' اور بهنے والی طاقتوں کو کون روک سکتا هے ؟ مکماهون اور نیپولین کے اعتراف شکست کے بعد شاہ پـروشیا نے ۳ لاکهہ سپاهیوں کو لیکر پیرس کا محاصرہ کرلیا - اب باشندگان پیرس کے سامنے صلح کے سوا نجات کي اورکوئي راہ نہ تهي - چنانچہ مشهور فرانسیسي سیاسي و مورخ تیارے نے' جسکا ذکر اوپر گذر چکا هے' اس غرض سے لندن ' وائنا' پیٹرسبرگ کا سفر کیا' لیکن ان سلطنتوں نے بیچ میں پڑنے سے انکار کر دیا -

زو ویر وزیر خارجیہ فرانس نے خود کونت بسمارک سے صلح کے متعلق گفتگو کي لیکن اوسنے جواب دیا :

" صلح نا ممکن هے ' کیونکہ اسوقت پیرس میں کوئي مستقل حکومت نہیں هے - ساتهہ هي پروشیا صوبہ الزاس اور لو ین کے الحاق سے دست بردار بهي نہیں هو سکتي "

اگرچہ فرانسیسیوں نے اپنے مقبوضہ ممالک کے ایک چپہ دینے سے بهي انکار کیا ' لیکن پرو شین حکومت نے فتح کے پہلے هي دن سے اسٹرا سبرگ میں اپنی ایک فوج بهیجدي - اور اس نے اسپر فوجي قبضہ کرلیا -

۱۶ سیتمبر کو تقریباً نصف ملین پروشین فوج پیرس کے گرد جمع هوئي اور اوسکے محاصرے کا اعلان کیا - اسوقت پیرس میں ۲۳۰۰۰۰ فوج تهي - اب فرانسیسي صلح سے مایوس هوگئے تهے ' اسلیے اونهوں نے جان پر کهیل کر مدافعانہ حملے کا عزم کر لیا - حکومت وقتیہ کے بعض ارکان محاصرہ سے پہلے هي تولوں چلے گئے تهے' اور وهاں سے بیرونی دنیا کي خبریں غبارہ کے ذریعہ پیرس کے اندر پهونچاتے رهتے تهے -

جنرل گریبالڈي نے اپنے دونوں لڑکوں کے ساتهہ جمهوریت کا اعراف کرلیا ' اور ایک لاکهہ مزید فرانسیسی فوج آکر جمع هوگئی ' لیکن محاصرۂ پیرس هی تک محدود نہ تها ' جنرل بازین نے میٹز میں بهي مجبور هو کر شکست تسلیم کرلي تهي - باشندگان پیرس پر میٹز کا سقوط نہایت شاق گذرا اور اونهوں نے جنرل بازیں پر بهي خیانت کا الزام لگادیا' کیونکہ اوس نے اب تک جمهوریت کا اعتراف نہیں کیا تها - چنانچہ اوسکے گرفتار کرلینے کا سرکاري اعلان هوا -

(اتحاد جرمني)

اسي محاصرہ کے زمانے میں جرمني کے تمام مستقل صوبے پروشیا کے ساتهہ ملحق هوگئے اور جرمني ایک متحدہ سلطنت بن گئي - ولیم اول شاہ پروشیا کو اوسکا بادشاہ بنایا گیا ' اور جنوري سنہ ۱۸۷۱ میں اسکا اعلان عام کردیا گیا - اس طرح اتحاد جرمنی اور " جرمن امپائر" کے اس خواب کي تعبیر ملگئي جو پرنس بسمارک نے دیکها تها اور اسکی تعبیر جنگ فرانس و جرمنی کے خون و هلاکت کے اندر ڈهونڈهی تهی -

(انعقاد صلح)

اب پروشین فوج کے محاصرہ نے فرانسیسیوں پر دنیا تنگ کردي اور صلح پر بالکل مجبور و مضطر هوگئے - بالاخر تین هفتے کي هنگامي صلح پر دونوں سلطنتوں کا اتفاق هوا ' اور اس اثناء میں فرانسیسیوں کو مقام بورڈو میں انعقاد مجلس صلح کیلیے وکلاء کے انتخاب کرنے کا موقع دیا گیا - ۲۸ جنوری سنہ ۱۸۷۱ع کو فرانس کي طرف سے ژول ویبر' اور پروشیا کي جانب سے بسمارک کا نام پیش کیا گیا - فرانسیسیوں میں وکلاکے انتخاب کے بارے میں سخت اختلاف هوا ' لیکن ۸ فروري کو جمهوري راے غالب آئي اور ۱۵ وکلاے صلح کا اور انتخاب هوگیا -

۱۵ فروري کو بورڈو میں تمام وکلا کا جلسہ هوا ' اور موسیو تیارے کو مجلس صلح و حکومت جمهوریہ' دونوں کا پریسیڈنٹ مقرر کیا گیا - ۲۸ فروري کو بہت سے بحث و مباحثہ کے بعد ایک معاهدہ لکها گیا جسکے ذریعہ استرا سبرگ اور الزاس کے پورے صوبے' اور لورین کے پانچویں حصے کا الحاق جرمنی کے ساتهہ کردیا گیا - میٹز بهي اس میں شامل تها - اسکے علاوہ فرانس سے پانچ برس کي مدت میں ۲۰۰۰۰۰۰ گني کا تاوان جنگ بهي دلوایا گیا ' اور اسي پر جنگ کا خاتمہ هوگیا -

اس جنگ پر تقریبا نصف صدي گذر گئي' لیکن فرانسیسیوں کے دل پر اسکا داغ همیشہ تازہ رها -

برید فرنگ

(ضرورت قانون سے نا آشنا ہے)

۴ - اگست کو جرمن چانسلر نے برلن میں جو تقریر کی تھی' اسکے اقتباسات لنڈن ٹائمز نے شائع کیے ہیں - ایک موقع پر وہ کہتا ہے :

"حضرات ! ہم ضرورت کے عالم میں ہیں اور ضرورت قانون سے نا آشنا ہے - ہماری فوجوں نے لکسمبرگ پر قبضہ کرلیا ہے اور شاید وہ اسوقت خاک بلجیم پر قدم زن ہوچکی ہونگی - حضرات ! یہ اقدام بین الملی قانون کے خلاف ہے - یہ بھی صحیح ہے کہ فرانس نے برسیلز میں یہ اعلان کیا ہے کہ جب تک انکے حریف بلجیم کی ناطرفداری کا پاس کرینگے' اسوقت تک وہ بھی لحاظ کریگا - تاہم ہم کو یہ بھی معلوم ہے کہ فرانس تاراج کرنے کے لیے تیار کھڑا ہے - فرانس انتظار کرسکتا ہے مگر ہم انتظار نہیں کرسکتے - ہمارے سرحدی بازو پر فرانسیسی فوج کی نقل و حرکت ہمارے لیے ایک آفت ثابت ہوسکتی ہے - اسلیے ہمیں لکسمبرگ اور بلجیم کے جائز اعتراض کو مجبوراً پامال کرنا پڑا ہے -

ہم علانیہ کہتے ہیں کہ ہم ایک حق تلفی کے مرتکب ہو رہے ہیں' مگر جونہی ہمارا فوجی مقصد حاصل ہوجائیگا' ہم فوراً اسکی تلافی کی کوشش کرینگے - جو کوئی بھی ہماری طرح خطرہ میں ہوگا اور اپنے بلند ترین مقبوضات کے لیے لڑیگا' اسکا صرف یہی ایک خیال ہوگا کہ کسی طرح قطع و برید کرکے اپنا راستہ نکالا جاے "

نیر ایسٹ اپنی تازہ ترین اشاعت کے ایڈیٹوریل نوٹس میں لکھتا ہے :

" انگریزی امیر البحر کے "سلطان عثمان اول" اور "رشادیہ" لے لینے کی خبر سے ایتھنس میں جو مسرت و شادمانی پیدا ہوئی تھی اسکو اس خبر سے کسیقدر صدمہ پہنچا ہوگا کہ جرمنی کے "گیوبن" اور "بریسلا" جہاز اب عثمانی بیڑے کی فہرست میں نظر آتے ہیں - اب بحر ایجین میں بحری قوی کے توازن کا میلان یونان کے خلاف ہے -

جو شخص یہ جانتا ہے کہ ایک طرف تو بعض اعضاء انجمن اتحاد و ترقی کو سالونیکا کی روایات کے ساتھہ کسقدر شدید وابستگی ہے' اور دوسری طرف جزائر ایجین کے متعلق ترکوں کی حسیات کیا ہیں؟ وہ اس امر کے معلوم کرنے میں ناکام نہیں رہیگا کہ "گیوبن" کی آمد ایجین کے نا طے شدہ سوال کے لیے ایک سنگین پیچیدگی ہے - غرض حالت سنگین ہے گو اتنی سنگین نہ ہو کہ ان افواہوں کو تسلیم کرلیا جاے' جو ان فقروں کے لکھنے کے وقت مشہور ہو رہی ہیں -

شاید حالات کا سب سے زیادہ تشفی بخش پہلو یہ ہے کہ موسیو وینزیوس " اتحاد بلقان " کے دوبارہ قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور یونان کی تمام دوسری سیاسی جماعتوں کے لیڈر اس نازک وقت میں انکی مساعدت کے لیے بظاہر مستعد معلوم ہوتے ہیں -

اگر ترکی کو غلط مشورہ دیا گیا کہ وہ موجودہ حالت میں اپنے آپ کو بالکل خطرہ کے اندر ڈالدے (جو ایک حماقت ہے جسکے متعلق ہمیں امید ہے کہ ترک اسکے ارتکاب کے قابل نہ ہونگے) تو ایک طرف کے پلہ میں اسکے وزن کا توازن دوسرے طرف کے پلے میں اسکے ہمسایوں کے وزن سے ہوجائیگا "

نیر ایسٹ اسی اشاعت کے مقالۂ افتتاحیہ میں لکھتا ہے :

" گیوبن " اور اسکے رفیق (بریسلا) کا ایک حریف طاقت کے پاس سے نکلکے ایک نا طرفدار طاقت کے پاس عین جنگ کے زمانہ میں چلا جاتا قسطنطنیہ پر ڈپلو میٹک اعتراض کی ایک بنیاد پیدا کرتا ہے - لیکن یہ ایک اہم واقعہ ہے کہ اگر جنگ کا ایک خوفناک انجن معرکہ کی آس صف سے نکلگیا ہے جو ہمارے مقابلہ میں آراستہ کی گئی ہے' تو وہ باب عالی کے ہاتھہ میں چلا گیا ہے' اور ہمکو یہ اعتراف کرنا چاہیے کہ جو لوگ اسٹنبول کی پالیسی پر قابض ہیں' وہ مغرب کے دل پر اس احساس کے نقش کرنے میں ناکام رہے ہیں کہ صلح پسند ارادوں کے متعلق انکے عہد و پیمان میں صداقت و واقعیت ہے "

غالباً نیرایسٹ کے دفتر میں یہ پیغمبرانہ اخلاق اس وقت ظاہر کیا جا رہا تھا' جب کہ خود یورپ کے باہمی پیمان ہاے صلح و امن کا جنازہ دفن ہوچکا تھا ! سب سے زیادہ دلچسپ حصہ مضمون کے خاتمہ کا ہے :

"انجمن (اتحاد و ترقی) کے ایک حصہ پر افسوس اور دوسرے حصہ کے حوصلوں کی قدردانی کی جا سکتی ہے' اور بہت سے لوگوں سے انہیں عملی ہمدردی بھی حاصل ہوگی' لیکن ہم اس واقعہ کو ایک بد قسمتی خیال کرتے ہیں کہ ان حوصلوں کے خوش کرنے اور ان افسوسوں کے بدلہ لینے کے ذرائع ایسے وقت میں حاصل ہوے ہیں جب کہ قسطنطنیہ کی پالیسی پر متحدہ طور سے دباؤ ڈالنے کے لیے یورپ موجود نہیں ہے " انہ لحسرۃ علی الکافرین و انہ ہوالحق الیقین فسبح بحمد ربک العظیم -

---

اسی ہفتہ کا نیر ایسٹ اپنے ایک دوسرے ایڈیٹوریل نوٹ میں لکھتا ہے :

" یہ اعلان کردیاگیا ہے کہ مصر جنگ کی حالت میں ہے اور انگریزی جماعت کے زیر سایہ ہے - اسکی تفسیر صرف یہ کی جاسکتی ہے کہ سرکاری طور پر خدیو کا سلطان کے ساتھہ تعلق برطانیہ کے تعلق کے مقابلہ میں کم تسلیم کیا گیا ہے - جسوقت کہ مصر کا براے نام بادشاہ (سلطان المعظم) سنہ ۱۹۱۱ع سے سنہ ۱۹۱۳ع تک جنگ میں مصروف تھا' تو اسوقت وہ جنگ کی حالت میں نہ تھا' مگر اب کہ انگریزی فوج نے ٹیوٹینک شاہنشاہوں (یعنی قیصر جرمنی اور شاہنشاہ آسٹریا ہنگری) کے مقابلہ میں اپنی تیغ علم کی ہے' تو اسکی حالت بالکل برعکس ہے !

ہم کسی روایت کو الٹنا نہیں چاہتے جب تک کہ وہ محض بے ضرر اور خوشنما رہے - مثلا یہ کہ عباس حلمی (خدیو حال مصر) ایک عثمانی پاشا اور وراثتاً مصر کے وائسراے ہیں - مگر ہم خیال کرتے ہیں کہ وقت آگیا ہے کہ اس کیپچیولیشن (مشروط اطاعت) کا دور ختم ہوجانا چاہیے جسکی وجہ سے خدیو کی بادشاہی کا استعمال نہایت سنگین طور پر پابزنجیر ہے " یعنی نیرایسٹ کے خیال میں وقت آگیا ہے کہ ترکی کا تعلق مصر سے بالکل منقطع کردیا جاے اور اسکا آخری فیصلہ ہوجاے ! وما تخفی فی صدورہم اکبر !

بحـــريات حديثه

مراكب بحريه عظيمه !

و السابحات سبحاً !

بيتّل شپ

ملكه اليزبتهه كے عهد كا ايک جنگي جهاز
(سنه : ۱۵۵۸ ع)

ايک دوسرا قديم برطاني جنگي جهاز جنگ اسپين ميں (سنه : ۱۵۸۷ ع)

عظيم الشان جنگي جهازوں كا وجود اور انكے هولناک اور مهيب آلات دنيا كے نئے علمي دور كا سب سے زياده خونريز منظر - هيں سائنس نے آج اپنی قوت كي سب سے بڑي نمايش جس ميدان ميں كی هے' وه بحري آلات و اساطيل هی كا خوفناک ميدان هے !

موجوده جنگ يورپ نے كرهٔ ارضي كے خشكي اور تري' دونوں ميں آتش هلاكت مشتعل كردي هے : ظهر الفساد في البر و البحر بماكسبت ايدي الناس ! خشكي كا معركه زار فرانس' آسٹريا هنگري' اور روس كا مشرقي حصه تها جو اچهي طرح گرم هوچكا هے' ليكن آنے والا بحري معركه ابهي باقي هے جو بحر شمالي اور بالٹک كي سطح آبي كو رنگين كريگا' اور ملكهٔ بحر (انگلستان) اپنے تخت خونيں پر آگ اور دهويں كا نقاب ڈالكر جلوه افگن هوگی - يه حصه پہلے حصے سے بهي زياده هولناک هوگا اور انگلستان اور جرمني كا بحري تصادم قوتوں كي سب سے بڑي ٹكر هوگي جو ابتک دنيا ميں هوئي هے !

بحري ميدان كے تمام معركوں كا دار و مدار جنگي جهازوں كے اقسام و تعداد اور انكے ضعف و قوت پر هے' اور جب تک انكے متعلق كافی معلومات حاصل نهوں' بحري واقعات سے صحيح دلچسپی پيدا نهيں هوسكتي - ليكن هندوستان ميں عام طور پر بهت كم لوگوں كو انكا حال معلوم هے - حتى كه هزارها اخبار بيں اشخاص يه تک نهيں جانتے كه اجكل روزانه تار برقيوں ميں جنگي جهازوں كي جن قسموں كا تذكره هوتا هے' انسے كس قسم كے جهاز مراد هيں' اور كروزر' لائٹ كروزر' سب ميرين' ڈسٹرائر' ڈريڈ ناٹ' بيتّل شپ' تار پيڈو' وغيره اقسام ميں باهم كيا فرق هے ؟

اسليے هم چاهتے هيں كه آجكل كي بحري ترقيات كے متعلق ايک سلسلهٔ مضامين شروع كريں - سب سے پہلے بيتّل شپ جهازوں كي صنعت اور مالي مصارف كے متعلق چند دلچسپ معلومات فراهم كرينگے -

(هولناک صناعی نمائش)

ايک بيتّل شپ كي ساخت ميں دو سال اور دوملين پونڈ سے زايد روپيه خرچ هوجاتا هے - اتني مدت اور يه رقم بجاے خود بهت زياده معلوم هوتي هے' ليكن اگر آپ بيتّل شپ كي ساخت كے طريق پر ايک نيم تفصيلي نظر بهي ڈال ليں اور ساتهه هي كام كي اهميت اور وسعت كو بهی پيش نظر ركهيں تو يه دونوں چيزيں ذرا بهی آپكے ليے تعجب انگيز نه هونگي -

ايک بيتّل شپ ميں ۹ هزار ٹن (ايک ٹن ۳۰ من كا هوتا هے) تو صرف فولاد كي چادريں اور آهنی كڑے هوتے هيں' اور اسكي ذرع ۵ هزار ٹن كی هوتي هے -

اسكي مختلف مشينيں جنكی مدد سے وه چلتا هے' ۳۵۰۰ ٹن كي هوتي هيں' اور اسيقدر وزن اسكے اسلحه كا بهي هوتا هے -

اتنے وزني جهاز كے ليے يه ضروری هے كه اس كي تعمير گاه جديد ترين آلات سے آراسته هو - مثلاً كسی زمانے ميں تعمير گاه كے ايک حصه سے دوسرے حصه تک پرزوں وغيره كے ليجانے كے ليے ۳۰ يا ۴۰ ٹن وزن تک ليجانے والے آلات بار برداري كافي هوتے تهے' مگر اب چونكه جهازوں كا مجموعی وزن بهت بڑهگيا هے' اسليے يه آلات ناكافي ثابت هوے هيں - اسوقت جس تعمير گاه ميں بيتّل شپ بنتے هيں' اسكے ليے كم از كم ايک سو ٹن وزن اٹهانے والے آلات چاهئيں !

اس قسم كے ايک آلے كی قيمت ۴ هزار پونڈ هوتی هے - يعنی ۶۰ - هزار روپيه !! -

بيتّل شپ ميں ايک خاص قسم كا پهيا هوتا هے جسكو اصطلاح بحريات ميں " ٹربائن " كهتے هيں - اس پهيے كے بنانے كے ليے جتنی مختلف قسم كی مشينوں كی ضرورت هوتی هے' انكی قيمت ۲۰ هزار پونڈ هے !!

جهاز كي ضروريات تعمير كی يه بالكل معمولی مثاليں هيں' ورنه يوں تو ايک ايک پرزے اور ايک ايک حصه كے ليے صدها بيش قيمت آلات كی ضرورت هوتي هے -

علم ميكانک كا اصل مقصد يه هے كه جو كام انسان دير ميں اور زياده محنت سے كرتا هے' وه آلات كے ذريعه تهوڑے وقت اور كم محنت ميں انجام پذير هو جاتا هے -

مسٹر فائف (جنهوں نے خود ايک تعمير گاه ميں جاكر تفصيل كے ساتهه جهازوں كو بنتے ديكها هے) " لنڈن ميگزين " ميں لكهتے هيں:

" ميں نے بيتّل شپ كی تعمير گاه ميں انسانی محنت بچانے والے آلات كی ايجاد كے عجائب و غرائب ديكهے - بعض مشينوں كو ديكها كه وه فولاد كی چادروں ميں برق كی سرعت كے ساتهه سوراخ كر رهی هيں - بعض ايک ايک انچ موٹی چادروں كے كنارے اسطرح برابر كر رهي هيں جيسے ايک نهايت چابكدست بڑهئي كسی معمولي لكڑي كے تختے كے كنارے هموار كرتا هے - ايک طرف ديكها كه بعض حيوانی جبڑوں كی شكليں اور رولر هيں جو موٹي موٹي فولادي چادروں كو دباكے اسطرح حسب مرضی موڑ دينے هيں' جسطرح هم تم معمولی كارڈ كو اپنی چٹكی ميں دبا كے موڑ ديں ! - ان موڑنے والی مشينوں ميں سے صرف ايک مشين كے نصب كرنے ميں ۶ هزار پونڈ صرف هوتے هيں !

يه مشين جسطرح فولادي سلاخوں اور چادروں پر اپنے تصرفات كرتي هيں' اسكا منظر بهي نهايت عجيب و غريب اور سحر آفريں هوتا هے -

تهوڑي دير كے ليے اپني قوت متخيله سے كام ليجيے اور يه تصور كيجيے كه ايک طويل ڈهالو راسته هے - اسكے ايک طرف زمين كا

مرجودہ عہد کا بیٹل شپ

فرانس کا ایک جدید ترین جنگی جہاز
(سنہ ۱۹۱۳ع)

ایک وسیع ٹکڑا ہے - اس مقام سے فاصلہ پر ایک کارخانہ ہے جہاں فولاد کي چادریں اور سلاخیں ڈھلتي ہیں - چند کشتیاں ان چادروں اور سلاخوں کو لاکے اس زمین کے ٹکڑے پر ڈالدیتی ہیں - اس مقام پر ریک یا الماریاں ہیں جن میں یہ بڑي بڑي چادریں رکھی جاتی ہیں -

ان کا طول ۴۰ فیٹ اور وزن ۷ ٹن کا ہوتا ہے - غور کیجیے کہ ایک چھوٹي سي تعمیر گاہ کیونکر اسقدر طویل اور وزنی سلاخوں اور چادروں سے کام لینے کیلیے کافي ہوسکتي ہے ؟

اب ذرا ہموار کرنے والے آلے (پلیز) کو دیکھیے - آپ کو معلوم ہوگا کہ جیسے ایک تولنے والي مشین ہے اور اس کے پلیٹ فارم پر ایک آدمي کھڑا ہے - یہاں پر جو چادریں رہتي ہیں ' انکا سرا نیچے کی طرف ہوتا ہے - اور وہ آدمي انکے سرے کے برابر برابر دوڑتا چلاجاتا ہے اور کنارے ہموار کرتا جاتا ہے - اسکي دوڑ ۳۰ میل کي ہوتي ہے - بظاہر یہ مسافت کافي معلوم ہوتي ہے اور ایک یا دو سال پہلے کافی سمجھی بھی جاتي تھي ' مگر اب اسکو تذکرہ ماضي سمجھیے - کیونکہ یہ مسافت بالکل نا کافی ہوگئی ہے اور اب فولادي چادروں کا طول ۳۰ فیٹ اور زیادہ بڑھا دیا گیا ہے -

تعمیرگاہ میں ہر شے پر نشان لگا ہوتا ہے اور انکي روانگی کي ایک منزل مقصود متعین ہے - سلاخوں اور چادروں کے ہزارہا ٹکڑے ہوتے ہیں - مگر یہ عجیب بات ہے کہ جو ٹکڑا جہاں جانا چاہیے ٹھیک اسي مقام پر جاتا ہے ' اور ذرا بھي بے ترتیبي نہیں ہوتي - اور دیکھیے یہ چوڑي سلاخیں ہیں - انکے کناروں کو اسطرح مڑنا چاہیے جسطرح گاڈروں کے کنارے مڑے ہوتے ہیں - یہ سلاخیں بسرعت تمام ایک دبانے والی مشین میں چلے جاتے ہیں ' اور جب چند سکنڈ کے بعد نکلتے ہیں تو انکي وهي شکل ہوجاتی ہے جو مطلوب و مقصود ہے - اسکے بعد ایک اور مشین ہے جو معاً مختلف شکل کے کونوں میں انھیں کاٹدیتي ہے -

اب دوسري طرف نظر اٹھا یئے ! دیکھیے - یہاں سوراخ کرنے والی مشینیں ہیں - یہاں جو سوراخ ہوتے ہیں انکي خصوصیت یہ ہے کہ وہ کیل کو نہایت مضبوطي سے پکڑ لیتے ہیں - اس مقام پر آپ کو کچھہ آدمي سیاہ عینکیں لگائے ہوے نظر آتے ہونگے - انکے ہاتھوں میں لچکدار پائپ ہیں - ان پائپوں سے نیلگوں گیس نکلتا ہوا نظر آتا ہوگا - یہ گیس اوکس ایسیٹیلین کے شعلے ہیں - جو سخت سے سخت لوہے کو بھی لمحوں کے اندر نرم کردیتے ہیں -

اب آپ جہاز کي کمانیوں کے نیچے کھڑے ہوں - یہ کمانیاں نصف حصہ تک فولاد کي چادروں سے منڈھی ہوئي ہیں - ٹھن - ٹھن ٹھن .... یہ ہتوڑونکي آواز ہے جو مسلسل فولاد کي چادروں پر پڑ رہے ہیں - اورگویا اپني اهنیں هنسي میں قہقہہ لگا رہے ہیں کہ باوجود ایسی ایسی عظیم الشان مشینوں کی ایجاد کے ابتک انسان کی دستی محنت سے صناعة بے نیاز نہیں ہوسکی ہے ! !

یہ ہتوڑے چادروں کے ٹکڑوں کو جا بجا جوڑ رہے ہیں -

اب ذرا جہاز کے مختلف اجزاء و حصص کي ترتیب سمجھہ لیجیے - سب سے پہلے جہاز کا پیندا ہوتا ہے جسکو انگریزي میں " کیل " کہتے ہیں - اسکے بعد دو باہرکي طرف اور اوپر کي جانب نکلی ہوئی کمانیاں ہوتي ہیں ' جنکو انگریزي میں "رب" کہتے ہیں - یہ کمانیاں پیندے کے دونوں طرف ہوتي ہیں ' اور انکي شکل بالکل اس طرح کي ہوتي ہے ' جیسي چت لیٹنے کے وقت ہماري پسلیوں سے پیدا ہوجاتي ہے - ہماري پسلیوں پر گوشت اور کھال کا غلاف ہے - اسي طرح جہاز کي ان "پسلیوں" پر بھي آهني چادروں کا غلاف ہوتا ہے -

اتنا تو آپ خود قیاساً اندازہ کرلےسکتے ہونگے کہ ایک جہاز میں کئي ملین چھوٹی بڑي کیلیں ہوتي ہونگی جنسے جہاز کی زمین تیار ہوتی ہے -

(کمپریسر)

پورٹسمتھ کی تعمیرگاہ میں ایک کمپریسر (یعني ہوا کو دبانے والي مشین) ہوتي ہے - یہ مشین ہر منٹ میں ۴ ہزار فیٹ مربع ہوا کو في انچ سو پونڈ وزن کے اوسط سے دباتي ہے - یعني اسکی ایک انچ ہوا میں اتني طاقت ہوتي ہے جتني ایک سو پاونڈ وزن کی کسی چیز میں ہوسکتی ہے !

اس سے آپ اندازہ کرلیں کہ جب ہوا دبائي جاتي ہے تو اسمیں کتنی طاقت پیدا ہوجاتي ہے ؟

اس مشین کے جڑنے اور چلنے میں بڑي رقم صرف ہوتي ہے - اسکا ہر هینڈل ٹول جب چلتا ہے تو ۳۵ پونڈ خرچ کراتا ہے ' اور پھر ایسے هنڈل ٹول ایک دو نہیں بلکہ بہت سے درکار ہوتے ہیں -

(ہوائي ہتوڑے)

یہاں آپکو ہوائي ہتوڑے بھي نظر آئینگے - ان میں سے ہر ہتوڑے کي ایک ضرب کا وزن ۳۴ پونڈ ہوتا ہے - ان ہتوڑوں تک ہوا ربر کے پائپوں میں سے آتي رہتي ہے جو دیگ کے گرد سانپ کي طرح پیچ کھائے پڑے رہتے ہیں - ان ہوائي ہتوڑوں کے چلانے کے لیے ہاتھہ کی سخت گرفت کي ضرورت ہوتي ہے - ابتدا میں مزدوروں نے انکے چلانے سے انکار کردیا تھا - کیوں کہ انکے چلانے کے بعد انکے ہاتھہ اور بازو مجسم رعشہ ہوجاتے تھے - واقعي انکي یہ شکایت بجا تھي - ان عفریت طاقت ہوائي ہتوڑوں کے پکڑنے سے انکے عضلات اور اعصاب کانپنے لگتے ہیں - مگر عادت کا دیو بھي کچھہ کم مضبوط نہیں ہے - مزدور جب چند دن تک کام کرتے رہتے ہیں تو بخوبي عادي ہوجاتے ہیں ' اور اسکے بعد انہیں ذرا بھي تکلیف نہیں ہوتي -

(کرین اور کینٹري)

جب جہاز ڈھالو راستہ میں ہوتا ہے اور اسکا اساسي و اصلی حصہ بنایا جاتا ہے ' نیز جب وہ پاني میں اتار دیا جاتا ہے اور اسکے باقي حصہ کي تکمیل ہوتي ہے ' تو ان دونوں حالتوں میں وزني پرزوں کے اٹھانے کیلیے کرین اور کینٹري نامي آلات بار برداري کي ضرورت ہوتی ہے - ایک کینٹری کي قیمت ۴۰ ہزار پونڈ ہے -

۲۵۰ تن کا ایک کرین جسکا قطر ۱۰۰ فیت کا هو اور وہ بوجهه کو سطح زمین سے ۱۶۵ فیت کي بلندي پر اٹها لیجاتا هو' ۴۰ هزار سے بهی زیادہ قیمت پر ملتا ہے !

یہ تو صرف اسکي قیمت تهی - اب اسکے نصب کرنے کے مصارف کو بهي سامنے لاییے تو في کرین ۵۰ هزار پونڈ صرف هوتے هیں ! !

(بحري معمار)

جهاز کي تعمیر گاہ میں تربیت یافتہ بحري معماروں کا ایک معقول اسٹاف هونا چاهیے - کیونکہ جب امیر البحر کے صیغہ تعمیر سے کسي نئے جهار کا خاکہ آتا ہے تو وہ اسي اسٹاف کو دیا جاتا ہے - اس خاکے میں جهاز کے محض اصلي خطوط دکهادیے جاتے هیں - خاکے کے بقیہ حصہ کي تکمیل نقشہ کشي (ڈروائنگ) کے دفتر کے اسٹاف کا کام ہے -

تکمیل کے بعد خاکہ ایک اور صیغہ میں چلا جاتا ہے - یہاں اس خاکے کے مطابق پتلي لکڑي کا ایک جهاز نمونہ کے طور پر بنایا جاتا ہے' مگر وہ جوڑا نہیں جاتا - یعني اسکے تمام حصے علحدہ علحدہ رهتے هیں - یہ لکڑي کا جهاز اسٹیل ورکس (معمل فولاد) میں بهیجدیا جاتا ہے - اسٹیل ورکس میں ان لکڑي کے پرزوں کے نمونے پر فولاد (اسٹیل) کے پرزے ڈهلتے هیں -

جب پرزے ڈهلکر آنے لگتے هیں تو اسوقت سے تعمیر کا اصلي کام شروع هوجاتا ہے' لیکن ڈهلائی کے آغاز سے پہلے صرف خاکہ بنانے اور لکڑي کے نمونہ وغیرہ کے کام میں ۶ مہینہ لگ جاتا ہے !

(آهني جلد)

جب چادروں پر چادریں رکهدیتے هیں - جب کہیں جاکر جهاز کي عظیم الشان آهني جلد تیار هوتی ہے - ۲ - مہینہ میں جهاز اس قابل هوجاتا ہے کہ اسکي جلد پر محافظ ذرع رکهی جاے - تاهم اسوقت تک یہ ذرع چڑهائي نہیں جاتي جب تک کہ جهاز پانی میں اتر نہیں جاتا - آغاز ساخت سے ۹ مہینہ کے بعد جهاز کو اس قابل هوجانا چاهیے کہ اس میں آگے بڑهانے والي (پراپلر) مشین لگائی جا سکے -

جب پاني کے اندر رهنے والا حصہ اپني جگہ پر جڑ جاتا ہے تو جهاز پاني میں اتارا جاتا ہے - اسکے بعد اندروني حصے کے جڑنے کے دقت طلب کام کا نمبر آتا ہے - جهاز جسوقت پاني میں اتارا جاتا ہے' اسوقت وہ آهني جلد' بالائی سطح' اور داخلي انتظامات کا ایک سرسري خاکہ هوتا ہے' مگر آغاز ساخت سے دو سال کي مدت میں عموماً بالکل مکمل هوجاتا ہے -

(البقیة تتلی)

جرمن نو آبادیاں

شہزادہ بسمارک اپنے زمانہ میں دنیا کا ایک سب سے بڑا سیاسي انسان تها - وہ جب تک جرمني کا وزیر اعظم رها اس نے همیشہ اپني تمامتر توجہ اور کوشش ملک کي اندروني اصلاح اور استحکام تک محدود رکهی' اور جرمن مدبروں کے شور و غوغا کے با وجود اسنے کبهي بهی نو آبادیوں کے قائم کرنے کي طرف توجہ نہ کي - اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ اس میدان میں انگلستان' فرانس' اور روس سبقت لیگئے - لیکن جب تجارت کي ترقي اور اطمینان و فارغ البالي کیوجہ سے جرمن قوم میں روز افزوں ترقی هونے لگی اور جرمن حوصلوں اور همتوں کے لیے جرمن قلمرو ناکافي ثابت هوئي تو نو آبادیوں کی فکر دامنگیر هوئی' اور افریقہ اور چین میں چند نو آبادیاں قائم کي گئیں -

اگرچہ یہ نو آبادیاں سیاسی اور تجارتي حیثیت سے چنداں اهم نہیں هیں' خصوصاً دماغ' محنت' اور روپیہ کي اُن قربانیوں کي تو هرگز مستحق نہیں هیں' جو جرمني نے ان نو آبادیوں کے حاصل کرنے کے لیے دي هیں' تاهم اشک شوئی کا سہارا ضرور تهیں - لیکن موجودہ جنگ سے جرمنی کو سب سے پہلا نقصان یہ پہنچا ہے کہ اسکي نو آبادیاں ایک ایک کرکے اسکے هاتهہ سے نکلی چلي جا رهی هیں' اور اگر یہي رفتار رهي تو خوف ہے کہ جرمني شاهنشاهي جو نہایت سخت عرقریز اور جانفشاں کوششوں کے بعد یورپ کے دایرہ سے نکلکر افریقہ اور ایشیا تک پہنچي تهي' کہیں سمٹکے پهر اسی یورپین مقبوضات کے دائرہ میں نہ آجاے' جسمیں وہ بسمارک کے وقت میں محدود تهي -

چین میں "کیا چوا" کو جاپانی بیڑے نے محصور کر لیا ہے - اب وہ مرکزي حکومت سے بالکل منقطع هوگیا ہے -

مسٹر چرچیل سابق وزیر جنگ برطانیہ و حال وزیر صیغۂ بحریہ

ادهر افریقہ میں ٹوا گلنیڈ اسکے هاتهہ سے نکل چکا ہے - یہاں دنیا کا ایک سب سے بڑا لا سلکی (بے تار کی تار برقی کا) اسٹیشن تها - ۳ ریلوے لائنیں تهیں جو اچهی طرح چل رهی تهیں اور انسے معقول نفع هوتا تها - مقام بنجلی میں کچے لوهے کي کانیں بهي هیں جنسے ۷۰ فیصدي کار آمد لوها نکلتا ہے - جرمنی یہاں ایک لوهے کا کارخانہ بهي قائم کرنیوالی تهی -

مقام هر برٹ شو بهی جرمنی کے هاتهہ سے نکلگیا ہے - "هربرٹ شو" نیو پومیر نیا میں واقع ہے جو بحر پیسفیک کے جنوب میں ہے - یہ مقام جرمن نیو گائینا کا پایہ تخت تها اور وهاں جرمن گورنر رها کرتا تها -

یہ سمجهنا تو بالکل حماقت هوگا کہ جرمني کو پیشتر سے ان نقصانات کي اطلاع نہ تهي - کیونکہ کم از کم مشرقی افریقہ کي نو آبادیوں کے متعلق جو برٹش طاقت سے بالکل ملحق هیں' یہ بالکل ظاهر بات تهي کہ چند گهنٹوں کے اندر هي انگلستان اُن پر قبضہ کرلیگا - پس معلوم هوتا ہے کہ اس نے اپني قسمت کا اصلي فیصلہ یورپ کے میدان جنگ هي کو قرار دیا ہے اور سمجهتي ہے کہ یہاں کا فیصلہ تمام کرۂ ارضی کیلیے نافذ هوگا !

Printed And Published by A. K. AZAD, at the HILAL Electrical Prtg. and Publg. House, 14 Mcleod Street, CALCUTTA.

حکمت بالغہ ! حکمت بالغہ !

مولوی احمد مکرم صاحب عباسی چریا کوٹی نے ایک نہایت مفید سلسلہ جدید تصنیفات و تالیفات کا قائم کیا ہے - مولوی صاحب کا مقصود یہ ہے کہ قرآن مجید کے کلام الہی ہونے کے متعلق آجتک جس قدر دلائل قائم کیے گئے ہیں اُن سب کو ایک جگہہ مرتب و مدون کردیا جائے - اس سلسلہ کی ایک کتاب موسوم بہ حکمۃ بالغہ تین جلدوں میں چھپ کر تیار ہو چکی ہے -

پہلی جلد کے چار حصے ہیں - پہلے حصے میں قرآن مجید کی پوری تاریخ ہے جو اتقان فی علوم القرآن علامۃ سیوطی کے ایک بڑے حصہ کا خلاصہ ہے - دوسرے حصہ میں تواتر قرآن کی بحث ہے ' اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ قرآن مجید جو آنحضرت صلعم پر نازل ہوا تھا ' وہ بغیر کسی تحریف یا کمی بیشی کے ویسا ہی موجود ہے ' جیسا کہ نزول کے وقت تھا ' اور یہ مسئلہ کل فرقہائے اسلامی کا مسلمہ ہے - تیسرے حصہ میں قرآن کے اسماء و صفات کے نہایت مبسوط مباحث ہیں - جن میں ضمنا بہت سے علمی مضامین پر معرکۃ الارا بحثیں ہیں - چوتھے حصے سے اصل کتاب شروع ہوتی ہے - اس میں چند مقدمات اور قرآن مجید کی ایک سو پیشین گوئیاں ہیں جو پوری ہو چکی ہیں - پیشین گوئیوں کے ضمن میں علم کلام کے بہت سے مسائل حل کئے گئے ہیں ' اور فلسفۂ جدیدہ جو نئے اعتراضات قرآن مجید اور اسلام پر کرتا ہے ان پر تفصیلی بحث کی گئی ہے -

دوسری جلد ایک مقدمہ اور دو بابوں پر مشتمل ہے - مقدمہ میں نبوت کی مکمل اور نہایت محققانہ تعریف کی گئی ہے - آنحضرت صلعم کی نبوت سے بحث کرتے ہوے آیۃ خاتم النبیین کی عالمانہ تفسیر کی ہے - پہلے باب میں رسول عربی صلعم کی ان معرکۃ الارا پیشین گوئیوں کو مرتب کیا ہے ' جو کتب احادیث کی تدوین کے بعد پوری ہوئی ہیں ' اور اب تک پوری ہوتی جاتی ہیں - دوسرے باب میں ان پیشین گوئیوں کو لکھا ہے ' جو تدوین کتب احادیث سے پہلے ہو چکی ہیں - اس باب سے آنحضرت صلعم کی صداقت پوری طور سے ثابت ہوتی ہے -

تیسری جلد - اس جلد میں فاضل مصنف نے عقل و نقل اور علماے یورپ کے مستند اقوال سے ثابت کیا ہے کہ آنحضرت صلعم امی تھے ' اور آپ کو لکھنا پڑھنا کچھہ نہیں آتا تھا - قرآن مجید کے کلام الہی ہونے کی نو عقلی دلیلیں لکھی ہیں - یہ عظیم الشان کتاب ایسے پر آشوب زمانہ میں جب کہ ہر طرف سے مذہب اسلام پر نکتہ چینی ہو رہی ہے ' ایک عمدہ ہادی اور رہبر کا کام دیگی - عبارت نہایت سلیس اور دل چسپ ہے ' اور زبان اردو میں اس کتاب سے ایک بہت قابل قدر اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر سہ جلد (۱۰۹۴) لکھائی چھپائی و کاغذ عمدہ ہے - قیمت ۵ روپیہ *

نعمت عظمی ! نعمت عظمی !

امام عبد الوہاب شعرانی کا نام نامی ہمیشہ اسلامی دنیا میں مشہور رہا ہے - آپ دسویں صدی ہجری کے مشہور ولی ہیں - لواقح الانوار صوفیاے کرام کا ایک مشہور تذکرہ آپ کی تصنیف ہے - اس تذکرہ میں اولیاء - فقراء اور مجاذیب کے احوال و اقوال اس طرح پر کانٹ چھانٹ کے جمع کئے ہیں کہ ان کے مطالعہ سے اصلاح حال ہو اور عادات و اخلاق درست ہوں اور صوفیاے کرام کے بارے میں انسان سوء ظن سے محفوظ رہے - یہ لا جواب کتاب عربی زبان میں تھی - ہمارے معترم دوست مولوی سید عبدالغنی صاحب وارثی نے جو اعلی درجہ کے ادیب ہیں اور علم تصوف سے خاص طور سے دل چسپی رکھتے ہیں اس کتاب کا ترجمہ نعمت عظمی کے نام سے کیا ہے - اس کے چھپنے سے اردو زبان میں ایک قیمتی اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر دو جلد (۷۲۹) خوشخط کاغذ اعلی قیمت ۵ روپیہ *

مشاہیر الاسلام ! مشاہیر الاسلام ! !

یعنے اردو ترجمہ وفیات الاعیان مترجمہ مولوی عبد الغفور خاں صاحب رامپوری ' جس میں پہلی صدی ہجری کے اواسط ایام سے ساتویں صدی ہجری کے خاتمہ تک دنیاے اسلام کے بڑے بڑے علماء فقہا قضاۃ شعراء متکلمین نحوئیں لغوئن منجمین مہندسین مورخین محدثین زہاد عباد امراء فقراء حکماء اطبا سلاطین مجتہدین و صناع و مغنیین وغیرہ ہر قسم کے اکابر و اہل کمال کا مبسوط و مفصل تذکرہ -

جسے بقول (موسیو دی سیلن)

" اہل اسلام کی تاریخ معاشرتی و علمی کی واقفیت [illegible] اہل علم ہمیشہ سے بہت ہی قدر کی نگاہوں سے دیکھتے [illegible]

یہ کتاب اصل عربی سے ترجمہ کی گئی ہے ' لیکن مترجم صاحب ممدوح نے ترجمہ کرتے وقت اس کے اس انگریزی ترجمہ کو بھی پیش نظر رکھا ہے ' جسے موسیو دی سیلن نے سنہ ۱۸۴۲ع میں شائع کیا تھا - سواے اس کے اصل کتاب پر تاریخ ' تراجم ' جغرافیہ ' لغت ' انساب اور دیگر مسائل دینی کے متعلق کثیر التعداد حواشی اضافہ کئے ہیں - اس تقریب سے اس میں کئی ہزار اماکن و بقاع اور قبائل و رجال کا تذکرہ بھی شامل ہو گیا ہے - علاوہ بریں فاضل مترجم نے انگریزی مترجم موسیو دی سیلن کے وہ قیمتی نوٹ بھی اردو ترجمہ میں ضم کر دے ہیں جن کی وجہ سے کتاب اصل عربی سے بھی زیادہ مفید ہو گئی ہے - موسیو دی سیلن نے اپنے انگریزی ترجمہ میں تین نہایت کار آمد اور مفید دیباچے لکھے ہیں مشاہیر الاسلام کی پہلی جلد کی ابتدا میں ان کا اردو ترجمہ بھی شریک کر دیا گیا ہے - اس کتاب کی دو جلدیں نہایت اہتمام کے ساتھہ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپوائی گئی ہیں ' باقی زیر طبع ہیں - قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۴) مآثر الکرام یعنے حسان الہند مولانا میر غلام علی آزاد بلگرامی کا مشہور تذکرہ مشتمل بر حالات صوفیاے کرام و علماے عظام - صفحات ۳۳۸ مطبوعہ مطبع مفید عام آگرہ خوشخط قیمت ۲ روپیہ -

تمدن ہند ! تمدن ہند ! !

یعنے شمس العلما مولانا سید علی بلگرامی مرحوم کی مشہور کتاب جس کا غلغلہ چار سال سے کل ہندوستان میں گونج رہا تھا آخرکار چھپ کر تیار ہو گئی ہے - علاوہ معنوی خوبیوں کے لکھائی چھپائی خط ' کاغذ ' تصاویر ' جلد مثل تمدن عرب کے قیمت ...... (۵۰) روپیہ -

(۵) صنمخانۂ عشق - یعنی حضرت امیر مینائی کا مشہور دیوان بار سوم چھپ کر تیار ہو گیا ہے - قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ -

(۶) قرآن السعدین یعنی تذکیر و تانیث کے متعلق ایک نہایت مفید رسالہ جس میں کئی ہزار الفاظ کی تذکیر و تانیث بتائی گئی ہے ' قیمت ایک روپیہ آٹھہ آنہ -

(۷) فہرست کتب خانہ آصفیہ - جس میں کئی ہزار کتب قلمیہ و مطبوعہ اور نیز مصنفین کا نام درج ہے - جو حضرات کتب خانہ جمع کرنا چاہیں اُن کو یہ فہرست چراغ ہدایت کا کام دے گی - صفحات (۵۰۰) قیمت ۲ روپیہ -

(۸) تمدن عرب - قیمت سابق ۵۰ روپیہ قیمت حال ۳۰ روپیہ

(۹) فغان ایران - مارگن شوسٹر کی مشہور کتاب کا ترجمہ صفحات ۴۹۲ مع ۲۱ عدد تصاویر عکسی عمدہ جلد اعلی - قیمت ۵ روپیہ -

(۱۰) قواعد العروض - مولانا غلام حسین قدر بلگرامی کی مشہور کتاب - عربی فارسی میں بھی اس فن کی ایسی جامع کوئی کتاب نہیں ہے - صفحات ۴۷۴ قیمت سابق ۴ روپیہ - حال ۲ روپیہ -

(۱۱) - میڈیکل جیورس پروڈنس - مولانا سید علی بلگرامی مرحوم کی مشہور کتاب قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۲) علم اصول قانون - یعنے سر ڈبلیو - ایچ ریٹنگن کی کتاب کا ترجمہ صفحات (۸۰۸) قیمت ۸ روپیہ -

(۱۳) تحقیق الجہاد - مصنفۂ نواب اعظم یارجنگ مولوی چراغ علی مرحوم - مسئلہ جہاد کے متعلق کل دنیا میں اپنا نظیر نہیں رکھتی - صفحات ۴۱۲ - قیمت ۳ روپیہ -

(۱۴) شرح دیوان غالب اردو - تصنیف مولوی علی حیدر صاحب طبا طبائی صفحات ۳۴۸ قیمت ۲ روپیہ -

(۱۵) داستان ترکتازان ہند - کل سلاطین دہلی کی ایک جامع و مفصل تاریخ ۵ جلد صفحات ۲۶۵۶ قیمت سابق ۲۰ روپیہ قیمت حال ۶ روپیہ -

(۱۶) معرکہ مذہب و سائنس - ڈریپر کی مشہور عالم کتاب مترجمہ مولوی ظفر علی خان صاحب بی - اے - قیمت ۴ روپیہ -

(۱۷) مآثر الکرام - مشتمل بر حالات صوفیاے کرام تصنیف میر غلام علی آزاد بلگرامی - قیمت ۲ روپیہ -

(۱۸) تیسیر الباری ترجمہ صحیح بخاری اردو - حامل المتن صفحات (۳۷۵۰) نہایت خوشخط کاغذ اعلی قیمت ۲۰ روپیہ -

نوٹ — ایک روپیہ فی جلد کے حساب سے ہر کتاب کی جلد ہمارے پاس تیار ہو سکتی ہے - جس پر کتاب کا اور مالک کا نام منقش ہوگا -

المشتہر عبد اللہ خاں بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

مشا هیر اسـلام رعایتی قیمت پر

—○*○—

(۱) حضرت منصور بن حلاج [illegible] قیمت ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۲) حضرت بابا فرید شکرگنج ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۳) حضرت محبوب الهي رحمة الله علیه ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۴) حضرت خواجه حافظ شیرازي ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۵) حضرت خواجه شاه سلیمان تونسوي ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۶) حضرت شیخ [illegible] قلندر پاني پتي ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۷) حضرت امیرخسرو ۲ آنه [illegible] پیسه (۸) حضرت سرمد شهید ۳ آنه رعایتي ۱ آنه [illegible] ۳ انه رعایتي ۱ انه (۱۰) حضرت عبد الله [illegible] ۱ آنه [۱۱] حضرت سلمان فارسي ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه [۱۲] حضرت خواجه حسن بصري ۳ آنه رعایتي ۱ آنه [۱۳] حضرت امام رباني مجدد الف ثاني ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه [۱۴] حضرت شیخ بهاالدین ذکریا ملتاني ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه (۱۵) حضرت شیخ سنوسي ۳ آنه رعایتي ۱ آنه (۱۶) حضرت عمر خیـام ۳ آنه رعایتي ۱ انه (۱۷) حضرت امام بخاري ۵ آنه رعایتی ۲ آنه (۱۸) حضرت شیخ محي الدین ابن عربي ۴ آنه رعایتي ۶ پیسه (۱۹) شمس العلما ازاد دهلوي ۳ انه رعایتي ۱ انه (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انه رعایتي ۱ انه (۲۱) شمس العلما مولوي نذیر احمد ۳ انه رعایتي ۱ انه (۲۲) آنریبل سرسید مرحوم ۵ رعایتي ۲ انه (۲۳) رائٹ انریبل سید امیرعلي ۲ انه رعایتي ۳ پیسه (۲۴) حضرت شهبار رحمة الله علیه ۵ آنه رعایتي ۲ آنه (۲۵) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازي ۵ انه رعایتي ۲ انه (۲۶) حضرت شبلي رحمة الله ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۲۷] کرشن معظم ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه [۲۸] حضرت ابو سعید ابوالخیر ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۲۹] حضرت مخدوم صابر کلیري ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۳۰] حضرت ابونجیب سهروردي ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۳۱] حضرت خالدبن ولید ۵ آنه رعایتي ۲ انه [۳۲] حضرت امام غزالي ۶ انه رعایتي ۲ انه ۲ پیسه [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ انه رعایتي ۲ انه [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ انه رعایتي ۶ پیسه [۳۵] حضرت امام شافعي ۶ انه رعایتي ۱۰ پیسه [۳۶] حضرت امام حمید ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۳۷] حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ - آنه - رعایتي ۲ - آنه (۳۸) حضرت خواجه قطب الدین بختیار کاکي ۳ - آنه رعایتي ۱ - آنه (۳۹) حضرت خواجه معین الدین چشتي ۵ - آنه - رعایتي ۲ آنه (۴۰) ازي عثمان پاشا شیر پلیونا اصلي قیمت ۵ آنه رعایتي ۲ آنه - سب مشا ہیر اسلام قریباً دو هزار صفحه کي قیمت یک جا خرید کرنیسے صرف ۲ روپیه ۸ - انه - (۴۰) رفتگان پنجاب کے اولیاے کرام کے حالات ۱۲ - انه رعایتي ۶ - انه (۴۱) آئینه خود شناسي تصوف کي مشهور اور لاجواب کتاب خدا بیني کا رهبر ۵ انه - رعایتي ۳ انه - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - انه رعایتي ۶ - انه - [۴۳] حالات حضرت شمس تبریز ۶ - انه - رعایتي ۳ انه - کتب ذیل کي قیمت میں کوئي رعایت نہیں - [۴۴] حیات جاوداني مکمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جیلاني ۱ روپیه ۸ انه [۴۵] مکتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمه ڈیڑهه هزار صفحه کي تصوف کي لا جواب کتاب ۶ روپیه ۷ انه [۴۶] هشت بهشت اردو خواجگان چشت اهل بهشت کے مشهور حکیموں کے باتصویر حالات زندگي معه انکي سینه به سینه اور صدري مجربات کے جو کئي سال کي محنت کے بعد جمع کئے گئے هیں - اب دوسرا اڈیشن طبع هوا هے اور جن خریداران نے جن نسخوں کي تصدیق کي هے انکے نام بهي لکهدئے هیں - علم طب کي لاجواب کتاب هے اسکي اصلي قیمت چهه روپیه هے اور رعایتي ۳ روپیه ۸ آنه [۴۸] الجریان اس نا مراد مرض کي تفصیل تشریح اور علاج ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [۴۹] صابون سازي کا رساله ۲ انه رعایتي ۳ پیسه - (۵۰) انگلش تیچر بغیر مدد اُستاد کے انگریزي سکهانے والي سب سے بهتر کتاب قیمت ایک روپیه [۱۵] اصلي کیمیا گري یه کتاب سونے کي کان هے اسمیں سونا چاندي رانگ سیسه - جست بنانے کے طریقے درج هیں قیمت ۲ روپیه ۸ آنه

حرم مدینـــه منـــوره کا سطحی خاکه

——:*:——

حرم مدینه منوره کا سطحي خاکه یا (Plan) هے جو ایک مسلمان انجنیرنے موقعه کي پیمایش سے بنایا هے - نهایت دلفریب متبرک اور روغني معه رول وکپڑا پانچ رنگوں سے طبع شده قیمت ایک روپیه - علاوه محصول ڈاک -

ملنے کا پته — مینجر رساله صوفي پنڈي بهاؤ الدین
ضلع گجرات پنجاب

واٹر بری کا تیار کیا هوا خوشگوار مچھلی کا تیل

ترکیب سے تیار کیا هوا مزه دار مچھلي کا تیل

ڈھیلے اور کمزور رگ و پٹھه کو طاقتور بنانے اور پھیپڑا کي بیماري اور کهانسي و زکام سے خراب هونے والے جسم کو درست کرنے کے لئے "کاڈ لیور وائل کمپاونڈ" یعنے همارے یہاں کے تیار کیے هوئے مچھلي کے تیل سے بڑھکر کوئي دوسري دوا نہیں هے -

ایک بڑي خرابي مچھلي کے تیلوں میں یه هے که اس سے اکثر لوگوں کو متلي پیدا هوتی هے اور کبھي کم مقدار کا ایک خوراک بھي کھانا ناممکن هو جاتا هے

واٹر بري کی کمپاونڈ یعنے مرکب دوا جسکے بنانے کا طریقه یه هے که نروئے ملک کي "کاڈ" مچھلی سے تیل نکالکر خاص ترکیب سے اسکے مزه اور بو کو دور کرکے اسکو "مالٹ ایکسٹراکٹ" و "هائیپو فوسفائٹس" و "گلیسرین" و "اورمٹکس" (خوشبودار چیزیں) اور پھیکے "کریوسوٹ" اور "گوئیا کول") کے ساتھه ملانے سے یہا مشکل حل هو جاتی هے - کیونکه "کاڈ لیور وائل" کو اس ترکیب سے بنانے کے سبب سے نه صرف اوسکی بدمزگی دور هوگئی هے بلکه وه مزه دار هوگیا هے اور اس سے پھرتي اور بشاشت هوتي هے مگر یه مرکب دوا "کاڈ لیور وائل" کے عمده فائده کو نہیں روکتي هے - اسکو بهت عمده طور سے بنایا گیا هے - اور اسکو جاننے والے اور استعمال کرنیوالے لوگ خوب پسند کرتے هیں - اگر تمہارا جسم شکسته اور رگ و پٹھے کمزور هو جائیں جنکا درست کرنا تمہارے لئے ضروري هو - اور اگر تمہاري طاقت زائل هو رهے اور تمکو بهت دنوں سے شدت کي کھانسی هوگئي هو اور سخت زکام هوگیا هو جس سے تمہارے جسم کي طاقت اور اعضاے رئیسه کی قوت نقصان هوجانے کا ڈر هے - ان حالتوں میں اگر تم پھر قوت حاصل کرنے چاهتے هو تو ضرور واٹر بري کا مرکب "کاڈ لیور وائل" استعمال کرو - اور یهه ان تمام دواؤں سے جنکو هم اپنے خریداروں کے سامنے پیش کرسکتے هیں کہیں بهتر هے - یه دوا هر طرحسے بهت هی اچھي هے - یه دوا پاني و دودهه وغیره کے ساتھه کھلجاتي هے اور خوش مزه هونیکے سبب لڑکے اور عورتیں اسکو بهت پسند کرتے هیں - نسخه کو بوتل پر لکھه دیا گیا هے - قیمت بڑي بوتل تین روپیه اور چھوٹي بوتل ڈیڑهه روپیه -

"واٹر بري" کا نام یاد رکھیے
یهه سب دوا نیچے لکھے هوے پته پر ملتي هے :—
ایم - اس - عبد الغنی کولوٹوله اسٹریٹ کلکته

حسبنا الله ونعم الوكيل

تركش سلطانه هيئرڈائی کمپنی

خضاب استمبولي

جسے تمام عالم نے ٹرکش امپيريل هيرڈائی کا لقب عطا فرمايا هے - يه بے ضرر بلا داغ جلد بلا بو ناگوار بلکه فرحت افزاے دل و جان عطر بار خوشبو دار خضاب کمياب هے - سهولت کے ساتهه ۲ - ۳ قطره برش يا انگلی سے لگا ليجے اور چند منٹ ميں بالونکو سياه نما بنا ليجيے ايک شيشي ۲ برسونکے ليے کافي هے - قيمت فی شيشي کلاں تين روپيه - شيشي خرد دو روپيه -

سارٹيفيکٹ - ڈاکٹران ان - ڈي - صاحب ال - ار سي - پي - ايس ايڈنبرا مقيم نمبر ۴۲ ا رپن اسٹريٹ کلکته تحرير فرماتے هيں واقعي يه ايک تحفه بيش بها کمياب بلکه نايا ب استمبولی خضاب دنياوي خضابوں ميں اعلی ريکتا هے بيشک يه روسا امرا راجگان اور نوابونکے استعمال کے قابل قدر هے - اسکي جسقدر تعريف کي جاے بجا هے -

سول ايجنٹ - رجبی اينڈ کو منيجر ڈاکٹر عزيز الرحمن
نمبر ۱ ۵ مومن پور روڈ خضر پور کلکته

No. 1Mominpure Road Khidderpur Calcutta.

پوٹن ٹائين

ايک عجيب و غريب ايجاد اور حيرت انگيز شفا ، يه دوا تل دماغی شکايتونکو دفع کرتي هے - پژمرده دلونکو تازه کرتي هے - يه ايک نهايت موثر ٹانک هے جوکه ايکسان مرد اور عورت استعمال کر سکتے هيں - اسکے استعمال سے اعضاء رئيسه کو قوت پهونچتی هے - هسٹريه وغيره کو بهی مفيد هے چا ليس گوليونکی بکس کی قيمت دو روپيه -

زينو ٹون

اس دوا کے بيرونی استعمال سے ضعف باه ايک بار کی دفع هو جا تی هے - اس کے استعمال کر تے هی آپ فائده محسوس کرينگے قيمت ايک روپيه آٹهه آنه -

هائی ڈرولن

اب نشتر کرانے کا خوف جا تا رها -

يه دوا آب نزول اور فيل پا وغيره کے واسطے نهايت مفيد ثابت هوا هے - صرف اندروني و بيرونی استعمال سے شفا حاصل هوتی هے -

ايک ماه کے استعمال سے يه امراض بالکل دفع هو جاتی هے قيمت دس روپيه اور دس دنکی دوا کی قيمت چار روپيه -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

امراض مستورات

کے ليے ڈاکٹر سيام صاحب کا اوبهرائين

مستورات کے جمله اقسام کے امراض - کا خلاصه نه آنا - بلکه اسوقت درد کا پيدا هونا - اور اسکے دير پا هونيسے تشنج کا پيدا هونا - اولاد کا نهونا غرض کل شکايات جو اندروني مستورات کو هوتے هيں - مايوس شده لوگونکو خوشخبري ديجاتي هے که مندرجه ذيل مستند معالجونکي تصديق کرده دوا کو استعمال کريں اور ثمره زندگاني حاصل کريں - يعني ڈاکٹر سيام صاحب کا اوبهرائن استعمال کريں اور کل امراض سے نجات حاصل کرکے صاحب اولاد هوں -

مستند مدراس شاهو - ڈاکٹر ايم - سي - ننجنڈا راؤ اول اسسٹنٹ کيميکل اکزامنر مدراس فرماتے هيں - "ميں نے اوبهرائن کو امراض مستورات کيليے" نهايت مفيد اور مناسب پايا -

مس ايف - جي - ريلس - ايل - ايم - ايل - آر - سي - پي اينڈ ايس - سي گوشا اسپتال مدراس فرماتي هيں : - " نمونے کي شيشياں اوبهرائن کي اپنے مريض پر استعمال کرايا اور بيحد نفع بخش پا " -

مس ايم - جي - ايم - براڈلي - ايم - ڈي (برن) بي - ايس - سي - (لنڈن) سينٹ جان اسپتال اركاركاڈي بمبئي فرماتي هيں: - " اوبهرائن جسکو که ميں نے استعمال کيا هے " زنانه شکايتوں کيليے بهت عمده اور کامياب دوا هے "

قيمت في بوتل ۲ روپيه ۸ آنه - ۳ بوتل کے خريدار کيليے صرف ۶ روپيه -

پرچه هدايت مفت درخواست آنے پر روانه هوتا هے -

Harris & Co Chemists, Kalighat Calcutta,

هر فرمايش ميں الهلال کا حواله دينا ضروري هے

رينلڈ کي مسٹريز اف دي کورٹ اُف لنڈن

يه مشهور ناول جوکه سولـه جلدونميں هے ابهي چهپ کے نکلي هے اور تهوڑي سي رهگئي هے - اصلي قيمت کي چوتهائي قيمت ميں ديجاتي هے - اصلي قيمت چاليس ۴۰ روپيه اور اب دس ۱۰ روپيه - هر ايک جلد کے جسمين سنهري حروف کي کتابت هے اور ۴۱۶ هاف ٹون تصاوير هيں تمام جلديں دس روپيه ميں وي - پي - اور ايک روپيه ۱۴ آنه محصول ڈاک -

امپيريل بک ڈيپو - نمبر ۶۰ سريگوپال ملک لين - بهو بازار - کلکته

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane,
Bowbazar Calcutta.

نصف قيمت

ايک مهينه کے ليے رعايت تين دنکے اندر زر واپس اگر ناپسند هوے -

ساٹز فاکشن فلوٹ هارمونيم جسکي دهيمي اور ميٹهي آواز بنگالي اور هندوستانی موسيقي سے خاص مناسبت هے - شيشم کي لکڑی سے بني هوئي ، اور نهايت عمده ريڈ - تين برسکي گارنٹي - قيمت سنگل ريڈ ۳۸ ، ۴۴ ، اور ۵۰ روپيه - حال - ۱۹ ، ۲۲ ، ۲۵ روپيه - ڈبل ريڈ ۶۰ ، ۷۰ ، ۸۰ ، ۹۰ ، روپيه - حال ۳۰ ، ۳۵ ، ۴۰ ، ۴۵ ، روپيه پيشگي ۵ روپيه -

نيشنل هارمونيم کمپنی - ڈاکخانه سمله A - کلکته

National Harmonum Co. P. O. Simla A. Calcutta

ايک بولنے والي جڑی

اگر آپ اپنے لا علاج مرضوں کي وجه سے مايوس هوگئے هوں تو اس جڑي کو استعمال کرکے دوباره زندگی حاصل کريں - يه جڑي مثل جادو کے اثر ديکهاتي هے - بيس برس سے يه جڑي مندرجه ذيل مرضوں کو دفع کرنے ميں طلسمي اثر دکها رهی هے -

ضعف معده ، گراني شکم ، ضعف باه تکليف کے ساتهه ماهوار جاري هونا - هر قسم کا ضعف خواه اعصابي هو يا دماغی ، آب نزول وغيره -

جڑي کو صرف کمر ميں باندهي جاتی هے - قيمت ايک روپيه ۸ آنه

ايس - سی - هر - نمبر ۲۹۵ اپر چيتپور روڈ - کلکته

S. C. HAR 295, Upper Chitpor Road
Calcutta

هر قسم کے جنون کا مجرب دوا

اسکے استعمال سے هرقسم کا جنون خواه نوبتي جنوں ، مرگی واله جنون ، غمگين رهنے کا جنون ، عقل ميں فتور ، بے خوابي و مزمن جنون ، وغيره وغيره دفع هوتي - هے اور وه ايسا صحيح و سالم هوجاتا هے که کبهي ايسا گمان تک بهي نهيں هوتا که وه کبهي ايسے مرض ميں مبتلا تها -

قيمت في شيشي پانچ روپيه علاوه محصول ڈاک -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta

" كتاب مرقوم يشهده المقربون " (٨٣ : ١٨)

" في ذالك فليتنافس المتنافسون ! " [٨٣ : ٢٣]

السحر الحلال في مجلدات الهلال

تو اے کہ معسو سخن گستران پیشینی
مباش منکر " غالب " کہ در زمانۂ تست !

(١) " الهـــلال " تمام عالم اسلامی میں پہلا هفته وار رساله ہے جو ایک هي وقت میں دعوۂ دینیۂ اسلامیۃ کے احیاء ' درس قرآن و سنت کي تجدید' اعتصام بحبل الله المتین کا واعظ' اور وحدۃ کلمۂ امۃ مرحومہ کي تحریک کا لسان الحال ' اور نیز مقالات علمیه و فصول ادبیہ ' و مضامین و عناوین سیاسیۃ و ملیه کا مصور و مرصع مجموعه ہے- اسکے درس قرآن و تفسیر اور بیان حقائق و معارف کتاب الله الحکیم کا انداز مخصوص محتاج تشریح نہیں - اسکے طرز انشاء و تحریر نے اُردو علم ادب میں دو سال کے اندر ایک انقلاب عام پیدا کردیا ہے - اسکے طریق استدلال و استشهاد قرآنی نے تعلیمات الاهیه کي محیط الکل عظمت و جبروت کا جو نمونه پیش کیا ہے ' وہ اسدرجہ عجیب و موثر ہے کہ الہلال کے اشد شدید مخالفین و منکرین تک اسکی تقلید کرتے هیں اور اس طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور هیں - اسکا ایک ایک لفظ ' ایک ایک جمله ' ایک ایک ترکیب ' بلکہ علم طریق تعبیر و ترتیب و اسلوب و نسج بیان اس وقت تک کے تمام اُردو ذخیرہ میں مجددانہ و مجتہدانہ ہے -

(٢) قرآن کریم کی تعلیمات اور شریعۃ الالہیه کے احکام کو جامع دین و دنیا اور حاوي سیاست و اجتماعیۃ ثابت کرنے میں اسکا طریق استدلال و بیان اپنی خصوصیات کے لحاظ سے کوئی قریبي مثال تمام عالم اسلامي میں نہیں رکھتا -

(٣) وہ تمام هندوستان میں پہلي آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکي تمام سیاسي و غیر سیاسي معتقدات و اعمال میں اتباع شریعت کی تلقین کی' اور سیاسی آزادي و حریت کو عین تعلیمات دین و مذهب کي بنا پر پیش کیا - یہاں تک کہ دو سال کے اندر هي اندر هزاروں دلوں ' هزاروں زبانوں ' اور صدها اقلام و صحائف سے اس حقیقت کو معتقدانہ نکلوا دیا !

(٤) وہ هندوستان میں پہلا رساله ہے جس نے موجودہ عہد کے اعتقادي و عملی الحاد کے دور میں توفیق الهي سے عمل بالاسلام والقرآن کی دعوت کا از سر نو غلغله بپا کردیا ' اور بلا ادنی مبالغہ کے کہا جاسکتا ہے کہ اسکے مطالعه سے بے تعداد و بے شمار مشککین ' مذبذبین ' متفرنجین ' ملحدین ' اور تارکین اعمال و احکام ' راسخ اعتقاد ' مومن صادق الاعمال مسلم ' اور مجاهد في سبیل الله مخلص هوگئے هیں - بلکہ متعدد بڑی بڑی آبادیاں اور شہر کے شہر هیں جن میں ایک نئي مذهبي بیداری پیدا هوگئی ہے : و ذلک فضل الله یوتیه من یشاء و الله ذو الفضل العظیم !

(٥) علی الخصوص حکم مقدس جہاد في سبیل الله کے جو حقائق و اسرار الله تعالی نے اسکے صفحات پر ظاهر کیے ' وہ ایک فضل مخصوص اور توفیق و مرحمت خاص ہے -

(٦) طالبان حق و هدایت ' متلاشیان علم و حکمت ' خواستگاران ادب و انشاء ' تشنگان معارف الاهیه و علوم نبویه ' غرضکه سب کیلیے اس سے جامع و اعلی اور بہتر و اجمل مجموعه اور کوئي نہیں - وہ اخبار نہیں ہے جسکي خبریں اور بحثیں پرانی هوجاتی هوں- وہ مقالات و فصول عالیه کا ایک ایسا مجموعه ہے ' جن میں سے هر فصل و باب بجاے خود ایک مستقل تصنیف و تالیف ہے ' اور هر زمانے اور هر وقت میں اسکا مطالعه مثل مستقل مصنفات و کتب کے مفید هوتا ہے-

(٧) چهہ مہینے میں ایک جلد مکمل هوتی ہے- فہرست مواد و تصاویر به ترتیب حروف تہجي ابتدا میں لگا دی جاتي ہے- ولایتي کپڑے کی جلد ' اعلی ترین کاغذ ' اور تمام هندوستان میں وحید و فرید چھپائی کے ساتهہ بڑي تقطیع کے (٥٠٠) صفحات !

(٨) پہلی اور دوسري جلد دوبارہ چھپ رهي ہے - تیسری اور چوتهي جلد کے چند نسخے باقی رهگئے هیں - تیسری جلد میں (٩٩) اور چوتهي جلد میں (١٢٥) سے زاید هاف ٹون تصویریں بهي هیں ' اس قسم کي دو چار تصویریں بهي اگر کسي اردو کتاب میں هوتی هیں تو اسکي قیمت دس روپیه سے کم نہیں هوتی -

(٩) با ایں همه قیمت صرف پانچ روپیه ہے - ایک روپیه جلد کي اجرت ہے -

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

نمبر ۱۳ — کلکتہ: چہار شنبہ ۲ ذیقعدہ ۱۳۳۲ ہجری — جلد ۵

Calcutta : Wednesday September 23. 1914.

جرمنی کا اول درجہ کا ڈریڈ ناٹ جنگی جہاز " ہالستن " جسکا وزن ۱۶ ہزار ٹن ہے -

قیمت فی پرچہ — چار آنہ

ٹلر کا پتہ ادرشہ

نواب ڈھاکہ کي سرپرستی میں

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاھتي ھے کہ ھندوستان کی مستورات بیکار بیٹھي رھیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لھذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتي ھے :—

(۱) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ (یعنے سپاری تراش) مشین دیگي ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

(۲) یہ کمپني آپکو ۱۵۵ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ھے -

(۳) یہ کمپنی ۱۲۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جاسکے تیس روپیہ روزانہ بے تکلف حاصل کیجیے -

(۴) یہ کمپنی ۹۷۵ روپیہ میں ایسي مشین دیگی جسمیں گنجی تیار ہوگی جس سے روزانہ ۲۵روپیہ بلا تکلف حاصل کیجیے

(۵) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروري ھوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ھے - کام ختم ہوا آپکے روا نہ کیا اور آسی ھی روپے بھي مل گئے اپھر لطف یہ کہ ساتھہ ھي بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دي گئیں -

---

لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ھیں .

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علي چودھري (کلکتہ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپني کي چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزونکي قیمت اور اوصاف سے بہت تشفي ھے -

مسز کشم کماري دیوي - (ندیا) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتي ھوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماھوارھي آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ھوں -

---

نواب نصیر الممالک مرزا شجاعت علی بگ قونصل ایران

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپني کو میں جانتا ھوں - یہ کمپنی اس وجہ سے قائم ھوئي ھے کہ لوگ محنت و مشقت کریں - یہ کمپنی نہایت اچھی کام کر رھی ھے اور موزہ وغیرہ خود بنواتي ھے - اسکے ماسواے کم قیمتی مشین منگا کر ھر شخص کو مفید ھونے کا موقع دیتی ھے - میں ضرورت سمجھتا ھوں کہ عوام اسکي مدد کریں -

---

آنریبل جسٹس سید شرف الدین - جج ھائیکورٹ کلکتہ

میں نے ادرشہ نیٹنگ کمپنی کي بنائي ھوئي چیزونکو استعمال کیا اور پائدار پایا - دیکھنے میں بھی خوبصورت ھے میں امید کرتا ھوں کہ بہت سے لوگ اس کمپنی کی مدد کرینگے اور لوگ انکے ساتھ اسکے کام میں وسعت ھو -

Telegrams: "Alhilal," Calcutta.
Telephone No. 648.

AL-HILAL.

Proprietor & Chief Editor:
Abul Kalam Azad,
14, McLeod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 12
Half-yearly „ Rs. 6-12

الهلال

نمبر ۱۳ — کلکته : چهار شنبه ۲ - ذیقعده ۱۳۳۲ هجري — جلد ۵

Calcutta : Wednesday, September, 23. 1914.

(کشف حقیقت)

گو اس هفته نے بهی جرمن افواج کی رجعت کا راز حل نه کیا هو، مگر تاهم تاریخ جنگ میں یه هفته نسبتاً نمایاں ضرور رهیگا - کیونکه اس نے واقعات کے سمجهنے میں کچهه نه کچهه مدد ضرور دی هے -

۷ - ستمبر سے خبروں نے جس انقلاب حالت کی اطلاع دینا شروع کیا، انکا مقصد حسب قاعدهٔ اخبار جنگ بالکل مشتبه تها، اور یه ظاهر نهیں هوتا تها که جرمن فوج پیرس سے ۲۰ - میل کے فاصلے تک پهنچکر خود هٹ گئی یا هٹا دی گئی ؟ گو دنیا کو گذشته ایک ماه نے اس قسم کے واقعات کے سمجهنے کیلیے جو سمجهه بخشی هے، اسکا فیصلهٔ قطعی پہلی هی صورت کی طرف تها، تاهم خبروں کا تحکم اسکے خلاف تها -

چنانچه جو تار مسٹر ولیم میکس ویل نے پیرس سے بورڈیو بهیجا تها، وه ان لفظوں میں هم تک پهنچایا گیا :

" جرمن افواج بالکل پهنس گئی هیں - انکا اپنے ملک میں صحیح سلامت پهنچ جانا معجزه سے کم نه هوگا - اب پیرس کا محاصره نهیں هوسکتا - گورنمنٹ فوراً پیرس میں واپس آسکتی هے "

اسکے صاف معنی یه تهے که جرمن افواج کسی نهایت هی هولناک مصیبت میں پهنس گئی هیں اور حریفوں کے تاخت و تاراج نے انهیں پیچهے هٹا دیا هے -

جو خیال اس تار میں ظاهر کیا گیا هے، اگر ایسا هی هو تو یه بهت عمده بات هے، لیکن دنیا کو جرمنی کے متعلق جو کچهه معلوم هے اسے اسقدر جلد بهلادینے کیلیے طیار نهیں که چهه هفتے کی جنگ سے اسکی قوت کا بالکل خاتمه تسلیم کرلے - بلکه یه ایک ایسا تمسخر انگیز خیال هے جو جنگ کے فریقانه ادعاوں کے سوا کبهی زبان تک لایا بهی نهیں جا سکتا -

لیکن یه تمام هفته اس اعتراف کے تکرار و اعادے میں بسر هوا که جرمنی کا پیچهے هٹنا خود اسی کا ایک اختیاری فعل تها نه که کسی دوسری قوت کا جبر - جب وه پیچهے هٹنے لگی تو متحده افواج نے بڑهکر اپنے پچهلے مقامات پر قبضه کرنا شروع کردیا اور اس ادبار و اقدام میں جگهه جگهه باهم مڈبهیڑ بهی هوتی رهی " جس میں متحده افواج کامیاب رهیں "

ساتهه هی اس هفته نے اس امر کا بهی فیصله کردیا که جرمنی نے یه رجعت کسی طویل واپسی کیلیے نهیں کی هے جیسا که خیال کیا گیا تها اور اسکی بخیریت واپسی کو " معجزه " سے تشبیهه دی تهی، بلکه یه کسی غیر معلوم مصلحت کی بنا پر ایک محدود واپسی هے اس نے صرف اپنا آخری خط هجوم چهوڑ دیا هے اور سرحد بلجیم سے لیکر ایک نهایت وسیع فرانسیسی رقبے پر بدستور قابض هے - نیز وه مورچه بند هیں اور جهاں آکر رک گئے هیں، وهانسے ابتک نهیں هٹائے جا سکے، اگرچه جهاںسے وه هٹ آئے تهے، وهانسے " هٹا دیے گئے "

اسکا بڑا ثبوت یه هے که ابتدا کے دو چار دنوں تک جن مقامات کے نام لیے گئے تهے که جرمن فوج وهاں سے هٹ آئی هے یا " هٹا دی گئی هے " انپر ابتک کوئی اهم اور موثر اضافه نهیں هوا هے، اور تمام عرصه صرف مقابلوں، حملوں، فوجی جوابوں، اور استحکامات و حصار کی خبروں هی میں گذر گیا هے - حالانکه اگر جرمن افواج واپس هو رهی تهیں تو ضرور تها که وه واپس هوتیں، جس طرح که واپس هونے والے واپس هوتے هیں، نه که وه کچهه کریں جو وه کر رهی هیں -

تمام خبروں کی ترتیب سے صورت حال یه معلوم هوتی هے که جرمن فوجیں اپنے خط هجوم و اقدام میں مشرقی جانب کولومیرس اور اوسکے نیچے دارتبول تک پهنچ گئی تهیں - لیکن وه یکایک پیچهے هٹیں، اور انکے قلب اور میمنه کی نسبت پچهلے هفته خبر ملی که " سواسنس " تک هٹتا هوا چلا آیا هے جو نهر " اسنی " کے کنارے هے، اور پیرس سے جانب شمال تقریباً ۴۰ میل پر واقع هے - اس سے مشرق میں کسی قدر نیچے (جنوب رویه) ریمز هے، اور ریمز کے بعد ایک خط وردن تک چلا گیا هے -

اب معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہٹے اور سواسنس میں مورچہ بند ہوکر شمالی رخ تلینچی کے دوشاخے کی صورت میں "نایون" اور "لیون" تک پھیل گئے' اور "نایون" سے مشرقی جانب "ریم" کے نا ہموار حصے سے ہوتے ہوے وردن کے شمال تک اپنا خط قائم کردیا -

بحالت موجودہ بھی وہ پیرس سے تقریباً ۴۰ یا ۴۵ میل کے فاصلے پر' اور سرحد فرانس کے اندر بخط مستقیم ۸۰ - میل سے زیادہ بڑھے ہوے ہیں -

۱۷ - ستمبر کے تار سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن فوج کی واپسی کی سب سے بڑی جنگ اسی مقام پر ہوئی اور چار دن تک جاری رہی - شہر میں داخلہ ناممکن تھا کیونکہ مسلسل آتشباری ہورہی تھی - تاہم " انگریزی توپخانے نے دریا کو عبور کر لیا اور نہایت مستعدی سے سفری پل نصب کر دیے - جب دشمن بھاگ گئے تو ہر توپ خانوں پر بھی قبضہ کر لیا "

لیکن افسوس کہ اس تار سے یہ عقدہ حل نہیں ہوتا کہ " سواسنس " پر بالاخر قابض بھی ہوے یا نہیں ؟

لیکن اسکے بعد کی خبروں سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ جرمن افواج "سواسنس" پر قابض ہیں - کیونکہ ۲۲ - کا تار ہے کہ سواسنس اور ریم کے درمیان معرکہ جاری ہے - بعض انگریزی دستوں نے سخت نقصان اٹھایا تاہم "انھوں نے استقلال کے ساتھہ اپنے کام کو انجام دیا"

(آخــر الانباء)

آخری تار جو وزیر ہند نے ہز ایکسلنسی ویسراے کے نام بھیجا ہے' اسمیں اس وقت تک کی پوری تفصیل دی گئی ہے - خلاصہ یہ ہے کہ ۱۰ - کو انگریزی فوج نے دریاے مارنے کو عبور کیا - اسی اثناء میں فرانسیسی بھی فاتحانہ " سول " کو عبور کرگئے - " اسنی " کے شمال میں دشمن کی حالت اچھی ہے - وہ سواسنس کے دونوں جانب مقیم ہیں اور شمال کے جانب پہاڑوں پر مورچہ بند ہیں - انگریزی افواج نے شہر کے نصف جنوبی حصہ پر قبضہ کرلیا - ۱۲ - کو " اسنی " پر پھر جنگ شروع ہوئی اور ابتک جاری ہے - ۱۳ - کو فرانسیسیوں نے " ریم " واپس لے لیا -

ریم پر گولہ باری' گرجے کی تباہی' جرمن وحشت کاریوں کا قصۂ طویل' اور ممالک امریکہ وغیرہ کے احتجاج کے واقعات بھی اس ہفتہ کے اہم نقاط بحث ہیں مگر چونکہ ہمیں ایک مستقل مضمون میں موجودہ جنگ کے " وحشیانہ اعمال " پر بحث کرنی ہے اسلیے انکا تذکرہ یہاں نہیں کرینگے -

حادثـہ بنـگال و مدراس

جنـگ کی شعلہ افشانیوں کی چنگاریاں ہندوستان تـک !

با وجود اس پورے اطمینان کے جو ہمیں ہندوستان کے تحفظ کے متعلق ہے' اور با وجود ان قطعی و طبیعی جغرافیائی حقائق کے جو بحالت موجودہ حفظ ہند کا یقین دلاتے ہیں' ہم یہ کہنے سے باز نہیں رہ سکتے کہ موجودہ جنگ میں ہندوستان کے بالکل بچے رہنے کی نسبت جو کچھہ سمجھتے رہے' وہ صحیح نہ تھا' اور ہم نے جرمنی کو جسقدر دور دیکھا تھا' اسقدر دور نہیں ہے !

یہ سچ ہے کہ ہندوستان محفوظ ہے - یہ بھی سچ ہے کہ ہندوستان کا اصلی بحری دروازہ سوئز ہے' اور اسمیں بھی ابتک کوئی تبدیلی نہیں ہوئی کہ مشرقی افریقہ میں جرمن نوآبادیاں غیر اہم' اور اسکے مشرقی بیڑے کو بے اثر کرنے کیلیے جاپان کی حرکت سے کام لیا جا چکا ہے - تاہم اس سے بھی تو انکار نہیں کیا جاسکتا کہ وہی جرمن قوم جو برلن میں رہتی' بالجیم پر قابض ہوتی' اور فرانس میں لڑرہی تھی' کلکتہ سے ۴۰ میل کے فاصلے تک پہنچ گئی' اور خلیج بنگال میں پانچ جہاز غرق کرکے بلا ادنی ضرر اٹھاے صاف نکل گئی' ولیاتینھم بغتۃ وھم لا یشعرون -

ہندوستان کی خشکی اور تری پر ایک سو برس سے برٹش گورنمنٹ کا بلاشرکت غیرے قبضہ ہے - خلیج بنگال کا گوشہ گوشہ انگریزی جہاز رانوں کا جولا نگاہ ہے - اسکے ساحلی مقامات بڑے بڑے شہروں سے معمور ہیں' اور ہمیشہ سنا گیا ہے کہ ایک انگریزی مشرقی بیڑہ ہندوستان میں بھی رہتا ہے - پھر اس ہوشیاری اور حفظ ما تقدم کا ذکر ہی فضول ہے جو جنگ کی وجہ سے قدرتی طور پر گورنمنٹ اف انڈیا کرچکی ہے - تاہم یہ کیسی عجیب بات ہے کہ " ایمڈن " جہاز اس بے پروائی اور بے فکری کے ساتھہ گویا نہر کیل اندر چہل قدمی کررہا ہے' ہندوستان کے سمندر میں بے باکانہ چلا آیا اور ہماری آنکھوں کے سامنے اپنا عظیم الشان وار کرکے صاف نکل گیا ؟ پھر اتنا عرصہ گذر چکا ہے لیکن ایک چھوٹے سے کروزر کو ہماری مجموعی طاقت بھی ابتک گرفتار نہیں کرسکی ہے ؟

ہم مقامی معاصر اسٹیٹسمین کے لفظوں میں پوچھہ سکتے ہیں گو اسے زیادہ طول نہ دیں' کہ کیا ہندوستان کی گورنمنٹ نے ہمارے اطمینان کیلیے یہی انتظام کیا ہے جو تازہ واقعات ہمیں بتلا رہے ہیں ؟ ہم ناخواندہ پبلک کو الزام دیتے رہے کہ وہ لاحاصل گھبرا اٹھتی ہے - یقیناً اسے اب بھی گھبرانا نہیں چاہیے' لیکن ساتھہ ہی گورنمنٹ بھی تو اسکے لیے جوابدہ ہے کہ وہ ایک معمولی کروزر کی لائی ہوئی آفتوں سے بچنے کیلیے پیشتر سے کیوں طیار نہ تھی ؟

کاش یہ سلسلہ یہیں تک ختم ہوجاتا - لیکن عجیب و غریب ایمڈن کی یادگار جراتوں کی (خواہ وہ کوئی بھی ہو) بے اختیار داد دینی پڑتی ہے کہ خلیج بنگال سے غائب ہوکر پھر دوبارہ نمایاں ہوا' اور ۱۹ - کو رنگون سے تار آیا کہ اس نے ایک اور جہاز غرق کردیا ہے !

یہ انکشاف کلین لاگز اور کلین تھیسن کے ملاحوں اور افسروں کے ذریعہ ہوا جو ۱۹ - کو رنگون پہنچے - انکے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ امڈن نے انکے جہاز کو عین دریاے ہوگلی کے سامنے غرق کردیا اور جہاز کے تمام آدمیوں کو کوئلہ کے ایک جہاز پر سوار کرادیا جو اسکے ساتھہ تھا - پھر دونوں رنگون کی طرف روانہ ہوے - راہ میں ایک اور جہاز " ڈورے " کو گرفتار کیا' اور قیدیوں کو اسپر منتقل کرکے حکم دیا کہ جہاز پر کوئلہ بھریں - نصف ڈالر (یعنی تقریباً سوا روپیہ) یومیہ اجرت ملیگی - اسکے بعد سب لوگ ڈورے پر سوار کرائے گئے اور انکا کرایہ دیکر رنگون بھجوا دیا -

کیا عجیب واقعات ہیں ! خلیج بنگالہ' دریاے ہوگلی' پوری کا ساحل' کلکتہ کا قرب' اور ایک چھوٹے سے جرمن کروزر کی یہ فرماں روائیاں کہ جس کو چاہا گرفتار کیا' جس کو چاہا غرق کردیا' جسکو حکم دیا اسنے قیدیوں کو منزل مقصود تک پہنچا دیا ! کل تک یہ باتیں ناممکن نہیں - آج واقعات ہیں !

پھر ایمڈن کا شریفانہ سلوک اور بہتر سے بہتر انسانیت و اخلاق ایک ایسا موضوع بحث ہے' جسکی جزئیات کو بغیر ایک مستقل مضمون کے سمیٹنا ممکن نہیں - معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہم سے ایک طرح کی جنگی دل لگی کر رہا ہے - سمندر کے اندر رہکر اپنے کارناموں کے پیامبروں کو بحفاظت رنگون اور کلکتہ بھیجدیتا ہے تاکہ اسکی جراتوں اور شرافتوں کا افسانہ اچھی طرح ہمیں سنادیں !

اس سے بھی بڑھکر اسکے کپتان کی ستم ظریفی یہ ہے جو انڈین ڈیلی نیوز نے عام روایات کو نقل کرتے ہوے لکھی ہے - وہ جب کبھی کسی جہاز کو اپنے قریب پاتا ہے تو خود ہی اس سے

الھــلال کا آئیندہ نمبر جنگ کے مناظر و تصاویر کا خاص نمبر ہوگا

سگنل کے ذریعہ پوچھتا ہے کہ " تمہیں ظالم ایمڈن کی بھی کچھہ خبر ہے " ؟

این سخن را چہ جوابست ، تو ہم می دانی !

پھر جب اسکے سر پر پہنچ جاتا ہے تو کہتا ہے کہ " کمبخت ایمڈن میں ہی ہوں " ! !

خیر ، یہ تو اس ایمڈن کی کرشمہ سازیاں تھیں - لیکن یکایک ساحل زنجبار کے قریب ایک بحری معرکے کی خبر بھی آگئی ہے جسمیں جرمن کروزر کو کنگزبرگ نے انگریزی کروزر " پیگاسس " کو غرق کردیا - اس تار میں پہلی مرتبہ یہ نئی حقیقت منکشف ہوئی ہے کہ زنجبار کے پاس ایک جرمن کروزر موجود ہے جسکی توپیں ۴۔۱۰ انچ کی ہیں -

زنجبار مشرقی افریقہ میں ہے - اسکے ساتھی جرمن نوآبادی پھیلی ہوئی ہے اور اسپر انگریزی قبضہ کی خبر دیگئی ہے - نقشہ کے دیکھنے سے واضح ہوتا ہے کہ مشرقی افریقہ عین بحر ہند کا ساحل ہے ، اور وہاں کے ایک تیز رفتار کروزر کیلیے ، ہندوستان کے تمام ساحلی مقامات کا راستہ بالکل کھلا ہوا ہے - وہاں جرمن کروزر کی موجودگی افریقی جرمن نوآبادیوں کے مسئلہ کو بھی پیچیدہ کردیگی ہے -

اسی سلسلے میں ان سب سے اہم تر آخری واقعہ وہ ہے جو مدراس میں واقع ہوا ہے - ابتک تو صرف سمندر کے اندر جہاز غرق کیے جا رہے تھے - لیکن اب ایک بہت بڑے ساحلی شہر پر گولہ باری تک نوبت آگئی ہے !

یقینی طور پر معلوم نہیں ہوسکا ہے کہ یہ کس جہاز کی کارستانی تھی ؟ ممکن ہے کہ کوئی دوسرا جہاز ہو اور ممکن ہے کہ ایمڈن ہی ہو - بہر حال اس وقت تک حادثہ کی تفصیل حسب ذیل معلوم ہوئی ہے :

" ۲۲ - کی رات کو نوبجے یکایک ایک گولہ برما آوائل کمپنی کے تیل کے خزانے پر گرا جس سے تیل میں آگ لگ گئی - پھر دوسرا گولہ آیا جس سے دوسرا خزانہ مشتعل ہوا - اسکے بعد متصل کئی گولے آتے رہے - آخر میں ، مدراس کے قلعہ پر گولہ باری ہوئی مگر قلعہ سے بھی جواب دیا گیا اور اسکے بعد جہاز چلا گیا -

تیل کے خزانے جل گئے - نیشنل بنک کی عمارت کا بڑا حصہ گرگیا - نئے پورٹ ٹرسٹ پر بھی گولے پڑے اور کثیر نقصان ہوا - آوائل کمپنی کے دو پہرہ دار زخمی ہوے - ایک مرچکا ہے - ایک ہندوستانی پولسمین کو بھی بندرگاہ میں گولہ لگا اور مرکر بہہ گیا - مدراس سیلنگ کلب بالکل برباد ہوگیا ہے - ریل کی مال گاڑیاں بھی مضروب پائی گئیں "

ہم یقیناً اب بھی پبلک کو اطمینان دلائینگے کہ صرف ان حوادث کی بنا پر وہ اپنا اطمینان نہ کھوے اور ہر صاحب اثر شخص کوشش کرے کہ غلط اور خود تراشیدہ افواہیں (جو اکثر حالتوں میں گورنمنٹ سے زیادہ خود ملک کیلیے مضر ہوتی ہیں) پھیلنے نہ پائیں ، لیکن ساتھہ ہی ہم سمجھتے ہیں کہ واقعات کے رفتار کی ایسی عجیب و شدید تیزی کا اثر کھونے کیلیے جواب ۷۵۶۶۰۰ - پونڈ کے جہازی نقصان سے گذر کر عمارتوں ، مال و متاع کے ذخیروں ، اور انسانوں کی جانوں تک پہنچ چکا ہے ، محض زبانی تسلیاں کافی نہیں ہیں -

افکار و حوادث

حیات بعد الممات !

موجودہ جنگ یورپ دنیا کیلیے ایک عہد انقلاب و تجدد ہے - وہ دنیا کے نقشے کو بدلدیگی ، درسگاہوں کے جغرافیے از سر نو بنانے پڑینگے ، اور حکومتوں اور قوموں کو نمایاں کرنے والے رنگوں میں جو بڑے بڑے نقشوں کے اندر بھرے جاتے ہیں ، نہیں معلوم کیا کیا تبدیلیاں ہوجائیگی ؟

مگر اب معلوم ہوتا ہے کہ اسکی قوت انقلاب کی سطوت ، سطح زمین کی تقسیم و تحدید ہی تک محدود نہیں ہے ، بلکہ وہ دنیا کے علمی و مادی عقائد میں بھی ایک انقلاب عظیم پیدا کردیگی -

دنیا آجتک موت و حیات کے عقدہ کو حل نہ کرسکی - اس غیر معلوم آغاز عالم سے لیکر جسوقت سے کہ انسانی دماغ و مدرکہ نے زمین پر نشو و نما پائی ، اسوقت تک دنیا کا غیر متزلزل اعتقاد یہ رہا ہے کہ فنا کے بعد بقا نہیں ، موت کے بعد زندگی نہیں ، اور جو وجود ایک مرتبہ موت کے پنجے میں چلا گیا ، وہ پھر دوبارہ واپس نہیں آسکتا -

لیکن جو عقدہ آجتک امن اور زندگی کی مہلتوں میں حل نہیں کیا جا سکا تھا ، معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ جنگ نے خون اور موت کی قوت سے اسے حل کردیا ہے - اور زندگی کو موت سے بدلدینے والے وقت نے دعوا کیا ہے کہ وہ موت کو زندگی سے بھی بدلدے سکتا ہے !

بظاہر یہ بات کتنی ہی عجیب سمجھی جاے لیکن واقعہ یہی ہے کہ مردے زندہ ہوگئے ہیں - عجیب و غریب جرمنی فرانس کے قلعوں کے سامنے خواہ کتنی ہی نامعقول اور بے معنی طور پر آگے بڑھی ہو ، لیکن اسمیں شک نہیں کہ موت و حیات کے اس لاینحل عقدہ کے حل کرنے میں تو اس نے بہت ہی معقول اور معنی خیز پیش قدمی کی ہے !

۶ - اگست کا واقعہ ہے کہ روس اور جرمنی کے جنگی جہازوں میں ایک مقابلہ ہوا اور دونوں نے اپنی قوت سے زیادہ کام لینا چاہا - جرمن کروزر کا نام " ایمڈن " تھا ، اور روسی کروزر کا " اسکولڈ " - کچھہ عرصے تک کشمکش جاری رہی - بالاخر " ایمڈن " نے " اسکولڈ " کو ڈبادیا -

لیکن چونکہ موجودہ جنگ میں کمبخت جرمنی کیلیے کامیابیوں کے اندر بھی ناکامی ہوتی ہے اور فتح میں بھی شکست ، اسلیے قدرتی طور پر اس واقعۂ فتح کے ساتھہ ایک حادثۂ شکست کا پیوند بھی ضروری تھا - چنانچہ " ڈیلی میل " کے معزز نامہ نگار نے اطلاع دی کہ " گو روسی جہاز کو اسے ڈبادیا لیکن ساتھہ ہی خود بھی ڈوب گیا " :

گو مشت خاک ما ہم برباد رفتہ باشد !

یہ حادثہ مقام " رائی ہے رائی " کے سامنے گذرا تھا - ہمیں معلوم نہیں کہ موجودہ فن اسپر چوالیزم (روحانیات و استحضار ارواح) نے عمق سمندر میں بسنےوالی روحوں کے متعلق بھی کوئی مشاہدہ کیا ہے یا نہیں جیسا کہ پروفیسر ووابر ہار ے او واح ارضیہ کے برزخ روحانی کے متعلق کیا تھا - تاہم یہ تو

یقینی ہے کہ سمندر میں مرنے والے اجسام کی ارواح کیلیے بھی وہ تمام انتظامات ضرور ہی ہونگے جو خشکی پر آزاد ہونے والی روحوں کے متعلق تسلیم کیے جاتے ہیں -

بہر حال مقتول و متوفی ایمڈن مع اپنے ۲۵ ناٹ رفتار والے انجن اور ۴×۴ - انچ والی دس توپوں کے (جنھیں بمنزلہ روح کے سمجھنا چاہیے) اور مع اپنے آہنی چادروں اور چوبین در و دیوار کے (جو یقیناً اسکا جسم و استخوان ہے) بحر چین کے نیچے پہنچا اور ملائکۂ اموات کے سپرد کر دیا گیا - اسکے بعد انسان کی موجودہ ما بعد الطبیعۃ معلومات اپنے قصور کا اعتراف کرتی ہے اور کچھہ نہیں بتلاتی کہ کیا ہوا ؟

" قبر کا منھہ جب ایک بار لے لیتا ہے تو پھر واپس نہیں کرتا - فنا و ممات کے قانون میں کسی کیلیے رعایت نہیں - ڈوبے ہوؤں کو کسی نے زندہ اچھلتے نہیں دیکھا ہے' اور جو مرجاے پھر اسکی نسبت کسی خبر کے سننے کا انتظار لا حاصل ہے "

ہاں یہ سب سچ ہے' لیکن ڈوبے ہوے " ایمڈن " نے اپنی ایک جنبش صعود میں قوانین طبیعیۃ کی ان تمام حقیقتوں کو یکسر غلط کردیا !

کیونکہ قبر شق ہوگئی ' قانون ممات نے استثنا قبول کرلیا ' سمندر کی موجوں نے راہ دیدی' اور " ایمڈن " مر کر پھر زندہ ہوگیا ! وہ بحر چین کے سمندر کے عمق سے اوڑا' اور خلیج بنگال کی سطح پر نمودار ہوا - دنیا اسکو موت کے حوالے کرکے بھلا چکی تھی ' مگر افسوس کہ اس نے دنیا کو نہ بھلایا ' اور اسکے جہازوں کو غرق کرنے کیلیے دوبارہ آ موجود ہوا !

۹ - اگست کو اسپر موت طاری ہوئی تھی - اور ۹ سپٹمبر کے بعد سے اسکی نشئۂ ثانیہ کا ثبوت ملنا شروع ہو گیا - گویا پورا ایک ماہ اس نے عمق سمندر کے دار الارواح میں بسر کیا - بلاشبہ قدیم روایات میں " تین دن کے بعد" مر کر جی اٹھنے کی بعض مذہبی مستثنیات طبیعۃ ملتی ہیں ' لیکن تیس دن کے بعد ڈوبکر زندہ ہوجانے کی بظاہر کوئی نظیر تاریخ قدیم اور " مقدس " روایتوں میں بھی نہیں ملیگی - یہ فی الحقیقت مسئلۂ حیات و ممات کے حل کی طرف ہمارے علمی عہد کا اولین کامیاب قدم ہے !

اب تک یورپ کے راویوں نے ہمیں " جرمنی " کی عظیم الشان جنگی طیاریوں کی روایتیں سنائی تھیں' اسکی فوجی قوت اور نظام کے دبدبۂ و سطوت کی ترجمانی کی تھی ' ہم نے علم و تمدن اور ایجاد و اختراع کے میدان میں بھی اسکا قدم سب سے آگے دیکھا تھا' اور اسکی یونیورسٹیوں اور علمی جماعتوں کے خالص علمی کارناموں کی جو داد عملاً تمام عالم تمدن دے رہا تھا' اسمیں شریک ہوگئے تھے -

پھر موجودہ جنگ شروع ہوئی - روایتوں اور جنگی و قومی اعتقادوں کا موسم یکایک بدلا - سفیدی سیاہی سے' بلندی پستی سے' عروج تنزل سے' نیکی بدی سے' اور ملکوتیۃ ابلیسیت سے' ناگہاں بدلدی گئی' اور ہم سے کہا گیا کہ اب سے پہلے جو کچھہ تم سے کہا گیا ہے اور جو کچھہ تمنے دیکھا اور سنا ہے' سب یکسر بھلا دو ! ہم نے ایسا ہی کیا' اور ایسا ہی کرینگے - تا قتیکہ ہر شے کو بدلدینے والی یہ جنگ ختم نہ ہو جاے -

لیکن " ایمڈن " کے دوبارہ زندہ ہو جانے اور اپنی نئی زندگی کا ایسا تلخ اور غم انگیز ثبوت دینے نے جرمنی کے متعلق طرح طرح کے نئے وسوسوں کی طرف رہنمائی کردی ہے' اور ہمیں ڈر ہے کہ کہیں اس کی فوجی اور علمی طاقتوں کی گذشتہ روایتوں کیطرح ' اسکی خوفناک اور ما فوق العادۃ قوت کی بھی ایک نئی روایت پیدا نہو جاے - کیونکہ ۹ - سپٹمبر والے ایمڈن کا نیا " بھوت " دنیاے قدیم کے روایتی جلووں کی طرح بہت ہی عجیب ہے !

لیکن اگر فرشتۂ موت کی گرفت ہمارے حریف کیلیے ایسی ہی ڈھیلی ہوگئی جس سے صرف تیس دن کی جد و جہد کے بعد چڑیا نکل کر اوڑ جا سکتی ہے' تو ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری مشکلات کا اصلی میدان دنیا سے باہر ہے - اگر صرف کمبخت " ایمڈن " دوبارہ آگیا یا بقاعدۂ تناسخ اسے نیا چولا ملگیا تو چنداں ہرج نہیں' لیکن اصلی سوال آیندہ کا ہے - ڈیلی میل کے صادق الروایۃ نامہ نگار کی موت بخشی کی طرح موت و حیات کی اور بہت سی تقسیمات بھی ہمارے سامنے ہیں' اور ہماری معلومات کی فہرست اموات بڑی ہی وسیع ہے - اگر خدا نخواستہ موجود عہد کے مرنے والوں کی موت اسی طرح صرف تیس دن کی موت ثابت ہوئی' تو نہیں معلوم اور کتنے کروزروں' کتنے ہوائی جہازوں ' اور کتنی ہی مقتول لاشوں کو ہمارے فہرست کے خانۂ اموات میں سرخ پنسل کی لکیر نصیب ہوگی !

اس سے بھی ایک زیادہ دلچسپ لطیفہ ہے جو جنگ کی اس خشک اور عاجز کن مشغولیت کے عہد میں امید ہے کہ تبدیل ذائقہ کیلیے بہت ہی کار آمد ہوگا - بعض عوام کے خیال میں جو اپنے ہر قول کے سند میں " داستان امیر حمزہ " کی کسی جلد سے بحوالۂ صفحۂ و سطر استشہاد کرنے کی اعلی قابلیت سے کبھی نہیں چوکتے ' یہ جہاز واقعی ایمڈن نہیں ہے جو جنگ کی خبروں کے عالم میں مرچکا ہے' بلکہ اسکی ایک خبیث روح ہے جو ایمڈن کا بھوت بنکر نمودار ہوئی ہے - بڑا ثبوت اس فلسفہ کی صداقت کا یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اگر ۱۰ - سے ۱۴ - تک نمایاں ہونے والا ایمڈن واقعی ایمڈن ہی ہوتا تو اسے ہندوستان آنے کی کیسے جرأت ہوتی ؟ اور آگیا تھا تو ابتک کیسے بچا رہتا ؟ کچھہ نہیں - یہ ایمڈن کا بھوت ہے - اور بلجیم میں جرمنیوں کی جو وحشیانہ حرکتیں بیان کی گئی ہیں ' انکے لحاظ سے یقیناً مرنے کے بعد وہ خبیث روحوں ہی کی شکلوں میں مسخ کردیے جاتے ہونگے - پاک روحوں کے برزخ میں تو صرف نیک اعمال انسانوں کو جگہ ملسکتی ہے - قتل و غارت کرنے والے بدکردار اگر مرکر بھوت نہیں بنینگے تو کیا فرشتوں کے آشیانوں میں بھیجدے جائیں گے ؟

بہر حال خواہ کچھہ ہی ہو مگر ہمیں امید ہے کہ جنگ کی خبریں دینے والے آیندہ زندگی و موت کی ایسی بخشش سے ہمیں معاف رکھینگے' اور جب کسی کو مارینگے تو دنیا کے اسی قدیم طریقے کے مطابق مارینگے جسکے بعد نہ تو ڈوبے ہوے اچھل سکتے ہیں' اور نہ مرے ہوؤں کی روحیں بھوت بنکر بے خبر زندوں کو ستانے کیلیے نکلسکتی ہیں - اس نئی موت اور غرقابی کے علمی تجربے کیلیے سر دست ہم لوگ طیار نہیں ہیں - اگر موت کا پھندا واقعی اتنا کشادہ ہوگیا ہے کہ اب مردوں کی گردنیں پھنسکر باسانی نکل پڑتی ہیں تو براہ عنایت اسکا تجربہ بالٹک اور نورتھہ سی ہی تک محدود رکھا جاے تو بہتر ہے - اگر ہر روز ایک سو ڈوبے ہوے جہاز بھی اچھل پڑینگے' جب بھی ہمیں کوئی شکایت نہوگی لیکن غریب اور بے قصور ہندوستان کے سمندروں کو تو اسکا تختۂ مشق نہ بنایا جاے -

اُسوہ حسنہ

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

غزوات اسلامیہ

اور اسکي يادگاريں

(۲)

(گذشته اشاعة کے مقالۂ افتتاحیه کے بعد)

دنیا کي موجوده اورگذشته جنگوں کے نتائج تمهارے سامنے هیں - قتل ' آتشزدگی ' سلب و نهب ' بربادي علم ' هلاکت عمران و تمدن کے سوا تمهیں اور کچهه نهیں نظر آتا - اب آؤ ' اُس قوم کي جنگوں کي يادگاروں کي جستجو میں نکلیں جس نے اپنا مقصد ظهور " قیام صلواۃ الهی ' امر بالمعروف ' نهي عن المنکر ' اور ایمان بالله " بتلایا' اور اسکے دشمنوں نے اول روز هی سے اسے مسلح هو جانے پر مجبور کردیا - هم ڈهونڈهیں گے که جنگ کے میدانوں میں وہ اپنے مقصد کي حفاظت کر سکي یا نهیں ' اور جب خون اور مٹي کے کیچڑ پر سے گزري تو جنگ کي کیا کیا یادگاریں اپنے پیچهے چهوڑ گئی ؟

اس سفر جستجو میں متعدد منزلیں پیش آئینگی - سب سے پہلے هم روحانی یادگاروں کو جمع کرتے هیں - اس سے ثابت هوگا که مسلمانوں کي غزوات کی سب سے پہلی یادگار " عبادت الهي " هے -

عبادت اسلامی کے ارکان عظیمه پانچ هیں : نماز' روزه ' صیام ' حج ' زکواۃ - ان میں سے کوئی عبادت ایسی نهیں هے جسکے لیے غزوات اسلامیه کي یادگاریں سامنے نه آجاتي هوں - سب سے پہلے نماز سے شروع کیجیے -

(ارکان صلواۃ)

عبادت الهي روحانیت کا سر چشمه ' هدایت قلبي کا منبع ' نیکی کا مرکز ' برکات الهیه کا مهبط ' اور انسان کو تمام بهیمي قوتوں اور نفسانی جوشوں سے بچانے والي هے :

ان الصلوۃ تنهي عن الفحشاء و المنکر ! (۱۳۹ : ۴۵)	نماز انسان کو تمام برائیوں سے روک دیتي هے (کیونکه اسکي وجه سے همیشه خدا کے تعلق کا تصور قائم رهتا هے !)

پس وہ ایک قلعه هے جو برائیوں کے لشکر کو اپنے اندر گهسنے نهیں دیتا' لیکن اس قلعه کے ستونوں کو اس قوم کے سفر جهاد و غزوات هي نے قائم کیا تها :

کان النبی صلعم و جیوشه اذا علوا الثنایا کبروا و اذا هبطوا سبحوا' فوضعت الصلوۃ علی ذالک (ابو داود جلد - ۱ - ص ۳۴۹ کتاب الجهاد)	آنحضرت اور مجاهدین کی فوجیں جب پهاڑیوں کے اوپر چڑهتي تهیں تو تکبیر کا غلغله بلند کرتی تهیں' اور جب اوپر سے نیچے کي طرف اوترتی تهیں تو سبحان الله کا نعرہ مارتي تهیں - پس نماز میں قیام و قعود' رکوع و سجود' اور تکبیر و تسبیح کو اسی قالب میں ڈهالا گیا -

اس سے ظاهر هوا که نماز کے ارکان لڑائی هی کی بدولت وجود میں آے - اسلیے نماز مسلمانوں کي لڑائیوں کي ایک پهلي یادگار هے -

تمام نمازوں میں " صلوۃ الخوف " جهاد کے ساتهه مخصوص هے جسکے احکام اور نمازوں سے مختلف هیں :

و اذا کنت فیهم فاقمت لهم الصلوۃ فلتقم طائفة منهم معك و لیاخذوا اسلحتهم فاذا سجدوا فلیکونوا من ورائکم ولتات طائفة اخری لم یصلوا فلیصلوا معك ولیاخذوا حذرهم واسلحتهم ود الذین کفروا لو تغفلون عن اسلحتکم و امتعتکم فیمیلون علیکم میلة واحدۃ (۴ : ۱۰۳)	اور جب تم مجاهدین کی صف میں نماز پڑهنا چاهو تو پہلے ایک گروہ تمهارے ساتهه اپنے هتیار لیکر شریک نماز هوجاے - جب وہ سجدہ کرچکیں تو پیچهے هوجائیں تاکه حفاظت کرتے رهیں اور دوسرا گروہ آے جسنے ابهي نماز نهیں پڑهي هے - اور چاهیے که نهایت هوشیاري کے ساتهه مسلح هو کر تمهارے ساتهه نماز ادا کریں - کیونکه کفار موقع ڈهونڈهه رهے هیں که تم اپنے هتیار اور اپنے مال و متاع سے غافل هو جاو تو دفعتاً تم پر ٹوٹ پڑیں -

مجاهدین اسلام نے اپني اس یادگار کے ذریعه دنیا کو دکهادیا که خدا کی صداقت کي محافظ قوم دشمن کے مقابلے میں اپني روحاني یادگاروں کو کیونکر قائم رکهه سکتي هے ؟ جبکه میدان جنگ میں تمام قومیں فرصت کے لمحوں کو سستانے اور کهانے پینے میں خرچ کرتي هیں تو مسلمان تلواروں کے سایے کے نیچے اپني مهلت کي گهڑیاں صرف الله کی عبادت میں صرف کیا کرتے تهے !

غرضکه صلوۃ الخوف بهي اسلامی غزوات کی ایک یادگار هے -

(واقعۂ حضرت حبیب انصاري)

اسلام میں دو رکعت کی ایک اور نماز بهی بطور یادگار کے قائم رکهي گئي هے جو ایک مظلوم مجاهد کے جوش مذهبي کي یادگار هے - سلام صبر و استقلال' تقوی و طهارت ' اور خشوع و خضوع کا ایک قلعه تها جسکو میدان جنگ میں کهڑا کیا گیا تها :

ان الله یحب الذین یقاتلون فی سبیله صفا کانهم بنیان مرصوص (۶۱ : ۴)	خدا ان لوگوں کو دوست رکهتا هے جو اوسکي راہ میں اس استقلال کے ساتهه صف بسته لڑتے هیں ' گویا ایک دیوار هیں جسکے اندر سیسه پگهلا کر بهر دیا هے !

اس لیے اسلام نے سخت مصیبت کي حالت میں بهي عزم و استقلال کي زندہ امثال یادگار چهوڑي هیں - اسنے فساد کي لڑائیوں کو روکنے کیلیے عدالة کي جتني لڑائیاں لڑیں' انکي یادگاروں میں اسکے سوا اور کچهه نهیں هے -

ایک بار آنحضرت (صلعم) نے فوج کے دس دستے روانه کیے اور عاصم بن ثابت انصاري کو اونکا امیر مقرر فرمایا - جب یه لوگ مقام هراۃ میں پهونچے تو قبیله بنولحیان کو اونکا پته لگ گیا' اور اونهوں نے دو سو قدر انداز اونکے پیچهے روانه کردیے - جب عاصم نے دشمن کے مسلح گروہ کو دیکها تو پهاڑ پر چڑہ گئے - دشمنوں نے هر طرف سے گهیر لیا اور امان دیکر پهاڑ سے اترنیکی خواهش کی' لیکن عاصمؓ نے کها : میں کسي کافر کي امان سے فائدہ اوٹهانا نهیں چاهتا - اسپر ان لوگوں نے تیروں کي بارش شروع کردي' اور وہ سات آدمیوں کے ساتهه شهید هوگئے -

مگر فوج کے تین دستے عهد و میثاق لیکر اوتر آے - اُن میں حبیب انصاري اور ابن دثنه بهی تهے - کفار نے کمانوں کي زہ اوتار لی' اور اوس سے ان لوگوں کو باندهه لیا - ان کے ساتهه ایک

تیسرا شخص بهی تها - اوس نے کہا : " یه پہلي عهد شکني هے جس سے مجهے قتل و خون کي بو آتی هے - میں انکے ساتهه نہیں جا سکتا " ان لوگوں نے جبرا ساتهه لیجانا چاها مگر اوسنے انکار کردیا ' یہانتک که شهید کردیا گیا - وہ حبیب اور ابن دثنه کو ساتهه لیگئے اور مکه میں غلام بناکر بیچ دیا - قبیله بنو حارث ابن عامر نے حبیب کو خرید لیا ' اور چونکه یه وهي حبیب تهے جنهوں نے غزوہ بدر میں حارث ابن عامر کو قتل کردیا تها - اس لیے ان لوگوں نے اس خون کا انتقام لیناچاها ' اور اونکو حرم سے باهر قتل کرنے کیلیے لیگئے که دار الامن میں قتل ناجائز تها -

لیکن حضرت حبیب کے عزم واستقلال نے شهادت کے وقت ایک روحاني یادگار قائم کردي - اونهوں نے دشمنوں سے دو رکعت نماز کي اجازت چاهي - کفار نے اجازت دیدي - اونهوں نے نهایت سکون و اطمینان کیساتهه نماز ادا کي ' اور کہا که اگر تملوگ اسکو جزع و فزع کے لیت و لعل پر محمول نه کرتے اور یه بدگماني نهوتي که میں موت کیوقت میں تاخیر ڈالنے کیلیے بہانه کرتا هوں تو میں نماز کو اور زیادہ طول دیتا اور بہت دیر تک اپنے خداوند کے حضور رهتا ! اسکے بعد یه اشعار پڑھے :

ما ابالی حین اقتل مسلماً   علی ای شق کان لله مصرعي

"جبکه میں مسلمان هونے کي حالت میں قتل کیا جاتا هوں تو مجهے کچهه پروا نہیں که خدا کي راہ میں کس پہلو پر جان دونگا ؟ "

و ذلک فی ذات الاله و ان یشاء   یبارک علی اوصال شلوممزع .

" میرا قتل صرف خدا کي راہ میں هے ' اور اگر وہ چاهے تو کاٹے هوے جوڑوں میں برکت دے سکتا هے "

کفار نے اونکو نهایت بیدردي کے ساتهه باندہ کر قتل کردیا ' اور اونهوں نے ان دو رکعتوں کو هر اوس شخص کیلیے بطور ایک زندہ سنت صبر و ثبات کے یادگار چهوڑا جو ایسے ظالمانه طریقه سے قتل کیا جاے !

اسلامي غزوات کي ایک یادگار یه تهي !

(تیسرات طهارت)

عبادت اسلامیه کي آسانیوں میں تیمم خدا کي دي هوئي ایک یادگار آساني هے - اسکے برکات کا ظهور زیادہ تر سفر هي میں هوتا هے - آنحضرت (صلی الله علیه وسلم) اور صحابه کرام (رضوان الله علیهم) کا سفر اکثر جهاد هي کیلیے هوا کرتا تها ' اسلیے سفر هي میں مسلمانوں کو یه عطیه الهي بهي دیا گیا - چنانچه ایک سفر میں حضرت عائشه آپ کے ساتهه تهیں - سوء اتفاق سے راستے میں انکا هار گم هوگیا - آنحضرت صلی الله علیه وسلم تمام صحابه کے ساتهه اوسکے ڈهونڈهنے کیلیے ٹهر گئے لیکن منزل پر دور تک پاني کا نام و نشان نه تها - صحابه نے حضرت صدیق (رضي الله تعالی عنه) سے اسکي شکایت کي - اونهوں نے حضرت عائشه پر ناراضي ظاهر کي که تمهاري هي غفلت نے تمام قوم کو اس مصیبت میں مبتلا کر رکها هے - چنانچه اسي موقع پر آیت تیمم نازل هوئي ' اور تمام صحابه مسرت کے لہجے میں پکار اٹهے :

ما هي باول برکتکم یا آل ابي بکر ! (بخاري)	اے آل ابي بکر ! یه کچهه تمهاري پہلي هی برکت نہیں هے !

اس بنا پر تیمم بهي غزوات اسلامیه هی کي یادگار هے -

(تیسرات صلواۃ و صیام)

حالت سفر میں قصر اور رمضان میں افطار صوم کی اجازت بهي جهاد هی کي راہ میں آسانیاں پیدا کرنے کیلیے دي گئي - قران کریم کي آیات قصر میں صاف طور پر جهاد کے مواقع کا ذکر اوپر گزر چکا هے - حضرۃ عائشه فرماتي هیں که حکم قصر دراصل جهاد کیلیے هوا تها - (بخاري)

(حج)

عبادات اسلامیه میں حج مختلف یادگاروں کا مجموعه هے - وہ جس گهر میں ادا کیا جاتا هے ' خدا کے سب سے برگزیدہ بندے کے هاتهه کي قائم کی هوئي یادگار هے :

و اذ یرفع ابراهیم القواعد من البیت و اسمعیل : ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم (۲ : ۱۲۱)	جب حضرت ابراهیم اور اسمعیل خانه کعبه کي دیواریں چن رهے تهے تو اسوقت یه دعا انکي زبانوں پر تهي که خدایا ! همارے اس عمل کو قبول کرلے ! توهي سننے والا اور جاننے والا هے !

بلکه دنیا کي مذهبي یادگاروں میں سب سے قدیم یادگار وهي هے :

ان اول بیت وضع للناس للذي ببکة مبارکا وهدی للعالمین (۳ : ۹۰)	پہلا گهر جو انسان کی پرستش گاہ بنایا گیا ' وهي گهر هے جو مکه میں تمام دنیا کي برکت و هدایت کیلیے تعمیر کیا گیا -

ان بندوں نے خدا کے وحدانیت کي ایک زندہ رهنے والي یادگار قائم کي تهي - خدا نے بهي اوسي میں اونکي یادگار قائم کردي :

فیه آیات بینات مقام ابراهیم (۳ : ۹۱)	اس گهر میں مقام ابراهیم ایک نمایاں یادگار مقدس هے !

صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا حضرۃ هاجرہ کي اس سراسیمگی کا منظر تازہ کرتي هے جب وہ پاني کی جستجو اور بچے کي محبت میں پریشان حال تهیں - چاہ زمزم قدرت الهي کي اس کرشمه سازي کو یاد دلاتا هے ' جس نے وادي غیر زرع (بنجر اور خشک سرزمین) میں خدا کی رحمت کے دبے هوے چشمے کا منهه کهولدیا تها - قرباني حقیقت اسلامیه کي اس جاں فروشی اور فدویت کے سر روحاني کو محسوس و ممثل کر دکهاتي هے ' جس نے حضرت خلیل و ذبیح علیهما السلام کے اندر سے ظهور کیا تها - "رمی جمار" اس بہیمی و ابلیسي قوتوں سے دنیا کو روکتا هے جو اس پاک مقاصد کی تکمیل میں سنگ راہ هو رهے تهے -

لیکن غزوات اسلامیه نے ان یادگاروں میں ایک یادگار کا اور اضافه کر بهي دیا - فتح مکه سے ایک سال پہلے آنحضرت صلی الله علیه وسلم نے قریش مکه سے صلح کرلي تهي جو صلح "حدیبیه" کے نام سے مشهور هے - اس صلح کے بعد آنحضرت صلي الله علیه وسلم صحابه کے ساتهه عمرہ کے لیے تشریف لاے تو صحابه کو مدینه کي آب و هوا نے چور چور کردیا تها ' اور بخار کے عام ابتلاء نے اونکي طاقت رفتار سلب کردی تهي - اس ضعف کا اثر طواف کي حالت میں بهي صاف نمایاں هوتا تها اور مکه والے دیکهتے تهے -

اسپر کفار نے جو اسلام کی فوجی طاقت کا هر موقع پر امتحان لیتے رهتے تهے ' طنز آمیز لہجه میں کہا :

او هنتهم حمی یثرب !   مدینه کے بخار نے تو اونکو چور چور کردیا هے - (مسلم)

اگرچه ابهي تک عملاً اونکو یه یقین نہیں دلایا جاسکتا تها که یہی ناتوان هستیاں ' یہی ضعیف بندے ' ایک دن اونکی قوت کے سر پر غرور کو کچل دینگے ' تاهم علامات و آثار دکهلاے جاسکتے تهے - اسلیے آنحضرت (صلی الله علیه و سلم) نے صحابه کو تندرستوں کیطرح اکڑ کر چلنے کا حکم دیا که روح کی ایمانی قوت کو جسم ضعیف کے پردے میں بهي نمایاں کریں - یه یادگار اب تک قائم هے ' اور اسکو فقهاء کي اصطلاح میں "رمل" کہا جاتا هے جسکے معنے اکڑنے کے هیں - حضرت عمر (رضی الله عنه) نے اسکو موقوف کردینا چاها تها

کیونکه بظاهر یه ایک وقتی حکم تها ' لیکن پهر رک گئے کیونکه انکی نظر دقیقه سنج نے محسوس کیا که یه یاد گار مسلمانوں کیلیے همیشه درس شجاعت وتحریک عزائم کا وسیله هے' اور هرسال یاد دلاتی هے که انکے اسلاف کرام نے ضعف جسمانی کی حالت میں بهي کس طرح اپنی صولت اسلامي کو قائم رکها تها ؟

(نتائج واقعه افک)

حضرت عائشه رضي الله عنها کا واقعه افک بهی جو ایک سفر جهاد میں پیش آیا تها ' اسي سلسلے کي روحانی یادگار هے - یه یادگار اگرچه ابتداء میں نهایت درد انگیز معلوم هوئی' لیکن در حقیقت خدا کی رحمت کا بهت بڑا خزانه اسکے اندر مستور تها - قرآن مجید میں عورتوں کے تمدنی حقوق کی حفاظت کیلیے ایک خاص سورۃ سورۂ نساء نازل هوئی جسکو عورتوں کی مخصوص یادگار کہا جاسکتا هے - لیکن اونکی وضع' لباس' طرز معاشرت' حقوق منزلی وغیره کی عام اصلاح کے متعلق اب تک کوئی آیت نازل نہیں هوئی تهی - مگر اس واقعه کے بعد هی سورۂ "نور" اوتري جو زیاده تر انهی احکام سے مملو هے -

چهٹی صدی عیسوی میں انسان کا یه شریف تر نصف حصه انتہا درجه کی بیکسی و ذلت میں ڈالدیا گیا تها - تمدن اور مذهب' دونوں نے اسکے ساتهه بے رحمی کی تهی - اسلام نے سب سے پهلی مرتبه عورتوں کے حقوق کا اعلان کیا اور انکے معاشرتی درجه کو خاندان میں سب سے زیاده نمایاں جگه دی - لیکن اس انقلاب کا بڑا حصه سورۂ نور کے نزول سے وجود میں آیا هے اور سورۂ نور ایک سفر جنگ کو یاد دلاتي هے - پس عورتوں کے حقوق کي سب سے بڑي اور سب سے پهلي اصلاح بهي غزوات اسلامیه هي کي یادگار هے -

حد قذف اور حد زنا کے متعلق بهي اب تک کوئی آیت نازل نهیں هوئی تهی' لیکن اس واقعه کے بعد هی ان حدود کی تعین کے لیے آیتیں نازل هوئیں -

حضرت عائشه کی فضیلت اگرچه عام طور پر مسلم تهی' لیکن قران مجید کی برأت نے اسکو اور بهی قطعي کردیا ' پس یه واقعه اُن احکام کی روحانی یادگاروں کا ایک مجموعه هے جنکو حدود الله کے جامع و مختصر لفظ سے تعبیر کیا جاتا هے - وه ازواج مطهره کے فضائل مخصوصه کا ایک باب هے جسکو کفار نے کهولدیا تها - یهی وجه هے که قران مجید نے اسکو مسلمانوں کے لیے خیر و برکت کہا :

لا تحسبوه شرا لکم' بل هو خیرلکم (۲۲ : ۱۱) — اس واقعه کو برا نه سمجهو' وه تو تمهارے لیے موجب خیرات و برکات هوا -

(اسلامي یادگارونکا عجائب خانه)

دنیا کی دوسري قوموں نے اپنے نمایاں کارناموں کي مادي یادگارں قائم کی هیں - خاص خاص لڑائیوں کو مختلف محسوس طریقوں سے نمایاں کیا هے - عجائب خانوں میں سلاطین قدیم اور جانباز بهادروں کے آلات جنگ محفوظ رکے هیں - انکی یادگار میں مجلسیں مقرر هوتی هیں' اور شادي و غم کي قومي و ملکی تقریبیں قائم کی جاتی هیں - اسلام نے اگرچه اس قسم کا کوئی عجائب خانه نهیں بنایا ' تاهم اسکی یادگاریں محفوظ هیں - اسکی لڑائیوں کي یادگار لوهے کي تلوار نه تهي جو عجائب خانه میں رکهدي جاتي' بلکه وه روح و دل کے تغیرات و انقلابات تهے ' جنکے لیے تمام عالم انسانیة یکسر عجائب خانه هے !

مکه اور مدینه میں عجائب خانے کیلیے ایک چهوٹی سے عمارت بنادي جاتي تواس سے کیا فائده هوتا جبکه تمام دنیا کي سطح ارضي اسکے لیے دارالاثار بنگئي هے ؟ بدر اور حنین کي ڈهالیں اور نیزے یورپ کي طرح هم نے بچا کر نهیں رکهے - کیونکه بدر کے کنارے نیزوں کے سامنے جو هاتهه الله کي عبادت کیلیے اٹهتے تهے' وه ابتک چالیس کروڑ انسانوں کے اندر سے هرروز دن میں پانچ بار اٹهکر بدر کي یاد کو مٹنے نهیں دیتے' اور اس محسوس اور حي و قائم یادگار نے همیں معدني اور سنگی یادگاروں سے مستغني کر دیا هے !

(حاشیه)

(۱) مسلمانوں نے (بزعم یورپ) غزوه بدر میں کفار کا جو قافله لوٹ لیا تها ' اوس میں بچوں کا ایک کهلونا بهي تها جو خوش قسمتي سے ابن زبیر کے هاتهه آگیا تها - یه کهلونا کیا تها ؟ راه حق میں ایک گهرا زخم جسکے سوراخ سے بچوں نے کهیلا ! ابن زبیر اپنے والد کي نسبت کهتے هیں :

ضربـۃ ضربهـا یوم بدر	اون کے مونڈهے پر بهت سے زخموں کے
قال عروه کنت ادخل	ساتهه ایک وه زخم بهي تها جو اونکو
اصـابعي فی تلـــک	معرکه بدر میں لگا تها - عروه کهتے
الفـــریات العب -	هیں که میں اون زخموں کے اندر اونگلی ڈال کر کهیلا کرتا تها !

انهی کهلونوں نے فرزندان اسلام کیلیے جان پر کهیل جانے کو ایک کهیل بنا دیا تها ! !

(۲) غزوات اسلامیه میں واقعه بدر نهایت اهم هے جس نے دنیا کي تاریخ بدلدي - صحابه اسکے هر واقعه کو یاد رکهتے تهے اور اس عهد کي هر چیزکو یادگار سمجهتے تهے - انهي یادگاروں میں حضرت ابن زبیر کي تلوار بهی تهی جسکے جوهر اونهوں نے معرکه جنگ میں دکهائے تهے - جب عبد الله ابن زبیر (رض) کو عبد الملک ابن مروان نے قتل کروادیا ' تو اونکے صاحب زادے عروه بن زبیر کو بلاکر یه تلوار دکهائی اور کہا : " تم اس کو پهچانتے هو؟ " اونهوں نے کہا " هاں " عبد الملک نے اوسکی نشانی پوچهی - اونهوں نے جواب دیا که وه غزوه بدر میں ایک جگه سے کند هوگئی هے - مروان نے کہا سچ هے:

بهن فلول من قراع الکتائب !

"وه تلواریں دشمنوں کے جسم پر لگتے لگتے کند هوگئي هیں "

چنانچه اس مصرع کو پڑهکر یه خانداني یادگار عروه بن زبیر کو دیدي - لوگوں نے ۳ - هزار تک قیمت لگائي اور ایک شخص نے اپنے لیے سرمایۂ افتخار سمجهکر خرید لیا -

کسي زمانے میں مسلمانونکی تلواریں دشمنوں کے جسم پر لگتے لگتے کند هوجاتي تهیں - اب نیام میں پڑے پڑے کند هو جاتي هیں:

ابتدا وه تهي' انتها هے یه !

و بلونا هم بالحسنات والسئیات ' لعلهم یرجعون !

کـــلاب الحرب !

انسان کی جنـگ

اور کتوں کی عجیب و غریب خدمات !

و تحسبهم ایقاظا و هم رقود و نقلبهم ذات الیمین و ذات الشمال' و کلبهم باسط ذراعیه بالوصید (۱۸ : ۱۷)

پچھلي ڈاک میں یورپ کے جو اخبارات و رسائل آئے هیں ' انسے معلوم هوتا ہے کہ موجودہ جنگ یورپ میں جرمن فوج "فوجي کتوں" سے بھي کام لے رهي ہے - بلجیم کے حملہ میں کتوں کے کئي دستے اسکے ساتھہ تھے - ریل کي گاڑیوں میں انکي نقل و حرکت کیلیے مخصوص گاڑیاں بنائي گئي هیں جن میں انکي نشست و برخاست اور خواب و خورش کے الگ آلگ کمرے هیں !

اس سے پہلے هندوستان کے اخبار بیں حضرات اُن مضامین کا مطالعہ کرچکے هیں جن میں فرنسیسي پولیس کے کتوں سے کام لینے کے دلچسپ حالات بیان کیے گئے تھے' اور جو غالباً اب سے تین چار سال پہلے اخبار میں شایع هوے تھے - چونکہ کتوں کي جنگي خدمات کے متعلق ابتک اردو میں کچھہ نہیں لکھا گیا ہے اسلیے یہ خبر پڑھکر خیال هوا کہ ایک مستقل مضمون اس موضوع پر شائع کیا جاے -

(انسان کا وفاسرشت خادم)

کتا انسان کا قدیم وفا دار خادم ہے - انسان جب زمانۂ وحشت میں خود جانوروں کي طرح جنگلوں کے اندر زندگي بسر کرتا تھا ' اوسوقت بھي یہ وفا سرشت جانور اوسکي اطاعت اوسي وفا داري کے ساتھہ کرتا تھا ' جسطرح آج بیسویں صدي کے کسي متمدن انسان کي کرتا ہے !

اس زمانے میں اگرچہ وسائل تعلیم کي کثرت اور ذرائع تربیت کي وسعت نے کتوں کو بھي تعلیم یافتہ بنا دیا ہے' لیکن اب تک اونکو عہد وفا کا وہ سبق اچھي طرح یاد ہے' جسکو انسان نے زمانۂ وحشت میں پڑھا دیا تھا -

انسان جب جنگلوں میں وحشیانہ زندگي بسر کرتا تھا تو اوسوقت وہ صرف شکار کي غذا پر زندہ تھا - اس وجہ معاش کي فراهمي میں تیر و کمان کے علاوہ اگر کوئي اور رفیق اوسکي اعانت کرسکتا تھا تو وہ یہی کتا تھا - وهي شکار کو تلاش کرتا تھا' وهي جنگلوں کے گھنے اور گنجان درختوں کے اندر گھس کر اونکو ڈھونڈھتا تھا ' وهي پہاڑوں پر سے اونکو نیچے اوتار کر لاتا تھا' اور وهي اونکو پکڑ کے اپنے آقا کے پانوں پر ڈالدیتا تھا -

آج بھي جب کبھي اس عہد وحشت کي یاد تازہ کي جاتي ہے اور متمدن انسان جانوروں کے شکار گاہ سے اکتا کر خود اپنے ابناے جنس کو شکار کرنا چاهتا ہے' تو کتا اوسکا حق رفاقت ادا کرتا ہے ' اور اوسکے ساتھہ ساتھہ اوسي وفادارانہ طریقہ سے میدان جنگ کا چکر لگاتا ہے ' جسطرح عہد وحشت میں اوسکے شکار کے پیچھے پیچھے دوڑتا پھرتا تھا !

(امم قدیمہ اور کتوں کی جنگي خدمات)

اب اگرچہ جنگی کتوں کي تعلیم و تربیت کا ایک خاص نظام قائم هوگیا ہے ' لیکن کتوں سے فوجی خدمت تقریباً تمام قدیم متمدن سلطنتوں نے بھي لی تھي - زمانہ قدیم کی تاریخ جنگ میں کتوں کے جنگي کارنامے نمایاں طور پر نظر آتے هیں -

سنہ ۳۶۳ قبل مسیح میں جب اجیلاوش شاہ اسپارٹا نے مانتھی نیا کا محاصرہ کیا تھا تو اوسوقت اوسکی فوج میں کتوں کي صف بھي نظر آتي تھي -

کمبیس تاجدار ایران نے جب مصر پر حملہ کیا تو یہ وفادار خادم بھی اوسکے ساتھہ تھا - یونانیوں نے بھی ٹراوڈا کے محاصرے میں کتوں کی شجاعت سے کام لیا تھا - مقدونیا کی فوج کي تاریخی جرات کا ذمہ دارانہ کام بھی کتوں کے سپرد کیا گیا تھا - ٹیوٹن کے تمام قبایل عموماً جنگ میں کتوں سے کام لیتے تھے اور اونکو زرھیں پہنا کر اور گلے میں خار دار طوق ڈال کر میدان جنگ میں ساتھہ لے جاتے تھے - فرقہ گالین نے کتوں کا ایک دستہ بنا لیا تھا ' اور وہ قدم قدم پر فوجی حیثیت سے اونکے ساتھہ ساتھہ رهتا تھا -

گالین کے بادشاہ ٹیوبس نے جب اپنے سفیر کو رومیوں کے پاس بھیجا تو وہ نہایت تزک و احتشام کے ساتھہ روانہ هوا - سفیر ذاتی وجاهت کے لحاظ سے نہایت بلند بالا شخص تھا - اوس نے گلے میں ایک طوق پہن لیا تھا ' اور کلائیوں میں سونیکے کنگن نظر آتے تھے - ساتھہ ساتھہ کاهن قومي ترانہ گاتا هوا چلتے تھے' با ایں همہ خود سفیر کتوں کے جھرمٹ میں محصور تھا ' اور وہ با قاعدہ فوج کی طرح نہایت منظم طور پر اوسکے ساتھہ ساتھہ چلتے تھے !

جب سفیر رومیوں کي فوج میں پہونچا تو رومیوں کو کتوں کي اس فوجي ترتیب و با قاعدگي کا نظارہ نہایت عجیب معلوم هوا' اور اونھوں نے بھي کتوں کی فوجي تعلیم کا مستقل نظام قائم کرلیا - اس نظام نے اس قدر ترقي کي کہ قلعوں کي حراست کا تمام کام کتوں کے متعلق هوگیا - عموماً قلعوں کي فصیلوں اور برجیوں پر کتوں کا پہرا رهتا تھا - جب دشمن قلعے کے قریب آجاتے تھے تو یہ کتے بھونک بھونک کر فوج کو هوشیار کر دیتے تھے !

هرکلانیوم کے کھنڈروں میں جو آثار عتیقہ ظاهر هوے هیں' اون میں ایک زرہ پوش کتے کی صورت بھي ہے جو ایک رومن فوج پر پہرہ دے رها ہے -

قرون وسطی میں رومیوں نے کتوں کي تعلیم و تربیت میں اس سے بھي زیادہ ترقي کي - کتوں سے پہلے صرف حراست کا کام لیا جاتا تھا - اب وہ میدان جنگ میں ایک مسلم بہادر سپاهي کا کام دینے لگے - یہ عام طور پر مسلم ہے کہ جنگ میں سپاهیوں سے زیادہ گھوڑے کام کرتے هیں ' لیکن کتوں کا حملہ خاص طور پر گھوڑوں کی قطاروں پر هوتا تھا - کتوں کے گلے میں خاردار طوق ڈال دیے جاتے تھے ' اور اون میں بڑي بڑي نوکدار چھریاں باندہ دي جاتي تھیں - یہ مسلح کتے میدان جنگ میں دوڑتے پھرتے ' اور سپاهیوں کو اس مخفی حملہ کی اوسوقت خبر هوتی' جب اونکے گھوڑوں کے پانوں زخموں سے بیکار هو کر آگے بڑھنے کی طاقت سے محروم هو جاتے تھے !

کبھی کبھی کتوں کی زرھوں میں مشعل بھی لٹکا دیتے تھے اور وہ دشمن کے خیموں میں بڑھکر آگ لگا آتے تھے -

کتوں کے فوجی نظام تعلیم نے آگے چل کر اس سے بھی زیادہ شور نما حاصل کی - سنه ۱۴۷۶ میں جب سوئٹزرلینڈ اور برگنڈی میں معرکہ کارزار گرم ہوا تو فوج کےساتھہ دونوں طرف کے کتے بھی باھم سرگرم پیکار تھے اور سوئٹزرلینڈ کے کتوں نے برگنڈی کے کتوں پر فتح پائی تھی -

(عہد جدید کے ابتدائی فوجی کارنامے)

جدید دور تمدن کی ابتدائی تاریخ بھی کتوں کے کارنامہ ھاے شجاعت و جلادت سے لبریز ھیں - چنانچہ کوالمیس نے جنگ امریکا میں جن اجزاء سے اپنی فوج کو مرتب کیا تھا، ان میں ۲۰ - کتے بھی تھے - ان کتوں نے ایسے ایسے نمایاں کام کیے کہ پادشاہ اسپین کو حکم دینا پڑا کہ انکے لیے بھی تمام فوج کی طرح تنخواھیں مقرر کردی جائیں !

اوسٹرلٹس کے اوس مشہور واقعہ میں جو سنه ۱۸۰۵ ع میں فرانس اور روس و اسٹریا کی افواج متحدہ کے درمیان ھوا تھا، علم شاھی کو ایک کتے ھی نے اسٹرین فوج کی غارتگری سے بچایا تھا - اس خدمت نمایاں کے صلے میں مارشل لیل نے ایک اعزازی تمغہ اسے پہنایا !

فرانسیسیوں نے جزائر غرب کی لڑائیوں میں کتوں سے پہرے کا کام لیا تھا -

ترک بھی سترھویں صدی میں کتوں کی جنگی قابلیت سے واقف ھوگئے تھے - جنگ یونان سنه ۱۸۲۲ ع میں اونھوں نے کتوں سے بیش بہا جنگی خدمات لیں - جب یونانی سپاھی کرلیولیس کی فصیلوں پر چڑھگئے تھے تو ان کتوں نے اونکو ٹڈی دل کی طرح گھیر لیا تھا !

سنه ۱۸۷۷ میں روس نے ترکوں کی جنگ میں کتوںکا استعمال کیا - سنه ۱۸۸۲ع میں روس اور اسٹریا کے درمیان جو جنگ ھوئی تھی، اوس میں فوج کے ساتھہ کتے بھی نبرد آزما تھے -

نپولین نے بھی پہرے کیلیے اسکندریہ کے کتوں کے جمع کرنے کا حکم دیا تھا جب اس نے مصر پر قبضہ کیا تھا - اور جنگ اٹلی میں اون سے جاسوسی اور خبر رسانی کی خدمت بھی لی تھی -

سنه ۱۵۲۲ ع میں فرانس اور اسپین کے درمیان جنگ ھوئی - ھنری ھشتم شاہ انگلستان نے اپنے بھانجے چارلس خامس شاہ اسپین کو فوجی مدد بھیجی - اوس فوج میں ۴۰,۰۰۰ سپاھیوں کے ساتھہ ۴,۰۰۰ کتے بھی تھے - چنانچہ ان کتوں نے فرنچ کتوں پر نہایت جانبازانہ حملہ کیا -

اسٹریا کے لوگوں نے سنه ۱۸۸۲ میں ایک خاص نسل کے کتوں کی تربیت و پرداخت کی تھی - یہہ کتے دشمنوں کی کمین گاھوں کا سراغ لگاتے پھرتے تھے - جنرل کویف (روسی) نے جب جیوک کے قلعے پر حملہ کیا تھا تو ترکمان لٹیروں کی کمینگاہ کا پتہ کتوں ھی نے لگایا تھا -

(لہا بقیۃ صالحۃ) .

تبلیغ اســلام اور ایڈیٹــر الهــلال

لڑائی کے متعلقات میں تاریخی، جغرافی، سیاسی، علمی وغیرہ معلومات جو جناب اپنے اخبار کے ناظرین کیواسطے نہایت وضاحت و فصاحت اور کمال حسن بیان کے ساتھہ مہیا کرتے ھیں، اردو خواں پبلک کیواسطے بیحد مفید ھے - اور ھم سب لوگوں کو آپکا بہت بہت شکریہ ادا کرنا چاھیے - اللہ تعالی آپکی عمر اور صحت میں بڑی ترقی عطا فرمائے - لیکن (حاشا اور واللہ باللہ طنزاً نہیں بلکہ صرف بہبودی اسلام و مسلمانان کے واسطے) اسکا افسوس ضرور ھے کہ یہ بے نظیر قابلیت صرف اشاعت اسلام کے لیے منحصر نہ ھوئی جسکی بہت ضرورت ھے - غالباً آپ نے اگست کا " افادہ" مطالعہ فرمایا ھوگا جس میں مینے یہ خیال ظاھر کیا ھے کہ جزایر فلپائن میں کسی ھندی عالم کو جانا چاھیے - کیا جناب گروہ علما میں سے کسی خاص موزوں شخص کو ترغیب نہیں دے سکتے کہ وھاں چلا جائے ؟ گو بہت سے لوگ عملاً میری اس راے کے مخالف ھیں مگر میں تو پھر بھی کہونگا کہ بہ نسبت دوسروں پر اعتراض کرنے کے خواہ وہ اعتراض سچا ھی کیوں نہ ھو، ھمکو خود اپنی اصلاح زیادہ مفید ھے - بلکہ سچ یہ ھے کہ اگر مجھکو کوئی شے فایدہ پہنچا سکتی ھے تو وہ اپنی اصلاح - اور اگر اس کا عملی پہلو ھو تو بہت ھی اچھا ھے -

میں نہایت ادب اور پورے اخلاص سے معافی چاھکر لکھونگا کہ خدا را اب جناب مولوی عبد السلام صاحب ندوی کے مضامین اسٹرایک بند کردیں - جنکو پڑھکر میرا تو دم گھٹنے لگتا ھے - اگر ھم ایسی دلیلوں سے کام لیں تو جدال و قتال باھمی کے جواز اور استحسان کی ھمکو روایتیں صحابہ کرام اور تابعین عظام کے عمل سے ملسکتی ھیں - اگر اسٹرایک تو ایسا ھی مقبول عمل سمجھا جاے جیسا کہ جناب مولوی صاحب ممدوح ثابت کرنا چاھتے ھیں تو مسلمان طلبا کو تو کوئی مکتب - مدرسہ - اسکول - کالج اپنے دروازے کے اندر نہ آنے دیگا -

آپکا نہایت ادنی خــادم

(نواب حاجی) محمد اسمعیل (خاں صاحب رئیس دتاولی)

مسئــلہ قیــام الهــلال

از جناب مولانا سید مرتضی صاحب (نونہرہ - غازیپور)

الهلال کے بند کردینے کی خبر نے مسلمانوں کی حنین و انین کو فوق فلک الافلاک تک پہنچایا - کوئی دل ایسا نہ تھا جو سینہ میں مضطرب نہو - کوئی اضطراب ایسا نہ تھا جسکی شیون و زاری کی صدا مجیب دعوة المضطر کی جناب تک رسائی کی کشمکش نہ کرتی ھو - الهلال کا بند ھونا گویا آفتاب تعلیمات اسلامیہ و مہر ادب وعلوم، و تحقیق و تدقیق، و درس حریت، و دعوۃ صدق و صفا کا ھندوستان سے غروب ھونا تھا - اس پرچہ کی قدر اھل علم کے قلوب سے پوچھیے - اردو زبان کو علمی زبان و ادب کا وہ خلعت آپ ھی کے خامۂ بدائع نگار نے پہنایا ھے - الا نثر غالب و سید احمد خاں - لیکن وہ ابتدا تھی، ان کو یہ جامۂ زیبا ھرگز نصیب نہ تھا - ھر موقع پر نوادر اشعار کا وہ مجموعہ آپ کے حافظہ میں ھے کہ معلوم ھوتا ھے، صدھا دواوین اساتذہ کے آپ حافظ ھیں - قرآن کریم کی آیات آپ کے نوک زبان ھیں - ملکی مضامین پر ازادی راے کا جو لامع و ساطع حصہ ھے وہ اپنی آپ ھی نظیر ھے - فن تفسیر و حدیث کی تنقید و تحقیق کس مرتبہ کی ھے ؟

زفرق تا قدم ہر کجا کہ می نگرم

اس کارڈ کو الهلال کے کسی ناحیہ میں ممکن ھوتو جگہ دیجیے -

تاریخ و عبر

کرہ ارضی کي آتشزدگی کا اولین شعلہ

فرانسس جوزف شہنشاہ آسٹریا

(حیات خصوصی)

معمر ترین حکمران عالم

وہ آرچ ڈیوک فرانسیس کارل کا بیٹا ہے - ۱۸ اگست سنہ ۱۸۳۰ ع میں پیدا ہوا ' اور سنہ ۱۸۴۸ ع مین جبکہ اسکي عمر صرف اٹھارہ برس کی تھي اوسکی تخت نشیني ہوئی - سنہ ۱۸۲۷ ع میں اوسکے تاج شاہي میں ایک نیا طرہ لگایا گیا - یعنی وہ ہنگري کا بادشاہ بھی بنایا گیا - اسوقت اوسکي عمر تقریباً ۸۴ برس کي ہے -

سنہ ۱۸۵۴ ع میں آسنے مکسمیلیان ڈیوک آف بیاوار کي لڑکي سے شادي کي جو یورپ کي شاہزادیوں میں عام طور پر ممتاز خیال کی جاتي تھی ' اور اسکا حسن و جمال مسلم تھا - اوس کے بطن سے چار اولاد پیدا ہوئیں جنمیں سے صرف دو لڑکیاں آرچ ڈچیز جیزلا اور ماریہ زندہ ہیں - سنہ ۱۸۹۸ ع میں ملکہ پر جب کہ وہ جنیوا میں شاہی کشتی میں جا رہي تھي ' ایک اٹالین نوجوان نے دفعتاً حملہ کیا اور قتل کردیا -

شہنشاہ جوزف کے تین بھائی تھے ' جن میں سے ایک میکسیک پر حکومت کر رہا تھا ' اوس نے ۱۸۶۷ ع میں وفات پائی - دوسرے بھائي کا نام آرچ ڈیوک کارل تھا جس نے سنہ ۱۸۹۶ ع میں انتقال کیا - اس نے متعدد اولاد چھوڑي - فرانسیس فرڈیننڈ جو حال میں سراجیو میں قتل کیا گیا ' اسي کا لڑکا تھا شہنشاہ جوزف نے پرنس اودلف کے انتقال بعد اسیکو ولی عہد مقرر کیا تھا ' لیکن وہ قطرتاً نہایت نحیف الجثہ تھا - ڈاکٹروں نے اوسکو وادنا کے قیام سے منع کردیا تھا - ماہرین سیاست کی راے تھی کہ وہ حزم و تدبیر کے ساتھہ آسٹریا جیسے مختلف العناصر ملک پر حکومت نہیں کر سکتا - اپنی اس کمزوری کو وہ خود بھی محسوس کرتا تھا - اسلیے ایک خاموش لطف و مسرت کي زندگي بسر کر رہا تھا -

عام خیال تھا کہ اگر یہی حالت قائم رہی تو اسکی جگہہ شاہنشاہ جوزف کے بھائی آرچ ڈیوک اوٹو کو ولي عہد بنایا جائگا ' لیکن سراجیو نے ہمیشہ کے لیے اوس سے یہ منصب چھین لیا -

شہنشاہ جوزف کا خاندان تمام یورپ میں سب سے قدیم ترین حکمراں خاندان ہے - وہ ۶۳۲ برس سے حکمراني کر رہا ہے ' اور یہ ایسا فخر ہے جو دوسرے خاندانوں کو بہت کم نصیب ہوا ہے - اس سلسلہ حکومت کا پہلا تاجدار رودلف وان ہیسبورگ تھا - وہ پہلے جرمني کا ایک کونٹ تھا لیکن سنہ ۱۲۷۳ ع میں جرمانیا کا باشاہ مقرر کیا گیا -

اس خاندان نے ایک مدت تک آسٹریا ' ہنگري ' بوہیمیا ' وسط جرمني ' ہالینڈ ' اٹلي ' اسپین وغیرہ ' پر حکومت کي ہے اور اوس پر سے ہر قسم کے ملکی انقلابات کا سیلاب گذر چکا ہے - اس وسیع مدت نے مردوں کے ساتھہ عورتوں کو بھی حکومت کرنے کا موقع دیا - چنانچہ سنہ ۱۷۴۰ ع جب شاہنشاہ کارل سادس کا انتقال ہوا ' اور اوس نے اولاد ذکور میں سے کسیکو وارث تاج و تخت نہ چھوڑا تو اُسکی لڑکي ماریا ٹریزرا کے سرپر تاج شاہي رکھا گیا - حکمراں ہونے سے پہلے سنہ ۱۷۳۶ ع میں اوسکي شادی ڈیوک فرنسیس لورین سے ہوئی تھی - اب جب اوس نے تخت سلطنت پر قدم رکھا تو اوسکا شوہر ڈیوک فرنسیس اول شاہنشاہ بنایا گیا ' یہي فرنسیس ہے جسکی اولاد آج تک بر سر حکومت ہے - اسلیے آسٹریا کے موجودہ خاندان شاہي کو ہیسبورگ لورین کہا جاتا ہے -

شاہنشاہ جوزف کا سالانہ وظیفہ ۹۳۰,۰۰۰ گنی ہے ' اس رقم میں سے اوسکو نصف آسٹریا اور نصف ہنگری کے خزانہ سے ملتا ہے - وائنا اور بودا پسٹ میں اوسکےلیے متعدد محل تعمیر کئے گئے ہیں ' اور پیرانہ سالي ' تجربہ کاری ' اور زمانہ شناسی کے لحاظ سے وہ یورپ کے تمام بادشاہوں میں نہایت موقر اور قابل احترام خیال کیا جاتاتھا لیکن افسوس کہ موجودہ جنگ یورپ میں خونریزي کا پہلا قدم اوٹھا کر آسنے اپني ہشتاد سالہ عزت یورپ کے بڑے حصے میں برباد کردي ہے -

فنون لطیفہ کے ساتھہ نہایت دلچسپي رکھتا ہے - بالخصوص مناظر طبیعیہ کا شیفتہ ہے - ساتھہ ہی فنون سپہگري میں بھي اسے خاص شہرت حاصل ہے - اوس نے اکثر میدان جنگ سے پیچھے ہٹ جانے پر موت کو ترجیح دي ' چنانچہ معرکہ سلفرنیو میں جب آسٹرین فوج نے جنرل ہیس کی سپہ سالاری میں فرنچ اور سارڈینین فوج کی متحدہ فوج سے مقابلہ کیا اور جنرل ہیس نے بعض جنگی مصالح کی بنا پر فوج کو بھاگنے کا حکم دیدیا ' تو شاہنشاہ جوزف کي بہادري نے اس ہتک کو گوارا نہ کیا اور خود فرنچ توپوں کی باٹري کے آگے سینہ سپر ہوکر کھڑا ہوگیا ' جو نہایت تیزي کے ساتھہ پیچھے ہٹنے والی آسٹرین فوج پر گولے برسارھی تھیں !

ایک مرتبہ وہ سرسبز کھیتوں کے درمیان گذر رہا تھا - اوسکو دو شخص نظر آے جو پالو جانوروں کو شکار کیلیے چرانا چاہتے تھے - جب اون دونوں نے شاہنشاہ جوزف کو دیکھا تو آکر پانوں پر گرپڑے اور روکر کہا :

" ہمارا خاندان بہت بڑا ہے - صرف زراعت سے گذر اوقات نہیں ہوسکتي - پہلے ہم فوج میں ملازم تھے ' اب موقوف کردے گئے ہیں - اسلیے اس جرم کے ارتکاب پر مجبور ہو گئے "

شاہنشاہ جوزف نے اونکا نام و نشان پوچھکر اون کو واپس چلے جانیکی اجازت دی - وہ چلے گئے ' مگر مواخذہ کا خوف دامنگیر تھا - اسکے بعد شاہنشاہ نے اونکے پاس فرمان بھیجا جسکے ذریعہ اونکو شکار گاہوں کا نگراں مقرر کیا گیا - فرمان کو پہلے تو وہ وارنٹ گرفتاري سمجھے لیکن بعد کو معلوم ہوا کہ بادشاہ نے اونکی صداقت اور فوجی خدمات کے صلے میں ایک موزوں تر منصب عطا کیا ہے !

ایک روز وہ شونبرن کو جارہا تھا ' راستے میں فائر بریگیڈ ملا جو کہیں آگ بجھانے کیلیے جا رہا تھا - اوسکے گھوڑے کیچڑ میں پھنس گئے تھے -

وہ دفعتاً رک گیا ' بادشاہ نے خود اپني گاڑي کے گھوڑے کھلواکے اوس میں جتوادیے - ان گھوڑوں نے فائر بریگیڈ کو کیچڑ سے نکالا ' اور مقام آتشزدگی تک پہنچا آے - شہنشاہ خود کرایہ کي گاڑي پر سوار ہوکر چلا گیا !

سیاست رحم دلي کي دشمن ھے ' لیکن ابسے پہلے اسکی نسبت
ہا جاتا تھا کہ اوسکي رحم دلي سیاست پر غالب ھے - چنانچہ
سنے چند سال سے پھانسي کے کسي فیصلہ پر دستخط نہیں کیا -
ب استریا میں ھیضہ پھیلا تو اوسکے انسداد کیلیے اپني پوري
وشش صرف کي - لوگوں کے یہاں خود تعزیت کو جاتا تھا '
فاخانوں میں جاکر مریضوں کو دیکھتا اور اونکو تسکین دیتا تھا -
ب ھنگري میں طوفان آیا ' تو خود وھاں جاکر لوگوں کو بچانے
یلیے آمادہ کیا - بلکہ بہت سے ڈوبنے والوں کو اپنے ھاتھہ سے
چالیا !

لیکن یہ عجیب انقلاب وقت ھے کہ جس بادشاہ کي رحمدلي
سکو گوارا نہیں کرتي تھي کہ ایک مجرم کو پھانسي دینے کیلیے
دستخط کرے ' وھي آج لاکھوں بے قصور انسانوں کے قتل و غارت کا
معرک اول ھوگیا !

کہتے ھیں کہ وہ نہایت فیاض اور کریم النفس بھي ھے - زمانہ
جنگ میں مجروحین کو خود اپنا وظیفہ دیتا ھے ' اور خود نہایت
سادہ سپاھیانہ غذا پر بسر کرتا ھے - اسي ھمدردانہ برتاو کی بنا پر
اوسکو اپني رعایا پر کامل اعتماد حاصل ھے - وہ تنہا باھر نکلا کرتا ھے '
بجز سرکاري تقریبوں کے کبھي محافظ فوج اوسکے ساتھہ نہیں رھتي
یورپ کے اخبارات میں اسکي رحم دلي اور فیاضي کي حکایتیں
ھمیشہ چھپتی رھي ھیں -

ایک مرتبہ وہ اپنے بچپنے کے زمانے میں لیمبرگ کے باغ میں
اپنے دادا کے سامنے کھیل رھا تھا - اسی حالت میں ایک پہرہ دار
سپاھي پر اوسکي نظر پڑگئي - اوس نے اپنے دادا سے گھبراکر پوچھا :
" کیا یہ فقیر ھے ؟ " اسکے دادا نے پوچھا کہ تمہیں اوسکي
فقیري کا حال کیونکر معلوم ھوا ؟ جوزف نے جواب دیا " اسلیے
کہ وہ اپنے فرائض کو مجبورانہ انجام دے رھا ھے " فرانسیس نے
مسکراکر کہا :

" عزیز من ! ھر امیر فقیر کو اپنے اپنے فرائض مجبورانہ ھي
انجام دینے پڑتے ھیں یہاں تک کہ شاھنشاھوں کی اولاد کو بھي -
لیکن واقعي یہ پہرہ دار محتاج ھے - اس نوٹ کو لو اور اسے دے آؤ "

جوزف نہایت تیزي سے نوٹ لیکر اوسکي طرف بڑھا اور کہا " یہ
نوٹ لو - میرے دادا نے تمکو دیا ھے " اس زمانے کے فوجي قانون
کي رو سے کوئي سپاھي کسي قسم کا عطیہ قبول نہیں کرسکتا تھا -
اسلیے اوس نے سر کے اشارے سے انکار کیا ' جوزف نہایت ناراض
ھوا اور اپنے دادا کے پاس جاکر شکایت کي - اس نے کہا کہ جاکر
اوسکے کارتوس کي تھیلي میں چپکے سے ڈالدو - لیکن جوزف کا ھاتھہ
سپاھي کي کمر تک نہیں پہونچتا تھا ' اسلیے فرانسیس نے اوسکو
گود میں اوٹھالیا ' اور اوس نے نوٹ اوسکي تھیلي میں ڈالدیا - اب
اوس نے غایت مسرت کے لہجے میں شور مچانا شروع کیا :
" سپاھي نے مفلسي سے نجات پائي "

جوزف نے اپني عمر کے پانچ مرحلے طے کیے تھے کہ اوسکے دادا نے
انتقال کیا - چھٹے سال اوسکي تعلیم و تربیت شروع ھوئي - اوسکي
ماں صوفیا خانداني حیثیت سے عالي مرتبہ اور نہایت دور
اندیش اور عاقلہ عورت تھي - اوس نے اپنے بچوں کي تعلیم کي
نگراني کا اھم فرض خود اپنے ذمہ لیا - آسٹرین شہزادوں کی تعلیم
و تربیت کا ایک خاص قانون تھا جسکو شاھنشاہ جوزف ثاني نے
مرتب کیا تھا - اوس نے شاھزادوں کي تعلیم کا پروگرام جن اصولوں پر
مرتب کیا تھا ' اوسکي تصریح خود اوسي نے اپنے نہایت جامع الفاظ
میں ایک بار کي تھي :

" عام لوگ اپنے بچوں سے کہتے ھیں کہ اگر تم تعلیم حاصل
کرو گے تو ملازمت کے ذریعہ اپني ذات کو فایدہ پہونچاسکوگے -
لیکن اگر تم نے علوم و فنون میں مہارت حاصل نہ کي ' تو اس سے
ملک کو کوئي نقصان نہ پہونچیگا بلکہ خود تمہیں کو بڑا سے بڑا ضرر
پہونچے گا -

لیکن یہ فقرے شاھزادوں کي تعلیم و تربیت پر منطبق نہیں
ھوسکتے - کیونکہ وہ علم و جہالت ' دونوں حالتوں میں ملک کے فرمانروا
ھونگے ' اسلیے اوسکا نفع و نقصان ملک کو لازمي طور پر پہونچیگا '
پس اونکے لیے علوم و فنون میں کامل مہارت حاصل کرنا نہایت
ضروري ھے "

اھل ھنگري اپني زبان کو زندہ رکھنے اور سرکاري زبان بنانے
کی کوشش میں ھمیشہ سے مصروف تھے - مگر سلطنت آسٹریا ھمیشہ
ھنگري زبان کو حقارت کي نگاہ سے دیکھتی تھي ' اور کوئي آسٹرین بھولے
سے بھي اوسکي تعلیم کی طرف توجہ نہیں کرتا تھا - لیکن شاھنشاہ
جوزف نے بچپن ھي میں اونکی زبان کو سیکھا اور اوس میں اس قدر
مہارت حاصل کي کہ اچھي طرح بات چیت کرنے لگا - حسن
اتفاق سے سنہ ۱۸۴۷ع میں جب کہ وہ صرف آرچ ڈیوک تھا ' گورنر
کے تقرر کی رسم ادا کرنے کیلیے ھنگري آیا - یہ ھنگرین شورش
و بغاوت کا ابتدائي زمانہ تھا - اونکي شورش کا مقصد صرف اپني
قومیت ' وطنیت ' اور زبان کو محفوظ رکھنا تھا جو آسٹریا کے ساتھہ
مدغم ھوتي جاتي تھي - آرچ ڈیوک فرانسیس جوزف نے نہایت
دور اندیشي سے اس فتنہ کو فرو کرنا چاھا اور اونکے سامنے ھنگري
زبان میں ایک اسپیچ دي - اسپر تمام ھنگرین قوم نے اس زور سے
خوشي کے نعرے بلند کیے کہ انکے گلے پڑ پڑ گئے ' اور اپنے قدیم طرز پر
اظہار مسرت کیلیے تلواریں نیام سے کھینچ لیں !

چند دنوں کے بعد ھنگري نے آسٹریا کے دائرۂ اقتدار سے نکلنے
کے لیے پھر شورش کي ' لیکن وھاں کے گورنر نے اونکو یقین دلایا
کہ جس آرچ ڈیوک نے تمھارے سامنے تمھاري زبان میں تقریر
کي تھي ' وہ عنقریب آسٹریا کا شہنشاہ مقرر کیا جائیگا - اس خوشگوار
وعدہ کا نہایت اچھا اثر ھوا ' اور دفعتاً بغاوت کي آگ بجھہ گئي - چند
دنوں کے بعد جب شہنشاہ جوزف کے سر پر تاج شاھي رکھا گیا تو
تمام ھنگري نے اوسکي رسم تخت نشیني کا نہایت مسرت سے
خیر مقدم کیا - حالانکہ وہ دوسرے بادشاھوں سے عموماً اظہار نفرت
کرتے تھے -

اسکي روزانہ زندگي کا حسب ذیل پروگرام ایک اخبار میں
شائع ھوا تھا :

پانچ بجے صبح کو اوٹھتا ھے ' اور چاے وغیرہ پیکر کام
میں مصروف ھو جاتا ھے - دس بجے سے ۱۲ - بجے تک لوگوں کو
دربار میں باریابی کا موقع دیتا ھے - پھر اپنے پرائیوٹ سکریٹریوں سے
ملکي معاملات میں مشورہ کرتا ھے - تین بجے کھانا کھاکر سیر و
تفریح کي تیاري کرتا ھے ' اور اکثر تھیٹروں میں جاتا ھے - ان
تفریحي مشاغل سے فارغ ھوکر دس بجے کھاکے سو رھتا ھے .
با اینہمہ مصروفیت اور کسل و تکان کي کبھي شکایت نہیں کرتا
اگر امور ملکي کے انجام دینے سے طبیعت گھبرا جاتي ھے تو چند
دنوں سیر و شکار کے لیے باھر نکل جایا کرتا ھے - .

وہ یورپ کي تمام زبانوں کا ماھر ھے اور ان تمام زبانوں میں
گفتگو کرسکتا ھے - اوس نے ایک مرتبہ فوج کا جائزہ لیا تو اوسکے
سامنے مختلف قوموں کے پانچ دستے پیش کیے گئے - اوس نے ھر ایک
کے سامنے اوسیکي زبان میں تقریر کي !

اقتراح ادبی و شعری

نغمہ حسن و طبل جنگ !

دعوت تسابق افکار و تنافس اقلام

و فی ذالک فلیتنافس المتنافسون ! (۸۳ : ۲۳)

انعامي مضمون - دو گني کا پہلا سلسلہ : " مواضیع ادبیہ " ۳۱ - اکتوبر تک -

آجکي اشاعت کے ساتھہ ایک دلچسپ مرقع شائع کیا جاتا ہے جو کلکتہ کے ایک دقیقہ سنج اور مشاق مصور کے قلم سحر کار کا نتیجہ ہے - اور ایک عمیق و وسیع حسن تخیل' تفحص تاریخی ' اور فکر شعري نے اسکا خاکہ کھینچا ہے -

بظاہر اس مرقع کو دیکھیے تو صرف دو تصویریں ہیں جنہوں نے زیادہ سے زیادہ ایک صفحہ کی دس بارہ انچ جگہ روک لی ہوگي- لیکن ارباب نظر اگر چاہیں تو انکے صرف ایک گوشۂ نگاہ ھي کے اندر صدہا صفحوں کے صحائف معاني اور دفاتر سوانح و حوادث پڑھلے سکتے ہیں :

احوال ما ز حوصلۂ نامہ بیش بود
لختے ز حال خویش بسیما نوشتہ ایم !

عالم جذبات و حسیات کے صدہا مطالب ہیں جنہیں ہزارہا صفحوں پر پھیلاکر لکھیے -جب بھي سمٹ نہیں سکتے - لیکن اگر ایک سیماء گویا ' ایک چشم سخنور ' ایک نگہ ناطق ' ایک غمزۂ معني طراز' ایک جمال فکر اندیش' سامنے آجاے تو انکے درس و فہم کیلیے صرف ایک لمحۂ نظارہ ھي کافي ہوتا ہے - بلکہ اس سے بھي کم -

یہ ایک ایسي حقیقت ہے جسکي ہر صاحب حال فوراً تصدیق کریگا -

ارسطو اگر شرم و حیا کے واردات و اثرات کا فلسفہ مرتب کرتا اور دس ضخیم جلدیں لکھہ جاتا ' جب بھي آپ کچھہ نہ سمجھتے- لیکن کسي کے چہرۂ محجوب اور نگہ شرمگیں کا ایک نظارہ آپکو سب کچھہ سمجھا دیتا ہے' اور حقائق حسن و عشق کے وہ وہ اسرار و غوامض خود بخود حل ہوجاتے ہیں جو دنیا بھر کے حکیموں اور فلسفیوں کي زبانیں ملکر بھي حل نہیں کرسکتي تھیں !

آپ کے نزدیک علم البرق کا سب سے بڑا ماہر وہ ہے جسنے کسي وسیع علمي عمارت کے اندر بڑي بڑي کتابیں اور بڑے بڑے آلات دیکھے ہوں - لیکن میري نظر میں اِس کي حقیقت اوس خوش نصیب سے بڑھکر کوئی نہیں جانتا جسے کسی جمال آتشیں کي ناگہانی جلوہ تابی کے نظارہ کا بار بار موقعہ ملا ہے' اور ہمیشہ اسکے خرمن صبر و شکیب پر بجلیاں گرتي رہي ہیں - و کل حزب بما لدیہم فرحون :

نہ دانم تا چہ برق فتنہ خواہد ریخت بر ہوشم
تصور کردہ ام بگسستن بند نقابش را

* * *

یہي نکتہ ہے جو فن تصویر و رسوم کو تحریر و کتابت پر ترجیح دیتا ہے - قدیم مصري ہیرو غلیفي (نقوش مصورہ و ممثلہ) کے ذریعہ خط و کتابت کرتے تھے اور یقیناً ہم سے زیادہ عقلمند تھے -

دشمن کے ہجوم کي تصویر کھینچنے میں ہم صفحے کے صفحے صرف کردیتے ہیں اور پھر بھي اپنے چشم و دماغ کو مخاطب کے سر میں نہیں رکھدیسکتے - لیکن وہ ایک شمشیر بکف سپاہي کو مکان کے دروازے پر کھڑا دکھلا کر ہم سے زیادہ بہتر درس مطالب پر قادر تھے - جذبات و واردات ' حوادث و سوانح ' اور مظاہر طبیعیہ و تغیرات فطریہ کے بیان میں ہزارہا صفحے ایک طرف ' اور ایک انچ کی چھوٹي سي تصویر ایک طرف ! ہومر نے کسقدر صرف فکر و تصور کے بعد محاصرہ ٹراے کے چند معرکے دکھلاے اور ہومر اعظم ہوگیا ؟ لیکن ایک مصور پنسل کی چند لکیریں کھینچکر دو چار منٹ کے اندر اس سے زیادہ جنگ کے میدان دکھلا دیسکتا ہے' مگر دنیا کا معیار فضیلت دوسرا ہے -

علی الخصوص انساني جذبات و خواطر اور عالم عواطف و حسیات کے اظہار کے لیے تو زندہ انسانوں کے بعد صرف تصویر ھي ایک ایسي شے ہے جو دل کے چھپے ہوے راز دوسرے دلوں تک منتقل کر دیسکتي ہے -

واقعہ نویس اور شاعر کے کاموں کو مصور سے وہي نسبت ہے جو ایک فلسفي کے فلسفۂ حسن کے مقابلے میں خود ایک روے جمیل و حسین کو حاصل ہو سکتي ہے - اسي لیے شعر کي ساري فضیلت اسمیں ہے کہ وہ تصویر ہو -

* * *

یہ مرقع جو آپ دیکھہ رہے ہیں ' اس بیان کي تصدیق کر سکتا ہے - تاریخ و وقائع' سوانح و حوادث' عجائب تصادفات' نیرنگي انقلابات' حسن و عشق کي کرشمہ سازي' جذبات متضادہ و متباینہ کی کشاکش ' اور قلمرو حسن و عالم سیف و سناں کي باہمي آویزش ' یہ سب کچھہ اسمیں موجود ہے' اور ان سب سے زیادہ روح شعر و موسیقي کي وہ معنویت اعلی جسکے اظہار سے مورخ کا قلم' خطیب کی زبان' مطرب کي ترانہ سنجي' اور شاعر کي فکر' سب عاجز رہجاتے ہیں ' اگرچہ وہ سب اسکي طرف اشارہ کرتے ہیں اور اسکے ضروري اجزاء مہیا کردیتے ہیں !

انعامي، عناوین و مضامین

اردو زبان میں " انعامي مضمون " کي ایک نہایت سخیف و عامیانہ ترکیب رائج ہوگئي ہے' اور غالباً رسالۂ " حسن " حیدراباد کي بہت سي عمدہ یادگاروں کے ساتھہ یہ ایک ناگوار لغوي صناعۃ بھي باقي رہگئي ہے - اس قسم کی ترکیبیں میرے مذاق سے بالکل دور ہیں' لیکن چونکہ رائج ہوگئي ہے اسلیے مجبوراً لکھنا پڑتا ہے - کسي عمدہ ترکیب سے اسے بدلدینا چاہیے -

انعامی مضامین سے مقصود یہ ہے کہ کسی موضوع یا عنوان کو متعین کر کے اہل قلم کی خدمت میں پیش کیا جاے تا کہ وہ اسپر فکر ازمائی کریں' اور پھر بہتر و امثل مضمون کیلیے ایک اعلان کردہ رقم پیش کی جاے - اسلیے نہیں کہ وہ اسکا معاوضہ ہے بلکہ محض بغرض امتیاز' و تشویق و تحریص -

یہ ایک نہایت عمدہ طریقہ ہے جس سے ارباب قلم میں تحریر و تصنیف کا شوق پیدا ہوتا ہے - یورپ کے اخبار و رسائل اور مجالس و مجامع کو پبلک کی طرف سے بڑی بڑی رقمیں دی جاتی ہیں تاکہ وہ انعامی مضامین کا اعلان کر سکیں - وہاںکے اخبارات خود بھی اس قابل ہوتے ہیں کہ علمی اولوالعزمیوں میں حصہ لیں اور اپنے ادارہ کے طرف سے گرانقدر رقوم ارباب علم و ادب میں تقسیم کریں -

علی الخصوص جب کبھی کوئی نئی اختراع یا علمی تحقیق شائع ہوتی ہے اور اسکی تکمیل و ترقی کیلیے ارباب علم اور عام پبلک کی توجہ مطلوب ہوتی ہے تو عموماً اس کام میں سب سے زیادہ مدد انعامی مضامین کے مقابلوں ہی سے ملتی ہے اور انعاموں کی تعداد اور مقدار میں خود اخبارات و رسائل کا باہمی مقابلہ شروع ہو جاتا ہے - مثلاً کئی سال سے تمام یورپ کے اخبارات و رسائل پر ہوائی جہازوں کے تجارب کا ایک بحران علمی طاری ہے - جنگ سے پہلے کوئی ہفتہ ایسا نہیں جاتا تھا کہ کوئی نہ کوئی انعام انکے متعلق شائع نہ کیا جاتا ہو - صرف ایک اخبار " ڈیلی ٹیلی گراف " لندن نے تین سال کے اندر ۱۲ - بڑے انعام تقسیم کیے جنکی رقوم کی مجموعی تعداد ۳ - ہزار پونڈ سے زائد تھی - پھر وہ عظیم الشان انعام اسکے علاوہ ہے جو ڈیلی ٹیلی گراف نے پچھلے سال ہوائی مسابقت کیلیے انگلستان میں تقسیم کیا تھا !

افسوس کہ ہندوستان میں یہ باتیں ابتک خواب و خیال ہیں - یہاں کے اخبارات کو دست سوال کی وسعت اور طبع دریوزہ گر کی فلاکت سے اتنی مہلت کہاں ملتی ہے کہ انکے بڑھے ہوے ہاتھوں میں دوسروں کیلیے بھی کوئی بخشش ہو؟ ان میں سے اکثر اپنی فلاکت و درماندگی سے مجبور ہیں اور بعض اپنی طبعیت سے - پبلک نے ابتک علم و ادب اور مطبوعات و مصنفات کی حقیقت نہیں سمجھی ہے - وہ ہمیشہ اس فکر میں رہتی ہے کہ ڈیڑھ روپیہ میں سال بھر تک سب سے زیادہ سیاہی اور کاغذ کون دیسکتا ہے ؟

لیکن ان تمام باتوں سے بھی زیادہ افسوس ناک امر یہ ہے کہ اگر بہتر سے بہتر اسباب جمع بھی ہوجائیں تو ملک میں بدبختی سے صحیح دلچسپی لینے والی کوئی جماعت نہیں ہے - یہاں اخبار کے معنی یہ ہیں کہ ایک مشین بصورت انسان جو پرنٹنگ مشین کی آخرین ایجاد کی طرح خود ہی کاغذ کاٹتی ہے' خود ہی چھاپتی ہے' خود ہی مرتب کرتی ہے' خود ہی موڑتی ہے' غرضکہ سب کچھہ خود ہی کرتی ہے - پھر انعام کے معنی بھی یہاں یہی ہوسکتے ہیں کہ خود ہی عنوان تجویز کیا جاے' خود ہی رقم معین کی جاے' اور پھر خود ہی لکھکر بعد انقضاے مدت مقررہ رقم وصول بھی کرلی جاے :

خود کوزہ' خود کوزہ گر و' خود گل کوزہ !

آغاز اشاعت الہلال سے ہمیں کسی ایسے سلسے کے اجرا کا بارہا خیال ہوا مگر اہل قلم کی بے توجہی اور اکثر حالتوں میں بد مذاقی نے مایوس کردیا -

لیکن آج اس خیال سے کہ اگر خشک علمی مضامین اور تحقیق طلب مذہبی مقالات کیلیے ارباب قلم طیار نہیں ہیں تو اقلاً ادب و انشاء کے میدان میں تو آسکتے ہیں' اس تصویر کو شائع کرتے ہیں' اور اردو ادب و شعر کے با مذاق حضرات کے آگے صرف فکر و خیال کا ایک نیا میدان کھولتے ہیں - اس اولین تجربے پر آیندہ کے ارادے موقوف ہیں -

ہم سے پہلے ایک اہل قلم کو ہم سے بھی زیادہ مصیبت پیش آئی تھی :

رومسخرگی پیشہ کن و مطربی آموز
تا داد خود از کہتر و مہتر بستانی !

الحمد للہ کہ گو بعض ابناے عصر نے اپنے تئیں یہاں تک بھی پہنچا دیا ہو مگر ہمیں اسکی ضرورت نہیں ہوئی ہے' اور اگرچہ علمی و مذہبی مضامین کی جگہ محض ادب و شعر کی دعوت دینا ہمارے لیے ایک طرح کا تنزل ہو - تاہم فی نفسہ اسکی ضرورت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا -

کچھہ عرصہ پہلے عالم ادب و شعر کے ہم خود بھی رہ نورد تھے اور الہلال کی اشاعت کے وقت ارادہ تھا کہ خالص ادبی و شعری افکار و مقالات کا بھی اسمیں غالب حصہ ہوگا - لیکن آگے چلکر معلوم ہوا کہ یہاں ایک کے ہو رہنے کے سوا چارہ نہیں' اور بالاخر عالم جذبات و حسن و عشق سے الگ ہوکر صرف اصلاح و مذہب ہی پر قناعت کرلینی پڑی - شاید ہم اب بھی اس کام کو کرسکتے ہیں مگر نہیں کرتے - و للہ در ما قال :

رند ہزار شیوہ را طاعت حق گراں نبود
لیک صنم بہ سجدہ در ناصیہ مشترک نخواست

اگر ارباب ذوق نے اس تجربے میں ساتھہ دیا تو انعامی مضامین کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہیگا اور پھر علمی و مذہبی تحقیقات کے عنوان بھی پیش کرینگے -

(نغمۂ حسن و طبل جنگ)

اس مرقع کا موضوع تخیل " نغمۂ حسن و طبل جنگ " ہے - حسن و عشق کی دنیا بھی ایک معرکہ زار ہے مگر وہاں کے اسلحۂ و الات آور ہیں - وہ جنگ جسمیں لوہے کی تلوار اور چمڑے کی ڈھال سے کام لیا جاتا ہے' بظاہر اس سے کوئی ربط نہیں رکھتی' لیکن اس تصویر میں دونوں چیزیں جمع کردی گئی ہیں - حسن کی محو و بیخود نگاہیں تلوار پر جھکی ہوئی ہیں :

سر دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی ؟

انعامی موضوع بحث یہ ہے کہ صرف یہ مرقع اور اسکا عنوان شائع کردیتے ہیں اور اسکے تاریخی ماخذ اور تمام جزئیات مرقع کے متعلق کچھہ نہیں بتلاتے - ارباب ذوق و فکر اس مرقع کو سامنے رکھکر اظہار خیال کریں اور جس پہلو کو زیادہ نمایاں پائیں بحث میں لائیں - آخر اکتوبر تک تمام مضامین آجانے چاہئیں - جو مضمون سب سے زیادہ بہتر و اوفق اور موضوع مرقع پر حاوی گا' اسکے لیے ایک گنی نقد اور ایک گنی قیمت کی مجلدات الہلال پیش کی جائیگی -

مضامین صاف اور خوشخط لکھے ہوں - ورق کے صرف ایک صفحہ پر لکھے جائیں - انعام صرف خریداران الہلال کے حلقہ میں محدود رہیگا -

بريد فرنگ

" ٹائمز" کاغذ کي کميابي پر بحث کرتے هوے لکهتا هے ' " يه ظاهر هے که اسوقت کاغذ کي جتني مانگ هے اس سے کاغذ کي مجموعي فراهمي بہت کم هے - کاغذ کي قيمت ميں ۷۵ فيصدي کا اضافه مطابع کی تجارت کے ليے عموماً اور اخبارات کے مالکوں کے ليے خصوصاً ايک سنگين معامله هے ليکن اس گراني کے مسئله سے بهی زياده اهم يه سوال هے که اسوقت جبکه يورپ ميں کاغذ سازي کے ليے لکڑي کے مغز (ارق پلپ) کي آمد و رفت بند هے ' تو کيا يه اميد کي جاسکتي هے که آينده گراں تر قيمت هي پر سهي مگر بهرحال کاغذ ملتا رهيگا ؟

بهترين ذرائع اطلاع کے بموجب لکڑی کے مغز کے اسٹاک کا خرچ ۱۵ هزار ٹن سے بڑهکے ۱۹ هزار روزانه تک پهنچگيا هے - رزروائر (محفوظ خزانے) ميں معمولي شرح صرف کے لحاظ سے ۱۰ - هفته کا سامان رهتا هے - ليکن آجکل خرچ کا جو اوسط هے ' اسکے حساب سے تو رزروائر بهی ۶ هفته سے زياده نهيں چلينگے -

---

قرون وسطي نے اپنے هر قسم کے وحشيانه اور خود غرضانه جذبات کے ليے مذهب کو آڑ بنايا تها - موجوده زمانے نے مذهب کے بدلے تهذيب و تمدن کو انتخاب کيا هے - چنانچه اسوقت بهي جبکه تهذيب و تمدن کي بستياں تاراج اور انسانيت کا قتل عام هو رها هے ' هر طرف سے جو صدائيں آ رهي هيں ' وه حفظ تهذيب ! حمايت تمدن ! ! اور انتقام انسانيت هي کي هيں ! الله ! الله يقولون بافواههم ماليس في قلوبهم

اس حقيقت کو ايک انگريز آزاد مقاله نگار کا قلـــم اسطرح بے نقاب کرتا هے :-

"جنگ کا جو سبب عام طور پر بيان کيا جاتا هے وه اسقدر کم لڑائي کي اصلي اور حقيقي وجه هوتي هے که هم بےتکلف يه اصول قرار ديسکتے هيں که جنگ کا جو سبب بهي علانيه بيان کيا جاے وه محض حيله هے -

صليبي لڑائياں بلکه خود تحريک " اصلاح " کے متعلق جو جرمن سے شروع هوئي اور پهر انگلستان اور فرانس تـک پهيلي ' جب شهادتيں لي گئيں تو ثابت هوا که محض ايک نمايش و نمود تهي ' اور در اصل اس پرده ميں کوئي اور مقصد مخفي تها -

مثلاً جيمس دوم نے ٹيسٹ ايکٹ (قانون امتحان) کي تنسيخ کے وقت " تسامح " اور " حريت ضمير " کي وکالت کي مگر يه محض ايک حيله هی حيله تها - اب هم کو معلوم هوا هے که اسکا مقصد صرف يه تها که اس بهانه پارليمنٹ ميں کيتهولک عنصر کو روشناس بلکه غالب کيا جاے - هر قوم جب کارزار ميں اترتي هے تو اپنے اس فعل کے جواز کے ليے قابل قدر اسباب کي جستجو کرتي هے مگر يه کوشش بالکل عبث هے - جو جنگ ضروري هے وه جائز اور بجا هے ' گو اسکے ليے خود ساخته شاندار اسباب نه هوں "

موجوده جنگ چاهے مالي حيثيت سے دنيا کے ليے مضر بلکه مهلک ثابت هو مگر اخلاقي حيثيت سے تو وه اپنے اندر عبرت و بصيرت کا ايک بهترين ذريعه هے -

شاهنشاه آسٹريا کل تک يورپ کا "سب سے زياده محترم معمر انسان " تها مگر آج اعلان جنگ کے بعد وه جس شکل ميں همارے سامنے پيش کيا جارها هے اسميں ايک محترم متمدن انسان کے بدلے ايک سفاک ' عياش ' پسر کش ' اور بد عهد ' انسان کے خال و خط زياده نماياں هيں !

اخبار " نيشن " شهنشاه آسٹريا کے متعلق لکهتا هے :

"اسکي تاريخ کيا هے ؟ يه ايک دلچسپ سوال هے - فرانسيس جوزف (شهنشاه آسٹريا) نے اپني بے اصول ماں کي آغوش ميں پرورش پائي تهي ' اور اسکے اتاليق کونٹ بمبيل نے برائي ميں هميشه اسکی حوصله افزائي کي تهي - ۱۸ - سال کي عمر ميں اسکے سر پر شاهنشاهي کا تاج رکها گيا - اس نے سب سے پہلے روس کي مدد سے بسر کردگي کونتهه اهل هنگري کے دبانے کي کوشش کي - تمام ملک هنگري قتل و خونريزي کا وحشت ناک منظر بنگيا - ۲۵ جنرل قتل هوے ' هزارها انسان بندوق کا نشانه بنے اور پهانسي کے تختے پر لٹکائے گئے - اسطرح فرانسيس جوزف انساني خون کے سيلاب سے گذرتا هوا تخت شهنشاهي پر آکے بيٹها -

ليکن هزارها ناکرده گناه انسانوں کا خون رائگاں نهيں گيا - بالآخر انتقام کي ديوي " نيمسيس " نے اسکا تعاقب کيا - سب سے پہلے اسي ملک پر آفت نازل هوئي جسکے ليے خون کا هولناک دريا بهايا گيا تها - "المبارڈيي" اور "سالفر نيو" دو مقام اسکے هاتهه سے نکل گئے -

اسکے بعد کو نگرٹيز کا چرکه لگا - اور آخر ميں ايک مشهور تاريخي شهر وينس بهی چهن گيا -

انتقام کا دائره اسکي قلمرو تک هی محدود نه رها ' بلکه اسکی خانگی زندگي بهی تلخی اور ماتم گساري ميں کٹی - ليکن اسکا بهي ذمه دار وه خود هی هے -

قدرت نے يورپ کي ايک حسين و جميل ترين عورت کا هاتهه اسکے هاتهه ميں ديا - فرانسيس جوزف اپني عم زاد بهن الزبيتهه آف بيوريا سے شادي کرنے ميں کامياب هوگيا - مگر اس نے اس مسرت و شادماني کو اسطرح خاک ميں ملايا که ايک مشهور آسٹرين ايکٹرس " فرار وال " نامي کو " اشل " ميں بطور داشته عورت کے رکهليا - اس صدمه سے اسکي حسين و جميل ملکه ٹريسٹ بهاگ گئي -

اگرچه حسين اليزبتهه شاهي کشتي پر ايک دن کے ليے هانبرگ واپس آئي - مگر در اصل ٹريسٹ کي روانگي کے بعد سے اپنے بوالهوس اور بے وفا شوهر کے ساتهه ايک دن بهي نه رهي - اور بالآخر لواسين ميں قتل هوگئي -

قدرت نے اولاد کے بارے ميں اس سے بخل نهيں کيا - روڈلف اسکا بيٹا تها اگرچه اکلوتا - نه کوئي دوسرا بهائي اور نه کوئي بهن - مگر اسکا کيا انجام هوا ؟ ميرلنگ ميں خود کشي اور ايک غم انگيز افسانه جو آج تـک کسي کي سمجهه ميں نه آيا ! (روڈلف کے قتل پر يه مشهور کيا گيا تها که اس نے خود کشي کرلي هے مگر ايک شهزادي نے مائي پاسٹ يعني ميري سر گذشت کے نام سے جو کتاب شائع کي هے اس سے ثابت هوتا هے که خود باپ هي نے اپنے بيٹے کو قتل کرديا - يه اسليے که : هنگری کا بادشاه نه هونے پاے جسکے ليے وه خفيه طور پر پوري طرح تياriاں کرچکا تها -)

اسکے بعد اسکا بهتيجا ولي عهد هوا -

مگر ابهي انتقام کي ديوي کا غصه فرو نهيں هوا تها - جس چراغ کے گرد برسوں سے اميديں پروانه وار طواف کر رهي تهيں اسے سراجيوا ميں ايک سروي طالب علم کے هاتهه نے گل کرديا !

پس اگر فرانسيس جوزف دنيا ميں شاهي هستي کا ايک غمزده اور اپنے هاتهه سے اپني خوشي کو خاک ميں ملانے والا نمونه بنکے رها تو کوئي تعجب انگيز امر نهيں هے - اسوقت انسانيت جس عالمگير مصيبت ميں مبتلا هے - يه بهي اسکے دل کی پيرانه کمزوري کا صدقه هے "

حکمت بالغہ ! حکمت بالغہ !

مولوي احمد مکرم صاحب عباسي چریا کوٹي نے ایک نہایت مفید سلسلہ جدید تصنیفات و تالیفات کا قائم کیا ہے - مولوي صاحب کا مقصود یہ ہے کہ قران مجید کے کلام الہي ہونے کے متعلق آجتک جس قدر دلائل قائم کیے گئے ہیں ان سب کو ایک جگہہ مرتب و مدون کردیا جاے - اس سلسلہ کي ایک کتاب موسوم بہ حکمۃ بالغہ تین جلدوں میں چھپ کر تیار ہو چکي ہے -

پہلي جلد کے چار حصے ہیں - پہلے حصے میں قران مجید کي پوري تاریخ ہے جو اتقان في علوم القران علامۂ سیوطي کے ایک بڑے حصہ کا خلاصہ ہے - دوسرے حصہ میں تواتر قرآن کي بحث ہے ' اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ قرآن مجید جو آنحضرت صلعم پر نازل ہوا تھا ' وہ بغیر کسي تحریف یا کمي بیشي کے ویسا ہي موجود ہے ' جیسا کہ نزول کے وقت تھا ' اور یہ مسئلہ کل فرقہاے اسلامي کا مسلمہ ہے - تیسرے حصہ میں قرآن کے اسماء و صفات کے نہایت مبسوط مباحث ہیں - جن میں ضمنا بہت سے علمي مضامین پر معرکۃ الارا بحثیں ہیں - چوتھے حصے سے اصل کتاب شروع ہوتي ہے - اس میں چند مقدمات اور قرآن مجید کي ایک سو پیشین گوئیاں ہیں جو پوري ہو چکي ہیں - پیشین گوئیوں کے ضمن میں علم کلام کے بہت سے مسائل حل کئے گئے ہیں ' اور فلسفۂ جدیدہ جو نئے اعتراضات قرآن مجید اور اسلام پر کرتا ہے ان پر تفصیلي بحث کی گئي ہے -

دوسري جلد ایک مقدمہ اور دو بابوں پر مشتمل ہے - مقدمہ میں نبوت کي مکمل اور نہایت محققانہ تعریف کي گئي ہے - آنحضرت صلعم کي نبوت سے بحث کرتے ہوے آیۃ خاتم النبیین کي عالمانہ تفسیر کي ہے - پہلے باب میں رسول عربي صلعم کي ان معرکۃ الارا پیشین گوئیوں کو مرتب کیا ہے ' جو کتب احادیث کي تدوین کے بعد پوري ہوئي ہیں ' اور اب تک پوري ہوتي جاتي ہیں - دوسرے باب میں ان پیشین گوئیوں کو لکھا ہے ' جو تدوین کتب احادیث سے پہلے ہو چکي ہیں - اس باب سے آنحضرت صلعم کي صداقت پوري طور سے ثابت ہوتي ہے -

تیسري جلد - اس جلد میں فاضل مصنف نے عقل و نقل اور علماے یورپ کے مستند اقوال سے ثابت کیا ہے کہ آنحضرت صلعم امي تھے ' اور آپ کو لکھنا پڑھنا کچھہ نہیں آتا تھا - قرآن مجید کے کلام الہي ہونے کي نو عقلي دلیلیں لکھي ہیں - یہ عظیم الشان کتاب ایسے پر آشوب زمانہ میں جب کہ ہر طرف سے مذہب اسلام پر نکتہ چیني ہو رہي ہے ' ایک عمدہ هادي اور رہبر کا کام دیگي - عبارت نہایت سلیس اور دل چسپ ہے ' اور زبان اردو میں اس کتاب سے ایک بہت قابل قدر اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر سہ جلد (۱۰۶۴) لکھائي چھپائي و کاغذ عمدہ ہے - قیمت ۵ روپیہ *

نعمت عظمی ! نعمت عظمی !

امام عبد الوہاب شعراني کا نام نامي ہمیشہ اسلامي دنیا میں مشہور رہا ہے - آپ دسویں صدي ہجری کے مشہور ولي ہیں - لواقح الانوار صوفیاے کرام کا ایک مشہور تذکرہ آپ کي تصنیف ہے - اس تذکرہ میں اولیاء - فقراء اور مجاذیب کے احوال و اقوال اس طرح پر کانٹ چھانٹ کے جمع کئے ہیں کہ ان کے مطالعہ سے اصلاح حال ہو اور عادات و اخلاق درست ہوں اور صوفیاے کرام کے بارے میں انسان سوء ظن سے محفوظ رہے - یہ لا جواب کتاب عربي زبان میں تھی - ہمارے محترم دوست مولوي سید عبدالغني صاحب وارثي نے جو اعلی درجہ کے ادیب ہیں اور علم تصوف سے خاص طور سے دل چسپي رکھتے ہیں اس کتاب کا ترجمہ نعمت عظمی کے نام سے کیا ہے - اس کے چھپنے سے اردو زبان میں ایک قیمتي اضافہ ہوا ہے - تعداد صفحات ہر دو جلد (۷۲۹) خوشخط کاغذ اعلی قیمت ۵ روپیہ *

مشاہیر الاسلام ! مشاہیر الاسلام ! !

یعنے اردو ترجمہ وفیات الاعیان مترجمہ مولوي عبد الغفور خاں صاحب رامپوري ' جس میں پہلي صدي ہجري کے اواسط ایام سے ساتویں صدي ہجري کے خاتمہ تک دنیاے اسلام کے بڑے بڑے علماء فقہا قضاۃ شعراء متکلمین نحوئیں لغوئں منجمین مہندسین مؤرخین محدثین زہاد عباد امراء فقراء حکماء سلاطین مجتہدین و صناع و مغنین وغیرہ ہر قسم کے اہل کمال کا مبسوط و مفصل تذکرہ -

جسے بقول (موسیودي سیلن)

" اہل اسلام کي تاریخ معاشرتي و علمي کي واقفیت کے واسطے اہل علم ہمیشہ سے بہت ہي قدر کي نگاہوں سے دیکھتے آئے ہیں

یہ کتاب اصل عربي سے ترجمہ کي گئي ہے ' لیکن مترجم صاحب ممدوح نے ترجمہ کرتے وقت اس کے اس انگریزي ترجمہ کو بھي پیش نظر رکھا ہے ' جسے موسیودي سیلن نے سنہ ۱۸۴۲ع میں شائع کیا تھا - سواے اس کے اصل کتاب پر تاریخ ' تراجم ' جغرافیہ ' لغت ' انساب اور دیگر مسائل دیني کے متعلق کثیر التعداد حواشي اضافہ کئے ہیں - اس تقریب سے اس میں کئي ہزار اماکن و بقاع اور قبائل و رجال کا تذکرہ بھي شامل ہو گیا ہے - علاوہ بریں فاضل مترجم نے انگریزي مترجم موسیودي سیلن کے وہ قیمتي نوٹ بھي اردو ترجمہ میں ضم کردے ہیں جن کي وجہ سے کتاب اصل عربي سے بھي زیادہ مفید ہوگئي ہے - موسیودي سیلن نے اپنے انگریزي ترجمہ میں تین نہایت کارآمد اور مفید دیباچے لکھے ہیں مشاہیر الاسلام کي پہلي جلد کي ابتدا میں ان کا اردو ترجمہ بھي شریک کردیا گیا ہے - اس کتاب کي دو جلدیں نہایت اہتمام کے ساتھہ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپوائي گئي ہیں ' باقي زیر طبع ہیں - قیمت ہر دو جلد ۵ روپیہ -

(۴) مآثر الکرام یعنے حسان الہند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کا مشہور تذکرہ مشتمل برحالات صوفیاے کرام و علماے عظام - صفحات ۳۳۸ مطبوعہ مطبع مفید عام آگرہ خوشخط قیمت ۲ روپیہ -

تمدن ہند ! تمدن ہند ! !

یعنے شمس العلما مولانا سید علي بلگرامي مرحوم کي مشہور کتاب جس کا غلغلہ چار سال سے کل ہندوستان میں گونج رہا تھا آخرکار چھپکر تیار ہوگئي ہے - علاوہ معنوي خوبیوں کے لکھائي چھپائي خط ' کاغذ ' تصاویر ' جلد مثل تمدن عرب کے قیمت ...... (۵۰) روپیہ -

(۵) صنمخانۂ عشق - یعني حضرت امیر مینائي کا مشہور دیوان بار سوم چھپکر تیار ہوگیا ہے - قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ -

(۶) قرآن السعدین یعني تذکیر و تانیث کے متعلق ایک نہایت مفید رسالہ جس میں کئي ہزار الفاظ کي تذکیر و تانیث بتائي گئي ہے ' قیمت ایک روپیہ آٹھہ آنہ -

(۷) فہرست کتب خانہ آصفیہ - جس میں کئي ہزار کتب قلمیہ و مطبوعہ اور نیز مصنفین کا نام درج ہے - جو حضرات کتب خانہ جمع کرنا چاہیں ان کو یہ فہرست چراغ ہدایت کا کام دے گي - صفحات (۵۰۰) قیمت ۲ روپیہ -

(۸) تمدن عرب - قیمت سابق ۵۰ روپیہ قیمت حال ۴۰ روپیہ (۹) فغان ایران - مارگن شوسٹر کي مشہور کتاب کا ترجمہ صفحات ۴۶۲ مع ۲۱ عدد تصاویر عکسي عمدہ جلد اعلی - قیمت ۵ روپیہ -

(۱۰) قواعد العروض - مولانا غلام حسین قدر بلگرامي کي مشہور کتاب - عربي فارسي میں بھي اس فن کي ایسی جامع کوئي کتاب نہیں ہے - صفحات ۴۷۴ قیمت سابق ۴ روپیہ - حال ۲ روپیہ -

(۱۱) - میڈیکل جیورس پروڈنس - مولانا سید علي بلگرامي مرحوم کي مشہور کتاب قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

(۱۲) علم اصول قانون - یعنے سر ڈبلیو - ایچ ریٹنگن کی کتاب کا ترجمہ صفحات (۸۰۸) قیمت ۸ روپیہ -

(۱۳) تحقیق الجہاد - مصنفۂ نواب اعظم یارجنگ مولوي چراغ علي مرحوم - مسئلہ جہاد کے متعلق کل دنیا میں اپنا نظیر نہیں رکھتي - صفحات ۴۱۲ - قیمت ۳ روپیہ -

(۱۴) شرح دیوان غالب اردو - تصنیف مولوي علي حیدر صاحب طبا طبائي صفحات ۳۴۸ قیمت ۲ روپیہ -

(۱۵) داستان ترکتازان ہند - کل سلاطین دہلي کي ایک جامع و مفصل تاریخ ۵ جلد صفحات ۲۶۵۶ قیمت سابق ۲۰ روپیہ قیمت حال ۶ روپیہ -

(۱۶) معرکہ مذہب و سائنس - ڈریپر کی مشہور عالم کتاب مترجمہ مولوي ظفر علي خان صاحب بي - اے - قیمت ۴ روپیہ -

(۱۷) مآثر الکرام - مشتمل برحالات صوفیاے کرام تصنیف میر غلام علي آزاد بلگرامی - قیمت ۲ روپیہ -

(۱۸) تیسیر الباري ترجمہ صحیح بخاري اردو - حامل المتن صفحات (۳۷۵۰) نہایت خوشخط کاغذ اعلی قیمت ۲۰ روپیہ -

نوٹ — ایک روپیہ فی جلد کے حساب سے ہر کتاب کی جلد ہمارے پاس تیار ہوسکتی ہے - جس پر کتاب کا اور مالک کا نام منقش ہوگا -

المشتہر عبد اللہ خان بک سلر [illegible] مالک کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

مشاهير اسلام رعايتي قيمت پر

—○*○—

(۱) حضرت منصور بن حلاج اصلي قيمت ۳ رعايتي ۱ آنه (۲) حضرت بابا فريد شكرگنج ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۳ حضرت محبوب الهي رحمة الله عليه ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۴) حضرت حافظ شيرازي ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۵) حضرت خواجه شاه سليمان تونوي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۶) حضرت شيخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنه ي ۱ آنه (۷) حضرت امير خسرو ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۸) حضرت سرمد ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۹) حضرت غوث الاعظم جيلاني ۳ انه رعايتي ۱ (۱۰) حضرت عبد الله بن عمر ۳ انه رعايتي ۱ آنه [۱۱] حضرت سلمان فارسي ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۱۲] حضرت خواجه حسن بصري ۳ آنه رعايتي ۱ [۱۳] حضرت امام رباني مجدد الف ثاني ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه ۱۱] حضرت شيخ بهاالدين ذكريا ملتاني ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه (۱۵) حضرت شيخ سنوسي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه (۱۶) حضرت عمر خيام ۳ آنه رعايتي انه (۱۷) حضرت امام بخاري ۵ آنه رعايتي ۲ آنه (۱۸) حضرت شيخ محي الدين ابن عربي ۴ آنه رعايتي ۲ پيسه (۱۹) شمس العلما ازاد دهلوي انه رعايتي ۱ انه (۲۰) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انه رعايتي ۱ (۲۱) شمس العلما مولوي نذير احمد ۳ انه رعايتي ۱ انه (۲۲) آنريبل سيد مرحوم ۵ رعايتي ۲ انه (۲۳) رائت انريبل سيد اميرعلي ۲ انه رعا۳ پيسه (۲۴) حضرت شهباز رحمة الله عليه ۵ آنه رعايتي ۲ آنه (۲۵) حضرت سلطان عبدالحميد خان غازي ۵ انه رعايتي ۲ انه (۲۶) حضرت شبلي رح ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۲۷] كرشن معظم ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [۲۸ حضرت ابو سعيد ابوالخير ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۲۹] حضرت مخدوم صابر ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۳۰] حضرت ابونجيب سهروردي ۲ انه رعا ۳ پيسه [۳۱] حضرت خالدبن وليد ۵ آنه رعايتي ۲ انه [۳۲] حضرت غزالي ۲ انه رعايتي ۲ انه ۲ پيسه [۳۳] حضرت سلطان صلاح الدين فاتح مقدس ۵ انه رعايتي ۲ انه [۳۴] حضرت امام حنبل ۴ انه رعايتي پيسه [۳۵] حضرت امام شافعي ۲ انه رعايتي ۱۰ پيسه [۳۶] حضرت امام غزالي ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [۳۷] حضرت عمر بن عبد العزيز ۵ - رعايتي ۲ - آنه (۳۸) حضرت خواجه قطب الدين بختيار كاكي ۳ - آنه رعايتي ۱ آنه (۳۹) حضرت خواجه معين الدين چشتي ۵ - آنه - رعايتي ۲ (۴۰) غازي عثمان پاشا شير پليونا اصلي قيمت ۵ آنه رعايتي ۲ آنه ب مشاهير اسلام قريباً در هزار صفحه كي قيمت يک جا خريد كرنيپر صرف ۲ روپيه ۸ - انه - (۴۰) رفتگان پنجاب کے اولياے كرام کے ۱۲ - انعايتي ۲ - انه (۴۱) آئينه خود شناسي تصوف كي مشهور اور ب كتاب ۵ انه - رعايتي ۳ انه - [۴۲] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - رعايتي ۲ - انه - [۴۳] حالات حضرت شمس تبريز ۶ - انه رعايتي ۳ انه كتب ذيل كي قيمت ميں كوئي رعايت نهيں - [۴۴] جواهر حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جيلاني ۱ ۸ انه [۴۵ مكتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمه قريب هزار صفحه موصوف كي لا جواب كتاب ۶ روپيه ۷ انه [۴۶] هشت اردو ترجمه هشت اهل بهشت کے مشهور حكيموں کے باتصوير زندگي سينه به سينه او ر صدري مجربات کے جو كئي سال كي سعي کے بعد جمع كئے گئے هيں - اب دوسرا ايڈيشن طبع هوا ہے اور جن داران کے جو نسخے كي تصديق كي هے انكي نام بهي لكهد ئے هيں - عاب كي لاجواب كتاب هے اسكي اصلي قيمت چهه روپيه هے اور رعايتي ۸ انه [۴۸] بيان اس نا مراد مرض كي تفصيل تشريح اور علاج ۲ رعايتي ۳ پيسه [۴۹ صابون سازي كا رساله ۲ انه رعايتي ۲ پيسه - (۵۰) ان تيچر بغير مدد کے انگريزي سكهانے والي سب سے بهتر كتاب قيمت روپيه [۵۱] اصليميا گري يه كتاب سونے كي كان ہے اسمان سونا چاندي رانگ سيسه - بنانے کے طريقے درج هيں قيمت ۲ روپيه ۸

حرم مدينه منوره سطحي خاكه

——:*:——

حرم مدينه منوره کا سطحي خاكه (Plan) هے جو ايک مسلمان انجنير کي پيمائش سے هے - نهايت دلفريب متبرک اور روغني رول وكپڑا پانگوں سے طبع شده قيمت ايک روپيه - علاوه محصول ڈاک

ملنے کا پته مينجر رساله صوفي پنڈي بهاؤ الدين
ضلع گجرات اب

واٹر بري كا تيار كيا هوا خوشگوار مچهلي كا تيل

تركيب سے تيار كيا هوا مزه دار مچهلي كا تيل

ڈهيلے اور كمزور رگ و پٹهه كو طاقتور بنانے اور پهيپڑا كي بيماري اور كهانسي و زكام سے خراب هونے والے جسم كو درست كرنے کے لئے "كاڈ ليور وائل كمپاؤنڈ" يعني همارے يہاں کے تيار كيے هوئے مچهلي کے تيل سے بڑهكر كوئي دسري دوا نهيں هے -

ايک بڑي خرابي مچهلي کے تيلوں ميں يه هے كه اس سے اكثر لوگوں كو متلي پيدا هوتي هے' اور كبهي كم مقدار كا ايک خوراک بهي كهانا ناممكن هو جاتا هے

واٹر بري كي كمپاؤنڈ يعني مركب دوا جسكے بنانے كا طريقه يه هے كه نروئے ملک كي " كاڈ " مچهلي سے تيل نكالكر خاص تركيب سے اسكے مزه اور بوكو دور كرکے اسكو " مالٹ ايكسٹراكٹ " و " هائپو فاسفائٹس " و " گليسرن " و " اورمٹكس " (خوشبو دار چيزيں) اور پهيكے " كريوسوٹ " اور " گوئيا كول ") کے ساتهه ملانے سے يہا مشكل حل هو جاتي هے - كيونكه " كاڈ ليور وائل " كو اس تركيب سے بنانے کے سبب سے نه صرف اسكي بدمزگي دور هوگئي هے بلكه وه مزه دار هوگيا هے اور اس سے پهرتي اور بشاشت هوتي هے مگر يه مركب دوا " كاڈ ليور وائل " کے عمده فائده كو نهيں روكتي هے - اسكو بهت عمده طور سے بنايا گيا هے - اور اسكو جاننے والے اور استعمال كرنيوالے لوگ خوب پسند كرتے هيں - اگر تمهارا جسم شكسته اور رگ و پٹهے كمزور هو جائيں جنكا درست كرنا تمهارے لئے ضروري هو - اور اگر تمهاري طاقت زائل هو رہے اور تمكو بهت دنوں سے شدت كي كهانسي هوگئي هو اور سخت زكام هوگيا هو جس سے تمهارے جسم كي طاقت اور اعضاے رئيسه كي قوت نقصان هوجانے كا ڈر ہے - ان حالتوں ميں اگر تم پهر قوت حاصل كرنے چاهتے هو تو ضرور واٹر بري كا مركب " كاڈ ليور وائل " استعمال كرو - اور يهه ان تمام دواؤں سے جنكو هم اپنے خريداروں کے سامنے پيش كرسكتے هيں كهيں بهتر هے - يه دوا هر طرحسے بهت هي اچهي هے - يه دوا پاني و دودهه وغيره کے ساتهه كهلائي جاتي هے' اور خوش مزه هونيكے سبب لڑکے اور عورتيں اسكو بهت پسند كرتے هيں - نسخه كو بوتل پر لكهه ديا گيا هے - قيمت بڑي بوتل تين روپيه اور چهوٹي بوتل ڈيڑهه روپيه -

" واٹر بري " كا نام ياد ركهيے

يهه سب دوا نيچے لكهے هوے پته پر ملتي هے :—

ايم - اس - عبد الغني كولوٹوله اسٹريٹ كلكته

اگر آپ قبض کی ... هیں تو اسکی
دو گولیاں وقت کو سوتے وقت نگل جائیے صبح کو دست
خلاصه هوگا ' اور کلم کلچ کهانے پینے میں هرج اور
نقصان نه هوگا کهانے میں پرهیز بهي نهیں هے -

قیمت سوله گولیوں کی ایک ڈبه ۵ آنه محصول
ڈاک ایک ڈبه سے چار ڈبه تک ۵ آنه

دو دوائیں
همیشه
اپنے
پاس
رکهیں

جب کبهي آپکو ...
درد میں چهٹ پٹاتے هوں تو ...
سے پل میں آپکے پهاڑ ایسے درد کو پانی کردیگی
قیمت باره ٹکیوںکي ایک شیشي ٦ آنه محصول
ڈاک ایک سے پانچ شیشي تک ۵ آنه -
نوٹ — یه دونوں دوائیاں ایک ساتهه منگانے سے
خرچ ایک هي کا پڑیگا -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ٦ تاراچند دت اسٹریٹ کلکته

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هی کرنا هے تو اسکے لیے بهت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں ' اور جب تهذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تهي تو تیل - چربی - مسکه - گهی اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجها جاتا تها - مگر تهذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چهانٹ کی تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصه تک لوگ اسی ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے' اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جویاں هے - بنابریں هم نے سالها سال کی کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں کو جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے - اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لی هے ' بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بهي جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئی کام چل نهیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا هے ' اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیر پا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نهیں هوتے - درد سر' نزله' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید هے - اسکی خوشبو نهایت خوشگوار و دل آویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے
قیمت فی شیشي ۱۰ آنه علاوه محصول ڈاک -

مسیحا انٹی ملیریا مکسچر اکسیر دافع بخار هر قسم

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایا کرتے هیں' اسکا بڑا سبب یه بهي هے که اُن مقامات میں نه تو دوا خانے هیں اور نه ڈاکٹر' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتهارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تا که اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجائے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکی بدولت بچي هیں' اور هم دعوے کے ساتهه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال کے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهرکر آنے والا بخار - اور وه بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال ... لاحق هو' یا وه بخار' جسمیں متلي اور قے بهی آتی هو ... سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار ... هو - کالا بخار - یا آسامی هو - زرد ... هو ... تلیاں بهي هوگئی هوں ' اور اعضا کي ... بخار آتا هو ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے ' اگر شفا پانے کے بعد بهی استعمال کیجائے تو بهوک بڑه جاتي هے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کی وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکی آجاتي هے - ... تندرستي از سر نو ... هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں' بدن میں ... اور طبیعت میں کاهلی رهتی هو - کام کرنے کو جي نه چاهے کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے ... کرنے سے رفع هوجاتي هیں - اور چند روز کے استعمال ... اعصاب مضبوط اور قوي هوجاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه
" چهوٹي بوتل باره - آنه
پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے
المشتهر — مینوفیکچرر و پرو پرائٹر
ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹوله اسٹریٹ - کلکته

(۱) "الہلال" تمام عالم اسلامی میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے جو ایک ہی وقت میں دعوۃ دینیۂ اسلامیہ کے احیاء، درس قرآن و سنت کی تجدید، اعتصام بحبل اللہ المتین کا واعظ اور وحدۃ کلمۂ امۃ مرحومہ کی تحریک کا لسان الحال، اور نیز مقالات علمیہ و فصول ادبیہ، و مضامین و عناوین سیاسیۂ و ملیہ کا مصور و مرصع مجموعہ ہے - اسکے درس قرآن و تفسیر اور بیان حقائق و معارف کتاب اللہ الحکیم کا انداز مخصوص محتاج تشریح نہیں - اسکے طرز انشاء و تحریر نے اردو علم ادب میں دو سال کے اندر ایک انقلاب عام پیدا کردیا ہے - اسکے طریق استدلال و استشہاد قرآنی نے تعلیمات الٰہیہ کی محیط الکل عظمت و جبروت کا جو نمونہ پیش کیا ہے، وہ اس درجہ عجیب و موثر ہے کہ الہلال کے اشد شدید مخالفین و منکرین تک اسکی تقلید کرتے ہیں اور طرح زبان حال سے اقرار و اعتراف پر مجبور ہیں - اسکا ایک لفظ، ایک ایک جملہ، ایک ایک ترتیب، بلکہ عام طریق ترتیب و اسلوب و سبح بیان اس وقت تک تمام اردو میں مجددانہ و مجتہدانہ ہے -

(۲) قرآن کریم کی تعلیمات اور شریعۃ الالٰہیہ کے احکام کو جامع دین و دنیا اور حاوی سیاست و اجتماعیۃ ثابت کرنے میں اسکا طریق استدلال و بیان اپنی خصوصیات کے لحاظ سے کوئی نظیر مثال تمام عالم اسلامی میں نہیں رکھتا -

(۳) وہ تمام ہندوستان میں پہلی آواز ہے جس نے مسلمانوں کو انکی تمام سیاسی و غیر سیاسی معتقدات و اعمال میں اتباع شریعت کی تلقین کی، اور سیاسی آزادی و حریت کو عین تعلیمات دین و مذہب کی بنا پر پیش کیا - یہاں تک کہ دو سال کے اندر ہی اندر ہزاروں دلوں، ہزاروں زبانوں، اور صدہا اقلام و صحائف سے اس حقیقت کو معتقدانہ نکلوا دیا !

(۴) وہ ہندوستان میں پہلا رسالہ ہے جس نے موجودہ عہد کے اعتقادی و عملی الحاد کے دور میں توفیق الٰہی سے عمل بالاسلام والقرآن کی دعوت کا از سر نو غلغلہ بپا کردیا، اور بلا ادنی مبالغہ کے کہا جاسکتا ہے کہ اسکے مطالعہ سے بے تعداد و بے شمار مشککین، مذبذبین، متفرنجین، ملحدین، اور تارکین اعمال و احکام، راسخ الاعتقاد مومن صادق، العمل مسلم، اور مجاہد فی سبیل اللہ مخلص ہوگئے ہیں - بلکہ متعدد بڑی بڑی آبادیاں اور شہر کے شہر ہیں جن میں ایک نئی مذہبی بیداری پیدا ہوگئی ہے : و ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و اللہ ذو الفضل العظیم !

(۵) علی الخصوص حکم مقدس جہاد فی سبیل اللہ کے جو حقائق و اسرار اللہ تعالی نے اسکے صفحات پر ظاہر کیے، وہ اسکا فضل مخصوص اور توفیق و مرحمت خاص ہے -

(۶) طالبان حق و ہدایت، متلاشیان علم و حکمت، خواستگاران ادب و انشاء، تشنگان معارف الٰہیہ و علوم نبویہ، غرضکہ سب کیلیے اس سے جامع و اعلی اور بہتر و مکمل مجموعہ اور کوئی نہیں - وہ اخبار نہیں ہے جسکی خبریں اور بحثیں پرانی ہوجاتی ہوں - وہ مقالات و فصول عالیہ کا ایک ایسا مجموعہ ہے، جن میں سے ہر فصل و باب بجاے خود ایک مستقل تصنیف و تالیف ہے، اور ہر زمانے اور ہر وقت میں اسکا مطالعہ مثل مستقل مصنفات و کتب کے مفید ہوتا ہے -

(۷) چھہ مہینے میں ایک جلد مکمل ہوتی ہے - فہرست مواد و تصاویر بہ ترتیب حروف تہجی ابتدا میں لگا دی جاتی ہے - ولایتی کپڑے کی جلد، اعلی ترین کاغذ، اور تمام ہندوستان میں وحید و فرید چھپائی کے ساتھہ بڑی تقطیع کے (۵۰۰) صفحات !

(۸) پہلی اور دوسری جلد دوبارہ چھپ رہی ہے - تیسری اور چوتھی جلد کے چند نسخے باقی رہگئے ہیں - تیسری جلد میں (۹۹) اور چوتھی جلد میں (۱۲۵) سے زاید ہاف ٹون تصویریں بھی ہیں، اس قسم کی دو چار تصویریں بھی اگر کسی اردو کتاب میں ہوتی ہیں تو اسکی قیمت دس روپیہ سے کم نہیں ہوتی !

(۹) با ایں ہمہ قیمت صرف پانچ روپیہ ہے - ایک

کر احت ہو -